TELE. ADDRESS : "SADAQAT"
TELEPHONE NO. 68643

ESTD. 1925

THE SADAQAT

A LEADING URDU WEEKLY OF NORTHERN INDIA

FOUNDER
LATE KHWAJA ABDUS SALAM

1946

KANPUR-1 ____________ 197

ESTD. 1923

REGD. NO. A 406

قیمت

VOL. 43 NO. 1 | Cawnpore. Saturday 5th Jany 1946

دنیائے اسلام

ابنائیں ترکی کی شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہیں

وزیر خارجہ ترکیہ اور دیگر جنگی سرداروں کی تقریریں

انقرہ ۳۰ دسمبر۔ مسٹر حسن کا وزیر خارجہ ترکیہ نے مجلس ملی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ گو روس نے ترکیہ سے عدم تشدد اقدام جارحانہ اور کوئی معاہدہ نہیں کیا۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ دوستی اور مودت کے بارے میں ترکی کی خواہش ختم ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا۔ ترکیہ کی خواہش ہے کہ نہ صرف اس کے اپنے ملک ہی میں امن و امان قائم رہے۔ بلکہ ترکیہ دوسرے ملکوں سے بھی دوستی اور امن کو قائم رکھنا چاہتا ہے۔ ماضی کی طرح آنے والے دور میں بھی ہم اس پالیسی کو قائم رکھیں گے۔ اس پالیسی کے مطابق ہم کسی طاقت سے نہ کوئی مطالبہ رکھتے ہیں اور نہ کسی طاقت کے مطالبہ کو قبول کریں گے۔ ہم اب بھی سوویٹ روس سے مصالحت اور دوستی کے لئے آمادہ ہیں۔ ہم اس خواہش کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ کہ سوویٹ روس سے خوشگوار تعلقات کے قیام کی امید بالآخر بر آئیگی

جنرل کاظم کاربکر نے کہا۔ اگر غیر ملکی پریس کی اطلاعات صحیح ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شمال میں ہمارا ہمسایہ ملک ہم سے کئی علاقوں کا مطالبہ کرے گا۔ دنیا کو معلوم ہونا چاہئیے کہ ابنائیں ہماری قوم کی شہ رگ ہیں۔ اور قارص کی سطح مرتفع ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے دونوں حکومتوں کے مفاد کا تقاضا دوستی اور امن پسندی میں ہے بصورت دیگر دونوں قوموں کو سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑیگا۔ جارجیا والوں نے [illegible] علاقوں کا مطالبہ کیا ہے مطلوبہ علاقہ باطوم اور قارص کے ان اضلاع پر مشتمل ہے۔ جو ہمارے قبضہ میں ہیں۔ یہ مطالبات جارجیا کے دو عالموں نے پیش کیا اور انہیں ایک خط کی صورت میں طفلس کے ایک اخبار میں چھپوایا دیگر روسی اخبارات نے انہیں کے اعادہ پر اکتفا کیا ہے۔ اس میں حکومت ترکیہ پر یہ الزام عاید کیا گیا ہے کہ اس نے جارجیا والوں کے نام بدل دیئے ہیں اور ان کے تاریخی آثار مٹا ڈالے ہیں۔ ان کے فن تعمیر کو مسخ کر دیا ہے اور آبادی کی اکثریت کو دور دراز کے علاقوں میں منتقل کر دیا ہے اگر روس کے مطالبات مان لئے جائیں تو روس کو بحرۂ اسود کے جنوبی ساحل پر دو سو میل لمبا رقبہ مل جائیگا جو گوبوسین سے قارص کے مشرق تک پھیلا ہوا ہے۔ جارجیا کے علماء نے اپنی مراسلت میں اردہان اور ارمی وان کے اضلاع کا ذکر کیا ہے۔ اس سے قبل بھی آرمینا کی سوویٹ نے قارص کے علاوہ ان اضلاع کا مطالبہ کیا تھا۔ مگر دورِ مغرب کے مذکورہ بالا اضلاع کا ذکر پہلی بار کیا ہے [illegible] لٹوانسک کے معاہدہ کی رو سے سنہ ۱۹۱۸ء میں باطوم اور قارص کے اضلاع ترکیہ کے حوالہ کئے تھے۔ مگر ترکی سے [illegible] رو سے یہ اضلاع چھن گئے۔ جبکہ آرمینا میں اتحادیوں نے آرمینیوں کی خود مختار ریاست قائم کی۔ اس وقت جارجیا کی خود مختار حکومت منشویکوں کی سرپرستی میں اتحادی امداد کے بھروسے پر قائم کی گئی سنہ ۱۹۲۱ء کے اوائل میں روسیوں نے جارجیا اور آرمینیا فتح کر لیا جواب آرمینا کی سوویٹ بن چکی ہے۔ اس وقت ترکی دستوں نے آرمینیا کی خود مختار سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں ترکیہ اور روس نے غیر ملکی مداخلت کی پروا نہ کرتے ہوئے ان مقامات کو سرحد فاصل قرار دیا۔ جہاں روسی اور ترکی فوجیں کھڑی تھیں اس وقت ترکی اور یونان میں جنگ جاری تھی۔ اور فرانسیسی فوجیں ترکی زمین پر موجود تھیں۔ روس میں خانہ جنگی کا دور قریب الاختتام تھا۔ اس سمجھوتہ میں ترکی اور روس کے مفاد مشترک تھے۔ اور دونوں سلطنتوں میں کسی کی خواہش نہیں تھی۔ کہ دوسرے کی [illegible]

[illegible] کا کوئی حق نہیں۔ شاہ ابن سعود کا اعلان!

شاہ ابن سعود نے عرب لیگ میں شامی حکومت کے [illegible]

[illegible]

ایک ہندی شاعر دربار رسولؐ میں

از حضرت شاکر ناطقی کانپوری

یہ سلام جناب شاکر نے بوقت حاضری مدینہ منورہ روضۂ اقدس کے سامنے لکھکر حضور میں پیش کیا

جناب منشی عبدالشکور صاحب شاکر ناطقی کانپور کے مشہور شعراء میں سے ہیں اور شعر و ادب میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں، حال میں آپ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے شرف اندوز ہو کر واپس تشریف لائے ہیں درگاہ رسالت میں آپ نے جس والہانہ انداز میں معنوی خیالات اور دلی جذبات کا اظہار کیا ہے وہ مندرجہ ذیل سلام کے ہر ہر شعر سے ظاہر ہے۔ شاعر کی مشتاق نگاہیں ہیں اور روضۂ پرنور کی بصیرت افروز فضائیں جوش عقیدت کا یہ حال ہے کہ شاعر ہمہ تن زبانِ حال بنا ہوا ہے اور نظارگی شوق کے سیلاب میں بہا چلا جا رہا ہے ؎

دیارِ ہند سے سب کا پیام لایا ہوں ۔ ترے حضور میں لاکھوں سلام لایا ہوں" رحمۃ اللعالمین کی اس سے بہتر اسلوب بیان میں اور کیا شاعرانہ تفسیر ہو سکتی ہے۔ (ایڈیٹر)

دیارِ ہند سے سب کا پیام لایا ہوں — ترے حضور میں لاکھوں سلام لایا ہوں

ادا ہو کیسے دلوں کا پیام لایا ہوں — زبان خموش ہے ایسا کلام لایا ہوں

[illegible] — یہاں میں آج نئی صبح و شام لایا ہوں

[illegible] — [illegible] سلام لایا ہوں

حضور سے تو ملا اذنِ آستاں بوسی — [illegible] لایا ہوں

یہ مانا آپ ہیں محبوبِ خالقِ دو جہاں — خطا معاف کہ میں بھی پیام لایا ہوں

مکینِ گنبدِ خضرا مجھے اجازت دے — دیارِ ہند سے میں اک پیام لایا ہوں

کرم سے اپنے ہر اک کو قبولیت ہو عطا — شمار ہی نہیں کتنے سلام لایا ہوں

میں کیا بتاؤں کہ لایا ہوں کیا مدینے سے — نگینِ دل پہ محمدؐ کا نام لایا ہوں

حضورِ شاہِ عرب اور بے زبان شاکر

ادا ہو کیسے جو دل میں سلام لایا ہوں

ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے قتل کی ترغیب دینے اور اعانت کے الزام میں مجرم قرار دیئے گئے۔ لہذا ان کو ملازمت سے برخاست کرنے گذشتہ تنخواہ ضبط کرنے اور کالے پانی یعنی جلا وطنی کی سزا دی گئی۔

لیکن کمانڈر انچیف آف انڈیا جنرل سر کلاڈ آکلنگ نے جنرل کورٹ مارشل کے فیصلہ میں تبدیلی کر کے جلا وطنی یا کالے پانی کی سزا منسوخ کر دی اور صرف یہ سزا قایم رکھی کہ یہ تینوں برٹش انڈین فورس سے برخاست کر دیئے گئے۔ اور ان کی گذشتہ تنخواہ اور الاؤنس ضبط کر لیا گیا۔

کمانڈر انچیف کا یہ فیصلہ عام ہندوستانی رائے کے عین موافق ہے اور تقریباً سارا ہندوستان کمانڈر انچیف صاحب کے اس فیصلہ پر ان کی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مدت ملازمت ختم ہونے پر ان کو رخصت کر چکا ہے آپ کہا بورڈ کے کسی ملازم کا یہ حق نہیں ہے کہ مدت ملازمت ختم ہونے کے بعد اس کو ضرور توسیع دی جائے۔ آپ لوگ اصولی حیثیت سے اس پر غور کر کے جو مناسب سمجھئے فیصلہ کیجئے۔

اس کے بعد چیرمین صاحب نے مسٹر دیبی سنگھ بہار گوا کے رزولیوشن پر ووٹ لئے اور ۱۲ ووٹ آئے۔ اس کے مخالف ووٹ لئے جانے کے موقع پر مسلم ممبران کھڑے ہو گئے اور چیرمین اور مسلم ممبران میں ذرا گرما گرم گفتگو ہو گئی۔ چیرمین صاحب نے ان ممبران سے کہا کہ یا تو آپ لوگ خاموش ہو کر بیٹھ جائیے اور ووٹنگ میں حصہ لیجئے یا اگر جانا چاہتے ہیں تو چلے جائیے۔

اس کے بعد مسلم ممبران یعنی مسٹر محمد عتیق۔ حاجی قمر الدین۔ مسٹر وحید احمد۔ مسٹر زیدی۔ مسٹر صمد اور مسٹر ظہور واک آوٹ کر کے چلے آئے اس کے بعد مخالفت میں ووٹ لئے گئے تو صرف مسٹر رام لال نے توسیع نہ دینے کی مخالفت میں ووٹ کیا اور اس طرح مسٹر دیبی سنگھ بہار گوا کا رزولیوشن ۱۲ ووٹ کی موافقت اور ایک ووٹ کی مخالفت سے پاس ہو گیا۔ پنڈت بینی مادھو نے کسی طرف ووٹ نہیں کیا۔

سال نو کے خطابات

یکم جنوری کو سال نو کے خطابات کی ایک طویل فہرست شایع ہوئی ہے جس میں کانپور سے تعلق رکھنے والے مندرجہ ذیل حضرات کو بھی خطاب کے اعزاز سے سرفراز کیا گیا ہے:-

مسٹر آر۔ سی۔ سریواستو ڈائرکٹر انسٹی ٹیوٹ آف شوگر ٹکنالاجیکل انسٹی ٹیوٹ۔ اور مسٹر ال۔ پی ہنکا کس فائنینس سکریٹری یو۔ پی۔ گورنمنٹ و سابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کو سی۔ آئی۔ ای۔ اور مسٹر ایچ۔ اے۔ ولکنسن ڈائرکٹر بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی کو سی۔ بی۔ ای، اور رائے صاحب جے نراین ٹنڈن سابق ڈپٹی کلکٹر کانپور کو رائے بہادر۔ اور مسٹر عبد الشکور لیبر آفیسر کو خان بہادر اور مسٹر وہاج الدین عباسی آئی۔ سی۔ ایس۔ سکرٹری یو۔ پی۔ گورنمنٹ کو اور بی۔ ای۔ کے معزز خطابات سے سرفراز کیا گیا ہے۔

دعوتِ ولیمہ

مسٹر محمد حنیف صاحب چشمے والے نے اپنے صاحبزادگان مسٹر محمد عارف اور مسٹر محمد رفیق کے تقریب شادی کی خوشی میں ۴؍ جنوری کو مدرسہ فیض عام میں معززین شہر کو ایک پُر تکلف دعوتِ طعام دی۔

ہندوستانی برادری

ہندوستانی برادری کی ایک برانچ الگن ملس میں قایم ہے۔ اس برانچ کی ایک میٹنگ ۲۷؍ دسمبر کو مسٹر آر۔ منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے پریسیڈنٹ ہندوستانی برادری اور ویلفیر آفیسر کی صدارت میں ہوئی اور سنہ ۱۹۴۶ء کے لئے عہدیداران کا انتخاب ہوا۔

شیخ کریم احمد صاحب کا انتقال

ایک ماہ کے اندر کانپور کی کئی ممتاز ہستیاں یعنی حافظ احمد اللہ۔ شیخ عبد الرزاق اور ڈاکٹر حسین اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئیں۔ شیخ کریم احمد صاحب کا بھی کانپور کے ممتاز لوگوں میں شمار تھا۔ مسجد مچھلی بازار کے واقعہ فاجعہ کے وقت آپ ہی مسجد کے متولی تھے۔

موصوف متعدد خوبیوں کے حامل تھے آپ کی عمر ۶۵ سال کے قریب تھی جو زیادہ نہیں کہی جا سکتی۔ آپ کا صرف ایک دن کی علالت میں ۲۰؍ دسمبر کے دن گذرنے کے بعد رات کو ۱۲ بجے کے قریب انتقال ہو گیا۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون" ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

جشن خوشی

۴؍ جنوری ۷ بجے شام کو کپڑا کال چھاؤنی متصل کاٹ کے پل پارک میں آزاد ہند فوج کے تین ممتاز سرداروں کی رہائی کی خوشی میں روشنی کی گئی اور جشن منایا گیا اور مجلس احرار اسلام کا جھنڈا لہرایا گیا۔

مسٹر قدوائی کا بیان

مسٹر رفیع احمد قدوائی نے ایگریکلچرل کالج کانپور کی ہڑتال کے سلسلہ میں ایک بیان شائع کیا ہے اور یو۔ پی گورنمنٹ کے موجودہ رویہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

ہڑتال کر دی۔

امپلائرس ایسوسی ایشن کے ... کہ ملس کے ... بعد بغیر نوٹس کے کام بند کر دیا اور بد نظمی کے ساتھ باہر آ گئے۔

ہڑتال کی وجہ ایک مزدور کے ساتھ بُرا سلوک کرنا تھا جس کی وجہ سے کہا جاتا کہ اس کی موت ہو گئی۔

امپلائرس ایسوسی ایشن کے لیبر آفیسر نے مزدوروں کو یقین دلایا کہ اس معاملہ کی تحقیقات کی جائے گی اور مزدوروں کو چاہیئے کہ وہ کام پر واپس چلے جائیں لیکن مزدوروں نے جنازہ کے ساتھ جانے کے لئے بھی مطالبہ کیا۔ پولیس نے نعش کو پوسٹ مارٹم کے لئے اپنے قبضے میں لے لیا۔

مزدوروں کا ایک جلسہ پریڈ گراؤنڈ میں ہوا۔ پوسٹ مارٹم کے بعد نعش مزدور کے ایک عزیز کے حوالہ کر دی گئی۔ جنازہ جلوس کے ساتھ جا رہا تھا کمیونسٹ اور کانگریسی دونوں جھنڈے ساتھ تھے۔ کمیونسٹوں کا یہ مطالبہ تھا کہ کانگریسی جھنڈہ جلوس کے ساتھ نہ ہونا چاہیئے اور اسی سلسلہ میں تصادم ہوا۔ لیکن اس موقع پر پولیس نے نہایت ہوشیاری کے ساتھ نعش کو اپنے قبضہ میں لے کر پولیس لاری میں نواب گنج کے قبرستان پہونچا دیا جہاں اس کو اس کی ذات کے رسوم کے مطابق دفن کر دیا گیا۔

کانگریسیوں اور کمیونسٹوں کا خیال تھا کہ پولیس نعش کو بھیرو ں گھاٹ لے گئی ہے چنانچہ دونوں جماعتوں کے افراد بھیروں گھاٹ گئے اور وہاں ان میں پھر تصادم ہوا۔ اس موقع پر کمیونسٹ کافی تعداد میں تھے اور کانگرسی صرف ۹-۱۰ تھے کمیونسٹوں نے اینٹوں وغیرہ سے کانگریسیوں پر حملہ کر کے ان کو کافی زخمی کیا جس میں پنڈت گنگا سہائے چوبے زیادہ زخمی ہوئے ہیں پنڈت بال کرشن شرما ڈاکٹر جواہر لال مسٹر پیارے لال اگروال۔ پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری اور دیگر کانگرسی حضرات نے اپنے ایک بیان میں لکھا ہے کہ میور ملس کے مزدور ہری کے مرنے کی خبر پا کر کانگرسی کارکنان موقع پر پہونچ گئے اور اس سانحہ کی تحقیقات ... اور ضروری اطلاع فراہم کی اس کے بعد کمیونسٹ کارکنان بھی آ گئے انھوں نے اس تحقیقات میں مدد دینے کے بجائے مزدوروں کو کانگریس کے خلاف بھڑکانا شروع کیا۔ لیکن مزدوروں نے دانشمندی سے کام لیا اور ان لوگوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ جب ہری کی نعش پوسٹ مارٹم کے بعد اسپتال سے واپس ملی اور پریڈ کے میدان میں لائی گئی تو کمیونسٹ لوگوں نے اسے اپنے قبضہ میں لے لینے کی کوشش کی۔ پولیس نے حالات کو ناگفتہ بہ ہونے سے روکنے کے لئے نعش کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور چند مزدوروں کے ساتھ اسے پولیس لاری میں لا کر نواب گنج کے قبرستان میں پہونچا دیا۔ کچھ کانگریسیوں نے یہ سمجھا کہ نعش بھیروں گھاٹ بھیجی گئی ہے چنانچہ وہ لوگ وہاں گئے۔ کمیونسٹ بھی وہاں پہونچ گئے اور کانگریسیوں سے جھگڑا اور فساد پر آمادہ ہو گئے۔ جس سے کانگریسیوں کو شدید چوٹیں آئیں۔

ہم صرف اتنا ہی کہدینا چاہتے ہیں کہ شہر کی سیاسی فضا میں اس طرح کی بد نظمی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کانگریس کے کارکنان اس طرح کے طرز عمل سے ڈرنے

... کلب کا سالانہ جلسہ ... کو پوسٹل ایکریئشن کلب کا سالانہ جلسہ بصدارت سر ہر گوبند مصرا گورنر ائن کھتری ہائی اسکول میں ہوا۔

کلب نے بیڈ منٹن۔ والی بال۔ فٹ بال۔ کیرم۔ رسہ کشی۔ و دیگر کھیلوں کا ٹورنامنٹ کیا تھا۔ شام کے وقت بیڈ منٹن کا فائنل میچ نہایت شاندار طریقہ سے اسکول کے میدان میں ہوا۔ میچ کے ختم ہونے کے بعد ہال میں جلسہ ہوا سکرٹری نے کلب کی سالانہ رپورٹ پڑھی یہ کلب سنہ ۱۹۴۰ء میں قایم ہوا اور پوسٹ آفس کے عملہ کے واسطے کھیل کود۔ اور تفریح کا انتظام بخوبی انجام دے رہا ہے۔

سر ہر گوبند مصرا نے انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد آپنے اپنا ایڈریس پڑھا۔ دوران تقریر میں آپنے فرمایا کہ جنگ کی وجہ سے اس محکمہ کے عملہ کو نہایت مستعدی اور جفاکشی سے کام کرنا پڑا۔ آپنے کھیل کود کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پرائیویٹ امپلائرس اس معاملہ میں گورنمنٹ امپلائرس سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ گورنمنٹ اپنے عملہ کے واسطے کھیل و کود کا معقول انتظام کرے گی۔

مسٹر کے۔ بی۔ بھٹا چارجی پوسٹ ماسٹر کانپور نے کلب کے صدر کی حیثیت سے سر ہر گوبند مصرا کی ... اور کمرشیل الوالعزمی کی تعریف کی۔ اور ان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔

جلسہ کے بعد ایک پر تکلف ٹی پارٹی دی گئی۔ کلب اور جلسہ کی کامیابی کا سہرہ مسٹر گوپال ناتھ ٹنڈن بی۔ اے ایکاونٹینٹ کے سر ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی لغویت

ڈسٹرکٹ بورڈ نے

کو ان کی رہائی پر مبارکباد دیتا ہے اور کمانڈ... اس صحیح فیصلہ پر اُن کو بھی مبارکباد دیتا ہے ...

بورڈ نے ای۔ آئی۔ ریلوے ایڈوائزری کمی... کو نامزد کیا ہے۔

آج کے بورڈ کے ایجنڈے میں شریمتی جوگلا د... ایجوکیشن اور مسٹر قدرت اللہ خاں ڈویزیل ٹیکس... مدت ملازمت ختم ہونے پر ان کو توسیع دینے... اس مسئلہ کو چیرمین صاحب ایجنڈے کو ختم کر... تھے لیکن بورڈ کی مجارٹی ایجنڈے کو سلسلہ وار... لئے چیرمین صاحب نے بورڈ کی مجارٹی کی رائے... ہوئے اس مسئلہ کو ترتیب وار لے لیا اس پر مس... کیا لیکن چیرمین نے کہا کہ میرا ذاتی حق ہے... اعتراض کرنیکا کوئی حق نہیں ہے۔ مسٹر دیبی... بورڈ کے سامنے یہ ریزولیوشن رکھا کہ ان دونو... ختم ہونے کے بعد ان کی ملازمت میں توسیع... کی تائید ہوئی۔ مسٹر وحید احمد نے نہ توسیع دینے... اور توسیع دیئے جانے کی موافقت میں تقریر... کہ دونوں کی بہترین خدمات کا صلہ بورڈ صرف... ہے کہ ان کو ایک سال کی توسیع دیکر ان کی خد... اٹھایا جائے۔ مسٹر عتیق نے اس کی تائید کی... مسٹر زیدی نے اس کی مزید تائید میں ایک... کی لیکن ۵ منٹ کے بعد چیرمین صاحب نے آ... اور کہا کہ بورڈ حال ہی میں مسٹر مہیش پر...

ہنستے تھے۔ اور چہرہ اقدس پر دن رات میں
اور پاؤڈروں کی مالش ہوتی تھی۔

صاحب نے چھوٹیا نال میں وارد ہونے کے
زیادہ سے زیادہ باشندوں کو ایک جگہ
ان کے سامنے وعظ فرماتے ہوئے بیان کیا
میری ظاہری ہیئت پر نہ جانا۔ یہ
وضع نفس امارہ کو سزا دینے کی غرض
اپنے پیر کی ہدایت پر کچھ عرصے کے لئے
ورنہ میرا باطن درویشانہ ہے۔
سادہ لوح عوام کو پیر صاحب کی
قطع دیکھ کر جو تعجب ہوا تھا وہ پیر صاحب
ان کے بعد دور ہو گیا اور صرف یہی نہیں
یقین ہونے لگیں کہ کیسے نئے راستے سے
منزل کی جانب گامزن ہوئے ہیں۔
صاحب کی پر روش لوگوں کو بہت کھٹکی کہ
کا ان کو جبر نفس امارہ کو سزا دینے
اپنے پیر کی ہدایت کے مطابق زیب تن
لیکن اس کے کیا معنے کہ آپ تو نماز پڑھتے
اور وظائف سے کوئی تعلق ہے ہر وقت
عورتوں کا جمگھٹ لگائے بیٹھے رہتے ہیں

وہ عقیدت مندان اخلاص کی اس بد
ایک اپ ٹو ڈیٹ پیر صاحب کے کانوں میں
آپ نے ایک بار پھر بستی کے باشندوں کو
فرمایا کہ میرے نماز روزہ کی پابندی نہ کرنے
غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا چاہیئے کیونکہ میں
سنبھالنے کے بعد ہی سے اپنے پیر کی خدمت
ہوئے اس قدر زیادہ نمازیں پڑھیں اور
زیادہ روزے رکھے کہ اب سے سال بھر قبل
صاحب نے ایک کشف کے بعد یہ حکم فرما دیا
زندگی بھر عبادات ظاہری کی ضرورت
باری تعالیٰ نے تم سے جتنی عبادت کا متوقع
کو تم نے پورا کر دیا۔ اب تم مقرب بارگاہ
چکے ہو، اور تمہارے ہاتھ اور تمہارے سانس
شفا دی جاتی ہے۔ جس مریض کے جسم کو
یا سانس سا لگ جائے گا وہ فوراً تندرست
گا۔

ڈیٹ پیر صاحب کے اس اعلان کے
کے باشندے آپ کے پہلے سے بھی زیادہ گرویدہ
پہلے جتنی عورتیں آپ کے آستان عقیدت
دیتی نظر آتی تھیں اب اس سے کہیں
عورتیں آپ کے پاس آنے لگیں تاکہ اپنے
حضرت پیر صاحب کا دست شفا پھروائیں
ٹو ڈیٹ پیر صاحب کے ان خوبصورت زیبوں
کے باشندے روز بروز آپ کے زیادہ گرویدہ
ہوتے چلے جا رہے تھے کہ دفعتاً ایک روز ۴

بیدار لن بھی۔
آہ ...... وہی رنگین شام آج تک میرے
دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہے ...... جس نے
ہم دو محبت بھرے۔ بچھڑے دلوں کو ملایا تھا۔
اس نے اقرار کیا کہ اُسے بھی مجھ سے محبت ہے
لیکن ...... لیکن اسی شام نے ہمیں ہمیشہ کے
لئے مبتلائے فراق کر دیا۔

خوب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا
پھر بھی اس شام کو میں نہ بھول سکوں گا"

(انجام)

×۔ بھی بڑھی ہوئی ہے سینے پر سرد پانی کی پٹیاں باندھنی
مناسب نہیں اس سے خطرہ بڑھ جائے گا۔ لیکن
وہ میٹرک پاس لڑکی جو دنیا میں اپنے کو سب سے زیادہ
سمجھدار سمجھتی تھی مجھ سے بحث کرنے لگی۔ حالانکہ اس
کی معلومات بہ منزلہ صفر تھیں۔ میں نے مجبور ہو کر اس کے
والد سے کہا جو ایک ریلوے دفتر میں کلرک تھے۔ انھوں
نے لڑکی کو سمجھایا تو وہ اپنے باپ سے بولی "پتا جی آپ
پرانے زمانے کے آدمی ہیں۔ ریلوے دفتر کے رجسٹر ٹھیک
کرنے کے علاوہ آپ کچھ نہیں جانتے۔ میں نے اسکول
کے کورس میں ہائی جین پڑھی ہے میں اپنا علاج خود
کروں گی"
میرا خیال تھا کہ اس کے والد جو گفتگو سے خاصے
تعلیم یافتہ معلوم ہوتے ہیں۔ اس لڑکی کو تنبیہ کریں گے
مگر انھوں نے الٹے ہنس ہنس کر اس کی تعریفوں کے
پل باندھ دیئے۔ مجھے اس طرز عمل پر بہت حیرت ہوئی۔
جو والدین غیر ضروری لاڈ پیار سے اپنی اولاد کی حوصلہ
افزائی سفر اور جاہلانہ باتوں میں بھی کرتے ہیں۔ میں
انہیں اولاد کا دشمن سمجھتی ہوں۔
میرے لئے درمیانہ عمر کی عورتوں کی ملاقات سب سے
زیادہ دلچسپ ثابت ہوتی ہے اور اپنی بہنوں سے
مجھے زندگی کے بعض اہم تجربات بھی حاصل ہوتے ہیں
زمانہ کی ٹھوکریں کھا کر اس عمر کی عورتوں میں پختگی
آجاتی ہے۔ اور ان میں بوڑھی عورتوں کا چڑچڑا
پن، زندگی کی ہر چیز سے وحشت اور گزرے ہوئے
زمانہ کی زندگی جس میں تعلیاں نہیں ہوتیں۔ میں اپنے
تجربات کی بنا پر کہہ سکتی ہوں کہ ہندوستان میں اس
عمر کی عورتیں سب سے زیادہ رکھی ہیں۔ خاص کر وہ
جن کے بال بچے زیادہ ہوں اور آمدنی محدود۔ گھر
داری کا سارا بار ان کی گردن پر ہوتا ہے۔ محدود ۴۴

---

۴ حضرت پیر صاحب کی آخری کرامت کا حال معلوم
کر کے سب حیران رہ گئے۔ آپ بغیر کسی سے کچھ کہے سنے بستی
سے اس طرح غائب تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ
اور اپنے ساتھ ہی بستی کی دو خوبصورت ترین لڑکیوں
کو بھی لے کر اُڑ گئے تھے۔
غرض اب ہندوستان میں اپ ٹو ڈیٹ پیر بھی
تیار ہونے لگے ہیں:

لیڈی ڈاکٹر کے تجربات

عورتیں بھی اور نو عمر لڑکیاں بھی۔ بوڑھیوں کی داستانوں
میں سوائے اس کے اور کوئی بات نہیں ہوتی کہ بہو کی شکایت
ہے۔ بیٹے کی نافرمانی کا گلہ ہے گزرے ہوئے زمانہ کی
تعریف ہے اور موجودہ دور کی برائیاں یہ بزرگ عورتیں
عام طور پر اپنے کو عقل اور ذہانت کی ٹھیکہ دار سمجھتی ہیں
اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ میں ان کے سوا کسی سے
بات نہ کروں۔ لیکن یہ محترم خواتین معاف فرمائیں کہ
میرے لئے ان کی گفتگو میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور
اسی لئے وہ بعض اوقات مجھ سے ناراض بھی ہو جاتی
ہیں۔ اور خفا بھی۔
نو عمر لڑکیوں میں بیداری کا احساس زیادہ پایا
جاتا ہے اور میں اپنے تجربات کی بنا پر کہہ سکتی ہوں کہ
ان کے دلوں میں موجودہ سماج کے خلاف بغاوت کا
جذبہ بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ لیکن مشرق و مغرب کی جو کشش
مکش شروع ہوئی ہے اور پرانے خیالات جو بغیر کسی
خاص نظم و قواعد کے نئے سانچے میں ڈھالے جا رہے
ہیں۔ اس کی وجہ سے بہت سی لڑکیوں کی نظریں مغربی
تہذیب سے خیرہ ہو گئی ہیں۔ ان کے دلوں میں مشرقی
تہذیب اور مشرقی روایات کا احترام بہت کچھ اٹھتا
جا رہا ہے اور وہ اپنے بزرگوں کو بے وقوف بھی سمجھتی
ہیں۔ مثال کے طور پر میں صرف ایک لڑکی کا ذکر کرنا
چاہتی ہوں جس سے ملنے کا اتفاق تقریباً دو سال پیشتر
سے مجھے ہوا ہے۔ اس نے اسی سال میں صرف میٹرک
کا امتحان پاس کیا تھا۔ لیکن اس کے خیالات کی جولانیاں
جس سے میں حیران رہ گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ لڑکی
اپنے مسز سروجنی نیڈو اور مسز وجے لکشمی پنڈت سے بھی
زیادہ قابل سمجھتی ہے۔ اسے سخت کھانسی اور نزلہ کی شکایت
تھی۔ لیکن اپنے خیالات کی الجھنوں کی وجہ سے اس ضد
پر قائم تھی کہ کھانسی کی شکایت دور کرنے کے لئے
کھٹی چیزوں کا استعمال ضروری ہے۔
اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کتنی مدت سے پریکٹس
کر رہی ہیں۔ میں نے اسے اپنی پریکٹس کی طویل مدت
بتائی۔
وہ حقارت سے منہ بنا کر بولی "پھر آپ میرا علاج
کر سکیں گی۔ اتنے عرصہ میں تو میڈیکل سائنس بالکل
بدل گیا ہے۔ نئی نئی تھیوریاں قائم ہو چکی ہیں۔ جراثیم کے
متعلق بہت سے نئے انکشافات ہو گئے ہیں میرا علاج
وہ لیڈی ڈاکٹر کر سکتی ہے جس نے اسی سال امتحان
پاس کیا ہو"
اس لڑکی کو پانی کے طریقہ علاج کے متعلق ایک
معمولی سا رسالہ جس کی قیمت چند آنے ہو گی مل گیا تھا
غالباً کسی انگریزی رسالہ کا بہت ہی ناقص نامکمل
اور غلط ہندی ترجمہ تھا۔ لیکن اس گمراہ کن ہندی
رسالہ پر لڑکی کا ایمان تھا۔ وہ کہنے لگی میں دوا نہیں
پیوں گی بلکہ سینے پر سرد پانی کی پٹیاں باندھوں گی اور
اسی طریقہ علاج سے تندرست ہو جاؤں گی۔ میں نے
اسے سمجھایا۔ کہ تم جس رسالہ کی اس قدر تعریف کر
رہی ہو وہ بہت غلط اور گمراہ کن ہے۔ شدید سردی
کے موسم میں جبکہ نزلہ اور کھانسی کی شدت ×

کنجوس

(از مدن سروپ صاحب چھپرولی)

ایک شہر میں ایک کنجوس رہتا تھا، اُس کا نام:۔
ہربنس تھا، وہ حالانکہ بہت امیر تھا پر کبھی کسی کو کچھ
دان نہ دیتا تھا، ایک دفعہ وہ ہردوار گیا وہاں جب
اشنان کرنے کے بعد وہ مندر میں گیا تو ایک سادھو نے بھیک
مانگی، ہربنس نے سوچا ہردوار آئے ہیں انکار کرنا ٹھیک
نہیں، اور پھر سب لوگ دان کر رہے ہیں آؤ ہم بھی کچھ
دان کر ہی دیں چنانچہ آخر بہت سوچ کر ہربنس نے
سادھو کو کہا جا ہم نے تجھے دمڑی دی مگر دیں گے گھر
جا کر، سادھو بولا اچھا بابا گھر ہی جا کر دے دینا۔
اگلے دن ہربنس گھر کو روانہ ہو گیا اور ایک دو
دن بعد گھر جا پہونچا اُسے ابھی گھر پہونچے تھوڑی ہی
دیر ہوئی تھی کہ سادھو مہاراج نے باہر سے آواز لگائی،
ایک لڑکا باہر آیا سادھو نے اُسے کہا جا کر سیٹھ سے کہدو
کہ ہم ہردوار سے اپنی دمڑی لینے آئے ہیں، سیٹھ نے یہ
سنا تو ہکا بکا رہ گیا سوچا تھا کہ سادھو ہردوار سے دمڑی
لینے کیا آئیگا؟ مگر اب جب وہ آ ہی گیا ہے تو کیا کیا جائے
انکار تو نہیں کیا جا سکتا خیر سوچ کر کہا کہ ہم سو رہے ہیں،
سادھو کو ایسا ہی تبلا دیا گیا اس پر سادھو نے کہا
کوئی بات نہیں جب جاگیں گے لے لیں گے اتنے ہم
یہیں بیٹھے ہیں،
سیٹھ کو جب خبر لگی تو اُس نے سوچا یہ سادھو
سیدھی طرح ٹلنے والا نہیں کوئی اور ہی ترکیب کرنی چاہیئے
کچھ دیر دو چار کر کے کہا جا کر سادھو سے کہدو کہ سیٹھ جی بیمار
ہو گئے ہیں، سادھو نے یہ خبر سن کر جواب دیا کہ اگر وہ
بیمار ہو گئے ہیں تو جب تک وہ بیمار ہیں ہم اپنی دھونی
یہیں رماتے ہیں راضی ہونے پر اپنی دمڑی لیکر چلے
جائیں گے، سیٹھ کو جونہی یہ خبر لگی اس نے فوراً کہا
جا کر سادھو سے کہدو کہ سیٹھ مر گیا ہے، سادھو کو یہ اطلاع
دے دی گئی جس پر وہ بولا اگر سیٹھ مر گیا ہے تو ہم نے بھی
اپنی دمڑی چھوڑ دی مگر ہم جائیں گے سیٹھ کا داہ سنسکار
کر کے، چنانچہ ارتھی تیار کی گئی سیٹھ جی کو اس پر لٹا دیا
گیا اور باقاعدہ طور پر اُن کو شمشان بھومی کی طرف لے
جانے لگے، شمشان بھومی میں پہونچکر ان کو چتا میں رکھ
دیا گیا اور قریب تھا کہ آگ لگا دی جائے کہ سادھو مہاراج
نے کہا بھائیو، ٹھیرو مجھے سیٹھ سے ایک بات کر لینے دو،
سب حیران تھے کہ مردہ سے کیسی بات! مگر خیر اجازت
دے دی گئی سادھو پاس گیا اور اپنے منہ کو اُس کے کان
کے پاس لے جا کر بولا:۔
"اب تو میری دمڑی دے دے" ہربنس بولا
"مر جاؤں گا پر تمہیں دمڑی نہ دوں گا" اس پر سادھو
نے کہا اچھا جا ہم نے دمڑی چھوڑ دی، یہ سننا تھا
کہ ہربنس جی چتا کو اِدھر اُدھر پھینک کر اٹھ کھڑے
ہوئے اور گھر کو چلدیئے۔

---

۴۴ آمدنی میں مصارف کس طرح پورے کئے جائیں
بچوں کی تعلیم و تربیت کیسے ہو؟ کنبہ میں عزت آبرو
کیسے برقرار رکھی جائے؟ یہ ساری الجھنیں انہی
کے سر ہوتی ہیں۔ ہمارے گھرانوں میں بچے عام
طور پر اپنی ماؤں سے گستاخ ہوتے ہیں باپ کی
صورت کو دیکھ کر تو ڈر جاتے ہیں لیکن ماں کو بالعموم
اپنی ضدوں سے پریشان کرتے ہیں۔ ماں کی محبت
ساری دنیا میں مشہور ہے۔ ہماری بہنیں اپنے بچوں
کے غلط طرز عمل کو محسوس نہیں کرتیں۔ لیکن وہ
بعض حالات میں تکلیف دہ ہوتا ہے اس کی بھی ساری
ذمہ داری باپ کے سر ہوتی ہے۔ مجھے ایسی بہنوں
سے زیادہ بے تکلف ہو جانے پر معلوم ہوا کہ وہ اگر
کسی موقع پر بچہ کو تنبیہ کرے تو باپ فوراً بچہ کی حمایت
شروع کر دیتا ہے۔ علاوہ بریں ہندوستان میں
عام طور پر عورتوں کے ساتھ مردوں کا سلوک حاکمانہ
ہوتا ہے اس کی وجہ سے بچوں کے دلوں سے ماؤں
کی وقعت کم ہو جاتی ہے۔ ایسے مرد جو لڑکوں کی
موجودگی میں بیویوں سے حقارت آمیز سلوک ملے ۵

چھیا

ڈائرکٹر:۔ پریتما داس گپتا
اسٹوری رائیٹر:۔ حضرت قابل امرتسری
خاص اداکاری:۔ پریتما داس گپتا۔ بیگم پارہ
آزوری۔ گلاب۔ ڈوڈو۔ عارف۔ ڈیکشٹ۔ شاکر۔

اس تصویر کی کہانی کا خلاصہ یہ ہے کہ چھیا نامی ایک
نوجوان خوبصورت لڑکی ایک گداگر کے گندے جھونپڑے میں
رہتی تھی جھونپڑے کے اس چھوٹی سی دنیا کا بے تاج کا بادشاہ
چچا تھا اور چچی بادشاہ کی بیگم تھی چچا کو چھیا سے محبت تھی لیکن
چچی اس سے سخت نفرت کرتی تھی۔ چچا اس جھونپڑے کے رہنے
والوں کا سردار تھا۔ اور ہر ایک سے شام کو اپنا خراج وصول
کر لیتا تھا۔ چچا کو اس جھونپڑے کے ہر آدمی سے دلچسپی تھی
لیکن چھیا اس کی آرزوؤں کا سہارا تھی کیونکہ حسن و شباب
کا وہ کون سا سہارا ہتھیار تھا جو چھیا کے پاس نہ تھا اس
کا دلکش چہرہ۔ بوٹا سا قد۔ شربتی آنکھیں۔ قینچی کی طرح چلنے
والی زبان اور شوخی اس کا اشتہار تھا چچی چھیا سے جلنے لگی اور
آخرکار ایک دن ایک دلال نے چھیا کو دیکھ کر چچی سے معاملہ طے
کر لیا، لیکن چھیا نے ساری گفتگو سن لی اور رات کو وہاں سے
بھاگ نکلی اور اب اس نے فٹ پاتھ کی زندگی شروع کر دی۔
ایک دن ایک مالدار بیوہ راجو نامی (پریتما داس گپتا) نے
اس کو دیکھ لیا جس کی زندگی کا مقصد صرف یہ رہ گیا تھا کہ وہ غریبوں
کی امداد اور اصلاح کرے۔ چنانچہ وہ چھیا کو اپنے بھائی رنجیت
کے انکار کے باوجود گھر لے آئی۔ راجو نے چھیا کو دیکھ کر یہ
محسوس کر لیا کہ یہ ایک جوہر قابل ہے اور اگر اس کی تربیت کی
جائے تو وہ ایک بہترین لڑکی بن سکتی ہے۔ راجو نے اس
کی تعلیم و تربیت شروع کر دی اور رنجیت کے دوست عزیز
نے بھی اس کام میں راجو کا ہاتھ بٹانے کی کوشش کی۔
بالآخر وہ ایک نہایت تعلیم [illegible]
رفتہ رفتہ رنجیت اور چھیا [illegible]
محبت کا دونوں ایک دوسرے سے اظہار نہ کر سکے۔ لیکن
رنجیت چھیا اور عزیز کے تعلقات دیکھ کر اپنے دوست یعنی
عزیز سے جلنے لگا اور اس نے عزیز کے والد (جو اس کے باپ
کا خاص عزیز ترین دوست تھا) سے عزیز کی شکایت کی۔
ایک رات چھیا دیر سے گھر پہونچی رنجیت نے اس پر تہمت
لگائی جو وہ نہ سن سکی اور اس نے رنجیت کے ایک تھپڑ رسید
کیا رنجیت نے اس کو گھر سے نکل جانے کا حکم دیا اور اپنی
بہن راجو کے احتجاج کی بھی پرواہ نہ کی جو زینہ سے گر جانے
کی وجہ سے چوٹ کھا گئی اور جانبر نہ ہو سکی آخرش عزیز نے
رنجیت سے کہا کہ چھیا میری بہن ہے اور وہ تم سے محبت کرتی
ہے اور وہ تمہاری بہن راجو کی یادگار ہے۔ لہٰذا تم دونوں
مل کر اپنی زندگی کا دوسرا دور شروع کرو۔
اس تصویر کی ابتدا قدرتی طور پر اس طرح شروع ہوتی
ہے کہ ناظرین یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ اس تصویر میں صرف
حسن و شباب اور دلفریب گانے اور ناچ کے نظاروں کے
علاوہ اور کچھ نہ ہوگا۔ لیکن پریتما داس گپتا نے نہایت قابلیت
کے ساتھ تصویر کو رفتہ رفتہ اٹھا کر انتہائی بلند معیار پر پہونچا
دیا لیکن تصویر کہیں سے بے مزہ اور بے لطف نہیں ہونے پائی۔
پریتما داس گپتا نے نہایت خوبی کے ساتھ اس تصویر کے
ذریعہ یہ سبق دیا ہے کہ اگر صحیح طور پر کسی بُرے سے بُرے انسان
کو تربیت دی جائے تو وہ بہتر سے بہتر ہو سکتا ہے۔
رنجیت نے جب عزیز کے باپ سے عزیز کی شکایت کی ہے
اس موقع پر عزیز کے باپ نے جو گفتگو کی ہے اس کا ایک
ایک حرف ہندو مسلم تعلقات کے لئے آب زر سے لکھنے کے
قابل ہے۔
بیگم پارہ (چھیا) کی ایکٹنگ۔ سادگی۔ الھڑپن اور
دلکش شوخی کا بہترین مظاہرہ ہے۔ پریتما داس گپتا
(راجو) کی متین سنجیدہ اور بُردبار ایکٹنگ نہایت
بلند اور قابل تعریف ہے۔
یہ تصویر اپنے نام (چھیا) کے لحاظ سے بالکل برعکس
ہے۔ تصویر ہر پہلو سے نہایت بلند اور قابل تعریف ہے۔
ناظرین اس کو دیکھ کر دلچسپی اور سبق دونوں حاصل
کر سکتے ہیں۔

موتی محل ٹاکیز کانپور میں ۴ رجوری سے اس
تصویر کا تیسرا ہفتہ شروع ہوتا ہے:

اقوالِ زرّیں

غور کرنے سے انسان کو کامیابی اور حق کی راہیں نظر آتی ہیں۔ (شکسپیر)

اگر تم غم والم کا شکار بنے رہوگے تو قوت ہاضمہ اپنا فعل بند کر دے گی اور اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ اس لئے بہت غم نہ کرو۔ (البرٹ)

محنت کرنا تو کچھ مشکل نہیں، لیکن محنت کے ساتھ غم میں گھلتے رہنا جسمانی اور ذہنی طاقتوں کو زائل کرتا ہے (جانسن)

غم ایک بیماری ہے اس کا اثر پہلے دل کی حرکت اور دوران خون پر ہوتا ہے اور اس کے بعد معدہ پر ہوتا ہے مغموم آدمی ۲۱۹ بیماریوں اور ۶۴۲ عوارض کے لئے مستعد ہوتا ہے۔

تو اپنا فرض ان کے متعلق جو تیرے پاس ہیں ادا کردے، دور کے فرائض پھر تجھکو خود دکھائی دے جائیں گے، (کارلائل)

دوراندیش ذاتی تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے اور عقلمند دوسروں کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

جب میں دوسروں کے جسم ڈھونڈھنے لگتا ہوں میں ہمیشہ اپنے سے شروع کرتا ہوں اور تب مجھے کسی دوسرے پر نہیں جانا پڑتا،

رضا علی :- اماں جان مجھے پانچ روپیہ درکار ہیں۔

ماں :- بیٹا کس لئے ؟

رضا علی :- مجھے سویٹ میٹ (مٹھائی) کی انگریزی کتاب خریدنی ہے۔

فقیر :- بابا روٹی کے لئے ایک آنہ دیجئے۔

امیر آدمی :- ابھی تو کل میں نے تمہیں ایک آنہ دیا تھا۔

فقیر :- تو کیا ایک آنہ میری ساری عمر کے لئے کافی ہے !

فقیر :- بابا خدا کے نام کچھ دلائیے۔

امیر :- بابا یہ لو دو پیسے۔

فقیر :- جناب ایک آنہ سے کم نہ لوں گا۔

امیر :- وہ کیوں ؟

فقیر :- جناب دو پیسے مہنگائی الاؤنس کے۔

ایک وکیل نے اپنے موکل سے دریافت کیا:- "تم نے اپنے حساب کی کتاب مدعی کو دکھائی تھی"

اس نے کہا:- "جی حضور دکھائی تھی"

وکیل :- پھر اُس نے کیا کہا ؟

موکل :- یہی کہ شیطان کے پاس لے جاؤ ؟

وکیل :- پھر تم نے کیا کہا ؟

موکل :- سیدھا حضور کے پاس چلا آیا،

یورپ اور ایشیا کی حیرت ا[illegible]

چند سال گزرے لندن میں برلنگ[illegible] ایک نمائش ہوئی جس میں جزیرہ کریٹ[illegible] کے دریافت[illegible] لارڈ ایوانز[illegible] کی د[illegible] [illegible] گرد[illegible] گردش[illegible] کریٹ کی سر[illegible] مدفون ہیں یہ فنون کسی قدر قدیم[illegible] ہیں لیکن فرق ضرور ہے وہ یونان و بابل کے[illegible] مشابہ ہیں۔

ایوانز کے مختلف چیزیں جمع کیں ان میں نہایت عمدہ روغن کئے ہوئے مٹی کے برتن تھے چھوٹے چھوٹے بُت تھے، ایک لائبریری بھی برآمد ہوئی جس میں کو ٹائل بہ کثرت تھے، ان پر ایک ایسی لکھائی کندہ تھی کہ اس کا مطلب دور حاضرہ کے ماہرین معلوم کرنے سے قاصر رہے، یہ لوگ ضرور ایک اعلیٰ تہذیب کے مالک ہوں گے۔ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ برتنوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مرد عورتوں کے لباس ۱۸۸۰ء میں مروجہ لباسوں کے فیشن کے ہیں ان کی عورتیں بالوں کو اسی طرح سنوارتی تھیں اور بناتی تھیں جس طرح انیسویں صدی کی عورتیں۔

"ہم دونوں باغ سے باہر نکلے تو دنیا پر رات کے سناٹے کا راج تھا۔

بولتے بولتے دفعتاً رو پڑا۔

اس کا دھاڑیں مار مار کر رونا دریا کنارے کی خاموش اور سنسان فضا میں ایسا معلوم ہو رہا تھا گویا کسی تکلیف سے ستائی ہوئی جان کے ڈکرانے کی آواز ہے۔ اس نے روتے روتے کہا:" میں نے اس رات ایک لڑکی خون کیا۔ آپ میری زبان سے یہ سُن کر چونک کر میری طرف دیکھ رہے ہیں وہاں اس رات جبکہ میں نے پریم کا ناٹک کرتے ہوئے رادھا کی جوانی کی رسیلی شراب خوب ڈگڈگا کر پی۔ اس رات میں نے ایک لڑکی کا خون کر دیا۔ آپ کے دل میں سوال پیدا ہوگا۔ کس لڑکی کا کیا اسی لڑکی کا جو باغ میں چاندنی رات کی فضا میں اپنے گورے گورے لچکیلے اور لوچدار جسم کو میرے آغوش کے حوالے کرکے فرط مسرت میں ڈوب جانے کے بعد آنکھیں بند کرکے مدہوش سی ہو گئی تھی ؟ نہیں۔ میں نے اس لڑکی کا خون نہیں کیا۔ رادھا کو میں نے اس کے گھر تک پہونچایا۔ وہ اپنے گھر سے کچھ فاصلہ پر رک کر چاندنی رات میں چمکتا چہرہ لئے ہوئے مسکرائی اور اُس نے اپنی دونوں مرمریں بانہیں میری گردن میں حمائل کرکے اپنے چھوٹے چھوٹے گلابی ہونٹوں پر ایک بہت ہی من موہنی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا:" میرے پیارے آج باغ میں جو کچھ تم نے کہا ہے اس کو یاد رکھنا"

اس کے ان الفاظ میں ایک نوجوان لڑکی کے دل کے دھڑکنے کی آواز اتنی صاف سنائی دے رہی تھی کہ میرے دل کو ایک فوری جھٹکا لگا اور میرا جی چاہا کہ ابھی اس سے کہہ دوں۔ لڑکی ! نادان لڑکی ! تو میرے پریم کا ناٹک کھیلنے پر ریجھ گئی ہے۔ میں تو تیری جوانی کو چکھنے کے لئے تیرے ساتھ نقلی محبت کر رہا تھا۔ مگر میں نے زبان سے کچھ نہ کہا۔ میں دل میں ہنستا رہا۔

وہ خاموش ہوگیا۔ پھر چند منٹ بعد بولا:" تو آپ کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ میں نے رادھا کا خون اس رات نہیں کیا۔ اس کے رخصت ہوتے وقت مسکرا کر باتیں کرنے اور وعدہ یاد رکھنے کے اصرار پر میں نے بھی زیادہ میٹھے رسیلے اور لوچدار لہجہ میں اس کو اپنی محبت کا یقین دلایا اور اس کے بعد جب وہ مجھے مڑ مڑ کر پیار کی نظروں سے (باقی صفحہ ۵ پر)

[illegible]

"میں نے ایک نہیں دو خون کئے ہیں"۔ اُسکی آواز ایک درد انگیز چیخ بن گئی۔ وہ کانپ رہا تھا۔

"میں نے دو عورتوں کی جانیں لی ہیں"۔ اس نے تڑپ کر کہا:" ان دونوں کو مجھ سے محبت تھی۔ میں نے ان دونوں کو اپنی ہوس کا شکار بنائے ہوئے ہر ایک کو الگ الگ یہ یقین دلا دیا کہ میں صرف تم کو چاہتا ہوں اور صرف تمہارا ہو کر زندگی بسر کروں گا۔ مگر آہ ! میرے اس فریب کا راز کھل گیا"۔ روتے روتے اس کی ہچکی بندھ گئی۔ بڑی دیر تک وہ آنسوؤں سے اپنے چہرے اور چہرہ ڈھانکے ہوئے ہاتھوں کو بھگوتا رہا۔

دریا کے کنارے کی فضا خاموش تھی۔ چھوٹی سی جھونپڑی جس میں وہ زندگی کے بقیہ دن گذار رہا تھا اس طرح خاموشی کے عالم میں اس کی طرف دیکھ رہی تھی گویا حیرت کے ساتھ کہہ رہی ہے۔ اچھا ! اے مجھ میں رہنے والے تو دو عورتوں کا خون کرنے کے بعد دنیا کو چھوڑ کر مجھ میں آکر پڑا ہے۔ میں آج تیرے منھ سے تیرا یہ بھید معلوم کرکے حیران رہ گئی ہوں۔

کچھ دیر تک ریت کے فرش کو مغموم گیلی آنکھوں سے دیکھتے رہنے کے بعد اس نے کہنا شروع کیا۔

"میری عمر اُس وقت تقریباً ۲۰ برس کی ہوگی۔ میں کالج میں پڑھ رہا تھا۔ دو نوجوان لڑکیاں میری کلاس میں پڑھتی تھیں جو اُسی محلے کی تھیں جس میں رہتا تھا۔ ان دونوں سے میرا میل جول بڑھ گیا۔ میں نے ان دونوں سے پریم کا ناٹک کھیلنا شروع کر دیا۔ مگر یہ بات ان دونوں میں سے ایک کو بھی نہ معلوم ہونے دی کہ میں ایک ساتھ دونوں سے محبت کرتے ہوئے ان کی جوانی کا رس چوسنے کی فکر میں ہوں"۔

اب وہ اپنے اردگرد کی فضا کو جیسے فراموش کر چکا تھا اس کی آنکھوں میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہو گئی تھی گویا وہ کوئی منظر دیکھنے کے بعد اسے بیان کرتا چلا جا رہا ہے۔

اس نے کہا کہ:" ان میں ایک لڑکی کا نام تھا پشپا۔ دوسری تھی رادھا"

وہ خاموش ہوگیا۔ اس کی ہلکی ہلکی نمی لی ہوئی آنکھیں جیسے بہت دور کچھ دیکھ رہی تھیں۔

وہ کہہ رہا تھا۔

اس روز میں پشپا کو ساتھ لئے جمنا کی سطح پر کشتی کو کھیتا ہوا بہت دور تک نکل گیا اتنی دور تک جہاں کوسوں تک آدمی نظر آتا تھا۔ ہم دونوں کشتی سے پانی میں اتر گئے خوب نہائے۔ پشپا نے

اب میں تمہارا ہوں، زندگی [illegible] اب [illegible] کوئی اور عورت داخل نہ ہو سکیگی۔

"وہ میرے آغوش میں اس طرح [illegible] جیسے اس کو دنیا کی سب سے زیادہ بیش[illegible] مل گئی۔ میں اُس کے اس طرح مُسکرا[illegible] میں ہنس رہا تھا۔ کیسی نادان ہے میر[illegible] کی اصلیت کو نہیں سمجھ سکتی"۔

کہتے کہتے اس کے چہرے پر نفرت کا اث[illegible] گویا کسی بہت ہی گھناؤنے منظر کو دیکھنے سے [illegible] میں شدید ترین تنفر پیدا ہو گیا ہے۔

اس نے چند منٹ بعد پھر کہنا شروع [illegible]

"ایک دن میں رادھا کے ساتھ باغ [illegible] کر رہا تھا۔ رات کے گیارہ بج گئے، ہم د[illegible] ایک دوسرے سے جُدا نہ ہونا چاہتے تھے اس [illegible] کا ارادہ کرنے کے باوجود ہم باغ کو نہ چھوڑ[illegible] باغ کی فضا سوتی ہو گئی اور سوئے ہوئے [illegible] پر سناٹا چھا گیا۔

ٹہلتے ٹہلتے رادھا اور میں ایک چبوترے [illegible] جس کے چاروں طرف گھنے پھولدار درخت [illegible] کھڑے تھے۔ پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو [illegible] اور متوالا بنا دیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گو[illegible] پودوں کے جھرمٹ میں چھپا ہوا چبوترا خوش[illegible] تلے میٹھی نیند سو یا پڑا ہے۔

"ہم دونوں پھولدار درختوں میں سے [illegible] پر پہونچ گئے۔ اور اس کی صاف سنگین [illegible] رادھا نے کہا:" ہاں اب ذرا پھر سے [illegible] ٹہلتے میں آپ کیا کہہ رہے تھے"

"ضرور کہونگا۔ ایک بار نہیں۔ بار بار کہونگ[illegible] میں اس کے زیادہ سے زیادہ قریب آ کر اس[illegible] اپنے گرم گرم آغوش میں لے کر منھ اس کے [illegible] لے جا کر آہستہ سے کہا:" میں تم سے پریم کرت[illegible] دیوی"

چاند کی روشنی میں میں نے دیکھا اس [illegible] دلآویز چمک سے جگمگانے لگا۔ اور اس [illegible] ایک عجیب دلکش کیفیت پیدا ہو گئی۔

ہم دونوں خبر نہیں کب تک ایک دوسر[illegible] ہوئے بیٹھے رہے۔ وہ مجھ میں کھو گئی تھی اور [illegible] جوانی کا رس چوسنے میں بے خبر ہو کر رہ گیا [illegible] جوانی کی رسیلی شراب پی کر سرور میں جھ[illegible]

کل رات کو ...
... کے ساتھ پریم کا دھی ناٹک
... میرے ساتھ جمنا کے جل میں اتر
... چکا تھا۔ میں نے نہ اس لڑکی کا نام
... کرنا چاہتی ہوں جس کو اس نے
... کے بعد اپنی جعلی محبت کا شکار بنایا
... نہ میں یہ بتا سکتی ہوں کہ میں وہاں کیوں
... تھی۔ میں ایک بدنصیب لڑکی ہوں۔
... میں زندہ نہیں رہنا چاہتی اس لئے
... اپنی زندگی کو ختم کر رہی ہوں"۔
... کا ایک ایک لفظ محلے کے لوگوں کی زبان
... خودکشی کے دوسرے ہی دن رادھا بھی نہ
... چلی گئی۔
... دردناک کہانی سننے والوں کی آنکھوں میں
... اور وہ سر جھکائے بیٹھے زمین کی طرف دیکھ

... میں کسی چیز کے دھماکے سے گرنے کی آواز
... سر اٹھا کر دیکھا۔ پانی کی سطح کے جیسے
... اڑ گئے تھے اور اس کا سر ان چھتڑوں میں
... رہا جا رہا ہے ⁂

خطیبۂ ہند اختر صاحبہ کی فیاضی

بنگلور ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء۔ آج کل بنگلور میں محمد امداد اللہ عباسی ناظم مدرسہ اشرف العلوم کی دستخط شدہ رسائد لئے ہوئے کانپور کے مشہور تاجر چرم حاجی اللہ دلدار خاں صاحب کے نواسے کیپٹن محمد نسیم خان صاحب جو آجکل وائی ٹنک میں افسر سپلائی ہیں خطیبۂ ہند زہرۂ سخن اختر صاحبہ صدر آل انڈیا زنانہ مسلم لیگ کے پاس آئے اور مدرسہ اشرف العلوم جو کانپور میں سنہ ۱۳۳۹ھ سے قایم ہے اُس کے لئے چندہ مانگا۔ اختر صاحبہ نے کیپٹن موصوف کو زبانی مدرسہ کے متعلق سارے حالات سے باخبر ہونے کے بعد مبلغ ۶ سو روپے نقد کیپٹن محمد نسیم خاں صاحب کانپوری کو دیتے ہوئے حدشکریہ کے ساتھ انھوں نے قبول کیا اور سلام کرتے ہوئے رخصت ہو گئے۔

۶ سو روپیہ کی رسید نمبری ۵۹ کیپٹن نسیم خاں صاحب نے دی۔ اللہم زد فزد۔ خدا اختر صاحبہ کو اس سے زیادہ دولت دے کیونکہ پیسے کا حقیقی مصرف یہی ہے دوسرے سرمایہ داروں کو بھی اختر صاحبہ کی تقلید کرنا چاہیئے

(نامہ نگار)

اس زمانہ میں اخبار کا مطالعہ نہایت ضروری ہے

ضلع کانپور کا عام جلسہ

... دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء یوم یکشنبہ بعد نماز عشاء بمقام ...
منعقد ہوا ... میں مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق پاس ہوئیں
تجویز نمبر ۱: جمعیۃ علماء ضلع کانپور کا یہ جلسۂ عام دلی

مسرت سے امیر ملت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ آل انڈیا جمعیۃ علماء ہند دہلی و صدر مرکزی آزاد مسلم پارلیمنٹری بورڈ کی خدمت بابرکات میں ہدیۂ عقیدت و مبارکباد پیش کرتا ہے اور رجعت پسندوں، ملت فروشوں کی تخریبی روش کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

یہ جلسہ حضرت مولانا مدنی مدظلہ کی ذات گرامی اور آپ کی رہنمائی پر کامل اعتماد رکھتا ہے اور حضرت شیخ مدظلہ سے اپنی وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔ اور یقین دلاتا ہے کہ حضرت شیخ مدظلہ کی آواز پر ہر ممکن قربانی کے لئے تیار ہے اور یہ جلسہ حضرت باری عزاسمہ کی جناب میں دست بدعا ہے کہ وہ شیخ الاسلام مولانا مدنی مدظلہ کی زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ اور ہماشما مارقین کے شر و فتنہ سے محفوظ و مامون رکھے (آمین)

تجویز نمبر ۲:۔ جمعیۃ علماء ضلع کانپور کا یہ عام جلسہ ارکان مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند کی خدمات میں ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہے کہ باوجود غلط پروپیگنڈا اور بے جا دباؤ کے محترم ارکان مجلس شوریٰ نے اپنے حالیہ جلسہ میں حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی مدظلہ کی ذات اقدس پر کامل اعتماد کی تجویز پاس کی مجلس شوریٰ کا یہ اقدام نہ صرف اس کے فرض شناسی کا ایک اعلیٰ ثبوت ہے بلکہ ملت اسلامیہ کی ایک بروقت اور اہم خدمت ہے۔

تحریک:۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب
تائید:۔ مولوی حکیم عبدالجلیل صاحب

آزاد ہند گورنمنٹ کے سمندری بیڑہ کے ۱۴ افسران کے خلاف مقدمہ

دہلی۔ ۲ جنوری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مندرجہ ذیل ۱۴ اصحاب کو جو انڈین مرچنٹ نیوی میں ملازم تھے لال قلعہ میں لایا گیا ہے اور ان کے خلاف بادشاہ کے خلاف جنگ کرنا وغیرہ سنگین الزامات میں مقدمہ چلائے جائیں گے (۱) ٹونیانگ (۲) پویان۔ (۳) عبدالوحید (۴) پیرو (۵) نور حسین۔ (۶) رام بنیھل (۷) مونگ آنگ ین (۸) مانک (۹) مانک ہیرالال (۱۰) نٹالر (۱۱) فرخ احمد (۱۲) علم الدین۔ (۱۳) عاقل (۱۴) رضا۔

نظام حیدرآباد کا عطیہ

الہ آباد۔ یکم۔ جنوری۔ سر تیج بہادر سپرو پریزیڈنٹ ہسٹری کانگریس کو نظام حیدرآباد کی جانب سے پچیس ہزار روپیہ کا عطیہ ملا انڈین ہسٹری کانگرس کو حیدرآباد نظام کا یہ دوسرا عطیہ ہے۔

... حال بتلایا اس سے پہلے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی کو انہوں نے حال بتلایا تھا۔

کرنے سے منع کر دیا۔ میری خواہش ہے کہ کانفرنس کو بہت شاندار کامیابی ہو اور یہ میری دُعا ہے کہ یہ قوم کے مفاد کے لئے بہترین ثابت ہو۔

میرا خیال ہے کہ عوام کی اقتصادی ضروریات کو حل کرنے میں تعلیم کا موجودہ طریقہ بالکل ناکامیاب ثابت ہوا ہے۔ لہذا ہماری موجودہ ضرورتوں کے مطابق اس میں بھی بہت جلد تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔

آج ہم کو معلموں اور مدرسوں کے مقابلہ میں انڈسٹریل اور ٹیکنیکل اور کمرشیل کام کے جاننے والوں کی سخت ضرورت ہے۔ انڈسٹریل اور کمرشیل ٹاؤن کی حیثیت سے کانپور کی جو پوزیشن ہے اس کی طرف میں کانفرنس کی توجہ دلاتا ہوں اور اگر مذکورہ بالا مقاصد کو پورا کرنے کے لئے کانفرنس کانپور میں ایسے انسٹی ٹیوشن قایم کرے گی تو میں پانچ لاکھ روپیہ کی ایک حقیر رقم بطور چندہ کے حاضر کر دوں گا۔

حافظ محمد صدیق

ہٹلر کا بیٹا

(... نیو ذریگ۔ ۲ جنوری۔ ...) سلوواکیہ کی پولیس نے ایک ۱۲ سالہ لڑکا گرفتار کیا ہے یہ لڑکا ہٹلر کا بیٹا بیان کیا جاتا ہے۔

سنہ ۱۹۴۵ء کے واقعات پر ایک نظر

(بقیہ صفحہ ۷)

برطانی پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کے متعلق وزیر ہند کا بیان (۵)، برطانیہ اور امریکہ میں سمجھوتہ (۶) سر مارس ہیلیٹ گورنر یو۔پی عہدہ سے ریٹائر ہو گئے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس نحاس پاشا پر بم پھینکا گیا۔ ایران میں پھر ہنگامہ ہو گیا۔ (۷) مولانا آزاد۔ سردار پٹیل اور پنڈت جواہر لال نہرو کی گورنر بنگال مسٹر کیسی سے ملاقات۔ ایران کے باغیوں کا بندرگاہ کیسپین پر قبضہ (۸) روس نے پولینڈ سے فوجیں ہٹا لیں (۹) مسٹر اکالی ناتھ رائے کا دیا نت (۱۰) ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس میں لارڈ ویول کی تقریر۔ (۱۱)۔ کانگریس کا صوبائی انتخابی مینی فسٹو شایع ہو گیا۔ دہلی میں کانگرس کا کھلا اجلاس منعقد ہوگا۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ اہنسا کے اصول کا اعادہ (۱۲) عربوں نے فلسطین کے متعلق برطانی تجویز ٹھکرا دی۔ آسام کے صوبائی انتخاب میں کانگریس کی کامیابی شروع (۱۳) پنجاب و سرحد کے صوبائی انتخاب میں کانگریس کامیاب۔ آذربائیجان پر روسی قبضہ۔ (۱۴) برطانی پارلیمنٹ میں برطانیہ اور امریکہ کا مالی معاہدہ منظور جاوا میں برطانی فوج نے ایک اور گاؤں پھونک دیا۔ (۱۵) برطانی چھاتہ فوج بٹاویہ میں (۱۶) راجہ مہیندر پرتاب قیدی کی حیثیت سے ہندوستان میں (۱۷) مسٹر قدوائی اور پنڈت گیشو دیو مالوی کو حادثہ (۱۸) ایران کے صوبہ میں بھی بغاوت ہند چینی میں برطانی اور فرانسیسی فوجوں کا زبردست حملہ (۱۹) پنجاب میں کانگریسی فرید کا بیان (۲۰) بدیشی وزیروں کی کانفرنس۔ پنڈت دوارکا پرشاد کا انتقال۔ بہار صوبہ اسمبلی میں کانگریس کی فتح شروع۔ امریکہ میں بھیانک طوفان (۲۳) شرودھانند بلیدان دوس (۲۴) درۂ دانیال کے متعلق ترکی سے روس کے مطالبات (۲۵) تین بڑوں کی کانفرنس میں سمجھوتہ (۲۶) ایران کا وزیر داخلہ برخاست مسلم لیگ میں پھوٹ (۲۷) سپرو رپورٹ شایع ہو گئی۔ مالوی جی کی سالگرہ (۲۸) بدیشی وزیروں کی کانفرنس ...

پروفیسر ہیرلڈ لاسکی سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ

لندن۔ ۲ جنوری۔ کیا پروفیسر ہیرلڈ لاسکی سے لیبر پارٹی کے چیرمین کے عہدہ سے استعفیٰ دینے کیلئے کہا گیا ہے۔ یہ خبر امریکہ کے مشہور جرنلسٹ ڈانٹن ورکر نے دی ہے۔ واکر نے لکھا ہے کہ پروفیسر لاسکی پر پھر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ پروفیسر لاسکی لیبر گورنمنٹ کی پالیسی پر کھلی اور شدید نکتہ چینی کر چکے ہیں۔

لندن۔ ۲ جنوری۔ آج برطانیہ کیبنٹ کا اجلاس ہوا جس میں وزیر خارجہ مسٹر بیون نے ماسکو کانفرنس کا ...

ہندوستانی سپاہ متعینہ مشرق وسطی کیلئے بڑے دن کے تحایف

... ۲۲ دسمبر۔ ہندوستان سے بھیجے ہوئے بڑے دن کے تحایف کے بکس ہندوستانی سپاہ متعینہ مشرق ... تقسیم کئے جا رہے ہیں۔
... ان تحایف میں رائٹنگ پیڈ۔ لفافے۔ قلم۔ روشنائی۔ پنسلیں۔ مٹھائیاں۔ صابن۔ تاش ... وغیرہ شامل ہیں۔ ہر پچاس آدمیوں پر ایک بکس تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمام یونٹوں کو بروقت ... حصہ جائے۔
... پارسلوں کے بھیجنے میں انڈین ریڈ کراس سوسائٹی بمبئی (جس نے ۴۵۰ بکس بھیجے) جوائنٹ وار ... مدراس (۴۰۰ بکس) لیڈیز وار ورک پارٹی اندور (۲۰۰ بکس) انڈین ریڈ کراس سوسائٹی ... (۶۹ بکس) انڈین ریڈ کراس سوسائٹی سکندرآباد (۲۴ بکس) اور آر۔ ایس۔ بیھنول ٹھاکر ... (۲۴۰۰ بکس) نے بہت ہی فیاضی سے کام لیا۔

... وائسرائے ہند کالے پانی سے واپس

نئی دہلی ۳۱ دسمبر وائسرائے ہند لارڈ ویول مع اپنے اسٹاف کے کالے پانی سے واپس آگئے ہیں۔ ... نے کالے پانی کے چیف کمشنر کو انتظامات کے متعلق شکریہ کا تار بھیجا ہے۔

کررہے ہیں۔ مسٹر سید نے مسلم لیگ سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کا ٹکٹ بھی واپس کر دیا ہے۔ جو اُن کو بطور مسلم لیگی اُمیدوار کے دیا گیا تھا۔ مسٹر سید نے ایک طویل بیان جاری کیا ہے۔ جس میں اُنھوں نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ کیوں اور کن حالات سے مجبور ہو کر مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی ۔ کمیٹی آف ایکشن سے مستعفی ہونا پڑا۔

مسٹر جی۔ ایم۔ سید نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے نہ صرف عوام کے فائدہ کو ترقی دینے بلکہ درحقیقت ہمیں دائمی اور مسلم جاگیرداروں نوابوں اور انگریز مطلق العنان حکومت کے طور پر پنجہ اقتدار مضبوط رکھنے کے لیے ہمیں ان کے پاؤں کے نیچے روندا گیا اور ہم سے ناجائز فائدہ اٹھایا گیا۔ جو صرف مسلم جاگیردار نوابوں کے انگریزی مفاد کے لیے تھا۔ جیسا کہ ظاہر کیا گیا کہ ہمیں ہندوؤں کے مخصوص مفاد سے گلوخلاصی کرانی ہے اور ہمیں اسی نام پر تیار کیا گیا۔ اور یہ ایسا معاملہ ہے کہ جیسے کڑاہی سے نکل کر چولھے میں۔ بہرحال عوام کے "مفاد" کو ہمیشہ نظرانداز کیا گیا جیسا کہ ان کا عوام کے مفاد سے کسی قسم کا واسطہ ہی نہ تھا۔

مسلمانوں کا اتحاد اور استحکام کے نام پر ہمیں تلخ سے تلخ گھونٹ اور بدمزہ چیز نگلنے پر مجبور کیا گیا۔ جو اندازہ کے مطابق مخصوص مفادوں کو دائمی دوام بخشنے کا ذریعہ تھا (اور مخصوص مفاد جاگیرداروں اور نوابوں کے ہیں) جیسا ہم میں سے کوئی اپنی عاجزانہ آواز بلند کرنے کی جرأت کرتا اور پوچھتا کہ کیا یہ اُمراہی کے مفاد ہیں جن کی نمائندگی پیشہ ور ٹوڈیوں کی فوج ظفر موج کر رہی ہے اور خان بہادروں۔ نواب بہادروں۔ مردان اور سرداروں پر مشتمل ہے۔ اس کے لیے ہی ہمیں پاکستان حاصل کرنے کی دعوت دی جارہی ہے۔ ہمیں ذلیل کیا اور ڈانٹ دی جاتی رہی کہ سوتے فتنے نہ جگاؤ اور بے موقعہ تکلیف دہ اقتصادی مسئلوں پر آواز بلند نہ کرو تا آنکہ ہم اپنے نصب العین کو حاصل نہ کریں اگر کوئی آدمی بنیادی مسئلہ پر آواز بلند کرتا اور مطالبہ کرتا کہ اس موقعہ پر ضرور ہے اور لازمی ہے کہ ہم یہ واضح کریں کہ پاکستان میں کیا فوائد حاصل ہوں گے اور اس کی تشریح کی جائے کہ پاکستان کیا ہوگا۔ تو نہایت ہی موثر الفاظ میں اسکو یہ کہکر خاموش کر دیا جاتا ہے کہ "یہ شخص اسلام کا دشمن ہے"۔

لیگ کے جاگیردار نواب ہوشیار آدمی ہیں۔ ان کے نکتہ خیال میں یہ کوئی فضول بات نہیں ہے اگر وہ اپنے اغراض کو پورا کرتے ہیں اس طرح وہ سندھ صوبہ مسلم لیگ کے پریسیڈنٹ کو بھی باہر کر سکتے ہیں

(۱) کہ مسلم لیگ کا ٹکٹ جو مجھے سندھ اسمبلی کے لیے مسلم لیگ کی طرف سے دیا گیا تھا واپس کردوں۔ اور اپنے مخالفوں کو مجھ سے جو سلوک کرنا چاہیں کرنے کے قابل بنادوں جیسا کہ اب پہلے ہی کچھ وہاں کے مقامی باشندوں کی طرف سے اُن کو میرے خلاف امداد کی جارہی ہے اور اب میری کوئی خواہش نہیں کہ میں اُن کی سرگرمیوں میں کسی طرح بھی مداخلت کروں۔ کہ وہ ایسا نہ کر سکیں۔

(۲) میں ورکنگ کمیٹی اور اس طرح کمیٹی آف ایکشن آل انڈیا مسلم لیگ سے استعفیٰ دیدیتا ہوں۔

(۳) جبتک کہ موجودہ رجعت پسند لیڈرشپ مرکز میں اپنا اثر و اقتدار رکھتے ہوئے برسراقتدار رہیگی۔ سندھ پراونشل مسلم لیگ اپنا کام بطور انڈیپنڈنٹ (آزاد) کمیٹی کے جاری رکھے گی۔

(۴) منظوری کو منسوخ کرنا۔ نامنظور کرنا۔ نام واپس لینا اور اُن کی جگہہ دوسرے اُمیدواروں کو ٹکٹ دینا جن کو مسلم سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ نے ٹکٹ دیے تھے۔ اور اپنے اُمیدواروں کا انتخاب صوبہ سندھ مسلم لیگ کی طرف سے جس کی منظوری ایک رزولیوشن کے ذریعہ سندھ صوبہ مسلم لیگ کی کونسل نے اپنی گذشتہ میٹنگ میں دی تھی۔

آل انڈیا ویمنز کانفرنس کا اجلاس

حیدرآباد (سندھ) آل انڈیا ویمنز کانفرنس کی صدر مسز ہنسا مہتہ آج صبح یہاں پہونچیں۔ ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور ان کا ایک جلوس نکالا گیا۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے مسز سروجنی نائیڈو، کملا دیوی چٹوپادھیائے • راجکماری امرت کور اور مسٹر زینو کارامے اور تقریباً تین سو نمایندے اور والنٹیرز ملک کے مختلف حصوں سے تشریف لاکے آج کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی اور کانفرنس کے ایجنڈے کی اسکیم تیار کرنے کے لیے یہ میٹنگ ۲۷۔ دسمبر تک رہیگی۔ کانفرنس ۲۔ جنوری تک رہیگی۔

مس کلیانی کو داخل کر لیا گیا

الہ آباد۔ ۲۷۔ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مس کلیانی (غیر برہمن لڑکی) جسے بنارس ہندو یونیورسٹی میں وید پڑھنے کے لیے داخلہ کی اجازت نہیں دی گئی تھی داخل کرلی گئی ہے۔ یونیورسٹی کے حکام نے اپنا سابقہ فیصلہ بدل دیا ہے

ہندوستان میں رنگ تیار ہوا کریں گے

لندن۔ ۳۰ دسمبر۔ ہندوستان میں رنگ سازی کا سامان تیار کرنے کے لئے امپریل کیمیکل انڈسٹریز اور ٹاٹا کمپنی کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے آج صبح کے اخباروں نے اس کو بہت اہمیت دی ہے۔

کراچی ہوجائے ... ہیں۔ یہ امید کی جاتی ہے ... لوٹ جائیں گے۔ تاکہ یونین پارلیمنٹ ... وقت پر شریک ہوسکیں۔

مسٹر دیش مکھ نے ملاقات کے دوران میں کہا کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کو حق رائے دہی ملنا چاہیئے کیونکہ جو کچھ بھی حقوق ان کو ملے ہوئے تھے سنہ ۱۸۹۲ء میں ان سے چھین لیے گئے تھے۔

پوسٹل اور آر ایم۔ ایس کانفرنس

میمن سنگھ ۲۷۔ دسمبر۔ آل انڈیا پوسٹل اور آر۔ ایم۔ ایس کانفرنس کا اجلاس ۲۰۔ دسمبر کو مرکزی اسمبلی کے ممبر مسٹر لاہری چودھری کی صدارت میں ہوا۔ جس میں ایک کونسل آف ایکشن بنائی گئی جو ہڑتال وغیرہ کے سلسلہ میں غور کرے گی۔ انھوں نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ عوام کو ان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور کانگریس بھی ان کے دکھوں پر ہمدردی سے غور کرے گی۔ انھوں نے کہا کہ جبتک ہندوستان میں برطانی حکومت ہے بہت سی تکلیفیں ختم نہیں ہونگی۔ تمام ملک سے تقریباً ایک ہزار نمایندے شریک تھے۔

سندھ مسلم لیگ کو سید گروپ سے خطرہ

نئی دہلی۔ ۲۷۔ دسمبر۔ پتہ لگا ہے کہ مسٹر سید جنھوں نے ابھی لیگ ہائی کمان اور اسکی کونسل آف ایکشن سے استعفا دیدیا ہے۔ سندھ میں مسلم لیگ کے مقابلہ میں خوب زور لگا رہے ہیں۔ سید گروپ ہر جگہہ لیگی امیدوار کا مقابلہ کرے گا۔ اُن کے سخت مقابلہ سے لیگی وزیراعظم سر غلام حسین ہدایت اللہ کانپ اُٹھے ہیں۔ اُنھوں نے لیگ کے سکریٹری نواب زادہ لیاقت علی خاں کو ایک خط کے ذریعہ اُن کی توجہ اس خطرہ کی جانب لائی ہے

پنڈت جواہر لال نہرو سندھ جائینگے

الہ آباد۔ ۲۶۔ دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو جو بنگال اور آسام کا دورہ کرنے کے بعد یہاں آئے اودے پور جارہے ہیں۔ جہاں آپ ریاستی پرجا کانفرنس کی صدارت فرمائیں گے۔ وہاں سے آپ بذریعہ ہوائی جہاز سندھ جائیں گے جہاں کانگریسی اُمیدواروں کی انتخابی جدوجہد شروع کریں گے۔

آزاد قومیں ہی تمدنی ترقی کر سکتی ہیں

پٹنہ۔ ۲۵۔ دسمبر۔ بہار ودیارتھی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے آل انڈیا فارورڈ بلاک کے سکریٹری جنرل مسٹر ایچ دی کامتھ نے کہا کہ آزادی کے بغیر کوئی قوم تمدنی طور پر ترقی نہیں کر سکتی۔ اگر ہم دنیا کی تاریخ کا شروع سے آجتک کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ مختلف قوموں نے تمدنی ترقی اپنے آزادی زمانہ میں ہی کی ہیں آزاد ہندوستان میں تمدن پوری ترقی کر سکا ہے ہندوستان کی تاریخ شاہد ہے کہ ہندو تمدن کا سنہری زمانہ اس وقت تھا۔ جبکہ ملک بالکل آزاد تھا۔ اپنی تقریر کے بعد انھوں نے ٹیگور کی گیتانجلی سے ایک نظم پڑھی۔

ہیلی فیکس استعفےٰ دیں گے

لندن۔ ۲۷۔ دسمبر۔ "ڈیلی ایکسپریس" کے نامہ نگار نے نیو یارک سے خبر دی ہے کہ لارڈ ہیلی فیکس سفر کے

طے کیا جائیگا۔ مسٹر بیون نے یہ کہا کہ ایران ... و برطانیہ ۲۔ مارچ تک اپنی فوجیں ہٹالیں گے۔ اس کا روس نے بھی یقین دلایا ہے۔ مسٹر بیون نے ایک پریس کانفرنس میں کہا جو فیصلے کیئے گئے ہیں وہ آگے کی طرف قدم ہے اور آپ نے کہا کہ سمجھوتوں پر صبر و تحمل سے مفاہمت اور ایک دوسرے میں اعتماد کے ساتھ عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ان فیصلوں پر مفاہمت کی اسپرٹ میں عمل کیا گیا تو ہمیں بڑے اور اہم مسائل کو حل کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔

لندن۔ ماسکو اور واشنگٹن سے آج صبح تین وزیروں کی کانفرنس کے خاتمہ پر ایک طویل کمیونک شایع کیا گیا ہے جو پانچہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کمیونک میں تبلایا گیا ہے کہ ایٹم بم کی قوت پر کنٹرول کرنے کے لیے اتحادی قوموں کا ایک کمیشن مقرر کیا جائیگا۔ جاپان پر کنٹرول کے موجودہ سسٹم کی پھر سے تنظیم کی جائے گی اور موجودہ پوربی مشاورتی کمیشن کی جگہہ پوربی ایشیا کا ایک کمیشن مقرر کیا جائیگا اور جاپان کے لیے اتحادی کونسل مقرر کی جائے گی۔

کمیونک میں بھی تبلایا گیا ہے کہ رومانیہ اور بلغاریہ کی حکومتوں کو حکومت امریکہ اور برطانیہ نے تسلیم کرلیا ہے اور ان کی تفصیلات کے بارے میں سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ کوریہ میں ایک آزادانہ اسٹیٹ قایم کرنیکا فیصلہ کرلیا گیا ہے کمیونک آٹھ حصہ میں مشتمل ہے۔ اس کا آخری حصہ ایٹم کی قوت پر کنٹرول کے بارے میں ہے۔ اس میں بتلایا گیا ہے کہ روس، امریکہ اور برطانیہ نے سیکورٹی کونسل کے دوسرے ممبران کو یعنی فرانس اور چین کو دعوت دی ہے کہ وہ اس کمیشن کو اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کے پہلے ہی اجلاس میں قایم کردیں۔

رائٹر کے سپیشل نامہ نگار کا بیان ہے کہ ماسکو کانفرنس کو جو کامیابی ہوئی بہت اہم ہے۔ لیکن اس کو کامیاب بنانے کے لیے تینوں بڑی طاقتوں کو رعایت دینا پڑے۔ جو سمجھوتے ہوئے ہیں۔ ان پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ پانسہ سوویٹ کے حق میں پڑا۔ روس نے یوروپین ملکوں کے ساتھ صلح کے سوال کے بارے میں لندن کانفرنس میں جو مطالبے کئے تھے۔ وہ اس کے پورے ہوگئے۔ اس نے مطالبہ کیا تھا کہ اس معاہدوں میں چین اور فرانس کو

... فیصلوں سے بالکل مختلف ہیں۔ اس ... طاقتوں کے ہاتھ میں دے دی گئی تھی ... اُمید ہے کہ فرانس اور چین بھی ان فیصلوں ...

متحدہ چین کی ضرورت ...

یقین کیا جاتا ہے کہ چین کے بارے میں ... ہوا ہے:-

(۱) متحدہ اور جمہوری چین ایک نیشنل حک... ہونا چاہیئے۔

(۲) سول جنگ بند ہونا چاہیئے۔

(۳) جمہوری طرز حکومت ہونا چاہیئے۔

(۴) اتحادیوں کو چین کے اندرونی معاملہ ... خیال ہے کہ روس منچوریا سے پہلی فرو... ہٹالے گا اور جاپانی فوجوں سے ہتھیار ... ہو جائیگا۔ امریکہ بھی وہاں سے اپنی فوج... امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر بر... کانفرنس کے نتیجہ کے طور پر تینوں طاقتوں ... نزدیکی تعلقات قایم ہوگئے ہیں۔

جاپان پر کنٹرول کے لیے جو کمیشن مقر... اسٹریلیا۔ چین، فرانس۔ کینیڈا۔ ہندوس... ایسٹ انڈیز اور فلپائن کے نمایندے بھی ... ٹوکیو میں ایک کنٹرول کونسل مقرر کی جا... امریکہ اور روس اور چین کے نمایندے ... اس کا ہیڈکوارٹر واشنگٹن میں ہوگا۔

اسپین میں گوریلا جنگ ...

واشنگٹن۔ ۲۷ دسمبر۔ کل رات اسپین ... کے دفتر خارجہ کے ایک افسر نے ریڈیو پر تقر... اہل اسپین سے اپیل کی کہ وہ جنرل فرانکو ... کے لیے اسپین کی گوریلا فوج میں بھرتی ہوجا... یوگوسلاویہ اور دوسرے ملکوں نے گوریلا ... حاصل کی ہے۔ اسی طرح وہ بھی گو... آزادی حاصل کریں۔

...یسیوں کا قبضہ ... (۲۴) اتحادی فوجیں ارکان میں ... (۲۵)
...ں نے دریائے روڈر پار کرلیا۔ (۲۷) روسی
...ناڈ میں داخل ہوگئی۔ (۲۸) جرمن صلح
...ں نامنظور (۱۹) برلن سے جرمن ہیڈکوارٹر
...لیا۔

...ی:۔ گانگو پر ہندوستانی فوج کا قبضہ (۳) تین
...ی کانفرنس شروع ہوگئی (۵) امریکن فوج
...یں داخل ہوگئی (۶) سگفرڈ لاین بالکل ٹوٹ
(۷) اتحادیوں کی طرف سے پراگو سے شریک...
(۹) تین بڑوں کی کانفرنس ختم۔ اہم فیصلے
...سب سے بڑا ہوائی حملہ (۱۹) امریکن فوج ایو جیما
...ر گئی۔ (۲۰) مسٹر روزویلٹ اور مسٹر چرچل
...یں (۲۱) امریکن فوجیں سار برگ میں (۲۳)
...پچھ ہزار ہوائی جہازوں کا حملہ (۲۴) جرمنی
...ن کے خلاف ترکی کا اعلان جنگ (۲۵)
...ظم مہر پاشا گولی لگنے سے ہلاک۔ مصر نے
...ور جرمنی کے خلاف لڑائی کا اعلان کردیا۔
...شہر آرک لینز پر امریکنوں کا قبضہ۔
...ج:۔ تین بڑوں میں خفیہ معاہدہ (۳) امریکہ
...کانوں میں ہڑتال۔ ویانگسا پر امریکن قبضہ۔
...جلاس اسمبلی میں مسٹر کے۔ ایس گپتا کا انتقال
...سٹالن گراڈ پر روسی فوج کا قبضہ (۹) شہر ...
...یوں کا قبضہ۔ مرکزی اسمبلی نے اڑ کوٹا افسروں
...ہ نامنظور کردی (۱۰) ہند چینی پر جاپانی
...قبضہ (۱۱) راجہ نریندر ناتھ کا انتقال۔ (۱۲)
...ھ اور سرحد کی لیگی وزارتوں کا خاتمہ۔ اتحادی
...ی کمیٹی کا تقرر۔ (۱۵) امریکن فوج دریائے سا...

... کانفرس قلعے سے پنڈت نہرو کا چارج ... جوہر
دیو اور پنڈت پنت کا تبادلہ (۳۰) بنگال اسمبلی
میں لیگی وزارت کو شکست۔ روسی فوجیں آسٹریا
میں (۳۱) کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر احمد آباد
سے منتقل۔ بنگال میں گورنری راج۔

اپریل:۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت رہا۔ امریکن فوج
اوکناوا میں (۴) جرمنی نے ہتھیار ڈالنے کا فیصلہ کرلیا
(۵) مسٹر جے رام داس۔ دولت رام رہا۔ ہنگری پر
زبردستی قبضہ۔ روس اور جاپان کی دوستی کا معاہدہ
ختم۔ (۶) سپرو کمیٹی کی سفارشات شایع ہوگئیں
(۸) ڈاکٹر بینی پرشاد کا انتقال (۹) ویانا پر روسی
قبضہ۔ یونان میں بغاوت (۱۳) پریزیڈنٹ روزویلٹ
کی اچانک موت۔ مسٹر ٹرومین صدر امریکہ ہوگئے۔
(۱۶) جرمن لیڈر فان پاپن گرفتار (۱۷) جرمن کمانڈر
کی خودکشی (۱۸) ایران میں بغاوت (۲۰) مولانا آزاد
جیکوراہ جیل میں (۲۱) فلپائن پر مکمل اتحادی قبضہ
(۲۳) روس اور پولینڈ میں نیا معاہدہ (۲۵) سان
فرانسسکو کانفرنس شروع ہوگئی (۲۶) روسی فوج
برلن میں (۲۷) مسولینی گرفتار (۲۸) آخری جرمن
شرائط صلح (۲۹) اٹلی میں لڑائی ختم (۳۰) ہٹلر کا
انتقال۔ ایمری کا بیٹا گرفتار۔ وینس پر اتحادی قبضہ۔

مئی:۔ مسولینی گولی سے اڑا دیا گیا (۲) ڈونٹز ہٹلر
کا جانشین ہوگیا۔ (۴) رنگون پر اتحادی فوج کا قبضہ
(۶) جابجا قومی ہفتہ کے آغاز پر جلسے اور جلوس
(۷) جرمنی نے ہتھیار ڈال دیے۔ (۸) جرمنی کی
لڑائی کے خاتمہ کا اعلان ہوگیا۔ نازی پارٹی ختم۔
(۱۰) ڈنکرک آزاد ہوگیا (۱۲) ڈونٹز گرفتار (۱۷) برما
برما کے متعلق برطانی وائٹ پیپر شایع ہوگیا۔ (۱۹)
ویلنشیا پر امریکن فوج کا قبضہ (۲۲) محکوم ملکوں کی ٹرسٹی شپ

...رپ میں (۱۱) جاپان میں فوجی حکومت
...کانفرنس اوکناوا کی لڑائی ختم۔
(۱۲) کمیونسٹ فوج شنگھائی میں (۱۴) لارڈ
ویول کا اعلان۔ ہندوستان کے لیے نئی پیشکش۔
(۱۵) کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر رہا۔ ویول
پلان کی منظوری کے لیے ملک معظم کی تقریر۔ رہائی
کے بعد پنڈت نہرو کی پہلی تقریر (۱۷) رہائی کے بعد
مولانا آزاد اور سردار پٹیل کا اظہار خیال (۱۸) لارڈ
ویول کو مہاتما گاندھی کا تار۔ گاندھی جی کا اہم بیان
(۱۹) مہاتما گاندھی کو لارڈ ویول کا جواب (۲۰)
قومی لیڈر بمبئی میں (۲۱) کانگریس میں ورکنگ
کمیٹی کا اجلاس بمبئی میں (۲۲) سان فرانسسکو
کانفرنس کا کام مکمل ہوگیا۔ (۲۳) آزاد، ویول
ملاقات منظور۔ گاندھی ویول ملاقات (۲۴) قومی
لیڈر شملہ میں۔ ویول آزاد اور ویول جناح ملاقات
(۲۵) شملہ کانفرنس کا اجلاس (۲۶) شملہ
کانفرنس میں خان جناح جھڑپ۔ سان فرانسسکو
میں نیا چارٹر بنا۔ عراق اور برطانیہ کا معاہدہ۔
پنت جناح ملاقات (۲۷) شملہ کانفرنس میں
جمود۔ دو ہفتہ کے لیے التوا (۲۸) ٹوزن نے
ٹاپو پر مکمل امریکن قبضہ (۳۰) روس اور زیکوسلاکیہ
میں معاہدہ۔

جولائی:۔ نہرو ویول ملاقات (۴) شملہ میں
کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس (۵) فلپائن
پر امریکن فوج کا مکمل قبضہ (۶) شملہ میں مسلم لیگ
ورکنگ کمیٹی کا اجلاس (۷) کانگریس نے اگزیکٹو
کونسل کے ناموں کی فہرست وائسرائے ہند کے
روبرو پیش کردی (۸) جناح ویول ملاقات۔
(۱۰) حلب میں فساد (۱۱) گاندھی ویول ملاقات
(۱۲) آزاد۔ وائسرائے ملاقات (۱۴) شملہ کانفرنس
ختم ہوگئی۔ برلن میں اینٹی فاسسٹ کانفرنس۔
(۱۶) تین بڑوں کی کانفرنس۔ مولوٹوف برلن میں
(۱۷) برلن کانفرنس شروع (۱۸) بلغاریہ نے
پولینڈ کی نئی حکومت مان لی (۱۹) بریٹن ووڈ
کانفرنس کا فیصلہ امریکن کانگریس سے منظور۔
(۲۱) جاپان کی طرف سے صلح کی پیشکش۔ فرانکو کی
مخالفت (۲۲) اسٹالن کا پیغام نیوی ڈے پر
جرمن مقبوضہ علاقہ میں روسی اقتدار (۲۳) مارشل
پتان پر مقدمہ۔ ایران نے حکومت پولینڈ کو مان
لیا۔ (۲۴) جاپانی بیڑے پر زبردست ہوائی
حملے۔ یونان کے وزیر خارجہ کا استعفےٰ۔ یونان
میں عام گرفتاریاں (۲۵) خان عبدالغفار خان
پنجاب میں گرفتار۔ برطانیہ اور فرانس میں شام
ولبنان کے متعلق فیصلہ (۲۷) برطانی انتخاب
میں لیبر پارٹی کی فتح۔ مسٹر ایمری ہار گئے۔ برطانیہ
میں نئی وزارت۔ مسٹر اٹلی وزیر اعظم جاپان
کو بلاشرط ہتھیار ڈالنے کا الٹی میٹم (۲۸)
امریکہ کے سینیٹ نے اتحادیوں کا چارٹر منظور کرلیا
(۳۰) گیا پنجر کا شدید حادثہ۔ پولینڈ میں تمام زرعی
آراضی پر سرکاری قبضہ (۳۱) جان ایمری کے خلاف
مقدمہ بغاوت۔ سویڈن میں سوشلسٹ حکومت
کا قیام۔ برلن میں اتحادی کنٹرول کونسل کی پہلی میٹنگ

میں دوستانہ معاہدہ۔ جاپانی وزیر جنگ کی خود
کشی۔ مارشل پتان کو پھانسی کا حکم۔ نئی برطانی
پارلیمنٹ کا افتتاح۔ لڑائی بند (۱۶) سبھاش
بابو ہوائی جہاز کے حادثہ میں انتقال کرگئے۔
عراق میں بغاوت۔ حکومت جاپان کا استعفےٰ
نئی حکومت کا قیام (۱۷) اسٹی اور چمور کے
قیدیوں کو پھانسی کے بجائے کالا پانی۔ روس
نے جاپان کے خلاف لڑائی بند نہیں کی۔ پتان
کی پھانسی کی سزا جنم قید میں تبدیل کردی گئی۔
(۱۸) جاپانی فوجوں نے منچوریہ اور چین میں ہتھیار
ڈالنے شروع کردیے۔ بلغاریہ میں نئی کیبنٹ
ماسکو میں سوویٹ اور پولینڈ کی حد بندی کے
متعلق معاہدہ (۱۹) ہنگری میں کمیونسٹ حکومت
برطانیہ کی نئی غیر ملکی پالیسی کا اعلان۔ (۲۰)
جاپانی صلح ڈیلی گیشن منیلا میں جنرل میک آرتھر
سے گفتگو۔ روس میں اتحادی چارٹر کی تصدیق
امریکہ اور فن لینڈ میں سیاسی تعلقات۔ چین
میں کمیونسٹوں اور مارشل چیانگ کی فوجوں
میں لڑائی۔ (۲۱) کئی صوبوں میں آل انڈیا کانگریس
کمیٹی پر سے پابندی اٹھ گئی۔ امریکہ نے ادھار پٹہ
کے ماتحت مال کی سپلائی بند کردی۔ (۲۲) یوکرین نے
ای۔ ڈی۔ چارٹر منظور کرلیا۔ برطانی پارلیمنٹ نے
اتحادی چارٹر منظور کرلیا۔ (۲۴) سوویٹ فوجیں پورٹ
آرتھر میں لبنان کی نئی حکومت (۲۴) لارڈ ویول پھر
لندن گئے۔ اڑیسہ میں تمام نظر بندوں کی رہائی۔ بلغاریہ
میں الیکشن ملتوی۔ تمام منچوریا اور دکھنی سکھالن پر
روسی فوج کا قبضہ ہوگیا۔ (۲۵) برما میں لڑائی بند ہوگئی
منچوریا میں اتحادی قیدی رہا۔ (۲۶) پہلا امریکن
دستہ شنگھائی میں (۲۷) دہلی کے علاوہ تمام صوبوں
میں کانگریس جائز ہوگئی۔ ہنگری اور روس میں مالی
معاہدہ (۲۸) جاپان پر اتحادی فوجوں کا قبضہ شروع
(۲۹) دہلی میں بھی کانگریس جائز ہوگئی۔ مقامی کانگریسی

جاپان میں ہولناک طوفان۔ (۲۳) آل انڈیا کانگریس
کمیٹی کا اجلاس ختم (۲۹) سیام، ہند چینی اور جاوا میں
زبردست بغاوت۔

اکتوبر:۔ (۱) برطانی وزیروں کی کانفرنس کامیابی پر ختم ہوئی۔
(۴) گاندھی جینتی کی دھوم (۴) کانگریس کی انتخابی مہم شروع
جاپانی کیبنٹ کا استعفےٰ (۵) مسٹر ... ایل ترویدی گورنر
اڑیسہ بن گئے۔ (۶) فلسطین میں یہودیوں کا زبردست
مظاہرہ (۸) ہر ہیس کو جرمنی واپس کردیا گیا۔ مفتی اعظم
فلسطین کی گمشدگی (۲۶) مرکزی اسمبلی میں کانگریس کی
فتح شروع (۲۷) کانگریس کا انتخابی مینی فسٹو (۲۸) کانگریسی
امیدواروں کی مزید کامیابیاں (۳۱) سرابایا میں برطانی
کمانڈر کا قتل۔

نومبر:۔ آزاد ہند فوج کے تین افسروں کا مقدمہ شروع
فلسطین میں کرفیو آرڈر۔ چین میں امریکہ لائن پر حملے۔ (۶)
آزاد ہند فوج کے مقدمہ میں لفٹننٹ ناگ ...
کا بیان۔ ہنگری میں عام انتخابات۔ پچاس ہزار برطانی فوج
فلسطین میں۔ یونان کی سرحد پر لڑائی (۷) بنگال میں
اکسپریس ٹرین کا زبردست حادثہ۔ فن لینڈ کا صدر گرفتار
برطانی کمانڈر کو انڈونیشین لیڈروں کا الٹی میٹم (۹) چین
میں کمیونسٹ اور امریکن فوجوں میں لڑائی۔ (۱۰) چین میں
زبردست سازش (۱۱) سیگاؤں میں لڑائی (۱۲) انڈونیشین
فوج کے ہیڈکوارٹر پر برطانی حملے۔ ملایا میں دہشت انگیز
پارٹی (۱۳) سرابایا میں برطانی گولہ باری سے تباہی۔ ہریجن
نشستوں پر کانگریس کی کامیابی (۱۴) ترکی۔ ایرانی عراق
اور افغانستان کے خارجی وزیروں کی کانفرنس (۱۵) فلسطین
میں زبردست تصادم (۱۶) جاوا میں صلح کی بات چیت۔

دسمبر:۔ سندھ۔ بلوچستان اور بمبئی میں زبردست طوفان
اور زلزلہ، مہاتما گاندھی اور گورنر بنگال سے پھر ملاقات
(۲) مہاتما گاندھی اور گورنر بنگال سے پھر ملاقات (۳)
گورنر مصر کا قتل۔ میئر طہران کا استعفےٰ۔ بنک آف فرانس
قومی بنا دیا گیا۔ (۴) کرد علاقہ میں ایران کے خلاف بغاوت
کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کمیٹی کا اجلاس۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

وہاں کی پارلیمنٹ کے ممبروں کی اکثریت ٹوڈیہ پارٹی (عوام کی پارٹی) سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو کہ روس کی حامی ہے۔ جبتک ٹوڈیہ پارٹی قائم نہیں ہوئی تھی عوام کو سیاسیات میں نہ کوئی دلچسپی تھی اور نہ ان کی کوئی آواز تھی۔ ایرانی پارلیمنٹ میں ٹوڈیہ پارٹی ہی ایک منظم پارٹی ہے۔ باقی ممبر مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں جس طرف اپنا اُلّو سیدھا ہوتے دیکھتے ہیں۔ اس طرف مل جاتے ہیں۔ ان کا مقصد اپنے لیے کاروبار اور رشتہ داروں کے لیے ملازمتیں ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۴۱ء کے بعد سے جبکہ رضا شاہ کو تخت سے اتار گیا تھا۔ ایران میں کوئی مستحکم گورنمنٹ نہیں بن سکی ہے۔ مخصوص مفاد و اصلاح کی طرف کوئی قدم نہیں بڑھانے دیتے۔ اصلاح کے بارے میں مجلس کے روبرو ایک سال سے سو بل پڑے ہوئے ہیں مگر ایک بھی پاس نہیں ہو سکا۔

ممبران کے ۸۰ اخبار شایع ہوتے ہیں۔ جن میں ۵۲ اخبارات دائیں بازو کے ہاتھ میں ہیں اور ۲۵ بائیں بازو کے ہاتھ میں ہیں۔ صرف ایک اخبار کی اشاعت پانچ ہزار ہے۔ اخبارات کے لب و لہجہ کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ ٹوڈیہ پریس کے مخالف اخبارات اسٹالن کو لیٹرا لکھتے ہیں۔ ٹوڈیہ اخبارات

کی وجہ سے مزدوروں کی اجرتیں دوگنی ہو گئیں اور کپڑا کوئلہ وغیرہ کی بھی ان کو رعایت ملنے لگی۔ ٹوڈیہ پارٹی کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ اس کے لیڈر مالدار و زمیندار ہیں۔

سنہ ۱۹۴۴ء کے آخر میں روسیوں نے کہا کہ اب موقع ہے کہ اس بات کا اندازہ لگایا جائے کہ ایران میں برطانیہ یا روس کا اثر زیادہ ہے چنانچہ روس نے اتری ایران کے تیل کے بارے میں بات چیت شروع کی بات چیت خاتمہ پر ہی تھی کہ ایرانی پارلیمنٹ نے ایک بل پاس کر دیا کہ اس وقت تک کسی کو تیل کی رعایت نہ دی جائے جبتک کہ بدیشی فوجیں ایران میں موجود ہیں یہ روسیوں کے منہ پر ایک طمانچہ تھا روس نے اپنا سفیر واپس بلا لیا۔

دریں اثنا ٹوڈیہ پارٹی زور پکڑ گئی۔ اس نے برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا اتنے میں لڑائی ختم ہو گئی روس نے برطانیہ کا رسوخ ختم کرنے کے لیے آذربائیجان میں خود مختار حکومت کی تحریک شروع کرا دی۔ آذربائیجان ایران کا سب سے مالدار صوبہ ہے وہاں بہت سے بارسوخ سیاستدانوں کی زمینداری ہے۔ وہاں تبریز کا مشہور شہر اور وہ ترکی اور عراق کو ملاتا ہے۔

امریکی فوج ایران چھوڑ رہی ہے

طہران۔ ۲۹۔ دسمبر۔ ایران، روس کے زیر اثر آنے والا ہے۔ یہ ہے وہ رائے جو بدیشی وزیروں کی کانفرنس ختم ہونے کے بعد یہاں ظاہر کی جا رہی ہے۔ ایسا نظر آتا ہے کہ ایران کا معاملہ طے کیئے بغیر ماسکو کانفرنس ختم ہو جانے کا یہ نتیجہ نکلے گا کہ ایران سے امریکی فوج جلد ہی عراق چلی جائیگی اور برطانیہ، روس اور ایران سنہ ۱۹۴۲ء میں جو پیکٹ ہوا تھا۔ اس کی جگہ روس اور ایران کے درمیان معاہدہ ہوگا۔

برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون کے بیان پر مایوسی ظاہر کی جا رہی ہے کہ ماسکو کانفرنس میں آذربائیجان کے سوال پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا اور یہاں کے مفکروں کی رائے ہے کہ اب حکومت ایران بائیں جانب کا رُخ کریگی۔ ایران صوبہ آذربائیجان کی حکومت خود اختیاری مان لے گا۔ حکومت ایران روس کو تیل کی رعایت دے گی۔ حکومت ایران ٹوڈیہ پارٹی سے تعاون کرے گی۔ اور ایران کے اعلیٰ فوجی افسروں میں تبدیلی کی جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ ایران سے امریکی فوج عراق جائے گی۔ جہاں حکومت عراق نے ان کے لیے ٹرانسٹ کیمپ قائم کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ حکومت امریکہ پہلی جنوری سے پہلے تمام فوجیں ایران سے ہٹا لے امریکی لیکویڈیشن کمیشن کا کمانڈر کل بصرہ چلا گیا ہے ایران میں امریکی فوج نے اپنا سامان وغیرہ حکومت ایران کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔

اس وقت ایران میں کچھ برطانوی اور روسی فوج موجود ہے۔ معاہدہ کے مطابق ان دونوں ملکوں کی فوجیں ۲۔ مارچ تک ایران چھوڑ دیں گی۔

سے بھی بدتر ہے۔

اُنھوں نے آخر میں لکھا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ میری پیش گوئی کے بارے میں یہ کہا جائے کہ یہ ضرورت سے زیادہ تاریک ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ بعد کو پتہ چلیگا کہ میں نے ضرورت سے زیادہ پُر امیدی روا رکھی جائے۔

زرعی اقتصادیات کی کانفرنس میں

سر ناناوتی کی صدارتی تقریر

بنارس ۲۶۔ دسمبر۔ ہندوستان کے دیہات کی غربت کے مسئلہ کو کس طرح حل کیا جائے۔ یہ خاص مسئلہ تھا۔ یہ پر سر منی لال ناناوتی نے زراعتی معاشیات کی سوسائٹی کے چھٹے اجلاس میں اپنے خطبہ صدارت میں بحث کی۔ یہ اجلاس آج شروع ہوا ہے۔ اونھوں نے فرمایا کہ حکومت ہند کو دوسرے ممالک کی طرح اپنی ذمہ داریوں کو وسیع نظریہ سے محسوس کرنا چاہیئے۔

سر ناناوتی نے ضروری اناجوں کی پیداوار تقسیم کے سلسلہ میں پلاننگ کی اہمیت پر زور دیا۔ اور پیداوار بڑھانے کے لیے یہ شرط ہے کہ دیہاتی معاشیات کی ساخت میں ترقی پسندانہ تبدیلی ہونا چاہیئے۔ اونھوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ زمین کے بٹوں کی تقسیم روکی جائے۔ اور ان کو معاشی یونٹ میں الحاق کر دیا جائے اور غیر حاضر زمینداروں کی زمینداری کو ختم کر دیا جائے اور بیچ کے اشتوں کا سسٹم ختم کر دیا جائے۔ گاؤں کی پنچایت کو سماجی اور نظامی منصب کے لیے جماعت بمنزلہ فرد زندگی کو بنیادی یونٹ کی طرح استعمال کیا جائے۔

معاصر سنسار کی ضمانت ضبط

لکھنؤ۔ ۲۵۔ دسمبر۔ یو۔پی۔ گورنمنٹ نے بنارس کے ایک ہندی کے اخبار سنسار کو تین ہزار روپے کی ضمانت ضبط کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ یہ احکامات ایمرجنسی ایکٹ کے ماتحت پراونشل گورنمنٹ کے خلاف مضمون لکھنے اور اسکی توہین اور نفرت کرنے سلسلے میں کی گئی ہے۔ اب معاصر سنسار کو نئی ضمانت ضبط کرنی پڑیگی۔

ہندوستانی برما سے واپس آنیکے خواہشمند

رنگون :۔ ۲۷۔ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جنگ کے نتیجہ کے طور پر جو ہندوستانی اپنے خاندانوں سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ وہ تقریباً ۲۰۰ ہیں۔ اور وہ جنوری کے دوسرے ہفتہ میں ہندوستان آرہے ہیں اور فوجی حکام نے برما گورنمنٹ کو اس کے لیے ایک جہاز دیدیا ہے۔ ابھی تک ہندوستان آنے کے خواہشمند دس ہزار اور ہندوستانی رنگوں میں مقیم ہیں۔

سر سپرو اور پنڈت نہرو کی ملاقات

الہ آباد۔ ۲۸۔ دسمبر۔ کل صبح سر تیج بہادر سپرو آنند بھون گئے اور ایک گھنٹہ تک پنڈت نہرو سے گفت و شنید کرتے رہے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ پنڈت نہرو نے گورنر بنگال سے ملاقات اور گاندھی ویول ملاقات کا حال سر سپرو کو بتایا۔ پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کی آمد اور اس ڈیلیگیشن کے بارے میں کانگریس کے رویہ پر بھی بات چیت ہوئی۔

بٹاویا میں امن بحال

بٹاویا۔ ۲۸۔ دسمبر۔ بٹاویا میں جلد ہی حالات معمول پر آنے کی اُمید پیدا ہو گئی ہے۔ انڈونیشین لیڈروں نے تعاون کا یقین دلا دیا ہے۔ چنانچہ اتحادی کمانڈر جنرل فلپس کرسٹس نے امن بحال کرنے کے لیے نئی مہم شروع کر دی ہے اور یہ کام بڑی سہولت کے ساتھ شروع ہو گیا ہے۔ ایک طرف انڈونیشین وزیر اعظم اتحادی کمانڈر انچیف کو تعاون کا وعدہ کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ ادھر جاوا میں کئی جگہ ہنگامہ ہو گیا۔ بٹاویا میں برطانوی چھاتہ فوج کی لاری پر ایک ہتھ گولا پھینکا گیا۔ انڈونیشین جنھوں نے انبارو پر قبضہ کر لیا۔ اتر کی طرف ۳۰ میل کے فاصلہ پر انگرین میں اتحادی چوکیوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ انھوں نے ان چوکیوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی جو ہندوستانیوں نے سنبھال رکھی تھیں۔ لیکن جب ان پر فائر کیے گئے وہ واپس چلے گئے۔ ڈاکٹر شہریار وزیر اعظم

عراق میں ۳۵ باغیوں کو سزائے موت

بغداد۔ ۲۷۔ دسمبر۔ عدالت نے حکومت عراق کے خلاف بغاوت کرنے کے جرم میں آج مُلّا مصطفےٰ البرازانی، اس کے بھائی شیخ احمد البرازانی اور ان کے ۳۳ ساتھیوں کو ان کی عدم موجودگی میں سزائے موت دیدی۔ مُلّا مصطفےٰ کرد قبیلہ کا سردار ہے۔

آذربائیجان صوبہ کی زبان

لندن۔ ۲۷۔ دسمبر۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ

ESTD. 1926

the ...

REGD. NO. A 406

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ -/2/-

VOL. 4 NO. 2

Cawnpore, Saturday 12nd jan 1946

۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۵ ھ

جامعۂ ادبیہ کانپور کا ایٹ ہوم

۷ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء ۴ بجے شام کو مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب صدر انجمن جامعہ ادبیہ و ایگزکٹو آفیسر میونسپل بورڈ کانپور کے دولت کدہ پر جناب منشی عبدالشکور صاحب شاکر ناطقی کانپوری کے حج بیت اللہ کی واپسی پر جامعہ ادبیہ کی جانب سے ایک ایٹ ہوم دیا گیا۔ جناب صدر۔ جناب تحسین و جناب اظہر نے مندرجہ ذیل چند تہنیتی قطعے ارشاد فرمائے۔ (ایڈیٹر)

جناب صدر ڈی ایس پی

مبارک ہو شاکر تمہیں حج سے رجعت
پئے تہنیت جمع احباب سب ہیں

تھی پہلے سے لیکن بڑھی اور وقعت
اسی طرح حاصل ہو نعت پہ رفعت

جناب اظہر کانپوری!

خانۂ کعبہ سے واپسی پر

بڑھتے بڑھتے دردِ فرقت جب کسی قابل ہوا
اضطرابِ شوق بڑھ کر ترجمانِ دل ہوا
حضرتِ شاکر! خدا کا شکر کرنا چاہیئے
خانۂ کعبہ میں جانے کا شرف حاصل ہوا

گنبد خضرا کے دیکھنے والے سے

مرحبا اے جذبۂ جوشِ محبت مرحبا
دل نے جس جا کہہ دیا منزل وہیں منزل ہوئی
رشک کرتا ہے زمانے کا زمانہ آپ پر
قربتِ شاہِ مدینہ آپ کو حاصل ہوئی

جناب حافظ تحسین ناطقی!

اشارے کر رہا ہے مجھکو شوقِ خامہ فرسائی
کہ گلہائے مضامیں سے کروں میں بزم آرائی
کسی مخفی کشش سے خود طبیعت جوش پر آئی
اُبھارے دے رہا ہے مجھکو میرا ذوقِ گویائی

میں بسم اللہ پڑھ کر مائلِ تحریر ہوتا ہوں
بحمد اللہ سلکِ نظم میں موتی پروتا ہوں

مسرت کا کوئی موقع احبا میں جب آتا ہے
مرا ذوقِ سخن رہ رہ کے مجھکو گدگداتا ہے
لکھو کچھ تم بھی تحسین دل میں یہ جذبہ سماتا ہے
وہ لکھدیتا ہوں میں فیضِ سخن جو کچھ لکھاتا ہے

محرک جب نہ ہو کوئی تو ہو تحریک کیوں پیدا
سنی حجاج کی آمد ہوئی تحریک یوں پیدا

گئے تھے زائروں کو لیکے واپس وہ جہاز آئے
مشرف حج سے ہو کر میہمانانِ حجاز آئے
گئے گرد امن آلودہ تو بن کر پاک باز آئے
حرم میں اور کعبہ میں یہ ہیں پڑھکر نماز آئے

لئے بوسے اُنہوں نے شوقِ دل سے سنگ اسود کے
انہیں آنکھوں نے دیکھے ہیں مناظر سبز گنبد کے

بہو بختے ہیں وہی جن کے مقدر میں سعادت ہو
زہے قسمت میسر جن کو کعبہ میں عبادت ہو
خوشا طالع جنہیں حاصل مدینہ کی زیارت ہو
منور سبز گنبد سے جن آنکھوں کی بصیرت ہو

انہیں آنکھوں سے تحسین اقتباسِ نور ہم کرلیں
نگاہِ شوق کو جلوہ شناسِ طور ہم کرلیں

عرب سے ہو کے حاجی اب وطن عبدالشکور آئے
بقدرِ ذوق روحانی تحائف بھی وہاں پائے
متاعِ معرفت سے دل کو مالا مال کر لائے
دہنی ہے وہ نصیبے کا یہ دولت جسکو مل جائے

دنیائے اسلام

ترکی روس کے مطالبات تسلیم نہیں کرسکتا

وزیر اعظم سراج اوغلو کا بیان

انقرہ۔ ۱۰ جنوری، ترکی وزیر اعظم ڈاکٹر شکرو سراج اوغلو نے آج ایک بیان میں کہا کہ روس ترکی کے سرحدی صوبے کرس اور اردھان کی ملکیت کے دعوے میں حق بجانب ہے، اگر سمس سے پہلے جارجیا کے دو پروفیسروں نے تمام روسی اخباروں کو ایک مراسلے میں لکھا تھا کہ ترکی نے کئی صدی ہوئے ان صوبوں پر قبضہ کر لیا ہے، ڈاکٹر سراج اوغلو نے کہا کہ ۱۸۷۸ء کے روسی ترکی معاہدے کے مطابق یہ صوبے حکومت زار کو دیئے گئے تھے لیکن پہلی جنگ عظیم کے بعد روس اور ترکی کے معاہدے کے مطابق ان صوبوں کو رائے عامہ کے اظہار کے ذریعہ اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا حق دے دیا گیا تھا جس میں ۸۵۰۰۰ لوگوں نے ان صوبوں کے ترکی کو واپسی کی حمایت کی تھی اور ۱۹۰۰ نے اس کی مخالفت یہ صوبے ترکی کو عطا نہیں کئے گئے تھے بلکہ واپس کئے گئے تھے۔

سنہ ۱۹۱۸ء میں جنگ کے اختتام کے بعد ہماری سرحد نے موجودہ شکل اختیار کی تھی اور اس کا فیصلہ فریقین کی رضامندی پر ہوا تھا۔ بعض لوگوں اور خبروں کا کہنا ہے کہ ترکی نے یہ صوبے روس سے اس وقت زبردستی لے لئے تھے جب روس بہت کمزور تھا۔ لیکن دراصل ان کے چھین لینے یا واپس لینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ خود ان دونوں صوبوں نے ترکی میں دوبارہ شامل ہونے کا فیصلہ کیا تھا، اس کے علاوہ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ روس اس زمانے میں کمزور تھے تو اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ترکی اس زمانے میں اتنا کمزور تھا کہ اس کی کوئی حیثیت ہی نہ تھی، اس لیے ایسے بیانات میں ہرگز کوئی صداقت نہیں ہے۔

ڈاکٹر سراج اوغلو نے جارجیا کے دو پروفیسروں کے اس بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہ ترکی حکومت کے بحیرۂ اسود کے ساحلی علاقو کا کچھ حصہ جارجیا کو دے دینا چاہیئے اور جس کی روسی پریس اور ریڈیو نے بہت زیادہ تشہیر کی، کہا کہ ان علاقوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کا تمدن، مذہب اور جن کی زبان ترکی ہے۔ انہوں نے زار اور روس کی فوجوں کے مظالم سے بھاگ کر ترکی میں پناہ لی تھی لیکن جارجیائی زبان بولتے رہے۔

ان دو پروفیسروں کے قول کے مطابق جارجیا کے مفرورین کی تعداد صرف ۵۵۹۶ ہے اور ترکوں کی مقدار ۲۷۴۳۲۹ ہے، ان باشندوں کی تعداد جن کی واپسی کا مطالبہ کیا جارہا ہے صرف بہت کم ہی نہیں ہے بلکہ ان کی تعداد مارمورا اور بحر روم کے ساحلی اضلاع کی آبادی سے بھی کم ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ کے یہ دو استاد تاریخ سے بالکل ہی ناواقف ہیں اور انہوں نے ہٹلر کے رائے عامہ کی تجدید چاہی ہے۔

ڈاکٹر سراج اوغلو نے ترکی کی حمایت کے لئے غیر ملکی پریس اور ریڈیو خصوصاً انگلستان، امریکہ، ہندوستان، اور عرب ممالک کا شکریہ ادا کیا، اُنھوں نے کہا کہ ترکی اپنے پڑوسیوں سے دوستانہ تعلقات برقرار رکھنا چاہتا ہے، وہ اقوام متحدہ کے اعلان کی تائید کرتا ہے اور حق و انصاف کو ہمیشہ اپنے سینے سے لگائے رہے گا۔

اُنھوں نے کہا کہ کرس اور اردہان میں ایک بھی آرمینی نہیں رہتا، اور ہمیں ملک کے مختلف حصوں میں خصوصاً استنبول میں رہنے والے آرمینی بھائیوں پر پورا پورا اعتماد ہے۔

ڈاکٹر سراج اوغلو کے بیان کے چند ہی گھنٹوں کے بعد جامعہ ترکیہ کے کئی ہزار طلبا، علم الاقوام کے عجائب خانے میں جہاں کمال اتاترک مدفون ہیں جمع ہوئے اور جارحانہ حملے کے وقت ملک کی حفاظت کرنے کے عہد کی تجدید کی، اس کے بعد انقرہ کے مرکزی چوک میں روسی آرمینی پروفیسروں کے مطالبے کے خلاف مظاہرہ کیا، پولیس نے بلا اجازت مظاہرہ کرنے والے طلبا، کو منتشر کرنے کی کوشش کی لیکن انہیں کوئی کامیابی نہیں ہوئی، اس پر وزیر داخلہ اور وزیر تعلیم نے مداخلت کی اور طلباء سے امن قایم رکھنے کی درخواست کی۔

فلسطین - ۹ جنوری۔ فلسطین عرب کمیٹی نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس کے ذریعہ عربوں سے اپیل کی ہے کہ یہودیوں کی ہر چیز کا بائی کاٹ کر دیا جائے اس میں یہودیوں دکانیں، فیکٹریاں، گاڑیاں، سینما، قہوہ اور یہودی وکیل سب شامل ہیں اپیل میں لکھا ہے کہ فلسطین میں عربوں کا وجود خطرہ میں ہے۔ بائی کاٹ کا فیصلہ اس خطرہ کو مٹانے کے لئے کیا گیا ہے۔

یہ حج و عمرہ مقبولِ خداوند تبارک ہو
مشرف ہو کے کعبہ سے وطن آنا مبارک ہو

بڑی نعمت ہے یہ طیبہ میں جا کر فیض یوں پانا
مبارک شوق سے جانا مبارک خیر سے آنا
یہ ذوقِ دل ہے یہ طولِ سخن تحسین گو مانا
طوالت بے محل ہے چاہیے خاموش ہو جانا

بہ ظاہر تہنیت جذبہ ہے اک جوشِ طبیعت کا
حقیقت میں مگر ہدیہ ہے یہ حسنِ عقیدت کا

(لندن۔ ۱۰ر جنوری) لندن میں کل رات اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا۔ اجلاس میں دنیا کی ۵۱ قوموں کے نمایندے شریک ہوئے۔ رائٹر کے اسپیشل نامہ نگار کا بیان ہے کہ وہ قوموں کے نمایندے برطانی وزیر اعظم کے قول کے مطابق ایک ایسی دنیا بنا رہے ہیں جس میں "تحفظ اور آزادی حاصل ہو اور جہاں انصاف اور اخلاقی قانون کی حکومت ہو"

۲۵ سال ہوئے لیگ آف نیشن کا پہلا اجلاس ہوا تھا اس کے بعد اب اتحادی قوموں کی پہلی جنرل اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ پریپیریٹری کمیشن کے چیرمین ڈاکٹر ایڈوردو زولیٹا رنجیلی نے اس اجلاس کا افتتاح کیا جس میں دنیا میں دائمی امن قایم کرنے کی دوسری بڑی کوشش کی جائے گی۔ ڈاکٹر زولیٹا نے اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن کو قایم کرنیکا اعلان کرتے ہوئے تنبیہ کی کہ ہم اگر اس دفعہ پھر ناکام رہے تو بنی نوع انسان کو شدید نتایج بھگتنا پڑیں گے۔ ڈاکٹر زولیٹا نے بڑی بڑی طاقتوں سے مطالبہ کیا کہ تم کو امن اور تحفظ قایم کرنے کی زبردست ذمہ داری سنبھالنا پڑے گی۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمہارے اندر اتحاد قایم رہے جو اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن کی ایسی بنیاد ہے جو کبھی بدل نہیں جا سکتی۔

برطانی وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے جنرل اسمبلی کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ اس کانفرنس کی کارروائی اسی ضرورت کے احساس، اسی عملی اسپرٹ کے ساتھ اور تعاون کی اسی فضا میں جاری رکھی جائے گی جس میں پریپیریٹری کمیشن نے اپنا کام جاری رکھا ہے۔ آپنے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ بڑے بڑے مسئلوں پر دل کھول کر بحث کی گئی اور کبھی ترشی کی نوبت تک آگئی مگر مفاہمت اور مصالحت کی اسپرٹ کو ترک نہیں کیا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام کام تقریباً اتفاق رائے سے ہو گیا۔

آپنے مزید کہا کہ ہم آپ کا لندن میں خیر مقدم کرتے ہیں اور ہم آپ کو اپنی راجدھانی میں اتنی سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کریں گے جس سے آپ یہ محسوس کریں کہ آپ اپنے گھر پر ہیں ہم آپ کے قیام کو زیادہ سے زیادہ خوشگوار بنانے کی کوشش کریں گے۔

آپنے کہا کاش! ہم اس سے زیادہ کر سکتے لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ یہ محسوس کریں گے کہ آپ کی خاطرداری میں کمی ہماری نیک نیتی کی وجہ نہیں بلکہ ان اثرات کی وجہ سے ہے جو جنگ اپنے پیچھے چھوڑ گئی ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ کل رات ہم نے بادشاہ سلامت کی موثر تقریر سنی تھی جس کے ذریعہ اُنہوں نے ہمیں چند الفاظ میں بتلایا کہ ہمیں کیا کام کرنا ہے۔ مسٹر ایٹلی نے کہا کہ مجھے سان فرانسسکو کانفرنس میں شامل ہونیکا فخر حاصل ہے جس نے اتحادی قوموں کا چارٹر تیار کیا ہے اس چارٹر کے اغراض و مقاصد اور اُصولوں سے ملک معظم کی حکومت کو کلی اتفاق ہے۔

ہم نے یہ بات اچھی طرح محسوس کر لی ہے کہ انسان کے روبرو اس کے سوائے اور کوئی چارہ کار نہیں۔ میں نے اپنی زندگی میں دو ایسی خوفناک جنگ دیکھیں جنھوں نے تمام دنیا میں تباہی مچا دی اگر ایک اور تیسری جنگ ہو گئی تو دنیا کی ترقی برسوں تک رک جائے گی اور جو کام صدیوں سے کیا جا رہا ہے وہ سب مٹی میں مل جائے گا۔

اتحادی قوموں کے چارٹر کے دیباچہ میں وہ مقاصد بیان کئے گئے ہیں جن کے لئے عوام نے لڑائی میں جان دی۔ لیکن اصولوں کا مان لینا تو آسان کام ہے مگر ان پر عمل کرنا اور ان کو حقیقت میں تبدیل کرنا بہت مشکل کام ہے لڑائی کے دباؤ عمل کی طاقت پیدا کر دیئے ہیں سنہ ۱۹۴۰ء میں جب ملک پر حملہ کا خطرہ تھا ہر مرد اور عورت ہر کام کرنے کو تیار تھا۔ اب جبکہ ہم نے فتح حاصل کر لی ہے ہمارا سب سے بڑا یہ کام ہے کہ ہم اس ضرورت کے اسی احساس، اسی ایثار اور اپنے طبقہ وارانہ مفاد کو مشترکہ مفاد پر قربان کرنے کی اسی خواہش کے ساتھ دائمی امن قایم کریں جو ہم نے جنگ کے وقت دکھلائی۔

اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن غیر ملکی پالیسی میں سب سے نمایاں عنصر ہونا چاہیئے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد کچھ ایسا رجحان پایا جاتا تھا کہ لیگ آف نیشن کو غیر ملکی پالیسی سے باہر کوئی چیز خیال کی جانے لگی تھی جو حکومتیں پرانے ڈھنگ پر کام کر رہی ہیں ان کو محسوس کرنا چاہیئے کہ اب نیا زمانہ آگیا ہے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر ایٹلی نے کہا کہ آج ہم یہ سب مانتے ہیں کہ روس کے وزیر خارجہ نے جنیوا میں سچ کہا تھا کہ "امن ناقابل تقسیم ہے"۔

آپنے کہا کہ چارٹر میں ہم نے بنیادی انسانی حقوق مان لئے ہیں ہم یہ مانتے ہیں کہ کسی ملک میں کسی فرد کی آزادی اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ قوموں کی دنیا میں کسی ملک کی آزادی ضروری ہے۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ سوشل انصاف اور زندگی کا بہترین معیار دنیا میں امن برقرار رکھنے کے لئے اشد ضروری ہیں۔

آپنے مزید کہا کہ تباہی کے بعد بدترین ہتھیاروں کی وجہ سے دنیا میں ایک انتشار ہے لیکن اب ہم ایک نئے دور میں رہ رہے ہیں۔ ایٹم بم ہمیں آخری تنبیہ ہے کہ جب تک تباہی کی طاقتوں پر کنٹرول نہیں کیا جائے گا مہذب دنیا کو زبردست تباہی سے دوچار ہونا پڑیگا۔ اس لئے میں ایٹم بم کی قوت کو اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن کے ایک کمیشن کے سپرد کرنے کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ ہم اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں گے۔ اس کو حقیقی بنانے کے لئے ہمیں نہ صرف حکومتوں کو بلکہ عوام کی امداد کی ضرورت ہے۔

کانپور میں جشن خوشی

مسٹر جناح پریسیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ کی ہدایت کے مطابق سنٹرل اسمبلی میں سو فیصدی مسلم سیٹ کی کامیابی کے سلسلہ میں ۱۱ر جنوری کو جشن خوشی کانپور میں بھی نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا تقریباً تمام مسلم محلوں میں سڑکوں اور مکانوں پر روشنی کی گئی۔ مشن روڈ سے مول گنج تک خاص طور پر روشنی تھی۔ جابجا پھاٹک بھی بنائے گئے تھے۔ مول گنج کراسنگ پر پریڈ کی طرف ایک بہت بڑا پھاٹک بنایا گیا تھا جس میں مسٹر جناح کا بڑا فوٹو مع پاکستان کے نقشہ کے لگایا گیا اور مسٹر جناح کو شہنشاہ سیاست لکھا گیا تھا۔ اور جابجا لاوڈ اسپیکر بھی لگائے گئے تھے جہاں سے نظمیں وغیرہ پڑھی جاتی تھیں۔ خاص خاص موقعوں پر آتشبازی بھی چھڑائی گئی خصوصاً نئی سڑک پر اچھی قسم کی آتشبازی چھڑائی گئی۔ بہت کثرت سے مسلمانوں کے علاوہ ہندو حضرات بھی اس روشنی اور آتشبازی سے لطف اندوز ہونے کے لئے نکل آئے تھے۔ پولیس کا فی تعداد میں موجود تھی اور کوتوال صاحب

۱۱-	لکھنؤ شہر سے	
۱۲-	فیض آباد- سیتا پور- بہرائچ شہروں سے	
۱۳-	دہرہ دون- سہارن پور مشرقی اضلاع سے	شاہ ...
۱۴-	سہارن پور ضلع (شمالی) سے	مولوی منفعت علی صاحب
۱۵-	سہارن پور ضلع (جنوبی مغربی) سے	خان بہادر شیخ ضیاء الحق صاحب
۱۶-	میرٹھ ضلع (مغربی) سے	نواب جمشید علی خاں صاحب
۱۷-	بلند شہر ضلع (مشرقی) سے	عمار احمد صاحب
۱۸-	بلند شہر ضلع (مغربی) سے	شوکت علی خاں صاحب
۱۹-	علی گڑھ ضلع سے	مولوی حاجی عبید الرحمان خاں شیروانی
۲۰-	متھرا اور آگرہ اضلاع سے	بابو بدرالدین صاحب
۲۱-	مین پوری اور ایٹہ اضلاع سے	مسٹر اشفاق علی صاحب
۲۲-	نینی تال- الموڑہ- بریلی (شمالی) سے	سعید احمد صاحب
۲۳-	بریلی (جنوبی- مغربی و مشرقی) سے	حکیم ماجد علی خاں صاحب
۲۴-	گڑھوال اور بجنور کے اضلاع سے	مولوی عبدالسمیع صاحب
۲۵-	مراد آباد ضلع (شمالی مشرقی) سے	چودھری احمد اللہ خاں صاحب
۲۶-	مراد آباد ضلع (جنوبی مشرقی) سے	حافظ خورشید حسن صاحب
۲۷-	بدایوں ضلع (مغربی) سے	محمد اسرار احمد صاحب
۲۸-	بدایوں ضلع (مشرقی) سے	مولوی نہال الدین صاحب
۲۹-	شاہ جہان پور ضلع سے	خان بہادر فضل الرحمان خاں صاحب
۳۰-	پیلی بھیت ضلع سے	امتیاز احمد صاحب
۳۱-	اٹاوہ اور کان پور ضلع سے	مصطفےٰ حسین نیر صاحب
۳۲-	فتح پور باندہ اضلاع سے	سید حسن احمد شاہ صاحب
۳۳-	الہ آباد ضلع (جنوبی مغربی) سے	نواب سر محمد یوسف صاحب
۳۴-	جھانسی- جالون اور ہمیر پور اضلاع سے	غفور احمد صاحب
۳۵-	جون پور- الہ آباد (شمالی مشرقی) اضلاع سے	مفتی فخر الاسلام صاحب
۳۶-	بنارس و مرزاپور اضلاع سے	محمد نذیر صاحب
۳۷-	غازی پور اور بلیا اضلاع سے	محمد یعقوب صاحب
۳۸-	گورکھپور ضلع (مشرقی) سے	ظہیر الحسنین لاری صاحب
۳۹-	بستی ضلع (جنوبی مشرقی) سے	محمد اسمٰعیل صاحب
۴۰-	بستی ضلع (شمالی مشرقی) سے	محمد اسحاق خاں صاحب
۴۱-	اعظم گڈھ (مغربی) سے	عبدالغنی انصاری صاحب
۴۲-	اعظم گڈھ (مشرقی) سے	مولوی عبدالباقی انصاری صاحب
۴۳-	لکھنؤ اور اناو اضلاع سے	احتشام محمود علی صاحب
۴۴-	ضلع رائے بریلی سے	محمد شمیم صاحب
۴۵-	سیتاپور ضلع سے	مہاراجکمار امیر احمد خاں صاحب
۴۶-	ہردوئی ضلع سے	سید اعزاز رسول صاحب
۴۷-	کھیری ضلع سے	حبیب الرحمان خاں صاحب
۴۸-	ضلع فیض آباد سے	فیاض علی شاہد صاحب
۴۹-	گونڈہ ضلع (شمالی مشرقی) سے	سید علی جرار صاحب
۵۰-	بہرائچ ضلع (جنوبی) سے	نواب نوازش علی خاں صاحب
۵۱-	پرتاب گڈھ ضلع سے	مولوی رکن الدین صاحب
۵۲-	بارہ بنکی ضلع سے	مولوی جمال الدین عبدالوہاب صاحب
۵۳-	مراد آباد ضلع (شمالی مغربی) سے	سید معز حسین صاحب
۵۴-	مراد آباد ضلع (شمالی مشرقی) سے	بیگم شاہد حسین صاحبہ

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ ۱۵ر جنوری کو ۴ ½ بجے شام کو ٹاؤن ہال میں سردار کا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوگی۔ جس میں ۴۷-۱۹۴۶ء کے بجٹ پر غور ہوگا۔ اور سب کمیٹیوں کے ممبری کے انتخاب کے نتیجہ کا اعلان کیا جائے گا۔

غالباً جنوری کے آخری ہفتہ میں سب کمیٹیوں کے چیرمینوں اور سینیر و جونیر وائس چیرمین اور دیگر انسٹی ٹیوشنوں میں نامزدگی کا مسئلہ بھی پیش ہوگا۔

۱۲ آئیل کے مل بند

تھن اور سرسوں وغیرہ کی قیمت نامناسب طور پر مقرر کرنے کے سلسلہ میں یو-پی گورنمنٹ کے فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر شہر کے ۱۲ آئیل ملس بند کر دئے گئے ہیں جس سے ۲ ہزار مزدور بیکار ہو گئے ہیں۔ چونکہ آئیل ملس نے مل بند کر کے عملہ کو نوٹس دے دیا ہے کہ چونکہ تیل نکال کر فروخت کرنے میں نقصان ہے اس لئے مل بند کیا جاتا ہے اور تمام عملہ کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ ۲۰ر جنوری سے انکی ضرورت نہیں ہے۔

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل نواب گنج کانپور کا دفتر لکھنؤ کو منتقل ہو رہا ہے اور ۱۲ر جنوری ۱۹۴۶ء کو کانپور کا دفتر بند ہو کر ...

... ہے کہ اسمـ ... خلاف کوئی شکایت ... جائے گا۔

کانپور شہر و ضلع کانگریس کمیٹی نے یو-پی اسمبلی کے اُمیدواروں کے انتخاب کرنے کا اختیار کانگریس کی پارلیمنٹری بورڈ کو دیدیا ہے۔

اُمید کی جاتی ہے کہ ... یو-پی ... میں مندرجہ ذیل حضرات کو کانگریس یو-پی پارلیمنٹری ... ٹکٹ دے گا۔

جنرل شہری حلقہ سے ڈاکٹر جواہر لال ...

اچھوت حلقہ سے بھگوانداس بھنگی ...

عورتوں دیہاتی حلقہ سے مسز وجے لکشمی پنڈت ...

دیہاتی حلقہ سے ڈاکٹر مراری لال- پنڈت ... وینکٹیش نراین تواری ...

لیبر حلقہ سے :- لیبر حلقہ سے پنڈت راجدا... اور ٹریڈ یونین کی طرف سے پنڈت ہری ہرناتھ شـ... کھے جانے کی اُمید کی جاتی ہے۔

مسلم کانگریس :- ضلع کانپور- و اٹاوہ ... اسمبلی میں کانگریس کی طرف سے سید بشیر الدین ... نامزد کئے گئے ہیں۔

مسلم لیگ کی نمایندگی :- یو-پی مسلم ... بورڈ نے شہر کانپور سے سید الاحرار مولانا حسرت ... ضلع کانپور و اٹاوہ سے مسٹر مصطفےٰ حسین صاحب ... کو نامزد کیا ہے۔

سید حسن احمد شاہ صاحب وکیل کانپور کو ... فتح پور و باندہ سے اور مسٹر محمد یعقوب پریسیڈنٹ ... مسلم لیگ کانپور کو ضلع غازیپور و بلیا سے نامزد ...

آل انڈیا شوگر مرچنٹ کانفرنس

مرچنٹ کانفرنس لالہ بہاری لال جینا ایم-ال- ... کی صدارت میں ۱۲ر و ۱۳ر جنوری کو نیا گنج باگلا ... ہو رہی ہے۔

کانفرنس کا افتتاح پنڈت گوبند بلبھ پنتھ ۱۲ ... ایک بجے دن کو کریں گے۔ ۴ بجے شام بھارتیہ ... ایٹ ہوم دیا جائے گا اور ۱۳ر جنوری ایک ... کانفرنس کا کھلا اجلاس ہوگا۔

یتیم خانہ اسلامیہ

یتیم خانہ اسلامیہ کا سـ... ۲۰ر جنوری ۱۰ بجے ... جس میں آئندہ سال کے لئے عہدہ داران و ممبر... انتظامیہ کا انتخاب کیا جائے گا۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا جلسہ

انجمن جا... ایک ... جنوری ۷ بجے شام کو نواب سید مصطفےٰ حسین ... کے دولت کدہ پر ہوگا جس میں آئندہ سال ... داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب کیا جائے گا۔

آزاد فوج کے لئے کمیٹی

سٹی کانگریس ... رہا شدہ آ... کے بہادر سپاہیوں کو امداد دینے کے لئے ایک ... بنائی ہے جس کے کنوینر مسٹر جی- جی جوگ ...

آسٹریا کے انڈسٹریلسٹ

آسٹریا ... فردی ... کا دورہ کرنے آرہے ہیں یہ لوگ کانپور میں بھی آکر ...

...پہلے فلم بنانے
...طرح پیدا ہوا

(...عبدالعزیز صاحب گل، لاہور)

...ق بہت سے مضامین لکھے جا چکے
...وبات کی آخری حد یہاں تک ہی
...جد تو بہت گنے جا سکتے ہیں لیکن
...ی فوٹوگرافی کو ایجاد کرنے کا خیال
...سلسلہ میں مجھے امریکی مصنف ای۔
"SINEMATOGRAF...
AND ITS ORIG...
...ہے جس میں مصنف نے فوٹوگرافی
...رے تک ، بہ تفصیل بیان کرنے میں
...ی ... رہا ہے ، اس میں کم و بیش ایک ہزار
...نس دانوں کا ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے اس کی
...ترتیب میں سرگرمی سے حصہ لیا۔
...ں کتاب کو مکمل طور پر پڑھ جانے اور سمجھنے کے بعد بھی
...س سوال کا جواب نہیں دے سکتے کہ :-

سینما کا موجد کون تھا ؟

اور سینما کو دلچسپی کا آلہ بنانے کا خیال کس طرح اور کیونکر پیدا ہوا ؟ فوٹوگرافی کے ایجاد کرنے والوں میں جان الحق، دلیم فرائیز گرین، تھامس ایڈیسن، موئی برج اور لیومے برادر کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان سے وابستہ کی گئی بہت سی روایتیں اور کہانیاں بھی سننے میں آئی ہیں لیکن ان میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جو سننے والے کو اپنی طرف مائل کر سکے۔

تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے کہ مجھے ایک دوست جنہیں اس بات کا احساس تھا کہ مجھے فلمی لٹریچر سے بہت دلچسپی ہے کی طرف سے ایک کتاب برائے مطالعہ پیش کی گئی اس کتاب کا نام "آرٹ آف فوٹوگرافی" ہے جس کے مصنف آرتھرای وینڈسر کا بیان ہے کہ وہ مشہور فوٹوگرافر موئی برج کے قریبی دوست تھے ،

ایڈورڈ موئی برج جو کہ اس وقت امریکہ کے مشہور فوٹوگرافروں میں شمار کیا جاتا تھا کی دوکان پر ایک دن امریکہ کے دو لکھ پتی ریس کے کھلاڑی آئے موئی برج جو کہ اس وقت اپنے ٹوٹے پھوٹے نگار خانے میں کسی خاص تجربہ میں منہمک تھا ان کی آمد پر حیران سا ہو گیا استقبال کے لئے وہ دروازے کی طرف بڑھنے ہی والا تھا کہ وہ دونوں ہنستے ہوئے اس کے پاس پہونچ گئے۔

موئی برج نے مسکراتے ہوئے ان سے ہاتھ ملایا اور دونوں کو پاس پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے اشارہ کیا۔

دوران چائے نوشی میں ایک کھلاڑی نے موئی برج کو مخاطب کرتے ہوئے یوں کہنا شروع کیا :-

موئی برج ! تم بلاشبہ اس وقت تصویریں اتارنے کے استاد مانے جاتے ہو، ہم تمہارے پاس ایک دلچسپ کام لے کر آئے ہیں"

" بتائیے ! میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں "

موئی برج نے چائے کا برتن رکھتے ہوئے کہا

" ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمارا انصاف کر دو "

" کیسا انصاف ؟ "

موئی برج نے لبوں سے چائے کی پیالی ہٹاتے ہوئے حیرانی سے پوچھا ،

" بات یہ ہے موئی برج ، ہم دونوں ریس کے بہت بڑے کھلاڑی ہیں میرے یہ دوست (دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اس بات پر ضد کر رہے ہیں کہ گھوڑے کے چاروں کھر جب کہ وہ سرپٹ دوڑ رہا ہو ایک ساتھ کبھی زمین سے اوپر نہیں اٹھتے حالانکہ وہ اٹھتے ہیں اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ چاروں کھر زمین سے اونچے ہوتے ہیں اب تم ہی بتاؤ یہ سچا ہے یا میں "

" تو آپ چاہتے ہیں کہ میں دوڑتے ہوئے گھوڑے کی تصویریں اتاروں " ؟

(باقی آئندہ)

قاضی کی عقلمندی پر داد دی۔

(۲)

ایک شخص کا غلام بھاگ گیا ، بہت تلاش کی لیکن ہاتھ نہ آیا ، کچھ روز کے بعد وہ شخص کچھ سودا لینے کے لئے دوسرے شہر میں گیا ، وہاں اسے وہ غلام نظر آ گیا اس نے غلام کو پکڑ لیا ، غلام نے الٹا اسے پکڑ لیا اور کہنے لگا کہ تو میرا غلام ہے تو میرا روپیہ نکال کر بھاگ آیا ،

بہت جھگڑا ہوا ، آخر دونوں قاضی کے پاس گئے ، قاضی نے ان کو ایک کھڑکی کے پاس کھڑا کر دیا اور دونوں کو کھڑکی سے باہر سر نکالنے کو کہا ، جب سر نکال لئے تو اس نے جلاد کو حکم دیا کہ غلام کے سر پر تلوار مار ، غلام نے تلوار کے اٹھتے ہی سر اندر کھینچ لیا ، مالک ذرا بھی نہ ہلا ، قاضی نے غلام کو سزا دی اور مالک کے سپرد کر دیا ،

(۳)

ایک شخص کی گھر میں کچھ چیز گم ہو گئی ، کچھ پتہ نہ چلا کہ کس نے چرائی مجبوراً قاضی کے پاس پہنچا ، قاضی نے گھر کے سب آدمیوں کو بلایا اور ایک ایک تیلی دے دی ، اور کہا کہ جو کوئی بھی چور ہو گا اس کی تیلی ایک انگل کاٹ ڈالی ، جب مقررہ دن وہ وہاں گئے تو اس کی تیلی ایک انگل چھوٹی نکلی ، چیز اس سے لے لی گئی اور اسے سزا دی گئی۔

(۴)

ایک شخص ایک گھوڑے پر سوار چلا جا رہا تھا اسے ایک لنگڑا دکھائی دیا اسے اس پر رحم آ گیا ، اس نے اسے اپنے گھوڑے پر بٹھا لیا ، اور اس کی جگہ تک لے گیا وہاں پر جب اسے اتارنے لگا تو اس نے اترنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ گھوڑا تو میرا ہے سب اکٹھے ہو گئے ، لنگڑا یہی کہے جاتا تھا کہ گھوڑا تو میرا ہے میں لنگڑا ہوں گھوڑے کی ضرورت تو مجھ ہے نہ کہ اس کو ،

قصہ کوتاہ یہ کہ دونوں قاضی کے پاس گئے۔ قاضی نے گھوڑے کو کھڑا کر دیا اور اس شخص سے کہا کہ اپنے گھوڑے کے پاس جاؤ ،

جب وہ شخص گھوڑے کے پاس گیا تو گھوڑا ہلا تک نہیں ، تب قاضی نے لنگڑے سے کہا کہ تم اپنے گھوڑے کے پاس جاؤ جب لنگڑا پاس گیا تو گھوڑے نے مارنے کے لئے لات اٹھائی ،

قاضی نے گھوڑا مالک کے سپرد کیا اور اس لنگڑے کو سزا دی ؂

نیویارک ۱۰ر جنوری ۔ واشنگٹن کا خیال ہے کہ سونا پیدا کرنے میں روس سلطنت برطانیہ اور امریکہ کا مقابلہ کر رہا ہے اس وقت روس کے پاس سونے کے ذخیرہ کا اندازہ پچاس کروڑ پونڈ اور ۲۵ کروڑ پونڈ کے درمیان ہے۔

اس سے مجھے ایک عورت کی داستان یاد آ جاتی ہے سماج میں اس کا اچھا رسوخ ہے اس نے ٹی پارٹی دی ، انتظامات اعلیٰ درجہ کے تھے لیکن ایک چیز جس نے کہ سب کے خیالات کو اپنی جانب راغب کر لیا رابرٹ ٹیلر کا فوٹو تھا۔ جو کہ اس کے کمرے میں آویزاں تھا۔ اس کے گلے میں ہار پڑے ہوئے تھے ، کتنے تعجب کی بات ہے کہ ایک خاوند جو کہ اپنی بیوی کو سیاست میں مداخلت کی اجازت نہیں دے سکتا ، ٹیلر کی پوجا کی اجازت دے سکتا ہے عجب ہے ان لوگوں کی ذہنیت ! حیرت انگیز ہے ان کی حالت ! قابل رحم ہے ان کی نفسیات۔

یہ عورتیں اپنے آپ کو شائستہ سمجھتی ہیں ، ملکی رہنمایان کی سوانح عمریاں پڑھنا تو ان کی شان کے خلاف ہے ان کی لائبریری "ہولی وڈ فیشن" "عورتیں و حسن" وغیرہ کتابوں سے آراستہ ہوتی ہے ان کے خیال میں اخبار میں محض ایک ہی صفحہ کچھ معنی رکھتا ہے اور وہ ہوتا ہے سینما کی اطلاعات کا صفحہ اسی صفحہ کو وہ رجوع ہو کر پڑھتی ہیں ، میرے اس انکشاف کی صداقت تو مندرجہ ذیل واقعہ سے ہی پایہ ثبوت تک پہونچ جائے گی۔

ایک روز میں بازار گئی انڈین نیشنل آرمی کا مقدمہ ابھی شروع ہی ہوا تھا۔ تمام اخبارات کے پہلے صفحہ پر آئی۔ این۔ اے کے تین سرکردہ افسران کے فوٹو تھے ، لوگوں کا ہجوم اخبار فروشوں کے گرد جمع تھا اخبارات ہاتھ ہی سے چھینے لے رہے تھے ناخواندہ اخبار فروش بھی اس چیز سے بے بہرہ نہ تھے کہ آج اخبارات کی اس قدر مانگ کیوں ہے اسی وقت میری ایک حسین "شائستہ و تعلیم یافتہ" سہیلی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اور معصومیت کے انداز میں یوں گویا ہوئی :-

آخر یہ سب معاملہ کیا ہے ؟ اور تب تصاویر کو دیکھتے ہوئے یکایک ہی بے چاری کی زبان سے نکل پڑا " وہو چند مشہور اور نئے ایکٹر ! کیا کوئی نئی فلم چلنے والی ہے ؟ "

کیا پوچھتے ہیں آپ ؟ کیا بتاؤں میں آپ کو یہ لڑکی تعلیم یافتہ ہے ظاہری طور پر شائستہ ہے سوسائٹی کے لئے سولہ آنہ درست ہے بات چیت میں مکمل اور ایک نہایت امیر شخص کی رفیقۂ حیات ہونے کا اعزاز رکھتی ہے ،

اس کی اس قسم کی تحقیقات نے مجھ میں سکتہ سا پیدا کر دیا۔ میں ہکا بکا رہ گئی خیر دل پر جبر کر کے میں نے آئی۔ این۔ اے کی داستان سنانی شروع کی داستان سننے پر آپ کے ذہن مبارک میں ایک نیا خیال سرایت کر گیا ، کہنے لگی :-

" تب پنڈت نہرو یا کوئی اور اس کے لئے کچھ کیوں نہیں کرتا ؟ " یہ سوال اس نے اس وقت کیا جب کہ ص

ص ڈفنس کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا تھا اور ہزاروں روپیہ آئی۔ این۔ اے فنڈ میں جمع ہو چکا تھا ، میں نے کہا کہ ہاں خیال تو واقعی اعلیٰ ہے میں اس کو پنڈت جی تک پہونچاؤں گی " یہ تعریف سن کر تو اسے بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنی خوش کلامی جاری رکھتے ہوئے کہا " اور پروردگار جب مسٹر گاندھی آئی۔ این۔ اے کے بارے میں سنیں گے تو کیا کہیں گے ؟ "

میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا جاہلت کی اس قدر باتوں کو سننا میرے لئے اب دشوار ہو چلا تھا۔ میں نے خاموشی سے اپنا راستہ پکڑا لیس اتنا کہا کہ "اخبارات پڑھنے کے لئے ہیں نہ کہ کمرے کی زیبائش کے لئے" میرا خیال نہیں کہ کوئی شائستہ آدمی اپنی بیوی میں اس قدر جہالت کو برداشت کر سکے گا۔

چند ہی روز کا واقعہ ہے کہ کچھ لڑکیاں سیاست پر بحث کر رہی تھیں دفعتاً ایک اینگلو انڈین لڑکی وارد ہوئی اگرچہ شاید (اگر مبالغہ آمیزی نہ سمجھی جائے) اس کے جسم کے سفید حصے محض دانت اور ناخن پر مشتمل تھے ، تاہم اس نے انگریزی لہجے میں نہایت تکبرانہ انداز میں کہا :- " ہم انگریز لوگ گینڈی (گاندھی) کی پرواہ نہیں کرتے ، اس نے ہر چیز میں بکھیڑا ڈال رکھا ہے اور وہ شخص نیرو (نہرو) وہ تو سوٹ پہننے سے بھی دریغ نہیں کرتا جبکہ وہ انگلینڈ جاتا ہے " ؂

عربوں نے برطانیہ کی تجویز مسترد کر دی

یروشلم ۹ر جنوری ۔ آج ۶۰ مسلم اور عیسائی عربوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں حکومت برطانیہ کی اس تجویز کو مسترد کیا گیا کہ جب تک اینگلو امریکن تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو ۱۵۰۰ یہودی ہر ماہ فلسطین میں داخل ہوتے رہیں۔

میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ فلسطین کے مفتی اعظم حاجی امین الحسینی کو یروشلم واپس آنے کی اجازت دی جائے اس وقت مفتی اعظم فرانسیسی حکام کے قبضہ میں ہے وہ ۱۹۳۷ء میں چلے گئے تھے جبکہ فلسطین میں عربوں نے بدامنی کی تھی بعد میں وہ نازیوں سے مل گئے تھے۔

...لنکسٹ انہیں پہلے جرمنی سے تنخواہ ملتی رہی اور
...جاپان سے ، اس اخبار کو صرف اتنے ہی پر صبر
...یا بلکہ آگے چل کر اس نے سبھاش بابو کو فاسسٹ
...شس لکھا ہے ، یہ ہے اس حکومت کے اخبار کی
...س نے دنیا کو راہ راست پر لانے کا دعویٰ کر
...۔ اس بیہودہ گو کو یہ خیال نہیں گذرا کہ سبھاش
...س تمام ہندوستانیوں کے دلوں میں جن کی
...وسیوں سے کہیں زیادہ ہے گھر کر چکے ہیں اور اگر
...لیں گے کہ سبھاش بابو فاسسٹ بدمعاش
...پھر ہندوستانی بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسٹالن
...ی مکاریوں سے پُر ہے اس نے ہزاروں اہل
...تل کرایا اپنی چال بازی سے ٹرانسکی جیسے شخص
...سے نکال باہر کیا اور جن حالات میں ٹرانسکی کا
...وہ بہت کچھ شبہات پیدا کرتے ہیں۔

...ار پر دوانے عام ہندوستانیوں پر بھی یہ چوٹ
...وہ فرضی افسانوں کو بہت پسند کرتے ہیں اور
...ہاں پریوں کی کہانیاں بہت مقبول ہیں ذرا
...یہ منہ اور مسور کی دال خدا کی شان کہ ایسے
...لا جو کل تک ریچھ کہلاتا تھا اور جس کی تہذیب
...تیجہ آٹھ دن کی پیداوار ہے ہندوستان
...ن ملک پر جس نے نہ صرف یورپ کو بلکہ
...کو پہلے پہل تہذیب و تمدن کا سبق دیا اور
...اپنے فلسفہ کی دھاک چاروں طرف
...لہ کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ہندوستانی خاموش
...گے۔

...یا فرماتے ہیں کامریڈ روپ سنگھ اس بارے
...دستان میں بیٹھے بیٹھے روس کے گن گایا کرتے
...خواب دیکھا کرتے ہیں کہ روس کی مدد سے ہندوستان
...دوں کا راج قایم ہو گا۔ بہتر ہو کہ کوئی صاحب
...ویں صدی کے مغربی قسم کے افیم چیوں سے یہ
...ہوش میں آ و عقل کے ناخن لو ملکی کوششوں
...آزاد کرانے کی فکر کرو ان اڑن گھاٹیوں سے
...گا روس ہو یا برطانیہ ، جرمنی ہو یا جاپان سب
...فکر ہے۔ ہندوستانیوں کو خود اپنی فکر ہونی چاہیئے۔

لڑائی بند کرنیکا فیصلہ!

...۱۰ر جنوری ۔ تازہ ترین خبر ملی ہے کہ حکومت چین اور کمیونسٹ پارٹی کے نمائندوں کے درمیان چین میں ...ہ کرنے کے متعلق بالآخر سمجھوتہ ہو گیا ہے اور صلح کی بات چیت ختم ہونے کا اس سے پہلے جو خدشہ پیدا ہو گیا ...دور ہو گیا ہے اور اب لڑائی بند ہو جائے گی۔ انتظامات شروع ہو گئے ہیں ۔ اس سلسلہ میں امریکی سفیر ...ح مارشل کی کوشش قابل تحسین ہے۔ پہلے یہ خبر تھی کہ سمجھوتہ نہیں ہو سکا ہے اور بات چیت ختم ہونے کی ...ہے۔ اب چین کی مختلف پارٹیوں کی کونسل کا اجلاس ہونے والا ہے جس میں ۳۸ پارٹیوں کے نمائندے ...گے۔ چین کے بدیشی وزیر نے اسی وجہ سے لندن جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔

فرض منصبی کا ادا کرنا ہی تہذیب ہے۔

لایق حکیم کی نگاہ میں ہر شخص مریض ہوتا ہے!

ہم جنسوں کی عزت نہ کرنے والا ہمیشہ بے عزت رہتا ہے۔

بے وقوف افسر کی ماتحتی تکلیف دہ ہوتی ہے،

مصیبت کے وقت استقلال نہ رکھنا بیوقوفی ہے۔

نیک کام میں مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا کامیابی کی علامت ہے۔!

نام آوری کا خیال نہ کر کے نیکی کرنا خوش خلقی ہے!

عابد ہمیشہ تنگ دست رہتے ہیں،
باہنر ہر جگہ روزی کما لیتا ہے۔

بے پرواہ استاد کے شاگرد بدنصیب اور بد اخلاق ہوتے ہیں۔

ہاتھ سے نکل جانے والی چیز پر افسوس کرنا جہالت ہے،

روزانہ کے فرایض ادا نہ کرنے والا آدمی کوئی کام پورا نہیں کرسکتا،

اسٹیشن ماسٹر:۔ (بنچ پر لکھے "عورتوں کے لئے" الفاظ کی طرف اشارہ کر کے) آپ نہ دیکھتے نہیں یہ عورتوں کے لئے ہے،

بنچ پر بیٹھا ہوا مسافر:۔ جی ہاں میں بھی عورتوں کے لئے ہوں،

کیوں رامو، تمہیں اسکول جانا پسند ہے؟
"جی ہاں، جانا بھی اور آنا بھی، پر وہاں بیٹھنا نہیں"

حلوائی:۔ (بات نوکر سے) "منہ کم ہاتھ زیادہ چلایا کر"
نوکر:۔ (لڈوؤں کو جیب میں ڈالتے ہوئے خود بخود) اسی لئے تو میں کھاتا کم اور چراتا زیادہ ہوں،

ٹکٹ چیکر:۔ (مسافر سے) آپ کا ٹکٹ؟
مسافر:۔ یہ رہا۔
ٹکٹ چیکر:۔ اور اس کتے کا؟
مسافر:۔ یہ تو ابھی دو سال کا بھی نہیں ہوا۔

بیوی:۔ (خاوند سے) جب میں گانا گاتی ہوں تب آپ گھر سے باہر جا کر کیوں بیٹھتے ہیں؟
خاوند:۔ اس لئے کہ پڑوسیوں کو اس بات کا شبہ نہ ہو کہ میں تمہیں پیٹ رہا ہوں۔

واشنگٹن ۹ر جنوری۔ دشمن ملکوں سے امریکہ کے ہاتھ جو ۱۹۵۰۰ ہیرے لگے تھے وہ نیلام کئے جائیں*

*گے ان کا وزن ۱۲۴۴ کیرٹ ہے ان میں بہت سے اعلے قسم کے ہیرے ہیں۔

چمکنے والے جراثیم اور ...

متعدد جراثیم ... چمکتے ہیں اب ... متعدی امراض سے محفوظ رہنے ... ہو رہا ہے امریکہ کے ڈاکٹر ... ہے، کہ درخشاں جراثیم ... ہے اس امر کا پتہ لگایا جا ... حالات میں ہوا کو جراثیم امراض کے پاک کرنے کے لئے کس مقدار میں شعاعوں کی ضرورت ... اس کا ... ہے۔

ایک شخص سے ... دوسرے ... یا معمولی عمل تنفس کے ذریعہ منتقل ... والے جراثیم کو ایک پھوار کی شکل میں ... دیا جاتا ہے اور وہ کلچر کی پلیٹوں پر جمع ہو جاتے ہیں اس کے بعد ۴۸ گھنٹوں تک وہ پرورش پاتے اور بڑھتے رہتے ہیں جب ان پلیٹوں کو تاریکی میں دیکھا جاتا ہے تو صرف وہی جراثیم نظر آتے ہیں جو درخشاں ہوتے ہیں اس طریقہ سے محقق کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کمرے میں جراثیم کتنی دور تک پھیلے ہیں اس کے بعد ماورا بنفشی شعاعوں کی اس مقدار کا اندازہ کر لیتا ہے جو اتنے ہوائی رقبہ میں جراثیم کو ہلاک کرنے کے لئے ضروری ہوگی،

... چھیلوں سے ... کے لئے والد نے مردے کا ایک پنجر منگوا کر میرے میں رکھوا دیا۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ مردے سے بچے کس قدر ڈرتے ہیں گو میری عمر اس وقت ۱۸ برس کی تھی مگر مجھ کو یہ کہنے میں ذرا بھی باک نہیں کہ اس مردے کو دیکھ کر میرے دل میں ایک طرح کا خوف پیدا ہو گیا تھا۔ گو میرے ساتھی کہتے تھے کہ ایک بے جان پنجر کیا نقصان پہونچا سکتا ہے۔ مگر اس کے اس نظریہ سے مجھ کو ہمیشہ اختلاف رہا۔ میری رائے تھی اگرچہ روح اس جسم سے جدا ہو چکی ہے مگر پھر بھی کبھی کبھی وہ اپنے جسم کو دیکھنے آتی ہے۔ گو میرا یہ خیال قرین قیاس مگر یہ امر واقعہ ہے کہ میرا یہ خیال درست نکلا۔

ایک روز شام کو جب میں بازار سے واپس آیا تو معلوم ہوا کہ گھر میں کچھ مہمان آئے ہوئے ہیں۔ اس لئے آج کی رات مجھے اپنے ہی کمرے میں گزارنی پڑے گی۔ کبھی رات کو میں کمرے میں نہ سویا تھا۔ اس لئے رات رات گئے تک مجھ کو نیند نہ آئی میں بڑی دیر تک کروٹیں بدلتا رہا۔ یہاں تک کہ رات کے ۱۲ بج گئے۔ بدقسمتی سے آج لیمپ میں بھی تیل ختم ہو گیا۔ اور اس کی لو کم ہوتے ہوتے آخر کار بالکل ختم ہو گئی۔ یکایک میں نے محسوس کیا کہ کوئی چیز ہے اور گرد پھر رہی ہے کچھ عرصہ کے بعد ٹھنڈی سانسوں کی آواز اور قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ میں نے خیال کیا کہ میرا وہم ہے۔ فم تسکین کی خاطر میں نے آواز دی "کون ہے؟" میری آواز سن کر وہ نامعلوم ہستی میرے قریب آ کر بولی "میں ہوں سوشیلا اپنی ہڈیوں کو دیکھنے آئی ہوں۔"

میں سمجھا کہ دلیپ ہے جو مجھ کو ڈرا رہا ہے میں نے کہا "یہ کونسا وقت ہے جو تم آئے اپنا مقصد بیان کرو"

آواز آئی میرے لئے وقت کی کوئی قید نہیں میری چیز ہے جب دل چاہا اس کو دیکھنے آ گئی اس پنجر میں میں نے اپنی زندگی کی پوری بائیس بہاریں گذاری ہیں آپ کا کوئی ہرج تو نہیں ہوا" میں نے اس کو ٹالنے کے لئے کہا "نہیں آپ شوق سے اس کو دیکھنے میں سوتا ہوں" میں نے سوچ لیا تھا کہ جیسے ہی وہ یہاں سے ٹلی میں بھاگ جاؤں گا مگر وہ جانے والی آسامی نہ تھی کہنے لگی "کیا آپ یہاں اکیلے سوتے ہیں۔ اچھا تو آیئے میں آپ کو اپنی سرگذشت سناؤں۔"

ڈر کے مارے میرا برا حال تھا۔ مگر مجبوراً میں نے کہا "ضرور سنایئے" نہ کوئی شخص کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا اور کہا سنئے!

آج سے دو سال قبل میں بھی آپ کی طرح انسان تھی اور انسانوں میں بیٹھ کر گفتگو کیا کرتی تھی۔ لیکن اب ایک مرگھٹ میں رہتی ہوں۔ آج میری دیرینہ خواہش پوری

... سے ... انسان تھی تو اس وقت صرف ... تھی جو میرے لئے موت کے فرشتے سے ... شخص مجھ کو میرے والدین سے لے آیا تھا مگر خدا کی قدرت کہ شادی کے دو ماہ بعد ہی اس کا انتقال ہو گیا لوگ اس کے مرنے پر خوب روئے۔ اس کی ماں نے اپنا منہ کوٹ لیا۔

مگر میں خوش تھی کہ میری راہ کا اٹکا ہوا روڑا دور ہو گیا مجھ کو یہ امید تھی کہ گھر جانے کی اجازت مل جائے گی اور پھر اپنی پرانی سہیلیوں کے ساتھ کھیلا کروں گی لیکن کچھ عرصہ تک مجھ کو میکے جانے کی اجازت نہ ملی۔ ایک دن میرا سسر گھر میں آیا اور میری ساس سے کہنے لگا۔ ... ڈائن معلوم ہوتی ہے۔ ان الفاظ نے میرے دل پر ایک سخت چوٹ لگائی۔ یہ الفاظ اب بھی مجھ کو یاد ہیں۔ جیسے کہے گئے ہوں۔ لیکن اس کے بعد گھر بھیجدی گئی، گھر ہو ... جو خوشی مجھ کو حاصل ہوئی اس کا اظہار میرے احاطہ بیان سے باہر ہے۔ میں وہاں اپنی زندگی عیش و عشرت سے گزارنے لگی۔

اسی زمانہ میں میں نے اپنے حسن کے بارے میں لوگوں ... لاکھوں تعریفیں سنیں۔ کوئی مجھ کو پری کہتا۔ کوئی کنول کی ... سے تشبیہ دیتا۔ اچھا آپ کی میرے متعلق کیا رائے ہے۔ ... نے گھبرا کر کہا۔ میں نے آپ کو زندگی میں نہیں دیکھا۔ اس لئے میں اس کے بارے میں کیا عرض کر سکتا ہوں آپ ... جو کچھ کہا وہ صحیح ہوگا۔ "وہ بولی آہ! آپ کو کیا معلوم میری خوبصورتی .... سرمگیں دراز گیسو سیمتن بدن گداز ... یہ آنکھیں جو آج بے رونق ہیں لوگوں کے دلوں پر بجلیاں ... تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں چلا کرتی تھی تو کتنے لوگ ... تھام کر رہ جاتے تھے میری چھوٹی چھوٹی انگلیاں پنجہ ... کو شرماتی تھیں افسوس کہ اس ڈھانچے نے میرے ... دجمال کے متعلق آپ کو غلط رائے قائم کرنے کا موقع ... اگر آپ مجھ کو ایام جوانی میں دیکھتے تو یقیناً آپ کی آ... کی نیند، حاتی علم تشریح کا سودا آپ ... دماغ سے ... غلط کی طرح مٹ جاتا۔

میں نے جواب دیا، محترمہ آپ یقین کیجئے کہ فن ... کے متعلق کی تمام معلومات سے میں اس وقت خالی ... ہو گیا ہوں اور آپ کی خوبصورتی میری آنکھوں کے ... پھر رہی ہے" اس نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ... کہا، میرے بھائی نے یہ تہیہ کر لیا کہ وہ شادی نہ کر... اس لئے اب گھر میں میری والدہ کے علاوہ کوئی د... خاتون نہ تھی۔ ماں ضعیف ہونے کے سبب سے ایک ... پر بیٹھی پوجا کیا کرتی تھیں۔ میں سہ پہر کو باغ چلی جا... سایہ دار درختوں میں بیٹھتی تو درخت مجھ کو گھورا ک... ٹھنڈی ہوائیں میرے ساتھ اٹھکھیلیاں کرتیں مجھ ... حسن پر ناز تھا۔

اسی زمانہ میں میری ماں بیمار پڑی اور بھائی

۴ دوست تینش کماران کو دیکھنے آیا گو اس نے مجھ کو نہیں دیکھا۔ مگر میں نے اس کو دیکھ لیا مجھ کو یہ کہنے میں ذرا بھی شرم معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی خوبصورتی نے مجھ پر ایک خاص اثر کیا۔ ماں کی بیماری بڑھتی گئی۔ اور اس کی آمد کا سلسلہ برابر جاری۔ اب میں اس سے محبت کرنے لگی تھی۔ اسی دوران میں ماں سورگباش ہو گئی۔ میرے بھائی بہت متین اور سنجیدہ آدمی تھے ان کو سوائے دوکان کے اور کوئی کام نہ تھا اس لئے وہ صبح سے شام تک دوکان پر رہتے اور میں اکیلی گھر میں جب میں لیٹتی تو تینش کا خیال میرے دل میں چٹکیاں لیا کرتا۔ ایک دن مجھ کو بخار ہو گیا۔ بھائی نے تینش کو بلایا اس نے اس سے پہلے مجھ کو کبھی نہ دیکھا تھا۔ وہ مجھ کو دیکھ کر سکتہ میں رہ گیا۔ مگر وہ جلدی سے سنبھلا اور کہا میں ان کی نبض دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنا ہاتھ نکال لیا، تینش نے میری نبض پر ہاتھ رکھا میں نے محسوس کیا کہ اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ میں نہیں سمجھ سکتی کہ اس کو کیا ہو گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ خود بیمار ہو گیا ہے۔ یہ تو میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکی۔ کہ اس کا خیال میرے دل میں جاگزیں ہو چکا تھا میرا روزمرہ کا مشغلہ تھا کہ شام کو کپڑے بدل کر آئینہ ہاتھ میں لے کر پائیں باغ میں چلی جاتی اور گھنٹوں اپنی صورت دیکھا کرتی۔ کیا آئینہ کا دیکھنا برا ہے میں نے کہا ہرگز نہیں میرے دل سے اب خوف بالکل دور ہو چکا تھا۔ اس نے کہا۔ آئینہ دیکھ کر میں یہ محسوس کرتی کہ میں دو زندگیوں میں منقسم ہو گئی ہوں۔ یعنی ایک سوشیلا اور ایک تینش ہوں۔ میں خود تینش بن کر اپنے سے محبت کیا کرتی۔ مجھ کو اس میں بڑا لطف آتا تھا۔ اچھا اب آپ کو نیند آ رہی ہے میں جاتی ہوں۔ مجھ کو اس کہانی سنے بہت لطف آ رہا تھا۔ اس لئے میں نے کہا نہیں مجھ کو نیند نہیں آ رہی ہے آپ کہے جایئے وہ کہنے لگی۔ کچھ عرصہ کے بعد تینش کا کام بہت بڑھ گیا۔ اس نے میرے مکان کے نیچے اپنا مطب کھول لیا۔ جب اس کو مریضوں سے فرصت ملتی میں اس کے پاس جا بیٹھتی اور اس سے دواؤں کے نام پوچھا کرتی۔ وہ بہت شوق اور محبت سے مجھ کو ان کے نام بتاتا۔ مگر میں نے یہ دیکھا کہ جب میں اس کے سامنے جاتی اس کا چہرہ زرد ہو جاتا نگاہیں جھک جاتیں۔

ایک صبح ڈاکٹر نے بھائی سے رات کے لئے موٹر مانگی میں نے بھائی سے (باقی بر صفحہ ۵ ملاحظہ ہو)

۹۰ نشستوں تک پہونچ جائے۔ اگر ایک مسلمان اسپیکر کے عہدے پر منتخب ہو جائے تو ساٹھی یا ۸۶ غیر مسلم نشستوں کے مقابلے میں مسلمانوں کی کل ۸۸ یا ۸۹ نشستیں ہونگی۔ اگر تمام مسلم ممبر مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کامیاب ہو جائیں جیسا کہ عملی طور پر ممکن ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ کیونکہ کانگریس اور احرار وغیرہ کے ٹکٹوں پر بھی امیدوار کھڑے ہیں۔ اس لئے لیگ کے لئے بلا غیر مسلم گروپ کی امداد کے مضبوط اور کام کرنیوالی وزارت قایم کرنا بالکل ناممکن ہوگا۔ مگر چونکہ کوئی بھی غیر مسلم گروپ موجودہ پروگرام کے مطابق مسلم لیگ کا ہاتھ بٹانے کو تیار نہیں۔ کیونکہ اس پروگرام میں وزارت پر فرقہ داری کی چھاپ اور ہر سلیک کام میں علیحدگی پر اصرار کیا گیا ہے۔

اگر مسلمان مسلم لیگ کی سرپرستی قبول کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک کمزور اور ناقابل وزارت قایم ہو جائے گی۔ جو دفعہ ۹۳ کے ماتحت لازمی طور پر ختم ہو جائیگی۔ اس کے مقابلہ میں یونینسٹ پارٹی کے پروگرام میں

ذریعہ سے صوبائی سیاسیات میں جو رتبہ حاصل کر لیا تھا اسکو کمزور کر دیا ہے۔ موجودہ صوبائی انتخابات میں مسلم لیگ کو ووٹ دینے سے مسلمانوں کی حالت اور خراب ہو جائے گی۔ صوبائی انتخاب میں مسلم ووٹروں کا جو فرض ہے وہ صاف ظاہر ہے۔ یونینسٹوں کو ووٹ دینے سے مسلمانوں کے تمام مقصد حل ہو جائیں گے۔ یعنی پاکستان قائم ہو جائیگا اور صوبہ میں ایک مضبوط اور موثر وزارت قائم ہو جائیگی۔ اور وہ ٹھوس اور اخلاقی ہوگی۔ جو مسلم عوام محض غیر مسلم کی امداد سے عام مفاد کے ایک ہی بنا پر حاصل کر سکتے ہیں۔ اسکے برخلاف لیگ کو ووٹ دیکر بد انتظامی اور دفعہ ۹۳ کو ووٹ دینگے۔ مجھے کوئی شبہ نہیں ہے کہ معمولی عقل رکھنے والے پنجابی مسلمان کیا کرنا پسند کریں گے۔ پنجاب لیگیونکے نعروں اور چالوں کے متعلق انہوں نے کہا کہ "اسلام خطرہ میں" کا شور گمراہ کن ہے۔ خدا نے اپنے سچے مذہب کی خود حفاظت کی اسلام خطرہ میں نہیں بلکہ کچھ سیاستدان خطرہ میں ہیں۔ آپ نے تنبیہ کی کہ پنجاب میں مسلم لیگ کو ووٹ دینے سے صوبہ میں سیاسی شکست ہے۔

صوبوں کے لئے کانگریسی اُمیدوار!

لکھنؤ۔ بذریعہ۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ گیارہ صوبجات میں ۱۵۸۵ نشستوں پر تقریباً ۸ ہزار امیدوار کھڑے ہوں گے۔ اسمبلی کے انتخابات جب سے پہلے ۹ جنوری کو شروع ہو رہے ہیں ۹ کو عام نشستوں کا اور ۱۰ کو مسلم نشستوں کے انتخابات ہوں گے انتخابات میں کانگریس مسلم لیگ ہندو مہاسبھا قوم پرور مسلمان کمیونسٹ پارٹی، ریڈیکل پارٹی۔ کل ہند جماعت کی حیثیت سے اور صوبجاتی جماعتوں کی اعتبار سے پنجاب یونینسٹ پارٹی۔ بنگال میں کرشک پرجا پارٹی اور انڈی پنڈنٹ لیبر پارٹی حصہ لے رہی ہیں۔ احرار بمبئی اور پنجاب میں اپنے امیدوار کھڑے کر رہی ہے۔ دہلی میں وسط جنوری میں کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی نشست ہوگی۔ ہر صوبہ کی فہرست یہ ہے کہ مدراس میں کل نشستیں (۲۱۵) جس میں ۱۷۲۔ عام اور ۲۹ مسلمانوں کی نشستیں ہیں بمبئی میں کل ۱۷۵ جس میں ۱۱۴ عام اور ۳۰ مسلمانوں کی نشستیں بنگال میں کل ۲۵۰ جس میں ۷۸ عام اور ۱۱۹ مسلمانوں کی نشستیں ہیں۔

صوبجات متحدہ میں ۲۲۸ میں جس میں سے ۱۴۰ عام ہیں اور ۶۶ مسلمان پنجاب میں ۱۷۵ ہیں جس میں ۴۲ عام اور ۸۶ مسلمان اور ۳۱ سکھ ہیں۔ بہار میں ۱۵۲ کل جس میں ۸۹ عام اور ۴۰ مسلم۔ سی۔ پی میں کل ۱۱۲ جس میں ۸۴ عام اور ۱۸ مسلم۔ آسام میں کل ۱۰۸ جس میں ۴۷ عام اور ۳۴ مسلم ہیں۔ صوبہ سرحد میں کل ۵۰ ہیں۔ ۹ عام اور ۳۶ مسلم تین سکھ۔ اڑیسہ کل ۶۰ عام جس میں سے ۱۸ عام اور ۴ مسلم۔

مولینا حسین احمد مدنی کا دورہ آسام

سلہٹ۔ ۱ جنوری۔ صوبہ اسمبلی اور کونسل کے انتخابات میں اگر منصفانہ طریقہ برتا جائے اور حکومت غیر جانبداری کا رویہ اختیار کرے تو نیشنلسٹ مسلمان تمام مسلم نشستوں پر قابض ہو سکتے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ کسی پارٹی کی ناجائز کارروائیوں کو برداشت نہ کرے۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو مولانا حسین احمد مدنی صدر جمعیۃ العلماء ہند نے ایک بیان میں فرمایا ہے۔ اور دو ہفتہ تک صوبہ آسام کا دورہ کریں گے۔ ان دوروں میں مولانا مسلم لیگ کی چالبازیوں کا انکشاف کریں گے۔ اور مسلمانان آسام کو ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کا پیغام دیں گے۔

نہرو جی سائنس کانگریس کے صدر ہونگے

بنگلور۔ ۳۔ جنوری۔ انڈین سائنس کانگریس ایسوسی ایشن کی جنرل کمیٹی کی میٹنگ میں آج دوپہر کو ذریعہ طور پر اعلان کیا گیا کہ پنڈت جواہر لال نہرو اس کانگریس کے ۱۹۴۷ء کے اجلاس کے جو پٹنہ میں ہوگا پریزیڈنٹ ہونگے۔

آزاد ہند فوج کے افسر کیوں رہا کیے گئے

کمانڈر انچیف نے ہندوستانی فوج کی خواہش کا احترام کیا

نئی دہلی۔ ۵۔ جنوری۔ آزاد ہند فوج کے پہلے مقدمہ میں تینوں افسروں کی رہائی سے میری اس خبر کی تصدیق ہو گئی کہ حکومت تمام معاملہ کو ۱۸۵۷ء کے پس منظر دیکھتی ہے اور کمانڈر انچیف کو اس معاملہ میں ہندوستانی فوج کے جذبات سے باخبر ہیں اور ان کی قدر کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ مزید اطلاع یہ ہے کہ حکومت نے کمانڈر انچیف کا یہ نظریہ تسلیم کر لیا ہے کہ آزاد ہند فوج کا باب جس قدر خوش اسلوبی سے ختم کر دیا جائے اتنا ہی ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات کے لیے بہتر ہوگا۔ انیگلو انڈین پریس کے ایک طبقہ میں کمانڈر انچیف رواداری پر حرف گیری کی گئی ہے اور آزاد ہند فوج کے افسر کپتان شاہ نواز۔ کپتان سہگل اور لفٹننٹ ڈھلون کی رہائی کو غیر دانشمندانہ قرار دیا گیا ہے لیکن وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ اخباروں کا یہ نظریہ وائسرائے یا لیبر گورنمنٹ کے خیالات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ جنھیں کمانڈر انچیف کی دانشمندی اور دور اندیشی پر پورا بھروسہ ہے۔ البتہ کچھ انگریزی فوج کے افسر اور کچھ آئی۔ سی۔ ایس۔ والے جو فولادی پنجہ کے قائل ہیں آزاد ہند فوج سے رواداری برتنے کے خلاف ہیں اور اینگلو انڈین پریس کے رجعت پسندانہ طبقہ میں انہی کی ترجمانی کی جا رہی ہے۔ ہمعصر "نیشنل ہیرلڈ" کے نامہ نگار نے تینوں افسروں کی رہائی کی جو کہانی شایع کی ہے اس سے بھی سابقہ اور موجودہ اطلاعات کی تصدیق ہوتی ہے یہ کہانی اس طرح پر ہے:-

معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ آزاد ہند فوج کے تینوں جانباز سپاہیوں کی رہائی کا ہندوستانی فوج نے مطالبہ کیا تھا اور کمانڈر انچیف نے اس کی خواہشوں کا احترام کیا۔ فوج کی آزادانہ اسّی فیصدی رائے انکی رہائی کے حق میں نکلی۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ رجمنٹ کمانڈروں نے اپنے دستوں کو بتایا کہ ان کے عہد وفاداری کی روشنی میں ان کے خیالات کے کیا نتیجے ہو سکتے ہیں۔ ان سے یہ بھی کہا گیا کہ اگر وہ ایسے ہی حالات میں ہوتے تو اپنا کیا فرض سمجھتے۔ اس پر بھی ۸۰ فیصدی ووٹ رہائی کے حق میں آئے۔ ہندوستانی عملہ نے اپنے سابقہ خیال کا اعادہ کیا کہ اگر ہم آزاد ہند فوج کے حالات میں ہوتے تو وہی طریق اختیار کرتے جو اس نے اختیار کیا۔ فوج کے عام احساسات پر اپنے فیصلہ کا دارومدار رکھتے ہوئے۔ کمانڈر انچیف نے وائسرائے اگزیکیٹو کونسل سے صاف صاف بتایا کہ وہ تصدیق کنندہ افسر کی حیثیت سے اس معاملہ میں کیا کرنا چاہتے ہیں۔ موجودہ مقدمہ نے یہ ثابت کر دیا کہ ہندوستانی فوج کی وفاداری ہندوستان سے ہے کسی فرد سے نہیں ہے۔

انڈونیشین گورنمنٹ تسلیم کیجائے

بٹاویا۔ ۴۔ جنوری۔ رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ باخبر سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں انڈونیشین کیبنٹ کا ایک جلسہ ہوا تھا جس میں صلح کی شرطوں پر غور کیا گیا تھا اس کے بعد ڈچ ایسٹ انڈیز کے لفٹننٹ گورنر فان موک کو بتلا دیا گیا تھا کہ وہ کم سے کم کیا شرطیں ہیں جن کی بنا پر انڈونیشین ریپبلک ڈچوں کے ساتھ صلح کر سکتی ہے۔ ان میں پہلی شرط یہ تھی کہ ڈچ گورنمنٹ کو انڈونیشیا کی موجودہ حکومت کو اصل گورنمنٹ مان لینا چاہیئے۔ جب یہ شرط مان لی جائے گی اس کے اور شرطیں طے ہو سکتی ہیں۔

چند روز کی خاموشی کے بعد بٹاویا میں پھر ڈچ فوجوں اور انڈونیشینوں کے درمیان گولی چل گئی اور لڑائی کی آگ قریب کے گاؤں میں پھیل گئی۔ انڈونیشینوں کا کہنا ہے کہ ڈچ فوجوں نے گولی چلانا شروع کر دی۔ ایک سرکاری بیان میں تبلایا گیا ہے کہ بٹاویا کے چاروں طرف جو پہرہ ڈالدیا گیا تھا وہ اب اوٹھا لیا گیا ہے۔

۹۳ جاپانی افسروں کیخلاف مقدمہ

سنگاپور۔ ۲۔ جنوری۔ ۹۳ جاپانی افسروں کے خلاف کئے گئے مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ ان کے خلاف یہ الزام ہے کہ انھوں نے اتحادی جنگی قیدیوں پر بیجا ظلم کئے اور انکے ہلاک کرنیکے عجیب غریب طریقہ اختیار کئے۔ ان سے ہتھوڑوں کے ذریعہ بم کھلوائے گئے تاکہ وہ بم پھٹنے سے مرجائیں جسکے نتیجہ میں ۶۹۵ قیدیوں سے صرف ۱۲۹ باقی بچے۔

جاپان میں فوجی آرگنائزیشن توڑی جائیگی

ٹوکیو۔ ۴۔ جنوری۔ جنرل میک آرتھر نے حکومت جاپان کے نام دو حکم جاری کیے ہیں۔ ایک کے ذریعہ تمام فوجی اور دہشت انگیز آرگنائزیشن کو توڑنے کا حکم دیا ہے۔ دوسرے کے ذریعہ ان تمام لوگوں کو سرکاری ملازمتوں سے الگ کرنے کا حکم دیا ہے جنھوں نے جاپان کی جارحانہ سرگرمیوں میں حصہ لیا۔

انڈونیشیا کے ڈچ کمانڈر کا استعفا

میلبورن۔ ۵۔ جنوری۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں ڈچ فوجوں کے کمانڈر جنرل جے۔ فان اوین نے استعفا دیدیا ہے ان کا کہنا ہے کہ ان کو ڈچ گورنمنٹ کی پالیسی سے اختلاف ہے۔ لیکن اتحادی کمانڈر جنرل کرسٹسن کی پالیسی سے اختلاف نہیں ہے۔

آزاد ہند فوج کی فائلیں گم ہو گئیں

نئی دہلی۔ ۳۱۔ دسمبر۔ کیول کرشن راؤ اور چندر بل دو ہندوستانی کلرک جو شملہ میں آزاد ہند فوج کی وہ فائلیں گم ہو جانے پر گرفتار کئے گئے تھے۔ پنجاب پولیس کی تفتیش کے لیے لال قلعہ دہلی لائے گئے۔

ڈچ ایسٹ انڈیز کے گورنر کا بیان

ایمسٹرڈم۔ ۴ جنوری۔ ڈچ ایسٹ انڈیز کے لفٹننٹ گورنر کے ڈاکٹر فان موک نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ حکومت ہالینڈ کو انڈونیشیوں سے سمجھوتہ کر لینا چاہیئے۔ انمیں قومی جذبہ پھیلا ہوا ہے

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ
۲۹۔ ماہ دسمبر ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم مہر عدالت

روس نے بھی اٹیم بم تیار کر لیا

لنڈن۔ ۸ جنوری۔ حکومت برطانیہ کے قریبی حلقوں میں ان خبروں پر شک ظاہر کیا جا رہا ہے کہ روس نے ایک نیا اٹیم بم تیار کر لیا ہے جس کے آگے بھی اطاقوں کا سائنٹفک ہتھیار پرانا پڑ گیا ہے۔ روس کے اٹم بم تیار کرنے کی خبر کل اوتری آئرلینڈ کی لوم خانہ ریسرچ سینٹر کے ڈائرکٹر نے پھیلا دی تھی۔ اس نے بتلایا کہ ان کو اپنے ساتھیوں کے ذریعہ خبر ملی ہے جن کا روس کے سائنسدانوں سے تعلق ہے۔ برطانی مبصروں کو اس بیان پر شک ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر روس نے بم تیار کر لیا ہے۔ تو اس کا علم روس کے صرف چند آدمیوں کو ہونا چاہیئے۔ ڈاکٹر آرمایو کس طرح جان سکتے ہیں۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ امریکہ کے پاس یہ یقین کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ روس کے پاس کوئی اٹم بم ہے۔

ایران کا معاملہ جنرل اسمبلی میں پیش نہ ہوگا

واشنگٹن۔ ۸ جنوری۔ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک افسر نے بتلایا کہ امریکہ کے سکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر برنس کو ایرانی سفیر نے مطلع کیا ہے کہ حکومت ایران روس کے ساتھ جھگڑا جنرل اسمبلی کے ایجنڈا میں نہیں رکھیں گے۔ حکومت ایران چاہتی ہے کہ تینوں ملکوں کا ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کی ایک اور کوشش

...بنام ...عان بعد

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ایک سنہ ۱۹۴۵ء حسب دفعہ ۱۷ ایکٹ ۱۷ ۱۹۳۹ء بابتہ آراضی موضع بھو نمال ری لعل چی ملا پرگنہ بھوگنی پور بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بھوگنی پور مقام کانپور
رامیشور وغیرہ ساکن موضع دمن پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور
مدعیان
بنام کنجی لال وغیرہ۔ مدعا علیہم
بنام مسماۃ سکھرانی بیوہ ہلاسی۔ (۲) مسماۃ کوشلیا بیوہ جوالا۔ اقوام دلیش ساکنان موضع دمن پور پرگنہ بھوگنی پور و حال مقام اور ضلع آمادہ۔ مدعا علیہم
آپ کے نام ایک نالش بابت بیدخلی حسب دفعہ ۱۷ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ آپ کے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

کان پور ڈیولپ منٹ بورڈ نے پرم پوروہ کے رقبہ میں اسکولوں۔ لائبریریوں۔ ڈسپنسریوں چھوٹے اسپتالوں۔ اور اسی قسم کے دوسری انسٹی ٹیوشنوں کے بنانے کے لئے چند زمینوں کے قطعات مخصوص کئے ہیں۔ لہذا جو رجسٹرڈ سوسائیٹیاں اور ایسوسی ایشن اس قابل ہوں کہ وہ ایسے انسٹی ٹیوشن بنا سکیں اور ان کو برقرار رکھ سکیں۔ اُن سے درخواستیں پریمیم کے کنسیشن ریٹ پر پٹہ کے دستور پر ان جگھوں کی سپردگی کے لئے طلب کی جاتی ہیں یہ درخواستیں یکم فروری سنہ ۱۹۴۶ء تک دفتر میں پہونچ جانا چاہئیں۔

درخواستوں میں پوری تفصیلات دی جانا چاہیئے جس سے یہ ثابت ہو کہ درخواست بھیجنے والے میں ایسی قابلیت ہے کہ وہ اسکول وغیرہ بنا سکتے ہیں اور قایم رکھ سکتے ہیں۔

دستخط سر۔ ای۔ ایم۔ سوٹر
(کیبنٹ) سی۔ آئی۔ ای
پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

ڈاکٹر شہریار وزیراعظم انڈونیشیا نے اعلان کیا ہے کہ انھوں نے ملک کے اندرونی حصوں سے جاپانی قیدیوں اور ڈچ نظربندوں کو ہٹانے کی ایک نئی اسکیم تیار کی ہے۔

...صلح کرنے والے انگریز مدبروں کے نام کا بھانڈا پھوٹ گیا

کمیونسٹ اخبار نے ان لوگوں کے نام شایع کر دیے ہیں اس سے بڑی سنسنی پھیل گئی ہے۔
...برطانی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار ...برطانی کوسلنگوں (غداروں) کے ...جو سنہ ۱۹۴۰ء میں ہٹلر کے ساتھ ...چیت کر رہے تھے۔ ناظرین کو یاد ...ے۔ جرمنی میں برطانی پولیس ...ایسے لگے تھے۔ جن میں لکھا تھا ...پولیس جرمنی سے بذریعہ ہوائی جہاز ...کچھ چند بڑے بڑے انگریز ہٹلر ...کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ آج
اخبار نے جو نام شایع کئے ہیں۔ ان میں لارڈ سمراور سابق وزیر خارجہ ہیں۔ ان میں لارڈ بلفور جو کولیشن گورنمنٹ میں نائب ہند ہوائی جہاز تھے۔ لارڈ ہیلفیکس جو امریکہ میں برطانی سفیر رہ چکے ہیں۔ سر ولیم سٹرانگ ممبر دفتر خارجہ میں اعلیٰ عہدہ پر تھے۔ اور ڈیوک آف ہملٹن شامل ہیں۔

یہ ہے وہ پیغام جو لارڈ پیتھک لارنس نے سال نو پر وزیر ہند کی حیثیت سے دیا۔ وزیر ہند نے مزید کہا کہ تمام دنیا میں سنہ ۱۹۴۶ء کا نئی اُمید اور نئے عزم کے ساتھ خیر مقدم کیا جائیگا۔ سنہ ۱۹۳۹ء کے بعد آج ہم پھر امن کے سال پر کھڑے ہیں۔ دنیا کے تمام حصوں پر جنگ کے زخم لگے ہوئے ہیں۔ سنہ ۱۹۴۶ء میں ان زخموں کو بھرا جائیگا۔ چونکہ سنہ ۱۹۴۶ء ہندوستان کی طویل تاریخ میں ایک معرکہ کا سال ہوگا۔ اس لیے میں نے سوچا کہ اس دفعہ سال نو پر میں خود آپ سے مخاطب ہوں میں آپ کو بتلا دینا چاہتا ہوں کہ حکومت برطانیہ بہت بھاری اکثریت سے برسر اقتدار آئی ہے۔ اور تمام اہل برطانیہ دل سے یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان برٹش کامن ویلتھ میں برابر کے حصہ دار کی حیثیت سے مکمل اور آزادانہ درجہ حاصل کر لے۔ ہم ہندوستان کو یہ پوزیشن حاصل کرانے میں پوری امداد کریں گے۔ دنیا میں ہندوستان کی مناسب پوزیشن منوانے کے لیے اب کسی قسم کا دباؤ کی ضرورت نہیں رہی اور اگر کوئی وقت ایسا تھا تو وہ اب نہیں رہا۔

اس وقت ہمارے روبرو عملی مسئلہ ہے۔ ہمیں عمل کے لیے اب معقول اور قابل قبول اسکیم تیار کرنا ہے اور ہے دنیا کی زندگی کے لیے بھی یہ ضروری ہے۔ نئی ورلڈ آرگنائزیشن کو ایسے ممبروں کی ضرورت ہے جو دنیا کے امن کے کاز میں مضبوط اعتماد رکھتے ہوں۔

اس عملی مقصد حاصل کرنے کے لیے لارڈ ویول اور میں اور تمام حکومت برطانیہ اپنی بہترین قابلیت استعمال کریں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ جس چیز کی وسیع پیمانہ پر خواہش ہے وہ حاصل ہو جائے گی۔ لیکن ہمیں ہر فرقہ کے سرکردہ ہندوستانیوں کی عملی امداد حاصل ہونا چاہیئے سمجھوتوں کے ذریعہ بڑے بڑے سیاسی مسئلے حل ہو سکتے ہیں۔

ہر ہندوستانی کو آنیوالے سال میں اس موثر مقصد کو تقویت پہونچانے کے لیے اپنا رسوخ استعمال کرنا چاہیئے لیکن میں صرف سیاسی میدان ہی میں ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان حصہ داری کو کامیاب بنانیکا خواہاں نہیں ہوں ہندوستان نے انسانی دماغی تمدنی اور روحانی زندگی میں جو بڑا پارٹ ادا کیا ہے مجھے اس سے گہری دلچسپی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے ملک کو آپکے بڑے دماغوں کے وسیع تجربہ سے فائدہ پہونچے۔ اگر ہم سب اپنے دل و دماغ کو متحد لگا دیں تو ہم سنہ ۴۶ء میں ہندوستان کی عظمت اور ایشیا اور تمام دنیا کے امن اور بہبودی کیلئے سب کچھ کر سکتے ہیں۔

پریزیڈنٹ ٹرومین کی تقریر

واشنگٹن - ۴ جنوری - پریسیڈنٹ ٹرومین نے کل رات ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ سنہ ۱۹۴۶ء کا سال امریکہ کے لیے فیصلہ کا سال ہوگا - پریزیڈنٹ ٹرومین نے امن کے وقت میں پیداوار اور بیوپاری کو مکمل طور پر بحال کرنے میں تاخیر کرنے پر کانگریس کی نکتہ چینی کی - پریزیڈنٹ ٹرومین نے کہا کہ قیمتیں کم رکھنے کے لئے حکومت کو اپنے اختیارات استعمال کرنا چاہیئیں - ورنہ قیمتیں بڑھ جائیں گی - اگر قیمتوں کو کم نہ رکھا گیا تو سنہ ۱۹۳۰ء سے بھی بدتر اقتصادی بدحالی شروع ہو جائے گی - آپ نے مزید کہا کہ ہمارے گھریلو مسائل اتنے ہی شدید اور مشکل ہیں جتنے کہ بین الاقوامی مسائل ہیں - جتنے کہ بین الاقوامی مسائل ہیں - اگر ہم ملک کے اندر پیداوار اور بیوپاری نہیں بڑھائینگے تو شدید نتیجے نکلیں گے آپنے تنبیہہ کی کہ آئیندہ جیتنے بہت مشکل ہونگے -

واقعات کا پس منظر

کپتان شاہ نواز سہگل اور ڈھلوں کے خلاف لال قلعہ میں ۵ - دسمبر سے فوجی عدالت کے سامنے مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی اور کل ۲۳ ویں دفعہ عدالت کا اجلاس ہوا۔

۰ ۔ دسمبر کو استغاثہ کی اور ۱۳ دسمبر کو صفائی کی شہادت ختم ہوئی - استغاثہ کے ۲۹ اور صفائی کے ۱۲ گواہ گذرے صفائی کے دلائل ۱۷ - ۱۸ - دسمبر کو اور استغاثہ کے دلائل ۲۲ - دسمبر کو ہوئیں -

جج ایڈوکیٹ نے ۲۹ - دسمبر کو مقدمہ کا لب ولباب بیان کیا - دو روز کے بعد عدالت نے ملزمان کے چال چلن کی تصدیق کی -

مقدمہ کا معرکہ خیز دن ۷ - تاریخ کو تھا جبکہ ان تینوں بہادروں نے اپنے بیانات دیئے اور اعلان کیا کہ ہاں ہم نے بادشاہ کے خلاف جنگ کی - لیکن ایک باقاعدہ گورنمنٹ کے ماتحت -

سرکاری وکیل نے خاتمہ بیان کے دلیش بھگتی کے جذبہ کی تعریف کی - تمام کو خیال تھا کہ ان کو برائے نام سزا دی جائے گی اور ان کی رہائی کی خبر سے تمام کو تعجب ہوا -

انڈونیشیا میں ڈچ فوجی عدالتیں قایم ہونگی

لنڈن - ۲۰ - جنوری - بٹاویا سے ڈیلی ایکسپریس نے خبر دی ہے کہ لارڈ مونٹ بیٹن کے اس اعلان کا انڈونیشنوں پر زبردست رد عمل ہوگا کہ اتحادی فوجی حکام انڈونیشیا میں جو فوجی عدالتیں قایم کرینگے وہ ڈچ ہوں گی - کیونکہ ڈچ ایسٹ انڈیز میں ڈچ کی حکومت بالادست ہیں -

مس راتھبون کا انتقال

لنڈن - ۴ جنوری - مس راتھبون مشہور ممبر پارلیمنٹ کا کل انتقال ہوگیا - انکی عمر ۷۳ سال کی تھی وہ ہندوستان سے دلچسپی رکھتی تھیں -

نور ریویو

لکھنؤ - یکم جنوری - مرٹ ... یو - پی نے ایک بیان ... مجھے تعجب ... نے کانپور ذوالحسنی کالج کے کچھ طلباء کو نکالنے اور باقیوں کو جرمانے کرنے کا فیصلہ کیا ہے - جبکہ طلباء ... پرنسپل میں قریباً قریباً سمجھوتہ ہوگیا تھا ... بھی سربراہ میں سینیٹ اگر یہ سخت اقدام میں ... کے تجویز کے مطابق کام لیا ... سینیٹ سے بہت بدظن ... اپنے فیصلہ پر پھر غور کریں گے - اور ... خراب نہیں کریں گے - ایسے طلباء ہمیشہ اچھے شہری بنا کرتے ہیں -

مہاتما گاندھی باردولی جائینگے

احمدآباد - یکم جنوری - اُمید ہے کہ مہاتما گاندھی بنگال کے دورہ کے بعد مارچ میں باردولی جائیں گے اور وہاں قیام کریں گے - اور سردار ولبھ بھائی پٹیل یہاں ۱۲ - جنوری کو پہونچ جائیں گے - اور وہاں ۱۲ اور ۱۳ تاریخ کو ہونیوالی گجرات پراونشل کانگریس کمیٹی کی صدارت کریں گے -

آگرہ میں اُردو کانفرنس

آگرہ - ۳۰ - دسمبر آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے ماتحت آج یہاں اُردو کانفرنس ہوئی - نواب سردار جنگ بہادر کانفرنس کے صدر تھے - اُنھوں نے حاضرین سے کہا کہ جس قدر ممکن ہو اُردو کی حفاظت کی پوری کوشش کی جائے - بعد میں بہت سے تعلیمی مقالے پڑھے گئے - جنکی تنقیدی قیمت بے تھی -

یوم آزادی کے متعلق آچاریہ کرپلانی کا بیان

بمبئی - ۲ - جنوری - کانگریس کے جنرل سکریٹری آچاریہ کرپلانی نے تمام کانگریس کمیٹیوں، کانگریسی کارکنوں اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ۲۶ - جنوری کو یوم آزادی پبلک جلسہ کر کے اور چھپا ہوا عہد نامہ آزادی پڑھ کر منائیں اور اس موقعہ پر کوئی تقریریں نہ ہوں - جلسہ کا صدر اس موقعہ کی اہمیت اور عہد نامہ کی خصوصیات کو سمجھائے -

اگر کانگریسی کارکن بیماری یا اور کسی خاص وجہ سے جلسہ میں شریک نہ ہو سکیں تو ان کو عہد نامہ آزادی اپنے گھر پر پڑھنا چاہیئے -

ریاستی پرجا کانفرنس کے پیغامات

اودے پور - ۲ - جنوری - کانفرنس کی کامیابی کے لیے مندرجہ ذیل لیڈروں کے پیغامات بھیجے ہیں - مولانا ابوالکلام آزاد - پنڈت پنت - سرت بابو - ڈاکٹر بی - اے - سی - سرراداھا کرشنن - کے - سری نواس سرحدی گاندھی - سید عبداللہ بریلوی - پنڈت مدن موہن مالویہ - آچاریہ کرپلانی - ڈاکٹر سیتارامیہ - ڈاکٹر بی - سی - گھوش اور مہاراجہ صاحب آف ریوان ریاست جب یہ تمام پیغام سنائے گئے تو مہاراجہ صاحب ریوان کے پیغام پر لوگوں نے خوب تالیاں بجائیں - اس میں درج تھا - کہ میری دلی ہمدردی لوگوں کے ساتھ ہے

بددیانت افسروں کا اخراج

جھانسی - ۲ - جنوری معلوم ہوا ہے کہ یو - پی - گورنمنٹ نے ضلع کے افسروں کو ہدایت کی ہے کہ کنٹرول سپلائی اور راشننگ ڈپارٹمنٹ سے ایسے افسروں کو خارج کر دیے جائے - جن کے متعلق یہ یقین کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ ان میں ایمانداری کی کمی ہے - کہا جاتا ہے کہ لڑائی کے زمانہ میں ضرورت کی وجہ سے بلا جانچ پڑتال کے افسر بھرتی کر لیے گئے تھے - اب حکومت کو ان میں سے بہتوں کے خلاف مسلسل شکایتیں موصول ہو رہی ہیں -

ڈاکٹر کاٹجو کا بیان

نئی دہلی - ۴ - جنوری - ڈاکٹر کاٹجو نے کپتان شاہنواز کپتان سہگل اور لفٹنٹ ڈھلوں کی رہائی پر کہا کہ اس سے مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے - اور ان کو رہا کرنے کے بعد مقدمہ چلانے کی غلطی ختم ہوگئی ہے آزاد ہند فوج نے اتحاد کا بہترین نمونہ ہمارے سامنے رکھا ہے - ہندوستان کے لیے ان کی زندگیاں بیش قیمتی ہیں - آخر میں میں اُمید کرتا ہوں کہ سرکار ہند ان تمام مقدموں کو واپس لے لیگی اور اس طرح ایک نیا باب تیار کرے گی - آزاد ہند فوج کے ہر سپاہی نے اپنی روشنی کے مطابق آزاد ہند گورنمنٹ کے حکم کے مطابق کیا -

نئی ہوائی سروس

بمبئی - یکم جنوری - آج سے بمبئی - دہلی - کراچی اور کولمبو کے درمیان ٹاٹا ایرلائن چالو ہو جائے گی - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قریب مستقبل میں کلکتہ اور بمبئی کے درمیان کی لائن بھی ٹاٹا کمپنی کے قبضہ میں آجائے گی - فی الحال کلکتہ اور بمبئی کے درمیان آر - اے - ایف کے ہوائی چلتے ہیں - ٹاٹا کمپنی امریکی

ESTD. 1925

REGD. NO.
A 406

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

VOL. 43 NO. 3 | Cawnpore. Saturday 19th. Jan 1946 | صفر ۱۳۶ھ

ادبیات

اِمام حُسینؑ کا پیغام

از خطیبۂ ہند زہرۂ سخن سردار اختر صاحبہ حیدر آبادی!

سُن اے غافل! کہ پیغام حسینؓ ابنِ علیؓ کیا ہے
درِ باطل پہ جو سجدہ کرے وہ زندگی کیا ہے؟

تو مومن ہے، مگر ہے طاعتِ دولت ترا مسلک
اِسی کا نام ہے ایماں تو رسم کافری کیا ہے؟

کہا مظلومیِ شبیرؓ نے زورِ یزیدی سے
نہیں جس میں کمالِ آدمیت آدمی کیا ہے؟

میں ہوں پروردۂ فقر و غنا، فرزندِ حیدرؓ ہوں
نگاہِ مردِ مومن میں جمالِ قیصری کیا ہے؟

ہوئی ہے پرورش میری، مگر آغوشِ احمدؐ میں
تجھے معلوم ہوگا میرا خونِ ہاشمی کیا ہے؟

مرے ہر قطرۂ خوں میں ہے تخریبِ شقاوت ہے،
غلامِ حکمِ قدرت ہوں تری شاہنشہی کیا ہے؟

ترا مرز خوشی جو کچھ ہو میں اہلِ صداقت ہوں
مجھے تو دیکھنا یہ ہے صداقت کی خوشی کیا ہے؟

مرے ارشاد میں ہیں نغمۂ اختؔر کی تاثیریں
میں خود ہوں ورنہ اختؔر کی یہ شعر و شاعری کیا ہے؟

کیا تم نہیں واقف میں حسینؓ ابن علیؓ ہوں
پروردۂ آغوشِ رسولؐ عربی ہوں

ذرّہ ہوں مگر تابشِ خورشید ہے مجھ میں
بندہ ہوں مگر واقف اسرارِ خودی ہوں

موڑوں گا نہ منھ حق و صداقت کی دفا سے
تنہا ہوں مگر دشمنِ بیدادگری ہوں

کیا تاب ہے باطل کی کہ سر اپنا اُٹھائے
میں رزم گہِ زیست میں موجود ابھی ہوں

آباد مرے دم سے ہے دنیائے صداقت
بربادگرِ رسم و راہ بولہبی ہوں

غنچوں کو چٹکنے کی ادا جس نے سکھائی
میں گلشنِ توحید کی وہ تازہ کلی ہوں

قدموں میں مرے نہرِ فرات آئے سمٹ کر
لیکن میں ابھی مطمئن تشنہ لبی ہوں

تابندہ مرے نام سے اِسلام ہے اختؔر
وہ غم کا فسانہ ہوں کہ پیغامِ خوشی ہوں

دنیائے اسلام

البانیہ کی اسلامی ریاست میں جمہوریت

جلاوطن باشاہ واپس نہ آئیں گے

لندن ۱۱ر جنوری - البانیہ کی اسلامی ریاست نے جو جنگ کے زمانہ میں اٹلی کے قبضہ میں چلی گئی تھی اب دستور ساز اسمبلی کے ذریعہ ملک میں جمہوریت قایم کردی۔

جمہوریہ کے اعزاز میں ایک سوایک توپوں کی سلامی دی گئی۔

زوغو جو البانیہ کے بادشاہ تھے اور جلاوطنی کے دن لندن بسر کر رہے تھے، اب ان کی آنیکا یہاں کوئی امکان نہیں ہے۔

لندن ۱۱ر جنوری - ترانا ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ البانیہ کی دستور ساز اسمبلی نے البانیہ کو جمہوریت قرار دے دیا۔

اس اعلان کے اعزاز میں ایک سوایک توپوں کی سلامی دی گئی - اسمبلی جو اپنا دوسرا اجلاس کر رہی تھی اس نے جمہوریہ کے نئے افسران کا انتخاب کرلیا ہے۔

دستور ساز اسمبلی کے اعلان کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بادشاہ زوغو جو اپنی ملکہ اور پانچ سالہ لڑکے کے ساتھ ۱۹۳۹ء سے انگلستان میں تھے جلاوطنی کی زندگی گذاریں۔

بادشاہ زوغو لندن کے قریب ایک دیہات میں رہتے ہیں۔ ان کے مصاحبوں نے اس خبر کو سنکر کوئی تعجب ظاہر نہیں کیا۔ اُنھوں نے کہا "ایک نہ ایک دن یہ تو ہونا ہی تھا"

جمہوریت البانیہ:- ترانا جو راجدھانی ہے سب سے بڑا شہر ہے تیس ہزار کی آبادی ہے اور برابر ترقی کر رہا ہے۔ پہاڑوں کے ایک خوبصورت سلسلے کے نیچے واقع ہے۔ مسجدیں بہت شاندار ہیں۔

۱۲ر جنوری ۱۹۲۵ء کو قومی اسمبلی نے جمہوریت کا اعلان کیا اور یکم فروری کو ایجنسی کو توڑ کر احمد زوغو کو سات سال کیلئے جمہوریت کا صدر منتخب کیا۔ اپنے سیاسی مخالفین کے مقابلہ میں فیاضانہ روش اختیار کرکے زوغو نے اپنی پوزیشن کو مضبوط بنالیا۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی اعلان کردیا کہ میں یگوسلاویہ کی امداد کا شکر گذار ہوں لیکن میں اس کا غلام بن جانا نہیں چاہتا۔

البانیہ کا مذہب:- البانیہ کے باشندے مذہبی معاملات میں بڑے روادار ہیں۔ ۱۹۲۳ء میں مسلم کانگریس نے بمقام ترانہ خلافت کو توڑ دیا اور البانیہ کے مسلمانوں کو مذہبی آزادی دے دی۔ کانگریس کے اس اجلاس کے بعد برات میں ۱۹۲۲ء کو ہوا البانیہ کے کٹر قسم کے عیسائیوں نے قسطنطنیہ کے اسقف کی اجازت سے اپنا ایک آزاد کلیسا الگ قایم کرلیا۔ اس کلیسا نے اپنے چہ بطریق دورانذو۔ برات۔ ارگی۔ روکاسٹرن اور کورٹسا میں قایم کئے۔ اور اسکوٹاری میں کیتھولک عیسائیوں کا ایک اسقف اور پادری رہتا ہے۔ پورے ملک میں کیتھولک فرقہ کے پانچ بشپ رہتے ہیں۔

رقبہ اور آبادی:- البانیہ ایک آزاد حکومت ہے جو جزیرۂ نمائے بلقان کے مغربی ساحل پر یونان اور یگوسلاویا کے درمیان واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۲۷ ہزار ۵ سو ۳۰ مربع کلومیٹر ہے۔ اُس کی آبادی ۱۹۳۰ء کی مردم شماری کے مطابق دس لاکھ تین ہزار ایک سو ۲۴ تھی۔ یہ سلطنت ٹرکی کے دو صوبوں سکوٹری و جنینیا کے کچھ حصوں سے بنی ہے۔ یہ سلطنت اگرچہ ۱۹۲۰ء سے معرض وجود میں آگئی تھی لیکن اس کی سرحدوں کا تعین ۱۹۲۵ء تک نہ ہوسکا تھا۔ وہ دو ہمسایہ بڑی سلطنتوں سے اپنی انفرادیت میں بالکل مختلف ہے۔

خلیج فارس کی عربی ریاستوں کی متحدہ انجمن!

ہز ہائینس شیخ سلمان حاکم بحرین کی مساعی جمیلہ سے خلیج فارس کی عربی ریاستوں کی انجمن قایم ہوگئی جس کی بنیاد آپس کے سیاسی اور اقتصادی مسائل پر رکھی گئی۔ اس انجمن کا پہلا اجتماع چند ماہ قبل بحرین میں ہوا جس میں حسب ذیل بنیادی مسائل طے کئے گئے (۱) یہ انجمن خلیج فارس کی ریاستوں کے درمیان اتحاد عربی کی پوری جدوجہد کرے گی، اور اس کا صدر دفتر بحرین میں رہے گا (۲) تمام ریاستوں کی بیرونی سیاسی پالیسی یکساں ہوگی (۳) ہر ریاست اپنی حدود کے اندر بالکل آزاد ہوگی (۴) ایک ریاست سے دوسری ریاست میں سفر کرنے کے لیے پروانہ راہ داری کی ضرورت نہ ہوگی۔ (۵) اس کا ایوان خاص بحرین میں رہے گا۔ جس کے ممبر ریاستوں کے شیوخ ہوں گے تاکہ ریاستوں کی تنظیم قایم رہ سکے (۶) یہ ریاستیں عرب سلطنتوں کے ادارہ سے منسلک ہوں گی اور ایوان خاص اس میں اپنا ایک نمایندہ بھیجا کریگا جو ان کے حقوق کی حفاظت کرے۔

جامعہ ازہر کی ہزار سالہ جبلی قاہرہ جامعہ ازہر کی ہزار سالہ جبلی کے موقع پر مصری پوسٹ آفس مخصوص ٹکٹ جاری کرے گا جن پر مسجد جامعہ ازہر کی تصویر اور اس کے قایم ہونے کی تاریخ چھپی ہوگی۔

ملکہ فوزیہ مدینہ منورہ میں مدینہ منورہ - ملکہ فوزیہ خفیہ طریقہ سے مدینہ منورہ تشریف لاکر زیارت گنبد خضرا سے مشرف ہوئیں اور کافی رقم وہاں کے فقرا میں تقسیم کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہیں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۱۹ر جنوری سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۳

لیبر گورنمنٹ کا طرزِ عمل

لیبر گورنمنٹ کے چند مہینوں کے عہد میں یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ ہندوستان کی قسمت جب تک برطانیہ کے ہاتھ میں ہے اسوقت تک نزدیک مستقبل میں کسی بڑی تبدیلی کی اُمید کرنا فضول ہے البتہ ہندوستانی کے لوگ جہاں تک اپنی قوت بازو پر بھروسہ کریں گے وہاں تک انھیں اپنی آزادی کی طرف بڑھنے سے کوئی طاقت نہیں روک سکتی برطانیہ کے عام انتخابات سے قبل لیبر لیڈر جن میں موجودہ ہندلستی وزیر تک شامل ہیں علانیہ کہہ رہے تھے کہ ہندوستان کا مسئلہ ہمارے پروگرام کی اول مدوں میں شامل ہے اور انڈیا آفس فی الفور توڑ دیا جائے گا تاکہ ہندوستان کو عملی طور پر ڈومنین اسٹیٹس حاصل ہو جائے۔ انتخابات میں لیبر پارٹی کی کامیابی کے بعد اس قسم کے تمام لمبے چوڑے وعدے معرض فراموشی میں پڑگئے۔ اب لیبر گورنمنٹ ہندوستان کا آئینی مسئلہ حل کرنے کے لئے ٹھیک اُسی رفتار سے چل رہی ہے جو ٹوری حکومت نے اختیار کر رکھی تھی۔

جیساکہ برطانی ٹریڈ یونین لیڈر مسٹر باٹملی نے نہایت صفائی سے اقرار کیا ہے کہ برطانیہ نے ہندوستان سے اتنی عہد شکنیاں کی ہیں کہ اب اس ملک میں برطانی وعدوں کا بھروسہ بالکل اُٹھ گیا ہے۔ لیبر پارٹی سے البتہ کچھ اُمید باقی تھی۔ اب وہ بھی جاتی رہی۔ لیبر پارٹی نے ہندوستانی کے اعتماد کو بلحاظ بر زبردست جھٹکہ دیا جب پچھلی مرتبہ برسراقتدار آنے کے بعد لیبر وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے جو (وزارتی گدی پر بیٹھنے سے پہلے ہندوستان کو بہت جلد ڈومنین اسٹیٹس ملنے کی پیشنگوئی کر چکے تھے) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی تصنیف کی رہنمائی کی جسے اس ملک کی سب بڑی بڑی سیاسی پارٹیاں قطعی ناتسلی بخش سمجھتی ہیں سنہ ۱۹۳۲ء کے کمونل اوارڈ کی تصنیف کا فخر بھی مسٹر میکڈانلڈ (آنجہانی) کو ہی حاصل ہے اور یہی وہ قومیت کش تدبیر ہے جو ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کو ناقابل حل بنانے کے لئے ذمہ دار ہے پچھلی کوتاہیوں اور فروگذاشتوں کے لئے لیبر پارٹی یہ عذر پیش کیا کرتی تھی کہ حکومت پر اس کا پورا کنٹرول نہیں تھا اب کی مرتبہ لیبر پارٹی پوری طرح برسراقتدار ہے اگر صلح و جنگ کے عالمگیر مسئلوں میں اور داخلی اور [illegible] سماجی مسئلوں میں وہ اپنی پالیسی کی بے خوفی سے تقلید کر سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ہندوستان کے معاملہ میں اپنی علانیہ پالیسی کی پیروی نہ کر سکے۔ لیکن اصل سوال نیک نیتی اور صدق دلی کا ہے بجائے اس کے کہ لیبر گورنمنٹ ہندوستان کی آزادی کی طرف کوئی فوری اور ٹھوس قدم اٹھاتی اس نے ایک گڈول ڈیلی گیشن ہندوستان بھیجدیا ہے یہ ڈیلی گیشن مختلف پارٹیوں کا نمایندہ ہے۔ اور ہندوستان میں بھی مختلف الخیال طبقے موجود ہیں۔ لہذا دنیا میں یہ نہایت آسان بات ہے کہ ڈیلی گیشن کے ممبر اپنے اپنے خیالات کے مطابق مسالہ جمع کرکے یہاں سے لے جائیں گے اتنا ہی غنیمت ہے۔ ہمیں تو یہ خوف ہے کہ ڈیلی گیشن کے مختلف ممبروں کے تاثرات میں علانیہ یا خفیہ ایک مشترک نکتہ ہوگا اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ ہندوستان کی آزادی کا مطالبہ اخلاقاً درست ہے مگر عملاً اس کی تکمیل دیر طلب ہے اور دیر کا سبب برطانیہ کے لوگوں کی نارضامندی نہیں ہے بلکہ ہندوستانیوں میں اتفاق رائے کی کمی ہے۔

برطانی ڈیلی گیشن میں ہندوستان کے سب سے زیادہ ہمدرد ممبر مسٹر سورنسن معلوم ہوتے ہیں۔ جو ہندوستان کی آزادی کے قائل تو ہیں مگر آزادی کی ترویج کے متعلق ان کا نظریہ قوم پرور ہندوستان کے نظریہ سے کسی قدر مختلف اور برطانیہ کے سامراجی نظریہ کے کس قدر مطابق ہے

شاہ ابن سعود اور شاہ فاروق

لندن۔ ۱۳ر جنوری۔ شاہ ابن سعود اور شاہ فاروق کے درمیان قاہرہ میں جو سیاسی بات چیت ہو رہی ہے اس کو سیاسی حلقوں میں بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس بات چیت میں عرب لیگ کے لئے سیکرٹری موسیو اعظم پاشا بھی شامل ہونے والے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اس بات چیت کے ذریعہ سعودی عرب اور مصر کے درمیان تعلقات کی ایک نئی بنیاد ڈالی جائے گی اور ممکن ہے کہ فلسطین میں یہودیوں اور عربوں کے تعلقات کے متعلق بھی غور کیا جائے گا۔ شاہ ابن سعود کے قریبی حلقوں کا بیان ہے کہ مڈل ایسٹ کا سب سے بڑا بادشاہ تاریخ میں جنگجو انسان نہیں بلکہ امن کا چاہنے والا انسان لکھا جائے گا۔ شاہ ابن سعود کے مصر آنے کی ایک اور وجہ ہے شاہ کے ۳۶ وارث ہیں۔ جن میں سے دو ریاض اور ایک حجاز کے عربوں کے وائسرائے بن جائیں گے۔ مصر کے ایک اعلیٰ حاکم نے اس بارے میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ سعودی عرب کا اقتصادی سرمایہ امریکہ کو اسکے تیل کی رعایت ہے اس لئے اگر وراثت کے معاملہ میں وہاں کوئی جھگڑا ہو تو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ اپنے مفاد کی حفاظت کرنے کے لئے امریکہ ضرور مداخلت کرے گا۔

مڈل ایسٹ کے لوگوں کو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ شام اور لبنان میں روس کا اثر بڑھتا جا رہا ہے صورت حالات کا بغور مطالعہ کیا جا رہا ہے۔

ڈیلی گیشن اور کانگریس

(نئی دہلی۔ ۱۷ر جنوری) آج نئی دہلی میں پروفیسر رچرڈ لیڈر برٹش مسٹر سورنسن۔ لارڈ چورلے میجر واٹ اور مسٹر ہاپکن مارس نے صدر کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد صاحب سے نمبر ۲ ونڈسر پیلس پر ملاقات کی آدھ گھنٹہ تبادلہ خیالات ہوتا رہا ۱۱ بجے سے سردار پٹیل۔ راجندر بابو۔ مسٹر آصف علی۔ شری شنکر راؤ دیو اور پنڈت گوبند بلبھ پنت کے ساتھ ڈیلی گیشن کی ملاقات شروع ہوئی۔ کل رات بھی ڈیلی گیشن کے پانچ ممبروں نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے ملاقات کی جن میں پنڈت جواہر لال نہرو اور آچاریہ کرپلانی شامل تھے۔

لیبر کمشنر کا پریس نوٹ

(کانپور) لیبر کمشنر صاحب نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے جس کے مطابق اکتوبر کے مہینے میں ۷۵ شکایتیں وصول ہوئیں۔ ۱۲ شکایات خارج کردی گئیں۔ ۱۲ کی سفارش مزدوروں کے حق میں کی گئی۔ ۵ مزدوروں کو واپس کردی گئیں۔ ۹ دفتر میں فائل کی گئیں۔ ایک کی سفارش نہیں کی گئی اور دیگر شکایات پر کوئی کارروائی نہیں کی جاسکی ۳ ہزار ۴ سو ۱۲ روپیہ ہرجانہ دلایا گیا۔ ان میں ۱۴ معاملے ایسے تھے جن میں موت واقع ہوئی اور ۱۶ ایسے تھے جن میں مستقل طور سے بدن کا کوئی عضو بیکار ہوگیا۔ اس مہینے میں ۳ ہڑتالیں ہ

میونسپل بورڈ

میں بورڈ کا ایک خاص [illegible] واسطے منعقد ہوا [illegible] سب سے پہلے [illegible] کے اُمیدواروں کے نامینیشن پڑھے جو [illegible] اس کے [illegible] نے مولانا حس[illegible] کو بورڈ کی مسلم لیگ پارٹی کا لیڈر منتخب ہونے پر مبارکبادی اور اُمید ظاہر کی کہ آپ تعاون سے کام لیں گے۔ مسٹر ایس۔ سی۔ مترا لیڈر پروگریسو پارٹی نے بھی مبارک باد دی۔

چیرمین صاحب نے بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ وقت میں چیرمین صاحب [illegible] جگہیں دینے کے لئے جگہیں بنایا کر[illegible] اخراجات بڑھتے گئے اور موجودہ مالی مشکلات اور بجٹ میں خسارہ کی ذمہ داری بھی ان پر ہے۔

مسٹر سمیع نے کہا کہ ان کے ایکٹنگ چیرمینی کے زمانہ میں اس طرح کی کوئی جگہ نہیں بنائی گئی۔ جس پر چیرمین صاحب نے بتلایا کہ وہ اس طرح کی ایک فہرست بنا رہے ہیں اور بورڈ کے سامنے پیش کریں گے۔

آپ نے یہ بھی بتلایا کہ بورڈ کی فائننس کمیٹی کو ۱۵ر اکتوبر تک بورڈ کا بجٹ پیش کردینا چاہیئے تھا لیکن کمیٹی نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے وہ خود اس بجٹ کو پیش کر رہے ہیں تاکہ اسے گورنمنٹ کے پاس وقت پر بھیجا جاسکے۔

مسٹر سکھ نندن لال گرگ چیرمین فائننس کمیٹی نے کہا کہ انھوں نے ایگزکوٹو آفیسر سے کئی مرتبہ بجٹ تیار کرنے کے لئے کہا لیکن انھوں نے کوئی سماعت نہ کی۔ ایگزکوٹو آفیسر نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ فائننس کمیٹی نے ان کو کبھی بھی نہیں لکھا۔ بجٹ چند جزوی ترمیمات کے بعد منظور ہوا۔

آپ نے بجٹ میں خسارہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ جلد ہی بورڈ کے اسٹاف میں کمی کی جائے گی اور جو جگہیں محض لوگوں کو خوش کرنے یا عہدہ دینے کے لئے بنائی گئی تھیں ان کو توڑ دیا جائے گا تاکہ اخراجات میں کمی کی جاسکے۔

آپ نے یہ بھی بتلایا کہ بورڈ واٹر ورکس کی آمدنی ڈیولپمنٹ بورڈ کو اس شرط پر دیدے گا کہ ٹیکس کی وصولیابی کے اخراجات ڈولپ منٹ بورڈ برداشت کرے۔

خلاصہ بجٹ

کل آمدنی قرضہ جات۔ سڑکوں کی [illegible] اور واٹر ورکس میں خسارہ کے لئے گورنمنٹ کی امداد کے علاوہ

۳۸ لاکھ ۷۶ ہزار ۷۶ ۲ روپیہ۔

یکم اپریل سنہ ۱۹۴۵ء کو اوپننگ بیلنس کی رقم

۶ لاکھ ۱۸ ہزار ۸ ۷۶ روپیہ

اخراجات جس میں واٹر سپلائی کی ترقی کے سلسلہ میں باقی قرضہ کی رقم بھی شامل ہے ۴۲ لاکھ ۷۳ ہزار ۹۷۸

اخراجات کے بعد ۲ لاکھ ۲۱ ہزار ۶۶ روپیہ باقی بچے گا جس میں ایک لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ ٹھیکیداروں کی ضمانت کا ۴۹ ہزار ۳۱ ۹ روپیہ مہتروں کے کوارٹر کے لئے قرضہ کے بھی شامل ہیں۔

سائیکل ٹیکس

چیرمین صاحب میونسپل بورڈ نے ایک پریس نوٹ سائیکل ٹیکس کی وصولیابی کے متعلق شائع کیا ہے۔

پرائیوٹ سائکلوں سے ۵ روپیہ اور کرایہ پر چلنے والی سائکلوں پر ۸ روپیہ سالانہ ٹیکس ہے۔ ٹیکس کی وصولیابی خاطر خواہ نہ ہونے کی وجہ سے ۶ انسپکٹران اور دیگر عملہ سائکل ٹیکس کی وصولی کے واسطے مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ عملہ چوراہوں پر سائکلوں کی جانچ کریگا اور ٹیکس وصول کرلے گا۔ مقدمہ اور پریشانی سے بچنے کے واسطے عام پبلک کو چاہیئے کہ لائسنس فیس میونسپلٹی کے خزانہ میں جمع کرنے کے بعد لائسنس اور ٹوکن حاصل کرلے۔ جن لوگوں نے لائسنس فیس جمع کردی ہے لیکن ٹوکن نہیں حاصل کیا ان کو اپنا ٹوکن میونسپل بورڈ کے دفتر سے لے لینا چاہیئے۔ کچھ روز تک ٹیکس کی وصولی کی رفتار دیکھ کر اگر ضرورت ہوئی تو یہ کام پولیس کے ذمہ کر دیا جائیگا۔

[illegible] ائندہ سال کے لئے مو[illegible] اس کے لیڈر منتخب ہوئے ہیں۔ ڈپٹی لیڈر مسٹر سید سی زیدی، سیکرٹری کرنیل محمد فاروق حو[illegible] مسٹر محمد عتیق [illegible]

[illegible]رہا ہے

[illegible] برطانی گورنمنٹ [illegible] غور کرنے کے [illegible] بورڈ کے سامنے آئے گا۔ اگر ٹیکس بڑھایا گیا تو اس کا اثر کرایہ پر رہنے والوں پر پڑے گا۔ کیونکہ مکان مالکان کو کرایہ بڑھا کر ٹیکس کی رقم وصول کرنے کا حق ہوگا۔

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کی دونوں نشستوں سے مسٹر جے کے سرویو استوا ڈائرکٹر نیو وکٹوریا ملس اور مسٹر ٹی۔ آئی۔ اسمتھ منیجنگ ڈائرکٹر میور ملس بلامقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔

ہندوستانی چیمبر آف کامرس

یوپی چیمبر آف کامرس اور مرچنٹس چیمبر آف کامرس کی مشترکہ سیٹ سے مندرجہ ذیل ۴ اُمیدوار ہیں:۔

مسٹر ہری شنکر باگلا، مسٹر کشن چند پوری ڈائرکٹر ہندوستان کمرشیل بنک اور مسٹر رام دیو مرو لیا مالک کاٹن ٹریڈنگ کمپنی۔ مسٹر امرناتھ کپور

بڑے نوٹوں کا مسئلہ

یوپی چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ آف انڈیا کے فائننس ممبر کی خدمت میں ایک تار روانہ کیا ہے جس میں بڑے نوٹوں کے متعلق نقشہ جات بھیجنے کی تاریخ بڑھانے کی درخواست کی ہے کیونکہ ضروری فارم وغیرہ دستیاب نہیں ہو رہے ہیں۔

ایگریکلچر کالج

معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ایگریکلچر کالج کے پریکٹیکل امتحانات کی تاریخ مقرر کرنے کے بعد کالج دوبارہ کھول دیا جائے گا۔ طلبار کے ایک ذمہ دار عہدیدار کا بیان ہے کہ جبتک طلبار کو سزا دینے والا حکم واپس نہ لے لیا جائے گا کالج پُرامن طریقہ سے نہیں چل سکتا۔

طلبار کی یونین کے کانسٹی ٹیوشن کے متعلق بھی اس وقت غور کیا جائے گا۔

مسٹر اندر نراین شرما ہیڈ کمیسٹری ڈپارٹمنٹ کا تبادلہ کردیا گیا ہے۔

کالج کو دوبارہ نوٹس نکلنے تک بند کردیا گیا ہے۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ کے طلبار کو کالج کی لیبوریٹری میں ریسرچ کا کام کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے

مسٹر ایم۔ ان۔ رائے

مسٹر ایم۔ ان۔ رائے۔ لیڈر ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کانپور اسٹیشن سے گزرے ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبران نے آپ کا استقبال اور تبادلہ خیالات کیا۔

شوگر مرچنٹس کانفرنس

آل انڈیا شوگر مرچنٹس کانفرنس کا دوسرا سالانہ اجلاس ہوا۔

شکر سازی اور شکر کی تجارت سے کنٹرول واپس لینے کے متعلق ایک ریزولیوشن پاس ہوا

ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ کانفرنس نے یو۔ پی اور بہار گورنمنٹ کی اس سفارش کی مذمت کی کہ شکر کی فروخت وتقسیم کا کام انڈین شوگر سینڈیکیٹ کو دیدیا جائے کیونکہ اس طرح شکر کی تجارت چند لوگوں کے ہاتھ آجائے گی۔

شیرہ سے کنٹرول واپس کرنے اور کھانڈ بنانے والوں کو زیادہ منافع لینے کی سفارش کی گئی۔

[illegible] لنگرہ پرنسپل عبدا[illegible] [illegible]یم۔ حساب وغیرہ کے پاس

[illegible] حبیب اللہ (پریسیڈنٹ) پرنسپل [illegible] صاحب (ورکنگ پریسیڈنٹ) [illegible] مسٹر اُما شنکر مہروترا، نواب سید قیصر حسین، [illegible] [illegible] لانا سلیم ناطقی (جزل سیکرٹری) [illegible] سلام (ٹریزرر) منتخب ہوئے ہیں [illegible] داران وممبران انتظامیہ کی فہرست [illegible] کی جائے گی۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی

مسٹر رفیع احمد [قدوائی] (سابق منسٹر [illegible] گورنمنٹ) نے یونیورسٹی کی سیٹ سے اپنی نامزد[گی] [illegible] ہے اُمید کی جاتی ہے کہ آپ بلا مقابلہ منتخب ہو ج[ائیں گے]

سینٹ جانس ایمبولنس

سینٹ جانس ایمبولنس ایسوسی ا[یشن] کے سلسلہ میں گورنمنٹ ہائی اسکول کا بوتروں میں مختلف [illegible] ہو رہے ہیں۔ ۱۹ر جنوری ۴ بجے شام کو ایٹ ہوم [illegible] مسٹر پی۔ بنرجی۔ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی [اسکول] [illegible] تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی دلچسپی کا ا[illegible]

کانگریس ممبر

شہر وضلع کانپور میں ۱۰۷ [illegible] کانگریس کے ممبر بنے ہیں [illegible] سے ۲۹۵۰۷ ہزار ممبر شہر کانپور کے ۱۴ وارڈ [illegible] مسٹر حمید خاں جزل سکرٹری کانگریس کمیٹی [illegible] کو اطلاع دی ہے کہ فہرست ممبران تیار ہے [illegible] دیکھی جاسکتی ہے۔

پادری شوق صاحب

پادری [illegible] گارڈنر [illegible] جانسن میتھوڈسٹ چرچ کے عرصہ ۴ سال سے [illegible] ماہ جنوری سے آپ میتھوڈسٹ چرچ کانپور [illegible] کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ لہذا آپ نے ا[illegible] لائن کا چھوڑ کر کنٹونمنٹ میں بنگلہ ۴۸ لے لیا۔

صادق صاحب کا انتقال

افسوس ہوا کہ ۱۷ر جنوری ۱۱ بجے رات کو مسٹر [illegible] صاحب ہیڈ ماسٹر کرائسٹ چرچ ہائی اسکول کا انتقال ہوگیا۔ موصوف ادھر تین چار سال سے [illegible] رہتے تھے آپ سنہ ۱۹۳۵ء میں لکھنؤ سے کانپور [illegible] اور تقریباً دس سال آپ نے ہیڈ ماسٹری کی فرائض خوبی کے ساتھ انجام دیئے آپ کے غم میں کانپور کے [illegible] وکالج ۱۸ر جنوری کو بند کر دیئے گئے۔

ہم آنجہانی کے پس ماندگان خصوصاً مسٹر سی [illegible] ڈپٹی کلکٹر کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے [illegible] کرتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ آنجہانی کو اپنے جوار [illegible] جگہ عطا فرمائے۔

مسٹر دی۔ پی۔ کھتری کا انتقال

افسوس کے ساتھ سنی کہ ۱۶ر جنوری کو مسٹر دی پی [illegible] ہیڈ ماسٹر پنڈت برتھی ناتھ ہائی اسکول کا انتقا[ل] [illegible] آپ یو۔ پی ایجوکیشن کانفرنس کے سکرٹری [illegible] اور تعلیمی حلقوں میں نہایت ممتاز تھے۔

ہماری دُعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کی رُوح کو [illegible]

شاندار عطیہ

معلوم ہوا ہے کہ شہر کے مجز دیس [illegible] صدیق صاحب نے بریلی کے ا[illegible] اے۔ وی اسکول کو ہائی اسکول ہونے کے لئے [illegible] کا شاندار عطیہ دیا ہے۔

ٹیگور سوسائٹی

۱۴ر جنوری کو ڈی۔ اے [illegible] کی ٹیگور سوسائٹی کا افتتا[ح] [illegible] ہوئے بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے کہا کہ طلبار ک[و] [illegible] خیالات کے زیر اثر رہنا چاہیئے اور بڑے بڑے [illegible] شعرار سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ آپ نے [illegible] زندگی کے مختلف پہلو پر روشنی ڈالی۔

دُبلے پتلے چوبدار اور ایک ترش رو موٹر ڈرائیور پر مشتمل تھی
سب کو حیرت تھی کہ نوروز کے اس مقدس و مبارک موقع
پر یہ منحوس نعرہ کیوں لگایا جا رہا ہے جو ایک باغی جماعت
کی پیداوار ہے ؟ یا کیا اس حکم کا صرف یہ مقصد ہے کہ
شہنشاہی دارالحکومت تک ہمیں راجہ صاحب کے ساتھ
کسی جلسہ یا دعوت یا "پکنگ" میں جانا ہے ؟

جلد ہی اس شبہ کا جواب بھی مل گیا جبکہ غصہ میں بھرے ہوئے راجہ صاحب نے اپنے بھاری قدم سے اس اخبار کو مسل ڈالا جس میں خطابات کی فہرست شائع ہوئی تھی اور پھر چیخنے لگے "دہلی چلو، دہلی چلو، ہندوستان چھوڑ دو! کھڑے کیوں ہو ؟ میرا منہ کیوں دیکھ رہے ہو ؟ بیوقوفو تمہیں کیا ہو گیا ہے ؟ اب اپنا راج بھی جائے چولھے بھاڑ میں، ہمیں ذلیل کر دیا گیا۔ ہماری توہین ہوئی"۔
حاضرین کا یہ حال تھا کہ "ٹک ٹک دیدم دم نکشیدم" سب کے سب ہکا بکا ہو کر ایک غریب اخبار کے ساتھ راجہ صاحب کے بیرحمانہ اور منتقمانہ قدم کے سلوک کو دیکھ رہے تھے، اتنے میں پھر راجہ صاحب چیخ اٹھے "کیا اب بھی تم لوگ نہیں سمجھے ؟ ارے بے وقوفو! احمقو! جاہلو! مجھے خطابات کی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا، ذرا دیکھنا، میرے پرسنل اسسٹنٹ کو تو "ایم۔ بی۔ ای" مل گیا اور میں، ہائے وہ میں جو فسٹیوں کی پسپائی کا اور سرکاری عملداری کو پھر مضبوط بنانے کا باعث ہوا، بالکل نظر انداز کر دیا گیا! گذشتہ تین چار سال کی مدت میں میں نے گورنمنٹ ہاؤس کے کسی بڑے یا چھوٹے آدمی کو سلام کرنا ترک نہیں کیا معمولی سے معمولی چپراسی بھی میری توجہ سے باہر نہ رہا دو مرتبہ گورنر صاحب کے اعزاز میں بڑی بڑی دعوتیں دیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ آج تک ہوٹل والوں اور شراب والوں کا بل ادا نہیں ہوا ہے اور ان تمام باتوں کے صلہ میں میرے ساتھ یہ سلوک کیا گیا: ہندوستان چھوڑ دو، دہلی چلو"
ذرا خطابات کی فہرست تو دیکھو کہ کن کن حضرات کو کیا کیا خطاب ملے ہیں! نظام کو "رائل وکٹوریہ چین" دیا گیا ہے! رانی صاحبہ! تم پوچھتی ہو کہ اس کا وزن کتنا ہے ؟ کیسی بے وقوفی کی بات ہے! کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ وہ کوئی سونے کی زنجیر ہوگی جس پر ہیرے جڑے ہوئے ہوں گے آہ! یہ ریجری عورتیں! ان کا دماغ انہیں باتوں میں لگا رہتا ہے! بہرحال میں بھی جاننا چاہتا ہوں کہ یہ کیا چیز ہے لاؤ ذرا فہرست لاؤ زیور فروشوں کی فہرست نہیں بلکہ وھیٹکر کی کتاب جس پر نیلے رنگ کی جلد چڑھی ہوئی ہے لاؤ۔ مجھے دو"

راجہ صاحب نے تیزی سے اس فہرست کے اوراق اُلٹے اور جلد اپنا مقصد پا گئے "یہ ہے اس میں لکھا ہے۔ رائل وکٹورین چین کی بنیاد سنہ ۱۹۲۰ء میں کنگ ایڈورڈ نے ڈالی تھی، یہ بادشاہ کی محبت کا ایک بڑا نمایاں نشان ہے اور اسی شاہی فہرست میں "گارٹر" کے نیچے سب سے بڑا اعزاز سمجھا جاتا ہے" ص

قسم ہے تمہارے لب لعلیں کی
قسم ہے تشانی کے ان پھولوں کی جو ایسا پیغام
سنا رہے ہوں۔
جسے الفاظ بھی اچھی طرح بیان نہیں کر سکتے،
قسم ہے عشق کے عیش و رنج کی۔
"میں تم سے محبت کرتا ہوں"

ایتھنز کی دوشیزہ! میں جا رہا ہوں!
جب تم تنہا ہو تو اس وقت مجھے یاد کرنا گو میں
استنبول کو جا رہا ہوں
لیکن میرے دل و جان ایتھنز میں ہیں
کیا میں تم سے محبت کرنا چھوڑ دوں ؟ نہیں
"میں تم سے محبت کرتا ہوں"
(انجام)

"واہ! ہز اکزالٹڈ ہائنس تو کسی زمانہ میں خود مختاری کے خواہاں تھے اور آج انھیں پھر ایک زنجیر سے پرانے ہی اسٹیٹس میں باندھ دیا گیا! بہرحال مجھے کیا! جانے دو ان باتوں کو، جے ہند! دہلی چلو!"
حاضرین نے چاہا کہ اخبار کو زمین سے اٹھا کر کہیں پھینک دیں تا کہ راجہ صاحب کا غصہ جلد فرو ہو جائے مگر راجہ صاحب کے غصہ کا پارا ابھی کہاں اترنے والا تھا "ابھی اس کو نہ پھینکو ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ میرے دوستوں مارش اسمتھ اور نیدسول کو "سی۔ ایس۔ آئی" اور مجھے جس نے اگست کے ہنگامہ میں اپنے غسل خانہ میں بند ہو ہو کر پرماتما سے اس سرکار کی حفاظت کے لئے دعائیں کیں اور یونین جیک کو اپنے ڈرائنگ روم میں لہراتا رہا اسے سر کا خطاب تک نہیں دیا جس کا وعدہ گورنر نے کیا تھا! "جے ہند! دہلی چلو"
آہ! غریب رائے بہادر بکرم سنگھ کو بھی چھوڑ دیا گیا، خود کمشنر صاحب نے یہ اُمید دلائی تھی کہ انہیں "راجہ بہادر" کا خطاب دیا جائے گا اب اس بیچارے نے اسی خطاب کی اُمید میں اپنے ڈائننگ ہال کو دعوت کی تقریب کے لئے بیش قیمت رنگوں سے رنگوایا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ کرسمس ڈنر کے موقع پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے ہنسی کھیل میں یہ کہہ دیا تھا کہ انہیں مہاشیر مچھلی بہت پسند ہے اب بیچارے رائے بہادر نے کل ہی مجھے خبر دی ہے کہ بڑی مشکلوں سے ایک مچھلی حاصل کی گئی ہے جس کی قیمت ریلوے کرایہ کے علاوہ انسٹھ روپیہ بارہ آنے ہے"
مگر ہائے ہائے، اب ان باتوں میں کیا رکھا ہے "ہندوستان چھوڑ دو" دہلی چلو، جے ہند"

طہران ۱۶ر جنوری۔ ایران کے وزیر اعظم موسیو حکیمی آج شاہ کے روبرو اپنا استعفیٰ پیش کر دیں گے انھوں نے کہا کہ اگر ایرانی پارلیمنٹ نے ان سے استعفیٰ دینے کے لئے کہا تو وہ استعفیٰ دیدیں گے

…ان
…اس شوق
…ان کی چھیتی
بیٹی لاڈلی بیٹی تھی حیثیت علمی کی دھاک سارے اندلس میں بیٹھی ہوئی تھی یہاں تک کہ امیر وقت تک اس کی قدر کرتے تھے ایسی بیٹی پر باپ بجا طور پر فخر و ناز کر سکتا تھا۔ امیر حکم ثانی کا ایک درباری خادم تھا اس کی شہرت تاریخ میں اس کی بیٹی فاطمہ کی وجہ سے ہوئی یہ فاضل لڑکی نہایت لائق استانیوں سے تعلیم پائی ہوئی تھی خوشخط ایسی تھی کہ حکم کے فرمان سے خاص بادشاہ کے کتب خانوں کے لئے کتابوں کی نقل و کتابت بھی فاطمہ کرتی تھی جس کے صلہ میں انعام و اکرام مراتب علیہ سے مالا مال ہوتی تھی اس کے ساتھ ہی اس کی معاشرت اور صحبت بہت اعلیٰ خواتین کے ساتھ تھی۔ شہزادیاں محل سرا کی بیگمات اس کی بہت قدر و منزلت کرتی تھیں۔

مریم اشبیلی ایک لائق فاضل خاتون تھیں ان کی ہر ایک علم میں دسترس تھی اپنے وطن اشبیلیہ میں ایک مدرسہ بہت بڑا جاری کر کے تعلیم دینے لگی تھیں اس مدرسہ نے رفتہ رفتہ ایک کالج کی صورت اختیار کر لی تھی۔ شہزادیاں۔ رئیسوں کی بیٹیاں۔ شریفوں کی لڑکیاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے یہیں آتی تھیں دین دار محترم خاتون نہایت وقار کے ساتھ انھیں تعلیم دینے میں مشغول رہتی۔ فقہ۔ ادب۔ حدیث تاریخ۔ جغرافیہ کی تعلیم نہایت سلجھے ہوئے طریقہ عمدہ پیرایہ میں دیتی تھیں۔ اکثر و بیشتر امیرزادیاں مریم دست بوسی کی آرزو رکھتی تھیں اور نہایت عقیدت سے اس کا ہاتھ چومتی تھیں۔
یہاں کی فارغ التحصیل طالبات کو بڑے امرار سلطنت شہزادگان فضلا، بلکہ اپنے عقد میں لاتے تھے۔ اور موقع سے انہیں عمدہ جگہوں پر تعینات کرتے تھے۔ مریم فضیلت علمی اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ بادشاہ وقت تک مریم کو نذر و نیاز پیش کرتے تھے۔ مریم نے عمر طبعی کو پہونچ کر انتقال کیا تا دم مرگ درس و تدریس کے دلچسپ شغل میں مصروف رہیں۔

غایتہ ایک کنیز تھی مگر شاعری میں اعلیٰ درجہ رکھتی تھی ایک امیر نے بادشاہ معتصم سماری کے دربار میں بادشاہ کی خدمت میں اس کو پیش کیا۔ بادشاہ نے امتحان کے طور پر کہا اپنے نام کی تضمین کرنی الفور چند اشعار میں اپنے نام کی تضمین اس خوبی سے کی کہ جس سے بادشاہ اور شعراء دربار بہت محظوظ ہوئے۔ اور اپنے خزانہ سے غایتہ کو گراں قدر رقم بطور انعام دی۔ (باقی آئندہ)

ص پیسے کا بھی نہیں ہوتا پر اس پر جو کچھ لکھا ہوتا ہے وہی اصل میں اس کی قیمت ہے پڑھے لکھے آدمی جانتے ہیں کہ نوٹوں پر ملک کے بادشاہ کی طرف سے یہ لکھا ہوتا ہے کہ جب کسی آدمی کے پاس یہ نوٹ ہوگا اس کو اس پر لکھی ہوئی رقم کے مطابق روپیہ دے دیا جائے گا، سرکار کا اعتبار ملک میں سب کو ہوتا ہے اسی لوگ بلا کھٹکے نوٹ لے لیتے ہیں اور ان سے اپنا کام نکالتے ہیں۔

ہیں تانبہ اور لوہا بھاری ہوتا ہے اس لئے ملبے کے چھوٹے چھوٹے سکے بنائے جاتے ہیں روپیہ ایک تولہ کا ہوتا ہے اس میں آدھی سے زیادہ چاندی ہوتی ہے اس کے بدلے ہم ہر چیز مول لے سکتے ہیں سونا چاندی کے سکوں کو دنیا بھر میں چلایا جا سکتا ہے۔ اس وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی سکوں کو بھی نہ لے تو ان کو گلا کر ان کی چاندی اور سونا کام آ سکتا ہے جہاں روپیہ بنتا ہے اُسے ٹکسال کہتے ہیں۔ کھرے اور کھوٹے سکوں کی جانچ پڑتال ٹکسال میں ہوتی ہے ٹکسال میں سونے اور چاندی کی اینٹیں اور سلاخیں پہونچتی ہیں، کاریگر اینٹوں اور سلاخوں کو پگھلاتے ہیں تو چاندی سونا پتلا ہو کر بہنے لگتا ہے اسی وقت اس پگھلی ہوئی دھات کو سانچوں میں ڈال دیتے ہیں یہ سانچے الگ الگ ہوتے ہیں، کوئی اشرفی کا سانچہ ہوتا ہے جس میں سونا ڈالا جاتا ہے کوئی چاندی کے سکوں کا سانچہ ہوتا ہے جن میں روپیہ اور اٹھنی بنائی جاتی ہے پھر چونی دونی اور اکنی کے لئے سانچے ہوتے ہیں ان میں اور نکل پگھلا کر ڈالی جاتی ہے۔ پیسوں کے سانچے میں تانبہ پگھلا کر ڈالا جاتا ہے ٹکسال میں کام کرنے والے لوگ بڑے ایماندار ہوتے ہیں آنے جانے سے پہلے ان کی دیکھ بھال ہوتی ہے پھر ان کو کام کرتے وقت بڑی ہوشیاری سے کام کرنا پڑتا ہے، ہر سانچے میں برابر وزن کی پگھلی ہوئی وزن کی دھات ڈالی جاتی ہے اگر کسی میں زیادہ دھات پڑ گئی تو وہ سکہ دوسروں سے بھاری ہو جائے گا، اگر کوئی سکہ غلطی سے چھوٹا بڑا بن جاتا ہے تو ان کو پھر پگھلاتے ہیں ٹکسال سے سب سکے برابر برابر وزن کے نکلتے ہیں سونا چاندی کے سکوں میں کسی دوسری دھات کی ملاوٹ بہت ضروری ہوتی ہے ہم اپنے گھر میں دیکھتے ہیں کہ خالص سونا چاندی کے جو زیور بنتے ہیں وہ بہت جلدی مُڑ جاتے ہیں سکوں کو سخت اور مضبوط بنانے کے لئے اُن میں ملاوٹ ضروری ہے۔ نہیں تو پتلے پتلے روپیہ ہر وقت ہاتھوں میں آنے جانے سے مڑ جاتے ہیں اور ٹوٹ جاتے ہیں بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ ان میں جان بوجھ کر سونا چاندی کم رکھا جاتا ہے۔
سکوں کا چلن بھروسہ پر ہوتا ہے مغل بادشاہوں کے زمانے میں ایک سقہ کو تین دن کی بادشاہت مل گئی تھی اس نے اپنی مشک کے چمڑے کے سکے چلائے تھے ذرا سے چمڑے کی کوئی قیمت نہ تھی لیکن لوگوں کو بھروسہ تھا کہ جب ہم اس چمڑے کے ٹکڑے کو کسی کے پاس لے جائیں گے تو ہم کو وہ چیز مل جائے گی جو ہم چاہتے ہیں۔
آج کل نوٹوں کا رواج ہے، کاغذ کا پرزہ ایک ص

…پہلے فلم بنانے
…طرح پیدا ہوا!

…بدالعزیز گل، لاہور (پنجاب)
(…تہ سے پیوستہ)

…لت اور محنت درکار ہے اور میرے
…یہ کہو کتنے دنوں تک تیار کر سکو گے ؟
…دہ ایک ہفتہ"
…ہنس کر جواب دیا،
…اموئی برج بڑا خوش تھا، جیسے
…کو سر کر لیا ہو) ہنستا ہوا ان دونوں
لکھ پتی کھلاڑیوں کے پاس گیا اور انہیں ایک سڑک کے کنارے لے آیا۔
اس نے چوبیس کیمرے تیار کئے ہر کیمرہ کو برابر کے فاصلوں پر نصب کر دیا اور اُن کے دبانے والے بٹن سڑک کے وسط میں اس طرح لگائے کہ گھوڑے کے کھر سے چھوتے ہی کیمروں کے (SHUTTERS) باری باری از خود کھلتے گئے اور اس طرح ہر کیمرہ میں کھروں کی مختلف حرکات کی تصویریں آ گئیں،
ان تصویروں کو جوڑنے کے بعد موئی برج نے ایک مشین زوپراسکوپ تیار کی جس کی مدد سے وہ تصویریں سکرین پر دکھائی دینے لگیں اور معلوم ہوا کہ واقعی ایک وقت میں سرپٹ دوڑتے ہوئے گھوڑے کے چاروں کھر زمین سے اونچے ہو جاتے ہیں۔
اس کے بعد موئی برج دوسرے تجربہ کے لئے تھامس ایڈیسن کے پاس گیا جو اس وقت انسانی آواز کو ریکارڈ کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔
ایڈیسن بھی اُن دنوں ایسے ہی تجربے کر رہا تھا کہ وہ خود تصویروں کے ساتھ آواز بھرنے میں کامیاب ہو جائے لیکن ناکام رہا اور اس کا سہرا اس کے اسسٹنٹ مسٹر ڈکسن کے سر رہا جس نے تصویروں کے ساتھ آواز بھرنے میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کی،
چار سال قبل برسٹل کا فوٹو گرافر ولیم فرائیز گرین بھی ایسے ہی تجربہ کر رہا تھا، اس نے شیشے کی پلیٹ کی جگہ ایک ایسا کاغذ دریافت کیا جو شیشے سے بہتر تھا لیکن بعد میں سیلولائڈ پر اس کا ایک تجربہ کاغذ سے بھی زیادہ بہتر ثابت ہوا لہذا اس نے سیلولائڈ پر فلمیں اُتارنا شروع کر دیں،
یہ سنہ ۱۸۸۵ء کی بات ہے اس کے متعلق اس وقت کے ایک مشہور اخبار نے یوں شائع کیا:۔
"ولیم فرائیز گرین نے ایک ایسا کیمرہ تیار کیا ہے جس سے ایک سیکنڈ میں کئی تصویریں اتاری جا سکتی ہیں ان تصویروں کو بعد میں ایک فیتے کی صورت میں چھاپ لیا جاتا ہے اور جب اس فیتے کو ایک لینٹرن مشین (جو ولیم نے خود ہی ایجاد کی ہے) اسے دکھایا جاتا ہے تو وہی تصویریں حرکت کرتی ہوئی دکھلائی دیتی ہیں یہ بلاشبہ ایک معجزہ ہے"
بعد ازاں دنیا کی سب سے پہلی فلم جسے بطور تماشہ پیش کیا گیا فرانسیسی بھائیوں لیومر برادرز کی وہ تصویر تھی جو ۲۰ر فروری سنہ ۱۸۹۶ء کو لندن کی ریجنٹ سٹریٹ میں دکھائی گئی، بعد میں یہ مشین لیومر برادرز نے رجسٹرڈ کرالی،
ٹاکی فلم بنانے میں ایک فرانسیسی سائنسداں کا نام لیا جاتا ہے،

فی زمانہ سچا اور وفادار دوست ملنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے،

نیک باطن آدمی کی زندگی ہمیشہ بے خوف گذرتی ہے

بے رحمی کا بہت بڑا اثر یہ ہے کہ اس کا تماشہ دیکھنے والے بھی بے رحم ہو جاتے ہیں۔

جس طرح گانے کی آواز سے ہرن از خود رفتہ ہو کر اسیر دام ہو جاتے ہیں یوں ہی انسان دنیوی عیش و عشرت میں پھنس کر زندگی خراب کرتا ہے۔

لندن ۱۶ر جنوری۔ اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کے سلسلہ میں ترکی کا جو ڈیلی گیشن یہاں آیا ہے اس کے ڈیلی گیشن نے اس کے جواب میں کہ روس نے کالے سمندر کے قریب جو علاقے مانگے ہیں ان کے بارے میں ترکی کا کیا رویہ ہے کہا کہ ہم نے تہیہ کیا ہے کہ ترکی کے علاقہ کی ایک انچ زمین بھی کسی کو نہیں دیں گے خواہ کوئی کیوں نہ مانگے۔

ماسٹر صاحب:۔ تم بڑے بے وقوف ہو، بتاؤ تم میں اور گدھے میں کیا فرق ہے؟

لڑکا:۔ (پیمانہ سے اپنا اور ماسٹر صاحب کا فاصلہ ناپ کر) صرف دو فٹ کا فرق ہے

ایک نواب صاحب اپنی موٹر سے جا رہے تھے اچانک موٹر رک گئی انھوں نے ڈرائیور سے پوچھا موٹر کیوں رکی۔

ڈرائیور:۔ حضور سامنے ندی آ گئی ہے۔

نواب صاحب:۔ ہارن بجا دو، ہٹ جائے گی۔

... کو تو بیٹی پیدا ہوئی تھیں۔ شہنشاہ کی اولاد حسب ذیل

(۱) شہزادی تیجکو پیدائش ۶ر دسمبر ۲۵ء

(۲) " کزوکو " ۳۰ر ستمبر ۲۹ء

(۳) " تسوکو " ۷ر مارچ سنہ ۱۹۳۱ء

(۴) شہزادہ کی ہیتو (ولی عہد) " ۲۳ر دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء

شہنشاہ کا خاندان سنہ ۶۶۰ قبل مسیح سے جاپان پر حکمران ہے اور دنیا میں کوئی حکمران خاندان نہیں ہے۔

پانچ درجن سے زیادہ بیٹے!

سلطان ابن سعود شاہ نجد و حجاز اب تک ساڑھے تین سو کے قریب شادیاں کر چکے ہیں۔ بیٹیوں کے علاوہ فرزندوں کی تعداد کا اندازہ ۶۵ کے قریب کیا جاتا ہے۔ اس مہینے سلطان ابن سعود ہز مجسٹی شاہ مصر کی دعوت پر اسکندریہ جا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر ۱۷ بیٹے ان کے ساتھ ہوں گے۔

... نے ایسا ڈر گیا تھا کہ سینے ... رو رہا ہے سرلا نے اسے تھپکی دے نے ... منے کو چپ کر رہی تھی اور خود رو دینا چاہتی تھی

وہ جیون کو سینے سے چمٹاتے ہوئے زرل کے پلنگ پر لیٹ گئی اور ... نے لگی۔ اس نے رونے کی ہچکیوں بھری ... دروازے اور کھڑکیوں کے شیشے ... ازوں سے ٹکرانے لگیں جو آندھی بارش ... شیشیوں میں پیدا ہو رہی تھیں۔

جیون اس کے سینے سے چمٹ کر سو گیا تھا۔ سرلا سوچ رہی تھی ... کشتی پر چلا گیا ہوگا تو...... تو کانپ گئی نہیں، وہ آج نہیں گئے ہوں گے۔ لیکن اسے پھر اسے خیال آیا اور اس نے سوچا کہ اگر نہیں گئے ہوتے تو اب تک کبھی کے آ گئے ہوتے کسی دوست کے ہاں ہوتے "فون" کرتے۔ یا کسی سے کہلوا دیتے۔

اس خیال سے کچھ حرارت سی پیدا ہوئی اُمید بندھی اور وہ منے کو آہستہ سے پلنگڑی پر سلا کر اپنے خسر کے کمرے کی طرف دوڑی، وہ جاگ رہے تھے اور بستر پر بیٹھے ہوئے سمندر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کا چہرہ دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی گہری فکر میں ہیں۔ اشکوں کی روانی رنج و غم کے آثار ظاہر کر رہی تھی۔

سرلا نے کمرے میں گھستے ہی چلانا شروع کیا، "بابوجی بابوجی کیا وہ فون بھی نہیں کر سکتے تھے۔ بزرگ نے جلدی سے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے جواب دیا، "ہوں۔۔۔ لیکن کیا پتہ بیٹی بجلی کی تاریں خراب ہو گئی ہوں اور فون نہ ہو سکتا ہو"

مگر وہ کہہ رہے تھے کہ سینل کو ہمراہ لے کر جاؤں گا۔۔۔ سینل کے گھر فون کر دوں ان سے پوچھوں؟ "ہاں دریافت کر لو" بزرگ نے پژمردگی سے کہا سرلا دوڑی ہوئی نیچے آئی اس نے جلدی سے سینل کے فون نمبر ملا کر ریسیور اٹھا لیا"

ہیلو ہیلو۔۔۔ سینل بابو ہیں۔۔۔ میں مسز زرل سین ہوں۔۔۔ ذرا سینل بابو کو بلا دیجئے۔

وہ ریسیور کو کان سے لگا کر کھڑی رہی "ین۔ن۔ن ین۔ن۔ن" ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"کیا آفت ہے اس طوفان میں بستر سے اٹھ کر فون سنو کون پاگل ہے جو اس آدھی رات میں فون کر رہا ہے!"

"جی وہ مسز زرل سین ہیں۔۔۔ ارے رے جلدی لاؤ جلدی"

"ہیلو بھابی کیا بات ہے زرل تو ٹھیک ہے نا۔"

"میں انہیں ہی معلوم کرنا چاہتی تھی کیا وہ آپ کے گھر نہیں ہیں"؟

نہیں یہاں تو نہیں ہیں یہاں سے تو وہ بگڑ کر چلا گیا۔ میں نے اسے کشتی پر جانے سے منع کیا تھا اور سمجھایا تھا کہ موسم خراب ہے لیکن وہ نہیں مانا اور روٹھ کر یہاں سے چلا گیا۔ کیا وہ ابھی تک نہیں پلٹا۔؟

"نہیں" سرلا نے روتے ہوئے کہا، "میں تو سمجھی تھی کہ آپ کے گھر ہوں گے لیکن.........."

اس نے آگے کچھ نہ کہا؟ کہنے کو تھا ہی کہ وہ ریسیور ...

... سے ٹکراتی اور ... ابیاتی آندھی کا زور بڑھ رہا تھا ... سمندر کے پانی میں حباب ... ہی تھی۔ ...

... بلی باندھے طوفان سے اٹھتے ہوئے سمندر کو دیکھ رہی تھی، بارش کی وجہ سے اس کی ریشمی ساڑھی بھیگ گئی تھی۔ ہوا کے زور سے کانوں کے پردے پھٹے جا رہے تھے۔ چاروں طرف ایک خوفناک نظارہ تھا۔ گرجتا ہوا سمندر، برستے ہوئے کالے بادل اور سائیں سائیں کرتی ہوئی آندھی۔

سڑکیں جن پر پڑا ہوا بارش کا پانی بجلی کے قمقموں کی روشنی میں چاندی کی طرح چمک رہا تھا اب معدوم ہوتا جاتا تھا۔ شاید اس لئے کہ بجلی کے قمقمے خود ہراس سے لرزتے ہوئے سسک سسک کر جان دیتے جا رہے تھے۔

وہ اس نظارہ کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔ کہ اچانک ایک بزرگ نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"سرلا بیٹی اب سو جاؤ۔ جاؤ۔ دیکھو تو تم ساڑھی بھیگ گئی۔ اتنا فکر کیوں کرتی ہو؟ زرل اس طوفان میں ہرگز کشتی پر سیر کرنے کے لئے نہیں گیا ہوگا۔ وہ کوئی پاگل تھوڑا ہی ہے۔ چلو سو رہو بیٹیا"

"مگر بابوجی ۱۲ بجنے کو آئے اور وہ اب تک نہیں پلٹے" اس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"فکر نہ کرو وہ کسی کے گھر بیٹھا ہوگا" بزرگ نے کہا ایسے طوفان میں تو ٹرامیں بھی نہیں چلتیں۔ اور پیدل آنا بھی مشکل ہے۔ تم خواہ مخواہ فکر کرتی ہو۔ وہ آ جائے گا تم اندر چلو۔ دیکھو منے کو سنبھالو وہ ڈر رہا ہے"

یہ کہہ کر بزرگ اندر چلے گئے لیکن سرلا وہیں کھڑی سمندر کو تکتی رہی۔ نا جانے کیوں اس کا دل بیٹھا جا رہا ہے طبیعت رو دینا چاہتی تھی۔ اچانک سمندر کی لہریں ٹکرائیں اور ایک شور بلند ہوا وہ لرز گئی اس نے سوچا کہیں یہ خوفناک لہریں زرل کو نگل گئی ہوں۔ میں نے ان سے کتنا کہا کہ آج سمندر لہریں اور جھکولے لے رہا ہے طوفان کے آثار ہیں۔ آپ کشتی پر نہ جائیں لیکن وہ نہیں مانے چلے گئے۔ آہ!"

اچانک بجلی کے کڑکنے سے اس کے سوچ بچار کے تار ٹوٹ گئے اور اسے منے کے رونے کی آواز آئی۔ محبت کے جذبات میں کش مکش ہوئی لیکن لمحہ بھر میں ہی وہ تلملا کر اس کمرے کی طرف دوڑ پڑی جہاں منا سویا ہوا تھا اور پھر جنگلے دار پلنگڑی سے منے کو اٹھا کر سینے سے چمٹا لیا۔ بھینچ بھینچ کر پیار کیا اور بولی۔

"بول جیون تیرے دادا آئیں گے"۔

لیکن ننھے جیون نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ طوفان

ہم ٹپک کر اپنے کمرے کی طرف بھاگی اور روتی ہوئی پلنگ پر جا گری اور پھر اٹھ کر کھڑکی کے پاس گئی اور پاگلوں کی طرح سمندر کو دیکھنے لگی۔

طوفان لحظہ بہ لحظہ بڑھتا ہی جا رہا تھا آندھی کے جھکڑ تیز ہوتے جا رہے تھے کھڑکیاں اور دروازے ادھم بچوں کی طرح شور کر رہے تھے آہستہ آہستہ سرلا کا خسر کمرے میں آیا اور پھر اپنی نحیف اور کمزور آواز میں بولا:۔

"کیا کہا بیٹا سینل نے"؟

"وہ کیسے کشتی پر چلے گئے" سرلا نے ہچکی لیتے ہوئے کہا اور ساڑھی کے پلو سے آنکھیں پونچھتی ہوئی کھڑکی کے پاس چلی گئی۔۔۔

بزرگ سنتے ہی چارپائی پر گر پڑے اور بڑبڑائے نہیں نہیں زرل آج نہیں گیا ہوگا موسم خراب دیکھ کر وہ واپس آ گیا ہوگا، کچھ دیر خاموش رہ کر بزرگ پھر بڑبڑائے۔

"وہ بہت ہوشیار ہے اس نے کشتی پر پاؤں رکھتے ہی موسم کا رخ پہچان لیا ہوگا۔ وہ اتنے دن سے بحری بیڑے میں ہے۔ تجربہ کار ہے۔ کبھی نہیں کبھی نہیں"

چند لمحے خاموش رہے اور پھر کچھ سوچ کر سرلا کو مخاطب کرتے ہوئے بولے:۔

"میں ذرا بندرگاہ پر جا کر معلوم کرتا ہوں"

اُٹھ کھڑے ہوئے مگر عین اسی وقت زور سے بادلوں کی گڑگڑاہٹ کا شور بلند ہوا، بجلی کڑکی اور پھر لمحہ بھر میں چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا۔۔۔

"اب تو فون بھی نہیں کیا جا سکتا" سرلا نے روتے ہوئے کہا:

"ہاں بیٹی" بزرگ نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا کر "ٹارچ جلاؤ میں اپنے کمرے میں جاتا ہوں۔

"یہیں سو جائیے بابوجی" سرلا نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا۔

منے زور زور سے رو رہا تھا۔ بزرگ نے زرل کے پلنگ پر لیٹتے ہوئے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"سرلا بیٹی سو جاؤ، وہاں سردی میں کیوں کھڑی ہو، بچے کو بھی سردی لگ رہی ہوگی؟"

"لیکن بابوجی اگر وہ نہ آئے تو کیا ہوگا؟"

"ارے وہ ضرور آئے گا۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ صبح تک ضرور آ جائے گا۔ تم فکر نہ کرو۔ سو جاؤ۔

گھڑی نے ٹن ٹن دو بجائے بزرگ نے اندھیرے میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی کوشش کی۔ لیکن کچھ دکھائی نہ دیا وہ آہستہ سے بولے "لیٹ گئی نا بیٹی؟"

"جی" سرلا نے جو ابھی تک کھڑکی کے پاس کھڑی تھی آہستہ سے کہا اور پھر اپنے پلنگ پر آ کر لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ پڑی پڑی سوچتی رہی ✻

✻ روتی رہی ہچکیاں لیتی رہی اور پھر اس طرح خاموش ہو گئی جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔ اور وہ وہاں تھی بھی کہاں دشمن نیند نے اسے دبوچ لیا تھا۔ یہ خبیث کھوسٹ نہ پھانسی کی کوٹھری سے ڈرتی ہے۔ نہ تلواروں کے سائے سے کتنی ہی آفتیں مصیبتیں ہوں۔ مگر یہ باز نہیں آتی۔ ہر جگہ آدھمکتی ہے۔۔۔ آئی اور پھر ایسی آئی کہ سرلا کو اٹھا لے گئی اور اسے سمندر کے کنارے جا کھڑا کیا۔

کنارے پر سرلا نے دیکھا سمندر کا پانی بری طرح جھکولے کھا رہا ہے اور ایک کشتی میں زرل بیٹھا خوف سے سہما ہوا طوفان کو دیکھ رہا ہے اس کے چاروں طرف طوفانی لہریں بڑے بڑے اژدروں کی طرح منہ کھولے اسے نگل جانے کے لئے لپک رہے ہیں۔۔۔ کشتی لہروں کے درمیان میں پھنسی ہوئی ہے۔ زرل کشتی نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہاتھ پاؤں مارنے اور کوشش کرنے کے باوجود بھی کشتی نہ نکلی اور لہریں دھکیلتی ہوئی دور لے گئیں اور پھر کشتی پانی کے اندر جاتی ہوئی دکھائی دی۔ یہ دیکھ کر سرلا زور سے چیخی اسے ایسا محسوس ہوا جیسے زرل اسے پکار رہا ہو وہ پاگلوں کی طرح بڑبڑائی۔ میں آتی ہوں ناتھ۔۔۔ میں آتی ہوں" "کیا ہے بیٹی؟" بزرگ نے چونک کر پوچھا۔

"وہ ڈوب گئے میں نے ابھی ابھی دیکھا ہے وہ ڈوب گئے" اس نے پاگلوں کی طرح کہا اور پلنگ سے کھڑی ہو گئی۔

منا روتا ہوا اٹھا مگر اس نے کوئی خیال نہ کیا آندھی بارش طوفان اور اندھیرے کا خیال کئے بغیر وہ یہ کہتی ہوئی دوڑی۔

"بابوجی، وہ مجھے بلا رہے ہیں، میں جاؤں گی ضرور جاؤں گی۔ میں جاتی ہوں"

"ٹھہرو سرلا۔ پاگل مت بنو" کہتے ہوئے بزرگ بھی اس کے پیچھے دوڑے لیکن اتنی دیر میں وہ کمرے سے ہوتی ہوئی برآمدے میں پہونچ گئی تھی۔

بزرگ چلائے۔ "ٹھہرو، ٹھہرو!"

مگر ... نے دھیان نہ دیا۔ وہ دھڑام سے نیچے کود گئی۔ بزرگ کی چیخ نکل گئی "بیٹی" اور پھر وہ زینے کی طرف دوڑے روتے ہوئے چلاتے ہوئے۔

وہ نیچے بے ہوش پڑی تھی۔ اس کا سر پھٹ گیا تھا۔ طوفان کا زور آہستہ آہستہ کم ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ آندھی ختم ہو چکی تھی۔ سمندر کی گڑگڑاہٹ دب گئی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے یہ موسم طوفان آندھی بجلی، بادل، بارش شادی کے وہ باجے ہوں جو لڑکی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باپ کا گھر چھڑا دیتے ہیں اور شور بلند کر کے اس غریب کی آہ و زاری بھی باپ کے کانوں میں نہیں پڑنے دیتے۔

سرلا کو پلنگ پر لٹا یا گیا ڈاکٹر نے نبض دیکھی۔ زخم بھی معاینہ کئے اور پھر بولا:۔

مشکل ہے۔۔۔ بہت خون نکل گیا دل پر سخت صدمہ ہے، حرکت کم ہوتی جا رہی ہے۔ کوئی اُمید نہیں لیکن کوشش کرتا ہوں"

بزرگ کی آنکھیں پانی گرانے لگیں، "زرل کے ساتھ سرلا بھی گئی کیا؟

انھوں نے سوچا۔ ڈاکٹر اپنی کوششوں میں لگ گیا اور وہ نہ جانے کیا کیا سوچتے رہے۔

صبح ہوتے ہی زرل کے دوستوں اور عزیزوں کا تانتا بندھ گیا۔ لیکن زرل کے غم کا تیر کھائی ہوئی سرلا نے آنکھیں نہیں کھولیں۔

اور اس نے اپنی آنکھیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر لیں۔

ڈاکٹر نے جواب دے دیا۔

بزرگ (زرل کے والد) چیخنے اور چلانے لگے ✻

(انجام)

تھا اور اس وقت

علامہ مشرقی

لاہور۔ ۱۴ جنوری۔ علامہ مشرقی [illegible]

اس طرح بتائے جاتے ہیں کہ پہلے مسٹر جناح نے اس جلسہ میں تقریر کی اس کے بعد علامہ مشرقی تقریر کرنا چاہتے تھے جب مسٹر جناح ڈائس سے اتر رہے تھے تو علامہ مشرقی نے ان سے جلسہ میں بولنے کی اجازت چاہی مسٹر جناح نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ مسلم لیگ کے ممبر ہیں علامہ مشرقی نے کہا کہ نہیں مسٹر جناح نے کہا کہ آپ بول نہیں سکتے پھر علامہ مشرقی نے جلسہ میں بولنے کی کوشش کی مگر طالب علموں نے انھیں بولنے نہیں دیا بلکہ ڈائس پر چڑھ گئے اور علامہ مشرقی پر نرغہ کیا مسٹر غضنفر علی کی سرکردگی میں خاکسار والنٹروں نے علامہ مشرقی کو بچانے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہے ڈیڑھ گھنٹے کے بعد علامہ مشرقی اس نرغہ سے نکل سکے کالج ہال میں پھر گڑ دھلے ہوش ہو گئے مگر وہاں بھی حملہ آوروں نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا جس ڈائس پر علامہ مشرقی بولنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے وہ پہلے ہی ٹوٹ چکا تھا طالب علموں نے کالج ہال کی کھڑکیاں اور شیشے بھی توڑ دیئے آخر کار کالج کے پرنسپل کی منظوری سے پولیس موقعہ پر پہونچی اور علامہ مشرقی کو وہاں سے نکال کرلے گئی۔

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس

نئی دہلی۔ ۱۶ جنوری۔ آج مسٹر آصف علی ممبر ورکنگ کمیٹی کی جائے رہائش ۲۱ وندسر پلیس نئی دہلی پر کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس شروع ہوگیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر انڈین نیشنل کانگرس اور پنڈت جواہر لال نہرو کل شام کو بذریعہ ہوائی جہاز دہلی پہونچ گئے تھے۔ آج شریمتی سروجنی نیڈو۔ سردار پٹیل۔ شری شنکر راؤ دیو اور پنڈت گوبند بلبھ پنت بھی دہلی پہونچ گئے ہیں۔

صدر کانگریس اور پنڈت جواہر لال نہرو کا ہوائی اڈے پر استقبال کیا گیا۔ مسٹر آصف علی لالہ دیش بندھو گپتا مسٹر نہرو۔ مسٹر گھونندن سرن کے علاوہ کئی مقامی کانگرسی کارکنان موجود تھے۔ ہوائی اڈے سے دونوں لیڈران ۴۴

تین ارب تک کے نوٹ چھپے ہوئے ہیں!

بمبئی۔ ۱۵ جنوری۔ الیسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نمایندے مقیم بمبئی۔ نے اطلاع دی ہے کہ نوٹوں کے متعلق جو آرڈی نینس نافذ ہوا ہے اس کی وجہ سے آج ریزرو بنک پر بہت بھیڑ بھاڑ رہی۔ کچھ لوگوں نے اپنے ملازموں کو فارم لینے کے لئے بھیجدیا لیکن بیشتر تو چھوٹے اور بڑے ٹرنک اور ہینڈ بیگ لے کر خود ہی آپہونچے تاکہ بڑے نوٹوں کے بدلے میں چھوٹے نوٹ لے جاسکیں۔ مجمع اتنا زیادہ تھا کہ اسے قابو میں رکھنے کے لئے پولیس کو طلب کرنا پڑا۔ بنک کے دروازے سے تقریباً ایک فرلانگ تک اُمیدوار سلسلہ سے قطار باندھے کھڑے ہوئے تھے بازار میں یہ حال تھا کہ ایکہزار روپے کی قیمت کا اندازہ کیا جاتا ہے اور یہ بھی اندازہ ہے کہ دو ارب سے تین ارب تک کی قیمت کے نوٹ چھپا کر رکھے گئے ہیں۔ کچھ بڑے بڑے مالداروں نے یہ ترکیب نکالی کہ اپنے باحیثیت ملازموں کے نام سے نوٹ تڑوا لئے جائیں اور دوسری ترکیب یہ سوچی گئی کہ آمدنی ریاستوں سے دکھائی جائے تاکہ انکم سے محفوظ رہے۔

شیڈول بنکوں سے بھی بڑے نوٹ بھن سکتے ہیں

بمبئی ۱۵ جنوری۔ ریزرو بنک آف انڈیا نے ایک سرکاری اعلان شایع کیا ہے کہ باقاعدہ بھرے ہوئے فارم پیش کرنے پر بڑی قیمت کے نوٹ شیڈول بنک سے بھی بھنائے جاسکتے اور شیڈول بنک ان نوٹوں کو ریکارڈ کے پیش کرکے ریزرو بنک کے کسی دفتر یا سرکاری خزانہ یا امپیریل بنک آف انڈیا کی کسی شاخ سے معاوضہ حاصل کرسکتے ہیں ایک اور سرکاری اعلان شایع ہوا ہے کہ اونچی قیمت کے نوٹ رکھنے والوں کو اگر چھپے ہوئے فارم نہ ملیں تو وہ ان کی جگہ ٹائپ شدہ یا ہاتھ سے لکھی ہوئی عبارت کے فارم پیش کرسکتے ہیں لیکن اس عبارت میں چھپے ہوئے فارم کی عبارت سے مطابقت ہونی چاہیئے۔ دہلی کے شیڈول بنکوں سے بھی یہ معلوم ہوا ہے کہ انھیں ریزرو بنک سے ایسے اختیارات مل گئے ہیں لیکن کل دو بجے کے وقت فارم آئے تھے مگر اتنی قلیل تعداد میں تھے کہ ایک گھنٹے کے اندر ہی ختم ہوگئے۔ بمبئی کی خبر ہے کہ وہاں شیڈول بنکوں نے بڑے نوٹوں کو سانھ ساتھ تبدیل کر دیا اور لوگوں کو کسی قسم کی دقت نہیں ہوئی۔

برطانی ڈیلی گیشن کا دورہ بنگال!!!

کلکتہ ۱۵ جنوری۔ برطانی ڈیلی گیشن ۲۵ جنوری کی دوپہر کو کلکتہ پہونچے گا اور ۲۹ جنوری سے وہاں سے واپس ہوگا۔ بنگال گورنمنٹ نے ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ ان آدمیوں کو جو ڈیلی گیشن سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں مدعو کیا ہے کہ وہ اپنے نام اور ڈیلی گیشن سے کی جانے والی گفتگو کا مختصر بیان لکھ کر بھیجدیں۔

لنڈن ۱۵ جنوری۔ ڈچ وزیر اعظم پروفیسر ڈبلیو شرمرہارن نے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ انڈونیشیا کا معاملہ جلدی ہی حل ہو جائے گا۔ ڈاکٹر فان موک جاوا پہونچتے ہی انڈونیشین لیڈروں کو ڈچ گورنمنٹ کا نظریہ بتلادیں گے اور اُمید ہے کہ پھر معاملہ طے ہو جائے گا۔

[illegible] ہے یا ڈیڑھ

[illegible] جاری کیا گیا ہے اس [illegible] مطابق بڑی بڑی قیمت کے نوٹ ۵۰۰، ۱۰۰۰ [illegible] روپیہ کی قیمت کے بنک نوٹ ہیں یہ نوٹ آج ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء سے لیگل ٹنڈر نہیں رہے خواہ ریزرو بنک آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۶ میں کچھ ہی لکھا ہو۔ آج کی تاریخ کے بعد بڑی قیمت کے نوٹوں کا لین دین اور منتقلی کی ممانعت کردی گئی ہے۔

سو سو روپے کے نوٹوں کا لین دین

اور تبادلہ منع نہیں کیا گیا ہے اس آرڈیننس کے ماتحت دوشنبہ کو بھی بنک بند رہیں گے

بڑے نوٹوں کو تبدیل کرانے کا طریقہ

اس آرڈیننس کے مطابق بڑی قیمت کے نوٹوں کو تبدیل کرانے کا مندرجہ ذیل طریقہ ہوگا۔

ایک شیڈول بنک یا ایک سرکاری خزانہ بڑی قیمت کے نوٹوں کے بدلے سو سو روپے والے نوٹ ریزرو بنک آف انڈیا سے حاصل کرسکتا ہے۔ ایک غیر شیڈول بنک ریزرو بنک یا شیڈول بنک سے بڑی قیمت کے نوٹوں کے بدلے میں سو سو روپے کے نوٹ حاصل کرسکتا ہے۔

شیڈول بنک اور نن شیڈول بنک اگر چاہیں تو سو سو روپے کے نوٹ لینے کے بجائے ریزرو بنک میں اتنی رقم جمع کراسکتے ہیں بنکوں اور سرکاری خزانوں کی طرف سے تمام درخواستیں اس اسٹیٹمنٹ کی نقل کے ساتھ جانا چاہیں جو انہوں نے بنک نوٹ آرڈی نینس کے ماتحت داخل کیا ہے۔

بنکوں اور سرکاری خزانوں کے علاوہ اور جن لوگوں کے پاس بڑی قیمت کے نوٹ ہیں ان کے لئے اس آرڈی نینس کے مطابق یہ قاعدہ قرار دیا گیا ہے کہ جس شخص کے پاس بڑی قیمت کے نوٹ ہوں اسکو آرڈیننس کے اجرا کے دس روز کے اندر ریزرو بنک یا شیڈول بنک یا سرکاری خزانہ میں ایک چھپے ہوئے فارم پر درخواست پیش کرنا چاہیئے اس فارم کی تین کاپیاں بھرنا ہوں گی۔ اس فارم میں لکھنا ہوگا کہ درخواست دہندہ کا نام، حیثیت اور پتہ کیا ہے اس پر انکم ٹیکس سے کون ہے وہ کیا کام کرتا ہے۔ اس کے بیوپار میں کون حصہ دار ہیں اگر ملازم پیشہ ہے تو تنخواہ کیا ہے۔ کس قیمت کے کتنے نوٹ اس کے پاس ہیں، اس نے کس غرض سے وہ نوٹ اپنے پاس رکھ رکھے تھے اور اگر اس نے بڑی قیمت کے نوٹوں کو تبدیل کرانے کے لئے اگر کوئی اور درخواست دی ہو تو اس کا حوالہ دے۔

نوٹوں کے مالک کی جو کہ درخواست دیگا شناخت کرانے کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ اپنی درخواست کی تصدیق اپنے بنک یا تنخواہ دار مجسٹریٹ یا ہائی کورٹ کے جج یا پولیس افسر جس کا عہدہ پولیس انسپکٹر سے کم نہ ہو کرائے۔ اگر کوئی شخص ایسی جگہ رہتا ہے جو ریزرو بنک یا کسی اور بنک یا خزانہ کی آسانی سے پہونچ کے اندر نہیں ہے جو یا اگر اپنی عمر کمزوری یا بیماری کی وجہ سے نہیں پہونچ سکتا تو آرڈیننس کے ذریعہ اس کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ۱۴ روز کے اندر تصدیق شدہ فارم پر بمبئی، کلکتہ یا مدراس کے کسی ریزرو بنک و بیمہ شدہ لفافہ کے ذریعہ درخواست بھیجدے۔

اگر دس لاکھ سے زیادہ ہو

اگر کوئی شخص بڑی قیمت کے نوٹوں کو تبدیل کرانے ۴۴

[illegible] نہیں ہے!

[illegible] جاری کیا ہے جس کے ذریعہ پانچسو، ایک ہزار [illegible] آج جو آرڈیننس جاری کیا گیا ہے [illegible] سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ چور بازار کا بہت [illegible] ہے کہ عوام کی طرف سے عوام کی بہبودی کے دشمن [illegible] [illegible] کا یہ مقصد ہے کہ جو نوٹ چور بازار میں چل رہا ہے [illegible] سے عوام اور حکومت دونوں کو زبردست فائدہ پہونچے [illegible] کوئی دقت یا نقصان نہیں پہونچے گا۔

[illegible] کی درخواست ایک یا زیادہ قسط میں یا ایک سے زیادہ [illegible] میں یا ایک سے زیادہ دن کے اندر دیتا ہے تو اس کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ اپنی درخواست کے ساتھ اس قسم کی تمام درخواستوں کے مفصل حالات درج کرے اگر اس قسم کی کل رقم دس لاکھ سے زیادہ ہو تو اس کو بمبئی، کلکتہ یا مدراس کے ریزرو بنک میں براہ راست درخواست بھیجنا چاہیئے۔

نوٹوں کی ملکیت کے بارے میں نام تبدیل نہ کئے جاسکیں اس کے لئے آرڈیننس میں یہ قرار دیا ہے کہ جو شخص اس قسم کی درخواست دے گا وہی تمام اغراض کے لئے ان نوٹوں کا مالک سمجھا جائے گا۔

اگر کوئی درخواست نامکمل سمجھی جائے بنک یا خزانہ کو نوٹ تبدیل کرنے کی ممانعت کردی گئی ہے ایسی حالت میں درخواست فیصلہ کے لئے حکومت ہند کے پاس بھیجی جائے گی۔ حکومت ہند کو کسی خاص کیس میں وقت کی میعاد بڑھانے کا اختیار دیا گیا ہے۔

سزا

غلط درخواست دینے یا آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر تین سال قید کی سزا یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکیں گی اس آرڈی نینس کے اجرا کے بعد جو بڑے نوٹ برطانی ہند سے باہر جائیں گے یا آئیں گے ان کے لئے بھی قاعدے بنا دیئے گئے ہیں۔

چور بازار

چور بازار میں بہت بڑا سرمایہ بڑے بڑے نوٹوں کی شکل میں موجود ہے۔ حکومت کو معلوم ہے کہ عام مفاد کے ان دشمنوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے عوام کی طرف سے برابر مطالبہ کیا جارہا ہے۔ پبلک مارکیٹ میں نوٹوں کی موجودگی سے سرکاری آمدنی کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ چور بازار کا سرمایہ باہر آجائے اور محکمہ ٹیکس کو اس کا علم ہو جائے اس سے حکومت اور عوام دونوں کو فائدہ پہونچے گا۔

مالی حلقوں کا خیال ہے کہ جمع شدہ نوٹوں کو باہر نکالنے اور کرنسی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے ایک اور آرڈی نینس جاری ہونے والا ہے۔

---

۴۴ مسز راجن نہرو کے بنگلہ پر پہونچے جہاں انہوں نے چائے نوش کرنے کے بعد کام شروع کر دیا۔ مولانا صاحب مسٹر آصف علی کے بنگلہ پر ٹھہرے ہیں۔ سردار پٹیل آج صبح ۱۱½ بجے ہوائی جہاز سے یہاں پہونچے تو سرکردہ کانگرسی اصحاب نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ سیٹھ گھنشیام داس برلا بھی ہوائی اڈے پر موجود تھے سردار پٹیل اور شری شنکر راؤ برلا ہاؤس میں مقیم ہیں۔

ڈچ پارلیمنٹ کا اجلاس!

لنڈن۔ ۱۴ جنوری۔ ڈچ پارلیمنٹ کا اجلاس آج انڈونیشیا کے متعلق پالیسی پر غور کرنے کے لئے ۴۴

۴۴ منعقد ہوگا ان تجویزوں پر بھی غور کیا جائے گا ڈاکٹر خان موک اپنے ساتھ بٹا دیا لے کر جارہے ہیں۔

بابو پرشوتم داس ٹنڈن صدر ہوں گے

لکھنؤ۔ ۱۴ جنوری۔ باخبر حلقوں سے پتہ لگا ہے کہ بابو پرشوتم داس ٹنڈن کو یو۔پی گورنمنٹ کا ایک رجسٹرڈ خط موصول ہوا ہے۔ جس میں ان سے پوچھا گیا ہے کہ کیا وہ اسمبلی کا صدر بننا پسند کریں گے۔

اس کے نزدیک روحانیت، حقیقت، مذہب اور دین کوئی چیز نہیں۔ بدھ مذہب، جین مذہب اور عیسائیت زندگی کی نفی کرتے ہیں اور روحانیت کے اعلیٰ وارفع مدارج تلاش کرتے ہیں، یہودی ظاہر پرست ہیں۔ تو سناتن دھرمی باطن پرست۔ ایک تارک الدنیا ہوتا ہے تو دوسرا راغب دنیا۔ غرض ایک افراط سے کام لیتا ہے تو دوسرا تفریط میں مبتلا ہے۔ اسلام نقطۂ عدل قائم کرتا ہے اور انسانی زندگی کے دونوں پہلو اپنے اندر سمو لیتا ہے۔ جس طرح انسان مجموعہ ہے جسم و روح کا اسیطرح اسلام مجموعہ ہے ظاہر و باطن کا، سیاست و مذہب کا۔ دین و دنیا کا۔ انسان بغیر روح کے انسان نہیں کہلا سکتا اور نہ بغیر جسد ظاہرہ انسان کہلائیگا۔ گویا انسان نام ہے ظاہر و باطن کا یا بالفاظ دیگر جسم و روح کا پس اسلام پوری طرح حیات انسانی کا کفیل اور ضابطۂ حیات کی شرح ہے۔ کتاب حکمت نوک زبان سے کہتی ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ اور اس طرح مہر ثبت کردی کہ اسلام دین کامل ہے پس یہ اعتراض عام طور سے کیا جاتا ہے کہ سیاست حاضرہ میں علمار کو حصہ نہ لینا چاہیئے وہ اپنا دائرہ عمل تفسیر، احادیث، فقہ، اجماع، فلسفہ، منطق، علم کلام۔ علم الرجال اور اسی قبیل کے دوسرے علوم و فنون تک محدود رکھیں اور قال اللہ وقال الرسول کی تعلیم دیں وعظ و پند، نصائح و حکمت کو اپنا مذہبی فرض اور نصب العین قرار دیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرداں رہیں اور اس کے مسائل کو سلجھانے میں اپنا تمام وقت صرف کریں۔ علمار کا گروہ ایک مقدس و مذہبی گروہ ہے، وہ سیاست مدن میں نہ آئیں۔ کیونکہ اس سیاست میں جھوٹ، فریب، دغا، عیاری، مکاری کا دخل ہے۔ بلکہ ان صفات کے حضرات ہی کامیاب سیاستدان ہو سکتے ہیں یہ غریب، مفلوک الحال اور سادہ لوح علمار کیا جانیں انھیں مسجدوں میں مقید رہنا چاہیئے۔ گویا ان حضرات کے بقول علمار کو بجائے "فعلیت" اختیار کرنے کے "انفعالیت" قبول کرنا چاہیئے۔ یہ حضرات نائبین رسول کو فرار عن الحیات کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کو حق کی تبلیغ کرنے، شمع ہدایت کو منور کرنے، باطل کے تار و پود کو توڑنے سے منع کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ زجر و توبیخ کرتے ہیں

آزاد، مولانا حسین احمد شاہ مہاجر مدنی۔ مولانا مفتی ہند کفایت اللہ۔ مولانا عطار اللہ شاہ بخاری۔ مولانا احمد سعید اور مولانا حفظ الرحمٰن کو سادہ لوح، ناواقفیت سیاست اور خود غرض قرار دیا جاتا ہے۔ ان حضرات کیلئے کہا جاتا ہے کہ سیاست میں ابجد، ہوز بھی نہیں جانتے، یہ انگریزوں کی مکاری کا جواب نہیں دے سکتے۔ انگریزوں کیلئے ایک مکار سیاستدان کی ضرورت ہے۔ ان حضرات کے خیال کے مطابق۔ مسٹر محمد علی جناح۔ نوابزادہ لیاقت علی خاں اور چودھری خلیق الزماں بہترین انگریزی سیاستدان ہیں۔ تعجب ہے کہ آزادی کی زندگی سیاست میں گذرے اور وہ سیاست کے ابجد، ہوز سے بھی واقف نہیں جس پر طرہ یہ ہے کہ ایک مسلم لیگی بزرگ نے علمار کی بہترین لیڈر شپ کا اعتراف کیا ہے۔ منشور مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۵ء میں جناب ابوالاعلیٰ اعظم گڈھی صاحب اپنے مضمون میں ایک جگہہ رقمطراز ہیں۔ "مجھے اسکا اعتراف ہے کہ مسلمانوں کی بہترین لیڈر شپ کانگرس کے ساتھ ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا حسین احمد جیسے اکابر ملت کا تعاون اسکو حاصل ہے۔ جمیعتہ العلمار کا پورا نظام اسکی پشت پر ہے۔ اس بہترین لیڈر شپ کے اعتراف کے باوجود کسی دوسرے کی لیڈر شپ پر اعتماد کرنا ظاہر ہے۔ قارئین کرام خود فیصلہ فرمالیں۔

پس معلوم ہوا کہ علمار کو مذہبی اعتبار سے سیاست میں حصہ لینا ناگزیر ہے۔ کیونکہ سیاست تو مذہب کا ایک جزو ہے۔ علمار مذہبی عادل ہوتے ہیں۔ انھیں امام عادل کا درجہ ملتا ہے۔ اس منصب جلیلہ سے وہ سرفراز کئے جاتے ہیں۔ یہ شرف انھیں کو حاصل ہے کہ عوام کی قیادت کریں۔ خود قائد بنیں اور دوسروں کو مقلد بنائیں۔ اگر وہ اس فرض سے پہلوتہی کرتے ہیں تو یا تو وہ عالم نہیں، یا شرعی نصوص سے ان کو واقفیت نہیں یا وہ دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے اور یا پھر وہ علمار حق سے حسد کرتے ہیں اور دوسرے کی قیادت میں علمار حق کے خلاف صف آرا ہو جاتے ہیں۔ پس ہر زمانہ میں علمائے حق نے اپنے ہاتھ میں قیادت کی باگیں لی ہیں۔ وہ کسی غیر عالم کے مقلد نہیں بنے ہیں وہ خود صاحب بصیرت ہوتے ہوئے پیچھے نہیں رہے ہیں بلکہ آگے بڑھے ہیں۔

قارئین کرام اب مجھے اجازت دیں کہ میں تاریخ کی روشنی میں اس نظریے کی صفائی پیش کروں اور

بندی شروع ہوگئی۔ اور نہ معلوم کتنے فرقے اشعریہ، ماتریدیہ، باطنیہ۔ معتزلہ، حلولیہ جہمیہ، قدریہ یہ سب اسی زمانہ کے پیداوار ہیں۔ علمار نے اپنی توجہ اس طرف مبذول کی مبادا احادیث محفوظ نہ رہ سکیں تو امام بخاری نے اس مہم کو سر کیا۔ ان کی مخالفت شروع ہوگئی۔ علامہ ابن رشد نے ا[illegible] فلسفیانہ موشگافیاں کیں اور معاندین کے دانت کھٹے کردیئے۔ حضرت امام غزالی نے علم کلام ایجاد کیا تو علمائے عصر نے ان کی مخالفت کی۔ انھوں نے اسلام کی قدر و قیمت ارسطا طالیس و یونانی فلسفہ کے مقابلہ میں دو چند و سہ چند بالا کردی تو اسی بنا پر ان کی مخالفت شروع ہوگئی۔ علامہ محی الدین اکبر ابن عربی نے تصوف کی راہ کھولی تو شدید مخالفت کی گئی۔ یہ قرن ختم ہوا تو خلافت عباسیہ کا عہد آیا۔

اس عہد میں حضرت امام احمد بن حنبل کو مامون رشید نے محض اس بنا پر کہ وہ خلق قرآن کے موید نہ تھے مقید کردیا اور معتزلہ اپنے اصول کی ترویج و اشاعت میں منہمک رہے۔ مامون نے معتزلہ اصول کی تشہیر میں نمایاں حصہ لیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ کی مخالفت کی گئی۔ پھر حضرت علامہ ابن تیمیہ اپنے روزگار کے مجدد تھے۔ ایک دو نہیں بلکہ علمار کی پوری ایک جماعت ان کے خلاف صف آرا ہوگئی۔ لیکن وہ کبھی "اعلائے کلمتہ الحق" سے باز نہ آئے۔ علامہ کمال جو ابن تیمیہ کے سخت مخالف تھے۔ زبردست عالم وقت تھے۔ ان شواہد و دلائل کے بعد ہمیں یہ نتیجہ اخذ کرنا پڑتا ہے کہ علمار کی ہر زمانہ میں شدید مخالفت ہوئی یہ کوئی بدعت یا حدث نہیں بلکہ سنت علمار ہے اور علمار ہمیشہ حق پر ڈٹے رہے۔ مخالفت کے پہاڑ ٹوٹے۔ مصائب کے گھٹا ٹوپ بادل آئے۔ جیلوں میں گئے۔ درے کھائے مگر سب پر "حجت اللہ" کو قائم کئے رہے۔ حضرت امام حنبل نے دروں کی مار کھائی۔ حتیٰ کہ جان بحق تسلیم ہوگئے حضرت بلال نے سینے پر جلتے ہوئے پتھر رکھوائے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک عالم کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے گئے۔ مگر وہ اعلائے کلمتہ الحق کرتے رہے۔ یہ ہے وہ اسلامی تاریخ جس میں علمار نے برابر سیاست میں حصہ لیا۔ حکومت وقت سے ٹکرائے اور عوام و خواص کی مخالفت کو برداشت کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مصر میں خلافت کی تجدید کی خاطر جہاد فرمایا۔ ملکی معاملات و سیاست عصری میں برابر حصہ لیا۔

اب ذرا اس خطۂ گیتی میں جسے ہندوستان کہتے ہیں آیئے اور تاریخ کے اوراق پر نظر ڈالئے۔ علمار کی سیرت ان کے کردار۔ اعمال۔ مہمات کی چھان بین کیجئے تو معلوم ہوگا کہ علمار میں یہ دائمی مرض ہے کہ وہ ہمیشہ سیاست وقت میں طوطیٔ بیان و شعلۂ زبان بنے رہے۔

محمد بن قاسم نے ۷۱۲ء میں ہندوستان پر حملہ کیا اور مسلمانوں کا ورود اس وقت سے شروع ہوگیا۔ حکومت کی باقاعدہ بنیاد قطب الدین ایبک سے پڑتی ہے بلبن وہ پہلا شخص تھا جس نے علمار کی مخالفت کی محض اسلیے کہ علمار شریعت کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کر سکتے۔ اس نے مذہب و سیاست کو علیحدہ کردیا۔ اس نے Religion + State craft کو دو جداگانہ چیز بنایا۔ اور Secularization of the State پر عمل کیا۔ سلطانہ رضیہ کی مخالفت علمار نے ہی کی تھی کہ وہ ایک خاتون ہے۔ اسلیے اسلام میں عورت کو حکومت کرنے کی اجازت نہیں۔ بلبن اس چیز سے متنبہ ہوا اور حکمران ہو کر اس علمار کی مخالفت کی اور ان کے اقتدار و وقار کو ختم

کرنے کی کوشش کی۔ حتیٰ الوسع اس نے ملکی معاملات میں علمار کی آواز کو بلند ہونیکا موقع نہ دیا۔

بلبن کے بعد علاء الدین نظر آتا ہے۔ جو علمار کا مخالف تھا۔ اس نے ایک مذہب کی بنیاد بھی ڈالنا چاہی۔ اور خود بانی مذہب بننا چاہتا تھا۔ مگر علمار یہ کب برداشت کرنا چاہتے تھے کہ ایک انسان جس پر براہ راست وحی نہ آتی ہو۔ مذہب کی بنیاد ڈالے۔ علار الملک نے سمجھایا اور یہ بتایا کہ یہ کام خدا کا ہے تم علمار کی مخالفت نہ کرو۔ پس علمار نے علاء الدین کی اس معاملہ میں قیادت فرمائی اور دینی فرض کو انجام دیا۔ خلجی خاندان کے بعد تغلق خاندان کا زمانہ آیا۔ غیاث الدین تغلق پہلا فرمانروا ہوا۔ حضرت نظام الدین اولیاء جو ولی کامل اور بزرگ عامل گذرے ہیں۔ نظام مملکت میں مخل ہوئے تو غیاث الدین نے ان سے کہا کہ وہ سیاست وقت میں نہ پڑیں اور خود اللہ اللہ کرتے رہیں۔ جس کے جواب میں حضرت نے فرمایا تھا۔ "ہنوز دلی دور است" پس وہ کس طرح نظام حکومت میں دخل انداز نہ ہوتے۔ جبکہ شریعت کا قیام، خیر کا اجرا، شر کا انسداد ان ہی نائبین رسول کے ذمہ ہے۔ یہ مسلمہ ہے کہ ہر زمانہ میں اہل حق پیدا ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے۔ جس دن اہل حق دنیا سے ختم ہونگے وہی دن "یوم القیامت" ہوگا۔ ہاں اہل حق چند ہوتے ہیں جنکا شمار انگلیوں پر لیا جا سکتا ہے اور اہل باطل انبوہ کثیر کی طرح۔ موتی کم اور کنکر زیادہ پائے جاتے ہیں۔ پس محمد تغلق بھی عالم تھا اور عالموں کی قدر کرتا تھا۔ مگر جب کبھی اس نے مخالفت کی تو علمار نے بھی شدت سے مخالفت کی اور اہل حق کے گروہ کو قائم رکھا۔ شریعت کو باقی رکھا۔ گو سختیاں برداشت

کیں۔ مگر وحدانیت، شریعت اور اسلام کو قایم رکھا۔ فیروز تغلق نے تو بالکل اسلامی حکومت کا نقشہ پیدا کردیا اور ہر کام علمار کے مشورہ سے کرتا تھا۔ ان کو قائد بنایا اور خود مقلد بنا اور خود مقلد بنا گویا علمار کا یہ مذہبی فرض ہے کہ کسی دوسرے کو قائد نہ بننے دیں اور خود قیادت کی باگیں ہاتھ میں لیں۔ خاکساری اور فروتنی کی بنا پر اگر قیادت سے انکار کیا تو قیادت اور شریعت کی عنان نااہل و ناکارہ انسانوں کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ جسکا خمیازہ پوری ملت برداشت کریگی اور علمار کو روز حشر جوابدہ ہونا پڑیگا۔ وہ لوگ جو مذہب و شریعت سے ناواقف کشتیٔ ملت کے ناخدا بنیں تو ظاہر ہے۔ "اعلائے کلمتہ الحق" کے بجائے "اعلائے کلمتہ الباطل" پھیلیگا۔ پس فیروز تغلق کے بعد طوائف الملوکی کا دور آتا ہے اور کوئی مرکزی حکومت نظر نہیں آتی۔ پھر لودی خاندان برسر اقتدار آیا۔ سکندر لودی نے علمار کی عزت کی ان کی قیادت تسلیم کی۔ ابراہیم نے علمار کی ہتک و توہین کی تو نتیجہ ظاہر ہے بابر نے ہندوستان پر قبضہ کرلیا۔ اکبر نے امام عادل بننے کی سعی ناکام کی۔ محضر لکھا گیا۔ فیضی ابوالفضل، مبارک اور دوسرے علمار سو نے اسکی آواز پر لبیک کہا۔ مگر عبدالنبی اور عبداللہ سلطانپوری۔ مولانا عبدالقادر بدایونی۔ ملا محمد یزدی نے اکبر ایسے غیر شرعی، ناواقف رموز شریعت و طریقت کے ہاتھ پر بیعت نہ کی۔ بلکہ ملا محمد یزدی نے ۱۵۸۱ء میں اکبر کے خلاف جہاد کا فتویٰ صادر فرمایا۔ حضرت مجدد الف ثانی احمد سرہندی نے جہانگیر کی سخت مخالفت کی۔ گو جیل میں گئے۔ تکلیفیں برداشت کیں۔ مگر جہانگیر کی اصلاح بھی انھیں نے کی۔ اپنی قیادت جہانگیر سے منوائی۔ ابوالفضل کی طرح اکبر ایسے ناواقف شریعت کی قیادت کو تسلیم نہ کیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ ہو)

...یر خارجہ کی تقریر

...اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن کسی کے لیے خطرہ نہیں ہے - اب اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن محض کاغذی گھوڑا نہیں ہے - بلکہ وہ ایک حقیقت بن گئی ہے سیکیورٹی کونسل اور اکانمک اور سوشل کونسل کا چناؤ ہو چکا ہے -

اتحادی قوموں کے چارٹر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہمیں اس کی خامیوں کے بارے میں فکر نہ کرنا چاہیئے ہمیں اسکو آزما کر دیکھنا ہے -

اس دلیل کا جواب دیتے ہوئے کہ بڑی بڑی ریاستیں ان اختیارات کا جو ان کو اس چارٹر کے ماتحت ملے ہیں - ناجائز استعمال کرینگی - مسٹر برنس نے کہا کہ انسان کوئی بھی کام کرے اس میں جوکھوں رہتی ہے - لیکن مجھے اُمید ہے کہ بڑی بڑی ریاستیں اپنی ذمہ داریاں پوری کرینگی - جو بھی خامیاں ہونگی دور کردی جائیں گی -

مسٹر برنس کے بعد ریاست چلی کے نمائندہ مینویل برنچا نے کہا کہ بین الاقوامی اقتصادی مسائل کو حل کرکے دنیا سے دنیا سے جنگ کے سبب کا خاتمہ کردینا چاہیئے -

کل ایران - چین اور ہالینڈ کے نمائندے تقریر کرینگے -

...۱۴-جنوری - ...اتحادی ... کرنے کے عظیم کام میں "پورا اور دلی" تعاون کریگا ...وہ وعدہ جو امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر برنس نے آج کیا جبکہ انھوں نے جنرل اسمبلی میں پریپریٹری ...یشن کی رپورٹ پر بحث شروع کی -

یہ یقین ظاہر کرتے ہوئے کہ اتحادی قومیں زندہ رہیں گی مگر مسٹر برنس نے کہا کہ سب سے پہلا کام یہ ہے کہ تحفظ برقرار رکھنے کا کوئی مستقل سسٹم قائم رکھا جائے - جو مستقبل کا بوجھ سنبھال سکے - سب سے پہلے ہمیں سیکیورٹی کونسل کو ایک فوجی طاقت سے مسلح کرنا چاہیئے جو امن برقرار رکھ سکے - دوسرا کام ایک اٹامک انرجی کمیشن قائم کرنا ہے -

آپ نے مزید کہا کہ ۲۵ سال ہوئے ہم امریکہ کے رہنے والے اپنی ذمہ داری سے پوری طور پر واقف نہیں تھے لیکن ہم نے دوسرے کے ساتھ تجربہ سے بہت کچھ سیکھا ہے - اس دفعہ حکومت امریکہ اور امریکہ کے لوگ اپنی ذمہ داری سے خوب اچھی طرح واقف ہیں - ان کی طرف سے میں اور دلی تعاون کا وعدہ کرتا ہوں -

...ی مانگ ... ہے - وجے نگر کے مہاراج ...رزولیوشن کے ذریعہ مانگ کی ہے - وجے نگر کے ...نے ایک پرستاؤ کے ذریعہ مانگ کی ہے کہ پچھلے سنٹرل ...ایلکشن میں ہوئی گڑبڑ کی جانچ کے لیے ایک کمیٹی ...رے -

مسٹر جیب الرحمان نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ مانگ کی ہے کہ لیجسلیچر پالیسی اور دوسرے طریقوں سے مجبور کیا جائے کہ کوئی کمپنی بنک شرح سود سے دوگنا نفع تقسیم نہیں کرسکتی اور وہ نفع ورکرز، ڈائرکٹروں اور شیر ہولڈروں میں برابر تقسیم کیا جائے -

احمد جعفری نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ بمبئی پریزیڈنسی میں ضلع کناڈا میں ریلوے ٹرین لاین بنانے کی مانگ کی ہے

...حکو...

...جو اس وقت ہما...
اس وقت اس قد...

نئی دہلی - ۱۴-جنوری - ایک سرکاری بیان ... کیا گیا ہے کہ ایک اور آرڈیننس جاری کیا گیا ہے جس کے ذریعہ سنٹرل گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ریزرو بنک آف انڈیا کو کسی بھی بنکنگ کمپنی کا معاینہ کرنے کی ہدایت کرسکتی ہے - آرڈیننس کے ذریعہ حکومت کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ اگر ریزرو بنک کے معاینہ کرنے کے بعد کسی بنکنگ کمپنی کے حساب کتاب میں ایسی گڑبڑ پائی جائے جس سے ڈپازٹروں کے مفاد کو نقصان پہونچتا ہے تو حکومت کو اس کے خلاف ضروری کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہوگا - حکومت اس بنکنگ کمپنی کو نئے ڈپازٹ لینے سے روک سکتی ہے اور اگر اسکو شامل کرلیا گیا ہے تو اسکو شیڈول بنک کی فہرست سے خارج کرسکتی ہے - بنکنگ کمپنیز بل میں یہ اور اس قسم کی دوسری دفعات شامل ہیں - جس کا مقصد بنک کو مضبوط بنیاد پر چلانا ہے - لیکن بل کے قانون بننے میں کافی عرصہ لگے گا - پچھلے چند سال کے اندر بنکوں کی تعداد ... رجحان پایا جاتا ہے - مثلاً انھوں نے جیب سب سیوں کے حصے بڑی قیمت پر خریدکر ان پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش شروع کردی ہے وہ حصّوں کو بنکوں اور دوسری کمپنیوں کے درمیان آنکا ... ہے ہیں انھوں نے ایسے لوگوں کا جن کا منتظمان سے تعلق ہے بلا ضمانت قرضہ دے دیا - اندھا دھند برانچیں کھولدیں اور انھوں نے بنک کے فنڈ کو ایسے طریقوں پر استعمال کیا جس سے ڈپازٹروں کے مفاد کو نقصان پہونچے -

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کی نامناسب اور غیر مستحکم کارروائیوں کو روکنے کے لیے یہ قدم اٹھایا جارہا ہے - زمانہ جنگ کی اقتصادیات کو امن کے زمانہ کی اقتصادیات کو منتقل کرنے کے لیے یہ قدم ضروری ہے - چنانچہ یہ آرڈیننس جاری کردیا گیا ہے - جسکا فوری نفاذ ہوگا - جبتک بنکنگ کمپنیز بل قانون بنے اس وقت تک یہ آرڈیننس جاری رہیگا -

١٠٠ سَو روپیہ کے نوٹ پر کوئی پابندی نہیں - حکومت ہند کا اعلان

نئی دہلی - ۱۴-جنوری - مختلف مقاموں سے اس قسم کی خبریں آرہی تھیں کہ عوام میں اس قسم کی غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ حکومت نے سو روپیہ کا نوٹ بھی ناجائز قرار دے دیا ہے - چنانچہ حکومت ہند نے ایک اور اعلان میں یہ واضح کردیا ہے کہ سو روپیہ کے نوٹ پر کوئی پابندی نہیں ہے اور نہ ہی سو روپیہ کے نوٹ پر پابندی لگانے کا ارادہ ہے - حکومت نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ جو شخص بڑے نوٹوں کی خرید و فروخت کریگا - وہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت سزا کا مستوجب ہوگا - اور اسکو پانچ سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکیں گی -

یہ پہلا موقعہ ہے کہ حکومت ہند کو اس بات کا علم ہوا ہے کہ اس نے جو آرڈیننس جاری کیے ہیں - ان کا عوام پر کیا بازاثر پڑا ہے اور کرنسی پر سے لوگوں کا اعتماد اٹھ گیا ہے -

سبھاش بابو تبت میں ہیں

لندن - ۱۴-جنوری - لندن میں ہندوستانی کانگریسیوں کی کمیٹی کے چیرمین مسٹر پی - سی - سیل نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ سبھاش بابو کا انتقال نہیں ہوا ہے - اور غالباً وہ تبت یا اور کسی مقام پر کسی مٹھ کے اندر تپسیا کر رہے ہیں - آپ نے کہا کہ میں سبھاش بابو کو عرصہ سے جانتا ہوں مجھے اُمید ہے کہ جب وہ موقع سمجھیں گے وہاں سے آجائیں گے -

ضلع مسلم لیگ کے عہدہ داروں کے لیگ سے استعفے

بستی ۱۴-جنوری - بستی ضلع مسلم لیگ کے پریسیڈنٹ مسٹر ضمیر الحسن وائس پریسیڈنٹ رضی احمد رشید اور سکریٹری عبدالیمین نے لیگ سے استعفے دیدیے ہیں -

انھوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مسلم لیگ رجعت پسند اور برطانوی سامراج کے ساتھیوں کی جماعت ہے - اس میں راجے - نواب اور خطاب یافتہ لوگ شامل ہیں -

یو - پی اسمبلی کے نیشنلسٹ اُمیدوار

لکھنؤ - ۱۲-جنوری - یو - پی نیشنلسٹ مسلم پارلیمنٹری بورڈ نے صوبائی انتخاب کے لیے حسب ذیل حلقوں سے حسب ذیل اُمیدواروں کے نام شایع کیے ہیں -

(۱) بریلی - پیلی بھیت - عبدالطیف فاروقی
(۲) کانپور شہر - مسٹر عبدالقیوم
(۳) الہ آباد - جھانسی شہر - ڈاکٹر عبدالرؤف
(۴) ضلع مظفر نگر مشرقی - مولوی محمد بنی
(۵) ضلع مظفر نگر مغربی - مسٹر ظہیر حسن
(۶) ضلع میرٹھ مشرقی - چودھری لطف الرحمن
(۷) ضلع بلند شہر مغربی - مسٹر عبدالعلی خاں
(۸) ضلع مرادآباد شمال مغرب - مسٹر لطافت حسین خاں
(۹) ضلع بدایوں مشرقی - مسٹر علی شیر
(۱۰) ضلع پیلی بھیت - مسٹر اکرام حسین
(۱۱) ضلع فرخ آباد - مسٹر عبدالجلیل خاں
(۱۲) فتحپور و باندہ - مسٹر بشیر الزماں
(۱۳) جلپور و الہ آباد شمال و مغرب - مسٹر لطافت حسین خاں
(۱۴) گورکھپور مشرقی - مسٹر ریاض الدین
(۱۵) اعظمگڑھ مغربی - مسٹر شاہ اسحق
(۱۶) اعظمگڑھ مشرقی - مولوی عبدالواحد
(۱۷) ضلع کھیری - مسٹر سراج الدین
(۱۸) ضلع بہرائچ شمالی - مولوی رحمان
(۱۹) مرادآباد شمال مشرقی (زنانہ) - بیگم عبدالواحد

ابھی سولہ نشستوں کے نام اور شایع کیے جائیں گے -

ہندوستانی والیان ریاست کے متعلق نمایندہ تاج کا غیر تسلی بخش جواب

نئی دہلی - ۱۴-جنوری - آج چیمبر آف پرنسس کی سٹینڈنگ کمیٹی نے بھوپال کے نواب کی صدارت میں ۱۷-جنوری سے ہونیوالے اپنے اجلاس کے لیے ایجنڈے پر اور راجوں کے ڈیلیگیشن کے پچھلے سال ستمبر میں نمایندہ تاج کے ساتھ گفتگو کے نتایج پر غور کیا - کمیٹی نے سرکار ہند کے نمایندہ کے ساتھ ریاستوں سے متعلقہ سنہ ۱۹۴۵ء میں عمومی پالیسی کے متعلق ریاستوں کے نمایندوں کی میٹنگوں پر بھی غور کیا - ریاستوں کی آئینی مشاورتی کمیٹی کی سفارشات پر بھی لمبی بحث کی گئی -

غیر سرکاری طور سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے آیندہ آئین میں ریاستی راجوں کے متعلق نمایندہ تاج نے پچھلے ستمبر میں ریاستی نمایندوں کو جواب دیا تھا - اسکو بھی کمیٹی نے غیر تسلی بخش قرار دیا ہے

یہ بھی پتہ لگا ہے کہ ہندوستانی ریاستوں کی پوزیشن کا خیال رکھتے ہوئے - ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا عارضی حل بھی اس کمیٹی نے تجویز کیا ہے - ان حلقوں کا خیال ہے - جانسلر نواب بھوپال کی مسٹر جناح سے گفتگو اور مہاتما گاندھی سے گفتگو کرنے کا خیال اسی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ابھی تک کوئی سرکاری تصدیق نہیں ہوئی ہے -

ایران میں باغیوں نے ٹرین پر قبضہ کرلیا

طہران - ۱۴-جنوری - جن ڈیموکریٹوں نے اتری ایران کے صوبہ آذربائی جان پر قبضہ کیا تھا انھوں نے چھ ریلوے انجنوں اور ... ویگنوں پر قبضہ کرلیا ہے اور کازوں سے جانیوالی ریلوے لاین پر اس کا کنٹرول ہے چند حلقوں میں یہ بھی خطرہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ لوگ دارالسلطنت پر چڑھائی کردیں -

جس ٹرین پر ڈیموکریٹوں نے قبضہ کیا ہے - اس کے مسافر بذریعہ بس طہران واپس آتے ہیں - ان کا کہنا ہے کہ ڈیموکریٹک اب سمنان اور مہینہ کے درمیان ٹرین چلا رہے ہیں -

پاکستان اور امتحان

لاہور - ۱۳-جنوری - امسال پنجاب یونیورسٹی نے کئی مسلم طالبات کے داخلہ کے پرچے جو یونیورسٹی امتحانات کے لیے تھے اس بنیاد پر نامنظور کردیے کہ ان کے نام ساتھ پاکستان لکھا ہوا تھا - ان لڑکیوں نے نواب ممدوٹ صدر پنجاب صوبہ مسلم لیگ سے فریاد کی ہے -

لکھنؤ میں پنڈت نہرو کی مصروفیتیں

لکھنؤ - ۱۴-جنوری - پنڈت جواہر لال نہرو نے چند نیشنلسٹ مسلم طالبعلموں سے ملاقات کی - اور انھیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ خود ارادیت اگر مکمل بھی ہو تو دنیا کے حالات ایسے ہیں کہ جسکی وجہ سے اسپر کچھ قیود عائد کرنے پڑتے ہیں - آپ نے طالبعلموں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ منظم ہوکر ہندوستان کی آزادی کے لئے کوشش کریں -

پنڈت جی جب باہر تشریف لا رہے تھے - تو آزاد ہند فوج کے تین سپاہیوں نے جے ہند کہا - پنڈت جی نے ان سے مخاطب ہوکر آزاد ہند فوج کی عام حالت دریافت کی اور کہا کہ جب میں دورہ سرحد سے واپس آؤں تو مجھ سے ملاقات کیجیے گا -

اس سے قبل کانپور کے زراعتی کالج کے کچھ طالبعلم نے پنڈت جی سے ملاقات کی اور انھیں وہاں کے حالات سے مطلع کیا -

بیت المقدس - ۱۳-جنوری کو فلسطینی پولیس نے ۱۷ اشخاص کو حراست میں لیلیا اور پولیس اور برٹش فوج نے یہودی علاقہ کی تلاشی لی اس علاقہ کے قریب یہودیوں نے ایک ٹرین پٹری سے گرادی تھی -

اور انتشار پھیلتا ہے اور پھر عالموں کی کون سنتا ہے مگر قدرت نے فوراً ہی تجدید حق کے لئے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو پیدا کر دیا۔ جنھوں نے عمارت شرعیہ کو سنبھال لیا۔ پھر حضرت شاہ رفیع الدین اور حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی۔ حضرت اسمٰعیل شہید اور حضرت سید احمد بریلوی نے زمام قیادت اپنے ہاتھ میں لیں اور صدائے حق بلند کی۔

آخر میں کہوں گا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے ہاتھوں میں زمام قیادت منتقل ہوئی اور انھوں نے اقتضائے وقت کے ماتحت ایک خالص مذہبی اور دینی درسگاہ کی بنیاد ڈالی۔ جس میں عربی ادب و زبان نہیں بلکہ قرآن کی تفسیر، حدیث کا فن اور فقہی مسائل بہ نفس نفیس تعلیم کئے جاتے ہیں۔ مذہب کی روح پھونکی جاتی ہے اور مسلمان کو سچا اور صحیح مسلمان بنایا جاتا ہے۔ گو حضرت قاسم نانوتوی کی بشدت مخالفت کی گئی۔ انھوں نے قیامت کو سر سید احمد خاں کے ہاتھوں میں دنیا کو ارادہ کیا بلکہ خود مذہبی و دینی فرض شناسی کی بنا پر اپنے ہاتھوں میں لی۔ انگریزی یونیورسٹی کے قیام سے زیادہ عربی یونیورسٹی کے قیام کو اہم سمجھا۔ مغربی علوم و فنون کے بجائے اسلامی علوم و فنون کو ترجیح دی۔ انگریز بنانے کے بجائے مسلمان بنایا۔ ان کے جانشینوں میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رح نے مالٹا کی سختیاں برداشت کیں اور سیاست حاضرہ و حکومت وقت سے بے خوف ہو کر لڑے۔ حق کی آواز بلند کی۔ ان ہی کے جانشین حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد شاہ مہاجر مدنی ہیں جن کو شیخ الہنود کہا جاتا ہے۔ جو زمین پر اللہ کی حجت ہیں۔ ملت ان کی ٹوپی کو پیروں سے روندے اور ان کو دشنام سے یاد کرے۔ یا اللہ میرے برادران ملت کو توفیق فرما اور ان کے قلوب کو شمع ہدایت سے منور کر نیز مجھے صبر جمیل عطا فرما۔

قارئین کرام مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ علمار کی مخالفت تو سنت چلی آرہی ہے۔ اگر آج باوجود اعتراف کے علمار حق کی مخالفت انبوہ کثیر اور علمار سو کریں تو کیا مضایقہ۔ آزاد اور مدنی کے اگر لوگ خلاف ہیں تو یہ تاریخی بات ہے۔

ڈیلیگیشن کا ممبر آزاد ہند فوج سے متاثر

نئی دہلی۔ ۱۱۔ جنوری۔ برطانی ڈیلیگیشن کے ممبر میجر ڈبلیو واٹ نے کہا کہ کمانڈر الخیف اور دوسرے ہندوستانی لیڈروں سے تبادلۂ خیالات کرنے کے بعد آزاد ہند فوج والوں کو بالکل باغی سمجھتا تھا۔ لیکن اب میں ان کے کام کے لیے کچھ جواز سمجھتا ہوں۔

نئی مرکزی اسمبلی کے عارضی صدر

نئی دہلی۔ ۱۱۔ جنوری۔ پتہ لگا ہے کہ نئی مرکزی اسمبلی کی صدارت کے لیے جبتک ۲۴۔ جنوری کو نئے صدر کا انتخاب نہ ہو جائے وائسرائے نے سر کاوسجی جہانگیر کو نامزد کیا ہے نئے صدر کے انتخاب کیلئے کاغذات ۲۳۔ جنوری سے پہلے داخل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

ابتدائی مراحل طے کر لیے۔ انتخابات ہونے تک جنرل سکریٹری کا کام ایک اگزیکو سکرٹری اور اسٹاف مقرر کرنے کی تجویز منظور کی گئی۔ پریپیریٹری کمیشن کی رپورٹ مل گئی ہے۔ کیوبا کے ڈیلیگیٹ ڈاکٹر پریز سیسرز نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمیں یہ ڈر ہے کہ بڑے بڑے ملک انٹی ڈکٹیٹری قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ چھوٹی قوموں کو اندیشہ ہے کہ صرف ۱۴ ممبروں پر مشتمل جو چھوٹی جنرل کمیٹی بنائی جائے گی وہ اہم سیاسی فیصلے کر ڈالے گی اور چنانچہ انھوں نے ترمیم کی کہ اس جنرل کمیٹی میں تمام قوموں کے نمایندے شامل ہونا چاہئیں۔ آپ نے کہا کہ روس اس ترمیم کے حق میں ہے۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ پریزیڈنٹ سپاک بغیر نامزدگی یا بغیر تجویز پیش کئے پریزیڈنٹ منتخب کرنا عام رواج کے خلاف ہے اور یہ مناسب نہیں ہے۔ موسیو منوولسکی نے کہا آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے اور جو امیدوار ہو پہلے اس کے بارے میں بحث کی جائے پھر اسکو منتخب کیا جائے۔

موسیو میونلسکی کی تقریر کے بعد گرما گرم بحث شروع ہو گئی۔

کر دیا جائے ... کی اور کہا کہ چھوٹی ... نمایندہ مسٹر نیول بیکر ... اندیشہ ہے کہ پانچ بڑے ... اور جو چاہیں گے ... اسکے بعد کیوبا ... کے لیے ایک ہفتہ کی میعاد مقرر کرے اور اسمبلی ... ووٹ پیش کرنے کے لیے مسٹر سپارک نے جو ... ایک کمیٹی کے سپرد کرنے کی جو تجویز لیے جائیں۔ کیوبا کے ڈیلیگیشن نے ... کی میعاد کے بارے میں ان کی تجویز پر [illegible] کی تجویز ۱۸ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۹ ووٹوں [illegible] کر لی گئی۔ اس سے پہلے انتخابی سسٹم پر روسی ڈیلی گیشن نے مخالفت کی۔ اور کہا کہ اسی سسٹم کی وجہ سے انکا امیدوار ہار گیا۔ روسی ڈیلیگیشن نے خفیہ ووٹ کے سسٹم کی مخالفت کی۔

نوٹوں کی تعداد بتلاؤ۔

نئی دہلی۔ ۱۲۔ جنوری۔ آج صبح ایک آرڈیننس بعنوان بنک نوٹ آرڈیننس جاری کیا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ بتلایا جائے کہ بنکوں کے پاس آج کتنے کرنسی نوٹ ہیں۔ اس آرڈیننس کے مطابق آج بنکوں میں چھٹی رہے گی۔

اس آرڈیننس کے ذریعہ ہدایت کی گئی کہ تمام بنک جن میں وہ کمپنیاں بھی شامل ہیں جو انڈین کمپنی ایکٹ کی بابت ۱۹۱۳ء کی دفعہ ۲۷۷ الف کے ماتحت بنکنگ بزنس کرتی ہیں اور سرکاری خزانے آج تیسرے پہر کے تین بجے تک ریزرو بنک آف انڈیا کو مطلع کر دیں کہ ۱۱۔ جنوری ۱۹۴۶ء کی شام تک ان کے پاس سو سو روپیہ

بنکوں کو حکم!

والے اور اس سے بڑی قیمت کے کتنے نوٹ تھے اس حساب کی تین کا بیان تیار کی جائیں گی اور الگ الگ خانہ میں لکھا جائیگا کہ سو پانسو ہزار دس ہزار روپیہ کے کتنے نوٹ ہیں۔ جو بنک یہ حساب تیار نہیں کریگا یا غلط حساب تیار کرے گا اوسکو تین سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزا کا مستوجب ہو سکیگا۔ اس آرڈیننس کا یہ مقصد بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ بنکوں اور خزانوں کے پاس سو سو روپیہ والے اور اس سے زائد قیمت کے کتنے نوٹ ہیں اور کتنے نوٹ سرکولیشن میں ہیں۔

کل ہند خواتین مسلم ایجوکیشن کانفرنس

بلاری۔ (اضلاع مفوضہ) میں کل ہند خواتین مسلم ایجوکیشنل و مسلم لیگ کانفرنس کی صدارتی تقریر کے بعد کل ہند خواتین مسلم ایجوکیشنل و مسلم لیگ کانفرنس کی صدارتی تقریر کے بعد خطیبۂ ہند، زہرۂ سخن، مجاہدۂ اسلام، سردار اختر صاحبہ آل انڈیا زنانہ مسلم لیگ نے بلاری عربی اسکول کے لیے مبلغ پانسو روپیہ کا عطیہ پنڈال میں پچیس ہزار کی عظیم الشان اجتماع میں سکریٹری مسلم لیگ بلاری کو دیتے ہوئے کہا کہ وہ بھی بلاری کے بچوں کے لیے جو عربی اسکول قائم ہے۔ اسمیں دل کھولکر چندہ دیں تاکہ ان کے بچے اسلامی تعلیم سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

آپ کی شعلہ بردار تقریر کے بعد پنڈال سے روپیوں کی بارش ہوتی رہی۔ نتیجہ کے طور پر سکریٹری مسلم لیگ بلاری کو اسی وقت نقد بارہ ہزار روپیے ملگئے مزید تقریباً بارہ ہزار روپے ٹکٹوں پر وصول ہوئے اسلیے کہ کانفرنس اور مشاعرہ کا داخلہ (جو تقریباً تین دن اور رات خطیبۂ ہند سردار اختر صاحبہ کی تقریر سے گونجتا رہا) بذریعہ ٹکٹ تھا۔ اور ٹکٹ ایک ہزار روپے سے لیکر آٹھ آنے تک تھا۔ اس کانفرنس کی شرکت اور سردار اختر صاحبہ کی تقریر سننے کیلئے دور دراز مقامات سے لوگ آئی ہوئی تھی۔

مسلسل تین شب و روز لوگ ٹکٹ خرید کر کانفرنس میں شریک ہوتے رہے اور اس طرح ہر اجلاس میں تقریباً بیس پچیس ہزار آدمی شریک کرتے رہے۔

خطیبۂ ہند جیسی مجاہدۂ اسلام جو ہندوستان کی دس کروڑ مسلمانوں کی لیڈر بنکر نہیں بلکہ بے غرضانہ و خادمانہ حیثیت سے خدمت کرتی ہیں اور ہزاروں روپیہ سفر میں خرچ کر کے جلسوں، کانفرنسوں اور مشاعروں میں اپنی قوم کے بچوں، بچیوں اور نوجوانوں کی بہبودی، ان کی درسگاہیں، ان کی عبادت گاہیں اپنی جیب خاص سے ہزاروں روپیے دیکر بنوانے میں حصہ لیتی ہیں۔ جو بیس گھنٹے اپنی دماغی قوت صرف کر کے لوگوں کی دماغی اصلاح کرتی ہیں اور تھکتی ہیں۔ آپ یہ خدمت اسمبلی میں جانے یا کسی نشست پر قبضہ کرنے کے لیے نہیں کرتیں یہ کیسی عجیب بات ہے۔ ہم مسلمانان ہند کی دعا کہ بار الٰہ سردار اختر صاحبہ کو دین و دنیا کی لازوال دولت سرفراز کرے اور وہ تادیر ہماری رہنمائی کے لیے زندہ و سلامت رہیں۔

(نامہ نگار)

عظیم الشان آل انڈیا مشاعرہ پاکستان

اعلیٰ اور مخصوص انتظامات کیساتھ ۱۶۔ فروری ۱۹۴۶ء یوم شنبہ کو زیر صدارت حامی ملت ہمدرد قوم عالیجناب حافظ محمد صدیق صاحب رئیس کانپور بمقام امیر الدولہ اسلامیہ انٹر کالج لکھنؤ منعقد ہوگا۔ جس میں ہندوستان کے تمام مایۂ ناز اور باکمال شعرا شرکت فرما رہے ہیں۔ کانپور کے مسلمانوں کا بھی یہ قومی فریضہ ہے کہ وہ اس مشاعرہ کے ٹکٹ خرید کر اپنی قومی ہمدردی کا عملی ثبوت پیش فرمائیں۔ ٹکٹ کی شرح حسب ذیل ہے۔

اعزازی ۵؎، درجہ اول ؎، درجہ دوم ؎، درجہ سوم ؎، درجہ چہارم ؎، خواتین کیلئے درجہ اول ؎ اور درجہ دوم ؎، کانپور میں ذیل کے مقامات سے ٹکٹ حاصل ہو سکتا ہے۔

(۱) ڈاکٹر بشیر الدین احمد صاحب ہومیو سلیمانی دواخانہ طلاق محل

(۲) جناب بشیر احمد صاحب پروپرائٹر دراب طلاق محل

۴ خلیل احمد قدوائی
جنرل سکرٹری۔ انجمن ارباب ادب
امیر الدولہ اسلامیہ انٹر کالج لکھنؤ

ابن سعود اور فاروق قاہرہ میں

قاہرہ۔ ۱۱۔ جنوری۔ شاہ ابن سعود اور فاروق قاہرہ [illegible] ہو چکے ہیں۔

قیمت
سالانہ صہ/ 5/-/-
ششماہی ؏ 2/8/-
سہ ماہی ؏ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/ -/2/-

VOL. 43	Cawnpore. Saturday	۲۱ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۵ھ
NO. 4	26 JAN. 1946	

ادبیات

انجمن جامعۂ ادبیہ کا ایٹ ہوم

۲۰-دسمبر ۱۹۴۵ء ۵ بجے شام کو مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹو افیسر کانپور میونسپل بورڈ کے بنگلہ پر انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کی طرف سے ایک الوداعی ایٹ ہوم خانصاحب سید صدر الاسلام صاحب نائب صدر انجمن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو دیا گیا۔ موصوف کا تبادلہ آگرہ کو بحیثیت سٹی انچارج کوتوال شہر کے ہوا ہے۔

ایٹ ہوم کے بعد جناب اظہر، جناب مست اٹاوی، جناب سلیم ناطقی (بوجہ بیماری کے آپ کی نظم کو جناب اظہر نے پڑھا) اور جناب وحشی ایڈوکیٹ نے اپنی رباعیات اور نظمیں پڑھیں جس سے حاضرین نہایت متاثر ہوئے۔

جناب صدر ایک کہنہ مشق و پختہ کلام شاعر ہیں۔ آپ انجمن جامعۂ ادبیہ میں ایک ممتاز شاعر کی حیثیت سے ہمیشہ شریک رہے۔ آپ کا کلام اکثر زینت صداقت ہو چکا ہے۔ ناظرین کرام جانتے ہیں کہ فن کے اعتبار سے آپ کا کلام کس قدر بلیغ ہے۔ تراکیب کی چستی اور الفاظ کے انتخاب نے آپ کے کلام کو محاکات کا درجہ دے دیا ہے۔ اراکین جامعہ ادبیہ آپ کے تشریف لے جانے پر اپنی بزم میں ایک کمی محسوس کرتے رہیں گے۔ اور یقیناً یہ خلا کسی طرح پورا نہ کیا جا سکے گا۔ ایڈیٹر

(جناب اظہر کانپوری)

راستے کے پیچ و خم کہتے ہیں یہ ہر گام پر — کارواں کی زندگی وابستہ ہے منزل کے ساتھ
چھا رہی ہے ہر در و دیوار پر افسردگی — صدرِ محفل جا رہے ہیں رونقِ محفل کے ساتھ

ایک حالت پر زمانے کو نہیں رہتا قرار — جو کبھی ہنستا ہے وہ آنسو بہاتا ہے ضرور
ہوں مبارک صدر صاحب آپکو یہ رفعتیں — ہاں مگر دل کو ہمارے غم ستاتا ہے ضرور

(جناب مست اٹاوی)

بے شوخی و ادا ہو کوئی جیسے سیمتن — بے رنگ جیسے پھول ہو، بے پھول ہو چمن
بے برگ جیسے شاخ ہو، بے کیف ہو شراب — بے صدر آج ہوتی ہے یونہی یہ انجمن

(جناب مولانا سلیم ناطقی)

حکمرانی کی دکھاتی ہے کہیں شان سلیم — کہیں دیتی ہے نظر شعر و ادب کا پیغام
رونقِ بزمِ سخن زینتِ تاجِ شاہی — حضرتِ صدر کبھی ہیں کبھی صدر الاسلام

زرد چہرہ لب پہ آہیں، چشم نم
ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ، مضطرب
گل کو گلشن میں نہ رہنے کا ہے رنج
آتشِ فرقت ہے روشن بزم میں
مہرباں اپنا جدا ہونے کو ہے
صدر اور اسلام دو لفظیں فقط
عزمِ راسخ مطلعِ انوارِ صبح
پیکرِ علم و عمل جانِ ادب
یاد کس خوبی کو آخر کیجیے
مولود اربابِ فن پیشِ نظر
کھل گئی راہِ ترقی ہر طرف
اپنے باطن کا ہے ظاہر آئینہ
مسکراہٹ لب پر آنسو آنکھ میں
خامشی پر ہے تکلم بھی نثار

انجمن در انجمن شرحِ الم
صحرا صحرا، دریا دریا جوشِ غم
بلبلوں کو ترکِ صحبت کا الم
جل رہے ہیں شمع و پروانہ بہم
بر سرِ کینہ ہے چرخِ پر ستم
اور ازل سے تا ابد جاہ و حشم
سعیٔ پیہم حاصلِ شام الم
قالبِ خاکی میں روحِ کیف و کم
ایک قلبِ ناتواں سو بارِ غم
منزلِ شعر و ادب زیرِ قدم
بڑھ گئی شانِ فضیلت شانِ جم
آج دل میں ہے مسرت دا الم
شادی و غم ہیں زمانہ میں بہم
لذت افزا کس قدر ہے جوشِ غم

دنیائے اسلام

ایران کا معاملہ حفاظتی کونسل میں

لندن-۲۱-جنوری، حفاظتی کونسل میں ایران کا معاملہ پیش ہونے کے ۲۴ گھنٹہ بعد ایران کے وزیر اعظم ابراہیم حکیمی کے استعفے دیدینے سے حالات ایک ڈرامائی انداز سے بدل گئے۔ لیکن ایرانی وزیر کے مستعفی ہو جانے سے حالات کا رنگ کچھ اور ہے۔

سرخوشِ شعر و ادب جاہ و حشم — منزلِ عالی بباید ہر قدم

(از جناب کرشن سہائے ہتھکاری ایڈوکیٹ وحشی)

کون جاتا ہے یہ سرچشمۂ الطاف و سخا — صاحبِ جود و عطا روحِ کرم جانِ وفا
کون یہ حلقۂ احباب سے ہوتا ہے جدا — بزمِ احباب سے آتی ہے جو پیہم یہ صدا

"اُن کے جاتے ہی یہ کیا ہو گئی گھر کی صورت"
"نہ وہ دیوار کی صورت ہے نہ در کی صورت"

زینتِ ارض و سما جلوۂ مہتاب سے ہے — شوکتِ تاجِ شہی گوہرِ نایاب سے ہے
رونقِ بزمِ گلستاں گلِ شاداب سے ہے — بزمِ احباب کی رونق دلِ احباب سے ہے

کون یہ چھوڑ کے یوں محفلِ احباب چلا
ہر طرف شور ہے جانِ دلِ احباب چلا

اب نہ وہ بادِ بہاری نہ وہ پھولوں کا نکھار — نہ وہ دامانِ گلِ تازہ پہ شبنم کی بہار
نہ وہ فطرت کا تبسم نہ وہ کلیوں کا ابھار — نہ شبِ ماہ میں وہ جلوۂ موجِ انہار

اب تو اس طرح نسیمِ سحری آتی ہے
جیسے ہنگامِ دعا بے اثری آتی ہے

وہ کہ ہو مملکتِ دل پہ حکومت جسکی — وہ کہ ہر طبقۂ انسان میں ہو عزت جسکی
وہ کہ ہر دیدۂ بینا میں ہو عظمت جسکی — وہ کہ ہر قلب پہ منقوش ہو الفت جسکی

اس کی فرقت دلِ احباب سے پوچھے کوئی
تشنگی ماہیٔ بے آب سے پوچھے کوئی

صدر محفل ہی نہ ہو جس میں وہ محفل کیا ہے — جس میں لیلیٰ ہی نہ ہو کوئی وہ محمل کیا ہے
اب اُدھر اُجڑی ہوئی بزم میں اے دل کیا ہے — شعر گوئی کا بلا صدر کے حاصل کیا ہے

دل بہلنے کا چمن میں کوئی ساماں نہ رہا
قمریوں کے لیے اب سروِ خراماں نہ رہا

بات کل کی ہے ابھی پیشِ نظر ہے یہ سماں — آپ کے دم سے گلستانِ ادب تھا خنداں
بزمِ احباب میں یوں برقِ سخن تھی جولاں — جیسے دورِ مۓ گلفام ہو پیشِ رنداں

اور رخصت طلب اس بزم سے مینا ہے آج
آخری جام مۓ ناب کا پینا ہے آج

عمرِ فانی کا زمانے میں بھروسہ کیا ہے — لوٹ کر سانس نہ پھر آئے تو دھوکا کیا ہے
زیست کا موت کے آغوش میں چارہ کیا ہے — رات دن دیکھتے ہیں دہر میں ہوتا کیا ہے

جانے پھر آپ سے ہم لوگ ملیں یا نہ ملیں
غنچے مرجھائے ہوئے دل کے کھلیں یا نہ کھلیں

الوداع اے دلِ مہجور کے سامانِ قرار — رخصت اے گلشنِ اردو کی خزاں دیدہ بہار
رخصت اے نیک منش نیک صفت نیک شعار — رخصت اے صاحبِ الطاف و کرم جاہ و وقار

رخصت اے سینۂ مجروح کے درماں رخصت
رخصت اے خاطرِ ناشاد کے ارماں رخصت

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

مرکزی اسمبلی کا اجلاس

دس برس کے بعد مرکزی اسمبلی نے نیا جامہ پہنا ہے لفظ "نیا" یہاں بہت کچھ فریب آمیز ہے۔ کیونکہ نہ تو مرکز کا آئین اور نہ مرکزی اسمبلی کے احاطۂ اختیارات میں کوئی بہتری پیدا ہوئی ہے۔ مرکزی اسمبلی بدستور ۱۹۱۹ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت چل رہی ہے ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کا صوبائی لیجسلیچر پر تو بنیادی اثر پڑا۔ لیکن مرکزی اسمبلی پر رتی بھر اثر نہیں پڑا۔ یہ آج بھی اسی طرح ڈبیٹنگ کلب کی حیثیت رکھتی ہے۔ جیسی اپنی پیدائش کے اول روز رکھتی تھی۔ جو کچھ تبدیلی ہوئی ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ ۱۹۳۵ء کے بعد سے اس کا انتخاب نہیں ہوا تھا۔ دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے ہندوستان میں عام انتخابات ملتوی رکھے گئے۔ اس دوران میں کانگریس پارٹی نے اسمبلی کا بائیکاٹ کردیا تھا جو ۱۹۴۵ء میں ختم ہوا

اب ملک کی سیاسی فضا بدل چکی ہے۔ حکومت اور کانگریس کے درمیان گو مستقل آئینی جمود تو حل نہیں ہوا۔ مگر عارضی جمود جو ۱۹۴۲ء کی تحریک سے یا کہنا چاہیئے کہ ۱۹۳۹ء میں کانگریسی وزارتوں کے ساتھ شروع ہوا قریب قریب ختم ہوگیا ہے۔ مرکزی اسمبلی نئے انتخابات کے بعد اپنا اجلاس کر رہی ہے۔ صوبوں کے انتخابات ہو رہے ہیں اور صوبوں میں عوام کی نمایندہ وزارتیں بننے کی قوی امید ہے۔ ادھر مستقل آئینی جمود کے حل کئے لیے کرپس اسکیم کی تجدید کی جاچکی ہے اور عام انتخابات ختم ہونے کے بعد کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی بننے کا امکان بھی نظر آرہا ہے۔ ان تبدیل شدہ حالات میں مرکزی اسمبلی کی کارروائی کو قدرتی طور پر زیادہ دلچسپی کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔

جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ مرکزی اسمبلی نے نیا جامہ پہن لیا ہے۔ مگر اس کا حلیہ وہی ہے جو اول روز تھا۔ ایک اور بات قابل غور ہے نئے انتخابات کے نتیجہ کے طور پر کانگریس پارٹی اور لیگ پارٹی دونوں کی طاقت زیادہ مضبوط اور مستحکم ہوگئی۔ لیگ مرکزی اسمبلی کی تیس کی تیس مسلم نشستوں پر قابض ہوگئی چنانچہ اب وہ پہلے کی نسبت زیادہ منظم آواز بلند کرسکتی ہے۔ اس کی لیڈرشپ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کانگریس پارٹی کے قبضہ میں ساٹھ نشستیں ہیں۔ لہذا اسکی آواز بھی پہلے کی نسبت زیادہ مؤثر ہوگی۔ لیکن تعداد قوت دونوں کی ترقی و توسیع کے باوجود دونوں میں سے کوئی پارٹی الگ الگ حکومت کو شکست نہیں دے سکتی۔ کیونکہ مرکزی اسمبلی کی ترتیب ہی ایسی ہے کہ حکومت کے قبضہ میں دونوں سے اکثریت رہیگی۔ تاوقتیکہ کانگریس اور لیگ اشتراک عمل نہ کریں۔ اسمبلی کے کل ممبروں کی تعداد ۱۴۰ ہے۔ کانگریس اور لیگ کے ۹۰ ووٹ نکال کر باقی ووٹ سرکاری غیر سرکاری اور یوروپینوں اور خاص مفاد کے نمایندوں کے رہ جاتے ہیں۔ جن پر حکومت بھروسہ کرسکتی ہے دوسرے لفظوں میں پچاس کے قریب ووٹ حکومت کے کئے جاسکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کانگریس کے بغیر لیگ اور لیگ کے بغیر کانگریس حکومت کو شکست نہیں دے سکتی۔

کانگریس اور لیگ کی سیاسیات میں بہت فرق ہے دونوں کے درمیان بنیادی اختلافات ہیں جنھیں چھپانے سے کچھ فائدہ نہیں۔ لیکن جن بنیادی امور پر اختلاف ہے ان کا فیصلہ مرکزی اسمبلی کے ایوان میں نہیں ہوسکتا۔ یہاں جو مسئلے پیش ہوکر طے ہوسکتے ہیں ان میں بیشتر ایسے ہیں جن پر کانگریس اور لیگ میں آسانی سے اتفاق رائے ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی بارہا ہوا ہے۔

بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ لیگ اور کانگریس متحد ہوکر ملکی مفاد کو تقویت پہونچانے کی کوشش کرینگے۔

تبادلہ

خانصاحب سید صدرالاسلام صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا تبادلہ آگرہ کو بحیثیت کوتوال شہر ہوا ہے۔

موصوف پانچ سال کانپور میں رہے اور نہایت کامیابی اور خوش اخلاقی کے ساتھ آپنے اپنے فرائض انجام دیئے۔

۲۴۔ جنوری کو ۴½ بجے کی ٹرین سے آپ آگرہ تشریف لیگئے۔ اسٹیشن پر آپکے دوست الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ تقریباً ایک ہفتہ تک آپ کے ایٹ ہوم اور لنچ وڈنر ہوتے رہے۔

صدر صاحب ایک خوش فکر اور خوش گو شاعر تھے۔ سلئے شہر کا ادبی طبقہ بھی آپ کی کمی کو بری طرح محسوس کریگا۔

جامعہ ادبیہ

۲۰۔ جنوری۔ ۵ بجے شام کو محمد حبیب اللہ صاحب کے بنگلہ پر انجمن جامعۂ ادبیہ کی طرف سے خانصاحب سید صدرالاسلام صاحب نائب صدر انجمن و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ایک الوداعی ایٹ ہوم دیا گیا۔

(باقی برصفحہ ۷ کالم ایک پر ملاحظہ ہو

لئے اور دیگر عمارتوں کے کاموں پر اور ۶۰۰۰ ہزار ... کے سلسلہ میں کیٹل ورکس پر صرف ہوگی۔ ایڈیشنل پمپنگ پلانٹ پر اور ۳۷ ہزار سروے ... بورڈ نے سابق امپرومنٹ ٹرسٹ کی آمدنی اور ... داریوں کو لے لیا ہے۔ اور ... لاکھ کے سرمایہ سے کام شروع کیا ہے۔ جو ٹرسٹ سے بورڈ کو منتقل ہوا ہے۔

میونسپل بورڈ

۱۹۔ جنوری کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا جس میں سی بلاک گمٹیا میں ایک پلاٹ ۱۲ روپیہ فی مربع گز کے حساب سے خریدنے کی تجویز پر دلچسپ بحث رہی۔

مسٹر وید نرائن باجپئی نے شہر کی چند سڑکوں کے نام آزاد ہند فوج کے نام پر اور کرنل محمد فاروق نے چند لیڈران کے نام رکھنے کے رزدلیوشن پیش کئے۔ لیکن مسٹر وحید احمد نے اس رزدلیوشن پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنانے کی تجویز پیش کی۔ جس کو بورڈ نے منظور کرلیا۔

بورڈ کی خالی جگہیں

یو۔ پی گورنمنٹ نے میونسپل بورڈ کو احکامات بھیجے ہیں کہ بورڈ کی خالی جگہوں کو پر نہ کیا جائے۔ بلکہ جنگی خدمات والوں کے لئے ریزرو رکھا جائے۔

میونسپل بورڈ کی مالی حالت

یو۔ پی گورنمنٹ نے مسٹر ایس۔ سمبھامورتی کو ایک مہینہ کے لیے خاص افسر مقرر کیا ہے۔

آپ بورڈ کی مالی حالت پر گورنمنٹ کے پاس رپورٹ بھیجیں گے۔

موجودہ ہاؤس ٹیکس عمارتوں کی تشخیص، واٹر ٹیکس وغیرہ کے متعلق آپ اپنی رپورٹ دیں گے اور ان ٹیکسوں کو بڑھانے اور نئے ٹیکس عائد کرنے کے متعلق بھی تحقیقات کریں گے۔ اس سلسلہ میں جو اخراجات ہوں گے ان کو گورنمنٹ برداشت کرے گی۔

اسمبلی کیلئے کانگریسی امیدوار

کانگریس کے سنٹرل الیکشن بورڈ نے یو۔ پی اسمبلی کے امیدواروں کے نام شایع کردیئے ہیں۔ شہر و ضلع کانپور کے لیے مندرجہ ذیل حضرات کو نامزد کیا گیا ہے۔

(شہر سے) ڈاکٹر جواہرلال روہتگی

(ضلع کے حلقہ سے) مسٹر رام سروپ گپتا۔ پنڈت گنگا سہائے چوبے۔ پنڈت ونکٹیش نرائن تیواری

(عورتوں کے حلقہ سے) مسز وجے لکشمی پنڈت

پنڈت ہری ہرناتھ شاستری (ٹریڈ یونین حلقہ سے)

پنڈت راجہ رام شاستری (غیر یونین ٹریڈ حلقہ سے)

پنڈت سورج پرشاد اوستھی (ضلع اناؤ سے)

سید بشیرالدین احمد (مسلم سیٹ ضلع کانپور سے)

پریس نوٹ

مسٹر ایم۔ ایس۔ شرما۔ ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کانپور نے ایک پریس نوٹ میں لکھا ہے کہ: نئے ڈرگس کنٹرول آرڈر ۱۹۴۵ء کے مطابق لائسنسنگ کے واسطے سال شروع ہونے کی تاریخ ۱۵۔ فروری کے بجائے یکم اپریل ۱۹۴۶ء کردی گئی ہے۔ چنانچہ یہ طے کیا گیا ہے کہ موجودہ سال کے لائسنس کی مدت بڑھا کر ۳۱۔ مارچ ۱۹۴۶ء تک کردی جائے اور اس کے واسطے کوئی مزید لائسنس فیس وصول نہ کی جائیگی۔ اور اس توسیع کی وجہ سے فیس میں کسی طرح کی کمی بھی نہ کی جائے گی۔

...طہ ہے۔ ۱۹۴۲ء تک کالج میں ایک ... طلبا ر میں یونین کے انتظام کے متعلق اختلافات ... ٹوٹ گئی ۱۹۴۱ء سے اب تک ... دوبارہ جاری کرنے کی کوئی ممانعت ... اس وقت بھی پرنسپل صاحب نے طلبا ر کو ... ع دیدی ہے کہ وہ کالج کے قواعد کے مطابق یونین ... قائم کرسکتے ہیں۔ اس یقین دلانے کے باوجود بھی طلباء اپنے رویہ پر قائم ہیں اور بدنظمی پیدا کئے ہوئے ہیں۔

نشان وشو ... ساتھ سوبھاش ڈے منا... روشنی بھی کی گئی۔ کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام ... پارک میں جلسہ ہوا۔ جس میں سبھاش بابو ... جو فوجی لباس میں تھی نقاب کشائی کی گئی۔ پنڈت ... دیال تریپاٹھی سکریٹری آل انڈیا فارورڈ بلاک نے عام

پریس نوٹ

راشننگ کارڈ سے غلہ خریدنے والونکو اطلاع

راشننگ کارڈ سے غلہ خریدنے والوں کی اطلاع کیلئے کہ کس قسم کا غلہ کس قیمت پر اور کس درجہ کا غلہ راشن کی دوکان پر ملتا ہے یہ نوٹ شایع کیا جاتا ہے۔

گیہوں گیہوں کا موجودہ اسٹاک پنجاب اور کراچی کے گیہوں کا ہے۔ خوردہ فروخت کی قیمت ۳ سیر ۴ چھٹانک فی روپیہ ہے۔

چانول اول قسم کا چانول کم مقدار میں مل رہا ہے اسلیئے ہر ایریا (رقبہ) میں چار دوکانداروں کو ہر دو ہفتہ میں دو بورے فروخت کیلیئے دیے جاتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ایسے دوکانداروں کی تعداد بڑھا دی جائیگی جنکو یہ چانول دیا جاتا ہے۔ لیکن سپلائی کی حالت بہتر ہونے پر ایسا کیا جائیگا۔ یہ چانول شہر کے ہر دوکاندار کو ایک ساتھ دیا جارہا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو چند روز سے زیادہ نہ چلے گا۔

دویم نمبر کا چانول اس وقت دوکانداروں کو نہیں دیا جارہا ہے۔ کیونکہ اس چانول کی مقدار اتنی کم ہے کہ کسی قسم کی مساوی تقسیم ممکن نہیں جس وقت اس چانول کی ... دستیاب ہوسکے گی۔ پہلے کی طرح یہ چانول بھی ملنے لگے گا جیسا کہ چند مہینے قبل تھا۔

تیسرے اور چوتھے درجہ کا چانول کافی مقدار میں مل رہا ہے اور اس قسم کے چانول کی ضروریات کمل طور پر پوری کی جاسکتی ہیں۔

چانول درجہ اول اروا	ایک سیر	ایک روپیہ
چانول درجہ اول سیلھا	ایک سیر ۴ چھٹانک	"
چانول درجہ دوم اروا	ایک سیر ۸ چھٹانک	"
چانول درجہ دوم سیلھا	ایک سیر ۱۰ چھٹانک	"
چانول درجہ سوم اروا	۲ سیر ۴ چھٹانک	"
چانول درجہ سوم سیلھا	۲ سیر ۶ چھٹانک	"
چانول درجہ چہارم اروا	۲ سیر ۸ چھٹانک	"
چاول درجہ چہارم سیلھا	۲ سیر ۱۰ چھٹانک	"
چانول درجہ پنجم	۳ سیر ۸ چھٹانک	"

چنا چنا راشن کی دوکان پر ۴ سیر ۴ چھٹانک فی روپیہ مل رہا ہے۔

آٹا درجہ اول خالص گیہوں کا آٹا ہے اور ۳ سیر ۴ چھٹانک فی روپیہ کے بھاؤ سے فروخت ہوتا ہے آٹا درجہ دوئم میں ۳۰ فیصدی سفید جوار اور ۷۰ فیصدی گیہوں شامل ہے اور ایک روپیہ کا ۴ سیر فروخت ہوتا ہے۔

جوار اور باجرہ بھی راشن کی دوکان پر ترتیب وار ۴ سیر ۵ سیر ۸ چھٹانک فی روپیہ کے نرخ سے فروخت ہوتا ہے۔

راشننگ آفیسر کانپور

فرانس کی ان نازنینوں کے ڈ[illegible] اغوا کرنے پر آپ کو جو تعجب ہو رہا [illegible] اضافہ ہو جائیگا کہ ان نازنینو[illegible] یہ پیشہ اس لیے اختیار کیا ہے کہ ان کو فیشن کی پرستاری کے سلسلے میں اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے کافی روپیہ میسر نہیں آتا تھا۔

چنانچہ جہاں یہ سرمایہ داروں کی عالیشان عمارتوں میں نقبیں لگا کر ان کے سرمایہ پر ڈاکے ڈالتی ہیں۔ وہیں اس وقت تک انھوں نے کوڑیوں ایسے اسٹوروں پر بھی ہاتھ صاف کر دیا ہے۔ جن میں کریمیں، پاؤڈر، لپاسٹک اور دوسری نسوانی آرائش و زیبائش کی چیزیں تیار ہوتی ہیں۔

فرانس کی ڈاکہ ڈالنے والی نازنینوں کا حال سن لینے کے بعد آپ کو امریکہ کی جیب تراش خوش جمالوں کا فرید دار افسانہ بھی سننا چاہیے۔ فرانس کی ڈکیت پری جمالوں کے ڈاکے ڈالنے کا راز تو چند دن کے اندر اندر بے نقاب بھی ہو گیا۔ کیونکہ یہ بعض سرمایہ داروں کو ان کی دولت سے محروم کرنے کے بعد اس قسم کی تحریریں لکھ کر ان کے سرہانے رکھ گئیں۔ جن سے پتہ چل گیا کہ یہ کن لوگوں کا کام ہے مگر امریکہ کی جیب تراش لڑکیاں تو اسقدر سلیقے اور ہوشیاری کے ساتھ اپنا کام کرتی ہیں کہ سالہا سال تک ان کے کارناموں کا حال کسی کو معلوم نہ ہو سکا۔ چنانچہ یہ بڑے بڑے مجمعوں، اور تقریبوں میں مردوں کی جیبوں پر ہاتھ صاف کر جاتیں اور کسی کو شبہ تک بھی نہ ہوتا۔ کہ یہ مردوں کا نہیں۔ بلکہ جیب تراش نازک اندامو‍ں کا کارنامہ ہے۔

فرانس کی ڈاکہ زن پری جمالوں تربیت کے لئے کوئی ادارہ کھلا ہوا ہے یا نہیں یہ تو معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن امریکہ کی ڈکیت نازنینوں کے بارے میں آپ کو یہ سن بہت لطف آئیگا کہ انھوں نے جیب تراشی کا ایک خفیہ کالج کھول رکھا ہے۔ جس میں داخلہ خفیہ ہی ہوتا ہے اور اوّل تا آخر تعلیم کے سارے مدارج بھی خفیہ طور پر طے کرائے جاتے ہیں۔

فرانس اور امریکہ میں نئی تہذیب کی ترقی اور فیشن کی پرستاری کی وجہ سے لڑکیاں بھی ڈاکے ڈالنے اور جیبیں تراشنے لگیں۔ مگر اس سے آپ یہ نتیجہ نہ نکالیے کہ ہندوستان میں فیشن پرست لڑکیاں امریکہ اور فرانس کی عورتوں سے پیچھے رہ گئی ہیں۔ بمبئی کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں ایک ایسے اسکول کا پتہ چلا ہے جہاں نوجوان عورتیں پراسرار طریقے پر تعلیم حاصل کرتی تھیں۔ مگر جس میں دراصل ڈاکے ڈالنے اور جیبیں تراشنے کی تعلیم دی جا رہی تھی۔

جب اس انوکھے درسگاہ کا پتہ چلایا گیا اور اس اسکول میں پڑھنے والی لڑکیوں سے پوچھ گچھ کی گئی تو لڑکیوں نے بتایا کہ چونکہ ہمارے والدین ہمارے بڑھتے ہوئے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے اس لیے ہم نے اپنی فیشن پرستی کی ضرورتیں پوری کرنے کی غرض سے ڈاکہ زنی اور [illegible]

[illegible] ۔۔۔ فلسفہ و تمدن کو بھا دنیا دیکھی۔ دنیا کے رنگ و بو کو پرکھا۔ فضائے بسیط میں بلند پروازیاں بھی کیں۔ خود کو پہچاننے کے لیے خودی کی تلاش کی۔۔۔۔ ڈوبا۔۔۔ کھویا۔۔۔۔ اور محو ہو گیا۔ تلاش و تجسس کے وسیع میدان میں لوگوں نے مجھے پاگل سمجھا! دیوانہ قرار دیا۔ اور ایک جذباتی انسان ہونے کا خطاب بھی دیدیا۔ لیکن ان خطابات کی مجھے مطلق پرواہ نہ رہی میں کبھی انھیں نفرت آگین نگاہ سے نہ دیکھا۔ بلکہ انھیں خطابات کو اپنے زندگی کے طویل اور خطرناک مسافت طے کرنے کے لئے اپنا راہنما۔ ہمدرد اور رفیق تصور کر لیا۔۔۔۔

پاگل؟۔۔۔۔ دیوانہ اور جذباتی انسان؟ یہ عجیب و غریب الفاظ میرے دماغ میں اس وقت تک نغمہ زن رہے جبتک کہ میں نے اپنی دیوانگی کا راز۔۔۔ پاگل پن کی گتھیاں اور جذباتی ہونے کے معمہ کو تجربات کی کسوٹی پر مختلف قسم سے پرکھ نہ لیا۔ ہاں اب میں بیگانہ ہوں۔ دنیاوی تفکرات سے حادثہ زمانہ سے اور تمام قسم کی ہنگامہ آرائیوں سے!۔۔۔۔ لیکن پھر بھی، جذبات لطیف، احساس لذیذ اور حسن و عشق کی نیرنگیوں سے ہم آہنگ ہوں! عیش و نشاط، مسرت و انبساط کی حسین وادیوں میں محو خرام بھی ہوں! کیوں؟ صرف اس لیے کہ خود کو کھو کر خودی کو جانا۔ پاگل بن کر پاگل پنی کے مزے اٹھائے، خود کو دیوانہ سمجھا اور جذباتی انسان!۔۔۔"

فلسفہ زندگی کا بھید سمجھنے کے لیے میں نے کیا کچھ نہ کیا یہ مت پوچھو، ہرگز مت پوچھو۔ جبیں کے آگ کے لہلہاتے ہوئے شعلوں میں دہکتی ہوئی شعاعیں دیکھی ہیں۔

---

۴ جیب تراشی کی لائن اختیار کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔

غرض مغربی تہذیب کے اثر سے نوجوان لڑکے لڑکیاں ڈاکہ زنی اور جیب تراشی تک آ تر آئی ہیں تاکہ ان کو جائز ذرائع سے فیشن پرستی کا موقع نہ ملتا ہو تو ناجائز ذرائع سے روپیہ حاصل کر سکیں دیکھئے۔ نئی تہذیب اور کیا کیا گل کھلاتی ہے۔

ترکی میں روسی ایجنٹوں کی گرفتاری

انقرہ۔ ۱۹۔ جنوری۔ گلوب کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ ترکی کے محکمہ سراغ رسانی نے بہت سے لوگوں کو روسی جاسوس ہونے کے الزام میں گرفتار کیا۔ ان کے قبضہ سے بعض فوجی نقشے اور دستاویزات برآمد ہوئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا۔ اہم انکشافات کی توقع ہے۔

بٹاویہ میں برطانوی سفیر کا تقرر

لنڈن۔ ۱۹۔ جنوری۔ آج حکومت برطانیہ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ ماسکو کے برطانوی سفیر سر ارچیبالڈ کلارک کو مخصوص سفیر کی حیثیت سے بٹاویہ جائیں گے تاکہ وہ وہاں دوستانہ طور پر مصالحت کی سعی کریں اور حالات سے برطانیہ کو مطلع کرتے رہیں۔

لنڈن۔ ۲۰۔ جنوری۔ قاہرہ میں یہ خبر نہایت گرم ہے کہ شاہ ابن سعود کا مصری سفر۔ مصر اور سعودی عرب کے مابین ایک معاہدہ پر ختم ہوگا۔ یہ معاہدہ خطرہ کے وقت امداد باہمی [illegible] کا ہوگا۔

[illegible] بہت متاثر ہوئے اور اسما کی تاحیات معقول پنشن مقرر کر دی۔

عائشہ بنت احمد

بنو امیہ کے حاجب مظفر ابن حاجب ابی عامر کے زمانہ میں عائشہ بنت احمد کے کمال کی دھوم سارے اندلس میں ہو چکی تھی۔ اسکے فضل و کمال کے سامنے کسی کی کوئی ہستی نہ تھی۔ عالم فاضل ہونے کے علاوہ نہایت اعلیٰ پایہ کی شاعرہ تھی۔ نیز فن خطاطی میں بے نظیر مانی جاتی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ نہایت درجہ حسین اور بہت ہی پاکیزہ اخلاق، آزاد خیالات رکھتی تھیں، انھیں فخر تھا۔ اور بجا فخر تھا کہ ہر امیر ہر عالم یہانتک کہ بادشاہ کے کتب خانہ میں انھیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابیں زینت بنتی تھیں۔ بادشاہوں کے دربار علماء و شعراء کی خدمت میں بے جھجک بے دھڑک جاتی تھیں اپنے قصائد اشعار فن خطاطی کے بہترین نمونے پیش کر کے خراج تحسین وصول کرتی تھیں معقول انعام و اکرام سے سرفراز ہوتی تھیں انھیں اپنے ترقی علم کا اتنا شوق تھا کہ شادی کو حاج علم تصور کر کے مدت العمر شادی نہ کی۔ یوں دنیا کو اپنے پر تحسین و آفرین کرتی ہوئی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ نہ کبھی اپنے حسین خوبصورت چہرے کو نقاب سے چھپانے کا خیال کیا۔

عابدہ خاتون

احمد بن قاسم۔ قرطبہ کے ایک معزز خاندان کے عالم شخص تھے۔ اپنی عزیز لاڈلی بیٹی عابدہ سے بے حد محبت تھی۔ عابدہ اچھی شاعرہ تھی۔ نہایت پابند مذہب زاہدہ تھی حسین و جمیل بھی تھی۔ عابدہ کے چند اشعار اتنے لطیف پیارے تھے کہ خلیفہ عبدالرحمٰن ناصر کو اتنے پسند آئے کہ برسر دربار خلیفہ نے بہت تعریف کی۔

صفیہ خاتون

اندلس کی دو خاتونیں ایک نام صفیہ سے مشہور تھیں۔ ایک کا وطن قرطبہ دوسری کا اشبیلیہ دونوں باعلم و باجمال، باکمال، شاعری اور خطاطی کی دونوں ماہر تھیں۔ ایک تو خلیفہ الناصر کی خاص خوشنویس شاعرہ تھی جسکی زمزمہ سنجی، خوش گلوئی سے خلیفہ بہت مسرور ہوتے تھے۔ دوسری نہایت فصیح و بلیغ مقررہ شاعرہ تھیں۔

حسانہ خاتون

ابوالحسن شاعر کی محبوب بیٹی حسانہ ابھی کنواری تھی کہ یتیم ہو گئی۔ باپ نے اپنی زندگی میں علوم مروجہ کی نہایت مکمل تعلیم دی تھی۔ شاعری میں بھی ملکہ رکھتی تھی۔ لیکن باپ کے بعد زمانہ کے ہاتھوں بہت تنگ ہو گئی۔ یہانتک کہ لوگ اسکو یتیمہ بھی کہنے لگے۔ آخر حکم [illegible] کا زمانہ آیا اس نے چند اشعار اپنے حسب حال لکھکر امیر کی خدمت میں روانہ کئے امیر نے ایک نامہ روانہ کیا کہ اسکو دکھا کر میرے عامل سے [illegible] وظیفہ وصول کرو [illegible] کا انتقال ہو گیا گورنر حکمرام نے وظیفہ مقررہ بند کر دیا۔ بے چاری حسانہ پھر وہی تکلیف کی حالت میں زندگی بسر کرنے لگی۔ آخر مجبور ہو کر اپنے وطن دار الحجارہ سے دارالخلافہ قرطبہ کو روانہ ہوئی اور خلیفہ کی ایک حرم کی بدولت خلیفہ کے حضور باریاب ہوئی چند موزوں فی البدیہہ اشعار سنائے اور مرحوم خلیفہ کی تحریر بھی دکھائی جسکو دیکھکر خلیفہ بہت متاثر ہوئے اور حسانہ کی بہت تعریف و عزت کی گورنر کو معزول کر کے حسانہ کو انعام و اکرام سے سرفراز کیا اور معقول وظیفہ بھی مقرر کر دیا۔

دختر عالم

[illegible] سا دُر ہوتو"

[illegible] اپنی دادی اماں کے ساتھ جنگل میں رہتا [illegible] بچہ ہی تھا کہ اس نے جنگل کے جانوروں کی [illegible] یں۔ وہ جانتا تھا کہ گرمیوں میں وہ کس طرح [illegible] تے ہیں۔ اور سردیوں میں کہاں جا چھپتے ہیں [illegible] کا ئی سمجھتا تھا اور جب وہ ان سے ملتا تو باتیں [illegible] علاوہ ہوتو ایک بہادر اور ہوشیار شکاری [illegible] تمام لوگ اس سے محبت کرتے تھے۔ اور اسے [illegible] کے نام سے پکارتے تھے۔ کیونکہ ہوتو اپنے [illegible] نوجوانوں میں سب سے زیادہ بہادر اور مضبوط نوجوان

اس کے دل میں ہمدردی اور دوسرے کی مدد کرنے کے جذبات کوٹ کوٹ کر بھرے تھے۔ وہ گھنٹوں اسی سوچ میں گذار دیتا کہ کس طرح دوسروں کی زندگی کو خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔

ایک دفعہ اس نے بہار کے موسم میں جنگل کے کنارے سمندر کی طرف ایک کٹیا بنائی۔ تاکہ اس میں رہ کر عبادت کیا کرے اس نے دعا کی کہ اس کے لوگوں کی جنگلی پھولوں اور پھلوں کے علاوہ اور بھی کچھ کھانے کو ملے۔ ہوتو نے عہد کیا کہ جبتک اسکی دعا قبول نہ ہوگی وہ کچھ نہ کھائیگا۔

پہلے دن جب وہ جنگل میں پھر رہا تھا تو اس نے ایک ہرن کو دیکھا۔ بھوکا تو تھا ہی۔ فوراً کمان میں چلہ چڑھایا اور چاہتا تھا کہ ہرن کو اپنے تیر کا نشانہ بنا دے کہ اسے اپنے وعدے کا خیال آیا کہ جبتک اس کے آدمی پیٹ بھر کر روٹی نہ کھائیں گے وہ کچھ نہیں کھائیگا۔

دوسرے دن وہ ساحل دریا پر سبزہ زاروں میں پھرتا رہا۔ جہاں کئی قسم کے پھل اُگے ہوئے تھے۔ اس کا دل للچایا مگر اس نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

تیسرے روز ہوتو بھوک سے بیتاب ہو رہا تھا۔ اس میں چلنے پھرنے کی طاقت بھی نہ رہی تھی۔ وہ سارا دن اپنی کٹیا میں بیٹھا رہا۔ شام کے وقت جب سورج مغرب میں غروب ہو رہا تھا اور آسمان پر شفق کا سرخ رنگ پھیلا ہوا تھا اور آسمان پر شفق کا سرخ رنگ پھیلا ہوا تھا۔ ہوتو اپنی چارپائی پر پڑا نیم وا آنکھوں سے باہر کی طرف دیکھ رہا تھا کہ اس نے ایک نوجوان کو آتے دیکھا جس کے لباس کا رنگ سبز اور بال سنہری تھے۔

پہلے تو ہوتو نے یہ خیال کیا کہ وہ خواب دیکھ رہا ہے۔ لیکن جب اس نے اس کے قریب آ کر کہا کہ "میں انسان کا دوست ہوں" تو اسے اپنی بیداری کا یقین ہوا۔ اس نے کہا "پیارے ہوتو! خدا نے تمہاری دعا قبول کر لی ہے۔ کیونکہ تم نے اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کی بہتری کے لئے دعا کی تھی۔ اگر تم محبت اور محنت سے کام لوگے تو سب کچھ حاصل کر لوگے۔ اٹھو! میرے ساتھ کشتی لڑو۔"

ہوتو بہت کمزور ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے کا رنگ زرد ہو چکا تھا۔ تاہم وہ اس نوجوان سے کشتی لڑا اور وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ وہ اپنے اندر پہلے سے زیادہ طاقت محسوس کر رہا تھا۔ یہ دونوں اس وقت تک کشتی لڑتے رہے جبتک سورج مغرب میں غروب نہیں ہو گیا۔

اسپر اجنبی نے کہا کہ کل شام کو میں آؤں گا۔ اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔ اور ہوتو نے یوں محسوس کیا کہ وہ زمین میں اس طرح جذب ہو رہا ہے جس طرح بارش کا قطرہ جذب ہوتا ہے۔

اگلے دن وہ اجنبی شام کے وقت آیا اور وہ اس قدر خاموشی سے آیا کہ ہوتو کو کسی آمد کی خبر نہ ہوئی۔ اب کے ان کی پھر کشتی ہوئی اور اندھیرا ہونے تک وہ تینوں کشتی لڑتے۔ ہوتو بہت تھک گیا تھا۔ پڑتے ہی سو گیا۔ اگلے دن اسکی دادی اماں اس کے لئے کھانا لے کر آئی۔ اس نے ہوتو کو کھانے کے لئے کہا تاکہ کہیں بھوک سے ہی نہ مر جائے۔ لیکن اس نے چکھنا تک پسند نہیں کیا۔

جب وہ چلی گئی تو وہی اجنبی شخص آخری بار اس سے کشتی لڑنے کیلئے آیا۔ ہوتو بھوک سے نڈھال ہو رہا تھا۔ تاہم وہ پوری بہادری سے لڑا دفعۃً اس نے دیکھا کہ وہ اکیلا ہے اور وہ اجنبی اس کے سامنے مرا پڑا ہے۔ ہوتو

اس کا بڑا افسوس ہوا اُس نے اسے زمین میں دفن کر دیا۔ اور مٹی ڈالدی اور اپنی دادی کے پاس چلا گیا۔ اس کے عہد کے دن پورے ہو چکے تھے۔ لیکن وہ نہ اجنبی اور نہ اسکی قبر کو بھولا اس قبر پر بارشیں بھی ہوئیں اور سورج کی روشنی اور دھوپ بھی پڑتی رہی۔

ہوتو ہر روز اس قبر پر جا کر اُسے گھاس پھوس اور کیڑے مکوڑوں سے صاف کرتا۔ ایک دن ایک سبز پودہ زمین سے پھوٹا اور اس کے بعد کئی اور پودے اُگ آئے اور گرمیاں ختم ہونے سے پہلے پہلے یہ پودے کافی اونچے ہو گئے۔ جنھوں نے سبز لباس پہنا ہوا تھا۔ سورج میں ان کے سنہری بال چمک رہے تھے۔ ہوتو چلا اٹھا یہ وہی میرا اجنبی دوست ہے انسانوں کا دوست!

اس کے بعد اس نے اپنی دادی اماں اور دوسرے لوگوں کو بلایا اور سارا قصہ سنا دیا۔ اس کے بعد اس نے انھیں مکئی کے لمبے لمبے پتے دکھائے اور اس کے بھٹے اتار کر اناج تیار کیا۔ اور مزے سے اسے کھا کر زندگی گذارنے لگے۔

دنیا میں سب سے پہلے فلم بنانے کا خیال کس طرح پیدا ہوا!

(از جناب چودھری عبدالعزیز نگل، لاہور (پنجاب))

(گذشتہ سے پیوستہ)

لیکن ۱۸۹۳ء میں اڈیسن نے شکاگو کی نمائش میں ایک چھوٹی سی فلم آواز کے ریکارڈ کے ساتھ چلائی۔ لیکن اسے خاطر خواہ کامیابی نہ ہو سکی۔

یہ وہ زمانہ تھا جب خاموش فلمیں پورے عروج پر تھیں اور بڑے بڑے سرمایہ دار اس انڈسٹری کی طرف مائل ہونے شروع ہو چکے تھے۔ سٹوڈیوز کے ساتھ ہی ساتھ سینما ہال بھی تعمیر ہونے لگے۔

سنہ ۱۹۱۴ء تک امریکہ، انگلینڈ، اٹلی اور فرانس پورے جوش سے فلموں میں دلچسپی لیتے رہے۔ لیکن جنگ عظیم شروع ہوتے ہی انھیں اپنی توجہ اس انڈسٹری سے ہٹانا پڑی لیکن امریکہ جنگ کے دوران میں بھی سرگرم حصہ لیتا رہا۔

خاموش فلموں میں اب کوئی کسر باقی نہ تھی صرف آواز کی کمی تھی۔ جسے پورا کرنے کے لئے بہت سے سائنس دان کوشش کر رہے تھے۔

یوجنی لاسٹے جو ایک وقت تھا مسٹر اڈیسن کے ساتھ رہ چکا تھا نے فلم پر آواز بھرنے کے تجربے کرنے شروع کئے اور سنہ ۱۹۲۳ء کے آخر تک اسے کوشش میں منہمک رہنا پڑا۔

سنہ ۱۹۲۶ء میں یوجنی لاسٹے وارنر برادرز میں شامل ہو گیا۔ اور ان کے لیے چھوٹی چھوٹی فلموں پر تجربے کرنا شروع کر دیے۔ اور ان میں اسے خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔

دنیا میں سب سے پہلے جو ٹاکی فلمیں تیار ہوئیں۔ اُن میں سے ایک کا نام تھا۔ (JAZZ SINGER)

اور دوسری کا نام تھا (SINGING FOOL)

ان دونوں فلموں کے ریلیز ہوتے ہی فلمی دنیا میں ایک انقلاب آ گیا اور تمام ممالک ٹاکی فلموں کی طرف رجوع ہونے لگے۔

شاہ ابن سعود پر بم سے حملہ

قاہرہ۔ ۱۸۔ جنوری۔ ریوٹر اور ایسوسی ایٹڈ پریس کی متفقہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ قاہرہ کے ریلوے اسٹیشن سے قریباً دو ایسے بم جو وقت معین پر پھٹتے ہیں۔ شاہ ابن سعود کے قاہرہ پہنچنے سے دو گھنٹہ پہلے معلوم کر لیے گئے۔ دونوں بم اتنے کافی طاقتور تھے کہ اس پورے رقبہ کو مع اسٹیشن کے اڑا دیتے۔

مصری پولیس نے اُن نوجوان مصریوں کے اس گروہ کے افراد کو گرفتار کر لیا ہے جنھوں نے ممتاز برطانیہ نواز مصریوں کو ہلاک کر ڈالنے کا خفیہ پروگرام بنایا تھا۔

پیرس۔ ۲۰۔ جنوری۔ ریوٹر کی تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ جنرل ڈیگال کی وزارت کے ڈائرکٹر نے یہ اطلاع کیا ہے کہ جنرل ڈیگال آج شب کو حکومت کی صدارت سے مستعفی ہو گئے۔

ارشاد نبوی

خدا اس بندے کو پسند کرتا ہے جو ایماندار ہو اور کسی ہنر سے روزی کماتا ہو۔

جو آدمی غصہ پر قادر ہوتا ہے اور غصہ کو پی جاتا ہے خدا اس کے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے۔

جو آدمی نقصان سے سیکھے اور لوگوں کو سکھائے اور اس پر عمل کرے۔ میں اسکو جنت میں کھینچ لیے جاؤں گا۔

جس زمانے میں تمھارے رہنما نیک ہوں۔ تمھارے دولتمند فیاض ہوں اور تمھارے معاملات مشورے سے طے ہو سکتے ہیں۔ اس زمانے میں زمین کی پشت تمھارے لئے زمین کے شکم سے اچھی ہوگی۔ پھر جس زمانے میں تمھارے رہنما شریر ہو جائیں۔ تمھارے دولتمند بخیل ہو جائیں اور تمھارے معاملات عورتوں کے اشارے پر طے ہونے لگیں۔ اس وقت تمھارا مرجانا زندہ رہنے سے زیادہ اچھا ہوگا۔

حاکم عادل، روزہ دار اور مظلوم کی دعا اکارت نہیں جاتی۔

تم میں سے اچھا وہ ہے جو اچھے کام کرے۔

تخت جاپان کا نیا دعویدار

ٹوکیو۔ ۱۹۔ جنوری۔ ڈیلی ٹیلیگراف کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ ایک لکڑ ہارے نے جو نہایت عسرت کی زندگی بسر کر رہا ہے تخت جاپان کا دعویٰ کیا ہے اور جنرل میک آرتھر کو درخواست پیش کی ہے کہ وہ جاپان کے تخت کو اس کے اصلی وارث کے سپرد کر کے تاریخ کی ایک غلط صفحہ کو بدل دیں۔ اس درخواست میں تاریخی شہادتیں پیش کی گئیں ہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ ۵۵۰ برس قبل موجودہ شہنشاہ کے خاندان نے زبردستی اس کے خاندان سے چھین کر اس پر قبضہ کر لیا۔

منصف۔ تمھیں شرم نہیں آتی کہ ہر روز عدالت میں چلے آتے ہو؟

ملزم۔ حضور آپ کو روز عدالت میں آتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ تو مجھے کیوں آئے۔

گداگر۔ (مولوی سے) بابا کچھ خدا کی راہ میں دو

مولوی۔ گداگری تو اسلام میں جائز نہیں۔

گداگر۔ میں آپ سے خیرات مانگ رہا ہوں۔ فتوے نہیں پوچھتا۔

جج۔ (گواہ سے) تمھاری عمر کتنی ہے؟

گواہ۔ حضور ۳۰ برس۔

جج۔ ۳۰ برس؟ میں کئی برس سے دیکھ رہا ہوں کہ تم اس عدالت میں ہر بار اپنی عمر یہی بتاتے ہو۔

گواہ۔ حضور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ آج کچھ کہا اور کل کچھ اور کہہ دیا۔

منصف۔ تم نے اس شخص کی جیب سے سو روپے کا نوٹ کس طرح نکال لیا۔

ملزم۔ حضور یہ میرے پیشے کا راز ہے ظاہر نہیں کر سکتا۔

رضا۔ کیا دنیا میں بیوقوفوں کی آبادی زیادہ ہے۔

بوزنہ۔ معلوم نہیں۔ لیکن تمھیں بیوقوفوں کی تلاش کیوں ہے۔ کیا اکیلے دل گھبراتا ہے۔

استاد۔ تمھاری عمر کتنی ہے؟

شاگرد۔ جناب مجھے معلوم نہیں۔

استاد۔ تم کب پیدا ہوئے۔

شاگرد۔ میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ میری ماں سوتیلی ہے۔

ٹوکیو۔ ۱۹۔ جنوری۔ جنوبی مشرقی ایشیا کمان کے کمانڈر انچیف جنرل میک آرتھر نے آج ایک بین الاقوامی عدالت کے انعقاد کا حکم دیا ہے۔ یہ عدالت مشرق بعید کے جنگی مجرموں پر مقدمہ چلائے گی۔

شیشہ اور سائنس

(مترجمہ بھگوت سروپ گوئل)

وہ وقت دور نہیں ... دودھ کی پرانی سے بنائے ہوئے لباس میں ملبوس نظر آئیں گے اگرچہ یہ حقیقت تعجب خیز معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ ہی شیشے سے دریائی قسم کے کپڑے جیسی چیز بنی جاتی شروع ہو چکی ہے!

اس وقت شیشہ کی اس چیز سے لباس تیار نہیں کئے جا رہے ہیں۔ اگرچہ اسکاٹ لینڈ کی ایک برٹش فرم نے شیشہ کا ریشہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ جو کہ بہت کارآمد چیز ہے۔

دھاگا بنانے کا شیشہ اچھی قسم کا ہونا چاہیئے۔ اسکو دھاگے میں تبدیل کرنے کے لئے ایک پیچیدہ عمل درکار ہے پہلے شیشہ کو پگھلایا جاتا ہے۔ اور پھر اس کے ٹکڑے بنائے جاتے ہیں۔ پھر ان ٹکڑوں کو پگھلا کر بافتہ کام کے لئے دھاگا تیار ہوتا ہے۔ اس دھاگے کی باریکی کا اندازہ اس چیز سے کیا جا سکتا ہے کہ اسکی موٹائی بال کی موٹائی کا ⅙ یا ⅙ کے برابر ہوتی ہے۔

لڑکیاں شیشہ کے دھاگوں کو فیتوں میں بُن لیتی ہیں جو کہ ایک انچ تک چوڑے ہوتے ہیں انھیں بجلی کے کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے اور بجلی کے تاروں کے لیے یہ نہایت عمدہ "انسولیٹر" ہیں۔ کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کیوں نہ انھیں رنگ کر ٹوپوں اور لباسوں کی آراستگی کے لئے استعمال کیا جائے۔

جب اس فیتہ کو ذرا زیادہ چوڑا بن لیا جاتا ہے اور اسکی آمیزش بھی ذرا مختلف کر دی جاتی ہے تو اسکی نہایت عمدہ بتی بن جاتی ہے۔ جو کبھی بھی ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی سیاہ ہوتی ہے۔

آجکل شیشہ کی بتیاں جنگی کاموں کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں۔ لیکن بعد از جنگ یہ ہر کس و ناکس کو مل سکیں گی۔

شیشہ سے ایک اون کی طرح کی چیز بھی بنتی ہے جس میں سے حرارت آسانی سے نہیں گذر سکتی۔ اسلیئے یہ حرارت اور سردی سے بچاؤ کرنے کے لیے نہایت عمدہ چیز ہے۔ کمرے کی چھتوں اور دیواروں کے درمیان اسے لگانے سے گھر گرمیوں میں ٹھنڈا اور سردیوں میں گرم رہتا ہے۔ یہ چیز ریفریجریٹر گیس کے بھٹی والے حصہ اور بجلی کے کھانا پکانے کے آلے کو "انسولیٹ" کرنے کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ یہ آواز کے دھماکے کو بھی جذب کر لیتی ہے۔

شیشہ کی اون کو چادروں میں تبدیل کر کے نلیوں اور حوضوں کی لیگنگ کے لئے موثر طریقہ سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سرت بوس اور آصف علی کا انتخاب

نئی دہلی۔ ۱۹۔ جنوری۔ آج شام کو مرکزی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کا ایک جلسہ منعقد ہوا اور اس میں مسٹر سرت بوس کو پارٹی کا لیڈر اور مسٹر آصف علی ڈپٹی لیڈر منتخب ہوئے سیٹھ گوبند داس خزانچی اور پروفیسر رنگا، مسٹر گڈگل اور مسٹر موہن لال سکسینہ سکریٹری منتخب ہوئے۔

بحری جہاز اب بھی غرق ہو رہے ہیں

لندن۔ ۲۰۔ جنوری۔ رپوٹر شدہ ایک اطلاع میں یہ بھی بتایا ہے کہ اگرچہ جنگ کو ختم ہوئے چھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے، لیکن اب تک یورپ اور مشرق بعید کے سمندروں میں برابر جہازات کا نقصان ہو رہا ہے۔ انڈر رائٹرس کی ایسوسی ایشن کی سالانہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۱۶ جہاز تباہ ہوئے اور لورپول میں ۲۹ جہازات کو نقصان پہونچا۔

اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ابھی جہازوں کے لیے خطرہ کم نہیں ہوگا۔ کیونکہ بارودی سرنگیں ہر جگہ پھیلی ہوئی ہیں۔

اور ادب میں ... میراث کے طور پر آیا ہے۔ ادب ہندوستان کے موجودہ نشاۃ ثانیہ میں اپنی دوشیزگی سے ہمکنار ہوا۔ اور دوسرے فنون لطیفہ کے پہلو بہ پہلو آرٹ کی حیثیت سے ناول نے بھی کافی قوت اور طاقت حاصل کر لی ہے۔ ہندی ناول نے بنگالی اور مرہٹی ادیبوں مثلاً ٹیگور، سرت چندر چٹرجی، اور ہری نراین آپٹے سے فیضان حاصل کیا ہے۔ لیکن اسکی نشو نما بھی بالکل علیحدہ تصور و خیال کی بنیادوں پر ہوئی۔ اور اسکی اپنی جداگانہ خصوصیت بھی ہے، شاید ہی ہندوستان کی کسی دوسری زبان نے دیہاتی زندگی کی رنگینیوں اور تلخیوں کے نقوش اس عمدگی سے پیش کئے ہوں جو کہ پریم چند کی ناولوں میں پائے جاتے ہیں۔ جس میں ہم کسانوں کی جھکتی زندگی زمیندار، قرضدار پولیس آفیسر اور مختلف سماجی واقعات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور جس میں ہم معاشرتی اور سماجی خرابیوں اور رقابتوں سے بھی دوچار ہوتے ہیں۔

ہندی ناول زندگی کے سچے مرقعے پیش کرنے سے پہلے دو ارتقائی منزلوں سے گذر چکا تھا۔ اس کے مقصد کو ابتدائی ادوار میں تقسیم کر دیا گیا۔

پہلی منزل میں ناول محبت کی کئے سے سانچوں میں ڈھالا گیا۔ اور پڑھنے والوں کو واقعات کی بھول بھلیاں سے حیران و ششدر کیا گیا۔ اور غیر حقیقی دنیا کی سیر و سیاحت کے حالات سے واقف کرایا گیا۔ اس زمانے کا مشہور شاہکار چندر کانتا "ایک دلچسپ کہانی تھی۔ جو بچوں کو کھیلوں سے اور بوڑھوں کو تنہا پسندی سے روکتی تھی۔ دوسری منزل میں ڈاکہ زنی اور قتل و غارت کی کہانیوں نے منظر پر غلبہ حاصل کیا اور بنارس کی سرزمین سے اس قسم کے حقیر ادب کا سیلاب بہنے لگا۔ اس قسم کے حقیر ادب کا سیلاب بہنے لگا اس صورت حال کا پریم چند کے مقبول عام ہوتے ہی خاتمہ ہو گیا۔

ہندی ناول نے پریم چند کے ساتھ حیات نو حاصل کی۔ انھوں نے زمانے کے موجودہ مسائل پر اپنی تخلیقی اور سیاسی ذہانت سے گہری روشنی ڈالی، وہ عوام الناس کے آدمی تھے۔ اور دیہاتی دنیا کو بخوبی جانتے تھے۔ ان کے افسانوں، ناولوں میں لاکھوں دیہاتیوں اور غریبوں کی ہی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اور تڑپتے جذبات انگڑائیاں لیتے نظر آتے ہیں۔

چارلس ڈکنز کی طرح انھوں نے بھی انسانوں کی ایک علیحدہ دنیا کو آباد کیا۔ جہاں انسان حق و سچائی سے زندگی گذارتے ہیں۔ وہ تمام سماج کے ذلیل فرقوں اور مینوں سے تعلق رکھتے تھے الاؤ کے اطراف بیٹھ کر ظالم زمینداروں، اور جابر پولیس والوں کے جور و جفا کو علی الاعلان بیان کیا کرتے تھے۔ جو ہمیں ٹامس ہارڈی کے اُن ناولوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ جہاں اسی قسم کی دیہی برادری کے اجتماع کی عکاسی کی گئی ہے۔ پریم چند کا ادب آزادی کے صحیح اور عمیق جذبات کا عکاس ہے۔ جو ہماری قومی زندگی کا نصب العین ہے۔ اور شاید ہی کسی اور ہندوستانی ادیب نے اس قدر

... ٹی

معلومات افروز تفصیلات کے ساتھ ... بدقسمت ہندوستانیوں نے ... ہیں۔ انھوں نے ۱۹۳۰ء کے ... میں عوام کے رجحانات کی تصویریں کھینچی ہیں۔ اور کچھ بعد دیگرے چند مختصر واقعات کو پھیلا کر ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ اس کے پیچھے عوام کے جذبات امڈے چلے آ رہے تھے۔ ان کی ناولوں جیسے کرم بھومی، پریم آشرم کایا کلپ۔ رنگ بھومی اور گئودان میں ہم ان خصوصیات کا مطالعہ بخوبی کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر رنگ بھومی میں سورداس کی جھونپڑی کی بربادی کا بیان سنجیدگی دھارن کر چکا ہے۔ کیونکہ اس کے پیچھے بھی عوام صف بستہ ہو گئے تھے۔

پریم چند نے زیادہ تعداد میں ایسے مکمل کرداروں کی تخلیق کی جو اپنی تخلیقی آزادی سے اپنی ذات سے رہبری شروع کرتے ہیں۔ وہ اب قومی میراث کا حصہ بن چکے ہیں سومن نے افسوسناک تکالیف کا مشاہدہ کیا جو متوسط درجے کے گھرانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور جو انتہائی تکلیف دہ ہوتے ہیں۔

پریم شنکر نے دیہاتی سماج کو اچھے اور متوازن بنیادوں پر دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کی۔ دنیا شدید روحانی تکالیف میں مبتلا تھا۔ ہوری ایک سیدھا سادہ ... کسان۔ غرض ایسے درجنوں دوسرے تخلیقی کردار پریم چند کی غیر معمولی ذہانت اور ایک بلند پایہ ادیب ہونے کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔ البتہ کردار نئے زاویوں سے عوام الناس کی تنوع آمیزی اور زندگی کے بے شمار پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان کی شادی و غمی ان کی امیدیں اور آرزوئیں۔ ان کی شکستیں اور کامیابیاں!!

پریم چند کے ناولوں میں عوام الناس کی زندگی اور ان کے طور طریق کے نقوش سب کے سب گہرے ہیں۔ ان کے جانشینوں نے اپنی توجہ زندگی کے دوسرے پہلوؤں کی طرف مبذول کی اور انھیں تجربے اور ٹکنیک کی روشنی میں جانچنا شروع کیا۔ ان کے افسانوں ناولوں میں غریبا اور متوسط طبقے میں جنسی الجھنیں اور ایسے مسائل جو انفرادی خودی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ایسی ہی دیگر الجھنوں نے جگہہ حاصل کر لی ہے۔ پریم چند سے پہلے زمانہ کے بہترین ناول نگار جن میں جینی زور پیش پیش ہیں۔ لیکن بعد میں وہ بھی دوسرے میدانوں میں بھٹکنے لگے۔ جیسے بیناتِ الہیات وغیرہ اور ان کے ابتدائی ناولوں سے جو امیدیں بندھی تھیں وہ دھری کی دھری رہ گئیں۔

پریم چند کے بعد ہندی ناول نے اپنے آئینہ میں خالی خولی اور کمزور رجحانات کو بکتے ہوئے دکھلایا اور اب پلاٹ اتفاقی طور پر اسکیچی ہے۔ کردار گنے چنے ہیں اور ان کی امنگیں مکمل خود غرضانہ بنیادوں پر کھڑی کی جاتی ہیں۔ بھگوتی چرن ورما انفرادی موضوع پر بہترین لکھنے والا ہے۔ جس نے اپنی ناولوں چترلیکھا اور "ٹیڑھے میڑھے راستے" میں تقریباً تمام معاشرتی بندھنوں کو توڑ ڈالا ہے۔ اور انفرادی اخلاق و کردار پر زیادہ زور دیا ہے۔ وہ مختلف امتناع اور روک ٹوک کا سخت مخالف ہے اور اسکا ان کے خلاف شدت سے ردّعمل اس کے باغیانہ خیالات کی ترجمانی کرتا ہے۔

صدیوں سے کوئی ترقی
ہندی میں پریم
شاہکار بلاشبہ "شیکھر"
اور مشہور ادیب دلش یا پال نے لکھا ہے جو ادب میں ادبی نام اگنیا سے مشہور ہے۔ "شیکھر" تین جلدوں میں مکمل کی گئی ہے جن میں سے صرف دو اب تک شایع ہوئی ہیں۔ یہ ایک غیر ایک تخویف پسند کے خیالات ہیں ایک غیر اصلاح پذیر خود پسند گھر اور سماج کی بے قاعدگیوں پر تنقید ہے۔ ایک انسان جو اسٹائل کے لئے اپنی صلاحیتوں سے الفاظ کی خوبصورتی میں کھو جاتا ہے۔ شیکھر اپنے ماحول کے خلاف ایک بغاوت ہے اور ہمیشہ نئے اصول اپنی معاونت کے لئے تلاش کیا کرتی ہے۔ کیا عدم تشدد ممکن ہے؟ کیا تشدد ضروری ہے؟ وہ لافانی سچائیوں کو مخصوص زمانے اور اشخاص کا ذکر کئے بغیر ڈھونڈھا کرتی ہے۔ اس میں ان ہی جھلکیوں کا وطنی فضا کے متعلق غمگین احساس ہے جیسے رومانی یادوں کے درمیاں کوئی عجیب و غریب حرکتیں کر رہا ہے۔ اس کتاب میں محض شاید اس حقیقت کی وجہ سے رنگینی رہی ہے کہ اس میں معاشرتی بندھنوں پر بری طرح طنز اور تنقید ہے۔ لیکن شیکھر ایک موثر تصنیف ہے۔ کیونکہ اسکی نفیس فن کارانہ صلاحیتیں، الفاظ کی تراش خراش کا حسین سلیقہ اور ان کے نغماتی اثرات اور کمال فن اغرض جس سے قدیم وطن پرستی کی حسین یادوں کو یکجا کیا ہے۔ یہ تصنیف مصیبت زدہ انسانوں کو نجات کی کوئی اُمید نہیں دلاتی۔ اگرچہ مصنف نے ایک انقلابی ادبی تصنیف کی ہے۔

لیکن آجکل ہندی ناول صرف نفسیاتی تحلیل ہی کو اچھائی برائی پر دلالت نہیں کرتا اگنیا خود بھی عمرانی فلسفہ کے تحت آگیا تھا۔ اگرچہ اس نے ان کے تصادم کو روکنے کی کوشش کی۔

ہم نے اس فہرس میں ایک غیر تخویف پسند یشپال بھی ذکر کریں گے۔ یشپال اپنے ذہن و دماغ پر مارکیزم کا زیادہ تسلط رکھتا ہے اور اسکی ناولوں "دادا کامریڈ" اور دلیش دروہی میں اس مارکیزم کے فلسفے سے رنگ بھر گیا ہے۔

دادا کامریڈ میں اس نے خود اپنے تجربے ایک تخویف پسند کی حیثیت سے بیان کئے ہیں جو یہ کہ تخویف پسندی ایک فرسودہ عقیدہ ہے۔ دیش دروہی میں وہ ایک ہندوستانی

بڑھتے بڑھتے مارکیزم کی موافقت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

آجکل کے ہندی مصنفین میں سے پرشاد اور نرالا نے بھی بہت عمدہ کام کیا ہے۔ جو خاص توجہ کے لایق ہے۔

پرشاد نے دو حقیقت پسندانہ ناولوں کو ہندی میں تصنیف کیا ہے جو ایک زمانے میں بحث و مناقشہ کا طوفانی مرکز بنا رہا۔ "جسرو ابا" جس کو نرالا نے لکھا ہے دیہاتی زندگی کا موثر ترین نقشہ ہے جو پڑھنے والے کے ذہن پر اپنے گہرے نقوش مرتسم کر جاتا ہے۔

ہندی ناول نے اپنی مختصر سی زندگی میں غیر معمولی ترقی حاصل کر لی ہے۔ اور اس کے اس ذخیرے کو کسی اور ادب کے مقابل رکھا جا سکتا ہے۔ ہندی ناول نے ادبی حیثیت سے زندگی کے پہلو کو عمل اور تجربے کی کسوٹی پر کسکر روشن و منور کیا ہے۔ آج کل نوجوان مصنفین کی ایک جماعت اپنے قدیم روایات کو سہارا دینے میں مستعد اور مصروف ہے جسکو ماضی نے وراثتاً ان کے ہاتھوں میں سونپا ہے۔

بہار صوبائی اسمبلی کے انتخابات

پٹنہ - ۲۱ - جنوری - اب تک بہار اسمبلی میں ۴۲ کانگریسی اُمیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہوگئے ہیں کل ۵۲ انشستوں میں کانگریس ۱۱۰ انشستوں پر مقابلہ کر رہی ہے۔ چار کمیونسٹ اُمیدوار کانگریس کے مقابلہ میں کھڑے ہوتے ہیں۔

۵ انشستوں پر ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی بھی اپنے اُمیدوار کھڑے کرے گی۔

کانگریس کے خلاف قریباً ایک درجن نشستوں پر ترہینی سنگھ نے اپنے اُمیدوار کھڑے کئے ہیں۔

٭

آج ہم پھر سے عہد کرتے ہیں کہ کانگریس کے اصول اور پالیسی پر سچائی کے ساتھ عمل کرینگے۔ اور کانگریس کی ہدایت کے مطابق ہندوستان کی آزادی کی لڑائی کو جاری رکھنے کے لیے ہر گھڑی تیار رہیں گے۔

آزادی حاصل کرنا چاہیے۔

ہم مانتے ہیں کہ ہندوستان کی آزادی کے حاصل کرنے کا سب سے کارگر طریقہ اہنسا یعنی تشدد نہیں ہے پرامن مناسب طریقوں کے ذریعہ ہی ہندوستان نے طاقت حاصل کی ہے اور خود اعتمادی پیدا کی ہے۔ اور سوراج کے راستہ پر اتنا آگے بڑھ سکا ہے۔ انھیں طریقوں پر چلکر ہمارا ملک آزادی حاصل کر سکیگا۔

ہم آج ہندوستان کی آزادی کے عہد کو پھر سے دہراتے ہیں اور مضبوطی سے عہد کرتے ہیں۔ جبتک پورن سوراج یا مکمل آزادی حاصل نہیں ہوگی تب تک اپنی آزادی کی لڑائی کو عدم تشدد کے طریقے پر ہی جاری رکھیں گے۔

ہمارا یقین ہے کہ عام طور پر ہر عدم تشددانہ کام میں اور خاص طور عدم تشددانہ لڑائی یا ستیہ گرہ کیلئے یہ ضروری ہے کہ کھادی قومی ایکتا اور اچھوت پن دور کرنے کے تعمیری پروگرام کو کامیابی کے ساتھ پورا کیا جائے۔ ہم ذات پات یا مذہبی تفریق کا خیال کئے بغیر اپنے ملک کے رہنے والوں میں بھائی چارہ اور میل محبت قائم کرنیکی پوری کوشش کرینگے جن لوگوں کو بھلایا گیا ہے۔ انکی جہالت اور غریبی دور کرنے کی ہم کوشش کرینگے۔ اور جو پچھڑے ہوئے اور گرے ہوئے مانے جاتے ہیں انھیں اوپر اوٹھانے اور اُن کے مفاد کی حفاظت کے لیے ہم پوری پوری کوشش کریں گے۔ حالانکہ ہم شہنشاہیت کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمارا انگریزوں سے چاہے وہ سرکاری افسر ہوں یا غیر سرکاری کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ ہر چھوت اور اونچی ذات والے ہندوؤں کی اونچ نیچ کی تفریق مٹا دینا چاہیئے۔ اور ہندوؤں کو اپنے روزانہ کے برتاؤ میں بھی اس فرق کو بھول جانا پڑیگا۔ اس طرح کے فرق عدم تشددانہ ڈھنگ اور کام میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں، چاہے ہم مختلف مذہبوں کے ماننے والے ہی کیوں نہ ہوں لیکن آپس کے برتاؤ میں ہم مادر ہند کے بچوں کی طرح کام کریں گے کیونکہ ہم ایک ہی ملک کے رہنے والے ہیں اور ہمارے سیاسی و مالی مفاد ایک سے ہیں۔

ہندوستان کے ساتھ لاکھ گاؤں میں پھر سے جان ڈالنے اور عام لوگوں کی زبردست غریبی کو دور کرنیکے لیے چرخہ اور کھادی ہمارے تعمیری پروگرام کا ایک ضروری حصہ ہیں۔ ہم ذاتی ضروریات کیلئے کھادی ہی استعمال کریں گے۔ جہاں تک ممکن ہوگا ہاتھ سے بنی ہوئی گاؤں کی چیزوں کا ہی استعمال کریں گے اور دوسروں سے بھی ایسا ہی کرانے کی کوشش کریں گے۔

ہم اس بات کی بھی پوری پوری کوشش کریں گے کہ تعمیری پروگرام کا ایک یا ایک سے زیادہ پروگرام عمل میں لادیں۔

پچھلی تحریک میں ہمارے جن ہزاروں ساتھیوں نے بھیانک مصیبتوں کا مقابلہ کیا ہے۔ توہین آمیز تکلیفیں برداشت کی ہیں اور جان و مال کی قربانی کی ہے۔ ہم سچے دل سے نذر عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ان کی قربانیاں یہ یاد دلاتی رہیں گی۔ کہ ہمیں اس وقت تک چین نہیں لینا ہے۔ جبتک کہ ہم اپنا مقصد حاصل کر لیتے۔

اگست ۱۹۴۲ء کو جو تجویز آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے پاس کی تھی۔ ہم اُسے پھر سے دہراتے ہیں، اس تجویز کی مانگ ہے کہ برٹش حکومت فوراً ہندوستان سے ہٹ جائے۔ یہ مانگ جتنی ہندوستان کے مفاد میں ہے۔ اتنی ہی دنیا کے امن اور سب کی آزادی کے فائدہ میں ہے۔ ٭

ہندوستان میں خوراک کی قلت کا اندیشہ
آیندہ فصل میں قیمتوں کی کمی - سر یوا استو فوڈ ممبر کا اعلان

لاہور - ۱۸ - جنوری "ہماری لڑائی برائے حصول چاول واشنگٹن میں لڑی جائیگی"۔ یہ الفاظ سر جوالا پرشاد سریواستو ممبر محکمہ خوراک گورنمنٹ ہند نے نیوز کانفرنس میں کہے۔ سر جوالا پرشاد نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ان الفاظ کا تعلق گورنمنٹ ہند کی ان کوششوں سے ہے جو وہ ان چاولوں میں سے موزوں حصہ ہندوستان کے لیے حاصل کرنا چاہتی ہے جو کہ ۸ لاکھ ٹن سیامی چاول کی مسیام میں ان ممالک کو بہم پہونچانے کے لیے موجود ہے۔ جن میں کہ خوراک کی کمی ہے اور جو ملے جلے خوراک کے بورڈ واشنگٹن کی تحویل میں ہیں اس وقت ان چاولوں کی تقسیم فوڈ ممبر نے کہا بہت اہم معاملہ ہے۔ اور سر رابرٹ ہچنگز فوڈ سکریٹری اس سلسلہ میں بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان کا مناسب حصہ حاصل کرنے کے لیے واشنگٹن چلے گئے ہیں۔ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ اس معاملہ پر ہند سرکار کو پوری مدد دے گی۔ ہندوستان کو برما سے بھی کچھ مقدار چاولوں کی ملنے کی توقع ہے۔ لیکن وہاں حالات غیر یقینی ہے اور بہم رسانی اور حصول کے لئے حالات مشکل سے ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ اس جنوری میں اسکو آسٹریلیا سے ۵۰ ہزار ٹن گندم ملجائیگا۔

سر جوالا پرشاد نے کہا کہ خوراک کی صورت حالات ملک میں ہے اس وقت بہت آسان نہیں ہے۔ لیکن ہم اپنی بہترین کوششیں اس صورت حالات کو سدھارنے پر صرف کر رہے ہیں۔ ہم ان ذرایع سے جو ہمیں حاصل ہیں۔ صورت حالات کو اپنے قابو میں لا رہے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ سختی کے دن بھی گذر جائیں گے۔ آپ نے پیش گوئی کی کہ آئندہ فصل ربیع مئی کے اجناس کی قیمتوں میں ٹھوس کمی ہو جائے گی۔ جو کسانوں کے لیے بھی معقول ہوں اور خریداروں کے لیے بھی۔ آپ نے کہا کہ ٹھوس طریقہ سے اجناس خوردنی کی قیمتوں میں کمی کرنے کی پالیسی تا آنکہ قیمتیں کمی کی سطح پر مضبوطی سے ٹھر جائیں۔ جو کاشتکاروں کے لئے مفید اور خریداروں کو آسانی سے دستیاب ہو سکیں میں یہ یقین نہیں رکھتا کہ ہم زمانہ امن کی اقتصادیات پر واپس نہیں آ سکتے۔ سر جوالا پرشاد کو اس کے محکمہ کے اسسٹنٹ پنجاب کے محکمہ خوراک کے افسران سے بحث و مباحثہ میں امداد دے رہے ہیں۔

امریکہ میں مسٹر چرچل کا خفیہ مشن

نیو یارک - ۲۱ - جنوری - کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "ڈیلی ورکر" نے اپنے ایڈیٹوریل آرٹیکل میں تجویز کیا ہے۔ کہ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر چرچل امریکہ میں محض آرام کرنے کے لیے نہیں آئے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ آنے کے دو روز کے اندر ہی انھوں نے ڈالر قرضہ کی پرزور حمایت شروع کر دی انھوں نے ایٹم بم کے راز پر اجارہ داری قائم رکھنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر چرچل نے آتے ہی یہ بھی تنبیہ کر دی کہ بائیں جانب دنیا کے رجحان سے آزادی اور حکومت خطرہ میں پڑ جائیگی۔ اخبار لکھتا ہے کہ مسٹر چرچل کی اس قسم کی باتیں ہمیں بتلا رہی ہیں کہ محض آرام کرنیکے لئے امریکہ نہیں آئے۔

(از الحاج جناب منشی محمد عبدالشکور صاحب شاکر کانپوری)

"منشی عبدالشکور صاحب شاکر کانپور کے نہایت کہنہ مشق اور مشہور شاعر ہیں۔ آپ امسال حج بیت اللہ کے لئے تشریف لیگئے تھے۔ ہماری استدعا پر آپ نے اپنی ڈائری کی مدد سے سفرنامہ لکھنا شروع کیا ہے جسکی پہلی قسط ہدیۂ ناظرین ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ناظرین اسکو پڑھکر لطف اندوز ہونگے۔" اڈیٹر

تحریک سفر

۱۰ جولائی ۱۹۲۵ء میں میرے ۲۲ سالہ نوجوان فرزند کے دفعتہً انتقال سے میری تندرستی اور دل و دماغ پر اسقدر خراب اثر پڑا اور یہ صدمہ اس عمر میں اسقدر ناقابل برداشت تھا کہ مجھے اپنی زندگی سے مایوسی ہوگئی۔ اتفاق حسنہ سے ماہ اگست میں دہلی کے اخبارات میں حج کمیٹی کی جانب سے حجاج کے لیے اعلانات اور ہدایات شایع ہونا شروع ہوگیں۔

میں نے اپنے لئے اسکو تائید غیبی تصور کیا اور فوراً ہی معہ مبلغ ۵۰ روپے کے حج بکنگ آفیسر دہلی کے نام روانہ کردیا۔ جسکی رسید فوراً آگئی۔ ابتدا میں تو صرف یہ غرض تھی کہ جب مرنا ہی ہے تو کیوں نہ اس موقع سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ اور قرب بیت اللہ یا دیار رسول میں پہونچکر جان دیں تاکہ نجات کی صورت بھی ہوجائے۔ لیکن جب اجازت نامہ آگیا اور روانگی کا انتظام مکمل ہوگیا۔ تو فوراً خیال گذرا۔ کہ یہ تو سراسر ذاتی غرض کا سفر ہے۔ لہذا میں نے اپنے پہلے خیال سے توبہ کی اور نہایت خلوص و صدق دل سے حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کی نیت کرلی۔ خداوند جل وعلا کا شکر ہے کہ جس نے اپنے فضل وکرم سے مجکو حج و زیارت روضۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق عطا فرمائی اب طبیعت میں ایک قسم کی کشش معلوم ہونے لگی۔ علایق دینوی اور مکروہات عالم تو اسقدر ہیں کہ انسان کو مہد سے لحد تک کبھی فرصت نہیں ہوتی اور موانع و تعلقات قدم قدم پر دامنگیر ہوتے ہیں۔ لیکن وعدۂ الٰہی ہے کہ جو لوگ ہمارے راستہ میں چلنے کی کوشش کرتے ہیں ہم انکو راستہ دکھادیا کرتے ہیں۔

نیت حج اور ارادہ سفر

رمضان المبارک کے آخری ہفتہ میں میں نے اپنے ارادہ سے گھر میں سبکو اطلاع دی اور معمولی سامان سفر اور زاد راہ کیلئے روپیہ کے انتظام میں معروف ہوگیا۔ میرے اس ارادہ اور خیال کو گھر میں سب نے کچھ حیرت اور کچھ پس و پیش کے انداز سے دیکھا کیونکہ جسمانی صحت کے لحاظ سے میری حالت ہرگز قابل سفر کے نہ تھی۔ لیکن فریضۂ حج اور مذہبی خیال سے ہر ایک خاموش رہا۔

بعد عید فوراً ریزولیوشن کارڈ اور سندھیا کمپنی کی طرف سے ایک اطلاعنامہ اس مضمون کا پہونچگیا کہ ہمارے جہاز ایس۔ ایس انگلستان میں آپکے لیے سیٹ ریزرو ہوچکی ہے۔ ۲۴۔ ستمبر ۴۵ء کو کراچی پہونچ جاؤ۔ چنانچہ ۱۸۔ ستمبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۰۔ شوال یوم سہ شنبہ کو کانپور سے روانہ ہوکر براہ دہلی و لاہور ۲۱۔ ستمبر ۴۵ء کو کراچی پہونچگیا۔

۱۸۔ ستمبر ۴۵ء کو نماز عصر پڑھکر جب میں اہل و عیال اور عزیز و اقربا سے رخصت ہونیکی غرض سے ملا تو سخت امتحان کا وقت تھا۔ میرے دل میں یہ خیال گذر رہا تھا۔ کہ شاید اب یہ صورتیں دوبارہ دیکھنے کو نہ ملیں گی۔ اُدھر لڑکے لڑکیاں بہوئیں بچے جو کہ ابتک بہت کچھ ضبط سے کام لے رہے تھے باوجود انتہائی کوشش کے اب ضبط گریہ نہ کرسکے۔ خصوصاً میرا خورد سال پوتا اخلاق احمد سلمہ جو کہ شب و روز میرے پاس رہتا ہے اور اسقدر مجھسے مانوس ہے کہ میں اسکو زندگی کا ایک جزو خیال کرتا ہوں۔ اُس بچہ کا یہ کہنا کہ بابا میاں ہمکو بھی ساتھ لیتے چلیے۔ آخر میں مجبور ہوکر یہ کہنا کہ اچھا جلد لوٹ کر آئیگا۔ قدم ڈگمگائے دیتا تھا۔ دل کی عجیب کیفیت تھی۔ آخر ارادۂ حج بیت اللہ و شوق زیارت روضۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس مہم پر غالب آیا۔ اور میں نے وہیں بارگاہ رب العزت میں نہایت خضوع اور خشوع سے بادیدۂ گریاں و قلب لرزاں دعا مانگی کہ یا اللہ تو قادر مطلق ہے۔ گھربار بچے اور عزیز سب تیرے حوالے ہیں۔ یہاں بھی اور وہاں بھی تو مالک و مختار ہے۔ اپنے فضل وکرم سے اس مبارک سفر کو پورا کر۔ یا اللہ ایمان میں استقامت روح میں قوت اور جسم میں طاقت عطا فرما اور خاتمہ بخیر کر۔ اس دعا کے بعد فوراً مکان سے باہر آگیا۔ دروازہ پر بہت سے عزیز اور دوست احباب جمع تھے۔ انمیں بعض ایسی متعدد ہستیاں تھیں جن کا میرے ہمراہ اسٹیشن تک چلنا میرے لئے بار گراں تھا۔ لیکن اُن حضرات نے اسپر اصرار کیا۔ اور پیدل اسٹیشن تک ہمراہ گئے ہیں ان تمام حضرات کا شکر گذار ہوں۔

رفیق سفر

اگرچہ ابتدا میں اس طویل سفر میں یکہ و تنہا تھا لیکن اللہ تعالی بڑا مسبب الاسباب ہے۔ روانگی کے وقت چودھری سلطان احمد صاحب معہ اہلیہ اور چودھری حبیب اللہ صاحب آڑھتدار سبزی منڈی کانپور بھی ہمراہ ہوگئے۔ مدینہ منورہ پہونچکر میرے نہایت عزیز اور مخلص شیخ عبدالعزیز صاحب ٹھیکیدار بھی ساتھ ہوگئے۔ ان حضرات کی وجہ سے مجھے اس سفر میں ہر جگہ نہایت سہولت اور آرام رہا۔ اللہ تعالی نے ان سبکو جزائے خیر عنایت فرمائے۔

۲۱۔ لغایت ۲۶۔ ستمبر قیام کراچی کراچی کا حاجی کیمپ جس تعمیر اور انتظام ... [illegible] لیکن درحقیقت اسکے فوائد اور نتائج اس قدر عظیم الشان ہیں کہ ضبط تحریر میں آنا مشکل ہے پانچ ہزار سے زیادہ حجاج کے لئے نہایت وسیع اور ہوادار بارکیں اور کمرے بجلی کی روشنی صاف ستھرے پاخانے غسل خانے ہر طرح کی سہولت و حفاظت کا پورا انتظام۔ درمیان میں ایک عالیشان مسجد جسمیں حجاج نمازیوں کا ہجوم خورد و نوش کے لیے نہایت عمدہ اور ارزاں ہوٹل۔ حج کمیٹی کا دفتر جہازران کمپنیوں کے دفاتر، ڈاکخانہ، ہسپتال ہر ضرورت کی چیزوں کی بڑی بڑی دوکانیں جہاں ہر چیز رعایتی نرخ سے مل جاتی ہے اور کیمپ سے باہر ...

[illegible] انتظام کردیا تھا۔ اور ... حجاج کے ... صبح حاجی کیمپ ... بندرگاہ پہونچے۔ تقریباً ۸ بجے پھاٹک کھلا اور ہم بندرگاہ ... اپنا سامان رکھو ... ۱۰ بجے سے کسٹم والوں نے معمولی طور سے سامان کا معاینہ شروع کیا۔ ۱۲ بجے کے قریب ڈاکٹر نے معمولی طور پر معاینہ کیا اور دس دس بارہ بارہ آدمیوں کو جہاز پر جانے کی اجازت دی ایک بجے تک سب حجاج جہاز پر سوار ہوگئے۔ اور جہاز نے لنگر اوٹھانے کی طیاری شروع کی۔ ابھی سب سب لوگ سامان درست کرکے بیٹھے ہی تھے کہ جہاز والوں کی طرف سے کھانا پلاؤ زردہ آگیا۔ قریب قریب سب لوگ بہت صبح روانہ ہوئے تھے۔ اور ابتک ناشتہ تک کا موقع نہ ملا تھا۔ اس وقت خوب کھانا کھایا گیا۔ اب جہاز بندرگاہ سے نکلکر کھلے سمندر میں چلنے لگا تھا۔ پانی میں جوش اور طلاطم تھا۔ شام تک یہ جوش و خروش اور بڑھ گیا اور بکثرت لوگ دریائی مرض میں مبتلا ہوگئے۔ ہر طرف قے کرنے کی صدائیں آرہی تھیں بہت سے لوگ اپنے بستروں پر پڑے رہے اور یہ رات یونہیں کٹ گئی۔ صبح ۱۰ بجے باورچی خانہ کے ٹھیکیدار سے معلوم ہوا کہ ابھی ایک ہزار آدمیوں کا کھانا جو رات کو طیار ہوا تھا سب سمندر میں پھینکدیا گیا۔ جہاز انگلستان کے کپتان اگرچہ یوروپین انگریز ہیں۔ لیکن نہایت خلیق اور شریف آدمی ہیں۔ جب آتے السلام علیکم یا حجاج کہتے آتے باقی عملہ خلاصی وغیرہ سب مسلمان اور نہایت نیک طینت ہیں۔ ڈیک والوں کے لیے بھی اس گرانی میں کھانیکا انتظام نہایت معقول تھا۔ صبح ناشتہ اور چار دوپہر کو دنبہ کا گوشت۔ دال، چاول دو قسم کی روٹی۔ اچار۔ ۴ بجے شام۔ چار بسکٹ ۸ بجے شبکو پھر کسی ترمیم کے ساتھ کھانا۔ جاتے وقت راہ میں دو مرتبہ اور واپسی میں تین مرتبہ پلاؤ زردہ کھلایا گیا۔ غرضکہ عملہ جہاز نے ہر طرح آرام پہونچانے کی کوشش کی۔ میں اس کا معترف ہوں۔

۲۸۔ ستمبر جہازی سفر کا دوسرا دن [illegible]

اندھیرے میں اُٹھکر حوائج ضروری سے فارغ ہوکر وضو کیا اور مسجد کے کمرے میں جاکر بیٹھ گیا۔ اس جہاز میں نماز کے لیے ایک وسیع کمرہ مخصوص ہے جسمیں تقریباً دو سو آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ پانچ وقت نماز جماعت کے علاوہ ہر وقت لوگ تلاوت کلام مجید اور دعا میں مشغول رہتے ہیں بعض وقت مجلس وعظ بھی منعقد ہوجاتی ہے۔ غرض یہ مسجد بڑی دلچسپی کی جگہ ہے۔ فجر کی نماز جماعت سے پڑھی۔ پھر قرآن شریف لیکر عرشہ جہاز پر چلا گیا۔ اگرچہ ہوا تیز تھی۔ جہاز کانپ ڈگمگا رہا تھا۔ لیکن آج تلاوت میں بڑا لطف آیا دو پارے پڑھکر نیچے چلا آیا۔ اتنے میں ناشتہ چار آگئی۔ شبکو کھانا کھایا تھا۔ اس وقت کچھ ناشتہ کیا آج بھی سمندر کی وہی حالت ہے۔

۲۹۔ ستمبر جہازی سفر کا تیسرا دن

نماز فجر اور تلاوت کلام مجید کے بعد عرشہ جہاز پر چلا گیا۔ آج سمندر کا پانی بالکل سیاہ نظر آنیلگا اور رفتہ رفتہ ہوا کا طوفان شروع ہوگیا۔ سر چکرانے لگے۔ طبیعت متلی کرنے لگی۔ مسافروں میں بے چینی کے آثار پیدا ہونے لگی۔ ہمارے رفیق سب ایک ایک کرکے لیٹ گئے۔ الحمدللہ نہ مجھے چکر آیا نہ قے ہوئی۔ لیکن ایک نہایت خراب بیماری ہوگئی یعنی غذا ترک ہوگئی اور کھانے سے نفرت ہوگئی۔ کچھ انار لیموں۔ سنگترے کراچی سے رکھ لیے تھے۔ ان چیزوں نے اس حالت میں بڑا کام دیا۔ نماز ظہر کے وقت مسجد میں معلوم ہوا کہ حشمت اللہ خاں صاحب بجنوری کی حالت زیادہ خراب ہے انکو دیکھنے گیا۔ واقعی انکی حالت بہت نازک تھی۔ انکو ہسپتال میں داخل کرادیا۔ لیکن عصر کے وقت ان کا انتقال ہوگیا۔ اور مغرب کے قریب عرشہ جہاز پر نماز جنازہ پڑھکر انکو سمندر میں تہ آب دفن کردیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مغرب کی نماز جماعت سے پڑھکر چلا آیا اور عشا کی نماز بستر پر پڑھی۔ رات نیند کم آئی اور بے چینی رہی۔

۳۰۔ ستمبر ۱۹۴۵ء جہازی سفر کا چوتھا دن

علی الصباح اُٹھا۔ عرشہ جہاز پر چلا گیا۔ اور نماز فجر میں جماعت سے مولانا مفتی مظہر اللہ صاحب دہلی کے ساتھ پڑھی اور تلاوت کلام مجید کے بعد نیچے آگیا۔ آج بفضلہ تعالی سمندر ساکن ہے۔ موسم خوشگوار سورج آب و تاب سے چمک رہا ہے۔ جہاز اپنی معمولی رفتار سے چلا جارہا ہے یہ طوفان اتفاقی تھا۔ ہمیشہ ایسا نہیں آتا۔ بمبئی کی طرف سے عدن جاتے ہوئے جبکہ جہاز سقوطرہ کے قریب سے گذرتا ہے۔ اور کراچی سے جاتے ہوئے جبکہ جہاز خلیج فارس و عمان کے ساحل کے سامنے سے گذرتا ہے تو ہوا مخالف ہوجاتی ہے۔ آج سیاہ رنگ کی بہت بڑی بڑی مچھلیاں کافی تعداد میں نظر آئیں جو کہ جہاز کے ساتھ دوڑ رہی تھیں۔ سفید رنگ کے آبی مرغ اور آبی چڑیاں بھی دیکھنے میں آئیں۔ اُڑنیوالی مچھلیاں بھی بکثرت نظر آئیں۔ پانی کا رنگ گہرا نیلا اور سمندر کی وسعت دیکھکر اللہ تعالے کی عظمت و قدرت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

(باقی آئندہ)

عراقی وفد کی ترکی مملکت کو روانگی

۱۹۔ جنوری۔ بغداد۔ ریوٹر کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ ایک عراقی وفد جسکو عراقی وزارت نے منظور کیا دیدیا ہے۔ سابق وزیراعظم عراق جنرل نوری سعید کی قیادت میں ترکی روانہ ہورہا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] ان مسائلات پر تفصیلی بحث کرنے جارہا ہے۔ جو گذشتہ سفیر میں صدر ترکی اور ریجنٹ عراق کے مابین زیر بحث آئے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ افغانستان، ایران اور عرب لیگ کے دوسرے ممبروں کے پاس بھی عراقی وفد بھیجے جائیں گے۔

فلسطین کا مشترکہ کمیشن

واشنگٹن۔ ۱۹۔ جنوری۔ فلسطین کے متعلق انیگلو امریکن کمیشن امریکہ میں اپنا کام ختم کرچکا ہے۔ اور اب برطانیہ کے لیے روانہ ہونیوالا ہے۔ یہ کمیشن مارچ کے شروع میں فلسطین پہونچے گا۔ کمیشن نے فلسطین کی حکومت کو لکھا ہے کہ وہ یہودیوں اور عربوں کی انجمنوں اور افراد کو اطلاع دیدیں کہ وہ ابھی سے اپنی شہادتیں تیار کرلیں۔

۷- دولت گنج	دولت گنج	۲	〃	〃	۱	〃
۸- گوالٹولی	گوالٹولی	سوموار ۴- فروری	〃	۱۰½	〃	
۹- کنارہ دریا گنگ	پرمٹ	〃	〃	۱۲½	〃	
۱۰- بی-پی- سرواستو مارکیٹ	پریڈ	منگل ۵- فروری	〃	۱۰½	〃	
۱۱- چوبی گٹھیا فضل گنج ڈپو	میونسپل آفس	〃	〃	۲½	〃	
۱۲- بہت کافی تعداد میں خالی تار کول کے پیپے- بجلی کا سامان- سائیکل کا سامان و ٹوٹی لاریاں وغیرہ وغیرہ	میونسپل ورکشاپ متصل تھانہ کرنیلگنج (چینی گنج)	بدھ ۶- فروری	〃	۱۰½	〃	

مادھو دیال سیل افیسر

نمبر مقدمہ ۴۴ سنہ ۱۹۴۵ء تاریخ پیشی- یکم فروری سنہ ۱۹۴۶ء

نوٹس

بنام اسامی غیر دخیلکار بابت بیدخلی بموجب دفعہ ۱۸۵ قانون کاشتکاری سنہ ۱۹۳۹ء

قاعدہ- ۱۰۱ (۲) قواعد کاشتکاری (بورڈ مال سنہ ۱۹۴۰ء)

اجلاس جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور ضلع کانپور

مقدمہ نمبری سنہ ۱۹۴۵ء

رام پیارے لال وغیرہ- ولد راجہ رام قوم برہمن ساکن موضع استری پرگنہ کانپور- تحصیل کانپور- ضلع کانپور-

فریقثانی اسامی

چونکہ اوپر لکھے ہوئے زمیندار نے نیچے لکھی ہوئی وجہوں کی بنا پر اس جوت سے جسکی تفصیل نیچے دی ہوئی ہے- آپکی بیدخلی کیلئے بموجب دفعہ ۱۷۵ قانون کاشتکاری درخواست دی ہے- اسلئے آپکو اس ایکٹ کی دفعہ ۱۷۷ کے بموجب بیدخلی کا نوٹس دیا جاتا ہے- اور اطلاع دیجاتی ہے کہ (۱) اگر بیدخلی کی نسبت عذرداری کرنا چاہتے ہیں تو اس نوٹس کی تعمیل سے ۳۰ دن کے اندر حاضر ہوں گے اور بیدخلی تسلیم کرینگے- تو آپ پر کوئی خرچہ نہ پڑیگا" آپ کو یہ بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر آپ اوپر لکھی ہوئی میعاد کے اندر حاضر نہ ہوئے تو آپ کی بیدخلی کا حکم دیا جاسکتا ہے-

وجوہات بیدخلی

(۱)- کاشت کرانا- منظور نہیں ہے- (۲)..........

تفصیل جوت

پرگنہ	موضع	محال	تھوک یا پٹی	نمبران خسرہ	رقبہ	لگان
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
بلہور	استری	درجہ دوم	نمبر ۳	۱۰۳ ۱۸۹ ۱۹۰	۶ بیگہ ۱۶ قطعہ ۱۷ لوہ	۱۱/- 16/۰/۱

تعداد نمبران اور کل رقبہ

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۲۸- ماہ دسمبر جاری کیا گیا-

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

نام	کمی فیصدی	مقدار
اناج	دس فیصدی	ساٹھ لاکھ ٹن
دالیں	بیس فیصدی	پندرہ لاکھ ٹن
تیل و چربی	اڑھائی سو فیصدی	پچاس لاکھ ٹن
پھل	پچاس فیصدی	تیس لاکھ ٹن
دودھ	تین سو فیصدی	سات کروڑ ٹن
ماس، مچھلی، انڈا	تین سو فیصدی	پینتالیس لاکھ ٹن

جاپان کے چار سو کارخانوں پر قبضہ

ٹوکیو- ۲۱- جنوری- آج جاپان میں تاوان وصول کرنے کے متعلق چند ٹھوس تجویزیں اختیار کی گئیں-

جنرل میک آرتھر نے ہوائی جہاز تیار کرنیوالے چار سو کارخانوں اسلحہ خانوں اور جنگی لبارٹریوں پر قبضہ کرنیکا حکم دے دیا ہے-

حکم میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ان کارخانوں سے سامان ہٹا دیا جا رہا ہے- اس لیے حکومت جاپان کو چاہیئے کہ وہ فوراً ہی فہرست داخل کردے-

فلسطین میں بڑے پیمانہ پر فوجی کارروائی

حیفہ- ۲۲- جنوری- حیفہ اور جافہ کے درمیان ساحلی علاقہ میں بڑی سڑک پر ۲۵ میل تک بڑے پیمانہ پر فوجی کارروائی جاری ہے- جس میں ایک بڑی تعداد میں فوج حصہ لیگی- خاص خاص مقامات پر بکتر بند گاڑیاں تعینات کردی گئی تھیں- معلوم ہوا ہے کہ یہ کارروائی دہشت انگیزوں کا سراغ لگانیکے لیے کی جا رہی ہے-

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر- ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۱

بعدالت جناب مسٹر دامودر سمبھا صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

مقام گھاٹمپور- تحصیل و ضلع کانپور

اننت رام ولد لچھمن پرشاد قوم ویش ساکن محلہ غوث گنج موتی نگر پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور نمبردار قابض تحصیل وصول موضع اسمعیل پور قدیم محال رام سہائے نمبردار گھاٹمپور ضلع کانپور وغیرہ

رام لال وغیرہ- مدعا علیہم

بنام- رام لال و گلزاری لال و بھگوان دین پسران ہنالال موضع جیت پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور- و شیو رتن راج نراین و برج نراین پسران سادھو رام اقوام کائستھ

ہرگاہ کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت بقایا لگان نے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۱ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گھاٹمپور تحصیل اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے- اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے- پس

۹ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا- دستخط حاکم عدالت مہر عدالت

"عوام کی بہتری کے لئے بچت کی عادت کو اُن میں باقاعدہ طور پر پھیلانا چاہیئے مجھے اُمید ہے کہ نیشنل سیونگز کی تحریک اِس مقصد کے لئے بہت کارگر ثابت ہوگی- اِس سے نہ صرف عوام میں اپنی حیثیت کے مطابق باقاعدہ طور پر بچانے کی خواہش پیدا ہوگی- جو اُن کے معیارِ زندگی بلند کرنے میں مفید ثابت ہوگی- بلکہ اُن کا روپیہ محفوظ بھی رہے گا- چنانچہ میں نیشنل سیونگز تحریک کی پُر زور تائید کرتا ہوں"

Adamjee Hajee Dawood

مختصر تفصیلات

(۱) آپ ۵، ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، ۱۰۰۰ یا ۵۰۰۰ روپے کی مالیت کے نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خرید سکتے ہیں-

(۲) نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس روپیہ لگانے کی اتنی اچھی مد ہیں- کہ کسی ایک شخص کو ۵۰۰۰ روپے سے زیادہ کے سرٹیفکیٹس خریدنے کی اجازت نہیں- البتہ دو شخص مل کر ۱۰۰۰۰ روپے کے سرٹیفکیٹس خرید سکتے ہیں-

(۳) اِن کی قیمت ۱۲ سال میں ۵۰ فیصدی بڑھ جاتی ہے- ہر وہ روپیہ جو لگایا جاتا ہے- ایک روپیہ آٹھ آنے بن جاتا ہے-

(۴) مدت پوری ہونے پر ۴½ فیصدی سالانہ کے حساب سے نفع ملتا ہے-

(۵) حاصل شدہ منافع پر انکم ٹیکس معاف ہے-

(۶) ۲ سال بعد (بلکہ ۵ روپے والے سرٹیفکیٹس ۱۸ مہینے بعد ہی) بھنائے جا سکتے ہیں- مگر پورا فائدہ جبھی حاصل ہو سکتا ہے- کہ میعاد ختم ہونے سے پہلے اِن کو نہ بھنایا جائے-

(۷) چھوٹی رقمیں جمع کرنے والے ایک روپیہ، ۸ آنے یا ۴ آنے والے سیونگز سٹامپس خرید سکتے ہیں جب پانچ روپے کے سٹامپس ہو جائیں- تو آپ انہیں ایک ۵ روپے والے سرٹیفکیٹ میں تبدیل کرا سکتے ہیں-

(۸) سرٹیفکیٹس اور سٹامپس ڈاکخانوں، منظور شدہ سرکاری ایجنٹوں، یا سیونگز بیورو سے مل سکتے ہیں-

اپنے روپے سے ۵۰ فیصدی منافع حاصل کیجئے

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس

خریدیئے

ESTD. 1926

the ...

REGD. NO.
A 406

قیمت
سالانہ ۵ /-/-
ششماہی ۲ /۸/-
سہ ماہی ۱ /۸/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

VOL. 43 NO. 5 | Cawnpore. Saturday 2nd FEB. 1945 | کانپور شنبہ ۲ فروری سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۲۰ صفرالمظفر سنہ ۱۳۶۴ھ | نمبر ۵

ادبیات

جشنِ جذبات

(از حضرت مولانا ثاقب کانپوری)

دیوانگی کا اپنی تماشا نہ کر سکے
ہم اپنے گھر کو آپ ہی صحرا نہ کر سکے

سوزِ دروں کا اپنے مداوا نہ کر سکے
ہم شرم سے کرم کا تقاضا نہ کر سکے

تھا پردہ ہائے ہجر میں رخشندہ آفتاب
ہم انتظارِ وعدۂ فردا نہ کر سکے

الفت میں اُسکی خوف سے افشا نہ کر سکے
ہم عشقِ پُر الم کو بھی رسوا نہ کر سکے

ہم بھی جنونِ عشق میں بیباک ہو گئے
وہ بھی وفورِ شوق میں پردا نہ کر سکے

اظہارِ غم کے واسطے گو اذنِ عام تھا
لیکن وہ ہم کہ شرحِ تمنا نہ کر سکے

سارے نقوش کثرتِ سجدہ سے مٹ گئے
ہم احترامِ نقشِ کفِ پا نہ کر سکے

کیسا کرم کہاں کی تمنائے التفات
جب اُس سے ہم جفا کا تقاضا نہ کر سکے

ثاقب یہ دعویٰ حسن پرستی کا ہے غلط
جب دل نثارِ عقدِ ثریا نہ کر سکے

دنیائے اسلام

عرب کمیٹی کا برطانیہ کو جواب
یہودیوں کے داخلہ کو گوارا نہیں کیا جا سکتا

بیت المقدس -۲۳- جنوری - آج فلسطین کی عرب کمیٹی نے برطانوی حکومت کو بذریعہ ہائی کمشنر فلسطین یہ بتایا کہ وہ ملک میں یہودیوں کے داخلہ کو کسی طرح سے نہیں مان سکتی - برطانوی حکومت نے یہ کہا تھا کہ جبتک برطانوی امریکن کمیشن اپنی تحقیقات نہ مکمل کر لے - اُس وقت تک فلسطین میں ڈیڑھ ہزار یہودی فی سال داخل ہوا کریں - عرب کمیٹی نے یہ بتایا ہے کہ وہ اس تجویز کو ہرگز نہیں مان سکتی - کیونکہ یہ تجویز یہودیوں کی دہشت انگیزی سے متاثر ہو کر پیش کی گئی ہے -

سلطان ابن سعود کا مجاہدانہ اعلان

یروشلم -۲۲- جنوری - فلسطین کے عربی اخبارات نے آج جلالۃ الملک ابن سعود کا وہ بیان شایع کیا ہے جس میں اونھوں نے کہا ہے کہ فلسطین عربوں کا اور مسلمانوں کا رہیگا اور اس کے لیے ہم اپنی جان کی بازی لگا دیں گے اور اپنے بچوں کی اور اپنی سلطنت کی بازی لگا دیں گے - بیان میں جو ان اخبارات کے مطابق عرب لیگ میں شامل ہونیوالے فلسطینی نمایندے کے روبرو دیا گیا - سلطان ابن سعود نے مزید کہا کہ میں نے مسٹر چرچل اور صدر روزولٹ آنجہانی سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ فلسطینی کاز کی حمایت کریں - ہم ایک دوسرے کے دوست ہیں - لیکن فلسطین کبھی یہودی ریاست یا نو آبادی نہیں بن سکتا -

سلطان ابن سعود کی مراجعت وطن

قاہرہ -۲۳- جنوری - آج سلطان ابن سعود مصر کا شاہی دورہ کرنے کے بعد دوپہر کے وقت قاہرہ سے واپس سعودی عرب روانہ ہو گئے - آپ کے ساتھ آپکے بارہ صاحبزادہ ہیں آپ نے روانگی کے وقت ایک انٹرویو میں کہا کہ مصر اور سعودی عرب کے تعلقات مضبوط بنیادوں پر استوار ہیں - اور ہم دونوں فلسطین کی امداد کے لئے ہر کوشش کریں گے - آپ کے شاہی جہاز میں روانہ ہوئے ہیں - اس جہاز پر بمبار سایہ فگن ہیں - اسکندریہ سے روانگی کے وقت ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی - اسکندریہ سے آپ قاہرہ آج آئے اور بذریعہ ریل سوئز گئے -

فلسطین میں سخت فوجی اقدامات

حیفہ ۲۲- جنوری - تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے حیفہ اور یافہ کے مابین کی سڑک اور ساحلی علاقوں میں ہزاروں کی تعداد میں فوج پوری سرگرمی کے ساتھ نگرانی کا کام کر رہی ہے - حیفہ کے فوجی کمانڈر نے فلسطین کے بارہ میل کے ساحلی علاقہ پر سخت کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے جو شام کو ۵ ½ بجے سے صبح ۵ ½ بجے تک رہیگا - گذشتہ شب ہنگاموں کا زور بڑھ گیا تھا - دہشت انگیز برابر نئے حملے کی دھمکیاں دے رہے تھے - اور بہت سے اشتہارات ایسے تقسیم کئے گئے تھے جن میں عوام کو ہوشیار کیا گیا تھا کہ وہ اندھیرے میں سرکاری عمارات کے قریب نہ جائیں -

فلسطین عرب ملک ہے اور عرب ملک ہی رہنا چاہیئے

قاہرہ - ۱۹ جنوری - آج سلطان ابن سعود کی اور شاہ فاروق نے ایک مشترکہ بیان دیا ہے - جس میں کہا گیا ہے کہ فلسطین کو ایک عرب ریاست ہی رکھا جائیگا - اس طرح دونوں عرب سلاطین نے کھلکر اس مستقل صورت حال ہی میں جبکہ مشترکہ برطانی امریکی کمیشن واشنگٹن) میں اپنی شہادتیں مکمل کر کے انگلستان اور مشرق وسطی آنیوالی ہے - تاکہ یہودیوں کے اس دعوے کی بابت تحقیقات کرے کہ فلسطین ان کا قومی وطن ہے اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے -

اتحادی ممالک عربیہ کے لیگ کے ایک جلسہ میں دونوں سلاطین کے اعزاز میں دیا گیا تھا - اس میں مصری وزیر اعظم محمود نقراشی پاشا نے یہ اعلان کیا کہ یہ بیان پہلا سیاسی تبصرہ ہے - جو عرب سلطان نے پہلی بار بیان کیا ہے - دونوں نے اس بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ تمام ممالک عربیہ کی لیگ اقوام اس کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہتی کہ وہ امن وامان سے رہیں اور آزاد رہ سکیں - وہ ساتھ ہی اسپر بھی مصر ہیں کہ وہ اسکا لحاظ رکھیں گی - کہ وہ تمام عربوں کی آزادی اور خود مختاری کا تحفظ کریں - ہم تمام مسلمانان غریب و نادار مسلمانان عالم کے ساتھ یہ یقین رکھتے ہیں کہ فلسطین عرب ملک ہے اور عرب ہی رہنا چاہیئے -

روس نے ترکی سے سرکاری طور پر کوئی مطالبہ نہیں کیا

لندن -۲۱- جنوری - اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی میں ترکی کے وزیر خارجہ موسیو حسن ساکا نے کل رات جب تقریر کی تو اونھوں نے ان مطالبوں کا کوئی ذکر نہیں کیا جو روس نے ترکی سے چند علاقوں کے بارے میں کئے ہیں - جس کو اونھوں نے انٹرویو کے دوران میں کہا کہ روس نے کوئی سرکاری مطالبہ نہیں کیا - اور اس وقت یہ ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کے پیش ہونے کی ضرورت اسمبلی میں محسوس کی جائے -

اسمبلی میں مسئلہ خوراک پر بحث

دہلی ۳۰ جنوری آج اسمبلی میں خوراک مسئلہ پر جو بحث شروع ہوئی اسمیں مولوی تمیزالدین (بنگال کے مشہور مسلم لیگی ممبر) نے اعتراف کیا کہ جب تک قومی حکومت قائم نہیں ہو جاتی اور سامنے بیٹھنے والے انگریز اپنی بنچیں خالی نہیں کردیتے تب تک لوگوں کی بھوک کا علاج ناممکن ہے۔ سر ایڈورڈ بنقل نے کھڑے ہو کر کہا آؤ ہم جگہ خالی کرنے کو تیار ہیں "۔ ایک کانگریسی ممبر نے مسلم لیگ کے ممبران سے کہا آؤ مل کر حملہ کریں۔ مگر لیگی ممبر نے برجستہ کہا ہمارے قائداعظم کی پیروی کرو تب یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے

مسٹر مسانی (کانگریس نے) اعداد و شمار دے کر بتایا کہ کس طرح ہندوستان کے لوگ دوسرے ملکوں کی نسبت نہایت کم خوراک پر گذارہ کر رہے ہیں۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ نہایت کمزور نسل پیدا ہو رہی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ایکطرف تو انگلستان ہے جہاں کے لوگوں نے سارے جنگ کے عرصہ میں پہلے سے کئی درجہ اچھی خوراک کھائی اور انکی صحت پہلے سے بہت اچھی ہے۔ دوسری طرف ہندوستان ہے جہاں تیس لاکھ آدمی قحط کا شکار ہوئے اس لیے کہ حکومت خوراک کی تقسیم کا انتظام نہ کرسکی۔

مسٹر مسانی نے کہا کہ اگر بہت جلد دوسرے ملکوں سے خوراک منگانے کا انتظام نہ کیا گیا تو بنگال کی طرح بمبئی اور مدراس میں بھی سڑکوں پر لاشیں نظر آئیں گی اور اس قتل عام کی ذمہ داری حکومت برطانیہ اور نام نہاد متحدہ اقوام کی انجمن کے سر ہوگی۔"

ڈاکٹر سر ضیاالدین نے فود سکریٹری کی تقریر پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ تمام رشوت ستانی، بے ایمانی چیزوں کی گرانی وغیرہ گورنمنٹ کے محکمہ خوراک کی وجہ سے ہے اس محکمہ کو ہی توڑ دینا چاہیئے

مسٹر گدگل" اگر تمام انتظام ہوجائے تو بے ایمان افسر رشوت کہاں سے لیں گے۔ قہقہہ

مسٹر مسانی نے صوبجات بمبئی اور مدراس میں خوراک کی کمی کے متعلق بہت اہم اعداد و شمار پیش کیئے

مسٹر مسانی نے کہا کہ نائب وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ مدراس میں سرکاری ذخیرہ خوراک خراب ہوجانے کی وجہ سے چار لاکھ ٹن خوراک ضایع کرنا پڑی اور پانچ لاکھ ٹن خوراک صوبہ بمبئی میں ضایع کی گئی یہ سب گورنمنٹ کی بدانتظامی کا نتیجہ تھا۔

مسٹر مسانی نے کہا کہ بمبئی میں نہ تو دودھ ملتا ہے اور نہ سفید روٹی ملتی ہے۔ مگر دہلی میں جتنا کریم دودھ چاہو مل سکتا ہے۔ سفید ڈبل روٹی کی بھی کمی نہیں

بمبئی کے صوبہ کو پندرہ لاکھ ٹن خوراک کی ضرورت ہے مگر وہاں صرف ۱۲½ لاکھ ٹن پیدا ہوتا ہے۔ گورنمنٹ نے چھ لاکھ ٹن باہر سے منگانے کا انتظام کیا ہے مگر ۲½ پونے تین لاکھ ٹن کی جو کمی رہی ہے وہ ہم کہاں سے پورا کریں۔ کہا جاتا ہے کہ خوراک میں کمی کردی کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آدھ سیر روز کا راشن بھی کوئی زیادہ ہے۔ یہ تو جیل کے قیدیوں اور قحط کے شکار لوگوں کو بھی دیا جاتا ہے۔

مسٹر مسانی نے انسانی ضروریات کے اعداد و شمار پیش کرکے یہ کہا کہ یہ راشن کسی صورت میں بھی کم نہ ہونا چاہیئے گورنمنٹ خود کارخانوں میں تین پاؤ روزانہ راشن دیتی رہی ہے تو اب یہ کہنا کہ آدھ سیر بھی کم کرد تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ قوم کی قوم بودہ اور بیمار لوگوں کی ہوگی۔

اسکا علاج ایک ہی ہے کہ باہر سے خوراک منگائی جائے۔ مسٹر مسانی نے مطالبہ کیا کہ برطانیہ نے سیام سے جو چاول بطور جزیہ (تاوان) وصول کیا ہے (دس لاکھ ٹن) اس میں سے کچھ حصہ ہندوستان کو دیا جائے۔

خاتمہ پر مسٹر مسانی نے کہا کہ بنگال ایک بھاری قحط کا شکار ہوچکا ہے۔ اب بمبئی اور مدراس کے حالات خطرناک ہوتے جارہے ہیں۔ اور لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔

ہم نے برطانیہ کو ان کی اپنی جنگ میں امداد دی ہے بخلاف اس دوسری طرف برطانیہ کے لوگ جنگ سے بھی پہلے کی نسبت زیادہ اچھا راشن کھا رہے ہیں اور ان کی صحت پہلے سے اچھی ہوگئی ہے یہ ہے صلہ ہم کو انگریز دل

کی لڑائی میں امداد کرنے کا (تالیاں) اگر آج ہندوستان غلام نہ ہوتا تو ہم انگریزوں سے نہ صرف اپنے قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کرتے بلکہ ان سے یہ کہتے کہ انہیں سے کچھ حصہ کے بدلے خوراک مہیا کرو۔

یہ بھی اچنبھا ہے کہ مقروض تو پل پل کر موٹا ہو رہا ہے اور قرضخواہ بھوکا مر رہا ہے (قہقہہ)

مسٹر مسانی نے کہا کہ کیا میں سرجوالا پرساد سے پوچھ سکتا ہوں کہ انھوں نے برطانوی حکومت اور متحدہ اقوام کی انجمن کو صاف صاف الفاظ میں حالات کی نزاکت کی اطلاع دی ہے؟ مسٹر ہچنگز نے متحدہ اقوام کے خوراک کے بورڈ کو سب پوزیشن سمجھائی ہے۔

کیا آپ نے متحدہ اقوام کی انجمن کو بتایا ہے کہ اگر وہ ہندوستان کو خوراک نہ بھیجیں گے تو ہندوستان میں قتل عام کی ذمہ داری ان پر ہوگی اور بمبئی اور مدراس میں سڑکوں پر اسی طرح لاشیں پڑی نظر آئیں گی جس طرح کہ بنگال میں سال بھر تک پڑی نظر آتی رہیں۔

مسٹر مسانی نے انڈین ممبران کونسل سے کہا کہ اگر آپ اپنی ذمہ داری کو محسوس نہیں کرتے اور لوگوں کے لئے خوراک کا انتظام نہیں کرسکتے تو فوراً استعفیٰ دیدو (تالیاں) اگر حکومت برطانیہ آپ کی درخواست ماننے سے انکار کرتی ہے تو تمام ممبر ایک ساتھ استعفےٰ دیدو (پرزور تالیاں)

مسٹر لاسن (یوروپین) نے کہا کہ میرے خیال میں تو محکمہ خوراک نے بہت اچھا کام سرانجام دیا ہے اور راشننگ کے لیے جو آرگنائزیشن بن چکی ہے وہ آیندہ نازک وقتوں میں بہت مفید ثابت ہوگی۔

مسٹر لاسن نے تسلیم کیا کہ یہ درست ہے کہ حالات نازک ہیں اور اندیشہ یہ ہے کہ لوگ مال دبا کر گداموں میں رکھ لیں گے اگر سب ایک ایک مہینہ کی بھی ضروریات دبا کر رکھیں تو پانچ لاکھ ٹن یعنی ایک کروڑ چالیس لاکھ من اناج دبا دیا جائے گا۔ اور گوداموں میں کم از کم پانچ فی صدی اناج چوہے اور مکوڑے کھا جاتے ہیں۔

مسٹر لاسن نے یہ کہا کہ خوراک بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ لاکھوں من مچھلی پیدا کی جائے اس سے بہت کچھ رلیف مل سکتا ہے۔

خاتمہ پر مسٹر لاسن نے کہا کہ خدا صرف انکی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں اگر ہندوستان کے لوگ خود ہمت نہیں کریں گے تو باہر کی امداد سے انکی نجات نہ ہوگی۔

مسٹر لاسن نے کہا کہ اعداد شماری کا حساب بالکل درست نہیں ہے اور محکمہ زراعت کا کام بہت سست ہے

بلکہ آدمی کا پیدا کردہ تھا (تالیاں) انہوں نے کہا [illegible] سال ایک ممبر اسی اسمبلی میں یہ پکارتے مر گئے " [illegible] نہ دوائی (تالیاں) مسٹر نارائن نے حکام پر الزام لگایا کہ محکمہ خوراک اور راشننگ کے افسر عام طور پر رشوت خواہ ہیں۔

ممبر موصوف نے کہا کہ اگر محکمہ کو مکمل طور پر ختم نہ کیا جائے تو کم از کم بے ایمان لوگوں کو تو اس محکمہ سے نکالا جائے

سرکا دس جی جہانگیر نے کہا کہ گورنمنٹ اگر ہمیں زیادہ اناج والے صوبوں سے فالتو اناج نہیں دلوا سکتی تو ہم کہتے ہیں کہ بمبئی بھی فالتو کپڑا دوسرے صوبوں کو نہیں دے گا کیا گورنمنٹ اس کے لیے تیار ہے؟ (تالیاں)

سر کاؤس جی نے گورنمنٹ کو وارننگ دی کہ اگر گورنمنٹ ہمارا راشن کم کرے گی تو ہمارا فرض ہے کہ ہم انتظام کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔

ہمارا جکما دیج نگرم نے کہا کہ ہمارے لوگ بھوکے مر رہے ہیں اور سر گرجا شنکر باجپائی امریکہ میں پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ ہندوستان میں سب اچھا ہے (شرم شرم) ایسے افسروں کو واپس بلا لینا چاہیئے۔

دوسرا مطالبہ میرا یہ ہے کہ ہمارے ملک کی خوراک ہمارے ملک میں رہنا چاہیئے میرا تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ سرکاری افسروں کو اور انگریزوں کو امریکہ بھیجنے کی بجائے اسمبلی کے منتخب ممبروں کا ڈیپوٹیشن بھیجا جائے جو امریکہ سے اناج منگانے کا انتظام کرسکے۔

شری سرت چندر بوس نے تالیوں کے درمیان اپنی تقریر میں گورنمنٹ کی نااہلیت کی سخت مذمت کی اور اعلان کیا کہ بنگال کا قحط گورنمنٹ کی ناقابلیت کا نتیجہ تھا جہاں انگلینڈ کی گورنمنٹ نے نہایت دانشمندی سے سارے جنگ کے دوران میں خوراک کا نہایت اعلیٰ انتظام تھا، وہاں ہندوستان میں کئی مقامات میں پانچ روپے سیر تک آلو فروخت ہوئے مگر انگلستان میں دو آنے سیر آلو بکتے رہے۔ (شرم شرم۔)

شری سرت چندر بوس نے دریافت کیا کہ اگر جنگ کے لئے اربوں روپیہ ادھار روپیہ لے کر تباہ کن ہتھیار بنائے جا سکتے ہیں تو کیا بھوکوں کے لیئے اناج کی ترقی کرنے کے لیے گورنمنٹ روپیہ قرض نہیں لے سکتی؟

سرت بابو نے کہا کہ یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ ہماری گورنمنٹ ہند کے سکریٹری مسٹر ہچنگز کو یہ بھی موقع نہ دیا گیا کہ متحدہ اقوام کے فوڈ بورڈ کے سامنے اپنا مطالبہ بھی پیش کرسکیں۔ سرت بابو نے کہا کہ ہندوستان کے لوگوں پر حکومت الزام لگاتی ہے کہ انہوں نے اناج دبا رکھا ہے اس کی وجہ کیا ہے! صرف یہ کہ لوگوں کو بھروسہ نہیں کہ گورنمنٹ انکی خوراک کا انتظام کرسکے گی (تالیاں) اور سنو سنو کی آوازیں)

میاں تمیزالدین نے کہا کہ اس تمام بحث کا کیا فائدہ ہے اگر آپ کے محکمہ کے سکریٹری امریکہ سے خالی ہاتھ واپس آرہے ہیں تو اب نیا ڈیپوٹیشن بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

ممبر موصوف نے کہا کہ جنگ میں تیس لاکھ ہندوستانی جانوں کا نقصان صرف بنگال کا ہوا یعنی ہندوستان نے سب سے زیادہ جانوں کی قربانی دی۔ تو کیوں اب متحدہ اقوام ہندوستان کو اناج بھجوانے سے گھبراتی ہے۔ (تالیاں)

پرزور تالیوں کے درمیان میاں تمیزالدین نے کہا کہ آج لوگوں کے نمایندے سرکاری خزانے کے بنچوں پر ہوتے تو آج ہم کو یہ رونا رونا نہ پڑتا (تالیاں)

آوازیں:- ایک ہو جاؤ اور حملہ کرو۔

سر ایڈورڈ بنقل نے کھڑے ہوکر کہا آؤ ہماری جگہ لے لو (قہقہہ)

مسٹر تمیزالدین نے کانگریسی ممبروں سے کہا کہ وہ وہ قائداعظم کے پیچھے چلیں تو آج ہی حکومت ان کے ہاتھ میں آ سکتی ہے (ایک آواز) مگر وہ تو ہندوستان سے الگ ہونا چاہتے ہیں۔" چار بجے یہ بحث ملتوی ہوگئی۔"

لیکن کہا کہ اگر بورڈ چاہے تو اس بارے میں [illegible] بنا سکتا ہے

ڈاکٹر جواہر لال روہتگی نے کہا کہ بورڈ ایک قانون ساز باڈی نہیں ہے، بلکہ ایک ایگزیکٹو باڈی ہے اور جیسا کہ مسٹر مترا نے تجویز کیا ہے کہ بجٹ کے موقع پر پالیسی پر بحث ہو یہ غیر ضروری ہے۔

مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ نے کہا کہ بجٹ کے واسطے قواعد بنانے میں کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا لیکن یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ ممبران بجٹ کے مختلف عنوان پر اپنی تجاویز علیحدہ تحریر کرکے بھیجدیا کریں۔

مسٹر ایچ۔ ایس۔ اسٹفنسن نے مسٹر روہتگی سے اتفاق کیا اور کہا کہ چیرمین اور ممبران بورڈ کی ایگزیکٹو مشینری ہیں۔

مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع نے تجویز کیا کہ موجودہ قواعد میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ چیرمین صاحب نے بالآخر مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ کی تجویز منظور کی کہ ممبران اپنی اپنی ترمیمات پیش کرسکتے ہیں۔

عام انتظام میں اخراجات کے سلسلہ میں غور ہوتے وقت مسٹر مترا نے کہا کہ بورڈ نے بہت کم کام کیا ہے حالانکہ اخراجات بہت زیادہ ہوگئے ہیں

چیرمین صاحب نے فرمایا کہ سنیر انجنیر کے نہ ہونے کی وجہ سے بڑی اسکیموں پر عمل درآمد نہیں ہوسکا۔ اگرچہ ۰۵ فیصد داعلہ مقرر ہوچکا ہے۔ آپ نے یقین دلایا کہ جو کام اسوقت جاری ہے اسکی تکمیل میں جلدی ہی کی جائے گی۔

آراضی حاصل کرنے کی پالیسی پر روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر مترا نے کہا کہ بورڈ اینٹوں کا معاوضہ بہت کم دے رہا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین لوگوں سے چھینی جارہی ہے بورڈ کو زمین کی مناسب قیمت دینا چاہیئے۔

مسٹر نریندر جیت سنگھ نے مسٹر مترا کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ پالیسی جاری رہی تو عوام بورڈ کی پالیسی کے خلاف ہو جائیں گے۔

آپ نے تجویز کیا کہ چونکہ کلکٹر صاحب جلسہ میں موجود ہیں اس لیے اس سلسلہ میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

چیرمین صاحب نے کہا کہ ممبران دوسرے جلسہ میں ریزولیوشن پیش کرسکتے ہیں اور ان کو افسران کے پاس بھیجدیا جائے گا

مسٹر مترا نے جوہی میں پانی کی تکلیف پر روشنی ڈالی۔ اور تجویز کیا کہ فوراً انتظام کیا جائے اور اگر دوسرا انتظام نہ ہوسکے تو ٹیوب ویل لگائیں جائیں آپ نے کہا کہ مزدوروں کے دوسرے علاقوں میں بھی پانی کی شکایت ہے

گیہوں کا راشن

کہا جاتا ہے کہ دنیا میں گیہوں کی کمی ہوگئی ہے اس سلسلہ میں سنٹرل اسمبلی میں بحث ہوئی ہے۔ راشن کم کرنے سے ممبران نے اختلاف کیا تھا لیکن راشن کم کردیا گیا ہے چنانچہ کانپور میں بھی یکم فروری سے گیہوں ۴ چھٹانک سے گھٹا کر ۳ چھٹانک کردیا گیا ہے

ہمارا خیال ہے کہ ۳ چھٹانک گیہوں قطعی ناکافی ہے اور اس کمی سے اہل شہر از حد پریشان ہیں اور ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر وہ کیا کریں؟

عام طور پر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ اناج۔ کپڑے وغیرہ پر سے کنٹرول ہٹالے تو شاید اس سے بہتر ہو جاوے ہم سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ کو اس طرف تو [illegible] دینے کی اور غور کرنے کی ضرورت ہے۔

واٹر ورکس

مسٹر آر۔ این۔ سٹیلن سپرنٹنڈنٹ [illegible] ورکس کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ [illegible] انچ کی نل کی ٹوٹی لگانے کی قیمت جسمیں جانچ کر [illegible] اور فٹ کرنے کی فیس بھی شامل ہے۔ متوسط اور بھاری قسم کی ٹوٹیوں کی قیمت بالترتیب [illegible] اور [illegible] مقرر کردی گئی ہے۔ اگر کوئی پائپ لگانے والا مقرر [illegible] سے زیادہ قیمت لیتا ہے تو اسکی شکایت واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کانپور سے کرنا چاہیئے

(باقی صفحہ ۵ کالم ۵ پر ملاحظہ فرمائیے)

[illegible] مختلف کمیٹیوں کے ممبران کے ناموں [illegible]

[illegible] حسرت موہانی کا نام مسٹر ایس۔ [illegible] نے وائس پریسیڈنسی کیلئے نام پیش کیا اور مسٹر محمد [illegible] اسکی تائید کی اور متفقہ طور پر مولانا حسرت موہانی سنیر وائس چیرمین منتخب ہوگئے۔

دیگر سب کمیٹیوں کی چیرمینوں کا انتخاب ۲ [illegible] کی ہونے والی میٹنگ میں ہوگا۔

شہر کے احاطہ

کانپور دیولپمنٹ بورڈ [illegible] احاطوں اور مکانوں میں [illegible] آبادی کی روک تھام کے لیے بائی لاز پر غور [illegible] ان بائی لاز کے مطابق ہر احاطہ کے مالک کو اپنا نام [illegible] آفیسر آف ہیلتھ کے دفتر میں درج کرانا پڑے گا [illegible] احاطہ کے مالکان کو ایک ماہ کے اندر اپنا نام لکھوانا [illegible] اور گنجان آبادی کے واسطے ان کو ذمہ دار ٹھہرایا جا [illegible] اور رہنے والوں پر بھی خلاف ورزی پر مقدمہ چلایا جا [illegible]

مشترکہ ٹھیکہ

کانپور میونسپلٹی کی طرف سے سبزی [illegible] کا نیلام ہوا جو ۴۲ ½ ہزار [illegible] میں مسٹر گلاب چند سیٹھ اور حاجی نور محمد کے نام ختم [illegible] ہندو اور مسلم دونوں پارٹیوں میں مساو [illegible] ہے۔ اور ہندو مسلم حصہ داروں نے یہ طے کیا ہے [illegible] منافع میں سے دو دو آنے یعنی کل منافع کے [illegible] خیرات کریں گے

ہندوؤں کی طرف سے مسلم یتیم خانہ اور مسلمانوں کی [illegible] سے ہندو یتیم خانہ کو یہ رقم دی جائے گی۔

یہ جذبہ اتحاد نہایت قابل قدر ہے اور ہم امید [illegible] ہیں کہ آیندہ سبزی منڈی کے مسائل نہایت خوش اسلوبی [illegible] انجام پائیں گے۔ اور اس نیک اقدام کے لیے سبزی [illegible] کے لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اے۔ آر۔ ایف کی ہڑتال

رائل ایئر فورس [illegible] چار سو افراد [illegible] جو چکیری کے کیمپ میں ہیں ہڑتال کردی تھی

یہ ہڑتال ۳۰ جنوری کو ختم ہوگئی ہے۔ معلوم [illegible] ہے کہ ان لوگوں کی شکایات انگلینڈ میں افسران کے [illegible] بھیجدی گئی ہیں اور یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ انکی شکایات [illegible] ہمدردی کے ساتھ غور کیا جائے گا۔

کوی سمیلن

۲ فروری کو کرم ویر لائبریری کے زیر [illegible] ایک کوی سمیلن پنڈت بالکرشن پانڈے [illegible] صدارت میں ہو رہی ہے جسمیں آل انڈیا اور پروانشل شہرت [illegible] کوی تشریف لا رہے ہیں۔

افسوسناک انتقال

مسٹر اشرف علی یوسفی سکریٹری [illegible] کرائسٹ چرچ کالج کانپور اطلاع [illegible] ہیں مسٹر حسین بہادر کاظمی متعلم بی۔ اے فائینل نے ۲۸ جنوری [illegible] لکھنؤ میں ایک مختصر علالت کے بعد انتقال کیا۔ ۳۰ جنوری کو [illegible]

بعض دلچسپ رپورٹوں کی بنا پر اس ادارے پر چھاپا مارا اور کچھ اور ہی بھید کھلا۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ ادارہ زنانہ فری مین کلب نہیں ہے بلکہ نازک اندام ڈاکوؤں کا مرکز ہے جو اپنی ہی جیسی عورتوں کو اغوا کر کے لاتی ہیں۔ اور ان کو ڈرا دھمکا کر قابو میں کر لینے کے بعد انھیں ضرورت مند مردوں کے ہاتھ فروخت کر ڈالتی ہیں۔

آپ کو اس دلچسپ ادارے کی دلچسپ نوعیت معلوم کر کے امریکہ کی ان حسین و جمیل قتالہ عالم عورتوں کی جرات و ہمت پر بڑی حیرت ہو رہی ہو گی جنھوں نے ترقی کر کے عورت سے ڈاکو کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ لیکن جب ان مہ پارہ عورتوں کے اس عجیب و غریب شغل کے بارے میں یہ معلوم کریں گے کہ اسکا سبب کیا ہے تو آپ یورپ اور امریکہ میں صنف نازک کی ترقی پسندی پر عش عش کر اٹھیں گے۔

اس گروہ کی کافرادا عورتوں نے حسین و جمیل لڑکیوں کے اغوا کا پیشہ اس لئے اختیار کیا ہے کہ یہ سب رقیب عورتوں کی زخم خوردہ ہیں اور انھیں جن مردوں سے محبت تھی انکو دوسری عورتوں نے ان سے چھین لیا تھا اس لیے یہ انکی دشمن بنجانے کے بعد گویا عورت ذات سے بدلہ لیتے ہوئے نوجوان لڑکیوں کا اغوا کر کے ان کو ضرورت مند مردوں کے ہاتھ فروخت کرتی ہیں۔

نیویارک کی ان نازک اندام اغوا بازوں کا حال سن لینے کے بعد یہ معلوم کرنا بھی آپ کے لیئے بھی باعث دلچسپی ہوگا کہ فرانس میں عورتوں کا ایک ایسا کلب ہے جس کی ممبر عورتیں کمسن بچوں کو اڑا لیتی ہیں اور ان کو بلوغت کے درجے تک لانے تک خود سے عشق کرنا سکھاتی ہیں۔

یورپ اور امریکہ کی ان ترقی یافتہ عورتوں کی داستانیں سننے کے بعد آپ یہ بھی سن لیجئے کہ ہندوستان کی ترقی پسند عورتیں بھی اس معاملے میں یورپ اور امریکہ کی عورتوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ چنانچہ جنوبی ہند کے ایک مقام پر .... ایک نسوانی سوسائٹی بنائی جانے کا بھید کھلا ہے جس کا مقصد نوجوان لڑکیوں کا اغوا کر کے ان کے ذریعے ایک ماڈرن قسم کا چکلا کھولنا تھا۔ مگر یہ منصوبہ تکمیل کو پہونچنے سے پہلے پولیس کے کانوں تک پہونچ گیا اور ماڈرن چکلے کی بنیاد رکھنے والی ترقی پسند عورتیں اسوقت پولیس کے قبضے میں ہیں۔ غرض یورپ اور امریکہ میں اور وہاں ...

مجھے اس کی حالت پر ترس آیا اور دل ہی دل میں کہنے لگا۔ یا خدا! کاش اس معصوم لڑکی کی آنکھیں ہوتیں تو یہ مجھے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی۔ پھر میں نے جذبہ محبت سے متاثر ہو کر اس سے کہا۔ کس زبان سے میں تمہارے اس نایاب تحفہ کا شکریہ ادا کروں۔

جس طرح! یہ پھول بے بصر ہیں اسی طرح قدرت نے تمہیں بینائی جہنم سے محفوظ رکھا ہے۔

لڑکی نے زیر لب مسکراتے ہوئے نہایت شیریں انداز میں جواب دیا۔

اگرچہ میں اندھی ہوں لیکن میرا دل روشن ہے اور تمہارے افسردہ چہرہ کو دیکھ رہا ہے

اس معقول جواب سے میں خاموش ہو گیا اور میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ (ترجمہ)

... کے زور ... کا نتیجہ ہیں۔ فلم رتن کے شہرت یافتہ جواں بخت ڈائرکٹر ایم صادق اسے ڈائرکٹ کر رہے ہیں۔ اور اسکی موسیقی موسیقار اعظم غلام حیدر کے سپرد ہے فلم جگ بیتی مسٹر ایم اے مغنی پروڈیوس کر رہے ہیں۔

بیرم خاں کے پروڈکشن انچارج

اسٹینڈرڈ پکچرز کارپوریشن کے مالک اور ... شاہکار بیرم خاں کے پروڈیوسر مسٹر ایم ہوے والا نے بیرم خاں کے پروڈکشن انچارج مسٹر فالی ایم ہوے والا کا ہاتھ بٹانے کے لیئے مسٹر چندو لال ایم ڈیسائی کو بھی پروڈکشن انچارج کے عہدہ پر سرفراز فرمایا ہے

شاہ نواز پر افسوسناک حملہ

کلکتہ ۲۵ جنوری شاہ نواز آج جب کہ ذکریا اسٹریٹ کی مسجد سے نماز جمعہ پڑھ کر نکل رہے تھے اور کار میں سوار ہو کر پنج میں کھانے کے لیئے جانا چاہتے تھے کہ ان کی کار کو کچھ مسلمانوں نے گھیر لیا۔ اور کانگریس برباد اور مسلم لیگ زندہ باد آزاد ہند فوج کا ستیہ ناس کے نعرے لگانا شروع کر دیئے جو انکی کار کے آگے سہ رنگا جھنڈا لگا ہوا تھا وہ بھی پھاڑ کر پھینک دیا۔ دو ایک آدمی شاہ نواز کو بچانے کے لیئے دوڑے جو زخمی ہو گئے شاہ نواز بالکل محفوظ رہے اور انھیں کوئی چوٹ نہیں آئی۔

م کی دیکھا دیکھی ہندوستانی ترقی پسند عورتیں ترقی کی عجیب عجیب منزلیں طے کر رہی ہیں!

نے نہ صرف یہ کہ عقب کو پوری طرح سنبھالے رکھا بلکہ محاذ پر بھی گئیں۔ چھاپہ مار دستوں میں پیش پیش رہیں اور ہر قسم کی خانہ جنگی خدمات انجام دیں۔

ایسی خوں ریز جنگ میں اتنا بڑا اور اہم حصہ انھوں نے کس طرح ادا کیا۔ اسکا اصل راز انکی آزادی میں پوشیدہ ہے۔ اور اس خاص قسم کی نئی پوزیشن جو انھیں اب حاصل ہے۔

لینن گراڈ کی بہادر عورتوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ہم اس آزاد زندگی کے علاوہ کسی قسم کی زندگی قبول نہیں کر سکتے۔ اور اس زندگی و آزادی کے لئے ہم اپنے ملک اور وطن کے ممنون ہیں اس کی خاطر ہم ہر قسم کی تکلیف و صعوبت برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔

ان الفاظ میں لاکھوں ... سوویٹ عورتوں کی صدا گونجتی ہے جو اپنے ملکی نظام کے لیے کسی قسم کی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔

یہ آزادی جس کی سوویٹ عورتیں اتنی قدر کرتی ہیں اور جو سوویٹ نظام کا ایک جزو ہے ایک دن میں نہیں آئی۔ سوویٹ آئین کے تحت جتنی خوشگوار آزادی عورت کو حاصل ہے۔ زار کے ... میں اسی قدر وہ سماجی بندشوں کے اندر بکڑی ہوئی تھیں اور انکی حالت شرمناک حد تک خراب تھی۔ تعلیم تو تقریباً صفا تھی شادی کے بعد مالی آزادی کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ مزدور عورتوں کی تعداد ... زیادہ ہوتی ... تھی۔ ہفتہ میں ... گھنٹہ کام کرتیں مزدوری اس قدر کم ہوتی تھی کہ دو وقت کے کھانے کے لیئے بھی بمشکل تمام گنجائش نکلتی تھی۔ ان کے کپڑے چیتھڑے اور نچے گندے اور بدبودار ہوتے تھے۔ چھوٹے چھوٹے کمروں میں پورا پورا خاندان رہتا تھا۔ بچوں کی باقاعدہ پرورش تو بہت بڑی چیز تھی۔ مشرقی روس کی حالت تو بالکل ہی ناقابل بیان تھی۔

اسٹالین نے کہا ہے کہ عورتوں کی گھریلو زندگی میں ان کو شادی سے قبل باپ کی اور شادی کے بعد شوہر کی لونڈی بننا پڑتا۔ ان کی حالت مشین کی تھی۔ وہ مردوں کی خاطر محنت مشقت کرتے کرتے مر جاتیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ محض جبر کا تختہ مشق بنے رہنے کے لیے پیدا کی گئیں ہیں، آٹھ نو سے لے کر دس گیارہ سال کی عمر کے اندر ہی اندر کسی ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا جاتا جو معاوضہ میں سب سے زیادہ مال اسباب والدین کو دے سکتا تھا۔ میاں کا گھر اس کا دائمی قید خانہ ہوتا جہاں اسے سخت محنت کے علاوہ شوہر اور تمام دیگر لوگوں کی مارپیٹ اور گالی کو سنے برداشت کرنے پڑتے غلامی اسکی عمر بھر کی ساتھی تھی۔ غلاظت میں اسکی پرورش ہوتی رسم و رواج، شکوک و اوہام ان کا مذہب تھا جانوروں کی زندگی اور انکی زندگی میں مشکل ہی سے کوئی فرق تھا

یہ تھی ۱۹۱۷ء میں اور اس سے پہلے زار عہد کی روس کی حالت (باقی آئندہ)

دنیا میں گیہوں کی قلت

واشنگٹن ۲۶ جنوری۔ امریکہ کے صدر ٹرومین نے آج ایک بیان دیا ہے جسمیں انہوں نے بتایا ہے کہ دنیا میں گیہوں کی سخت کمی پڑ گئی ہے۔ اس لیے خطرہ ہے کہ ہم دشمن سے آزاد کرائے ہوئے علاقوں کو شاید گیہوں مہیا نہ کر سکیں۔

بیوقوف گدھے کی کہانی

... وہ سارا دن ... رات کو ...

... اور دیر تک اچھلتے کودتے رہے۔

ایک ... رات جب گدھا گنے اڑانے میں مصروف تھا تو اس نے اپنے دوست گیدڑ سے کہا۔ کتنی اچھی رات ہے۔ چاند کیسا چمک رہا ہے موسم نے میرے دل میں ایک عجیب قسم کا سرور بھر دیا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ گاؤں اور جی بھر کر گاؤں۔

گیدڑ نے کہا بیوقوف مت ہو۔ عقل مند غل نہیں مچاتے۔ ایک تو چوری چھپے گنے کھا رہے ہو۔ دوسرے یہ اعلان کرتے ہو کہ کھانے والے بھی یہیں ہیں۔ بالکل گدھے ہو تم تو! تم نہیں گا سکتے!!

گدھے نے کہا۔ نہیں میں گاؤں گا اور ضرور گاؤں گا میں خوب گانا جانتا ہوں۔ تم تو جنگل کے ایک آوارہ جانور ہو۔ تمھیں کیا خبر کہ گانا کس جانور کا نام ہے

گیدڑ نے کہا یہ سچ ہے کہ میں ایک آوارہ جانور ہوں۔ لیکن اگر تم گاؤ گے تو رکھوالے کے ہاتھوں دونوں پٹیں گے۔ اور شاید وہ تمھیں جان سے مار ڈالے گدھے نے کہا۔ نہیں وہ میرے گانے سے خوش ہوگا۔ لو اب میں گانے لگا ہوں۔

گیدڑ نے کہا ذرا ٹھہرو۔ پہلے مجھے یہاں سے نکل جانے دو۔ پھر گانا۔ یہ کہ کر گیدڑ دوسری طرف ایک جھاڑی میں چھپ کر تماشا دیکھنے لگا۔

گدھے نے گانا شروع کیا۔ جیسے ہی اس نے راگ الاپا۔ مالک آ گیا۔ اور گدھے کی وہ مرمت کی کہ توبہ ہی بھلی بیچارے کا برا حال ہو رہا تھا۔ اتنی طاقت بھی نہ تھی کہ بھاگ جاتا۔ رکھوالے نے ایک بڑا سا پتھر اسکی گردن کے ساتھ باندھ دیا۔ اور خود وہیں لیٹ گیا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ میٹھی نیند نے رکھوالے کو جلد ہی سلا دیا۔

گدھے نے موقع غنیمت جانا۔ اور بڑی مشکل سے سنبھلتا ہوا کھیت سے باہر آیا۔ گیدڑ پہلے ہی سے اسکا انتظار کر رہا تھا۔

اوہ! تم نے تو خوب گانا گایا۔ میں تو سن سن کر خوش ہو رہا تھا۔ گیدڑ نے کہا۔

مجھے ایک بہت اچھا انعام ملا ہے گدھے نے کہا۔

یہ تمہارے گانے کا انعام ہوگا۔ غالباً گیدڑ نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

م ... رول کے لیے خوش گلو وپری رو ثریا کی خدمات حاصل کر لی ہیں

جگ بیتی کے دیگر اداکاروں میں منرداکے شہرت یافتہ اداکار مسٹر صادق علی۔ ہمالیہ والا۔ شاکر قابل ذکر ہیں جگ بیتی کا افسانہ آغا جانی اور ایم۔ اے مغنی نے تحریر کیا ہے اور سکرین پلے و مکالمے آغا جانی کاشمیری نے ...

پردۂ فلم

نغمے اور قہقہے

تھکے ہوئے اور افکار زدہ دماغوں کی تفریح کے لیئے مسرز طاہر پکچرز نغمہ کارواں (محشر الیبی پروڈکشن) کی تیاری میں مصروف ہیں نغمہ کارواں کا پس منظر شہری اور سفری زندگی کا تصادم ہے جس کو سنجیدہ محبت اور بے پناہ ظرافت کے علاوہ اچھوتوں نغموں سے کچھ اسطرح مزین کیا گیا ہے کہ دیکھنے والے دیکھیں گے اور بار بار دیکھیں گے۔ نغمہ کارواں کا افسانہ مکالمے اور گانے مشہور اخبار نویس ادیب محشر دہلوی نے سپرد قلم فرمائے ہیں۔ ہدایت کاری کے فرائض فلمی دنیا کے قابل فخر رکن۔ مسٹر صفدر مرزا پروڈیوسر الیبی کے خرد کی نگرانی میں انجام دے رہے ہیں۔ موسیقی مسٹر احمد علی کی موسیقانہ صلاحیتوں کا ماحصل ہے

اداکاروں میں پرکاش۔ زبیدہ۔ نواز۔ رفیق انصاری پشپا۔ لاکھانی۔ ہنگو۔ رام لال۔ الیاس۔ شام لال اور شفیع جاوید کے نام قابل ذکر ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ نغمہ کارواں فروری میں نمائش کے لئے پیش کر دی جائے گی۔

رومیو جولیٹ میں چار مشہور اداکار

نرگس آرٹ کنسرن کے عظیم الشان نغمہ بار عشقیہ کاسٹیوم شاہکار رومیو جولیٹ میں جسکو نوجوان بلند افکار ہدایت کار مسٹر اختر حسین شاہانہ انداز میں ڈائرکٹ کر رہے ہیں۔ ہیروئن حور طلعت نرگس، اور ہیرو مسٹر سپرو کاشمیری کے ساتھ مشہور اداکار مسٹر انور مسز سالینی دیوی۔ اور مسٹر امان اللہ۔ مسٹر ایچ مراد۔ مسٹر نذیر کاشمیری۔ مس شیلا اور مسٹر نثار فلم اور ناٹک کی دنیا کے مشہور موسیقار اداکار کار فرما ہیں۔ رومیو جولیٹ کے اردو کے حسین و رنگین سانچے میں ڈھالنے پر مشہور افسانہ نگار و مکالمہ نگار مسٹر کمال امروہی داد لاتعداد و ہدیہ مبارک باد حاصل کریں گے

از شعبہ اردو نرگس آرٹ کنسرن۔ نمبر ۳۳۵ لامنگٹن روڈ گرانٹ روڈ بمبئی نمبر

کمال صاحب امروہوی کا ایک اور فلمی کمال

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی،
کسب کمال ہر کہ نیرزد عزیز نیست

ہندوستان کی ... فلم سازی کے مشہور افسانہ نگار و مکالمہ نگار جکے خامہ قیامت رقم کی تاریخی جنبش پکار ملک کے ہر گوشہ گوشہ سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ ... فلم کا ایک اور کمال اب نرگس آرٹ کنسرن کے نغمہ بار و گہر بار عشقیہ شاہکار رومیو جولیٹ میں ظاہر ہو کر ملک کے اردو داں طبقہ سے۔ شاندار خراج تحسین و آفریں حاصل کرے گا۔

رومیو جولیٹ کو نوجوان و بلند افکار ہدایت کار مسٹر اختر حسین سال رواں کی قیامت خیز پیشکش بنانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اسمیں ہیروئن کا دلفریب کردار حور طلعت نرگس ادا کر رہی ہیں۔ ہیرو کا شاہانہ کردار سپرو کاشمیری ادا کر رہے ہیں۔ سائڈ کیرکٹروں میں مسٹر انور۔ سالینی دیوی مسٹر امان اللہ۔ مسٹر مراد۔ مسٹر نذیر کاشمیری۔ مسٹر نثار فلم اور ناٹک کے مشہور موسیقار و اداکار اداکاری کے بہترین کارنامے پیش کر رہے ہیں۔ نامہ نگار

پری رو ثریا جگ بیتی میں

دین پکچرز نے اپنی سوشل تصویر "جگ بیتی" کے م...

اقوال زریں

قابلیت کو سمجھنے کے لئے بڑی قابلیت کی ضرورت ہے

ایک ہی غلط قدم ہمیں بلندی سے گرا سکتا ہے

ہماری غلطیاں ہمیں وہ سبق پڑھاتی ہیں جو دنیا کے کسی مکتب میں نہیں ملتا۔

خواہشات کا آزادی سے استعمال موت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

ہر کامل یقین و صداقت میں بھی دھوکہ کا امکان ہوسکتا ہے۔

کسی کی محبت صورت سے نہیں۔ بلکہ طرز عمل اور تجربہ سے ظاہر ہوتی ہے۔

محبت تمام تر خوبیوں کی نہر ہے۔ اور اچھی زندگی جس کی پیاسی ہوتی ہے

ہمارے سب سے بڑے اتالیق اور رہبر ہمارے ہی دشمن اور بدگو لوگ ہیں ان سے سبق لو۔

بدنامی ایک لعنت ہے اور نیک نامی ایک نعمت!!

روس نے جزائر کیورائل کا مطالبہ کردیا

لندن، ۲۸ جنوری گذشب ماسکو ریڈیو نے روسی خبر رساں ایجنسی کی ایک اطلاع کو نقل کرتے ہوئے کہا کہ یالٹا میں ۱۹۴۵ء میں اسٹالن۔ چرچل روزولٹ کے مابین جو معاہدہ ہوا تھا اس میں اسبات کو پوری طرح واضح کردیا گیا تھا کہ جاپان پر فتح حاصل کرنے کے بعد جزائر کیورائل اور جزیرہ سکھالین کا جنوبی حصہ روس کو دیدیئے جائیں گے۔ ایجنسی نے یہ بھی بتایا ہے کہ مصلحت کی بنا پر اس معاہدہ کو شایع نہیں کیا گیا تھا۔ ایجنسی کو اس بات کے واضح کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کہ امریکہ کے قائم مقام ملکی نے حال ہی میں کیورائل کے متعلق جو بیان دیا ہے اس میں انکو دھوکہ ہوا ہے اور وہ غلطی پر ہیں۔

مصر کے تین وزرار کا استعفیٰ

قاہرہ، ۲۷ جنوری ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مصری وزارت کے تین وزرار مکرم عبید پاشا صباحی بے اور سلیم وزارت سے مستعفی ہو گئے۔ ان وزرار نے اپنے استعفیٰ کا سبب یہ بتایا ہے کہ انجمن

موج تبسم

سیٹھ جی :۔ ارے جلدی بھی چل رُک کیوں گیا ہے؟

ڈرائیور :۔ حضور سڑک کچی ہے اور اس کے درمیان ایک بہت بڑا گڑھا آگیا ہے!

سیٹھ جی :۔ (غصہ سے) تو خوامخواہ وقت ضایع کر رہا ہے! ہارن کیوں نہیں بجاتا؟

مسافر :۔ "ادقلی گاڑی کے بجے آتی ہے؟"

قلی :۔ "حجور دس بجے"

مسافر :۔ (گھڑی دیکھ کر) اوہ! پھر تو میں لیٹ ہوگیا۔ اب کل ہی جانا پڑے گا۔

قلی :۔ نہیں جناب ابھی تو پندرہ منٹ باقی ہیں

مسافر :۔ ہوں گے۔ لیکن میری گھڑی میں تو دس بج چکے ہیں میرے لئے گاڑی جا چکی ہے۔

مجسٹریٹ :۔ (ملزم سے) بے شرم تو نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ کتنی بار قید ہو چکا ہے پھر بھی باز نہیں آتا

ملزم :۔ جناب میرا کیا قصور ہے۔ آپ بھی تو گرفتار کرنے سے باز نہیں آتے!

مجسٹریٹ :۔ (زور سے) خاموش بدتہذیب عمر بتاؤ!

ملزم :۔ ۲۵ سال جناب

مجسٹریٹ :۔ (ذرا سوچ کر) کیا ہر بار تمہاری عمر اتنی ہی ہوتی ہے؟"

ملزم :۔ حضور شریف آدمی کی زبان ایک، میں وہ نہیں ہوں جو آج کچھ اور کل کچھ!"

اقوام متحدہ میں مصری مندوبین نے مصر کے قومی مطالبات کے دباؤ نہیں ڈالا۔ ان مطالبات میں مصر سے برطانوی فوجوں کا واپسی کا مطالبہ بھی ہے۔ اس کے علاوہ مصری سوڈان کو مکمل طور پر مصری اقتدار میں دینے اور صلح کے معاہدوں میں مصر کی شرکت کا بھی مطالبہ کیا گیا تھا۔

سندھ میں صوبائی اسمبلی الکشن ختم

کراچی ۲۱ جنوری آج سندھ اسمبلی کا پولنگ خیریت اور امن کے ساتھ ہوگیا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ ۵۵ فیصدی سے زیادہ ووٹران نے ووٹ دیے۔

ریٹرننگ افیسر نے کہا کہ پولنگ بڑی خوبی سے ہوا مسلمان عورتوں کے حلقہ کے پولنگ میں بڑی گرماگرمی رہی اور تقریباً بچاس فی صدی عورتوں نے ووٹ دیے۔

کراچی میں صرف ایک واقعہ پیش آیا جب کہ ایک جعلی ووٹر ووٹ دے رہا تھا۔ البتہ سکھر سے ایسے ہی واقعات کی خبر ملی ہے۔ مرکزی اسمبلی کے ممبر نواب صدیق علیخان*

* یہاں مسلم لیگ کی طرف سے پولنگ کی نگرانی کے لیے تعنیات تھے۔ وہ ہر ہر پولنگ پر جاکر دیکھتے رہے کہ مسلم لیگ کی طرف کام قاعدہ سے ہو رہا ہے انھوں نے ایک بیان میں بتایا کہ سندھ کی ۳۵ نشستوں میں سے تیس مسلم لیگ کو ضرور مل جائیں گی۔ وہ مسٹر ہاروں کے ساتھ آج رات کراچی سے نئی دہلی کے لیے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوگئے۔ تاکہ وہاں مرکزی اسمبلی کے اس اجلاس میں شرکت کریں جو کل ہونے والا ہے

رائے شماری کا کام ۲۸ جنوری سے شروع ہوگا اور خیال کیا جاتا ہے کہ اسمیں تین دن لگیں گے

آرڈنینس کے خلاف اپیل نامنظور ہوگئی

بمبئی ۳۱ جنوری۔ آج بمبئی ہائی کورٹ نے وہ درخواست نامنظور کردی جس میں گورنمنٹ کے اس آرڈنینس کے خلاف اپیل کی گئی تھی جس کی رو سے پانچ سو اور اس سے زیادہ کے نوٹ منسوخ ہوگئے ہیں۔ مدعی سے فریق ثانی کو خرچہ دلوانے کا حکم بھی ہوگیا ہے۔

مولانا آزاد اور وائسرائے میں ملاقات

نئی دہلی ۲۵ جنوری مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس آجکل دہلی میں مقیم ہیں ۲۵ جنوری کو سہ پہر کو مولانا نے ہز اکسلنسی وائسرائے سے ملاقات کی۔ مسٹر آصف علی ساتھ ساتھ تھے

ہندوستا[illegible]

اطلاع موصول ہو[illegible] ہندوستانی کسانوں [illegible] کے "ٹریکٹر" مہیا کرنے [illegible] لگایا گیا ہے کہ اسکی قیمت ۲۵۰۰ روپے ہوگی، ایک ہندوستانی [illegible] کام لینے کی [illegible] حاصل کر رہا ہے!!

ٹیلی ویژن کے ذریعہ تعلیم

امریکہ میں اسکول کے طلبا کو بذریعہ ٹیلی ویژن تعلیم دینے کی تجاویز زیر غور ہیں۔ تیار کردہ اسباق ایک مرکزی اسٹوڈیو سے آس پاس کے تمام اسکولوں کو بھیجدیئے جائیں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ شروع شروع میں ٹیلی ویژن ریڈیو کی جگہ نہ لے گی۔ بلکہ محض امداد پہنچائے گی۔ چند سال تک پروگرام دن میں خاص خاص اوقات پر ہی ہوا کریں گے۔ اور بعض کی رائے ہے کہ دن میں چند شو سے زیادہ دکھانا ناممکن ہو جائے گا۔ یہ امید کرنا صحیح نہ ہوگا کہ ٹیلی ویژن ایک دو روز میں ہی بہت ترقی کر جائے گی۔ ترقی ہوگی، اور ضرور ہوگی۔ مگر منزل بمنزل اور رفتہ رفتہ!"

موت مہنگی ہے!

امریکہ میں موت کے خرچہ کو دیکھ کر عقل حیران ہوجاتی ہے۔ آرتھر ویب ڈیلی ہیرالڈ لندن میں لکھتا ہے۔ کہ وہاں مرنا اتنا ہی مہنگا ہے جتنا کہ زندہ رہنا وہاں پر تجہیز و تکفین کے انتظامات کرنے والوں کی دوکانیں نہیں ہیں بلکہ دفن کرنے والوں کی باقاعدہ نشست گاہیں ہوتی ہیں۔ اور یہ بہت بڑے امیر ہوتے ہیں۔ اضلاع متحدہ امریکہ میں ان کی تعداد تقریباً ۱۸۰۰۰ ہے اور دفنانے میں ۱۰۰ پونڈ خرچ آتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ امریکن ہر سال تجہیز و تکفین کے کاموں میں ۰۰۰،۰۰۰،۰۰ ا پونڈ خرچ کرتے ہیں اور قبرستان کے رکھوالوں کو ۰۰۰،۰۰۰، ۴۰ پونڈ ادا کرتے ہیں اور مردوں پر ۰۰۰،۰۰۰، ۱۵ کی لاگت یادگاریں تعمیر کراتے ہیں، گرجا گھر والے ان تجہیز و تکفین کرنے والے افراد کی اہمیت پر متفکر ہیں یہی پادریوں وغیرہ کا معاوضہ مقرر کرتے ہیں، پھولوں وغیرہ کے بھی بہت دام لیتے ہیں گرجا والوں کا خیال ہے کہ میونسپلٹیوں کو قبرستان اپنے زیر نگرانی کرلینے چاہئیں اور دفنا کے لیئے ایسی ہی ایسوسی ایشنیں عمل میں لانی چاہئیں جیسی کہ سوئزرلینڈ میں بچاس سال سے موجود ہیں۔

[illegible] مسز سنہا۔ کیشی کو ایسا معلوم ہو رہا تھا [illegible] لے کر اس کے دل پر دو ہتھڑ مار رہے ہیں [illegible] دینے سا لگا۔ مگر دفعتاً جیسے بغاوت [illegible] جذبے نے اسے سنبھال کر للکار کر کہا تو ایسی کیوں ہو گئی ہے؟ کیشی نے اپنی زندگی کو ان کو مٹھی میں بند کر دیا ہے۔ تاکہ وہ جب چاہیں مٹھی بھینچ کر اسکا دم نکال دیں۔

خبر نہیں کتنی دیر گذر گئی اسے اسی قسم کے خیالات میں ڈوبے ڈوبے!" دفعتاً اسکی نگاہ دروازے کے باہر گئی۔ ارے ان کے کمرے میں روشنی!" شاید واپس آگئے سینما نہیں گئے۔ مسز سنہا نہ گئی ہوں گی۔ بھلا وہ کیوں جاتے۔ مگر آئے تو مجھے بلایا تک نہیں۔ کتنی نفرت ہو گئی ہے مجھ سے!! کھانا نہیں مانگا چپ چاپ آکر لیٹ گئے۔

وہ آگ جس کا دھواں دھیرے دھیرے دل میں گھٹ رہا تھا دھیمی دھیمی سلگ رہی تھی مگر اب گھڑی بھر میں جیسے بھڑک اٹھی۔ ان سے جاکر کھانے کو پوچھوں اور وہ پیار سے دو بول بولیں تو شاید یہ آگ بجھنے لگے!"

سوچتی ہوئی وہ انکے کمرے کی طرف چل پڑی۔

کھانا نہیں کھائیںگے؟ کیشی نے کمرے میں داخل ہوکر پوچھا

طبیعت ہے۔ نہیں ہم انھوں نے بے رخی سے جواب دیا

دودھ لے آؤں؟

پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔ دودھ نہیں پی سکوں گا!" تم کھا چکیں کھانا!"

جی نہیں۔

اتنی اداس کیوں رہتی ہو؟

کیشی خاموش رہی۔ اس نے سوچا کیا کہہ دوں سب کچھ!" انہوں نے پہل کرکے پوچھا ہے تو اس وقت سب کچھ صاف صاف کہہ دوں کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکل آئے گا۔ اچھا اب کے اور پوچھنے دو اصرار کریں گے تو کہوں گی۔ انتظار میں خاموش کھڑی رہی

نیند نہیں آرہی ہے کیشی۔ انہوں نے کہا۔ سو"

"سو جاؤ"

روشنی بجھاکر کیشی اپنے کمرے میں آکر پڑ رہی۔ جس آگ کے بجھ جانے کی توقع لے کر وہ ان کے کمرے میں گئی تھی وہ اور بھی زیادہ شدت سے بھڑک اٹھی!" یہ مانا کہ دن بھر کام کرنے کی وجہ سے تھک جاتے ہیں مگر اسکا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ اپنے دکھ درد میں مجھے حصہ بھی بٹانے نہ دیں۔ کیا میرے ساتھ یہ ناانصافی اور ظلم نہیں ہے وہ بڑے عہدہ دار ہیں۔ مگر وہ میرے لیئے ایک بڑے عہدہ دار سے بڑھ کر کچھ اور بھی ہیں۔ پوجا کے قابل من مندر میں سنگھاسن پر بٹھائے ہوئے دیوتا۔ میں کتنا چاہتی ہوں کہ ان کے ساتھ ہوکر پریم کی ایسی دنیا میں چلی جاؤں جہاں صرف پیار ہی پیار ہو لیکن میرا یہ خواب خواب ہی بن کر رہ گیا ہے۔ کل رات

کیا یہ سچ ہے۔ اس نے دل سے جیسے جرح کی۔

دل اور بھی زیادہ زور سے دھڑکنے لگا، جیسے وہ اس بات کو ایک بار کہنے اور اس مرتبہ زیادہ سے زیادہ قطعی اور طور لہد سے کے لیے بیقرار ہوگیا۔ وہ مسز سے محبت کرتے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ شادی سے پہلے ان میں اور مسز میں اٹوٹ پریم تھا

کیشی نے دونوں ہاتھوں سے اپنے بے پناہ دھڑکن کے ساتھ تڑپتے ہوئے دل کو تھام لیا۔ اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ کل باتیں اسے ان آنسوؤں کی جھلملیوں میں سے ایک تصویر کی طرح نظر آنے لگیں

ڈوبتے سورج کی پھیکی پھیکی کرنوں نے اسے یاد دلادیا اب شام شروع ہو رہی ہے، اس نے اودھ بنتے سوئٹر میں سے سلائی نکالتے ہوئے خود سے کہا، ساڑھے پانچ بج رہے ہونگے۔ وہ آتے ہی ہونگے۔ چائے اور ناشتہ تیار کرلوں نیچے چل کے جلدی سے۔ اگر ان کے آنے تک نہ ہوسکا تو وہ کیا سوچیں گے کہ کتنی بے پرواہ ہے میرے کام کی طرف سے، اس نے نیچے اتر کر کیتلی میں پانی رکھ کر اسے اسٹوو پر رکھ دیا اور جلدی ناشتہ تیار کرنے لگی۔

کھانے پینے کی چیزیں ٹرے میں لگا رہی تھی کہ وہ آگئے۔

"کیا بنا رہی ہو؟

"آپ کے لیئے ناشتہ تیار کیا ہے!"

"اچھا"

آواز آئی۔ ڈرائنگ روم میں سے۔ مسز سنہا کی۔ آیئے ارے جلدی آیئے!"

رہنے دو!" انہوں نے کیشی سے کہا! میں ناشتہ نہیں کرونگا مسز سنہا کی پکار کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اچھا جی آرہا ہوں اور لپکے ہوئے چلے گئے۔

ڈرائنگ روم میں سے آوازیں آتی رہیں!"

میں آپ لوگوں کے لیے ناشتہ کے لیئے کہنے گیا تھا۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں!"

ضرورت تو تھی!"

جلدی جانا ہے نا!" مسز سنہا نے کہا!" اچھا تو رہنے دو انکی آواز آئی۔ سینما چلوگی؟ انہوں نے اندر آکر ٹائی باندھتے ہوئے کہا۔ کیشی سے پوچھا۔

"نہیں"۔ کیشی نے سسکتے ہوئے دل کے دھوئیں کو دباتے ہوئے جواب دیا۔

"مسز سنہا کہہ رہی ہیں!" خوش ہوکر بولے۔

آپ ہی چلے جایئے!"

رات شروع ہو چکی۔ تاریکی بڑھنے لگی تھی۔ کیشی نے کمرے میں آکر بلب روشن کر دیا کمرے میں اجالا بکھر گیا۔

گلوب ایجنسی کی اطلاع ہے کہ مسٹر سیل نے یہ بھی کہا کہ ہم نے اسی غرض سے سوویٹ سفارتخانہ سے رابطہ قائم کرلیا ہے۔

...یا جون تک حل نہ ... آرگنائزیشن کی سیکورٹی

...کی بھیڑ کی وجہ سے وہ اپنی کار پر کھڑا ہو گیا۔ اسی اثنا میں کچھ مسلم لیگی کارکنوں نے آکر توہین آمیز نعرے لگائے۔ ان میں سے کچھ نے کار کے شیشے توڑنے کی کوشش کی اور بہت زیادہ جوشیلے کارکن نے تو میری ... لیے ایسے واقعات کو روکنے کے لئے ضروری قدم اٹھائے گئے۔ کیونکہ اس قسم کے رویہ سے کسی پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔

یو-پی کی جیلوں میں آزادی کے پروانوں کی بھوک ہڑتال

لکھنؤ - ۲۹ - جنوری - فتحگڈھ سنٹرل جیل بریلی ڈسٹرکٹ جیل بریلی - ڈسٹرکٹ جیل اور لکھنؤ سنٹرل جیل میں ۶۹ قیدیوں نے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے - ان کی مانگ ہے - کہ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے جو کسی بھی ملک میں آزادی کے لیے لڑنے والوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے - یو-پی گورنمنٹ ان کی بگڑی ہوئی حالت پر بھی توجہ نہیں دے رہی ہے - کیا اہل قوم بھی ان کی اس حالت کو برداشت کرے گی - فتحگڈھ سنٹرل جیل میں ۳۶ بریلی میں ۸ اور لکھنؤ سنٹرل جیل میں ۲۵ سیاسی قیدی بھوک ہڑتال کے لیے اور کوئی چارہ نہیں ہے - جوزف جیٹر جی کے لیے آگرہ جیل سے ایک خاص آلہ جو زبردستی کھانا کھلانے کے لیے ہوتا ہے منگا لیا گیا ہے بھوک ہڑتالیوں کی صحت خراب ہو گئی ہے - وزن بہت کم ہو گیا ہے - اس کی مدد سے ان کے گلے میں نلکی خوراک پہونچانے کی کوشش کی جائیگی - جو ایک خاص آلہ جو زبردستی کھانا کھلانیکے لیے ہوتا ہے بھیجا گیا ہے۔

ہندوستان کی آزادی کی تاریخ کا اعلان کیا جائے

لندن - ۲۹ - جنوری - ڈاکٹر مترا ورن الیگزنڈر نے جو امریکہ کی ہوورڈ یونیورسٹی میں فلسفہ اور پولیٹکل سائنس کے پروفیسر ہیں کل رات کہا کہ میں امریکہ کی چند پولیٹکل آرگنائزیشنوں کی جانب سے محکوم ملکوں کا جن میں ہندوستان اور انڈونیشیا شامل ہیں معاملہ اتحادی قوموں کے روبرو پیش کروں گا - پروفیسر صاحب نے جو ٹراونکور میں پیدا ہوئے تھے فرمایا کہ میں اسمبلی کے صدر کی خدمت میں ایک میمورنڈم پیش کروں گا - جس میں درخواست کی جائے گی کہ اسمبلی کو چاہیے کہ وہ حکومت برطانیہ سے معلوم کرے کہ وہ ہندوستان کو آزادی دینے کی تاریخ کا واضح اعلان کردے - آپ نے کہا کہ میں سوشل اور اقتصادی کونسل کے چیرمین سر رام سوامی مدلیار کے روبرو بھی یہ معاملہ پیش کرونگا - اتحادی قوموں کے ڈیلی گیٹوں کی خدمت میں ایک میمورنڈم پیش کیا جائیگا جسمیں بمبئی اور کلکتہ میں گولی چلانیکی مذمت کی جائے گی -

امریکہ سے مسز وجے لکشمی پنڈت کا مطالبہ!!

واشنگٹن - ۲۶ - جنوری - مسز وجے لکشمی پنڈت نے "وائس آف انڈیا" میں "بے چین ہندوستان" کے عنوان سے ایک آرٹیکل تحریر کیا ہے - جس میں آپ نے لکھا ہے کہ ہندوستانیوں کی اکثریت برطانوی مدبروں کی ذہانت اور وعدوں پر ذرا بھی بھروسہ نہیں رکھتی - خواہ وہ ٹوری ہوں، لبرل یا لیبر۔ آپ نے کہا کہ جداگانہ انتخاب کا سسٹم ہندوستان کے مستقل طور پر ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے - ہندوستان کے نوجوان طبقہ کا مہاتما گاندھی کے اہنسا کے اصول اور انگریزوں کے آئینی طریقہ پر آزادی دینے کے وعدوں پر سے اعتماد اٹھتا جا رہا ہے - اگر لیبر گورنمنٹ ٹوری گورنمنٹ سے بہتر ثابت نہ ہوئی تو مجھے اندیشہ ہے کہ ہندوستان میں خون کی ندیاں بہہ جائیں گی - مسز پنڈت نے اہل امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ تیسری جنگ عظیم ٹالنے کے لیے ان کو چاہیے کہ وہ ہندوستان کی حمایت کریں۔

کلول: - ۲۷ - جنوری - گجرات سے آخری نظربندوں کے مسٹر نوڑلال شاہ جیل سے رہا کردیئے گئے گاؤں والوں نے انکا خیر مقدم کیا اور لڑکوں کو مٹھائی بانٹی گئی -

حکومت سندھ اور حروں کا فیصلہ

کراچی - ۲۵ - جنوری - مسٹر جے رام داس دولت رام نے جو سندھ کے کانگریسی لیڈر ہیں - حروں کے مسئلہ کا مکمل مطالعہ کرنے کے بعد ایک بیان میں فرمایا کہ حر مجرمانہ ذہنیت نہیں رکھتے مجھے بارہا ان کی ذہنیت کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے - میں نے ۱۹۲۵ء کے نظربندی کے دوران میں ان کا قریبی مطالعہ کیا - ان کے رجحانات غیر سماجی نہیں ہیں - اور اگر سلیقہ سے کام لیا جائے تو وہ مفید کام کر سکتے ہیں - وہ سندھ کے اوسط کسان سے زیادہ خراب نہیں ہیں، بیشک اس میں ایسے بھی لوگ تھے جنھوں نے غلط رہنمائی میں آکر خراب کام کیے - اسی لیے حکومت ان کے ساتھ جو سختی کر رہی ہے - اسپر عموماً وہ نکتہ چینی نہیں کی جاتی جو ہونی چاہیئے - اس وقت ڈھائی ہزار حر نظربند ہیں - انھیں الگ کرنے کی جو تجویز ہے اس سے ان میں اور زیادہ انتقامی جذبہ پیدا ہو جائیگا سندھ کا انتخابی نتیجہ نکل آنے کے بعد صوبہ کانگریس کمیٹی اس مسئلہ پر غور کرے گی -

صدر اسمبلی کا پیغام

نئی دہلی - ۲۶ - جنوری - شری ماولنکر صدر سنٹرل اسمبلی نے پریس کے نام ایک بیان شایع کیا ہے - جس میں سینکڑوں مبارکباد کے پیامات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میرے لیے یہ ناممکن ہے کہ ان تمام پیغامات کا فرداً فرداً جواب دوں لہذا بذریعہ اخبارات میں ان تمام اصحاب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے مجھے مبارکباد کے پیغامات ارسال کئے ہیں - میرا انتخاب میری فتح نہیں ہے - بلکہ اس عظیم الشان آرگنائزیشن کانگریس کی فتح ہے کہ جس کا میں ایک ناچیز خادم ہوں - دراصل یہ قومیت کی طاقت کی فتح ہے -

بمبئی ہائیکورٹ نے نوٹوں کیمتعلق اپیل خارج کردی

نئی دہلی - ۲۶ - جنوری - بڑے نوٹوں والے آرڈیننس کی سیکشن ۶ سب دس کے ماتحت سرکار نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جسکی رو سے خاص حکام کو خاص حالات میں بڑے نوٹوں کو بدلنے کی میعاد بڑھانے کی اجازت دی گئی ہے -

ریزرو بنک آف انڈیا کی برانچوں کے منیجر اور افسران کو ان مندرجہ بالا طاقت کو ۹ - فروری ۱۹۴۶ء تک استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے - جبکہ ریزرو بنک کے گورنر اور ڈپٹی گورنر اس طاقت کو ۲۶ - اپریل ۱۹۴۶ء تک بڑھانے میں استعمال کر سکتے ہیں - ۹ - فروری اور ۲۶ اپریل ان میں شامل ہیں - ۲۶ - اپریل کے بعد ہر خاص معاملہ میں میعاد بڑھانے کے سوال پر مرکزی حکومت غور کرے گی - سرکاری خزانے اور شیڈول بنک ۲۶ - جنوری کا کام ختم ہونے کے بعد بڑے نوٹوں کے بدلوانے کی درخواستیں منظور نہیں کریں گے -

بمبئی ہائیکورٹ کے جسٹس کانیا کے اس فیصلہ پر جو انھوں نے ہزار روپیہ کے نوٹ کی بلاشرط ادائیگی کے متعلق ریزرو بنک آف انڈیا پر کئے گئے - دعوے کے خلاف دیا تھا - مسٹر جوزف ڈی ساوزا نے بمبئی ہائیکورٹ میں اپیل کیا تھا - اب چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس لوکر نے اس اپیل کو خارج کر دیا ہے -

ایران کے الزامات غلط ہیں

... نے سیکورٹی کونسل ... اس کے قطعی خلاف ... پر غور کرے جس میں ... یہ الزام لگایا ہے کہ روس ایران کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔ روس نے ایران کے الزاموں کو غلط اور بے بنیاد بتلایا ہے - اور روس نے تجویز کیا ہے کہ اس کے بجائے سیکیورٹی کونسل مداخلت کرے - یہ بہتر ہوگا کہ ایران اور روس اپنے اختلافات کو خود دور کریں۔

ہانگ کانگ واپس کیا جائے

چنگنگ - ۲۵ - جنوری - آج پانچ ہزار سے زیادہ چینی طلبا نے چنگنگ میں برطانی سفارتخانہ کے سامنے مظاہرہ کیا - جس میں مطالبہ کیا کہ ہم ہانگ کانگ واپس چاہتے ہیں -

اور ہانگ کانگ کے قریب ہوائی اڈہ بنانا بند کرو -

اس سے پہلے گورنمنٹ ہیڈ کوارٹر کے باہر طلبا نے مظاہرہ کیا اور یہی مطالبہ کیا انھوں نے چین کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا ہے -

وزیر اعظم یوسا رہا کردئیے گئے

رنگون - ۲۵ - جنوری - سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ برما کے سابق وزیر اعظم یوسا رہا کردیے گئے ہیں اور وہ آج رات رنگون پہونچ جائیں گے - یوسا ۱۹۴۲ء سے یوگانڈا (افریقہ) میں نظربند تھے - ناظرین کو یاد ہوگا کہ ۱۹۴۲ء میں حکومت برطانیہ سے برما کی آزادی کے سوال پر بات چیت کرنے کے الزام میں جب یوسا لندن سے برما واپس آ رہے تھے - حکومت برطانیہ نے ان کو راستہ ہی میں گرفتار کر لیا تھا - اور ان کے خلاف حکومت - جاپان سے سازباز کرنے کا الزام لگایا تھا -

فرانس میں مشترکہ گورنمنٹ قائم ہوگی

پیرس - ۲۵ - جنوری - فرانس کی تین سرکردہ سیاسی پارٹیوں یعنی کمیونسٹ اسوشلسٹ اور کیتھولک لیفٹ نے ایک مشترکہ بیان شایع کیا ہے - کہ ایک مشترکہ حکومت قائم کرنے کے متعلق ان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے - اب فرانس کی گورنمنٹ کے نئے ہیڈ موسیو گودن کے لیے کیبنٹ کے ممبران کا چناؤ کرنا بہت آسان ہو جائے گا - اس سمجھوتہ کی اہم دفعہ یہ ہے کہ اسپین سے سفارتی تعلقات توڑ لیے جائیں -

بقیہ آئینہ کانپور

میلہ مکن پور مکن پور شریف کا میلہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء سے شروع ہو گیا ہے اور ۱۳ فروری ۱۹۴۶ء تک رہے گا جسمیں جانوروں کی خرید فروخت بڑے پیمانے پر ہوتی ہے

کانپور دیولپ منٹ بورڈ

ایسا دیکھا گیا ہے کہ بورڈ کی اسکیموں میں مکان بنوانے کے لیے پلاٹوں کی خریداری کے لئے روزانہ بہت سی عرضیاں اور سوسائیٹیوں کی طرف سے اس دفتر میں آ رہی ہیں اسوجہ سے عام اطلاع دیجاتی ہے کہ اسکیموں کے سلسلہ میں جب تک انجیرنگ کے کام میں (نقشہ وغیرہ کے بنانے میں) کافی ترقی نہیں ہو جاتی ہے جب تک بورڈ سے مکان بنوانے کیلئے پلاٹ نہیں مل سکتے جیسے ہی کسی اسکیم میں لوگوں اور سوسائیٹیوں کو دینے کے لیے پلاٹ تیار ہوں گے اخباروں میں اسکی اطلاع دی جائے گی اور عرضیاں مانگی جائیں گی۔

جب تک اس قسم کی اطلاعیں اخباروں میں شایع نہیں ہوتیں پبلک سے التجا ہے کہ وہ اس مضمون کی عرضیاں ڈیولپ منٹ بورڈ میں نہ بھیجیں - کیوں کہ جب تک ان عرضیوں پر کوئی کارروائی نہ ہوگی۔

دستخط

اے - ڈی - برڈٹ - ایگزیکیٹو افیسر

یو پی - لیگ اپیلیں

یو - پی - مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے لیجسلیٹو اسمبلی کے الکشن کے سلسلہ میں جن امیدواروں کو ٹکٹ دیے تھے - اس کے خلاف سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ میں اپیلیں کی گئیں تھیں چنانچہ مندرجہ ذیل اپیلوں کو بورڈ نے منظور کرلیا ہے۔

(۱) مسٹر سلیم حمید (جھانسی - جالون - ہمیرپور)
(۲) مسٹر سراج حسین (پیلی بھیت)
(۳) پروفیسر اے - بی - اے حلیم (علیگڈھ - ہاتھرس متھرا)
(۴) مسٹر نفیس الحسن (کانپور - اٹاوہ)
(۵) بیگم مشکور احمد (مراد آباد)
(۶) محمد رضا خاں (بریلی)

باقی اپیلوں کو نامنظور کردیا گیا ہے ۲۶ جنوری کے بعد جو اپیلیں دائر کی گئیں ہیں ان پر بھی جلد ہی غور کیا جائے گا۔

نیویارک - ۲۹ - جنوری - مسٹر ہیری ہاپکنس جو پریزیڈنٹ روزویلٹ کے اسسٹنٹ تھے آج ہسپتال میں مر گئے۔

کے ان تصور کرتے ہوئے رکیشی کی آنکھوں کے سامنے مسز سنہا کا چہرہ آ گیا۔ اس نے غصہ سے بل کھاتے ہوئے کہا۔ وہ مسز سنہا سے محبت کرتے ہیں۔ مگر میری اداسی کی بھی فکر ہے واہ رے واہ! میرے لیے اب اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے اور جب کوئی جگہ ہی نہیں ہے تو میں یہاں کیوں رہوں؟ ایک ونڈھی کی طرح روٹی کے چند ٹکڑوں پر میں زندگی نہیں گذار سکتی یہ ٹکرے تو ہر جگہ مل جائیں گے۔ میں عورت ہوں جسے مرد اپنے آغوش میں بھر کر جیاتی سے چپٹا لینے کے بعد اسکا سارا دکھ درد اپنے سینے میں کھینچ لیتا ہے کبھی انہوں نے بھی ایسا کیا؟

رکیشی نے اٹھ کر بجلی جلائی اور میز پر بیٹھ کر ان کے نام خط لکھنے لگی۔

اس کا ہاتھ کاغذ پر تیزی سے دوڑ رہا تھا اور جیسے جیسے خط لمبا ہوتا جاتا تھا اس کے سانس کی رفتار تیز ہوتی جاری تھی۔

خط ختم ہو گیا۔ رکیشی نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندھیرے میں سامنے کی جانب انکے کمرے کے بند دروازے کی طرف دیکھا۔

اسے ایسا معلوم ہوا گویا تاریکی میں اس دروازے کے آگے مسز سنہا کھڑی کہہ رہی ہیں۔ ادھر نہ آنا۔ اس طرف نہ آنا۔ ہرگز نہیں یہ میرے ہیں۔ صرف میرے تم کو ان پر کوئی حق نہیں۔

رکیشی بلک بلک کر رونے لگی۔ وہ میرے نہیں ہیں۔ مجھ کو ان پر کوئی حق نہیں ہے۔ وہ مسز سنہا کے ہو چکے ہیں انھیں مسز سنہا ہی سے صرف محبت ہے

بلک بلک کر روتی ہوئی وہ اسی طرح لڑکھڑاتی ہوئی میز کی طرف آئی۔ جیسے کوئی اسے نیچے کی طرف جھٹکے دے دے کر زمین پر گرا لینا چاہتا ہے۔ وہ کرسی پر دھم سے گر پڑی اور اپنا چہرہ جو آنسوؤں سے بھیگتا جا رہا تھا دونوں ہاتھوں میں تھام کر آواز کو دباتے ہوئے تڑپ تڑپ کر رونے لگی۔

اس نے خط کو لفافے میں رکھا۔ ان کے کمرے کا دروازہ تو شاید کھلا ہوگا۔ تازہ ہوا کے لیے وہ سوتے میں دروازہ کھلا ہی چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ دبے پاؤں جا کر چپکے سے یہ خط ان کے سرہانے رکھ آؤں!

اندھیرے میں آہستہ آہستہ قدم رکھتی ہوئی رکیشی چلی آواز بالکل پیدا نہ ہو۔ اسکا زیادہ سے زیادہ خیال کرتی ہوئی۔

مگر جونہی اس نے ان کے پلنگ کے قریب پہونچکر لفافہ انکے سرہانے رکھنا چاہا۔ ٹائم پیس زور زور سے بجنے لگا وہ اٹھے۔ یہ کہتے ہوئے۔ دو بج گئے۔ آکام بول رہے دوائی پی لوں!

سوئچ پر انگلی رکھ کر انہوں نے بجلی جلائی: "ہائیں" وہ حیرت سے رکیشی کی طرف دیکھ رہے تھے۔

ہاتھ بڑھا کر انہوں نے وہ لفافہ لے لیا جسے اپنے زمین کی طرف ترچھے ہو جانے والے ہاتھ میں تھامے رکیشی جو ان دشت شدر کھڑی تھی۔

اسے پڑھنے کے بعد انہوں نے کہا۔ تو تم جا رہی تھیں! مجھے چھوڑ کر۔ تم نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ مسز سنہا سے تمہارے بجائے محبت کرتا ہوں، اور میں نے اپنے دل میں تمہاری جگہ ان کو دیدی ہے

رکیشی کی نظریں زمین کی طرف جھکی ہوئی تھیں۔ وہ اٹھے الماری کھول کر ایک لفافہ نکالا۔ "اسے پڑھو" لفافہ رکیشی کی طرف بڑھاتے ہوئے، پتاجی نے یہ لفافہ مجھے اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت دیا تھا

رکیشی نے پڑھا —— ایک بات تم سے پوشیدہ رکھتا آیا ہوں نرنجن۔ آج میں وہ بات تم پر ظاہر کر دیتا ہوں۔ یہ سمرا تمہاری بہن ہے۔ سگی نہیں پھر بھی یہ تمہارے باپ کی بیٹی ضرور ہے۔ میرے بعد میری بیٹی کی ذمہ داری تم پر ہے"

جانتی ہو یہ سمرا کون ہے!"

رکیشی کی آنکھیں اوپر اٹھیں۔

مسز سنہا سے میں پہلے پریم کرتا تھا مگر جب سے پتاجی کے اس خط کے ذریعے اصل بات معلوم ہو گئی ہے۔ میرا پریم بھائی کی انسیت میں بدل گیا ہے۔

رکیشی ان کی طرف جیسے گرنے لگی۔ انہوں نے اپنا آغوش اسکے لیے کھولدیا رکیشی کو ایسا معلوم ہوا گویا غلط فہمی کا غبار گھٹتا جا رہا ہے اور سامنے اسکے پی کی آغوش جنت بلا رہی ہے

وائسرے

"دہلی - ۲۸ - جنوری۔ ممکن ہے کہ ... لوگ یہی مناسب سمجھیں ... کے خلاف رائے دیں اور ... دیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ ... تو مجھے کچھ نہیں کہنا ہے۔ میرا ... قانون سازی کو جس سے ہندو ... کا امکان ہے روکنا یا اس میں دیر کرانا ... پالیسی ہوگی۔ مگر اس کے متعلق فیصلہ کرنا آپکا کام ہے"

وائسرائے نے ان لفظوں میں مخالف پارٹی سے خطاب کیا جب آپ نے آج صبح مرکزی اسمبلی میں تقریر کی۔ کانگریس پارٹی وائسرائے کی تقریر کے وقت اجلاس میں موجود نہ تھی۔ اسمبلی کے ۱۴۳ ممبران میں سے صرف ۶۵ اجلاس میں شریک تھے۔

... یہی کہیں دلا سکتا ہوں ... جگہہ ان امور "پر مقدم" کا لیبل لگا ہوا ہے۔"

وائسرائے لارڈ ویول نے تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ میں یہاں کوئی نیا یا معرکہ خیز سیاسی اعلان کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں بلکہ ہندوستان کے نئے منتخب شدہ نمائندوں سے ملنے اور آپکے خیر مقدم اور حوصلہ افزائی کے لئے چند الفاظ کہنے کے لئے آیا ہوں

آپ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ ملک معظم کی گورنمنٹ کے ارادوں کو بالکل اچھی طرح واضح کیا جا چکا ہے حکومت سیاسی لیڈروں میں سے ایک نئی اگزیکیٹو کونسل قائم اور جلد سے جلد آئین بنانیوالی جماعت یا کنونشن قائم کرنیکا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ جماعتیں کس طریقہ پر قائم کرنیکا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ جماعتیں کس طریقہ پر قائم کی جا سکیں گی۔ ان کے بارے میں اس وقت کی تفصیل میں نہیں جاتا۔ اور نہ ہی میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ کس طرح مشکلوں کو جس کا ہمیں پوری طرح احساس ہے دور کیا جائیگا نہ ہی میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ میں یہ بتلاؤں کہ ہندوستان کی آزادی کی جانب یہ اقدام کس تاریخ یا کن تاریخوں میں اٹھائے جائیں گے۔ میں آپکو یہ یقین دلا سکتا ہوں کہ ... کے پروگرام میں ان میں فوقیت حاصل ہے۔ میں آپ سے اس کار عظیم میں تعاون اور نیک فہمی کے لیے اپیل کرتا ہوں کہ اس اجلاس میں آپ نے چند اہم مسائل پر بحث کرنے کے لئے التوا اجلاس کی تحریکوں پر بحث کی ہے۔ حکومت کے نمائندے آپ لوگوں کے روبرو قانون بنانے کے لئے تجویزیں پیش کریں گے۔ ان میں سے کئی قانون بہت اہم ہوں گے۔ اور اگر وہ اسمبلی نے منظور کر لیے تو اس سے ہندوستان کی ساکھ اور فلاح و بہبودی بڑھ جائے گی۔ میں آپکے ووٹوں پر اثر ڈالنے کے ارادوں سے کوئی تقریر نہیں کر رہا ہوں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں جو ہر مسئلے حکومت کے خلاف ووٹ دینا مناسب خیال کریں گے تاکہ حکومت کو زیادہ سے زیادہ شکستیں ہوں۔ اگر آپ ایسا خیال کریں تو یہ آپکا سیاسی فرض ہے اور مجھے اس کے بارے میں کچھ کہنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ کسی ایسے قانون کو روکنا تاخیر میں ڈالنا کوتاہ اندیشی کی پالیسی ہوگی۔ جو ہندوستان کی بھلائی کے لیے ہے لیکن اسکا فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔

لیکن میں آپ سے یہ مطالبہ ضرور کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کے اندر آپ بحث کے دوران میں ایسی کوئی بات نہ کہیں جس سے ایک سیاسی اگزیکیٹو کونسل بنانے کے امکانات کم ہوں اور جس سے بڑے بڑے آئینی مسائل کے طے میں برا اثر پڑے یا ملک کے اندر موجودہ تلخی میں اور اضافہ ہو جائے مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں دشمنی کافی بڑھ گئی ہے اور صوبائی انتخاب میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ آپکی پارٹی کے لیڈروں کی بڑی امداد ہوگی اگر یہاں تقریروں میں اعتدال پسندی سے کام لیں۔

مجھے امید ہے اور یقین ہے کہ اسمبلی میں تخریبی کام کا وقت ختم ہونیوالا ہے۔ اگر میں بڑی بڑی پارٹیوں کی مدد سے نئی اگزیکیٹو کونسل بنانے میں کامیاب ہو گیا تو آپ لوگوں کو اگلے اجلاس میں بہت ضروری تعمیری کام کرنا ہوگا۔ آرڈیننس کی حکومت۔ مجھے خود بھی پسند نہیں ہے اور مجھے قوی امید ہے کہ آپ مجھے اس قدر اپنے اختیارات استعمال کرنے کی ضرورت سے چھٹکارا دل جائیگا۔ خواہ آپکو تمام تجویزوں سے نبٹنے کے لئے کافی لمبے اجلاس کرنے پڑیں۔ میرا خیال ہے کہ برطانی پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کا ہندوستان میں اچھا خیر مقدم ہوا ہے اور اس نے ان لوگوں کو جو ان سے ملے ہیں یا اپنی ایمانداری خلوص اور برطانیہ کی اس عام خواہش کا کہ یہاں مستقل طور پر پر امن سمجھوتہ ہو جائے اثر ڈالا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انھوں نے اس بات کو بالکل صاف کر دیا ہے کہ انکا مقصد برطانی سرکار کے پروگرام میں دیری کرنا نہیں ہے بلکہ وہ اسکو اور اپنی جماعتوں کو ہندوستان کی موجودہ حالات اور اس کے لوگوں کی رائے کو مطلع کر دیں گے۔ اس وقت ہمارے دماغ میں بڑے سیاسی مسئلوں پر مرکوز ہیں جنکا ہمیں فیصلہ کرنا ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ میں سے کچھ لوگ پر جوش امیدوار سردی کے خوف سے متزلزل ہوں۔ میں اپنی طرف سے پر امید ہوں اور اس پرانی کہاوت پر میرا یقین ہے کہ من چاہے تو سب کچھ ہو جائے لیکن جبتک سیاسی مسئلوں پر بحث ہو رہی ہے ہندوستان کا نظام حکومت جاری رہیگا۔ لوگوں کے لیے ہمارے ذرائع کے بموجب خوراک کپڑے اور بہتر ہاؤسنگ کا انتظام کیا جائیگا۔

قانون اور امن قائم رکھنا ہے۔ نشوونما کی سکیموں کو تیار کرنا ہے۔

آزاد ہندوستان کے اقتصادی مستقبل پر اثر کرنے والے بڑے فیصلے کرنے ہیں۔ میرے ان ساتھیوں نے جن پر بہت تہمتیں لگائی گئی ہیں۔ ہندوستان کی بہت خدمت کی ہے۔ اور ان کے دلوں میں اسکی بھلائی کا خیال ہے۔ میرا یقین ہے کہ اگلی نئی حکومت ان کے بہت سے خیالوں کو اپنائے گی۔ وہ تمام اپنے جانشینوں کو جلدی سے جلدی اپنی ذمہ داریاں سونپنے کو تیار ہیں اور خواہشمند ہیں اور ان کے لیے ان کے مشکل اور عظیم کام میں ان کی خوش قسمتی اور تیز رفتاری کے خواہاں ہیں۔

حضرات اس نہایت اہم اسمبلی میں تمہارے کام کے لیے میرے پاس صرف نیک خواہشات ہیں۔ ہندوستان کی آزادی اور عظمت کے لیے۔ آپکے کندھوں پر کافی ذمہ داری ہے۔ آخر میں آپ سے پورے احساس کیساتھ یہ کہونگا کہ تمام آئینی تبدیلیوں میں تمام متعلقہ جماعتوں کے مابین باہمی یقین دہانی اور رضامندی کی سپرٹ سے کامیابی ہوتی ہے۔

برطانی پارلیمنٹری بورڈ کی کلکتہ میں مزدور لیڈروں سے گفتگو

کلکتہ - ۲۶ - جنوری - برٹش پارلیمنٹری بورڈ کے اراکین نے آج ساڑھے گیارہ بجے گریٹ ایسٹرن ہوٹل میں مزدوروں کے رہنماؤں کے ایک گروپ سے گفتگو اور ملاقات کر کے بنگال میں اپنا سلسلہ روابط قائم کرنے کی ابتدا کی۔

تبادلہ خیالات لیبر مزدوروں کے حالات اور ٹریڈ یونین تحریک کے متعلق موضوع پر ہوا اور ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر مرنیل کانتی بوس صوبہ بنگال کے ٹریڈ یونینوں کے لیڈروں نے ان کے روبرو ایک عرضداشت پیش کی جس میں علاوہ دیگر امور کے ان کی توجہ دوران جنگ میں مختلف ضروری جنگی خدمتوں اور متعدد وار سپلائی جماعتوں میں برسرکار ہنرمند دستکار اور غیر تربیت یافتہ مزدوروں کے شدید طور سے تخفیف کے امکان پر مبذول کی۔

ادبیات

بسنت کی آمد

(از جناب سید ابن الحسن فکر ایم۔ اے)

صبا مسرتِ دل کا پیام لائی ہے — فضا میں کیف ہے پھولوں میں دلربائی ہے
چمن چمن میں نئی شان خود نمائی ہے — زبانِ عشق پہ پھر حُسن کی دہائی ہے
کس اہتمام سے فصلِ بہار آئی ہے

سرور و کیفیتِ عیشِ دو جہاں لیکر — نشاط و نزہت و تفریح بیکراں لیکر
جو رنگ و بو سے بھرا ہے وہ کارواں لیکر — پھر اپنے گوشۂ دامن میں گلستاں لیکر
کس اہتمام سے فصلِ بہار آئی ہے

حسینِ دیدۂ نرگس کے یہ اشارے ہیں — کہ دیکھو غنچوں کے انداز کتنے پیارے ہیں
یہ لالہ و گل و نسریں ہیں یا شرارے ہیں — زمیں پہ پھول ہیں یا آسماں پہ تارے ہیں
کس اہتمام سے فصلِ بہار آئی ہے

نیا زمانہ ہے دل میں نئی اُمنگ بھی ہے — نوائے مرغِ چمن میں طرب کا رنگ بھی ہے
کلی جو چٹکی تو پیدا صدائے چنگ بھی ہے — کٹورے گل کے بجا کر تو جلترنگ بھی ہے
کس اہتمام سے فصلِ بہار آئی ہے

شجر شجر سے ہی قدرت کی دلکشی پیدا — بسانِ شمع ہے پھولوں سے روشنی پیدا
کہیں تبسمِ پنہاں کہیں ہنسی پیدا — ہر ایک ذرہ میں تحریکِ زندگی پیدا
کس اہتمام سے فصلِ بہار آئی ہے

بسنت باغ میں عنبر فشاں ہے دیکھو تو — یہ سرسوں پھولی ہے یا زعفراں ہے دیکھو تو
ہوائیں مست ہیں دنیا جواں ہے دیکھو تو — زمیں پہ آج نیا آسماں ہے دیکھو تو
کس اہتمام سے فصلِ بہار آئی ہے

نگاہِ ساقیٔ رنگیں ادا ہے دشمنِ ہوش — ہے میگساروں کے جمگھٹ میں شورِ نوشا نوش
ہر ایک رند کو ملنے لگی مئے سر جوش — سُنی ہے خم کدۂ حریت کا بادہ فروش
کس اہتمام سے فصلِ بہار آئی ہے

سنو کہ کوششِ صد سالہ کا جواب آیا — جمودِ عالمِ کہنہ گیا شباب آیا
بڑھو کہ دہر میں اک تازہ انقلاب آیا — اُٹھو کہ صبح ہوئی سر پہ آفتاب آیا
کس اہتمام سے فصلِ بہار آئی ہے

دنیائے اسلام

سکیورٹی کونسل نے روس اور ایران کو اکیلا چھوڑ دیا!

باہمی گفت و شنید کے ذریعہ خود فیصلہ کر لیا جائے

لندن۔ ۳۱۔ جنوری۔ اتحادی اقوام کی سکیورٹی کونسل نے آج متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ شمالی ایران میں روس کی مبینہ مداخلت کے متعلق جھگڑے کا تصفیہ کرنے کے لیے روس اور ایران کو اکیلا چھوڑ دیا جائے۔ وہ خود آپس میں بات چیت کرینگے اس کے ساتھ ہی کونسل کو حق ہوگا کہ جس سے وہ آخری نتیجہ کا انتظار کئے بغیر گفت و شنید میں ترقی کے متعلق اطلاع حاصل کرنے کے لئے انھیں درخواست کرے

ریوٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ سکیورٹی کونسل کے روسی ڈیلیگیشن کے ہیڈ ایم۔ اینڈرئی وشنسکی نے کونسل کی زیر نگرانی روس اور ایران کے درمیان بات چیت کے متعلق ایران کی تجویز کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ایم وشنسکی نے کہا کہ یہ طریق روسی گورنمنٹ کی شان کے خلاف ہے۔ [illegible] ایم وشنسکی کی مخالفت کی اور اس بات پر زور دیا کہ اس معاملہ کو کونسل کے ایجنڈے پر رہنے دیا جائے۔ مسٹر بیون نے کہا کہ مجھے صاف کہا جائے۔ اگر میں یہ کہوں کہ حکومت برطانیہ اس سارے معاملہ کو اعصابی جنگ کا حصہ خیال کرتی ہے۔ اس اعصابی جنگ کے بارے میں ایم لٹونوف نے کہا تھا کہ یہ جارحانہ حملہ کا آغاز ہوتی ہے۔

ایم وشنسکی کے اس بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہ روسی گورنمنٹ نے اس لئے ایرانی تازہ فوجوں کو آذربائیجان میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ کیونکہ اس سے غیر ضروری طور پر خونریزی کا امکان تھا۔ مسٹر بیون نے کہا کہ میں اس بیان کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ میرے خیال میں یہ ایران سے کئے گئے۔ تینوں طاقتوں کے معاہدہ کی خلاف ورزی ہے۔ آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس معاہدہ کا احترام اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ایران کی خود مختاری میں کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے۔ اور جلد از جلد غیر ملکی فوجیں ایران سے نکال لی جائیں اور ایران کو اپنی مرضی کے مطابق سیاسی اور اقتصادی مسائل کو حل کرنے کے لیے اکیلا چھوڑ دیا جائے بڑی طاقتوں کو ایران کے اندرونی معاملات میں دخل دینا نہیں چاہیئے۔ اگر سکیورٹی کونسل گفت و شنید میں مداخلت کرے تو اس سے روس کی شان میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں ایران کے اس مطالبہ کی حمایت کروں گا۔ کہ سکیورٹی کونسل روس اور ایران کے درمیان گفت و شنید کی نگرانی کرے مسٹر ایڈورڈ اسٹیٹس امریکن ڈیلیگیٹ نے برطانوی نکتہ نگاہ کی حمایت کی اور کہا کہ کونسل کو یہ سوال اپنے دائرہ اختیار میں رکھنا چاہیئے۔ ایرانی ڈیلیگیٹ ایس۔ ایچ تقی زیدا نے کہا کہ اگر سکیورٹی نے ایران اور روس کے درمیان براہ راست گفت و شنید کا حکم دیا تو ایران اسے منظور کر لیگا۔ لیکن میں زور دونگا کہ گفت و شنید سکیورٹی کونسل کی زیر نگرانی ہو۔

مگر آخر کار امریکہ نے روس اور ایران کے درمیان باہمی معاہدے کے لئے گفت و شنید کی تجویز کی۔ جس کی حمایت فرانسیسی وزیر خارجہ ایم بڈالٹ نے کی۔

نہر سویز کمپنی کے حصوں کا معاملہ عدالت کے سپرد کیا جائیگا

قاہرہ یکم فروری نہر سویز کی کمپنی اور مصری حکومت کے درمیان تصفیہ نہ ہو سکا جھگڑا سونے کی صورت میں ادائیگی کا تھا۔ چنانچہ فریقین نے فیصلہ کیا کہ اس معاملہ کو عدالت ہی پر چھوڑ دیا جائے۔ وہ جو فیصلہ کرے گی اسے منظور کر لیا جائے گا۔ کیونکہ معاملہ اس قدر پیچیدہ ہے کہ اس سوال پر آپس میں سمجھوتہ مشکل نظر آتا ہے۔

آج اس سلسلہ میں مصری گورنمنٹ کے نمائندوں کے ساتھ آخری میٹنگ ہوئی۔ جھگڑا اس سوال پر ہے کہ کمپنی کے حصوں کے سونے کے معاملہ میں قیمت کا تعین کس طرح کیا جائے اور ۱۹۳۵ء میں جو معیار قائم کیا گیا تھا۔ اسے برقرار رکھا جا سکتا ہے یا نہیں۔

وزیر اعظم ایران اور روس کے درمیان گفتگو

طہران۔ ۲۔ فروری۔ ایران کے نئے وزیر اعظم احمد سلطان نے موسیو اسٹالن۔ مسٹر اٹیلی اور مسٹر ٹرومن کو تار دیا ہے جس میں انھوں نے تعاون کیلئے اپیل کی ہے۔ انھوں نے اس خبر کی تصدیق کی کہ انھوں نے آذربائیجان کے معاملہ پر روس سے براہ راست بات چیت شروع کر دی ہے۔ اور کہا کہ میں ماسکو سے براہ راست بات چیت شروع کر رہا ہوں آذربائی جان کے معاملہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سلطان نے کہا کہ موجودہ نازک صورت حالات کیلئے میں ذمہ دار نہیں ہوں اپنی غیر ملکی پالیسی بیان کرتے ہوئے موسیو سلطان نے کہا کہ دو لفظوں میں میری پالیسی یہ ہے کہ دوستی اور نا طرفداری کا کہ برطانیہ اور روس کے ساتھ وزیر اعظم کا سب سے پہلا کام ایران میں سوشل اصلاحات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں پر تو حق عزم مستقل پر ہے | زباں پر بھی وہی جو جگر میں ہے

ہفتہ وار صدائے وقت

کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۹ فروری سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۶

حکومت کی غذائی پالیسی کی مذمت

(نئی دہلی، فروری) ہندوستان میں آنیوالے قحط کے لیئے وہ برطانوی حکومت ذمہ دار ہے جو یہاں سے چھ ہزار میل پر بیٹھی ہم پر حکومت کر رہی ہے۔ ہم سے آج کیوں کہتے ہو کہ ہم انگلینڈ اور امریکہ جانیوالے سرکاری وفد میں شامل ہو کر اناج کی بھیک مانگیں گے سنہ ۱۹۳۹ء میں جو انگریز یہ کہتے تھے کہ ہندوستان کو جنگ میں دھکیلنا ان کا اختیار ہے اور جنہوں نے ملک کے نمایندوں سے مشورہ تک بھی نہ کیا۔ آج وہی انگریزی حکومت اس قحط کے لیئے ذمہ دار ہے۔ ہندوستان محض اس جنگ کی وجہ سے ہی بھوکا مر رہا ہے۔ لہذا برطانی حکومت کا فرض ہے کہ وہ دوسرے ملکوں سے اناج منگا کر قحط کو دور کرے۔

اس اعلان کے ساتھ مسٹر آصف علی ڈپٹی لیڈر کانگریس پارٹی نے منگل کو اسمبلی میں سر جوالا پرشاد کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا کہ کانگریس پارٹی لندن اور امریکہ جانے والے سرکاری وفد کے ساتھ اپنا نمایندہ بھیجے۔

سر جوالا پرشاد سریواستوا ممبر انچارج محکمہ خوراک نے کہا کہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ملک کی صورت حالات خطرناک ہے۔ یہ وقت آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑے کا نہیں اور اگر "قحط" پھیل گیا تو اس سے بہت نقصان ہوگا۔ میرا محکمہ جنگ کے دنوں میں بنا اس لیئے وہ بالکل غلطیوں سے مبرا نہیں بلکہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرے محکمہ نے بہت مفید کام سرانجام دیا ہے۔

سر جوالا پرشاد نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے ماتحتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے نہ کہ ان کی نکتہ چینی کر کے ان کا دل توڑا جائے۔ ہم پبلک کے ساتھ پورا تعاون کر رہے ہیں اور پبلک کے نمایندوں کی نصیحت پر ہم نے ہمیشہ عمل کیا ہے

ہندوستان کی جنگ آزادی کا نہایت دلچسپی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ دنیا کو امن و اماں کا سبق ان خونی قوموں سے نہیں ملسکتا۔ جنہوں نے انسانیت کا خون کر کے زمین کو لالہ زار بنا دیا ہے۔ آپ نے کہا آنجہانی پریسیڈنٹ روزولٹ نے چار آزادیوں کا تذکرہ کیا تھا۔ لیکن اس وقت تک امپیریلزم کی وجہ سے مظلوم قوموں کو ایک آزادی بھی حاصل نہیں ہوئی

آپ نے اپنے امریکہ کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت برطانیہ نے امریکہ میں ہندوستان کے متعلق بہت غلط پروپیگنڈا کر رکھا ہے اور لوگوں کو یہاں کے واقعات کی بالکل خبر نہیں۔ بنگال کے قحط کے متعلق جب ان کو بتایا گیا تو انہوں نے تعجب سے کہا کہ وہاں موجودہ حکومت کیسے برسر اقتدار ہے وہاں لوگ یہ دریافت کرتے ہیں کہ ہندوستانی فوجیں انڈو چائنا اور انڈونیشیا کی آزادی کو دبانے کے لیے کیوں اشتراک عمل کرتی ہیں۔ ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ہندوستانیوں کو اپنی غیر ملکی پالیسی میں کوئی دخل نہیں۔ آپ نے ضلع کے مختلف قصبوں میں بھی جا کر تقریریں کی ہیں آپ ۱۰ فروری کو کانپور سے لکھنو تشریف لے جائینگی

گورنر صاحب کی تشریف آوری

۴ فروری کو ہز اکسیلینسی سر فرنسیس ویلی۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس گورنر۔ یو۔ پی پہلی مرتبہ کانپور تشریف لائے۔ اور تقریباً ۱۲-۱۳ روز کانپور میں قیام فرما کر شہر کے تقریباً ہر حصہ اور ہر اسکیم کو معائنہ فرما کر یہاں کے متعلق مفصل معلومات حاصل کریں گے۔

آپ نے ڈیولپمنٹ بورڈ کے دفتر کا معائنہ فرمایا۔ جہاں مسٹر سوٹر چیرمین اور مسٹر اے۔ ڈی پنڈت ایکزیکٹیو افیسر نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

آپ نے کوتوالی کا بھی معائنہ فرمایا۔ جہاں مسٹر جی۔ ڈی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے خان بہادر بشیر احمد خاں کوتوال شہر اور مسٹر سی۔ سی شارپ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا تعارف کرایا۔

آپ نے ٹی۔ بی۔ وارڈ اور ٹی۔ بی۔ ڈسپنسریز کا بھی معائنہ فرمایا۔

ڈیولپمنٹ بورڈ کے ممبران سے بھی گورنر صاحب نے ملاقات کر کے شہر کے توسیع کے متعلق بات چیت کی گورنر صاحب نے ڈیولپمنٹ بورڈ کی نئی اسکیموں اور احاطوں کی اسکیموں کو بھی دیکھا۔

۸ فروری کو ۱۱ بجے گورنر صاحب ملٹری پولیس لائن میں یو۔ پی فائر سروس اور فائر ڈیل چمپین شپس میں شرکت فرمائیں گے۔

پونا پیکٹ

۱۳ فروری کو مہنت پریم داس کی صدارت میں پریڈ گراؤنڈ میں ایک جلسہ ہوا جس میں پونا پیکٹ کی سخت مذمت کی گئی اور اس کا ایک پتلا بنا کر جلایا گیا اور اچھوتوں نے ڈاکٹر امبیدکر کی رہنمائی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ جلسہ میں پولیس کافی تعداد میں موجود تھی۔

کیپٹن عبدالرشید

آزاد ہند کے فوج کے کیپٹن عبدالرشید کے مقدمہ میں کمانڈر انچیف نے ۷ سال قید سخت کی سزا کا حکم دینے پر کانپور میں ۵ فروری کو مسلمان دوکانداروں نے مکمل ہڑتال کی اور شام کو ایچ۔ ایم سمیع کی صدارت میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں اس فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا اور اس فیصلہ کو واپس لینے کی سفارش کی گئی۔

رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی نے بھی ایک بہت زبردست تقریر کی اور فرمایا کہ اس فیصلہ کو فوراً منسوخ کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ گیہوں کے راشن میں کمی کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

راشن کیلئے ہڑتال اور جلسہ

گیہوں چھٹانک کے بجائے چھٹانک کر دینے سے پبلک انتہائی تکلیف محسوس کر رہی ہے لہذا بروٹسٹ کے طور پر سٹی کانگرس کمیٹی کی طرف سے ۱۰ فروری کو شہر میں ہڑتال اور شام کو ۵ بجے پھول باغ میں جلسہ ہوگا جس میں شرکت کے لیئے کانگریس کی طرف شہر کی تمام پارٹیوں کو مدعو کیا گیا ہے۔

بارہ ربیع الاول کو یاد رکھیے

بیادگار ولادت باسعادت رحمت عالم ﷺ مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء بعد نماز جمعہ پریڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی سب کمیٹیوں کے ممبران

۲ فروری کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ ... صدارت میں ہوا۔ اور مندرجہ ذیل سب کمیٹیوں کو چیرمینوں ... مندرجہ ذیل حضرات منتخب کئے گئے۔ سب کمیٹیوں کے ممبران وچیرمینوں کے نام حسب ذیل ہیں:

فائنینس کمیٹی چیرمین:۔ پنڈت راجہ رام باجپئی (ممبران) ۲۔ لالہ مدن گوپال کنوڈیا (۳) لالہ مہادیو پرشاد (۴) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۵) مسٹر محمد انور (۶) پنڈت رام کشور شوکلا (۷) لالہ رام نرائن گرگ (۸) پنڈت ایس سی مترا (۹) پنڈت شیو کمار شوکلا (۱۰) لالہ سکھ نندی دیال گرگ (۱۱) سید علی زیدی (۱۲) مسٹر محمد وحید احمد۔

ایجوکیشن کمیٹی چیرمین:۔ مسٹر نریندر جیت سنگھ (ممبران) ۲۔ پنڈت بینی مادھو مصرا (۳) مسٹر دیبی سنگھ بھارگوا (۴) پنڈت گنگا نرائن مصرا (۵) حاجی محمد قمر الدین (۶) لالہ منوہر لال کنوڈیا (۷) مسٹر عبدالصمد (۸) لالہ رام نرائن گرگ (۹) مسٹر محمد عتیق (۱۰) مسز سوشیلا سریواستوا (۱۱) مسٹر محمد فاروق صدیقی (کاپٹیڈ) (۱۲) مسٹر بیلی داس کوریل (کواپٹیڈ)

پبلک ہیلتھ کمیٹی چیرمین:۔ حاجی محمد قمر الدین (ممبران) ۲۔ ڈاکٹر بابولال (۳) لالہ مدن گوپال کنوڈیا (۴) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۵) مسٹر محمد فاروق صدیقی (۶) لالہ ماتا لال گپتا (۷) ٹھاکر رگھو راج سنگھ (۸) پنڈت رام کشور شوکلا (۹) لالہ سکھ نندی دیال گرگ (۱۰) مسز سوشیلا سریواستوا (۱۱) مسز بی۔ ال ٹنڈن (کواپٹیڈ) (۱۲) مسز ایل۔ بی مصرا (کواپٹیڈ)

سول لائن ٹیکس کمیٹی چیرمین:۔ پنڈت برہمانند مصرا (ممبران) (۲) ڈاکٹر بابولال (۳) پنڈت بینی مادھو مصرا (۴) حاجی محمد قمر الدین (۵) لالہ مہادیو پرشاد (۶) مسٹر محمد فاروق صدیقی (۷) پنڈت راجہ رام باجپئی (۸) لالہ رام نرائن گرگ

سٹی ٹیکس کمیٹی چیرمین:۔ مسٹر وحید احمد (ممبران) ۲۔ لالہ دلی چند گپتا ۳۔ پنڈت گنگا نرائن مصرا (۴) لالہ مہادیو پرشاد (۵) لالہ ماتا لال گپتا (۶) مسٹر محمد فاروق صدیقی (۷) مسٹر رام لال سونیکر (۸) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر

انور گنج ٹیکس کمیٹی چیرمین:۔ مسٹر محمد انور (ممبران) ۲۔ جے چند سنگھ (۳) مسٹر منوہر لال کنوڈیا (۴) مسٹر بیلی داس کریل (۵) ٹھاکر رگھو راج سنگھ (۶) لالہ سکھ نندی دیال گرگ (۷) سید علی زیدی (۸) مسٹر ظہور احمد

روڈ اینڈ ڈیولپمنٹ کمیٹی چیرمین:۔ لالہ دلی چند گپتا۔ (ممبران) ۲۔ ڈاکٹر بابو لال (۳) پنڈت بینی مادھو مصرا (۴) لالہ مدن گوپال کنوڈیا (۵) مسٹر محمد فاروق صدیقی (۶) پنڈت راجہ رام (۷) مسٹر رام لال سونیکر ۸۔ مسٹر وحید احمد۔

بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی چیرمین:۔ ڈاکٹر بابو لال (ممبران) ۲۔ پنڈت بینی مادھو مصرا (۳) لالہ مہادیو پرشاد (۴) لالہ ماتا لال گپتا (۵) مسٹر محمد انور (۶) مسٹر محمد فاروق صدیقی (۷) پنڈت راجہ رام (۸) پنڈت رام کشور شوکلا (۹) مسٹر رام لال سونیکر (۱۰) پنڈت دیو نرائن باجپئی (۱۱) مسٹر وحید احمد (۱۲)

ٹاون امپرومنٹ کمیٹی چیرمین:۔ مسٹر دیبی سنگھ بھارگوا (ممبران) ۲۔ پنڈت برہمانند مصرا (۳) مسٹر دلی چند گپتا

(۴) لالہ ماتا لال گپتا (۵) مسٹر محمد انور (۶) مسٹر محمد فاروق صدیقی (۷) مسٹر نریندر جیت سنگھ (۸) مسٹر رام لال سونیکر (۹) مسٹر ایس۔ سی۔ مترا (۱۰) مسٹر محمد عتیق (۱۱) پنڈت وید نرائن باجپئی (۱۲) مسٹر محمد وحید احمد۔

پبلک ورکس کمیٹی چیرمین:۔ مسٹر محمد ظہور (ممبران) ۲ پنڈت برہمانند مصرا (۳) ٹھاکر جے چند سنگھ (۴) لالہ منوہر لال کنوڈیا (۵) مسٹر محمد فاروق صدیقی (۶) مسٹر پرسرام سنگھ یادو (۷) ٹھاکر رگھو راج سنگھ (۸) مسٹر رام لال سونیکر (۹) پنڈت شیو کمار شوکلا (۱۰) سید علی زیدی (۱۱) پنڈت وید نرائن باجپئی (۱۲) مسٹر وحید احمد

پارک اینڈ ایگریکلچر کمیٹی چیرمین:۔ لالہ رام دیو مرلیا (ممبران) ۲۔ مسٹر دیبی سنگھ بھارگوا (۳) مسٹر محمد انور (۴) مسٹر محمد فاروق صدیقی (۵) مسٹر پرسرام سنگھ یادو (۶) پنڈت راجہ رام باجپئی (۷) پنڈت رام کشور شوکلا (۸) مسٹر رام لال سونیکر (۹) لالہ سکھ نندی دیال گرگ (۱۰) پنڈت وید نرائن باجپئی (۱۱) مسٹر وحید احمد (۱۲) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر

گنگا جل سدھار کمیٹی چیرمین:۔ ٹھاکر گوپی راج سنگھ (ممبران) ۲۔ ڈاکٹر بابو لال (۳) لالہ مدن گوپال کنوڈیا (۴) لالہ ماتا لال گپتا (۵) لالہ منوہر لال کنوڈیا (۶) مسٹر محمد فاروق صدیقی (۷) ٹھاکر پرسرام سنگھ یادو (۸) پنڈت رام کشور شوکلا (۹) مسٹر رام لال سونیکر (۱۰) پنڈت شیو کمار شوکلا (۱۱) پنڈت وید نرائن باجپئی (۱۲) مسٹر وحید احمد

مسلم قبرستان کمیٹی چیرمین:۔ مسٹر محمد فاروق صدیقی:۔ (ممبران) ۲۔ ڈاکٹر بابو لال (۳) لالہ دلی چند گپتا (۴) پنڈت گنگا نرائن مصرا (۵) ٹھاکر جے چند سنگھ (۶) حاجی محمد قمر الدین (۷) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۸) مسٹر محمد انور (۹) مسٹر بیلی داس کریل (۱۰) مسٹر پرسرام سنگھ (۱۱) لالہ رام لال سونیکر (۱۲) مسٹر وحید احمد

برننگ گھاٹ کمیٹی چیرمین:۔ پنڈت وید نرائن باجپئی (ممبران) ۲۔ ڈاکٹر بابو لال (۳) پنڈت بینی مادھو مصرا (۴) لالہ دلی چند گپتا (۵) ٹھاکر جے چند سنگھ (۶) لالہ مدن گوپال کنوڈیا (۷) لالہ مہادیو پرشاد (۸) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۹) مسٹر محمد فاروق صدیقی (۱۰) مسٹر پرسرام سنگھ (۱۱) مسٹر رام لال سونیکر (۱۲) مسٹر وحید احمد

اسکول کمیٹی چیرمین:۔ مسٹر پرسرام سنگھ (ممبران) ۲۔ ڈاکٹر سوکھر سنگھ (۳) مسٹر ال۔ ان سکسینہ (۴) مسٹر گرجا دت دیکشت (۵) مسٹر ایس جی۔ نگم (۶) ڈاکٹر ڈی۔ این۔ (۷) مسٹر کے۔ سی مصرا (۸) مسٹر نواب علی قریشی (۹) مسٹر منیر الدین آخر الذکر اسکول کمیٹی کے ممبران کواپٹیڈ ممبران ہیں۔

مندرجہ ذیل ممبران ذیل کے انسٹی ٹیوشنوں کی ایکزیکیٹیو کمیٹی کی ممبری کے لیئے منتخب کئے گئے

تلک میموریل ہال ۱۔ مولانا حسرت موہانی ۲۔ ٹھاکر پرسرام سنگھ

گورنمنٹ ہائی اسکول ۱۔ مسٹر سید علی زیدی ۲۔ پنڈت رام کشور شوکلا

ایڈورڈ میموریل ہال (۱) مسٹر رام ... شوکلا (۲) گنگا نرائن مصرا۔

ہندو شلپ شالہ:۔ مسٹر ...

یو۔پی اسمبلی کیلئے نامزدگیاں

۵ فروری کو مسٹر ایچ۔ ایس۔ اسٹیفنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کی عدالت میں یو۔پی اسمبلی کے امیدواروں نے اپنی نامزدگی کے پرچے داخل کیے۔

ضلع کانپور سے کانگریس کے (چاروں) مندرجہ ذیل امیدوار بلامقابلہ منتخب ہوگئے۔

(۱) مسز وجے لکشمی پنڈت سابق منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ (نارتھ۔ ایسٹ۔ عورتوں کا حلقہ) (۲) پنڈت گنگا سہائے چوبے (دلیپ) (۳) مسٹر رام ... گپتا۔ ... (۴) پنڈت وکلیش نرائن تواری (نارتھ۔ ایسٹ)

کانپور سٹی سے (۱) ڈاکٹر جواہر لال روہتگی (کانگریس) مسٹر پیارے لال ... (کانگریس) مسٹر آر۔ ڈی۔ نگم (ریڈیکل) مسٹر ... (ریڈیکل)

مسلم حلقہ انتخاب سے ضلع کانپور و اٹاوہ ... سید بشیر الدین احمد (کانگریس) مسٹر نفیس الحسن (مسلم لیگ) مسٹر صلیح ... اسلم (کانگریس) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (انڈی پنڈنٹ) مسٹر منظور علی (انڈی پنڈنٹ)

شہر کانپور سے رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی (مسلم لیگ) مسٹر عبدالقیوم ... (نیشنلسٹ مسلم) مسٹر وحید احمد (مسلم لیگ) ... محمد فاروق (مسلم لیگ) حکیم کمال الدین (نیشنلسٹ مسلم) مسٹر نصیر اللہ (نیشنلسٹ مسلم)

مسٹر نیر کا معاملہ

یو۔پی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے مسٹر مصطفےٰ حسین نیر کو ضلع کانپور و اٹاوہ کے حلقہ انتخاب سے یو۔پی اسمبلی کے لیئے ٹکٹ دیا تھا۔ لیکن سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ نے اپیل منظور کر کے مسٹر نفیس الحسن کو ٹکٹ دیدیا۔ مسٹر نیر نے مزید نظر ثانی کے لئے ایک درخواست دی ہے اور اسی وجہ سے انھوں نے اپنی نامزدگی بحیثیت انڈی پنڈنٹ کرائی ہے نظر ثانی نامنظور ہونے پر وہ اپنا نام واپس لے لیں گے۔

مسٹر نیر و نیز دیگر عہدہ داران ڈسٹرکٹ مسلم لیگ نے سنٹرل بورڈ کے فیصلہ سے ناراض ہو کر لیگ کے عہدوں اور ورکنگ کمیٹی کے ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

مسز وجے لکشمی پنڈت

۴ فروری ایک بجے دن کو الہ آباد سے مسز وجے لکشمی پنڈت کانپور تشریف لائیں۔ اسٹیشن پر معقول انتظام تھا۔ مسز تارا وتی اگروال نے آپ کو ہار پہنایا۔ اسٹیشن کے باہر ایک کثیر مجمع کے سامنے مسز وجے لکشمی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آزادی حاصل کرنے کے واسطے متحد ہو کر اپنی طاقت بڑھانے کی ضرورت ہے محض جیل جا کر یا وزارت حاصل کر کے ہم آزادی حاصل نہیں کر سکتے۔

شام کو پھول باغ میں ایک جلسہ ہوا جس میں آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی آزادی کا معاملہ صرف ہندوستان تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ بین الاقوامی مسئلہ ہے اور ایشیا کے تمام ممالک ...

باقی کالم ایک پر ملاحظہ ہو

... عورتیں

کے لیے دولھا چاہیے جو خواہ مالدار نہ ہو مگر تنومند اور خوبصورت ضرور ہو۔

بھلا اس مزید خدمت کے لئے خود کو پیش کر دینے والوں کی کیا کمی ہو سکتی ہے۔ اشتہار کے جواب میں شادی کے درجنوں پیغام معہ فوٹو کے آگئے۔ جو دولھا ارمانوں بھرا دل رکھنے والی بڑی بی کو سب سے زیادہ پسند آیا آپ نے اس فوٹو والے نوجوان کو رضامندی کا خط لکھ دیا۔ پسند کئے گئے دولہا نے جواب میں بڑے ہی رسیلے اور سہانے پیرائے میں اپنی ہونیوالی دلہن کی نظر عنایت کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ التجا کی کہ دولہن اپنا ایک فوٹو اسے بھیجدے۔

ایک نوجوان کی دلہن بن کر اس کے آغوش میں عروسیت کا لطف اٹھانے کی شوقین بڑی بی کو ہونیوالے دولہا کا یہ مطالبہ معلوم کر کے کچھ گھبراہٹ تو محسوس ہوئی لیکن کچھ دیر غور کرنے کے بعد انھوں نے اس مشکل کا حل نکال لیا۔ جوانی کے زمانے کا ایک فوٹو موجود تھا وہ اپنے نوجوان دولھا کی تواضع کے لئے اسے بھیجدیا۔

دلہن کے اس فوٹو کو دیکھ کر دولہا میاں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہا۔ انہوں نے اپنی ہونے والی دلہن کو شباب آگیں رعنائیوں اور حسن افزا دلربائیوں پر ایک مبارکباد دی، اور ایک ایک عضو کی تعریف میں خوشنما الفاظ کا ڈھیر خط کے صفحے پر اس طرح لگا دیا گویا کئی رات جاگ کر لغت میں سے سارے خوبصورت الفاظ جمع کر لئے ہیں

بڑی بی اپنے دولھا کو اس طرح اپنا عاشق بنتا دیکھکر پھولی نہ سمائیں اور انھوں نے بھی اپنی طرف سے دولھا میاں کے فوٹو کی تعریف میں ایک بہت ہی تر بتر اور رسیلا خط لکھ کر بھیجا

خطوط کا یہ تبادلہ شروع ہو جانے کے بعد بڑی مطمئن ہو گئیں کہ ایک نوجوان کو پھانس لیا ہے اور شادی ہو جانے کے بعد جو کچھ ہو گا دیکھا جائیگا کم از کم ایک رات تو جوانی کا مزہ چکھنے کا موقع مل ہی جائیگا

مگر ان بڑی بی کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس طرح یہ خود کو تصویری طور جوان ظاہر کر رہی ہیں حالانکہ ان زندگی بڑھاپے کی راستے میں ٹھوکریں کھا رہی ہے اسی طرح انکے ہونے والے دولھا میاں بھی بڈھے ہیں جن کو کسی نوجوان معشوق کو پھانسنے کی فکر ہے اور انہوں نے اپنی جوانی کے دنوں کا فوٹو بھیجکر انھیں ایک نوجوان خوبصورت اور مالدار لڑکی سمجھتے ہوئے شیشے میں اتارنے کی کوشش کی ہے

جب کہ وہ خواب آور ہوتا ہے۔ کیا کوئی جانتا ہے کہ وہ ہنسی کہاں نمودار ہوئی؟

ہاں ایک چرچہ ہے کہ نئے ماہتاب کی ایک نوجوان اور زرد کرن نے ایک موسم خزاں کے رخصت ہوتے ہوئے بادل کے حاشیہ کو بوسہ دیا اور وہاں وہاں تبسم کی پیدائش ہوئی۔ اک شبنم سے نہائی صبح کے خواب میں وہ تبسم جو کہ معصوم بچے کے لبوں پر کھیلتا ہے جب کہ وہ خواب آور ہوتا ہے۔

وہ میٹھی میٹھی تازگی جو کہ کھیلتی ہے بچے کے معصوم پاؤں پر کیا کوئی جانتا ہے۔ اب تک وہ کہاں چھپی ہوئی تھی ہاں!

جب ماں ایک نوجوان دوشیزہ تھی۔ وہ اس کے نازک دل کے گوشہ میں جا رہی اور محبت کے خاموش راز میں وہ میٹھی اور نرم تازگی جو کہ بچے کے پاؤں پر کھیلتی ہے۔

مسٹر کیسی نے جے ہند کا نعرہ لگایا

کلکتہ ۲ فروری مسٹر آر جی کیسی گورنر بنگال دکلکتہ دیونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر آر۔ بی۔ پال نے ایک الوداعی چائے پارٹی دی جس میں یونیورسٹی کے طلبا نے گورنر بنگال جے ہند کے نعروں سے رخصتی تقریب میں نوندا گورنر نے بھی ان کا جواب جے ہند کہہ کر دیا باقی کالم ۲ پر

جس وقت دولھا میاں برات لے آکر اور بڑی بی کو یہ معلوم ہوا کہ دولھا نگوڑا تو بڈھا ہے۔ مگر خود کو چھیل چھال کر جوان بن کر آگیا ہے تو انکی مایوسی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ اسی طرح جو بڑے میاں ایک نوجوان لڑکی کی تلاش میں آئے تھے انہوں نے جوان لڑکی کی جگہ ایک بڑھیا کو دولہن بنا ہوا دیکھا تو ان کے ارمانوں پر بھی اوس پڑ گئی۔ لیکن سمجھانے والوں نے ..... یہ سمجھایا کہ سینگ کٹا کر بچھڑوں میں شامل ہونے کی جو کوشش جو تم بڈھے بڑھیا نے کی تھی وہ تو ناکام ہو گئی۔ اس لیے اب اسکا سایہ چھوڑ کر بڑھاپے کی اس شادی کو بھی غنیمت سمجھو۔ چنانچہ ان دونوں بڈھے بڑھیا کی شادی ہو گئی

غرض کہ ہندوستان میں ترقی کی ہوا لگنے سے بعض بڈھے بڑھیوں کو بھی جوان آغوشوں کی گرمی سے لطف اندوز ہونے کا شوق چرا رہا ہے

... سوویت حکومت نے نہ صرف سیاسی مساوات عطا کی بلکہ مکمل اقتصادی مساوات بھی عورتیں تنخواہیں مردوں کے برابر پانے لگیں۔ لینن نے کہا کہ ہر باورچن کو حکومت کا نظم و نسق سیکھنا چاہیئے چنانچہ سوویت جمہوریتوں نے اس چیز کی انتہائی کوشش کی اور پست ترین عورتیں بھی سیاسی زندگی میں پہنچ آئیں حکومت کے مختلف شعبوں میں فیکٹریوں پنچایتی کھیتوں وغیرہ میں عورتوں کو داخل کر کے انہیں ہر قسم کے کام کی مشق کرائی جانے لگی۔ عورتوں کو زندگی میں پہلی مرتبہ محسوس ہوا کہ وہ بھی سوسائٹی کے اعتبار سے ایک ذمہ دار رکن ہیں۔

چنانچہ مقامی سوویتوں سے لیکر مرکزی سوویت اعلیٰ تک عورتیں نمائندہ بن کر جانے لگیں، مقامی سوویتیں بھی عورتیں میں ہر طرح سے ہاتھ بٹاتی رہیں۔

دیہاتوں میں بھی انقلاب نے ایک نئے طرز زندگی کی داغ بیل ڈالی اور سیکڑوں سال سے خوابیدہ عوامی قوتوں کو بیدار کیا، نیک طینت، راستباز اور محنتی لڑکیوں نے ملکی جدوجہد اور سوویٹ کی تعمیر میں پرجوش حصہ لے کر پہلی مرتبہ معاشی کاموں میں قدم اٹھایا۔ پبلک کے انتظامات میں بھی عورتوں نے کافی اہم حصہ لیا۔ پنچایتی کاشتوں میں برابر کام کرنا شروع کیا۔ یہاں انھیں مردوں کے برابر تنخواہیں ملتی تھیں۔ گنے کی کاشت میں ایک خاتون نے ایسی چیز ایجاد کی جسے امریکن کاشتکار یا روس کے مرد بھی نہیں ایجاد کر سکے اس کے علاوہ بھی عورتوں نے بہت سے نئے نئے ریکارڈ قائم کئے ان خدمات کے عوض میں انھیں خطابات اور تحائف عطا کئے گئے۔

اشتراکی نظام کی اقتصادی میں عورتیں مساوی طور پر حصہ لیتی ہیں۔ لینن نے کہا تھا کہ سوویت حکومت نے جس نظام کی ابتدا کی ہے اسے پایہ تکمیل تک پہونچانے میں ضروری ہے کہ روس کے ہر حصہ سے سیکڑوں کی بجائے ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں عورتیں بھی حصہ لیں چنانچہ کل محنت کش آبادی میں سے چالیس فیصدی عورتیں تھیں۔ طبی اور تعلیمی شعبوں میں عورتوں کی تعداد اس سے زیادہ ہے۔ محنت مزدوری کی حالت سوویت یونین میں عام طور سے بہت اچھی ہے

ہر سال مزدوروں کو پندرہ دن کی چھٹی اور خاص حالتوں میں ایک مہینہ کی فرصت مع تنخواہ کے ملتی ہے بیماری یا کسی اور حادثے کی وجہ سے جو غیر حاضری ہوتی ہے اسمیں سماجی فنڈ سے روپیہ ملتا ہے۔ مزدور عورتوں کو بھی مفت ہسپتال، صحت گاہوں اور تفریح گاہوں سے مستفید ہونے کا حق ہے۔

علاوہ ازیں سوویت یونین میں بچوں کی پرورش و پرداخت اور تربیت کا خاص طور پر خیال کیا جاتا ہے اس لئے کہ بچوں پر آنے والی نسلوں کا دارومدار ہے تمام مزدور عورتوں کو زمانہ زچگی اور اس کے بعد دو ماہ کی چھٹی مع تنخواہ دیجاتی ہے۔ شیر خوار بچوں کی ماؤں کو ہر تیسرے گھنٹے کے بعد آدھ گھنٹے کے بعد آدھ گھنٹے کی چھٹی دودھ پلانے کی غرض سے ملتی ہے حاملہ عورتوں کو برطرف نہیں کیا جاتا بلکہ ان کا کام ہلکا کر دیا جاتا ہے

عورتوں کے لیے ہر قسم کے پیشے کے دروازے کھلے ہیں۔ صلاحیت رکھنے والی عورتیں اسٹیشن ماسٹر۔ انجینیر فیکٹری ڈائرکٹر ہو سکتی ہیں۔

تحریک استحسان جو ۱۹۳۵ء شروع ہوئی اشتراکی نظام نے محنت کا نظریہ عملی طور سے کر دیا عورتیں اس میدان میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہیں (باقی آئندہ)

بچو! کیا تمھیں معلوم ہے کہ

— گلاب کا عطر ملکہ نورجہاں نے ایجاد کیا تھا۔
— شاہ اٹلی کا جیب خرچ تیئیس لاکھ روپیہ سالانہ تھا۔
— چین میں حکیم کنفیوشس کے نام کا ایک پرانا برگد کا درخت ہے جس کی عمر دو ہزار چار سو برس بتائی جاتی ہے۔
— ہندوستان کا سب سے مشہور ہیرا کوہ نور جس کو دنیا کا سب سے بڑا ہیرا مانا گیا ہے۔ جس کی جسامت انڈے کے برابر ہے۔ اسکی قیمت نوے لاکھ روپیہ ہے
— ناروے میں ایک ایسا گرجا ہے جس میں بیک وقت ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں اسکی ہر چیز پر صرف کاغذ استعمال کیا گیا ہے
— برطانیہ میں ہر ہفتہ صرف چاکلیٹ اور فینسی مٹھائی کی خریداری پر ایک کروڑ پچاس ہزار روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے۔
— سائنسدانوں نے معلوم کیا ہے کہ مچھر کے منہ میں بائیس دانت ہوتے ہیں۔
— چڑیا ایک وقت میں اندازاً صرف چھ قطرے پانی پی سکتی ہے
— مکڑی کی آٹھ ٹانگیں ہوتی ہیں۔
— ۳۶۵ دن ایک سال کے اہل مصر نے رائج کیے
— برطانیہ میں ہفتہ دار اخبار ایک کرور چھ لاکھ چھبیس ہزار کی تعداد میں شایع ہوا کرتے ہیں۔
— حکومت ہند کو صوبہ مدراس سے ہر سال تقریباً سات کرور تریپن لاکھ اور پینتالیس ہزار روپیہ کی باجگزاری کے سلسلہ میں وصول ہوتے ہیں۔
— کٹے ہوئے پھول ٹہنی سمیت گلدان میں رکھتے وقت ایک چمچہ کوئلہ کا چورہ ڈالدینے سے پھول دیر تک تر و تازہ رہیں گے اور پانی ہر روز بدلنے کی ضرورت نہ ہوگی۔
— دنیا میں سب سے بڑا خوردبین ولسن آبزرویٹری (امریکہ) میں ہے جس میں دو سو انچ قطر کا آتشی شیشہ لگا ہے۔
— صحت افزا مقام کوہ دارجلنگ (بنگال) کی بلندی سطح سمندر سے صرف سات ہزار تین سو سولہ فٹ ہے۔ اور کوڈائی کنال (مدراس) کی بلندی سات ہزار نو سو بیس فٹ ہے۔
— اخبار "ڈیلی میل" (ولائت) ہر روز سترہ لاکھ ۴۴ چھبیس ہزار کی تعداد میں شایع ہوتا ہے اور اخبار مارننگ پوسٹ جو دوسرے اخباروں کے مقابلہ میں سب سے کم چھپتا ہے اس کی تعداد ایک لاکھ اور تیس ہزار روزانہ ہے۔

دو ہفتوں کے بعد گورنر اپنے عہدے سے ریٹائر ہو جائیں گے مسٹر کیسی نے تقریباً نوے منٹ وائس چانسلر اور طلبا کے ساتھ گذارے اور اقتصادی سیاسی اور ...

فلم بنانیوالوں کے لئے غور طلب امور

آج کل فلم انڈسٹری تہذیب کے لحاظ سے تو ... بلکہ دلچسپی کے لحاظ سے سرعت کے ساتھ ہر دل عزیز ہو ... ہے۔ لیکن یہ دلچسپی خطرے سے خالی نہیں ہے اس ... کافی سے زیادہ فلم کمپنیاں کھل رہی ہیں۔ اور فلموں دیکھنے والوں کی تعداد بھی کافی سے زیادہ بڑھ رہی ہے اس ... فلموں کا جنون شوق اس قدر ہر ایک آدمی پر سوار ... کہ غریب طبقہ کے آدمی بھی دھڑا دھڑ سینما والوں میں ... ہیں۔ ان کی اور ضروریات خانگی پوری نہ ہوں۔ لیکن سینما دیکھے بغیر نہیں رہنا چاہتے چونکہ زمانہ بھی کافی سے زیادہ گندہ ہو چکا ہے اسی لیے فلم کمپنیوں نے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے مزاج کے مطابق فلمیں پیش کرنا شروع کر دیں ...

جنگ کی وجہ سے لوگوں کے پاس روپیہ پیسہ بھی ... ہو گیا ہے۔ ہندوستان کے بہت سے آدمی فلمیں دیکھنا پسند کرتے ہیں اور دیکھتے بھی ہیں جس کی وجہ سے فلم ... کو کافی سے زیادہ آمدنی ہو رہی ہے

یہاں تک کہ اب ہر ایک جس کے پاس کچھ سرمایہ ... فلم ساز بننے کی کوشش کر رہا ہے اور دھڑا دھڑ ... کمپنیاں کھل رہی ہیں۔ لیکن جو ان کے فلموں کا معیار ... اسکا خدا ہی حافظ ہے۔

فلم کمپنیوں نے عشقیہ فلمیں پیش کر کے پبلک کے مزاج کو اور بھی بگاڑ دیا۔ اور خود بھیسوں ... بھی بڑھنا شروع کر دیں اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ پبلک میں عشقیہ فلمیں ... گانے مقبول اور پسند ہیں۔ فلم ساز تجارت کا خیال ... ہیں۔ پبلک کی بہتری کا، پبلک کی تہذیب کا نہیں ... مزاج کا نہیں۔

اگر فلموں سے جائز فائدہ لیا جائے تو یہ اسوقت ... تمام ہندوستان میں تعلیم پھیلانے کا سب سے اچھا ذریعہ ... ہیں۔ پبلک کے مزاج کو سدھارنے کا۔ گمراہ پبلک کو ... راستہ پر لانے کا غلام ملک کی آنکھیں کھولنے کا سب ... سے اچھا ذریعہ ہیں۔

آذربائیجان کا معاملہ طے ...

لندن ۸ فروری۔ آذربائیجان کے سوال پر روس ... ایران کے درمیان جو بات چیت شروع ہوئی تھی۔ ... بر ہو گئی ہے جب کے ایران کے وزیر اعظم موسیو سلطان ... کی موجودگی ضرورت ہے۔

ایران کے ڈیلی گیٹوں سے دریافت کرنے پر معلوم ... ایران کے وزیر اعظم موسیو سلطان جلد ہی ماسکو جا ... ہیں جہاں وہ روس کے بدیشی وزیر موسیو مولوٹوف ... سے ملیں گے۔ انکی روانگی میں تاخیر وزارت بننے میں ... کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ خیال ہے کہ وہ اس ہفتہ ... کیبنیٹ بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

ایرانی پارلیمنٹ کے بڑی بڑی پارٹیوں کی خواہش کا احترام کرنے کو تیار ہیں اور خیال ہے کہ وہ سابق وزیر ... موسیو منصور کو اپنی کیبنٹ میں لینے کو تیار ہیں

اقوالِ زرّیں

دوستوں سے شکوہ وشکایت کرنے سے پہلے یہ سوچ کر تم ان کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے۔

روئے زمین پر امن اور لوگوں کی خیر خواہی بہترین چیزیں ہیں۔

مایوس مت ہو۔ کیوں کہ اکثر چابیوں کے گچھے کی آخری کنجی قفل کھول دیتی ہے۔

بڑے آدمی ہی شاندار کام کرتے ہیں۔ زمانہ اسی کا ساتھ دیتا ہے جو خاموشی اور بلند عزائم کے ساتھ کام کرتا ہے۔

صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے

جب دو آدمی آپس میں باتیں کر رہے ہوں تو تم ہرگز ان کے درمیان نہ بولو

خوش حالی کے وقت تنگ حالی کو یاد رکھو

بلا پوچھے جواب دینا بے وقوفی ہے۔

مغرور آدمی کو کوئی پسند نہیں کرتا۔

غیبت سے بڑا کوئی اور گناہ نہیں ہے

مصیبت ہی دوستوں، آشناؤں اور نوکروں کی آزمائش ہوا کرتی ہے

محنت اختیار کرو اور کم خرچ کرو۔

کاموں میں وہی کام اچھا ہے جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط ہو یعنی زیادتی نہ ہو۔

موجِ تبسم

ایک شخص کے گھر میں جس کا ذریعہ معاش و کاروبار لوگوں کے جوتے چرانا تھا شادی ہوئی لوگوں نے دعوت کے بعد تحسین و تعریف کے بعد کہا ماشاء اللہ کیا دعوت تھی!

اس شخص نے جواب دیا۔ جی ہاں آپ لوگوں کی جوتیوں کا ہی طفیل ہے۔

ایک گاؤں میں دو مولوی رہا کرتے تھے ایک ذرا پڑھے تھے دوسرے جاہل مطلق۔

ایک روز جاہل مولوی صاحب نے سب گاؤں والوں جمع کرکے مولوی عالم سے مناظرہ اور مقابلہ کرتے ہوئے سوال کیا کہ کھدائی کی کھدائی بتاؤ۔ مولوی عالم پریشان ہوگئے کہ عجب سوال ہے آخر سوچ بچار کے لاجواب ہوگئے۔ جاہل مولوی بہت خوش ہوئے اور انھیں اور سب گاؤں والوں کو ایک ندی کے پاس لے گئے اور کہا کہ کیا یہ ندی تمہارے باپ دادا نے کھودی ہے؟ یہ ہے کھدائی کی کھدائی اور مولوی صاحب کو بہت شرمندہ کیا کہ تم اتنا سا سوال نہ بتا سکے۔

ایک سن چلے قدیم وضع کے جاگیردار پانی برسنے کے وقت اپنے باغ میں پہونچے اور مالیوں سے کہا کہ ابے بیٹھے کیا کرتے ہو درختوں میں پانی کیوں نہیں دیتے۔ مالیوں نے تعجب سے جواب دیا۔

حضور! پانی تو برس رہا ہے

جاگیردار نے ڈانٹ دیتے ہوئے کہا۔

ابے نامعقولوں بارش ہو رہی تو کیا؟ چھتریاں لگا لگا کر پانی ڈالو۔

موسیو اسٹالن تقریر کرنیوالے ہیں

ماسکو، ۔ فروری موسیو اسٹالن اتوار سے پہلے ایک اہم تقریر کرنیوالے ہیں۔ اتوار سپریم سوویٹ کے انتخابات کا دن ہے۔ خیال ہے کہ وہ روس کے خانگی معاملات پر اظہار خیال کریں۔ لیکن یہ بھی امید ہے کہ وہ وہ غیر ملکی معاملات

دلچسپ

امریکہ کے دارالسلطنت نیویارک میں ایک عورت نے کنواری لڑکیوں کی ایک ایسی انجمن بنائی ہے جس کی رکنیت کی ایک شرط ہے کہ جو لڑکی اس انجمن کی ممبر بنے گی وہ کسی مرد سے شادی نہیں کرے گی مگر اس شرط کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ ان لڑکیوں کو مرد سے نفرت کرنے کی تعلیم نہیں دیجاتی بلکہ ایک مرد سے وابستہ نہ ہوکر ہر مرتبہ نئے مرد سے تعلق کرنے کا سبق سکھایا جاتا ہے اس انجمن کی بانی عورت [illegible] میڈ کے خیالات یہ ہیں کہ شادی [illegible] عورت ان عورت کے مقابلہ میں گھاٹے میں [illegible] شادی نہیں کرتیں ان کا زاویہ نگاہ یہ ہے کہ شادی شدہ عورتوں کو شوہر کا غلام بنکر زندگی بسر کرنا پڑتی ہے۔ اگر ایک عورت شادی نہ کرے تو اتنے ہی عرصہ زندگی جو ایک مرد کے نذر کرتی ہے کئی مردوں سے لطف اندوز ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ جو عورت شادی کرکے کسی مرد سے وابستہ نہیں ہو جاتی وہ اپنا سارا وقت یا زیادہ سے زیادہ جتنا وقت چاہے اپنے آپ کو دے سکتی ہے لیکن شادی عورت اپنے آپ کو گویا فروخت کر ڈالتی ہے

کپتان برہان الدین کا بیان

دہلی ۔ فروری کورٹ مارشل کے سامنے آزاد ہند فوج کے بہادر گروپ کے کمانڈر کپتان برہان الدین نے اپنا بیان دیا۔ انھوں نے کہا کہ آزاد ہند فوج میں شامل ہوکر میں نے اپنے ملک کی خاطر اپنا فرض پورا کیا ہے۔ اور میرا ضمیر اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ ٹھیک کیا ہے۔ کپتان برہان الدین کا لہجہ بڑا مضبوط تھا اور انہوں نے انگریزی میں لکھی ہوئی تقریر بیس منٹ تک پڑھی۔

پر روشنی ڈالیں

کلکتہ میں تو مفلوک الحال اور جیل سے

کلکتہ ۵۔ فروری۔ سرکاری پریس نوٹ خبر رساں

پاؤں [illegible]

سوار تھا چو[illegible]

کو دیتے ہوئے [illegible]

رہی تھی۔ جبو دا ایک چھوٹی [illegible] میں گٹھری بنی پڑی تھی۔ اس کے پیچھے پیچھے سایہ کی طرح وہ کندھے پر لاٹھی رکھے ننگے پیر دھول کے سمندر میں ہچکولے کھاتا چلا جا رہا تھا پھر بھی ہنسی بے اختیار ہونٹوں پر مچلی جا رہی تھی۔ آنکھوں میں بجلی کی سی چمک تھی۔ اور دل نئی جوان امنگوں کی گستاخ نشیلی ترنگوں میں جھول رہا تھا گاڑی میں جبو دا ایک شرابی کی طرح جھومتے اونگھتے گاڑیبان کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

راستہ بھر لپک کر جبو دا کے کونے سے دبک رہنے کی خواہش اسے بے چین کرتی رہی مگر شرم مانع تھی۔ آخر کچھ مسوس مسوس کر منہ پھیر پھیر کر اس آندھی اٹھر کردہ متوالوں کی طرح کرتا پڑتا گھر تک پہونچ گیا۔

بیلوں کی جھا جھم سے گاؤں میں ہو سے پہلے اس کے آنے کی اطلاع ہوگئی۔ پاس پڑوس کی کتنی ہی عورتیں اپنے اپنے دروازوں پر آکر کھڑی ہوگئیں۔ لیکن نئی بہو کو نظر بھر کر دیکھ لینے کی زبردست خواہش ہوتے ہوئے بھی کسی نے دروازے سے باہر قدم نہ نکالا۔

یتیم کے جھوٹے سے جنگل کے طرح سنسان گھر میں کون بیٹھا تھا جو بہو کو گھر میں لینے ہاتھ پکڑ کر اتارنے آتا؟

تھوڑی دیر تک انتظار کرنے کے سبب جبو دا کھسیانی ہو کر سی اٹھ کر دھم سے زمین پر کود پڑی اور دونوں ہاتھوں سے اپنا ہاتھ بھر کا گھونگھٹ تھام کر ادھر ادھر سینکڑوں تیر برساتی ہوئی گھر میں گھس گئی۔

یتیم اپنے گھر کا بالکل اکیلا تھا اس کی عمر ڈھلنے لگی تھی۔ بچپن ہی سے اسکی متعلق ایسی کتنی باتیں مشہور ہوگئیں تھیں جن کے سبب سے کوئی لڑکی اپنی دینے کو تیار نہ تھا مگر اس باتوں میں کتنی سچائی تھی؟

گاؤں بھر میں کوئی آدمی بھی ایسا نہ تھا جو اس سوال کا ٹھیک ٹھیک جواب دے سکتا۔ بہتے ہوئے دریا کے گدلے برساتی پانی کی تہ میں کون جھانک کر دیکھتا ہے

مدتوں کے طویل انتظار کے بعد یتیم مجبور ہوکر اس یتیم لاوارث بیوہ لڑکی کا ڈولا لے آیا تھا ورنہ کون اس عمر میں آنکھ بند کرکے اپنی لڑکی کو ہاتھ پاؤں باندھ کر اکیلے گھر میں جھونک دینے کو تیار ہوتا۔

باپ سے اسے یہی ایک چھوٹا سا جھونپڑا۔ چار پانچ بیگھ پکی زمین ترکہ میں ملی تھی۔ اور ملی تھی تین روپیہ کی چوکیداری جسے وہ اپنا خاندانی اعزاز ــــ اپنی موروثی جاگیر سمجھتا تھا۔

مفلسی دنیا کے بھر کے عیوب کی کان ہوتی ہے لیکن یہ اسی اعزاز کی برکت تھی جس نے یتیم کی ساری برائیوں کو ڈھک لیا تھا۔ اور اس کی پیٹی پگڑی کا بے پڑھے اندھے کسانوں پر رعب طاری نہ ہوتا۔ تو لوگ اسے گاؤں کی حدود میں کھڑے ہوکر پانی بھی نہ پینے دیتے۔ اسی کے لئے اسے رات و دن تھانہ دار و پولیس کے ادنیٰ سپاہیوں کے نجی کاموں سے لے کر فوتی، پیدائش کا اندراج کرنے، مخبری کرنے، کبھی سچ نہ بولنے کی قسم کھا کر گھر سے نکلنے والے گواہ فراہم

[illegible] کے علاوہ

[illegible] سرکاری اور

[illegible] رہنا پڑتا تھا۔

[illegible] بات کی [illegible] بیحد خوشامد کرنے پر داروغہ جی نے بمشکل کرا سے صرف اس دن کے لیئے تھانہ کی حاضری سے معاف کر دیا تھا۔

یتیم ایک ایسے ملزم کی طرح جو ابھی ابھی حوالات سے ضمانت پہ سے چھوٹ کر آیا ہو اور کل کی پیشی کے لیے روپیے فراہم کرنے کی فکر میں ڈوبا ہوا ہو۔ کھویا ہوا سا بیٹھا پیروں پر لدی ہوئی سیروں گرد جھاڑ جھاڑ کر جبو دا کو گھر گرہستی کے کام کاج کی باتیں تفصیل کے ساتھ بتا رہا تھا۔ آج وہ ایک نئی ناآشنا غیر جنس کے سامنے ان تمام خفیہ رازوں کو بے تکلف بے نقاب کر رہا تھا۔ جنہیں اس نے پہلے کبھی دنیا کی اونچ۔ اونچ گرم وسرد ہوا بھی نہ لگنے دی تھی۔

کس کس برتن میں کیا کیا جنس رکھی ہے چولھا کہاں ہے چکی کدھر ہے اور تیل کی کپی کس کونے کھدرے میں رکھی ہے ایسی بہت سی ضروری کھول کر سمجھا کر وہ شام کے کھانے کے متعلق اپنے گونگے بہرے زندگی بھر کے مہان سے اصرار کے ساتھ مشورہ کرنے کے بجائے اسی روکھی پھیکی ہدائتیں کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا کہ پولیس کے کسی اکھڑ سپاہی کی ــــ

"یتیم ہوت!" کی گرجتی ہوئی صدائیں تیتے ہوئے بھالے کی طرح اس کے گاؤں کے پردے چیرتی ہوئی نکل گئیں اور وہ گھبرا کر جلد ہی جلدی اٹھ کھڑا ہوا۔

ابھی تک اسکا دروازہ ہر کسی کے لئے ہر وقت کھلا پڑا رہتا تھا لیکن اب وہ بات نہ تھی اور دل کا تو ذکر ہی کیا خود اسے بھی دروازہ کھٹکھٹائے بغیر گھر میں پاؤں دینے کی گنجائش نہ تھی۔ لیکن پہلے کی طرح کوئی سیدھا گھر میں نہ گھستا چلا آئے اسی خیال سے وہ بڑبڑاتا باہر نکل آیا۔

باہر آتے ہی اس پر بجلی ٹوٹ پڑی ایک بہت بڑے صاحب کے اسپیشل کی نگرانی کرنے کی لیئے اسے فوراً پلیا پر پہونچ کر گشت کرنے کی ہدایت دے کر پولیس والا الٹے پیروں لوٹ گیا۔

پلیا پورے چھ کوس کے فاصلہ پر تھی اور اسپیشل چھ بجے ادھر سے گذرنے والا تھا کہیں اسکے پہونچنے میں دیر نہ ہو جائے اس ڈر سے وہ جلدی جلدی اپنی روانگی کی تیاریاں کرنے لگا ڈیڑھ ہاتھ کی میلی کچیلی پگڑی گز بھر کی ہندھی تھی۔ جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی نیلی قمیض، جا بجا ٹکی ادھڑی بوسیدہ چمڑے کی پیٹی۔ دو جھنڈیاں اور ایک لالٹین یہی اس کی کل کائنات تھی جس کے برتے پر وہ گاؤں بھر کو انگلیوں پر نچایا کرتا تھا۔

وردی پہن کر اس کی آنکھوں پر ایک عجیب طرح کا نشہ چھا جاتا تھا۔ اور اس کے لب ولہجہ میں رعونت وتمکنت کی بجلیاں کوندنے لگتی تھیں۔

بعجلت اس نے جھنڈیاں جھاڑ کر تہ کیں۔ لالٹین سنبھالی دوڑ کر گرہ سے تیل ڈلوایا۔ اس کے بعد بڑی احتیاط کے ساتھ وردی پہنی۔ پیٹی لگائی اور مسکرا کر جبو دا کو سنا کر کہنے لگا۔

میرے نہ جانے سے کس طرح کام چلے گا؟ صاحب کی اسپیشل گاڑی میرے بغیر ایک قدم بھی آگے نہیں کھسک سکتی .... اب چلوں بہت دور جانا ہے

پیٹی دیکھ کر جبو دا کو اپنے شوہر کی اہمیت کا کچھ کچھ اندازہ ہو گیا تھا۔ اسکی باتوں سے اس پر اچھی طرح چوکیداری کا رعب طاری ہو گیا اس کے گالوں پر سرخی دوڑ گئی اور بڑے نخوت کے تند جھونکوں سے وہ متوالے شرابی کی طرح۔ (باقی صفحہ پر)

پھر بھی چلا ہی جا رہا تھا۔ راستہ میں اسے آندھی پانی نے گھیر لیا سرد ہوا کا ایک بہت ہی تیز جھونکا آیا اور دو نوکیلی جھڑی لگی دن بھر کی تپش سے جھلسی ہوئی ہوا کا بخار نکالنے کے لئے شافی مطلق نے گرم گرم فضاؤں کو برف میں دبا دیا سردی چمک اٹھی یتیم کو جھرجھریاں آنے لگیں۔ پیڑوں کی آڑ لیتے ہوئے وہ کسی طرح بھیگتا بھاگتا پلیا تک پہونچ گیا۔

آندھی میں پیڑوں کے نیچے پناہ لینا خطرہ سے خالی نہ تھا لیکن سر چھپانے کے لیئے اور کہیں ٹھکانا بھی تو نہ تھا۔ مجبوراً یتیم ایک بڑے سے پیڑ کی جڑ سے لگ کر بیٹھ گیا۔

اندھیری رات اس پر بادل چھپائے ہوئے دیکھتے ہی دیکھتے چاروں طرف بھیانک تاریکی مسلط ہو گئی اور سنسان جنگل ہو ہو کر کے رو اٹھا ——— یہ سائیں سائیں کسی جوان حسرت بھرے دل کی بین و بکا کی طرح رہ رہ کر اس کے کانوں میں گونجنے لگی

پانی تو تھم گیا لیکن رات کے ساتھ ساتھ ٹھٹھرن بڑھتی ہی گئی۔ لالٹین پر منہ اوندھا کر لپیٹ کر اس نے کسی طرح بتی جلائی۔ سر شیشہ چڑھایا۔ اور اسے پٹری کے قریب رکھ کر ہری جھنڈی زمین میں گاڑ کر وہ اپنی جگہ پر آ بیٹھا۔ پھر دل اکڑا ٹھٹھر اسمٹا سمٹایا وہ ریل کی پٹری کی طرف آنکھیں لگائے گھورتا رہا۔

ملال و مایوسی، فکر، تھکن بھوک، اور بےچارگی سب نے ایک ساتھ چاروں طرف سے گھیر کر اسے نڈھال کر دیا۔ جھبو وا کی دردبھری التجاؤں کو ٹھکرا کر چلے آنے کی اس حماقت پر وہ دل ہی دل میں پچھتا رہا تھا، کڑھ رہا تھا۔ بیٹھے بیٹھے راہ دیکھتے دیکھتے وہ اس ملول تنہائی سے اکتا گیا۔

آدھی رات گذر گئی مگر گاڑی ابھی تک ابھی تک آئی سردی کے مارے اس کے دانت بجنے لگے تھے۔ دھوتی کا ایک سوکھا ہوا چھتڑا پھاڑ کر اس نے آگ جلائی۔ مگر اس سردی سے اس کے دل میں جو آگ بھڑک اٹھی تھی اسے بجھانے کے لیئے گانجے کی پڑیا چلم میں بھر کر زور سے زور کش لگانا شروع کئے۔ چلم سے لپیٹیں اٹھنے لگیں اور وہ جھبو وا کی دل میں جھبی ہوئی نگاہیں اپنی ساری کلفتیں اپنا درد اپنا اشتیاق سب کچھ بھول جانے کے لیے آنکھ بند کر کے ان میں ڈوب گیا۔ پہلے ہی غوطہ میں اس کے ہاتھ پیروں میں کچھ کچھ گرمی آ گئی۔

اور وہ پٹری کے پاس بیٹھ کر گاڑی آنے کی آہٹ لینے لگا۔

برسوں سے جس نوکری پر اتنا ناز اتنا گھمنڈ

یہاں کون بیٹھا ہے اور کوئی ہو بھی تو میں تنہا آدمی اکیلا کیا کر سکوں گا۔ اگر جن پر کھیل کر دس پانچ سے بھڑ بھی جاؤں تو کیا میرے لیئے گاڑی رک جائے گی؟ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی کھڑکی میں سے منہ نکال کر بھی نہ جھانکے گا!

پھر مجھ بدنصیب کو بھوکا مارنے میں کون سی ایسی شان کی بات ہے؟

راج ان کا ہے یہاں ان سے کسی کو دشمنی بھی نہیں ہے۔ سنا ہے کہ اب سے پہلے بھی یہاں بدیسی راج کرتے تھے ان کے نکلنے بیٹھنے میں ایسی ٹوک ٹاک نہ تھی۔

چوروں کو چھپ کر اور قیدیوں کو پہرے میں نکلتے تو سنتے دیکھا تھا راجا اور حاکموں کی سواری کے لیئے ناکہ بندی کا کوئی دستور نہ تھا راستہ میں لوگوں کی کیسی بھیڑیں اکٹھی ہو جاتیں تھیں اور سب کے سب نہال ہو کر لوٹتے تھے۔

اور یہاں؟ ——— یہاں تو مر جاتے پر بھی کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی فرصت نہیں ہے۔ اسی ادھیڑبن میں یتیم کی آنکھیں جھپکنے لگیں اور وہ بیٹھا بیٹھا جھوم سا گیا۔ ایک بار خوب زور زور سے آنکھیں مل مل کر اس نے دیکھا کہیں کچھ نہ تھا۔ یکایک اسے کوئی بہت دنوں کی بھولی ہوئی سی بات یاد آ گئی اور وہ پٹری پر کان لگا کر گاڑی آنے کی آہٹ لینے لگا۔ دھیرے دھیرے اس کا سر خود بخود پٹری پر ٹک گیا اور ہوا کے ایک سرد جھونکے نے گدگدا کر وھکا دے کر اس کے پاؤں پھیلا دیئے۔ پلک جھپک جاتے ہی وہ دنیا و مافیہا سے بےخبر ہو گیا۔

اسپیشل آیا اور یتیم کا سر پہیوں تلے روندتا کچلتا دھڑدھڑاتا چیختا بسرعت دور بہت دور نکل گیا۔

(اس افسانے میں تمام کرداروں اور مقامات کے نام فرضی ہیں)

نٹال کے ہندوستانیوں کو ووٹ کا حق

کیپ ٹاؤن ۸ فروری دکھنی افریقہ کی حکومت نے نٹال اور ٹرانسوال کے ہندوستانیوں کو ووٹ کا حق دیدیا ہے ان کو فرقہ وارانہ بنا پر یہ حق دیا گیا ہے۔ سینٹ اسمبلی اور کونسل میں انکا انتخاب فرقہ وارانہ بنا پر ہوگا۔ اس پہلے انکو ووٹ

لارڈ ہیلی فیکس کا جانشین

لندن۔ ۲۵ جنوری۔ برطانیہ کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ سر آرچیبالڈ کلارک کیر جو اس وقت روس میں برطانیہ کے سفیر ہیں لارڈ ہیلی فیکس کی جگہ امریکہ میں برطانوی سفیر مقرر کئے گئے ہیں

باجلاس جناب مرزا ارشد بیگ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ منصف بانس گاؤں

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۰ سنہ ۱۹۴۵ء

عدالت ڈسٹرکٹ منصفی بانس گاؤں ضلع گورکھپور

بابو راجہ سنگھ وغیرہ — مدعیان

بنام جوکھن بالک وغیرہ — مدعا علیہ

بنام شیو لوچن عرف بجاری نایک پسر رام دیو نایک ساکن موضع برہم پتر برہم پرگنہ دھوریا پار برما نایک۔ رام پرکھ نائک پسران راجا رام نائک ساکنان بکھرا حال مقام برہم پتر برہم پرگنہ دھوریا پار

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت چارج کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۶ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کر سکیں۔ اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں،،

آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا

جنرل یاماشیٹا کو پھانسی دیجائے گی

واشنگٹن ۸ فروری امریکہ سپریم کورٹ نے جاپان کے سابق کمانڈر جنرل یاماشیٹا کو سزائے موت کے خلاف اپیل خارج کر دی ہے یاماشیٹا فلپائن میں کمانڈر انچیف تھے انکو بری الشیا میں مظالم کرنے کے جرم میں سزا دی گئی تھی۔

میں بتلایا گیا ہے کہ کمانڈر انچیف نے کورٹ مارشل جس کیپٹن عبدالرشید ۱۴ پنجاب رجمنٹ کے مقدمہ کی سماعت کی تھی۔ اس کے تنقیح کو برقرار رکھتے ہوئے جلا وطنی سزا کو سات سال قید بامشقت میں تبدیل کر دیا ہے اور اس بات کو بھی برقرار رکھا ہے کہ کیپٹن موصوف کی تنخواہ اور دوسرے الاؤنس ضبط کر لیے جائیں۔ کورٹ مارشل نے کیپٹن عبدالرشید کو سات جرموں میں سے پانچ کو مجرم قرار دیا ہے۔ پانچ الزامات جن پر کیپٹن عبدالرشید کو مجرم قرار دیا ہے۔ ان میں سے دو الزام ہندوستانی جنگی قیدیوں پر شدید ظلم کیے ہیں

دن تک اسکو ایک درخت کے تنے سے اس وقت تک لٹکائے رکھا جبکہ وہ بیہوش ہو گیا۔ ایک دوسرے کیس میں اس نے خود ایک اور جنگی قیدی کو لکڑی سے مارا۔ اور دوسروں سے اپنی موجودگی میں ٹھوکریں لگوائیں اور پٹوایا۔

دوسرے الزامات جو ثابت ہوئے ہیں وہ شدید چوٹوں کی معاونت کرنا۔ اور تاج برطانیہ کے خلاف کرنے کے ہیں۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ حکومت ہند کی پالیسی ہے کہ جنگی قیدیوں پر مظالم اور بے رحمی کے الزامات کو پوری طرح مدنظر رکھا جائے۔

آرڈیننس راج ۳۱۔ اکتوبر کو ختم ہوگا

نئی دہلی۔ ۵۔ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں پنڈت ٹھاکر داس بھارگو اور سردار منگل سنگھ نے دریافت کیا کہ سرکاری طور پر جنگ کب ختم ہوگی۔ آرڈیننس راج کا کب خاتمہ ہوگا۔ اور کنٹرول وغیرہ کب ختم ہوں گے۔ سر ایڈورڈ منبتل نے جواب دیا کہ آج ہی حکومت ایک آرڈیننس جاری کر رہی ہے۔ جس کے مطابق لڑائی کی ہنگامی صورت حالات سرکاری طور پر پہلی اپریل ۱۹۴۶ء کو ختم ہو جائے گی۔ اور اس کے چھ مہینے بعد ۳۱۔ اکتوبر کو ڈیفنس آف انڈیا رولز ختم ہو جائیں گے۔ پنڈت ٹھاکر داس بھارگو نے دریافت کیا کہ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کب بنے گی اور آیا اس سلسلہ میں اسمبلی کے ممبروں سے مشورہ کیا جائیگا۔ اس کے جواب میں سر ایڈورڈ منبتل نے وایسرائے کی تازہ تقریر کا حوالہ دیا ہے۔ مسٹر سری پرکاش نے دریافت کیا کہ حکومت نے اس کام کے لیے اپریل فول کا دن کیوں مقرر کیا ہے۔ سردار منگل سنگھ نے دریافت کیا۔ کہ انتخابات میں کتنے اشخاص کی ضمانتیں ضبط ہوئیں اور یہ ضمانتوں کا روپیہ کس مد میں جاتا ہے۔ سر ایڈورڈ منبتل نے بتلایا یہ روپیہ جنرل ریونیو میں جاتا ہے۔ جن لوگوں کی ضمانتیں ضبط ہوئی ہیں۔ انکی فہرست ابھی تیار نہیں کی گئی

فوجی اڈے۔ جبرالٹر، مالٹا، سنگاپور اور ہانگ کانگ اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن کے سپرد کر دیے جائینگے تاکہ دنیا میں امن قائم رکھنے کے لیے وہ ان کو وقت ضرورت استعمال کر سکے۔ یہ فوجی اڈے اتحادی قوموں کو منتقل تو نہ کیے جائیں گے۔ مگر برطانیہ اتحادی قوموں کو مکمل اختیارات دے دیگا۔ کہ وہ ان کو استعمال کر سکے۔ جب سیکیورٹی کونسل کسی حملہ آور کے [illegible] کا حکم دے۔ اتحادی قوموں کے [illegible] خاص کر سیکیورٹی کونسل کے گیارہ ممبروں سے اسی قسم کے اڈے مانگے جائیں گے۔ امریکہ سے ہوائی ٹاپو اور گودام میں اڈے مانگے جائیں گے۔ روس سے اپنے سائبریا کے اڈے طلب کیے جائیں گے چین اور فرانس بھی اسی طرح اڈے دیں گے۔

اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن کا بجٹ

لندن پہلی۔ فروری۔ اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن کے لیے جو بجٹ تیار کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق اس سال کے آخر تک ۲۵۰۰۰۰۰ ڈالر کی رقم خرچ میں آئے گی۔

اس سال کے آخر تک اس کے شاف کی تعداد ۷۶۴۰ تک پہونچ جائے گی۔

یہ خرچ مختلف قوموں سے چندہ لیکر پورا کیا جائیگا۔ ہندوستان کل خرچ کا ۴ء۳ فیصدی یعنی ۱۰۹۷۵۰ ڈالر کی رقم ادا کرے گا۔

موسم بہار تک ہندوستان میں سیاسی ترقی

لندن۔ پہلی۔ فروری۔ وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے ان ہندوستانی کاریگروں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جو یہاں کام سیکھنے آئے تھے اور اب واپس جا رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ملک کی صنعتی فارغ البالی میں امداد کر سکیں گے۔

لارڈ پیتھک لارنس نے مزید کہا کہ موسم بہار تک ہندوستان زبردست سیاسی ترقی کر جائے گا اور ہمارے اور آپ کے دیش کے درمیان ایک نیا بنیادی رشتہ قائم ہو جائے گا۔

آپ نے مزید کہا کہ میری نہ صرف امید ہے بلکہ ارادہ ہے کہ ہندوستان کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے میں نمایاں حصہ لینا چاہیے۔

گاندھی جی کو دو لاکھ کا خفیہ عطیہ

کلکتہ۔ ۱ فروری۔ ایک مقامی بنک نے حال میں مہاتما گاندھی کے پاس ایک فارم بھیجا ہے اور لکھا ہے کہ مہربانی فرما کر اس پر دستخط کر دیجیے۔ کیونکہ ایک شخص نے دو لاکھ سات ہزار روپیہ آپ کے نام سے جمع کر دیا ہے اور نام نہیں بتایا ہے۔

کوئلہ کی کانوں پر حکومت کا قبضہ

لندن۔ ۳۱۔ جنوری۔ کل رات برطانی پارلیمنٹ نے کثرت رائے سے ایک بل منظور کیا۔ جس کے ذریعہ برطانیہ کی کوئلہ کی تمام کانیں حکومت کے حوالہ کر دی جائیں گی۔

مطالبہ نظام کی مخالفت

مسولی پٹم۔ ۳۰۔ جنوری۔ مسٹر لکشمی پتی شاستری ایڈیٹر آندھرا کیسری کی صدارت میں نیشنل سروس لیگ کا ایک جلسہ ہوا جس میں نظام دکن کی اس کوشش کی مذمت کی گئی کہ وہ ہندوستان کے پوربی ساحل پر ایک بندرگاہ اور ریاست سے سمندر تک زمین کی پٹی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ریزولیوشن میں درج ہے کہ یہ اور ایسی اور تمام کوششوں کی بھرپور مخالفت اور مدافعت کی جائے گی۔

بنگال کا نیا گورنر

کلکتہ۔ ۲۱۔ جنوری۔ بنگال کے نئے گورنر سر فریڈرک بروز ۱۲۔ فروری کو انگلستان سے کلکتہ پہنچیں گے اور ۱۴۔ فروری کو اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔

اسٹالن ایرانی مشن سے ملنے کو تیار

طہران۔ ۴۔ فروری۔ مارشل اسٹالن نے وزیر اعظم ایران کو مطلع کیا ہے کہ وہ موسیو سلطان کے مقرر کیے ہوئے ایرانی مشن سے ملنے اور اُن سے آذربائیجان کے سوال پر بات چیت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اپنی چٹھی میں موسیو اسٹالن نے روس اور ایران کے درمیان دوستانہ تعلقات کے لیے اُمید ظاہر کی ہے۔

حکومت ہند سے کانگریس کا مطالبہ

نئی دہلی۔ ۵۔ فروری۔ آج بھی مرکزی اسمبلی میں ملک کی غذائی صورت حالات پر بحث جاری ہے آج کانگریس کے ممبروں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ غذا کا انتظام کرنے میں حکومت ناکام رہی۔ اسلیے خوراک کا انتظام قومی ہاتھوں میں دیا جائے اور کانگریس اس ذمہ داری کو سنبھالنے کے لیے تیار ہے۔

سر یامین خاں ڈپٹی پریذیڈنٹ منتخب ہو گئے

نئی دہلی۔ ۵۔ فروری۔ جیسی کہ توقع تھی۔ آج سر یامین خاں متفقہ رائے سے مرکزی اسمبلی کے ڈپٹی پریذیڈنٹ چن لیے گئے۔ صدر کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد کے اس فیصلہ کو بہت سراہا جا رہا ہے کہ انھوں نے سردار منگل سنگھ کو نام واپس لینے کا مشورہ دیا۔ جب صدر اسمبلی نے سردار منگل سنگھ کا خط پڑھکر سنایا۔ جس میں انھوں نے اپنا نام واپس لیا تھا تو ممبروں نے تالیاں بجا کر ان کا خیر مقدم کیا۔

آزاد ہند فوج کے بہادر سپاہی

نئی دہلی۔ آزاد ہند فوج کے تقریباً بیس ہزار نوجوان اور کئی سو دیویاں ابھی تک ہندوستان برما، ملایا اور سیام میں قید ہیں۔ گورنمنٹ تو صحیح اعداد نہیں دے سکی۔ مگر غیر سرکاری اندازہ یہ ہے۔

واقعات بمبئی کی تحقیقات

بمبئی۔ ۳۱۔ جنوری۔ بمبئی کارپوریشن نے مسٹر ایف۔ ڈی۔ سوزا کی صدارت میں یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ بمبئی میں حال میں جو واقعات پیش آئے ہیں۔ جن میں لاٹھی چلی اور گولیاں چلائی گئیں۔ اس کی تحقیقات کی جائے۔ یہ ریزولیوشن مسٹر ایس۔ کے۔ پاٹل لیڈر کانگریس پارٹی کا پیش کیا ہوا تھا۔

وزارت آسام کا استعفےٰ

شیلانگ۔ ۴۔ فروری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وزیر اعظم آسام سر محمد سعد اللہ نے گورنر آسام کے سامنے آج اپنی کابینہ کا استعفےٰ پیش کر دیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسیلنسی نے سر محمد سعد اللہ کو اس وقت تک کام کرنے کی ہدایت کی ہے جبتک دوسری وزارت نہ قائم ہو جائے۔

بعدالت جناب آفتاب احمد اسکوائر ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ سول جج بہادر۔ کانپور

نوٹس لنبت دکھانیکے وجہ (عام طور پر)

بعدالت سول جج کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۷/۱۵ بابت سنہ ۱۹۴۳ء

۲ نمبر اجرا بابت سنہ ۱۹۴۵ء

سرسندر جنا بائی بیوہ کے۔ مہتا جہانگیر کے۔ وی مہتا ساکن ماؤنٹ پلیسنٹ روڈ بمبئی۔ ایس۔ ایم سیتما بمبئی ٹرسٹیان۔ ڈگریداران۔ سائلان

بنام۔ پرتاپ سنگھ گپتا فریق ثانی

مسمی۔ پرتاپ سنگھ گپتا ولد لالہ دمودر داس قوم ویش مینجر دوکان کاشی رام کنہیا لال پٹرول پمپ مال روڈ متصل نہر کا پل۔ شہر کانپور

چونکہ ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ آپ کے خلاف بقدر مال مقروقہ ڈگری بنائی جاوے۔

لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ درخواست کے خلاف وجہ دکھا دیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۳۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم بھگوان دیال سکسینہ۔ منصرم عدالت سول ججی کانپور

ادبیات

عید کائنات

(از خطیبۂ ہند، زہرۂ سخن اختر صاحبہ حیدرآبادی)

عالمِ کُن کی ابتدا، صلِّ علیٰ محمدؐ
روزِ جزا کا آسرا، صلِّ علیٰ محمدؐ

آمدِ سرورِ حیات — مژدۂ مرگِ سومنات
آج ہے رقصِ برقِ طور — آج ہے عیدِ کائنات
لطف و خوشی کی ہے فضا صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

آج ہے آمدِ حضور — آج کی صبح، صبحِ نور
آج ہے جان مست مست — آج ہے قلب کو سرور
ہے دل و جاں کا مدعا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

نورِ نگاہِ آمنہؓ — شوکت و شانِ فاطمہؓ
زینتِ بزمِ رنگ و بو — باغ و بہارِ عائشہؓ
رحمتِ حق کا آئینا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

مژدہ حرم کے در کھلے — کفر کے حوصلے مٹے
صلِّ علیٰ محمد — کہتے ہوئے صنم گرے
ساری فضا میں غُل ہوا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

حُسن بھی بے حجاب ہے — عشق بھی بے نقاب ہے
ذرّے ہیں آفتاب میں — ذرّوں میں آفتاب ہے
آج فضا ہے پُرضیا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

مالکِ تاجِ معنوی — مطّلبی و ہاشمی
خاتمِ مرسلیں سلام — آمدی و خوش آمدی
بزم میں سب ہوں لب کشا صلِّ علیٰ محمدؐ

تجھ سے فروغِ ذاتِ رب — تجھ سے زوالِ بولہب
مشعلِ محفلِ عجم! — جلوۂ دلکشِ عرب
تیری ستایش و ثنا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

صدق ترا جمال ریز — فقر تری ہے تیغ تیز
تیری ردائے تار تار — عطرِ خودی سے مشک بیز
تجھ سے بسی ہے کل فضا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

شر کے لیے تو وجہ خیر — ہم نہیں کہتے ہیں یہ غیر
فقر و خودی سے تجھ کو اُنس — زعمِ شہی سے تجھ کو بیر
کتنی حسیں ہے یہ ادا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

کوہِ صفا کی جلوتیں — کنجِ حرا کی خلوتیں
ہیں انھیں دو مقام سے — تیری عیاں حقیقتیں

دنیائے اسلام

ایران کو بات چیت کیلئے ماسکو مشن بھیجنے کی دعوت

طہران - ۵ - فروری - مارشل اسٹالین نے وزیر اعظم ایران کو ایک خط لکھا ہے کہ آذربائیجان کے جھگڑے کے تصفیہ کیلئے وزیر اعظم کے مقرر کردہ ایرانی مشن سے بات چیت کرنے کیلیے تیار ہیں - مارشل اسٹالن نے اس خط میں لکھا ہے کہ "روس کے متعلق آپ نے جن دوستانہ جذبات کا اظہار کیا ہے اسکے لیے میں آپکا مشکور ہوں، مجھے امید ہے کہ جب تک آپ ایران کے وزیر اعظم ہیں روس اور ایران کے دوستانہ تعلقات زیادہ مضبوط ہوں گے اور ہر دو ممالک ایک دوسرے کی بہتری کا خیال کریں گے"

واقفِ مرضیِ خدا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

تیری کہاں نہیں نمو؟ — فرش سے تابہ عرش تو
گلشنِ کائنات میں — تیرا ہی رنگ تیری بُو
روحِ فضا و دل کشا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

فقر ترا بہت حسیں — تیری خودی بھی نازنیں
تیرے قدم پہ جھک گئی — نخوت و کبر کی جبیں
فقر و خودی کے رہنما صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

رُخ سے حجاب اُٹھا بھی دے — مست ہمیں بنا بھی دے
دامنِ لطف کو ہلا — مشعلِ غم بجھا بھی دے
غم کی ہے اک تو ہی دوا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

تیرا کلام حریت — کیفِ دوامِ حریت
بزمِ جہاں اُداس تھی — تو ہے پیامِ حریت
تو نے ہمیں جگا دیا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

رحمتِ دو جہاں ہے تو — لطف کی داستاں ہے تو
اپنوں کا تذکرہ ہے کیا — غیروں پہ مہرباں ہے تو
خلق کی تو ہے انتہا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

تجھ سے اسیر نامراد — تجھ سے غریب شاد شاد
دہر کی زر پرستیاں — تیرے قدم سے مُردہ باد
دشمنِ نسلِ ناروا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

اُمّی و صاحبِ علوم — تیری ہے دو جہاں میں دھوم
سامنے تیرے سرنگوں — عظمتِ تاجدارِ روم
خضر و طبیب و رہنما، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

ہمتیں تیری بامراد — حوصلے تیرے زندہ باد
عظمتِ حق کے واسطے — تو نے کیا سدا جہاد
کفر کا زعم مٹ گیا، صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

ہوگا قبول بالیقیں — تحفۂ اخترِ حزیں
یہ ہے وارداتِ دل — یہ کوئی شاعری نہیں
ہے دکھی دل کی اک صدا صلِّ علیٰ محمدؐ — صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ

جلد ۲۳ | کانپور شنبہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۷

قحط کا علاج نیشنل گورنمنٹ ہے

مہاتما گاندھی کا وائسرائے کو جواب

یہ اچھا ہے کہ لارڈ ویول نے ملک کے لیڈروں سے جو ربط و ضبط پیدا کیا ہے سکو ہنگامی سیاسیات سے الگ رکھ کر ملک کی بھلائی کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی اچھا ہے کہ مہاتما گاندھی نے وائسرائے کو بر وقت نیک مشورہ دیا ہے۔ اور اس مشورہ میں سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ دیا۔ ملک کی غذائی حالت بہت تشویشناک ہے اس درجہ تشویشناک ہے کہ اب اسکی ذمہ داریوں پر بھی بحث کرنے کا موقعہ نہیں رہا۔ بلکہ اس کے علاج و انسداد کی عملی تدبیریں اختیار کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ بنگال نے بھوک اور موت کا جو ہولناک منظر پیش کیا وہ ہندوستان میں جگہ جگہ پیش آئے۔ یہ ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ لارڈ ویول نے اس سلسلہ میں رائے عامہ کے لیڈروں سے مشورہ کرنے کے لیے جو قدم اٹھایا ہے وہ اس سے پہلے واجب تھا۔ لیکن اب بھی زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے۔ بشرطیکہ صلاح و مشورہ میں کوئی غیر ضروری الجھاؤ نہ پیدا ہو جائے۔ وائسرائے مسلم لیگ کے لیڈر مسٹر جناح سے خود ملاقات کر چکے ہیں۔ اور اپنے پرائیوٹ سکریٹری کی معرفت مہاتما گاندھی کے خیالات معلوم کر چکے ہیں۔ مسٹر جناح نے انھیں غذائی جمود کا مقابلہ کرنے میں اپنی اور مسلم لیگ کی طرف سے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ البتہ انھوں نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ تعاون کی عملی شکل کیا ہوگی۔ یہ سوال بجائے خود مناسب ہے، اگر تعاون کی دلی خواہش دونوں طرف سے موجود ہو تو لارڈ ویول کو اس کا تسلی بخش جواب دینے میں تامل نہیں ہونا چاہیئے۔ مہاتما گاندھی نے کوئی سوال کرنے کی نسبت صاف صاف صلاح دینا اچھا سمجھا۔ اور صلاح دینے کے بعد انھوں نے کانگریس یا کسی دوسرے فریق کی رائے کا انتظار کرنا ضروری نہیں سمجھا مہاتما گاندھی نے وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری سے جو کچھ کہا اسکا خلاصہ انھوں نے عوام کی اطلاع کے لیئے بیان کی شکل میں شایع کر دیا ہے مہاتما جی نے وائسرائے کو مشورہ دیا ہے کہ موجودہ غیر ذمہ دار مرکزی حکومت کو فوراً ذمہ دار حکومت سے بدل دیں جو مرکزی اسمبلی کے منتخب ممبروں پر مشتمل ہو اور ہندوستان کے کروڑوں عوام کو روٹی اور کپڑا مہیا کرنے کی ذمہ داری، پارٹی کی تمیز کے بغیر اسمبلی کے منتخب ممبروں کو اٹھانی چاہیے۔ مہاتما گاندھی کی مراد آل پارٹی گورنمنٹ ہے اسے نو پارٹی گورنمنٹ بھی کہہ سکتے ہیں۔ ہم خوش ہیں کہ وائسرائے نے مہاتما گاندھی کے مشورہ کے مطابق صدر کانگریس مولانا آزاد کو ملاقات کی دعوت دی ہے اور مولانا صاحب نے دعوت منظور کر لی ہے۔ ہمیں اسمیں ذرا بھی شبہ نہیں کہ ملک کی آنیوالی بدبختی سے بچانے کے لئے مولانا آزاد اپنی روایتی رواداری اور فراخدلی کا مظاہرہ کریں گے اور مہاتما گاندھی کے مشورہ کے مطابق آل پارٹی گورنمنٹ کی تشکیل میں کانگریس کے تعاون کا یقین دلائیں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ کسی بھی اہم سیاسی تبدیلی میں پارٹیوں کے وجود کو نظر انداز کرنا مشکل ہے جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ایسے نازک موقعوں پر پارٹیاں خود ہی اہمیت کا احساس معقولیت کی حدود کے اندر رکھیں۔ ہمیں مہاتما گاندھی جی کی اس رائے سے کلی اتفاق ہے کہ اگر تجارت پیشہ طبقے اور سرکاری دنیا ایک ہو جائیں تو ہمارا اتنا بڑا ملک اپنی مشکلیں خود حل کر سکتا ہے۔ چاہے باہر کی دنیا سے جو خود ہی مصیبت کی ماری ہے کوئی مدد بھی نہ آئے۔"

مہاتما جی نے اپنے بیان میں اور بھی مفید مشورہ دیئے ہیں جن پر ہر متعلقہ طبقہ کو دل سے عمل کرنا چاہیئے۔ لیکن ان کا اہم ترین مشورہ قومی حکومت کے قیام سے تعلق رکھتا ہے۔ یہی موجودہ مشکلات کی حل کی اصل کنجی ہے اگر وائسرائے صدق دل سے غذائی جمود کا مقابلہ کرنے کے لیے عوام کے نمائندوں کا تعاون چاہتے ہیں تو اسکی واحد عملی اور موثر صورت یہی ہے کہ جو مہاتما جی نے تجویز کی ہے اس پر عملدر آمد کرنے میں تاخیر مہلک ثابت ہو رہی ہے۔ روز بروز زیادہ مہلک ثابت ہوگی۔ عوام کی مصیبت کا علاج عوام کے نمائندے ہی کر سکتے ہیں۔"

کیپٹن عبدالرشید ڈے

۱۱ فروری کو کلکتہ میں کیپٹن عبدالرشید ڈے منانے کے سلسلہ میں جو حکومت سے تصادم ہوا ہے وہ حد درجہ افسوسناک ہے اور اس کا سلسلہ اس وقت تک بند نہیں ہوا ہے آج ۱۴ فروری تک چالیس جانوں کا نقصان ہو چکا ہے اور پانچ سو کے قریب زخمی ہوئے ہیں شہر میں برٹش اور انڈین فوجوں کا مکمل قبضہ ہے۔ گورے پوری طرح مسلح ہیں اور مسلح گاڑیوں اور ملٹری لاریوں میں گورنر بنگال کی ہدایت کے مطابق گشت کر رہے ہیں۔ ملک نہ صرف کیپٹن عبدالرشید بلکہ آزاد ہند فوج کے تمام قیدیوں کو رہا کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ممکن ہے کہ اس سلسلہ میں نوجوانوں کے جوش نے قانون کے حدود سے تجاوز کر لیا ہو۔ لیکن حکومت بنگال کے لیئے زیادہ بہتر یہ ہوتا کہ وہ اس جوش کو حکمت عملی سے ٹال دیتی ہم کلکتہ کے نوجوانوں سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ لیڈران کی اپیلوں پر توجہ دیں اور اپنے جوش و خروش کو آئینی حدود کے اندر رکھیں۔

... ممبر منتخب ہو چکے ہیں۔ اور اگر تین دو کامیاب نشستیں بھی شامل کر لیے جائیں تو ۱۹ ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر خان صاحب اور دوسرے [illegible] لیڈروں کا یہ مقولہ صحیح رہا کہ سرحدی ... کے ساتھ ہے ہمیں کوئی شبہ نہیں ... صاحب کا یہ اندازہ صحیح ثابت ہوگا کہ سرحدی اسمبلی کے پچاس ممبروں میں کانگریس کی قوت ۳۵ سے کم نہ ہوگی۔

ہندوستان کو آزادی ملنا چاہیئے

(لندن ۱۳ فروری) پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کے لیڈر پروفیسر رچارڈس نے "گلوب" سے بتلایا کہ ڈیلیگیشن کے تمام ممبران اس بات پر ایک رائے ہیں کہ ہندوستان سے جو وعدے کئے گئے ہیں ان کو پورا کرنے میں دیر نہیں ہونا چاہیئے۔ ذاتی طور پر اس "دورہ کے بعد میرے نظریے میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ چند روز میں مسٹر اٹلی کو اپنی رپورٹ پیش کر دیں گے آپ نے مزید کہا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ایک رائے ہیں لیکن ہمارے درمیان اس بارے میں اختلاف رائے ضرور ہے کہ ہندوستان کا مسئلہ کس طریقہ پر حل کیا جائے اگر یہ بھی اختلاف نہ ہوتا تو ایک غیر معمولی بات ہوتی ہندوستان کی دو بڑی سیاسی پارٹیوں کے درمیان سیاسی تعلقات اور ہندوستان کی غذائی حالت کے بارے میں جو مشکلات در پیش ہیں ان کا بھی ہمیں اچھی طرح احساس ہے دونوں سیاسی پارٹیوں کے درمیان خواہ کتنا ہی اختلاف ہو ہم ...

بزم ادب حلیم مسلم کالج

۹ فروری کو بزم ادب حلیم مسلم کالج کانپور کی طرف سے ایک آل انڈیا انعامی لشبیر غوری کپ مباحثہ ہوا موضوع بحث یہ تھا کہ اس ایوان کی رائے ہیں:

"بیسویں صدی کی اردو صحافت مائل بہ تنزل ہے" جس میں بنارس یونیورسٹی۔ علیگڈھ یونیورسٹی۔ لکھنو یونیورسٹی۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ اینگلو عربک کالج دہلی گورنمنٹ کالج لاہور۔ گورنمنٹ کالج الہ آباد۔ امین الدولہ کالج لکھنو۔ کرائسٹ چرچ کالج کانپور کے طلبا نے مباحثہ میں حصہ لیا۔

سید حسن ریاض ایڈیٹر منشور دہلی نے صدارت کے فرائض ادا کئے۔

بزم ادب کانپور ہائی اسکول

بزم ادب کانپور ہائی اسکول (جواہر نگر کانپور) کی طرف سے ایک مشاعرہ ۲۴ فروری ۹ بجے رات کو جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس کانپور کی صدارت میں ہوگا۔

مصرع طرح:-

"اس گھر میں ایک چراغ ہے وہ بھی بجھا ہوا"

۲۵ فروری ۸ بجے صبح کو کانپور کے ہائی اسکول کے طلبہ و طالبات کا میوزک مقابلہ بھی ہوگا۔ شریک ہونے والے طلبا و طالبات اپنے ہیڈ ماسٹر صاحب کے ذریعہ اپنے نام ۲۰ فروری تک سکریٹری بزم ادب کانپور ہائی اسکول کے پاس بھیجدیں۔

پاکستانی مشاعرہ

انجمن ہائے سابق طلبہ جمال اسلامیہ کالج لکھنو کے زیر اہتمام کل ہند مشاعرہ پاکستانی ۱۶ فروری کو جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس کانپور کی صدارت میں کالج مذکور میں ہوگا۔ باکمال شاہیر سخن کی شرکت کی امید کی جاتی ہے۔ مشاعرہ میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا جسکی آمدنی ادارہ کے سائنس اور کامرس کی عمارت کی تعمیر میں صرف ہوگی۔

بارہ وفات کا جلوس

بارہ ربیع الاول کا جلوس ۱۵ فروری بعد نماز جمعہ حسب معمول مجلس خدمت کے زیر اہتمام پریڈ گراؤنڈ سے اٹھ کر اپنے مقررہ راستوں سے گذرتا ہوا شام کو ختم ...

... کانپور ... پریسیڈنٹ ... کانگریس کی صدارت میں ... تقریباً ایک لاکھ آدمیوں نے شرکت کی اور مختلف جماعتوں کے لوگوں نے تقریریں کیں۔ اسی جلسہ میں راشن میں تخفیف کے خلاف ایک ریزولیوشن پاس ہوا جس میں موجودہ نظام پر نکتہ چینی کی گئی اور اس بات پر زور دیا گیا کہ مرکز میں ذمہ دار حکومت قائم ہونے بغیر کسی طور پر کام نہیں چل سکتا۔

پریڈ گراؤنڈ میں مسلم لیگ کے جلسہ میں بھی تخفیف راشن کے خلاف اظہار ناراضی کیا گیا۔

رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی نے بھی ایک زبردست تقریر کرتے ہوئے اس تخفیف کے خلاف اظہار ناراضی کیا۔

دوسرے دن کی ہڑتال

کیمونسٹ پارٹی نے یہ طے کیا تھا کہ ۱۱ فروری کو ملوں میں مزدور ہڑتال کریں۔ لیکن کانگریس کی طرف سے اسکی مخالفت اس لیے کی گئی کہ اس ہڑتال سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا۔ لیکن مزدوروں کے بونس کا نقصان ہوگا اور اس کا اعلان مزدور طبقے میں کر دیا گیا۔

کیمونسٹ پارٹی نے باوجود اس کے ہڑتال کرانے کی کوشش کی لیکن مزدوروں نے کیمونسٹ پارٹی کی بات نہ مانتے ہوئے کانگریس کی رہنمائی قبول کی اور ہڑتال نہیں کی۔ البتہ صرف کانپور ٹینری اور کانپور کیمیکل ورکس کے مزدوروں نے کیمونسٹ پارٹی کے پروپگنڈہ سے متاثر ہو کر ہڑتال کر دی۔

گورنر صاحب

۱۱ فروری کو ہز اکسیلینسی سر فرانسس وائلی گورنر یو پی نے مسٹر پی۔ ایس اسٹفنس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ہمراہ جین گنج۔ چوکی جرنیب اور مول گنج رقبہ کا معائنہ فرمایا دوپہر کے وقت کلکٹری کچہری اور راشننگ آفس کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد گورنر صاحب بذریعہ کار لکھنو اور لیڈی وائلی دہلی تشریف لے گئیں۔

مسز وجے لکشمی پنڈت

۱۰ فروری کو مسز وجے لکشمی پنڈت نے جھک اکبر پور۔ محمد پور اور گھاٹم پور میں تقریریں کیں اور کانگریسی مسلمان کو ووٹ دینے کی اپیل کی۔ ... اور ... میں آپکی خدمت میں ... ایڈریس پیش کئے گئے۔

۹ فروری کو مارواڑی عورتوں نے آپ کو ... دیا آپ نے بچوں کے ودیالیہ کا افتتاح کیا۔ اور ... دن میں پبلک جلوس میں تقریریں کیں آپ ۱۱ فروری کو لکھنو تشریف لے گئیں۔

...ں کے دورہ کی تعداد ۳۰ بتائی جاتی ... پیلیٹ پیپر سے بخشے کی تاریخ ... دونوں طرف سے زبردست جد و جہد ہو رہی ... اور بازدجیت جلد ہی دو نوٹسے ہو سکنے کی توقع کی جاتی ...

اگریکلچر کالج

اگریکلچر کالج کے طالب علموں کے ایک جلسہ میں کالج کے ہڑتال کی موجودہ صورت حالات پر غور ہوا اور بتلایا گیا کہ یہ مسئلہ اب گورنر صاحب کے ہاتھ میں ہے اور وہ اس پر ہمدردی کے ساتھ غور کر رہے ہیں۔ جلسہ میں گورنمنٹ کی پالیسی پر نکتہ چینی بھی کی گئی۔

مسٹر جوشی

مسٹر پی۔ سی جوشی جنرل سکریٹری آل انڈیا کیمونسٹ پارٹی اور مسٹر سجاد ظہیر آج کل کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں اور اپنی پارٹی کو مضبوط بنانے کی جد و جہد کر رہے ہیں۔

پوسٹ مین اور لوور گریڈ عملہ

پوسٹ مین اور لوور گریڈ عملہ کا ایک جلسہ مسٹر گوپی ناتھ سنگھ کی صدارت میں ۱۰ فروری کو ہوا جس میں طے ہوا ہے کہ آل انڈیا یونین کی ہدایت کے مطابق یو پی کے تمام ضلعوں کی نمائندوں کی کانفرنس ۳ مارچ کو کی جائے جس سلسلہ میں ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی یہ کانفرنس افسران سے خط و کتابت ہوگی اس پر غور کرے گی۔ اور اگر جوابات اطمینان بخش نہ ہونگے تو ۹ مارچ سے ہڑتال کی جائے گی۔

وطن لائبریری

۱۰ مارچ ۶ بجے شام کو وطن لائبریری میں ترقی پسند ادب کے سلسلہ میں ایک جلسہ ہوا جسمیں سجاد ظہیر صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کیمونسٹ پروپگنڈہ کرتے ہوئے آپ نے کانگریس کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مولانا محمد علی میموریل سوسائٹی

مولانا محمد علی میموریل سوسائٹی کا ایک جلسہ ۱۷ فروری کو ۹ بجے دن کو اسکول کی بلڈنگ میں ہوگا۔ جس میں سوسائٹی کے قواعد و ضوابط پر نظر ثانی ہوگی اور آئندہ سال کے لئے عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب کیا جائے گا۔

فیض عام اسکول

فیض عام اے۔ بی۔ ماڈل اسکول کا تعلیمی ہفتہ ۱۰ فروری سے شروع ہو کر ۱۳ فروری کو ختم ہوا جس میں تعلیمی۔ ادبی مذہبی مجالس کا انتظام کیا گیا اور ۱۲ فروری کو جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق کی صدارت میں ایک مشاعرہ ہوا۔

گرنرائن کھتری اسکول

گرنرائن کھتری ہائی اسکول کے اولڈ بوائز کا ۲۰ واں سالانہ جشن ۷ فروری سے ۱۰ فروری تک ہوتا رہا جس میں کھیل کود اور مشاعرہ بھی ہوا مشاعرہ کی صدارت مولانا حسرت موہانی نے فرمائی ۱۰ فروری کو عہدہ داران کا انتخاب کے بعد ختم ہوا۔

پردۂ فلم

شالی مار کا شاندار پروگرام

ایسے نازک دور میں جب کہ شاندار اور تاریخی تصاویر تیار کرتے ہوئے بڑی بڑی فلم کمپنیاں گھبرا رہی ہیں شالیمار پکچرز کا یہ اعلان کافی اہمیت رکھتا ہے کہ یہ فلم کمپنی ایک ساتھ تین نہایت ہی شاندار تاریخی تصاویر تیار کر رہی ہے جن کے نام یہ ہیں:۔ میرا بائی" "پرتھوی راج"۔ سنجوگتا اور سری کرشن بھگوان"

کاہن آرٹ پروڈکشن کی دو تصویریں

کاہن آرٹ پروڈکشن آجکل دو تصویریں تیار کرنے میں مصروف ہے جن میں سے ایک "ناھیا" ہے جو پنجاب کی رنگین سرزمین کی عاشقانہ داستان ہے اور دوسری تصویر ... کے نام سے تیار ہو رہی ہے جو قومی جذبات سے لبریز ہے ... ہے کہ یہ دونوں تصویریں فلمی صنعت میں ایک اچھا اضافہ ثابت ہونگی۔

پہچان

جواب کی لاثانی شہرت کے بعد ڈائرکٹر ... بروا نے پبلک کے سامنے ایک اور سوشل تصویر "پہچان" پیش کی ہے جن لوگوں نے جواب دیکھا ہے وہ اس سے بخوبی واقف ہیں کہ مسٹر بروا کس اونچے پیمانہ کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ کاسٹ ہی سے اس کا اظہار ہوجاتا ہے کہ یہ تصویر ... پایہ کی ہوگی

ڈائرکٹر ... پی سی بروا میوزک ڈائرکٹر مسٹر کمل داس گپتا ہیں۔ اداکاروں میں:۔ بروا۔ جمنا۔ مایا بنرجی ... چودھری۔ اندو مکرجی اور انجلی نے کام کیا ہے۔

امیری

ایشو ٹیڈ پکچرز کی پیشکش ... بہت جلد ریلیز ہونیوالی ہے۔ ڈائرکشن پی۔ سی ... اداکاروں میں جمنا۔ رمولا۔ مایا بنرجی۔ آنند جود ... رنجیت رائے نے نمایاں کام کیا ہے۔

کلکتہ کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں ... ایک ساتھ دو سنیماؤں میں نہایت کامیابی سے ... رہی ہے

"منجدھار"

آجکل ڈائرکٹر محبوب اپنی جدید ... منجدھار کی تیاریوں میں مصروف ہیں

منجدھار کو ایک نہایت ہی موثر سوشل افسانہ ... تیار کیا جا رہا ہے۔ توقع ہے کہ ڈائرکٹر محبوب کی ... ان کی سابقہ تصاویر سے بلند ہوگی!"

"نغمۂ کارواں"

طاہر پکچرز کے کارکن ... کوشش میں لگے ہیں کہ وہ نغمہ کارواں کو بہترین ... بنا کر پیش کریں۔ چنانچہ اس تصویر کے لئے ایک ... بہترین اداکاروں کو منتخب کیا گیا ہے۔ دوسرے ... جس افسانہ کو اس تصویر کو تیار کیا جا رہا ہے ... بیحد دلکش ہے

توقع ہے کہ مارچ میں یہ تصویر ملک کے سا... کردیجائے گی

پنّا

نویگ چترپٹ لمیٹڈ ... اور کامیاب تصویر "پنّا" تمام اچھے عناصر ... گیتا نظامی کی اداکاری میں جے راج ڈیوڈ ... شامل ہیں ڈائرکشن نجم نقوی کی ہے۔ ... نمائش کی جلد امید کی جاتی ہے۔

گارگل کی تحریک التوا جس کا مقصد محکمۂ ... فوری خدشہ کے متعلق حکومت کی مذمت کرنا تھا ... پاس ہوگئی بحث کے دوران گورنمنٹ کی طرف ... گیا کہ گورنمنٹ ایک کمیٹی مقرر کریگی جس کے ... غیر سرکاری ہونگے یہ مرکزی گورنمنٹ کے تمام ... سروس۔ تنخواہ اور پنشنوں کے سوال کے ... کرے گی۔ اور گورنمنٹ اور اس کے ملاز... گفت و شنید کے لیے مشینری قائم کرنے کے ... غور کرے گی۔

بچوں کی دنیا

صحت افزا ہدایتیں

حمام میں جلد داخل ہوکر جب تو ٹھہر کر ایکدم سر نہیں آنا چاہیے۔

بغیر مرض کی شکایت کے دوا کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

معدے کی خرابی اور تمام بیماریوں کی جڑ ہے اور پرہیز تمام بیماریوں کا علاج!

بہتر علاج وہ ہے جو غذا سے کیا جاوے

کمزور آدمیوں کو بچوں کے برابر دوا دو

اگر زندگی چاہتے ہو تو آوارگی سے بچو

جس کو زیادہ تھوکنے کی عادت ہوتی ہے اسکا چہرہ ہمیشہ کمزور ہوتا ہے۔

پاخانہ میں گھٹنوں پر زور دینے سے قبض دور ہوجاتا ہے۔

اگر بواسیر کا مرض ہے تو اپنے کندھوں پر مگدر کی جوڑی یا کوئی اور وزنی چیز لے کر ٹہلو تو چند روز میں بواسیر دور ہوجاتی ہے۔

ناخونوں کی سرخی اور ناخونوں کا بڑھنا اچھی صحت کی علامت ہے۔

مقدار سے زیادہ کھانے سے عقل ضعیف اور دوران خون سست ہوجاتا ہے۔

کیسی ہی سردی ہو مگر آب دست گرم پانی سے نہ کرو۔

گرمیوں میں جب دھوپ نہ ہو اور جاڑوں میں جب دھوپ ہو تب ہوا خوری کیا کرو۔

صبح اٹھ کر جب تک ناشتہ نہ کرو آنکھوں پر زور نہ ڈالو۔

دو گھڑی دن رہے، اور دو گھڑی دن چڑھے تک آنکھوں پر زور نہ ڈالو باریک کام نہ لو

کم روشنی میں نہ پڑھو اور نہ لکھو۔

چیت لیٹ کر نہ پڑھو۔

اگر کھانے کی لذت اٹھانی چاہتے ہو تو اسکو پکتا ہوا نہ دیکھو۔

ثبات نفس غذا میں ہے اور ثبات روح عشا میں۔

ذائقہ ردو بدل کیفیت شکن ہے۔

شکم پرست اپنی قبر اپنے دانتوں سے کھودتا ہے

پیٹ خالی دل بھاری۔

اسپین میں بادشاہت بحال ہونیوالی ہے

لندن ۱۰ فروری۔ لندن ایوننگ نیوز کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کا بیان ہے کہ اسپین میں شہنشاہیت بحال ہونے والی ہے اور ممکن ہے کہ وہ ہفتہ کے اندر ہی بحال ہوجائے ڈون جان کے بادشاہ ہونے اور جنرل فرانکو کے استعفیٰ دینے کا ایک ساتھ اعلان کیا جائے گا

پنجاب کا بدلتا ہوا زمانہ

لاہور ۱۰ فروری پنجاب اسمبلی کے انتخابات ۱۶ فروری کو ختم ہوجائیں گے اور ۲۳ فروری تک نتیجے نکل آئیں گے ۲۰ فروری تک ممبروں کے نام کا گزٹ میں اعلان کردیا جائے گا۔ یکم مارچ کو وزارت پنجاب مستعفی ہوجائے گا۔ اور نئی وزارت کی تشکیل عمل میں آئے گی ۱۰ مارچ کو اسمبلی کا اجلاس ہوگا جس کا افتتاح گورنر پنجاب کریں گے۔

یو-پی میں ۵۰ کانگریسی امیدوار بلامقابلہ کامیاب

لکھنؤ ۹ فروری۔ یو-پی لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات کے سلسلے میں ۵۰ کانگریسی امیدوار بلامقابلہ کامیاب ہوگئے ہیں۔ ان میں دو نیشنلسٹ مسلمان اور چار سابق وزرا ہیں۔ وزراء کے نام یہ ہیں۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی ڈاکٹر کے۔ این کٹجو۔ مسز وجے لکشمی اور مسٹر سمپورنانند

گورنمنٹ کو پھر شکست

نئی دہلی ۱۰ فروری آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر الف۔ د ...

... اور تمام عورتوں نے بہت اشتیاق کے ساتھ تعلیم حاصل کی اعلیٰ تعلیم بھی عام کردیگئی۔ اور لڑکیوں میں اسکا شوق پیدا کیا گیا۔ یہاں تک کہ آج سوویت روس میں اعلیٰ تعلیم کرنیوالی لڑکیوں کی تعلیم تمام یورپ میں سے مقابلہ میں دوگنی ہے۔ سائنس اور آرٹ میں اعلیٰ دستگاہ رکھنے والی ہزاروں عورتیں مقرر کی جاتی ہیں یہاں تک کہ بعض محکموں میں تو ماہر عورتوں کی تعداد اکثریت میں ہے۔

مثال کے طور پر سوویت استانیوں کو لیجئے اور یہ حقیقت بھی قابل غور ہے کہ استانیاں بچوں کو صرف سبق ہی نہیں پڑھاتیں، بلکہ انھیں روشن خیال جری اور محب وطن بناتی ہیں۔ اسی طرح ہسپتالوں پرورش گاہوں میں بھی زیادہ تر عورتیں ہی کام کرتی ہیں۔ سوویت یونین کے سب سے بڑے میڈیکل کالج ماسکو افسر اعلیٰ ایک خاتون ہے۔ جو سوویت روس کے تمام سرجنوں میں سب سے زیادہ ممتاز ہے۔

سائنس کے شعبوں میں بھی عورتوں کی ترقی کا یہی حال ہے۔ انجینرنگ میں پہلے عورتیں بالکل نہیں تھیں مگر انھوں نے اب اس رخ میں بھی بہت تیزی ترقی کرلی ہے۔ صحافت نگاری میں بھی عورتوں کا کافی اہم حصہ ہے۔ نہ صرف یہ کہ سوویت عورتیں اخبار بے حد دلچسپی سے پڑھتی ہیں۔ بلکہ وہ اپنی رائے کے اظہار کے لیے بھی اخبارات ورسائل سے مدد لیتی ہیں۔

عورتوں کے لیے کھیل کود کے سامان بھی ہیں۔ جس میں وہ بہت مستعدی سے حصہ لیتی ہیں اس وقت ورزشی کھیلوں میں حصہ لینے والوں میں ان کی تعداد تہائی ہے

فنون لطیفہ کے میدان میں سوویت عورتوں کے کارنامے سے دنیا کو حیرت ہوتی ہے۔ سوویت حکومت نے اس سلسلہ میں ان کے لیئے بہت سی آسانیاں پیدا کردی ہیں۔ چنانچہ تھیٹر۔ موسیقی۔ مصوری اور دیگر قسم کے فنون لطیفہ میں عورتیں بکثرت حصہ لیتی ہیں۔ فیکٹریوں اور پنچایتی کھیتوں میں کام کرنے والی سب عورتیں ہر مہینہ میں چار پانچ مرتبہ کسی نہ کسی فنی ادارے یا تہذیبی مرکز میں جاتی ہیں۔ اور خود ان کے پروگرام میں شریک ہوتی ہیں۔ سوویت نظام نے گھر کے اندر مردوں کے جابرانہ سلوک کو یک قلم موقوف کردیا۔ (باقی آئندہ)

... خبر نہیں پہونچی اور ضرورت ہے کہ عوام کو آگاہ کردیا جائے۔ اس صوبہ میں وہ حالات درپیش ہیں کہ قانون مجبور ہوگیا۔ اس لیئے میں چاہتا ہوں کہ پریس زیادہ سے زیادہ ایسی عام لوگوں تک پہونچائے گورنر نے تبلایا کہ دنیا میں غذا کی کمی ہے حتیٰ کہ انگلینڈ میں بھی راشن کم تعداد میں دیا جاتا ہے اسوقت شکایت کا موقع انھیں دیا جاتا ہے۔ جب کہ انتظام کرنے والے خود مجبور ہوں میں درخواست کرتا ہوں کہ صوبے کو ان حالات سے مطلع کردیا جائے۔ ہم نے راشن کم کردیا ہے ممکن ہے اس خطرے کو روک تھام کے لیئے ہم کوئی اور قدم اٹھائیں اگر پریس مدد نہیں کرتا تو صوبے کو اور دیگر لوگوں کے حق میں اسکا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مسٹر پیڈلی اور مسٹر ہیگ کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ چند سال پہلے یو۔پی بچت کا صوبہ تھا۔ لیکن اب آٹھ فی صدی مسٹر پیڈلی نے سردی کے موسم میں بارش کے نہ ہونے کا حوالہ دے کر کہا کہ دیہاتوں میں گیہوں کمیاب ہوگئے اگر بارش ہوجاتی تو یہ بات پیدا نہ ہوتی۔ انھوں نے بتایا کہ اگر آئندہ مون سون اچھی نہ رہی تو حالات خطرناک صورت اختیار کرجائیں گے

... بے کیف زندگی تو بھی ایک دلکش راگ بھی ایک دلچسپ کھلونا اور کبھی ایک بہشت سے تشبیہ دیتا ہے!"

میرے نزدیک تو زندگی ایک نہایت ہی ڈراونے خواب کی مانند ہے جس کی تعبیر شاید بعد مرنے کے سمجھ میں آسکے۔ بزرگوں اس دنیا کا نام دارالمحن یعنی مصیبتوں کا گھر بہت ہی صحیح معنوں میں رکھا ہے اگر ہم کسی وقت اس دنیائے ناپائیدار کی فطرت کو نہ سمجھتے ہوئے تھوڑی دیر کے لیے ہنستے بھی ہیں تو وہ ہمارا ہنسنا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

شاید کوئی دن ایسا ہوتا ہوگا جو اپنے ساتھ نئی مصیبتوں، نئی پریشانیوں اور ناکامیاں ساتھ نہ لاتا ہو۔ ہماری زندگی کا ماحصل مایوسی اور ناکامی ہے۔

بعدالت جناب آفتاب احمد اکوا ایم اے ایل۔ ایل۔ بی۔ سول جج بہادر کانپور نوٹس بنسبت دکھانیکے وجہ (عام طور پر)

بعدالت سول جج کانپور

نمبر مقدمہ ۱۴۱۵/۱۱۷۷ بابت ۱۹۴۳ء

اجرا نمبر ۲ ۱۹۴۵ء

۱۔ مسرس ہیرا بائی جے۔ کے۔ مہتا ۲۔ جہانگیر کے۔ بی مہتا۔ ساکنان ماونٹ پلیزنٹ روڈ بمبئی ۳۔ این ایچ سیٹھنا ساکن پونہ — وائس بمبئی ٹرسٹیان

ڈگریدار

بنام پرتاپ سنگھ سپرد دار فریق ثانی

بنام پرتاپ سنگھ گپتا ولد لالہ دامودرداس قوم ولیش نیجر مسرس کاشی رام کنھیالال دوکان پٹرول مال روڈ شہر کانپور — سپرد دار

چونکہ ڈگریدار نے درخواست حسب دفعہ ۱۴۵ عدالت میں گذرانی ہے کہ آپ کے خلاف بقدر قیمت مال مفقود قہ ڈگری مرتب کی جائے۔

لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو۔ بتاریخ ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء بوقت ½ ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھائیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی

آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۴۶ء میرے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا — (مہر عدالت)

بحکم:۔ بھگوانداس دیال سکسینہ منصرم عدالت سول جج کانپور

... کرنے گا ... کو رد کرنے کے ... ۱۹۴۲ء نہیں ہے اس لیے ہم میجر دیاٹ کی تائید کرتے ہیں!

بمبئی کے ایڈیٹروں نے پچھلے دنوں چائے کی دعوت پر پارلیمنٹری ڈیلی گیشن کے ممبروں سے ہندوستان کے پریس پر پابندیوں کا تذکرہ کیا تھا۔

غالباً ان حضرات کو یہ نہ معلوم ہوگا کہ ڈیلی گیشن والوں کا مشن صرف "ملاقاتوں" کا ہے "شکایتوں کا نہیں"

مسز سروجنی نیڈو نے دہلی کے طالب علم لڑکیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔ ملک کے لیئے آپ کا بھی وہی فرض ہے جو لڑکوں کا ہے:

لیکن لڑکیوں کے وہ سب فرائض کہاں ہیں؟ اسی لئے تو کہنا چاہیئے کہ ملک کا زنانہ حصہ بہتر نصف ہوا کرتا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے ... میں فرمایا تھا ہمیں سوراج حاصل کرنا ہے اور بھوک کی لعنت کو دور کرنا ہے

دور کرنے کا ایک سامراجی طریقہ بھی ہے جو پچھلے دنوں بنگال میں دیکھنے میں آیا تھا!

بمبئی اسمبلی میں مسٹر سیتا پریہ بنرجی نے حکومت کی شکایت کی ہے کہ اس نے جنگ کے بعد بھی ڈیفنس آف انڈیا رولز کو جاری رکھا ہے۔

غالباً بنرجی کو یاد نہیں رہا کہ پریسیڈنٹ روزویلٹ آنجہانی نے عالمگیر جنگ کو مرتہ کو ظالموں کی لڑائی کہا تھا اور مسٹر چرچل ایں جہانی نے اسے غیر ضروری جنگ قرار دیا ہے جو حقیقت میں ابھی ختم نہیں ہوئی ہے حکومت ہند تو "اپریل فول" کے موقعہ پر اس لڑائی کو ختم کرے گی

مہاراجہ مہندر پرتاپ رہا کردیئے گئے

ٹوکیو ۸ فروری۔ اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ مہاراجہ مہندر پرتاپ سنگھ سوگا مو جیل خانہ سے رہا کردیئے گئے۔ جہاں وہ اتحادیوں کے خلاف تحریر کرنے اور لیکچر دینے کے جرم میں قید کئے گئے تھے۔ مہاراجہ پرتاپ ہندوستان کے شہری تھے۔ لیکن پہلی جنگ میں انھوں نے اپنی یہ قومیت چھوڑ دی تھی۔ اور اتحادی افسروں نے انکے متعلق یہ اعلان کیا تھا کہ ان کا کسی ملک سے تعلق نہیں ہے۔ مہاراجہ پرتاپ سنگھ کو ۱۹۰۲ء میں ہندوستان سے جلا وطن کردیا گیا تھا اور اس کے بعد سے وہ ہندوستان کی آزادی کے لئے کوشش کرتے رہے ہیں۔

پبلک کو معلوم نہیں کہ دنیا بھر میں غذا کی کمی ہے

لکھنؤ ۸ فروری۔ سر فرانسس وائلی گورنر یو۔پی نے آج پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے درخواست کی ہے کہ پبلک کے سامنے تمام دنیا کی قحط سالی کے آثار کے خطرناک نتیجے پیش کئے جائیں۔ گورنر کی تقریر کے بعد ایک مباحثے میں مسٹر جی۔ اے۔ پیڈلی نے ایڈوائزر (سپلائز) مسٹر جے۔ اے ہیگ سکریٹری سول سپلائز کرنل دینا ناتھ انچنل فوڈ کنٹرولر گورنمنٹ آف انڈیا شریک ہوئے۔ گورنر نے تبلایا کہ قدرتی اسباب جن کی روک تھام کوئی حکومت نہیں کرسکتی۔ ہندوستان میں بھی نظر آتے ہیں یہاں یہ حالات خطرناک صورت اختیار کئے ہوئے ہیں جو حالات یو۔پی میں پیش آئے ہیں ان پر غور کیا گیا ہے اور راشن میں جو پچاس فیصدی کمی کردیگئی ہے وہ ضروری تھی۔ میں نے دوسرے روز لکھنؤ میں اس سلسلہ میں جلوس وغیرہ کی خبر اخبار میں دیکھی اس کے علاوہ مراسلات تار اور پیغام پچاس فیصدی راشن میں کمی کی مخالفت میں مجھے ملے۔ گورنر نے مزید کہا:۔ کہ لکھنؤ میں جلوس کی خبر پڑھ کر میں سمجھ گیا کہ لوگوں کے سامنے دنیا کے قحط کی کوئی ...

اقوالِ زریں

عام آدمی کو اس بات سے دکھ نہیں ہوتا کہ [illegible] رہتے کے لیئے کام کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ اس [illegible] سے دکھ پہونچتا ہے جو اسے کام کرنے کے بعد [illegible] نی پڑتی ہے

جب کوئی اپنے آپ کو بیوقوف بنانا چاہتا ہے [illegible] طور پر وہ کسی عورت کی مدد چاہتا ہے

زندگی کا سفر اس قدر تھکا دینے والا ہوتا کہ [illegible] جب اپنی منزل پہ پہونچتا ہے تو اس کا سانس [illegible] جاتا ہے

جب کوئی شخص اپنی جائداد اپنی بیوی کے نام [illegible] تو سمجھنا چاہیے کہ شادی کے کاروبار [illegible] ارہ ہوا۔

جو شخص کسی ایک چیز کا ماہر ہوتا ہے [illegible] آپ کو ہر کام میں مشورہ دینے کا اہل سمجھتا ہے

ایک بڑا قنانسر بننا آسان ہے بشرطیکہ تمہارے [illegible] تجربے کے لیئے کافی روپے ہوں۔

تم نے کبھی شادی شدہ آدمی کو یہ کہتے سنا کہ [illegible] ن کو طوفان پر ترجیح دیتا ہے۔

جب تک آدمی اپنے بدخواہوں کا خیر خواہ نہ ہو [illegible] کی کمال کو نہیں پہونچتی۔

وہ راز جو تم پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو کسی پر ظاہر نہ کرو [illegible] کو جتنا تم پوشیدہ رکھ سکتے ہو اتنا دوسرا ہرگز نہ رکھ سکیگا

موجِ تبسم

پہلا جوان:- میرے درزی نے میرے والد کو لکھا ہے کہ آیندہ وہ میرا کوئی سوٹ نہیں بنائے گا تا وقتیکہ گذشتہ حساب ادا نہ کر دیا جاوے

دوسرا جوان:- پھر تمہارے والد نے کیا کہا؟

پہلا جوان:- کچھ نہیں درزی کو شکریہ کا خط تحریر کر دیا ہے۔

حجام:- میں نے آپکو بالکل نہیں پہچانا معاف کیجئے گا

گاہک:- پہچانتے کیسے میں سال بھر باہر رہا اور اتفاق سے کسی حجام نے میرے چہرے کو زخمی نہیں کیا۔

سہیلی:- دیکھو کیسی عجیب بات ہے کہ چوروں نے ہمارے چاندی کے برتنوں کو ہاتھ نہیں لگایا

" انھیں اصلی اور نقلی کی پہچان ہو گی"

باپ:- تم کو کس نے پیدا کیا؟

بچہ:- خدا نے؟

باپ:- خدا کہاں سے

بچہ:- خدا کے پیٹ میں

محبت کا اولین ثبوت محبوب کی اطاعت ہے ظالموں کو معاف کرنا ہے ستائے ہوؤں پر ظلم کرنا ہے۔

کمینوں پر مہربانی کرنا اپنے آپ کو ان کے گناہوں میں شریک کرنا ہے۔

عجیب و غریب

اڑن جوتے تیار کیئے جاتے ہیں

آپنے قدیم قصوں اور کہانیوں میں اڑن کھٹولے اور اڑنے والی کھڑاؤں کا ذکر سنا ہوگا۔

مگر آپ یہ سنکر حیران رہ جائیں گے کہ امریکہ میں ایک ماہر انجنیرنگ ایسے جوتے تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے جن کو پہن کر انسان اڑ [illegible] ہے۔ ان جوتوں کے ساتھ ایک فولا[illegible] ایسے کے ہاتھوں کو مضبوطی [illegible] کے لیے ایک آلہ لگا ہوگا۔ لیکن اڑنے [illegible] پرواز شروع کرنے کے بعد جب اترنا چاہے گا تو وہ اڑن جوتے کے اندر لگے ہوئے ایک بٹن کو اپنے پنجے سے دبا دے گا۔ اور یہ اڑن جوکھٹا [illegible] پر اترنے لگے گا۔ ابھی یہ ایجاد مکمل نہیں ہوئی ہے۔ لیکن اندازہ کیا جا رہا ہے کہ جب یہ ایجاد مکمل ہو جائے گی تو اس کے ذریعہ سے انسانوں کے انفرادی طور پر ایک مقام سے دوسرے مقام تک بلا سے جلد پہنچنے میں بہت آسانی ہو جائے گی۔

دنیا میں ایسے عجیب و غریب درخت بھی موجود ہیں جن کی خصوصیات عام درختوں سے بالکل مختلف ہیں چنانچہ فرانس کے باغات میں ایسے درخت پائے گئے ہیں کہ ایک ہی درخت میں تیس قسم کے پھل لگتے ہیں۔

برطانیہ میں ۵۶۲ ایسے دولت مند رہتے ہیں جن کی دولت دس لاکھ سے زیادہ ہے ان میں کروڑپتی بھی شامل ہیں برطانیہ میں ڈیڑھ لاکھ آدمی ایسے پائے جاتے ہیں جن کی سالانہ آمدنی ڈیڑھ روپیہ ہے

دنیا کے تمام خط سرطان وحاری پر صحرا پائے جاتے ہیں۔

تحفے

جب آپ [illegible] کا ایک دلچسپ وا[illegible] یہ اس زمانے کا [illegible] ہارلی سے ہوئی تھی۔ اور خزاں کا موسم [illegible] صحیح معنوں میں رواداری میں ہوئی تھی۔ میں صحرائے صحارا کی خوفناک سیاحت سے واپس لوٹ رہی تھی جہاز سلکانیہ کے عرشہ پر حسن اتفاق سے کہیں ہارلی مل گئے بس خزاں کی ایک پیلی شام میں عرشہ جہاز ہی پر ہماری شادی ایسے اچانک ہو گئی کہ میں خود دم بخود اور انگشت بدنداں رہ گئی

شادی کے بعد سر ہارلی اور میں ماہ عسل بسر کرنے کے لیے مختلف مقامات پر ایک دو دن قیام کرتے ہوئے آخر کوہ شوری پہونچے، وہاں سر ہارلی کا ایک ننھا سا سبز اور روپہلے رنگ کا تفریحی بنگلہ پہاڑوں کے تنگ دامن میں چڑیوں کے گھونسلوں کی یاد دلایا کرتا تھا۔

میں گاڑی سے اترتے ہی اپنے پرتکلف لباس کے دامنوں کو سمیٹتی ہوئی مختصر سے کمرہ ملاقات میں پہونچی یہ کمرہ گہرے فیروزے رنگ کا تھا۔ اور کہیں کہیں رنگ کی یکسانیت کی شدت کو ہلکا کرنے کے لیے گہرے سرخ رنگ کی آمیزش بھی تھی۔ بہار کے اندھیرے موسم کے لئے یہ رنگیلا چمکدار کمرہ نہایت موزوں تھا۔ کمرے میں پہونچتے ہی میری اور ہارلی کی نظر جس چیز پر پڑی وہ مبارکباد کے تاروں کے انبار اور مختلف سائز کے پارسل تھے ایک حیران پرمسرت چہرے کو لئے ہوئے ہم دونوں ان تاروں اور پارسلوں کے آگے دم بخود کھڑے کے کھڑے رہ گئے کسی پر ہارلی کا نام تھا اور کسی پر میرا۔ ہر سائز کا پارسل ہر عبارت کا تار، ایک تار بوڑھے ڈاکٹر گار کا بھی تھا۔ جس کی عبارت کی شوخی مجھے آج تک یاد رہ گئی لکھا تھا

آدم حوا کو جنت میں داخل ہونا مبارک"

اسے ہارلی بے اختیار ہنس پڑے

کچھ دیر میں مختلف تحائف کو کھول کھول کر دیکھتی رہی پھر کہنے لگی۔

ہارلی انسان کو فی الحقیقت شادی کے موقعہ پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دوستوں میں کس درجے ہر دل عزیز ہے ان دوستوں نے صرف اخبار میں ہماری شادی کا حال پڑھا چاہتے تو انجان بن سکتے تھے مگر ان تحفوں کو دیکھ کر صاف ظاہر ہے کہ میں اور تم اپنے وسیع حلقہ احباب میں ———— اور کس درجہ محبوب ہیں"

ہارلی کو حسب معمول بھوک لگی تھی کہنے لگے ،، دوستی کے فلسفہ کو ناشتہ کی میز پر کیوں نہ غور کریں روحی پیاری؟

تم بڑے واہیات ہو" یہ کہہ کر میں مسکراتی ہوئی لباس خانہ میں چلی گئی۔

سہیلوں اور دوستوں کے خوشگوار چہرے نظر دیں پھر رہے تھے۔ جو سہیلیاں اور جو دوست بدقسمتی سے سخت بدشکل اور سیاہ تھے وہ بھی اس موقعہ پر میری تخیلی نگاہ کے آگے بیحد حسین اور بے حد سفید نظر آرہے تھے میں خیال ہی خیال میں مسکرا مسکرا کر ان کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔

میں باہر نکلی تو سر ہارلی ناشتہ کی میز پر جم چکے تھے ہارلی نے میری طرف دیکھ کر کہا

کس قدر دیدہ زیب لباس ہے میری روحی!! قرمزی و سبز ریشم!"

میں فرط انبساط سے ہنس پڑی، بھلا بتاؤ تو میں نے کب اور کہاں بنایا تھا؟ ———— نہیں بتا سکتے؟ پاگل آدمی!

یہ انہی تحفوں کے بنڈلوں میں سے نکلا ہے! میری سہیلی ... شوئی نے بھیجا ہے اب میں آتے ہی کہاں سوٹ کیس کھولتی اور زدنائش کو تکلیف دیتی؟ سامنے بنڈل میں لپٹا ہوا رکھا تھا اسی کو اٹھا کر پہن لیا

سر ہارلی کلیجی کے کباب پر حملہ آور ہوتے ہوئے بولے:- واقعی دوستوں کا ہونا ایک نعمت ہے۔ وہ لوگ کیسے بدنصیب ہیں جن کا دنیا میں اس وسیع ہولناک دنیا میں ایک دوست بھی نہیں.............. منہ تلے ہوئے آلو کے اضافہ نے انہیں جملہ ختم کرنے کی بالکل اجازت نہیں دی؟

میں شاعرانہ احساسات سے معمور عورت ہوں زیادہ کھانے پینے کو شعریت کے خلاف سمجھتی ہوں اس لئے ایک بیزار ادا سے مربے کا مرتبان کھسکتے ہوئے بولی:- میں فقرہ مکمل ہونے کی منتظر ہوں::: اور یاد رکھو ہارلی اس زمین اور آسمان کے درمیان کھانے پینے کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں، اپنا فقرہ ختم کرو

ہارلی نے کانٹے کی نوک سے اک اور آلو منہ میں داخل کرنیسے ایک لمحہ پہلے کہا:- میں کہہ رہا تھا———— کیا کہہ رہا تھا؟

———— ہاں وہ لوگ بھی کیسے بدنصیب ہیں جو اس ہولناک دنیا میں ایک بھی آلو ———— میرا مطلب ہے دوست نہیں رکھتے، میں اپنے دوستوں میں کس قدر محبوب ہوں اس کا اندازہ اس نقرئی فریم سے لگاؤ جو تپائی پر رکھا ہے۔ یہ میرے ایک فوجی دوست نے عطا کیا ہے"

"اور میں؟" میں نے کہا میں اپنی سہیلیوں میں کس درجہ پیاری ہوں۔ اسکا اندازہ تمہیں نیلم کے اس کنگن اس طلائی انگشتری اور اس نقرئی عطردان سے ہوگا۔

واقعی کوہ شوری کے وہ ایام مجھے کبھی نہ بھولیں گے سر ہارلی اپنی بندوق لئے پہاڑوں کے دامن میں غائب ہو جاتے اور میں ڈاکیہ کا انتظار شروع کر دیتی جو تحفے لے آتا جب ہارلی واپس آتے تو ایک والہانہ انبساط کے ساتھ انہیں مبارکباد کے لئے تاروں اور تحفوں کا بنڈل دکھاتی۔ ان ایام میں ہمارے کان دروازے کی آہٹ پر لگے رہتے۔ اکثر ایسا ہوا کہ خزاں کے سوکھے پتے کی کھڑکھڑاہٹ یا چھت پر کسی صحرائی بلی کے قدموں کی آواز کو ہم نے ڈاکیہ سمجھ لیا۔

ایک دن ہارلی حیران ہو کر بولے:-

اتنے سارے تحفے کہاں رکھو گی روحی؟ ۲۵ تاریخ کو تو ہمیں یہاں سے چلدینا ہے ساتھ کس طرح لے جاؤ گی؟

اسی وقت دروازے پر دستک کی آواز آئی میں نے اچھل کر کہا:-

اے لو، معلوم ہوتا ہے اور کوئی تحفہ"

میں مسکراتی ہوئی دروازے کی طرف بھاگی اور اسے پٹ سے کھول دیا۔

اب کے کیا آیا روحی؟ ہارلی نے اشتیاق سے پوچھا

مسلم لیگ غیر مسلم جماعتوں سے تعاون کرسکتی ہے غیر لیگی مسلمانوں سے نہیں

کراچی۔ ۱۰ فروری سندھ میں مسلم لیگی وزارت کی تشکیل کے سلسلہ میں کل ہند مسلم لیگ کے جنرل سکریٹری نواب زادہ لیاقت علی خاں نے پریس کے ایک بیان میں کہا کہ مسلم لیگ کی ہمیشہ یہ پالیسی رہی ہے کہ وزارتیں مرتب کرنے کے سلسلہ میں اسمبلی کی غیر مسلم جماعتوں سے تعاون کرے مسلم لیگ کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر صوبہ کی وزارت میں اقلیتوں کو مؤثر نمایندگی ملنی چاہیئے اور نمایندے ایسے ہونے چاہئیں جن کو اپنی جماعت کی پوری حمایت حاصل ہو۔ لیکن مسلم لیگ کسی وزارت میں کبھی ایسے مسلمان سے ہرگز تعاون کرنے کو تیار نہیں ہے جو مسلم لیگی نہ ہو۔

مجھوں کے جنگل میں کاٹ دیتا ہے۔

ہم دونوں ساری دوپہر صنوبر کی لرزاں ٹہنیوں کے سایوں میں نیم دراز ہو کر سونے کے متعلق قیاس آرائیاں کرتے رہے کہ آج کس کس کی طرف سے کون کون سی چیز آئے گی؟

دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ غروب آفتاب کے وقت گھر میں قدم رکھا " ڈاکیہ آیا تھا "

زوناش ؟ سر ہارلی نے اپنی بیتابی کو دبا کر بظاہر بے نیازی سے پوچھا۔

جی ہاں سر ہارلی' زوناش نے کہا،

تو کیا لایا" ہارلی نے بیتاب ہو کر پوچھا

کچھ نہیں سر ہارلی زوناش نے کہا

" تو پاگل ہو گیا ہے" ؟ آیا کیوں تھا میں نے غصہ سے کہا کچھ نہ کچھ تو لایا ہی ہوگا ؟ کوئی پارسل کوئی چیز ؟

ایک لفافہ لایا تھا خاتون روحی زوناش نے کہا :-

— آتشدان پر رکھا ہے سر ہارلی۔

ہم دونوں آتشدان کی طرف بھاگے جلدی میں ہارلی نے لفافہ اس طرح چھیل دیا جیسے کیلے کا چھلکا اندر سے کئی ایک چھوٹے چھوٹے کارڈ نکلے۔

ارے یہ کیا؟ ہارلی بولے

ہائیں میں کہنے لگی، یہ تو تھیٹر کے ٹکٹ ہیں مگر اتنے بہت ؟ اور پھر بھیجے کس نے ہارلی نے لفافہ کے اندر جھانکتے ہوئے یک لخت کہا روحی، روحی ساتھ ایک رقعہ بھی ہے اسے پڑھو لکھا ہے بھلا بوجھیے تو تھیٹر کے یہ ٹکٹ کس کی طرف سے ہیں ؟

میں نے جلدی سے وہ رقعہ اٹھا لیا۔

یاد نہیں آتا کس کی تحریر ہے۔ تمہارے کسی دوست کا ہو گی جسے میں نہیں جانتی۔

یا تمہاری کسی سہیلی کی ہو گی جسے میں نہیں جانتا

پھر ہارلی یک لخت بولے :-

لو اور دیکھو' گیلری کے ٹکٹ بھی ملفوف کیے گئے ہیں۔ گویا ہمارے ملازموں کو بھی مدعو کیا گیا ہے سنتی ہو "زوناش"! تمہارے لیے بھی تھیٹر کا ٹکٹ ہے !"

زوناش اپنی سیاہ رنگ کلائیوں میں چاندی کی سفید چوڑیاں ہلاتی ہوئی ہنس پڑی اور بولی :-

تو سر ہارلی کیا میں بھی چلوں گی۔

ہاں ہاں! اور کیا' بلکہ چوکیدار اور دوسرے ملازمین بھی، ہارلی نے خوش ہو کر جواب دیا

سر ہارلی کھلے جا رہے تھے ، یہ کسی شوخ شاندار ہستی [illegible] سب سے زیادہ اپنے اس گمنام دوست کی یہ ادا پسند آئی ہے یعنی سادگی تو دیکھو کہ تحفہ بھیج دیا اور اپنا نام راز میں رکھا ۔

ہفتہ کی رات سر ہارلی قد آدم آئینہ کے آگے اپنی شب کے کھانے کی ٹائی باندھتے باندھتے میری طرف دیکھ کر کہنے لگے وہ شوخ آج ضرور ملے گا حیران ہوں روحی، کن الفاظ میں اس کا شکریہ ادا کروں گا، کیوں کہ تم بخوبی جانتی ہو عین موقع پر مجھے الفاظ سوجھتے نہیں

جیب میں دو ایک فقرے لکھ کر رکھ لو وقت پر نکال کر پڑھ لینا۔ میں نے ناخنوں پر پالش کرتے ہوئے کہا

سر ہارلی ہنس پڑے، کہنے لگے چلو دیر ہو رہی ہے مجھے تو کھیل سے زیادہ اپنے دوست سے ملنے کا اشتیاق ہے کھانے کے بعد ہم تھیٹر روانہ ہو گئے جب دروازے میں قدم رکھا تو ہماری مایوسی کی کوئی انتہا نہ رہی کیونکہ ہمارے استقبال کو وہاں کوئی نہ تھا

ملازم گیلری کی طرف اور ہم اپنی نشستوں کی طرف چلے۔ ہال تماشائیوں سے بھرا ہوا تھا ۔

اندر دلاویز موسیقی بج رہی تھی خفیہ خوابناک روشنیوں کے سہانے سماں نے سرگوشیوں اور دبے ہوئے قہقہوں نے ایک لذیز ہنگامہ برپا کر رکھا تھا۔

ہم دونوں لوگوں کے اژدہام میں اک اک کا شناخت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اور شکریہ کے موزوں فقرے منہ ہی منہ میں دہراتے اپنے بکس میں جا کر بیٹھ گئے

میں اپنی زریں پنکھیا ہلاتے ہوئے بولی :-

"ہمارا میزبان تو یہاں بھی موجود نہیں "

" میں خود حیران ہوں روحی "!

میں نے نیچے دیکھ کر کہا :- وہ دیکھو تمہارے دوست کی خاتون شمشی بیٹھی ہیں کہیں یہ عنایت انہیں کی نہ ہو' ہماری طرف دیکھ رہی ہیں "

بغیر سوچے سمجھے میرے الفاظ سنتے ہی سر ہارلی نے اپنے چہرے پر شکریہ کی ایک وسیع مسکراہٹ پیدا کر لی، اور اس خاتون کی طرف دیکھنے لگے۔ خاتون نے فوراً غصہ کے مارے گردن موڑ لی اور ہارلی نادم ہو کر بولے :-

یہ خاتون شمسی نہیں غلطی ہوئی کوئی اور ہیں "

میں بولی "تم بھی عجیب ہو ہارلی میں نے تو صرف تمہیں دکھایا تھا۔ مسکرانے کی ہدایت کب کی تھی۔ اب خدا کے لیے ذرا احتیاط رہو

ارے کپتان ترمذی بھی بیٹھے ہیں انہیں تو ضرور دیکھ کر مسکراؤں گا۔ بلکہ رومال بھی ہلاؤں گا۔ ہم

محمد خز دور اسی شریر نے بھیجے ہیں ۔ یہ کہہ کر ہارلی نے مسکرانا اور رومال ہلانا شروع کیا

میں دوربین سے دیکھ رہی تھی کہ کپتان ترمذی کی شکل کا ایک آدمی اسٹیج کی طرف بیٹھا تھا وہ حیران ہو کر سر ہارلی کو دیکھنے لگا۔

کیا کر رہے ہو ہارلی، وہ ترمذی نہیں دوربین سے دیکھو "!

تماشے سے زیادہ ہم دونوں اپنے نامعلوم محسن کو دیکھنے کی کوشش کرتے رہے۔ آخر کھیل ختم ہو گیا ۔ مگر ٹکٹوں کا عقدہ نہ کھلا۔

ہم اپنی گاڑی میں آ بیٹھے ۔ ہارلی کہنے لگے۔ کیسا عالی ظرف دوست ہے ۔ ہمیں تفریح بخشتا ہے اور یہ ظاہر تک نہیں کرتا کون ہے ایسے دوست کے تو ہاتھ چومنے چاہییں

میں نے کہا کہ :- اب خدا کے لئے ذرا احتیاط سے ہاتھ چومنا، دو دفعہ تو غلطی کر چکے ہو کسی راہ گیر کے نہ ہاتھ چوم لینا "

ہارلی کہنے لگا ، نہیں روحی ، اس دفعہ میں محتاط ہونگا لوگ ہمیشہ بیسویں صدی کے دوستوں کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں۔ لیکن انہیں کیا علم کہ دنیا میں اب تک کیسے کیسے اہل دل موجود ہیں

غرض تمام راستہ سر ہارلی اپنے دوستوں کے پل باندھتے رہے۔

آخر گاڑی برساتی میں آ کر رکی ہر طرف جہنم کی سی تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔

ہارلی حیران ہو کر بولے :-

ایں، یہ بجلی کو کیا ہوا ؟ اندھیرا کیوں ہے ؟ ہم کسی دوسری کوٹھی میں تو نہیں گھس آئے ؟

میں بولی بارش کی وجہ سے روشنی خراب نہ ہو گئی ہو۔ مگر یہ کیا ؟

دروازے سب کے سب کھلے پڑے ہیں۔ کیا نوکر لوگ لے جاتے ہوئے دروازے بند نہ کر گئے تھے "!

سر ہارلی بولے :- باہر کا دروازہ تو میں نے خود لگایا تھا وہ بھی بالکل کھلا ہوا ہے "!

ہم دونوں ایک دوسرے کا بازو تھامے اندھوں کی طرح دوسرے کمرے میں گئے

سر ہارلی بولے :- احتیاط سے قدم بڑھانا میری روحی، صوفے۔ کرسیاں، تپائیاں قدم قدم پر چیزیں بکھری ہوئی ہیں

مگر میرے قدم بغیر قالین کے زمین پر تختے بجنے کی آواز پیدا کرنے لگے یہ کیوں ؟ سمجھ میں نہیں آتا تھا ہارلی نے بمشکل سوئچ تک پہنچ کر اچانک روشنی کر دی۔

یا رب کمرہ یوں خالی پڑا تھا جیسے کوئی کرایہ دار ابھی ابھی اسے خالی کر کے گیا ہو!

میں اور ہارلی ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے نہ زمین پر قالین نہ میز پر وہ قیمتی تصویریں ، نہ وہ نازک کرسیاں نہ وہ خوبصورت صوفے ،

دفعتاً میری نگاہ آتشدان پر پڑی وہاں ایک بڑا سا کارڈ رکھا تھا۔ جس پر جلی حروف میں لکھا تھا اب یقیناً آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ تھیٹر کے ٹکٹ آپ کو کس کی طرف سے ملے تھے ؟

تو یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب میری شادی سر ہارلی سے ہوئی تھی ، اور خزاں کا موسم تھا؛

[illegible] تحفہ نہیں ڈیری [illegible] اک صبح [illegible] میں کھڑے کہنے [illegible] رہی ہیں ، چلو اٹھ [illegible] کھائیں "

بھلا مجھے [illegible] باسی ہاروں کو پر [illegible] بولی مگر تحفے [illegible] میں واپس چلا [illegible] زوناش [illegible]

بادلوں کے [illegible] حاشیے سورج [illegible] شبنم کے قطرد [illegible] پہن کر میں ہار [illegible] دن ہم نے ایسے [illegible]

برطانیہ سے سٹرلنگ ہنڈیوں کا مطالبہ

قاہرہ ۹، فروری معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر نے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ مصر کی سٹرلنگ ہنڈیوں کا معاملہ طے کرنے کے لیے تاریخ مقرر کی جائے برطانیہ پر مصر کا ۴۰ کروڑ پونڈ کا قرض ہے۔ مصر نے پوری رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کیا ہے۔

سو روپئے کے نوٹ جاری رہینگے

دہلی ۔ ۱۰، فروری ایک پریس نوٹ میں بیان کیا گیا ہے کچھ لوگ ایسی افواہیں پھیلا رہے ہیں کہ ایک سو روپے کے نوٹ بھی غیر قانونی قرار دیئے جانیوالے ہیں لیکن یہ بالکل بے بنیاد ہے اور جو اشخاص ایسی افواہیں پھیلاتے ہیں انکو سزائیں دیجا سکتی ہیں۔

روس کی داخلی اور خارجی پالیسی

لندن، ۱۰ فروری انتخابات سے پہلے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے روسی بدیشی وزیر مو سیو مولوٹوف نے کہا کہ غیر ملکوں میں جو لوگ یہ امید لگائے ہوئے بیٹھے ہیں کہ روس کی حکومت بدل جائے گی۔ در اصل ان کی خواہش خیال کی صورت اختیار کر رہی ہے ۔ شاید باہر کے کچھ لوگوں کی یہ خواہش ہے کہ روس کی حکومت کمیونسٹ پارٹی کے ہاتھ سے نکل کر اور پارٹی کے ہاتھ میں چلی جائے ان کو میں بتلانا چاہتا ہوں کہ یہ انکی خواہش کبھی پوری نہ ہو گی ۔

بین الاقوامی معاملات [illegible] دوسرا [illegible] وقت جو پوزیشن حاصل کر لی ہے وہ اسکو اتفاقیہ نہیں ہو گئی ہے ہم نے اپنے قومی مقاصد کو جمہوری طرز پر ترقی دے کر یہ پوزیشن حاصل کی ہے : لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہم نے تمام اندرونی دشمنیوں اور شرارت کرنے والوں کو ختم کر دیا ہے ، اور اب اندرونی دشمنیوں سے بالکل محفوظ ہیں ۔

بین الاقوامی امن اور تحفظ کی حفاظت کرنے کے لیے روس نے زبردست کوشش کی ہے ۔ اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن نے کام شروع کر دیا ہے ۔ ہم اس کی کامیابی چاہتے ہیں۔ دنیا میں امن برقرار رکھنے کے لیے روس تمام بڑی اور چھوٹی قوموں سے تعاون کرنے کے لیے تیار ہے

سفرنامۂ حرمین شریفین

(از الحاج جناب منشی عبد محمد عبدالشکور صاحب شاکر ناطقی کانپوری)

(سلسلہ کیلئے صداقت ۲۶ جنوری ۱۹۴۶ء ملاحظہ کیجئے)

یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء جہازی سفر کا پانچواں دن

رات بھر جہاز مزے سے چلتا رہا۔ ہمکو تو بستر پر لیٹے ہوئے یہ بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ جہاز چلتا ہے یا کھڑا ہے۔ آج ہماری گھڑی کا ٹائم جہازی ٹائم سے ڈیڑھ گھنٹہ آگے ہے۔ آج موسم بالکل صاف ہے۔ علی الصباح جبکہ آخری تاریخوں کا چاند طلوع ہو رہا تھا میں عرشہ پر کھڑا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چاند کسی پہاڑ کے پیچھے سے طلوع ہو رہا ہے۔ چنانچہ صبح کو جب سورج نکلا تو یہ دیکھکر مسرت ہوئی کہ ہم ساحل عرب (عمان کا علاقہ) کے قریب چل رہے ہیں اور حضرموت عمان جنوبی عرب کے پہاڑ نظر آ رہے ہیں۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں قوم عاد کی بستیاں تھیں۔ جن کو نافرمانی کے پاداش میں اللہ تعالیٰ نے تباہ کر دیا۔ آج نماز ظہر کے بعد مولوی سجاد صاحب بنارسی کا فلسفۂ حج پر نہایت عمدہ وعظ ہوا طبیعت خوش ہو گئی۔

۲۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء جہازی سفر کا چھٹا دن

آج بھی سمندر میں حسب معمول سکون ہے۔ پانی کا رنگ گہرا نیلا۔ بڑی بڑی مچھلیاں بھی نظر آتی ہیں۔ سفید آبی پرندے اُڑ رہے ہیں۔ ساحل عرب بجانب شمال کسی قدر فاصلہ پر نظر آتی ہے۔ صبح نماز فجر کے بعد عرشہ جہاز پر خان بہادر صاحب کے اصرار پر چند نعتیں پڑھیں ایک عرصہ سے نعتیہ اشعار لکھتا اور پڑھتا رہا ہوں۔ لیکن آج کا ایسا اثر و سوز و گداز تمام عمر نہ پیدا ہوا۔ بیس پچیس آدمیوں کا مجمع تھا۔ لیکن کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اشکبار نہ ہو۔ ایک سہارنپوری بزرگ کی تو شدت گریہ سے ہچکیاں بندھ گئیں۔

۳۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء جہازی سفر کا ساتواں دن

جس قدر جدہ قریب آتا جاتا ہے۔ گرمی بڑھتی جاتی ہے۔ چنانچہ آج جہاز کے زیرین حصہ میں گرمی رہی۔ کپتان جہاز کو اس طرف توجہ دلائی تو اس نے برقی پنکھے لگوا دیئے۔ آج بعد نماز ظہر پھر مولانا سجاد صاحب کا وعظ حج تمتع و عمرہ کے متعلق نہایت برمحل ہوا۔

۴۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء جہازی سفر کا آٹھواں دن

کراچی ٹائم سے اب ڈھائی گھنٹے کا فرق وقت میں ہو گیا ہے۔ سمندر پرسکون ہے اور جہاز معمولی رفتار سے چلا جا رہا ہے۔ آج کئی جہاز آتے ہوئے ملے۔ کل سہ پہر کو جہاز جزیرہ پریم کے سامنے سے گذرا تھا۔ آج کامران میں ٹھہرنے والا ہے۔ لوگوں نے خطوط لکھنے شروع کیے تاکہ کامران میں حوالہ ڈاک کئے جائیں صبح ۸ بجے جزیرہ کامران نظر آنے لگا۔ ۹ بجے صبح جہاز نے لنگر ڈال دیا۔ ایک اسٹیم بوٹ میں ڈاکٹر صاحب اور دوسرے انگریز افسر جہاز پر آ گئے۔ حسب معمول ڈاکٹر و کپتان نے چل پھر کر پورے جہاز کا معائنہ کیا۔ السلام علیکم یا حجاج۔ حاجی بابا خوش ہے۔ حاجی بابا مزاج اچھا ہے۔ ایک انگریز کی زبان سے کتنا بھلا معلوم ہوتا تھا۔ جواب ملا سب خیریت ہے۔ جہاز دو گھنٹے ٹھہر کر کامران سے چلدیا۔ کامران سے جہاز کسی قدر ترچھے رخ چلتا ہے۔ اسلیے پانی کے تھپیڑے زیادہ لگتے ہیں۔ چنانچہ جہاز تھوڑی چلا تھا کہ زور زور سے جھولنے لگا اور جہاز میں پھر طوفان کا شور شروع ہوا۔ توبہ و استغفار کی آوازیں آنے لگیں۔ لیکن تھوڑی دیر میں سکون ہو گیا۔

۵۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء جہازی سفر کا نواں دن

آج صبح ہی سے چہل پہل ہو رہی ہے جنسل ہو رہے ہیں۔ کپڑے دھوئے جا رہے ہیں۔ کیونکہ آج شام کو میقات کا مقام یلملم آنے والا ہے۔ جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے۔ یہ ہندوستانی اور یمن والوں کا میقات ہے۔ یہ ایک پہاڑی ہے جسکو سعدیہ کہتے ہیں۔ رات کو بعد نماز عشا اندازاً ۱۰-۱۱ بجے جہاز نے دو مرتبہ سیٹی بجا کر اعلان کیا کہ یلملم آ گیا ہے۔ بہت سے لوگوں نے دن ہی سے حج و عمرہ کا احرام باندھ لیا تھا۔ یہ عجیب منظر ہے تمام قسم کے امتیازی نشانات شان امارت اور بیجا نمائش کو مٹا کر سادہ کفن پہنکر حقیقی خاکساری یکجہتی اخوت و مساوات کا صحیح عملی نمونہ دکھایا جا رہا ہے وہ چیز جس کے لیے مدبران یورپ اور مصلحان عالم سر ٹپکتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کی کوششوں میں نسلی امتیاز اور ذاتی تفوق کی [illegible] روح گھسی ہوئی ہے انکو کامیابی نہیں ہوتی رسول عربی نے تیرہ سو سال قبل صحرائے عرب سے اخوت و مساوات کا جو عالمگیر سبق دیا تھا الحمد للہ کہ وہ اسی و اثر کے آج بھی موجود ہے۔ الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ چونکہ میرا ارادہ سیدھا جدہ سے مدینہ منورہ جانیکا تھا اسلیے احرام نہیں باندھا اور بھی بہت سے لوگ جو مدینہ منورہ جانے والے تھے احرام نہ باندھ سکے۔

۶۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء جہازی سفر کا دسواں دن

آج صبح جدہ آنے کے انتظار و خوشی میں بہت سویرے جاگ اٹھے۔ سب لوگوں نے اپنا سامان باندھنا شروع کیا نماز فجر پڑھکر عرشہ جہاز پر گیا۔ حجاز مقدس کی پہاڑیاں نظر آنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا چونکہ جدہ کا ساحل اور قبلہ کا رخ یہاں سے جانب مشرق ہے۔ میں طلوع آفتاب کا دلکش منظر دیکھتا رہا۔ درود شریف اور بلند آواز سے تلبیہ پڑھتا رہا۔ جوں جوں ساحل جدہ قریب ہونے لگا۔ حجاج نے زور زور سے تلبیہ کہنا شروع کیا۔ ہر طرف سے لبیک کی صدائیں آ رہی تھیں۔ اتنے میں ایک کشتی سطح آب پر نمودار ہوئی اور جہاز کے قریب آئی۔ اس میں عربی رہبر (PILOT) تھا جو ایک سادہ وضع قطع کا لیکن مضبوط عرب تھا آتے ہی جہاز پر چڑھا اور کپتان جہاز سے چارج لے لیا اور اپنی مرضی کے موافق سمندر کے اندر چھپی ہوئی۔ پہاڑی ٹیلوں کے درمیان میں سے بچا بچا کر جہاز کو چلانا شروع کیا۔ یہاں پانی کی گہرائی کم ہے۔ اس وجہ سے پانی [illegible] رنگ نظر آتے ہیں۔ جہاز کے لنگر انداز [illegible] کے بحری افسر جہاز کمپنی کا [illegible] اور ڈاکٹر جہاز پر آ گئے۔ اس کے [illegible] ملاح اور حمال بکثرت آ گئے۔ واضح رہے کہ جہاز کے کرایہ کے ساتھ ہی کشتی کا کرایہ پہلی ہی حاجیوں سے وصول کر لیا جاتا ہے۔ لیکن طوفان بے تمیزی اور ہڑبونگ میں ملاح لوگ ہر ایک حاجی سے کچھ نہ کچھ ضرور وصول کر لیتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ کپتان کے حکم سے جہاز کی کرینیں دونوں طرف کام کرنے لگتی ہیں اور جسقدر سامان ہوتا ہے۔ اسکو بلا ترتیب موٹے موٹے رسے کے جال میں ڈالکر کرین کے ذریعہ کشتی میں اتار دیا جاتا ہے اور مسافر سیڑھی سے اتر کر کشتی میں [illegible] ساحل جدہ پر مسافروں کو ایک طرف [illegible] دوسری طرف ایسی بے ترتیبی [illegible] ہیں۔ اس موقع پر اپنا اپنا سامان چھانٹ [illegible] میں وہ شور و غل اور ہنگامہ ہوتا ہے کہ خدا کی پناہ میں نے تو اپنے ساتھیوں کے مشورہ سے ایک موٹر لانچ فی کس [illegible] کے حساب سے طے کر لی تھی اسمیں بہت سہولت رہی اور کشتیوں سے پہلی ہی بندرگاہ پر پہونچ گئے اور سامان بھی خراب نہوا۔ الحمد للہ۔ ع۔ زورق امید بر ساحل رسید الحمد للہ اور تلبیہ کہکر ساحل جدہ پر قدم رکھا اترتے ہی السلام علیکم و رحمۃ اللہ یا اسلامیہ و انعافیہ یا حجاج کے دلنواز کلمے کانوں سے سنے اور روح تازہ ہو گئی۔ بندرگاہ جدہ پر چند مکانات افسران بندرگاہ کے لیے بنے ہوئے ہیں اور بڑے بڑے دالان اور وہاں بھی نہیں۔ ایک دروازہ سے نکلے۔ یہاں معلموں کے وکیلوں کی قطاریں لگتی ہیں۔ دروازہ میں داخل ہوتے ہی معلم کا نام دریافت کیا جاتا ہے۔ ہمارے معلم کا نام فیصل باشا تھا یہ نام بتلایا فوراً ان کے وکیل احمد حکیم صاحب نے ہمکو اپنے ساتھ لیکر موٹر لانچ سے سامان اتروایا۔ اس موقع پر سامان پر نام لکھا ہونے سے بڑا کام نکلتا ہے۔ ہمارے وکیل اور ان کے کارندے اچھی خاصی اردو بول لیتے ہیں۔ سب سامان اٹھوا کر کسٹم ہاؤس میں پہونچایا کسٹم کے افسر نے چند چیزیں کھولکر دیکھیں اور چاک سے نشان بنا کر سامان لے جانے کی اجازت دیدی۔ اس موقع پر بھی بڑا ہنگامہ اور نافراتفری دیکھنے میں آئی۔ غرض سامان ایک گدھا گاڑی پر لادا اور شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ جدہ اچھا خاصا شہر ہے تین چار بلکہ پانچ منزلہ پختہ پتھر کی عمارتیں ہیں کھڑکیاں اور دریچے خاص وضع کے لکڑی کے خوبصورت بنائے جاتے ہیں۔ بازار وسیع اور کشادہ ہیں اور زیادہ تر ٹین کے سائبان سے بند ہیں۔ تاکہ دھوپ سے حفاظت رہے۔ غرض ہم دروازہ شہر میں دعا اور لبیک پڑھتے ہوئے داخل ہوئے اور بڑے بازار سے گذر کر وکیل احمد صاحب کے مکان پر پہونچے۔ یہاں ایک کمرہ ہملوگوں کے قیام کے لیے دیا گیا۔ وہاں سامان رکھا نماز ظہر کا وقت ہو گیا تھا۔ نماز ظہر محلہ کے مسجد میں ادا کی واپس آئے تو وکیل صاحب کے گھر سے کھانا آ گیا تھا کھا کر تھوڑی دیر آرام کیا۔ اس کے بعد سیر کرنے شہر چلے گئے عصر کی نماز بازار کی ایک بڑی مسجد میں پڑھی۔ جدے میں قبلہ کا رخ جانب مشرق ہے۔ نماز میں حنفی شافعی مالکی حنبلی سب طریقہ کے لوگ موجود تھے۔ اگرچہ عام ہندیوں کو کسی قدر گھبراہٹ ہوتی ہے لیکن مجھکو تو بیحد مسرت ہوئی۔ جبکہ میں نے چاروں اماموں کے پیروؤں کو ایک جگہ ملکر نماز پڑھتے دیکھا اور اسلام کی وحدت ملی کا پہلا نظارہ آنکھ کے سامنے آیا۔ کاش ہندوستان کے مسلمان اسقدر رواداری سیکھ لیں اور آپس میں سر پھٹول مقدمہ بازی اور تکفیر سے باز رہیں۔

جدہ میں پانی اچھا نہیں ملتا۔ کنوئیں ہر جگہ کھاری ہیں۔ البتہ حکومت کی طرف سے سمندر کے پانی کا نمک علیحدہ کر کے صاف کیا جاتا ہے اور وہ پانی ہر شخص کو قیمتاً ملتا ہے۔ تمام حجاز میں پانی کی بہت قلت ہے۔ خصوصاً حاجیوں کو تو پانی پر کافی پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ رات کو عشا کی نماز پڑھکر ہم لوگ لیٹ گئے۔ تکان کی وجہ سے فوراً نیند آ گئی۔ کچھ دیر بعد وکیل صاحب کے ملازم نے ہم لوگوں کو جگا دیا۔ اور یہ حکم سنایا کہ وکیل صاحب کے دفتر میں چلکر ابھی وقت سواری وغیرہ کا روپیہ جمع کر دو تاکہ کل سواریوں کا انتظام حکومت کی طرف سے ہو جائے ورنہ پھر ٹھہر کر انتظام کرنا پڑے گا۔ بادل ناخواستہ ہم لوگ گئے۔ وکیل صاحب کے منشی حمزہ صاحب موجود تھے فرمایا کہ جن لوگوں کو مکہ معظمہ جانا ہو وہ فی کس -/6/323 جمع کر دیں۔ اسمیں آنے جانے -/12/198 کرایہ اونٹ از جدہ تا مکہ معظمہ آمد و رفت -/8/85 کرایہ اونٹ از مکہ تا عرفات وغیرہ -/14/38 (جملہ -/2/323) -/12/7/7 - اور جن لوگوں کو مدینہ منورہ بذریعہ لاری جانا ہو وہ فی کس -/1040 روپیہ اور جن کو بذریعہ اونٹ جانا ہو وہ -/12/766 جمع کر دیں۔ اب غور طلب بات ہے کہ مکہ سے جدہ صرف ۴۰ میل ہے۔ لاری دو گھنٹہ میں اور اپنی رفتار سے ۲۴ گھنٹہ میں پہونچتا ہے۔ جب حجاج پابندیوں سے آزاد تھے تو زیادہ سے زیادہ دس روپیہ جدہ مکہ کے درمیانی آمد و رفت میں خرچ ہوتے تھے اسی طرح مدینہ آنے جانے میں ایک اونٹ پر تقریباً ایک سو روپیہ خرچ ہوتے تھے۔ لیکن اس پابندی کے زمانے میں فی اونٹ -/1430 روپیہ حاجیوں سے وصول کیے جاتے ہیں۔ مالکان اونٹ سے معلوم ہوا کہ ان کو صرف سو روپیہ فی اونٹ حکومت سے ملتے ہیں۔ اسی طرح لاری کے حساب پر غور کیجیے تقریباً اکیس ہزار روپیہ فی لاری ایک مرتبہ کے آمد و رفت کا حاجیوں سے وصول کیا جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

لفٹنٹ جنرل۔ ایف۔ آئی۔ ایس۔ ٹکر
کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ او۔ بی۔ ای۔

ہریجن اخبار شایع ہو گیا

احمد آباد ۱۰ فروری آج ساڑھے تین سال کے بعد پہلے پہل گاندھی کا اخبار "ہریجن" شایع ہو گیا۔ جس میں مہاتما گاندھی کے پانچ مضامین ہیں۔

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۲۱۷ سنہ ۱۹۴۵ء

بعدالت جناب منشی [illegible] صاحب منصف رام سنیہی گھاٹ۔ مقام بارہ بنکی

(۱) بشیر احمد ولد عبدالغفور
۱۔ نفیس احمد } پسران
۲۔ محمد نصیر } محمد حسن
اقوام سید ساکنان بلکھرہ پرگنہ دولی تحصیل رام سنیہی گھاٹ۔ ضلع رائے بریلی۔ مدعی

بنام۔ نظیر احمد — مدعا علیہ

بنام۔ نظیر احمد ولد محمد حسن قوم سید ساکن بلکھرہ پرگنہ دولی ضلع بارہ بنکی وارد حال بسلسلہ ملازمت موٹر ڈرائیور کٹ نمبر ۵۰۳ وی۔ آر کلینائیر رو کنٹونمنٹ شہر کانپور۔ — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت دخلیابی کے دائر کی ہے۔ لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ سات ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء وقت ۱۰ بجے دن پر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کا کرو اور آپکو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جنپر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کی مسموع اور فیصل ہوگا آج بتاریخ ۸ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم پرشوتم دیال منصرم عدالت منصفی رام سنیہی گھاٹ
(مہر عدالت)

ملیح آباد — ۸ فروری۔ حافظ محمد صدیق صاحب صدر تحصیلداری مسلم لیگ سے استعفے دیکر کانگریس میں شامل ہو گئے ہیں۔

ہندوستان سے برطانی وفد کی روانگی

کراچی ۱۰ فروری کو برطانی پارلیمنٹری ڈیلیگیشن پانچ ہفتہ کے دورہ ہندوستان کے بعد آج کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن کے لئے روانہ ہو گیا۔

یورپ میں قحط کے آثار

لندن ۱۱ فروری یورپ کے بہت سے ملکوں میں غذا کی صورت حالات برطانیہ سے کہیں زیادہ بدتر ہے وہاں پر کروڑ آدمیوں سے زیادہ ایسے ہیں کہ جنکے لئے بھی پیٹ بھر کھانا نہیں ہے اور آئندہ چند ماہ کے اندر ان کو اس سے بھی آدھا ملے گا جتنا کہ صحت کے برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔

...یدی ہے اور بزلی وزارت کا ... سیمتی ...
وزیر اعظم ۔ خان بہادر ایم ۔ اے کھرو ہیرالی بخش
جو وزیر ہوتے رہے ہیں ۔ اس لئے ابھی دو ... ہندو وزیروں ...
نمائندوں سے پر ہو جائیں ۔ ... محکموں کی تقسیم سرکاری طور پر ... جب تک ... نہ ہو جائے ۔ لیکن
عارضی طور پر انتظام کیا گیا ہے کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ کے سپرد مالیات اور کنٹرول کے محلے مسٹر غلام علیخان تالپور کے سپرد
... قانون صحت عامہ زراعت اور ... اور ... اور جنگ کے محکمے ... خان بہادر ایم ۔ اے کھرو ... اور

قحط کے متعلق وائسرائے کا ملکی لیڈران سے مشورہ

نئی دہلی ۱۱ ، فروری ۔ لارڈ ویول ... قحط کا مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے ہیں ۔ جنوبی ہند کے دورہ کے ... انہیں یقین دلایا ہے کہ قحط ملک کی طرف منہ پھیلائے بڑھ رہا ہے اور اس کا مقابلہ ملکی لیڈران کی ... ہی سے ہو سکتا ہے ۔ اس لئے وائسرائے نے مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کو دعوت دی ہے کہ وہ ان سے ملاقات کریں تاکہ ان سے مشورہ کیا جا سکے کہ صورت حالات کا کیسے کیا جائے ۔ کل شام مسٹر جناح نے وائسرائے سے ملاقات کی ۔ مہاتما گاندھی بوجہ کمزوری کے اتنا طویل سفر نہیں کر سکتے تھے ۔ اس لئے وائسرائے نے اپنے پرائیویٹ سکریٹری کو ان کے پاس بھیجا ہے ۔ تاکہ ان کو سب اطلاع مہیا کی جائے ۔ ایک سرکاری کمیونک منظر ہے کہ وائسرائے کی یہ خواہش ہے کہ اس نازک موقعہ پر تمام لیڈران ملک کی پوری پوری امداد لی جائے اس لئے وائسرائے انکو تمام حالات سے واقف کرنا چاہتے ہیں اور انکو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنا رسوخ ملک کی ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے استعمال کریں

سبھاش بابو کی موت واقعہ ہے

دہلی ۱۲ ، فروری ۔ حکومت ہند کی اطلاع کے مطابق سری سبھاش چندر بوس کی موت ایک واقعہ ہے مرکزی اسمبلی میں آج سردار منگل سنگھ کے سوال کے جواب میں حکومت نے بتایا کہ اس نے ... ایشیا کمانڈ کے حاکم اعلیٰ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کی معرفت تحقیقات کی تو جاپان کی حکومت نے اس کی تصدیق کی کہ ۱۸ ، اگست ۱۹۴۵ء کو فارموسا کے تائیوپر سبھاش بابو کے ہوائی جہاز کو حادثہ آیا ۔ وہ زخمی ہو گئے اور انکی موت واقع ہو گئی ۔ سبھاش بابو کی موت کے متعلق حکومت ہند کی طرف سے یہ پہلی سند اطلاع ہے

برطانیہ کے فوڈ ممبر سے ملاقات

لندن ۹ ، فروری ۔ جو ہندوستان سے آتے ہیں وہ فیڈ دوسرے ...

ہندوستان کی ... کا ذکر کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ ہندوستان میں غذا کی کمی کا ذکر کرتے ہوئے میرا دل بیٹھا جا رہا ہے ۔

اتحادی قوموں کا ارگنائزیشن کا اجلاس

لندن ۹ ، فروری ۔ اتحادی قوموں کی ارگنائزیشن کا اجلاس بدھ تک ختم کرنے کے لئے جنرل کمیٹی نے آج یہ فیصلہ کیا کہ اتحادی قوموں کی کمیٹیوں کے اجلاس اتوار کو بھی منعقد کئے جائیں اور ممکن ہے اجلاس اتوار کی شام کو منعقد کیا جائے کئی کمیٹیوں نے اپنا کام ختم کر دیا ہے لیکن ابھی تک ایجنڈہ کی ۹ مدیں ایسی ہیں جن کے بارے میں ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے ۔ ان میں یہ سوال بھی شامل ہے کہ ارگنائزیشن کا مستقل ہیڈ کوارٹر کہاں ہو ۔

مشروط رہائی سے انکار کر دیا

لکھنؤ ۹ ، فروری ۔ سردار بھگت سنگھ کے تین ساتھیوں شری دیو گپتا اور شو ورما ہردوئی جیل میں ہیں اور ڈاکٹر گیا پرشاد ضلع کانپور کی ایک جیل میں ... رہائی پر یہ شرط پیش کی گئی تھی کہ اپنے رہنے کی جگہ بغیر ضلع کے حکام کی اجازت کے نہ چھوڑیں اور کسی سیاسی تحریک میں حصہ نہ لیں ۔ یہ شرطیں ماننے سے ان تینوں نے انکار کر دیا ہے ۔ دسمبر کے آخری ہفتوں میں لکھنؤ سینٹرل جیل سے یہ لوگ اپنے اپنے ضلع کی جیلوں میں بھیج دیئے گئے تھے تاکہ وہاں ان کی رہائی ہو سکے لیکن چونکہ لاہور سازش کیس میں یہ ماخوذ تھے اس لئے حکومت پنجاب اور حکومت یو پی کے درمیان خط و کتابت ہوئی اور ان کی رہائی منسوخ کر دی گئی ۔

روس میں انتخابات شروع ہو گئے

ماسکو ۱۱ ، فروری ۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روس کے انتخابات میں ۹۶ فی صدی رائے دہندگان اب تک اپنا ووٹ دے چکے ہیں روس میں دو ہاؤس ہیں جن میں سے ایک یونین کی سپریم سوویٹ کونسل کہلاتا ہے اور دوسرا کونسل آف نیشنلز کہلاتا ہے اب تک دس کروڑ سے زیادہ اشخاص ووٹ دے چکے ہیں ۔ تمام رائے دہندگان امیدواروں کو رائے دے رہے ہیں ۔

جاوا کا وزیر تعلیم کراچی میں

کراچی ۔ نیدرلینڈ ایسٹ انڈیز کے وزیر تعلیم مسٹر ٹیر ... کرسٹینز بٹاویہ سے ہالینڈ جاتے ہوئے کراچی میں ٹھہرے اور ایسوسی ایٹیڈ پریس آف انڈیا کے ایک نمائندے سے ملاقات کے دوران میں بتایا کہ ڈچ حکومت نے جاوا کے نیشنلسٹ لیڈروں سے سیاسی مسئلہ پر بات چیت کرنے کا انتظام کر دیا ہے

عراق کی اسمبلی کا پروٹسٹ

بغداد ۹ ، فروری ۔ عراق کے چیمبر آف کامرس نے آج ... اجلاس میں ایک ریزولیشن منظور کیا جس کے ذریعہ حکومت برطانیہ کے ... فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کیا جس کی رو سے ۱۵۰۰ یہودیوں کی ہر ماہ فلسطین میں داخلہ کی اجازت دے دی گئی ہے ۔

... لوگ برطانیہ کے فوڈ منسٹر کو درخواست پیش کریں گے کہ ہندوستان کو چاول کی سپلائی کے مسئلہ پر غور کیا جائے ۔

[illegible] کی کہ میں اپنے مقدمہ میں اپنی صفائی
پیش کروں کہ میں نے محسوس کیا کہ اس تمام عرصہ میں
میرا چال چلن بہت باعزت رہا ہے۔ لیکن پھر میں
نے خیال کیا کہ میرا یہ فرض ہے کہ اپنے ساتھیوں اور
ملک کو یہ بتلا دوں کہ میرے خلاف لگائے گئے
الزام بالکل بے بنیاد ہیں اور میرا چال چلن آزاد
ہند فوج کا سپاہی ہونے کا فخر حاصل ہے۔
اپنے اسکول کی زندگی سے ہی میری زندگی کا نصب
العین خدا کی خدمت سے میرا مطلب خلق خدا کی خدمت
تھا اور خلق خدا کی خدمت میں ہی میرے وطن کی
خدمت شامل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حاکم وقت کو
چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ آدمیوں کو زیادہ سے زیادہ
فیض پہونچا سکے۔
انہی اصولوں کے ماتحت میں نے اپنے حاکموں اور
بادشاہ سے وفاداری کے بجائے اپنی خدمات اپنے

کپتان برہان الدین نے کہا کہ مارچ ۱۹۴۲ء میں
مجھے جنرل موہن سنگھ کے ہیڈ کوارٹر بھی بیجا گیا اور
وہاں مجھے پتہ لگا کہ ہندوستان کی آزادی کے لیے
ہی آزاد ہند فوج بنائی جا رہی ہے۔ شکست کے
بعد مجھے اپنے ملک والوں کی قسمت کا بڑا فکر رہتا تھا۔
اور جاپانیوں کی فتوحات سے میری یہ فکر بڑھتی گئی
اور اس فکر میں مجھے رات بھر نیند نہیں آتی تھی۔ اور
اپنے ملک کے مستقبل کا جتنا زیادہ میں خیال کرتا تھا
اتنا ہی تاریک سا وہ مجھے دکھائی دیتا تھا۔ اس لیے
میرے سامنے وہ وفاداری اور دو مفاد کا نہیں تھا
بلکہ اصل سوال یہ تھا کہ میں ایک افسر ہوتے ہوئے اپنے
ملک اور اپنے بھائیوں کے مفاد کی کہاں تک حفاظت
کر سکتا ہوں۔
اس وقت سوال بادشاہ اور ملک کے درمیان
نہیں تھا۔ بلکہ سوال ہستی اور نیستی کا تھا۔

صدر کانگریس مولانا آزاد کا بیان

گوہاٹی۔ ۸۔ فروری صدر کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد
نے شیلانگ جاتے ہوئے ایک انٹرویو میں کہا کہ ملک
میں غذا کی کمی کے بارے میں کانگریس ورکنگ کمیٹی
اپنے آئندہ اجلاس پر غور کرے گی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ
کانگریسی وزارتیں سب سے پہلے غذائی حالت کو بہتر
بنانے کی جانب دھیان دیں گی۔ مولانا آزاد کا امین
گاؤں میں آسام پراونشل کانگریس کمیٹی کے صدر مولوی
محمد طیب اللہ، مسٹر فخرالدین علی احمد، مسٹر سدھانی
شرما اور دوسرے کانگریسی لیڈروں نے استقبال کیا
جو ان کے ساتھ شیلانگ جا رہے ہیں۔ مسٹر گوپی ناتھ
باردولی شیلانگ میں ہیں۔

سر آغا خاں مہاتما گاندھی سے ملینگے

بمبئی۔ ۷۔ فروری۔ ہز ہائینس سر آغا خاں پونا میں ۲۰
فروری تک مہاتما گاندھی سے ملاقات کرکے ہندوستانی
سیاسیات کے متعلق بات چیت کریں گے۔ ایسوسی
ایٹڈ پریس آف انڈیا سے سر آغا خاں نے اس ملاقات کا
امکان ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ میں کوشش میں ہوں کہ مہاتما
گاندھی سے ملکر ہندوستان کی دو حصوں میں خطرناک
تقسیم کا فیصلہ کراؤں۔ یعنی کانگریس اور مسلم لیگ کو ایک
مرکز پر لانے کی کوشش کروں۔ میرے خیال میں وہ ہی
ایک بڑا آدمی ہے۔ جس سے بات طے ہو سکتی ہے
اگر دونوں جماعتیں باہم بیٹھکر بات چیت کریں۔ تو یہ
تقسیم دور ہو جائے گی۔ اور تمام گتھیاں سلجھ
جائیں گی۔

بہادر گروپ کے نام کو دھبہ لگا۔
اور نیتا جی سبھاش چندر بوس نے مجھے حکم دیا کہ میں
آزاد ہند فوج میں ڈسپلن قایم رکھنے کے لیے سخت قدم
اٹھاؤں اور جوگا سنگھ ایک اچھا سپاہی نہ تھا۔ وہ
دو دفعہ رخصت لیے بغیر غیر حاضر رہا۔ میرے پاس شکایت
آئی کہ اس نے ایک ہندوستانی کے گھر میں گھس کر ایک
لڑکی کو چھیڑا۔ اور آزاد ہند فوج کے مفاد میں میں نے
سوچا کہ اسکو اور دوسرے چار بھگوڑوں کو سب کے
سامنے سزا دی جائے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ کچھ
افسروں نے مجھے مشورہ دیا کہ جرم اتنا سنگین ہے کہ اسکو
گولی سے اڑا دینا چاہیئے۔ لیکن میں نے خیال کیا کہ معمولی
سزا بھی کافی ہوگی۔ میں نے اس بات کا خاص خیال
رکھا ہے کہ سزا بہت سخت نہ دی جائے۔ اور چوتڑوں
پر بھی بیت لگائے جائیں۔
چھڑیاں نرم اور لچکدار تھیں۔ میں نے تیس آدمیوں
سے کہا کہ وہ بھگوڑوں کو ایک ایک دفعہ ماریں۔ یہ
الزام کہ ایک سو بیس آدمیوں نے جوگا سنگھ کو دس
دس دفعہ مارا اور وہ اس سزا سے ہی مر گیا۔ بالکل
غلط ہے۔
یہ تمام قصہ ڈیڑھ ایک گھنٹہ ہی رہا۔ اور ڈسپلن
اور چال چلن کی خاطر ملٹری ڈھنگ سے کیا گیا اور ان
پر سپاہیوں نے اسکو نمک مرچ لگا کر پیش کیا ہے۔
اپنے بیان کے آخر میں کپتان برہان الدین نے کہا
کہ میں عرض کرتا ہوں کہ میں بالکل بے گناہ ہوں اور
میں نے انتہائی ایمانداری خلوص اور نیک نیتی سے
سے کام کیا ہے۔ میں کسی قتل یا دوسرے جرم
کے ارتکاب کا مجرم نہیں ہوں۔

دھلی۔ ۷۔ فروری مولانا امداد صابری نے نیتا سبھاش چندر بوس کی آزاد ہند فوج کے متعلق ایک کتاب
اردو میں شایع کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اسکو گورنمنٹ نے ضبط کر لیا ہے۔

ملک اور اپنے بھائیوں کیلئے سونپ دیں۔ میں کہتا
ہوں کہ اگر ملک اور بادشاہ سے وفاداری بیک وقت
واقع ہوں تو میں بادشاہ کا وفادار رہوں گا۔ لیکن اگر
ایسا موقعہ آئیگا کہ ملک کے ساتھ وفاداری زیادہ ضروری
ہو تو میں بغیر ہچکچاہٹ کے بادشاہ کی وفاداری سے ملک
کی وفاداری کو ترجیح دوں گا اور مجھے ہمیشہ اس کا
احساس رہا ہے۔ اور انڈین آرمی میں کمیشن مل جانے
سے دوسری وفاداری کے لیے کوئی گنجائش نہ رہی۔
اور ایک ہندوستانی کمیشن یافتہ افسر ہونے کی حیثیت
سے میرا یہ پہلا فرض تھا کہ بغیر کسی ذاتی فائدہ کے اپنے
ہندوستانی بھائیوں کی خدمت کروں۔ انڈین ملٹری
اکیڈیمی میں ہمارا مقصد بنانے کے لیے چٹ وڈ ہال میں

کپتان برہان الدین نے اپنا بیان جاری رکھتے
ہوئے فرمایا کہ آزاد ہند فوج میں میری شمولیت بالکل
حق بجانب تھی اور میرا خیال ہے کہ کسی بھی ہندوستانی
کے لیے یہ سب سے زیادہ باعزت طریقہ تھا۔ ہماری
ہندوستان میں موجودگی سب سے زیادہ فائدہ پہنچا
سکتا تھا۔ بہ نسبت اس کے ہم بحر الکاہل کے دور
جزیروں میں بطور جنگی قیدی جاپانیوں کا کام کرنے
میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ اگر جاپانیوں کو ہندوستانیوں
سے اپنا ہی الو سیدھا کرنا ہوتا تو وہ صرف تھوڑے
سے ہندوستانیوں کو اکٹھا کر کے اس کو ہی آزاد ہند
فوج کا نام دے دیتے اور ایسی جماعت واقعی جاپانیوں
کے فائدے اور ہندوستان کے لیے تباہ کن ثابت

اور جاپانیوں کے ایسے ارادوں کو ماننے کے لیے یہ ضروری
تھا کہ ایک مضبوط آزاد ہند فوج تیار کی جائے۔ جو
جھوڑے وقت ان کے مقابلہ پر کھڑی ہو جائے اور
صاف کہہ دے کہ تم نے اب تک جو کچھ کر لیا سو کر لیا۔ لیکن
اب نہیں کر سکو گے۔
اور وہ اپنے ملک ایسے ظالم اور اخلاق سے گرے
ہوئے دشمن کے ہاتھوں میں جانے سے روکنے کے لیے
اپنی جانوں کی قربانی کر دیتے۔
ان باتوں کو سوچکر میں اس نتیجہ پر ہونچا کہ آزاد ہند
فوج میں شامل ہو کر اور اسکو مضبوط بنا کر میں اپنے
ملک کی بہترین خدمت کر سکتا ہوں اور آزاد ہند
فوج بھی ہندوستانی مفاد کی حفاظت کرتی۔ اسلیے
سوال صرف ہندوستان کو آزاد کرانے کا ہی نہیں بلکہ
دور یورپ میں ہندوستانی جان مال کا فوری حفاظت
کا تھا۔ اور اگر بعد میں ضرورت پڑے تو ہندوستان کے
اندر بھی حفاظت کرتا تھا۔
کپتان برہان الدین نے آگے کہا کہ میں جوگا سنگھ کے
قتل کے الزام سے بالکل انکار کرتا ہوں۔ اسمیں استغاثہ
کا بیان بالکل غلط ہے۔ بہادر گروپ رنگون کے پاس
سیانگ میں مقیم تھا۔ اس بات میں میرا خاص دھیان
رہتا تھا کہ فوج میں اونچے درجہ کا ڈسپلن قائم رہے
اور میرے سپاہی ایک نمونہ کی پاک زندگی بسر کریں۔
اور ہندوستان کی آزادی کی فوج میں نمونہ بنیں۔ اور
میں نے اپنے سپاہیوں کو ہمیشہ اچھے اخلاق کی ضرورت
پر زور دیا
کچھ آدمی بغیر رخصت لیے کام سے غیر حاضر رہے
اور انھوں نے فیصلوں میں چوری کیں اور عورتوں کو
ستایا اور اس سے تمام ہندوستانیوں اور خاص طور پر

[illegible]

ادبیات

انتخاب سالانہ نعتیہ مشاعرہ

۱۲-ربیع الاول ۱۳۶۵ھ کو قلی بازار میں زیر اہتمام جناب حاجی منشی عبدالشکور صاحب ایک نعتیہ مشاعرہ منعقد ہوا جس کا انتخاب درج ذیل ہے۔

(جناب تحسین صاحب ناطقی)

بالاحدِ ادراک سے ہے شانِ محمدؐ — حد ہے کہ خدا خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ
یہ بزمِ ادب مہبطِ جبریلِ امیں ہے — یک جا ہیں یہاں مدح سرایانِ محمدؐ
ہے فخر مجھے ان کے غلاموں کی غلامی — لے لیں جو غلامی میں غلامانِ محمدؐ
تحسیں تپشِ مہرِ قیامت سے خطر کیا — کافی ہے ہمیں سایۂ دامانِ محمدؐ

(جناب مولانا عبدالقیوم صاحب شفا)

اللہ کی ہے شان کہ ہے شانِ محمدؐ — جو کچھ بھی ہو میں ہو گیا قربانِ محمدؐ
بے حکمِ خدا آپ نہ کچھ کہتے تھے منہ سے — فرمانِ خدا ہے جو ہے فرمانِ محمدؐ
ہے سالکِ حق کے لئے بس ایک ہی منزل — اللہ کا عرفان ہے عرفانِ محمدؐ
خورشیدِ قیامت کا شفاؔ خوف نہیں ہے — کافی ہے ہمیں سایۂ دامانِ محمدؐ

(جناب انور صاحب کانپوری)

خورشیدِ ازل مطلعِ دیوانِ محمدؐ — انوارِ ابد جلوۂ خندانِ محمدؐ
قوسین تھے اک منزلِ عرفانِ محمدؐ — یہ مرتبۂ خاص تھا شایانِ محمدؐ

(ق)

ہے شیوۂ عشاق یہی اے دلِ بیتاب — اس طرح سے چل سوئے گلستانِ محمدؐ
اک اک قدم محورِ گنبدِ خضرا — اک اک نظر منزلِ عرفانِ محمدؐ

(جناب عقیل صاحب کانپوری)

فرمانِ خدا بن گیا فرمانِ محمدؐ — یہ شان ہے اللہ غنی شانِ محمدؐ
ہے جلوۂ حق روئے منور سے نمایاں — آئینہ توحید ہے عرفانِ محمدؐ
رہتے ہیں عقیلؔ اوجِ ثریا سے بھی بڑھ کر — مداحِ نبی اور ثنا خوانِ محمدؐ

(جناب چشتی فریدی)

آسودۂ محشر ہیں غلامانِ محمدؐ — کام آ ہی گیا لطفِ فراوانِ محمدؐ
منھ چومتی ہیں کوثر و تسنیم کی نہریں — کس شان سے پیتے ہیں غلامانِ محمدؐ
آئینہ میں دیکھا رُخِ آئینہ گر بھی — اللہ کا عرفان ہے عرفانِ محمدؐ

(جناب فخر صاحب قنوجی)

مفلس ہوں مگر دل ہے غنی عشقِ نبی سے — حاصل ہے مجھے دولتِ عرفانِ محمدؐ
افضل ہے ہر اک حکم سے حکمِ شہِ والا — کافی ہے ہمارے لیے فرمانِ محمدؐ

(جناب عبدالمجید صاحب نصابی)

کہتے ہیں وہی سنتے ہیں جو حق کی طرف سے — اللہ کا فرمان ہے فرمانِ محمدؐ
یہ دین کی سب روشنی پھیلی ہے انھیں سے
اسلام کی بنیاد ہیں یارانِ محمدؐ

(جناب ماسٹر عبدالصمد بزمی بلند شہری)

ہو جائے نہ کیوں جاں مری قربانِ محمدؐ — کیا کیا نہیں اس جان پہ احسانِ محمدؐ
ہر ملتِ عالم سے بلا قیدِ عقائد — تھا امن کی بنیاد پہ پیمانِ محمدؐ
باقی نہ رہی جاہ پرستوں کی غلامی — جس وقت سنایا گیا فرمانِ محمدؐ
اے کاش سفر اپنا بھی طیبہ کی طرف ہو — ہو سر میں جنوں، دل میں ہوا ارمانِ محمدؐ
آنا ہو جسے آئے وہ دامانِ کرم میں — عالم کو سنا دیجیے یہ اعلانِ محمدؐ

دنیائے اسلام

مصری کابینہ کو عوام کی تائید حاصل ہیں

مصر میں حکومت عاملہ؟

قاہرہ - ۱۸-فروری- اس خیال کے پیش نظر کہ اسمٰعیل صدقی پاشا کی حکومت کو عوام کی تائید حاصل نہیں ہے مصر کے سیاسی حلقوں میں اس بات کا یقین کیا جا رہا ہے کہ موجودہ حکومت بھی عاملہ کی حکومت ہوگی۔ جیسا کہ ایسے موقعوں پر پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ یعنی حکومت پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ نہ ہوگی۔

رائٹر کا نامہ نگار اپنے ایک بحری تار سے اطلاع دیتا ہے - لیکن ماہرین کے خیال کے مطابق اس قسم کی حکومت کا قیام جمہوریت کے خلاف ہوگا - خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ عوام کا مطالبہ حکومت کو زیادہ سے جمہوری بنانے کا ہے۔

نئی حکومت بابت خیال کیا جا رہا ہے کہ اسمٰعیل صدقی پاشا تو تجربہ کار آدمی ہیں۔ لیکن ان کی کابینہ کے اور وزرا ناتجربہ کار ہیں - اسلیئے موجودہ حکومت رہی تھی۔ پچھلی حکومت بھی قایم نہ رہے گی۔ جتنی کہ پچھلی حکومت رہی تھی - حکومت تقریباً ایک سال قائم رہی۔ پچھلے ۲۷ برسوں میں ۲۸ کابینہ بن چکی ہیں۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی ہے کہ ۱۹۳۰ء میں صدقی پاشا کی کابینہ ۳ سال تک رہی تھی۔

وفد (قوم پرور) اخباروں کی رائے میں موجودہ حکومت زیادہ دنوں تک قائم نہیں رہ سکتی ہے۔

اسمٰعیل صدقی کا جواب

نئی کابینہ کے وزیراعظم ہیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ وزیر داخلہ اور وزیر مالیات بھی ہیں۔ ان کے علاوہ کابینہ میں آٹھ وزیر ہیں۔ جن میں سے زیادہ آزاد خیال ہیں۔

شاہ فاروق کا خط

آج شب یہاں وہ خط و کتابت شایع کردی گئی جو اسمٰعیل صدقی پاشا اور شاہ فاروق کے درمیان ہوئی تھی۔ شاہی فرمان کے ذریعہ صدقی پاشا کو وزیراعظم مقرر کرتے ہوئے شاہ فاروق نے لکھا ہے کہ:-

"ملک ایک نازک دور سے گذر رہا ہے۔ ہماری مشکلات صرف دنیا کی عام بےچینی کے سبب نہیں ہیں بلکہ اسکا سبب یہ بھی ہے کہ ہمارے عوام اپنے جائز داخلی اور خارجی مطالبات کے پورا ہونے کے لئے صحت مند مظاہرہ کر رہے ہیں۔ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ ملک کی سالمیت کو برقرار رکھنے کے لیے عوام میں باہمی ربط پیدا کیا جائے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ ہم اپنے ایک بڑے حلیف سے جلد ہی اپنے مطالبات کے لیے گفت و شنید شروع کرنے والے ہیں اسلیے ہم آپ کی وفاداری پر اعتبار کرتے ہوئے آپ کے ہاتھ میں حکومت کے اختیارات دیتا ہوں"

وزیراعظم نے جواب میں لکھا کہ "میں اور میرے وزیر اس بات کی کوشش کریں گے کہ ہمارے قومی مطالبات جلد از جلد پورے ہوں اور ہم جلد از جلد آزاد ہو جائیں تاکہ عوام کے دل میں جو شبہات ہیں وہ دور ہو سکیں میں جلالۃ الملک کی خدمت میں برطانیہ سے گفت و شنید کرنے والے وفد کے ارکان کے نام عنقریب پیش کروں گا - ہم لوگ جلالۃ الملک کے حکم کے بموجب اس بات کا خیال رکھیں گے کہ وفد میں ایسے ارکان کو منتخب کریں جو قوم کی صحیح نمائندگی کر سکیں اور اندرونی سیاسی اختلاف کے سبب سے اصلی مقصد کو نقصان نہ پہونچائیں۔"

رضواں نے کہا سُن کے مری نعت کو بزمیؔ — کچھ اور چہک بلبلِ بستانِ محمدؐ

(جناب شاکر صاحب ناطقی)

کانوں سے سُنا جس گھڑی فرمانِ محمدؐ — آنکھوں سے نظر آنے لگی شانِ محمدؐ

جب پڑنے لگا پرتوِ انوارِ رسالت — ہر شے میں نظر آنے لگی شانِ محمدؐ
اللہ رے عظمت تری اے شوقِ مدینہ — ہر زائرِ طیبہ بنا مہمانِ محمدؐ
معنی میں نہ کچھ فرق نہ لفظوں میں تفاوت — جو حکمِ خدا ہے وہی فرمانِ محمدؐ
اک زخمِ محبت ہے تو اک زخمِ جدائی — دل کو میں سمجھتا ہوں گلستانِ محمدؐ
بےخوف چلا جاتا ہوں میں جانبِ محشر — سینے سے لگائے ہوئے فرمانِ محمدؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۴۳ | کانپور شنبہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۸

وزیرِ ہند کا بیان

ہندوستان کا مسئلہ حل ہونے کی امید

مجھے نہ صرف یہ یقین ہے کہ مشن حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا بلکہ مجھے بھروسہ ہے کہ وہ ایک معقول وقت کے اندر حل تلاش کر سکے گا۔ یہ ہے وہ بیان جو وزیر ہند لارڈ پتھک لارنس نے ایک پریس کانفرنس میں اس مشن کے بارے میں ظاہر کی جو ہندوستان جا رہا ہے اور جس میں کیبنٹ کے تین ممبر شریک ہیں۔

لارڈ پتھک لارنس نے مزید فرمایا کہ وائسرائے نے یہ بتلایا تھا کہ جیوں ہی انتخاب ختم ہو جائیں گے۔ برطانیہ ان اسکیموں پر عمل درآمد شروع کر دے گا۔ جن کا وہ اعلان کر چکا ہے۔ اور اب ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہم یہ نے مزید کہا کہ ہم نے پچھلے ستمبر میں جو عہد کئے تھے ان کو پورا کرنے کا ہم بہترین طریقہ معلوم کر رہے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں آیا مشن ہندوستان کو طاقت منتقل کرنے جا رہا ہے یا طاقت منتقل کرنے کی بات چیت کرنے جا رہا ہے۔ لارڈ پتھک لارنس نے کہا کہ طاقت منتقل کرنے کی تجویز تو پہلے ہی کی جا چکی ہے اور میں بارہا یہ کہہ چکا ہوں کہ حکومت برطانیہ طاقت منتقل کرنے کا پورا ارادہ رکھتی ہے۔

ہندوستان کو طاقت منتقل کرنے کا مقصد حاصل کرنے کے لیے ہندوستانیوں پر مشتمل ایک آئین ساز باڈی بنائی جائے گی جو ہندوستان کا آئین تیار کرے گی یہ باڈی کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کہلائے گی۔

اس سوال کے جواب میں آیا برطانیہ اس حالت میں اس کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کو طاقت منتقل کر دے گا جب کہ وہ بن رہی ہو گی۔ وزیر ہند نے کہا کہ طاقت اس آئینی جماعت کو منتقل کی جائے گی جو آئین ساز باڈی تیار کرے گی۔

ہندوستان اور برطانیہ کی تاریخ میں ایسی مثالیں غالباً شاذ و نادر ہی ملیں گی کہ خود وزیر ہند سیاسی سمجھوتہ کا راستہ صاف کرنے کے لیے ہندوستان آئے ہوں۔ پچھلے تیس سال میں صرف مسٹر مانٹیگو کی ایک مثال ہمارے سامنے ہے مگر یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان میں قومیت کا جذبہ نشو و نما کے ابتدائی مرحلوں پر تھا۔ اور جسے آزادی کی تڑپ کہنا چاہیئے وہ پیدا ہی نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت ہندوستان خوابِ غفلت سے بیدار ہو رہا تھا اور اسے صرف محبت آمیز تھپکیوں کی ضرورت تھی۔ مسٹر مانٹیگو ہندوستان میں کم و بیش تحقیقاتی مشن پر آئے تھے۔ وہ اپنے مشن میں بڑی حد تک کامیاب ہو جاتے اگر ڈائر اور ڈائر تھپڑوں اور مکوں سے ان کی تھپکیوں کا اثر زائل نہ کر دیتے۔

اب موجودہ وزیر ہند لارڈ پتھک لارنس اپنا مشن لے کر ہندوستان آ رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اب سلف گورنمنٹ کے متعلق مسٹر مانٹیگو کے سے اعلانوں کا زمانہ ختم ہو چکا۔ انگریز مدبر اب بھی پرانی وضعداری نبھائے جاتے ہیں چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لارڈ لارنس نے پارلیمنٹ میں پھر مکمل سلف گورنمنٹ کا ذکر کیا ہے۔ اس مرحلہ پر لفظی بحث چھیڑنا تحصیل حاصل کے برابر ہو گا۔ لارڈ لارنس اور ان کے ساتھی یہ خوب سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کے سامنے اب صرف ایک ہی مقصد ہے وہ یہ ہے "مکمل آزادی"۔

لارنس مشن کی آمد کا چرچہ تو کئی ہفتوں سے گرم تھا اب اس کا سرکاری اعلان کر دیا گیا ہے وزیر ہند کے ہمراہ مسٹر اے۔ وی۔ الگزینڈر کے علاوہ مسٹر اسٹیفورڈ کرپس بھی ہوں گے۔ سر کرپس کا نام اب ہندوستانیوں کے دلوں میں کوئی نئی امیدیں پیدا نہیں کر سکتا۔ مسٹر الگزینڈر سے ہندوستان کو کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔

نئے مشن کے سلسلہ میں جو بات خاص اہمیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ برطانی کیبنٹ کے یہ تینوں وزیر جن میں وزیر ہند شامل ہیں۔ اس واضح مقصد سے آ رہے ہیں کہ وائسرائے لارڈ ویول نے گزشتہ ستمبر میں ہندوستانی مسئلہ کے حل کا جو پروگرام پیش کیا تھا۔ اسے عملی جامہ پہنانے کا راستہ صاف کریں۔ اس مشن کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ برطانی کیبنٹ کی ذمہ داری لے کر آ رہا ہے اور بہت بڑی حد تک متنازعہ معاملوں کو خود سلجھا سکے گا۔ یہ بھی اچھا ہے کہ مشن کے قیام پر مدت کی کوئی قید نہیں لگائی گئی ہے۔ لارڈ ویول کے اعلان کے تین اہم حصے تھے۔

۱۔ برطانی ہند کے منتخب نمائندوں اور ہندوستانی ریاستوں کے نمائندوں سے ابتدائی مشورے کئے جائیں تاکہ آئین سازی کے طریقہ پر زیادہ سے زیادہ اتفاق رائے حاصل ہو سکے

۲۔ آئین بنانے کے لیے ایک نمائندہ جماعت قائم کی جائے

۳۔ تبدیلی کے زمانہ کے لئے عارضی ایگزیکٹیو کونسل قائم کی جائے جسے ہندوستان کی سب سے اہم پارٹیوں کی حمایت حاصل ہو۔

مرکزی انتخابات ختم ہو چکے۔ صوبائی انتخابات کہیں ختم ہو چکے اور کہیں ہو رہے ہیں۔ بہت جلد تمام صوبوں میں انتخابات ختم ہونے کے بعد نمائندہ ادارے بن جائیں گے لہٰذا اب آئین ساز جماعتوں کا کام اور مرکز پر عارضی نمائندہ حکومت قائم کرنے کا موقع آ گیا۔ مگر یہ دونوں قدم اٹھانے کے بعد برطانی حکومت کا کام ختم نہیں ہو گا۔ ہاؤس آف کامنز میں قدامت پسندوں کی طرف سے اس بات پر بہت زور دیا گیا کہ مشن کو نئے آئین کی ترتیب سے کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ کام ہندوستانیوں کا ہے۔ ہم اس کا مطلب خوب سمجھتے ہیں۔ لارڈ پتھک لارنس نے یہ یقین دلایا ہے کہ ان کا مشن ہندوستانیوں میں اپنا کام ادھورا چھوڑ کر واپس نہیں آئے گا۔

ہم عرض کریں گے کہ اگر یہ ممکن ہو کہ برطانیہ ہندوستان میں اپنے اقتدار سے کلی طور پر دست بردار ہو جائے تو بے شک برطانیہ کو ہندوستان کی مشکلات سے کوئی واسطہ نہ ہو گا لیکن جب تک برطانوی طاقت ہندوستان میں موجود ہے انگریز مدبران مشکلوں کے حل کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

ہم اس موقعہ پر کسی لمبی بحث میں پڑنے کی بجائے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے حق آزادی کا اعتراف اور اعلان مقدم چیز ہے۔ مشن اسکی عملی تکمیل میں امداد دے سکتا ہے۔ اور آخر میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ہندوستان کی آزادی کا مقصد پورا نہ ہوا تو ملک کو فیصلہ کن لڑائی لڑنی پڑے گی۔

بمبئی۔ ۲۲ فروری رائل انڈین نیوی کے ہڑتالیوں پر برطانی فوجوں نے گولی چلائی تھی۔ اسکے خلاف احتجاج کے طور پر تمام شہر میں فسادات برپا ہوئے۔ مسلح فوجوں اور تشدد پر کمربستہ ہجوم میں سخت تصادم ہوا پولیس اور فوج نے ۴۲ سے زیادہ مرتبہ گولی چلائی عرصہ تک ...

بحری بیڑے میں بغاوت

ہندوستانی بحری بیڑے میں ... ہڑتال کی شکل میں شروع ہوئی تھی وہ ... منتقل ہو گئی۔ اور بغاوت بھی ایسی جس میں ہتھیاروں کا کھلا استعمال ہو رہا ہے جھگڑے کا اصل اور ابتدائی سبب ہندوستانیوں جہازیوں اور دوسرے بحری ملازموں کی دیرینہ شکایتیں ہیں۔ جن میں سب سے سنگین یہ ہے کہ ان سے نسلی امتیاز برتا جاتا ہے

ہڑتال بمبئی سے شروع ہوئی۔ بہت جلد وہ کلکتہ کراچی مدراس اور نئی دہلی تک پہونچ گئی جہاں بحری ہیڈکوارٹرز کے بہت سے ملازموں نے کام ترک کر دیا۔ رائل انڈین نیوی کے ڈیڑھ درجن ... پر ہڑتالیوں نے قبضہ کر لیا ہے ... ہیں۔ بمبئی اور کراچی میں ہندوستانی جہاز ... فوج اور پولیس کا تصادم ہو گیا۔ بمبئی میں جہازیوں پر گولی چلانے سرکاری طور پر یہ سبب بیان کیا گیا ہے کہ ہڑتالی اسلحہ خانہ پر قبضہ کر لینا چاہتے تھے۔ ہڑتالیوں نے بمبئی اور کراچی میں الٹی میٹم دے رکھا ہے کہ اگر خاص وقت کے اندر فوج اور پولیس نہ ہٹائی گئی تو وہ گولہ باری شروع کر دیں گے۔ ہڑتالیوں نے اپنی دھمکی پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے۔ اس اثنا میں یہ اچھا ہے کہ معاملہ ذمہ دار لیڈروں کے ہاتھوں میں پہونچ گیا ہے۔ مرکزی بحری ہڑتالیوں نے قومی لیڈروں خاص کر کانگریس کے لیڈروں سے موثر اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستانیوں جہازیوں کی امداد کریں۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ تنخواہ اور خوراک کے متعلق ناقابل بیان تکلیفوں اور نہایت ہی شرمناک نسلی امتیاز کا شکار ہیں کمیٹی کا بیان ہے کہ حکام سے شکایتوں کے ازالہ کے لئے خصوصاً نسلی امتیاز کے انسداد کے لیئے بارہا اپیلیں کی گئیں اور برابری کے برتاؤ کا مطالبہ کیا گیا مگر انکی کوئی شنوائی نہ ہوئی بیان میں مزید مذکور ہے کہ۔

پچھلے پانچ دن سے جہازیوں نے پر امن ہڑتال کر رکھی ہے مگر حکام نے ہماری بات سننے سے انکار کر دیا ہے انھوں نے فوج خاص کر انگریزی دستے بلائے ہیں کیونکہ وہ فوج میں ہمارے ہندوستانی بھائیوں پر بھروسہ نہیں کر سکتے انھوں نے کاسل بیرکس میں ہم پر حملے کیے اور ہمیں اپنی حفاظت کے لیئے ہتھیار استعمال کرنے پر مجبور کیا۔ اب فلیگ آفیسر کمانڈنگ دھمکی دیتا ہے کہ سلطنت کی زبردست ہتھیار بند طاقت سے ہمیں بالکل برباد کر دیا جائے گا کوئی ذمہ دار ہندوستانی ہم سے یہ توقع نہیں کرے گا کہ ہم ایسی تحقیر آمیز شرطوں کے سامنے ہتھیار ڈالدیں یا برطانی سامراج کے قدموں پر اس بری طرح جھک جائیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہم گفت و شنید کے لیئے تیار ہیں۔ بیان کے آخری حصہ میں حسب ذیل اپیل کی ہے۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ جب تک ہمارے لوگ اور ہمارے محترم سیاسی لیڈر ہماری مدد کریں گے فلیگ افسر کمانڈنگ اپنی دھمکی پوری کر دکھائے گا۔ سردار پٹیل اس سلسلہ میں گورنر بمبئی سے بات چیت کر رہے ہیں اور ان کے ایما پر مسٹر آصف علی کمانڈر انچیف سے مل چکے ہیں۔ سردار پٹیل نے اپنی اپیل ہڑتالیوں اور شہریوں کو پر امن رہنے کی تلقین کی ہے۔ ہمیں احساس ہے کہ جہازی تشدد کے جس ہولناک ماحول میں گرفتار ہیں انہیں پر امن رہنا کس قدر دشوار ہے۔ لیکن ہماری یہ پختہ رائے ہے کہ پر امن رہنے ہی میں ان کی جیت ہے رہا فلیگ افسر کمانڈنگ کی دھمکی کا سوال تو ہمیں یہ کہنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کہ اگر وہ اس پر عمل کر کے ہندوستانی بحری بیڑہ تباہ کریں گے تو یقیناً وہ برطانی حکومت کی کوئی بھی خدمت انجام نہیں دیں گے بلکہ حکومت کے ساتھ برائی کریں گے۔

مگر ہمیں یقین ہے کہ ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکن لیک اور ہندوستان کے فوجی وائسرائے لارڈ ویول جو آج ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے والی ہندوستانی فوج سے بھی نرمی اور درگذر کا سلوک کرنا ہی قرین مصلحت سمجھتے ہیں کسی بھی افسر کو ہندوستانی جہازیوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے کا موقع نہ دیں گے۔ جب کہ جہازیوں کا مقصد حکومت کی مسلح طاقت سے جنگ کرنا نہیں بلکہ صرف اپنی جائز شکایتوں کا ازالہ کرانا ہے۔

... طور پر اندازہ لگایا جاتا ہے کہ تیس سے زیادہ مرے ۵۰۰ سے زیادہ زخمی ہوئے جنمیں سے ۳۵۰ سے ۴۰۰ تک لوگوں کے گولی کے لگنے کے زخم ہیں۔

ایگریکلچرل کالج ایگریکلچرل کالج کانپور ہڑتال کے سلسلہ میں ابھی تک بند ہے۔ ڈاکٹر جواہر لال۔ مسٹر گوپی ناتھ سنگھ اور مسٹر اجیت پرشاد جین کا ایک ڈیپوٹیشن اس سلسلہ میں گورنر صاحب سے ملاقات ...

میونسپل بورڈ ۲۱ فروری کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ سردار ... شاد چیئرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ میں کیپٹن عباس علی کی سزا کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور آزاد ہند ... لوگوں کے خلاف مقدمات جاری رکھنے کی مخالفت کی گئی۔ اس کے بعد جلسہ ملتوی ...

چیئرمین ایجوکیشن کی تجاویز چیئرمین ایجوکیشن کمیٹی میونسپل بورڈ ... حالت بہتر بنانے کے لیئے ایک اسکیم مرتب کی ہے ... آپکی تجویز یہ ہے کہ ایک لاکھ روپیہ کی امداد اسکولوں کی عمارتیں بنانے کے لیے گورنمنٹ سے مانگی جائے۔ بورڈ اس وقت ۱۴ ہزار روپیہ سالانہ کرایہ اسکولوں کی عمارتوں کا ادا کرتا ہے۔ آپ کی تجویز یہ ہے کہ شہر کے مالدار طبقہ سے اسبات کی درخواست کی جائے کہ وہ اسکولوں کی عمارتیں بنوا دیں۔ بورڈ نے عمارتوں کے واسطے کچھ جگہیں حاصل کی ہیں۔ اور ڈیولپمنٹ بورڈ کے ذریعہ زمین بلا قیمت حاصل کی جا سکتی ہیں۔ آپ نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ ہر طالب علم کا سال میں ایک دفعہ ضرور ڈاکٹری معائنہ کیا جائے تاکہ انکی صحت کو درست کیا جا سکے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ ڈیولپمنٹ بورڈ اس غریب اور متوسط درجہ کے لوگوں کے واسطے مکانات بنانے کے مشکل مسئلہ پر غور کر رہا ہے بورڈ کے انجینئر صاحب نے دو سو روپیہ تک ماہوار تنخواہ پانے والوں کے لیئے مکانات بنانے کی ایک اسکیم مرتب کی ہے تیس روپیہ سے پچاس روپیہ تک پانے والے مزدوروں کے لیئے ۱۸ لاکھ روپیہ کی ضرورت پڑے گی۔ اور پچاس روپیہ سے دو سو روپیہ تک تنخواہ پانے والوں کے لیئے دو منزلہ مکانات جنمیں دو کمرے ایک باورچی خانہ ایک غسل خانہ اور برآمدہ ہو گا بنانا تجویز ہوا ہے اور اس طرح کے ہر مکان پر ۵ ہزار روپیہ کی لاگت آئے گی۔ اس طرح کے مکانات بھی ۱۲ سو بنانا تجویز ہوئے ہیں۔

گیّا کا اسپتال گیّا کا چھوت چھات کا اسپتال اس وقت میونسپل کے زیر انتظام ہے۔ اب یو۔پی گورنمنٹ اس اسپتال کو اپنے انتظام میں لینا چاہتی ہے کیونکہ اسپتال کا اسٹاف اور دیگر ضروری سامان اور اوزار ناکافی ہیں۔ گورنمنٹ نے اس سلسلہ میں میونسپل بورڈ کی رائے طلب کی ہے

تجارتی حلقہ انتخاب یو۔پی۔ چیمبر آف کامرس اور مرچنٹ چیمبر آف کامرس کی ایک مشترکہ سیٹ یو۔پی لیجسلیٹو اسمبلی میں ہے۔ جس کے لیئے مسٹر ہری شنکر باگلا اور مسٹر کشن چندپوری امیدوار ہیں۔ دونوں میں نہایت زبردست مقابلہ ہے اور بڑی جد و جہد ہو رہی ہے۔ دونوں چیمبروں کے ووٹوں کی تعداد ۴۳۲ بتائی جاتی ہے جس میں سے ۲۹۶ ووٹر شہر کے ہیں اور ۱۳۶ ووٹر دوسرے مقامات کے ہیں بیلٹ پیپر ووٹران کے پاس بذریعہ رجسٹری پہونچ گئے اور غالباً ریٹرننگ افسر

... بیلٹ پیپر واپس آنے کی تاریخ ۴ مارچ ہے ... جاتا ہے کہ ۱۸ فروری تک صرف ۸۲ بیلٹ پیپر ... واپس آئے ہیں۔ مقابلہ برابر درست ہے ... بڑی جد و جہد ہو رہی ہے۔ عام خیال ... چند ووٹوں سے ہو سکے گی۔

عیسائیوں کا حلقہ انتخاب ہندوستانی عیسائیوں کے ... یو۔پی میں ... میں دو جگہیں ہیں ۲۲ فروری کو کچہری میں پولنگ تھا اور خوب چہل پہل رہی کانگریس کی طرف سے مسٹر دھرم داس اور مسٹر سیملین اور عیسائی یونین کی طرف سے مسٹر قلب امیدوار تھے کانپور میں ووٹروں کی تعداد ۱۲ سو کے قریب بتائی جاتی ہے جس میں پولنگ ساڑھے پانچسو کے قریب ہوا ہے

مسلم حلقہ انتخاب ۴ مارچ کو ضلع کانپور و اناؤ کے دیہاتی حلقہ کا انتخاب ہو گا کانگریس کی طرف سید نشیر الدین صاحب اور مسلم لیگ کی طرف سے مسٹر نفیس الحسن امیدوار ہیں۔

۱۱ مارچ کو شہر کانپور کی سیٹ کا انتخاب ہو گا مسلم لیگ کی طرف سے رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی اور نیشنلسٹ مسلم کی طرف سے مسٹر عبد القیوم انصاری امیدوار ہیں۔

جنرل الکشن جنرل الکشن ۵ مارچ کو اسس لئے نہیں ہو گا کہ کانگریس کے امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

۱۲ مارچ کو جنرل الکشن ہو گا۔ کانگریس کی طرف سے ڈاکٹر جواہر لال اور بھگوان دین مہتر امیدوار ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو ۲۷ فروری پنڈت جواہر لال نہرو بذریعہ ہوائی جہاز کانپور تشریف لائیں گے اور شام کو ۵ بجے پھول باغ میں تقریر کریں گے۔ اس سلسلہ میں کانگریس کمیٹی نے ایک ـــــ کیا ہے پنڈت جی کی خدمت میں ۲ لاکھ روپیہ کی تھیلی بھی پیش کی جانے کی خبر ہے۔

حافظ محمد صدیق کے عطیات کانپور کے مشہور علم دوست رئیس حافظ محمد صدیق صاحب نے مدرسہ فیض عام مڈل اسکول کانپور کو ۳ ہزار روپیہ اور اسلامیہ کالج لکھنؤ کو ۱۵ ہزار روپیہ کے عطیات عنایت فرمائے ہیں۔

فائلیں جل گئیں کہا جاتا ہے کہ ڈپٹی آرڈننس کنٹرولر کے دفتر میں آگ لگ جانے کی وجہ سے کچھ ضروری فائلیں بھی جل گئی ہیں۔ خیال ہے کہ ان میں وہ فائلیں بھی شامل ہیں جن کے سلسلہ میں تحقیقات کی گئی تھی اور مقدمہ چلایا جانے والا تھا۔

محکمہ ڈاک و تار ۲۰ فروری کو محکمہ ڈاک و تار اور ریلوے میل سروس کے ملازمین کا ایک جلسہ یو۔پی پوسٹل یونین کے سکریٹری کی صدارت میں ہوا جس میں محکمہ کے ملازمین کی قلیل تنخواہ اور پریشانیوں کا تذکرہ کیا گیا۔ اور نظام اعلیٰ کی سرد مہری پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔

جلسہ میں یہ طے کیا گیا کہ اگر ملازمان کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو ۱۱ مارچ سے مکمل ہڑتال کر دی جائے گی اور ۲۴ فروری تک محکمہ کے ہر صوبہ کی یونین ہڑتال کرنے کا نوٹس ڈائرکٹر جنرل کے پاس روانہ کر دے گا۔ جلسہ میں پوسٹ ماسٹر صاحب نے پوسٹ ماسٹر جنرل کی ہدایت کے مطابق جو خود کانپور تشریف لائے تھے یہ بتلایا کہ ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کیا جا رہا ہے۔ جو ملازمین کی شکایتوں اور تنخواہ کے مسئلہ پر غور کرے گا۔ لیکن جلسہ نے اس بیان کو غیر تشفی بخش بتلایا۔ جلسہ کے ختم ہونے کے بعد ملازمان کا ایک ڈیپوٹیشن مسٹر مارگن سکریٹری اپر انڈیا چیمبر آف کامرس سے ملا۔ اور گفتگو کے بعد موصوف نے یقین دلایا کہ یہ معاملہ چیمبر میں پیش کیا جائے گا اور اس امر کی کوشش کی جائے گی کہ انکے مطالبات گورنمنٹ منظور کر لے۔

مسٹر اما شنکر مہروترا پریسیڈنٹ چیمبر آف کامرس اور مسٹر ایم۔ ایچ۔ عابدی سکریٹری مسلم چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس تار روانہ کئے ہیں کہ محکمہ کے ملازمان کے مطالبات منظور کر لیے جائیں۔

والے کا بیڑا اٹھالیا ہے۔ حسین وجمیل کا مجیت تتلی اپنی بھیگی ریشمی ساری کو سنبھال سنبھال کر بھاگ رہی ہے اور اس کا باپ ہانپ ہانپ کر یہ کہتا ہوا اسکا تعاقب کر رہا تھا۔

اس نظارہ کو دیکھ کر بعض لوگوں کی ہنسی چھوٹ گئی اور بعض کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔ یہ ہے مغربی آزادی کی ہوا کا اثر۔

دریافت کرنے پر معلوم یہ ہوا کہ صاحبزادی کو آزادی کی ہواؤں میں اڑنے کے لئے بلا پابندی چھوڑ دیا گیا تھا اور آپ کالج میں کتابیں پڑھتے پڑھتے کتاب عشق کے سارے سبق پڑھ گئیں۔ جب یہ سارے سبق ازبر کر لینے کے بعد آپ نے ایک سیلے من موہنے نوجوان کے ساتھ باپ کا بہت سا روپیہ اور ماں کا لاکھوں کا زیور لیکر فرار ہونے کا منصوبہ باندھ لیا تو اتفاق سے باپ پر آپ کے مبارک ارادوں کا راز کھل گیا اور جس وقت آپ کے یار کے ساتھ فرار ہونے کو تھیں باپ نے آپکو جالیا۔ یار تو دم دبا کر چلتے بنے اور صاحبزادی کی ان کے باپ نے اس قدر زور دار طریقے سے مرمت کی کہ کئی روز تک ان گورا گورا جسم ہلدی چونا ...... سے اچھا خاصا لالہ زار بنا رہا۔

ان کا عجیب صاحبزادی کے ناکام فرار کی دردناک داستان سننے کے بعد آپ کو کلکتہ کی ان اپٹوڈیٹ دیوی جی کا افسانہ محبت بھی سننا چاہئے جن کی ایک مرد سے شادی ہوئے کئی برس ہوگئے تھے۔ اور جن کے آگے اس مرد سے کئی بچے بھی تھے مگر جب آپ اپٹوڈیٹ بن جانے کے بعد دیوی جی کے دل و دماغ پر مغربیت سوار ہوئی تو انھوں نے پڑوس میں ایک بن ٹھن کر نکلنے والے فیشن ایبل نوجوان سے عشق لڑانا شروع کر دیا۔ کچھ دنوں کے بعد عشق و عاشقی کا یہ جنون اس قدر بڑھا کہ آپ نے غریب شوہر کو نوٹس دیدیا کہ یا تو مجھے اپنے عاشق سے کھلم کھلا ملنے کی اجازت دو اور میں جب چاہوں گی اسے گھر میں بلا کر اپنے دل کے ارمان نکالونگی یا میں تم کو اور تمہارے گھر بار کو چھوڑ کر اسکے ساتھ جاتی ہوں۔ شوہر ان اپٹوڈیٹ دیوی جی کا یہ نیا فلسفہ سن کر پہلے تو بہت چکرایا۔ مگر پھر اس نے انھیں بچوں کا واسطہ دیکر سمجھایا کہ مجھ پر اور ان معصوموں پر رحم کرو مگر دیوی جی نے اعلان فرما دیا کہ اپنا مطالبہ منوائے بغیر نہ مانیں گی تو آخر تنگ آکر شوہر نے آپ کی جوت پیجی شروع کر دی۔ خبر نہیں کہ اب آپکے مزاج کیسے ہیں اور آیا اب بھی آپ پر اپٹوڈیٹ بننے کے بعد بیک وقت دو شوہر رکھنے کا جنون طاری ہے یا نہیں۔

اب آپ ان بڑی بی کا حال بھی سن لیجئے جن کو جوانی بیچی سن کر آزادی کی ہوائیں اڑنے کا شوق چرایا تھا آپ اپنے شوہر کو برسوں پہلے دوسری دنیا کی طرف روانہ کر چکی تھیں اور ایک عرصہ سے بیوگی کی زندگی بسر کر رہی تھیں مگر اس حالت میں بھی آپ کی زندگی خاصی اچھی طرح کٹ رہی تھی۔ کیونکہ آپ کے جوان جوان بیٹے اور بیٹیاں تھیں اور وہ سب آپکی کفالت کرتے ہوئے آپ کو بہت اچھی طرح رکھتے تھے۔

مگر دفعتاً آپ کو آزادی کا زکام ہوا تو آپ ایک نوجوان کے عشق میں مبتلا ہو گئیں، اور اس نوجوان کو بھی یہ سبز باغ دکھا کر اپنے اوپر ریجھا لیا کہ لاکھوں روپے کی مالک ہوں۔ اگر تم مجھ سے شادی کر لو تو یہ سب روپیہ تم کو دیدوں گی مگر جب بیٹے بیٹیوں کو معلوم ہوا کہ بڑی بی کس خبط میں مبتلا ہو گئی ہیں۔ تو انھوں نے اپنی والدہ محترمہ کو پوری خدمت گذاری کے ساتھ ایک کوٹھری میں بند کر دیا اور ان کے عاشق کو بتایا کہ کس طرح ہماری اماں جان خبط میں مبتلا ہو گئی تھیں ورنہ انکے پاس بھلا کیا رکھا ہے انکی کفالت تو ہم کرتے ہیں تب کہیں جاکر یہ افسانہ دلچسپ ختم ہوا

غرض ہندوستان میں مغربی تہذیب کے اثر سے عجیب و غریب

...

چاند ستارے ...... کی منت و سماجت کرتی کہ بتاؤ میرا مسرت نواز معشوق کہاں ہے بتاؤ ...... بتاؤ ...... میرے سوال پر خاموش کیوں ہو؟ ...... کیا تمہیں اس نے منع کر دیا ہے۔ مگر افسوس کہ کوئی نہ بولا، کسی نے میری تلاش کی بے چینی پر رحم نہ کھایا۔ کسی نے مجھے اسکا پتہ نہ بتایا ...... آخر میں یونہی بھٹکتی رہی ...... اور دیوانہ وار بھٹکتی رہی جنگل جنگل ...... صحرا بہ صحرا شہر بہ شہر کوچہ بہ کوچہ کبھی مسجد ...... کبھی مندر کبھی پنڈت، کبھی ملا آخر تھک کر مایوسی کے ساتھ ایک خشک درخت کا سہارا لے کر بیٹھ گئی ...... دور ...... دو ٹہنیوں کے درمیان سے ایک لرزتی ہوئی صدا میری تلاش کا ایک ٹکڑا بن کر آئی ...... پی کہاں ...... پی کہاں ...... میرے مایوس و نا امید دل کے کانوں نے متوجہ ہو کر سنا۔ دور شوق سے بے خودی میں میری آواز بھی اس کے ہمراہ ہمنوائی کرنے لگی ...... پی کہاں ...... پی کہاں ...... پی کہاں پی یہاں ...... پی یہاں ...... میرے قلب نے جواب دیا۔

اور میں بے اختیار اپنی کامیابی کی خوشی میں مدہوش ہو کر جھومنے لگی ...... جھومتی رہی ...... جھوم رہی ہوں ...... اور اب ہمیشہ جھومتی رہونگی، اب اپنے پی کی نگری میں!

(آنسہ ...... بی۔ اے)

ہماری ریلوے کے دلچسپ اعداد و شمار

(۱) ۱۹۴۴ء میں ریلوے نے بچاس کروڑ روپیہ نفع کمایا ۱۹۴۵ء میں ۳۲ کروڑ سات لاکھ نفع کمایا۔ ۱۹۴۶ء میں بارہ کروڑ نفع ہونے کی امید ہے

(۲) پچھلے سال ساڑھے آٹھ کروڑ مسافروں نے ہر مہینہ سفر کیا۔

اسمیں ...... کی سپیشل گاڑیاں شامل نہیں۔

(۳) پچھلے سال کی نسبت مسافروں کی تعداد ۳ ½ گنا ہو گئی۔

(۴) انگلینڈ اور کینیڈا سے اسقدر مال منگایا جا رہا ہے کہ بہت جلد ہندوستان کی ریلوں کے پاس ۸۵ا۱ انجن اور دو لاکھ انتالیس ہزار ویگن ہو جائیں گے۔

(۵) آسٹریلیا سے تین سو سے زیادہ ریلوے کریج منگائے جا رہے ہیں اس سب مال کی قیمت کئی کروڑ روپے ہوگی۔

ابھی تک فوجی حکام کے پاس ریلوں کے ۱۸ سو کریج موجود ہیں۔ جب تک وہ واپس نہ ملجائیں ریل کے سفر میں نارمل (عام) سہولتیں نہیں مل سکتیں۔

مسٹر آصف علی کی وائسرائے سے ملاقات

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ مولانا ابوالکلام آزاد صاحب بیمار ہو جانے کی وجہ سے سینیچر کو دہلی نہیں پہونچے لہذا انھوں نے مسٹر آصف علی ممبر ورکنگ کمیٹی حکم دیا کہ وہ لارڈ ویول سے ملاقات کریں۔

آصف صاحب نے ایک گھنٹہ دس منٹ تک لارڈ ویول وائسرائے ہند سے خوراک صورت حالت بحث کی اور مولانا کو ٹیلیفون پر گفتگو کا خلاصہ دیا۔

ہوگی کھل رہے ہیں اور ہندوستان کی جن عورتوں کو آزادی کی ہوا لگ گئی ہے وہ بڑے دلچسپ تماشے دکھا رہی ہیں۔

...

اور محبت کو شا...
کے حقوق دے...
جذبہ پیدا کیا گیا...
کے انتخاب کا حق...
مذہبی دستور کے مطابق ...... ہے۔

سوویت لڑکی اپنی شادی کی خود ذمہ دار ہے والدین کو دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ طلاق چاہنے والوں کو طلاق بآسانی مل جاتا ہے نجی زندگی کے متعلق سوالات قانوناً ممنوع ہیں اور نہ طلاق کی عام اشاعت کی ضرورت ہے۔ برابر کے حقوق اور اقتصادی تفریق کی عدم موجودگی آپس میں اتفاق احترام اور محبت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ اور عورت کی ذہنی ترقی کے ساتھ ساتھ گھریلو زندگی بھی خوشگوار گذرتی ہے۔ شادی کے معاملات میں اتنی آزادی دیتے ہوئے بھی سوویت نظام میں شادی اور اس کی ذمہ داری سے لاپرواہی کرنے کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور گھریلو زندگی میں زیادہ دلچسپی سے بچے پیدا کرنے انکی مناسب نگہداشت اور تعلیم و صحت کا خیال رکھنا ایک خوشگوار فرض سمجھا جاتا ہے۔

سوویت یونین میں ماں باپ دونوں بچے کی پرورش کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ تنازعہ کی صورت میں دونوں کا خرچ برابر برداشت کرتے ہیں۔ پہلے بچہ کے لئے چوتھائی دو کے لئے تہائی اور زیادہ کے لیے تنخواہ کا آدھا حصہ ماں باپ دونوں کو دینا پڑتا ہے۔ عدم ادائیگی کی صورت میں قید کی سزا ملتی ہے اگرچہ سوویت یونین میں طلاق کی آزادی ہے مگر اسے بری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ اسکی تعداد بھی گھٹتی جا رہی ہے اس کے علاوہ سوویت یونین میں بچے والیوں کے جتنی آسانیاں بہم پہونچائی گئی ہیں ان کا کوئی شمار نہیں۔ جگہ جگہ تربیت گاہیں طفل گاہیں کنڈرگارٹن، مفت اسکول ہسپتال نرسنگ ہوم اور پبلک طعام خانے بھی قائم ہیں۔ اکثر یہ طفل گاہیں فیکٹریوں اور پنچایتی کھیتوں کے قریب ہوتی ہیں۔ تاکہ ماؤں کو آسانی رہے طفل گاہوں اور کنڈرگارٹن کے اخراجات کا ⅓ حصہ والدین کو اور ⅔ حصہ حکومت کو برداشت کرنا پڑتا ہے ہر وقت طعام خانوں کی موجودگی سے عورتیں ہانڈی چولہا اور دیگر تھکا دینے والے خانہ داری کے امور سے بچی رہتی ہیں وہ کام کرنے کے بعد اپنے مکان میں رہ سکتی ہے جو سوویت حکومت نے سستے داموں انکے لیئے تعمیر کرائے ہیں۔

ان حالات کو سن کر ہم ہندوستانی عورتوں کی بے ساختہ یہی طبیعت چاہتی ہے کہ کس طرح ہماری یہ روز روز کی مصیبتیں ختم ہوں اور ہم بھی اس فضا میں سانس لیں۔

دعوتوں پر پابندی

لکھنو ۱۶ فروری۔ خوراک کی کمیابی کی وجہ سے حکومت یو۔پی نے ایک حکم نافذ کیا ہے اس کے ذریعہ سے ایک شخص زیادہ سے زیادہ ۱۲۵ اشخاص کی ایک وقت دعوت کر سکتا ہے

اس حکم کے ذریعہ سے ہوٹلوں میں تین قسم سے زیادہ کی خوراک نہیں ملسکتی ہے۔

مسلم لیگ غیر مسلم لیگیوں سے تعاون نہیں کریگی

کلکتہ ۱۵ فروری۔ چیرمین آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نوابزادہ لیاقت علیخاں سے آج ایسوسی ایٹیڈ پریس آف انڈیا کے ایک نمایندے نے آسام کی وزارت میں لیگ کی شرکت کے بارے پوچھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ مسلم لیگ ان مسلمانوں سے تعاون نہیں کرے گی جو مسلم لیگ میں شامل نہیں ہیں۔

ریاست جودھپور میں آبپاشی کی نئی سکیم

جودھپور ۱۵ فروری ریاست جودھپور کی سرکار نے جاوان دریا پر آبپاشی اور ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ

...

...چھ ہے

...اور قلی کے سر پر سامان رکھدیا ...جگہ پہونچانا ہے بتاؤ کتنے ...

... مرضی آئے دے دیجیگا ... مرضی کے موافق کچھ ہی دے دینا اس شخص نے کہا ... چل سامان لے چل کچھ دیں دینگے۔

جب قلی نے گھر پر سامان پہونچا دیا تو وہ شخص اسے ... دینے لگا، قلی نے کہا کہ میں تو دو آنے نہیں لونگا آپ نے تو کچھ کہا تھا۔ اس شخص نے تین آنے دینے چاہے لیکن قلی نے انکار کیا۔ اس نے چار آنے نکالے لیکن قلی بضد رہا۔ وہ شخص عجب مشکل میں تھا کہ کیا کرے آس پاس کے لوگ جمع ہوگئے سب نے پوچھا کہ بھئی کیا معاملہ ہے قلی نے کہا کہ میں ان کا سامان لایا تھا اور انھوں نے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اب نہیں دیتے۔ سب حیران تھے کہ کیا کیا جائے۔ ایک سن رسیدہ دانا آدمی بھی آپہونچا۔ اس نے ماجرا سنا اور قلی سے کہا کہ اچھا بھائی تو آرام تو کر، ابھی یہ بیچارہ آیا ہے۔ ابھی تجھے کچھ لا دیں گے۔ قلی آرام سے بیٹھ گیا اس دانا شخص نے بازار سے دو پیسہ کا دہی لاکر ایک گوشہ میں جاکر ذرا سا پہیا ہوا کوئلہ ڈال دیا۔ دہی سامنے لاکر کہنے لگا کہ دیکھنا بھائی اسمیں کیا گر پڑا ہے، قلی نے کہا اسمیں کچھ ہے، اس عقلمند آدمی نے کہا کہ اچھا اس میں کچھ ہے تو تو لے اپنا کچھ

قلی نے اب دو آنے ہی لینے چاہے۔ لیکن سب کہنے لگے اب تو ہم تیرا کچھ ہی دیں گے۔

مسلم لیگ سے پنڈت نہرو کی اپیل

الہ آباد۔ (بذریعہ تار) ۱۴ فروری مسلم لیگ والے کیوں ہندوؤں کی مخالفت کر رہے ہیں ہر پاکستان ہندوؤں کے پاس تمہیں ہے وہ مسلمانوں کی طرح غلام ہیں۔ برطانوی حکومت نے دونوں کی جڑوں کو ہلا دیا ہے مسلم لیگی برطانوی حکومت سے لڑنیکی جرات نہیں کرسکتے ہیں کیونکہ ہستی برطانوی سرپرستی پر مبنی ہے فرقہ وارانہ تلخی پھیلانے سے کشیدگی پھیلا رہے ہیں انکو چاہیئے کہ کانگریس سے ملکر پہلے آزادی حاصل کرلیں۔ اس کے بعد پاکستان کا گھریلو مسئلہ باہمی گفت و شنید سے طے کیا جاسکتا ہے

ان الفاظ کے ساتھ پنڈت جواہرلال نہرو نے خلد آباد وارڈ کانگریس کمیٹی کے زیراہتمام ایک جلسہ میں تقریر شروع کی۔ ملک اس وقت تک آزاد نہیں ہوسکتا جب تک حکمراں قوم کی فوج اس ملک میں موجود ہے: ہندوستان تیزی سے آزادی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہندوستان دو سال میں آزادی حاصل کرے گا۔ کوئی طاقت اسکی راہ میں حائل نہیں ہوسکتی ہے

انھوں نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس وقت جب کہ برطانوی تاریخی باب ختم ہو رہا ہے ان کو ضبط و نظم سے متحد رہنا چاہیئے۔ برطانوی ظلم کا بھی خاتمہ ہو رہا ہے۔ سوراج ہندو مسلم سکھ سب ہی کے لئے ہوگا۔ سوراج کو برقرار رکھنے کے لیے ہم کو پلان تیار کرنی چاہیئے

پنڈت نہرو نے کہا کہ سوراج سے ننگوں کو کپڑے ملیگا بھوکوں کو روٹی ملے جو دور ملک کے نفع میں حصہ لے گا اور برطانوی حکومت کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ زمینداری نظام کا بھی خاتمہ ہوجائے گا۔

انھوں نے حکومت کے راشن کی کمی کے بارے میں تنبیہ کیا کہ موجودہ نا اہل حکومت کی جگہ قومی حکومت عوام کی ضروریات کو پورا کرسکتی ہے۔

تعمیر کرنے کی منظوری دیدی ہے ۱۹۴۸ء میں جزوی طور پر آبپاشی کرانے کے لئے اسکی تعمیر فوراً شروع کر دی جائے گی اور ۱۹۵۲ء میں ۱۵ ہزار ایکڑ زمین کی مکمل طور پر آبپاشی ہونے لگے گی۔ اس علاقہ میں فوجی خدمات سے سبکدوش کئے ہوئے سپاہیوں کو کاشت کرنے کے لیے سہولتیں دیجائیں گی۔

...

سبھاش بابو کی سوانحیات پردۂ فلم پر

کلکتہ کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ کلکتہ کی کسی فلم کمپنی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کی سوانحیات کو فلمایا جائے۔ چنانچہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس فلم کی ابتدائی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔

اس فلم کے ایک حصہ میں تو سبھاش بابو کی وہ سرگرمیاں دکھائی جائیں گی۔ جو آپ ہندوستان کی آزادی کے لیئے ہندوستان میں کرتے رہے ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں انڈین نیشنل آرمی کے قیام اور ترقی کی پوری کہانی پیش کی جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس فلم کا وہ حصہ جو نیشنل آرمی سے متعلق ہوگا ملایا میں شوٹ کیا جائے گا۔

سبھاش بابو کی بعض سیاسی سرگرمیوں سے خواہ کسی کو کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ لیکن اس چیز سے کسی طرح انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آپ نے ہندوستان کے لیئے بے اندازہ قربانیاں کیں اور آپنے اپنے کیرکٹر کی بنا پر خود کانگریس ہائی کمانڈ سے ٹکرانے سے بھی گریز نہیں کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی ساری زندگی سیاسی سانحوں اور حادثات سے بھری پڑی ہے۔

ہم کو توقع ہے کہ اگر سبھاش بابو کی سوانح حیات سلیقہ کے ساتھ مرتب کی گئی ہے اور اس کے سینریوں کی تیاری میں پوری محنت سے کام لیا گیا تو یہ تصویر ہندوستان میں آمدنی اور مقبولیت کا ایک نیا ریکارڈ قائم کرکے رہے گی۔ لیکن اسکے ساتھ ہی ہم کو شبہ ہے کہ شاید حکومت اس فلم کی تیاری اور نمائش کی آسانی سے اجازت نہیں دے گی۔

منروا کی تاریخی فلم نورجہاں

منروا کی جدید تاریخی فلم نورجہاں کے بارے میں بمبئی سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ نورجہاں اپنی نوعیت کی عجیب و غریب تصویر ہوگی جس میں شہنشاہ جہانگیر اور نورجہاں کے رومانس کے پیش کرنے کی بجائے نورجہاں کا وہ سیاسی کردار پیش کیا جائے گا جس سے مغلیہ تاریخ رنگی ہوئی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سہراب مودی نے اس تصویر کی ابتدائی تیاریاں شروع کردی ہیں اور کوشش کی جارہی ہے کہ نورجہاں کو ۱۹۴۶ء کا سب سے بڑا شاہکار بنا کر پیش کیا جائے۔

سینما میں سرکاری فلموں کی نمائش

نئی دہلی ۱۶ فروری گورنمنٹ ہند نے ایک کمیونک میں اعلان کیا ہے کہ دوران جنگ میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ تمام سینما ہال اپنے پروگرام میں کم از کم دو ہزار فٹ کی ایسی فلمیں دکھائیں جو انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے منظور کی گئی ہوں۔

اب اس حکم میں یہ ترمیم کر دی گئی ہے کہ چونکہ جنگ ختم ہو چکی ہے لہذا اب ان فلموں کو دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ مگر لڑائی کے بعد گورنمنٹ جو کام ہو کام ملک میں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اسکی فلمیں ایک ہزار فٹ روزانہ دکھانا ہونگی۔ یعنی پہلے کی نسبت آدھا پروپگنڈا ہوگا۔

یہ حکم ۱۵ مارچ سے نافذ ہوگا۔

جنرل اسمٹس وفد سے ملاقات نہیں کریں گے

کلکتہ ۱۶ فروری معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم جنرل اسمٹس نے ہندوستانیوں کے خلاف امتناعی قانون کے سلسلہ میں ہندوستانی وفد سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا وہ اسے داخلی معاملہ سمجھتے ہیں۔ کالسن ولیم ممبر ڈاکٹر کھرے وفد کو جنوبی افریقہ کی حکومت کے ساتھ گفت و شنید کا آخری طریقہ سمجھتے تھے۔ خیال ہے کہ اب احتجاج کے طور پر جنوبی افریقہ سے ہندوستان کے ہائی کمشنر کو واپس بلا لیا جائے گا اور ممکن ہے کہ ڈاکٹر کھرے خود مستعفی ہو جائیں گے۔

گورنر بنگال سے مسٹر جناح کی ملاقات

کلکتہ ۱۶ فروری آج صبح مسٹر جناح نے گورنر بنگال مسٹر کے۔ سی سے ملاقات کی۔ اس وقت بنگال کے نئے گورنر مسٹر فریڈرک بھی موجود تھے۔

اقوال زریں

فرض منصبی کا ادا کرنا ہی تہذیب ہے

لائق حکیم کی نگاہ میں ہر شخص مریض ہوتا ہے۔

ہم جنسوں کی عزت نہ کرنے والا ہمیشہ بے عزت رہتا ہے۔

بے وقوف افسر کی ماتحتی تکلیف دہ ہوتی ہے

مصیبت کے وقت استقلال نہ رکھنا بے وقوفی ہے۔

نیک کام میں مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا کامیابی کی علامت ہے۔

نام آوری کا خیال نہ کرنا اور نیکی کرنا خوش خلقی ہے۔

عابد ہمیشہ تنگدست رہتے ہیں۔ باہنر ہر جگہ روزی کما لیتا ہے۔

بے پروا استاد کے شاگرد بدنصیب اور بداخلاق ہوتے ہیں۔

ہاتھ سے نکل جانے والی چیز پر افسوس کرنا جہالت ہے۔

روزانہ کے فرائض ادا نہ کرنے والا آدمی کوئی کام پورا نہیں کرسکتا۔

تکلف میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے

قناعت ہر حال میں بہتر ہے۔

موج تبسم

ملازمہ ڈرائنگ روم میں نادر اشیا کی الماری صاف کررہی تھی۔ اس کے ہاتھ سے چینی کا ایک گلدان گر کر ٹوٹ گیا۔

مالکہ نے غم و غصہ سے بیتاب ہو کر کہا۔ کم بخت تو نے چار سو برس کا پرانا گلدان توڑ دیا"

ملازمہ نے متحیر ہو کر جواب دیا۔ آپ تو سیکڑوں برس کے اس پرانے گلدان کے لئے اس طرح ناراض ہوتی ہیں کہ جیسے کوئی نیا گلدان مجھ سے ٹوٹ گیا ہو"

شوہر اخبار کے مطالعہ میں محو تھا۔ اور الیکشن کی خبروں نے اس کی توجہ تمام و کمال مبذول کر رکھی تھی۔ اتنے میں بیگم صاحبہ کمرہ میں تشریف لائیں اور شوہر کے قریب بیٹھ کر بولیں۔ چھوڑو بھی اس نگوڑے اخبار کو"

شوہر نے جواب دیا۔ چند منٹ ٹھہر جاؤ۔ ذرا یہ خبر پڑھ لوں"

بیوی نے پوچھا: "اچھا یہ بتاؤ تمہیں مجھ سے کتنی محبت ہے۔ شوہر نے اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا۔

"بہت"

اگر میں مرجاؤں تو تمہیں کتنا رنج ہوگا؟"

"بہت"

کتنے دن یاد کرو گے؟

"بہت دن"

میری قبر کی تعمیر پر کتنا روپیہ صرف کروگے؟

بہت روپیہ

(بقیہ کالم ۲ میں دیکھئے)

کفایت شعار اکثر پریشان نہیں ہوتے

توکل ایک بہت بڑی نعمت ہے

محنت مرد کا زیور ہے اور محنتی شخص کامیاب رہتا ہے۔

نیکی کا پھل ملنا یقینی ہے

عجیب و غریب

دنیا میں سب سے پہلی توپ ملک چین میں بنی یورپ میں اس کا استعمال ۱۳۳۰ء میں ہوا

شیشے کا استعمال قدیم مصریوں کو حضرت عیسیٰ سے دو ہزار سال پہلے معلوم تھا۔

دنیا میں سب سے بڑا بڑ کا درخت جزیرہ لنکا میں ہے۔ [illegible] ۳۵ تنے ہیں جن میں ۳۵۰ بڑے [illegible]

سب سے زیادہ دودھ دینے والی گائے نیویارک (امریکہ) کے ایک ڈیری فارم میں ہے یہ تقریباً ڈیڑھ من دودھ دیتی ہے جو بیس گھنٹوں میں اسے چار دفعہ دوہا جاتا ہے۔

ہندوستان میں ۱۸۵۳ء میں ریل جاری ہوئی

انسان کے جسم میں چوبیس لاکھ سے زیادہ مسام ہوتے ہیں۔

سمندر میں ایک مربع میل کے اندر بارہ کروڑ مچھلیاں رہتی ہیں۔

سماٹرا میں ایک پھول کا قطر ۹ فٹ ہے یہ دنیا کے پھولوں میں سب سے بڑا ہے۔

فونوگراف وغیرہ کے موجد ایڈیسن کی کل ایجادوں کی قیمت ۱۴ ارب روپیہ قائم کی گئی ہے

آج سے تین ہزار سال قبل مصر میں جو شخص بلی کو جان سے مار دیتا تھا اسے موت کی سزا ہوتی تھی۔

سون پور کے اسٹیشن کی لمبائی دو ہزار چار سو پندرہ فٹ ہے۔

نپولین دودھ میں شکر ملا کر نہیں پیتا تھا۔

بحرالکاہل میں ۲۳½ سنکھ ٹن پانی ہے۔

بقیہ کالم ۲

دوسری شادی تو نہیں کروگے؟

"نہیں"

روزانہ قبر پر فاتحہ پڑھنے آؤ گے؟"

شوہر نے اخبار میز پر رکھ دیا اور بولا۔ بھلا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ قبرستان سینما ہی کے راستہ میں تو پڑتا ہے"

یوپی میں مزید رہائیاں ہونگی

لکھنؤ ۱۶ فروری مجھے اطلاع ملی ہے کہ یوپی گورنمنٹ یوپی کے باقی نظربندوں کو معاملوں پر تازہ ریویو کررہی ہے ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو دہشت انگیزی کے الزام میں نظربند ہیں عنقریب ہی بہت سے نظربندوں کی رہائی کا امکان ہے

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ مارچ کے شروع میں رہا ہوجائیں گے۔

آزاد ہند کی پانچ سو عورتیں!

نئی دہلی ۱۸ فروری حکومت نے ایک سوال کے جواب میں مرکزی اسمبلی میں بتایا کہ آزاد ہند فوج کی پانچسو عورتیں ہندوستان سے باہر قید ہیں۔

جب مایوسی کی [illegible] لگتی ہے

ناکام محبت [illegible] درد آمیز تصویر

ہندی سے ترجمہ

یہ افسانہ جو ایک [illegible] جذبات اور تمناؤں کے مرقع دکھاتا ہوا آگے بڑھتا ہے انجام پر پہونچکر ایک دلگداز سانحہ بن جاتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ [illegible] کے حلقہ میں اس افسانے کو بہت پسند کیا جائے گا۔

ماں کے خط کی یہ سطر

"شیلا ہمارے ہاں آرہی ہے۔ کچھ دن قیام کے لیے"

الوک کی آنکھوں کے آگے اس طرح بار بار آجاتی تھی کہ تیز رفتار سے دوڑتی ہوئی ریل میں سے ہرے بھرے جنگلوں اور ہریالے کھیتوں کے جو مناظر دکھائی دیرہے تھے ان سب پر گویا یہ سطر چھاگئی ہے

الوک بظاہر اپنے وطن کی طرف آتی ہوئی ٹرین کے ایک ڈبہ میں بیٹھا تھا۔ مگر وہ تصور میں شیلا کے دلنواز مکھڑے کا نظارہ کررہا تھا۔ اور وہ واقعات اور حالات اس کو یاد آرہے تھے جو اس کی اور شیلا کی زندگیوں میں مشترک تھے۔

بچپن میں

ہر ایک کہتا تھا کہ الوک بہت شریر ہے۔ ماں گھر کا کوئی کام کرنے کو کہتیں تو چیختا چلاتا شور مچاتا ہوا باہر نکل جاتا بڑے بھائی کی وہ کوئی بات نہ مانتا اتنی اونچی آواز سے بولتا کہ دوسرے کہتے ارے بابا اتنا چیخو نہیں۔ مگر جب شیلا اس کے ہاں آئی تو دفعتاً اس کا رنگ بدل گیا۔ وہ بہت آہستہ آہستہ باتیں کرتی جیسے کانا پھوسی کررہی ہے۔ کبھی کبھی تو وہ اتنے دھیمے سے ہی بولتی جیسے الفاظ اس کے گلے میں اٹکے جارہے ہیں۔ جب وہ الوک کو اشارے سے اپنے پاس بلاتی تو وہ بھیگی بلی کی طرح چپکے سے اس کے پاس چلا جاتا اور دونوں میں باتیں گھٹنے لگتیں شیلا کی نظروں میں اچھا لڑکا بننے کے لیئے وہ دوڑ دوڑ کر گھر کے کام بھی کرنے لگا۔ اس کا چڑچڑا پن جاتا رہا۔ اور اس کے مزاج میں مٹھاس آگئی۔ پہلے وہ بیمار رہتا تھا۔ اب شیلا کی نظروں میں تندرست اور اچھا لڑکا بننے کے لیئے اس نے اپنی صحت بنانی شروع کردی۔ تندرست ہوجانے کے بعد اس کا قد بڑھنے لگا۔ اس کے جسم پر گوشت آگیا۔ چہرہ سڈول اور سرخ دکھائی دینے لگا۔ شیلا پر اپنی شوق مزاجی کا اظہار کرنے کے لیئے وہ آہستگی اور نرمی سے بات کرنے لگا۔ پہلے وہ گھر کا کوئی کام نہ کرتا تھا۔ مگر اب گھر کے علاوہ شیلا کے سب کام بھی دوڑ دوڑ کر کرتا۔ شیلا کہتی ذرا ہمیں کچوریاں لادو۔ الوک بھاگا بھاگا کچوریاں لینے کے لیئے بازار دوڑتا۔ شیلا کہتی میرے پاس کاپیاں نہیں ہیں۔ الوک دوپہر کی جلتی دھوپ میں بازار جاکر اس کے لئے کاپیاں لاتا تاکہ وہ چھٹیوں کا کام کرسکے۔ جب کبھی شیلا اسکو پکارتی، الوک اونچی اور کڑی آواز میں جواب دے کر بہت ہی آہستہ سے بڑے میٹھے لہجے میں کہتا ابھی آیا۔ اور پلک جھپکنے میں اس کے پاس جا کھڑا ہوتا جب الوک اور شیلا آپس میں باتیں شروع کرتے تو گھڑی بھر میں الوک ہنسنے لگتا وہ ہی الوک جو ہر ایک سے تنکر بات کیا کرتا تھا اور جس کو کبھی ہنستا ہوا دیکھا ہی نہیں گیا تھا۔

شیلا اور الوک کی ماں میں بڑا میل تھا ان دونوں نے ایک ساتھ تعلیم پائی تھی اور ایک دوسری کو بہنیں سمجھتی تھیں شیلا کو اسی لیئے الوک کی ماں نے گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنے پاس بلوالیا تھا۔ دوسرے برس الوک کو شیلا کی ماں نے اپنے ہاں بلا بھیجا۔ الوک اس طرح خوش خوش وہاں گیا جیسے اسے شیلا کے یہاں رہ کر جنت ملے گی۔ چھٹیوں کے جو ڈھائی مہینے اس نے شیلا کے یہاں گذارے اس دوران میں اس نے صرف دو مرتبہ ماں کو خط لکھا۔ ماں نے لکھا کہ اب گھر آجاؤ۔ کسی کے یہاں اتنے زیادہ تک تمہارا پڑا رہنا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن الوک نے ماں کے اس خط کا جواب ہی نہیں دیا جیسے یہ خط اسکو ملا ہی نہیں۔ پھر جب چھٹیاں ختم ہوجانے کے بعد پڑھائی کا حرج ہونے لگا اور باپ نے خط بھیجا تو الوک روتا دھوتا شیلا کے یہاں سے گھر آیا۔

اس کے بعد دو سال کے عرصہ میں — نہ تو شیلا الوک کے یہاں آئی نہ الوک شیلا کے یہاں گیا۔

تیسرے برس —

ایک شام، الوک گھر پہنچا تو دیکھا۔ شیلا آئی ہوئی ہے۔ تین سال کے عرصے میں وہ اور ہی کچھ ہوگئی تھی اب وہ گھر بسر کے انداز میں باتیں نہ کرتی تھی۔ نہ وہ دبی دبی ہنستی تھی نہ شرمائی آنکھیں وہ بات بات پر ہنستی تھی۔ اس کے نشست و برخاست کے انداز میں ایک عجیب دلنواز بچپنگی آگئی تھی۔

اسکا حسن کھلے پھول کی دلکش اور پرکشش بن گیا تھا بچپن میں جو بھولپن اس کے مکھڑے کی بلائیں لیتا دکھائی دیتا تھا اب حسین جوانی کا نکھار بن کر بکھرا پڑا تھا۔ صاف شفاف اور چمکتی ہوئی گوری گوری جلد رخساروں پر ڈوبتے ہوئے سورج کی لالی۔ آنکھوں میں ایک خوشنما منظر کا سا سہانا پن۔ ناک میں سونے کی مہین سی خوبصورت کیل، بند گلے کی قمیض، اس سبز رنگ کے بٹن۔ کانوں میں سفید آویزے۔ لال لال کانوں کو چھو کر گردن اور سینے پر سفید سفید ستاروں کی طرح جھلملائے ہوئے قد لیو کلپٹس کے درخت کی طرح لانبا چہرہ طرح طرح کے رنگوں کے کپڑوں کی وجہ سے جیسے بسنت کی بہاریں قربان ہوتی ہوئی ہلکا پیازی رنگ کا دوپٹہ لبوں کی شفق کی لالی —

الوک کو وہ بے حد خوبصورت اور من موہنی معلوم ہوئی۔

جب وہ الوک کی طرف مسکرا کر دیکھتی تو گویا خاموش زبان میں پوچھتی "اب بتاؤ کیا کہتے ہو۔ ہے کوئی ایسی کوئی خوبصورت لڑکی تمہاری نظر میں"

مگر الوک یہ چاہتا تھا کہ شیلا بچپن کی طرح اس سے بے تکلفی سے پیش آئے وہ اسی طرح گھر بسر کرے اس سے باتیں کرے اسی طرح فرمائشیں کرکرکے اس سے چیزیں منگائے اسی طرح اس پر حکم چلائے۔ جاؤ کھٹے چنے لاؤ۔ ملائی کی برف لاؤ اور کاپیاں نہیں ہیں۔ میرے پاس جاکر بازار سے کاپیاں لاکر دو۔ الوک کی تمنا یہ تھی کہ شیلا اس کے کان کے قریب منہ لاکر اسی طرح آہستہ آہستہ باتیں کرے جس طرح وہ پہلے کیا کرتی تھی اسکا گرم گرم سانس اس کے کان سے ٹکرائے۔ دبی دبی ہلکی ہلکی سہانی ہنسی کی آواز پھر اس کے کان کے پردے سے لگ کر اسکو لذت دے۔ اسکی ایک سہانی گیت جیسی آواز اس کے دل میں اتر کر الوک کو مدہوش کردے۔ لیکن شیلا یہ باتیں اب نہ کرتیں وہ کرسی پر بیٹھی ہوتی تو الوک صوفہ پر بیٹھ جاتا، اور کوئی کتاب اٹھا کر پڑھنے لگتا کہ شاید شیلا بھی کرسی سے اٹھ کر اس کے ساتھ ساتھ بیٹھ جائے گی۔ اور پوچھے گی کونسی کتاب پڑھ رہے ہو لیکن جب تھوڑی دیر بعد وہ کتاب پر سے نظر اٹھا کر شیلا کی طرف دیکھتا تو اس کو سینڈل کے تسمے ٹھیک کرتا ہوا پاتا جب کوئی خوانچہ والا مکان کے قریب سے گذرتا تو وہ اس بات کا انتظار کرتا رہتا کہ اب شیلا اس کو حکم دے گی۔ جاؤ اس سے کچھ خرید کر لاؤ۔ انتظار میں وہ کتاب کے کئی صفحے پڑھ جاتا۔ مگر جب آنکھ اٹھا کر دیکھتا تو شیلا کو ماں سے باتیں کرتا ہوا پاتا۔

شیلا اس کی بہنوں اور چھوٹے بھائیوں سے ہنس ہنس کر باتیں کیا کرتی۔ وہ ان کو طرح طرح کی کہانیاں اور لطیفے سناتی۔ اسکول کی استانیوں کے بارے میں نقلیں کرکے گھر والوں کو ہنساتی لیکن الوک کے آنے پر وہ فوراً چپ ہوجاتی جیسے وہ اس سے ڈرتی ہے کہ کہیں گلا نہ دبوچ لے۔ کبھی کبھی وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر دیکھتی اور پھر زمین کی طرف دیکھنے لگتی یا کبھی اپنی قمیض کی بٹنوں کو انگلی سے چھیڑنے لگتی۔

ریل گاڑی تیزی کے ساتھ ہریالے مناظر کو چھوڑتی ہوئی گذری جارہی تھی اور الوک گذشتہ زندگی کی سہانی یاد میں ڈوبا ہوا بیٹھا کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا۔

اسے یاد آیا —

ایک دن —

شوخ بھڑکیلے لباس میں شیلا بے حد حسین معلوم ہورہی تھی۔ بند گلے کی قمیض۔ سر پر سبز رنگ کا دوپٹہ گرے

وہ مجھے چاہتی ہے۔ اسے مجھ سے محبت ہے۔

ریل گاڑی تیز رفتار سے بھاگی چلی جا رہی تھی جیسے وہ بھی الوک کو جلد سے جلد شیلا کے پاس پہنچا دینے کے لیے بے چین ہے۔

الوک نے اپنے دھڑکتے ہوئے دل سے کہا۔ میں امتحان میں پاس ہو جانے کے بعد ملازم ہو جاؤں گا۔ شیلا میری جیون ساتھی بن جائے گی۔ وہ آئی ہوئی ہوگی میں اس سے اپنے دل کی بات صاف صاف کہہ دوں گا۔

جب ریل گاڑی پھک پھک کرکے ہانپتی ہوئی اسٹیشن کے اندر داخل ہوئی تو الوک کو ایسا محسوس ہوا کہ اس کا دل اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ ہانپ رہا ہے۔

اپنے سینے کی طوفانی بیقراری کو سنبھالتے ہوئے اس نے راستہ طے کرنے کے بعد گھر کے اندر قدم رکھا اس کے کان شیلا شیلا کی چہک سننے کے لیے جیسے بیقرار تھے مگر اس نے کسی قدر افسردگی محسوس کرتے ہوئے معلوم کیا کہ شیلا کی آواز نہیں آرہی ہے۔

گھر کے اندر ——

سب طرف سناٹا تھا

شیلا ——

ابھی اس کی زبان سے دیکھ ہی لفظ نکلا تھا کہ ماں نے کہا شیلا نہیں آئی اس کی تو شادی ہے

الوک کو ایسا معلوم ہوا گویا اس کے سر پر پہاڑ ٹوٹ کر گر رہا ہے۔ وہ چکرا کر گرنے لگا۔ ماں اسکی یہ حالت دیکھکر چیخ کر رونے لگی۔ ماں اور بھائی دوڑ کر آئے مگر انھوں نے الوک کے جسم کو سنبھالنا چاہا وہ بے جان ہو چکا تھا۔

الوک کی اس اچانک موت پر سب کو حیرت ہے مگر اس کا راز شیلا کے سوا کسی کو معلوم نہیں جو اکثر راتوں کو الوک کو یاد کرکے روتی ہے۔"

وزیر اعظم سے ممبران ڈیلی گیشن کی ملاقات

لندن ۱۳، فروری۔ برطانی پارلیمنٹری ڈیلی گیشن کے ممبروں نے ہندوستان سے واپس آنے کے بعد آج وزیر اعظم ایٹلی سے ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس اور نائب وزیر ہند مسٹر آرتھر اینڈرسن بھی موجود تھے۔ ممبروں نے اپنے دورہ کے تاثرات بیان کئے۔ وزیر اعظم کو ان سے ملاقات کی اس قدر لگن تھی کہ ان کے ٹرین سے اترتے ہی ملاقات کی دعوت دیدی گئی

معلوم ہوا ہے کہ ممبروں نے وزیر اعظم پر صورت حالات کو اچھی طرح واضح کیا۔

[illegible] کا ثبوت دیا ہے۔ اگر ہندوستان میں خوراک کی صورت حالات نازک ہے تو اسکو مرکزی حکومت کے سپرد کر دیا جانا چاہیئے۔ لارڈ سموئیل نے کہا کہ گورنر جنرل کی کونسل کو کلی طور پر ہندوستانی [illegible] نہیں ہونا چاہیئے۔ اس وقت عمل میں اس قسم کی رکاوٹ موجود ہے۔ آپنے یہ بھی کہا کہ وائسرائے اور وزیر اعظم دونوں ہونے کے بجائے [illegible] کو بادشاہ کا نمائندہ [illegible] کے فرائض ادا کرے اور اسکی امداد کے لیئے ایک ہندوستانی وزیر اعظم اور ایک کیبنٹ ہو جس میں [illegible] آلٹرنکھم (جو ہندوستان میں سر ایڈورڈ گرگ کے نام سے فائنینس ممبر رہ چکے ہیں) نے کہا کہ ہندوستانی کو وزیر اعظم [illegible] بڑی تبدیلی ہوگی۔ پہلے ہندوستانیوں کے اختلافات دور کئے جائیں اور کیبنٹ کو لیجسلیچر کے ذمہ دار بنایا جائے۔ اس کے بعد یہ اہم آئینی تبدیلی کی جائے۔

مسٹر آر جی کیسی

ٹوکیو۔ ۱۵، فروری بنگال کی گورنری سے ریٹائر ہونیکے بعد مسٹر آر۔ جی۔ کیسی اس کونسل میں سلطنت برطانیہ کے نمائندہ ہوں گے جو جاپان پر حکومت کرنے کے لیئے چار حکومتوں کی بنائی جائے گی۔

فرانس نے کمبوڈیا کی آزادی کا اعلان کر دیا

لندن ۱۵، فروری پیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فرانس اور کمبوڈیا کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے جس کی رو سے فرانس نے کمبوڈیا کو آزاد کر دیا ہے کمبوڈیا انڈو [illegible] کی یونین میں ہے۔

سمجھوتہ کی رو سے کمبوڈیا میں فرانسیسی ریذیڈنٹ کا عہدہ منسوخ کر دیا گیا ہے اور ملک میں حکومت کرنے میں فرانس حصہ نہیں لے گا۔ کمبوڈیا کے شاہ کے [illegible] فرانسیسی مشیر ہوں گے۔

تین [illegible]

[illegible] نے لکھا ہے کہ روس نے جاپان کے خلاف لڑائی میں آنے کا فیصلہ چین سے رعائتیں حاصل کرنے کی شرط پر کیا تھا۔

سعودی عرب میں امریکہ کا ہوائی اڈہ

مارسلز ۱۴، فروری امریکی فوج نے سعودی عرب میں فارس کی کھاڑی کے قریب دھارن میں ایک ہوائی اڈہ بنایا ہے جو تقریباً مکمل ہو چکا ہے اس کے مکمل ہونے کے تین سال بعد تک اس پر امریکی فوج کا قبضہ رہے گا

ایران میں نئی کیبنٹ بن گئی

طہران ۱۵، فروری ایران کے وزیر اعظم موسیو سلطان نے اپنی کیبنٹ کے ممبروں کے نام شاہ ایران کے روبرو پیش کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم کے عہدہ کے ساتھ ساتھ وزیر خارجہ اور وزیر داخلہ کا عہدہ بھی موسیو سلطان نے اپنے پاس رکھا ہے۔ کیبنٹ میں نہ تو انتہا پسند دائیں بازو کو اور نہ انتہا پسند بائیں بازو کو شامل کیا گیا ہے موسیو سلطان سوموار کو بذریعہ ہوائی جہاز ماسکو روانہ ہو جائیں گے۔

ڈچ پیش کش پر اظہار بے اطمینانی
ڈاکٹر سیوکارنو کا بیان

[illegible] فروری انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سیوکارنو نے ڈچ گورنمنٹ کی پیش کش کے بارے میں جو پہلا خیال ظاہر کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ پیش کش ترقی کی جانب قدم نہیں ہے

انڈونیشیا کے راجدھانی میں عام خیال یہ ہے کہ ڈچ گورنمنٹ قومی تحریک کو سمجھنے میں قاصر رہی ہے اور اس نے آزادی کے مطالبہ کی قوت کو کم سمجھا ریپبلکن کیبنٹ نے نئی ڈچ تجویزوں پر غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ڈاکٹر شہریار ڈاکٹر سیوکارنو سے جلد سے جلد ملاقات کریں۔ آج برطانی ایلچی سر اچالڈ کلورک کر نے ڈاکٹر شہریار سے ملاقات کی۔

دریں اثنا بتا دیا ہیں برطانی فوجوں اور انڈونیشیوں کے درمیان جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ انڈونیشیوں کے حملہ سے ایک برطانی افسر زخمی اور دو سپاہی ہلاک ہو گئے۔

ڈچ فوج نے پچاس اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے ایک ڈچ افسر اور ایک ڈچ سپاہی زخمی ہو گئے۔

ہندوستان میں غلہ کی کمی

واشنگٹن ۱۵، فروری امریکہ کا سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ ہندوستان کی خوراک کی حالت کے بارے میں اعداد و شمار کر رہا ہے۔ تاکہ خوراک کے نئے کمیشن کے روبرو ہندوستان کا معاملہ پیش کیا جا سکے۔ ہندوستان کا فوڈ ڈیلی گیشن جلد ہی لندن سے واشنگٹن پہونچنے والا ہے۔

مصر کی کیبنٹ نے استعفیٰ دیدیا

قاہرہ ۱۵، فروری مصر کے وزیر اعظم موسیو نقراشی پاشا نے اپنی کیبنٹ کا استعفیٰ شاہ فاروق کے روبرو پیش کر دیا ہے۔ اس سے پہلے کیبنٹ کا ۲½ گھنٹے تک اجلاس ہوا کیبنٹ کے استعفیٰ کی یہ وجہ بتلائی جاتی ہے کہ کیبنٹ کے تین ممبروں نے کل اس بنا پر استعفیٰ دیدیا کہ انکو حکومت کی اس پالیسی سے اتفاق نہیں ہے جو وہ قاہرہ اور اسکندریہ میں طلباء کے مظاہرہ کے سلسلہ میں اختیار کر رہی ہے۔ نیز انھوں نے برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدہ کی نظر ثانی کا مطالبہ کیا ہے۔

لارڈ کلرین برطانی سفیر کل اچانک لندن روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں وہ حکومت برطانیہ سے مصر کی سیاسی صورت حالات پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

اتحادی قوموں کا اجلاس ختم

لندن ۱۵، فروری پانچ ہفتہ کی کارروائی کے بعد اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کا اجلاس آج ختم ہو گیا۔ برطانی وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے اختتامی تقریر کی۔ مسٹر ایٹلی نے کہا کہ جنرل اسمبلی نے کافی ترقی کی ہے۔ ان اجلاسوں کی کامیابی بہت اہمیت رکھتی ہے اب اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن مضبوط بنیاد پر قائم ہو گئی ہے اور اس میں بہت سے اہم مسائل پر غور کیا جا چکا ہے۔

اسپین کے شہنشاہ پرستوں کی درخواست

میڈرڈ ۱۶، فروری اسپین کے تخت کے دعویدار ڈون جان کے ایک درخواست بھیجی گئی ہے جس پر تقریباً ایک ہزار دستخط ہیں دستخط کرنے والوں میں اسپین کے سرکردہ شہنشاہ پرست شامل ہیں، انھوں نے اس طریقہ پر ڈون جان سے وفاداری کا اظہار کیا ہے۔ کیونکہ اسپین میں مظاہرہ کرنیکی ممانعت ہے

سفرنامۂ حرمین شریفین

(از الحاج جناب منشی محمد عبد الشکور شاکر ناطقی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک اور بات قابل غور ہے کہ سعودی سکہ ریال چونکہ ہندی روپیہ کے برابر ہے۔ لیکن سعودی حکومت میں ۲۲ قرش کو چلتا ہے۔ قرش ہندوستانی اکنی کے برابر ہے۔ سعودی حکومت نے ریال کی قیمت ۱۲ کے حساب سے لگا کر ہندی حجاج سے ہندوستانی نوٹ کی صورت میں وصول کیا۔ حالانکہ جدہ میں سو روپیہ کے نوٹ کے بدلے میں ۱۱۴ ریال آسانی سے مل جاتے تھے۔ ہم لوگوں نے اسپر اعتراض کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ جبکہ ریال کے حساب سے تمام محاصل لگائے گئے ہیں تو کیوں نہ ہم لوگوں سے ریال وصول کیے جائیں لیکن کوئی سماعت نہ ہوئی اور ۱۲ ریال کے حساب سے ہم لوگوں سے ہندوستانی نوٹ وصول کر لیے گئے۔ گویا ۱۱ روپیہ زائد لیا گیا۔ اور فی کس کئی کئی سو روپیہ اس صورت سے زیادہ وصول کئے گئے برٹش کونسل صاحب کے دفتر میں معلوم ہوا کہ سال گذشتہ بھی ایسا ہی ہوا تھا اور برٹش حکومت سعودی حکومت کے درمیان ابتک یہ مسئلہ زیر بحث ہے۔ معمولی چھکڑا لاری جسمیں بلا امتیاز تکلیف دہ راحت ۲۰ آدمی بھر دیے جاتے ہیں۔ دو شبانہ روز کا سفر حجاج جس صورت سے طے کرتے ہیں وہ ناگفتہ بہ ہے۔ وہ تو یہ کہیئے کہ مدینہ طیبہ کا سفر اور زیارت روضۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اشتیاق یہی جذبہ شوق ہر ایک کو کشاں کشاں لیجاتا ہے اور ہر تکلیف راحت معلوم ہوتی ہے۔ ہمارے ایک ساتھی چودھری سلطان احمد ہوکر بعد حج مدینہ منورہ جانا چاہتے تھے۔ انھوں نے سات سو ۹۲ روپیہ جمع کر دیے محلہ لبابا خانہ کانپور کے، حضرات محمد فاضل صاحب، محمد کامل صاحب، بشیر احمد صاحب وغیرہ بھی وکیل صاحب کے دفتر میں موجود تھے ان حضرات نے یہ مشورہ دیا کہ ابھی حج میں کافی وقت ہے۔ ہم آپ ۸ آدمی ملکر مدینہ منورہ کا سفر اونٹ پر کریں۔ راستہ میں بہت سے آثار قدیمہ و مقامات مقدسہ کی زیارت ہوتی جائے گی۔ اور تفریح رہے گی۔ اگرچہ میں اونٹ کی سواری کا شروع سے مخالف تھا۔ لیکن ان حضرات کے مجبور کرنے سے رضامند ہوگیا۔ اور سب نے فی کس ۱۲-۱۴-۱ جمع کردیے اور رسید حاصل کرلی۔ واضح رہے کہ اس سے قبل ہندوستان میں درخواست کے ساتھ ۱۰-۹۳ حج بکنگ آفس دہلی کو جو روانہ کئے تھے اسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ سعودی حکومت کے محکمہ حفظان صحت جدہ کی فیس و نیز کشتی کا کرایہ ۱۰-۹۰، فیس قرنطینہ کامران ۰-۰-۳ روپیہ جملہ ۱۰-۹۳۔

صبح نماز فجر کے بعد برٹش وائس کونسل صاحب سے ملنے گئے۔ نہایت خلق سے پیش آئے اور چائے سگرٹ سے تواضع کی۔ مذکورہ بالا حالات پر گفتگو رہی۔ فرمایا کہ یہ سب شخصی حکومت کی بدولت ہے۔ لیکن برٹش حکومت اپنے امکان بھر ہر طرح کی سہولت مہیا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ہزارہا بورہ گیہوں اور دیگر ضروری سامان آپ لوگوں کے آنے سے قبل یہاں پہونچ چکا ہے۔

دیار رسول کو روانگی

۷۔ اکتوبر ۴۵ء ہم لوگ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے کہ وکیل صاحب نے آکر خوش خبری سنائی کہ آپ لوگوں کا قافلہ بعد نماز ظہر روانہ ہوجائیگا۔ روانگی کے لیے تیار ہوجاؤ۔ چنانچہ نماز ظہر کے بعد تیاری شروع کردی بعد ظہر اونٹ آگئے، شقدف وغیرہ ٹھیک کیے گئے اور ہمارا قافلہ درود و سلام کے نعروں کے ساتھ جانب مدینہ منورہ روانہ ہوا۔

۸۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء ہمارا قافلہ صبح ۸ بجے منزل دہبان پر پہونچا۔ چونکہ ایسی منزلیں مکہ معظمہ اور جدہ مدینہ منورہ کے درمیان بھی ہیں۔ اسلیے اس کے متعلق تھوڑا سا حال لکھنا مناسب ہے۔ واضح رہے کہ اونٹوں کا قافلہ مکہ معظمہ سے براہ وادی فاطمہ عرفان اور قدیمہ ہوکر رابغ جاتا ہے اور رابغ سے مدینہ منورہ جاتا ہے۔ ان منزلوں پر موجودہ حکومت نے پتھر یا خام اینٹوں کے ستون کرکے ان پر کھجور یا گھاس پھوس کے چھپر ڈلوا دیے ہیں۔ ان کے سامنے موٹریں کھڑی ہوتی ہیں اور مسافروں کو کچھ دھوپ اور سردی سے حفاظت ہوجاتی ہے ان منزلوں پر کچھ دوکانیں بھی ہوتی ہیں جنمیں عربی خمیری روٹی انڈے اور چار مل جاتی ہے۔ ایک قسم کی چارپائی جسکو کرسی کہتے ہیں کرایہ پر مل جاتی ہے۔ جدہ مکہ معظمہ مدینہ منورہ میں اسی قسم کی چارپائیوں کا رواج ہے۔ اس کا کرایہ ایک رات کا ۴ روپیہ دینا ہوتا ہے۔ اس منزل پر پانی بہت خراب اور بہت گراں ہے۔ ۴-۶ ر کا ایک ٹین ملا جو کہ پینے کے لایق نہ تھا۔

۹-۱۰۔ اکتوبر عصر کے قریب قافلہ روانہ ہوا اور صبح ۹ بجے منزل دوہل پہونچے۔ تمام دن قیام کے بعد عصر کے وقت روانہ ہوئے اور ۱۰۔ اکتوبر چہارشنبہ کے روز صبح رابغ پہونچگئے، جدہ سے رابغ چونکہ راستہ ساحل بحر قلزم کے قریب سے گذرتا ہے اسلیے کچھ اچھا ہے۔ سمندر کی نمی کی وجہ سے ریت دب جاتی ہے زمین سنگلاخ اور پختہ ہے۔ رابغ میں آبادی اچھی ہے۔ اچھا خاصا بازار اور عمارتیں ہیں سمندر کی لہریں قریب سے نظر آتی ہیں۔ لاسلکی اسٹیشن پولیس تھانہ (شرطہ) موٹر والوں کے لیے پٹرول کا گودام ہے۔ حجاج کی دیکھ بھال اور شمار ہوتا ہے کہ اونٹ یا موٹر صحیح سلامت اور مسافر پورے ہیں؟ کچی اور بھنی ہوئی مچھلیاں بکثرت ملتی ہیں جنکو عرب شوق سے کھاتے ہیں۔ چونکہ تین روز کے اونٹ کے سفر میں ہم سب بہت پریشان ہوچکے تھے۔ کیونکہ اونٹ کے سفر میں علاوہ تکلیف کے وقت بہت خراب ہوتا ہے۔ جو راستہ اونٹ بارہ روز میں طے کرتا ہے وہ لاری میں صرف ۴۸ گھنٹے میں طے ہوجاتا ہے۔ لہذا رابغ میں حکومت کے دفتر میں جاکر اپنا خیال ظاہر کیا۔ حاکم ایک بوڑھا اور نیک عرب تھا اس نے وعدہ کیا کہ مدینہ منورہ سے جو لاری خالی واپس آرہی ہیں۔ انمیں سے ایک لاری تمکو دی جائے گی بشرطیکہ پوری لاری کے مسافر آج ہی روپیہ جمع کردیں۔ چنانچہ آٹھ آدمی ہم اور بارہ حضرات دہلی نے فی کس ۴۰-۱۰ میں جو رقم کم ہوتی تھی وہ گنی اور ریال کی شکل میں جمع کردی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس روز اونٹوں کا قافلہ رابغ میں روک دیا گیا۔ رابغ میں پانی کسی قدر اچھا اور سستا بھی ہے۔ ۲ ر کا ٹین آسانی سے مل جاتا ہے۔ تربوز اور خربوزہ بکثرت ملتا ہے۔ یہاں سے عربی دیہاتیوں کی مفلوک الحالی زیادہ نمایاں ہونیلگی بدوؤں کے بچے اور عورتیں تمام دن ہمارے قافلے کو گھیرے رہے۔ بہت سے مخیر لوگوں نے خیرات بھی کی۔ ہم لوگ جو تربوز یا خربوزہ کھاکر چھلکا پھینکتے تھے اسپر بھی یہ لوگ آپس میں جھگڑتے تھے۔ میرے پاس ایک موٹے کپڑے کی سیاہ چادر تھی۔ جسکو بطور فرش کام میں لاتا تھا۔ جب ایک جوان عورت کو اس حالت میں دیکھا کہ اس کے پاس ستر پوشی تک کو کپڑا نہیں ہے تو میں نے وہ چادر اس غریب کو دیدی جبکہ وہ بطور شکریہ میرے قدموں کے قریب ریت پر منہ کے بل گر پڑی تو میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور دل کی عجیب حالت ہوگئی۔ تمام دن کپڑا مانگنے والوں نے پریشان کیا۔ رابغ سے نکلتے ہی ایک برساتی ندی ملتی ہے۔ لیکن آجکل خشک ہے کنارے کھجوروں کے [illegible] مدینہ منورہ کے درمیان بس یہی [illegible] میں آیا۔

۱۱۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء یوم پنجشنبہ رات رابغ میں گذاری اور صبح سے لاری کا انتظار اشد من الموت والا معاملہ تھا۔ بہرحال ۱۰ بجے مدینہ منورہ کی جانب سے کئی لاریاں آتی دکھائی دیں۔ نعرۂ صلوات سب کے منھ سے نکل گیا۔ ۱۲ بجے تک لاری پر سامان وغیرہ رکھکر بیٹھ گئے۔ ہماری لاری کا ڈرائیور ایک نوجوان عرب علی نام تھا۔ اور اس کا کلینر ایک بدو لڑکا عبد [illegible] اگرچہ علی بڑا تند مزاج اور لڑکا [illegible] جدہ کرکے لاری چلنے سے قبل [illegible] دیدیئے۔ اب وہ نہایت خلیق تھا چونکہ [illegible] کے روز ہم لوگ ۱ بجے دن کو چلے تھے آرزو یہ تھی کہ نماز جمعہ سے قبل مدینہ منورہ پہونچ جائیں۔ ڈرائیور کو اس کا علم ہوا تو اس نے خود آکر ہم لوگوں سے کہا کہ انشاء اللہ نماز جمعہ فی المدینہ۔ ۱ بجے دن کو لاری روانہ ہوکر ڈھائی بجے منزل مستورہ پہونچکر رکی۔ نماز ظہر ادا کی۔ منزل مستورہ سے آگے ریت کے ٹیلے آنا شروع ہوئے۔ جسکی وجہ سے کئی جگہہ لاری کو رکنا پڑا۔ جب ڈرائیور کہتا انزل۔ تو اتر جاتے، جب کہتا ارکب تو سوار ہوجاتے۔ عصر کی نماز راستہ میں پڑھی، مغرب کے قریب منزل بیر شیخ پہونچے۔ بیر شیخ کے قریب ریت کے ٹیلے بڑے بڑے اور کثرت سے ہیں۔ موٹریں زیادہ نہیں رکتی ہیں۔ حکومت سعودیہ کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ خاصکر ان ایام میں جبکہ موٹریں بڑی تعداد میں اس راستے سے گذرتی ہیں ایسے ریتیلے مقام پر کچھ آدمی مقرر کردیے جائیں جو ریت اور پتھروں کو راستے سے ہٹاتے رہیں۔ بیر شیخ کے سامنے ریتا پر نماز مغرب باجماعت پڑھی اور آگے روانہ ہوئے ہماری لاری دو تین جگہہ رکی۔ لیکن ہمارا ڈرائیور لاری کو کئی لاریوں سے آگے لیجانے میں کامیاب ہوا۔ اور تقریباً ۸ بجے منزل بیر حسان سے آگے راستہ دشوار گذار پہاڑیوں کے وادیوں سے گذرتا ہے۔ دونوں طرف سر بفلک کشیدہ پہاڑ نظر آتے ہیں۔ راستہ پیچ و خم کے ساتھ پہاڑ کے دروں میں سے گذرتا ہے۔ ایک مقام پر راستہ دو پہاڑوں کے درمیان بہت ہی تنگ ہے۔ صرف ایک لاری گذر سکتی ہے یہاں چڑھائی بھی ہے اور اتار بھی ہے۔ اس کے آگے ایک چھوٹی سی منزل آتی ہے۔ شاید الاحسا نام ہے۔ راستہ میں ہر جگہہ غریب مسکین مرد عورتیں بچے خیرات مانگتے ہیں۔ ان کی حالت زار دیکھکر رونا آتا ہے۔ ہمارے سب ساتھی۔ تمام راستے میں کچھہ نہ کچھہ خیرات بانٹتے رہے۔ رات کو ایک بجے منزل مسجد پہونچے۔ یہ کسی قدر بڑی منزل ہے یہاں ایک ڈاک بنگلہ اور اس کے قریب ہی ایک چھوٹی مسجد پہاڑ کے دامن میں بنی ہے۔ دو تین خس پوش ہوٹل بھی ہیں۔ جہاں ہر قسم کا کھانا اور چار مل جاتی ہے۔ ہمارے جانے سے قبل دو تین موٹریں اور پہونچ چکی تھیں۔ یہاں ڈرائیور نے قیام کیا۔ ہم لوگوں نے کھانا کھاکر ایک چارپائی کرایہ کی لی۔ اور سو گئے صبح نماز فجر بہت اول وقت پڑھکر یہاں سے روانہ ہوئے راستے میں ایک منزل القریش پر چند منٹ رکی اسکے بعد روانہ ہوگئی۔ اندازاً دس بجے جوار مدینہ یعنی منزل بیر علی (ذو الحلیفہ) پہونچے۔ یہاں سے مسجد نبوی کے مینار نظر آتے ہیں۔

بیر علی میں ایک مسجد اور کھجوروں کا نخلستان چند سر سبز درخت اور کھیتوں کی چند کیاریاں نظر آئیں مسجد نبوی کے مینار و پر نظر پڑتی ہی ذوق محبت اور شوق عقیدت سے درود و سلام پڑھا۔ کیف انگیز رقت طاری ہوگئی۔ سفر کی ساری کلفتیں اور زحمتیں بھول گئے۔

مدینہ منورہ یہاں سے ۶ میل ہے۔ گرد و نواح کے پہاڑ سیاہ رنگ کے ہیں۔ جبل احد اور جبل سلع اور دیگر پہاڑ نظر آتے ہیں۔ پہاڑوں کے دامن میں مدینہ منورہ کا منظر دور سے نظر آتا ہے۔ ہم لوگ یہاں سے پاپیادہ جانا چاہتے تھے۔ ڈرائیور نے کہا کہ ابھی مدینہ منورہ کافی دور ہے۔ موٹر میں سوار ہوجاؤ۔ سوار ہوکر روانہ ہوئے۔ دل پر ایک عجیب وارفتگی کی کیفیت طاری تھی۔ عمر بھر کی آرزو پورا ہونیکا وقت آرہا تھا۔ اضطراب و انبساط ہر لحظہ بڑھ رہا تھا۔ کئی نشیب و فراز طے کرنے کے بعد لاری ایک سطح مرتفع پر آکر رکی اور سبز گنبد کا جمال جہان آرا نظر پڑا۔ ڈرائیور نے یہاں لاری روکدی۔ یہ شہر کا بڑا پھاٹک ہے۔ اسی کے متصل حجاز ریلوے کا اسٹیشن بنا ہوا ہے۔ جس میں ابھی تک چند بوسیدہ گاڑیاں کھڑی ہیں۔ یہاں مزدوروں کا ایک پلٹن موجود تھی۔ کانپور کے مزورہ شیخ بہاؤالدین کے آدمی نے ہم لوگوں کا سامان لاری سے اتروایا اور اعرابے میں لاد کر روانہ کردیا۔ ہم لوگ یہاں سے پیدل چلے۔ کیونکہ یہاں پہونچکر سواری کا خیال بھی دماغ میں نہیں آیا۔

(باقی آئندہ)

مسٹر جناح وائسرائے سے پھر ملیں گے

کلکتہ ۱۸ فروری معلوم ہوا ہے کہ غذائی کمی کے متعلق مسٹر جناح نے وائسرائے سے پوچھا ہے کہ ہمیں کس پروگرام پر عمل کرکے حکومت کی مدد کرنی چاہیئے۔ مسٹر جناح جب کلکتہ سے آئیں گے تو آتے ہی وائسرائے سے غذائی حالات پر گفت و شنید کرنے کے ملاقات کریں گے۔ مسٹر جناح سنٹرل فوڈ ڈپارٹمنٹ والوں سے بھی ملیں گے۔

ایران کا سیاسی مشن روس کیلئے روانہ ہوگیا

طہران ۱۹ فروری ایران کے وزیر اعظم ایم قوام سلطان معہ ایرانی مشن کے روس کے لیڈر کی حیثیت سے ماسکو روانہ ہوگئے مشن کے روانہ ہوتے وقت تین ممبر پیچھے رہ گئے ڈاکٹر داتاری جنرل فیروز اور انڈر سکریٹری محکمہ تجارت سوویٹ سفارت کے ممبروں نے اس مشن کو ہوائی پرواز کے اڈے پر الوداع کہی کل جنرل اسٹاف کے افسر اعلیٰ جنرل ارفع کو برخاست کردیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل احمدی نے اس صورت میں وزیر جنگ ہونا منظور کیا تھا کہ پہلے اس افسر کو برخاست کردیا جائے۔

مولانا آزاد وائسرائے سے ملاقات کریں گے

کلکتہ ۱۸ فروری اگر صدر کانگریس مولانا آزاد کی صحت بہتر ہوگئی اور ڈاکٹروں نے سفر کرنے کی اجازت دیدی تو وہ غذائی حالات پر گفت و شنید کے لئے وائسرائے ہند لارڈ ویول سے چند روز میں ملاقات کریں گے مسٹر آصف علی صدر کانگریس کی طرف سے غذائی حالات پر وائسرائے سے ملے تھے اب وہ کلکتہ آنے والے ہیں

بیس مریض انکے زیر علاج رہنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ کانپور ... کا گھر ہے۔ لہذا ضرورت مند اصحاب جو ڈپٹی صاحب کی دوا سے مستفید ہونا چاہتے ہیں وہ ان کی تشریف آوری کے قبل مجھ سے ملاقات کریں تاکہ ڈپٹی صاحب کے پروگرام اور ہدایت کے مطابق انکے علاج کا انتظام کیا جا سکے۔

ڈپٹی صاحب پہلے اسٹیج کے مریض کو دس یوم دوسرا اسٹیج کے مریض کو ۲۰ یوم اور تیسرے دینر ڈاکٹر کے اعلان کردہ لاعلاج مریضوں کو چالیس یوم میں صحتیاب کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

راجہ رام صابر منالال بلڈ ملک پریڈ کانپور

کلکتہ میں زبردست مظاہرہ

کلکتہ ۲۲، فروری کل بمبئی میں گولی چلنے کے خلاف بطور پروٹسٹ آج صبح کلکتہ میں زبردست مظاہرے کئے گئے۔ نتیجہ کے طور پر جنوبی کلکتہ میں آج ٹریفک بالکل بند ہو گیا۔

... اور اشد ضرورت پر فاضلانہ تقریر فرمائی۔ اور ... دہ ہزار روپیہ نقد ایک پختہ سہ منزلہ عمارت اور بہت سا قیمتی سامان تعمیر اسکول ہذا کو ہائی اسکول اور انٹر کالج بنانیکے واسطے مرحمت فرمایا صاحب صدر کے اعزاز میں ایک پارٹی دیگئی اور آخر میں ایک مشاعرہ شاندار ہوا

مولانا محمد علیؒ میموریل سوسائٹی کے انتخابات

مولانا محمد علی میموریل سوسائٹی کا سالانہ انتخابی جلسہ زیر صدارت ملک محمد شریف الدین صاحب وکیل بروز اتوار بتاریخ ۱۷، فروری مولانا محمد علی میموریل اسکول میں منعقد ہوا حاجی محمد سمیع صاحب کا نام صدارت کے پیش ہوکر کثرت آرا سے منظور کیا گیا۔ بعد ازاں اراکین مینجنگ کمیٹی منتخب ہوئے جن میں سے مخصوص اصحاب کے اسمار درج ذیل ہیں
سید حسن احمد شاہ صاحب وکیل۔ ملک شریف الدین صاحب وکیل۔ حکیم مختار احمد صاحب۔ عمر فاروق صاحب عبدالعزیز صاحب اور سید محمد صدیق صاحب صدیقی زاہد حسین صاحب صدیقی اور محمد ضیاء الرب صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر

کا سامنا کرتا ہوا تھا۔ انجمن ... اقدام سے کئی فوائد حاصل ہونگے۔ اور انجمن ... کو مستحق نگاہوں سے دیکھا جائیگا۔ انجمن ... داری کے ساتھ اس ...
ہم آپکی خدمت میں ا... ہی یہ بھی توقع کرتے ہیں کہ انھیں الفاظ ... اپنے اخبار میں شایع فرماکر ہمیں شکریہ کا موقع دیں گے تاکہ اس اطلاع سے تجارتی دنیا بھی فائدہ اٹھا سکے اور ہم کے معاوضہ میں آپکی یہ خدمت کرنے کو تیار ہیں کہ آپ کے اخبار کے متعلق ٹائم ٹیبل میں جو کچھ آپ مناسب سمجھیں گے گنجائش کے اعتبار سے اس چیز کو جگہ دینے کے لیے تیار ہیں امید ہے کہ آپ ہمیں جواب بھی دیں گے اور اس اخبار کی ایک کاپی بھی مرحمت فرمائیں گے۔

آف انڈسٹریز۔ خواجہ محمد اسماعیل صاحب بٹ کا نام اڈیٹر شپ کیلئے پیش ہوکر منظور کیا گیا۔

آل انڈیا اتاترک فٹ بال ٹورنامنٹ

دہلی آل انڈیا اتاترک فٹ بال ٹورنامنٹ دہلی ... ۱۹۴۶ء سے شروع ہو رہا ہے۔ داخلہ کی ... تاریخ ۱۵، مارچ ۱۹۴۶ء ہے۔ گذشتہ سال ... ٹیمیں داخل ہوئیں تھیں جس میں دس باہر کی ٹیمیں شامل ... ہیں۔ ہندوستان کی بہترین ٹیم ینگ مین پیشاور اس ٹورنامنٹ کو جیت کرلے گئی تھی۔ شیلڈ ہندوستان بھر میں سب سے بڑی شیلڈ ہے۔ اور اتنا شاندار ٹورنامنٹ ہے جسکی ہندوستان بھر میں دھوم مچ چکی ہے امید ہے کہ امسال ینگ مین سٹم کانپور ضرور داخل ہو گی جو گذشتہ سال داخل ہونے کے بعد عین وقت پر نہ جا سکی پتہ مندرجہ ذیل ہے۔
نواب زادہ سید محمد اقبال الدین سکریٹری اتاترک ٹورنامنٹ نمبر ۲۸۲۴، حویلی اعظم خاں دہلی۔

آل انڈیا ٹیلیگراف یونین کا فیصلہ

دہلی ۲۱، فروری آل انڈیا ٹیلیگراف یونین کے جنرل سکریٹری مسٹر سی۔ پی۔ جرجی نے ایک بیان میں بتلایا کہ انھوں نے پوسٹ اور ٹیلیگراف کے ڈائرکٹر جنرل کو بتلایا کہ وہ ۱۱، مارچ سے یا اس کے بعد ہڑتال شروع کر دیں گے۔

کانپور میں جشن عید میلادالنبی صلعم

کانپور ۱۲، ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۵، فروری ۱۹۴۶ء آج مسلمان کانپور بیادگار ولادت باسعادت حضور نبی کریم صلعم مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام حسب ذیل پروگرام کے ماتحت جشن عید میلادالنبی صلعم منایا۔

نماز فجر سے قبل محلہ وار جلوس اٹھے۔ جن میں عقیدت اور محبت کے ساتھ درود و سلام پڑھا گیا۔ نماز فجر کے بعد مساجد میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کئے گئے جن میں قرآن مجید اور کلمہ شریف اور درود شریف کا ایصال ثواب کیا گیا۔ اور مکمل بازار بند رکھا گیا۔

قابل یادگار جلوس

بعد نماز جمعہ پریڈ گراؤنڈ سے ایک لاکھ فرزندان توحید کا عظیم الشان جلوس زیر اہتمام مجلس اتحاد ملت کے نعرہائے تکبیر کے فلک بوس نعروں کے درمیان اٹھا اور اپنے مقررہ راستوں سے گذرتا ہوا ۵ بجے پھول باغ پہونچا جہاں نماز عصر ادا کی گئی۔ بعد نماز کے پھر روانہ ہوا اور پریڈ پہونچکر منتشر ہوا

جلوس میں حسب ذیل جماعتوں نے شرکت کی۔
مسلم لیگ۔ مجلس اتحاد ملت۔ احرار۔ انصار۔ خاکسار مسلم یتیم خانہ انجمن سلمانیہ وغیرہ

جلوس کی قیادت کرنے والوں میں حسب ذیل حضرات قابل ذکر ہیں۔ حاجی محمد سمیع صاحب میونسپل کمشنر۔ ڈاکٹر محمد شریف صاحب سکریٹری مسلم لیگ۔ کرنل محمد فاروق صاحب صدیقی سالار اعظم نیلی پوشان ہند۔ محمد ابراہیم صاحب آتش صدر کونسل نیلی پوش۔ محمد شاہ جنرل اتحاد ملت وغیرہ
خان بہادر بشیر احمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے انتظامات قابل مبارکباد تھے۔

(آفس سکریٹری مجلس اتحاد ملت)

نئی دہلی ۲۲، فروری کل سر آغا خاں نے لارڈ ویول کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا اور طویل ملاقات کی جس میں ہندوستان کے پولیٹیکل مسئلوں اور خصوصاً ہندو مسلم

پنا ... گرفتار ... ایک رقاصہ ... جاسوس ...
"حکومت ہند کی طرف سے ... انعام"
رقاصہ نے انڈمان پر جاپانی حملہ کے وقت بھاگ کر کلکتہ میں رہائش اختیار کرلی اور اپنی چالاکی ہوشیاری سے جاپانی جاسوسوں کے اڈہ کا پتہ لگاکر پولیس انسپکٹر شیام کے ہاتھوں ان سب جاپانی جاسوں کو گرفتار کروا دیا
آپ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے میجسٹک ٹاکیز کے پردہ سیمیں پر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ جس میں بہترین کام کرنے پر حکومت ہند نے گیتا نظامی کو مبلغ نوسو روپیہ انعام دیا۔

ایرانی مشن روس پہنچ گیا

لندن ۲۰ فروری وزیر اعظم ایران ایم قوام سلطان کی سرکردگی میں طہران سے جو ایرانی مشن روس کے لئے روانہ ہوا تھا وہ ماسکو پہونچ گیا۔

پیرس۔ ۲۱، فروری۔ فرانس اور حکومت چین کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے قرار پایا ہے کہ چینی فوجیں انڈو چائنا خالی کر دینگی جس پر انہوں نے قبضہ کیا ہوا تھا۔

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

۱۹۴۶-۴۷ء کے واسطے متفرق اسٹورس کی سپلائی کے واسطے مہر بند ٹنڈر درکار ہیں جو ۱۰۔ مارچ ۱۹۴۶ء کے ۳ بجے شام تک وصول کئے جائینگے۔ ٹنڈر فارم ۹ مارچ تک دفتر کے فارم کیپر سے دفتر کے دنوں میں ۱۱ بجے دن سے ۳ بجے شام تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ جو ہر علیحدہ شیڈول مثلاً جھاڑو، انٹے لکڑی۔ ریوٹس۔ بولٹس۔ کاسٹنگ بیتل ہارڈویر اور رالہ سڑک۔ کی ضرورت کا سامان اور تیل وغیرہ کے لئے ۲ روپیہ جمع کرنے پر مل سکتے ہیں۔

اگزیکیوٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

کلکتہ فائرنگ کے احتجاجی ہجوم نے دو ٹرینیں جلا دیں

ڈھاکہ ۱۸ فروری۔ بنگال آسام ریلوے پر ڈھاکہ اور نرائن گنج کے درمیان چلنے والی دو گاڑیوں کو ہجوم نے مسافروں کو اتار کر آگ لگادی۔ کئی مقاموں پر ہنگامے ہونے کی وجہ سے ان دو اسٹیشنوں کے درمیان ٹرین سروس تین گھنٹہ تک معطل رہی۔

کلکتہ میں حال کے گولی چلنے کے واقعات پر بطور احتجاج شہر میں ہڑتال ہے اور ہجوم ریلوے لائن پر مظاہرہ کر رہا ہے۔ ڈھاکہ سے آنے والی ٹرین کو ذگر بازار کے قریب روک لیا گیا۔ ہجوم نے مسافروں کو گاڑی سے اتار دیا اور گاڑی کو آگ لگادی اس قسم کے مظاہرے کے بعد چارا کے ایک مقام پر اور ٹرین کو آگ لگادی۔ حالات پر قابو پانے کے لیے مسلح پولیس بھیجی گئی۔ تین چار گھنٹہ کے تعطل کے بعد معمول پر ٹرین سروس جاری ہوئی۔ جلتی ہوئی گاڑیوں میں مسلح پولیس تعینات کردی گئی ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ دو ٹرین کا نقصان شدید نہیں ہے۔

امریکہ اور آسٹریلیا سے غلہ ہندوستان آئیگا

واشنگٹن ۱۸ فروری امریکہ کے افسروں نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ موجودہ سال میں گیہوں اور چاول کی کافی مقدار ہندوستان کو امریکہ سے حاصل ہو سکے گی۔ ہندوستان کی آزادی کے بارے میں جو نیشنل کمیٹی بنی ہے اس نے اس سلسلہ میں امریکہ کے سرکاری محکمہ کو لکھا تھا جس کا جواب مسٹر جیمس برانس وزیر مالیات نے دیا ہے۔ ملبورن کے ریڈیو سے یہ نشر کیا گیا ہے کہ امسال ڈیڑھ لاکھ ٹن گیہوں ہندوستان کو بذریعہ ہوائی جہاز بھیجا جائے گا۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم سے اس سلسلہ میں ہندوستان کے ہائی کمشنر ڈاکٹر ہر ابچیے نے اپیل کی تھی۔ جہازوں کا انتظام کیا جا رہا ہے اس سلسلہ میں بیشتر جہاز امریکن ہیں۔

کلکتہ کے ہنگاموں کی ذمہ داری حکومت پر ہے

کلکتہ ۱۷ فروری مولانا آزاد نے کلکتہ کے ہنگاموں پر ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ بھی واقع ہوا ہے۔ اسکی زیادہ تر ذمہ داری گورنمنٹ پر ہے۔ اسوقت طلباء اور نوجوانوں کو بھی ملک کی آزادی کے کام کے لیے ذرا زیادہ ذمہ داری سے کام لینا چاہیئے۔ ان ہنگاموں میں سب سے بڑا حادثہ دھرم تلہ اسٹریٹ میں میتھوڈسٹ چرچ پر حملہ کرنے کا ہے۔ مولانا آزاد نے چرچ میں جاکر ایکس سے کہا کہ وہ چرچ کمیٹی کی میٹنگ میں میری یہ تجویز پیش کریں کہ اسکا نقصان سے چندہ کرکے پورا کیا جائے۔

مولانا صاحب نے آگے کہا کہ یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ آزاد ہندوستان میں تمام فرقوں کے مقدس مقامات کی تمام لوگ عزت کریں گے۔ میں لوکل کانگریس کمیٹی کو لکھ رہا ہوں کہ وہ اس سلسلہ میں چندہ شروع کرے

سرحد میں نئی کانگریسی وزارت

پشاور ۱۸ فروری سرحدی اسمبلی میں کانگریس کی اکثریت ہونے سے ڈاکٹر خان صاحب صوبہ کی نئی وزارت بنانے پر غور کر رہے ہیں پتہ لگا ہے کہ گورنر سرحد جو ۳ مارچ سے جا رہے ہیں۔ انکی خواہش ہے کہ کانگریسی وزارت یکم مارچ کو عہدہ سنبھال لے۔ سرحد کی پارٹی پوزیشن یہ ہے کہ کانگریس ۳۰ قوم پرور مسلمان ۲۔ مسلم لیگ ۱۷ اکالی ۱۔

دسودیشی میرن، مدراس نے ایک تحریک اس کانفرنس کے آخری صدر، مسٹر ایس۔ اے بریلوی کا شکریہ ادا کیا جائے پیش کی جس کی تائید سر فرانس لونے کی اس کی تائید میں ٹائمز آف انڈیا اور اوشاناتھ سین سرفشار کانتی گھوش اور پریذیڈنٹ خود بھی شامل تھے

مسٹر ایس۔ اے بریلوی کو خراج تحسین

الہ آباد ۱۷ فروری۔ دوپہر کے کھانے کے بعد آل انڈیا نیوز پیپرز کانفرنس نے سر تیج بہادر سپرو کے دلچسپ تقریر پریس کے قانون پر سنی۔ مسٹر سی۔ آر سرینواس

سیاسیات سے غذا کو دور رکھو

الہ آباد ۱۷ فروری سر اکبر حیدری رکن محکمہ اطلاعات حکومت ہند نے آل انڈیا ایڈیٹرز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے غذائی حالت کو سدھارنے کے لیے حکومت کی کوششوں میں تعاون کرنے کی اپیل کی۔

ماسکو ۲۰ فروری ایران کے وزیر اعظم ایم سلطان قوام السلطنہ بذریعہ ہوائی جہاز ماسکو پہونچے روس کے وزیر خارجہ ایم مولوٹوف نے اور ڈپلومیٹک کور کے ممبروں نے ہوائی اڈہ پر انکا خیر مقدم کیا

ٹیلی ویژن کی سروس دوبارہ جاری ہوگی

لندن بذریعہ ہوائی ڈاک۔ فنانشل ٹائمز لکھتا ہے کہ بی۔ بی۔ سی۔ ٹیلی ویژن سروس کے جاری ہوتے ہی ٹیلی ویژن کے جن سیٹوں کی مانگ ہوگی اسے پورا کرنے کے لئے ریڈیو کی صنعت سرگرمی سے تیاریاں کر رہی ہے۔ بہت جلد ۱۰ لاکھ نئے سیٹ تیار کئے جائیں گے۔ امید ہے کہ بی بی سی کی ٹیلی ویژن سروس کے شروع ہوتے ہی ایک سال کے اندر اندر ۱۲۰۰۰۰ سیٹ کام میں لائے جائیں گے۔ اس تعداد میں ۲۰ ہزار سیٹ شامل ہیں جو جنگ سے قبل تیار ہو چکے تھے۔ ٹیلی ویژن سروس کے جاری ہونے کی ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی لیکن الیگزینڈرا پیلیس میں ابتدائی کام کرنے کے لیے عملہ پہونچ گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مزید کاروائی کا فیصلہ بی۔ بی۔ سی اور حکومت کرے گی۔ نومبر میں ایک ٹیلی ویژن مشاورتی کمیٹی قائم کی گئی تھی جس کے صدر مسٹر گیرڈ جو تر تھے۔

جنگ سے پہلے صرف برطانیہ ہی ٹیلی ویژن سروس جاری تھی۔ اگرچہ سروس دو سال تک جاری رہی۔ لیکن اس عرصہ میں اسکا معیار کافی بلند ہوگیا تھا۔ اس صنعت کی ترقی کے امکانات بہت وسیع ہیں سردست تو ٹیلی ویژن کا تعلق صرف تفریح سے ہے۔ جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا یہ صنعت نفع بخش ثابت ہوگی۔ بہت سے لوگوں کو ملازمتیں مل جائیں گی اور بہت سے لوگ سیٹ بناکر اپنی روزی کمائیں گے۔

ریلوے بجٹ مرکزی اسمبلی [illegible]

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ آج [illegible] سینٹرل اسمبلی میں سر ایڈورڈ بنتھال [illegible] سالانہ بجٹ پیش کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ۴۷-۱۹۴۶ء کے ریلوے بجٹ میں بارہ کروڑ کی بچت ہوگی۔ چونکہ ریل کے اخراجات تنخواہ میں مزدوری اور کوئلہ کا خرچ بڑھ گیا ہے۔ لہذا ریلوں کے کرایہ اور مال کے نرخ میں بھی اضافہ کا مطالبہ کیا جا چکا ہے۔ سر ایڈورڈ نے بتایا کہ انٹر کلاس میں بجلی کے پنکھے لگائے جائیں گے۔ نئی قسم کی خوبصورت اور آرام دہ گاڑیاں چلیں گی۔ جن میں تھرڈ اور انٹر کے مسافروں کے لیے سونے کا انتظام کیا جائے گا۔ جیسا کہ اکثر ترقی یافتہ ملکوں میں [illegible] میں بند کردی گئی تھیں ان کو پھر جا[illegible] روپیہ خرچ کیا جاوے گا اور نئی [illegible] کرنے اور دیگر اصلاحی اسکیموں پر بیس کروڑ روپیہ خرچ کرنے کا ارادہ ہے۔

ریلوے ممبر نے کہا کہ جنگ کی وجہ سے ریلیں چلانے کے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ چیزوں کی قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ لہذا اسمبلی کو کرائے بڑھانے کے مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔

اسمبلی کے حلقوں میں گفتگو کرنے سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ کرایہ بڑھانے کی تجویز کا ایوان میں شدید مخالفت سے سواگت کیا جائے گا۔

ریلوے کے مسافروں کو خوشخبری

(۱) تھرڈ اور انٹر کلاس میں سونے کے لیے گاڑیاں چلیں گی۔

(۲) انٹر کلاس میں بجلی کے پنکھے لگیں گے

(۳) نئے نمونوں کی خوبصورت گاڑیاں چلیں گی مگر کرایے بڑھا دیے جائیں گے۔

کانگریس فتح کے جشن میں شریک نہ ہوگی

نئی دہلی ۱۸ فروری کانگریس اسمبلی پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ فتح کے جشن میں شریک نہ ہوگی۔

خوراک کا انتظام کرو ورنہ ہندوستان میں بغاوت ہوجائیگی

لندن ۱۶ فروری انڈی پنڈنٹ لیبر پارٹی کی نیشنل کونسل نے اتحادی قوموں کی اسمبلی کو ایک مینو فیسٹو پیش کیا ہے کہ جس کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ دنیا کے تمام غذائی مسائل بلا لحاظ نسلی یا سیاسی اختلافات انسانوں کی زندگی بچانے کے لیے استعمال کئے جائیں۔ یورپ میں قحط کے خطرہ کا ذکر کرنے کے بعد مینی فیسٹو میں لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یورپ میں قحط یورپ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ بنگال میں لڑائی کے دوران بھوک سے ڈیڑھ لاکھ آدمی مرگئے۔ لیکن اب شاید بنگال کا قحط آل انڈیا قحط بن جائے۔ ہندوستان کے لوگ ہمیشہ ہی آدھے بھوکے رہتے ہیں۔ لڑائی کے دوران میں ہندوستان سے ایک بڑی مقدار میں باہر غلہ بھیجا گیا۔ جہاں وہ اتحادی فوجوں کی ضرورت کے لئے کام آیا۔ ہندوستان میں ریزرو ذخیرہ ختم ہوگیا ہے۔ اگر دنیا نے ہندوستان کی امداد نہ کی تو ہندوستان کے کروڑوں آدمی بھوک سے مرجائیں گے۔

اگر ایسا ہوا تو ہندوستان کے لوگ بغاوت کر بیٹھیں گے کیونکہ وہ یہ برداشت نہ کریں گے کہ انکے ملک میں غیر ملک والے تو مزے اڑائیں اور وہ بھوکے مریں۔ چین اور دوسرے یورپی ملکوں کی بھی حالت خراب ہے۔

نیتاجی کے دو ساتھی لاپتہ ہیں

نئی دہلی ۱۸ فروری ہوم ممبر نے مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں نیتاجی کی موت کے متعلق حم

ہریجنوں کے لئے وظیفے

نئی دہلی ۱۶ فروری گورنمنٹ ہند نے ہریجنوں کے لیے (۱) انٹرمیڈیٹ سائنس (۲) بی۔ ایس۔ سی (۳) ایم۔ [illegible] سی (۴) انجینیرنگ (۵) ٹیکنالوجی (۶) میڈیکل سائنس (۷) زراعت (۸) استادوں کی ٹریننگ (۹) شارٹ ہینڈ ٹائپ رائٹنگ میں بہت سے وظیفے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وظیفے حاصل کرنے کے لیے سکریٹری ہریجن سکالرشپ بورڈ محکمہ تعلیم گورنمنٹ ہند نئی دہلی کو ۳۰ اپریل سے پہلے درخواستیں پہونچ جانی چاہئیں۔

نئے گورنر بنگال کلکتہ میں

کلکتہ ۱۵ فروری۔ آج سر فریڈرک بروز نئے گورنر بنگال سہ پہر کے وقت بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے کلکتہ پہونچ گئے۔ ان کے ساتھ آپ کے پرائیوٹ سکریٹری اور لیڈی بروز بھی ہیں

ایلومینیم کے برتنوں کی قیمت

نئی دہلی ۱۶ فروری گورنمنٹ ہند نے آج اعلان شایع کیا ہے کہ ایلومینیم کے برتنوں کی قیمت ۲ روپے فی پونڈ مقرر کردیگئی ہے۔

امریکہ میں فولاد کے کارخانوں میں ہڑتال ختم

واشنگٹن ۱۶ فروری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ میں فولاد کے کارخانوں میں ہڑتال ختم ہوگئی ہے

جے پور ہائی کورٹ کے چیف جج

پٹنہ ۱۴ فروری سر سکھدیو پرشاد ورما پٹنہ ہائی کورٹ کے جج نے ریاست جے پور کے کورٹ کا چیف جج

دکھنی افریقہ کا وفد ہندوستان آے گا

کیپ ٹاؤن ۱۵ فروری دکھنی افریقہ کی انڈین کانگریس نے ہندوستان کو ایک ڈیلیگیشن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے لئے کل ممبروں کا چناؤ کیا گیا۔

شام ولبنان میں برطانیہ اور فرانس کا باہمی جمود ختم

لندن ۱۹ فروری۔ بیروت میں برطانیہ فرانس کے فوجی نمائندوں میں ایک عرصہ سے فوجوں کے بارے میں جو جمود طاری تھا وہ آج ختم ہوگیا۔ جب کہ ایک ساتھ ہی دونوں حکومتوں کے پہلے فوجی تھے اس ملک سے روانہ ہوگئے۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار نے بذریعہ بحری تار اس کو اطلاع دی ہے کہ یہ اس مشورے کا نتیجہ ہے جو برطانی وزیر خارجہ ارنسٹ بیون اور فرانس کے وزیر خارجہ ایم جارج بڈالٹ میں اس بارے میں ہوا تھا کہ اتحادی فوجوں کی سیکورٹی کونسل کی مطابقت کیجائے۔ مسٹر بڈالٹ کے پیرس کے لیے روانہ ہونے اب دونوں ملکوں کے نمائندوں کی جو کہ بیروت میں یکساں مل گئی ہیں اور یہ پچھلے دسمبر میں جب منظور ہوا کہ فوجیں نہیں ہٹائی جا سکیں۔ شام اور لبنان کے افسران مجوزہ اسکیم سے متفق ہیں۔

TD. 1926

the

REGD. NO.
A 406

قیمت
سالانہ صر 5/-/-
ششماہی ۲/۸ /8/-
سہ ماہی ۱/۸ /8/-
فی پرچہ
دو آنہ /2/-

جلد ۴۳ نمبر ۹	کانپور شنبہ - ۲- مارچ سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۵ھ	Cawnpore. Saturday 2ND MARCH 1946	VOL. 43 NO. 9

ادبیات

فرمودات اختر

از خطیبہ ہند، زہرۂ سخن اختر صاحبہ حید[illegible]

نہیں پرواز ممکن ہمنفس کیا ؟
گلستا[illegible]س کیا ؟

میری نظروں میں ارباب ہوس کیا؟
میں [illegible]شاک اور خس کیا؟

میری ہر سانس ہے بادِ بہاری!
گا[illegible]یا؟ اور قفس کیا؟

قفس کی تیلیاں کچھ ہل رہی ہیں
[illegible]ب کے برس کیا؟

ذرا تم دل پہ پہلے ہاتھ رکھ لو!
تو پھر ہمہ [illegible]ل، ہے میری دسترس کیا؟

بڑھا آگے قدم، منزل وہ کیا ہے
یہ فکرِ پیش کیا؟ اور خوفِ پس کیا؟

جدائی دے کے اب یہ ظلم تازہ!
مجھے یاد آؤ گے ہر ہر نفس کیا؟

ہمیں ہیں کارواں میں صرف اختر
کوئی سنتا ہے فریادِ جرس کیا؟

خوشا، قصۂ نا تمامِ محبت!
حدیثِ نیاز و سلامِ محبت!

یہی مختصر ہے، پیامِ محبت!
سلامت رہیں وہ بنامِ محبت!

یہ کس دوشِ نازک پہ بکھرے ہیں گیسو؟
کہ برہم بہت ہے نظامِ محبت!

اُدھر مست آنکھوں کو جنبش ہوئی تھی
اِدھر بھر گیا اپنا جامِ محبت!

میسر نہیں جن میں دیدار تیرا
وہ صبحِ محبت ہے، شامِ محبت!

ادب سے اُنھیں نذر کر دینا قاصد!
"غم و شکر" بعد از سلامِ محبت!

نہ اُن کی خبر ہے نہ اپنی خبر ہے
مبارک یہ کیفِ دوامِ محبت!

تری پھر وہ پہلی نظر چاہتی ہوں
دیا تھا مجھے جس نے جامِ محبت!

کوئی ہوش میں اب نہ آئیگا اختر
یہی ہے وہ کیفِ دوامِ محبت

دنیائے اسلام

روس اپریل میں ترکی پر حملہ کردیگا

لندن - ۲۶- فروری- مشہور امریکی جرنلسٹ والٹرڈنجیل نے یہ سنسنی خیز اعلان کیا ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو چکی ہے- برطانیہ اور اس کے ساتھ دوسری قومیں جن میں جرمنی اور جاپان بھی شامل ہیں- روس کے خلاف صف آرا ہیں- اس کا بیان ہے کہ اسکو اطلاع ملی ہے کہ برطانی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی موجودہ بین الاقوامی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لیے مشترکہ وزارت بنانے کا ارادہ کر رہے ہیں- اور وہ مسٹر چرچل کو کیبنٹ میں لینے کی کوشش کریں گے- اس کے ساتھ امریکی جرنلسٹ ڈریو پیرسن نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ اپریل میں روس ترکی پر حملہ کر دے گا- اور ترکی لڑے گا- اور یورپ ایک اور جنگ کے قریب پہونچ جائے گا-

روس نے ترکی سے اپنے مطالبات کو پھر دہرایا ہے- کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پروڈا" میں جارجیا کی کمیونسٹ پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کے سکرٹری کا ایک بیان شایع ہوا ہے جسمیں مطالبہ کیا ہے کہ ترکی کو جارجیا کے علاقے واپس کر دینا چاہئیں- اس آرٹیکل میں لکھا ہے کہ اہل جارجیا کا صدیوں پرانا خواب ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے- اہل جارجیا قربانی کرنے کا مادہ رکھتے ہیں- اور پرانے زمانہ کی بربریت کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں-

یہودیوں نے ۱۴ برطانی ہوائی جہاز تباہ کر دیئے!

یروشلم - ۲۶- فروری- یہودی دہشت انگیزوں نے جو غالبًا انتہا پسند یہودیوں کی آرگنائزیشن سے تعلق رکھتے ہیں- کل رات فلسطین میں تین ہوائی اڈوں پر حملہ کر کے انگریزی بیڑہ کے ۱۴ ہوائی جہازوں کو برباد کر دیا- اور آٹھ کو نقصان پہونچایا- یہودی دہشت انگیزوں نے توڑ پھوڑ کے وہی طریقے اختیار کیے جو اتری افریقہ میں برطانی فوجی دستوں نے جرمن ہوائی اڈوں پر حملے کیلئے اختیار کئے تھے اور وہ برطانی ہوائی اڈوں میں گھس گئے اور وہاں پہونچکر ادھوں نے ہوائی جہاز پر دھواں دھار بوچھار شروع کر دی اور ان کو آگ لگادی ان کے حملے سے بڑے زور کے دھماکے ہوئے- لاترا میں انتہا پسند یہودی فوجی سپاہیوں میں ملکر جو سینما سے واپس آرہے تھے- ہوائی اڈوں میں گھس گئے- حملہ سے چند منٹ پہلے روشنی گل ہو گئی، جو ہوائی جہاز برباد ہوئے ہیں ان میں سے زیادہ مادہ آتشگیر کے ذریعہ اُڑا دیے گئے ہیں- جو ادھوں نے بازوں کے نیچے رکھ دیا تھا- کچھ ہوائی جہازوں میں گولیوں کی بوچھار سے آگ لگ گئی- ان حملوں کا یہ مقصد قبلایا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہاز ان جہازوں کا سراغ نہ لگا سکیں- لیکن جن کے ذریعہ یہودیوں کو ناجائز طریقہ پر فلسطین لایا جا رہا ہے- آج فوج اور پولیس نے ان ہوائی اڈوں کے قریب یہودی مواضعات میں ایک ایک گھر کی تلاشی لی- فوج اور پولیس نے تمام مواضعات کا حلقہ ڈالدیا- تمام فلسطین میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا-

مصر میں برطانی سامراج کے خلاف جنگ شروع ہوگئی

قاہرہ - ۲۶- فروری- مصر کے طالبعلموں کے ایک عام جلسہ میں جس میں ہزاروں طلبار شریک تھے یہ فیصلہ کیا گیا کہ برطانی سامراج کے خلاف مقابلہ کی جنگ شروع کی جائے- انگریزی مال اور انگریزی زبان کا بائیکاٹ کیا جائے اور برطانی فوجوں سے میل جول نہ رکھا جائے- طلبار نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ اُس وقت تک اسکولوں اور کالجوں میں نہیں جائیں گے- جبتک حکومت مصر یہ اعلان نہیں کر دے گی کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان سنہ ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کی نظر ثانی کے بارے میں صرف اسی وقت بات چیت ہو گی جبکہ غیر ملکی فوج یہاں سے چلی جائیں گی-

شمالی ایران میں پھر حملے شروع ہوگئے

طہران - ۲۹- فروری- طہران کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ ڈیموکریٹک پارٹی کے کچھ نوجوان توپوں اور بھاری مشینوں سے مسلح ہو کر استارا سے پہلوی کی طرف بڑھ رہے ہیں- استارا آذربائیجان کے صوبہ میں ایک بندرگاہ ہے- پہلوی وہاں سے ۵۰ میل اور طہران ۱۵۰ میل دور ہے- یہ بھی خبر ہے مگر اسکی تصدیق نہیں ہوئی کہ ان لوگوں نے استارا اور پہلوی کے درمیان کار کنارڈ پر قبضہ کر لیا ہے اور ٹیلی فون کی لائن کاٹ دی ہے- اب یہ لوگ پہلوی سے چند میل کے فاصلہ پر پہنچ گئے ہیں

ایرانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں گڑبڑ ہوگئی!

طہران - ۲۲- فروری- ایران کی پارلیمنٹ کا اجلاس گڑبڑ میں ختم ہو گیا جبکہ رجعت پسند اور انتہا پسند پارٹیوں کے ممبران نے ایک دوسرے کو چور کے نام سے پکارا اور طرح طرح کی گالیاں دیں-

ایران کے اخباری نامہ نگار بھی اس لڑائی میں شریک ہوگئے- جھگڑے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک ممبر [illegible] آخندزی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی صوبہ مازندران سے اطلاع ملی ہے کہ [illegible] کے ممبر کارخانہ [illegible] موڑ مالکوں سے جبریہ روپیہ وصول کر رہے ہیں تاکہ اپنے سیاسی مقاصد کے تکمیل کے لیے [illegible] رقم کو استعمال کریں

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ - ۲ - مارچ سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۹

اگلا بجٹ قومی حکومت پیش کریگی

نئے فنانس ممبر نے اپنے پہلے اور آخری بجٹ کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ سال میں حکومت ہند کو ایک ارب ۴۸ کروڑ اور ۱۷ لاکھ کا خسارہ رہے گا۔ سال رواں کے Revised دہراتے ہوئے بجٹ میں ایک ارب ۵۵ کروڑ اور ۲۹ لاکھ کا خسارہ ہے۔

نئے سال میں آمدنی کا تخمینہ تین ارب سات کروڑ ہے۔ اور اخراجات کا اندازہ ۳ ارب ۵۵ کروڑ اور ۱۷ لاکھ ہے گویا تقریباً ۴۹ کروڑ کا خسارہ رہے گا۔

فنانس ممبر نے بتایا کہ ایک سال اور انگلستان اور ہندوستان کے مالی معاہدہ پر عمل ہوگا۔ یہ انتظام حکومت ہند کی درخواست پر جاری رہیگا۔ چونکہ حکومت ہند کو حساب کتاب کرنے میں دقت ہوتی ہے۔ فنانس ممبر نے کہا کہ میں سوچ رہا ہوں کہ اس طریقہ کو چھوڑ کر دوسرا کون سا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ جس سے برطانوی گورنمنٹ کے اخراجات ہندوستانی گورنمنٹ کی جانب سے ہو سکیں۔

نئے فنانس ممبر سر آرچیبالڈ رولینڈس کے بجٹ کی یہ خصوصیت تو قدرتی ہے کہ یہ چھ برس کے بعد امن کے زمانہ کا پہلا بجٹ ہے۔ اسکی ایک اور بھی خصوصیت ہے جس پر انھیں مبارکباد دی جا سکتی ہے۔ ان کے قول کے مطابق انگریز ممبر کا یہ آخری بجٹ ہے۔ کاش یہ قول صحیح ثابت ہو۔ صحیح صرف اس معنوں میں نہیں کہ سر آرچیبالڈ رولینڈس کا جانشین ہندوستانی ہو۔ بلکہ اس کے معنی میں کہ وہ ایک ایسی حکومت کا رکن ہو جسے ہم ہندوستان کی واقعی حکومت کہہ سکیں۔ ہم نے فنانس ممبر کی تقریر کے اس سیاسی پہلو کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے۔ کیونکہ ہندوستان کا تمام اقتصادی مستقبل اسی سے وابستہ ہے۔

تعمیر مسجد صوبیدار

۲۲ - فروری کو قبل نماز جمعہ بصدارت الحاج مولانا مفتی محمد وصی علی صاحب متولی مسجد صوبیدار کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔

جناب گرو محمد رفیق صاحب، محمد وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر، حافظ عبد الرزاق صاحب، ماسٹر محمد حفیظ صاحب، ڈاکٹر جلیس احمد قریشی - احسان الحق صاحب، میاں محمد لطیف صاحب اور دیگر حضرات شریک جلسہ تھے حضرت مولانا نے منجانب حافظ عبد الرزاق صاحب ہونے والے اعلان فرمایا کہ بقیہ تعمیر مسجد جو عرصہ کئی ماہ سے بند ہے جلد از جلد دوبارہ شروع کر دی جائیگی۔ اور تکمیل تعمیر کے کل اخراجات مثل سابقہ حافظ صاحب موصوف ہی ادا فرمادیں گے اور آمدنی کرایہ تحویل سابقہ اور اشیار کہنہ مسجد کا مصرف بیجا نہ ہوگا۔ بلکہ محفوظ رہیگی اور جس سے حافظ صاحب کو کچھ تعلق نہ ہوگا۔

مشاعرے

۲۸ - فروری کو بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کا سالانہ مشاعرہ زیر صدارت جناب مسٹر آفتاب احمد صاحب جوہر سول جج کانپور ہوا جسمیں مقامی شعراء کے علاوہ جناب جگر مرادآبادی - جناب قمری بھوپالی، جناب شفیق جونپوری وغیرہ نے شریک ہو کر اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ یہ پر لطف صحبت تقریباً ۲ بجے رات کو ختم ہوئی۔

۲۵ - فروری - ۹ بجے رات کو کانپور ہائی اسکول جواہر نگر کے بزم ادب کا ایک مشاعرہ جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس کانپور کی صدارت میں ہوا۔ جناب صدر نے بزم ادب کی امداد میں دو سو روپیہ اور بچوں کو مٹھائی کیلئے ۲۵ روپیہ عنایت فرمایا۔

جے ہند رسٹورنٹ

یکم فروری ۹ بجے دن کو کلکٹر گنج میں جے ہند رسٹورنٹ و ہند لاج کا افتتاح مسٹر جے کشن داس پٹیل نے کیا۔ جسمیں اچھے کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ لوگ اس سے فائدہ اوٹھانے کی کوشش کریں گے۔

کیپٹن شاہنواز

۹ - مارچ کو کیپٹن شاہ نواز کے کانپور آنے کی خبر ہے۔

میونسپل بورڈ کانپور

۲۵ - فروری کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ چیرمین بورڈ بابو دوارکا پرشاد سنگھ کی صدارت میں ہوا۔ چیرمین صاحب نے شہر میں طاعون کی حالت پر ریویو کیا۔ اور اس کے دوران میں شہر کے مختلف محلوں میں پھیلی ہوئی گندہ حالت کے لیے پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اس گندگی [illegible] طاعون کی بیماری کو کوئی واسطہ نہیں ہے [illegible] کی بیماری کے انسداد کے لیے مسٹر [illegible] صاحب کی جانفشانی کی تعریف کی۔ اور [illegible] بیماری کے روکنے کے لئے ممکن سے ممکن تدابیر کی جا رہی ہیں۔ لیکن عوام کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں طاعون کا ٹیکہ لگوائیں۔ کیونکہ صرف یہی ایک طریقہ بیماری کی روک تھام کا ہے۔ شہر کے ہر محلہ میں ڈاکٹر صاحبان مفت ٹیکہ لگاتے ہیں۔

اس کے بعد ڈاکخانہ و تارگھر کے محکمہ کے ملازمان کی شکایات کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنے اور انکی تکالیف دور کرنے کا گورنمنٹ ہند سے مطالبہ کا ایک رزولیوشن پاس کیا گیا۔

چھوت چھات کی بیماریوں کے اسپتال کے متعلق گورنمنٹ کی یہ تجویز پیش ہوئی کہ اس اسپتال کو بورڈ سے ہٹا کر گورنمنٹ کے سپرد کر دیا جائے اور پراونشیل بنا دیا جائے۔ اسپر کافی بحث رہی اور یہ طے ہوا کہ یہ اسپتال گورنمنٹ لے لے۔ لیکن اس کا انتظام ہیلتھ افیسر کے ہاتھ میں رہے اور بورڈ جو اس وقت خرچ کرتا ہے اس سے زیادہ اسکو خرچ نہ کرنا پڑے۔

عمارتوں کے نقشوں کی منظوری کے اختیارات میونسپل بورڈ سے ہٹا کر ڈیولپمنٹ بورڈ کو دیدینے کے سوال پر بھی کافی دیر بحث و مباحثہ رہا اور بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ گورنمنٹ کو لکھا جائے کہ بورڈ اپنے اختیارات ڈیولپمنٹ بورڈ کے سپرد کرنیکے خلاف ہے۔

بورڈ نے انڈین نیشنل آرمی کے امدادی فنڈ میں پانچ ہزار روپیہ دینے کا رزولیوشن منظور کیا ہے۔

سکریٹری ایجوکیشن کمیٹی اور لیڈی ممبر انچارج ایجوکیشن کمیٹی کے اختیارات بائی لاز میں لانے کے لیے گورنمنٹ کو لکھنا طے ہوا۔

۲۶ - فروری کو کانپور میونسپل بورڈ کا دوسرا ضروری جلسہ چیرمین بورڈ بابو دوارکا پرشاد سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں سنہ ۴۷-۱۹۴۶ء کے سال کے بجٹ پر غور ہو کر منظور کیا گیا۔ جسکی خاص خاص مدیں حسب ذیل ہیں:-

۵۰ ہزار روپیہ کی قرضہ کی رقم کو ملا کر اوپننگ بیلنس ۲ لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ رکھا گیا ہے۔

اس سال کی آمدنی کا اندازہ ۴۳ لاکھ ۴۷ ہزار ۵۰ روپیہ اور خرچ کا اندازہ ۴۳ لاکھ ۲۲ ہزار ۷۰ روپیہ رکھا گیا ہے۔ آمدنی کی خاص خاص مدیں یہ ہیں:-

ہاؤس ٹیکس سے ۷ لاکھ وھیل ٹیکس سے ۲ لاکھ ۵۰ ہزار واٹر ٹیکس سے ۵ لاکھ ۶۱ ہزار۔ ٹرمنل ٹیکس سے ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار۔ ٹرمنل ٹول سے ۲ لاکھ کرایہ زمین وغیرہ سے ایک لاکھ ۶۰ ہزار۔ اسکولوں کی فیس سے ۷۵ ہزار۔ مارکیٹ سے ایک لاکھ۔ پانی کی سپلائی سے ۲ لاکھ ۶۰ ہزار۔ متفرقات سے تین لاکھ - ۶۰ ہزار۔ گورنمنٹ کی امداد ایجوکیشن کے لئے ۷۰ ہزار۔

اخراجات میں خاص مدات یہ ہیں:-

جنرل انتظام کے لیے ایک لاکھ ۲۰ ہزار۔ ٹیکس کی وصولی کے لیے ایک لاکھ ۵۵ ہزار۔ روشنی کے لیے ایک لاکھ ۲۰ ہزار۔ واٹر سپلائی کی مد میں ۸ لاکھ ۶۰ ہزار ۵ سو۔ صفائی کے لیے ۹ لاکھ ۸۰ ہزار اسپتالوں کے لیے ۳ لاکھ ۸۰ ہزار۔ پبلک ورکس کے لیے ۹۰ ہزار۔ پبلک ورکس روڈ کے لیے ایک لاکھ، ایجوکیشن کے لیے ۷ لاکھ ۰ ہزار۔ دوسرے اداروں

متفرقات کے لئے ایک لاکھ ۱۰ ہزار۔

بورڈ کے اخراجات میں تخفیف کے لیے ایک کمیٹی مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل بنائی گئی ہے۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ، مولانا حسرت موہانی مسٹر ایس - سی - متر، مسٹر ایچ - ایم - سمیع - مسٹر راجہ رام باجپئی۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کا ایک جلسہ ۲۵ فروری کو مسٹر سوٹر چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ہوا جس میں کافی بحث و مباحثہ کے بعد یہ رزولیوشن منظور ہوا کہ وہ کسی حاصل کیے ہوئے مکان کو گرانے کا کام اس وقت تک شروع نہ کریں گے جبتک کہ اس کے گرانے کی اشد ضرورت نہ ہو۔ کیونکہ شہر میں رہنے کے مکانات کی بہت کمی ہے۔

ڈاکٹر جواہر لال کا یہ رزولیوشن بھی منظور ہوا کہ ڈیولپمنٹ بورڈ چھاؤنی کی کچھ زمین حاصل کرلے جو بعد کو میونسپل بورڈ کو منتقل کر دیجائیگی بورڈ نے ایک لاکھ روپیہ کی دوسری قسط اپنے حصہ کی کانپور اومنس لمیٹیڈ کو دینا منظور کیا۔ یہ کمپنی شہر میں آمد و رفت کی سہولت پیدا کرنے اور بس سروس چلانے کے لیے قائم کی گئی ہے۔ اور ممبران بورڈ نے یہ مطالبہ کیا کہ چیرمین صاحب گاڑیوں کی خریداری کے لیے گورنمنٹ سے جنگ کی گاڑیاں حاصل کرنے کی جلد کوشش کریں۔

بورڈ نے یہ فیصلہ کیا کہ مسز سوشیلا سری واستوا کو لیڈ ڈسپوزل کمیٹی کا ممبر کواپٹ کیا جائے۔

شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے جو کانپور میونسپلٹی اور چھاؤنی کے حدود کے اندر ۲۰ - مارچ سنہ ۱۹۴۶ء تک نافذ رہیگا - جس کے مطابق کسی جلسہ میں کوئی شخص لاٹھی - تلوار - بھالا - بم - کانتا - ترشول - کٹار - بھوجالی - بلچہ - چاقو اور دوسرے ہتھیار لیکر نہیں جا سکتا - البتہ سرکاری ملازمان اور سکھ قوم کے ممبران اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ جلسہ سے مراد کسی پبلک مقام پر دس آدمیوں کے اجتماع سے ہے۔ یہ دفعہ پولنگ اسٹیشنوں پر بھی نافذ رہے گی جلسہ کے مقام سے نصف میل چاروں طرف کا رقبہ جلسہ کا رقبہ سمجھا جائیگا۔

یو۔پی چیمبر آف کامرس

۲۸ - فروری کو یو۔پی چیمبر آف کامرس کا سالانہ جلسہ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ چیرمین صاحب کی تقریر میں تجارتی پابندیوں کی شکایت کی گئی گورنمنٹ کے ٹیکس کی پالیسی پر نکتہ چینی کی گئی۔

اظہار کیا اور آپ نے یہ اُمید ظاہر کی کہ یہ پارٹیاں تجارتی حلقہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرینگی - آخر میں آئندہ سال کے لئے الکشن ہوا جسمیں مسٹر جے۔ کے۔ سری واستوا پریسیڈنٹ مسٹر ہری شنکر باگلا اور لالہ موتی لال وائس پریسیڈنٹ۔ مسٹر تبارسی داس ٹنڈن سکریٹری اور مسٹر سیتہ نراین باگلا جوائنٹ سکریٹری منتخب ہوئے۔ اور ۲۱ ممبران کی ایک ایگزیکٹیو کمیٹی بنائی گئی۔

گورنمنٹ زراعتی کالج

گورنمنٹ زراعتی کالج کے حکام نے ۶ - مارچ سے کالج کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کالج ۲ ماہ کے ہڑتال کے بعد کھل رہا ہے۔

راشن

مسٹر جانسن ٹاؤن ایریا افیسر نے جو نئے احکامات جاری کئے ہیں۔ اس کے مطابق باہر سے آنیوالا اپنے ساتھ دس سیر اناج لا سکتا ہے - اور ہر ایک آدمی ایک دن میں ۲۵ - آدمیوں سے زیادہ دعوت نہیں دیسکتا - اس کے خلاف ورزی جرم ہے

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے آئندہ سال کے لئے مسٹر اے - ایچ - راک لینڈ پریسیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں ایگزیکیوٹو کمیٹی میں رائے بہادر مسٹر بی - پی - سری واستوا - رائے بہادر رام نراین خزانچی مسٹر جے - ایم ہیر مانک - مسٹر اے - سی - انسکپ وغیرہ ہیں۔

سائیکل ٹیکس

میونسپل بورڈ کانپور نے سائیکل ٹیکس ۵ روپیہ سے گھٹا کر ۳ روپیہ کر دینے کی گورنمنٹ سے سفارش کی ہے۔

سوت کی تقسیم

مسٹر ایم - ایس - شرا - ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور اپنے ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ ان کا آرڈر نمبری ۳۰۲ ڈی - ایس - او - کلاتھ تاریخ ۹ - فروری سنہ ۱۹۴۶ء جو کہ سوت کی تقسیم کی بابت ایسوسی ایشن کے سلسلہ میں تھا اور فوراً نافذ ہونیوالا تھا۔ اب اس کے متعلق طے پایا ہے کہ اسکا نفاذ اپریل سنہ ۱۹۴۶ء سے ہوگا۔ بننے والے اپنے سوت کا کوٹہ باہر سے منگوانے والوں کے یہاں سے جیسا کہ اب تک خرید رہے ہیں خریدینگے۔

نگر سُدھار سبھا

۲۳ - فروری کو لچھمن داس دھرم شالہ لاٹھی محال کانپور میں نگر سدھار سبھا کانپور کی طرف سے ایک پریس کانفرنس بلائی گئی جس میں طاعون کی بیماری کے انسداد کے متعلق غور و خوض کیا گیا - اور آخر میں چاء و مٹھائی سے خاطر مدارات کی گئی۔

نیشنل میوزک کانفرنس

یکم فروری ۷ بجے شام کو مسٹر نریندر جیت سنگھ کی صدارت میں نیشنل میوزک اسکول کانپور کی طرف سے میونسپل پرائمری اسکول پریم نگر میں میونسپلٹی کا ایک مظاہرہ ہوا۔ جسمیں اسکول کے طالبعلموں اور ماسٹروں نے اپنے کمالات دکھائے -

کچھ عرصہ سے ہم یہ تو سنتے آرہے ہیں کہ ہندوستان کی جن عورتوں پر مغربی تہذیب کا جادو چل گیا ہے انھوں نے ترقی کی دوڑ لگاتے ہوئے مردوں سے آگے نکل جانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ لیکن پنجاب کی بعض عورتوں کے بارے میں یہ پڑھکر ہم حیران رہ گئے کہ ان کو پولیس نے ڈاکہ زنی کے جرم میں گرفتار کیا ہے [illegible] کی سب گریجویٹ ہیں۔ گویا ہندوستان کی ترقی پسند اور تعلیم یافتہ عورتوں نے ڈاکے ڈالنے کے معاملے میں بھی مردوں کو پیچھے چھوڑ دینے کی ٹھان لی ہے۔ پنجاب کی ان بی۔ اے پاس پریمیاوں کی طرف سے اپنے ڈیفنس میں کیا بیان دیا جائیگا۔ یہ تو اس وقت معلوم ہوگا۔ جب ان کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوگا۔ اور پولیس ان کی نازک کلائیوں میں ہتھکڑیوں کی آہنی چوڑیاں پہنائے۔ ان کو لاکر عدالت کے کٹہرے کی زینت بنائیگی۔ لیکن ان گریجویٹ خوش جمالوں کے جو حالات معلوم ہوئے ان کا تذکرہ بھی لطف سے خالی نہیں۔

ان خوبصورت اور نازک بدن گریجویٹ ڈاکوؤں کی دلچسپ داستان یہ ہے کہ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران میں انھوں نے اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی کہ رئیسوں کے لڑکوں کو زلفوں کے پھندوں میں پھانس کر ان سے شادیاں رچانے کے بعد ان کی دولت کے بل پر گلچھرے اوڑائے جائیں۔ لیکن ایسے آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے نہ ملے جو ان کے ہتھے چڑھ جاتے۔ البتہ ایسے منھ چکنا پیٹ خالی قسم کے عشقباز نوجوان بہت سے تھے۔ جو ان سے شادیاں کرلینے کے بعد ان کی یا ان کے ماں باپ کی کمائی پر عیش کرنے کے لیے تیار تھے۔ پسند کے مطابق شوہر نہ ملنے کی وجہ سے ان لڑکیوں نے شادیاں نہ کرنے اور مردوں کو ہر طرح لوٹنے کا تہیہ کرلیا۔ چنانچہ یہ اپنا ایک گینگ بنا کر ڈاکے ڈالنے لگیں۔

پنجاب کے ان ڈاکے ڈالنے والی خوش جمالوں کی دلچسپ داستان کے بعد آپ جنوبی ہند کی ان ترقی یافتہ عورتوں کا مزیدار قصہ بھی سنیئے۔ جنھوں نے پنجابی ڈاکو عورتوں سے بھی زیادہ سلیقے کے ساتھ مردوں کو لوٹنے کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا۔

ان عورتوں کا ایک خفیہ کلب تھا جس میں چھوٹی بڑی ہر عمر کی عورتیں شامل تھیں اور ان عورتوں نے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا تھا کہ نوعمر پریزادیں زیادہ سے زیادہ بناؤ سنگھار کر کے نکلتی تھیں اور مالدار نوجوانوں کو پھانس کر اس کلب میں لاتی تھیں۔ مگر بڑی عمر کی عورتیں ان عورتوں کی مائیں، چچیاں اور ممانیاں وغیرہ بنکر عین اس وقت ان کو پکڑ لیتی تھیں۔ جب یہ پھندے میں پھانسے ہوئے نوجوانوں کو پرائے گھر میں آکر پرائی لڑکیوں کی عصمت پر ہاتھ ڈالنے کے جرم میں پکڑوا دینے کا ڈرادا دے کر ان سے رقمیں وصول کرتی تھیں۔ مگر ایک دن پولیس نے انکو دھر لیا اور اب یہ بلیک میلر عورتیں قانون کے شکنجے میں ہیں۔

ہندوستان کی ترقی پسند عورتوں کے ان کارناموں کا حال سنکر حیرت ہوتی ہے کہ ترقی کی چاہ ان عورتوں کو کہاں گھسیٹے لیے جا رہی ہے۔

---

* کوئی انوکھی چیز نہیں ہے۔ ہم لوگوں کو شرمندہ نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ہمیں اس چیز کو نہیں بھولنا چاہیئے کہ کہیں عورت اس تہذیب کی رو میں پڑکر اپنی گھریلو طرز معاشرت کو نہ بھول جائے۔ اس لیے ہم لوگوں کو انتہا سے بچنا چاہیئے اور کوشش کرنا چاہیئے کہ ایسا درمیانی راستہ نکالیں جس سے خانگی زندگی برقرار رہے اور عورت ملک تہذیب و تمدن۔ معاشرت اور روزمرہ کی زندگی میں ترقی دینے کے لیے معیں و مددگار ثابت ہو۔ یہی نکتہ وہ ہے جسکی طرف ہمارے قومی مصلحوں کی توجہ کی ضرورت ہے مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کیلئے مختلف اسکیم و تدابیر اختیار کرنی پڑینگی اور ان تدابیر کو عملی جامہ پہنانے کیلئے تعلیم یافتہ خواتین کو فرض [illegible]

شمع و پروانہ

(از جناب محمد کامل نیرنگ کانپور)

محفل میں سب کچھ تھا لیکن صرف ایک شمع کے نہ ہونے سے ساری محفل سونی پڑی تھی۔

شمع آئی اور محفل کا ذرہ ذرہ مسکرانے لگا۔ سیکڑوں میل دور سے پروانوں نے شمع کی روشنی دیکھی اور وہ شرف قدم بوسی حاصل کرنے کے لئے بےچین و مضطر ہوگئے۔

رفتہ رفتہ سیکڑوں پروانے عالم بیخودی میں رقص کرتے ہوئے آئے اور شمع کی بلائیں لینے لگے۔ شمع نے ایک آتشی قہقہہ لگایا۔ پروانے جل جل کر خاک ہوگئے محفل کا ذرہ ذرہ پروانوں کی خاک کو حسرت سے تکتا رہا تھا۔ لیکن بیرحم شمع اب بھی برابر جلتی رہی تھی۔ اسکی اجلی اجلی لو مسرت اور بے اطمینانی کے احساس سے ہلکے ہلکے ہچکولے لیکر جھوم رہی تھی وہ پروانوں کے ساتھ ظلم کرکے بھی مسرور و مطمئن تھی مگر شمع کا انجام بھی قریب تھا۔ مشرق کے مطلع سے سپیدۂ سحر نے آہستہ سے اپنا سر نکالا ایک انسانی ہاتھ نے پروانوں کی خاک کی ایک چٹکی اٹھائی اور شمع پر ڈالدی۔ شمع بجھ گئی۔

نسیم سحری کا ایک جھونکا اپنی مستانہ خیالی کے ساتھ یہ نسخہ الاپتا ہوا اور پروانوں کی خاک کو اپنے ہمراہ اڑالے گیا "مظلوم کی خاک سے بھی ظالم کو مٹایا جاسکتا ہے"۔ صبح کی روشنی نے محفل کے ذروں کو ایک نئی زندگی بخش دی اور ان سب پر [illegible] تبسم طاری ہوگیا۔

غریب طبقہ میں [illegible] نہیں پائی جاتی [illegible] شکار ہے۔ تعلیم یافتہ عورتیں [illegible] اور معاشیات اور دیگر مضامین [illegible] فریفتہ ہیں۔ لیکن امور خانہ داری [illegible] ہیں۔ ان کی لیاقت [illegible] اور خوش پوشی۔ ڈرا [illegible] کھانا پکانے اور بچوں کی پوشش [illegible] کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہ تمام چیزیں اپنی اپنی جگہ پر اچھی ہیں۔ لیکن امور خانہ داری کے جملہ اوصاف پر حاوی نہیں ہیں۔

مصلح کے فرائض

بہرکیف قومی مصلح کے پیش نظر دو کام ہونے چاہئیں ان کو چاہیئے کہ عورتوں کو علم سائنس اور امور خانہ داری کے ہر شعبہ میں اعلیٰ تعلیم بہم پہونچائیں۔ لیکن گھریلو طرز معاشرت کی عزت کو بہر صورت برقرار رکھنا چاہیئے۔ عورتوں کو امور خانہ داری میں دلچسپی لینے کے لیے کالجوں اور یونیورسٹیوں کو چاہیئے کہ تقریر پر انعامات۔ اعزاز اور دیگر ذرائع سے ہمت افزائی دلائیں۔ دوسرے کوئی ایسا طریقہ نکالنا چاہیئے۔ جس سے عورتوں کا بے کار وقت کام میں آسکے اور قومی فلاح و بہبود کے لیے مفید ثابت ہو۔ یہ نازک مسئلہ ہے کہ عورت کا صحیح مقام اندرون خانہ یا بیرون خانہ ہے۔ یہ چیز ہمارے پرانے رسومات اور ترقی سے تعلق نئے خیالات کے درمیان جنگ کا باعث ہے۔ اب تک ہم لوگوں کا یہی خیال تھا کہ عورت کی تخلیق محض امور خانہ داری کے لیے کی گئی ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں عورتوں کی حالت سدھارے بغیر ترقی کے زینے پر گامزن ہونا ناممکن امر ہے۔ گھر کی چار دیواری کے علاوہ ان کو سوسائٹی میں ایک اعلیٰ درجہ ملنا چاہیئے۔ ہم لوگ اس وقت چوراہے پر ہیں۔ اس نکتہ پر لوگ مختلف الرائے ہیں۔ لیکن ہم لوگوں کو اس سے چھٹکارا پانے کے لیے کوئی سبیل نکالنی چاہیئے۔ ہم لوگوں کو مغربی تہذیب اور تمدن کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیئے جب عورتوں کو مردوں کے برابر رتبہ حاصل تھا اور مذہبی اور گھریلو زندگی حتیٰ کہ میدان کارزار میں بھی وہ دوش بدوش چلتی رہیں۔ یہ موجودہ تہذیب و تمدن ہمارے لیئے [illegible]

صنف نازک اور اصلاحی تجویزیں

(از مسز ہیمنتی سراجیتنوی اگروال)

اس مضمون کے مصنف کا خیال ہے کہ ہندوستان کی مستقبل کی تعمیری اسکیموں میں صنف نازک کو مناسب توجہ جن کی وہ مستحق ہیں نہیں [illegible] ان کا معاملہ ایک طرفہ [illegible] فرائض کی طرف توجہ [illegible] کرتی ہیں۔ جو [illegible]

قومی [illegible] بہت [illegible] زیر بحث ہے [illegible] پروگراموں میں ہندوستانی عورتوں کے حلقہ [illegible] مناسب اہمیت نہیں دیگئی ہے۔ بحالت موجودہ ہندوستانی عورتوں میں سے زیادہ تر عورتیں اپنا وقت خانہ داری کے کاموں میں بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال میں اور گھر کے کاموں میں صرف کرتی ہیں۔ اور جو کچھ وقت بچتا ہے وہ فضول غپ شپ اور دوسرے بیکار کاموں میں گذار دیتی ہیں سنہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں بمقابلہ ۲۰ کروڑ مردوں کے ان کی تعداد ۱۹ کروڑ تھی۔ چنانچہ ہمارے مالدار اور وسیع ملک کی ۵۰ فیصدی آبادی کے ذرائع محض خانہ داری میں صرف ہوتے ہیں۔ ان میں کچھ حصہ دوسرے کاموں [illegible] لگا ہوا ہے۔ ان کی تقسیم دو قابل شناخت فرقوں میں ہوجاتی ہے۔ ایک فرقہ ان غریب عورتوں کا ہے جو تعلیم یافتہ نہیں ہے۔ اور کارخانوں۔ کھیتوں اور دوکانوں میں محنت مزدوری کرتی ہیں اور گھروں میں ماماؤں کا کام کرتی ہیں۔ دوسرا فرقہ ان تھوڑی سی تعلیم یافتہ عورتوں کا ہے۔ جو کہ بحیثیت اساتذہ افسران کلرک۔ ٹائپسٹ۔ ٹیلی گراف اور ٹیلیفون آپریٹر کا کام کرتی ہیں۔ ہندو اور مسلمان اعلیٰ طبقوں کی مستورات جو باہر کام کرنے پر رضامند ہوتی ہیں۔ وہ اساتذہ کے کام کو زیادہ ترجیح دیتی ہیں۔ شاید اس سے کہ ان کو مزید آمدنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یا وہ اپنا وقت دلچسپ اور مفید کام میں صرف کرنا چاہتی ہیں۔ عیسائی اینگلو انڈین عورتیں۔ ٹیلیفون آپریٹر۔ کلرک اور سیلز مین اور ٹائپسٹ کا کام کرتی ہیں۔ تعلیم کی ترقی اور سوسائٹی کا نظریہ وسیع ہوجانے کی وجہ سے یہ مخصوص تقسیم مدہم پڑتی جا رہی ہے۔ لیکن یہ کچھ ایسی آہستگی سے ہو رہا ہے جو ناقابل ذکر ہے۔ یہ صحت کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس ملک کے ہر طبقہ کی عورتیں گھر سے کمائی کی خاطر باہر نکلنا معیوب سمجھتی ہیں۔ نیچے طبقہ کے لوگ خود کام کرنا اور عورتوں کو گھر میں رکھنا اور آرام پہنچانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ یہ عزت کی نشانی ہے۔ باستثنیٰ معدودے چند اعلیٰ طبقوں کے لوگوں میں یہ جذبہ زیادہ قوی ہے۔ بحالت موجودہ صرف غربت ہی ہم لوگوں کی عورتوں کو باہر جاکر کام کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ ایسا ہونے کی وجہ سے کسی عورت کا باہر کام کرنا عام طور پر خاندان کی غربت کی نشانی اور قابل تحقیر سمجھا جاتا ہے۔

بیکار محنت کا مصرف

یہ اس وقت کی موجودہ حالت کا نقشہ ہے اور بہت ممکن ہے کہ ہمارے قومی مصلح اس حالت پر مطمئن ہو گئے ہوں۔ اولاً ہمارے ملک کی عورتوں کو گھر کے اندر کوئی زیادہ کام نہیں کرنا پڑتا اور یہی وجہ ہے کہ ان کا قیمتی وقت بیکار جاتا ہے۔ اور وہ اپنے وقت کا جائز استعمال نہیں کرتیں۔ جہاں مشترکہ خاندان کے افراد الگ ہوکر جداجدا خاندان کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ وہاں بیکار لوگوں کی تعداد کم نظر آتی ہے۔ جیسا کہ مشترکہ خاندان میں دکھائی پڑتی ہے لیکن حقیقت میں بے کاری ہر جگہ دکھائی دیتی ہے اگر اس بے کار وقت کا جائز استعمال کیا جائے تو وطن کی فلاح و بہبود کے لئے کافی مفید ثابت ہوگا۔ اس کے علاوہ گھریلو زندگی بہت ہی برے طریقے سے گذاری جارہی ہے۔ ہماری بہنیں صرف ستھرا گھر رکھنے حساب کتاب۔ بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال اور حفظان صحت کے کام سے قطعی طور پر ناواقف ہیں۔ یہ خامیاں [illegible]

"اس میں کچھ ہے"!

ایک شخص ریل سے اترا اور قلی کے سر پر سامان رکھ دیا اور کہا کہ دیکھو بھائی اسکو فلاں جگہ پہونچانا ہے۔ بتاؤ کتنے پیسے لوگے؟

قلی نے کہا کہ جناب کی جو مرضی آئے دے دیجئے گا اپنی مرضی کے موافق۔ کچھ ہی دے دینا۔ اس شخص نے کہا کہ اچھا چل سامان لے چل کچھ دیدیں گے۔

جب قلی نے گھر پر سامان پہونچا دیا تو وہ شخص اسے دو آنے دینے لگا۔ قلی نے کہا کہ میں تو دو آنے نہیں لوں گا آپ نے تو "کچھ" کہا تھا۔ اس شخص نے تین آنے دینے چاہے لیکن قلی نہ مانا۔ اس نے چار آنے نکالے۔ لیکن قلی بضد رہا۔ وہ شخص عجب مشکل میں تھا کہ کیا کرے۔ آس پاس کے لوگ اکٹھے ہوگئے۔ سب نے پوچھا کہ بھئی کیا معاملہ ہے؟ قلی نے کہا کہ میں ان کا سامان لایا تھا اور انھوں نے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اب نہیں دیتے۔ سب حیران تھے کہ کیا کیا جائے! ایک سن رسیدہ دانا آدمی بھی آ پہونچا اس نے ماجرا سنا اور قلی سے کہا کہ اچھا بھائی تو آرام تو کر، ابھی یہ بیچارہ آیا ہے ابھی تجھے کچھ دلا دینگے قلی آرام سے بیٹھ گیا۔ اس دانا شخص نے بازار سے دو پیسہ کا دہی منگوایا اور ایک گوشہ میں جاکر اس میں ذرا سا پسا ہوا کوئلہ ڈالدیا۔ دہی کو سامنے لاکر کہنے لگا کہ دیکھنا بھائی اس میں کیا گر پڑا۔ قلی نے کہا اس میں "کچھ" ہے۔ عقلمند آدمی نے کہا کہ اچھا اس میں کچھ ہے تو تو نے لے اپنا کچھ، قلی نے اب دو آنے ہی لینے چاہے۔ لیکن سب کہنے لگے اب تو ہم تیرا "کچھ" ہی دیں گے۔

---

* اسکرین پلے میں جو مناظر و مکالمے ہوتے ہیں وہ فلسکیپ سائز کے ایک سو بیس یا ایک سو ساٹھ صفحات سے زیادہ نہیں ہوتے اور اسی لکھنے لکھانے میں ایک ماہ سے زیادہ عرصہ صرف ہوجاتا ہے۔

اس اثنا میں افسانہ نویس اور فلم پروڈیوسر کے خیالات متفق نہ ہوئے تو دوسرے افسانہ نویس کو بلایا جاتا ہے۔ فلم ظاہر ہونے سے پہلے کم از کم تین بار اسکرین پلے لکھا جاتا ہے اسکرین پلے تیار کرنے کے بعد ڈائرکٹر کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اور ڈائرکٹر اداکاروں کا انتخاب کرتا ہے۔ اس کے بعد اسٹوڈیو میں سیٹ لگائے جاتے ہیں۔ جس میں نئی نئی ڈیزائنیں بنائی جاتی ہیں اور طرح طرح کا فلمی سامان فراہم کیا جاتا ہے اور اس کے فلم بندی شروع ہوتی ہے۔ فلم کی تیاری میں ۸۰ سے ۹۰ دن صرف ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر ۴۰ سے ۶۰ دن میں فلم مکمل ہوجاتی ہے۔

فلم تیار ہوچکنے پر اسے ایڈیٹنگ کیا جاتا ہے۔ یہ کام فلم ڈائرکٹر کے مشورہ سے فلم ایڈیٹر کرتا ہے۔

ایڈیٹنگ کے بعد "ڈبنگ" یعنی فلم میں گانے جوڑنے کا کام کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات فلم کی کامیابی کا دارومدار اچھے گانوں پر ہوا کرتا ہے۔ فلم کی موسیقی کے لیے اچھے اچھے ماہر فن موسیقار کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ اور گانے لکھنے کے لیے اچھے اچھے شاعروں کو بلایا جاتا ہے اس کے بعد فلم میں خاص آواز مثلاً ریل گاڑی، ہوائی جہاز، اور موٹر کی آواز، باؤں کی آواز، ٹیلی فون کی گھنٹی کی آواز، دروازہ بند کرنے کی آواز وغیرہ وغیرہ بھری جاتی ہے۔

فلم کی مکمل تیاری کے بعد ایک پرائیوٹ شو کیا جاتا ہے۔ اس میں چند ایسے لوگ شامل ہوتے ہیں جو فلم کی خامیوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ فلم کی خامیوں کو دور کرنے کے بعد پھر ایک عام شو کیا جاتا ہے۔ جس میں اخباروں کے ایڈیٹر، نامہ نگار اور دوسرے مہمان شامل ہوتے ہیں۔ اس کے بعد فلم سنسر کرائی جاتی ہے اور پھر نمائش کے لیے سینما میں پیش کی جاتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ہالی وڈ کی سو فیصدی فلمیں کامیاب ثابت ہوتی ہیں۔ ہالی وڈ کی تمام فلموں پر کافی وقت اور لاانتہا روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ ہالی وڈ کے فلمساز فلم پر کئی لاکھ روپیہ صرف کرتے ہیں اور اس سے کروڑوں روپیہ وصول کرتے ہیں۔

کامیاب فلمیں بنانے کا راز

ہالی وڈ کی صنعت فلمسازی سے ہندوستانی صنعت فلم سازی کا مقابلہ کرنا۔ گویا آفتاب کو چراغ دکھلانا ہے کیونکہ لندن اور رشیا کی فلمیں بھی ہالی وڈ کی فلموں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں، ہندوستان، لندن اور رشیا کی فلموں سے امریکن فلمیں کیوں زیادہ کامیاب ثابت ہوتی ہیں؟ یہ ایک راز ہے اور اس راز کو جاننے کے لیے مندرجہ ذیل مضمون پڑھ لیا جائے:۔

فلم کی تیاری سے پہلے ایک امریکن ڈائرکٹر کو ایک اچھی کہانی کی تلاش ہوتی ہے۔ کیونکہ کہانی ہی فلم کا سنگ بنیاد ہے۔ اور یہ بات صاف ظاہر ہے کہ جس فلم کی کہانی ہی خراب ہو۔ وہ فلم ناکام ثابت ہوتی ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ کہانی ہی فلم کی روح ہے۔ اور اسی لیے امریکن فلم پروڈیوسر اچھی اچھی کہانیوں کی تلاش میں ہمیشہ سرگرداں رہتے ہیں۔

(۱) گون ود دی ونڈ (۲) ہاؤ گرین از مائی ویلی (۳) رینڈم ہارویسٹ (۴) فار ہوم دی بیل ٹالس ——

ان مشہور و معروف کتابوں کے سہارے امریکن فلم سازوں نے جو نئی فلمیں بنائی ہیں وہ تمام دنیا میں کامیاب ثابت ہوئیں اس کامیابی کا راز کہانی کا انتخاب ہے

فلم کے لیے کتابوں سے جو کہانیاں اخذ کی جاتی ہیں۔ ان میں تھوڑا بہت فرق بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن فرق کرنے سے فلم کی کہانی زوردار بن جاتی ہے۔ ہالی وڈ کے مشہور مصنفین اپنی کہانیوں میں رد و بدل کرنے کی اجازت فلمسازوں کو دیتے ہیں۔ کیونکہ بے جان اور مخرب اخلاق مناظر سنسر کی قینچی چلنے سے پہلے ہی کہانی سے الگ کر لیے جاتے ہیں اور پھر کہانی کا سنسر ہو لکھا جاتا ہے۔ اور فلم کو کامیاب بنانے کے لیے اس میں کئی باتیں داخل کرنی پڑتی ہیں کہ جس سے فلم میں جان پڑجائے۔

یہی سبب ہے کہ ہالی وڈ کے فلم پروڈیوسر فلم کی تیاری میں زیادہ وقت صرف کرتے ہیں (۱) مسز مائی نیور (۲) ریبیکا۔ (۳) رینڈم ہارویسٹ۔ ان فلموں کی تیاری پر کم از کم دو سال صرف ہوئے تھے۔

"گون ود دی ونڈ" نامی فلم ظاہر ہونے سے پہلے ہالی وڈ کے اٹھارہ کہانی نویسوں نے مل کر فلم کی کہانی تیار کی تھی۔ ایک اچھی فلم ہالی وڈ میں ۱۸ مہینے میں تیار ہوتی ہے۔

عوام یہ سوال ضرور کریں گے کہ ایک فلم جو صرف دو گھنٹے چلتی ہے۔ کس طرح دو سال میں بھی مکمل نہیں ہوتی۔ اس کا جواب بہت طویل ہے۔ جسے ہم کچھ تفصیل وار پیش کریں گے۔

• ہالی وڈ کے افسانہ نویسوں۔ پبلشروں اور چھاپے خانے والوں کا عموماً یہ اصول ہوتا ہے کہ وہ اپنی کہانی فلم پروڈیوسروں کو ان کے آفس پر جو نیویارک میں واقع ہے روانہ کردیتے ہیں فلم پروڈیوسر وہ کہانی اپنے خاص پڑھنے والوں کو دیتے ہیں اور پڑھنے والے کہانی پڑھکر کہانی کا خلاصہ لکھ ڈالتے ہیں۔ اور وہ خلاصہ اسٹوری ڈائرکٹر کو دکھلایا جاتا ہے۔ اسٹوری ڈائرکٹر کو اگر کہانی پسند آجائے تو وہ مکمل کہانی سن لیتا ہے اور پھر وہ کہانی پروڈیوسر کو دکھاتا ہے۔ پروڈیوسروں کا ایک گروہ کہانی پر ہر طرح سے غور کرتا ہے کہ کہانی کس طرح فلمائی جائے؟ فلم پر لاگت کتنی آئے گی؟ گورنمنٹ سنسرشپ کی نظروں سے اس میں کوئی بات معصیت بھری تو نہیں ہے؟ کہانی اگر جنگ سے متعلق ہے تو کیا گورنمنٹ سامان جنگ ہوائی جہاز، ٹینک وغیرہ مہیا کرے گی؟ اس کے علاوہ اور بہت سی باتوں کو مدنظر رکھ کر کہانی کے "قیمت" پر غور و خوض کیا جاتا ہے۔ اور پھر پروڈیوسر اسٹوری ڈائرکٹر سے کہانی خریدنے کے لیے کہتا ہے۔ کہانی خریدنے کے بعد کہانی فلم پروڈیوسر کے حوالہ کردی جاتی ہے اور پھر فلم پروڈیوسر کا ایک گروہ یہ طے کرتا ہے کہ کہانی کے مکالمے اور منظرنامہ کون لکھے گا؟

فلم پروڈیوسر اور اسکرین رائٹر فل اسکیپ سائز کے اسی نوے صفحات پر کہانی کی "ٹریٹمنٹ" لکھتے ہیں۔ کہانی کو بار بار لکھا جاتا ہے تاکہ اسکی خامیاں دور ہوں اور جہاں تک کہانی اچھی معلوم نہ ہو اسے بار بار لکھا جاتا ہے۔ آخر کار اسٹوڈیو کی چند شخصیتوں کے سامنے وہ کہانی پیش کی جاتی ہے انکے صلاح مشوروں سے کہانی میں ضروری رد و بدل کیا جاتا ہے اور کہانی فلم کیلئے تیار ہوجاتی ہے۔

اقوال زریں

مبارک ہیں وہ دل جن میں ریاکاری اور مکر و فریب کا ڈیرا نہیں۔

کسی کو بے باکانہ وہ نہ کہہ جسے تو خود بھی نہیں جانتا

خدا کو سب انسان عزیز ہیں۔ مگر اپنے سرکشوں کو وہ بھی نہیں چاہتا۔

ذلتیں اور محتاجیاں خدائی قانون کو توڑنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

محض زبان ہلانے اور خوبصورتی سے باتیں کرنے کا نام علم نہیں۔

تھوڑا بول اور زیادہ سن پھر اس پر غور کر فائدہ ہوگا۔

جھوٹ آخر جھوٹ ہے۔ اس کا ڈھول کہاں تک پیٹے گا۔

وہ کونسا خدا ہے۔ جو تجھے محنت و عمل سے ہٹاتا ہے۔

غرور و نخوت اور خود پسندی گمراہی کا واضح نشان ہیں۔

خود ہی مفلسی اور محتاجی کی راہ پر چلنا خود ہی اس کا شکوہ کرنا۔ یہ عقلمندی کہاں کی ہے۔

مگر مسکرا...

فوٹو دیکھ کر بدمزاج بیگم صاحبہ کا ٹمپریچر اور بھی چڑھ گیا غصہ سے فرش پر پیر ٹیک کر بولیں۔

تم کالے آدمیوں کو تصویر بنانے کا بھی سلیقہ نہیں ذرا اس فوٹو کو دیکھو کسقدر بھدا ہے۔ میں تو اس میں اچھی خاصی بندریا معلوم ہوتی ہوں"۔

فوٹو گرافر نے متانت سے جواب دیا۔

"کاش آپ نے فوٹو کھچوانے سے پیشتر ہی اس بات پر غور کر لیا ہوتا۔

ادھیڑ عمر کی ایک عورت خوب بنی سنوری ہوئی ٹرام میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے برابر ۱۲ سال کی ایک لڑکی بیٹھی تھی۔ کنڈکٹر نے عورت سے ٹکٹ کے پیسے طلب کئے اور لڑکی کی طرف اشارہ کرکے کہا یہ آپکی بیٹی ہے"۔؟

عورت تھی تو ادھیڑ مگر اس کے دل میں شباب رفتہ کی یاد چٹکیاں لے رہی تھی۔ اس نے بگڑ کر کہا۔ تمھیں دیکھتا نہیں۔ اتنی بڑی لڑکی میری بیٹی ہو سکتی ہے"؟

لڑکی بھی حاضر جواب تھی فوراً بولی۔

تمھیں سوجھتا نہیں۔ کہیں اتنی بوڑھی عورت بھی میری ماں ہو سکتی ہے۔ انہیں نانی سمجھئے۔

دلچسپ ترین

تھکن اور افسردگی کا علاج

شدید مصروفیت، سخت جدو جہد اور کام کے نرغہ میں موجودہ دور میں تھکن فرسودگی اور زوال کی علامتیں لوگوں میں عام ہوگئی ہیں۔ اس سلسلہ میں امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے جرنل میں ڈاکٹر فرینک این۔ ان کے ایک اہم مطالعہ کے نتائج شایع [illegible] ہیں۔

ڈاکٹر ف[illegible] زوال قوت کے تین سو مریضوں میں [illegible] کی پوری تحقیقات کی اور اس نتیجہ [illegible] سے صرف بیس فیصدی مریضوں [illegible] جسمانی خرابی کی وجہ سے انحطاط ہو رہا تھا، اور بقیہ کو مصروفیت کی زیادتی اور آرام و راحت کی کمی نے کمزور اور فرسودہ کر دیا تھا۔ اس بڑے گروہ میں سے ۵ فی صدی مریض دماغی بےچینی کی وجہ سے اور صرف دو فی صدی مریض دماغی تعطل کے سبب سے ان شکایات میں مبتلا تھے۔ اور بقیہ ۶۳ فیصدی مریضوں میں دائمی تھکن اور انحطاط زوال کا سبب معمولی عصبی حالت تھی۔ جو غذا کے نقائص، راحت کی کمی اور مسلسل عصبی تناؤ سے پیدا ہوئی تھی۔

ڈاکٹر کرنا اپنی تحقیقات سے اس نتیجہ پر بھی پہونچے ہیں کہ اضمحلال اور فرسودگی کی مختلف قسموں کا علاج بھی مختلف ہونا چاہیئے۔ مگر حال میں تھکن کے اسباب کو دور کرنا اسکا بنیادی علاج ہے روزانہ کام تفریح اور نیند کے گھنٹوں کا متوازن ہونا نہایت ضروری ہے۔ ناقص غذا کا استعمال ترک کر دینا چاہیئے۔ اگر غذا میں حیاتین کی مقدار ناکافی ہو تو دوائی حیاتین استعمال کرکے اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔

قاتل کی تلاش

(ایک انگریزی افسانہ کا ترجمہ)

آفتاب غروب ہو چکا تھا اور کافی اندھیرا چھا گیا۔ اس کا نشہ بھی آہستہ آہستہ اترنے لگا۔ وہ اپنے جھونپڑے کے ایک تاریک اور گندے کونے میں دبکا پڑا تھا۔ اور واقعات کو سمجھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ وہ اپنے پریشان دماغ کو اعتدال پر لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ گویا وہ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ کر جاگا ہے۔

اس نے قتل کیا۔۔۔ قتل کے خیال سے اسکی آنکھوں کے سامنے پھر وہ خوفناک نظارہ پھر گیا۔ مقتول کا گرنا۔۔۔ اس کے سر سے خون کا فوارہ نکلتا ہوا۔۔۔ اسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ مقتول اس کا دوست بے حس و حرکت زمین پر اوندھے منہ خون میں لت پت پڑا تھا۔ اپنے دوست کا قاتل وہ خود تھا۔ وہ کانپ اوٹھا۔۔۔ قتل اس نے کیوں کیا تھا۔؟ یہ سوال بار بار اس نے اپنے آپ سے کہا۔۔۔ لیکن اس کا کوئی جواب اسے نہ سوجھا۔

اس کے پاس ایک خون آلود چاقو پڑا تھا۔ یہ چاقو اس کے دوست کا تھا۔ اس کے مقتول دوست کی آخری یادگار۔۔۔ اسے وہ اپنے ساتھ کیوں لے آیا۔ یہ معمہ وہ حل نہ کر سکا۔ قتل اس نے کیا مگر نشہ کی حالت میں وہ اپنے آپ میں نہ تھا۔ قتل کیوں کیا وہ یہ نہ سمجھ سکا۔ چاقو کا خون آلود پھل اندھیرے میں بھی چمک رہا تھا۔ اس کے دوست کا خون۔۔!

وہ سسکیاں بھرنے لگا۔ اس کا دل ہجوم غم سے اُبل آیا اور اشک آنکھوں سے رواں۔۔۔ اس کا دوست اس کی یاد اسے ستا رہی تھی۔ وہ اسی شام کو اپنے جھونپڑے کے دروازے پر کھڑا اس چاقو سے کھیل رہا تھا۔ وہی چاقو جس سے اسکی موت مقسوم تھی۔ اور جو اب اس کے پہلو میں رکھا تھا۔ اس نے دوست کو مے گساری کی دعوت دی۔ جو فوراً نہایت خندہ پیشانی سے قبول کر لی گئی۔ اس کے مقتول دوست کے یہ آخری الفاظ اس کے ذہن میں محفوظ تھے۔

اس نے سوچا کہ افسوس اگر اس شام اس کا دوست اپنے گھر پر نہ ہوتا۔۔۔ یا اس کے ساتھ چلنے سے انکار کر دیتا۔ تو کیوں قتل ہوتا۔۔۔؟

وقت بہت گذر رہا تھا۔ مگر اسکی آنکھوں میں نیند کہاں۔!۔ اس کا دماغ مختل ہو چکا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے دوست کی لاش اس کے سامنے رکھی ہے۔ در و دیوار سے اسے خون خون کی پکار سنائی دے رہی تھی۔۔۔ لیکن خون اس نے کیوں کیا کیسے ہوا۔ یہ کچھ بھی اسکی سمجھ میں نہ آیا۔

گذشتہ واقعات اس کے دماغ میں چکر لگا رہے تھے وہ اس کا دوست دونوں اکٹھے سیر کو نکلے وہ کہاں جا رہے تھے۔۔؟ ہاں اس کا دوست اپنی بیمار بیوی کے لئے پنساری کی دوکان سے کوئی جڑی بوٹی لینے جا رہا تھا۔ اسکی بیوی اپنے خاوند کی منتظر ہوگی۔۔! بیچاری تڑپ رہی ہوگی۔ اب وہ اس سے نفرت کرے گی۔ اس پر ہزار لعنت اور پھٹکار بھیجے گی۔۔۔ اس کے خاوند کا قاتل۔۔۔ اس کا دوست

چلتے چلتے وہ سرائے کے دروازہ پر رکے۔۔۔ اندر داخل ہوئے۔ شراب انھوں نے خوب پی۔۔۔ گاؤں کے لوگ سب پیتے ہیں۔ دوست۔ دوست کو گلاس پیش کرتا رہا۔

دونوں بدمست ہوگئے۔ دوسرے پینے والے کھسک گئے۔ مگر یہ دونوں پیئے جا رہے تھے۔۔۔ صرف دونوں پھر کیا ہوا۔۔۔؟ اسے یاد نہ آتا تھا اور پھر لڑ کر جھگڑنے لگے۔ کیوں؟ وہ سوچنے لگا۔

سرائے میں داخل ہونے سے قبل وہ فصل کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ دونوں نے ظالم تعلقدار کا لگان ادا کرنا تھا۔ اس کا ہاتھ تنگ تھا۔ اس نے دوسرے سے کچھ رقم مانگی جو اس نے گذشتہ سال اسے قرض دی تھی۔ اس نے مقتول سے معذرت کرتے ہوئے اپنی مجبوری ظاہر کی۔ وہ خود تنگ تھا۔ کیا اس کے دوست کو اسکی تنگی کا احساس نہ ہوا۔ حالانکہ وہ خود مالی تنگی کا شکار تھا۔ غریب کے جذبات غریب ہی خوب سمجھتا ہے۔ تنگدستی کسانوں کا پیدائشی حق ہے۔ بھلا وہ اپنے دوست کی امداد سے ہاتھ روک سکتا تھا۔ ہرگز نہیں۔ اور اس کا دوست بھی اس کی مجبوری کو خوب سمجھ گیا۔۔۔ سرائے کے دروازہ پر انھوں نے اس موضوع کو چھوڑ دیا۔

پینے کے بعد بدمست ہو کر جب وہ اکیلے تھے۔ یہ موضوع پھر چھڑ گیا۔۔۔ بدمستی نے عقل کو گم کر دیا۔ دوست۔ دوست کی جگہ اب وہ قرض خواہ اور مقروض تھے۔

ایک مطالبہ کرتا تھا۔ دوسرا عذر۔ مطالبہ کا جواب گالیوں سے دیا جانے لگا۔ گالیوں کے بعد پھر دھمکی اور اس کے بعد پیش دستی۔۔۔ اور انجام کار قتل۔ ذرا سی بات اور اس کا یہ نتیجہ۔ آخر اس کا ذمہ دار کون تھا؟

اس نے دماغ پر زور دیکر سوچا۔ ان خونی لمحات کی یاد۔۔۔ جب دونوں سرائے میں بیٹھے دخت رز سے ہمکنار ہو رہے تھے اس کے دوست نے چاقو نکالا۔ اس سے چھین کر اس نے اسپر حملہ کر دیا! اور اس کے دوست کی چیخ اور خوفناک کراہ ابتک اس کے دماغ میں گونج رہی تھی۔

کاش وہ سرائے کے اندر قدم نہ رکھتا۔ قتل کا سرائے تھی یا شراب کے وہ تلخ گھونٹ جنھوں نے اسکی عقل کو سلب کر دیا۔۔ شراب، قاتل، خونی، ظالم سرائے میں وہ کبھی داخل نہ ہوگا۔ وہ دل سے عہد کرنے لگا۔ قتل اس نے کیا تھا۔۔۔ مگر وہ قاتل نہ تھا اپنے دوست کی لاش کے تصور نے اسکو روحانی عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ وہ انگاروں پر لیٹا ہوا کرب و اذیت میں کروٹیں بدل رہا تھا۔ مگر مستقبل کا خیال اسے تکلیف دہ تھا۔

پولیس کا سرخ پگڑی والا خوفناک فرشتہ آئے اور اس کو گرفتار کرکے لے جائیگا۔ عدالت، مقدمہ، فیصلہ، سزائے موت۔ یا حبس دوام بعبور دریائے شور۔ یہ سب نقشہ اسکی آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ مگر اس سے فائدہ۔!

اس کا دوست مر چکا تھا۔ اسکی موت سے اب وہ زندہ نہ ہو سکتا تھا۔ مگر۔ اگر وہ یہ کہے کہ وہ اپنے دوست کا قاتل نہ تھا تو اس کا اعتبار کون کرے گا؟ قتل کا سبب کچھ نہ تھا۔ پولیس اسے عذاب دیکر قتل کی وجہ دریافت کرے گی۔ مگر اس کا فائدہ۔ اس کا دوست تو اب واپس نہ آسکیگا۔

شب کی تاریکی صبح کی سپیدی کے سامنے ماند پڑ رہی تھی اور ہنوز تمام گاؤں گہری نیند کی چادر تانے سو رہا تھا۔ وہ اپنے جھونپڑے سے باہر نکلا۔ اکیلا۔ تن تنہا۔۔۔ اس کے ہاتھ میں وہی خون آلود چاقو تھا۔ وہ ریلوے لائن کی دوسری طرف جنگل میں پہونچ جائے تو وہ محفوظ ہو کر قانون کے مضبوط پنجے سے بچ جائیگا۔ آج وہ اپنی دنیا چھوڑ رہا تھا۔ ہمیشہ کے لئے۔ اس کے پاؤں کے ساتھ گویا ہزاروں من کے وزنی پتھر بندھے ہوئے تھے۔ جو اسے آگے نہ بڑھنے دیتے تھے۔ اس کا جھونپڑا۔۔۔ یہی اسکی دنیا تھی۔ اس نے اسے خود بنایا تھا۔ اب وہ اسے ہمیشہ کے لیے خیرباد کہہ رہا تھا۔

چلتے چلتے وہ کئی بار رکا اور درختوں کے سائے میں کھڑا ہو کر اپنے جھونپڑے کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھا جب اس کے بعد اس عذاب کی سزا بھگتنے والا اس کے بیوی بچے یا کوئی اور عزیز یا رشتہ دار نہ تھا۔

نیلگوں شفاف آسمان پر ستارے ابھی ٹمٹما رہے تھے وہ چلتے چلتے میدان بالکل چٹیل تھا۔ کہیں کہیں درختوں کے جھنڈ ان کے پرے چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں اور ان کے پاس ریلوے لائن۔ وہ میدان سے گذر کر پہاڑیوں کو پار کر رہا تھا کہ اسے ریل گاڑی کی آواز سنائی دی اور چند منٹ تک یہ آواز سنائی دیتی رہی۔ ریل گذرنے کے بعد یہ آواز بھی مدہم ہوتے ہوتے ختم ہوگئی۔

اب ہر طرف سناٹا تھا۔ ہر طرف نسیم سحری کی مدہم دھیمی ہوا۔ اس کے کانوں سے ٹکرا کر شاں شاں کی سُریلی آواز پیدا ہو رہی تھی۔

اس نے آخری بار بار مڑ کر گاؤں پر ایک نظر ڈالی۔ تو اسے دور فاصلہ پر سرائے دکھائی دی۔ اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ اور وہ خوف سے کانپنے لگا۔ اسے گویا ایک دھکا سا لگا اور وہ گرتے گرتے بچا۔ اسکی آنکھوں کے سامنے پھر وہ نظارہ پھر گیا۔ مقتول کی خون سے لت پت لاش، اور اسکا تڑپنا۔ اسکا دوست اسکو بلا رہا تھا۔۔۔ دوست!۔ تم کہاں جا رہے ہو۔!

وہ اس نظارہ کی تاب نہ لا سکا اور لمبے لمبے قدم بھرتا ہوا وہ آگے بڑھنے لگا اور آفتاب کی پہلی کرن نکلنے سے پیشتر وہ جنگل میں غائب ہو چکا تھا۔

مقتول کو دفن تو کر دیا گیا مگر گاؤں میں سنسنی پھیل گئی۔ خون۔۔۔ دوست کے ہاتھوں۔ ایک دوست کا خون! بیسویں صدی کا کلجگ۔ دونوں کسان گہرے دوست تھے۔ لوگوں کو یقین نہ آتا تھا۔ مگر قتل کیوں کیا گیا؟

ہر ایک اپنی سمجھ کے مطابق نتایج اخذ کر رہا تھا۔ گھر گھر یہی کہانی، کھیتوں پر اسی کا چرچا۔ کنوئیں پر یہی قصہ جدھر دیکھو اسی قتل کی داستان دہرائی جا رہی تھی لوگ قاتل کی گرفتاری اور اس کے اقبال جرم کے منتظر تھے کہ دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔؟

قاتل کا کہیں پتہ نہ تھا۔ پولیس آئی اور تھک کر چلی گئی مگر قاتل کا پتہ نہ چلا۔ دن گذرتے گئے اور بات آئی گئی ہوگئی۔ مگر ایک روز یکایک گاؤں میں یہ افواہ پھیل گئی۔ کہ کسی نے جنگل کے کنارے پہاڑی کے اوپر ایک آدمی کو دیکھا ہے۔۔۔ جنگل میں پہاڑی پر آدمی۔۔۔؟ وہ کون ہو سکتا ہے۔ مگر قاتل۔ ایک کے منہ سے نکلی ہوئی بات ہر طرف پھیلی اور افواہ اڑی اور چند دنوں میں یقین میں تبدیل ہوگئی۔ قاتل کا پتہ چل گیا۔ وہ جنگل میں چھپا ہے۔

بات سے بات چلی۔ گاؤں والوں کے توہمات اور قصے غرض ایک عجیب جھمیلا سا بن گیا۔ مقتول کی روح قاتل کو بھلا کب چین سے بیٹھنے دے گی۔ کسی نے کہا۔ خون کا گناہ خدا کبھی نہیں معاف کرتا۔ دوسرا بولا۔ اسے اب خون کا چسکا پڑ گیا ہے۔ وہ پھر خون کرے گا"۔ تیسرا بولا "خون کرے گا صاحب خون"!

بھولے ہوئے قصے یاد آنے لگے۔ جرائم کے متعلق عجیب و غریب باتیں بیان ہونے لگیں۔ بوڑھے بڈھے اس میں حصہ لے رہے تھے۔ وہ اپنے زمانہ کو امن کا زمانہ اور موجودہ زمانہ کو کلجگ، پاپ سمے کہہ کر گذشتہ قاتلوں کی عالی حوصلگی کی تعریف کرنے لگے۔ دوست کا خون کرے۔ ان کے سمے ایسا نہ ہوتا تھا۔

بوڑھوں سے بات نکلکر عورتوں میں پہونچی۔ روز ایک نئی کہانی۔۔۔ فلاں عورت گھر سے بچے کو لیکر لائن سے گذر رہی تھی کہ قاتل نے بچے کو چھیننا چاہا۔ قاتل نے یہ کیا اور قاتل نے وہ کیا۔ یہ قصے کہاں تک درست تھے کسی کو اسکی کیا پرواہ وہ صرف ان باتوں کو سنکر ان پر یقین کر لیتے تھے۔

ان قصے کہانیوں نے قتل کی یاد کو تازہ کر دیا۔ گاؤں کے لوگوں میں خوف و انتقام کی آگ زیادہ بھڑکی۔ اب صرف ایک انسان کے قتل کا سوال نہ تھا۔ بلکہ گاؤں کے تمام لوگوں کی جان خطرہ میں تھی۔ کون جانے صبح کیا ہو؟ کون سہاگن اور کون بیوہ ہو۔ کون یتیم اور کس کا بچہ چھن جائے۔ لوگ راتوں کو جاگتے رہتے اور قتل کے قصے سن سنکر اور بھی زیادہ ہراساں ہوئے۔

پولیس کو اطلاع دی گئی۔ مگر چونکہ عدم پتہ ہو کر ان کا مقدمہ داخل دفتر ہو گیا تھا۔ وہ بھلا اس بلا کو دوبارہ کیوں اپنے سر لینے لگے تھے۔ انھوں نے ٹال دیا۔

خوف کھاتے ہیں یہ پولیس والے۔ لوگوں نے اپنے دل کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ مگر گاؤں والوں کا خوف بڑھتا ہی گیا۔ آخر تین جوان اسکو گرفتار کرنے کے لیے نکلے۔ قاتل کی گرفتاری معمولی بات نہ تھی۔ ان کی جان کی حفاظت کے لیے بہت سی تجاویز پر غور کیا گیا۔ دعائیں کی گئیں اور منتیں مانی گئیں۔

دوسرے دن یہ تینوں نوجوان بھری ہوئی بندوقیں لیکر علی الصباح اپنے شکار کی تلاش میں جنگل کی طرف چلدیئے اور جس پہاڑی پر قاتل دیکھا گیا تھا۔ اس کا رخ کیا۔

پہاڑی ذرا اونچی دشوار گذار تھی۔ سبزہ اور کھچ پیچ درخت ایسے اگے ہوئے تھے کہ اسپر چڑھنا سخت دشوار تھا۔ یہ تینوں نوجوان بڑی ہمت کرکے آگے بڑھ رہے تھے۔ کبھی یہاں پاؤں پھسلا کبھی وہاں مگر وہ بڑھتے ہی چلے گئے۔ ان کا جوش اور ولولہ تھا اسلئے یہ رکاوٹیں انھیں روک نہ سکیں [illegible] خوش گپیاں کرتے اوپر چڑھ رہے تھے۔ ان کے گاؤں کا نظارہ وہاں سے بہت دلچسپ تھا۔ ان کی نظر جہاں اس نظارہ سے لطف اندوز ہو رہی تھیں وہاں وہ اپنے "شکار" سے بھی بےخبر نہ تھے۔ وہ نصف سے زیادہ منزل طے کر گئے مگر شکار کا کہیں پتہ نہ تھا

یکایک وہ چلتے چلتے رک گئے۔ دم بخود ان کے چہروں پر سنجیدگی تھی۔ اب مذاق کا وقت ختم ہو چکا تھا وہ سانس روک کر کسی چیز کو دیکھ رہے تھے۔ ایک جھونپڑا سا۔۔۔ اس کے پاس پتھر کے اوپر ایک نحیف کا انسان۔ جسکا بدن دھوپ میں جھلسا ہوا۔ گھٹنوں پر کہنی سے ٹیک لگائے اور اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر چہرے کو رکھے کسی خیال میں محو بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے بدن پر چیتھڑے اور ایک سرخ رنگ کی لنگوٹی تھی۔ شاید اس کی آنکھیں گاؤں میں اپنے جھونپڑے کو تلاش کر رہی تھیں۔ یا وہ سرائے کو تاک رہا تھا!

جھاڑیوں کے پیچھے چھپے وہ تینوں اسکو غور سے دیکھ رہے تھے۔ خوف اور خونخواری کا اس کے چہرے پر کہیں نام نہ تھا۔ انھوں نے اسکا جو نقشہ اپنے تخیل میں کھینچا وہ اس کے بالکل برعکس نکلا۔ اس کے سر کے بال بیحد بڑھ گئے تھے۔

داڑھی اسقدر لمبی کہ وہ سو سال کا بڈھا معلوم ہوتا تھا۔ گال پچکے ہوئے تھے۔ چہرہ اوترا ہوا۔ بدن لاغر۔ اسکی نگاہ میں یاس و حسرت تھی۔ اور وہ خاموش بت بنا بیٹھا ہوا تھا۔

وہ جوش میں مگر سنبھل سنبھل کر قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھے تاکہ وہ انکو دیکھ کر یا ان کے قدموں کی آہٹ سنکر بھاگ نہ جائے۔ وہ اسکے قریب پہونچ چکے تھے کہ اچانک وہ اپنی محویت سے چونکا۔ اسنے انکو سامنے کھڑا دیکھا تو فوراً ہاتھ بڑھا کر پتھر کے نیچے سے کوئی چیز نکالی اور کھڑا ہو گیا۔

"وہیں کھڑے رہو۔ بندوق کی نالیاں اسکی طرف کرتے ہوئے تینوں نوجوانوں نے کہا۔ اگر بھاگنے کی کوشش کی تو تمھاری خیر نہیں"۔

وہ جھاڑیوں کو ہٹاتے ہوئے اسکی طرف بڑھے۔ مگر وہ بے حس و حرکت کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں اس کے دل کی گہرائیوں کا پتہ دے رہی تھیں۔ ان میں یاس و حسرت اعتراف گناہ۔۔۔ ناامیدی۔ بربادی غرض کیا کچھ نہ تھا۔

"گرفتاری" نوجوان نے قاتل کی نحیف آواز سنی مگر وہ اسکی پرواہ نہ کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ اب وہ اس سے چند قدم کے فاصلہ پر تھے۔ ان کی ایک جست اب اسکو پکڑنے کیلئے کافی تھی۔ کہ یکایک قاتل کے ہاتھ کو جنبش ہوئی۔ بجلی سے زیادہ تیز حرکت قبل اسکے کہ وہ معلوم کر سکیں کیا ہوا تیز

... ثاقب کانپوری

... حضرت ثاقب کانپوری کی اہلیہ محترمہ نے حرف ۵ یوم کی مختصر علالت کے بعد اس جہان فانی سے رحلت فرمائی۔ مرحومہ جناب رشک صاحب فتحپوری کی دختر نیک اختر تھیں اور نہایت سنجیدہ و متین۔ صابرہ و شاکرہ واقع ہوئی تھیں۔ جناب ثاقب صاحب نے ۱۹ سال تک اُن کی رفاقت میں نہایت بے فکر زندگی گذاری۔ مرحومہ نے متعدد صغیر سن بچے چھوڑے ہیں۔ اللہ پاک مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہہ دے اور ثاقب صاحب کو توفیق صبر عطا فرمائے آپ خانقاہ شریف میں ہی دفن ہوئیں۔ ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری نے فی البدیہہ قطعہ تاریخ کہا ہے وہ ہدیۂ ناظرین ہے۔ (اڈیٹر)

دل نہ ثاقب کا پھر ہو کیوں رنجور
سب کی آنکھوں سے ہو گئیں وہ دور

قبر اک اور ہو میان قبور
صرف عالم میں رہ گیا مذکور

اب مشیت کو یہ نہ تھا منظور
سال و تاریخ دفن مرجع نور

جا...
ہر...
چاند...
اب...
دیکھ...
دل... ہو معلوم

پوچھا بزمی جو ہم نے ثاقب سے
بولے وہ۔ وائے زوجۂ مغفور

۱۳۶۵ھ

پونہ، ۲۵۔ فروری۔ آج تیسرے پہر چار بجے سر آغا خان اور نواب بھوپال نے نیچر کیور کلنیک میں مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ جب سر آغا خاں اور نواب بھوپال کلنیک پہونچے تو مہاتما جی کے سکرٹری مسٹر پیارے لال نے ان کا استقبال کیا۔ ان کے درمیان خفیہ کانفرنس ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ دیر تک جاری رہی۔ نواب بھوپال کے بیان کے مطابق اس شترکہ کانفرنس میں جو گول میز کانفرنس کے بعد پہلی کانفرنس ہے۔ تینوں اصحاب نے بڑی دلچسپی سے بات چیت کی اور موجودہ جمود کو دور کرنے کے امکانات پر غور کیا۔

سر آغا خان کا بیان ہے کہ مسلم لیگ اور کانگریس نے اُب تک ایک دوسرے کو بیجا طور پر رگڑا ہے اور کہ اس افسوسناک حلقہ کو توڑنے کی ان کی واحد اُمید مہاتما گاندھی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ملک کی موجودہ سیاسی صورت حالات ... وزیروں کے مشن کی آمد، پاکستان کے بارے میں مسٹر جناح کا بیان اور کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے سوال پر بھی غور کیا گیا۔

نواب صاحب بھوپال کی موجودگی سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ریاستوں کا معاملہ بھی زیر غور آیا ہو۔ لیکن خیال ہے کہ ریاستوں کے معاملہ پر کل مفصل طور پر غور ہوگا۔ جبکہ نواب بھوپال مہاتما گاندھی سے اکیلے ملیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ نواب بھوپال مہاتما جی سے اس سوال پر تبادلۂ خیالات کریں گے کہ نئے آئین میں ریاستوں کی کیا پوزیشن ہو گی پچھلے مہینہ والیان ریاست اور ان کے وزیروں کی جو میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میں یہ تجویز سننے میں آئی تھی کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان جو معاہدہ ہو اس میں ہر ریاست کی بادشاہت اس کی علاقہ وارانہ آزادی اور حکومت کے موجودہ سسٹم اور شاہی گھرانہ کے وراثتی حقوق تسلیم کئے جائیں۔ یہ بات شکوک تھی کہ نئے حالات میں تاج ان تمام حقوق کی گارنٹی کر سکے گا اسلئے یہ تجویز ہوئی تھی کہ اگر کسی وقت کوئی شکایت پیدا ہو تو اسکو آزاد جوڈیشل کمیٹی کے روبرو پیش کیا جائیگا۔ یعنی جبکہ باقی ہندوستان سیاسی طور پر آزاد ہوگا۔ ریاستیں حکومت بالادست کے سہارے برقرار نہیں رہ سکیں۔

مولانا آزاد کی وائسرائے سے ملاقات

نئی دہلی۔ مولانا آزاد صدر آل انڈیا کانگریس کمیٹی جو سوموار کو ہوائی جہاز سے دہلی پہونچے۔ تیسرے پہر کو وائسرائے سے ملے۔ مسٹر آصف علی ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی مولانا کے ہمراہ تھے۔ مولانا آزاد ہوائی میدان سے سیدھے وائسرائے کے محل میں ملاقات کی غرض سے لائے گئے۔

مولانا نے ایک بیان کے دوران میں بتایا کہ ہم نے غذائی حالات پر گفتگو کی لیکن میں نہیں جانتا کہ وائسرائے سے دوبارہ ملنا پڑے گا یا نہیں۔ لیکن ابھی بات چیت پوری نہیں ہوئی اور میں وائسرائے کو خط لکھنے والا ہوں۔

مولانا آزاد پشاور سے واپس ہونے پر لاہور کے ہوائی مرکز پر آدھ گھنٹہ تک پیر کی صبح کو اترے۔ اس کے بعد ہوائی جہاز پر سوار ہو کر دہلی کے لیے روانہ ہو گئے۔

یو۔ پی۔ کے ڈسٹرکٹ بورڈ کے عام انتخابات

لکھنؤ۔ ۲۳۔ فروری۔ گورنر یو۔ پی نے اب یہ طے کیا ہے کہ تمام صوبہ کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتخابات میں وہ بورڈ بھی شامل ہیں جن کے اختیارات حکومت نے اپنے ہاتھوں میں رکھے ہیں عام انتخابات موسم سرما میں عمل میں لائے جائیں چنانچہ جو ... میدانی علاقہ میں واقع ہیں ان کے انتخابات ... اندراندر اور کمایوں منسزی کے انتخابات ماہ اکتوبر ... میں عمل میں لائے جائیں گے۔ ڈسٹرکٹ ... ۱۹۳۵ء میں ہوئے تھے جب ...

پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کے ممبروں کا تقرر

لندن۔ ۲۶۔ فروری۔ ۵۔ مارچ کو انڈیا لیگ کے زیر اہتمام ایک میٹنگ ہوگی۔ جس میں برطانی پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کے پانچ ممبران ہندوستان کی حالت کے بارے میں اپنی تقریر کریں گے۔ ان میں مسز نکل، مسٹر سورنسن لارڈ چارسلے، مسٹر رچرڈ اور لارڈ بامکیلی شامل ہیں۔

اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن میں ہندوستان کا درجہ

نئی دہلی۔ ۲۷۔ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں مسٹر ... کے سوال کے جواب میں بدیشی سکرٹیری نے کہا کہ ہندوستان کو متحدہ قوموں کی آرگنائزیشن میں وہی درجہ حاصل ہے جو دوسری قوموں کو حاصل ہے۔ ہندوستان کو پانچ بھیجنے کا اختیار ہے۔

ممبروں کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ حکومت نے اپنے نمائندے خود بھیجے ہیں۔ حکومت برطانیہ کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

ڈیفنس مشاورتی کمیٹی

دہلی۔ ۲۶۔ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں صدر صاحب نے ڈیفنس مشاورتی کمیٹی کے ممبروں کے ناموں کا اعلان کیا۔ نام حسب ذیل تھے:۔

شری سرت چندر بوس۔ مسٹر آصف علی۔ مسٹر ستیہ نراین سنہا۔ دیوان چمن لال۔ ڈاکٹر دیش مکھ۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں۔ نواب صدیق علی خاں۔ کرنل ہمت سنگھ۔ میجر عاشق حسین سردار۔ کرنل ... جنگی سکرٹری نے دو اور ناموں کے اضافہ کی سفارش کی ان کا الیکشن کل ہوگا۔

پنجاب الیکشن پٹیشنوں کی بھرمار

لاہور۔ ۲۶۔ فروری۔ پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں ... نشستوں کے لیے پانسو کے قریب امیدوار کھڑے تھے۔ اس لحاظ سے یہ صوبہ دوسرے صوبوں سے

۴

بازی لے گیا۔ الیکشن پٹیشنوں کے معاملہ میں بھی یہ دوسروں سے سبقت لے جائے گا۔ کانگریس لیگ اور اکالی پارٹی کے ناکامیاب اُمیدوار جو عذرداریاں کریں گے ان کے علاوہ اکیلی یونینسٹ پارٹی کی طرف سے ۵۰ الیکشن پٹیشن دائر کیے جائیں گے۔ یونینسٹوں کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ لیگ نے کرایہ کے ... سے پروپیگنڈا کرایا۔

کورٹ مارشل کے ۲۵ مقدموں میں سزائیں

نئی دہلی- ۲۷ فروری- کل میں بتا چکا ہوں کہ اسمبلی میں جنگی سکریٹری نے بتایا تھا کہ کورٹ مارشل کے ۲۵ مختلف مقدموں میں آزاد ہند فوج کے ۲۷ بہادروں پر بادشاہ کے خلاف جنگ کرنے- دشمن سے سازباز کرنے وغیرہ کے الزامات میں مقدمے چلائے گئے- ان میں سے دس کو پھانسی کی سزا دی گئی- جن کی فہرست ۵ جنوری کو خاص طور پر اخبارمیں شایع ہوئی تھی- اب معلوم ہوا کہ گیارہ بہادروں کو عمر قید اور دو کو سات سال اور ایک کو تین سال کی قید کی سزا دی گئی تھی (تین بہادر شاہ نواز- سہگل اور ڈھلون رہا کر دیے گئے تھے) مندرجہ ذیل دیش بھگتوں کو سزائے عمر قید دی گئی- میلا سنگھ- اونکار چند- ہوشیار سنگھ- کرتار سنگھ- سجن سنگھ- گوردیال سنگھ- پدم بہادر- فقیر سنگھ- کرتار سنگھ اور دھیشور رائے پانڈے-

ان کے علاوہ لچھمن سنگھ اور عبدالرشید کو سات سال قید سخت کی سزا دی گئی اور الیشر سنگھ کو چھ سال قید کی سزا دی گئی-

کرنل برہان الدین کو سات سال سزائے قید

نئی دہلی- ۲۷- فروری- کل شام کرنل برہان الدین کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا- کورٹ مارشل نے کرنل برہان الدین کو قتل کے الزام میں تو بری کر دیا- مگر جنگی قیدیوں کو بید لگوانے کے الزام میں ضرب شدید کے جرم میں عمر قید کی سزا دی اور کمانڈر انچیف سے رحم کی سفارش کی- کمانڈر انچیف نے سزائے عمر قید کو سات سال کی سزا میں تبدیل کر دیا ہے-

ایک سرکاری اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ کرنل برہان الدین نے پانچ جنگی قیدیوں کو سیکڑوں بید لگوائے تھے- جس میں دستہ کے ہر آدمی نے حصہ لیا تھا-

کرنل برہان الدین کا بیان تھا کہ انھوں نے جو کچھ کیا وہ آزاد ہند فوج کے ضابطہ [illegible] در انگریزی حکومت کے مجرموں کو فوجی سزا دینے کا حکم دیا- معلوم ہوا ہے کہ کرنل برہان الدین کو دہلی چھاونی سے نامعلوم جگہہ پر بذریعہ ہوائی جہاز بھیج دیا گیا ہے- چونکہ حکومت کو مظاہرہ کا خدشہ تھا-

مسز ارونا آصف علی کا مطالبہ

بمبئی- ۲۴- فروری- مسز ارونا آصف علی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ شہر سے فوجیں ہٹا [illegible] بڑا [illegible] برطانی فوج کی موجودگی سے [illegible] ہے-

[illegible] ہندوستانی جہازیوں کے ۴۸ افسر

بمبئی- ۲۷- فروری- بمبئی میں [illegible] اور فوجی افسروں کی ایک خاص کانفرنس ہوئی- جس میں ہڑتال میں شامل ہونیوالے ہندوستانی جہازیوں کے معاملہ پر غور کیا گیا- اس کانفرنس کے بعد جہازیوں کی سنٹرل سٹرائک کمیٹی کے عہدیداروں کو نامعلوم مقام پر پہنچا دیا گیا- ان میں کمیٹی کے صدر مسٹر خان- وائس پریزیڈنٹ مسٹر مدن سنگھ اور سکریٹری مسٹر محمد اکبر شامل ہیں ان لوگوں کے خلاف سرکاری طور پر چھان بین کی جائے گی- اے- پی- آئی کا بیان ہے کہ اب تک ۴۸ جہازیوں کو نامعلوم جگہہ پہونچایا جا چکا ہے-

پنڈت جواہر لال نہرو جی نے موسٹ کی پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا اگر جہازیوں پر مقدمے چلائے گئے تو کانگریس ان کی قانونی پیروی کا انتظام کرے گی-

فرانسیسی نوآبادیوں کو مکمل آزادی

لندن ۵- فروری- پریس ریڈیو نے آج یہ خبر دی کہ نوآبادیوں کے فرانسیسی وزیر موسیو [illegible] پیرس میں تقریر کرتے ہوئے یہ کہا کہ حکومت فرانس اپنے تمام نوآبادیوں کو مکمل آزادی دینے کا ارادہ رکھتی ہے ہم کسی قسم کا نسلی امتیاز نہیں چاہتے-

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ ــــــ ٹنڈر نوٹس

بورڈ کے منظور شدہ ٹھیکہ داروں سے بورڈ کے اسٹنڈرڈ ٹنڈر فارم پر مہر بند آئیٹم ریٹ ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں-

نمبر شمار	کام کی تفصیل	خرچ کا تخمینہ	ضمانت کا روپیہ	ٹھیکہ منظور ہونے سے پہلے کی ضمانت	ٹنڈر وصول کرنے کی تاریخ اور وقت- ۲ بجے شام تک	ٹنڈر فارم کی قیمت	ٹنڈر کھولنے کا وقت ۱۲ بجے دوپہر	کام مکمل کرنے کی مدت
۱	مرزاپور کی اچھی کوالٹی کا پتھر- کرب اور چینل کے واسطے کانپور جوہی تک پہونچانے کے لئے	Rs. 60550/- ۶۰۵۵۰ روپیہ	Rs 606/- ۶۰۶ روپیہ	5% ۵ فیصدی	۷- مارچ سنہ ۱۹۴۶ء	2/- دو روپیہ	۸- مارچ سنہ ۱۹۴۶ء	چار مہینے
۲	زیادہ سے زیادہ- ۵۸- اونچے پلیٹ فارم بنانے کے واسطے ہر ڈیزائن ۱۲۰ × ۴۰ فٹ پلیٹ فارم وقتاً فوقتاً تھوڑے تھوڑے ضرورت کے مطابق بنائے جائیں گے	Rs 78068/- ۷۸۰۶۸ روپیہ	Rs 781/- ۷۸۱ روپیہ	5% ۵ فیصدی	۷- مارچ سنہ ۱۹۴۶ء	2/- دو روپیہ	۸- مارچ سنہ ۱۹۴۶ء	آرڈر کی تاریخ سے ۲ ماہ کے اندر- پلیٹ فارم کے ہر سلسلہ میں

اتھارٹی کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ سب یا کسی وصول شدہ ٹنڈر کو بغیر کسی وجہ بتائے نامنظور کر دیں-

پریسیڈنٹ- کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

سر گرجا شنکر باجپئی کے شاہانہ اخراجات

نئی دہلی- ۲۷- فروری- آج مرکزی اسمبلی میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے بدیشی سکریٹری نے کہا کہ سر گرجا شنکر باجپئی واشنگٹن میں برطانی سفارت خانہ کے دم چھلا ہیں- سر گرجا شنکر کو ۲۵۰۰ پونڈ سالانہ بطور تنخواہ- دو ہزار پونڈ بطور سفارتی الاؤنس اور سات ہزار ڈالر بطور تفریحی الاؤنس ملتا ہے- یہ سب رقم ۸۵ ہزار روپیہ سالانہ ہو گئی ہے- اس کے علاوہ ان کو عالیشان مکان اور موٹر کار بھی ملتی ہے- ناظرین کو یاد ہوگا کہ چند روز ہوئے اسمبلی میں یہ سوال اوٹھایا گیا تھا کہ حکومت نے سر گرجا شنکر کے لیے ۲۷ لاکھ روپیہ کا ایک مکان خریدا ہے-

مزید روسی فوج منچوریہ جا رہی ہے

نیویارک- ۲۵- فروری- چنکنگ میں یہ افواہ گرم ہے کہ روسی فوج کا ایک ڈویژن پولینڈ سے منچوریہ بھیجا گیا-

بحکم جناب اسپیشل ٹھاکر رام نگینہ سنگھ صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول دیراپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳ دفعہ ۱۷۱

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر ڈیراپور مقام کانپور

لال سنگھ- مدعی

بنام- سگھر سنگھ وغیرہ مدعا علیہ

بنام- ہری سنگھ ولد نرد سنگھ قوم ٹھاکر ساکن شہر اندر پولیس دفتر زمن باغ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے- لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کچہری کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے- پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کیجئے-

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰- ماہ فروری سنہ ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا-

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

فوجی کیمپ جلا دیا گیا

کلکتہ- ۲۶- فروری- جہرپور میں ہوائی کاہ کے ملازمین کے لیے جو فوجی کیمپ [illegible] کو بنایا تھا- وہ کسی نے جلا دیا-

REGD. NO
A 406

رجسٹرڈ نمبر

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی 2/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

VOL. 43 NO. 10	Cawnpore. Saturday 9TH MARCH 1946	کانپور شنبہ ۔ ۹ ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء مطابق [illegible] ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۵ھ	جلد ۴۳ نمبر ۱۰

ادبیات

حدیثِ غم

(از سحر طراز مولانا ثاقب کانپوری)

حضرت مولانا ثاقب کانپوری کی رفیقۂ حیات ۱۹ فروری ۱۹۴۶ء کو ایک مختصر علالت کے بعد [illegible] زندگی کو تاریک کر کے موت کی گہری نیند سو گئیں۔ حضرت ثاقب کی یہ نظم اُن کی موت پر [illegible] اور سچے غم کی آئینہ دار ہے۔ کس کو معلوم کہ اس نظم کے ہر حرف میں کتنے آنسو جھلک رہے ہیں [illegible] اظہارِ جذبات کا ایک غم انگیز طریقہ پیدا کر دیا ہے۔

ایڈیٹر

اس قدر تاریک تر تھے جادہ ہائے زندگی
سرد [illegible] ہائے زندگی

بے حرارت اور بے حرکت تھی نبضِ کائنات
مضمحل [illegible] حقیقت تھی حیات

زندگی کی بزم میں پیدا نہ تھے جذباتِ عشق
کیا سمجھتا کوئی کیا ہیں معنیٔ آیاتِ عشق

ظلمتوں میں گم تھا اس کی کاروانِ زندگی
کوئی دھراتا نہ تھا جب داستانِ زندگی

دور تک سایہ اُفق کا خوں میں تھا ڈوبا ہوا
ذرّہ ذرّہ دشت کا تھا نیند میں کھویا ہوا

دفعتاً پیدا ہوئیں تاریکیوں میں لرزشیں
ہو گئیں آسودہ حُسنِ معنوی سے کاوشیں

میں یہ سمجھا زندگی کا بس یہی مقصود ہے
یعنی اس میں جذبۂ تسکینِ غم موجود ہے

میں نے اس کو بڑھ کے آخر لے لیا آغوش میں
زندگی کی لہر دوڑی فطرتِ خاموش میں

حُسن سے میرا سیہ خانہ منوّر ہو گیا
ہر نفس اس عطر سے گویا معطّر ہو گیا

اس کی کرنوں سے مرا دل آئینہ خانہ بنا
منتشر قصّہ مرتب ہو کے افسانہ بنا

جیسے اپنے خواب کی تعبیر مجھ کو مل گئی
جیسے دل کے واسطے تنویر مجھ کو مل گئی

جذبۂ بیتابِ غم، تسکین سی پانے لگا
اک تخیّل عرش پیما، دل میں لہرانے لگا

میں سمجھتا تھا یہ لمحاتِ طرب ہیں مستقل
جانتا تھا ناشناسِ غم ہیں یہ جذباتِ دل

ناگہاں مشرق سے اُٹھا اک سحابِ تیرہ تر
ہو گئی جس سے فضائے دل مری وحشت اثر

حُسن وہ جس کو میں لایا تھا اُفق کے پار سے
آج رخصت ہو رہا ہے میرے قلبِ زار سے

اب کہاں سے لاؤں اپنے دل میں وہ رنگِ نشاط
جس میں میرا دل رہا کرتا تھا محوِ انبساط

ساز کیا ٹوٹا کہ نغمے منتشر سے ہو گئے
نالے جتنے دل میں تھے سب بے اثر سے ہو گئے

آہ وہ تفسیرِ اخلاص و محبت اب کہاں
آہ وہ تشریحِ آیاتِ مودت اب کہاں

اب وہ جلوے ہو گئے محدود خاکِ قبر سے
کام لینا ہی پڑے گا دل کو میرے صبر سے

مشعلیں آئینہ خانہ کی مرے خاموش ہیں
کیفِ غم سے دیکھنے والے جو ہیں بے ہوش ہیں

دنیائے اسلام

روس ایران سے اپنی تمام فوجیں نہیں نکالیگا

لندن ۔ ۲ ۔ مارچ ۔ کل رات ماسکو ریڈیو پر یہ خبر انگریزی میں براڈکاسٹ کی گئی کہ وزیر اعظم ایران کو حکومت روس کی طرف سے کہہ دیا گیا ہے کہ روس نے ایران سے اپنی فوجیں نکالنا شروع کر دی ہیں۔ سب سے پہلے علاقوں سے روسی فوجیں نکالی جائینگی۔ چنانچہ ۲ ۔ مارچ کو ان فوجوں کے اخراج کا باقاعدہ عمل شروع ہو رہا ہے۔ برٹش گورنمنٹ کی طرف سے باقاعدہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ ۲ ۔ مارچ سے برطانوی فوج ایران کو خالی کرنا شروع کر دیگی ۔ امریکہ ایران اور روس میں اس بابت بات چیت ہو رہی ہے۔

ایران کے نائب وزیر خارجہ پرنس فیروز کا بیان ہے کہ روسی فوجوں کو ایران خالی کرنے کے احکام موصول ہو گئے ہیں۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ سر دست روسی فوج شمالی ایران کے روسی مقبوضہ علاقہ کے مشرقی حصہ سے واپس بلائی جائے گی۔ لیکن شمالی مغربی رقبہ میں روسی فوج بدستور رہیگی۔ اس علاقہ میں آذربائیجان کا خود مختار صوبہ بھی شامل ہے۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ ایران سے روسی فوج کے جزوی اخراج کی اطلاع وزیر اعظم کو ۲۵ ۔ فروری کو ہی دیدی گئی تھی۔ اور یہ کہہ دیا گیا تھا کہ روس ۲ ۔ مارچ سے ایران کے ان علاقوں سے اپنی افواج واپس بلانا شروع کر دیگا جبکہ مقابلتاً پر سکون ہیں۔ باقیماندہ رقبوں میں روسی فوج اس وقت تک رہیگی جبتک مکمل سکون نہیں ہو جاتا۔ امریکہ کے دفتر خارجہ سے برطانیہ کے دفتر خارجہ نے درخواست کی ہے کہ وہ اس معاملہ میں اپنے ارادے سے مطلع کرے۔

رائٹر کا خاص نامہ نگار رقمطراز ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے باخبر سیاسی حلقوں میں اس امر کی توقع کی جا رہی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی حکومتیں روس کی حکومت کے اس رویہ کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرینگے کہ اس نے شمالی مغربی ایران میں روسی فوج بدستور رکھنے کا فیصلہ کیوں کیا۔

لندن کے سرکاری حلقے روس کے اس فیصلہ پر بیحد تشویش ظاہر کر رہے ہیں ۔ کیونکہ روس نے امریکہ اور برطانیہ سے پہلے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ۲ ۔ مارچ تک ایران سے اپنی تمام افواج واپس بلائے گا ۔ توقع کی جاتی ہے کہ برٹش گورنمنٹ عنقریب ہی اس ضمن میں اپنے رویہ کی پوری وضاحت کرے گی ۔ اور اپنے سفیروں کے ذریعے روس کے معاملہ پر بات چیت کرے گی ۔

امریکن گورنمنٹ بھی ماسکو ریڈیو کے اس اعلان پر بیحد تشویش ظاہر کر رہی ہے۔

واشنگٹن کے بعض سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ آج امریکن گورنمنٹ اس بارے میں روس سے پروٹسٹ کرے گی ۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے اسپیشل پبلسٹی افسر مسٹر مائیکل نے اس سوال پر کچھ کہنے سے انکار کر دیا ہے مگر صرف اسقدر کہا کہ ہم اس بارے میں کوئی بیان نہیں دے رہے ہیں ۔ بہرحال امریکہ اور برطانیہ میں اس بارہ میں بات چیت جاری ہے۔

ایران کے دار السلطنت طہران کے سیاسی حلقے اس پر زور دے رہے ہیں کہ روس کی حکومت نے ایران سے روسی افواج کے اخراج کے متعلق جو تازہ اعلان کیا ہے اس میں یہ نہیں بتایا کہ کبتک ساری روسی فوج ایران سے نکالی جائیگی ۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ معاہدہ کے مطابق ۲ ۔ مارچ تک ایران سے تمام غیر ملکی افواج نکل جانا چاہیئے تھیں ۔ یہ نہیں کہ اس روز ان کے اخراج کا آغاز ہوتا ۔ طہران سے غیر ملکی افواج پہلے ہی نکل چکی ہیں ۔ سب سے پہلے امریکن افواج وہاں سے نکلیں ۔ اب وہاں کی امریکن ملٹری مشن امریکن سفارتخانہ کے ملٹری اور فضائی عملہ پر مشتمل ہے ۔ روسی سفارتخانہ میں فوجی اسٹاف شامل ہے۔

طہران کے شمال مشرق میں ۳۰ میل کے فاصلہ پر سمنان واقع ہے جو کہ روسی فوج کے اخراج کا پہلا قدم ہے ۔ اس جگہ روسی فوجوں کے جانے کے سلسلہ میں ایک ڈنر کا انتظام کیا ہے ۔ جس میں ڈھائی سو کے قریب ایرانی بلائے گئے ہیں ۔

روسی کمان نے ایک خاص اعلان جاری کیا ہے جس میں ایرانی باشندوں سے درخواست کی ہے کہ وہ روسی سپاہیوں سے کوئی مال نہ خریدیں ۔ بلکہ اگر کسی کو ان سے کوئی قرضہ وغیرہ لینا ہو تو اسکی اطلاع کمان افسر کو دیں ۔ روسی فوج نے جن عمارتوں پر قبضہ کر رکھا تھا آج وہ تمام ایرانی مالکوں کے حوالے کر دی جائیں گی ۔ بیمار روسی سپاہی تا حال وہیں رہیں گے اور صحتیاب ہونے پر واپس روس چلے جائیں گے ۔

لندنی حلقے اس بات کے انتظار میں ہیں کہ دیکھیں روس ایران سے اپنی فوجیں کیا کیا یا نہ ہٹانے کی کیا وجہ ظاہر کرتا ہے ۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ غالباً روس کے اس فیصلہ کی دو وجوہ ہیں ۔ ایک یہ کہ روس نے پچھلے نومبر میں امریکہ کے مراسلہ کا جو جواب دیا تھا اس میں لکھا تھا کہ روس کی گورنمنٹ معاہدہ ۱۹۴۲ء کی پالیسی پر عمل پیرا ہے اور غیر ملکی فوجیں ایران سے ہٹائی جائیں ۔ اس ضمن میں حکومت روس کی رہنمائی میں معاہدہ کر رہا ہے ۔ دوسرے یہ کہ پچھلے مہینوں سیکیورٹی کونسل کی میٹنگ میں روس کی حکومت نے اس سوال پر غیر معمولی اضطراب ظاہر کیا تھا کہ جن ملکوں میں غیر ملکی فوجیں ہیں ان سے ان فوجوں کو ہٹائے جانے کی پالیسی نئے اصولوں پر مرتب کی جائے ۔ اس ضمن میں روس نے جو شرطیں پیش کیں وہ نہایت کڑی تھیں ۔

دمشق ۔ ۲ ۔ مارچ ۔ شام کے نوجوانوں اور طلباء کی انجمنوں نے فیصلہ کیا ہے کہ دو شنبہ ۔ ۴ ۔ مارچ کو تمام شام میں مظاہرے کر کے مصر کی موجودہ مشکلات سے ہمدردی ظاہر کی جائے ۔ اور یوم مصر منایا جائے ۔

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہی ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار [illegible]

کانپور

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ - ۹ - مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۰

ہندوستان کو اس سال آزادی ملنا چاہیئے

معلوم ہوا ہے کہ انڈیا لیگ لندن کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں لارڈ پورلے، مسٹر سورنسن اور مسٹر نکولسن نے تقریریں کیں۔ مقررین نے کہا کہ ہم ہندوستان کا دورہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے کہ ہندوستان کو اس سال آزادی ملنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ اگر برطانیہ نے ہندوستان کو آزاد نہ کیا تو حکومت برطانیہ کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہندوستان میں حال کے واقعات مثلاً ہندوستانی بحری بیڑہ کی بغاوت یہ علامت ہے۔ ہندوستان میں زبردست بغاوت کی۔

لارڈ پورلے نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہندوستان میں پاکستان کا قیام مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے اگر ہندوستان کو تقسیم کر دیا گیا تو عوام کا معیار زندگی بلند کرنا مشکل ہو جائیگا۔

مسٹر سورنسین نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ میں ہندوستان کے دورہ کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ برطانیہ کو ہندوستان سے اپنا اقتدار ہٹا لینا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ برطانوی حکام بھی اس نتیجہ پر پہونچے ہیں آخر میں مسٹر سورنسین نے کہا کہ مجھے لارڈ پورلے کے نظریے سے اتفاق ہے کہ مسٹر جناح کا پاکستان کا مطالبہ لغو ہے۔ اور یہ بھی غلط ہے کہ کانگریس تنہا ہندوستان کی جماعت ہے۔

ڈیرہ دون ایکسپریس کا حادثہ

ڈیرہ دون ایکسپریس کا جو حادثہ ہردوئی اسٹیشن کے پاس ہوا ہے۔ اُسے حُکام افسران ریلوے ایک عظیم ہولناک حادثہ بیان کرتے ہیں۔ اس حادثہ میں سرکاری بیان کے مطابق ۴۰ ہلاک اور ڈیڑھ سو سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔ ابھی معلوم نہیں زخمیوں میں سے کتنے اوروں کی جانیں چلی جائیں۔ کیونکہ ہسپتال میں کئی کی حالت نازک ہے۔ ابھی تک یہ تصدیق نہیں ہو سکا ہے کہ حادثہ کیوں ہوا۔

ایک مسافر نے بیان کیا ہے کہ غلطی سے گاڑی کی پٹری کا پوائنٹ نہیں بدلا گیا۔ اسلیئے اس حادثہ کی نوبت آئی۔ ابھی تمام واقعہ کی تحقیقات ہونی باقی ہے بہرحال غلطی کسی کی بھی ہو ذمہ داری محکمہ ریلوے کی ہے جن لوگوں کی جانیں گئیں اُن کے رشتہ داروں کو معاوضہ ملنا چاہیئے اور جو شدید زخمی یا اپاہج ہو گئے ہیں۔ ان کی بھی مالی تلافی ہونی چاہیئے۔ ہمیں اس حادثہ کے ہلاک شدگان کے رشتہ داروں اور زخمیوں سے دلی ہمدردی ہے۔ محکمہ ریلوے کو چاہیئے کہ وہ اپنے ملازمین کو تاکید کرے کہ اپنے فرائض زیادہ توجہ اور چُستی سے انجام دیا کریں۔ کیونکہ بعض اوقات ایک معمولی سی غلطی سے سیکڑوں جانیں چلی جاتی ہیں۔

ڈاکخانہ کے ملازموں کا معاملہ

ہمیں خوشی ہے کہ حکومت ہند نے محکمہ ڈاک و تار کے ملازموں کے بیشتر مطالبے مان لئے ہیں۔ اور اب اس ہڑتال کا اندیشہ نہیں رہا۔ جو ۱۱ تاریخ سے ہونیوالی تھی۔ حکومت ہند کی طرف سے سرگرو ناتھ بیورد سکریٹری، محکمہ ڈاک و تار کے ڈائرکٹر جنرل، محکمہ ڈاک و تار کو فیصلے بھیج دیے ہیں۔ اس فیصلے کی رو سے پنشن کی رقم بھی بڑھا دی گئی ہے اور تنخواہوں میں بھی اضافہ منظور کر لیا گیا ہے اور یہ بھی مان لیا ہے کہ پنشن کی رقم قرار دینے کیلئے گرانی کے الاؤنس کی آدھی رقم تنخواہ کا جزو قرار دی جائے گی چھوٹے درجہ کے ملازموں کی تنخواہوں میں سات روپے سے بارہ روپیہ مہینہ تک اوسط ملازموں کی تنخواہوں میں چالیس روپیہ تک کا اضافہ منظور کر لیا گیا ہے۔ دہلی میں پوسٹ مینوں کی تنخواہوں میں ۵۲ روپیہ تک اور بمبئی میں ۷۰ روپیہ تک ہو جائے گی۔

عجزی اور جیل بھی دینے کا وعدہ کیا گیا ہمیں امید ہے کہ محکمہ ملازموں کے مطالبات پر بھی ہمدردانہ غور کیا جائیگا۔

پنجاب کی نئی وزارت

غالباً آج ہی کسی وقت پنجاب کی نئی وزارت کی تشکیل کی خبر آجائے گی۔ کیونکہ گورنر پنجاب نے ملک سر خضر حیات خاں کو نئی وزارت بنانے کی دعوت دیدی ہے اور انھوں نے اسے قبول فرما لیا ہے۔ اب یہ امر یقینی ہے کہ نئی کولیشن وزارت کے وزیر اعظم بھی ملک سر حیات خاں ہی ہوں گے۔

ہم نے یہ خیال بھی ظاہر کیا تھا کہ صدر کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد نے محض اختلاف کی وجہ سے لیگ پارٹی کو صوبہ میں اس کے جائز حق سے محروم رکھنے کی کوشش نہیں کی۔ پشاور کے لیے روانگی سے قبل مولانا ابوالکلام آزاد نے کل جو اظہار خیال کیا اس سے یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے مگر اسکے لیے میری ذمہ داری نہیں ہے بلکہ مسلم لیگ کی ہے۔

مولانا آزاد نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ مقامی مسلم لیگ پارٹی تو اشتراک عمل کیلئے تیار تھی مگر مسٹر جناح نے اسے منع کر دیا۔

ڈی لکس ٹینر سگریٹ

کے بارہ میں نفرت انگیز بیان کی تردید

ہمکو اطلاع ملی ہے کہ نفرت انگیز بیان اس بارہ میں مشتہر کیا جا رہا ہے کہ مذکورہ بالا ساخت کے متعلق ڈاکٹر بی۔ سی رائے نے کہا ہے کہ اس میں ٹی۔ بی کے جراثیم پائے جاتے ہیں اور اس لیے انکو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

ہم کو ڈاکٹر بی۔ سی رائے کی طرف سے اس بات کا اعلان کرنے کے لیے پورا حق دیا گیا ہے کہ انھوں نے اس طرح کا کوئی بیان کسی سگریٹ کے متعلق نہیں دیا ہے۔ نیز وہ انتباہ بھی شایع کر دینا چاہتے ہیں کہ جو شخص ایسے غلط اور نفرت انگیز افواہ پھیلانے کا ذمہ دار پایا جائیگا۔ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

پبلک کو دوبارہ یقین دلایا جاتا ہے کہ ہمارے سگریٹ نہایت ہی صاف ستھرے حالات میں تیار کیے جاتے ہیں اور عرصہ سے شایقین سگریٹ میں ایک اہم اور خاص مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ السیٹرن لائسنسیز نے جمس کارلٹن لمیٹڈ کی طرف سے شایع کیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو

۷۔ مارچ کو پنڈت جواہر لال نہرو ساڑھے دس بجے صبح ہوائی جہاز کے ذریعہ کانپور تشریف لائے اور آپ کا استقبال کیا گیا۔ نہرو جی نے ہوائی اڈے سے پھول باغ تشریف لائے قومی سیوا دل کے ورکروں نے آپ کو سلامی دی۔ اور آپ نے ایک مختصر تقریر میں سیوا دل کوان کے فرائض بتاتے ہوئے ان کی [illegible] کی۔ اس کے بعد آپ ڈپٹی کے پڑاؤ گئے۔ [illegible] ۸۹۱۱ روپیہ کی [illegible] جواہر لال کے [illegible] کو آپ پلسیٹ مئو تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کی خدمت میں تھیلیاں پیش ہوئیں۔ اس موقع پر آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

ہندوستان میں ابھی کارخانے بہت کم ہیں۔ جو ہندوستان کی غریبی کی بنیاد ہے اور یہ انگریزوں کی بدولت ہے۔ جب ہمارے ہاتھ میں طاقت آئیگی۔ تو ہم اس کمی کو دور کریں گے۔ کانپور کے کارخانوں میں ڈیڑھ لاکھ کے قریب لوگ کام کرتے ہیں۔ ہندوستان کو آزاد کرانے کے ساتھ ہندوستان کی غریبی دور کرانا بھی ہمارا فرض ہے۔ ہر آدمی کو کھانا کپڑا اور اسکی ضروریات کی چیزیں ملنا چاہیئے۔

کمیونسٹ پارٹی ہندوستان کو ۱۶-۱۷ ٹکڑوں میں تقسیم کرنا چاہتی ہے۔ جو ہندوستان کو تباہ و برباد کرنے کی اسکیم ہے۔ ہندوستان کو جس سے دھکا پہونچا ہے وہ کمیونسٹ پارٹی ہے۔

۸ بجے رات کو پنڈت جی پھول باغ میں تقریر کرنے تشریف لائے۔ جہاں تقریباً ایک لاکھ آدمیوں کا اجتماع تھا۔ جہاں آپ کی خدمت میں تھیلیاں نذر کی گئیں۔ اور ایڈریس پیش کئے گئے۔ اور انجمنوں کی طرف سے آپ کو ہار پہنائے گئے۔

اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو نے پبلک کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جیل سے باہر آکر میں نے معلوم کرنا چاہا کہ سنہ ۱۹۴۲ء کے مل جل کر کام کا اثر پبلک پر کتنا پڑا ہے اور میں نے محسوس کیا کہ ہندوستان تقریباً بالکل بدل گیا ہے اور اب وہ ایک ایسا ذخیرہ بن گیا ہے کہ ایک ہی چنگاری سے شعلے بھڑک اوٹھیں گے۔

اب ہمارے سامنے ایک ہی راستہ ہے کہ حکومت کو بدل دیں اور ملک کے نمایندوں کو حکومت سپرد کر دی جائے۔ لیکن اس ذمہ داری کو سنبھالنے کے لئے بڑی بردباری کی ضرورت ہے۔ ہم خوشی میں اگر اپنا ہی سامان جلانا شروع کر دیتے ہیں۔ طالبعلموں کو بھی ہلڑ بازی بند کر کے سنجیدگی سے کام لینا پڑیگا۔ اس وقت ملک کروٹیں بدل رہا ہے اور ہم نئی تاریخ لکھنے کے لئے جا رہے ہیں سنہ ۱۹۴۶ء کا سال ایک خاص سال ہے اسلیے نہیں کہ برٹش وزیروں کا ڈیپوٹیشن یہاں آرہا ہے۔ بلکہ اسلیے کہ دنیا کے حالات نہایت تیزی سے بدل رہے ہیں۔ ہم بھی آزادی کے قریب پہونچ رہے ہیں اور اس موقع پر بڑے بڑے طوفان آئیں گے۔ اور اس کے لئے ہم کو تیار رہنا چاہیئے جو واقعات کلکتہ۔ بمبئی۔ کراچی اور آج دہلی میں ہوئے ہیں۔ اُن سے آزادی نہیں ملے گی۔ ہمارے پاس اتنی بڑی طاقت نہیں ہے کہ اس کے استعمال سے آزادی لے سکیں۔

میں عدم تشدد کا گاندھی جی کی طرح قائل نہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان عدم تشدد کے ذریعہ آزادی حاصل کر سکتا ہے۔

آزادی حاصل کرنے کے بعد ہمکو حفاظت کے لیے فوج رکھنا ہوگی۔ اس وقت آپ آزادی کے چوکھٹ پر ہیں۔ آپ کو صرف دھکا دیکر دروازہ کھول دینا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مسلم لیگ۔ ہندو سبھا اور کمیونسٹ ان میں سے کوئی پارٹی بھی ایسی طاقت نہیں جو آزادی حاصل کر سکے۔ ہندوستان کو آزادی صرف کانگریس دلا سکتی ہے۔ اسلیے اسکی امداد کیجئے۔

آپ نے فرمایا کہ مسلم لیگ کا یہ نعرہ کہ اسلام خطرہ میں ہے بالکل غلط ہے۔ نہ صرف اسلام بلکہ کسی مذہب کو بھی کوئی خطرہ نہیں۔ یہاں ہر ایک شخص کو مذہب۔ زبان اور کلچر کی ہر طرح کی آزادی حاصل ہوگی۔

مسٹر جناح جس طرح کا پاکستان لینا چاہتے ہیں وہ ہزار سال کے بعد بھی نہیں مل سکتا۔ البتہ پاکستان ملیگا جسمیں ہر صوبہ کے لوگوں اور صوبوں کو آزادی ملیگی لیکن اس طرح کہ ہندوستان کے ٹکڑے بھی نہ ہوں اور ہر صوبہ آزاد ہو۔ اور حکومت خود اختیاری کے فوائد سے مستفید ہو۔

جلسہ ۹ بجے کے بعد ختم ہوا اور آپ ۸ مارچ کی صبح کو کانپور سے تشریف لے گئے۔

اس موقع پر پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمت میں ۱۶ ہزار روپیہ کی تھیلیاں نذر کی گئیں اور ۴ ہزار روپیہ کے وعدے کئے گئے۔

کیپٹن شاہ نواز

۵۔ مارچ کو انڈین نیشنل آرمی کے لیڈر میجر جنرل کیپٹن شاہ نواز خاں پرائیویٹ ہوائی جہاز کے ذریعہ کانپور تشریف لائے اور ہوائی اڈے پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ڈیوٹی کے افسران نے آپ کو سلامی دی اور ہوائی اسٹاف نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ مقامی کانگریس لیڈران نے آپکو ہار پہنائے۔

شام کو ۷ بجے پھول باغ میں ایک عام جلسہ میں جسمیں تقریباً ایک لاکھ آدمی ہوں گے۔

جلسہ میں ایک طویل تقریر کرتے ہوئے آپ نے انڈین انڈین نیشنل آرمی کے اغراض و مقاصد بتلائے اسکے بعد آپ نے کہا کہ میں انڈین نیشنل آرمی کو چھپا میں گیا تھا ہاں۔ میرا حقیقی بھائی میرے خلاف لڑا اور زخمی ہو کر واپس گیا۔ جب میں لال قلعہ میں لایا گیا تو وہ مجھے محبت سے مبارکباد دینے آیا۔ میرا اب بھی عہد قائم ہے کہ وہ اگر ہندوستان کی آزادی کے قائم ہونے کے درمیان رکاوٹ ہوگا تو میں اوسکو گولی کا نشانہ بنا دوں گا۔

آپ نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ ہندوستان میں اسلام کو خطرہ ہے۔ اسلام اگر خطرہ ہے تو ایران میں ہے فلسطین میں ہے۔ اور جاوا میں ہے۔ مگر ہندوستان میں اسلام کو ہرگز خطرہ نہیں ہے۔ یہ نعرہ محض پروپیگنڈہ اور ہندوستان کی آزادی کی راہ میں روڑہ ہے۔

۹ بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا۔

صوبائی الیکشن

یو۔پی لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے ضلع کانپور اٹاوہ کا دیہاتی حلقہ کا الیکشن ۴ مارچ کو تھا۔ اس جگہہ کے لیے کانگریس کی طرف سے سید بشیر الدین احمد سابق خان بہادر و سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ) اور مسلم لیگ کی طرف سے مسٹر نفیس الحسن وکیل اٹاوہ میں مقابلہ تھا۔

ضلع کانپور میں ۶½ ہزار کے قریب ووٹ تھے اور ۳۴ پولنگ اسٹیشن جس میں تقریباً ۴ ہزار سے زائد ووٹ پڑے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سید صاحب کو ۱۲ یا ۱۳ سو ووٹ ملے۔ اور مسٹر نفیس الحسن کو ۲۷ یا ۲۸ سو ووٹ ملے ہیں

ضلع اٹاوہ میں ساڑھے چار ہزار کے قریب ووٹ تھے اور تین ہزار کے ووٹنگ کی اُمید ہے۔ یہاں ۶۵ فیصدی ووٹ سید صاحب کو ملنے کی اُمید کی جاتی ہے۔

۱۳۔ مارچ ۱۱ بجے دن کو کلکٹر صاحب کی عدالت میں پولنگ کے ووٹوں کا شمار اور اعلان ہوگا۔

اسمبلی کے تجارتی حلقہ کا الیکشن

مرچنٹ چیمبر آف کامرس اور یو۔ پی چیمبر آف کامرس کے مشترکہ حلقہ انتخاب سے یو۔ پی۔ اسمبلی کے لیے مسٹر کشن چندپوری مینیجنگ ڈائرکٹر ہندوستانی کمرشیل بنک اور مسٹر ہری شنکر باگلا میں مقابلہ تھا۔ دونوں چیمبروں میں ۴۱۷ ووٹ تھے۔ جن میں ۱۳ ووٹ خراب ہوئے بقیہ ۴۰۳ ووٹ میں ۲۱۱ ووٹ مسٹر کشن چندپوری کو اور ۲۰۳ ووٹ مسٹر ہری شنکر باگلا کو ملے اور اس طرح ۸ ووٹ سے مسٹر کشن چندپوری کامیاب ہو گئے۔

ہندوستانی عیسائیوں کا حلقہ

یو۔پی لیجسلیٹو اسمبلی کے لیے

[illegible] مسٹر ای۔ ایم فلپس [illegible] انڈی پنڈنٹ (۴۴۲ ووٹ ۵۸) کامیاب ہو گئے۔

دوسرے کانگریس کے اُمیدوار مسٹر جے۔ اے۔ سمپئن کو ۲۰۷ ووٹ ملے اور دوسرے انڈی پنڈنٹ اُمیدوار مسٹر سی۔ آئی۔ ڈیوڈ کو صرف ۴۰۴ ووٹ ملے۔

توسیع تعلیم

مسٹر نریندر جیت سنگھ چیرمین میونسپل ایجوکیشن کمیٹی نے کانپور میں میونسپل تعلیم کے لیے ایک اسکیم تیار کی ہے۔ آپ کی تجویز ہے کہ اسکولوں کی عمارات کیلئے گورنمنٹ سے قرضہ لیا جائے یا مالکوں سے اپیل کی جائے کہ وہ اپنے نام پر اسکول کی عمارت [illegible] اور بچوں کی صحت کیلئے مقامی ڈاکٹروں سے یہ اپیل کیجائے کہ وہ اپنے وارڈ کے میونسپل اسکولوں کے بچوں کا ڈاکٹری معاینہ وقتاً فوقتاً کرتے رہیں۔

تعلیم کی نگرانی کے لیے وارڈ وار تعلیمی کمیٹیاں بنائی جائیں جسمیں اس وارڈ کے ذمہ دار حضرات شامل کیے جائیں اور وہ اپنے وارڈ کے اسکولوں کی دیکھ بھال کرتے رہیں اور اپنے مفید مشوروں سے بورڈ کو آگاہ کرتے رہیں۔

اور ڈیولپمنٹ بورڈ سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ اپنی ہر اسکیم میں میونسپل اسکولوں کے لیے زمین بلا قیمت دے اور مڈل اسکولوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا جائے۔ کیونکہ اسکولوں میں لڑکے بہت کم ہیں اور جو لوگ پرائمری اسکول خود کھولنا چاہتے ہوں انکو میونسپل امداد دے۔ اور اگر وہاں بورڈ کے اسکول ہوں تو انکو توڑ دے۔

بچوں کو پاؤ سیر دودھ دینے کی جو اسکیم ہے اسکی بھی آپ نے بڑے زور کے ساتھ تائید کی ہے۔

ان تجویزوں کو ایک پریس کانفرنس میں پیش کیا گیا تھا جسکو سب نے بہت پسند کیا ہم بورڈ اور پبلک دونوں کی توجہ اس طرف منعطف کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ ان تجویزوں کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے۔

ڈھائی لاکھ روپیہ ہرجانہ

ڈاکٹر دیویندر سروپ نے مسٹر جے۔ نگم۔ برخاست شدہ آئی۔ سی۔ ایس کی طرف سے سکریٹری آف اسٹیٹ انڈیا سے ڈھائی لاکھ روپیہ ہرجانہ کی وصولی کے لیے نوٹس پولیٹکل اور ہوم سکریٹری گورنمنٹ ہند اور چیف سکریٹری۔ یو۔ پی۔ گورنمنٹ کی خدمت میں روانہ کیا ہے نگم صاحب کو سنہ ۱۹۴۲ء کے فسادات کے بعد ملازمت سے علیحدہ کیا گیا تھا۔ جسکو آپ غلط سمجھتے ہیں۔

آریہ سماج کے جلسے

گذشتہ ہفتہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ نہایت شاندار طریقہ سے منایا گیا۔ لالہ دیوان چند سابق پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج کے عالمانہ اور محققانہ تقریر کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔

اگریکلچرل کالج

پونے تین ماہ کے بعد ۶ مارچ کو گورنمنٹ اگریکلچرل کالج کھل گیا ہے۔ لیکن طالبعلموں کی کونسل آف ایکشن نے اسٹرائک جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بشمبھر ناتھ انٹر کالج

۴۔ مارچ کو بشمبھر ناتھ انٹر کالج کے اولڈ بوائز کا سالانہ جلسہ ہوا جسمیں کوی سمیلن وغیرہ ہوئے۔

داخلہ ٹکٹ سے تھا اور اسکی آمدنی انڈین نیشنل آرمی ریلیف فنڈ دے گی۔

میونسپل بورڈ

۸۔ مارچ کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہو۔ سب سے پہلے چیرمین صاحب نے نگھولی اسٹیشن پر ڈیرہ دون ایکسپریس اور مال گاڑی کے تصادم سے جو نقصان ہوا ہے اسپر افسوس کا اظہار اور ریلوے اتھارٹی پر رحم و غصہ کے اظہار کا رزولیوشن پیش کیا۔ اور منظور ہوا۔

ممبران نے شہر میں طاعون کے انسداد کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ہیلتھ افیسر صاحب نے اس کے موزوں جوابات دیے۔

ٹنڈروں کے متعلق یہ طے ہوا کہ چیرمین صاحب اور ایگزیکٹو افیسر صاحب دونوں ملکر ٹنڈر کھول کر جلد اس کا فیصلہ کیا کریں تاکہ ٹھیکہ دار کو دیر میں ٹنڈر کھولنے [illegible] نہ رہے۔

اسمبلی الیکشن

یو۔پی۔

۱۱۔ اور ۱۲۔ مارچ کو ہوگا۔

۱۱۔ مارچ کو مسلم الکشن ہوگا۔ جسمیں [illegible]

اقوال زریں

اپنی لاعلمی کا احساس حصول علم کی پہلی سیڑھی ہے

علم کی غرمت لاف زنی ہے۔

عالم کی لغزش جہان کی لغزش ہے۔

علم کے درختوں کو آنکھوں کے آنسوؤں سے پانی دو

عالم کا ایک دن جاہل کے تمام عمر کے برابر ہوتا ہے

عالم کا درجہ ہر ملک و ہر شہر میں ہے۔

عالم جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا، جاہل سمجھتا ہے کہ میں جانتا ہوں۔

جنکو علم و ہنر میسّر نہیں وہ کور ہیں۔

ہر شخص کچھ نہ کچھ عقل و فراست رکھتا ہے۔ لیکن ہر شخص عقل سے کام نہیں لینا جانتا۔ یہ صرف حسن ترتیبا پر موقوف ہے

بیوقوف وہی نہیں ہوتا جو نا تعلیم یافتہ ہو۔ بلکہ بیوقوف وہ بھی ہوتے ہیں جو تعلیم یافتہ ہوں۔

جو اپنا آپ معلم ہو اُسکے شاگرد احمق ہیں

آدمی جو کچھ گھر میں سیکھتا ہے وہی باہر کرتا ہے۔

اگر ماں باپ بچے کی تعلیم و تربیت کا خیال نہ کریں تو جلاد ہیں۔

موج تبسم

ایک سررشتہ داری کی جگہ کے لئے دو اشخاص کی درخواستیں گئیں۔ اتفاق سے ایک کا رنگ سیاہ تھا۔ مگر ایک کا اچھا۔

افسر سررشتہ نے دونوں کو بلا کر ایک شخص سے پوچھا "کہو تم دونوں میں سینیر (بڑا) کون ہے؟"

اس نے جواب دیا:۔

"حضور تمام باتوں میں میں ہی سینیر ہوں۔ مگر ایک خاص بات میں یہ مجھ سے بڑھے ہوئے ہیں۔"

افسر نے پوچھا "وہ کیا۔؟"

اس نے جواب دیا:۔ صاحب ان کا رنگ مجھ سے شوخ بھی ہے۔

افسر اس ظرافت سے بہت خوش ہوا اور فوراً اسکی تقرری کی رپورٹ کر دی۔

گاڑی کے لیٹ ہو جانے کی وجہ سے تمام مسافر پریشان ہو رہے تھے۔ آخر ایک مسافر نے گھبرا کر ایک سے پوچھا کیوں بھائی؟ یہ گاڑیاں اکثر لیٹ کیوں ہو جاتی ہیں؟

قلی نے جواب دیا:۔ اگر گاڑیاں لیٹ نہ آئیں تو ویٹنگ رومز کی ضرورت نہ پڑے اور ریلوے والوں کو یہ گرانے پڑ جائیں۔

ایک بی صاحبہ ایک دفعہ سائیکل کی جھپٹ میں آگئیں اور سڑک پر بیہوش ہو گئیں۔ چاروں طرف لوگ جمع ہو گئے۔ کسی نے کہا انھیں پنکھا جھلو، کسی نے کہا پانی کے چھینٹے دو۔

ایک طرف سے آواز آئی:۔
ان کو گرم گرم جلیبیاں دو۔

بی صاحبہ جھٹ اوٹھ بیٹھیں اور بولیں:۔
"ارے اُن کی تو سُنو وہ کیا کہہ رہے ہیں۔"

دلچسپ معلومات

اُڑنے والا انسان

امریکہ میں ایک سائنسدان نے ایک ایسا عجیب و آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہوا میں اُڑتا ہے۔ یہ آلہ ایک خاص کیمیاوی مصالحے کا بنا ہوا سوٹ ہے۔ جب سائنسدان اسکو پہن لیتا ہے تو وہ خود بخود ہوا میں اُڑنے لگتا ہے۔ لیکن ابھی تک اسکی قوت پرواز کمل نہیں ہے۔ کیونکہ [illegible] کا سامان ہے کہ جس کیمیاوی ما[illegible] تکمیل کے [illegible] ہے جس کے عناصر دنیا میں [illegible] ہیں۔

آٹھ گھنٹے میں چاند کا سفر

گلوب خبر رساں ایجنسی نے پیرس سے خبر دی ہے کہ ایک نوجوان فرانسیسی سائنسدان الیگزنڈر انانوف نے ایک، ایسا ہوائی جہاز بنایا ہے۔ جو آٹھ گھنٹے میں دو آدمیوں کو چاند میں پہنچا سکتا ہے۔ اسکی شکل بندوق کی گولی کی طرح ہے اور یہ نوے فٹ اونچا ہے۔ اس کا ایک نمونہ پیرس کی ایک نمائش میں رکھا جائیگا۔ یاد رہے کہ سائنسدانوں کے حساب کے مطابق چاند زمین سے ۲۳۸۸۵۰ میل دور ہے۔

سرحدی گاندھی

پشاور ۵۔ مارچ۔ کل خان عبدالغفار خاں نے مجلس قانون ساز کے تمام کانگرسی ممبروں سے فرداً فرداً سرائے میں ملاقات کی، جہاں گذشتہ شب کانگرسی پارلیمنٹری پارٹی کی دوسری نشست ہوئی تھی۔ بادشاہ خاں نے وزارت کی تشکیل اور وزراء اور ان کی آیندہ پالیسی کے متعلق ممبران سے تبادلہ خیالات کیا۔

برد کھوا

(از جناب شوکت تھانوی)

(گھنٹی بجتی ہے۔ نواب صاحب ملازم سے کہتے ہیں)

نواب۔ "دیکھو باہر کون ہے۔ (ملازم جاتا ہے)

"دروازہ کھلنے کی آواز"

آنیوالا۔ "کیوں بھئی نواب صاحب بہادر تشریف رکھتے ہیں"

ملازم۔ تو کیا حضور تانگہ پر آگئے [illegible] نواب صاحب نے تو موٹر بھیجا تھا۔ وہ آپ کا انتظار کر رہے تھے۔"

آنیوالا۔ (حیرت سے) "موٹر بھیجا تھا۔ میرا انتظار کر رہے تھے؟"

ملازم۔ "جی ہاں۔ ابھی تو گیا ہے موٹر۔ میں سرکار کو اطلاع تو کر دوں کہ حضور آگئے۔ (دوڑتا ہوا دروازہ کھول کر جاتا ہے اور آنیوالا کچھ سکوت کے بعد اپنے سے کہتا ہے)

آنیوالا۔ موٹر؟ انتظار؟ نوکری کے اُمیدوار کے لئے موٹر۔

(نواب صاحب برآمد ہوتے ہیں)

نواب صاحب۔ جیتے رہو۔ جیتے رہو۔ ہاتھ کیا ملاتے ہو۔ ادہر آؤ تم کو گلے سے تو لگالوں (گلے سے لگا کر پیٹھ پر تھپکیاں دیتے ہیں) بھئی کیا گدھا [illegible] یہ ڈرائیور بھی۔ یعنی تم کو تانگہ پر آنا پڑا۔ خیر۔ [illegible] تو آؤ۔

آنیوالا۔ [illegible] تو حضور کو میرا تار وقت سے مل گیا تھا۔

نواب صاحب۔ ہاں بھئی تار مل گیا تھا۔ مگر مجھے ذرا لڑکی کی تحریک [illegible] تھی ——— خیر ——— خیر تو مطلب یہ کہ خیریت تو ہے۔ بھئی طبیعت بہت خوش ہوئی تم کو دیکھ کر (آواز دیکر)

"ارے کوئی ہے"

ملازم۔ "سرکار"

نواب صاحب۔ بھئی ان کا سامان میرے کمرے میں رکھواؤ۔ جس طرح سے یہ کہیں سامان درست کر دو (آنیوالے سے)

میاں یہ تمہارا ہی گھر ——— یعنی ——— یعنی۔ خانہ بے تکلف ہے۔ تو میرا مطلب یہ کہ تم سامان رکھواؤ اپنی نگرانی میں جبتک میں جبتک میں گھر میں تمہارے آنے کی اطلاع کرا دوں۔"

آنیوالا۔ "جو رائے ہو حضور کی۔"

نواب صاحب۔ میاں یہ حضور وضور کا بھی تکلف چھوڑ دو۔ تم میرے بچے ہو۔ بڑی خوشی ہوئی تم کو دیکھ کر۔ تو مطلب یہ کہ اب جا کر اپنا سامان درست کرا دو (نواب صاحب اُدھر اور یہ اِدھر جاتے ہیں)

آنیوالا۔ بھئی جمعدار صاحب تمہارا نام کیا ہے؟

ملازم۔ اللہ سلامت رکھے اس غلام کو جمعہ خاں کہتے ہیں۔ تو سرکار میں نے یہ رکھ دیا ہے۔ سب سامان۔ بستر نہیں کھولا ہے۔ نواب صاحب کی مسہری تو موجود ہی ہے۔"

آنیوالا۔ "بھئی نواب صاحب کی مسہری پر تو ———"

ملازم۔ "جی ہاں۔ نواب صاحب کی مسہری پر سب چیزیں ہیں اور حضور لوٹا غسل خانے میں رکھتا ہے۔ بکس یہ رہا اور سرکار یہ جابہ کہئے تو کہیں باہر رکھوا دوں۔

آنیوالا۔ "ہاں ہاں۔ اسے باہر۔ میں خود اسے وہاں رکھے دیتا ہوں۔"

ملازم۔ نہیں نہیں۔ حضور۔ بھلا کوئی بات بھی ہو۔ یہ غلام آخر کاہے کے لیے ہے۔"

آنیوالا۔ بھئی سخت تکلیف ہوئی تم کو۔ میرے آنے کی وجہ سے اور بھئی نواب صاحب ۔

(نواب صاحب آواز دیتے ہیں)

نواب صاحب۔ "ارے کوئی ہے۔؟"

ملازم۔ "سرکار" (دوڑتا ہے)

نواب صاحب۔ سب سامان رکھوا دیا۔ سب انتظام ٹھیک ہے نا۔ دیکھو کسی بات کی تکلیف نہ ہو۔ (آواز دے کر) بھئی چا تیار ہے۔ اب ناشتہ کر کے اطمینان سے آرام کرنا۔"

آنیوالا۔ (کمرے سے باہر آ کر) جی ہاں میں اب بالکل تیار ہوں۔"

نواب صاحب۔ بھئی ہوا یہ کہ میں نے جو تمہاری اطلاع کی تو وہ کہنے لگیں کہ ناشتہ گھر ہی میں ہوگا۔ (ہنستے ہیں) تو مطلب یہ کہ تم کو اصل میں سب دیکھنا چاہتے ہیں (ہنستے ہیں) میاں یہ عورتوں کا عجیب کارخانہ ہوتا ہے اور ——— اور ——— اچھا تو آؤ نا۔ دیکھو ٹوپی تو ٹھیک کرو۔ (ہنستے ہیں) بھئی معائنہ کا قصہ ہے نا (ہنستے ہیں اور جاتے ہیں) آؤ بھئی آؤ۔"

ملازم۔ "حضور پردہ ہو گیا۔"

نواب صاحب۔ "تو ٹھیک ہے۔ آؤ بھئی آؤ۔"

(گھر کے اندر جاتے ہیں۔

نواب صاحب۔ اچھا یہ بات ہے (ہنستے ہیں) دیکھو بھئی یہ سب چلمن کے پیچھے تمھیں دیکھنے کو جمع ہیں اور چا پلانے کا محض بہانہ ہے۔ تو بیٹھو نا۔ نا۔ نا۔ اس کرسی پر تاکہ چلمن کی طرف منھ رہے تمہارا (ہنستے ہیں۔) تو بھئی شروع کرو نا چا (کے برتنوں کی آواز) چلمن کے پیچھے سے آہستہ سے آوازیں۔

ایک آواز۔ "اے ہے شرمیلا ہے۔"

آواز نمبر ۲۔ "نصیبن تو کہتی تھی کالے ہیں۔ نہ کالے ہیں ایسے۔"

آواز نمبر ۱۔ اے عینک تو دیکھو کیسی موٹی سی ہے۔"

(درمیان میں برتنوں کی آواز)

نواب صاحب۔ ارے بھائی یہ لو کیا ہے یہ۔ نہ جانے کیا بلا ہے۔ سنبوسہ ہے شائد اور یہ۔ یہ مطلب یہ کہ کھاؤ نہ کچھ۔"

آنیوالا۔ "جی ہاں۔ کھا رہا ہوں۔"

آواز نمبر ۱۔ نہ کھا رہے ہیں۔ ٹونگ رہے ہیں دلہنوں کی طرح۔"

آواز نمبر ۲۔ "بس لڑکا نیک معلوم ہوتا ہے۔"

آواز نمبر ۱۔ "صورت پہ بھولا پن بھی ہے۔"

(درمیان میں برتنوں کی آواز)

نواب صاحب۔ (چا کا گھونٹ پی کر) تو رات کو چلے ہو گے تم۔"

آنیوالا۔ "جی ہاں صبح پہونچا ہوں یہاں۔"

نواب صاحب۔ ہاں تو بتاؤ بارش کا کیا حال ہے۔"

آنیوالا۔ کبھی کبھی جب بادل گھر آتے ہیں تو ہو جاتی ہے۔ اب تو تین چار دن سے بالکل نہیں ہے۔"

نواب صاحب۔ اچھا یہ لو۔ شاید پستے کا حلوہ ہے یا کوئی نمکین چیز ہو گی ——— تو تم نے تعلیم کیوں چھوڑ دی۔"

آنیوالا۔ امتحان میں پاس ہونے کے بعد پھر میں نے سوچا کہ اب کچھ اور کیا جائے۔"

نواب صاحب۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے زیادہ پڑھنے سے صحت بھی خراب ہوتی ہے۔ یہ عمر اور یہ عینک، توبہ توبہ ——— میں تو اب تک چاند کی روشنی میں کتاب پڑھ سکتا ہوں۔"

آنیوالا۔ "جی ہاں۔"

آواز نمبر ۱۔ "بس باتوں میں لگائے ہوئے ہیں۔ غریب کو نہ کچھ کھلاتے ہیں نہ پلاتے ہیں۔"

آئینوالا:- "آداب عرض"

آواز نمبر ۱:- "جیسی دبلی پتلی تھی ویسے ہی سینک سلائی یہ ہیں"

آواز نمبر ۲:- "بہن جوڑا تو اچھا ہے - اللہ مبارک کرے"

آواز نمبر ۱:- "پھر یہ کہ ریاست کا غرور نہیں"

آواز نمبر ۲:- "مگر بہن اتنے ہیں کہ ڈرہی معلوم ہوتا ہے"

آواز نمبر ۱:- "اے اسکی کاٹھی ایسی ہی ہو گی"

(درمیان میں برتنوں کی آواز)

نواب صاحب:- "تو آپ کے والد نے آپ کے علاوہ کتنی اولادیں اور چھوڑی ہیں - میرا مطلب یہ کہ آپ کے کتنے بھائی بہن ہیں"

آئینوالا:- "جی - وہ ---- یعنی میرے والد نے؟"

نواب صاحب:- "ہاں ہاں ---- یہ لو ---- دیکھو کتنی اچھی چیز ہے - تو کیا کہا کتنے بھائی بہن ہیں؟"

آئینوالا:- ایک بھائی مجھ سے چھوٹا - ایک بہن مجھ سے بڑی اور چار بہنیں مجھ سے چھوٹی -

نواب صاحب:- "دو ہو ماشاءاللہ - ماشاءاللہ"

آئینوالا:- "جی نہیں - ان سب کا تو انتقال ہو چکا ہے - اب یعنی صرف میں ہوں"

نواب صاحب:- "تچ تچ - بڑا افسوس ہوا - یہ سب کا انتقال کیسے ہوا؟"

آئینوالا:- سب بیمار ہو کر مرے - کچھ بچپن ہی میں مر گئے - ایک بہن ایک ایک بھائی جوان ہو کر مرے"

نواب صاحب:- ہوں - تو ان دونوں کا کس مرض میں انتقال ہوا؟

آئینوالا:- ایک کو دق ہو گئی تھی یعنی بھائی کو ---- اور بہن کو بخار رہنے لگا تھا - پھر کھانسی شروع ہو گئی - اس کے بعد بس انتقال ہو گیا -

نواب صاحب:- تو گویا ان کو دق ہوئی ---- اور والد صاحب نے کس مرض میں داعی اجل کو لبیک کہا"

آئینوالا:- "جی"

نواب صاحب:- یعنی آپ کے والد صاحب مکرم و معظم کا کس مرض میں انتقال پرملال ہوا"

آئینوالا:- "ان کے منہ سے خون آتا تھا اور حرارت ہو جاتی تھی"

نواب صاحب:- ہول ہوں ---- اچھا ---- ہاں کہا آنا کچھ اور"

آواز نمبر ۱:- "خاندان بھر کو دق ہوئی"

آواز نمبر ۲:- "بہن یہ تو بری بات ہے"

آواز نمبر ۱:- "بات تو شک کی ضرور ہے - مگر"

آواز نمبر ۲:- "اگر مگر کیا - خاندان بھر کو بڑی بیماری ہوئی"

آواز نمبر ۱:- "ویسے لڑکا اچھا خاصہ ہے"

آواز نمبر ۲:- "نا بہن اس گھرانے میں یہ کمرہ برا لگا ہوا ہے نا"

ملازم:- جی ہاں ۔۔۔ ہیں - ان حضور کی عمر کے ہیں"

نواب صاحب:- ٹھیک ہے - ٹھیک ہے - میں سمجھ گیا - ان کو پرائیویٹ سکریٹری کا کمرہ کھول کر ٹھہراؤ اور کہہ دو کہ میں سہ پہر کو ملوں گا - ان سے"

(ملازم جاتا ہے)

نواب صاحب:- (آواز دیکر) دیکھو کھانے دانے کا خیال رکھنا - (آنے والے سے) تو ---- میں یہ کہہ رہا تھا کہ میاں صحت سے زیادہ مقدم کوئی چیز نہیں - شاید ورزش نہیں کرتے"

آئینوالا:- "جی ورزش؟ ورزش تو ---"

نواب صاحب:- ہاں تو کرنا چاہیئے ---- دیکھو اس عمر میں تم سے زیادہ تیز دوڑ ---- یہی وجہ ہے کہ نزلہ تو خیر ہو جاتا ہے - معدہ کبھی خراب نہیں ہوتا - خوب ---- اور خوب ورزش کرو ---- تمھارا خاص ----

آئینوالا:- حضور اب ---- رہوں، زیادہ تر کتب بینی کا مشغلہ رہتا ہے -

نواب صاحب:- میں نے یہ مشغلہ کبھی نہیں رکھا - اس سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے - والد صاحب کو بہت شوق تھا کتب بینی کا - اب ان کے کتب خانے کو میں نے اپنا ورزش گھر بنا رکھا ہے - میں دکھاؤں گا تمھیں"

آئینوالا:- "درست ہے"

نواب صاحب:- درست نہیں - بلکہ یہی ہونا چاہیئے ---- تو خیر ---- مطلب یہ ہے کہ اور کچھ شکار وکار سے شوق ہے - یا وہ بھی نہیں"

آئینوالا:- جی ---- جی ---- ایک آدھ مرتبہ شکار دیکھنے تو گیا ہوں - مگر کھیلا کبھی نہیں -"

نواب صاحب:- حیرت ہے - بڑی سخت حیرت ہے - یعنی شکار سے تو ہمارے طبقہ کو خاص تعلق ہے دوسرے یہ ایک اعلیٰ قسم کی ورزش ہے - یہ تو بتاؤ آخر شکار سے تم کو دلچسپی کیوں نہیں ہے"

آئینوالا:- ---- وہ بات یہ ہے ---- یہ ہے باعدک

نواب صاحب:- اوہو ---- غلط فہمی ---- میاں غلط فہمی کی تو گنجایش ہی نہیں - تمھاری سعادتمندی میں اپنی نظروں سے دیکھ رہا ہوں - باقی حالات سب معلوم ہی ہو چکے ہیں - خط میں تم سب لکھ ہی چکے ہو"

آئینوالا:- گذارش یہ تھی کہ میرے خیال میں اسکے باہم ---- غلط فہمی"

نواب صاحب:- لاحول ولاقوۃ - پھر وہی ---- یہاں غلط فہمی ہوتی ہے - غلط آدمی ---- یہ تم نے غلط فہمی کی بھی ایک ہی کہی - ایک ---- غلط فہمی ہوئی ہے کہ نواب صاحب چڑھ چڑھ ---- ملنے آ رہے تھے - میں ان کے انتظار ہی میں تھا کہ ایک انشورنس کمپنی کا ایجنٹ کہیں سے آ نکلا - میں کیا جانوں - میں سمجھا یہی نواب صاحب ہیں - نواب صاحب بھئی ہر طرح کی خاطر و مدارات کی وہ اللہ کا بندہ بھی چپ کہ اتنے میں نواب صاحب تشریف لے آئے - کیا کہوں کہ اس کمبخت ایجنٹ پر کتنا غصہ آیا ہے - اگر وہ فو ہو گیا نہ ہو جائے تو بعد میں بعد میں اسکی جان اور اپنی جان ایک کر دوں"

آئینوالا:- جی تو ---- میرا ---- مقصد یہ ہے کہ اسی قسم کی غلط فہمی ----

نواب صاحب:- (قہقہہ بلند کر کے) خیر خیر ---- اس قسم کی غلط فہمی کی بھی ایک ہی رہی - میاں وہ ایجنٹ تو تھا سمجھدار فوراً رفوچکر ہو گیا"

آئینوالا:- اسی لیے تو میں چاہتا تھا کہ میں اپنے متعلق صفائی سے سب کچھ عرض کر دوں"

نواب صاحب:- اوہ ---- بھئی آخر ایسا کون سا طوفان آ رہا ہے - کیا جلدی ہے آخر"

آئینوالا:- یہ تو صحیح ہے - مگر میں چاہتا تھا کہ کوئی فیصلہ ہو جاتا اور بات بھی ہو جاتی صاف، میرے دل میں کچھ ----

نواب صاحب:- (بات کاٹ کر) خیر خیر تمھارے دل میں کچھ نہ ہونا چاہیئے - اور یہ بات تو بھئی تم جانتے ہو - بغیر عورتوں کے مشورے کے ہو ہی نہیں سکتی - اب تم آئے ہو - کچھ دن ٹھہرو - پھر اطمینان سے ہوتی رہے گی بات وات"

آئینوالا:- مگر ---- غلط فہمی ----"

نواب صاحب:- توبہ ہے - میاں غلط فہمی گئی جہنم میں - تم چلو باہر اور اب آرام کرو - تھوڑی دیر - میں ایک گھنٹہ میں باہر آتا ہوں -

(آواز دے کر) ارے کوئی ہے"

ملازم:- سرکار"

نواب صاحب:- دیکھو میاں کو لے جاؤ اور وہیں موجود رہو - میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں"

آئینوالا:- "آداب عرض"

نواب صاحب:- "جیتے رہو - جیتے رہو"

(آئینوالا ملازم کے ہمراہ جاتا ہے - باہر کمرے میں پہونچکر)

ملازم:- اللہ سلامت رکھے حضور کو - نواب صاحب نے تو بہت پسند کیا ہے - اب بڑی سرکار کی مرضی باقی ہے"

یہاں کچھ دھوکا ہو رہا ہے"

ملازم:- نہیں حضور اللہ جانتا ہے - بڑا اچھا گھرانا ہے اور سب بڑے اچھے لوگ ہیں"

آئینوالا:- اچھا یہ بتاؤ کہ پہلا پرائیویٹ سکریٹری کیوں نکالا گیا تھا"

ملازم:- حضور ---- وہ ---- وہ تھا ہی اس قابل، ایک دن مجھ سے تو تکار ہو گئی تھی - میں نے بھی بچہ کے وہ ہاتھ مارے ہوں گے کہ چھٹی کا دودھ تو یاد آ ہی گیا ہو گا"

آئینوالا:- یعنی تم نے مارا پرائیویٹ سکریٹری؟

ملازم:- "بھلا حضور میں خاندانی نمک خوار اس ڈیوڑھی کا - وہ آیا وہاں سے مجھ پر رعب جمانے، میں نے بھی مرمت کر دی - اور نواب صاحب سے جو اس نے شکایت کی تو وہ دوڑے مرچھل لے کے اسی کے پیچھے"

آئینوالا:- "تو بھئی میں باز آیا یہاں رہنے سے"

ملازم:- بھلا حضور کی اور اس کی کیا برابری سرکار تو اللہ نے چاہا مالک ہوں گے - ساری ریاست کے نواب صاحب کے اللہ رکھے صاحبزادی کے سوا اور ہے ہی کون؟"

آئینوالا:- صاحبزادی ---- ؟ کیا مطلب"

ملازم:- جی ہاں، بس وہی صاحبزادی ہیں جن سے سرکار کی بات ٹھہری ہے"

آئینوالا:- میری بات؟ ---- بھئی واقعی غلط فہمی ہو رہی ہے - ارے بھائی میں تو نوکری کے لئے آیا ہوں - پرائیویٹ سکریٹری کی جگہ پر"

ملازم:- "ایں؟"

آئینوالا:- بھائی جمن نساں خدا کے لئے نواب صاحب کے باہر تشریف لانے سے پہلے مجھکو یہاں سے روانہ کر دو -

ملازم:- ارے یہ کیا ہوا؟ ---- اور وہ جو ابھی آئے ہیں"

آئینوالا:- بھئی وہی ہوں گے - نواب صاحب کے داماد اور میں تو اس جگہ اس حالت میں پرائیویٹ بھی رہنا نہیں چاہتا ---- ذرا بھیا یہ میرا بستر دستر پکڑ دالو"

ملازم:- اماں ٹھہر تو - چلے وہاں سے - بستر وستر پکڑ دالو - نواب صاحب سے تو میں اسکو کہہ دوں - بڑا غضب کیا یار تم نے -

آئینوالا:- بھیا میں نے تو کچھ غضب نہیں کیا - اب کیا کہوں ---- ذرا ادھر آؤ اپنا ہاتھ لگا دو اس بکس میں - میں لئے جاتا ہوں"

ملازم:- تو نواب صاحب سے کہہ کے جاؤ نا - اب کیا مجھ کو باتیں سنواؤ گے" ✻

سفرنامۂ حرمین شریفین

(از الحاج جناب منشی محمد عبدالشکور صاحب شاکر باطنی کانپوری)

(سلسلہ کیلئے صداقت ۲۳ فروری ملاحظہ فرمائیے)

ی سے اتر کر تھوڑی دیر میں مزدو رہبار الاین
ان پر پہونچگئے اور فوراً ایک مکان بحساب روپیہ
کا لیکر سامان رکھوایا - یہ مکان مسجد نبوی کے
قریب باب مجیدی کے باہر نہایت اچھے موقع
پانی کا انتظام کرکے فوراً غسل کیا - اور کپڑے
نماز جمعہ سے ایک گھنٹہ قبل مسجد نبوی میں حاضر
- ذوق و شوق کا یہ عالم کہ دوپہر ہوگئی لیکن
ینے کا مطلق خیال نہ آیا - اگرچہ سحری شامی
نی حجاج سے مسجد نبوی بھری ہوئی تھی لیکن
قسمتی سے روضۃ من ریاض الجنۃ میں
کے پاس جگہہ مل گئی - نماز جمعہ سے فارغ
ور سرور کونین کے دربار میں حاضری دی -
ذوق و شوق کی کیفیت بیان کرنیکی نہ زبان
قت نہ قلم کو یارائے تحریر رعب و ہیبت سے
رزاں تھے - حواس پر وارفتگی کا دورہ پر
یا عرض کیا جائے - ع
ت ادبی ہے کیا حاصل بیان حالت دل سے
ور پرنور کے مواجہ شریف کے مقابل کھڑے
ت البتہ صلوۃ و سلام عرض کیا - سب دوستوں
وں کی طرف سے نام بنام سلام عرض کیا -
قدم دائیں جانب ہٹکر خلیفہ اول حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حضور میں پھر
ر قدم ہٹکر خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر
رضی اللہ عنہ کے حضور میں سلام عرض کیا
ب عثمانی یعنی مقام جبریل کی طرف منہ کرکے
واسطہ خلوص دل سے دعائیں مانگیں -
بھر کے تھکے ماندے تھے - لیکن صلوۃ و سلام
کے بعد طبیعت کو ایک کیف اور سرور محسوس
اضح رہے کہ ہر نماز کے بعد مزدور صاحب کے
پنے یہاں کے حاجیوں کو جمع کرکے عربی زبان
ام پڑھواتے ہیں - لیکن میں اس مجمع
ت کے بعد ہمیشہ علیحدہ بھی اپنی زبان میں
و سلام کرتا رہا - اس مفرد نیت کے بعد
اپس ہوئے تو ہندوستانی ٹائم سے ۲ بجے
- اب بھوک خوب معلوم ہوئی - حرم نبوی
کلتے ہی باب مجیدی کے چوک میں ایک پنجابی
کی دوکان پر کھانا کھایا - کئی قسم کا سالن
ی اور چپاتیاں تھیں - کھانا نہایت اچھا
وستانی مذاق کا تھا - یہاں ۴ - کی روٹی
کا ایک پیالہ سالن ملتا ہے معمولی آدمی
پیسہ میں ایک وقت کھانا کھا سکتا ہے -
دی کے چوک میں سبزی - ترکاری - خربوزہ
انڈہ، دودھ، دہی، مصالحہ، آٹا، چاول
رورت کی سب چیزیں ملتی ہیں
کا گوشت جتنا مدینہ طیبہ کا لذیذ اور خوشگوار
ے شاید دنیا میں کہیں کا نہیں ہوتا - یوں تو
طیبہ کی ہر شئے سے شان محبوبی ظاہر ہوتی
لیکن فی الحقیقت مدینہ منورہ کی خوشگوار
ہوائیں اور لذیذ شیریں ٹھنڈا پانی مقوی
شت، شاداب انار - انگور - اور حیات افزا

کھجوریں بہت مشہور ہیں - بس جی چاہتا ہے کہ یہیں رہئیے -

خاک طیبہ از دو عالم خوشتر است
اے خنک شہرے کہ دروے دلبر است

امسال حج کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں آٹا ایک روپیہ سیر - چاول پانچ روپیہ سیر - شکر چار روپیہ اور گھی چار روپیہ سیر تھا - گوشت دنبہ کا تین روپیہ، ساڑھے تین روپیہ سیر تھا - ترکاری بہ نسبت مکہ کے مدینہ منورہ میں ارزاں تھیں -

کراچی کے قیام میں خیال تھا کہ جہاز میں دس روز بالکل فرصت اور اطمینان کے ہوں گے - رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش کرنے کے لئے ایک سلام کہہ لوں گا لیکن جہاز میں طبیعت ایسی خراب رہی کہ کچھ بھی نہ ہوسکا جدہ پہونچتے ہی فوراً مدینہ منورہ کی روانگی ہوگئی -

۱۳ - اکتوبر ۱۹۴۵ء یوم شنبہ

صبح نماز فجر کے بعد روضۂ اقدس پر حاضری دی اور سلام عرض کیا - قیام گاہ پر آکر ناشتہ کیا اور پھر ۹ بجے ایک سادی کاپی اور پنسل لیکر حرم نبوی میں داخل ہوا - روضۂ اقدس اور مواجہ شریف کے سامنے بیٹھ گیا - اس وقت بالکل بھیڑ بھاڑ نہ تھی - سلام کہنے کا ارادہ کیا - لیکن حضور اقدس کے قریب ہونے کی وجہ سے جذبات اسقدر ابھر آئے کہ کچھ کہنا دشوار ہوگیا بمشکل تمام دو گھنٹہ میں آٹھ دس شعر کہہ پایا اور فوراً حضور عالی میں پیش کردیئے - وارفتگی کا یہ عالم کہ کئی مرتبہ منہ سے چیخ نکل گئی - بلکہ ایک مرتبہ سعودی سپاہی نے تنبیہہ بھی کی - بڑی دیر میں سلام پڑھ پایا - وہاں سے نکل کر محراب نبوی میں دو رکعت نفل ادا کی اور قیام گاہ پر چلا آیا -

موجودہ عمارت سلطان عبدالمجید خاں

مسجد نبوی کے زمانہ کی تعمیر کردہ ہے اور باب مجیدی انھیں کے نام سے موسوم ہے - یہ ایک قیمتی اور عالیشان عمارت ہے - جنوبی دیوار سے جو قبلہ کا رخ ہے صحن مسجد تک بارہ طویل و عریض رواق بنے ہوئے ہیں جو اعلیٰ درجہ کے سنگین ستونوں سے مزین ہیں - جو ستون ریاض جنت میں ہیں جو ستون ریاض جنت میں ان کے نیچے سنگ مرمر لگا ہوا ہے - باقی ستونوں پر سرخ رنگ اور اوپر طلائی میناکاری ہے - ان ستونوں پر نفیس پتوں کی چھت ہے اور قبوں کے اندر اعلیٰ درجہ کے خوشخط نمونہ میں قصیدہ بردہ احادیث نبوی اور آیات قرآن مجید لکھی ہوئی ہیں - ستونوں کی بنیاد پر پیتل کے مضبوط اور خوبصورت حلقے چڑھے ہوئے ہیں - حضور کا روضۂ اطہر جسکو مقصورہ شریف بھی کہتے ہیں - مسجد نبوی کے جنوبی و مشرقی گوشہ میں ہے - روضۂ اطہر اور منبر کے درمیان جو حصہ ہے وہ ریاض جنت کہلاتا ہے اتنے حصہ کے سامنے پیتل کا جنگلہ لگا ہوا ہے - اسی روضۂ جنت میں وہ ستون بھی ہیں - جو اصل مسجد نبوی کے چوبی ستون تھے اور اب سنگ مرمر کے ہیں - استوانۂ مخلقہ یہ ستون محراب النبی کے قریب ہے - اور اسطن حنانہ کا قائم مقام ہے - موجودہ منبر شریف پتھر کا نہایت خوبصورت بنا ہوا ہے - اسی روضۂ جنت میں وہ ستون بھی ہیں جو اصل مسجد نبوی کے چوبی ستون تھے اور اب سنگ مرمر

ہے اور اسطن حنانہ کا قائم مقام ہے - موجودہ منبر پتھر کا نہایت خوبصورت بنا ہوا ہے - یہ اسی جگہہ قائم ہے - یہ اسی جگہہ قائم ہے - جہاں حضور کا [illegible] تھا - ریاض جنت میں ایک سنگ مرمر کی عظیم محراب ہے جس پر سنہرا کام کیا ہوا ہے - یہ وہ مقام ہے جہاں حضور سرور کائنات امامت کے وقت کھڑے ہوئے تھے - مسجد نبوی کی مغربی دیوار میں محراب عثمانی ہے - اس دیوار پر نہایت خوش خط حروف میں سورہ فتح سورہ آل عمران وغیرہ کی آیات لکھی ہوئی ہیں - اس کے علاوہ حضور کے وہ اسمائے گرامی جو دلائل الخیرات میں ہیں - اور تعداد میں دو سو ایک ہیں وہ بھی حلقوں کی صورت میں لکھے ہوئے [illegible] کے پڑھنے سے آنکھوں کو نور [illegible] تحریریں [illegible] ن کا جواب دنیا میں نہیں [illegible] سورہ شریف کی پشت پر مسجد نبوی کے اندر باب جبریل [illegible] کے سامنے ہے اور اب یہاں بارگاہ نبوی کے خدام بیٹھتے ہیں - خدام نبوی حضرت بلال رضی کی قوم کے لوگ ہیں - ان کے ذمہ مسجد کا انتظام اور روضۂ اقدس کی جاروب کشی و صفائی ہے - یہ لوگ زیادہ تر خواجہ سرا ہوتے ہیں - لیکن بڑی خوش نصیب ہیں - مسجد نبوی کے پانچ دروازے ہیں - باب السلام - باب الرحمۃ - باب جبریل - باب النساء - اس دروازہ کے بعد عورتوں کے لئے ایک بہت وسیع دالان بنا ہوا ہے - پانچواں دروازہ باب مجیدی ہے اسکے سامنے کھلا میدان ہے اور سب چیزیں بکتی ہیں -

مسجد نبوی میں روضۂ اطہر کے جالیوں کے اندر آج کل روشنی نہیں ہوتی ہے - البتہ مسجد کے ہر حصہ میں بجلی کے قمقمے لگے ہوئے ہیں - ترکوں کے زمانہ کے بلوری سرخ و سفید جھاڑ فانوس بکثرت ہیں - ان سب میں تار گذار کر قمقمے لگادیے گئے ہیں - رات کے وقت ان کا نظارہ بیحد دلکش ہوتا ہے - بجلی پیدا کرنے کا انجن باب مجیدی کے باہر لگا ہوا ہے - مسجد نبوی کے تمام وسیع دالانوں میں بڑے بڑے وسیع مخملی قالین بچھے ہوئے ہیں -

قبۂ خضرا مسجد نبوی کے جنوبی شرقی حصے میں یہ مقدس و محترم عمارت ہے - جس کے اندر آقا و مولا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرما ہیں - اس مقدس عمارت کے چاروں طرف ستون ہیں - ستونوں پر محرابیں قائم ہیں جن میں قیمتی جالیاں لگی ہوئی ہیں - انھیں جالیوں میں مواجہ شریف کے مقابل ایک بڑا سوراخ ہے - اسی کے سامنے کھڑے ہوکر حضور کی خدمت میں سلام عرض کیا جاتا ہے - اس سے وہ ہاتھ داہنی ہٹکر دوسرا سوراخ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے روئے مبارک سامنے اور اسی طرح تیسرا سوراخ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے روئے محترم کے مقابل ہے - مقصورہ شریف کے اندر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ حجرۂ مبارک ہے جس میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور اسی جگہہ کی خاک کو جسد اطہر کی امانت کا شرف حاصل ہوا - بعد میں حضور کے دو محترم رفیق بھی اسی حجرہ شریف میں استراحت فرما ہوئے - مرقد اطہر کے چاروں طرف بہت قیمتی سنگین عمارت ہے جو سیسے کی بنیاد پر قائم ہے - سیسے کی یہ بنیاد حضرت سلطان نور الدین زنگی رح کے انتظام سے تیار ہوئی اور اسکے متعلق تاریخوں میں بڑا حیرتناک واقعہ درج ہے -

مسجد نبوی کا صحن نہایت وسیع ہے اور اسمیں باریک سرخ رنگ کی کنکریاں بچھی ہوئی ہیں - صحن کے جنوبی مشرقی گوشہ میں ایک کنواں جو بیر فاطمہ کہلاتا تھا اور ایک مختصر چمن جسمیں کھجوروں کے چند درخت تھے بستان فاطمہ کہلاتا تھا - موجود تھا -

لیکن سعودی حکومت نے کنواں پٹوا دیا اور چمن کو بالکل صاف کردیا - اب کوئی نشان باقی نہیں ہے یہاں بھی صحن حرم میں کبوتر دانہ چگتے ہیں - لیکن انکی تعداد مکہ معظمہ سے بہت کم ہے - یہاں بھی کبوتروں کی بیٹ غلاظت دیکھنے میں نہیں آئی -

۱۴ - اکتوبر ۱۹۴۵ء یوم یکشنبہ

آج نماز فجر کے بعد جنت البقیع گیا - یہ مدینہ منورہ کا پرانا تاریخی قبرستان ہے جسمیں اولاد و ازواج مطہرات ہزار ہا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اسی خاک میں آرام فرما رہے ہیں - جنت البقیع کے جنوب ذوالحجہ سعودی سے پہلے کے دیکھنے میں آئے

ان میں مزارات پر قبے عالیشان بنے ہوئے تھے - اب ایک بھی نہیں ہے - سب منہدم کردیئے گئے - چند قبروں کے نشان کے سوا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ہل چلادیا گیا - احکام شریعت کی تعمیل ضروری و لازمی ہے لیکن اسلام کے ان مایۂ ناز بزرگوں کی قبروں کی بے حرمتی جو قصر اسلام کے ستون رہے ہیں کسی طرح اس فعل کو قابل تحسین نہیں کہا جاسکتا - میں خدا کے فضل نہ قبر پرست ہوں نہ قبوں کا طرفدار لیکن یہ کہنے پر ہر سلیم الطبع شخص مجبور ہے کہ مکہ معظمہ میں جنت المعلے اور مدینہ طیبہ میں جنت البقیع کی بے حرمتی و بربادی عہد سعودی کی دور وحشت کی یادگار ہے - اکناف عالم کے جو مسلمان ان مقامات کی زیارت کیلئے آتے ہیں - بجذبوں کی وحشت کا نقش اپنے لوح دل پر لیکر جاتے ہیں - چند خاص قبروں پر سیاہ پتھر کے نشان لگا کر درمیان میں سرخ بجری ڈالدی گئی ہے - سنا گیا ہے کہ یہ نشان بھی حضور نظام کی درخواست پر کیا گیا ہے - کسی قبر پر

کوئی نام کندہ نہیں ہے - فرد جو بتائیں ماننا پڑتا ہے - اور سلام پڑھا اور بادیدہ گریاں واپس ہوئے -

---

ہندوستانی غذائی ڈیلیگیشن واشنگٹن پہنچگیا!

واشنگٹن - ۵ - مارچ - ہندوستانی غذائی ڈیلیگیشن سر راما سوامی مدلیار کی زیر سرکردگی یہاں پہونچگیا -

ڈیلیگیشن جلد ہی غذائی بورڈ سے ہندوستان کے لئے غلہ حاصل کرنیکی بات چیت شروع کردے گا -

مصر خالی کردو

سکندریہ - ۶ - مارچ مصر کے وزیراعظم صدقی پاشا نے آج جب سکندریہ کا دورہ کیا - تو نامہ نگاروں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے بتلایا کہ میں نے برطانیہ سے نہ صرف قاہرہ اور سکندریہ خالی کرنے کے لئے کہا ہے بلکہ میں نے مصر اور سوڈان بھی فوراً خالی کرنیکا مطالبہ کیا ہے -

ریل کے حادثے سے مرنے والوں کی تعداد ساٹھ تک پہونچ گئی

لکھنؤ۔ ۶۔ مارچ۔ اے۔ پی۔ آئی۔ ریلوے کے حکام نے ہردوئی کے ریلوے حادثہ کو موقعہ کا معاینہ کرنے کے بعد زبردست بدبختی قرار دیا ہے۔ دونوں گاڑیوں کے انجن ایک دوسرے اس طرح گتھے ہوئے ہیں کہ انھیں کرین سے اٹھانے سے پہلے کاٹنا پڑے گا۔ انھیں دوبارہ کام میں نہیں لایا جاسکتا۔ سوموار کی شام سے مسافر گاڑیوں کی آمد و رفت تو شروع ہو گئی۔ مگر مال گاڑیوں کی آمد و رفت ۷۔ مارچ سے شروع ہو سکے گی۔ لائن کی صفائی میں چار دن لگیں گے اخبار "نیشنل ہیرلڈ" کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ سوموار کی رات تک مرنیوالوں کی تعداد ساٹھ تک پہونچ گئی تھی۔ جبکہ چکنا چور گاڑیوں کو ہٹانے کا کام جاری تھا۔ اتبک ۴۲ لاشیں ان کے رشتہ داروں کے حوالے کی جاچکی ہیں۔ چار لاشیں جو پہچانی جا سکی ہیں۔ عیش باغ کی ایک مسلم انجمن کے حوالے کر دی گئیں اور تین کنگ جارج میڈیکل اسپتال میں رکھی گئی ہیں۔ اندیشہ ہے کہ ابھی ایک درجن کے قریب لاشیں ملبہ کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ لکھنؤ میڈیکل اسپتال میں ۴۴ زخمی بھیجے گئے۔ اور چالیس کے قریب ہردوئی کے اسپتال میں داخل کئے گئے۔ ملبہ کا سامان ریلوے پولیس لکھنؤ کے پاس جمع ہے۔

یو۔پی میں آئندہ ہفتہ نئی کانگریسی وزارت قایم ہوجائیگی

لکھنؤ۔ ۶۔ مارچ (بذریعہ تار) "تیج" کے نامہ نگار مقیم لکھنؤ نے اطلاع دی ہے۔ پنڈت گووند بنبت اپنی کانگریس کابینہ کے ساتھ اس ماہ کے وسط تک وزارت کا دفتر سنبھال لیں گے۔ مقررہ تاریخ کے مطابق کانگریس دفتر وزارت اس ماہ کے آخر میں سنبھالتی۔ لیکن نازک غذائی حالت اور دوسری وجوہات کی بناپر گورنر یو۔ پی نے جلد از جلد عنان حکومت عوام کے نمائندوں کو سونپنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس نے احکام جاری کئے ہیں۔ کہ رائے شماری بغیر کسی تاخیر کے ختم کردی جائے۔

اُمید کی جاتی ہے کہ یہ رائے شماری ۱۳۔ مارچ تک ختم ہوجائے گی۔ اس کام کو پورا کرنے کے لیے مزید اسٹاف کی بھرتی کی گئی ہے۔ جن بنگلوں میں وزراء رہا کرتے تھے۔ اور وہاں سرکاری حکام مقیم ہیں اُن کو بنگلے خالی کرنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ اور بہت سے افسران نے اپنا بستر بوریہ باندھ کر روانگی کی تیاری کردی ہے۔

سر آغا خاں دہلی آئیں گے

بمبئی۔ ۵۔ مارچ۔ سر آغا خاں دکھنی افریقہ کی انڈین کانگریس کے ڈیلی گیشن کے ہمراہ دہلی آئیں گے اور وائسرائے کے روبرو دکھنی افریقہ کے ہندوستانیوں کا

جابجا لوگوں کے ہجوم جو مظاہرے کر رہا ہے۔ لیکن کہیں آمد و رفت کے راستے روکے جارہے ہیں۔ آگ لگانے کے بھی کئی واقعات کی اطلاع ... نے شہر کے کچھ حصہ ... [illegible] ... سامنے ٹیکس ... کی ... کئی جگہ چاندنی چوک میں بجلی کے کھمبوں کو نقصان پہونچایا گیا۔

نئی دہلی بسانے پر ۲۱ کروڑ کا خرچ

دہلی ۷۔ مارچ۔ مرکزی اسمبلی میں مسٹر آئنگر کے ایک سوال کے جواب میں حکومت ہند نے بتایا کہ نئی دہلی بسانے پر حکومت نے ۲۱۔ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ اتبک خرچ کیا ہے۔

روسیوں نے ایرانی فوج کو روک ...

طہران۔ ۶۔ مارچ۔ یہاں جو خبریں پہنچی ہیں ... پتہ چلتا ہے کہ روسی فوجوں نے ایرانی ف... مشہد اور شاہ رو میں داخلہ سے ... اور کہا کہ تم کو آگے جانے کی اجازت نہیں ... ی جائیگی مگر بعد کو آگے بڑھنے کی اجازت ...

کٹک۔ ۶۔ مارچ۔ اڑیسہ ... ی ایجال پارٹی پوزیشن یہ ہے کہ کانگر ... سیگ ایک زمیندار ۲۔ آزاد پسند امیدوار ...

مدراس اسمبلی میں ۶۸ کانگریسی بلا مقابلہ

مدراس۔ ۶ مارچ۔ مدراس میں نامزدگیوں کی جانچ ہوگئی۔ کانگریس کے ۶۸ مسلم لیگ کے ۱۳۔ اُمیدوار بلامقابلہ کامیاب ہوئے ہیں۔ ایک زمیندار بھی بلامقابلہ کامیاب ہوگئے ہیں۔

دہرہ دون ایکسپریس کا حادثہ

کلکتہ۔ ۶۔ مارچ۔ حادثہ ریلوے دہرہ دون ایکسپریس کے پانچ زخمیوں کے مرنے کی خبر آئی ہے۔ اب مرنے والوں کی تعداد سرکاری حساب سے ۴۸ تک پہونچگئی ہے۔ اور زخمیوں کی تعداد ۵۶ ہے۔ جن میں سے کسی ایک کی حالت نازک ہے۔

کانپور میونسپلٹی ــــ ٹنڈر نوٹس

سنہ ۴۷-۱۹۴۶ء کے واسطے دیسی بھوسہ۔ چنا۔ کولھو کی کھلی کی سپلائی کے لئے اس نوٹس کے ذریعہ مُہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں :-

(۱) (اے) ارنسٹ منی (EARNEST MONEY) (پیشگی زرضمانت)
دو ہزار روپیہ -/Rs. 2000 جمع کرنا ہوگا۔
(بی) دس فی صدی کے حساب سے ضمانت دینا ہوگی۔

(۲) ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء کو ۴ بجے شام تک اینجانب ان ٹنڈروں کو وصول کریں گے۔ جس کے بعد کوئی ٹنڈر وصول نہیں کیا جائیگا۔

(۳) میونسپل خزانہ میں ارنسٹ منی (پیشگی زرضمانت) یعنی دو ہزار روپیہ نقد جمع ہونے کے ثبوت میں اصلی رسید ہر ٹنڈر کے ساتھ آنا چاہیئے۔ بغیر رسید کے کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائیگا۔ اور کوئی چیک منظور نہیں کی جائیگی۔

(۴) ٹنڈر اس فارم پر ہونا چاہیئے جو سات روپیہ فی دو کاپیوں کے سٹ کے حساب سے ۲۰ مارچ ۱۹۴۶ء کو ۴ بجے شام تک فارم کلیپر سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ اور خریدی کے بعد ٹنڈر کی قیمت واپس نہیں کی جائے گی۔

(۵) ہر ایک ٹنڈر مُہر بند لفافہ میں ہونا چاہیئے جس کے اوپر مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہونا چاہیئے :-
"راشن کی سپلائی کے واسطے ٹنڈر" TENDERS FOR SUPPLY RATIONS
اور ڈیکل آفیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ کانپور کے پتہ سے آنا چاہیئے۔

(۶) ٹنڈروں کے ساتھ ہر ایک چیز کے نمونے مُہر بند تھیلیوں میں بھیجنا چاہیئے۔ لیکن بھوسہ مقدار میں پانچ سیر سے کم نہ ہونا چاہیئے۔

(۷) سب سے کم یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کے واسطے بورڈ پابند نہیں ہے۔ اور نہ کسی ٹنڈر کو نامنظور کرنے کی وجہ بتلائی جائے گی۔

(۸) دیگر معلومات مڈیکل افسر آف ہیلتھ کے دفتر سے اتوار اور دیگر تعطیلوں کو چھوڑ کر کام کے دنوں میں ہر دن ۱۱ بجے سے ۴ بجے شام تک معلوم کی جاسکتی ہیں۔

(۹) جس کا ٹنڈر منظور ہوگا اسکو ٹھیکہ کے صحیح طور پر تکمیل کرنے کے لئے دس فیصدی کے حساب سے پوری ضمانت نقد جمع کرنا ہوگی۔

(۱۰) ٹھیکہ دار کو آئٹم وار (RATES ITEM BY ITEM) شرح لفظوں اور ہندسوں دونوں میں درج کرنا چاہیئے۔ ورنہ ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائیگا۔

(۱۱) دوسرے کاموں کے واسطے جمع کی ہوئی ارنسٹ منی (پیشگی زرضمانت) اس میں منتقل نہیں کیجائیگی۔

(۱۲) ٹنڈر دینے کے بعد اگر کوئی ٹنڈر دینے والا ٹنڈر واپس لینا چاہیگا تو اسکی ارنسٹ منی (پیشگی زرضمانت) ضبط کرلی جائیگی۔

(۱۳) ٹنڈر کی منظوری کی اطلاع کی تاریخ سے چار دن کے اندر اگر منظور شدہ ٹنڈر دینے والا ٹھیکدار اقرارنامہ کی تکمیل سے قاصر رہیگا تو اسکی ارنسٹ منی (پیشگی زرضمانت) ضبط کرلی جائیگی۔
اقرارنامہ کا فارم جو کامیاب ٹنڈر دینے والے کو مکمل کرنا ہوگا۔ میونسپل آفس میں دیکھا جاسکتا ہے جو عام نوٹس بورڈ پر چسپاں کردیا جائے گا۔

۲۰۔ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء کے بعد ہونیوالے بورڈ کے جلسہ میں ٹنڈر کھولے جائیں گے۔

دستخط - پی۔ ال۔ ٹنی۔ مڈیکل آفیسر آف ہیلتھ۔ میونسپل بورڈ کانپور

پنجاب اسمبلی کی پوزیشن

پنجاب اسمبلی کی مختلف پارٹیوں کا تناسب مندرجہ ذیل ہے :-

کانگریس کولیشن پارٹی (جسمیں دس مسلمان ہیں)	۸۹
مسلم لیگ ونامسی	۷۹
آزاد	۴
ضمنی انتخاب کی نشستیں	۳
	۱۷۵

نہرو جی کی ملایا کو روانگی

لاہور۔ ۴ مارچ۔ مولانا آزاد کے پاس جو خط آیا ہے۔ اُس سے معلوم ہوا ہے کہ جواہر لال نہرو ۱۵۔ مارچ کو ملایا روانہ ہو جائیں گے۔

ہوابازوں نے بھوک ہڑتال ختم کردی

رنگون۔ ۵۔ مارچ۔ شاہی ہوائیہ کے تقریباً ڈیڑھ سو ہوابازوں نے کل رنگون میں ۹ دن کے بعد بھوک ہڑتال ختم کردی۔
ان کا مطالبہ یہ تھا کہ انھیں بھی وہی حقوق دیئے جائیں جو انگریز ملازموں کو حاصل ہیں۔ چنانچہ ان کے بہت سے مطالبات منظور کرلئے گئے ہیں۔ جس کے بعد انھوں نے بھوک ہڑتال ختم کردی۔

ہڑتال ملتوی

نئی دہلی۔ ۵۔ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ محکمہ ڈاک۔ تار اور اس کے عملے کے درمیان سمجھوتے کی صورت نکل آئی ہے۔ اور اب ہڑتال کی نوبت نہ آئے گی۔

سندھ اسمبلی [illegible]

کراچی۔ ۲۔ مارچ۔ سندھ اسمبلی کی صدارت [illegible] اسمبلی لیگ پارٹی میں ایک پیچیدہ مسئلہ [illegible] ابھی تک خیال کیا جاتا تھا کہ اسمبلی [illegible] میراں محمد شاہ کے لئے مخصوص تھی۔ لیکن [illegible] ماسٹر محمد ہاشم گزدر اس کے دعوے دار ہوگئے ہیں۔ کراچی میں اپنے قیام کے دوران میں لیگ کے جنرل سکریٹری نواب زادہ لیاقت علی خاں بھی میراں محمد شاہ کی نامزدگی پر بالکل راضی تھے۔ ایک باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا کہ وزیر اعظم سندھ سر غلام حسین ہدایت اللہ نے جو میراں محمد شاہ کی صدا[illegible] [illegible] اس میں نواب زادہ [illegible] [illegible]

لفٹننٹ کرنل [illegible] ہندوستان پہنچیں

نئی دہلی۔ ۳۔ مارچ۔ آزاد ہند فوج کی رانی جھانسی رجمنٹ کی لفٹننٹ کرنل [illegible] آج شام کو ولنگڈن کے ہوائی اڈے پر پہونچگئیں اور پھر اپنی دادی سے ملنے مدراس روانہ ہوئی تھیں۔
جب ان سے سوال کیا گیا کہ آپ کلکتہ میں اخبار نویسوں سے کیسے بچکر نکل سکیں تو انھوں نے جواب میں کہا کہ میں اخبار والوں سے زیادہ چالاک ہوں۔

بحکم جناب سید محمد احسن صاحب کاظمی بہادر
ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس
جوڈیشل جج خفیفہ کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۳۱۰ سنہ ۱۹۴۵ء
بعدالت جج خفیفہ کانپور

مجید احمد ولد شیخ محمد شریف قوم مسلمان ساکن $\frac{۸۸}{۳۹۲}$ ہمایوں باغ۔ چمن گنج کانپور — مدعی

بنام - رائےصاحب سیٹھ نراین داس اینڈ سنس ساکن مانڈوی پور رینو جننگ پریس فیکٹری مانڈوی پور سنٹرل انڈیا بذریعہ منسی دھر ولد نامعلوم قوم ہندو مالک فرم کیر آف رائےصاحب سیٹھ نراین داس اینڈ سنس مانڈوی پور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/Rs. 352 کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲۔ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸۔ فروری سنہ ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور
(مُہر عدالت)

سر سٹیفورڈ کرپس زیر ہند مقرر ہونگے

لندن ۴۔ مارچ۔ یہاں کے ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے کہ لیبر گورنمنٹ میں تبدیلیاں ہونیوالی ہیں اور ان کا انڈیا آفس پر بھی براہ راست اثر پڑے گا۔
معلوم ہوا ہے کہ سر اسٹیفورڈ کرپس انڈیا آفس کا چارج لینگے لارڈ پیتھک لارنس ریٹائر ہونیوالے ہیں۔
لندن ۵۔ مارچ۔ انڈیا لیگ کے زیر اہتمام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ چارلس نے جو پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کے ممبر تھے کہا کہ کیا ہندوستان پر روس کے حملہ کا امکان ہے۔ آپ نے کہا ہندوستان والے خود اس بات کو جانتے ہیں۔

[illegible] وقت یہ بہترین موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیجئے

سر مانک جی۔ بی۔ دادابھائی کا مشورہ

[illegible] سرٹیفکیٹ [illegible] روپیہ لگانے کی سرکاری مدوں [illegible] مد ہیں۔ ان پر کافی معقول یعنی ۴½ فیصدی سالانہ منافع ملتا ہے۔ جس پر انکم ٹیکس معاف ہے۔ دراصل یہ چھوٹی رقمیں لگانے والوں کے لئے ہیں۔ اور انہیں روپیہ لگانے کی ایسی مد مہیا کرتے ہیں۔ جو محفوظ بھی ہے اور فائدہ مند بھی۔ اُن تمام اشخاص کو جنھوں نے اب تک نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس میں روپیہ نہیں لگایا میرا یہ مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ جلد از جلد یہ سرٹیفکیٹس خریدلیں۔ اور اس وقت اس بہترین موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں"

M. B. Dadabhoy

آنریبل سر مانک جی۔ بی۔ دادابھائی
کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔
پریزیڈنٹ کونسل آف سٹیٹ
سابق گورنر امپیریل بینک آف انڈیا

مختصر تفصیلات

(۱) آپ ۵، ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، ۱۰۰۰، یا ۵۰۰۰ روپے کی مالیت کے نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خرید سکتے ہیں۔

(۲) نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس روپیہ لگانے کی اتنی اچھی مد ہیں کہ کسی ایک شخص کو ۵۰۰۰ روپے سے زیادہ کے سرٹیفکیٹس خریدنے کی اجازت نہیں۔ البتہ دو شخص مل کر ۱۰۰۰۰ روپے کے سرٹیفکیٹس خرید سکتے ہیں۔

(۳) ان کی قیمت ۱۲ سال میں ۵۰ فیصدی بڑھ جاتی ہے۔ ہر وہ روپیہ جو لگایا جاتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنے بن جاتا ہے۔

(۴) مدت پوری ہونے پر ۴½ فیصدی سالانہ کے حساب سے نفع ملتا ہے۔

(۵) حاصل شدہ منافع پر انکم ٹیکس معاف ہے۔

(۶) ۲ سال بعد (بلکہ ۵ روپے والے سرٹیفکیٹس ۱۸ مہینے بعد ہی) بھنائے جاسکتے ہیں۔ مگر پورا فائدہ جبھی حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ میعاد ختم ہونے سے پہلے ان کو نہ بھنایا جائے۔

(۷) چھوٹی رقمیں جمع کرنے والے ایک روپیہ ۸ آنے یا ۴ آنے والے سیونگز سٹامپس خرید سکتے ہیں جب پانچ روپے کے سٹامپس ہوجائیں تو آپ انہیں ایک ۵ روپے والے سرٹیفکیٹ میں تبدیل کرا سکتے ہیں۔

(۸) سرٹیفکیٹس اور سٹامپس ڈاکخانوں، منظور شدہ سرکاری ایجنٹوں، یا سیونگز بیوروں سے مل سکتے ہیں۔

اپنے روپے سے ۵۰ فیصدی منافع حاصل کیجئے
نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس
خریدیئے

پونا ۔ ۶۔ مارچ۔ بھوپال کے ہوم منسٹر مسٹر شعیب قریشی نے پاکستان کے بارے میں ایک نہایت سنسنی خیز انکشاف کیا ہے جبکہ آپ نواب بھوپال کے ساتھ مہاتما گاندھی سے ملنے کے لئے آئے۔ مسٹر قریشی نے ایک نامہ نگار کو بتلایا کہ مجھے نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت روس مسٹر جناح کی پاکستانی اسکیم کی امداد کررہی ہے۔ اور وہی اسکے لئے روپیہ دے رہی ہے

REGD. NO. A 406

قیمت
سالانہ صر 5/1/-
ششماہی ۸ر 8/-
سہ ماہی ۸ر 8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ر 2/-

VOL. 43 NO. 11 | Cawnpore. Saturday 16 TH MARCH 1946 | ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۵ھ

دنیائے اسلام

روسی فوجیں طہران پر بڑھ رہی ہیں

واشنگٹن ۱۳ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت امریکہ کے اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کو اطلاع ملی ہے کہ مسلح روسی فوجیں بڑے بڑے جنگی ہتھیاروں اور فوجی سامان سے لیس ہو کر ایران کی دار السلطنت طہران اور ایران کے بھیی ساحل کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

حکومت ایران نے حکومت روس کو لکھا ہے کہ آیا یہ اطلاع ٹھیک ہے اور اگر ٹھیک ہے تو فوجیں کیوں بڑھ رہی ہیں۔ واشنگٹن کے ڈپلامٹیک حلقوں کا بیان ہے کہ اس میں شبہ نہیں کہ روس کی اس فوج کو جو پہلے ہی ایران میں موجود ہے جو کمک بھیجی جا رہی ہے۔ اسٹیل ٹینکوں کے علاوہ ستر ہزار کے قریب گھوڑ سوار فوج ہے۔ فوج کی اس نقل و حرکت کی وجہ سے ایران کے مختلف علاقوں میں پبلک ٹریفک پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

امریکہ کے اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ اس نے روس کو ایک نوٹ بھیجا ہے جس کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے کہ ایران سے روسی فوجیں فوراً ہٹالی جائیں۔ امریکہ نے روس کو یاد دلایا ہے کہ دوسری قوموں کی آزادی کے حقوق کے بارے میں اتحادی قوموں کے چارٹر کے ماتحت بڑی قوموں کی زبردست ذمہ داریاں ہیں۔

نوٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حکومت امریکہ ایران میں روسی فوج رکھنے سے بے تعلق نہیں رہ سکتا۔

ایران کے وزیر اعظم موسیو سلطان سے مارشل اسٹالن سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ حکومت روس نے ایران سے بڑے زبردست مطالبات پیش کئے تھے۔

کچھ عرصہ سے یہ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ایران کی بائیں بازو والی پارٹی حکومت کے خلاف بغاوت کر دے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جو حکومت برسر اقتدار آئے گی وہ روس سے ایران میں اپنی فوجیں رکھنے کے لئے درخواست کریگی۔ اس طریقہ پر سیکیوریٹی کونسل کے روبرو نازک صورت حالات پیدا ہو جائیگی۔ پھر روس سے فوجیں ہٹانے کے لئے نہیں کہا جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت ایران میں روسی فوج کی نقل و حرکت کا ترکی کی سرحد پر فوجیں جمع کرنے سے متعلق نہیں ہے۔

کیپین سمندر کے بھیی ساحل پر روسی سرحد طہران سے تقریباً ۲۵۰ میل دور ہے۔

روس کے پہاڑی علاقہ سے دکھن کی طرف روانہ ہو کر روسی فوج اتری ایران کے پہاڑی علاقہ میں داخل ہو گئی اور وہاں سے سیدھی طہران کی طرف بڑھے گی۔

روس نے ایران سے فوج ہٹانے سے انکار کر دیا

طہران ۱۳ مارچ۔ ایران کے وزیر اعظم موسیو سلطان نے اتری ایران میں روسی فوج کی نقل و حرکت کے بارے میں حکومت امریکہ کے بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی فوج کے نقل و حرکت کا مجھ کو کوئی علم نہیں ہے وزیر اعظم نے مزید کہا کہ ماسکو میں میں نے دو مسئلوں یعنی ایران سے روسی فوج کے ہٹائے جانے اور آذربائیجان کے سوال پر بحث کی۔ آپ نے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا آیا وہ ایران کا معاملہ اتحادی قوموں کے آرگنائزیشن کے روبرو پیش کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن اعلان کیا کہ ایک نیا سفیر چند روز میں طہران پہونچ جائیگا۔ اس وقت روسی سفیر کے ساتھ کسی قسم کی کوئی بات چیت نہیں ہو رہی ہے۔ آذربائی جان کی نام نہاد خود مختار حکومت کے ساتھ بات چیت دوسرے درجہ کی نوعیت رکھتی ہے۔ سب سے پہلا سوال ایران سے روسی فوج کے ہٹائے جانیکا ہے۔ آپ نے کہا کہ حکومت روس نے ایران سے فوج ہٹانے کے مطالبہ کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اسکے ساتھ روس نے اور کئی مطالبے پیش کر دیئے جنکو میں منظور نہیں کر سکتا۔

سرخ فوج ترکی اور عراق کی سرحد کی طرف بڑھ رہی ہے

لندن ۱۴ مارچ۔ ایران میں روس کی فوج برابر بڑھ رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ اب وہ طہران سے صرف ۲۴ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہے۔ لیکن یہ راز ایک سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ کیونکہ ایران کے وزیر اعظم موسیو سلطان نے اعلان کیا ہے کہ ان کو اتری ایران میں روسی فوج کے بڑھنے کی خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ اس راز میں اس خبر سے اور اضافہ ہو گیا ہے کہ روسی ٹینکوں کے ماہر مارشل بگرامین آذربائیجان کے دار السلطنت تبریز پہونچ گئے ہیں۔

اس سے پہلے خبر ملی تھی کہ روسی فوجیں اتری ایران پار کر کے دکھن میں ترکی اور عراق کی سرحدوں کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ روسی فوج کی کاریں اور بکتر بند گاڑیاں کیراج میں داخل ہو گئی ہیں جو طہران سے صرف بیس میل کے فاصلہ پر ہے آذربائیجان کے نہایت معتبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ روسی گھوڑ سوار فوج کے دستے انشار اکسہ راستہ ایران میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور فوجی ہتھیاروں کے ساتھ میانہ ماراگدہ میانڈوب میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور عراق اور ترکی کی سرحد تک پہونچ رہی ہیں۔

بتاؤ تو مجھے

(از جناب اظہر کانپوری اسسٹنٹ سکریٹری انجمن جامعہ [illegible])

نغمۂ الفت سناؤ گی بتاؤ تو مجھے ‏ ‏ سا[illegible]ؤ گی بتاؤ تو مجھے
مسکرا کر چھین لو گی زندگی کی راحتیں ‏ ‏ [illegible] بناؤ گی بتاؤ تو مجھے

تم کبھی واپس بھی [illegible] بتاؤ تو مجھے

دل کی ہر جنبش میں پنہاں ہے تمہاری آرزو ‏ ‏ لالہ و گل ماہ و انجم میں تمہاری جستجو
یہ جوانی کا زمانہ اور وقفِ سوز و ساز ‏ ‏ اب کہاں ساقی کہاں رنگینی جام و سبو

تم کبھی واپس بھی آؤ گی بتاؤ تو مجھے

ساز تو ہے ہاں مگر بے مطرب خوش ساز ہے ‏ ‏ راز جو محفوظ تھا سینے میں اب تک راز ہے
زندگی بے کیف ہے بے کیفیوں کا امتزاج ‏ ‏ نالہ بے درد و اثر ہے نغمہ بے آواز ہے

تم کبھی واپس بھی آؤ گی بتاؤ تو مجھے

عید کی خوشیاں منانے کا زمانہ آ گیا ‏ ‏ دل کو راز دل سنانے کا زمانا آ گیا
زندگی کو گدگدانے آئی ہے موجِ بہار ‏ ‏ ہر نفس پر مسکرانے کا زمانا آ گیا

تم کبھی واپس بھی آؤ گی بتاؤ تو مجھے

تلخی ہستی گوارا ہے تمہارے واسطے ‏ ‏ اہتمام جام و مینا ہے تمہارے واسطے
درد میں بھی میں نے ڈھونڈھی ہیں سکوں کی لذتیں ‏ ‏ غم کو بھی اپنا بنایا ہے تمہارے واسطے

تم کبھی واپس بھی آؤ گی بتاؤ تو مجھے

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۱۳ | کانپور شنبہ ۱۶ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۱

تیسری جنگ عظیم کی تیاریاں

مڈل ایسٹ کے مطلع پر شدید خطرے کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ امریکہ کے دفتر خارجہ کی اطلاع ہے کہ روسی فوجیں جن کے پاس ٹینک اور توپخانے ہیں ہزاروں کی تعداد میں طہران کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ امریکہ نے روس کو ایک مکتوب بھیجا ہے جس میں اصل واقعہ دریافت کیا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ دونوں نے روس سے پروٹسٹ کیا ہے کہ روسی فوجیں ایران سے ابتک ہٹائی نہیں گئی ہیں اس سلسلہ میں تھوڑا پس منظر پیش کر دینا ضروری ہے۔ ایران کی آبادی ڈیڑھ کروڑ ہے۔ اسکی شمالی سرحد روس سے اور شمالی مغربی سرحد ترکی سے اور مغربی سرحد عراق سے ملتی ہے۔ مشرق میں افغانستان اور ہندوستان ہے۔ ہندوستان سے روس کو خشکی کا راستہ ایران ہو کر جاتا ہے۔ خلیج فارس کی وجہ سے ایران روس اور بحر ہند کے درمیان اہم راستہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ تیل کی پیداوار کے لحاظ سے ایران کا دنیا میں چوتھا نمبر ہے۔ (پہلا نمبر امریکہ۔ دوسرا نمبر وینزویلا۔ تیسرا روس اور چوتھا ایران کا ہے۔ امریکہ اب ۲۳ کروڑ ٹن تیل پیدا کرتا ہے۔ یعنی دنیا کی کل پیداوار کا ۶۰ فیصدی۔ وینزویلا ۴ ½ کروڑ ٹن سے کچھ زیادہ۔ روس ڈھائی کروڑ ٹن اور ایران پونے دو کروڑ ٹن پیدا کرتا ہے) ایران کے تیل کا سب سے زیادہ حصہ برطانیہ کو ملتا ہے۔ اس کے بعد امریکہ کو۔ ایران کا تیل شامل کر کے برطانی سلطنت میں کل تین کروڑ ٹن کے قریب تیل پیدا ہوتا ہے۔ یعنی روس اور برطانیہ کے تیل کی مشترکہ پیداوار کے برابر۔ اگر ایران کو برطانی دایرہ سے خارج کر کے روس کے حلقہ میں شامل کر دیا جائے تو روس کے تیل کی پیداوار کی مقدار برطانی سلطنت کی پیداوار سے چارگنا کے قریب پہونچ جائیگی۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ امریکہ کو ایران سے براہ راست اتنی گہری دلچسپی نہیں جتنی کہ برطانیہ کو ہونا چاہیئے۔ لیکن وسیع تر بین الاقوامی سیاسیات کے اعتبار سے جہاں روس کے کسی جارحانہ اقدام کے امکانات و رجحانات روکنے کا سوال ہو وہاں برطانیہ اور امریکہ کا متحدہ محاذ ہونا قدرتی بات ہے اور چونکہ امریکہ ایسی پوزیشن میں ہے کہ زیادہ صفائی اور دلیری کے ساتھ روس سے باز پرس کر سکتا ہے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ ایران کے متعلق روس کے رویہ کے خلاف احتجاج کرنے میں امریکہ برطانیہ سے پیش پیش ہے۔ جبتک مشرق میں برطانیہ کا سامراج ہے۔ مڈل ایسٹ میں اور مڈل ایسٹ سے برطانیہ کی گہری دلچسپی قائم رہیگی مگر ایران سے برطانیہ کی گہری دلچسپی کا دوسرا سبب بھی ہے وہ یہ ہے کہ آج کل صنعت اور جنگ دونوں میں تیل کی زبردست اہمیت ہے۔ اسلئے مشرق کا سامراج ختم ہونے کے بعد بھی یہ لازم نہیں کہ برطانیہ ایران میں اپنے مفاد سے خوشی خوشی دستبردار ہو جائے اب جو وجوہات ایران سے برطانیہ کی دلچسپی کا سبب ہیں وہی مختلف معنوں کے ساتھ روس کی دلچسپی کا سبب ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ایران مڈل ایسٹ کا وہ مقام ہے جہاں برطانیہ اور روس کے مفاد آپس میں ملتے ہیں اور ٹکراتے ہیں۔

ایران کی داخلی سیاسیات کا مختصر حال پیش کرنا بھی موجودہ صورت کو سمجھنے میں امداد دیگا۔ سنہ ۱۹۰۶ء سے ایران جو کبھی بڑا طاقتور ملک تھا داخلی بدنظمی کا شکار ہو رہا ہے۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں انقلاب کے بعد ایران میں ایک باقاعدہ آئین نافذ ہوا۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں برطانیہ اور روس کے درمیان (اس وقت روس میں زارشاہی تھی) سمجھوتہ ہوا۔ جسکی رو سے شمالی ایران کو روس اور جنوبی ایران کو برطانیہ کے حلقہ اثر میں شامل تصور کر لیا گیا۔ پہلی جنگ عظیم میں ایران ناطرفدار رہا۔ لیکن اس کے بڑے حصوں پر برطانیہ روس، ترکی اور جرمنی نے قبضہ کر لیا۔ سنہ ۱۹۱۷ء کے کمیونسٹ انقلاب کے بعد موسیو ٹراٹسکی نے برسراقتدار آنے پر ۱۹۰۷ء کا معاہدہ فسخ کر دیا۔ اور ایران میں تمام حقوق سے دستبرداری کا اعلان کر دیا۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں برطانی فوجیں بھی ایران سے ہٹالی گئیں۔ اس موقعہ پر رضا خاں ایک سپہ سالار ایران کی سیاسیات میں آگئے۔ اور بعد کو رضا شاہ کے نام سے تخت پر بیٹھے۔ رضا شاہ نے ایران کو پہلی بار جدید طرز پر منظم کیا اور سیاسی، مذہبی و سوشل اصلاحات کیں سنہ ۱۹۲۶ء میں ایران نے ترکی کے ساتھ اور سنہ ۱۹۲۷ء میں روس اور افغانستان کے ساتھ دوستی کا معاہدہ کیا۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں معاہدہ سعدآباد کا ہوا جس کی رو سے ایران، افغانستان، عراق اور ترکی میں سیاسی دوستی قائم ہوئی۔

دوسری جنگ عظیم نے ایران کا نقشہ پھر پلٹ دیا رضا شاہ کو اپنی قوم پروری اور آزادی کی وجہ سے برطانیہ کی ناراضگی کا نشانہ بن کر تخت سے دستبردار ہونا پڑا۔ جنگی مصلحتوں کی بنا پر اب کی دفعہ برطانیہ امریکہ اور روس کی فوجیں ایران میں داخل ہوئیں۔ معاہدہ کے مطابق ۲ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء تک یہ تمام فوجیں ایران سے ہٹ جانا چاہئیں تھیں۔ لیکن روسی فوجیں ابتک شمالی ایران میں موجود ہیں اور غالباً برطانی فوجیں بھی جنوبی ایران سے بہت دور نہیں گئی ہیں۔ امریکن فوجیں شاید تمام تر ہٹ چکی ہیں۔ روسی فوجوں کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر ایران کا شمالی صوبہ آذربائیجان خود مختار ہو گیا۔ ایران کے وزیر اعظم پچھلے دنوں ماسکو گئے تھے۔ مگر وہ خالی ہاتھ واپس آئے ہیں۔ وہ مارشل اسٹالن کو ایران سے فوجیں ہٹانے پر رضامند نہ کر سکے۔ اور نہ خود روس کو تیل کی رعایتیں دینے پر رضامند ہوئے۔ ایران کی مجلس کی مدت ختم ہو گئی اور وہ توڑ دی گئی۔ موجودہ حالات میں نئے انتخابات ممکن نہیں۔ حکومت پارلیمنٹ کے بغیر ہی کام کریگی۔ یہ حیرت کی بات ہے کہ وزیر اعظم نے روسی فوجوں کی جدید نقل و حرکت سے قطعی لاعلمی ظاہر کی ہے۔ اور ان سب واقعات کے ساتھ ہمیں مسٹر چرچل کی ایک تازہ تقریر پر مارشل اسٹالن کی تنقید سے یہ نتیجہ مستنبط ہوتا ہے کہ اب ہم تیسری جنگ عظیم سے بہت قریب ہیں۔

مارشل اسٹالن [illegible]

(لندن ۱۳ مارچ) مارشل اسٹالن نے کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پراودا" کے نامہ نگار سے کہا کہ مسٹر [illegible] کی وہ تقریر خطرناک ہے جو انھوں نے مسوری [illegible] جس میں انھوں نے روس کے خلاف امریکہ اور برطانیہ کا محاذ قایم کرنے کی تجویز کی ہے۔ آپنے کہا کہ اس سے برطانیہ اور روس کے درمیان نفاق کا بیج بویا جائیگا۔ اور میل ملاپ کے راستے میں رکاوٹ پڑیگی۔ مارشل اسٹالن سے دریافت کیا گیا کہ مسٹر چرچل کی تازہ ترین تقریر کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ تو انھوں نے جواب دیا کہ میں اس تقریر کو خطرناک خیال کرتا ہوں۔ اور اس سے اتحادیوں [illegible] ان پھوٹ کا بیج بویا جائیگا۔ اور تواد [illegible] آپ نے [illegible] برطانیہ اور [illegible]

یہ بات دھیان میں رکھنا چاہیے کہ مسٹر چرچل [illegible] دوست ہٹلر اور اس کے دوستوں [illegible] جلتے ہیں

سوال۔ کیا یہ سمجھا جائے کہ مسٹر چرچل کی تقریر سے امن اور تحفظ کے مقصد کو نقصان پہونچا ہے؟

جواب۔ یقیناً۔ واقعہ یہ ہے کہ اب مسٹر چرچل نے ایک جنگجویانہ پوزیشن اختیار کر لی ہے۔ ہٹلر نے نسلی امتیاز کا ڈھونگ رچا کر جنگ چھیڑنے کی کوشش کی تھی ہٹلر نے کہا تھا کہ جو لوگ جرمن زبان بولتے ہیں صرف وہی اصل قوم ہیں۔

مسٹر چرچل نے بھی نسلی اصول کا ڈھونگ رچا کر لڑائی چھیڑنے کی مہم شروع کر دی ہے۔ مسٹر چرچل نے کہا ہے کہ انگریزی بولنے والی قومیں ہی پوری قیمتی کی قومیں ہیں اور ان کو دنیا کی باقی قوموں پر حکمرانی کا حق حاصل ہے۔

جنرل اسٹالن نے کہا کہ صاف بات تو یہ ہے کہ مسٹر چرچل اور برطانیہ اور امریکہ میں ان کے دوستوں نے در اصل "انگریزی نہ بولنے والی قوموں کو ایک قسم کا الٹی میٹم دیدیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ خوشی سے ہماری غلامی قبول کرو پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائیگا۔ اگر تم نے مخالفت کی تو اسکا لازمی نتیجہ جنگ ہوگا۔

مارشل اسٹالن نے مزید کہا کہ قوموں نے اپنا خون اپنی آزادی کے لیے بہایا تھا کہ اس لیے کہ ہٹلر کے سامراج کی جگہ چرچل کا راج ہو جائیگا۔ میں نہیں جانتا آیا مسٹر چرچل اور ان کے دوست دوسری جنگ عظیم کے بعد پوربی یورپ کے خلاف ایک نئی طویل مہم منظم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اگر وہ کامیاب ہو جائیں جس کا بہت کم امکان ہے کیونکہ لاکھوں آدمی امن کا بچاؤ کرنے کے لیے تیار ہیں تو ان کو بھی اسی طرح شکست ہوگی جس طرح ۲۶ سال ہوئے دی گئی تھی۔

اسلیے یہ قطعی ممکن ہے کہ انگریزی نہ بولنے والی قومیں جنکی دنیا میں بھاری اکثریت ہے وہ نئی غلامی قبول کرنے کو تیار نہیں ہونگی۔ مسٹر چرچل ایک انتہا پسند ٹوری ہیں وہ صاف اور سچی بات کو نہیں سمجھتے اس میں شبہ نہیں کہ مسٹر چرچل نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ لڑائی کا طریقہ ہے۔ وہ روس کے خلاف جنگ چھیڑنے کا بلاوا ہے۔ یہ بھی صاف ہے کہ مسٹر چرچل نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ برطانیہ اور روس کے درمیان دوستی کے معاہدہ کے مطابق نہیں ہے۔

یہ سچ ہے کہ ناظرین کو دھوکہ دینے کے لئے مسٹر چرچل نے سرسری طور پر یہ بھی کہہ ڈالا کہ برطانیہ اور روس کے درمیان باہمی امداد کے معاہدہ کی میعاد بڑھا کر پچاس سال کر دی جائے۔ لیکن اس قسم کے بیان کا اس بیان سے کیسے میل کھا سکتا ہے جس میں انھوں نے روس کے خلاف جنگ چھیڑنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ یہ بات صاف ہے کہ ان باتوں کا میل نہیں کھا سکتا۔ اگر مسٹر چرچل جو کے خلاف جنگ چھیڑنے کا مطالبہ کر رہے ہیں یہ ممکن خیال کرتے ہیں کہ روس کے ساتھ معاہدہ کی میعاد بڑھا دیجائے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ کوردی کاغذ کا ایک پرزہ خیال کرتے ہیں۔ اور روس کو دھوکہ دینے کے لیے ایک ڈھونگ رچ رہے ہیں۔ اسلئے معاہدہ کے متعلق مسٹر چرچل کا بیان بے معنی ہے۔ اور اسکو ٹھیک سمجھنا ناممکن ہے۔

کانپور میں پہلا پولیٹیکل رائٹ

سات جانوں کا نقصان اور قریباً ایک سو زخمی

مسٹر ہری شنکر ودیارتھی اور پنڈت رگھبر دیال بھٹ بھی زخمی ہوئے

کرفیو آرڈر کا نفاذ لیکن اب شہر میں اصلی حالت پر آگیا ہے

[illegible] اور شیڈول کاسٹ [illegible] کا امیدوار [illegible] کی طرف [illegible] ڈاکٹر جواہر لال روہتگی (جنرل حلقہ انتخاب) اور بھگوان دین مہتر (شیڈول کاسٹ حلقہ انتخاب) امیدوار تھے اور اس کے مقابلہ میں صرف مسٹر پیارے لال بی۔ اے (شیڈول کاسٹ) امیدوار تھے۔ [illegible] کی بدقسمتی سے پولنگ شروع ہونے کے دو گھنٹہ کے بعد [illegible] کے مختلف حصوں میں خشت باری شروع [illegible] چمن گنج مسلیمہ مئو میں اس خشت باری نے [illegible] صورت اختیار کی جس کی وجہ سے پولیس کو دو مرتبہ فائرنگ کرنا پڑی جس سے متعدد آدمی زخمی ہوئے۔ مقامی حکام اور پولیس نے نہایت ہوشیاری اور پوری مستعدی سے اس خوفناک صورت کو چمن گنج سے باہر نہیں پھیلنے دیا اور شہر کے مخدوش حصوں میں فوج بھی فوراً ہی متعین کر دی گئی جسکی وجہ سے شہر میں امن ہو گیا۔ اور تمام مرد و عورت آخر وقت تک ووٹ ڈالتے رہے کہا جاتا ہے کہ گوردوارہ اور مسجد تکیہ کی عمارتوں کو جلانے کی کوشش بھی کی گئی تھی۔

۱۲ سے ۱۴ مارچ تک کرفیو آرڈر ۷ بجے شام سے ۵ بجے صبح تک نافذ رہا۔ لیکن ۱۵ مارچ سے بجائے ۷ بجے شام کے ۹ بجے رات سے کر دیا گیا ہے۔

یہ بات قابل شکر ہے کہ اس نئے بلوہ نے ہندو مسلم نوعیت نہیں اختیار کی۔ جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے کانپور میں پہلا بلوہ کہا جا سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں مسٹر ایچ۔ ایس اسٹیفنسن نے جو پریس کمیونک شایع کیے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۲ مارچ کو آج منگل کے دن جنرل شہری حلقہ کے انتخاب کے سلسلہ میں مختلف امیدواروں کے طرفداروں کے درمیان ووٹنگ شروع ہونے کے دو گھنٹہ بعد شہر کے مختلف حصوں میں بلوہ شروع ہو گیا۔ چند جگہوں میں بلوہ نے مخدوش صورت اختیار کی اور پولیس کو مجبوراً دوبارہ گولی چلانی پڑی۔ گولی چلانے سے کتنے آدمی زخمی ہوئے۔ اس وقت نہیں کہا جا سکتا۔ بلوہ پر جلد قابو حاصل کر لیا گیا۔ لیکن متعدد جگہیں جھڑپیں ہوئیں۔ اینٹیں اور قرولیاں بھی چلیں جن سے چند اموات ہوئیں۔

۷ بجے شام سے کرفیو آرڈر لگانے کے علاوہ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری تمام شہر میں بلوہ اسکیم جاری کر دی ہے اور گوردوارہ کی آتشزدگی کی تحقیقات کے لیے اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو مقرر کیا گیا ہے۔

۱۳ مارچ۔ آج مسٹر اسٹیفنسن نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ اسپتالوں کی رپورٹوں کے مطابق پانچ آدمی مرے ہیں دو گولیوں (یعنی پولیس کے فائرنگ سے) اور ۳ قرولی سے۔ ۸ آدمی فائرنگ سے گھائل اور ۹ قرولی سے گھائل داخل اسپتال ہوئے ہیں۔ ۱۴ آدمی خشت باری سے گھائل ہیں۔ ۲۹ آدمیوں کو معمولی چوٹیں آئی تھیں جو مرہم پٹی کر کے فوراً اسپتال سے روانہ کر دیے گئے۔

۱۴ مارچ۔ آج سرکاری طور پر اطلاع ہے کہ اسپتال میں دو آدمی اور مر گئے اور اب کل مرنیوالوں کی تعداد سات تک ہو چکی ہے۔ کسی ناگوار واقعہ کی اطلاع نہیں آئی اور چمن گنج و مسلیمہ مئو کو چھوڑ کر تمام شہر میں کاروبار ہو رہا ہے۔

آج شام کو کانگریس۔ مسلم لیگ اور دیگر پارٹیوں کی ایک میٹنگ چمن گنج میں ہوئی جسمیں بلوہ کے سلسلہ کے واقعات کی مذمت کی گئی اور موجودہ بدمزگی کو ختم کر کے امن و امان کی زندگی بسر کرنے کی اپیل کی گئی۔

دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کے خلاف ورزی میں تقریباً ۱۰ آدمی گرفتار ہوئے جو دو دو روپیہ جرمانہ لیکر چھوڑ دیے گئے۔

تقریباً ۷۰ غنڈوں کو دفعہ ۱۵۱ کے تحت گرفتار [illegible]

۱۵ مارچ کو تمام شہر میں امن و امان ہو گیا اور سب لوگ اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہو گئے ہیں۔ اور کرفیو آرڈر بھی ۷ بجے شام کے بجائے ۹ بجے رات سے کر دیا گیا ہے۔ اور ملٹری جو شہر میں تعینات کی گئی تھی [illegible]

جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا جلسہ

گذشتہ ہفتہ اخبار نویسوں کی ایک میٹنگ پرتاب پریس میں مسٹر رما شنکر اوستھی ایڈیٹر ورتمان کی صدارت میں ہوئی اور یہ طے ہوا کہ کانپور میں یونائیٹیڈ یو۔ پی کے اخبار نویسوں کی کانفرنس کے لیے ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی جائے اور اس کے لیے مندرجہ ذیل حضرات عہدہ داران و ممبران ایگزیکٹو کمیٹی منتخب ہوئے۔

پریسیڈنٹ۔ مسٹر کے۔ ڈی۔ ونکٹ۔ ایم ڈیلی [illegible]

وائس پریسیڈنٹ۔ مسٹر بال کرشن شرما (پرتاب)، خواجہ عبدالسلام (صداقت)، مسٹر رما شنکر اوستھی (ورتمان)، مسٹر ہری شنکر ودیارتھی (پرتاپ)، مسٹر بالکرشن مہیشوری (ویر بھارت)، مسٹر ایس۔ پی (سٹیزن)

جنرل سکریٹری۔ مسٹر ایس۔ پی۔ ٹنڈن (پائنیر)

آفس سکریٹری۔ مسٹر آر۔ ان۔ کرجی ([illegible])

جائنٹ سکریٹریاں۔ مسٹر ایم۔ دھار ([illegible])، مسٹر جے دیو (امرت بازار پتریکا)، مسٹر جی نگم (بابو لرو ایس)

ٹریزرر۔ مسٹر سوبھاش بھٹاچاریہ (دیناپ)

ممبران ایگزیکٹو کمیٹی۔ مسٹر پورنانند ورما (آج)، مسٹر مہتاب چند (ایسوسی ایٹڈ پریس)، مسٹر گوپی ناتھ (نیشنل ہیرالڈ)، مسٹر بی۔ سی۔ متر (ہندوستان اسٹینڈرڈ)، مسٹر چندولال (لیڈر و ہندوستان ٹائمس)، مسٹر برج بہاری اوستھی (ورتمان)، مسٹر محبت رائے سکسینہ (رام راج)، مسٹر نیالال (پرتاب)، مسٹر محمد اسمعیل ذبیح (قومی اخبار)، مسٹر رفیق صہبائی (دستور)، مسٹر رام (راشٹر یہ مورچہ)

یہ بھی طے ہوا ہے کہ استقبالیہ کمیٹی کی ممبری کی فیس پانچ روپیہ رکھی جائے۔ یہ کانفرنس اپریل کے آخر ہفتہ یا مئی کے پہلے ہفتہ میں ہوگی۔ اسکے افتتاح کے لیے مسٹر ایس۔ اے۔ بریلوی یا مسٹر دیوداس گاندھی کے نام تجویز ہوئے ہیں۔

شہری مسلم الیکشن

۱۱ مارچ کو یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے شہر کانپور کا الیکشن ہوا۔ سید الاحرار مولانا حسرت موہانی (مسلم لیگ) اور مسٹر عبدالقیوم انصاری (نیشنلسٹ) میں مقابلہ تھا۔ رائے شماری ۱۲ مارچ کو ہوئی اور مولانا حسرت موہانی کے [illegible] ہزار ووٹ سے کامیاب ہونیکا اعلان ہوا۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۔ مولانا حسرت موہانی	(مسلم لیگ)	۱۹۳۲۳
۲۔ مسٹر عبدالقیوم انصاری	(نیشنلسٹ)	۳۲۷۷
۳۔ مسٹر وحید احمد	(انڈیپنڈنٹ)	۱۹۴
۴۔ مسٹر محمد فاروق	(انڈیپنڈنٹ)	۳۹
۵۔ مسٹر بشیر اللہ	(")	۹۳
۶۔ حکیم کمال الدین	(انڈیپنڈنٹ)	۳

۱۵۸ ووٹ ناقص قرار دیے گئے۔

... کی آزادی یہ ہے کہ ...
یا نہ ہو۔ وہ پٹرول کے ...
ہیں۔ باقی لوگوں کو صرف ...
حاصل ہے۔ کہ وہ ٹیکس ادا کریں ...
مصیبت جھیلتے رہیں اور کبھی اُف نہ کریں۔

شیڈول کاسٹ (پس ماندہ جاتیوں) کی انتخابی جدوجہد سلسلہ میں ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر صاحب نے فرمایا ہے کہ "شیڈول کاسٹ" کے لوگ ہندو راج کے خاتمہ کے طالب اسی طرح ہیں جس طرح کہ ہندو لوگ ہندوستان میں برطانی راج کے خاتمہ کے طالب ہیں"۔

الغرض ہندوستان میں ہر شخص دوسرے شخص کی حکومت کے خاتمہ کا طالب ہے۔ ان مطالبات کی دلچسپ فہرست ملاحظہ فرمائیے۔

ہندو کہتے ہیں برطانی راج ختم کرو، پس ماندہ جاتیاں کہتی ہیں۔ ہندو راج کو ختم کرو مسلمان کہتے ہیں۔ برطانی اور ہندو راج کو ختم کرو۔ سکھ، عیسائی اور پارسی کہتے ہیں۔ برطانی ہندو، مسلم راج کو ختم کرو۔ کمیونسٹ کہتے ہیں۔ سب کے راج کو ختم کرو۔ سرمایہ دار کہتے ہیں کمیونسٹ راج کو ختم کرو۔

اور یہی وہ تماشہ ہے۔ جو ہندوستان میں برطانی کو قائم کئے ہوئے ہے۔

پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن

لاہور۔ ۱۳۔ مارچ۔ بجٹ سیشن شروع ہونے سے پہلے پنجاب اسمبلی میں وزراء کی تعداد چار کے بجائے چھ کردی جائے گی۔ اور بجٹ سیشن کے بعد چار وزیر اور رکھے جائیں گے۔ دو مسلم ایک ہندو اور ایک سکھ اس بات کا فیصلہ عملی طور پر ہوچکا ہے کہ ہندوؤں میں تیسرا وزیر ہریجن ہوگا۔ دو مسلم وزیروں میں سے ایک یونینسٹ مسلم ہوگا۔ ایک نیشنلسٹ مسلم یعنی مولانا داؤد غزنوی صدر پنجاب صوبائی کانگریس کمیٹی کو لیشن پارٹی کو تقویت حاصل ہو رہی ہے۔ چھ انڈیپنڈنٹ ممبروں میں سے چار ممبر اسکی تائید کریں گے۔ دو ہندوستانی عیسائی انڈیپنڈنٹ ممبر جو باقی رہ گئے ہیں۔ انھوں نے بھی کانگریس پارلیمنٹری پروگرام کا ساتھ دینے کا وعدہ کرلیا ہے۔ جب تک ہاؤس اسپیکر مقرر نہیں کرتا۔ اس وقت تک گورنر پنجاب نے ایک ہندوستانی عیسائی ممبر دیوان بہادر ایس۔ پی۔ سنگھ کو اسپیکر مقرر کیا ہے۔

شیلانگ۔ ۱۲۔ مارچ۔ آسام کی نئی اسمبلی میں مسٹر دیوبور شرما کانگریسی نامزد اُمیدوار متفقہ طور پر اسپیکر چن لئے گئے آج بجٹ سیشن بھی شروع ہوگیا۔

کانگریس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والے

نئی دہلی۔ ۱۲۔ مارچ۔ انفارمیشن کے بجٹ میں ۹۳ لاکھ روپیہ کی تخفیف ہے کہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے ... فیلڈ پبلسٹی (۲) ریسرچ ... انفارمیشن فلم) کے ملازمان کو ... سے برطرفی کا نوٹس دیا ... ان میں سے اکثر لوگ ... پروپیگنڈہ کے محکمہ میں کام کرتے تھے ... میں حصہ لیتے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے نے اس تخفیف کو بحال کرنے سے انکار کردیا تھا۔ اور سر اکبر حیدری سے کہہ دیا تھا کہ آپ خود جاکر ممبران اسمبلی کو منا سکتے ہیں کہ وہ یہ تخفیف کی تحریک واپس لیں۔ چنانچہ وہ سرتا بابو کے دردولت پر گئے تو سرت بابو نے کہا کہ یہ اصول کا سوال ہے یہ مثال سب کے لئے عبرت کا کام دے گی۔

وائسرائے سے مسٹر جناح کی ملاقات

نئی دہلی۔ ۱۳۔ مارچ۔ کل مسٹر جناح نے وائسرائے سے ملاقات کی اور اہم پولیٹیکل مسائل پر گفت وشنید کی۔ مگر مسٹر جناح نے جنوبی افریقہ کے وفد کے ساتھ جانے سے اسلئے انکار کردیا کہ لیگ وفد بھیجے جانے کی پالیسی میں یقین نہیں رکھتی۔

انڈونیشینوں اور ڈچوں میں بات چیت

بٹاویا۔ ۱۲۔ مارچ۔ نیوز ایجنسی کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈچ اور انڈونیشیوں کے درمیان ۴۸ گھنٹے کے اندر بات چیت شروع ہوجائے گی۔

ڈاکٹر شہریار نے اپنی نئی کیبنٹ مرتب کرلی ہے۔

امریکی فوج کا فالتو سامان

دہلی۔ ۱۲۔ مارچ۔ امریکہ کے فوجی اسٹور کے فالتو غذائی سامان کو دیکھا جارہا ہے اور یہاں پر کھلنے والے سامان جیسے دودھ، سبزیاں، پھلوں کا رس، خشک آلو۔ وغیرہ کو خرید کر کمی والے علاقوں میں استعمال کیا جائے پتہ لگا ہے کہ اس سال آلو کی فصل بہت اچھی ہے اور قحط کے علاقوں میں خشک آلو بہم پہونچانے کے لیے یو۔ پی۔ میں دو فیکٹریوں نے کام شروع کردیا ہے۔

کراچی۔ ۱۱۔ مارچ۔ سندھ کولیشن پارٹی کے لیڈر مسٹر جی۔ ایم۔ سید نے سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنیکا نوٹس دیدیا ہے۔

... ہندوستان کے ایک بڑے سیاستدان ... کانگریسی نہ تھے۔ ایک مرتبہ پرزور ... پنڈت موتی لال نہرو جیسی ہستی پر نازاں ... وہ تھا جبکہ اسکی رہنمائی میں سوراجیہ پارٹی ... در پرچم واضعان قانون جوائنٹ فورٹ ریفارم ... عالم ظہور میں آیا تھا۔ اسکی سخت مخالفت کی اور ... پرجوش جذبہ ان کی لڑکی میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہے ... کانفرنس موجودہ وقت میں سیاسی جھگڑوں کی ... ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی ہے۔ کانفرنس کا ایک ... یہ کہتا تھا کہ کانفرنس صرف ان سوالوں پر غور وخوض کرسکتی ہے۔ جو عورتوں کی فلاح وبہبود کے لیے ہوں اور سیاسی مناظروں میں حصہ نہ لینا چاہیئے۔ مسز پنڈت نے عورتوں کی کانفرنس میں کانگریس کی زبردست ملاوٹ کو سراہا اور کانگریس کی بنیادی اصول کو قائم رکھا۔ ان کی وضع امریکہ میں یہ چیز ظاہر کرتی ہے۔ امریکہ میں ہندوستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنیوالوں کی یہ پرزور دلیل ہے کہ وہ لوگ جو اپنی عورتوں کی عزت نہیں کرتے آزاد ہونے کے مستحق نہیں۔ پامیلا۔ امریکہ سے انگلینڈ واپس آتے ہوئے اس امر پر بڑے افسوس کا اظہار کیا کہ امریکہ والے ہندوستانی عورتوں کی خوش زندگیوں سے قطعی واقف نہیں۔ میرے خیال میں اب امریکہ والوں کو اسکا پورا پورا علم ہوگیا ہوگا۔ اور شاید ان کو اتنی نہیں معلوم ہوا ہوگا جتنا کہ پامیلا نے جانا ہے۔

مسز پنڈت اس ملک کی عورتوں کو گاندھی جی کے نظریہ کے مطابق سنوارنا چاہتی ہیں۔ امریکہ میں تقریر کرتے ہوئے انھوں نے اس حقیقت کا انکشاف کیا کہ گاندھی جی کے نظریہ کے مطابق معجزہ جیسا کام کرتے ہیں اور ایسی ہستی ہیں جنھوں نے عورتوں کو اونچے مراتب کی اجازت دیکر جن کی وہ پہلے بھی مستحق تھیں ہندوستان کی حالت بدل دی۔ جب ان کی "سوانح حیات موسومہ" "دھوپ چھاؤں" آئندہ خزاں میں شایع ہوگی اس وقت ہندوستان کی تمدنی اور سیاسی اصلاحات کی کوششوں کی حکایات اظہر من الشمس ہوجائیں گی۔ اور ہندوستانی عورتوں نے ملک کی فلاح اور بہبود کے لیے جو قربانیاں کی ہیں ان کا بھی پتہ چل جائے گا۔ اسی سلسلہ میں اس اعلیٰ دماغ اور مشہور شخصیت کا بھی ذکر ہوگا جسنے ہندوستان کی بہبودی کے لئے قربانیاں کی ہیں۔

ہم لوگوں نے اکثر ان کا تعارف ان ناموں سے سنا ہے کہ یہ موتی لال نہرو کی دختر نیک اختر ہیں۔ یا پنڈت جواہر لال نہرو کی بہن ہیں۔ مجھے یقین نہیں کہ لوگ ان بڑی ہستیوں کا تعارف جو مسز پنڈت کے ہم پلہ ہیں اسی پیرایہ سے کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کو اس قسم کی طرز بیانی ترک کردینی چاہیئے۔ مسز پنڈت کے ہم پلہ ہیں۔ ایسی پیرایہ سے کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کو اس قسم کی طرز بیانی ترک کردینا چاہیئے۔ مسز وجے لکشمی پنڈت کی شہرت کے باعث موتی لال نہرو کے یہاں پیدا ہونا ہی نہیں ہے۔ بلکہ انکی سیاسی بیداری نے ان کی شہرت میں چار چاند لگا دیئے ...

کس کام کی ہے۔ اور وہ فضول سمجھ کر ایک مہاجن کے پاس لے گیا۔ مہاجن نے دیہاتی کو گھڑی کے معاوضے میں پچاس روپے دیئے۔ کیونکہ گھڑی کی قیمت دوسو (۲۰۰) روپے سے زائد تھی۔ دیہاتی جو بہت ایماندار تھا۔ مہاجن سے کہنے لگا "جناب یہ آپ کے پچاس روپے ہیں۔ اسے لے لیجئے کیونکہ یہ گھڑی مرگئی ہے۔ میں نے آپ کو دھوکا دیا ہے"۔ لیکن مہاجن اس کے بھولے پن پر ہنسا اور کہا روپے رکھو اور چلے جاؤ۔ دیکھو ایماندار لوگ ایسے ہوتے ہیں اور لوگ ان کے بھولے پن سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (ترجمہ)

(عبدالمجید خاں یوسفزئی)

۴ ان کو اس کا فخر ہے کہ وہ نہرو خاندان میں پیدا ہوئی ہیں۔ ان کو اس بات پر ناز ہے کہ ان کے والد قیصر روم کے ہم مثل تھے۔ اور اپنے اس بھائی پر ناز ہے جو محبان وطن کا شہزادہ کہلاتا ہے۔ اور جسکو بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ انگریزی نثر کا ناخدا مانا جاتا ہے۔ اور ان کو اپنے قابل عالم شوہر پر فخر ہے۔ جو دنیا کی ہر قوم کی تہذیب و تمدن سے واقف تھے۔ اور سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ زبردست قومی خادم تھے اور جنھوں نے ملک کی پست حالت سدھارنے کے لئے اپنی زندگی تمام کردی۔ (باقی آئندہ)

- ... یوی —— ۱۹۰۷ء
- ... ائی —— ۱۹۰۸ء
- ... —— ۱۹۰۹ء
- (۱۵) ز... —— ۱۹۱۱ء
- (۱۶) نیلا چٹنس —— ۱۹۱۲ء
- (۱۷) پناکماری —— ۱۹۱۲ء
- (۱۸) مہتاب —— ۱۹۱۲ء
- (۱۹) خورشید —— ۱۹۱۲ء
- (۲۰) رتن بائی —— ۱۹۱۳ء
- (۲۱) یعقوب —— ۱۹۱۳ء
- (۲۲) اشوک کمار —— ۱۹۱۳ء
- (۲۳) شہزادی —— ۱۹۱۳ء
- (۲۴) لیلا —— ۱۹۱۳ء
- (۲۵) رولا —— ۱۹۱۴ء
- (۲۶) ناڈیا —— ۱۹۱۴ء
- (۲۷) اوماکشی —— ۱۹۱۴ء
- (۲۸) جمنا —— ۱۹۱۷ء
- (۲۹) شیلا —— ۱۹۱۷ء
- (۳۰) پرمیلا —— ۱۹۱۸ء
- (۳۱) وِنالا —— [illegible]
- (۳۲) حسن بانو —— ۱۹۱۹ء
- (۳۳) ماسٹر مودک —— ۱۹۱۹ء
- (۳۴) روپ لیکھا —— [illegible]
- (۳۵) ستارہ —— ۱۹۱۹ء
- (۳۶) بھارتی —— ۱۹۲۰ء
- (۳۷) شانتا آپٹے —— ۱۹۲۰ء
- (۳۸) نسیم —— ۱۹۲۰ء
- (۳۹) مینا —— ۱۹۲۰ء
- (۴۰) سوبھنا سمرتھ —— ۱۹۲۰ء
- (۴۱) نسیم جوبیز —— ۱۹۲۶ء
- (۴۲) رتن مالا —— ۱۹۲۳ء
- (۴۳) پردتما داس گپتا —— ۱۹۲۴ء
- (۴۴) سورن لتا —— ۱۹۲۴ء
- (۴۵) منورما —— ۱۹۲۵ء
- (۴۶) ممتاز شانتی —— ۱۹۲۵ء
- (۴۷) نورجہاں —— ۱۹۲۵ء
- (۴۸) ویمنا —— ۱۹۲۶ء
- (۴۹) بیگم پارہ —— ۱۹۲۶ء
- (۵۰) جیو تی —— ۱۹۲۶ء
- (۵۱) ملنی جیونت —— ۱۹۲۶ء
- (۵۲) شمیم —— ۱۹۲۷ء
- (۵۳) کانن بالا —— ۱۹۲۷ء
- (۵۴) نجمہ —— ۱۹۲۸ء
- (۵۵) بے۔ بی۔ اختر —— ۱۹۳۰ء

اقوالِ زرّیں

ہمارے خیالات ہمیشہ بلند رہنے چاہئیں۔
(شکسپیر)

ہمارے خیالات آزاد ہیں۔ وہ کبھی بھی مقید نہیں۔
(لانگ فیلو)

اگر انسان چاہے تو اپنی ناکامیابی سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ (بیکن)

خدا کے غصہ سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اپنے غصہ کو جیت لو۔

جو آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ صداقت یا نیکی صرف اسکی [illegible] ہے۔
(جوزف ایڈیسن)

محبت سے بہت سے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں۔
(مٹیے)

موت کوئی دشمن نہیں بلکہ زندگی کا ایک فوری آنیوالا اہم واقعہ ہے۔ (آلیور راج)

نیکی کبھی اس ارادہ سے نہ کرو کہ تمہاری بڑائی ہو۔
(ٹامس ٹائر)

تجربہ انسان کے لئے سب سے بڑا استاد ہے۔
(نپولین)

اُمید خواہشات کو پرورش کرتی ہے۔
(ڈلسن)

کائنات ایک عظیم الشان بھول بھلیاں ہے۔ مگر بے اصول نہیں ہے۔ (ڈگلس نارسس)

موجِ تبسم

ماسٹر:۔ (محمود سے) تم کب خوشی مناتے ہو؟
محمود:۔ مجھے اس دن بہت خوشی ہوتی ہے جس دن آپ بیمار ہو کر سکول سے غیر حاضر ہوتے ہیں۔

پہلا آدمی:۔ کیوں بھئی تم اپنے گدھے کو کیوں پیٹ رہے ہو؟
دوسرا آدمی:۔ معاف کیجئے گا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ سے اسکی رشتہ داری ہے۔

ایک شخص سے کوئی جرم ہو گیا اور شہر کے کوتوال نے جس کا رنگ کالا تھا، حکم دیا کہ مجرم کا منہ کالا کر کے اسے گدھے پر سوار کیا جائے اور سارے شہر میں پھرایا جائے۔
یہ سن کر مجرم بولا:۔
کوتوال صاحب اپنے آدمیوں کو حکم دیجئے کہ میرا آدھا منھ کالا کریں۔
کوتوال نے ڈانٹ کر پوچھا۔
تمھارا سارا منھ ہی کیوں نہ کالا کیا جائے؟
جواب ملا۔ اگر آپ نے میرا سارا منہ کالا کر دیا۔ تو لوگ سمجھینگے کہ کوتوال صاحب گدھے پر سوار ہو کر گشت لگا رہے ہیں۔

منصف:۔ تم نے اس شخص کی جیب سے سو روپے کا نوٹ کس طرح نکال لیا؟
ملزم:۔ حضور یہ میرے پیشہ کا راز ہے۔ ظاہر نہیں کر سکتا۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں سب سے پہلی توپ ملک چین میں بنی۔ یورپ میں اس کا استعمال ١٣٣١ء میں ہوا۔

شبینے کا استعمال قدیم مصریوں کو حضرت عیسیٰ سے دو ہزار سال پہلے معلوم تھا۔

دنیا میں سب سے [illegible] درخت جزیرہ لنکا میں ہے اس کے [illegible] بڑے ہیں [illegible]

سب سے زیادہ دودھ دینے والی گائے (امریکہ) کے ایک ڈیری فارم میں ہے [illegible] تقریباً ڈیڑھ من دودھ دیتی ہے۔ چوبیس گھنٹوں میں اسے چار دفعہ دوہا جاتا ہے۔

ہندوستان میں ١٨٤٥ء میں ریل جاری ہوئی۔

انسان کے جسم میں چوبیس لاکھ سے زیادہ [illegible] ہوتے ہیں۔

سمندر میں ایک مربع میل کے اندر بارہ کروڑ مچھلیاں رہتی ہیں۔

آج سے تین ہزار سال قبل مصر میں جو شخص بلی کو جان سے مار دیتا تھا۔ اسے موت کی سزا ہوتی تھی۔

لارنس مشن اتوار کو پہونچے گا

نئی دہلی۔ ١٥۔ مارچ۔ لارڈ پتھک لارنس وزیر ہند کی سرکردگی میں برطانی کیبنٹ کا مشن ٢٣ مارچ سینچر کو کراچی پہونچ جائیگا۔ رات وہاں قیام کریگا اور ٢٤ مارچ کو دہلی پہونچے گا۔

لارڈ پتھک لارنس۔ سر سٹیفورڈ کرپس اور مسٹر الگزینڈر تینوں ممبران مشن وائسرائے کے مکان کی چھت پر ٹھہریں گے۔ ان کے اسٹاف کے چھ ممبر وائسرائے کے مکان کے ایک حصہ میں ٹھہریں گے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کے دو سکریٹری میجر وایٹ میجر شارٹ امپیریل ہوٹل میں ٹھہریں گے مشن [illegible] وائسرائے کے مکان کے مشرقی حصہ میں رہیگا

روس کے رویّہ کی حمایت

کینبرا۔ ١٥۔ مارچ۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایچ وی۔ ایوٹ نے آج اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے روس کے رویہ کی حمایت کی اور کہا کہ اتحادیوں کے اندر اس وقت نفاق تباہ کن ثابت ہوگا۔ روس جو کچھ کر رہا ہے وہ اپنے بچاؤ کے لئے کر رہا ہے۔

ایران میں روسی فوجیں

ماسکو۔ ١٥۔ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے کل رات امریکہ کے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی اس خبر کو غلط تبلایا ہے کہ اتری ایران میں روسی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ ماسکو ریڈیو کا کہنا ہے کہ یہ خبر واقعات کے مطابق [illegible]

شاہ انگلستان جنوبی افریقہ جائینگے

لندن۔ ١٥۔ مارچ۔ شاہ انگلستان مع ملکہ معظمہ کے اگلے سال جنوبی افریقہ جائیں گے۔ ان کے ساتھ شہزادی الزبتھ اور مارگریٹ بھی جائیں گی۔
لڑائی کے بعد یہ پہلا دورہ ہوگا۔ جو ملک معظم اپنی سلطنت کا کریں گے۔ جنوبی افریقہ میں ملک معظم کا یہ پہلا دورہ ہوگا انکی عدم موجودگی میں کونسل آف اسٹیٹ کام کرے گی۔ کونسل کے پانچ ممبر ہوں گے۔

پشاور۔ ١٣۔ مارچ۔ مسٹر رحیم بخش غزنوی ایڈیٹر روزنامہ "سرحد" جو ایک مشہور لیگی کارکن ہیں۔ آج مسلم لیگ سے مستعفی ہو گئے۔

افسانہ

ساحل میر [illegible]
[illegible] محبت کرنیوالوں کی دلکش [illegible]

(از مسٹر مدن گوپال)

[illegible] اپنے ڈیڑھ [illegible] ماں کر چھپا [illegible] ہوا کے جھونکے کوٹھری کے اندر آ کر [illegible] بھی موم بتی کی لو کو چھیڑ کر اس طرح ہلا جاتے تھے جیسے کسی بیکس انسان کا دل کسی نامعلوم خوف سے کپکپانے لگتا ہے۔ مالتی کو اسکی پکار [illegible] یہ ایسا معلوم ہو رہا تھا گو [illegible] لڑکھڑا رہی [illegible] اسکی آنکھوں سے آنسو بھی اسی طرح گر رہے تھے۔ جیسے جل جل کر موم پگھلاتی ہوئی موم بتی کے سر سے سفید سفید بوندیں لڑھک رہی تھیں۔

مالتی کے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے الفاظ دلی جذبات کی ہچکیوں کی طرح نکل رہے تھے —

[illegible] نہیں جانتی تھی مہندر کہ تم فریبی نکلو گے اور میرے ساتھ اس طرح دغا کرو گے۔ مجھ غریب کی سی زندگی بگاڑ کر تم نے کیا پایا۔ کاش میں پہلے ہی سمجھ گئی ہوتی کہ تم بیوفائی کرو گے۔ تم نے مجھے سنہری وعدوں سے لوٹا اور محبت کے دھوکے میں لا کر برباد کیا۔ جھوٹی قسموں۔ دلاسوں اور تسلیوں سے تم نے مجھ کو اپنی جھوٹی محبت کے جال میں پھنسایا اور میں بھولا شکار بنکر اپنا سب کچھ تم کو دے بیٹھی مگر تم اپنا مطلب نکال لینے کے بعد لے ہوئے پھول کی طرح مجھے پھینک رہے ہو۔ پاؤں سے مسل رہے ہو — روند رہے ہو۔

مالتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس نے اپنے نازک ہاتھوں سے اپنا گورا گورا بھولا مکھڑا ڈھانپ لیا۔

ہوا تیز چلنے لگی۔ اور درختوں سے گرے ہوئے سوکھے پتوں سے ہوا کے کھیلنے سے اس طرح آوازیں اُٹھنے لگیں جیسے خشک پتے چھڑے جانے پر کراہ رہے ہیں۔

بادلوں کے پھٹنے سے چاند نے اپنا چہرہ ذرا کی ذرا تاریکی سے باہر نکالا جیسے وہ مالتی کی کوٹھری کے اندر جھانک رہا ہے۔ مگر دفعتاً بادل کی کالی نقاب جیسے کسی نے اس کے چہرے پر گرا دی۔

مالتی نے کوٹھری کی سیاہ فضا میں اس طرح نظریں پھرائیں جیسے وہ گذشتہ زندگی کے مناظر کو گھور گھور کر دیکھ رہی ہے۔

وہ اپنی گاگر لئے ندی پر جا رہی ہے پانی بھرنے کے لئے ٹھن سے ایک کنکر آکر گاگر پر لگا۔ گاگر پھوٹ گئی۔ مالتی نے تیوریوں پر بل ڈال کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ مہندر درخت کے پیچھے سے مسکراتا ہوا نکلا۔ مالتی کی تیوریوں کے بل فوراً دور ہو گئے۔ اور اس کے چہرے پر خوشی جھلکنے لگی۔

"میں تمہارے لئے ایسا ہی دوسرا منڈا لے آیا ہوں۔" مہندر نے مسکرا کر کہا۔

مالتی نے محبت سے لبالب بھری ہوئی آنکھوں سے مہندر کی طرف دیکھا۔ اور پھر نگاہیں جھکا کر پاؤں کے انگوٹھے سے زمین کریدنے لگی۔ اس کی کرتی پسینے سے بھیگ کر اس کے جسم سے چپک گئی تھی۔ مہندر نے مسکراتے ہوئے آکر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

وہ چاندنی رات ——

جب مہندر نے چپکے سے پیچھے سے آکر مالتی کی آنکھیں بھیچ لی تھیں۔ اور پھر کان میں بات کرنے کے بہانے اس کے تمتماتے ہوئے گالوں کو اپنے چوموں سے اور بھی زیادہ سرخ کر دیا تھا۔

وہ لجاہٹ سے سمٹ [illegible] ہوئی سی۔

وہ اندھیری راتیں —— جب وہ دونوں چھپ چھپ کر ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے۔ کھسر پھسر کر کے پریم کی رنگین رسیلی باتیں کرتے تھے۔ اور مہندر قسمیں کھا کھا کر مالتی کو اپنی محبت کا یقین دلاتا تھا۔

[illegible]

مہندر نے مالتی کو اپنے دونوں باہوں میں کس کر اپنے دھڑکتے ہوئے دل سے جیسے چپکا لیا۔ اسکی آنکھوں میں محبت کے جذبات چھلکے پڑتے تھے۔ اس کے گرم گرم آغوش میں اس کے دھک دھک کرتے ہوئے دل سے لگ جانے کے بعد مالتی کو ایسا محسوس ہونے لگا گویا وہ ایک رسیلے نشے میں ڈوب کر خود کو کھوئے دے رہی ہے۔

مہندر نے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے اس کے ہونٹ چوم کر کہا۔ "تم میری ہو مالتی ہو اور ہمیشہ میری رہو گی۔"

مالتی نے اطمینان کا ایک لمبا سانس لیتے ہوئے اپنا سر اُس کے سینے پر رکھ دیا اور اپنی باہنیں اسکے گلے میں ڈالدیں۔

مہندر نے کہا۔ "دنیا کی کوئی طاقت مجھے تم سے جدا نہیں کر سکتی۔"

"مگر" مالتی نے اس طرح کہا جیسے وہ ڈرے ہوئے انسان کی طرح زیادہ سے زیادہ آہستگی کے ساتھ بول رہی ہے۔

"مگر کیا"۔ مہندر نے اُسے اور بھی زیادہ زور سے اپنے آغوش میں کس لیا۔

"تمھارے گھر والے۔"

"گھر والے۔"

"تمھارے پتا جی۔ تمھاری ماتا۔"

"اونہہ"

مالتی نے اپنا چہرہ اس کے سینے سے آہستہ سے اُٹھایا اور اپنی تمنا بھری آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالدیں

"میں ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ مہندر نے کہا۔

مالتی نے اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں محبت کے جذبات چھلکتے دیکھ کر خود کو جیسے ان آنکھوں میں ڈبو دیا۔

مہندر کہنے لگا۔ تمھارا یہ چاند سا مکھڑا تمھارے یہ گلابی گال۔ تمھاری یہ کٹورا سی پیاری پیاری آنکھیں میں ان کے لئے ساری دنیا سے لڑنے کو تیار ہوں۔"

مالتی کو ایسا محسوس ہونے لگا۔ گویا اس کے دل بیقرار پر کسی نے قرار اور چین کی رسیلی بارش شروع کر دی۔

مہندر کے بول کانوں کے راستے اس کے دل میں مٹھاس کے چھینٹے بن کر اُترے ——

"ہم دونوں یہاں سے چلے چلیں گے۔ کہیں بہت دور۔ جہاں تم اور ہم ہوں گے اور ہماری شادی کی مخالفت کرنے والوں میں سے کوئی نہ ہوگا۔

"سچ ؟" مالتی کا جیسے خوشی کی لہروں میں تیرنے لگا۔ "کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔"

"ہاں میری رانی۔" مہندر نے اسے اپنے مضبوط اور سخت بازوؤں میں جیسے سمیٹ لیا۔

مالتی کے دل میں خوشی کی جو لہریں اُٹھ رہی تھیں اُنھوں نے اسے بیقرار کر دیا اور وہ [illegible] ہوئے اپنا سر اُس کے سینے میں جیسے چھپا لینے کی کوشش کرنے لگی۔

مہندر کہہ رہا تھا۔ "میں تم سے بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔ اس نے مالتی کے تمتماتے ہوئے گرم گرم گال پر

تشکیل بعد کے اجلاس میں ہوسکے گی۔ اس بار تو بجٹ سے ہی فرصت ملنی محال ہے۔

ہندو مہاسبھا سے کانگریس میں

لکھنؤ۔ ۱۱۔ مارچ۔ اودھ ہندو مہاسبھا کے صدر راجہ مہیشور دیال سیٹھ نے ہندو مہاسبھا سے آج استعفےٰ دیدیا ہے۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کو اس بارے میں ایک چھٹی روانہ کردی گئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ راجہ مہیشور دیال سیٹھ کانگریس میں شریک ہو رہے ہیں۔ وہ ۲۳۔ مارچ کو بذریعہ ہوائی جہاز پونہ پہونچیں گے۔ اور مہاتما گاندھی سے ملاقات کریں گے۔

مسٹر این۔ کے ہواسیا چیرمین میونسپل بورڈ لکھنؤ بھی کانگریس میں شریک ہو رہے ہیں۔

پنت کیبنٹ میں ۹ وزیر ہونگے

الہ آباد۔ ۱۳۔ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ اس مرتبہ پنت منسٹری کے چھ کی بجائے نو رکن ہوں گے۔ غذا اور عام ضرورتوں کی چیزوں کی کمی کی وجہ سے غذا اور سول سپلائز کے محکموں کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اطلاعات کا باقاعدہ محکمہ بھی قائم کرنے کی تجویز ہے جسکا انچارج کوئی تجربہ کار جرنلسٹ ہوگا۔

راشننگ اور ٹرانسپورٹ کے محکمہ میں بڑی تبدیلیوں کی امید ہے۔

سر آغا خاں کراچی پہونچے

کراچی۔ ۱۲۔ آج رات ہز ہائنس سر آغا خاں معہ اپنی پارٹی ایک خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی پہونچے موری پور ہوائی اڈہ پر ان کے مریدوں نے سر آغا خاں کا استقبال کیا۔

آغا خاں ۱۵۔ مارچ کو انگلینڈ کو روانہ ہوجائیں گے کراچی میں ان کے قیام کے دوران کراچی میونسپل کارپوریشن ان کو ایک سول ایڈریس پیش کرے گی۔

ایتھنس:۔ ۱۲۔ مارچ۔ اب تک یونانی کیبنٹ کے ۹ وزیروں نے استعفےٰ دیدیا ہے۔

بس زیورات اور کپڑوں کا لالچ دے کر تم مجھ کو بھلا نہیں سکتے۔ تم نے اتنے دن تک مجھے دھوکے میں رکھ کر میرے ساتھ محبت کا کھیل کھیلا۔ تم نے میری زندگی برباد کردی۔ جی میں آتا ہے اپنا اور تمھارا دونوں کا گلا ایک ساتھ گھونٹ ڈالوں۔

مالتی۔ تم سوچو تو سہی۔ خاندان کی آبرو اور عزت بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے۔ میں مجبور ہو کر پتاجی کے کہنے سے شادی کے بعد بھی ہم تم کو ایک دوسرے سے کون جدا کرسکتا ہے۔ لو دیکھو میں تمھارے لیے یہ کیا لایا ہوں۔"

ہٹو ہٹو۔ یہ انگوٹھی ونگوٹھی مجھے نہ پہناؤ۔ تم تو مجھے پرچار کر لوٹنے کے لئے ہمیشہ ایسی ہی حرکتیں کیا کرتے ہو۔

ہیں ہیں۔ یہ کیا کررہی ہو۔ انگوٹھی کو تم نے اس طرح کیوں پھینک دیا۔ آج تم کو یہ کیا ہوگیا ہے میری رانی مجھے معاف کردو۔ کاش تم میری مجبوری کو سمجھ سکتیں۔ لو میں تمھارے پاؤں پکڑ کر معافی مانگتا ہوں۔"

ڈھانک کرنا تم کو خوب آتا ہے۔ اسی طرح ناٹک کرکے تو مجھ کو لوٹ لیا۔

گھر کے دروازے پر دستک کی آواز سن کر مالتی چونکی

"بیٹی"

آئی پتاجی۔ اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

بیٹی زمیندار صاحب کے ہاں برات آگئی ہے۔ میں لگا ہوا ہوں۔ تم بھی آجاؤ۔ میں چلتا ہوں کام بہت زیادہ ہے۔

باپ کے چلے جانے کے بعد مالتی دروازہ بند کرکے اپنی کوٹھری میں چارپائی پر گر کر بلک بلک کر رونے لگی۔ تم نے میری ساتھ دغا کی مہندر۔ تم ...... اسکی ہچکی بندھ گئی۔

ایک منظر کی تصویر اس کی آنکھوں کے آگے پھرنے لگی۔

تم کیا بات کہنے کو تھیں میری رانی۔ مہندر نے پوچھا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں نہیں بتاؤں گی۔"

آخر کچھ کہو تو"

"میں ...."

"ہاں ہاں کہو"

"میں ماں بننے والی ہوں"۔

مہندر غور سے مالتی کو دیکھتا رہا۔ پھر مسکرایا۔ پھر اس نے مالتی کو اپنے آغوش میں لے کر کہا "میری رانی"۔ وہ آہستہ آہستہ اسکی ننگی بانہہ کو سہلانے لگا "میں اپنی پڑھائی کو بہت جلد یہاں سے لیکر چلا جاؤں گا"۔

روتے روتے مالتی نے سنا۔ کوئی گھر کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔

ابا میں نہیں جاؤنگی زمیندار کے ہاں شادی میں "مالتی نے اپنی آواز میں رونے کا اثر ظاہر نہ ہونے دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"مالتی۔ کھولو تو سہی دروازہ"

"مالتی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا مہندر کی آواز ہے۔ اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

"آؤ۔ چلو۔ جلدی کرو"

مالتی کے منہ سے نکلا۔ "میرے [illegible]" ۳

"ان کو بھی میں ساتھ لیے چل رہا ہوں"!

اسکی آواز میں گھبراہٹ تھی۔

مالتی خوشی کے احساس میں کھوئی ہوئی سی نیم مدہوشی کے عالم میں اپنے مہندر کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے چلی جارہی تھی۔ زمیندار کے مکان کی طرف سے شہنائی کی آوازیں آرہی تھیں جیسے وہ ان دونوں کو روکنے کے لئے لگاتار درخواست کررہی ہیں۔ مگر وہ چلے جارہے تھے۔ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے۔ ریلوے اسٹیشن کی طرف۔

یو۔ پی میں کسانوں سے جبریہ غلہ وصول کیا جائیگا

لکھنؤ۔ ۱۳۔ مارچ۔ ہز ایکسلنسی سر فرانسس یو۔ پی گورنر نے آج سکریٹریٹ میں ایک پریس کانفرنس میں شہروں میں راشن کی کمی کرنے کا اعلان کیا۔ راشن میں کمی کرنے کے متعلق تقریر کرتے ہوئے گورنر نے بتلایا کہ راشن میں کمی سے موجودہ ۲ چھٹانک گیہوں اور دو چھٹانک آٹا پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اور فیصلہ کیا گیا ہے کہ راشن میں نصف حصہ گیہوں اور نصف حصہ جوار شامل ہوگی۔ جبکہ اب تک ۷۰ فیصدی گیہوں اور تیس فیصدی جوار ہوتی ہے۔

گورنر نے مزید کہا کہ ہم گیہوں کا راشن موجودہ مقدار میں برقرار رکھنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگادیں گے۔ اور بتلایا کہ راشن میں کمی ۱۶۔ مارچ سے شروع ہوگی۔

سفرنامہ حرمین شریفین

(از الحاج جناب منشی محمد عبدالشکور صاحب شاکر ناطقی کانپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۵۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء یوم دوشنبہ آج نماز فجر کے بعد مع ہمراہیوں کے ایک موٹر پر شہدائے احد رضوان اللہ علیہم کی زیارت کیلئے روانہ ہوئے۔ مدینہ طیبہ کے اطراف میں نخلستان اور باغات بکثرت ہیں جن میں کھجوریں، سبزی ترکاری اور پھول ہوتے ہیں۔ پانی کنوؤں سے چرس کے ذریعہ نکالا جاتا ہے۔ جبل احد مدینہ طیبہ سے تقریباً ۳ میل شمال مشرق جانب ہے۔ شہر کی آبادی سے نکل کر لاسلکی اسٹیشن کے قریب سے راستہ گذرتا ہے [illegible] مزارات کے قریب کچھ شکستہ مکانات نظر آتے ہیں۔ جب ان مزارات پر قبے بنے ہوئے تھے تو یہ مکانات آباد تھے۔ جب سعودی حکومت نے مزارات کے قبے گرا دیے اور ان غریبوں کا سلسلہ آمدنی بند ہو گیا تو یہ مکانات ویران ہو گئے۔ کھلے میدان میں شہدائے احد کے مزارات کے چند نشان ہیں جن میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہ ابن عبدالمطلب کے مزارات کے گرد سیاہ پتھر لگا دیا ہے۔ اسی کے قریب ایک دیوار کے احاطے میں گنج شہیداں ہے۔ جو کہ چار درجے سے کھدی ہوئی سی معلوم ہوتا ہے۔ اس زمین کے اندر وہ ستر بہادران اسلام استراحت فرما ہیں جنہوں نے اپنے آقا و مولیٰ کے علم توحید کے نیچے راہ خدا میں اپنی جانیں قربان کر دیں۔ ہم نے فاتحہ خوانی اور سلام کے بعد وہ چشمے دیکھے جو زیر زمین بہتے ہیں اور جن کا پانی نہایت صاف اور شیریں ہے۔ مزارات کے مقابل پہاڑ میں اوپر سے نیچے کو ایک لانبا عمودی شگاف ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں مجروح ہو کر آرام فرما ہوئے تھے۔ اسی جنگ میں آنحضرت کا دندان مبارک شہید ہوا تھا اور بڑے بڑے جلیل القدر اصحاب رسول نے جام شہادت نوش فرمایا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عزم و استقلال عطا فرمایا اور آخر کامیابی انھیں کے ہاتھ رہی۔ والعاقبۃ للمتقین۔

(مسجد قبلتین) مسجد حجاز ریلوے لائن کے قریب مدینہ منورہ سے ۳ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسمیں دو طرف یعنی شمال کو بیت المقدس کی رخ اور جنوب کو قبلہ رخ محراب ہیں۔ تحویل قبلہ کا حکم یہیں نازل ہوا تھا۔ ہم نے محراب قبلہ میں دو رکعت نفل ادا کی اور وہاں سے مقام غزوۂ خندق کو دیکھنے گئے۔ اس مقام پر پانچ مسجدیں قریب قریب بنی ہوئی ہیں۔ مسجد فتح ایک چھوٹی سی پہاڑی پر ہے۔ جہاں پر حضور رسول نے قیام فرمایا تھا اور اسی مقام پر آپ نے فتح کی خوشخبری سنائی تھی۔ مسجد فتح پر سے گرد و جوار کا منظر نہایت پر فضا نظر آتا ہے

کھجوروں کے نخلستان باغات اور سبزہ زار نہایت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ قریب قریب مسجدوں کی وجہ مزدور صاحب نے یہ بتائی کہ یہ سب تاریخی مقام ہیں۔ اور ہر ایک مقام کا تعلق کسی تاریخی واقعہ سے ہے۔ چند خاص واقعات بھی بتائے لیکن بخوف طوالت اسکو نظر انداز کرتا ہوں۔ ہر یادگار پر مسجد تعمیر کر دی گئی ہے۔

مسجد قبا یہ مسجد مدینہ منورہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسکو پرانا مدینہ بھی کہتے ہیں۔ راستہ سیدھا اور صاف ہے۔ راستہ میں ایک ترکی عمارت قلعہ نما نظر آتی ہے جو شکستہ اور ویران حالت میں ہے۔ مدینہ سے چلکر مسجد غمامہ مسجد بنی نجار اور مسجد جمعہ دیکھی۔ جہاں آنحضرت نے پہلا جمعہ پڑھا تھا۔ مسجد قبا نہایت وسیع اور عالیشان ہے۔ اندر صحن میں دو محرابیں بنی ہوئی ہیں جنپر عربی کتبے لگے ہوئے ہیں۔ مکہ سے ہجرت کے بعد پہلے اسی مقام پر آنحضرت نے ناقہ کو ٹھہرا کر نماز پڑھی تھی۔ دنیا میں یہ سب سے پہلی مسجد ہے جسکو آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے بنائی تھی۔ قرآن مجید میں بھی اس کا ذکر ہے۔ مسجد قبا میں نفل نماز کا ثواب عمرہ کے ثواب کے برابر ہے حضور اکثر اس مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے۔ ہم نے یہاں کئی مقامات پر نوافل پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔ مسجد قبا کے قریب ایک مکان جو بند پڑا ہے مسجد علی کے نام سے مشہور ہے اور قریب ہی ایک باغ کے کنارے پر وہ مشہور کنواں بیر عریس ہے جس میں حضرت عثمان غنی کے ہاتھ سے خاتم خلافت گر پڑی تھی۔ ہم نے اس کنویں کا پانی پیا۔ کنویں کے پاس ہی باغات میں سے نہر زرقا گذرتی ہے۔ یہ مقام نہایت سرسبز اور شاداب ہے۔ سیکڑوں کھجور، انار، انگور کے باغات ہیں۔ آب و ہوا نہایت خوشگوار، پانی نہایت شیریں اور ٹھنڈا ہے۔ یہاں بھی خیرات مانگنے والوں کا بڑا ہجوم تھا۔ ہم سب نے حتی الوسع خیرات تقسیم کی۔

دارالایتام مدینہ منورہ یہ یتیم خانہ باب مجیدی سے نکلکا مسجد نبوی کے قریب ہی واقع ہے۔ بمبئی کے ایک سیٹھ عبدالغنی دادا صاحب نے قائم کیا تھا۔ اسکے مہتمم صاحب سے ملاقات ہوئی انھوں نے ہمکو بچوں کے کلاس دکھلائے جہاں ان کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اسکے بعد دستکاری کے کارخانے دکھائے۔ لکڑی اور چمڑے کے سامان کے نمونے دکھائے۔ گلے میں لٹکانے والے بیگ کثیر تعداد میں تیار تھے۔ جو کہ سب مصری حاجیوں نے خرید لئے۔ اس یتیم خانہ کا انتظام نہایت عمدہ ہے۔ ہم سب نے حسب توفیق چندہ دیا۔

دارالصناعۃ [illegible] نے یہ کارخانہ جاری کیا ہے۔ اللہ [illegible] خیر عنایت فرمائے جنھوں نے [illegible] میں دیار رسول کے مفلوک الحال باشندوں کا افلاس دور کرنے کے لیے یہ مفید اقدام کیا۔ میں جب کارخانہ دیکھنے گیا تو جناب الحاج ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب منتظم سے ملاقات ہوئی۔ صاحب موصوف کے ساتھ کارخانہ دیکھا۔ مدینہ منورہ کی روئی کا نمونہ، روئی دھننے کا تنے۔ بننے تک کل سلسلے ترتیب وار دکھائے۔ کپڑے کے چند نمونے دکھائے، ایسا اچھا [illegible] ویسے عمدہ [illegible] کو موجود [illegible] خراب [illegible] قریب قریب بند ہے۔

مدرسہ شرعیہ یہ مدرسہ [illegible] مولانا سید [illegible] صاحب مہاجر جو مدنی نیف آباد برادر جناب مولانا حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند نے جاری کیا ہے مسجد نبوی کے بالکل قریب باب النساء کے سامنے مدرسہ کی عمارت پختہ اور کئی منزل کی ہے۔ مولانا فیروز احمد اور ایک ہندوستانی طالب علم نے سب درجے دکھائے۔ ماشاء اللہ عمارت نہایت وسیع اور شاندار ہے اور تعلیم کا انتظام بھی بہتر ہے مبارک ہیں وہ بزرگ جو اس مقدس جگہ کر رہے ہیں۔

مدینہ منورہ کے علماء و مشائخ

قیام میں مجھے وہاں کے جو چند شیوخ اور بز[رگوں سے نیاز] حاصل ہوا وہ اتفاق سے سب ہندی مہاجر اور عرصہ دراز سے مدینہ منورہ میں سکونت سکونت پذیر ہیں۔ اب تو بلدہ طیبہ میں ان کا وطن ہو گیا ہے۔ اگرچہ یہ سب متوکل علی اللہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بطفیل حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی سب ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ ان میں حضرت مولانا عبدالغفور صاحب سرحدی نقشبندی بڑے پائے کے شیخ اور پیر طریقت ہیں۔ ہزارہا عرب اور ہندی ان کے مرید ہیں۔ میں ان کے حلقہ میں روزانہ حاضر ہوتا رہا۔ اسی طرح مولانا ضیاء الدین صاحب سیالکوٹی یہ بھی بڑے جید عالم اور درویش کامل ہیں۔ مولانا محمد عظیم صاحب ایوبی فرنگی محلی جو ۲۷ سال سے مدینہ طیبہ میں سکونت پذیر ہیں یہ سب مدینہ طیبہ کے مشاہیر میں سے ہیں۔ اگرچہ متوکل ہیں۔ لیکن اس انتہائی گرانی میں بھی ان کا دسترخوان بہت وسیع ہے۔ جب حاضر ہوا بغیر کھلائے پلائے نہ آنے دیا۔

حضرت سید احمد حلوانی رضی اللہ حضرت امام زین العابدین کی اولاد میں فرقہ شاذلیہ کے بڑے شیخ طریقت تھے کئی سال ہوئے رحلت فرما گئے۔ ان کی ایک بیوہ اور [ایک] بیوہ دختر اور دو بچے دروازہ پر ایک غلام اس افلاس اور تنگدستی کے زمانے میں بھی وہی شاہانہ خیال تیرہ سو سال قبل کا اخلاق و تہذیب اتباع اس گھر میں باقی ہے۔ فوراً دعوت کا حکم دیدیا۔ عرض کیا کہ تنہا نہیں ہوں چار رفیق اور ہیں فرمایا۔ کلکم۔ عادت مدینہ۔ دعوت لازم۔ غرضکہ بعد نماز ظہر ہم پانچ آدمی گئے۔ دعوت کا سامان اور کھانے وغیرہ دیکھا حیرت ہو گئی۔

شہر مدینہ منورہ بہ نسبت مکہ معظمہ کے مدینہ طیبہ چھوٹا شہر ہے۔ شہر کے گرد شہر پناہ اور بہت سے دروازے ہیں۔ البتہ شہر کے باہر بھی خاصی آبادی ہو گئی ہے۔ عمارتیں عالیشان کئی کئی منزل کی عربی قاعدے کے مطابق لکڑی کی کھڑکیاں جالیدار خوبصورت لگی ہیں۔ کئی نہایت عمدہ بارونق بازار ہیں جہاں ہر ضرورت کی چیز مل جاتی ہے۔ شہر پناہ کے دروازے کے [باہر] بیرون المنارہ نہایت قدیم [illegible] جہاں صبح کو [illegible] روں اور بیلوں کا خاص بازار لگتا ہے

[illegible] ہجر آتا [illegible] تیق اور محبت والے ہیں [illegible] گئے۔

[illegible] واپسی مدینہ منورہ میں قیام کے گنے چنے [illegible] دن رخصت کا خیال آتے ہی دل میں [illegible] بہت کوشش کی کہ بلدہ مقدس میں [illegible] اور قیام کی اجازت مل جائے یہاں [illegible] روز کے [illegible] روپیہ بھی دینا پڑیں [illegible] نے وہ شرائط پیش کیں [illegible] باہر تھیں مجبوراً واپسی کا [illegible] اللہ کہ نو روز قیام مدینہ منورہ میں [illegible] اعت مسجد نبوی میں اور دو [illegible] نماز کے بعد حضور اقدس [illegible]

۲۰۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء یوم [illegible] افسوس قیام طیبہ کے دس روز پورے ہو گئے۔ اور جدائی کی ساعت قریب آ گئی جو حالت دل پر طاری [تھی] اسکو نہ قلم لکھ سکتا ہے اور نہ زبان بیان کر سکتی ہے۔ نماز فجر سے ایک گھنٹہ قبل مسجد نبوی میں حاضر ہو گیا۔ حضور اقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا اور با چشم گریاں و قلب لرزاں [illegible]

[illegible] جب تک [illegible] گنبد خضرا اور مسجد نبوی کے مینار نظر آتے رہے۔ آنکھوں سے آنسو نہ تھمے۔ تھوڑی دیر میں لاری بیر علی ذوالحلیفہ پر جا کر رکی۔ یہ اہل مدینہ کا میقات ہے یہاں سے مکہ معظمہ جانے والے احرام باندھتے ہیں مینے مدینہ ہی میں احرام باندھ لیا تھا۔ یہاں پر عمرہ کی نیت کر لی۔

برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدہ پر نظرثانی

قاہرہ۔ ۱۴۔ مارچ۔ مصری نشنلسٹ وفد پارٹی نے آج ایک مینی فسٹو شایع کیا ہے کہ مصر کے سرکاری ڈیلیگیشن اور حکومت برطانیہ کے درمیان معاہدہ کی تبدیلی کے بارے میں جو بات چیت ہوگی۔ وفد پارٹی اس کے نتیجوں کی پابند نہیں ہوگی۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ مصر کے وزیر اعظم صدقی پاشا نے مصری ڈیلیگیشن میں نمایندگی کے متعلق وفد پارٹی کے مطالبہ کو نامنظور کر دیا تھا اور مینی فسٹو میں لکھا ہے کہ پارٹی جس نے پچھلے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا تھا کا یہ خیال نہیں ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے اسکی بنا پر بات چیت سے مصر کے قومی جذبات پورے ہو جائیں گے۔

وایسرائے کی انتظامیہ کونسل کی گرانٹ نامنظور ہو گئی!

نئی دہلی۔ ۱۵۔ مارچ۔ کل سنٹرل اسمبلی میں حکومت ہند کی انتظامیہ کونسل کی گرانٹ [illegible] کے مقابلہ میں ۴۹ ووٹوں سے نامنظور کر دی گئی۔ جب کانگریس پارٹی نے اس گرانٹ کو بطور عدم اعتماد کے نامنظور کرنیکا فیصلہ کیا۔ مسلم لیگ کے ممبران رائے شماری کے وقت ناطرفدار رہے حکومت ہند کے ممبر پہلے شرمندہ ہوئے پھر اپنی شرم چھپانے کے لئے مسکرا دیے۔ تھوڑی منٹ بعد حکومت ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی گرانٹ نامنظور ہوتے ہوتے بچ گئی۔ جب مسلم لیگ نے آدھے منٹ کے اندر ہی اپنا اقرار بدل گیا۔ مسلم لیگ پارٹی نے کانگریس پارٹی کو یہ یقین دلایا تھا کہ وہ اس بارے میں غیر جانبداری سے کام لیں گے۔ مگر جب کانگریس ممبر ووٹ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو مسلم لیگ کے ممبر ایک ساتھ سرکار کے حق میں ووٹ دینے چل پڑے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی گرانٹ ۴۹ کے مقابلہ میں ۵۹ ووٹوں سے منظور ہو گئی۔ مسلم لیگ کے سترہ ممبروں نے حکومت کو ہار سے بچا لیا۔

ایوان راجگان میں مہاراجہ پٹیالہ پرو چانسلر ہو گئے

نئی دہلی۔ ۱۳۔ مارچ۔ ایوان راجگان کی ایک اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں مہاراجہ پٹیالہ ۱۹۴۶ء کے پرو چانسلر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کے مقابل میں مہاراجہ بلاسپور تھے۔ لیکن آخر میں مہاراجہ پٹیالہ جیت گئے۔ اسٹینڈنگ پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ سے بھی ملی۔ اور چھوٹی ریاستوں کو ملحق کرنیکے متعلق راجاؤں نے جذبات کا اظہار کیا۔

مانے کے لئے بنے جسے
... نوٹا کر سکتے تھے اور معمولی
... نے بھی ٹھنڈک نصیب
... شروع نہ ہو جاسکے
... اپنے پینے کی چیزوں کو
... نا ہے۔
... ہوسے اور بک سکے
... استعمال کرسکتے ہیں

ہندوستان کی ... ادی کا حق تسلیم

لندن - ۱۵ - مارچ - "ہندوستان میں نیشنلزم کی لہراس وقت تیز ہے۔ کیبنیٹ مشن کامیابی کے کامل یقین کے ساتھ ہندوستان جارہا ہے۔ سنہ ۱۹۴۶ء کا درجہ حرارت سنہ ۱۹۲۰ء یا سنہ ۱۹۴۲ء کا درجہ حرارت نہیں ہے۔ کسی اقلیت کو یہ اجازت نہیں دی جائیگی کہ وہ اپنے ضدی رویہ سے اکثریت کی ترقی کے راستے میں روڑے اٹکائے۔ وزارتی مشن ہندوستان کو آزادی حاصل کرانے میں زیادہ سے زیادہ امداد کریگا۔"

یہ ہیں وہ چند پر معنی محاورے جو وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے اپنی تقریر میں استعمال کئے جبکہ پارلیمنٹ میں آج وزارتی مشن کے بارے میں بحث ہو رہی تھی۔

مسٹر اٹیلی نے کہا کہ ہندوستان ... حکومت کی جگہ کس قسم کی حکومت قائم ہوگی۔ اس کا فیصلہ خود ہندوستان کرے گا۔ ہم تو اسکا مقصد پورا کرنے میں زیادہ سے زیادہ امداد کریں گے۔

مسٹر اٹیلی نے یہ بھی واضح کر دیا کہ ہمیں اقلیتوں کے

... یلام

مرقع

نمبر ۳۱۸

... داس ولد ننت رام چیلہ بابا پراگ ... ن دررصہ داخلی مہری پرگنہ بالامئو ... یلہ ضلع ہردوئی ڈگریدار

... شبلی وغیرہ - مدیون

... ناب سنگھ ولد نامعلوم قوم ٹھاکر ساکن فرید پور ... بانگرمئو تحصیل صفی پور ضلع اوناؤ - مدیون

ہرگاہ کہ مقدمہ مندرجہ بالا میں ڈگریدار نے نیلام حقیت کی درخواست کی ہے - آپ کو اس اطلاع نامہ کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ تاریخ ۶ - ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۶ء واسطے طے کرنے مراتب اشتہار نیلام مقرر کی گئی ہے آج تاریخ ۱۴ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

وقت حاضری بدفتر دیوانی منصفی شرقی ہردوئی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

بحکم منصرم عدالت منصفی شرقی ہردوئی
(مہر عدالت)

امریکہ میں مسٹر چرچل کے خلاف مظاہرے

نیویارک - ۱۵ - مارچ - آج جب مسٹر چرچل سابق وزیر اعظم برطانیہ شہر کا دورہ کرنے کے لیے نکلے تو عام راستہ پر تختیاں لگادی گئیں - جن پر لکھا تھا کوئی امریکن چرچل کے لیے اپنی جان نہیں دے گا کوئی آدمی تیسری جنگ نہیں چاہتا"

اور اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے جن میں لکھا تھا "چرچل تمہارے بچوں کی جان چاہتا ہے"

نواب چھتاری پر حملہ

حیدرآباد - ۱۶ - مارچ - ریاست کے چیف منسٹر نواب صاحب چھتاری کو مسلمانوں کے ایک ہجوم نے زدوکوب کیا - اور ان کے محل کو آگ لگادی - جس کے نتیجے کے طور پر تمام فرنیچر اور فرنشنگ جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔

نواب صاحب چھتاری اور ممبر مالیات مسٹر گرگن اور دوسرے کئی افسران شاہ منزل میں ... کے معاملہ میں مشورہ کر رہے تھے۔ جب انجمن اتحاد المسلمین کے ایک جلوس نے بے قابو ہو کر ان پر حملہ کر دیا - بعد میں سٹی اور ضلع پولیس نے آکر ہجوم کو منتشر کر دیا۔

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ 255/45

عدالت منصفی کاسگنج

بہاری لال ولد بیربل قوم چک ساکن قصبہ کاسگنج پرگنہ بلرام — مدعی

بنام — محمد حنیف ولد محمد صدیق قوم شیخ ساکن قصبہ کاسگنج حال ملازم بعہدہ بابرچی کانپور انور گنج B.B.C.I.R. کانپور لوکو خلاصی - مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار کے دائر کی ہے - لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ تاریخ ۲۱ - مارچ سنہ ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں - جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں -

آپ کو اطلاع جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۶ - ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی کاسگنج (مہر عدالت)

...ہر تنخواہ دار ...

...تے ...

...ہے ... ہمارا ایک قومی ...
ہیں بڑھ چڑھ کر ہمارا ایک قومی ...
پاس اتنا سرمایہ جمع نہیں ہوتا کہ ... سکے۔
لیکن نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس میں ... کے آدمی بھی،
... اندیشہ کے بغیر روپیہ ... ہیں، خواہ دنیا کی
منڈیوں کے بھاؤ گریں یا چڑھیں۔ میں اس اسکیم کا خاص طور
پر اس لئے حامی ہوں ... لوگوں سے توقع کی جاتی ہے کہ نیشنل
... کے متعلق اس نقطۂ نظر کو سمجھنے
کے بعد، اپنی مرضی سے روپیہ لگائیں گے اور کسی کے بے جا
اصرار سے متاثر نہ ہوں گے۔

Balasubramaniam

مختصر تفصیلات

(۱) آپ ۵، ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، ۱۰۰۰، یا ۵۰۰۰ روپے کی مالیت کے نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خرید سکتے ہیں۔

(۲) نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس روپیہ لگانے کی اتنی اچھی مد ہیں۔ کہ کسی ایک شخص کو ۵۰۰۰ روپے سے زیادہ کے سرٹیفکیٹس خریدنے کی اجازت نہیں۔ البتہ دو شخص مل کر ۱۰۰۰۰ روپے کے سرٹیفکیٹس خرید سکتے ہیں۔

(۳) ان کی قیمت ۱۲ سال میں ۵۰ فیصدی بڑھ جاتی ہے۔ ہر وہ روپیہ جو لگایا جاتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنے بن جاتا ہے۔

(۴) مدت پوری ہونے پر ۳½ فیصدی سالانہ کے حساب سے نفع ملتا ہے۔

(۵) حاصل شدہ منافع پر انکم ٹیکس معاف ہے۔

(۶) ۲ سال بعد (بلکہ ۵ روپے والے سرٹیفکیٹس ۱۸ مہینے بعد ہی) بھنائے جا سکتے ہیں۔ مگر پورا فائدہ جبھی حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ میعاد ختم ہونے سے پہلے ان کو نہ بھنایا جائے۔

(۷) چھوٹی رقمیں جمع کرنے والے ایک روپیہ، ۸ آنے یا ۴ آنے والے سیونگز اسٹامپس خرید سکتے ہیں جب پانچ روپے کے اسٹامپس ہو جائیں، تو آپ انہیں ایک ۵ روپے والے سرٹیفکیٹ میں تبدیل کرا سکتے ہیں۔

(۸) سرٹیفکیٹس اور اسٹامپس ڈاکخانوں، منظور شدہ سرکاری ایجنٹوں، یا سیونگز بیورو سے مل سکتے ہیں۔

جنوبی افریقہ کے ساتھ تجارت

جنوبی افریقہ کے ساتھ تجارت سے ہندوستان کو چار کروڑ کا سالانہ نفع ہوتا تھا یہاں سے ۹ کروڑ روپیہ کا سوتی کپڑا اور جوٹ کے بورے برآمد کئے جاتے تھے۔ درآمد میں سونا اور ہیرے بھی شامل ہیں۔

روس نے امریکہ کو جواب نہیں ...

ماسکو ۱۲ مارچ۔ امریکن سفیر مقیم ... نے رائٹر کے نامہ نگار کو بتایا ہے کہ امریکہ ... روس کو ۶ مارچ کو ایران سے فوجیں ہٹا... کے بارے میں جو مراسلہ بھیجا تھا اس کا جواب ... تک نہیں ملا ہے۔

...
نئی دہلی ... ان ...
جنرل سرکار ...
برطانیہ روانہ ہوگئے جہاں ...
کانفرنس میں شریک ہوں ...
تک واپس آجائیں گے۔

بہار کی وزارت سازی کا مسئلہ

پٹنہ ۱۰ مارچ۔ بہار اسمبلی کا پولنگ ختم ہوگیا ہے۔ بہار میں وزارت سازی کے مسئلہ پر گورنر بہار نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر ڈاکٹر راجندر پرشاد سابق وزیراعظم شری کرشن سنہا اور مسٹر ... نارائن ... مشورہ ... کانگریس ... لیڈر کا ... صوبہ میں وزارت ... میں چار وزیر تھے۔ لیکن اس بار کم سے ... وزیر تو ضرور ہوں گے۔ گورنر نے مسلم لیگ کے صدر مسٹر حسین امام کی غیر موجودگی میں سید محمد اسمٰعیل کو بھی ملاقات کی دعوت دی۔

ہندوستان بھر میں نئے مکانات بننے کا پروگرام

نئی دہلی ۱۱ مارچ مکانات بنانے والے انجینئروں ٹھیکیداروں وغیرہ کی ایک کانفرنس منیجر وار کو دہلی میں ہوئی۔ مسٹر پرایر سکریٹری محکمہ تعمیر نے صدارت کی مسٹر پرائر نے کہا کہ مکانات کی قلت دور کرنے کے لئے نئے مکانات بنانے کی سخت ضرورت ہے اس سے بیکاروں کو روزگار ملے گا اور مکانات کی قیمتیں بھی بڑھنے نہ پائیں گی۔

اس کے بعد عام مباحثہ ہوا جس میں اینٹیں بنانے کے لئے کوئلہ کی سپلائی، مکانات کے لئے زمین لوہے کی کڑیوں کی کمی وغیرہ مسائل پر غور ہوا صدر نے اقرار کیا کہ وہ ہر قسم کی امداد دیں گے۔ جس سے ملک بھر میں تعمیر کا کام نئے سرے سے شروع ہو سکے سامان لانے کے لئے نئے ملاریوں کے لئے پٹرول مہیا کرنے کا بھی انتظام کیا جائے گا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

بمبئی ۱۲ مارچ۔ آج ۲ بجے مولانا ابوالکلام آزاد کی صدارت میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں مولانا ابوالکلام آزاد نے مختصر الفاظ میں ملک کے ان سیاسی حالات پر تبصرہ کیا جو کلکتہ کی نشست کے بعد اس تین مہینہ کے عرصہ میں گذرے ہیں۔ خاص طور پر اپنی ان دو ملاقاتوں کا حال بتایا جو اس اثناء میں ان سے اور لارڈ ویول وائسرائے ہند سے ہوئی ہیں آپ نے یہ کہا اور بزور کہا کہ ملک میں کانگریس کے اندر اور باہر ایسے عناصر موجود ہیں۔ جو کانگریس کو زبردستی اپنی بات منوانا چاہتے ہیں۔ اس موقعہ پر نہایت ضروری ہے کہ کانگریس اپنی پالیسی پر سختی سے کاربند رہے آپ نے فرمایا کہ کانگریس نے ہندوستان کی غیر مشروط آزادی کامل کی بنیاد پر انتخاب لڑا ہے اس کے بعد عام بحث شروع ہوئی جس میں سب ممبروں نے حصہ لیا۔ لیکن یہ بحث محض ابتدائی نوعیت کی ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے پہنچ جانے کے بعد فیصلہ کن بحث ہوگی۔ بابو راجندر پرشاد بھی دیر میں پہنچے۔ مہاتما گاندھی آج کے اجلاس میں شریک رہے۔ مہاتما جی نے کمیٹی کو بتایا کہ مسئلہ غذا پر ان میں اور وائسرائے ہند لارڈ ویول میں کیا گفت و شنید ہوئی، اور میں نے غذائی جمود کے سلسلے میں کیا مشورہ دیا کمیٹی کا عام نظریہ یہ تھا کہ جب تک مرکز اور صوبوں میں اختیارات منتقل نہ ہو جائیں اس وقت تک غذائی مسئلہ موثر طریقہ پر حل نہیں کیا جا سکتا کمیٹی کا اجلاس کل صبح ۹ بجے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی جائے رہائش پر پھر ہوگا۔

کانپور میونسپلٹی ـــ ٹنڈر نوٹس

سنہ ۱۹۴۶-۴۷ء کے واسطے دیسی بھوسہ۔ چنا۔ کوٹھو کی کھلی کی سپلائی کے لئے اس نوٹس کے ذریعہ مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

(۱) (اے) ارنسٹ منی (EARNEST MONEY) (پیشگی زرضمانت) دو ہزار روپیہ /Rs.2000 جمع کرنا ہوگا۔

(بی) دس فی صدی کے حساب سے ضمانت دینا ہوگی۔

(۲) ۲۰۔ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء کو ۴ بجے شام تک انچارج ان ٹنڈروں کو وصول کریں گے جس کے بعد کوئی ٹنڈر وصول نہیں کیا جائیگا۔

(۳) میونسپل خزانہ میں ارنسٹ منی (پیشگی زرضمانت) یعنی دو ہزار روپیہ نقد جمع ہونے کے ثبوت میں اصلی رسید ہر ٹنڈر کے ساتھ آنا چاہیئے۔ بغیر رسید کے کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائیگا اور کوئی چیک منظور نہیں کی جائیگی۔

(۴) ٹنڈر اس فارم پر ہونا چاہیئے جو سات روپیہ فی درجن کے سٹ کے حساب سے ۲۰۔ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء کو ۴ بجے شام تک فارم کیپر سے دستیاب ہو سکتا ہے اور خریداری کے بعد ٹنڈر کی قیمت واپس نہیں کیجائیگی۔

(۵) ہر ایک ٹنڈر مہر بند لفافہ میں ہونا چاہیئے جس کے اوپر مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہونا چاہیئے۔

"راشن کی سپلائی کے واسطے ٹنڈر" "TENDER FOR FOR SUPPLY RATIONS"

اور ٹریکل آفیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ کانپور کے پتہ سے آنا چاہیئے۔

(۶) ٹنڈروں کے ساتھ ہر ایک چیز کے نمونے مہر بند تھیلوں میں بھیجنا چاہیئے۔ لیکن بھوسہ مقدار میں پانچ سیر سے کم نہ ہونا چاہیئے۔

(۷) سب سے کم یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کے واسطے بورڈ پابند نہیں ہے اور نہ کسی ٹنڈر کو نامنظور کرنے کی وجہ بتلائی جائے گی۔

(۸) دیگر معلومات ٹریکل افسر آف ہیلتھ کے دفتر سے اتوار اور دیگر تعطیلوں کو چھوڑ کر کام کے دنوں میں ہر دن ۱۱ بجے سے ۴ بجے شام تک معلوم کی جا سکتی ہیں۔

(۹) جس کا ٹنڈر منظور ہوگا اسکو ٹھیکہ کے صحیح طور پر تکمیل کرنیکے لیے دس فیصدی کے حساب سے پوری ضمانت نقد جمع کرنا ہوگی۔

(۱۰) ٹھیکہ داروں کو آئٹم وار (RATES ITEM BY ITEM) شرح لفظوں اور ہندسوں دونوں میں درج کرنا چاہیئے۔ ورنہ ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائیگا۔

(۱۱) دوسرے کاموں کے واسطے جمع کی ہوئی ارنسٹ منی (پیشگی زرضمانت) اسمیں منتقل نہیں کیجائیگی۔

(۱۲) ٹنڈر دینے کے بعد اگر کوئی ٹنڈر دینے والا ٹنڈر واپس لینا چاہیگا تو اسکی ارنسٹ منی (پیشگی زرضمانت) ضبط کرلی جائے گی۔

(۱۳) ٹنڈر کی منظوری کی اطلاع کی تاریخ سے چار دن کے اندر اگر منظور شدہ ٹنڈر دینے والا ٹھیکہ اقرارنامہ کی تکمیل سے قاصر رہیگا تو اسکی ارنسٹ منی (پیشگی زرضمانت) ضبط کرلیجائیگی اقرارنامہ کا فارم جو کامیاب ٹنڈر دینے والے کو مکمل کرنا ہوگا۔ میونسپل آفس میں دیکھا جا سکتا ہے جو عام نوٹس بورڈ پر چسپاں کر دیا جائیگا۔

۲۰۔ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء کے بعد ہونیوالے بورڈ کے جلسہ میں ٹنڈر کھولے جائیں گے

دستخط۔ پی۔ ال۔ بھٹی۔ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ کانپور

آسام میں کانگریسی وزارت کا پہلا بجٹ

شیلانگ ۱۲ مارچ آج آسام اسمبلی میں فنانس منسٹر مسٹر بشنو رام میدھی نے سنہ ۱۹۴۶-۴۷ء کا بجٹ پیش کیا جس میں ۵،۱۲۷،۰۰۰ روپیہ کی بچت دکھلائی گئی یہ پہلا بجٹ ہے جو آسام میں کانگریسی وزارت نے پیش کیا ہے یہ سال ۱۰۷۹۰۰۰ روپیہ کی بقایا سے شروع ہوگا۔ آمدنی کا اندازہ ۳،۷۶۲،۳۷۰۰۰ روپیہ کا ہے اور خرچ کا اندازہ ۳،۸،۹۰۰۰۰ روپیہ کا ہے۔

جاوا میں ۱۲۷۵ ہندوستانی کام آئے

بٹاویا ۱۲ مارچ ۱۶ فروری تک جاوا اور سماٹرا میں ہندوستانی فوج کے ۲۳۶ سپاہی ہلاک اور ۸۱۰ زخمی ہوئے اور ۲۲۹ لاپتہ ہیں یعنی کل ۱۲۷۵ ہندوستانی جوان کام آئے۔ اسی عرصہ میں برطانوی فوج کے ۲۷ سپاہی ہلاک اور ۵۵ زخمی ہوئے۔ اور ایک لاپتہ ہے وزیر جنگ مسٹر لاسن نے یہ اعداد و شمار پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں پیش کیا۔

ادبیات

وقت کی تنبیہ

(از حضرت سیماب اکبرآبادی)

سازگاری کا نہیں اے مطربہ آغاز ابھی — ساز چھیڑے جا، مزاجِ وقت ہے ناساز ابھی

جنگ کی آتش فشانوں کی دبی چنگاریاں — کر رہی ہیں آج بھی دنیا میں شعلہ باریاں

بڑھ رہی ہیں خواریاں، لاچاریاں، بیزاریاں — ہے مگر انسان میں باقی غرور و ناز ابھی

ساز چھیڑے جا، مزاجِ وقت ہے ناساز ابھی

خوابِ بیداری ہے طاری دیدۂ اقوام پر — ہیں وطن آزاریاں جاری وطن کے نام پر

جاگ اٹھتا ہے نیا فتنہ نئی ہر گام پر — شورشیں، ناسازیٔ عالم کی ہیں غماز ابھی

ساز چھیڑے جا، مزاجِ وقت ہے ناساز ابھی

اب بھی طیارے نہیں ہر جانبِ جہنم ہیں رواں — غیر محفوظ اب بھی ہیں دشت و جبال و گلستاں

زندگی سہمی ہوئی ہے آشیاں در آشیاں — موت ہے ہر سو فضا میں مائلِ پرواز ابھی

ساز چھیڑے جا، مزاجِ وقت ہے ناساز ابھی

اب خودی والوں کی دنیا میں خودی ہے حشر خیز — شخصیت سے شخصیت ہے آج سرگرمِ ستیز

آمریت کی صدائیں ہیں، بزن! بشکن! بریز! — جستجوئے صید میں ہے فطرتِ شہباز ابھی

ساز چھیڑے جا، مزاجِ وقت ہے ناساز ابھی

انتشارِ بزمِ عالم ہے، مآلِ کشت و خون — چارہ گر سودا زدہ ہیں، عقل ہے صیدِ جنون

ہو رہا ہے منتشر شیرازۂ امن و سکون — اور منشائے الٰہی ہے بقیدِ راز ابھی

ساز چھیڑے جا، مزاجِ وقت ہے ناساز ابھی

مطربہ! نغمے ترے، اور ساز کا کیف و اثر — چاہیں تو رکھ دیں الٹ کر یہ بساطِ بحر و بر

اور اک دنیا نئی آباد ہو جائے مگر — روحِ ہستی تک نہیں پہونچی تری آواز ابھی

ساز چھیڑے جا، مزاجِ وقت ہے ناساز ابھی

دنیائے اسلام

فلسطین کے عربوں کی طرف سے آزادیٔ کامل کا مطالبہ

تحقیقاتی کمیشن کے سامنے عرب نقطۂ نظر کی توضیح

یروشلم - ۱۳ - مارچ - کل برطانیہ اور امریکہ کے مشترکہ تحقیقاتی کمیشن کے سامنے عربوں کے پرجوش لیڈر ایم جمال الحسینی نے جو نو برس کی جلا وطنی کے بعد فلسطین واپس آئے ہیں۔ فلسطین کے مسئلہ میں عرب نقطہ نظر کو پیش کیا۔

انھوں نے کہا کہ عربوں کے خاص خاص مطالبات چار ہیں:-

(۱) عربوں کو ان کے ملک میں مکمل آزادی کا حق دیا جائے (۲) فلسطین میں یہودی اپنے مقاصد کو ترک کر دیں (۳) فلسطین کا انتداب ختم کر دیا جائے - (۴) فلسطین میں یہودی آمد کو فوراً روکا جائے -

پولیس کے زرہ پوش موٹر اور ٹامی بندوقوں سے مسلح کانسٹبل اس عمارت کے چاروں طرف گشت کر رہے تھے جس میں کمیشن نے تہا قلعہ بند کر رکھا تھا۔ کمیشن کے نمائندوں کے آنے سے پہلے اس عمارت کا پوری طرح جائزہ لیا گیا اور ارد گرد کے رقبوں کو اچھی طرح دیکھ بھال کر کے اطمینان کر لیا گیا کہ وہاں کوئی بارودی سرنگ نہیں بچھا دی گئی ہے۔

ایم جمال حسینی نے کمیشن کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ ۲۵ سال میں فلسطین کے اندر یہودیوں کی تعداد عربوں کے مقابلہ میں ۸ فی صدی سے بڑھ کر ۳۱ فی صدی تک ہو گئی ہے۔ اور اسی عرصہ میں یہودیوں کے قبضہ میں فلسطین کی قابل کاشت آراضی کا ⅛ حصہ ہو گیا ہے۔

اعلان بالفور

انھوں نے کہا کہ عربوں نے اعلان بالفور اور فلسطین کے انتداب کو نہ کبھی تسلیم کیا اور نہ کبھی کریں گے۔ ان میں سے پہلی چیز بے ضابطہ اور بے بنیاد تھی۔ اور دوسری ایک غیر قانونی اور ناجائز دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہمارا معاملہ مخالف سامیت "تحریک سے بالکل الگ چیز ہے۔

انھوں نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ گزشتہ ۲۵ سال سے ہر دور حکومت میں نظم و نسق کے ذمہ داروں کا نتیجہ لامحدود اختیارات حاصل رہے ہیں کہ فلسطین کے اندر حقیقی معنوں میں ڈکٹیٹر شپ (مطلق العنانی) جاری رہی ہے۔ پہلی جنگ عظیم سے پہلے فلسطین کے عربوں کو مجلس قانون ساز میں حق نمائندگی حاصل تھا۔ اور وزارتوں میں بھی دخیل تھے۔ لیکن انھیں اس ۲۵ سال کے اندر حکومت خود اختیاری کے ایسے معمولی اور ابتدائی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا۔

مفتی اعظم

کمیشن کے کئی ممبروں نے جمال الحسینی کے بیان پر جرح کرتے ہوئے یہ سوال بھی کیا کہ عربوں کا یہ خیال ہے کہ اس کمیشن کے سامنے ان کے سابق لیڈر مفتی اعظم الحاج امین الحسینی کو بلا کر انھیں ایک ایسی شخصیت سے محروم بنا دیا ہے۔ جس کے بجائے وہ کمیشن کے سامنے کسی دوسرے شخص کو پیش نہیں کر سکتے۔

مفتی اعظم الحاج امین الحسینی جمال الحسینی کے عزیز ہیں۔ مفتی اعظم آج کل فرانس میں نظر بند ہیں۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انھوں نے سنہ ۱۹۳۶ء میں فلسطین کے اندر ایک بغاوت کی رہنمائی کی تھی اور اس بغاوت میں شریک تھے۔ جو سنہ ۱۹۴۱ء میں عراق کے اندر راشد علی نے برطانیہ کے خلاف کی تھی۔ اس کے علاوہ برلن سے تقریریں نشر کرتے تھے۔

جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ وہ برلن میں نسطائی طاقتوں سے کیسے متفق ہو گئے۔ تو انھوں نے جواب میں کہا کہ برطانیہ کی انتدابی حکومت نے مفتی اعظم کو چین سے ایک جگہ نہ رہنے دیا۔ اور وہ برابر ان کے تعاقب میں لگی رہی اور اس کی گرفت سے بچنے کے لئے ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل ہوتے رہے۔ جرمنی میں پہونچ کر وہ اپنی قوم کی بہتری کے لیے کام کرنے لگے۔ جمال الحسینی نے کہا کہ اگر برطانی فوجیں فلسطین سے ہٹ جائیں تو ساٹھ فی صدی یہودی عربوں سے اشتراک عمل اور تعاون کرنے لگیں گے۔

وزیر اعظم قوام السلطنت کا بیان

طہران - ۱۴ - مارچ - ایران کے وزیر اعظم قوام السلطنت نے آج بتلایا ہے کہ امریکہ کے دفتر خارجہ کی ان اطلاعات کی انھیں کوئی خبر نہیں ہے کہ روسی فوجیں شمالی ایران کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ ماسکو کے قیام میں میں نے دو باتوں کے متعلق گفتگو کی تھی۔ (۱) ایران سے روسی فوجوں کا تخلیہ - (۲) اور آذربائیجان کا مسئلہ - اس سوال کا کہ وہ ایران کے مسئلہ کو ادارہ اقوام متحدہ کے سامنے پیش کریں گے۔ وزیر اعظم نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن انھوں نے کہا کہ طہران میں بہت جلد روسی سفیر آ رہا ہے اور انھوں نے کہا کہ روسی سفارت خانہ سے آجکل کسی قسم کی گفت و شنید نہیں ہو رہی ہے اور انھوں نے کہا کہ آذربائی جان کی نام نہاد قومی خود مختار حکومت سے گفتگو کرنا خارج از بحث ہے۔ قوام السلطنت نے کہا کہ میرے سامنے اس وقت سب سے بڑا سوال روسی فوجوں کا تخلیہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو ہر کسی کے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۲۳ - مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۲

وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر مولانا ابوالکلام آزاد کا اظہارِ خیال

مولانا ابوالکلام آزاد صدر آل انڈیا کانگریس نے دہلی میں ایسوشی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے نمائندہ سے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا ہے کہ برطانوی کابینہ کا جو مشن ہندوستان آرہا ہے اس سے جو گفتگو ہوگی وہ یقیناً امید افزا ہوگی۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے برطانوی عوام کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے جو تازہ ترین تقریر کی ہے۔ اس سے جدید رجحانات اور جذبات کا اظہار ہوتا ہے اور اگر ہندوستان آنے کے بعد برطانیہ کا بینہ مشن نے ان کے جذبات اور خیالات پر عمل کیا تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہندوستانی لیڈروں اور اس کے وفد کے درمیان گفت و شنید امید افزا اور نتیجہ خیز نہ ثابت ہو۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے برطانیہ کابینہ مشن سے گفتگو پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں مناسب نہیں سمجھتا کہ قبل از وقت گفت و شنید [illegible] کوئی رائے ظاہر کروں یا جو حالات رونما ہونیوالے ہوں ان کے متعلق پیشین گوئی کروں آپ نے کہا کہ جہانتک کانگریس کا سوال ہے۔ ہمارے اغراض و مقاصد اور اصول و نظریہ صاف ظاہر ہیں۔ لیکن ان اصولوں کی تفصیلات کا انحصار ان حالات اور نظریہ پر ہے۔ جن پر ہمیں غور و خوض اور بحث و مباحثہ کرنا ہوگا۔

مولانا آزاد نے ہندوستان کی صورت حال پر بین الاقوامی روشنی میں اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ میں تو اس قسم کی کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی کہ کسی قوم نے کبھی کسی دوسری قوم کو بغیر مقابلہ کے پر امن صورت میں حکومت اور اختیارات حوالے کئے ہوں۔

لیکن اب یہ کوئی نئی بات نہ ہوگی بلکہ یہ بات اصولی حیثیت اختیار کر سکتی ہے۔ کیونکہ دنیا بہت کچھ بدل چکی ہے اور اب آزادی کے جذبات اس قدر بیدار ہو چکے ہیں کہ اس اصول پر بھی عملدرآمد ہو سکیگا۔

اس کے علاوہ ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ بین الاقوامی سوال میں ایک اہم اہمیت رکھتا ہے گذشتہ چند سالوں میں دنیا میں جو کچھ رونما ہوا ہے اس نے انسانی زندگی کا نظریہ مکمل طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ اور بنی نوع انسان کی ایک جدید تاریخ لکھی جارہی ہے ہم ایک جدید دور کے پھاٹک پر کھڑے ہوئے ہیں۔

انکار کر دیا تو کانگریس بغیر لیگ کے [illegible] کر برطانوی کابینہ کے ممبران سے فیصلہ کرے گی۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ آج دنیا کے واقعات برطانیہ کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ ہندوستان کو آزاد کر دے اور ایسی صورت میں جبکہ ہندوستان کو آزاد ہونا ہی ہے تو کیوں نہ دوستانہ طریقہ پر اس کام کو انجام دیدے۔ ہندوستان پر برطانیہ کا قبضہ اس کے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہوگا۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے۔ پنڈت نہرو نے فرمایا کہ ہندوستان درجہ نو آبادیات منظور نہیں کریگا۔ بلکہ ہندوستان مکمل آزادی چاہتا ہے تاکہ وہ اپنے دوست دشمن کا تو فیصلہ کر سکے۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہندوستان برطانیہ سے اسقدر بدظن ہو چکے ہیں کہ اُن کے کسی اعلان یا وعدہ کو سچا سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اسی لیے ہندوستان کے چند سیاسی حلقوں میں برطانوی اعلان پر اندیشہ کا اظہار کیا جارہا ہے۔

سر سمویل نا ٹھن کی زبردست تقریر

ہندوستان کے ہائی کمشنر متعینہ لندن سر سمویل رنگا ناٹھن نے بین الاقوامی اسائی کلب (مختلف ممالک کی زبانوں کے کلب) کرائیڈن کے سالانہ ڈنر کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ برطانیہ میں تعلیم حاصل کرنیوالے طلباء کی تعداد پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ۱۹۳۸ء اور ۱۹۲۰ء میں جہاں ہندوستانی طلباء کی تعداد [illegible]

علی الترتیب ۱۲۰ اور ۴۰۰ تھی۔ وہاں جنگ سے قبل آرٹ سائنس انجینئرنگ اور طب وغیرہ میں مزید تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لیے ہندوستانی طلباء دو ہزار کے لگ بھگ تھے۔ ۱۹۳۴ء و ۱۹۳۸ء کے اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیر ممالک کے جس قدر طلباء خواہ وہ یورپ کے ہوں یا وہ کچھ وقت تعلیم میں صرف کرتے ہوں برطانیہ میں تعلیم پانے کے لئے آئے ہیں۔ ان میں ہندوستانی طلباء کی تعداد کل تعداد کے نصف اور ایک تہائی کے درمیان ہے۔

سر سمویل نے تقریر کے شروع میں کلب کے اغراض و مقاصد کی تعریف کی اور اس کے پروپرائٹر مسٹر ڈ ہسکال کو ان کی ہمت اور مستعدی کی داد دی۔

یہ کلب اس غرض سے قائم کیا گیا تھا کہ سمندر پار سے آنیوالے طلباء کے درمیان جو خواہ سلطنت برطانیہ سے آئے ہوں یا دوسرے غیر ممالک سے دوستی اتفاق اور خیر سگالی کے جذبات کو ترقی دی جائے۔ سر سمویل نے کلب کے مالک کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے بھی سے ہندوستانی طلباء کے لئے جو اچانک اور غیر متوقع طور پر انگلستان آگئے تھے۔ رہائش کا انتظام کیا۔

سر سمویل نے اپنی تقریر میں شعبہ تعلیم کی مساعی کے ضمن میں کہا کہ یہ کل پندرہ سو درخواست کنندگان میں سے سات سو داخلہ کا انتظام کیا گیا۔ جن میں پچاس خواتین ہیں۔ اول تو ان میں ۳۲۰ طلباء ایسے ہیں جو حکومت کے وظائف پر تے

نہرو جی کا سنگاپور میں بیان

سنگاپور - ۲۱ - مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کل ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ میری دلی خواہش ہے کہ مسٹر جناح اپنے رہنماؤں کو ملک میں بغاوت کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ مسٹر جناح کو اسمیں کامیابی نہیں ہوگی۔ مسٹر جناح میں بہت سی خوبیاں ہیں لیکن انہیں یہ خوبی نہیں کہ وہ حکومت کے خلاف کسی تحریک کو کامیابی کے ساتھ چلا سکیں۔ پنڈت نہرو سے سوال کیا گیا کہ ایسی صورت میں جبکہ مسٹر جناح کے پاکستان کے اصول کو تسلیم نہیں کیا گیا اور انھوں نے بغاوت کی دھمکی دی تو کانگریس کیا رویہ اختیار کریگی۔ پنڈت نہرو نے فرمایا کہ اگر مسلم لیگ نے تعاون سے

ہیں اور انکی [illegible] اور تحقیقات کے سلسلہ میں دورے کئے ہیں [illegible] تقریر کے دوران میں آپ نے رہائشی مکانات [illegible] کیا۔ آپ نے بتایا کہ لندن میں [illegible] کی منظوری سے ہندوستانی طلباء کیلئے لندن میں [illegible] انتظام کیا گیا ہے جس طرح انڈین اسٹوڈنٹس [illegible] ہینجنگ کمیٹی نے لندن یونیورسٹی کے [illegible] انتظام کیا ہے انکا پہلا ہوسٹل ۱۹۴۱ء میں بمباری سے تباہ ہوگیا تو

سٹی کانگریس کمیٹی کا جلسہ

سٹی کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر پیارے لال اگروال کی صدارت میں ہوا جس میں ہال کے [illegible] کے سلسلے میں مرتھوالوں کے [illegible] مانگنے کے سا [illegible] ریزولیوشن پاس ہوا ہے۔

فسادات کی رپورٹ

[illegible] کے مطابق سٹی کانگریس کمیٹی [illegible] فسادات کے متعلق ایک رپورٹ مرتب کر رہی ہے۔ کانگریس کمیٹی کی طرف سے چشم دید گواہوں کے بیانات لیے جاوینگے جو جو پولنگ اسٹیشنوں پر تعینات تھے۔ یہ رپورٹ پنڈت جی پاس بھیجدی جائے گی۔

کرفیو آرڈر شہر میں اس وقت بالکل امن و امان ہے۔ لیکن ۲۵ و ۲۶ [illegible] الیکشن کی وجہ سے احتیاطاً کرفیو آرڈر ۲ [illegible] سے ۵ بجے صبح تک کیلئے نافذ ہے۔

امید ہے کہ ۲۷ - مارچ سے کرفیو آرڈر ختم ہو جائے گا۔

مسٹر دیبی سنگھ کی تجویز

مسٹر دیبی سنگھ [illegible] چیرمین ٹاؤن امپروومنٹ کمیٹی کانپور میونسپل بورڈ نے کانپور ٹرانسپورٹ ڈپو کو لکھا ہے کہ کاربس کا جو کرایہ ایک آنہ فی میل مقرر کیا گیا ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ لہذا بجائے ایک آنہ فی میل کے دو پیسہ فی میل کرایہ ہونا چاہیئے۔

قومی میلہ

۲۱ مارچ ۶ بجے شام کو ہولی کے سلسلہ میں ایک قومی میلہ تلک ہال میں سٹی کانگریس کمیٹی کی طرف سے ہوا جس میں سب قوموں کے نمائندوں نے شرکت کی اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے اور آخر میں قومی شاعری بھی ہوئی

شہر میں طاعون

سرکاری رپورٹ ہے کہ ۱۲ - مارچ سے ۲۱ - مارچ تک شہر میں ۸، آدمی طاعون سے بیمار ہوئے اور جسمیں سے ۴ مر گئے۔

ٹاؤن راشننگ آفیسر کا اعلان

ٹاؤن راشننگ آفیسر صاحب نے پبلک کو اطلاع دی ہے کہ راشننگ کارڈ پر کسی عورت کے راشن کا اضافہ اس وقت ہو سکے گا جب کوئی وکیل درخواست کی تصدیق کرے گا اور راشن کارڈ میں آدمیوں کا اضافہ انسپکٹر کے پورے اطمینان ہونے پر کیا جائیگا۔

راشن میں کمی

۱۶ - مارچ سے فی یونٹ بجائے ۸ چھٹانک کے ۶ چھٹانک کر دیا گیا ہے۔

(۱) گیہوں ۲ چھٹانک (۲) چاول عمدہ ۲ چھٹانک اور موٹا اناج ۲ چھٹانک دیا جائیگا۔

لاریوں کا تصادم

لیبن پارک سیلہ ہوٹل کے نزدیک دو موٹر لاریوں میں تصادم ہوجانے کی وجہ سے ایک آدمی فوراً مر گیا اور نصف درجن کے قریب آدمی زخمی ہوئے ہیں۔

درخواست نامنظور

مسٹر راجہ رام شاستری نے مسٹر ارونا آصف علی کے لیکچر کیلئے اجازت طلب کی تھی جسکو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نامنظور کر دیا ہے۔

ملوں کے پھاٹکوں پر بھی انتخابات کے سلسلہ میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دیگئی ہے۔

سر پدم پت کا بیان

سر پدم پت سنگھانیہ نے ایک پریس بیان میں کانپور کے حال کے فساد کے سلسلہ میں عبادت گاہوں کو جو نقصان پہونچا ہے۔ اسکی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ اس نقصان کی درستی کرانے کے لیے تیار ہیں۔

میں سن ۱۹۴۶ء - ۱۹۴۷ء کا سالانہ بجٹ پیش ہوا [illegible] مسٹر مترا نے بعض اسکیموں پر زیادہ خرچ کی [illegible] کیا۔ چیرمین صاحب [illegible] کیا۔ [illegible]

[illegible] مقرر کرنے کی تجویز پیش کی [illegible] بورڈ کی سخت نکتہ چینی کی [illegible] سیوریج کا جلد [illegible]

[illegible] معلوم کرنا چاہے جو اس وقت [illegible] جا سکتے [illegible] کافی بحث و مباحثہ کے بعد ۲ کروڑ ۸ لاکھ [illegible] ہزار ۳۰۰ سو روپیہ کی آمدنی اور ۲ کروڑ ۱۲ لاکھ ۸۵ ہزار ۳۰۰ روپیہ کے خرچ کا تخمینہ پاس ہوا ہے۔

اوپننگ بیلنس ۵ لاکھ ۴۱ ہزار ۲۴۸ روپیہ [illegible] کلوزنگ [illegible] ۲۴۸ روپیہ رکھا گیا ہے۔

آمدنی کی خاص خاص رقمیں حسب ذیل ہیں:- زمین کی قیمت سے ۲۹ لاکھ روپیہ اسکیوریٹی کی فروخت سے ۷ لاکھ روپیہ - سرکاری امداد سے ۱۰ لاکھ روپیہ - گورنمنٹ سے قرض لیا جائیگا - ۶۵ لاکھ روپیہ، مرکزی حکومت سے بلا سود قرضہ لیا جائیگا ۲۵ لاکھ روپیہ -

بورڈ نے اسکیموں پر ۷۵ لاکھ عمارتوں پر ۰ ۴ لاکھ واٹر سپلائی پر ۲۵ لاکھ سڑکوں کی تعمیر پر ۱۰ لاکھ پولیس و گورنمنٹ کی عمارتوں کے لئے ۱۰ لاکھ - قرضہ کی ادائیگی ۷ لاکھ، ٹرانسپورٹ کمیٹی کے لیے ۲ لاکھ ہیلتھ کے لیے ۲ لاکھ عملہ کے لیے ۴ ½ لاکھ خرچ کرنا تجویز کیا ہے۔

یو - پی - پریس کانفرنس

تیسری یو - پی پریس کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے عہدہ داران کا ایک جلسہ ۲۱ مارچ ۷ بجے شام کو ٹیلیگراف کے دفتر میں مسٹر کے - ڈی وینکٹ رام کی صدارت میں ہوا - دیگر ضروری امور پر غور کرنے کے بعد کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے مندرجہ ذیل کمیٹیاں بنائی گئیں۔

فینانس کمیٹی - مسٹر ایس بھٹا چاریہ (کنوینر) مسٹر کے - ڈی - وینکٹ رام مسٹر ایس - پی - ٹنڈن - خواجہ عبد السلام، مسٹر مہتاب چند - مسٹر پورنا نند ورما - مسٹر رما شنکر اوستھی - مسٹر ہری شنکر ودیارتھی - مسٹر بال کرشن شرما - مسٹر بال کرشن مہیشوری - مسٹر گوپی ناتھ سنگھ مسٹر آر - این - بنرجی - مسٹر ای - ڈی - ایس ایم مسٹر رفیق صہبائی -

پبلسٹی کمیٹی مسٹر ٹی - ڈی - چندولا (کنوینر) مسٹر کے - وی - وینکٹ رام مسٹر مہتاب چند - مسٹر اسمٰعیل ذبیح - مسٹر برج بہاری اوستھی مسٹر گوپی ناتھ سنگھ - مسٹر سبرامنیم - مسٹر پی - ایم ٹھا

انٹرٹینمنٹ کمیٹی (خواجہ عبد السلام (کنوینر) مسٹر پورنا نند ورما - مسٹر بالکرشن مہیشوری - مسٹر جی - سی - نگم - مسٹر مہتاب چند - پنڈت رماشنکر اوستھی - مسٹر پی - سی مترا - مسٹر برج بہاری اوستھی - مسٹر بی - کے - مکرجی مسٹر گوپال کرشن تیواری -

ڈیلیگیٹ کمیٹی مسٹر جے - دیو گپتا (کنوینر) مسٹر ایس - پی - مہرہ - مسٹر جی - سی - نگم - مسٹر ہری شنکر ودیارتھی - مسٹر مہتاب چند - مسٹر گوپال کرشن تیواری - مسٹر تربھون ناتھ سریواستوا - مسٹر ار - سان - مکرجی - مسٹر برج بہاری اوستھی -

پنڈال و رہائش کمیٹی مسٹر بالکرشن مہیشوری (کنوینر) مسٹر کے - وی - وینکٹ رام - مسٹر رماشنکر اوستھی

[illegible] افتتاح جنرل گنج [illegible] کانفرنس [illegible] میں رہیگا - مسٹر سرت چندر بوس لیڈر کانگریس پارٹی سنٹرل اسمبلی سے کانفرنس کے افتتاح کے لیے [illegible] درخواست کی [illegible] ہے - کانفرنس اپریل کے اخیر ہفتہ [illegible] کے پہلے ہفتہ میں ہوگی -

[illegible] نہایت امن و امان [illegible] ساتھ خیریت سے گذر گیا - اور ۲۲ - مارچ کو میلہ بھی ہوگیا - جس میں ہزاروں انسان گنگا جی گئے اور جہاں ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔ ہولی کے سلسلہ میں صرف ایک دن مول گنج میں ذرا سی چپقلش ہوئی تھی - لیکن پولیس نے فوراً اس کا تدارک کر دیا۔

ہولی کا پورا ہفتہ نہایت امن و امان کے ساتھ گذرا پولیس کا انتظام نہایت معقول اور قابل تعریف تھا۔ چوک صرافہ کی پولیس کے انچارج مسٹر وحید احمد کی [illegible] میں نہایت مستعدی سے اپنے فرائض ادا کئے۔

لیبر حلقہ انتخاب

یو - پی - لیجسلیٹو اسمبلی کے لیے مزدوروں کے حلقہ انتخاب سے ۲ سیٹیں ہیں - ایک سیٹ تو باقاعدہ لیبر کے حلقہ کی اور ایک دوسری سیٹ بے قاعدہ لیبر کے حلقہ کی جس کا الیکشن ۲۵ و ۲۶ مارچ کو ہوگا - [illegible] اس حلقہ کے ریٹرننگ آفیسر صاحب نے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے کہ :-

مزدور اپنے ساتھ فیکٹری کے داخلہ کا ٹکٹ اپنی شناخت کے واسطے اپنے ساتھ لائیں اور جو مزدور فیکٹری سے علیحدہ ہو چکے ہیں وہ اپنی علیحدگی کا حکم اپنے ساتھ لائیں - تاکہ ان کی تصدیق صحیح طور پر ہو سکے ووٹروں کی شناخت اور تصدیق کی پوری ذمہ داری امیدوار یا اوسکے ایجنٹ پر ہوگی -

الیکشن کے سلسلہ میں گرفتاریاں

۱۱ - ۱۲ - مارچ کو الیکشن کے سلسلہ میں کانپور میں جو جھڑپیں اور فساد ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں مقامی پولیس نے ۵۰ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے - ان پر جھگڑے میں حصہ لینے کا شبہ ہے -

۱۱ - مارچ کو بھلینیا احاطہ حلقہ تی محل میں جو جھڑپ ہوئی تھی - اس سلسلہ میں مسٹر محمد فاروق صدیقی میونسپل کمشنر کو بھی دفعہ ۱۴۳ / ۳۳۶ کے سلسلہ میں گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے -

۴ مسلم لیگ اور ۵ - انصاری برادری کے لوگ بھی اس سلسلہ میں گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیے گئے ہیں -

آل انڈیا کانگریس انتخابات

آل انڈیا کانگریس انتخابات کے سلسلہ میں اٹاوہ - فرخ آباد اور کانپور کے ضلعوں سے جو اپیلیں ہونگی انکی سماعت کے لیے یو - پی - کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے مسٹر رام سروپ گپتا - ایم - ایل - اے کو مقرر کیا ہے اور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے مسٹر اقبال کرشن کپور کو ریٹرننگ آفیسر مقرر کیا ہے -

کانپور کو دس ڈیلیگیٹ سشن میں بھیجنے کا حق ملا ہے جن کا انتخاب ۱۲ - اپریل سے پیشتر ہوگا - اس وقت تک سب ضلع کمیٹیوں کو اپنے نام بھیجدینا چاہیئے -

(باقی صفحہ ہذا کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

ـــ ڈنڈے کا گر شراب عیش پی رہا ہوں گا۔

لیکن بڑے میاں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ انھوں نے ماڈرن مجنوں بننے کی جو روش اختیار کی ہے۔ اس سے وہ بیحد برہم ہے اور اس نے اپنے شوہر سے شکایت کر کے آپ کے سر کی کھجلی دور کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔ چنانچہ ایک روز جب بڈھے میاں نے اپنے کھوسٹ دل کے ہاتھوں بے قابو ہو کر "معشوق" کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔ تو اس نے نہ صرف خود اپنی چپل سے آپ کے دونوں پچکے ہوئے گالوں کو بجا دیا بلکہ اپنے شوہر کو بلا کر آپ کی سر کی بھی تواضع کرا دی۔ اس جوتا پنجی سے بڑے میاں کے بھیجے کی ساری بےقراری جاتی رہی۔ اور آپ کے دل میں عشق کی وجہ سے جو بیچینی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ سکون قلب میں بدل گئی۔ چنانچہ آپ اس تواضع کے بعد ٹھنڈے ٹھنڈے اپنے گھر میں جا گھسے اور آپ کے سر سے عشق بازی کا بھوت اتر گیا۔

بمبئی کے ایک بڑے میاں کے بڑھپس کی ایک مزیدار داستان کے بعد آپ ان بڑی بی کا قصہ بھی سنیئے جو ایک دو نہیں پورے تین شوہروں کو کھا بیٹھی تھیں اور مردم خوری کی اس مشقت سے آپ کی کھال تسمہ بھا کر رہ گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آپکو مردوں کی ہوس اتنی زیادہ تھی کہ آپ ایک نوجوان پر عاشق ہو کر دل بیقرار کے ہاتھوں پریشان رہنے لگیں۔ اور ایک دن اس نوجوان سے برملا اظہار برملا اظہار محبت کر دیا۔ آپ کی اس عشق بازی پر نوجوان کو بہت تعجب ہوا اور اس نے از راہ مذاق اپنے ایک بڑھیا کا معشوق بننے کا ذکر اپنی بیوی سے کر دیا۔ اس نے تو ہنسی کے طور پر بیوی سے کر دیا تھا۔ مگر بیوی نے بڑھیا چڑیل کی مرمت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اسی دن دوپہر کے وقت جب بڑی بی اپنی چارپائی پر سوئی ہوئی شاید اپنے محبوب نوجوان سے وصل کا خواب دیکھ رہی تھیں۔ اس دلیر لڑکی نے ان کے گھر میں گھس کر بڑی بی کے تڑاتڑ جوتیاں رسید کیں۔

بڑی بی کے اس طرح پٹ جانے سے پہلے تو پاس پڑوس کے لوگوں نے ان سے ہمدردی محسوس کرنے کی وجہ سے نوجوان عورت کو برا بھلا کہنا شروع کیا لیکن جب اُن کو بڑی بی کے بتلائے عشق ہونے کی داستان سنائی گئی۔ تو ہنستے ہنستے ان کے پیٹوں میں بل پڑ گئے۔

خلیج بنگال کو بحیرہ عرب سے ملا دیا جائے

کراچی۔ ۲۰۔ مارچ۔ یہ تجویز زیر غور ہے کہ رامیشورم میں بند کھود کر بحیرہ عرب اور خلیج منار کو خلیج بنگال سے ملا دیا جائے۔ یہ بند اڑھائی میل لمبی ۹۰ فیٹ چوڑی اور ۳۱ فیٹ گہری ہوگی۔ اس بند کی رو سے مشرقی ساحل کو جانیوالے جہازوں کو ۱۰۰ میل کم سفر کرنا پڑے گا۔

[illegible] اسے ہمالیہ کی بلندی اور سمندروں کی گہرائی بخشی چٹانوں کا استقلال اور شہد کی مٹھاس دی،
اب مالک کائنات بیحد خوش تھا۔ لیکن فرشتے حیرت میں سر جھکائے بیٹھے تھے۔
اپنے شاہکار کو غور سے دیکھتے ہوئے پرماتما نے پرجلال آواز میں کہا:۔
"اے عورت! ہم نے تجھے اس لیے پیدا کیا کہ جا کر اداس اور خاموش دنیا کو اپنے نور، نغموں، اور حسن سے بھرپور کر دے۔ انسانی جھونپڑیوں میں خوشی کا پیغام بن کر جا۔" عورت نے سر جھکا دیا۔
ساز کائنات پر موسیقی کھیلنے لگی۔

ریڈیو کی ہندستانی زبان

نئی دہلی۔ ۲۰۔ مارچ۔ سر اکبر حیدری نے اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ انجمن ترقی اُردو آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن اور ہندوستانی پرچار سبھا کے نمائندوں کی ایک سٹینڈنگ کمیٹی بنائی جا رہی ہے جو آل انڈیا ریڈیو میں ہندی اُردو کے جھگڑے کا فیصلہ کرے گی۔ اور حکومت کو سفارشات پیش کرے گی۔

[illegible] کے مزاج میں ملوق فراخی اور بھی بڑھ گئی [illegible] خوش قسمتی سے وہ ظرافت پسند بھی [illegible] تھے۔ اور ایک پختہ خیال رکھتے تھے [illegible] پورا اعتماد تھا جب وہ اور سن [illegible] ان کی خود پر قابو کرنے کی قدرت اور [illegible]

[illegible] کا پورا یقین نہیں کہ ان کے لڑکے [illegible] تلخنگی کا اثر ہے یا نہیں لیکن بہر کیف ان [illegible] خوش طبعی اور خوش مذاقی کی جو کمی پائی جاتی ہے۔ اس کو انھوں نے دوسرے طریقے پورا کر دیا ہے۔ مثلاً خیالات میں پختگی چھوٹی چھوٹی باتوں سے مکمل آزادی اور ساتھیوں کے ساتھ انتہائی ہمدردی اور محبت سے کام لینا اور بغیر کسی خواہش کے حصول مقصد کے لیے آگے بڑھنا۔

مسز پنڈت کا مزاج بھی مسٹر نہرو سے ملتا جلتا ہے لیکن وہ بہت ہی زیرک اور ظرافت پسند واقع ہوئی تھیں۔ میں ایک مرتبہ ان کا بہت شاکر ہوا جب انھوں نے مجھے بہت ہی ناموزوں حالت سے چھٹکارا دلایا۔ یہ واقعہ گورکھپور کے مشہور مقدمہ سے وابستہ ہے۔ وہاں میں بطور نامہ نگار بھیجا گیا تھا۔ پولیس اور مجسٹریٹوں کے سامنے میں نے پنڈت جواہر لال نہرو سے اس کی نقل لے لی۔ جو انھوں نے مقدمہ کے بچاؤ میں لکھی تھی۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ خبر تار برقی سے دوسری جگہ بھیجا جانا ممکن ہے۔ میں نے اس کا مختصر مضمون لکھنؤ بذریعہ ٹیلیفون بھیجدی اور اسکی پوری تفصیل ایک خاص ہرکارہ کے ذریعہ دوسری گاڑی سے لکھنؤ بھیجدی شایع ہونے کے لیے۔ دوسرے دن جب "نیشنل ہیرلڈ" گورکھپور آیا۔ میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی اور مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ جواہر لال نہرو کی وہ تقریر کے چند سطور جو انھوں نے عدالت میں جو مقدمہ کے بچاؤ کے لیے کہا تھا شایع ہوئی تھی۔ یہ پڑھکر وہ غضبناک ہوئے اور کہنے لگے میرے اخبار نے میری توہین کی ہے۔" ہندوستان بھر میں کون سا اخبار میری پوری تقریر شایع کر سکتا ہے جو پہلے ڈیفنس انڈیا رولز کے زد میں آ چکے ہیں۔ میں نے اپنی مشکلات کو ان کے سامنے بیان کر دیا۔ مگر انھوں نے اسکی قطعی پرواہ نہ کی۔ میں نے ان کو بہاتک بتایا کہ میں نے ان کی پوری تقریر شایع ہونے کے لئے خاص انتظام کر رہا تھا۔ مگر پھر بھی ان کا غصہ کم نہیں ہوا۔ میں عجیب کشمکش و پیچ میں پڑ گیا۔ ایسا دیکھ کر پنڈت جی کی بہن نے فوراً مداخلت کی اور بڑی بہن نے بڑی ہی دانشمندی کے ساتھ ان کا غصہ ٹھنڈا کیا۔ دوسرے دن "نیشنل ہیرلڈ" میں ان کی پوری تقریر کو دیکھ کر میرے دل کو اطمینان نصیب ہوا اور ان کو یہ دیکھ کر بیحد خوشی ہوئی۔ ان کو یہ معلوم کر کے اور بھی خوشی ہوئی کہ اخبار شایع ہونے کے چوبیس گھنٹے کے اندر ہی اندر یو۔پی گورنمنٹ کے چیف سکریٹری نے "نیشنل ہیرلڈ" کو سخت تنبیہ کی۔

تمھاری کلہاڑی ہے۔ لینے لگا ہاں۔ یہ میری کلہاڑی ہے۔ دیو نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ تمھارے پاس کلہاڑی کہاں سے آئی وہ خاموش ہو گیا۔ دیو نے کہا تمھاری کلہاڑی ضبط اب نہیں ملے گی۔ کیونکہ جھوٹ بولا ہے۔

وزیر اعظم کینیڈا کا بیان

شام اور لبنان پر انگریزی فوج کیوں؟

ماسکو۔ ۲۰۔ مارچ۔ روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ انگلو فرنچ معاہدہ جو بدیشی فوجیں شام و لبنان سے ہٹانے کے متعلق ہوا تھا۔ اس سے ملک میں بے چینی کی لہر دوڑ رہی ہے وہاں کا پریس انگریزی اور فرانسیسی فوجوں کے انخلا پر زور دے رہا ہے اور کہا کہ ۳ مہینے تک یہاں فوجوں کا رہنا کیا معنی رکھتا ہے؟ بیروت کے ایک پیغام کے مطابق بغداد کے مشہور اخبار "البلاد" میں انگریزوں کی عراق میں پالیسی پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ ۱۹۳۰ء کے معاہدہ کے مطابق عراق میں جو اہم مرکز انگریزوں کو دیے گئے ہیں وہ بین الاقوامی آئین سے مطابقت نہیں رکھتے اور اتحادی ممالک کے منشور کے خلاف ہیں۔ عراق میں مسلح برطانوی فوجوں کو رکھنا بے انصافی اور بلا ضرورت ہے۔ ایسی فوجوں کا یہاں رہنا بین الاقوامی بدامنی کا باعث ہو رہا ہے۔

نظام حیدرآباد کو علاقہ نہیں دیا جائیگا

نئی دہلی۔ ۲۰۔ مارچ۔ آج کونسل آف اسٹیٹ میں ہاؤس کے لیڈر سر محمد عثمان نے انکار میں جواب دیا۔ جبکہ ان سے دریافت کیا گیا آیا احاطہ مدراس میں سومل کی پٹی نظام حیدرآباد کو منتقل کرنے کا ارادہ ہے۔

کہیں محبت اور فرض ہے تو کہیں محبت اور قربانی......
یہ ایک ایسا پریم سنگیت ہے جسمیں محبت کے ہر ہر پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے...... اس میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح ہیر رانجھا۔ شیریں فرہاد اور لیلیٰ مجنوں کو موت مٹا نہ سکی بلکہ لازوال بنا گئی...... انارکلی کی روح کا لال قلعہ کے ایوانوں میں تلاش محبوب میں سرگرداں "سلیم سلیم" پکارتے پھرنا...... اس بدنام ہستی قلوپطرہ کا جس کو تاریخ نے غلط سمجھا اور غلط پیش کیا اپنے محبوب پر فدا ہو جانا......
ایسے منظر ہیں جو سمجھنے اور دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔
...... اس فلم میں زندگی کے اجالے ہیں اور اندھیرے۔ قہقہے ہیں اور آنسو۔ حسن ہے اور شباب...... موسیقی ہے اور آرٹ...... کہیں کشمیر کے حسین منظر ہیں تو کہیں مغل چمن بندی۔ کہیں قدیم مصری ایوان ہیں تو کہیں بیسویں صدی کے الٹرا ماڈرن ڈرائنگ روم۔ یہ تصویر ایک شاہکار ہے فن کا حسن کا اور آرٹ کا۔

اور وہ حسین ساحرہ نسیم کبھی کشمیر کی الھڑ دوشیزہ کے روپ میں دکھائی دیتی ہے۔ تو کبھی نگارستان کی [illegible] بیگم بنی ہوئی نظر آتی ہے۔ کبھی انارکلی بنتی ہے تو کبھی [illegible] ...... اور پھر کچھ اس طرح نئے نئے طرز سے گیسوؤں کی آرایش کرتی ہے اور نئے نئے لباس پہنتی ہے کہ فیشن کی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو جائیگا...... ہر نقاد کا یہ خیال ہے کہ نسیم اس سے پہلے پردۂ فلم پر کبھی اتنی حسین نہیں دکھائی دی اور نہ اشوک کمار کا کردار اتنا زوردار پیش کیا گیا...... اس کے علاوہ کہا جاتا ہے کہ نسیم اور اشوک کمار نے اس سے پہلے کبھی اتنی فطری اور جذباتی اداکاری نہیں پیش کی......

اس فلم کے بنانے میں حصہ لینے والوں کے نام ہی دیکھ کر یہ یقین ہو جاتا ہے کہ ضرور غیر معمولی تصویر ثابت ہوگی فہرست ملاحظہ ہو۔

سعادت حسن منٹو (مشہور ادیب) جلیس جعفری ڈائرکٹر۔ سرچے [illegible] (سکول آف آرٹ بمبئی) [illegible] بودے ماہر فن رقص) پی۔ این۔ [illegible] (ٹیگور اعظم کے [illegible]) مسز روز غزال (مشہور [illegible] فن) اور اداکاران میں علاوہ نسیم اور اشوک کمار کے [illegible]

اقوال زریں

— لعنت دھتکار ایسی سواریاں ہیں جہاں سے جاتی ہیں وہیں واپس آجاتی ہیں۔

— احمق ہمیشہ وقت پوچھا کرتے ہیں اور عاقل اپنا وقت آپ جانتا ہے۔

— جو ہر بات میں نرم ہو وہ احمق ہے۔

— امیر کا سلیہ احمقوں کی ٹولی ہوتی ہے۔

— اپنی گراوٹ معلوم کرنا اور اپنے نقائص کو دیکھنا بہت بڑا آرٹ ہے۔

— کسی شخص کے بیوقوف ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ وہ اپنے آپ کو سب سے زیادہ ہوشیار سمجھتا ہے۔

— جھوٹ بولنے والے کی یادداشت بہت کمزور ہوتی ہے۔

— مصیبت کے وقت ثابت قدم رہو۔

— [illegible] نہیں کر سکتا [illegible]

— عقلمند سے عقلمند آدمی بھی جاہل انسان سے کچھ سیکھ سکتا ہے۔

— غریب اصلی زندگی بسر کرتے ہیں اور امیر مصنوعی۔

— فاقہ کشی قرض سے بدرجہا بہتر ہے۔

— قرض دوستی کے حق میں سم قاتل ہے۔

— ہر انسان اپنا اور اپنی قوم کا مصلح اور رہبر ہے اگر وہ غور کرے۔

— انسان کی سب سے بڑی کمزوری اپنی نگاہ سے گر جانا ہے۔

— جہاں تک ہو اچھے لوگوں کی خوشنودی حاصل کرو۔

— دوسروں کی زندگی سے صحیح سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

— اپنی راہ آپ پیدا کرو۔ مگر سوچ سمجھ کر قدم اٹھاؤ۔

موج تبسم

جج۔ کیا تمہارا کوئی گواہ ہے۔

مدعی۔ میرا گواہ سوائے خدا کے اور کوئی نہیں۔

جج۔ اچھا تو اسے بلاؤ۔

مدعی۔ (ایک روپیہ جیب سے نکال کر میز پر رکھتے ہوئے۔)

"حضور وہ حاضر نہیں ہوتا۔ کورٹ فیس میں ادا کرتا ہوں۔ اس کے نام سمن جاری کر کے بلا لیجیے۔"

سوداگر۔ میم صاحبہ یہ کتا ۲۰۰ روپے میں سستا ہے خرید لیجیے۔

میم صاحبہ۔ ہاں کتا مجھے [illegible] ہے اور سستا بھی ہے۔ لیکن [illegible] سے [illegible] نہیں خرید سکتی۔

سوداگر۔ آپ [illegible] شوہر کا فکر نہ کیجیے۔ شوہر تو بہت مل جائیں گے لیکن اس جیسا کتا ملنا مشکل ہے۔

گورکھا سپاہیوں کو الگ کر دیا گیا

نئی دہلی ۱۷۔ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۴۔ مارچ کو ڈیرہ دون میں نویں گورکھا رائفلز رجمنٹل سنٹر میں ضابطہ کی خلاف ورزی ہوئی رجمنٹ کی چوتھی اور پانچویں بٹالین کے [illegible] سپاہیوں نے جبکہ افسر چھٹی دی جا رہی تھی اعتراض کیا کہ انکی وردی ڈیٹرائل کیمونی [illegible] ہے۔ انھوں نے اپنے افسروں پر حملہ کیا۔ اور انھیں معمولی ضربات پہنچائیں۔

۸۶ گورکھا سپاہیوں کو الگ کر دیا گیا ہے۔ اور کورٹ مارشل نے کارروائی شروع کر دی ہے۔ اب صورت حال معمول پر ہے۔

ترکی عرب لیگ میں شامل نہیں ہوگا

قاہرہ ۱۷۔ مارچ۔ شرق اردن کی حمایت سے عراق حکومت ترکی کو عرب لیگ میں شامل ہونے کی دعوت [illegible] آج اس خبر کی تردید سکرٹری جنرل عرب لیگ [illegible] پاشا نے کر دی۔ انھوں نے بتایا کہ لیگ کی شرائط میں سے ایک شرط کے مطابق ہر ممبر کو عرب اور خود مختار ہونا چاہیئے۔ ترک اپنے آپکو کبھی عرب کہلانا پسند نہ کرینگے۔

پشاور ۲۰۔ مارچ۔ آج فرنٹیئر اسمبلی میں اعلان کیا گیا کہ صوبہ کی مختلف میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتخابات جلد از جلد کرائے جائیں گے۔ انتخابات مشترکہ نیابت کی بنا پر کرائے جائیں گے۔

عجائبات

دنیا میں ایسے عجیب و غریب درخت [illegible] جن کی خصوصیات عام درختوں سے [illegible] ہیں۔ چنانچہ فرانس کے باغات میں [illegible] پائے جاتے ہیں کہ ایک ہی درخت میں تئیس قسم کے پھل لگتے ہیں۔

برطانیہ میں [illegible]

[illegible] پائے جاتے ہیں جن [illegible]

دنیا کے تمام خطوں [illegible] جاتے ہیں۔

میکسیکو میں ایک درخت پایا جاتا ہے جس کا نام چھوٹے ہاتھوں والا رہتا ہے۔ اس کی ٹہنیوں کے سرے بچے کی انگلیوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔

اٹلی میں جو لوگ اپنے عزیزوں کی قبروں پر جاتے ہیں۔ وہ وہاں اپنے ملاقاتی کارڈ چھوڑ آتے ہیں۔

[illegible] اسلی [illegible] جن [illegible] چکے ہیں۔ اس کے حسن کے گن گاتے ہیں۔ تیکھی چتون کے شکار ہیں۔ نت نئی گھاتوں کا جال بچھاتے ہیں مگر یہ چنچل کسی کے قابو میں نہیں آتا۔ اس کی چنچلاہٹ پر کئی مرتبہ اس کے سیوتوں [illegible] بھٹنی [illegible]

[illegible] سے باہر ہوتے [illegible] سونگ رلتے ہیں۔ یہ ان کی بے عقلی پر ہنستا ہے اور سبس کرتا ہے۔ میری محبت نے سات سمندر پار کے لوگوں کو کھینچ لیا۔ مگر تمھارا دل نہ موم ہوا تمھاری آنکھوں سے دوئی کے پردے نہ ہٹے۔ تمھاری پھوٹ نے میرے دل کے ٹکڑے کر دیے۔ مگر دیکھو تو" "

میرے دل میں تمھارے لئے اب بھی محبت ہے۔ اب میں تمھاری بہادری کے گیت گاتا ہوں تمھیں سینے سے لگائے ہوں۔ ایک ممتا بھری ماں کی طرح، کتنا پیار ہے۔ میرے دیس کی باتوں میں دکھی ہو کر اپنے دکھ کو چھپائے ہوئے ہے کبھی اس کے سپوتوں کی آنکھ کھلے گی اسے اس مبارک دن کا بےچینی سے انتظار ہے، جب اس کے نادان بیٹے پھر محبت کے گیت گائیں گے اور سارا جگ جھوم اٹھے گا۔ ان کے سندر گیتوں سے میرے کانوں میں وہ گیت گونج اٹھتے ہیں آنکھوں کے اوپر محبت کے چشمے پھوٹتے ہیں جن کا ایک ایک قطرہ محبت کا دریا ہے اور میری آنکھوں کے اوپر ایک دریا بہنے لگتا ہے۔ جس کی مچلتی ہوئی لہروں میں ایک مٹی کا کچا گھڑا ابھر آتا ہے۔ وہ وہ سندر نینوں والی گوری پنڈلیوں کی چھب دکھلاتی لہروں میں کود پڑتی ہے چنچل لہریں اس کی ناگ ایسی کالی زلفوں سے کھیلتی ہیں۔ مگر وہ ہٹ کی پکی، قول کی سچی لہروں سے اٹھکیلیاں کرتی گھڑے کو سینے سے لگائے محبت کے دھارے پر بہہ جاتی ہے۔

— دور بجلی چمکتی ہے۔ بادل گرجتے ہیں اور اس گھٹا ٹوپ تاریکی میں اسکی آنکھوں کے اوپر ایک جوت جلتی ہے۔ بادل آپ ہی آپ کوئی محبت کا گیت چھیڑ دیتا ہے۔ یہ برہ کی ماری آشا کی ناؤ پر بہتی جا رہی ہے۔ کسی کے گیتوں پر سر دھنتی ہوئی، کبھی کبھی اس کے ٹھٹھرے ہوئے بار یک ہونٹ تھرتھراتے ہیں جیسے وہ دبی دبی آواز میں زیر لب کچھ گنگنا رہی ہو۔ محبت کے سندر گیت۔

لہروں کا اضطراب بڑھتا ہے۔ جیسے اس کے گیتوں نے پانی میں آگ لگا دی ہو۔ کچا گھڑا پاش پاش ہو جاتا ہے۔ میرے دیس کے دل کی طرح،، مگر کون جانتا ہے۔ یہ ٹوٹے ہوئے دل کے ٹکڑے

[illegible] ریاں [illegible] ن کی [illegible] راجے [illegible] جاتے ہوئے دیکھے [illegible] ہیں اور ان کی محبت [illegible] ہوتے ہیں۔ ان کی پریم [illegible] منوہر [illegible] سے دور کھیت سے پارو کا منوالا دلیپ [illegible] کا تعویذ گھما گھما کر اس کے گیت سنتا ہے۔

[illegible] رکھی کا شیدائی دتا اب بھی چھاتی تان کر پگڈنڈی کو [illegible] دتا کی آنکھوں کے اوپر

[illegible] پڑتی ہیں۔ اس سے [illegible] حرکت کرتے ہیں جیسے وہ اونچی تان میں کہتا ہو۔ رکھی میں اس راستے پر قربان ہو سکتا ہوں جہاں تو جا رہی ہے۔ تیرے پیروں سے اڑتی ہوئی دھول میرے لیے کندن ہے اور دلیپ جھوم جھوم کر گاتا ہے۔ پارو تیری چال تو ناچتے ہوئے مور سے مشابہ ہے تیرے دوپٹہ کا اڑتا ہوا پلو گریں آتا ہوا کہکشاں کو مات کرتا ہے۔ تیرا ادھ کھلا چہرہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی نیلگوں ابر پارہ چودھویں کے چندرماں کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا ہو۔

رکھی اور پارو ٹکٹکی باندھے پگھٹ پر رکتی ہیں۔ ایک دوسری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی ہے۔ کیوں ری آج چپ کیوں ہے رکھی سرد آہ کھینچ کر کہتی ہے۔ کیا بتاؤں پارو وہ پردیس سے ابتک نہیں آئے۔ شریر پارو ہنس کر بولی۔

"وہ کون ؟"

رکھی کے بند ہونٹ پھر کھلتے ہیں۔ چہرے پر سرخی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ ڈھلکا دوپٹہ سرک کر سر کو چھپا لیتا ہے پلو دانتوں سے دبا کر کہتی ہے تو بڑی شریر ہے اور انجان پارو آپ ہی آپ ہنس پڑتی ہے۔ دبی آواز سے کہتی ہے دتا بہت یاد آ رہا ہے تجھے۔ رکھی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل جاتی ہے۔ جیسے اس نے پلکوں میں چھپا رکھا ہو۔ بگڑ کر کہتی ہے تو کیا دیپو کو یاد نہیں کرتی۔ بات بات میں اس کا ذکر کرتی ہے۔ تمھاری لمبی پلکیں جھپکنے لگتی ہیں۔ چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ جانتی ہے اس وقت کیا کہتی ہو۔

کیا کہتی ہوں پارو کے دل کا چور بول اٹھتا ہے۔

"آپ ہی آپ" رکھی ہنسکر بولی۔

یہی کہ دل جس کے بغیر سونا سونا رہتا ہے وہ کب آئیگا۔ تمھاری بہکی بہکی نظریں اس کے کھیتوں کی طرف اٹھتی ہیں اسے ڈھونڈھتی ہیں۔ میں اتنا بھی نہیں جانتی اور اس وقت پارو کا من سچ مچ جان جاتا ہے کہ وہ سورج کے ڈھلنے سے پہلے گھر لوٹ آئے گا۔ اسکا دامن اچھلتا ہے۔ خوشی سے ناچتا ہے۔ دن بھر کا تھکا ماندہ دیپو جب مٹی سے لیے پتے کچے مکان میں داخل ہوتا ہے۔ پارو کا دل خوشی سے بلیوں اچھلتا ہے۔ آنگن میں خوشیاں ناچ جاتی ہیں اور رکھی دہلیز پر کھڑی گرد سے اٹے ہوئے اس راستے کو دیکھتی ہے۔ جہاں اس کا دتا مویشیوں کے جلو میں لاٹھی کاندھے پر رکھے جھومتا ہوا آتا ہے

(باقی صفحہ ۸ کالم ۱ پر ملاحظہ ہو)

...یا جاہیے
...ہیں یہ خاندان اس سے
اس خاندان کو رہنما بنا ہاہے۔
...کی فضا کا کوئی

...سب پی رہا ہوں گا۔

بڑے میاں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ انھوں نے ماڈرن ... اسے ہمالیہ کی بلندی اور سمند...

کل 66 نشستوں میں ... نشستیں
میں سے دو جگہیں بلا مقابلہ مسلم لیگ کو ... ایک خاندان
شیروانی کا کانگریس کا برادر نسبتی مصدق احمد
مرحوم شیروانی کانگریس لیڈر صوبہ کو اور دوسرا
مولانا محمد علی صاحب مرحوم کانگریس لیڈر کو ...
لیگ ٹکٹ پر تھیں۔ لیکن کانگریس نے اپنے
کو بٹھا دیا۔ بارہ شہری حلقوں میں کل ...
ووٹ پڑے مسلم لیگ نے 146052 پا...
کانگریس اور نیشنلسٹ کو 39823 اور
کو (21.82) ووٹ ملے یعنی لیگ کو شہ...
70.33 فیصدی ووٹ ملے اور 15 دیہی
میں کل 896765 ووٹ پڑے۔ اسمیں
343343 - کانگریس کو 130340 قوم
کو 58791 - اور آزاد مسلمانوں کو 34964
ملے۔ یعنی لیگ کو دیہی حلقوں میں 62.
فیصدی ووٹ ملے۔ اس طور پر کل صوبہ
حلقوں میں مسلم لیگ کو 489395 کانگریس
132164 - قوم پرور مسلمانوں کو 86617
مسلمانوں کو 38275 ووٹ ملے اور کل ...
756624 پڑے کل صوبہ میں مسلم لیگ کو ...
اور غیر مسلم لیگیوں کو 35.34 جس میں کانگ...
17.27 قوم پرور مسلمانوں کو 11.19 فیصدی
6.97 فیصدی آزاد مسلمانوں کو ووٹ ملے
یہ کامیابی کانگریس اور قوم پرور مسلمانوں کی ...
ماہ کی محنت کا ثمرہ ہے اس سے یہ امید ...
کانگریس کے مسلم ماس کنٹیکٹ پروگرام پر ...
سے عمل کیا جائے تو اس صوبہ میں بہت ...
اور قوم پرور مسلمانوں کو پچاس فیصدی ووٹ ...
اس مرتبہ ایک راجہ، پانچ نواب، دو نائٹ ...
خان بہادر منتخب ہوئے ہیں۔ کچھ خان بہادر ...
بھی ہوئی ہے۔

اسال صوبہ کی اسمبلی کی 228 نشستوں ...
ممبران اسمبلی کو ملی ہیں اور 123 نشستوں پر نئے ...
ہوئے ہیں۔ پرانے ممبر جو منتخب ہوئے ہیں ...
سے چند نے اپنے حلقے بدل دیے ہیں۔ پرانے ...
میں سے 73 جنرل نشستوں اور 24 مسلم ...
اور 2 تعلقہ داری کی نشستوں سے آئے ہیں۔ ...
اسمبلی کے ممبران مرکزی اسمبلی میں گئے۔ ...
سروجے انند وزیانگرم - پنڈت ...
محمد اسمٰعیل خاں اور خان بہادر غضنفر اللہ ...
اسمبلی کے سربرآوردہ ممبران میں حسب ذیل ...
خاص طور پر یاد آئیں گے۔

ڈپٹی اسپیکر مسٹر عبدالحکیم پارلیمنٹری سکریٹری
سلیمان انصاری - کرن سنگھ کین اور مسٹر گوپی
سری واستو امسٹراد رسز وجے پال سنگھ اور ...
جاتو - جوجے پی - سری واستو کی اگریکلچرسٹ ...
طرف سے تھے - اور ان کے حلیف رائے صاحب ...
تھا اور رام پرشاد ٹمٹا جو اچھوتوں کے نمائندہ ...
اکٹر مراریلال کانپور کے کانگریس لیڈر، پنڈت ...
نراین بھارگو جھانسی جو اسمبلی میں سوالات ...
کیا کرتے تھے - مسٹر ہرناتھ پرشاد جو بستی ...
نمائندہ تھے - جو مجبور کرتے تھے - کہ اسمبلی کی کار ...
ہندوستانی زبان میں ہونا چاہیے - پنڈت ...
مالوی جو کانگریس میں ہوتے ہوئے ہندو مہا...
نقطۂ خیال کو پیش کیا کرتے تھے - کنور انند ...
این - رائے کی ریڈیکل پارٹی کے شکار ہو گئے ...
سروپ جو اسمبلی میں بھی اپنا ترا کانگریسی جھنڈا ...
نہیں آتے تھے - پنڈت موہن لال گوتم جو ...
تھے - اور بار جو دو علاوہ حاضری کے روپوش ہو...
پروفیسر جیون لال سکسینہ مسلم ممبران میں ...
اقبال احمد خاں سہیل جو اسمبلی کی کارروائی اور ...
کو اپنی شاعری اور شاعرانہ تقریر سے رونق بخشتے ...
سید علی ظہیر صاحب جو شیعوں کی نمائندگی ...
تھے - قاضی عدیل عباسی جو ہر معاملہ میں آزا...
رکھتے تھے - اور مشیر حسین صاحب قدوائی ...
اعجاز رسول خاں جہانگیر آباد جو اسمبلی کی کارر...
میں شاید ہی کبھی حصہ لیتے رہے ہوں - بیگم ...
اور بیگم شاہد حسین بھی یاد رہیں گی -
شہری و دیہی حلقہ کا انتخاب ہوا ...
کو ہوا تھا -

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	6219	[illegible]	عبدالحکیم صاحب	ایضاً	5612	•	•
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	3009	[illegible]	سلیمان صاحب ادہمی	ایضاً	2372	خان بہادر غلام حسین زادہ	98
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]00	[illegible]	عدیل صاحب عباسی	ایضاً	2780	ایضاً	49
21	عظمگڈھ مغربی دیہی	8384	خان بہادر عبدالغنی صاحب انصاری	ایضاً	[illegible]	[illegible]	شاہ اسحاق صاحب	نیشنلسٹ مسلم	2388	•	•
22	اعظمگڈھ مشرقی دیہی	17136	مولوی عبدالباقی صاحب انصاری	ایضاً	[illegible]	[illegible]	مولوی عبدالمجید صاحب انصاری	ایضاً	7203	•	•
23	غازیپور و بلیا دیہی	12184	محمد یعقوب صاحب	ایضاً	[illegible]	[illegible]	سلیمان صاحب انصاری	کانگریس	2692	•	•
24	بنارس - مرزاپور دیہی	6784	خان بہادر محمد نذیر صاحب	ایضاً	[illegible]	[illegible]	عبدالرشید صاحب انصاری	ایضاً	1412	•	•
25	جونپور و الہ آباد شمالی دیہی	9219	مفتی فخر الاسلام صاحب	ایضاً	[illegible]	364	ودُن صاحب جعفری	ایضاً	2791	•	•
26	الہ آباد جنوبی مغربی دیہی	11590	نواب سر محمد یوسف صاحب	ایضاً	[illegible]	6671	عبداللطیف صاحب	آزاد	6434	علی حسین	51
27	سلطانپور دیہی	9344	خانبہادر محبوب حسین خانصاحب	ایضاً	6325	3326	محشو علی صاحب	کانگریس	2999	•	•
28	فیض آباد دیہی	11765	نیاض علی صاحب	ایضاً	6161	557	مولوی نصیر علی صاحب	ایضاً	5604	•	•
29	پرتاپ گڈھ دیہی	7576	خانبہادر رکن الدین صاحب	ایضاً	5679	3782	ثناء اللہ صاحب	ایضاً	1897	•	•
30	بارہ بنکی دیہی	14396	مولوی جمال الدین عبدالوہاب	ایضاً	10006	5626	جمیل الرحمن صاحب قدوائی	ایضاً	4380	•	•
31	گونڈہ شمالی مشرقی دیہی	13995	سید علی جرار صاحب	ایضاً	12137	10279	شفیع احمد صاحب قدوائی	ایضاً	1858	•	•
32	گونڈہ جنوبی مغربی دیہی	6328	روشن زماں خانصاحب	ایضاً	5109	3890	رفیع احمد صاحب قدوائی	ایضاً	1219	•	•
33	بہرائچ شمالی دیہی	6732	راجہ سعادت علیخانصاحب ناپارہ	ایضاً	4861	3210	ایضاً	ایضاً	1651	غضنفر علیخاں اکرام اللہ	136 85
34	رائے بریلی دیہی	6651	محمد شمیم صاحب	ایضاً	3613	575	ایضاً	ایضاً	3038	•	•
35	سیتاپور دیہی	18736	مہاراجکمار امیر احمد خانصاحب محمود آباد	ایضاً	12329	5922	حکیم بشیر احمد صاحب	ایضاً	6407	•	•
36	ہردوئی دیہی	14491	نواب سید اعزاز رسول صاحب	ایضاً	9835	5179	چودہری سطوت علی صاحب	ایضاً	3656	•	•
37	کھیری دیہی	13585	حبیب الرحمان خاں صاحب	ایضاً	9844	6470	سراج الدین صاحب	نیشنلسٹ مسلم	3374	سید اعجاز علی	367
38	پیلی بھیت دیہی	8268	سراج حسین صاحب	ایضاً	5741	3224	محمد فاروق صاحب	ایضاً	2522	•	•
39	فتحپور، باندہ دیہی	9929	سید حسن احمد شاہ صاحب	ایضاً	9519	9109	عبداللطیف صاحب	ایضاً	410	•	•
40	جھانسی، جالون، ہمیرپور دیہی	9228	سلیم حمید صاحب	ایضاً	7309	5390	ڈاکٹر حماد صاحب فاروقی	ایضاً	1919	•	•
41	فرخ آباد دیہی	8598	خانبہادر سلطان احمد صاحب	ایضاً	7332	6066	عبدالجلیل خانصاحب	ایضاً	1266	•	•
42	اٹاوہ و کانپور دیہی	7281	نفیس الحسن صاحب	ایضاً	5107	2952	سید بشیر الدین صاحب	کانگریس	2155	منظور علی صاحب	19
43	شاہجہانپور دیہی	6185	خانبہادر فضل الرحمان صاحب	ایضاً	5388	4541	محمد علی صاحب انصاری	نیشنلسٹ مسلم	797	•	•
44	بدایوں مغربی دیہی	6970	اسرار احمد صاحب	ایضاً	5674	4378	قزم حسین صاحب	کانگریس	1296	•	•
45	بدایوں مشرقی دیہی	5228	مولوی نہال الدین صاحب	ایضاً	4726	4224	علی بشیر صاحب	نیشنلسٹ مسلم	503	•	•
46	لکھنؤ و اناؤ دیہی	16131	احتشام محمود صاحب	ایضاً	12182	8233	حبیب الرحمان صاحب انصاری	کانگریس	3949	•	•
47	مراد آباد جنوبی مشرقی دیہی	12488	اختر حسین صاحب	ایضاً	6317	146	مولانا محمد اسمٰعیل صاحب	ایضاً	6171	•	•
48	سہارنپور شمالی دیہی	8907	مولوی منفعت علی صاحب	ایضاً	3885	19	چودہری ظفر احمد صاحب	ایضاً	3866	خواجہ اطہر حسین آزاد	1156
49	علیگڈھ دیہی	9152	خانبہادر مولوی حاجی عبدالرحمان	ایضاً	7879	6600	ادریس صاحب قریشی	ایضاً	1279	•	•
50	میرٹھ مغربی دیہی	11275	نواب جمشید علی خانصاحب	ایضاً	6570	1865	آفتاب علی صاحب	ایضاً	4705	•	•
51	بلند شہر مشرقی دیہی	9823	عمار احمد صاحب	ایضاً	7203	2584	ارتضیٰ حسین صاحب	نیشنلسٹ	2619	•	•
52	بلند شہر مغربی دیہی	6571	شوکت علیخانصاحب	ایضاً	5398	4225	عبدالعلی خانصاحب	ایضاً	1173	•	•
53	متھرا و آگرہ دیہی	9456	خانبہادر بابو بدرالدین صاحب	ایضاً	5922	2388	حبیب اللہ صاحب	ایضاً	3534	•	•
54	نینی تال، الموڑہ، بریلی شمالی دیہی	12813	سعید احمد صاحب	ایضاً	8425	5354	عبدالواجد صاحب	کانگریس	4317	عبداللہ صاحب آزاد	3 71
55	بریلی جنوبی، مشرقی، مغربی دیہی	11563	محمد رضا خانصاحب	ایضاً	6735	1907	حکیم ماجد علی خانصاحب	آزاد	4428	•	•
56	مظفرنگر مشرقی دیہی	10387	کنور اصغر علی صاحب	ایضاً	7763	3139	ضیاء الحسن صاحب	کانگریس	3624	شفقت جنگ	40
57	مظفرنگر مشرقی دیہی	15049	صاحبزادہ سید حسن علیخانصاحب	ایضاً	7636	223	مولوی محمد نبی صاحب	نیشنلسٹ	7413	•	
58	ایٹہ، بلند شہر، خورجہ اور نگینہ شہری	23197	سید اشرف احمد صاحب	ایضاً	15664	8158	مشتاق احمد صاحب	ایضاً	7506	جان محمد	27
59	بریلی و پیلی بھیت شہری	12262	مولوی عزیز احمد خانصاحب	ایضاً	11531	10925	عبداللطیف صاحب فاروقی	ایضاً	606	امداد حسین خاں فضل الرحمان خاں اختر حسین	99 18 8
60	بدایوں، شاہجہانپور اور سنبھل شہری	17283	کریم رضا خانصاحب	ایضاً	13155	9027	نعمت اللہ خانصاحب	ایضاً	4128	•	•
61	آگرہ، فرخ آباد اور اٹاوہ شہری	19498	سید ذاکر علی صاحب	ایضاً	17069	14840	لطیف الدین صاحب	ایضاً	2329	عبدالغنی (خاکسار)	79
62	علیگڈھ، ہاتھرس اور متھرا شہری	17512	پروفیسر حلیم صاحب	ایضاً	15573	13749	حفیظ صاحب انصاری	ایضاً	1824	حافظ بشیر حاجی عزیز	16 20
63	الہ آباد اور جھانسی شہری	20977	ظہور احمد صاحب	ایضاً	14394	15818	ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب انصاری	ایضاً	2576	•	•
64	فیض آباد، سیتاپور اور بہرائچ شہری	7405	نوازش علی خانصاحب	ایضاً	6062	4756	انیس احمد صاحب عباسی	ایضاً	1306	سعید الحسن (خاکسار)	12
65	بنارس و مرزاپور شہری	•	محمد شکور صاحب انصاری	ایضاً	•	•	•	ایضاً	•	وسیع احمد	25
66	لکھنؤ شہری (زنانہ)	•	بیگم مولانا محمد علی صاحبہ	ایضاً	•	•	بلا مقابلہ	ایضاً	•	•	•

اور اب تو میرے خیال میں قومیت کے جذبے سے کوئی بھی خالی نہیں ہے۔ حتیٰ کہ فوجی سپاہی بھی جنھوں نے دوران جنگ میں بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ اس جذبہ سے متاثر ہو چکے ہیں۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ ہندوستان کے اختلافات پر زیادہ زور نہ دینا چاہیئے۔ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہندوستان میں خواہ کتنے ہی اختلافات کیوں نہ ہوں۔ لیکن اسکی تہ میں قومیت کا جذبہ کارفرما ہے۔

مسٹر اٹیلی نے اپنی یہ تقریر مسٹر رچرڈ بٹلر کے بعد کی تھی جو ہندوستان کے نائب وزیر ہند رہ چکے ہیں۔ رچرڈ بٹلر نے کابینی وفد پر بحث کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ مخالف پارٹی کی طرف سے سب سے پہلے تو میں یہ صفائی پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس معاملہ میں مداخلت کر کے سازگار ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہر قیمت پر ہندوستان [illegible] اپنے ماضی کی تاریخ پر جو دور تک پھیلی ہوئی ہے بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ لیکن میں اس کا اظہار کیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جو سمجھوتہ سمجھوتہ کی خاطر کیا جائے گا وہ کامیاب نہیں رہ سکتا ہے۔

مسٹر بٹلر نے کہا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں ہندوستان سے سمجھوتہ کرنے کی فوری ضرورت کا احساس نہیں ہے۔ ہندوستان کے جنگی کارنامے اور اس کے سیاست دانوں کی دوراندیشی جن کا ہم لوگوں کو تجربہ ہے اس بات کی مقتضی ہے کہ ہم نے ہندوستان سے جو حکومت خود اختیاری کا وعدہ کیا ہے اسے پورا کریں۔

اپنے مفاد میں

یہاں میں یہ بات صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنا صرف ہندوستان ہی کے لیے نہیں انگلستان کے بھی مفید ثابت ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ ہز ورار والیسرائے کو مشورہ دیں گے کہ وہ ۱۴ جون والی عارضی پالیسی پر فوراً عمل کریں۔ جسکی رو سے والیسرائے کی اکزیکیوٹو کونسل کی از سر نو تشکیل ہونا چاہیئے۔ اگر ہمیں اس کے متعلق مزید معلومات بہم پہونچائی جائیں تو بہت اچھا ہے۔

ایٹلی کی جوابی تقریر

وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے مسٹر بٹلر کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں مسٹر [illegible] کی تقریر کا بہت ممنون ہوں۔ انھوں نے ہندوستان کی بہت خدمت کی ہے۔ انھوں نے جس لب و لہجہ میں آج تقریر کی ہے موجودہ فضا کو دیکھتے ہوئے ایسے ہی لب و لہجہ کی ضرورت ہے۔ مجھے اپنے ایوان کے دوستوں سے جو حال ہی میں ہندوستان سے واپس آئے ہیں اور ان انگریزوں اور ہندوستانیوں کے خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ ان سب کو اس پر اتفاق ہے کہ ہندوستان آجکل بہت کشمکش میں مبتلا ہے۔ درحقیقت یہ ایک بہت سخت دور۔ مجھے یقین ہے کہ ایوان کو ہماری مشکلات کا اندازہ ہے۔ اس لیے مجھے امید ہے کہ آپ ہماری راہ میں مشکلات حائل نہیں کریں گے۔ مجھے مسٹر بٹلر کی اس رائے سے اتفاق ہے کہ ڈیپوٹیشن کو ہندوستان ایک قطعی پالیسی کے ماتحت جانا چاہیئے۔ دراصل وفد اسی پالیسی کے ماتحت ہندوستان جا رہا ہے۔ موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ ہم ایک واضح پالیسی پر عمل کریں۔ میں اس وقت کوئی لمبی تقریر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہوں۔ لیکن میں یہ بات بتلا دینا چاہتا ہوں کہ ہم پرانی پالیسی پر چل کر کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں موجودہ ہندوستان ۱۹۲۰ء ۱۹۳۰ء یا ۱۹۴۲ء کا ہندوستان نہیں ہے۔ پرانے نعروں کو اب پسند نہیں کیا جاتا ہے۔ پہلے میں نعرہ کو بلند کر کے ہندوستان نے ارادوں کا اظہار کیا کرتا تھا۔ ان کو اس نے چھوڑ دیا۔

کیا تھا۔ امن کے زمانہ میں خیالات [illegible] رہتی ہے۔ لیکن جنگی حالات خیالات [illegible] کر دیتے ہیں۔ لیکن جنگ کے فوراً بعد تو خیالات کی رفتار طوفانی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دوران جنگ میں خیالات کے بہاؤ کو [illegible] جاتا ہے مجھے یقین [illegible] کی تیز موجیں نہ [illegible] بلکہ پورے ایشیا میں بڑھ رہی ہیں [illegible] نا چاہیئے کہ ہندوستان ان باتوں [illegible] ضرور متاثر ہوتا ہے جو ایشیا [illegible] اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں سائمن کمیشن [illegible] ہندوستان گیا تھا۔ اس وقت جاپان [illegible] ایشیائی قوموں پر کیا اثر [illegible] کے تعلیم یافتہ طبقہ پر قومیت کا اثر ہوا تھا۔ لیکن وقت کے ساتھ قومیت کا جذبہ عوام میں پھیل گیا۔

قومیت کی فتح

مجھے یاد ہے کہ سائمن کمیشن کے زمانہ میں قومیت کے اظہار کے متعلق اختلاف رائے تھا۔ [illegible] اور لبرل اس کے متعلق مختلف رائیں رکھتے تھے فرقہ وارانہ اختلاف بھی زور دے رہا تھا۔ لیکن ہم نے محسوس کیا ہندو مسلمان، سکھ، مرہٹہ، سیاست دان اور سول ملازم سب قومیت سے متاثر ہو چکے تھے۔ اور اب تو میرے خیال میں قومیت کے جذبہ سے کوئی بھی خالی نہیں ہے حتیٰ کہ فوجی سپاہی جنھوں نے دوران میں بیش بہا خدمات انجام دیے ہیں۔ اس جذبہ سے متاثر ہو چکے ہیں۔

اس لیے میں عرض کروں گا کہ ہندوستان کے اختلافات پر زیادہ زور دینا چاہیے۔ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہندوستان میں خواہ کتنے ہی اختلافات کیوں نہ ہوں۔ لیکن اس کی تہ میں قومیت کا جذبہ کارفرما ہے۔

مسٹر بٹلر نے یہ مطالبہ نہیں کیا ہے کہ ہم ڈیپوٹیشن کی ہدایات کو شایع کر دیں۔ ہم نے ایک کام کی ابتدا کر دی ہے اور ہمارا ارادہ ہے کہ وزارتی ڈیپوٹیشن کو اپنا مشن کامیاب بنانے کے لیے آزادی دیدی جائے۔ یقیناً بعض مسائل ایسے پیش آئیں گے۔ جن پر کابینہ کے فیصلے کی ضرورت ہوگی۔ لیکن اس وقت حالت کی نزاکت کا تقاضا یہ ہے کہ ہندوستانی کے لیڈروں سے اشتراک کرنے کے لیے وزارتی ڈیپوٹیشن کو آزاد رہنا چاہیئے۔

اس ڈیپوٹیشن کو بھیجنے کا کھلا ہوا سبب یہ ہے کہ آپ ایسے ذمہ دار افراد کو بھیج رہے ہیں جو فیصلہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ یقیناً بعض مسئلوں پر ان کو ہم سے رجوع کرنا ہوگا۔

مسٹر بٹلر نے اپنی تقریر میں ہندوستان کی جنگی خدمات کا ذکر کیا ہے۔ واقعی ہندوستان کی جنگی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ان خدمات کی یاد قابل فخر ہے۔ پچیس سال کے عرصہ میں ہندوستان نے دنیا سے ظلم مٹانے میں مہتم بالشان کارنامے انجام دیے ہیں۔

پھر کیا یہ کوئی تعجب کی بات ہے کہ آج ہندوستان جس کے ملک میں چالیس کروڑ انسان بستے ہیں اور جس نے دو مرتبہ اپنے نوجوانوں کو آزادی کی خاطر قربان کیا ہے۔ اپنے ملک کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لیے آزادی کا خواہاں ہے؟ (نعرہ تحسین)

میرے ساتھی ہندوستان اس کوشش میں جا رہے ہیں کہ وہ ہندوستان کو جلد از جلد آزاد ہونے میں مدد دیں۔ موجودہ حکومت کے بعد ہندوستانی کس قسم کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں یہ طے کرنا خود ہندوستانیوں کا کام ہے۔ لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک ایسی مشنیری بنا دیا جس کے ذریعہ ہندوستان اس کے متعلق فیصلہ کر سکے اب تک اس قسم کی مشنیری بنانے میں دشواریاں پیش آئی ہیں۔ لیکن ہم ارادہ کر چکے ہیں کہ ہم ایسی مشنیری بنائیں گے۔ ہم اس کے لیے ہندوستانی لیڈروں سے تعاون کی امید رکھتے ہیں۔

ہندوستان کو خود یہ طے کرنا کہ دنیا سے اس کے کس

کے تعلقات ہوں۔ اقوام متحدہ کے ذریعہ اتحاد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یا دولت مشترکہ کے ذریعہ۔ لیکن کوئی بڑی قوم دنیا سے الگ نہیں رہ سکتی۔ نہ [illegible] خیالات سے الگ رہ سکتی ہے جو دنیا میں ہو رہے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ ہندوستان برطانی دولت مشترکہ میں رہنے کا فیصلہ کرے۔

مجھے یقین ہے کہ اس قسم کا فیصلہ ہندوستان کے لیے مفید ہوگا۔ لیکن اس کا فیصلہ ہندوستان کو آزادی سے کرنا چاہیے۔ کیونکہ برطانی دولت مشترکہ اور سلطنت باہری تشدد کے ذریعہ ایک دوسرے سے منسلک نہیں ہیں۔ یہ دولت مشترکہ آزاد قوموں کا اپنی خوشی سے اتحاد عمل کا نام ہے۔

لیکن اس کے برعکس اگر ہندوستان نے اپنی آزادی کا فیصلہ کیا۔ جس کا ہمارے خیال میں اسے حق حاصل ہے تو ہم اس کی مدد کرنے کی ہر امکانی کوشش کریگے۔

لیکن اس کے برعکس اگر ہندوستان نے اپنی آزادی کا فیصلہ کیا۔ جس کا ہمارے خیال میں اسے حق حاصل ہے تو ہم اسکی مدد کرنے کی ہر امکانی کوشش کرینگے۔

برطانیہ نے کیا کیا؟

[illegible] نے کہا کہ ہم نے ہندوستان کو متحد کر دیا ہے اسے قومیت کا احساس دلایا ہے۔ جس کی گذشتہ صدیوں میں کوئی مثال نہیں ملتی ہے۔ ہندوستان نے ہم سے جمہوریت اور انصاف کے اصول سیکھے ہیں۔

جب ہندوستانی ہماری حکومت پر نکتہ چینی کرتے ہیں تو انکی یہ نکتہ چینی ہندوستانی اصولوں پر نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ اسکی بنیاد اس معیار پر ہوتی ہے جس کو انھوں نے ہم سے حاصل کیا ہے۔

مسٹر اٹیلی نے کہا کہ جب میں امریکہ گیا تھا تو ایک واقعہ نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں چند ممتاز امریکنوں اور ہندوستانیوں کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ گفتگو کا موضوع برطانی اصول زندگی تھے۔ جن پر براعظم امریکہ میں عمل کیا جاتا ہے۔ مجھے یہ بتلایا گیا کہ امریکہ کے اصول زندگی برطانی ترکہ ہیں لیکن میرے ایک ہندوستانی دوست نے کہا۔ امریکی بعض وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک اور بڑی قوم ہے جس نے انگریزوں کے اصول سیکھے۔

سرکٹ منیجر کانپور

آزاد ہند کے تمام نظر بند مئی تک رہا ہو جائینگے

نئی دہلی - ۲۰ - مارچ - تازہ ترین سرکاری اطلاعات کے مطابق ۲۵ ہزار ہندوستانی سپاہی دشمن کی قید میں جانے کے بعد آزاد ہند فوج میں بھرتی ہو گئے تھے اُن میں سے ۲۲ ہزار آدمیوں نے انگلستان کے بادشاہ کے خلاف جنگ کرنے میں حصہ لیا۔ اُن میں سے ۱۹۵۸۶ بہادروں کا پتہ لگ سکا ہے - جن میں سے ۱۶۸۳ ہندوستان لائے گئے۔ ان میں سے ۶۲۴۴ آدمی ابھی تک نظر بند ہیں۔ ان کے علاوہ جرنیل کی آزاد ہند فوج کے ۸۷۵ بہادر نظر بند ہیں اُن کے ۱۸۰۷ ساتھی رہا ہو چکے ہیں۔

کمانڈر انچیف کے اعلان کے مطابق آزاد ہند فوج کے تمام نظر بند مئی تک رہا ہو جانا چاہئیں۔

ہندوستان میں دو لاکھ ریڈیو

نئی دہلی - ۲۰ - مارچ - گذشتہ پانچ سالوں میں ریڈیو کی تعداد میں سو فیصدی سے زیادہ ترقی ہوئی ہے جہاں ۱۹۴۰ء میں ریڈیو لائسنس رکھنے والوں کی تعداد ۹۷۵۳۷ تھی - اب یہ تعداد ۱۹۹۵۱۰ تک ہو گئی ہے مگر چالیس کروڑ کی آبادی میں دو لاکھ ریڈیو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں - ہر مہذب ملک میں پانچ آدمیوں پر ایک ریڈیو ہونا چاہیئے - تاکہ لوگ اس سے ہر قسم کا لطف اوٹھا سکیں - تعلیم حاصل کر سکیں - اور دل بہلا سکیں -

مسٹر سید سے غیر مشروط اطاعت کا مطالبہ

کراچی - مسٹر گزدر صدر سندھ پراونشل مسلم لیگ کو مسٹر جناح کا ایک تار موصول ہوا ہے جس میں درج ہے کہ جب تک مسٹر سید غیر مشروط طور پر معافی نہ مانگیں اور لیگ ہائی کمان کی غیر مشروط اطاعت قبول نہ کریں ان سے کوئی گفت و شنید نہ کی جائے -

[illegible] ہے - ہم کوئی ایسا معاہدہ [illegible] فائدہ کا ہو اور جس میں ہندوستان

[illegible]ن ایشیا کا رہنما

[illegible] برّ اعظم میں ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جو اپنے ملک میں جمہوریت کو فروغ دینا چاہتا ہے۔ میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے کہ ہندوستان دنیا کے لیے روشنی بن سکتا ہے - یہ بات بہت افسوسناک ہے کہ جس وقت ہم ان بڑے سیاسی مسائل کو طے کرنے جا رہے ہیں - ہندوستان معاشی مشکلات میں مبتلا ہے - بخصوصیت کے ساتھ وہاں کی غذائی صورت حال بہت نازک ہے۔

آخر میں وزیر اعظم اٹیلی نے کہا کہ ایوان کو علم ہے کہ برطانی حکومت اسکی وجہ سے بہت پریشان ہے برطانیہ کے رکن غذائی اجنبل امریکہ گئے ہیں - جہاں ہندوستان کا غذائی وفد گیا ہوا ہے۔ ہم ہندوستان کی مدد کرنے کی ہر امکانی کوشش کریں گے - میرے ساتھی اچھے ارادوں کے ساتھ ہندوستان جا رہے ہیں - مجھے اُمید ہے کہ آپ لوگ ان کی کامیابی کے لیے دعا کریں گے -
دفعرہ تحسین بہ

برطانی وزارتی ڈیپوٹیشن پر بحث کرنے سے قبل ایوان میں ہندوستان کے مرکزی حکومت اور مجلس قانون ساز کے بل کی دوسری خواندگی ہوئی -
یہ بل دار الامرا میں منظور ہو چکا ہے -

یو - پی میں کانگریسی وزیروں کیلئے نئی موٹریں

لکھنؤ - ۱۸ - مارچ - معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو - پی نے اپنے بجٹ میں کانگریسی وزیروں کے لیے موٹر کار خریدنے کے لیے ۵۰ ہزار روپے کی پیش بینی کی ہے۔ یہ وزیر جلد ہی دفتر وزارت سنبھالنے والے ہیں۔ صوبہ کی مشہور موٹروں کی دوکان کو چھ موٹروں کا آرڈر دے دیا گیا ہے۔

جو موٹریں ۱۹۳۷ء میں خریدی گئی تھیں وہ اب پرانی اور بیکار ہو چکی ہیں - ان کی بجائے نئی موٹریں کانگریسی وزرا کو دی جائیں گی -

کانگریس اور لیگ میں سمجھوتہ جاری ہوگا

لندن - ۱۷ - مارچ - لیبر ممبر مسٹر سورنسن نے پارلیمنٹ میں کہا کہ پارلیمنٹ کے تمام ممبر ہندوستان کے مطالبے کی صدقدلی کا احساس کرتے ہیں - مجھے یقین ہے کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے لیڈر پر امن سمجھوتہ چاہتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں خانہ جنگی تباہ کن ہوگی -

لندن - پارلیمنٹری کمیٹی نے ممبران پارلیمنٹ کی تنخواہیں چھ سو سے بڑھا کر ایک ہزار سالانہ کرنیکی سفارش کی ہے -

" سنتی ہوں سلے میں سونی جادور بچھتے ہیں کیں گی ——— ہائے میرے منہ میں خاک اسے کسی نے ڈس لیا تو میرے ظالم باپ کا کیا جائیگا۔ میں ساری عمر کیلئے رانڈ ہو جاؤں گی ———

خدا نہ کرے ایسا ہو۔ اس کے بدلے میری جان چلی جائے ـــ اس کا بال بیکا نہ ہو۔

اور جب وہ رات کی تاریکیا پردوں کو چیرتا ہوا نمودار ہوا اسکی جان میں جان آگئی۔ ڈھوروں کے گلے کی گھنٹیاں بجیں اس کا دل خوشی سے بجنے لگا ———

اور جب کھا پی کر گھر کے لوگ نیند کی آغوش میں جا پڑے، وہ دبے پاؤں حویلی میں آئی اور وہ محبت کا سودائی کھری کھاٹ پر کروٹیں بدل رہا تھا دل نے کسی کی آہٹ سنی، آنکھیں کھل گئیں۔ کون؟ تم؟ ہاں ———

——— آواز آئی۔ اس وقت آئی ہو تمہیں دیکھنے ——— جھوٹا ———

——— یقین نہ ہو تو ——— دل سے پوچھ لو ——— میرا دل تو یہی کہتا ہے ——— کیا؟ وہ بولی ——— کہ تم مجھے بالکل نہیں چاہتی ——— وہ سرد آہ بھر کر بولی، میں تمھیں کیسے یقین دلاؤں؟ مجھے حکم دو جلتی ہوئی آگ میں کود پڑوں، یہ زبان اُف تک نہ کرے گی۔ تب تو یقین آئیگا نہیں۔

یوں کہہ کر میرا دل نہ توڑو وہ بولا اوٹھا تمھاری جگہہ میں جو جل رہا ہوں آگ میں، محبت کی آگ بڑی خطرناک ہوتی ہے، اندر ہی اندر سلگتی ہے۔ دھواں اُٹھتا ہے تڑتڑ کی آواز نکلتی ہے۔ حتیٰ کہ جسم جل کر بھسم ہو جاتا ہے۔ ہائے میں مرگئی " "

وہ چیخ کر بولی "

ایسا نہ کہو میں کہیں کی نہ رہونگی بھتیں دیکھ کر جیتی ہوں اور مروں گی تمھیں دیکھ کر تمھاری آنکھوں کے اوپر " " اور پھر محبت کا خاموش ساز گونج اوٹھا۔ متوالوں پر کیف کا سا عالم چھا گیا۔ یکایک جب آنکھ کھلی سماں بدلا ہوا تھا۔ زمین پلٹ گئی تھیں۔ اسکی شادی کیفڑے کے ایک ـــ

اُٹھتی ہے۔ پیاریاں ہنسی خوشی موت سے کھیل جاتی ہیں، موت ان کے لئے کھیل ہی تو ہے اور ان کی کوکھ سے جنم لینے والے اب بھی اپنی رگوں میں خون کی دہی ریل پیل پاتے ہیں۔ جب موت انھیں ڈرانے کی ناکام کوشش کرتی ہے۔ مگر یہ جان کو جوکھوں میں ڈال لیتے ہیں۔ موت سے لڑتے ہیں۔ آگ سے کھیلتے ہیں۔ دنیا ان کی بہادری کا لوہا مانتی ہے۔ ان کی ماؤں کو اب بھی بیٹوں پر فخر ہے انھیں دیکھکر پھولی نہیں سماتی۔ بہادر ماؤں کے بہادر بیٹے سورج کا ٹکلا نکلنے سے پہلے کھیتوں پر جاتے ہیں۔ ہل جوتتے ہیں۔ اور ان کی شبانہ محنتوں کا صلہ یہ لہلہاتے ہوئے کھیت دور سے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے دھرتی پر زری کی چادر بچھ گئی ہے۔ اور بل کھاتی ہوئی پگڈنڈیاں سنہری دھاریوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ان کے ہونٹوں سے گیت اُمنڈ آتے ہیں۔ دور رہٹ کی دلکش آواز سنائی دیتی ہے کھیتوں میں پانی اچھلنے لگتا ہے۔ پگڈنڈی پر آتی ہوئی گوری کا دل سینے میں مچل جاتا ہے۔ اس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے ایک لمحہ کے لیے سوچ میں کھو جاتی ہے کہ وہ کیوں نہ پو پھٹنے سے پہلے چلی آئی۔

بڑی دیر سے کام کر رہا ہے بیچارہ۔ بھوک ستا رہی ہوگی پیاس سے ہونٹ خشک ہوں گے۔ ہائے میں بھی کیسی ہوں۔ دودھ بلونے میں دیر ہوگئی کبھی کتنی دودھ ٹھیک سے نہ جما تھا۔ ورنہ کبھی کی نبٹ جاتی یہ چھنو بھی بڑا ضدی ہو گیا ہے۔ منہ اندھیرے آنکھ کھلی بھی مگر یہ چھوکرا آہٹ پاتے ہی جھٹ اُٹھ بیٹھا۔ لگا رونے۔ تھپکتی ہوں تو دن نکل آتا ہے اور جو ساتھ لیتی ہوں تو آنکھ نہ جانے کب لگ جائے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا جاتا کہ وہ روتا رہے۔ آج چھوٹا سا ہے کل یہی بڑا ہوگا۔ باپ اتنا بڑا۔ ایک دن وہ بھی اتنا چھوٹا ہوگا۔ کسی ماں نے اسے بھی پالا ہے بڑا کیا ہے اور ایک دن یہ بھی جوان ہوگا۔ ہل چلائے گا۔ فصل بوئے گا کاٹے گا۔ اور میں اس کے لئے سندر بہو لاؤں گی، سوچتے ہوئے اسے وہ دن یاد آگیا۔ جب وہ پہلے پہل سسرال آئی تھی چادر میں لپٹی ہوئی ململ کا سرخ کرتہ اور دوپٹہ پہنے ساس کو کس قدر خوشی ہوئی تھی بہو کو دیکھ کر،

ایسی گارڈن پارٹیاں ... پر بلاتے ہیں۔

چائے کی موجودگی میں ہر قوم، ملت اور ذات کے لوگ آپس میں آزادی سے مل جل سکتے ہیں۔ اور اس تازگی بھرے ماحول میں بات چیت سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ ایسا کسی بانکلف دعوت یا کھانے پر نہیں ہو سکتا

پتیاں اور ایک کلی

خوشی سے بھاگی بھاگی پھرتی تھی۔ جوانوں کی طرح گھر کا کام کر رہی تھی اور وہ پلنگ پر بیٹھی سمٹائی چھوئی موئی بنی ہوئی تھی۔

لڑکیاں اس کے گھونگھٹ میں منہ ڈالے ہنس بول رہی تھیں:۔

بہو تو بڑی سندر ہے ادر چھنو کا چاچا بھی ماں سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔ کنکھیوں سے مجھے دیکھ رہا تھا اور میرے گھونگھٹ کے پٹ کھل جاتے تھے لڑکیاں ہنس کر بولیں:۔

بے چین کیوں بیچین ہو رہی ہو۔ ہمارا بھائی تو تمھیں تن من سے چاہتا ہے۔ " " " شرم کے بادل ایک مرتبہ پھر اس کے دمکتے ہوئے چہرے پر چھا گئے۔ شرم سے کٹی جاتی تھی اور وہ شریر لڑکیاں جیسے اسے ستانے کی قسم کھا کر آئی تھیں اس کا گز بھر کا گھونگھٹ پلٹ کر بولیں:۔

یہاں کیا بڑی بوڑھیاں بیٹھی ہیں جو منہ چھپا رہی ہے ہم بھی تیری عمر کی ہیں دلہن بن چکی ہیں۔ ایک ہے ایک سندر ہے تو کیا بڑے باپ کی بیٹی ہے ہمارا بھائی نمبردار کا بیٹا ہے۔ کھیتوں کا مالک ہے اس کے پاس کئی ڈھور ہیں جا کر کام کرتے ہیں گھبرانے کی کوئی بات نہیں دل میں جتنا نہ کر یہ تیرے نینوں سے گھائل ہو چکا ہے۔

اس کا دل خوشی سے ناچ اوٹھا،،

اور گوریاں اب بھی شوہروں پر جان دیتی ہیں اور یہ گورے چٹے جوان بھی نئی نویلی دلہنوں کے تیکھے چتونوں کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کی محبت کے گیت گاتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔ ان کی اُمیدوں کی کھیتیاں اب بھی لہلہاتی ہیں جگ کے تن پالتی ہیں گوریوں کے قہقہے اب بھی گونجتے ہیں کچے پکے مکانوں میں محبت حکومت کر رہی ہے۔ فضا جھوم اُٹھتی ہے جھم سے کالی کالی بدلیاں اُمنڈ آتی ہیں۔ رم جھم کے ساتھ گاؤں کی گلیاں ندی کی طرح بہتی ہیں۔ اور کوئی گوری کولھے پر گھڑا دھرے بلیے چوٹی لٹکائے چوڑیاں بجاتی ہوئی نکلتی ہے۔ اس کی چوڑیوں کی جھنکار پر دھرتی پر غنودگی چھا جاتی ہے۔ نیند کے متوالے آنکھیں ملتے ہوئے بیدار ہوتے ہیں جیسے گوری نے کوئی سحر پھونک دیا ہو۔ کوئی نیا مژدہ دیا ہو سونے کھیتوں میں زندگی دوڑ جاتی ہے۔ گوری کے موتی ایسے سفید سفید کھلے ہوئے ڈوڈے دور سے کتنے سندر نظر آتے ہیں۔ جیسے ایک ساتھ کئی گوریاں کھیتوں میں چھپ کر ہنس رہی ہو کسی کی آمد کی آہٹ پا کر اور یہ دھرتی کا راجہ میرے دیس کا سہاگ الغوزہ منہہ سے لگائے گاتا ہے محبت کے گیت، آزادی کے نغمے گوریوں کے من لوٹ پوٹ جاتے ہیں۔ اس کے سندر گیتوں پر اور یہ پگڑیاں باندھے گاڑھے کے تہمد اور کرتہ پہنے ہوئے بڑے بوڑھے حقے ہاتھوں میں

لئے خوشی سے گن گاتے چلے آرہے ہیں۔ اپنی کمائی پر پھولے نہیں سماتے۔ ان کے بیٹے جوان ہوگئے ہیں۔ اب انھیں کوئی غم نہیں وہ کماتے ہیں یہ کھاتے ہیں۔ چوپال میں دندناتے ہیں اور یہ بڑی بوڑھیاں کام کاج سے نمٹ کر آنگن میں بیٹھی ہیں، اپنی اپنی بہو کے گن گا رہی ہیں۔ اُن کے چہروں کی جھریاں خوشی کی لہروں میں چھپ گئی ہیں اور سورج کا ٹکلا کانپتے ہوئے درختوں کی چوٹی سے جھانک رہا ہے۔ چکی کی گھر گھر کی آواز چرخے کی چیخ چوں میں گم ہوگئی ہے۔ گوریوں کی چوڑیاں بج رہی ہیں۔ ان کے ہونٹوں پر دنداسے کی سرخی اور گہری ہوگئی ہے۔ آنکھیں کاجل پھیلا رہی ہیں۔ اور ان کے من خوشی سے جھوم رہے ہیں۔ ایک ایسی ہی صبح کے انتظار میں جب آزادی کی دیوی مشرق سے اُترے گی۔ ان کے سینوں کی لطیف گیتوں کی بازگشت، وہ صبح کتنی حسین ہوگی!

اس تصویر سے میرا دل جھوم جاتا ہے۔ جب میرا دیس، ایک نئی صبح سے ہمکنار ہوگا اس کے سارے دکھ دور ہو جائیں گے۔ اسکی سارے دکھ دور ہو جائیں گے۔ اس کی ہنسی بناوٹی نہ ہوگی۔ اس کے چاندی ایسے دانتوں کی چمک سے سارا جگ جگمگا اٹھے گا اور اس کے سپوت دوئی کے پردے پھاڑ کر ایک دوسرے کو گلے لگا لیں گے۔

میرا دیس کیسا سندر ہے اور سجیلا اس کے سر پر تاج ہے اور گلے میں پانچ لڑی کا ہار

بہار اسمبلی کے انتخابات!

پٹنہ۔ ۱۸۔ مارچ۔ بہار میں پارٹی پوزیشن حسب ذیل ہے:۔ کانگریس ۹۹ مسلم لیگ ۳۴۔ مومن بورڈ ۶ آدی باسی ۳۔ یوروپین ۳۔ لینڈ ہولڈرز ۲۔

دکھنی افریقہ میں ستیہ آ...

ڈربن۔ ۱۹۔ مارچ۔ دکھنی افریقہ کی انڈین...
نے ہندوستانیوں کے خلاف قانون کے خلاف...
کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کانگریس کے سکریٹر...
دکھنی افریقہ کے ہندوستانی اپنے کو گرفتاری کے...
کریں گے۔

لندن۔ ۱۷۔ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی...
امریکہ سے آج لندن پہونچیں۔ یہاں چند روز ٹھہر کر آپ...

جذباتِ حضرت شاداں

آل انڈیا مشاعرہ ینگ مین مسلم سوسائٹی بدایوں کی ایک کامیاب غزل

(از حضرت شاداں فوقی بدایونی)

بیتابیٔ دل کا کیا شکوا تقدیر میں جب آرام نہیں
برسات کی بھیگی راتوں میں رونے کے سوا کچھ کام نہیں

اے حسنِ یقیں کے متوالے یہ عشق خیالِ خام نہیں
میں عزمِ طلب سے باز آؤں یہ میری بس کا کام نہیں

میں وقفِ رنج و مصیبت ہوں تکلیف میں راحت ہے مجھکو
وہ صبح مسرت میری ہے جس صبح کی کوئی شام نہیں

وہ داد وفا دیتے لیکن اس جبر ستم کو کیا کہیئے
فہرستِ محبت میں شاید اک مجھ بیکس کا نام نہیں

بلبل ہو کہ پروانہ دونوں تشہیرِ محبت کرتے ہیں
مشہور زمانہ میں بھی ہوں لیکن اتنا بدنام نہیں

دیکھا جو سرِ بزمِ دشمن کہنے لگے وہ مجھ سے ہنسکر
یہ محفلِ خاص ہماری ہے یہ کوئی بزمِ عام نہیں

اس بیخودیٔ دل نے شاداں کچھ ایسا سکون بخشا ہے ہمیں
گو درد کی شدت ہے لیکن احساس برائے نام نہیں

دیدۂ اسلام

روس اور ایران میں معاہدہ ہو گیا

مارشل اسٹالن کا سنسنی خیز بیان

ایران نے آذربائیجان کی حکومت تسلیم کرلی

ماسکو۔ ۲۶۔ مارچ۔ روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کے بیان کے مطابق مارشل اسٹالن نے ایک امریکن نیوز ایجنسی کو بذریعہ اطلاع دی ہے۔ روس اور ایران میں معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کی رو سے ایران سے روسی فوجوں کو ہٹانے کا مسئلہ حل ہو گیا ہے

اتحادی اقوام کی سیکیورٹی کونسل کا اجلاس نیویارک۔ ۲۶۔ مارچ۔ اتحادی قوموں کی سیکیورٹی کونسل کا اجلاس آج رات کو ۹ بجے پھر شروع ہو جائیگا۔ کونسل کا اجلاس ۲۴ گھنٹے کیلئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ تاکہ اس خبر کی تصدیق ہو سکے کہ روسی فوجیں واقعی ایران سے ہٹ رہی ہیں یا واشنگٹن میں ڈیپارٹمنٹ کے ایک افسر نے کہا کہ ابھی تک اس خبر کی تصدیق موصول نہیں ہوئی ہے کہ روسی فوجوں نے ایران خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ ماسکو ریڈیو نے کل طہران کی ایک خبر براڈکاسٹ کی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ ایران سے روسی فوجیں ہٹنے کا سہرا وزیر اعظم ایران کا ہے۔ اور ان کی زیر سرکردگی ایران کے لوگ اپنے قومی جذبات حاصل کر سکیں گے۔ طہران کے براڈکاسٹ میں کہا گیا ہے کہ روسی فوجیں کراج سے جو طہران سے ۲۳ میل اتر پچھم کو ہے اور کازون سے جو طہران سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے ہٹ گئی ہے۔ ان دونوں جگہ پر یہ فوجیں ۱۲۔ مارچ کو آئی تھیں۔

اتحادی قوموں کی سیکیورٹی کونسل میں شامل ہونے والے ڈیلی گیشنوں کے لیڈروں نے روس اور ایران کے درمیان جھگڑے کو ۲۴ گھنٹے کیلئے ملتوی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ ایک عارضی فیصلہ ہے اور اسلیے کیا گیا ہے کہ ماسکو اور طہران میں اتحادی قوموں کے سفیر اس خبر کی تصدیق کر لیں کہ روسی فوجیں واقعی ایران خالی کر رہے ہیں۔ طہران میں امریکی سفیر کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ اس بارے میں تمام اطلاعات بہم پہونچائے کہ روسی فوجیں واقعی ایران چھوڑ رہی ہیں۔ اسی قسم کی اطلاع برطانی سفیر کو بھیجدی گئی ہے

آج سیکیورٹی کونسل کے اجلاس میں جو مجمعہ ڈیلی گیشنوں میں مشتہر کیا گیا ہے۔ اس میں وہ خط و کتابت بھی شامل ہے جو سیکیورٹی کونسل کے روسی ڈیلی گیٹ موسیو گرومیکو اور ڈیلیگیٹ مسٹر اڈورڈ سٹیٹنس اور ایرانی سفیر ڈاکٹر حسین علی اور جنرل سکرٹری موسیو لوئی کے درمیان ایران اور روس کے جھگڑے کے بارے میں ہوئی تھی۔

امریکہ کا مطالبہ امریکہ کے سکرٹری آف سٹیٹ مسٹر جیمز ایران کے بارے میں پختہ وعدہ طلب کریں گے۔ اس طرح کا مطالبہ برطانیہ کی طرف سے کیا جائیگا۔ وہ بھی مطالبہ کریں گے کہ روس اور ایران میں کیا بات چیت ہوئی ہے۔ جسکی بنا پر روس نے ایران سے فوجیں ہٹانا منظور کر لیا ہے۔

آج سیکیورٹی کونسل کے اجلاس میں ڈیلی گیشنوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے۔ امریکہ کے سکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر برنس نے مختلف قوموں کو تنبیہ کی کہ کسی قوم کو قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہیئے۔ اور جھگڑے کو لڑائی کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش نہیں کرنا چاہیے آپ نے کہا کہ ۱۴۰ سال ہوئے ۱۳ ریاستیں ملکر ریاستہائے متحدہ امریکہ میں شامل ہوئی تھیں۔ اس وقت یہ شبہہ کیا جاتا تھا کہ یہ ناؤ کبتک چل سکیگی۔ لیکن سخت مصیبتوں کے باوجود ہمارا اتحاد قائم ہے۔ آپ نے کہا کہ مصیبت کے بعد اتحادی قوموں کی یگانگت پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائے گی۔ آپ نے کہا کہ ہر ممبر کا فرض ہے کہ وہ اتحادی قوموں کے چارٹر کی پابندی کرے کہ یہ جائز راستہ ہے۔

روس اور ایران کا معاملہ طے ہو گیا لندن کے سیاسی حلقوں میں ایران سے روسی فوج کے ہٹنے کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ روس اور ایران کا معاملہ طے ہو گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت ایران نے روس کے بیشتر مطالبات مان لئے ہیں۔

ماسکو کے غیر ملکی حلقوں میں یہ خبر پھیلی ہوئی ہے کہ حکومت ایران نے آذربائیجان کی حکومت تسلیم کر لی ہے۔ حکومت ایران سے رجعت پسند منسٹروں کو خارج کرنا بھی منظور کر لیا ہے۔ اور خیال ہے کہ حکومت ایران نے روس کو تیل کے بارے میں معاہدہ دینا بھی منظور کر لیا ہے۔

نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ برطانی پارلیمنٹ کے چند ممبران کا ایک مشن ایران جائے گا۔

کانپور
جلد ۴۳ | کانپور شنبہ ۳۰ - مارچ سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۳

فائننس بل

سنٹرل اسمبلی کے فائننس ممبر نے کچھ ٹیکسوں میں کمی کا اعلان کرکے کانگریس پارٹی کے اس نظریہ کا ایک حد تک احترام کیا ہے کہ ان کا بل امیروں کے مفاد سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے لیکن اس میں غریبوں کا بھی مناسب خیال رکھا گیا ہے۔ فائننس ممبر کے تازہ اعلان کے مطابق پوسٹ کارڈ دو پیسہ کا ہو جائیگا۔ دیا سلائی بھی دو پیسہ کی ہو جائے گی۔ ادھٹی کا تیل بھی کچھ سستا ہو جائے گا۔ اور سپاری پر جو محصول بڑھایا گیا تھا اس میں بھی کمی ہو جائے گی۔ پوسٹ کارڈ دیا سلائی بتی کا تیل اور سپاری چاروں چیزیں ایسی ہیں جو غریبوں کی لازمی ضروریات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سپاری ایسی چیز ہے جسے قدرے شوق کی چیز کہا جا سکتا ہے۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان کے جن حصوں میں پان کا رواج نہیں وہاں بھی سپاری گھر میں استعمال کی جاتی ہے۔ چنانچہ فائننس ممبر نے جس قدر رعائت کا اعلان کیا ہے ہمیں یقین ہے کہ اوسط اور غریب طبقوں میں اس کا خاص طور پر خیر مقدم کیا جائیگا۔

پوسٹکارڈ کے ساتھ اگر لفافہ کی قیمت میں بھی مناسب کمی ہو جاتی تو اچھا ہوتا۔ کیونکہ یہ خیال درست ہے کہ دو پیسہ پوسٹکارڈ اور چھ پیسہ لفافہ میں اس درجہ تفاوت ہے کہ وہ شخص بھی جو چھ پیسہ صرف کر سکتا ہے دو ہی پیسہ کی طرف جھکے گا تا وقتیکہ لفافہ لکھنا بالکل ضروری نہ ہو۔ اس سے ڈاکخانہ کی آمدنی میں کمی ہو گی۔ اگر لفافہ چار پیسہ کا کر دیا جائے تو اس کے استعمال میں کمی نہیں آئے گی۔ بلکہ کچھ اضافہ ہی ہوگا۔ اور سب ملا کر ڈاکخانہ کو جو نقصان رہیگا وہ موجودہ حالت کے مقابلہ میں کم ہوگا۔ ہمارا خیال ہے کہ عملی تجربہ سے یہ حقیقت کھل جائے گی۔ کہ فائننس ممبر نے ایک طرف غریبوں سے اتنی ہمدردی جتائی۔ دوسری طرف انھوں نے نمک کا محصول کم یا معاف کرنے کے معاملہ میں سرد مہری دکھائی جس پر ہمیں حیرت بھی ہوتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے۔ فائننس ممبر کی یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ نمک کے محصول میں کمی سے غریب کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہونچیگا کیونکہ وہ نمک بہت کم استعمال کرتا ہے۔ بلکہ اصل فائدہ درمیانی تاجر کو پہونچے گا۔

ہمارے خیال میں نمک ایسی چیز نہیں جس کے بغیر دہ رہ سکے۔ اگر نمک سستا ہو تو غریب قدرے زیادہ نمک استعمال کر سکتا ہے اور اپنے مویشی کے لیے بھی نمک فراخدلی سے استعمال کر سکتا ہے۔ نمک انسان کے علاوہ مویشی کی صحت کے لیے بڑا ضروری ہے ہندوستان جیسے غریب اور زرعی ملک میں نمک ایسی نعمت ہے جو ہوا اور پانی کی طرح مفت ملنا چاہیئے۔ یہ کوئی سیاسی چال یا شعبدہ بازی نہیں تھی کہ مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں کانگریس نے نمک بنانے کی باقاعدہ تحریک سنہ ۱۹۳۰ء میں شروع کی جو گاندھی

اروین پیکٹ پر ختم ہوئی تھی۔ ہمیں یقین ہے کہ کانگریس کو جب موقعہ ملے گا وہ "مفت نمک کا مقصد" پورا کرکے رہے گی۔

امسال فائننس بل کو مسترد کرنے کی جو تحریک کانگریس پارٹی کی طرف سے حسب معمول پیش ہوئی وہ پاس نہ ہو سکی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مسلم لیگ پارٹی نے کانگریس پارٹی کے مقابلہ میں حکومت کا ساتھ دینا مناسب سمجھا۔ لیگی اخبار "ڈان" نے اس خبر پر یہ عنوان ثبت کیا ہے "لیگ نے فائننس بل کو مسترد ہونے سے بچا لیا" اس کے بعد اخبار مذکور نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ ٹیکس میں غریبوں کے لئے جو رعایتیں حاصل کی گئی ہیں وہ لیگ کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ غریب عوام جن میں مسلمانوں کی حالت ہندوؤں سے بھی بدتر ہے آنکھیں کھول دیکھیں گے کہ لیگ کس طرح برٹش حکومت سے ان کے اور تمام ملک کے مفاد کے خلاف سازباز کر رہی ہے۔ خود فائننس ممبر نے اپنی رعایتوں کا اعلان کرتے وقت کانگریس پارٹی کے اس نظریہ کی معقولیت کا اعتراف کیا کہ غریب زیادہ امداد کے مستحق ہیں۔

صوبۂ متحدہ کا بجٹ

۲۳ مارچ کو صوبۂ متحدہ کے منشیر مال مسٹر جے۔ ال سانٹھے نے گورنری راج کا آخری بجٹ پیش کیا۔ جنگ کے بعد یہ پہلا بجٹ ہے جسکی سب سے زیادہ قابل ذکر خصوصیت صرف اتنی ہی ہے کہ کوئی نیا ٹیکس نہیں نافذ کیا گیا ہے۔ کیونکہ معمولی سرکاری محاصل ہی اخراجات کے لیے بہت کافی ہیں۔

گذشتہ چھ سال کے اندر سرکاری محاصل میں جو اضافہ ہوا ہے یعنی سولہ یا سترہ کروڑ سالانہ سے بڑھکر ۲۷ کروڑ ہو گئے۔ بظاہر تو اسکا سبب صرف جنگی حالات ہیں۔

پیش نظر بجٹ کی بعض نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ سنہ ۴۶-۱۹۴۵ء میں ۲۸ کروڑ ۵۳ لاکھ ۴۹ ہزار سے کچھ زیادہ آمدنی ہوئی ہوئی۔ اور ۲۸ کروڑ ۴۶ لاکھ ۶۰ ہزار سے کچھ زیادہ مصارف ہوئے۔ اس طرح سال گذشتہ کی بچت ۷ لاکھ ۸۰ ہزار سے زیادہ ہوئی سال رواں سنہ ۴۷-۱۹۴۶ء میں آمدنی کا تخمینہ ۲۷ کروڑ ۶ لاکھ ۸۱ ہزار سے کچھ زیادہ کیا گیا ہے۔ اور خرچ کا تخمینہ ۲۷ کروڑ ۳ لاکھ ۱۱ ہزار سے کچھ زیادہ ہے بچت ۳ لاکھ ۶۹ ہزار سے کچھ زیادہ ہوگی۔

بعد جنگ کے تعمیری کاموں کی دو سالہ اسکیم پر ۳۳ کروڑ ۹۲ لاکھ روپیہ صرف کیا جائیگا۔ یہ رقم کچھ تو قرضہ سے کچھ مرکز کی مالی اعانت سے اور کچھ صوبہ کے ریزرو فنڈ سے حاصل کرکے صرف کی جائیگی۔

صوبہ متحدہ کی وزارت سازی

۲۶۔ مارچ کو مولانا ابو الکلام آزاد پریسیڈنٹ کانگریس صوبہ متحدہ کی وزارت کو مرتب کرنے کیلئے لکھنؤ تشریف لائے اور کارلٹن ہوٹل میں قیام فرمایا۔ جہاں آپ سے پنڈت گوبند بلبھ پنت

مسٹر جناح سے تبا[illegible] اپریل تک اسکے متعلق [illegible] مسلم لیگ وزارت میں شامل ہوگی یا نہیں [illegible] گوبند بلبھ پنت لیڈر کانگریس پارٹی گورنر [illegible] پر دو مرتبہ گورنر سے ملاقات کر چکے ہیں [illegible] دوسری ملاقات تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوئی ملاقات میں گورنر صاحب نے آپ کو وزارت [illegible] دی۔ جسکو آپنے منظور [illegible] اور وعدہ کیا کہ آپ ۳۱۔ [illegible] وزیروں کے نام پیش [illegible] خیال کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ بجائے ۶ وزیروں کے ۹ یا ۱۰ وزیر ہو جائیں گے۔ اور ۳۱۔ مارچ کو مندرجہ ذیل چھ نام پیش کر دیے جائیں گے۔

(۱) پنڈت گوبند بلبھ پنت (۲) مسٹر رفیع الدین احمد قدوائی (۳) مسٹر کیلاش ناتھ کاٹجو (۴) حافظ [illegible] (۵) مسز وجے لکشمی پنڈت (۶) مسٹر سمپورنانند

بقیہ تین یا چار وزیروں کے نام ۲۔ اپریل کو پیش کئے جاوینگے اور مندرجہ ذیل حضرات میں سے لئے جانے کی توقع کی جاتی ہے۔

مسٹر نثار احمد شروانی (کانگریس) مسٹر گردھاری لال (شیڈولڈ کاسٹ) مسٹر اے۔ جی۔ کھیر۔ مسٹر رگھوکل تلک مسٹر نریندر دیو اچاریہ۔ آنریبل بیگم ماجد آف مراد آباد امید کی جاتی ہے کہ یکم اپریل کو پنت جی منسٹری کا چارج لے لیں گے۔

مسٹر مکرجی کامیاب ہو گئے

لکھنؤ، الہ آباد آگرہ۔ اور علیگڈھ کے حلقۂ انتخاب سے یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی کیلئے مسٹر بی سکے۔ مکرجی کانگریسی امیدوار کے منتخب ہو جانیکا اعلان کر دیا گیا۔

(۱) مسٹر بی۔ کے مکرجی (کانگریس) ۱۰۴۶۰
(۲) ڈاکٹر زیڈ اے۔ احمد (کمیونسٹ) ۴۹۵۷
(۳) مسٹر گوپی کرشنا اروڑا (ریڈیکل) ۵۴

یو۔ پی۔ پریس کانفرنس

یو۔ پی پریس کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی ۷۔ اپریل ۲ بجے دن کو مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹو ایڈیٹر کانپور میونسپل بورڈ کے بنگلہ پر ہوگی جسمیں ممبران اسٹینڈنگ کمیٹی مختلف اضلاع سے تشریف لاکر شریک ہونگے۔ آیندہ یو۔ پی پریس کانفرنس کا سالانہ اجلاس کانپور میں اپریل کے آخری ہفتہ یا مئی کے شروع ہفتہ میں ہوگا۔ جس کے لیے زبردست انتظامات ہو رہے ہیں۔

ایک بیوہ کے یہاں چوری

بنگالی محال میں ایک بیوہ کے یہاں بتیس ہزار کی چوری ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں کلکٹر گنج وکوتوالی کے انچارج نے دو ادمیوں اور ایک پولیس کانسٹبل کو گرفتار کیا ہے جن کے پاس سے چوری کے زیورات برآمد ہوئے ہیں۔

موضع رتن پور میں ڈاکہ

ضلع کانپور کی پولیس اسٹیشن رسول آباد کے موضع رتن پور میں لکشمی چند ویش کے مکان میں مسلح ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ۱۶ ہزار کا مال اور زیورات لیگئے ایک درجن کے قریب ڈاکو تھے۔ جنھوں نے گھر کے لوگوں کو رسی سے باندھ دیا اور خوب مرمت کی۔ اور نقد و زیورات لیکر فرار ہو گئے۔ انھوں نے بھاگتے ہوئے لاٹھیوں اور گولیوں کا بھی استعمال کیا۔ لیکن کوئی سخت زخمی نہیں ہوا۔

جعلی پرمٹ

جعلی پرمٹ کے ذریعہ مکا کانپور سے باہر روانہ کرنے کے جرم میں جھنجھک کے مدن لال اور سروَن کھیڑہ کے دکھی لال کو دو دو سال قید سخت اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ جرمانہ نہ ادا کرنے کی صورت میں مزید چھ ماہ قید سخت کی سزا ہوگی۔

[illegible] ملو مارٹن نے بورڈ کو صا[illegible] ضلع کے طاعون کی بیم[illegible] بورڈ ۲۴ گھنٹے د[illegible] میڈیکل آفیسر [illegible] رہے۔ اس بحث میں مسٹر [illegible] سنگھ۔ بابو رام نرائن گرگ۔ مسز سوشیلا سر[illegible] مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع۔ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر۔ حاجی محمد حمزہ۔ پنڈت وید نرائن باجپئی اور مسٹر منوہر لال کنودیا۔ وغیرہ نے حصہ لیا۔

آخر میں بورڈ نے یہ رزولیوشن پاس کیا کہ طاعون کی بیماری کے خلاف کام کرنے والے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے عملہ کو ہر وارڈ میں امداد دینے کے لیے ممبران بورڈ کی والنٹری امداد کے لیے اپیل کی جائے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ ٹیکہ اور دوسری بیماری کی انسدادی تجاویز کو لازمی قرار دینے کی کاروائی کریں۔ یہ بھی صلاح دی گئی کہ کانپور کے اخبارات سے بورڈ کی انسدادی تجاویز کو مقبول بنانے میں امداد دینے کی درخواست کی جائے

بورڈ کے جلسہ میں کورسواں کے تکیہ قبرستان کو پارک بنانے کی تجویز پر اعتراض کئے گئے۔ پنڈت وید نراین جی نے کہا کہ اس محلہ کی پبلک کو اس تکیہ کی گندگی سے سخت تکلیف ہے۔ لہذا بلا کسی فرقہ وارانہ سوال کے اٹھائے اسکی صفائی ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ اس کام کی تکمیل کے لیے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جسمیں چیرمین صاحب۔ مولانا حسرت موہانی حاجی قمر الدین۔ پنڈت وید نراین باجپئی وغیرہ شامل ہیں۔

اس موقع پر حاجی محمد حمزہ صاحب نے میونسپل ہال سے ملے ہوئے ممبران کے استعمال کے لئے مخصوص پیشاب خانہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "آپ لوگ شہر کی صفائی پر توجہ دے رہے ہیں۔ لیکن آپ کے اپنے غسل خانہ کی بابت کیا خیال ہے"۔

انٹی ٹی بی۔ کلننگ چمن گنج کی بابت چیرمین صاحب کی یہ سفارش بورڈ میں پیش ہوئی کہ اسکو بند کر دیا جائے اگر بورڈ اس انسٹی ٹیوشن کے لئے "ایکس رے" کا انتظام نہیں کر سکتا ہے۔

مسٹر دیبی سنگھ بھارگو نے کہا کہ یہ اسپتال نہایت ضروری ہے اور اسکو بند نہ کیا جائے۔ بالآخر طے ہوا کہ اس کلینگ کو چلانے کے لئے انٹی ٹی۔ بی ایسوسی ایشن کی امداد طلب کی جائے

مسٹر ایس[illegible] متر نے مولانا حسرت موہانی مسٹر سمیع اور مسٹر اندر سنگھ کو لیجسلیٹو اسمبلی وکونسل میں منتخب ہونے پر مبارکباد دی۔

مولانا آزاد کی تشریف آوری

۲۵۔ مارچ کو مولانا ابو الکلام آزاد پریسیڈنٹ کانگریس بذریعہ ہوائی جہاز لکھنؤ جاتے ہوئے کانپور اترے جہاں آپ کا استقبال ڈاکٹر جواہر لال۔ مسٹر پیارے لال اگروال و دیگر کانگریسی لیڈران نے کیا۔ آپ وہاں سے بذریعہ موٹر کار لکھنؤ تشریف لیگئے۔

۲۸۔ فروری کو لکھنؤ سے واپسی پر آپ پھر کانپور تشریف لائے اور لوگوں سے ملاقات کی۔ آپ نے دوران گفتگو میں فرمایا کہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا کوئی سوال نہیں ہے۔ کانگریس کسی ایسے سمجھوتہ کو نہیں تسلیم کر سکتی جو کہ ملک مفاد کے خلاف ہو۔ مختصر قیام کے بعد آپ الہ آباد کے لیے روانہ ہو گئے جہاں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کرکے آپ دہلی کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔

[illegible] اور [illegible]

[illegible]ری کامیاب

پنڈت راجو[illegible] شاستری [illegible] [illegible] آرگنائزیشن ڈینکٹری لیبر حلقہ انتخاب یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ آپ کو ۲۲۶۸[illegible] ووٹ اور آپ کے مقابل مسٹر ایس۔ ایس۔ یوسف [illegible] کو ۱۰۰۶۶ ووٹ ملے۔ مسٹر دیوی دین (ریڈیکل ڈ[illegible] کریٹ) کو ۲۳۵ ووٹ ملے۔ مسٹر دیبی دین کی ضمانت ضبط ہو گئی۔

ٹریڈ یونین کا الیکشن

ٹریڈ یونین کے [illegible] سے یو۔ پی لیجسلیٹو [illegible] کیلئے پانچ امیدوار تھے اور دو پولنگ اسٹیشن تھے۔ الیکشن ۲۶۔ مارچ کو تھا۔ اس حلقہ انتخاب میں ۲۶ [illegible] ووٹر ہیں جسمیں سے ۱۴½ ہزار ووٹر کانپور کے ہیں کانپور میں دونوں پولنگ اسٹیشنوں پر ۹ ہزار ووٹ [illegible] جسمیں کثرت رائے کانگریس کے امیدوار مسٹر ہری [illegible] شاستری کی طرف ہے اور امید کی جاتی ہے کہ آ[illegible] کامیاب ہو جائیں گے۔

۲۵-۲۶-مارچ کا الیکشن

۲۵ و ۲۶۔ [illegible] الکشن نہا[illegible] اطمینان کے ساتھ ہو گئے۔ پولیس انتظامات نہایت [illegible] اور عمدہ تھے۔

کرفیو آرڈر

۲۴-۲۵۔ مارچ کو کرفیو آرڈر احتیاطاً [illegible] شام سے ۵ بجے صبح تک کے لیے [illegible] تھا۔ لیکن چونکہ شہر میں بالکل امن وامان رہا [illegible] ۲۷۔ مارچ سے کرفیو آرڈر بالکل ختم کر دیا گیا۔ [illegible]

اگریکلچرل کالج کی ہڑتال

۲۵۔ مارچ [illegible] کانپور [illegible] کالج کے امتحانات شروع ہوئے۔ لیکن ہڑتالی ط[illegible] نے امتحان میں شرکت نہیں کی۔ اور کالج کے دروازہ [illegible] طلبا نے پکٹنگ کی اور دوسرے لڑکوں کو امتحان [illegible] میں جانے نہیں دیا۔

ودیارتھی ڈے

۲۹۔ مارچ کو تلک [illegible] گنیش شنکر ود[illegible] کے سلسلہ میں ایک پبلک جلسہ ہوا جسمیں ڈاکٹر مرادیلا [illegible]

گورنر کے پرائیویٹ سکریٹری

مسٹر اے [illegible] پنڈت آ[illegible] سی۔ ایس۔ اگزیکٹو افیسر کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ ہو[illegible] کے گورنر صاحب کے پرائیویٹ سکریٹری منتخب ہوئے [illegible] اور آپ عنقریب کانپور سے تشریف لے جائیں گے۔

دیہات میں طاعون

کانپور ڈسٹرکٹ [illegible] کمیٹی کے [illegible] مسٹر رام دلاری سہرا نے اطلاع دی ہے کہ طاعون کی وجہ سے دیہات کے لوگ جنگلوں میں آباد ہو [illegible] ان کے حفاظت کے انتظام کی اشد ضرورت ہے اور [illegible] لیے مٹی کے تیل کی سپلائی کا انتظام کیا جائے۔

کانپور پولیس کو انعام

کانپور کے الیکشن او[illegible] کے سلسلہ میں اچھے [illegible] لیے ڈی۔ آئی۔ جی پولیس نے کانپور پولیس کو ۳ ہزار [illegible] انعام دیا ہے۔

جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ

جامعہ ادبیہ کانپور [illegible] ماہانہ مشاعرہ ۶-[illegible] ۸½ بجے رات کو ڈاکٹر ایس۔ این سکسینہ کے مکان [illegible] مسٹر محمد احسن کاظمی بی اے خفیف کانپوری کی صدارت میں ہوگا [illegible] مصرع طرح:۔

"جس رنگ میں جو [illegible] ہستی ہو مٹا دے مجھے"

کو جب شادی کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے اس معاملہ میں بھی خالص مغربی رنگ اختیار کیا جس سے آپ یہ تو ڈوب ہی گئیں۔

ان صاحبزادی نے اخباروں میں اشتہار شایع فرما دیئے کہ میں ایک نوجوان حسین دجمیل کالج کی تعلیم یافتہ اپ ٹوڈیٹ طرحدار لڑکی ہوں اور مجھے اپنے ہی جیسے ایک مرد کی ضرورت ہے۔ جس کو میں اپنا رفیق حیات بنا سکوں۔ اس اشتہار کا شایع ہونا تھا۔ کہ فوراً ہی ایک امیدوار صاحب بہادر کی درخواست امیدواری بھی موصول ہوگئی گویا ادھر یہ صاحبزادی ضرورتمند تھیں تو ادھر وہ بھی ان کی حاجت روائی کیلئے صرف اشتہار ہی کے منتظر تھے۔ صاحبزادی اپنے اشتہار ہی کے منتظر تھے صاحبزادی اپنے اشتہار کے جواب میں حسب مراد نوجوان کی درخواست امیدواری موصول فرمانے کے بعد خوشی سے پھولی نہ سمائیں اور آپ نے جھٹ پٹ ان سے فوٹو طلب کیا تو اس میں اپٹوڈیٹ دولہا واقعی بجا ؤکے آدمی معلوم ہوئے۔ بس پھر کیا تھا۔ منظوری دیدی گئی۔ اور شادی کی تاریخ ہوگئی۔ لیکن جب دولہا میاں تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ اور سب طرح سے تو آپ واقعی اپ ٹوڈیٹ ہیں۔ لیکن جوانی کے اعتبار سے پرانے ہو چکے ہیں۔ لیکن جوانی کے اعتبار سے پرانے ہو چکے ہیں اور خیر سے آپ کی عمر پچاس سے دو ایک برس ادھر ہی ہے۔ برات تو واپس ہوگئی لیکن آجکل یہ مغرب پرست صاحبزادی یہ غور فرما رہی ہونگی۔ کہ مغربی طریقے سے شادی کرنے میں کیسا مزہ آتا ہے۔

ان صاحبزادی کی مغرب پرستی اور اس مغرب پرستی کے نتیجہ کی داستان سن لینے کے بعد آپ ان صاحبزادی کی مزیدار کہانی بھی سنیئے جو اپ ٹوڈیٹ طریقے سے شادی کرنے کے خبط میں: صرف ایک اہل اور مقبول صورت لڑکی کو کھو بیٹھے بلکہ جنھوں نے خود کو مضحکہ کا نشانہ بھی بنا لیا۔

یہ صاحبزادے بخیال خویش بڑے اپ ٹوڈیٹ اور صاحب بہادر تھے۔ چنانچہ جب ایک شریف گھرانے میں ان کی نسبت قرار پائی اور پکی بات ہوگئی تو آپ نے یہ انوکھا مطالبہ پیش فرما دیا کہ مجھے اپنی ہونیوالی بیوی کے ساتھ کورٹ شپ کا موقع دیا جائے آپ کی بڑی بوڑھیوں نے آپکی اوندھی کھوپڑی میں یہ بات بٹھانے کی کوشش کی لڑکی کو ہم نے خوب اچھی طرح دیکھ بھال لیا ہے۔ وہ ہر طرح اہل اور مقبول صورت ہے۔ لیکن اپ ٹوڈیٹ صاحبزادے کے دماغ میں جو سما گئی تھی وہ کسی طرح نہ نکلی اور آپ اس پر بضد رہے کہ میں تو شادی سے پہلے کورٹ شپ کروں گا۔

آخر لڑکی نے اپنے والدین سے کہا کہ میں کورٹ شپ کے لیے تیار ہوں۔ دولہا میاں کو پہلی ملاقات م

اگر تو مجھے بھلانے پر تلی ہوئی ہے تو بھول جا [illegible]
مگر برائے خدا اپنی یاد کو ہاں ——— ہاں اپنی حسن
گسسل یاد کو بھی لیتی جا۔ تو مجھ سے کنارہ کش ہونا
چاہتی ہے۔ تو تیری یاد مجھے کیوں ستاتی ہے
وہ مجھے امید وبیم کے کشمکش میں مبتلا کیوں رکھے؟
میں حیات ومماۃ کے اتھاہ ساگر میں غوطے
کیوں کھاتا رہوں۔ ؎
او بے وفا اک دن وفا سے آشنا ہوگا

آ کے لیے بلا لیا جائے۔ مگر جب دولہا میاں آئے تو لڑکی ان کو دیکھتے ہی یہ کہہ کر اٹھ گئی کہ مجھے تمھاری صورت پسند نہیں اسلیے میں تم سے شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

اب آپ ایک بڑے میاں کا قصہ بھی سن لیجئے جن کے دماغ میں یہ خبط سما گیا تھا کہ میں اپنی لڑکی کو میم بناؤں گا۔ چنانچہ آپ نے صاحبزادی کو بے مہار آزادی دیدی اور آپ اپنے خیال کے مطابق انکو میم بننے کی ٹریننگ دینے لگے۔

لیکن اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ صاحبزادی انڈین میم بنتے بنتے ایک دن کسی دیسی صاحب بہادر کے ساتھ ایسی اڑن چھو ہوئیں کہ ابتک آپکا پتہ نہیں اور بڑے میاں پچھتا رہے ہیں کہ میم بنانے بنانے میں میں نے بیٹی کو ہاتھ سے کھو دیا۔

[illegible] رہا ہے۔

اب مسز کرشنا ہاتھی سنگھ سے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ ایسے ان کے مضمون کا ایک پیراگراف غلط جگہہ شایع ہوگیا۔ اس کی وجہ میں نے پریس اسٹاف کی کوتاہی ظاہر کی۔

مسز پنڈت کے بہت سے جاننے والے یہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے بھائی سے بھی زیادہ عقلمند ہیں۔ شاید یہ انکی عملی ہوشیاری اور ذکاوت کا نتیجہ ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ذہانت میں دونوں ایک دوسرے سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں جسکی ایک مثال میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ ایک بار پنڈت جواہرلال نہرو چنکنگ تشریف لے گئے اور ایک شام کو وہاں سے ریڈیو پر ایک تقریر نشر کرتی تھی۔ ہم لوگوں نے ہیرلڈ کے دفتر میں یہ خیال کیا کہ انکی تقریر بذریعہ ریڈیو لے لی جائے۔ اور ریوٹر پر بھروسہ نہ کیا جائے لیکن بارش ہونے کی وجہ سے فضا مکدر ہوگئی اور ہم لوگوں نے تقریر کے چند الفاظ ادھر اُدھر کے سنے۔ ہم لوگ ناامید ہوگئے اور اسکی درخواست مسز پنڈت سے کی۔ انھوں نے پنڈت جواہرلال نہرو کی اس تقریر کو ہوبہو دہرا دیا۔ جو بالکل درست نکلی۔

مسز پنڈت عوام کے اندر خیالات کے اظہار میں اپنے خاندان سے زیادہ مہارت رکھتی ہیں اور عوام کو اپنے خیالات سے گرویدہ بنا لیتی ہیں اور دوسرے ان کی شکل میں جاذبیت ہے۔ جس سے عوام مسحور ہو جاتے ہیں۔ پنڈت نہرو کانگریس کے پروپیگنڈہ کے سلسلہ میں سواری کے قسم کی ہر چیزیں استعمال کیں۔ اسی طریقہ سے مسز پنڈت انتھک کام کرنیوالی ہیں جبکہ وہ وزارت کے عہدہ پر فائز تھیں اس وقت بھی پیدل چل کر عوام سے ملتی رہیں۔ ان کے مقابلہ میں شاید ہی کوئی ہو جس نے بنگال کے صوبہ کا چپہ چپہ چھان کر وہاں کی قحط کا مکمل نقشہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہو۔ اس وقت وہ امریکہ والوں کے سامنے برطانوی حکومت کی بدعنوانیاں کھول کر واضح کر رہی ہیں۔ انھوں نے سرجی گوکھلے۔ ٹیگور اور نائیڈو کی طریقہ سے ہندوستان کے سوال کو بین الاقوامیت دے رکھی ہے۔

نہرو خاندان کی بہادری اور شجاعت کو انکی ایثار اور قربانیوں نے چار چاند لگا دیا ہے۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا جبکہ آنند بھون ایک ویرانہ تھا اور خاندان کا ایک فرد بھی جیل سے باہر نہ تھا۔ دھوپ اور چھاؤں ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ مسز ہتی سنگھ اور ان کے بھائی نے اپنی سوانح حیات میں اپنی زندگی کو بہت ہی درد ناک طریقوں سے بیان کیا ہے۔ قوم کی مصیبتیں اور تکلیفیں کنجوسوں سے واقع ہوئی ہے۔ سارا خاندان گاندھی جی کے نقش قدم پر چل کر پورا پورا عمل کر رہا ہے خاندان نہرو خدمت کرنیوالوں میں سب سے بالاتر رہا ہے۔ یہ صرف جذبہ خدمت کا اثر ہے کہ جس نے مسز پنڈت کو باوجود یکہ ان کو ہوگی کے صدمہ اٹھانے پڑے جسکو عورت مشکل سے برداشت کر سکتی ہے۔

تو اس [illegible] عدالت میں حاضر ہوکر بیان دیا اور گھر چلا آیا۔ لیکن اس کا گھر دور تھا۔ اس لیے اس نے چلتے وقت اپنے وکیل سے کہہ دیا کہ مقدمہ کا فیصلہ ہو تو مجھے تار کے ذریعہ اطلاع دے دینا۔

کچھ دنوں بعد اسے اپنے وکیل کا تار ملا۔ جس میں یہ حرف لکھے تھے کہ "حق کی فتح" ہوئی۔ دولتمند نے اسی وقت وکیل کو تار بھیجا کہ فوراً اپیل دائر کردو۔

پنڈت پنت کا بیان

لکھنؤ۔ ۲۳۔ مارچ۔ پنڈت گووند بلبھ پنت لیڈر کانگریس کمیٹی نے آج گورنر کی دعوت پر ان سے دو گھنٹہ تک بات چیت کی۔ بات چیت کے خاتمہ پر جب پنڈت جی گورنمنٹ ہاؤس سے باہر نکلے تو اخباری نمایندوں کے دریافت کرنے پر آپ نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ وزارتی مشن سے میری ملاقات سے پہلے ہی یو۔ پی۔ میں وزارت قائم ہو جائے گی آپ نے مزید کہا کہ تین لیبر نشستوں کے انتخاب کے بعد میں پھر گورنر سے ملاقات کروں گا۔

کپتان عبدالرشید اور کرنل برہان الدین

نئی دہلی۔ ۲۳۔ مارچ۔ کل سنٹرل اسمبلی میں جنگی سکریٹری نے بتایا کہ کرنل برہان الدین اور کپتان عبدالرشید معمولی مجرم قیدی ہیں اور ان کے ساتھ کوئی خاص سلوک نہیں کیا جائیگا۔ نہ ان کو پولٹیکل قیدی تصور کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت وہ حکومت سرحد کے قیدی ہیں۔

مگر حکومت کو اختیار نہیں کہ وہ انھیں پولٹیکل قیدی تصور کرے۔

خان عبدالغنی خاں۔ ان کی پوری پوری خاطر کی جا رہی ہے۔ (قہقہہ)

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا مسئلہ

پونا۔ ۲۱۔ مارچ۔ جنوبی افریقہ کے ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر رستم جی مہراب جی نے کل مہاتما گاندھی سے ملاقات کی اور اس میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے آئندہ طریق کار کے متعلق مشورہ طلب کیا۔

پنڈت گووند بلبھ پنت

لکھنؤ۔ ۲۳۔ مارچ۔ پنڈت گووند بلبھ پنت کو وائسرائے کی طرف سے ایک خط ملا ہے۔ جسمیں انھیں دعوت دی گئی ہے کہ وہ ۶۔ اپریل کو دہلی میں وزارتی مشن سے ملاقات کریں۔

پنجاب میں سیاسی قیدیوں کی رہائی

لاہور۔ ۲۵۔ مارچ۔ کل ملک سر حیات خاں ٹوانہ وزیر اعظم پنجاب نے بجٹ پر بحث کے دوران میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ پنجاب میں تین آدمیوں کے علاوہ تمام سیاسی قیدی رہا کر دیے گئے ہیں۔

سے بلاشبہ سال رواں میں صنعت فلم سازی ہند کا مایۂ ناز فلم ثابت ہوگا۔ اسکی افسانوی عظمت اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اداکاروں میں ملکہ نغمات نور جہاں۔ خوش گلو اداکار مسٹر سریندر۔ پری وش ثریا۔ مشہور فلم اسٹار ظہور راجہ مسٹر مراد اور مشہور مسخرے اداکار مسٹر بدہو ایڈوانی [illegible] نے حیرت انگیز وقیامت خیز کارنامے پیش کیے ہیں۔ تاریخ افتتاح کا بیچینی سے انتظار کیجئے۔

"رومیو جولیٹ کا مرکیتو"

نرگس آرٹ کنسرن کے زیر تکمیل نغمہ بار وگہربار عشقیہ شاہکار رومیو جولیٹ میں جو بلند افکار ہدایت کار مسٹر اختر حسین کی ہدایت کاری کا اعجاز ہوگا۔ ہیروئن حور طلعت نرگس کے ساتھ جو جولیٹ کا جادو اثر پارٹ ادا کر رہی ہیں۔ منجوگ جیون اور پہلے آپ کے کامیاب اداکار مسٹر انور مرکیتو کا شاندار کیرکٹر ادا کر رہے ہیں۔ مسٹر انور کی اداکاری کے جوہر رومیو جولیٹ کے علاوہ یونائیٹڈ پکچرز کے شاہکار فلم شاہکار ایسٹرن پکچرز کے فلم رنگ محل مظہر آرٹ کے فلم نیا انڈین آرٹ کے فلم انوکھی میں قابل دید وقابل داد ہونگے۔ انور صاحب کے علاوہ رومیو جولیٹ مسٹر سپرو کاشمیری۔ ستالینی دیوی۔ امان اللہ۔ مراد۔ جان کاوس نثار۔ ساقی۔ نذیر کاشمیری۔ پشپا۔ عبدالرشید آغا محشر شیرازی کے کارنامے قابل دید وقابل داد ہوں گے اسکی شوٹنگ آجکل پربھات پونہ میں بڑے زوروں پر ہو رہی ہے۔

ماسٹر نثار رومیو جولیٹ میں

شایقین فن اداکاری وموسیقی حضرات کو اس خبر سے یقیناً مسرت ہوگی کہ ملکہ موسیقی ہند بائی جدن بائی کے فرزند ارجمند نوجوان وبلند افکار ہدایت کار مسٹر اختر حسین نے اپنی آزاد فلمساز کمپنی نرگس آرٹ کنسرن کی پہلی شاندار ونغمہ بار پیشکش رومیو جولیٹ میں ایک خاص کیرکٹر ادا کرنے کے لیے اسٹیج اور فلم کی دنیا کے مشہور اداکار وموسیقار ماسٹر نثار کی بلندپایہ خدمات حاصل کر لی ہیں۔ امید واثق ہے کہ ماسٹر نثار صاحب برسوں کی غیر حاضری کے بعد رومیو جولیٹ میں جلوہ افروز ہوکر پھر ایک مرتبہ غیر فانی عزت وشہرت کے مالک بن جائیں گے۔ رومیو جولیٹ کی ہیروئن قتالۂ عالم حسینہ حور طلعت نرگس ادا کر رہی ہیں مرکیتو کا شاندار کیرکٹر مسٹر انور ادا کر رہے ہیں۔ ہیرو مسٹر سپرو کاشمیری ہیں ٹائٹل پارٹ مسٹر امان اللہ کو دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ستالینی دیوی۔ مسٹر مراد۔ مسٹر نذیر کاشمیری۔ ساقی۔ پشپا۔ عبدالرشید۔ محشر شیرازی بھی اداکاری کے قابل دید کارنامے پیش کر رہے ہیں۔

وزارتی مشن کی سرگرمیاں

نئی دہلی۔ ۲۶۔ مارچ۔ کیبنٹ مشن کے ممبروں کی سرگرمیوں کے سلسلہ میں تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ آج مشن کے ممبران وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں سے مل رہے ہیں اور اگلے ہفتہ وہ صوبوں کے گورنروں سے ملاقات کا سلسلہ شروع کریں گے۔

پیتھک لارنس کے بیان پر مولانا آزاد کی خاموشی

لکھنؤ۔ ۲۶۔ مارچ۔ کل مولانا آزاد لکھنؤ پہونچے چند منٹ بعد پنڈت پنت ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو اور حافظ محمد ابراہیم ان سے ملے۔ پریس کے نمایندوں نے مولانا سے ملاقات کی اور لارڈ پیتھک لارنس کے بیان پر تبصرہ حاصل کرنا چاہا۔ مولانا نے کوئی تبصرہ نہیں کیا اور کہا کہ میں اس معاملہ پر کوئی رائے زنی کرنی نہیں چاہتا۔

اوراقِ زریں

دنیا میں اچھا اور بُرا کچھ نہیں ہے - صرف خیال ایسا بناتا ہے -

---

خیال وہ چیز ہے کہ جو انسانی دماغ اور نظام میں تبدیلی پیدا کرتا ہے - یہ کسی کام کے کرنے کے لیے حقیقی طاقت ہے -

---

آدمی کا بڑا ہونا صرف خیالات پر منحصر ہے اور اسکی قدر و منزلت اس کے خیالات کے طاقتور ہونے پر ہے -

---

مجھے یقین ہے کہ جو شخص اپنے خیالات کو ایک جگہ جمع کر سکتا ہے اور اپنے جذبات کو قابو میں کر سکتا ہے وہ جلد ہی اپنے جسم کو اپنے بس میں کر کے ہر قسم کی بیماری [illegible] دیتا ہے - ہمارے جسم کی بناوٹ اور تبدیلی میں خیالات کا بہت اثر ہے -

---

جبتک ہم خیالات کی نئی روشوں پر گامزن نہیں ہوں گے، ہمارے بیرونی حالات کی بہتری کی کوئی معقول وجہ نہیں معلوم ہوتی -

---

ہمارا یقین ہے کہ انسانی قابلیت محدود ہے تو یقیناً ہمارے خیالات محدود رہیں گے اور جوں جوں ہم اس یقین کو اپنے ذہن سے دور کرتے چلے جائیں گے - ہماری زندگی کا نظریہ وسیع ہوتا جائے گا - اور لامحدود برکتیں ہمیں حاصل ہوں گی -

---

جب جگہ جگہ ڈھونڈھ لینے کے باوجود اسے نوکری نہیں ملی - تو ایک دن تنگ آ کر اس نے دلاری سے کہا - مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے [illegible] کہ مجھ کو یہ گھر اور یہ شہر چھوڑنا پڑیگا -"

دلاری نے چونک کر امرناتھ کی طرف دیکھا -

"مجھے یقین سا ہو چلا ہے کہ مجھے اس شہر میں نوکری نہیں ملے گی - بھلا تمھارے سر پر کبتک کھاتا رہونگا"

"میں نے تو تمھیں کچھ کہا بھی نہیں" دلاری نے درد بھری آنکھوں سے امر کی طرف دیکھا

"دلاری" امر نے اس کا ہاتھ تھام لیا -

"میں تمھارے احسانوں کو کبھی بھول نہ سکوں گا میں کہیں بھی رہوں - تم میرے دل میں رہوگی -"

"تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم جاؤ گے کہاں ؟" اگر یہاں نوکری نہیں لگتی تو کیا دوسری جگہ لگ جائیگی ؟"

"پھر میں کیا کروں ؟"

"نوکری کا خیال چھوڑو - دکان کھولو -"

"لیکن -"

"اس لیکن کو میں تمھارے راستہ سے ہٹا سکتی ہوں" امر اس کا منھ تکنے لگا -

"میرے پاس جو نقد زیورات ہیں - میں ان کو بیچ ڈالوں گی - کافی روپیہ مل جائیگا -

...... تم میری طرف اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو" امر بولا - میں یہ دیکھتا ہوں کہ تم عورت نہیں ہو دیوی ہو - ایک اجنبی - پردیسی پر اتنا بھروسہ تم کو کیوں ہو گیا" دلاری کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے - امر کے منھ پر ہاتھ رکھ کر اس نے کہا - بس کرو - امر بابو بس کرو - میں کل ہی اپنے زیور بیچ ڈالوں گی - پورنماشی کے چار پانچ دن باقی ہیں شبھ دن ہے - اسی دن دکان کھول لینا - میں تم کو روپیہ ادھار دونگی - جب تمھارے پاس ہو جائے تو واپس کر دینا -

امر جونک اٹھا [illegible] دلاری کو ہو کیا گیا ہے بولا "اتنی جلدی نہ کرو - دلاری کچھ دن ٹھہر جاؤ مجھے سوچ لینے دو"

احاطہ قریب آ گیا تھا -

امر نے ان واقعات کو ذہن میں تازہ کرتے ہوئے ایک بار دماغ پر پورا زور ڈالکر سوچا کیا وہ مجھ سے محبت کرتی ہے - وہ شوہر والی عورت ہے -

اس کے دل نے فیصلہ کر دیا - شوہر ہے تو ہوا کرے وہ تم سے محبت کرتی ہے -

موجِ تبسم

جج - (گواہ سے) تمھاری عمر کتنی ہے ؟

گواہ - حضور تیس برس

جج - تیس برس ؟ میں کئی برس دیکھ رہا ہوں کہ تم اس عدالت میں ہر بار اپنی عمر یہی بتاتے ہو -

گواہ - حضور ! میں اُن لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ آج کچھ کہا اور کل کچھ اور کہہ دیا -

---

استاد - تمھاری عمر کتنی ہے ؟

شاگرد - جناب مجھے معلوم نہیں -

استاد - تم کب پیدا ہوئے ؟

شاگرد - میں پیدا نہیں ہوا [illegible] میری ماں سوتیلی ہے -

ایک لڑکا کلاس روم میں پریشان حالت میں آیا اس کے بال بہت بکھرے ہوئے تھے -

ماسٹر - رام لال آج تم نے بال نہیں سنوارے -

رام لال - میری کنگھی کھو گئی ہے -

ماسٹر - تو اپنے والد کی کنگھی استعمال کر لیتے -

رام لال - اُن کے سر پر بال ہی نہیں ہیں -

"بدنامی ؟" سینے میں جیسے ایک آواز اٹھی - دل نے بےکھٹک جواب دیا - بدنامی سے بچنا ہے تو اسے لے کر کہیں اور چلے چلو

"امر بابو" وہ احاطہ کے پھاٹک کے باہر ہی کھڑی تھی - ذرا جلدی سے اپنی کوٹھری میں چلو ایک بات کہنی ہے"

"تم نے بہت چھپایا - دلاری نے کہا - مگر آج مجھے اس سے پتہ چل ہی گیا - اس نے اخبار کا ورق امر کے سامنے پھیلا دیا - میرا پتی ردی میں اخبار لایا تو اس میں یہ نکلا - یہ ہے تمھارا فوٹو اس کے نیچے تمھارے پتاجی نے چھپوایا ہے کہ تمھاری ماتا جی بہت بیمار ہیں تم کو فوراً چلے آنا چاہیے -"

امر سکتا بنا اسکی طرف دیکھ رہا تھا -

دلاری نے کہا - "میں تم سے جو ہمدردی ظاہر کرتی رہی ہوں - آج اس کا سبب بتاتی ہوں میرا بھی ایک بھائی تھا - بالکل تمھاری سی صورت کا - وہ بھی بگڑ کر چلا گیا تھا گھر سے - پھر اسکا کچھ پتہ نشان نہ ملا میں تم کو اپنا بھائی بنا کر اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی - مگر اب نہیں رکھ سکتی - میں نے تمھارے گھر خط لکھوا دیا ہے - تمھارے پتاجی آتے ہوں گے - تم کہیں جا نہیں سکتے - میں تمھاری کوٹھری میں رہونگی - اور تمھاری چوکسی کرونگی" اسکی آنکھوں میں آنسو چھلک رہے تھے - امر نے اٹھتے ہوئے دل کے ساتھ سوچا -

دلاری کو مجھ سے محبت ہے، عورت کا دل کتنا بڑا ہوتا ہے - اسے بہن جیسی محبت ہے -

۴ کو ووٹ دینے کا حق ہے -

دلچسپ معلومات

روس کی آبادی ۱۸۹ قوموں [illegible]

روس میں ۱۸ برس کی عمر کے بعد عوام کو [illegible] حق حاصل ہوتا ہے اور رائے دینے والوں کی کل تعداد ایک کروڑ ہے - یونائٹڈ اسٹیٹ سوویٹ روس [illegible] ۱۸۹ قوموں پر مشتمل ہے - [illegible] دو مجلس کا انتخاب [illegible] میں ایک سوویٹ کی [illegible] موسوم کی جاتی ہے اور جو ۱۶ [illegible] کی دیکھ بھال کرتی ہے - دوسری مجلس قوموں کی سوویٹ کے نام سے پکاری جاتی ہے جو ۱۸۹ قوموں کے حقوق کی تحفظ کی دیکھ بھال کرتی ہے - سوویٹ کی یونین کے لئے ۳ لاکھ آبادی کے تناسب سے ایک ممبر کا انتخاب [illegible] سوویت روس کی قومیں جو روس سے باہر ہوتی ہیں - ہر ایک لاکھ آدمیوں کی طرف سے ایک ڈپٹی کا انتخاب عمل میں آتا ہے - ۱۹۳۷ء کے انتخاب میں ۲۷ کروڑ الکشن کی کتابیں اور اشتہارات شایع ہوئے تھے

بہار میں کانگریسی گورنمنٹ

پٹنہ - ۲۵ - مارچ - گورنر بہار نے صوبہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر سری کرشن سنہا کو وزارت کی تشکیل کے لیے مدعو کیا ہے - اُمید کی جاتی ہے کہ ۲ - اپریل تک وزارت قائم ہو جائے گی - مسٹر سنہا نے جو بہار اسمبلی کی کانگریسی پارٹی کے لیڈر منتخب ہو چکے ہیں - گورنر سے گورنمنٹ ہاؤس میں ملاقات کی - ملاقات ۹۰ منٹ تک جاری رہی - یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سنہا نے گورنر کو بتایا کہ ۳۰ مارچ تک وزیروں کے ناموں کی فہرست پیش کر دینگے ایسا معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کے لیڈر مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس سے مشورہ کے بعد ہوگا مولانا آزاد ۲۰ - مارچ کو یہاں پہونچیں گے - اُمید کی جاتی ہے کہ مولانا آزاد گورنر بہار سے ملاقات کریں گے -

زمینداروں کو فکر پڑ گئی

نئی دہلی - ۲۳ - مارچ - مہاراجکمار آف وزیگاپٹم ایم - ایل - اے - سینٹرل نے ایک بیان میں کہا کہ میں نے وائسرائے سے ملاقات کی اور اس میں درخواست کی کہ ہندوستان کے مستقبل کے آئین میں زمینداروں کا خیال بھی رکھا جائے - آپ نے تجویز کی کہ زمینداروں کا ایک وفد وزیر ہند سے ملے -

ایک فیصدی ہندوستانی ووٹر ہیں

لندن - ۲۵ - مارچ - روسی ممبر مائیکلوب نے کل رات ماسکو ریڈیو پر کہا کہ عام لوگ یہ سننے کے عادی ہو چکے ہیں کہ برطانیہ نے ہر جگہ جمہوریت کی اشاعت کی ہے - لیکن ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں درحقیقت ایک فی صدی ہندوستانی عوام کو ووٹ دینے کا حق ہے -

[illegible] بہن کی محبت کی اس غیر [illegible]

[illegible] چا - کیا یہ دلاری مجھ [illegible] کرتی ہے - مگر اس کا شوہر موجود ہے - شوہر کی موجودگی میں مجھ سے محبت ! شاید مجھے اس کے طرز عمل سے غلط فہمی ہو رہی ہے - لیکن ...... نہیں ......

ان حالات کا اندازہ لگانے میں غلطی نہیں کر رہا ہوں اس وقت تک جو سلوک اس نے میرے ساتھ کیا ہے - وہ ایک محبت کرنیوالی عورت کا سلوک نہیں تو اور کیا ہے ؟

اب سے تین مہینے پہلے - وہ گھر سے نکل کھڑا ہوا ہوا تھا - خود کو گم کر دینے کے لیے کمل سے اسے محبت تھی - مگر کمل سے اسکی شادی نہ ہو سکی - وہ کسی اور کی بیاہی گئی تھی - اس کے بعد وہ اپنے گھر نہ رہ سکا - مگر اس شہر میں آیا تو روٹی کے لالے پڑ گئے - جو کچھ ساتھ لایا تھا - نوکری تلاش کرنے کے دوران میں کھا پی کر برابر ہو گیا - ایک احاطے میں کوٹھری کرایہ پر لے لی تھی - دو مہینے سے اس کا کرایہ بھی ادا نہیں ہو سکا تھا -

اس روز صبح اندھیرے منھ وہ نل پر پہونچا - کونے والے مکان والے کی بیوی دلاری نہا رہی تھی - امر اسے نہاتا دیکھ کر واپس مڑنے لگا - وہ فوراً اوڑھ کر ایک چادر میں لپٹ گئی اور بولی "میں تو نہا چکی امر بابو - آپ ہاتھ منھ دھو لیجئے" امر ہاتھ منھ دھونے لگا - دلاری نے پوچھا کہیں نوکری لگ گئی ؟"

امر نے منھ پر پانی کا چھینٹا مارتے ہوئے کہا ابھی تک تو لگی نہیں - شاید آج لگ جائے"

"آپ تو ناحق پریشان ہو رہے ہیں"

دلاری بولی "دکان کر لو - سب ٹھیک ہو جائیگا -"

"مگر دوکان کے لیے روپیہ کہاں سے لاؤں ؟"

"کیا ! تمھارے پاس روپیہ نہیں ہے ؟"

دلاری نے اپنے لہجہ سے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا "میرے پاس روپیہ کہاں - تین دن سے تو کچھ کھایا تک بھی نہیں"

"ہائے دیا - تین دن سے بھوکے ہو اور ہمیں بتایا تک نہیں - کیا ہم آپ کے دشمن ہیں - اور اب پانی پی رہے ہیں - خالی پیٹ"

دلاری نے آگے بڑھکر امر کا ہاتھ پکڑ کر نل سے الگ کر لیا -

"آپ چلئے اپنی کوٹھری میں - میں نہا چکی ہوں ابھی کھانا تیار کیئے دیتی ہوں

امر کو ایسا معلوم ہوا گویا دلاری کی باتیں زندگی کے تپتے ہوئے ریگستان میں ایک ہرا بھرا باغ ہیں -

تھوڑی دیر بعد جب اس نے دلاری کو ہاتھ میں تھال لئے اپنے سامنے کھڑا پایا تو حیران ہو کر اس کے منھ سے نکل گیا - ارے"

دلاری نے ہنسکر کہا - "اچھا - اب یہ اچنبھا چھوڑ اور بیٹھ کر کھانا کھاؤ"

اس کے پیچھے دار نقرے میں کچھ ایسا جادو تھا کہ امر کو اس کا لایا ہوا کھانا کھانا ہی پڑا

دلاری نے کہا - اب تم مجھ کو یہ بتاؤ کہ تم نے تین دن تک بھوکے رہ کر بھی مجھے کیوں نہیں بتایا - کیا میں اور تم انجان ہیں - تمھارے برابر ہی میں میری کوٹھری بھی ہے - تم میری دکان پر بھی کئی مرتبہ آئے ہو - کئی مہینے سے تم میری طرف دیکھتے تو رہے ہو - مگر بات کرنے کی کبھی ہمت نہ ہوئی - یہ ہاتھ کیوں کھینچ لیا تم نے ؟ بھات اور لاتی ہوں - اتنا بڑا ڈیل ڈول ہے - کیا اتنے سے بھات سے پیٹ بھر گیا -

[illegible] بھوک میں ہے دلاری -"

[illegible] کر گئی اور بھات لاکر [illegible]

امر کے دل پر اس کی اس سیوا اور خلوص کا بڑا گہرا اثر پڑا -

ایک دن ——

چارپائی پر پڑا سوچ رہا تھا - دو تین جگہ نوکری کا پتہ چلا - وہاں گیا - مگر [illegible]

آ گیا - جواب مل گیا - فی الحال [illegible]

مجھ سے کتنی ہمدردی اور محبت ظاہر کر رہی ہے - اسے مجھ سے اتنی ہمدردی کیوں ہے - میں کبتک اس کی ہمدردی کے سہارے زندگی بسر کرتا رہوں گا"

آہٹ پاکر اس نے دیکھا - تو دلاری کوٹھری کے اندر آن کھڑی ہو گئی تھی -

"نوکری مل گئی" اس نے پوچھا -

"نہیں"

"یہ تو میں جانتی ہی تھی - تمھاری نوکری لگ ہی نہیں سکتی"

"کیوں ؟"

جس کو کسی مہینے تک ایک عورت سے بات کرنے کی ہمت نہ ہوئی - وہ نوکری کیا مانگے گا - اچھا خیر چھوڑو ان باتوں کو - دن بھر نوکری پوچھنے کے لئے گئے تھے تھک گئے ہوگے لاؤ پاؤں دبا دوں"

واہ ! امر نے حیران ہو کر کہا "پاؤں کیوں دباؤ گی - کیا تم میری نوکر ہو -"

ہاں نوکر ہوں - دلاری امر کے پاؤں کے پاس بیٹھ گئی -

امر کا دل اس اظہار ہمدردی پر بیقرار ہو گیا - اس نے کہا - نوکر رکھنے کی میری بساط کہاں دلاری"

"کیوں ؟"

"جس کے پاس کھانے تک کو پیسہ نہیں - وہ نوکر کیا رکھیگا" رکھ سکتا ہے"

"کیسے ؟"

"دنیا میں سبھی نوکر مزدوری تھوڑے ہی لیتے ہیں - خیر میں تم سے بحث نہیں کرنی چاہتی -

امر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے -

دلاری نے اُسکی بھیگی آنکھیں دیکھ کر حیران ہو کر اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا "کیا مجھ سے بھول ہو گئی"

"نہیں" - امر نے جواب دیا - مگر دلاری تم میرے ساتھ اتنی ہمدردی کیوں کر رہی ہو ؟

کمل کا ایک فوٹو امر کے پاس تھا - وہ طاق میں رکھا تھا - دفعتاً دلاری نے کہا "دیا رے کیسا روپ ہے - ایسا روپ تو میں نے کہیں دیکھا نہ سنا"

"کیسا روپ ؟"

دلاری نے ہاتھ بڑھا کر کمل کا فوٹو طاق میں سے اٹھا لیا - "یہ - کیا تم اس لڑکی کو پیار کرتے تھے"

"ہاں" امر نے جواب دیا - مگر میرے پیار کی نہ کوئی قیمت تھی نہ ضرورت"

امر کو اداس ہوتے دیکھکر دلاری نے کہا "اچھا خیر - چھوڑو ان باتوں کو - میں تمھارے لئے کھانا لے آؤں"

اسے جاتے ہوئے آواز دیکر روک کر امر نے کہا "میں ایک بات پوچھنی چاہتا ہوں"

"کہو"

"تم میرا اتنا خیال ......"

بات کاٹ کر دلاری نے کہا - اچھا میں کھانا تو لے آؤں" اور وہ چلی گئی - مسکراتی ہوئی -

امر گذشتہ تین مہینے کے واقعات سوچتا چلا جا رہا تھا ۴

ریاست پٹیالہ میں تحریر اور تقریر پر نئی پابندیاں

پٹیالہ۔۲۶۔ مارچ۔ ایسے وقت میں جبکہ برطانی کیبنٹ مشن کے ہندوستان کی آزادی کا سوال طے کرنے آیا ہے۔ وزیر ہند والیان ریاست کو جمہوریت کی صف میں آجانے کی دعوت دے رہے ہیں۔ ریاست پٹیالہ میں تحریر و تقریر کی آزادی کا ابتدائی شہری و سیاسی حق سلب کیا جا رہا ہے۔ ۱۹۴۶ء کی ہدایت (شاہی فرمان) کی منسوخی کے ساتھ مہاراجہ نے دو نئے قوانین نافذ کیے ہیں۔ جو گزٹ میں شایع ہو گئے ہیں ایک ہے۔ بغاوت سے تحفظ کا قانون، دوسرے باغیانہ جلسوں کی روک تھام کا قانون دونوں میں ہوگا۔ تقریروں اور تحریروں پر سخت پابندیاں عائد ہوتی ہیں۔

میر بندے علیخاں پانچویں سوار ہمیں شامل ہوگئے

کراچی۔۲۷۔ مارچ۔ میر بندے علیخاں پھر پلٹا کھا گئے۔ اور جو کل شام تک مسلم لیگی حلقوں میں "غدار" کے نام سے پکارے جاتے تھے پھر لیگ میں شامل ہو گئے۔ سر غلام ہدایت اللہ نے ان کو وزیر کے عہدہ کا لالچ دے کر پھر لیگ میں واپس بلا لیا ہے۔ کل شام پانچ بجے تک وہ کولیشن پارٹی کے ساتھ تھے۔ مگر اچانک سر غلام حسین ہدایت اللہ سے مل گئے۔ اور سر ہدایت اللہ ان کو فوراً ہی گورنمنٹ ہاؤس لے گئے۔ اور گورنر کے روبرو پیش کر دیا۔ اور انھوں نے پانچویں وزیر کی حیثیت سے حلف وفاداری اٹھا لیا۔

ان کو امن و قانون کے شعبہ کا وزیر بنایا گیا ہے۔

اگر میں آزاد ہوتا تو جنوبی افریقہ پر چڑھائی کر دیتا

ناگپور۔ ۔ مارچ۔ براہ میرا آف کامرس کے استقبالیہ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے۔ ڈاکٹر این۔ بی۔ کھرے کامن ویلتھ ممبر نے جنرل اسمٹس کی نسلی پالیسی کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر میں آزاد ہوتا تو ہندوستانیوں کی تحقیر کا بدلہ لینے کے لئے جنوبی افریقہ پر فوجی دھاوا کر دیتا۔ ڈاکٹر کھرے نے یہ امید ظاہر کی کہ آئندہ قومی حکومت یہ کام پورا کرے گی۔ آپ نے فرمایا کہ اسمٹس تیسری جنگ کا بیج بو رہے ہیں۔ اور یہ سوال نیشنز آرگنائزیشن میں پیش کیا۔ ڈاکٹر کھرے نے جنوبی افریقہ کے خلاف اپنے تحریری اقدام کو بحالت موجودہ بڑا اہم بتایا۔

مولانا آزاد اور چودھری خلیق الزماں کی گفتگو ناکام

لکھنؤ۔۲۶۔ مارچ۔ مولانا ابو الکلام اور چودھری خلیق الزماں کے درمیان یو۔پی کی وزارت میں لیگ کے حقوق کے واسطے گفت و شنید ہوئی۔ جو کامیاب نہ ہو سکی۔ سنا ہے مولانا آزاد لیگ کو بیس فیصدی حق دینے کو آمادہ تھے۔ مگر چودھری صاحب ضد کر رہے تھے کہ وزارت کے تمام مسلمان ممبر مسلم لیگ پارٹی سے لیے جائیں۔ مولانا نے اس بات کو منظور نہ کیا۔ جس پر گفت و شنید ختم ہو گئی۔ چنانچہ اب توقع کی جاتی ہے کہ یو۔پی میں خالص کانگریسی وزارت بنائی جائے گی۔ پنڈت گووند بلبھ پنت اس سلسلے میں آج گورنر سے ملاقات کریں گے۔

الہ آباد جیل میں بھوک ہڑتال

الہ آباد۔۲۷۔ مارچ۔ الہ آباد سنٹرل جیل میں ۲۵۔ سیاسی اور دوسرے اسیروں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

پروفیسر شبن لال سکسینہ۔ شری مہابیر۔ نصری یادو ناتھ سنگھ کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ تمام سی۔ کلاس قیدیوں کو جیل نیپال میں داخل کیا گیا ہے۔ جہاں انھیں زبردستی غذا دی جا رہی ہے۔ سیاسی اسیروں نے راشن کی کمی کے خلاف یہ بطور پروٹسٹ کیا ہے۔

مہاراجہ دربھنگہ کا اصلاحی قدم

راجکوٹ۔۲۵۔ مارچ۔ مہاراجہ دربھنگہ نے جنم دن کے دربار میں ۱۰۔ مارچ کو تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایوان راجگان کے چانسلر کے اعلان کے مطابق جو دہلی میں کیا گیا تھا۔ دیہاتی پنچایتیں مقرر کر دی جائیں گی۔ اور ریاست میں میونسپل کے انتظامات جمہوریت کے ماتحت جمہوریت کے ماتحت کر دیے جائیں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو

پینانگ۔ ۲۷۔ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو پینانگ (ملایا) سے ہوائی جہاز سے براستہ رنگون کلکتہ روانہ ہو گئے ہیں۔ ایک الوداعی پیغام میں پنڈت نہرو نے ملایا میں ہندوستانی امدادی کمیٹی کی تشکیل کا ذکر کیا۔ جس کے چیرمین وہ خود ہوں گے۔ ملایا میں ان کے ایک ہفتے کے دورے میں بہت سے نذرانے بہت سی تھیلیاں پیش کی گئی ہیں۔

ہندوستان کا شہنشاہ

لندن۔۲۷۔ مارچ۔ ایوننگ سٹنڈرڈ کے بیان کے مطابق جب ہندوستان خود مختار ہو جائیگا۔ یا کامن ویلتھ کا ممبر بن جائیگا تو ہندوستان کے سکوں پر شاہ انگلستان کے نام کے ساتھ شہنشاہ ہند کا خطاب درج نہیں کیا جائیگا۔ نہ ہی سرکاری خطابات میں وہ اس خطاب کو استعمال کرینگے۔

یو۔پی کے نئے وزیروں کیلئے بنگلے

لکھنؤ۔۲۷۔ مارچ۔ یو۔پی۔ اسمبلی کے وزیروں کے لیے مسٹر جعفری ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ۹ بنگلے خالی کرانیکا حکم مل گیا ہے۔ وزیروں کے لیے پانچ بنگلے تو خالی ہو چکے ہیں۔ ایڈوائزر رخصت پر جانیوالا ہے اس کے جانے کے بعد ایک بنگلہ اور خالی ہو جائے گا اب مسٹر جعفری تین بنگلے اور تلاش کر رہے ہیں۔ جو ابھی تک دستیاب نہیں ہو سکے۔

لکھنؤ۔۲۶۔ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا آزاد برطانوی مشن سے تین اپریل کو ملاقات کریں گے۔ مسٹر آصف علی انکے ترجمان ہوں گے۔

پاکستان ختم

لارڈ پیتھک لارنس کے کل کے بیان سے ایک بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ وہ مسلمانوں کو علیحدہ قوم تسلیم نہیں کرتے۔ لہذا جہاں تک ہندوستان کو ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم کرنے کا سوال ہے وہ طے شدہ سمجھنا چاہیئے اور پاکستان کا خواب ختم سمجھنا چاہیئے۔

البتہ فیڈریشن کی اسکیم کے مطابق پوری بنگال صوبہ سرحد۔ پنجاب اور سندھ کو ایک طرح کا پاکستان مل جائیگا۔

مسٹر جناح کانفیڈریشن کی اسکیم آسانی کے ساتھ گلے کے نیچے نہیں اتاریں گے۔ مگر لارڈ پیتھک لارنس اور سر کرپس کو پورا پورا بھروسہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح مسٹر جناح کو راضی کرنے میں کامیاب ہو جائینگے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لارڈ پیتھک لارنس مسٹر جناح کی خون خرابہ کی دھمکیوں کے بارے میں مسٹر جناح کو صاف الفاظ میں یہ کہیں گے کہ اب وقت آگیا ہے کہ وہ ملک کا مفاد پیش نظر رکھیں گے۔

دوسری دقت

معلوم ہوا ہے کہ بات چیت کے دوران میں دوسری دقت ہندوستان میں گورہ فوج رکھنے کے بارے میں پیش آئے گی۔ برطانیہ یہ مطالبہ کرے گا کہ ہندوستان کی حفاظت کے لئے گورہ فوج کو کم سے کم دس سال کے لئے ہندوستان میں رہنا چاہیئے۔ اس کا یہ مطالبہ "ہندوستان چھوڑ دو" کے ریزولیوشن کی سپرٹ کے خلاف ہے۔ وہ دیکھنا یہ ہے کہ مہاتما گاندھی اور کانگریس ہائی کمانڈ اس دقت کو کس طرح طے کر سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ یہ مطالبہ کریں کہ تمام گورہ فوج ایک ہندوستانی کمانڈر انچیف کے ماتحت رکھی جائے۔ اور اس کا کام ہندوستانی

۲۔ اپریل کو عام رہائی!

الہ آباد۔۲۷۔ مارچ۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۔ اپریل کو تمام سیاسی اسیروں کی عام رہائی کا اعلان کیا جائیگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۴۲ء کی تحریک کے سلسلے میں تمام سیاسی مفرورین کے وارنٹ منسوخ کر دیے جائیں گے۔

کہا جاتا ہے کہ کیبنٹ مشن اپنے کام کی کامیابی کے لیے خوشگوار سیاسی فضا پیدا کرنا چاہتا ہے اسے احساس ہے کہ سیاسی اسیروں کی رہائی کا خاطر خواہ اثر ہوگا۔

ہندوستان اور جاپان میں تجارت

نئی دہلی۔۲۷۔ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں سرکاری ممبر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ حکومت ہند نے حکومت برطانیہ کو لکھا ہے کہ وہ جاپان سے دوبارہ تجارت شروع کرنا چاہتی ہے۔ اس ضمن میں امریکہ کے جواب کا انتظار ہے۔

(سلسلے کے لئے صداقت ۱۹- مارچ ۱۹۴۶ء ملاحظہ ہو)

موٹرلاری اُسی راستہ سے قدیم منزلوں پر ٹھہرتی ہوئی دوسرے دن آٹھ بجے شب کو جدہ پہونچگئی۔ تمام شب جدے میں قیام کیا۔ صبح ، بجے جانب مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ امسال سعودی حکومت نے جدہ سے مکہ تک ڈامر کی سڑک بنوادی ہے۔ جس سے موٹرلاری کے سواریوں کو آرام ہوگیا ہے۔ راستہ میں کئی منزلیں ہیں۔ جہاں موٹر چند منٹ ٹھہرتی ہے۔ درمیانی منزل پر ٹیلیفون اور تھانہ پولیس (شرطہ) بھی ہے۔ یہاں چار قہوہ اور روٹی مل جاتی ہے۔ عربوں کے بچے نہایت دلکش انداز میں نعت پڑھتے تھے۔ اور انشاء اللہ حج گبول (قبول) زیارت [illegible] گبول (قبول) [illegible] لہجہ اتنا پیارا اور دلکش تھا کہ اسکی لذت سننے ہی سے محسوس ہوسکتی ہے۔ جدہ سے مکہ تک سب لوگ برابر بلند آواز سے لبیک کہتے رہے پہاڑوں سے صدائے لبیک کی آواز بازگشت عجیب کیفیت پیدا کرتی تھی۔ ، بجے صبح روانہ ہوکر تقریباً دس بجے مکہ معظمہ کے دروازہ پر پہونچے دروازہ میں داخل ہوئی ہی زمزم پلانے والوں نے گھیر لیا۔ ان لوگوں کو خیرات دی ہمارے معلم فیصل پاشا کے آدمی شیخ ابراہیم موجود تھے وہ ساتھ ہو لئے چند بازاروں سے ہوتے ہوئے ۱۱ بجے ہماری لاری معلم صاحب کے مکان کے سامنے جا کر رکی معلم فیصل پاشا نے اہلاً وسہلاً مرحبا کہکر استقبال کیا اور لاری سے سامان اتروایا۔ ہم دو آدمیوں نے باب علی کے قریب شارع قشاقیہ کے بازار میں ایک وسیع کمرہ ایک سو پچاس روپیہ میں پہلی منزل پر لے لیا۔

یہ مکان چار منزلہ تھا اور سب کا سب کرایہ پر اٹھا ہوا تھا۔ ہمارے مکان میں ہر کمرے کا پاخانہ غسل خانہ علیحدہ علیحدہ تھا اس وجہ سے آرام تھا۔ دوسرے ساتھیوں نے علیحدہ مکان لے لیا۔ مکان میں سامان وغیرہ رکھکر کچھ ناشتہ کیا اور معلم صاحب کے ملازم محمد ابراہیم کے ہمراہ حرم شریف میں طواف عمرہ کے لیے روانہ ہوئے۔ ہملوگ باب السلام سے داخل ہوئے جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے۔ اسیطرح کعبتہ اللہ کی طرف سے ایک نامعلوم کشش تھی جو کھینچے لیے جا رہی تھی۔

شعر

خلق کے راندے ہوئے۔ دنیا کے ٹھکرائے ہوئے
آئے ہیں اب تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہوئے

دروازہ کے اندر قدم رکھتے ہی کعبۂ معظم کا پردۂ جلال نظر آیا۔ اللّٰھم زد بیتک هذا تعظیماً منہ سے نکل گیا۔

اللہ اللہ کیا سماں تھا گورے۔ کالے۔ اسود احمر آقا۔ غلام امیر و غریب۔ بوڑھے جوان مرد و عورت۔ تندرست و ضعیف سب ہی قسم کے لوگ مطاف شریف میں موجود تھے۔ اخوت و مساوات کی عملی کیفیت پوری صحت کے ساتھ یہاں نظر آ رہی تھی۔

محمد ابراہیم صاحب نے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کھڑا کرکے طواف عمرہ کی نیت کرا لی اور حجر اسود کے استلام سے طواف شروع ہوا۔ پہلے تین چکروں میں رمل کیا۔ باقی چار چکر معمولی رفتار سے کئے۔ پھر حجر اسود کو بوسہ دیا۔ طواف کے بعد دو رکعت نفل طواف مقام ابراہیم میں ادا کی پھر قبہ زمزم میں جاکر خوب سیر ہو کر زمزم پیا اور کعبتہ اللہ کی طرف منہ کرکے دعا مانگی۔ پھر باب صفا سے نکلکر کوہ صفا [illegible] پر قبلہ رو کھڑے ہوکر سعی عمرہ کی نیت کی اور کہیں تیز رفتار اور کہیں معمولی رفتار سے چلکر مروہ کی سیڑھیوں پر جا کر کھڑے ہوئے اسی طرح صفا و مروہ کے درمیان سات چکر کئے معلم کا آدمی ساتھ تھا۔ جو کہ بلند آواز سے دعائیں پڑھواتا جاتا تھا آخر چلکر مروہ پر ختم ہوئی [illegible] پر حجاموں کی کئی دوکانیں ہیں ایک دوکان پر بیٹھکر حجامت ہوائی۔ مکان پر آکر غسل کیا اور احرام کھول کر معمولی کپڑے پہن لئے۔ معلم صاحب کے یہاں سے کھانا آگیا۔ سیر ہوکر کھایا طواف و سعی کی وجہ سے بہت تھک گئے تھے لیٹ کر سو گئے۔ صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ تقریباً دو میل کا چکر ہو جاتا ہے۔ مکہ معظمہ میں گرمی اور مچھروں کی کثرت ہے۔ مکہ معظمہ میں پانی کی تنگی نہیں ہے نہر زبیدہ کا صاف اور شیریں پانی ۲ر ٹین مل جاتا ہے اسکے علاوہ شہر میں نہر زبیدہ بہت جگہ کھلی ہے۔ اور پانی کی افراط ہے۔ حرم شریف کے زمزمی صاحب ایک صراحی زمزم ہر ایک حاجی کے قیام گاہ پر روزانہ بھیجا کرتے ہیں۔ زمزم کا ذائقہ ذرا کھاری ہے۔ لیکن میں تو قیام مکہ میں برابر زمزم ہی پیتا رہا۔

مکہ معظمہ

مکہ معظمہ ایک اچھا بڑا تجارتی شہر ہے زمانہ جاہلیت میں یہ تجارتی مرکز تھا ہر قسم کا سامان خورد و نوش کپڑا اور دیگر اشیاء کی تجارت ہوتی ہے۔ عرب کے بادیہ نشین لوگ حج کے موقعہ پر سال بھر کی ضروریات کپڑا وغیرہ خرید کر لیجاتے ہیں۔ حرم محترم کے چاروں طرف بڑے بڑے بازار ہیں شارع مسعیٰ یعنے صفا مروہ کے درمیان نہایت عمدہ اور بارونق بازار ہے جو کہ ٹین سے بند ہے۔ سیکڑوں دوکانیں ہیں جنمیں ہر قسم کا سامان ملتا ہے۔ باب السلام کے سامنے قرآن شریف کتابیں عطریات سرمہ تسبیح زمزمی کی دوکانیں ہیں۔ باب الزیادہ کی طرف کھانے کے ہوٹل اور مٹھائی وغیرہ کی دوکانیں ہیں۔ آگے بڑھکر بزازوں کی بڑی بڑی دوکانیں ہیں۔ ہندوستان میں تو اس زمانہ میں کپڑا دیکھنے کو نہیں ملتا ہے۔ لیکن مکہ معظمہ کے بازاروں میں لاکھوں روپیہ کا عمدہ سے عمدہ امریکن ساخت کا کپڑا سوتی ریشمی بھلا پڑا ہے۔ البتہ قیمت اسقدر زیادہ ہے کہ سوائے امیروں کے غریبوں کے بس کا سودا نہیں ہے۔ اکثر دوکاندار بقدر ضرورت اردو بول لیتے ہیں بہت سے ہندوستانی مہاجر جو وہاں رہ گئے ہیں۔ دوکانداری کرتے ہیں۔ انگریزی کر [illegible]

البیع وحرم الربوا اللہ [illegible] سے ہم پانچوں وقت کی نمازیں حرم شریف میں باجماعت پڑھتے ہیں اور اس خوش نصیبی پر شکر [illegible] کہ ہم جیسے خاطی اور [illegible] دربار میں حاضری کی [illegible] حرم میں ایک رکعت ادا [illegible] ایک لاکھ کے برابر ہے۔ حرم محترم [illegible] کعبتہ اللہ کا جاہ و جلال ہر وقت [illegible] کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشتا ہے۔ بیت اللہ شریف کے اوپر نظر کرنا بھی عبادت ہے۔ نماز طواف تلاوت کا ذکر تسبیح کا سلسلہ ہر وقت جاری رہتا ہے۔ اس کے سوا یہاں اور کوئی کام [illegible] ہے۔ نماز مغرب اور عشا کے وقت کم از کم لاکھ سوا لاکھ اللہ کے بندے ایک مرکز پر جمع ہوکر جب قیام رکوع سجود اور طواف میں مشغول ہوتے ہیں تو اسلام کی حقیقی عظمت اور وحدت ملی کا عظیم الشان منظر نظر کے سامنے آ جاتا ہے۔

مسجد الحرام

مسجد حرم سے مراد وہ عظیم الشان اور محترم عمارت ہے جو کعبتہ اللہ کے چاروں طرف بنی ہوئی ہے اور اسی کے ضمن میں کعبتہ اللہ شریف واقع ہے۔ کعبتہ اللہ کے گرد چاروں طرف سنگ مرمر کا فرش ہے جو مطاف کہلاتا ہے۔ مطاف کے چاروں طرف سیاہ پتھروں کا فرش ہے۔ اس فرش سے آٹھ سڑکیں مختلف دروازوں کو جاتی ہیں۔

حرم شریف کے چاروں طرف سیکڑوں پتھروں کے ستونوں پر قبہ دار چھت ہے اور خوبصورت بلند محرابیں ہیں۔ مسجد الحرام کا صحن مکہ معظمہ کی سڑکوں کے مقابلہ میں بہت نیچے سطح پر ہے۔ غالباً حرم شریف کے چاروں طرف بہت سے دروازے ہیں۔ جنکو شمار کرنے کا موقع نہ ملا۔ حرم شریف کے چاروں طرف سات مینار بہت بلند ہیں۔ جنپر موذن اذان دیتے ہیں۔ حرم شریف میں مطاف کے چاروں طرف مصلے بنے ہوئے ہیں۔ حنفی شافعی مصلے دو منزلہ ہیں۔ پہلے سب مصلوں پر نماز ہوتی تھی۔ لیکن اب صرف ایک جماعت ہوتی ہے۔ اور ابن سعود کے ہم مذہب ایک حنبلی امام بیت اللہ شریف کے دروازہ کے سامنے کھڑے ہوکر نماز پڑھاتے ہیں۔ حرم شریف میں مطاف کے شمالی جانب ایک عالیشان ممبر ۱۴ اسٹیر کا ہے۔ جمعہ کے روز امام صاحب اسپر چڑھکر خطبہ پڑھتے ہیں۔ ممبر کے نزدیک ہی محراب النبی ہے پہلے طواف کے وقت اسی محراب سے داخل ہوتے ہیں۔ اس کے قریب ہی قبہ زمزم ہے اور اس کے اوپر مصلے شافعی ہے۔ حرم شریف میں سیکڑوں بجلی کے قمقمے لگے ہوئے ہیں۔ تمام رات مسجد بقعہ نور بنی رہتی ہے۔ انوار رحمت و تجلیات الٰہی کا کیا کہنا ظہر اور عصر کے وقت دھوپ ہوتی ہے۔ پتھر کا فرش خوب گرم ہو جاتا ہے۔ ہمت والے لوگ ایسے وقت بھی طواف میں مشغول رہتے ہیں بعض حضرات نے کہا کہ حرم شریف میں تو نجدی امام نماز پڑھاتا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر اس مرکز اسلام اور مہبط وحی میں آکر بھی ہمکو وحدت ملی سبق یاد نہ رہے تو افسوس ہے ایسی مسلمانی پر امام نجدی ہے تو ہونے دو۔ ہمارا خدا تو نجدی نہیں ہے۔ ایام حج میں حجر اسود کے استلام کے لیے لوگ پروانہ وار ایک دوسرے پر ٹوٹ کر گرتے ہیں۔ بعض وقت لوگوں کو چوٹ بھی آ جاتی ہے۔ حرم شریف ہزاروں کبوتر تمام دن رہتے ہیں۔ یہ سب ایک ہی قسم کے خاکستری اور سبز رنگ کے ہیں۔ جھنڈ کے جھنڈ صحن حرم میں دانہ چگتے ہیں اور حجاج کثیر تعداد میں دانہ ڈالتے ہیں۔ باوجود اس کثرت کے کبوتروں کی بیٹ کہیں نظر نہیں آتی۔

مقام ابراہیم

یہ ایک پتھر ہے جو چاندی کے حلقے میں بیر زمزم کے قریب ایک چھوٹے سے قبے کے اندر ہے۔ پتھر پر غلاف چڑھا ہوا ہے۔ اور قبے کا دروازہ بند رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی نماز کی جگہ فرمایا ہے۔ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی۔

میزاب رحمت حطیم کی طرف کعبہ شریف کی چھت

[illegible] ہڑتال پر [illegible]

دہلی ۲۲ - مارچ - کل ڈپٹی کمشنر دہلی کے دفتر کا اعلان مظہر ہے کہ دہلی پولیس لائن کے کچھ آدمیوں نے جن میں زیادہ تر ریکروٹ ہیں۔ کل ڈیوٹی پر جانے سے انکار کر دیا اور کچھ شکایتیں پیش کیں ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس کو فوراً تحقیقات کے لیے مقرر کردیا سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے خود ان لوگوں سے ڈیوٹی پر حاضر ہونے اور حکم ماننے کو کہا۔ تین بجے دن کو یہ لوگ ڈیوٹی پر پہونچے تو کچھ آدمیوں نے انھیں کام چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ دوراندیشی کے خیال سے فوج کو پولیس لائن کے قریب متعینات کر دیا گیا ہے۔ اور ان میں سے بارہ آدمیوں سے کہا گیا کہ چھاؤنی یا سول لائن پولیس اسٹیشن پر تمہارے معاملہ کی جانچ کی جائیگی۔ پولیس لائنز میں ایسی تحقیقات ناممکن سی ہے۔ ان لوگوں نے چھاؤنی جانے کا وعدہ کرلیا۔ مگر پھر کچھ دیر بعد حکم ماننے سے اور لائن سے نکلنے سے انکار کردیا۔ بزار کوشش کی گئی کہ ان کے معاملے کی تحقیقات ناممکن سی ہے۔ ان لوگوں نے چھاؤنی جانے سے انکار کردیا ہزار کوشش کی گئی کہ ان کے معاملہ کی تحقیقات اُن دو جگہوں میں سے کسی ایک [illegible] گروہ برابر حکم عدولی کرتے رہے [illegible] میں سے ۱۱ آدمی ملازمت سے برطرف کر دیے گئے۔

موت ٹیکس سے اسلام کو خطرہ

نئی دہلی - آج سنٹرل اسمبلی میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین نے فنانس بل پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فنانس ممبر نے موت کے بعد جائداد پر ٹیکس لگانے کا جو بل پیش کیا ہے۔ وہ اسلام کے مطابق ناجائز ہے اور کہا کہ مسلمان اسکی پوری طاقت سے مخالفت کریں گے میں نے لارڈ ویول سے پہلے ہی کہدیا تھا کہ اس قسم کا ٹیکس اسلام کی توہین ہوگا۔

ہندوستان کے اخباروں کے ایڈیٹر

الہ آباد - ۲۱ - مارچ - یونائٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی برٹش کیبنٹ مشن سے ملاقات کرے گی جو نیو دہلی میں ۵ - اپریل کو ہوگا۔

[illegible] ستیری پرشاد و پدھیا [illegible] سرٹھیا پارپٹہ بھدور [illegible] ہوویا پارہ [illegible] مدعی

[illegible] تلکدھاری دوبے لیپ ان ہر جو [illegible] دوارکا دوبے لید [illegible] شیو پرشاد [illegible] دوبے ولد رام سوہگ دوبے ساکنان [illegible] پٹہ بھدار پرگنہ دھودیا پارہ [illegible] نے ایفائے اُس ڈگری کا نہیں کیا ہو [illegible] ۱۹۴[illegible]ء مقدمہ نمبر ۳۵۲۳ سنہ ۱۹۳[illegible]ء [illegible] ۱۲۵۵ صادر ہوئی تھی۔ [illegible] اب یعنی مدیونان مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہو جائداد مصرحہ ذیل قرق ملکیت کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور [illegible] رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور [illegible] رکھے گئے ہیں۔ آج بتاریخ ۲۲ - ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء بدستخط میرے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تاریخ پیشی ۱۸ - اپریل سنہ ۱۹۴۶ء مقرر ہے۔

تفصیل باغات قرق و نیلام طلب

نام موضع مع پٹہ و پرگنہ	نمبر	حصہ	نقد حصہ
موضع اکیڈ ڈنگا بھدار پرگنہ دیودیا پارہ	۵۱۸	۲۲-۱	مدیونان
	$\frac{۱۴}{۳}$ ۲۸۲	$\frac{۱}{۲۲-۱}$	$\frac{۱}{۸۰}$

تفصیل جائداد قرق و بٹوارہ طلب

نام موضع مع پٹہ و پرگنہ	تعداد حصہ	نام کیوٹ یا پٹی	کھاتہ
موضع اکیڈ ڈنگا پٹہ بھدار پرگنہ دیوریا پارہ	موازی ۲ پائی ۲ الس	پٹی ۵	۷
	موازی ۱۴ پائی ۱۴ الس	"	"
	موازی ۸ پائی ۶ الس		
موضع سکھوا تھو پرگنہ سندپور	موازی ۳ پائی ۱۲ الس	پٹی رام لوٹ دوبے	۷
	موازی ۸ ۲۴ الس	پٹی سمت سرجی	۹
	موازی ۵ پائی ۲۰ الس	پٹی چندی دوبے	۱۱

کلکٹر [illegible] لال منصرم
عدالت منصفی بانسگاؤں

(مہر عدالت)

پنڈت جواہر لال نہرو سے

سنگاپور - ۲۰ - مارچ - پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ملایا کا دورہ ختم کیا اور انڈونیشیا کے نمائندوں سے ملاقات فرمائی جسمیں آپنے فرمایا کہ جتنی جلدی ممکن ہوسکا انڈونیشیا کا دورہ کریں گے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ نتائج بار آور ہونگے۔ آپ انڈونیشیا کے لوگوں کی بہادری اور استقلال کے مداح ہیں۔

بنگال اسمبلی کی یورپین پارٹی کا لیڈر

کلکتہ - ۲۲ - مارچ - بنگال اسمبلی کی یورپین پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ مسٹر ڈی گلیڈ سٹنگ لیڈر اور مسٹر آر ہوڈ ڈپٹی لیڈر منتخب ہوئے۔

...ائی جہاز آیا تو اُٹھکر ہوائی جہاز کے پاس پہونچے -

سب سے پہلے لارڈ لارنس جہاز سے اترے وہ اس قدر کمزور اور تھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ ان کو وائسرائے صاحب فوراً ہی اپنی گاڑی میں بٹھاکر اپنے مکان کو لے گئے -

سر سٹیفورڈ کرپس نے جو بدستور خوش و خرم تھے اخباری نمائندوں سے پرتپاک طریقہ سے مصافحہ کیا اور صرف یہی کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ ہم یہاں پہونچ گئے ہیں - ہمارا سفر بہت اچھا رہا ہے - ہم کل پریس کانفرنس میں آپ کے سامنے اپنا بیان دیں گے - لہذا میں آج کچھ کہنا نہیں چاہتا - نمائندہ پیج نے سر اسٹیفورڈ کرپس سے دریافت کیا کہ کیا آپ اپنے مشن کے متعلق کچھ ارشاد کریں گے - سر اسٹیفورڈ کرپس نے جواب دیا نہ صرف پر اُمید ہوں بلکہ مصمم ارادہ ہے کہ اسمیں کامیابی ہو -

چرچل روڑا اٹکائینگے؟

دریافت کیا گیا کہ جس طرح پچھلی مرتبہ آپکے مشن کو چرچل نے تارپیڈو کر دیا تھا - اب کے تو اس کا خطرہ نہیں ہے - سر اسٹیفورڈ کرپس مسکرا دیے اور اس سوال کا جواب نہیں دیا -

سر سٹیفورڈ کو مسٹر آئنگر پرنسپل انفارمیشن افسر نے اپنی نگرانی میں لے رکھا تھا - اور اخباری فوٹو گرافر ادھر اُدھر فوٹو لے رہے تھے - سر سٹیفورڈ نے اتنا کہا کہ اخبار والوں کے ہی فوٹو لے رہے ہیں -

میں نے سر اسٹیفورڈ سے کہا کہ اب مسٹر آئنگر اخبار والے نہیں ہیں وہ تو اب انفارمیشن بیورو کے افسر ہوگئے ہیں اور سرکاری طور پر نگراں ہیں

... کے ممبروں کو بھی نہیں ہوا ہے -

سیاسی حالات سے واقفیت رکھنے والے بدرہ کا بیان ہے کہ برطانیہ ہندوستان کے روبرو مندرجہ ذیل مطالبات پیش کرے گا -

(۱) ہندوستان اور انگلستان کے درمیان جنگ میں ایک دوسرے کی امداد کرنیکا معاہدہ کیا جائے -

(۲) ہندوستان برطانیہ کو سمندری اور ہوائی اڈے بنانے کی اجازت دے -

(۳) ہندوستان کا برطانیہ پر جو ۱۸ ارب روپے کا قرضہ ہے وہ نقد کی صورت میں نہ مانگا جائے بلکہ برطانیہ سے تجارتی مال منگوائے اور انگریز کاریگروں کی خدمت حاصل کرکے یہ قرضہ وصول کرے -

(۴) ہندوستانی انگریزوں کو تجارت کے لئے پورے پورے تحفظات دے -

(۵) ہندوستان کی فوجوں کی ٹریننگ کے بہانہ گورہ فوجیں ہندوستان میں رکھنے کی اجازت دی جائے اور کچھ ماڈل گورہ فوج ہندوستان میں رکھی جائے -

(۶) ہندوستان اپنی صنعتی ترقی کے لئے کئی ہزار انگریز کاریگروں کو موٹی موٹی تنخواہوں پر ملازم رکھے -

سمجھوتہ ہندوستان کے لئے کس قدر مفید اور کس قدر ہندوستان کے حق میں ہوگا - اس کا فیصلہ روس اور ایران کے سرحدی صورت حال پر ہے

لکھنؤ - ۲۷ - مارچ - سر فرانسس ڈی گورنر یو - پی کیبنٹ مشن سے ملاقات کرنے کیلئے کل بذریعہ ہوائی جہاز دہلی جائینگے - اور ۳۰ - مارچ کو لکھنؤ واپس آجائینگے -

...اقتصادی حفاظت کرے گی - آخر میں آپنے یقین دلایا کہ موجودہ وزارت بلا امتیاز مذہب و ملت عوام کی خدمت کرے گی -

آنریبل لالہ بھیم سین سچر وزیر مالیات نے تالیوں کے درمیان اُٹھتے ہوئے بجٹ پر اعتراضات کا جواب دیا - آپ نے اعلان کیا کہ اگر مسلم لیگ پارٹی مذہب یا فرقہ کی بجائے اقتصادی بنیادوں پر تمام پارٹیوں کی وزارت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں تو ہم موجودہ کولیشن کو توڑنے کے لیے تیار ہیں -

تقریر جاری رکھتے ہوئے سچر صاحب نے کہا کہ وزارت کو غریبوں کو اونچا اٹھانے اور ایک ایسی پُرامن اور خوشگوار فضا پیدا کرنے کے لئے سب کی حمایت حاصل ہے - جس میں لوگوں کی جان و مال محفوظ ہوں -

گاندھی جی برلا ہاؤس میں قیام نہیں کریں گے

بمبئی - ۲۳ - مارچ - مجھے کانگریس نے سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے طے کیا کہ اب وہ جب کبھی بمبئی آئیں گے تو برلا ہاؤس میں قیام نہیں کریں گے -

گاندھی جی نے طے بمبئی کے کانگریسی لیڈروں کو غیر مبہم الفاظ میں تحریر کیا کہ وہ ان کے رہنے کا انتظام ہریجنوں کی بستی میں کریں -

گاندھی جی کے اس اچانک فیصلہ کا سبب اب تک نہیں معلوم ہوسکا ہے -

امریکہ ایران کو بھی قرضہ دے گا

واشنگٹن - ۲۲ - مارچ - بیرونی حسابات کے چکوتے کے دفتر سے آج رات یہ اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ سے قرضہ پانیوالے چھ ملکوں میں ایران بھی ہوگا - یہ قرضہ امریکہ کے بقیہ بیرونی جنگی سامان کی خرید کے لیے دیا جائیگا ہے - امریکہ کے بیرونی بقیہ جنگی سامان کا تخمینہ ۳۹،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر کیا جاتا ہے

وہ چھ ممالک جن کو قرضہ دیا جائیگا - ان کا قرضہ اور ان کے نام حسب ذیل ہیں -

(۱)	فلپائن	ایک کروڑ ڈالر
(۲)	فنلینڈ	" "
(۳)	ترکی	" "
(۴)	لبنان	پچاس لاکھ ڈالر
(۵)	ایران	تیس " "
(۶)	اتھوپیا	دس " "

تاروں کی شرح میں کمی نہیں ہوگی

نئی دہلی ۲۵ - آج اسمبلی میں پوسٹس اینڈ ایئر پارٹمنٹ کے سکریٹری سر گرونانتھ بیوردے نے سر شری ی پرکاش کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت تاروں کی شرح میں کمی کرنیکا ارادہ نہیں رکھتی - کیونکہ اس وقت تاروں کی آمد و رفت بہت زیادہ ہے

ڈاکٹر سید حسین دہلی پہونچ گئے

نئی دہلی - ۲۸ - مارچ - ڈاکٹر سید حسین سابق ایڈیٹر انڈی پنڈنٹ و امریکہ میں ہندوستان کی آزادی کی لیگ کے صدر آج دوپہر بذریعہ ہوائی جہاز دہلی پہونچ گئے ہوائی اڈے پر مسٹر آصف علی اور اُن کے دوستوں نے ان کا استقبال کیا - آپ کوئٹہ ہاؤس میں مقیم ہیں معلوم ہوا ہے کہ آپ ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں خاص کوشش کریں گے - آپ مسٹر جناح کے ملاقی دوست ہیں

مختلف صوبوں کے گورنر

نئی دہلی ۲۸ - مارچ - مختلف صوبوں کے گورنر آج اور کل وزارتی مشن سے ملاقات کریں گے - بنگال آسام اڑیسہ اور سندھ کے تو آج پہونچ گئے ہیں اور مدراس کے گورنر کل پہونچیں گے - گورنر پنجاب بھی آ رہے ہیں -

[illegible] عام حالات معلوم
[illegible] ب کرنے کا سوال دوسری میٹنگ میں [illegible]

[illegible] صدر کانگریس سے مسلم لیگ پارٹی کے صدر چودہری خلیق الزمان بھی مل رہے ہیں۔ صوبہ کے چند نیشنلسٹ مسلمانوں نے آج صدر کانگریس سے ملاقات کی۔ اور انھوں [illegible] نیشنلسٹ مسلم امیدواروں کے خلاف لیگیوں نے جو زیادتیاں کی ہیں ان کی تحقیقات کی جائے۔

مولانا آزاد سے جب دریافت کیا گیا کیا انھوں نے سندھ اسمبلی کی کانگریس پارٹی کو کوئی ہدایتیں بھیجدی ہیں تو انھوں نے کہا کہ پارٹی سے میری خط و کتابت برابر جاری ہے۔

[illegible] تنظیم جب تک اس سسٹم کو ختم نہ کر دے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ انجینانی ٹاک میں ہندوستان چین اور متحدہ مرکز بن سکتے ہیں۔ ان دونوں ممالک [illegible] تجارت بڑھ جائے گی۔ ریلیں اور سڑکیں ایک دوسرے کو بالکل قریب لے آئیں گی۔

چینی لیڈر نے پنڈت جی کو دعوت دی تھی۔ اس لیے آپ پریس کانفرنس میں دو گھنٹے دیر سے پہونچے اور ایک گھنٹہ تک جہاں آپ تقریر کرتے رہے آپ نے تقریر کرتے ہوئے آخر میں بتایا کہ ہندوستانی ریاستوں کو انڈین فیڈریشن میں شامل ہونیکی دعوت دیجائیگی۔

[illegible] انھوں نے بتایا کہ انگلینڈ میں بڑی اہم وجوہات اپنا کام کر رہی ہیں اور انگریزوں کو ہندوستان کی آزادی کے لیے مجبور کر رہی ہیں۔ ہندوستان پر قبضہ بحال رہنے سے اب کوئی فائدہ حاصل کرنا ناممکن سا ہوتا جا رہا ہے۔ پنڈت نہرو نے مزید بتایا کہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کو آئینی تشکیل کا خاکہ تیار کرکے برٹش قوم کے ساتھ معاہدہ کے واسطے [illegible] پیش کرنے کے لیے چھ مہینے سے ایک سال تک کا وقت درکار ہوگا۔ ہندوستان کو پہلے تو آزادی حاصل کرنے کا خیال ہے۔ دوسرے کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کی تجویز

یو۔پی میں فتح کی یادگار کیلئے چندہ اکٹھا کرنیکی ممانعت

نینی تال۔ ۲۱۔ مارچ۔ چیف سکرٹری حکومت یو۔پی۔ گورنمنٹ نے یہ ہدایت کی ہے۔ راشننگ اور سپلائی کے محکمے میں کام کرنیوالے کوئی چندہ جمع نہیں کر سکتے۔ دوسرے ملازمین آئیندہ ہدایت تک یہ کام کر سکتے ہیں۔

ریڈ کراس کی سرکاری اپیل پر اور چھوٹی رقموں کے بچانے کی اسکیم کے سلسلے میں چندہ جمع کیا جا سکتا ہے۔ ہز ایکسیلنسی کے جنگی فنڈ [illegible] فتح کی یادگار [illegible] کے لیے چندہ فراہم کرنا بند ہے۔ اگرچہ عطیے گورنر کے فوجی سکرٹری کو روانہ کیے جا سکتے ہیں سرکاری ملازمین کو مشاعرے وغیرہ کے ٹکٹ فروخت کرنا بند کر دیا گیا ہے۔ کمشنر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کسی معقول کام مثلاً ہسپتال کے لیے چندہ فراہم کرنے کے لیے سرکاری ملازمین کو چن سکتے ہیں۔ سرکاری ملازمین فرد اس قسم کا کوئی چندہ جمع نہیں کر سکتے جب تک کہ حکومت سے پہلے منظوری نہ حاصل کر لی جائے۔

سرحد اسمبلی میں لیگ کو تین شکستیں

پشاور۔ ۲۶۔ مارچ۔ آج سرحد اسمبلی کے اجلاس میں لیگ پارٹی کو یکے بعد دیگرے تین شکستیں ہوئیں۔ لیگ پارٹی کی طرف سے بجٹ میں تخفیف کی تین تحریکیں پیش کی گئی تھیں۔ رائے شماری پر ہاؤس نے تینوں کو مسترد کر دیا اور مطالبات منظور ہو گئے۔ پہلی تخفیف کی تحریک جنوبی اضلاع میں پانی کی شدید قلت کے متعلق پیش کی گئی۔ ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم نے یقین دلایا کہ میں ذاتی طور پر دیکھوں گا کہ اس معاملہ میں کیا کچھ کیا جا سکتا ہے آپنے کہا اس مشکل کی وجہ بارش کی کمی ہے۔ رائے شماری پر تحریک کی تخفیف $\frac{۲۰}{۱۴}$ کی آرا سے گر گئی۔

مسٹر فضل الحق کامیاب ہو گئے

کلکتہ۔ ۲۶۔ مارچ۔ بنگال اسمبلی کے انتخابات میں آج لیگ کو دوسری شکست ہوئی۔ جب مسٹر فضل الحق سابق وزیر اعظم بر تی گنج صدر جنوبی دیہاتی مسلم حلقہ سے لیگی امیدوار کو کثرت رائے سے شکست دے کر کامیاب ہو گئے۔ دوٹوں کی تعداد ابھی معلوم نہیں ہوئی۔ ابتک کی اطلاعات کے مطابق پارٹی پوزیشن حسب ذیل ہے:

کانگریس ۲۴ مسلم لیگ ۲۵۔ یورپین ۲۴ اینگلو انڈین ۴۔ انڈیپنڈنٹ ۱۹۔ کمیونسٹ ہندو سبھا ایک۔

مسٹر ایم۔ این رائے کا کچا چٹھا کھل گیا!

نئی دہلی۔ ۲۱۔ مارچ۔ انڈین فیڈریشن آف لیبر نے اپنا حساب حکومت ہند کو جانچ کے لیے پیش کر دیا ہے۔ سترہ ہزار روپے مسٹر ایم۔ این۔ رائے کو مزدوروں میں پروپیگنڈہ کرنے کے لیے دیا جاتا رہا مندرجہ ذیل عنوانوں کے ماتحت روپیہ خرچ کیا جاتا رہا۔ پروپیگنڈہ کرنیوالوں کی تنخواہ سفری اخراجات چھپائی کا خرچ جلسوں اور مظاہروں اور خبروں کی اشاعت کا خرچ مرکزی اسمبلی میں لیبر ممبر رو وقتاً فوقتاً نکتہ چینی پر حکومت ہند نے وعدہ کیا تھا کہ جانچ کے بعد یہ حساب مرکزی اسمبلی میں پیش کیا جائیگا جون ۱۹۴۲ء سے جولائی ۱۹۴۵ء تک کے حساب سے پتہ چلتا ہے کہ ہر ماہ اوسط پانچ ہزار روپے پروپیگنڈہ کرنیوالوں کو بطور تنخواہ دیا گیا۔ مختلف عنوانوں پر جو خرچ کیا ہے۔ وہ حسب ذیل درج کیا جاتا ہے۔ سفری خرچ آٹھ سو روپیہ۔ چھپائی کا خرچ تین ہزار روپے جلسوں اور مظاہروں کا خرچ تین ہزار پانسو روپے خبروں کے پروپیگنڈہ پر خرچ آٹھ سو روپے

مسٹر لاہری کانگریس کولیشن کے حق میں

الہ آباد۔ ۲۷۔ مارچ۔ مسٹر فرید۔ ایچ لاری سکرٹری یو۔پی۔ لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے ایک انٹرویو میں یہ خیال ظاہر کیا کہ مسلم لیگ کو کولیشن وزارت بنانے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بشرطیکہ کانگریس مسلم لیگ کو ایسی نشستیں کرے اور مسلم لیگ کو معقول نشستیں دے۔ مسٹر لاری نے آگے کہا کہ اس سلسلہ میں مسٹر جناح سے ہدایات لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ صوبائی پارلیمنٹری بورڈ کو اسکے پورے اختیارات حاصل ہیں۔

مسٹر لاری کے اس بیان پر کچھ جناحی لیگی آپے سے باہر ہو رہے ہیں۔ مگر سمجھدار اور معقول لیگی حلقوں میں اسکی تائید کی جا رہی ہے۔ اور کہا جا رہا ہے۔ کہ صوبہ کے خاص طور پر مسلمانوں کے مفاد کا تقاضا ہے کہ لیگ کانگریس کے ساتھ تعاون کرے۔

مصر اور برطانیہ میں سمجھوتہ کی امید ہو گئی

واشنگٹن۔ ۲۵۔ مارچ۔ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں مصر کے نمائندے محمود پاشا حسن نے کل رات بتایا کہ میں آئیندہ کے آئیندہ کے اجلاس کے لیے کوئی سوال پیش کرنے کی ہدایت وصول نہیں ہوئی ہے اینگلو مصری معاہدے کے متعلق جو گفتگو ہو رہی ہے اگر انگریز اس کے مطابق عمل نہ کر سکے تو پھر اس حالت میں انگریزی فوجیں ہٹا لینے کا سوال کونسل میں پیش کیا جائیگا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ ہم برطانیہ سے کسی سمجھوتہ پر پہونچ جائیں گے۔ اور اس سوال کو آگے بڑھانے کی نوبت نہیں آئے گی۔

سیام میں تمام جنگی مجرم رہا کر دیے گئے

بنگ کاک۔ ۲۴۔ مارچ۔ مارشل سونگرام جو لڑائی کے دوران سیام کے وزیر اعظم تھے۔ بنگ کاک ہائیکورٹ کے حکم سے رہا کر دیے گئے۔ عدالت نے ان تمام قیدیوں کی رہائی کا حکم دیدیا ہے جو جنگی جرائم کے الزام میں گرفتار کیے گئے تھے۔ ہائیکورٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ وار ایکٹ کا اصول پر اطلاق نہیں ہو سکتا۔

عراق میں گھبراہٹ

یروشلم۔ ۲۲۔ مارچ۔ ایک غیر ملکی ڈپلومیٹک نے خبر دی ہے کہ ایران میں روسی فوجوں کی سرگرمی سے عراق کی راجدھانی میں گھبراہٹ پھیلی ہوئی ہے۔ کرد قبیلہ کے موجودہ لیڈر مصطفےٰ برزانی کی آئندہ سرگرمیوں سے حکومت عراق بہت زیادہ خوفزدہ ہے۔ موصل کے تیل کے علاقہ میں اور ایران کی سرحد کے درمیان کرد علاقہ میں عراقی فوج کی تعداد بڑھ گئی ہے۔

دمشق سے اطلاع ملی ہے کہ شامی فوج کے دستے اتری سرحدی علاقہ میں بھیجدیے گئے ہیں جہاں کچھ کرد سرگرم ہیں۔ روس کے آئیندہ ارادہ کے متعلق بالکل تاریکی ہے۔

جنوبی ساحل پر نقل و حرکت

لندن۔ ۲۳۔ مارچ۔ ڈاچ نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ایک بڑی تعداد میں روسی کشتیاں جاوا کے دکھنی ساحل سے کچھ دور فاصلہ پر لنگر ڈالے پڑی ہیں۔

انڈونیشین ذرائع سے جو خبریں معلوم ہوئی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ بہت سی ڈاکی کشتیاں [illegible] نہیں ہو سکی ہیں۔ روس کو سب سے قریبی

VOL. 43 | Cawnp…
NO. 14 | 6TH AP…

ادبیات

محکوم اور آزاد

(ازجناب ماہرالقادری)

محکوم کی ہر سانس ہے اک تازہ قیامت
آزاد کی دنیا میں مسرت ہی مسرت

پیشانیِ محکوم پہ افلاس کا سایہ
آزاد کی ٹھوکر میں ہے گنجینۂ دولت

محکوم کے سینہ میں دہکتا ہے جہنم!
آزاد کے پہلو میں مچلتی ہوئی جنت

محکوم کا اندازِ تبسم بھی ہے ماتم!
آزاد کے آنسو میں جھلکتی ہوئی عشرت

محکوم زدل تا بہ نظر مرگِ تمنا
آزاد ز سر تا بقدم زندہ حقیقت

محکوم کے ماتھے پہ ندامت کی سیاہی
آزاد کے چہرے پہ ہے جرأت کی صباحت

محکوم کو ہے صلح و خوشامد سے سروکار
آزاد کو ہر جور سے ٹکرانے کی عادت

محکوم ہے اغراض کا اک بندۂ خودکام
آزاد ہے اک پیکرِ ایثار و مروت

محکوم کو جینے کا نہ مرنے کا سلیقہ
آزاد کو معلوم ہے ہر چیز کی غائت

ذرہ سے ہے محکوم کی آنکھوں میں چکاچوند
آزاد کو سورج سے الجھنے کی ضرورت

محکوم کے الفاظ میں ترشے ہوئے پہلو
آزاد کی باتوں میں صداقت ہی صداقت

محکوم کو ہے جیت میں بھی ہار کا ڈھڑکا
آزاد کو دیتی ہیں شکستیں بھی بشارت

محکوم کو اک پھول کی پتی بھی ہے سب کچھ
آزاد کو ہے تنگیٔ داماں کی شکایت

محکوم کو محرومیٔ تقدیر کا شکوہ
آزاد کی کوشش سے بدل جاتی ہے قسمت

دنیائے اسلام

حفاظتی کونسل میں حسین اعلیٰ کی تقریر

روس سے قطعی اور غیر مشروط وعدے کا مطالبہ

نیویارک - ۲۹ - مارچ - ادارہ متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل نے آج طے کیا کہ روس اور ایران سے کہا جائے کہ وہ اپنی گفت و شنید کی کیفیت بیان کریں - ماسکو اور طہران کو اس کے لئے بحری تار روانہ کئے جاچکے ہیں۔ یہ فیصلہ حفاظتی کونسل کے ایک اجلاس میں ہوا جس میں ایرانی نمائندے ڈاکٹر حسین اعلیٰ نے کہا کہ گفت و شنید کے ذریعے کوئی بات طے نہیں ہوئی ہے اور کسی روسی فوج کے ایران سے جانے کی ان کو کوئی اطلاع نہیں ہے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ فوجوں کے تخلیہ کے متعلق روس کے وعدوں کی بلا کسی تاخیر کے وضاحت کردی جانی چاہیئے - اور روس کو کونسل سے اس بات کا ایک غیر مشروط وعدہ کرنا چاہیئے کہ وہ ایک مختصر سی مقررہ مدت کے اندر اپنی فوجیں ایران کے پورے علاقہ سے ہٹالے گا۔

انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ایرانی وزیر اعظم قوام السلطنت جب روسی حکومت سے بات چیت کرنے ماسکو گئے تو روس نے ان کے سامنے نئے مطالبات پیش کردیے - جن میں تیل کی مراعات بعض علاقوں میں روسی فوجوں کے مستقبل قیام اور صوبہ آذربائیجان کی آزادی شامل تھی۔

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جیمس بائرنس نے تجویز کیا کہ ایران اور روس سے کہا جائے کہ وہ منگل تک اپنی رپورٹ پیش کردیں - برطانی مندوب سر الکزنڈر کاڈوگن نے ان کی تائید کی۔

آج رات کو آٹھ بجے جب ادارہ متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل کا اجلاس شروع ہوا تو روس کے کسی نمائندے نے اس میں شرکت نہیں کی - ایرانی نمائندے ڈاکٹر حسین اعلیٰ کو تقریر کرنے کے لئے بلایا گیا اور وہ فوراً آگئے۔

ڈاکٹر اعلیٰ نے کہا کہ مجھے اس بات کی کوئی سرکاری یا غیر سرکاری اطلاع نہیں ہے کہ کوئی روسی فوج ایران کی سرحد پار کرکے روسی حدود میں داخل ہوگئی ہے۔

ڈاکٹر اعلیٰ نے کہا کہ روس کو حفاظتی کونسل کے سامنے اس بات کا غیر مشروط وعدہ کرنا چاہیئے کہ وہ اپنی فوجوں کو ایک مختصر مقررہ مدت کے اندر ایران کے پورے علاقے سے ہٹالے۔

کونسل میں ایران کے مسئلے کی بحث ملتوی نہیں ہونا چاہیئے اس لئے کہ گفت و شنید کے ذریعہ کوئی بات طے نہیں ہوسکی ہے۔ اُنھوں نے کہا یہ ایک انتہائی ضروری بات ہے کہ تخلیہ کے متعلق وعدوں کی بلا کسی تاخیر کے وضاحت کردی جائے۔

"میری حکومت نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں کونسل کے سامنے ایسی کارروائی جاری رکھوں جسے میں اپنے ملک کے مفادات کے تحفظ کے لئے ضروری سمجھتا ہوں۔"

امریکی نمائندے کی تجویز

امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمس بائرنس نے تجویز کیا کہ سکریٹری جنرل مسٹر ٹرائگوولی روسی اور ایرانی حکومتوں سے فوراً ہی ان کی گفت و شنید کی موجودہ کیفیت دریافت کریں - اور ان دونوں حکومتوں کے جوابات منگل کو نسل کے پاس پہونچ جائیں - کونسل کو احتیاط کے ساتھ اس امکان سے بچاؤ کرنا چاہیئے کہ ایران میں روسی فوجوں کی موجودگی کو روس کے ساتھ گفت و شنید میں ایرانی حکومت پر اثر ڈالنے یا اسے دبانے کے لئے نہ استعمال کیا جائے۔

رائٹر کا خصوصی نامہ نگار لکھتا ہے کہ حفاظتی کونسل ایران اور روس سے ان سوالوں کا جواب چاہے گی۔

۱- روس نے اس وعدے پر کہ اس کی فوجیں ایران سے ہٹ رہی ہیں - غیر متوقع واقعات کی شرط کیوں لگادی ہے جسکو ایرانی حکومت غیر اطمینان بخش سمجھتی ہے۔

۲- روس اور ایران میں کیا باتیں ہورہی ہیں ؟ ۳- کیا فوجوں کے تخلیہ پر گفت و شنید کی کامیابی کی شرط لگادی گئی ہے

رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ حفاظتی کونسل کے اجلاس میں موسیو گرومائیکو کے غیر حاضر رہنے کے باوجود متحدہ اقوام کی فوجی اسٹاف کمیٹی میں کل روسی مندوب کی شرکت سے یہ مطلب لیا جارہا ہے کہ روس کو بھروسہ ہے کہ وہ ادارہ متحدہ اقوام کو چھوڑے بغیر ایران کے معاملہ میں اپنی پوزیشن مستحکم کرے گا۔

حفاظتی کونسل کی بے بسی

نامہ نگار نے مزید لکھا ہے کہ موسیو گرومائیکو کو اجلاس سے غیر حاضر رہ کر غالباً یہ سوچ رہے ہیں کہ اس طرح وہ اس تنازعہ کے سلسلہ میں کسی عملی کارروائی کو معطل کردیں گے۔ جبتک تنازعہ کے دونوں فریق حفاظتی کونسل کے سفارشات کی پابندی کرنے پر رضامند نہیں ہوتے، اس وقت تک ایران کے مسئلہ پر کونسل کا اثر بہت ہی محدود رہیگا

زبان پر بھی وہی رجز جو حرف بلیں ہے | حالی پر لوحِ عزم مستقل ہے

ہفتہ وار
[illegible]
کانپور

جلد ۱۳ | کانپور شنبہ ۶ - اپریل سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۴

وزیراعظم یو۔پی کا اعلان

(لکھنؤ ۵ - اپریل) کل شام یو۔پی۔ سول سکرٹریٹ میں وزیراعظم یو۔پی نے پہلی دفعہ پریس کانفرنس میں تبلایا کہ کانگریسی وزارت صوبہ کے لوگوں کو خوشحال اور خود کفیل بنانے کے لئے کیا کیا قدم اوٹھائے گی۔ پنڈت پنت نے کانفرنس میں سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کو رہا کرنے کے متعلق اپنی وزارت کا فیصلہ تبایا اور صوبہ کے لوگوں کو ضروریات زندگی کی صحیح تقسیم اور اناج حاصل کرنے کی اسکیم کا خاکہ کھینچا انھوں نے تبلایا کہ کانگریس الیکشن مینیفسٹو میں کانگریس نے جو پروگرام پیش کیا ہے کانگریسی وزارت اس کو پورا کرنے کے لئے جلد سے جلد قدم اوٹھائیگی۔ اس وقت صوبہ میں اناج حاصل کرنا اور بلیک مارکیٹ۔ رشوت خوری اور بے ایمانی دور کرنا سب سے پہلا کام ہے صوبہ کے ذرایع کو ترقی دینا ہے۔ تاکہ ہر شخص کی زندگی زیادہ سے زیادہ خوشحال بنائی جاسکے۔ وزارت حاصل کرنے کے فوراً ہی بعد جو جو قدم انھوں نے اوٹھائے ہیں۔ ان کی بابت اشارہ کرتے ہوئے پنڈت پنت نے تبلایا کہ صوبائی حکومت کے ماتحت اب کوئی بھی سیاسی قیدی نہیں ہے۔ کسانوں کی بے دخلی کے حکم روک دیے گئے ہیں۔ مفروروں اور قیدیوں کی فائلیں وزارت کے سامنے ہیں اور آخری احکامات بہت جلد ہو جائیں گے۔ تمام اخبارات کی ضمانتیں بھی واپس مل جائیں گی۔ سرکاری محکموں میں بے ایمانی اور رشوت خوری کو بند کرنے کے اقدام پر غور ہو رہا ہے۔ انھوں نے اعلان کیا کہ ہر ضلع اور قصبہ میں خوراک کی سپلائی کی کمیٹیاں بنادی جائینگی۔ اور وائلینیٹرز کو بھی قایم کی جائیں گی کنٹرول کی بابت انھوں نے تبلایا کہ کئی اشیاء پر سے کنٹرول ختم کردیا جائیگا۔ راشننگ کو بڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ پنڈت پنت نے آخر میں کہا کہ ہم صوبہ میں امن و امان قایم رکھیں گے اور ہر شخص کو اس میں مدد کرنی چاہیئے۔ ہم کسی حالت میں بھی غنڈہ گردی کو برداشت نہیں کرسکتے اس صوبہ کے ہندوؤں اور مسلمانوں کو تو ایک ہی ساتھ رہنا ہے اور ان کو آپس میں زیادہ محبت سے رہنا چاہیئے۔

یو۔پی میں کانگرسی حکومت

لکھنؤ - یکم اپریل - یو۔پی کی نئی کانگرسی وزارت نے پنڈت گووند ولبھ پنت کی قیادت میں آج سہ پہر سے حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی۔

پنڈت گووند ولبھ پنت لیڈر کانگرس یو۔پی اسمبلی پارٹی نے گورنر یو۔پی۔ سر فرانسس وہلی کو کل شام گورنمنٹ ہاؤس میں اپنی کابینہ کے وزیروں کے نام پیش کردیے۔ یہ ملاقات پونے دو گھنٹہ تک رہی۔

فی الحال یہ کابینہ تمام پرانے ہی وزرا یعنی پنڈت گووند ولبھ پنت، مسٹر رفیع احمد قدوائی، مسز وجے لکشمی پنڈت، ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو، بابو سمپورنانند، اور حافظ محمد ابراہیم پر مشتمل رہے گی۔ لیکن آگے چلکر وزارت میں توسیع کی جاوے گی۔ اور شعبوں کی تقسیم نئے سرے سے ہوگی۔

آج دوپہر کو دفعہ ۹۳ منسوخ ہوگئی۔ مشیروں کا عہد حکومت ختم ہوا اور چھ برس ۵ مہینہ ۲۸ دن کی صحرا نوردی کے بعد کانگریس دوبارہ برسر اقتدار آگئی۔ صوبے کے عوام نے اطمینان کا سانس لیا۔

چار سب سے مقدم مسئلے جن کی طرف وزارت سب سے پہلے توجہ کرے گی۔ عوام کو غذا پہونچانا۔ واقعہ علیگڈھ سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کی رہائی۔ اور قانون تعصبہ اراضی کی دفعہ جات ۱۷۱ - اور ۱۷۵ کے ماتحت بے دخلیاں ہیں۔

غذائی مسئلہ وزیر اعظم پنت کا پہلے ہی سے مرکز توجہ بنا ہوا ہے۔ علی گڈھ کے واقعہ کی تحقیقات ہو رہی ہے اور خیال ہے کہ مناسب کارروائی کی جائے گی۔ شعبہ جات کی تقسیم حسب ذیل ہے:—

پنڈت ولبھ پنت وزیر اعظم یو۔پی۔ مقرر ہوئے ہیں۔ مندرجہ ذیل صیغہ جات آپ کے ماتحت رہیں گے۔

عام انتظام کا محکمہ - تقرریوں کا محکمہ - الکشن سیاسی محکمہ - کانفیڈنشل محکمہ - سکریٹریٹ محکمہ - محکمہ [illegible]

محکمہ راشننگ - سول سپلائز -

مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مالگذاری مقرر ہوئے مندرجہ ذیل صیغہ جات آپ کے ماتحت رہیں گے۔

ریوینو ڈپارٹمنٹ - ہوم ڈپارٹمنٹ (جیل) اور پولیس -

ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو منسٹر انصاف مقرر ہوئے ہیں۔ مندرجہ ذیل صیغہ جات آپ کے ماتحت رہیں گے۔

جوڈیشل (سول) ڈپارٹمنٹ - لجسلیٹو ڈپارٹمنٹ ہوم ڈپارٹمنٹ (جرائم) - کوآپریٹو محکمہ - جانوروں کی پرورش - ویٹینری محکمہ - محکمہ اطلاعات - رجسٹریشن ڈپارٹمنٹ - ایکسائز ڈپارٹمنٹ - انڈسٹری ڈیسپر ڈپارٹمنٹ

مسز وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف ڈپارٹمنٹ مقرر ہوئی ہیں۔ آپ کے ماتحت مندرجہ ذیل صیغہ جات رہیں گے۔

میڈیکل ڈپارٹمنٹ - پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ - لوکل سلف گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ - ٹرانسپورٹیشن ڈپارٹمنٹ - رجسٹریشن ڈپارٹمنٹ -

حافظ محمد ابراہیم پبلک ورکس کے وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ آپ کے ماتحت مندرجہ ذیل صیغے رہیں گے۔

پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ - محکمہ جنگلات - ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ -

مسٹر سمپورنانند وزیر تعلیم مقرر ہوئے ہیں۔ آپ کے ماتحت مندرجہ ذیل محکمے رہیں گے۔

محکمہ تعلیم - محکمہ مالیات - بجٹ متفرقات - سپلائی ایکاؤنٹس ایکانومکس اینڈ اسٹیٹسٹک ڈپارٹمنٹ -

"میں ہندوستانی نہیں ہوں"

لندن - ۳۱ - مارچ - "میں اپنے کو ہندوستانی نہیں تصور کرتا" یہ سنسنی خیز بیان آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد علی جناح نے "نیوز کرانیکل" کے امور

سردار پٹیل کا بیان

نئی دہلی - ۵ - اپریل - رائٹرز کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کے نظریے کے مطابق اگر مسٹر جناح ہندوستانی نہیں ہیں تو انھیں ہندوستان کی تنظیم کی گفتگو میں حصہ لینے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ یہ عجوبہ چیز ہے کہ اپنا مذہب بدل دینے پر ایک آدمی مختلف قومیتوں کی طرف لپکتا ہے۔ یہ باتیں سردار پٹیل نے ایک ملاقات کے دوران میں چند سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح کے بیان اور ملکی حالات کو پیش کرتے ہوئے بتائیں۔ سردار پٹیل نے کہا کہ اگر مذہب کو قومیت مان لیا جائے جیسا کہ مسٹر جناح نے حال ہی میں تبایا ہے تو ہندوستانی عیسائی، سکھ۔ پارسی۔ اور دیگر فرقے الگ ہونے کے مدعی ہوسکتے ہیں۔ اور وہ کانگریس جو ملک کی آزادی کے لیے قومیت کے جھنڈے کے سایہ میں پچاس ساٹھ سال سے لڑ رہی ہے آسے بھی اپنے آپکو ایک ہی فرقہ کے سانچے میں ڈھل جانا چاہیئے۔

سردار پٹیل نے اس بات پر یقین کرتے ہوئے کہ متحدہ ہندوستان اول درجے کی طاقت بن سکتا ہے کہا کہ جہاں تک کانگریس کا تعلق ہے پاکستان کے مسئلہ پر کسی طرح بھی تعاون نہیں ہوسکتا۔ بٹے ہوئے ہندوستان کو ہر وقت بیرونی طاقت کا خطرہ لاحق ہوگا۔

ہندوستان میں ملکی بچاؤ متحدہ ہونا چاہیئے اور یہ صرف ایک مضبوط مرکز کے ماتحت ہوسکتا ہے۔ اقتصادی نقطۂ نظر سے ہندوستان کی تقسیم نام نہاد پاکستان اور ہندوستان دونوں کیلئے تباہ کن ہوگا۔ بین الاقوامی [illegible] ہندوستان کی تقسیم اسے اقتصادی حالات میں دوسرے یا تیسرے درجہ کی طاقت بنادیگی۔ اور اس سے اسکا وقار جاتا رہیگا۔ متحدہ ہونے کی صورت میں ہندوستان اول درجے کی طاقت [illegible] اور مشرقی دنیا کا رہنما تسلیم کیا جائیگا۔ سردار پٹیل سے پوچھا گیا کہ کانگریس کہانتک مسٹر جناح کے مطالبات پورا کرنے پر آمادہ ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ کانگریس مسلم لیگ کو صوبائی حکومتوں میں بالکل خودمختار تسلیم کرسکتی ہے خصوصاً ان صوبوں میں جہاں مسلمان بہت اکثریت میں ہیں۔ لیکن ملکی بچاؤ وغیرہ کیلئے ایک مضبوط مرکز بنایا جائیگا کانگریس دو قوموں کی تھیوری کو اصولی طور پر ماننے کو تیار نہیں۔ نہ ہی قومیت کو مذہب کی شاخ سمجھ سکتی ہے۔ مسٹر جناح نے سنہ ۱۹۴۰ء سے ہی دو قوموں کا نقطہ نظر مانا ہے۔ مگر ہندوؤں سے تبدیلی مذہب کے بعد ۹۵ فیصدی آدمی مسلمان ہوئے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب وہ اپنے آپکو ہندوستانی نہیں سمجھتے تو انھیں ہندوستانی مسلمانوں کی طرف سے نمائندگی کا حق حاصل ہے۔ سردار پٹیل نے مزید کہا کہ آزاد ہندوستان ۴۰ کروڑ ہندوستانی عوام کو نیم فاقہ کشی سے بچائیگا۔ اس بات میں صنعت اور دستکاری کی طرف خاص توجہ دی جائیگی کانوں اور زراعت کے کام میں ترقی دیجائیگی اگرچہ ہندوستانی تہذیب تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے تاہم ہندوستان کو فوجی فتوحات کی خواہش نہیں ہوگی۔ تمام ممالک سے ہندوستان کا تعلق دوستانہ ہوگا۔ ہندوستان بیرونی حملوں اور اندرونی شورش کے خلاف مضبوط بچاؤ بنائیگا۔ برطانیہ سے ہمارے تعلقات ہونگے۔ لیکن اگر خونریز شورش کے ذریعہ آزادی حاصل کی گئی تو تعلقات وہ نہیں رہیں گے یہانتک کہ تجارتی رشتہ بھی قائم رہ سکیگا۔ ہندوستان [باقی صفحہ ۴]

... سے نہ صرف مختلف ہیں بلکہ حریف بھی ہیں۔ پھر برطانیہ نے ہمیں کیوں ساتھ رکھنا چاہا ہے؟ اگر برطانیہ نے ہمیں مجبور کیا تو اسے اپنی سنگینیں درکار ہونگی۔

گذشتہ سال ایک سو سے زیادہ ڈیلی گیٹ کانفرنس میں شریک ہوئے تھے۔ میں امید کرتا ہوں کہ امسال اس سے زیادہ نمائندہ اور ڈیلی گیٹ شریک ہوکر اور کانفرنس کے مباحث میں حصہ لے کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں گے۔

مجھے اس بات کے ظاہر کرانے کی ضرورت نہیں ہے کہ مجلس استقبالیہ ڈیلی گیٹوں کے قیام اور طعام کا پورا انتظام کررہی ہے۔ اور مہمانوں کو زیادہ سے زیادہ آرام پہونچانے کی کوشش کی جائیگی۔

کانفرنس کے ڈونرس

جو حضرات اس وقت تک تھرڈ یو۔پی۔ پریس کانفرنس کو عطیات دے چکے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:-

سر پدم پت سنگھانیہ - لالہ رام رتن گپتا - مسٹر کے - سی - پوری - مسٹر محمد عتیق - حافظ محمد صدیق - رائے بہادر مسٹر بی - پی سریواستوا - مسٹر رسوتم داس سنگھانیا - مسٹر سوہن لال سنگھانیا - بابو دوارکا پرشاد سنگھ - مسٹر نریندر جیت سنگھ - لالہ رام دیو مردلیا - مسٹر سوا رام بھیبن ایڈوکیٹ - مسٹر شانتی نراین - مسٹر وشوناتھ سنگھ - مسٹر پیارے لال کنھیا لال - مسٹر منوہر لال جین - مسٹر کشور چند کپور - مسٹر بال کرشن مہیشوری (ادیر بھارت) لالہ رام کمار نوٹیا - مسٹر عبدالجبار - مسٹر ایچ - ایم سمیع - مسٹر آر - سی - سریواستوا - خواجہ عبدالسلام (صداقت)

اسٹینڈنگ کمیٹی - یو۔پی پریس کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی ۷ - اپریل ۱ بجے دن کو مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب اکزیکیٹو افیسر کانپور میونسپل بورڈ کے بنگلہ پر ہوگی۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے یو۔پی پریس کانفرنس اسٹینڈنگ کمیٹی کو مسٹر محمد حبیب اللہ کے بنگلہ پر ۷ - اپریل ۵ بجے شام کو چاء پر بلایا گیا ہے۔

امید ہے کہ کل ممبران کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن شریک ہونگے۔

کوتوال شہر کا تبادلہ

خان بہادر بشیر احمد خاں

... ہم امید کرتے ہیں کہ چیرمین اور ممبران ڈیولپمنٹ بورڈ اہل شہر کی خواہش کو پیش نظر رکھکر ایک ایک اسکیم کو لیکر اور اسکو کامیاب بناکر اہل شہر کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں گے۔

برطانوی جنگل سے نکل جانے کے لئے بری طرح پھڑپھڑا رہا ہے۔ جوان برطانوی اگر اطاعت کے ساتھ ملازمت کرنا چاہیں تو کرسکیں گے البتہ میرے خیال میں پرانے برطانوی لوگ یہاں رہنا پسند نہیں کرینگے۔ ہندوستانی ریاستوں کے متعلق کوئی الجھن نہ ہوگی وہ آزاد ہندوستان کی صف میں آجائینگی۔ بیرونی تعلقات اور ملکی بچاؤ میں وہ مرکز کے ساتھ رہیں گی۔

اس لئے بیٹر زدہ ہی نہیں سکتے تو پھر کسی ایسی عورت سے شادی کیجئے کہ جو سن و سال اور جسمانی ضرورتوں کے لحاظ سے آپ ہی جیسی ہو۔ مگر بڑے میاں کو شوق اسبات کا تھا کہ کسی جوان رعنا سے آغوش پیری گرم کیا جائے۔ کیونکہ آپ دولتمند ہونے کی وجہ سے مغرب پرستی میں بھی قدم رکھتے تھے۔ اور اپ ٹو ڈیٹ ہونے کی نشان آپ کے نزدیک یہ بھی تھی کہ بڑھاپے میں بھی ایک جوان پری پیکر عورت آپکی زندگی کی شریک ہو۔ لیکن بڑے میاں کے ساتھ کوئی اپنی جوان لڑکی کی شادی کرکے اسکی زندگی کو برباد کرنے کیلئے تیار نہیں ہوا۔ تو آپ نے نوجوان لڑکیوں سے عشقبازی کی ٹھانی اور پاس پڑوس کی کئی لڑکیوں کو ذہنیہ خطبی کی شکل اختیار کرکے للچائی ہوئی بھوکی نگاہوں اور پوپلے گالوں کے سوکھے ہونٹوں پر مسکراہٹ کے ساتھ دیکھنا شروع کر دیا۔

بڑے میاں یہ سمجھ رہے تھے کہ اس طرح دانہ ڈالنے سے وہ کسی بھوکی چڑیا کو اپنے جال میں پھانس لیں گے۔ مگر ایک لڑکی کو جو ایک دن بڑے میاں نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ آنکھ ماری تو اس نے ایک ہی نہ دو پاؤں سے چپل اتار کر ان کے تڑا تڑ جوتیاں رسید کرنی شروع کر دیں۔ دیکھنے والوں کو یہ تماشہ اتنا مزیدار معلوم ہوا کہ وہ اپنے اپنے کام چھوڑ کر ادھر متوجہ ہو گئے۔ اور جب یہ معلوم ہوا کہ اس کا سبب کیا ہے تو لوگوں نے اس واقعہ سے بہت ہی لطف حاصل کیا۔ اور گھنٹہ دو گھنٹہ میں بڑے میاں کی ناکام عشقبازی کی داستان بچے بچے کی زبان پر تھی۔

ان بڑے میاں کی طرح سندھ کے ایک شہر میں ایک بڑی بی کو بھی بیٹھے بٹھائے عشق نے جو آ ستایا تو آپ کسی نوجوان کو پھانس کر اسکی دلہن بننے کی کوشش کرنے لگیں۔ مگر اس خواب کی جو تعبیر نکلی وہ بہت ہی کڑوی تھی۔ آپ نے پڑوس کے ایک کنوارے نوجوان کو پہلے تو بہت دفعہ اشارے کنائے کئے اور پھر اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کر کہ وہ نوجوان آپ کے دام عشق میں گرفتار ہو گیا ہے۔ آپ نے اسکو ایک عاشقانہ خط دے ہی دیا۔ یہ خط بڑی بی کی بدقسمتی سے لڑکے کی ماں اور بہنوں کے ہاتھ لگ گیا۔ انھوں نے بڑی بی کے ارادے معلوم کئے تو غصے سے آگ بگولہ ہو گئیں اور ایک دن فرصت میں بڑی بی کے بال [illegible] کر جوتیوں سے ان کی کھوپڑی کی ایسی مرمت کی کہ بڑی بی کے ہوش ٹھکانے آگئے۔ چنانچہ آپ جنگل ہسپتال میں ہیں۔ یہ تو خبر نہیں کہ آپ اپنے معشوق کی ماں بہنوں پر مقدمہ دائر کرینگی۔ یا نہیں مگر آپ کے سر سے کسی نوجوان کی دلہن بننے کا بھوت یقیناً اتر چکا ہوگا۔

اب آپ ان صاحبزادے [illegible] کا حال بھی سن لیجئے جنہوں نے اسی مقصد سے ایک انجمن بنائی ہے کہ [illegible] جائیں۔ کہ زندگی عشقبازی میں بسر کر دکھائیں۔ ہمارا خیال ہے کہ ان کے [illegible] ایک دفعہ اعلان کرنیکی ضرورت ہے۔ اسکے زیادہ امیدوار مل جائینگے [illegible] اور سمجھنے کیلئے بھی [illegible] وقت نہ مل سکیگی۔

دیا ——— روح ناجینی کو دق جا چکی تھی ——— مگر یہ خوشی دراصل خوشی نہ تھی ——— وہ قید ہو چکی تھی۔ اور اب ع

قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

لارنس مشن نے آج کیا کیا؟

مہاراجوں اور لیڈروں سے ملاقاتیں

نئی دہلی۔ منگل وار۔ آج لارنس مشن کے ممبران کا پروگرام حسب ذیل تھا۔

صبح دس بجے تک نواب بھوپال چانسلر والیان ریاست

۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک۔ خان عبد القیوم لیڈر مخالف پارٹی سرحد۔ سر محمد سعد اللہ لیڈر مخالف پارٹی آسام

۱۲ سے ۱۲½ بجے دوپہر۔ نواب ممدوٹ لیڈر لیگ پارٹی پنجاب۔ ۱۲½ سے ایک بجے۔ مسٹر سید لیڈر سندھ کولیشن پارٹی سندھ۔ ۲½ سے ۴ بجے۔ وائسرائے اور ممبران مشن سر تیج بہادر کے مکان پر تشریف لیگئے

۴ سے ۵ بجے۔ نواب بھوپال، مہاراجہ گوالیار۔ مہاراجہ پٹیالہ، مہاراجہ بیکانیر۔ جام صاحب نوانگر سے ملاقات

۵½ بجے سے ۷ بجے شام۔ وائسرائے اور لارنس مشن کے ممبران نے ایڈیٹرز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران کے ساتھ چائے پی۔

دلیش مکھ کے بل کیخلاف پروٹسٹ

نئی دہلی۔ ۱۲۔ اپریل۔ آج جب مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر دلیش مکھ کے بلوں پر بحث ہو رہی تھی۔ ہندو مہاسبھا اور سناتن دھرم مہا منڈل کے نمائندوں نے اسمبلی چیمبر کے باہر مظاہرے کئے اور مطالبہ کیا کہ ان بلوں کو واپس لیا جائے۔ کیونکہ یہ بل ہندو دھرم کے اصولوں کے خلاف ہیں۔

وزیر ہند کا خفیہ ایلچی انگلستان کو

نئی دہلی۔ ۳۔ اپریل۔ مسٹر ہربرٹ ولز جو ہندوستان میں ایک پراسرار شخصیت بنے ہوئے تھے اور جن کی بابت مشہور تھا کہ وہ وزیر ہند کے ایک خفیہ ایلچی ہیں۔ آج وہ نئی دہلی سے انگلینڈ روانہ ہو گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ آپ انگلستان کی چند فرموں کی طرف سے ہندوستان میں نمائندگی کر رہے تھے۔

سکھوں اور والیان ریاست کا مطالبہ

نئی دہلی۔ ۳۔ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ گیانی کرتار سنگھ اور سردار بلدیو سنگھ نے سکھستان کی اسکیم تیار کرلی ہے۔ اور وہ اسے وزارتی مشن کے سامنے رکھیں گے۔ اسی سلسلے میں ماسٹر تارا سنگھ نے مہاراجہ پٹیالہ سے ملاقات بھی کی۔ والیان ریاست کی طرف سے نواب بھوپال راجستھان کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

کہ انکی خوش خلقی کا اثر ہے کہ سارے امریکہ میں انھوں نے سیاسی میدان میں کافی شہرت حاصل کرلی ہے۔ سر گرجا شنکر باجپئی ان کا کیا بگاڑ سکتے ہیں جبکہ بڑی بڑی ہستیاں ان کے سامنے سر خم کرنیکو تیار رہیں۔

بات چیت کرنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پھول جھڑ رہے ہیں۔ انگریزی بولنے میں ان کو کافی دسترس ہے ان کی تحریر کے بارے میں مارگٹ اسکوئتھ کا خیال آجاتا ہے۔ جس کی نثر نظم سی معلوم ہوتی ہے اور جب وہ ہندوستانی زبان میں تقریر کرتی ہیں تو زبان میں آسان اور عام فہم الفاظ ہوتے ہیں اور جواہر لال نہرو سے بھی دو قدم آگے بڑھ جاتی ہیں۔ خطوط نویسی میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ یہ انکی خوش قسمتی تھی کہ خفیہ پولیس نے ان کے خطوط کھول کر دوسرے لفافے میں رکھ دیا تھا۔ جس کا خمیازہ انھوں نے اسمبلی میں اٹھایا تھا۔

یو۔پی میں کانگریس کے دوران حکومت میں بحیثیت وزیر کے وہ سب سے زیادہ ممتاز اور مقبول رہیں اور ہمیشہ ایسا نہیں ہوا کرتا کہ اگر کوئی عہدہ وزارت پر متمکن ہو اسکی پارٹی کے لوگ مداح ہوں۔ حاضر جوابی میں بھی بہت زیادہ مشہور ہیں۔ اور یہ بات مسلم لیگ کے ممبروں پر ہمیشہ واضح رہی کہ ان پر کسی قسم کا بہتان لگانا آسان نہیں تھا۔ ایک مرتبہ وزیر سیلف گورنمنٹ سے ایک بہت سخت سوال کیا گیا تھا۔ "گورنمنٹ اس معاملہ میں کونسی پالیسی اختیار کرنا چاہتی ہے"۔ مجھے اس وقت یاد نہیں کہ سوال کس موضوع پر تھا۔ لیکن جواب جو فوراً دیا گیا وہ یہ تھا کہ وہی پالیسی اختیار کی جائیگی جو مسٹر نیویل چیمبرلین کے حصہ میں آئی تھی۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ میونخ کا صلحنامہ قرار پایا تھا۔

جب کانگریسی حکومت [illegible] سے دستبردار ہوئی تو مسز پنڈت نے خانگی معاملات کو اپنا محکمہ نظر بنایا اور آنند بھون میں میزبانی کے عہدہ کو قبول کیا اور خانگی امور کے ساتھ ہی ساتھ اپنے بھائی کو سیاست میں مدد دیتی رہیں۔

مسز پنڈت لذیذ کھانے پکانے میں طاق ہیں اور کھانے چننے میں ان کو کافی ملکہ بھی ہے۔ ہم لوگوں کو موتی لال نہرو کی اس گذشتہ کہانی کو یاد کرنا چاہیئے کہ جبکہ سر جان سائمن آل وائٹ کمیشن کے ساتھ ہندوستان آئے تھے۔

اور جدھر بھی ان کا گذر ہوتا تھا۔ لوگ پکار پکار کر کہتے تھے "سائمن واپس جاؤ"۔

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود اور اس کمیشن کا بائیکاٹ کرنے کے علاوہ موتی لال نہرو نے سائمن کی اس میزبانی کا خیال کیا جو اس نے انگلستان میں خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ انکو آنند بھون میں مدعو کیا۔ عوام اس سے آتش بر پا ہو گئے لیکن موتی لال نہرو نے اسکی قطعی پرواہ نہ کی اور [illegible] سائمن کو دیا۔

تھی۔ وہ تھا رام دین۔ اسکی ٹکر کا کسان تھا۔ مگر وہ بہت مغرور تھا۔ لوگ اس سے نفرت کرتے تھے وہ یہ دیکھکر جلتا تھا کہ سارا گاؤں رام سنگھ کی تعریف کرتا ہے۔ آخر اس میں کون سی اچھائی ہے۔ قرض دیتا ہے تو واپس بھی لے لیتا ہے۔ کوئی عمر بھر کے لئے بخش تو نہیں دیتا۔ مگر اسکو معلوم نہ تھا کہ اگر انسان میٹھے بول استعمال کرے تو وہ لوگوں کے دلوں میں گھر کر سکتا ہے۔

وہ رام سنگھ کو رسوا کرنے میں مصروف رہتا تھا۔ مگر گاؤں والے اسکی کسی بات کا یقین نہ کرتے۔

رام سنگھ اپنی لڑکی کی شادی کی فکر میں تھا۔ اسکو بر مل چکا تھا۔ بس چند ہی دنوں کی دیر تھی۔ کہ رام دین کے کھیت میں ایک آگ لگ گئی اور وہ دانے دانے کو محتاج ہو گئے۔ ساری کھڑی پکی فصل ناس ہو گئی۔ ہزاروں روپیہ کا نقصان ہو گیا تھا۔ رام دین عجیب مشکل میں گرفتار تھا۔ کس سے قرض مانگتا۔ ساہوکار نے صاف انکار کر دیا۔

جب رام سنگھ کو اطلاع ہوئی تو وہ گھبرا گیا۔ فوراً گھر میں گیا اور وہ روپیہ جو اسکی بیٹی کی شادی میں خرچ ہونیوالا تھا اٹھایا۔ سیدھا رام دین کے گھر پہونچا۔ رام دین اسکو دیکھکر حیران ہوا۔ رام سنگھ نے پوٹلی اس کے آگے رکھدی اور بولا یہ لو۔ اس سے اپنا کام چلاؤ۔ جب ہوں تب دیدینا۔ رام سنگھ کا اتنا بڑا احسان رام دین کے دل میں نہ سما سکا۔ اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ دونوں گلے ملے۔ رام دین نے اس سے معافی مانگی۔ مگر رام سنگھ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور بولا "مجھے زیادہ گنہگار نہ کیجئے"۔

رام سنگھ نے شادی کے خرچ کے لئے اپنی خوبصورت اور مضبوط بیلوں کی جوڑی کو بیچنے کا ارادہ کیا۔

گاؤں سے چند میل کے فاصلہ پر میلہ لگتا تھا دوسرے دن اس نے بیلوں کی جوڑی کو ساتھ لیکر میلے کی طرف رخ کیا۔ شام کو وہ وہاں پر پہونچا۔ بیلوں کی جوڑی سب کو پسند آئی۔ ایک امیر کسان نے ان کو ڈھائی سو میں لے لیا۔

رات ہو گئی تھی۔ رام سنگھ کو اندیشہ تھا اگر وہ اس وقت سفر کریگا تو ضرور راستہ میں چور ڈاکو اسکو لوٹ لیں گے۔ اس لیے اس نے کسی دوست کے ہاں ٹھہرنے کا ارادہ کیا۔ ابھی وہ اسی فکر میں تھا کہ اس نے میلہ میں دو جان پہچان آدمیوں کو دیکھا اسکو خوشی ہوئی۔ اس نے آگے بڑھکر دونوں کو نمسکار کیا۔ ان دونوں نے حال پوچھا۔ رام سنگھ نے بلا کم و کاست سارا ماجرا سنا دیا۔

بلدیو اور باسدیو دونوں بھائی رام سنگھ کے منہ سے روپیوں کا نام سنکر چونکے۔ دونوں بھائی چھپے رستم تھے۔ زمانہ جوانی میں دن رات لوگوں کو لوٹنے اور ڈاکہ ڈالنے میں بسر کرتے تھے۔ ان کے دست ظلم سے سینکڑوں گھرانے تباہ ہو گئے ہوں گے [illegible] بیوہ ہو گئی ہونگی [illegible] لوگ اپنی عادات [illegible]

سے ایک فلم ریسرچ انسٹی ٹیوٹ تیار کریگی۔ یہ خرچ تو حکومت ہی برداشت کرے گی۔ مگر دس لاکھ روپیہ سالانہ کا خرچ ٹیکسوں سے پورا کیا جائیگا۔

سنیہہ پربھا کی نئی فلم

پروڈیوسر کے۔ ایس دریانی نے شری ساؤنڈ سٹوڈیو میں اپنی فلم "پریکشا" کا مہورت کر دیا ہے۔ اس میں سنیہہ پربھا، جے راج کے علاوہ پرمیلا، ابو۔ کمار، گوپ اور نجید کام کریں گے۔

تائب ہو گئے تھے۔ مگر چور چوری چھوڑ دے تو کیا ہیرا پھیری بھی چھوڑ دے۔ جب کبھی موقع لگتا تو وار کرنے سے نہ چوکتے گو بڑا بھائی بلدیو اس عادت کو بالکل چھوڑ چکا تھا۔ باسدیو کبھی کبھی ہاتھ مار دیتا تھا۔ باسدیو ضلع کے سب ڈاکوؤں سے پہچان رکھتا تھا اور گاہے گاہے ان کی مدد بھی کرتا تھا اس نے دار وغہ جی کو بھی ملا رکھا تھا۔

روپیہ کا نام سنکر باسدیو کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اس نے رام سنگھ سے کہا۔ "چلو آج رات ہمارے ہاں گذارو"۔ رام سنگھ ان کے گھر گیا اور چارپائی پر پڑکر سو گیا۔

باسدیو نے ایک ڈاکو کو بلایا اور اس سے کہا تم شاہراہ پر کھڑے ہو جانا۔ ایک شخص روپئے کی پوٹلی لیکر نکلے گا۔ اسکو تم قتل کر دینا اور روپیہ چھین کر میرے پاس لے آنا۔ میں تم کو اس میں آدھا دونگا۔ ڈاکو راضی ہو گیا۔

بلدیو کو سب خبر تھی۔ اس نے سوچا کہ کسی طرح رام سنگھ کی جان بچانا چاہیئے۔ اس کو سارے راز سے متنبہ کر دیا۔ اور کہا۔ "تم شاہراہ چھوڑ کر پگڈنڈی پر چلنا"۔ رام سنگھ محتاط ہو گیا اور صبح کو وہ پگڈنڈی کے ذریعہ خیریت سے اپنے گاؤں پہونچ گیا۔

ادھر جب کافی دیر گذر گئی اور ڈاکو نہ آیا تو باسدیو نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ دیکھے کیا معاملہ ہے۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکو آیا۔ اس نے کہا میں نے آنیوالے کو قتل کر دیا مگر اس کے پاس ایک پائی بھی نہ تھی۔ باسدیو یہ سنکر حیران ہوا اور ڈاکو کے ساتھ وہاں پہونچا۔

نعش دیکھکر باسدیو گر پڑا۔ کیونکہ وہ اس کے بیٹے کی نعش تھی جسکو اس نے واقعہ دیکھنے کے لیے بھیجا تھا اور ڈاکو نے اسکو رام سنگھ کے دھوکے میں قتل کر ڈالا تھا۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی۔ ۳۔ اپریل۔ مولانا آزاد صدر کانگریس کا بیان ہے کہ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۱۵۔ اپریل کے بعد بلایا جائیگا۔ ابھی تاریخوں کا ٹھیک فیصلہ نہیں ہوا ہے مشن کا ارادہ شملہ جانے کا نہیں۔ اسلئے ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بھی دہلی میں ہی ہوگا۔

کمانڈر انچیف واپس آگئے

کراچی۔ ۳۔ اپریل۔ جنرل سر کلاڈ آکن لیک کمانڈر انچیف انگلینڈ سے کل واپس آگئے۔

ارشاد نبوی

دنیا میں اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں۔ مال اس کا ہے جس کا کوئی مال نہیں۔ اور دنیا کے لئے وہ شخص جمع کرتا ہے جسکو عقل نہیں۔

مسلمانو بڑے آدمیوں کے پاس بیٹھا کرو۔ عالموں سے سوال کیا کرو اور دانشمندوں سے ملا کرو۔

لوگوں کی تعریف حد سے زیادہ کرنیوالے کے منہ پر خاک ڈالو۔

جب خدا کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو حکیم اور [illegible] لوگوں کو اسپر حکمراں کرتا ہے اور عالموں کے ہاتھوں میں اس کے معاملات کے فیصلے کرنے کی باگ سپرد کرتا ہے۔ اور اس میں فیاض آدمیوں کو دولتمند بناتا ہے۔

اور جب خدا کو کسی قوم کی تباہی منظور ہوتی ہے تو بیوقوفوں اور نادانوں کو اس پر حاکم بناتا ہے۔ جاہلوں کو اس کے معاملات کے فیصلے کرنے کی باگ سپرد کرتا ہے اور اس میں سے بخیل انسانوں کو دولتمند بناتا ہے۔

نئی دھلی ۔۔۴۔ اپریل کو صبح ۹ بجے مولانا ابوالکلام آزاد نے مہاتما گاندھی سے ۵۴ منٹ تک ملاقات کی اُس کے بعد سردار ولبھ بھائی پٹیل اور سروجنی نائیڈو نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔

ایک ملا صاحب نے ڈھنڈورا پٹوایا کہ جو شخص اپنی عورت سے ڈرے وہ ایک مرغی ملا صاحب کو دے۔

ایک دن ملا صاحب گئے مرغی لینے۔ ملا جی جھٹ بادشاہ کے پاس جا پہونچے اور کہنے لگے۔

"بادشاہ سلامت آپ کے لئے بہت ہی خوبصورت لڑکی لایا ہوں!"

بادشاہ سلامت کہنے لگے۔

"بھائی ذرا آہستہ بولو کہیں بیگم صاحبہ نہ سن پائیں"

ملا صاحب جھٹ بولے بادشاہ سلامت آپ بھی [illegible] مرغی دلوایئے۔

ماسٹر۔ موہن ۲ روپیہ چار آنہ کی پائیاں بناؤ۔

موہن۔ حضور سکے بنانا جرم ہے۔

جج۔ تمھیں کافی ثبوت نہ ملنے پر بری کیا جاتا ہے

چور۔ تو کیا میں گھڑی مالک کو دے دوں؟

میزبان۔ کیونکہ بارش تیز ہو گئی ہے اسلیے آج رات یہیں پر بسر کریں۔

مہمان:۔ (اپنے قیمتی سوٹ کو دیکھکر)

"بہتر ہے جناب!"

(میزبان تھوڑی دیر کے لئے زنانہ کمرہ میں جاکر پھر آتا ہے۔)

میزبان:۔ (نوکر سے) ارے مہمان کدھر ہے؟

(اتنے میں مہمان خود بھیگا ہوا آتا ہے)

مہمان:۔ (اپنے کپڑے نچوڑتے ہوئے) میں اپنے گھر [illegible]

زنانہ مردانہ جزیرے

عام طور سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا کا چپہ چپہ دریافت ہو چکا ہے۔ لیکن حال میں قطب شمالی کے قریب جو دو جزیرے دریافت [illegible] باشندوں کو دیکھ [illegible] انسان حیران رہ گئے [illegible] ان جزیروں میں جا اترے تھے [illegible] کے باشندوں کا عجیب و غریب وصف [illegible] میں سے ایک جزیرے کے باشندے سفید رنگ کے ہیں۔ مگر دوسرے جزیرے کے باشندے بالکل سیاہ ہیں۔ مگر اس سے بھی زیادہ اچنبھے کی بات یہ ہے کہ ایک [illegible] کے تمام باشندے مرد ہیں جبکہ دوسرے جزیرے میں [illegible] آباد ہیں۔ گویا ایک جزیرہ مردانہ ہے۔ جبکہ دوسرا جزیرہ زنانہ ہے۔ مردانہ جزیرے کے باشندے زنانہ جزیرہ میں اور زنانہ جزیرے کے باشندے مردانہ جزیرے میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ وہ یکجا ہو کر زندگی بسر نہیں کرتے۔ ان جزیروں کے باشندوں کا زندگی کے بارے میں یہ عجیب و غریب تصور ہے کہ مرد عورت کو صرف جنسی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایک جگہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ انھیں ایک ساتھ وقت گذارنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

جب ان زنانہ اور مردانہ جزیروں کے باشندوں کے میل سے اولاد ہوتی ہے تو لڑکا ہونے کی صورت میں اولاد مردانہ جزیرے کی ملکیت سمجھی جاتی ہے۔ اور لڑکی ہو تو زنانہ جزیرے میں رکھی جاتی ہے۔

[illegible]

(از جناب [illegible])

گھوڑ دوڑ کی ایجاد کسی نہ کسی ضرورت [illegible] ہو گی۔ [illegible] ہمارے [illegible] اور نہ [illegible] مقصد ہمارے پیش نظر کہتے ہیں [illegible] کی نسل کو ترقی دینا اور خاندانی یعنی نجیب [illegible] گھوڑ دوڑ کا سب سے پہلا مقصد تھا۔ معلوم [illegible] کہ اس سلسلے میں گھوڑوں نے کس قدر معاشرتی یا تمدنی ترقی کی البتہ انسان اس دوڑ میں گھوڑوں سے کہیں آگے نکل گیا۔ اس نے گھوڑ دوڑ کو ایک خاص فن کا درجہ دیکر رفتہ رفتہ انھوں نے آرٹ کا درجہ دیدیا اور گھوڑوں کی ترقی دینے کے لیے ایسی ایسی تدبیریں اختیار کیں کہ آخر کار خود اپنی تقدیر گھوڑوں کی ٹانگوں میں باندھ کر چھوڑ دی۔ تفریح نے سنجیدگی کی اور سنجیدگی نے حادثے کی صورت یہ اختیار کرلی کہ اس کے سوا کسی اور میدان میں نظر ہی نہیں آتے جنگ کی صورت حال کیا ہے؟

ہٹلر نے مسولینی کو مارا یا مسولینی نے ہٹلر؟ کپڑا بھی کارڈ میں شامل ہو کر راشن بن گیا۔ مختصر یہ کہ اس قسم کی کسی دنیاداری سے ان کو کوئی بحث نہیں۔ ان کو کوئی بحث نہیں۔ ان کی مخصوص دنیا کے حالات تو اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ گلہری نے آج سنہ باد کو گز دو کے فاصلے سے پیٹ دیا۔ اور گرگٹ کے بھائی نے جان بوجھ کر لگام کھینچ لی۔ ورنہ کوئن آف سندیلہ کا پتہ بھی نہ چلتا مختصر یہ کہ آپ ان سے دنیا کے کسی مسئلہ پر گفتگو کرکے دیکھ لیجئے۔ وہ ایسے اڑیل ثابت ہوں گے کہ گھوم پھر کر گفتگو کا رخ گھوڑوں کی طرف پھیر دیں گے اور دنیا تمام مسائل انہیں گھوڑ دوڑ کو تابع کرکے رکھدیں گے۔

ہمارے ہی شہر میں ایک میر صاحب رہا کرتے تھے۔ یا تو یہ ہمارے تخیل کا فتور ہے۔ ورنہ جمال ہمنشین والی بات سچی ہے۔ بہرحال کچھ بھی ہو اس قدر گھوڑوں سے شکل ملتی جلتی تھی کہ ان کی ہنسی پر بعض اوقات ہنہنانے کا شبہہ ہونے لگتا تھا۔ آپ گھوڑ دوڑ کے بہت پرانے مریض تھے۔ اسقدر پرانے مریض کہ آپ تو خیر گھوڑوں کے رشتوں تک سے واقف تھے۔ مگر گھوڑے بھی آپکو پہچان چکے تھے۔ گھوڑ دوڑ کے حالات میں آپکی رائے قول فیصل کا درجہ رکھتی تھی۔ بڑے بڑے گھوڑے دوڑانے آپ کے اصطبل نما دولت خانہ پر حاضر رہتے تھے۔ اور گھوڑ دوڑ کے سلسلہ میں آپ کے قیمتی مشوروں سے مالامال ہوا کرتے تھے۔ آپکے دروازے پر کبھی کسی شاعر کسی مصور کسی اخبار نویس کسی سیاستدان کی کاٹک مختصر یہ کہ دنیا کے کسی اور فن سے دلچسپی رکھنے والے کسی آدمی کو کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اور نہ کسی ایسے شخص کو آپ قابل خطاب سمجھتے تھے جو گھوڑوں کا منکر ہو البتہ ہمکو یہ حیرت تھی کہ میر صاحب کو گھوڑ دوڑ ہی کی طرح مطالعہ کا بھی شوق تھا جس وقت آپکے گھوڑ دوڑ کے احباب موجود نہ ہوتے تھے۔ اس وقت آپ ناک کی پھننگی پر عینک اٹکا کر کتب بینی فرماتے رہتے تھے۔ اتفاق سے ایک دن لگی آگ نہایت شدید حالانکہ میر صاحب سے پڑوسی ہونے کے باوجود سات سال کے عرصہ میں علیک سلیک تک کے تعلقات نہ رکھے تھے۔ ہمکو بھی مدد کے لیے دوڑنا پڑا اس سلسلہ میں میر صاحب سے تعلقات تو خیر قائم ہی ہو گئے۔ مگر سب سے عجیب انکشاف یہ ہوا کہ جسکو میر صاحب کی کتب بینی سمجھتے تھے وہ محدود تھی۔ ریس کی کتابوں کے مطالعہ تک اس آتش زدگی کے سلسلہ میں اور تو خیر جو کچھ نقصان ہوا وہ ہوا مگر میر صاحب کے نزدیک ناقابل تلافی نقصان یہ تھا کہ پندرہ سال کا ریس کی کتابوں کا ریکارڈ جل گیا تھا۔ کہتے تھے کہ حضرت روپیہ پیسہ تو ہاتھ کا میل ہے۔ مگر یہ جو زندگی بھر کی کمائی تھی۔ اس کا اب کیا ہوگا۔ ابھی چند دن کی بات ہے۔ مسٹر جوشی [illegible] تھے کہ میر صاحب یہ کتابیں مجھ کو دیدو [illegible] انکار کر دیا تھا۔ ہم نے کہا میر صاحب جان [illegible] ایک دم الف ہو کر بولے کیا فرماتے ہیں آپ [illegible] کسی نقصان کی پرواہ نہیں کی۔ ریس میں [illegible] کہ ہزار دفعہ ہزاروں کے نقصان برداشت کئے [illegible] سمجھے کہ یہ نقصان ایسا ویسا ہے۔ بس تو کو بات [illegible] سکولوں سمجھتے کہ ریس کھیلنا بھی کوئی بچوں کا کھیل ہے۔ حقیقت میں ہم دماغ لڑاتے ہیں سر کھپاتے ہیں۔ ایک ایک بازی کے لیے برسوں کے ریکارڈ کو سامنے رکھنا پڑتا ہے کہ کس گھوڑے نے کتنے ہینڈی کیپ سے کتنے ویٹ کے ساتھ کونسی ریس ماری ہے۔ یہ نہیں کہ داؤں لگا دیا آندھے کے ہاتھ بٹیر نہیں یہ گھوڑ دوڑ ہے جناب گھوڑ دوڑ جبتک انسان پورا عبور حاصل نہ کرے وہ ریس کے ہر گھوڑے کے متعلق اس وقت تک ریس کا نام بھی نہ لے۔ ذرا سی بھول چوک سے نتیجہ کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ اب برسوں ہی کا ذکر ہے۔ مونا۔ اور النبلی کے سلسلہ میں یہاں بحث تھی۔ مونا نے چار ریسوں میں ڈیوک کو پیٹا ہے اور ڈیوک پچھلی ریس میں النبلی کو مار چکا ہے۔ مگر میری قطعی رائے یہ تھی کہ اس ریس میں النبلی جیت رہی ہے اس لیے کہ اس کا وقت کم کر دیا ہے اور سر جو ستری اسی پر اڑے ہوئے تھے کہ مونا ہی پھر ریس جیت رہا ہے۔ آخرکار پھر میں نے النبلی پر داؤں لگا دیا حالانکہ وہ بہت فیورٹ تھا اور سر جو ستری نے مونا پر پلیس کا اور اسی پر ون کا داؤں لگایا۔ اب جناب خدا آپ کا بھلا کرے ریس جو شروع ہوئی ہے تو نہ مونا کا کہیں پتہ تھا نہ النبلی کا بلکہ رات کی رانی بجلی کی طرح کوند رہی تھی۔ ساری ریس اپسٹ ہو کر رہ گئی۔ لوگوں نے منہ پیٹ لیا۔ مگر میں نے فوراً غلطی پکڑ لی کہ اس ریس میں صرف ان ہی دو گھوڑوں پر توجہ کی گئی۔ حالانکہ رات کی رانی بھی دوڑ رہی تھی جس نے پچھلی ریس میں ڈیوک کو مارا تھا اور ڈیوک النبلی کو جیت چکا۔ ذرا سی بھول چوک کا نتیجہ یہ ہوا۔ دراصل ریس اپسٹ نہیں ہوئی بلکہ ہماری ہی عقل پر پتھر پڑ گئے تھے۔ ریس تو بالکل صاف تھی مگر ہماری سمجھ میں خاک بھی نہ آیا کہ یہ کیا بکواس ہے اور میر صاحب اس شفقت سے گھوڑوں کے یہ نام لے رہے تھے کہ کیا کسی کو اپنے رشتہ داروں کے نام بھی اس قدر یاد ہوں گے۔

میر صاحب تو خیر گھوڑ دوڑ کے ان کھلاڑیوں میں سے تھے جن کے یہاں ہر گھوڑے کا ایک کھاتہ کھلا ہوا تھا اور اس گھوڑے کے شجرہ سے لے کر اسکی ہر جیت اور ہر ہار کی پوری تفصیل تاریخوار ان کے پاس محفوظ تھی۔ لیکن لوگوں کا خیال یہ بھی تھا کہ میر صاحب کے یہاں بس قاعدہ ہی قاعدہ ہے۔ اگر گھوڑ دوڑ کی کامیابی کسی قاعدہ پر ہی منحصر ہوتی تو ان کا یہ حال نہ ہوتا۔ یہ ہمیشہ اپنی قابلیت میں ادھنچا ئے رہتے ہیں۔ اور واقعی ہم نے غور کیا کہ گھوڑ دوڑ کے لئے اگر محض اصول ہی ضروری ہوتا تو میر صاحب کے دروازے پر ہاتھی جھومنا چاہیئے تھا۔ جس کی بجائے آجکل ایک چھکڑی بکری کھڑی جگالی کیا کرتی ہے۔ مگر میر صاحب کے طفیل میں خود ہم کو ریس جانے کا جو اتفاق ہوا تو ہم نے عجیب عجیب قسم کے ریس کے رسیا دیکھے۔ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ لوگ محض جیتنے کے خیال میں گھوڑ دوڑ جاتے ہیں۔ جی نہیں ایسے بھی اللہ کے بندے پڑے ہوئے ہیں کہ جو یہ طے کرکے جاتے ہیں کہ ہار کر آئیں گے چنانچہ وہ ریس کورس پہونچکر پیڈک میں ایسا ہی گھوڑوں کو تلاش کرتے ہیں جن کو خود مین سے دیکھکر یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ گھوڑا ہے یا جاکی اور جن کا کوئی بھی نہیں پوچھتا۔ اس قسم کے ایک بزرگ سے ہم نے دریافت کیا کہ آپ محض اخلاقی طور سے ان گھوڑوں کی سرپرستی فرماتے ہیں تاکہ ان کا دل شکستہ نہ ہونے پائے یا کوئی اور مقصد ہوتا ہے ان حضرت نے انگریزی میں جواب دیا۔

"خطرے کے بغیر کوئی بازی بھی نہیں ہے" تفصیل میں اگر ارشاد فرمایا کہ "میں جانتا ہوں کہ ہار جاؤں گا اسی گھوڑے کی جیتنے کا کیا زندگی کا بھی اعتبار نہیں لیکن اگر

باقی تمام گھوڑے کسی نہ کسی حادثے کا شکار ہو گئے۔ کوئی گر پڑا۔ کوئی بھڑک گیا۔ کسی کو غش آگیا تو آخر کار اسی گھوڑے کو مجبوراً جیتنا پڑیگا۔ اور ایسی صورت میں ریس کا تمام روپیہ میرے قبضہ میں آجائیگا۔ میرا اصول تو یہ ہے کہ میں ریس کے اپسٹ ہونیکی توقع پر کھیلتا ہوں۔ ہارنے سے جو ڈرے وہ اس طرف کا رخ ہی کیوں کرے۔

ریس کورس میں ایک بڑی جماعت خبروں پر داؤں لگاتی ہے وہ ریس کورس میں آنکھ کے اندھے۔ گانٹھ کے پورے اور کان کے کچے ہو کر جاتے ہیں۔ چنانچہ جہاں انھوں نے کسی جاکی سے یا گھوڑے کے کسی مالک سے یا ریس کے کسی اور منتظم سے کچھ سنا۔ پہلے ٹوٹ کی پالکی کی طرف اور جہاں ان کو کوئی ہمدرد ملا فوراً اس سے بھی کہہ دیا کہ بابرے فوراً بندریا کے ٹکٹ لے لو اگر اس نے وجہ پوچھی تو بگڑ کر کہا انے کہدیا کہ جتنے ٹکٹ لینا ہوں چپکے سے لو غفور جاکی نے خبر دی ہے کہ بندریا جیت رہی ہے۔ اس نے کہا مگر وہ موٹے سے بکی وکیل صاحب کے کان میں کہہ رہے تھے کہ لیڈی نخاس جیتنے گی۔ اب تو وہ بھی ذرا چونکے اور روپے نکال کر ان کو دیتے ہوئے بولے۔ لو بھئی تو میرے بھی دو ٹکٹ لیتے آنا۔ مگر دراصل

یہ خبریں نہ تو غفور جاکی نے کسی گھوڑے سے سنی تھیں نہ موٹے سے بکی سے کسی گھوڑے نے کہا تھا کہ میں جیت رہا ہوں یہ سب عقلی گدے تھے۔ مگر اتفاق سے انھیں گھوڑوں میں کا کوئی گھوڑا آگیا تو کیا کہنا ہے۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ یہ کہ خبر جھوٹی نکلی اور آخر میں قسمت ہی کا کھیل سمجھتے ہیں۔ ان کے ریس کھیلنے کے طریقے ذرا مختلف ہوتے ہیں۔ وہ گنڈے تعویذ کراتے ہیں۔ گھوڑوں کی تسخیر کے منتر پڑھواتے ہیں۔ رمالوں سے پوچھتے ہیں نجومیوں سے دریافت کرتے ہیں ہتھیلی کی لکیروں میں دیکھتے ہیں کہ کونسا گھوڑا دوڑ رہا ہے۔ یہ حضرات شگون اور بدشگونی کے بھی قائل ہوتے ہیں۔ گھر سے چلیں تو گھر والے ہی پچھلی ضرور لیں دروازے سے نکلیں تو کوئی عورت، کوئی بلی۔ کوئی یک چشم نہ ملے کسی کو چھینک نہ آنے پائے۔ ریس کورس میں پہلے وہی قدم رکھیں گے۔ جس طرف کے نتھنے سے سانس آرہی ہو۔ پیڈک میں گھوڑے پر نہ جانے کیا کیا پڑھکر دم کرتے رہیں گے۔ اور گھوڑا دم ہلاتا رہے گا۔ اب اگر وہ گھوڑا جیت گیا تو نجومی بھی سچا تھا اور منتر بھی عملی اگر ہار گیا۔ تو اب یہ غور کر رہے ہیں کہ صبح کس کی صورت دیکھی تھی۔ سب سے پہلے سامنے کون آیا تھا۔ راستہ میں کن کن حضرات سے ملاقات ہوئی تھی۔ یعنی ان کی ہار میں نہ گھوڑے کا قصور ہوتا ہے۔ نہ جاکی کی کوئی خطا بلکہ اس ناکامی میں کوئی نہ کوئی بدشگونی ضرور ہوتی ہے بہت سے کھیلنے والے ریس کو طور پر کھیلتے ہیں۔ اور خالص تجارتی اصول کے ماتحت جیت کو نفع اور ہار کو نقصان سمجھتے ہیں۔ یہ حضرات ملک کے ہر گوشہ میں ریس کھیلنے جاتے ہیں۔ ریس کے لیے ان کا باقاعدہ بجٹ ہوتا ہے۔ اور بجٹ میں خسارے یا اضافے کے مکمل حسابات ان کے پاس رہتے ہیں۔ اسلیے کہ یہ کوئی کھیل تو ہے نہیں تجارت بہرحال تجارت ہے۔ کھیلنے والوں کی ایک قسم وہ بھی جو محض کھلنڈرے پن کے ساتھ ریس کورس جاتے ہیں۔ احباب کے ساتھ ہنسی، مذاق کا لطف رہتا ہے اور لگے ہاتھ ایک یا دو بازی بھی لگا دیتے ہیں۔ جیتے تو جیتے اور ہارے تو ہارے۔ ریس کے ماہرین کا خیال ہے کہ اس قسم کے لوگ ریس کی اہمیت کو نہ سمجھے ہیں نہ کبھی سمجھ سکتے ہیں مختصر یہ کہ ریس کورس میں ایک عجیب دنیا نظر آتی ہے بھانت بھانت کے انسان مگر سب کی نیت میں ایک ایک گھوڑا شرابیں مختلف مختلف مگر سب کے سب گھوڑ دوڑ کے نشہ میں مست گھوڑوں کا ذکر، گھوڑ دوڑ کی فکر گھوڑا دل میں، گھوڑا نظر میں اور روح اٹکی ہوئی گھوڑوں میں۔ مگر گھوڑ دوڑ والوں کی ایک قسم وہ بھی ہوتی ہے جو گھر گھوڑا اناکس ہول کی جاہل ہے۔ یعنی گھر بیٹھے گھوڑے پر داؤں لگا دیا اور شام کو نتیجہ سن لیا کہ کیا ہوا اگرچہ گھر بیٹھے ریس کے رسیا ذرا کم ہی ہوتے ہیں۔ مگر نہ جانے کیوں ہم ایک مرتبہ کے علاوہ کبھی ریس کورس نہیں گئے۔ البتہ گھوڑوں کے دیکھا دیکھی جب [illegible] کتوں نے دوڑنا شروع کیا تو گری ہاؤنڈ ریس کا چسکا ہمکو بھی پڑا تھا گھوڑے کی تو خیر لگام بھی ہوتی ہے اور اسکو کھینچنے والا جاکی بھی مگر کتے تو بالکل ہی قسمت سے دوڑتے تھے۔ نہ اپنی کوئی سوار نہ انکو کوئی [illegible] نقلی خرگوش کے پیچھے جی میں آیا دوڑے ورنہ دم ہلا کر زیادہ سے زیادہ بھونکا کر وہ گئے۔ چنانچہ ہمارے ساتھ اکثر یہ کتے ستم ظریفیاں کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ کتا جسکی ٹکٹ ہمارے پاس تھا گرد اُڑاتے بجلی کی طرح آتے آتے یکایک ٹھہر گیا پیچھے مڑ کر دیکھا اور غالباً اپنے سے کم مرتبہ کتوں کے ساتھ دوڑنا اپنی شان کیخلاف سمجھکر وہیں سے واپس چلا گیا۔ دوسری مرتبہ ایک کتا ہمارے ٹکٹ والے کتے کے ساتھ ساتھ آخر تک آیا اور آخر کار جج صاحب نے فیصلہ یہ دیا کہ دوسرے کتے نے زبان نکال کر بازی جیت لی گھوڑ دوڑ کچھ بھی ہو مگر کم سے کم کوئی گھوڑا دوڑتے دوڑتے واپس کا ارادہ تو نہ کرتا ہوگا۔ اور نہ [illegible]

ہوگی۔ اس کے بعد اہم لیڈروں سے ہم مشورے ہوں گے۔ جن کی مدد سے کسی فیصلہ پر پہنچایا جائیگا جیسا کہ میں نے کل لکھا تھا۔ سر اسٹیفورڈ کرپس نے کہا کہ اگر پاکستان کے مسئلہ کا کوئی تصفیہ نہیں ہوا تو بین الاقوامی ثالثی کا ذریعہ بھی ایک مفید طریقہ ہوسکتا ہے۔ اس گتھی کو سلجھانے کے لیے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ آئین ساز اسمبلی ایک بنے گی یا دو اور مجھے امید ہے کہ اس سوال پر سمجھوتہ ہوجائے گا۔ یہ اسمبلی خود مختار جماعت ہوگی ورنہ اس کے بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

سر اسٹیفورڈ کرپس نے ایک مسلم لیگی نامہ نگار کے سوال کے جواب میں کہا کہ یہ ضروری نہیں کہ تمام پچھلے وعدوں پر عمل کیا جائے۔ جس وقت وعدے دیے گئے تھے اس کے بعد منارٹی اور میجارٹی کی پوزیشن میں تبدیلی بھی ہوسکتی ہے۔

ہم اب ہر چیز نئے سرے سے شروع کرنا چاہتے ہیں اور ہم ملکہ وکٹوریہ کے اعلان کی طرف نہیں جانا چاہتے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ایک دلدل میں پھنس جائیں گے۔

میں نے سوال کیا کہ شملہ کانفرنس والی غلطی تو نہیں دہرائی جائیگی اور مسٹر جناح کو ویٹو کا حق تو نہیں دیا جائیگا۔ سر اسٹیفورڈ نے کہا کہ چونکہ ابھی کوئی اسکیم ہی نہیں بنی۔ لہذا اس سوال کا جواب ابھی نہیں دیا جاسکتا۔

سر اسٹیفورڈ کرپس نے کہا کہ چونکہ ہم نے آپ کے سامنے کوئی اسکیم نہیں رکھی اس لیے چند اخبارات ہم پر یہ کہکر حملے کررہے ہیں کہ ہمارے ارادے بہت مکروہ ہیں۔

پہلی مرتبہ ۱۹۴۲ء میں میں نے ایک باقاعدہ اسکیم پیش کی تھی تو یہ کہا گیا تھا کہ ہم پر اسکیم ٹھونسی جارہی ہے۔ اب جبکہ ہم کوئی اسکیم نہیں لائے تو ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ ہماری نیت خراب ہے۔ سچائی یہ ہے کہ کوئی اسکیم ہمارے پاس تیار ہی نہیں ہے۔ اور ہم تو محض مختلف پارٹیوں میں سمجھوتہ کرانے کے ارادہ سے آئے ہیں اور ہمیں بہت خوشی ہوگی اگر ہندوستان میں نیا نظام جلد از جلد عمل میں آسکے۔ ہم اس کو جلدی سے جلدی اور زیادہ سے زیادہ اتفاق رائے سے رائج کرنا چاہتے ہیں۔ میں اخبارات سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی اہم ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اس میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہندوستان کو آزاد ہندوستان بنا کر چھوڑیں گے۔

ہم آج یہ نہیں کہہ سکتے کہ آئندہ ہفتوں میں کیا فیصلے ہوں گے۔ اس کا انحصار ہندوستان کی پارٹیوں کے لیڈروں پر ہوگا۔

آپ اخبار نویس حضرات جب تک ملک کی تعمیری تجاویز پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے۔ اتنا ہی ہمارے کام میں مدد ملے گی۔ ہم آپکو یقین دلاتے ہیں کہ جب کبھی ہمارے پاس کوئی ایسی خبر ہوگی کہ جسے ہم آپ تک پہنچا سکتے ہیں۔ ہم آپکو [illegible]

انھیں وائسرائے کے مکان پر آنے کی تکلیف نہیں دینا چاہتے۔

مجھے امید ہے کہ آپ صبر سے کام لیں گے۔ اور کوئی ایسی خبریں شایع نہ کریں گے کہ جن سے ہمارے کام میں رکاوٹ ہو۔

یو۔پی۔ کانگریسی وزارت کا پہلا کارنامہ

مزارعوں کی بیدخلی کے احکام روک دیئے گئے

لکھنؤ۔ ۳۔ اپریل۔ کانگریس وزارت نے برسر اقتدار آتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا ہے کہ تمام سیاسی نظربندوں کو جنکی تعداد ۲۴ ہے۔ رہا کردینے کے احکام جاری کردیے ہیں۔ جونہی احکام جیل حکام کے پاس پہونچیں گے انھیں رہا کردیا جائیگا۔ سیاسی قیدیوں کے کیس پر غور کیا جارہا ہے۔ اور توقع کی جارہی ہے کہ سب کے سب اس ہفتے کے اندر اندر رہا کردیے جائیں گے۔ اور جیلوں میں مرکزی حکومت کے قیدیوں کے سوا اور کوئی سیاسی اسیر نہیں رہیگا۔

معلوم ہوا ہے کہ وزارت ان ۲۱ سیاسی مفروروں کے وارنٹ منسوخ کردیگی جن پر اگست تحریک میں حصہ لینے یا تخریبی کارروائیاں کرنیکا الزام ہے۔

انسپکٹر جنرل جیلخانجات کو کہا گیا ہے کہ پہاڑی علاقوں کے سیاسی قیدیوں کو جو میدانی علاقوں کے جیلوں میں نظربند ہیں منتقل کرنے کا انتظام کریں۔

گورنمنٹ نے بریلی جیل سے تین سیاسی اسیروں جے بلبھ گڈھی۔ دیوی سنگھ اور نارائن دت کو صحت کی بنا پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے

مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مال ڈاکٹر کے۔ این کاٹجو وزیر انصاف کے ہمراہ علیگڈھ روانہ ہوگئے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ علیگڈھ کے ہندوؤں اور قوم پرور مسلمانوں میں خوف وہراس پایا جاتا ہے اور شہر میں جزوی ہڑتال جاری ہے۔

یونائٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی۔ کے زرعی قانون میں ترمیم کی جارہی ہے اور مسٹر اجیت پرشاد جین سابق پارلیمنٹری سکرٹری اس مقصد کے لیے مسٹر جین کو خاص طور پر شاہجہانپور سے بلایا گیا ہے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی ہوم منسٹر نے زمینوں سے مزارعوں کی بیدخلی کے احکام روک دیے ہیں۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ جن مزارعوں کو بیدخل کیا جاچکا ہے۔ ان کے کیس پر بھی غور کیا جائیگا۔ اور مزید بیدخلیاں نہیں ہونگی۔ اسی سلسلہ میں یاد رہے کہ زرعی قانون میں چند خامیوں کی وجہ سے گذشتہ چند سال میں ہزاروں مزارعوں کو زمینداروں اور تعلقہ داروں نے زمینوں سے بیدخل کردیا تھا

لکھنؤ۔ ۲۔ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی کی کانگریس وزارت نے ان مجموعی جرمانوں کو واپس کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو اگست ۱۹۴۲ء کے ہنگاموں کے سلسلہ میں متعدد ضلعوں میں کیے گئے تھے۔ حکومت نے جو جائداد قرق کی تھی وہ بھی واپس کی جائے گی۔

وزارت نے ان ۲۱ سیاسی مفروروں کے خلاف وارنٹ گرفتاری منسوخ کرنیکا بھی فیصلہ کرلیا ہے۔ جو ۱۹۴۲ء کے سلسلہ میں مجرم قرار دیے گئے تھے۔

یو۔پی کیبنٹ کے پہلے اجلاس میں

علیگڈھ کے بلوہ پر غور

لکھنؤ۔ ۲۔ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حلف وفاداری لینے کے بعد یو۔پی کیبنٹ کا جو پہلا اجلاس ہوا اسمیں سب سے پہلے علیگڈھ کے بلوہ کے متعلق رپورٹ پر غور کیا گیا۔ جہاں مسلم یونیورسٹی کے طلبار نے ایک بازار کو آگ لگادی جس سے جان ومال کا بھاری نقصان ہوا ہے۔

علیگڈھ میں عام خیال ہے کہ ڈاکٹر ضیاءالدین کو وائس چانسلری کے عہدہ سے الگ کردینا چاہیے وہ یونیورسٹی میں ڈسپلن قائم رکھنے میں بالکل ناکام رہے ہیں۔

(از الحاج منشی عبدالشکور صاحب شاکر ناطقی کانپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

غلاف کعبہ خانہ کعبہ پر غلاف ڈالنے کا دستور زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے۔ عرصہ دراز سے یہ غلاف مصر سے تیار ہوکر آیا کرتا ہے۔ درمیان میں نجدیوں اور مصریوں میں ایک حج کے موقع پر فساد ہوا جس میں گولی چلنے تک کی نوبت آگئی تھی۔ جب سے غلاف مصر سے آنا بند ہوگیا تھا۔ اب دو سال سے پھر آنے لگا ہے۔ یہ سیاہ ریشم کا نہایت مضبوط بنایا جاتا ہے جسمیں ہر دو فٹ کے ٹکڑے پر کلمہ طیبہ بنا ہوتا ہے۔

درمیانی حصہ میں سنہری کلابتوں سے قرآنی آیات کاڑھی جاتی ہیں جو کہ نہایت خوشخط اور جاذب نظر ہوتی ہیں ہر سال ۱۰ ذی الحجہ کو نیا غلاف چڑھایا جاتا ہے اور پرانا غلاف رئیس السوانہ (یعنی کلید بردار کعبہ) کی ملکیت ہو جاتا ہے۔ اور ایام حج میں باب السلام کے باہر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی شکل میں فروخت ہوتا ہے۔ سالہائے گذشتہ میں چار پانچ روپیہ میں ایک ٹکڑا ملتا تھا۔ امسال ۳۰، ۲۵ روپیہ میں فروخت ہوا۔

مسجد سیدنا بلال رض جبل ابوقبیس پر مسجد کی عمارت ہے جو کہ صحن مسجد الحرام سے نظر آتی ہے۔ یہاں ایک قبہ حضرت عبدالقادر جیلانی رح کے نام سے منسوب تھا۔ جسکو نجدیوں نے مسمار کردیا ہے امسال حکومت سعودی کی طرف سے جبل ابوقبیس پر جانے کی ممانعت تھی اسلیے ہم لوگ نہ جاسکے۔

جبل نور غار حرا مکہ معظمہ سے ۳ میل کے فاصلہ پر یہ پہاڑ ہے۔ منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ پر نظر آتا ہے۔ یہ وہ مقدس پہاڑ ہے جسکی چوٹی پر دنیا کے آخری مصلح اعظم نے ہدایت و رحمت عالم کا پیغام کامل درگاہ رب العزت سے سُنا اسی پہاڑ پر وہ مشہور غار حرا ہے۔ جہاں آنحضرت نبوت سے قبل عبادت میں مصروف رہا کرتے تھے یہ پہاڑ مخروطی شکل کا بہت بلند ہے اور چڑھائی سخت ہے۔

جبل ثور غار ثور یہ پہاڑ مکہ معظمہ سے جانب مشرق دو تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ پہاڑ بھی بہت بلند ہے اور دو تین جگہہ قیام کے بعد لوگ اوپر پہونچ سکتے ہیں۔ چوٹی کے قریب ایک بڑا عظیم الشان پتھر کوہان کے شکل کا ہے جو اندر سے کھوکھلا ہے۔ یہی غار ثور ہے اور مکہ سے ہجرت کے وقت یہاں آنحضرت نے معہ حضرت ابوبکر کے قیام فرمایا تھا حکومت نے اسکو سفیدی سے پتوا دیا ہے۔

جنت المعلیٰ یہ مکہ معظمہ کا قدیم قبرستان ہے جو منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ رہ جاتا ہے۔ قبرستان کے دو حصے ہیں۔ درمیان سے سڑک گذرتی ہے۔ یہ بھی مدینہ منورہ کی جنت البقیع کی طرح برباد اور ویران ہے صرف چار دیواری باقی ہے۔ قبروں کا کوئی نشان نہیں معلم کے آدمی نے چند نشانات کو بتایا کہ یہ حضرت عبداللہ ابن زبیر رض کی یہ حضرت اسماء بنت صدیق اکبر اور یہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبریں ہیں۔ اسی مقام پر ایک سپاہی (شرطی) موجود تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ احسن کما احسن اللہ الیک اس نے ندامت سے سر جھکا لیا۔ ہم لوگ فاتحہ پڑھکر دل میں نہایت سوز و گداز لیکر واپس ہوئے۔

مکہ معظمہ کے مدارس مکہ معظمہ میں دستور ہے کہ ایام حج میں وہاں کے مدارس میں جلسہ ہائے تقسیم اسناد منعقد کیے جاتے ہیں۔ حجاج کرام کی فیاضی سے مدارس کو ترقی ہوتی ہے۔ مجکو بھی مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے ایک اسی قسم کے جلسہ میں شرکت کا اتفاق ہوا۔ جو کہ حکیم عبدالجلیب صاحب دریابادی کے صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ اس مدرسہ کی عمارت نہایت عالیشان کئی منزل کی ہے۔ یہ مدرسہ مظفر نگر کے مولانا محمد سعید صاحب نے عرصہ ستر سال کا ہوا جب قائم کیا تھا جو برابر ترقی کرتا رہا ہے اور اس وقت مکہ کے اول درجہ کے مدرسہ میں شمار ہوتا ہے خاص بات یہ ہے کہ اس کے تمام اخراجات صرف ہندوستان کے اہل خیر حضرات کے چندہ سے پورے ہوتے ہیں۔ جلسہ کے موقع پر جو رپورٹ مہتمم صاحب نے پڑھی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ تقریباً پچاس ہزار سالانہ مدرسہ کے تمام مدات پر خرچ ہوتے ہیں اور یہ سب ہندوستان کے اہل خیر حضرات کے چندہ سے وصول ہوتا ہے۔

اس بلدۂ مقدس میں یہ سب سے بڑا مدرسہ ہے جسکی لاکھوں روپیہ کی اپنی ذاتی عمارت ہے مدرسہ کے کارکن سب کے سب ہندوستانی اور نہایت مخلص دیندار ہیں۔ خصوصاً جناب مولانا محمد سلیم صاحب ناظم اعلیٰ قابل صد ستایش و مبارکباد ہیں۔

مدرسہ ہذا کا ایک دفتر دہلی میں ہے۔ جہاں سے ایک رسالہ ماہوار ندائے حرم کے نام سے شایع ہوتا ہندوستان کے لوگ دہلی کے پتہ پر ہر قسم کی رقم روانہ کرسکتے ہیں۔ ہم لوگوں نے بھی مدرسہ میں حتی الوسع چندہ دیا۔ اس کے علاوہ مدرسہ فلاح مدرسہ فخریہ، مدرسہ دارالحدیث وغیرہ بھی ہیں۔ یہاں مختلف طریقہ پر تعلیم ہوتی ہے۔

مکہ معظمہ میں ہمارا قیام ایک مہینہ رہا۔ اس زمانہ میں پانچوں وقت کی نماز کے علاوہ زیادہ تر وقت مسجد الحرام میں کعبۃ اللہ کے قریب گذرا۔ آخر ذی قعدہ و شروع ذی الحجہ میں جبکہ تمام حجاج ٹھمکر مصری شامی وغیرہ کی تعداد زیادہ تھی ... بھی لوگ ہر جگہہ نظر آتے تھے۔

احرام حج اور منیٰ کو روانگی

۱۲- نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۷ ذوالحجہ آج کی تاریخ میں دستور ہے کہ کعبۃ اللہ کا احرام ... چنانچہ غلاف کعبہ کو سطح زمین سے ۱۰ فٹ بلندی تک چاروں طرف لپیٹ کر بلند کر دیتے ہیں اور سفید چادر کعبۃ اللہ کے گرد لپیٹ دیتے ہیں۔ اس سے ایک روز قبل بیت اللہ شریف کا اندر کے حصہ کو مشک و عنبر کے پانی سے غسل دیا جاتا ہے سلطان ابن سعود کے فرزند و افسران حکومت کلید بردار اور بعض علماء و مشائخ یہ کام انجام دیتے ہیں۔

۱۳- نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۸ ذوالحجہ نماز فجر کے بعد غسل کرکے احرام باندھ لیا اور حرم شریف میں جاکر دو رکعت شکرانہ نفل ادا کی۔ اور نفلی طواف ادا کیا۔ قیام گاہ پر آکر کچھ ناشتہ کیا اور لورِی پر سوار ہوکر منیٰ کو روانہ ہوگئے۔ کچھ ضروری سامان اور ایک جوڑا نیا کپڑا ہمراہ لے لیا۔ راستہ کا سماں دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے لاکھوں انسان ایک حالت میں احرام باندھے ہوئے کچھ اونٹوں پر کچھ گھوڑوں پر گدہوں پر کچھ پیدل لبیک لبیک کی صدا لگاتے ہوئے سب ایک ہی سمت کو چلے جاتے ہیں۔ اگرچہ مکہ سے منیٰ کچھ زیادہ دور نہیں لیکن راستہ کے ہجوم اور کشمکش کی وجہ سے ہمارا قافلہ دوپہر کے بعد منیٰ پہونچا راستہ میں مسکین عرب بچے دلکش لحن سے نعتیہ اشعار پڑھتے تھے اور "یا حاج سلامات۔ یا ابویا سلامات" "انشاء اللہ حج مقبول (قبول)" کہتے تھے۔ بعض مویا بارد "ٹھنڈے پانی" کی صراحیاں پیش کرتے تھے۔ ہم لوگ خیرات بانٹتے ہوئے منیٰ پہونچگئے۔ منیٰ میں ہمارے معلم فیصل نے ایک پہاڑ کے دامن میں نہایت عمدہ تفریح کی جگہہ خیموں کا کیمپ لگا رکھا تھا۔ اسمیں جاکر قیام کیا۔ منیٰ ایک اچھا قصبہ ہے۔ بڑے بازار اور عالیشان مکان بنے ہوئے ہیں۔ معمولی دنوں میں تو بالکل سناٹا رہتا ہے۔ لیکن ایام حج میں چار پانچ روز جبکہ ہزاروں خیمے نصب ہو جاتے ہیں تو ایسا عجیب منظر پیش نظر ہوتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ یہاں ایک بڑی عالیشان مسجد حضرت عمر فاروق رض کی بنائی ہوئی ہے۔ جو کہ مسجد خیف کے نام سے مشہور ہے۔ مسجد کا صحن اسقدر وسیع ہے کہ پچیس تیس ہزار آدمی ایک وقت میں نماز پڑھ سکتے ہیں صحن کے بیچ میں ایک گول منارہ نما عمارت ہے۔ کہتے ہیں کہ حج الوداع کے موقعہ پر یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سرخ چرمی خیمہ نصب کرایا تھا۔ ۸ ذی الحجہ کو نصف دن اور تمام شب منیٰ میں قیام کیا۔

۱۴- نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۹ ذی الحجہ یوم حج صبح نماز فجر کے بعد عرفات کے روانگی کا انتظام شروع ہوگیا۔ اونٹ آئے شغدف بندھے اور ہمارا قافلہ تسبیح و تہلیل کے نعرے لگاتا ہوا عرفات کے جانب روانہ ہوا۔ اللہ اللہ کیا دلکش اور کتنا پیارا منظر تھا۔ جہاں تک نظر کام کرتی تھی۔ رب العلمین کی مخلوق مشرق و مغرب جنوب و شمال کے رہنے والے گورے کالے سرخ و سفید ہزاروں اونٹوں پر لاکھوں پیدل اسپ سوار، گدھے سوار شتر سوار تانگہ سوار، موٹر سوار قطار اندر قطار لبیک اللھم لبیک کی صدائے دلنواز لگاتے ہوئے۔ امیر و غریب شاہ و گدا کا دنیاوی امتیاز مٹاتے ہوئے سادہ کفن پہنے ہوئے ایک ہی مقصد کے لیے ایک ہی خدا کے پرستش کے لئے ایک ہی مرکز پر حاضری دینے جا رہے تھے۔ یہاں نہ کشمیر کی لالہ زار وادی ہے۔ نہ برفستانی پہاڑ کا دلکش منظر ہے۔ یہ بے آب و گیاہ وادی کالے کالے پہاڑوں سے گری ہوئی سورج کی شعاعیں۔ تیز ریت۔ گرم خاردار جھاڑیاں ہیں۔ لیکن ایک خاص جذبہ ہے جو لاکھوں انسانوں کو ایک مرکز پر کشاں کشاں لیے جاتا ہے۔ بعض جگہہ راستہ میں جب اونٹوں کی قطاریں قریب ہو جاتی تھیں۔ اور شغدف آپس میں لڑتے تھے تو ہمارے معلم فیصل پاشا کے دو و دو جو قافلے ...

... بھی ہمارے معلم ... قریب خیموں کا کیمپ ... جاکر قیام کیا۔ ... یعنی زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک وادی عرفات میں قیام کرنا حج کا رکن اعظم ہے اگر یہ حاصل نہ ہو تو حج فوت ہو جاتا ہے۔ مختلف ملکوں کے علم مختلف ... جا بجا نصب تھے اور وسیع میدان ... ایک خیموں کا جنگل معلوم ... نہر زبیدہ میدان عرفات میں تین جگہہ کھلی ... پانی کی اسقدر افراط تھی کہ لاکھوں انسان لاکھوں جانور اس سے سیراب ہوتے تھے۔ پانی نہایت صاف اور ٹھنڈا تھا۔ میں نے اسپر بارہا غور کیا کہ اگر نہر زبیدہ وادی عرفات میں نہ ہوتی تو پانچ روپیہ کا بھی ایک کٹورا پانی نہ مل سکتا۔ اس موقع پر اس نیک خاتون زبیدہ زوجہ خلیفہ ہارون الرشید عباسی کے لیے دل سے دعا نکلتی ہے۔

نہر زبیدہ کا سلسلہ عرفات سے لیکر منیٰ اور مکہ معظمہ تک ہے اور ہر جگہہ اس نہر نے آب حیات کا کام دیا ہے۔ عرفات سے چلکر نہر پہاڑوں میں غائب ہو جاتی ہے۔ پھر منیٰ کی آبادی میں دو تین جگہہ حوض کی شکل میں نظر آتی ہے۔ لیکن مکہ معظمہ میں بہبوں جگہہ اس سے پانی بھرا جاتا ہے۔ موجودہ حکومت کی طرف سے ایک خاص کمیٹی نہر زبیدہ کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے مقرر ہے۔ حجاج سے جو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ اسمیں نہر زبیدہ کا چندہ بھی شامل ہے

جبل رحمت میدان عرفات کے کنارے مشرقی سمت ایک بڑے پہاڑ کے نیچے یہ ایک چھوٹی پہاڑی ہے۔ اسپر ایک مختصر سی مسجد نما عمارت بنی ہوئی ہے۔ جسکو سفیدی سے پوت دیا گیا ہے۔ یہی پہاڑ جبل رحمت کے نام سے مشہور ہے۔ اسی جگہہ قاضی صاحب عصر و مغرب کے درمیان خطبہ پڑھتے ہیں۔ جو کہ حج کا جزو اعظم ہے امسال جبل رحمت کے چاروں طرف پہاڑ وغیرہ پر صبح ہی سے سعودی فوج نے قبضہ کر رکھا تھا۔ اور کسی کو جبل رحمت کے قریب جانے کی اجازت نہ تھی۔ ہم لوگ اسقدر فاصلہ پر تھے کہ پتہ نہ لگا کب خطبہ شروع ہوا اور کب ختم ہوا۔ ہم لوگ ظہر کی نماز پڑھکر اپنے خیمے میں بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل میں مصروف اور نہایت خشوع و خضوع سے دعائیں مانگتے رہے۔ (باقی آئندہ)

اودھ کو واپس کیا جائے

لکھنؤ-۲-اپریل- اودھ کے سابق شاہی خاندان کے ممبروں نے مطالبہ کیا ہے کہ معاہدہ کی شرائط کے مطابق اودھ کو آزاد ریاست قرار دیکر ہمارے حوالے کیا جائے ہمارے مشورے کے بغیر وزارتی مشن اودھ کا فیصلہ کرے۔

... نعم بانسگاؤں ضلع گورکھپور

۳۲۵۳ بابت ۱۹۳۴ء

گنیش پرشاد ادھیا ولد بندیسری ادھیا ساکن ... بھیا پاپٹہ بھوار پرگنہ دہوریا پارہ - ڈگریدار۔ مدعی

بنام

بھوانی دوبے و دیگر عوض تلکدھاری دوبے پسران سرجو دوبے متوفی و کالکا دوبے و دوارکا دوبے و کیدار دوبے پسران شیو پرشاد دوبے متوفی و گوبند دوبے ... موضع ایکڈنگا پٹہ بھوار۔ پرگنہ دہوریا پارہ۔

مدیونان

ہرگاہ آپ نے ایفاء اس ڈگری کا نہیں کیا۔ جو آپ پر بتاریخ ۲۸-فروری ۱۹۳۵ء بمقدمہ نمبر ۳۲۵۳ سنہ ۱۹۳۴ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ -/۱۵/ 1255 صادر ہوئی تھی۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیونان مذکور تا فیصلہ حکم ثانی اس عدالت کی صادر نہ ہو جائداد معرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں

تاریخ پیشی ۸-اپریل ۱۹۴۶ء مقرر ہے

آج بتاریخ ۲۸-ماہ مارچ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تفصیل باغات قرق و نیلام طلب

نام موضع بقیہ پٹہ و پرگنہ	نمبر	حصہ	بتعداد حصہ
موضع ایکڈنگا پٹہ بھوار پرگنہ دہوریا پارہ	۵۱۸	۱-۲۲	مدیونان
	۵۱۴/۲	-۱۱	
		۱-۳۳	
	۵۲۸/۱	۳.۷۸	

تفصیل جائداد قرق و بٹوارہ طلب

نام موضع بقیہ پٹہ و پرگنہ	تعداد حصہ	نام کھیوٹ یا پٹی کھاتہ
موضع ایکڈنگا پٹہ بھوار پرگنہ دہوریا پارہ	موازی ۱۴ پائی ۲۳ انس	پٹی ۵ ۷
"	موازی ۴ پائی ۱۴ انس	" "
"	موازی ۱ر۷ پائی ۶ انس	
موضع سکھوا ناتھ و پرگنہ نندکور	موازی ۳ پائی ۱۲ انس	پٹی ام ہرد دوبے بھگتا ۷
" " "	موازی ۱۴ انس	پٹی سماۃ سہراجی ۹
" " "	موازی ۵ پائی ۲۰ انس	پٹی چندی دوبے ۱۱

بحکم بنی مادھو لال منصرم عدالت منصفی بانسگاؤں

(مہر عدالت)

مسٹر سید خوش ہیں!

نئی دہلی-۳-اپریل- مسٹر سید جنھوں نے کل وزارتی مشن سے ملاقات کی تھی۔ بہت خوش نظر آتے ہیں۔ آپ کراچی واپس جارہے ہیں۔ خان عبدالقیوم اور نواب ممدوٹ کل کی ملاقات سے مایوس نظر آتے ہیں۔ کل نواب ممدوٹ نے مسٹر سید سے ملاقات کی کوشش کی مگر مسٹر سید نے انکار کردیا۔

...جی کی اپیل

...۔ اپریل۔ برطانوی مشن کے ممبر جو یہاں ...نے آئے ہیں۔ وہ نیک نیتی سے ... اُن کی نیت پر شک نہیں کرنا چاہیے ...الفاظ میں مہاتما گاندھی نے ہزار دن ...میں کل شام رام لیلا کے میدان میں ...یل کی۔ تقریر نہایت خاموشی سے ...جی نے مشورہ دیا کہ ہمیں صبر شانتی ...ام لینا چاہیئے اگر وہ نیک نیتی سے ...ں پورا کریں گے۔ تو ایسا نہ کرنے کا باپ ...کو اس لئے ہمیں ایشور سے پرارتھنا کرنی چاہیئے کہ وہ اُنکو عمر بری عطا کرے اور ہمیں بھی ... آپ لوگ یہ دریافت کرنے کے خواہشمند ہوں گے کہ میری یا مولانا صاحب کی لارنس مشن کے ممبران سے کیا بات چیت ہوئی میں آپ کو اسکا کیا جواب دوں۔

ہمارے اندر اتنا صبر اور دشواس ہونا چاہیئے کہ جو کچھ کانگریس کے پ... کر رہے ہیں وہ سب کانگریس کی طرف سے کر رہے ہیں اور ہمیں پورے وشواس سے اُن کی محنت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ ہندوستان کتنے سو برسوں سے دوسروں کا غلام ہے۔ ہم تو اب بھی غلامی میں پڑے ہیں۔ صرف اُن کے کہنے سے تھوڑا غلامی سے نکل جائینگے ہمکو پرارتھنا کرنا چاہیئے کہ وہ ہمکو غلامی سے چھڑا دیں۔

روس اور ایران کا جھگڑا طے ہو گیا

نیویارک۔ ۴۔ اپریل۔ ایران اور روس کا معاملہ طے ہو گیا ہے۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار کا بیان ہے کہ مجھے نہایت مستند طور پر معلوم ہوا ہے کہ اتحادی قوموں کی سیکورٹی کونسل کے ممبروں کی ایک پرائیویٹ میٹنگ میں روس اور ایران کا پرامن طریقے پر معاملہ طے کرنے کے متعلق طریقہ کار پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ پرائیویٹ میٹنگ کے اجلاس کے آدھ گھنٹہ کے بعد ہوئی کھلے اجلاس میں ایرانی نمائندے نے یہ بھی کہا کہ اگر روس ۶۔ مئی تک اپنی فوجیں ایران سے ہٹالے گا۔ تو میں ایران کے معاملہ کو سکوریٹی کونسل میں پیش کرنے پر زور نہیں دونگا۔

معلوم ہوا ہے کہ ڈیلیگیٹوں نے روس کا یہ وعدہ مان لیا کہ روسی فوجیں ایران سے ۶۔ مئی تک ہٹالی جائینگی اور کہ فوج کے ہٹنے کا ایران اور اسکی بات چیت سے تعلق نہیں ہوگا۔ گو ابھی فیصلہ پرائیویٹ ہے۔ لیکن کہ آج کے اجلاس میں اس معاملہ کو ۶ مئی تک ملتوی کردیا جائے۔ اور ایران کے نمائندہ نے وزیران ایران کی طرف سے یہ پیشکش کی کہ اگر روس ۶۔ مئی تک اپنی فوجیں ہٹالے گا تو ایران سیکیورٹی کونسل میں معاملات پیش نہیں کرے گا۔

روسی ڈیلیگیٹ موسیو گرومسکی موجود نہیں تھے۔ جبکہ پانچ روز کے التوا کے بعد کل سیکیورٹی کونسل کا اجلاس روس اور ایران کے معاملہ پر غور کرنے کے لیے منعقد ہوا۔ اجلاس ۱۴ منٹ دیر سے شروع ہوا۔ چیرمین نے اجلاس کی کارروائی شروع کرتے ہوئے روسی ڈیلیگیٹ موسیو گرومسکی کا ایک خط پڑھا جس میں لکھا تھا کہ بات چیت کے نتیجہ کے طور پر ایران سے روسی فوجوں کے ہٹانے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن کے سیکرٹری جنرل موسیو لائی نے اعلان کیا کہ ایران کے مسئلہ کے بارے میں روس اور ایران دونوں کا جواب آگیا ہے ان جوابوں میں کیا لکھا ہے۔ یہ نہیں تبلایا گیا ہے اور رات کے وقت سیکیورٹی کونسل کا خفیہ اجلاس پر غور کیا گیا۔ کہ اب کونسل کو کیا قدم اٹھانا چاہیے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی!

الہ آباد۔ ۵۔ اپریل۔ آچاریہ کرپلانی جنرل سکرٹری آل انڈیا نیشنل کانفرنس نے اعلان کیا ہے کہ ۱۲ اپریل کو دہلی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔

آچاریہ کرپلانی ۶۔ اپریل کو ہوائی جہاز پر دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں آپ نیشنل آرمی ریلیف کمیٹی کے اجلاس میں شامل ہوں گے۔

... مجسٹریٹ نے ... علیگڑھ ...
کچھ طلبا رائے اور مسلم حلقوں میں مسلمانوں کی میٹنگ منعقد ہوئی ... مسلمانوں ... لاٹھیاں ...

مدراس۔ ۴۔ اپریل۔ سبھاش چندر بوس منچوریہ میں ہیں اور خیریت سے ہیں۔ یہ انکشاف آج مسٹر کے۔ اے گنگی سکرٹری پبلسٹی اینڈ پروپگنڈہ ڈیپارٹمنٹ آزاد ہند گورنمنٹ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک نمائندہ سے انٹرویو میں کہا۔

کملا کلب کا سالانہ جلسہ

سر زجے۔ کے۔ انڈسٹریز کے زیر اہتمام کملا کلب کے کھیلوں کا سالانہ جلسہ گذشتہ ۲۴۔ مارچ ۱۹۴۶ء کو برٹش انڈیا کارپوریشن کے پریسیڈنٹ سر رابرٹ منریز کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ہمیشہ کی طرح اس سال بھی یہ تقریب نہایت کامیاب رہی۔ اس موقع پر گروپ کے قریب ۲۵۰۰۰ کاریگر اور شہر کے مشہور اصحاب موجود تھے۔ کملا کلب کے کھلاڑیوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں آغاخاں کی ٹرافی و نیزان کے کپ حاصل کر کے جس حوصلہ اور عام دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ اس سے اس کلب کا نام سارے ہندوستان میں مشہور ہو گیا ہے اور کھیل کود کے حلقہ میں اپنا گرانقدر درجہ رکھتا ہے۔ کھیل کود کے سالانہ تقریب پر قریب ۶۰ قسم کے کھیلوں پر انعام مقرر تھے۔ اور گروپ کے ہر ایک میل کے کھلاڑی و کام کرنے والوں نے اس میں حصہ لیا۔ ان انعاموں میں سے جیتنے والے کھلاڑیوں کو قریب چھ ہزار روپیہ کے انعامات شریمتی منریز کے ذریعہ تقسیم کئے گئے۔

اس موقع پر جے۔ کے۔ انڈسٹریز کے گورننگ ڈائرکٹر و نیز کملا کلب کے مربی سر پدم پت سنگھانیہ نے ملک و نیز خاص طور پر تجارتی مزدور جماعت کے لیے کھیل کود کی ضرورت بتاتے ہوئے اس موقع پر ہندوستان میں آئیوالے کیبنٹ مشن کے متعلق سیاسی امور کا بھی ذکر کیا۔ اس مشن کی کامیابی کے لئے امید ظاہر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ سب کی آنکھیں دلی کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور سب ہندوستانی بلا اختلاف رائے کیبنٹ مشن کی کامیابی چاہتے ہیں۔ اس مشن کی کامیابی کے لیے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے بھی تمنا ظاہر کی ہے اور یہ مشن ایسے وقت پر ہندوستان میں آیا ہے جب ہمارے بڑے بڑے لیڈروں نے اور وائسرائے نے بھروسہ اور ہمدردی کی فضا بنا رکھی ہے۔ سر پدم پت نے کرپس مشن اور شملہ کانفرنس کی ناکامیابی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا۔ ایشور کرے اس مرتبہ یہ مشن کامیاب ہو جس سے ہندوستان کو جلد ہی آزادی مل سکے۔ نے کہا کہ ہمیں بھگوان سے دعا کرنا چاہیئے کہ ہندوستانی سیاسی ڈرامہ میں جو افراد حصہ لیں گے وہ قابلیت مدبری سے متاثر ہو کر صبر اور برداشت سے کام لیں۔ ہندوستان کی غلامی کا مسئلہ جلد طے ہونے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اب ایک ایسی منزل پر پہونچ چکا ہے جہاں وہ موجودہ حالت سے کسی طرح مطمئن نہیں رہ سکتا۔ ہم خالی سیاسی طاقت کیلئے ہی اپنی گورنمنٹ نہیں چاہتے ہیں۔ ہمیں اسٹرلنگ پونڈ کا مسئلہ بھی طے کرنا ہے۔ ہمیں بڑے بڑے مشین بنانے والے کارخانے کھولنا ہیں اور سائنٹفک طریقہ سے زراعت میں ترقی کرنا ہے۔ اور عام پبلک کی زندگی کو ابھارنا ہے۔ آپ نے آگے چلکر کہا۔ کہ یہ ایک بہت ہی نازک مسئلہ ہوگا کہ ایسا موقع پر کوئی جماعت یا کسی جماعت کا لیڈر اپنی بیجا مطالبوں پر اڑ کر ترقی کے راستہ میں مختلف روڑے اٹکا کر باعزت سمجھوتہ میں مخل ثابت ہوگا۔ جبکہ قومی بین الاقوامی طاقتیں ہندوستان کی آزادی کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ آپ نے یہ بھی امید ظاہر کی ہے کہ ملک کی دو خاص جماعتیں کانگریس اور مسلم لیگ ایسا کوئی کام نہ کرینگی جس سے یہ سنہرا موقع ہاتھ سے نکل جائے۔ کھیل کود میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کرنے اور مل الکو دباور

کام کرنیوالوں میں بھائی چارہ کا رشتہ قائم کرنے کے بابت میں کملا کلب کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ وقت دور نہیں کہ جب ہم لوگ دیکھیں گے کہ ہندوستان کا سیاسی مسئلہ اس ڈھنگ سے حل ہو جائیگا۔ جو تمام جماعتوں کے لیے قابل اطمینان ہوگا۔ ہم سب لوگوں کو صبر کے ساتھ اس سیاسی الجھاؤ کا انتظار کرنا چاہیئے۔

آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ "روم ایک ہی دن میں نہیں بن گیا تھا۔ اور نہ ایک ہی دن میں ہندوستانی حکومت کی تشکیل ہو سکتی ہے۔ ہم سب کو یقین کے ساتھ مستقبل کی طرف دیکھنا چاہیئے اور اگر ممکن ہو سکے تو ہمیں دوسروں کے خیالوں پر بھی غور کرنا چاہیئے"! ہم ان خیالوں سے متفق ہوں یا نہ ہوں یہ دوسری بات ہے۔ اگر ہندوستان کو بربادی اور مصیبت سے بچانا مقصود ہے تو ہمیں ہمت کے ساتھ آگے بڑھکر آپس میں سمجھوتہ کر کے دو اور لو کے اصول کو اپنانا ہی پڑے گا۔

ہماری قوم ہندوستان کی آزادی کے لئے پورے طور پر متفق ہے۔ ہم ایک ایسا قانون چاہتے ہیں۔ جو مستقل ہو اور جسکی بنیاد پر ہم اپنے مقصد کو حاصل کر سکیں۔ ہم اپنے ہندوستانی دوستوں سے اس مسئلہ میں کوئی خاص رعایت نہیں چاہتے۔ ہم تو صرف مناسب تحفظ چاہتے ہیں اور وہ بھی صرف اس حد تک جتنا ملک کی دوسری اقلیتوں کو ملے۔ یا جتنے مراعات برطانیہ میں ہندوستانیوں کو مل رہے ہیں۔ ہم تو ہندوستان میں رہ کر اپنی روزی کمانے کا حق حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اب مجھے یقین ہے کہ ہمارے اس حق کو دینے میں شاید بہت کم ہندوستانیوں کی تعداد انکار کر سکے گی۔ ہمارے نمائندوں نے گذشتہ سالوں میں ہندوستان کی خدمت کی ہے۔ اور اب بھی مرکزی اور صوبہ جاتی حکومتوں میں حصہ لے رہے ہیں۔

اگر آپ لوگوں کی خواہش ہوگی تو مستقبل میں بھی ہم لوگ جس طرح ہو سکے گا۔ ہندوستان کی خدمت انجام دیتے رہیں گے۔ اسلیے ہم سب کو مل کر ہندوستان کی ترقی کے لیے ہر ایک پہلو سے آگے بڑھنا چاہیئے

ڈاکٹر خان صاحب کا بیان

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ آج جب ڈاکٹر خان صاحب نے وزارتی مشن سے ملاقات کے بعد دریافت کیا تو اونھوں نے کہا کہ میں نہ صرف ہندوستان کی ایک جہتی بلکہ ساری دنیا کی یکجہتی کا حامی ہوں۔ مسٹر جناح نے پاکستان کے متعلق حال ہی میں جو بیان دیا ہے اس کے متعلق رائے دریافت کرنے پر ڈاکٹر خان صاحب نے کہا کہ ... وابستہ ہوں۔ اسلئے اس بیان کا نوٹس لینا کانگریس کا کام ہے۔ ذاتی طور پر مجھے مسٹر جناح کا بہت احترام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو اخبارات انھیں چڑاتے ہیں وہ ملک کے لئے کوئی مفید کام نہیں کرتے۔ ہمیں ہندوستان میں باہمی صدق دلی اور تحمل کی ضرورت ہے۔ میں اخباروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قیاس آرائیوں میں نہ پڑیں بلکہ اپنی توجہ آنیوالی باتوں پر لگائیں۔

آپ نے کہا کہ وزارتی مشن نے آنیوالے راستہ کا جو اعلان کیا ہے۔ مجھے اس پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ مشن کی کامیابی کے لیے ایک سوال پر آپ نے کہا مشن کی کامیابی کے لئے دعا کرنے کا خیال مجھے ناپسند ہے۔ صدق دلانہ کام بجائے خود پرارتھنا اور پرستش کے بہترین صورت ہے۔ خدا نے ہمیں اس دنیا میں اپنا فرض بجا لانے کے لیے بھیجا ہے۔ جو لوگ محض دعا پر دار و مدار رکھتے ہیں وہ اس فرض سے کوتاہی کرتے ہیں اور ایک دن وہ محسوس کریں گے کہ وہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

بمبئی میں کانگریس کی وزارت

مسٹر کھیر کو دعوت مل گئی

بمبئی۔ یکم اپریل۔ گورنر بمبئی نے مسٹر بی۔ جی کھیر لیڈر کانگریس اسمبلی پارٹی کو وزارت بنانے کی دعوت دی ہے۔

مسٹر کھیر کو برطانوی وزارتی مشن کی طرف سے ۶۔ اپریل کو ملاقات کی دعوت دی گئی ہے۔ آپ ۵۔ اپریل کو دہلی پہونچ جائیں گے۔

زمینداری ختم کرنے کی اسکیم تیار ہو رہی ہے

لکھنؤ۔ یکم اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی میں زمینداری کا خاتمہ کرنے کی اسکیم پنڈت کنیشو دیو مالوی سکرٹری یو۔ پی کانگریس کمیٹی اور شری مہابیر تیاگی ممبر یو۔ پی اسمبلی جو یو۔ پی۔ کے ممتاز اور قدیم کانگریسی کارکنوں میں سے ہیں تیار کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جب یو۔ پی اسمبلی کا اجلاس ہوگا۔ تو دونوں ایوانوں کے ایک مشترکہ اجلاس سے ایک کمیٹی اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے بنائی جائے گی۔ جو اس بارے میں اپنی تفصیلی اسکیم پیش کرے گی تاکہ صوبہ میں ایک خاموش اقتصادی انقلاب ہو سکے۔ کانگریس کے بالائی اور عام حلقہ میں زمینداری کو ختم کرنے کے بارے میں کامل اتفاق رائے ہے۔ اب تو یہ سوال ہے کہ زمینداروں کو معاوضہ دیا جائے یا نہیں اور اگر دیا جائے تو کیا دیا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اپنی پہلی وزارت میں بھی کانگریس نے پنڈت گووند ولبھ پنت کی سرکردگی میں ایسا قانون بنایا تھا جس سے کسانوں کو سانس لینے کی مہلت مل گئی۔

پنڈت گووند ولبھ پنت اور ان کے ساتھیوں کو اس اقدام میں پنڈت جواہر لال نہرو کا تعاون حاصل ہے جو جاگیرداری نظام کے مانے ہوئے دشمن ہیں۔

کل کا قیدی آج کا حکمران بن گیا

پٹنہ۔ ۳۔ اپریل۔ بہار کی کانگریسی وزارت کے چوتھے ممبر مسٹر جگ لال چودھری کل بعد دوپہر بانکی پور جیل سے رہا کر دیے گئے۔

تین وزرا نے حلف وفاداری لینے کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ جلدی جلدی وزارت کا اجلاس منعقد کیا اور مسٹر جگ لال چودھری کی رہائی کے احکام جاری کر دیے۔ انسپکٹر جنرل جیل خانجات حکم کی تعمیل کرانے جیل میں گئے اور مسٹر چودھری ۴ بجے شام رہا کر دیے گئے۔

ہزاروں اشخاص اطلاع ملنے پر جیل کے باہر اکٹھے ہو گئے۔ وزیر اعظم مسٹر سری کرشن سنہا۔ ڈاکٹر سید محمود اور مسٹر دنوگرہ نارائن سنگھ خود جیل کے دروازہ پہونچے۔ اور جے ہند اور انقلاب زندہ باد کے نعروں سے مسٹر جگ لال کا استقبال کیا۔

لکھنؤ۔ ۴۔ اپریل۔ اگست ۱۹۴۲ء کی تحریک میں یو۔ پی میں جو ٹیچر اور طلبا ماخوذ ہیں۔ ان کے متعلق حکومت یو۔ پی غور کر رہی ہے۔ وزیر تعلیم نے ان کے کاغذات طلب کئے ہیں۔

بمبئی کی کانگریسی وزارت کے وزراء کے نام

بمبئی۔ ۳۰۔ اپریل۔ بمبئی میں گورنری راج ختم ہو گیا ہے اور کانگریسی وزارت بن گئی ہے۔ مسٹر بی۔ کھیر وزیر اعظم نے مندرجہ ذیل ساتھیوں کا انتخاب کیا ہے:-

مسٹر مرارجی ڈیسائی۔ وزیر پولیس اور ریونیو مسٹر گلیڈر وزیر صحت عامہ۔ مسٹر بیکنٹھ مہتہ۔ فنانس اور دیہاتی صنعتیں مسٹر پاٹل۔ لوکل سیلف گورنمنٹ مسٹر گلزاری لال نندہ لیبر۔ مسٹر گووندزنا کے بکاؤ پالی مسٹر تپاسی و ہریجن، صنعت و حرفت۔ ایک مسلم نام کا بعد میں اعلان کیا جائیگا۔

مسٹر کھیر نے ایک بیان میں کہا کہ وزارت کانگریس کے پروگرام پر عمل کریگی۔ خوراک کے مسئلہ کا حل کیا جائیگا۔ اور تعلیم کا بہتر انتظام کیا جائیگا۔ اور رشوت ستانی کا انسداد کیا جائیگا۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

...مستقل میں رہے

احسن سہسوانی

صداقت

ہفتہ وار

عبدالسلام

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸/- 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸/- 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

جلد ۴۳ نمبر ۱۵ | کانپور شنبہ ۱۳ - اپریل سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۵ھ | Cawnpore. Saturday 13 RD APRIL 1946 | VOL. 43 NO. 15

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ

۶- اپریل ۹ بجے رات کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ جناب سید محمد احسن کاظمی آغا صاحب جج خفیفہ کانپور کی صدارت میں جناب مسٹر ایس - ان - سکسینہ صاحب کے دولتکدہ واقع چاول منڈی میں منعقد ہوا جسمیں جناب آغا نگینوی - جناب تحسین کانپوری - جناب نواب آثر - جناب ندرت اور جناب آفر نے طرح میں اور جناب سلیم ناطقی - جناب عیاں - جناب کوثر - جناب انور اور جناب اطہر وغیرہ نے غیر طرح میں غزلیں پڑھکر ناظرین کو محظوظ فرمایا اور تقریباً ۱۲ بجے یہ پرلطف صحبت ختم ہوئی -

ایڈیٹر

(جناب آغا نگینوی)

آدابِ جنوں از سرِ نو اس کو سکھا دے
اے عشق! خرد مند کو دیوانہ بنا دے

اے مطربۂ دہر! وہی گیت سنا دے
جو عشق کو پھر حسن کے قدموں پہ گرا دے

ایسا نہ ہو مردانِ دغا پیشہ کی غیرت
گلزار کو اک پل میں لہو زار بنا دے

میں کہتا ہوں تعمیر ہو اک قصرِ محبت
وہ کہتا ہے تعمیر بھی ہو جائے تو ڈھا دے

کس منہ سے کریں شکوۂ عیاری دشمن
اپنا جسے سمجھیں وہی جب مل کے دغا دے

آغوش میں آجا، مری آغوش میں آجا
یا ضبطِ الم کی کوئی تدبیر بتا دے

احساسِ انا عالم ہو، میں نہ کر آغا
جس رنگ میں جو پیکرِ ہستی ہو مٹا دے

(جناب تحسین کانپوری)

بے پردہ تو او پردہ نشین جلوہ دکھا دے
حائل جو حجابات ہیں ان سب کو اٹھا دے

نا فہم معالج، تجھے اب عقل خدا دے
صحت کی دعا ہو چکی، مرنے کی دعا دے

ہر شخص کے حصہ میں نہیں عشق کی دولت
قسمت کا دھنی ہے جسے نعمت یہ خدا دے

شیریں میں نہ جرأت ہے، نہ پرویز میں نقصان
ہے کون جو فرہاد کی محنت کا صلہ دے

کیا اسکی ہے تدبیر کہ ہو عشق سے افاقہ
کب تک کوئی بیٹھا ہوا دامن کی ہوا دے

کندہ جو ازل سے ہے ترا نقشِ محبت
ہے کوئی کہ یہ نقش مرے دل سے مٹا دے

میرے لئے تو زہر بھی بن جائے گا تریاق
تم اتنا کہو تو سہی - اللہ شفا دے

(جناب نواب آثر کانپوری)

کس طرح محبت میں دل اپنے کو مٹا دے
جب عشق خداداد ہو ہمت بھی خدا دے

یارب کہیں اس ہونے سے بہتر ہے نہ ہونا
ہستی کا گماں صفحۂ ہستی سے مٹا دے

بیداد کا شکوہ دلِ مضطر نہیں اچھا
یہ صبر کا موقع ہے اگر تجھکو خدا دے

کیا ہوش میں آؤں گا دمِ جلوہ گری میں
ہاں دستِ کرم دامنِ جاناں کی ہوا دے

شاید اگر اولٹا ہو بیاں بھی دلِ ناداں
منظور ہے مرنا مجھے جینے کی دعا دے

جو کہنا ہو کہہ سر قدمِ یار پر رکھ کر
کیا بات بتائی ہے آثر مجھکو دعا دے

(جناب ندرت کانپوری)

احساس کی دنیا سے نہ بیگانہ بنا دے
دے دردِ محبت، تو مجھے ظرف خدا دے

گریہ نہیں ممنوع شبِ ہجر میں لیکن
جو اشک گرے آنکھ سے وہ رنگِ وفا دے

(جناب آفر نادری)

اٹھ اور یہ پیغام زمانے کو سنا دے
جینے کی جو خواہش ہے تو ہستی کو مٹا دے

عشق اپنی نگاہوں سے اگر پردہ اوٹھا دے
ہر ذرہ کو ہم رتبۂ خورشید بنا دے

وحشت مری فطرت ہے، محبت مرا شیوہ
آفر یہ بیاں اپنا زمانہ کو سنا دے

دنیائے اسلام

مشرق وسطیٰ کے ساتھ ہندوستانی تجارت کی ترقی کے امکانات

مشرق وسطیٰ کی منڈیوں کو فراہمی کے وسیلوں کی تلاش ہے - اور ان منڈیوں کے تاجروں کو یقین ہے کہ اب ہندوستان کے لئے اسکا موقع ہے کہ وہ جاپان کی حیثیت حاصل کرے اور اس کے پاس اس مقصد کے حصول کے لیے ذرایع بھی موجود ہیں - یہ منڈیاں نہ صرف اشیائے خام اور ادھ بنی ہوئی اشیاء بھی خریدنے کو تیار ہیں -

یہ رائے اس رپورٹ میں ظاہر کی گئی ہے جو مسٹر کے - اے - رحیم - آئی - سی - ایس حکومت ہند کے ٹریڈ کمشنر مقیم اسکندریہ نے محکمۂ تجارت کو بھیجی ہے - اس میں بتایا گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں (جن میں ترکی بھی شامل ہے) کے ساتھ عموماً اور مصر کے ساتھ خصوصاً ہندوستانی تجارت کی ترقی کے کیا امکانات ہیں -

عام استعمال کی اشیاء کی مانگ

مشرق وسطیٰ کے علاقہ میں عام استعمال کی اشیاء کی مانگ ہے جو بہت بڑھ گئی ہے اور انھیں حاصل کرنے کی زبردست خواہش پائی جاتی ہے - جنگ کی وجہ سے یہ منڈیاں بعض خاص رسدوں سے کم از کم عارضی طور پر محروم ہو گئیں ہیں - رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "جب ایک سامان فراہم کرنیوالا ملک سامان فراہم نہ کر سکے تو اسکی جگہہ دوسرے ملک کو لینی چاہیئے" اب ہندوستان کے لئے نادر موقع ہے کیونکہ مستقبل قریب میں مشرق وسطیٰ کے ملکوں کے مطالبات کو وہاں کے کارخانے پورا نہ کر سکیں گے -

خاص اشیاء کے کھپت کے امکانات

رپورٹ میں خاص اشیاء کی کھپت کے امکانات پر بحث کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے تمام علاقوں میں جوٹ سے بنی ہوئی اشیاء کی سخت کمی ہے - اسلیے وہاں لازمی طور پر ان کی اچھی مانگ ہوگی - خصوصاً مصر میں جہاں روئی کو روئی اوٹنے کے کارخانوں میں پہونچانے کے لئے اور بعد میں برآمد کرنے کے لئے جوٹ سے بنی ہوئی بوریوں کا استعمال ضروری ہے -

مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں ہندوستانی چائے کی زیادہ کھپت کی بھی توقع ہے اسے وہاں کے لوگ پسند کریں گے ہندوستانی قہوہ کی بھی مانگ ہے -

مصر عام استعمال کی مختلف قسموں کی عمدہ اشیاء کی فروخت کے لئے بہت اچھی منڈی رہی ہے اور رہیگی - اس مد میں ریشم اور نقلی ریشم کی اشیاء کو شامل کر لینا چاہیئے - اب ہندوستان کے لئے جو مواقع پیدا ہوئے ہیں وہ اس سے عمدگی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے -

مصر میں سیمنٹ کی بھی کسی قدر مانگ ہے - توقع ہے کہ جب مکانات کی تعمیر کے لئے لوہا اور فولاد زیادہ مقدار میں ملنے لگیگا تو سیمنٹ کی مانگ میں اضافہ ہو جائے گا -

چونکہ مشرق وسطیٰ کی اقتصادیات میں صنعتی ترقی کی اہمیت بڑھ رہی ہے - اسلئے لوہے اور فولاد کی اشیاء سے زیادہ مقدار میں بھیجی جا سکتی ہیں - اشیاء صنعتوں کے قیام کے سلسلے میں مکانات کی تعمیر کے لیے سب سے زیادہ اہم ہیں ترکی کے سوا مشرق وسطیٰ کے تمام ملکوں میں عمارتی لکڑی کی کمی ہے اور انھیں ریلوں کے سلیپروں - مکانوں اور ان کو ٹھوں اور صندوقوں میں بند کرنے اور فرنیچر بنانے کے لئے لکڑی درآمد کرنی پڑی ہے -

مشرق وسطیٰ کی تمام منڈیوں میں سوتی کپڑوں کی قلت ہے - پارچہ بافی کے مقامی کارخانے یہ مانگ پوری نہیں کر سکتے اسلیئے وہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے کپڑا درآمد کرنے پر مجبور ہیں -

مصر چمڑے کے لئے بھی ایک عمدہ منڈی وہاں چمڑے کی اشیاء کی مانگ ہے - حالانکہ وہاں چمڑے کی صنعت ترقی کر رہی ہے اس لیے توقع ہے کہ وہاں چمڑوں اور کھالوں کی مانگ بڑھ جائے گی -

مصر کی سگریٹ کی صنعت اچھی طرح ترقی کر چکی ہے - مگر اس کا سارا دارومدار درآمد شدہ تمباکو پر ہے - اگر پہلے ہندوستان اس سلسلے میں اپنی درآمد کو زیادہ کامیاب نہیں بنا سکا تو اس کا سبب یہ ہے کہ مصر کے کارخانوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہندوستان میں کسی قسم اور نمونے کی تمباکو کی پتیاں پیدا ہوتی ہیں - مصری درآمد کرنیوالوں کو ان کے متعلق واقفیت بہم پہونچانا چاہیئے -

دیگر چیزوں کی نکاسی کی توقعات

مندرجہ بالا چیزوں کے علاوہ رپورٹ میں ان چیزوں کی ایک فہرست دی ہوئی ہے - جن کی تجارت یہاں شروع کی جا سکتی ہے - اس فہرست میں گھریلو برتن - دوائیں ربڑ کی چیزیں - شیشہ کے برتن - مٹی کی چیزیں اسٹیشنری کاغذ کی مصنوعات - صابن - ٹائلٹ کا سامان کھیل کا سامان اور الکٹرک کا سامان بھی شامل ہے - ان تمام چیزوں کے کارخانے ہندوستان میں قائم ہو چکے ہیں اور ان کارخانوں کو اندرون ملک کی ضروریات کا لحاظ کر کے یہ چیزیں مشرق وسطیٰ میں بھیجنے کے قابل ہونا چاہیئے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہوئے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۳ | کانپور شنبہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۵

لارنس مشن کی اپیل

برطانی کیبنٹ مشن نے مختصر آرام کے لئے روانگی سے پیشتر گفت و شنید کے دوسرے دور کو کامیاب بنانے کی جو اپیل کی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ سب حلقوں میں اس کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ اگر باہمی نیک اعتمادی سے ہندوستانی مسئلہ کا حل چاہتے ہیں۔ مشن نے اپنے بیان میں بتایا ہے کہ گفت و شنید اب دوسرے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ جو نہایت اہم اور نازک ہو۔ مشن نے اپنے اس ارادہ کا پھر اظہار کیا ہے کہ سمجھوتہ کا راستہ نکالا جائے گا۔ بیان میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ مشن جب آرام کرے گا۔ اس عرصہ میں ہندوستان کی مختلف پارٹیوں کو باہمی صلاح و مشورہ کا موقعہ ملے گا اور یہ امید ہے کہ سمجھوتہ کی صورت نکل آئیگی گویا مشن کانگریس اور مسلم لیگ میں مشترک مشورہ چاہتا ہے۔ آج کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ ورکنگ کمیٹی کی آج مشن سے بھی بات چیت ہوگی۔ اسی طرح مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کو بھی مشن سے بات چیت کے لئے دعوت دی گئی ہے۔ مگر اسکا نتیجہ ابھی تک معلوم نہیں۔ اغلب یہی ہے کہ لیگ ورکنگ کمیٹی کو بھی مشن سے بات چیت کرنے میں عار نہ ہوگا۔ یہ دیکھنا باقی ہے کہ کانگریس اور لیگ دونوں سے یکجائی مشورہ کی کیا صورت ہوگی۔ شملہ کانفرنس کا حشر ہم دیکھ چکے ہیں۔ کیا اب کانگریس اور لیگ میں مشترک مشورہ کی شکل کچھ بدل چکی ہے؟ شملہ کانفرنس کے بعد صرف ایک بڑی بات ہوئی ہے عام انتخاب جس نے یہ ثابت کر دیا کہ لیگ مسلمانوں کی بڑی تعداد کی نمایندہ ہے۔ مگر ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد نمایندہ نہیں اور لیگ کے باہر تمام ہندوستانی جن میں ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ اینگلو انڈین پارسی اور خود قوم پرور مسلمان ہندوستان کی یکجہتی اور آزادی کے سوال پر کانگریس کے ساتھ ہیں اور پاکستان کے خلاف ہیں۔ ہم نے دلت جاتیوں کا ذکر اس وجہ سے نہیں کیا کہ وہ خود کو ہندوؤں سے کسی طرح الگ نہیں سمجھتے۔ چنانچہ ڈاکٹر امبیدکر کو بری طرح ناکامیابی کا منھ دیکھنا پڑا۔ مشن کے سامنے ایک لیگ کو چھوڑ کر باقی سب جماعتوں اور طبقوں نے قریب قریب ایک آواز سے مکمل آزادی کا مطالبہ کیا ہے اور ملک کی تقسیم کی مخالفت کی ہے۔ لیگ نے پاکستان کے مطالبہ پر بدستور اصرار کیا ہے۔ اگر پاکستانی مطالبہ قائم رہتے ہوئے اس میں خاطر خواہ ترمیم کی کوئی امید ہو سکتی تھی تو وہ کنونشن کی کارروائی کے بعد ختم ہو گئی۔ مسٹر جناح کے لب و لہجہ کا یہ حال ہے کہ وہ خود کو ہندوستانی تک کہنے کو تیار نہیں۔ لیگ یہ بھی واضح کر چکی ہے کہ نہ صرف مستقل حل پاکستان کی بنا پر ہی ہو سکتا ہے بلکہ مرکزی حکومت میں عارضی تبدیلی بھی پاکستان کا اصول تسلیم کئے بغیر نہیں ہو سکتی۔ ان واقعات کی روشنی میں ہم حیران ہیں کہ کانگریس اور لیگ کے مشترک مشورہ سے کیا حاصل ہو سکے گا؟ جبتک گفت و شنید کا آخری نتیجہ نکل نہ آئے۔ یہ اچھا ہے کہ سب ذمہ دار حلقوں میں امید پرستی کی فضا قائم ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

(نئی دہلی ۱۲ اپریل) کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج صبح ۱۱ بجے مسٹر آصف علی کی جائے رہائش واقع ونڈسر پلیس پر ہوا۔ صدر کانگریس مولانا ابو الکلام آزاد نے صدارت فرمائی۔ ورکنگ کمیٹی کا یہ اجلاس تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس میں وہ فیصلہ ہونا ہے جس پر ملک کی قسمت بڑی حد تک وابستہ ہے۔

کیبنٹ مشن سے کانگریسی لیڈروں اور مہاتما گاندھی کی رسمی گفت و شنید کی روشنی میں ورکنگ کمیٹی وہ نظریہ طے کرے گی جو گفت و شنید کے موجودہ اہم مرحلہ پر اختیار کیا جائے گا۔ مسلم لیگ کنونشن کا فیصلہ اور اسپر مشن کی غیر رسمی تاثرات کانگریس ورکنگ کمیٹی کو یہ فیصلہ کرنے میں امداد دیں گے۔ کہ لیگ کے ساتھ مشترکہ مشورہ کے کیا امکانات ہیں اور کس قسم کے نتیجہ کی توقع کی جا سکتی ہے اور خود مشن کے علانیہ ارادے کہاں تک اصلیت رکھتے ہیں ابھی تک ورکنگ کمیٹی کے حلقوں میں نا امیدی کی کوئی بات نہیں کہی جا رہی ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج صبح ڈھائی گھنٹہ ۱۱ بجے تک ہوا۔ ۲ بجے دوپہر کو ورکنگ کمیٹی کا اجلاس مہاتما گاندھی کی کٹیا (بالمیک مندر) میں ہوگا۔ صبح کے اجلاس کے خاتمہ پر صدر کانگریس مولانا آزاد نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے کہا کہ میں نے ورکنگ کمیٹی کے سامنے اس گفت و شنید کی رپورٹ پیش کی۔ جو میرے اور مشن کے درمیان رسمی اور غیر رسمی طور پر ہوئی۔

ورکنگ کمیٹی نے آج صبح ضابطہ کی نئی باتیں طے کیں۔ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کے جو ممبر صوبوں میں وزیر اعظم ہو گئے ہیں۔ وہ کمیٹی کے ممبر نہیں رہنے چاہیئں۔ البتہ انہیں ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کی دعوت دی جایا کرے گی۔

ورکنگ کمیٹی نے بنگال میں لیگ کانگریس کولیشن وزارت بنانے کی تجویز پر غور کیا اور بنگال اسمبلی کی کانگریس پارٹی کو اجازت دی کہ اگر اسے دعوت دی جائے تو پنجاب کی بنیاد پر بنگال میں مسلم لیگ سے کولیشن کر لے۔

پنڈت جواہر لال نہرو، سردار ولبھ بھائی پٹیل اور کانگریس کے صدر مولانا ابو الکلام آزاد نے ورکنگ کمیٹی کو تفصیل سے بتایا کہ برطانی مشن سے ملاقاتوں میں کیا بات چیت ہوئی۔ صبح کے اجلاس کا بیشتر وقت اسی پر صرف ہوا۔ دو بجے دوپہر کے اجلاس میں مہاتما جی مشن سے اپنی بات چیت کا حال کمیٹی کے سامنے بیان کریں گے۔

ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں صدر کانگریس کے علاوہ گیارہ ممبر شریک تھے۔ پنڈت جواہر لال نہرو سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ مسٹر آصف علی۔ بابو راجندر پرشاد۔ ڈاکٹر پٹا بھی سیتا رامیہ۔ خان عبد الغفار خاں۔ مسٹر سری کرشن مہتاب۔ مسز سروجنی نائیڈو۔ شری شنکر راؤ دیو۔ آچاریہ کرپلانی۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت اگرچہ اب کمیٹی کے ممبر نہیں رہے مگر خاص دعوت سے شریک ہوئے۔ مرکزی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے لیڈر مسٹر سرت چندر بوس بھی خاص دعوت پر اجلاس میں ایک گھنٹہ کے قریب شریک رہے۔ اس کے بعد وہ مشن سے ملاقات کرنے چلے گئے۔

کہا جاتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے ممبران کو ابھی تک یہ (۴)

(۴) معلوم نہیں کہ مرکزی حکومت کے متعلق مشن کے پاس کیا خاکہ ہے۔ نہ ہی یہ معلوم ہے کہ پاکستان کے سوال پر مشن کا کیا ارادہ ہے۔ آج دوپہر کو مہاتما جی کی بات چیت سننے کے بعد غالباً ورکنگ کمیٹی کو مشن کے ارادوں کی صحیح تصویر معلوم ہو سکے گی۔ بہرصورت شام کو مشن سے ملاقات میں ورکنگ کمیٹی کو وہ تمام باتیں معلوم ہو جائیگی جنکی بنا پر وہ کوئی صحیح فیصلہ کر سکے گی۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

۵ اپریل کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بورڈ کے چیرمین بابو وداکا پرشاد سنگھ کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ کا زیادہ تر وقت شہر میں طاعون اور اسکے انسداد کی تجاویز پر غور و خوض میں ختم ہوا۔ اور مسٹر نریندر جیت سنگھ کی تجویز پر ایک کمیٹی بنادی گئی ہے جو طاعون کی بیماری کو روکنے اور بیماریوں کے علاج کے متعلق مشورہ دیکر امداد کرے گی۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

مسٹر اے۔ ڈی۔ سینڈٹ آئی۔ سی۔ ایس۔ ایگزیکٹو افیسر کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ جو کہ یو۔ پی گورنر کے پرائیویٹ سکریٹری ہو کر جا رہے تھے۔ اب ان کا تبادلہ فی الحال ملتوی ہو گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سر ایڈورڈ سوٹر پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ بھی رخصت پر جا رہے ہیں۔

یو۔ پی۔ پریس کانفرنس

۷ اپریل کو یوپی پریس کانفرنس کی اسٹینڈنگ میٹنگ کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی ایڈیٹر پرتاپ کے صدارت میں مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹو افیسر کانپور میونسپل بورڈ کے بنگلہ پر منعقد ہوا۔

لکھنؤ۔ الہ آباد۔ بنارس۔ آگرہ۔ بریلی۔ بہرائچ اور کانپور کے ممبران میٹنگ میں شریک ہوئے۔ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کانفرنس کا تیسرا سالانہ جلسہ کانپور میں ۱۱۔ اور ۱۲۔ مئی کو ہوگا۔

اسٹینڈنگ کمیٹی کا جلسہ کانپور میں ۱۰ مئی کو ہوگا۔ اخبار نویسوں کی تنخواہ۔ کام کرنے کے شرائط اور دیگر ضروری معاملات پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی گئی ہے۔

۵ بجے شام کو کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے ممبران اسٹینڈنگ کمیٹی کے علاوہ کانپور کے دیگر جرنلسٹ اور شہر کے خاص خاص حضرات کو بھی چاء پر مدعو کیا گیا تھا۔

وزراء کی تشریف آوری

۶ اپریل کو آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر پولیس و جیل پہلی بار سرکاری حیثیت سے کانپور تشریف لائے۔ اور ۲ گھنٹہ تک کانپور میں قیام فرمایا۔ مقامی کانگریس کے لیڈران سے آپ نے ملاقات کی۔ خوراک۔ کپڑا۔ شکر۔ مٹی کے تیل وغیرہ کے ضروری مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا۔

آپ نے جیل خانہ کا بھی معائنہ فرمایا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے سپرنٹنڈنٹ جیل کو حکم دیا ہے کہ جن خاکساروں پر مقدمہ چل رہا ہے انکو بی۔ کلاس کا قیدی سمجھا جائے اور اسٹیشن بم کیس کے قیدیوں کو گرمیوں میں بارکوں کے باہر سونے کی اجازت دی جائے اور ان میں سے ایک کو بی۔ اے۔ کے امتحان میں شریک ہونے کی اجازت دیدی ہے۔

۱۲۔ اپریل۔ ۵ بجے شام کو لکھنؤ سے بذریعہ کار آنریبل بابو سمپورنانند وزیر تعلیم کانپور تشریف لائے اور فوراً کھیری گاؤں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے تعلیمی ہفتہ کے سلسلے میں ایک جلسہ کی صدارت فرمائی اور واپس ہو کر رات ہی کو لکھنؤ تشریف لے گئے۔

۱۳۔ اپریل کو آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ و ہیلتھ کانپور تشریف لا رہی ہیں اور اُن رقبوں کا معاینہ کریں گی جہاں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی ہے۔ اور اسی دن لکھنؤ واپس تشریف لیجائینگی۔

نامزدگیاں

آل انڈیا نیشنل کانگریس کے آیندہ اجلاس کے لئے شہر سے پانچ اور ضلع کانپور سے دس ڈیلی گیٹوں کے لئے انتخاب [illegible] ہوگا۔ اس کے بالترتیب [illegible] اور ۳۳ نامزدگیوں کے کاغذات داخل ہوئے [illegible]

ایگریکلچرل کالج

معلوم ہوا ہے کہ آنریبل پنڈت کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر یو۔ پی۔ گورنمنٹ نے زراعتی کالج کے کھولنے کا حکم دیدیا ہے اور آپ کالج کے اساتذہ اور طالبعلموں کے مشترکہ جلسہ [illegible] اپریل کو تقریر فرمائیں گے۔

آپ [illegible] طالبعلموں کے لیے خاص امتحانات کرنے کے متعلق بھی غور کر رہے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۵۔ اپریل سے زراعتی کالج باقاعدہ کھل جائیگا۔

زمیندار

معلوم ہوا ہے کہ غلہ حاصل کرنے کے لیے جو اسکیم گورنمنٹ نے جاری کی ہے اس سے اُن کاشتکاروں کو مستثنیٰ کر دیا جائیگا جن کی سالانہ گیہوں کی پیداوار دس من ہے۔

مڈیکل ایسوسی ایشن

۱۰۔ اپریل کو کانپور مڈیکل ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ڈاکٹر عبد الصمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ اور شہر و ضلع میں طاعون کی بیماری سے پیدا شدہ نازک حالت پر غور ہوا۔ سب ڈاکٹروں نے طاعون کے انسداد کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔

ایسوسی ایشن نے دوائیاں اور انجکشن مفت تقسیم کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

۱۵۔ اپریل کو اسی سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے بنگلہ پر ڈاکٹر صاحبان کو بلایا ہے تاکہ ان کے مشورہ سے کل ضلع کے لیے ایک اسکیم تیار کی جائے جس سے طاعون کا انسداد کیا جا سکے۔

پبلک سے اپیل

ڈاکٹر ڈباجپئی سکریٹری انڈین مڈیکل ایسوسی ایشن کانپور نے شہر اور ضلع میں طاعون کی بیماری کے پھیلنے کے سلسلے میں اہل شہر سے اپیل کی ہے اور لکھا ہے کہ ٹیکہ لگوانے میں امداد کی جائے۔ ٹیکہ لگانے کا ہر جگہ انتظام ہے۔ اسی طرح صفائی کرنے کا بھی انتظام ہے۔ جس سے پبلک کو پورا فائدہ اوٹھانا چاہیے چوہوں کو ختم کرنے کا شہر میونسپلٹی نے انتظام کیا ہے طاعون کے بیمار کو فوراً اگو تھیا کے اسپتال میں بھیجنا چاہیے۔ سب ڈاکٹر صاحبان نے غریبوں کا مفت علاج کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ بعض مخیر حضرات نے دواؤں وغیرہ کے اخراجات برداشت کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ عام انسدادی تدابیر اور غریبوں کے علاج کے مصارف وہ خود برداشت کرینگے۔

گیہوں۔ جو اور چنا

مسٹر آئی۔ یو۔ الیگزنڈر ایم۔ بی۔ ای۔ آئی سی۔ ایس۔ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور انچارج گرین پروکیورمنٹ اسکیم کانپور نے ایک پریس نوٹ میں بتلایا ہے کہ:۔

گیہوں۔ جو اور چنا یا ان کی آمیزش کا اناج کی پیداوار کا ۱۵ فی صدی گورنمنٹ نے حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور کل ضلعوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور پیداوار کے تناسب سے غلہ حاصل کیا جائیگا۔ لیکن خریداری کا تناسب ۱۵ فی صدی رہیگا۔ اور اسکی مناسب قیمت گورنمنٹ ادا کرے گی اور اس غلہ کو گورنمنٹ کے گودام تک پہونچانے کے لئے ایک آنہ فی من فی میل کرایہ ادا کیا جائے گا۔ گورنمنٹ تھوڑی پیداوار کے کسانوں کے ساتھ رعایت بھی کرے گی اور جہاں اولوں وغیرہ سے نقصان ہوا ہے اور جہاں کھانے والوں کی تعداد زیادہ ہے وہاں سے کم تعداد میں اناج لیا جائیگا۔ اور جو شخص ہوگی اسپر عذرداری کرنے کا موقع دیا جائیگا۔ بڑے بڑے شہروں کو قحط سے بچانے کے لئے یہ اسکیم جاری کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ ہر فرد شہری سے اس اسکیم کو کامیاب بنانے کی اپیل کی گئی ہے۔

باہر سے اناج

اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور ایک پریس نوٹ میں

[illegible] اجازت

آئی۔ سی۔ ایس۔ اڈیشنل کلکٹر کانپور نے ۱۲۔ [illegible] کے ایک پریس نوٹ میں لکھا ہے کہ:۔

تمام گذشتہ احکامات کو منسوخ کرتے ہوئے [illegible] کو بیس من تک قابل تحصیل غلہ جات (گیہوں، چنا جو یا ان تینوں کا آمیزش کیا ہوا غلہ) فروخت کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ فصل کا کم از کم بیس فیصدی غلہ حکومت کے ہاتھ فروخت کرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔ یہ حکم اس وقت تک کے لئے نافذ کیا جاتا ہے جبتک کہ غلہ حاصل کرنے کے لئے نئے آرڈر نافذ نہ کیے جائیں۔

اس آرڈر کا مقصد صرف یہ ہے کہ کاشتکار آزادانہ طور پر سہولت کے ساتھ غلہ فروخت کر سکیں۔

سنہ ۱۳۵۲ فصلی کے ربیع کے غلہ جات (سال گذشتہ کی فصل) جن کاشتکاروں کے پاس موجود ہے۔ اُن کاشتکاروں کو اس غلہ کے فروخت کرنے میں آسانی ہو اور انکی ہمت افزائی کی جائے۔ البتہ کاشتکاروں کو چاہیئے کہ گورنمنٹ کی تحصیل کا مطالبہ پورا کرنے کے لیے اپنے پاس کافی غلہ رکھیں۔

کانگریس مسلم کلب

۱۱۔ اپریل کو سید بشیر الدین احمد صاحب کی صدارت میں نیشنلسٹ مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں انٹر کمیونل ریلیشن اور عوام سے تعلقات کو ترقی دینے کے مسئلہ پر غور و خوض ہوا اور یہ طے ہوا۔ کہ اس کے لیے صوبہ کے ہر شہر میں ایک "کانگریس مسلم کلب" قایم کیا جائے۔ چنانچہ کانپور میں اس کلب کو قایم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب کیے گئے۔

پریسیڈنٹ۔ سید بشیر الدین احمد خاں

وائیس پریسیڈنٹ۔ حکیم کمال الدین صاحب انصاری

جنرل سکریٹری۔ سید احمد حسین صاحب بی۔ اے

ٹریزرر۔ خواجہ عبد السلام

ایک اگزیکیوٹو کمیٹی بھی بنا دیگئی ہے۔ دیگر وائیس پریسیڈنٹ اور جوائنٹ و اسسٹنٹ سکریٹریاں کا انتخاب بعد کو ہوگا۔

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کے پریسیڈنٹ مسٹر ایچ۔ اے۔ ولکنسن سی۔ پی۔ ای نے ناسازی طبیعت کی وجہ سے صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور آپ کی جگہہ مسٹر سی۔ ڈبلو۔ تاش۔ ڈائرکٹر مسرس بیگ سدرلینڈ لمیٹیڈ پریسیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

راشننگ انسپکٹر گرفتار

سینیر راشننگ افیسر کی مع دیگر ۲ آدمیوں کی گرفتاری کی خبر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ گرفتاری جعلی راشننگ کارڈ بنانے کے سلسلے میں ہوئی ہے۔

بلا مقابلہ انتخاب

پنڈت بنی سنگھ اوستھی اور پنڈت شمبھو دیال چوبے ضلع کانپور سے بلامقابلہ کانگریس کے ڈیلیگیٹ منتخب ہو گئے ہیں۔

ہڑتال

جے۔ کے۔ جوٹ ملس کے پانچ ہزار مزدوروں نے بونس وغیرہ کے سلسلہ میں ہڑتال کی ہے۔ جلد ہڑتال ختم ہونے کی اُمید کی جاتی ہے۔

بنگال کونسل کے لیگی ممبران

بنگال کے قانونی کونسل کے ممبران مسٹر ایچ۔ ایس۔ سہروردی کی رہنمائی میں لارنس مشن سے گفت و شنید کے لیے بذریعہ اسپیشل ٹرین جاتے ہوئے کانپور سے ۷۔ اپریل کو گذرے جہاں مقامی لیگی حضرات نے ان کا استقبال اور تبادلہ خیالات کیا اور ان حضرات کی دعوت کی۔

امبیدکر ڈے

یو۔ پی شڈول کاسٹ فیڈریشن کی ایگزیکیٹو کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۴۔ اپریل کو کانپور میں امبیدکر ڈے منایا جاوے۔

سبدِ گُل

…(ان)…رتوں اور طوائفوں کو ہندوستان میں بےحیائی کا نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ مگر پڑھی لکھی اپ ٹو ڈیٹ لڑکیاں نئی تہذیب کی نرما بزدل تیتلیاں بننے کی دھن میں بے غیرتی کے جو مظاہرے کر رہی ہیں۔ ان کے بعد شاید کچھ دن کے اندر اندر ہی بےحیائی کے معاملہ میں یہ فلم ایکٹرسوں اور طوائفوں کو بھی پیچھے چھوڑ دینگی۔ بمبئی (کے) …ی بازار کا وہ منظر دیکھنے والوں کو مدتوں تک یاد رہیگا۔ جب ایک پری پیکر نوجوان لڑکی کو ایک بڑے میاں پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور کہتے جاتے تھے "بیٹی بیٹی"۔ مگر لڑکی تھی کہ اپنے پاؤڈر تھوپے ہوئے چہرے پر کراہیت کے آثار طاری کرکے بڑی بیزاری کے ساتھ ان کو پرے دھکیل رہی تھی۔ اور کہتی جاتی تھی۔ ہٹو نا۔ تم کون ہو۔ میں تم کو نہیں جانتی۔ چلو۔ بھاگو۔ آئے کہیں سے۔ عقل تو خراب نہیں ہوگئی ہے۔

بڑے میاں جب خود بیٹی کو روکنے میں ناکام ہوگئے تو انھوں نے رو رو کر تماشائیوں کی بھیڑ سے کہنا شروع کیا "ارے کوئی اسے سمجھاؤ۔ یہ میری بیٹی ہے۔ گھر چھوڑ کر کئی مہینے سے غائب ہے۔ اس نے خاندان کی ناک کاٹ ڈالی۔ کوئی اسے روکو"۔

مگر صاحبزادی باپ کی آہ و زاری کو اپنی چکیلی گرگابی کی نوک پر مارتے ہوئے یہ کہکر چلی گئی کہ بڈھا سٹھیا گیا ہے۔ خواہ مخواہ راستہ چلتی لڑکیوں کے گلے پڑتا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ آپ ایک نوجوان سے یارانہ گانٹھے ہوئے تھیں۔ باپ نے برا بھلا کہا تو گھر والوں کو دھتکار کر غائب ہوگئیں۔ مدتوں کے بعد آج نظر پڑی تھیں مگر اب بھی ہاتھ نہ آئیں۔

مگر بمبئی کی ایک شادی شدہ عورت نے جن کی شاخِ زندگی میں کئی پھل لگ چکے تھے۔ نسوانی غیرت کا وہ لاجواب نمونہ دکھایا جو ان اپ ٹو ڈیٹ صاحبزادی کے کارنامہ سے بھی بڑھ گیا۔ یہ دیوی جی اپنے شوہر کے گھر میں اچھی خاصی زندگی بسر کر رہی تھیں۔ مگر ان کے دماغ میں کسی من موہنے بانکے سجیلے سے نین لڑانے کا خبط سما گیا اور انھوں نے پڑوس کے ایک مسٹنڈے مرد سے یارانہ گانٹھنے کی تدبیریں شروع کر دیں۔ ادھر تو ان دیوی پر پریم کی پیلا چانے کا شوق سوار تھا۔ ادھر جن دیو پر ان کی نظرِ انتخاب پڑی ان کا ہردے بھی نہ جانے کب سے پیاسا تھا۔ معاملہ پٹ گیا اور دو دو پہروں کے سناٹے میں عشق و محبت کا ناٹک ہونے لگا۔

دیوی جی کا شوہر بیچارہ روز دفتر میں کاغذ بیلنے چلا جاتا تھا۔ اس غریب کو خبر ہی نہ ہوسکی کہ میرے پیچھے ستی ساوتری بیوی کیا کیا گل کھلاتی ہیں۔ ادھر دیوی جی اور ان کے دیو میں محبت کی پینگیں بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔ آخر ایک روز دیوی جی نے یہ طے کر لیا کہ پتی دیوتا کے کلیجے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے زیورات اور نقدی سمیت اپنے یار کے ساتھ فرار ہو جائیں۔ مگر شوہر کو پتہ چل گیا اور اس نے دیوی جی کو زیورات لیکر بھاگتے وقت پکڑ لیا۔

اب آپ اسی قسم کا ایک دلچسپ افسانہ اور سنیے جو ہے تو واقعہ مگر کسی رومانٹک افسانہ کا بنا بنایا پلاٹ معلوم ہوتا ہے۔ ایک صاحبزادی کالج کے راستہ میں رہنے والے ایک نوجوان سے جس نے روزانہ انکو دیکھتے رہنے کے بعد اشاروں ہی اشاروں میں محبت کا اظہار کر دیا تھا اٹک گئیں۔ اور آپ اس بری طرح اسکا آغوش گرم کرنے کے لئے بیقرار ہوئیں کہ شادی بیاہ کی دقیانوسی رسمیں ادا کیے بغیر خود ہی اس کے پاس چلی گئی۔ مگر اس سے بھی دلچسپ ٹکڑا ان کی داستان کا یہ ہے کہ جب ان کو عدالت میں طلب کیا گیا تو صاحبزادی نے نسوانی حیا کے گلے پر چھری پھیرتے ہوئے بیدھڑک فرما دیا کہ میں نے رامیشور پرشاد کو پسند کر لیا تھا۔ مگر پتا جی اور ماتا جی میری شادی ان کے ساتھ کرنے کو تیار نہ ہوئے۔ اس لیے میں گھر سے نکل بھاگی۔

بیچاری کے اس نسا بکا کے بعد ان صاحبزادی نے عدالت میں کہے ہوئے یہ بیان بھی سن لیجئے۔ بہ چکا…

ادبِ لطیف

اونا بجار انسان

(از مسافر)

یہ مختصر ادبی شکرا ادبیت لئے ہونے کے علاوہ… ولا در اصلاحی نشتر بھی ہے۔ امید ہے کہ جناب مسافر کے اس نئے رنگ کو ناظرین کے حلقوں میں بہت مقبولیت حاصل ہوگی۔ — اڈیٹر

وہ مولوی صاحب کے دامِ فریب میں … مولوی صاحب نے پہلے تو اسے میٹھے اشاروں سے رجھایا۔ اس کے بعد ایک دن اسے دوپہر کے وقت اپنے اکیلے گھر میں بلایا۔ وہ دنیا کی آنکھ بچاکر مولوی صاحب کے گھر میں چلی آئی اور مولوی صاحب نے اپنا آغوش گرم کرتے ہوئے ہوس کے ہاتھوں سے اسکی آبرو لوٹ لی۔

مگر جب وہ اپنا سب کچھ لٹا کر دوپہر کے سناٹے میں مولوی صاحب کی ڈیوڑھی سے باہر نکلی اور اس خیال سے ادھر ادھر دیکھنے کے بعد کہ کوئی آتو نہیں رہا ہے اپنے گھر میں داخل ہوگئی۔ تو اس وقت اس کا دل خوشی سے لہرا رہا تھا۔ مولوی صاحب نے اس سے وعدہ کر لیا تھا کہ میں بہت جلد تم سے نکاح کروں گا۔ وہ خوش تھی کہ ماں باپ کے غریب ہونے کی وجہ سے مجھے شوہر نہ جڑتا۔ مولوی صاحب مجھ سے شادی کر لیں گے تو زندگی بڑے مزے سے کٹے گی۔

مگر مولوی صاحب اس وقت طلائی ورق لگی ہوئی معجون کھا رہے تھے۔ اور دل میں ہنس ہنس کر کہہ رہے تھے بھولا شکار ہے اور بڑی آسانی سے پھنس گیا ہے۔

وہ دن آگیا جب اس نے محسوس کیا کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے۔ دوپہروں کے سناٹے میں وہ مولوی صاحب کے پاس برابر آتی جاتی رہتی تھی۔ اور مولوی صاحب بڑے "انہماک اور محبت" کے ساتھ اس کے باغِ جوانی سے خوشہ چینی کیا کرتے تھے۔

بند کمرے میں مولوی صاحب کے آغوش میں پڑے ہونے کی حالت میں اس نے مولوی صاحب سے مطالبہ کیا کہ اب شادی کر لیجئے ورنہ میں بدنام ہو جاؤنگی۔ مولوی صاحب نے پہلے تو بات کو ہنسی میں ٹالنے کی کوشش کی مگر جب اس نے اصرار اور اصرار کے بعد ضد کی تو مولوی صاحب نکاح اور نکاح کے وعدے سے بھی صاف مکر گئے۔ بلکہ الٹا اسے دھمکانے لگے کہ زیادہ ضد کی تو تیرا راز میں خود کھول کر تجھکو بدنام و رسوا کر دونگا۔

وہ روتی ہوئی چلی گئی۔ مگر اپنے گھر نہیں گئی۔ خبر نہیں کس طرف نکل گئی۔ کچھ روز تک اس کے گھر سے بھاگنے کا چرچا محلہ میں ہوتا رہا۔ پھر سب لوگ بھول بھال گئے۔

مولوی صاحب نے جب سے طوائفوں کی اصلاح کی تحریک اٹھائی ہے۔ ان کی خدمت کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ مولوی صاحب کا طریق کار یہ ہے کہ جو طوائف راہ راست پر آجاتی ہے۔ آپ کچھ دن اس کو اپنی خدمت میں رکھ کر نیکی کے راستہ پر چلنے کے آداب سکھلاتے ہیں اور پھر کسی شرافت مند کے ساتھ اسکی شادی کر دیتے ہیں۔

ایک دن ——

مولوی صاحب ایک طوائف کے کمرہ پر پہونچے۔ مگر جب طوائف سامنے آئی تو مولوی صاحب ہکا بکا رہ گئے۔ ان کے منہ سے نکلا۔

"تم" اور الٹے قدموں سے واپس جانے لگے۔

طوائف مولوی صاحب کی اس سراسیمگی کو دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑی اور اس نے کہا مولوی صاحب اب آپ یوں نہیں جا سکتے۔ ✻

اور ماتا جی دونوں ہاتھ جوڑ جوڑ کر روکتے رہے۔ مگر مجھے رامیشور پرشاد کی محبت … سقدر بے چین کر رکھا تھا کہ میں اسکے بغیر رہ نہ سکی۔ غرض نئی تہذیب کی برکت سے ہندوستان کی بیٹیاں بےحیائی میں طوائفوں کو بھی پیچھے چھوڑتی جا رہی ہیں

عالمِ نسواں

رانی جھانسی رجمنٹ

(از ایس۔ ٹی۔ ناگیشی!)

"اس مضمون میں رانی جھانسی رجمنٹ کی تیاری اور حرکات اور سکنات کے بارے میں بہت ہی دلچسپ واقعات بیان کئے گئے ہیں مصنف نے معتبر ذرائع سے اور کرنل لکشمی کے دوستوں اور رشتہ داروں سے مواد حاصل کرکے اس مضمون کو مکمل بنانے کی ہرممکن کوشش کی ہے"

جب رانی جھانسی کے مکمل واقعات کو صفحۂ قرطاس پر قلمبند کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اس وقت اس کا کارنامہ سنہرے حرف میں تحریر کیا جا… اس رجمنٹ کے جانبازوں کی دلیری، جوانمردی اور بہادری کا مقابلہ جھانسی کی رانی لکشمی بائی سے کیا جا سکتا ہے۔ جن کے اندر حب الوطنی کا بےلوث جذبہ جوش مارتا تھا اور جنہوں نے مادرِ ہند کی قربانگاہ پر ایک صدی ہوئی اپنی عزیز ترین جان پروان چڑھا دی تھی۔ اس پُروقار رانی کی حوصلہ مندی جانبازی عالی ہمتی کو ہمیشہ ہمیشہ زندہ رکھنے کے لئے نیتاجی سبھاش چندر بوس نے اس رجمنٹ کو جھانسی کی رانی لکشمی بائی کے نام سے موسوم کیا۔ اس رجمنٹ کی بنیاد ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو جھانسی کی دلیر اور جانباز ملکہ کی سالگرہ کے موقعہ پر رکھی گئی۔ اور اسی دن نیتاجی سبھاش چندر بوس نے آزاد ہند کی آزاد حکومت کے قیام کا اعلان ساری دنیا میں کر دیا۔ ۴۔ جولائی ۱۹۴۳ء کو نیتاجی نے ہندوستان آزاد لیگ کی رہنمائی کی باگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اس وقت جنوبی مشرقی ایشیا میں آزاد لیگ ۷۵۰۰۰ ہندوستانی سرگرم کارکن پر مشتمل تھی۔ اس کے بعد فوراً ہی نیتاجی سنگاپور میں "آزاد ہند فوج" کے سپریم کمانڈر ہوگئے۔

عورتوں کو میدانِ عمل میں آنے کی دعوت

سنگاپور میونسپلٹی کے میدان میں تین بڑی پبلک میٹنگ منعقد کرنے کے بعد جس میں ۵۰ ہزار اور ۶۰ ہزار ہندوستانیوں نے شرکت کی تھی۔ نیتاجی سبھاش چندر بوس نے ڈاکٹر لکشمی کو زنانہ تنظیم کا سکریٹری مقرر کیا۔ اس تنظیم کا صدر مقام سنگاپور میں ہندوستان کی آزاد لیگ کے صدر مقام پر قائم ہوا۔ نیتاجی سبھاش نے ان کو پہلے بھی ایک بار ملاقات کے لئے بلایا تھا۔ اور بتایا تھا کہ ہندوستان کو مشرقی ایشیا کے ہر لڑکے اور لڑکیوں سے اس امر کی توقع ہے کہ وہ لوگ غلامی کی طوق کو اپنی گردن سے اتارنے کے لیے زیادہ قربانی پیش کریں گے۔ بلکشمی نے آرام دہ طبی پیشہ کو خیرباد کہا اور اپنی قابلیت اور طبی تجربات کو ملک کی آزادی کے حصول کے لیے وقف کر دیا۔

نیتاجی نے لکشمی سے مشرقی ایشیا میں تنظیم کی شاخیں قائم کرنے کو کہا۔ اگست اور ستمبر ۱۹۴۳ء کے دوران میں لکشمی نے ملایا کا طول طویل دورہ کیا۔ بیشتر جلسوں میں تقریریں کیں اور ہندوستانی عورتوں تک نیتاجی کا پیغام پہونچایا۔

حب الوطنی کا جذبہ لوگوں کے دلوں میں موجزن ہوا اور آزادی کی خاطر اپنی خدمات پیش کیں اور ہندوستانی عورتوں کی ایک بڑی تعداد خیگی تعلیم کے حصول کے لیے میدانِ عمل میں آگئی۔

زنانہ رضاکار کی فوجی تعلیم!

لڑکیاں زنانہ رضاکاروں کو فوجی تعلیم دینے کے نیتاجی نے ایک چھاؤنی سنگاپور میں قایم کی جس میں ۱۵۰ لڑکیاں فوجی تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخل ہوئیں۔ اس تعلیم میں حصہ لینے والی لڑکیوں کی عمر ۱۶ اور ۳۰ سال کے درمیان تھی ڈاکٹر لکشمی جنھوں نے آزاد ہند فوج میں فوجی تعلیم حاصل کی تھی اس چھاؤنی کی انچارج بنا دی گئیں۔ نیتاجی نے انکو بعد میں رانی جھانسی رجمنٹ کا کپتان مقرر کر دیا۔ اور عورتوں کے معاملہ کی دیکھ بھال کے لیے ان کو کابینہ کا وزیر بنا دیا۔ (باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

عقل بڑی کہ بھینس

(از مسٹر بھبوت سروپ مائل)

ایک جنگل میں ایک سادھو رہا کرتا تھا جو کہ بہت ہی دھرماتما تھا۔ بہت سے جن بھوت وغیرہ اس کے قبضہ میں تھے۔ ایک شخص ہر روز اسکی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ اور حکم بجا لاتا تھا۔ ایک روز سادھو نے پوچھا۔ کیوں بھئی تو میری اتنی خدمت کیوں کرتا ہے۔ تجھے کسی چیز کی ضرورت ہے جو مانگنا ہے مانگ۔

اس شخص نے کہا مجھے اور تو کچھ نہیں چاہیئے۔ بس ایک چیز کی درخواست ہے۔ میرے بس میں ایک ایسا دیو کر دیجئے جو میرا حکم مانے۔ سادھو نے کہا کہ میں دیو تو تیرے قبضہ میں کر دیتا ہوں لیکن یہ خیال رہے کہ یہ دیو بہت تیز تند ہے ہر کام کو فوراً کر ڈالتا ہے۔ اور اگر کچھ کام نہ ملے تو رکھنے والے پر حملہ کر دیتا ہے۔ اس شخص نے کہا کوئی مضائقہ نہیں مجھے ایسے ہی دیو کی ضرورت ہے۔

چنانچہ سادھو نے ایک دیو اس کے ہمراہ کر دیا جو کہ ہر کام اس کے حکم سے جھٹ پٹ کر ڈالتا۔ اور پھر خالی کا خالی بیٹھ جاتا۔

اس شخص نے بہت سوچا کہ کیا کیا جائے۔ مگر کوئی تدبیر نہ بن پڑی۔ گھبرا کر سادھو کے پاس پہنچا اور ہاتھ جوڑ کر کہا مہاراج مجھے اس دیو کی ضرورت نہیں میں خود ہی اپنے ہاتھ سے کام کروں گا۔

سادھو نے کہا اچھا ہم تجھے ایک ترکیب بتاتے ہیں ایک کتے کی دم لے اور ایک کھلی سلاخ دیو سے کہہ کہ اسمیں ڈال ڈال کر سیدھی کر۔ وہ شخص گھر گیا دیو کو سلاخ اور کتے کی دم دی اور اسے سیدھی کرنے کے لیے کہا۔ دیو بار بار اس دم کو سلاخ میں ڈالتا لیکن جب نکالتا تو وہی ٹیڑھی کی ٹیڑھی۔

اس طرح دیو اسی کام میں مشغول رہا اور جب اس شخص کو کوئی کام نظر آتا۔ تو دیو کو دم اور سلاخ دے دیتا کہ وہ بیٹھا ہوا دم سیدھی کرے۔ مگر دم ٹیڑھی کی ٹیڑھی۔ سچ ہے عقل بڑی کہ بھینس۔

✻ اور یہ کہکر اس نے آواز دی۔ "بیٹی امینہ یہاں آنا"۔

دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ مولوی صاحب پر طوائف کے منہ سے یہ فقرہ سن کر جیسے بجلی گر پڑی وہ تھر تھر کانپنے لگے۔ ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگے گویا بھاگنے کے لیے راستہ تلاش کر رہے ہیں مگر ان کو راستہ نہیں مل رہا ہے۔

طوائف کی آواز پر اس کی بیٹی وہاں آگئی۔ طوائف کا ہنسی کے مارے برا حال تھا وہ دیوانوں کی طرح بے اختیار ہنس رہی تھی۔

بیٹی کے آنے پر اس نے ہنستے ہنستے کہا۔ "اپنے ابا جان کو ادب کے ساتھ سلام کرو۔ میں ایک غریب مگر شریف گھر کی بیٹی تھی۔ انھوں نے مجھے خراب کرکے رنڈی بننے پر مجبور کیا اور آجکل آپ رنڈیوں کی اصلاح فرماتے پھرتے ہیں"۔

لوگوں نے دیکھا مولوی صاحب دونوں ہاتھوں سے کلیجہ تھام کر زمین پر بیٹھ گئے اور کچھ دیر بعد ان کا جسم زمین پر ڈھلک گیا تو وہ بے جان ہو چکا تھا۔

سوشلسٹ پارٹی سے پابندی اٹھیگی

لکھنؤ۔ ۸۔ اپریل۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ کانگریس وزارت یو۔پی۔ ایک ہفتہ کے اندر کانگریس سوشلسٹ پارٹی پر جو پابندیاں ہیں انھیں ہٹا رہی ہے اور اسکی یہ بھی کوشش ہے کہ آل انڈیا فارورڈ بلاک پر مرکزی حکومت نے جو پابندیاں عائد کی ہیں انھیں وہ واپس لے لے۔ اور جماعت کے جو ممبران جیل میں ہیں انھیں رہا کرے۔

پردۂ فلم

انمول گھڑی

محبوب پروڈکشن کے شہرۂ آفاق مالک و ڈائرکٹر محبوب وطن ڈائرکٹر اعظم مسٹر محبوب نے اپنے زیر تکمیل سوشل شاہکار کا نام "انمول گھڑی" رکھا ہے۔ اسمیں اب کوئی تغیر و تبدل نہ ہوگا۔ انمول کو محبوب وطن ڈائرکٹر محبوب صاحب نے بنفس نفیس ڈائرکٹ کیا ہے۔ عکاسی عکاسِ اعظم مسٹر فریدون ایرانی کی فنی مہارت کا انمول نمونہ ہوگی۔ ہدایات موسیقی کے فرائض شہنشاہ موسیقی مسٹر نوشاد علی نے ساحرانہ انداز میں انجام دیے ہیں افسانہ حضرت انور بٹالوی کی کاوش و دماغ کا دلچسپ نتیجہ ہے۔ مکالمے سیف القلم آغا جانی کاشمیری نے اپنے خاص انداز میں تحریر کئے ہیں۔ اداکاروں میں ملکہ نغمات و جذبات نورجہاں۔ خوش گلو سریندر۔ پروڈیوسر و ڈائرکٹر مسٹر مسٹر ظہور راجہ، پریوثریا۔ لیلا مصرا۔ انوری بیگم۔ مسٹر مراد۔ ایم قریشی۔ آغا مختیر شیرازی اور مشہور مسخرے اداکار بدہو اڈوانی کی اڈوانی کی اداکاری حیرت انگیز و قیامت خیز ہوگی۔ تاریخ افتتاح کا بیچینی سے انتظار کیجئے۔

یو۔پی کے لئے ریل روڈ اسکیم

لکھنؤ۔ ۸۔ اپریل۔ حافظ محمد ابراہیم وزیر رسل و رسائل نے یونین اور اسکو ترقی دینے والے اشخاص کو جنھیں منیران گورنر کی حکومت نے بنایا تھا۔ شرف ملاقات بخشا اس سلسلے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ وزیر موصوف ایک ایسی اسکیم مرتب کر رہے ہیں۔ جسے مالکان موٹر اور مسافر دونوں ہی پسند کریں گے۔ مرکزی اسمبلی میں ریلوے بجٹ جو مسترد ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں نے ریل روڈ اسکیم کے سلسلہ میں رائے طلب کی ہے اور اگر صوبائی حکومتوں نے اسے منظور کر لیا تو حکومت اس مطالبہ کو ضمنی بجٹ میں رکھے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی نے اسے وقت تک کے لیے مسترد کر دیا ہے۔ جبتک کہ وہ پورے طور پر اس مسئلہ پر غور کرے۔

پٹواریوں کی تنخواہوں میں اضافہ

لکھنؤ۔ ۱۵۔ اپریل۔ آنریبل وزیر مالیات یو۔ پی گورنمنٹ نے پٹواریوں کی ہڑتالوں کے سلسلہ میں فیصلہ کیا کہ وہ ہڑتال کریں یا نہ کریں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سرکاری ملازمین جن کی تنخواہیں کم ہیں۔ ان کا اضافہ کیا جائے۔

اقوالِ زرّیں

مہاتما گاندھی کے جواہر پارے

انصاف طلب کرنا چاہیئے۔ رعایت نہیں۔
بُرائی سے بچنے کے لئے بُرائی کا جاننا ہی کافی ہے۔
جو زبان عام طور سے سمجھی نہ جائے وہ بے کار ہے۔
پوری حقیقت صرف ایشور ہی جانتا ہے۔
(واللہ اعلم بالصواب)
انسان محدود ہے وہ مکمل حقیقت نہیں جان سکتا۔
ایک ایشور کی شکتی کے سامنے انسان کی سب تدبیریں ہیچ ہیں۔
ایشور ہی ہمیشہ رہے گا۔
جو سوچوگے وہی ہو جاؤگے۔
جبتک نیت صاف ہے۔ نتیجے کی پرواہ نہ کرو۔
خیال عمل کی صورت اختیار کئے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔
خیال و عمل میں مطابقت سے ہی مکمل قدرتی زندگی ہوتی ہے۔
قوانین قدرت سے ہی عدم مطابقت کا مواخذہ ہوتا ہے۔

آئی۔این۔اے پر شاہنواز کی کتاب

دہلی۔ ۹۔ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ میجر جنرل شاہنواز نے ایک کتاب بعنوان "آئی۔این۔اے اور اس کے نتیجے" لکھی ہے۔ جو جلد ہی شایع کردی جائیگی۔

موجِ تبسم

بچہ (ماں سے) کھانے پینے کے اعتدال کیا ہیں۔
ماں:- باسی چیز نہیں کھانی چاہیئے۔
بچہ:- اچھا تو لاؤ وہ مٹھائی، جو ابھی ابا جان لائے ہیں۔ ورنہ کل تک باسی ہو جائے گی۔

خریدار۔ بھائی تم نے کہا تھا کہ ان کوئلوں سے تمھارے خرچ میں کمی ہو جائے گی" یہ تو جلتے ہی نہیں ہیں
دوکاندار:- واہ صاحب! اس سے زیادہ بچت اور کیا ہو سکتی ہے۔

ماسٹر:- بچو میں کس وقت اچھا معلوم ہوتا ہوں
ایک بچہ۔ (ڈنڈے کی طرف اشارہ کر کے) جب جب آپ کے ہاتھ میں یہ ڈنڈا نہ ہو"

ماسٹر "کس گدھے نے تھیں بتایا ہے کہ جنگ ختم ہو گئی ہے"!
بچہ۔ جناب آپ ہی کل فرما رہے تھے

دلچسپ معلومات

نئی شادیوں کی شوقین لڑکیاں

یورپ میں ایسی لڑکیوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے جنھوں نے شادی اور بیاہ کے مسئلہ کو ایک کھیل بنا رکھا ہے۔ یہ لڑکیاں جب چاہتی ہیں پرانے شوہروں کو چھوڑ کر کسی نوجوان سے نکاح رچا لیتی ہیں۔

چنانچہ نیوز آف دی ورلڈ کی اطلاع ہے کہ ویانا کی ایک لڑکی ڈوروتھی۔ پارلے کی عمر اگرچہ اس وقت بمشکل سے ۲۱ سال کی ہوگی۔ لیکن وہ اس کم عمر میں سات شوہر تبدیل کرچکی ہے۔ جب اخباری نمایندے نے اس لڑکی سے شوہروں کی تبدیلی کا تبدیلی کا سبب معلوم کرنا چاہا۔ تو لڑکی نے بتایا کہ وہ اُس وقت تک برابر شوہر تبدیل کرتی رہے[illegible] کہ اُسے طبیعت کے موافق شوہر نہ مل جائیگا۔

گویا اس نے اس وقت تک جتنی بھی شادیاں کی ہیں سب آزمائشی تھیں۔ اصل شادی کی ابھی تک نوبت ہی نہیں آئی ہے۔

اسیطرح ہمبرگ میں ایک خاتون ایسی موجود ہے جو ۱۸ شادیاں کرچکی ہے۔ اس خاتون کی عمر ۳۵ سال ہے ہمبرگ کے بڑے دولتمند خاندان سے تعلق رکھتی ہے اس خاتون کا طریقہ کار گذشتہ ۲۰ سال سے یہ ہے کہ وہ ہر بارہ مہینے کے بعد پرانے شوہر کو چھوڑ کر نئے شوہر سے شادی رچا لیتی ہے۔ جہانتک تین چار شادیاں کرنیوالی عورتوں کا تعلق ہے ایسی عورتیں تو یورپ میں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں یعنی یورپ میں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ یعنی یورپ میں نئی نئی شادیاں کرنیکی وبا عام ہوتی چلی جارہی ہے۔

---

* کچھ بھول جانا چاہتی ہوں۔ لیکن دنیا کیوں آنکھ میں انگلی ڈالکر مجھے بتاتی ہے کہ مجھ میں کوئی بہت بڑی کمی ہے جو اور ہیں وہ میں نہیں ہوں، میں سب میں رل مل کر رہنا چاہتی ہوں۔ لیکن دنیا مجھے پھر سب سے الگ کر دیتی ہے ——————

ہے ایشور" —————— اچانک ایک نوجوان پر نظر پڑ گئی اور میرے خیالات کی رو وہیں کی وہیں رک گئی۔ " "

چپ چاپ آنکھیں پونچھ کر میں حیران و ششدر سی دیکھتی رہی۔ نوجوان ایک عورت سے جلدی جلدی نہ جانے کیا کہہ کر چلا گیا۔ پاس ہی کھڑے بوڑھے کے پاس ایک بچہ کھڑا رو رہا تھا۔ نوجوان کے چلے جانے پر عورت نے بچے کو بلایا اور بوڑھے سے کچھ کہہ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

بھابی اتفاق سے کسی کو نہ پہچانتی تھیں۔ میں بھی صرف نوجوان کو جانتی تھی اور پھر اندازہ سے عورت اور بوڑھے کو پہچاننے کی کوشش کی۔ بہت دنوں سے اُس عورت کو دیکھنا چاہتی تھی۔ آج موقعہ ملا تھا۔ ایک بار جی چاہا کہ چپ چاپ نکل جاؤں لیکن پھر بھی جی نہ مانا جو جاننا چاہتی تھی آج اُسے جان کیوں نہ لوں۔

بھابی کا ہاتھ پکڑ کر میں اُس عورت کے پاس چلی گئی اور اُس سے پوچھا۔
وہ کہاں جائیں گے؟
اس نے ٹھیک سے جواب بھی نہ دیا تھا کہ بوڑھا دگیا باتوں سے معلوم ہو کہ وہ عورت کے پتا ہیں سب لوگ مسوری جا رہے تھے۔ لیکن یہاں آکر پتہ چلا کہ بغیر کرایہ میں کہیں ایک بکس کسی نے اتار لیا اور انھیں معلوم نہ ہوا! اس میں عورت کے کچھ زیورات تھے اس کے شوہر اسی کا پتہ لگانے کیلئے اسٹیشن پر گئے ہیں اور کل یا پرسوں واپس آئیں گے۔

اس کے پتا بہت، نثر دہ تھے۔ بھابی نے میرے کان میں کہا کہ ان لوگوں کو اپنے بنگلے پر لے چلیں میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔ میں نے اس کے پتا سے کہا وہ فوراً رضامند ہو گئے۔ تانگوں میں سامان رکھوا کر ہم گھر آئے راستہ میں بوڑھے نے مجھ سے پوچھا۔
گھر میں کون کون ہیں؟
میں نے یوں ہی سا جواب دیکر ٹال دیا۔ ڈر تھا کہیں پتاجی کا نام سنکر یہ لوگ ایسی نہ چلے جائیں۔ اُس عورت کے پتا کا پلنگ باہر دالان میں لگوا کر میں اندر آئی اتنی دیر میں بھابی نے اس کا اور بچے کا بستر اپنے پلنگ کے پاس لگوا دیا تھا۔

بھابی کو کوئی باتیں کرنے کو مل جائے تو پھر کیا کہنا۔ پھر آج تو ایشور نے آکاش سے ایک سہیلی اُن کے پاس بھیجدی تھی۔ میں گم سم پڑی رہی اور بھابی نے اُس عورت کی سات پشتوں تک کا پتہ نشان جان لیا۔ اتنا غنیمت تھا کہ وہ یہ نہ جانتی تھیں وہ عورت کون ہے۔ نہ وہ کسی کے نام ہی سے واقف تھیں۔

میں اُن کے سونے کا انتظار کر رہی تھی ان کی باتوں سے اتنا میں نے بھی جان لیا کہ عورت کا نام منی ہے اور چار سال اسکی شادی کو ہوئے ہیں اور یہ کہ وہ اپنے شوہر کی دوسری بیوی ہے ——————

یہ بھلا مجھ سے زیادہ اور کون جانتا ہوگا۔

تھوڑی دیر میں بھابی سو گئیں۔ میں دھیرے سے اُٹھکر منی کے پاس گئی اس نے میری طرف دیکھا۔
میں نے کہا "تم مجھے جانتی ہو؟"
"ہاں تم۔ " " آپ اُن کی نند ہیں"
مجھے ہنسی آگئی۔ " " نہیں کچھ اور بھی میرا کچھ تم سے بھی تعلق ہے سب سے قریب کا اور سب سے دور کا بھی!
منی ایک جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ اسکی چوڑیاں جھنجھنا اُٹھیں،
"آپ —————— آپ سے میرا تعلق؟"
"ہاں —————— کیا نہیں سمجھیں؟"
اس نے آنکھیں پھاڑ کر مجھے دیکھا،
"یہ تو تم جانتی ہو کہ تم اپنے شوہر کی پہلی بیوی نہیں ہو"
اوہ آپ .... ۔ .... آپ .... کلکٹر صاحب کی لڑکی بینا .... "
مجھے پھر ہنسی آگئی۔ منی کا سانولا منہ ایک دم کالا ہو گیا میں نے کہا آرام سے لیٹ جاؤ اتنا پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ بتی بجھا دوں بری لگ رہی ہوگی"
سوچ کی طرف میں نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ جلدی سے گھبرائی ہوئی بولی:-
نہیں نہیں بتی نہ بجھانا، ادھر بہت اندھیرا ہے ادھر" میں اسکا انداز دیکھکر خود ٹھٹھک گئی کچھ کچھ غصہ بھی آنے لگا۔
اُس نے پھر کہا:-
تو آپ ہمیں یہاں کیوں لائیں؟
لائی تو بُرا کیا کیا۔ آپکو تو آرام ہی دیا۔ پچاس روپے دینے پر بھی اتنا آرام کسی ہوٹل میں نہ ملتا۔
تو پھر اب" " ؟
اب کیا ؟ "
اس کا منہ اس طرح اتر گیا تھا جیسے سامنے کوئی بھوت کھڑا ہو، مصیبت میں پڑ کر میری عقل ماری گئی

(باقی صفحہ کالم ۔ ۴ ۔ پر)

افسانہ

چوڑیاں

از محترمہ بسنت کماری ۔ بی ۔ اے

نہایت [illegible] کی گرمی پڑ رہی تھی، شام کو ۶ بجے کی گاڑی سے میری سہیلی رما، ہردوار جانیوالی تھی اُس نے ملنے کو بلایا تھا۔ لیکن گرمی کے مارے جانے کو جی نہ چاہا۔ گھر کے پاس ہی اسٹیشن تھا۔ سوچا وہیں جاکر مل لونگی۔

گھر کے سب لوگ مسوری میں تھے۔ ایک کام کی وجہ سے میں اور بھابی رہ گئی تھیں۔ شام کو میں اور بھابی دونوں رما سے ملنے اسٹیشن پر پہنچیں، گاڑی آنے میں دیر تھی۔ رما ابھی آئی نہ تھی۔ کچھ دیر بک اسٹال پر جی بہلایا۔ وہاں سے ہٹی ہی تھی۔ کہ ایک بوڑھا آکر ٹھٹک گیا۔

"—————— چوڑیاں، بہو رانی!

بنارسی چوڑیاں ہیں لیجئے —————— دیکھئے کتنی خوبصورت ہیں"
بھابی نے ہاتھ بڑھا کر چوڑیاں لے لیں،
بوڑھا پھر بولا:-
"اور دکھاؤں بہو رانی؟ دیکھئے یہ سرخ اور سبز کا میل —————— یہ دیکھئے فیروزی اور گلابی کا میل —————— ہاں بہو رانی! کتنے جوڑے نکالوں؟"

بوڑھے کے کہنے کا انداز نہایت متوجہ کن تھا۔ بھابی الٹ پلٹ کر چوڑیاں دیکھنے لگیں۔ لیکن بوڑھے کی باتیں میرے دل میں چبھنے لگیں۔ بوڑھے نے ایکبار بھی مجھ سے چوڑیاں لینے کو نہ کہا۔

میری اور بھابی کی پوشش میں بھی کوئی فرق نہ تھا پھر بھی" " پھر بھی، اس نے مجھ سے کیوں نہ کہا۔ کیا میرے ہاتھ میں کہیں لکھا ہے کہ مجھے چوڑیاں پہننے کا حق نہیں۔ تو پھر کیوں اس نے مجھ سے نہیں کہا۔ کیا وہ بھی جان گیا کہ میری چوڑی اب میری چوڑیاں نہیں رہیں،

چوڑیاں —————— کتنی حقیر چیز —————— شیشے کے گول گول ٹکڑوں کے ساتھ ساتھ گول گول چکروں میں کتنی حسین یادیں گھومتی رہتی ہیں سرخ چوڑیوں کی رنگینی میں کتنی رنگین اُمیدیں کتنی مدبھری آرزوئیں چھپی رہتی ہیں، کسی کی متوالی آنکھوں کی رنگینی جھلکتی سی معلوم ہوتی ہے۔

سبز حقیر چوڑیاں، لیکن ان کی سبزی میں اُمیدوں کی کتنی وسیع دنیا لہلہاتی اور جھلملاتی رہتی ہے۔
چوڑیاں! .... !

یکایک بھابی کی آواز سنائی دی۔
"جی بی بائی ان چوڑیوں میں شیشے لگے ہیں یا تصویریں جڑی ہیں کسی کی"
میں نے چونک کر دیکھا، بھابی نے میرے ہاتھ میں چوڑیاں پکڑا دی تھیں۔ ان کی طرف دیکھتی ہوئی میں کھوئی سی کھڑی تھی۔

یکایک اسٹیشن کا شور میرے کانوں میں تیر سا لگا۔ سامنے وہ بوڑھا کھڑا کہہ رہا تھا:-
"ہاں تو بہو رانی اب گاڑی آرہی ہے"
میں نے بہت مشکل سے کہا:-
"کتنے کی ہیں؟"
"سرکار کی چوڑیوں کی قیمت " " بہو رانی کی ہاتھوں کی شوبھا بنی رہے۔ دام نہیں سرکار انعام دیجئے۔ بٹیا رانی"
چپ چاپ ایک روپیہ نکال کر بوڑھے کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ بھابی نے خوش ہو کر وہ چوڑیاں نکال لیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر بولیں:-
جی جی بائی، سچ مچ بہت حسین ہیں چوڑیاں۔

"دو تو آپ کو بھی پہننی ہی پڑینگی"
"اچھا اچھا گھر چل کر پہن لونگی۔ یہاں لوگ دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔"
"جیسے چوڑیاں کبھی دیکھی ہی نہ ہوں جو لیتے ہی پہننے لگیں"
"کہنے دیجئے لوگوں کو"
منع کرتے کرتے اونھوں نے دو چوڑیاں نکال کر زبردستی میرے ہاتھوں میں ڈال دیں۔

اسٹیشن کی بھیڑ بھاڑ، بھابی کی ضد اور دل کی عجیب حالت میں قیدی سی بن گئی، مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے گرم لوہے کی سلاخوں جیسی یہ چوڑیاں میری دونوں کلائیوں میں گھومتی جارہی ہیں۔
اتنے میں بھابی بول اُٹھیں۔
لیجئے گا، گاڑی آرہی ہے۔

اسٹیشن کی بھیڑ بھاڑ، بھابی کی ضد، اور دل کی عجیب حالت میں قیدی سی بن گئی۔ مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے گرم لوہے کی سلاخوں جیسی یہ چوڑیاں میری دونوں کلائیوں میں گھومتی جارہی ہیں۔

اتنے میں بھابی بول اوٹھیں، "لیجئے گاڑی آرہی ہے" اسٹیشن پر بتیاں جل گئیں تھیں۔ بے ارادہ میری آنکھیں پھر ہاتھوں کی طرف اُٹھ گئیں۔ چوڑیاں سچ مچ حسین تھیں۔ بجلی کی روشنی میں میری گوری کلائیوں میں وہ اور بھی چمک رہی تھیں۔

میں نے بھابی کے ہاتھوں کی طرف دیکھا، حسین گول کلائیوں میں گنگا جمنی چوڑیاں ایسی ہل مل کر بیٹھی تھیں جیسے پنگھٹ پر سہیلیاں ہوں۔

"ہے ایشور، میری بھاوج کے ہاتھوں کی چوڑیاں جُگ جُگ اسی طرح ان کے ہاتھوں میں چمکتی رہیں"
میں نے دل ہی دل میں کہا اور پھر جیسے ہی اپنی چوڑیاں اتار پھینکنے کو ہاتھ بڑھایا۔ رما آکر مجھ سے لپٹ گئی۔
"واہ بینا! اتنا بلایا لیکن ذرا دیر کو بھی نہ آئیں"
رما نے کہا۔
میں گھبرا اُٹھی —————— "نہیں رما۔ میں تو آسکی ہاں تو اب لوٹوگی کب تک؟"
جاؤ باتیں نہ بناؤ، دن بھر راہ دیکھتی رہی ایسی بھی کیا تم گرمی میں گھل جاتیں،
"اچھا بھئی معاف کردو۔ بتاؤ کبتک آؤگی؟"
"آؤنگی کالج کھلنے کے ایک گھنٹہ بعد، اور بھابی جی آپ .... ؟
اتنے میں بھابی کو ایک نہایت پُرلطف چیز نظر آئی۔
"ارے رما دیوی، ادھر دیکھئے۔ اسینڈل بھی اور پازیب بھی، واہ!"
رما کی توجہ ادھر چلی گئی کچھ دیر کے لئے میری جان بچی۔ لیکن پھر وہ مجھ سے لپٹ گئی ——————
"سچ بتا بینا آج تو بہت اداس ہے۔ کیا ہوا؟
ہے ایشور رما کو کیا جواب دوں۔ میں نے اپنے دل میں کہا پھر بولی:-
نہیں نہیں کچھ نہیں۔ یوں ہی۔ اور ہاں اپنے بابوجی کا خیال رکھنا۔ ان کی صحت کی برابر فکر لگی رہتی ہے"
رما کا خیال پھر ادھر اُدھر چلا گیا۔ " "
جو سکھی اور مطمئن ہیں وہ صرف اپنی باتیں دیکھ سن پاتے ہیں۔ دل کی گہرائی تک پہونچنے کی نہ ان میں طاقت ہوتی ہے نہ شوق!
رما چلی گئی۔ میں پھر خیالات میں کھو گئی، قدم اپنے آپ اسٹیشن کے باہر جا رہے تھے۔ لیکن مجھے ہوش نہ تھا۔ وہ چوڑی والا " "
اُس نے مجھ سے کیوں نہ کہا چوڑی لیجئے گا۔ میں سب ————

اقلیت کے صوبوں کے مسلمانوں کیلئے
مسٹر جناح کا مشورہ

[illegible] ۱۰-اپریل- بی- بی- سی- کے نمایندہ کو انٹرویو میں مسٹر جناح نے کہا کہ پاکستان ایک بالکل خود مختار حکومت ہوگی- اور اسکو بدیشی اور ڈیفنس کے مکمل اختیارات ہوں گے- ایک فیڈریشن میں ممبروں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ مرکز کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دیں اور اس طرح ان ریاستوں کی آزادی آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے- مجھے ڈر ہے کہ ہندوستانی فیڈریشن میں ہندوؤں کی اکثریت ہو جائے گی-

یہ دریافت کرنے پر کہ اقلیت کے صوبوں میں مسلمانوں کی کیا حالت ہوگی- مسٹر جناح نے جواب دیا کہ:-

اقلیت کے صوبوں کے مسلمان ہندو حکومت کے ماتحت ہوں گے

اور ان کے لئے تین راستے ہیں:-

(۱) یا تو وہ اس ریاست کے شہری بن جائیں-
(۲) یا وہ اس ریاست میں بدیشی بنکر رہیں-
(۳) یا وہ اس ریاست سے ہجرت کر کے چلے آئیں-
میں پاکستان میں ان کا استقبال کروں گا-

آل انڈیا کانگریس کی صوبائی کمیٹیوں کو ہدایات

الہ آباد-۹-اپریل- آچاریہ جے- بی- کرپلانی- جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے ایک بیان میں فرمایا- آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ موثر طور پر اپنا کام ہندوستان اور غیر ممالک میں کر رہا ہے اور یہ ضروری ہے کہ صوبجاتی کانگریس کمیٹیاں اس اس کام میں تعاون دیں- یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر صوبہ کانگریس کمیٹی کے پاس ایک ذمہ دار آدمی ہو جو اطلاعات کا انچارج ہو- ہمیں آل انڈیا (کانگریس) باقاعدگی سے اطلاع دیتا رہے کہ صوبہ میں کیا ہو رہا ہے اور کانگریس کی سرگرمیوں کی اطلاعات خاص طور پر مہیا کرتا رہے- کانگریس نیشنل مسئلہ کو ہر محاذ پر ٹھیک کرنا چاہتی ہے- پروگرام ہمہ گیر نوعیت اور اہم مسئلوں پر اثر انداز ہوتا ہے- جس میں دوسری باتوں کے علاوہ خالص سیاسی پروپیگنڈہ اور پارلیمنٹری سرگرمیاں- مزدوروں میں کام- کسانوں اور طلباء میں ہریجنوں، والنٹیر کوروں کی ٹریننگ راشٹریہ بھاشا کا پروپیگنڈہ اور غذائی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے طریقے اور دوسرے تعمیری کام- خواہ آرگنائزیشن پارلیمنٹری ہو یا تعمیری اسکی کارگذاری پر باقاعدہ مسلسل اور مناسب طریقہ پر تبصرہ ہونا چاہیئے اور نتایج کو بھی قلمبند کیا جائے- بہت سی مختلف قسم کی ایجنسیاں کانگریس کے ماتحت مختلف قسم کی سرگرمیاں جاری رکھ رہی ہیں- ان سے بھی درخواست کی جائے کہ وہ اپنی مقررہ عرصہ کے اندر سرگرمیوں اور حاصل شدہ نتایج کی رپورٹ صوبائی کانگریس کمیٹی کو دیں جس سے ایک "مکمل تصویر" تیار ہو جائے- جس سے یہ ظاہر ہو کہ کانگریس صوبہ میں عوام کے لئے کیا کر رہی ہے- ایسی مکمل رپورٹ مل سکے- ایسی رپورٹوں کی بنا پر صوبائی اطلاعات کا افیسر صوبائی مفاد کے پیش نظر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو ٹھوس رپورٹ بھیجے آل انڈیا کانگریس کمیٹی پسند کرے گی کہ ہر ماہ میں ہر صوبہ سے ایک رپورٹ جامع اسکو موصول ہوتی رہے-

لارنس مشن کے روبرو مہاتما جی کی تجویز

نئی دھلی-۱۰-اپریل- رائٹر کے سپیشل نامہ نگار مقیم دہلی کا بیان ہے کہ مہاتما گاندھی نے کیبنٹ مشن کے روبرو یہ تجویز پیش کی ہے کہ اگر کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ نہ ہوسکے تو ان کا معاملہ ایک انٹرنیشنل ٹربیونل کے روبرو پیش کر دیا جائے اور اس کا فیصلہ فریقین پر قابل قبول ہو-

آج صبح مہاتما گاندھی نے حیدر آباد کے وزیر اعظم نواب چھتاری سے ملاقات کی اور ان سے ۲۵ منٹ تک بات چیت کی- معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے آزاد ہندوستان میں ریاست حیدر آباد کی پوزیشن کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا-

نئی دھلی-۱۰-اپریل- نواب چھتاری وزیر اعظم حیدر آباد نے کل شام مسٹر جناح سے ملاقات کی- یہ ملاقات ۴۵ منٹ تک رہی- معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے مسئلے پر حیدر آباد دکن کے تعلقات کے متعلق گفت و شنید ہوئی-

سیکورٹی کونسل کا اجلاس بغیر تاریخ مقرر کئے ملتوی ہوگیا

نیویارک-۱۰-اپریل- اتحادی قوموں کی سیکورٹی کونسل کا اجلاس آیندہ میٹنگ کے لئے کوئی تاریخ مقرر کئے بغیر ہی ملتوی ہو گیا- اجلاس کے ملتوی ہونے سے پہلے اس مسئلہ پر بحث کی گئی کہ آیا روس، ایران اور پولینڈ کے نمایندوں نے جو اہم چٹھیاں بھیجی ہیں- ان پر غور کرنے کے لیے کونسل کا ارجنٹ اجلاس طلب کیا جائے- چیرمین نے یہ تو اعلان کر دیا کہ روس ایران اور پولینڈ کی چٹھیاں ملی ہیں- لیکن انھوں نے یہ نہیں بتلایا کہ ان چٹھیوں میں لکھا ہے- رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ایران کے نمایندہ ڈاکٹر حسین اعلیٰ نے اپنی چٹھی میں روسی نمایندہ کی اس تجویز کی مخالفت کی ہے کہ کونسل کے ایجنڈہ میں ایران اور روس کا معاملہ شامل نہ کیا جائے- حکومت ایران یہ چاہتی ہے کہ معاملہ پر سیکورٹی کونسل غور کرے-

پولینڈ کے نمایندہ نے اپنی چٹھی میں لکھا ہے کہ اسپین جنرل فرانکو کی حکومت کا سوال ایجنڈا میں شامل کیا جائے- اس سلسلہ میں میڈرڈ ریڈیو نے کہا کہ اس تحریک کی صرف روس، فرانس اور پولینڈ حمایت کریں گے-

اور برطانیہ، امریکہ اور ان کے ساتھی مخالفت کریں گے- اسلئے یہ تحریک کامیاب نہ ہو سکے گی-

کیبنٹ مشن سے بنگال کے کانگریسی لیڈر کی ملاقات

کلکتہ-۹-اپریل- مسٹر کرن شنکر رائے لیڈر کانگریس پارٹی اور اپوزیشن لیڈر بنگال اسمبلی کو ممبران مشن کی طرف سے دعوت موصول ہوئی ہے کہ وہ ۱۱-اپریل کو مشن سے دہلی میں ملاقات کریں-

ضبط شدہ کتابوں سے پابندی منسوخ

لکھنؤ-۹-اپریل- پتہ لگا ہے کہ سلیٹ راج میں جو یو-پی میں جن کتابوں کو ضبط کر لیا گیا تھا- ان پر سے پابندی ہٹالی جائے گی- ان کتابوں میں کانگریس کے بائیں بازو اور انقلابی نوعیت کی کتابیں ہیں- انکی ضبطی کے حکم واپس لے لئے جا رہے ہیں-

وائسرائے اور کمانڈر انچیف سے
مہاتما گاندھی کی ملاقات

نئی دہلی-۱۰-اپریل- کل شام کو مہاتما گاندھی جی نے وائسرائے اور کمانڈر انچیف سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کی جب نہایت اہم معاملات پر بحث ہوئی-

معلوم ہوا ہے کہ مہاتما جی نے وائسرائے سے مطالبہ کیا کہ ہندوستان میں اچھا کرہ ہوائی پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ باقی پولیٹیکل قیدیوں کو اور آزاد ہند فوج کے تمام قیدیوں اور [illegible] بندوں کو فوراً رہا کیا جائے- پولیٹیکل قیدیوں میں وہ تمام قیدی شامل ہیں جن کو پچھلے تیس سالوں میں ہندوستان کی آزادی کی تحریک کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا- ان میں گورنمنٹ ہند کے نظر بند بابو جے پرکاش نرائن اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ بھی شامل ہیں-

مہاتما جی نے نمک کے ٹیکس کی منسوخی کے سلسلہ میں وائسرائے سے گفتگو کی جس کے متعلق مہاتما جی پچھلے بیترہ سال سے زور دے رہے ہیں- فنانس ممبر نے مہاتما جی کے مطالبہ کو پہلے ہی منظور کر لیا ہے-

بیان کیا جاتا ہے کہ وائسرائے نے مہاتما جی سے پاکستان کے مسئلہ پر لیگ اور کانگریس کے درمیان کسی سمجھوتہ پر پہنچنے کے لئے بھی زور دیا- اور مہاتما جی نے وائسرائے کو بتایا کہ کانگریس کا رویہ کس قدر صلح جو ہے اور کانگریس نے ہر ممکن طریقہ سے مسلم لیگ کے جائز مطالبات ماننے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے- مگر جہانتک ہندوستان کے ٹکڑے کرنے کا سوال ہے، کانگریس اس پاپ کو ہرگز اپنے ماتھے نہیں لے سکتی-

کمانڈر انچیف سے پہلی ملاقات

مہاتما جی نے کل پہلی مرتبہ کمانڈر انچیف سے ملاقات کی- مہاتما جی نے کمانڈر انچیف پر زور دیا کہ آزاد ہند فوج کے قیدیوں کو جیلوں میں رکھنا فضا کو بہتر نہیں بنا سکتا- اور ان کو جلد رہا کرنا چاہیئے-

امن کانفرنس کی تاریخ مقرر ہو رہی ہے

واشنگٹن-۹-اپریل- یورپ کے اکثر ملکوں میں امن قائم کرنے کے لئے امن کانفرنس منعقد کرنے کی زور شور سے تیاری ہو رہی ہے- امریکہ کے مسٹر بائرنس- مسٹر ارنسٹ بیون بیون، ایم مولوٹف اور فرانس کے جارج بڈالٹ سے ملاقات کریں گے- یہ ملاقات ۲۵ اپریل کو ایک میٹنگ کی شکل میں ہوگی جسمیں یورپ کی ۲۱- قوموں کا اجلاس منعقد کرنے پر غور کیا جائیگا-

یہ تمام کارروائی جرمنی کے پرانے دوستوں، اٹلی، بلغاریہ، رومانیہ، ہنگری اور فن لینڈ کو پورا اقتدار دینے کے لیے عمل میں لائی جا رہی ہے- مسٹر بائرنس نے بتایا ہے کہ روس و برطانیہ اس پر رضامند ہیں کہ فرانس کے بھی رضامند ہونے کی امید ہے-

یکم مئی کو یورپ میں جو امن کانفرنس ہونیوالی تھی اس سے زیادہ ضروری بات یہ ہے جو مسٹر بائرنس کی تجویز ہے کہ جرمنی کے پرانے دوستوں سے معاہدہ کر کے قبضہ کرنیوالی فوجوں کو ہٹا لیا جائے- چنانچہ یکم مئی کی کانفرنس اس موجودہ صورت میں ملتوی کر دی جائیگی ۲۵- اپریل کے بعد اس نئی امن کانفرنس کی تاریخ مقرر کی جائے-

سی-پی میں ۲۰ سیاسی قیدیوں کی رہائی

ناگپور-۱۰-اپریل- سیاسی قیدیوں کا ایک گروہ جو ۲۰ آدمیوں پر مشتمل ہے- ناگپور اکولہ جیلوں سے رہا ہو کر یہاں پہنچے ہیں- یہ قیدی جنکو سنہ ۱۹۴۲ء کی تحریک میں سزائیں دی گئی تھیں- اپنی سزاؤں کے ختم پر رہا ہوئے ہیں- ابھی تک سرکار کی طرف سے سیاسی قیدیوں کے متعلق اختیار کی گئی پالیسی کا اعلان نہیں ہوا-

برطانیہ کیلئے قرضہ منظور ہوگیا

واشنگٹن-۱۱-اپریل- امریکہ کی سینٹ بینکنگ اور کرنسی کمیٹی نے ۵ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۴ ووٹوں سے برطانیہ کو ایک ارب دس کروڑ پونڈ قرضہ دینا منظور کر لیا ہے- اب کانگریس بھی اسکی منظوری دیدے گی-

برطانیہ کو قرضہ ملنے سے رکا ہوا تمام اسٹرلنگ کھل جائیگا اور جن ملکوں میں سٹرلنگ جمع ہے وہ آزادی کے ساتھ اپنے اسٹرلنگ کو امریکی ڈالر میں تبدیل کر سکیگی-

چوڑیاں

(صفحہ ۴ سے آگے)

نہیں تو میں یہاں کبھی نہ آتی- میں آپ کو نہ پہچان سکی-

"لیکن تم نے مجھے دیکھا ہی کب تھا؟"

آپ کی تصویر دیکھی تھی،

مجھے پھر غصہ آیا- " " " میں تم سے دو منٹ باتیں کرنا چاہتی تھی- میرا تعلق تمہارے ساتھ " " "

منی نے بیچ ہی میں ٹوک کر کہا:-

"ایک بات پوچھوں"

میں نے کہا- "ہاں پوچھو"

منہ کے پاس لیمپ جل رہا تھا- مجھے بہت برا معلوم ہو رہا تھا- میں نے اسے جواب دیتے ہوئے لیمپ اٹھا لیا! وہ پھر چلا اٹھی-

"نہیں نہیں اندھیرا نہ کیجیے-"

ساتھ ہی اس نے اپنے بچہ کو اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا- میں نے لیمپ پھر میز پر رکھ دیا- اس کی یہ بے اعتمادی اور خوف دیکھ کر میرا دل نفرت سے بھر گیا- میں نے سختی سے پھر کہا-

گھبراؤ نہیں- میں بھی انسان ہوں راکشش یا ڈائن نہیں، اندھیرا ہونے پر میرے ہاتھ اور ناخن بڑھ نہ جائیں گے"

اس نے خائف نظروں سے میری طرف دیکھا-

ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں"

"پوچھو نہ"

"آپ اب کبھی اب وہاں جائیں تو نہیں؟"

میں ایک دم سے اس کے پلنگ سے اٹھ کھڑی ہو گئی-

"نہیں کبھی نہیں!"

پھر چپ چاپ اپنے پلنگ پر آنچل سے آنکھیں ڈھک کر لیٹ گئی- چار سال پہلے کے دو گورے حسین ہاتھ چوڑیوں سے بھرے جگمگاتے سامنے آ گئے- سہاگ کی پیاری چوڑیاں جب پہلی بار ان ہاتھوں میں پڑی تھیں تو ان کی کھنک کے ساتھ دل میں کتنی گدگدی ہوتی تھی- اور نہ جانے سپنوں کے کتنے سنسار جاگ اٹھتے تھے-

اوہ میری وہ چوڑیاں " " " "

یکایک منی کی چوڑیاں جھنجھنا اٹھیں- میرے خیالات کی رو رک گئی- بس کر اپنے دونوں ہاتھ دل پر دبا دیئے- یہ خیال ہی نہ رہا کہ بھابی کی پہنائی ہوئی چوڑیاں اب بھی میرے ہاتھوں میں پڑی ہیں وہ دب کر ٹوٹ گئیں- اور ایک ٹکڑا بہت زور سے چبھ گیا- مجھے رونا آ گیا سچ مچ میری چوڑیاں میرے دل کا خون بہانے کے لئے مجھے قسمت نے دے دی تھیں-

رات بھر میں سو نہ سکی- ادھر منی کی چوڑیوں کی جھنجھناہٹ سے مجھے خبر ملتی رہی کہ وہ بھی جاگ رہی ہے اور میں بے بسی سے اس کی کراہ سن رہی تھی-

چار سال سے جس چیز کو دیکھنے کی خواہش میں طوفان اٹھائے ہوئے تھی آج اسے روبرو آنے قریب دیکھ کر بھی ہمت نہ کر سکی-

(محبوبی حسنی)

امریکہ کا روسی سفیر برخاست کر دیا گیا

لندن-۱۱-اپریل، ماسکو ریڈیو نے کل رات اعلان کیا کہ واشنگٹن میں روس کے سفیر موسیو گرومکو اپنے عہدہ سے سبکدوش کر دیئے گئے ہیں- موسیو گرومکو اتحادی قوموں کی کانفرنس میں روس کے خاص نمایندے بھی تھے ریڈیو نے یہ بھی بتلایا کہ صدر روس کے حکم سے ان کو اس عہدہ سے الگ کیا گیا ہے- ان کی جگہ موسیو نکولائی نوویکوف کو سفیر مقرر کیا گیا ہے ابھی تک انکی علیحدگی کا اصل راز معلوم نہیں ہو سکا ہے- سیاسی حلقوں میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں-

فوڈ ممبر مہاتما گاندھی سے ملے

دہلی-۱۱-اپریل- آج فوڈ ممبر سر جوالا پرشاد سریواستو نے بالمیک مندر میں مہاتما گاندھی سے ملاقات کی اور ہندوستان کے غذائی مسئلہ پر گاندھی جی سے بات چیت کی اور ان کا مشورہ کیا-

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ

نئی دہلی-۱۱-اپریل- سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خان آج دہلی پہونچ گئے ہیں- اس وقت کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ۲/۳ تقریباً ممبران دہلی میں موجود ہیں- ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل سے شروع ہو رہا ہے-

سفرنامۂ حرمین شریفین

(از الحاج منشی محمد عبدالشکور صاحب شاکر ناطقی کانپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مغرب کے قریب ہمارے معلم فیصل پاشا نے اپنے تمام حجاج کو جو کہ تقریباً دو سو تھے جمع کیا اور جبل رحمت کی طرف منہ کرکے عربی زبان میں اس دردناک لہجے میں دعا مانگی کہ سب کے دل ہل گئے اور گریہ و زاری کی بلند آواز سے میدان عرفات گونج گیا۔ سب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ حج کا سب سے بڑا رکن ادا ہو گیا معلم کے آدمیوں نے اس خوشی میں تلوار لیکر ایک عربی رقص کیا اور ہم سب لوگوں نے انکو انعام دیا۔ اب خیمے اکھڑنے لگے اور روانگی کے انتظام شروع ہوئے۔ بعد مغرب روانہ ہو کر اندازاً ۹ بجے شب کو مقام مزدلفہ پہونچے یہاں میدان میں قافلہ ٹھہرا اور مغرب و عشا کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔ زیادہ تر لوگ شب بیدار رہے۔ اور عبادت و ذکر خدا میں مشغول رہے۔ نماز فجر پڑھکر یہاں سے روانہ ہو گئے اور ۹ بجے صبح منیٰ پہونچ گئے۔ یہاں خیموں کے کیمپ میں قیام کیا۔

۱۵- نومبر ۱۹۴۵ء ۱۰- ذالحجہ یوم النحر آج ہندوستان کے حساب سے عیدالضحیٰ یا بقر عید کا دن ہے۔ لیکن یہاں دوگانہ عید نہیں پڑھا گیا۔ آج یوم النحر یعنی قربانی کا دن ہے منیٰ کے میدان میں لاکھوں جانور اونٹ گائے دنبہ بکرا قربانی کئے گئے۔ امسال جانور بہت گراں تھے ہم نے دو دنبے ۱۱۲ روپیہ کے لیکر قربانی کئے۔ ذبح شدہ قربانی کے جانور وہاں کی بدو اور عرب اٹھا کر قریب کے پہاڑ وغیرہ پر لیجاتے ہیں اور گوشت خشک کرتے ہیں۔ پھر بھی ہزاروں جانور بڑے بڑے خندقوں میں دفن کر دیے جاتے ہیں۔ گوشت اسقدر افراط ہوتا ہے کہ جانور بھی نہیں پوچھتے۔ قربانی سے فارغ ہو کر حجامت بنوائی۔ اور غسل کرکے احرام اتار دیا۔ اور معمولی کپڑے پہن لئے۔ کچھ گوشت وغیرہ کھا کر ظہر کی نماز مسجد خیف میں جا کر پڑھی وہاں سے نکلکر منیٰ کی آبادی کے ختم پر جمرۂ عقبہ یعنی بڑے شیطان کو سات کنکریاں ماریں۔ یہاں اسقدر ہجوم تھا کہ خدا کی پناہ واضح رہے کہ مقام مزدلفہ سے ہر شخص ۴۹ کنکریاں چنکر لاتا ہے اور پہلے روز صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں۔ اس کے بعد ۱۱- ۱۲ ذالحجہ کو جمرۂ وسطیٰ جمرۂ عقبہ تینوں شیطانوں کو بعد زوال آفتاب سات سات کنکریاں مارتے ہیں۔ تینوں شیطانوں کے نشان چھوٹے چھوٹے پایہ بنا کر چونہ سے پوت دیا گیا ہے یہ بھی سب ارکان حج میں شامل ہیں۔ قاعدے سے تو ہمکو آج ہی غروب آفتاب سے قبل مکہ معظمہ پہونچکر طواف زیارت کر کے پلٹنا تھا لیکن دوروز کی سفر و مشقت اور تکان نے چور کر دیا تھا۔ واپس آکر خیمے میں آرام کیا اور عصر و مغرب کی نمازیں خیمے ہی میں پڑھیں۔

۱۶- نومبر ۱۹۴۵ء ۱۱- ذالحجہ آج یوم جمعہ ہے۔ صبح ۹ بجے معلوم ہوا کہ مسجد خیف کے سامنے سے پرائیویٹ لاریاں مکہ معظمہ جا رہی ہیں۔ کرایہ ایک روپیہ فی کس ہے۔ چنانچہ ہم لوگ لاری پر بیٹھکر قریب ۱۱ بجے حرم شریف میں داخل ہو گئے۔ معلم کا آدمی ساتھ تھا۔ اس نے حسب قاعدہ طواف کرایا۔ چونکہ ابھی نماز جمعہ دیر میں تھی اسلئے بازار گھومنے نکلے۔ آج بھی مکہ کے سب بازار بالکل بند تھے جن بازاروں میں بوجہ ہجوم راستہ چلنا مشکل تھا آج بالکل ویران تھے معلوم ہوا کہ حج کے موقعہ پر تمام مکہ کی آبادی مرد و زن سب منیٰ چلے جاتے ہیں اور چار پانچ روز وہیں قیام کرتے ہیں۔ آج حرم شریف میں صرف وہی لوگ تھے جو بغرض طواف زیارت آئے تھے۔ واضح ہو کہ طواف زیارت حج کا آخری ضروری رکن ہے۔ نماز جمعہ پڑھکر لاری پر منیٰ واپس ہوئے اور جمرات کو کنکریاں مار کر اپنے خیمہ میں چلے آئے۔

۱۷- نومبر ۱۹۴۵ء ۱۲ ذالحجہ منیٰ میں چار پانچ روز سے اسقدر مجمع اور ہجوم ہے کہ راستہ چلنا مشکل ہے۔ یہاں ایک عربی بازار اور میلہ لگتا ہے جو کہ بعثت رسول کریم سے پیشتر بھی لگا کرتا تھا۔ عربوں کی ضرورت کی ہر چیز خصوصاً بدؤں اور دیہات کے لوگوں کے لیے یہاں سامان زیادہ نظر آتا ہے اور وہی لوگ خرید فروخت میں مصروف نظر آتے ہیں۔ آج منیٰ کے قیام کا آخری دن ہے بعد نماز ظہر تینوں شیطانوں کو کنکریاں ماریں اور واپس آکر روانگی کی تیاری شروع کر دی۔ سامان اونٹوں پر لادا اور ہمارا قافلہ عصر کے قریب منیٰ سے جانب مکہ روانہ ہوا آبادی سے باہر نکلنے تک بڑی کشمکش رہی خدا خدا کرکے باہر سڑک پر آئے اور بلا کسی جگہ ٹھہرے قریب مغرب مکہ معظمہ پہونچ گئے۔ آج نماز مغرب کے وقت حسب معمول حرم شریف میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ آدمیوں کا مجمع تھا اور بازاروں میں بھی کافی چہل پہل نظر آتی تھی۔

۱۸- نومبر ۱۹۴۵ء ۱۳- ذالحجہ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ باوجود انتہائی کمزوری و ضعف کے بتمام فرائض و ارکان حج سے اور زیارت روضۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ اب چونکہ تمام کاموں سے فارغ ہو چکے تھے۔ واپسی وطن کا خیال آنے لگا۔ سندھیا کمپنی کے دفتر مکہ معظمہ میں معلوم ہوا کہ ہمارا جہاز ایس۔ ایس۔ انگلستان ۲۶- نومبر کو جدہ سے روانہ ہوگا۔ معلم صاحب نے کہا کہ دو تین روز میں سواری ملے گی۔

۲۱- نومبر ۱۹۴۵ء آج مکہ معظمہ سے روانگی کا دن ہے۔ ہمارا مکہ سے جدہ تک کا کرایہ اونٹ ۴ - ۲ - ۸ حکومت میں جمع تھا لیکن میں اونٹ پر جانا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ دروازہ پر سے لوگ چار پانچ روپیہ دیکر مکہ سے جدہ لاری پر جا رہے ہیں۔ معلم سے کہا اونھوں نے جواب دیا کہ یہ سب مقامی لوگ ہیں ہندوستانی حاجی اگر لاری پر جانا چاہیں تو ۳-۴ دیکر جا سکتے ہیں۔ مجبوراً ۲۲ روپیہ اور جمع کیے تو لاری پر جانیکی اجازت ملی۔ معلوم ہوا کہ لاری ۴ بجے شام کو آئیگی۔ چنانچہ نماز ظہر کے بعد سخت دھوپ میں طواف وداع کیا۔ لیکن آج دھوپ اور تپش کا خیال بھی نہ آیا۔ مقام ابراہیم۔ ملتزم شریف۔ رکن یمانی اور حطیم میں نہایت گریہ و زاری سے دعائیں مانگیں آخری مرتبہ زمزم پیا۔ اور باب ابراہیم سے واپس ہوئے۔ سامان وغیرہ باندھ تیار ہو گئے۔ ۴ بجے لاری آگئی اور اندازاً ۵ بجے ہماری لاری مکہ کے بازاروں سے گذرتی ہوئی تھوڑی دیر میں دروازہ شہر پر پہونچگئی جسکو جرول کہتے ہیں۔ یہاں لکھا پڑھی میں ایک گھنٹہ لگ گیا۔ اس درمیان میں اور بھی لاریاں شہر سے آگئی تھیں اندازاً ۶ بجے سب لاریاں آگے پیچھے جدہ روانہ ہوئیں ہمارے معلم فیصل پاشا خود یہاں تک ہم لوگوں کو رخصت کرنے آئے تھے۔ اور روانگی کے وقت آبدیدہ ہو کر فی امان اللہ کہکر رخصت کیا مجکو دل سے اعتراف ہے کہ مکہ میں معلم فیصل پاشا ایک بہترین شخص ہیں۔ اور حجاج کو آرام و آسائش کے لیے آپ کی ہمدردی اور خلوص کی مثال ملنا مشکل ہے۔ راستہ میں اس قدر موٹر اور لاریاں جدہ کی طرف سے آ رہی تھیں کہ ہمارے ڈرائیور کو لاری چلانا مشکل تھا۔ بہر حال دو تین جگہہ ٹھرتے ہوئے ۱۰ بجے رات کو وکیل احمد حکیم صاحب کے مکان پر پہونچے۔ رات کو آرام کیا۔ صبح وکیل صاحب کے ذریعہ برٹش قنصل کے دفتر میں پاسپورٹ بھیجدیا جدہ میں چار روز کا قیام نہایت تکلیف دہ تھا۔

۲۶- نومبر ۱۹۴۵ء ۲۵- نومبر کی شام کو برٹش قنصل کے دفتر سے ہم لوگوں کا ٹکٹ جہاز آگیا تھا۔ علی الصباح اٹھکر روانگی کا انتظام کیا۔ ایک گدھا گاڑی پر سامان لاد کر بندرگاہ کو روانہ ہوئے۔ رات ہی کو ایک موٹر لانچ والے سے آٹھ آدمیوں کا چالیس روپیہ طے کر چکے تھے۔ بندرگاہ پر عجیب افراتفری غل شور تھا کہ الاماں سیکڑوں کشتیاں ساحل سے لگی کھڑی تھیں کسٹم والے جس سامان پر نشان بنا دیتے تھے۔ اسکو قلی بیجا کر الٹا سیدھا کشتی میں ڈالدیتے تھے۔ سیکڑوں بکس جہاز کے آمد رفت میں ٹوٹ گئے۔ اور سامانوں کا کیا کہنا چونکہ موٹر لانچ کشتیوں سے علیحدہ کھڑے ہوتے ہیں اسلیے ہم لوگوں کو بہت سہولت رہی اور کشتیوں سے پہلے ہی جہاز پر پہونچگئے۔ اندازاً ۱۱ بجے ہم لوگ جہاز پر پہونچے تھے دو بجے تک اور سب لوگ بھی آگئے۔ اور ۳ بجے جہاز نے لنگر اٹھا دیا اسی وقت دوپہر کا کھانا تقسیم ہوا۔ چونکہ واپسی میں ہمارے جہاز نے ۱۵۰ مسافر عدن کے بھی سوار کرلیے تھے۔ اس وجہ سے عدن کے راستہ سے آنا پڑا اور کئی گھنٹے بندرگاہ پر ٹھرا بندرگاہ عدن کا منظر بھی خوب ہے۔ پہاڑ کے دامن میں بندرگاہ ہے۔ بندرگاہ عدن کا منظر بھی خوب ہے۔ پہاڑ کے دامن میں بندرگاہ ہے پہاڑ پر قلعہ ہے بڑے دہانہ کی توپیں چڑھی ہوئی ہیں۔ وائرلیس اسٹیشن اور بجلی کا پاور ہوس ہے۔ عدن کے تربوز اور خربوزے نہایت عمدہ شیریں ہوتے ہیں سب لوگوں نے خرید کئے عدن میں جہاز کئی گھنٹے ٹھرا ایک دن اس صورت سے خراب ہوا۔ واپسی میں نہ وہ جوش و خروش تھا نہ وہ سوز و گداز تھا ہر شخص اپنے وطن اور بال بچوں کے لئے بیتاب تھا۔ ایک ایک دن ایک ایک گھنٹہ شمار کرتے گذرا۔ کوئی خاص واقعہ قابل ذکر نہیں۔ البتہ ایک بنارسی حاجی کا راستہ میں انتقال ہو گیا۔ الغرض دسویں روز ۶- دسمبر ۱۹۴۵ء کو ہمارا جہاز ۸ بجے رات کو کراچی بندرگاہ سے کچھ فاصلہ پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ ۷- دسمبر صبح کو بندرگاہ سے موٹر لانچ پر ایک پائلٹ آیا۔ اور اس نے جہاز کو لیجا کر بندرگاہ پر لگا دیا دو تین جگہہ سیڑھیاں لگا دی گئیں اور حجاج اترنے لگے بندرگاہ پر بہت سے حجاج کے رشتہ دار عزیزوں کے ہار لیے کھڑے تھے۔ سامان اتروا کر بارکوں میں رکھوایا۔ کسٹم کے آدمیوں نے معائنہ شروع کیا ۱۲ بجے تک اس سے فارغ ہوئے بارک کے پاس ہی حاجی اسپیشل کھڑی تھی اسی جگہہ تارگھر ٹکٹ گھر اور ہوٹل بھی تھے۔ ہم لوگوں نے کانپور تک کا ٹکٹ خرید لیا۔ گھر کو بخیریت پہونچنے کا ٹیلیگرام روانہ کیا۔ کھانا کھایا اور گاڑی میں بستر بچھا کر بیٹھ گئے

یہ اسپیشل ٹرین کراچی سے دہلی تک حاجیوں کو لاتی تھی۔ اسمیں کسی [illegible] کو اجازت نہ تھی۔ یہ سفر اس قدر آرام و آسائش سے کٹا کہ ریل گاڑی گھر کا کمرہ معلوم ہوتی تھی کھانا چار کے وقت اگلے اسٹیشن کو ٹیلیفون کر دیا جاتا تھا۔ اور وہاں بافراط سب چیزیں مل جاتی تھیں۔ نماز کے وقت ٹرین روک دی جاتی اور سب اتر کر با جماعت نماز پڑھ لیتے۔ ہماری ٹرین ۷- دسمبر کو کراچی سے روانہ ہو کر ۹- دسمبر ۱۹۴۵ء کو روانہ ۱۰ بجے دہلی پہونچی چونکہ اس ٹرین میں تقریباً سو آدمی دہلی کے تھے۔ اس وجہ سے کئی ہزار استقبالی پلیٹ فارم پر جمع تھے نعرۂ تکبیر اور شور و غل سے کان پھٹے جاتے تھے دہلی والوں نے بلا تفریق سب کو پھولوں سے لاد دیا حاجی [illegible] صاحب فرسٹ کمیشن ایجنٹ جو کہ دہلی کے بڑے آدمیوں میں سے ہیں۔ ہم لوگوں کو زبردستی اپنے مکان سبزی منڈی لے گئے۔ رات کو قیام کیا۔ صبح کو حاجی صاحب نے پیمانہ پر دعوت کا انتظام کیا۔ غرضکہ تمام دن دہلی میں قیام کرکے شبکو ۱۲ بجے پارسل اکسپرس سے روانہ ہو کر ۱۱- دسمبر ۱۹۴۵ء ۱۲ بجے دن کو کانپور پہونچے کانپور اسٹیشن پر سیکڑوں دوست احباب عزیز و اقربا جمع تھے میرا خورد سال پوتا اخلاق احمد سلمہٗ جو لپٹ گیا تو گھر تک نہ چھوڑا دہلی سے میری طبیعت خراب ہو گئی تھی کمزوری بڑھی ہوئی تھی۔ احباب کی خواہش تھی۔ کہ جلوس کی شکل میں مکان چلیں لیکن میں معذرت کرکے ایک تانگے میں بیٹھکر مکان چلا آیا۔ یہاں بھی بہت سے احباب و عزیز جمع تھے۔ اندر عورتیں لڑکیاں بہوؤں کا الگ تقاضا تھا۔ سب سے معذرت کرکے اوپر بالاخانہ پر بالاخانہ پر چلا گیا اور آرام کیا گھر پہونچکر یہ حالت ہو گئی کہ ڈاکٹر کو بلایا گیا علاج شروع کیا تو پندرہ روز میں اس قابل ہوا کہ مکان سے باہر نکل سکا۔ اس سفر میں نہایت با قاعدگی سے ۲۲۵۰ روپیہ صرف ہوئے جو کہ سابق زمانہ سے بقدر چار حصے زیادہ ہے بہر حال بہر حال اس مبارک سفر کے بخیریت انجام پذیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ (ختم شد)

ہریجن لیڈر کی وزارتی مشن سے ملاقات

نئی دہلی - ۸- اپریل - قوم پرست ہریجن لیڈروں مسٹر جگ جیون لال مسٹر پرتھوی سنگھ آزاد اور مسٹر رادھا رام نے وزارتی مشن سے ملاقات کی۔

معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے مشن پر واضح کیا کہ ڈاکٹر امبیڈکر ہریجنوں کے نمائندے نہیں۔ بلکہ کانگریس ہی ان کی نمائندہ ہے اور انھیں گاندھی جی پر اعتماد ہے۔

۹ فوجی پھانسی پر لٹکا دیئے گئے

نئی دہلی - ۹- اپریل - آج مرکزی اسمبلی میں سوالوں کا جواب دیتے ہوئے جنگی سکریٹری نے تسلیم کیا کہ فورتھ انڈین کوسٹل بیٹری (ساحلی توپخانوں کا دستہ) کے ۹ آدمیوں کو کورٹ مارشل کے روبرو سرسری سماعت کے بعد پھانسی کی سزا دیدی گئی۔ ان کے نام یہ ہیں۔

جمعدار ٹھاکر۔ حولدار نائک۔ حولدار چودھری۔ حولدار بردا حولدار مکرجی۔ نائک چکرورتی۔ گنر مکرجی۔ اگزامن مکرجی گنر رحمان دگز گھوش کو عمر قید۔ اور گنر اے۔ سی۔ ڈی کو سات سال قید

مہاتما جی سے فنانس ممبر کی گفتگو کا راز

نئی دہلی - ۹- اپریل - یہاں جبکہ وزارتی مشن ہندوستانی رائے عامہ کے لیڈروں سے ملاقاتوں میں مصروف ہے۔ گاندھی جی ان کے دل کا راز ٹٹول رہے ہیں [illegible] کو آزادی دینا چاہتا ہے۔

گاندھی جی نے ان سے کہا ہے کہ وہ ہندوستان کے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کرکے اور نمک سے ڈیوٹی ہٹا کر اس بات کا ثبوت دے کہ برطانیہ واقعی اپنے ارادوں میں ایماندار ہے اور اس کے لیے انھوں نے وزیر ہند اور وائسرائے کو خطوط لکھے ہیں۔ گاندھی جی کا خیال ہے کہ اگر موجودہ حکومت ہند سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے تو اس سے بہت فائدہ پہونچے گا۔ اسکے علاوہ گاندھی جی نمک پر ڈیوٹی کے سخت خلاف ہیں اور اسی کے لیے انھوں نے ڈانڈی مارچ کیا تھا۔ اس ڈیوٹی کو گاندھی جی انگریزی راج کی بدترین مصیبت سمجھتے ہیں۔

پتہ لگا ہے کہ حکومت ہند کے فنانس ممبر سر آرچبالڈ رولینڈز نے گاندھی جی سے ملاقات کی تھی وہ بھی اسی سلسلہ میں تھی۔ وہ اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں۔ کہ نمک پر سے ڈیوٹی فوراً اٹھا لی جائے گی۔

یہ بھی پتہ لگا ہے کہ انھوں نے تمام سالٹ کمشنروں کو ہدایت دی ہے کہ نمک پر سے ڈیوٹی ہٹانے کے اقدام پر رپورٹ پیش کریں۔ اس آمدنی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بھی تجویز کرلی گئی ہے گاندھی جی کا خیال ہے کہ حکومت ہند فوراً ایک آرڈیننس جاری کرکے نمک بنانے پر سے پابندی ختم کر دے گی۔

سر ہری سنگھ گوڑ کا ۲۰ لاکھ کا عطیہ

ساگر - بذریعہ ڈاک - ۶- اپریل - ایک ٹرسٹ کی دستاویز کے متعلق تکمیل کے سلسلہ میں سی۔ پی۔ میں ساگر کے مقام پر یونیورسٹی کے قیام کے سلسلہ میں کام شروع ہو گیا ہے۔ نہایت ہی پرفضا مقام پر ایک سرسبز جگہہ جو پہاڑیوں کی وادی میں ہے۔ یونیورسٹی کی عمارت تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ سر ہری سنگھ گوڑ نے ۲۰ لاکھ روپیہ دیا۔ اور دس لاکھ سی۔ پی سرکار نے سی۔ پی اور برار میں یہ دوسری یونیورسٹی ہے۔ یونیورسٹی آیندہ جولائی میں اپنا کام شروع کر دیگی۔

وزارتی مشن کا فیصلہ

لاہور - ۸- اپریل - سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ ہندوستانی لیڈروں سے وزارتی مشن کی ملاقاتیں ۱۲- اپریل تک ختم ہو جائیں گی۔ اور ۲۵- اپریل تک مشن اپنے فیصلے کا اعلان کرکے مئی کے پہلے ہفتے میں واپس چلا جائیگا۔

بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت نہیں

نئی دہلی - ۹- اپریل - مسٹر ایس۔ کے رائے چودہری ممبر کونسل آف اسٹیٹ نے برٹش کیبنٹ مشن کو ایک میمورنڈم پیش کیا ہے۔ جسمیں کہا گیا ہے کہ اگر بنگال میں نئی مردم شماری کی جائے تو بنگال میں مسلمان بیلحاظ آبادی اکثریت میں نہیں ہوسکتے۔

صدر مسلم مجلس کو مشن سے ملاقات کی دعوت

نئی دہلی - ۸- اپریل - مسٹر اے۔ ایم۔ خواجہ صدر آل انڈیا مسلم مجلس نے آج صبح مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔

آپ نے کہا کہ مشن کی طرف سے ملاقات کا دعوت نامہ ملا ہے۔ اسکا جواب ۱۲- اپریل کو مجلس کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے بعد دوں گا۔

کانگریس اور لیگ کے درمیان سمجھوتہ کی کوشش

نئی دہلی۔ ۱۱۔ اپریل۔ کل گفت وشنید کا سلسلہ پہلے سے بھی زیادہ سرگرم ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا۔ کانگریس اور لیگ کے سمجھوتہ کے لئے ابھی تک آخری کوششیں ہو رہی ہیں۔ مشن کے ممبران کانگریس کے لیڈر اور لیگ کے بھی ایک اور ممبر اس بات کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔

مسٹر سہروردی جنہوں نے مسلم لیگ کنونشن میں ایک نہایت زہریلی تقریر کی تھی اور کانگریس کو قاتلوں کا گروہ کہا تھا۔ وہ کانگریس کے صدر صاحب سے دو دنوں میں تین ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ جنکا مقصد کانگریس اور مسلم لیگ کا نہ صرف بنگال ہے بلکہ عام سمجھوتہ کرانا ہے۔ جس سے مرکز میں قومی حکومت قائم ہو سکے۔

کل رات پنڈت جواہر لال نہرو نے لارنس مشن کے ممبران کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور بہت دیر تک گفتگو کی جنکا مقصد کانگریس مسلم لیگ اختلافات کو دور کرنے کے لئے کوئی حل تلاش کرنا تھا۔

مسٹر حسین بھائی لالجی مشہور لیڈر نے مہاتما گاندھی سے ۴۵ منٹ تک بات چیت کی۔

کل شام کو سر گوپال سوامی آئنگر ممبر کونسل آف اسٹیٹ نے سر سٹیفورڈ کرپس سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔

مہاتما گاندھی جی کو کل شام کو ۴½ بجے سر سٹیفورڈ کرپس سے ایک اہم چٹھی موصول ہوئی۔ اس کا اسی وقت جواب دیا گیا۔ اس کے بعد شام کو میجر وایٹ (سر کرپس کے سکرٹری) گاندھی جی سے ملنے آئے۔

نواب صاحب چھتاری نے مہاتما گاندھی سے پچیس منٹ تک ملاقات کی۔ ڈاکٹر پٹابی۔ سیتہ رامیہ۔ سردار پٹیل اور دیسی ریاستوں کے کئی کارکنان مہاتما جی سے ملے۔

برلا ہاؤس میں بھی ملاقاتوں کا سلسلہ بہت گرم رہا۔

شام کو سردار پٹیل اور شری سرت چندر بوس نے طویل ملاقات کی۔ ڈاکٹر پی سیتا رامیہ اور ان کے مدراسی ساتھیوں نے سردار پٹیل سے مدراس میں وزارت کے سلسلہ میں مشورہ کیا۔ مسٹر ٹی پرکاشم بھی وہاں موجود تھے۔ شری راجگوپال آچاریہ بھی سردار پٹیل سے ملے اور رات کو برلا جی سے باتیں کیں۔

اس کے بعد تمام مدراسی لیڈر صاحب صدر مولانا ابو الکلام آزاد صاحب کے ڈیرہ پر تشریف لے گئے۔ جہاں بہت دیر تک مدراس کی وزارت کے سلسلے میں بات چیت ہوتی رہی۔ آج بات چیت جاری رہے گی۔

جنرل سکرٹری ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی ایم۔ این۔ رائے کا گروہ نے کل مسٹر الیگزنڈر ممبر لارنس مشن سے ملاقات کی۔ مسٹر نیر دالس پریذیڈنٹ انڈین فیڈریشن آف لیبر ملاقات کے وقت موجود تھے۔ انہوں نے ہندوستان میں آئینی تحریک پر بات چیت کی۔

کل مسٹر جاج بیرل امریکن کمشنر اور ان کی صاحبزادی نے مہاتما گاندھی کے درشن کے لئے اور پانچ منٹ تک مہاتما جی کے پاس رہے۔

سی۔ پی کے کئی سیاسی اسیر

جبلپور۔ ۸۔ اپریل۔ سیاسی اسیر مسٹر اندر اوہ آف بیتول مسٹر بابو راؤ آف انگاڈ ما۔ مسٹر گوبند راؤ دانیلے اور مسٹر غلام احمد آف رام ٹیک سنٹرل جیل سے رہا کر دیئے گئے۔ مرکزی حکومت نے ان کی سزائیں منسوخ کر دی ہیں۔

لارنس مشن سے مسٹر جیکر کی ملاقات

نئی دہلی۔ ۱۱۔ اپریل۔ آج بھی کیبنٹ مشن سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ آج کے ملاقات کرنے والوں میں سب سے اہم ملاقات مسٹر ایم۔ آر۔ جیکر کی تھی جو سیاسی میدان میں سر سپرو کے مشہور ساتھی ہیں۔

آپ کی ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ تک ہوتی رہی ملاقات کے بعد آپ نے نمائندہ پریس سے بتلایا کہ ہم نے کھلے دل سے بات چیت کی۔ آپ نے کہا کہ میں نے اس بات پر زور دیا کہ مرکز میں فوراً ہی ایک مضبوط حکومت بنانے کی بڑی سخت ضرورت ہے اور ہندوستان کو متحد رکھا جائے۔ آپ نے مشن کی توجہ سپرو کمیٹی کی سفارشات کی طرف بھی دلائی اور کہا کہ ہندوستان کا آئین بنانے کے لیے ایک کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی مقرر کی جائے۔ مسٹر جیکر کل ایک پریس کانفرنس کریں گے جس میں نامہ نگاروں کے سوالوں کا جواب دینگے۔

جاپان میں انتخابات شروع ہو گئے

ٹوکیو۔ ۹۔ اپریل۔ جنرل میکارتھر سپریم کمانڈر جاپان نے ایک وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ ہم یہ الزام قبول نہیں کریں گے کہ جاپانی الیکشن امریکن بندوقوں کی دھمکی کے سائے میں کرائے گئے۔ یہ الیکشن آج جاپان میں ہو رہے ہیں۔ جنرل نے اتحادی فوج کو حکم دیا ہے کہ وہ مندرجہ ذیل باتوں پر نگرانی رکھے اور وقوع پذیر ہونے دے۔

(۱) پولیس کی مداخلت جائز سرگرمیوں میں جو الیکشن کے سلسلہ میں ہو رہے ہیں۔ جنرل نے اتحادی فوج کو حکم دیا ہے۔

(۲) لینڈ لارڈوں دیگر سرمایہ داروں کو ووٹروں پر اقتصادی دباؤ یا اثر و رسوخ استعمال نہ کر سکیں۔

(۳) سیاسی پارٹیوں کی طرف سے ووٹ خریدنے کے لئے رشوت خواہ نقدی کی صورت میں ہو جنس یا چیزوں کی شکل میں ہو۔

(۴) مداخلت آزادیا خفیہ ووٹنگ میں۔

(۵) غیر ایماندارانہ کوشش۔ غلط نتایج کا اعلان

(۶) حکام کی طرف سے جرم کرنیوالوں کی پردہ پوشی۔

اتحادی کونسل کو روس کا پروٹسٹ

واشنگٹن۔ ۷۔ اپریل۔ روس نے اتحادی کونسل کو اس بات پر پروٹسٹ کیا ہے کہ ایران کے مسئلے کو ایجنڈے پر سے ابھی ہٹایا نہیں گیا ہے۔ اس سلسلے میں روسی سفیر نے سکرٹری جنرل کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں ان کی توجہ ایوان ہاؤس کے سمجھوتہ کی جانب دلائی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ اس مسئلہ کو ایجنڈے سے خارج کر دیا جائے۔

حکومت ایران کا تختہ پلٹنے کی گہری سازش

طہران۔ ۸۔ اپریل۔ ایران کی مسلح پولیس کی کوشش سے حکومت ایران کا تختہ پلٹتے پلٹتے رہ گیا۔ یہ انقلابی روکئی صوبوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس انقلابی تحریک کے ہیڈ کوارٹرز مقام شاہی مازندران (طہران سے ۶ میل از یورپ) پر کل رات مسلح پولیس نے اچانک چھاپہ مارا اور چار آدمیوں کو گرفتار کرکے مسلح پہرہ میں طہران بھیجدیا۔ مازندران اور قزوین کے صوبوں سے روسی فوجیں جا چکی ہیں۔ وہاں ایرانی سرکاری فوجیں بڑی تیزی سے نقل و حرکت کر رہی ہیں تاکہ کوئی اور فتنہ نہ ابھرے۔ چھپے ہوئے ہتھیاروں کو سرکاری فوجیں تلاش کر رہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ناکام انقلابی کوشش وزیر اعظم کے خلاف تھی۔ کیونکہ اس نے روس سے تیل کا سودا طے کرکے دائیں بازو کے حلقوں میں بے چینی پیدا کر دی ہے۔ غالباً یہ تحریک طہران میں تیار ہوئی تھی اور اس علاقے کے سرغنہ طہران کے سرغنہ کے احکام کا انتظار کر رہے تھے۔ کہ پولیس نے اچانک دھاوا بول دیا۔ شائد اس سازش میں دائیں بازو والوں کا ہاتھ ہے۔ لیکن گرفتاریاں بہت کم ہوئی ہیں۔ اسلیے اس معاملہ کو زیادہ اہمیت ایسے ملک میں نہ دینی چاہیئے۔ جہاں حکومت کے خلاف سازشوں کی بھرمار ہوتی رہتی ہے۔

مولانا سید حسین احمد مدنی

دہلی۔ ۸۔ اپریل۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے نام ۶۔ اپریل کو وزارتی مشن کا دعوت نامہ موصول ہو گیا۔ حضرت مولانا بحیثیت صدر سنٹرل مسلم پارلیمنٹری بورڈ ۱۶۔ اپریل کو وزارتی مشن سے ملاقات کریں گے۔ آپکے ہمراہ شیخ ظہیر الدین صاحب صدر آل انڈیا مومن کانفرنس و شیخ حسام الدین صاحب صدر مجلس احرار اسلام ہند بھی تشریف لیجاویں گے۔

بھوپال ۸۔ اپریل۔ معاصر ترجمان کی اطلاع ہے کہ ریاست حیدر آباد میں خواجہ سر ناظم الدین نواب صاحب چھتاری کی جگہ نئے وزیر اعظم مقرر ہونیوالے ہیں۔

سرکاری افسروں کیخلاف شکایات

لکھنؤ - ۵ - اپریل - یو - پی - گورنمنٹ میں معاملہ پر غور کر رہی ہے کہ ۱۹۴۲ء کی جد و جہد کے دنوں میں سرکاری حکام نے عوام پر جو ناجائز سختیاں کی ہیں - ان کی تحقیقات کرائی جائے اور ایک کمیٹی مقرر کی جائے - جس میں جوڈیشل تجربہ کار ممبران لئے جائیں - جو تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ گورنمنٹ یو - پی - کے سامنے رکھے گی - اس سلسلے میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ انتخابات کے دنوں میں پنڈت جواہر لال نہرو - پنڈت گوبند بلبھ پنت اور مسٹر رفیع احمد قدوائی نے اعلان کئے تھے کہ کانگریس کے برسر اقتدار آتے ہی وہ سرکاری افسروں کی طرف سے کی عوام پر سختیوں کے متعلق تحقیقات کرائی جائے گی - یہ اس اعلان کی عملی تعبیر ہے اور اس امر کی بھی تحقیقات کرائی جائے گی - کہ قرضہ جنگ اور سیونگ سرٹیفکیٹ کے سلسلے میں مبینہ سختیوں کی پڑتال بھی کی جائے -

یو - پی میں سیاسی قیدیوں کی رہائی

پروفیسر شبن لال اور متھرا ناتھ گپتا رہا کئے گئے -

۱۰ - اپریل کو یو - پی کانگریسی وزارت نے ۲۱۱ اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے احکام جاری کر دیے ہیں - ان میں پروفیسر شبن لال سکسینہ بھی شامل ہیں - ان میں ۹۸ قیدی سنٹرل جیل لکھنؤ - ۵ ڈسٹرکٹ جیل لکھنؤ - ۶ - آگرہ - ۱۴ - بریلی - ایک سہارنپور - ایک پرتاب گڑھ - ۱۲ گونڈہ - ۱۷ گورکھپور ۳۳ - رائے بریلی - ۴ بارہ بنکی - ایک اٹاوہ - ۷ فیض آباد - ایک اوناؤ - ۵ نینی تال جیل سے رہا ہونگے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر $\frac{4}{19}$ دفعہ 230

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر گھاٹمپور مقام کانپور ضلع کانپور

مسماۃ سیو کنور بنام - رام نراین

بنام - رام نراین ولد پنڈت سورج پرشاد برہمن ساکن موضع ساڑھ گوپال پور پرگنہ گھاٹمپور ضلع کانپور

مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت حسب دفعہ ۲۳۰ کے دائر کی ہے - لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۶ - ماہ اپریل ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے - اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے -

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ - ماہ - اپریل ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا -

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر ہری پال وارشنی صاحب بہادر منصف اورئی

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت منصفی اورئی ضلع جالون

نمبر مقدمہ ۲۸۹ سنہ ۱۹۴۶ء -

عبد الحئی ولد کلو قوم مسلمان ساکن قصبہ کونچ پرگنہ کونچ مدعی

بنام

مسماۃ کشور سلطان بیوہ خان شیریں خاں مسلمان ساکن قصبہ اورئی محلہ دادو پورہ پرگنہ اورئی - مدعا علیہا

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت زر نقد کے دائر کی ہے - لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۶ - ماہ اپریل ۱۹۴۶ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف واقفیت کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے [illegible] ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کی جنکی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں - آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ - ماہ اپریل ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا -

بحکم منصرم عدالت منصفی اورئی

مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر نوتن کمار منصف صاحب بہادر کانپور شہر

حکم امتناعی رجالیکہ جائداد غیر منقولہ الجلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

بعدالت منصفی کانپور شہر

مقدمہ نمبر ۱۴۶۷ بابت سنہ ۱۹۴۲ء

نمبر اجراء ۲۰۷ سنہ ۱۹۴۵ء

بابو جگدیش پرشاد گپتا ولد درگا پرشاد و کمیشن والی ساکن سول لائن کانپور بحیثیت مالک فرم کمیسر داتی اسٹور کمپنی کوپر گنج کانپور حال بہنانہ پورہ کانپور ڈگری دار

بنام - رحمن - مدعا علیہ

بنام - رحمن ٹھیکیدار ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن کرنیلگنج شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ آپ نے ایفائے اس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۲۲ - ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء بمقدمہ نمبر ۱۴۶۷ سنہ ۱۹۴۲ء بحق بابو جگدیش پرشاد مبلغ ۲۷۵/۵/- صادر ہوئی تھی - لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی رحمن ٹھیکیدار مذکور تا وقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہو جائداد معرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طریقہ پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے -

تاریخ پیشی مقدمہ ۲۴ - اپریل مقرر ہے -

آج بتاریخ ۵ - ماہ - اپریل سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

ایک قطعہ مکان پختہ نمبری $\frac{101}{336}$ کرنیل گنج کانپور

فرد تعلیقہ

پورب - گلی پچھم - گلی سرکاری
اوتر - گلی سرکاری دکھن - مکان عبد الرشید

بحکم منصرم عدالت - منصفی شہر کانپور

مہر عدالت

وزیر اعظم سندھ پاکستان کی مخالفت میں

کلکتہ - بذریعہ - ڈاک - معاصر ہندوستان اسٹینڈرڈ کے نامہ نگار خصوصی نے کراچی سے اطلاع دی ہے کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ برطانی کیبنٹ مشن کو ایک محضر نامہ پیش کر رہے ہیں جس میں انھوں نے اس بنیاد پر پاکستان کی مخالفت کی ہے کہ وہ سیاسی طور پر نادرست اور اقتصادی طور پر ناقابل عمل ہوگا -

لکھنؤ - ۸ - اپریل - یو - پی - سکرٹریٹ میں جہاں تبدیلیاں ہو رہی ہیں - وہاں ایک بڑی تبدیلی یہ بھی ہوئی ہے کہ سکرٹریٹ کی بالائی منزل کانگریس پارٹی کا دفتر کھل گیا ہے - جہاں اندر ترنگے جھنڈے لگے ہوئے ہیں اور دروازہ پر بھی ترنگا جھنڈا لگا ہوا ہے - ہندوستان چھوڑ دو - کوئٹ انڈیا - اور جے ہند کتبے آویزاں ہیں -

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سمبھلی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ / 5/-/-
ششماہی ع۸ / 2/8/-
سہ ماہی عہ / 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ / -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 43 NO. 16 | Cawnpore. Saturday 20TH APRIL 1946 | کانپور شنبہ ۲۰- اپریل سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۶- جمادی الاول سنہ ۱۳۶۵ھ | جلد ۴۳ نمبر ۱۶

ادبیات

حشر جذبات

(از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری)

راتوں کو وہی ہیں اب بھی آہیں — ہٹتی نہیں چاند سے نگاہیں

انجام کی جب خبر نہ تھی کچھ — پھر ڈھونڈھ نہ حسن کی پناہیں

الفت کو زمانہ گرچہ گذرا — ہیں یاد مجھے تیری نگاہیں

اے دل تو ہی اُن سے صبر کرلے — ملنے کی نہیں ہیں جبکہ راہیں

ثاقب مجھے بزم میں یہ ڈر ہے
شائد کہ رکیں نہ مجھ سے آہیں

اب غم کو نمایاں کون کرے — پھر اُنکو پشیماں کون کرے

جس سے کہ ہو حاصل سوزِ یقیں — وہ شمع فروزاں کون کرے

چہرے سے محبت ظاہر ہے — جذبات کو پنہاں کون کرے

جب درد میں لذت حاصل ہے — پھر درد کا درماں کون کرے

دنیا کو تو رغبت کفر سے ہے
ثاقب کو مسلماں کون کرے

دنیائے اسلام

آذربائی جان کی حکومت ایران سے علیحدگی نہیں چاہتی

طہران -۱۴- اپریل - آذربائیجان کے وزیر اعظم پیشواری نے آج ایک رپورٹ پیش کی جس میں سرخ فوج کا احسانات پر شکریہ ادا کیا گیا کہ اس نے ایران میں ظالمانہ حکومت ختم کرنے کی کوشش کی - تبریز ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ وزیر اعظم موصوف نے کہا کہ تمام اقدامات سے دنیا کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ ہم جدائی پسند نہیں ہیں اور ہم نے کبھی بھی ایران سے علیحدگی کی خواہش نہیں کی - آپ نے کہا آذربائیجان کی حکومت وہاں کی پیداوار کو باہر بھیجنے اور بیکاری کو دور کرنے کی جدوجہد کر رہی ہے - آپ نے یہ بھی کہا کہ زمین کو تقسیم کرنے کا ایک پروگرام بنایا گیا ہے - جس کے ماتحت تقریباً دس لاکھ کسانوں کو زمین مل جائیگی - آپ نے باقاعدہ فوج کے قیام اور رضاکار فوج کے قیام کی ضرورت پر زور دیا -

آپ نے کہا - ہمیں معلوم ہے کہ فوج کے بغیر آزادی کا برقرار رکھنا ناممکن ہے - تقریر کے بعد ریڈیو نے پارلیمنٹری اخبار کا ایک مقالہ افتتاحیہ نشر کیا - جس میں کہا گیا ہے کہ آذربائیجان مرکزی حکومت کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کا جویا ہے -

ایران کا معاملہ سیکیوریٹی کونسل میں پیش کیا جائیگا

نیویارک -۱۱- اپریل - اتحادی اقوام کی سیکیوریٹی کونسل کے اجلاس میں اس سوال پر غور ہوا کہ روس اور ایران کی حکومتوں کی طرف سے جو اہم مراسلات موصول ہوئے ہیں - اُن پر بحث کرنے کے لیے کونسل کی فوری میٹنگ بلائی جائے یا نہیں لیکن اجلاس کی کوئی تاریخ مقرر کئے بغیر ملتوی ہوگیا - کونسل کے جنرل سکریٹری نے یہ انکشاف نہیں کیا کہ روس و ایران کے مراسلات کا مضمون کیا ہے -

ریوٹر کے خاص نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ ایرانی سفیر ڈاکٹر حسین علی نے اپنے مراسلہ میں روس کی اس تجویز کی مخالفت کی ہے کہ ایران کے مسئلہ کو کونسل کے ایجنڈے سے خارج کر دیا جائے - معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر حسین علی نے اپنے خط میں لکھا ہے - مجھے یہ بیان کرنے کی ہدایت کی گئی ہے - اور ایرانی گورنمنٹ کی پوزیشن وہی ہے - جو ۴- اپریل کے رزولیوشن کے مطابق ایران کا معاملہ کونسل کے ایجنڈے میں شامل رہے - ڈاکٹر حسین علی آج واشنگٹن جانا چاہتے تھے لیکن انھوں نے اپنی روانگی ملتوی کردی ہے -

سیکیوریٹی کونسل کو پولینڈ کے نمایندے کی طرف سے بھی ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ پولش نمایندہ آیندہ چند روز تک یہ درخواست کرے گا کہ اسپین کے جنرل فرانکو کی گورنمنٹ کا معاملہ سیکیوریٹی کونسل کے ایجنڈے میں شامل کیا جائے -

ایرانی فوج کے سابق افسر اعلیٰ جنرل عارف کو گرفتار کرلیا گیا

طہران -۱۲- اپریل - ایرانی فوج کے سابق چیف آف اسٹاف جنرل حسن عارف کو حکومت کے خلاف تخریبی سرگرمیاں کرنے کے الزام میں آدھی رات کو گرفتار کرلیا گیا - آپ کل رات ہمدان سے طہران پہونچے تھے - جس کے فوراً بعد آپ کی گرفتاری عمل میں آگئی - یاد رہے کہ قوام السلطنت نے وزیر اعظم بننے کے بعد جنرل عارف کو ایرانی فوج سے برخاست کردیا تھا - اس کے بعد جنرل عارف ہمدان چلے گئے تھے -

جنرل عارف کی ماں روسی تھی - اور اس کا تعلق انتہا پسند اخبارات سے رہا ہے - رائٹر کا ایک تار مظہر ہے کہ آذربائیجان کی جمہوری پارٹیوں نے محمد فاروق کو کوئی وجہ بتائے بغیر آذربائیجان سے نکال دیا ہے - محمد فاروقی گذشتہ ۹ سال سے برطانیہ اور ایران کی ہوٹل کمپنی کا منیجر تھا - اور ہیڈ کوارٹر تبریز میں تھے -

طہران کے اخبارات نے یہ خبر شایع کی ہے کہ روسی فوج نے آذربائی جان کے صدر مقام تبریز سے ہٹنا شروع کردیا ہے اور آذربائیجان کی سرکاری فوجیں بارکوں پر قبضہ کر رہی ہیں -

ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ ایران کی ملٹری پولیس نے قزوین اور ہویر کی چوکیوں پر قبضہ کرلیا ہے - یہ دونوں چوکیاں صوبہ گیلان میں واقع ہیں - ہویر کی چوکی روسی سرحد کے جنوب میں صرف ۲۰ میل کے فاصلے پر ہے -

لندن -۱۱- اپریل - لارڈ سٹینگ نیٹ برطانوی سکریٹری فضائیہ اس ہفتہ کے آخر تک قاہرہ جا رہے ہیں - جہاں انگلو مصری معاہدہ پر نظرثانی ہوگی - اگلے ہفتہ اس معاہدہ پر نظرثانی کے سلسلہ میں مذاکرات شروع ہونگے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل ہی سے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴۳ | کانپور شنبہ - ۲۰ - اپریل سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۶

ہندوستان کے مسائل پر مولانا آزاد کا بیان

(نئی دہلی - ۱۵ - اپریل) ہندوستان کی ریاستوں کے مسلمانوں کو پاکستان قائم ہونے کے بعد ایک دم احساس ہوگا کہ وہ ہندوستان میں اجنبی اور غیر ملکی ہو گئے ہیں - اس کے بعد وہ صنعتی، معاشی اور تعلیمی طور پر بالکل پیچھے رہ جائینگے - کیونکہ وہ ہندو راج کے رحم وکرم پر چھوڑ دیے جائیں گے - دوسری طرف پاکستان کی ریاستوں میں بھی مسلمانوں کی حالت کمزور رہے گی - کیونکہ پاکستان کے علاقہ میں انکی اتنی اکثریت نہیں ہوگی جتنی کہ ہندوستان میں ہندوؤں کی -

مولانا آزاد نے اس بات کی پرخلوص اپیل کی ہے کہ مسلمان ان کے فارمولا پر غور کریں - جو انھوں نے کانگریس سے تسلیم کرا لیا ہے - اس فارمولا میں وہ تمام خوبیاں ہیں جو پاکستان کی تجویز میں موجود ہیں - لیکن اس فارمولا میں اس کی خامیوں کو دور کر دیا گیا ہے - جو اقلیت والے صوبے کے مسلمانوں کو خالص ہندو حکومت کی رعایا بنا دیں گی -

مولانا کے خیال میں اس وقت ملک کی حالت ایسی ہے کہ ایک (UNITARY) حکومت کے قیام کی تمام کوششیں ناکام رہیں گی - اسی طرح ملک کو تقسیم کرنے کی بھی تمام کوششیں ناکامیاب رہیں گی -

مولانا کا مفصل بیان حسب ذیل ہے :-

"میں نے مسلم لیگ کے پاکستان کی اسکیم کو ہر پہلو سے جانچا ہے - میں نے ایک ہندوستانی کی حیثیت سے اس پر بھی غور کیا ہے کہ مستقبل کے ہندوستان پر اس کا کیا اثر ہوگا - پھر میں نے ایک مسلمان کی حیثیت سے بھی اس اسکیم کے نتایج وعواقب پر غور کیا ہے اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہ اسکیم ہندوستان اور بالخصوص مسلمانوں کے لیے نقصان دہ ہے - دراصل یہ مسائل کو سلجھانے کے بجائے ان کو اور الجھا دیتی ہے -

یہاں میں اس کا اقرار بھی کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ لفظ پاکستان ہی میری طبیعت کے رجحان کے خلاف ہے - کیونکہ اس لفظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے بعض حصے پاک ہیں اور بعض نجس -

علاقوں کی اس طرح تقسیم کہ کچھ علاقے تو پاک اور کچھ نجس - اسلامی اصولوں کے خلاف ہے - یہ تو بالکل برہمنوں کی تقلید ہوئی - جو انسان اور ملک کو پاک اور ناپاک میں تقسیم کر دیتے ہیں اس قسم کی تقسیم بالکل غیر اسلامی ہے اور اسلام کے اصولوں کی خلاف ورزی اسلام اس قسم کی تقسیم کی کبھی اجازت نہیں دیتا ہے - پیغمبر اسلام نے کہا ہے کہ "خدا نے تمام دنیا کو میرے لیے مسجد بنا دیا ہے -

لیکن ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت اس سے بالکل مختلف ہے - ان کی تعداد ہندوستان میں نو کرور ہے اور وہ ہندوستان کی زندگی میں ایک اہم عنصر ہیں جسکی وجہ سے انتظامی معاملات اور ملکی پالیسی پر ان کا ہمیشہ اثر رہے گا - ان حالات کے ہوتے ہوئے پاکستان کا مطالبہ بے معنی ہو جاتا ہے - میں ایک مسلمان کی حیثیت سے ایک لمحہ کے لئے بھی اس کے لیے تیار نہیں ہوں کہ تمام ہندوستان کے حق سے دستبردار ہو جاؤں اور اسکی سیاسی اور معاشی زندگی کے بنانے میں کوئی حصہ نہ لوں - میرے لئے یہ بات بزدلی کے مترادف ہے کہ میں اپنے ترکہ سے دستبردار ہو کر اس کے ایک حصہ پر قناعت کروں - سب کو اس کا علم ہے کہ مسٹر جناح کے پاکستان کی اسکیم دو قوموں کے نظریے پر قائم ہے - ان کا نظریہ یہ ہے کہ ہندوستان میں مختلف قومیں آباد ہیں جن کی بنیاد مذہب ہے - ان میں سے دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان ہیں - اس لیے ان دونوں کے لئے علیحدہ ریاستیں ہونا چاہیئے

جب ڈاکٹر ایڈورڈ تھامپسن نے مسٹر جناح کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ ہندو اور مسلمان ہزاروں ہندوستانی قصبوں اور دیہاتوں اور جھونپڑوں میں ساتھ رہتے ہیں تو مسٹر جناح نے کہا کہ اس سے ان کی مختلف قوم ہونے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے مسٹر جناح کے بقول ان تمام قصبوں اور دیہاتوں میں وہ ایک دوسرے کے حریف ہیں اس لیے ان کی رائے میں ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ ریاستوں میں رہنا چاہیئے -

میں اس وقت اس مسئلہ کے اور تمام پہلوؤں کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف مسلمانوں کے مفاد کے پیش نظر اس پر بحث کرنا چاہتا ہوں - میں اس کے لیے یہاں تک تیار ہوں کہ اگر اس اسکیم سے مسلمانوں کو فائدہ پہونچنے کی کوئی بھی صورت ہے - تو میں اس کے حصول کے لیے جد وجہد کرنے کو تیار ہوں - اور اسے دوسروں سے منوانے کے لیے تیار ہوں - لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب میں اسے مسلمانوں کے مفاد کے پیش نظر غور کرتا ہوں تو میں اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ اس سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچیگا - اور نہ ان کے جائز اندیشے دور ہوں گے -

یہ مسلمان ان ہی صوبوں میں ایک ہزار برس سے آباد ہیں - یہیں ان کی تہذیب و تمدن کی عالیشان یادگاریں ہیں -

پاکستان بننے کے بعد ان کو ایک دم احساس ہوگا کہ وہ ان علاقوں میں اجنبی اور غیر ملکی ہو گئے ہیں - وہ معاشی، صنعتی اور تعلیمی حیثیت سے پیچھے رہ جائیں گے - کیونکہ وہ ہندو راج کے رحم وکرم پر ہوں گے -

دوسری طرف پاکستان میں بھی وہ کمزور رہیں گے کیونکہ پاکستان میں ان کی اتنی اکثریت نہیں ہوگی - جتنی کہ ہندوستان میں ہندوؤں کی ہوگی اور اگر ایسا نہ بھی ہو تب بھی اس سے ہندوستان کی اقلیت کے مسلمانوں کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا ہے - دو ریاستیں جو ایک دوسرے کے مقابل ہوں گی - وہ ایک دوسری کی اقلیت کے مسئلوں کو حل نہیں کر سکتی ہیں بلکہ وہ ہمیشہ ایک دوسرے کی مخالف رہیں گی - اس لیے پاکستان کے ذریعہ مسلمانوں کے مسئلہ کا حل نہیں ہوتا ہے - [illegible] نہ تو مسلمانوں کے مسئلہ کا حل اس جگہ ہوتا ہے - جہاں وہ اقلیت میں ہیں اور نہ پاکستان کی ریاست میں - اس کے علاوہ وہ عالمی معاملات میں بھی اتنا اثر انداز نہ ہو سکیں گے - لیکن جتنا کہ وہ ایک ہندوستانی وحدت میں شریک ہو کر اور ایک بڑی ریاست کے شہری بنکر اثر انداز ہو سکینگے - ممکن ہے یہ کہا جائے کہ اگر پاکستان خود مسلمانوں کے حق میں اتنا مضر ہے تو مسلمانوں کا اتنا بڑا طبقہ اس میں دلکشی کیوں محسوس کرتا ہے - اس کا جواب بعض فرقہ پرست انتہا پسند ہندوؤں کے طرز عمل میں ملتا ہے جب مسلم لیگ نے پاکستان کے لئے آواز اُٹھائی تو ان لوگوں کو اس میں اتحاد اسلام کی شرارت آمیز سازش نظر آنے لگی - اور انھوں نے اس ڈر سے اسکی مخالفت شروع کر دی کہ کہیں یہ ہندوستانی مسلمانوں اور ہندوستان کے باہر والے اسلامی ملکوں کے اتحاد کا پیش خیمہ نہ ہو - اس مخالفت سے لیگ کے حامیوں میں اور جوش پیدا ہو گیا - انھوں نے سیدھی سادھی اگرچہ کمزور منطق کو کام میں لے کر یہ استدلال کیا کہ اگر ہندو پاکستان کے اس درجہ مخالف ہیں تو یقیناً یہ کوئی مسلمانوں کے فائدے کی چیز ہوگی -

اس طرح ایک جذباتی جنون کی فضا پیدا ہو گئی - جس میں معقولیت کے ساتھ کوئی اندازہ کرنا ناممکن ہو گیا - اور مسلم نوجوان جو زیادہ جلدی اثر قبول کر سکتے تھے خاص طور پر اس رو میں بہ گئے -

تاہم مجھے اس بات میں کوئی شبہہ نہیں کہ جب موجودہ جنون کم ہو جائے گا اور اس مسئلے پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جا سکیگا تو جو لوگ آج پاکستان کی تائید کر رہے ہیں وہی اسے مسلمانوں کے حق میں مضر سمجھ کر اس کی مخالفت کرنے لگیں گے -

میں نے کانگریس سے جو فارمولا تسلیم کرا لیا ہے اس میں پاکستان اسکیم کی تمام خوبیاں موجود ہیں اور اس کو تمام نقائص اور کمزوریوں سے بچا کر لیا گیا ہے -

پاکستان کی بنیاد سے یہ اندیشہ ہے کہ چونکہ مرکز میں ہندوؤں کی اکثریت ہوگی اسلیے وہ مسلم اکثریت والے علاقوں میں مداخلت کریں گے -

کانگریس نے اس اندیشہ کو دور کرنے کے لیے صوبائی اجزاء کو پوری پوری خود مختاری دے دی ہے - اور غیر مصرحہ اختیارات بھی صوبوں ہی کے لئے چھوڑ دیے ہیں اس نے مرکز کے تحت آنے والے شعبوں کی دو فہرستیں بھی رکھی ہیں جن میں سے ایک لازمی ہوگی اور دوسری اختیاری تاکہ اگر کوئی صوبائی جزو چاہے تو وہ اپنے تمام شعبوں کا خود انتظام کر سکے -

اس طرح کانگریس کی اسکیم میں اس بات کا قطعی بندوبست کر دیا گیا ہے کہ مسلم اکثریت والے صوبے [illegible]

مسئلے کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہونچا ہوں کہ کانگریس کے فارمولا میں مسلم اکثریت والے علاقوں کے وہ تمام اندیشے دور کر دیے گئے ہیں جن کے تدارک کے لیے پاکستان کی اسکیم تیار کی گئی ہے - دوسری طرف اس میں پاکستان اسکیم کے وہ نقائص بھی نہیں ہیں جو اقلیت والے صوبوں کے مسلمانوں کو خالص ہندو حکومت کی رعایا بنا دیں گے -

میں اُن لوگوں میں سے ہوں جو سمجھتے ہیں کہ فرقہ وارانہ تلخی اور اختلافات [illegible]

آئینہ کانپور

شہر میں بیماریاں

شہر میں طاعون نے پہلے سے زیادہ زور پکڑ لیا ہے - اور تقریباً پہلے سے دونی اموات ہو رہی ہیں - اس کے ساتھ کالرا اور چیچک بھی شروع ہو گئی ہے - گویا شہر منحوس بیماریوں کا گہوارہ بن گیا ہے میونسپل بورڈ کا دعوی ہے کہ اس نے اپنی پوری طاقت سے امراض کے انسداد کے لئے لگا دی ہے - اور تقریباً ہر ڈاکٹر کے یہاں ٹیکہ لگانے کا مفت انتظام بورڈ نے کر دیا ہے -

[illegible] پبلک سے اپیل کریں گے کہ وہ زائد سے زائد ٹیکے لگوانے اور شہر میں صفائی رکھنے کی کوشش کریں - اور اسی کے ساتھ خدا سے دعا کریں کہ وہ ان موذی امراض سے اہل شہر کو نجات دے -

یو - پی - پریس کانفرنس

کانپور میں ہونیوالی تیسری یو - پی پریس کی مجلس استقبالیہ نے اس سیشن کے ساتھ یو - پی کے اخبارات اور رسالوں کی ایک نمائش کرنے کا فیصلہ کیا ہے - لہذا مسٹر آر - این - مکرجی انچارج نمائش نے اخبارات کے اڈیٹر صاحبان سے نمائش کے لئے ایک ایک کاپی بھیجنے کی درخواست کی ہے پریس کانفرنس - ڈی - اے - وی کالج کانپور میں ہوگی -

میونسپل بورڈ

بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین کانپور میونسپل بورڈ نے لکھنؤ جا کر آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ سے میونسپل بورڈ کے مسائل اور شہر کی صفائی کے متعلق بات چیت کی - اس موقع پر ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ اور مسٹر اے جی کھیر پارلیمنٹری سکریٹری بھی موجود تھے -

گورنمنٹ شہر کی سڑکوں اور نالیوں کی درستی کے لئے دس لاکھ روپیہ دے رہی ہے - چیرمین صاحب نے ممبران بورڈ سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے وارڈ کی ضروریات کی فہرست بھیجیں اور پورے تعاون سے کام کریں - تاکہ اس رقم سے زائد سے زائد کام ہو سکے

معلوم ہوا ہے کہ یو - پی - حکومت یہ غور کر رہی ہے کہ موجودہ بورڈوں کو جلد ختم کر کے بالغ رائے دہندگی اور مخلوط انتخاب کے اصولوں پر نیا الیکشن لڑے - جس کے لیے لوکل باڈیز ایکٹ جلد اسمبلی میں پیش ہوگا - اور کانپور بورڈ کو کارپوریشن بنایا جائے گا -

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ۲۳ - اپریل ۵ بجے شام کو ہوگا -

ڈیولپمنٹ بورڈ

معلوم ہوا ہے کہ سٹی کانگریس کمیٹی نے یو - پی گورنمنٹ کے پاس ایک ڈیپوٹیشن اس غرض سے بھیجا ہے

کہ وہ گورنمنٹ سے بورڈ کو توڑنے کی عرض داشت کرے کیونکہ بورڈ نے اس وقت تک [illegible] خرچ کر دیا ہے جس سے شہر کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہونچیگا - مسٹر اے - وی - پنڈت - آئی سی - ایس ایگزیکیٹو افیسر کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ لکھنؤ سکریٹریٹ میں چلے گئے ہیں - آپ کی جگہ مسٹر اختر حسین - آئی - سی - ایس آنے والے ہیں -

ہڑتالیں ختم

آنریبل پنڈت کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر انصاف نے کانپور تشریف لاکر ایگریکلچرل کالج کی ہڑتال ختم کرا دی - اور ۱۵ - اپریل سے کالج باقاعدہ کھل گیا -

طالبعلموں کو جو سزا یا جرمانہ کیا گیا تھا وہ معاف کر دیا گیا اور طالبعلموں نے یہ وعدہ کر لیا کہ آئندہ وہ کوئی ایسا طرز عمل اختیار نہیں کریں گے کہ جس سے حکام [illegible] کو شکایت پیدا ہو -

جے - کے - جوٹ ملس کی ہڑتال بھی کاٹجو صاحب نے ختم کرا دی اور مزدوروں کو ان کے مطالبہ کے مطابق بونس دلا دیا - اور دیگر مطالبات لیبر کمشنر صاحب کے سپرد کر دیے گئے -

کانگریس ڈیلی گیٹ

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے لیے شہر [illegible] پانچ اور ضلع سے دس ڈیلیگیٹوں کا انتخاب ہوتا ہے شہر میں ۱۹ - اپریل کو انتخاب تھا - لیکن تین حلقوں کے اُمیدواروں نے اپنا معاملہ ایک پنچایت کے سپرد کر دیا - جس میں مسٹر شمبھو ناتھ چترویدی - ڈاکٹر جواہری لال اور پنڈت دیبی سہائے باجپئی شامل ہیں انھوں نے مندرجہ ذیل تین ناموں کا اعلان کیا ہے -

(۱) مسٹر برہما دت دیکشت (۲) مسٹر ایس - اے - مسلم (۳) مسٹر اسمعیل ذبیح بریلوی -

دو حلقوں کے انتخابات آج ۱۹ - اپریل کو ہو رہے ہیں

سائیکل ٹیکس

کانپور میونسپل بورڈ نے سائیکل کا ٹیکس بجائے پانچ روپیہ کے تین روپیہ سال مقرر کیا ہے - جسکو یو - پی - گورنمنٹ نے منظور کر لیا -

چھاؤنی بورڈ نے سائیکل پر ٹیکس لگانا منسوخ کر دیا ہے اور میونسپل بورڈ ہی دونوں جگہوں کا ٹیکس وصول کرے گا - اور چھاؤنی بورڈ کو اسکا حصہ ادا کر دیگا -

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

۱۷ - اپریل کو مسٹر ایچ - ایس اسٹفنسن آئی - سی - ایس - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے طویل رخصت پر جانے کے لئے ڈسٹرکٹ کا چارج مسٹر آئی - یو - الکزینڈر - آئی - سی - ایس - او - بی - ای - کو دیدیا ہے -

ایک زائد پولیس افسر

شہر کانپور کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا شہر میں اضافہ ہوا ہے جو سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ماتحت کام کرے گا اور شہر کا انچارج ہوگا -

لیبر افسر

معلوم ہوا ہے کہ یو - پی - گورنمنٹ نے لیبر افسران ٹریڈ یونین انسپکٹروں کے تقرر کے احکام منسوخ کر دیے ہیں - کیونکہ وہ [illegible] کے لیے ایک جامع قانون بنانے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے

بم کیس کے ملزمان رہا

یو - پی - گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق کانپور اسٹیشن بم کیس کے سب قیدیوں کو رہا کر دیا گیا - کانپور جیل سے مندرجہ ذیل حضرات رہا ہوئے - مسرس انند پرکاش - گھنشام داس چاولہ - دلیپ سنگھ - شمبھو نراین اگنہوتری

سیدِ گل

دنیا میں بہت سے ملکوں پر اس وقت قحط کی صورت میں عذاب نازل ہو رہا ہے۔ لیکن کس طرح عشق باز مردوں اور عورتوں کو اس حالت میں نت نئی عیاشیوں کی سوجھ رہی ہے۔ اس کا اندازہ ذیل کے واقعات سے لگایا جا سکتا ہے۔

پیرس میں ایک بڑی بی نے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ:-

آثار کہہ رہے ہیں عمارت حسین تھی

ایک کلب کھولا ہے جس کا نام ہے "دل خوش کلب" اس کلب میں دلوں کو خوش کرنے کا یہ طریقہ ہے۔ جن عیش پرست اور عشق باز مردوں اور عورتوں کو دل کی لگی بجھانے کے لئے کہیں اور ٹھکانہ نصیب نہ ہو وہ اس کلب میں چلے آیا کریں۔ کلب ان کے آرام و آسائش کا پورا پورا انتظام کریگا۔ اور اس انتظام کی ان سے فیس وصول کرے گا۔

گویا پیرس کی ان عشق نواز بڑی بی نے ماڈرن چکلا کھول رکھا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ بڑھیا بڑی ہوشیار ہے کیونکہ اس نے کلب میں ایک پادری کو بھی رکھ چھوڑا ہے اور کلب میں قیام کرنیوالوں کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ روزانہ صبح کو ناشتے کے بعد کچھ دیر کے لئے اس پادری کا وعظ سنیں۔

پیرس کے اس چکلے کا حال سننے کے بعد آپ کو جرمنی کی ان دوشیزاؤں کا حال بھی سننا چاہیئے جو کلب یا چکلے کھول کر عیاشی کرنے کی ضرورت سے بھی بے نیاز ہیں۔ اور انھوں نے اپنے گھروں کو چکلے بنا دیا ہے جرمن دوشیزاؤں کے بارے میں یہ سن کر آپ کے جسم میں ایک لذت بخش سنسنی دوڑنے لگے گی کہ یہ برطانوی، امریکن اور روسی سپاہیوں اور فوجی افسروں کی تاک میں اس طرح پھرتی ہیں جیسے شکاری شکار کی تلاش میں پھرا کرتے ہیں۔ اور کوئی شکار مل جاتا ہے تو فوراً اپنے رنگے ہوئے ہونٹوں اور سرخی تھوپے ہوئے گالوں پر خوشی اور تبسم کی دل چھین لینے والی کیفیت طاری کر کے اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کرتی ہیں۔ اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی ہیں۔ "میرا مرد تو میدان جنگ میں کام آگیا اب میں اپنے ارمان بھرے دل کی پیاس کس طرح بجھاؤں۔ آپ کو دیکھکر یہ نگوڑا بیقرار ہوا چلا جا رہا ہے۔ کیونکہ آپ کا یہ خوبصورت چہرہ، یہ دراز قد، بھرا بھرا جسم، البیلی چال۔ یہ سب میرے شوہر سے ملتی جلتی ہیں۔ آپ کو دیکھ کر مجھے اپنا شوہر یاد آگیا ہے۔ بڑا کرم ہو۔ اگر آپ ایک رات میرے غریب خانہ پر قیام کریں۔"

امریکن برطانوی اور روسی سپاہیوں کو ان ترکیبوں سے شیشے میں اوتار لینے کے بعد یہ عیاش جرمن لڑکیاں ان کو اپنے گھر لیجاتی ہیں۔ ماں باپ بیٹیوں کو اس طرح پیشہ کماتے دیکھتے ہیں مگر خون کا گھونٹ پی کر رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر فاتح ممالک کے سپاہیوں کو کچھ کہیں تو جان سے ہاتھ دھونے کا خطرہ ہے۔ ص

ادبِ لطیف

اُس نے کہا میرے انجام سے عبرت حاصل کرو

اُس نے حسرت بھری نظروں سے دنیا کو دیکھا اور آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ دنیا اور دنیا کی ہر ایک چیز سے بیزار ہو گیا ہو۔

اُسے اپنی گذشتہ زندگی کے واقعات ایک ایک کر کے یاد آ رہے تھے۔ ابتدا میں وہ ایک بہت معمولی سپاہی تھا۔ مگر رفتہ رفتہ اُس نے ایک بہت بڑے حکمران کا درجہ حاصل کر لیا تھا۔ اور حکمران بھی ایسا جس کے نام سے بڑی بڑی حکومتیں لرزتی تھیں۔

اُسے وہ زمانہ یاد آ رہا تھا جب اس نے مختلف ممالک کو اپنی بے پناہ طاقت سے کچل کر رکھ دیا تھا۔ اُسے اپنی طاقت پر بڑا زعم تھا۔ لیکن ایک حقیر سی بندوق کی گولی نے اُس کے سارے زعم کو ختم کر دیا تھا۔ وہ کیمپ میں زخمی پڑا ہوا سوچ رہا تھا کہ دنیا کے بڑے بڑے حکمرانوں اور سپہ سالاروں کی طاقت کو جب ایک حقیر سی گولی ختم کر سکتی ہے تو انسان اپنی حکمرانی اور طاقت پر کیا غرور کر سکتا ہے

اُس نے آخری مرتبہ دنیا پر حسرت بھری نظر ڈالی اور ختم ہو گیا۔ اس کے ساتھیوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

لیکن اس کا مردہ جسم لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ میں وہی ہوں جس کے نام سے دنیا لرزتی تھی۔ لیکن اب مجھ میں اتنی بھی طاقت نہیں کہ میں اپنے جسم پر سے ایک مکھی کو بھی اڑا سکوں اے دنیا والو میرے انجام سے عبرت حاصل کرو۔

اور ان کی عشقباز لڑکیاں ماں باپ کی اس مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اپنے گھروں کو چکلے بناتے ہوئے خوب دادِ عیش دے رہی ہیں۔

فرانس اور جرمن میں عورتوں کی عیاشی کا حال سُن چکنے کے بعد آپ کو یہ بھی سن لینا چاہیئے کہ جب ہندوستان کے سر پر قحط کی بلا منڈلا رہی ہے اور جہاں انسان آدھا پیٹ کھا کر گذارہ کر رہے ہیں بلکہ بھوکے مر رہے ہیں اسی ہندوستان میں ایسی عورتیں بھی موجود ہیں جو شریف خاندان کی لڑکیوں کو طوائفیں بنا کر انکو قحبہ خانوں میں وقت گذارنے کا چسکہ ڈالنے کی فکر میں ہیں۔ چنانچہ جنوبی ہند کے ایک مقام پر چند عورتوں نے ایک کلب قائم کر کے ایک تحریک اٹھائی ہے کہ شریف گھرانوں کی عورتوں کو چونکہ جدید طریقے پر میل جول کے مواقع نہیں ملتے اس لئے مردوں عورتوں کے ایسے مشترک کلب کھولے جائیں جنمیں شریف زادیاں مردوں سے انٹرکورس کر سکیں گے۔ گویا جنوبی ہند کی ان ماڈرن ڈگر عورتوں نے یہ سوچی ہے کہ شریف گھرانوں کی عورتوں کو ماڈرن چکلوں میں لا کر انھیں غیر مردوں کے ساتھ دادِ عیش دینے کا خوگر بنایا جائے اور اس طرح دلالی میں کراری رقمیں بنائی جائیں۔

غرض جنگ کے بعد خدا ترسی اور نیکی کی جگہہ دنیا میں اور بھی زیادہ دلکش گرگٹ سے اڑانے کی ہوا چل رہی ہے۔ خدا دنیا کی اس ذہنیت پر رحم کرے۔

عالمِ نسواں

رانی جھانسی رجمنٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اسی دوران میں ایک دوسری چھاؤنی زنانہ رضاکاروں کو فوجی تعلیم دینے کی غرض سے رنگون میں قائم کی گئی اور سکنڈ لفٹننٹ مسز چنداں رنگون ٹریننگ کیمپ کی آفیسر کمانڈنگ بنا دی گئیں۔

فوجی دستہ کو تربیت دینے کے لئے کیپٹن لکشمی کے پاس کچھ جذباتی الفاظ بھی موجود تھے۔ اس خط سے جو انھوں نے عوام کے لیے لکھا تھا۔ ان کے جذبات کی صحیح ترجمانی ہوتی ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں:- ان لڑنیوالی عورتوں کو [illegible]وں اور رائفلوں میں دیکھنے سے مستقل مزاجی ظاہر ہوتی تھی۔ یہ معلوم کر کے کہ یہ جانباز عورتیں سپریم کمانڈر نیتاجی سبھاش چندر بوس کے ایک اشارہ پر اپنی جان وطن کی آزادی کے لئے قربان کریں گی۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور میرے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور یہی چیز میری زندگی میں ایک بڑا شاندار پہلو رکھتی ہے۔

روزمرہ کا پروگرام! فوجی تعلیم کے دوران میں فوجی قواعد و ضوابط کا خاص لحاظ رکھا جاتا تھا۔ اور مندرجہ ذیل پروگرام پر عملدرآمد ہوتا تھا۔

۱۰ بجے صبح تمام رضاکار اور حاکم فوجی تعلیم گاہ پر یکجا ہوتے تھے۔ اور پرچم کشائی اور سلامی میں حصہ لیتے تھے ۶½ سے ۷½ تک جسمانی ورزش ۷¾ سے ۱۰ بجے تک۔ قواعد ۱۲ سے ۲ بجے تک ہفتہ میں تین بار فوجیوں کو روحانیت کا سبق بتلایا جاتا تھا۔ اور ہفتہ میں ۳ دن ہندی لکھنے، پڑھنے اور بولنے کی تعلیم دی جاتی تھی ۳ بجے سے لیکر ۵ بجے تک یہ وقت قواعد کے دن مخصوص کر دیا گیا تھا۔

کیمپ کے اندرونی انتظامات کے علاوہ عورتیں صفائی کپڑا دھونا اور کھانا پکانے کا بھی کام کرتی تھیں پہلے دستہ کو تین ہفتہ تک فوجی تعلیم دینے کے بعد (Commissioned) اور (Non commissioned) افسران کو جن کے اندر رہنمائی کی کچھ استطاعت پائی جاتی تھی ایک مخصوص قسم کی تعلیم دی جاتی تھی۔ علاوہ ازیں ان کو فنون سپہ گری اور جنگی حکمت عملی کی بھی تعلیم دی جاتی تھی تعلیم اور فن کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو مناسب جگہیں دی جاتی تھیں۔

جنگل کے اندر لڑنے کی تعلیم! زنانہ رضاکاروں کو جنگل کے اندر لڑنے کی تعلیم کے علاوہ ان کو کثرت اور ورزش کی بھی تعلیم دی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ ان کو ہفتے میں دو بار معہ اپنے سامان جنگ جس کا وزن ۲۵ پونڈ سے کم نہیں ہوتا تھا۔ ۲۰ میل تک کوچ کرنا پڑتا تھا۔

جھانسی رجمنٹ میں مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے بھی ایک شعبہ تھا جس کے اندر وہ عورتیں کام کرتی تھیں جو جنگی خدمات کرنے سے معذور ہوتی تھیں اس جماعت کی اکثر و بیشتر خدمات ہیں اور ایثار کی وجہ سے تعریف ہوتی رہی ہے۔

تیسرے دستے کو تو تعلیم دینے کے بعد کیپٹن لکشمی جنوری ۱۹۴۵ء کو شروع ایام میں رنگون بھیجدی گئیں جہاں پران کو ٹریننگ کا کام سپرد ہوا۔ سنگاپور کیمپ کا انتظام لفٹننٹ مسز ایم۔ ایس۔ بھتور (جو بعد میں کیپٹن ہو گئی تھیں) کے سپرد کیا گیا۔ اس نظام کو انھوں نے ہتھیار ڈالنے کے وقت تک برقرار رکھا۔ جون ۱۹۴۴ء میں فوج کی وہ تھوڑی سی جماعت جن کو سنگاپور میں فوجی تعلیم دی گئی تھی۔ مس جانکی دیوی کے تحت میں جن کی عمر اس وقت ۲۱ برس کی تھی اور جن کے اندر وطن کا جذبہ موجزن تھا۔ برما کی طرف روانہ کر دی گئی۔ ۱۹۴۳ء کے آخر میں نیتاجی نے یہ ضروری خیال کیا کہ کیپٹن لکشمی کی خدمات مورچہ پر ضروری ہیں اسلئے ان کو فوراً کلوا اسپتال میں بھیج دیا گیا اور ان کو میجر کے عہدہ سے سرفراز کیا گیا۔

(باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

تاج محل

پیارے بچو! یوں تو دنیا کے سبھی ملک اپنی اپنی جگہہ اچھے ہیں اور ہر ملک میں کوئی نہ کوئی خصوصیت ایسی ضرور ہوتی ہے جسکی وجہ سے وہ دنیا میں مشہور ہو جاتا ہے۔ ہمارا ہندوستان منجملہ دیگر خوبیوں کے اپنی شاندار عمارتوں کے باعث دنیا کے گوشہ گوشہ میں شہرت رکھتا ہے۔ کیا تم جانتے ہو ہندوستان کی سب سے خوبصورت اور شاندار عمارت کونسی ہے۔ ہم تمھاری معلومات کے لئے تاج محل پر یہ مضمون لکھ رہے ہیں۔

پیارے بچو! تاج دنیا بھر کی اچھی سے اچھی عمارتوں کا سرتاج ہے اور سچ تو یہ ہے کہ یہ اس دنیا کی چیز نہیں معلوم ہوتی۔ اس کے دیکھنے سے دل پر وہ اثر ہوتا ہے اور ایسا کچھ معلوم ہوتا ہے کہ جسے کوئی ٹھیک ٹھیک بیان نہیں کر سکتا ہے۔

تاج سچی محبت، وفاداری کی جیتی جاگتی بولتی چالتی تصویر ہے۔ کسی رس بھرے راگ کی مورتی ہے۔ یا یوں سمجھو کہ راگ دیوی نے یہاں پتھروں میں جنم لیا ہے اس قسم کی عمارتیں عموماً حاشیے یا کسی تصویر کے فریم کی سی حیثیت رکھتی ہیں۔ یا کسی صندوقچے وغیرہ کی اصل چیز اندر ہوتی ہے۔ مگر یاد رکھو تاج کو اگر تم نے اس خیال سے دیکھا تو تمھیں مایوسی ہوگی۔ بلکہ تاج خود اپنی جگہہ ایک نگینہ ہے تراشا ہوا ایک تصویر ہے بےنظیر

ہمارے دیس کے بہت مشہور بادشاہ شاہ جہان نے اپنی چہیتی ملکہ ارجمند بانو یا ممتاز محل کی یادگار میں سے تعمیر کرایا اور گویا اسی کے نام سے یہ آجتک مشہور ہے آگرہ چھاؤنی سے اوتر جانب کوئی ایک میل کے فاصلہ پر جمنا کے کنارے پر ہے۔

تاج کی تعمیر کے لئے ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا سے معمار، سنگ تراش وغیرہ بڑے بڑے کاریگر اکٹھا کئے گئے۔ اس کا نقشہ استاد عیسیٰ نامی نے بنایا تھا جو کوئی ترک یا شیرازی تھا۔ دس برس کی لگاتار اور زبردست مدد سے ۱۶۴۸ء میں کام ختم ہوا اور ایک کروڑ پچاسی لاکھ روپیہ خرچ آیا۔ دیس دیس سے قیمتی پتھر اور دوسرے مسالے اکٹھا کئے گئے۔ اسی طرح دور دور سے قیمتی جواہرات لالا کے جگہہ جگہہ جگہہ جگہہ بڑی خوب صورتی اور موزونی سے جڑے گئے۔ سونے چاندی کے دروازے لگائے گئے۔ جو ۱۷۶۴ء کی لوٹ مار میں نکال لے گئے۔

کہا جاتا ہے کہ دریا کے اس پار تاج ہی جواب میں ٹھیک اسی کے نمونے پر شاہ جہاں ایک اور مقبرہ خاص اپنے لیے بنوانا چاہتے تھے۔ اور دونوں کے بیچ دریا پر ایک پل بنوانے کا ارادہ تھا۔ مگر افسوس کہ اس کی نوبت نہیں آئی۔ اور شاہجہاں بس یہ ایک ارماں لے کر دنیا سے سدھارے۔

لنڈن۔ ۱۹۔ اپریل۔ ہندوستان کے غذائی وفد کے مسلم لیگی رکن خواجہ سر ناظم الدین جنیوا روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ مجلس اقوام کے آخری اجلاس میں شریک ہوں گے۔

پردۂ فلم

گھر

ڈائرکٹر —— وائی۔ ایم۔ ویاسر[illegible]
اسٹوری رائٹر —— ایم۔ جی۔ دیو
ڈائلاگ —— احسن رضوی
خاص اداکار جمنا۔ مولینا۔ کلیانی۔ دولاری[illegible] کملا رادھا۔ سوبھا۔ نوا[illegible]
ڈبلو۔ ایم۔ خاں۔ رمیش۔ یعقوب۔ مرزا مشرف۔

اس دلکش اور سوشل تصویر کی مختصر کہانی حسب ذیل ہے:—

دنیا میں ہر شخص کو اپنا گھر پیارا ہوتا ہے۔ اس مخ[illegible] لفظ میں دل کے لئے اتنی کشش موجود ہے کہ انسان ا[illegible] گھر یاد کر کے بےچین جاتا ہے۔ آدمی اپنے جھونپڑی پر بڑے بڑے محلوں کو قربان کر دیتا ہے۔

مجسٹریٹ چندر بدن کا بھی ایک گھر تھا جس میں ان[illegible] ایک بیٹا دیپک اور اسکی بیوی جیوتی رہتی تھی۔ ایک[illegible] چھوٹا سا گھرانا۔ ایک بڑے گھر میں اطمینان کی زندگی بسر[illegible] تھا۔ لیکن مجسٹریٹ چندر بدن کی اپنی زندگی کے دو رخ [illegible] ایک ان کی عدالت کی زندگی جو نہایت خوشنما اور شاندار[illegible] دوسری ان کی بیوی مر چکی تھی۔ اور لڑکی گم ہو گئی تھی ا[illegible] یاد دل میں لئے ہوئے بیچارے بیٹے اور بہو کی خوشی [illegible] اپنا وقت بسر کر رہے تھے کہ دیپک کو ایک پارٹی میں شامل [illegible] پڑا۔ جہاں ایک ناچنے والی لڑکی نرگس کو دیکھ اسے [illegible] ہوا کہ وہ اس کی بہن ہے۔ اسی وجہ سے دیپک کو اس نا[illegible] والی لڑکی کی عزت بچاتے ہوئے۔ اپنی جان دینی پڑی۔ اس کی لاش لے کر بابو لال چوڑی والا اور میاں جی [illegible] والا اس گھڑی اس کے گھر پر آئے جب دنیا چین کی [illegible] سو رہی تھی۔ مجسٹریٹ صاحب کو یہ امید نہ تھی کہ [illegible] بولتا ہوا دیپک گھر سے نکلا ہے۔ اور بجھا ہوا دیپک [illegible] واپس آئے گا۔ جیوتی کا سہاگ لٹ گیا تھا اور اب [illegible] سسر اور بہو اکیلے تھے دنیا انھیں بدنام کرنے لگی [illegible] نے اس بدنامی سے بچنے کے لئے اپنی حمیری بہن [illegible] ساتھ اپنے سسر کو شادی کرنے پر مجبور کیا۔ لیکن [illegible] حمیری بہن نے بھی جیوتی کی زندگی پر شک کیا۔ ا[illegible] چھوڑ کر نکل گئی۔ بابو لال کے گھر میں اسے بچہ ہو[illegible] اس نے بچہ کی صورت تک باپ کو دیکھنے نہ دی [illegible] نے یہ تمام صدمے برداشت کئے۔ لیکن ایک [illegible] ایسا آیا کہ تمام گتھی سلجھ گئی۔ اور اس کی کھوئی [illegible] لڑکی بھی ملی لیکن کس طرح؟

اس تصویر کی نمائش کانپور کے مشہور سنیما [illegible] نشاط ٹاکیز کانپور میں ۱۹۔ اپریل سے شروع [illegible]

نوابصاحب چھتاری کی گاندھی [illegible] سے ملاقات

نئی دہلی ۱۰۔ اپریل۔ آج صبح کو نواب صاحب [illegible] صدر اعظم حیدر آباد مہاتما گاندھی کی قیام گاہ پر [illegible] اُن سے ملے۔ ۴۵ منٹ تک آپکا گاندھی جی سے باتیں [illegible] رہے۔ یہ گفتگو ریاستوں کے مستقبل کے بارے میں تھی [illegible]

افسانہ

محبت کی قربانگاہ پر

ایک سادہ دل لڑکی اور ایک ظالم مرد کی دردانگیز کہانی

(از کسم کماری سریواستو)

یہ افسانہ افسانہ نہیں سوسائٹی کے ظلم پر دو آنسو کی حیثیت رکھتا ہے، اسمیں ایک لڑکی کے ارمان بھرے دل کے کچلے جانے کی دردناک سرگزشت سادگی کے ساتھ مگر بڑے ہی دل نشین پیرائے میں بیان کر دی گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس افسانے کی داد دی جائے گی۔

اچھا بھئی شیاما - اب میں چلتی ہوں۔ بہت دیر ہو گئی تمھارے ہاں آئے ہوئے۔ ماں اکیلی ہیں۔ سارا کام کاج پڑا ہوا ہے "

" اری چلی جانا جی تارا۔ ابھی تو سارا دن باقی ہے اچھا ہاں ایک بات تم سے پوچھنی تھی۔ میں تو بھول ہی گئی "

" تم تو ہمیشہ یوں ہی کیا کرتی ہو۔ جب کبھی میں چلنے کو ہوتی ہوں تم کو کوئی نہ کوئی بات پوچھنے کے لایق یاد آجاتی ہے "

" نہیں بھئی نہیں۔ اب کے تو سچ مچ مجھ کو ایک بات پوچھنی ہے اور میں وہ پوچھنی بھول گئی تھی "

" کیا ؟ " تارا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

" کل تم اسکول جاؤ گی یا نہیں ؟ "

" بس یہی تھی وہ بات جو پوچھنی تھی۔ یہ کیوں نہ کہا کہ چلتے چلتے دو گانے کسی بہانے سے "

" اچھا۔ ایک گانا سناتی جاؤ "

" چلو ہٹو "

" وہی سنا دو۔ " منزل بڑی ہے اور " ۔

مجھے منزل ونزل کچھ یاد نہیں ہے۔ اس وقت دیر ہو رہی ہے۔ اب جانے دو۔ پھر کسی دن سناؤں گی "

مگر میں تو اس طرح ماننے کی نہیں۔ گانا سنے بغیر جانے ہی نہیں دوں گی "

دفعتاً دروازہ کھلا۔ تارا چونکی۔ مڑ کر دیکھا تو....

تارا کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا جیسے سامنے کھڑے ہوئے نوجوان کے دلنواز مکھڑے کو دیکھکر گھبرا گیا ہے۔

" آؤ بھیا آؤ۔ وہاں کھڑے کیا دیکھ رہے ہو " شیاما اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

" یہ ہیں میری سہیلی تارا دیوی میری کلاس فیلو اور تارا یہ ہیں میرے بھیا راجن "

راجن نے اپنے دونوں گورے گورے مضبوط ہاتھ جوڑ کر سلام کیا۔ مگر ہاتھوں سے زیادہ اسکی آنکھیں سلام اور سلام کے علاوہ نہ جانے کیا کیا تارا کے دل سے کہہ رہی تھیں۔

تارا اسکی طرف دیکھ نہ سکی۔ اس نے ایک بار راجن کی آنکھوں سے آنکھیں ملائیں اور پھر نظریں نیچی کر لیں

مگر اس کا دل برابر دھڑکتا رہا۔ جیسے کہہ رہا ہے۔ وہ تمھارے پھول سے مکھڑے کو دیکھکر ریجھ گیا ہے۔ اس کا دل آنکھوں کی زبانی بار بار تم کو یہ پیغام پہنچا رہا ہے کہ تم میرے اندر آن بسی ہو "

" چلو " شیاما نے تارا اور راجن دونوں کو چونکا دیا ہیڈ منٹن کھیلیں۔ بھیا ہماری تارا بہت اچھی کھیلتی ہیں۔ منٹن۔ اب کے میچ میں انھوں نے اسکول کی سب لڑکیوں کو ڈفیٹ دیدی تھی "

" اچھا آپ اتنی زبردست کھلاڑی ہیں "

راجن ہنسنے دیتا تھا۔

تم بڑی شریر ہو شیاما۔ تارا نے جھکی جھکی شرمائی شرمائی مگر مسکراتی ہوئی نظروں سے سہیلی کی طرف دیکھا۔ بناتی ہی رہتی ہو، بھلا میں بیڈ منٹن کھیلنا کیا جانوں "

مگر ہم یہ کیسے مان لیں کہ آپ بیڈ منٹن کھیلنا نہیں جانتیں "

راجن مسکرا رہا تھا۔

مگر میں . . . . . . کہتے کہتے تارا رک گئی۔ اس کی نظریں راجن کی طرف اٹھ گئیں تھیں۔ آنکھوں سے آنکھیں ملتے ہی شرما کر اسکی زبان ٹھٹک گئی۔

" اگر مگر کچھ نہیں آپ کو کھیلنا ہوگا۔ اگر کھیلنا نہ آتا ہوگا تو خود بخود معلوم ہو جائے گا "

گھر واپس ہوتے ہوتے۔ کافی رات ہو گئی۔ ماں کی ڈانٹ کا خوف تھا۔ مگر شیاما پہونچانے ساتھ گئی تھی۔ اس لئے ماں نے کچھ نہیں کہا۔ وہ جانتی تھیں کہ شیاما اور تارا میں گاڑھا سہلاپا ہے۔ دونوں ہر وقت ساتھ ساتھ رہتی ہیں مگر ایک خیال ان کے دل میں ضرور کھٹکتا تھا، شیاما ایک مالدار آدمی کی بیٹی ہے۔ ہم غریب لوگ ہیں۔ زیادہ ملنا جلنا ٹھیک نہیں ہے۔

رات کو خوشی کے مارے تارا کو بہت رات گئے تک نیند نہیں آئی۔ بار بار وہ اپنے دل میں سوچتی۔ پہلے میں نے شیاما کے ان بھائی کو کبھی نہیں دیکھا۔ شاید باہر کسی کالج میں پڑھ رہے ہیں چھٹیوں ہی میں آتے ہوں گے۔ میں نے ابھی کچھ ہی دن سے تو شیاما کے ہاں آنا جانا شروع کیا ہے۔ پہلے اتنی زیادہ کہاں آتی جاتی تھی۔ وہ آتے ہوں گے۔ اور چلے جاتے ہوں گے۔ مگر اس شیاما نے بھی کبھی ان بھائی کا ذکر نہیں کیا۔ مگر کبھی تذکرہ ہی نہیں آیا۔ وہ کمتی کیا۔ لیکن ہیں بڑے اچھے اچھے۔ بولتے ہیں تو ان کے ہونٹ کیسے

گلاب کی ادھ کھلی کلی جیسے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ آواز کیسی رسیلی اور سہانی ہے اور آنکھیں ؟ آنکھیں تو بڑی ہی سندر ہیں۔ جیسے دو بڑے ستارے۔ اپنی اجلی اجلی روشنی سے دیکھنے والوں کے دلوں کو ٹھنڈک پہونچاتے ہوئے۔

جز نہیں راجن کے تصور میں جاگتے جاگتے کتنی رات گذر گئی۔

" تارا " ماں جی کی آواز دوسرے کمرے سے آئی۔ تارا چونکی۔

" اتنی رات گئے تک بجلی جلا رکھی ہے۔ کیا پڑھ رہی ہو "

ماں جی نے وہیں سے پوچھا۔ ان کے چارپائی سے اٹھنے کی آواز سنائی دی۔

تارا نے لپک کر ایک کتاب اوٹھا لی اور میز کے آگے کرسی پر جا بیٹھی۔

" بیٹی اب سو جاؤ "۔ ماں جی نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔

" رات بہت بیت چکی ہے۔ سو جاؤ۔ نہیں تو تمھاری طبیعت خراب ہو جائے گی "

تارا کتاب کے صفحے پر نظریں جمائے بیٹھی رہی۔ مگر ماں جی امتحان بہت قریب ہے۔ کل پچیس دن رہ گئے ہیں "

" تو امتحان کے لئے تندرستی تھوڑے ہی بگاڑ لینی ہے اٹھو اب سو رہو " کہہ کر ماں جی چلی گئیں۔

نیلے نیلے آسمان میں تارے ٹھنڈی بجلی کی چھوٹی چھوٹی بتیوں کی طرح لٹکتے ہوئے نظر آرہے تھے سب طرف خاموشی تھی۔ ساری دنیا جیسے نئے خوابوں

کو بلاتی ہوئی آنکھیں بند کئے ہوئے پڑی تھی۔

تارا نے کھڑکی کے باہر دیکھا۔ اسے ایسا معلوم ہوا گویا تاروں بھرے آسمان پر بھی راجن کا پیارا پیارا چہرہ مسکرا کر اسکی طرف دیکھ رہا ہے اور اسکی بڑی بڑی چمکدار آنکھیں اپنی خاموش زبان سے راجن کے دل کے پیام کو تارا کے دل تک پہنچا رہی ہیں۔

تم میرا پیچھا کر رہے ہو۔ تارا نے جیسے راجن کے اس تصوری مکھڑے سے کہا۔

" تم اب میرا ساتھ چھوڑنے کو تیار نہیں ہو۔ کیا تم میرے ہو گئے ہو ؟ میں تو تمھاری ہو چکی ہوں "

اس کے بعد ———

تارا خود کو راجن کا اور راجن کو اپنا سمجھنے لگی۔ راجن کے اشاروں اور اس کے میل جول کے انداز نے تارا کے اس یقین کو اور بھی پکا کر دیا کہ راجن اس کا اور صرف اس کا ہے۔ تارا کی سہیلی شیاما بھی اس کے اس یقین میں برابر پکے پن کا رنگ بھرتی رہی۔

مگر ایک دن ———

شیاما نے کہا " تارا۔ بھیا کی بات ایک جگہہ ٹھہر رہی ہے۔ گھر بہت مالدار ہے۔ لڑکی بھی سنا ہے بہت خوبصورت اور پڑھی لکھی ہے "

تارا کے دل پر جیسے گھونسا لگا۔ اس نے ساڑھی کے آنچل تلے دونوں ہاتھوں سے اپنا کلیجہ تھام لیا۔ شیاما ہنس ہنس کر کہہ رہی تھی۔ ہم تو بھیا کی شادی کہیں اور ہی کرنا چاہتے تھے۔ مگر پتا جی کہتے ہیں۔ کسی بڑے گھر میں ہونی چاہیئے۔ وہ دیر تک باتیں کرتی رہی۔ مگر تارا کے سینے

میں جذبات نے اپنی ہلچل سے جو شور مچا دیا تھا اس شور میں وہ کچھ نہ سن سکی کہ شیاما کیا کہا ہی ہے رات کے سناٹے میں ———

تارا بیٹھی خط لکھ رہی تھی۔ خط کو پورا کرنے کے بعد اس نے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے اسے لفافہ میں بند کیا اور بڑی دیر تک اسے اس طرح اپنے سینے سے چمٹائے رہی۔ گویا جدا ہونے سے پہلے اسے خوب بھینچکر گلے لگا رہی ہے۔

راجن دوستوں میں بیٹھا تھا۔ اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ بیوقوف سمجھ رہی تھی کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اس لئے شادی بھی کروں گا۔ ارے شادی ہے نرلس۔ محبت تو ایک کھیل ہے۔ جذبات کا۔ شادی وہیں کی جاتی ہے جہاں سے مال ملے۔ زیادہ خوبصورت عورت ملے

شیاما نے اپنی ایک سہیلی سے کہا۔

" اب بھیا کے لئے زیادہ بڑھیا دولہن مل رہی ہے تو ہم بھیا کی شادی تارا سے کیوں کریں ہیں جی "

تارا کے دل کی حرکت اچانک بند ہو گئی۔ ماں باپ جوان بیٹی کی موت کے صدمے سے دیوانے سے ہو گئے ہیں۔ جو سنتا ہے افسوس کرتا ہے ابھی حال ہی میں تو اس نے میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ ابھی تو نتیجہ بھی نہیں آیا۔ ضرور پاس ہوتی۔ بڑی مخلتی اور نیک لڑکی تھی۔ اسے بہت اچھا بر ملتا۔ خوب پھلتی پھولتی۔ مگر تقدیر سے کون لڑ سکتا ہے۔ بیٹھے بٹھائے دنیا سے چلی گئی۔

لوگوں کو اس جوان جہان لڑکی کی بے وقت موت پر بڑا افسوس ہے۔ مگر یہ بات کسی کو معلوم نہیں کہ ایک ظالم مرد نے اسے محبت کے نام پر مار ڈالا۔

اقوالِ زریں

جس انسان کی قوتِ مشاہدہ بیدار ہوتی ہے اور سوچنے کی قوت مضبوط ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ لایق بنجاتا ہے

ہماری ترقی کی حدود صرف ہمارے خیالات اور تصورات ہی سے قائم ہو سکتی ہے۔

ہماری ترقی کی حدود صرف ہمارے خیالات اور تصورات ہی سے قائم ہو سکتی ہے۔

تاریخ دنیا میں جتنے بڑے بڑے اور اہم واقعہ ظہور پذیر ہوئے ہیں اس کی تہ میں خیالات کی زبردست طاقت ہی کام کرتی رہی ہے۔

اپنے ملک کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہو مناسب موقعہ پر خاموشی تقریر سے بڑھکر عقلمندی ہے۔

وہ لوگ جو اپنے متعلق چپ رہ سکتے ہیں اپنے آپ پر یقین کر سکتے ہیں۔

بے خوابی اکثر اُن لوگوں کو ستاتی ہے جو تند مزاج یا دماغی کاوشوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اور اس کا علاج ہے دماغی سکون۔

موجِ تبسم

پوتا :- دادا جان آپ سخت چیز کیوں نہیں چبا سکتے؟

دادا :- بیٹا ! میرے دانت نہیں ہیں۔

پوتا :- اچھا تو پھر میرے اخروٹ اپنے پاس رکھ لیں

استاد :- سینما دیکھنے کے فوائد پر جواب مضمون لکھو۔

لڑکا :- جناب کچھ فائدہ نہیں۔

استاد :- وہ کیسے؟

لڑکا :- میرا باپ مجھ سے ایسا ہی کہتا ہے۔

استاد :- اگر میں تمھیں ہزار ہزار کے دس نوٹ دوں تو تم کیا کرو گے ؟

لڑکا :- رپورٹ ——— کیونکہ اب وہ بلیک مارکیٹ میں بھی نہیں چل سکتے ہیں !

دوست :- تم مغموم کیوں ہو آخر کیا بات ہے ؟

نادار مقروض :- میرا بال بال قرض میں بندھا ہوا ہے۔

دوست :- اگر یہ بات ہے تو تمھیں خوش ہونا چاہیئے۔ اور تمھارے قرضخواہوں کو مغموم جن کے روپے ڈوب گئے۔

دلچسپ معلومات

ایٹم بم کے حیرت انگیز کرشمے

سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اگر جوہری طاقت کو صنعت و حرفت کے کام میں لایا جاوے۔ یہ تو حسب ذیل کام انجام دے سکتا ہے۔

ایٹم کو اگر ایک پونڈ پانی میں توڑ دیا جائے تو اس میں سے اس قدر طاقت بر آمد گی کہ اس سے سوٹن پانی برف کے درجہ حرارت سے ابلنے کے درجہ تک پہونچ جاویگا۔

جوہری طاقت کی ایک ہوائی لہر ایک ہوائی جہاز کو ایک سال تک متواتر اڑا سکتی ہے۔

تھوڑی سی برف جس میں جوہری طاقت ملا دی جائے مکانوں کی ایک بڑی قطار کو پورے ایک سال تک گرم رکھ سکتی ہے۔ ایک ریلوے ٹکٹ کے برابر کی جوہری طاقت ایک سواری گاڑی کو دنیا کے چاروں طرف کئی مرتبہ گھما دے گی۔

ایک چائے کے برابر جوہری طاقت ایک لاکھ کلو ویٹ کے برابر ہوگی۔

نئی دہلی :- معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے وزارتی وفد کو مشورہ دیا ہے کہ اگر مسٹر جناح کے پاکستان کے مطالبہ پر کانگریس و مسلم لیگ میں سمجھوتہ نہ ہو تو اس معاملہ کو بین الاقوامی ثالثی کے سپرد کر دیا جائے۔

ملایا کے مسلمان پاکستان کے مخالف

نئی دہلی - ۱۹ - اپریل - پنڈت جواہر لال نہرو کو ملایا کے قوم پرور مسلمانوں کی طرف سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے۔

ملایا یونین کے قوم پرور ہندوستانی مسلمان ایک متحدہ و جمہوری ہندوستان کے حق میں ہیں اور اگر غیر قوم پروروں نے اسے تقسیم کرنے کی کوشش کی تو ہم ان کی سخت مخالفت کریں گے۔

اسی مضمون کا تار مولانا آزاد کو بھی موصول ہوا ہے۔

یو-پی-لیجسلیچر کانگریس پارٹی کی میٹنگ

لکھنؤ - ۱۵ - اپریل - یو-پی-لیجسلیچر کانگریس پارٹی کی ایک میٹنگ ۲۲ - اپریل کو ۲ بجے کونسل ہاؤس نمبر ۹ کمیٹی روم میں منعقد ہوگی - پارٹی کی انتظامیہ کمیٹی اور عہدہ داروں کا انتخاب بھی اسی میٹنگ میں منعقد کیا جائیگا - اس میٹنگ میں خیال کیا جاتا ہے کہ پارٹی کے متعدد ممبران نے مختلف تجاویز پیش کی ہیں - جس میں علیگڈھ کے مسئلہ پر غور وخوض کرکے ۱۹۴۲ء کے واقعات کے سلسلہ میں ان احکام کی خلاف کارروائی اور تحقیقات کرنے سے متعلق ہوگا جن کے خلاف رام شنکا ہیں - ہر ضلع میں ایک ایسی سب کمیٹی کے قیام پر غور کیا جائیگا جو ضلع کے حکام کے علیحدہ اپنی رپورٹ مرتب کیا کرے گی - اور پارٹی کے ممبران کو دے گی - ممبر پارٹی کے ... اور مسائل کہ علیحدہ علیحدہ ممبران کو غور کرنے ... کیلئے سپرد کیا جائے وغیرہ وغیرہ مسائل پیش ہونگے - (ر - ق - ر - س)

کانگریس کا کم سے کم مطالبہ کیا ہوگا؟

نئی دہلی - ۱۶ - اپریل - اگر مولانا آزاد صاحب کا فارمولا مسلم لیگ کو قبول ہوا تو یقین کیا جاتا ہے کہ سنٹرل حکومت کے پاس جو صیغے رہیں گے - انہیں مندرجہ ذیل ضرور شامل ہوں گے:-

(۱) ڈیفینس یعنی فوج اور صلح وجنگ کے اختیار (۲) دوسرے ملکوں کے ساتھ تعلقات (۳) باربرداری اور رسل ورسائل - یعنی ریلوے آل انڈیا سڑکیں دریائی راستے اور ڈاک تار وغیرہ (۴) تجارتی معاملات (ٹریف وغیرہ) اور کسٹم ڈیوٹی (۵) انکم ٹیکس (۶) کرنسی اور ایکسچینج (۷) بنکنگ اور انشورنس - ان کے علاوہ چھ اور بھی صیغے مرکزی فہرست میں شامل ہوں گے - مثلاً مرکزی سی - آئی - ڈی - آل انڈیا سروسز اور چرچ (یعنی انگریزی فوجوں کے مذہبی معاملات)

برطانوی مشن سے مولانا حسین احمد مدنی کی ملاقات

نئی دہلی - ۱۶ اپریل - جمعیۃ العلماء ہند کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس مولانا حسین احمد کی زیر صدارت سوموار کے دن تیسرے پہر نئی دہلی میں منعقد ہوا - ... تجاویز ... قائم ... لایا ہوا - جو منگل کو برطانوی مشن کے سامنے پیش کیا جا سکا - جمعیۃ کے صدر مولانا حسین احمد ... شیخ ظہیر الدین ... صدر مومن کانفرنس اور شیخ حسام الدین صدر مجلس احرار اسلام منگل کو تیسرے پہر برطانوی مشن سے ملاقات کرینگے - مسٹر حافظ محمد ابراہیم ان کے ... ترجمان بنکر جائیں گے - جمعیۃ کا فارمولا جو دوسرے نیشنلسٹ مسلم اداروں نے بعد ترمیم وتنسیخ منظور کر لیا ہے - دو چار دن میں پریس کو دیا جائیگا -

اسیران سیاسی کی رہائی

گذشتہ ہفتہ تقریباً ... سیاسی قیدی رہا ہوئے ہیں جنہیں تحریک ۱۹۴۲ء کے اسیر بھی شامل ہیں - جو زیادہ تر گھری المورہ کے باشندے ہیں - انھوں نے بتایا کہ ان کے ساتھ جیلوں میں ہر ممکن سختی کی گئی - اور جنھوں نے بتایا کہ ... ... رہے گئے - رات کو انھوں نے کانگریس کمیٹی کے دفتر میں قیام کیا اور صبح اپنے اپنے مقامات کو واپس جائیں گے - مسٹر رئیس احمد فاطمی خاکسار لیڈر بھی کل رہا ہوگئے ہیں -

لاہور - ۱۷ - اپریل - پنجاب گورنمنٹ نے پنجاب کانگریس سوشلسٹ پارٹی اور اسکی برانچوں سے پابندی ہٹا لی ہے -

اودھ کی واپسی کا مطالبہ

لکھنؤ - ۱۲ - اپریل - پرنس بہرام علی مرزا سکریٹری اودھ ایکس رائل فیملی ایسوسی ایشن اور سکریٹری واپسی اودھ مشن لکھنؤ نے ایک تار وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی اور وزیر ہند وغیرہ - مسٹر جناح - مولانا ابوالکلام آزاد - اور مسٹر حسین بھائی لالجی کو روانہ کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ شاہان اودھ اور تاج برطانیہ کے درمیان ۱۸۰۱ء اور ۱۸۳۷ء میں جو معاہدات ہوئے تھے - ان کی پابندی کی جائے اور کوئین وکٹوریہ ۱۸۵۸ء میں وائسرائے ہند کو جو حکم ارشاد فرمایا تھا اس کے علاوہ ۱۹۲۵ء میں اودھ کے متعلق حکومت ہند کے پولیٹیکل سکریٹری مسٹر ٹامسن نے جن تجاویز کا اظہار کیا تھا - اس کے علاوہ لارڈ چیلمسفورڈ اور ... کریس نے ہندوستان کے شاہزادگان اور حکومت ہند کے معاہدہ کے متعلق جو بیانات ۱۹۴۲ء میں دیا ہے تھے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ برطانوی وزارتی مشن کے ارکان کو ہدایت کی جائے کہ وہ اودھ کو شہزادگان اودھ کو سپرد کرنے کے آئینی مسئلہ کو حق وانصاف کے اصول پر طے کریں -

علیگڈھ کے فساد کی رپورٹ

لکھنؤ - ۱۰ - اپریل - علیگڈھ کے حالیہ فسادات اور لوٹ مار کی تحقیقات کے لئے جو کمشنر مقرر کیا گیا تھا اُس نے اپنی رپورٹ پیش کردی ہے - معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں کانگریسی وزارت ضروری کارروائی کرنے والی ہے -

پریس ایسوسی ایشن کی شکایت

سنیچر کو لکھنؤ پریس ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ کا جلسہ ہوا جس میں کانگریس گورنمنٹ کا خیر مقدم کیا گیا اور یہ اُمید ظاہر کی گئی کہ اس صوبہ کے اخبارات کے ساتھ مناسب برتاؤ کیا جائیگا اور خبروں کے سلسلہ ... آسانیاں بہم پہنچائی جائیں گی - لیکن اس امر پر عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا - کہ آنریبل وزیر اعظم پنڈت پنت کی وہ تقریر جو آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ سے نشر کی گئی - اسکی کاپیاں اخباری نمائندوں کو پہلے سے

بہار میں کانگریسی وزارت قائم ہوگئی

پٹنہ ۱۶ - اپریل - صوبہ بہار کی وزارت ۵ وزراء اور ۹ پارلیمنٹری سکریٹریوں پر مشتمل ہوگی - وزراء میں دو صاحب ایسے ہیں جو گذشتہ کانگریسی وزارت میں پارلیمنٹری سکریٹری تھے - نئے وزیر آج دوپہر تین بجے حلف لیں گے -

وزراء کے نام یہ ہیں:-

مسٹر عبدالقیوم انصاری (مومن) مسٹر رام چرتر سنگھ - مسٹر کرشنا بلبھ سہائے - مسٹر بنود نندن جھا - مسٹر آچاریہ بدری ناتھ ورما مسٹر بلبھ وزیر اعظم ہوں گے -

پرنس بہرام علی مرزا دہلی گئے

لکھنؤ - ۱۵ - اپریل - پرنس بہرام علی مرزا لیڈر واپسی اودھ مشن ۱۴ - اپریل کو معہ اپنے مشیر قانونی اور پریس سکریٹری کے دہلی روانہ ہوگئے ہیں تاکہ کیبنٹ مشن سے شاہی خاندان اودھ کے استحقاق کا مطالبہ کریں -

اصل جمہوریت

گرمی کے موسم کو قابل برداشت بنانے کے لئے بڑے بڑے مالدار لوگ پہاڑوں سے برف منگا کر زمین میں محفوظ کر رکھتے تھے اور معمولی درجہ کے لوگوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی ٹھنڈک نصیب نہیں ہوسکتی تھی جب تک کہ بارش شروع نہ ہوجائے۔
لیکن آج ایک ادنی سے ادنی آدمی بھی اپنے پینے کی چیزوں کو برف سے ٹھنڈا کر کے پی سکتا ہے۔

کملا آئس فیکٹری کا کرسٹل آئس چھنے ہوئے، اور پک گئے ہوئے پانی سے بنایا جاتا ہے جسکو آپ بلا تکلف استعمال کر سکتے ہیں۔

کملا آئس فیکٹری
کانپور
جے کے کی ایک صنعت

شاندار — دوسرا — ہفتہ

پربھات ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۹- اپریل ۱۹۴۶ء سے

موہن پکچرز کی لاجواب تصویر

الہ دین

روزانہ - ۶ بجے شام ۹½ بجے رات
میٹنی شو - اتوار کو ۳½ بجے دن

خاص اداکار :- بلموریا پرکاش شانتا پٹیل

حج ۱۹۴۶ء

کے انتظامات کے متعلق بے شمار استفسارات کے جواب میں مختصر طور پر یہ اطلاع شایع کی جاتی ہے کہ حرمین الشریفین کی حاضری کے لیے جسقدر جہازوں کی روانگی کا انتظام حکومت کی طرف سے جا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ امیں سال گذشتہ کے مقابلہ میں دو چند تعداد حج اور زیارت کا شرف حاصل کر سکیگی بعض عازمین جو رمضان المبارک حجاز میں گذارنا چاہیں گے۔ اُن کے لئے کامیابی کی توقع کی جاتی ہے۔ باقی عید الفطر کے بعد حسب معمول جا سکینگے۔ انتظامات کے مکمل ہونے پر حکومت ہند کی طرف سے اعلان کیا جاویگا۔ اخراجات کا تخمینہ ضروری ہدایات درخواست کا فارم وغیرہ بھی شایع ہوں گے۔ اوس کے مطابق عمل کرنے سے اُمید ہے کہ تقریباً بیس ہزار مسلمان امسال فریضہ حج ادا کر سکیں گے۔

اسس مبارک سفر کا ارادہ رکھنے والے حضرات اپنا نام و پتہ مجھے بھیجدیں تو میں انشاء اللہ ضروری معلومات اور فارم درخواست تیار ہوتے ہی اُنکی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیجدونگا۔ اور اسطرح درخواست جلد از جلد حج کے دفتر میں پہنچ سکیگی۔ کوئی صاحب میرے پاس درخواست یا روپیہ ہرگز نہ روانہ کریں۔ بلکہ اُس پتہ پر بھیجیں کہ جو ہدایات میں درج ہونگی۔ میرے پاس صرف اپنا نام اور پتہ بھیجدیں تاکہ ضروری ہدایات اور درخواست کا فارم تیار ہونے پر بھیج سکوں۔

خان بہادر حاجی وجیہ الدین ایم۔ ایل۔ اے
پریزیڈنٹ سنٹرل حج پلگرمس پروٹیکشن لیگ ایمپریل سکریٹریٹ دہلی

سارے شہر میں
ناچ اور گانوں کا طوفان

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۹- اپریل ۱۹۴۶ء سے

ایک دلکش موسیقی نواز پیش کش

پرستان

خاص اداکار: انجلی دیوی، پہاڑی سانیال، رنجیت کماری، انوری منگلی دیوی

پرستان میں تشریف لاکر
موسیقی اور ڈانس کا پورا لطف اوٹھایئے

جلسۂ سیرت النبی صلعم

انجمن مخدومیہ جاجمئو کانپور کا دوسرا سالانہ جلسہ میلاد النبی صلعم بمقام جاجمئو بتاریخ ۲۰ و ۲۱- اپریل ۱۹۴۶ء بروز سنیچر و اتوار حسب پروگرام مندرجہ ذیل منعقد ہوگا۔
مسلمانان کانپور سے استدعا ہے کہ مجالس میں شریک ہو کر اپنے آقائے دوعالم سے اپنے فطری عشق و محبت کا ثبوت دیکر داخل حسنات ہوں۔

پروگرام

۲۰- اپریل ۱۹۴۶ء بروز سنیچر پہلا اجلاس ۸ بجے رات سے شروع
۲۱ " " اتوار دوسرا اجلاس ۷ بجے صبح سے شروع
۲۱ " " تیسرا اجلاس ۸ بجے رات سے شروع

اسمائے گرامی علمائے کرام و اکابر عظام

(۱) غازی محمود دھرم پال بی۔ اے۔ لدھیانہ (۲) مولوی سید اتقا علی صاحب حیدری بدایونی (۳) مولانا محمد احمد صاحب تھانہ بھون (۴) مولانا جمال میاں صاحب فرنگی محل لکھنؤ (۵) ڈاکٹر رمانی صاحب لکھنؤ (۶) نسیم احمد صاحب قریشی ایم۔ اے لکھنؤ (۷) مولانا عبدالحی صاحب عباسی لکھنؤ (۸) مولانا حسرت موہانی صاحب (۹) مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح (۱۰) مولانا عبدالقیوم صاحب

المعلن
سکریٹری انجمن مخدومیہ جاجمئو کانپور

لیبر ویلفیر فنڈ کی امداد

لیبر ویلفیر فنڈ کی امداد میں سی۔ او۔ ڈی۔ ڈرامٹک کلب نے جمعہ ۵- اپریل ۱۹۴۶ء کو ایسٹ انڈین ریلوے انسٹیٹیوٹ میں منشی دل کا مشہور ڈرامہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا پیش کیا جسمیں کانپور کے مشہور ڈائنر مسٹر ایس۔ کے دتا کا ساقی والا ناچ اور مسٹر طاہر کا پارٹ بھوت بینا جو کہ ڈرامہ کی ہیروئن بھی ناظرین کا مرکز بنا ہوا تھا اس ڈرامے کی کامیابی کا سہرا مسٹر ایس۔ اے۔ آئی۔ رضوی۔ ایم۔ اے۔ کے سر ہے۔ جو کہ سی۔ او۔ ڈی۔ ڈرامٹک کلب کے سکرٹری ہیں۔

اطلاع عام

ایک تانگہ نہایت اچھی حالت میں برائے فروخت بڑے اسپتال کے سامنے دیبی پرشاد لوہار کے احاطہ میں کھڑا ہے۔ خرید کنندہ اصحاب مندرجہ ذیل پتہ سے گفتگو کریں۔
دیا شنکر ورما۔ انور علی نورسی والے کی دوکان کے اوپر بڑے اسپتال کے سامنے پریڈ کانپور

بہ اجلاس جناب مسٹر کے۔ سی۔ دہون صاحب بہادر جج خفیفہ سول جج۔ اعظم گڈھ

نوٹس تاریخ مقررہ لسنبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ - ۶۶)

بعدالت خفیفہ سول جج صاحب بہادر
مقام ضلع اعظمگڈھ

مقدمہ نمبر ۳۸۳ بابت ۱۹۴۰ء
اجراء نمبر ۱۲۵ ۱۹۴۵ء

ہنسراج اہیر - مدعی
بنام - موہر سنگھ مدعا علیہ

بنام - موہر سنگھ ولد رام دلور سنگھ ساکن موضع اجگر اشرفی پٹہ خاص پرگنہ نگڑی ضلع اعظمگڈھ
چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا ڈگریدار نے واسطے نیلام اشیاء مقروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۹- ماہ مئی ۱۹۴۶ء واسطے طے کرنے شرائط نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔
آج بتاریخ ۸- ماہ اپریل ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔
بحکم اُما شنکر منصرم - سول ججی - اعظمگڈھ
(مہر عدالت)

AC 3

"میں نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس میں روپیہ لگانے کا مشورہ دو خاص وجوہات کی بنا پر دیتا ہوں۔ اوّل یہ کہ تعمیری کاموں کی تکمیل کے سلسلے میں جو عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے ضروری ہیں، قومی بچت کو یقیناً بڑی اہمیت حاصل ہوگی۔ اس مقصد کیلئے عوام کو ابھی سے بچت کے فوائد سمجھنا چاہئیں تاکہ یہ بچت ہندوستان کی آئندہ خوشحالی کے لئے مناسب موقعہ پر کام میں لائی جا سکے۔ دوسرے یہ کہ نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس روپیہ لگانے کی بالکل محفوظ مد ہونے کے علاوہ موجودہ حالات میں معقول آمدنی کا ذریعہ بھی ہیں حکومت اصل اور منافع دونوں کی ضامن ہے۔ ½۴ فیصدی منافع ملتا ہے۔ اور اس پر انکم ٹیکس معاف ہے۔"

Nalini Ranjan Sarker

نلنی رنجن سرکار صاحب
سابق ممبر وائسرائے اکزیکیٹیو کونسل۔ سابق فنانس منسٹر بنگال۔
پریذیڈنٹ ہندوستان کوآپریٹو انشورنس سوسائٹی لمیٹڈ

مختصر تفصیلات

(۱) آپ ۵، ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، ۱۰۰۰ یا ۵۰۰۰ روپے کی مالیت کے نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خرید سکتے ہیں۔
(۲) نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس روپیہ لگانے کی اتنی اچھی مد ہیں۔ کہ کسی ایک شخص کو ۵۰۰۰ روپے سے زیادہ کے سرٹیفکیٹس خریدنے کی اجازت نہیں۔ البتہ دو شخص مل کر ۱۰۰۰۰ روپے کے سرٹیفکیٹس خرید سکتے ہیں۔
(۳) ان کی قیمت ۱۲ سال میں ۵۰ فیصدی بڑھ جاتی ہے۔ ہر وہ روپیہ جو لگایا جاتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنے بن جاتا ہے۔
(۴) مدت پوری ہونے پر ½۴ فیصدی سالانہ کے حساب سے نفع ملتا ہے۔
(۵) حاصل شدہ منافع پر انکم ٹیکس معاف ہے۔
(۶) ۲ سال بعد (بلکہ ۵ روپے والے سرٹیفکیٹس ۱۸ مہینے بعد ہی) بھنائے جا سکتے ہیں، مگر پورا فائدہ جبھی حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ میعاد ختم ہونے سے پہلے ان کو نہ بھنایا جائے۔
(۷) چھوٹی رقمیں جمع کرنے والے ایک روپیہ، ۸ آنے یا ۴ آنے والے سیونگز سٹامپس خرید سکتے ہیں جب پانچ روپے کے سٹامپس ہو جائیں۔ تو آپ انہیں ایک ۵ روپے والے سرٹیفکیٹ میں تبدیل کرا سکتے ہیں۔
(۸) سرٹیفکیٹس اور سٹامپس ڈاکخانوں، منظور شدہ سرکاری ایجنٹوں، یا سیونگز بیوروں سے مل سکتے ہیں۔

اپنے روپے سے ۵۰ فیصدی منافع حاصل کیجئے
نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس
خریدیئے

کانگریس اور مسلم لیگ کی مجالس عاملہ کو وزارتی مشن کی دعوت

نئی دہلی - ۱۱- اپریل - برٹش وزارتی مشن نے کل شام کو کانگریس کے صدر اور ورکنگ کمیٹی کو ملاقات کی دعوت دی ہے۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے اس دعوت کو منظور کر لیا۔
مسلم لیگ کے صدر اور ورکنگ کمیٹی کو پرسوں شام کو مدعو کیا گیا ہے۔ تاکہ دونوں جماعتوں سے علیحدہ علیحدہ تبادلہ خیالات کر سکیں۔

نئی دہلی - ۱۱- اپریل - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سر جارج ٹامس کے ریٹائر ہونے پر آنریبل مسٹر جسٹس غلام ...ٹی کے مستقل چیف مقرر کئے گئے

شاندار — دوسرا — ہفتہ
رام راج کے بعد پرکاش پکچرس کی لاجواب تصویر

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ - ۱۹- اپریل ۱۹۴۶ء سے

ESTD. 1926

the SAD[illegible] [illegible]ce

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پرتو حق [illegible] میں رہے

احسن سمبھلی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 43 NO. 17	Cawnpore. Saturday 27th APRIL 1946	کانپور شنبہ - ۲۷ - اپریل سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۳ - جمادی الاول سنہ ۱۳۶۵ھ	جلد ۴۳ نمبر ۱۷

ادبیات

انتخاب مشاعرہ کانپور

از جناب ندرت کانپوری

۱۳ - اپریل کی شب میں جناب حامد حسن صاحب خلف الصدق جناب عابد حسن عرف نبن صاحب نے اپنے دولتکدے موسومہ عابد منزل واقعہ کرنل گنج کانپور میں ایک مخصوص بزم مشاعرہ منعقد کی مشاعرے کے صدر جناب محمد یامین خانصاحب جوہر خلف الصدق جناب احمد خانصاحب ریٹائرڈ منصرم چنگی کانپور تھے - ہر دو حضرات ادبی ذوق رکھنے والے اور حامیان زبان اُردو میں خصوصیت رکھتے ہیں - جناب حامد حسن صاحب موصوف نے اپنے حسن انتظام سے مشاعرہ کو ہر طرح دلچسپ بنا دیا تھا - چائے وغیرہ سے شعراء اور سامعین کی پر تکلف تواضع کی گئی -

غیر طرحی کلام سے جناب کوثر عابدی و جناب ماحسن لکھنوی نے محظوظ فرمایا - طرحی غزلیات کا انتخاب بغرض تفنن طبع ناظرین صداقت درج ذیل ہے :-

جناب ندرت کانپوری

اون نگاہوں کا تخاطب یاد ہے — آجتک روحِ محبت شاد ہے
دیکھئے تو وسعتِ دُنیائے دل — مٹ چکی ہے اور پھر آباد ہے
ہر نفس ہے اک تپکتا آبلہ — زندگی سرتا بہ پا فریاد ہے
جس پہ نازاں ہیں بگولے خاک کے — وہ ہماری ہستیٔ برباد ہے
سانس آزادی سے لینا ہے محال — ہر قدم پر خطرۂ صیّاد ہے

جناب وفا شاہجہاںپوری

اک مرا دل تیرے غم سے شاد ہے — ورنہ دنیا مجرمِ فریاد ہے
روح بھی مسرو[illegible] دل بھی شاد ہے — کیا بتاؤں کیا تمھاری یاد ہے
میرے دل میں جب سے اُن کی یاد ہے — زندگی منجملۂ فریاد ہے
بے نیازِ آرزو بھی ہو چکا — اور میرے حق میں کیا ارشاد ہے
ہیں یہ سب جلوے مرا عکسِ نگاہ — عشق برحق، حسن بے بنیاد ہے

جناب شارق ایرایانی

عشق اپنے ہجر میں برباد ہے — صید میں خود فطرتِ صیاد ہے
جب مرا دل ہر ستم سے شاد ہے — کیسے کہدوں وہ ستم ایجاد ہے
میرا دل ہے اور تمھاری یاد ہے — شکر ہے دنیا مری آباد ہے
اللہ اللہ بزمِ جاناں کا فروغ — ذرہ ذرہ جیسے انجم زاد ہے
دیکھ کر جس کو ہے دنیا خندہ زن — وہ تمھارا شارقِ آزاد ہے

جناب عیان حیدری

عشق ظالم کیا ستم ایجاد ہے — آج وہ بھی مائلِ فریاد ہے
پھر محبت میں سکوں ملنے لگا — پھر تمنائے ستم ایجاد ہے
برق لرزاں ہے پسِ تارِ نقاب — کون یہ آمادۂ فریاد ہے
رخصت اے امیدِ امنِ آشیاں — ہر طرف صیّاد ہی صیاد ہے

جناب انور کانپوری

بس یہی انور مری روداد ہے — ہر نفس اپنی جگہہ فریاد ہے
ایک دل ہی پر نہیں ہے منحصر — ذرہ ذرہ عشق میں برباد ہے
خود بخود جیسے کھنچا جاتا ہے دل — کس قدر دلکش تمھاری یاد ہے

دنیائے اسلام

کیا روس ترکی سے مصالحت کریگا؟ ترکی اخبار کا خیال

استنبول، ۱۱ اپریل - یہاں یہ خبر پھیلی ہوئی ہے کہ ممکن ہے کہ روس ایک تیسری قوت کے توسط سے یہ کوشش کرے کہ ترکی اور روس میں جو دیرینہ اختلافات ہیں انھیں دور کر کے ترکی اور روس میں دوبارہ خوشگوار تعلقات قائم کیئے جائیں - اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی - ایک رکن سفارت نے کہا کہ مجھے اس خبر کی تصدیق کا یقین نہیں ہے - لیکن ہو سکتا ہے کہ خبر کی کوئی اصلی حقیقت ہو -

اخبار وطن کے ایک انقرہ سے آئے ہوئے پیغام میں لکھا ہے کہ یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ اس خبر میں کہاں تک صداقت ہے - لیکن خارجی حلقوں کا یہ خیال ہے کہ اس خبر کے پھیلنے ہی سے اسکی توضیح ہو جاتی ہے کہ روس کے حوصلوں کی لہر ختم گئی ہے - وطن آگے چلکر لکھتا ہے کہ اسکی ابھی اطلاع ملی ہے کہ اب روس ٹرکی کے لیے جو زبان استعمال کر رہا ہے وہ پہلے سے بدلی ہوئی ہے اور ٹرکی کو اطلاع دی گئی ہے کہ اس کے مقبوضات کے لیے جو مطالبے ہوئے تھے وہ صرف آرمینیائی جارجیائی سیاستدانوں کی ذاتی اشاعتوں میں کیئے گئے تھے -

روس اور ٹرکی کے تعلقات کی کشیدگی کو ایک سال سے اوپر ہو گیا - اس کشیدگی نے بدترین شکل اس وقت اختیار کر لی تھی جب پچھلے دسمبر میں تین بڑے وزیر اعظموں کی ماسکو والی نشست کے دوران میں جارجیائی پروفیسروں نے ان کو ایک تحریر بھیجی تھی جس میں اُن سے درخواست کی گئی تھی کہ ٹرکی کے بحیرہ اسود کے ساحل کی ایک پٹی روس کو دیدیجائے پچھلے سال جب ٹرکی نے روس کے ایک رسمی مطالبہ کو مسترد کر دیا جس میں فلارص اردھان کے صوبے اور دردانیال میں بحری چوکیاں مانگی گئیں تھیں تو روس نے ٹرکی کے ساتھ اپنے دوستانہ معاہدوں کی تجدید نہیں کی -

ان رکن سفارت نے جنھیں مذکورہ خبر کی سچائی کا یقین نہیں تھا - کہا کہ روس کے مطالبات کی مخالفت میں ٹرکی جس طرح اُٹھا ہوا ہے اس سے سمجھوتہ کے لیے کوئی بنیاد ہی نہیں رہ جاتی ہے - انھوں نے کہا کہ اس کا بھی امکان نظر نہیں آتا کہ روس نے اب تک جو مضبوط رویہ اختیار کیا ہے - اُسے خود بخود تبدیل کر دیگا - خصوصاً حکومت ٹرکی کے حق میں جبکہ ماسکو نکتہ چینی کر چکا ہے -

فلسطین کی آزادی کا مطالبہ

جنیوا - ۱۵ - اپریل - لیگ آف نیشنز میں مصری ڈیلیگیٹ محمد آل درویش نے آج بیان کیا کہ میں مصر کے اس مطالبہ کے متعلق ایک باقاعدہ اعلان کرنیوالا ہوں کہ آیندہ ہفتہ جب اسمبلی نظام انتداب کو منسوخ کرے تو فلسطین کو فوراً آزادی مل جانی چاہیئے - آپ نے فرمایا کہ فلسطین کو تولیت میں دینے کے متعلق اگر کوئی معاہدہ منظور ہونے کے لئے کوئی اتحادی کے سامنے پیش ہوا تو عرب لیگ اس کے خلاف لڑے گی -

دمشق - ۱۷ - اپریل - بتایا گیا ہے کہ شام میں برطانوی افواج کا آخری دستہ بھی کل صبح کو دمشق خالی کر کے روانہ ہو گیا ہے -

---

ہر نفس پابندیاں، دشواریاں — ہاں فقط کہنے کو دل آزاد ہے

جناب اظہر کانپوری

وہ ہیں اونکا غم ہے، اونکی یاد ہے — دل کی دنیا کس قدر آباد ہے
میری چشمِ تر نے ثابت کر دیا — خامشی کا نام بھی فریاد ہے
مسکراہٹ بھی قیامت، شرم بھی — کیا کرم منت کشِ بیداد ہے
کون سمجھے یہ رموزِ عاشقی — صید کو خود خواہشِ صیاد ہے

جناب احسن صفی پوری

ہر نفس اک شکوۂ بیداد ہے — یاد ہے تیری جوانی یاد ہے
ہر قدم پر اک نئی افتاد ہے — کیا قیامت یہ ستم ایجاد ہے

جناب ظفر

ہر گھڑی، ہر پل اوسی کی یاد ہے — جس کے ہاتھوں زندگی برباد ہے
واقعی کیا وہ تسلی دے گئے — یا فریبِ خاطرِ ناشاد ہے
رنج و غم از ابتدا تا انتہا — زندگی کا نام ہی فریاد ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل بن ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ - ۲۷ - اپریل سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۷

مولانا ابوالکلام کی سفارش

اس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ کانگریس کے صدر پنڈت جواہر لال نہرو ہوں گے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کو اس عہدہ پر اب تقریباً چھ سال ہو گئے۔ اتنے طویل عرصہ تک کسی نے یہ عہدہ نہیں سنبھالا۔ مولانا صاحب نے آج ایک بیان میں فرمایا کہ موجودہ حالات میں پنڈت جواہر لال نہرو کرسی صدارت کے لئے بہترین ہیں۔ مولانا صاحب نے یہ بھی کہا کہ ورکنگ کمیٹی کے ممبران میری رائے سے متفق ہیں۔

مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ مختلف صوبوں میں کانگریسی ڈیلیگیٹوں کا انتخاب ختم ہو گیا ہے اور آیندہ سال کے لئے صدر کے انتخاب کا وقت آ گیا ہے۔ اسلیے میں یہ مناسب خیال سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں میں اپنی رائے عوام کے روبرو پیش کر دوں۔ جب سے میں جیل سے آیا ہوں۔ میرے پاس اس قسم کی تجویزیں آتی رہتی ہیں کہ میں ایک سال اور صدارت سنبھالے رہوں۔ میں نے اس قسم کی تجویزوں کی حمایت نہیں کی۔ میں پچھلے چھ سال سے یہ عہدہ سنبھالے ہوئے ہوں اتنے طویل عرصہ تک اس عہدہ پر کوئی شخص نہیں رہا۔ حالات ایسے تھے کہ میرے لئے اس عہدہ پر رہنا لابدی ہو گیا تھا۔ میں نے اپنے فرائض اور ملک کی خدمت اپنی بہترین قابلیت کے مطابق سرانجام دینے کی کوشش کی۔ لیکن اب میں معافی چاہتا ہوں۔ تمام حالات پر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ پنڈت جواہر لال نہرو موزوں ترین آدمی ہیں۔ ورکنگ کمیٹی کے میرے ساتھی میری رائے سے اتفاق کرتے ہیں۔ پنڈت جواہر لال کانگریس کے تین بار صدر رہ چکے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کا پولٹیکل نامہ نگار لکھتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے نام کی سفارش کرنے سے پہلے مولانا آزاد نے آج صبح مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ مولانا آزاد کے بیان کے بعد اب تمام قیاس آرائیاں ختم ہو گئی ہیں۔ کانگریس ہائی کمان کے حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ صدر کانگریس کے نتیجہ کا اعلان ہوتے ہی جون کے شروع میں بمبئی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس بلایا جائیگا۔ اور میٹنگ میں نیا صدر چارج لیگا۔ عام طور پر نیا عہدیدار کانگریس کے سالانہ اجلاس میں چارج لیا کرتا ہے۔

یو۔پی اسمبلی کا اجلاس

لکھنؤ - ۲۵ - اپریل -) ایک پر جوش مجمع کونسل چیمبر کے باہر نعرے لگا رہا تھا اور عمارت کی چھت سے یونین جیک ندارد تھا۔ جبکہ ۶½ سال کے بعد یو۔پی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔

چیمبر کے اندر تقریباً وہی انسانی چہرے دکھائی دیتے تھے۔ وہی پورانے ممبر اور پورانے وزیر تھے۔ آگے کی صفا میں مسٹر رفیع احمد قدوائی۔ پنڈت پنت ڈاکٹر کاٹجو اور مسز وجے لکشمی پنڈت تھے۔ ان کے پیچھے حافظ محمد ابراہیم اور بابو سمپورنانند تھے چیمبر کا بیشتر حصہ کانگریسی ممبران سے کھرا ہوا تھا۔ جب شری بیتا پرسوتم داس ٹنڈن نے صدارت کی کرسی سنبھالی۔ کانگریسی ممبران نے تالیاں بجائیں۔ اس کے بعد حلف وفاداری اُٹھانے کی رسم ادا ہوئی۔

ہاؤس کا اجلاس اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے لئے ۲۷ تک ملتوی ہو گیا۔ ستمبر کے بعد بار بار جے ہند کے نعرے لگائے گئے۔ گورنمنٹ نے وزیروں کی تنخواہیں بڑھانے کا نوٹس دیا کہ پانچسو کے بجائے پندرہ سو ہونی چاہیئے۔

آئینۂ کانپور

اہل شہر سے اپیل

آئی۔یو۔ الگزینڈر اسکاٹ آئی۔سی۔ایس۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے منافرت کی افواہیں پھیلانے والے لڑکوں کو سخت تنبیہہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو لوگ منافرت کی افواہیں پھیلاویں گے ان کے ساتھ انتہائی سخت برتاؤ کیا جائے گا۔ اور اہل شہر سے اپیل کی ہے کہ وہ حکام کے ساتھ اتحاد عمل کرتے ہوئے ایسے لوگوں کی رپورٹ کریں تاکہ اونکو سزا دی جاسکے۔

کانگریس کا عام جلسہ

کانگریس کے ایک عام جلسہ میں افواہیں پھیلانے والوں کے خلاف مذمت کی گئی۔ اور امن وامان کی تلقین کی گئی۔ اور نفرت انگیز افواہیں پھیلانے والوں کی نگرانی کے لئے ایک پولیس پروٹکشن کمیٹی قایم کی گئی ہے۔

مسلم لیگ

مسلم لیگ کی طرف سے بھی اہل شہر سے پُرامن رہنے کی اپیل کی گئی ہے۔

پیس کمیٹی

چوک مسٹن روڈ میں کے پریسیڈنٹ مسٹر وحید احمد نے اپنے مکان پر سٹی مسلم لیگ اور سٹی کانگریس کے پریسیڈنٹ صاحبان کو ایک دن اور دوسرے دن پریس کے نمایندوں کو چار پر مدعو کر کے شہر میں نفرت آمیز افواہوں کے انسداد کے لیے مشورہ کیا اور اپنی خدمات پیش کیں۔

آنریبل منسٹر کی تشریف آوری

آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی منسٹر پولیس اس ہفتہ چند گھنٹوں کے لئے کانپور تشریف لائے تھے اور تلک ہال میں آپ نے کچھ لوگوں سے شہر کے امن وامان کے مسئلہ پر گفتگو کی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے دوسرے دن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اور ایس۔پی صاحب منسٹر صاحب سے ملنے لکھنؤ تشریف لے گئے تھے۔

ہندوستانی برادری

۲۱ - اپریل کو ہندوستانی برادری کا سالانہ جلسہ مسٹر محمد حبیب اللہ میونسپل ایکزیکٹو افیسر کے بنگلہ پر مسٹر آر۔ منوہر لال۔ وائی۔ ایم۔سی۔ اے۔ کے بنگلہ پر منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل رزولیوشن منظور ہوئے۔

(۱) یہ جلسہ دعا اور قوی اُمید کرتا ہے کہ وزارتی مشن ہندوستان کے سیاسی جمود کو ختم کرنے میں کامیاب ہوگا اور اس کے نتیجہ کے طور پر خودمختار اور متحدہ ہندوستان قائم ہوگا۔

(۲) ایک دوسرے رزولیوشن میں یو۔پی۔ گورنمنٹ کے اس تجویز پر مبارکباد دی گئی کہ وہ ایک وزیر کے ماتحت صوبہ میں قومی اتحاد واتفاق کے لیے ایک علیحدہ محکمہ قائم کر رہی ہے۔

ہندوستانی برادری گذشتہ ۱۶ سال سے قومی اتحاد واتفاق کے لیے کوشاں ہے اور اس سلسلہ میں وہ اپنی خدمات پیش کرتی ہے

آیندہ سال کے لیے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔

پریسیڈنٹ - مسٹر آر۔ منوہر لال۔ وائی۔ ایم سی۔ اے۔

وائس پریسیڈنٹ: مسٹر ری پورنانند و...

جنرل سکریٹری - ڈاکٹر ایس۔ آر۔ سکینہ

ٹریژرر - خواجہ عبدالسلام

۲۴ - اپریل کو ہندوستانی برادری کی مجلس انتظامیہ کی ایک میٹنگ مسٹر آر۔ منوہر لال۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ پریسیڈنٹ برادری کے بنگلہ پر منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا۔

"ہندوستانی برادری کی مجلس انتظامیہ کی یہ میٹنگ شہر کے غیر ذمہ دار لوگوں کے نفرت انگیز افواہوں کے پھیلانے کی سخت مذمت کرتی ہے اور اہل شہر سے عموماً اور پبلک لیڈروں سے خصوصاً اپیل کرتی ہے کہ ان نفرت انگیز افواہیں پھیلانے کی روک تھام کریں۔ اور اہل شہر کو غلط اور نقصان دہ پروپیگنڈہ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔"

مرچنٹ چیمبر آف کامرس کا مقدمہ

مسٹر ایف این بھرگاؤ ... ڈسٹرکٹ دسٹن جج کانپور نے مرچنٹ چیمبر آف کامرس کے مقدمہ کا ۲۴ اپریل کو فیصلہ سناتے ہوئے مسٹر بالکرشن مہیشوری کی درخواست نامنظور کر دی۔

مقدمہ کا خلاصہ یہ ہے :—

مخالف پارٹی کہتی ہے کہ

پریسیڈنٹ کو جلسہ ملتوی کرنیکا کوئی حق نہیں تھا لہذا اس نے مقررہ تاریخ یعنی ۲۸ - مارچ کو چیمبر کے دفتر میں جلسہ کیا اور اب دوسرا جلسہ جو کہ ۲۷ - اپریل کو ڈسٹرکٹ جج کی اجازت سے ہونیوالا ہے اسکی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ مقررہ تاریخ پر جلسہ ہو چکا ہے اس پارٹی کی طرف سے مسٹر بالکرشن مہیشوری نے درخواست دی تھی جسکو ڈسٹرکٹ جج نے خارج کر دیا۔ لہذا اب جلسہ ۲۷ - اپریل کو ہوگا۔ دیکھئے دونوں پارٹیوں کی چپقلش کیا رنگ لاتی ہے؟

افتتاح

آنجہانی لالہ کملاپت سنگھانیہ کے نام پر ضلع میں جو متعدد اسکول بنائے جا رہے ہیں انمیں سے ایک اسکول کی عمارت راوت پور میں بنکر تیار ہو گئی ہے جسکا افتتاح ۲۸ - اپریل کو آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر انصاف کریں گے۔

عورتوں کی میٹنگ

کانپور سٹی کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام عورتوں کی ٹریننگ کلاس کا افتتاح مسز اُما نہرو ۲ - مئی کو کرینگی اور ۴ - مئی کو آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کلاس لکچر دیں گی۔

پریس کانفرنس

۲۱ - اپریل کو ڈی - اے - وی کالج میں مسٹر بالکرشن مہیشوری کی صدارت میں تیسری - یو - پی - پریس کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کے مالی اور خاطر ومدارات کی کمیٹیوں کی مشترکہ میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں کانفرنس کے لئے فنڈ کی اپیل کی کامیابی پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ ۶ ہزار روپیہ کانفرنس کے بجٹ کے لیے اور تقریباً ۴ ہزار روپیہ پریس کلب کے لئے تجویز کیا گیا تھا۔ جس میں سے کلب کیلئے ۲ ہزار روپیہ آ گیا ہے اور بقیہ روپیہ پور ہو جانے کی جلد اُمید کی جاتی ہے۔

مسٹر بالکرشن مہیشوری کو انٹرٹینمنٹ کمیٹی کا جائنٹ کنوینر مقرر کیا گیا ہے۔

آتشزدگی

گذشتہ ہفتہ شاہی ہوائی اڈے کی بارکوں میں سخت آگ لگ گئی ہم ۲۴ گھنٹے تک فائر بریگیڈ آگ پر قابو نہیں پا سکا۔ ایک سو بارکیں جلکر خاک سیاہ ہو گئیں اور کئی لاکھ روپیہ کے نقصان کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔

میونسپل بورڈ

۲۳ - اپریل کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بورڈ کے چیرمین بابو دوارکا پرشاد سنگھ کی صدارت میں ہوا۔ مسٹر نرنیدر جیت سنگھ کی سفارش پر بورڈ نے یہ طے کیا ہے کہ بورڈ ان ٹھیکہ داروں کی ایک فہرست بنائے جو بددیانتی سے کام انجام دیتے ہیں۔

چیرمین صاحب نے سوریج اسکیم کو بورڈ کے سامنے رکھا اور کہا کہ مناسب ہے کہ سب میونسپل بورڈ ملکر اس تعلیم کے حاصل کرنے کے لیے کوئی موزوں آدمی کو یورپ بھیجے اور اسکی ٹریننگ کا خرچ دیا جائے۔

مسز رازدان لڑکیوں کی تعلیم کی لیڈی سپرنٹنڈنٹ مقرر کی گئی ہیں۔

شہر کی صحت

خدا کا شکر ہے کہ شہر میں اب طاعون تقریباً ختم ہو گیا ہے اور گذشتہ ہفتہ کی میونسپل رپورٹ ہے کہ صرف دو موتیں طاعون سے ہوئیں۔ جا بجا کالرا اور چیچک کی بھی شکایت ہے۔ کانپور کی گندگی اب تقریباً مسلم ہوتی جا رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ میونسپل بورڈ اس طرف اپنی پوری توجہ مبذول کریں تاکہ شہر کو ایک حد تک بیماریوں سے نجات مل سکے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

۲۴ - اپریل کو ڈیولپمنٹ بورڈ کا ایک جلسہ بورڈ کے چیرمین مسٹر ایڈورڈ سوٹر کی صدارت میں ہوا آپ نے کہا کہ یہ بورڈ اس غرض سے قایم کیا گیا تھا کہ شہر کی توسیع کر کے شہر میں اچھی سڑکیں بنائی جائیں اور موجودہ سڑکوں کی درستی کی جائے۔ شہر کو گندگی سے دور کر کے صفائی کی جائے اور صاف ہوا و پانی کا اہل شہر کے لیے انتظام کیا جائے۔ اس پروگرام میں پانچ سال لگیں گے اور انجنیرنگ میں بیس لاکھ روپیہ صرف ہو۔ جو واٹر سپلائی۔ سیوریج۔ سڑکوں کی تعمیر اور توسیع شہر پر خرچ ہوگا۔

آپ نے انتظامی اخراجات کو درست بتلایا اور کہا کہ گذشتہ سال انجنیرنگ کے کاموں پر ۲ لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ پبلک ممبران کے کواپریشن سے وغیرہ گورنمنٹ اور عملہ کے امداد سے یہ سب اسکیمیں کامیاب ہوں گی۔

بورڈ نے لفٹننٹ کرنیل سورین کو شہر کے لئے انجنیر مقرر کیا ہے۔

مسٹر بی - پی - سریواستوا نے کام کی سست رفتاری پر تشویش کا اظہار کیا۔ جس کے جواب میں چیرمین صاحب نے اس کی ذمہ داری ٹھیکہ داروں پر ڈالدی۔

بورڈ نے مسٹر آر - ان - در کو مشیر قانونی مقرر کیا ہے اور مسٹر کے - ال - سیٹھی کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا۔

موسم

موسم تبادلہ کے مدارج سے گذر چکا ہے اور اب گرمی بتدریج بڑھتی جا رہی ہے۔

جدھر دیکھو آبادھاپی نظر آتی ہے۔ دنیا میں کھلبلی مچی ہے۔ ایک لڑائی بند ہوئی۔ دوسری کے لچھن دکھائی دے رہے ہیں۔ قوموں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کی آگ بجھی نہیں۔ حرف دیکھنے میں دب گئی ہے۔ ہر وقت یہ کھٹکا رہتا ہے۔ کہ اب بھڑکی اور اب بھڑکی۔ سیاسی اعتبار سے دنیا کی کیفیت ایک جوالا مکھی پہاڑ کی سی ہے۔ جس کے اندر مادہ ہو گر پھوٹ نکلنے میں کچھ دیر ہو۔

ایران آجکل بین الاقوامی سیاست کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس کا معاملہ بین الاقوامی کونسل میں پیش ہے اور مدعی سست، گواہ چست والا حساب ہو رہا ہے یعنی ایران کی حکومت نے تو یہ لکھ کر دیدیا ہے کہ اب ہمارا اور روس کا سمجھوتہ ہوگیا ہے اور اس معاملہ پر اتحادی کونسل کو غور نہ کرنا چاہیئے۔ لیکن برطانیہ اور امریکہ کا یہ اصرار ہے کہ جب معاملہ ایک دفعہ سامنے آگیا ہے۔ تو اس پر غور ہونا ہی چاہیئے اور فیصلہ دینا ہی پڑے گا۔

منچوریا میں کمیونسٹ فوجوں کو فتح پر فتح حاصل ہو رہی ہے۔ روس نے اپنی فوجیں تو اس علاقہ سے ہٹالی ہیں لیکن انکی روحانی اولاد کمیونسٹ پارٹی نے وہاں بغاوت کردی ہے اور شہر چانگ چونگ پر قبضہ کرلیا ہے۔ حکومت منچوریا نے مقدن سے فوجیں بھیجی ہیں۔ لیکن یہاں بھی وہی ایران والا نقشہ نظر آتا ہے اور بغاوت کی آگ بجھتی نظر نہیں آتی بلکہ اندیشہ ہے کہ خاص چینی علاقہ کے کمیونسٹوں کو بھی اس سے تقویت پہونچے گی۔ اس کے دور رس نتیجے کہاں تک پہونچیں گے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ بیشتر کے فوجی کمانڈر نے تو یہاں تک کہا ہے کہ اس علاقہ پر روس کا قبضہ ہوجانا تمام دنیا کے امن و امان پر اثر ڈالیگا کیونکہ منچوریا کے دکھنی علاقہ کا راکٹ بم ہندوستان کے اتری علاقہ تک پہونچ سکتا ہے۔

ڈاکٹر شہریار سے ڈچ حکومت کی جو بات چیت انڈونیشیا کی آزادی کے بارے میں ہو رہی ہے وہ اب تعمیری مرحلہ پر ہے۔

ڈاکٹر شہریار کی طرف سے جو جو نکات پیش کیئے گئے ہیں وہ ڈچ حکومت نے شایع کردیے ہیں بظاہر اب انڈونیشیا کا معاملہ سلجھتا نظر آتا ہے۔ ڈچ حکومت نے اس اصول پر کہ

ساری جاتی دیکھیئے آدھی دیجے چھوڑ

اپنے تجارتی اور اقتصادی مفاد کو انڈونیشیا میں برقرار رکھنے کے لئے یہ مناسب سمجھا ہے کہ سیاسی اختیارات منتقل کردیے جائیں اگرچہ وقتاً فوقتاً انڈونیشیا کے باشندوں اور فوجی دستوں میں جھڑپیں ہوتی رہی ہے۔ لیکن ان ہنگامی واقعات سے شاید اس بات چیت میں اب کوئی خلل نہ پڑیگا۔

ایشیا کے ان تینوں ملکوں پر نظر ڈالنے کے بعد (ہندوستان کا ذکر ہم سب سے آخر میں کریں گے) افریقہ کی طرف آیئے۔ یہاں ملک مصر والے ابکل آزادی چاہتے ہیں۔ داخلی معاملوں میں تو انھیں بہت کچھ آزادی حاصل ہے۔ لیکن انھیں برطانی فوجوں کا اپنے ملک میں رہنا اور غیر ملکیوں سے تعلقات کی باگ ڈور برطانی ہاتھوں میں رکھنا پسند نہیں ہے۔ اس لیے برطانیہ اور مصر کے معاہدہ پر نظر ثانی کی جائے گی۔ اس مقصد کے لیے برطانی نمایندے تو قاہرہ میں پہونچ گئے ہیں۔ لیکن جو بات چیت اس ہفتہ شروع ہونے والی تھی وہ آیندہ ہفتہ کے لیے ملتوی ہوگئی ہے۔

واردھا گنج۔ سی۔ پی۔ ۲۰۔ اپریل۔ صوبہ کی گورنمنٹ اگست سنہ ۴۲ء کے قیدیوں کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی انکو رہا کر دے گی۔ آیندہ ہفتہ اور بھی بہت سی رہائیوں کی توقع ہے۔

لارڈ بائرن کی ایک نظم کا ترجمہ

آزاد فضا میں سانس لینا میرے مقدر میں نہیں ہے
پابہ زنجیر ہوں اور موت کا منتظر۔
میرے باپ کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔
اس لئے کہ وہ اپنے اصول کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

ہم سات بھائی تھے۔
چھ بھائیوں نے باپ کی طرح داعی اجل کو لبیک کہا۔
میں ابھی تک زندہ ہوں۔
شلوں کے عمیق و قدیم زندان میں۔
میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے قید میں زندگی بسر کرتے کتنی مدت گذر گئی۔
میں شمار نہیں کرسکتا۔
میں بھول گیا ہوں۔
جب میرے آخری بھائی نے گر کر نقاہت سے جان دی۔
میں اس کے پہلو میں زندہ درگور ہوگیا۔

آخر ایک دن چند آدمی۔
میرے لئے آزادی کی نوید جانفزا لائے۔ میں نے ان سے کوئی وجہ دریافت نہیں کی۔
کیونکہ میرے لئے آزادی و پابندی برابر تھی۔
میں مایوسی سے محبت کرنا سیکھ گیا تھا۔
آخر کار وہ آئے اور میری تمام زنجیریں علیحدہ ہوگئیں۔
زنداں کی تمام دیواریں میرے لئے مقدس تھیں۔
اور میں نے یوں محسوس کیا کہ وہ مجھے میرے گھر سے جدا کرنا چاہتے ہیں۔
مجھے زنجیروں سے الفت ہوچکی تھی۔
کیونکہ دیر تک ایک ساتھ رہنے سے ہم دوست بن چکے تھے۔
میں نے آزادی کے وقت ایک سرد آہ بھری۔

برطانیہ طاقت منتقل کرنے کا فیصلہ کرچکا

لندن۔ ۲۰۔ اپریل۔ لارنس مشن کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کنزرویٹو اخبار "لندن ٹائمز" نے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ نے پکا ارادہ کیا ہوا ہے کہ ہندوستان کی حکومت کی باگ ڈور خود ہندوستانیوں کے سپرد کردی جائے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے کیبنٹ مشن ہندوستان گیا ہے۔ اس کی سرگرمیوں کے نتیجے کے طور پر کہا جاسکتا ہے کہ مشن کو اپنے مقصد میں ضرور کامیابی ہوگی۔ ایسٹر کی چھٹی منانے کے بعد بات چیت کا نازک دور شروع ہوجائیگا۔ اور مشن الجھے ہوئے معاملوں کو سلجھانے میں مصروف ہوجائیگا۔ اب وہ وقت ختم ہوا۔ جب برطانیہ ہندوستان کو حکومت خود اختیاری کا راستہ دکھلایا کرتا تھا۔ اب تو اس نے اپنا مشن ہندوستان کو حکومت خود اختیاری حاصل کرنے میں امداد کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

پنجاب میں کسانوں سے بٹائی نہیں لیجائیگی

لاہور۔ ۲۰۔ اپریل۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ کسانوں سے بٹائی لینے کا طریقہ ختم کردیا جائے۔ حکومت کا خیال ہے کہ موجودہ ربیع کی فصل پر جلدی سے بٹائی کا معقول انتظام نہیں کیا جاسکتا۔ اور خود اپنی مرضی سے دینے کے مقابلہ میں اس سے کم تسلی بخش نتیجہ نکلے گا۔ اسلیے حکومت خود اپنی مرضی سے اناج دینے کے طریقے کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ اور تمام کسانوں اور دوکانداروں سے تعاون کرنے کی اپیل کرے گی۔

پنجاب کی ربیع کی فصل اُمید سے زیادہ اچھی ہے۔ اور پنجاب کو غلہ کے معاملہ میں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

رانی رجمنٹ جھانسی

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور ان کو میجر کے عہدہ سے سرفراز کیا گیا۔ رنگون کیمپ کی ساری ذمہ داریاں لفٹنٹ جانکی دیوڈا کے سپرد کردی گئیں۔ ان کی قابلیت اور فرایض کی انجام دہی سے نیتاجی بہت خوش اور متاثر ہوئے۔ اس کے تھوڑے دنوں کے بعد میجر لکشمی کو لفٹنٹ کرنل کا عہدہ ملا اور یہ عہدہ ہتھیار ڈالنے کے بعد سے ابتک قایم ہے اتحادی فوج کے سپاہیوں نے ان کو رنگون آنے کے لئے مجبور کیا اور ان کو بدل ناخواستہ رنگون آنا پڑا اور بہت دشواریوں کے بعد وہ رہا ہوئیں۔

رہائی کے بعد!

رہا ہونے کے بعد کپتان لکشمی نے ایک دواخانہ بنام "ڈائمنڈ فارمیسی"، مغل سٹریٹ رنگون میں قایم کیا۔ اور ڈاکٹری شروع کردی اور آزاد ہند فوج کے رہا شدہ فوجیوں کی ضروریات پورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں اور ان کی خدمات کرنے میں کبھی پس و پیش نہیں کیا۔ اسٹیٹسمین کو ایک خط کے ذریعہ انھوں نے اس امر کی تردید کی تھی کہ وہ برطانوی سپاہ کو برما میں مدد کر رہی تھیں یا انگلستان میں بیماروں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کر رہی تھیں۔

۲۔ اکتوبر سنہ ۴۵ء کو لفٹنٹ کرنل لکشمی نے رنگون میں گاندھی جی کی سالگرہ میں حصہ لیا اور بہت بڑے ہجوم کے سامنے بصیرت افروز تقریر کی۔ تین ہفتے کے بعد یعنی ۲۱۔ اکتوبر کو نیتاجی کی آزاد حکومت کی بنیاد ڈالنے کی یادگار میں "یوم آزاد ہند فوج" منایا گیا۔ جب وہ تقریر کر رہی تھیں۔ تو لفٹنٹ کرنل کے فوجی لباس میں تھیں۔ ۵۔ نومبر کو انھوں نے ایک خاص اجلاس اپنے غم و غصہ کے اظہار کے لئے جو آزاد ہند فوج پر مقدمہ چلانے کے سلسلہ میں تھا اور جو لال قلعہ میں ہو رہا تھا منعقد کیا۔ ۱۰۔ نومبر کو برما تون و فاع ہند کے ماتحت ایک نوٹس ملا۔ جن کی رو سے ان کو "کلوا" جانے کے لئے مجبور کیا گیا۔ اس کا جواب انھوں نے یہ دیا کہ انکو رنگون سے باہر بھیجنے کا خیال ہے۔ تو اس سے بہتر یہ ہوگا۔ کہ ان کو مادر وطن کی گود میں جانے دیا جائے۔

۱۴ تاریخ کو پھر ایک نوٹس ملا اور اس کے دوسرے دن علی الصباح ایک فوجی گاڑی ان کے مکان پر آگئی اور رنگون کے قریب "منگلا دن" ہوائی اڈے پر پہونچا دیا۔ جہاں سے ان کو بذریعہ ہوائی جہاز ۳۰۰ میل کی دوری پر "مکٹیلا" پہونچا دیا گیا اور وہاں سے پھر ایک موٹر کے ذریعہ "کلوا" پہونچا دی گئیں۔ یہ سو میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی مقام ہے۔ اس کے بعد وہ ہندوستان آئیں۔

علیگڈھ کا معاملہ لارڈ ویول کے سپرد

بنارس۔ ۲۰۔ اپریل۔ حکومت یو۔ پی کے ایک ترجمان سے جب پوچھا گیا کہ علیگڈھ کے معاملے کے فیصلے میں دیر کیوں ہو رہی ہے تو اونھوں نے جواب دیا کہ علیگڈھ یونیورسٹی کا مرکزی معاملہ ہے۔ اسلیے یہ کیس یہاں کے لارڈ ریکٹر یعنی لارڈ ویول کو پیش کردیا گیا ہے۔ سرکاری تحقیقات کی رپورٹ حکومت کو مل چکی ہے اور اس پر توجہ دی جارہی ہے۔ اس بات کا یہاں سوال ہی نہیں کہ فتنہ انگیز سیاست کی دھمکیوں سے مرعوب ہوکر حکومت مناسب کارروائی عمل میں نہیں لائیگی۔ اس سے پہلے وزیر اعظم پنڈت پنت بھی کہہ چکے ہیں کہ قانونی کارروائی ضرور کی جائے گی۔

شاہ فاروق سے برطانی مشن کی ملاقات

قاہرہ۔ ۲۰۔ اپریل۔ مصر کے معاہدہ بابت سنہ ۱۹۳۶ء پر نظر ثانی کرنے کے سلسلہ میں بات چیت کرنے کے لیے جو برطانی مشن اس وقت مصر گیا ہوا ہے۔ اس نے آج شاہ فاروق سے ملاقات کی شاہ فاروق کے وزیر اعظم صدقی پاشا اور وزیر خارجہ سید پاشا نے بھی ملاقات کی۔

قطب مینار

پیارے بچو! گذشتہ اشاعت میں تم تاج محل کے حالات پڑھ چکے ہو۔ آج قطب مینار کی سیر کرو۔ تاج محل کی طرح قطب مینار بھی ایک زبردست اور شاندار عمارت ہے۔ یہ عمارت ہندوستان کے دارالسلطنت دہلی میں واقع ہے جو کسی زمانہ میں مسلمان حکمرانوں کا پایہ تخت تھا۔ لیکن آج بھی اسے وہی مرتبہ حاصل ہے۔ یہ مینار شہر دلی سے جانب دکھن ۱۱ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ (۲۳۸) فیٹ بلند اور ہندوستان کے سب میناروں سے اونچا ہے۔ اس کے اندر چکردار (۳۷۹) سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ ان سے لوگ اسکی چوٹی تک پہونچ سکتے ہیں۔ اوپر سے میلوں تک عجیب و غریب نظارے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ عمارت نیچے سے اوپر تک لال پتھر کی بنی ہوئی ہے اور سنگ مرمر کی پچکاری سے پتیاں یا دھاریاں ڈالی گئی ہیں جو بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ باہر طرح طرح کے بیل بوٹے بنائے گئے ہیں اور جگہہ جگہہ قران شریف کی آیتیں کھدی ہوئی ہیں۔ جو فن خوشنویسی کا بہت اچھا نمونہ ہیں سلطان محمد غوری نے سنہ ۱۱۹۲ء میں جب دلی کو فتح کیا اور لاہور میں جب اس کی تاجپوشی کی خوشی منائی گئی تو قطب الدین ایبک نے اس مینار کی بنیاد ڈالی۔ سلطان محمد غوری، قطب الدین کو اپنا جانشین بنا کر چلا گیا۔ قطب الدین کے بعد شمس الدین التمش دہلی کا بادشاہ ہوا اور اسی کے زمانہ میں اس کی تعمیر ختم ہوئی۔ قطب مینار جیسی پرشکوہ عمارت کے دیکھنے سے پرانے زمانے کے بادشاہوں کی عالی حوصلگی کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کی عظمت اور جبروت کا سکہ بیٹھتا ہے۔

ہندوستانی نیوز پرنٹ ڈیلیگیشن انگلینڈ

نئی دہلی۔ ۲۰۔ اپریل۔ مسٹر دیوداس گاندھی اور مسٹر رام ناتھ گوئنکا۔ جنھیں انڈین اور ایسٹرن نیوز پیپر سوسائیٹی نے برطانیہ اور امریکہ جانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ ۲۸۔ اپریل کو بذریعہ ہوائی جہاز انگلینڈ کو روانہ ہوں گے۔ یہ دونوں لندن میں ایک ہفتہ گذارنے کے بعد امریکہ اور کنیڈا کو روانہ ہوجائیں گے۔

چینی یونیورسٹی کے کنووکیشن میں

چنگ کنگ ۱۷۔ اپریل۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ایک چینی یونیورسٹی نے ایک ہندوستانی عالم کو کنووکیشن میں ایڈریس پڑھنے کی درخواست کی ہے۔

اس ہندوستانی کا نام مسٹر کے۔ پی۔ ایس مینن ہے اور یہ چین میں حکومت ہند کے ایجنٹ جنرل ہیں۔ مسٹر مینن آج نانکنگ یونیورسٹی اور گنلنگ کالج سے گریجویٹ ہونے والے طلبار کے سامنے ایڈریس کنووکیشن پڑھیں گے۔

سوہنی مہیوال

جینت ڈیسائی کی دلکش اور عشق و محبت سے لبریز تصویر
اداکار:۔ بیگم پارہ۔ ایشور لال۔ مبارک۔ دلکشت
۲۶۔ اپریل سے جگت ٹاکیز کانپور میں اس دلکش تصویر کی نمائش شروع ہوگی۔

پرتھوی راج سنجوگتا

شالیمار پکچرس کی لاجواب اور محبت سے لبریز تصویر
اداکار:۔ نینا۔ پرتھوی راج۔ بھارت ویاس
۲۷۔ اپریل سے نگار ٹاکیز کانپور میں اس پرکیف تصویر کی نمائش ہوگی۔

گھر

سن رائز پکچرز کی نہایت لاجواب سوشل تصویر
اداکار۔ جمنا۔ نواب۔ مولینا۔ مرزا مشرف
۱۹۔ اپریل سے یہ تصویر نشاط ٹاکیز کانپور میں چل رہی ہے اور پبلک سے داد تحسین حاصل کر رہی ہے۔ اس تصویر نے گذشتہ ریکارڈ مات کر دیا ہے

زینت

ایسٹرن پکچرس کی دلکش تصویر
خاص اداکار:۔ نورجہاں۔ کرن دیوان۔ یعقوب دلکشت۔
ناولٹی ٹاکیز کانپور میں یہ دلکش تصویر چل رہی ہے اور ۲۶۔ اپریل سے اس کا آٹھواں شاندار ہفتہ شروع ہوگا۔ پبلک اس تصویر کو نہایت پسند کر رہی ہے۔

پنا

نوینگ چتر بھٹ کی بہترین تصویر
خاص اداکار:۔ گیتا نظامی۔ جیراج۔ ڈیوڈ کسم دلیس پانڈے۔
میجسٹک ٹاکیز کانپور میں اس تصویر کا ۲۶۔ اپریل سے دسواں ہفتہ شروع ہوگا۔
پبلک کو اس تصویر سے خاصی دلچسپی ہے

حرّوں کو پنجاب میں آباد کیا جائیگا

کراچی۔ ۱۹۔ اپریل۔ سندھ گورنمنٹ کی توجہ بعض حرّوں کو پنجاب میں آباد کرانے کی اسکیم کو ممکن العمل بنانے کے مرکوز ہے جو معلوم ہوا ہے کہ اب پنجاب گورنمنٹ سے خط و کتابت کے مرحلہ میں ہے۔ باوثوق طریقہ سے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کا ایک سرکاری افسر کراچی جائیگا۔ تاکہ آخری انتظامات کے متعلق خاص طور پر پنجاب میں آباد ہونیوالی کا انتخاب اور اخراجات کے سلسلہ میں فیصلہ کیا جاسکے۔

امریکہ سیام کو قرضہ دے رہا ہے

بنگکاک۔ ۱۵۔ اپریل۔ رائٹر کی اطلاع ہے کہ بنگکاک میں امریکی سفارتخانہ کے انچارج کا انکشاف ہے کہ امریکہ سیام کو دس لاکھ ڈالر تقریباً ۳۰ لاکھ روپیہ پڑے ہوئے امریکن سامان خریدنے کے لئے قرض دے رہا ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو شاید اتنا ہی روپیہ اور قرض دیدیا جائے۔

اقوال زرین

تم اپنا مال جسے اللہ نے تمھاری ہر طرح کی درستی کا ذریعہ بنایا ہے بے وقوفوں اور نادانوں کو نہ دیدو۔ (قرآن)

اللہ تعالیٰ تم کو جو چیز عطا فرمائے تو اس پر نہ اتراؤ۔ وہ اترانے اور غرور کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (قرآن)

جس قوم میں عہد شکنی کی عادت پھیل جاتی ہے ان میں خونریزی بڑھ جاتی ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اس میں موتوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ (ارشاد نبوی)

خدا نے جس آدمی کو اچھی صورت اچھی سیرت اور نیک بخت بیوی اور فیاضی کی عادت دی ہے۔ اسکو دنیا اور آخرت کی خوبیاں عطا کی ہیں۔ (ارشاد نبوی)

سب سے بُرے وہ لوگ ہیں کہ جب کھانے پر آئیں تو ان کا پیٹ نہ بھرے اور جب تعریف کرنے پر آئیں تو ان کا جی نہ بھرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ (ارشاد نبوی)

موج تبسم

استاد۔ تم بڑے ہی نالایق ہو جب میں تمھاری عمر کا تھا تو مشکل سے مشکل سوال حل کر لیتا تھا۔

شاگرد۔ شاید آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جیسا آپ کا اُستاد تھا۔ میرا نہیں۔

ایک شخص کا کتا کھو گیا۔ اس نے اخبار میں اشتہار دیا کہ جو اس کا پتہ دے گا۔ دس روپے انعام دیا جائیگا اشتہار دیا گیا۔ مگر کوئی پتہ نہ لگا۔ وہ دفتر میں پتہ لینے گیا اور جا کر کہا:۔

میں اشتہار کے مینجر سے ملنا چاہتا ہوں۔

جواب ملا وہ باہر تشریف لے گئے ہیں۔

"اُن کے نائب کہاں ہیں؟"

"وہ بھی موجود نہیں!"

اچھا تو کیا ایڈیٹر صاحب ہیں؟

وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔

او ہو سب کتے کی تلاش میں مصروف ہیں، شکریہ،

دلچسپ معلومات

نئی شادیوں کی شوقین لڑکیاں

یوروپ میں ایسی لڑکیوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جنھوں نے شادی اور بیاہ کے مسئلہ کو ایک کھیل بنا رکھا ہے۔ یہ لڑکیاں جب چاہتی ہیں پرانے شوہروں کو چھوڑ کر کسی نوجوان سے شادی رچا لیتی ہیں۔

چنانچہ نیوز آف دی ورلڈ کی اطلاع ہے کہ ویانا کی ایک لڑکی ڈورتھی بارلے کی عمر اگرچہ اس وقت مشکل سے ۲۱ سال کی ہوگی۔ لیکن وہ اس کم عمر میں سات شوہر تبدیل کر چکی ہے۔ جب اخباری نمائندے نے اس لڑکی سے شوہروں کی تبدیلی کا سبب معلوم کرنا چاہا تو لڑکی نے بتایا کہ وہ اس وقت تک برابر شوہر تبدیل کرتی رہیگی جبتک کہ اُسے طبیعت کے موافق شوہر نہ مل جائیگا۔

گویا اس نے اس وقت تک جتنی بھی شادیاں کی ہیں سب آزمایشی ہیں۔ اصل شادی کی ابھی تک نوبت ہی نہیں آئی ہے۔

مدراس۔ ۱۷۔ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ رائٹ آنریبل وی۔ ایس۔ سری نواس شاستری کا آج رات میں میلا پور میں انتقال ہو گیا ہے۔ آپکی عمر ۷۶ سال کی تھی انکی تندرستی اچھی تھی اور انکی موت غیر متوقع خیال کیجاتی ہے

افسانہ

دھن راج

(از جناب دلبار غ رائے باغ جنڈیالوی)

نوٹ:۔ مدت ہوئی پنجاب کے ایک گاؤں میں ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ یہ واقعہ اس قدر دلچسپ اور سبق آموز ہے کہ میں اسے سنکر افسانوی رنگ میں لکھنے کے لئے مجبور ہو گیا۔

بڑھا دھن راج دمہ کا مریض رہ رہ کر کھانسنے لگتا تھا۔ اور بچے شرارت کے تحت بے سوچے سمجھے اس کی نقل اتارنے لگتے تھے۔

بڑھا دمہ کے باعث جتنا تیز کھانستا اتنی ہی شدت کے ساتھ بچے بھی اس کی نقل اتارتے تھے منع کرنے پر بھی تو بچے نہ مانتے تھے۔ آخر بڑھا ان کے پیچھے بھاگتا اور وہ سب دوڑ کر اپنے اپنے گھروں میں گھس جاتے تھے اور جب بڑھا کھانسی کی شدت کے باعث کسی کے دروازے کے سامنے ہانپتا کانپتا بیٹھ جاتا تو سب بچے اپنے گھر کے دروازے سے سر نکال کر پھر بڈھے کی نقل اتارنا شروع کر دیتے تھے۔ آخر بڈھا تنگ آ کر بچوں کی طرف سے چشم پوشی کر لیتا اور کھانسنے لگتا۔

علاج نہ ہونے کے باعث بڈھے کے مرض میں نت اضافہ ہوتا ہی جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی دن یہ موذی مرض بڈھے کو ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم کر دیگا

بڈھا دھن راج یوں تو بیٹے پوتوں والا تھا جو سب اپنی اپنی جگہ کھاتے پیتے تھے مگر کوئی اس کی خبر گیری نہ کرتا تھا۔ جبتک اس کے پاس مال رہا سب جونک کی طرح چمٹے۔ اس کا خون چوستے رہے۔ اور جب انھوں نے دیکھا کہ اب بڈھے کے پاس کچھ نہیں رہا تو سب نے اس کے بڑھاپے اور مرض کی طرف سے آنکھیں پھیر لیں تھیں۔ یہانتک کہ پانی کے ایک گلاس کے لیے بھی اسے گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا حتیٰ کہ پیاس کی شدت کے باعث اس کی زبان خشک ہو جاتی اور حلق میں کانٹے پڑ جاتے، آخر کار لاچار ہو کر اُسے خود اُٹھ کر کوئیں سے پانی کھینچکر پینا پڑتا۔

اسے وہ دن اچھی طرح یاد تھا کہ جب وہ پردیس سے کما کر گھر لوٹا تھا۔ تو اس کی بڑی اور چھوٹی دونوں بہویں رات دن اس کی خدمت کرتی تھیں اسے اچھی اچھی مرغن غذائیں کھلاتی تھیں اور اگر کبھی وہ پانی مانگتا تو دونوں گلاس میں پانی لیکر جلدی سے اس کی طرف لپکتی تھیں مگر اب انقلاب آچکا تھا۔

ان دنوں اس کی نوٹ جیبوں سے بھری رہتی تھی مگر اب اس کے پاس بڑھاپے اور بیماری کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ اس نے کبھی خواب میں بھی یہ خیال نہ کیا تھا کہ روپیہ پر قبضہ ہو جانے کے بعد اس کی دونوں بہویں اور بیٹے اس سے یوں آنکھیں پھیر لیں گے۔ یہانتک کہ صبح شام اُٹھتے بیٹھتے اس کی موت کی دعائیں مانگی جائینگی۔ وہ تو یہ سمجھتا تھا کہ سب اس کی خدمت اپنا فرض سمجھ کر کرتے ہیں اور اگر اسے یہ معلوم ہوتا کہ سب غرض مطلبی دولت کے بندے ہیں۔ تو وہ کبھی ان کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آتا۔ بڈھا دھن بہت دیر تک یہی سوچتا رہا۔ آخر کار اس نے صندوقچہ کھول کر دیکھا۔ مگر اس میں نقدی نام کو نہ تھی۔ چند پھٹے پرانے چیتھڑے۔ پاؤں کے دو چار چاندی کے زیور اور ہاتھ کی دو سونے کی انگوٹھیاں اس کی مرحوم بیوی کی یادگار کے طور پر پڑی تھیں۔

پھٹے پرانے چیتھڑے تو کسی مصرف کے نہ تھے مگر ہاں زیور کسی کام آسکتا تھا۔ آجتک اس نے ان کو مرنے کی نشانی سمجھ کر سنبھال رکھا تھا۔ مگر آج اس تنگ دستی اور ناداری کی حالت میں وہ ان کو فروخت کر دینے پر مجبور ہو گیا۔ آخر کار دل کڑا کر کے اس نے ان کو صندوقچہ سے باہر نکالا اور جب وہ ان کو فروخت کر کے گھر واپس آیا تو ۱۳۵ روپے اس کی دھوتی کی انٹی میں بندھے ہوئے تھے۔

گھر آکر اس نے کمرے کے سب دروازے بند کر دیئے اور روپے فرش پر ڈالکر انھیں گننے لگا اتنے میں اسے دروازے کے پاس آہٹ محسوس ہوئی اس نے دروازے کے پاس جا کر سنا تو اسکی چھوٹی بہو بڑی بہو سے کہہ رہی تھی۔ بہن میں نہ کہتی تھی ابھی بڈھے کے پاس بہت کچھ ہے۔ مگر تم نہ مانتی تھیں۔ لو اب دیکھ لو بڈھا دبا ہوا روپیہ کہیں سے نکال کر لایا ہے۔

بڈھے نے اتنا ہی سنا اور جھٹ پٹ سب روپیہ صندوقچہ میں ڈال کر مقفل کر دیا۔

بڈھے دھن راج کی اس دولت کا چرچا آناً فاناً گھر بھر میں پھیل گیا۔ اور اسکی دونوں بہویں اور پوتے پوتیاں پھر ایک بار پہلے کی طرح اسکی چاپلوسی کرنے لگیں۔

شام کو جب دھن راج کے دونوں بیٹے کام پر سے واپس آئے تو انھیں اپنے بڈھے باپ کی اس مدفون مایا کا حال معلوم کر کے بہت حیرت ہوئی اور ساتھ ساتھ اپنے خشک رویہ پر جو انھوں نے اتنے دن اپنے بوڑھے باپ سے روا رکھا تھا افسوس ہوا۔ مگر اس کا تدارک کرنے کے لئے وہ دونوں پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ اپنے نحیف و بیمار باپ کی خدمت میں منہمک ہو گئے۔

ایک بیٹے نے باپ کو کھانستا ہوا دیکھ کر اُسے سردی سے بچانے کے لئے گرم اونی کمبل اُڑھا دیا۔ اور اُس کے تلوے سہلانے لگا۔ اور دوسرے نے انگیٹھی سلگا کر بوڑھے باپ کے پاس رکھدی اور جلدی سے بڈھے کے علاج کیلیے وید راج کو بلانے کے لئے دوڑا۔ مگر بڈھا یہ چلا کر کہتا ہوا کہ "میرے پاس علاج کے لئے کچھ نہیں"! اُسے روکتا ہی رہ گیا۔

مگر دونوں بیٹوں نے یہ کہہ کر کہ "تم سے کون مانگتا ہے۔ باپو یہ ہمارا دھرم ہے" بڈھے کی بات سنی ان سنی کر دی ✻

✻ بڈھا دھن راج سب کچھ سمجھ گیا تھا کہ آخر یکایک آج کیوں اس کی اس قدر خدمت کی جا رہی تھی۔ وہ اپنے سابقہ تلخ تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اگلے دن اس نے درزی سے بیس کپڑے کی تھیلیاں سلوائیں اور اُن میں سے اُنیس کو روپیہ کے برابر گول ٹھیکریوں سے پُر کر کے اور بیسویں میں وہ روپے جو وہ اپنی مرحوم بیوی کے زیور فروخت کر کے لایا تھا، بعد کو ان سب کو ایک ساتھ صندوقچہ میں مقفل کر دیا۔ اگلے دن جھٹپٹے کے وقت اُس نے اپنے کمرے کے دروازے بند کر دیئے اور تمام تھیلیاں باہر نکال کر اپنے سامنے رکھ لیں اور روپے والی تھیلی کا منہ کھول کر اسے زمین پر الٹ دیا۔ چھنا چھن کی آواز کمرے میں پیدا ہوئی اور پھر تھوڑی ہی دیر میں اس نے محسوس کیا کہ دروازے کے باہر کچھ سرگوشیاں ہو رہی تھیں۔ اور وہ سب باری باری دروازے کی دراڑ میں سے اندر کی طرف جھانک کر دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ بڈھے دھن راج نے ایک روپیہ کو اٹھا کر یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا کھوٹا ہے یا کھرا زمین پر ٹپکنا شروع کیا۔ کمرے میں چھنا چھن کی آواز کے ساتھ باہر والوں کی بے قراری اور خلوص دل سے خدمت کرنے کے جذبہ میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ آخر کار جب سب روپے پرکھے جا چکے تو اس نے اُن کو سمیٹ کر پھر اسی میں ڈال دیا اور ان سب تھیلیوں کو پھر پہلے کی طرح مقفل کر دیا۔

جب وہ دروازہ کھول کر چارپائی پر آرام کرنے کے لئے تو اس نے دیکھا کہ اس کے سب بیٹے بہویں اور پوتے پوتیاں کسی نہ کسی بہانہ سے آ آ کر اس کی خدمت میں منہمک ہو گئے تھے۔ اس کے لیے پھر پہلے کی طرح مرغن غذائیں پکنے لگیں، اور خواہش نہ ہونے پر بھی دودھ اور گھی پلایا جانے لگا۔ اور ادھر ہر ہفتہ وید راج آ کر بڈھے کو دیکھنے لگا۔ اور صبح شام اس کے دونوں بیٹے کھرل میں متعدد انواع و اقسام کی جڑی بوٹیاں ڈالکر پیسنے لگے۔

چند ہی دنوں میں اس نے جسم میں بھی کچھ سکت آگئی اور بیماری میں بھی کچھ افاقہ محسوس ہونے لگا۔ مگر اس بار وہ ان دولت کے پجاریوں اور حرص کے بندوں کو سبق دینے پر تلا ہوا تھا۔ اپنے سابقہ تلخ تجربہ کی بنا پر وہ پھر پہلے کی سی غلطی کرنا نہ چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ ان کے لالچ کو تیز کرنے اور ان کے اشتیاق کی آگ کو بھڑکانے کے لئے ہر روز جھٹپٹے کے وقت اپنے کمرے کے دروازہ بند کر لیتا اور تمام تھیلیوں کو صندوقچہ سے باہر نکال کر اپنے سامنے رکھ لیتا اور پھر روپے والی تھیلی اپنے سامنے اولٹ کر اور ایک ایک روپیہ زمین پر ٹپک ٹپک کر کھوٹا کھرا پرکھنے لگتا۔ حتیٰ کہ سب روپے ختم ہو جاتے پھر وہ سب روپوں کو سمیٹ کر تھیلی کا منہ بند کر دیتا اور سب تھیلیوں کو پہلے کی طرح مقفل کر کے اور دروازہ کھول کر حسب معمول اٹواٹی کھٹواٹی لیکر پڑ رہتا۔

بڈھا دھن راج جس سے چند روز پہلے کوئی سیدھی منہ بات نہ کرتا تھا اور بچے نقل کرتے تھے۔ یکایک مایا کی بدولت اسکی حالت میں ایک تغیر پیدا ہو گیا۔ اب سب اس کا ادب کرنے لگے۔ اور اس کی خدمت کو عین سعادت سمجھنے لگے تھے۔ مگر آخر کار بوڑھی ہڈیاں تھیں جنھیں دمہ کی دیمک لگ گئی تھی۔ کبتک ساتھ دیتیں۔ دو ہی سال میں ایک دن یکایک رات کو بڑے زور کی کھانسی اٹھی، بڈھے کے تمام بیٹے پوتوں نے وہ رات آنکھوں میں کاٹ دی۔ آخر یہ نامراد کھانسی پو پھٹنے سے پہلے پہلے بڈھے دھن راج کی جان لے کر ہی گئی۔

بڈھے کے مرتے ہی بیٹوں نے قیمتی ریشمی دوشالہ نکال کر بڈھے کے لاشے پر ڈال دیا۔ چونکہ وہ سب اس امیر کبیر بڈھے باپ کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ نذر آتش کرنا چاہتے تھے۔

بڈھے کو آگ کے شعلوں کے سپرد کرنے کے بعد سب اس صندوقچہ کے گرد جمع ہو گئے جس میں بڈھے کی مبینہ مایا سے بھری ہوئی تھیلیاں مقفل تھیں اور جب بٹوارہ کرنے کے لئے انھوں نے صندوقچہ کا قفل توڑا تو سوائے ایک تھیلی کے باقی سب تھیلوں میں ٹھیکریاں دیکھ کر سب نے بڑبڑاتے ہوئے اپنا سر پیٹ لیا۔ اور منہ نوچ لیا۔

علیگڑھ یونیورسٹی کے قوم پرور طلبا

نئی دہلی۔ ۱۳۔ اپریل۔ علیگڑھ یونیورسٹی کے قوم پرور مسلمان طلباء کی ایک جماعت کل صبح صدر کانگریس مولانا ابو الکلام آزاد سے ملی۔ اور مولانا سے کوئی پیغام دینے کی خواہش کی۔ اُن کی خواہش کے جواب میں مولانا آزاد نے کہا کہ ملک کے لئے ٹھوس کام کیجئے۔ اور ایسے اشتغال میں نہ پڑیئے جو آپ کی تعلیم اور آپ کے مستقبل پر برا اثر ڈالیں۔ یہ طلباء پنڈت جواہر لال نہرو سے بھی ملیں گے

پنڈت جواہر لال نہرو بھوپال میں

بھوپال۔ ۲۲۔ اپریل۔ نواب بھوپال کی دعوت پر پنڈت جواہر لال نہرو بذریعہ ہوائی جہاز کل یہاں پہونچے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ نواب بھوپال سے اہم سیاسی معاملات پر گفتگو کریں گے۔

روس پیرس کانفرنس میں شریک ہوگا

لندن۔ ۲۲۔ اپریل۔ پیرس کانفرنس جسکا آغاز اتوار کو ہو رہا ہے میں شرکت کے لیے روس کے دو عالمگیر شہرت رکھنے والے نمایندے وزیر خارجہ مسٹر ایم۔ او۔ اور اسکا انڈر سکرٹری ایم وشنسکی شامل ہو رہے ہیں کنزرویٹو اخبار ڈیلی ٹیلیگراف اور "اعلیٰ حکام" کے عنوان لکھتا ہے کہ بھاری روسی حکام کا قافلہ کانفرنس میں جا رہا ہے۔

افریقہ کے ہندوستانیوں کو مولانا آزاد کا پیغام

نئی دہلی۔ ۲۰۔ اپریل۔ "گھیٹو" بل کے خلاف جنگ میں ہونیوالی ٹرانسوال انڈین کانگریس کو صدر کانگریس مولانا آزاد نے ایک پیغام دیا ہے کہ:۔

دور سے کوئی مشورہ دینا مشکل ہے تمھیں تکلیفیں ہونگی۔ اگر تم میں طاقت اور قربانی ہے تو کوئی تکلیف بڑی نہیں ہوگی۔ لیکن تم آخری جج ہو۔ تمھارا ڈٹ کر مقابلہ کی حمایت کرتا ہے۔ ہندوستان کسی بھی ٹھیک جدوجہد کی مدد کرے گا۔ امداد اخلاقی ہوگی خدا تمھاری رہنمائی کرے۔

بعدالت جناب مسٹر نورتن کمار منصف صاحب بہادر کانپور شہر

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آ، ڈ، ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی سٹی کانپور

مقدمہ نمبر ۱۰۸ بابت سنہ ۱۹۴۲ء
نمبر اجراء ۲۸۹ سنہ ۱۹۴۵ء

دی کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ بذریعہ رائے بہادر ڈاکٹر جندر سروپ چیرمین ساکن سول لائن کانپور بعہدہ ڈیولپمنٹ بورڈ کانپور ڈگریدار - مدعی بنام - بھگوانداس وغیرہ - مدیونان - مدعا علیہ

نام مدیونان جنکے نام نوٹس شایع ہوگا حسب ذیل ہیں
نوٹس بنام :-

۱ - پنڈت بھگوانداس ولد مونیندر نراین
۲ - بدری پرشاد ولد پنڈت بشمبر ناتھ
اقوام برہمن ساکنان جرنیل گنج کانپور -

۳ - پرسوتم لال ولد [illegible] قوم برہمن محال شہر کانپور

۴ - شیام پیاری دیبی زوجہ [illegible] ساکن پریم نگر کانپور

۵ - شیو چرن لال ولد نامعلوم قوم کھتری ساکن گاندھی نگر شہر کانپور - مدیونان ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان امپرومنٹ ٹرسٹ بعہدہ ڈیولپمنٹ بورڈ کانپور ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے درخواست گذرانی ہے - لہذا آپکو اطلاع دی جاتی ہے - کہ تاریخ ۱۷ - ماہ مئی سنہ ۱۹۴۶ء واسطے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے -

آج بتاریخ ۲۵ - ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا -

بحکم نند کشوری پرشاد منصرم
عدالت سٹی منصفی کانپور

(مہر عدالت)

ریڈی افسر کمزور مورچہ کی ٹوہ میں

میڈرڈ - ۲۲ - اپریل ، باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت اسپین نے حکومت امریکہ اور حکومت برطانیہ کو چٹھیاں لکھی ہیں - جن میں اس کو ثابت کیا ہے کہ حکومت روس اسپین پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے یہ اطلاع اسپین کی سیاسی پارٹی فلانج کے اخبار "ادیبا" سے ملی ہے - اس نے لکھا ہے کہ روس بارشلز میں جو اسپین کا بڑا شہر ہے ہتھیار جمع کر رہا ہے اور روس کے فوجی افسر اسپین کی سرحد تک ہو نکلے ہیں - جو وہاں یہ کھوج لگا رہے ہیں کہ اسپین کے اندر داخل ہونے سب سے زیادہ آسان راستہ کون ہے -

نہایت معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ اسپین کے وزیر خارجہ نے برطانی اور امریکی سفیروں سے ملاقات کی اور بتلایا کہ اسپین کی سرحد پر کمیونسٹ پارٹی نے بڑی سرگرمی شروع کردی ہے - اور وہ ہتھیار سپلائی کر رہی ہے

حکومت یو - پی کا نیک قدم

الہ آباد - ۲ - اپریل ، نہایت معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ یو - پی کانگریس وزارت مسلمانوں اور ہریجنوں کی تعلیم کے لیے خاص رعایتیں فراہم کرے گی - ان مکتبوں کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے پر غور کیا جا رہا ہے جہاں عربی اور فارسی اور دینیات کی تعلیم ہوتی ہے اس بارے میں مولانا آزاد سے ہدایات طلب کیجائینگی ہریجنوں کی تعلیم کے لیے اسی طرح کوشش کی جائیگی -

یو - پی اسمبلی کا سمی کا اجلاس

لکھنؤ - ۲۰ - اپریل - نینی تال اسمبلی کا اجلاس کرنے کے بارہ میں حکومت یو - پی نے ابھی کوئی آخری فیصلہ نہیں کیا ہے - یہاں اجلاس کرنے کا انحصار آر - اے - ایف - کی بیرکوں پر ہے - گورنر یو - پی سر فرانسس دلی نے آگرہ کے فوجی حکام کو لکھا ہے کہ وہ بیرکوں کو عارضی طور پر خالی کرادیں - خیال ہے کہ فوجی حکام گورنر کی درخواست پر رضامند ہو جائیں گے -

سماترا میں انقلاب کے آثار

بٹاویا - ۱۷ - اپریل - ڈاکٹر امیر شریف والدین نے جو سماترا کا دورہ کرکے آئے ہیں اونھوں نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ چند ماہ پیشتر جو حالت جاوا کی تھی وہ آج سماترا کی ہے - سماترا والے اعلان آزادی اور جمہوریت کے قیام میں دیر نہیں چاہتے - ڈاکٹر امیر شریف الدین کے خیال کے مطابق سماترا میں بدھوار تک کوئی نہ کوئی تحریک شروع ہو جائے گی -

روس میں کوئی توجہ نہیں کیگئی

ماسکو - ۱۳ - اپریل - سر فیروز خاں نون کے بیان پر کہ اگر ہمیں انگریزوں یا ہندو پاکستان نہ دیں گے تو روس ہمیں پاکستان دے گا " روسی ریڈیو اخباروں اور سرکاری حلقوں میں کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا - لیکن غیر سرکاری حلقوں کو یقین ہے کہ سر فیروز خاں نون نے صرف اپنی نجی رائے بیان کی تھی - اور کسی روسی ذمہ دار افسر نے ان کی ہمت افزائی نہیں کی -

اس دوران میں یہاں کوئی ایسی بات کہی یا لکھی نہیں گئی جس سے اس کی حمایت ہو -

برطانیہ میں وقت بدل گیا

لندن - ۱۴ - اپریل - معلوم ہوا ہے کہ صبح کو ۲ ۱/۲ بجے برطانیہ میں موسم گرما کے لحاظ سے وقت بدل دیا گیا - اور تمام گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے بڑھا دی گئیں -

مدینہ اور سنسار کی ضمانتیں واپس

لکھنؤ - ۱۱ - اپریل - باوثوق ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ کی کانگریسی حکومت نے سہ روزہ مدینہ بجنور اور روزنامہ سنسار بنارس کی ضمانتوں کی واپسی کے احکام صادر کر دیے ہیں - گورنروں کے مشیروں کے دوران حکومت میں مدینہ سے تین ہزار روپیہ کی ایک ضمانت اور سنسار سے ایک تین ہزار اور دوسری ایک روپیہ کی ضمانتیں طلب کی گئی تھیں -

عدالتی نوٹس

بعدالت جناب ایف - این - اسکوائر آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ جج بہادر کانپور

بعدالت ڈسٹرکٹ جج کانپور

متفرقات - مقدمہ نمبر ۴۷ سنہ ۱۹۱۳ء اور

الموڑہ الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ (دیوالیہ) جس کا رجسٹرڈ آفس ۱۱۳/۹۷ طلاق محل کانپور میں ہے الموڑہ الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ کا کام ختم کرنے کے واسطے ایک درخواست مذکورہ بالا کمپنی کی طرف سے ڈسٹرکٹ جج کانپور کی عدالت میں ۲۵ فروری سنہ ۱۹۴۶ء کو گذری ہے اور ۱۰ - مئی سنہ ۱۹۴۶ء کو ڈسٹرکٹ جج کانپور کی عدالت میں اس درخواست کی سماعت کی تاریخ مقرر کی گئی ہے - اسلیے اوس کمپنی میں روپیہ دینے والے یا روپیہ چاہنے والے شخص کو انڈین کمپنیز ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۱۳ء کے ماتحت اوس کمپنی کی درخواست دیوالیہ قرار دینے کے حکم کے درخواست کی مخالفت کرنا چاہتا ہو اوسکو خود یا اپنے مشیر کے ذریعہ اس درخواست کی سماعت کے وقت حاضر ہونا چاہیے اور اس درخواست کی ایک نقل اوس کمپنی کو روپیہ دینے یا اوس سے قرضہ لینے والے کو دی جاوے گی - جو اس کے لیے قانون سے مقرر خارج ادا کرنے پر ڈسٹرکٹ جج صاحب کانپور سے اسکی درخواست کریں گے -

دستخط - ایس - پی - سریواستو مشیر قانون لیکوئیڈیٹر

اپریل سنہ ۱۹۴۶ء کی آج کی تاریخ میں میرے دستخط اور مہر عدالت کے ماتحت جاری ہوا -

۱۸ - اپریل سنہ ۱۹۴۶ء (مہر عدالت)

بحکم - بی - ایل - سریواستو - منصرم
ڈسٹرکٹ جج - کانپور

تین دن میں دو کروڑ پونڈ سونا!

جوہانسبرگ ، ۲ - اپریل - آریخ فری سٹیٹ میں اس کثرت سے سونا نکل رہا ہے کہ پچھلے تین دن رات سے کام ہو رہا ہے - اور اس اثنا میں دو کروڑ پونڈ سونا نکل چکا ہے - کمپنی کے حصوں کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے

آئرلینڈ دل سے ہندوستان کی مکمل آزادی چاہتا ہے

پاکستان کی پُرزور مخالفت

ڈبلن - ۲۰ - اپریل - یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کا نامہ نگار پہلا ہندوستانی جرنلسٹ ہے جس نے کل آئرش کے مشہور لیڈر مسٹر ڈی ولیرا سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے - ملاقات کے دوران میں مسٹر ڈی ولیرا نے فرمایا - میں ہندوستان کی مکمل آزادی کی جدوجہد کی کامیابی کا تہ دل سے خواہشمند ہوں - آپ نے ہندوستانی مسئلہ پر بھاری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مشن اور ہندوستانی لیڈروں میں گفت و شنید کے متعلق مجھے ڈر ہے کہ میں زیادہ واقف نہیں اور پھر ایسے اہم معاملہ پر اپنی رائے ظاہر کردوں کچھ موزوں نہیں ہے جبکہ باہمی کچھ اختلافات بھی ہیں اس لئے کو ہمیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ ایک اتنے بڑے وسیع ملک میں جہاں کی آبادی بہت زیادہ مختلف زبانیں اور کئی مذاہب اور عقائد میں معمولی اختلافات کا ہونا قدرتی بات ہے - یہ کوئی ایسی بات نہیں جس سے ناامیدی پیدا ہو -

مسٹر ڈی ولیرا جو آئرلینڈ کو خود دیکھنے کا آرزومند ہے اور جسکو ملک کی تقسیم کا تلخ تجربہ بھی ہے اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے دوسرے آدمیوں کے ساتھ نامہ نگار سے ہندوستان کے نقشہ پر صوبہ اور آبادی اور دیگر پیداوار کے لحاظ سے غور کرنے کے بعد فرمانے لگے کہ ایک بات ہونی ضرور ہے اور وہ یہ ہے کہ ملک کے عوام کی خواہش کا احترام ہونا چاہیے نہ کہ کسی خاص شخص کی خواہش کا خواہ وہ بیرونی ہو یا ہندوستانی اور یہی آزادی ہے جسکی خواہش کی جاسکتی ہے

وزارتی مشن سری نگر پہونچ گیا

سری نگر وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس سر اسٹیفورڈ کرپس اور مسٹر الیگزنڈر اپنے اسٹاف کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز آج صبح سری نگر کے ہوائی اڈے پر پہونچے وزیر اعظم کشمیر رائے بہادر رامچندر کاک اور لفٹننٹ کرنل ڈبلو - ایف - ویب نے اُن کا خیر مقدم کیا - یہاں سے وہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں چلے گئے - ان کے ممبر ریذیڈنسی اور لوکل ہوٹلوں میں ٹھہرے ہیں -

روس اور ایران کا معاہدہ

لندن - ۱۹ - اپریل - برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے کل دار العوام میں بتایا کہ برطانیہ روسی ایرانی تیل کے معاہدے کو بڑی گہری نظر سے دیکھ رہا ہے جہاں تک معلوم ہو سکا ہے - اس معاہدے سے تیل کی اس سپلائی پر اثر نہیں پڑتا جو ہمیں ایران سے ملتا ہے - ہم نے روس پر شمالی ایران سے تیل ملنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا - لیکن ہم یہ چاہتے تھے کہ اس معاملہ میں ناجائز جبر سے کام نہ لیا جاتا - جنوبی ایران میں ایک لاکھ مربع میل کا علاقہ اینگلو ایران آئل کمپنی کے لئے وقف ہے - جہاں سے ہمیں زیادہ مقدار میں تیل حاصل ہوتا ہے - روسی - ایرانی معاہدے سے ہمارے تیل کی سپلائی کا ٹکراؤ نہیں ہوتا -

پکار چپراسیان کانپور کلکٹری

بتاریخ ۱۶-اپریل سنہ ۱۹۴۶ء کو ایک میٹنگ چپراسیان کی کی گئی۔ جس کے پریسیڈنٹ بابو نگیشر پرشاد صاحب اسسٹنٹ آفس سپرنٹنڈنٹ کلکٹری کانپور۔ چنے گئے ہیں اور حسب ذیل خواہشیں چپراسیان ذریعہ صاحب کلکٹر بہادر۔ یو۔پی سرکار کی خدمت میں پیش کی گئیں اور اور ہمارے بادشاہ ضلع مسٹر الیگزنڈر صاحب بہادر نے نہایت ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے اطمینان دلایا کہ حسب ذیل خواہشیں تم لوگوں کی گورنمنٹ عالیہ سے سفارش کروں گا۔

(۱) تنخواہ چپراسیان للعہ/ ماہوار اور ایک روپیہ سال ترقی علاوہ مہنگائی کے اور فی یوم عہ/ مہنگائی۔

(۲) وردی۔گرم ٹھنڈی ہر مستقل چپراسی کو ہونا چاہیئے۔

(۳) بھتا۔ بسلسلہ دورہ ہمراہ افسران بالائی فی یوم عہ/

(۴) مکان واسطے رہنے یا کرایہ مکان جو کہ چپراسی کے لیے کافی ہو۔

(۵) ہر امیدوار چپراسی سے اگر کام لیا جاوے تو اسکو عہ۲/ ماہوار علاوہ گرانی کے تنخواہ ملنی چاہیئے۔

(۶) چپراسیان کی معطلی بحالی و جرمانہ و برخاستگی صاحب کلکٹر بہادر ضلع ہونا چاہیئے۔

(۷) رخصت چپراسیان کو ایک ماہ رعایتی ایک سال میں ۲۰ یوم اتفاقیہ ملنا چاہیئے۔

(۸) راشن فی یونٹ ۱۲ چھٹانک ملنا نہایت ضروری ہے۔

(۹) چپراسی کی سروس پوری ہونے پر فوراً پنشن منظور کی جاوے تاکہ امیدوار کی حق تلفی نہ ہو۔

بارہ پارلیمنٹری سکریٹری

کانگریس گورنمنٹ نے حسب ذیل بارہ پارلیمنٹری سکریٹری بمشاہرہ ۷۵۰ روپیہ ماہوار مقرر کیے ہیں:۔

(۱) مسٹر اے۔کھیر	(۲) مسٹر سی۔بی۔گپتا
(۳) مسٹر چرن سنگھ	(۴) مسٹر گوبند سہائے
(۵) مسٹر گردھاری لال	(۶) مسٹر جے۔بی۔راوت
(۷) مسٹر کیشو دیو مالویہ	(۸) لال بہادر شاستری
(۹) مسٹر لطافت حسین	(۱۰) مولوی محفوظ الرحمن
(۱۱) مسٹر آر۔کے۔تلک	(۱۲) مسٹر اودے بیر سنگھ

کولمبیا ریکارڈ بابت ماہ اپریل

ماہ رواں کے مندرجہ ذیل ریکارڈوں میں فلم اسٹوری سیٹ رتن اور فلم دھمکی کے ریکارڈ تعریف کے خاص مستحق ہیں۔

غیر فلمی فلم اسٹوری سیٹ رتن GE 5069/ فلم رتن کے گانے ابھی تک لوگوں کے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ دہلی و دیگر بڑے شہروں میں چلتے ہوئے اسکو تقریباً ایک سال ہوگیا ہے۔ اسکی مقبولیت او موسیقی کی بنا پر اس کے اصلی گانے و گفتگو وغیرہ جو ریکارڈوں پر بھر دیے گئے ہیں۔ فلم رتن کے اسقدر کامیاب ہونیکا بھید اس کے رومان انگیز ہونے میں مضمر ہے۔ اس کے اسٹوری سیٹ میں بھی اسی پہلو کو اہمیت دی گئی ہے جسکی وجہ سے اسکو اسٹوری بیکار۔ قسمت اور ڈرامہ راج پر فوقیت حاصل ہے۔

گوری کدار GE.2903 اس کے دونوں بھجن اصلیت، فلسفہ اور جذبات سے پُر ہیں۔ بہترین راز دلکشیت ریکارڈ کی خوبی سننے سے تعلق رکھتی ہے۔

شمیم فتحپوری GE. 2902 اس ریکارڈ پر جذبات سے بھری ہوئی دونوں غزلیں جادو بھری اور دلکش آواز میں خوب ادا کی گئی ہیں۔

محمد علی فریدی اس ریکارڈ پر دو مذہبی حقانیاں ایک نرالے دلکش طرز میں ادا کی گئی ہیں۔ یہ مذہبی جذبہ سے پُر ہیں۔

فلمی ریکارڈ اس ماہ کے فلمی ریکارڈوں میں پنچولی فلم کمپنی کی فلم دھمکی کے ریکارڈ اہم ترین ہیں۔ اس کمپنی کے فلم خزانچی و خاندان کے گانے تو عرصے تک زبان زد خاص و عام رہے ہیں۔ البتہ اس کے نئے شاہکار دھمکی کے گانے زیادہ پُرلطف ہیں۔ فلم دھمکی کو مشہور فلم ہمجولی کے ڈائرکٹر مسٹر نقوی نے ڈائرکٹ کیا ہے۔ شہرت یافتہ منور سلطان اور زینت بیگم کے دلکش طرز موسیقی نے اس کے گانوں کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ اس کے اندر بہترین فلم ہونے کی تمام خوبیاں موجود ہیں۔ اس کے گانے نمبر GE.5084/87 پر سنیئے۔

ریگل آلہ اور دل طرز کی بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھتے ہوئے اس ماہ درگا چرن ترویدی کے گائے ہوئے ریکارڈ نمبر RL. 1305/6 جاری کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں بانگڑی طرز کے دو قصے قصہ "بھورا بادل" قصہ "نہال دے" سلطان و پارٹی نے ریکارڈ نمبر RL. 918 پر خوب ادا کیے ہیں ایسے گیت آل انڈیا ریڈیو سے دیہاتی پروگرام میں اکثر سنائے جاتے ہیں اور پسند کیے جاتے ہیں۔

کولمبیا گراموفون کمپنی لمیٹڈ

ہندوستان کامن ویلتھ میں نہیں رہیگا

ہالی وڈ۔۔ ۲۰۔ اپریل۔ سر ایس رادھا کرشنن وائس چانسلر ہندو یونیورسٹی بنارس نے آج پریس کانفرنس میں فرمایا ہندوستانی برطانیہ کے ہندوستانی کی آزادی کے متعلق خیال کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ نے اعلان کی کہ ایک دفعہ ہندوستان آزاد ملک بن گیا تو وہ کامن ویلتھ میں نہیں رہے گا۔

کسی بھی حالت میں برٹش کامن ویلتھ میں ہندوستان نہ رہے گا۔ ہندوستان کی صورت حالات جو آسٹریلیا اور کینیڈا کی ہے۔ نسلی اور مذہبی یگانگت برطانیہ اور ہندوستان میں نہیں ہے۔ بلاشبہ ہندوستان مکمل آزادی چاہتا ہے۔ جو ایمپائر کے باہر ہو اور معاہدہ جات تجارت اور دوسرے جو دو ملکوں کے درمیان ہوئی ہے بھی نجات چاہتا ہے۔ سر موصوف جو آج یہاں پہونچے ہیں کیلیفورنیا یونیورسٹی میں لیکچر دیں گے۔

بلند شہر ۲۲۔ اپریل جمعیۃ علماء ضلع بلند شہر کا اجلاس ۲۵۔ ۲۶۔ اپریل کو بلند شہر میں عیدگاہ کے قریب ہوگا۔ مولانا حفظ الرحمن ناظم جمعیۃ العلماء ہند صدارت کریں گے۔ ان کے علاوہ اور بھی علماء شریک ہوں گے مجلس عاملہ جمعیۃ علماء صوبہ یو۔پی کی میٹنگ بلند شہر میں منعقد ہوگی۔

نئی دہلی:۔ ۲۰۔ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد صاحب صدر انڈین نیشنل کانگریس نے شری جے پرکاش نرائن مسٹر اچیت پٹوردھن۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ وغیرہ کانگریس سوشلسٹ لیڈروں کو دعوت دی ہے کہ وہ ۲۴۔ اپریل کو ان سے ملاقات کریں۔ اور اپنا زاویہ نگاہ صدر کانگریس کے سامنے رکھیں۔

REGD. NO.
A 406

ہفتہ وار
صدق

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ صہ -/1/5
ششماہی -/8/2
سہ ماہی -/8/1
فی پرچہ دو آنہ -/2/

VOL. 43 NO. 18	Cawnpore. Saturday 4th MA 1946	کانپور شنبہ ۴ - مئی ۱۹۴۶ء مطابق ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶ھ	جلد ۴۳ نمبر ۱۸

ادبیات

شاعرہ کی صبح وشام اُن کے بغیر

(از خطیبۂ ہند زہرہ سخن اختر صاحبہ حیدرآبادی)

نشاطِ دردِ جگر آہ! اُسکو کیا کہیے!
فروغِ شام وسحر، آہ اسکو کیا کہیے؟
زبانِ شوق پہ اُن کا ہی نام رہتا ہے!
اُنھیں کی یاد سے ہر لحظہ کام رہتا ہے!!
نظر کو ساغرِ غم میں ڈبوئے رہتی ہوں...
تصورات کی دنیا میں کھوئے رہتی ہوں؟!
نہ ہوشِ حال نہ احساسِ حال رہتا ہے!
بس ایک صرف اُنھیں کا خیال رہتا ہے!
ہزار دل سے ہم اُن کو بھلائے جاتے ہیں
نہ جانے کیوں؟ وہ ہمیں یاد آئے جاتے ہیں؟؟؟
اندھیری رات میں بھی منظر درخشاں ہیں
جدھر نگاہ اُٹھاتی ہوں وہ نمایاں ہیں
صبا کی دوش پہ اُن کے سلام آتے ہیں
ستارے لے کے نیا اک پیام آتے ہیں
ہماری آہِ غمِ عشق بے اثر کو نہ پوچھ
بلاکشانِ محبت کی تو سحر کو نہ پوچھ
"علی الصباح جو مردم بکار و بار روند
بلاکشانِ محبت بہ کوئے یار روند"

دنیائے اسلام

فلسطینی تحقیقاتی رپورٹ کی تجویزات

فلسطین متحدہ اقوام کی تولیت میں

لاسین - ۲۳ - اپریل فلسطین کے متعلق برطانوی اور برطانوی اور امریکی مشترکہ کمیشن کی تحقیقاتی رپورٹ یہ تجویز کریگی کہ فلسطین متحدہ اقوام کی تولیت میں دیدیا جائے اور صیہونی باخبر حلقوں کا یہ خیال ہے کہ تا فیصلہ فلسطین ابتدائی نظام کے ماتحت رہے گا -

ان حلقوں کی یہ بھی رائے ہے کہ رپورٹ کے بموجب ایک لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں داخل ہونیکی فوراً آسانیاں بہم پہونچائی جائیں گی - فلسطین کو تقسیم کرنے کے تمام تجاویز منسوخ کردی گئیں -

معلوم ہوا ہے کہ صیہونی ان سفارشات کو مسترد کردیں گے - کیونکہ یہ ان کے صیہونی آزاد ریاست کے مطالبہ کو پورا نہیں کرتی اور اس کے منافی ہے - یہودی حلقوں سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ رپورٹ کمیشن نے متفقہ طور پر اختیار کی ہے -

ایرانی معاملہ حفاظتی کونسل کے زیر غور ہے

نیویارک - ۲۳ - اپریل - متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل نے تین ووٹ کے مقابلہ میں آٹھ ووٹ سے - فرانسیسی نمایندے کی ایک ترمیم مسترد کردی ہے - جس کی منظوری کے بعد ایران کا معاملہ ستمبر میں عام اجلاس تک ملتوی کردیا جاتا -

فرانسیسی نمایندے کی حمایت روسی اور پولستانی نمایندوں نے کی آج رات کے اجلاس میں روسی اور امریکی نمایندوں میں دوبارہ جھڑپ ہوگئی -

روسی نمایندے موسیو گرومائکو نے مطالبہ کیا کہ ایرانی معاملہ بالکل خارج از بحث کردیا جائیگا - انھوں نے کونسل پر روسی، ایرانی اعلانات کی صداقت پر شک کرنیکا الزام بھی لگایا -

امریکی نمایندے مسٹر اسٹٹنیس نے روسی نمایندے کی مخالفت کی اور برطانی نمایندے سر الیگزنڈر کیڈوگن کے علاوہ چینی میکسیکی اور ولندیزی نمایندوں نے بھی امریکی نمایندے کی حمایت کی - کونسل کا اجلاس جمعہ کو ڈیڑھ بجے رات تک کے لیے ملتوی کردیا گیا -

سفیر شام کا بیان

قاہرہ - ہز اکسلینسی جمیل مردم بک سفیر شام مصر و صدر عرب یونین نے امیر عبداللہ والی شرق اردن اور حکومت برطانیہ کے درمیان ہونیوالی گفتگو اور اس گفتگو سے پیدا ہونے والے عرب یونین کے پوزیشن پر ایک بیان دیتے ہوئے کہا :-

"عرب یونین کے میثاق میں یہ دفعہ موجود ہے کہ اسکی کوئی ممبر حکومت کسی بیرونی حکومت سے کوئی معاہدہ یونین کو اطلاع دیے بغیر نہیں کرسکتی - اس دفعہ کا مقصد یہ ہے کہ اسکی ممبر حکومتوں کے آپس کے تعلقات مستحکم رہیں اور مشترکہ سیاست میں ہم آہنگی قائم رہے لہذا اسکی ممبر حکومتوں کے آپس کے تعلقات مستحکم رہیں اور مشترکہ سیاست میں ہم آہنگی قائم رہے لہذا اسکی ممبر حکومتوں کے لیے لازم ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے بیرونی معاہدوں اور اندرونی مناقشوں سے آگاہ رہیں - خواہ وہ حکومت شام ہو یا لبنان، حکومت شرق اردن ہو یا کوئی دوسری ممبر حکومت اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عرب یونین کی دلی خواہش ہے کہ اسکی ہر ممبر حکومت کو مکمل آزادی اور حق حکمرانی حاصل ہو"

ہز اکسلنسی سید نوری السعید کے اس بیان پر جو انھوں نے انقرہ میں دیا تھا - اور جس میں کہا تھا کہ عراق ایک طرف عرب یونین کے میثاق کا پابند ہے اور دوسری طرف معاہدہ سعد آباد کا" جمیل مردم بک نے رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ مجھے ہز اکسلنسی سید نوری السعید کے اس بیان کی تمام تفصیلات کا علم نہیں ہو سکا - لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میثاق سعد آباد کی نوعیت عرب یونین کے میثاق سے مختلف ہے - میثاق سعد آباد ایک قسم کا معاہدہ ہے جو طوفان حوادث کا مقابلہ نہیں کرسکتا - برخلاف اس کے عرب یونین کے میثاق سے تمام عرب ممالک کی زندگیاں وابستہ ہیں - خواہ وہ شام و لبنان ہوں یا فلسطین اور مصر کیونکہ اس میثاق میں جو روح کام کررہی ہے - اس کے پس منظر تاریخی، قومی اور جغرافیائی حقیقتیں کارفرما ہیں - ہم اپنے آپس کے تعلقات کو ہرگز ان تعلقات سے تشبیہ نہیں دے سکتے جو غیر عرب اور اجنبی حکومتوں سے قائم کیے جائیں - لیکن ہم کو اختیار ہے کہ اپنے پڑوسی غیر ممالک عرب ممالک سے بھی رابطۂ اتحاد قائم کریں - کیونکہ اصولی طور پر اسکے بغیر کام نہیں چل سکتا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلال پر تو حق عزم مستقل ہے یہ | زبان پہ بھی ہے وہ جو ہر دل میں ہے

ہفتہ وار قند

کانپور

جلد ۴۳ | کانپور شنبہ ۴ مئی سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۸

یو-پی اسمبلی کا اجلاس

۲۷ - اپریل کو یو-پی - اسمبلی کا اجلاس لکھنؤ میں گیارہ بجے شروع ہوا اور جو ممبران اسمبلی آج آئے تھے - انھوں نے حلف وفاداری لیا - حلف کی رسم ادا کرنے کے بعد آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن اکٹنگ اسپیکر نے ایوان کو خطاب کرتے ہوئے ایوان کے نئے ممبران کا خیر مقدم کیا -

اس کے بعد آپ نے گذشتہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ان چند برسوں میں دنیا میں بڑے بڑے انقلابات ہوئے اور ایک عالمگیر جنگ کی تباہ کاریوں میں ساری دنیا مصروف ہوگئی - آپ نے کہا کہ ہندوستان کو اسکی مرضی کے بغیر اور اس کے نمایندوں کی رائے لئے بغیر سامراجی جنگ میں شریک کیا گیا اور کانگریس نے اسکی مخالفت کی اور اسی مخالفت میں وزارتوں نے استعفے دیدیا اور سول نافرمانی شروع کردی - آپ نے کہا کہ ہندوستان اب انگریزی سامراج سے گھبرا گیا ہے اور اسے حق ہے کہ اس سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہر قسم کی جد و جہد کرے -

آپ کے بعد آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنتھ وزیر اعظم نے ٹنڈن جی کو مبارکباد دی اور گذشتہ حالات اور وزارت کے استعفار کا تذکرہ کیا اور کہا بڑے بڑے واقعات اس کے بعد ہوئے - آپ نے اس کے بعد کہا کہ اس دوران میں جو کچھ ہوا وہ دنیا کی تاریخ کا ایک نہایت بھیانک اور سیاہ باب ہے اور دنیا کے تمام ملکوں میں عام طور پر ہندوستان اور خاصکر اس صوبہ میں جو کچھ ہوا ہے وہ انتہائی پریشان کن ہے اور اس نے عوام کو سخت تباہی میں مبتلا کردیا - سرکاری مظالم کی کوئی حد نہ رہی - آپ نے اس کے بعد ٹنڈن جی کی تعریف کی اور ان کی خدمات کا اعتراف کیا -

اس سے قبل ایوان میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن بلا مقابلہ ایوان کے اسپیکر منتخب ہوگئے - اور آپکو مبارکباد دی گئی - آنریبل اسپیکر نے ایوان کو مطلع کیا کہ مخالف پارٹی کی طرف سے دو تحریکات التوا کا نوٹس دیا گیا ہے اور اس پر مباحثہ دوشنبہ کو ہوگا -

وزیر اعظم کی خیر مقدمی تقریر کے بعد راجہ جگناتھ بخش سنگھ (برٹش انڈین ایسوسی ایشن) نے ایک تقریر کی -

اس کے بعد آنریبل اسپیکر نے اپنی روایات اور پالیسی کے متعلق ایک تفصیلی بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں اسپیکر کے فرایض انجام دوں گا - لیکن وہ اپنی سیاسی سرگرمیوں میں بھی رہیں گے اور اسکا ان کے فرایض پر کوئی اثر نہیں ہوگا -

اور کہا کہ انھوں نے اپنی پالیسی کے متعلق جو کچھ پہلے طے کیا تھا اس پر آج بھی قائم ہیں - اور ایسی حالت میں کوئی وجہ نہیں کہ اسپیکر پولٹیکل معاملات سے علیحدہ ہوجائے اور میں ہر ایک ممبر کے ساتھ پورا انصاف کرنے کا یقین دلاتا ہوں جسکا میری گذشتہ دور میں مخالف پارٹی بھی اعتراف کرچکی ہے -

مسٹر ظہیر الحسن لاری (مسلم لیگ) نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں راجہ جگناتھ بخش کی تقریر کے بعد اس لئے نہیں کھڑا ہوا ہوں کہ میں اپنے کو نمایاں کرنا چاہتا ہوں - لیکن ایسا طریقہ رہا ہے کہ مخالف پارٹی کے لیڈر کو ایسے مواقع پہلے دیے جاتے ہیں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کرسکے -

اس کے بعد آنریبل اسپیکر نے اعلان کیا کہ ایجنڈا کے ماتحت ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کی ضرورت ہے آنریبل وزیر اعظم نے کہا کہ اسکو ملتوی کردیا جائے اور میرے خیال میں پورا ایوان اس سے متفق ہوگا - چنانچہ اس مسئلہ کو ملتوی کردیا گیا - اس کے بعد آنریبل وزیر انصاف ڈاکٹر کاٹجو نے وزراء کی تنخواہوں اور افسران کی تنخواہوں اور ممبران کی تنخواہوں کا بل پیش کرنے کی اجازت چاہی - اس پر مسٹر محمد اسحاق (مخالف ممبر) نے اعتراض کیا کہ قانون کی رو سے سات روز سے قبل یہ ترمیمی بل نہیں پیش ہوسکتے ہیں - آنریبل اسپیکر نے اس اعتراض کو قبول کرلیا لیکن اس مفاہمت سے کہ اس بل کو لنچ کے بعد پیش کیا جاوے - جب لنچ کے بعد وزیر انصاف نے ۴ وزراء کی تنخواہوں کا بل پیش کیا جسکی رو سے وزراء کو آیندہ ۵۰۰ روپیہ کے بجائے ۱۵۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی اور اس سلسلہ میں آنریبل وزیر نے اسکے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے حالات کی تبدیلی اور گرانی وغیرہ کا ذکر کیا - مسٹر محمد اسحاق (لیگ) نے اسکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ آنریبل وزیر کی توجہ مہاتما گاندھی کے اس مضمون کی طرف دلائی جو انھوں نے ہریجن اخبار میں شایع کیا تھا اور جس میں کہا گیا تھا کہ وہ سادہ زندگی بسر کریں اور تیسرے درجہ میں سفر کریں -

وزیر انصاف نے اپنی جوابی تقریر میں کہا کہ ابھی عملی شکل کے مواقع پیش نہ آئیں گے - یہ تنخواہ محض تنخواہ نہیں بلکہ اسکے ساتھ اور بھی چیزیں شامل ہیں اس مخالفت کے کوئی معنی نہیں ہیں - آپ نے کہا کہ مسٹر اسحاق کو چاہیئے کہ مہاتما جی کی جس ہدایت کا حوالہ دے رہے ہیں اسکی ایک کاپی بنگال اور سندھ کے وزراء کو بھی روانہ کردیں اور آپنے تجویز کیا کہ انکی اس تحریک کو ایوان کے سامنے منظوری کیلئے پیش کیا

آئینہ کانپور

یو-پی - پریس کانفرنس

فقرڈ یو-پی - پریس کانفرنس ۱۱ - و ۱۲ مئی کو ڈی - اے - وی - کالج میں مسٹر درگا داس سب ایڈیٹر ہندوستان کی صدارت میں ہو رہی ہے - جس کا افتتاح ڈاکٹر سید حسین کریں گے

مجلس استقبالیہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کی پوری جد و جہد کر رہی ہے -

یو-پی کے تمام انگریزی ہندی اور اردو اخبارات کواپریشن کر رہے ہیں - اور اچھے اجتماع کی امید کی جاتی ہے -

رہا شدہ و نابالغ قیدیوں کی انجمن

ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پریزنرز ایڈ سوسائٹی - یعنی رہا شدہ قیدیوں اور نابالغ قیدیوں کی سوسائٹی کی سالانہ میٹنگ ۲۹ - اپریل ۴ بجے شام کو مسٹر کے چند جین آئی - سی - ایس - چیرمین - اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کی صدارت میں منعقد ہوئی - سالانہ رپورٹ پڑھی گئی جس سے معلوم ہوا کہ کمیٹی نے ۱۲۲ آدمیوں کی امداد کی جس میں سے ۴ کو مالی امداد دی گئی - ۱۵ کو طبی امداد دی گئی - ۴ کو ریلوے کرایہ دیا گیا - ایک کو کپڑے دیے گئے - ۲۲ کو متفرق قسم کی امداد دی گئی - ۴۶-۱۹۴۵ء کی آمدنی و خرچ کا نقشہ اور ۴۷-۱۹۴۶ء کا بجٹ پیش ہو کر منظور ہوا -

رہا شدہ قیدیوں کے لیے مکان بنانے کے مسئلہ پر غور ہوا - اور آیندہ سال کے لئے خواجہ عبد السلام آنریری سکریٹری منتخب کئے گئے اور مندرجہ ذیل حضرات کا بحیثیت ممبران انتظامیہ کے انتخاب ہوا -

مسٹر دی - جے - ارنڈل - مسٹر پورنانند ورما - مسٹر مسٹر شیام بہاری ٹنڈن - سید احمد حسین - مسٹر آر - منوہر لال - وائی - ایم - سی - اے - شیخ مبارک علی مسٹر نولکشور بھرتیا - ڈاکٹر جواہر لال - ایم - ال - اے مسٹر یوسف علی وکیل -

میونسپل بورڈ

۳۰ - اپریل کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ بورڈ کے چیرمین بابو دوارکا پرشاد سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوئی میونسپل انجنیر کے تقرر کی سفارش کے واسطے مقرر کی ہوئی کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی اور اس پر نہایت گرما گرم بحث ہوئی - اور بورڈ نے طے کیا کہ کسی کو انجنیر نہ مقرر کیا جائے بلکہ مسٹر - ایس - کے - گرگ کو اسسٹنٹ میونسپل انجنیر مقرر کردیا جائے -

مسلم ممبران نے بحیثیت پروٹسٹ ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا - مسلم ممبران کا کہنا یہ تھا کہ چونکہ چاروں امیدواروں میں مسٹر وصی حیدر سب سے زیادہ قابل امیدوار ہیں اسلئے ان کو میونسپل انجنیر مقرر کردینا چاہیئے - اور اگر بورڈ کو بجائے میونسپل انجنیر اسسٹنٹ انجنیر مقرر کرنا ہے تو ان کے لئے الگ سے درخواستیں طلب کرنا چاہیں - لیکن بورڈ نے ان معقول اعتراضات پر توجہ نہیں دی -

بورڈ نے طے کیا ہے کہ ڈاکٹر سید حسین اور آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت کو اڈریس دیے جائیں - ڈاکٹر سید حسین فقرڈ یو-پی - پریس - کانفرنس کے افتتاح کے لیے اور آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت عورتوں کی ٹریننگ کلاس کی افتتاح کے لئے کانپور تشریف لارہی ہیں -

پھلدان

ڈاکٹر ایس - این - سکسینہ کے برادر خورد مسٹر برکاش نراین سکسینہ کی شادی ۱۱ مئی کو شاہجہانپور کے رئیس مسٹر گو رموہن جی کی صاحبزادی کے ساتھ شاہجہانپور میں ہوگئی اور ۵ - مئی ۵ بجے شام کو پھلدان کی رسم ہوگی -

فوڈ کمیٹی

۳ - مئی کو کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر اناج کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ضلع کے حکام - لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل کے ممبران مقامی بورڈوں کے چیرمین اور چیمبروں کے قایمقام کے نمایندوں کا ایک جلسہ ہوا - جسمیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مختلف صوبوں میں اناج کی خریداری کے لیے ۲۲ سنٹر مقرر ہوئے ہیں اور مزید تفصیلات ۹ - مئی کے جلسہ میں طے ہونگی

لیڈی ٹریننگ کلاس

۲ - مئی کو مسز اُما نہرو نے لیڈی ٹریننگ کلاس کا افتتاح تلک ہال میں کیا یہ کانپور کی مہلا سمتی اور کانگریس کمیٹی کے زیر انتظام قایم ہوا ہے -

پرتاب کا مقدمہ

معزز ہمعصر روزانہ پرتاب پر جو مقدمہ چل رہا ہے - اس کے فیصلہ سنانے کے لئے ۱۳ - مئی کی تاریخ مقرر ہوئی ہے -

مزدور سبھا

۲۹ - اپریل کو کانپور مزدور سبھا کی جنرل کونسل کا ایک جلسہ مسٹر ایس - ایس - یوسف کی صدارت میں ہوا جسمیں انڈین ڈیفنس رول کو منسوخ کرنیکا مطالبہ کیا گیا اور کام کے گھنٹے کم کرنے و بوڑھاپے میں پنشن دینے اور ایک ماہ کی تنخواہ کے ساتھ رخصت اور مہنگائی کا بھتہ بڑھانے کا مطالبہ کیا گیا -

تبادلہ

مسٹر ال - جے - رجالسن - آئی - سی - ایس ٹاؤن راشننگ آفیسر کانپور کا تبادلہ لکھنؤ میں ریجنل فوڈ کنٹرولر کی حیثیت سے ہوا -

ٹیلی فون

پانچسو ٹیلی فون لگانے کا سامان کانپور میں آگیا ہے اور جو پابندی اس سلسلہ میں عائد تھی وہ ہٹالی گئی ہے -

نئی ریلوے لائن

یو-پی - گورنمنٹ نے جی - آئی - پی - ریلوے کو کانپور کہرا دا لاین کے جاری کرنے کے مسئلہ پر غور کرنے کی اجازت دیدی ہے - اسی لائن سے ۱۳ مواضعات میں ریلوے سلسلہ قائم ہو جائے گا

آنریبل ڈاکٹر کاٹجو

۲۹ - اپریل کو آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر قانون و انصاف نے کانپور تشریف لاکر سنٹرل ورکشاپ کا معاینہ فرمایا اور بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین میونسپل بورڈ سے میونسپل معاملات پر تبادلہ خیالات کیا -

خاکساروں کا مقدمہ

۲ - مئی کو ڈسٹرکٹ و سشن جج کانپور نے خاکساروں کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے ۱۳ خاکساروں کو بری کردیا اور ایک خاکسار مسٹر محمد علی کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دیدی -

اس مقدمہ کے واقعات یہ ہیں کہ گذشتہ اکتوبر میں خاکساروں کا ایک جلسہ ہو رہا تھا جسمیں خاکساروں اور بعض غیر ذمہ دار لیگیوں میں جھگڑا ہو گیا اور جس کے نتیجہ میں چند مسلمان زخمی ہوئے اور دو مسلمان مر گئے -

مسٹر جوگیش چٹرجی

۲۸ - اپریل کو مسٹر جوگیش چٹرجی نے تلک ہال میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انگریز وزارتی مشن کی گفت و شنید میں ناکامیابی ہوگی ہم آیندہ کی جد و جہد کے لیے تیار رہنا چاہیئے -

مسٹر حمید خاں

مسٹر حمید خاں جنرل سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی نے سکریٹری شپ سے استعفیٰ دیدیا ہے - وجوہات معلوم نہیں ہوئے ہیں -

پٹرول

مسٹر الیگزنڈر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ایک پریس نوٹ میں لکھا ہے کہ پٹرول کے کوپون کے دینے کی جدید سہ ماہی یکم مئی سے شروع ہوتی ہے لیکن پبلک کو چاہیئے کہ وہ راشننگ ہی سے کام چلائیں اور بہت مجبوری کی حالت میں اسپیشل کوپنوں کے لیے درخواست کریں - کیونکہ پٹرول بہت کم ہے -

جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ

جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ ۱۰ - مئی کو جناب آفتاب احمد صاحب جوہر سول جج کانپور کی صدارت میں مسٹر محمد یامین خاں صاحب کی طرف سے جناب منشی احمد خاں صاحب ریٹائرڈ منصرم کے مکان واقعہ فراشخانہ میں ہوگا - مصرع طرح

مجھکو گلہ تنگی داماں نہیں ہوتا

آنجہانی ڈاکٹر سین

مسٹر بی - این - باجپئی آنریری سکریٹری انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ ڈاکٹر مراری لال روہتگی ۵ - مئی ۶ بجے شام کو میڈیکل ایسوسی ایشن بریڈ کانپور میں آنجہانی ڈاکٹر ایس - ان - سین کے فوٹو کی اوپننگ کی رسم کشائی کریں گے -

پردۂ فلم ۔ بچوں کی دنیا ۔ ادب لطیف

نوجوان لڑکوں کے بارے میں [illegible] نے سنی ہوں گی کہ وہ لڑکیوں کو اُڑا لیتے ہیں اور ان پر عشق و محبت [illegible] ہیں کہ یہ سب کو چھوڑ کر ان ہی کے ساتھ ہو لیتی ہیں۔ لیکن کلکتہ کی اطلاع ہے کہ وہاں ایک لڑکی نے ایک لڑکے کو اغوا کر لیا اور جب اس کے والدین نے اپنے اکلوتے نونہال کو اس خوبصورت جادوگرنی کے دام عشق سے چھڑانے کی کوشش کی تو اس ساحرہ کے حسن کا جادو لڑکے کے سر چڑھ کر بولنے لگا۔ اور اس نے والدین کی اس درخواست کو ٹھکرا دیا کہ وہ اس خوبصورت بلا کو چھوڑ کر ان کے ساتھ چلے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ایک رئیس کے پڑوس میں ایک خوبصورت نوجوان لڑکی آن کر رہی اور چند دن کے اندر اندر اس نے رئیس کے اکلوتے لڑکے پر کچھ اس طرح ڈورے ڈالے کہ وہ ہر وقت اس کے گھر کے چکر کاٹنے لگا۔ لڑکے کے باپ کو قدرتی طور طور پر بیٹے کے ہاتھ سے نکل جانے کا خدشہ ہوا اور اس نے لڑکے کو اس لڑکی سے میل جول رکھنے سے منع کیا۔ یہ بات جب لڑکی کو معلوم ہوئی تو اس نے اعلان کر دیا کہ مجھے لڑکے سے محبت ہے اور لڑکا مجھ سے محبت کرتا ہے دنیا کی کوئی طاقت ہم دونوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتی اور اگر سیٹھ صاحب نے زیادہ چڑ بڑ کی تو وہ خود ہی لڑکے سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ مگر ابھی سیٹھ جی اس چیلنج پر غصہ سے بھنا ہی رہے تھے کہ اس خوبصورت بلا نے ان پر وار بھی کر دیا۔ اور معلوم ہوا کہ صاحبزادے تقریباً دو لاکھ روپیہ لے کر اس لڑکی کے ساتھ فرار ہو گئے ہیں۔

اس دلچسپ ڈرامے کا آخری منظر یہ ہے کہ باپ لڑکے کی منت سماجت کر رہا ہے۔ مگر یہ لڑکی سے جدا ہونے پر راضی نہیں ہوتا، سیٹھ جی نے اسکو عاق کرنے کی دھمکی بھی دیدی ہے۔ مگر اغوا کرنے والی لڑکی میں کچھ ایسا جادو ہے کہ سیٹھ کا لڑکا ہر وقت اسی کا کلمہ پڑھتا ہے اور اس نے اس حسین جادوگرنی کے لئے اپنے باپ اور اسکی غیر محدود دولت کو ٹھکرا دیا ہے۔

اس عشقبازی کی داستان کے بعد آپ بمبئی کا یہ دلچسپ واقعہ بھی سنئے کہ ایک بڑی بی کو نام خدا کسی نوجوان سے محبت کرنے کا شوق پیدا ہوا تو آپ نے بننا سنورنا شروع کر دیا اور بڑھاپے پر جوانی کا ملمع چلنا پھرتا اشتہار بنکر بازاروں میں نکلنے لگیں۔ خدا خدا کر کے ایک نوجوان بھی مل گیا جو بڑی بی کا معشوق بننے کو تو طیار ہو گیا۔ مگر اس نے یہ شرط لگائی کہ مجھے اغوا کر کے کہیں دور لے چلو۔ کیونکہ اس شہر میں رہتے ہوئے میرے خاندان والے مجھے تمہارا معشوق نہ بننے دیں گے۔ بڑی بی اسے بھگا کر لے جانے کو تیار ہو گئیں۔ مگر عین اس وقت جبکہ آپ اپنے معشوق کو لے جا رہی تھیں۔ نوجوان کے عزیز و اقربا آ دھمکے اور اسکی ماں بہنوں نے بڑی بی کے بوڑھے چونڈے کو نوچ نوچ کے ان کا دماغ درست کر دیا۔ اور اب بڑی بی کسی نوجوان سے دل لگانے کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھتی ہیں

اب آپ کراچی کی یہ دلچسپ خبر بھی سن لیجئے کہ وہاں کچھ لڑکیاں عورتوں کو اغوا کرنے والے مردوں کا بدلہ ※ لینے کی غرض سے ایک انجمن بنا رہی ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہوگا کہ لڑکیوں کو لڑکوں کا اغوا کرنے پر آمادہ کیا اور اُن میں لڑکوں کو اغوا کرنے کی اسپرٹ پیدا کر دی جائے۔

غرض ہندوستان کی عورتوں میں "ترقی" کرتے ہوئے مردوں کو اغوا کرنے کی وبا پھیل رہی ہے۔

نئی دہلی:۔ ۳۰۔ اپریل۔ آج صبح سر اسٹیفورڈ نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔

[illegible]

سندری گاؤں [illegible] اور [illegible] ہونٹ اور سیب کو شرمانے والے گال اور لمبے لمبے کالے بال تیز زہر آلود تیر سے کم نہیں تھے۔

لکشمی اس کے پیروں پر لوٹتی تھی۔ بڑے بڑے مالدار اور روپے والے نوجوان اپنی سب دھن دولت اس پر قربان کرنے کو تیار تھے۔ لیکن وہ متلاشی تھی پریم کی محبت کی۔ اسی گاؤں میں رہتا تھا سانولیا۔ ایک الھڑ گبرو جوان لیکن تھا غریب!

سانولیا بھی سندری کو دل سے چاہتا تھا۔ مگر ہمت نہیں تھی کہنے کی اور کہے بھی کس منہ سے پر اس کے پاس تھا کیا۔

شادی کے پیغام آئے اور ہر ایک امیدوار نے اپنا اپنا رونا گایا۔ سانولیا نے بھی سُنا۔ اس کے دل میں جو چنگاری تھی وہ سلگنے لگی۔ آگ بن گئی۔ اور اندر ہی اندر جلنے لگا۔ لیکن کرے کیا۔

آخر کار ہمت کی۔ لوگوں کی آنکھ بچا کر سندری کے پاس تک گیا۔ چپ چاپ کھڑا ہو گیا۔ ہونٹ نہیں کھلے سندری نے دیکھا آنکھیں چار ہوئیں۔ سندری پر جادو چل گیا۔ پوچھا کیا چاہتے ہو؟

جواب دیا تم کو، لیکن میرے پاس کچھ نہیں ہے صرف یہ جان ہے جو حاضر ہے۔ اور سانولیا نے سر جھکا دیا۔

سندری نے یکبارگی قبول ہے۔ دونوں میاں بیوی ہو گئے اور بڑے چین سے ایک سال گذر گیا۔

سندری خوش تھی اسے کسی قسم کی تکلیف یا دُکھ نہیں تھا۔ جب سے اس نے اس گھر میں قدم رکھا بھگوان کی بھی کرپا تھی۔

وہ سخت بیمار ہوئی، پھر چیچک نکل آئی حسن پر لگا اُٹھ گیا وہ بہت بدصورت ہو گئی۔

اب وہ سانولیا کی نگاہ سے بھی اوتر گئی۔ اس کے پاس کچھ روپیہ بھی ہو گیا تھا۔ اس نے جھٹ دوسری شادی کر ڈالی۔

نئی بیوی نے سندری کو گھر سے نکال دیا۔ وہ بہت روئی گڑگڑائی، سانولیا سے بھی فریاد کی پر اُس کی ایک نہیں چلی۔ سندری گھر بار سے تباہ ہو گئی۔

جائے تو کہاں۔ بھیک مانگ کر پیٹ بھرنا شروع کر دیا۔ دل کی آگ کو آنکھوں کے ذریعہ بجھانے کے لیے کبھی کبھی سانولیا کے درشن کر آتی تھی۔ لیکن اس سال وہ بمرض ہیضہ ملک عدم کو کوچ کر گیا۔ بدبختی نے اس کا یہ ذرا سا سہارا بھی چھین لیا۔ اب جیئے تو کس کے لئے؟

خدا حافظ ہے۔

میری بہنو

(از جناب [illegible])

موجودہ [illegible] پھیلائیں اور کروڑوں انسانوں کے خون سے ہولی کھیلی وہاں ہمارے لئے سب کچھ سامان بصیرت بھی جمع کر دیا تاکہ ہم اُس سے عبرت و موعظت حاصل کریں اور اپنے مستقبل قومی کو تاباں و درخشاں بنا کر صف اقوام عالم میں ایک نمایاں اور ممتاز جگہہ حاصل کر لیں ہر قوم کی بنیاد دو چیزوں پر ہوا کرتی ہے...... اسکی تعلیم اور صنعت و ایجاد...... یا بالفاظ دیگر انھیں دو ستونوں پر قوموں کا قصر حیات تعمیر [illegible]

بہنو! آج کا ہندوستان جن نازک [illegible] صورت حال سے دوچار ہے اُس سے ہر چیز ضرور متاثر ہوگی ظاہر ہے کہ اسکا اثر طبقۂ نسواں پر بھی پڑیگا۔ اسلئے مقتضائے وقت یہ ہے کہ ہم آنیوالے دور مصائب و حادثات کا مقابلہ کرنے کے سینہ سپر ہو جائیں۔ ہمہ وقت اپنی اصلاح و تنظیم میں اپنی فطری استعداد و اور شعور ذہنی کو بیدار کریں۔ ورنہ اگر بے حسی و بے خبری کا یہی عالم رہا تو کون کہہ سکتا ہے مستقبل حیات میں ہمارا کیا حشر ہو!

پیاری بہنو! آج دوسرے ممالک میں ہماری بہنوں کو دیکھئے کہ وہ میدان ارتقا کو کس تیزی سے طے کر رہی ہیں۔ اُن کا شعور ذہنی حد درجہ بیدار ہو چکا؟ اُنھوں نے مسند حیات پر کتنی ممتاز جگہہ حاصل کر لی ہے۔ اور کس درجہ اعلیٰ شرف انسانیت کی مالک بن چکی ہیں۔

یورپی بہنوں کو چھوڑیئے ایشیائی اقوام کی بہنوں ہی کو لیجئے۔ چین و جاپان کی بہنوں کی تاریخ پڑھئے اور اُن کا علمی و ادبی اور صنعتی کارنامے ملاحظہ کیجئے اور پھر اپنے دل پر ہاتھ رکھکر کہ آپ کہاں تک قعر مذلت میں پڑی ہیں؟

تعلیم سے آپ بے بہرہ...... تنظیم سے معرا — جوش و عمل سے آپ یکسر خالی اور زندگی کی غرض و غایت سے آپ قطعی ناآشنا۔ تو پھر معاف کیجئے اور مجھے یہ کہنے دیجئے کہ آپ میں اور ایام جاہلیت کی عورتوں میں کوئی فرق نہیں۔

موجودہ جنگ عظیم میں روسی عورتوں نے محاذ جنگ جنگ میں جو شجاعانہ کارنامے انجام دیے ہیں۔ اُن کو تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی:۔

وہ تیغ بکف میدان میں نکل پڑیں اور اپنی تہذیب و آزادی کی خاطر سرفروشانہ خدمات انجام دیں.....

یہی حال چینی اور جاپانی عورتوں کا بھی ہے — جنھوں نے مردوں کے دوش بدوش اپنے تمدن و تہذیب کو بچانے میں برابر کا حصہ لیا۔

بہنو! ہمارا غیر تعلیمیافتہ ہونا ہی دراصل ہماری قومی زبون حالی کا سبب ہے۔ اسی باعث ہم دوسری بہنوں کے مقابلے میں سب سے پیچھے ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے مدارس نسواں کے قیام کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور اس تحریک کو یہاں تک ترقی دینا چاہیئے کہ شہر تو شہر دیہاتوں میں بھی یہ تحریک نہایت سرعت کے ساتھ پھیل جائے۔

لیکن اس موقع پر مجھے موجود نصاب تعلیم کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ کیونکہ موجودہ نصاب تعلیم لڑکیوں کے لئے قطعی غیر مفید اور ناقص ہے۔ مدارس نسواں کی ترویج و اشاعت کے ساتھ ہمیں موجودہ نصاب تعلیم میں ترمیم و اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ نصاب تعلیم ایسا ہونا چاہیئے جو لڑکیوں کو مذہبی عظمت، پاکیزگی اخلاق سیاسی ترقی، بچوں کی پرورش، حفظان صحت کے اصول، امور خانہ داری کے راز اور صنعت و حرفت کے اصول سے آشنا کرے تاکہ میدان حیات میں ہماری بہنیں اپنی زندگی کے مستقبل کو درخشاں کر سکیں۔ جہد و عمل و دولت سے مالامال ہو سکیں۔ حصول تعلیم کے ساتھ حفظان صحت پر بھی توجہ دینی چاہیئے تاکہ ہماری لڑکیاں تندرست و توانا ہوں — حفظان صحت کے زریں اصول سے بے خبر رہنے کی وجہ سے اکثر و بیشتر نوجوان لڑکیاں ۴

[illegible] کی مکاری

[illegible] کو بھوک لگی وہ ادھر اُدھر بہت [illegible] کچھ نہ ملا۔

اتنے میں ایک آدمی سر پر ٹوکری لئے ہوئے گذرا جس میں مچھلیاں تھیں۔ لومڑی نے سونگھ کر محسوس کیا کہ ٹوکری میں مچھلیاں ہیں۔ لومڑی سانس کھینچ کر زمین پر لیٹ گئی۔ جب آدمی نے دیکھا تو بہت خوش ہوا اور لومڑی کو اُٹھا کر ٹوکری میں رکھ لیا۔ لومڑی نے پہلے تو پیٹ بھر کر مچھلیاں کھائیں اور پھر ایک بڑی سی مچھلی منھ میں لیکر ٹوکری میں کود پڑی۔ اور جھاڑیوں میں جا چھپی۔ آدمی بیچارہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

ایک گیدڑ نے جب لومڑی کو مچھلی کھاتے دیکھا تو پوچھا کہ یہ مچھلی تمھیں کہاں سے ملی؟ لومڑی نے اسے سارا واقعہ سنا دیا۔ گیدڑ بھی اس امید پر کہ مچھلی والا مجھے ٹوکری میں رکھ لے گا۔ سانس کھینچ کر راستے میں پڑ گیا۔ آدمی ایسا بیوقوف نہ تھا کہ اسے بھی ٹوکری میں رکھ لیتا۔ اس نے گیدڑ کو ایسی زور کی لات ماری کہ چلاتا ہوا بھاگا۔

اتنے میں ایک ریچھ نے لومڑی کو مچھلی کھاتے دیکھ کر پوچھا کہ بی لومڑی! یہ مچھلی تمھیں کہاں سے ملی ہے۔ لومڑی بولی۔ بیٹا آج صبح میں تالاب کی طرف جا نکلی اور اپنی دم ڈال دی۔ تھوڑی دیر کے بعد نکالی۔ دیکھا تو دم ساتھ ایک موٹی تازی مچھلی لگی ہوئی ہے۔ ریچھ نے یہ سن کر دل میں سوچا کہ کل میں بھی ایسا ہی کروں گا۔ دوسرے دن ریچھ سویرے سویرے تالاب پر گیا۔ اور اپنی دم کو پانی میں ڈال کر مچھلی لگنے کا انتظار کرنے لگا۔ دریا میں مچھلیوں کی بجائے ایک مگرمچھ نے ریچھ کی دم لٹکی ہوئی دیکھی تو اس نے تو اُس نے دم کو پکڑ کر زور سے کھینچا۔ ریچھ نے بھی بہت زور لگایا۔ بہت دیر تک رسہ کشی ہوتی رہی۔ آخر مگرمچھ ریچھ کو کھینچکر پانی میں لے گیا۔ اور اپنے تیز دانتوں سے اس کا کام تمام کر دیا۔

---

۴ مہلک امراض کا نشانہ بنکر داعی اجل کو لبیک کہتی ہیں۔ اور ہماری قوم کا ایک جوہر لطیف ضایع ہوتا چلا جاتا۔ اس سے زیادہ اہم بچوں کی پرورش کا مسئلہ ہے۔ زمانہ قدیم سے بچوں کی پرورش جس انداز سے ہوتی چلی آئی ہے۔ افسوس کہ آج تک اُس میں ذرا سی بھی تبدیلی پیدا نہیں ہو۔ ہم لاڈ و پیار کا عادی بنا کر اُن کی ہر جائز و ناجائز ضد پوری کرتے رہتے ہیں مافوق الفطرت چیزوں سے ڈرا ڈرا کر اُن کے اندر خوف و دہشت تو پھر آپ ہی بتا دیجئے یہ بچے اپنے مستقبل میں کس طرح ایک نڈر بہادر اور ایک جری انسان بن سکتے ہیں۔؟

جس طرح آپ تعلیم سے غافل ہیں۔ اسی طرح صنعت حرفت سے بے بہرہ ہیں۔ دور کیوں جائیے مغربی ممالک کی صنعت و حرفت کو چھوڑیئے اپنے ہمسایہ ممالک چین و جاپان ہی کو لیجئے اور اُن کی صنعتوں، ایجادوں کی جسقدر ارزانی ہے۔ وہ دوسرے ممالک کو نصیب نہیں۔ جاپان اور چین کا گھر قریب قریب ایک صنعتی کارخانہ ہوتا ہے۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر)

"بیرم خاں کی نمائش"

اسٹینڈرڈ پکچر کارپوریشن کے مالک اور فلم بیرم خاں کے مشہور پروڈیوسر مسٹر ایم بھوڑے والا آجکل شب و روز اپنے تاریخی شاہکار بیرم خاں کی نمائش کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ہدایت کار آفتاب صنعت مسٹر جاگیردار کا یہ تاریخی کارنامہ عنقریب پردۂ سیمیں پر جلوہ افروز ہو کر داد لاتعداد حاصل کرے گا۔ ہندوستان کی اتحاد آموز تاریخی تصاویر میں بیرم خاں کو اس کے عظیم الشان اتحاد آموز تاریخی افسانے پر صف اوّل کی پوزیشن کا مستحق قرار دیا جائیگا۔ بیرم خاں کی زندگی کے وہ شجاعت پرور حریت آموز کارنامے جو مغل تاریخ کے شاہکار کہے جا سکتے ہیں۔ جس خوش اسلوبی سے ہدایت کار جاگیردار نے اُنکو اس شاہکار میں پیش کیا ہے۔ یہ اُنہی کا حصہ تسلیم کیا جائیگا۔ بیرم خاں کے شاہانہ مکالمہ آرائی دنیائے فلم کے مکالمہ نگاروں میں ضرب المثل ہوگی۔ اس کے گانے ہندوستان کے بچے بچے کی زبان پر ہوں گے۔ کیونکہ موسیقار اعظم مسٹر غلام حیدر نے اُنکو ایسی شاہانہ اور [illegible] طرز دھنیں ڈھال دیا ہے جسکی مثال شاید ہی کوئی موسیقار پیش کر سکے۔ اداکاروں میں مسٹر جاگیردار۔ آہو چشم مہتاب۔ مسٹر غلام محمد۔ شاہنواز۔ صادق علی۔ ڈبلیو۔ ایم خاں۔ بنجامن۔ ڈیوڈ۔ جیلانی۔ نیا چہرہ اکبر۔ زیب النساء۔ سیتا لینی دیوی اور ہزاروں دوسرے پروس اداکار کارفرما ہیں۔ تاریخ افتتاح کا بیچینی سے انتظار کیجئے۔

"محبوب پروڈکشنز کی انمول گھڑی"

محبوب پروڈکشنز "ہمایوں" کے شہرۂ آفاق ہدایت کار ڈائرکٹر اعظم مسٹر محبوب کی اعلیٰ ڈائرکشن میں اپنا چوتھا روح پرور نغمہ بار سوشل شاہکار انمول گھڑی مکمل کر چکا ہے۔ جسمیں ملکہ نغمات نور جہاں، خوش گلو سریندر۔ پری رو ثریا۔ پروڈیوسر مسٹر ظہور راجہ، مراد۔ لیلا مصر۔ انوری بیگم۔ نواب خان۔ ایم۔ اے۔ قریشی۔ محشر شیرازی اور مشہور مسخرے اداکار مسٹر بدھوا اڈوانی کی اداکاری حیرت انگیز و قیامت خیز ہوں گے۔ ہدایات موسیقی کے فرائض شہنشاہ موسیقی مسٹر نوشاد علی نے انجام دیے ہیں۔ عکاسی۔ عکاس الملک فریدوں ایرانی کی فنی مہارت کا یادگار نمونہ ہوگی۔ تاریخ افتتاح کا انتظار کیجئے۔ مشہور اسٹل فوٹوگرافر ٹائیفانڈ کے شاہکار مکینیڈ باشی ہو گئے۔

ایگزیکٹو کونسلروں کو نوٹس ملگیا

نئی دہلی۔ ۳۰۔ اپریل۔ باوثوق حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبران کو عارضی حکومت قائم ہونے کے امکانات کے پیش نظر یکم جون سے اپنی خدمات سے سبکدوش ہونے کا نوٹس دے دیا گیا ہے۔

کانگریس کے تعلیمی وزراء کی کانفرنس

واردھا۔ ۲۵۔ اپریل بمقام واردھا ماہ جولائی میں جب مہاتما گاندھی رام سکساریہ کامرس کالج میں ہندی اور مرہٹی کے ذریعہ تعلیم کی کلاسوں کا افتتاح کریں گے تو کانگریسی تعلیمی وزراء کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔

شملہ کانفرنس کے بارے میں وہائٹ ہال میں محتاط پر اُمیدی

لندن۔ ۳۰۔ اپریل، گلوب کا پولیٹیکل نامہ نگار لکھتا ہے کہ شملہ میں مشن کانگریس اور مسلم لیگ کی جو کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے۔ اسکے بارے میں وہائٹ ہال کے حلقوں میں محتاط پر اُمیدی پائی جاتی ہے۔

مسٹر سورنسن ممبر پارلیمنٹ جو کچھ عرصہ ہوا ہندوستان آئے تھے۔ گلوب سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ کیبنٹ مشن نے جون تک برطانیہ واپس جانے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ لیکن خیال ہے کہ وہ صرف چند ہفتوں کے لئے واپس آئے گا اور اس کے بعد پھر دو یا تین ماہ کے لئے ہندوستان واپس چلا جائے گا۔ آپ نے کوپلینڈ اسکیم کی مخالفت کی اور کہا کہ اس قسم کی اسکیم کسی بھی بڑی پولیٹیکل پارٹی کی خواہشیں پوری نہیں کر سکتی۔ اُمید ہے کہ کسی نہ کسی طرح سمجھوتہ ہو جائے گا۔

انڈو برما ایسوسی ایشن کے آرگن انڈین آفیسرز نے بھی ہندوستان میں ایک یونین کا مطالبہ کیا اور اُمید ظاہر کی کہ ہندوستان میں اتحاد قائم ہو جائیگا

اقوالِ زرین

بُرے ہم نشیں سے تنہائی بہتر ہے

بہادر وہ ہے جس کا فعل اور قول یکساں ہے۔

جو چیز تھیں حق سے بے توجہ کرتی ہے۔ اسی کا نام دنیا ہے۔

دو بھائیوں میں صلح کرا دینا۔ نماز روزہ اور صدقہ سے بہتر ہے۔

جوانی اُس کے پاس رہتی ہے جو اس کی قدر کرتا ہے

غصہ پستی کا زینہ ہے اور تحمل بلندی کی سیڑھی ہے

دشمن پر بھی بھروسہ کرنا انتہائے خود داری ہے۔

موجِ تبسم

کلاہ فروش لیڈی :۔ (ایک لحیم شحیم عورت سے) ٹوپی پہننے سے تم ہلکی پھلکی دکھائی دیتی ہو۔ (فوراً ٹوپی بک گئی)

(ایک پتلی دُبلی مشتِ استخوان عورت سے) اس ٹوپی سے تم فربہ نظر آؤ گی (ٹوپی فروخت ہو گئی)

(ایک چہل سالہ لیڈی سے) یہ ٹوپی پہن کر تم کیسی بھلی دکھائی دو گی۔ (ٹوپی بک گئی۔)

(طویل القامت لیڈی سے) (اس ٹوپی کو سفر پر) سے تم نسبتاً پست قامت دکھائی دو گی۔ (ٹوپی بک گئی) ۔

(ایک زرد فام عورت سے) اس ٹوپی سے تمھارا چہرہ سرخ نظر آئے گا (ٹوپی بک گئی) حالانکہ یہ تمام ٹوپیاں یکساں تھیں۔

مجسٹریٹ ۔ (بدمعاش سے) تم نے اس کی جیب سے روپے کس طرح نکالے؟ میں جاننا چاہتا [?] ہوں

ملزم :۔ اسکی فیس دو روپے ہے

یک چشم :۔ (بائسکوپ کے منیجر سے) کیا آپ ہی منیجر ہیں؟

منیجر ۔ جی ہاں۔ مجھ غریب پر ہی اسکا انتظام کا بار ہے

یک چشم ۔ تو مجھے ۴ روالا ٹکٹ ۲ ر میں دیجئے کیونکہ میں ایک آنکھ سے دیکھتا ہوں۔

عجیب معلومات

راگوں کے ذریعہ علاج

آسا ۔ یہ راگ قریباً ہر ایک موسم میں گایا جاتا ہے۔ اس کے الاپنے کا وقت ۴ بجے سے ۷ بجے صبح تک ہے۔ گرم خشک عوارض کے مریضوں کو آبحیات کا کام دیتا ہے۔ مرض یرقان وغیرہ کے مریضوں کے لئے آبحیات کا کام دیتا ہے۔ مرض یرقان وغیرہ کے مریضوں پر چند روز اس کا تجربہ کر کے اس کی تاثیر دیکھئے۔

بھیرویں ۔ قریباً ہر موسم میں گایا جاتا ہے۔ اس کے الاپنے کا وقت ۲ بجے رات سے ۶ بجے صبح تک ہے معمولی بخار سے تپ دق [illegible] تک کے مریضوں کے لئے نیز ضعف [illegible] دل و جگر کی حالت میں اس کا سُننا یا گانا مفید ترین علاج ہے۔

بسنت ۔ یہ راگ بسنت کے دنوں یعنی موسم بہار میں قریباً ہر وقت گایا جا سکتا ہے۔ خونی امراض فالج، لقوہ وغیرہ کے مریضوں پر اس کا تجربہ نہایت منفعت بخش ثابت ہوا ہے۔

بڑھن ۔ یہ بھی آسا راگ کی طرح ہر ایک موسم میں چار بجے صبح سے آٹھ بجے تک گایا جاتا ہے اور تقریباً وہی اوصاف رکھتا ہے جو آسا کے بیان میں آچکے ہیں۔

بلاول ۔ صبح ۳ بجے سے ۷ بجے تک اس کے ۴

استعمال کرنیکا وقت ہے۔ پریشانی اور تشویش کی ہر حالت میں اور تقریباً ہر موسم میں سُنا اور گایا جا سکتا ہے

بہر بھاتی ۔ ہر اوصاف مثل بلاول کے ہے۔

ملنگ ۔ بلاول اور پربھاتی کے ہی ہم صفت ہے

تمھیں دل دے دیا تھا

جذبات سے رنگی ہوئی ایک پُر کیف داستان

یہ افسانہ جس میں ایک لڑکی کے دلی جذبات کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ اس میں فسانہ نگار نے بڑے سادہ مگر دلکش پیرائے میں اس حقیقت کو اُبھارا ہے کہ عورت جس مرد سے پہلی مرتبہ محبت کرتی ہے کس طرح اس کی یاد اس کے دل پر زندگی بھر اپنا نقش جمائے رہتی ہے۔ اُمید ہے کہ اس افسانے کو جو بے حد کامیاب ہے قابل داد قرار دیا جائیگا۔ (اڈیٹر)

آسمان میں ہنستے ہوئے چاند کی کرنیں عروسی کمرے کی کھڑکی سے اندر آکر جیسے کمرے کی سجاوٹ کو مسکرا مسکرا کر دیکھ رہی تھیں اور سجاوٹ کو دیکھنے کے ساتھ ہی دلہن کے گورے گورے سہانے مکھڑے کو بھی چوم رہی تھیں مگر ریکھا چاندنی کی بہار اور کمرے کی سجاوٹ دونوں سے بے خبر غم کے اس طوفان میں ڈوبی ہوئی سی بیٹھی تھی۔ جو اس کے سینے میں اُٹھ رہا تھا۔ اسکی پلکیں ان آنسوؤں کے قطروں سے بھیگ رہی تھیں جو دل کے بھر آنے کی وجہ سے اُمڈے چلے آتے تھے۔

جب عورتیں اسے کمرے میں چھوڑ کر چلی گئی تھیں تو اس نے اُٹھ کر بجلی بجھا دی تھی۔ دل میں اندھیرا ہو رہا تھا۔ کمرے کی روشنی اسے بُری معلوم ہونے لگی وہ اس کی چمک دمک کو برداشت نہ کر سکی۔

کھڑکی کے قریب آکر ریکھا نے باہر کی طرف دیکھا تاروں بھرے آسمان میں ستارے جیسے ایک دوسرے سے ملنے کے لیے بیقرار ہو کر ایک دوسرے کی طرف دوڑ رہے تھے۔ ریکھا کے منھ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔ اسی طرح ریکھا کا دل بھی پریش کو دیکھتے ہی اس کی طرف کھنچنے لگتا تھا۔

ایک کراہ کے ساتھ ریکھا کھڑکی کے سامنے سے ہٹ آئی اور پلنگ پر گر کر رونے لگی۔

کمرے کی اندھیری فضا میں اسے ایسا محسوس ہوا گویا گذشتہ زندگی کے واقعات کی تصویریں سامنے چلی آرہی ہیں۔

دور دور تک پھیلے ہوئے سرسوں کے کھیت۔ پیلے پیلے لہلہاتے ہوئے

ریکھا کو ایسا معلوم ہوا گویا وہ اُڑ کر اپنے میکے سے گاؤں کی فضا میں چلی گئی ہے اور گاؤں کے باہر مٹر کی پھلیوں کے گچھے ہوئے کھیتوں میں بیٹھی مٹر کھا رہی ہے۔ پھر اسے ایسا محسوس ہوا گویا مٹر کے کھیتوں سے چل کر اس کا خیال اپنے گھر کی چار دیواری کے اندر داخل ہو گیا ہے۔ ماں ہیں۔ بہنیں ہیں۔ بھائی ہیں۔ پتا جی ہیں۔ سب بیٹھے ہیں۔ باتیں چیتیں کر رہے ہیں ہنس بول رہے ہیں۔

دفعتاً اس کا چھوٹا بھائی کشور دوڑتا ہوا آیا۔ اور ریکھا کا آنچل پکڑ کر دروازے پر چلنے کے لئے ضد کرنے لگا ریکھا کو کشور کے ساتھ جانا پڑا۔ دروازے پر بندر کا تماشہ ہو رہا تھا۔ کشور ریکھا کا آنچل تھامے تھامے دہلیز کے باہر جا کھڑا ہوا۔ ریکھا نے دیکھا بہت سے بچے اکٹھے ہیں۔ مگر ان کے پیچھے ایک نوجوان بھی اپنے خوبصورت گلابی ہونٹوں پر پیاری پیاری سی مسکراہٹ لئے ہوئے بندر کو ناچتے دیکھ رہا ہے۔

یہ کون ہے —— ریکھا کے دل نے دھک دھک کرتے ہوئے پوچھا۔

کوئی اجنبی معلوم ہوتا ہے۔ ریکھا نے جیسے اپنے دل کو بتایا —— پہلے تو کبھی میں نے اس کو یہاں گاؤں میں دیکھا نہیں۔

تو یہ کون ہے —— ریکھا کے دل نے پھر سوال کیا —— ہنستا ہوا مکھڑا۔ بھرا بھرا بدن بڑی بڑی آنکھیں۔ ہمیں تو بڑا اچھا معلوم ہو رہا ہے۔

اجنبی نوجوان نے ایک بار آنکھیں اُٹھا کر ریکھا کی طرف دیکھا۔ ریکھا کا دل جیسے بیقرار ہو کر چلّا اُٹھا —— ہم لٹ گئے۔ ان بڑی بڑی چمکیلی آنکھوں نے ہمیں لوٹ لیا۔ بندر کا تماشہ ختم ہو گیا۔ ماں نے آواز دیکر ریکھا کو کسی کام سے بلا لیا۔ اجنبی نوجوان کی نظریں بچا بچا کر بار بار دیکھتی ہوئی اندر چلی آئی۔ مگر جیسے خود کو اسی کے پاس چھوڑ آئی۔ رسوئی گھر میں سے اس نے دیکھا۔ پڑوس کی لڑکی کرن دوڑی آئی اور کہنے لگی۔ "ہمارے بھیا آئے ہیں شہر سے تونے دیکھا نا کشور ابھی بندر کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔"

ریکھا چونک پڑی —— کرن کے بھیا۔ کرن کے کون سے بھیا ہیں۔ اسکا سگا بھائی تو کوئی ہے نہیں۔

تیری موسی آئی ہونگی۔ ماں نے پوچھا کرن سے

"ہاں" کرن نے جیسے چہچہاتے ہوئے جواب دیا۔

"تیرے لیے کیا کیا لائیں"۔ ماں نے پھر ہنستے ہوئے پوچھا

لڈو۔ پیڑے۔ برفی۔ کھلونے۔ کرن نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے جواب دیا۔

کرن کے اس طرح خوشی کے مارے آپے سے باہر ہونے پر سب اختیار ہنس پڑے۔

ریکھا کے سینے میں خوشی کی جو چہل مچی ہوئی تھی اس سے وہ بھی بے اختیار ہنسے دیتی تھی۔

کرن نے کشور سے مخاطب ہو کر کہا۔ بھیا جی ہما...

پریش بھیا تو ہمارے لئے ڈھیروں کھلونے اور مٹھائیاں لائے ہیں۔ تمھارے بھیا شہر سے آتے ہیں تو کچھ بھی نہیں لاتے۔

ریکھا کو کرن کی یہ بات بہت بُری لگی۔ بڑے آئے کرن کے بھیا۔ رئیس ہوں گے تو اپنے گھر کے ہوں گے وہ کرن کے لیے سارا شہر اُٹھا کر لے آئیں۔ ہمیں اس سے کیا کرن نے ہمارے بھیا کے کچھ نہ لانے کا طعنہ میرے چھوٹے بھائی کو کیوں دیا۔

ریکھا کے دل میں پریش کی جانب سے غصّے کا دھواں سا بھر گیا۔ مگر دوسرے ہی لمحے اس نے خود سے کہا میں ان پر کیوں غصّہ ہو رہی ہوں۔ انھوں نے کیا کیا؟ کچھ بھی نہیں۔ یہ بے تکی باتیں کرن بنا رہی ہے۔ اسکا بچپن ہے۔ ورنہ وہ تو ہنستے ہوئے گورے گورے مکھڑے والے۔ بڑی بڑی چمکیلی آنکھوں والے بھرے جسم کے من موہنے پریش ہیں۔

ریکھا کو یاد آیا ——

کچھ دن کے اندر اندر پریش اور ریکھا میں خوب اچھی طرح جان پہچان ہو گئی تھی۔ وہ ریکھا کے یہاں اسی طرح آتا جاتا اور گھنٹوں تک بیٹھا باتیں کرتا رہتا جیسے ریکھا کا گھر بھی اس کے سگے رشتہ داروں ہی کا گھر ہے۔

ایک دن ——

ریکھا کرن کے یہاں گئی۔ کرن کی موسی نے کئی بار ریکھا سے کہا تھا۔ لڑکی کبھی کبھی تو میرے پاس بھی تو آجایا کر۔

مگر کرن کے یہاں پہنچکر معلوم ہوا۔ گھر میں سے سب گئے ہوئے ہیں۔ اکیلے پریش ہیں۔

ریکھا لاج کے مارے سمٹ سی گئی۔ مگر یہ دیکھ کر اسے دل ہی دل میں بڑا مزہ آیا کہ پریش حیران ہو ہو کر اسکی طرف دیکھ رہے ہیں۔

"موسی جی کہاں ہیں"۔ اس نے آہستہ سے پوچھا۔

مگر پریش سے اس سوال کا جواب ہی نہ دیا گیا۔ پھر کئی منٹ کے بعد ان کی زبان کھلی۔ وہ۔ وہ یہیں کہیں پڑوس میں گئے ہوئے ہیں۔ سب کے سب۔ اگر آپ تھوڑی دیر بیٹھیں تو میں جا کر ان کو بلا لاؤں۔

"نہیں" ریکھا شرم کے مارے دوہری ہوئی جا رہی تھی —— آپ تکلیف نہ کریں۔ میں خود ہی چلی جاؤنگی"

انھوں نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے ریکھا کی طرف دیکھا۔ ریکھا کو ایسا معلوم ہوا۔ گویا پریش کی کٹارا آنکھیں۔ اس کے دل کو اس سے چھینے لے رہی ہے

کس سے باتیں کر رہا ہے پریش۔ کرن کی موسی نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔ پھر انھوں نے ریکھا کو دیکھا"۔ اوہو۔ ریکھا بیٹیا آئی ہیں۔ آؤ آؤ بیٹھو"

گذشتہ زندگی کے ان واقعات کی تصویریں تصور کی آنکھ سے دیکھتے دیکھتے ریکھا نے بیقرار ہو کر کہا۔ کاش میں نے ان کو اپنا دل اس طرح نہ دے دیا ہوتا کہ اب ان کی یاد کسی طرح میرے ذہن سے مٹائے نہیں مٹتی۔

گذرے ہوئے ان لمحوں کی تصویریں اس کی آنکھوں کی آنکھوں کے آگے آگئیں جو اس نے پریش کے ساتھ بتائے تھے ——

رات۔ خاموش اور پُرسکون۔ چیت کا مہینہ آموں کے پیڑوں میں بور آگئے تھے۔ بھینی بھینی خوشبو ہوائیں اُڑی اُڑی پھر رہی تھی۔ وہ دونوں آم کی گھنی بگیا میں چلے جاتے تھے اور گھنٹوں تک ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے بیٹھے رہتے تھے۔

دوپہر میں بڑے گھنٹے پڑتے تھے ——

پریش شہر سے لائی ہوئی طرح طرح کی مٹھائیاں اس کے آگے رکھ دیتا تھا اور کہہ کہہ کر اسے کھلاتا تھا۔ وہ اس کے اس طرح خاطر کرنے پر شرما ہنس دیتی تھی اور اپنی بچاہٹ سے تمتماتا ہوا مکھڑا اس کے سینے میں چھپا دیتی۔

اُس روز۔ شام کے وقت ——

سہانا سماں تھا۔ دونوں گھومتے گھومتے جنگل میں بہت دور تک چلے گئے۔ پھولدار درختوں اور بیلوں میں سے توڑ توڑ کر دونوں نے ڈھیروں پھول اکٹھے کئے پریش خود بن دیوتا بنا۔ ریکھا کو بن دیوی بنایا۔ پریش نے پھولوں سے ریکھا کا خوب اچھی طرح سنگھار کیا۔ ریکھا نے پھولوں سے سجنے کے بعد خود کو ایک دلنواز ادا کے ساتھ اس کے آغوش میں گرا دیا۔

ریکھا اپنی زندگی کے واقعات کی ان تصویروں کو دیکھتے دیکھتے تلملا اُٹھی۔ وہ منظر اسکی آنکھوں کے سامنے آگیا۔ جب رخصت ہوتے وقت پریش نے اپنی باہیں اسکی گردن میں حمائل کر کے وعدہ کیا تھا کہ بہت جلد وہ دونوں ایک دوسرے کے ہو جائیں گے۔ مگر جانے کے بعد اس نے پھر پلٹ کر خبر نہ لی۔ کرن کی ماں گاؤں چھوڑ کر شہر چلی گئی۔ پریش کے اپنی موسی کے ہاں آنے کا امکان بھی ختم ہو گیا ریکھا کو اسکی پھر خبر نہ ملی۔

مرد بیوفا ہوتے ہیں۔ ریکھا نے خود سے کہا۔ مردوں کے خلاف اس کے سینے میں آگ بھڑکنے لگی تھی۔ ماں باپ نے اس کی شادی کر دی تھی۔ شادی کی رسمیں ادا ہونے کے دوران میں وہ پریش کی بیوفائی پر جلنے بھننے میں ایسی کھوئی سی رہی کہ اسے کچھ خبر ہی نہ ہوئی کہ کیا ہو رہا ہے اور اس کے ارد گرد کون کون جمع ہے۔

عروسی کمرے کی اندھیری فضا کو خطاب کرتے ہوئے ریکھا نے کہا۔ میں شادی نہیں کرنی چاہتی تھی۔ مجھے مرد ذات سے نفرت ہے۔ اس ظالم نے میرا دل لے لیا مگر پلٹ کر خبر نہ لی۔ مرد سب ظالم اور بیوفا ہوتے ہیں۔ میں اپنی جان دیدونگی مگر اب کسی مرد کی جیون سنگنی بن کر نہ رہونگی۔

"میری اپسرا نہیں" —— ریکھا آواز سنکر چونکی۔

بجلی کی روشنی ہو جانے سے اندھیرا غائب ہو گیا۔ پریش اس کے سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"میری دیوی" وہ کہہ رہا تھا۔

"میں نے بیوفائی نہیں کی۔ میں روز گار تلاش کر رہا تھا۔"

ریکھا نے اس طرح خود کو اس کے آغوش میں

یو۔ پی میں ۶۰۹ سیاسی اسیر رہا

لکھنؤ ۔ یکم مئی۔ یو۔ پی۔ اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر رفیع احمد قدوائی نے کہا کہ ۶۰۹ سیاسی اسیروں کی رہائی کے لئے احکام جاری کئے جا چکے ہیں اور باقی قیدی جلد سے جلد رہا کر دیے جائیں گے۔

دکھنی افریقہ سے ہائی کمشنر بلا لیا گیا

بمبئی یکم مئی۔ فری پریس جرنل کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ میں متعین ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر آر۔ ایم۔ دیش مکھ کو بلا لیا گیا ہے۔ یہ گھوٹالہ گورے چمڑے والوں نے پاس کیا ہے۔

علیگڑھ کے حالیہ فسادات کے سلسلے میں اس وقت جبکہ تحقیقاتی کارروائی ہو رہی تھی دو آنریبل وزراء نے مسلم یونیورسٹی کے طلباء کے خلاف بیانات دیے۔ نیز اس مسئلہ پر کہ حکومت علیگڑھ میں تعزیری پولیس مقرر کر رہی ہے اور وہاں سے تعزیری جرمانے وصول کرے گی اور یہ سب کچھ ایسے وقت میں ہوا جبکہ ان معاملات کے متعلق تحقیقات کی کارروائی ہو رہی تھی۔ مسٹر محمد اسحاق نے کہا کہ یہ بہت ہی اہم اور فوری غور کا معاملہ ہے۔ وزراء کے بیانات میں اسکی ذمہ داری مسلم یونیورسٹی کے طلباء پر رکھی گئی ہے۔

کرتے ہوئے کہا کہ ہر شخص کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ وہ جو کچھ کہنا چاہے کہہ سکتا ہے۔ اسی سلسلہ میں کچھ سوالات بھی آئے ہیں۔ جن کے جوابات کل دیے جائیں گے۔ اسلئے آج اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے، آنریبل وزیر اعظم نے کہا کہ ابھی تک حکومت نے تعزیری پولیس یا تعزیری جرمانے کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا ہے اور جبتک کہ اسکی مشتہری نہیں لگائی جاسکتی۔

اس کے بعد آنریبل اسپیکر نے تحریک پر بحث کرنے کی اجازت نہیں دی۔

شملہ کانفرنس میں کانگریس فیڈریشن کی اسکیم پیش کریگی

نئی دہلی۔ ۳۰۔ اپریل۔ مولانا ابوالکلام آزاد کو لارنس کی طرف سے تسلی بخش جواب مل گیا ہے کہ شملہ کی گول میز کانفرنس میں مشن کے پیش کردہ فارمولا کے علاوہ اور سکیموں پر بھی بحث ہو سکتی ہے۔ اور کانگریس اپنی جانب سے مضبوط مرکزی فیڈرل گورنمنٹ کی اسکیم شملہ کانفرنس میں پیش کرے گی۔ صدر کانگریس کا خیال ہے کہ یہ جواب تسلی بخش ہے۔ لہذا اب شملہ کی کانفرنس دو دن تک شروع ہونے کی امید ہے۔

شملہ کانفرنس ۵ مئی سے شروع ہوگی

نئی دہلی۔ ۳۰۔ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانی مشن نے آخری طور پر فیصلہ کر لیا ہے کہ مشترک کانفرنس کا اجلاس شملہ میں ۵۔ مئی کو شروع ہوگا۔ دراصل یہ کانفرنس جمعرات کو ہونی قرار پائی تھی۔ لیکن یہ محسوس کیا گیا کہ اس دن تک کچھ ممبران کو شملہ پہونچنے میں دقت ہوگی۔ وزارتی مشن نے تاریخ اور وقت تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

مسٹر دیوداس گاندھی قاہرہ پہنچگئے

قاہرہ۔ ۳۰۔ اپریل۔ مسٹر دیوداس گاندھی اور مسٹر اٹھ

گونگا جو انڈین نیوز پرنٹ کے ممبران ہیں اور اخباروں کے لئے کاغذ حاصل کرنے کے لئے انگلینڈ، امریکہ اور کینڈا جا رہے ہیں۔ کل یہاں پہونچے۔ ایک پریس کانفرنس میں جس میں انگلینڈ۔ فرانس اور عرب کے اخباروں کے نامہ نگار شریک تھے۔ مسٹر دیوداس گاندھی کے سوالوں کے جواب میں کہا کہ ہندوستان کی آزادی مقدم ہے۔ اس کے بعد پاکستان کے سوال پر غور ہو سکتا ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ

لندن۔ ۳۰۔ اپریل۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹلی جولائی کے آخر میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جائیں گے

... قدوائی کا بیان

لکھنؤ ... مسٹر رفیع احمد قدوائی ہوم منسٹر یو۔پی نے اس ... کو غلط بتلایا ہے کہ یو۔پی کی وزارت پر مجبور آ پڑا ہے۔ کیونکہ سیاسی اسیروں کی رہائی کے بارے میں گورنر اور وزارت کے درمیان اختلاف ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں کہ گورنر نے میرے حکم کو رد کر دیا ہے۔

بنارس جیل سے ۸۰ قیدیوں کی رہائی

بنارس۔ ۳۰۔ اپریل۔ بنارس سنٹرل جیل سے ۸۰ سیاسی قیدی رہا کر دیے گئے ہیں۔ جو اگست ۱۹۴۲ء کی تحریک کے سلسلہ میں سزا بھگت رہے تھے۔ ابھی وہاں ۲۰۰ اور قیدی ہیں جنکی جلد رہائی ہونے والی ہے۔

یو۔پی میں ۷۷ سیاسی اسیر رہا

لکھنؤ۔ یکم مئی۔ یو۔پی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر رفیع احمد قدوائی نے کہا کہ ۷۷ سیاسی اسیروں کی رہائی کے لئے احکام جاری کئے جا چکے ہیں۔ اور باقی قیدی جلد سے جلد رہا کر دیے جائیں گے۔

کانگریس کی صدارت کیلئے تین نام

نئی دہلی۔ ۳۰۔ اپریل۔ کانگریس کے آئندہ صدر کے لیے ابتک تین اصحاب نامزد کئے گئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر جے پرکاش نراین۔

کانگریس ہیڈ کوارٹر مزید ناموں کا انتظار کر رہا ہے اور خیال ہے کہ کل سرکاری طور پر اعلان کر دیا جائیگا

مہاتما جی سر کرپس سے ملاقات

شملہ۔ ۳۰۔ مئی۔ آج صبح سر اسٹیفورڈ کرپس نے مہاتما گاندھی سے تقریباً ایک گھنٹہ تک ملاقات کی ایسوسی ایٹڈ پریس کا خیال ہے کہ مہاتما جی سے سر کرپس کی ملاقات کا اس ملاقات سے تعلق ہے جو کل وائسرائے اور پنڈت جواہر لال کے درمیان ہوئی تھی۔

سر کرپس سے ملاقات کے بعد مہاتما جی نے سردار پٹیل اور آچاریہ کرپلانی سے تقریباً ایک گھنٹے تک مشورہ کیا۔ اس کے بعد آچاریہ کرپلانی صدر کے پاس گئے۔ شاید ان کو صبح کی بات چیت کا حال بتلایا۔

کیبنٹ مشن اور وائسرائے کا مشورہ

وائسرائے اور کیبنٹ مشن کے درمیان مشورہ ہوا اور آج تیسرے پہر کے درمیان پھر ملاقات ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ کل رات وائسرائے نے جواہر لال سے اور آج سر کرپس سے مہاتما جی سے جو بات چیت کی اس کانفرنس کا تعلق اس سے تھا۔

شری یت بھولا بھائی ڈیسائی

بمبئی۔ ۳۔ مئی۔ شری یت بھولا بھائی ڈیسائی کی حالت آج صبح پہلے سے زیادہ خراب ہو گئی ہے کئی روز سے آپ کی حالت برابر گرتی جا رہی ہے۔

بیروت میں ہڑتال

بیروت۔ ۲ مئی۔ اینگلو امریکن فلسطین کی تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ میں جو سفارشیں کیگئی ہیں۔ ان کے خلاف بطور احتجاج بیروت میں تمام کاروبار بند رہے گا۔

سرکاری اور عوام کے حلقوں میں اس رپورٹ پر سخت اظہار ناراضگی کیا گیا ہے۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی

متھرا بذریعہ ڈاک۔ ڈسٹرکٹ جیل متھرا میں مقدمہ بلوہ برابن کے جو چھ قیدی رہ گئے تھے۔ وہ سب رہا کر دیے گئے۔ ابھی انکی میعاد قید ختم نہیں ہوئی تھی۔

کانفرنس میں گاندھی جی شریک ہوں

نئی دہلی - ۲۵ - اپریل - آج علی الصباح گاندھی جی نے ایک چھٹی لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند کو روانہ کی ہے یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ برطانوی وزارتی مشن کے ارکان کی خواہش ہے کہ گول میز کانفرنس میں گاندھی جی بھی ضرور شریک ہوں خیال کیا جاتا ہے کہ وزیر ہند نے ذاتی طور پر گاندھی جی سے اپنی اس خواہش کا ایک تحریر میں اظہار کیا ہے اور اسی تحریر کا یہ جواب گاندھی جی نے دیا ہے۔

مسلم لیگ پہلے سے امدادی کمیٹی بنا رہی ہے

لکھنؤ - ۲۸ - اپریل - صبح کو یو - پی مسلم لیگ کی ورکنگ کا ایک جلسہ منعقد ہوا اور اسکی صدارت بھی نواب سر محمد یوسف نے کی تھی - اور اس جلسہ میں ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جسکا مقصد یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو امداد پہونچائے جو ہندو مسلم فسادات میں نقصانات اٹھائے ہیں - کمیٹی کی شاخیں شہروں اور ضلعوں میں قائم ہوں گی - صوبجاتی کمیٹی میں نواب سید اعزاز رسول، نواب سر محمد یوسف - مولانا کرم علی - مسٹر احسان الرحمن قدوائی - مسٹر سراج حسین، نواب شمس الحسن - مولانا صبغت اللہ اور مسٹر نسیم قریشی پر مشتمل ہے ایک اور کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جو مسلمان نوجوں کو فوج سے علیحدہ ہونے کے بعد اُن کو باکار بنانے کی کوشش کرے گی - اس کمیٹی میں بیگم اعزاز رسول - شیخ مستنصر اللہ اور مسٹر مودود احمد ہیں -

حکومت یو - پی کا پریس نوٹ

لکھنؤ - بذریعہ ڈاک - گورنمنٹ صوبہ متحدہ کے اشتہار نمبری ۲۷۸ جے ۲۹ - ۱ - اے مورخہ ۲۷ - اپریل ۱۹۴۶ء کے ذریعہ (مسٹر کشن آف فوڈ کنزرشن آرڈر اجناس کے استعمال پر پابندی کا حکم) صوبہ متحدہ ۱۹۴۶ء منسوخ کر دیا تھا - اور اس کے بجائے فوڈ کنزرشن (رسٹرکشن) آرڈر اجناس کے استعمال پر پابندی کا حکم ۱۹۴۶ء نافذ کیا گیا ہے - حکومت کا پختہ ارادہ ہے کہ کنٹرول آرڈروں کے ماتحت تمام غیر ضروری پابندیاں اور دقتوں کو دور کر دیا جائے - لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ اس بات پر بھی زور دینا چاہتی ہے کہ ہندوستان میں غذا کے برباد یا بیجا خرچ کئے جانے کو روا نہیں رکھے گی -

برما کے قومی لیڈر کی ملاقاتیں

نئی دہلی - ۲۸ - اپریل - آج برما کی اینٹی فسطائی جماعت کے لیڈر آنگ سین مہاتما گاندھی کی قیام گاہ پر جاکر اُن سے ملے - کل وہ پنڈت جواہر لال نہرو اور مولانا ابو الکلام آزاد سے ملیں گے اور اس کے بعد وہ مسٹر جناح سے ملیں گے -

راجہ مہیشور دیال سیٹھ کے مقدمہ کی سماعت

لکھنؤ - ۲۷ - اپریل - راجہ مہیشور دیال سیٹھ کا مقدمہ جو انھوں نے راجہ رام نگر کے خلاف برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے صدر کے انتخاب کے سلسلے میں دائر کیا تھا اسکی سماعت کے لیے ہائیکورٹ میں ۶ مئی مقرر ہوئی ہے -

سمن بغرض قرارداد اُمور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۲۴۶ نمبری حب ۱۹۴۵ء

عدالت جناب منصف صاحب بہادر رائے بریلی

مقام رائے بریلی

ٹھاکر بدھوں بہادر سنگھ تعلقدار موسسو کولا ساکن عالم پور پرگنہ کروں ضلع رائے بریلی - مدعی

بنام - گنگا رام ولد کنہیا لال قوم بقال ساکن محلہ زیر مسجد متصل کیلا کی مسجد قصبہ جائس پرگنہ رو کھا متصل سلون ضلع رائے بریلی - وارد حال کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت زر معاوضہ کے دایر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ اٹھارہ ماہ مئی ۱۹۴۶ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو اب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور آپکو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جنپر آپ بتایید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کرو -

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا -

آج بتاریخ ۲۶ - ماہ اپریل ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

بحکم منصرم عدالت منصفی رائے بریلی - مہر عدالت

یو - پی میں تیسری صحافتی کانفرنس

ڈاکٹر سید حسین افتتاح کریں گے

لکھنؤ - ۲۷ - اپریل - صوبجات متحدہ کی تیسری صحافتی کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کے جنرل سکریٹری مسٹر بی - ایس - ٹنڈن نے اعلان کیا ہے کہ ڈاکٹر سید حسین ۱۱ - مئی کو کانپور میں کانفرنس کا افتتاح کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں -

گیہوں کے تین برطانوی جہاز

سڈنی - ۲۸ - اپریل - آسٹریلی گندم بورڈ کے ایک افسر نے بتایا ہے کہ آیندہ مہینے میں ۳۵ ہزار ٹن آٹا ہندوستان بھیجا جائیگا - ایک بحری عہدیدار نے اس حقیقت کا انکشاف کیا ہے کہ تین برطانوی جنگی جہاز ہندوستان آ رہے ہیں - ہر جہاز میں ۲۰۰ ٹن سے ۳۰۰ ٹن تک موجود ہوگا - اور جہاز دائن میں ۳۰۰ ٹن گیہوں ہندوستان ارسال کیا جا رہا ہے -

ہوور کیلئے سترہ گھنٹے میں سوٹ تیار

نئی دہلی - دہلی میں دوران قیام ۱۷ گھنٹے کے اندر سابق امریکی پریذیڈنٹ ہربرٹ ہوور کا سوٹ بن کر تیار ہو گیا -

آج کل امریکہ میں ایک سوٹ کی سلائی میں کئی گھنٹے لگتے ہیں - اور لندن میں چھ مہینے -

میری بہنوں

(لسلسلہ صفحہ ۳ ملاحظہ ہو)

جہاں عام طور سے فرصت کے اوقات میں بچے بوڑھے عورتیں، لڑکیاں، طرح طرح کھلونے، رنگ برنگ کی ایجادیں بروئے کار لانے میں اپنا اوقات صرف کیا کرتے ہیں - تفریح کی تفریح اور کام کا کام - اس کار نیک میں انھیں کافی مالی منفعت ہوتی ہے - یہی وجہ ہے کہ اُن کی زندگی بڑی آسودہ حالی سے گذرتی ہے اور اُن کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ محفوظ رہتا ہے - دوسرا سب سے بڑا فائدہ یہ کہ بچوں اور بچیوں میں غیر ارادی طور پر ایک ذوق صنعت پرورش پاتا رہتا ہے اور دوسرے لہو و لعب کھیل اور تماشوں کا شکار نہیں ہوتے - اسلیے میں آپ سے گذارش کروں گی کہ آپ اپنے گھروں میں ذوق صنعت کی ترویج کی اشاعت کیجئے - ایسی صنعتی انجمنوں کو قیام میں لائیے - جہاں بچے اور بچیاں، تکیے کے غلاف اور پلنگ کی چادریں کاڑھنا کروشیا سے گلوبند، دستانے، مفلر اور بلوز وغیرہ بنا سکیں - جس وقت ان بچیوں اور بچوں کی صنعتیں بازار میں جائیں گی - تو قدر دان نہ صرف انھیں قدر و عظمت سے دیکھیں گے اور اُن کی خاصی قیمت لگے گی جس سے آپ کی اقتصادی مشکلات بڑی حد تک حل ہو جائیں گی -

جس دن آپ کی قائم کی ہوئی انجمنیں ملک کے طول و عرض میں پھیل جائیں گی تو وہ دن آپ کی خوشحالی و کامرانی کا پہلا دن ہوگا - ان صنعتی اداروں اور انجمنوں کے قیام سے نہ صرف بچے اور بچیاں ایک دوسرے سے استفادہ کر سکیں گے بلکہ سیاسیات حاضرہ پر آپس میں مستفید ہو سکیں گے - انجمن سازی خود اپنے اندر ایک پناہ کشش رکھتی ہے اور اس کے اعزازی عہدے اور ممبری بھی بیحد جاذب توجہ ہے - بڑی آسانی کے ساتھ ملک کو ادھر متوجہ کیا جا سکتا ہے -

زمانہ بڑی تیز رفتاری کے ساتھ گذرتا چلا جا رہا ہے ہمکو زمانے کا ساتھ ہر حال میں دینا پڑے گا - اگر ہم اب بھی بیدار نہ ہوئے تو انقلابات و حوادثات ہمکو بجیسی و غفلت کی ابدی نیند سلا دینگے - کسی نے خوب کہا ہے ؎

خدا نے آجتک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

انڈونیشیا سے خوراک

بتاویہ - ۲۷ - اپریل - معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشی وزیر اعظم سلطان شہریار نے برطانوی افسروں سے اس بات کی درخواست کی ہے کہ وہ انھیں ہندوستان کو ۵ لاکھ ٹن چاول بھیجنے کے سلسلہ میں اندرون ملک سے چاول لانے کے لئے نقل و حمل کی سہولتیں مہیا کریں - تاکہ یہ چاول جلد سے جلد ہندوستان بھیجا جا سکے -

لکھنؤ - جبکہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو - پی - پنڈت جی

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ ۱۹۴۶-۴۷ء کے واسطے سڑکوں کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل ضروری سامان کی سپلائی کے واسطے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں جو ۱۵ - مئی ۱۹۴۶ء کو ۳½ بجے شام تک وصول کئے جائیں گے - ٹنڈر کے فارم اور کوئی دوسری اطلاع ۱۵ - مئی ۱۹۴۶ء کے ۳ بجے شام تک کسی کام کے وقت دفتر کے اوقات میں میونسپل بورڈ کے دفتر سے حاصل کی جاسکتی ہیں -

نمبر شمار	نام سامان	تعداد	سیکیوریٹی (ضمانت)	ارنسٹ منی (زرِ ضمانت)	ٹنڈر کی قیمت
۱	بلیسٹ	۵۰ ہزار کیوبک فٹ	۱۳۲۵ روپیہ	۵۳۰ روپیہ	۵ روپیہ
۲	چپس	۳۰ ہزار "	۱۰۴۳ "	۴۱۷ "	۵ روپیہ
۳	گریٹ	۳۰ ہزار "	۶۰۰ "	۲۴۰ "	۳ روپیہ
۴	مورم	۵ ہزار "	۸۱ "	۳۳ "	۱ روپیہ
۵	کنکر (انجین کٹوا)	۱۵ ہزار "	۱۸۸ "	۷۵ "	۱ روپیہ

دستخط محمد حبیب اللہ
ایگزیکٹو افیسر - میونسپل بورڈ - کانپور

مولانا آزاد کی صدارت کیلئے پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

نئی دہلی - ۲۸ - اپریل - پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ میں مولانا ابو الکلام آزاد صدر آل انڈیا کانگریس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنھوں نے میرا نام کانگریس کی صدارت جلیلہ اعزاز کے لئے تجویز کیا - لیکن میں اس بار کو اُٹھانے کی ہمت محسوس نہیں کرتا -

مولانا آزاد نے اپنے بیان میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ آپ آیندہ صدارت کے لئے میرا نام تجویز کرتے ہیں لیکن آپ نے مجھ سے اس بات کا ذکر اپنے اعلان سے صرف ایک مرف روز قبل ہی کیا تھا - میں جانتا ہوں کہ گذشتہ ۶ سال نہایت کشمکش کے دور میں مولانا آزاد نے نہایت کامیابی اور روشن خیالی کے ساتھ صدارتی فرائض انجام دیے - صدر کے انتخابات کا جو کچھ بھی نتیجہ ہو وہ آیندہ ظاہر ہو جائے گا -

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایسے شخص کو جسکی قیادت اور جسکی استقامت مستند ہو چکی ہے - اسکو ایک ایسے دور میں جو ابھی نامکمل ہو تبدیل نہ کرنا چاہیئے -

افغانستان سے گیہوں

نئی دہلی - ۲۷ - اپریل - حکومت افغانستان نے ہندوستان کو پانچ سو پچاس ٹن گیہوں کا تحفہ دیا ہے - یہ تحفہ ہندوستان کی موجودہ غذائی صورت حال کے پیش نظر مفت دیا گیا ہے - حکومت ہند نے شکریہ کے ساتھ اس تحفہ کو قبول کر لیا ہے -

REGD. NO.
A 406

L. 43 | Cawnpore. Saturday 11ST MAY 1946
. 19

جلد ۴۳ نمبر ۱۹ | کانپور شنبہ - ۱۱ مئی سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ... سنہ ۱۳۶۵ھ

ادبیات

انتخابِ مشاعرۂ انجمن معیار ادب کانپور

(از جناب عیاں حیدری صاحب سکریٹری انجمن معیار ادب کانپور)

"انجمن معیار ادب کانپور کا ماہانہ مشاعرہ بتاریخ ۲۷- اپریل سنہ ۱۹۴۶ء بوقت ۹ بجے شب جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب آثر کے دولتکدہ پر زیر صدارت عالیجناب آفتاب احمد صاحب جوہر سول جج کانپور منعقد ہوا۔ مشاعرہ کے آغاز میں جناب صبا، جناب رواں، جناب شارق اور حضرت آتش لکھنوی نے اپنے غیر طرحی کلام سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ انتخاب مشاعرہ ہدیۂ ناظرین ہے"۔ اڈیٹر

(جناب آفتاب احمد صاحب جوہر سول جج)

کسی کے شکوہ سے واقف زباں نہ ہو جائے
تمام عمر وفا رائگاں نہ ہو جائے

نہ مطمئن ہو اسیری پہ فطرت آزاد
قفس قفس ہی رہے آشیاں نہ ہو جائے

ہر کیا کہ حشر میں تاب نظارہ دیکھیں گے
ذرا معاف یہیں امتحاں نہ ہو جائے

غم حیات سے ناآشنا نہیں لیکن
غم محبت غم جاوداں نہ ہو جائے

ابھی ہے نقد دل و جاں خرید لو جوہر
کہیں متاع محبت گراں نہ ہو جائے

(جناب سید محمد احسن صاحب کاظمی آغا نگینوی صدر انجمن)

کمال جذب محبت عیاں نہ ہو جائے
کسی کو مجھ پہ تمہارا گماں نہ ہو جائے

ہے چار تنکوں سے صیاد کو یہ اندیشہ
چمن فروز مرا آشیاں نہ ہو جائے

بڑھی تضاد و تقابل سے رونق ہستی
بہار ہی وہ نہیں جو خزاں نہ ہو جائے

مری دوا میں مسیحا نے یہ لحاظ رکھا
کہ چارہ سازی درد نہاں نہ ہو جائے

رخ صنم کو نظر بھر کے دیکھ اے واعظ
جو تیرا ذوق پرستش جواں نہ ہو جائے

(جناب آزل لکھنوی)

یہ سعی ضبط کہیں رائیگاں نہ ہو جائے
نگاہ یاس سوئے آسماں نہ ہو جائے

گل امید ہی ہے جان گلشن دل کی
یہ پھول ہی کہیں نذر خزاں نہ ہو جائے

پناہ ملتی نہیں گوشۂ لحد کے سوا
کسی کا دشمن جاں آسماں نہ ہو جائے

(جناب وفا شاہجہانپوری)

یہ راز غم کہیں آنسو عیاں نہ ہو جائے
مری نگاہ بھی میری زباں نہ ہو جائے

چھپا چھپا کے محبت نے جسکو رکھا تھا
وہ اشک غم بھی کہیں رائیگاں نہ ہو جائے

(جناب ندرت کانپوری)

حجاب ہوش کہیں درمیاں نہ ہو جائے
نظر کی سعی عمل رائیگاں نہ ہو جائے

نفس نفس پہ محبت میں یہ لحاظ رہے
کہ رنگ رخ کا تغیر زباں نہ ہو جائے

لبوں پہ دم ہے مگر جو صدا ہے یہ دل میں
کہ ان کا کوئی ستم رائیگاں نہ ہو جائے

جو کر رہے ہیں مجھے ضبط غم کی فہمائش
کہیں انھیں کی نظر سے عیاں نہ ہو جائے

(جناب نواب آثر کانپوری)

سبب ملال کا یارب فغاں نہ ہو جائے
ہر طرف سے کوئی بدگماں نہ ہو جائے

یہ کیوں کہو کہ مجھے تیرا اعتبار نہیں
مری وفا کا ابھی امتحاں نہ ہو جائے

چمن میں چھوڑ دیا کر کبھی کبھی صیاد
جواب قفس ہے کہیں آشیاں نہ ہو جائے

مزاج یار بدلنے سے ڈرتا رہتا ہوں
نئی زمیں، نیا آسماں نہ ہو جائے

(جناب عیاں حیدری سکریٹری انجمن)

نشاط جلوۂ گل رائگاں نہ ہو جائے
بہار خود ہی پیام خزاں نہ ہو جائے

یہ کہہ رہی ہے ترے نقش پا کی رعنائی
یہ خاک سجدہ گہ آسماں نہ ہو جائے

مجھے اجازت یک آہ سرد دے ورنہ
ترے ہی رخ سے مرا غم عیاں نہ ہو جائے

پیامِ اسلام

فلسطین کے معاملہ میں روس کی امداد طلب کیجائیگی

عربوں کا ڈیلی گیشن ماسکو جارہا ہے

لندن - ۶- مئی - عرب لیگ کے جنرل سکریٹری کو یروشلم سے خبر ملی ہے کہ ایک غیر سرکاری ڈیلی گیشن ماسکو بھیجا جارہا ہے۔ جو حکومت روس سے درخواست کرے گا کہ فلسطین کا معاملہ سکیورٹی کونسل میں پیش کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ روسیوں سے یہ کہا جارہا ہے کہ وہ اینگلو امریکی کمیشن کی رپورٹ کو عملی جامہ پہنانے سے روکے۔

ایران کے سفیر حسین اعلیٰ نے اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن کے سکریٹری جنرل مو سیو لائی کو ایک چھٹی لکھی ہے کہ شمالی ایران کے چار صوبوں کو روسی فوج بالکل خالی کر گئی ہے۔ لیکن میں آذربائیجان سے روسی فوج کے چلے جانے کے بارے میں مصدقہ خبر براہ راست نہیں دے سکتا۔ حکومت ایران کو اور ذرایع سے مطلع کیا گیا ہے کہ روسی فوج ایران کو خالی کر رہی ہے اور ۷- مئی تک مکمل طور پر خالی کر جائے گی۔ لیکن ابھی تک حکومت ایران کے افسروں نے ان خبروں کی تصدیق نہیں کی۔

لندن - ۶- مئی - ... کے نامہ نگار نے طہران سے خبر دی ہے کہ ایران کے وزیر اعظم قوام السلطنہ کی حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک اور سازش پکڑی گئی ہے اور اسکو ملیا میٹ کر دیا گیا ہے۔ یہ کوشش ایران کے دولتمند طبقہ نے کی تھی۔ اس کے سرغنہ مرزا زیشی جو ایک مالدار ہیں تھے۔

یروشلم - ۶- مئی - برقع پوش تین سو مسلم عورتوں نے آج جامعہ گیٹ کے سامنے مظاہرہ کیا۔ ان کے ہاتھ میں موٹوز تھے جن پر لکھا ہوا تھا: "ہم اپنی سرزمین نہیں چھوڑینگی - جسکو اپنے بزرگوں نے خون سے سینچا ہے!!" برطانی پولیس جو فولادی ٹوپ پہنے ہوئے تھی اور جس کے ساتھ بکتر بند گاڑی تھی اور جو ہتھیاروں سے مسلح تھی وہاں ہو نچگئی۔ اس کے آنے سے پہلے ہی عورتیں پرامن طریقہ پر منتشر ہو گئیں۔

خبر بھی ہے تجھے او کشتۂ تن آسانی
ترا قفس ہی ترا آشیاں نہ ہو جائے

(جناب آنس کانپوری)

جو راز دل کا ہے رخ سے عیاں نہ ہو جائے
محبت آپ ہی اپنی زباں نہ ہو جائے

اٹھا نقاب کہ دل بدگماں نہ ہو جائے
یہ جستجوئے نظر رائیگاں نہ ہو جائے

تری نوازش پیہم سے خوف ہے صیاد
قفس کا نام کہیں آشیاں نہ ہو جائے

یہ کلیہ و غنچہ و گل سے ذرا سمجھ کے ہنسیں
یہی بہار پیام خزاں نہ ہو جائے

(جناب رفعت عابدی)

ترا کرم کرم رائیگاں نہ ہو جائے
تسلیوں سے کہیں غم جواں نہ ہو جائے

نظر سے راز محبت عیاں نہ ہو جائے
زبان حال مکمل فغاں نہ ہو جائے

نیاز عشق میں باقی ہے ایک تار نفس
اگر یہ صرف رہ امتحاں نہ ہو جائے

نہ چھیڑ ہجر کی روداد پوچھنے والے
متاع ضبط الم رائیگاں نہ ہو جائے

(جناب سراج لکھنوی)

سنے، وہ سنکے اگر بدگماں نہ ہو جائے
تو داستاں مری پھر داستاں نہ ہو جائے

ذرا پیو تو کبھی شیخ پھر مرا ذمہ
اگر یہ ضعف عبادت جواں نہ ہو جائے

اسی خیال سے مشق فغاں نہ کی سراج
کہ منتشر کہیں نظم جہاں نہ ہو جائے

(جناب اطہر کانپوری)

فروغ مہر و مہ و کہکشاں نہ ہو جائے
جو جلوہ دل میں ہے میرے عیاں نہ ہو جائے

جو دل کا حال ہے رخ سے عیاں نہ ہو جائے
کہیں امانت غم رائگاں نہ ہو جائے

ابھی تو یاد کسی کی سرور آگیں ہے
کہیں یہ بڑھ کے غم جاوداں نہ ہو جائے

نقاب رخ سے ہٹے گی مگر خیال یہ ہے
کہیں حجاب نظر درمیاں نہ ہو جائے

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمایئے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی اسی ہو جو تیر دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۲۳ | کانپور شنبہ - ۱۱ مئی سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۹

وزارتی مشن

شملہ کی گفت و شنید نازک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے - اب قیاس آرائی کی کوشش بے سود ہے - بہت جلد نتیجہ سامنے آجائے گا - دو دن کے اجلاسس کے بعد کانفرنس ایک روز کے لئے ملتوی ہوگئی - فضا میں جو شک اور بے اعتمادی ہے - اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ طرح طرح سے یہ واضح کرنے کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ التوا فال بد نہیں - التوا سے سچ مچ کوئی برا نتیجہ نکالنا مناسب نہیں یہ بات صاف ہے کہ کانگریس اور لیگ کی نظروں میں بنیادی اختلافات ہیں - اس سے بھی بد تر یہ بات ہے کہ تیسرے فریق یعنی مشن نے اپنی توجہ کا بیشتر حصہ انہی اختلافات پر مرکوز کر دیا ہے - جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ملک کی آزادی کے اصل سوال پر کانگریس اور لیگ کے درمیان سمجھوتہ کے سوال کو فوقیت دی جا رہی ہے - ہم کانگریس اور لیگ کے درمیان سمجھوتہ کی اہمیت کو بخوبی سمجھتے ہیں - مگر ہماری یہ صاف رائے ہے کہ یہ سمجھوتہ ہندوستان اور برطانیہ کے سمجھوتہ سے زیادہ اہم نہیں - بنیادی چیز یہ نہیں ہے کہ آزاد ہندوستان میں اختیار و اقتدار کی تقسیم کس طرح ہوگی - بنیادی چیز یہ ہے کہ ہندوستان آزاد ہو یعنی برطانیہ ہندوستان پر اپنی حکومت سے دست بردار ہو جائے - کیا برطانیہ اس کے لئے تیار ہے؟ برطانی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی تو اپنی تقریر میں اعلان کر چکے ہیں کہ برطانیہ تیار ہے -

اب تک جو واقعات ہمارے سامنے ہیں ان کی بنا پر ہمیں یقین ہے کہ کانگریس مرکز کے بنیادی سوال پر مضبوطی سے قائم ہے - اور جس طرح یہ درست ہے کہ یہ مرکز وحدانی حیثیت کا نہیں ہو سکتا - اسی طرح یہ بھی درست ہے کہ مرکز بہر صورت فیڈرل نوعیت کا ہونا چاہیئے -

یہ امر موجب اطمینان ہے کہ ابھی تک کانفرنس کے سامنے جو سوالات آئے ہیں انہیں مرکز کا سوال بھی شامل ہے - اگرچہ نوابزادہ لیاقت علی خاں نے ایک انٹرویو میں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ بعض لوگ "مرکز کو بالکل ختم کر دینے کے حق میں ہیں -

مگر یہ امکان ہے کہ خود لیگ کے بعض لیڈر مرکز کے خاتمہ پر ضد کر کے شملہ کانفرنس کی کامیابی کا امکان ختم کر دینا پسند نہ کریں گے - مرکز کے علاوہ جن امور پر غور ہو رہا ہے وہ صوبوں کی از سر نو تقسیم - صوبائی حکومتوں کے اختیارات اور کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی سے تعلق رکھتے ہیں - ہمیں اس رائے سے اتفاق نہیں کہ بنیادی مسئلوں پر اتفاق رائے بغیر عارضی حکومت کا قیام مشکل یا ناممکن ہے - تمام معاملہ کا دارومدار اس بات پر ہے کہ کس نظریہ سے کام کیا جاتا ہے - مشن چاہے تو مرکزی حکومت میں خاطر خواہ تبدیلی ہو سکے گی اور یہ مرکزی حکومت کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کی ترتیب میں بھی امداد دے سکے گی - مشن نہ چاہے تو عارضی یا مستقل کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہو سکتا اور بات چیت کا سلسلہ کسی مرحلہ پر یا کسی بھی بہانے سے توڑا جا سکتا ہے ہمارا صاف مطلب یہ ہے کہ مشن ناکامیاب ہوا تو ہر صورت میں اسکی آخری ذمہ داری لازمی طور پر برطانی حکومت کے سر ہوگی -

فلسطین کا حشر

اینگلو امریکن کمیشن نے فلسطین کے متعلق جو رپورٹ شایع کی ہے - اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عربوں کے متعلق برطانی نظریہ ایک دم بدل گیا ہے - برطانیہ نے غالباً امریکہ کے دباؤ سے یہ مان لیا کہ فلسطین میں یہودیوں کا حق اصولی طور پر تو عربوں کے برابر اور عملی طور پر عربوں سے بڑھکر ہے - رپورٹ میں جہاں یہ کہا گیا ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کی الگ حکومت قائم نہیں کی جا سکتی - وہاں عربوں کی الگ آزاد حکومت کا تخیل بھی ختم کر دیا گیا - اس کا یہ مطلب ہے کہ فلسطین کے عرب اپنی آزادی و خود مختاری کا خواب نہیں دیکھ سکتے - فلسطین کے مستقبل کا جو نقشہ امریکہ اور برطانیہ کی نظر میں ہے وہ قریب قریب دائمی محکومی کا ہے اور محکومی سے نفاق کی لعنت بھی ہمیشہ وابستہ رہے گی -

رپورٹ میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ سال رواں میں ہی ایک لاکھ یہودی فلسطین میں داخل کیے جائیں - اس معاملہ میں عربوں کے جذبات کو یک قلم نظر انداز کر دیا گیا - اسی طرح زمین کی فروخت سے پابندی ہٹا دی گئی - گویا اب یہود بے روک ٹوک اپنی دولت سے فائدہ اٹھا سکیں گے اور فلسطین میں عملی طور پر عربوں کے آقا بن کر رہ سکیں گے -

اس سلسلہ میں رپورٹ میں اتحادی قوموں کے چارٹر کی اس دفعہ کا حوالہ دیا گیا ہے - جس کا یہ منشار ہے کہ ہر ملک میں بنیادی انسانی حقوق کی بلا لحاظ مذہب - رنگ نسل اور بلا تمیز تذکیر و تانیث حفاظت ہونی چاہیئے - یہ اصول فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کا جواز ثابت کرنے کے لیے پیش کیا گیا ہے - مگر جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کو بدترین قسم کی نسلی تمیز کا شکار بنایا جا رہا ہے اور برطانیہ یا امریکہ کی حکومت جنرل اسمٹس سے یہ نہیں کہتی کہ وہ اتحادی قوموں کے چارٹر کی خلاف ورزی کر رہے ہیں - کمیشن کے یہود نواز سفارشوں کے خلاف عربوں کی ناراضگی جائز ہے - یہ ناراضگی عرب لیگ کے جنرل سکرٹری عظام بے کے لفظوں میں برطانیہ سے تمام عرب ملکوں کی کشیدگی کا باعث ہوگی - یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ برطانی اور امریکی سامراج کے مظلوم عرب اپنی مصیبت میں ہمدردی کا گوشہ تلاش کریں گے اور وہ انھیں روس میں ملیگا - ہندوستان اور مڈل ایسٹ میں برطانیہ کی موجودہ پالیسی دیکھکر ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ برطانیہ اپنے ہاتھوں اپنی راہ میں کانٹے بو رہا ہے -

مصر سے بات چیت

ہندوستان کی طرح مصر سے بھی برطانیہ کی بات چیت چل رہی ہے - فرق یہ ہے کہ ہندوستان محکوم ہے اور مصر نیم آزاد ہے - مگر ہندوستان وسیع اور ... زیادہ ہیں کہ اگر اس سے حقیقی ... کا ایک حصہ بھی مل جائے تو پھر برطانیہ ... شاید اس پر زیادہ عرصہ تک قابو نہیں رہ سکتا - مصر کے ساتھ برطانیہ نے ۱۹۳۶ء میں جو معاہدہ کیا تھا اسکی رو سے برطانیہ کو مصر میں فوجیں رکھنے کا حق ہے مصریوں کا سب سے بڑا مطالبہ یہ ہے کہ برطانی فوجیں ان کی سرزمین سے بالکل ہٹالی جائینگی - مگر اعلان میں یہ درج ہے کہ مصر کے ساتھ بات چیت کے دوران میں یہ طے کیا جائیگا کہ فوجیں ہٹانے کے مدارج کیا ہوں گے - مدارج کا یہ مطلب ہے کہ برطانیہ مصر کو ایکدم خالی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا - مدارج کا پھیلاؤ لمبے عرصہ تک ہو سکتا ہے اتنے میں کوئی نئی جنگ چھڑ جائے تو عام سمجھوتہ ایک عام طرف دھرا رہ جائیگا - یہی وجہ ہے کہ تازہ برطانی اعلان کو مصری مصری شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ تمام تفصیل صاف صاف طے کرنا چاہتے ہیں - نہر سویز کے کنٹرول کا سوال مزید پیچیدگی پیش کرتا ہے اور سوڈان کا ... تو موجودہ گفتگو میں قطعی حل ہوتا نظر نہیں آتا - جبتک سوڈان میں برطانی فوجیں موجود رہیں گی مصر کی آزادی نامکمل سمجھی جائے گی - لیکن مڈل ایسٹ میں اور پھر ہند کا راستہ برطانیہ کی زندگی کے لیے اس قدر اہم ہے کہ شمالی افریقہ اور مڈل ایسٹ میں برطانیہ اپنے فوجی اڈے رکھنے سے باز نہیں آسکتا - چنانچہ مصر سے جو فوجیں ہٹ رہی ہیں وہ حیفہ میں ڈیرہ ڈال رہی ہیں -

انڈونیشیا کا معاملہ

پرسوں ڈاکٹر لوگ ہیں وزیر محکمہ اد ... نے ڈچ پارلیمنٹ میں جو تقریر کی اس سے انڈونیشیا کا مسئلہ پھر کھٹائی میں پڑ گیا ہے - یہ گفتگو ۹ - اپریل کو شروع ہوئی تھی - اور کچھ دن ملتوی ہونیکے بعد پھر بٹاویہ میں شروع ہونیوالی ہے - لیکن اسی اثنا میں ڈاکٹر لوگ مین وہ تقریر فرما دی ہے جسکا انداز خالص سامراجی ہے جسکی بنیاد پر کوئی سمجھوتہ ہونے کا امکان نہیں معلوم ہوتا - ڈاکٹر شہریار مکمل آزادی کا مطالبہ کر رہے ہیں - اور ڈچ حکومت اسے ماننے کیلئے تیار نہیں ڈاکٹر لوگ مین یہ راگ الاپ رہے ہیں کہ انڈونیشیا کے انقلابی طبقہ پر جاپانی والوں کا اثر ہے اور جاپان والوں نے انھیں بھڑکایا ہے -

---

خیال سے تاکہ شہر میں اکثر پھیلنے والی ہیضہ کی بیماری کو روکا جا سکے - مسٹر آئی - یو - الیگزنڈر کلکٹر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند کے اختیارات کے مطابق مندرجہ ذیل احکامات جاری کیئے ہیں :-

اس نوٹس کے ذریعہ کٹے ہوئے برف کے گولوں کی فروخت کی ممانعت کی جاتی ہے - کٹے ہوئے تربوز اور دوسرے پھلوں اور مٹھائی فروخت کیلئے میڈیکل افسر آف ہیلتھ کی ہدایت کے مطابق بند کر کے رکھنے کا انتظام کیا جائے - ہر قسم کی آئس کریم - قلفی - شربت اور ہر قسم کے ٹھنڈے شربت صرف ان ہی مقامات پر فروخت کیے جائیں - جنکو میڈیکل افسر آف ہیلتھ مناسب سمجھیں اور صرف اون شرائط کے ماتحت جنکو وہ عائد کریں - ہوٹل رسٹورینٹ ڈھابہ اور تندور چلانیوالوں اور پوری فروخت کرنیوالوں کو اپنا سامان اور پانی میڈیکل افسر آف ہیلتھ کی ہدایت کے مطابق بند رکھنا چاہیئے احکام کی پابندی کرنا چاہیئے جو وقتاً فوقتاً جاری ہوں براوہ جو برف پر لپٹا جاتا ہے نالیوں کے نزدیک راستہ پر نہ سکھایا جائے -

موتو او اتر اور دوسری رقیق بہنے کی چیزوں کو تیار کرنیوالوں کو میڈیکل افسر صاحب کی ہدایات کی تعمیل کرنا ہوگی - ان تمام انتظامات کی نگرانی اور تعمیل کی غرض سے سب پبلک ہیلتھ افسران وسینٹری انسپکٹران اور پولیس سب انسپکٹران کسی عمارت میں داخل ہو سکینگے اور اون اشیاء کو گرفتار کر سکیں گے جن میں کوئی خرابی ہونیکا شبہ ہوگا - اور یہ ضبط شدہ اشیاء میڈیکل افسر ہیلتھ کے احکام سے برباد کر دی جاوینگی -

ان قواعد کی کسی خلاف ورزی کی سزا قید و جرمانہ دونوں ہو سکیں گی - اور دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے مطابق مقدمہ چلایا جا سکے گا -

تیسری یو - پی - پریس کانفرنس

تیسری یو - پی - پریس کانفرنس ۱۱ - و ۱۲ مئی کو مسٹر درگا داس سب ایڈیٹر ہندوستان ٹائمس کی صدارت میں ڈی - اے - وی - کالج ہال میں ہو رہی ہے -

ڈاکٹر سید حسین صاحب کانفرنس کا افتتاح کریں گے -

صوبہ کے انگریزی - ہندی اور اردو کے ڈیلیگیٹ کافی تعداد میں آ رہے ہیں - ان معزز مہمانوں کے قیام کا انتظام میونسپل گرلس کالج میں کیا گیا ہے

ڈاکٹر سید حسین کا پروگرام

۱۰ - مئی پانچ بجے شام کو شردھانند پارک میں سٹی کانگریس کمیٹی کی طرف سے ایک عام جلسہ ہوگا - جس میں ڈاکٹر صاحب ہندوستان غیر ممالک کی نظروں میں" کے عنوان پر تقریر کریں گے -

۱۱ - مئی ۹½ بجے صبح کو میونسپل بورڈ کی طرف سے ٹاؤن ہال میں ڈاکٹر سید حسین صاحب کو ایڈریس دیا جائیگا -

مسلم کانگریس کلب

۱۹ - مئی ۶ بجے شام کو تلک ہال میں مسلم کانگریس کلب کی ایک میٹنگ ہوگی جسمیں حسب ذیل موضوع پر تقریریں ہونگی -

کیا قوم پرور مسلمانوں کو کسی خاص تنظیم کی ضرورت ہے اور اگر ہے تو کس قسم کی تنظیم ہونی چاہیئے -

کنٹرول کمیٹی

۲ - مئی کو مسٹر آئی - یو - الگزینڈر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کے بنگلہ پر ایک میٹنگ ہوئی جس میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو تمام کنٹرولوں کی نگرانی کریگی اور اس کمیٹی میں مندرجہ ذیل حضرات شامل ہوں گے -

ایم - ایل - اے - ایم - ایل - سی - ممبران لوکل بورڈ اور تاجروں کے قائمقامان - کلاتھ اڈوائزری کمیٹیاں وغیرہ جو قائم تھیں وہ ختم کر دی گئی ہیں -

شکر اور مٹی کا تیل

آئندہ سے ضلع کی تحصیلوں میں شکر اور مٹی کا تیل کی تقسیم کی نگرانی کا کام سب ڈویژنل افسران کے سپرد رہیگا - ان لوگوں کو ان کے حلقہ کا کوٹہ بتلا دیا جائیگا - اور وہ مساوی تقسیم کا انتظام کریں گے - اور یہی سب ڈویژنل افسران ہر ایک بات کے ذمہ دار ہوں گے -

آٹا چکیاں

آٹا چکیوں پر جو پابندی لگائی گئی تھی وہ واپس لے لی گئی ہے اور آٹا چکیوں کی اسٹرائک ختم ہو گئی ہے -

گورنمنٹ ہارنس فیکٹری

گورنمنٹ ہارنس فیکٹری کے مزدوروں نے مہنگائی کے الاؤنس میں اضافہ کا مطالبہ کیا تھا اور چونکہ حکام نے ان کے اس مطالبہ کو گورنمنٹ ...

... ہڑتال

... ہڑتال نہ ہوگی - ... ۵ - مئی ... ۶ بجے ... شردھانند پارک میں مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کی صدارت میں ایک پبلک میٹنگ ہوئی جسمیں آنجہانی بھولا بھائی ڈیسائی کے انتقال پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس ہوا اور آپ کے انتقال کو ملکی نقصان بتلایا گیا ہے -

ایک گودام سے ۴۲ ہزار کا مال

نواب گنج کے ایک گودام سے ۴۲ ہزار روپیہ کا قیمتی مال برآمد ہوا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ مال چوری کا ہے -

برف کی قیمت

برف کی تھوک کی قیمت دو روپیہ من اور خوردہ کی قیمت چھ پیسہ فی سیر مقرر کر دی گئی ہے -

کانپور سودیشی کاٹن مل

رائے بہادر ... برشاد باگلا نے فرم نے کانپور سودیشی ملس کے ستر فی صدی حصے خرید لیے ہیں - جنکی قیمت ۴ کروڑ ۳ لاکھ بتلائی جاتی ہے

بیگ صدرلینڈ

برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ نے بیگ صدرلینڈ کے فرم کو خرید لیا ہے - یہ فرم بھی خالص یوروپین فرم تھا اور بہت بڑا فرم ہے -

عورت کو دوسری شادی کا حکم

آریہ نگر کے مسٹر جگجیون نے اپنی بیوی کے خلاف یہ دعوی دائر کیا تھا کہ عورت دلائی جاوے اور شوہر کے ساتھ رہنے کا حکم دیا جائے وہ زیادہ تر اپنے والد کے گھر رہتی ہے - بیوی کا بیان تھا کہ شوہر اوسکو اچھی طرح نہیں رکھتا ہے - بلکہ مارتا پیٹتا ہے - اس وجہ سے وہ اوس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی ہے - عدالت نے فیصلہ دیا کہ عورت اگر چاہے تو دوسری شادی کر سکتی ہے اور اپنے شوہر سے کسی گذارہ کی مستحق نہیں ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ مدعی کوئی مقدمہ دیوانی و مال عورت کے خلاف دائر نہیں کر سکتا ہے -

اناج کے حصول کی اسکیم

اناج حاصل کرنے کی جو اسکیم شایع ہو چکی ہے - اوسمیں یہ ترمیم کر دی گئی ہے کہ جن کسانوں کی پیداوار ۲۰ من یا اس سے کم ہے - یا جنکی ربیع کی پیداوار ۱۰ من اور اس سے کم ہے اون سے کوئی اناج وصول نہ کیا جائے گا - یہ غریب کسانوں کی امداد کے لیے کیا گیا ہے - کثیر پیداوار والے کسانوں سے زیادہ فیصدی اناج لیا جائے گا - کسان اگر اناج سرکاری دوکان تک پہونچا دیں گے تو اونکو کرایہ ادا کیا جائے گا - کسان اپنے موضع میں بھی سرکاری آدمیوں کو غلہ دے سکیں گے -

ہیضہ کی بیماری روکنے کیلئے احکامات

موسم گرما میں صحت اور غذا کے سامان کی سپلائی کے ...

میں دیکھنے والوں نے بڑی حیرت سے دیکھا کہ تین شوخ
وشنگ کے نقرئی قہقہوں سے فضا گونج رہی تھی
اور وہ دیکھنے سننے والوں کے دلوں کو دھک دھک کرتا
ہوا چھوڑ کر خراماں خراماں آگے بڑھتی چلی جا رہی ہیں
لیکن قریب سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ان پریزادوں
کے جسم پر جو لباس ہے وہ اتنا مہین ہے کہ اس میں سے
ان کے گلابی جسموں کا ہر خم اور ابھار صاف صاف
نظر آرہا ہے اور قہقہے جو چاندنی رات کی فضا میں چھائے
جا رہے ہیں۔ یہ دیکھنے سننے والوں کو ایک حسین دعوت
ہیں کہ قریب آؤ اور باریک لباس میں جھانکتے ہوئے
ہمارے گلابی جلد والے اعضا کے پیچ و خم اور ابھاروں
اور نشیبوں کو دیکھو۔

ہندوستان کی ان تین بیٹیوں کا یہ شوق عریانی اپنی
جگہ پر ایک یادگار سانحہ ہے۔

مگر بمبئی کی ان دیوی جی کی داستان اور بھی
مزیدار ہے جو ایک دو منزلہ عمارت کی بالائی پر رہا کرتی
تھیں۔ اور روزانہ ایک مقررہ وقت پر اپنے گورے
گورے خوبصورت جسم کو قید کے لباس سے آزاد
کرکے کھڑکی پر آن کر اس طرح کھڑی ہو جایا کرتی تھیں
گویا زبان حال سے کہہ رہی ہیں۔

"صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے"

راشن کے زمانے میں مردانہ نگاہوں کی اس خوبصورت
تواضع ہونے کی صورت میں قدرتی طور پر کچھ دل پھینک
نوجوان آپ کی طرف متوجہ ہوگئے اور وہ روزانہ دور ہی
دور سے ان دیوی جی کے مرمریں سینہ اور بانہوں کی نظروں
ہی نظروں میں بلائیں لینے لگے۔

لیکن ایک دن کسی دل جلے نے بھی دیوی جی کو
اس طرح اوباش نوجوانوں کی آنکھیں سینکنے کا سامان
مہیا کرتے ہوئے دیکھ لیا اور دیوی جی کے دیوتا سے شکایت
کردی۔ چنانچہ دوسرے روز دیوی جی کے ننگے جسم کے
نظاروں کا سلسلہ ختم ہو گیا اور نظر باز یہ کہہ کر ہاتھ ملتے
ہوئے رہ گئے۔

ابھی تو یاں تن بسمل میں جان باقی ہے
ابھی سے کس لئے تم نے نقاب ڈال لیا

اب آپ بمبئی کی ایک میم صاحبہ کا یہ قصہ بھی سن
لیجئے کہ آپ اپنے مکان کے سامنے اپنے جھریوں دار
جسم کو ننگا کرکے بیٹھ جایا کرتی تھیں۔ جب آپ سے اسکی
وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے پہلے تو یہ دلچسپ جواب
دیا کہ میں اپنے جسم کو دھوپ کا غسل دیتی ہوں اور
پھر اس میں یہ عجیب و غریب اضافہ فرمایا کہ ایک ڈاکٹر
نے بتایا ہے۔ اس طرح میرا جسم جوان لڑکیوں جیسا
ہو جائیگا۔ میں اس ترکیب پر عمل کرکے جوان بننے
کے بعد دوبارہ شادی کرنی چاہتی ہوں۔ گھر کے اندر
تازہ سورج کی دھوپ نہیں آتی اسلیئے میں باہر آن
بیٹھی ہوں۔ مجھ بڑھیا کے ننگے جسم کو دیکھکر کوئی کیا لیگا
خدا ہندوستان کی عورتوں پر رحم کرے اور انھیں
ایسی ترقی سے بچائے۔ جس میں انسان ننگے ہونے کو بھی
خلاف تہذیب نہیں خیال کرتے۔

شیاما کے حمل سے ماں باپ گھبرائے اور ...
جاکر ایک پنواڑی سے شادی کرآئے اور گاؤں میں آکر
کہہ دیا: وہ مر گئی۔

پنواڑی اول درجہ کا بدمعاش نکلا تھا۔ اس نے کچھ دن
اسکو اپنے پاس رکھا پھر ۵۰۰ روپے میں ایک طائفہ کے
حوالہ کردیا۔

طائفہ نے جب اس سے پیشہ کرانے کے لئے کہا تو وہ
سناٹے میں آگئی۔ میں کہاں؟

شیاما کے طائفہ نے دو چار دن تو خاطر تواضع کی،
پیار کیا سمجھایا پر اسکی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ آخر ایک
دن گھر سے اندھیرے میں نکل بھاگی۔ پہونچی ایک
بڑے شہر میں وہاں لوگوں نے مہلا آشرم میں داخل
کرادیا۔ مگر ایک دو دن کے بعد تو شیاما کا وہاں ٹھہرنا
مشکل ہوگیا۔ اس کو معلوم ہوا۔ یہاں تو رات کو معزز
اشخاص تفریح طبع کے لئے آتے ہیں۔

اس کے دل میں مرد کے لئے نفرت پیدا ہوگئی اس
نے سوچا مرد کو ٹھیک کرنا چاہیئے پر کرے تو کیسے؟
وہ ابلا ہے۔ اس میں طاقت نہیں مرد کی ہی بدولت
اسکی آج یہ حالت ہوئی ہے شروع سے آخر تک
میری بربادی کا باعث مرد ہے۔

شیاما نے مصمم ارادہ کرلیا اور ہمت کرکے
آنکھ بچا کر آشرم سے نکل بھاگی،

کچھ دنوں بعد لوگوں نے دیکھا۔ شیاما کوٹھے پر
سجی سجائی بیٹھی ہے۔ پوچھا یہ کیوں اور کیسے؟

جواب دیا: اب میرا نقطۂ نگاہ بدل گیا ہے
اب تک مرد نے مجھ کو کھلونا سمجھا۔ اب میں مرد کو
کھلونا سمجھنے لگی ہوں۔ اس کے دل سے بیرحمی کا برتاؤ
کرتی ہوں۔ اسکو ٹھوکر مارتی ہوں۔ جھوٹی محبت سے
اس کا سب مال ہی نہیں کھینچ لیتی ہوں۔ بلکہ اسکو
ہمیشہ کے لئے نکما فرد بنا دیتی ہوں کہ وہ پھر کسی عورت
کو پریشان نہ کرے۔ اب مجھے آدمی کے ساتھ کھیلنے
میں مزہ آتا ہے اور اسکو سسکتے ہوئے مرتا دیکھکر
ایک عجیب لطف، اب میری روح کو تسکین ہے
دل میں ٹھنڈک ہے، بدن کو آرام ہے، پہلے سب
دکھ بھول گئی ہوں اور خوب بدلا لینے کے خیال میں
مست ہوں۔

... عورتوں کے حقوق کے ... کا چارٹر

(... پریذیڈنٹ آل انڈیا ویمنز کانفرنس)

... نسواں پر میں ایک سرسری نظر ڈالتی
ہوں۔ سب سے پہلے ہم آزادی نسواں اور عورتوں کے حقوق
مردوں کے مقابل قائم رکھنے کے مدعی ہیں۔ مردوں کی
برابری سے ہمارا مقصد ظاہری شہرت مقصود نہیں بلکہ
ہمیں یہ خواہش ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی برابر
کے حقوق ... مرد کی طرح انسان ہے
اگر انسان ترقی ... اور برابری پر منحصر ہے۔
تو عورتوں کو اس حق ... ملنا چاہیئے۔ انکی
آزادی کی راہ میں جسکی وہ مستحق ... رکاوٹ
پیدا نہیں کرنا چاہیئے۔ چارٹر کی بنیاد ...
میں رکھنی چاہیئے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ...
قوام نے سان فرانسسکو میں جس میں ہندوستان
بھی شرکت کی تھی قوانین اقوام کے دیباچہ میں یہ تسلیم
کرلیا ہے کہ عورتوں کو مردوں کی طرح برابر حقوق ملنے
چاہیئں۔

۱۹۳۱ء میں "انڈین نیشنل کانگریس" عورتوں کے
ابتدائی حقوق کے متعلق ایک اہم تجویز بھی پاس کی تھی:

"کسی باشندے کو سرکاری ملازمت یا کسی بڑے
دفتر کی ذمہ دارانہ جگہ حاصل کرنے میں مذہب
ملت اور جنس کی رکاوٹ پیدا نہیں کرتا"

قومی مجوزہ کمیٹی نے بھی اس امر کے متعلق اپنے خیالات
کا اظہار کیا ہے:

"سوسائٹی کے اندر عورتوں کو مردوں کے برابر
ملنا چاہیئں۔ سوسائٹی کی بنیاد خواہ کسی اصول
پر کیوں نہ ہو۔ عورت اور مرد کے مراتب میں توازن
قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انھیں برابر
کی ذمہ داریاں برابر کے مواقع اور برابر کے حقوق
دیئے جائیں۔"

مرد اور عورت کے درمیان برابری کے اس مسئلہ اول
کی بنا پر ہی اس چارٹر کی تکمیل ہونی چاہیئے جو عورتوں
کی ذمہ داریاں اور حقوق ایک فرد واحد کی حیثیت سے
عورتوں کو وہ تمام حقوق میسر ہوں گے اور ان تمام فرائض
کی انجام دہی اس پر عاید ہوگی جو ایک شہری کے ہونے
چاہیئں۔ خواہ یہ حقوق سیاسی ہوں، خواہ معاشرتی
اور خواہ اقتصادی۔ حکومت ہر فرد واحد کو کسی خاندان
کا نہیں بلکہ سوسائٹی کا ایک جزو تسلیم کرے گی۔ اس لیے
عورت کو مرد کے ساتھ اس کے رشتہ کی وجہ سے نہیں
بلکہ ذاتی حقوق کی بنا پر حق رائے دہندگی حاصل ہونا
چاہیئے۔ رائے دہندگی کا موجودہ اصول جس کے
ذریعہ کسی عورت کو رائے دینے کا حق کسی شخص کی
منکوحہ ہونے کی وجہ سے حاصل ہے۔ اصول کے خلاف
ہے اور اسلیئے تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ ہم کو اپنے اس
مطالبہ کی کہ ہر بالغ عورت کو حق رائے دہندگی حاصل
ہونا چاہیئے۔ پر زور تائید کرنی چاہیئے۔

چونکہ یہی طریقہ ہے جس کے ذریعہ عورتوں کو زیادہ
سے زیادہ تعداد میں رائے دینے کا حق حاصل ہوگا۔
اس وقت ان کی نسبت چار مردوں میں ایک عورت
کی ہے۔ اس کے برخلاف آبادی کے تناسب سے
ان کی آبادی برابر ہے۔ نئے نظام میں عورتوں کو
زیادہ تعداد میں شامل کرنا چاہیئے۔ میں اس امر کا بھی
مطالبہ کرتی ہوں کہ عورتوں کو مخصوص نشستوں کے علاوہ
عام نشستیں بھی دی جائیں۔ (باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

دنیا کے گرد تراسی منٹ میں

(از مسٹر جی ایڈورڈ پینڈرے)

نومبر ۱۹۴۴ء کی ایک شام کو بلجیم میں ایک شعلہ اٹھا
اور چاروں طرف سنسنی پھیل گئی۔ جونہی کہ ایک نوکیلا
سلنڈر فلک کی جانب اٹھنے لگا چھ منٹ میں یہ سلنڈر
۲۵۰ میل کے فاصلہ پر لندن میں جا اترا۔

یہ جرمنی کے ابتدائی وی نمبر ۲ بموں میں سے تھا
جو کہ ۴۶ فٹ لمبا تھا۔ اس کا قطر ۵ فٹ تھا اور وزن ۱۲
ٹن۔ اسکی زیادہ سے زیادہ رفتار ۳۶۰۰ میل فی گھنٹہ
سے بھی زیادہ تھی۔

یہ بم ایک خم دار راستہ طے کرتے ہوئے زمین
سے تقریباً [illegible] میل اوپر اڑ گیا۔ اس میں ایک ٹن بارود
زیادہ تھا۔

اس سے صرف لندن ہی نہیں ہل گیا بلکہ تمام دنیا
میں اسی کے چرچے ہونے لگے۔ جرمنوں نے ثابت کردیا
... راکٹ سے ایک ٹن بارود یا مادہ کو ۲۵۰
... پر پہونچایا جا سکتا ہے۔ غور کیجئے
کہ اگر ... اس راکٹ میں ایک ٹن ٹی۔ این۔ ٹی
کے بجائے ایٹم بم رکھا ہوتا تو کیا ہوتا؟

اس راکٹ کے استعمال نے دنیا کے سامنے یہ ثبوت
پیش کردیا کہ سمندر یا پہاڑ کوئی چیز بھی کسی قوم کو بموں
کے حملے سے محفوظ نہیں کرسکتی۔ اس کے ساتھ ہی
ساتھ ایٹم بم کے استعمال نے یہ ظاہر کردیا کہ دنیا کی کوئی
قوم اسکی شدید تباہ کاری کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔
ان دونوں خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مستقبل
کے راکٹ کا ایک ذہنی خاکہ آسانی سے کھینچا جا سکتا
ہے۔

وی نمبر (۲) ایک بڑا اور پیچیدہ آلہ تھا۔ اس کی
وجہ یہ تھی کہ ایک ایک ٹن مادہ کو کھینچنے کے لئے
بہت سے ایندھن کی ضرورت تھی۔

لیکن ایسا راکٹ "جو ایٹم بم لیجائیگا۔ زیادہ
ہلکا اور زیادہ تیز ہوگا۔ زیادہ دور بھی جا سکیگا۔
علاوہ ازیں اگر ایٹم کی قوت کو موجودہ ایندھن
کی جگہ استعمال کرنا ممکن ہو جائے تو اسکی جسامت
رفتار۔ اور اثر کا کوئی سوال ہی نہیں رہتا۔ جسامت
نہایت چھوٹی، رفتار نہایت تیز اور اثر نہایت
شدید ہوگا۔

اس قسم کے راکٹ سے جنگ کی نوعیت میں
انقلاب برپا ہو جائیگا۔ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے
کہ یہ راکیٹ بڑے بڑے ہوائی جہاز ڈبو بار
پھینکیگا۔ مگر یہ سب کچھ تمام ہو گیا تو راکٹ
ایک لاثانی حربہ ہوگا۔ چنانچہ کسی بھی آئندہ
جنگ میں ایٹم بم والے راکٹ ہی کے استعمال
کی قوی امید کی جاتی ہے۔ مگر بنی نوع انسان
کو یہ کامیابی حاصل ہوگئی اور وہ سمندروں پر
راکٹ بھیجنے میں کامیاب ہوگیا تو پیشتر اسکے
کہ کوئی ملک مدافعت کرسکے وہ صفحہ ہستی
پر ہی نہیں ہوگا۔

(باقی آئندہ)

پردۂ فلم

ہندوستانی فلم انڈسٹری

ہندوستانی فلم انڈسٹری بھی موجودہ صنعتی شماریات
میں شامل ہو چکی ہے۔ اسکی ترقی بغیر کسی رکاوٹ کے بڑھتی
جا رہی ہے۔ لیکن اس ترقی کو چیونٹی کی ترقی سے تشبیہ دینگے
سرمایہ دار فلم پر بہت زیادہ روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ پھر بھی
نتیجہ کے طور پر "باکس آفس" میں قدرے اضافہ نہیں ہوتا۔
اور خود فلم انڈسٹری کی ترقی پر اس کا برابر اثر پڑتا ہے اور
چند ایک اہم اور اصل منصوبے تعویق میں پڑ جاتے ہیں۔
فلم انڈسٹری کی تین اہم شاخیں ہیں:

(۱) پروڈکشن (۲) ڈسٹری بیوشن (۳) ایگزیبیشن
ہیں۔ یہ شاخیں جنگی زمانہ کی پابندیوں کی وجہ سے بہت
زیادہ متاثر ہو چکی تھیں۔ حالانکہ دوسری انڈسٹریز نے اشیا
کی کمی کی وجہ سے اور عمل درآمد بند ہونے کے سبب بہت
زیادہ منافع حاصل کرا رہی تھیں۔ لیکن فلم انڈسٹری
اپنی خام اشیا کے لئے بیرونی ممالک کی محتاج تھی۔
(U.K) اور (U-S-A) اس کے نئے پروڈکشن کے
مطالبے کو پورا نہ کرسکے اور اس کا اثر اور بھی زیادہ سنجیدگی
سے محسوس کیا جانے لگا جبکہ گورنمنٹ آف انڈیا نے خود فلم
ڈسٹری بیوشن کا کام اپنے ذمہ لیا تھا۔ یہی خرابی فلم
پروڈکشن کی سپلائی اور مجوزہ سامان بھی پیدا ہونے لگے
گویا یہ مصیبتیں بہت کافی نہ تھیں۔ فلم پروڈکشن کی قیمت
جنگ سے پہلے کی قیمت سے تگنی اور چوگنی بڑھتی گئیں
نتیجہ کے طور پر ڈکشن خراب ہوتے گئے۔ جلد سے جلد
پروڈکشن اور ڈسٹری بیوشن بڑی خرابیوں میں اٹھتے گئے
اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈسٹری بیوشن تعداد اس
انتظاری زمانہ میں پہلے سے زیادہ بڑھ گئی۔

لیکن فلموں کی غیر مساویانہ اور غیر معاشی تقسیم سے
ایک سال میں کئی ایک فلم پروڈیوس ہوتے رہے اور
عام تجارت بھی اس سے بہت زیادہ متاثر ہوئی۔

فلم انڈسٹری کی ایگزیبیشن شاخ نے اپنے انجام کار میں بڑا
فائدہ مند تجربے کئے کیونکہ یہ لوگ خرچ کرنے کے لئے کافی
روپیہ رکھتے تھے۔ اور تیسرے درجہ کی فلم پر بھی یہ کافی روپیہ
برباد کرتے تھے "باکس آفس" جو اکثر تقریباً تمام تھیٹر
ہاؤس فل سے نہیں سجایا گیا۔ خود بخود مجبور ہو گیا۔ اور
معمولی معمولی آمدنی کی حالت میں سسکتے ہوئے قائم رہے
بہترین فلموں کی بجائے فلم انڈسٹری کی یہ شاخ کوئی نمایاں
وسعت کی طرف اقدام نہ کرسکی۔ دوبارہ جنگی عنصر نمایاں
ہونے لگا۔ عمارتی ساز و سامان پر حکومت کا امتناع
ہو چکا تھا۔ نئے سینما ہال نہیں بنائے جا سکتے تھے
ساز و سامان اور پرانی چیزیں بھی اس گرم بازاری کی وجہ
سے منسوخ کردی گئیں۔

ہندوستانی فلم انڈسٹری کی اس انتشاری کیفیت کے
پس منظر کے بعد اب ہمیں یہ واضح کرنا چاہیئے کہ ہمارے
قریبی مستقبل (مابعد جنگ زمانے میں) آسمان پر مصائب
کی سیاہ گھٹائیں کیونکر قائم رہتی ہیں اور ہمیں کیسی نظر
آتی ہیں۔ بے پناہ مسائل ہمارے آگے ہیں۔ معاشی پستی
پروڈکشن کی زیادہ گرانی اور اندرونی بیرونی مقابلے ہماری
توجہ کو متاثر کرتے ہیں اور نسبتاً یہ بہت اہم ہیں۔
عام معاشی پستی جو فطرتاً جنگ کے ساتھ ساتھ رہتی ہے

وہ فلم انڈسٹری کی آمدنی پر بالواسطہ اثرات ڈالتی ہیں
اگرچہ یہ ایک عبوری تسلسل انڈسٹری کی ترقی میں رکاوٹ
پیدا کردیتی ہے۔ لیکن سرمایہ دار قاعدہ کے طور پر پہلے
پہل روپیہ پیدا کرنے کے لئے پہلو تہی کرتے ہیں اور جو روپیہ
وہ انڈسٹری میں لگاتے ہیں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ تقریباً
ایک جوا ہے۔ اگر یہ انڈسٹری روپیہ لگانیوالوں کے لیے
قبل از جنگ کے زمانہ میں دلکشی پیدا نہ کرتی تو کیسے کوئی
یہ امید کرسکتا تھا۔ سرد بازاری کے زمانہ میں تو سرمایہ داروں
کو بہلایا پھسلایا جا سکتا ہے۔ سرد بازاری سے مطلب
اونچی قیمتیں بھی ہیں۔ کیونکہ ان قیمتوں کو معمولی سطح
پر آنے کے لیے مدت درکار ہوتی ہے۔

جنگ ختم ہو چکی ہے اور حکومت خام فلموں کی ڈسٹری
بیوشن پر سے اپنا امتناع اٹھا چکی ہے۔ پھر اب کیا ہوگا؟
سرمایہ دار جو اب تک اس فلم انڈسٹری سے پہلو تہی کررہے
تھے۔ جو روپیہ پیدا کرنے کے لیے تامل کرتے تھے اب
حصول دولت میں بصد شوق شریک ہوں گے کشمکش
مقابلے بڑھیا قیمتوں کی پروڈکشن کی طرف آتے جائیں
اور اسمیں زوال پیدا ہوتا جائیگا۔

اگر ہندوستانی فلم انڈسٹری بدیشی غاصبوں کے آپس کے
مقابلے کا ایک ہی وقت میں سخت شکار ہو رہی تھی
تو صحیح اور بہتر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ فلم انڈسٹری
کی موت کی گھنٹی بج چکی ہے۔ ۴

۴ غیر ملکی دیسی فلمیں ملک میں آرہی ہیں اور انکی
بہترین ٹیکنک ہندوستانی فلم بین کی توجہ کو
اپنی طرف کھینچ سکتی ہے۔

یہاں ایک اور خطرہ بھی ہے کہ انگریزی اور امریکی
فلم کمپنیاں آپس میں متحد ہو کر ہندوستان میں اپنا
فلمی کاروبار شروع کردینگی۔

جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے صرف حکومت
ہند ہی اس خوفناک اقدام کو روک سکتی ہے۔ ⊙

⊙ لیکن کیا حکومت ہند ایسا کرے گی؟
ان بالائی رکاوٹوں کو دور کرنے سے ہی
فلم انڈسٹری کی بہترین اصلاح ہو سکتی ہے۔

موجودہ صورت میں ایک ہندوستانی فلم
کو اس بیرونی ملک کے ترقی یافتہ فلم کی شکل
اختیار کرنے کے لئے زیادہ عرصہ درکار ہے۔ لیکن بہت
کم عرصہ میں بھی ہماری ممکنہ کوششیں بہترین نتائج
دکھلا سکتی ہیں۔ (اخذ و ترجمہ)

اقوال زریں

کسی جاہل کے ہاتھ میں کتاب دینا۔ ہو بہو ایسا ہے جیسے اندھے کے ہاتھ میں شفاف آئینہ دینا۔

دولت کھا کر بے اضافی اور زیادتی سے کام نہ لینا چاہیئے۔ خواہ وہ کام طبیعت کو کتنا پیارا نہ ہو دیکھو اگر کسی کو سونے کی چھری مل جائے تو وہ اسے پیٹ میں نہیں چھوتا۔

وہ علم جو اپنے نفس اور روٹی کمانے کے لئے حاصل کیا جائے بیکار ہے۔

عقلمند آدمی صبر کرتا ہے اور بیوقوف انتقام لینے پر تل جاتا ہے۔

انسانوں میں وہ انسان بہتر ہے جو عقل کا مالک ہے۔

زندگی کا ہر ایک دن کتاب ہستی کا ایک ورق ہے۔

دنیا کے غم میں مبتلا نہ ہو۔ ورنہ تباہ ہو جائے گا۔

اخلاص سے کام کرنا سیکھ تاکہ اسکی جزا تجھے مل جائے۔

شری بھولا بھائی ڈیسائی کا ماتم

شملہ۔ ۶ مئی۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی موت پر مہاتما گاندھی نے حسب ذیل بیان شایع کیا۔

یہ بار دلی کی بہادری اور زحمت تھی جو مسٹر بھولا بھائی کو پبلک زندگی میں لائی وہ شاید ایک ممتاز سرکاری حاکم رہتے اور بمبئی کے ہائیکورٹ کے جج ہو کر اپنا دور زندگی ختم کر دیتے وہ شہرۂ آفاق ہو گئے جبکہ اُن کی قانونی ذہنیت سے آزاد ہند فوج کے افسر رہا ہوئے۔ ان کے لڑکے اور ان کی بہو کے غم میں دوسرے دل کی طرح میں بھی شریک ہوں۔ یہ غم مرحوم کے دیش پریم کی وراثت ملنے پر خوشی میں تبدیل ہو جائیگا۔ جسکی وجہ سے زندگی رہنے کے قابل ہے۔

شملہ۔ ۶ مئی۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں نے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کو خراج عقیدت دیتے ہوئے کہا کہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی موت کی خبر سنکر مجھے سخت افسوس ہوا۔ ہم ایک دوسرے کو دس سال سے جانتے تھے اور سخت سیاسی اختلافات کے باوجود ہمارے تعلقات بہت اچھے تھے وہ ہندوستان کے بڑے آدمیوں میں سے ایک تھے اور مرکزی اسمبلی میں کانگریس پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے اپنے آپ کو خونفشاں کر دیا تھا۔ اسمبلی میں اُن کی تقریر سننے کے قابل ہوتی تھی

موج تبسم

ایک آدمی نے ہوٹل کے برآمدے میں اپنی چھتری رکھ دی اور اس کے ساتھ کاغذ چپکا دیا۔ جسپر لکھا تھا:۔

"میں اس شہر کا سب سے بڑا پہلوان ہوں اور دس منٹ میں واپس آجاؤں گا"

واپسی پر چھتری غائب تھی، مگر وہاں ایک چٹ پڑی تھی جس پر لکھا تھا:۔

"میں اس شہر کا سب سے تیز دوڑنے والا آدمی ہوں اور بالکل واپس نہ آؤں گا"

لیڈی۔ (پوسٹ ماسٹر سے) کیا جناب آپ ڈاک کے ٹکٹ بیچتے ہیں؟

پوسٹ ماسٹر:۔ ہاں!

لیڈی:۔ دکھایئے۔

پوسٹ ماسٹر نے حیرت سے اُسکی طرف دیکھا اور پھر چند منٹ توقف کر کے یا کچھ سوچ کر چند اقسام کے ٹکٹ دکھلائے۔

لیڈی:۔ (بعد غور) افسوس ہے کہ ان میں سے میری ایک بھی پسند نہیں۔

ایک نواب کی خدمت میں نوکر حاضر ہوا۔ نواب صاحب نے کہا تو کیا کام کرے گا۔

نوکر نے کہا۔ حضور میں تین کام کیا کروں "چوتھا" آپ کریں۔

نواب نے کہا۔ اچھا،

ایک دن نواب صاحب نے کہا دیکھو تو سہی بارش ہو رہی ہے یا نہیں؟

نوکر:۔ حضور یہ بلی باہر سے آئی ہے اسکی پشت پر ہاتھ پھیر کر دیکھ لیجئے تر ہے تو بارش ہو رہی ہے ورنہ نہیں۔

نواب۔ شمع روشن کر۔

نوکر۔ ذرا چراغ دیکھ لیجئے۔

نواب۔ دروازہ بند کر۔

نوکر۔ حضور میں تین کام کر چکا ہوں اب آپ چوتھا کام کریں۔

دلچسپ معلومات

مریخ کا سفر ہوائی راکٹ پر

اس آٹومک دور کی اس زلزلہ فگن خصوصیت ہے کہ انسان خط استوا کا چکر ایک ایسے جٹ پروپیلڈ پلین میں کریگا جو سورج کے ساتھ ساتھ گردش کر کے اپنا سفر اس طرح ختم کرے گا کہ اگر دوپہر کے وقت روانہ ہوا ہے تو سارا سفر دوپہر ہی میں ہو جائے گا۔

چاند زمین سے دو لاکھ چالیس ہزار میل پر ہے یہ دنیا سے قریب ترین سیارہ ہے۔ انسان راکٹ میں بیٹھکر ایک اُڑان میں چاند پر پہونچیگا۔ اور ہوائی جہاز ایسے بنیں گے جن میں ہزاروں آدمی بیک وقت سفر کریں گے۔

مختلف مشینیں [illegible] ہزار روزگار ہو جائیں گی کہ ہفتہ میں چالیس گھنٹہ کام کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ دنیا میں سونے کی قدر باقی نہ رہیگی۔ کیونکہ جو کیمیاگر تانبے وغیرہ کا سونا بنانے کی فکر میں رہتے ہیں اور ایک تاؤ کی کسر رہ جاتی ہے۔ اس آٹومک قوت کی بدولت عام طور سے سونا بنانے لگیں گے۔

گرمیوں میں لوگ موسم کو معتدل بنا سکیں گے اور مصنوعی سورج ایسے بنیں گے جس سے لوگ گھروں کے اندر آلو اور غلہ پیدا کریں گے۔ اس دور میں اونچے اونچے فولادی میناروں پر سورج بلند کئے جائیں گے جن سے کچھ فاصلہ پر ریڈیم ۲۳۵ دیکھا جائیگا۔ اس طرح پر ان مصنوعی آفتابوں سے شعاعیں نکلیں گی اور جتنی دیر تک ضرورت ہوگی دھوپ رہیگی۔

کانگریس صدر کا انتخاب

الہ آباد۔ ۶ مئی۔ آچاریہ جے۔ بی۔ کرپلانی کانگریس کے آئندہ اجلاس کے صدر کی اُمیدواری سے نام واپس لے لیا ہے۔

مسٹر صادق علی آفس سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے آچاریہ کرپلانی کے نام کی واپسی کا اعلان کرتے ہوئے ایک پریس نوٹ شایع کیا ہے کہ صدر کا انتخاب ۱۲ مئی کو ہوگا۔ جیسا کہ پہلے ہو چکا ہے کہ ۱۰ مئی تک وہ اشخاص اپنے نام واپس لیں جن کا نام صدارت کے لیے تجویز کیا گیا ہے۔

لاٹ

(از جناب وحشی آروی)

کیلاش اور کملا دونوں ایک درخت کے دو پھول تھے۔ ساتھ ساتھ کھیل کود کر بڑے ہوئے تھے دونوں آپس میں جھگڑتے، مار پیٹ کرتے مگر پھر ایک ہو جاتے۔ بہن گرتی تو بھائی کو دکھ ہوتا اور بھائی کو چوٹ آتی تو بہن کے دل کو تکلیف پہونچتی، اسی طرح ہنس کھیل کر دونوں بڑے ہوئے تھے۔

کملا جب جوان ہو گئی تو ماں باپ کو شادی کی فکر ہوئی رشتہ کی تلاش میں زمین و آسمان ایک کر دیا گیا۔ مگر کوئی لائق لڑکا نہیں ملا اور ملتا بھی کیونکر ماں باپ غریب تھے۔

رہنے کے لئے کوٹھی نہیں تھی۔ پھرنے کے لئے موٹر نہیں تھا۔ بیٹی کو جہیز میں دینے کے لئے سرمایہ نہیں تھا۔ ایسی حالت میں کملا کو سہارا دینے والا کہاں سے ملتا؟

اسی فکر میں کملا کے ماں باپ گھلتے جا رہے تھے لڑکی کو زیادہ دنوں تک بٹھائے رکھنا اچھی بات تو نہیں۔ کوئی بدنام کر دے تو یہ لوگ کر ہی کیا سکتے ہیں۔ غریب کی عزت ہی کیا۔ کملا کے پتا گوپی ناتھ یوں بھی بوڑھے ہو چکے تھے۔ آج مرے کل دوسرا دن ان کے بعد کملا کا کیا ہوگا۔ ان کی زندگی ہی میں کملا کا گھر آباد ہو جائے تو اچھا ہے۔ یہی سب کچھ سوچ کر ان کا دل پریشان ہو جاتا۔

اُس دن گوپی ناتھ بہت دیر سے گھر آئے ان کے چہرے پر مسرت کے نشان کھنچے ہوئے تھے آتے ہی بیوی کو آواز دی۔

سنتی ہو؟

ہاں! کیا بات ہے؟ کہتی ہوئی کملا کی ماں سوئی گھر سے برآمد ہوئی۔

آج میں ایک بڑی اچھی خبر لایا ہوں!

کیا؟

کملا کے لئے بر تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

کیسا ہے وہ لڑکا، کیا کرتا ہے؟

ایم۔ اے۔ پاس ہے، کالج میں پروفیسر ہے صورت شکل بھی اچھی ہے۔ بس بالکل کملا کے لایق ہے کہتے کہتے گوپی ناتھ کی باچھیں کھل گئیں۔

مگر ایسا لڑکا تمھیں مل کہاں گیا۔ کہیں گھاس تو نہیں کھا گئے ہو؟

پگلی ہوئی ہو، کوشش کرنے سے کیا [illegible] میں تو اس سے بات چیت بھی کر

ماں باپ سے مل کر رشتہ پکا کر لوں گا۔

دان جہیز کا کیا ہوگا؟ مالدار لوگ اس کے بغیر راضی ہی کیوں ہونے لگے؟

اس کا بھی انتظام ہو جائیگا۔ یہ بے ایمانوں کی دنیا ہے مجھے بھی جھوٹ اور فریب سے کام لینا پڑے گا۔

کیا مطلب؟

یہی کہ اصلی نقلی چیزیں ملا کر دیدی جائیں گی۔

"ارے ایسا کبھی نہ کرنا۔" کرشنا کی ماں اس روز کہہ رہی تھی کہ اُس کے خاندان میں کسی نے نقلی چیزیں چڑھا دی تھیں۔ سسرال والوں نے لڑکی کا جینا حرام کر دیا۔"

"تم بے فکر رہو۔ سب ٹھیک ہو جائیگا۔ لڑکا بہت سمجھدار ہے۔ وہ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرے گا"

خیر تم جانو، کہہ کر کملا کی ماں نے آسمان کی طرف دیکھا اور خوشی اور غم کے دو آنسو اسکی آنکھوں سے ٹپک گئے۔

کملا کی شادی پروفیسر شانتی کمار ایم۔ اے۔ سے ہو گئی۔ بہن کی جدائی کا سب سے زیادہ اثر کیلاش پر پڑا۔ کملا کے بغیر وہ اپنی زندگی میں خلا سا محسوس کرنے لگا۔ مگر ضبط کے سوا اور چارہ ہی کیا تھا۔ بہن اور بھائی کا رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے۔ دونوں زندگی میں کبھی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے اور وہ بہن بدنصیب ہوتی ہے جو بھائی اور باپ کے ٹکڑوں کی محتاج ہو کر زندگی بسر کرے۔ لہٰذا کیلاش نے صبر کر لیا اور زندگی کے دیگر مشاغل میں مصروف ہو گیا۔

چھ ماہ کا عرصہ ہو گیا۔ کملا میکے واپس نہیں آئی۔ ابتدا میں کملا کے چند خطوط آئے اور اس کے بعد یہ بھی بند ہو گئے ماں، باپ اور بھائی کی پریشانیوں میں اضافہ ہو گیا اب وہ کملا کے مستقبل کی طرف سے اندیشہ ناک رہنے لگے۔

جب ان لوگوں کی پریشانی بہت بڑھ گئی تو کیلاش کو کملا کی سسرال عزت نگر بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ وہ بہن کی خیر خبر لے آئے۔

بہت سی مٹھائیوں اور پھل ترکاریوں کے ساتھ کیلاش عزت نگر کے لئے روانہ ہو گیا۔ آج وہ بہت مسرور تھا اپنی بہن سے ملاقات کرے گا۔ اس کے دل کی بات سنے گا۔ اپنے دل کی بات سنائے گا۔ یہی سب کچھ سوچتا ہوا وہ عزت نگر ہونچ گیا۔ پروفیسر شانتی کمار کے والد رائے صاحب نند کشور بہت مشہور آدمی تھے لہٰذا مکان کا پتہ چلانے میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔

(باقی صفحہ ۶ کالم پر ملاحظہ ہو)

... حج بیت اللہ شریف

... ہاں وصول ہو چکے ہیں۔ ... فارم درخواست انشاء اللہ عنقریب ... کے اعلان کا انتظار ... فارم ہو پہنچیں گے۔ خوشحال ... زادالمد خرچ کرنے کی طاقت ... لئے اسال موقع ہے۔ کہ ... سے قبل روانگی کے لئے ... اور زیادہ قیام حرمین ... اور انوار سے مالامال ہوں ... رقم خرچ کی گنجائش نہ ہو تو پھر بعد عید الفطر ہی مناسب ہوگا۔

(خان بہادر حاجی) وحیہ الدین (ایم۔ بی۔ ای)
پریزیڈنٹ سنٹرل حج پلگرمس پروٹیکشن لیگ
کشمیری گیٹ ... ۶۔ مئی ۱۹۴۶ء

الیکشن پٹیشن ... گئے

حسب ذیل کامیاب امیدوار ... الیکشن پٹیشن دائر ہو گئے ہیں:۔

مہاراجکمار صاحب محمود آباد ضلع سیتاپور
مولوی منفعت علی ضلع سہارنپور (مسلم لیگ)
حاجی اختر حسین ضلع مراد آباد (مسلم لیگ)، نواب زادہ لیاقت علی خاں ضلع مظفر نگر (مسلم لیگ)
مسٹر نثار احمد شروانی ضلع ایٹہ مین پوری (کانگریس)
مہاراجکمار اور مسٹر شروانی کے خلاف علیحدہ علیحدہ درخواستیں گذری ہیں۔

چودھری خلیق الزماں کے خلاف پٹیشن

لکھنؤ ۳۔ مئی۔ آج شہر کے گذشتہ الکشن کے سلسلہ میں چودھری خلیق الزمان کے خلاف پٹیشن داخل کرنے کے متعلق ایک ہزار روپیہ بطور ضمانت مولانا ظفر الملک صاحب علوی نے داخل کر دیا ہے اور یہ پٹیشن بھی دوشنبہ کو داخل کر دی جائے گی۔ دوسری پٹیشن جو بیگم وحید الحسن کی طرف سے بیگم مولانا محمد علی کے خلاف دائر کی جا رہی ہے۔ اسکا ضمانتی روپیہ بھی جلد ہی داخل ہو جائیگا اور اس کے بعد پٹیشن داخل کر دی جائیگی۔

سر وزیر حسن پر جرمانہ

اودھ چیفکورٹ کے سابق چیف جج سر وزیر حسن کو حاکم تحصیل موہن لال گنج مسٹر فرنیک راؤ دوشٹا نے اس الزام میں پانچ روپیہ جرمانہ کی سزا دی کہ جب وہ ۴۔ نومبر ۱۹۴۵ء کو لکھنؤ میں حسین گنج کے چوراہے سے اپنی کار میں گذر رہے تھے تو انھوں نے ٹریفک پولیس مین کے اشارے کا کوئی لحاظ نہیں کیا۔ اس کے علاوہ موٹر وہیکل ایکٹ دفعہ ۸ کے ماتحت انھیں اس پر انتباہ بھی کیا گیا ہے کہ انھوں نے اپنے موٹر ڈرائیور کا نام و پتہ عدالت کو نہیں بتایا۔

روس اور امریکہ میں مہلک ہتھیار

برکیلی ۵۔ مئی۔ ڈاکٹر ارنسٹ لارنس نے جن کو ۱۹۳۹ء میں فزکس میں نوبل پرائز ملا تھا اور جو اس وقت کیلفورنیا یونیورسٹی میں فزکس کے پروفیسر ہیں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ امریکہ اور روس کے سائنسدان الگ الگ ایک نئی ذراتی مشین بنانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ یہ مشین ذراتی بم سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کا انتقال

بمبئی ۶۔ مئی۔ آج ایک بجکر پانچ منٹ پر مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کا انتقال ہو گیا۔ آپ تین دن سے بالکل بیہوش اور غافل پڑے تھے۔ اس عرصہ میں آپکو ایک دفعہ بھی ہوش نہیں آیا۔ مرتے وقت آپ کی عمر ستر سال کی تھی۔

مولانا آزاد کا وائسرائے کو خط

بمبئی ۴۔ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگریس مولانا آزاد نے وائسرائے کو ریلوے ملازمین کے مطالبات اور شکایات کے متعلق ایک خط لکھا ہے جس میں ریلوے ملازمین کی موجودہ بددلی کی طرف وائسرائے کو متوجہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں ان ملازمین کی واجبی شکایتوں سے پوری پوری ہمدردی رکھتا ہوں اور وفاق ملازمین ریلوے کے مطالبہ کی تائید کرتا ہوں۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔

بقیہ انتخاب مشاعرہ کانپور

(جناب سرشار صدیقی)

تلاش کر لئے ایام میں حدودِ طرب — یہ دل حریص غمِ دو جہاں نہ ہو جائے
قریب منزلِ مقصد اکھڑ رہے ہیں قدم — مری یہ سعیٔ طلب رائگاں نہ ہو جائے
میں بدگمان سا رہتا ہوں دل کی دھڑکن سے — کہ یہ بھی شاملِ جرمِ فغاں نہ ہو جائے

(جناب غلام ابراہیم افسر زیدی)

گرا بھی پردہ کہ جلوہ عیاں نہ ہو جائے — نگاہِ عشق کہیں رازداں نہ ہو جائے
وہ دل ہی کیا جو ہلاکِ فغاں نہ ہو جائے — وہ غم ہی کیا جو غمِ جاوداں نہ ہو جائے
چمن میں کوندتی پھرتی ہیں بجلیاں ہر سو — کہیں تباہ مرا آشیاں نہ ہو جائے
جھکا تو دی ہے جبیں آج پائے ساقی پر — یہ بندگی بھی کہیں رائیگاں نہ ہو جائے

(جناب ادیب لکھنوی)

یہ درد دل میں مرے میہماں نہ ہو جائے — شبانہ روز ہی شغل فغاں نہ ہو جائے
تخیلات کی دنیا بلند ہے کتنی — الٰہی میری زمیں آسماں نہ ہو جائے

(جناب رفیع لکھنوی)

ہماری آہ بہ طرزِ فغاں نہ ہو جائے — ہمارا راز حقیقت عیاں نہ ہو جائے
خبر تو لیجئے للہ اپنے بسمل کی — تڑپ تڑپ کے کہیں نیم جاں نہ ہو جائے

(جناب دانش ممتاز بانڈی)

جو دل کا راز ہے رخ سے عیاں نہ ہو جائے — یہ ضبطِ عشق کہیں رائیگاں نہ ہو جائے
الٰہی خیر ہو پھر بجلیاں چمکتی ہیں — کہیں تباہ کوئی آشیاں نہ ہو جائے

(جناب ظفر محمد پوری)

اسی خیال سے ہنستا نہیں بہار میں بھی — ہنسی بھی میری بنائے خزاں نہ ہو جائے
جہانِ حسن میں اک انقلاب پیدا ہو — کہیں جو ختم مرا امتحاں نہ ہو جائے
چمن کو پھونک دے بجلی گلوں کو خاک کرے — کہیں سپرد جو مرا آشیاں نہ ہو جائے
ظفر یہی ہے اگر انتہائے حسنِ نظر — ہر ایک بت پہ خدا کا گماں نہ ہو جائے

(جناب زیدی کانپوری)

رموزِ عشق و محبت سے وہ نہیں واقف — ہجوم درد سے جوش دماں نہ ہو جائے
میں رازِ عشق چھپاتا تو ہوں مگر زیدی — نگاہِ شوق کہیں ترجماں نہ ہو جائے

(جناب پرنس مرزا محمد اقبال صاحب ماچس لکھنوی)

کبھی یہ تھا کہ خوشی تھی ہر اک کے آنے کی — اور اب یہ ہے کہ کوئی میہماں نہ ہو جائے
ہوئی ہیں جیسے مرے دل کی حسرتیں برباد — تباہ یوں بھی کوئی خانداں نہ ہو جائے

لاج

(صفحہ ۳ سے آگے)

تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد کیلاش کو بہن کے کمرے میں پہونچا دیا گیا۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھکر بیتاب ہو گئے۔ اور غیر معمولی گرم جوشی کے ساتھ لپٹ گئے روتے روتے دونوں کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

"تم نے یہ کیا حالت بنائی ہے کملا؟" کیلاش نے اپنے آپ کو سنبھال کر پوچھا۔

"ٹھیک تو ہوں" آنسو پونچھتے ہوئے کملا نے جواب دیا۔

"ٹھیک نہیں ہو، جب ہی تو پوچھ رہا ہوں، ہڈیوں کا ڈھانچہ بنکر رہ گئی ہو۔"

"سسرال اور میکے میں بہت فرق ہوتا ہے بیفکری کا زمانہ ختم ہو گیا۔ یہاں بہت سی ذمہ داریاں ہیں پتی کی خدمت، گھر کا کام کاج۔ ماں جی کو بڑھاپے میں آرام دینا ہی ایک نیک چلن بہو کا فرض ہوتا ہے"

"مگر تم مجھ سے کوئی بات چھپا رہی ہو۔"

"بھلا تم سے کیا چھپاؤں گی بھیا! میری زندگی میں ایسا کوئی راز ہی نہیں جس کے انکشاف کی ضرورت گوارا کی جائے۔"

"پھر یہ خط و کتابت کیوں بند کر دی تھی۔ اماں کا تو فکر کے مارے برا حال ہے۔"

"لکھنے کی کوئی خاص بات نہیں ہوتی۔"

"دو لفظ خیریت کے تو لکھ سکتی تھیں۔"

"سچی بات تو یہ ہے کہ گھر کے کام کاج سے فرصت نہیں ملتی۔"

"سچ ہے ہمیں قدرت نے کیسی ناچیز بنایا ہے ... کوئی آرام نہیں کرتیں۔"

"میں بالکل اچھی ہوں۔ علاج کس بات کا کراؤں"

"کوئی طاقت ہی کی دوا کھاتیں۔"

"طاقت کی دوا تو کھاتی رہتی ہوں۔ کل تو تمھارے بہنوئی نے انجیر س المش کی شیشی لا کر دی ہے۔"

"پروفیسر صاحب کیسے آدمی ہیں؟"

"بہت اچھے آدمی ہیں، میرا خیال بہت رکھتے ہیں"

"اور محبت؟"

"تم کیسی بات کرتے ہو بھیا! کون شوہر اپنی بیوی سے محبت نہیں کرتا۔"

اسی طرح دونوں بہت دیر تک باتیں کرتے رہے سسرال کی لاج رکھنے میں کملا نے کمال کر دیا۔ شوہر کی عزت کے لئے وہ اپنے بھائی سے جھوٹ بولنے پر مجبور تھی۔

کیلاش کو ... لیٹا ہوا تھا۔ برابر کے کمرے میں کملا کی ساس کملا کو برا بھلا کہہ رہی تھی۔ کیلاش اپنے کانوں سنا وہ کہہ رہی تھی:-

چڑیل! بھائی آ گیا ہے تو نواب زادی چھپ رہی ہے گھر کے کام کاج کی کوئی فکر ہی نہیں پتہ نہیں بھائی سے کیا برائیاں کی ہونگی۔ میں کہتی ہوں جب تو ایسی لاٹ صاحب کی بچی تھی تو کام کرنے کے لئے نوکرانی بھی تو ساتھ لائی ہوتی۔ سونے کی جگہ منحوس کے نیوڑے دینے والوں سے امید ہی کیا کی جا سکتی ہے۔ میرے ہی بیٹے کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی یہ چڑیل! اب کھڑی کھڑی دیکھ رہی ہے۔ میری طرف شیرنی کی طرح۔ چل برتن مانجھ مکھیاں بھنبھنا رہی ہیں کسی بات کا تو خیال نہیں۔ اس چھوکری نے تو پریشان کر رکھا ہے مجھے!"

یہ سنتے ہی کیلاش کے دل پر بجلی سی گر پڑی۔ اب اسے معلوم ہوا کہ اس گھر میں کملا کی کیا حیثیت ہے اور اس نے سچ بول کر بھائی کے دل کو میلا نہیں ہونے دیا۔ جب کملا اس کے پاس آئی تو کیلاش نے کہا: "کملا اب تو میں گھر جاؤں گا۔"

"ایسی جلدی کیا ہے، چلے جانا۔ دو چار دن تو رہو۔ کیا پتہ پھر تم سے ملاقات ہو کہ نہ ہو۔"

"اس کا مطلب؟"

"یہی کہ تم پھر آؤ یا نہیں آؤ۔"

میں تو آتا ہی رہوں گا۔ مگر اس وقت تو مجھے جانا ہی پڑیگا۔ گھر پر بہت کام ہے۔ ساتھ کا کھانا دو نا تو پکا دوں، اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے سب ٹھیک ہو جائیگا۔" کہکر کیلاش نے اپنا سامان باندھا۔ کملا نے ایک ایک کو نام لیکر سلام کہا اور بادیدۂ تر بھائی کو رخصت کر دیا۔

کیلاش جب گھر پہونچا تو ماں باپ کے تپاک کے ساتھ کملا کی خیریت دریافت کی۔ کیلاش کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس نے روتے ہوئے کہا:-

پتا جی! وہ بیچاری آپ ہی کے گناہوں کا خمیازہ بھگت رہی ہے۔ اتنی دبلی ہو گئی ہے کہ پہچانی بھی نہیں جاتی آپ نے اس کی شادی نہیں کی بلکہ زندہ گاڑ دیا۔ ایک نوکرانی کی طرح کام کرتی ہے۔"

کیلاش کی بات سنکر دونوں سکتے میں آ گئے۔ اب گوپی ناتھ کو اپنی حماقت پر افسوس ہوا۔ انھوں نے کملا کی سسرال والوں کو دھوکہ دیکر زندگی حرام کر دی تھی۔

اسی طرح اور چھ ماہ گذر گئے، کملا کی کوئی خیر خبر نہ ملی۔ کئی مرتبہ ماں باپ نے بلانے کا خط بھیجا مگر سسرال والوں نے اسے میکے کا منہ نہ دیکھنے دیا۔ میکہ اور میکے والے اس کے لئے خواب و خیال بن گئے تھے۔ جیسے تیسے زندگی کے دن گذرتے رہے۔ ایک دن گوپی ناتھ کو عزت نگر سے تار موصول ہوا کہ انکی لڑکی کملا سخت بیمار ہے اگر وہ چاہیں تو آ کر اسے لیجائیں۔ اس مرتبہ بھی کیلاش ہی کو عزت نگر بھیجا گیا۔ بھائی اپنے تڑپتے ہوئے دل کے ساتھ عزت نگر روانہ۔ پتہ نہیں وہ راستہ میں کیا کیا سوچ رہا تھا اور اس کے دل میں بغاوت کی آگ کتنی تیز سلگ رہی تھی۔ لیکن جب وہ عزت نگر پہونچا تو معلوم ہوا کہ اسکی بہن اس دنیا میں نہیں ہے۔ وہ گذشتہ رات سسرال لاج پر بھینٹ چڑھ چکی، کیلاش کو بتایا گیا کہ کملا کو تپ دق ہو گئی تھی یہ خبر سنتے ...

رونے لگا۔ ایک بیقرار بھائی کے آنسو محبت کرنیوالی بہن کے لئے پانی کی طرح بہ رہے تھے اور لوگ اس کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔

the SADA…

REGD. NO. A 406

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

VOL. 43 NO. 20 | Cawnpore. Satu… 18TH MAY 194… | کانپور | جلد ۴۳ نمبر ۲۰

ادبیات

جذباتِ آصف

از مسٹر آصف علی ایم۔ ایل۔ اے

طائرِ بے پر قفس میں قید ہوں یا میہماں
تیلیاں چاروں طرف آغوش میں یا آشیاں

تھا عدم کی آنکھ میں ہیں وہ عدم ہستی کی بوند
رہ گیا رخسارِ گل پر بسجدم اشکِ رواں

ہو کے رخصت شام سے بھولا وطن راتیں
گود میں جو رات بھر دیتی رہی تھیں لوریاں

تھا تو اک قطرہ چمک اُٹھا چمن کی آنکھ میں
مہر کی نظروں نے بھر دیں دل میں کیا نیرنگیاں

اک کرن نے دل میں کیا کچھ خودنمائی پھونک دی
گویا آنکھوں میں سمٹ آیا مری سارا جہاں

شوق خود بینی رگوں میں دوڑنے پھرنے لگا
رقص کی اک بزم تھی گویا زمین و آسماں

محویت اک آن کی تھی لاتناہی کا ثبوت
ابر میں اک لمحہ کے مچلیں نہ کیا کیا بجلیاں

بادۂ ہستی کا اک قطرہ تھا قلزم کا خروش
ڈھونڈھتا تھا شوق کا طوفاں فلک کی چوٹیاں

وائے سرشاری! رہینِ لمحہ تھا خوابِ لطیف!
بادِ صرصر اور شعاعوں میں ہوئیں سرگوشیاں

ایک نے بُو کو اُڑایا، دوسرے نے رنگ کو
دشتِ گیتی میں لُٹا شبنم کا پورا کارواں

یہ مرا دل ہے، یہ میں اور یہ مری ہستی کی بوند
بس اسی خانہ بدوشی میں ہے میرا آشیاں!

(۲)

زمانہ تھا کبھی اس آنکھ کے چبھتے اشاروں کا
کہ تھیں مژگانِ نرگس گویا اک ترکش شراروں کا

گذرتی تھیں جگر کے پار نظریں چشمِ شہلا کی
انھیں آنکھوں میں مرہم تھا چمن کے دلفگاروں کا

معطر چاندنی تھی جام بلوریں میں ساقی کے
کہ جس کو دیکھ کر دل ٹھیرتا تھا ماہ پاروں کا

یہ جامِ عنبریں لبریز تھا زریں خماروں سے
بس اس کا دیکھ لینا میکدہ تھا میگساروں کا

کرن نکہت کی تھی دُنبالہ چشمِ مستِ نرگس کا
معطر جس سے کاشانہ تھا گردوں کے ستاروں کا

ہزاروں جسکے بسمل تھے گریباں چاک گلشن میں
وہ گُل پیمانہ تھا افلاک کے لاکھوں خماروں کا

یہ مشتِ خاک کی مخمور نظریں تھیں زمانہ میں
زمیں کا عرش سے شکوہ خزاں و بد بہاروں کا

نہ ہونے پائیں آنکھیں سیر نرگس کی نہ گلشن کی
ورق صرصر نے اُلٹا بوستاں کے رازداروں کا

دیا غسل آگ کے شبنم نے کفن کرنوں نے پہنایا
شفق کا خونچکاں سینہ تھا ماتم سوگواروں کا

پھر یا نرگس کی کیا آنکھیں گلستاں کا ورق اُلٹا
خزاں دیدہ چمن شہرِ خموشاں ہے مزاروں کا

دنیائے اسلام

آذر بائی جان کی گفت و شنید میں جمود کیوں ہوا

ایران کے وزیر اعظم کا بیان

طہران۔ ۱۴۔ مئی۔ ایم سلطان وزیر اعظم نے ایک بیان نشر کرتے ہوئے کہا کہ آذر بائی جان کے مشن سے بات چیت میں جمود پیدا ہو گیا۔ آذر بائیجان کے وفد کے سالار ایم پیشاوری وزیر اعظم آذر بائیجان تھے جو تبریز واپس گئے ہیں تاکہ نئی ہدایات حاصل کریں۔ اس کے بعد پھر گفتگو شروع کی جائے گی۔ اس جمود کا ذمہ دار آذر بائی جان کا وفد ہے سب سے پہلے آذر بائیجان میں گورنر کی تقرری پر اختلاف ہوا۔ مسٹر پیشاوری اس کا تقرر صوبائی کمیٹی کے ذریعے چاہتے تھے حالانکہ ایم سلطان کا سات نکات والا پروگرام کہتا ہے کہ گورنر کی تقرری طہران مرکزی حکومت کرے گی۔ دوسرے ایم۔ پیشاوری فوج اور جی کمانڈر کا تقرر بھی حکومت آذر بائیجان کی ہی معرفت چاہتے تھے۔ جسکی منظوری طہران حکومت دیتی۔ یہ شرط بھی ایم سلطان کے مجوزہ پروگرام کے خلاف ہے۔ تیسری شرط جس پر جمود پیدا ہوا ہے کسان کے درمیان تقسیم اراضی کا مسئلہ تھا۔

اس بیان میں آذر بائیجان کو جلد فیصلے کے لئے اپیل کی ہے۔ تاکہ طہران میں ایرانی پارلیمنٹ کو ہر دس کو تیل کی مراعات کے سلسلے میں قانون سازی کا جلد موقع مل سکے۔ اس بیان میں مزید بتایا گیا ہے کہ آذر بائیجان میں عنقریب ہی انتخابات ہونیوالے ہیں اور اس کے بعد وہاں کے ڈپٹی طہران بھیجے جائیں گے۔

واشنگٹن۔ ۱۴۔ مئی۔ ایران کے وزیر اعظم ایم۔ سلطان نے مستعفی ہو جانے کی دھمکی دی۔ مگر اصرار کر کے انھیں مجبور کر دیا گیا کہ وہ بدستور کام جاری رکھیں۔ روسی سفیر ایم سادچکوف نے ان پر زبردست اعتراض کیے تھے جن پر وہ مستعفی ہونے کو تیار تھے۔ اعتراض یہ تھے کہ طہران و آذر بائیجان کی گفت و شنید میں جمود پیدا کر دیا گیا۔ اور اختلاف کو پُر امن طریقہ پر طے نہ کیا گیا۔ آذر بائیجان کے غداروں کے خلاف جذبہ پھیلتا جا رہا ہے اور زور پکڑ رہا ہے۔ آذر بائیجان کو ایران کے ماتحت دوبارہ لانے کے لئے طاقت کے استعمال کی تائید میں اعلیٰ حلقوں کی طرف سے زور دیا جا رہا ہے۔

افغانی وزارت میں تبدیلیاں

کابل۔ وزیر اعظم ہز رائل ہائینس سردار محمد ہاشم خاں کا استعفےٰ ان کی خرابی صحت کے پیش نظر اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ غازی نے قبول کر لیا ہے اور موجودہ سپہ سالار ہز رائل ہائینس سردار شاہ محمود خاں غازی کو نئی وزارت بنانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

وزیر اعظم کے علاوہ حسب ذیل وزیروں کا تقرر ہوا ہے۔ شاہ افغانستان نے منظور کر لیا ہے۔ ہز ہائینس سردار محمد داؤد خاں وزیر جنگ۔ سردار غلام فاروق خاں وزیر داخلہ۔ سردار محمد نوروز خاں وزیر مالیات۔ میر عطا محمد خاں وزیر انصاف۔ سردار حبیب اللہ خاں قائمقام وزیر تعلیم سردار عبد المجید وزیر قومی ترقی۔ سردار سلطان احمد خاں وزیر صحت۔ خان محمد کبیر خاں وزیر امور عامہ۔ غلام ایاز خاں وزیر تار و ڈاک۔ خان غلام محمد خاں قائم مقام وزیر معدنیات۔ مقرر ہوئے ہیں۔

اس کے علاوہ نئی کابینہ میں سردار فضل احمد خاں صدر دیوان اراکین، سردار اصلاح الدین خاں صدر محکمہ اشاعت اور مرزا محمد خاں وزیر ریاست بھی شامل ہیں۔ صدر محکمہ زراعت کا تقرر نہیں ہوا ہے۔

شام کے رہنما کا مجاہدانہ اعلان

قاہرہ۔ ۱۲۔ مئی۔ مصر میں شام کے وزیر مسٹر جمیل مردم بے نے آج اعلان کیا ہے کہ عرب فلسطین کے تحفظ کے لئے وہ تمام اقدامات عمل میں لائیں گے جن میں ایک تشدد بھی ہے۔ مردم نے کہا کہ یہودیوں نے تشدد کیا تھا اور کوئی وجہ نہیں کہ کیوں عرب اور ان کے ساتھی بھی تشدد پر عمل نہ کریں۔ عرب اقوام کے مفاد کے سلسلہ میں تشدد کوئی جرم نہیں ہے۔ اس لیے کہ وہ اپنے دفاع میں اس پر عمل کرنے کا حق رکھتے ہیں آپ نے کہا کہ عرب لیگ ان اقدام کا فیصلہ کرے گی۔ جو فلسطین کی سفارشوں کو عمل میں نہ لانے کے خلاف کیئے جائیں۔ اور یہ اقدامات زندگی اور موت کا فیصلہ کریں گے۔

قاہرہ۔ ۱۰۔ مئی۔ سر آغا خاں نے قاہرہ کے نزدیک غیزہ میں بہت بڑی جاگیر ۶۰۰ ایکڑ زمین ڈھائی لاکھ پونڈ میں خرید لی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلال پر تو حق عزم مستقل ہی ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴۳ | کانپور شنبہ - ۱۸ - مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۰

برطانوی مشن کا تاریخی اعلان

برطانی ڈیلی گیشن اور وایسرائے کے اعلان کی چھ اہم تجویزیں جو ہندوستان کی آزادی کے آئینی اعلان کا نقشہ پیش کرتی ہیں، حسب ذیل ہیں:-

۱- ہندوستان کی ایک یونین بنے گی - اس میں برطانی ہند اور ریاستیں دونوں علاقے شامل ہوں گے یہ یونین غیر ملکی معاملات - ڈیفنس اور مراسلات کی انچارج ہوگی اور ان صیغوں کو چلانے کے لئے جسقدر مالیات کی ضرورت ہوگی اُسے وصول کرنے کا یونین کو اختیار ہوگا -

۲- یونین کی ایک اگزیکٹو انتظامیہ مجلس اور ایک لیجسلیچر (آئین ساز مجلس) ہوگی - ان میں برطانی ہند اور ریاستوں کے نمایندے شامل ہوں گے - کسی ایسی تحریک پر جو بڑا فرقہ وارانہ سوال پیدا کرنے کا باعث ہو لیجسلیچر میں فیصلہ کرنے کے لئے یہ لازمی ہونا چاہیئے کہ ہر دو فرقوں کے جو نمایندے حاضر ہوں اور ووٹ دیں اُن کی اکثریت اس پر رائے دے - نیز کل ممبر جو حاضر ہوں اور ووٹ دیں - ان کی بھی مجموعی اکثریت اس پر رائے دے -

۳- تمام ایسے صیغے جو یونین سے متعلق نہوں اور تمام زائد اختیارات صوبوں کو حاصل ہوں گے -

۴- ریاستوں کو تمام صیغے اور اختیارات بجز ان کے جو یونین کو سونپ دینگی حاصل رہیں گے -

۵- صوبوں کو اپنے گروپ بنانے کی آزادی ہوگی - ہر گروپ کی اگزیکٹو اور لیجسلیچر ہو سکتی ہے اور ہر گروپ یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ صوبائی صیغوں میں سے کون سے صیغوں کا مشترکہ انتظام ہوگا -

۶- یونین اور گروپوں کے آئینوں میں ایک ایسی دفعہ ہونی چاہیئے جس کی رو سے ہر صوبہ اپنی لیجسلیٹو اسمبلی کی کثرت رائے سے دس سال ابتدائی عرصہ کے بعد آئین کی شرطوں میں تبدیلی کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اس کے بعد ہر دس سال کے وقفہ پر اسی قسم کا مطالبہ کر سکتا ہے -

دہلی - ۱۷ مئی - برطانی کیبنٹ مشن اور وایسرائے ہند نے کل رات کو مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے :-

گذشتہ ۱۵ مارچ کو ہمیں اس وقت جبکہ کیبنٹ ڈیلیگیشن ہندوستان کے لیے روانہ ہونیوالا تھا - برطانی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے حسب ذیل الفاظ استعمال کیے تھے - میرے ساتھی آرہے ہیں - ان کا ارادہ ہے کہ بھرپور کوشش کر کے ہندوستان کو جلد سے جلد اور مکمل سے مکمل آزادی دینے میں مدد کر سکیں، موجودہ طرز حکومت کی جگہ کونسی طرز حکومت رایج ہو یہ طے کرنا ہندوستان کا کام ہے لیکن ہماری خواہش یہ ہے کہ ہم اس فیصلہ کے لیے فوراً ہی مشینری قایم کر دیں - میں امید کرتا ہوں کہ ہندوستان اور اس کے عوام برطانی کامن ویلتھ کے اندر رہنا پسند کریں گے - مجھے یقین ہے کہ ایسا کرنے میں وہ بہت فائدہ محسوس کریں گے -

لیکن اگر وہ ایسا فیصلہ کرلے تو یہ اپنی آزادانہ مرضی سے ہونا چاہیئے - برطانی کامن ویلتھ اور سلطنت کسی بیرونی دباؤ کی زنجیروں سے نہیں قائم ہے - یہ آزاد رعایا کا آزادانہ تعلق ہے - لیکن اگر دوسری جانب اگر وہ بے تعلقی کی آزادی پسند کرے تو یہ ہمارا کام ہوگا کہ اسے مدد دیں تاکہ یہ عبوری دور کی سہولت اور ہمواری سے گذر سکے — ان تاریخی لفظوں کے ساتھ ہم کیبنٹ کے ذریعہ اور وایسرائے ہند نے پوری کوشش کی کہ دونوں خاص سیاسی پارٹیوں کو ہندوستان کے واحد یا تقسیم کے متعلق بنیادی اصولوں کے سمجھوتہ کرنے میں مدد دیں - نئی دہلی میں طویل گفتگو کے بعد ہم اس میں کامیاب ہوئے کہ شملہ کی کانفرنس میں کانگریس اور مسلم لیگ کو ایک ساتھ لائیں - خیالات کا پورا تبادلہ ہوا اور دونوں پارٹیاں اس کے لئے تیار تھیں کہ کافی رعایتیں دیکر سمجھوتہ پر پہونچنے کی کوشش کریں - لیکن ان پارٹیوں کے درمیان جو خلا رہ گیا تھا - اسے پاٹنا غیر ممکن ثابت ہوا اسلئے کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا - چونکہ کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم جو انتظام بہترین سمجھتے ہیں وہ پیش کریں تاکہ نیا آئین جلد سے جلد قائم ہو سکے - یہ بیان انگلستان میں ملک معظم کی پوری منظوری سے شایع کیا جا رہا ہے -

لہذا ہم نے یہ طے کیا ہے کہ فوراً ایسے انتظامات کیئے جائیں جن کے ذریعہ ہندوستان کا آیندہ آئین طے کریں اور فوراً ایک عارضی حکومت قائم کی جائے جو نئے آئین کے بروئے کار آنے تک عارضی وقفہ میں انتظام چلائے - ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ عوام کے بڑے اور چھوٹے طبقوں کے ساتھ انصاف ہو - اور ایک ایسے آئین کی سفارش کریں جس کی رو سے عملی طور پر آیندہ ہندوستان کی حکومت ہو سکے - اور جسکی رو سے ڈیفنس کی بنیاد مضبوط رہے اور سماجی سیاسی اور اقتصادی میدان میں اچھی خاصی ترقی کے موقعے ہیں - اس بیان میں یہ ارادہ نہیں ہے کہ اس طویل طویل شہادت پر تبصرہ کیا جائے جو کمشن کے سامنے پیش ہوئی ہے - لیکن یہ بیان کرنا مناسب ہوگا کہ عام طور پر مسلم لیگ کے حلقوں کے باہر یہ خواہش ہے کہ ہندوستان ایک رہے -

لیکن اس خیال نے ہمیں بہت قریبی اور غیر جانبدار طور پر ہندوستان کی تقسیم کے امکان کو جانچنے سے باز نہیں رکھا - کیونکہ ہمیں مسلمانوں کی اس عام اور شدید تشویش سے بڑی دلچسپی تھی کہ وہ مستقل ہندو اکثریت کے راج میں محکومی نہ محسوس کریں -

یہ احساس مسلمانوں میں اتنا مضبوط اور وسیع ہوگیا ہے کہ محض کاغذی تحفظات سے اس کا ازالہ نہیں ہو سکتا - اگر ہندوستان کے اندر داخلی سکون رہتا ہے تو ایسے ایسے آئینی ذریعوں سے حاصل کرنا چاہیئے جن سے مسلمانوں کو ان تمام معاملوں اہم میں کنٹرول حاصل رہے - جو ان کے تمدن، مذہب اقتصادی اور دوسرے مفادوں سے تعلق رکھتے ہیں

اس لئے ہم نے سب سے پہلے اس مسئلہ کی جانچ کی کہ مسلم لیگ کے دعوے کے بموجب ایک علیحدہ خود مختار طور پر آزاد بالادست پاکستانی ریاست ہو ایسے پاکستان میں دو رقبے ہوتے ایک تو شمال مغرب میں پنجاب، سندھ اور سرحد اور دوسرے شمالی مشرق میں، جس میں بنگال اور آسام شامل ہوں، مسلم لیگ اس بات کے لیے تیار تھی کہ حدود اربعہ کا تناسب ایک آیندہ مرحلے پر طے ہو - لیکن اس کا اصرار یہ تھا کہ پاکستان کا اصول پہلے مان لیا جائے -

پاکستان کی آیندہ ریاست کے متعلق پہلی دلیل تو یہ تھی کہ مسلم فرقہ اپنے متعلق طرز حکومت کو اپنی خواہش سے طے کرے - دوسرے حسب ضرورت ان علاقوں کو بھی شامل کر لیا جائے جن میں مسلمان اقلیت میں ہیں تاکہ پاکستان انتظامی اور اقتصادی طور پر قابل عمل ہو -

پاکستان کے مندرجہ بالا چھ صوبوں میں غیر مسلم اقلیت کی تعداد بہت کافی ہوگی جیسا کہ ذیل کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے -

	شمال مغربی علاقہ	غیر مسلم
پنجاب	۱۶۲۱۷۲۴۲	۱۲۲۰۱۳۷۷
سرحد	۲۷۸۸۷۹۷	۲۴۹۲۷۰
سندھ	۳۲۰۶۳۲۶	۱۳۲۶۶۸۳
برطانی بلوچستان	۴۳۸۹۳۰	۶۲۷۰۱
میزان	۲۲۶۵۳۲۹۴	۱۳۸۴۰۲۳۱
	۶۲.۰۷ فیصدی	۳۷.۹۳ فیصدی

شمالی مشرقی علاقہ

بنگال	۳۳۰۰۵۴۳۴	۲۷۳۰۱۰۹۱
آسام	۳۴۴۲۴۷۹	۶۷۶۲۲۵۴
میزان	۳۶۴۴۷۹۱۳	۳۴۰۶۳۳۴۵
	۵۱.۶۹ فیصدی	۴۸.۳۱ فیصدی

مندرجہ بالا اعداد ۱۹۴۱ء کی تازہ ترین مردم شماری سے دیے گئے ہیں -

ہندوستان کے باقی صوبوں میں مسلم اقلیت دو کروڑ کے لگ بھگ ہے جبکہ پوری آبادی ۱۸ کروڑ ۸۰ لاکھ ہے ان اعداد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسلم لیگ کے دعوے کے بموجب علیحدہ بالادست پاکستان ریاست قائم [illegible] ... ایسے علاقے شامل ... لم آبادی کے ہوں - جو ... ممکن اپیل پاکستان کے حق میں پیش کی جا سکتی ہے وہی پاکستان سے غیر مسلم علاقوں کی علیحدگی کے بارے میں استعمال کی جا سکتی ہے -

اب یہ دیکھنا ہے کہ مسلم اکثریت کے علاقوں کا چھوٹا پاکستان کہاں تک قابل عمل ہے جس کی بنیاد پر سمجھوتہ قائم ہو - ایسے پاکستان کو تو مسلم لیگ بھی ناقابل عمل سمجھتی ہے - کیونکہ اس صورت میں وہ پنجاب میں انبالہ اور جالندھر ڈویژن (۲) سلہٹ کے علاوہ تمام آسام اور (۳) مغربی بنگال کا بہت بڑا حصہ جس میں کلکتہ بھی شامل ہوگا - جہاں مسلم آبادی ۲۳.۶ فی صدی ہے - پاکستان سے نکل جائے گا - ہمیں یہ بھی اطمینان ہے کہ کوئی ایسا حل جسکی رو سے بنگال اور پنجاب کی بین تقسیم ہوتی ہو جیسا کہ اس صورت میں کرنا ہوگا ان صوبوں کے باشندوں کی ایک بہت بڑی آبادی کی مرضی اور منشا کے خلاف ہوگا - پنجاب اور بنگال دونوں کی اپنی اپنی ایک مشترکہ زبان ایک طویل تاریخ اور روایات میں مزید براں پنجاب کی کسی تقسیم کے معنی لازمی طور پر سکھوں کو تقسیم کرنے کے ہوں گے - اور حدود کے دونوں طرف سکھوں کی خاص تعداد کی جماعتیں ہوں گی - اسلیے ہمیں مجبوراً اس نتیجہ پر پہونچنا پڑا ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل نہ تو ایک بالادست پاکستان سے ہوتا ہے اور نہ چھوٹے بالادست پاکستان سے

پاکستان کے خلاف اس سے پہلے جو دلیلیں بیان کی جا چکی ہیں - ان کے علاوہ انتظامیہ، اقتصادی اور فوجی وجوہات بھی ہیں جو بہت وزن رکھتی ہیں ہندوستان کا تمام ٹرانسپورٹیشن و باربرداری، ڈاک اور تار کا سسٹم متحدہ ہندوستان کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے - اس کو الگ الگ کرنے سے ہندوستان کے دونوں حصوں کو شدید نقصان پہونچے گا - ہندوستان کا متحدہ بچاؤ کی دلیل اس سے بھی وزندار ہے -

ہندوستان کی مسلح فوجیں پورے ہندوستان کے لیے مجموعی طور پر تیار کی گئی ہیں اور ان کو دو حصوں میں توڑنے سے دیرینہ روایات کو کاری ضرب لگیگی - اور ہندوستانی فوج کی اعلیٰ صلاحیت کو زبردست نقصان پہونچیگا اور زبردست خطرات لاحق ہو جائینگے ہندوستان کا سمندری بیڑہ اور ہوائی بیڑہ کم اثر ہو جائیں گے - مجوزہ پاکستان کے دو حصے ہندوستان کے دو نہایت کمزور سرحدوں پر مشتمل ہیں کامیاب بچاؤ کے لئے پاکستان کا علاقہ رقبہ کے لحاظ سے کافی نہوگا - اس کے علاوہ ایک زبردست مشکل پیدا ہوگی جو بہت اہمیت رکھتی ہے - وہ یہ کہ ہندوستانی ریاستوں کے لیے یہ سوال پیدا ہوگا کہ وہ منقسم ہندوستان کے ساتھ کس طرح تعلق قائم رکھیں -

آخر میں یہ جغرافیائی واقعہ ہے کہ مجوزہ پاکستانی ریاست کے دو حصوں کے درمیان سات سو میل کا فاصلہ حائل ہے اور ان دونوں حصوں کے درمیان امن اور جنگ کے وزن میں سلسلہ رسل و رسائل ہندوستان کی مرضی پر منحصر ہوگا -

اسلیئے ہم حکومت برطانیہ کو یہ مشورہ دینے سے قاصر ہیں کہ وہ اختیارات اور طاقت جو اس وقت حکومت برطانیہ کو حاصل ہیں وہ دو الگ ساورن اسٹیٹوں کے سپرد کی جائے -

لیکن یہ فیصلہ مسلمانوں کے ان حقیقی خدشات کی طرف سے ہماری آنکھیں بند نہیں کرتا کہ ان کا تمدن اور ان کی سیاسی اور سوشل زندگی ایک ایسے متحدہ ہندوستان میں مدغم ہو جائے گی جن میں ہندوستان کی بھاری اکثریت اور غلبہ ہے اس خدشہ کو دور کرنے کے لیے کانگریس نے ایک اسکیم تیار کی ہے جس کے ماتحت صوبوں کو مکمل آزادی حاصل ہوگی - چند کم سے کم شعبے یعنی غیر ملکی معاملات ڈیفنس اور سلسلہ رسل و رسائل مرکز کے ماتحت ہوں گے - اس اسکیم کے ماتحت اگر صوبے کسی شہری اقتصادی یا انتظامیہ اسکیم میں حصہ لینا چاہیں تو وہ اپنی مرضی سے ایسے شعبے مرکز کے سپرد کر سکتے ہیں جو لازمی نہیں ہیں، ہماری رائے میں اس قسم کی اسکیم آئینی طور پر غیر مفید اور خامیوں سے پر ہے - ایسی سنٹرل اگزیکٹو اور لیجسلیچر کو چلانا بہت مشکل کام ہوگا -

[illegible] ... تمام ... کے ماتحت دوسرے ... ان صوبوں ... دوسے ایک ... اور بڑھ جائیگی ... سے منع ... کا ان کے ... پر عملدرآمد میں مشکل کے علاوہ ہمارا یہ خیال نہیں ہے کہ ان دوسرے صوبوں کو جو اختیاری شعبے مرکز کے سپرد نہیں کرنا چاہیئے - اپنے گروپ قائم کرنے کے حق سے محروم کیا جائے -

ہم اپنی سفارش پیش کرنے سے پہلے برطانی ہندوستان کے ساتھ ہندوستانی ریاستوں کے تعلقات کے سوال پر بھی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں - یہ بالکل صاف بات ہے برطانی ہندوستان کے آزادی حاصل کرنے کے بعد خواہ وہ اس کے بعد برطانی کامن ویلتھ کے اندر یا باہر ہو وہ رشتہ جو اس وقت ریاستی حکمرانوں اور تاج برطانیہ کے درمیان موجود ہے باقی نہیں رہیگا - تاج برطانیہ نہ تو بالادستی برقرار رکھ سکتا ہے اور نہ کسی حکومت کو منتقل کر سکتا ہے اس واقعہ کو ان تمام لوگوں نے تسلیم کر لیا ہے جنہوں نے ریاستوں کی طرف سے ہمارے ساتھ ملاقات کی اس کے ساتھ انھوں نے ہمیں یقین دلا دیا ہے کہ ریاستیں ہندوستان کی نئی ترقی کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں - وہ کس طریقہ پر تعاون کرینگی - وہ گفت و شنید کے ذریعے سامنے آئین کا ڈھانچہ بناتے وقت طے ہونا چاہیئے -

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمام ریاستوں سے یکساں طریقہ برتا جائیگا - اس لیے ہم نے مندرجہ ذیل تجویزوں میں ریاستوں کا معاملہ اس طریقہ پر نہیں لیا ہے جس طریقہ پر صوبوں کا کیا ہے -

اب ہم اس حل کی نوعیت بیان کرتے ہیں جو ہماری رائے میں تمام پارٹیوں کے ضروری مطالبوں کے ساتھ انصاف کرتا ہے اور جس سے تمام ہندوستان کے ایک مستحکم اور قابل عمل حل نکل آئے گا -

چھ اہم تجویزیں

برطانی ڈیلی گیشن اور وایسرائے کے اعلان کی چھ اہم تجویزیں جو ہندوستان کی آزادی کے آئینی اصلاحات کا نقشہ پیش کرتی ہیں حسب ذیل ہیں :-

۱- ہندوستان کی ایک یونین بنے گی اس میں برطانی ہند اور ریاستیں دونوں علاقے شامل ہوں گے یہ یونین غیر ملکی معاملات، ڈیفنس اور مراسلات کی انچارج ہوگی اور ان صیغوں کو چلانے کے لیے جسقدر مالیات کی ضرورت ہوگی اسے وصول کرنے کا یونین کو اختیار ہوگا

۲- یونین کی ایک اگزیکٹو انتظامیہ مجلس اور ایک لیجسلیچر (آئین ساز مجلس) - ان میں برطانی ہند اور ریاستوں کے نمایندے شامل ہوں گے - کسی ایسی تحریک پر جو بڑا فرقہ وارانہ سوال پیدا کرنے کا باعث ہو لیجسلیچر میں فیصلہ کرنے کے لیے یہ لازمی ہونا چاہیئے کہ ہر دو فرقوں کے جو نمایندے حاضر ہوں اور ووٹ دیں - ان کی اکثریت اس پر رائے دے نیز کل ممبر جو حاضر ہوں اور ووٹ دیں ان کی بھی بحیثیت مجموعی اکثریت ان پر رائے دے -

۳- تمام ایسے صیغے جو یونین سے متعلق نہوں اور تمام زائد اختیارات صوبوں کو حاصل ہوں گے -

۴- ریاستوں کو تمام صیغے اور اختیارات بجز ان کے جو یونین کو سونپ دیں گی حاصل رہیں گے -

۵- صوبوں کو اپنے گروپ بنانے کی آزادی ہوگی - ہر گروپ کی اگزیکٹو اور لیجسلیچر ہو سکتی ہے اور ہر گروپ یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ صوبائی صیغوں میں سے کون سے صیغوں کا مشترکہ انتظام ہوگا -

۶- یونین اور گروپوں کے آئینوں میں ایک ایسی دفعہ ہونی چاہیئے جس کی رو سے ہر صوبہ اپنی لیجسلیٹو اسمبلی کی کثرت رائے سے دس سال ابتدائی عرصہ کے بعد آئین کی شرطوں میں تبدیلی کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اس کے بعد ہر دس سال کے وقفہ پر اسی قسم کا مطالبہ کر سکتا ہے -

ہمارا یہ مقصد نہیں کہ مذکورہ بالا لائنوں پر کسی آئین کی تفصیل بیان کی جائیں - بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ایک ایسی مشنری قائم کردی جائے جس کے ذریعہ ہندوستانی خود ہندوستان کے لیے آئین تیار کر سکیں -

(باقی آیندہ)

بن جانے
کردیتے ...
کا اندازہ ذیل کے وا...

پنجاب کے ایک علاقہ میں ریل فراٹا بھرتی ہوئی چلی جارہی تھی۔ اس ریل گاڑی کے ایک ڈبے میں یہ دیکھا گیا۔ کہ ایک چندے آفتاب چندے ماہتاب صاحبزادی اپنا گورا گورا مکھڑا اور ابھرا ہوا سینہ لیے ہوئے دو نوجوانوں کے درمیان بیٹھی ہیں اور نوجوان ان کے اپنی اپنی طرف کے گالوں سے اپنے ہونٹوں کو اور ان کے ابھاروں سے اپنے مچلتے ہوئے ہاتھوں کو سامان لذت مہیا کر رہے ہیں۔

چونکہ ان صاحبزادی اور ان کے دونوں عاشقوں کی ہندوستان کے سارے باشندوں میں ترقی کی وہ لہر ابھی نہیں دوڑی ہے جو اس وقت ان تینوں کے دلوں اور دماغوں کو گرما رہی تھی اس لئے قدرتی طور پر ان کا ہندوستانی ریل گاڑی کے ڈبے کو پیرس کے ہوٹل کا ایک کمرہ بنانا لوگوں کو قابل اعتراض معلوم ہوا۔

چنانچہ گاڑی روک لی گئی اور ان صاحبزادی اور ان کے خوشہ چینوں سے اس بیحیائی کی وجہ پوچھی گئی تو معلوم ہوا کہ دو عاشقوں کے درمیان چٹنی بننے والی یہ ترقی یافتہ مہ پارہ ایک کالج میں پڑھتی تھی۔ وہاں اسے پہلے ایک نوجوان سے لو ہوگئی

اور ماں باپ نے اس دو لکھی محبت سے باز رہنے کی ہدایت کی تو یہ اپ ٹو ڈیٹ لڑکی اس سختی کو برداشت نہ کرتے ہوئے اپنے دونوں عاشقوں کے ساتھ ماں باپ کے گھر سے نکل کھڑی ہوئی ہے اور چونکہ اس کے یہ دونوں عاشق اور یہ صاحبزادی محبت میں از حد بیقرار ہیں اس لئے کسی منزل پر پہونچنے سے پہلے ہی چکھنے چکھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

ایک کالجیٹ صاحبزادی کے ڈبل کو لڑا کر بیک وقت دو عاشقوں کی محبوبہ دلنواز بن جانے اور ان کے ساتھ ماں باپ کے گھر سے نکل جانے کے بعد راستے ہی میں زکوۃ حسن کی تقسیم شروع کر دینے کی دلچسپ داستان کے بعد آپ کو ان صاحبزادی کا قصہ سنکر اور بھی مزہ آئیگا جو اپنے پیارے کو ایک بالکل انوکھے ڈھنگ سے بھگا کر لے جارہی تھیں۔

ریل میں سکنڈ کلاس کے ایک ڈبے میں یہ دیکھا گیا کہ ایک فیشن ایبل ساڑھی پوش نوجوان دیوی براجمان ہیں۔ اور آپ کے پاس ایک برقع پوش بھی بیٹھی ہیں۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ساڑھی پوش دیبی جی ادھر ادھر دیکھکر جب یہ اطمینان کر لیتی ہیں کہ کوئی دیکھ نہیں رہا ہے تو لپک کر برقع پوش ساتھن کا برقع اوٹھاتی ہیں اور خود کو ان کے آغوش میں گرا دیتی ہیں۔ جس کے بعد برقع میں سے دو مضبوط بازو نکل کر ان کو

اپنے اندر بھر لیتے ہیں اور برقع اور ساڑھی کچھ دیر کے لیے ایک دوسرے سے چسپاں ہو جاتے ہیں۔

کچھ لوگوں نے ہمت کر کے برقع اور ساڑھی کے اس راز کو معلوم کیا تو یہ پتہ چلا کہ برقع میں نام خدا ایک نوجوان صاحبزادے تشریف رکھتے ہیں جنکو دیوی جی دل دیے بیٹھی ہیں۔ چونکہ ان صاحبزادے کے والدین ان کی شادی دیوی جی کے ساتھ کرنے کو تیار نہیں۔ اسلیے آپ ان کو بھگا کر لے چلی ہیں۔

اب ذرا ان بوڑھی انڈین میم صاحبہ کا مزیدار قصہ بھی سن لیجئے جنھوں نے ایک روز محبت کے جوش میں آکر اپنے بڑے میاں کے ایک پبلک باغ میں دھڑا دھڑ بوسے لینے شروع کر دیے۔ دیکھنے والوں کے یہ مفت کا سینما بہت دلچسپ ثابت ہوا۔ مگر سوال یہ تھا کہ اس اظہار محبت کے لیے ایک پبلک باغ کو کیوں منتخب کیا گیا۔ اس سوال کا جواب بوڑھی انڈین میم صاحبہ نے یہ دیا کہ میں ترقی کے معاملے نوجوان لڑکیوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہتی اس لیے میں نے اپنے محبوب شوہر کے ساتھ اپنی محبت کو اپ ٹو ڈیٹ بنانیکے لیے اس باغ میں بوسہ بازی شروع کر دی۔

کی خواہش ہوئی...... صحرا نوردی میں نے شروع کی۔ جستجو تھی تو ایک جام کی نہ کہ خضر کی..... لیکن ..... اس سفید ریش والے نورانی چہرے نے ..... جو اسی ویرانے میں نور برسا رہا تھا ..... مجھے گرویدہ کر لیا۔!

"محترم بزرگ! کیا آپ ہی خضر ہیں؟"

دست شفقت سر پر پھیرا۔ مبارک دہن سے ..... الفاظ... پھول جھڑنے لگے.... بیٹا میں خضر نہیں ہوں.... لیکن تمھاری جستجو بیکار ہے"

کیوں۔؟ .... وہ تمھارے ہی پاس موجود ہے.... کئی دفعہ..... تمھیں وہ پیالہ نصیب ہوا .... تمھیں ہی نہیں..... ہر ایک کو نصیب ہوتا ہے لیکن ..... تمھاری بیخودی نے..... غرور و نخوت نے ..... نفس پرستی نے ..... تمھیں محروم کر رکھا۔ وہ آب حیات .... غصہ... خفگی ہے ناراضگی ہے۔ بتاؤ جب کبھی تمھیں غصہ آیا۔ کیا تم نے اسکو پی لیا؟" تو کیا غصہ آبحیات کا جام ہے؟" ایک آواز..... یہی تمھاری جستجو کا جواب ہے"

وہ بزرگ غائب ہو گئے۔

تندرستی خطرہ میں پڑ جائے۔

عورتوں کو وہ کام سپرد کیے جائیں۔ جس سے ملک کو فائدہ پہونچنے کا امکان ہو۔ عورتوں کو کام کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ لیکن ان کے کام کی جگہہ۔ اوقات تنخواہ۔ رخصت۔ بیماری کا بھتہ اور زچگی کی سہولتوں کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہوگا۔ اس ملک میں فرد ورفہ کی حالت قابل اطمینان ہے۔ کانفرنس سالہا سال سے ضروری اصلاح پر غور و خوض کر رہی ہے اور بیماری کے بھتہ اور زچگی کی سہولتوں کا مطالبہ کیا گیا...

(گذشتہ سے پیوستہ)

جہالت کا انسداد

کوئی شخص بغیر تعلیم کے اپنے حقوق کی شناخت نہیں کر سکتا۔ لہذا ہم کو تعلیم نسواں پر زیادہ زور دینا چاہیئے اور اس قسم کی رکاوٹیں مثلاً بچپنے کی شادی اور پردہ جو تعلیم نسواں اور آزادی کی راہ میں حائل ہیں۔ ان کو دور کیے جانے کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔ یہ سوال کہ عورتوں کو کس قسم کی تعلیم دی جائے زیر غور ہے۔ موجودہ طریق تعلیم اس امر کو طے کرنے کے کار آمد ثابت نہیں ہوا۔ یہ ظاہر ہو رہا ہے۔ "سارجنٹ اسکیم" نے موجودہ طریقہ تعلیم میں تغیر و تبدیل کرنے کی سفارش کی ہے اور ہم کو اسکی تائید کرنی چاہیئے۔

عورتوں کی تعلیم کے متعلق دو ایک اہم امور اہم واضح کر دینا ضروری ہے۔ تعلیم اس قسم کی ہونی چاہیئے جس سے نسوانی شخصیت کو ترقی کرنے کا پورا پورا موقع مل سکے اور اس کے ذریعہ عورتیں سوسائٹی کی کار آمد ممبر بن سکیں۔ عورتوں کو کسی ایسے پیشے کی جسکو وہ اختیار کرنا چاہیں تعلیم دینے کی آسائش مہیا کرنی چاہیئے مشترکہ تعلیم کا سوال ماہران تعلیم کے دماغ میں چکر لگا رہا ہے۔ اس کے موافق اور مخالف جو کچھ باتیں ہیں ہمکو یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا ملک ایک غریب لوگ اور دو مختلف اداے جس سے ایک ہی مطلب حل ہو سکتا ہے۔ قائم کرنا مشکل ہے۔

حفظان صحت کا مسئلہ

تعلیم کے بعد سب سے اہم مسئلہ تندرستی کا ہے۔ ہر ایک عورت کو اپنی تندرستی قائم اور تندرستی قائم اور محفوظ رکھنے کے لئے ضروری آسائش مہیا کر دینا ضروری ہے۔ یہ امر کہ عورت کو اپنی تندرستی قائم رکھنے کا حق حاصل ہے۔ اظہر من الشمس ہے۔ اور اس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ایسی عیاں باتیں بھی اس ملک میں کافی عیاں نہیں ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ عوام الناس کی تندرستی کو برقرار رکھنے کے لئے بہت کچھ کرنا ضروری ہے ڈاکٹر "مس لزارس" نے ایک پمفلٹ موسومہ "نرسنگ سروس" میں لکھا ہے کہ بچوں کی پیدائش (جو ایک قدرتی امر ہے) کی وجہ سے ہندوستان میں عورتوں کی جس قدر اموات ہوتی ہیں وہ طاعون۔ چیچک اور ہیضہ کی اموات سے کہیں زیادہ ہیں۔ ان اموات کی ایک بین وجہ یہ بھی ہے کہ عورتوں کی تندرستی کے لئے کچھ سہولتیں مہیا نہیں ہیں۔ دوسری اور خاص وجہ تعلیم کی طرف سے عدم توجہی۔ بُرے رسم و رواج مثلاً پردہ اور بچپنے کی شادی اور گندے گھروں کی بودوباش ہے۔ عورتوں کو مصیبت اور تکلیف اور بے وقت سے نجات دلانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کو اچھے گھر اور ان کی تندرستی کے لئے بہترین انتظامات فراہم کیے جائیں۔

آج کل دنیا میں انسان کی حالت کا انحصار اسکی اقتصادی حالت سے کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے عورتوں کو اس اقتصادی دور میں اپنی ہستی قائم رکھنے کے لیے سخت جد و جہد کرنی پڑے گی اسلئے ہر عورت کو اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کرنا چاہیئے تاکہ وہ اس اقتصادی دور میں خوشگوار زندگی گذار سکے کچھ ایسے کام بھی ہیں جن سے ایک شادی شدہ عورت محروم کر دی جاتی ہے۔ اگر ایسی عورت اس کام کے کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور اس کام کی تمام شرائط کو پابندی سے ماننے کے رضامند ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس کو اس کام سے محروم رکھیں۔ بہرکیف ایسے کام بھی ہیں جن سے عورتیں مستثنیٰ

جھلک بھی نمایاں ہے۔

راکٹ کی ایجاد نے زمانہ امن میں حیرت انگیز ترقی کا دروازہ کھولدیا ہے اور خاصکر امریکہ میں تو غیر معمولی ترقی کی توقع ہے۔ یہ چیز یقیناً تعجب خیز معلوم ہوگی۔ کہ دراصل وی نمبر ۲ جرمن ایجاد تھی ہی نہیں۔ بلکہ امریکن ایجاد تھی۔ زمانہ امن میں اس کے استعمال کی تمابیر امریکہ میں جنگ سے برسوں پہلے مکمل ہو چکی تھیں۔

یہ داستان گذشتہ ۲۵ سال کی داستان ہے بلکہ کلارک یونیورسٹی کے ایک نوجوان پروفیسر ڈاکٹر رابرٹ ایچ گوڈرڈ نے یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ کرہ ہوائی کے حالات معلوم کرنیوالے آلات کتنی بلندی تک پہونچا سکتا ہے۔ اس میں دو ریلیٹر کے قریب راکٹ چلانے شروع کئے۔ اس سائنس کو قبل از جنگ ڈاکٹر گوڈرڈ کے امریکن راکٹ سوسائٹی کے انجنیروں نے ترقی دی۔ یہ سوسائٹی دنیا میں راکٹ کے لحاظ سے سب سے بڑی سوسائٹی تھی۔

جرمنوں نے راکٹ کی طاقت سے تعجب خیز کام کئے۔ لیکن اتحادیوں نے بھی اس کے چند معجزے پیش کیے ہیں جن کے بارے میں ہمیں زیادہ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ دراصل راکٹ کا سائنس ۱۹۳۰ء سے اب تک ایک صنعتی سائنس بن گئی ہے۔

راکٹ کا پہلا ارادہ یہ تھا کہ ڈاک وغیرہ کو اور اگر ممکن ہو سکے تو آدمیوں کو بھی دنیا کے ایک گوشہ سے دوسرے تک ایک میل فی سکینڈ کے رفتار سے بھیجا جائے صرف چھ ہی سال گذرے زیادہ تر انجنیر اس خیال کو ہوائی قلعہ سے زیادہ وقعت نہ دیتے تھے۔ لیکن اب یہ چیز ممکن ہو گئی ہے۔ ماضی کے خیال کو عملی جامہ پہنایا جا چکا ہے۔ ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے۔ سائنس کی وسعت بڑھ گئی ہے۔ دنیا کے فاصلے سکڑ کر کم رہ گئے ہیں۔

راکٹ ایک چلا کر مارنیوالی چیز ہے جو کہ "جیٹ" کے ذریعہ آگے بھیجی جاتی ہے اسلیے اس میں بازوں یا پنکھوں کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ راکٹ کرۂ ہوائی میں سے توپ کے گولے کے مانند چیرتے ہوئے گذر جاتے ہیں۔ اور پرواز گھٹتے جاتے ہیں اور پھر گرنے والے ستارے کی مانند زمین پر آ رہتے ہیں۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اسکی مدد سے ڈاک وغیرہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ پہونچائی جائے تو یہ لازمی ہوگا کہ یہ زمین پر آہستہ آہستہ اترے۔ یہ خیال ہے کہ ایسے راکٹ کے ساتھ چھوٹے چھوٹے بازو ہوں گے جو کہ نہ ہو سکیں گے۔ اور جونہی راکٹ اترنا شروع ہوگا۔ بازو ڈھیل جائیں گے۔

یہ ہو سکتا ہے کہ راکٹ کے ذریعہ ڈاک بھیجنے کی لاگت زیادہ ہو۔ لیکن عام طور پر لوگ اسکی تیز رفتاری کے باعث زیادہ رقم دینے سے گریز نہ کرینگے موجودہ ایجاد کردہ راکٹ موٹروں کی مدد سے راکٹ کو چار سو میل کے فاصلے تک پہونچایا جا سکتا ہے۔ یا یوں سمجھیے کہ پیٹرسبرگ سے نیویارک تک یا دہلی سے لاہور تک ڈاک صرف ½ منٹ میں پہونچائی جا سکیگی۔ چند ماہ میں انہیں میں بھی ترقی ہو جائیگی اور ½ ۵ میل تک پہنچانا ممکن ہو جائیگا اور تقریباً ۸ منٹ درکار ہوں گے۔ (باقی آئندہ)

...کے سوقیانہ نام

...صاحب لکھتے ہیں۔

...کہ اب فلم سازوں ...

...بھی چھوٹ گئے ہیں اور فلم سازی سے ان... دلچسپی روز بروز کم ہوتی جارہی ہے"

اس کا جو ثبوت ان صاحب نے دیا ہے۔ بہت... اور قابل توجہ ہے انھوں لکھا ہے کہ

"اپنے قول کی تائید میں میں چند فلموں کے... ناموں کو پیش کرتا ہوں۔ "ہاں جانی"۔ "ماں کہتی ہیں"۔ "کہاں گئے"۔ "بنلے پہ بلا..." "آخر کیوں"۔ "معاف کیجئے گا"۔ یہ نام میر... نے بلا کسی خاص غور و فکر کے لکھ دیے... ہیں۔ کیا ان ہلکے اور غیر دلچسپ ناموں... سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ہندوستان کے... فلم سازوں یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ہندوستان... کے فلم سازوں کو یا تو اب فلم سازی سے گہر... دلچسپی نہیں رہی ہے یا ان کو تصویروں... کے نام تک رکھنے تمیز نہیں ہے"

یہ صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:۔

مجھے یہ خیال کر کے کراہیت آتی ہے کہ کوئی... شخص فلم سازی شروع کر دے مگر اس کو... تصویر کے نام اور اس نام کی کشش کی اہمیت... معلوم نہ ہو۔ مگر واقعات ہمارے آپ کے... سامنے ہیں۔ جو نام میں نے اوپر درج کئے... ہیں ان کو اور ان کے نمونوں کے اور ناموں... کو دیکھنے کے بعد کیا کوئی اس سے انکار کر سکتا... ہے کہ ان ناموں میں نہ کوئی کشش ہے نہ... خوبصورتی ہے۔ بلکہ ان سے نام تجویز کرنے... والے کی ذہنی پستی کا ثبوت ملتا ہے۔ او... ان ناموں سے گرے ہوئے اور سوقیانہ... مذاق کی بو آتی ہے"

یہ ایک واقعہ ہے کہ ہندوستان کی صنعت فلم... میں جہاں اور بہت سی کمزوریاں ہیں وہاں ا... سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ فلمساز اس صنعت... کو بلند کرتے چلے جانے کے احساس سے بالکل... معدودے چند فلم سازوں کو چھوڑ کر جو ہر قد... ڈالنا چاہتے ہیں ہندوستان کے فلم سازوں... تعداد ایسی ہے جس کو تصویروں کی باکس آ... سے زیادہ ہو جانے کی دھن رہتی ہے اور ک... کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ روپیہ کھینچ لینے... ہندوستانی فلم ساز اپنی کامیابی سمجھتے ہیں...

ہمارا خیال ہے کہ بہت جلد اس قسم کے... اپنی اس حرکت سے اپنی فلمی تصاویر کو عوا... میں بھی گرا دیں گے۔ اس وقت انھیں محسو... کہ عوام کی سطح تک اترنا زیادہ اچھا ہوتا ہے... کو اونچے معیار پر لانے سے فائدہ ہوتا ہے... ہے کہ فلم ساز فلمی تصاویر کے پست معیار کے... سے بچیں۔

کلکتہ :- ۱۲ - مئی - آج بنگال اسمبلی ک... (صدر) کا انتخاب ہوا۔ مسلم لیگی امیدوار خا... نور العلیم کثرت رائے سے کامیاب ہوئے انکے... خانبہادر محمد افضل ناکامیاب ہوئے۔

اقوالِ زرین

ہر کام میں اتنی کوشش کر جتنی کر تو کر سکتا ہے

سب سے قیمتی مال علم ہے، سب سے بڑا نفع محبت ہے اور سب سے اعلیٰ خوشی قناعت میں ہے۔

بڑے آدمی بڑے ہو کر بھی ڈینگ نہیں مارتے مگر کمینے آدمی تھوڑا سا کام کر کر پھول اٹھتے ہیں۔

کسی کو تکلیف پہونچا کر اپنا دل خوش نہ کرو۔

لکھے ہوئے الفاظ رہ جاتے ہیں اور بولے ہوئے فنا ہو جاتے ہیں۔

جس شخص کے دل میں محبت کا نور نہیں وہ اندھا ہے۔

وہی انسان کامیاب ہوگا جو کہ دو چیزوں کو بھلا دیگا۔ اپنی نیکی اور دوسروں کی بدی۔

مزاج تبسم

ایک صاحب کسی صوبائی اسمبلی کے امیدوار تھے چونکہ ممبر بننے سے پیشتر پبلک جلسوں میں دو چار تقریریں کرنا بھی کوالیفکیشن میں شامل ہے، اس لئے انھوں نے تقریریں کرنا شروع کردیں۔ ایک دن آپ ایک جلسہ میں تقریر کرتے کرتے آپ نے کہا۔ بھائیو! میں نے کبھی شراب نہیں پی۔ جوا نہیں کھیلا۔ صرف ایک مرتبہ لاٹری کا ٹکٹ خریدا تھا اور وہ بھی بیوی کی خاطر۔

اس پر ایک طرف سے آواز آئی۔ "تو آپ کو بیوی لاٹری میں ملی ہے۔"

نیا کرایہ دار:- میں نے جب پہلا مکان چھوڑا ہے تو مالک مکان بہت روتا تھا۔

مالک مکان:- میں رونے کی نوبت نہیں آنے دونگا۔ ہر مہینہ پیشگی کرایہ لوں گا۔

شاگرد:- ماسٹر صاحب دوسرے کمرے میں آگ لگ گئی ہے۔

ماسٹر:- فکر نہ کرو۔ میں اس کمرے میں نہیں ہوں۔

دلچسپ معلومات

چوہے اور انسان

سنڈے ڈسپیچ میں ڈیمنس مینز نے یہ دلچسپ خبر دی ہے کہ سر رابرٹ میک آرمن ڈائرکٹر تحقیقات غذائی نے مقام کونور چھ ہزار سفید آنکھوں والے چوہے پالے۔ یہ چوہے اور تو ہر طرح پر یکساں حالت میں یکساں حالت میں رکھے گئے۔ صرف غذا ان کی مختلف مقرر کردی گئی۔ بعض چوہے مدراسی لنا دالی غذا پانے لگے۔ بعض کو بنگالی خوراک کچھ کو پنجاب کے سکھوں کی خوراک اور کچھ کو وہ خوراک جو انگلستان میں غریب خاندان والے کھاتے ہیں۔

۳۶ ماہ تک اس کا تجربہ ہوا چوہوں کے لئے ۲۶ ماہ انسانی ۵۵ برس کی عمر کے مترادف ہے۔ چنانچہ ان ۲۶ ماہ کا نتیجہ بھی [illegible]۔ مدراسی اور بنگالی غذا والے کمزور اور بیمار پائے گئے۔ پنجابی غذا والے گو موٹائی میں [illegible] کے آگے تھے۔ مگر ان میں کوئی کمزوری یا بیماری نہیں پائی گئی۔ ان کے بچے بھی مضبوط تھے اور آپس میں لڑائی بھی نہ تھی۔ انگریزی غذا کھانے والے تو ان کے متعلق تجربہ پیدا نہ ہوسکا۔ کیونکہ ۱۶ ویں دن یہ چوہے۔ ایک دوسرے کو ہی مار کر کھانے لگے۔

ساجن میں [illegible]

پُر کیف جذبات محبت کی رنگین کہانی

"گمنام فسانہ نگار کا یہ افسانہ نہ صرف عشق و محبت کی ایک لذیذ داستان معلوم ہوتا ہے بلکہ اس میں عورت کی فطرت کے بارے میں ایک گہری حقیقت کو بے نقاب کیا گیا ہے اس افسانے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ عورت ایک مرتبہ جس مرد کی ہو جاتی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت عورت کو اس سے جدا نہیں کر سکتی۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس افسانے کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائیگا۔"

(ایڈیٹر)

اس کی شادی کی شادی ہو رہی ہے ——

چندر موہن نے خود سے کہا — محبت کے وہ خواب جو ہم دونوں نے سہانی شاموں اور حسین چاندنی راتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ گذارے ہوئے لمحات میں دیکھے ہیں۔ وہ خواب برباد ہو جائینگے۔

چندر موہن نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں اس طرح دبا لیا گویا اگر اسے دبایا نہ گیا تو دماغ میں جو کھولن ہو رہی ہے۔ اسکی وجہ سے سر پھٹ جائیگا

—— "میں اتنا مالدار نہیں ہوں جتنا مالدار شیلا کے والد ہیں۔ شیلا کو مجھ سے زیادہ مالدار شوہر مل رہا ہوگا۔ اس لیے ان کی شادی اسی کے ساتھ کی جا رہی ہے"

ان واقعات کا تصور کرتے ہوئے جو شیلا کی محبت سے رنگین تھے۔ چندر موہن کی آنکھوں میں آنسو آگئے ——

کالج میں ڈیبیٹ تھی۔ ڈیبیٹ کا موضوع تھا۔ ہوسکار نہیں ہوتی ——

ڈیبیٹ شروع ہوئی۔ باری باری لڑکے اسٹیج پر آ کر تقریریں کرنے لگے۔ مگر رنگ نہ جما۔ بولنے والوں میں سے کسی ایک نے بھی زوردار تقریر نہیں کی۔ اب چندر موہن کا نمبر آیا۔ اس نے تقریر شروع کی تو ہیئر ہیئر سے ہال گونج اٹھا۔ جس وقت چندر موہن نے یہ فقرہ کہا عورت تو قربانی اور تیاگ کی مورتی ہوتی ہے۔ اسے ہوسکار کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے۔ تو کسی نے بڑے زور سے چلا کر کہا۔ ہیئر ہیئر۔ وہ ایک لڑکی تھی۔ گورے گورے جسم پر کالی ساڑھی پہنے ہوئے۔ چندر موہن کی نظریں اسکی طرف اٹھ گئیں۔ وہ چندر موہن کی نظریں ملتے ہی شرما گئی اور گردن پھیر کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ مگر چندر موہن پر اس طرح پل بھر کے لئے نظریں ملنے کا یہ اثر ہوا کہ وہ دوگنے جوش سے تقریر کرنے لگا۔ اس کی تقریر کے دوران میں بار بار تالیاں بجیں اور ہیئر ہیئر کے نعرے بلند کئے گئے۔ ڈیبیٹ کی کامیابی کا سہرا چندر موہن کے سر رہا۔ ڈیبیٹ ختم ہونے کے بعد چندر موہن کو اس کے دوستوں نے گھیر لیا۔ سب خوش ہو ہو کر اسے مبارکباد دے رہے تھے۔

ایک طرف سے وہ آئی ایک طالبعلم نے کہا۔ شیلا دیوی آرہی ہیں۔

قریب آکر اس نے چندر موہن کو مسکراتے ہوئے ہونٹوں اور ان سے بھی زیادہ من موہنے انداز سے مسکراتی ہوئی آنکھوں سے دیکھا اور رک کر کہا "مبارک ہو۔"

چندر موہن کو ایسا معلوم ہوا گویا کسی نے اس کے دل پر چندن چھڑک دیا۔ مگر اس کی زبان سے جواب میں ایک لفظ بھی نہ نکلا۔ آہستہ سے اس نے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ دیے۔

"آپ کا دولت خانہ کہاں ہے؟" شیلا نے پوچھا۔ "کل میں نے آپ کو اپنے گھر کے قریب والی گلی سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا"

"میں وہیں رہتا ہوں"۔ چندر موہن نے جواب دیا۔

"تو آپ میرے پڑوسی ہی ہیں۔ مگر آپ نے کبھی غریب خانہ پر تشریف لانے کی عنایت نہ کی"

چندر موہن کے دھک دھک کرتے ہوئے دل نے جیسے اسے ٹھوکا دیا۔ موقع ہے فائدہ اٹھاؤ۔ اس نے کہا۔ آپ نے بھی تو کبھی بلایا نہیں۔ بغیر بلائے میں کیسے آجاتا۔

شیلا شرما گئی۔

"بیٹی شیلا" ایک موٹر کالج کے دروازے کے سامنے آکر رکی اور اس میں سے ایک بوڑھے سے آدمی نے اترتے ہوئے کہا۔ تمھارے پرنسپل صاحب سے باتیں کرنے کے بعد میں پیدل کورٹ چلا جاؤنگا۔ یہاں سے چند ہی قدم کا فاصلہ ہے۔ تم کار میں چلی جاؤ۔"

شیلا نے چندر موہن کو بھی کار میں بٹھا لیا۔ راستہ بھر دونوں میں باتیں ہوتی رہیں۔ گلی کے نکڑ پر گاڑی رکی تو شیلا نے کہا۔ آج سہ پہر کو آپ میرے ساتھ چائے پیئں۔ پانچ بجے پہونچ جایئے۔"

چندر موہن نے شیلا سے پہلی ملاقات کے ان واقعات کا تصور کرتے ہوئے بیقرار ہو کر خود سے کہا۔ کاش میں اس روز سہ پہر کو اس کے ہاں نہ جاتا۔ کاش میں نے اس سے تعلق نہ بڑھایا ہوتا۔

اس روز سہ پہر کا نظارہ اس کے آنکھوں کے آگے پھرنے لگا۔

وہ شیلا کے ہاں پہنچا۔ شیلا نے اسے دیکھتے ہی کہا۔ آپ نے بہت دیر لگادی۔ پانچ بجے کا وقت تھا۔ میں گھنٹہ بھر سے آپ کی راہ دیکھ رہی ہوں"۔

چندر موہن کو بے اختیار ہنسی آگئی۔ دیوار پر لگا ہوا گھنٹہ ٹھیک پانچ بجا رہا تھا۔ اس نے انگلی سے گھنٹے کی طرف اشارہ کردیا۔ شیلا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

ایک دن ——

چندر موہن کالج جا رہا تھا۔ پیدل۔ شیلا سائیکل پر بیٹھی ہوئی اس کے آگے سے نکلی چند قدم آگے جا کر اسکی کاپی گر گئی جسکی اسے خبر نہ ہوئی۔ چندر موہن نے پکارا "مس شیلا" شیلا نے مڑ کر دیکھا۔ فوراً سائیکل روک لی اور اتر پڑی۔ چندر موہن نے کاپی اسکی طرف بڑھا دی۔ کاپی لیتے وقت شیلا کی انگلیاں چندر موہن کی انگلیوں سے مل گئیں چندر موہن کی رگوں میں سنسنی کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ اسکی نظریں بے اختیار شیلا کی چہرے کی طرف اٹھیں وہ لجاہٹ لال ہو رہی تھی۔ اور شیلا کی آنکھوں میں ایک ایسی کیفیت جھلک رہی تھی گویا وہ کہہ رہی ہے تم ہی نے انگلیاں چھو جانے سے سنسنی محسوس نہیں کی ہے۔ یہاں بھی یہی حال ہے۔

ایک دن اور ——

شیلا کی کار وقت پر نہیں پہنچی۔ کالج کی چھٹی ہو چکی تھی۔ چندر موہن اور شیلا دونوں پیدل ہی کالج سے گھر کی طرف چل پڑے راستہ چلتے جاتے تھے اور بڑی مشغولیت کے عالم میں باتیں کرتے جاتے تھے۔ ایک جگہ پیچھے سے موٹر آئی۔ موٹر والے نے ہارن دیا ہوگا۔ ان دونوں نے اسکی آواز سنی نہیں۔ جب موٹر سر پر آن پہونچی تو چندر موہن چونکا۔ موٹر فل اسپیڈ پر چلائی جا رہی تھی۔ مڑ کے دیکھتے بھی اس کی رفتار کافی تیز تھی۔ شیلا موٹر کی زد پر تھی۔ چندر موہن نے جھپٹ کر اسکی بانہہ پکڑی اور اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ گھبرا کر چندر موہن کی طرف ہٹی تو وہ اس کے آغوش میں آگئی۔ چندر موہن کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا وہ کسی بہت ہی لذیذ کیفیت میں ڈوب رہا ہے اس پر مدہوشی طاری ہونے لگی۔ مگر شیلا کے رسیلے قہقہے نے اسے مدہوشی کی اس کیفیت سے جیسے جگا دیا۔

شیلا ہنستی ہوئی اسکی طرف دیکھ کر کہہ رہی تھی "آپ نے مجھے اپنی طرف کھینچ کر موٹر کے نیچے آجانے سے بچا لیا۔ بہت بہت شکریہ۔"

چندر موہن اپنے دونوں ہاتھوں میں اپنا آنسوؤں سے بھیگا ہوا چہرہ چھپائے ہوئے بیٹھا تھا اور سوچ رہا تھا ——

اس کے بعد ——

چندر موہن اور شیلا میں تعلق روز بروز زیادہ گہرا اور رسیلا بنتا چلا گیا۔ وہ دونوں روزانہ ایک دوسرے سے ملتے۔ شام کے وقت جب سورج اپنے چہرے پر شفق کی لالی ملے ہوئے درختوں کی ٹہنیوں اور پتوں کے جھنڈ میں سے جھانکتا ہوا! وہ دونوں باغ میں بنچ پر پاس پاس بیٹھے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے ہوتے۔ شیلا اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیتی۔ اور اس کے چہرے کی طرف بھولپن اور جذبات سے بھری ہوئی آنکھوں سے دیکھ کر کہتی۔ ہم زندگی اسی طرح گذار دیں گے۔ تم میرے ہو چندر موہن۔ دیکھو مجھے چھوڑ نہ دینا"

چندر موہن ان لمحات کا تصور کرتے ہوئے بلبلا اٹھا ——— شیلا اب تمھاری شادی ہو رہی ہے۔ کسی اور کے ساتھ۔ میں تمھاری ٹکر کا آدمی نہیں ہوں۔ اس لیے تمھارے والد نے تمھیں کسی اور کو دیدینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تمھارے چھن جانے کے بعد میں زندہ رہ کر کیا کروں گا۔ میں نے تم کو خط لکھ دیا ہے کہ میں یہاں سے جا رہا ہوں۔ جدھر میرا منھ اٹھے اور تم مجھ کو بھول جاؤ۔

"یہ خط ہے"

"چندر موہن نے جلدی سے آنکھیں پونچھیں

"شیلا بی بی نے بھیجا ہے" ——

خط دیکر نوکر چلا گیا۔

تھرتھراتے ہوئے ہاتھوں سے چندر موہن نے خط کھولا۔ سب سے پہلے اسکی نظر ان فقروں پر پڑی۔

"میری شادی جن کے ساتھ ہونے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان کا نام ہے چندر موہن۔ یہ چندر موہن کون ہیں وہی جو اس وقت میرے اس خط کو پڑھ رہے ہیں"

چندر موہن کو ایسا معلوم ہوا گویا اس کے کمرے کی دیواریں مسکرا مسکرا کر کہہ رہی ہیں۔ مبارک ہو۔ مبارک ہو ——

عروسی کمرے میں ——

"ذرا ایک خط ہم آپ کو سنانا چاہتے ہیں" ——

شیلا شرارت بھری نظروں سے چندر موہن کو دیکھ کر مسکرائی —— میں یہاں سے جا رہا ہوں کدھر کچھ خبر نہیں۔ اب مجھے اس دنیا میں زندہ رہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تمھاری شادی کسی اور سے ہو رہی ہے۔ تم مجھ سے چھن رہی ہو۔

دولھا دلہن دونوں ہنس پڑے۔ عروسی کمرہ بھی جیسے ان کو ہنستے دیکھ کر ہنسنے لگا۔

یو۔ پی کانگریس کا اجلاس

ممالک متحدہ کے لئے منتخب شدہ نمایندوں کا جلسہ تاریخ ۱۶۔ مئی ۱۹۴۶ء کو گنگا پرشاد میموریل ہال امین الدولہ پارک کے سامنے لکھنؤ میں دن کو دو بجے سے ہوگا۔

نمایندوں کا جلسہ ہی صوبہ کمیٹی کے جلسہ میں تبدیل ہو جائے گا۔ نمایندوں کے جلسہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صدر اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبروں کا انتخاب ہوگا۔ صوبائی کمیٹی کے جلسہ میں صوبہ کمیٹی کے صدر اور اس کی کارکن کونسل کا انتخاب ہوگا۔

کراچی۔ ۱۱۔ مئی۔ آسٹریلیا سے ایک جہاز ۹ ہزار ٹن گیہوں لیکر آج کراچی پہونچ گیا۔

آئینہ کانپور

آدمی کے ملازم نہیں ہیں بلکہ درحقیقت اپنی قوم کے ضمیر کے محافظ ہیں۔"

مسٹر درگا داس جائنٹ اڈیٹر ہندوستانی ٹائمس پریذیڈنٹ تیسری یو۔ پی پریس کانفرنس نے تیسری یو۔ پی پریس کانفرنس کی صدارت کی اور

انھوں نے اخبار نویسوں کو مخاطب کر کے کہا۔

آپ موت کی گھاٹی سے ابھی باہر آئے ہیں آپ کو مسلسل چھ سال تک اس ملک میں فسطائی قسم کی زبان بندی کا سامنا کرتا رہنا پڑا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صوبجات متحدہ کے اخبارات کو بہت زیادہ مصائب برداشت کرنا پڑے لیکن اب اس صوبہ میں قومی حکومت قائم ہو گئی اور وہ پابندیاں اٹھالی گئیں جو اب تک ان پر عائد تھیں۔

انھوں نے کہا کہ عرصہ تک اخبار نویسی کو ایک مشن کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ لیکن اب اسے پیشہ کی حیثیت حاصل ہونا چاہیئے۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ آپ اخبار نویسی کو ایک باعزت پیشہ بنانے کی کوشش کریں گے

انھوں نے مزید کہا کہ آئندہ دس پندرہ برس میں ہمارے مقتدر انگریزی روزناموں کی تعداد اشاعت پانچ لاکھ تک پہونچ جائیگی اور بعض دیسی زبان کے اخباروں کی تعداد اشاعت تو دس لاکھ سے بھی تجاوز کر جائے گی۔ اس کا اثر یہ ہوگا کہ کم سے کم ملک کے پانچ کروڑ افراد خواندہ بن جائیں گے۔ اس کے بعد اخبار نویسوں کی بھی تعداد میں اضافہ ہونا ضروری ہوگا جس کے لئے ہمیں ابھی سے ذہین طباع امید واروں کو اخبار نویسی کی ٹریننگ دینے کی ضرورت ہے۔

انھوں نے اڈیٹروں کی تنخواہوں کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اخبار نویس کی تنخواہ دوسو روپیہ ماہوار سے شروع ہو کر بارہ سو روپیہ تک پہونچنا چاہیئے۔ ان کے لئے پراویڈنٹ بھی قائم کیا جائے اور رخصت وغیرہ کے قاعدے بھی مقرر کر دیے جائیں انھیں سال میں ایک ماہ کی با تنخواہ رخصت اور دس دن سے چودہ دن تک کی اتفاقیہ رخصت ملنا چاہیئے۔

انھیں کسی ایک ہی اخبار میں پابند نہ بنا دینا چاہیئے ورنہ اس سے ان کی ترقی اور ذہنی نشوونما پر برا اثر پڑیگا جب کبھی کسی اخبار نویس کو کسی اخبار میں کام کرتے ہوئے تین سال ہو جائیں تو اسے یہ اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ تین مہینے کا نوٹس دے کر ملازمت چھوڑ سکتا ہے۔ تاکہ کسی دوسری جگہ جا سکے۔ نوٹس کی یہی مدت مالکان اخبار کے لئے بھی ہونا چاہیئے۔

مسٹر درگا داس نے کہا کہ ہندوستان میں اخبارات کی ترقی میں سب سے بڑی روکاوٹ یہ ہے کہ یہاں کوئی قوم پرور خبر رساں ایجنسی موجود نہیں ہے۔ اخباروں کی ترقی کے راستہ میں کچھ اور چیزیں بھی حائل ہیں۔ پہلے وہ اثرات جو عوامی تعلقات کے افسر اخباروں پر ڈالتے ہیں۔ وہ دوسرے لالچی سرمایہ داروں کا روپیہ۔ تیسرے سنسنی پیدا کرنے والی وہ خبریں جو سستی ہر دلعزیزی کے لیے شایع کی جائیں۔ ان سے عوام کی نظروں میں اخبار کا وقار باقی نہیں رہتا۔ مالکان اخبار کو بھی اخبار کی پالیسی میں دخل انداز نہ ہونا چاہیئے بلکہ ملکیت اور ادارات دو الگ چیزیں ہونا۔ ہم انھیں اخبارات پر اس طرح مسلط کر دینا نہیں چاہتے جیسے کہ برطانی اخباروں پر برطانیہ کے بڑے آدمی مسلط ہیں۔

مقرر نے کہا کہ ان نامہ نگاروں کی حالت کو بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہے جو مفصلات میں چل پھر کر خبریں حاصل

... ڈیلی گیٹ حضرات کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ

اخبار ... دوسرے لوگوں کے مفاد کے لئے لڑنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ لیکن اپنے لیے کچھ نہیں کرتے حالانکہ وقت آگیا ہے کہ خدمت اور قربانی کے ساتھ وہ اپنی معاشی حالت کے متعلق غور کریں۔

انھوں نے کہا کہ بعد از جنگ اسکیموں کی کثرت اور اخباری دنیا میں اخبار نویسوں کی کمی کے باعث اخبار نویسوں کی ذمہ داریاں اور اہمیت بہت بڑھ گئی ہیں اور سیاست کی طرح اخباری دنیا بھی بحرانی دور سے گزر رہی اور جب تک ہندوستان آزاد نہیں ہوتا پریس بھی آزاد نہیں ہو سکتا

انھوں نے کہا کہ یہ مسئلہ عنقریب معرض بحث میں آنیوالا ہے کہ اخبارات کو شخصی یا جماعتی مفاد کا آلہ کار رہنا چاہیئے یا بے خوف ہو کر رائے عامہ کو اظہار اور ملک کی رہنمائی کا ذریعہ بننا چاہیئے۔

ڈاکٹر سید حسین نے پریس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ:۔

میں بہت خوش ہوں کہ صوبہ کی پریس کانفرنس نے مجھے اپنے سالانہ اجلاس میں حصہ لینے کا موقع دیا۔ میں نے اپنی صحافتی زندگی کا ایک اہم حصہ الہ آباد کے انڈیپنڈنٹ میں صرف کیا تھا۔ لہذا میں اپنے آپ کو صوبہ متحدہ کے اخبار نویسوں کی برادری میں شامل سمجھتا ہوں اور مجھے اس موقع پر اپنے دوسرے ہم پیشہ حضرات سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر سید حسین نے بتایا کہ ہندوستان کی جنگ آزادی میں اس کے اخبارات نے جو تاریخی حصہ لیا ہے اور جو زریں مثالیں قائم کی ہیں۔ ان پر بجا طور سے فخر کیا جا سکتا ہے اور ان سے ملک کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو گیا ہے۔

ہندوستان اب آپ اپنی آزادی کی منزل کے بہت قریب پہونچ گیا ہے۔ آزاد ہندوستان میں ہندوستانی اخبارات کی ذمہ داریاں اور فرائض اور بھی زیادہ بڑھ جائیں گی۔ پریس کی آزادی ہر جمہوریت کی شہ رگ ہوتی ہے۔ لہذا ہم کو اپنے ملک میں جمہوریت کو برقرار رکھنے کے لئے سب سے پہلی کوشش یہی کرنا چاہیئے کہ ہمارے اخبارات کو مکمل آزادی ہونا چاہیئے ساتھ ہی ساتھ یہ ہمارے اخبارات کا فرض ہے کہ وہ اپنی اس آزادی کا غلط استعمال نہ کریں۔ رائے عامہ پر اخبارات جس قدر اثر انداز ہوتے ہیں اس کے متعلق کوئی مبالغہ نہیں کیا جا سکتا۔

ہمارے ملک کی صحافتی دنیا میں بڑے بڑے عالی دماغ مشاہیر بھی پیدا ہوئے ہیں۔ ان کی مثالوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر سید حسین نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض ہندوستانی اخبارات کا لب ولہجہ اور معیار بہت پست ہے۔ وہ سنجیدہ مباحث کو جن سے قوم کی ترقی ہو سکتی ہے چھوڑ کر ذاتیات اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑ گئے ہیں اور وہ اپنی جھوٹی اور مبالغہ آمیز خبروں سے عوام کو دیدہ ودانستہ غلط فہمی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے یہ ساتھی بھی جو راستہ بھٹک گئے ہیں۔ بہت جلد راہ راست پر آجائینگے۔

اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے ڈاکٹر سید حسین نے کہا کہ مجھے پورا اعتماد ہے کہ ہمارے ملک کے اخبارات آزاد ہندوستان کی ترقی اور تعمیر میں ایک نمایاں حصہ لینگے ساتھ ہی ساتھ ہمارے قومی لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد اخبار نویسوں کی ترقی اور بہبودی کی جانب متوجہ ہوں اور ایسے ذرایع اختیار کریں جن سے ہمارے اخبار نویسوں کو بجا طور پر محسوس ہو کہ ہم صرف کسی بڑے

(بقیہ آئینہ کانپور)

کریں۔ ریل، ٹرک، سمندر، اور ہوائی جہاز وغیرہ سے سفر کرنے کے اخراجات انھیں اسی طرح دیے جائیں جس طرح مغربی ملکوں میں دیے جاتے ہیں۔

آخر میں انھوں اس ملک کی اخبار نویسی کے شروع اور عروج کی تمنا ظاہر کی۔

سٹی پیس کمیٹی

۱۷۔ مئی کو کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر معززین شہر کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں یہ طے ہوا کہ شہر میں امن وامان قائم رکھنے کے لیے ایک سٹی پیس کمیٹی بنائی جائے اور اسکے قواعد وضوابط بنانے کے لیے ایک کمیٹی ۱۴ اصحاب پر مشتمل بنا دی گئی ہے جسکی پہلی میٹنگ مسٹر محمد وحید احمد کے یہاں ۲۱۔ مئی کو صبح ۸ بجے ہوگی۔

ڈاکٹر سید حسین کی مصروفیت

ڈاکٹر سید حسین ۱۰ بجے کی صبح کو کانپور تشریف لائے جہاں آپکا زبردست استقبال کیا گیا۔ شام کو ۶ بجے نیشنل کلب اور ۷½ بجے شام کو شردھانند پارک میں آپ نے تقریریں کیں۔

۱۱۔ مئی ۹½ بجے صبح کو میونسپل بورڈ کی ۴ طرف سے آپکو ایڈریس دیا گیا۔

۱۱ بجے دن کو چیلڈرن ایسوسی ایشن کی طرف سے آپ کو ایڈریس دیا گیا۔ اور اس کے بعد آپ نے گیا پرشاد لائبریری و ریڈنگ روم کا معائنہ فرمایا۔

حکومت کے سامنے تعلیم کا موقع

لکھنؤ ۔ ۱۲ ۔ مئی ۔ موجودہ حکومت یو ۔ پی کے سامنے مشرقی زبانوں کو تعلیم کو منظم کرنے کی ایک اسکیم زیر غور ہے اس اسکیم کا مقصد مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب پارلیمنٹری سکریٹری نے یہ بتایا ہے کہ ابھی تک جو لوگ مشرقی زبانوں کی اعلیٰ قابلیت حاصل کیا کرتے تھے ۔ سرکاری ملازمتوں میں پوزیشن کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تھی ۔ آنریبل وزیر تعلیم اس مسئلہ میں ایک ایسی تبدیلی کرنے والے ہیں جس سے انکی قابلیت کا انکو فائدہ پہونچیگا ۔ چنانچہ عربی ۔ فارسی اور سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے اگر کسی قدر انگریزی بھی اپنی قابلیت میں اضافہ کرنے کیلئے حاصل کرلیں گے تو وہ اسی درجہ پر سمجھے جائیں گے جو بی ۔ اے وغیرہ کی قابلیت کا معیار ہوتا ہے ۔ مثلاً امتحانات میں آئندہ منشی کو انٹرنس عالم اور ماہر کو ایف ۔ اے اور کامل اور فاضل کو بی ۔ اے کے برابر تسلیم کیا جائیگا ۔ اگر وہ انگریزی کی قابلیت رکھتے ہوں گے تو انھیں آئندہ سے بی ۔ اے وغیرہ کی علیحدہ ڈگری کی ضرورت نہ ہوگی ۔ عربی اور فارسی سنسکرت کے مدرسین کے لئے ٹریننگ کے مرکز کھولے جائیں گے ۔ یہ بھی تجویز ہے کہ اضلاع میں جو مکاتب اسلامیہ ہیں ۔ ان کے یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ انھیں ایک مرکز سے منسلک کردیا جائے اور وہ ایک ہی نظام کے ماتحت سارے صوبہ میں چلایا جائے ۔

یو ۔ پی میں پنچایت راج قایم ہوگا

نینی تال ۔ ۱۱ ۔ مئی ۔ یو ۔ پی کی کانگریسی وزارت دیہاتوں میں تنظیم قائم کرنے کے لئے دیہاتی پنچایتیں قایم کرنے کی تجویز پر غور کررہے ہیں ۔ یہ پنچایتیں صوبائی حکومت کی ایجنٹ ہوں گی ۔ اور دیہات کو حکومت سے ربط ضبط رکھنے میں مدد دیں گی ۔ ہر خاندان کے بالغ ممبر پنچایت کے رکن ہوں گے ۔ ہر پنچایت میں ایک ایگزیکٹیو کمیٹی ہوگی جو لوکل سیلف گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے براہ راست تعلق رکھے گی اس سے موجودہ نظام کی بخوبی اصلاح ہوجائے گی ۔ پنچایت ججوں کی ایک ٹکڑی مقرر کرے گی جو چھوٹے جرائم اور معمولی لگان کے جھگڑے طے کرے گی ۔ ان ججوں کو اختیارات کی حدود میں ٹیکس عائد کرنے کا مجاز کیا جائے گا ۔ اور حاصل کی ہوئی رقم پنچایت کی معرفت کاشت کی ترقی صفائی اور تعلیم پر صرف کی جائے گی ۔

لوکل باڈیوں میں مخلوط انتخاب ہوگا

لکھنؤ ۔ ۱۰ ۔ مئی ۔ صوبجات متحدہ میں آخر سال تک کل لوکل بورڈوں میں مخلوط انتخاب ہوں گے اور بالغان کو حق رائے دہی دیدیا جائیگا معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو ۔ پی ۔ اجلاس نینی تال میں اس غرض کے لیے مسودہ قانون پیش کرے گی جس میں بالغان کو حق رائے دہی دیا جائے گا ۔ مسلمانوں کے لیے نشستیں محفوظ ہوں گی چیرمینی اور ماتحت کمیٹیوں کے انتخاب براہ راست ہوں گے ۔ موجودہ نامزدگیوں کا خاتمہ اس قانون سے کردیا جائے گا اور ارکان کی تعداد میں اضافہ ہوگا ۔

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ بسفر اطلاع تاریخ مقررہ سماعت اپیل

بعدالت سول جج رائے بریلی مقام رائے بریلی

مقدمہ اپیل نمبر ۸ سنہ ۱۹۴۶ء

چندر بھوکن وغیرہ ساکنان موضع کیرت پور چرہار عرف وبوگنا پرگنہ ڈلمؤ ضلع رائے بریلی ۔ اپیلانٹ

بنام ۔ سورجپال سنگھ ۔ رسپانڈنٹ

اپیل بنا راضی تجویز و ڈگری ۔ عدالت جناب منصف صاحب بہادر ڈلمؤ ۔ مقام رائے بریلی مورخہ ۹ ۔ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۶ء

بنام ۔ سورجپال سنگھ ولد رام نراین سنگھ ساکن حال نئی سڑک کوئلہ بازار شہر کانپور ۔ رسپانڈنٹ

مطلع رہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری مورخہ ۹ ۔ فروری سنہ ۱۹۴۶ء (۳۱) مقدمہ میں مسمی چندر بھوکن سنگھ وغیرہ نے پیش کیا اور وہ اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ گیارہ ۱۱ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے اور اگر جو آپ یا آپ کا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپ کی طرف سے اپیل ہذا میں جواب وسوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا ۔ تو اسکی سماعت اور تجویز آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ کی جائے گی ۔

آج بتاریخ ۷ ۔ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

بحکم سفررم عدالت سول جج رائے بریلی ۔

(مہر عدالت)

تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا حکم

لکھنؤ ۔ ۱۰ ۔ مئی ۔ مستند ذرایع سے خبر ملی ہے کہ یو ۔ پی ۔ جیل میں تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا حکم جاری ہوچکا ہے ۔ ان میں دو تین آدمی بھی شامل ہیں ۔ جنھیں اگست سنہ ۱۹۴۲ء کی تحریک کے سلسلے میں پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی ۔ اس وقت تک آٹھ سو قیدی رہا ہوچکے ہیں ۔ باقی بھی رہا ہونے والے ہیں ۔

وائسرائے کا جنگی فنڈ بند ہوگیا

نئی دہلی ۔ ۹ ۔ مئی ۔ مارچ کے مہینہ میں وائسرائے کے جنگی فنڈ میں مزید تین لاکھ روپیہ کا چندہ جمع ہوا ۔ سنہ ۱۹۳۹ء سے آجتک وائسرائے کے جنگی فنڈ میں ۳ کروڑ سترہ لاکھ روپیہ سے زیادہ جمع ہوا ۔ مصارف ادا کرنے کے بعد اب اس فنڈ میں ایک کروڑ پچیس لاکھ روپیہ باقی بچا ہے ۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ

شملہ ۔ ۱۳ ۔ مئی ۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری آچاریہ کرپلانی نے اعلان کیا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۱۷ ۔ مئی بروز جمعہ وار سہ پہر کے وقت دہلی میں ہوگا ۔ ممبران کو تار کے ذریعہ اطلاع دے دی گئی ہے ۔

کراچی ۔ ۹ ۔ مئی ۔ آج ۱ ہزار جاپانی قیدی کوئٹہ سے جاپان کو بھیجے جائیں گے

بحکم جناب پنڈت ..... پرشاد صاحب ..... ڈلمؤ مقام رائے بریلی

سمن بغرض ..... ادا .....

مقدمہ نمبر ۲۲ سنہ ۱۹۴۵ء

عدالت جناب منصف صاحب بہادر ڈلمؤ مقام رائے بریلی

مسماۃ رابعہ — مدعی

بنام ۔ محمد بابر وغیرہ — مدعا علیہ

بنام ۔ ۸ ۔ مسماۃ آسیہ خاتون عرف رابعہ دختر محمد سعید زوجہ محمد اشرف ساکن شہر کانپور محلہ افتخار آباد برمکان محمد متین ۔

۱۲ ۔ خواجہ حسن
۱۳ ۔ سید حسن
۱۴ ۔ آل حسن
۱۵ ۔ مسماۃ صدر النساء
۱۶ ۔ مسماۃ شمس النساء

پسران و دختران محمد اسمٰعیل برمکان محمد یحییٰ عرف احمد حسن کیپٹن فرسٹ لانسر حیدر آباد دکن

۱۸ ۔ مسماۃ حفصہ دختر سید حسن مجتبیٰ برمکان سید ظہیر حسن ہیڈ کانسٹبل تھانہ قاسم پور ضلع ہردوئی

۱۹ ۔ مسماۃ ولو دختر سید حسن مجتبیٰ زوجہ مولوی محمد قاسم برمکان سید ظہیر حسن ہیڈ کانسٹبل تھانہ قاسم پور ۔ ضلع ہردوئی ۔

واضح ہو کہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت تقسیم جائداد دائر کی ہے ۔ لہٰذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۷ ۔ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۶ء وقت ۱۰ بجے پر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو ۔ اور آپکو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جنپر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا ۔

آج بتاریخ ۷ ۔ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

بحکم محمد یونس سفررم بعدالت منصفی ڈلمؤ مقام رائے بریلی

باجلاس جناب مسٹر محمد عبد الحمید خانصاحب منصف بہادر

اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جائے

(دفعہ ۸۹ ۔ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

(قاعدہ ۶۶)

ٹھاکر بھوپ سنگھ — مدعی

بنام ۔ رام بخش وغیرہ — مدعا علیہ

بعدالت منصفی حوالی علیگڑھ

مقدمہ ۹۴ سنہ ۱۹۴۳ء

ٹھاکر بھوپ سنگھ ولد ٹھاکر کنور سین قوم لودھ راجپوت ساکن شہر کھل محلہ ونستو پوری علیگڈھ ڈگریدار سائل

بنام ۔ بجے پال سنگھ ولد رام بخش سنگھ انچارج گودام سیڈ اسٹور ہاتھرس ضلع علیگڈھ ۔ مدیون ڈگری فریقثانی

کیدار پال سنگھ نابالغ پسر بجے پال سنگھ بولایت مسماۃ نیپا سوتی مادر خود قوم لودھ راجپوت ساکن موضع گینش پور گوبند پور پرگنہ و تحصیل ردولی ضلع علیگڈھ — فریقثانی

ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۹۴ سنہ ۱۹۴۳ء جو بتاریخ ۱۴ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی مطالبہ مبلغ دو سو روپیہ ۱۰ گذرانی ہے لہٰذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۱۴ ۔ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار حاضر ہوکر پیش کرو ۔

آج بتاریخ ۹ ۔ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

(مہر عدالت)

بحکم سفررم عدالت منصفی حوالی علیگڈھ

۱۷ ۔ آبدوزیں تباہ کردی گئیں

بنگوسٹرایٹ ۔ ۹ ۔ مئی کو جاپان کی ۱۷ آبدوزیں ہندوستانی بیڑہ کے ستلج اور اسٹریلین جہاز کیوبے رن بندوقوں اور دوسرے ہتھیاروں سے توڑ پھوڑ کر سمندر کی تہ میں پہنچادیں یعنی غرق کردیں ۔

ESTD. 1926

the SADAQAT

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

قیمت
سالانہ صر 5/-/-
ششماہی یکر 2/8/-
سہ ماہی یہ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

VOL. 43 NO. 21	Cawnpore. Saturday 25TH MAY 1946	کانپور شنبہ - ۲۵ - مئی سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۵ھ	جلد ۴۳ نمبر ۲۱

ادبیات

افکارِ عالیہ

(از حضرت سیماب اکبر آبادی)

ٹوٹی آس اُن کے آنے کی بیکل ہوں آرام نہیں
یا جھپکی جاتی تھیں آنکھیں یا اب نیند کا نام نہیں

منزل تیری دور مسافر رُکنے کا ہنگام نہیں
جلد پہونچ جا نیکا رستہ چلنا ہے آرام نہیں

وہ سب کے سب جانے پہچانے ذوق مرا بدنام نہیں
حسن کے جلوے عام ہیں یعنی عشق کے جلوے عام نہیں

یا سن بھرے نالوں سے تھک کر اِس نے کچھ گیت ہی گا
عشق کی کار آمد دنیا میں بیکار دنوں کا کام نہیں

یا مردی سے کام لئے جا منزل خود مل جائیگی
ایسا بھی آغاز ہے کوئی جس کا سر انجام نہیں

آج خزاں میں آزادی سے بیٹھے آنسو پیتے ہیں
اس موسم کے کیا کہنے ہیں دانہ ہے اور دام نہیں

کان کو چھونے والی باتیں کچھ نہیں خالی باتیں ہیں
جو دل کو بیدار نہ کر دے وہ دل کا پیغام نہیں

اے بندے جذبات ہوس کے نفس کی اپنی خیر منا
عشق کی لذت تو کیا جانے عشق ترا کا کام نہیں

مرنو لے موت تو اک تمہید ورِ ثانی ہے
انجام آغاز ہے لیکن انجام انجام نہیں

حسن پرستی کے جذبوں کو ناموں سے منسوب کر
حسن ہے اک نام حقیقت حسن کا کوئی نام نہیں

دل خلوت گیر سینہ ہے حسن ہے چلمن آسودہ
پھر ہیں کیوں ہم صحرا صحرا مجھکو کیوں آرام نہیں

پیار کریں اور رنج اٹھائیں دل ہیں اور مارے جائیں
قسمت کے سب کھیل ہیں پھر بھی قسمت پر الزام نہیں

منزل کا ہے شوق تو اپنے پاؤں اٹھا ہاں پاؤں بڑھا
منزل منزل لٹنے والے منزل زیر گام نہیں

ہائے یہ مجبوری کا عالم آہ یہ پاس ضبط و وفا
دل میں اُسکی یاد ہی ہر دم لب پر اُسکا نام نہیں

شوخی میں بھی اک پہلو ہے مجبوری کا اے سیماب
عشق بھی بے آرام نہیں ہے حسن کو بھی آرام نہیں

دنیائے اسلام

ایرانی فوجیں کیسپین کی طرف بڑھ رہی ہیں

طہران - ۲۰ - مئی - تبریز ریڈیو نے کل اعلان کیا ہے کہ ایران کی مسلح فوج نے کردستان کے قریب سے آذربائیجان پر حملہ کر دیا ہے - تبریز میں فوجی حکومت قائم ہو گئی ہے - رات کو گیارہ بجے کے بعد اگر کوئی شخص سڑک پر نظر آیا تو گولی سے اُڑا دیا جائیگا - آذربائیجان کے وزیر اعظم نے طہران کانفرنس سے واپس آ کر ریڈیو پر بتایا تھا کہ ہم کسی پر حملہ نہیں کریں گے مگر اپنی آزادی برقرار رکھیں گے - اس کے بعد ہی خبر آئی تھی کہ ایرانی فوجیں آذربائیجان کی سرحد کے ساتھ متعین کر دی گئی ہیں - عام طور پر خیال ہے کہ ایران صرف دس ہزار فوج استعمال کر سکتا ہے - کیونکہ ملک کے دور علاقوں میں قبائلی اور امن دشمن لوگوں کو دبانے کے لئے بھی فوج کی ضرورت ہے -

تبریز ریڈیو نے آج بتایا کہ امریکہ کے کونسل جنرل نے درخواست کی تھی کہ وہ امریکی نامہ نگاروں کو آذربائیجان کے دورے کی اجازت دی جائے - مگر وزیر اعظم نے مسترد کر دیا - وزیر اعظم نے بتایا کہ صرف طہران گورنمنٹ کی طرف سے ایسے نمایندوں کو اجازت ہے اگر امریکہ بھی اپنے نامہ نگار بھیجنا چاہتا ہے تو اپنے ذمہ پر بھیجدے - غیر ملکی نامہ نگار یہاں فوٹو اور خبریں لیتے ہیں - یہ جاسوسی ہے - اگر آیندہ ایسا دیکھا گیا تو ان کے خلاف اقدام کیا جائیگا -

طہران ریڈیو پر طہران کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ میرے مستعفی ہونے کی خبریں غلط ہیں - میں استعفے کبھی نہیں دونگا - ایسے نازک دور میں اپنے ذاتی مفاد یا لحاظ کی وجہ سے مستعفی ہونا غلط چیز ہے - مجھے ان افواہ پھیلانیوالوں کی حرکت کا علم ہے ملکی مفاد کے بچاؤ کے لیے ان لوگوں کو ضرر رساں کیڑوں کی طرح کچل ڈالوں گا -

نیو یارک سے رائٹر کی ایک خبر مظہر ہے کہ تبریز آذربائیجان کا دار الحکومت مسلح کیمپ بن گیا ہے -

امریکن نامہ نگار مقیم تبریز نے یہ بھی خبر دی ہے کہ حکومت ایران کی فوجیں شمال کی طرف بحیرہ کیسپین کے ساحل کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہیں اور جنوبی کردستان میں داخل ہو رہی ہیں -

روس کی باوردی فوج نے تمام ایران اور آذربائیجان کو بالکل خالی کر دیا ہے -

روس نے افغانستان میں بھی دخل دینا شروع کر دیا

لندن - ۲۰ - مئی - اخبار امرت بازار پتریکا ۱۹ - مئی کی اشاعت میں یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کے حوالہ سے رقمطراز ہے کہ افغانستان میں برطانوی سیاسی حلقے روسی تاثرات کی بڑھتی ہوئی رو کو محسوس کر رہے ہیں - اگرا خبار نیو ٹائمز میں ایم خوف کا آرٹیکل جغرافیائی خاکہ ہے تاہم اس سے آثار پائے جاتے ہیں کہ روس افغانستان کے معاملہ میں زیادہ زیادہ موثر قدم اٹھانے کی کوشش کرے گا -

یہ آرٹیکل کہتا ہے کہ ۴۰ لاکھ پٹھان اپنے ملک سے کٹکر ہندوستان میں شامل ہو گئے - نیز ایک صدی سے زیادہ افغان لوگ برطانوی حکام کے حملے برداشت کرتے رہے ہیں - برطانوی حکام انھیں مکمل طور پر محکوم بنانے کی کوشش میں ہیں - اس آرٹیکل میں افغانستان کی حدود کو سدھارنے کا تذکرہ نہیں ہے - البتہ سیاسی حقوق کا خیال ہے - جیسے آرمینیا، جارجیا اور آذربائیجان میں روس نے قومی جذبات پھیلا دیے ہیں - اسی طرح وہ افغانستان میں وہ افغانستان میں تاجک اقلیت کے مسئلے کو بھی ہاتھ میں لیگا -

روس نے عربوں پر ہاتھ رکھ دیا

نیو یارک - ۱۹ - مئی - پتہ لگا ہے کہ روس نے عربوں کو یقین دلایا ہے کہ وہ فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کے خلاف اُن کی مدد کرے گا - امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے آمدہ اطلاعات سے پتہ لگتا ہے کہ حکومت روس نے سیریا والوں کو یقین دلایا ہے کہ روس کا رویہ عربوں کی آزادی کے حق میں ہے - وفد پارٹی نے مانگ کی ہے کہ مصر فلسطین کے سوال کو اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل میں پیش کرے - کیونکہ مصر بھی تمام عربوں کی رہنمائی کرنے کا دم بھرتا ہے - فلسطین کے سوال پر کشیدگی اس ڈر سے بڑھی کہ مڈل ایسٹ میں برٹش اور روسی طاقت ختم ہو جائے گی -

تمام آذربائیجان میں فوجی بھرتی

لندن - ۲۲ - مئی - تبریز ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ تمام آذربائیجان کے شہروں اور گاؤں میں مردوں کو فوجی ٹریننگ دی جا رہی ہے - آذربائیجان کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں کہا کہ ہم اسوقت جو فوجی بھرتی کر رہے ہیں وہ مرکزی حکومت کی غلامی سے بچانے کی گارنٹی ہوگی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان پر تو حق عزم مستقل ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت ہفتہ وار

کانپور

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۲۵ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۱

دیسی ریاستوں کے متعلق برطانی کیبنٹ مشن کا بیان

نئی دہلی ۲۲ مئی - برطانی کیبنٹ مشن نے ایک بیان شایع کیا ہے۔ جس سے ان کی اسکیم کے اس حصہ کی وضاحت ہوتی ہے جو دیسی والیان ریاست کے متعلق ہے۔ مشن نے اپنی اسکیم اور سابقہ بیان کا حوالہ دیا جس میں یہ لکھا ہے کہ ہندوستان میں برطانی حکومت کی بالادستی نہ رہے گی۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ جو معاہدے تاج برطانیہ سے بہ حیثیت بالادست دیسی ریاستوں سے ہیں وہ ان ریاستوں کے آزاد ہوتے ہی ختم ہو جائیں گے۔ پس ان ریاستوں کے تعلقات نہ تو تاج برطانیہ سے رہیں گے اور نہ برطانی ہندوستان سے۔ لیکن یہ صورت اُس وقت عمل میں آئے گی جب وہ آئین نافذ ہو جائے جو کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے ذریعہ تیار ہوگا۔ اس اثنا میں عارضی حکومت کے قیام کے دوران والیان ریاست نے یہ یقین دلایا ہے کہ وہ اپنی ریاستوں کے نظام میں ایسی تبدیلیاں کریں گے۔ جو ان تبدیلیوں کے مطابق یا ملتی جلتی ہوں جو برطانی ہند میں کی جائینگی جہاں ریاستیں اتنی چھوٹی ہیں کہ اس قسم کی آئینی تبدیلیاں نہیں کر سکتیں وہاں مل جل کر اسمبلیاں وغیرہ بنائی جائیں گی جب تاج برطانیہ اور دیسی ریاستوں کے تعلقات ختم ہو جائیں گے۔ اس صورت میں ان ریاستوں کو اختیار ہوگا کہ ہندوستان کی حکومت یا حکومتوں سے نئے معاہدے کریں۔ جن کی شرایط ان میں باہمی طور پر طے ہوں گے۔

گرفتاری و سزا گاندھی نگر اور روشن پورہ کے قمار بازوں کے اڈوں سے ۲۵ آدمی گرفتار ہوئے جن پر ۱۰ سے ۲۵ روپیہ تک جرمانہ ہوا۔

وفات بابو براگ نرائن دھون ڈائرکٹر الٰہ آباد کمرشیل بنک نے ۸۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آپ کے ماتم میں چوک صراف کا بازار بند رہا۔ مسٹر گوبند رام سیٹھ پروفیسر ڈی-اے-وی-کالج نے دو ماہ کی علالت کے بعد انتقال کیا۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ مسٹر اختر حسین آئی-سی-ایس ایگزیکٹو افیسر کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ لکھتے ہیں کہ:- معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ... چرنجیت بالشمول پبلک سے پلاٹوں کی فروخت کے متعلق بات چیت کر رہے ہیں۔ ایسے پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ:- "بابو پوروا میں پلاٹوں کی فروخت کے لئے ڈیولپمنٹ بورڈ نے کسی کو کوئی گفت و شنید کرنے کا اختیار نہیں دیا ہے۔ اور نہ کسی نے زمین دینے کا کوئی وعدہ ہے۔ پلاٹوں کی فروخت ڈیولپمنٹ بورڈ کے ماتحت ہے"

سارے شہر میں لازمی ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن یو-پی نے میونسپل بورڈ سے دریافت کیا ہے۔ اگر وہ کل میونسپلٹی میں لڑکوں کے لئے لازمی ابتدائی تعلیم جاری کرنا چاہتی ہے اور وہ اس اسکیم کا مالی بار اوٹھانے کے لئے تیار ہے۔

آتشزدگی موضع لکون میں آگ سے چھ مکان جل گئے اور اوس کے ساتھ دس ہزار روپیہ قیمت کا اناج جلکر خاک ہوگیا۔

کنونشن کانپور اسٹوڈنٹ کانگریس نے آل انڈیا اسٹوڈنٹ کنونشن جون کے مہینے میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پارٹی ۲۴ مئی کو مسٹر سی-آر-سریواستو ڈائرکٹر امپیریل انسٹی ٹیوٹ شوگر ٹیکنالوجی کانپور کو شوگر ٹیکنیکل ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک پارٹی دی گئی۔

جمیعت سٹی اسکاؤٹس ایک دستہ سٹی اسکاؤٹس کانپور کا زیر نگرانی ماسٹر رشید احمد صاحب عرس خواجہ غریب نوازؒ کے مبارک موقعہ پر آستانہ عالیہ اجمیر شریف کی خدمت کیلئے کانپور سے روانہ ہوگیا ہے۔ ۴

میونسپل بورڈ ۲۲ مئی ۱۹۴۶ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ بصدارت بابو دوارکا پرشاد سنگھ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے پنڈت وید نراین باجپئی کی تحریک پر مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور پروفیسر شیو نند رام سیٹھ کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوا اوس کے بعد مسٹر ان گوپال کنوڈیا دوبارہ بورڈ کے جونیر وائس چیرمین منتخب ہوئے۔ آپکو ۱۷ ووٹ اور آپ کے مخالف مسٹر بھولی داس کوریل کو ۱۳ ووٹ ملے۔ مسٹر نبیر اور بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے مسٹر کنوڈیا کو انتخاب پر مبارکباد دی۔ یہ طے ہوا کہ کانپور ارجنس سردس (؟) کو کرایہ پر دیے ہوئے میونسپل گیرج اون سے خالی کرالئے جاویں اوارہ پھرنے والے جانوروں کو کانجی ہوس بھیجنے کا معاملہ سٹی کانگریس کمیٹی کے پاس بھیجا طے ہوا۔ اگر وہ جانوروں کے ساتھ اپنی ہمدردی کو مدنظر رکھکر سکا انتظام کر سکے۔ ڈاکٹر دیا وتی پنڈت کو پبلک ہیلتھ کمیٹی کا ممبر بنایا گیا اور سائیکل ٹیکس ۵ روپیہ سالانہ کے بجائے ۳ روپیہ گورنمنٹ کی منظوری کے مطابق کر دیا گیا ہے۔

اسٹرایک ۱۲ مئی ۱۹۴۶ء سے گورنمنٹ ہارنس سیڈلری فیکٹری کے حکام نے اون کے مطالبات کے نوٹس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اُجرت فیس اضافہ اور بونس کی ترقی کا مطالبہ ہے۔ جے-کے-مل کی ہڑتال بدستور جاری ہے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ سرایڈورڈ ایم سوٹر پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے ایک بیان شایع کرکے گورنمنٹ اور میونسپل بورڈ سے مناسب رقم کی امداد کی درخواست کی ہے اونھوں نے بتلایا ہے کہ بورڈ کو چار پانچ کروڑ روپیہ کا قرض ادا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ آیندہ ... ہیں شہر کی توسیع - سیوریج - واٹر سپلائی - سڑکوں کی تعمیر اور گنجانی کو کم کرنے کی اسکیموں کی تکمیل کے مصارف برداشت کرتا ہے۔

میونسپل بورڈ نے آیندہ سال صرف ۳ لاکھ روپیہ دینے کا انتظام کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں کلکتہ کارپوریشن نے ۱۹½ لاکھ کلکتہ امپروومنٹ ٹرسٹ کو دینا طے کیا ہے اس کے علاوہ کلکتہ امپرومنٹ ٹرسٹ کو اور بہت سی آمدنیاں ہیں۔ کانپور میونسپلٹی کی آمدنی تقریباً ۴۵ لاکھ ہے اور کراچی کارپوریشن کی ۹۴ لاکھ ہے۔ آخر میں ڈیولپمنٹ بورڈ نے آمدنی کے ذریعے بڑھانے اور میونسپل بورڈ سے خاص امداد کی اپیل کی ہے۔

کوئلے کے اسٹال والے گورنمنٹ کوئلہ کا ذخیرہ جمع رکھنے والوں کی فہرست بھی دوبارہ ترتیب کر رہی ہے۔ کوئلہ کے کانوں سے تعلق رکھنے والے سوداگران کوئلہ کو چھوڑ کر مستند کوئلہ کے تھوک فروشوں کی نامزدگی کی جائے گی۔ جو اس کے مستحق ہوں وہ لوگ نامزدگی کے واسطے ڈسٹرکٹ سپلائی افسر دویم کانپور کو درخواست دیں۔

نو تعمیر بلڈنگ میونسپل بورڈ نے اپنے بلڈنگ بائی لاز میں یہ ترمیم کردی ہے کہ کوئی نو تعمیر عمارت رہائش کے لیے اوس وقت تک استعمال نہ ہو سکے گی جبتک کہ نقشہ میں منظور شدہ تمام سینیٹری صفائی کے انتظامات کی مکمل تکمیل نہ ہو جائے گی۔

ہیضہ کی وبا کیلئے ہدایات ہیضہ کی انسداد کے لئے گورنمنٹ

... جائے۔ آئس کریم ... میں فروخت ... ہیں ... کئے جاویں ... کی جاوے ... کے ضایع کرنے ... مسٹر ... پولیس اور ... کا بھی اختیار حاصل رہے گا

تاریک آندھی کا طوفان ۲۱ مئی ۱۹۴۶ء کو قریب ڈھائی بجے کانپور میں ایک زبردست طوفان آیا جس سے ٹیلیفون کی سروس بند رہی اور بجلی کے تاروں میں کئی مقامات پر بدنظمی پیدا ہوئی اس سلسلے شہر میں تاریکی چھاگئی۔ ۵ منٹ تک مطلع بالکل تاریک رہا۔ اسی تاریکی کی وجہ سے ایک حوالاتی سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے بھاگ گیا اور تاریکی کی وجہ سے کوئی بھاگتے ہوئے دیکھ نہیں سکا۔

(باقی صفحہ ہذا کالم اول پر)

۴ مزید تفصیل سالار نشر و اشاعت - اسکاؤٹ لائبریری چمن گنج کانپور سے معلوم کیجئے۔

کوئلہ کی کمی دی ایپلائرس آف ناردرن انڈیا ایسوسی ایشن کو یہ بتلاتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ کانپور میں پھر کوئلے کی خطرناک کمی ہے۔ آیندہ ملنے والے کوئلہ کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ ایسوسی ایشن اسلیے پہلے ہی بتلانا چاہتا ہے کہ اگر فوراً ہی کوئلہ نہ ملا تو اس کے سوا سے اور کوئی چارہ نہ رہ جائیگا کہ بہت کم وقفہ کی اطلاع دینے کے بعد ملوں کے کام کے دنوں میں کمی کردی جائے۔ اس قسم کی کمی کا اثر سب شفٹوں پر برابر ہوگا۔ ایسوسی ایشن پورے وقت کام جاری رکھنے کے لیے معقول مقدار میں کوئلہ حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔

کاغذ کی قیمتیں یکم جون ۱۹۴۶ء سے مختلف قسم کے کاغذات کی قیمت میں بعض ترمیمات گورنمنٹ کرنے کو ہے۔

ہندوستان ...
اور بہار حسن ...
عورتوں کی ...
اس سے کیـ ...
ہیں۔ اس کا ...

... کے دلآویز نمونے بنائے ہوئے اکیلی ریل میں سفر کر رہی تھیں۔ کسی اسٹیشن پر گاڑی ٹھہری تو چند سن چلے نوجوانوں کے دلوں کو ان حسین عورتوں کی پھبن نے زخمی کر ڈالا۔ پھر کیا تھا۔ نوجوان بھی اسی گاڑی میں سوار ہو کر چل پڑے۔

یہ دل پھینک نوجوان کس ارادے سے ان کے پیچھے لگ گئے تھے اس کا مظاہرہ اس وقت ہوا جب حسن و جوانی کی نمائش کرنیوالی لڑکیوں نے خوف سے کپکپاتے ہوئے یہ دیکھا کہ ان کے ڈبے میں جہاں ان کے سوا اور کوئی نہیں تھا تین ہٹے کٹے مرد آنکھوں آنکھوں میں خوفناک ارادوں کی جھلک لئے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبائے، وحشیانہ انداز سے سسکیاں بھرتے ہوئے گھسے چلے آ رہے ہیں اور آتے ہی انھوں نے لڑکیوں کے ساتھ دست درازی شروع کر دی مظاہرۂ حسن کے اس ڈرامے کا آخری منظر یہ ہے کہ نوجوان تو حسن و جوانی کے باغیچہ میں لوٹ کھسوٹ مچا کر چلتی ٹرین میں سے کود کر بھاگ گئے اور پولیس تحقیقات کر رہی ہے کہ دو لڑکیوں کے گلشن عصمت کو روند ڈالنے والے یہ خوفناک مجرم تھے۔ یہ ہے حسن جوانی کو بنا سنوار کر مظاہرے کے لیے پیش کرنے اور نوجوانوں کے جذبات بھڑکانے کا انجام۔

اسی طرح پنجاب کے ایک شہر میں ایک صاحبزادی سہ منزلہ مکان کی سب سے اوپر کی منزل کے کمرے میں سے اپنے حسن و جمال اور بناؤ سنگھار کا مظاہرہ فرمایا کرتی تھیں۔ کسی نوجوان کا دل ان کی اس ادا سے ایسا مجروح ہوا کہ وہ اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکا اور اس نے کسی نہ کسی طرح ان کے باغ حسن سے خوشہ چینی کرنے کی ٹھان لی۔ ایک روز اتفاق سے گھر کے سب لوگ کہیں گئے تھے۔ اور یہ صاحبزادی امتحان کے لیے تیاری کرنے کی غرض سے اکیلی گھر پر رہ گئی تھیں۔ زخمی دل والا نوجوان قریب کے مکان سے دیوار پھاند کر ان کے گھر میں آن کودا اور حسن و جوانی اور آرائش جسمانی کا مظاہرہ کرنیوالی صاحبزادی پر ڈاکہ ڈال گیا۔ جب وہ حسن و جوانی کے چشمے سے سیراب ہو جانے کے بعد واپس جا رہا تھا تو صاحبزادی کے شور مچانے پر پاس پڑوس کے لوگوں نے نوجوان کو پکڑ لیا۔ مگر عدالت میں حسن کے ڈاکو نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ میں خود نہیں آیا تھا۔ اس لڑکی نے خود ہی اشارے کر کے مجھے بلایا تھا۔ اس لئے میں مجرم ہوں تو یہ بھی جرم سے بری الذمہ نہیں ہے۔

اب آپ ان مس صاحبہ کا قصہ بھی سن لیجئے جو سائیکل پر بیٹھ کر اسکول جاتے ہوئے اپنا سرخی پاؤڈر لگے ہوئے چہرے کے ساتھ مسکراہٹیں بڑی فراخدلی کے ساتھ بکھیرتی تھیں۔ جب کچھ نوجوانوں کو یہ غلط فہمی پورے طور پر ہو گئی کہ ان مسکراہٹوں کے مخاطب وہی ہیں تو ایک روز مس صاحبہ کی سائیکل میں ایک دوکان کے آگے سے گذرتے ہوئے دفعتاً نہ جانے کس طرح سے پنکچر ہو گیا اور پنکچر ہوتے ہی دو تین آدمی وہاں آ گئے اور ہمدردانہ باتیں بنا کر پنکچر لگانے کے لئے سائیکل کو دوکان پر لے گئے مگر شام کو معلوم ہوا کہ سائیکل اور مس صاحبہ دونوں غائب ہیں اور پولیس کی تحقیقات کے ذریعے اب کچھ نوجوانوں کے قبضے سے ایسی حالت میں برآمد ہوئیں کہ تین دن سے کئی نوجوان باری باری آپ کی جوانی کو دن میں کئی کئی مرتبہ روند رہے تھے۔ غرض ہندوستانی لڑکیوں کے آزادی کے شوق میں حیرت انگیز سانحے ہو رہے ہیں۔

شمع محبت

... دنیا اسے ٹمٹماتا ہوا دیا، اور جھلملاتی ہوئی شمع سمجھتی ہے
اسے کیا معلوم کہ
میرے حریم دل میں جلنے والی اس شمع محبت کو کوئی نہیں بجھا سکتا۔

انتظار

اے کہ میری زندگی کے راز و نیاز اور مختصر جھلک دے کر محو حیرت کرنے والے خواب

آہ! صبح سے شام ہو گئی ہے اور شام سے رات ہو گئی ہے۔ میری پریتما کو خیال نہ گذرا۔ میرے دل کے روشن ستارے۔ میری آشاؤں کے مرکز تیرے انتظار میں خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔ آکاش پر شفق پھوٹ گئی ہے۔ پرندوں کے حول اپنی جگہوں کو ہو لئے۔ مگر اے دل کاش میری صبح امید نہ ہوئی۔ نہ معلوم یہ انتظار کب تک ختم ہوگا۔ انتظار کا آخری لمحہ ہے۔ حسرت کی گھڑی کا انتہائی وقت ہے۔ حسرت!

فلسطین کے متعلق گول میز کانفرنس؟

یروشلم۔ ۲۰۔ مئی۔ آج گورنمنٹ میں عرب اعلیٰ کمیٹی۔ یہودیوں کے نمائندوں کو حکومت برطانیہ کی طرف سے ایک نوٹ دیا جائیگا۔ وثوق سے معلوم ہوا ہے کہ اس نوٹ میں ایک گول میز کانفرنس کی تحریک درج ہے۔ چیرمین جمال الحسینی اور سکریٹری ڈاکٹر ٹنانوس دونوں دمشق میں ہیں اسلیے عرب اعلیٰ کمیٹی ہائی کمشنر سرالن کننگھم کے پاس ڈاکٹر جوزف ہیکل سیٹر جافہ رفیق تمیمی اور ڈاکٹر جون عطاء اللہ ایک عرب عیسائی کو بھیج رہی ہے۔ ڈاکٹر برناڈ جوزف یہودیوں کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے ایکٹنگ ناظم اعلیٰ نے بتایا ہے کہ ہمارا نمائندہ بھی جائیگا۔ اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ دونوں نمائندے ایک ہی وقت میں وہاں جائیں گے۔ یا مختلف اوقات میں۔

برطانی ٹوریوں کے یہاں ماتم

لندن۔ ۱۹۔ مئی۔ لیبر گورنمنٹ کی پالیسی پر ٹوری پارٹی جو آپے سے باہر ہو رہی ہے۔ اس کا مظاہرہ لارڈ بیوربروک کے اخبار "ڈیلی ایکسپرس" میں اس طرح کیا گیا ہے کہ سرخی "سلطنت برطانیہ کا خاتمہ" کے تحت، لکھا ہے:۔

نہر سویز۔ سلطنت برطانیہ کی رگ جان
ہندوستان۔ سلطنت برطانیہ کا دل
شہنشاہیت کی فوقیت۔ سلطنت برطانیہ کا دوران خون۔

اگر ان تینوں میں سے کسی کو خطرہ لاحق ہوا تو سلطنت کی تعمیر کو خطرہ ہے۔ ہمیں اپنی تباہی کا ایسا کون سا جنون لاحق ہوا ہے کہ تینوں اہم چیزوں کو بیک وقت ضرب لگا رہے ہیں۔

پنڈت نہرو انڈونیشیا جائینگے

بٹاویہ۔ ۲۰۔ مئی۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر شہر یار نے پنڈت جواہر لال نہرو کو ایک خط لکھا ہے کہ جس میں انڈونیشیا کو کپڑا اور مشینری دینے کے سوال پر تبادلہ خیالات کریں۔

پتہ لگا ہے کہ پنڈت جواہر لال دہلی کی گفتگو ختم ہونے کے بعد ہی اس خط کے مطابق کوئی کارروائی کریں گے۔

ہندوستانی ... کے ... حقوق کا چارٹر

... عورت کا کردار

میں ایسے مسئلہ کی طرف آپ لوگوں کا خیال مبذول کرانا چاہتی ہوں جسکو کبھی کسی نے معلوم کرنے کی کوشش بھی نہیں کی ہے۔ یہ اہم مسئلہ شریک حیات سے متعلق ہے وہ صبح تا شام خانہ داری کی الجھنوں میں الجھی رہتی ہے۔ ایک عورت کو مشکل سے دم لینے کا موقع ملتا ہے۔ ان سب کے باوجود ان کے کام کی کوئی قدر نہیں کرتا۔ کیونکہ اس سے کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا اور نہ اس سے ان کو روپیہ اور پیسہ کی شکل میں کچھ ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم یافتہ اور بیدار مغز عورتیں اس کام سے دور بھاگتی ہیں اور اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ وہ مکان کی چہار دیواری کے باہر رہنا پسند کرتی ہیں اور اپنی زندگی کو خوشگوار بنانے میں مصروف ہیں۔ اب وقت آ گیا کہ اس کام کی اہمیت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ "ہوریج" کے سوشل انشیورنس اسکیم کے تحت میں یہ سب تعریف شامل ہیں۔

اگر اسی تجویز پر ملکی حکومت عامل ہو جائے تو شریک حیات۔ کے کاموں کی وقعت ہمارے دلوں میں بڑھ جائے گی۔ اس کے علاوہ گرہستا عورت کو اپنے شوہر کی آمدنی میں ایک حصہ کا شریک ہونے کا حق ہونا چاہیئے۔ اس کو مرد کی آمدنی سے وابستہ رہنے کا کوئی احساس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ وہ شوہر کی آمدنی سے وابستہ رہنے کا کوئی ... چاہیئے بلکہ وہ شوہر کی آمدنی کے ایک حصہ کا مطالبہ حق کے طور پر کر سکتی ہے اور اس طریقہ سے شوہر کو اپنی جملہ آمدنی کو بغیر بیوی کے رضامندی کے خود خرچ کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

اوقات فرصت

ہر عورت کو لمحات فرصت سے لطف اندوز ہونے کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔ ماسوا چند عورتوں کے جو امراء کے طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہندوستانی عورت کو لمحات فرصت سے لطف اندوز ہونے کا کم موقع ملتا ہے۔ یہ چیز تو نہ ان کی تندرستی کے لئے مفید ہے اور نہ ان کی تندرستی کے لئے کارگر ثابت ہے کیونکہ ان کو اپنے دماغ کو تر و تازہ کرنے کا مشکل سے موقع ملتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسکی زندگی تلخ دور سے گذرنے لگتی ہے اور رفتہ رفتہ گھر کی زینت کا اختتام ہو جاتا ہے۔ ایک شخص جس کی زندگی کو ایک لمحہ چین نصیب نہیں وہ انسان کہلانے کا ہرگز مستحق نہیں۔

ہندوستانی عورت کو اس غلام سے آزاد کرنے کے لئے کوئی سبیل نکالنی چاہیئے۔ خانہ داری زندگی کو باقاعدہ بنانے سے اور زندگی کو خوشگوار بنانے اور کام کم مشقت سے پورا کرنے کی اہلیت سے یہ مسئلہ کافی حد تک طے پا سکتا ہے۔ بچوں کے اسکول جاری کرنے سے عورتوں کی مصیبت بہت کچھ کم ہو جائے گی۔ کستوربا میموریل فنڈ سے قوم کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ اگر کیس ایسے ذرایع پیدا کر دیے جائیں جس سے کہ عورت کے سر سے کام کا بار گراں جس کی وجہ سے اسکی زندگی تباہ ہو گئی ہے کم ہو جائے۔ یہ وہ چند ضروری حقوق ہیں جو ایک عورت کو انفرادی حیثیت سے ملنے چاہیں۔

نئی دہلی۔ ۲۲۔ مئی۔ اطلاع ملی ہے کہ وزارتی مشن آج تیسرے پہر ایک مختصر بیان شایع کرنے والا ہے۔

... دنیا کے ... کا ...

... (۱۴۴ میل) ... (۲۹۳ میل) کوہ دہی سے لاہور کو ... جا سکیگا۔ ... نیویارک ... فرانسسکو (۲۰۴ میل) تک ڈاک ½۱ منٹ میں پہونچائی جا سکیگی۔

ایسے شہروں کے لئے یہ چیزیں خاص طور پر فائدہ مند ہونگی جو کہ بڑے شہروں سے بذریعہ ریل منسلک نہیں ہیں۔ یہ چیزیں تو جلدی ہی عمل میں آ جائے گی۔ لیکن کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ راکٹ ۵۰۰ میل سے زیادہ آگے نہ جائیں۔

بحیرہ اطلانتک عبور کرنے کے لئے راکٹ کو ½۴ میل فی سکینڈ یعنی ۱۶۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار کا ہوگی۔ اسے تقریباً ۵۰۰ میل اوپر اوٹھنا ہوگا اور پھر بھی یہ امریکہ سے یورپ ۴۱ منٹ سے ذرا ہی زیادہ دیر میں پہونچ جائیگا۔

اس قسم کے راکٹ کو خود بخود کام کرنیوالے آلات سے حرکت دینی مقصود ہوگی۔ اگر پائیلٹ اس میں جائے تو وہ یہ خدمات سرانجام نہیں دے سکتا کیونکہ ۱۴۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار پر چلتے ہوئے اگر اس نے کسی جگہ ایک سکینڈ کی بھی دیر کر دی تو منزل مقصود سینکڑوں میل پیچھے رہ جائیگی۔

قابو میں رکھنے والے آلات کی ابتدائی تجاویز تیار کر لی گئی ہیں۔ جرمنوں نے پہلے پہل اپنے راکٹوں کو "جائرو" کنٹرول اور تشاٹ دیو ریڈیو کی مدد سے قابو میں رکھا۔ لیکن جب اتحادیوں نے مداخلت کرنیوالے ذرایع سے ان کو نشانہ پر لگنے سے باز رکھنے کی تدابیر بنائیں۔ تو نازی سائنسدانوں نے ایک نیا آلہ ایجاد کیا۔ یہ نہایت عمدہ آلہ راکٹ کے اندر ہی بنایا جاتا تھا۔ یہ راکٹ کی تبدیلی پذیر رفتار کی "کشش" کا استعمال کرتا تھا۔ جس سے وہ ذریعہ حرکت میں آ جاتا تھا جس سے کہ اسکو قابو میں رکھا جاتا تھا۔

نظریاتی طور پر اس قسم کا آلہ راکٹ کو بغیر کسی دوسری مدد کے منزل مقصود پر پہونچا سکتا تھا۔ یہ بہت ہی پیچیدہ اور نازک ہوتا۔ اگرچہ امر اغلب ہے کہ زمانہ امن کے استعمال کے لئے ڈاک وغیرہ لیجانے کے راکٹ کے اترنے اور چڑھتے وقت اس کا کنٹرول اندرونی "جائرو" کنٹرولوں اور تشارٹ ویو ریڈیو کی مدد سے ہاتھ میں رکھا جا سکیگا۔

در اصل قیاسی طور پر کاغذ پر اس قسم کے آلہ کی ساخت بنائی بھی جا چکی ہے۔ (باقی آئندہ)

بٹاویہ میں ۲۰ مئی کو پانچ برطانوی ہوائی جہازوں نے وسطی جاوا کے سیوکرٹا کیمپ سے ۲۰۴ نظربندوں کو نکالا۔

فلم

... پیکر ثریا "انمول گھڑی" میں

محبوب پروڈکشنز کے شہرۂ آفاق مالک و ڈائرکٹر محبوب ... ڈائرکٹر اعظم محبوب اپنے تاریخی شاہکار ہمایوں ... خاطرخواہ کامیابی حاصل کرنے کے بعد اب آفتاب آمد دلیل آفتاب اپنا تازہ بتازہ نو بنو نغمہ بار دگر سوشیل شاہکار "انمول گھڑی" پردۂ سیمیں پر پیش کرنے کی تیاری میں ہمہ تن معروف ہیں۔ "انمول گھڑی" جہانتک ہماری نجی معلومات کا تعلق ہے اپنی اجتماعی خوبیوں کے لحاظ سے ڈائرکٹر اعظم مسٹر محبوب کی تمام سابقہ تصاویر سے بڑھ چڑھ کر ثابت ہوگا۔ اسکی جادو اثر موسیقی شہنشاہ موسیقی مسٹر نوشاد علی شائقین فلم کی دلچسپی کے مدنظر جدید اور مسحور کن طرزوں سے مرتب کی ہے۔ بلکہ نغمات نور جہاں کے ساتھ پری پیکر ثریا کی دلفریب اداکاری اور اسکا دلربا رقص قیامت ڈھائے بغیر نہ رہیگا۔ تاریخ افتتاح کا بیچینی سے انتظار کیجیے۔

نرگس کو رومیو جولیٹ میں دیکھکر

نرگس آرٹ کنسرن کی اولین حشر آفرین رومان پرور عشقیہ پیشکش رومیو جولیٹ میں جو طلعت نرگس کو قتالۂ عالم حسینہ جولیٹ میں دیکھکر شائقین بیساختہ یوں چلا اوٹھیں گے۔

بجا ہے رشک غنچوں کو حسن کے اسکے جوبن پر
نظر آتی ہے مہرو ماہ نرگس جولیٹ بنکر

رومیو جولیٹ کو ہونہار بلند افکار ہدایتکار مسٹر اختر حسین سلولائڈ کے حسین و رنگین سانچے میں ڈھال رہے ہیں۔ مکالمہ آرائی حضرت کمال امروہی کمالات خامہ فرسائی کا جادو اثر نمونہ ہوگی۔ ہیرو کا کردار مسٹر سپرو کاشمیری ادا کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ مسٹر انور سنالینی دیوی۔ مراد۔ امان الحق ماسٹر نثار۔ نیلم کاشمیری۔ پنیا۔ نازنین بیگم۔ ساقی۔ عبدالرشید۔ مختر شیرازی کے کارنامے قابل دید قابل داد ہوں گے۔

مصر اور برطانیہ کا معاہدہ

قاہرہ۔ ۲۰۔ مئی۔ اسمٰعیل صدقی پاشا وزیر اعظم مصر نے ایک سوال کے جواب میں بتلایا کہ انگلو مصری معاہدہ کے سلسلہ میں ابھی ہم ایسی منزل میں نہیں پہونچے کہ جس کا معاہدہ ہو گیا کہا جا سکے اور یہ آسان بھی نہیں ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ قاہرہ اور سکندریہ کو خالی کرنے کا سوال یقینی طور پر طے ہو چکا ہے۔

کردوں اور ایرانیوں کی جنگ

طہران۔ ۲۰۔ مئی۔ کل ایرانیوں نے کردوں پر جو حملہ کیا تھا وہ جاری ہے۔ کردوں نے دس ایرانی فوجی گرفتار کر لیے ہیں۔

اقوال زریں

ارشادات نبوی

جس میں عمل نہیں ہے۔ اس کا نسب اسے بڑا نہیں بنا سکتا۔

کسی نیکی کے کرنے سے اس لئے نہ رک جاؤ کہ وہ معمولی ہے۔

سب سے بُرا وہ شخص ہے جس کی شرارتوں کے خوف سے لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں کشادگی ہو اور اس کی عمر میں زیادتی تو اس کو چاہیئے کہ وہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

شیخ عبداللہ گرفتار کر لئے گئے

نئی دھلی - ۲۱ - مئی - آل انڈیا اسٹیٹس پیپلز کانفرنس کے وائس پریسیڈنٹ شیخ عبداللہ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو سری نگر سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ شیخ عبداللہ گرفتار کر لیے گئے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو ایک بیان فرماتے ہیں کہ مجھے ابھی خبر ملی ہے کہ شیخ محمد عبداللہ پریزیڈنٹ جموں اور کشمیر نیشنل کانفرنس کو کل ریاستی حکام نے گرفتار کر لیا ہے۔ وہ میرے بلاوے پر مشورہ کے لئے دہلی آرہے تھے۔ وہ راستہ میں سری نگر سے سو میل کے فاصلہ پر گڑھی میں گرفتار کر لیے گئے ہیں۔ انکو کیوں گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ مجھے معلوم نہیں۔ لیکن یہ بات صاف ہے کہ ریاست کشمیر اور ریاستی تحریک کے لئے یہ بہت شدید معاملہ ہے

یو۔پی میں تمام سیاسی قیدی رہا ہو گئے

نینی تال - ۲۱ - مئی - یو۔پی کے مختلف جیلوں میں بند ۱۵۰ سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے کے احکام صادر کئے گئے۔ اور اس طرح سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے کے احکام صادر کئے گئے اور اس طرح سے سیاسی قیدیوں کی فہرست ختم ہو گئی ہے۔ پچھلے تین دن میں تین سو قیدی رہا کئے گئے۔ جن میں راجہ امبکا سنگھ بھی شامل ہیں۔ کانگریسی وزارت کو گورنری حکومت نے بتلایا تھا کہ یو۔پی کے جیلوں میں سیاسی قیدیوں کی کل تعداد سات سو کے قریب ہے۔ لیکن کانگریس کو معلوم ہوا ہے کہ انکی کل تعداد ۱۲۰۰ ہے

موج تبسم

استاد - (غصہ میں) تم بہت خبیث ہو۔
شاگرد - جی ہاں آپ ہی کا شاگرد ہوں۔

شرارتی لڑکا (نائی سے) کیا آپ نے کبھی گدھے کی حجامت بھی بنائی ہے۔
نائی (لڑکے سے) کبھی ایسا موقعہ تو نہیں ہوا لیکن آپ تشریف رکھیں میں کوشش کرتا ہوں۔

وکیل - کیا میں آپ کو ایمان داری کے ساتھ اپنی رائے بتاؤں؟
موکل - جی نہیں مجھے اپنے پیشہ کے لحاظ سے رائے دیجئے۔

آغا - آج تم نے میرا قلم کیوں توڑا؟
رضا - اس لئے کہ آپ مجھے سزا دیں
آغا - کیا تجھے سزا اچھی معلوم ہوتی ہے؟
رضا - سزا تو اچھی نہیں معلوم ہوتی - البتہ سزا کے بعد اماں جان مجھے مٹھائی کھلاتی ہیں۔

عسکری - بھائی جان ایک لفظ کے معنی بتاویں گے؟
رضا - ہاں بڑے شوق سے۔
عسکری - حق کے کیا معنی ہیں؟
رضا - واہ یہ بھی کوئی مشکل ہے - ارے احمق یہ حقے کی جمع ہے۔

دلچسپ معلومات

آئندہ جنگ کے خوفناک حربے

امریکہ کے ایک جنرل کینیڈی کا خیال ہے کہ دنیا کی آئندہ لڑائیاں عجیب خطرناک حربے ہتھیار ان کو پیش کرینگی ان کے خیال میں آواز کی قوت اتنی بڑھ جائے گی۔ جو آٹم بم سے بھی زیادہ مہلک ثابت ہوگی۔

اسی جنرل مذکور کا خیال میں ابھی سے ایک محکمہ دفاع کی تشکیل دی جائے۔

ایک ڈاکٹر کا خیال ہے کہ خون [illegible] کی شیشیوں سے لے کر دوسروں کے جسم میں ڈالا جاتا ہے۔ اسے بیس دن تک اس قابل رکھ سکتے ہیں کہ اس کے سرخ مادے زندہ اور سلامت رہیں۔ امریکہ میں ایک ایسا تیل نکالا گیا ہے جو سخت سے سخت سردی بھی منجمد نہ ہو۔

آٹم بم کا آئندہ موسم بہار میں تجربہ ہوگا - اور ماہرین کا خیال ہے کہ اس کا اثر دنیا کے موسموں پر پڑیگا۔ کہیں تو سال بھر خشک سالی ہو جائے گی اور کہیں سال بھر پانی برسیگا

ترکی میں عام انتخابات ہونگے

انقرہ - ۱۳ - مئی - ترکی پارلیمنٹ کا نیا انتخاب جو جدید آئین کے ماتحت ہوگا - وہ ۱۵ - جون کو ہونیوالا ہے - آج عصمت انونو کو بالاتفاق رائے دوبارہ جمہوری پارٹی کا صدر اور لیڈر منتخب کیا گیا - اس انتخاب سے قبل اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ صدر مستقل نہیں ہوا کرے گا - بلکہ ہر دفعہ اس کا انتخاب ہوگا۔

ایسی سیاسی جماعتوں کے بنانے کی ممانعت ہے جو بیرونی ممالک سے تعلق رکھتی ہوں - مذہبی بنیاد پر بھی کوئی پارٹی نہیں بنائی جا سکتی۔

سلطان ابن سعود کا غصہ

یروشلم - ۱۳ - مئی - جمال الحسینی صدر مجلس عالیہ اعراب فلسطین نے کل رات ایک بیان میں کہا کہ مجھے سلطان ابن سعود کا برقی تار موصول ہوا ہے - جس میں کمیشن کی رپورٹ کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے کہ نا انصافی میں اس کی مثال نہیں مل سکتی - بہرحال ہمارے قدم متزلزل نہیں ہونگے اور انشاء اللہ یہ امکانی جد وجہد کریں گے ابن سعود کمیشن کی رپورٹ سے بہت میں مضطرب ہیں۔

مدراس میں زرعی ترقی

مدراس - ۱۳ - مئی - مدراس میں حال میں ۶۵ لاکھ ایکڑ زمین زیر کاشت لائی گئی ہے اور فی ایکڑ ۱۵ - روپیہ مالی امداد دی گئی ہے۔

فنی اداروں کا قیام

نئی دہلی - ۱۳ - مئی - ہندوستان کے مختلف حصوں میں چار فنی ادارے قائم کیے جائینگے اور ضروری انتظامات کے لیے چھ کل بورڈ بنائے جائیں گے۔

نئی دھلی : - ۱۳ - مئی - یکم اگست ۱۹۴۶ء سے دیاسلائی کی ڈبیا کی قیمت دو پیسے ہو جائیگی۔

کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا صدر

نئی دہلی - ۲۱ - مئی - معاصر ٹریبون کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ کانگریسی حلقوں کا خیال ہے کہ یونین سنٹر اور تینوں گروپوں اور صوبوں کا آئین بنانے کے لئے آئین ساز اسمبلی کے کام میں دو برس لگنی چاہیئے کانگریسی لیڈران اسمبلی کی صدارت کے لئے کسی موزوں صاحب کے نام پر بھی غور کر رہے ہیں - اس کے لئے ایک مشہور اور بے لاگ بد ولیٹ تلاش کیا جائے گا اور اس سلسلہ میں سر تیج بہادر سپرو ڈاکٹر ڈیکر جگر اور سرلماری کرشنا سوائی کے نام لئے جا رہے ہیں۔

محبت کی قربانی

گجراتی زبان کا ایک بے مثال شہپارہ

وہ تینوں ساتھ ملکر کھیلا کرتے تھے - جگو - تنکو اور پاربتی - گاؤں کے باہر کھیتوں یا دھوپ ہونے کی حالت میں برگد کی گھنی چھاؤنی میں وہ چھوٹے چھوٹے گھروندے بناتے - جب ایک گھروندا بن چکتا تو جگو کہتا "یہ کس کا"؟ یہ میرا ہے"

پاربتی فوراً پوچھتی" اور میں"

"تو بھی اسی میں رہیگی تو تو میری بیوی ہے"۔ جگو ہنسکر جواب دیتا۔

تنکو کو فوراً غصہ آجاتا" کل ہی تو پاربتی تیری بیوی بنی ہوئی تھی - اس نے مجھے ریت کی روٹیاں اور کنکروں کی ترکاری بنا کر کھلائی تھی - آج پھر تو ہی اسکو بیوی بنائیگا - ہٹ یہ گھر میرا ہے - پاربتی آج میری بیوی ہے"

اسپر لڑائی ہو جاتی - جگو زیادہ طاقتور تھا وہ تنکو کو مارتا پاربتی روتی ہوئی تنکو کے گھر جا کر اس کی ماں کو بلالاتی گھروندوں اور میاں بیوی بننے کا کھیل جگو اور تنکو کی ماں کی لڑائی شروع ہو جانے سے ختم ہو جاتا۔

وہ تینوں جوان ہوئے - جگو طاقتور تھا - مگر اس کے ماں باپ کے پاس دھن تھا، پاربتی کی شادی تنکو سے ہو گئی۔

پاربتی کے جوان ہونے کے بعد جگو کے دل میں اس کی محبت بس گئی تھی وہ کھیتوں میں کام کرتے وقت، دوپہر کو پیپل کی گھنی چھاؤں میں بیٹھ کر روٹی کھاتے وقت۔ شام کو [illegible] بناتے میں - غرض ہر کام کے دوران میں پاربتی کے ساتھ ہونے کے گھروندے کا تصور کرتا رہتا تھا۔

مگر جب اسے معلوم ہوا کہ پاربتی کی شادی تنکو کے ساتھ ہو رہی ہے تو اس نے اپنے جذبات کو کچل دیا - اس نے اپنے دل سے کہا - تنکو کے ماں باپ کے پاس ہم سے زیادہ دھن ہے - وہ تنکو کے گھر میں زیادہ آرام سے رہے گی - محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے بھلے کی جگہ اس کے بھلے کو دیکھا جائے۔

تنکو نے سنا شہر میں بہت زیادہ کام آیا ہوا ہے - اس نے طے کیا شہر میں جا کر کام کروں - بہت سا دھن پاربتی کے لئے کما کر لاؤں گا۔

تنکو شہر آیا - ایک کارخانہ میں وہ نوکر ہو گیا - مگر ایک روز اچانک ایک حادثہ ایسا ہوا کہ دماغ پر ضرب لگنے کی وجہ سے اس کے حواس مختل ہو گئے اور اسکو ایک ہسپتال میں داخل کر دیا گیا - تنکو کا شہر میں نہ کوئی واقفکار تھا نہ اس نے کو اپنا بنایا تھا کہ وہاں کہاں کا رہنے والا ہے۔

اسلئے پاربتی کو اس حادثے کی اطلاع کوئی نہ ملی - وہ شوہر کے شہر سے آنے کا انتظار کرتی رہی - مگر جب سال بھر گذر گیا تو جگو نے اس سے کہا کہ تنکو تو شاید مر گیا - اب تو میرے گھر کو بسا دے - پاربتی راضی تو ہو گئی - مگر اس نے شرط لگائی کہ ابھی سال بھر تک میں شادی نہیں کرونگی - جگو نے یہ شرط مان لی اور اسے ساتھ رکھنے کے لیے اپنے گھر لے آیا۔

تنکو ہسپتال سے تندرست ہو کر نکلا تو دماغ درست ہوتے ہی اسے یاد آیا - اسکی بیوی پاربتی ہے - گھر بار ہے اس نے کما کر جو دھن اکٹھا کیا تھا - وہ بھی کارخانہ میں محفوظ ہے اس نے اپنا روپیہ لیا اور گاؤں پہونچا۔

مگر ——

چوکیدار نے بتایا - پاربتی جگو کے پاس رہنے لگی ہے۔ چوکیدار اندھیرے میں تنکو کو پہچان نہ سکا - وہ تنکو کے جانے اور سال بھر تک خیر خبر معلوم نہ ہونے کا حال بیان کرتا رہا۔

مگر .... اس نے مڑ کر دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھی چوکیدار خوف کے مارے کانپتا ہوا وہاں سے بھاگا اور اس نے گاؤں میں آکر دم لیا - صبح کو سارے گاؤں میں خبر اڑ گئی - رات تنکو کا بھوت آیا تھا - پوچھ رہا تھا - پاربتی کیسی ہے۔

تنکو اس وقت ریل میں بیٹھا ہوا جا رہا تھا - نہ جانے کہاں وہ سوچ رہا تھا - وہ جگو کے ساتھ خوش ہے تو میری خوشی بھی اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ رہے - میں پاربتی سے محبت کرتا ہوں، اُسکا بھلا ہونا چاہیئے۔

جاپان میں رومن رسم الخط

واشنگٹن - ۱۱ - مئی - امریکہ کے تعلیمی کمیشن نے سفارش کی ہے کہ اگر جاپان میں حروف تہجی اور رسم الخط رومن تحریر میں ہو جائے تو جاپان کے تمدنی اور تعلیمی تعلقات فلپائن ہندوستان اور دیگر ممالک سے اور زیادہ قریب و مضبوط ہو جائیں گے۔ یہ کمیشن جاپان میں دو ماہ کا دورہ کر کے واپس آیا ہے - اس کمیشن کے چیرمین مسٹر جارج سلوڈ نے یہ اظہار خیال ڈاکٹر ایس۔ ایس سندم کے منعقد کردہ دور یورپ کمیشن کی تعلیمی کمیٹی میں کیا۔

ریاست فرید کوٹ کیطرف سے پنڈت جواہر لال کو داخلہ کی ممانعت

شملہ ۱۲ - مئی - ریاست فرید کوٹ میں جو سکھوں کی ایک چھوٹی سی ریاست ہے - آجکل بڑی گڑبڑ مچی ہوئی ہے اور رعایا پر سخت مظالم ہو رہے ہیں پنڈت جواہر لال نہرو نے وہاں کے معاملات دریافت کرنے کے لئے ایک کانگریسی لیڈر کو وہاں بھیجا تو ریلوے اسٹیشن ہی پر ریاست کی طرف سے حکم ہوا کہ وہ واپس چلے جائیں انھیں ریاست میں داخل نہیں ہونے دیا جائے - اب فرید کوٹ کے چیف منسٹر نے خود پنڈت جواہر لال نہرو کو تار دیا ہے کہ وہ فرید کوٹ نہ آئیں - پنڈت جی نے ایک بیان شایع کیا ہے کہ جس میں لکھا ہے کہ میں ریاست کا مہمان بنکر جانا نہیں چاہتا بلکہ جب میں جاؤنگا تو اپنی خوشی سے جاؤں گا - اس وقت شملہ کی مصروفیتوں کے سبب فرصت نہیں مل سکتی لیکن جیسے ہی موقع ملا میں ضرور فرید کوٹ پہونچونگا

سابق شاہ اٹلی مصر پہونچ گئے

اسکندریہ - ۱۲ - مئی - کل صبح کو ایک اطالوی جنگی جہاز پر اٹلی کے سابق حکمران شاہ وکٹر ایمنویل معہ اپنی ملکہ کے یہاں پہونچ گئے۔

شاہ اور ملکہ دونوں ایک سیاہ بڑی موٹر کار میں بیٹھ کر پیچ دار راستہ سے شاہی محل کی طرف روانہ ہو گئے - سابق شاہ کے استقبال کے لیے ہز مجسٹی شاہ فاروق اور اسکندریہ کے گورنر کے قائمقام بندرگاہ پر موجود تھے ان کی آمد کی لوگوں کو کچھ خبر بھی نہیں ہونے پائی اور نہ کسی نے کوئی دلچسپی لی۔

یو۔پی کونسل کے لئے نامزدگی

لکھنؤ - ۱۴ - گورنر یو۔پی - کونسل صوبجات متحدہ کے لیے ڈاکٹر مراری لال ڈھنگی ۹ سال راجہ سرمہراج سنگھ ۶ سال منشی رام پرشاد ٹمٹا ۹ سال سید علی ظہیر ۹ سال مسٹر سومنٹ پرشاد جین ۹ سال کے لئے نامزد کیا ہے۔

نئی دھلی : - [illegible] مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس ۵ - جون کو اینگلو عربک کالج میں ہوگا -

امریکہ اور یمن کا معاہدہ

جدہ - ۱۲ - مئی - کل سے امام یحییٰ اور امریکہ کے درمیان ایک طرح کے سفارتی تعلقات قائم ہوگئے ہیں - امریکہ نے امام یمن کو ایک گشتی ریڈیو اسٹیشن دیا ہے -

مسٹر ایڈی جو حجاز میں امریکی ایلچی ہیں انھوں نے بیان کیا کہ وہ اکیاسی برس کے بڈھے امام یحییٰ سے ملنے گئے تھے - تاکہ تیس سال کے لئے یمن سے تجارتی معاہدہ کریں -

۲۱ ممالک کے درمیان میثاق کا مسودہ

واشنگٹن - ۱۲ - مئی - مغربی نصف کرۂ زمین کی مدافعت کے لیے ایک جدید لائحہ عمل کا انکشاف کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں تمام فضائی اڈوں کو فوجی استعمال کے لئے ۲۱ - قوموں کے درمیان مشترک کر دیا گیا ہے - یہ لائحہ عمل تمام امریکہ جمہوریتوں کے فوجی نمایندوں نے مرتب کیا ہے اور تمام امریکہ ممالک کو اس پر غور کرنے اور عملدرآمد کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے -

آگرہ - ۱۲ - مئی - یو - پی - لیجسلیٹو کونسل کے دو آزاد ممبر پنڈت رام چند گپتا اور مسٹر ہر سہائے گپتا کانگریس پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں -

یو - پی کے شہروں میں چینی راشن

لکھنؤ - ۱۶ مئی - معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو - پی تمام شہروں اور قصبوں میں چینی کا راشن کرنے والی ہے -

روس کا سیکیورٹی کونسل میں شرکت سے انکار

نیویارک - ۲۲ - مئی - امم صدر روسی گرومی ڈیلی گیٹ یونائیٹڈ نیشنز سیکیورٹی کونسل کے آج کے اجلاس میں شامل نہیں ہوگا - معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ روسی فوجوں کا آذربائی جان کو خالی کرنے کی اخباری خبروں سے جو کونسل کو مل سکی ہیں وہ کونسل کا اجلاس ختم ہونے سے پہلے حاضر ہو کر پہلو بچانا چاہتا ہے - روسی ڈیلیگیٹ کا خیال ہے کہ اس کارروائی سے روس کے وقار کو ضرب لگتی ہے کہ کونسل میں اس معاملہ پر بحث ہو اور اسی وجہ سے وہ غیر حاضر ہوا ہے - یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ کچھ ملکوں کے ڈیلی گیٹ کہہ رہے ہیں کہ اس معاملہ کو ایجنڈا سے خارج کر دے - ... رپورٹ کے لئے چند دنوں کے لئے التوا میں رکھا جائے بجائے اس کے کہ کونسل اس معاملہ کو ختم کرنے کے لیے ایجنڈے سے خارج کر دے - سرکاری رپورٹوں کے مطابق جو بیان پہونچی ہیں آذربائیجان کے حکام تخلیہ آذربائیجان کے متعلق جو روسی حکام نے کیا ہے اس کے متعلق برطانی اور امریکن نمائندے جو تحقیقات کرنا چاہتے ہیں - روس سے مسلسل گریز کر رہا ہے تاکہ برطانی اور امریکی نمائندے تخلیہ آذربائیجان کے متعلق کسی قسم کی تحقیقات نہ کر سکیں - روسی اس معاملہ کو پردۂ خفا میں رکھنا چاہتے ہیں

پر خلوص و حقیقی ... ہیں

ہمیں پورا بھروسہ ہے کہ تمھارے لئے بہت کم مدت میں خود مختاری حاصل کرنے کا ذریعہ ہے - نیز اندرونی خلفشار اور جھگڑوں کے پیدا ہونے کا بہت کم امکان ہے - یہ تجاویز تمھاری جماعتوں کے لئے بالکل تسلی بخش ثابت ہونگی - لیکن تم ہمارے ساتھ ہی اس بات کو تسلیم کرلو گے کہ ہندوستانی تاریخ کے اس عظیم لمحے میں تدبر کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی گنجائش نکالی جائے -

ہندوستانی خلفشار کا خطرہ

اب ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ ان تجاویز کو نامنظور کرنے کی صورت میں کیا ہوگا کہ اپنی اور تمام ہندوستانی جماعتوں کی متفقہ کوشش اور رضامندی کے بعد یہ بتانا ضروری ہے کہ ہمارے خیال میں صرف ہندوستانی جماعتوں کے پرامن سمجھوتہ کی کم امید ہے سمجھوتہ ہونے کی صورت میں زبردست گڑبڑ بلکہ خانہ جنگی کا خدشہ ہے - اس تشدد اور خلفشار کا جو نتیجہ ہوگا وہ بتانا ناممکن ہے - لیکن یہ ضرور ہے کہ لاکھوں آدمیوں عورتوں اور بچوں کی تباہی ہو جائے گی - اس امر کا ضرور خیال رکھا جائے - ہندوستانی عوام ہمارے اپنے ملکی بھائی اور یہاں تک کہ تمام دنیا کو اس گڑبڑ سے یکساں نفرت ہونا چاہیئے -

اس لیے ہم اپنی تجویزیں پیش کر کے قوی امید رکھتے ہیں کہ یہ نیک نیتی اور باہمی رواداری کے جذبہ کے تحت منظور کرلی جائیں اور ان پر عمل کیا جائیگا - اسی جذبہ کے ماتحت پیش کی جا رہی ہیں - ہم ان تمام سے اپیل کرتے ہیں جو ہندوستان کے خوشگوار مستقبل کو دل میں جگہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے مفاد یا فرقہ داری سے قطع کر کے نظر کا دائرہ وسیع کریں اور ہندوستان کے چالیس کروڑ آدمیوں کا مفاد پیش نظر رکھیں -

ہم امید کرتے ہیں کہ نیا آزاد ہندوستان برطانی کامن ویلتھ کا ممبر بننا پسند کرے گا - ہم امید کرتے ہیں کہ تم لوگ ہر صورت میں ہمارے ملکی لوگوں سے ربط دوستانہ تعلقات رکھوگے - مگر یہ چیزیں تمھاری آزادانہ تعلقات رکھوگے - مگر یہ چیزیں تمھارے ہی آزادانہ فیصلے پر منحصر ہیں - تم کچھ بھی فیصلہ کرو ہم جو بات دیکھنے کی تمنا رکھتے ہیں کہ تمھارا ملک دنیا کی بڑی اور بڑھتی ہوئی خوشحالی رکھنے والی قوموں میں سے ایک ہو اور تمھارا مستقبل ماضی سے بھی زیادہ شان و شوکت کا حامل ہو -

دکھنی افریقہ کا ہندوستانی ہائی کمشنر

کیپ ٹاؤن - ۲۱ - مئی - ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر آر - ایم - دیش مکھیہ نے آج ایکٹنگ وزیر اعظم مسٹر جے - ایچ - ہوف میئر سے ملاقات کے وقت ان کو مطلع کیا کہ گورنمنٹ ہند کا یہ فیصلہ کہ ہائی کمشنر کو واپس بلا لیا کہ گورنمنٹ ہند کا یہ فیصلہ کہ ہائی کمشنر کو واپس بلا لیا جانے کے متعلق موجودہ صورت حالات کے نکتہ نگاہ سے ایشیاٹک لینڈ اور ہندوستانی نمایندگی بل پر مشورہ کرنے کے لئے بلایا ہے -

برطانی سلطنت کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

لندن - ۲۰ - مئی - انڈر سکریٹری فار انڈیا آج برٹش اور ڈومینین کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں جو آج ہی شروع ہوئی میں شرکت کی - یہ پہلی کانفرنس ہے جسمیں کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر میکنزی کنگ نے شمولیت کی - برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون نے پیرس میں وزرائے خارجہ کی حال ہی میں منعقد ہوئی کانفرنس کی مکمل رپورٹ پیش کی - امید کی جاتی ہے کہ کانفرنس دربرداری کو بجائے شکر دار کو ختم ہو جائے گی -

برطانوی مشن کا تاریخی اعلان

(گذشتہ سے پیوستہ)

البتہ ہمارے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ آیندہ آئین کے لئے ہم وسیع بنیاد پر سفارش کر دیں کیونکہ بات چیت کے دوران میں یہ واضح ہو گیا ہے کہ جبتک ایسا نہیں ہوگا دو بڑے فرقوں کے درمیان ایک آئین سازمشنری میں شامل ہونے کی اُمید نہیں ہے۔

اب اہم مجلس آئین ساز کے متعلق بتاتے ہیں۔ جو تشکیل میں فوراً آنی چاہیئے۔ تاکہ نئی کانسٹی ٹیوشن کا کام شروع کر دیا جائے۔ کانسٹی ٹیوشن کا ڈھانچہ تعمیر کرنے کے لئے کسی اسمبلی کی تشکیل میں پہلا سوال یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہوسکے تمام آبادی میں سے صحیح طور پر نمائندے حاصل کئے جائیں۔ سب سے زیادہ سہولت اس میں ہوگی کہ انتخاب کیا جائے یہ انتخاب تسلی بخش ہوگا۔ لیکن ایسا کرنے سے دیر کا امکان ہے۔ اس لیے اس کا نعم البدل یہ ہو سکتا ہے کہ موجودہ صوبائی لیجسلیٹو اسمبلیوں میں سے منتخب شدہ ممبر لیئے جاویں۔ ان کی ترتیب میں بھی دو پہلو پیدا ہوتے ہیں جو اس میں دشواری پیدا کرتے ہیں پہلے تو صوبائی اسمبلیوں کے نمایندوں کی تعداد فرداً فرداً کسی صوبے کی صوبے کی تمام آبادی کی صحیح نمایندگی نہیں کرتے۔ آسام میں ایک کروڑ آبادی ہے۔ لیکن وہاں اسمبلی میں ۱۰۸ نشستیں ہیں۔ بنگال میں دو سو پچاس نشستیں ہیں جبکہ آبادی کا تناسب چھ گنا زیادہ ہے۔ دوسرے دوسرے کیمونل ایوارڈ نے اقلیتوں کا پاسنگ ایسا رکھا ہے کہ صوبائی اسمبلیوں میں فرقوں کے نمایندوں کی تعداد ان کی آبادی کے اعتبار سے درست نہیں ہے۔ بنگال میں مسلم نشستیں صرف ۴۸ فیصدی ہیں حالانکہ آبادی کے تناسب سے ان کی تعداد ۵۵ فیصدی ہونا چاہیئے تھی۔ نہایت توجہ اور غور کے بعد وہ طریقہ جو ان تمام غلطیوں کا ازالہ کر دے ہم نے یہ سوچا ہے کہ:-

(الف) ہر صوبے کو اسکی آبادی کے صحیح تعداد کے اعتبار سے نشستیں دی جائیں۔ مثلاً دس لاکھ پر ایک نشست بالغ کی رائے دہندگی کا صحیح طریقہ یہی ہو سکتا ہے۔

(ب) صوبوں میں نشستوں کی تقسیم وہاں کے بڑے فرقوں کے تناسب سے ختم کر دی جائے۔

(ج) ہر صوبے کی اسمبلی میں جس فرقے کا نمایندہ شامل ہو اس کا انتخاب اسی فرقہ والے عمل میں لائینگے۔

ہمارے خیال میں ان مقاصد کے لئے ہندوستان کے تین بڑے فرقوں کو تسلیم کر لیا جائے۔ یہی چیز ہر طرح کافی ثابت ہوگی۔ جنرل مسلم اور سکھ جنرل وہ فرقہ جس میں غیر مسلم اور غیر سکھ شامل ہوں۔ اب چونکہ چھوٹی چھوٹی اقلیتیں نمایندگی نہیں چاہ سکتیں اسلیئے صوبائی اسمبلی میں ضروری چیز ہے۔ ہم نے یہیں نہیں ان اقلیتوں کے مفادیں پوری نمایندگی حاصل کرنے کی ایک اور تدبیر لکھی ہے۔

۱- ہم تجویز کرتے ہیں کہ ہر صوبے میں صحیح تعداد نمایندگان حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل لجسلیچر کی تعداد و جنرل مسلم یا سکھ ہونی چاہیئے۔ یہ لوگ اپنے اپنے نمایندے واحد قابل انتقال ووٹ سے چن لیں۔

نمایندگی کا نقشہ!!

سیکشن اے۔

صوبہ	جنرل	مسلم	تعداد
مدراس	۴۵	۴	۴۹
بمبئی	۱۹	۲	۲۱
یو۔پی	۴۷	۸	۵۵
بہار	۳۱	۵	۳۶
اڑیسہ	۹	۰	۹
سی۔پی	۱۶	۱	۱۷
کل تعداد	۱۶۷	۲۰	۱۸۷

سیکشن بی

صوبہ	جنرل	مسلم	سکھ	تعداد
پنجاب	۸	۱۶	۴	۲۸
سرحد	۰	۳	۰	۳
سندھ	۱	۳	۰	۴
کل تعداد	۹	۲۲	۴	۳۵

سیکشن سی

صوبہ	جنرل	مسلم	کل تعداد
بنگال	۲۷	۳۳	۶۰
آسام	۷	۳	۱۰
کل تعداد	۳۴	۳۶	۷۰

برطانوی ہندوستان	۲۹۲
ہندوستانی ریاستوں کی زیادہ سے زیادہ نمایندگی	۹۳
کل تعداد	۳۸۵

نوٹ۔ جہاں چیف کمشنر کا صوبہ ہو وہاں سیکشن اے میں مرکزی اسمبلی کی دہلی سے ایک نمایندہ لیا جائے گا۔ اجمیر میرواڑہ سے ایک اور کورگ لیجسلیٹو کونسل بھی ایک نمایندہ چنے گی۔ سیکشن بی میں برطانوی بلوچستان کا ایک نمایندہ لیا جائے گا۔

(۲) تجویز یہ ہے کہ ریاستوں کو آخری کانسٹی ٹیوشنٹ اسمبلی میں تناسب کے اعتبار سے نمایندگی دی جائیگی جو برطانوی ہندوستان میں عمل کی بنیاد سے علیحدہ چیز ہوگی اور ۹۳ سے زیادہ نمایندے نہیں ہوں گے مگر چناؤ کے لئے مشورہ وغیرہ ضروری ہوگا۔ ابتدائی منزل میں ریاستوں کی نمایندگی ایک مراسلت کرنے والی کمیٹی کرے گی۔

(۳) اس طرح سے یہ چنے ہوئے نمایندے جہانتک جلد ممکن ہوئی دہلی پہونچ جائیں گے۔

(۴) ایک ابتدائی اجلاس منعقد ہوگا جس میں کام کرنے کے متعلق جنرل فیصلہ عمل میں آئے گا۔ ایک چیرمین اور دوسرے افسر منتخب ہوں گے اور شہری حقوق اقلیتوں اور قبیلوں اور چھوڑے ہوئے علاقوں کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی کی تشکیل ہوگی۔ اس کے بعد صوبائی نمایندے تین حصوں میں تقسیم ہوں گے جیسا کہ نمایندگی کے نقشے میں سیکشن اے۔ بی۔ سی اس پیراگراف کے سب پیراگراف نمبر (۱) میں دکھایا گیا ہے۔

اس پیراگراف کے سب پیراگراف نمبر (۱) میں یہ دکھایا گیا ہے۔

(۵) یہ سیکشن صوبوں میں صوبائی ... سیکشن کے لیے فیصل کرے گا اور یہ صوبوں کے لئے کوئی گروپ کانسٹی ٹیوشن ... یا نہیں۔ اگر درکار ہے تو گروپ کا ... کام کرنا ہوگا۔ صوبوں کو ... گروپوں میں سے انتخاب کرنے کا اختیار ہوگا ... جیسا کہ مندرجہ ذیل سب کلاز (۸) میں بتایا گیا ہے۔

(۶) ہندوستانی ریاستوں کے سیکشنوں کے نمایندے یونین کانسٹی ٹیوشن کی تشکیل کے لئے دوبارہ جمع ہونگے۔ یونین کانسٹی ٹیوشنٹ اسمبلی کے رزولیوشن میں مختلف دفعات یا کوئی اور بڑے فرقہ وارانہ سوال کے لیے زیادہ سے زیادہ نمایندوں کی حاضری ضروری ہے جو دو بڑے فرقوں کے لیے ووٹ دے کر فیصلہ عمل میں لائیں گے۔ اسمبلی کا چیرمین یہ فیصلہ کرے گا کہ کون سے رزولیوشن میں فرقہ وارانہ سوال پیدا ہوتا ہے (اگر ہوا تو) اور دونوں فرقوں کی اکثریت نے درخواست کی تو اپنا فیصلہ دینے سے پہلے فیڈرل کورٹ سے مشورہ کریگا۔ جس وقت نئے [illegible] عمل میں آجائیں گے اسی وقت ہر صوبے کو اختیار مل جائیگا کہ جس گروپ میں وہ شامل کیا گیا ہے وہ اس سے اپنی علیحدگی کا فیصلہ کرلے یہ فیصلہ صوبے کے نئے لیجسلیچر کریں گے۔ جبکہ نئی کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت پہلا جنرل انتخاب عمل میں آچکا ہوگا۔

شہری حقوق کی مشاورتی کمیٹی

شہریوں و اقلیتوں اور قبیلوں اور مستثنیٰ علاقوں کے حقوق کی مشاورتی کمیٹی میں ان کے تمام مفاد کا لحاظ رکھا جاؤں گا۔ یہ کمیٹی ان تمام مفاد کی نمایندگی کرے گی۔ اسکی کارروائیوں کی رپورٹ یونین کانسٹی ٹیوشنٹ اسمبلی کی پیش کی جائیں گی۔ تمریہ بنیادی حقوق کی فہرست میں شامل کی ہوگی جس میں اقلیتوں کے تحفظ کے کلاز اور مستثنیٰ علاقوں اور قبیلوں کے انتظامات وغیرہ شامل ہوں گے۔ نیز یہ مشورہ دیا جائیگا کہ یہ حقوق صوبائی یا گروپ یا یونین کانسٹی ٹیوشن کے حوالے کیے جائیں۔

ریاستوں کی گفت وشنید کی کمیٹی

والیسرائے ہند صوبائی لیجسلیچروں سے فوراً درخواست کرینگے کہ وہ اپنے اپنے نمایندوں کا انتخاب شروع کر دیں اور ریاستیں گفت وشنید کی کمیٹی بنائیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ جتنی جلدی کام کی اُلجھنیں دور ہوتی جائینگی اتنی ہی جلدی مجلس آئین ساز بن جائیگی۔ تاکہ درمیان کا عارضی وقفہ بہت کم ہوجائے۔ یہ چیز ضروری ہوگی کہ یونین کانسٹی ٹیوشنٹ اسمبلی اور برطانیہ میں انتقال اختیارات کے سلسلے میں اہم مسائل کے لئے معاہدہ کیا جائے جس اثنا میں آئین ساز مجلس بنے گی۔ ہندوستان کی تنظیم میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہونے دیجائیگی۔ اس لیے ہم سب سے زیادہ اس بات کے حامی ہیں اور اس امر کو نہایت ضروری خیال کرتے ہیں کہ بڑی سیاسی جماعتوں کی حمایت سے عارضی حکومت فوراً قائم ہوجائے۔ عارضی وقفے حکومت ہند کو بڑی اُلجھنوں کا سامنا ہوگا۔ اس لیے انتہائی تعاون درکار ہوگا۔ روز بروز انتظامی اُمور کی ترقی کے زبردست کام کے علاوہ قحط کے شدید خطرے کا مقابلہ کرنا بھی ہوگا۔ مابعد جنگ کی ترقیات کا کام بھی ہاتھ میں ہوگا۔ جو ہندوستان کے مستقبل پر اپنا زبردست اثر ڈالیں گی۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی کانفرنسوں میں بھی ضروری شامل ہوں گے۔ جن میں ہندوستان کو بھی نمایندگی کرنی پڑے گی۔ ان مقاصد کے لیے ایک ہر دلعزیز حکومت چاہیئے۔

والیسرائے اس سلسلہ میں بات چیت شروع کر دی ہے اور اُمید ہے کہ بہت جلد عارضی حکومت قائم ہوجائے گی۔ جس میں تمام عہدے مثلاً وار ممبری وغیرہ ہندوستانی لیڈروں کے سپرد ہونگے جنھیں عوام کا اعتماد حاصل ہوگا۔ حکومت برطانیہ ہندوستان کے ہاتھ میں اختیارات منتقل ہونے کو تسلیم کرتے ہوئے اس حکومت کو پوری تقویت پہونچا سکے گی۔ تاکہ انتظامی اُمور ہر طرح مکمل ہوجائیں۔ اور جتنی جلد ممکن ہوسکے تمام اختیارات منتقل کر دیے جائیں۔

ہندوستانی لیڈروں اور عوام کو جنھیں پوری آزادی حاصل کرنیکا موقع دیا گیا ہے۔ ہم آخری ...

چین مضبوط سمندری بیڑہ بنا رہا ہے

سان ڈیاگو (کیلیفورنیا) ۱۹۔ مئی۔ امریکہ کے سمندری بیڑہ کے امداد سے اور برطانیہ کے شاہی بیڑہ کے تعاون سے چین ایک مضبوط سمندری بیڑہ تیار کر رہا ہے جو چین کے ساحل کا بچاؤ کرے گا۔

ESTD. 1936

the SADAQAT

REGD. NO. A 406

صداقت

قیمت
سالانہ صہ 3/1/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

جلد ۴۳ نمبر ۲۲ | کانپور شنبہ یکم جون ۱۹۴۶ء مطابق ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ | Cawnpore. Saturday 1st JUNE 1946 | VOL. 43 NO. 22

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ

۱۰ مئی ۱۹۴۶ء کو ۹½ بجے شب میں جناب محمد یامین خاں صاحب جوہر کی جانب سے شریف بلڈنگ فراشخانہ کانپور میں انجمن کی بزم مشاعرہ منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب آفتاب احمد خاں صاحب جوہر سول جج کانپور نے فرمائی۔ طرحی انتخاب درج ذیل ہے۔ غیر طرح کلام پیش کرنیوالے شعرا میں ڈاکٹر عندلیب شادانی، جناب محمد احسن صاحب آغا نگینوی جج کانپور، جناب کوثر عابدی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کولڈ ڈرنکس سے شعرا و سامعین کی تواضع کی گئی اور تقریباً ۱ بجے شب میں یہ پر لطف صحبت ختم ہوئی۔

(جناب آفتاب احمد خاں صاحب جوہر سول جج کانپور صدر مشاعرہ)

گو ضبطِ جنوں شوق تو آساں نہیں ہوتا
میں مصلحتاً چاک گریباں نہیں ہوتا

حاصل جسے ذوقِ غمِ پنہاں نہیں ہوتا
ہو جائے فرشتہ، مگر انساں نہیں ہوتا

اس طرح سے حالِ غمِ دل پوچھ رہے ہیں
گویا مرے چہرے سے نمایاں نہیں ہوتا

محدود ہے کیوں ذوقِ طلب دیر و حرم تک
غافل تجھے احساسِ رگِ جاں نہیں ہوتا

مجنوں ہو کہ فرہاد ہو جوہر ہو کہ منصور
بے فیضِ جنوں کار نمایاں نہیں ہوتا

(جناب وحشی کانپوری)

تسکینِ غمِ عشق کا ساماں نہیں ہوتا
اک تیر بھی پیوستِ رگِ جاں نہیں ہوتا

اللہ ری فراوانیٔ کم مائیگیٔ دل
اک اشک بھی اب زینتِ مژگاں نہیں ہوتا

پیتا نہیں جو دیکھ کے ساقی کی نظر کو
وہ در خورِ زینت گہِ رنداں نہیں ہوتا

[illegible] تصور سے ہے فردوس بداماں
وہ دل کبھی دوزخ بہ گریباں نہیں ہوتا

واکر پئے دیدار جو چشمِ بصیرت
ان آنکھوں سے نظارۂ جاناں نہیں ہوتا

(جناب ثاقب کانپوری)

کس طرح دلاؤں انہیں الفت کا یقیں میں
صورت سے مری رنگ نمایاں نہیں ہوتا

ہوتا ہے محبت میں وہی روحِ غمِ عشق
جو درد کہ منت کشِ درماں نہیں ہوتا

کیا سمجھئے اس سے گلۂ جورِ محبت
جو عشق کی حسرت پہ پشیماں نہیں ہوتا

جس کا کہ غمِ عشق میں حسرت نہ ہو انجام
ایسا مرے دل میں کوئی ارماں نہیں ہوتا

(جناب شارق ایرانی)

اندازۂ غمِ عشق میں آساں نہیں ہوتا
یہ شعلہ بھڑکتا ہے نمایاں نہیں ہوتا

اللہ ری مجبوری و محرومیٔ قسمت
جب پھول نظر آتے ہیں داماں نہیں ہوتا

کیا شان ہے ساغر کی ترے ہاتھ میں ساقی
ایسا تو افق پر مہِ تاباں نہیں ہوتا

کیا کم ہے مجھے سیرِ بہارِ دلِ صد چاک
میں نازکشِ چاکِ گریباں نہیں ہوتا

(جناب وفا شاہجہادری)

لذت کشِ بیتابی و حرماں نہیں ہوتا
وہ دل جو امینِ غمِ جاناں نہیں ہوتا

مجھ پر جو غمِ عشق کا احساں نہیں ہوتا
سب کچھ تو میں ہوتا، مگر انساں نہیں ہوتا

تو خود جو نگاہوں سے گریزاں نہیں ہوتا
ہر ذرہ مرا کعبۂ ایماں نہیں ہوتا

ہوتی نہ ودیعت جو غمِ عشق کی نعمت
مسجودِ ملائک کبھی انساں نہیں ہوتا

(جناب ندرت کانپوری)

ندرت سے ترے چاک گریباں نہیں ہوتا
دیوانہ ہے، لیکن وہ نمایاں نہیں ہوتا

پیتا ہوں مئے ناب، تری مست نظر سے
دامن مرا آلودۂ عصیاں نہیں ہوتا

سانسوں کا تسلسل بھی محبت میں ہے بے ربط
افسانہ مکمل کسی عنواں نہیں ہوتا

دنیائے اسلام

برطانی فوجیں مصر خالی کردینگی

مصری فوج جگہہ لینے کیلئے تیار کھڑی ہے

لندن ۲۶ مئی۔ انقرہ ریڈیو نے کل رات اعلان کیا کہ برطانی فوجی حکام نے اپنی فوجوں کو جولائی تک مصر کے شہر خالی کرنے کی ہدایت جاری کر دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر کے فوجی ہیڈ کوارٹر نے اپنی فوجوں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ تیار رہیں اور جب برطانوی فوجیں ہٹ جائیں وہ فوراً ہی ان کی جگہہ لے لیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سکندریہ میں برطانی سمندری بیڑہ کی فوجیں مالٹا اور سائپرس جانیوالی ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان ۱۹۳۶ء میں ایک معاہدہ ہوا تھا جسکی رو سے برطانیہ کو مصر میں فوجیں رکھنے کا حق دیدیا گیا تھا۔ مگر اب مصر کی جانب سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ برطانی فوجیں ہٹالی جائیں۔ اس سلسلہ میں مصری اور برطانی نمائندوں کے درمیان بات چیت چل رہی ہے۔

برطانیہ نے تو مصر سے اپنی فوجیں مصر سے ہٹانے کا اعلان کر دیا ہے مگر یہ اعلان نہیں کیا ہے کہ کتنے عرصہ میں کل مصر خالی کر دیا جائیگا۔

قاہرہ ۲۷ مئی۔ مصر کے وزیر اعظم نے مصر کی سینٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے پورا یقین ہے کہ مصر کو حکومت برطانیہ اور مسٹر بیون سے اپنے مقاصد حاصل ہو جائینگے۔ ہمارے سمجھ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ایسا ہم مصر خالی کرنے کے صحیح وقت پر بات چیت کر رہے ہیں۔

سمجھا ہے وہی خوب محبت کی نزاکت
جو غم سے ترے اشک بداماں نہیں ہوتا

(جناب نواب اثر کانپوری)

سچ ہے اثرِ نالہ و افغاں نہیں ہوتا
کہتے ہیں کہ ہوتا ہے، مگر ہاں نہیں ہوتا

کیوں گھر کی طرح میں ہوں دشتِ بلا میں
کچھ خاک اڑانے کو بیاباں نہیں ہوتا

شرم آتی ہے اے ضعف مجھے اپنے جنوں سے
ان ہاتھوں سے اب چاک گریباں نہیں ہوتا

دل دے کے خریدا ہے یہ آزارِ محبت
میں اون کے جفاؤں سے پریشاں نہیں ہوتا

(جناب عیاں کانپوری)

میرے سرِ شوریدہ کے شایاں نہیں ہوتا
وہ سجدہ جو صرفِ درِ جاناں نہیں ہوتا

وہ عشق جو مجروحِ تغافل نہ ہوا ہو
جنت بہ نظر، خلد بداماں نہیں ہوتا

ساحل کا تو کیا ذکر، دلِ شعلہ بداماں
طوفاں میں بھی آسودۂ طوفاں نہیں ہوتا

درکار ہے کچھ دستِ خزاں کا بھی تصرف
ہر غنچہ تو خود جانِ گلستاں نہیں ہوتا

(جناب انور کانپوری)

جس دل پہ غمِ عشق کا احساں نہیں ہوتا
تیری نگہِ ناز کے شایاں نہیں ہوتا

یہ بات ہے تیری نگہِ لطف پہ موقوف
ہر تیر تو پیوستِ رگِ جاں نہیں ہوتا

بیکار ہیں دامن پہ یہ چند اشک کے قطرے
دو چار گلوں سے تو گلستاں نہیں ہوتا

(جناب اظہر کانپوری)

تسکینِ غمِ عشق کا ساماں نہیں ہوتا
آنسو کوئی آمادۂ طوفاں نہیں ہوتا

ہر لحظہ کبھی وہ ہیں، کبھی یاد ہے انکی
دل اب کسی عالم میں پریشاں نہیں ہوتا

سب اپنی نگاہوں کی رسائی پہ ہے موقوف
وہ جلوۂ رنگیں کبھی پنہاں نہیں ہوتا

(جناب معراج لکھنوی)

اب خانۂ دل میں کوئی مہماں نہیں ہوتا
مدت ہوئی اس گھر میں چراغاں نہیں ہوتا

مخصوص تھے موسیٰ کے لئے حسن کے جلوے
اب کوئی سرِ طور نمایاں نہیں ہوتا

مدت سے غمِ عشق ہے، جمعیتِ خاطر
اب دل کسی عالم میں پریشاں نہیں ہوتا

(باقی صفحہ ۲ کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل ہی سے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیر دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۲۳ | کانپور شنبہ - یکم جون سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۲

مسٹر جناح کی نیک اُمیدیں

شملہ ۳۰-مئی - یہ اُمید کہ ہم اس آئینی مسئلہ کو جو ہندوستان کے روبرو پیش ہے۔ دوستانہ طریقہ پر اور مل جل کر حل کر سکیں گے۔ مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح نے ظاہر کی - جبکہ آج شام آپ نے ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کی - جلسہ میں مہاراجہ کپورتھلہ، سر فیروز خاں نون - سر بے لال اور سر شفاعت احمد خاں بھی موجود تھے۔

مسٹر جناح نے مزید کہا کہ یہ جذبہ لے کر میں دہلی جا رہا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ آپ کی نیک خواہشات کے ساتھ ہم کامیاب ہوں گے۔

اس وقت ملک میں جو تلخی موجود ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ جہانتک میرا تعلق ہے مجھ پر اس کا اثر نہیں پڑے گا۔ اور مجھے اُمید ہے کہ مسلم ہند اس سے اوپر اٹھے گا - بہرحال ہم ہمیشہ لڑتے جھگڑتے نہیں رہ سکتے۔ مسلمانوں نے بڑی مصیبتیں اُٹھائی ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ ہم مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کے تعاون اور امداد سے ان مصیبتوں کو دور کر سکیں گے۔ اس سے پہلے مسٹر جناح نے یہ کہا تھا کہ میں اس وقت کچھ نہیں کہنا چاہتا - کیونکہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا ۳-جون کو اجلاس ہونیوالا ہے آپ کو معلوم ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل جو کہ ہماری پارلیمنٹ ہے۔ اس معاملہ کو طے کرے گی۔

سمجھوتہ کی بات چیت ٹوٹ گئی

نئی دہلی - ۳۱-مئی - ریلوے بورڈ اور ریلوے ملازمین کے نمایندوں کے درمیان کل ابتدائی بات چیت ٹوٹ گئی - کیونکہ نمایندوں نے بورڈ کی یہ پیشکش قبول نہیں کی - جس میں انھیں تنخواہ کمیشن کی تحقیقاتی رپورٹ تک کے عارضی وقفے میں شرح تنخواہ میں قدرے اضافہ بتایا گیا تھا - موجودہ گورنمنٹ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اسے ملک کی تاریخ میں سب سے بڑی ہڑتال کا سامنا کرنا پڑے گا - یا یہ ہڑتال عارضی حکومت کے زمانے میں پیش آئے گی - اس میں کوئی شک نہیں کہ سر ایڈورڈ بنتھل ابتدا ہی سے اس معاملہ میں اچھی طرح کوشش کر کے قابو میں نہ لا سکے - دوران جنگ میں حکومت نے کمیونسٹ اور رویلسٹ پارٹی کی حوصلہ افزائی کر کے مزدور طبقے کو سنبھالنا چاہا - مگر یہ لوگ خود ہی حکومت کو برباد کرنے پر آمادہ ہو گئے۔

تھرڈ کلاس کے کرایہ میں اضافہ

نئی دہلی - ۳۱-مئی - معلوم ہوا ہے کہ ریلوے حکام نے تقریباً قریباً فیصلہ کر لیا ہے کہ ریلوے مزدوروں کی ہڑتال کو ٹالنے اور فالتو مزدوروں کو تخفیف میں نہ لانے کا ایک ہی ذریعہ باقی رہ گیا ہے کہ تھرڈ کلاس کے ریلوے مسافروں کے کرایہ میں پچیس فیصدی اضافہ کر دیا جائے - اس سے اتنی بڑی رقم وصول ہو گی کہ ریلوے حکام ہزاروں ان فالتو مزدوروں کو جنکی انھیں ضرورت نہیں کام پر لگائے رکھیں گے۔

یہ ایک نرالا طریقہ ہے کہ بنا ضرورت مزدوروں کو رکھا جائے بجائے اس کے ان کے لئے نیا مفید یا کام نکالا جائے - سنٹرل اسمبلی میں جب کبھی تھرڈ کلاس کا کرایہ بڑھانے کی تجویز سر ایڈورڈ بنتھل ریلوے ممبر نے پیش کی - اسکی پوری پوری مخالفت کی گئی -

ریلوے حکام کا کہنا ہے کہ ہم تھرڈ کلاس کے سفر کو بہترین بنانے کے لئے نئی گاڑیاں تیار رہے ہیں - کل اخباری نمایندوں کو نمونہ کی نئی گاڑی کا ملاحظہ کا ملاحظہ بھی کرایا گیا ہے - لیکن نئی گاڑیاں چلنے میں چند سال لگیں گے - اور کرایہ ابھی سے بڑھا دیا جائے گا۔

موسیلو گرو میکو کی تنبیہہ

نیو یارک - ۳۰-مئی اقوام متحدہ کی انجمن کے روسی نمایندے ایم گرومیکو نے کل رات لڑائی چھیڑنے والوں اور زہر پھیلانے والوں کی سخت مذمت کی روس امریکہ کی دوستی کی کونسل کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ جب سے اقوام متحدہ کی یہ انجمن بنائی گئی ہے - حالات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس میں بھی بہت کچھ ٹھیک نہیں ہو رہا ہے - کئی ملکوں کی ایسی ذہنیت ہے کہ وہ اس انجمن پر جو چھا جائیں اور اس سے سکیورٹی کونسل کے وجود کو سخت خطرہ ہے - ابھی تک کئی لڑاکو خفیہ طور پر اپنی سرگرمیاں جاری رکھ رہے ہیں - جبکہ تمام دنیا ان لڑاکوں سے اور لڑائی سے سخت نفرت کرتی ہے - اس میں ہتھکنڈے استعمال کیے جا رہے ہیں - جس سے مختلف ملکوں غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔

آج جن لوگوں نے بہت سے ملکوں اور قوموں کو ان کے حقوق سے محروم کر رکھا ہے - وہی لوگ چھوٹی قوموں کی حفاظت کا شور مچاتے ہیں - آج ان کے ماتحت کروڑوں لوگوں کو انسانی حقوق سے بھی محروم رکھا جا رہا ہے - ہم روسی لوگ مارشل اسٹالن کی رہنمائی میں دنیا کے امن اور سلامتی کی جنگ میں سب سے پہلے لڑنے کو تیار ہوں گے۔

ہاؤس آف کامنز میں اعلان

لندن - ۳۰-مئی - کل ہاؤس آف کامنز میں بیان دیتے ہوئے مسٹر ہربرٹ مارلین نے کہا کہ امریکہ کے اسسٹنٹ سکریٹری آف اسٹیٹ سر ولیم کلین کے بیان کی بنا پر میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ حال ہی میں واشنگٹن میں خوراک کی بابت جو فیصلے کئے گئے ہیں - اُنپر برطانیہ اور امریکہ میں کوئی اختلاف نہیں - اُنھوں نے کہا کہ امریکہ سے واپسی پر جو بیان میں نے پارلیمنٹ میں خوراک کی بابت دیا تھا - خبر رساں ایجنسیوں نے اس کو غلط وضاحت کے ساتھ امریکہ کو بھیجا - جس سے غلط فہمی پیدا ہو گئی - جب سرکاری طور پر میرا بیان حکومت امریکہ کے پاس پہونچا تو مسٹر کلین کو کہنا پڑا کہ میرا بیان واقعی طور پر ہمارے باہمی سمجھوتے کے عین مطابق تھا - مجھے افسوس ہے کہ حکومت امریکہ کے ایک ادنیٰ افسر کے معاملہ میں بلا وجہ دخل دے - جب ہم نے حکومت امریکہ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تو مسٹر کلین کو حکومت امریکہ کی طرف سے افسوس کرنا پڑا۔

اب امریکہ اور برطانیہ میں پیدا شدہ غلط فہمی ختم ہو چکی ہے - مسٹر چرچل نے کہا کہ یہ تو مانا جا سکتا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ میں یہ غلط فہمی دور ہو گئی ہے - لیکن ہاؤس آف کامنز کی غلط فہمی ابھی تک دور نہیں ہوئی - اس لئے مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔

جرنلسٹوں کی حالت کی تحقیقات

نینی تال - ۲۹-مئی - ڈاکٹر کے - این کاٹجو وزیر انفرمیشن (اطلاعات) نے یو-پی-پریس کانفرنس کے پاس کردہ رزولیوشن جس میں کہ گورنمنٹ سے درخواست کی گئی تھی - کہ ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرے جو ورکنگ جرنلسٹوں اور دیگر پریس کے کارکنوں کی تنخواہوں، اجرتوں اور کام کرنے کے ماحول و اوقات کے متعلق تحقیقات کرے اور اپنی سفارشات کر کے ایسا قانون بنوائے جس سے ان دماغی طور پر امیر اور مالی طور پر بھوکے بنگالی جرنلسٹوں اور پریس کے کارکنوں کی قسمت کا ماحول بہتر بنایا جا سکے کو منظور کر لیا ہے۔

پنڈت کیشو دیو مالیہ سکریٹری محکمہ اطلاعات یو-پی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ماہ جولائی میں صوبہ کے سرکردہ جرنلسٹوں کی ایک میٹنگ بنائیں جن سے تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کے متعلق کمیٹی کی ساخت اور شرائط پر ابتدائی بحث کی جا سکے - یو-پی - پریس کانفرنس جس کا اجلاس کانپور میں ۱۱-۱۲-مئی کو زیر صدارت مسٹر درگا داس جائنٹ ایڈیٹر "ہندوستان ٹائمز" ہوا تھا جسمیں حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا -

پہلے رزولیوشن میں جس میں ورکنگ جرنلسٹوں کے مطالبات کا ذکر ہے - اسکی پوری پوری حمایت کا اعلان اور کانفرنس اس رائے کا زور سے اظہار کرتی ہے کہ اب وقت آ گیا ہے جبکہ یو-پی - گورنمنٹ کو ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنی چاہیئے - جو اخبارات کی حالت کے متعلق تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ پیش کرے - جس میں اجرتوں - تنخواہوں - کام کے اوقات - رخصت کے قواعد - پراویڈنٹ فنڈ - پنشن اور ایسے ہی دوسرے معاملات کے متعلق بنیادی قانون بنانے کے سلسلہ میں رہنمائی ہو۔

۴گورنمنٹ کے اس خط پر بھی کافی غور و خوض اور بحث رہی کہ اگزیکٹو آفیسر اور میونسپل بورڈ کے دوسرے افسران نے اڈیٹ نوٹ کے متعلق غیر توجہی برتی - لیکن قریب قریب سب ممبران نے گورنمنٹ کے اس اعتراض سے اختلاف ظاہر کیا - کیونکہ اڈیٹ نوٹ میں اُٹھائے ہوئے مختلف سوالات کے جوابات پر جو اگزیکٹو آفیسر نے بھیجے تھے - ان پر اچھی طرح غور کر لیا گیا تھا - اور ساتھ ہی انکو منظور بھی کر لیا تھا -

بورڈ کے ممبران اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ وہ تمام اعتراضات جو گورنمنٹ نے بورڈ کے افسران پر لگائے ہیں مبہم اور بے معنی ہیں اور ان اعتراضات کو زیادہ صاف ہونے کی ضرورت ہے - آخر میں یہ طے ہوا کہ اس خط کو دوبارہ گورنمنٹ کے پاس بھیجا جائے اور ان اعتراضات کے صاف طور پر بیان کرنے کا مطالبہ کیا جاوے -

کانپور ایک مہینہ کیلئے کپڑے سے محروم

سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ یکم جون سے شہر کانپور میں کوئی کنٹرول شدہ کپڑا پبلک کو ایک مہینہ تک نہیں - اسکی وجہ یہ ہے کہ کانپور کے دیہاتوں کے رہنے والوں کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں کپڑا دیا جا سکے اور ان سے اسکے معاوضہ میں زیادہ سے زیادہ مقدار میں غلہ حاصل کیا جا سکے - صوبہ میں ہر جگہ غلہ حاصل کرنے کے واسطے یہ طریقہ استعمال کیا جا رہا ہے لیکن شہر کانپور ایک مہینہ کیلئے کنٹرول شدہ کپڑے سے محروم رہیگا - برخلاف لکھنؤ وغیرہ کے باشندوں کیلئے ایک محدود مقدار میں کپڑے کا انتظام کیا گیا ہے - چونکہ شہر کانپور ایک مہینہ تک کنٹرول شدہ کپڑے سے محروم رہیگا - اسلئے اہل شہر کو ہینڈلوم پر گذارہ کرنا ہوگا۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

۲۹-مئی کو کانپور اربن ڈیولپمنٹ بورڈ کا ایک جلسہ بصدارت سر ایڈورڈ سوٹر منعقد ہوا جس میں شہر کے چاروں طرف سبزہ زار قائم کرنے کی اسکیم پر عمل درآمد کرنے کا فیصلہ ہوا - اس اسکیم کا خاص مقصد چراگاہیں، اینٹوں کے بھٹے اور چڑیا خانہ وغیرہ دریائے گنگا کے کنارے بٹھور کی طرف ہٹانا ہے - اور شہر کے چاروں طرف گلزار بنانا ہے - بعض ممبران جلد بازی کے خلاف تھے - ان کا کہنا تھا کہ جبتک پہلے والی اسکیمیں پوری نہوں نئی اسکیموں کا شروع کرنا قابل اعتراض و ناقابل عمل ہے - دوسری تجویز کانپور کے نزدیک ایک صنعتی نئی آبادی چکیری اسٹیشن کے پاس گرانڈ روڈ پر قائم کرنے کی تھی - جسکی ابتدائی مراحل طے کرنے کی کارروائی کرنا منظور ہوا - پبلک سروس کے متعلق سوالات کے جوابات دیے گئے - بورڈ نے سٹی انجینیر کے تقرر میں دیر پر فکر و تشویش کا اظہار کیا - جسکو یو-پی - گورنمنٹ نے یہ کہکر ملتوی کر دیا ہے کہ گورنمنٹ نے ابھی تک اس بورڈ کے بابت اپنی پالیسی نہیں طے کی ہے - بورڈ نے اس عہدہ پر لفٹنٹ کرنیل سوائن ٹامسن کا تقرر منظور کیا تھا - بورڈ نے سڑکوں کے کنارے درخت لگانے کا فیصلہ کیا ہے

مکانات کی اسکیم

یو-پی - گورنمنٹ نے غریبوں کے لئے ہاؤس بلڈنگ پروگرام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کے مطابق گورنمنٹ شہروں اور مواضعات میں ماڈل مکانات تعمیر کرے گی اور بالکل مفت غربا کو دے گی - اور معمولی حیثیت کے لوگوں کو اقساط پر قیمت وصول کرنے کے طریقہ پر دے گی - اس اسکیم سے مزدوروں اور کسانوں کو نفع پہونچنے کی اُمید ہے -

کانپور میں مکانوں کی نایابی سے زیادہ تکلیف ہے - اسلیے اس اسکیم کو عملی کارروائی شہر سے شروع کی جائے تو بہتر ہے۔

دیہاتیوں سے رعایت

ڈسٹرکٹ اڈوائزری کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اناج حاصل کرنے کی اسکیم کے سلسلہ میں اناج دینے والے کسان کو ۵ گز فی من کے حساب سے ۳۰ گز تک کپڑا دیا جاوے معمولی طور پر ہر کسان ۵۰ گز کپڑا پائے گا - اسی طرح نصف سیر فی من کے حساب سے ۱۰ سیر تک شکر بھی دی جائے - اسی طرح سے ضلع میں حلوائیوں کو ایک ہزار سیر شکر دینے کا انتظام کیا جائے۔

اسٹرائک

ہارنس دیٹڈ لری فیکٹری کے مزدوروں کی اسٹرائک بدستور جاری ہے اور سنٹرل آرڈیننس ڈیپارٹمنٹ کے ا ہزار مزدوروں نے اسٹرائک کرنے کے لئے ۱۵ دن کا نوٹس دیا ہے کہ اگر بونس اور اضافہ مہنگائی کے اون کے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو وہ کر دیں گے۔

نقصانات

۲۱-مئی کے طوفان کے دوران میں موضع فتحپور تھانہ ککون میں آگ لگ گئی - اور ۳۰ کے مکان جلکر خاک ہو گئے جس میں ۲ لڑکے بھی مر گئے -

کوئلہ کی کمی

شہر میں کوئلہ کی سپلائی کم ہو جانے کی وجہ سے ملوں کے کام میں تخفیف کا سوال پیدا ہو گیا ہے - اگر کوئلہ دستیاب نہوا تو کارخانوں میں کام کم ہو جائے گا -

اسپنسر گیس فیکٹری ہڑتال

مسٹر آئی - یو الیگزینڈر - آئی - سی - ایس - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ :-

اسپنسر گیس فیکٹری کی ہڑتال کے قضیہ کو طے کرنے کی جب ہر ممکن کوشش ناکامیاب ہوئی تو فیکٹری کے منتظمان نے فیکٹری کو ایک غیر محدود عرصہ تک بند کر دینے کا فیصلہ کر کے ہڑتال کو ختم کرا دیا -

منتظمان فیکٹری اپنے ہیڈ آفس دہلی سے ایک ارشاد کے دوران میں اس فیصلہ پر پہونچے ہیں کہ موجودہ حالات میں فیکٹری چند سال سے نفع نہیں حاصل کر رہی ہے اور فیکٹری کے تمام مشنری پورانی ہو چکی ہے

یہ امر قابل افسوس ہے کہ کانپور اس فیکٹری کے فوائد سے محروم ہو جائیگا - خصوصاً موجودہ ہیضہ کے موسم میں جبکہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد سوڈا واٹر کو ہیضہ کے انسداد کے لئے بطور ایک دوا کے استعمال کرتے ہیں - عمدہ قسم کے سوڈا واٹر کی سپلائی کے ختم ہو جانے کے لوگ بہت زیادہ محسوس کریں گے - یہ خیال کیا جاتا ہے کہ منتظمین پہلے ہی سے فیکٹری کے بند کرنے کے متعلق غور کر رہے ہیں - لیکن فیکٹری کے کام کرنے والوں کی موجودہ غیر قانونی ہڑتال نے تمام معاملات کو آخری درجہ پر پہونچا دیا -

میونسپل بورڈ

۳۰-مئی کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ چیرمین بورڈ بابو دوارکا پرشاد سنگھ کی صدارت میں ہوئی جسمیں بورڈ کے محکمہ صحت کے چند حصوں کو ڈیولپمنٹ بورڈ کو منتقل کرنے کے مسئلہ پر بحث شروع ہوئی - اور عام طور پر سب ممبران نے یہ رائے ظاہر کی کہ ڈیولپمنٹ بورڈ ان تمام اُمور کو سرانجام دینے میں ناکامیاب ہوا اور کسی اختیار کو منتقل کرنے کی سخت مخالفت کی -

مسٹر ایچ - ایم - نیر نے ڈیولپمنٹ بورڈ کے ممبران پر سخت اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ وہ سب بورڈ کے چیرمین سر سوٹر کے ہاں میں ہاں ملانیوالے ہیں انھوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ڈیولپمنٹ بورڈ میں میونسپل بورڈ کے نمایندوں نے بھی کچھ اچھا مظاہرہ نہیں کیا - مسٹر نیر نے کسی محکمہ یا کسی محکمہ کے کسی حصہ کو ڈیولپمنٹ بورڈ کو منتقل کرنے کی سخت مخالفت کی مسٹر نیر کی زیادہ تر ممبروں نے تائید کی اور اسکو بورڈ نے منظور کر لیا - ۴

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ

(بسلسلہ صفحہ اوّل ملاحظہ ہو)

(جناب سرشار کانپوری)

جس کو غمِ کونین کا عرفاں نہیں ہوتا | شاعر کی نگاہوں میں وہ انساں نہیں ہوتا
کانٹے بھی اد لجھتے نہیں پہونچا تو کیا ذکر | غربت میں کوئی حال کا پرساں نہیں ہوتا
جاتے ہوئے کہتے ہو کہ اللہ نگہباں | اللہ مگر کس کا نگہباں نہیں ہوتا

(جناب ظفر محسن پوساری)

دل مستحقِ الفتِ جاناں نہیں ہوتا | جبتک کہ ظفر چاک گریباں نہیں ہوتا
امواج حوادث سے بہت کھیل چکا ہوں | طوفانمیں بھی اب خدشہ طوفاں نہیں ہوتا
اک میں کہ مجھے آٹھ پہر فکر ہے اوسکی | اک وہ، کہ مرے حال کا پرساں نہیں ہوتا

(جناب صاحب لکھنوی)

کچھ تجھ سے اب اے نالہ سوزاں نہیں ہوتا | اک گھر بھی محلہ کا پریشاں نہیں ہوتا
اکثر میں وہاں کشمکشِ غم پہ ہنسا ہوں | رونا بھی جہاں عشق میں آساں نہیں ہوتا
اک میں ہوں کہ غصہ بھی برا لگتا ہے اونکا | اک غیر کہ پٹ کر بھی پشیماں نہیں ہوتا
سب جھوٹ کہ ہوتا ہے گلستاں ہی نشیمن | سب جھوٹ نشیمن سے گلستاں نہیں ہوتا

مغربی تہذیب کی پرستار بننے کے بعد ہندوستان کی آزادی پسند لڑکیوں کے دماغوں کی کیا حالت ہو جاتی ہے ... اس وقت ظاہر ہوا جب ...

"میں ... ہی ہوں۔ کیونکہ میرا دل اس محدود فضا میں رہتے رہتے اُکتا گیا ہے۔ آپ مجھے تلاش کرنے کی کوشش نہ کریں۔"

اس ننگ خاندان لڑکی کی اس عبارت کے بعد ہونا تو یہی چاہیئے تھا کہ والدین اس کے نام پر خاک ڈالکر چپکے ہو کر بیٹھ جاتے۔ مگر ان کا دل نہ مانا مس صاحبہ جس ... میں ملیں اس کو دیکھکر والدین حیران دشتسشدر رہ گئے اور انھوں نے جو کچھ بیان کیا اسکو سُن کر وہ حیرت سے نقش دیوار بن گئے۔

آزادی پسند مس صاحبہ ایک اور نوجوان لڑکی کے ساتھ مردانہ لباس میں پائی گئیں اور انھوں نے یہ بیان کیا کہ میری طرح میری یہ ساتھن بھی اپنے گھر سے فرار ہو کر آئی ہے۔ میں نے مردانہ لباس اس لئے اختیار کیا کہ ہم دونوں خود کو میاں بیوی ظاہر کر کے شہر شہر گھومتے پھریں اور خوب سیریں کریں۔ یہ ہے مغرب زدہ لڑکیوں کے دماغوں کی حالت کو یہ خود کو خطرے میں ڈالکر سیریں کرنے کے لئے گھروں سے فرار ہو جاتی ہیں۔

دو لڑکیوں کے اس دلچسپ قصے کے بعد اب کلکتہ ہی کی ایک مزیدار داستان سُن کر اور بھی زیادہ لطف حاصل کریں گے۔ ایک ہوٹل میں کلرک کی پوسٹ پر کچھ مہینوں سے ایک خوبرو اور خوش وضع نوجوان کام کر رہا تھا۔ وہ بہت شرمیلا اور نرم و نازک تھا۔ اس لیے ہوٹل والے اسے "... بابو" کہنے لگے۔ لیکن ایک دن اتفاق سے اس نوجوان کا بھید کھل گیا تو پتہ چلا کہ یہ تو ایک نازک اندام حسینہ کی تیلی ہے۔

اس لڑکی کے اس طرح لڑکا بن کر نوکری کرنے پر سب کو حیرت تھی۔ لیکن یہ سُن کر لوگ دنگ رہ گئے کہ یہ ایک مالدار گھرانے کی چشم و چراغ ہے اور اپنے گھر سے بھاگ کر کلکتہ آ کر اس غرض سے مردانہ لباس اختیار کر کے ہوٹل میں نوکری کرنے لگی کہ ... دنیا کو دیکھنا اور حالات سے لطف اوٹھانا چاہتی تھی۔

مذکورہ بالا لڑکیوں کے دماغوں کو آزادی کی جو ہوا لگی ہوئی تھی۔ اس کے دلچسپ قصے سُن لینے کے بعد اب آپ ایک "بوڑھی گھوڑی لال لگام" کی مزیدار کہانی بھی سُن لیجئے۔ آپ بیٹے بیٹیوں پوتے پوتیوں اور نواسے اور نواسیوں والی تھیں اور بظاہر منسی خوشی بوڑھاپہ گذار رہی تھیں لیکن نفعتاً آپ کے بوڑھے دل میں جوانی کی لہر پیدا ہو گئی اور آپ نے یہ سمجھ لیا کہ اگر آپ گھر سے بھاگ جائیں اور کسی مرد پر یہ ظاہر ہو جائے کہ آپ لاوارث ہیں تو وہ آپ کے ساتھ محبت کی ایک نئی دنیا بسانے کو تیار ہو جائیگا۔ اس چکر میں پڑ کر یہ جوان دل والی بڑی بی گھر سے نکل پڑیں۔ مگر ان کو تجربے سے یہ معلوم ہوا کہ ان کو بوڑھی ماں سے زیادہ اور کچھ ماننے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں ہے تو آپ پھر اپنے گھر واپس آ گئیں۔

غرض ہندوستان میں عورتوں کے دماغوں کو آزادی کی ہوا لگنے کے بعد عجیب واقعات ظہور میں آ رہے ہیں۔

ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

کلکتہ - ۲۷ مئی - مشن کی تجاویز پر غور کرنے کے لیے آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۱۴-۱۵ جون کو دہلی میں منعقد ...

(اختر ...)

... اور دریا سمندر ... ملتے ہیں

دوسرے سے مل کر کیف و مواصلت حاصل کرتی ہیں۔

دنیا میں کوئی چیز یکہ و تنہا نہیں اور قانون خداوندی کے مطابق ایک دوسرے کی ہستی میں مل جاتی ہیں تو پھر میں کیوں نہ تجھ میں سما جاؤں۔

اے میرے محبوب - دیکھ - پہاڑ بلند و بالا آسمانوں کو چھوتے ہیں۔

اور لہریں ایک دوسرے سے ہم آغوش ہوتی ہیں۔ (خدا کی قسم) کوئی بھی پھول بخشائش کا مستحق نہ ہوگا۔ اگر وہ اپنے بھائی سے نفرت کرے۔

شعاع شمسی کائنات ارضی کو حلقہ در آغوش لئے ہوئے ہیں۔

اور چاند کی حسین دیوی سمندر کے دیوتا کے لبوں کا بوسہ لیتی ہے۔

لیکن اے میرے محبوب - کائنات عالم کا یہ تمام اظہار عشق و محبت میرے کس کام کا۔ اگر تو ہی میرے لبوں پر مہر محبت نہ ثبت کرے۔

(پی - بی - شیلے)

مسکراہٹ

یقیناً تیری آمد کسی مسرت کے جذبہ کا اظہار کرتی ہے تیرا انداز کچھ عجیب کیف پیدا کرتا ہے۔ آہستہ آہستہ لبوں کا جنبش کرنا ایسا معلوم ہوتا ہے گویا چاندنی کے سایہ میں کلیاں چٹک رہی ہیں۔ اور ایک ایک پنکھڑی شگفتگی میں تر و تازہ ہو رہی ہیں تو نہ صرف اپنے محسن ہی کو محظوظ کرتی ہے۔ بلکہ دوسروں کی نگاہوں میں بھی لطف اندوز بن جاتی ہے۔

تیرا جلوہ فانوسوں کے واسطے ایک تسلی بخش ذریعہ ہے کہیں تو اپنے بھولے پن سے دلوں کا شکار کرتی ہے اور کہیں اپنی تیزی سے سینوں کو فگار کرتی ہے بہرحال تیری رعنائی زندہ دلی کا ثبوت ہے۔

(پی - بی - بہار - آگرہ)

... نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ بنگال میں سب سے پہلے پنڈتا تارا بائی نے عورتوں میں تعلیم کا پرچار کیا۔ پنڈتا تارا بائی نے اپنی حیرت انگیز استعداد علمی کی بدولت سرسوتی کا لقب حاصل کیا۔ سر ولیم ہنٹر نے ۱۸۸۳ء میں پنڈتا تارا بائی کے بارے میں لکھا تھا:-

"پچھلے اکتوبر ایک معزز برہمن خاتون اپنے بھائی کے ہمراہ بنگال کا دورہ کر رہی تھی وہ ہر شہر اور گاؤں میں جلسے کرتی اور عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے اور رسم و رواج کی زنجیروں سے آزادی کا درس دیتی پھرتی تھی۔ پنڈتا تارا بائی کی کوششوں سے ۱۸۸۹ء میں ہندو بیواؤں کے لئے شاردا سدن کے نام سے ایک آشرم کھولا گیا اور اس کے بعد کھیت گاؤں میں مکتی آشرم کی بنیاد ڈالی گئی ۱۸۹۷ء میں بنگال میں خوفناک قحط پڑا تو پنڈتا تارا بائی نے مفلوک الحال عورتوں کو اپنے آشرم میں جگہ دی اور انھیں دستکاریوں کی تعلیم دیکر انھیں محتاجی سے بے نیاز کیا۔ اس آشرم کے ساتھ ہی اپاہج بچوں کے لئے ایک علیحدہ آشرم کھولا گیا۔ (باقی آئندہ)

ہو گا۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔

ہندو مہاسبھا کی آل انڈیا کمیٹی بھی اس مقصد کے لئے ۱۵ اور ۱۶ جون کو اپنی میٹنگ کرے گی۔

... میں تہلکہ مچ جاتا تھا اور اس بغاوت کی خبر آگ کی طرح چاروں طرف پھیل جاتی تھی۔ اخبارات بڑے طمطراق سے ان عورتوں کے فوٹو شایع کرتے اور اور ان کے حالات زندگی رفتہ رفتہ افسانوی رنگ اختیار کر لیتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب نئی تعلیم اور نئے خیالات کے اثر سے ہندوستان کے طبقہ نسواں کو اپنی پسماندہ حالت کا کچھ کچھ احساس ہو چلا تھا۔ لیکن یہ شعور ذہنی اجتماعی زندگی پر اثر انداز نہ ہوا تھا۔ زندگی کی پُرسکون سطح اب متلاطم ہو رہی تھی۔ لیکن آزادی نسواں کی تحریک انقلاب کی لہروں کے پرانے سماجی نظام سے ٹکرائی نہ تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ کسی خاتون کا سرکاری عہدہ حاصل کرنا، کوئی اعلیٰ امتحان پاس کرنا اور کسی ٹرسٹ یا کمیٹی کا ممبر بننا بڑی بات تھی۔ آج زمانہ بہت بدل گیا ہے آج ہم زندگی کے ہر شعبے میں عورتوں کو اپنی ترقی کے لئے مصروف کار پاتے ہیں۔ آزادی نسواں کی چھوٹی موٹی بیل آج تناور درخت کی صورت میں ہمارے پیش نظر ہے۔ یہ انقلاب کسی حادثہ کا نتیجہ نہیں۔ یہ ان مشاہیر عورتوں کی قربانیوں کا اثر ہے جنھوں نے ہوا کے مخالف رخ پیش قدمی کی اور سماج کے طعن و تشنیع کی پرواہ کر کے اپنی بہنوں کو پستی سے اُبھارنے کا جتن کیا۔ یہ اُن عورتوں کی محنت کا ثمر ہے جنھوں نے بنجر دھرتی میں انقلاب کے بیج بوئے اور اپنے خون جگر سے اسے سیراب کیا۔ آج وہ مجاہد عورتیں ہمارے درمیان موجود نہیں۔ لیکن ان کے کارنامے ترقی نسواں کی تاریخ میں روشن ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔

پنڈتا راما بائی

ویدک زمانے میں عورتوں کی تعلیم پر کوئی پابندی نہ تھی گوروکلوں میں لڑکیاں اور لڑکے اکھٹے تعلیم حاصل کرتے تھے اعلیٰ تعلیم کے لئے بھی وہی سہولتیں میسر تھیں۔ جو مردوں کو چنانچہ پرانے گرنتھوں میں ہمیں کئی ودوان عورتوں کے حالات ملتے ہیں۔ مسلمانوں کے عہد حکومت میں بھی تعلیم نسواں کی ہر طرح حوصلہ افزائی کی جاتی تھی۔ لیکن انگریزوں کے عہد حکومت نے درس تدریس کا یہ سلسلہ ختم کر دیا۔

نہ وہ مدرسے رہے۔ نہ استاد، انگریزی تعلیم کا سلسلہ ایک خاص طبقے تک محدود تھا۔ بدیسی حکومت ملک کی اقتصادی لوٹ کھسوٹ میں مصروف تھی، اسے اتنی فرصت کہاں تھی کہ رعایا کی بنیادی ضرورتوں کا خیال رکھے۔ ملکہ وکٹوریہ کے عہد میں حکومت نے پہلے پہل تعلیم نسواں کی حوصلہ افزائی کی۔ لیکن اس کوشش کی مثال یہ تھی جیسے کوئی بہتے دریا میں مٹھی بھر ریت ڈالکر اس میں بند لگانے کا جتن کرے۔ چنانچہ مسز مارگریٹ کزنز اپنی کتاب "جدید ہندوستان کا طبقہ نسواں" میں لکھتی ہیں:-

"۱۸۵۷ء میں ایک سرکاری اعلان میں دیہاتی اسکولوں کے لئے جہاں صرف لڑکے پڑھتے تھے خاص گرانٹ منظور کی گئی تاکہ وہاں لڑکیاں بھی لکھ پڑھ سکیں اور اس کے بعد حکومت کی طرف سے تعلیم نسواں کی حوصلہ افزائی کی کئی کوششیں کی گئیں۔

حکومت کی کوشش کس حد تک کامیاب ہوئیں اُن کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ ۱۰۰ سال کے عرصہ میں سرکاری اسکولوں اور کالجوں میں صرف اتنی گنجائش پیدا ہو سکی ہے کہ لڑکیوں کی سات فیصدی تعداد حاصل کر سکے اور آج بھی یہ حالت ہے کہ دو یا تین فی صدی عورتیں دیسی زبان ایک فی صدی انگریزی زبان لکھ پڑھ سکتی ہیں، دراصل عورتوں کی تعلیمی ترقی کی بنیاد اسوقت پڑی جب دو ہندو عورتوں ...

یہ امر یقینی ہے کہ جب ذاتی راکٹ کے ذریعہ باقاعدہ بحفاظت پہونچانی ممکن ہو جائے گی۔ اہل حوصلہ خود بھی اسکی سواری کرنے کے لئے مضطرب ہو جائیں گے۔ اور یہ راکٹ کے ذریعہ مسافر لیجانے کی ابتدا ہوگی۔

اگر یہ ممکن بھی ہو جاتا ہے کہ راکٹ کے ذریعہ ادھر ادھر آ جا سکیں تب بھی راکٹ موجودہ ہوائی جہازوں پر سبقت نہیں لے جا سکتا۔ ہوائی جہازوں کو بھی ترقی ہوگی اور ممکن ہے کہ وہ زیادہ بلندی پر پندرہ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ادھر ادھر آ جا سکیں۔

حال ہی میں ہوا بازی کی نیشنل ایڈوائزری کمیٹی نے انکشاف کیا ہے کہ یہ اپنی ہوائی سرنگوں میں "Jet PROPELLED" ہوائی جہازوں سے تجربات کر رہی ہے۔ جو کہ ۲ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار بھی نہایت غیر معمولی ہے۔ اس رفتار سے دنیا کے کسی بھی گوشہ سے دوسرے گوشہ تک جانے میں صرف آٹھ گھنٹے درکار ہوں گے۔ یہ رفتار زیادہ تر انسانوں کے لئے تسلی بخش ہوگی لیکن جو کہ دنیا کے ایک گوشہ سے دوسرے تک پہونچنے کے لئے آٹھ گھنٹہ کا وقت بھی صرف کرنے کے لئے تیار نہیں ان کے لئے مسافروں کو لیجانے والے راکٹ حاضر ہوں گے۔

مسافروں کو لیجانیوالا راکٹ تیز ترین ہوائی جہاز سے دس گنا زیادہ تیز پرواز کر سکتا ہے۔

اب سوال یہ درپیش ہے کہ کیا بالآخر جسم انسان اس قدر ناقابل قیاس رفتار کو برداشت کرے گا؟ کیا اس تیز رفتاری سے پرواز کرنے میں اسکی روح قفس سے پرواز نہ کر جائے گی؟ کیا اس قدر رفتار پر اس کی ہڈیاں چکنا چور نہ ہو جائیں گی؟

انسان کے جسم کی قوت برداشت کے بارے میں ہمیں کافی تجربہ ہے۔ یہ معلوم ہے کہ ہم کسی بھی رفتار اور بدلے نہیں یعنی تقریباً ایک ہی رفتار قائم رہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہر کوئی زمین کے ساتھ سورج کے گرد تقریباً ۱۹ میل فی سکینڈ کی رفتار سے گردش کر رہا ہے۔

انسان کو رفتار کی یکدم تیزی یا یکدم سستی سے نقصان پہونچتا ہے۔ مسافر بردار راکٹ میں ہمیں یہ احتیاط رکھنی ہوگی کہ اسکی رفتار کی تبدیلی انسانی جسم کے لئے قابل برداشت رہے۔

الہ آباد - ۲۸ مئی - پنڈت جواہر لال نہرو - ۴ جون کو نینی تال جا رہے ہیں۔ وہ وہاں یو۔ پی پراونشیل کانگرس کمیٹی اور کونسل کی میٹنگ میں کرینگے جہاں زمینداری سسٹم ختم کرنا اور دوسرے اہم مسئلوں پر غور ہوگا۔

... ٹاکیز کی تصویر پرتیما کی نمائش

... بمبئی ٹاکیز کی جدید تصویر "پرتیما" ... نمائش کے لیے پیش کی گئی ہے۔ جس میں سورن لتا - دلیپ کمار - ممتاز علی - اور پیٹھا والا کام کر رہے ہیں۔

سینما بین طبقہ بمبئی ٹاکیز سے ناواقف نہیں۔ یہ وہی مشہور فلم کمپنی ہے جس کی ایک دو نہیں بلکہ بیشمار تصاویر جوبلی پکچرز ثابت ہوئی ہیں۔ بمبئی ٹاکیز کی تصاویر کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی دلچسپ ہوتی ہیں۔

"پرتیما" جو بمبئی ٹاکیز کی ایک نہایت ہی دلکش سوشل تصویر ہے۔ اسمیں وہ تمام خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہیں۔ جو بمبئی ٹاکیز کے لیے مخصوص ہیں۔ توقع ہے کہ یہ تصویر دہلی میں خوب مقبولیت حاصل کرے گی۔

"بیرم خاں" ایک عظیم الشان فلم ہے

اسٹنڈرڈ پکچرز کی تاریخی تصویر "بیرم خاں" کی نمائش اسی ہفتہ سے شمالی ہند کے بعض بڑے شہروں میں شروع ہو گئی ہے۔ بیرم خاں کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس تصویر کی تیاری پر پورے دو سال صرف ہوئے ہیں۔ اور ۲۵ لاکھ روپیہ کی لاگت آئی ہے۔

بمبئی اور شمالی ہند کے فلمی حلقوں کا بیان ہے کہ بیرم خاں ایک ایسی شاندار اور مایہ ناز فلم ہے۔ جسے ہندوستان کی فلمی صنعت میں ایک نایاب شاہکار قرار دیا جا سکتا ہے۔ عام خیال ہے کہ یہ تصویر سارے ہندوستان میں عموماً اور شمالی ہند میں خصوصاً بڑے ساتھ پسند کی جائے گی۔

پنجاب فلم کارپوریشن کی تصویر "دیکھو جی"

پنجاب فلم کارپوریشن کے نام سے ایک جدید فلمی ادارہ حال ہی میں بمبئی میں قائم ہوا ہے۔ اس فلمی ادارہ کی جانب سے "دیکھو جی" کے نام سے ایک فلم کی ابتدائی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس کمپنی کی پہلی ہی پیش کش معیاری اور بلند پایہ ثابت ہو۔ چنانچہ ممتاز - شانتی - انجم خاتون جیسے ممتاز اداکاروں کی خدمات حاصل کی جا چکی ہیں۔ توقع ہے کہ یہ جدید فلمی ادارہ بہترین تصاویر ملک کے سامنے پیش کرے گا۔

"مالنرور" نمائش کیلئے بالکل تیار

ایشیاٹک پکچرز بمبئی کی جدید سوشل تصویر "مالنرور" کی بابت معلوم ہوا ہے کہ یہ تصویر مکمل ہو چکی ہے، توقع ہے کہ اسے جلد ملک کے نمائش کے لیے پیش کر دیا جائیگا۔ ایشیاٹک پکچرز کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ فلم کمپنی اگرچہ کم تصاویر تیار کرتی ہے۔ لیکن اسکی تصاویر ہمیشہ معیاری ہوتی ہے۔

سچا دوست سب سے بڑی دولت ہے۔

عقلمند آدمی کا امتحان غصے کے وقت ہوتا ہے۔

اصل میں غریب وہ ہے جس کے پاس علم ہے۔

سچائی سے خدا خوش اور مہربان ہوتا ہے

تندرستی خوشی اور خوش اصلی زندگی ہے۔

زیادہ علم سے زیادہ عمل بہتر ہے۔

قوم کی خدمت بہترین عبادت میں شامل ہے

بڑوں کا ادب کرنیوالا بانصیب ہوتا ہے۔

صفائی سے صحت اور تندرستی برقرار رہتی ہے

ورزش کرنے سے جسمانی حیثیت اچھی رہتی ہے

صبح اٹھنے والوں کا حافظہ اچھا رہتا ہے

والدین کی خدمت سعادت مندی کی نشانی ہے۔

اُستادوں کی خدمت دانا بناتی ہے۔

ایک شخص کا جوتا چوری ہوگیا۔ صبح لوگوں سے دریافت کرنے لگا کہ کس نے میرا جوتہ چرایا ہے؟"

ایک صاحب بولے:۔

"بھائی دنیا میں ایک جوتا گیا ہے۔

— خدا آپ کو آخرت میں سوجوتے عنایت کرے گا۔

ایک آدمی:۔ (دوسرے سے) ارے بوڑھے تمھاری داڑھی کیوں کالی ہے۔ اور سر کے بال سفید۔

بوڑھا۔ جناب من سبب یہ ہے کہ سر بہ نسبت داڑھی کے ۲۰ سال بڑا ہے۔

بیمار:۔ (ڈاکٹر سے) ڈاکٹر صاحب! میں اب اچھا ہے۔ یہ سب آپ کی مہربانی ہے!!

ڈاکٹر:۔ خدا کی مہربانی سمجھو میں کیا کرسکتا ہوں۔

بیمار۔ اچھا تو پھر میں دوائی کی قیمت خدا کو بھیجدوں گا۔

مسٹر قدوائی الہ آباد روانہ ہوگئے

لکھنؤ۔ ۲۸ مئی۔ حکومت یو۔ پی کے ہوم منسٹر رفیع احمد قدوائی الہ آباد کے حالات کو خود دیکھنے کے لئے بذریعہ کار لکھنؤ روانہ ہوگئے۔ وہاں کے حکام نے مسٹر قدوائی کو تمام حالات سے بذریعہ ٹیلیفون مطلع کردیا ہے اور اب وہ وہاں خود جاکر تمام حالات کا معائنہ کریں گے۔

ہندوستان میں عیسائی [illegible] کنبہ کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ اوسطاً فی گھر پانچ افراد عزو ملتے ہیں۔

دنیا میں یہودی قوم ایسی ہے۔ جس میں دنیا بھر کی ہر ایک قوم سے زیادہ بچے ہوتے ہیں۔ یعنی فی گھر اوسطاً ۹٫۵ بچے موجود ہیں۔

صوبہ مدراس میں عورتوں کی تعداد اور تمام صوبوں سے زیادہ ہے۔ یعنی اوسطاً ۱۰۰۰ مردوں کے مقابلہ میں ۱۰۲۵ عورتیں ہیں۔ اس کے برعکس پنجاب میں ۱۰۰۰ مردوں کے مقابلہ میں ۸۳۱ عورتیں ہیں۔

صوبہ بنگال بلحاظ آبادی ہندوستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔

کہتے ہیں برما میں بوڑھے آدمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یعنی کل آبادی کا ۳٫۱۱ حصہ پچاس برس سے زیادہ عمر والوں کا ہے۔

مصر میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنیکا رواج ابھی تک ہے۔ اس کا ثبوت ایک رپورٹ سے ملتا ہے جو چند سال ہوئے شایع ہوئی تھی۔ کہ ۷۴ ہزار سے زیادہ آدمیوں کے پاس تین تین بیویاں تھیں۔ ۱۵۰۰ ایسے تھے جن کی شادی پانچ مرتبہ ہوچکی تھی۔ ۱۸۰ ایسے تھے۔ جن کی شادی نو بار ہوچکی تھی۔

خاموش محبت

ایک دل کے ٹوٹنے کی دردناک سرگذشت

از طلعت آرا صاحبہ

"یہ افسانہ جو ایک دردانگیز داستان محبت ہے۔ اصل میں اس میں عورت کی محبت کے ایک پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس افسانے کو پسند کیا جائے گا۔"

جیوتی مجھے دیکھتے ہی خوشی سے کھل جائیگی۔ —— رمن نے سوچا۔ اس نے کھڑکی سے جھانک کر باہر دیکھا۔ بس اب دو چار اسٹیشن اور رہ گئے ہیں۔ پھر وہ وہاں جا اُترے گا۔ رمن کو ایسا معلوم ہوا گویا جیوتی کا مسکراتا ہوا چہرہ اس کے سامنے ہے اور اس کے پتلے پتلے گلابی ہونٹ ہل رہے ہیں —— میرے دیوتا۔ آپ آ گئے! آپ وعدہ کر کے گئے تھے۔ ایک ہفتہ بعد آجاؤنگا مگر آئے ہیں چھ مہینے بعد اپنا پتہ بھی نہ بتا گئے۔ جو ہم خط تو لکھتے۔ کہا تھا پتہ دے جاؤں گا۔ مگر شاید چلتے وقت جلدی میں بھول گئے۔"

جیوتی کے اس تصوری مکھڑے کو دیکھتے ہوئے رمن بھی جواب میں کچھ کہنے کو تھا۔ مگر دفعتہً اسے خیال آگیا کہ میں ریل کے ڈبے میں مسافروں کے درمیان بیٹھا ہوں۔ اگر اس طرح جیوتی کے تصور میں آپ ہی آپ باتیں کرنے لگوں گا تو یہ سب مسافر مجھے پاگل سمجھیں گے۔

دور دور تک ہرے ہرے کھیت پھیلے ہوئے ہرے ہرے کھیت پھیلے ہوئے تھے۔ ان کی ہری سطح رمن کی آنکھوں کے لئے ایک سبز پردہ سا بن گئی۔ جس پر جیوتی کی بہت بڑی تصویر نظر آنے لگی۔ پھر یہ تصویر ایک اور نسوانی چہرے میں بدل گئی۔ اردنا!

رمن نے سوچا۔ اردنا کو میں جیوتی سے پہلے سے جانتا ہوں مگر......

رمن کے دل نے کہا وہ مجھ سے محبت کرتی ہے شاید۔

رمن نے دل کو سمجھایا۔ نہیں اسے مجھ سے محبت نہیں ہے۔ وہ تو ایک خاموش طبیعت اپنے میں ڈوبی رہنے والی لڑکی ہے۔

اسے ایسا معلوم ہوا گویا سامنے نظر آنے والے ہرے ہرے پردے پر گذشتہ واقعات کی تصویریں

نظر آ رہی ہیں۔

شام کا وقت تھا دوست نے جس مکان کا پتہ دیا تھا اس کے سامنے پہونچکر رمن نے دیکھا دروازہ بند ہے دائیں طرف تختی لگی ہوئی ہے مس اردنا بی۔ اے بی۔ ٹی۔ منورما گرلز اسکول کھٹکھٹانے پر آواز آئی مس صاحبہ ہیں نہیں!" اس کے بعد دروازہ کھلا۔ ایک بوڑھی نوکرانی تھی۔ رمن نے اسے بتایا۔ کرپا صاحب نے بھیجا ہے۔ انھوں نے کہا ہے میں نے تمھارا ذکر مس اردنا سے کردیا ہے۔

"ہاں" بوڑھی نوکرانی نے کہا۔ مس صاحبہ آپ کا ذکر کررہی تھیں کہ آپ آئیں گے۔ آپ کا نام ——"

"رمن ہے"

"ہاں ہاں" نوکرانی بولی۔ یہی نام بتا گئی ہیں۔ کہہ گئی ہیں" آئیں تو بٹھا لینا میں ابھی آتی ہوں"

اندر داخل ہوکر رمن نے دیکھا۔ مکان بہت بڑا ہے۔ مگر صرف دو کمروں میں رہائش ہے۔ باقی سب خالی پڑے ہیں۔

کچھ دیر ——

"جمیا" —— ایک رسیلی آواز دروازے کے باہر سے آئی۔

"جی مس صاحبہ" کہتی ہوئی بوڑھیا نوکرانی لپکی ہوئی گئی۔

بھرا بدن۔ گورا گورا جسم۔ نازک۔ خوبصورت بھولا بھولا چہرہ۔ مرمریں رنگت کا جب وہ آ کر سامنے والی کرسی پر بیٹھی تو رمن کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

چند منٹ تک دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ پھر

"آپ" اردنا نے کہا

"میرا نام رمن ہے"

"جی"

"ایک دفتر میں ملازم ہوں۔ کرپا صاحب نے"

"جی ہاں۔ جی ہاں"

"آپ اس پورے مکان میں اکیلی رہتی ہیں"۔

"جی"

دو منزلہ ہے۔ شاید اوپر کا حصہ بھی خالی ہی ہے۔ آپ اس میں اکیلی کیسے رہتی ہیں"

وہ مسکرائی۔

رہتی تو ہوں ایک ہی کمرے میں۔ مگر پورا مکان ہے۔ میری ہی پاس۔ آپ بھی کیا اکیلے ——"

"جی ہاں میں بھی اکیلا ہی ہوں۔ اگر آپ ایک کمرہ......"

"آجائیے" اردنا کے پتلے پتلے ہونٹوں پر مسکراہٹ چمکی۔ رمن کا دل ایک بار پھر زور زور سے دھڑکنے لگا۔

مگر جب وہ اپنا سامان لے آیا اور اردنا کے ہاں رہنے لگا تو اس نے محسوس کیا کہ اردنا زیادہ تر چپ چاپ رہتی ہے۔ وہ دونوں کھانا ساتھ کھاتے۔ کھانے کے بعد تقریباً روزانہ بڑی دیر تک ساتھ بیٹھے رہتے۔ مگر اردنا بیشتر وقت خاموش رہتی۔

ایک دن ——

ٹیبل پر کھانا رکھا ہوا تھا۔ رمن ٹیبل کے سامنے کرسی پر جھکا ہوا سا بیٹھا۔ مگر سگریٹ صرف اس کے ہونٹوں کے درمیان دبا ہوا تھا۔ اور اس کے جلنے کی وجہ سے دھواں لہراتا ہوا اٹھ اٹھ کر فضا میں گم ہو رہا تھا۔ کھلی کھڑکی میں سے اردو کے درخت کے پتے بادلوں سے بھرے ہوئے کالے کالے آسمان میں ہوا کے جھونکوں سے ہل رہے بارش ہونے لگی۔ ٹیبل کے دوسری طرف اردنا بیٹھی تھی۔ اسے کوئی دکھ نہیں تھا۔ مگر پھر بھی اداس تھی۔ رمن کو معلوم تھا کہ وہ بہت کم بولتی ہے۔ لجیاہٹ۔ ہچکچاہٹ۔ یہ اس میں بہت زیادہ ہیں۔ مگر پھر بھی اسے ایسے سہانے وقت اردنا کی خاموشی بُری معلوم ہو رہی تھی۔

"تو نہیں کھاؤگے رمن"۔ اردنا نے ٹیبل پر رکھے ہوئے کھانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

رمن خاموش رہا۔

باہر کسی کے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی "اردنا"

اردنا فوراً اٹھی۔ "جیوتی ہے"

چند منٹ بعد ——

وہ اندر آئی تو جیوتی کو ساتھ لیے ہوئے بارش میں کچھ کچھ بھیگنے کی وجہ سے اس کے گورے گورے چہرے پر قطرے اس طرح ابھر ہوئے تھے جیسے سنگ مرمر پر بلور کی کنکریاں۔

"یہ میری سہیلی جیوتی ہیں۔ اردنا نے آہستہ سے کہا۔

رمن نے ہاتھ جوڑ کر سلام کیا۔

جیوتی نے مسکرا کر سلام کا جواب دیا۔ ہونٹوں کے ساتھ ساتھ اسکی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں۔ وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یہ آپ کے لیے کھانا پڑا ہے"۔ اس نے رمن کی طرف متبسم ہونٹوں کے ساتھ پوچھا۔

"آپ دن کے وقت دیر سے کھاتے ہیں؟"

رمن نے محسوس کیا کہ اس کی مسکراہٹ میں بڑی مٹھاس ہے —— "جی نہیں دیر سے تو نہیں کھاتا —— آج دیر ہوگئی ہے۔ اور اب کھانا ٹھنڈا ہوچکا ہے"۔

"آپ کھا کیوں نہیں لیتے"

"کھاؤں گا۔ بھوک بھی نہیں ہے"

"پھر بھی کھانا وقت سے بے وقت ہوا جارہا ہے"

بے وقت تو ہو ہی گیا۔ رمن نے ایک پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ جیوتی کی طرف دیکھا۔ مگر جب اسکی طرف اردنا کی طرف گئی تو اسے محسوس ہوا کہ اردنا نظروں ہی نظروں میں پوچھ رہی ہے کہ کیا آج کھانا نہیں کھاؤگے؟ کیا میرے خاموش رہنے سے ناراض ہو"

"اردنا دیدی۔ جیوتی کے الفاظ جیسے لپک لپک کر اس کے منہ سے نکل رہے تھے۔ تمھارے پاس اسٹو تو ہے۔ لاؤ میں رمن جی کے لئے حلوہ تیار کردوں"

رمن کو ایسا محسوس ہوا کہ اس کے دل پر اداسی کی جو مردنی چھائی ہوئی تھی وہ زندگی میں بدل گئی ہے —— نہیں نہیں۔ اس نے کہا آپکو اس تکلیف کی ضرورت نہیں۔ میں کھا

کھائے لیتا ہوں۔ اور رمن کھانا کھانے لگا۔

جیوتی بھی مکان کی تلاش میں تھی۔ یہ طے ہوگیا کہ وہ بھی یہیں آجائے۔ دو کمرے اسکو دیدیے جائیں گے۔

ریل گاڑی بھاگی بھاگی چلی جارہی تھی اور رمن گذشتہ زندگی کے ساتھ مناظر کی تصویریں دیکھنے میں محو تھا۔

جب جیوتی آن کر رہنے لگی تھی۔ اس کے بعد ——

ایک دن ——

"تم باہر چلوگی اردنا" رمن نے پوچھا۔

اردنا نے بجھی ہوئی آواز میں جواب دیا۔ آپ جائیں۔

رمن باہر نکل آیا۔ سڑک پر آ کر اس نے دیکھا جیوتی لمبے لمبے قدم لیتی اسکی طرف آرہی ہے رمن کے پاس پہونچ کر اس نے کہا "آپ کس طرف کو جارہے ہیں"؟

کسی خاص جگہہ تو جانا نہیں۔ یونہی تفریح کے لئے باہر نکل آیا ہوں"

"آئیے تو وہ سامنے باغ ہے اس میں چلیں"

چلتی ریل کی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے رمن نے اپنے دل میں سوچا۔ آدھ گھنٹہ باغ میں بیٹھ کر گفتگو کرنے کے بعد اس نے میرے دل پر قبضہ کرلیا۔

دوسرے دن ——

بارش تو نہیں ہوئی۔ مگر آسمان میں بادل گھرے رہے۔ ہر لمحہ بارش ہونے کا گمان ہوتا تھا۔ اردنا اسکول سے تھکی تھکائی اسکول سے واپس آئی۔ جیوتی اپنے کمرے میں کچھہ کر رہی تھی شاید کتاب پڑھ رہی تھی۔ آج کچھہ تھکی تھکی معلوم ہورہی ہو۔ طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟ رمن نے پوچھا۔

اردنا نے جواب دیے بغیر سر جھکالیا

"سینما چلوگی" رمن نے پوچھا۔

اردنا جواب دیئے بغیر سر جھکائے آہستہ آہستہ چل کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

کھیل شروع ہونے میں کچھ دیر تھی۔ رمن باہر

۴ کھڑا گیت سن رہا تھا۔ اس نے چونک کر دیکھا جیوتی اس کی بغل میں کھڑی ہے" ٹکٹ آپ نے لے لیا"

ابھی تو کھیل شروع ہونے میں دیر ہے۔

"میں بھی چلی آئی"

تم نے مجھ سے کہا ہوتا۔ ہم ساتھ ہی آتے"

"میں اردنا دیدی سے چھپ کر آئی ہوں اور نہ میں انکو معلوم ہونا چاہتی ہوں کہ ہم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ سینما دیکھ رہے ہیں" وہ رمن کی آنکھوں میں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرائی۔

جب کھیل ختم ہونے کے بعد وہ دونوں باہر آرہے تھے تو انھوں نے دیکھا اردنا تانگے میں بیٹھ کر جارہی ہے۔

ایک رات ——

جیوتی کچھہ زیادہ دیر رمن کے پاس بیٹھی باتیں کرتی رہی جب وہ جانے لگی تو رمن نے دیکھا اندھیرے میں اردنا کھڑی اس کے کمرے کی طرف دیکھ رہی ہے "آپ اندھیرے میں کھڑی ہیں دیدی؟" جیوتی نے پوچھا۔

مگر اردنا اس کی بات کا جواب دیے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئی ——

دوسری رات ——

"جیوتی رمن کے کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھی تھی۔ وہ وائلن بجا چکی تھی۔ رمن پلنگ پر لیٹا تھا۔ اس نے کہا تمھاری انگلیاں چوم لینے کے قابل ہیں۔

جیوتی نے مسکرا کر اپنی انگلیاں رمن کی طرف بڑھا دیں۔ رمن نے انھیں اپنے ہونٹوں سے لگا لیا اور پھر ہاتھوں میں دبا کر مسکرا دیا۔

کمرے کے دروازے کے قریب کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ رمن نے آہستہ سے کہا اردنا ہیں۔

جیوتی نے جواب دیا" میں ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتی" اس نے اپنا تمتمایا ہوا مکھڑا رمن کی طرف جھکا دیا۔

اسکے بعد رمن کے پتاجی کا تار آیا۔ فوراً چلے آؤ وہ ایک ہفتہ کا وعدہ کرکے آیا تھا۔ مگر پتاجی نے اپنے ہی کاروبار میں لگالیا۔ وہ واپس نہ آسکا۔ اب چھ مہینے کے بعد وہ اپنی جیوتی کے پاس جارہا ہے

مکان کے دروازے پر پہونچکر اس نے دیکھا قفل

مسٹر پامے دت کا بیان

مدراس۔ ۲۷۔ مئی۔ مشن کی تجاویز پر بحث کرتے ہوئے مسٹر رجنی پام دت برطانوی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ تجاویز موجودہ ڈیڈلاک کو جلد از جلد حل کرنے میں مددگار ثابت ہونگی۔ کیونکہ ہندوستان کا سب سے بڑا مطالبہ یہی تھا کہ ہندوستان کی مکمل آزادی کا غیر مشروط اور کھلے طور پر اعلان کر دیا جائے۔

مشن کی تجاویز پر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے تازہ ریزولیوشن پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اُنھوں نے کہا کہ کانگریس نے عارضی مرکزی حکومت کے اختیارات کے بارے میں جن ترامیم کا مطالبہ کیا ہے۔ میں اُن سے مکمل طور پر متفق ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ ہندوستان سے برطانوی افواج کی واپسی آئین ساز اسمبلی کے لئے ریاستوں کے نمایندوں کے انتخاب کا طریقہ صوبوں کی حد بندی و گروپ بندی پر کانگریس کے مطالبات کی میں پوری طور پر حمایت کرتا ہوں۔

ریاستوں کے مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا اگر ہندوستان میں واقعی جمہوریت قائم کی جائے۔ تو ان ریاستوں کو فوراً ختم کر دیا جانا چاہیے کیونکہ ان کے زندہ رہنے کی اب کوئی وجہ معلوم نہیں دیتی ہے۔

واشنگٹن۔ ۲۸۔ مئی۔ ہندوستانی ڈیلیگیٹ مسٹر راؤ نے رپورٹر کو بتلایا کہ اس کی رائے میں خوراک اور زراعت کی آرگنائزیشن کانفرنس نے خوراک کا مناسب حصہ ہندوستان میں مستقبل میں دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اور جزیرہ میں سب سے بڑی اکثریت سنگھالیوں کے ماتحت دوسری جماعتوں کو سنگھالیوں کے ماتحت کر دیا گیا۔ دوسرے ریزولیوشن میں یارن میں مقیم ہندوستانیوں کو جو عام طور پر تامل ہیں کے خلاف سیاسی اور اقتصادی پابندیاں واپس لینے پر زور دیا گیا۔ جو تہذیب انسانیت کے درجہ کے لحاظ سے انصاف اور مساوات کی ضد ہیں۔ مسٹر جی۔ یو نایالم ممبر سٹیٹ کونسل صدر جلسہ نے کہا کہ اگر ہندوستانیوں سے کتوں کا سا سلوک روا رکھا جائیگا تو تامل والوں سے بھی ایسا ہی ہوگا۔

نیا آئینی عبوری مشکلات اور خامیوں سے پر ہے آیندہ تامل لوگوں کو پرو گولیوں اور لبرل سنگھالیوں سے تعاون کرنا چاہیئے جو سیاسی نسلی اور مجلسی حقوق تامل لوگوں کے تسلیم کرتے ہیں۔ ووٹر ہاؤس ۱۰۱ ممبروں سے ۹۱ ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

فریدکوٹ میں زندگی کی نئی لہر

لاہور۔ ۲۸۔ مئی۔ فریدکوٹ اور ریاست کے دوسرے شہروں میں جہاں ستیاگرہ ہو رہا تھا پورے ایک ماہ کی ہڑتال کے بعد آج دکانیں کھلیں اور کاروبار باقاعدہ طور پر جاری ہوا جونہی حکام ریاست اور پنڈت جواہر لال نہرو میں سمجھوتہ کی خبر پہونچی۔ ریاست بھر میں خوشی کی ایک زبردست لہر دوڑ گئی۔

آس پاس کی ریاستوں و دیگر علاقوں سے جو ہزاروں کی تعداد میں ستیاگرہی آئے ہوئے تھے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو رہے ہیں۔ شہر میں کافی جوش و خروش پایا جاتا ہے۔

جیتو میں پنڈت جواہر لال نہرو کو ستیاگرہ کمیٹی کے ہیڈکوارٹر میں فری لنگر کا معاینہ کرایا گیا۔ منتظمان لنگر نے بتایا کہ فریدکوٹ کو جانے والے ستیاگرہی یہاں پر مفت کھانا کھایا کرتے ہیں۔ جن کی روزانہ تعداد ۰۰ ۸ کے قریب ہوتی تھی۔

چھوٹی ریاستوں کے صدر کا مشن کو میمورنڈم

نیو دہلی۔ ۲۸۔ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ راجہ بگھاٹ صدر آل انڈیا کانسٹی ٹیونٹ سٹیٹس یونین نے سکریٹری آف سٹیٹ اور وائسرائے سے ملاقات کے بعد گذشتہ روز ایک میمورنڈم پیش کیا جس میں اس امر کی وضاحت کی گئی۔ کہ یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ چھوٹی ریاستیں تیار ہیں کہ گروپ بنالیں ایسے گروپ ضلع اور متحدہ ریاستوں کی گروہ بندی پر مبنی ہوں گے جس سے تمام ریاستیں چھوٹی سے چھوٹی بھی ایسے گروپ یا گروہوں میں شامل ہو سکیں گی۔ ان کی بالادستی ہندوستانی یونین کو تبدیل نہ کی جائے۔ جیسا کہ مشن کی تجاویز میں ہے۔ اور نہ ہی یہ بالادستی کسی گروپ کو تبدیل کی جا سکتی ہے۔ جب بالادستی غائب ہو جائے گی۔ تو اشتراک کی سکیم جو بالادست طاقت کی تجویز کردہ ہے۔ وہ بھی غائب ہو جائے گی اور شامل ریاستیں اپنی اصلی حالت پر آ جائیں گی۔

کمیونسٹ ورکر کو سری نگر سے نکال دیا گیا

سری نگر۔ کمیونسٹ ورکر ڈاکٹر خورشید منٹو کو ریاست سے نکال دیا گیا ہے۔ اس کو ۲۴ گھنٹہ کے اندر ریاست چھوڑنے کا حکم دیا گیا۔ وہ آج راولپنڈی چلا گیا ہے

ہندوستان کی مختلف پارٹیوں کو وائسرائے لارڈ ویول کی اپیل

نئی دہلی - ۰ ۱ مئی - کل رات وائسرائے ہند لارڈ ویول نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے سامنے بہت سی الجھنیں ہیں - اگر ایسے حالات میں مجوزہ مجلس آئین ساز کو کامیابی سے چلانا ہے تو چاروں جماعتوں یعنی برطانیہ ہندو مسلم اور ہندوستانی ریاستوں کو اپنا نظریہ بدلنے کی ضرورت ہے - وائسرائے کی تقریر کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے -

میں ہندوستان کی تاریخ میں نہایت نازک وقت پر لوگوں سے مخاطب ہو رہا ہوں - برطانوی مشن نے اپنے بیان میں جو سفارشات اور مراعات دی ہیں میں ہندوستان کی تاریخ میں نہایت نازک وقت پر لوگوں سے مخاطب ہو رہا ہوں - برطانوی مشن نے اپنے بیان میں جو سفارشات اور مراعات دی ہیں وہ ۲۴ گھنٹے سے تمہارے سامنے ہیں - یہ آزادی کا ڈرافٹ ہے - یہ ایک ایسا نقشہ ہے جسکی خلا تمہارے نمائندوں کو پر کر کے نئی عمارت تعمیر کرنی پڑے گی - تم نے یہ بیان دیکھا ہوگا اور تم میں سے اکثر نے اس کے متعلق اپنی رائے بھی قایم کر لی ہوگی - اگر تم سمجھتے ہو کہ اس راستے سے اس آزادی کی چوٹی تک پہونچ سکتے ہو جسکی تمنا مدت سے دل میں تھی - تو مجھے یقین ہے کہ تم اسے حاصل کرنے کے لیے بیتاب ہوگے - اگر تمہارا خیال یہ ہو کہ اس راستے سے آزادی کی چوٹی تک پہونچ سکتے ہو تو میرا خیال ہے کہ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ یہ راستہ آزادی کا نہیں ہے - تو میں یہ اُمید کرتا ہوں کہ تم سے دوبارہ دیکھوگے اور اس راستے پر غور کروگے اور دیکھوگے کہ اس راستہ کی مشکلات پر جو ہم جانتے ہیں کہ اکثر میں تجربہ کاری صبر اور جرأت سے قابو پایا جا سکتا ہے - یا نہیں - میں تمھیں اس کا یقین دلاتا ہوں کہ بہت سخت محنت بہت سخت محنت بہت زیادہ گہرائی سے مطالعہ بڑی عمیق فکر اور اپنی نیک نیتی اور سنجیدگی سے ہم نے کام لے کر یہ تجویزیں مرتب کی ہیں - ہم اس بات کو ترجیح دینا چاہتے تھے کہ جو تجویزیں ہمارے زیر غور تھیں - ان پر ہندوستانی لیڈر متفقہ طور پر رضامند ہو کر عمل کرتے - ہم نے اس معاملہ میں اپنی سی کوشش کی مگر اس بات کے باوجود کہ ہم نے دو طرفہ کافی رعایتیں دی تھیں - ان کا سمجھوتہ ہونا ممکن ثابت نہ ہوا - جو تجویزیں تمہارے سامنے ہیں یہ وہ نہیں ہیں کہ اگر اختیار و پاجاتا تو دونوں میں سے کوئی پارٹی اسے اختیار کرتی - بلکہ ہم وثوق سے کہتے ہیں کہ یہ تجاویز نہایت معقول میدان پیش کرتی ہیں اور عمل کے قابل ہیں - انھیں پر ہندوستان کے آئندہ آئینی انتظامات کا دار و مدار ہے - ان میں ہندوستان کو اس متحدہ منزل پر لایا گیا ہے جو دو بڑی جماعتوں کی کشمکش سے خطرے میں تھی - یہ ایک بڑے اہم سلسلہ میں پھوٹ کو جڑ سے نکال پھینکیں گے - یعنی وہ ہندوستانی فوج جس نے نام پیدا کیا ہے اور جو آئندہ متحدہ ہندوستان کے امن و امان قائم رکھے گی - یہ مسلم طبقے کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ اپنے حقوق اپنا مفاد، اپنا مذہب اپنی تعلیم اپنی اقتصادیات اپنی تہذیب کو اس محفوظ کے دائرے میں رکھیں -

جس کے وہ مشتاق ہیں - ایک اور بڑے فرقہ یعنی سکھوں کے لئے ان کے وطن پنجاب کی ایکتا کو قائم رکھا گیا ہے - جس میں ابھی تک انھوں نے اہم پارٹ ادا کیا ہے اور ہمیشہ اسی طرح وہ اپنا پارٹ ادا کرتے رہیں گے -

سپیشل کمیٹی وہ مہیا کریں گے جو آئین بنانیوالی مشنری کی شکل و صورت بنائے گی - بہترین موقعہ چھوٹی اقلیتوں کے لئے ہے کہ جس سے وہ اپنی ضروریات کو ظاہر کر سکیں اور اپنے مفاد کے لئے تحفظ حاصل کر سکیں - ان کو ہندوستانی ریاستوں کے لئے انتظام کرنا تلاش کرنا چاہیئے - خواہ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی کہ وہ متحدہ ہندوستان میں شامل ہونے کے لیے بے غرضی سے حصہ لے سکیں - اسکو ہندوستان کو امن کی فضا پیش کرنا چاہیئے - ایسا امن جو پارٹیوں کی دشمنی سے مبرا ہو - امن کی ایسی ہی ضرورت ہے جیسا کہ ہم سب کو تعمیری کام کے لیے بیان کرنا چاہیئے - اور وہ تمھیں مکمل آزادی کا سنہری موقعہ دیں گے اور اتنی جلدی جبکہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کی محنت کامیابی کی منزل پر پہونچ جائے -

کرنے کا کام

میں آپکو تائید کر کے پسند کروں گا کہ تعمیری کام کیا جانا چاہیئے - اگر آپ ان مجاویز کو جو بیان میں ظاہر کیجا چکی ہیں، معقول بنیادوں پر منظور کر سکتے ہیں - تو ان معقول بنیادوں پر آپ اپنے بس کا کام شروع کریں - تب ہم اس قابل ہو سکیں گے کہ فوراً ہی اپنی بہترین کوششوں کو مجتمع کر کے اور اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں سے ہندوستان میں قلیل میعاد مسئلے جو کہ بہت ضروری ہیں جنکو آپ اچھی طرح جانتے ہیں - قحط کا فوری خطرہ کا مقابلہ اور مستقبل میں ایسے ذرایع اختیار کرنا تھن سے ہم ہندوستان کو خوراک بہم پہونچا سکیں - ہندوستان کی صحت کا علاج ہونا چاہیئے - بھاری سکیمیں عالمگیر تعلیم کا انتظام کر کے شروع کی جائیں - سڑکوں کی تعمیر اور ان میں بہتری پیدا کرنا اور بھی بہت کچھ کرنیوالا ہے - جس سے ہندوستان کا معیار زندگی مشترکہ طور پر بلند کرنی ضرورت ہے - یہاں ابھی اور بھی کئی سکیمیں عمل میں لائی جانیوالی ہیں - ہندوستان میں پانی کی بہم رسائی پر کنٹرول آبپاشی اور ہندوں کو بجلی بہم پہونچانے کی ضرورت ہے - تاکہ سیلاب کی تباہ کاریوں کو روکا جا سکے - یہاں نئے کارخانے اور نئی صنعتیں شروع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ باہر کی دنیا میں ہندوستان بین الاقوامی باڈیوں میں اپنی جگہ حاصل کر سکے جن میں کہ پہلے ہی سے ہندوستان کے نمائندے موجود ہیں اور جن کی شہرت کافی اچھی ہے - یہ سرگرم خواہش ہے کہ اس نازک موقعہ پر جو آگے آ رہے ہیں عارضی گورنمنٹ کے دور میں جبکہ اس درمیانی عرصہ میں ہندوستان کا آئین بن رہا ہوگا - گورنمنٹ آف انڈیا ہندوستان کے بہترین لیڈروں کے ہاتھ میں رہنی چاہیئے - جن لیڈروں کو ملک کا اعتبار حاصل ہو اور جن پر عوام کو اپنے مفاد کے سلسلے میں اعتماد ہے کہ وہ ان کے نصب العین تک لیجائیں گے -

عارضی وقفہ کے لئے [illegible]

جیسا کہ بیان میں [illegible] گیا ہے کہ مجھے اس امر کی ذمہ داری سپرد کی گئی ہے کہ میں ایک ایسی گورنمنٹ بناؤں اور جتنی جلدی ممکن ہو سکے بناؤں جس سے برٹش انڈیا کے معاملات پر حکومت کے ذریعہ انتظام کیا جائے جو درمیانی عرصہ کے لئے ہو کسی کے دل میں اس امر کا شبہہ نہیں رہنا چاہیئے - میں اُمید کرتا ہوں یہ کتنا بڑا قدم ہوگا جو ہندوستان کے سیلف گورنمنٹ کی سڑک پر آگے کی طرف اٹھایا گیا ہے اور یہ خالص ہندوستانی گورنمنٹ ہوگی - سوائے گورنر جنرل کے اور اس میں شامل ہوں گے - اگر میں ایسے دل حاصل کر سکا جیسی کہ مجھے ضرورت ہے یعنی تسلیم شدہ ہندوستان کے لیڈر ہندوستان کی لیڈر ہندوستان کی مشہور سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے جن کا اثر و رسوخ اور قابلیت اور جن کی خواہش ہندوستان کی خدمت کرنا ہو مسلم ہو اور جن پر حرف گیری کی گنجائش کا سوال ہی نہ ہو ایسی گورنمنٹ کا اثر و رسوخ اور طاقت نہ صرف ہندوستان میں بلکہ باہر کی دنیا میں بہت شاندار ہوگا - اور بھاری ہوگا - کچھ بہت ہی زیادہ قابلیت کی ہستیاں ہندوستان میں جن کی قابلیت خواہ اپوزیشن میں صرف ہوئی ہے تعمیری کام کے لئے صرف ہوں گے اور یہ لوگ نئے ہندوستان کے تعمیر کے معمار ہوں گے - نہ ہی آئین اور نہ ہی گورنمنٹ کی تشکیل اطمینان سے کام کر سکتی ہے - جب تک کہ نیک نیتی نہ ہو - یہ نیک نیتی کے ساتھ اور کامیابی کا ارادہ اور اسی طرح بظاہر غیر منطقی انتظامات کام کرنے کے لئے کئے جا سکتے ہیں - الجھی ہوئی صورت حالات جو ہمارے سامنے ہے یہاں چار پارٹیاں ہیں - برٹش دو بڑی پارٹیاں برٹش انڈیا میں ہندو اور مسلم اور ہندوستانی ریاستیں - ہم سب میں بہت ہی اہم اور قابل غور موجودہ نکتہ نگاہ میں تبدیلی کی ضرورت ہوگی - جو عوام کی بھلائی کے لیے ایک تحفہ ہوگی اور اگر یہ بھاری تجربہ کامیاب ہو گیا تو اچھے آدرش میں رعایت اور اصول سخت چیز ہے اور آسانی سے خوش ذائقہ نہیں - بڑے دل کی ضرورت ہے - جس سے وقت کی ضرورت کو تسلیم کیا جا سکے - اسپرٹ کے ساتھ دل کی بڑائی سے کچھ رعایتوں کی ضرورت ہوگی - مجھے یقین ہے کہ اسکی ہندوستان میں موجودگی کی ضرورت نہ ہوگی جیسا کہ میں خیال کرتا ہوں - آپ تسلیم کرینگے کہ اسکی ضرورت کا احساس برطانی لوگوں میں بھی اس پیکش کے سلسلہ میں نہیں پایا جاتا -

بڑا بھاری تجربہ

میں حیران ہوں کہ آپ نے احساس کیا کہ یہ بہت بڑا اور قیمتی تجربہ ہے جو گورنمنٹ میں کیا جا رہا ہے اور جسکی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی - ایک نیا آئین جو ہم کروڑ انسانوں کی قسمت پر کنٹرول کرنے کے لیے بنایا جا رہا ہے ایک بھاری ذمہ داری ہم سب لوگوں پر ڈال دی گئی ہے جو اس آئین کو بنائیں گے اور اس سلسلے میں امداد کرینگے - آخر میں میں پھر تاکید کرنا چاہتا ہوں کہ نزاکت موقعہ اور سنجیدگی آپ کے سامنے ہے - یہ انتخاب ہے پر امن تعمیر اور بد امنی کے درمیان اور تعاون و عدم تعاون کے مجھے یقین ہے کہ آپ بھی پس و پیش کئے بغیر تعاون کی راہ کا انتخاب کرینگے - میں کچھ الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں - جو ایک بہت بڑے آدمی نے ایک دوسرے کو جھگڑے کے موقعہ پر سابق جنگ کے وقت کہے تھے اور جو ہندوستان کے اس موقعہ پر عین صادق آتے ہیں - تم بھی چلو اور ریاست کے جہاز پر چلو - چلتے جاؤ - اور متحد مضبوط اور بڑا لنگر چلتے جاؤ - انسانیت اپنے تمام خوف اور ڈر کے ساتھ مستقبل کی تمام اُمیدوں کے ساتھ قسمت ان لوگوں کی خاموشی رد کئے ہوئے درمیان میں لٹک رہی ہے -

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

عام پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے سائیکل ٹیکس کو گھٹا کر تین روپیہ کر دینا منظور کر لیا ہے اور بورڈ نے یکم اپریل ۱۹۴۶ء سے اس ٹیکس کے نافذ کرنیکی تاریخ مقرر کی ہے - پبلک سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ خوشی سے میونسپل بورڈ کے لائسنسنگ آفیسر سے لائسنس حاصل کرے گی - ورنہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے - یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ کچھ لوگ میونسپل حدود کے اندر رہتے ہوئے لائسنس کنٹونمنٹ بورڈ سے لیتے ہیں - لیکن سائیکلوں کو میونسپل حدود میں رکھتے اور استعمال کرتے ہیں - اور اس طرح وہ میونسپل بورڈ سے لیسنس لینے سے بچ جاتے ہیں - یہ بہت بڑا جرم ہے اور اگر وہ اس جرم کو کرتے ہیں تو وہ تعزیرات ہند کا جرم کرتے ہیں - ایسی صورت میں ان کے خلاف تعزیرات ہند (INDIAN PENAL CODE) کے ماتحت مقدمہ چلایا جا سکتا ہے -

اور اس حالت میں بھی ان کو بورڈ کے لائسنس فیس ادا کرنا ہوگی -

میں ایسے لوگوں کو ایسے خلاف قانون کام نہ کرنے کی صلاح دیتا ہوں

دستخط دوارکا پرشاد
چیرمین میونسپل بورڈ کانپور

روس اور امریکہ کے درمیان لفظی جنگ شروع ہو گئی؟

نیویارک - ۲۹ - مئی - روسی اخبار "پرودا" انٹرویو کے دوران روسی وزیر خارجہ مولوٹوف نے امریکہ کے سکریٹری آف سٹیٹ مسٹر جیمس برنس پر جو الزام لگایا تھا - اس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جیمس نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ میں نے جرمنی کے ساتھ چار طاقتوں کے ۴۰ سالہ سمجھوتہ کرنے کی جو تجویز کی تھی جنرل سمو شالن نے اس تجویز کی پوری حمایت کی تھی - انھوں نے اس الزام کی پورے زور سے تردید کی تھی کہ امریکہ کا کوئی اینگلو امریکن بلاک تیار کرنے میں لگا ہوا ہے میں کہتا ہوں کہ امریکہ تو چاہتا ہے کہ دنیا کے تمام بڑے بڑے مسئلوں پر تمام دنیا کی بھی رائے لی جائے - موسیو مولوٹوف نے امریکہ پر یہ بھی الزام لگایا کہ تھا کہ وہ آئس لینڈ میں اڈے بنا کر سامراج بڑھاتا جا رہا ہے - اس کے جواب میں امریکہ کے سکریٹری نے کہا کہ اس ملک میں اڈے بنانے کی تجویزوں کو امریکہ نے پہلے ہی حکومت روس اور حکومت برطانیہ کے پاس بھیجا تھا اور بعد میں آئس لینڈ کی حکومت [illegible] انھوں نے پریس کانفرنس میں یہ بھی بتلایا کہ [illegible] میں اتحادی اقوام کی کونسل میں امریکہ کے نمائندے جنرل لوئی کلے نے تجویز کی تھی کہ جرمنی کے تمام حصوں میں فوجیں ختم کرتے اور ان کو غیر مسلح کرنے پر غور کرنے کے لیے اُن کے نائب مقرر کئے [illegible] ان نائبین کا یہ کام ہوگا کہ ان کی پوری چھان بین کریں گے -

لیکن کونسل کے روسی سفیر [illegible] کی سخت مخالفت کی - اور اس تجویز کو [illegible] کر دیا -

فنانس ممبر آج انگلستان روانہ ہو گئے

نئی دہلی - ۲۹ - مئی سر آرچیبالڈ رولینڈ فنانس ممبر مرکزی اسمبلی کے پچھلے اجلاس میں اعلان کیا تھا کہ شاید میں ہندوستان کی حکومت کا آخری انگریز ممبر ہوں - اور آیندہ بجٹ کوئی ہندوستانی ممبر پیش کرے گا - چنانچہ اپنے اقرار کے مطابق وہ اگزیکٹو کونسل سے مستعفی ہو کر ہندوستان سے انگلستان کے لیے روانہ ہو گئے - سر تھیوڈر گریگوری اقتصادی مشیر بھی آج اپنے وطن کو لوٹ گئے -

سر آرچیبالڈ برٹش سول سروس کے ملازم تھے اور ۱۹۳۷ء میں ملٹری فنانس کے ایڈوائزر کی حیثیت سے دو سال کے لیے ہندوستان آئے تھے - اور انگلستان کو واپس چلے گئے تھے - گذشتہ سال آپ نے فنانس ممبر کے عہدہ کا چارج لیا اور مارچ ۱۹۴۶ء میں اپنی پہلی بجٹ تقریر میں آپ نے زائد منافع ٹیکس معاف کرنے اور [illegible] کی قیمت گھٹانے کا اعلان کیا - اس سے [illegible] ہر دلعزیزی مل گئی - آپ بہت خوش [illegible] اور ملنسار طبیعت رکھتے ہیں -

حکومت بدامنی ہرگز برداشت [illegible]

شملہ ۲۷ - مئی - وزیر اعظم پنجاب ملک [illegible] حیات خان نے ایک انٹرویو میں بتلایا [illegible] پنجاب کے حالات دوسرے صوبوں [illegible] ہیں - لیکن جہاں تک شہری آزادی کا [illegible] ہے وزارت پنجاب کسی بھی دوسری [illegible] سے پیچھے نہیں ہے - لیکن حکومت [illegible] بدامنی اور ہنگاموں کو کسی بھی حالت [illegible] نہیں کرے گی -

REGD. NO. A 406

قیمت
سالانہ عہ
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ
دو آنہ

جلد ۴۳ نمبر ۲۳ | کانپور شنبہ - ۸ - جون سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۵ھ | Cawnpore. Saturday 8TH JUNE 1946 | VOL. 43 NO. 23

ادبیات

چاہتی ہوں....

(از خطیبۂ ہند، زہرۂ سخن سزا اختر صاحبہ حیدرآبادی)

نظر کیا ہے؟ ذوقِ نظر چاہتی ہوں
بہت بیخبر ہوں، خبر چاہتی ہوں

محبت بہ طرزِ دگر چاہتی ہوں
تجھے اپنا محوِ نظر چاہتی ہوں

نہیں آشنا ہوں، مگر چاہتی ہوں
ترے عشق کو بے خبر چاہتی ہوں

ہے ترکِ محبت بھی عینِ محبت
نہیں چاہتی ہوں، مگر چاہتی ہوں

مرے سینے میں ایک بیتاب دل ہے
تری ایک برقِ نظر چاہتی ہوں

مبادا کہ ٹوٹے مرا شیشۂ دل
توجہ کی ہلکی نظر چاہتی ہوں

حرم سے غرض ہے نہ کچھ بتکدہ سے
مگر ہاں ترا سنگِ در چاہتی ہوں

پریشانیاں میری فطرت بنی ہیں
میں ذراتِ دل منتشر چاہتی ہوں

محبت کی معصومیت اللہ اللہ
دعا کچھ نہیں اور اثر چاہتی ہوں

مری آرزو مختصر ہے کہ تجھکو
ہر اک سانس میں جلوہ گر چاہتی ہوں

میں ہر درد کولا دوا جانتی ہوں
میں ہر آہ کو بے اثر چاہتی ہوں

چلی ہوں کفن باندھکر سر سے اختر
میں اک راہِ خوف و خطر چاہتی ہوں

دنیائے اسلام

ممالک عربیہ کا مسئلہ فلسطین پر اتفاق

قاہرہ - ۳۱ - مئی "اگر برطانیہ و امریکہ نے ممالک عربیہ کی مرضی کے خلاف فلسطین کا مسئلہ طے کیا تو عربی ممالک بھی جوابی اقدامات عمل میں لائیں گے۔ جن سے امن عالم خطرہ میں پڑ جائیگا" یہ ہے وہ جنگجویانہ اعلان جو آج سلاطین عرب کی کانفرنس کی طرف سے شاہ فاروق نے کیا ہے - اعلان میں کہا گیا ہے کہ کانفرنس نے فلسطین کے مسئلہ پر تمام عرب ملکوں کے حکمرانوں نے غور کیا اور یہ فیصلہ کیا کہ فلسطین عرب ملک ہے اور اس لئے اس کا تحفظ بھی عرب ممالک کا فرض ہے - اور اگر برطانیہ و امریکہ فلسطین کے معاملہ میں کوئی فیصلہ عرب ملکوں کے مشورے اور مرضی کے بغیر کرتے ہیں تو عرب اقوام جوابی اقدام عمل میں لائینگے۔ جن سے امن عالم کو خطرہ لاحق ہو جائے گا -

اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس کانفرنس کا پہلا مقصد یہ تھا کہ باہمی اتحاد پیدا کیا جائے اور ساری دنیا پر یہ ثابت کر دیا جائے کہ عرب ممالک متحدہ طور سے اپنے مفادوں کا تحفظ کریں گے - اعلان میں ترپولی اور سارینیکا کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ کانفرنس نے اطالیہ کی ان دونوں نوآبادیوں پر بھی غور کیا اور یہ فیصلہ کیا کہ یہ دونوں عربی ممالک ہیں - اور اس لیے ان کو اطالیہ کے حوالے نہیں کیا جا سکتا - انھیں مکمل آزادی دی جائے اور عربوں ہی کے اقتدار میں رکھا جائے - اعلان کے آخر میں مصر کا بھی ذکر کیا ہے - کانفرنس نے مصر کے سوال پر بھی غور کیا اور مطالبہ کیا کہ مصر سے برطانوی فوجوں کو مکمل طور پر نکال لینا چاہیئے - سلاطین عرب کی یہ کانفرنس دو دن تک جاری رہی - اس سلسلہ میں سات عرب ملکوں کے حکمراں شریک ہوئے -

اس کانفرنس کا ایک خاص جلسہ جون کے پہلے ہفتہ میں بلاداں میں ہوگا جو کہ دمشق کے قریب گرمیاں گذارنے کے لئے موزوں جگہ ہے - اس جلسہ میں خاص طور پر فلسطینی رپورٹ پر بحث ہوگی - مصر کے شاہ فاروق کو آج ایک دعوت دی گئی جس میں ایک شریک ہونیوالے نے کہا کہ یہ جلسہ الف لیلہ کی داستانوں میں سے ایک داستان کی حیثیت رکھتا ہے یہ ڈنر انچاس میں دیا گیا تھا - یہ ایک تالاب کے قریب ہوئی تھی - جس میں ایک کشتی پر مصر کی مشہور ام کلثوم یہ گانا گا رہی تھی کہ صرف ایک عورت جو موجود تھی - اس کے بعد آتشبازی چھوڑی گئی -

حجاز ریلوے اور گورنمنٹ برطانیہ

دمشق اب سے کچھ ہی دن پہلے شام کے وزیر اعظم سید سعد اللہ الجابری کی تقریر کا اقتباس کئی عربی بولنے والے ریڈیو اسٹیشنوں سے براڈ کاسٹ ہو چکا ہے - جس میں ہز اکسلنسی نے کہا تھا کہ وہ سعودی حکومت اور دوسری عربی حکومتوں اور عربی انجمنوں سے ملکر حجاز ریلوے لائن کی مرمت اور درستی کے متعلق گفت و شنید کرنا چاہتے ہیں تاکہ اسکو ویسا ہی کارآمد بنا لیا جائے جیسی کہ وہ پہلی جنگ عظیم سے پہلے تھی -

ایک عربی اخبار سعد اللہ الجابری کی اس تجویز پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ حجاز ریلوے لائن ۱۹۰۸ء کے بعد سلطان عبد الحمید خاں کے عہد میں عام مسلمانوں کے روپیہ سے بنائی گئی تھی - یہ ریلوے لائن جن جن مقامات سے گذرتی ہے وہ سب اس زمانہ میں ایک ہی سلطنت کے ماتحت تھے - مگر آج کل ایرشامی - لبنانی - شرق الاردن - فلسطینی اور سعودی حکومتوں کا قبضہ ہے - چونکہ یہ ریلوے مختلف ممالک کے مسلمانوں کے چندہ سے تعمیر ہوئی تھی اسلئے وقف قرار دیا گیا ۱۹۱۲ء میں فرانسیسی حکومت کی خواہش تھی کہ ترکی حکومت قرض حاصل کرنے کے لئے حجاز ریلوے اس کے پاس بطور ضمانت رہن کر دے - مگر ترکی حکومت نے یہی جواب دیکر اسکی خواہش مسترد کر دی کہ حجاز ریلوے ایک اسلامی وقف ہے اسی سلسلہ میں ۱۲ جون ۱۹۲۶ء کو مکہ معظمہ میں عالم اسلامی کی جو عام کانفرنس منعقد ہوئی اس نے مطالبہ کیا کہ عام مسلمانوں کے نمایندوں کی ایک مجلس بنا کر شام - شرق الاردن اور فلسطین سے ہو کر گذرنیوالی ریلوے لائن کے معاملات اس کے سپرد کر دیے جائیں - اس مطالبہ کے پیش نظر سلطان عبد العزیز ابن سعود نے حکومت برطانیہ سے خواہش کی کہ وہ ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء کو جدہ میں ہونیوالے معاہدہ میں اس بات کا بھی اقرار کرے کہ وہ شرق الاردن اور فلسطین سے ہو کر گذرنیوالی حجاز ریلوے لائن سے دستبردار ہو جائے گی - اس وقت برطانیہ نے یہ کہکر اس مطالبہ کو ٹال دیا کہ اس کام کیلئے ایک مخصوص کانفرنس منعقد کرنا ضروری ہے جسمیں فرانس بھی شریک ہو - کیونکہ شام اور لبنان پر اسی کی حکومت ہے - لیکن اگست ۱۹۳۱ء میں حیفا کی کانفرنس میں سب جمع ہوئے مگر اختلافات کی بنا پر کوئی حل نہ ہو سکا

صداقت کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہے ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۲ | کانپور شنبہ ۸ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۳

لیگ کونسل نے برطانوی مشن کی تجاویز منظور کر لیں

دہلی میں دو روز کی نشست کے بعد ۶ جون کو آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے برطانوی مشن کی تجاویز کو منظور کر لیا۔

تین سو سے زیادہ ممبران شریک تھے۔ جس میں سے صرف ۱۲ ممبروں نے مخالفت میں اور بقیہ کل ممبران نے تجاویز کو منظور کرنے کے حق میں رائے دی۔ لیکن لیگ نے یونین سے صوبوں اور گروپوں کی علیحدگی کے حق کو رزرو رکھا ہے۔ کیونکہ علیحدگی کا حق اور اسکے اختیارات برطانوی مشن کے ذریعہ پیچیدگی کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔ رزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ مسلم لیگ کے آخری رویہ کا انحصار مجلس قانون ساز کے آخری نتیجہ پر ہے جو مجلس قانون ساز متحدہ طور پر اور تین حصوں میں منقسم ہو کر علیحدہ علیحدہ بنائے گی۔

عارضی حکومت کی تشکیل کے سلسلہ میں مسٹر جناح کو اختیار کلی دیدیا گیا ہے کہ وہ وائسرائے سے ملاقات کر کے جیسا مناسب سمجھیں ویسا کریں۔ رزولیوشن کا پورا مضمون حسب ذیل ہے:۔

"آل انڈیا مسلم لیگ کی یہ کونسل برطانوی مشن اور وائسرائے کے ۱۶ مئی کے بیان اور دیگر سرکاری بیانات پر اچھی طرح غور و خوض کر کے مندرجہ ذیل بیان مسلم قوم اور ورکنگ کمیٹی کی صلاح کے لیے شایع کرتی ہے۔

بیان کے پیراگراف ۶، ۸، ۹، ۱۰ اور ۱۱ میں مسلم مطالبہ پاکستان کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے وہ غیر ضروری غیر منصفانہ اور ناقابل اطمینان ہے اور اسلیے حکومت برطانیہ کی طرف سے شایع شدہ بیان میں ان الفاظ کو جگہہ نہ ملنا چاہیے تھی۔ ان پیراگرافوں کی زبان ایسی ہے اور واقعات مسلم کو ایسا بگاڑا گیا ہے کہ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ علاوہ اس کے متذکرہ بالا پیراگرافوں کا مضمون بھی متضاد ہے۔

ہندوستان کے کسی حصہ میں بھی شبہہ باقی رہنے کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل یہ اعلان کرتی ہے کہ مسلم پاکستان کا مطالبہ اب بھی بدستور قائم ہے جس کے حصول کے لیے اگر ضرورت ہوئی تو مسلمان ہر ممکن کوشش و قربانی کریں گے۔

برطانوی مشن کے بیان کی تمہید میں بیجا الفاظ کے استعمال کے باوجود مسلم لیگ ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوستان کی دستوری کشمکش کو پُرامن طریقہ پر سلجھانے کی واقعی خواہش کے ماتحت مجلس قانون ساز میں حصہ لینے کے لیے اس حد تک تیار ہے کہ جہانتک برطانوی مشن کی ۶ مسلم صوبوں کی گروپنگ والے کلاز (CLAUSE) میں پاکستان کی بنیاد ہوں۔

مسلم لیگ اس امید میں مجلس قانون ساز میں حصہ لے رہی ہے کہ یہ قدم اُٹھا کر وہ ایک خود مختار پاکستان کے قائم کرنے میں بالآخر ضرور کامیاب ہوں گی۔

مرکز میں مجوزہ عارضی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں یہ کونسل اپنے صدر کو اختیار کلی دیتی ہے کہ وہ وائسرائے سے بات چیت کر کے جیسا مناسب سمجھیں ویسا کریں۔"

مسٹر جناح کی معنی خیز تقریر

نئی دہلی ۔ ۵ جون، مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے آج لیگ کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے برطانیہ سے [illegible] کی کہ دہلی سے لیکر شمالی افریقہ تک تمام اسلامی ممالک کی دوستی [illegible] حاصل ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی مسٹر جناح نے اعلان کیا کہ ہندوستان کے مسلمان اس وقت تک دم نہ لیں گے جبتک ایک آزاد اور خود مختار پاکستان قائم نہ ہو جائے۔

آج مسٹر جناح نے پھر تمام پارٹیوں سے اپیل کی کہ ہم کو ہمیشہ نہیں جھگڑتے رہنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے جھگڑے طے کر لینا چاہیئے۔ مسٹر جناح نے طنزیہ انداز میں کہا کہ چند اخباروں نے میری شملہ والی تقریر پر لکھا ہے کہ مجھے عقل آگئی ہے۔ اگر مجھے عقل آگئی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ میرے نکتہ چینوں کو بھی عقل آجائے (قہقہہ) مسٹر جناح کی تقریر بہت اچھے لہجہ میں تھی۔ چنانچہ خاتمہ پر سامعین کو بڑی حیرت ہوئی جب انھوں نے اچانک کانگریسی وزیروں پر حملہ کیا اور ناوانستہ طور پر کہا کہ ان لوگوں کے لیے بہترین جگہہ پاگل خانہ ہے جو یہ سمجھ رہے ہیں کہ اب ہندوؤں کا راج ہو گیا ہے۔

آپنے کہا کہ چونکہ ورکنگ کمیٹی کے سب فیصلوں کو آل انڈیا مسلم لیگ کونسل سے پاس کرانا ضروری ہے اور چونکہ یہ معاملہ ایک خاص نوعیت کا ہے۔ لہذا ہمنے یہی مناسب سمجھا کہ اس مسئلہ پر ہم براہ راست آپکا فیصلہ لیں۔ میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہر ممبر کو آزادی ہے کہ وہ بغیر کسی ڈر کے اپنے رائے کا اعلان کرے۔

اس موقعہ پر مسٹر جناح ذرا جوش میں آگئے اور انھوں نے کہا کہ برٹش مشن کی پاکستان کے خلاف دلیلیں کانگریس کو خوش کرنیکے لئے ہیں مگر پاکستان کی بنیاد ان تجویزوں میں شامل ہے اور جب ہندوؤں نے وہ شکر میں لپٹی ہوئی تجویزیں پڑھیں تو وہ بہت خوش ہوئے۔

پیس کمیٹیاں

۲۹ مئی کو نواب گنج بازار اور پوراناکانپور کے باشندگان کا جلسہ ہوا اور ان جلسوں میں پیس کمیٹی کے اغراض و مقاصد پر مسٹر جی۔ جی۔ جوگر مسٹر محمد یعقوب اور مسٹر ایس۔ ایم۔ ابراہیم نے لیکچر دیے اور محلہ وار پیس کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ نواب گنج پیس کمیٹی کے کنوینر مسٹر شمبھوناتھ سریواستوا۔ اور پوراناکانپور پیس کمیٹی کے کنوینر پنڈت بہاری لال منتخب ہوئے ہیں۔

ہربنس محال میں بھی ایک پیس کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس کے پریسیڈنٹ پنڈت بھگوانداس شوکل اور جنرل سکریٹری پنڈت سری نواس منتخب ہوئے ہیں۔

پولیس کے انتظامات

خدا کا شکر ہے کہ کانپور کی فضا آجکل بڑی اچھی ہو رہی ہے خان بہادر عبدالرشید صاحب کوتوال شہر اگرچہ کانپور میں نووارد ہیں لیکن نہایت خوبی سے اپنے فرایض انجام دے رہے ہیں۔ پولیس کافی تعداد میں بڑی سڑکوں کے علاوہ اندرون گلیوں میں بھی گشت لگاتی رہتی ہے۔

ہوزری مینوفیکچررس ایسوسی ایشن

۲۷ مئی کو کانپور مینوفیکچررس ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ جلسہ بصدارت مسٹر آر۔ بی پوری منعقد ہوا۔ کانسٹی ٹیوشن کے مسودہ پر غور ہوا اور طے ہوا کہ ایسوسی ایشن ٹریڈ کی ضروریات حاصل کرنے کے لیے گورنمنٹ سے خط و کتابت کر کے ممبران کی خدمت کرے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ کانپور

۴ جون کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۶ء کی میونسپلٹی کی سالانہ رپورٹ پر غور کے سلسلہ میں مسٹر ایم۔ ایچ۔ نیر نے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی کارگذاری کی سخت نکتہ چینی کی۔ اور اس بات پر زور دیا کہ رپورٹ میں ایک پیراگراف کا اضافہ کر کے بورڈ کی نکتہ چینی شامل کر لی جاوے۔ یہ جدید بورڈ اس مقصد سے عالم وجود میں لایا گیا تھا کہ اچھی سڑکوں اور صفائی اور حفظان صحت کے اعتبار سے شہر کانپور ایک جنتی شہر میں تبدیل کر دیا جائیگا لیکن اسکیموں کے تمام طویل دعوؤں کے باوجود ابھی تک کوئی ٹھوس کام انجام پذیر نہیں ہوا ہے۔ آپ نے میونسپل بورڈ کی طرف سے بورڈ کے نامزد ممبران کی بھی خبر لی۔ اور کہا کہ جب سے وہ لوگ نامزد کئے گئے ہیں انھوں نے اپنے فرایض کی ادائیگی کی نسبت پریسیڈنٹ بورڈ کی رضا جوئی کی زیادہ کوشش کی ہے۔ مسٹر نیر کی تجویز رائے بہادر بابو رام نرائن خزانچی کی تائید کے بعد اتفاق رائے سے پاس ہوئی چند خفیف ترمیمات کے ساتھ رپورٹ پاس ہوئی اور چیرمین صاحب کی خدمات کا شکریہ ادا کیا گیا۔

بورڈ کی سالانہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ جب سے بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے چیرمینی کی عنان حکومت سنبھالی ہے۔ ہر طرف ترقی نمایاں ہے۔ بورڈ کے بجٹ کے اخراجات کے آئٹموں کی اچھی طرح جانچ پڑتال ہو چکی ہے۔ اور تمام نقایص دور کر دیے گئے ہیں اور یہ اُمید کی جاتی ہے کہ ہاؤس ٹیکس سے آمدنی میں اضافہ اور اخراجات کی سخت نگرانی سے اخراجات جلد ہی معمولی حالت میں آجائیں گے۔

دوران سال میں میونسپل اسکولوں میں طلبا کی تعداد ۱۲۵۸۷ لڑکوں اور ۹۷۰۰ لڑکیوں پر مشتمل تھی۔ ایجوکیشن کمیٹی نے اسکولوں کی عمارت تعمیر کرنے کے لیے گورنمنٹ سے ایک لاکھ روپیہ کا قرضہ مانگا ہے۔ اسکولوں میں سیاسی تعلیم اور جسمانی کسرت کا بھی انتظام تھا۔

آئندہ جولائی ۱۹۴۶ء سے کل [illegible] لڑکوں اور لڑکیوں کی لازمی تعلیم جاری کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

پبلک ورکس کی بابت لکھا ہے کہ انجینیئر ہونے کی وجہ سے کوئی بڑا کام نہیں ہو سکا۔ اور سڑکوں کی مرمت کے لئے چھوٹے کاموں کو انجام دے سکا ہے۔

ایڈیٹر پرتاپ پر جرمانہ

برھما سنگھ پولیس کانسٹیبل نے اس بنیاد پر پنڈت بال کرشن شرما ممبر مرکزی اسمبلی اور شری جگل کشور سنگھ شاستری ایڈیٹر ہندی پرتاپ کانپور کے خلاف مقدمہ ہتک، عزت مسٹر شاہ عزیز احمد ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کانپور کے اجلاس میں چلایا تھا کہ پرتاپ اخبار کی ۱۰ مئی ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں کانسٹبل مذکور اور چند اور کانسٹبلوں کے خلاف الزام لگایا گیا تھا کہ انھوں نے جوہی کے تھانہ کے علاقہ میں گاؤں کی عورتوں کی عصمت دری کی۔ اس مقدمہ میں فیصلہ لکھتے ہوئے مجسٹریٹ نے لکھا ہے کہ ایڈیٹر کے پاس اس خبر میں بیان کئے ہوئے الزامات کو یقین کرنے کے کافی اور معقول ذریعے نہیں تھے۔ اور قانوناً ایڈیٹر کی نیک نیتی ثابت نہیں ہے۔ اس بات کے ظاہر کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ کہ پنڈت بالکرشن شرما ممبر مرکزی اسمبلی پرتاپ اخبار کے نامہ نگار خصوصی ہیں۔ اس لیے انھیں اس الزام سے بری کیا جاتا ہے۔ اور مسٹر جوگل کشور ایڈیٹر پرتاپ پر ۲۵۰ روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے۔

کپڑے کے تاجران گرفتار

۳۱ مئی کو کانپور کے ایک درجن کپڑے کے گوداموں کی تلاشی لی گئی اور ہزاروں روپیہ کا کپڑا گرفتار کیا گیا اور تین کپڑے کے تاجر گرفتار کیے گئے یہ کپڑا چوری سے خرید کیا ہوا تھا۔

یہ گرفتاریاں چور بازار کو بند کرنے کے لئے حکام ضلع اور سٹی کانگریس کمیٹی کی امداد سے ہوئی ہیں۔

مکانات کے کرایہ کا کنٹرول

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے مکانات کے کرایہ کے کنٹرول کے متعلق ایک نیا آرڈر جاری کیا ہے۔ جسکی رو سے مالک مکانات اُن کرایہ داروں سے اضافہ شدہ ہاؤس ٹیکس (میونسپل بورڈ نے دو پیسہ فی روپیہ ہاؤس ٹیکس بڑھا دیا ہے) وصول کر سکتے ہیں۔ جن سے ۱۹۴۰ء کے بعد کرایہ میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ اور اگر اضافہ ہوا ہے تو اضافہ شدہ ہاؤس ٹیکس مالکان مکانات کو خود ادا کرنا ہوگا۔

ہمارے خیال میں یہ نیا آرڈر بالکل ناانصافی اور غلط فہمی پر مبنی ہے۔ سیدھی سی بات تھی کہ اضافہ شدہ ہاؤس ٹیکس کرایہ داروں کو ادا کرنا چاہیئے۔ اور اسی آرڈر کی توقع کی جاتی تھی۔

مہتروں کی اسٹرایک

کانپور کے ۱۳ سو مہتروں نے ایک جلسہ کر کے اسٹرایک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر ان کے مطالبات منظور نہ کیے گئے۔

مطالبات میں تنخواہ کی ترقی مکان کا الاؤنس اور سنیٹری انتظام کے علاوہ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کا تبادلہ بھی ہے۔ جلسہ کے صدر مسٹر بھگوانداس مہتر ایم۔ ایل۔ اے۔ تھے۔ اسی سلسلہ میں ایک ڈیپوٹیشن آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ سے ملنے والا ہے۔

ہارنس فیکٹری کی اسٹرایک

ہارنس فیکٹری کے منتظمان نے فیکٹری میں قفل لگا دیا ہے۔

ہارنس فیکٹری کے مزدوروں کے مطالبات اور سیاسی پارٹیوں کی کمیٹی کی سفارشات حکام بالا کے پاس بھیجدی ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا ہے۔

تین بچے ایک ساتھ پیدا ہوئے

ایک عورت کے یہاں ایک لڑکا اور دو لڑکیاں

جار رہا تھا ...
کو خدا یاد آ...
تہذیب و ...
نہیں آیا ...
میں بہت ...
پھر نئے سرے سے ترقی کی دوڑ لگانی شروع کردی۔

پیرس میں جو ہمیشہ یورپ کی دلہن بنا چلا آ رہا ہے گورے گورے جسموں اور قابل دید رانوں اور سینوں والی بعض نوجوان لڑکیوں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ چونکہ صناع قدرت کے ان شاہکاروں کے نظارے سے خلق خدا کو محروم رکھنا آرٹسٹک جرم ہے۔ اس لئے اُنھوں نے ہر روز صبح شام ہندوستانی پہلوانوں جیسا ایک جانگیہ پہنکر اپنا ایک چھوٹا سا لشکر حسن بنا کر شاہراہوں پر نکلنے کا پروگرام بنایا ہے۔ چنانچہ آجکل پیرس میں صبح شام یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ننگی ننگی نوجوان لڑکیوں کی ایک ٹولی بصد ناز و ادا اخراماں خراماں دیکھنے والوں کے دلوں پر بجلیاں گراتی چلی جا رہی ہے۔ چونکہ یہ لڑکیاں جانگئے ایسے پہنتی ہیں جو جلد کے ہم رنگ ہوتے ہیں۔ اسلئے یہ سر سے پاؤں تک ننگی معلوم ہوتی ہیں اور جدھر کو یہ نکل جاتی ہیں لوگ سسکیاں بھرتے ہوئے رہ جاتے ہیں۔

اسی طرح لندن میں بھی پری جمالوں کا ایک گروہ پیدا ہوگیا ہے جو ہر روز صبح شام شہر کے ایک حصے میں ایک سبزہ زار پر ورزش جسمانی کے بہانے سے اپنے برف جیسے سفید اور یونانی مجسموں جیسے خوبصورت جسموں کی نمائش کرتا ہے۔ ان نمائش حسن کی دلدادہ لڑکیوں نے اعلان کردیا ہے کہ عورت کے جسم کو چھپانے اور اس جسم کے بعض حصوں کو ... کا طریقہ بالکل آرٹ آف ڈیٹ ہے۔ اور احمق اور بیوقوف لوگ ہی اس طریقے کے پابند رہ سکتے ہیں چنانچہ یہ لنگوٹے باندھ کر سبزہ زار میں اُترتی ہیں اور بعض من چلی خوش جمال لڑکیاں جوش میں آکر ان لنگوٹوں کو بھی ڈھیلا کردیتی ہیں۔ تاکہ پیاسی نظریں پوری طرح سیراب ہو جائیں۔

پیرس اور لندن کی پری جمالوں کو زیادہ سے زیادہ بے پردہ ہو کر مرکز نظارہ بننے کا جو شوق پیدا ہوا ہے اس میں ہندوستان کی مغرب پرست لڑکیاں بھی ان سے پیچھے نہیں ہیں۔ چنانچہ بمبئی میں ایک زنانہ کلب خفیہ طور پر ایک بند عمارت میں قائم کیا گیا تھا جہاں آزادی پسند لڑکیاں ہفتے میں ایک دن اکٹھی ہو کر ایک دوسرے کو اپنے عریاں جسموں کا نظارہ کراتی تھیں۔ اور اس شغل کے دوران میں خوشی سے بے قابو ہو کر ایک دوسرے کو چپٹ جایا کرتی تھیں۔ پولیس نے ایک دن اس کلب کا پتہ لگا کر ان پر بد اخلاقی اور مخرب اخلاق عریانی کے جرم میں دھر لیا تو ان کی لیڈر نے رو رو کر کہا کہ ہم تو اسی لئے بند جگہ میں اپنا شغل کیا کرتے تھے کہ لنگوٹے مردوں کی نگاہوں سے بچے رہیں۔ ورنہ یہ ... قانون کے شکنجے میں پھنسا دیں گے۔

موجودہ زمانے کی "ترقی پسند" لڑکیوں کے اس شوق عریانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ترقی ان لڑکیوں کو کس طرف لے جا رہی ہے۔ خدا دنیا کو اس ترقی سے بچائے۔

وزیر ہند ریٹائر ہونیوالے ہیں

لندن۔ ۳۔ جون۔ نیوز آف دی ورلڈ کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند برطانی کابینٹ کے ان ممبران سے ایک ہیں جو بہت جلد اپنے کام سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں ...

... پرے بھی ایک دنیا بستی ہے۔ بہت دلفریب اور جاذب نظر دنیا۔ یہ بھی سنا ہے کہ اس رنگین دنیا میں کبھی بہار آتی ہے کبھی برسات، کبھی خزاں تو کبھی موسم سرما لیکن اس تاریک کوٹھڑی کی دنیا سے بہت دور ..... دلفریب اور جاذب نظر دنیا میں کہتے ہیں جب بہار آتی ہے تو پھول کھل جاتے ہیں اور خدا کی تمام کائنات مسکرا اُٹھتی ہے۔ لیکن میں حیران کہ اس بہار کا اثر میرے خزاں زدہ درخت پر کیوں نہیں ہوتا؟

کہتے ہیں دنیا میں دولت ہے، بے انتہا دولت، لاتعداد اسباب آسایش! لیکن ہماری دنیا میں تو یہی بیڑیاں زیور ہیں۔ آسایش کسے کہتے ہیں؟ شاید گرما کی چلچلاتی دھوپ میں پتھر کوٹنے کا دوسرا نام ہوگا۔ یا ممکن ہے سردیوں کے موسم میں صبح سویرے لکڑیاں کاٹنا ہی آسایش کا دوسرا نام ہو۔ کم از کم میری دنیا میں تو اسی کو آسایش کہا جا سکتا ہے ..... شاید دلفریب اور جاذب نظر دنیا میں اس سے کوئی اور شے مراد ہو۔

دن آتے ہیں۔ راتیں گذر جاتی ہیں۔ میں بھی اپنی دنیا سے کچھ مانوس ہو گیا ہوں۔ کبھی کبھی دکھ ہنسی بھی آجاتی ہے ..... شمسان میں بھٹکتی ہوئی بھیکی چاندنی کی طرح خوفناک سی۔ یا کبھی کبھی چھٹکی چھٹکی راتوں میں ان آہنی سلاخوں سے نظریں پھاڑ پھاڑ کر باہر دیکھتا ہوں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ دلفریب اور جاذب نظر دنیا دنیا کہاں اور کیسی ہے؟

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (منوتہ عام)

بعدالت جناب مسٹر محمد صادق حسین صاحب بہادر منصف حوالی لکھنؤ بمقام لکھنؤ

مقدمہ اجراء ڈگری نمبر ۴۴ سنہ ۱۹۴۶ء

کاشی رام ولد منولال قوم ویش ساکن صدر بازار کیمپ لکھنؤ۔ ڈگریدار

بنام۔ عبد الصمد وغیرہ

۱۔ عبد الصمد
۲۔ عبد اللطیف
} ساکنان توپخانہ بازار کیمپ لکھنؤ

۳۔ مساۃ سبھدن سکنہ محلہ کمیاری منڈی شہر لکھنؤ

پسران و دختر عبد الغفور مرحوم قایمقامان

ہرگاہ مسمی کاشی رام نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ آپ لوگوں کا نام حسب دفعہ ۵۰ ضابطہ دیوانی بجائے عبد الغفور قائم کیا جائے۔ لہٰذا آپ لوگوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ لوگ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت دس بجے بتاریخ گیارہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھائیے۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی۔

بتاریخ ۱۱۔ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم سنت گورسرن مسرم منصفی حوالی لکھنؤ۔
(مہر عدالت)

یو۔ پی میں زمینداری سسٹم ختم کرنیکا سوال

الہ آباد۔ ۳۔ جون۔ عدالتی اور زمینی اصلاحات کی طرف یو۔ پی۔ گورنمنٹ کا پہلا قدم یہ ہے کہ معاملہ فہمی کے لیے چار سب کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ اسمبلی میں مخالف پارٹی نے زمینداری کی منسوخی کے مسئلہ کے ماہرین اور قانونی پہلوؤں ...

... گیا۔ لیکن اس وقت عورتوں کی عوامی سرگرمیاں دو شعبوں تک محدود تھیں۔ یا تو وہ اسکول کی استانیاں بن جائیں یا پھر ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کریں۔ اس کے علاوہ کوئی اور کام کرنے کی سماج انھیں اجازت نہ دیتا تھا۔ لیکن عورتوں میں بیداری کی لہر پیدا ہو چکی تھی۔ راما بائی راناڈے نے بمبئی میں لیڈی بسی۔ بوس اور ان کی بہن شریمتی کمے راؤ اور شریمتی سرلا دیوی چودھرانی اور دوسرے سماج سدھارکوں نے بنگال میں شریمتی منتھو لکشمی ریڈی۔ بہن سبا لکشمی اور کملا سینا نذان نے مدراس میں شریمتی رکمنیا اور میسور کی سرگباشی ایجنٹ مہارانی نے میسور میں۔ مہارانی بڑودہ اور بھوپال کی نواب سلطان جہاں بیگم نے اپنی ریاستوں میں تعلیم کا پرچار کیا۔ ان مشاہیر خواتین کی کوششوں سے جگہ جگہ عورتوں کے اسکول آشرم، کلب اور ویلفیر سنٹر کھل گئے۔ ان ابتدائی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہندوستان کی عورتیں ذہانت اور معاملہ فہمی میں دنیا کے کسی ملک کی عورتوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت اور شریمتی سروجنی نائیڈو جیسی عورتوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ نہ صرف اپنے ملک کی حالت سدھار سکتی ہیں۔ بلکہ انکی شخصیت دنیا کی رائے عامہ پر اثر ڈال سکتی ہے۔

ہندوستان کی ہمدرد بدیسی عورتیں

ہندوستان کی خاطر ہندوستان میں ترقی نسواں کی تاریخ ... میں ... ان بیرونی ... کا ذکر نہ کیا جائے جنھوں نے اپنے گھر بار اور آرام و آسایش کو چھوڑا اور سماج سدھار کے کام میں اپنا تن من دھن لگا دیا۔ ان مشاہیر خواتین میں ڈاکٹر اینی بسنٹ، مسٹر ہسٹر نویدتا۔ مسز کزنز، شریمتی جن راج داس اور زمانہ حال کی عورتوں میں شریمتی میرا بہن اور شریمتی فرابیڈی کے نام قابل ذکر ہیں۔

ڈاکٹر اینی بسنٹ نے سنہ ۱۹۱۴ء میں اپنی مشہور کتاب "جاگ اے ہندوستان" کے ذریعہ ہندوستان کے طبقہ نسواں میں ذہنی انقلاب برپا کردیا۔ مسز کزنز اور شریمتی جن راج داس کی کوششوں سے سنہ ۱۹۱۷ء میں دومنز انڈین ایسوسی ایشن قائم ہوئی جس کی شاخیں کل ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھیں۔ Y.W.C.A بھی ہمدرد ہند غیر ملکی خواتین کی کوششوں کی ایک حسین یادگار ہے اور اس انجمن کا نعرہ REACH ONE TEACH ONE یعنی پڑھی لکھی عورتیں اپنی بہن کو پڑھنا لکھنا سکھائے عورتوں کی تعلیمی ترقی میں بہت مددگار ثابت ہوا ہے۔

... کبھی کبھی جھوٹ منہ سے نکل ہی جاتا ہے۔ اس لئے میں جھوٹ ہی کہہ دوں کہ سبق یاد ہو گیا۔ اور بھائیوں کو بھی سبق یاد نہیں ہوا۔ لیکن انھوں نے جھوٹ ہی گروجی سے کہدیا ہے کہ ہمارا پاٹھ یاد ہو گیا۔

یہ جواب سنا تو درون آچاریہ اور بھیشم پتامہ کی آنکھیں کھلیں اور انھیں معلوم ہو گیا کہ یدھشٹر معمولی لڑکا نہیں ہے۔ اس کے بعد گروجی نے کبھی یدھشٹر پر غصہ نہیں کیا اور اسے نہایت پریم سے پڑھانے لگے ۔ بچو! در اصل علم بغیر عمل کے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ اس لئے جو پڑھو اس پر عمل کرو۔

... کے نام بیشی کو نیکا وعدہ کیا ہے ... آئندہ ... فیصلہ ...

... راجکماروں کو سب سے پہلا یہ سبق دیا کہ سچ بولو ..... غصہ کم کرو۔

اور سب راجکماروں نے تو بہت جلد اس سبق کو یاد کرلیا۔ اور پھر بے فکر ہو کر کھیلنے لگے۔ ... لیکن یدھشٹر نے اسے یاد کرنے کے لئے دن رات ایک کر دیا اگلے دن گروجی نے دریافت کیا کہ پاٹھ کس کس نے یاد کرلیا ہے۔ سوائے یدھشٹر کے سب نے جواب فوراً جواب دیا۔ گروجی! ہم نے سبق یاد کرلیا ہے۔ لیکن یدھشٹر خاموش رہا۔

درون آچاریہ مہاراج کہنے لگے یدھشٹر! کل اپنا سبق ضرور یاد کر لینا اور پھر سب راجکماروں کو چھٹی دیدی۔

اگلے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ گروجی کو بہت غصہ آیا اور انھوں نے آج پھر سب کو چھٹی دیدی۔ لیکن ایک ہفتہ تک اسی طرح ہوتا رہا۔ اب تو گروجی کا غصہ کا پارہ چڑھ گیا اور انھوں نے یدھشٹر کو پیٹ کر باقی راجکماروں کو آگے پڑھانا شروع کردیا۔

ایک ماہ بعد بھیشم پتامہ (راج کورو اور پانڈوں کے دادا) یہ دیکھنے آئے کہ راجکماروں نے کیا کیا پڑھ لیا ہے۔ درون آچاریہ نے بتلایا کہ اور سب نے تو آدھی کتاب ختم کرلی ہے لیکن یدھشٹر نے ابھی ایک سبق بھی یاد نہیں کیا ہے۔

بھیشم پتامہ نے کہا کیوں بیٹا یدھشٹر کیا بات ہے؟

یدھشٹر نے جواب دیا۔ باباجی! پاٹھ کا ایک حصہ غصہ نہ کرو تو مجھے یاد ہو گیا ہے۔ گروجی سے پوچھ لیں۔ اس دن جب انھوں نے مجھے پیٹا تھا تو مجھے ان کا غصہ نہیں آیا۔ لیکن سبق کا دوسرا حصہ سچ بولو۔ ابھی تک یاد نہیں ہوا۔ (۲)

پربھات کی جدید فلم "نرگس"

بمبئی کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ پربھات کمپنی اپنے بمبئی کے جدید اسٹوڈیو میں ایک نہایت ہی اعلیٰ سوشل فلم "نرگس" کر رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کے اسی اسٹوڈیو میں نرگس کے بعد "موہن" کے نام سے ایک جدید فلم تیار کی جائے گی۔

ہم کو خوشی ہے کہ پربھات میں پھر سرگرمیاں تو شروع ہوئیں ورنہ جہاں تک پربھات کا تعلق ہے وہ زمانہ دراز سے مارکٹ سے باہر ہے۔ چنانچہ اسکی تصاویر اس قدر کم تعداد میں آرہی ہیں کہ پبلک رفتہ رفتہ پربھات کو بھولتی چلی جارہی ہے۔

نیو تھیٹرس کی نئی تصویر "انجن گڈھ"

نیو تھیٹرس کلکتہ کی جانب سے حال ہی میں "انجن گڈھ" نامی عجیب و غریب فلم کا اعلان ہوا ہے۔ "ہمراہی" کے لائق ڈائرکٹر مسٹر بمل رائے اس فلم کو ڈائرکٹ کریں گے اسٹوری بنگال کے مشہور فسانہ نگار سبھا د گھوش کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ توقع ہے کہ نیو تھیٹرس کی یہ تصویر ہمراہی کی طرح نہایت ہی کامیاب ثابت ہوگی۔

پرکاش ٹاکیز کی تصاویر "بن پھول اور بھونرا"

پرکاش ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرز دہلی کی جانب سے حال ہی میں متعدد تصاویر کا اعلان ہوا ہے جن میں ایک تصویر "بن پھول" بھی ہے جس میں کانن بالا نے اہم ترین رول ادا کیا ہے۔ توقع ہے کہ اسی ہفتہ میں یہ تصویر بمبئی اور شمالی ہند میں ریلیز کر دی جائے گی۔

"بن پھول" کے ... اسی ادارہ کی جانب سے "بھونرا" اور "غزل" بھی بک کی جا رہی ہے۔ بھونرا رنجیت فلم کمپنی کی ایک ہی شاندار تصویر ہے۔ اور "غزل" ایک نہایت ہی دلکش سوشل تصویر ہے۔

اقوال زریں

ایک ضدی آدمی سے کام لیتے وقت بہت نرمی اور عاجزی سے پیش آؤ۔

جوشی دل ایک پارس قسم کا پاگل پن ہے۔

عقلمند آدمی صبر کرتا ہے اور بیوقوف انتقام لینے پر تل جاتا ہے۔

زندگی کا ہر ایک دن کتاب ہستی کا ایک ورق ہے۔

انسانوں میں وہ انسان بہتر ہے جو عقل کا مالک ہے۔

دنیا کے غم میں مبتلا نہ ہو۔ ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔

موج تبسم

وکیل کیا صاحب ہم کچھ ایمانداری کے ساتھ اپنی رائے بتا دوں۔
موکل۔ جی نہیں۔ مجھے اپنے پیشہ کے لحاظ سے آپ رائے دیجئے۔

مجسٹریٹ۔ میں تمہارے موکل کو غلط راستہ پر موٹر چلانے کے الزام میں ایک ماہ قید کی سزا دیتا ہوں۔
وکیل۔ حضور میرا موکل شہر کے معزز ترین حلقوں سے تعلق رکھتا ہے۔
مجسٹریٹ۔ اس سزا کے بعد وہ سیدھا ہو جائیگا

مجسٹریٹ۔ تم اس سے پیشتر چوری، بدمعاشی، دغابازی، جعلسازی وغیرہ کے الزامات میں تیرہ مرتبہ سزا پا چکے ہو۔
ملزم۔ حضور ذرا آہستہ بولئے۔ میں جس مالدار کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں وہ اسی عدالت میں موجود ہے میرا مستقبل خراب ہو جائیگا۔

دلچسپ معلومات

ماسکو کا آنکھوں کا اسپتال جو ڈیڑھ سو برس ہوئے تعمیر ہوا تھا، رولر[illegible] کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہہ منتقل کیا گیا ہے۔ اور ۱۰۰ مریض اس وقت بھی اس میں تھے۔

دس کھرب یعنی ایک ملین چند حرفی لفظ ہے لیکن اگر کوئی شخص اس کا شمار کرنے لگے اور ایک منٹ میں ہندسوں کے حساب سے گنے اور بغیر دم لئے دن میں بارہ گھنٹے تک کام کرے تو دس کھرب گنے میں تقریباً ۲۰ ہزار برس لگتے ہیں اور صحیح صحیح ۹۳۲۵ برس ۳۱۹ دن اس کام میں لگیں گے۔

ہندوستان میں پہلی ریل گاڑی بمبئی سے کلیان اور کلکتہ سے بردوان تک چلنی شروع ہوئی تھی

لنکا کی سب سے بڑی ندی کا نام مہابلی گنگا ہے

ہندوستان میں اندازاً ۱۷۴ زبانیں بولی جاتی ہیں۔

اگر شہد کی مکھی کے چھتہ میں بجلی کی روشنی کر دی جائے اور اسے بجلی کے ذریعہ گرم رکھا جائے تو مکھیاں ۱۷ پونڈ فی چھتہ زیادہ شہد پیدا کرتی ہیں

سر جگموہن کے بنگلے کے آگے ایک نوجوان کی لاش پڑی ملی ہے۔ اس کا نام سدھیر بتایا جاتا ہے وہ مقامی کالج میں پڑھتا تھا۔ کہتے ہیں کہ سر جگموہن کی لڑکی وملا اس کے ساتھ رہا کرتی تھی۔ مگر وہ بڑے آدمی کی لڑکی ہے۔ اس کے خلاف بغیر ٹھوس ثبوت کیا کہا جا سکتا ہے۔

---

۴ اندھیرے میں اس نے ایک بہت ہی رسیلی کھلکھلاہٹ کی آواز سنی۔ —— مائی ڈارلنگ۔ آئی لو یو۔ آواز وملا کی تھی۔
ایک مردانہ قہقہہ کی آواز اٹھی اور وملا کی کھلکھلاہٹ میں مل گئی۔ وہ دفعتاً اس طرح کھلکھلا اٹھی۔ جیسے اسے بڑے زور سے گدگدایا گیا ہے۔

یہ محبت ہے

موجودہ زمانے کی سوسائٹی پر ایک گہرا طنز

(از راحت آرا صاحبہ)

یہ افسانہ جو ایک سادہ دل نوجوان اور ایک عیار لڑکی کا افسانہ ہے۔ انسانی دل میں اٹھنے والے جذبات کی لہروں کی تصویر کھینچتا ہوا۔ یہ ایک ایسی انجام پر جا کر ختم ہوتا ہے۔ جس سے افسانہ نگار نے موجودہ زمانے کے تصور محبت کا بڑا کاری وار کیا ہے۔ اس افسانے کو ادبی اور اصلاحی دونوں حلقوں میں پسند کیا جائیگا۔

وملا کو معلوم نہیں ہوگا کہ میں وطن سے واپس آگیا ہوں۔ میں اچانک جا کر اس کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا۔ تو وہ خوش ہو کر اچھل پڑے گی ایک گورا گورا خوبصورت مکھڑا اس کی نظروں کے سامنے آگیا۔

"میری وملا —— سدھیر نے خوشی سے مچلتے ہوئے دل کو سنبھال کر کہا "تم تو مجھے پیار کرتی ہونا"؟

گورے گورے خوبصورت مکھڑے نے جیسے مسکرا کر خاموش زبان میں جواب دیا۔ ہاں۔ ہاں میں تم کو پیار کرتی ہوں" میں تمھاری اور صرف تمھاری ہوں"

ایک آواز اس کے سینے سے آئی۔ وہ ایک امیر کبیر کی لڑکی ہے۔ تم ایک غریب نوجوان ہو۔ تمھاری اس کی کیا جوڑ۔

مگر سدھیر کے دل نے جیسے اچھلتے ہوئے کہا۔ نہیں وہ مجھے چاہتی ہے۔ وہ مجھے دل سے چاہتی ہے۔

ایک بار پھر وملا کا مکھڑا سدھیر کی آنکھوں کے آگے جیسے مسکرانے لگا۔ خوشی کے جوش سے سدھیر کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

سدھیر نے اپنی ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں بند کر لیں اسے ایسا محسوس ہوا گویا اسکی بند آنکھیں ایک سینما گھر ہیں اور اس میں کالے کالے پردے پر اسے ان دنوں کی تصویریں نظر آ رہی ہیں۔ جب اسکی وملا سے شروع شروع ملاقات ہوئی تھی۔

ہوسٹل سے نکل جب وہ روزانہ مقررہ وقت پر کالج کی طرف روانہ ہوتا تو دائیں ہاتھ کی طرف سڑک سے وملا کی موٹر آتی۔ اور موٹر پر مڑتے ہوئے اسے وملا کا خوبصورت چہرہ دکھا کر کالج کی طرف چل دیتی۔ روزانہ وملا کو دیکھتے دیکھتے اس گوری گوری خوبصورت لڑکی کا چہرہ جیسے اس کی آنکھوں کے پپوٹوں کے اندر آن چھپا تھا۔ جب آنکھیں بند وہ اپنے من موہنے مکھڑے کو جیسے لئے ہوئے اسکی نگاہ کے سامنے آجاتی۔

ایک دن وہ کالج کے قریب والے رستوران میں گھسا۔ صرف ایک پیالی چائے کی پینے کے لئے وہ ایک ٹیبل پر بیٹھی ربیرا سے کہہ رہی تھی "ٹی ٹوسٹ۔ مٹن چاپ"

پھر دفعتاً سدھیر کی طرف مڑی۔ آپ تو وہی ہیں نا۔ جو روزانہ راستے میں کالج کی سڑک کے موڑ پر ملا کرتے ہیں۔ کہیئے کچھ کھائیں گے۔ آئیے یہیں بیٹھ جائیے"

"سدھیر پتھر کے مجسمے کی طرح بے حس و حرکت کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ یہ خواب تو نہیں ہے۔؟ سوچ رہا تھا۔

وہ بولی "ہم دونوں صورت آشنا تو کئی مہینے سے ہیں۔ مگر میں آپ کے نام سے واقف نہیں ہوں کیا میں آپ سے تعارف حاصل کر سکتی ہوں۔

سدھیر حیران و ششدر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا کیا جواب دوں کیا کہوں۔

"بیٹھ جائیے" اس نے ٹیبل کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی اشارے سے بتائی۔

چائے آئی۔

میٹھے میٹھے بول اس کے کانوں میں پڑے۔
"چائے پیجیئے۔ تردد کی کوئی بات نہیں ہے"
جس طرح پیالوں میں چائے ڈھل ڈھل کر کے گر رہی تھی اسی طرح سدھیر کو ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا اس کے دل پر کوئی لذت اور کیفیت کی بارش کر رہا ہے اور دل لہرا لہرا کر کہہ رہا ہے جو تیری آنکھوں میں آن چھپی تھی جس کے خوبصورت چہرے کا تصور کیا کرتا تھا۔ وہ سامنے بیٹھی ہے، تجھ سے باتیں کر رہی ہے
"آپ نے ابھی تک اپنا نام نہیں بتایا" وہ کہہ رہی تھی
"مجھے سدھیر کہتے ہیں"
"سدھیر۔ کتنا پیارا نام ہے" وہ کہنے لگی۔
"مجھے آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔
سدھیر اس کا کیا جواب دیتا۔ اس کے دل کو تو اس وقت ایسی خوشی ہو رہی تھی کہ دنیا کی بڑی سے بڑی خوشی بھی اسے اتنا مگن نہ کر سکتی۔ مگر اس کی زبان جیسے بند ہو کر رہ گئی۔ بڑی مشکل سے اس نے الفاظ ادا کئے۔ مجھے بھی آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔
میں دیکھتی ہوں کہ آپ کھوئے کھوئے سے ہیں"
اس نے سدھیر کے ساتھ رستوران سے باہر آتے ہوئے کہا۔ آپ نے اپنا نام تو بتا دیا۔ مگر میرے بارے میں آپ نے کچھ بھی نہیں پوچھا۔ لیجئے میں خود ہی اپنا تعارف کرائے دیتی ہوں۔ میرا نام وملا ہے اور میں آپ ہی کے کالج میں ایف۔ اے میں پڑھ رہی ہوں۔
سدھیر اب بھی کھویا کھویا سا کھڑا تھا
اچھا اب میں چلتی ہوں۔ پھر کبھی ملیں گے۔ اب اجازت دیجئے۔ وملا نے کہا۔
سدھیر نے گھبرا کر جلدی سے ہاتھ جوڑ دیئے سلام کرنے کے لئے۔ "بہت اچھا"
مگر وملا گئی نہیں۔ وہ وہیں کھڑی مسکراتی رہی۔ آپ نے کہہ تو دیا کہ آپ مجھ سے پھر ملیں گے مگر آپ نے یہ پوچھا ہی نہیں کہ میں رہتی کہاں ہوں۔ اچھا یہ تو بتایئے آپ سائیکل پر جائیں گے۔ مگر بارش شروع ہو چکی ہے۔ آپ بھیگ نہ جائیں گے۔ آپ میری کار پر آجائیے۔ میں آپ کو اپنا بنگلہ دکھا کر ہوسٹل میں چھوڑ دوں گی۔ آپ کی سائیکل میرا شوفر لیتا آئیگا۔
نئے ماڈل کی خوبصورت "بیوک" تھی۔ شوفر کی جگہ پر خود بیٹھ جانے کے بعد وملا نے سدھیر کو اپنے پہلو میں بیٹھنے کا اشارہ کیا سدھیر وملا کے روپ اور اس کی کشش میں گرفتار ہو چکا تھا۔ اس میں انکار کرنے کی طاقت ہی نہ تھی۔
بریک لگنے کے بعد جھٹکے کے ساتھ موٹر ایک بنگلے کے پھاٹک کے اندر داخل ہوئی سدھیر اس جھٹکے کے لیے تیار نہ تھا۔ وہ وملا کے جسم پر لڑھک گیا۔ وملا کے گداز اور نرم جسم کے لمس سے اس کے رگ و پے میں ایک لذیذ سنسنی پھیل گئی۔ وملا نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔ موٹر پورٹیکو میں رکتے ہوئے بولی "آیئے" اور اسے ساتھ لئے ہوئے بنگلے کے اندر چلی گئی۔
سدھیر کو پہلی ملاقات کے دلکش مناظر کی تصویریں دیکھتے ہوئے محسوس ہوا کہ جیسے وہ دو برس پیچھے ہٹتا گیا ہے۔ اور اس وقت وہ وملا کے بنگلے میں داخل ہو رہا ہے وہ انٹرنس ہال سے کھٹا پٹ کرتی ہوئی گذر کر سیٹنگ روم میں چلی گئی۔ پھر جلدی جلدی اس نے سدھیر کے
کندھے پر ہولے سے اپنا گورا گورا خوبصورت ہاتھ رکھا۔ "معاف کیجئے گا۔ میں کپڑے بدل لوں" اس کا چہرہ خوشی سے جیسے جگمگا رہا تھا۔
سدھیر کھویا کھویا سا بیٹھا رہا۔ پیتل کا خوبصورت اسپرنگ دار گول انگریزی جالی میں پڑا ہوا پلنگ۔ سلک کا پلنگ پوش۔ آتالین کارپٹ۔ دروازے پر ریشمین کے پردے۔ بیش قیمت ٹیک کا فرنیچر بہت ہی بڑھیا اور نفیس ڈرائنگ ٹیبل ابھی سدھیر دولت و ثروت کی اس رنگین فضا کو دیکھ رہا تھا۔ کہ ایک پردے کو ہٹا کر ہنستی ہوئی وملا اندر داخل ہوئی۔ "آپ کو تکلیف تو ہوئی۔ مگر اب کھانا بھی کھا لیجئے" وہ پھر ہنس پڑی
چلتے وقت ——
"آپ کو ڈرائیونگ تو آتی ہو گی سے جائیے۔" کل صبح ہمارے ساتھ چائے پینے کار میں آجائیگا" سدھیر کو خاموش دیکھ کر اس نے کہا۔ شاید کار چلانی آتی نہیں۔ چلئے میں آپ کو پہنچا آؤں"
ان مناظر کا تصور کرتے کرتے سدھیر کا دل جیسے بے قابو ہو کر اس کے سینے میں مچلنے لگا۔
ایک اور منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا۔
بنگلے کا پائیں باغ چاندنی رات۔
وملا نے کہا "آپ میرے سب سے ہو سکتے ہیں سدھیر بابو"
"میں ایک غریب مفلس نوجوان ہوں" سدھیر نے کہا۔
"میں تو تم سے محبت کرتی ہوں" اس نے سدھیر کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور اسے اپنی طرف کھینچنے لگی۔
ایک اور تصویر ——
دریا کے کنارے۔
سدھیر کی گود میں لیٹے لیٹے اپنے بالوں کی رسی بنا کر وملا نے سدھیر کی گردن میں ڈال دی اور مسکرا کر پوچھا۔ آپ اسکا کچھ مطلب سمجھے؟
سدھیر کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔
وملا نے کہا۔ "آپ میرے اسیر ہو چکے ہیں"
اسکی باہیں سدھیر کے گلے میں حمائل ہو گئیں اور ہیچ سیج اس کے گلابی ہونٹ اور راد بڑھتے ہوئے آ کر سدھیر کے ہونٹوں سے مل گئے۔
سدھیر بیقرار ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ میری وملا۔ وہ تیز تیز قدم لیتا ہوا باہر نکل گیا۔
وملا کے بنگلے کے اندر داخل ہو کر وہ بڑی تیزی سے پورٹیکو کی طرف چلا۔ مگر ۔۔۔۔۔۔۔۔ص

فرانس کی فوجوں کا سیام کے ایک علاقہ پر قبضہ

بنکاک - ۳۱ - مئی - ہند چینی کی سرحد کی خبروں کے مطابق کل دریائے میکانگ کو پار کرکے چالیس بڑی کشتیوں کے ذریعہ اور فرانسیسی فوجیں سیام کی سرحد کو پار کرگئیں - ونگاک کے مقام پر دریا کو عبور کرکے انھوں نے سیجانگ نائی پر حملہ کردیا ہے آج کوئی تازہ خبر نہیں آئی ہے - مونگ کھائی میں جو ابھی تک سیام کے قبضے میں ہے - فرانس کے حملے کے خلاف عام احتجاجی جلوس نکالے جارہے ہیں - حکومت سیام کے ایک تار میں لکھا ہے کہ ۲۴ - اور ۲۶ مئی کو فرانسیسی فوجیں دریائے میکانگ کو پار کرکے سیامی علاقے میں گھس آئیں اور ابھی تک علاقے پر قابض ہیں - یہ کارروائی یقیناً سیام کی خودمختاری اور امن کے خلاف ہے - اس غیر منصفانہ رویہ پر بھی سیام پر امن پالیسی پر مضبوطی سے قائم ہے جس علاقہ میں حملہ ہوا ہے وہاں کے لوگ چاولوں کے کھیت اور مکانوں کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں یہ وہ وقت ہے کہ حکومت قحط زدہ علاقوں میں امدادی طور پر غذا پہنچانے پر مجبور ہے - ان انتظامات میں خلل اور بدامنی کی ذمہ دار حکومت فرانس ہے -

میں امن اور فاقہ کش لوگوں کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ دوبارہ امن وامان قائم کرنے کی کوشش کیجائے تاکہ وہ مقصد جس کے لئے ہم سب دل وجان سے کوشش کررہے ہیں بخیر وخوبی حاصل ہوجائے -

پیرس - ۳۱ - مئی - فرانسیسی ہائی کمرشیل نے کل سیگاؤں سے ایک کمیونکے جاری کیا ہے کہ باغیوں کے تعاقب میں فرانسیسی فوجیں سیام میں داخل ہوئی ہیں - یہ فوجیں صرف تین گھنٹے سیامی سرزمین میں ٹھیریں - بہت کم جانی نقصان ہوا ہے - اس نقصان میں تین سیامی سپاہی بھی شامل ہیں جن کے پاس فرانسیسی ہتھیار تھے - فرانس کی ہلکی اسلحہ والی فوجوں نے ۵۰ سے ۸۰ تک لاؤسی اور انامی باغیوں کا تعاقب کیا - یہ لوگ لاؤس کے علاقہ میں دریائے میکانگ کے ... کنارے پر حملہ کر رہے تھے - باغیوں کے ساتھ سیامی آدمی بھی شامل تھے - جن کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہے کیونکہ میں آخر میں یکھا ہے کہ یہ ہیں وہ واقعات جنھیں حکومت سیام جنگ کہہ کر دنیا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کررہی ہے -

گاندھی جی کو خراج عقیدت

کلکتہ - ۱۰ - جون - مہاتما گاندھی جی کے نام ایک پیغام ڈاکٹر ہوجی مہتہ صدر پروونزل گورنمنٹ آف ری پبلک آف انڈونیشا (وائٹ نام) نے آج کہا - میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ مہاتما (گاندھی) بہت لمبی مدت تک زندہ رہیں اور اپنے ملک کی بھلائی کے لئے خصوصاً اور انسانیت کی خدمت کے لیے عموماً کام کرتے رہیں - آپ نے کہا کہ مہاتما جی کا نام ان کے ملک میں بہت ہی ہر دلعزیز ہے - انڈوچائنا میں خوراک کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے ۵۶ سالہ صدر نے کہا یہ اتنی خراب نہیں جتنی گذشتہ سال تھی جبکہ بقول اس کے کہ بیس لاکھ ہم وطن بھوک سے

لاچار رہے - وائٹ نام ریلیف سوسائٹی ڈاکٹر ہونے کہا کہ اس سوسائٹی نے یو - این - آر سے ۵ لاکھ ٹن غلہ کی درخواست آج سے تین ماہ پہلے کی - لیکن ہمیں ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا - بدیں وجہ ہم نے حالات کے مطابق اپنے آپ پر بھروسہ کیا ہے - انڈوچائنا میں فالتو غلہ نہیں ہے - جس سے ہم ہندوستان کی امداد کرسکیں -

آج صبح صدر انڈوچائنا نے بنگال کے گورنر سے بھی ملاقات کی - بارہ ممبری ... ڈیلیگیشن کے ساتھ ہو کلکتہ سے کل پیرس کے لیے بذریعہ ہوائی جہاز براستہ قاہرہ روانہ ہوجائیں گے -

یورپ میں کمیونسٹوں کے خلاف زبردست بلاک بن رہا ہے

لندن - ۳ - جون - انوزلس نے اٹلی کے انتخابات کے نتیجے کے طور پر بنیادی طور پر کمیونسٹوں کے خلاف قدامت پسند طبقہ کا ایک بلاک بننے والا ہے - اسپین اور پرتگال میں کیتھولک ڈکٹیٹری قائم ہے - باقی جگہوں میں جمہوری اعتدال پسند دستیں بازو کی کیتھولک پارٹیاں اب منظر پر چھائی ہوئی ہیں -

رائٹر ایجنسی کے سیاسی مدبر رابرٹ لائڈ نے لندن میں رائے ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک عظیم الشان مغربی بلاک ایک حقیقت بنتا جارہا ہے - لیکن اس کا مرکز برطانیہ نہ ہوگا - جو اب سوشلسٹ ہے بلکہ پاپائے روم کا شہر ویٹکین ہوگا - اگرچہ اٹلی کے انتخابات کے نتیجے ابھی ظاہر نہیں ہوئے ہیں - لیکن حال کے انتخابات سے ... ہے کہ کیتھولک عیسائی جمہوریت کے ... میں ہیں -

انڈونیشا کا مسئلہ سیکیورٹی کونسل میں پیش کیا جائیگا

واشنگٹن - ۲ - جون - امریکی کانگریس کے دس ممبروں نے اتحادی قوموں کی انجمن میں امریکی نمایندہ مسٹر سٹیٹنس کو لکھا ہے کہ انڈونیشیا کا معاملہ سیکیورٹی کونسل میں فوری غور کے لیے پیش کیا جائے - اس خط میں مزید لکھا ہے کہ انڈونیشیا میں امن وقانون برقرار رکھنے کے لئے مسلح جاپانی فوجیں برطانی کمانڈر کے حکم سے موجود ہیں -

ہمارے سپاہیوں اور ہمارے ساتھیوں پر جو مظالم ڈھائے جارہے ہیں وہ کسی حالت میں بھی برداشت نہیں کرسکتے -

شیخ عبداللہ کے خلاف مقدمہ

سری نگر - ۴ - جون - شیخ عبداللہ کے خلاف سری نگر میں کشمیر کے سیشن جج کی عدالت میں مقدمہ چلنے والا تھا - لیکن معتبر ذرائع سے پتہ لگا ہے کہ اس مقدمہ کو کچھ ہفتوں کے لیے ملتوی کردیا جائیگا - تاکہ انکی صفائی کا معقول انتظام کیا جاسکے - کل سری نگر میں مکمل ہڑتال رہی - عام جلسہ کی حاضری حسب معمول کی نسبت زیادہ تھی - گرفتاریوں کا سلسلہ ابھی جاری ہے - سری نگر ڈسٹرکٹ نیشنل کانفرنس کے سکرٹری مسٹر غلام محی الدین بھی گرفتار کرلیے گئے ہیں - مظاہرین روزانہ تقریریں کرکے گرفتار ہوتے ہیں - حکومت کا خیال ہے کہ ابھی تحریک میں خفیہ حقیقی خطرہ ہے -

فرانس کی پارلیمنٹ کے انتخاب

پیرس - ۱ - جون - محکمہ اطلاعات کے وزیر نے میٹرو پولیٹن فرانس کی ۵۲۲ نشستوں کا نتیجہ سنا دیا ہے - کمیونسٹ ۱۴۶، سوشلسٹ ۱۲۵، ایم - آر - پی - ۱۶۰، ریڈیکل ۳۸، کنزرویٹو ۳۶، دوسرے دائیں بازو والے ۲۲ - بائیں بازو والے ۵ -

سمندر پار کے ۴۴ نشستوں کے نتیجے نکلنے باقی ہیں اس وقت ایم - آر - پارٹی سب سے زیادہ طاقتور پارٹی ہے - سوشلسٹوں کو اس نتیجہ سے بہت مایوسی ہوئی ہے - کمیونسٹ اپنی فتح سے بہت خوش ہیں -

غلہ کی آمد

مدراس - ۳۰ - مئی - ۵۰، ہزار ٹن مزید غلہ ہندوستان کی بندرگاہوں میں اگلے چند ہفتوں میں پہنچ جائیگا -

روس آذربائی جان کی پشت پر

لندن۔ پہلی جون۔ کل رات تبریز ریڈیو نے روسی زبان میں ایک اعلان براڈ کاسٹ کیا کہ آذربائی جان کی ڈیموکریٹک پارٹی کی سنٹرل کمیٹی نے اتفاق رائے سے ۱۲ نکتوں والا ایک رزولیوشن منظور کیا ہے۔ جس کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ طہران گورنمنٹ آذربائیجان کے لوگوں کی جمہوری آزادی کو زبردستی چھیننے کی جو بھی کوشش کرے گی۔ اس کا ہم مسلح طاقت کے ذریعہ مقابلہ کریں گے۔ یہ رزولیوشن کھلے اجلاس میں صوبے کے وزیر اعظم جعفر پیشاوری کی زیر صدارت منظور کیا گیا۔ اس میں پرامن سمجھوتہ کی کوشش کی حمایت کی گئی۔

سیاسی حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ وزیر اعظم آذربائی جان کے اس اعلان میں روس کا ہاتھ ہے۔ ورنہ آذربائیجان کی اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ ایران کو اس قسم کی دھمکی دیتا۔

استنبول۔ ۳۔ جون۔ ۲۲۰ اشخاص ہلاک اور زخمی ہو گئے جبکہ پوربی ترکی میں مشق کے قریب زور کا زلزلہ آیا۔ یہ جگہہ انقرہ سے ۴۰۰ میل دکھن پورب کو ہے۔ اس علاقہ میں ۱۱ گاؤں کو شدید نقصان پہونچا ہے۔

یو۔ پی میں نیا سکرٹریٹ تعمیر ہو گا

نینی تال۔ ۳۱۔ مئی۔ حکومت یو۔ پی لکھنؤ میں ۲۰ لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک نئی سکرٹریٹ بلڈنگ تعمیر کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر پبلک ورکس حافظ محمد ابراہیم چیف منسٹر مہابیر پرشاد پی ڈبلو ڈی سکرٹری مسٹر حفاظت حسین کی ایک میٹنگ منگل کو ہوئی۔ کانگریس حکومت کے برسر اقتدار آنے کی وجہ سے موجودہ کونسل ہاؤس کا رکی افسروں و پارلیمنٹری اسٹاف دونوں کی رہائش کے لئے ناکافی ثابت ہو رہا ہے۔ اس لیے اسٹیٹ روڈ سے لال باغ تک کے درمیانی ۱۲۵ ایکڑ کے قطعہ میں ایک نیا کونسل ہاؤس تعمیر کیا جا رہا ہے یہ نئی عمارت سارے سرکاری افسران کی رہائش کے لیے کافی ہو گی۔ اور پرانی عمارت کانگریسی وزیروں پارلیمنٹری سکرٹریوں و دیگر اسٹاف کی رہائش کے لیے موزوں ہو گی۔

نئی عمارت۔ پہلی طرف لیجسلیچروں کے لئے دو ہوسٹل تعمیر کئے جائیں گے۔ کونسلروں کی موجودہ جائے رہائش لیجسلیچروں کے فیملی کوارٹروں میں تبدیل کر دی جائیں گی۔ عمارت کی تعمیر جلد ہی شروع ہو جائے گی۔

یو۔ پی میں نئی سڑکوں کی تعمیر

نینی تال۔ ۳۱۔ مئی۔ اگلے دو سال میں حکومت یو۔ پی نئی سڑکوں کی تعمیر اور پرانی سڑکوں کی مرمت و بہتری پر ۲۰ کروڑ روپیہ خرچ کرے گی۔

شوگر کین ڈی ایریا میں ۵۰۰ میل لمبی کنکریٹ اور سیمنٹ کی سڑک تیار کئے جانے کی تجویز زیر غور ہے جس کا خرچ حکومت ہند کی گرانٹ اور گنے پر عائد کردہ ٹیکس سے وصول شدہ رقم سے برداشت کیا جائے گا۔

مس میرابین کی نئی اسکیم

لکھنؤ۔ ۱۹۔ مئی۔ مس میرابین گاندھی جی کی مشہور پہلی غلہ زیادہ پیدا کرو کی اسکیم کے ماتحت یو۔ پی کے مغربی اضلاع کا دورہ کر کے آج واپس آ گئی ہیں۔ بتایا ہے کہ آپ ایک اسکیم مرتب کر رہی ہیں۔ جس میں یہ بھی ہے کہ چھاؤنیاں کی خالی شدہ بارکوں اور افتادہ زمینوں پر کاشت کی جائے دیہات کی اور سرزمین اور بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنایا جاوے۔

ناگپور۔ وزیر تعلیم اس بات پر غور کر رہے ہیں۔ کہ کالج اور ہائی اسکولوں ٹیکنیکل ٹریننگ اور ابتدائی تعلیم لوکل بورڈوں میں ورنیکلر زبان میں ہو۔

کراچی۔ یکم جون۔ آسٹریلیا کے گیہوں کا آٹا لیے ہوئے دو جہاز آسٹریلیا سے کراچی پہونچے ہیں۔ ان میں اٹھارہ ہزار ٹن آٹا ہے۔ آٹا اتارا جا رہا ہے۔ چھ روز بعد چار جہاز ۵۰۰۰۰ ٹن گیہوں اور آٹا لیکر کراچی پہونچ جائیں گے۔

ESTD. 1926

the SADAQAT

REGD. NO. A 406

صداقت

عبد السلام

VOL. 43 NO. 24	Cawnpore. Saturday 15TH JUNE 1946	کانپور شنبہ - ۱۵ - جون سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۴ - رجب المرجب سنہ ۱۳۶۵ھ	جلد ۴۳ نمبر ۲۴

ادبیات

حسنِ خراماں

((از جناب ماہر القادری))

اس طرح چل رہے ہیں وہ کچھ جھوم جھوم کے — فتنے بھی رہ گئے ہیں قدم چوم چوم کے

دامن سے دی ہوا تو ستارے جھک گئے — گیسو جو کھل گئے تو گلستاں مہک گئے

کچھ کہہ دیا تو ساری فضا جھومنے لگی — مرکز سے اپنے ہٹ کے زمیں گھومنے لگی

موجِ نشاطِ حسن تبسم میں گھل گئی! — رنگت کچھ اور چہرۂ رنگیں کی کھل گئی!

نظریں اٹھیں کہ دور میں پیمانہ آگیا — پیاسے بڑھے کہ ساقیٔ میخانہ آگیا

رفتارِ مست گام میں شوخی عجیب ہے — ذرے پکار اٹھے کہ قیامت قریب ہے

اب چل سکے گا کام نہ شاید حجاب سے — بندِ قبا بھی تنگ ہیں زورِ شباب سے

کچھ ناز، کچھ غرور بھی ہے سادگی کے ساتھ — ہے رنگ التفات بھی لیکن کمی کے ساتھ

رنگت نکھار پر ہے جوانی بہار پر — پارہ رکھا ہوا ہے دہکتے شرار پر

آنکھوں میں آگئے ہیں جو ڈورے خمار سے — وہ پاس سے عجیب ہے کچھ اور دور سے!

وہ مطمئن کہ چہرہ نہیں آفتاب ہے!

میں اس خیال میں کہ نظر کامیاب ہے!

افکارِ عالیہ!

((از حضرت نند لال دت سیرٹھی))

غم کا مزہ اٹھا دلِ ناکام کو نہ دیکھ — تجھ کو غرض شراب سے ہے جام کو نہ دیکھ

رنگ فریب کاریٔ ایام کو نہ دیکھ — نورِ سحر کو تیرگیٔ شام کو نہ دیکھ

اب ایک ڈوبتے ہوئے دل کی فغاں ہی کیا — گرمیٔ آفتاب لبِ بام کو نہ دیکھ

لے کام اپنی فطرتِ مشکل پسند سے — اندوہِ غم کو کثرتِ آلام کو نہ دیکھ

ہے تیرے واسطے نگہ حسن میں جگہ — تو اہل دل ہے جلوۂ گہ عام کو نہ دیکھ

پنہاں ہے اضطراب میں رازِ حیاتِ عشق — تسکین کو، قرار کو، آرام کو نہ دیکھ

دونوں جہاں کے جلوے ترے دل میں ہیں نہاں — یہ مختصر سا نام ہے اس نام کو نہ دیکھ

جو مجھ کو پوچھنا ہے وہ اے شیخ ہم سے پوچھ — ٹیڑھی نظر سے بادۂ گلفام کو نہ دیکھ

نند لال دت قدم بڑھا کہ یہ منزل وفا کی ہے

آغاز کو نہ دیکھ اب انجام کو نہ دیکھ

دنیائے اسلام

انیگلو امریکن فلسطین رپورٹ کا جواب

دمشق میں عرب لیگ کونسل کا ہنگامی اجلاس

قاہرہ - ۷ - جون اس ہفتہ کے آخر میں دمشق میں عرب لیگ کونسل کی نہایت اہم میٹنگ ہو رہی ہے جس میں شمولیت کے لئے سارے مشرقِ وسطےٰ سے نمایندے دھڑا دھڑ دمشق روانہ ہو رہے ہیں -

اجلاس کی کارروائی خفیہ ہوگی - لیکن مسٹر عبدالرحمٰن پاشا لیگ کے جنرل سکریٹری روزانہ کارروائی کے متعلق بیان کرتے رہیں گے - اجلاس میں سب سے اہم معاملہ فلسطین کا جھگڑا ہوگا - لیگ انیگلو امریکن فلسطین رپورٹ کے جواب میں برطانوی و امریکی حکومتوں کو پیش کرنے کے لئے ایک رپورٹ تیار کرے گی جس میں فلسطین کے معاملہ میں عرب کے سرکاری حلقوں کی رائے کا اظہار کیا جائے گا - ابھی حال میں ہی عرب بادشاہوں و حکمرانوں کی جو خفیہ کانفرنس ہوئی تھی - اس کے فیصلے بھی لیگ کے سامنے موجود ہوں گے - اس کے علاوہ عرب بادشاہوں نے فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ بند کر دینے کا جو مطالبہ کیا ہے - اس کا اثر بھی لیگ کے فیصلہ پر پڑے گا -

فلسطین عرب ہائر کمیٹی کا چیرمین کنگ عبداللہ شاہ شرق الاردن سے تازہ ملاقات کر کے فوراً اس اجلاس میں شمولیت کے لئے جا رہا ہے تاکہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکے - عرب کونسل کی مصر سے باہر یہ پہلی میٹنگ ہوگی -

فلسطین میں ایک لاکھ یہودیوں کا داخلہ

واشنگٹن - ۷ - جون - پریزیڈنٹ ٹرومین نے ایک راز انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین میں ایک لاکھ یہودیوں کو داخل کرنے کے متعلق انیگلو امریکن فلسطین کمیٹی کی رپورٹ کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر جمیس برنس اور حکومت برطانیہ کے بدلیشی سکریٹری مسٹر بیون گفت و شنید کر رہے ہیں -

پریزیڈنٹ ٹرومین نے بتلایا کہ حکومت امریکہ کی اور میری رائے بھی یہی ہے کہ وہاں پر داخلہ جلد سے جلد کر دیا جائے - لیکن ایسا قدم اوٹھانے سے پہلے کچھ مشکلیں اور کچھ ایسی تفصیلی باتیں جن پر عبور پانا ہے - معتبر ذریعہ سے یہ بھی پتہ لگا ہے کہ حکومت برطانیہ نے یہ مطالبہ موقوف کر دیا ہے کہ وہاں ایک لاکھ یہودیوں کو داخل کرنے سے پہلے پہلے عربوں اور یہودیوں کی رائے معلوم ہو جانے کے بعد جس کا خیال ہے کہ ۲۰ - جون تک معلوم ہو جائیں گی - برطانیہ اپنی ایک نئی پالیسی مرتب کرے گا - اور اس کے بعد ہی برطانیہ اپنی نئی پالیسی پر خواہ کچھ ہو بغیر گفت کے کیئے عمل شروع کر دے گا -

ایران میں اصلاح و ترقی کا پروگرام

طہران - ۷ - جون - ایم - قوام السلطنت وزیر اعظم ایران نے ریڈیو سے نشر کیا ہے کہ اب چونکہ تمام بدیشی فوجیں ایران سے چلی گئی ہیں - نئی اصلاحات کا دورہ شروع کیا جائیگا - سب سے پہلے آذربائیجان ہوم رول اسٹیٹ جو روسی سرحد سے ملی ہوئی ہے - کا مسئلہ حل کیا جائے گا - اس کے بعد زمینوں کی تقسیم اور زمین پر قابض ہونے کا معیار مقرر کیا جائے گا - پچھلے دو ماہ میں میں نے روس سے تعلقات کو درست کرنے کی کوشش کی اب دوستانہ تعلقات پیدا ہیں - ہماری سرزمین سے تمام فوجیں جا چکی ہیں - اب اصلاحات کا زمانہ آگیا ہے بدقسمتی سے کچھ دقیانوسی خیالات کے لوگ اپنے ذاتی مفاد کے لئے اس ملک کی آزادی کے خلاف سازش کر رہے ہیں - ان کا کہنا ہے کہ تقسیم اراضی اور حق ملکیت اراضی سے میں نجی ملکیت کو تباہ کر رہا ہوں - مگر ایسا نہیں ہے - میں تمام ملک میں غریب کسانوں کی بھلائی کے لیے یہ سب کچھ کر رہا ہوں اور ہزاروں ایکڑ زمین کو بیکار پڑے رہنے سے روک رہا ہوں - اقتصادی حالت ایسی بنیادی جائے گی جو دنیا کے باقی ممالک کے ہمدوش ہو - حفظان صحت اور تعلیمی معیار بڑھایا جائے گا - آذربائیجان کا مسئلہ حل ہونے کے بعد تمام اصلاحات ہاتھ میں لی جائیں گی - میں اس پروگرام میں شب و روز منہمک ہوں اور آزادی کے ہر خواہاں کو امداد کے لئے طلب کروں گا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible] | [illegible]

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد [illegible] | کانپور شنبہ ۔ ۱۵ ۔ جون سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۴

کانگریس نے شرائط کے ساتھ

برطانوی مشن کی تجاویز کو نامنظور کردیا

ایسوسی ایٹڈ پریس کا سیاسی نمایندہ نئی دہلی سے لکھتا ہے کہ برطانوی مشن اور کانگریسی لیڈران کے درمیان تقریباً ایک مہینے کی گفت و شنید کے بعد کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مشن کی طرف سے عارضی حکومت اور ہندوستان کے آیندہ دستور کے متعلق پیش کی ہوئی تجویز کو آج رات (۱۴ جون) کو خیرالیا کے ساتھ نامنظور کر دیا۔

مولانا ابوالکلام پریسیڈنٹ کانگریس نے اپنے خط میں جو آج وایسرائے کو بھیجا تھا۔ برطانوی مشن کی تجاویز کے چند حصوں پر اعتراض کیا اور چند کی مخالفت کی۔ اور عارضی حکومت میں برابری کی نمایندگی کی بنیاد پر شریک ہونے سے انکار کر دیا۔

کانگریس کو ہندوستان کی آیندہ مجلس قانون ساز کی تشکیل کے متعلق مشن کے ۲۵ ۔ مئی کے بیان پر سخت اعتراض اور اختلاف ہے کہ بنگال اور آسام کی اسمبلیوں سے کچھ یوروپین بھی منتخب کئے جاسکتے ہیں۔

عارضی حکومت کی تجویز کو کانگریس نے اس وجہ سے نامنظور کر دیا کہ اس کے متعلق گفت و شنید کے دوران میں وایسرائے نے ہندو مسلم یا کانگریس لیگ کی برابری کی نمایندگی کو پیش کیا اور اس پر زور دیا اور محکموں کو بھی اس بنا پر تقسیم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

ایک کانگریسی مقرر کے کہنے کے مطابق کانگریسی لیڈروں نے وایسرائے سے گفت و شنید اور خط و کتابت کے سلسلے میں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ کانگریس کسی صورت سے عارضی حکومت میں برابری کی نمایندگی پر شرکت نہیں کر سکتی ہے۔

کانگریس ہندوستان کی آیندہ آئینی دستور کو نامنظور کردیگی اگر بنگال اور آسام کی اسمبلیوں میں یوروپین کو مجلس قانون ساز کے انتخاب میں حصہ لینے یا اپنے امیدوار کھڑے کرنے کا حق دیا گیا۔

پریسیڈنٹ کانگریس نے ۱۶ ۔ مئی کے مشن کے بیان کے کلاز ۱۵ کے سب کلاز ۵ جو صوبوں کے گروپنگ کے متعلق ہے اس کے مفہوم کو جو کانگریس نے اخذ کیا ہے۔ اپنے خط میں دہرایا ہے۔ خط میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کانگریس نے اس کلاز کا جو مفہوم سمجھا ہے اسی مفہوم کو بڑے بڑے مشہور قانون دان حضرات نے بھی مانا ہے۔

کانگریس یہ بات صاف صاف ظاہر کر دینا چاہتی ہے کہ مجلس قانون ساز کے بیٹھتے ہی کانگریس صوبوں کو ابتدائی دور ہی میں یہ فیصلہ کرنے کی آزادی دینا چاہتی ہے۔ کہ وہ اس گروپ میں شامل ہوں گے یا نہیں جس میں کہ وہ رکھے گئے ہیں۔

کانگریس محسوس کرتی ہے کہ کوئی طاقت کسی صوبہ سے یہ فیصلہ کرنے کا حق کہ وہ گروپ میں شامل ہوں گے یا اس کے باہر رہیں گے نہیں چھین سکتی۔

مجلس قانون ساز کے رتبہ اور طاقتوں کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ خط میں لکھا گیا ہے کہ عالم وجود میں آتے ہی وہ ایک خود مختار مجلس ہوگی۔ اور ہندوستان کے آیندہ دستور کے متعلق اس کو ہر بات کے طے کرنے کا پورا حق ہوگا۔

کانگریس یہ محسوس کرتی ہے کہ ہندوستان کے دستور بناتے وقت مجلس قانون بے شک اقلیتوں کے حقوق کا پورا تحفظ کرے گی۔ اور ہندوستان اور انگلستان کے درمیان ایک قابل قبول اور منصفانہ صلحنامہ بھی کرے گی۔

کانگریس کو مشن کی تجاویز میں اس بات پر بھی اعتراض ہے کہ ہندوستانی ریاستوں کی رعایا کو مجلس قانون ساز کے لئے اپنے نمایندوں کے انتخاب میں کوئی حق نہیں دیا گیا۔ جبکہ ان کی آبادی تقریباً دس کروڑ ہے۔

آج رات کو کانگریسی حلقوں سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جہاں تک کانگریس ورکنگ کمیٹی کا تعلق ہے۔ کانگریس پریسیڈنٹ کا خط جس کے بھیجنے کے لئے کمیٹی نے انگوٹھا دیا تھا۔ برطانوی مشن کی تجاویز کے متعلق اس کے آخری الفاظ ہیں۔ اب اگر کوئی تحریک ہوگی تو اس کی ابتدا مشن کی طرف سے ہوگی اور اس پر غور کرنے کے لئے کانگریس ورکنگ کمیٹی پوری طرح تیار رہیگی۔

بعض سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ عارضی حکومت کے متعلق اگرچہ وایسرائے اور کانگریسی گفت و شنید ختم ہو چکی ہے۔ لیکن برطانوی مشن موجودہ [illegible] کی پوری کوشش کرے گا۔

یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ مشن اس صورت حال میں مسٹر اٹیلی وزیراعظم برطانیہ سے بھی ضرور مشورہ کرے گا۔

یہ بھی خیال کیا جارہا ہے کہ بہت جلد برطانوی مشن عارضی حکومت کے جمود کے متعلق ایک بیان دینے والا ہے۔

موجودہ سیاسی جمود کی وجہ سے برطانوی مشن نے غالباً اپنی انگلستان کی روانگی کا پروگرام ملتوی کر دیا ہے۔

مشن کے ایک رکن سے جب دریافت کیا گیا کہ اب آپ کا بستر بندھا ہے یا کھلا [illegible] ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ [illegible] ہم نے بستر کھول دیے ہیں اور اب ہم کم از کم ایک ہفتہ اس کوشش میں لگانا چاہتے ہیں کہ عارضی مرکزی حکومت قائم ہو سکے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہم خالی ہاتھ واپس جائیں ہیں تو برطانیہ ہنس ہنس کر بہت مایوس ہوں گے کہ ہندوستان کی آئینی گتھی کو ہم سلجھائے بغیر واپس چلے آئے۔

سیاسی حلقوں میں یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وزیر اعظم برطانیہ نے لارڈ پیتھک لارنس سے ٹیلی فون پر بات چیت کی ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر مشن ہندوستان سے ناکام واپس آیا تو برطانیہ کے وقار کو بہت نقصان پہنچے گا لہذا ہندوستان میں اور قیام کرکے عارضی مرکزی حکومت بنوا کر اور مجلس قانون ساز کے لیے انتخاب شروع کرا کے واپس آئے۔

بہرحال کانگریس ورکنگ کمیٹی نے برطانوی مشن کی تجاویز کو بنگال اور آسام کی اسمبلیوں میں یوروپین کو قانون ساز اسمبلیوں میں ووٹ دینے اور اپنے امیدوار کھڑے کرنے کے حق کی وجہ سے اور عارضی مرکزی حکومت میں برابر کی نمایندگی دینے کی وجہ سے نامنظور کیا ہے۔

دیکھئے برطانوی مشن اس سلسلہ میں کیا بیان دیتا ہے۔ اور اپنی اس زبردست جدوجہد کو ناکام بناتا ہے۔ یا کامیاب۔ لیکن یہ امید کی جاتی ہے کہ اس معمولی سے جمود کو مشن حل کرکے کامیاب ہو کر انگلستان واپس جائے گا۔

حلوائیوں کی ہڑتال

شہر کے حلوائیوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۱۵ ۔ جون سے ہڑتال کریں گے۔ کیونکہ محکمہ راشننگ کے حکام سے ان کی گفت و شنید ناکامیاب ہوگئی ہے۔ شہر کانپور کی کانگریس کونسل حلوائیوں کی ہڑتال کے بالکل خلاف ہے۔ مسٹر پیارے لال اگروال کی صدارت میں کونسل نے اس مسئلہ پر غور کیا اور کونسل نے حلوائیوں کی ہر ممکن مدد کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے ان سے ہڑتال نہ کرنے کی اپیل کی ہے۔ کونسل نے ٹاؤن راشننگ کمیٹی میں اپنے نمایندوں کے ذریعہ سفارش بھی کی ہے کونسل کو امید ہے کہ اس کے ذریعہ کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ضرور ہو جائے گا۔

تانگے اور یکوں کی ہڑتال

قریب پانچ ہزار تانگے، یکے اور رکشا والوں نے ریلوے اسٹیشن کے ٹھیکیدار کی طرف سے لگائے ہوئے ٹیکس کے خلاف اور بس سروس کے سستے کرایہ کے خلاف جس کی وجہ سے انکی آمدنی بہت کم ہوگئی ہے۔ پروٹسٹ کے طور پر ۲۰ ۔ جون کو ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ بس سروس کو اپنا کرایہ بڑھانا چاہیئے۔

دھمکی آمیز خطوط

کانپور سٹی کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر حمید خاں جنہوں نے حال ہی میں شہر کے کئی کپڑے کے گوداموں پر چھاپہ مار کر بلیک مارکٹنگ کا کپڑا برآمد کیا تھا ان کے نام کئی بلا نام کے خطوط آئے جن میں انکو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے پھر کوئی چھاپہ مارنے کی کوشش کی تو ان سے بدلہ لیا جائے گا۔

رجبی شریف کا جلوس

حکیم سید نواب علی صاحب صدر مجلس انتظامیہ رجبی شریف کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ ۲۳ ۔ جون بروز اتوار ۲ بجے دن کو پریڈ گراؤنڈ سے رجبی شریف کا جلوس حسب معمول اٹھے گا۔

(باقی صفحہ ۷ کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

آئینہ کانپور

ہائی اسکول امتحان کے نتائج

ہائی اسکولوں کے امتحان کا نتیجہ شایع ہوگیا ہے اور مقامی اسکولوں کا نتیجہ حوصلہ افزا رہا ہے۔ گورنمنٹ اینگلو ورنیکلر(؟) ہائی اسکول کا نتیجہ حسب معمول تمام اسکولوں سے زیادہ یعنی ۹۵ فیصدی رہا۔

بی ۔ این ۔ ایس ۔ ڈی ۔ کا نتیجہ ۹۳ فیصدی رہا ۔ لیکن ۱۰۲ لڑکے فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ ان میں سے ۱۸ طالبعلموں کو کسی نہ کسی مضمون میں امتیاز حاصل ہوا ہے اور تھرڈ ڈویزن میں کوئی لڑکا پاس نہیں ہوا ہے۔ اس کے لئے اسکول کا اسٹاف تعریف کا مستحق ہے۔

کرائسٹ چرچ ہائی اسکول کا نتیجہ ۹۲ فی صدی رہا۔ [illegible] کے بعد یہ اوسط کامیابی اسکول کو نصیب ہوئی۔

مارواڑی ودیالہ ہائی اسکول کا فی صدی ۹۱

بلقیس گرلس اسکول کی دس لڑکیاں امتحان میں شریک ہوئی تھیں جس میں سے ۸ لڑکیاں کامیاب ہوئی ہیں جن میں سے ۴ سکنڈ ڈویزن میں اور ۴ تھرڈ ڈویزن میں۔ ان میں سے ۴ مسلمان لڑکیاں سکنڈ ڈویزن میں اور ایک تھرڈ ڈویزن میں کامیاب ہوئی ہے۔

جوبلی مسلم گرلس اسکول سے ۹ لڑکیاں شریک امتحان ہوئی تھیں جن میں سے ۴ لڑکیاں ۲ سکنڈ ڈویزن میں اور ۲ تھرڈ ڈویزن میں کامیاب ہوئی ہیں۔

انٹرمیڈیٹ کالجوں میں حلیم مسلم انٹر کالج کا نتیجہ سب سے اچھا ہے۔ یعنی ۸۱/۲ فی صدی۔ جس کے لئے اسٹاف مبارکباد کا مستحق ہے۔

بی ۔ این ۔ ایس ۔ ڈی ۔ انٹر کالج کا اوسط ۸۰ فی صدی ہے۔ اس میں ۲۵ طالبعلم فرسٹ ڈویزن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جس میں ۲۷ طالبعلموں کو امتیاز حاصل ہوا ہے۔

تیل ملوں میں اسٹرائک

یو۔ پی آئل ملس ایسوسی ایشن کی انتظامیہ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق ۱۷ ۔ جون سے تیل کے مل اسٹرائک کریں گے اسٹرائک کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کنٹرول کی شرح پر ان کو مال نہیں ملتا ہے۔ لہذا موجودہ نرخ پر وہ تیل فروخت نہیں کر سکتے۔

ٹینری کے مزدوروں کی اسٹرائک

کانپور لیدر ورکرس یونین نے ۶ مقامی ٹینریوں کو ۱۵ دن کا نوٹس دیا ہے کہ وہ ۲۳ ۔ جون سے اسٹرائک کریں گے۔ ان چھ فیکٹریوں میں تقریباً ۲۵ ہزار مزدور کام کرتے ہیں۔ ان کا مطالبہ یہ ہے کہ انکو لڑائی کا بونس مہنگائی اور خوراک کا الاؤنس دیا جائے۔

مالکان ٹینری نے اس نوٹس کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اس مسئلہ کو لیبر کمشنر کے سپرد کر دیا ہے۔

ہارنس فیکٹری کی ہڑتال

ہارنس فیکٹری کی ہڑتال بدستور جاری ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ لیڈران اسٹرائک دہلی سمجھوتہ کیلئے گئے ہوئے ہیں۔

مہتروں کی ہڑتال کا مسئلہ ختم

میونسپل بورڈ کے ملازم مہتروں نے اسٹرائک کا نوٹس دیا تھا۔ خوشی کی بات ہے کہ چیرمین صاحب میونسپل بورڈ نے اس مسئلہ کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ طے کر دیا ہے۔ اور مہتروں کو کچھ ترقی دیکر انکو مطمئن کر دیا اور انھوں نے اسٹرائک کے نوٹس کو واپس لے لیا ہے۔ اور یہ وعدہ کیا ہے کہ اب وہ ایک سال میں کوئی نیا مطالبہ پیش نہیں کریں گے۔

مہتروں سے ڈھائی روپیہ فی کس کی ترقی کی سفارش کا وعدہ چیرمین صاحب نے کیا ہے اور ان کے لئے کوارٹرز کے انتظام کا بھی وعدہ کیا ہے۔

ہوم منسٹر صاحب

آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی ہوم منسٹر یو۔ پی گورنمنٹ کانپور تشریف لائے تھے اور آپ نے پرائسیلائی [illegible] اور مقامی کانگریس ورکروں سے تبادلہ خیالات کیا اور چور بازار کے روکنے کی کوشش کی تعریف کی اور اس کام میں گورنمنٹ کی امداد کا پورا وعدہ کیا۔

صفائی کا انتظام

مسٹر اختر حسین آئی ۔ سی ۔ ایس ۔ ایکزیکٹو آفیسر کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے حکومت کو یہ مشورہ دیا ہے کہ شہر کی صفائی کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پریسیڈنٹ ڈیولپمنٹ بورڈ، چیرمین میونسپل بورڈ کی ایک مشترکہ کمیٹی بنائی جائے جو شہر کی صفائی کا براہ راست عارضی چارج لے لے۔

ہاؤس اونرس ایسوسی ایشن

مالک مکان ایسوسی ایشن کے سکریٹری صاحب مطلع کرتے ہیں کہ مالکان مکانات کی ایسوسی ایشن باقاعدہ قائم ہوگئی ہے اور اس کے عہدہ داران و ایکزیکٹو کمیٹی کے ممبران ایک باقاعدہ جلسہ میں منتخب ہو چکے ہیں۔

ایسوسی ایشن کا باقاعدہ دفتر کیلاش مندر میں کھول دیا گیا ہے اور ایسوسی ایشن کے قواعد و ضوابط اور فارم داخلہ چھپے ہوئے موجود ہیں۔

جو مالک مکان اس ایسوسی ایشن کے ممبر بننا چاہتے ہیں وہ دفتر میں تشریف لاکر قواعد و ضوابط ملاحظہ فرماکر ممبر بن سکتے ہیں۔

مسٹر یوسف علی صاحب ایڈوکیٹ ۔ جائنٹ سکریٹری ایسوسی ایشن سے بھی معلومات حاصل کیجاسکتی ہیں۔

یو۔ پی ۔ کلاتھ امپورٹرس کانفرنس

۱۵ ۔ جون کو کانپور میں ہو رہی ہے۔ اسی سلسلہ میں مسٹر ایم ۔ ایل ۔ [illegible] نے یو۔ پی کلاتھ ڈسٹری بیوٹرس کمیٹی کی طرف سے ۱۲ جون ۶ بجے شام کو ولیرو میں ایک پریس کانفرنس بلائی تھی۔ جس میں کپڑے کے تقسیم کے دقتوں کو واضح طور پر بیان کیا گیا۔

افسوسناک انتقال

ہم کو یہ معلوم کرکے انتہائی افسوس ہوا کہ چودھری میشوری پرشاد نگم کے والد بابو رام سروپ نگم ٹیائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر نے ۵ جون کو انتقال کیا۔

ہم کو اس حادثہ میں چودھری صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آنجہانی کی روح کو شانتی نصیب کرے۔

خطابات

ملک معظم کے یوم پیدائش کی خوشی کے سلسلہ میں جو فہرست خطابات کی شایع ہوئی ہے۔ اسمیں کانپور کے مندرجہ ذیل حضرات کو خطابات کے اعزاز سے سرفراز کیا گیا ہے۔

سرجوالا پرشاد سریواستو فوڈ ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کو کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے۔

خانصاحب سید صدرالاسلام صاحب نائب صدر انجمن

مغرب ...
نقلیں ہند ...
پری جمالوں ...
ہیں، ہندو ... عورتوں کی آنکھیں
کھول کران ... آنکھیں
اندازہ ہو کر یہ ری ...
منگی پڑے گی۔

پیرس کی ایک قتالہ عالم نے ایک مرد سے شادی رچائی۔ مگر چند روز بعد ان پریزاد کو یہ محسوس ہوا کہ شادی کے بعد مختلف مزے چکھنے کا سلسلہ ختم ہو رہا ہے۔ تو آپ نے شوہر سے چھٹکارا پانے کے لئے داؤں پیچ شروع کر دیئے۔ ایک دن ان کا شوہر گھر آیا تو اس نے دیکھا کہ بیوی ٹسر ٹسر رو رہی ہیں۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ایک تقدیر کا حال بتانے والے نے یہ کہا ہے کہ ایک مہینے کے اندر اندر کسی دن تمھارا شوہر مر جائے گا۔ ان پری جمال کی یہ بات شوہر نے ہنسی میں ٹال دی۔ مگر رات کو بیوی صاحبہ نے شب خوابی کے کمرے کو اندر سے بند کرکے شوہر کو باہر نکال دیا اور یہ کہا کہ میں تمھارے ساتھ نہیں سو سکتی۔ کیا خبر تم مر جاؤ۔ اور مجھے صبح کو یہ معلوم ہو کہ رات بھر ایک لاش کے ساتھ سوتی رہی ہوں۔ تو اب شوہر کو پتہ چلا کہ یہ بات ہنسی ہنسی میں ختم ہونیوالی نہیں ہے۔ مگر پھر بھی وہ اس قصے کو ٹالتا رہا۔ لیکن نئی مزوں کی متلاشی بیوی بھلا کب ماننے والی تھیں۔ انھوں نے اخبارات میں اشتہار دے دیا کہ ایک نوجوان بیوہ کو شادی کی ضرورت ہے اور ایک دن شوہر گھر آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک موٹا مسٹنڈا جوان موجود ہے جو اس کا جانشین ہے آجکل اس شوہر نے عدالت میں درخواست دے رکھی ہے کہ اس مردباز عورت سے میرا پیچھا چھڑا دیا جائے۔

پیرس کی مہ جمالوں میں آجکل اس خبر سے سنسنی پھیلی ہوئی ہے کہ لندن کی نازنینوں نے اپنے کمروں کا گھیر گھٹا کر ستر انچ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سنسنی پھیلنے کی عجیب و غریب وجہ یہ ہے کہ پیرس کی ان پریوں کو یہ اندیشہ ہو گیا ہے کہ اگر لندن کی لڑکیوں کی کمریں ان سے زیادہ پتلی ہو گئیں تو عشقبازوں کا ریلا پیرس کے بجائے لندن کی طرف ہو جائے گا۔ اور ہم ناز و ادا کے تماشائیوں سے محروم ہو جائیں گے۔ چنانچہ ان پریزادوں نے عاشقان جمال کی توجہ اپنی طرف رکھنے کے لئے فاقوں پہ فاقے شروع کر دیئے ہیں اور یہ روزانہ صبح کو کمر گھٹانے والی ورزشیں بڑی سرگرمی کے ساتھ کر رہی ہیں۔

پیرس کی ان تہذیب یافتہ عورتوں کی داستان ترقی گوش سننے کے بعد اب آپ امریکہ کی ان مہ جمالوں کا حال بھی سن لیجئے۔ جنھوں آجکل ضرورت کی دوسری چیزوں کے علاوہ نئے شوہروں کی درآمد کے لئے بھی ایک حسین و نازک ایجی ٹیشن کر رکھا ہے۔

ان امریکن پریوں کا مطالبہ یہ ہے کہ چونکہ جنگ میں امریکن مردوں کے کام آنے اور بہت سے امریکن سپاہیوں کے دوسرے ممالک میں شادیاں کرکے وہیں بس جانے سے مردوں کی تعداد گھٹی ہے۔ اس لیے دوسرے ممالک سے درآمد کئے جائیں۔ یہ تو معلوم نہیں کہ یہ کس قسم کے مرد درآمد کرانے چاہتی ہیں۔ مگر شاید ان کی شرط یہ ضرور ہوگی کہ وہ لمبے تڑنگے، موٹے تازے اور ان کے مطلب کے ہوں۔

غرض یہ ہے مغرب کی ان مہذب عورتوں کا کچا چٹھا۔ جن کی تقلید ہندوستان کی ترقی پرست عورتیں کر رہی ہیں۔

...

کچھ گنگنا رہا تھا۔ لیکن اسکی آنکھیں اور کان لگے ہوئے تھے۔ دروازہ پر اس کو کسی کا انتظار تھا۔ اختیاق تھا۔

مالتی نے ڈرتے ہوئے پیر اندر رکھا۔ شرم و حیا سے وہ جھکی جا رہی تھی۔ رمیش نے لپک کر اس کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ لیکن وہ خوفزدہ ہرنی کی طرح اس سے بھاگنے لگی۔ خیر کچھ دیر بعد دونوں کی دوستی ہو گئی۔ اور دوستی بھی کیسی خوب گاڑھی۔

مالتی کی رمیش سے کچھ جھجک و شرم بھی کھل گئی۔ محبت کے پیالے جوش و خروش سے پیئے جانے لگے۔ دونوں ایسے گھل مل گئے جیسے بہت پرانی دوستی ہو۔ گپ شپ اور تمام باتوں میں رات گذر گئی۔

ایک دوسرے کو پا کر دونوں مسرور تھے۔ محبت کی پینگوں میں دن مزے سے گذرنے لگے۔

شادی کو ابھی دو سال بھی نہیں ہوئے تھے کہ خدا سے ان کا سکھ و پریم نہیں دیکھا گیا۔ ایک دن شام کو اس کی آنکھوں کے سامنے اس کا سہاگ لٹ گیا رمیش کو بہت زور کا بخار آیا اور بے ہوش ہو گیا۔ گھر والوں نے بڑی بھاگ دوڑ کی۔ لیکن خدا کی مرضی ایسی ہی تھی مالتی کو چھوڑ کر رمیش سورگ چلا گیا۔

جوان اور حسین مالتی اب کیا کرے۔ رنڈاپا میں عمر کاٹنے کے سوائے چارہ کیا۔ یہ پنڈتوں نے فتویٰ دیا۔ سسرال کے بزرگوں نے کہا۔

لیکن مالتی کے باپ کو چین کہاں۔ اس نے کہا میں ایسی سماج میں نہیں رہنا چاہتا۔ جہاں لڑکے دو دو چار چار بیاہ کریں اور لڑکی بچاری ادب کے کھونٹے سے باندھ دی جائے۔ اس کے بھی دل ہے جذبات ہیں۔ یہ بے انصافی کیوں۔

مالتی کی دوسری شادی سشیل کے ساتھ کر دی۔ سشیل کی پہلی بیوی کا انتقال کچھ دن ہوئے ہو چکا تھا۔ وہ ایک بچہ بھی ۲ سال کا اپنی گود یادگار میں چھوڑ گئی۔ نئے گھر میں آتے ہی مالتی اس بچہ کی ماں بن گئی۔

رات کو جب مالتی سونے لگی تو اسکو ایک دم رمیش کی یاد آ گئی۔ اس کا دل بھر آیا۔ آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ بمشکل تمام اس نے اپنے دل کو شانت کیا اور دبے پیر سشیل کے کمرے میں داخل ہوئی۔ جہاں تین پلنگ بچھے ہوئے۔ ایک پر سشیل صاحب پڑے خراٹے لے رہے تھے۔ اور ایک پر بچہ سو رہا تھا۔ خالی والے پر مالتی جا کر بیٹھ گئی۔

سشیل نے کروٹ لی اور کہا آ گئیں۔

مالتی کے منہ سے آواز نہیں نکلی۔ پھر اس نے پوچھا کیسی طبیعت ہے۔

مالتی نے آہستہ سے کہا سر میں درد ہے۔

سشیل بولا جاگنے کی وجہ سے ہے۔ مجھے بھی نیند آ رہی ہے۔ رات کو پنڈتوں نے بڑی دیر کر دی۔ اور پریشان کر دیا۔ اب سو جاؤ۔ سشیل سو گیا۔ لیکن وہ تمام رات نہیں سوئی اور دونوں راتوں کا مقابلہ کرتی رہی۔

... میں بھی ایک مکمل بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن پھر بھی ہندوستانی عورت اپنے آبا و اجداد کی طرح اب بھی فطرت کے رحم و کرم پر پڑی ہوئی ہے۔ ہمارے تمدن نے ہمیں اتنی کافی گنجائش نہیں عطا کی جس سے ہم موجودہ زمانہ کی زندگی کی حقیقت سے دوچار ہوں۔ (باقی آئندہ)

کوراچی۔ ۱۰ جون۔ حکومت سندھ نے انگریزی علاقہ میں دیسی ریاستوں سے ہر قسم کی دیسی شراب (چند قسموں کے سوائے) کی درآمد ممنوع قرار دیدی گئی ہے

... جیت شروع کی۔ اس کو یہ معلوم کرکے بیحد خوشی ہوئی اور اس نے کہا۔

"یہ بہت دلچسپ عنوان ہے۔ اور اس پر بہت ہی تسلی بخش تبصرہ ہو سکتا ہے۔"

میں نے سرد آہیں بھر لیں۔ ہم دونوں تعلیم یافتہ متمدن اور بیدار مغز انسان جو ایک دوسرے کے نکتہ نظر سے منحرف نہیں ہیں مانتے ہیں کہ عورت کی انفرادیت کے عنوان پر واقعی ایک اہم تبصرہ ہو سکتا ہے۔ لطف یہ کہ ہم لوگوں نے مردوں کی انفرادیت پر کبھی بھی انگشت نمائی نہیں کی۔ کیونکہ کوئی بھی ہو مرد یا عورت کسی نے اس پر کبھی شک و شبہہ ظاہر نہیں کیا ہے۔ مگر عورت کی انفرادیت کا قصہ ایک عجیب اہمیت رکھتا ہے۔

آخر انفرادیت کا مطلب کیا ہے؟ اگر ہم واقعی ایک انسان کو محض ہاتھ دو پیر اور دیگر اعضاء کا پتلا خیال کریں۔ تو پھر حقیقتاً عورت بھی ایک مکمل فرد واحد سمجھی جا سکتی ہے۔

اگر انفرادیت کے معنی ایک نمایاں عادت و طور خود مختار شخصیت۔ خودداری اور معزز شہری کے تصور کرتے ہیں۔ اور جو بغیر کسی شک و شبہہ دنیا کی سماجی زندگی میں نمایاں حصہ لیتی ہیں تو پھر یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ عورت بذات خود ایک خود مختار شخصیت کی مالکہ نہیں ہے۔ اور اگر میں اس نظریہ سے ہندوستانی عورت کو دیکھوں تو میں محسوس کروں گی کہ عورت اب بھی پستی میں پڑی ہوئی ہے میں جانتی ہوں کہ میرے اس بیان کے سلسلہ میں آپ کے جوابات کس قدر اہانت آمیز ہوں گے۔ کیا! ہندوستانی عورت نسوانیت کی بہترین اور مکمل معیار ہے۔ ہندوستانی عورت نسوانیت کی بہترین اور مکمل معیار ہے۔ ہندوستانی عورت شرافت اور وفا کی پتلی اور نزاکت اور راستی کا مجسمہ ہے۔ یہ واقعی سب ٹھیک ہے۔ میں ان میں سے ایک بھی خصوصیت سے منکر نہیں ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ ابتدائے آفرینش سے ہندوستان نے ان سے ملکوتی صفات کی توقع رکھی ہے۔ دیوی بنا کر اسکی پوجا کی گئی۔ اور اسکی غیر فانی تعریف میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نے شکل اور ناقابل رشک مرتبہ کے رتبہ کو نہایت قرینہ سے برقرار رکھا ہے۔ کم از کم میں اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی کہ ایک ہندوستانی عورت کی قوت برداشت تحمل و استقلال اور جذبہ ایثار کو سوسائٹی کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا دیا جائے۔ مجھے اس بات پر کامل اعتماد ہے کہ صدیوں کی قربانی اور نفس کشی نے اس قسم کی عورتیں پیدا کر دی ہیں جو صرف ہندوستان میں مل سکتی ہیں۔ اس کی یہ غیر معمولی نوعیت پھر بھی غریب ہندوستانی عورت نے اپنی اس خاص شخصیت کو دوبالا نہیں کر سکتی۔ ہندوستانی عورت گویا ایک ایسی مجسمہ ہے۔ جس میں خودداری کے جذبات پورے طور سے نشو و نما نہیں پا سکے ہیں وہ فطرت کے قریب ترین رہتی ہے اور ایک ایسی معصوم دیوی ہے جس کا خیال فطرتاً ہمیشہ رفیق حیات سے وابستہ رہتا ہے۔ اسکی تمام زندگی شوہر کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے میں صرف ہوتی ہے۔ اس کا اظہار انفرادیت بجوری پر منحصر ہے جو اپنے شوہر کو خوش کرنے کی خاطر ہوتا ہے۔ یہ رویہ فطرت کی دو متضاد جنسی صورت اور علم موجودات کے باہمی تعلق کا فطری مظاہرہ ہے۔ اگر نفسیات زندگی کا ایک جزو محض ہو تو اس صورت میں ضروری تھا کہ عورت مرد کے سامنے اپنے کو محض عورت کے کردار میں پیش کرے۔ زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ عورتوں میں

... اس نے ... خوبصورت تصویر لائے اور انعام پاتے۔ ایک دن اس نے اعلان کیا۔ جو شخص دربار کے ہال کے لئے ایک خوبصورت تصویر بنا کر لائے گا۔ اسکو سال بھر تک انعام ملتا رہیگا یہ اعلان سن کر ملک کے بہت سے مصور تصویر بنانے کی کوشش کرنے لگے۔ آخر وہ دن بھی آ گیا۔ جب سب سے بہترین تصویر کا انتخاب ہونیوالا تھا سیکڑوں مصور آئے تھے۔ ایک بڑے ہال میں ان کو بٹھایا گیا۔ ان کی تصویروں کو بادشاہ نے خود دیکھا اور ایک نوجوان مصور چنگ ہانگ کی تصویر کو پسند کیا۔

تصویر ایک چڑیا کی تھی جو ایک گیہوں کی بالی پر بیٹھی تھی۔ تصویر بنانے والے نے اپنا سارا کمال صرف کر دیا تھا۔ کوئی اس کو مردہ نہ کہہ سکتا تھا۔

تصویر ہال کے دروازے پر لگائی گئی۔ بادشاہ نے لکھ دیا جو اس تصویر میں نقص نکالے گا اور اس کی تصحیح کرے گا تو اس کو انعام ملے۔ لیکن اگر اس نے غلط نقص نکالا تو سزائے موت دی جائے گی۔

سال بھر تک کوئی تصویر میں نقص نہ نکال سکا ایک دن ایک بوڑھا آدمی آیا۔ اس نے تصویر کو غور سے دیکھا۔ پھر اس نے نوکروں سے کہا۔ مجھکو بادشاہ کے پاس لے چلو۔ اس تصویر میں غلطی ہے۔"

بادشاہ کو اطلاع دی گئی۔ چنگ ہانگ اور تصویر بھی لائی گئی۔ بادشاہ نے پوچھا۔ "اب تم اس کا نقص بتاؤ۔"

بوڑھے نے آداب بجا لا کر کہا۔ "بندہ پرور یہ تصویر بہت خوبصورت اور عمدہ ہے۔ اگر میں ایک نقص نہ ہوتا تو یہ تصویر بہت خوبصورت اور عمدہ ہے۔ اگر اس میں ایک نقص نہ ہوتا تو یہ تصویر دنیا کی سب سے بہترین تصویر۔ مگر ایک نقص نے اس تصویر کی خوبصورتی کو خاک میں ملا دیا ہے۔

"جلدی بتاؤ" بادشاہ نے کہا۔

"جہاں پناہ" بوڑھے نے کہا۔ "قدرت کا اصول ہے۔ جب کبھی کوئی چڑیا گیہوں کی بالی پر بیٹھتی ہے تو بالی اپنی کمزوری اور چڑیا کے بوجھ سے جھک جاتی ہے۔ مگر اس تصویر میں بالکل سیدھی ہے۔ یہی خامی اس تصویر میں ہے۔"

بادشاہ یہ جواب سنکر بہت مسرور ہوا اور بوڑھے کو بہت انعام دیا اور اس بڈھے سے ایک تصویر بنوا کر دربار کے کمرے میں لگائی گئی جو بہت خوبصورت تھی۔

کشمیر میں امن ہو گیا

سری نگر۔ ۷ جون۔ حکومت کشمیر کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتلایا گیا ہے کہ آج کشمیر کے حالات معمول پر تھے۔ ہر جگہ جمعہ کی نماز خیریت سے گذر گئی۔

سرینگر سے ۱۵ میل کی دوری پر کھیر والی میں ہندوؤں کا میلہ بھی حسب معمول امن سے گذر گیا نماز جمعہ کے بعد حضرت گنج میں کوئی سیاسی جلسہ نہیں ہوا جیسا کہ پہلی دفعہ جمعہ کو ہوا تھا۔ خانقاہ کی میٹنگ کے بعد کوئی جلوس نہیں نکالا گیا۔ کچھ عورتوں نے جلوس نکالنے کی کوشش کی

بھوکے کتے ایک لڑکی کھا گئے

ٹوکیو۔ ۹ جون۔ آوارہ پھرنے والے کتوں نے جمعہ کو ایک دس سالہ لڑکی کو پھاڑ ڈالا جس سے وہ ہلاک ہو گئی۔ اور قریب کے باشندوں میں دہشت انگیزی پھیل گئی۔

پردۂ فلم

پرکاش کی جدید تصاویر

پرکاش جس نے کہ اپنی جدوجہد کو صرف مذہبی دھارمک تصاویر کی تیاری تک محدود کر دیا ہے۔ اب اس کی جانب سے کئی جدید غیر دھارمک تصاویر کا اعلان ہوا ہے۔ جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ "زمین آسمان" "گھونگھٹ" "سماج کو بدل دو"

"پرکاش اپنی کامیاب دھارمک تصاویر پر خواہ کتنا ہی مسرور کیوں نہ ہو۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ فلم کمپنی ہندوستان کے صرف ایک طبقہ تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ حالانکہ ضرورت اس کی تھی کہ یہ ہندوستان کے جملہ طبقوں کی تفریح کے لئے سامان فراہم کرتی۔ بہرحال دیکھنا ہے کہ پرکاش کی جدید تصویر سوشل ثابت ہوتی ہیں۔ یا ان میں بھی دھارمک پروپگنڈے کا رنگ غالب نظر آتا ہے۔

"انمول گھڑی کے بعد "اعلان"

محبوب پروڈکشنز کے شعبہ تشہیر اردو کی ایک تازہ اور مسرت خیز خبر ہے کہ محبوب وطن ڈائرکٹر اعظم محبوب اپنے حشر آفریں سوشیل شاہکار "انمول گھڑی" کی نمائش کے بعد جو عنقریب ہندوستان کے ہر شہر میں شروع ہو کر قیامت برپا کرے گی۔ اپنے منتخب مسلم سوشیل شاہکار "اعلان" کی رسم مہورت ادا کریں گے = جہاں تک افسانوی معیار کا تعلق ہے۔ "اعلان" شاہکاروں کا شاہکار اور مسلم سوشیل فلموں کا تاجدار تسلیم کیا جائیگا۔

مشن کی اسکیم نامنظور کیجائے

بمبئی۔ ۸ جون۔ مسٹر ارونا آصف علی بابو جے پرکاش نراین شری اچوت پٹوردھن اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ نے کانگریس سے اپیل کی ہے کہ برطانی کیبنٹ مشن کی اسکیم کو رد کر دیا جائے۔ یہ بیان طویل ہے۔ جس میں مکمل آزادی کی بنیادی چیزوں پر بحث کی گئی۔ اور آخر میں لکھا ہے کہ یہ بنیادی جز اس اسکیم میں موجود نہیں ہیں۔ صوبوں کا زبردستی گروپ کی بندش میں آنا۔ اور مرکزی حکومت کے اختیار و اقتدار کا محدود ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ برطانی مخصوص مفاد دوبارہ چور دروازہ سے داخل ہو جائیں گے۔

آل انڈیا اسٹیٹس پیپلز کانفرنس

نئی دہلی۔ ۸ جون۔ آل انڈیا اسٹیٹس پیپلز کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس آج صبح ساڑھے تین گھنٹے تک ہوتا رہا۔ ہندوستانی ریاستوں کی پوزیشن پر غور کیا گیا۔ صدر اجلاس پنڈت جواہرلال نہرو نے پچھلے اجلاس سے اب تک مشن اعلان کے سلسلہ میں اور ریاستوں کی پوزیشن کے سلسلے تمام اہم تبدیلیاں بتائیں اور ریاست کشمیر کے معاملات کا خاص طور پر حوالہ دیا۔ سردار پٹیل کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ انھوں نے بھی تقریر کی۔

برطانوی مشن کے اعلان کا جو اثر ریاستوں پر پڑتا ہے۔ اس پر عام بحث ہوئی۔

سری نگر کا ہوائی اڈہ

سری نگر۔ ۷ جون۔ حکومت کشمیر نے ایک بیان میں بتلایا ہے کہ آرمی ہیڈ کوارٹر جموں اور کشمیر نے اعلان کیا ہے کہ سرینگر کا ہوائی اڈہ عوام کے استعمال کے لئے نہیں ہے۔ اس ہوائی اڈہ پر صرف وہی ہوائی جہاز اتر سکیں گے جنھوں نے پہلے سے اجازت حاصل کر لی ہو

دی ہندو کراچی کا نام تبدیل ہوگا

کراچی بذریعہ ڈاک۔ کراچی کے مشہور نیشنلسٹ اخبار "دی ہندو" کا نام بدل کر اگست سے "ہندوستان" کر دیا جائیگا۔ یہ اخبار ایک ٹرسٹ کی ملکیت ہے جسکے ممبر ڈاکٹر چوئتھ رام گڈوانی، پریسیڈنٹ سندھ پراونشل کانگریس کمیٹی اور مسٹر جے رام داس دولت رام ہیں۔

اقوالِ زرّیں

عفت انجام کو نہیں سوچتا۔ اس لئے عقل اس کا ساتھ نہیں دیتی۔

دشمن کو قید کرنے کی بجائے اسے معاف کر دینا۔ اسے ہمیشہ کے لئے نیچا کر دیتا ہے۔

درخت کٹ کٹ کر بڑھتا ہے۔ چاند گھٹ گھٹ کر پورا ہوتا ہے۔ یہ ایک قدرتی سبق ہے کہ انسان کو مصیبت کے وقت مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔

جو شخص دوسروں کے عیب تمہارے سامنے بیان کرتا ہے۔ بیشک تمہارے عیب بھی دوسروں کے پاس بیان کرتا ہوگا۔

تنہائی میں جو تمہارے دل کو بے قرار رکھتی ہے اسی کا نام گناہ ہے۔

تنہائی میں جو تمہارے دل کو مسرت بخشتی ہے اسی کو نیکی کہتے ہیں۔

عاقبت سے تم کو غافل کئے ہوئے ہے۔ وہی دنیا کہلاتی ہے۔

پیدائش سے موت تک جو مکمل حاصل نہیں اس کی علم کہتے ہیں۔

چھوٹے اور بڑے کی تمیز بتاتی ہے۔ اس کا اصل نام غرور ہے۔

ناکامیوں ڈھارس بندھا کر محنت کے لئے بار بار اکساتی ہے۔ اسی کا نام زندگی ہے۔

ناکامی کے بعد جو مایوسی پیدا کرتی ہے وہ موت کا ایلچی ہے۔

ریاستوں میں نمائندہ حکومت کا مطالبہ

نئی دہلی۔ ۱۰۔ جون۔ آج صبح ریاستی پرجا منڈل کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جسمیں مطالبہ کیا گیا کہ ریاستوں میں ذمہ دار حکومتیں قائم ہونا چاہئیں۔

موجِ تبسم

ہمسایہ۔ داؤد خاں کہاں سے آ رہے ہو۔
داؤد خاں۔ ایک عورت کے لئے آٹے کی بوری لایا ہوں۔
ہمسایہ۔ آفریں تم بڑے سخی ہو۔ وہ عورت کون ہے بھلا۔
داؤد خاں۔ میری بیوی

مالک مکان:۔ آپ کے ذمے دو ماہ کا کرایہ ہوگا۔ جس طرح ہو سکے۔ جلد ادا کرو۔
کرایہ دار:۔ (جو حکیم دندان تھا) نقد نہیں دے سکتا۔ ایک دو تین جتنے چاہو دانت نکلوا لو۔ کیوں لاؤں زنبور؟

گاہک (ڈاکٹر سے) جناب اس خالی شیشی کی قیمت کیا ہوگی؟
ڈاکٹر:۔ خالی شیشی ۲ ر میں ملیگی۔ اگر تم اس میں کوئی چیز ڈالو تو مفت دی جائے گی۔
گاہک۔ اچھا ڈاکٹر صاحب تو پھر اس میں پانی ڈال دو۔

مالک مکان۔ جناب مکان تو کرایہ کے لئے خالی ہے۔ مگر آپ شریف ہونا بھی ضروری ہے۔
کرایہ دار:۔ یہ تو آپ کو اس روز معلوم ہو جائیگا جب آپ کرایہ مانگنے آئیں گے۔

کتابوں کی ضبطی کے احکام واپس

بمبئی۔ ۷۔ جون۔ بمبئی گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل کتب کی ضبطی کے احکام واپس لے لئے ہیں۔
(۱) ایک انگریزی پمفلٹ (نازی جرمنی اینڈ سوویٹ انڈیا فرینڈ ایڈیشن)۔
(۲) ایک انگریزی پمفلٹ، انڈس کمیونزم فرینڈ اٹیلے۔
(۳) ایک مراٹھی پمفلٹ، سماج وادی درشتیا دتن بکا ناگ یدھ (موجودہ جنگ ایک سوشلسٹ کی نظروں میں) مصنف شنکر بلونت جاوان

۲۰۰ پرانے طلائی سکوں کی برآمد

راجمندری (مدراس) ۸ جون۔ وویشوارام میں زمین کی کھدائی کے وقت ایک قسم کا سکہ پایا گیا جو ۲۰۰ سونے کے سکوں پر مشتمل ہے۔ یہ مقام راجمندری سے تقریباً ۵ میل دور ہے۔ سکے پر ایک طرف "راما پتا جی سے کام" کا لفظ ہے اور دوسری طرف دیوناگری میں سکے کی قیمت کی ہے ظاہر کی گئی ہے۔

دلچسپ معلومات

یورپ و امریکہ میں کالی بلیوں سے محبت کی وبا بہت عام ہوتی جاتی رہی ہے۔ چنانچہ یورپ کے اکثر حصوں میں ایسی بلیاں موجود ہیں جو سینکڑوں پونڈ ادا کرنے کے بعد حاصل کی گئی ہیں۔

پچھلے دنوں فیلاڈیلفیا کی ایک دولتمند خاتون نے مرنے سے پہلے وصیت کی کہ اس کی چوتھائی جائداد کالی بلی کے نام وقف کر دی جائے اور جب یہ کالی بلی مر جائے تو اس کی جائداد سے زیادہ سے زیادہ کالی بلیوں کی پرورش کی جائے۔

ویلز میں ایک ایسی عجیب و غریب لڑکی موجود ہے جو پانچ سال سے ایک سکینڈ کے لئے بھی نہیں سوئی آج سے پانچ سال پہلے اس لڑکی کو ایک خاص قسم کا بخار آیا تھا۔ اس بخار نے اس کے اعصاب اور دماغ پر کچھ ایسا اثر کیا ہے کہ اب اسے قطعی نیند نہیں آتی۔

آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ چونٹیاں انسان سے زیادہ سے زیادہ وزن اٹھا سکتی ہیں۔ وہ اس طرح کہ انسان اپنے وزن کے برابر وزن اٹھا سکتا ہے لیکن ایک چیونٹی اپنے وزن سے تین گنا وزن اٹھا لیتی ہے۔

کاکیشیا سے تین کروڑ ٹن تیل ہر سال نکلتا تھا۔ آج سے چالیس سال پہلے باکو میں تین چار شلنگ فی ٹن تیل بکتا تھا۔

انگلستان میں ہر روز صبح کو ایک کروڑ تیس لاکھ اخبار چھپتے ہیں اور ہر روز شام کو ۷۰ لاکھ۔

بھور کمیٹی کی سفارشات پر عمل

کلکتہ ۷۔ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ۶۰ ہندوستانی گریجوایٹوں کو غیر ممالک میں ٹریننگ کے لیے بھیج رہی ہے۔ یہ سکیم بھور کمیٹی کی سفارشات پر عملدرآمد کیے جانیکے پیش نظر اختیار کی گئی ہے۔

افسانہ

میں نے خون کیا ہے

اطالوی زبان کا ایک عبرت انگیز افسانہ

ایک عورت کے گھناؤنے کردار کا جو کریہہ نقشہ اس افسانے میں کھینچا گیا ہے۔ اس کے ساتھ اس میں مرد کی فطرت کے بارے میں ایک معنی خیز بات کہی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس ادبی کوشش کی داد دیجائیگی

اس نے کہا "مجرم میں ہوں۔ اس عورت کا خون میں نے کیا ہے"

عدالت کا کمرہ اس طرح خاموش تھا جیسے خواب کی طرح کمرے کی فضا بھی ایک اجنبی کے اچانک اقبال جرم کر لینے پر سناٹے میں ہے۔

اس نے ملزم کے کٹہرے کی طرف اشارہ کیا۔ جو نوجوان اس کٹہرے میں کھڑا ہے۔ میں کو اس کو جانتا ہوں۔ یہ اس کا نوکر ہے۔ مگر یہ اس کے قتل کا مجرم نہیں"

اس دلچسپ انکشاف پر عدالت میں ہر ایک شخص حیرت زدہ تھا اور اجنبی کے چہرے کی طرف نظریں لگائے ہوئے یہ معلوم کرنے کے لئے بیتاب تھا کہ اس کے آگے وہ اور کیا کیا حیرت میں ڈالنے والے واقعات بیان کرتا ہے۔

اس نے کہنا شروع کیا۔

"میں ایک اسکول میں اونچے درجے کے لڑکوں کو پڑھاتا رہا ہوں۔ میں غیر شادی شدہ ہوں۔ اس لئے جو مکان میں نے اس شہر میں آنے کے بعد کرایہ پر لیا۔ اس میں اکیلا رہتا تھا۔ کھانے کا انتظام میں نے قریب کے ایک ہوٹل میں کر دیا تھا۔ ہوٹل کا نوکر روزانہ دو وقت آن کر کھانا دے جاتا ہے۔ برتن دھونے دھلانے کے لئے میں نے ایک چھوکرا رکھ چھوڑا ہے وہ صبح شام کو تھوڑی تھوڑی دیر کے لیے آتا ہے۔ اور برتن دھونے کے بعد میرے کمرے کی صفائی وغیرہ بھی کر جاتا ہے"

گو اجنبی کی یہ باتیں بالکل پھیکی تھیں۔ مگر اس کے باوجود حاضرین میں سے ہر ایک بڑی دلچسپی اور توجہ سے اسکی تقریر کو سن رہا تھا۔

وہ کہہ رہا تھا۔

"ایک دن میں اپنے گھر کی دوسری منزل پر برآمدے میں بیٹھا ایک کتاب دیکھ رہا تھا کہ دفعتاً ایسا معلوم ہوا گویا کسی نے پیچھے سے میرے کندھے پر کوئی چیز ماری۔ اٹھ کر میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا چھالیہ کی آدھی ڈلی ہے۔ مگر ادھر ادھر کسی کا پتہ تھا نہ نشان۔ اس وقت تک سورج غروب نہیں ہوا تھا۔ میں روز روشن میں اس طرح کسی مخفی ہاتھ کی چھالیہ کی ڈلی مارنے سے گھبرا اٹھا۔ اس رات کو مجھے اچھی طرح نیند بھی نہ آئی۔

دوسرے دن بھی میرے ساتھ یہی حرکت کی گئی مگر اتنا فرق ضرور تھا۔ کہ آج چھالیہ کی جگہ بتاشا مارا گیا۔ مگر بتاشا مارنے والے کا پتہ نہ چلا۔ تیسرے دن میں نے تہیہ کر لیا کہ وہ جو کوئی بھی ہے۔ آج اسے پکڑ کر رہوں گا۔ اس روز میں نے گردن پر کچھ لگتے ہی فوراً کھڑے ہو کر مڑ کر دیکھا۔ برآمدہ جس جگہ ختم ہوتا ہے۔ وہاں دیوار کی آڑ میں وہ کھڑی تھی اپنے گورے گورے خوبصورت البیلے جسم کو لیے ہوئے اور میری طرف دیکھ کر ہلکی ہلکی مسکراہٹ سے مسکرا رہی تھی۔ میرے تن بدن میں اسے دیکھ کر بجلی کی سی لہر دوڑنے لگی۔ وہ بہت خوبصورت تھی۔ میرا دل ہر لحظہ اس کی طرف زیادہ تیزی سے کھنچتا چلا گیا"

کہتے کہتے وہ دم لینے کے لئے رکا۔ سننے والے سراپا اشتیاق بنے ہوئے اسکی طرف دیکھ رہے تھے۔

اس نے پھر کہنا شروع کیا:

"اس کے حسن کا جادو مجھ پر چل گیا۔ جب میں نے اسے پہلی بار دیکھا۔ اس کے بعد گھڑی بھر کے لئے بھی اس کی حسین اور دلاویز صورت میری نظروں کے آگے سے نہ ہٹ سکی۔ گھر پر ہوتا تو ہر وقت برآمدے میں بیٹھا رہتا اور اگر کوئی ضروری کام کرتا تو اس کے دوران میں بھی جب موقع پاتا لپک کر برآمدے میں آتا تاکہ اس کے درشن کر سکوں وہ بھی بار بار برآمدے میں آتی اور موقع بموقع اپنے دیدار سے میری پیاس بجھا جاتی۔

جبتک میں اسکول میں رہتا اس کا خیال ستاتا رہتا اور جونہی چھٹی ملتی ایک منٹ ضایع کئے بغیر تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا اپنے گھر کا رخ کرتا۔ وہ بھی سامنے آتے ہی بڑی بے تکلفی سے اپنی بڑی بڑی کٹورا سی آنکھیں میری نظروں سے ملا دیتی۔ جب میں گھر پر موجود ہوتا تو وہ میرے برآمدے کے قریب اپنے کمرے کے برآمدے میں ٹنگے ہوئے تولیے سے منہ پوچھنے کے بہانے پانچ پانچ منٹ کے بعد آتی اور مسکرا کر مجھے دیکھ کر چلی جاتی۔ میں نے معلوم کیا اس کے گھر میں ساس سسر ہیں۔ وہ ہے اور ایک نوکر ہے۔

ایک دن جب دونوں وقت مل رہے تھے۔ ایک گیند آ کر میرے لگی۔ اس پر ایک کاغذ لپٹا ہوا تھا۔ میں نے اس کاغذ کو گیند سے جدا کر کے پڑھا۔ لکھا تھا۔

"جب سے آپ کو دیکھا ہے۔ دن کی بھوک اور رات کی نیند جاتی رہی ہے۔ ہر گھڑی مجھے آپ ہی کا دھیان رہتا ہے۔ میں عورت ہوں، ناتوان ہوں۔ ساس سسر کی نگرانی میں رہتی ہوں آپ سے حسب خواہش مل نہیں سکتی جو دو باتیں کر سکوں میرے شوہر پردیس میں رہتے ہیں۔ وہ میری کوئی خبر خبر نہیں لیتے۔ ساس سسرے بھی مجھے ان کے پاس بھیجنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کی سیوا کے لئے میرا یہاں رہنا ضروری ہے۔ رات کے وقت میں دوسری منزل پر اکیلی رہتی ہوں ساس سسرے نیچے کی منزل میں رہتے ہیں دل رات بھر گھبراتا رہتا ہے۔ نیند بھی نہیں آتی۔ آپ سے درخواست ہے کہ برآمدے میں درشن ضرور دیتے رہیں"

میں اس کے اس خط کو بڑی دیر چومتا رہا اور پھر میں نے بھی اسے جواب لکھ کر ایک کنکر پر لپیٹ کر پھینک دیا۔ کچھ دیر بعد اس نے اس نوجوان کے ہاتھ جو اس وقت ملزم کے کٹہرے میں کھڑا ہے۔ ایک خط مجھے بھیجا جس میں لکھا کہ یہ اعتماد کے قابل آدمی ہے۔ آپ اس کے ذریعے پچھواڑے کے راستے رات کو مجھ سے ملنے کے لئے آ سکتے ہیں"

سننے والے اس داستان معاشقہ کو پوری دلچسپی اور توجہ کے ساتھ سن رہے تھے۔

اس نے کہا:۔

"میرا راتوں کو اس کے پاس جانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ میں بڑے دن کی چھٹیوں میں بھی گھر نہیں گیا میں اس سے بے اندازہ محبت کرنے لگا۔ مگر ایک دن میری اس محبت کو بہت بڑا دھکا لگا۔ اس روز مجھے اس کے پاس جانے میں کچھ دیر ہو گئی تھی۔ اور دونوں کمرے کا دروازہ کھلا رہتا تھا۔ مگر اس روز پہنچا تو دیکھا دروازہ اندر سے بند ہے۔ میں کھڑا ہو گیا اور دروازے سے کان لگا کر سننے لگا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اندر دو انسان کھسر پھسر کر باتیں کر رہے۔ پہلے تو میں نے خیال کیا کہ میرا وہم ہے۔ مگر کچھ دیر میں میرا یہ شبہ کہ اندر کوئی ہے یقین میں بدل گیا۔ اندر دو انسان تھے۔ ابھی یا سوچ رہا تھا کہ کیا کروں اتنے میں اندر سے چٹخنی کھلنے کی آواز ہوئی (باقی صفحہ ۵ کالم ایک کے نیچے)

سچی جمہوریت ... [illegible]

احمد آباد - ۹ - جون - مہاتما گاندھی - نامہ "خریف" کے عنوان سے "ہریجن" اخبار میں رقمطراز ہیں کہ ایک فوجی افسر نے ایک دوست کو لکھا ہے :-

کتنے افسوس کی بات ہے کہ تمام جمہوری ملکوں میں سیاستدان فوج سے نہ واقفیت رکھتے ہیں اور نہ دلچسپی - فوج انھیں بہت کچھ سکھا سکتی ہے کیا یہ بات گہرے سوچ بچار کی مستحق نہیں ہے کہ فوج کے ملازموں کی وفاداری اور تندہی کسی اور سرکاری ملازمت کے مقابلہ میں زیادہ رہی ہے - اگرچہ اسکو دوسرے ملازموں کو مقابلہ میں زیادہ رہی ہے - اگرچہ اس کو دوسرے ملازموں کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک مصیبتوں اور بے اطمینانیوں سے گزرنا پڑا - پھر بھی اس نے یہ جوہر اپنے اندر خامل رکھے -

آپ کے پاس ایک اچھی فوج ہے اور جلد ہی وہ اور بھی اچھی ہو جائے گی - کیونکہ آپ کے بہترین آدمی بڑی تعداد میں اس کے افسر ہوں گے - صحیح قسم کے افسر مل جائیں تو کوئی کھٹکے کی بات نہیں ہے - ہماری فوج کسی کے بھی مقابلہ میں گھٹیا نہ ہوگی - لیکن اگر غلط قسم کے افسر رکھے گئے یا اُسے سیاسیات سے وابستہ کیا گیا تو بہت دام چکانے پڑیں گے -

ہندوستان پر بہت سنکٹ کا زمانہ آنیوالا ہے لیکن مجھے یقین ہے اس دور سے جو چیز آپ کو نہایت تیزی اور اطمینان سے نکال سکتی ہے - وہ موجودہ فوج ہے - شرط صرف یہ ہے کہ آپ اس کے لئے افسر فراہم کریں اور سیاسیات اور مذہب کو اس کے باہر رکھیں -

یہ افسوس کی بات نہیں ہے (اگر یہ سچ ہے) کہ تمام جمہوری ملکوں میں سیاستدان فوج میں دلچسپی نہیں لیتے - افسوس کی بات تو یہ ہے کہ وہ دلچسپی غلط طریقہ پر لیتے ہیں جمہوریت والے فوج کو اپنا محافظ سمجھتے ہیں - یہ فوجی دولت لاتے ہیں اور دوسروں کو محکوم کرتے ہیں - یہ لوگ داخلی گڑبڑ کے وقت امن و امان قائم رکھتے ہیں - اس لیے جو بات خواستہ ہے وہ یہ ہے کہ جمہوریت کو سچی ہونے کے لئے کسی بھی صورت میں فوج پر انحصار کرنا چھوڑ دینا چاہیئے - جس فوج کے لیے لکھنے والے نے سفارش کی ہے - اس فوج نے ہندوستان کے لئے کیا کیا ہے میرے خیال میں تو کسی طرح بھی اس نے ہندوستان کے مفاد کی خدمت نہیں کی ہے - اس نے وسیلوں لاکھ بے گناہ اور بے ہتھیار لوگوں کو محکوم رکھا ہے - اس نے انھیں غریب بنایا ہے - یہ وہ فوج ہے کہ جس کا برطانی حصہ جسقدر جلد ہندوستان سے بھیجکر انگلستان میں لگا یا جائے انگلستان اور ہندوستان کے لئے اتنا ہی اچھا ہے - بلکہ تمام دنیا کے لئے اچھا ہے - جس قدر جلد اس کے ہندوستانی عنصر کو تخریبی کام سے ہٹا لیا جائے اور اس کا جوہر تعمیری کاموں میں صرف کیا جائے - اتنا ہی ہندوستان میں جمہوریت کے لئے زیادہ اچھا ہوگا - جو جمہوریت اپنے وجود کے لیے فوجی قوت دماغ کی آزادانہ ترقی میں حائل ہوتی ہے - وہ انسان کی روح کو دباتی -

ایک نہایت اعلیٰ پایہ کی کارپرداز فوج کے ذریعہ لائے ہوئے غیر ملکی غلبہ کی بدولت ہندوستان کو مشن کی کوششوں کے باوجود بڑی یا چھوٹی خانہ جنگی سے گزرنا پڑ سکتا ہے اور میرے خیال میں اس کی بدولت مسلح فوجوں کا تمام رہ جاتا ہے گا - ڈسپلن تو ہر قسم کے سوشل نظام کے لیے ضروری ہے - اس کو مستثنیٰ کرتے ہوئے فوج وحشیانہ عمل پر مبنی ہے - اگر آزاد ہندوستان کو موجودہ فوجی خرچ قائم رکھنا پڑا تو اس سے کروڑوں قحط زدہ انسانوں کو کوئی امداد نہ پہونچ سکے گی -

ہندوستانی جرنلسٹوں کی تنخواہیں

کلکتہ - ۱۰ - جون - انڈین جرنلسٹس ایسوسی ایشن کی اگزکٹو کونسل کا جلسہ زیر صدارت مسٹر بی سین گپتا منعقد ہوا جس میں یہ غور کیا گیا کہ ہندوستان میں جرنلسٹوں کی تنخواہیں اور آسائشیں عام معیار سے کم ہیں - اسلئے انڈین جرنلسٹس ایسوسی ایشن کو کیا قدم اٹھانا چاہیئے - جیسا کہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو - پی نے کیا ہے - اسی طرح امریکہ میں اخباروں کے دفتر میں کام کرنے کے حالات کو ترقی دینے اور اونچے معیار پر پہونچانے کے لئے اقدام کیا جا رہا ہے - معاملات پر غور کرنیکے لئے سفارشیں اگزکٹو کمیٹی کے سامنے رکھی گئی

بقیہ افسانہ

(بسلسلہ صفحہ ۴ ملاحظہ ہو)

میں اندھیرے میں زینے کی سیڑھیوں کی آڑ لے کر کھڑا ہو گیا کہ دروازہ کھلے گا تو اندر سے آنے والے کو دیکھوں گا مگر ادھر کا دروازہ نہیں کھلا - یہ عیاں ظاہر تھا کہ دوسری طرف بھی ایک دروازہ ہے اسے کھول کر کسی کو باہر نکالا گیا ہے -

بجلی کی طرح ایک خیال میرے دماغ میں کوندا یہ کون ہو سکتا ہے؟ نوکر! نوکر!! نوکر!!!

مجھ پر جنوں طاری ہونے لگا - جی چاہا - اسی دم اس عورت کا کام تمام کر ڈالوں - پھر میں نے خود کو سنبھال لیا - ابھی ثبوت مہیا کرنا چاہیئے کہ وہ کون ہے - کچھ دن بعد مجھ کو ثبوت مل گیا - دونوں مکانوں کی چھتیں ملی ہوئی تھیں - میں نے سیڑھی لگا کر دیوار پھاند لی - اس عورت کے مکان کی چھت پر اتر گیا اور دومنزلے کی سیڑھیوں پر اندھیر میں چھپ کر کھڑا ہو گیا - بہت رات گئے - یہ نوجوان آیا اور سیدھا اس کمرے میں داخل ہو گیا - میں فوراً اپنے گھر واپس آیا - آرسنک کی ایک شیشی اور انجکشن کی پچکاری لے کر میں پچھواڑے سے اس کے پاس پہنچا - اور دروازہ کھٹکھٹایا - اندر سے پھر ہونیلگی دوسری طرف کواڑ کھلے - نوکر باہر نکل گیا - پھر اس نے اس طرف کا دروازہ کھول کر مجھے اندر بلایا"

عدالت کے کمرے میں اتنی خاموشی تھی کہ سناٹا سا طاری معلوم ہوتا تھا -

اس نے کہا - میں نے اس سے پوچھا "کون آیا تھا؟"

وہ کچھ ٹھٹکی - پھر بولی "کوئی بھی نہیں تم خواہ مخواہ وہم کر گئے ابھی پھانسی لگا کر مر جاؤں گی"

میں نے کہا "تو مرے یا نہ مرے مگر میں تجھ کو آج ہی مار کر رہوں گا" اور میں نے اس کے منھ میں کپڑا ٹھونس کر آرسنک کا انجکشن دیدیا -

عدالت میں دفعتاً لوگوں کے بولنے سے شور مچ گیا - گویا بولیوں کا بند ٹوٹ گیا ہے -

اس نے چلا کر کہا - میں مرنے سے پہلے صرف ایک بات اور کہنی چاہتا ہوں میں نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ بدکار تھی - میرا تعلق اس سے ناجائز تھا مگر ..... اسکی زبان لڑکھڑائی - مگر شاید مرد اس عورت کو جس سے اس کا تعلق ہو - صرف اپنی ہی دیکھنا چاہتا ہے - شاید وہ — اس کی زبان رک گئی اور وہ گرنے لگا "میں نے زہر کھا لیا ہے - اس کی لاش عدالت میں پڑی تھی اور لوگ خبر نہیں کیا کیا کہہ رہے تھے -

(دین و دنیا)

پیرٹی نہیں قابلیت اور کیرکٹر

نئی دہلی - ۱۳ - جون - ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ شاہ و والیسرائے عارضی مرکزی حکومت کی تشکیل ایک نئے ڈھنگ سے سوچ رہے ہیں جو مہاتما گاندھی نے تجویز کیا ہے - یعنی یہ کہ عارضی حکومت قابل اور معتمد لوگوں پر مشتمل ہونا چاہیئے - فرقہ وارانہ تمیز اور تعداد کی تخصیص کا کوئی لحاظ نہ رکھا جائے اس سے پیرٹی کا جھمیلا ختم ہو جائیگا اور بہترین لوگوں کی خدمات مل جائیں گی - جن کے کیرکٹر پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے -

آل انڈیا ہندی جرنلسٹس ایسوسی ایشن

دہلی - ۱۳ - جون آل انڈیا ہندی جرنلسٹس ایسوسی ایشن ۱۶ - جون کو دہلی میں ہوگی -

مشن اور والیسرائے میں مشورہ

نئی دہلی :- ۱۲ - جون - آج صبح سے ہی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا - صبح کے وقت تارتی مشن کے ممبران لارڈ پیتھک لارنس سر سٹیفورڈ کرپس اور مسٹر الیگزنڈر اور وایسرائے ہند لارڈ ویول کے درمیان دو گھنٹے تک کانفرنس ہوتی رہی خیال ہے کہ انھوں نے سیاسی لیڈروں سے ہوئی بات چیت پر اور اگلے قدم کے بارے میں کیا رویہ اختیار کیا جائے - ان باتوں پر غور کیا -

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

۱۲ - جون - آج ۲ بجے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس پھر شروع ہوا جس میں مہاتما گاندھی بھی شریک ہوئے - تمام صورت حالات پر غور کیا گیا - مہاتما گاندھی نے وزیر ہند سے اپنی ملاقات کا حال بتلایا - سردار پٹیل اور پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی مشن سے اپنی ملاقات کا حال بتایا - اگر آج ملاقاتوں کا آخری سلسلہ ختم ہو گیا - تو کانگریس ورکنگ کمیٹی اپنا ریزولیوشن پاس کرے گی - ورنہ ممکن ہے کہ معاملہ کل پر ملتوی ہو جائے - کل سہ پہر کو ورکنگ کمیٹی کا جلسہ بہت مختصر رہا - اور اس میں زیادہ تر وقت سردار پٹیل نے وایسرائے سے ملاقات کا حال بتانے میں صرف کیا - سردار پٹیل نے ملاقات میں وایسرائے کو مسلم لیگ کو برابری دیے جانے کی زبردست مخالفت کی یوں تو پولیٹیکل گفت و شنید میں کئی مرتبہ نازک مرحلے آئے ہیں مگر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آج کا دن سب سے اہم ہوگا اور ہندوستان کی آئینی تاریخ میں یاد رہے گا - بشرطیکہ آج کانگریس اور لیگ کسی سمجھوتہ پر پہونچ جائیں -

معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی جی اور ۴

۴ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مسلم لیگ کو یقین دلایا ہے کہ عارضی مرکزی گورنمنٹ میں کوئی بھی ایسا معاملہ جس کا مسلمانوں سے تعلق ہوگا - ان کی کثرت رائے کے بغیر طے کیا جائیگا - یہ بہت ہی معقول پیشکش ہے - اور یہ مسلم لیگ کے ہاتھ میں ایک زبردست اختیار ہوگا -

کیبنٹ مشن اس ہفتہ جانے والا ہے - لیکن اگر سیاسی گفت و شنید لمبی ہو گئی تو اس کی روانگی کا یہ پروگرام تبدیل کیا جا سکتا ہے -

یو - پی - کانگریس کے سکرٹری

لکھنؤ - ۱۳ - جون - یو - پی - پراونشیل کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر دامودر سروپ سیٹھ نے پراونشل کانگریس کمیٹی کے لئے آچاریہ جگل کشور - مولانا مظفر حسین مسٹر پھول سنگھ اور مسٹر الگو رائے شاستری کو سکرٹری مقرر کیا جائے -

روس آسٹریا سے فوج ہٹا رہا ہے

وائنا - ۹ - جون - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روس نے آسٹریا سے تیس اور چالیس ہزار ✲

✲ کے درمیان فوجیں ہٹالی ہیں -

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ میونسپل حدود کے اندر ملوں اور فیکٹریوں پر یو۔ پی میونسپلٹیز ایکٹ کی دفعہ ۱۲۸ (۱) (۱۱) کے ماتحت صفائی کا ایک ٹیکس لگانے کی غرض سے مندرجہ ذیل بائی لاز بنانا تجویز کرتا ہے۔ اس کے متعلق کوئی اعتراض یا مشورہ جو ایگزیکیٹو آفیسر کو ان بائی لاز کے مشتہر ہونے کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر وصول ہوگا۔ اس پر بورڈ غور کرے گا۔

مسودہ بائی لاز

دفعہ ۱۲۸ (۱) (۱۱) کے ذریعہ ملے ہوئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کانپور میونسپل بورڈ میونسپل حدود کے اندر ملوں اور کارخانوں پر صفائی کا ٹیکس لگانا تجویز کرتا ہے۔

ٹیکس کی تفصیل

چار آنہ فی کس ماہانہ کا ایک ٹیکس میلا۔ کوڑہ۔ گوبر۔ یا بدبودار چیز۔ نابدان۔ پاخانہ۔ پرائیویٹ یا کسی دوسری جگہہ سے ہٹانے کے لیے یا کسی مل یا فیکٹری کی عمارت کے متعلق یہی چیزیں ہٹانے کے لئے ہر ایک مل یا فیکٹری کے مالک یا مالکان سے وصول کیا جائیگا۔

مذکورہ بالا صفائی کا ٹیکس (SCAVENGING TAX) کی تشخیص اور وصولی کے قواعد

۱۔ فارم اے میں مشترکہ فہرست تشخیص اور مطالبہ اور وصولی کا رجسٹر تیار کیا جائیگا۔

۲۔ تشخیص کے زمانہ میں کسی مل یا کارخانہ میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد پر ٹیکس لگانے کے لئے چیف انسپکٹر آف فیکٹریز یو۔ پی۔ کانپور کی طرف سے وصول شدہ اطلاعات کی بنیاد پر ایگزیکیٹو افیسر صاحب کالم ۱ لغایت ۳ پر اندراج کریں گے۔

۳۔ (۱) جب پہلی مرتبہ کسی مل یا فیکٹری پر یہ ٹیکس تشخیص کیا جائیگا تو مل یا فیکٹری کے مالک یا مالکان کو ٹیکس لگانے کا نوٹس دیا جائیگا۔

(۲) مذکورہ بالا مالک یا مالکان فیکٹری اس نوٹس کی وصولی کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر تحریری اعتراض چیرمین صاحب کے پاس بھیج سکتے ہیں۔ اس اعتراض میں وہ وجوہات درج کرنا ضروری ہیں جن کی بنا پر تشخیص پر اعتراض کیا گیا ہے۔

(۳) چیرمین صاحب اعتراض کرنے والے کو عذرات کی سماعت کا ایک موقع دینے کے بعد کسی اعتراض یا مشورہ کی جانچ اور فیصلہ کریں گے۔ اور اگر کسی ترمیم کی ضرورت ہوئی تو فہرست میں درج کرا دیں گے۔

(۴) کسی پہلے سے تشخیص شدہ مل یا فیکٹری کے آئندہ ہونیوالے مالک یا مالکان کو تشخیص کا نوٹس دینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ جو وقتاً فوقتاً مالک یا مالکان ہو سکتے ہیں۔

۴۔ کسی ایسے مل یا فیکٹری کی بابت کوئی ٹیکس واجب الوصول نہ ہوگا۔ جو ایک مہینہ تک بند رہیگا بشرطیکہ اس بند کرنے کے ارادہ کا نوٹس ایک ہفتہ پہلے ایگزیکیٹو افیسر صاحب کو دیدیا جائے۔ جس وقت تک کوئی مزدور بھی کام کرتا رہیگا اس وقت تک مل یا فیکٹری بند نہیں سمجھی جائیگی۔ لیکن اگر نگرانی کے لئے صرف چوکیدار رہیگا تو اس کو کھلا ہوا نہیں سمجھا جائے گا۔

۵۔ یہ ٹیکس سہ ماہی۔ جنوری۔ اپریل۔ جولائی اور ستمبر میں پیشگی واجب الادا ہوگا۔

محمد حبیب اللہ
ایگزیکیٹو افیسر۔ میونسپل بورڈ۔ کانپور

یو۔ پی گورنمنٹ کی رعایتیں

گرمی کی فصلیں بونے کے لئے حکومت صوبہ متحدہ نے کاشتکاروں کو نیچے لکھی ہوئی رعایتیں بھی دی ہیں۔

(۱) نہروں اور ٹیوب ویلوں سے پانی جہاں کہیں وہ دستیاب اور زائد ہوتا ہے۔ مفت دیا جائے گا۔

(۲) تمام زائد فصلوں (جس میں مونگ پھلی اور ترکاریاں شامل ہیں) کی آبپاشی کی غرض سے کچے کنوئیں بنانے کے لئے مالی امداد دی جائیگی۔ اس امداد کی شرح ۲۵ روپے فی کنواں ہوگی۔

(۳) خرید کی ہوئی قیمت یعنی کنٹرول شدہ اکسی مل شرح پر (باربرداری اور دیگر اخراجات حکومت برداشت کریگی) کھلی دی جائے گی جو تمام زائد فصلوں جس میں مونگ پھلی اور ترکاریاں شامل ہیں۔ نیز کھاد دینے کے لئے استعمال کی جائے گی۔

(۴) زائد فصلوں میں دیے جانے کیلئے شہر کی غلاظت سے تیار کی ہوئی پالش کی کھاد۔

(۵) کل لاگت کی ۲۵ فیصدی قیمت پر ترکاریوں کے بیج۔ باقی ۷۵ فیصدی حکومت دیگی۔

(۶) زائد فصلوں کے بیج ۱۰ فیصدی شرح سود پر قرض دیے جائیں گے۔ ڈائرکٹر محکمہ زراعت مستحق کاشتکاروں کی صورت میں ۱۰ فیصدی شرح سود بھی معاف کر سکتے ہیں۔

شاہ سیام کی اچانک ہلاکت

نیویارک ۱۰۔ جون۔ بنکاک سے ایک تار مظہر ہے کہ سیام کے نوجوان بادشاہ انند آج اپنے قصر شاہی میں مردہ پائے گئے۔ خاندان شاہی کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ شاہ کی موت کا باعث بندوق کی گولی ہے۔ بادشاہ کی عمر ۲۰ سال تھی اور اُمید کی جاتی تھی کہ آپ عنقریب لندن اور امریکہ جائیں گے آپ بیشتر یورپ ہی میں زیر تعلیم رہے اور ابھی تھوڑے دن ہوئے اپنے ملک کو واپس آئے تھے۔

نیویارک کے ایک تازہ تار سے شاہ سیام کے ہلاک ہونے کی تصدیق ہوگئی۔ مگر یہ معلوم ہوا کہ یہ ہلاکت ایک اتفاقی حادثہ کا نتیجہ ہے۔

ایک یہودی جہاز کو پکڑ لیا گیا

یروشلم ۸۔ جون۔ ایک اور چھوٹے جہاز کو جس میں یہودی مہاجرین موجود تھے۔ برطانی گشتی جہازوں نے میلین کے ساحل سے ۵ میل کے فاصلہ پر معلوم کر لیا۔ ایک برطانی تباہ کن جہاز اس کی نگہبانی کر رہا ہے۔ یہ جہاز آج رات حیفہ پہونچ جائے گا۔ یروشلم میں معلوم ہوا ہے کہ اس جہاز میں پانچسو پناہ گزین یہودی ہیں۔ جن میں سے بعض پہلے نازی نظربندوں کے کیمپوں میں قید تھے۔

خوردسال شاہ عراق لندن میں

لندن ۹۔ جون۔ لندن کی وکٹری پریڈ ہفتہ کو ہونیوالی ہے۔ اسے دیکھنے کے لئے جو اکابر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان میں عراق کے خوردسال شاہ فیصل بھی شامل ہیں جن کی عمر ۱۱ سال کی ہے۔ آپ یہاں کل پہونچے ہیں۔ اور جبتک یہ تقریبات جاری رہیں گی۔ آپ کلیرج میں قیام فرمائیں گے۔ آپ پریڈ دیکھنے کے لئے مال روڈ پر سلامی کے مرکز میں موجود ہوں گے۔

مسٹر چرچل ایک شاہی گاڑی میں مسٹر اٹیلی کے ساتھ سوار ہوں گے۔ ان کی گاڑی کے پیچھے تین شاہی گاڑیوں کا جلوس ہوگا۔ جو ڈاؤننگ اسٹریٹ سے وائٹ ہال اور پارلیمنٹ سیلیٹی گرج سے ہوتا ہوا مال روڈ پر پہونچے گا۔

ریلوے افسروں کی اہم کانفرنس

کراچی ۱۰۔ جون۔ سر ایڈورڈ بنتھل ٹرانسپورٹ ممبر نے ایک ضروری میٹنگ تمام ہندوستان کے ریلوے افسروں کی ۱۰۔ جون کو نئی دہلی میں جو منعقد کی ہے جس میں ۲۷۔ جون کو ریلوے ملازمین کی ہڑتال کے متعلق غور کیا جائیگا۔

والیان ریاست نے کیبنٹ مشن کی تجویزیں منظور کرلیں

بمبئی ۱۰۔ جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ ریاستی ہندوستان نے برطانی مشن کی تجاویز کو منظور کر لیا ہے اور عارضی وقفے کے لئے جو انتظامات ہوں گے ان کے متعلق والیسرائے سے خط و کتابت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ نریندر منڈل کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے چانسلر نواب بھوپال نے مشن کی تجاویز کا خیر مقدم کیا۔ چانسلر اسی ہفتہ کے دوران میں والیسرائے سے ملیں گے اور اسٹینڈنگ کمیٹی کے فیصلہ سے آگاہ کریں گے۔

مشن کی تجاویز کے مطابق ایک بات چیت کرنے والی کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ وسط جون سے کمیٹی دہلی میں کام شروع کرے گی۔ اس میں چانسلر نواب بھوپال۔ پرو چانسلر مہاراجہ پٹیالہ۔ جام صاحب نوانگر نواب علی یاور جنگ (حیدر آباد) سر منو بھائی مہتہ (گوالیار) سر سی۔ پی راما سوامی آئر (ٹراونکور) سر سلطان احمد (چانسلر کے مشیر) ایس۔ او۔ وار ڈی۔ کے۔ سین (کوچ بہار) سردار کے۔ ایم۔ پانیکر (بیکانیر) اور دیوان ڈونگر پور کمیٹی کے سکریٹری میر مقبول محمود ڈائرکٹر آف چیمبر ہوں گے۔ یہ کمیٹی یونین کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی میں ریاستوں کے نمائندے بھیجنے کی وضاحت طلب کرے گی۔ اس کے علاوہ مالی معاملات اور ریاستوں کی حدود وغیرہ پر گفتگو کرے گی۔ اس کے علاوہ کوئی بڑا مسئلہ پیش ہو یا بجٹ وغیرہ کا سوال ہوگا تو ریاستی نمائندے بھی ووٹ دیں گے۔

سکھوں کی طرف سے مقابلہ کی تیاریاں

امرتسر ۱۰۔ جون۔ آج سکھوں کی پنتھک کانفرنس میں تمام جماعتوں کے نمائندوں نے ملکہ برٹش وزراء کی اسکیم نامنظور کر دی اور اعلان کر دیا کہ سکھ اپنی پوری قوت سے اس اسکیم کا مقابلہ کریں گے۔ سکھ لیڈروں نے بیس ہزار والنٹروں کے لئے اپیل کی ہے۔ آج "اکال تخت" کے سامنے ایک ہزار سکھ نے قسم کھائی کہ وہ اپنی جانیں دیدینگے لیکن وزارتی وفد کی اسکیم ہرگز نافذ نہ ہونے دیں گے۔

بلوچستان بھی جبریہ گروپ بندی کے خلاف ہے

کوئٹہ ۷۔ جون۔ انجمن وطن بلوچستان کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس لورالائی میں زیر صدارت خان عبدالصمد خاں پریزیڈنٹ انجمن وطن بلوچستان منعقد ہوا۔ جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ بلوچستان کو زبردستی گروپ میں شامل ہونے پر مجبور کرنے کی زبردست مخالفت کی گئی اور اسے بلوچستان کے مفاد کے سراسر منافی قرار دیا گیا۔ دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ سے مطالبہ کیا کہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کیلئے کلات سٹیٹ کے شاہی جرگہ کے ممبران میں سے کسیکو بھی بلوچستان کا نمائندہ منتخب نہ کیا جائے۔ اب خان عبدالصمد خاں مسٹر جناح سے ملنے کیلئے آ رہے ہیں۔

یورپین ہندوستان [illegible]

نیو دہلی [illegible]
ایم - ایل - [illegible] پریزیڈنٹ یورپین ایسوسی ایشن نے ایک اخباری بیان کے دوران میں کہا کہ ہندوستان میں رہنے والے یورپین اپنی ضد پر اڑنے والے نہیں ہیں۔ ہمارے ووٹوں کے معاملہ میں کیبنٹ مشن کی اسکیم سے جو دو بدل کانگریس اور لیگ متفقہ طور پر کرنا چاہیں گی۔ ہم اون کو منظور کریں گے۔ کیبنٹ مشن کی اسکیم سے جو پوزیشن یوروپینوں کو حاصل ہوئی ہے۔ اس کے لیے کبھی ہم نے کوشش نہیں کی ہے۔ یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ نہ ہی کرپس اسکیم کے وقت اور نہ اس کے بعد کبھی بھی یوروپینوں نے آئین سازی میں حصہ [illegible] بنگال اور آسام کی اسمبلیوں میں فرقہ وارانہ نیابت کی پیداوار ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ اس معاملہ میں ابتک کانگریس یا لیگ کی طرف سے ہمارے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی گئی۔ مجھے پورا یقین ہے کہ بنگال کے یوروپین لوگ بنگال اسمبلی میں بہت کم نمائندگی قبول کرنے پر راضی ہو جائیں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آئین سازی کے معاملہ میں ہم پر بہت سی ذمہ داریاں اور فرائض عائد ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اسمیں حصہ لیں گے تو فرقہ وارانہ جذبات کے ماتحت ہم کام کرنا ہرگز پسند نہ کریں گے یہ ہمارا قطعی فیصلہ ہے۔

یو-پی میں ہندوستانی زبان کی ترقی کیلئے پروگرام

لکھنؤ - ۱۱ - جون - حکومت یو-پی ہندوستانی زبان کو ترقی اور وسعت دینے کے لیے اسکیم مرتب کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ابتدائی مفت لازمی تعلیم بھی ہے اور عنقریب اس کا عام نفاذ ہونیوالا ہے۔ آنریبل وزیر تعلیم یو-پی نے ایک انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ آیندہ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء سے انگریزی اسکولوں سے درجہ ششم تک انگریزی کورس سے نکال دی جائے گی اور اس کے بجائے ہندوستانی کر دی جائے گی۔

شہروں میں میونسپلٹیوں اور دیہات میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے زیر انتظام مدارس کی تعداد میں کافی اضافہ کر دیا جائے گا۔ ہر گاؤں میں ایک اسکول ہوگا۔ تاکہ پانچ سال کے اندر وہاں کا ہر بچہ پڑھنے لگے۔ اور عام تعلیمی بیداری پیدا ہو۔

تعلیم بالغان کی بھی ایک اسکیم پیش نظر ہے۔ اور امتحاناً مخصوص رقبوں میں اس کا نفاذ کیا جائے گا۔

لیبر کانفرنس میں وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

بورن موتھ - ۱۳ - جون - لیبر پارٹی کے سالانہ اجلاس کے دوسرے دور میں قومی بنانے اور بدیشی پالیسی پر دو اہم اعلان ہوئے۔ مسٹر ایٹلی نے وزیر اعظم ہونے کے بعد لیبر کے نمایندوں میں پہلی مرتبہ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری بدیشی پالیسی تین اصولوں پر قائم ہے۔ جن پر آج بحث ہوئی۔ وہ اصول یہ ہیں۔

(۱) مختلف اقتصادی اور سیاسی اصولوں، قایم شدہ ممالک میں اشتراک تعاون کا یقین۔

(۲) اقوام متحدہ کی بنائی ہوئی بین الاقوامی طاقت کے ہاتھ میں مفاد کا دیدینا۔

(۳) دنیا کے مزدوروں کے مفاد میں برابری۔ تالیوں کے شور میں مسٹر ایٹلی نے لیبر گورنمنٹ کی ہندوستان کے متعلق پالیسی بتاتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے خلاف شہنشاہیت اور سامراجی کا الزام دینا دقیانوسی ہے۔

ہندوستان ہماری پالیسی کا شاہد ہے۔

مفتی اعظم فرانس سے کیسے فرار ہوئے

پیرس - ۱۰ - جون - مفتی اعظم کے فرانس سے پراسرار فرار کے معاملہ کی جو تحقیقات ہو رہی ہے محکمہ خارجہ اس کے نتایج کا بڑی بیتابی سے انتظار کر رہا ہے۔

حالانکہ ابھی اس بات کا کوئی پتہ نہیں لگ سکا کہ وہ اپنے پیرس کے نزدیک کے مکان سے کس طرح نکلے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس سازش میں فرانسیسی اعلیٰ افسران خود شامل ہیں مفتی صاحب کو اپنے مکان سے باہر جانے کی تو آزادی تھی، لیکن انکو ہوائی جہاز کا مل جانا اور بذریعہ ٹرین ملک سے باہر نکل جانا ایک گہری سازش کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لہٰذا اس سازش میں اعلیٰ افسران کا ہاتھ ہونا یقینی ہے۔

پیرس سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر بوگیوال نامی گاؤں میں پولیس کے کہنے کے مطابق مفتی صاحب ٹھہرے۔ یہ مکان ایک چٹان پر واقع ہے۔ کہتے ہیں کہ نیچے ہی نیچے یہ مکان ایک دوسرے بڑے مکان سے ملا ہوا ہے۔

کراچی :- ۱۲ جون - منگل کی رات کو حیدرآباد کے کسی جنگل میں حروں اور پولیس کے تصادم میں ۳ حر مارے گئے۔

بقیہ آئینہ کانپور

(بسلسلہ صفحہ ۲ - ملاحظہ ہو)

تحریک تعزیت

مسلمانان کانپور کا یہ اجتماع فدائے علوم علی صاحبہا التحیۃ علی صاحبہا التحیہ عالیجناب قبلہ مولانا مولوی حافظ قاری عبدالستار صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی و مہتمم اعلیٰ و مدرس اوّل مدرسہ ضیاء العلوم کانپور کی وفات حسرت آیات پر دلی حزن وملال کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ اپنی مخلصانہ ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

مولانا مرحوم جیسے فاضل اجل جامع علم وعمل مخلص خادم علوم نبویہ کے فقدان کو تمام مسلمانان ہند کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان سمجھتا ہے دعا ہے کہ رب العزت حضرت مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ مرحوم کے فیوض علمیہ وبرکات دینیہ کو قیامت تک قائم رکھے۔ آمین! آمین! آمین! بحرمت سید المرسلین۔

جلسۂ تعزیت

عالیجناب قبلہ حضرت مولانا حافظ قاری عبدالستار صاحب بانی وناظم مدرسہ ضیاء العلوم کانپور کی وفات حسرت آیات کی خبر شایع ہو چکی ہے۔ مولانا مرحوم کی وفات کے سلسلہ میں مورخہ ۲۴ - مئی بروز جمعہ محلہ قلی بازار میں زیر صدارت جناب الحاج منشی عبدالشکور صاحب شاکر کانپوری ایک جلسۂ تعزیت منعقد ہوا جس میں پہلے جناب مولانا حافظ الحاج عبدالمجید صاحب مستند مدرسہ ضیاء العلوم نے ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔ موصوف نے ثابت فرمایا کہ عالم کی بقاء وترقی کا راز علوم نبویہ کی بقا وترقی میں مضمر ہے۔ نیز مولانا مرحوم کی اون چالیس سالہ علمی خدمات کا تذکرہ فرمایا جنکی بدولت آج سیکڑوں حفاظ وقراء وعلماء وصلحاء مدرسہ ضیاء العلوم سے پڑھکر ہندوستان کے طول وعرض میں اہم دینی خدمتوں میں مصروف ہیں اور قوم کے لئے غنیمت کبریٰ سمجھے جاتے ہیں۔ آخر میں مولانا موصوف نے حسب ذیل تعزیتی تحریک پیش فرمائی جس کی تائید میں مدرسہ ضیاء العلوم کے فارغ شدہ حضرت مولانا حاجی محمد ضیاء الحق صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں حضرت مولانا مرحوم کی خدمات جلیلہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے مدرسہ ضیاء العلوم کی اہمیت کی جانب قوم کو توجہ دلائی۔ تحریک تعزیت کے پیش اور پاس ہونے کے بعد فاضل صدر جناب حاجی منشی عبدالشکور صاحب شاکر کانپوری نے حضرت مولانا مرحوم ایثار وخلوص وخودداری کا ایسا عجیب ذکر فرمایا جس سے قرون اولیٰ کی پاکباز ہستیوں کا نقشہ سامنے آگیا۔

آخر میں حضرت مولانا عبدالستار صاحب رحمۃ اللہ علیہ ونیز قاضی شہر مولانا عبدالرزاق صاحب جن کا حال ہی انتقال ہو چکا ہے۔ ان دونوں بزرگوں کے لیے بذریعہ قرآن خوانی ایصال ثواب ودعائے مغفرت کی گئی۔ ہر دو مرحومین کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کر کے دعائے مغفرت کی گئی۔ اور جلسہ برخاست کیا گیا۔

محمد عبدالشکور شاکر صدر جلسہ

کانپور کے سرکاری محکموں کے چپراسیان کی آواز

بتاریخ ۳۰ - مئی سنہ ۱۹۴۶ء کو کچہری کلکٹری میں ایک میٹنگ بابو نائکیشور پرشاد صاحب پریسیڈنٹ کی صدارت میں ہوئی جس میں ۵۰ چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ کے تھے۔ اور قریب ۲۵ کے ڈائرکٹر آف انڈسٹریز اور ۷۰ چپراسی صدر وباہر کے تحصیلات کے حاضر تھے اور بعض ہمارے بھائی دیوانی و دیگر محکموں کے بھی تھے۔ سب نے ملکر ایک آواز سے سرکار عالی سے استدعا کی کہ اس موجودہ زمانے میں ہم لوگوں سے زیادہ مصیبت زدہ اور دوسرا کوئی نہ ہوگا۔ اسلیے ہم اپنی سرکار عالی سے نہایت آداب کے ساتھ استدعا کرتے ہیں۔ کہ جہانتک جلد ممکن ہو سکے ہماری سرکار ان غریب چپراسیوں کی امداد کرنے تاکہ چپراسیان اور ان کے بال بچے عمر بھر سرکار عالی کے دعاگو رہیں۔

لطیف گرلس اسکول کا شاندار نتیجہ

لطیف گرلس اسکول سول لائنس کانپور سے ہائی اسکول سنہ ۱۹۴۶ء کے امتحان میں دس لڑکیاں شریک امتحان ہوئی تھیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل ۸ لڑکیاں کامیاب ہوئیں۔

۱ - مس ثریا بی - سکنڈ ڈویژن
۲ - مس ممتاز بانو ”
۳ - مس رابعہ سکنڈ ڈویژن
۴ - مس شکیلہ بانو ”
۵ - مس مارلین پیلیفن تھرڈ ڈویژن
۶ - مس میری جوسف ”
۷ - مس ڈمبل روہتگی ”
۸ - مس بی - فاطمہ ”

پیس کمیٹیاں

مسٹر سید محمد ابراہیم سکریٹری جنرل پیس کمیٹی مسٹر جی - جی - جوگ مسٹر چھیل بہاری کنٹک مسٹر پیارے لال اگروال حکیم قدرت اللہ۔ مسٹر نور الحسن اور مسٹر محمد شاہ وغیرہ نے شہر کے مختلف وارڈوں میں جلسہ کر کے مندرجہ ذیل پیس کمیٹیاں بنا دی ہیں:-

انور گنج پیس کمیٹی (کنوینر) مسٹر جاگیشور پرشاد ترویدی
کاسلیخانہ روڈ پیس کمیٹی (کنوینر) مسٹر نور الحسن
کرنیل گنج بازار پیس کمیٹی (کنوینر) مسٹر محمد شاہ
گوالٹولی پیس کمیٹی (کنوینر) مسٹر اماشنکر عرف بابو
گڈریہ محال پیس کمیٹی (کنوینر) مسٹر [illegible] شوکل
قلی بازار پیس کمیٹی (کنوینر) ڈاکٹر آر کے - ایس کدم
شترخانہ پیس کمیٹی - (کنوینر) مسٹر رام نراین شوکل
چمن گنج گوردوارہ پیس کمیٹی (کنوینر) مسٹر ایس ایم - ڈبلو حسن
محمد گنج پیس کمیٹی (کنوینر) مسٹر رحیم بخش
نالا روڈ پیس کمیٹی (کنوینر) مسٹر محمد فاروق

روس اور افغانستان کے درمیان سمجھوتہ

لنڈن - ۱۴ - جون - ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف اور ماسکو میں افغانستان کے سفیر سلطان احمد خاں کے درمیان ایک سمجھوتہ پر دستخط ہوئے ہیں جس کے ذریعہ روس اور افغانستان کے درمیان سرحدیں طے کی گئیں۔ سرحدوں کے علاوہ اور کئی معاملے طے ہوئے ہیں۔

ہندوستانیوں نے لنکا خالی کرنے سے انکار کر دیا

کولمبو۔ ۷۔جون۔ لنکا کے ہندوستانی باشندوں اور لنکا کی حکومت کے درمیان باقاعدہ جنگ چھڑ چکی ہے۔ لنکا کی حکومت نے ہندوستانی مزدوروں کو حکم دیا تھا کہ وہ ۳۱۔مئی تک لنکا خالی کر دیں۔ لیکن ہندوستانی مزدوروں نے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اب لنکا کی حکومت نے ان چار سو ہندوستانیوں پر مقدمے قائم کر دیے ہیں جس سے لنکا کے ہندوستانیوں میں بڑی بے چینی پھیل گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ لنکا کی حکومت نے ان ہندوستانیوں کو خوراک کا راشن دینے سے بھی انکار کر دیا ہے۔ سیلون انڈین کانگریس کے صدر نے وائسرائے حکومت ہند مہاتما گاندھی اور پنڈت نہرو کو تار بھیجے ہیں کہ معاملہ میں مداخلت کی جائے اور کم سے کم ۵ ہزار ٹن اناج ہندوستانیوں کے لیے بھیجا جائے۔ لنکا کی حکومت نے ان ہندوستانیوں کو بھی شہریت کا حق دینے سے انکار کر دیا ہے۔ جو وہاں ۳۰، ۴۰ برس سے آباد ہیں۔

وزارتی مشن کو لندن لیجانیکے لئے ہوائی جہاز دہلی آگیا

دہلی۔ ۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ انگلینڈ سے بدھوار کو روانہ ہو کر دہلی میں ایک خاص ہوائی جہاز آیا ہے جو برطانی وزارتی مشن کے ممبروں کو لیکر واپس برطانیہ جائیگا۔ سر کرپس بذریعہ سمندری جہاز انگلینڈ جائیں گے۔ کیونکہ ان کی طبیعت خراب ہے۔ لیڈی کرپس جلد ہندوستان پہونچ رہی ہیں۔

مسٹر بیون کی تقریر پر روسی اخبار کا تبصرہ

لندن۔ ۱۰۔جون۔ منگلوار کو دار العوام میں مسٹر بیون وزیر خارجہ کی تقریر پر روس کے اخبار پروادا نے یوں تبصرہ کیا ہے کہ یہ تقریر اتحادیوں کے اتحاد میں خلل ڈالنے والی ہے اور روس پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ مسٹر بیون کی تقریر سے ظاہر ہے کہ اتحادیوں کی طاقت میں اتحاد و اشتراک کے اصول سے پیچھے ہٹنے کی نفسیاتی طریقوں پر تیاریاں ہو رہی ہیں۔ دراصل باہمی رابطہ اور ضبط اور تعاون کو توڑنے کے لئے ایک ضرب کاری لگا دی گئی ہے اس کے بجائے روس کے خلاف دباؤ اور دھمکی کے طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ اس ناکارہ اور چالاک رویہ کے کھوکھلے پن کو بے نقاب کرنا کوئی ضروری امر نہیں ہے۔ اس سے اتحادی شیرازہ منتشر ہو جانے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

یو۔پی گورنمنٹ کی راشننگ اسکیم

لکھنؤ۔ ۷۔جون کی وزارت نے اپنی دو ماہ عہدے میں راشننگ کے سوال پر کافی غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی ہے۔ کہ ہر قصبہ اور ہر شہر میں راشننگ کیا جائے۔ اگرچہ حکومت یہ نہیں چاہتی ہے۔ کہ وہاں کے باشندوں کی مرضی کے خلاف یہ اسکیم جاری کی جائے۔ بلکہ راشننگ کا نفاذ وہاں کے باشندوں کی مرضی کے مطابق کی جائے گی اور حکومت صوبہ کے ہر شخص کو یقین دلاتی ہے کہ وہ خواہ شہری ہو یا دیہاتی غذا کی اسے کوئی کمی نہیں رہے گی اور اس سلسلہ میں راشننگ یا غلہ کی دوکانیں جہاں ضرورت سمجھی جائے گی کھولی جائیگی فی الحال صوبہ کے ۴۹ مقامات پر راشننگ جاری ہے۔ اور ان مقامات کی آبادی ۵۶ لاکھ ہے۔ علاوہ ان کے ۱۳ مزید شہروں میں جہاں کی آبادی تین لاکھ ہے۔ وہاں خانہ شماری ہو چکی ہے۔ اور وہاں فوری طور پر راشننگ جاری ہو سکتی ہے آخر الذکر بعض چند شہروں میں اس اسکیم کے خلاف احتجاج بھی کیا گیا ہے۔ حکومت مکمل راشننگ ان جاری ہو سکتی ہے۔ آخر الذکر بعض چند شہروں میں اس اسکیم کے خلاف احتجاج بھی کیا گیا ہے۔ حکومت مکمل راشننگ ان قصبات میں وہاں کے باشندوں کی باشندوں کی مرضی کے خلاف جاری نہیں کریگی اور اس سلسلہ میں ٹاؤن کمیٹیوں سے درخواست کی جائے گی کہ اس مسئلہ کے وہ تمام پہلوؤں پر غور کریں۔ اور یہ طے کریں کہ وہاں راشننگ جاری ہونا چاہیئے یا نہیں اور اگر وہ مکمل راشننگ طے کریں گے تو اسے جاری کر دیا جائیگا۔ اور اگر ایسا نہیں طے کریں گے تو اسے جاری کر دیا جائیگا۔ اور اگر ایسا نہیں طے کریں گے تو اسے جاری کر دیا جائیگا۔ اور اگر ایسا نہیں طے ہوگا تو راشن کارڈ غریب باشندوں کو دیدیے جائیں گے۔ جو اسے دل سے پسند کریں گے علاوہ ان کے دوسرے خواہشمند لوگوں کو بھی دیے جائیں گے اور جب دو تہائی باشندے کسی قصبہ کے راشن کارڈ لے چکیں گے تو اس کے معنی یہ سمجھے جائیں گے۔ کہ وہاں کے عام لوگوں کی خواہش مکمل راشننگ کی ہے اور اسے رائج کر کے بقیہ لوگوں کو بھی راشن کارڈ دیدیے جائیں گے۔ غازی آباد۔ ہاپڑ خورجہ ایٹہ۔ مین پوری۔ شکوہ آباد۔ ہلدوانی۔ ہردوائی۔ سیتاپور۔ بلدیو۔ بہرائچ اور ٹانڈہ کے قصبات سے یہ پوچھا گیا ہے کہ وہ راشننگ کو کیا سمجھتے ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۴ دوسرے شہروں میں جہاں کہ آبادی ۴ لاکھ ہے۔ گونڈہ۔ بلرامپور۔ بہرائچ بستی۔ لکھیم پور۔ باندہ۔ مہوبہ۔ قنوج۔ سکندرآباد۔ دیوبند۔ چندوسی۔ امروہا اور سنبھل میں خانہ شماری کی جائے گی۔ اور ڈیڑھ دو ماہ میں ختم ہو جائیگی۔ اس کے بعد انھیں بھی راشننگ قبول یا نا قبول کرنے کے سلسلہ میں موقع دیا جائیگا۔ ۴۹ شہروں کے علاوہ جہاں کہ اس وقت راشننگ قائم ہے ۱۳ دوسرے قصبات میں جہاں کہ میونسپلٹی رقبہ مشتہرہ یا ٹاؤن ایریا ہیں۔ اس میں بھی خانہ شماری کی جائیگی۔ تاکہ اگر غذائی کمی واقع ہو تو وہاں راشننگ جاری کر دی جائے۔

صوبہ میں دوکانوں کا ایک جال بچھا دیا جائیگا اور اگر کسی دیہات کے باشندے کو غلہ گاؤں میں نہ مل سکے تو وہ سرکاری دوکانوں سے خرید سکتا ہے۔

یو۔پی سکریٹریٹ جلد واپس آجائیگا

نینی تال۔ ۱۱۔جون معتبر ذریعہ سے پتہ لگا ہے کہ اس دفعہ ۲۷۔جون سے ہونیوالی ریلوے ہڑتال کے پیش نظر یو۔پی حکومت کے سکریٹریٹ ۲۲ جون کو نینی تال سے لکھنؤ آجائیگا۔ اگر اس وقت سے پہلے ہی ملک میں قومی حکومت بن گئی تو قومی حکومت اس معاملہ میں زیادہ آسانی سے سلجھا دیگی۔ اور اس حالت میں شاید ایسا نہ کیا جائے۔ ورنہ حسب معمول یو۔پی سکریٹریٹ جولائی کے پہلے ہفتہ میں لکھنؤ آئیگا۔

لندن۔ ۸۔جون۔ مسٹر ایمری سابق وزیر ہند ۲۲ جون کو انڈین ایسوسی ایشن لندن میں کیبنٹ مشن کی کارگذاری کے متعلق تقریر کریں گے۔

ٹوکیو۔ ۸۔جون۔ پچھلے سال ہتھیار ڈالنے کے بعد سے جاپان میں اب تک ایک سو روزانہ اخبارات جاری ہو چکے ہیں۔ امریکی حکام نے انھیں اخباری کاغذ کا کوٹہ دیدیا ہے۔

REGD. NO. A 406

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/1/-
ششماہی ہہ 2/8/-
سہ ماہی یہ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۴۳ نمبر ۲۵ | کانپور شنبہ ۲۲-جون ۱۹۴۶ء مطابق ۲۱-رجب المرجب ۱۳۶۵ھ | Cawnpore. Saturday 22ND JUNE 1945 | VOL. 43 NO. 25

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۱۵-جون ۹ بجے رات میں جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب اثرؔ کی جانب سے آپ ہی کے دولتکدہ پر انجمن کی بزم مشاعرہ منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب ڈاکٹر ایس-این سکسینہ صاحب نے فرمائی چونکہ وقت کی پابندی لازمی تھی-اس وجہ سے شعراء کی تعداد نسبتاً کم رہی-طرحی غزلوں کے علاوہ جو درج ذیل ہیں جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصرؔ جناب ثناؔ صاحب ناطقی اور جناب معراج صاحب لکھنوی نے اپنے غیر طرح کلام سے اصحاب ذوق کو محظوظ کیا-مسٹر جی-سی-نگم اڈیٹر پاپلر وائس اور جناب مولینا سلیمؔ ناطقی سکریٹری انجمن کی تحریک وتائید سے بالاتفاق یہ تجویز منظور ہوئی کہ جناب خانبہادر سید صدرالاسلام صاحب صدر سٹی ڈی-ایس-پی-آگرہ رکن انجمن جامعہ ادبیہ کی خدمت میں حصول اعزاز کی خوشی میں جملہ اراکین انجمن کی جانب ہدیۂ مبارکباد پیش کیا جائے-تقریباً ۱۱ بجے شب کو مشاعرہ ختم ہوا- (اڈیٹر)

((جناب نواب اثرؔ کانپوری))

پہلے ہمکو جان سے بیزار ہونا چاہیئے
پھر محبت کے لئے تیار ہونا چاہیئے

دیکھئے ملتا ہے ہمکو بھی وہاں سے کیا جواب
ایک دن تو طالب دیدار ہونا چاہیئے

لیکے کچھ اُمید آئے ہیں درِ دولت پہ ہم
اس طرف بھی ملتفت سرکار ہونا چاہیئے

کیوں چلیں کہنے پہ دل کے یہ روش اچھی نہیں
ہم کو اپنے فعل کا مختار ہونا چاہیئے

اُن سے ہوتے جان لینے کا اجل کو حق نہیں
آدمی کو ہاں ذرا ہشیار ہونا چاہیئے

اُن کو کیا معلوم مجھ پر کیا گذرتی ہے یہاں
شوقِ دل کا کچھ نہ کچھ اظہار ہونا چاہیئے

جب نظر برچھی ہے، مژگاں تیر دل کے واسطے
ابروئے جاناں کو بھی تلوار ہونا چاہیئے

کیا ہونا چاہیئے کیونکر کہوں اُن کو اثرؔ
ہے ردیف شعر میں ہر بار ہونا چاہیئے

((جناب نکہتؔ کانپوری))

عام اتنا تو جمالِ یار ہونا چاہیئے
روح کو بھی فائزِ دیدار ہونا چاہیئے

عشق میں ہو اون کی تحریک کرم بھی ناگوار
کم سے کم اتنا مجھے خود دار ہونا چاہیئے

ہر نظر سرمایہ دارِ ذوقِ غم ہو عشق میں
ہر نفس اک منزلِ دشوار ہونا چاہیئے

اندنوں محوِ ستم ہے وہ تغافل آشنا
روح کو لذت کشِ آزار ہونا چاہیئے

نالہ و فریاد سے بیگانہ ہوکر عشق میں
لطف اندوزِ جفائے یار ہونا چاہیئے

((جناب عیاںؔ حیدری))

میکشو اب یہ طریقِ کار ہونا چاہیئے
بے مے و بے میکدہ سرشار ہونا چاہیئے

خار بھی اپنی جگہہ پر ہے امینِ حسنِ یار
ہاں نظر کو واقفِ اسرار ہونا چاہیئے

((جناب حکیم شگفتہؔ))

دعوتِ تیرِ نگاہِ یار ہونا چاہیئے
دل کو لیکن حوصلہ بردار ہونا چاہیئے

باریابِ منزلِ دشوار ہونا چاہیئے
جس طرح ہو جستجوئے یار ہونا چاہیئے

بے حجابی دعوتِ دیدار دیتی ہے مگر
بیخودوں کو فرصتِ دیدار ہونا چاہیئے

زندگی پروردۂ احساسِ غم ہے شگفتہؔ
کچھ نہ ہو لیکن دل بیمار ہونا چاہیئے

((جناب انورؔ کانپوری))

بن کے منصور آج زیبِ دار ہونا چاہیئے
جان دے کر بھی — دیدار ہونا چاہیئے

یہ نگاہِ شوق کا معیار ہونا چاہیئے
آئینہ دارِ جمالِ یار ہونا چاہیئے

وہ نگاہِ روح پرور اور تغافل آشنا
ایسے ناوک کو تو دل کے پار ہونا چاہیئے

جو ارادہ ہو وہ محکم جو قدم ہو استوار
کم سے کم یہ شوق کا معیار ہونا چاہیئے

دنیائے اسلام

ایران کے معاملات میں بیرونی مداخلت برداشت نہیں کیجا سکتی

طہران-۱۷-جون (سرکاری)-ترجمان شہزادہ مظفر فیروز نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا-اپنے اندرونی اور باہری معاملات میں ہم ہرگز غیر ملکی مداخلت برداشت نہیں کریں گے-ایران اپنی قسمت کا آپ مالک ہے اور آئندہ بھی اسی طرح رہنا چاہتا ہے-وزیر اعظم کی یہ طے شدہ پالیسی ہے کہ وہ گھریلو معاملات میں کسی بیرونی طاقت کو دخل اندازی کی اجازت نہ دیں گے-ہم اس معاملہ میں کسی کو بحث مباحثہ یا رائے زنی کرنے کی بھی اجازت نہیں دے سکتے-آخر میں آپ نے کہا-ہم سب پڑوسی دوست طاقتوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ آزادی و مکمل خود مختاری کا پاس کریں-

طہران:-۱۷-جون-ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ ایم جعفر پیشاوری وزیر اعظم آذربائیجان اپنے عہدہ سے مستعفی ہوگئے ہیں اور مسٹر سلام اللہ جاوید آذربائیجان کے گورنر جنرل مقرر کئے گئے ہیں-یہ فیصلہ حال ہی میں ایران گورنمنٹ اور آذربائیجان کے آزاد صوبہ کے درمیان طے پایا ہے-جس کے مطابق آذربائیجان نے اپنی مکمل آزادی کا دعوی ترک کردیا ہے-اور پھر سے ایران کا ایک حصہ بنکر رہنا منظور کرلیا ہے-گذشتہ دسمبر ۱۹۴۵ء میں مسٹر ایم پیشاوری نے آذربائیجان ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے آذربائیجان کے صوبہ میں آزادی پسند حکومت قائم کی تھی اور فوجیں بھیجا دالدی تھے

قاہرہ-۲۰-جون-الحاج امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین کل ایک سرکاری اعلان کے مطابق شاہ فاروق والی مصر سے ملے-شاہی محل سے اعلان ہوا ہے کہ مفتی صاحب نے اپنے آپ کو مصر کے شاہی خاندان کا پناہ گزیں بتایا-رائٹر کو معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ محل میں داخل ہوتے وقت مفتی صاحب نے رجسٹر میں یہ دستخط کیے تھے-

"محمد امین الحسینی مفتی فلسطین"

ہر نفس اپنی جگہہ خود ہے پیام وصلِ یار
زندگی کو واقفِ اسرار ہونا چاہیئے

خار میں بھی سیرتِ گل ہے مگر انسان کو
آشنائے لذتِ آزار ہونا چاہیئے

بادہ پی سکتا ہے انورؔ بھی مگر اس شرط سے
جام میں عکسِ جمالِ یار ہونا چاہیئے

((جناب اظہرؔ کانپوری))

ہر نفس آمادۂ پیکار ہونا چاہیئے
کاروانِ زیست کو بیدار ہونا چاہیئے

منزلِ مقصود بے جہد و طلب ملتی نہیں
روح کو لذت کشِ آزار ہونا چاہیئے

خود وہ ہوں مجبورِ تکلیف توجہ کیجئے
کم سے کم اتنا تو حالِ زار ہونا چاہیئے

چشمِ ساقی منتظر ہو خود بخود جس کے لئے
میکشو اس شان کا میخوار ہونا چاہیئے

زندگی وہ کیا کہ جسکا کوئی بھی مقصد نہیں
تو نہیں تو تیرے غم سے پیار ہونا چاہیئے

دوست کیا دشمن بھی اظہرؔ ہو نگئے تیری مدح خواں
دل میں لیکن جذبۂ ایثار ہونا چاہیئے

((جناب کوثرؔ عابدی))

عشق ہے تو عشق کا معیار ہونا چاہیئے
جب نگاہِ شوق اُٹھے دیدار ہونا چاہیئے

جستجوئے برق تجلی کے لئے ہے کوہ طور
میرے دل کو مرکز انوار ہونا چاہیئے

ہر ستارہ خود پکاریگا کہ مجھ میں ہے وہ شوخ
شرط یہ ہے دیدۂ بیدار ہونا چاہیئے

نسبتِ ساقی بہت کافی ہے ساقی ہو نہ ہو
جام و مینا دیکھکر سرشار ہونا چاہیئے

سر جھکا کر تم نے تصدیق محبت کی تو کیا
کچھ نگاہِ ناز سے اقرار ہونا چاہیئے

اب بھی کوثرؔ نامکمل ہے مری روداد عشق
زندگی دشوار سے دشوار ہونا چاہیئے

((جناب بحرؔ موجی))

یوں تجھے بے پردہ حسن یار ہونا چاہیئے
ساری دنیا مطلع انوار ہونا چاہیئے

جذب اتنا طالبِ دیدار ہونا چاہیئے
ہر نظر جزوِ جمالِ یار ہونا چاہیئے

چاہتا ہے تو اگر قیدِ غلامی سے نجات
دل میں تیرے جذبۂ احرار ہونا چاہیئے

ہو چکی ہے صبح کبتک خوابِ نوشیں کے مزے
سونیوالے اب تجھے بیدار ہونا چاہیئے

بحرِ دریائے محبت کا کنارا ہی نہیں
بحرِ بے ساحل سے کیونکر پار ہونا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے | زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ - ۲۲- جون سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۵

پنڈت جواہر لال نہرو گرفتار

کشمیر گورنمنٹ نے پنڈت جواہر لال نہرو کو حدود کشمیر کے اندر آنے کی ممانعت کی تھی۔ لیکن انہوں نے اس ممانعت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کشمیر روانہ ہوگئے۔ کشمیر کے ایک مقام دومیل میں جب نہرو جی پہونچے تو ۲۰ جون کو ۹½ بجے صبح حکومت کشمیر نے آپکو گرفتار کرلیا۔ نہرو جی نے بذریعہ تار مولانا آزاد کو مطلع کیا ہے کہ وہ ایک غیر معینہ عرصہ تک دہلی آنے سے مجبور ہیں۔

گرفتاری سے پہلے جب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ریوالور سے ہٹ جانیکا حکم دیا تو نہرو جی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو متنبہ کیا کہ وہ وائسرائے یا مہاراجہ کشمیر کے اس حکم کو جو انکے ضمیر کے خلاف ہے کبھی نہیں مان سکتے اور انہوں نے پچھلے تیس سالوں میں کبھی ایسا نہیں کیا۔ نہرو جی نے کہا کہ مہاراجہ کے غیر منصفانہ رویہ کو دیکھتے ہوئے وہ حدود کشمیر میں داخل ہونگے اور انہوں نے کہا کہ میں سری نگر ضرور جاؤنگا۔ خواہ کسی قیمت پر ہو۔ نہرو جی کے ساتھ برٹش انڈیا سے کافی لوگ ساتھ گئے تھے لیکن ان میں سے کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو کو جیتاری پہونچا دیا گیا ہے جہاں زیادہ آسانیاں ہیں اور ایک کار بھی دیا گیا ہے کشمیر کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر نہرو جی جانا چاہیں تو انکو ہوائی جہاز دیا جا سکتا ہے۔ مولانا آزاد اور مہاراجہ کشمیر نے ایک دوسرے کو کئی تار بھیجے ہیں۔ مولانا آزاد نے نہرو جی کو ایک تار بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ورکنگ کمیٹی اور میرا آپکو مشورہ ہے کہ آپ حسب وعدہ ۲۲- جون کو دہلی آجائیں۔ ورکنگ کمیٹی کے آخری فیصلہ کیلئے آپکا انتظار ہے میں نے مہاراجہ کشمیر کو شیخ عبداللہ کے مقدمہ کو ملتوی کرنے کو لکھا ہے۔

مولانا آزاد کے تار کے جواب میں مہاراجہ کشمیر نے لکھا ہے کہ اگر ڈیفنس کی طرف سے مقدمہ ملتوی کرنے کی کوئی درخواست ہوئی اور عدالت نے اسکو منظور کر لیا تو میری حکومت اسکی مخالفت نہ کریگی۔ مولانا آزاد نے ایک تار شیخ عبداللہ کے وکیل کو دیا ہے کہ وہ مقدمہ ملتوی کرنیکی درخواست کریں۔

امید کی جاتی ہے کہ مولانا آزاد اور ورکنگ کمیٹی کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو دہلی کر ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کرنے میں شریک ہوں گے۔

کانگریس کا آخری فیصلہ

ہزاکسلنسی وائسرائے نے کانگریس کمیٹی سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنا فیصلہ ۲۲- جون تک ضرور دیدیں۔ لہذا کانگریس کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ وہ ۲۲ جون کو اپنا آخری فیصلہ ضرور دیدے گی۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مہاتما گاندھی کی موجودگی میں ۲۱ جون کو تجاویز پر غور کیا اور اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ کانگریس کو تین باتوں پر زور دینا چاہیئے۔

اول یہ کہ مسٹر ہری کشن مہتاب کی جگہہ مسٹر سرت چندر بوس کو لیا جائے۔ دوئم یہ کہ سر این پی۔ انجنیر کی جگہہ پر کسی پبلک مین پارسی کو نامزد کرنا چاہیئے۔ تیسرے یہ کہ کانگریس کو اپنے کوٹہ میں سے کسی کانگریسی مسلمان کو نامزد کرنیکا حق ہونا چاہیئے۔

کمیٹی کو پنڈت جواہر نہرو کی آمد کا انتظار ہے کمیٹی کا فیصلہ ۲۳- جون کی صبح کو وائسرائے کو بھیجا جائیگا

نئی حکومت میں شامل ہونا منظور نہ کریگا تو وائسرائے اسکی جگہہ کسی دوسرے شخص کو نامزد کردیں گے۔

نام حسب ذیل ہیں:۔

سردار بلدیو سنگھ۔ سر این۔ پی۔ انجنیر۔ مسٹر جگجیون رام پنڈت جواہر لال نہرو۔ مسٹر ایم۔ اے۔ جناح۔ نوابزادہ لیاقت علیخاں۔ مسٹر ایچ کے مہتاب۔ ڈاکٹر جان میتھائی نواب محمد اسمعیل خاں۔ خواجہ سر ناظم الدین سردار عبد الرب نشتر۔ مسٹر سی راجگوپال آچاریہ۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد اور سردار ولبھ بھائی پٹیل۔

عارضی حکومت کے لئے وائسرائے کا بیان

مشن اور وائسرائے نے عارضی مرکزی حکومت کے سوال پر جو حل کرنے کے لئے ۱۶- جون کو تیسرے پہر چار بجے ایک نیا بیان شایع کیا ہے جس میں مرکزی حکومت کی تشکیل کا اعلان کردیا گیا ہے۔ جو دہ ناموں کا اعلان کیا گیا ہے۔ جن میں چھ کانگریس۔ پانچ مسلم لیگ اور تین اقلیتوں کے نمایندے ہیں۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ نئی حکومت ۲۶ جون سے کام شروع کردے گی نیز گورنروں کو ہدایت کردیگئی ہے کہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کیلئے فوراً صوبائی اسمبلیوں کے ذریعہ نمایندے منتخب کرنے کا انتظام کیا جائے۔ تازہ بیان میں یہ بھی صاف لکھا گیا ہے کہ عارضی مرکزی حکومت میں جو تناسب ہے آئندہ کسی فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کیلئے کوئی نظیر نہیں ہوگا [illegible] کا نام رکھا گیا ہے

ایکٹنگ چیرمین ہیں۔ ۲۱ کو بورڈ کی میٹنگ ہونیوالی تھی۔ لیکن پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری کی وجہ سے میٹنگ ملتوی کردیگئی۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری

۲۰- جون کو کشمیر گورنمنٹ نے پنڈت جواہر لال نہرو کو گرفتار کرلیا ہے۔ اسی سلسلہ میں ۲۱- جون کو کانپور میں زبردست ہڑتال ہوئی۔ اور شام کو ۶ بجے پھول باغ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں مقررین نے شیخ عبداللہ کی گرفتاری اور پنڈت جواہر لال نہرو کو کشمیر میں آنے کی ممانعت اور انکو گرفتار کرنے کی مذمت کی۔

حلوائیوں کی ہڑتال ختم ہوگئی

مقامی حلوائیوں کی ہڑتال جوکہ ۱۵- جون سے شروع ہوئی تھی وہ ۲۱- جون کے بعد ختم ہوگئی مٹھائیوں کی قیمت پر کنٹرول تھا وہ گورنمنٹ نے ۱۹- جون سے ہٹا لیا ہے۔ مقامی حکام نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ دیسی شکر حلوائیوں کو وانے کوٹہ کے مطابق دلائے اور کوٹہ کے اضافہ کے لئے گورنمنٹ سے سفارش کرے۔

تردید

مسٹر ڈی۔ یو۔ الکزنڈر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ ناردرن انڈیا ایمپلائرس ایسوسی ایشن کے سکریٹری نے لکھا تھا کہ ہڑتالی ان مزدوروں کو جو ملوں میں کام کرنے جاتے ہیں زبردستی روکتے ہیں۔ لیکن یہ خبر غلط ہے پکیٹنگ کے مقامات پر کافی پولیس متعین کی گئی ہے اور انکو ہدایت ہے کہ اگر کوئی پکیٹنگ کرنیوالا کسی مزدور کے ساتھ زبردستی کرے تو ان کے خلاف فوراً عملی کارروائی کی جائے۔

صرف پہلے دن ایک ایسے واقعہ کی اطلاع ایک مجسٹریٹ جو ڈیوٹی پر تھا ملی تھی اور یہ واقعہ ایک کار کے متعلق تھا۔ جسکو ہڑتالیوں نے مل میں داخل ہونے سے سڑک پر کار کے سامنے لیٹ کر روکنے کی کوشش کی تھی اور مجسٹریٹ نے فوراً عملی کارروائی کی اور کار کو مل کے اندر جانے کا راستہ دیا گیا۔ تب سے پھر کسی قسم کی کوئی زبردستی کا واقعہ نہیں ہوا۔

تانگہ- یکہ رکشا ہڑتال

۲۰- جون کو بس سروس کے خلاف بطور پروٹسٹ کے مقامی تانگہ، یکہ اور رکشا والوں نے جو تعداد میں تقریباً ۶ ہزار بتائے جاتے ہیں۔ ہڑتال کی۔ ان کا خاص مطالبہ یہ ہے کہ اس وقت تک جبتک کہ کانپور کی پوری طرح توسیع نہ ہوجائے بس سروس بند کردی جائے۔ یا ان کا کرایہ بڑھا دیا جائے۔

حکام شہر سے ان کی یہ بھی اپیل ہے کہ چنے کی ایک بہت بڑی دوکان ہونا چاہیئے۔ جہاں صرف گھوڑوں کے لئے چنا فروخت ہوا کرے۔

تیل کے ملوں کی ہڑتال

تیل کے ملوں میں بھی ہڑتال ہے اور یہ ہڑتال سارے صوبہ پر مشتمل ہے جسکی وجہ سے ۵۰ تیل کے مل بند ہوگئے ہیں۔

حلوائیوں کی ہڑتال

حلوائیوں کی اسٹرایک بھی ۱۵ جون سے برابر جاری ہے اور حلوائیوں نے یہ طے کیا ہے کہ جبتک شکر کا بیعہ والا کوٹہ منظور نہ ہوگا ہڑتال برابر جاری رہیگی۔

ہارنس فیکٹری کی ہڑتال

معلوم ہوا ہے کہ ہارنس فیکٹری کے مزدوروں میں اختلاف ہوکر دو پارٹیاں بنگئی ہیں اور ایک اسٹرائک جاری رکھنے اور دوسرا اسٹرائک ختم کرنے کے حق میں اور دونوں اپنی اپنی کوشش اور جلسے کررہے ہیں۔

کملا گروپ کے ملوں کی ہڑتال

جے۔ کے کاٹن مل۔ جے۔ کے جوٹ مل۔ جے۔ کے ہوزری فیکٹری کے ملوں میں بھی ایک ہفتہ سے اسٹرایک جاری ہے

پکا ہوزری کی ہڑتال

پکا ہوزری کی فیکٹری میں بھی ایک ہفتہ سے ہڑتال جاری ہے

ٹینریوں کی ہڑتال

ٹینریوں کے ۲۰ ہزار مزدوروں نے بھی اسٹرایک کرنے کا قطعی فیصلہ کرلیا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ دو ایک ہی روز میں اسٹرائک ہونے والی ہے۔

سی- او- ڈی

سی- او- ڈی کے مزدوروں نے چند دن پیشتر جو ہڑتال کا نوٹس دیا تھا اب وہ واپس لے لیا ہے۔ کیونکہ ان کے چند مطالبوں کو پورا کردیا گیا ہے اور باقی مطالبوں پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے

ہڑتالیوں کا جلسہ

گورنمنٹ ہارنس فیکٹری میں ابھی تک تالے پڑے ہیں۔ فیکٹری کے کام کرنیوالوں نے ۱۹- جون کو پھول باغ میں جلسہ کرکے طے کیا ہے کہ شہر کے تمام [illegible] اور کارخانوں میں ایک عام

آئینۂ کانپور

ہڑتال کراکے رائے عامہ کو اپنی طرف کیا جائے

پارلیمنٹری سکریٹری

آنریبل پنڈت کیلاش ناتھ کاٹجو منسٹر انڈسٹری کے پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر گرد ہاری لال ایم۔ ایل۔ اے نے کانپور آکر ہڑتال کے متعلق صحیح معلومات حاصل کی اور ہڑتالوں کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی بھی بتائی۔

گورنمنٹ کا فیصلہ

معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے اسٹرائکوں کا مسئلہ پنچایت کے ذریعہ طے کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

سٹی کانگریس کمیٹی کی اپیل

سٹی کانگریس کمیٹی نے مزدوروں سے یہ اپیل کی ہے کہ چونکہ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پنچایت کے ذریعہ اسٹرائکوں کا فیصلہ کیا جائے۔ لہذا مزدوروں کو چاہیئے کہ وہ ہڑتال ختم کردیں۔

کینوس کپڑے کی پیٹیاں

مسٹر ڈبلو اے کرمانی ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کانپور ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ:-

کینوس کپڑے کی ۱۴۳ پیٹیاں کانپور میں آئی ہیں۔ لہذا اُن تمام تاجروں کو جنکو کسی چیز کے لیے اسکی ضرورت ہے۔ ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور کے پاس وہ اپنی بھیجیں درخواستوں میں ضرورتوں کا ذکر ہونا چاہیئے۔ اور ۲۶ جون سے پہلے دفتر پہونچ جانا چاہیئے۔

قانون

معلوم ہوا ہے کہ یو- پی لیجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں شاپ اسٹیٹ بل پیش ہوگا جس کے ذریعہ دوکانوں میں کام کرنے والے ملازمان کی تعطیلوں اور تنخواہوں کا تقرر ہوگا۔ اور خلاف ورزی کرنیوالوں کے لئے سزا مقرر کی جائے گی۔

اس جلسہ میں ایک لیبر اسٹینڈنگ کمیٹی بھی بنائی جائے گی جو مزدوروں کی حالت کی جانچ کرکے رپورٹ کرے گی۔

کانپور کشمیری کمیونٹی

کانپور کی کشمیری کمیونٹی کا ایک جلسہ ۲۱- جون کی صبح کو یوسف لاج میں زیر صدارت حکیم خواجہ عبد الغفور منعقد ہوا۔ خواجہ عبد الوحید نے ذیل کا ریزولیوشن پیش کیا جو باتفاق رائے پاس ہوا۔

کانپور کا کشمیری فرقہ دربار کشمیر کے اس مغرورانہ اقدام کو جو اس نے پنڈت جواہر لال نہرو کو ان کے نیک ارادوں سے باز رکھنے کے لئے گرفتار کرکے اٹھایا ہے۔ انتہائی نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور حکومت کشمیر سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نہ صرف پنڈت جواہر لال نہرو کو جلد از جلد آزاد کرے بلکہ شیر کشمیر شیخ عبداللہ

۴ دینا ناتھ لال جی و دیگر کشمیری رہنماؤں کی رہائی کے احکام صادر کرے۔ نیز باشندگان کشمیر کے مطالبات تسلیم کرکے نئے کشمیر کی تعمیر میں اہل کشمیر سے تعاون کرے۔

آنجہانی پروفیسر گوبند رام سیٹھ

آنجہانی پروفیسر گوبند رام سیٹھ کے متعلق خانصاحب سید نواب حسین صاحب سابق پروفیسر کرشچین کرائسٹ چرچ کالج کانپور و حال اسسٹنٹ ریڈکراس کمشنر کلکتہ لکھتے ہیں کہ:-

"مجھے اپنے مخلص دوست پروفیسر گوبند رام سیٹھ کی اچانک وفات کی خبر پڑھکر از حد صدمہ ہوا۔

سیٹھ جی کی مختلف اعلیٰ خوبیوں کی وجہ سے مجھے اُن سے خاص تعلق تھا۔

جسمانی ورزش اور مختلف اسپورٹ میں انکی دلچسپی خاص طور پر مجھے پسند تھی۔ اور انکی خصوصیات کی وجہ سے میرے اون کے گہرے تعلقات تھے۔ ہم دونوں انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن اور ڈسٹرکٹ اولمپک ایسوسی ایشن کے ممبر تھے اور ان کے چلانے میں وہ میرے معین و مددگار رہتے۔ اور اکثر ایمپائر کی خدمات بھی انجام دیتے تھے۔ سخت محنت کے بعد کھیل کے دوران میں جب مجھے تکان محسوس ہوتا تھا تو وہ پھل اور میوے میری تواضع کرتے تھے۔

سنہ ۱۹۳۳ء میں کشمیر جاتے وقت اتفاق سے میں اُن کا ہمسفر تھا اور ایک ماہ مسلسل ۲۴ گھنٹے ان کا ساتھ رہا۔ شام کو سیر کے لئے جب ہم اور وہ جاتے تھے تو وہ کسی پُر فضا مقام پر بیٹھتے اور پھول توڑتے تھے۔ میں اکثر اون کو وہاں تنہا چھوڑ کر اپنے کیمپ میں چلا جاتا تھا۔ لیکن وہ وہیں بیٹھے رہتے تھے۔ کشمیر سے واپسی پر وہ مجھے اپنے گھر راولپنڈی لیگئے تھے اور اپنے عزیز و اقارب سے ملاقات کرائی اور کافی خاطر و مدارات کی افسوس کہ ایسا مخلص دوست اور خدا سے خوف کرنیوالا شخص اس دنیا سے اٹھ گیا۔ لیکن ان کے بہترین کارنامے اس دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گے۔ مجھے سیٹھ جی کے خاندان کے ممبران کے ساتھ اس اندوہناک صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

آنریبل منسٹر و ہج کمشنی پنڈت منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ نے نینی تال میں سر ایڈورڈ سوڈ چیرمین کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ اور ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم۔ ایل۔ اے ممبر ڈیولپمنٹ بورڈ سے بورڈ میں تبدیلیوں کے متعلق اہم مشورہ کیا۔ اس سلسلہ میں یہ اُمید کی جاتی ہے کہ بورڈ میں بہت اہم تبدیلیاں ہونیوالی ہیں۔

زمین حاصل کرنے کے معاوضہ کے خلاف جو اپیلیں دائر ہیں۔ اُن مقدمات کو فی الحال ملتوی رکھنے کے لئے ڈسٹرکٹ سشن جج کانپور کے پاس احکامات آگئے ہیں۔

پلیس کمیٹیاں

معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ نے فیصلہ کیا ہے کہ کوئی ممبر پیس کمیٹیوں میں لیگ کے ممبران پیس کمیٹیوں کے ممبر ہو سکتے ہیں۔

میونسپل بورڈ

میونسپل بورڈ کے آجکل مولانا حسرت موہانی

سبد گل

یورپ کے ملک میں تہذیب جدید کی دختران پری جمال جس آن بان کے ساتھ نسوانی حیا کے گلے پر چھری پھیر رہی ہیں اس کا کچھ اندازہ آپ کو ذیل کے چند واقعات سے ہوگا۔

بوڈاپسٹ کی ایک مہ لقا نے اپنے شوہر کے خلاف عدالت میں یہ درخواست دی ہے کہ چونکہ یہ ظالم مرد مجھ سے بچے جنوانا چاہتا ہے۔ اس لیے اس موئے سے طلاق دلوا کر میرا پیچھا چھڑوا دیا جائے۔

یہ بت طناز کی اس انوکھی شکایت سے آپ کو جو دلچسپی محسوس ہوئی ہوگی۔ اس میں یہ سنکر اور بھی اضافہ ہوگا کہ اس کے پاس طلاق چاہنے کی دلیل یہ ہے کہ بچے جنوا کر میرا شوہر چونکہ مجھے اپنا پابند کرے گا۔ اس لیے میرے کسی دوسرے مرد سے کشش انگیز دوستانہ تعلقات قائم کرنے اور اپنی جوبن کو برقرار رکھنے کے امکانات ختم ہو کر رہ جائیں گے۔

گویا ان سفید پری کا مطالبہ یہ ہے کہ یہ ایک مرد کو شوہر بنا کر اس کے سر کھاتی پھنستی رہیں۔ اور جب اسے چوس کر خشک کر دیں تو اس وقت اولاد کا جھمیلا موجود نہیں ہونا چاہئیے۔ جو انھیں کسی شوہر نمبر دو کے لئے پرکشش اور جاذب توجہ بننے سے روکے۔ یہ ہے ترقی یافتہ مغربی عورتوں کی نسوانی غیرت اور شوہر پرستی۔

مگر بوڈاپسٹ کی یہ حسینہ تو پھر بھی شوہر بیچارے کا کچھ نہ کچھ لحاظ کرنے کو تیار ہیں۔ کیونکہ وہ اس کے نرغے سے از جانے کے بعد ہی کسی دوسرے مرد کی تلاش کا منصوبہ باندھے ہوئے ہیں۔ لیکن عریانی اور بیحیائی کی جنت یعنی فرانس کی ایک مہ لقا تو ان سے بھی منزلوں آگے ہیں۔

ان پیکر ناز و ادا نے عدالت میں اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا ہے کہ یہ سنگدل مجھ جیسی نرم و نازک اور مخملی مخلوق کے ساتھ چونکہ زیادتی کرتا ہے اس لیے مجھے اس سے طلاق دلوادی جائے۔

زیادتی کے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ یہ پیکر حسن و جمال شوہر کے گھر آنے سے گھنٹوں قبل سے اپنے خوبصورت اور دلنواز جسم کی آرائش کرتی رہتی ہے۔ مگر جونہی شوہر گھر آتا ہے یہ دوستوں کے ساتھ گلگشت پر روانہ ہو جاتی ہیں۔ اور اکثر راتوں کو دیر سے آتی ہیں۔ شوہر چونکہ ان کے اس رویہ سے سخت عاجز آچکا ہے۔ اس لیے وہ ان کو بن سنور کر دوستوں کے ساتھ جانے سے منع کرتا ہے تو ان حسینہ نے اس کو زیادتی قرار دیکر طلاق کا مطالبہ کر دیا ہے۔ یہ تو خبر نہیں کہ عدالت اس مقدمہ میں کیا فیصلہ دیگی۔ لیکن اگر اس عورت کو طلاق دی گئی تو یقیناً سیکڑوں مردوں کو اس کے دوست بننے کی خواہش پیدا ہو جائیگی کیونکہ جو عورت شوہر کو دوستوں کے لیے چھوڑ دینے پر کمر بستہ ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس کا دوست بننا بڑا لذیذ شغل ثابت ہوگا۔

مگر شرم و حیا کے گلے پر چھری پھیری جانے کے جن ترقی یافتہ کارناموں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ایسے کارنامے دکھانے والیوں سے ہندوستان بھی خالی نہیں ہے۔ چنانچہ پنجاب کے ایک علاقہ کی خبر ہے کہ ایک اپ ٹو ڈیٹ دیوی جی دیوی جی جو کئی برس سے اپنی دیو کے پاس ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہی تھیں اور جن کے آگے دو بچے بھی تھے۔ آپ اچانک اپنے شوہر کو چھوڑ چھاڑ کر ایک دوسرے مرد کے ساتھ رفو چکر ہو گئیں۔ چونکہ قانون ان دیوی جی کی اس من مانی کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوا۔ اس لیے شوہر کے چارہ جوئی کرنے پر آپ کو عدالت میں آنا پڑا۔ مگر عدالت میں اس غیرتمند عورت نے صاف کہہ دیا کہ میں ایک ہی مرد کو برتتے برتتے اکتا گئی ہوں اسلیے میں نے اپنا گھر بار چھوڑ دیا۔

غرض یہ ہے مغربی ترقی۔ خدا اس مغربی ترقی سے ہندوستان کی عورتوں کو محفوظ رکھے۔

ادب لطیف

بخیل

(از جناب پی۔ بی۔ مبار آگرہ)

بخیل! مجھے لوگ برا کہتے ہیں اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ ان کا خیال خام ہے۔ اس میں تیرا کیا قصور، جبکہ پروردگار نے ہی تجھ کو فراخدلی سے محروم رکھا ہے مگر تو ہے کہ ہمیشہ اپنی طرز رفتار پر یکساں قائم ہے اگر نقطۂ نگاہ سے غور کیا جائے تو تو مال وزر کا سچا امین ہے۔ صرف تو اس کی نگرانی کر سکتا ہے مگر تصرف میں نہیں لا سکتا۔ صرف کرنے میں تیرا دل آزردہ ہوتا ہے۔ بہ حیثیت انسان ہونے کے بسا اوقات تیری طبیعت اچھی زندگی بسر کرنیوالوں پر مائل ہوتی ہے مگر تو طبیعت مار کر رہ جاتا ہے۔

روسی وزیر مولوٹوف اور برطانی وزیر بیون میں جھڑپ

بدیشی وزیروں کی کانفرنس

پیرس۔ ۱۹ جون۔ چار بڑے بدیشی وزیروں کی کانفرنس میں برطانیہ کے بدیشی وزیر مسٹر بیون نے کہا کہ برطانیہ اٹلی سے تاوان جنگ نہ لے گا۔ بشرطیکہ دوسرے ممالک بھی ایسا ہی کریں۔ امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر جیمس برنس نے بھی اسی قسم کی منشکش کی۔ لیکن روسی وزیر خارجہ ایم مولوٹوف اور فرانسیسی وزیر خارجہ بڈالو نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ اٹلی سے تاوان جنگ لینے کے متعلق ڈھائی گھنٹہ کی بحث اس سوال کو اگلی بحث کے لئے رکھ چھوڑا۔ اور وہ کسی فیصلہ پر نہ پہونچ سکے۔ بحث کی سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اٹلی کی فوجوں نے روس میں جو نقصان کیا ہے اس کے دس کروڑ ڈالر کے نقصان کو پورا کرنے کے لئے اٹلی کا کون سا حصہ کام میں لایا جائے۔ ایم مولوٹوف نے حساب لگا کر بتلایا کہ بلقان میں اٹلی کے سرمایہ اور ۲۴۵۰۰۰ ٹن کے جہازوں سے صرف روس کا آدھا نقصان پورا ہوگا۔ مولوٹوف نے مانگ کی کہ باقی آدھے کو اٹلی کی پیداوار سے ہیں چھ سال میں پورا کر دیا جائے۔ برطانی بدیشی وزیر مسٹر بیون نے اس کی اس بنا پر مخالفت کی کہ اگر یہ دعوے منظور کر لئے گئے تو اٹلی کے ساتھ ہم نے جو رعایتیں دینے کا فیصلہ کیا ہے وہ فوت ہو جائے گا۔

ایم مولوٹوف اس بات پر تو رضامند ہوگئے کہ یوگوسلاویا اور یونان کے بیس لاکھ ڈالر کے دعووں کو تو اتحادی اقوام کی امن کانفرنس میں طے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن روس کا دعویٰ ایسی پر بدیشی وزیروں کی کانفرنس میں طے ہو جانا چاہئیے۔

حکومت یو۔ پی سینما گھروں سے تعلیم دیگی

نینی تال۔ ۱۹ جون۔ پنت گورنمنٹ جو قحط سے جنگ کر رہی ہے۔ اسکا نیا ہتھیار اسکرین ہے یو۔ پی۔ کے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ نے نیوز پریڈ کے غلہ حاصل کرنے کے سنٹروں کی فلمیں دکھانے کا انتظام کیا ہے۔ راشن کی دوکانیں تک فلم میں دکھائی جائیں گی۔ آج سے یہ فلم لکھنؤ کے سینما گھروں میں دکھایا جائیگا۔ حکومت کے نینی تال سے لکھنؤ واپس جانے سے پہلے امید ہے کہ یہ فلم نینی تال پہونچ جائیں گے۔

فلسطین کیلئے مزید ایکہزار یہودی

یروشلم۔ ۱۸ جون۔ نہایت معتبر یہودی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یورپ کے ایک ہزار یہودی فلسطین میں غیر قانونی طریقہ پر داخل ہونیوالے ہیں۔

عالم نسواں

کیا عورت ایک انفرادی حیثیت رکھتی ہے؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

اگر ایک آدمی اس معیار پر پہونچنا چاہتا ہے اور حقیقتاً انسان کہلانے کا متمنی ہے تو اس کے لیے یہ امر لازمی ہے کہ وہ اپنی مردانہ شخصیت اور توانائی مادہ میں مکمل بیداری پیدا کرے۔ اگر ایک عورت محض شریک حیات ہونے سے بالا ہو کر اپنی انفرادی حیثیت کو مکمل کرنا چاہتی ہے تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی فطری قوت کو جو اکثر اور عموماً ہندوستانی عورتوں میں خوابیدہ ہوتی ہے جگا دے۔ مگر ایک عورت اپنی قوت فطری کو کیسے محسوس کر سکتی ہے۔ یقیناً داڑھی بڑھانے سے نہیں بلکہ عہد جہالت کو خیرباد کہہ کے اپنے کو کسی ماحول کے لائق بنانے سے۔

مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ اس خصوصیت کی کمی اب بھی ہمارے اندر موجود ہے اور اس سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ انسان نے ہم لوگوں کے بارے میں غلط رائے قائم کر رکھی ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ ہم لوگ اس ناگفتہ بہ حالت میں پڑے رہیں جب ہم لوگ کسی چیز کی ابتدا انسان کی طرح کرتے ہیں (کیونکہ ہم مجبور ہیں کہ اس سے بہتر صورت ہمارے پاس کوئی بھی نہیں) تو اکثر و بیشتر ہمیں ناامی کا منہہ دیکھنا پڑتا ہے۔ لوگ ہمارے ان کاموں کو اپنے معیار سے جانچتے ہیں اور ہم لوگ اپنی کوشش سے اپنی شخصیت کو بڑھانا چاہتے ہیں تو وہ لوگ اس پر بری طرح معترض ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک رتبہ میں نے ایک مضمون موسومہ "مساوی حقوق" کے عنوان سے تحریر کیا اور میرے خیال سے اس مضمون میں کوئی ضرر رساں بات نہیں تھی۔ میں نے اس مضمون میں اس چیز کو ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ مرد لوگ "مساوی حقوق" کی کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ لوگ ہر طریقہ سے میری تحسین و آفرین کرنے کو تیار تھے۔ لیکن ان کو یہ کسی طرح نہیں بھایا کہ عورت نسل انسانی کے نصف حصے کی مستحق ہے اور مجھے یہ معلوم کر کے بڑا تعجب ہوا کہ اس مضمون کے شایع ہونے کے بعد ہی غصہ کا ایک ہیبتناک طوفان میرے اوپر ٹوٹ پڑا۔ اس اخبار کے ایڈیٹر کے پاس جس میں میرا مضمون شایع ہوا تھا غصہ کے شعلوں سے جلتے ہوئے خطوط آئے۔ یہ بہت ہی دلچسپ خطوط تھے اور محفوظ رکھنے کے قابل تھے۔ ان میں سے دو ایک خطوط کی چند سطور پیش کرتی ہوں جس سے یہ عقدہ کھل جائیگا کہ متوسط مرد کا خیال ہم لوگوں کی شخصیت کے متعلق کیا ہے۔ ایک صاحب بہت غصہ ہوئے اور اس غصہ کی وجہ سے اپنے بیان میں غیر مستقل رہے۔ انھوں نے مجھے اردوں کے مقابلہ ہزار گنا شوخ و شنگ ہن ظیال کیا جس نے کہ خود اپنی ہی گناہ اور کمزوریوں کو الفاظ کی بازیگری اور ادب کے بہترین آراستہ پیراستہ کرکے زہر ریزی میں اچھا خاصہ لطف حاصل کیا۔

دوسری حضرت اپنے ادب میں قدرے محدود تھے۔ مگر ان کے الفاظ دلخراش تھے۔ (باقی آئندہ)

سپاری پر ٹیکس غیر قانونی ہے

شیلانگ ۱۸ جون۔ آسام کے سابق وزیر کامنی کمار سین ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ آسام میں سپاریوں پر ٹیکس لگانے کا سینٹرل گورنمنٹ کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہے اور قانونی طور پر سینٹرل گورنمنٹ ایسا نہیں کریگی کیونکہ یہ ڈبل ٹیکس ہو جاتا ہے۔ انھوں نے آسام گورنمنٹ سے کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنے قانونی مشیروں سے مشورہ اور معاملہ کو فیڈرل کورٹ میں پہونچائے۔

بچوں کی دنیا

سچے موتیوں کی انمول مالا

۱۔ جو پڑھو اس پر عمل کرنا سیکھو۔

۲۔ پیدا ہونا اسی کا مبارک ہے جو اپنے وطن کی ہر طرح سے خدمت کرے۔

۳۔ مصیبت کے وقت حوصلہ ہار دینا بزدلوں کا کام ہے۔

۴۔ دشمن کے ساتھ نیکی کرنا ہی سچی جوانمردی ہے

۵۔ دانا دشمن جاہل دوست سے بہتر ہے۔

۶۔ خدا اسکی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرے۔

۷۔ وقت کی قدر کرو۔ کیونکہ ؏

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

۸۔ دولت چلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ اس پر غرور کرنا بے عقلوں کا کام ہے

۹۔ چوری جھوٹ کا پیش خیمہ ہے۔

۱۰۔ میٹھا بول چلتا جادو ہے جو مفت میں ہی ہر ایک کو اپنا لیتا ہے۔

---

۲ ماں کی آنکھیں بیٹے کے انتظار میں پتھرا کے رہ گئیں۔

کوٹنس نے مرتے مرتے وطن کے نوجوانوں کو یہ پیغام دیا۔

جیو تو وطن کے لئے

مرو تو وطن کے لئے

شانتارام جس نے شاکنتلا، چندر موہن، درگا کھوٹے، واسنتی، داتے، للتا، ترخدا، ڈیا لک، شاہو مودک جیسے سیکڑوں ستارے حو پیدا کئے۔ زندگی میں پہلی بار بطور ہیرو خود جلوہ گر ہو رہا ہے۔ اور اس کے ہمراہ ہے۔ کالیداس کے تخیلات کی تصویر جے شری جو فلم شکنتلا میں اپنی اداکاری سے پہلے دیوانہ بنا چکی ہے۔

لکھنؤ۔ ۱۱ جون۔ نیتاجی سبھاش بابو کی یادگار میں ایک نیشنل ملٹری کالج لکھنؤ میں قائم کیا جا رہا ہے۔

پردۂ فلم

"ڈاکٹر کوٹنس"

شانتارام کی بین الاقوامی تصویر جس کا تمام ہندستان ایک عرصہ سے انتظار کر رہا تھا۔ بمبئی میں نمایش کے لئے پیش کر دی گئی ہے۔

شانتارام نے یہ فلم پیش کرکے درحقیقت ہندوستان کی تاریخ میں نئے دور کا آغاز کیا ہے۔

بمبئی کے فلمی حلقوں کی رائے ہے کہ یوں تو شانتارام نے اپنی فنکارانہ جدتوں سے دیگر فلم سازوں کو نئی راہ دکھلائی ہے۔

ڈاکٹر کوٹنس کی امر کہانی جیسا لافانی شاہکار پیش کرکے اس نے خود اپنے سابقہ کارناموں کو بھی مات کر دیا ہے۔ فلم کے ہر منظر میں جذبات کا ایک تلاطم ہے ہر شکرے میں زندگی کی اک تڑپ ہے جو طوفانی لہروں کی مانند دیکھنے والے کے دل و دماغ پر نقوش بن کر رہ جاتے ہیں اور احساسات کی عمیق گہرائیوں میں اپنے وطن پر مر مٹنے اور نچھاور ہو جانے کا ایک پرجوش جذبہ پیدا کر دیتے ہیں۔

ایک بہت بڑے پروڈیوسر نے یہ فلم دیکھ کر کہا ہے کہ شانتارام نے آسمان کے تارے توڑ کر رکھدیے اور شاید آئندہ وہ خود بھی اس سے بہتر تو کیا اس کے ہم پلہ کوئی اور فلم پیش نہ کر سکے۔ ہندوستان کا شاید ہی کوئی فرد بشر ہوگا جو اس کو دیکھے بغیر رہ سکے۔

ہندوستان کی تاریخ آزادی سے تھوڑی بہت وہ دلچسپی رکھنے والا طبقہ ڈاکٹر کوٹنس کے نام سے ناآشنا نہ ہوگا۔

ڈاکٹر کوٹنس پنڈت جواہرلال نہرو کی اپیل پر اپنے وطن۔ اپنے عزیز و اقارب اور اپنے ماں باپ کے ارمانوں کو روندتا ہوا انڈین نیشنل کانگریس کے میڈیکل مشن پر اپنے دیگر چار ساتھیوں کے ہمراہ چینیوں کی امداد کے لئے گیا اور وطن سے سیکڑوں میل دور دکھیوں کی سیوا کرتا ہوا آزادیٔ وطن پر قربان ہو گیا۔

کوٹنس کا باپ بیٹے کی جدائی میں چل بسا۔

اقوال زریں

زندگی ایک نازک سا رشتہ ہے اس کی الجھنوں کو احتیاط - صبر اور باقاعدگی سے سلجھانا چاہیئے۔

خوش خلقی معاشرتی زندگیوں کی ذمہ داری کا اعتراف ہے وہ روزمرہ کی زندگی کو شیریں بنا دیتا ہے۔

اگر تمھیں زندگی عزیز ہے تو وقت کو بے فائدہ ضائع نہ کرو - کیونکہ زندگی وقت سے بنتی ہے۔

مصیبتیں بھی خوشیوں کا پیش خیمہ ہیں - مبارک ہیں وہ لوگ جو دکھ اور مصیبت کو صبر و شکر ہنسی اور خوشی سے بسر کرتے ہیں۔

غصہ بڑی مشکل سے ختم ہونیوالا دشمن ہے اور اسکا بہترین علاج خاموشی ہے۔

بے عقلوں کی طرح خوشی کے پیچھے پیچھے نہ دوڑو کیونکہ یہ جلد غمی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

ہمارا بہترین زیور ہماری یادداشت ہی ہے۔

محنت اور استقلال کے سامنے کوئی چیز مشکل نہیں ہے۔

غذا کو بوڑھوں کی طرح چباؤ اور جوانوں کی طرح ہضم کرو۔

موج تبسم

بیوی :- ماما دوسری چھری لاؤ یہ چلتی نہیں ہے،
ماما :- اے بیوی صاحبہ کیوں نہیں چلتی ابھی تو اس سے صابن کاٹا ہے۔

ماں - (بیٹے پر خفا ہو کر) بیٹے تو اپنے ہمسایہ کا باجہ کیوں لے کر آیا کرتا ہے - تجھے باجہ بجانا بھی نہیں آتا۔
بیٹا :- جب میں باجہ لے آتا ہوں تو وہ بھی نہیں بجا سکتا۔

ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ آدمی اپنی مرضی کے خلاف کام نہیں کرتا۔
پریم چند بولا :- آپ سچ مانیئے میرا بھائی اپنی مرضی کے خلاف جیل گیا۔

آقا (خفا ہو کر) کیا تم سمجھتے ہو کہ میں بیوقوف ہوں۔
نوکر :- حضور میں نہیں سمجھتا میں تو کل ہی آیا ہوں۔

آقا - (اپنے ملازم سے) تم سب سے اچھا کونسا کام جانتے ہو؟
ملازم :- جناب میں خوب پیٹ بھر کھانا اچھی طرح جانتا ہوں۔

نئی دھلی :- ۲۰ جون - حکومت ہند نے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا ہے کہ آئندہ ہریجنوں کو سرکاری ملازمتوں میں آٹھواں حصہ یعنی ۱۲½ فیصدی ملیگا۔

دلچسپ معلومات

چوبیس ۲۴ گھنٹے میں مکان تیار ہو جاتا ہے

امریکہ میں ایک ایسی مشین تیار کی گئی ہے جو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر مکان بنا کر تیار کر دیتی ہے - اس مشین کا ڈھانچہ بجائے خود لوہے کا ایک بڑا سا مکان ہے - اس کے پہیئے بارہ بارہ فٹ کے ہیں - اس سے مکان تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو چلا کر اس میں کنکریٹ ڈال دیا جاتا ہے مشین چلتی رہتی ہے اور چوبیس گھنٹے کے بعد یہ ایک مکان ڈھال کر دیدیتی ہے - اس مکان میں دو کمرے اور غسلخانہ پاخانہ وغیرہ ہوتا ہے - اس کا بڑا کمرہ ۲۰ افٹ سے ۱۱ فٹ ہوتا ہے۔

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ اس مکان کی قیمت کیا رکھی گئی ہے - مگر اس میں شک نہیں کہ اس طرح مکان تیار ہونے لگیں گے تو فن تعمیر میں ایک زبردست انقلاب ہو جائیگا۔

افغانستان روس کی طرف جھک رہا ہے

واشنگٹن - ۱۹ - جون - روس و افغانستان کے تعلقات پر اخبار "سنڈے اسٹار" لکھتا ہے کہ ہندوستان کا عروج جس کے نتیجہ کے طور پر ہندوستان میں برطانوی راج ختم ہو رہا ہے افغانستان پر اثر ڈال رہا ہے - ہندوستان میں وزن کم ہونے سے روس کی طرف کا وزن بگڑ جا رہا ہے اور افغانستان روس کے دائرہ اثر کو قبول کرتا جا رہا ہے۔

افسانہ

بڑا صاحب

(از جناب تاراشنکر ناتھ ایم - اے)

بڑا صاحب بھی ہندوستان میں کیا چیز ہے - جس کی طاقت کے آگے رستم کی طاقت گرد - جس کے آگے نوشیرواں کا انصاف سرد - جس کے عیش و آرام کے سامنے تاناشاہ کا فقط نام ہی نام ہے - ذیل کے تمثیلچہ سے اس کا اندازہ لگایئے :-

صاحب - ول چپراسی -
اردلی - حضور -
صاحب - وزٹرس بک (جس میں سلام کرنیوالے اپنا نام اور پتہ لکھتے ہیں) لاؤ
اردلی - بہت اچھا حضور -
صاحب - گڈ گاڈ! آج ۳۵ آدمی ہیں - بٹ آئی ہیو نو ٹائم (لیکن میرے پاس وقت کہاں ہے) اچھا ٹھاکر سورج بخش سنگھ کو سلام بولو!
اردلی - بہت اچھا حضور - اردلی نے چک اٹھایا -

ٹھاکر صاحب نے جھک کر سلام کیا - صاحب نے دیکھا ٹھاکر صاحب کا گلابی صافہ راجپوتی ٹھاٹ کا ہے شیروانی کسی خوشنما بوٹے دار کپڑے کی ہے - چوڑیدار پاجامہ بھی رنگین ہے - پیر میں پمپ ٹنٹ پمپ - دائیں ہاتھ کی نازک سی چھڑی فوراً کمرے میں آتے ہی بائیں ہاتھ میں آگئی - گویا قاعدے سے اسے لیکر داخل نہیں ہونا چاہیئے تھا - لیکن چونکہ وہ سورج بنسی ٹھاکر تھے اور تھا - اس لئے کوئی بات نہ تھی - ٹھاکر صاحب کے پیچھے ان کے فرزند ارجمند بلند اقبال بھی ساتھ تھے صاحب نے دیکھتے ہی مسکرا کر کہا :-

آیئے تشریف لایئے " لڑکے نے ذرا تامل کیا اور باپ کی طرف دیکھا - تو بڑے ٹھاکر صاحب نے کہا سلام کر کے بیٹھ جاؤ -

حضور کا مزاج گرامی!

بہت اچھا ہے - فرمایئے - میں آپ کے لئے کیا کر سکتا ہوں - آپ نے کیسے تکلیف کی -

ٹھاکر صاحب نے لجاجت سے شروع کیا -

کچھ نہیں - بس یوں ہی قدم بوسی کے لئے چلا آیا - یہ لڑکا گریجویٹ ہو گیا تو میں نے سوچا حضور کو مبارکباد دے آؤں - کہ حضور کے اقبال سے ....

بڑی خوشی ہوئی - ٹھاکر صاحب آپ نے اچھا کیا تو اب کیا ارادہ ہے - زمینداری کا کام دیکھیگا

جی حضور وہ کام تو ہے ہی - مطلب یہ حضور کہ یہ اب سرکار کی بھی خدمت کر سکتا ہے - میں نے ۳۶ سال تک آنریری مجسٹریٹی کی، اب چاہتا ہوں کہ حضور اسے اپنی غلامی میں لے لیں -

اچھا تو ایک درخواست ان سے دلا دیں - میں ان کے متعلق دریافت کر لوں اور یہ بھی معلوم کر لوں کہ وہاں کسی اور مجسٹریٹ کی ضرورت ہے - پھر اس کا خیال کیا جائے گا اور کوئی خدمت؟

بس حضور اتنا ہی - گستاخی معاف ہو سرکار کے لئے ایک جوڑا خرگوش کا ....

شکریہ شکریہ اسکی کیا ضرورت ہے - اب میں آپکو زیادہ دیر نہیں روکنا چاہتا -

بہت اچھا حضور - تسلیم عرض کرتا ہوں - بلند رہے - حضور کا اقبال -

اردلی ———— حضور

دیکھو سیٹھ جگا مل کو سلام بولو -

بہت اچھا حضور!

سیٹھ جی نے اپنا گرد آلود جوتا اتارا - پھر انگوچھے سے اپنا جوتا جھاڑا - اپنی پگڑی ٹھیک کی - اردلی سے پوچھا - صاحب ناراض تو نہیں ہے - پھر سر سادھا اس کے بعد دھیرے دھیرے صاحب کے کمرے میں ایشور کا نام لیتے ہوئے گھسے -

سرکار سلام -

کیسے سیٹھ جی آنا ہوا؟

کچھ نہیں - بس حضور کا درشن چاہیئے تھا -

بال بچے تو اچھے ہیں؟

سب حضور کا اقبال ہے اور کاروبار؟ کاروبار بھی سرکار کی دعا سے اچھو چل رہیو ہے - پر ایک مقدمہ بیچ میں بلیک مارکیٹ کا اٹھ کھڑا ہوا تھا - وہاں کلکٹر کی میں نے ایک لاکھ سے اوپر اوپر چندہ ڈالی میں دیا ہے ہمارے ۴ پشت سے سرکار کی غلامی ہو رہی ہے - اب خاندان میں داغ لگا چاہتا ہے -

تو سیٹھ جی کیا کر سکتا ہوں -

سرکار مالک ہیں - بادشاہ ہیں - ہمارے یہاں شاستروں میں دیا ہوا ہے - راجہ اور ایشور میں کوئی انتر نہیں ہے - سرکار چاہیں تو ہمالیہ بھی اپنی جگہہ سے کھسک جائے - ہند مہاساگر بھی سوکھ جائے جہاں پناہ مسکرا دیں تو اندر راج پرسن ہو کر پانی برسا دیں - سرکار کیا نہیں کر سکتے؟

سیٹھ جی مجھے افسوس ہے - اگرچہ میں سب کچھ کر سکتا ہوں - لیکن اس مقدمہ میں آپ کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتا آپ ہی لوگوں کی وجہ سے گورنمنٹ بدنام ہو گئی - اب آپ جا سکتے ہیں -

بالکل نہیں - لیکن ....

اردلی ———— حضور

بابو دلی دھر اسٹیشن ماسٹر کو سلام بولو

بہت اچھا حضور -

آداب بجا لاتا ہوں -

تسلیم - کہیئے - آپ نے کیسے تکلیف کی -

کچھ نہیں - آج ذرا ہیڈ کوارٹر میں آیا تھا - سوچا حضور کو سلام کرتا چلوں -

کوئی خاص بات؟

کچھ نہیں بس یوں ہی چلا آیا -

سوچ لیجئے - اسٹیشن ماسٹر صاحب - میرے پاس لوگ یوں ہی ذرا کم آتے ہیں - کچھ نہ کچھ مطلب ضرور ہوتا ہے - آپ اپنا مطلب بھول تو نہیں گئے؟

کچھ نہیں میں محض حضور کو سلام کرنے کی غرض سے چلا آیا -

تو آپ کے اسٹیشن مادھو پور پر تو سب خیریت ہے -

حضور ابھی تک تو خیریت ہے - لیکن اس قرب و جوار میں آج کل ڈاکے پڑ رہے ہیں - ڈر لگتا ہے - کہیں سرکاری خزانہ پر ....

تو کیا آپ کو پولیس چاہیئے؟

جی نہیں - ایک کانسٹبل تو وہاں پہرہ پر رہتا ہے -

پھر؟

حضور اگر بندوق کا لائسنس منظور فرما دیتے تو راتیں اطمینان سے بسر ہوا کرتی -

بہت اچھا میں آپ کے ٹریفک مینجر کو لکھوں گا - اگر انھوں نے ضرورت سمجھا تو میں مادھو پور کے لئے ایک لائسنس منظور کر دوں گا -

لیکن حضور؟

میں آپ کی ضرورت سمجھتا ہوں - ان کی رپورٹ آنے دیجئے - اب آپ جا سکتے ہیں -

اردلی -

حضور -

اور لوگ جو باقی ہیں - ان سے کہو صاحب اب معافی چاہتے ہیں - اب ملاقات نہیں ہو سکتی -

جی سرکار - میں نے پہلے ہی عرض کر دیا اور لوگ ✲ تو چلے گئے - لیکن ایک صاحب کوئی کانگریس کے بیٹھے ہیں - کہتے ہیں - بہت ضروری کام ہے -

اچھا جلدی سلام بولو -

"جے ہند"

"جے ہند" آخاہ - آپ ہیں - کہیئے مہاشے کیور چند جی - آپ نے کیسے تکلیف کی - میرے لائق کوئی سیوا میں ذرا جلدی میں ہوں -

میں تو قریب ڈیڑھ گھنٹے سے انتظار کر رہا ہوں آپ نے اپنا کارڈ پہلے ہی بھجوا دیا ہوتا - میں آپ کو فوراً بلا لیتا - خیر اس تکلیف دہی کے لئے معافی چاہتا ہوں -

کارڈ تو میں نے پہلے ہی بھجدیا تھا - ممکن ہے اردلی نے آپ کو نہ دیا ہو -

اچھا یہ ہے ان کا کارڈ - ہندی میں -

جی ہاں میں نے اپنا نام ہندی میں لکھا تھا - اسلئے ممکن ہے آپ نے اسے نہ پڑھ پایا ہو -

خیر - مجھے بڑی ندامت ہے - آپ فرمایئے کیا بات ہے -

میں آپ سے ضلع کے (کیروسن آئل) یعنی مٹی کے تیل کے انتظام کے بارہ میں گفتگو کرنا چاہتا تھا اور یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ جس برطانوی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا - وہاں آج گھر گھر اندھیرا رہتا ہے دیہاتوں میں تیل ۲ روپیہ بوتل بک رہا ہے - کل کو میرے دفتر میں ۱۵ - ۲۰ کسان بوتل لیکر پہونچے اور لگے فریاد کرنے - میں نے ان کو آپ کی خدمت میں بھیجا تھا - لیکن یہاں آپ کے اردلیوں نے آپ تک اطلاع ہی نہ کی - بیچارے سب کے سب مایوس ہو کر لوٹ گئے - میں نے اپنے دفتر کا تیل انھیں بانٹ دیا - غرض تیل کی دیہاتوں میں سخت تکلیف ہے -

مجھے معلوم ہے - واقعی لوگوں کو تیل کی تکلیف ہے، اور کپڑے کی بھی حالت ناگفتہ بہ ہے وہ بھی معلوم ہے - مگر کیا کیا جائے - جس شخص کو انکی مناسب تقسیم کے لیے مقرر کیا جاتا ہے وہ خود کھانے کمانے لگتا ہے - خیر میں اس مسئلہ پر آپ سے پھر گفتگو کرونگا مجھے اس وقت جلدی ہی کمشنر صاحب سے ملنے جانا ہے - آپ اطمینان سے ملیئے گا تو گفتگو ہو گی -

کانگریس کے بنیادی مطالبے

نئی دہلی - ۲۰-جون۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگریس مولانا آزاد نے یہ کہنے کی اجازت دی ہے کہ بعض اخبارات میں یہ غلط خبر مشہور کی گئی ہے کہ کانگریس نے قوم پرور مسلمان کی نمائندگی کے متعلق اپنے مطالبہ کو چھوڑ دیا ہے۔ کانگریس نہ صرف اس مطالبہ پر بلکہ اپنے دیگر بنیادی مطالبوں پر بھی مصر ہے۔ عارضی سرکاری حکومت میں قوم پرور مسلمانوں کی نمائندگی کانگریس کے نزدیک نہایت اہم نکتہ ہے۔ کانگریس نے ابھی تک کوئی آخری فیصلہ نہیں کیا ہے۔

نئی دہلی - ۲۰-جون - ۱۰ ویسرائے نے مسٹر جناح کے اس خط کا جواب دے دیا ہے جو انھوں نے کل بھیجا تھا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ خط میں کیا لکھا ہے۔

نئی دہلی - ۲۰ جون - آج صدر کانگریس مولانا آزاد نے فیلڈ مارشل لارڈ ویول سے ملاقات کی۔

حکومت ہند کی طرف سے اعلان

نئی دہلی - ۱۸-جون - حکومت ہند نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ اگرچہ حکومت قانونی طور پر ثالث مقرر کرنے کی پابند نہیں ہے پھر بھی اس کا ارادہ ہے کہ اس معاملہ پر پورا پورا غور کرے۔ چونکہ اس معاملے میں کچھ غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اس لیے پوزیشن صاف کر دی جاتی ہے کہ جھگڑے کے فیصلہ کی دو صورتیں ہیں (۱) ٹریڈ ڈسپیوٹ ایکٹ اور (۲) ڈیفنس آف انڈیا رول نمبر ۸۱ اے ہے۔ دوسرے کی وضاحت یہ ہے۔ حکومت جھگڑے کے تمام نکات ایک ثالث کے سامنے پیش کر سکتی ہے اور اس بات کے لئے وقت مقرر کر سکتی ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو دعوت

بمبئی - ۱۱-جون - آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو اپنا آئندہ اجلاس بمبئی میں منعقد کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی نے آج کے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو یہاں اجلاس کرنے کی دعوت دی جائے اگر آل انڈیا کانگریس کمیٹی اس دعوت کو قبول کرے تو بمبئی صوبہ کانگریس کو انتظامات کے اختیارات دیدیے گئے ہیں۔

یو-پی میں حصول غلہ کی اسکیم

لکھنؤ - ۱۷-جون - حصول غلہ کی اسکیم کے ماتحت حکومت یو-پی ۴۵ اضلاع سے ۶۰۰۰۰۰ ٹن غلہ حاصل کرنا چاہتی ہے جس میں تقریباً ۴۰ فیصدی وصول ہو چکا ہے۔ غلہ میں گیہوں چنا اور جو شامل ہے۔ سہارنپور سے ۱۷ ہزار ٹن۔ علیگڈھ ۲۰ ہزار ٹن۔ متھرا ۱۲ ہزار ٹن۔ آگرہ ۱۱ ہزار ٹن۔ مینپوری ۱۵ ہزار ٹن۔ ایٹہ ۹ ہزار ٹن۔ بریلی ۹ ہزار ٹن۔ بجنور ۹ ہزار ٹن۔ بدایوں ۱۲ ہزار ٹن۔ مرادآباد ۱۴ ہزار ٹن۔ شاہجہانپور ۱۱ ہزار ٹن۔ پیلی بھیت ۴ ہزار ٹن۔ فرخ آباد ۱۲ ہزار ٹن۔ اٹاوہ ۱۲ ہزار ٹن۔ کانپور ۱۳ ہزار ٹن۔ فتحپور ۸ ہزار ٹن۔ الہ آباد چار ہزار ٹن۔ جھانسی چار ہزار ٹن۔ جالون بیس ہزار ٹن۔ ہمیرپور ۱۶ ہزار ٹن۔ باندہ ۲۰ ہزار ٹن۔ غازی پور ۴ ہزار ٹن۔ بلیا ۴ ہزار ٹن۔ لکھنؤ ۷ ہزار ٹن۔ اناؤ ۱۴ ہزار ٹن۔ رائے بریلی نو ہزار ٹن۔ سیتاپور ۲۵ ہزار ٹن۔ ہردوئی ۲۶ ہزار ٹن۔ کھیری ۱۸ ہزار ٹن۔ گونڈہ ۱۵ ہزار ٹن۔ بہرائچ ۲۴ ہزار ٹن۔ بارہ بنکی ۱۲ ہزار ٹن کا کوٹہ منظور ہے۔

سیتا گر ہیو پر یوروپینوں کا تیسرا حملہ

ڈربن - ۱۹ - جون - آج متواتر تیسری رات ہے ریو ہو میں کے ایک ہجوم نے ہندوستانی سیتا گریوں کے کیمپ پر چھاپہ مارا - اور کیمپ گرادیا - جلتے ہوئے سگریٹ پھینک کر آگ لگانے کی کوشش کی گئی تین بجے شام سے پولیس تعلینات کردی گئی تھی - ۵ بجے یوروپینوں کا ہجوم شروع ہوگیا ۶ بجے تک کئی سو یوروپین جن میں زیادہ تر نوجوان تھا - عورتیں اور کچھ بچے بھی تھے - جمع ہو گئے -

ہندوستانیوں کا ایک ہجوم بھی یہ تماشہ دیکھ رہا تھا -

کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی میں رعایا کی نمائندگی

سانگلی - ۱۹ - جون - کرندواد اسٹیٹ اسمبلی کے آخری بجٹ سسشن میں تقریر کرتے ہوئے ریاست کے راجہ صاحب نے کہا کہ میری قطعی رائے ہے کہ ریاستی رعایا کی بالا دستی تسلیم کی جائے اور کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی میں ریاستی رعایا کو نمائندگی دی جائے -

انھوں نے اعلان کیا کہ دکھنی ریاستوں کے مجوزہ یونین میں ذمہ دار حکومتیں قائم کی جائیں گی - یہ رسمیں جلد ہی ختم کردی جائینگی - کیونکہ یہ ریاست بھی یونین میں شامل ہونیوالی ہے -

پراونشیل کانگریس کی تنظیم کیلئے کمیٹیاں

لکھنؤ - ۱۲ - جون - پراونشیل کانگریس کی کونسل نے نینی تال میں اپنی دوسری میٹنگ میں کانگریس کی تنظیم کے سلسلہ میں حسب ذیل سب کمیٹیاں مقرر کی ہیں :-

لیبر سب کمیٹی (کنوینر) ہری ہر ناتھ شاستری (ممبران) میں راجہ رام شاستری سورج پرشاد داستی - مسٹر فرید الحق انصاری مسٹر کاشی ناتھ پانڈے - مسٹر ستیش چندر - پرانند سنہا - ہیرا ناتھ ترپاٹھی ، چودھری گردھاری لال

کسان سب کمیٹی (کنوینر) مسٹر وشمبھر دیال ترپاٹھی - (ممبران) بابو پرشوتم داس ٹنڈن اچاریہ نریندر دیو - مسٹر سوہن لال گوتم - مسٹر لال بہادر شاستری - مسٹر چرن سنگھ ٹھاکر پھول سنگھ - مسٹر جمیل الرحمٰن قدوائی - مسٹر انصاری ہرداتی ہیں -

عوامی ربط و ضبط کمیٹی (کنوینر) مسٹر رؤف جعفری ہیں -
ممبران میں مسٹر رفیع احمد قدوائی - مولانا حفظ الرحمٰن - مولانا بشیر احمد - مولانا شاہد فاخری - شیخ ریاض الدین - بابو پرشوتم داس ٹنڈن بابو گوپی ناتھ سریواستو - موہن لال گوتم مسٹر فیروز گاندھی اور مسٹر جے - ایم ولسن -

کانسٹی ٹیوشن سب کمیٹی (کنوینر) مولوی مظفر حسین -
ممبران - بابو پرشوتم داس ٹنڈن - مسٹر رام منوہر لوھیا - مسٹر پرکاش - بابو سمپورنانند - موہن لال گوتم اور بابو ملکھان سنگھ -

ویمن سب کمیٹی (کنوینر) شانتی دیوی - (ممبران) مسز اوما نہرو - مسز پورنما بنرجی - کرشن دولاری - شوبھا وتی - سجن دیوی مہنوت - بیگم عبدالواجد - بیگم امیر رضا - کملا چودھری دروپدی دیوی - ودیا وتی راٹھور -

والنٹیئر سب کمیٹی (کنوینر) مسٹر منگلا پرشاد (ممبران) اندر کمار - دیولشٹٹ - ڈاکٹر جے - کے جٹلی - سوہن لال گوتم - بشمبھر ناتھ پانڈے - برہم پرکاش شرما - رام مورتی - مسٹر مہابیر تیاگی - مسٹر شبن لال - سکسینہ - بپن بہاری بنرجی - وجیا نند پاٹھک گنگا سہائے چوبے -

اسٹیٹ سب کمیٹی (کنوینر) مسٹر کملا پتی ترپاٹھی (ممبران) شمبھو ناتھ مصرا - کیپٹن اودھیش پرتاب سنگھ ڈاکٹر کے - این - گرٹیا - داولال کھنا -

تعمیری کمیٹی (کنوینر) اچاریہ جگل کشور (ممبران) موہن لال سکسینہ - مسٹر مہابیر تیاگی - دھیریندر موجمدار - مسٹر جیت نراین شرما مسٹر ہرگوبند پنتھ - ڈاکٹر کے - این - کاٹجو - پروفیسر رام سرن - مظفر علی سوختہ - مسٹر چتربھج شرما - ڈاکٹر رام منوہر لوھیا -

تعزیری سب کمیٹی مسٹر رفیع احمد قدوائی مسٹر چندر بھان گپتا مولوی مظفر حسین -

کونسل نے طے کیا ہے کہ ۱۵ - جولائی تک منڈل اور حلقہ کانگریس کمیٹیوں کے انتخابات ہوجانا چاہیئے اور آخر جولائی تک شہر ضلع وغیرہ کے انتخابات ہونا چاہیئے - کونسل نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ۳۱ - مارچ ۱۹۴۶ء تک جو لوگ چار آنے والے ممبر ہوچکے ہیں وہ انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں - بشرطیکہ ان کا کوٹہ ۲۱ جون تک صوبہ کے دفتر میں آجائے -

امریکہ سے ہندوستان کیلئے دودھ

فلاڈلفیا - ۱۰ - جون ، کل امریکن فرینڈز سروس کمیٹی کو انڈین گورنمنٹ (سرکار ہند) کی طرف سے ۱۵ لاکھ سے بھی زیادہ کی رقم موصول ہوئی جس سے قحط زدہ علاقوں میں ماؤں اور ان کے بچوں کے لئے دودھ خریدا جائے -

نیوزی لینڈ کے نئے گورنر جنرل

ویلنگٹن - ۱۷ - جون - یہاں پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر نئے گورنر جنرل لفٹنٹ جنرل سر برنارڈ فریبرگ نے حلف وفاداری اٹھایا - رسم چیف جسٹس سر مائرز نے ادا کرائی -

The SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حقِ عزم مستقل میں ہے

احسن سہسوانی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵/-/- روپیہ
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 43 NO. 26	Cawnpore. Saturday 29TH JUNE 1946	کانپور شنبہ ۔ ۲۹ ۔ جون سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۸ ۔ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۵ھ	جلد ۴۳ نمبر ۲۶

ادبیات

داستانِ ہند

(از جناب خواجہ میر برق)

پہچانتے ہیں خوب یہ اہلِ جہاں مجھے
اُردو زباں میں کہتے ہیں ہندوستاں مجھے

روشن مری ضیاء سے ہی کائنات تھی
گھیرے ہوئے تھیں میری رخشانیاں مجھے

حُسنِ ملیح پر مہ و انجم نثار تھے
کرتی تھیں پیار خود مری رعنائیاں مجھے

میری جبیں سے ایسی نمایاں تھی روشنی
حیرت سے دیکھتا تھا مہِ آسماں مجھے

دنیا میں تھا کہیں نہ مرے حُسن کا جواب
آتی نہ تھیں پھر اُس پہ خود آرائیاں مجھے

دریا تھے میرے، کوثر و تسنیم و سلسبیل
ہوتا تھا خود پہ خلدِ بریں کا گماں مجھے

سرسبز میرے دشت و جبل وجہ فخر تھے
خوش ہو کے دیکھتے تھے مرے قدرداں مجھے

لٹنے پہ لاکھ بار بھی اتنا جمیل تھا
کہتے تھے بادشاہ بھی جنت نشاں مجھے

تھا وجہ امتیاز مرا علم و فلسفہ
اُستاد مانتے تھے سب اہلِ جہاں مجھے

اقبال مند تھا میں کبھی اس جہاں میں
کرتا تھا سو سلام یہی آسماں مجھے

چھایا ہوا تھا علم و ادب کا فضا پہ نور
حاصل تھیں ایسی انجمن آرائیاں مجھے

گلچیں کا خوف تھا، نہ خزاں کا خیال تھا
صیاد کا تھا ڈر نہ غمِ آشیاں مجھے

فرزند میرے مجھکو سمجھتے تھے دیوتا
دیتے تھے بھینٹ خون کی میرے جواں مجھے

قدموں پہ میرے پھول چڑھاتی تھیں دیویاں
یعنی کہ پوجتی تھیں مری بیٹیاں مجھے

تہذیب مشرقی کی تھیں موجیں رواں دواں
حاصل تھیں اپنی قوم کی ہمدردیاں مجھے

تھیں شہرۂ جہان مری مہماں نوازیاں
مہماں جانتے تھے سخی میزباں مجھے

میری سخاوتوں نے مجھے کر دیا تباہ
اب کھائے جا رہے ہیں مرے میہماں مجھے

لوٹی ہے تاجروں نے متاعِ گراں بہا
قیمت میں دے رہے ہیں تہی دستیاں مجھے

نااتفاقیوں سے مٹی میری آبرو
اپنے ہی دوستوں سے ملیں خواریاں مجھے

میرے ہی گھر میں آہ مجھے قید کر دیا
کہتے ہیں اب غلام سب اہلِ جہاں مجھے

ہیں ایک لاکھ فرد کروروں پہ حکمراں
آتی ہے شرم کرتے ہوئے یہ بیاں مجھے

بدتر ہے موت سے یہ غلامی کی زندگی
اب جان دے کے لینی ہیں آزادیاں مجھے

لائے ہیں گوندھ گوندھ کے خونِ جگر کے پھول
دولھا بنا رہے ہیں مرے نوجواں مجھے

اے برقؔ شاد ہوں کہ ہیں آزادیاں قریب
تمہیدِ عیش ہے یہ غمِ بیکراں مجھے

دنیائے اسلام

مصر عرب کے سردار اعلیٰ مفتی اعظم کو ضرور پناہ دیگا

حکومت مصر کا بیان

قاہرہ ۔ ۲۱ ۔ جون ۔ صدقی پاشا وزیر اعظم مصر نے اعلان کیا ہے کہ مصر اپنا وقار برقرار رکھنے کے لئے مفتی اعظم کو پناہ دینے پر مجبور ہے ۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مصر اس وقت سیاسی تاریخ میں نازک دور سے گذر رہا ہے ۔ اُمید ہے کہ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے امن اور اطمینان سے اپنے مقصد تک پہونچیگا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مفتی اعظم اس پوزیشن کو خوب سمجھتے ہیں ۔ صدقی پاشا کا اعلان یوں شروع ہوا ہے ۔

"مصر کو مفتی اعظم کی آمد پاشا فاروق کے ہاں حاضری اور اس کہنے پر تعجب ہوا کہ میں شاہی خاندان سے پناہ کا طالب ہوں ۔ معلوم ہوا ہے کہ مفتی اعظم کو ان کے مرتبہ کے مطابق شاہ فاروق کی طرف سے خالص تحفظ دیا جائیگا ۔"

صدقی پاشا کے اعلان میں مزید لکھا ہے کہ مفتی اعظم کی پچھلی سیاسی غلطیوں کو سامنے لانے کا یہ وقت نہیں ہے اب یہ سوال ہے کہ عالی ظرفی کے تقاضہ پر اسکی حفاظت کریں ۔ اور وقار کے مطالبے پر مدد کریں ۔ عرب اقوام عموماً اور اسلامی دنیا خصوصاً اس فراخدلی میں مشہور ہے ۔ اگر حکومت مصر نے مفتی اعظم کو مصر میں رہنے کا اختیار دیدیا ہے تو اس عرب کے بڑے سردار کی طرف فیاضی کا رویہ ہے ۔ یہ اسکی ذات تمام کے وقار پر جانی ہے ۔ وزیر اعظم کے اس اعلان سے قاہرہ کے مبصرین میں سمجھا جا رہا ہے کہ مفتی اعظم اس سیاست میں دخل نہ دیں جو برطانیہ اور مصر کے معاہدہ میں اختیار کی جا رہی ہیں ۔

برطانیہ مفتی اعظم کو گرفتار کرنے سے مجبور ہے

لندن ۔ ۲۱ ۔ جون ۔ مفتی اعظم کے مصر میں ظاہر ہونے سے برطانوی دفتر خارجہ میں آج صبح بات چیت ہو رہی ہے ۔ اب یہ معاملہ کیبنٹ میں زیر بحث آئیگا ۔ مفتی کے غائب ہو جانے پر سرکاری بیان میں یہ نہیں بتایا کہ اگر مفتی اعظم پکڑے گئے تو اُن سے کیا سلوک کیا جائیگا ۔ قانونی پوزیشن بھی مبہم ہی ہے ۔ البتہ برطانوی ترجمان نے کہا ہے ۔

(۱) مسٹر فلپ نوئل بیکر فطر آف اسٹیٹ نے دارالعوام میں کہا ہے کہ اگر وہ ہمارے ہاتھ آگئے تو ہم خوش ہونگے ۔

(۲) برطانیہ مفتی کا یورپ میں جانا پسند نہیں کرتی ۔

(۳) اگر برطانوی حدود میں وہ ملے تو گرفتار کر لئے جائیں گے ۔ اگر وہ جنگی مجرم نہیں مگر فلسطین ڈیفنس ریگولیشنز کی خلاف ورزی کرنے والوں میں سے ہیں ۔

باخبر حلقے کہتے ہیں کہ اگر مصر نے انھیں پناہ دیدی تو برطانیہ کچھ نہیں کر سکیگا ۔ برطانیہ مفتی اعظم کو فرانس سے نکال نہیں سکا ۔ مصر کے ساتھ بھی ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہے ۔ دوسرے سنہ ۱۹۳۶ء کے مصر و برطانیہ کے معاہدے پر نظر ثانی پر اس کا برا اثر پڑے گا ۔ اگر برطانیہ مصر سے مفتی اعظم کو طلب کرے ۔

مفتی اعظم کے متعلق مسٹر ایٹلی کا بیان

لندن ۔ ۲۱ ۔ جون ۔ مسٹر ایٹلی وزیر اعظم برطانیہ نے مفتی اعظم کے مصر پہونچ جانے کے متعلق مختصر سے بیان میں بتایا کہ مصر میں برطانوی سفیر وزیر اعظم مصر سے مفتی اعظم کے متعلق آیندہ قدم اٹھانے کے لئے بات چیت کر رہا ہے ۔ یہ جواب مسٹر چرچل حزب مخالف کے لیڈر کے ایک سوال پر دیا گیا ۔ مسٹر چرچل نے کہا تھا کہ وزیر اعظم مفتی صاحب کے مصر پہونچنے اور شاہ فاروق کے استقبال کرنے پر کچھ روشنی ڈالیں ۔

مسٹر ایٹلی کے بیان کے بعد مسٹر چرچل نے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ زمانہ جنگ کے اتحادیوں کے اس کٹر دشمن کی گرفتاری کے متعلق آیندہ بھی کوئی بیان سنیں گے ۔ مسٹر ایٹلی نے جواب دیا کہ اگر اگلے ہفتہ مسٹر چرچل ایسا کوئی سوال کریں گے ۔ تو میں آمدہ اطلاعات سے انھیں آگاہ کروں گا ۔

مصر خالی کرنے کی برطانی اسکیم

قاہرہ ۔ ۱۸ ۔ جون ۔ مصر میں مقیم برطانی سفیر سر لارڈ کیمپ بیل نے آج مصر کے وزیر اعظم کے سامنے برطانوی دفتر خارجہ کی مصر کو خالی کرنے کی نئی تجاویز رکھیں ۔ صدقی پاشا نے مصری صلح کرانے والے وفد کو بلایا ہے ۔ اگر اسی وفد کی رائے میں یہ تجاویز اچھی ہوئیں تو منظور کر لی جائیں گی ۔ ورنہ انھیں نامنظور کر دیا جائیگا ۔ برٹش وفد کے لیڈر مسٹر اسٹانسگیٹ بات چیت کو کامیاب بنانے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ جا رہے ہیں ۔ انتہا پسند قوم پرور حلقوں کا خیال ہے کہ قریباً قریباً جمود پیدا ہو گیا ہے ۔ نوجوان مسلم ایسوسی ایشن کے صدر نے یہاں تک اعلان کر دیا ہے کہ گفت و شنید سو فیصدی ناکام ہو چکی ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی جو جگر دلمیں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ - ۲۹ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۶

عارضی حکومت فی الحال نہیں بنائی جائیگی

۲۵ جون کو کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے عارضی حکومت میں شامل ہونے کے خلاف ایک رزولیوشن پاس کرکے وزارتی مشن اور والیسرائے کو بھیجدیا اور یہ لکھدیا کہ وہ عارضی حکومت کو قبول نہیں کرسکتی اور ۱۶ مئی کی تجاویز یعنی آئین ساز اسمبلی میں شریک ہوگی۔ اسی روز شام کو مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے والیسرائے سے تقریباً ڈھائی گھنٹہ ملاقات کی۔ اور ان کی واپسی کے بعد مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ تقریباً دو گھنٹہ تک ہوتی رہی اور کمیٹی نے ۱۱ بجے رات کو یہ فیصلہ کیا کہ مسلم لیگ عارضی گورنمنٹ میں شامل ہوگی۔ اور اسکی اطلاع وزارتی مشن اور والیسرائے کو دیدی گئی۔

۲۶ جون کو عام طور پر سب کا یہ خیال تھا کہ بلا کانگریس کے عارضی حکومت بن جائے گی۔ لیکن ۲۶ جون کی شام کو ایسوسی ایٹڈ پریس نے ایک خبر بھیجدی کہ عارضی حکومت کی تجویز فی الحال ترک کردی گئی ہے۔ اور مشن ۲۹ جون کو واپس جائیگا۔ اور عارضی حکومت برطانوی وزارت کے مشورہ کے بعد بنائی جائیگی۔ مگر عام طور پر لوگوں نے اس خبر کو معتبر نہیں سمجھا۔ لیکن رات کو ریڈیو نے وزارتی مشن کا ایک بیان براڈ کاسٹ کیا۔ جس میں عارضی حکومت کے بنانے کو فی الحال ملتوی کیا گیا اور اپنی روانگی ۲۹ جون کو بتائی گئی۔ اور انگلستان جاکر برطانوی وزارت سے مشورہ کے بعد عارضی حکومت بنانے کا اعلان کیا گیا۔ مشن کا پورا بیان حسب ذیل ہے:۔

"وزارتی مشن اور والیسرائے کو اس بات کی خوشی ہے کہ آئین بنانے کا کام اب دونوں بڑی پارٹیوں اور ریاستوں کی رضامندی سے شروع کیا جاسکتا ہے وہ ان بیانات کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ جو کانگریس اور مسلم لیگ کے رہنماؤں نے ان کو دیے ہیں یعنی یہ کہ وہ آئین ساز اسمبلی کی آزمایش اور اس میں کام کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ تاکہ ان نئے آئینی انتظامات کو ترتیب دینے میں جن کے تحت میں ہندوستان آزادی حاصل کرسکتا ہے۔ یہ ایک فوری اور موثر ذریعہ بن سکے۔ انھیں یقین ہے کہ آئین ساز اسمبلی کے ارکان جو عنقریب منتخب ہونیوالے ہیں اسی جذبہ کے ماتحت کام کریں گے۔

(۲) وزارتی وفد اور والیسرائے کو افسوس ہے کہ ایک عارضی مشترکہ حکومت کا قیام اس وقت تک ممکن نہیں ہوا۔ لیکن ان کا پکا ارادہ ہے کہ ان کے بیان مورخہ ۱۶ جون کے پیراگراف نمبر ۸ کی شرائط کے مطابق پھر سے کوشش کی جائے۔ البتہ اس بہت بھاری بوجھ کی وجہ سے جو پچھلے تین مہینوں میں والیسرائے اور پارٹیوں کے نمائندوں پر پڑا ہے۔ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ تھوڑے سے درمیانی وقفہ کے لئے جبکہ آئین ساز اسمبلی کے لئے انتخابات ہو رہے ہوں گے مزید گفت و شنید کو ملتوی کردیا جائے۔

امید ہے کہ مذاکرات کے دوبارہ شروع ہونے پر دونوں پارٹیوں کے لیڈر جنھوں نے والیسرائے اور وزارتی وفد کے ساتھ ایک نمائندہ عارضی حکومت کے فوری قیام کی ضرورت پر اتفاق رائے ظاہر کیا ہے اس حکومت کی ترکیب کے متعلق کسی سمجھوتہ پر پہنچنے کے لئے انتہائی کوشش کریں گے۔

(۳) چونکہ ہندوستان کی حکومت اس وقت تک جاری رہنی چاہیئے جبتک کہ نئی عارضی حکومت نہ بن جائے۔ اس لئے والیسرائے کا ارادہ یہ ہے کہ سرکاری حکام کی ایک عارضی نگراں حکومت قائم کردیجائے۔ وزارتی وفد کے ارکان کے لئے ہندوستان میں اور زیادہ قیام ممکن نہیں۔ انھیں برطانوی وزارت اور پارلیمینٹ کے سامنے رپورٹ پیش کرنے کے لئے بالضرور واپس جانا ہے۔ نیز مشن کے ارکان کو اپنا کام بھی دوبارہ سنبھالنا ہے۔ جس سے وہ تین مہینہ سے زیادہ غیر حاضر ہیں۔ لہذا ان کی تجویز یہ ہے کہ آیندہ ہفتہ کے روز ۲۹ جون کو ہندوستان سے روانہ ہوجائیں۔ ہندوستان سے جاتے ہوئے وزارتی مشن کے ارکان اس مہربانی اور بہتر سلوک کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جو اس ملک میں ان سے مہمانوں کی حیثیت سے کیا گیا ہے اور انھیں صدق دل سے یقین ہے کہ جو تدبیریں اختیار کی گئی ہیں۔ ان کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کے لوگوں کی امیدیں اور تمنائیں بہت جلد بر آئیں گی۔

مسٹر جناح کا بیان

دہلی - ۲۷ جون - مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے آج رات ایک بیان جاری کیا ہے جس میں والیسرائے اور کیبنٹ مشن کے ۱۶ جون کے اعلان کی بنیادوں پر عارضی حکومت کے قیام کے ملتوی کردیے جانے پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ مسٹر جناح لکھتے ہیں کہ مسلم لیگ کیبنٹ مشن اور والیسرائے کے اس فعل کو سخت ناپسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ کیونکہ ان کے ۱۶ جون کے اعلان میں ہر قسم کے غیر یقینی واقعات جن میں کانگریس کی طرف سے پلان کو نامنظور کرنا بھی شامل تھا کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسے واقعات کا مقابلہ کرنے کی پہلے ہی گنجایش رکھ لی گئی تھی۔ اعلان کے پیرا ۸ کو اس کے دیباچہ کے ساتھ ملاکر پڑھا جائے تو صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ کیبنٹ مشن اور والیسرائے اس بات کے لئے پابند تھے کہ ان لوگوں کی مدد سے ہی جو ان سے تعاون پیش کرنے کے لئے تیار تھے۔ اپنے ۱۶ جون کے اعلان کی بنیادوں پر وہ فوراً عارضی حکومت قائم کردیتے۔

اپنے بیان میں مسٹر جناح نے کہا کہ مسلم لیگ اس فیصلہ کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتی ہے کہ والیسرائے اور مشن کا اخلاقی فرض تھا کہ وہ اپنے ۱۶ جون والے اعلان کے مطابق ۲۶ جون کو عارضی گورنمنٹ کا قیام عمل میں لاتے اور جو لوگ ان کا ساتھ دینے کے لیے تیار تھے ان کی گورنمنٹ بنا دیتے۔

آخر میں مسٹر جناح نے کہا کہ میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اگر مسلم لیگ اور کانگریس میں برابری کے اصول کو چھوڑ دیا گیا یا کانگریس کو قوم پرست مسلمان نامزد کرنے کی اجازت دی گئی تو مسلم لیگ ہرگز ایسی گورنمنٹ میں شامل نہ ہوگی کیونکہ یہ لیگ کے بنیادی اصولوں پر کلہاڑا چلانے کے برابر ہوگا۔

خاتمہ پر مسٹر جناح لکھتے ہیں کہ اگر مشن یا والیسرائے اپنے ۱۶ جون والے بیان میں کوئی بھی تبدیلی کریں گے تو وہ اپنے وعدوں سے منحرف ہوگئے ہیں۔

اس صورت میں برطانوی گورنمنٹ پر مسلمانوں کا جو اعتماد ہے وہ ختم ہوجائے گا۔

آئین ساز اسمبلی ملتوی نہیں ہوگی

۲۸ جون کو والیسرائے نے اپنے اور وزارتی مشن کی طرف سے مسٹر جناح کے خط مورخہ ۲۸ جون کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ کا یہ مطالبہ کہ:۔

"چونکہ عارضی حکومت کی تشکیل ملتوی کردیگئی ہے اسلئے آئین ساز اسمبلی کے انتخابات بھی ملتوی کردیے جائیں"

آپ کے اس مطالبہ کے متعلق یہ جواب ہے کہ:۔

"چونکہ آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے انتظامات شروع ہوچکے ہیں اسلئے اس کے التوا کا ہم کوئی ارادہ نہیں رکھتے"

ہم آپ کے اس الزام کو بھی منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ ہم اپنے وعدہ سے پھر گئے ہیں چنانچہ ہم نے اس سے پہلے والے خط میں بھی لکھا تھا کہ ہمارا طرز عمل ۱۶ جون کے بیان کے پیراگراف ۸ کی اسپرٹ کے مطابق ہوگا۔ اور آپ جب ہم سے ۲۵ جون کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ سے پہلے ملے تو ہم نے آپ سے یہ کہدیا تھا کہ ہمارا طرز عمل ۱۶ جون کے بیان کے پیراگراف ۸ کے مطابق ہوگا۔

کانگریس اور آئین ساز اسمبلی

معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے صوبوں کی اسمبلیوں کے کانگریسی وزراء اعظم کو آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں ہدایتیں بھیجدی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس سلسلہ سب سے اہم یہ ہدایت دی گئی ہے کہ آئین ساز اسمبلی کو زیادہ سے زیادہ نمائندہ بنانے کی کوشش کی جائے تاکہ اس کا فیصلہ تمام فرقوں اور جماعتوں کے لئے قابل قبول ہو۔

خیال کیا جاتا ہے کہ آئین ساز اسمبلی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران اور دوسرے ممتاز لیڈران کو بھی شامل کیا جائیگا۔ لیکن مہاتما گاندھی آئین ساز اسمبلی میں شریک نہیں ہوں گے۔ اور اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائیگا کہ عورتوں - مزدوروں - ہریجنوں - ہندوستانی عیسائی - اینگلو انڈین اور دوسرے غیر سرکاری لوگوں کو آئین ساز اسمبلی میں نمائندگی دی جائے۔

ورکنگ کمیٹی کے ممبران کے متعلق خیال ہے کہ وہ مختلف صوبوں سے آئین ساز اسمبلی میں شریک ہوں گے۔

صدر کانگریس مولانا آزاد اور خان عبد الغفار (سرحد اسمبلی سے) سردار پٹیل اور مسٹر شنکر راؤ دیو (بمبئی اسمبلی سے) ڈاکٹر پٹابی سیتا رامیہ اور مسٹر راجگوپال آچاریہ (مدراس اسمبلی سے) پنڈت گوبند بلبھ پنت، مسٹر جے - بی کرپلانی اور پنڈت جواہر لال نہرو (یو - پی - اسمبلی سے) بابو راجندر پرشاد اور مسز سروجنی نائیڈو (بہار اسمبلی سے) مسٹر آصف علی (دہلی سے) مسٹر جے رام دولت رام (سندھ اسمبلی سے) مسٹر سرت چندر بوس اور مسٹر پرفل چندرا گھوش (بنگال اسمبلی سے)

غیر کانگریسی لیڈروں میں سے مندرجہ ذیل حضرات کو آئین ساز اسمبلی میں شامل کرنیکا ارادہ ظاہر کیا جارہا ہے:۔

سر ای گوپال سوامی آئینگر - سر الاڈی کرشنا سوامی - مسٹر بی شیوراؤ - مسٹر کے سنتانم - مسٹر آموسوامی ناتھن اور مسز کملا دیوی (مدراس سے)

مسٹر ایم آر مسانی - ڈاکٹر ایم - آر - جیکر مسٹر کے - ایم - منشی (بمبئی سے)

سر تیج بہادر سپرو - سر ایس - رادھا کرشنن اور پنڈت ہردے ناتھ کنزرو - (صوبہ متحدہ سے)

مندرجہ بالا حضرات کے علاوہ اور کانسٹی ٹیوشنل حضرات کی بھی آئین ساز اسمبلی میں شریک کرنے کی امید کی جاتی ہے۔

صوبہ متحدہ کی اسمبلی میں آئین ساز اسمبلی کے لئے نامینیشن کی تاریخ ۹ جولائی مقرر ہوئی ہے۔

مرکزی نگراں حکومت

پائنیر کے خاص نامہ نگار دہلی کو معلوم ہوا ہے کہ مرکزی نگراں حکومت (CARETAKER) ۴ جولائی کو بنا دی جائیگی۔ اور لارڈ ویول نے کونسل کے موجودہ غیر سرکاری ممبروں کے استعفے منظور کرلیے ہیں۔ امید کیجاتی ہے کہ سرکاری محکموں کی تقسیم کے امکانات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ڈیفنس	فیلڈ مارشل سر کلاڈ آچنلیک (کمانڈر انچیف)
(۲) کامرس	سر ریچرڈ ٹاٹنہم
(۳) کامرس	سر رگھون پلائی
(۴) ٹرانسپورٹ	سر ایرک کارن اسمتھ
(۵) لیبر	مسٹر وی - کے - گوکھلے یا مسٹر ایس لال لیبر سکریٹری)
(۶) ایگریکلچر و فوڈ	سر رابرٹ ہچنگس
(۷) فائننس و ڈیولپمنٹ	سر ہاگ ہوڈ
(۸) محکمہ قانون	سر جارج اسپنس
(۹) انڈسٹریز و سپلائی	سر آرتھر واگ
(۱۰) انفارمیشن و آرٹ	سر اکبر حیدری
(۱۱) بیرونی معاملات	مسٹر ایچ - ویٹ مین یا مسٹر آر - این - بنرجی

سوبھاش - چمن اور شاہ نواز روڈ

۲۲ جون کو کانپور میونسپل بورڈ کے معمولی جلسہ میں جو مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ہوا ہسٹن روڈ، لاٹوش روڈ اور پالسی روڈ کے نام بدل کر سوبھاش روڈ، چمن روڈ اور شاہ نواز روڈ رکھنا منظور ہوا ہے۔

ان ناموں کے تبدیلی کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ سٹی مسلم لیگ نے ان مسلم ممبران سے جو اس جلسہ میں موجود تھے دریافت کیا ہے کہ انھوں نے بورڈ میں اس تجویز کی مخالفت کیوں نہیں کی۔

کہا جاتا ہے کہ مولانا حسرت موہانی اور کرنیل محمد فاروق نے لیگ کو یہ جواب دیا ہے کہ سوبھاش بابو نیتاجی جن کا نام تمام دنیا میں روشن ہے۔ ان کے نام پر تو ہم اچھی سڑک کا نام نہ رکھیں اور ہسٹن کے نام پر اچھی سڑک کا نام رکھیں - یہ ہمارے لئے شرم کی بات ہے

میونسپل بورڈ کی خبریں

بابو وداکا پرشاد نگم چیرمین میونسپل بورڈ مسوری سے واپس آگئے ہیں آپ کی غیر موجودگی میں مولانا حسرت موہانی نے ایکٹنگ چیرمینی کے فرایض ادا کیے۔

مسٹر ایس - کے - گرگ کو میونسپل بورڈ نے اسسٹنٹ انجنیر کے عہدہ پر مقرر کیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اس عہدہ کو قبول کرنے سے اس وجہ سے انکار کردیا ہے کہ آپ میونسپل انجنیر کے عہدہ کے امیدوار تھے۔

اس تقرر کے متعلق عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ یہ تقرر بے قاعدہ ہوا ہے۔ اب گرگ صاحب کے قبول نہ کرنے کی وجہ سے یہ قضیہ خود بخود ختم ہوگیا

معلوم ہوا ہے کہ ۱۴ ممبران بورڈ نے یہ رزولیوشن بھیجا ہے کہ میونسپل بورڈ کے ملازم ویدا اور حکیم صاحبان کا گریڈ بڑھا کر ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے برابر کردیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ ڈیولپمنٹ بورڈ نے میونسپل بورڈ سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے خرچ سے ۵۰ روپیہ ماہوار کے ۳۵ کلرک ایک ماہ کے واسطے مقرر کردے تاکہ واٹر ورکس کے حسابات درست کیے جاسکیں جسکی حالت بہت خراب ہے۔ یہ محکمہ کچھ دن ہوئے بورڈ سے منتقل ہوکر ڈیولپمنٹ بورڈ کو دیا گیا ہے۔

کچھ چیزوں سے کنٹرول ہٹگیا

یو - پی گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل چیزوں پر سے کنٹرول ہٹا دیا ہے۔

(۱) بساط خانہ کا سامان (۲) کارتوس (۳) فوٹو گرافی کا سامان (۴) بجلی کے بلب - (۵) شراب (۶) مرغی (۷) انڈے (۸) گوشت (۹) مچھلی (۱۰) بھیڑ (۱۱) بکری (۱۲) دیگر جانور۔

گورنمنٹ نے ان چیزوں کے کاروبار کرنے والوں کو ہدایت کی ہے کہ اگر گورنمنٹ کو یہ معلوم ہوگا کہ کنٹرول کے ہٹا دینے سے پبلک کو زحمت ہو رہی ہے تو ان چیزوں پر دوبارہ کنٹرول کردیا جائے گا۔

شکر کا کنٹرول

گورنمنٹ نے پبلک کو مطلع کیا ہے کہ چونکہ اب شکر پر باقاعدہ کنٹرول ہوگیا ہے اسلئے باقاعدہ لائسنس یافتہ سوداگروں کے علاوہ دانہ دار شکر نہ کوئی فروخت کرسکے گا اور نہ راشن کارڈ رکھنے والوں کے علاوہ کوئی خرید سکے گا اور نہ کوئی شخص باہر بھیج سکیگا۔ البتہ باہر سے آنیوالے اپنے ساتھ پانچ سیر تک لاسکتے ہیں راشن کارڈ رکھنے والونکو بھی دو ماہ کے کوٹے سے زیادہ اپنے پاس شکر نہ رکھنا چاہیئے۔ جن کے پاس زیادہ اسٹاک ہو وہ اپنے راشن افسر کو اطلاع دیدیں۔

اسٹرائک ختم

۲۵ جون کو گورنمنٹ ہارنس فیکٹری کی ہڑتال ایک ماہ کے بعد ختم ہوگئی اور مزدوروں اور لیبر افسر کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا ۷ ہزار میں سے ۵ ہزار مزدور کام پر حاضر ہوگئے ہیں۔ افسران نے غیر حاضر مزدوروں کو ایک ہفتہ کے اندر حاضر ہونے کا حکم دیا ہے۔

بونس کے معاملہ میں ان کے ساتھ رعایت کردیگئی ہے اور دیگر معاملات نامنظور کردیے گئے ہیں۔

جے - کے - کاٹن مل - جے - کے - جوٹ مل - جے - کے ہوزری مل - اور لکشمی رتن کاٹن مل کی ہڑتال ابھی ختم ہوگئی ہے۔ لیبر کمشنر نے مزدوروں کو اطلاع دیدی تھی کہ جبتک وہ کام پر واپس نہ جائیں گے اس وقت تک سمجھوتہ کی کاروائی شروع نہ کی جائے گی۔

ملوں کی اسٹرائک ختم ہوگئی ہے اور اس کا جائزہ لینے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ مالکوں کو نفع اور مزدوروں کو مزدوری کا نقصان ہوا اور اس کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں حاصل ہوسکا۔ بعض اور نقصانات بھی ہوئے مثلاً ایک فیکٹری کے بند دفتر میں کسی طرح ہوا دانوں سے بند گھس گئے جو مردہ پائے گئے۔ اور ایک فیکٹری میں کئی ہزار روپیہ کا چمڑہ جو پانی میں بھیگ رہا تھا سڑ گیا۔

کپڑے کے کوپن

گورنمنٹ نے جون کے مہینے میں کانپور میں کپڑے کے کوپن کی تقسیم بند کردی تھی اب جولائی سے پھر شروع کردی گئی پہلے ۱۵ جون کے مستحق لوگوں کو کوپن دیے جائیں گے

کانپور اناؤ جدید ریلوے لائن

معلوم ہوا ہے کہ کانپور اور اناؤ کے درمیان ایک جدید ریلوے لائن کی تعمیر کا کام شروع ہوا ہے

کانگریس کمیٹی کے انتخاب

کانگریس کمیٹی کے انتخابات کم جولائی اور ۱۵ جولائی کے درمیان ہوں گے۔ اس کام کے لئے ایک کمیٹی مقرر کردی گئی ہے۔

چیلڈرن ایسوسی ایشن

۲۴ جون کو بہاری لال اسٹیٹ چیلڈرن ایسوسی ایشن کے تقسیم انعامات کا جلسہ ہوا جس میں پنڈت بال کرشن شرما ایم - ال - اے نے انعامات تقسیم کیے۔

کانپور سٹی اسکاوٹس

کانپور سٹی اسکاوٹس کا ایک جیش زیر سرپرستی حاجی نسیم احمد صاحب ۳۱ مئی کو کانپور سے روانہ ہوکر دہلی ہوتا ہوا اجمیر شریف پہونچا۔ اسکاوٹ ماسٹر جناب رشید احمد صاحب اور حاجی صاحب موصوف نے اسٹیشن ماسٹر سے ملکر پلیٹ فارم پر مسافروں کو پانی پلانے کی خدمت نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دی۔

اسکاوٹس کا دوسرا پرجوش دستہ درگاہ شریف میں شب و روز ٹھنڈا پانی پلانے میں مصروف رہا۔

اس خدمت کی وجہ سے لوگوں نے باشندگان کانپور کا نہایت شکریہ ادا کیا۔ اس کے کل اخراجات حاجی محمد حمزہ صاحب رئیس و تاجر چرم نے عنایت فرمائے تھے۔

(حامد حسین خاں سکریٹری سٹی مسلم اسکاوٹس کانپور)

سبدِ گل

ہندوستان کی جن عورتوں پر مغرب کی نئی نویلی تہذیب کا سایہ پڑا ہے۔ وہ کیسے کیسے شاندار کارنامے پیش کر سکتی ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے آپ کو ذیل کے چند واقعات کا مطالعہ کرنا چاہیئے تاکہ آپ کو اندازہ ہو کہ مغربی تہذیب کی پرستار بن جانیوالی ہندوستانی عورتیں کیا گل کھلا رہی ہیں۔

پنجاب کے ایک مقام پر ایک دیوی جی ہندوستانیت سے بیزاری کا مرض لاحق ہوا تو آپ نے کالج کے لڑکوں کے ساتھ کھیل کے میدانوں اور ہوٹلوں میں وقت گذارنا شروع کر دیا۔ ان دیوی جی کی ماتا پتا چونکہ ابھی تک دقیانوسی ہندوستانی تہذیب کی ڈگر پر چل رہے ہیں جس کے نزدیک ایک شریف لڑکی کو شرم و حیا اور نسوانیت کے زیورات سے آراستہ ہونا چاہیئے اس لئے لوگوں نے ان سے شکایت کی کہ صاحبزادی بلند اقبال کو روک دو ورنہ یہ ہاتھ سے نکل جائیگی۔ مگر ان دیوی جی کے پتا نے جواب میں اپنی بے بسی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ میں کیا کر سکتا ہوں کالج میں پڑھنے اور میموں کی نقالی کرنے کی وجہ سے اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

ان دیوی جی کو میم بننے کا جو سودا ہو گیا تھا کچھ مہینوں کے اس کا نتیجہ بھی نکل آیا۔ آپ کے گورے گورے نازک جسم میں ایک جگہہ دو جانیں ہو گئیں۔ میم صاحبہ بن کر کسی صاحب سے کچھ بن ہو جانے کے بعد اب آپکو پھر اپنی والدین کے سایہ میں پناہ لینی پڑی ہے۔ جن کو آپ دقیانوسی بتایا کرتی تھیں۔ یہ تو خبر نہیں کہ ان دیوی جی نے عصمت جیسی انمول شے کا جرمانہ ادا کرنے کے بعد بھی مغرب پرستی سے توبہ کی یا نہیں مگر ان کو کم سے کم اس بات کا ضرور احساس ہو گیا ہوگا کہ دقیانوسی مشرقی تہذیب کے آغوش میں عورت کس طرح بغیر شادی کے ماں بن جانے کی قسم کی مصیبتوں سے محفوظ رہتی ہے۔

تہذیب جدید کے گرویدہ بن جانے کے بعد کلکتہ کی ایک صاحبزادی کس طرح شادی سے پہلے ہی بیک وقت دو شوہروں کی بیوی بن گئیں۔ یہ کارنامہ بھی کچھ کم دلچسپ نہیں ہے۔ ان صاحبزادی کو والد نے شروع ہی سے بے پردہ اور آزاد رکھا تھا۔ اس اعتبار لندن اور پیرس کی شوخ و شنگ پری جمالو کے بھی کان کترنے لگیں۔ عام طور سے ان کے بارے میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ چونکہ ابتدا ہی سے آزاد زندگی بسر کرتی آ رہی ہیں اس لئے اُڑن چھیوں کا شکار کرنیوالے نوجوان کا ہاتھ ان تک نہ پہونچ سکیگا لیکن ایک دن جب دو نوجوانوں نے ان کے والد بزرگوار کے پاس آکر یہ دعوی کیا ہم دونوں کو آپکی دامادی کا فخر حاصل ہو چکا ہے تو لوگوں کو دانتوں تلے زبان دبا کر یہ سوچنا پڑا کہ کس طرح ہندوستانی لڑکیوں کو آزاد چھوڑ دینے سے یہ اُڑن کبوتریاں دانہ دیکھتے ہی گر تی ہیں۔

کمزور اور ضعیف قیدی رہا ہونگے

نینی تال ۲۵۔ جون۔ پتہ لگا ہے کہ حکومت یو۔پی تمام کمزور ضعیف اور باطل قیدیوں کو رہا کر دے گی جو عملی طور پر جرم کرنے میں بے کار ہو گئے ہیں یا جن کو جیل میں ویسے ہی گھسیٹ لیا گیا ہے۔ حکومت یو۔پی کے ہاؤسینڈی سکریٹری نے تمام جیلوں کے سپرنٹنڈنٹوں کو لکھا ہے کہ وہ ایسے تمام قیدیوں کے نام حکومت کے پاس بھیجیں۔

جھنڈے کی جگہہ مصری جھنڈا

۲۴۔ جون۔ شاہ فاروق جمعہ کے روز اسکندریہ اسپتال میں گے تا کہ محمد علی ایک پرچہ برطانی گرا رہی ہیں۔ برطانی جھنڈے کی جگہہ مصری ... یا۔

ادبِ لطیف

شانتی

(از محترمہ شاہدہ خاتون بلک چکوری (بہار))

شانتی — دنیا شانتی چاہتی ہے۔ سکون کی آرزومند۔ اطمینان کی متلاشی۔ امن کی خواہاں ۔! مگر .... دانا! شانتی کیا عنقا ہو گئی جہان سے یا اس کی تخلیق ہی نہیں کی تونے سارا عالم امن و آشتی کی تلاش میں مضطرب ہے۔ بے قرار ہے اور بے چین۔

آفتاب اپنی آتشیں شعاعوں سے عالم کو جھلستا ہوا، اپنا چہرہ سرخ کئے ہوئے سرگرداں ہے اسے بھی شانتی نہیں۔ قرار نہیں۔ مضطرب ہے یہ بھی! چاند کی مایوس رفتار — سعی پیہم۔ اور کیفیت اضطراب کیا ہے — ؟ اسے بھی سکون نہیں۔ شانتی سے عاری ہے اور تلاش سکون میں سرگرداں —!

معبود! انسان، انسانیت سے برسرپیکار ہے اُف یہ کشائش حیات —!!

انسان انسان کا خون بہا کر بھی مطمئن نہیں ہوا۔ سرمایہ دار مزدور کا خون چوس کر بھی سیر نہیں۔ قحط کا بھیانک دیو ہزاروں لاکھوں انسانوں کو نگل کر بھی مطمئن نہیں — دنیا میدان کارزار کیوں بنتی ہے یارب — ؟ سارا عالم چیخ رہا ہے "شانتی" "شانتی"—!! اے ہر ذرہ کائنات کی صدا سننے والے داتا سکون عطا کر —!!　(نقاش کلکتہ)

ہندوستان امریکہ سے سبق لے

بمبئی۔ ۱۸۔ جون۔ ڈاکٹر سید حسین جو امریکہ میں بیس سال قیام کرنے کے بعد ہندوستان واپس ہوئے ہیں انھوں نے بمبئی روٹری کلب کے ممبروں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کا شیرازہ مذہبی اور نسلی اختلافات کی وجہ سے بکھرا ہوا ہے اور تمدنی سماجی اور آبائی تعصبوں کی وجہ سے اس کی حالت دگرگوں ہے۔ لہذا اسے چاہیئے کہ امریکہ کی مثال اپنے سامنے رکھے۔ جہاں پر ۴۸ ریاستیں ہیں اور اسی طرح کے تمدنی اور تاریخی اختلافات وہاں پائے جاتے ہیں۔ لیکن یہ سب ہوتے ہوئے بھی وہ ممالک متحدہ امریکہ کی تشکیل کرنے میں ہو چکے ہیں۔

ہندوستان کو اس بارے میں امریکہ کی تقلید کرنی اور موجودہ تہذیب کی شاہراہ پر آگے بڑھنا چاہیئے۔ وسطی زمانہ کی دلدل میں نہ گرنا چاہیئے۔

چائے کے باغات میں ہڑتال کا خطرہ

دارجیلنگ۔ ۱۷۔ جون:۔ اس علاقہ میں چائے کی کاشت کرنے والے مزدوروں نے ایک نوٹس دیا ہے کہ چودہ روز کے بعد وہ ہڑتال کر دیں گے۔ اگر اس وقت تک ان کی مانگیں پوری نہ کی گئیں۔

بنگال گورنمنٹ کے لیبر کمشنر سے گفتگو کرتے ہوئے دارجیلنگ ڈسٹرکٹ چھیا کامن ورکرز یونین، دارجیلنگ ضلع کے چائے کے مزدوروں کی یونین، کے سکریٹری نے کہا۔

اس میں مزید کہا ہے کہ وہ مزدور جب ہڑتال پر تھے انھیں دوبارہ کام پر جانے کی تلقین کی تھی اس سمجھوتہ پر کہ یونین کے ممبروں کو باغات کے افسر اپنے مظالم کا شکار نہ بنائیں گے۔

ایسا یقین دلانے کے باوجود مظالم جاری ہیں اور جن مزدوروں کو برطرف کیا گیا تھا۔ انھیں واپس نہیں لیا گیا ہے۔ ان کے مطالبات میں مزدوریوں کا دوبارہ تقرر مہنگائی الاؤنس سی سہولتیں اور رعایتی قیمتوں پر چاول کی رسد بھی شامل ہے۔

پنڈت جواہر لال کشمیر کب جائینگے

نئی دہلی۔ ۲۵۔ جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو یونائٹڈ پریس کے نمائندے کو بتلایا کہ موجودہ پروگرام کے مطابق وہ جون کے آخری یا جولائی کے شروع میں پھر کشمیر جائیں گے

عالمِ نسواں

کیا عورت ایک انفرادی حیثیت رکھتی ہے؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

لیکن وہ لوگ یہ نہیں کہتے کہ آزادی مل جانے کے بعد وہ کیا کریں گے۔ بعد ازاں انھوں نے بتایا۔ "عورتوں کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ وہ آزادی کی مستحق نہیں ہیں بلکہ مردوں کی طرف سے ان کو یہ ایک قسم کا عطیہ ہے۔

پس ہم جہاں تھے وہیں پر ہیں جبتک ہم لوگ اپنی ایک بات کو اپنے جذباتی غبار میں پوشیدہ رکھیں گے۔ اس وقت تک ہماری سلامتی ہے۔ ہم کو یہ یاد دلایا گیا ہے۔ عورتیں کسی حق کی مستحق نہیں ہیں۔ ان کی تمام کائنات مرد کا عطیہ ہے۔ ہندوستانی عورت ہی نے نہیں بلکہ تمام ممالک کی عورتوں نے ابتدائے آفرینش سے اس حکم کو تسلیم کر لیا ہے۔ مرد کی بہ نسبت عورت میں جذبہ خود پرستی کم ہونے کی وجہ سے اس نے اپنی قسمت مرد کو سونپ دی ہے۔

عورت کی اس نرمی نے مرد کو عورت کی قسمت کا فیصلہ کرنیوالا سمجھنے پر مائل کر دیا ہے۔ اس حد تک کہ تعلیم یافتہ طبقہ تحریر میں یہ کہنے کو تیار ہے کہ عورت کسی حق کی مستحق نہیں۔ بجز اس کے کہ مرد اس کو کچھ بطور عطیہ دیدے۔

ایک مدت تک مرد نے عورت کو اپنی ابتدائی حالت پر برقرار رہنے دیا۔ لیکن انسانی ترقی لازمی شے ہے اور انسانی ترقی کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے دیگر جزو یعنی نسوانی حصے کو اپنی راہ ترقی میں شریک رکھے۔ ہندوستان میں ابھی اس احساس کے پیدا ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ کسی قوم کا دارومدار اس ملک کی عورتوں کی حیثیت پر منحصر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب ہندوستان بام عروج پر تھا۔ تو عورت ایک بہت ہی ذی حیثیت عزت رکھتی تھی۔ یہ بھی صحیح ہے کہ منو کے زمانہ سے اس وقت یہ حالت بتدریج گھٹتی رہی ہے

یہ زمانہ موجودہ میں اس کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے ہندوستان کے فرد خود بھی سیاسی اور مذہبی قیود سے آزاد نہیں ہیں۔ اور وہ اس لائق نہیں ہیں کہ عورتوں کو پرانے رسم و رواج سے آزادی دلا سکیں جب انسان ترقی کے اس اعلی معیار پر جس کا وہ متلاشی ہے پہونچ جائیگا۔ اس وقت وہ بلا کاوش عورت کو اپنی انفرادی زندگی بسر کرنیکا موقع دیگا۔ ان کو یہ فکر لاحق ہے کہ اگر عورتوں نے اپنی انفرادیت کو ابھارا تو وہ ایک حریف کی صورت اختیار کر لیں گی اور پھر اسکی خانگی زندگی اور محبت کو خاک میں ملا دینگی وہ اس بات کو نہیں سوچتے کہ جب عورت اپنے کو ایک فرد واحد تسلیم کرے گی تو یہ احساس ہوگا کہ انفرادیت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ صرف مرد کی نقل پر اکتفا کرے۔ دونوں کے مختلف خصوصیات اور عمل ہیں جو ایک دوسرے کے معاون ہیں۔

اسی وجہ سے عورت کو اپنی انفرادیت کا احساس ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ عورت اور مرد مل کر زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ مرد عورت کو ایک وزنی زنجیر کی طرح اپنے گلے میں ڈالے رہے۔

ہی اسے اپنا کوٹ نیلام کرنا پڑا۔ اور وہ مکمل طور پر دیوالیہ ہو گیا۔

سنہ ۱۹۲۳ء میں والٹ نے اپنا کمرہ فروخت کر کے اس روپیہ سے ہالی وڈ کا ٹکٹ خریدا۔ جب وہ وہاں پہونچا تو اس کے پاس ۴۰ ڈالر اور کھانے کیلئے پانچ ڈالر موجود تھے۔ اس کا بھائی رائے (ROY) جو ہالی وڈ میں موجود تھا اور وہ والٹ سے امیر تھا۔ اس کے پاس ۲۵۰ ڈالر تھے۔

اب دونوں بھائیوں نے مل کر کام شروع کیا۔ والٹ جو اپنے کارٹون ساتھ لایا تھا۔ ان کو فروخت کر دینے کی کوشش کی گئی۔ مگر ہر طرف مایوسی کا سامنا

بچوں کی دنیا

چار دوست

(از مسٹر عبداللطیف متعلم حلیم مسلم کالج۔ کانپور)

کسی زمانہ میں ایک دریا میں ایک کچھوا رہتا تھا۔ دریا کے کنارہ ایک درخت تھا۔ اس پر ایک کوا رہتا تھا درخت کی جڑ میں ایک چوہے کا بل تھا۔ یہ تینوں آپس میں بڑے گہرے دوست تھے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا وعدہ کر چکے تھے۔

ایک دن ایک ہرن بھاگتا ہوا دریا پر پانی پینے آیا وہ پسینہ پسینہ ہو رہا تھا اور بہت پریشان معلوم ہوتا تھا۔ کوا بولا۔ "تجھکو پریشانی کیوں ہے۔" ہرن بولا "ایک شکاری میرا پیچھا کر رہا ہے۔" کچھوا بولا تم پرواہ نہ کرو شکاری تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ تم پیاسے معلوم ہو رہے ہو پانی پیو۔" ہرن نے پانی پیا۔ اور اب وہ چاروں گہرے دوست ہو گئے۔ وہ روزانہ ایک جگہہ پر اکٹھا ہوتے اور باتیں کرتے۔

ایک دن ہرن کو دیر ہو گئی۔ کوا اسکو تلاش کرنے نکلا۔ اس نے دیکھا کہ ہرن جال میں بندھا ہے وہ جلد سے گیا اور بولا "ہرن جال میں قید ہے۔ چوہے! تم اس کی مدد کرو۔" ہرن کی مصیبت کا حال سُنکر وہ تینوں اس طرف چل پڑے چوہے نے جلدی سے جال کُترا۔ اتنے میں شکاری آن پہونچا۔ ہرن، کوا اور چوہا فرار ہو گئے مگر کچھوا نہ بھاگ سکا۔ شکاری نے اس کو ایک تھیلے میں بند کر دیا۔

اپنے دوست کو مصیبت میں دیکھکر ان تینوں سے نہ رہا گیا۔ انھوں نے اس کو رہا کرانے کی ایک ترکیب سوچی ہرن لنگڑاتا ہوا۔ شکاری کے سامنے سے نکلا اس پر کوا بیٹھا تھا اور چونچیں مار رہا تھا۔ شکاری سمجھا کہ یہ ہرن لنگڑا ہے اسکو گرفتار کرنا چاہیئے۔ اس نے تھیلا میں رکھا اور ہرن کو گرفتار کرنے بڑھا۔ اتنے میں چوہا آیا اور تھیلا کاٹ کر کچھوے کو آزاد کرا لیا۔ ہرن اور کوا تھوڑے دیر تک اس کو پریشان کرتے رہے

اس کے بعد ہرن تیزی سے بھاگ گیا اور کوا اڑ گیا۔ شکاری کو بڑا تعجب ہوا وہ واپس لوٹا اس نے دیکھا کہ کچھوا بھی ہے۔ یہ دیکھکر شکاری حیران رہ گیا اس کے دل میں خیال آیا کہ اس جنگل میں بھوت رہتے ہیں اور وہ اس کو پریشان کر رہے ہیں۔

یہ خیال آتے ہی شکاری سب کچھ چھوڑ کر بڑی تیزی سے بھاگا۔ وہ کبھی اس جنگل میں دوبارہ نہ آیا اور اپنے دوستوں کو بھی منع کر دیا۔

کوا، ہرن، کچھوا اور چوہا آرام سے زندگی گذارنے لگے

---

۴ آخر کار مجبور ہو کر انھوں نے وہ فلمیں نیویارک روانہ کر دیں۔ ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جبکہ وہاں سے ایسی اور فلموں کا ایک بہت بڑا آرڈر وصول ہوا۔

انھوں نے ایک شخص چچا رابرٹ سے ۵۰۰ ڈالر قرض لئے تھے۔ اور اس کے بھائی رائے فوٹو گرافی کرتا تھا۔ اور والٹ خود آرٹسٹ لڑکیوں کی امداد سے دن رات ایک کر کے ہزاروں کارٹون کاغذ پر نقش کرنے لگا۔ ان میں سے ایک لڑکی مس لےلین باؤنڈ اب بھی والٹ کے ساتھ ہے۔ وہ اب اس کی بیوی ہے۔

اگرچہ اب والٹ کا دل پسند کیرکٹر مکی ماؤس نہیں بلکہ "بامبی" نام کا ہرن ہے۔ مگر اسکی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج سے بیس سال پہلے بنے ہوئے کارٹون اب بھی تمام دنیا میں چل رہے ہیں۔ بولتے ہوئے کارٹون سب سے پہلے والٹ نے ہی بنائے تھے۔ پھر جلد ہی رنگین کارٹونوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

ڈاکٹر سید محمود نے استعفے نہیں دیا

پٹنہ۔ ۲۳۔ جون۔ جب بہار کے وزیر اعظم مسٹر سری کرشن سنہا کی توجہ لیگی اخباروں میں شایع شدہ اس خبر کی طرف دلائیگئی کہ بہار کے وزیر اعظم ڈاکٹر سید محمود نے استعفے دیدیا ہے تو آپنے کہا کہ خبر بالکل غلط ہے۔

پردۂ فلم

کارٹون

یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ فلم دراصل ساکن تصویروں کا ایک طویل سلسلہ ہوتی ہے۔ جو یکے بعد دیگرے پردہ پر منعکس کی جاتی ہیں۔ آپ اکثر یہ سوچتے ہوں گے کہ یہ ساکن اور جدا جدا ہیں تو پردے پر متحرک اور مخلوط کیوں نظر آتی ہیں؟

سنیئے — سائنس کا یہ مقولہ ہے کہ ہر شے جو نظر آتی ہے۔ غائب ہونے کے ½ سکینڈ بعد تک انسانی آنکھ کے پردے پر منعکس رہتی ہے"

اسکا مطلب یہ ہے کہ جب ہم کوئی شے دیکھتے ہیں تو اسکا عکس ہماری آنکھ کے پردے پر قائم ہو جاتا ہے — مگر اس شے کے نگاہ سے پوشیدہ ہو جانے کے بعد ہماری آنکھ اسے ½ سکینڈ بعد دیکھتی رہتی ہے۔

یہی ایک نظریہ ہے جس کی بنا پر فلم انڈسٹری کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ چنانچہ جب ایک تصویر سکرین پر نظر آنے کے بعد غائب ہو جاتی ہے تو ہماری آنکھ ½ سکنڈ تک اسے دیکھتی رہتی ہے۔ مگر ½ سکنڈ سے بہت پہلے ہی اگلی تصویر ہمیں نظر آتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پچھلی تصویر اور اس تصویر کا عکس آپس میں مخلوط ہو جاتے ہیں اور ان میں جو حرکات مختلف ہوتی ہیں۔ وہ اب مسلسل اور متحرک نظر آتی ہیں۔

اسی طرح ہزارہا تصاویر یکے بعد دیگرے گزرتی چلی جاتی ہیں اور اگر ان کی رفتار ۱۶ فریم فی سکنڈ سے زیادہ ہو تو ہم "فلم" دیکھ سکتے ہیں۔ اور اگر رفتار اس سے کم ہو تو ہم کو جدا جدا تصویریں نظر آئیں گی۔

اب اگر ہم ایک ایک کر کے ہر فریم پر زندہ اداکاروں کے بدلے کارٹون وغیرہ کی ڈرائنگ عکس کر لیں اور ہر ڈرائنگ کی حرکات ایک دوسرے سے کچھ مختلف ہوں پھر یہ تصاویر لگاتار پردہ پر عکس کی جائیں تو ہم یقیناً ان کو بھی انسان کی طرح حرکت کرتا ہوا دیکھ سکتے ہیں۔ یہی طریقہ تمام دنیا میں کارٹون بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

فرانس میں ایک شخص جو پلیٹو نے سنہ ۱۸۳۲ء میں ایجاد کی۔ اس نے ۱۶ تصاویر کا ایک سلسلہ تیار کیا اور ان کو ایک گول پہیئے میں جڑ دیا۔

جب اس چکر کو حرکت دیکر ایک سوراخ میں سے یہ تصاویر دیکھی جاتیں تو ان میں متحرک حرکات نظر آتیں پردہ فلم پر سب سے پہلا فلمی کارٹون "آرٹسٹ کا خواب" تھا جو کہ جان۔ آر۔ برے) نے سنہ ۱۹۱۳ء میں پروڈیوس یہ ایک مختصر کہانی پر مشتمل تھا۔

"سب سے پہلا بولتا کارٹون"

(MICKEY MOUS) مکی ماؤس کا فلم (STEAMBOAT WILLE) اسٹیم بوٹ ولی) تھا جو کہ ستمبر سنہ ۱۹۲۸ء میں نیویارک (امریکہ میں دکھایا گیا۔

"مکی ماؤس" کا خالق (WALTDISNEY) "والٹ ڈزنی" ۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو شکاگو (امریکہ میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ ٹھیکیدار اور عمارتی انجنیر تھا جب یہ لوگ وہاں سے (KANSASCITY) کنساس سٹی میں چلے آئے تو والٹ ایک اخبار کے دفتر میں ملازم ہو گیا پھر اس نے ایک تھیٹر میں نوکری کر لی اور مزاحیہ اداکاری کرنے لگا۔ مگر ایک رات اسی کے اسٹیج پر نمودار ہوتے ہی ہر طرف سے انڈوں۔ آلوؤں۔ گوبھی اور مختلف سبزیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی — یہ اس کا آخری ڈرامہ تھا۔

اس کے بعد جنگ شروع ہوئی — اور وہ ریڈ کراس میں ایمبولنس ڈرائیور ہو کر فرانس چلا گیا۔ گولیوں کی بوچھاڑ میں بھی وہ اپنی لاری کے تختوں پر کارٹون بنایا کرتا تھا۔ اور جنگ کے ختم ہونے کے بعد وہ واپس آکر ایک اشتہاری ایجنسی میں بطور آرٹسٹ نوکر ہو گیا۔ اسکی تنخواہ ۵۰ ڈالر ماہانہ تھی۔ لیکن جلد ہی وہ یہی کام آزاد ہو کر کرنے لگا۔ پھر وہ ایک کمپنی میں متحرک اشتہار کارٹون بنانے لگا۔ تنخواہ ۳۵ ڈالر فی ہفتہ مقرر ہوئی۔ یہاں سے والٹ کا کیریر بطور فلمی کارٹونسٹ شروع ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں اس نے اپنی کمپنی کھول لی۔ وہ چند آرٹسٹوں کی امداد سے ایک گیرج میں فلمیں تیار کرنے لگا ان کی تنخواہ صرف "کامیابی کی امید" تھی۔ اس نے ایک ایک کارٹون (سنڈریلا رائیڈنگ ہڈ) تیار کیا۔ مگر جلد

اقوال زریں

وہ مذاق جو دوسروں کو تکلیف نہیں پہونچاتا زندگی کی بہترین نعمت ہے۔

مغموم زندگی کے بار کو ہلکا کرنے کے لئے خوش طبعیاں اور مزاح متوازی وزن کا کام دیتا ہے۔

میری رائے میں زندگی کی بے شمار تلخیوں کو کم کرنے اور اسکو خوشگوار بنانے کے لئے مزاح ہی بہترین حل ہے

موت ہر چیز کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ پیشتر اس کے کہ موت آئے لازم ہے کہ انسان کوئی نیک کام دنیا میں یادگار کے طور پر چھوڑ جائے۔

سب سے اعلیٰ انسان وہ نہیں جو موقع کا انتظار کریں بلکہ وہ ہیں جو موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

اپنے پاؤں پر کھڑے رہو کسی کا سہارا مت لو اور نہ ہی انکساری کا اظہار کرو۔

اگر ایک آدمی تیر نہیں اٹھا سکتا تب اُسے چھوڑ دینا چاہئیے۔ تاکہ اس کے پاس ایک سا آدمی مدد کے لئے بھی ہو۔

موج تبسم

استاد: (ایک لڑکے سے) انور سورج کس طرف سے نکلتا ہے؟

انور: ہمارے گھر کی طرف سے۔

استاد: تو کیا تمھارا گھر مشرق کی طرف ہے؟

انور: جی ہاں۔ اسی لئے تو اسکول پہنچنے میں دیر ہو جاتی ہے۔

ایک صاحب جو موجودہ نسل کے نوجوانوں کی کمزوریوں پر تقریر فرما رہے تھے کہنے لگے:۔

"ہے کوئی نوجوان ایسا جو سخت ناگوار صورت حال میں بھی ہنستا ہی رہے"

ایک نوجوان نے فوراً جواب دیا:۔

حضرت ایک تو میں ہی ہوں کہ اس وقت آپ کی تقریر سن کر آپ کی عقل پر ہنس رہا ہوں

ایک دوست (حکیم صاحب سے) کیوں دوست جس مریض کے پاس جاتے ہو پہلے ہی سوال کرتے ہو کہ رات کیا کھایا تھا۔

حکیم صاحب:۔ اس سے مریض کی حیثیت معلوم ہو جاتی ہے۔

دلچسپ معلومات

مہاتما گاندھی اب تک ۹ مرتبہ میں کل ۹۲ روز کا مون برت رکھ چکے ہیں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

پہلی مرتبہ ۴ دن۔ دوسری مرتبہ ۳ دن تیسری دفعہ ۵ دن۔ چوتھی دفعہ ۵ دن پانچویں دفعہ ۲۱ دن چھٹی دفعہ ۷ دن ساتویں دفعہ ۲۱ دن آٹھویں دفعہ ۵ دن۔ نویں دفعہ ۲۱ دن۔

سنگترہ کا پودا ڈیڑھ سو سال تک پھل دیسکتا ہے

آپ کی عمر کا پورا ایک سال بوٹ کے تسمہ باندھنے میں گذر جاتا ہے۔

فرانس کی مشہور ملکہ جوزفائن ایک تمباکو فروش کی لڑکی تھی۔

ہاتھی کے دانت نر و مادہ کے یکساں ہوتے ہیں۔ افریقہ کے ہاتھیوں کے دانت برادِ ہندوستان کے ہاتھیوں سے عام طور پر زیادہ بڑے ہوتے ہیں بعض دانت سو سو پونڈ وزنی تولے گئے ہیں اور طول میں بھی ۸ فٹ سے ۹ فٹ تک ناپے گئے ہیں۔

جاپان میں عورتوں کے لمبے بال بڑی بڑی قیمتوں پر فروخت ہوتے ہیں۔

ایران کا کل رقبہ ۶۲۸۰۰۰ لاکھ مربع میل ہے[۴]

[۴] اور ایک کروڑ پچاس لاکھ کی آبادی ہے۔

افسانہ

ہمارا درزی

(از جناب بھارت چند کھنہ صاحب ایم۔ اے کینٹ)

یہ لو سامنے سے وہی چلا آرہا ہے، چہرے سے پریشانی اور پسینہ ٹپک رہا ہے۔ ٹانگیں اور لب دونوں حرکت کر رہے ہیں۔ لیکن آواز کسی سے بھی پیدا نہیں ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا درزی ربڑ ٹائر کے تلے کی چپل پاؤں میں پہنتا ہے اور گاہک کے گھر داخل ہونے سے پیشتر دل ہی دل میں لیکن ہونٹ ہلاتے ہوئے کپڑے دیر سے لانے کی وجہ جن الفاظ میں ادا کرنی ہوں ان کی مشق کر لیتا ہے۔ درحقیقت بہانہ تلاشی اس کا پیشہ ہے اور کپڑے سینا محض ایک شغل، سر پر لمبے لمبے گھنے بال ہیں۔ جن کو وہ اپنے گاہکوں کی طرح ہمیشہ پریشان رکھتا ہے۔ چہرے پر چھوٹی چھوٹی مونچھیں بالکل ہٹلر کی مونچھوں کی وضع کی۔ جو داڑھی کی طرف اس کی عدم توجہی کی وجہ سے چہرے کے بالوں سے مل جانے کی کوشش کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اسکی آنکھیں بڑی بڑی مگر اندر کو دھنسی ہوئی ہیں۔ اور ان کے گرد سیاہی اور سلوٹوں کے ہالے پیدا ہو گئے ہیں۔ جب یہ بولتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ آنکھوں کی پتلیاں گول گول دائرے بناتی ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ اسکی آنکھوں کی گہرائیوں کا پتہ لگانا ناممکن ہے کپڑا سلنے کے لئے دیتے وقت ان کی متحرک مونچھوں اور گہری آنکھوں کو دیکھ کر میرے دل میں ایسی ہی دہشت طاری ہو جاتی ہے جیسی ہٹلر کو دیکھکر جرمنی کے یہودیوں کے دلوں میں پیدا ہو جاتی تھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہٹلر کے ظلم و تشدد کا دور چند سال رہا۔ لیکن اس درزی کے ستم کا خوف میرے لئے لازمی اور ابدی ہے۔

یہ ہمارا خاندانی درزی پشتوں سے اس کے آباد اجداد ہمارے خاندان کے اراکین کو دھوکہ دیتے آئے ہیں۔ ہمارے خاندان کی نئی پود اس کی صورت سے بیزار ہے۔ لیکن کیا کیا جائے کہ بزرگوں کے قدم پر چلنا ہر ہندوستانی کا مذہب ہے۔ رواج پر مرٹنا ہمارا شیوہ اور پرانی روایات کو قایم رکھنا ہمارا جوہر۔ اسلئے نہ یہ درزی ہمارا پیچھا چھوڑتا ہے اور نہ ہم اس سے دستبردار ہونے کی کوشش۔ کیا کریں مجبور ہیں قسمت پر شاکر اور راضی برضائے عقیدے پر عمل پیرا!

آج پورے چار مہینے بعد اس نے اپنی صورت دکھائی ہے۔ کچھ کپڑے سینے کے لئے لے گیا تھا اور پندرہ دن میں سی کر لانے کا وعدہ کر گیا تھا لیکن پندرہ دن کے بجائے ایک سو بیس دن کے بعد آیا ہے۔ اس عرصہ میں یہ کہاں رہا، کیا کرتا رہا۔ اس کا علم صرف خدا ہی کو ہو سکتا ہے۔ اس کے نقل و حرکت کا پتہ رکھنا۔ خدا کے بندوں کے بس کی بات نہیں۔ اس دوران میں چار ماہ کا عرصہ کوئی معمولی وقت نہیں۔ اس میں کئی حکومتیں مٹ گئیں۔ کئی محکوم علاقے آزاد ہو گئے کئی نئی ایکٹرسیں پردہ سیمیں پر آ گئیں اور ہمارے خاندان کی عورتوں نے جس وضع کے جمپر سلنے کے لئے دیئے تھے وہ اب رائج نہیں رہے۔ کیونکہ چار ماہ کے اندر اندر فیشن بدل چکا ہے۔ اس کے علاوہ ان میں بہت سی ہندوستان کی عام بیماری میں مبتلا ہیں۔ یعنی ایک بچہ گود میں ہے تو کم سے ایک پیٹ میں اور بعض ایسی بھی ہیں جنھوں نے ڈھیلے ڈھالے جمپر اسلئے سلنے دیئے تھے کہ حمل کے آخری تین چار مہینے میں پہننے کے کام میں آئیں گے۔ وہ بیچاری بچہ پیدا کر کے اب پھر اپنی معمولی حالت پر ہو چکی ہیں۔ اسلئے درزی جو کپڑے گھر کی عورتوں کے لئے سی کر لایا ہے وہ ان کے لئے بیکار ہیں یہی حال بچوں کے کپڑوں کا ہے۔ ان میں سے بعض بڑے ہو گئے ہیں اور بعض دکھسب چکے ہیں اور میرا اپنا یہ حال ہے کہ زندگی کی دوسری مصیبتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے مجھے مطلق یاد نہیں کہ خود میں نے کون سے کپڑے سلنے کیلئے دیئے تھے۔

اس زمانے میں اگر کوئی کام انجام پاتا ہے تو "پیروی" اللہ اسلئے آپ پوچھیں گے کہ آخر اس درزی سے کپڑا حاصل کرنے کے لئے کیوں نہیں کی جاتی؟ اس بارے میں عرض ہے کہ ایک انسان کس کس چیز کے لیے اور کہاں کہاں پیروی کرے۔ اول تو کالج میں شریک ہونے کے لئے پیروی کرنی پڑی تھی۔ پھر ملازمت حاصل کرنے کے لئے اتنی پیروی کرڈالی تھی کہ پیروں میں کھڑے رہنے کی طاقت باقی نہ رہی۔ آخر ملازمت حاصل کرنے کے بعد سے اب تک اس پیروی میں مشغول ہیں کہ مشکل سے حاصل کی ہوئی ملازمت کہیں چھن نہ جائے۔ اس کے ساتھ بہتر گریڈ پانے کے لئے پیروی بہرحال جاری ہے۔ اسی دوران میں بیوی حاصل کرنے کے لئے بھی کافی پیروی کی اور ہماری انتہائی کوشش اس ضمن میں یہ رہی کہ کوئی ایسی بیوی دستیاب ہو جائے جو اپنے ساتھ جہیز میں ایسی برکتیں لائیں کہ شادی کے بعد ہمارے لئے ساری پیروی سسر صاحب کیا کریں۔ اور ہم پیروی کی تمام تر توجہات بیوی کی طرف منتقل کر دیں لیکن حسب معمول ہمیں اس میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہمارے بزرگوار سسر صاحب مرحوم نکلے۔ (خدا ان کی روح کو چین نصیب کرے) اور اس طرح شادی کے بعد ہماری پیروی کی مصروفیات بجائے گھٹنے کے بڑھ گئیں۔ اس پر بھی میں نے درزی والے معاملے کو بالکل ہی نظر انداز نہیں کیا۔ درحقیقت ہمارا درزی شہر سے بہت دور رہتا ہے آس پاس کے لوگوں کے وہ کپڑے نہیں سیتا بلکہ دور دور کے مقامات کے گاہک پھانستا ہے۔ تاکہ اس کے چین میں خلل نہ آنے پائے۔ ایک مرتبہ جب درزی حسب پروگرام کپڑے لے کر غائب ہو گیا تو میں نے اس کے گھر کا پتہ بڑی مشکل سے دریافت کر کے وہاں سے جانے کا سفر اختیار کیا۔ سات میل کی مسافت طے کر کے جب میں اس کے مکان پر پہونچا تو اس کے پرانے گھر کے بوسیدہ دروازے میں نہایت مضبوط تالا پڑا ہوا تھا۔ اس کے پڑوسیوں سے دریافت پر معلوم ہوا کہ درزی ایک نہایت پراسرار شخصیت کا مالک ہے۔ اس کے بھید نیارے۔ اس کی نقل و حرکت پوشیدہ۔ اس حد تک پوشیدہ۔ اس تک تو وہ بیچارے جانتے تھے۔ لیکن مجھے یہ بھی معلوم کہ اس درزی کے وعدے جھوٹے، کپڑوں کی کاٹ عجیب سلائی عجیب تر۔ اور کپڑے کھانے کی ترکیبیں انوکھی خیر اس دن میں شام کو پانچ بجے سے لیکر رات کے نو بجے تک اس کے دروازے پر پہرہ دیتا رہا۔ اور ساڑھے دس بجے قریب تھکا ماندہ گھر پہونچا اور کھانا زہر مار کر کے سو رہا۔ اس رات کی تکان سے درزی کی کھوج لگانے کا میرا مصمم ارادہ ہو گیا۔ چنانچہ تین دن تک مسلسل میں دفتر سے واپس آتے ہی درزی کے گھر کا رخ کرتا اور وہاں رات کے دس گیارہ اور بارہ تک کھڑا رہتا۔ لیکن وہاں وہی کیفیت نظر آتی یعنی پرانے گھر کے بوسیدہ دروازے میں مضبوط آہنی تالا اور ویرانے کی خاموشی۔ آخری رات جب رات کے ڈیڑھ بجے پہرہ دینے والے سپاہیوں کو اپنے چور نہ ہونے کا ثبوت بمشکل بہم پہونچاتے ہوئے نیم جان حالت میں گھر پہونچا تو والد بزرگوار نے ارشاد فرمایا کہ تم آوارہ ہو گئے ہو۔ درزی کا بہانہ کرتے اور نہ معلوم کہاں کہاں کی گرد چھانتے پھرتے ہو۔ بادرچی نے الگ منہ پھلا کر کھانا سامنے پٹکتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر روز کھانا اتنی ہی دیر کھانے کا انداز رہا تو پھر اسکا استعفا حاضر ہے۔ اس کے بعد جب بیوی سے بات کرنیکا موقع ملا تو وہ بھی اپنے مخصوص انداز میں برسیں۔ چودہ چودہ میل کی مسافت روزانہ درزی کے گھر کے سامنے چھ چھ گھنٹے چار دن تک بیٹھنے اور پھر گھر والوں کے لعن طعن سُنکر مجھے تو بخار سا آ گیا۔ ہوش و حواس گم ہو گئے۔ ہذیان کی کیفیت طاری ہو گئی گھر والے بتلاتے ہیں کہ بیہوشی کے عالم میں میں نے درزی کے گھر درزی کے گھر کی سڑک۔ درزی کے محلہ۔ درزی کی سلائی اور درزی کی منحوس صورت پر بار بار لعنت بھیجی تھی۔ اس کے بعد سے میں نے بہ قصد تلاش درزی میں جوتا نہیں پہنا۔

آخر جب درزی اپنی مرضی سے کم از کم چار مہینے بعد آتا ہے۔ تو قدرتی طور سے اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ اتنا عرصہ کہاں رہا؟ کپڑے سینے میں اس قدر دیر کیوں ہوئی؟ ان سب سوالوں کے جواب میں ہمارا درزی اکثر یہ کہتا سنا گیا ہے کہ کیا کروں بڑی مصیبت میں تھا۔ پہلے تو میری بیوی کے بھائی کی ساس کا انتقال ہو گیا اس کے بعد مجھے اپنے بھائی کی بیوی کی بہن کی شادی میں شرکت کے لئے جانا پڑا۔ پھر میری سوتیلی ماں کی اماں جان گزر گئیں جس کے بعد میری چچی کی بیٹی کے خاوند کے بھائی کے گھر لڑکا پیدا ہوا اور ابھی ان مصیبتوں سے نجات نہ پائی تھی کہ میری بیوی کے سوتیلے باپ نے شادی کر لی۔ کچھ اس قسم کے حالات تھے جن کی وجہ سے جلدی نہ سی سکا ورنہ میں نے تو پہلے ہی دن سب کپڑوں پر قینچی پھیر دی تھی۔ کوئی عجب نہیں کہ منہ سے پہلے ہی وہ یہ سبق یاد کرتا ہوا آتا ہے۔

یہ امر تو اب پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ اس درزی کا خاندان نہایت وسیع ہے۔ کیونکہ ہر مرتبہ نئے نئے رشتہ داروں کے گھر اموات واقع ہو جانے شادی تقریب ہونے اور بچے پیدا ہو جانے کی خبریں لاتا ہے اور اس کے خاندان کے جملہ افراد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ موقع خواہ شادی کا ہو یا غمی کا سب مخمور ہو جاتے ہیں۔ عجیب و غریب طریقہ کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ ہمارا درزی بچپن ہی سے شراب کا عادی ہے اور جب کبھی ہمارے گھر آتا ہے تو اپنی عام حالت یعنی نشے میں چور ہوتا ہے۔

اس کے کپڑے سینے کا انداز بھی انوکھا ہے یعنی آپ اسکو ہزار سمجھائیں کہ قمیص اس طرح سینا کہ کالر کے بغیر ہو گلے کی پٹی زیادہ چوڑی نہ ہو۔ آستین کے کف دوہرے ہوں۔ بٹن سینے کے لگانا اور قمیص کی لمبائی چونتیس انچ رکھنا۔ یہ سب کچھ مان لیگا اور آپ کی بتلائی ہدایت کی خوبیاں آپکو بیان کر دیگا۔ لیکن جب چار ماہ بعد کپڑا سی کر دیگا تو کالروالی قمیص پیش کریگا۔ جسکی آستین آدھی ہونگی۔ جسکی لمبائی ۲۵ انچ ہوگی۔ اور بٹنوں کی جگہ بھدے بھدے کاج کٹے ہوں گے۔ ظاہر ہے آپ ایسی قمیص دیکھکر مارے غصے کے اس پر بل پڑینگے اور اسکو برا بھلا کہیں گے مگر آخر خاموش ہو جانا پڑے گا۔ درزی آپ کے ناراض ہونے پر آپکو بتلائے گا کہ آدھی آستین کی کالر والی قمیص کے کیا کیا فائدے ہوتے ہیں۔ مثلاً نکٹائی لگائی جا سکتی ہے۔ پتلون کے ساتھ پہنی جا سکتی ہے کالر کو اونچا کر لینے سے گردن کو دھوپ نہیں لگتی۔ شیروانی کے اندر بھی اس کا استعمال ہو سکتا ہے آستین ہونے سے بٹن لگانے کی زحمت گوارا نہیں کرنی پڑتی جسم کو ہوا لگتی رہتی ہے۔ ہاتھ دھوتے وقت آستین اوپر چڑھانی نہیں پڑتی۔ کھانا آسانی سے کھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جو لمبائی میں کم ہو اسپر پتلون پہننے سے آسانی ہوتی ہے اور شیروانی کے نیچے تو بہرصورت اسکی لمبائی نظر ہی نہیں آتی۔

کالر بھی یہ عجیب ڈھب کے سیتا ہے۔ ہر ایک قمیص کا کالر جو اسکی قینچی کی زد میں آجاتا ہے۔ نئی جدت کا حامل بن جاتا ہے۔ اس طرح کہ کسی دو قمیصوں کے کالر ایک ہی قسم کے نہیں ہوتے اور اکی کاٹ اکثر و بیشتر جمپروں کے کالروں کے مطابق ہوتی ہے ان کو پہن کر یا تو آدمی شاعر کی قسم کا انسان معلوم ہوتا ہے یا گھٹیا قسم کا ایکٹر بہرحال اس کی سی ہوئی قمیص پہن کر انسان معمولی قسم کا شریف ہونیکا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

درزی کو دیکھتے ہی گھر کے بچے پکارتے ہوئے کہ درزی آگیا۔ درزی آگیا۔ سارے گھر میں بھاگتے پھرتے ہیں۔ آن واحد میں درزی کے آنے کی خبر سارے گھر میں پھیل جاتی ہے۔ درزی میرے کمرے میں داخل ہو کر پہلے پسینہ پونچھتا ہے۔ پھر رسمی گفتگو کے بعد گٹھری کھولتا ہے۔ زنانے کپڑے اندر بھیجدیے جاتے ہیں۔ میرے لئے جو کپڑے سی کر لاتا ہے وہ مجھے بتلائے جاتے ہیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ ان کو پہن کر دیکھ لیا جائے اگر ان کپڑوں میں کوئی پتلون یا پائجامہ ہو تو اسکو میرے سپرد کر کے درزی نہایت معصوم شکل بنا کر اور دیوار کی طرف منہ پھیر کر کھڑا ہو جاتا ہے گویا زبان حال سے یہ کہہ رہا ہو کہ "شرماؤ نہیں بے شک ننگے ہو جاؤ" پتلون وغیرہ پہننے کے لئے یہ کافی وقت دیتا ہے پھر رخ پلٹ کر متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے "کیا فٹ ہوئی ہے" اگر میں کہوں کہ پتلون تنگ ہے تو وہ بتلاتا ہے کہ یہ کپڑا دھلنے کے بعد پھیلے گا اور اگر ڈھیلی ہو تو بہرصورت کپڑا دھونے کے بعد سکڑ جاتا ہے۔ باقی رہے شکن و سلوٹیں جو کپڑے پہننے پر نظر آئیں تو ان کو وہ بالکل معمولی کہکر خارج کر دیتا ہے۔ جو دھلنے اور استری ہونے کے بعد ٹھیک ہو جائیں گے۔ کسی حال میں بھی وہ اپنے سئے ہوئے کپڑے میں نقص نکالنے نہیں دیتا۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

گاندھی جی کانگریس کے سالار ہیں

نئی دہلی۔ ۲۷ جون۔ گاندھی جی نے دستور ساز اسمبلی میں جانے اور ایک آزاد اور خود مختار ہندوستان کے لئے نیا دستور تیار کرنے کے لئے کانگریس کے فیصلے کو آشیرباد دی ہے اور اس کی پوری پوری تائید کی ہے۔ آج صبح کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ارکان سے ڈیڑھ گھنٹہ تک کی ایک غیر رسمی کانفرنس میں گاندھی جی نے ایک پراثر تقریر کی اور سمجھا جاتا ہے کہ انھوں نے ورکنگ کمیٹی کے ارکان پر زور دیا کہ وہ دستور ساز اسمبلی کو پورے طور سے کامیاب بنانے میں کوئی کوشش اٹھا نہ رکھیں اور فوراً پورے انہماک کے ساتھ یہ کام شروع کردیں۔ اس سلسلہ میں گاندھی جی نے اپنی طرف سے پورے اشتراک عمل کا یقین دلایا۔

گاندھی جی نے پہلے یہ طے کیا تھا کہ وہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کے زمانے میں بمبئی جائیں گے اور وہاں جلسے میں تقریر کریں گے۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اپنا پروگرام بدل دیا ہے اسلیے اب کسی ایسے نئے مسئلے کے پیش ہونیکا امکان نہیں ہے جس کے لئے ان کی رہنمائی کی ضرورت پڑی تو ممکن ہے کہ گاندھی جی کمیٹی کے اجلاس سے پہلے بمبئی چلے جائیں گے۔

یونائٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اس جلسے میں یہ بھی طے پایا کہ دستور ساز اسمبلی کے کانگرس ارکان کی امداد کے لئے دہلی میں کانگریس کا ایک مرکزی دفتر قایم کیا جائے جو دستور اسمبلی کے ارکان کے انتخاب سے پہلے کانگریس کی جماعتی سرگرمیوں میں باہمی رابطہ قائم کرے۔

یونائٹڈ پریس کو یہ اعلان کرنے کا مجاز کیا گیا ہے کہ کانگرس والے اور کانگرسی ادارے دستور ساز اسمبلی کے سلسلے میں جو بھی مراسلت کریں وہ جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے نام ۱۶ اقبال روڈ بریگیڈ لائن نئی دہلی کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔

لندن میں انڈیا لیگ کی سرگرمیاں

نئی دہلی۔ ۲۶ جون۔ لندن کی انڈیا لیگ کے سکریٹری مسٹر کرشن مینن نے آج صبح کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے جلسہ میں ایک رپورٹ پیش کی جس میں بتلایا گیا کہ انڈیا لیگ برطانیہ میں ہندوستان کی آزادی کے لئے کیا کچھ کررہی ہے۔ آپ نے کہا کہ برطانیہ میں اس وقت کانگریس کے پروپیگنڈہ کی سخت ضرورت ہے اور کانگریس کو اس سلسلہ میں ضروری قدم اٹھانا چاہیئے۔ کانگریس کے ممبران نے رپورٹ کو غور سے سنا۔ لندن میں پروپیگنڈہ کے بارے میں کانگریسی حلقوں میں کہا جارہا ہے کہ کانگریس اپنی طاقت سے آزادی حاصل کرنے کی قائل ہے۔

چار بدیشی وزیروں میں پھوٹ

پیرس۔ ۲۶ جون۔ چار بدیشی وزیر ڈھائی گھنٹہ کی بحث کے بعد اٹلی کے متعلق چھوٹے چھوٹے مسائل پر متفق ہونے میں ناکام ہوگئے۔ پہلے ۴۵ منٹ تک یہ بحث رہی کہ کن نکات پر غور کیا جائے۔ مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے اعلان کیا کہ پوزیشن مضحکہ خیز سی ہوگئی ہے۔

شام کی سرحد پر خاص انتظامات

دمشق۔ ۲۶ جون۔ شام کے علاقہ میں یہودی دہشت پسندوں نے جو گڑبڑ جاری کر رکھی تھی اس کے بموجب شام کی سرحد کے محافظ دستوں کو حکم دیا گیا ہے کہ [illegible] شخص کو گولی کا نشانہ بنادیں جو فلسطین طرف سے سیریا کی حد میں داخل ہونے کی کوشش کریگا۔

افغانستان کے شاہی خاندان کے قیدی

کرواڑ۔ ۲۵ جون۔ معتبر ذرائع سے پتہ لگا ہے کہ حکومت ہند افغانستان کے شاہی خاندان کے ان پانچ آدمیوں کی رہائی کے حکم جاری کرنے والی ہے جن کو پانچ برس سے کرواڑ سب جیل میں نظر بند کردیا گیا ہے۔

مزید پتہ لگا ہے کہ ان کو رہا کرنے کے بعد ان کی نقل و حرکت پر کچھ پابندیاں لگادی جائیں گی۔

یونان کی پارلیمنٹ میں واک آوٹ

ایتھنز۔ ۲۵ جون۔ یونان کی پارلیمنٹ کے سو ممبروں نے پارلیمنٹ سے واک آوٹ کیا۔ انھوں نے ڈکٹیٹر شپ مردہ باد کے نعرے لگائے۔ ایک سرکاری بل پر بحث کے وقت یہ واک آوٹ ہوا۔ جبکہ ایک غیر سرکاری دنیادار آدمی نے یہ کہا کہ البانیہ میں اٹلی کے خلاف یونان کو جو فوجی فتوحات حاصل ہوئی ہیں۔ ان میں مرحوم ڈکٹیٹر جنرل جان میٹیکس [illegible] ضروری حصہ تھے

برطانی پارلیمنٹ کا طویل ترین اجلاس

لندن۔ ۲۶ جون۔ پچھلے دس برسوں میں ہاؤس آف کامنز کا سب سے بڑا اجلاس ہوا۔ یہ اجلاس ساڑھے بیس گھنٹے تک لگاتار ہوتا رہا۔ اس سے پہلے ۱۹۳۵ء میں کامنز کا اجلاس لگاتار ۲۱½ گھنٹے تک ہوتا رہا۔ اس میں تقریباً سو تقریریں ہوئیں۔

۱۰ بجکر ۵ منٹ پر ہاؤس کا اجلاس ختم ہوا۔ یہ اجلاس پہلے روز ۲½ بجے شروع ہوا تھا۔ بہت سے ممبر تمام رات بیٹھے رہے۔ اور بحث میں بہت زیادہ حصہ لیا۔ آج پھر پارلیمنٹ کا اجلاس ۲½ بجے سے شروع ہوگا۔

پوسٹکارڈ کی قیمت میں کمی

نیو دہلی۔ ۲۶ جون۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ یکم جولائی ۱۹۴۶ء سے سنگل پوسٹکارڈ کی قیمت دو پیسہ اور جوابی پوسٹکارڈ کی قیمت ایک آنہ ہوجائے گی۔

برتگال ہندوستان، عدن اور لنکا جانے والے پوسٹکارڈوں پر بھی یہ حکم لاگو ہوگا۔ ملک کے اندرونی حصہ میں استعمال ہونیوالے ایرمیل پوسٹکارڈوں کی قیمت پانچ پیسہ سے گھٹا کر چار پیسہ کردی گئی ہے۔

لندن۔ ۲۴ جون۔ شہنشاہ جاپان ہیرو ہیٹو کے خاص دوستوں کا کہنا ہے کہ شہنشاہ جاپان موسم گرما میں استعفیٰ دینے کا ارادہ کررہے ہیں۔

وزارتی مشن کی روانگی

نئی دہلی۔ ۲۷ جون۔ وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس اور سر اسٹیفرڈ کرپس اور ان کے ساتھی سنیچر کے روز ڈھائی بجے بعد دوپہر ہوائی جہاز سے کراچی کے لئے روانہ ہوجائیں گے۔ رات کو وہ کراچی میں رہیں گے۔ اور سویرے وہاں سے ہوائی جہازوں پر روانہ ہوجائیں گے اور منگل کی سہ پہر کو انگلستان پہونچ جائیں گے۔

وزیر بحریہ مسٹر الکزانڈر شنبہ کی صبح کو ایک خصوصی طیارہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔

امید کی جاتی ہے کہ وایسرائے اتوار کی صبح ہوائی جہاز سے شملہ جائیں گے۔ نگراں حکومت کے ارکان کا اعلان غالباً آیندہ ہفتہ کے ابتدائی دنوں میں شملہ سے کیا جائے گا۔

نئی دہلی۔ ۲۷ جون کو پنڈت گوبند بلبھ پنت، مسٹر ٹی اور راجگوپال آچاری، مسٹر شنکر راؤ مدراس کو اور بابو راجندر پرشاد پٹنہ اور مسز سروجنی نائیڈو مسوری چلے گئے۔ مولانا ابوالکلام آزاد

شیخ عبداللہ کے مقدمہ کی سماعت

سری نگر ۲۲-جون، کشمیر نیشنل کانفرنس کے لیڈر شیخ عبداللہ پر بغاوت کے الزام میں مقدمے کی سماعت یکم جولائی تک ملتوی کردی گئی - کل دس دن کے التوا کے بموجب عدالت میں مقدمہ پیش ہوا تو وکیل صفائی مسٹر بلدیو سہائے نے درخواست گذاری کہ پانچ چھ روز کے لئے مقدمہ اور ملتوی کردیا جائے تا کہ میرا موکل پنڈت نہرو سے مشورہ کرسکے، پنڈت نہرو فی الحال نظربند ہیں - عدالت نے سرکاری وکیل مسٹر جے پال سیٹھی سے پوچھا آپ کو کچھ اعتراض ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ حکومت کشمیر شیخ عبداللہ کو صفائی کا پورا موقع دینا چاہتی ہے - اس لئے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - آپ یکم جولائی تک سماعت ملتوی کرسکتے ہیں - عدالت نے رضامندی کا اظہار کرکے یکم جولائی تک سماعت ملتوی کردی - عدالت میں دیوان چمن لال حاضر تھے - مگر مسٹر آصف علی طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے -

کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا اجلاس

نیو دہلی ۲۱-جون - اگر موجودہ گفت و شنید کامیاب ہوگئی - تو کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا اجلاس اگست کے پہلے ہفتہ میں کونسل چیمبر نیو دہلی میں منعقد کیا جائے گا - اس کے لئے ابھی سے انتظامات کئے جارہے ہیں - معلوم ہوا ہے کہ چیمبر مذکور میں ابھی سے انتظام کیا جارہا ہے کہ وہاں اجلاس کے وقت گونج پیدا نہ ہو -

یو-پی میں بیگار بند

لکھنؤ - ۲۰-جون - معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو-پی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ صوبہ سے بیگار کی لعنت کو ختم کیا جائے اور کسی سے بیگار نہ لی جائے اور کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شکایت ہو تو دفعہ ۳۷۴ تعزیرات ہند کے ماتحت مقدمہ چلایا جاوے -

امریکہ میں سب سے بڑی تنخواہیں

نیویارک - بذریعہ ہوائی جہاز - امریکہ کی خزانہ کی فہرست تنخواہ داروں میں سب سے زیادہ تنخواہ پانے والی عورت کارمن ترلڈا دکھائی گئی ہے جسکی آمدنی پچاس ہزار پونڈ سالانہ ہے اور سب سے زیادہ تنخواہ پانے والے فلم اسٹار فریڈ میک مرے ہے جسکی تنخواہ ۹۷ ہزار پونڈ سالانہ ہے - سب سے زیادہ تنخواہ پانیوالا کاروباری آدمی چارلس ولسن صدر جنرل موٹرز ہے جسے نوے ہزار پونڈ ملتے ہیں - ہالی وڈ کے ڈائرکٹر میو میک کارے کی تنخواہ دولاکھ ۷۸ ہزار پونڈ ہے -

مدراس کے چار ضلعوں میں شراب بند

مدراس - ۲۱-جون - معلوم ہوا ہے کہ حکومت مدراس نے ضلع سلیم، ضلع شمالی ارکاٹ، ضلع چتوڑ اور ضلع کڈپہ میں یکم اکتوبر سے شراب کی بندش کا فیصلہ کرلیا ہے -

یو-پی میں حصول غلہ کے اعداد و شمار

لکھنؤ - ۱۹-جون - ۱۰-جون ۱۹۴۶ء تک اناج کی سرکاری خریداری کی اسکیم میں ۲۴ لاکھ من یا ۱۵۵۱۶۱ ٹن اناج حاصل ہوچکا ہے - بعض اضلاع نے جتنا غلہ دیا ہے اسکی تفصیل حسب ذیل ہے :-

ضلع	مقدار
بہرائچ	۴ ½ لاکھ من
مظفرنگر	۳ من
گونڈہ	۲ ½ لاکھ من
جالون	۲ ½ لاکھ من
متھرا	۲ لاکھ من
ہمیرپور	۲ لاکھ من
بلند شہر	۲ لاکھ من

جھانسی ضلع نے اپنے کوٹہ کا ۹۷ فیصدی اور غازی پور نے ۸۰ فیصدی اناج دے دیا ہے -

سیریا، لبنان اور فلسطین کی حد بندی

بیروت - ۱۸ جون، سیریا - لبنان اور فلسطین کے نمائندے سرحدوں کا تعین کرنیکے لئے یروشلم اکٹھے ہورہے ہیں -

نیپال کے نئے مہاراجہ

پٹنہ - ۲۲-جون - کٹھمنڈو سے اطلاع ملی ہے کہ سر یودھا شمشیر جنگ بہادر رانا نیپال کے مہاراجہ اور وزیر اعظم جنھوں نے تخت چھوڑ دیا ہے - دنیا کو ترک کرکے ایک سنیاسی کی زندگی بسر کررہے ہیں ان کی جگہہ پر نیپال کے موجود کمانڈر انچیف سر پدم شمشیر جنگ بہادر رانا مقرر ہوئے ہیں - تاجپوشی کی رسم ۱۰-جولائی کو ادا کی جائیگی -

سینیر کمانڈنگ جنرل سری موہن شمشیر جنگ بہادر رانا سر پدم کی جگہہ پر کمانڈر انچیف کی جگہہ پر فائز ہونگے

اسپین کے خلاف کارروائی سے انکار

نیویارک ۲۴-جون - اتحادی قوموں کی سکیورٹی کونسل نے آج پولینڈ یہ تجویز نامنظور کردی کہ کونسل کو اتحادی قوموں کو ہدایت کردینی چاہیئے کہ وہ اسپین سے اپنے سفارتی تعلقات توڑ ڈالیں - روسی ڈیلی گیٹ موسیو گرومیکو نے اس تجویز کی حمایت کی -

دس ہزار بوری چاول مفت

رنگون ۲۲-جون - برما کے ہندوستانی چیمبر آف کامرس نے دولاکھ روپے کے فنڈ سے چاول کی دس ہزار بوریاں خریدنے کا فیصلہ کیا ہے - یہ بوریاں ہندوستان کا کال دور کرنے کے لئے ہندوستان کو مفت دی جائیں گی - حکومت برما نے اس چاول کی خریداری کی اجازت دیدی ہے - مدراس کے وزیر اعظم کو تار روانہ کیا گیا ہے کہ یہ چاول قحط زدہ علاقوں میں مفت تقسیم کردیا جائے - سندھیا کمپنی سے اپیل کی گئی کہ یہ دس ہزار بوریاں ہندوستان مفت پہونچا دے - یہ جہاز آجکل رنگون اور سنگاپور کے درمیان چل رہا ہے -

بھٹکل کی بندرگاہ پر قبضہ

پونہ - ۲۱-جون - ایسوسی - ایٹیڈ پریس آف انڈیا کو معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ بھٹکل کی بندرگاہ ریاست میسور کو دے دینے کی جو خبر پریس میں شایع ہوئی تھی وہ بے بنیاد ہے - بتایا جاتا ہے کہ حکومت بمبئی اس معاملہ پر کوئی غور نہیں کررہی ہے کھاردار سے آمدہ ایک اور اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ جب یہ خبر کرناٹک کے لوگوں تک پہونچی - تو ان میں نئے جذبات پیدا ہوگئے - کرناٹک کی اتحاد لیگ کے صدر مسٹر - بی - سنیراج نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اس ظلم کا مقابلہ کریں -

انڈیا لیگ کے سکریٹری

نئی دہلی - ۲۲-جون - انڈیا لیگ لندن کے سکریٹری مسٹر کرشنا منن آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز دہلی پہونچ گئے -

ہمارا درزی

(سلسلہ صفحہ ۴ ملاحظہ ہو)

ایک مرتبہ میں نے اس کو ایک کپڑا سوٹ سلنے کے لئے دیا - اور متعدد مرتبہ ہدایت کی کہ کوٹ لمبا رکھا جائے اور اسی تناسب سے کوٹ کا کالر بھی لمبا ہو - کوٹ ڈبل بریسٹ قسم کا ہو اور پتلون کے موری ڈھیلی نہ ہو - غرض کہ درزی کپڑا لے کر چلا گیا اور مدت معینہ کے بعد آیا ڈبل بریسٹ اوور کوٹ نیکر سی کرلے آیا - جب میں نے حیرت سے پوچھا کہ یہ کیا تو کہنے لگا کہ آپ ہی نے تو لمبا کوٹ سینے کی ہدایت کی تھی اور لمبا کوٹ سینے بعد پتلون چونکہ کپڑا کافی نہیں تھا اس لئے نیکر ہی سی ڈالی -

میں نے سر پیٹ لیا اور وہ عجیب و غریب سوٹ اپنے باورچی کو دیدیا جسکا استعمال وہ اس طرح کرتا ہے کہ نیکر کھانا پکاتے وقت پہنتا ہے اور کوٹ سینما جاتے وقت -

غرض اس درزی کے ہتھکنڈوں کو کہاں تک بیان کیا جائے جو کپڑے برباد کرکے لاتا ہے وہ ہمارا سر ہو جاتا ہے - اور کچھ اس طرح اپنا جال پھیلاتا ہے کہ جاتے ہوئے اور بھی بہت سے کپڑے تباہ کرنے کے لئے گٹھری میں باندھ کر غائب ہوجاتا ہے -

وزیر اعظم انڈونیشیا کی تجویز

بٹاویا - ۲۱-جون - حکومت کے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ انڈونیشیا کے مستقبل کے بارے میں ڈچ ہتھیاروں کے مقابلہ میں انڈونیشیا کی طرف سے جو تجویز پیش کی گئی ہے - وہ اُن سے قطعی مختلف ہیں جو پچھلے اپریل میں پیش کی تھیں - ان تجویزوں میں درج ہے کہ اُن کی حکومت کو آزاد انڈونیشیا کی حکومت تسلیم کیا جائے اور وہ ڈچ حکومت کے ساتھ اتحاد کا معاہدہ کریگی اور لڑائی بند کردی جائے -

زب [illegible] تجویزوں سے جو نئی حالت پیدا ہوگئی ہے اس پر ڈچ حکومت [illegible] سے غور کرے گی -

پارلیمنٹ میں ہندوستان کے مسئلے پر بحث

لندن - ۲۰-جون معلوم ہوا ہے کہ وزارتی مشن کے انگلستان پہونچنے پر اپوزیشن کی طرف سے مطالبہ کیا جائے گا کہ ہندوستان کی موجودہ صورت حالات پر سارے ایوان کی ایک بحث رکھی جائے - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ یہ بحث گرمیوں کی چھٹیوں سے پہلے ہوگی -

سی-پی اسمبلی کے اجلاس کیلئے بل

ناگپور - ۲۲-جون - صوبائی اسمبلی میں آیندہ میٹنگ ہونے [illegible]

ناگپور میں کارپوریشن کا قیام - ساگر یونیورسٹی بل - ٹریڈ ڈسپیوٹ بل جیسا کہ بمبئی میں ہے اور گرام پنچایت بل پر نظر ثانی

جنوبی وزیرستان پولیٹکل ایجنٹ

نیو دہلی ۲۴-جون - پشاور کی ایک اطلاع ہے کہ جنوبی وزیرستان کے پولیٹکل ایجنٹ میجر جے - او - ایس - ڈونالڈ کو آج سے دو دن پہلے جاسود قبیلے کے لوگوں نے اغوا کرلیا ہے - دہلی کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ میجر موصوف سے اچھا سلوک کیا جارہا ہے - ان کو جلد از جلد واپس لانے کی کوشش کی جارہی ہے -

کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے ممبران کا الاونس

کراچی - ۲۲-جون - مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے دہلی جاتے ہوئے سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ نے نمایندگان پریس کو بتلایا کہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا اجلاس تقریباً ایک سال تک جاری رہے گا - اور اسمبلی کے ممبروں کو ۷۵ روپے روزانہ ملیں گے -

بالآخر فرانس میں حکومت بنگئی

پیرس - ۲۴-جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم موسیو راج بڈالو نے اپنی حکومت بنالی ہے - موسیو بڈالو کے پاس وزیر اعظم کے عہدہ کے علاوہ بدلیشی وزیر کا عہدہ بھی ہے - پانچ روز کی مشکل بات چیت کے بعد فرانس کی کمیونسٹ پارٹی نے آج شام کولیشن گورنمنٹ میں شامل ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے -

کتابوں کی ضبطی منسوخ ہوگئی

بمبئی - ۱۹-جون - حکومت بمبئی نے مندرجہ ذیل تین کتابوں کی ضبطی کا حکم منسوخ کردیا ہے -
(۱) نہرو ونگز اے چیلنج (۲) انڈیا اسپیکر (۳) فیکٹس اباوٹ انڈیا -

1378.1325

The SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام بی اے

قیمت
سالانہ صہ 5/1-1
ششماہی عہ 2/8/-
سہ ماہی پر 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ /2/-

VOL 44 NO. 27 — Cawnpore. Saturday 6TH JULY 1946

جلد ۴۴ نمبر ۲۷ — کانپور شنبہ ۶ جولائی ۱۹۴۶ء مطابق ۵ شعبان المعظم ۱۳۶۵ھ

ادبیات

آگ!

((از حضرت جوش ملیح آبادی))

آگ جولانی، حرارت، مسکراہٹ، روشنی
آگ، ہلتی، سرخوشی، مستی، جوانی، زندگی

آگ، آب چہرۂ شب، آگ تاب حسن روز
موجِ رقص و موجِ رنگ و موجِ ساز و موجِ سوز

شعلۂ جلوت فروز و مشعل خلوت نواز
رنگِ گل کی کار فرما، بوئے گل کی کارساز

گرم گل گوں، گل چکاں، گل بار، گلرخ، گل صفات
ہمہمہ، حدت، حرارت، حوصلہ، ہلچل، حیات

آگ حرف اولین خطبۂ خلاق نور
سرخیِ افسانۂ ایجاد و پیغام ظہور

ظلمتوں کو سرخ زریں چادروں میں ڈھانپتی
ناچتی، پہلو بدلتی، سنسناتی، کانپتی

باد و باراں کی جوانی، لالہ و گل کا سہاگ
سرخ انگاروں کی لے پر گنگنانی شعلہ نکار آگ

چمپئی رخسار کی دیوی، بھڑکتی چاندنی
قلبِ عاشق کی طرح ہیہم دھڑکتی چاندنی

مخزنِ نور و حرارت، مرکز دود و بخار
عشرت ہستی کا محور، رزقِ عالم کا مدار

پختہ مغز و پختہ عزم و پختہ کیش و پختہ کار
جس کے دست کرم سے ملبوسِ خامی تار تار

چشمۂ رفتار و جنبش، معدنِ جوش و خروش
نور گستر، رنگ پرور، گل چکاں، گوہر فروش

پیکر نور و تبسم، روشنیِ غرب و شرق
قاصدِ رخشندگی، حسنِ شبستاں بنتِ برق

نور افزائے قصور و کار فرمائے بخور
پردہ بردارِ شہود و بزم آرائے ظہور

نوعروسِ شعلہ پاش و لیلیٔ زریں جبیں
شاہدِ شام برشتہ، دخترِ صبحِ مبین

شامِ غربت کے افق پر جلوۂ صبحِ وطن
جہل کی تاریکیوں میں علم و عرفاں کی کرن

جس کی فطرت میں ہے پنہاں شہر لاعلمی کی تاخت
جس کے فیضِ عام سے اشکال و اشیا کی شناخت

زندہ و رقصندہ و جوالہ ضو، غلطیدہ نو
خندۂ تازہ بتازہ آب و رنگِ نو بنو

پرچمِ تنویر، وجہِ اضطرابِ تیرگی
ناخنِ ظلمت کشا، تعبیرِ خوابِ تیرگی

مشعلِ زر، پر فشاں سرخی درخشاں اضطراب
رات کی امید، ظلمت کی دعائے مستجاب

دنیائے اسلام

فلسطین کے یہودیوں نے سول نافرمانی کا اعلان کر دیا

تمام بڑے بڑے یہودی لیڈر گرفتار کر لئے گئے

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم مسٹر ایٹلی کا اعلان

حیفہ ۲۰ جولائی - ایک برطانوی ہوائی جہاز نے سمندر میں ایک جہاز جس میں دو ہزار یہودی خلاف قانون فلسطین آرہے تھے دیکھا - حیفہ سے جنگی جہاز روانہ ہوگئے تاکہ وہ جہاز کو گھیر کر حیفہ لے آئیں - یہ یہودیوں کا جہاز چوبیس گھنٹہ تک حیفہ پہنچ جائیگا -
دبلی جیہود ہ فش میں یہودی ایجنسی کا ۷۳ سالہ چیرمین جو سینچر دار کو گرفتار کر لئے گئے اور جنہوں نے بھوک ہڑتال کر دی تھی وہ شدید بیمار ہیں - انھیں نازک حالت میں یروشلم ہسپتال میں پہونچا دیا گیا -

فلسطین میں یہودیوں کی گرفتاری پر دنیا کے اکثر حصوں میں شدید باز اثر کے آثار ہیں - اس طوفانی مرکز میں یہودی نیشنل کونسل نے خود ہی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر تمام لیڈروں کو رہا نہ کیا گیا تو سول نافرمانی شروع کر دی جائے گی - عالمگیر یہودی کانگریس کی اگزکٹو کمیٹی نے ایک رزولیوشن میں نیویارک میں فیصلہ کیا کہ برطانیہ کا یہودیوں کو فلسطین میں گرفتار کر لینا دراصل تمام دنیا کے یہودیوں کے خلاف اعلان جنگ ہے - جلسہ میں تمام دنیا کی حکومتوں سے درخواست کی گئی ہے کہ یہودیوں کے خلاف برطانیہ کے اس ظلم وستم پر احتجاج کیا جائے - یہودی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ لیڈروں کی گرفتاری پر ہم حکومت کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے -

فوجیں فلسطین میں بڑے ضبط سے کام لے رہی ہیں - سخت مشکلات کے باوجود تین یہودی اور ایک سپاہی ہلاک ہوئے ہیں اور ۱۳ یہودی زخمی ہوئے ہیں - یہودی ریڈیو نے تمام یہودیوں کو حکم کا منتظر رہنے کو کہا ہے -
ریڈیو نے ہگانا سے اپیل کی ہے کہ خفیہ سرگرم پارٹی کے ساتھ متحد ہو کر بغاوت کے لئے تیار ہو جاؤ - ہمیں آزاد حکومت بنانا چاہئے جیسی کہ خفیہ پارلیمنٹ اور فوج تیار ہو چکی ہے -

تل ابیب سے خبر آئی ہے کہ مسٹر ڈیوڈ ریمز چیرمین فلسطین واد لیومی (یہودی جنرل کونسل) کو گرفتار کر لیا گیا - مسٹر ریمز ہسٹو ایجنسی کونسل کے ممبر بھی ہیں - ایک تلاشی کے دوران میں مقابلہ کرتے ہوئے نحامہ (جنوبی فلسطین) میں چھ یہودی زخمی ہو گئے -

پارلیمنٹ میں بحث

لندن ۲۰ جولائی - برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر سڈنی سلورمین نے کل سہ پہر کو فلسطین کے معاملہ پر بحث کرنے کی تحریک پیش کی اس کے ساتھی اکثر لیبر ممبروں نے تائید کی اور کچھ تائید کنسرویٹو اور انڈیپنڈنٹ ممبروں کی طرف سے بھی ہوئی - اس تحریک کے بعد مسٹر ایٹلی وزیر اعظم نے بیان دیا کہ دہشت پسندوں کے خلاف جمعہ کو جو قدم اٹھایا گیا ہے - اس کے نتیجے میں اس مقدس سرزمین سے ہتھیاروں، بارود اور مادۂ آتشگیر کا بہت بڑا ذخیرہ دستیاب ہوا ہے - فلسطین میں بدامنی کی وجہ سے چالیس لاکھ پونڈ کا نقصان ہو چکا ہے - دسمبر سے اب تک پانچ پولیس والے اور ۱۶ برطانی سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں - ان میں وہ سات سپاہی بھی شامل ہیں جو اپریل میں تل ابیب میں بے دردی سے قتل کئے گئے - یہ تمام کارنامے کسی زبردست فوجی تنظیم کے منظم کارنامے تھے جس سے ملک بھر میں پیچیدگی پیدا ہو گئی تھی - یہودی ایجنسی کو ان کے نتائج سے کئی بار آگاہ کر دیا گیا تھا - اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ یہودی ایجنسی کا تعلق دہشت پسندوں یعنی ہگانا سے ہے - ہگانا ایک خلاف قانون فوج ہے - جس کی تعداد ۷۰ ہزار ہے - اگرچہ ایجنسی کے اکثر ممبر گرفتار کر لیے گئے ہیں - مگر حکومت کا مقصد ایجنسی کو ختم کرنا نہیں ہے - حکومت کا اقدام جائز ہے - فلسطین ہمارا مینڈیٹ ہے - ہمارا فرض ہے کہ اس میں قانون اور امن قائم رہے - ہم اپنے اختیارات پر کسی کا چیلنج برداشت نہیں کر سکتے (تالیاں) ہماری یہ تحریک تمام یہودیوں کے خلاف نہیں ہے بلکہ جو عملی طور پر تشدد میں مصروف ہیں - ان کے خلاف ہے - دو ہزار یہودیوں کو تحقیقات کے لئے گرفتار کیا گیا ہے - ہماری حکومت فلسطین کے معاملہ کا فیصلہ کرنے میں کسی قوت کو برداشت نہیں کریگی - بلکہ فلسطین رپورٹ پر غور کر کے فیصلہ کرے گی -

مخالف پارٹی (کنسرویٹو) کی طرف سے مسٹر اولیور سٹینلے نے کہا کہ کسی منظم طاقت آزمائی کو دبانے کے لئے ہم حکومت کا ساتھ دیں گے - (تالیاں) پوچھا گیا کہ کیا فلسطین میں اس اقدام کے واسطے امریکہ سے مشورہ کیا گیا تھا - وزیر اعظم نے جواب دیا امریکہ کو مکمل خبر پہونچا دی گئی ہے - مشورہ نہیں لیا گیا یہ بات ناجائز ہوگی کہ اپنے کام میں کسی دوسری حکومت کو ذمہ دار بنایا جائے (تالیاں) شام کے وقت دارالعوام میں فلسطین کا ذکر چھیڑتے ہوئے مسٹر سلورمین نے کہا کہ حکومت نے وہاں علی لڑائی شروع کر دی ہے - مسٹر ایٹلی نے کہا کہ حکومت فلسطین نے نہایت صبر اور خاموشی سے اب تک کام لیا - ہم دیکھ رہے تھے کہ آیا پولیس اس دہشت پسندی کو روک سکتی ہے یا نہیں مگر پولیس ناکام رہی اسلئے فوجی امداد کی ضرورت پڑی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جال پر تو حق عزم مستقل پر ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کان پور

جلد ۴۴ | کانپور شنبہ ۔ ۶ ۔ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۷

تین ماہ کی گفت و شنید پر مولانا آزاد کا تبصرہ

نئی دہلی ۔ ۲۶ ۔ جون) مولانا ابو الکلام آزاد نے ایک ہزار لفظوں پر مشتمل ایک ریویو میں پچھلے تین ماہ کی گفت و شنید پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وائسرائے او۔ کیبنٹ مشن سے ہماری لمبے عرصہ کی گفت و شنید میں میرے اور میرے ساتھیوں کے سامنے ایک ہی اصول رہا ہے ۔ یہ اصول ہندوستان کی آزادی اور تمام پیچیدہ مسائل کا پُر امن طریقہ سے حل کرنا ہے ۔ ایسے طریقوں کا فائدہ بہت ہے ۔ کشت و خون سے حاصل کی ہوئی آزادی چاہے کتنی ہی قابل نظارہ کیوں نہ ہو ۔ مگر اس سے تباہی اور غارتگری پھیل جاتی ہے ۔ اس چیز سے بہت سی تلخیاں پھیل جایا کرتی ہیں اور نفرت کا جذبہ بڑھ جایا کرتا ہے ۔ پُر امن طریقوں سے کوئی تلخی پیدا نہیں ہوتی ۔ مگر اس کے نتایج بھی تشدد سے حاصل کی ہوئی آزادی کی طرح نمایشی نہیں ہوتے ۔ اس لئے موجودہ گفتگو پر اسی پہلو سے نظر ڈالی جانی چاہیئے ۔ ہمارے منتخب کردہ طریقہ اور مسائل کی پیچیدگی کو نظر کے سامنے رکھتے ہوئے بے صبر تماشائی یہ ماننے پر مجبور ہوں گے کہ اگرچہ ہماری ساری امیدیں پوری نہیں ہوئیں مگر پھر بھی اس کے نتایج ہمیں اپنی منزل مقصود کی طرف بہت آگے لیجا ئیں گے ۔ بہت غور و تحقیق کے بعد کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مستقل نظام میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے ۔

جیسا کہ میں نے اپنے ۱۴ ۔ اپریل والے بیان میں بتایا تھا ہندوستان کے سیاسی اور آئینی مسائل کا حل کرنے کی اسکیم کی بنیاد دو اصولوں پر ہے ۔ ان میں سے ایک تو ہندوستان کے لئے مرکزی حکومت کا ہونا اور دوسرا صوبجات کو ہر ممکن آزادی دینا ہے ۔ کانگریس کا نظریہ ہے کہ سوائے چند مرکزی چیزوں کے باقی سب اختیارات صوبوں کے ہاتھ میں ہوں ۔ اس طرح سے صوبوں کو مرکز میں اپنے خیالات کے مطابق حالات پیدا کرنے کا موقع مل سکتا ہے ۔ یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے کہ وزارتی مشن کی مستقل نظام سے متعلق اسکیم کی بنیاد ان ہی چیزوں پر رکھی گئی ہے ۔ شملہ میں صوبوں کی آزادی کے متعلق ایک سوال پوچھا گیا تھا کہ کیا دو یا تین صوبجات کو مل کر اپنے معاملات خود طے کرنے کا اختیار نہیں ؟ کانگریس کبھی اس بات کے حق میں نہیں کہ صوبجات پر کوئی چیز ٹھونسنے کی کوشش کی جائے ۔

کیبنٹ مشن کی اسکیم میں ایک نئی چیز یہ ہے کہ صوبوں کو تین مختلف گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ۔ جونہی کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کی تشکیل عمل میں آئے گی ۔ یہ اسمبلی تین الگ الگ کمیٹیوں میں منقسم ہو جائے گی ۔ ہر کمیٹی میں ہر مجوزہ گروپ کے صوبوں کے نمائندے شامل ہونگے اور یہ نمائندے اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ صوبوں کی گروپ بندی کی جائے یا نہیں ۔

مشن کی تجاویز کے پیرا نمبر ۱۵ میں صوبوں کا یہ حق صاف طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ گروپ بندی میں شامل ہونے یا نہ ہونے کی ان کو مکمل آزادی ہے ۔ مشن کا اصل منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ صوبے اپنے اس حق کا استعمال ایک خاص مرحلہ پر پہونچکر کر سکیں ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی رائے ہے کہ مشن کی نیت خواہ کچھ بھی ہو ۱۶ ۔ مئی کے بیان میں اس قسم کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی ۔ کانگریس کی پختہ رائے ہے کہ صوبوں کو گروپنگ کے معاملہ میں مکمل آزادی ہے اور وہ اپنے اس حق کو کسی وقت بھی استعمال کر سکتے ہیں ۔

تجاویز کا پیرا نمبر ۱۵ اور اس کا عام مفہوم کانگریس کے اس نظریہ کی تائید کرتا ہے کہ صوبوں کو اس بات کی مکمل آزادی ہے کہ چاہے تو وہ شروع ہی میں گروپ بندی کے متعلق اپنا فیصلہ ادھر یا ادھر کریں یا کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کی تشکیل کے بعد کمیٹیوں کے بنائے ہوئے گروپ آئین کا ملاحظہ کر لینے کے بعد اپنا فیصلہ دیں مجھے پورا یقین ہے کہ کانگریس کے اس نظریہ کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر کوئی صوبہ شروع سے ہی گروپ بندی سے باہر رہنا چاہے تو کوئی طاقت اسے گروپ بندی میں شامل ہونے کے لئے مجبور نہیں کر سکتی ۔ اب بنگال اور آسام میں موجودہ یوروپینوں کا سوال آتا ہے ۔

کیبنٹ مشن کی مشن تجاویز میں نمائندگی کے معاملہ میں کسی خاص فرقہ کی زائد نمائندگی (ودیٹیج) کو ڈراکر صاف طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں ہر دس لاکھ آبادی پر ایک نمائندہ منتخب کیا جائیگا ۔ اس سے یوروپینوں کی نمائندگی خود بخود ختم ہو جاتی ہے جہاں (ودیٹیج) ختم ہوئی آبادی کے حساب سے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں وہ ایک بھی سیٹ حاصل نہیں کر سکتے انتخابات میں ووٹ دینے یا امیدوار کھڑے ہونے سے پرہیز کرنے میں یوروپینوں کا اپنا بھی فائدہ ہے ۔ مجھے امید ہے کہ بنگال صوبہ کے یوروپینوں نے تو آگے ہی کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے لیے امیدوار کھڑے نہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے ۔ اب آسام کے یوروپینوں کو بھی ان کی پیروی کرنی چاہیئے ۔

ہر شخص کو یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی کہ اس سارے ڈرامہ میں ایک زبردست خامی رہتی ہے کہ عبوری قومی حکومت کے قیام میں زیادہ سے زیادہ تاخیر ہوتی جا رہی ہے ۔ صرف ایسی حکومت ہی کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے لئے مکمل خود مختارانہ اور آزادانہ طور پر کام کرنے کی فضا پیدا کر سکتی ہے ۔ عبوری قومی حکومت اور کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے فرائض کا ایک دوسرے پر اس قدر دار و مدار اور انحصار ہے کہ ایک کی عدم موجودگی میں دوسری بیکار اور بے معنی ہو جائے گی ۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس ڈرامہ سے یہ کمی دور کر دی جائیگی اور سنٹر میں ایک با اختیار عبوری قومی حکومت فوراً قائم کر دی جائے ۔ بات چیت کے نتایج کا توازن کرتے وقت ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ کانگریس کے سامنے ہندوستان کا اتحاد اور مکمل آزادی دو بڑے مقاصد ہیں اور کانگریس ان دونوں پر اڑی رہی ہے ۔ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی ایک خالص ہندوستانیوں کی اسمبلی ہوگی ۔ جسکے صرف ہندوستانیوں کے ووٹوں سے ہی نمائندے منتخب کئے جائینگے ۔ اسے ہندوستانیوں کا مستقبل آئین تیار کرنے اور برطانوی کامن ویلتھ و دنیا کے دیگر ممالک سے ہمارے تعلقات کا فیصلہ کرنیکی پوری پوری آزادی ہوگی اور یہ اسمبلی منقسم ہندوستان کیلئے نہیں بلکہ متحدہ ہندوستان کا آئین تیار کرے گی ۔

کانگریس نے ہندوستان کو تقسیم کرنے کی ساری اسکیموں کو ہمیشہ کیلئے ٹھکرا دیا ہے ۔ یونین سنٹر کا دائرہ اختیارات گو محدود ہوگا لیکن یہ سنٹر طاقت ور اور منظم ہوگا اور ملک کے موجودہ مختلف صوبائی ۔ تمدنی و تہذیبی طور پر متضاد عناصر کو ایک لڑی میں منسلک کر دے گا ۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تجویز

نئی دہلی ۔ ۲۷ ۔ جون ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کیبنٹ مشن کی تجاویز کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے :-

برٹش کیبنٹ مشن اور وائسرائے نے ۱۶ ۔ مئی کو جو اعلان کیا تھا ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ۲۴ ۔ مئی کو اس کے متعلق اپنا رزولیوشن پاس کر دیا تھا ۔ اسی رزولیوشن میں کانگریس نے تجاویز میں موجودہ چند خامیوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور تجاویز کے چند حصوں کی اپنے الفاظ میں تشریح کی ہے ۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے برٹش گورنمنٹ کی طرف سے ۱۶ ۔ مئی و ۱۶ ۔ جون کے اعلانات پر ہر پہلو سے سوچ بچار کیا اور اسی سلسلہ میں کانگریس پریزیڈنٹ اور مشن کے ممبران کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی اسکی بھی خوب جانچ پڑتال کی ۔ کانگریس نے تجاویز کے دونوں حصوں پر اپنے اصل انتہائے مقصود یعنی ہندوستان کی فوری مکمل آزادی اور ہندوستانی عوام کے لئے اقتصادی و سوشل ترقی کے مواقع حاصل کرنے کے نقطۂ نگاہ سے غور کیا تاکہ عوام کا معیار زندگی اونچا کیا جا سکے ۔ اور ملک سے افلاس ، بھوک ، قحط و دیگر ضروریات زندگی کی کمی کو ختم کیا جا سکے ۔ اور ملک کے سب لوگوں کو اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق ترقی کرنے کے مواقع اور آزادی حاصل ہو سکے ۔ حالانکہ کیبنٹ مشن کی تجاویز کانگریس کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتیں لیکن پھر بھی کانگریس نے ان پر ہر پہلو سے ہمدردی سے غور کیا ۔ کیونکہ کانگریس اس بات کی خواہشمند ہے کہ ملک کے موجودہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کوئی صلح کا راستہ نکل آئے ۔ اور ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان موجودہ تلخی ختم ہو جائے ۔

کانگریس ہندوستان کے لئے جس قسم کی آزادی چاہتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک مضبوط مرکز کے ماتحت ہندوستان کی ایک متحدہ جمہوری فیڈریشن قائم کی جائے جس میں صوبوں کو زیادہ سے زیادہ آزادی حاصل ہو اور ملک میں ہر مرد و عورت کو برابر کے حقوق حاصل ہوں ۔

مشن کی تجاویز میں سنٹر کے دائرہ اختیارات کو محدود کر کے اور صوبوں پر لازمی گروپ بندی کی شرط عائد کر کے تمام ڈھانچہ کو کمزور کر دیا گیا ہے ۔ اس سے صوبہ آسام و سرحد کے ڈھانچہ کو نقصان پہونچیگا اور اقلیتوں کو خصوصاً سکھوں کو بہت گھاٹا رہیگا ۔ کانگریس اس چیز کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتی ۔ کمیٹی کا خیال ہے کہ اگر ان تجاویز کو مجموعی طور پر مان لیا جائے تو ان میں سنٹر کے دائرہ اختیارات کو وسیع کرنے اور صوبوں کو گروپنگ کے معاملہ میں اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی آزادی دینے جانیکی کافی گنجایش موجود ہے ، انہیں ان اقلیتوں کو جو نظرانداز کر دی گئی ہیں تحفظات دیئے جانے کی بھی کافی گنجایش موجود ہے ۔ کانگریس کو آئین ساز اسمبلی میں غیر ہندوستانی عناصر کی شمولیت کے امکان پر بھی اعتراض ہے ۔ کسی غیر ہندوستانی کو کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں حصہ لینے اور ووٹ دینے کا حق دیا گیا تو یہ چیز ۱۶ ۔ مئی کے بیان کی اسپرٹ اور عبارت کے خلاف ہوگی ۔

عارضی حکومت کے متعلق جو تجاویز ۱۶ جون کو پیش کیگئی تھیں ان کے نقایص کا اثر کانگریس پر بہت زیادہ پڑتا ہے انہیں سے بعض نقایص کا ذکر کانگریس پریزیڈنٹ کے ۲۵ ۔ جون والے خط میں کیا گیا ہے جو انھوں نے وائسرائے کو بھیجا تھا ۔ عارضی حکومت کو حقیقی طاقت ، اختیار اور ذمہ داری ملنی چاہیئے جو ملک کو آزادی کی منزل کی طرف لیجانیوالی ہو ۔ ایسی حکومت کے ممبر کسی بیرونی طاقت کے سامنے نہیں بلکہ عوام کے سامنے جوابدہ ہوں گے عارضی یا دیگر قسم کی حکومت میں کانگریس اپنے نیشنل کیرکٹر کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں وہ ناجائز پیریٹی اور کسی فرقہ پرست جماعت کو ویٹو دینے کا اصول منظور نہیں کر سکتی جس عارضی حکومت کا اعلان ۱۶ ۔ جون کو کیا گیا تھا کمیٹی اس میں حصہ لینے کیلئے تیار نہیں کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ کانگریس کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں شامل ہو کر آزاد ، متحد اور جمہوری ہندوستان کیلئے نیا آئین تیار کرے ۔ اب جبکہ کانگریس نے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے اسلیے ہمارے خیال میں مرکز میں جلد از جلد ایک عارضی قومی حکومت قائم کی جانی چاہیئے ۔ ایسی حکومت کا جاری رہنا جو لوگوں کی نمایندہ نہ ہو عوام میں بے چینی اور تکلیف کا باعث ہوگا ۔ ایسی حکومت کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے کام میں بھی روڑے اٹکائیگی ۔ جو صرف آزاد فضا میں کام کر سکتی ہے ۔ ورکنگ کمیٹی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی مرضی کے مطابق بمبئی کے مقام پر ۶ اور ۷ جولائی کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس بلانے کی دعوت دیتی ہے ۔

آئینہ کانپور

کنٹرول ختم کرنیکا مشورہ

یو ۔ پی ۔ گورنمنٹ نے آنریبل پنڈت کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر انصاف کی صدارت میں کنٹرول ختم کرنیوالی کمیٹی مقرر کی ہے جس کا اجلاس غالباً جولائی کے دوسرے ہفتہ میں ہوگا ۔

اس سلسلہ میں یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ تمام آرڈیننس اور اسکی بدولت جو کنٹرول نافذ ہے وہ قانونی طور پر ۳۰ ۔ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء کو خود بخود ختم ہو جائیگا ۔

کنٹرول کی بدولت جو روح فرسا تکالیف اہل ہند کو پہونچی ہیں وہ غالباً موجودہ نسل تو بھول نہیں سکتی اور اسی کنٹرول کی بدولت تقریباً سو فیصدی سرکاری ملازم رشوت کے عادی ہو گئے ہیں اور انکی دلی خواہش ہوگی کہ کنٹرول کبھی بھی ختم نہ ہوں ۔ یا زائد عرصہ تک نافذ رہیں ۔ لیکن ممبران کمیٹی کو یہ اچھی طرح معلوم ہوگا کہ وہ خود اور عام پبلک کنٹرول سے عاجز آ چکی ہے اور اس کی یہ دلی خواہش ہے کہ جلد سے جلد کنٹرول سے نجات ملے ہم امید کرتے ہیں کہ کمیٹی کے ممبران تمام پہلوؤں پر نظر کرتے ہوئے حکومت کو یہ مشورہ دینگے کہ کنٹرول ۳۰ ستمبر سے پہلے ختم کر دیا جائے ۔ تاکہ پبلک کو کھانے پہننے اور دیگر ضروریات زندگی کی فکر سے نجات حاصل ہو ۔

میدا اور روا

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم یو ۔ پی نے مسلمانوں کی ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے شب برات ۔ رمضان اور عید کے لیے مسلمانوں کو میدا اور روا راشن کے علاوہ دینے کے احکامات نافذ کئے ہیں ۔ چنانچہ اسکی تعمیل شروع ہو گئی اور معلوم ہوا ہے کہ کانپور میں میدا اور روا کافی تعداد میں آ گیا ہے ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ٹاؤن راشننگ آفیسر میدا اور روا دوکاندار ذرا جلد سپلائی کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ پبلک آسانی کے ساتھ دوکانوں سے حاصل کر سکے

ہوم منسٹر کی آمد

یکم جولائی کو آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی ہوم منسٹر نے کانپور تشریف لاکر کانگریس کے کارکنوں سے مختلف مسائل اور خصوصاً کپڑے کی چور بازاری ختم کرنے کے بابت مشورہ کیا ۔

کلاتھ سنڈیکیٹ

سنہ ۱۹۴۲ء میں جو کپڑے کے کاروبار کرنیوالے تھے ان کا ایک سنڈیکیٹ بنایا جا رہا ہے اور ان کے ذریعہ کپڑے کے فروخت کا انتظام کیا گیا ہے ۔

ہمارے خیال میں جبتک کپڑے پر سے کنٹرول نہ ہٹایا جائیگا ۔ اس وقت تک کچھ کیجیے ۔ چور بازاری ختم نہ ہوگی ۔ کیونکہ تجربہ نے یہ بتایا ہے کہ تقریباً ۹۹ فیصدی کاروبار کرنیوالے چور ہیں ۔

شکر

شکر کا اسٹاک کم ہونے کی وجہ سے شکر کا راشن کم کیا جا رہا ہے اور فی یونٹ ۵ چھٹانک کے بجائے ۲ چھٹانک فی ماہ دیا جائیگا گورنمنٹ اس تجویز پر بھی غور کر رہی ہے کہ دیہاتوں میں بھی شکر کا راشن کیا جائے اور ایک ماہ میں فی یونٹ ۴ چھٹانک دی جائے اور اس سلسلہ میں ۱۷۵ دوکانیں قایم کی جائیں ۔

دیہاتوں میں شکر کا راشن کرنا دیہاتیوں کو مصیبت میں مبتلا کرنا اور سرکاری ملازموں کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے ہم معنی ہوگا ۔

سٹی کانگریس کمیٹی

سٹی کانگریس کمیٹی کی ایکزیکیٹو کمیٹی کے انتخابات کے امیدواروں کی نامزدگی ۵ ۔ جولائی کو اور ووٹنگ ۱۴ ۔ جولائی کو ہوگی ۔

رزولیوشن

سٹی کانگریس کمیٹی کے ممبر پنڈت دیبی سہائے باجپئی نے سٹی کانگریس کمیٹی کے لئے ایک رزولیوشن بھیجا ہے کہ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ سے عوام کا فائدہ نہیں ہوتا اور روپیہ کا بیجا استعمال ہو رہا ہے ۔ اس لئے حکومت سے اسکو توڑنے کی سفارش کی جائے ۔

پبلک جلسہ

یکم جولائی کو مسٹر سونی باٹی والا پریسیڈنٹ پراونشل ٹریڈ یونین کانگریس نے شردھانند پارک میں ایک جلسہ میں تقریر کی اور مسٹر موہن لال گوتم سکریٹری یو ۔ پی پراونشل کانگریس

سوشلسٹ پارٹی اور پنڈت اشمبھر دیال ترپاٹھی نے بھی تقریریں کیں ۔

رام کشن مشن

رام کشن مشن اسکول کے منتظمان نے اسکول کی عمارت کے لئے پچاس ہزار روپیہ کی پبلک سے اپیل کی ہے ۔

پنڈت جواہرلال نہرو

پنڈت جواہرلال نہرو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے لئے بمبئی جاتے ہوئے کانپور سے گذرے ۔ اسٹیشن پر کانگریس کے کام کرنیوالوں نے آپ سے تبادلہ خیالات کیا ۔ آپ نے دوران گفتگو میں فرمایا کہ وہ کانگریس کی میٹنگ کے بعد کشمیر ضرور جائیں گے

پوسٹمینوں کی ہڑتال

پوسٹ مینوں اور کم تنخواہ پانیوالے ڈاکخانہ کے ملازمان نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۱۱ ۔ جولائی سے ہڑتال کریں گے ۔ کیونکہ گورنمنٹ نے ان کے مطالبات منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ اور جو معاملہ پنچایت میں دیا گیا تھا ۔ اسکی اگرچہ سماعت ہو چکی ہے ۔ لیکن فیصلہ نہیں سنایا جاتا ۔

مہتروں کی ہڑتال

کانپور مہتر سبھا نے ۱۵ سو مہتروں کی طرف سے چیرمین میونسپل بورڈ کو نوٹس دیا ہے کہ اگر ان کے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو وہ ۱۵ ۔ جولائی سے ہڑتال کر دیں گے ۔

انٹی ڈے

۲ ۔ جولائی کو کانپور کی کمیونسٹ پارٹی نے گورنمنٹ ہند کی ایگزیکیٹو کمیٹی کے سرکاری ممبران کے بنانے کے خلاف دن منایا ۔ جلسہ کیا اور جلوس نکالا

پولیٹیکل ٹریننگ کلاس

ریل بازار میں ایک پولیٹیکل ٹریننگ کلاس کھولا گیا ہے جسمیں دنیا کے سیاسی حالات کے مطالعہ کا انتظام کیا گیا ہے ۔ پنڈت راجہ رام شاستری ایم ۔ ایل ۔ اے نے اسکا افتتاح کیا

مڈل اسکول کا افتتاح

تحصیل اکبرپور میں ماسا پور مڈل اسکول کا افتتاح پنڈت بال کرشن شرما ایم ۔ ایل ۔ اے (سنٹرل) نے کیا ۔

میونسپل بورڈ

۲ ۔ جولائی کو کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ کورم نہ ہونیکی وجہ سے ملتوی ہو گئی ۔

ہندو مسلم خوشگوار تعلقات

اتوار اور سوموار کو رتھ یاترا کا جلوس حسب معمول اٹھا ۔ پولیس کے انتظامات نہایت عمدہ اور کافی تھے ۔

اس سلسلہ میں سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ مول گنج کے سربرآوردہ مسلمانوں نے سبیلیں لگائیں جس میں مہاتما گاندھی ۔ پنڈت جواہرلال نہرو اور مسٹر جناح کی تصاویر آویزاں تھیں

گیہوں کے راشن میں اضافہ

یو ۔ پی گورنمنٹ نے طے کیا ہے کہ کانپور میں گیہوں کے راشن کو ۲ چھٹانک سے بڑھا کر ۳ چھٹانک ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء سے کر دیا جائے

کانسٹی ٹیوشنل اسمبلی کے مسلم ممبران

یو ۔ پی سے مسلم لیگ نے طے کیا ہے کہ مندرجہ ذیل سات اشخاص کو کانسٹی ٹیوشنل اسمبلی میں بھیجا جائیگا (مولانا حسرت موہانی ۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں (سنٹرل اسمبلی) بیگم اعزاز رسول ، ایم ۔ ایل ۔ سی ۔ چودھری خلیق الزمان ۔ راجہ محمد امیر احمد خاں آف محمود آباد ۔ سید رضوان اللہ ۔ مولوی عزیز احمد خاں

یو ۔ پی ۔ اسمبلی سے ۵۵ ممبران جائینگے جسمیں سے ۸ مسلمان ہونگے لیگ نے ۷ ممبران اپنی پارٹی سے نامزد کیے ہیں ۔ ایک سیٹ کانگریسی مسلمان کیلئے چھوڑ دی ہے ۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

۴ ۔ جولائی کو کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کا جلسہ سر سوٹر کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں چیرمین صاحب نے وزیر لوکل سلف گورنمنٹ سے اپنی ملاقات اور تبادلہ خیالات کا پورا حال بورڈ کو بتلایا ۔

سبدِ گُل

ہندوستان کی وہ بیٹیاں جو نئی روشنی کی لڑکیاں بنکر عشق بازیاں کرنا اپنا مہذب فرض خیال کرتی ہیں اُن کی عشقبازیوں میں ریل کو بھی ایک نمایاں جزو کی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ حال میں ریل اور اپ ٹوڈیٹ ہندوستانی لڑکیوں کی عشق بازیوں کے تعلق کے سلسلے میں دلچسپ واقعات سامنے آئے ہیں۔

کالجیٹ صاحبزادیوں کا ایک پارٹی میں بیٹھا تاج محل آگرہ کی سیر کو جا رہا تھا۔ چونکہ سب آزاد قسم کی صاحبزادیاں تھیں اس لئے زنانہ ڈبے کی جگہہ مردانہ ڈبہ میں بیٹھی تھیں۔ اتفاق سے اس ڈبے میں ایک دل پھینک نوجوان بھی آگئے۔ یہ تو ابھی تک معلوم نہیں کہ ان نوجوان اور ایک صاحبزادی کے درمیان اشاروں ہی اشاروں میں کیا معاملات طے پائے مگر جب یہ پارٹی آگرے کے ایک اسٹیشن پر اتری تو پلیٹ فارم سے باہر نکلنے کے بعد معلوم کیا گیا کہ ہم میں سے ایک غائب ہیں۔

چند روز کے بعد معلوم ہوا کہ وہ جو ایک دل پھینک نوجوان کی شریک سفر بنی تھی وہ دیو بنکر اس پری کو اڑا کر لے گئے اور اب یہ ان کی شریک زندگی بنی ہوئی ہے۔

ریل کے ڈبے میں عشقبازی کرکے ایک دل پھینک نوجوان کے ساتھ فرار ہوجانیوالی ان مس صاحبہ کی اسٹوری کے بعد آپ ان دیوی جی کی فریدا پریم کہانی بھی سنیئے جو اپنے شوہر کے ساتھ ریل میں سفر کر رہی تھیں اور اس سفر کے دوران ہی میں غائب ہوگئیں۔

ان دیوی جی کے فرار کی دلچسپ داستان یہ ہے کہ ایک اسٹیشن پر ان کے شوہر ان کو ڈبے میں چھوڑ کر پانی لینے گئے مگر اتفاق سے گاڑی چھوٹ گئی۔ اور بیوی اسی میں بیٹھی رہ گئیں۔ شوہر بیچارے نے اگلے اسٹیشن پر ٹیلیفون کرکے بیوی کو ریل سے اتروا لیا۔ تاکہ دوسری گاڑی سے پہونچکر ان کو وصول کرلیں۔ بیوی ریل سے اتر تو گئیں مگر شوہر کو موصول نہ ہوئیں اور جب پولیس کی کافی دوڑ دھوپ کے بعد عدالت میں تشریف لائیں۔ تو عشقباز دیوی جی نے شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر صاف صاف کہہ دیا کہ اس سفر میں ایک نوجوان سے میری آنکھ لڑ گئی تھی اور میں اُسکو دل دے بیٹھی تھی اس لئے میں اس کے ساتھ چلی گئی۔ اب میں اسی کے ساتھ رہتی ہوں اور میں اپنے شوہر کے پاس واپس جانا نہیں چاہتی۔

اب آپ ان صاحبزادی کا افسانۂ عشق بھی سُن لیجئے جو والدین کے ساتھ ریل کا سفر کر رہی تھیں اور اس سفر میں محبت کی تلاش میں راستہ سے بھٹک گئیں۔ یہ صاحبزادی کسی بانکے سجیلے مرد سے نیناں لڑا کر والدین کو چھوڑ کر اس کے ساتھ بھاگ نکلیں اور زیورات کا جو ڈبہ بکس میں بند تھا وہ بھی نکال کر لے گئیں۔ مگر جس مرد کو انہوں نے محبت کے ارمان پورے کرنے کا ذریعہ بنایا تھا اس نے ان کے زیورات اور ان کا گوہر عصمت ان سے چھین لینے کے بعد ان صاحبزادی کو دھتا بتادی اور اب یہ سب کچھ لٹوا کر دوبارہ والدین کے گلے آبندھی ہیں۔ غرض نئی تہذیب کی شاگردی میں عشقبازیاں کرنے والی لڑکیاں بڑے مزیدار تماشے دکھا رہی ہیں۔

پارلیمنٹ میں بحث کرنے سے انکار

لنڈن۔ ۲۸۔ جون۔ برطانی پارلیمنٹ میں مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر چرچل نے مطالبہ کیا کہ ہندوستان کے معاملہ پر بحث کی جائے۔ ہاؤس کے لیڈر ہربرٹ موریسن نے جواب میں کہا کہ اس وقت ہندوستان کے معاملہ پر بحث کرنے میں بڑی مشکلیں پیش آئینگی۔

یو۔پی میں جاگیریں ختم کردیجائینگی

الہ آباد۔ ۲۹۔ جون:۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی میں زمانۂ جنگ میں اور خصوصاً ۱۹۴۲ء کے بعد بخشی ہوئی جاگیریں منسوخ کردیجائینگی۔ یہ جاگیریں لوگوں کو حکومت سے وفاداری کے سلسلہ میں عطا ہوئی تھیں۔

ادبِ لطیف

آرٹ کے نمونے

انیل بوس اور سادھنا مکرجی بنگال کے مشہور مصور تھے۔ سالانہ آرٹ کی نمائش کا اعلان ہوچکا تھا اور صوبہ کے تمام مصور اپنے شاہکار نمائش کے لئے تیار کر رہے تھے۔ انیل بوس پچھلے دو سال سے بہترین تصویر بنانے کا انعام حاصل کرچکے تھے سادھنا مکرجی کلکتہ یونیورسٹی کی گریجویٹ اور مسٹر سنتوش مکرجی کی اکلوتی صاحبزادی تھیں......نمائش کا افتتاح بنگال کے بڑے مشہور آرٹسٹ اور موسیقی دان پروفیسر ناگ کے ہاتھوں ہوا۔ لوگ جوق در جوق آرہے تھے، خاص طور پر انیل بوس کی تصویر کے پاس بہت زیادہ بھیڑ تھی تصویر کا عنوان تھا "حسن لازوال" موسم بہار کی ایک دلکش صبح کو آفتاب کی کرنیں ہمالیہ پہاڑ کی برفانی چوٹیوں پر رقص کر رہی ہیں۔

پہاڑ کی وادی میں ایک حسین باغیچہ ہے۔ باغیچوں کے بیچوں بیچ ایک سنگ مرمر کا تالاب ہے جس کے شفاف پانی پر گلاب کا ایک پھول تیر رہا ہے۔ ایک خوبصورت اور چمکیلے پرون والی تتلی اس پھول کے گرد چکر کاٹ رہی ہے۔ ایک حسینہ تالاب میں پاؤں ڈالے سکرا رہی ہے...... تصویر واقعی آرٹ کا ایک بہترین نمونہ تھی "حسن لازوال" سے چند قدم کے فاصلہ پر سادھنا مکرجی کی معرکہ آرا تصویر "انسانیت کی توہین" لٹکی ہوئی تھی۔ بنگال کی ایک اُجڑی ہوئی بستی میں ایک ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی سے آٹھ دس قدم کے فاصلہ پر ایک نحیف و نزار عورت خاک پر لیٹی ہوئی ہے۔ اس کا جسم سوکھ کر ہڈیوں کا پنجرہ رہ گیا ہے اور بال خس و خاشاک کی طرح الجھ کر رہ گئے ہیں۔ اس کے تن پر کوئی کپڑا نہیں۔ ایک ننھا سا بچہ جو درحقیقت ہڈیوں کا ایک پنجر ہے۔ اپنی ماں کی سوکھی ہوئی چھاتیوں سے دودھ کا گھونٹ پینے کی حسرت لئے مرچکا ہے ادھر اُدھر دور دور تک انسانی لاشیں بے گور و کفن پڑی ہیں۔ پاس ہی ایک خزاں زدہ درخت پر ایک اُلّو بیٹھا ہے...... لوگوں کی آنکھیں آبگیں ہو جاتی تھیں "انسانیت کی توہین" کو دیکھکر ججوں کا متفقہ فیصلہ تھا کہ سال رواں کی بہترین تصویر انسانیت کی توہین ہے۔ کیونکہ یہ زندگی کی تلخ حقیقتوں کے زیادہ قریب ہے۔

ہندوستان سے پہلا پرائیویٹ ہوائی جہاز

نئی دہلی۔ ۲۸۔ جون۔ ہندوستان سے انگلستان کو پہلا پرائیویٹ ہوائی جہاز جو ہندوستان ہی میں رجسٹر ہوا ہے ولنگڈن ہوائی بندرگاہ سے ۳۰۔ جون کو ۹ بجے صبح روانہ ہوگیا۔ یہ جہاز بارہ ہزار میل کا سفر کرے گا۔ اس دلچسپ پرواز سے ہندوستان میں جو ادارے سمندر پار کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ان کو راستہ کا پتہ لگ جائیگا یہ پرائیویٹ ہوائی جہاز ڈالمیا جین ایرویز کا ہے۔ جو ڈالمیا جین انڈسٹریز کے واسطے ملک کے اندرونی استعمال کے لئے وقف ہے۔ یہ جہاز ڈاکوٹہ قسم کا ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی۔ ۹۔ جون۔ سرآچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے بمبئی پراونشل کانگریس کے سکریٹری ایس۔ کے۔ پاٹل کو ہدایت کی ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں تماشائیوں کو شامل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا یہ اجلاس بالکل الگ نوعیت کا ہوگا۔ اور اس میں عارضی اور مستقبل نظام کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلے پر بحث و مباحثہ ہوگا۔

والیانِ ریاست کی کانفرنس

نئی دہلی۔ ۲۹۔ جون۔ بڑے بڑے والیان ریاست کی ایک کانفرنس اگست کے پہلے ہفتہ میں دہلی میں منعقد ہوگی جسمیں چھوٹے والیان ریاست شامل ہونگے۔

مغربی تہذیب اور مسلم خواتین

محترمہ صغریٰ ہمایوں بیگم صاحبہ

آجکل بعض ناسمجھ بہنیں یوروپین تہذیب کی تقلید کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہیں بلکہ زیادہ صاف الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے کہ آجکل جو عورتیں نئی تہذیب کو پسند کرتی ہیں اور جو مغربی تمدن پر فریفتہ ہیں۔ بس ان ہی کو آزاد خیال "آزاد مشرب" "روشن خیال" "تہذیب یافتہ، ترقی یافتہ اور مایۂ ناز سمجھا جاتا ہے اور جو مغربی تہذیب سے نفرت کرتی ہیں اور مشرقی تہذیب پر فریفتہ ہیں۔ ان کو "جاہل" "تنگ نظر" "قدامت پسند اور لائق نفرت قرار دیا جاتا ہے"۔ لیکن میں چاہتی ہوں کہ آج ترقی یافتہ اور "قدامت پسند" عورتوں کے حالات کا ذرا موازنہ کروں۔ اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ جو عورتیں مغربی تہذیب میں ڈوبی ہوئی ہیں اور جو روشن خیال کہی جاتی ہیں۔ ان میں سے اکثر آزاد خیال آزاد مشرب، بے حیا۔ بے غیرت، ننگ خاندان، ننگ شرافت اور خود غرض ہوتی ہیں۔ ان کے سامنے صرف ایک ہی چیز رہتی ہے اور وہ لذت نفس اور جھوٹی شان و شوکت ہے ایثار و قربانی، باہمی ہمدردی، عبادت و ریاضت ان چیزوں سے ان کا کوئی نہیں، وہ غریبوں کو حقیر سمجھتی ہیں۔ ان سے بات چیت کرنا اور انکی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی ان کی سخت توہین ہے۔ برخلاف اس کے جن عورتوں نے مشرقی تہذیب کی آغوش میں پرورش پائی ہے اور جو اسلامی معاشرت کے پابند ہیں اور شرم و حیا حمیت و غیرت اخلاص و محبت، ایثار و قربانی اور غریب نوازی کے جذبات بدرجہ کمال موجود ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جبتک مغربی تہذیب اختیار نہ کی جائے۔ ترقی کے جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ میری رائے میں یہ بیان غلط ہے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ جو خواتین آسمان علم و فضل پر مہر و ماہ بنکر چمکیں اور جن کے حسن و عمل کی خوشبو سے آج تک گلشن عالم معطر ہے۔ جیسے حضرت عائشہ صدیقہ۔ حضرت ام سلیمؓ، حضرت رابعہ بصری اور زیب النساء ان خواتین نے کون سے کالج میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اور کس مغربی ملک کی سیاحت کی تھی۔ لہذا معلوم ہوا کہ یہ بیان غلط ہے۔ میں در انتہی میں ڈوب کر اپنی بہنوں کو یہ مخلصانہ مشورہ دیتی ہوں کہ وہ مغربی تہذیب کے نقصانات کو محسوس کریں اور جھوٹی شان و شوکت کی طرف سے نظریں ہٹا کر تزکیۂ نفس اصلاح باطن اور اصلاح اخلاق کے لئے سعی و کوشش کریں۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کہتی ہوں کہ میں نے مشرقی تہذیب کے مناظر بھی قریب سے دیکھے ہیں اور مغربی تہذیب کے نظارے بھی۔ لیکن میری ایماندارانہ یہ رائے ہے کہ دنیا و آخرت کی بھلائی اسلامی تہذیب و معاشرت کے دامن میں ہے۔ (سلطنت)

زمینداری کا سسٹم ختم ہوگا

الہ آباد۔ ۲۹۔ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی لیجسلیچر اپنے آیندہ اجلاس میں زمینداری سسٹم کو منسوخ کرنے کی تحریک منظور کرلے گی۔ سب سے پہلے زمینداری سسٹم کی جگہہ کاشت اراضیات کا سسٹم شروع کیا جائیگا۔ دوسرے جو زمیندار آجکل حکومت کو مالیہ دے رہے ہیں انکی جگہہ حکومت کا بقایا وصول کرنے کے انتظامات ہونگے

زراعتی قوانین کی تبدیلی کا امکان

الہ آباد۔ ۲۸۔ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی۔ گورنمنٹ فرار عین اور زراعت کے قوانین کے ماہر دوسرے صوبے کے دورے پر بھیجیگی۔ یہ لوگ زراعتی پوزیشن کا معائنہ کریں گے اور یو۔پی میں زمینوں کی اصلاح پر رپورٹ دیںگے ریونیو اور بینڈ ریکارڈ ڈیپارٹمنٹ جو دوسرے صوبوں میں ہیں اُن سے مطالعہ کرنے کی آسانیاں فراہم کرنے کی درخواست کی جائے گی۔

قاضی اور گواہ

(از جناب بھگوت سروپ اگرگل صاحب)

دو دوست تھے۔ ایک مرتبہ ایک دوست کو کسی کام سے دوسرے شہر جانا تھا۔ اس نے کچھ روپے دوست کو دیدے اور کہا کہ میں واپس آنے پر اپنے روپے لے لوں گا۔

جب وہ واپس آیا تو اس نے اپنے روپے مانگے۔ لیکن دوست کے دل میں بے ایمانی آگئی اور اس نے صاف کہدیا کہ میں نے تو روپے لئے ہی نہیں۔

دونوں میں خوب جھگڑا ہوا آخر کار دونوں قاضی کے پاس گئے۔

قاضی نے دوسرے دوست کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ کیا اس آدمی نے تجھے روپے دیئے تھے۔ اس آدمی نے کہا کہ نہیں مجھے اس نے نہیں دیئے۔

قاضی نے مدعی سے پوچھا کہ کیا تمہارا کوئی گواہ ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کو فلاں درخت کے نیچے روپے دیے تھے اور میرا گواہ تو کوئی بھی نہیں ہے۔ قاضی نے کہا اچھا اگر تو نے درخت کے نیچے روپے دیئے تھے۔ تب تو کام بن گیا۔

تو درخت کے پاس جاکر درخت سے کہہ کہ قاضی نے تجھے بطور گواہ بلایا ہے۔

وہ شخص کہنے لگا کہ قاضی جی درخت کیسے آسکتا ہے اور کیسے گواہی دے سکتا ہے۔

قاضی نے کہا کہ یہ لے میری مُہر لے جا اور یوں کہدے کہ یہ مُہر قاضی کی ہے۔ درخت فوراً آجائیگا۔

وہ شخص مُہر لے کر چلا گیا۔ جب ایک گھنٹہ کے قریب گذر گیا تو قاضی نے اس دوست سے جس کو کہ روپے دیئے تھے پوچھا کہ کیا وہ آدمی درخت کے پاس پہونچ گیا ہوگا۔

اس دوست نے کہا کہ نہیں جی ابھی تو نہ پہونچا ہوگا۔

ادھر جب وہ شخص درخت کے پاس پہونچا اور مہر دکھلا کر چلنے کے لئے کہا تو درخت نے کچھ جواب نہ دیا یہ دیکھکر وہ شخص اداس ہوکر واپس آگیا اور قاضی کو سب حال کہ سنایا۔

قاضی نے کہا کہ درخت تو بیان لکھا بھی لیا اور گواہی دیکر چلا بھی گیا۔ اس دوست نے کہا کہ قاضی جی آخر یہ سب بات کیا ہے۔ درخت تو وہیں ہے اور آپ کہتے ہیں کہ گواہی دے کر چلا گیا۔ میں آپ کے پاس ہی کھڑا تھا۔ یہاں تو کوئی درخت نہیں آیا۔

قاضی نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ جب یہ شخص یہاں سے چلا گیا تھا تو میں نے تجھ سے پوچھا تھا کہ وہ درخت کے پہنچ گیا ہوگا یا نہیں تو تونے جواب دیا تھا کہ نہیں جی ابھی تو نہ پہنچا ہوگا۔ اگر تو نے اس درخت کے نیچے روپے نہ لئے ہوتے تو تو ضرور یہ کہتا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ درخت کہاں ہے۔ بس ہم نے جان لیا کہ یہ آدمی سچا ہے اور تو جھوٹا ہے۔

یہ بات سُن کر دوست نے شرم کے مارے سر نیچا کرلیا اور کچھ نہ کہہ سکا اور اپنے پرانے دوست کے روپے واپس کر دیئے۔

ریاستی لیجسلیچروں کی کنونشن

الہ آباد۔ ۲۸۔ جون۔ آل انڈیا اسٹیٹس پیپلز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کا جو اجلاس ۹۔ جولائی کو بمبئی میں منعقد ہو رہا ہے۔

اس میں دیگر باتوں کے علاوہ ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کی ایک کنونشن بلائے جانے کی تجویز پر بھی غور کیا جائے گا۔

۲۵۰ گھڑیاں ضبط

رنگون۔ ۲۶۔ جون۔ پولیس نے پچھلے ہفتہ رنگون میں انگلستان جہاز کے ذریعہ وارد ہونے والے مسافروں کے سامان سے ۲۵۰ گھڑیاں ۲۰ فونٹین پن اور ایک گرس حقانی کے کڑے برآمد کرکے ضبط کرلیے ہیں۔ یہ درآمد خلاف قانون تھی۔

پردہ فلم

روس میں صنعت فلم سازی

(از جناب تبسم محی آبادی)

ہندوستان نے صنعت فلم سازی میں کافی ترقی کی ہے اور خاص طور پر ہندوستان میں شہر بمبئی صنعت فلم سازی کا سب سے بڑا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ بمبئی ہندوستان کا دروازہ ہے۔ اسلئے یہاں صنعت فلم سازی کا بام عروج پر پہنچ جانا تعجب خیز بات نہیں ہے۔ راستوں، بسوں، ٹراموں، بلڈنگوں، سیناؤں وغیرہ وغیرہ پر فلموں کے بڑے بڑے بورڈ چسپاں کیئے جاتے ہیں۔

لیکن روس (ماسکو) میں فلم کی پبلسٹی کا رواج بالکل ہی نہیں ہے۔ روس میں راستوں، بسوں، ٹراموں اور بلڈنگوں پر بورڈ چسپاں نہیں کیئے جاتے۔

ہندوستان میں عوام سینما میں سگرٹ پی سکتے ہیں لیکن روس میں سیناؤں میں سگرٹ پینے کی سخت ممانعت ہوتی ہے جسے سگرٹ پینے کا شوق ہوا سے سینما سے باہر نکل کر سگرٹ پینا پڑتا ہے۔

روس میں "فلم ایسوسی ایشن" نامی ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ اس ادارے کا کام ڈائرکٹر کی پسند کردہ کہانی پر نظر ثانی ڈالنا ہے۔

"فلم ایسوسی ایشن" ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ اس ادارے کا کام ڈائرکٹر کی پسند کردہ کہانی پر نظر ثانی ڈالنا ہے۔

"فلم ایسوسی ایشن" کو اگر کہانی بالکل ہی پسند نہیں تو ڈائرکٹر فلم نہیں بنا سکتا۔

ایک مشہور ادیب بیلا بالاش نے روس میں [illegible] پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن ہندوستانی فلم سازی پر اب تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

فلم بنانے سے پہلے [illegible] فلم کا ڈائرکٹر، اسٹوری رائٹر، سینیریو رائٹر، میوزک ڈائرکٹر، آرٹ ڈائرکٹر، کیمرے مین خاص اداکاروں اور ایکسٹرا اداکاروں سے کم از کم ایک یا ڈیڑھ مہینے تبادلہ خیالات کرتا رہتا ہے۔

روسی فلم میں ڈائرکٹر کو معمولی سے معمولی چیز کی واقفیت حاصل کرنی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے فلم کی ڈائرکشن دلدار بن جاتی ہے ماسکو میں ایک ادارہ ایسا بھی قائم کیا گیا ہے جہاں فلم کی ڈائرکشن کی معلومات بہم پہونچائی جاتی ہیں۔ ہر نوآموز ڈائرکٹر اس دارے سے منسلک ہوجاتا ہے اور پھر یہ ادارہ نوآموز ڈائرکٹر کو کسی ایک فلم کمپنی سے منسلک کردیتا ہے۔ روسی ڈائرکٹر [illegible] جلد بازی سے تیار نہیں کرتے اس لئے کہ جلد بازی سے فلم میں کافی خامیاں رہ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں فلم کی تمام خامیوں کو نظر انداز کرکے یہہ کوشش کی جاتی ہے کہ فلم جلد تیار ہو۔

روس میں بچوں کے لئے خاص قسم کے سینما بنائے گئے ہیں۔ ماسکو میں بچوں کے تین سینما ہیں جسے "چلڈرن تھیٹر" کہا جاتا ہے اور کل "سوویٹ یونین" میں ایک سو پچاس "چلڈرن تھیٹر" ہیں۔ ماسکو میں بچوں کی فلم بنانے والا ایک فلم ساز ادارہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ عموماً سولہ سال سے کم عمر کا لڑکا سینما نہیں دیکھ سکتا۔ بچوں کے سینما سوویٹ سرکار چلاتی ہے۔

روس میں موسیقی سکھلانے والے اسکولوں کی تعداد ۷۰۰ ہے۔ ۱۹۳۸ء سے پہلے روس میں کل ۱۵۰۰ سینما تھے لیکن ۳۱۰۰۰ ہزار سینما ہیں۔

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہندوستان میں "چلڈرن تھیٹر" نہیں ہیں۔ ہندوستان میں ۹۵ فیصدی بچے اَن پڑھ ہیں۔ اسلئے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ بچوں کے لئے تعلیمی فلمیں بنائی جائیں۔ اس سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ ہندوستانی بچے فلموں کے ذریعے بہت جلد علمی ترقی حاصل کرسکیں گے۔

روس میں سرخ فوج [illegible] ۲۰۰ کتاب گھر قائم کیے گئے ہیں اور ان کتاب گھروں میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ کتابیں رکھی گئی ہیں۔

ماسکو میں سرخ فوج کے لئے ایک خاص تھیٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ جہاں سرخ فوج کے سپاہی ڈرامے کھیلا کرتے ہیں۔ زمانۂ جنگ میں سرخ فوج نے اپنی بہادری کے جو جوہر دکھائے ہیں اس کی مثال تاریخ بمشکل ہی سے پیش کر سکتی ہے۔

روس کے ہر ہوائی جہاز میں ایک فلم کیمرہ چسپاں کیا جاتا ہے جب روسی ہوا باز دشمنوں کے جہازوں پر

آپ کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوگی کہ انگلستان میں ہڈیوں سے ہاتھی دانت بنایا جاتا ہے۔ یہ نقلی ہاتھی دانت اس قدر عمدہ ہوتا ہے کہ اصلی ہاتھی دانت میں اور اس میں تمیز کرنا نہایت مشکل ہے۔

ہندوستان میں ہر سال دس کروڑ آدمی ملیریا میں مبتلا ہوتے ہیں اور براہ راست یا بالواسطہ اس سے ہر سال ۲۰ لاکھ آدمی فوت ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان کو اس بیماری کی وجہ سے ہر سال ایک ارب ۷۰ کروڑ روپیہ تک کا نقصان ہوتا ہے۔

اس وقت ہندوستان میں سوتی کپڑے کی ملیں چار ارب اسی کروڑ گز سالانہ کپڑا تیار کرتی ہیں۔ اگر ایک ارب ۷۰ کروڑ گز کپڑا مزید تیار ہونے لگے تو دستی کرگھے کے کپڑے کو ملا کر ہندوستان میں اتنا کپڑا پیدا ہونے لگے کہ برآمد کے لئے دس فیصدی نکال کر ہر شخص کو پندرہ گز سالانہ مل سکے گا۔

جو محبت سے واقف نہیں وہ خدا سے ناواقف ہے کیونکہ خدا محبت ہے۔

صرف محبت ہی وہ چیز ہے جس سے ابدیت معمور ہو سکتی ہے۔ غیر محدود اثر کو پُر کرنے کے لئے غیر فانی چیز کی ضرورت ہے۔

محبت ایک جزو ہے۔ روح کا، روح کی طرح محبت بھی ایک شعلۂ الوہیت ہے۔

محبت ایک ملکوتی تنفس ہے ہوائی فردوس کا۔

---

۴ ہذا طے کرتی ہے کہ وہ عارضی حکومت میں وائسرائے اور وزارتی مشن کے ۱۶۔مئی ۱۹۴۶ء والے بیان کی بنیاد پر اور وائسرائے کی اُن تشریحات اور وعدوں کے بعد جو اُنھوں نے وزارتی مشن سے مشورہ لینے کے بعد اپنے خط مورخہ ۲۰۔جون میں کئے ہیں شریک ہوگی۔

۲۔ لیگ کی مجلس عاملہ کانگریس کے اس دعوے کو جو اس نے مذکورہ بالا خط میں کیا ہے قطعی نہیں تسلیم کر سکتی اس دعوی میں یہ کہا گیا ہے کہ کانگریس وزارتی مشن اور وائسرائے کے ۱۶۔مئی والے بیان کی چند دفعات کی ان تشریحوں پر اصرار کرے گی۔ جو اس نے کی ہیں۔ حالانکہ وہ تشریحیں وزارتی مشن اور وائسرائے کے ۲۵۔مئی والے بیان میں جو تشریحیں کی گئی ہیں ان کے بالکل خلاف ہیں۔

۳۔ صدر کانگریس کے خط کے دوسرے حصوں کے متعلق مجلس عاملہ اپنی فی الحال محفوظ رکھتی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ وزارتی مشن اور وائسرائے نے اسے پسند کیا کہ وہ عارضی حکومت کے قیام کو ایک غیر متعین مدت کے لئے ملتوی کر دیں۔ حالانکہ وائسرائے نے ۲۶۔جون تک عارضی حکومت قائم کر دینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ میرے لئے یہ بہت مشکل ہے کہ میں ان نامعلوم وجوہ کا اندازہ کر سکوں جس کی بنا پر یہ اچانک تبدیلی پیدا ہوئی۔ مسلم لیگ پرزور طریقہ پر وزارتی مشن اور وائسرائے کے اس اقدام کی مخالفت کرتی ہے۔

اس لئے کہ ۱۶۔جون والے بیان میں تمام امکانات پر بحث کی جا چکی تھی۔ اس میں کانگریس کی نامنظوری کو بھی پیش نظر رکھا گیا تھا۔ بیان کی دفعہ ۸ اپنے سیاق و سباق کے لحاظ سے صاف طور پر یہ ظاہر کرتی ہے کہ وائسرائے اخلاقی طور پر پابند ہیں کہ وہ فوراً عارضی حکومت کی تشکیل کا کام ان لوگوں کے ذریعہ شروع کر دیں۔ جو عارضی حکومت میں شریک ہونے کے لئے تیار ہیں۔

دعوی کی تردید

جہاں تک کانگریس کی تجویز کا [illegible] کانگریس کے اس مسلم دعوی کی پرزور تردید کرتا ہوں کہ وہ

بچہ (ماں سے) کھانے پینے کے اعتدال کیا ہیں۔

ماں:۔ باسی چیز نہیں کھانی چاہیئے۔

بچہ:۔ اچھا تو لاؤ وہ مٹھائی جو ابھی ابا جان لائے ہیں ورنہ کل تک باسی ہو جائے گی۔

خریدار۔ بھائی تم نے کہا تھا کہ ان کوئلوں سے تمہارے خرچ میں کمی ہو جائے گی۔ یہ تو جلتے ہی نہیں ہیں۔

دوکاندار:۔ واہ صاحب! اس سے زیادہ بچت اور کیا ہو سکتی ہے۔

ماسٹر بچو۔ میں کس وقت اچھا معلوم ہوتا ہوں،

ایک بچہ:۔ ڈنڈے کی طرف اشارہ کر کے اجب آپ کے ہاتھ میں یہ ڈنڈا نہ ہو۔

ماسٹر:۔ کس گدھے نے تمھیں بتایا ہے کہ جنگ ختم ہو گئی ہے۔

بچہ۔ جناب آپ ہی کل فرما رہے تھے۔

پورے ہندوستان کی نمائندگی کرتی ہے اور کانگریس کی ایک قومی حیثیت ہے۔ کانگریس محض ایک ہندو جماعت ہے اور وہ اونچی ذات کے ہندوؤں کے علاوہ کسی کی نمائندگی نہیں کرتی۔ دکھاوے کے لئے صرف چند مسلمانوں کی موجودگی اسے قومی حیثیت دینے کے لئے کافی نہیں اور نہ وہ اس بنا پر ہندوستان کی نمائندگی کا دعوی کر سکتی ہے۔ جس کا وہ ہمیشہ ڈھنڈورا پیٹا کرتی ہے۔

بغیر کسی شک و شبہہ کے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے۔ موجودہ انتخاب کے نتیجوں کے دیکھنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مسلم لیگ نے مجموعی حیثیت سے صوبائی انتخاب میں ۹۰ فیصدی نشستیں حاصل کیں۔ بقیہ ۱۰ فیصدی میں کانگرس نے زیادہ سے زیادہ ۴ فیصدی نشستیں حاصل کیں۔

اس لئے کانگریس کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کی جانب سے بولے یا ان کی نمائندگی کا دعوے کرے۔ عارضی حکومت کی نامنظوری کی بنیاد اس کے نازیبا مقاصد پر ہے۔

کانگریس کا مقصد

اس کا پہلا مقصد تو یہ ہے کہ وہ مسلمانوں اور اونچی ذات کے ہندوؤں میں جو مساوات قائم کی گئی ہے۔ اس کو ختم کر دے۔ حالانکہ وہ اس مساوات کو پچھلی شملہ کانفرنس میں منظور کر چکی ہے۔

دوسرا مقصد یہ ہے کہ قوم پرور مسلمانوں کی نمائندگی پر اصرار کر کے مسلم لیگ کے اس بنیادی مقصد پر حملہ کرے کہ وہ مسلم قوم کی نمائندہ جماعت ہے اور اپنے اس دعوے کو قائم کرے کہ کانگرس مسلمانوں کی بھی نمائندگی کرتی ہے۔

جیسا کہ اوپر ظاہر کیا جا چکا ہے۔ کانگریس کا یہ دعوی نہ تو صحیح ہے اور نہ واقعات اس کی تصدیق کرتے ہیں اس لئے مسلم لیگ اس کے لئے کبھی بھی تیار نہیں کہ وہ براہ راست یا بالواسطہ کسی ایسے کام میں شریک ہو جس سے کانگریس کے اس غلط دعوے کی تصدیق ہوتی ہو۔

جہاں تک اس تحفظ کا تعلق ہے کہ کسی بڑے فرقہ وار مسئلے پر کوئی فیصلہ نہیں ہو سکیگا۔ اگر خاص خاص جماعتوں کی اکثریت اس کے خلاف ہوئی جن کا کہ وائسرائے نے وعدہ کیا ہے، یہ مسلمانوں کے مفاد کے تحفظ کے لئے حد درجہ ضروری ہے۔ اس لئے کہ اب حکومت کے ارکان کی تعداد کو بارہ سے بڑھا کر چودہ کر دیا گیا ہے اور اگرچہ اونچی ذات والے ہندوؤں اور مسلمانوں میں مساوات رکھی گئی ہے۔ مگر مسلمان پوری ایگزیکیوٹو کونسل میں ایک تہائی اقلیت ہوں گے۔

صدر کانگرس کے خط سے مجھے پتہ چلا ہے کہ وائسرائے نے ان کو یہ یاد دلایا تھا کہ ان کی تجویز میں ہندوؤں اور

ٹیلیفون سُننے کیلئے آلہ

یونائٹیڈ اسٹیٹس کی تجربہ گاہیں ایک ایسے آلہ کی ایجاد میں کوشاں جو کہ ٹیلیفون پر جواب دے سکے گا اور پیغام کو ریسیو کر سکے گا۔ اس میں ایک مقناطیسی ریکارڈ پر رڈو لگا ہوا ہے اور ایک بازو ہے جو کہ ریسیور کو گھنٹی بجنے پر اُٹھا لیتا ہے۔ اور آلہ کام کرنے لگتا ہے۔ پہلے یہ آلہ جواب دیتا ہے۔ ہیلو یہ جیو رجیا نمبر ۴۱۹ ہے۔ لیکن مسٹر ریلفرڈ گھر پر نہیں ہیں۔ کیا آپ پیغام دینا پسند کریں گے؟ اس لمحہ پر مشین ریکارڈ کرنے لگتی ہے کچھ دیر کے بعد ریسیور نیچے ہو جاتا ہے اور پیغام ختم ہو جاتا ہے۔

فجی میں ہندوستانیوں کی تعداد زیادہ ہے

اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ فجی میں ہندوستانی وہاں کے باشندوں سے بھی زیادہ ہیں۔

۳۱۔ دسمبر ۱۹۴۵ء کو ہندوستانیوں کی تعداد ۱۲۵۲ تھی اور فجی کے اصلی باشندے ۲۲ ۷۷ ۱۵ تھے۔

پہلی مرتبہ ہندوستانی ۷۰ سال قبل فجی میں آئے تھے

مسلمانوں یا کانگریس اور مسلم لیگ میں مساوات نہیں ہے اس لیے کہ چھ کانگریسی ہندو اور پانچ لیگی مسلمان ہونگے۔ چھ میں سے ایک ہندو برہمن طبقہ کا تھا یہ بیان صحیح ہو یا غلط لیکن یہ وائسرائے کے اس قول کے خلاف ہے جو انھوں نے اپنے ۲۰ جون والے خط میں مجھے دیا تھا اس خط میں انھوں نے میرے اوٹھائے ہوئے مسئلوں کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ارکان کے فرقہ وارانہ تناسب میں دونوں بڑی بڑی جماعتوں کے اتفاق رائے کے بغیر کوئی تبدیلی نہیں کیجائیگی۔ میں اس بات کو صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر مساوات کے اصول میں کوئی ترمیم کی گئی یا اگر کانگریس کو کسی مسلمان کے نامزد کرنے کی اجازت دیدی گئی تو دونوں صورتوں میں مسلم لیگ کے لئے اس پر راضی ہونا ناممکن ہوگا۔ اسلئے کہ اس طرح لیگ کی بنیاد پر ضرب لگے گی۔

صوبے اور جبری گروہ بندی

۱۶۔مئی کے واضح اعلان اور اسکی مزید وضاحت اور قطعی ذمہ دارانہ تاویل کیلئے وائسرائے اور وزارتی مشن کے ۲۵ والے بیان کے باوجود کانگریس نے اپنے صدر کے خط اور اپنی قرارداد دونوں میں اس غلط تاویل پر اصرار کیا ہے کہ صوبہ یا صوبوں کو ابتدائی طور پر علیحدہ ہو جانے کا حق ہے اور وہ جس منزل پر چاہیں گے ایسا کر سکینگے۔ اس سے اس بات کا صاف صاف پتہ چلتا ہے کہ کانگریس طویل المیعاد تجویز کو اشتراک عمل اور باامن سمجھوتہ کے مخلصانہ اور ایماندارانہ جذبے کے ماتحت نہیں منظور کر رہی ہے۔ اگر اس نے اس بات پر اصرار کیا اور ان باتوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جن کو وزارتی مشن نے اپنے ۵۔مئی کے بیان میں اس اسکیم کی بنیادی خصوصیت کیا ہے۔ تو پوری تجویز شروع ہی میں درہم برہم ہو جائے گی۔

جہاں تک دوسرے بیانات اور الزامات کا تعلق ہے جو صدر کانگریس کے خط میں بیان کئے ہیں وہ محض پروپیگنڈے کیلئے ہیں اور انہیں سے بعض فوری مسئلوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ لیکن میرے پاس ان سے بحث کرنے کیلئے کوئی مواد نہیں ہے اسلئے کہ مجھے نہیں معلوم کہ صدر کانگریس اور وائسرائے یا وزارتی مشن میں کیا بات چیت ہوئی اور نہ وہ مراسلت میرے سامنے ہے جو ان لوگوں کے درمیان ان مسائل کے متعلق ہوئی ہو۔ جن کا صدر کانگریس کے خط میں ذکر ہے۔

آخر میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ اگر ان وعدوں میں جو مسلم لیگ سے کئے گئے ہیں کوئی کاٹ چھانٹ کرنے یا ۱۶ جون کے بیان کی بنیاد میں جسے مسلم لیگ نے منظور کیا ہے۔ کوئی ترمیم یا تبدیلی کرنے کی کوشش کی گئی تو مسلم ہندوستان کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وزارتی مشن اور وائسرائے اپنے تحریری وعدوں سے پھر گئے۔ اور انھوں نے عہد شکنی کی۔ ایسی صورت میں برطانوی حکومت مسلم ہندوستان اور ان لوگوں کے اعتماد کے مستحق نہیں رہے گی جن سے وہ اپنے وعدہ کے مطابق مسلمانوں کی طرف سے کام کرنے کی توقع کرتی ہے

وزارتی مشن کے بیان پر مسٹر جناح کا تبصرہ

نئی دہلی۔ ۲۷۔جون۔ آج شب کو مسٹر جناح نے اپنے ایک بیان کے ذریعہ اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ وزارتی مشن کے اعلان کی بنیاد پر عارضی حکومت قائم نہیں ہو سکی۔ مسٹر جناح کہتے ہیں کہ مسلم لیگ وزارتی مشن اور وائسرائے کے اس فعل کو سخت ناپسند کرتی ہے۔

۱۶۔جون کے بیان اور اس بیان کے فقرہ ۸ کے ذریعہ یہ بات بالکل صاف کر دی گئی تھی کہ مشن اور وائسرائے اخلاقی طور پر عارضی حکومت کو فوراً قائم کرنے کے پابند ہیں۔

آج شب مسٹر جناح نے جو بیان جاری کیا ہے۔ اس کا پورا مضمون یہ ہے:۔

میں نے صدر کانگریس کا خط مورخہ ۲۶۔جون پڑھا اور میں نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد جو کل شایع ہوئی ہے اُسے بھی پڑھا۔ میں نے وزارتی مشن و وائسرائے کا بیان جو بدھ مورخہ ۲۶۔جون کو دیا گیا ہے اُسے بھی پڑھا لیکن اس بیان کی نقل مجھے اب تک نہیں دی گئی ہے۔

میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ گفت و شنید کے مدارج میں جو واقعات پیش آئے انھیں مختصراً بیان کر دوں وزارتی مشن کے ۱۶ مئی والے بیان سے قبل وائسرائے نے مجھے شملہ میں بتایا کہ وہ عارضی حکومت کی تشکیل ضرور کریں گے جس کی بنیاد اس فارمولا پر ہوگی کہ پانچ پانچ اور دو۔ پانچ نشستیں مسلم لیگ کو دی جائیں۔ پانچ کانگریس کو۔ بقیہ دو نشستوں میں سے ایک سکھ کو اور دوسری ہندوستانی عیسائی یا اینگلو انڈین کو دی جائے گی۔ اس کے علاوہ وائسرائے نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اہم قلمدان وزارت لیگ اور کانگریس میں مساویانہ طور پر تقسیم کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ وائسرائے نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اہم قلمدان وزارت لیگ اور کانگریس میں مساویانہ طور پر تقسیم کئے جائیں گے۔ اس کے متعلق تفصیلات کو مزید صلاح و مشورہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ وائسرائے نے مجھے اس کی اجازت دیدی تھی کہ میں شملہ میں مجلس عاملہ کے سامنے اس تجویز کو پیش کروں۔ یہ پہلے سے طے ہو گیا تھا کہ طویل المیعاد تجاویز ایسی ہوں گی جو ہمارے لئے قابل قبول ہوں گی۔

اس کے بعد مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے جلسہ کے موقع پر جب میں ۳۔جون کو وائسرائے سے ملا تو انھوں نے اپنی اس تجویز کو دہرایا۔ اور مجھ کو اس کا اختیار دیا کہ میں مجلس عاملہ کے سامنے اس تجویز کو رکھوں۔

یہ تجویز اور وزارتی مشن کے ۱۶ اور ۲۵ مئی والے بیانات نے ہمارے فیصلہ پر بہت کچھ اثر انداز ہوئے۔ طویل المیعاد تجاویز مل کر ایک مجموعی اسکیم کا ایک بنیادی جزو ہے۔ اور اسی کو سامنے رکھ کر مسلم لیگ کی کونسل نے ۶۔جون کو اپنا فیصلہ دیا تھا۔

اس کے بعد وائسرائے نے ۱۳۔جون کو مجھے بلایا اور پانچ پانچ اور تین کا فارمولا تجویز کیا۔ کانگریسی اخبارات کو شور و شغب اور کانگریس کی طرف سے ابتدائی فارمولا کی مخالفت کو دیکھتے ہوئے میں نے اسے ۸۔جون ہی کو وائسرائے کے نام ایک خط میں لکھ دیا تھا کہ اگر براہ راست یا بالواسطہ طور پر اس فارمولا سے کوئی انحراف کیا گیا تو اس کے نتائج بہت اہم ہوں گے۔ اور اس کے لئے مسلم لیگ کا اشتراک عمل نہیں حاصل ہو سکے گا۔ نیز یہ کہ ممکن ہے کہ مجھے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس پھر طلب کرنا پڑے۔ ۱۳۔جون کو میں نے وائسرائے سے جو ملاقات کی اس میں مجھے بتایا گیا کہ وہ ابتدائی فارمولا کی بنیاد بدل دینا چاہتے ہیں اور پانچ کانگریسی، پانچ لیگی اور تین دوسرے ارکان یعنی ایک سکھ، ایک ہریجن اور ایک اینگلو انڈین یا ہندوستانی عیسائی کی بجائے [illegible] بڑھانا چاہتے ہیں۔ ان دشواریوں کے باوجود جن کا میں ذکر کر چکا تھا۔ میں نے وائسرائے سے کہا کہ اگر کانگرس قطعی طور پر اس نئے فارمولا کو مان لے تو میں اسے اپنی ورکنگ کمیٹی کے غور کے لئے اس کے سامنے پیش کر دوں گا۔ لیکن کانگریس نے وائسرائے کی اس دوسری تجویز کو بھی مسترد کر دیا اور ہز ایکسلنسی وائسرائے نے اپنے ۱۵ جون کے خط میں مجھ کو بتایا کہ [illegible] مجوزہ [illegible] ہوئی [illegible] میں کامیاب [illegible] وزارتی مشن [illegible] ۱۶ جون [illegible] اعلان کر دیا گیا [illegible]

۱۶۔جون والا بیان اخبارات کو دے دیا گیا اور اس کی نقل پہلے سے میرے پاس بھیجی دی گئی۔ ہم کو صاف طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ یہ تجویزیں قطعی ہیں اور ان میں کوئی ترمیم نہیں ہو سکتی سوائے اس کے کہ مجوزہ ناموں کو قطعی نہیں کہا جا سکتا تھا۔ تاوقتیکہ جن لوگوں کو وائسرائے نے عارضی حکومت میں عہدہ قبول کرنے کے لئے مدعو کیا ہے۔ ان کی طرف سے منظوری نہ آ جائے۔

۱۹۔جون کو وائسرائے کو میں نے ایک خط لکھا جس میں ۱۶۔جون کے بیان کے متعلق بعض باتوں کی تشریح چاہی تھی اس خط کا جواب وائسرائے نے وزارتی مشن سے مشورہ لینے کے بعد ۲۰۔جون کو بھیجا۔ ذیل میں جواب کے بعض اقتباسات دیئے جاتے ہیں۔

۱۔ جب تک مجھے ان لوگوں کا جواب نہ مل جائے جن کا نام عارضی حکومت کی فہرست میں ہے اس وقت تک یہ نام قطعی نہیں ہیں۔ بیان میں اس وقت تک کوئی تبدیلی کرنے کا ارادہ نہیں ہے جبتک کہ دو بڑی جماعتوں سے مشورہ نہ لے لیا جائے۔

۲۔ عارضی حکومت کے چودہ ارکان کی فہرست میں اس وقت تک کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی جبتک کہ دونوں بڑی جماعتوں سے مشورہ نہ کر لیا جائے۔

۳۔ اقلیتوں کے نمائندوں کو جو نشستیں دی گئی ہیں اگر وہ خالی ہوئیں تو ان کو پُر کرنے کے لئے دونوں بڑی جماعتوں سے مشورہ لیا جائیگا۔

(۴) فرقوں کا تناسب (فرقوں کا خط کشیدہ) بغیر دو بڑی جماعتوں کے مشورہ کے نہیں بدلا جائیگا۔

۵۔ اگر اہم جماعتیں مخالفت کریں گی تو عارضی حکومت اہم فرقہ وارانہ مسائل پر کوئی فیصلہ نہ کرے گی۔ میں نے کانگریس سے بھی اس کا تذکرہ کیا۔ انھوں نے مجھے بتلایا ہے کہ کانگرس اس خیال کو پسند کرتی ہے۔

میں نے ۱۹۔جون کو وائسرائے کو جو خط لکھا تھا اس میں تحریر کیا تھا کہ وقتاً فوقتاً کانگریس کو خوش کرنے کے لئے جو تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ اس کے پیش نظر عارضی حکومت کے متعلق مجلس عاملہ کوئی قطعی فیصلہ اس وقت تک نہیں کرے گی جبتک ۱۶۔جون کے بیان پر کانگرس اپنا فیصلہ نہیں دیدیتی ہے۔

کانگریس کے بعد لیگ کا فیصلہ

بالآخر یہ انتظام کیا گیا کہ کانگریس ۲۴۔جون بروز اتوار اپنا فیصلہ دے دیگی۔ اور لیگ بھی اسی دن یا اس کے فوراً ہی بعد اپنا فیصلہ دے دیگی۔ لیکن ۲۵۔جون کی رات گئے تک کانگریس کا فیصلہ نہ معلوم ہو سکا۔ اسی دن شام کو کابینی وفد سے ملا تو مجھے وہاں صدر کانگریس کے خط مورخہ ۲۵۔جون کو نقل دی گئی۔

اسی دن شب کو میں نے اس خط کو مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے سامنے پیش کیا گیا جس کے بعد مجلس عاملہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جس کے بعد مجلس عاملہ نے حسب ذیل قرارداد منظور کی۔

مسلم لیگ کے صدر نے مجلس عاملہ کے سامنے اس خط کی نقل پیش کی جو صدر کانگرس نے وائسرائے کو لکھا تھا۔ اس خط کے ذریعہ صدر کانگریس نے ۱۶ مئی اور ۱۶۔جون کے بیانات کے متعلق کانگرس کا فیصلہ بتلایا ہے۔

۱۔ اس مفاہمت کے بموجب کہ مسلم لیگ، کانگرس کے فیصلہ دے گی اور جیسا کہ وائسرائے کی خواہش ہے جیسا کہ اظہار ان کے پرائیوٹ سکریٹری کے خط مورخہ ۲۱۔جون میں تھا جو انھوں نے لیگ کے اعزازی سکریٹری نوابزادہ لیاقت علی خان کو لکھا ہے چونکہ [illegible] مسلم لیگ کانگرس کے فیصلہ کے فوراً بعد اپنا فیصلہ دے گی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ [illegible]

ہندوستان کی وہ بیٹیاں جو نئی روشنی کی لڑکیاں بنکر عشق بازیاں کرنا اپنا مہذب فرض خیال کرتی ہیں اُن کی عشقبازیوں میں ریل کو بھی ایک نمایاں جزو کی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ حال میں ریل اور اَپ ٹو ڈیٹ ہندوستانی لڑکیوں کی عشق بازیوں کے تعلق کے سلسلے میں دلچسپ واقعات سامنے آئے ہیں۔

کالجیٹ صاحبزادیوں کا ایک پرا ریل میں بیٹھا تاج محل آگرہ کی سیر کو جا رہا تھا۔ چونکہ سب آزاد قسم کی صاحبزادیاں تھیں اس لئے زنانہ ڈبے کی جگہہ مردانہ ڈبہ میں بیٹھی تھیں۔ اتفاق سے اس ڈبے میں ایک دل پھینک نوجوان بھی آگئے۔ یہ تو ابھی تک معلوم نہیں کہ ان نوجوان اور ایک صاحبزادی کے درمیان اشاروں ہی اشاروں میں کیا معاملات طے پائے مگر جب یہ پرا آگرے کے ایک اسٹیشن پر اترا تو پلیٹ فارم سے باہر نکلنے کے بعد معلوم کیا گیا کہ ہم میں سے ایک غائب ہیں۔
چند روز کے بعد معلوم ہوا کہ وہ جو ایک دل پھینک نوجوان کی شریک سفر بنی تھی وہ دیو بنکر اس پری کو اڑا کر لے گئے اور اب یہ ان کی شریک زندگی بنی ہوئی ہے۔

ریل کے ڈبے میں عشقبازی کرکے ایک دل پھینک نوجوان کے ساتھ فرار ہوجانیوالی ان مس صاحبہ کی اسٹوری کے بعد آپ ان دیوی جی کی فریاد پریم کہانی بھی سنئے جو اپنے شوہر کے ساتھ ریل میں سفر کر رہی تھیں اور اس سفر کے دوران ہی میں غائب ہوگئیں۔
ان دیوی جی کے فرار کی دلچسپ داستان یہ ہے کہ ایک اسٹیشن پر ان کے شوہر ان کو ڈبے میں چھوڑ کر پانی لینے گئے مگر اتفاق سے گاڑی چھوٹ گئی۔ اور بیوی اسی میں بیٹھی رہ گئیں۔ شوہر بیچارے نے اگلے اسٹیشن پر ٹیلیفون کرکے بیوی کو ریل سے اتروا لیا۔ تاکہ دوسری گاڑی سے پہونچکر ان کو وصول کرلیں۔ بیوی ریل سے اتر تو گئیں مگر شوہر موصول نہ ہوئیں اور جب پولیس کی کافی دوڑ دھوپ کے بعد عدالت میں تشریف لائیں۔ تو عشقباز دیوی جی نے شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر صاف صاف کہہ دیا کہ ان سفر میں ایک نوجوان سے میری آنکھ لڑ گئی تھی اور میں اُسکو دل دے بیٹھی تھی اس لئے میں اس کے ساتھ چلی گئی۔ اب میں اسی کے ساتھ رہتی ہوں اور میں اپنے شوہر کے پاس واپس جانا نہیں چاہتی۔

اب آپ ان صاحبزادی کا افسانۂ عشق بھی سُن لیجئے جو والدین کے ساتھ ریل کا سفر کر رہی تھیں اور اس سفر میں محبت کی تلاش میں راستہ سے بھٹک گئیں۔ یہ صاحبزادی ایک بانکے سجیلے مرد سے نیناں لڑا کر والدین کو چھوڑ کر اس کے ساتھ بھاگ نکلیں اور زیورات کا جوڑ یہ بکس میں بند تھا وہ بھی نکال کر لے گئیں۔ مگر جس مرد کو انھوں نے محبت کے ارمان پورے کرنے کا ذریعہ بنایا تھا اس نے ان کے زیورات اور ان کا گوہر عصمت ان سے چھین لینے کے بعد ان صاحبزادی کو دھتا بتادی اور اب یہ سب کچھ لٹوا کر دوبارہ والدین کے گلے آبندھی ہیں۔ غرض نئی تہذیب کی شاگردی میں عشقبازیاں کرنے والی لڑکیاں بڑے مزیدار تماشے دکھا رہی ہیں۔

پارلیمنٹ میں بحث کرنے سے انکار

لنڈن۔ ۲۸۔ جون۔ برطانی پارلیمنٹ میں مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر چرچل نے مطالبہ کیا کہ ہندوستان کے معاملہ پر بحث کی جائے۔ ہاؤس کے لیڈر ہربرٹ موریسن نے جواب میں کہا کہ اس وقت ہندوستان کے معاملہ پر بحث کرنے میں بڑی مشکلیں پیش آئینگی۔

یو۔پی میں جاگیریں ختم کردیجائینگی

الہ آباد۔ ۲۹۔ جون:۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی میں زمانۂ جنگ میں اور خصوصاً ۱۹۴۲ء کے بعد بخشی ہوئی جاگیریں منسوخ کردیجائینگی۔ یہ جاگیریں لوگوں کو حکومت سے وفاداری کے سلسلہ میں عطا ہوئی تھیں۔

آرٹ کے نمونے

انیل بوس اور سادھنا مکرجی بنگال کے مشہور مصور تھے۔ سالانہ آرٹ کی نمائش کا اعلان ہوچکا تھا اور صوبہ کے تمام مصور اپنے شاہکار نمائش کے لئے تیار کر رہے تھے۔ انیل بوس پچھلے دو سال سے بہترین تصویر بنانے کا انعام حاصل کرچکے تھے سادھنا مکرجی کلکتہ یونیورسٹی کی گریجویٹ اور مسٹر سنتوش مکرجی کی اکلوتی صاحبزادی تھیں...... نمائش کا افتتاح بنگال کے بڑے مشہور آرٹسٹ اور موسیقی دان پروفیسر ناگ کے ہاتھوں ہوا۔ لوگ جوق در جوق آرہے تھے، خاص طور پر انیل بوس کی تصویر کے پاس بہت زیادہ بھیڑ تھی تصویر کا عنوان تھا "حسن لازوال" موسم بہار کی ایک دلکش صبح کو آفتاب کی کرنیں ہمالیہ پہاڑ کی برفانی چوٹیوں پر رقص کر رہی ہیں۔
پہاڑ کی وادی میں ایک حسین باغیچہ ہے۔ باغیچہ کے بیچوں بیچ ایک سنگ مرمر کا تالاب ہے جس کے شفاف پانی پر گلاب کا ایک پھول تیر رہا ہے۔ ایک خوبصورت اور چمکیلے پروں والی تتلی اس پھول کے گرد چکر کاٹ رہی ہے۔ ایک حسینہ تالاب میں پاؤں ڈالے مسکرا رہی ہے..... تصویر واقعی آرٹ کا ایک بہترین نمونہ تھی "حسن لازوال" سے چند قدم کے فاصلہ پر سادھنا مکرجی کی معرکہ آرا تصویر "انسانیت کی توہین" لٹکی ہوئی تھی۔ بنگال کی ایک اُجڑی ہوئی بستی میں ایک ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی سے آٹھ دس قدم کے فاصلہ پر ایک نحیف و نزار عورت خاک پر لیٹی ہوئی ہے۔ اس کا جسم سوکھ کر ہڈیوں کا پنجرہ رہ گیا ہے اور بال خس و خاشاک کی طرح الجھ کر رہ گئے ہیں۔ اس کے تن پر کوئی کپڑا نہیں۔ ایک ننھا سا بچہ جو درحقیقت ہڈیوں کا ایک پنجر ہے۔ اپنی ماں کی سوکھی ہوئی چھاتیوں سے دودھ کا گھونٹ پینے کی حسرت لئے مرچکا ہے اِدھر اُدھر دور دور تک انسانی لاشیں بے گور و کفن پڑی ہیں۔ پاس ہی ایک خزاں زدہ درخت پر ایک اُلو بیٹھا ہے...... لوگوں کی آنکھیں آبگیں ہوجاتی تھیں "انسانیت کی توہین" کو دیکھکر ججوں کا متفقہ فیصلہ تھا کہ سال رواں کی بہترین تصویر انسانیت کی توہین ہے۔ کیونکہ یہ زندگی کی تلخ حقیقتوں کے زیادہ قریب ہے۔

ہندوستان سے پہلا پرائیوٹ ہوائی جہاز

نئی دہلی۔ ۲۸۔ جون۔ ہندوستان سے انگلستان کو پہلا پرائیوٹ ہوائی جہاز جو ہندوستان ہی میں رجسٹرڈ ہوا ہے ولنگڈن ہوائی بندرگاہ سے ۳۰۔ جون کو ۹ بجے صبح روانہ ہوگیا۔ یہ جہاز بارہ ہزار میل کا سفر کرے گا۔ اس دلچسپ پرواز سے ہندوستان میں جو ادارے سمندر پار کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ان کو راستہ کا پتہ لگ جائیگا یہ پرائیوٹ ہوائی جہاز ڈالمیا جین ایرویز کا ہے۔ جو ڈالمیا جین انڈسٹریز کے واسطے ملک کے اندرونی استعمال کے لئے وقف ہے۔ یہ جہاز ڈاکوٹہ قسم کا ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی۔ ۹۔ جون۔ سرآچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے بمبئی پراونشل کانگریس کے سکریٹری ایس۔ کے۔ پاٹل کو ہدایت کی ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں تماشائیوں کو شامل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔
آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا یہ اجلاس بالکل الگ نوعیت کا ہوگا۔ اور اس میں عارضی اور مستقبل نظام کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلے پر بحث و مباحثہ ہوگا۔

والیان ریاست کی کانفرنس

نئی دہلی۔ ۲۹۔ جون۔ بڑے بڑے والیان ریاست کی ایک کانفرنس اگست کے پہلے ہفتہ میں دہلی میں منعقد ہوگی جسمیں چھوٹے والیان ریاست شامل ہونگے۔

مغربی تہذیب اور مسلم خواتین

محترمہ صغریٰ ہمایوں بیگم صاحبہ

آجکل بعض ناسمجھ بہنیں یوروپین تہذیب کی تقلید کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہیں بلکہ زیادہ صاف الفاظ میں یوں کہنا چاہئے کہ آجکل جو عورتیں نئی تہذیب کو پسند کرتی ہیں اور جو مغربی تمدن پر فریفتہ ہیں۔ بس ان ہی کو آزاد خیال آزاد مشرب" روشن خیال" تہذیب یافتہ، ترقی یافتہ اور مایۂ ناز سمجھا جاتا ہے اور جو مغربی تہذیب سے نفرت کرتی ہیں اور مشرقی تہذیب پر فریفتہ ہیں۔ ان کو "جاہل" "تنگ نظر" "قدامت پسند" اور لائق نفرت قرار دیا جاتا ہے"۔ لیکن میں چاہتی ہوں کہ آج ترقی یافتہ اور قدامت پسند" عورتوں کے حالات کا ذرا موازنہ کروں۔ اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ جو عورتیں مغربی تہذیب میں ڈوبی ہوئی ہیں اور جو روشن خیال کہی جاتی ہیں۔ ان میں سے اکثر آزاد خیال آزاد مشرب، بے حیا۔ بے غیرت۔ ننگ خاندان، ننگ شرافت اور خودغرض ہوتی ہیں۔ ان کے سامنے صرف ایک ہی چیز رہتی ہے اور وہ لذت نفس اور جھوٹی شان و شوکت ہے ایثار و قربانی، باہمی ہمدردی، عبادت و ریاضت ان چیزوں سے ان کا کوئی نہیں، وہ غریبوں کو حقیر سمجھتی ہیں۔ ان سے بات چیت کرنا اور انکی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی ان کی سخت توہین ہے۔ برخلاف اس کے جن عورتوں نے مشرقی تہذیب کی آغوش میں پرورش پائی ہے اور جو اسلامی معاشرت کے پابند ہیں ان میں شرم و حیا و حمیت و غیرت اخلاص و محبت، ایثار و قربانی اور غریب نوازی کے جذبات بدرجہ کمال موجود ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جبتک مغربی تہذیب اختیار نہ کی جائے۔ ترقی کے جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ میری رائے میں یہ بیان غلط ہے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ جو خواتین آسمان علم و فضل پر مہر و ماہ بنکر چمکیں اور جن کے حسن و عمل کی خوشبو سے آج تک گلشن عالم معطر ہے۔ جیسے حضرت عائشہ صدیقہ۔ حضرت ام سلیمؓ، حضرت رابعہ بصری اور زیب النساء ان خواتین نے کون سے کالج میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اور کس مغربی ملک کی سیاحت کی تھی۔ لہذا معلوم ہوا کہ یہ بیان غلط ہے۔ میں دو انٹری میں ڈوب کر اپنی بہنوں کو یہ مخلصانہ مشورہ دیتی ہوں کہ وہ مغربی تہذیب کے نقصانات کو محسوس کریں اور جھوٹی شان و شوکت کی طرف سے نظریں ہٹا کر تزکیۂ نفس اصلاح باطن اور اصلاح اخلاق کے لئے سعی و کوشش کریں۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کہتی ہوں کہ میں نے مشرقی تہذیب کے مناظر بھی قریب سے دیکھے ہیں اور مغربی تہذیب کے نظارے بھی۔ لیکن میری ایماندارانہ یہ رائے ہے کہ دنیا و آخرت کی بھلائی اسلامی تہذیب معاشرت کے دامن میں ہے (سلطنت)

زمینداری کا سسٹم ختم ہوگا

الہ آباد۔ ۲۹۔ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی لیجسلیچر اپنے آئندہ اجلاس میں زمینداری سسٹم کو منسوخ کرنے کی تحریک منظور کرے گی۔ سب سے پہلے زمینداری سسٹم کی جگہہ کاشت اراضیات کا سسٹم شروع کیا جائیگا۔ دوسرے جو زمیندار آجکل حکومت کو مالیہ دے رہے ہیں انکی جگہہ حکومت کا بقایا وصول کرنے کے انتظامات ہونگے

زراعتی قوانین کی تبدیلی کا امکان

الہ آباد۔ ۲۸۔ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی۔ گورنمنٹ فراز علی اور زراعت کے قوانین کے ماہرین کو صوبے کے دورے پر بھیجیگی۔ یہ لوگ زراعتی پوزیشن کا معائنہ کریں گے اور یو۔پی میں زمینوں کی اصلاح پر مشورہ دینگے ریونیو اور ضلع ریکارڈ ڈیپارٹمنٹ جو دوسرے صوبوں میں ہیں ان سے مطالعہ کرنے کی آسانیاں فراہم کرنے کی درخواست کی جائے گی۔

قاضی اور گواہ

(از جناب بھگوت سروپ اگرکل صاحب)

دو دوست تھے۔ ایک مرتبہ ایک دوست کو کسی کام سے دوسرے شہر جانا تھا۔ اس نے کچھ روپے دوست کو دیدے اور کہا کہ میں واپس آنے پر اپنے روپے لے لوں گا۔
جب وہ واپس آیا تو اس نے اپنے روپے مانگے۔ لیکن دوست کے دل میں بے ایمانی آگئی اور اس نے صاف کہہ دیا کہ میں نے تو روپے لئے ہی نہیں۔
دونوں میں خوب جھگڑا ہوا آخر کار دونوں قاضی کے پاس گئے۔
قاضی نے دوسرے دوست کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ کیا اس آدمی نے تجھے روپے دیئے تھے۔ اس آدمی نے کہا کہ نہیں مجھے اس نے نہیں دیئے۔
قاضی نے مدعی سے پوچھا کہ کیا تمہارا کوئی گواہ ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کو فلاں درخت کے نیچے روپے دیئے تھے اور میرا گواہ تو کوئی بھی نہیں ہے۔ قاضی نے کہا کہ اچھا اگر تو نے درخت کے نیچے روپے دیئے تھے۔ تب تو کام بن گیا۔
تو درخت کے پاس جاکر درخت سے کہہ کہ قاضی نے تجھے بطور گواہ بلایا ہے۔
وہ شخص کہنے لگا کہ قاضی جی درخت کیسے آسکتا ہے اور کیسے گواہی دے سکتا ہے۔
قاضی نے کہا کہ یہ لے میری مُہر لے جا اور یوں کہدے کہ یہ مُہر قاضی کی ہے۔ درخت فوراً آجائیگا۔
وہ شخص مُہر لے کر چلا گیا۔ جب ایک گھنٹہ کے قریب گذر گیا تو قاضی نے اس دوست سے جس کو کہ روپے دیئے تھے پوچھا کیا وہ آدمی درخت کے پاس پہونچ گیا ہوگا۔
اس دوست نے کہا کہ نہیں جی ابھی تو نہ پہونچا ہوگا۔
ادھر جب وہ شخص درخت کے پاس پہونچا اور مہر دکھلا کر چلنے کے لئے کہا تو درخت نے کچھ جواب نہ دیا یہ دیکھکر وہ شخص اُداس ہوکر واپس آگیا اور قاضی کو سب حال کہ سنایا۔
قاضی نے کہا کہ درخت تو یہاں آبھی لیا اور گواہی دیکر چلا بھی گیا۔ اس دوست نے کہا کہ قاضی جی آخر یہ سب بات کیا ہے۔ درخت تو وہیں ہے اور آپ کہتے ہیں کہ گواہی دے کر چلا گیا۔ میں آپ کے پاس ہی کھڑا تھا۔ یہاں تو کوئی درخت نہیں آیا۔
قاضی نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ جب یہ شخص یہاں سے چلا گیا تھا تو میں نے تجھ سے پوچھا تھا کہ وہ درخت کے پہنچ گیا ہوگا یا نہیں تو تو نے جواب دیا تھا کہ نہیں جی ابھی تو نہ پہنچا ہوگا۔ اگر تو نے اس درخت کے نیچے روپے نہ لئے ہوتے تو تو ضرور یہ کہتا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ درخت کہاں ہے۔ بس ہم نے جان لیا کہ یہ آدمی سچا ہے اور تو جھوٹا۔
یہ بات سُن کر دوست نے شرم کے مارے سر نیچا کرلیا اور کچھ نہ کہہ سکا اور اپنے پُرانے دوست کے روپے واپس کردیئے۔

ریاستی لیجسلیچروں کی کنونشن

الہ آباد۔ ۲۸۔ جون۔ آل انڈیا اسٹیٹس پیپلز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کا جو اجلاس ۹۔ جولائی کو بمبئی میں منعقد ہو رہا ہے۔
اس میں دیگر باتوں کے علاوہ ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کی ایک کنونشن بلائے جانے کی تجویز پر بھی غور کیا جائے گا۔

۲۵۰ گھڑیاں ضبط

رنگون۔ ۲۶۔ جون۔ پولیس نے پچھلے ہفتہ رنگون میں انگلش جہاز کے ذریعہ وارد ہونے والے مسافروں کے سامان سے ۲۵۰ گھڑیاں ۹۰ فونٹین پن اور ایک گرس حقیقی کے ٹکڑے برآمد کرکے ضبط کرلیے ہیں۔ یہ درآمد خلاف قانون تھی۔

روس میں صنعت فلم سازی

(از جناب تبسم مجی آبادی)

ہندوستان نے صنعت فلم سازی میں کافی ترقی کی ہے اور خاص طور پر ہندوستان میں شہر بمبئی صنعت فلم سازی کا سب سے بڑا مرکز سمجھا جاتا ہے بمبئی ہندوستان کا [illegible] ہے۔ اسلئے یہاں صنعت فلم سازی کا بام عروج پر پہنچ جانا تعجب خیز بات نہیں ہے۔ راستوں، بسوں، ٹراموں، بلڈنگوں، سینماؤں وغیرہ وغیرہ پر فلموں کے بڑے بڑے بورڈ چسپاں کئے جاتے ہیں۔
لیکن روس اور ماسکو میں فلم کی پبلسٹی کا رواج بالکل ہی نہیں ہے۔ روس میں راستوں، بسوں، ٹراموں اور بلڈنگوں پر بورڈ چسپاں نہیں کئے جاتے۔
ہندوستان میں عوام سینما میں سگرٹ پی سکتے ہیں لیکن روس میں سینماؤں میں سگرٹ پینے کی سخت ممانعت ہوتی ہے جسے سگرٹ پینے کا شوق ہوا سے سینما سے باہر نکل کر سگرٹ پینا پڑتا ہے۔
روس میں "فلم ایسوسی ایشن" نامی ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ اس ادارے کا کام ڈائرکٹر کی پسند کردہ کہانی پر نظر ثانی ڈالنا ہے۔
"فلم ایسوسی ایشن" ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ اس ادارے کا کام ڈائرکٹر کی پسند کردہ کہانی پر نظر ثانی ڈالنا ہے۔
"فلم ایسوسی ایشن" کو اگر کہانی بالکل ہی پسند نہیں تو ڈائرکٹر فلم نہیں بنا سکتا۔
ایک بنگرین ادیب بیلا بالاش نے روس [illegible] پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن ہندوستانی فلم سازی پر اب تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔
فلم بنانے سے پہلے [illegible] ڈائرکٹر، سٹوری رائٹر، سینریو رائٹر میوزک ڈائرکٹر، آرٹ ڈائرکٹر، کیمرے مین خاص اداکاروں اور ایکٹرس اداکاروں سے کم از کم ایک یا ڈیڑھ مہینے تبادلہ خیالات کرتا رہتا ہے۔
روسی فلم میں ڈائرکٹر کو معمولی سے معمولی چیز کی واقفیت حاصل کرنی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے فلم کی ڈائرکشن دُور بن جاتی ہے ماسکو میں ایک ادارہ ایسا بھی قائم کیا گیا ہے جہاں فلم کی ڈائرکشن کی معلومات بہم پہونچائی جاتی ہیں۔ ہر نوآموز ڈائرکٹر اس ادارے سے منسلک ہوجاتا ہے اور پھر یہ ادارہ نوآموز ڈائرکٹر کو کسی ایک فلم کمپنی سے منسلک کردیتا ہے روسی ڈائرکٹر [illegible] جلدبازی سے تیار نہیں کرتے۔ اس لئے کہ جلدبازی سے فلم میں کافی خامیاں رہ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں فلم کی تمام خامیوں کو نظر انداز کرکے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ فلم جلد تیار ہو۔
روس میں بچوں کے لئے خاص قسم کے سینما بنائے گئے ہیں۔ ماسکو میں بچوں کے تین سینما ہیں جسے "چلڈرن تھیئٹر" کہا جاتا ہے اور کل "سوویٹ یونین" میں ایک سو پچاس "چلڈرن تھیئٹر" ہیں۔ ماسکو میں بچوں کی فلم بنانے والا ایک فلم ساز ادارہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ عموماً سولہ سال سے کم عمر کا لڑکا سینما نہیں دیکھ سکتا۔ بچوں کے سینما سوویٹ سرکار چلاتی ہے۔
روس میں موسیقی سکھلانے والے اسکولوں کی تعداد ۵۰۰ ہے ۱۹۳۶ء سے پہلے روس میں کل ۱۵۰۰ سینما تھے لیکن ۳۱۰۰۰ ہزار سینما ہیں۔
نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہندوستان میں "چلڈرن تھیئٹر" نہیں ہیں۔ ہندوستان میں ۸۵ فیصدی بچے اَن پڑھ ہیں۔ اسلئے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ بچوں کے لئے تعلیمی فلمیں بنائی جائیں۔ اس سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ ہندوستانی بچے فلموں کے ذریعے بہت جلد علمی ترقی حاصل کرسکیں گے۔
روس میں سرخ فوج [illegible] ۲۰۰۰ کتاب گھر قائم کئے گئے ہیں اور ان کتاب گھروں میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ کتابیں رکھی گئی ہیں۔
ماسکو میں سرخ فوج کے لئے ایک خاص تھیئٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ جہاں سرخ فوج کے سپاہی ڈرامے کھیلا کرتے ہیں۔ دوران جنگ میں سرخ فوج نے اپنی بہادری کے جو جوہر دکھائے ہیں اس کی مثال تاریخ میں مشکل ہی سے ملتی ہے۔
روس کے ہر ہوائی جہاز میں ایک فلم کیمرہ چسپاں کیا جاتا ہے۔ جب روسی ہوا باز دشمنوں کے جہازوں پر

دی کانپور الکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ

اطلاع

پبلک کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ کارپوریشن کے ملازمان میں سے کسی شخص کو بھی علاوہ الکٹریسٹی ہاؤس، وسدرلینڈ ہاؤس، میں دفتروں کے خزانچیوں کے کسی قسم کی رقم سروس کنکشن - ریکنکشن اور بجلی لگے ہوئے مکانات کی تبدیلی سکونت وغیرہ کے سلسلہ میں لینے کا اختیار نہیں ہے -

ایسے تمام معاملات میں متعلقہ کنزیومر یا کنزیومرز کو کارپوریشن اپنے چھپے ہوئے فارم پر ایک بل دیگی - جسے خزانہ کے دفتروں میں بوقت ادائیگی پیش کرنا چاہیئے اور اسکی باقاعدہ رسید حاصل کرنی چاہیئے -

جو رقوم ادا کرنی ہوتی ہیں - ان کو کمپنی بذریعہ خطوط یا اسٹیٹمنٹ بتادیتی ہے - اور کوئی چارج، یا اسٹیٹمنٹ، اس وقت تک صحیح نہیں سمجھنا چاہیئے - جبتک کہ کمپنی اسکی باقاعدہ تحریری تصدیق نہ کردے -

کارپوریشن ملازمان میں کسی شخص کو ناجائز ادائیگی کرنے کی ذمہ داری لینے سے انکار کرتی ہے -

دی کانپور الکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ
بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی لمیٹڈ
آلی - او - ہیملٹن
ڈائرکٹر
ایجنٹس -

لندن پہونچکر وزیر ہند کا بیان

لندن ۳ - جولائی - ہندوستان میں اپنا کام ختم کرنے کے بعد کیبنٹ مشن کے ممبران بذریعہ ہوائی جہاز آج رات یہاں پہونچے - وکٹوریہ سٹیشن پر لارڈ پریوی سیل، مسٹر آرتھر ہینڈرسن - ڈومینین سکریٹری لارڈ ایڈیسن پوسٹ ماسٹر جنرل لارڈ سٹینسگیٹ وال اور دیگر ممبران حکومت نے آپ کا استقبال کیا -

رویٹر کے سیاسی نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے کہا کہ ہندوستان میں قیام کے دوران میں ہم نے جو نئے تعلقات قائم کئے ہیں - لندن میں واپسی پرائمی بیٹھک یاد ہمارے لئے خوش کن ثابت ہو رہی ہے ہمیں اس بات سے بہت خوشی ہے کہ ہماری سکیم کا ایک اہم حصہ منظور کر لیا گیا - آئین ساز باڈی کی تشکیل شروع ہے اور ہمیں پوری امید ہے کہ دونوں بڑی پارٹیوں کی امداد سے جلد ہی باڈی اپنا کام شروع کر دے گی - اگر ہمارے ہندوستان چھوڑنے سے پہلے وہاں پر بڑی پارٹیوں کی امداد سے عارضی حکومت بھی قائم ہوجاتی تو قدرتی طور پر ہمیں بہت خوشی ہوتی - لیکن ہم ایسی حکومت کے قیام میں ہر ممکن امداد کرنے کے لئے تیار تھے - ہم جلد اپنی رپورٹ برٹش گورنمنٹ کے روبرو پیش کریں گے

وکٹوریہ اسٹیشن پر ایک مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے لارڈ لارنس نے کہا ہمیں ہندوستان میں سخت کام کرنا پڑا - اور ہمیں یقین ہے کہ ہم نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور جو کچھ ہم نے کیا مستقبل میں اس کے مفید نتائج ضرور ہوں گے - ہندوستان سے روانہ ہوتے وقت ہمیں بتایا گیا کہ کانسٹی ٹیوشن بنانے والی باڈی کی تشکیل زور شور سے جاری ہے - اور دونوں بڑی پارٹیاں بہترین دماغ اس میں بھیجنے کی کوشش کر رہی ہیں

نگران حکومت بنا دی گئی

نئی دہلی - ۲۹ جون - وائسرائے نے نگران حکومت کی ترکیب کا آج اعلان کر دیا ہے - ہز اکسلنسی گورنر جنرل نے محکمہ جات کو مندرجہ ذیل طریق پر تقسیم کر دیا ہے :-

فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکنلیک	جنگ
سر کورڈ ناتھ بیور	تجارت اور تعلقات دولت مشترکہ
سر ارکھ کولس	فنانس
سر ارکھ کورنن اسمتھ	وار ٹرانسپورٹ - ریلوے - ڈاک و تار
سر رابرٹ ہچنگس	خوراک و زراعت
سر اکبر حیدری	لیبر - تعمیرات - کانیں اور بجلی، اطلاعات وفنون - صحت
سر جارج اسپنس	قانون و تعلیمات
سر اے - اے واکھ	ہوم اور صنعت و رسد

۲ - چونکہ منصوبہ بندی اب ایک ایسے مرحلہ پر پہونچ چکی ہے جو جہاں متعلقہ محکمے اسے مکمل کر سکتے ہیں اور اس پر عملدرآمد کر سکتے ہیں اس لئے گورنر جنرل نے فیصلہ کیا ہے کہ منصوبہ بندی و ترقیات کو ایک علیحدہ محکمہ کی حیثیت سے ختم کر دیا جائے - ارتباط اور اضافہ ترقی کا کام کونسل کی ارتباط کمیٹی کرے گی -

بعدالت صاحب مہتمم نیلام بہادر کانپور

مقدمہ نمبری ۱۹ دفعہ ۱۷ D.R.A

بیجناتھ ولد پوسے کورمی ساکن موضع کیلئی پرگنہ بھوگنی پور

بنام - منوں لال وغیرہ

بنام - منوں لال ولد گوبردھن پرشاد و دیبی چرن ولد منو لال و گنگا نرائن ولد منوں لال ساکنان موضع سندنیاں وحال ساکنان موضع پلکھنی پرگنہ بھوگنی پور -

چونکہ منصفی حوالی کانپور نے واسطے نیلام حقوق و مرافق حقیت زمینداری مدیون ڈگری واقع پلکھن پرگنہ بھوگنی پور کے ہدایت کی ہے لہذا انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۸ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء واسطے سماعت اُن عذرات کے جو تم بنسبت نقشہ منافع کے کرنا منظور ہو مقرر ہوئی ہے اگر تم تاریخ مذکورہ بالا کو حاضر نہ ہوگے تو معاملہ تمہاری غیر حاضری میں طے ہو جائیگا - اور بعد ازاں اس معاملہ کی نسبت تمہارا کوئی عذر سماعت نہ کیا جائیگا - اوسی روز پروپوزل پیش ہوگا -

آج تاریخ ۲۵ ماہ جون سنہ ۱۹۴۶ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

دستخط حاکم عدالت
(مہر عدالت)

مولانا آزاد کی یادداشت لارڈ ویول کے نام

کانگریس عارضی حکومت کے ایوان میں کیوں داخل نہیں ہوئی

نئی دہلی ۲۷-جون- مولانا آزاد نے وائسرائے کو ڈیڑھ ہزار الفاظ کا ایک مکتوب روانہ کیا ہے۔ جس میں وائسرائے اور مشن کی ۱۶-جون کی اعلان کردہ تجاویز کو مسترد کر دینے کی وجہ بیان کی ہیں۔ خط کا خلاصہ یہ ہے:-

۱۶-جون کو آپ کا بیان ملتے ہی میری کمیٹی روزانہ اس پر غور کرتی رہی۔ آپ نے جن لوگوں کو عارضی حکومت میں شرکت کی دعوت دی ہے ان پر نیز آپ کی دی ہوئی تجویز پر غور کیا کہ کوئی ممکن حل نکالا جائے۔ ہم نے خوب سوچا۔ آپ کے نقطۂ نظر کو جانچا۔ گفت و شنید کے دوران میں ہم نے اپنی مشکلات آپ پر ظاہر کر دیں۔ بدقسمتی سے حالیہ خط و کتابت نے ان مشکلوں میں اضافہ کر دیا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کانگریس ایک قومی جماعت ہے اس میں ہندوستان کے تمام مذہب اور تمام فرقوں کے آدمی شامل ہیں۔ نصف صدی سے یہ کوشش رہی ہے کہ ہندوستان اور تمام ہندوستانیوں کے سر آزادی کا سہرا دیکھیں اور سب کو برابر کے حقوق ملیں۔ وہ زنجیر جس نے ہر فرقے کو اس میں منسلک کر دیا ہے۔ قومی آزادی کی ہے اور اقتصادیات اور سوشل حقوق کی برابری کی ہے۔

اب ہم کو اسی نقطۂ نظر سے ہر تجویز کو پرکھنا ہے ہمیں امید تھی۔ کہ عارضی حکومت میں اس آزادی کا پیش خیمہ نظر آئیگا۔ ہمیں آپ کی مشکلات کا احساس ہے۔ ہم نے آزادی کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی یعنی کسی قسم کی تبدیلی نہیں چاہی۔ لیکن ہمیں امید تھی کہ آزادی قائم کرنیوالی حکومت میں حقیقی تبدیلی ہو جائے گی۔

عارضی حکومت کا معیار اور اختیارات نہایت اہم ہیں۔ ہمارے خیال میں وائسرائے کی مجلس انتظامیہ سے کچھ مختلف تصویر پیش ہونیوالی تھی۔ یہ نیا نظریہ پیش کرتے کام کے نئے طریقے اور ہندوستان کو گھریلو اور بدیشی حالات کی تہ تک نفسیاتی طور سے پہونچنے کا راستہ بتاتی۔ ۳۰-مئی سنہ ۴۶ء کو آپ کے خط نے بتایا کہ عارضی حکومت کا معیار اور اختیارات معقول ہوں گے۔ لیکن ہمارے خیال کے مطابق یہ کام نہ ہوا۔ تاہم اس خط کی دوستانہ تحریر پر اعتماد کرتے ہوئے ہم نے آپ کو زیادہ مجبور نہ کیا اور منظور کر لیا۔

اب عارضی حکومت کی ترتیب کا اہم سوال باقی تھا۔ اس سلسلے میں ہم نے تاکید کی تھی کہ عارضی وقفے کے لئے بھی ہم مساوات کو منظور نہیں کر سکتے۔ نیز عارضی حکومت میں پندرہ ممبر ہوں۔ تاکہ ملک کا انتظام بخوبی ہو سکے اور چھوٹی اقلیتوں کی نمایندگی بھی اس میں شامل ہو ممبروں کے ناموں کا تذکرہ بھی کیا گیا تھا۔ نیز غیر مسلم لیگیوں کے کچھ نام بھی تجویز کئے گئے تھے۔ آپ کے ۱۶-جون کے بیان میں کچھ تجویز کردہ ناموں پر ہمیں حیرت ہوئی کانگریس کی عارضی فہرست میں کئی جگہ تبدیلیاں کی گئی تھیں۔

آپ کا تجویز کردہ ناموں کا ہمارے سامنے مکمل صورت بنا کر پیش کئے جانے کا مطلب یہ تھا کہ مسئلے کو غلط نظر سے دیکھا گیا ہے۔ ایک نام تو ایسے آدمی کا تھا جو سرکاری ملازم تھا۔ اور عوام کے لئے اس نے کوئی کام نہیں کیا تھا۔ ہمیں ذاتی اعتراض تو نہ تھا۔ مگر بغیر حوالہ و مشورہ ایسے نام کا شامل کر دینا یہ معنی رکھتا ہے کہ مسئلے کو غلط طریقہ پر سلجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری فہرست سے ایک نام نکال کر دوسرا نام رکھ دیا گیا ہے۔ مگر چونکہ آپ نے کہا ہے کہ اس میں ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے۔ لہذا مجھے اس کے متعلق کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں۔

اس فہرست میں سب سے اہم پہلو قوم پرور مسلمان کا اس میں موجود نہ ہونا تھا۔ ہمیں محسوس ہوا کہ یہ چیز افسوسناک ہے۔ ہم چاہتے تھے کہ کانگریس کو اپنے کوٹہ میں سے ایک قوم پرور مسلمان نامزد کرنے کی اجازت دی جائے ہمارا خیال تھا کہ اس معاملہ میں کوئی شخص بھی مداخلت نہیں کریگا جب میں نے آپکی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ مسلم لیگ کے نمایندوں میں ایک ایسے شخص کو لے لیا گیا ہے جو پچھلے انتخابات میں صوبہ سرحد میں ہار گیا تھا اور ہمارا یہ یقین ہے کہ یہ چیز کسی سیاسی مقصد کو مدنظر رکھ کر کی گئی ہے۔ تو آپ نے مجھے لکھا کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ کانگریس کو مسلم لیگ کے نامزد ممبروں پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اسی طرح دوسری طرف سے بھی میں اسی بات کو جائز قرار نہیں دے سکتا۔

امتحان صرف لیاقت کا ہونا چاہیئے۔ لیکن اس سے پیشتر کہ ہم کوئی صلاح دیتے۔ آپ کے جون والے خط نے ہمیں حیرانی میں ڈال دیا۔ آپ نے اس خط کا اخباری رپورٹوں کی بنا پر لکھا تھا۔ آپ نے ہم کو لکھا کہ کیبنٹ مشن کانگریس کو اس کے اپنے کوٹہ سے بھی عارضی گورنمنٹ کے لئے ایک قوم پرور مسلمان کو نامزد کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا ہمیں یہ فیصلہ نہایت عجیب معلوم ہوا کہ یہ چیز آپ کے اپنے مذکورہ بالا بیان کے بالکل خلاف تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ کانگریس کو اپنے نمایندہ چننے کا بھی اختیار نہیں ہے اپنے کو عارضی طور پر چھوڑنا کسی حالت میں بھی ہم سے برداشت نہیں ہو سکتا۔

آپ نے اپنے ۱۲-جون والے خط میں مسٹر جناح کے چند سوالات اور ان سوالوں کے جوابات تحریر کئے تھے۔ ہم نے مسٹر جناح کا خط نہیں دیکھا۔ سوال نمبر ۴ میں اقلیتوں یعنی اچھوتوں، سکھوں، ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کی نمایندوں کی جگہیں خالی ہو جانے پر کون پُر کرے گا اور کیا ان جگہوں کو پُر کرتے وقت مسلم لیگ کے لیڈر سے صلاح و مشورہ کیا جائیگا۔ آپ نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ اگر ان اقلیتوں کی کوئی جگہ خالی ہو گئی تو میں قدرتی طور پر دونوں پارٹیوں کی صلاح لونگا مسٹر جناح نے اس طرح سے اچھوتوں کو اقلیتوں میں شامل کر دیا اور آپ نے اس چیز کو جانتے ہوئے بھی منظور کر لیا ہے۔ جہانتک ہمارا تعلق ہے۔ ہم اس خیال کے مخالف ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ اچھوت ہندو سوسائٹی کا ہی حصہ ہیں۔ آپ نے بھی اپنے ۱۵-جون والے خط میں اچھوتوں کو ہندو تسلیم کیا تھا۔ آپ نے بتایا تھا کہ آپ کی تجاویز میں مسلمانوں اور ہندوؤں کانگریس اور مسلم لیگ میں کوئی مساوات نہیں۔ ہندوؤں کے چھ نمایندوں میں سے ایک اچھوت ہے۔ ہم اس چیز سے کبھی اتفاق نہیں کر سکتے کہ ایک فرقہ دارانہ پارٹی کے لیڈر کو اچھوت نمایندے (جو کانگریس کوٹہ میں شامل ہیں) کو یا کسی دوسری اقلیت کے نمایندوں کو نامزد کرنے کا حق دیا جائے۔

سوال نمبر چار میں اچھوتوں کو پھر اقلیت کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور پوچھا گیا ہے کہ کیا اس حکومت میں فرقہ دارانہ تناسب برابر رکھا جائیگا۔ آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ یہ نسبت دونوں کی مرضی کے بغیر نہیں بدلی جائیگی۔ یہاں بھی ایک فرقہ دارانہ گروپ کو ایسے گروپ میں تبدیل کرنے کے لیے ویٹو کا حق دیا گیا ہے۔ جس کے ساتھ اُسے کوئی تعلق نہیں ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم کسی وقت اچھوتوں کو زیادہ نمایندگی دیں۔ یا مثال کے طور پر دوسری اقلیت یعنی اینگلو انڈینوں کو بھی نمایندگی کا حق دینا چاہیں تو ایسا کرنے کے لئے ہمیں مسلم لیگ کی منظوری حاصل کرنی پڑیگی اور ہم لیگ کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ ہم اس چیز کو نہیں مان سکتے۔ ہم مزید بتانا چاہتے ہیں کہ آپ نے سورن ہندوؤں کو مسلم لیگ کے برابر نمایندگی دی ہے۔ آپ سوال نمبر ۵ کے جواب میں لکھتے ہیں کہ کسی بھی بڑے فرقہ دارانہ مسئلے کا حل دونوں فرقوں کی اکثریت کی مرضی کے بغیر نہیں کیا جا سکتا اس سوال کے جواب میں آپ نے مزید لکھا تھا کہ آپ نے یہ چیز کانگریس ورکنگ کمیٹی کے سامنے رکھی اور انھوں نے اس بات کی بہت تعریف کی اس سلسلہ میں میں آپ کو بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس تجویز کو مستقل نظام کے یونین لیجسلیچر کے لیے منظور کیا تھا یہ چیز عارضی نظام کے متعلق بھی لی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ عارضی حکومت لیجسلیچر کے سامنے جوابدہ ہو اور یہ لیجسلیچر دونوں فرقوں کی آبادی کے تناسب سے بنائی گئی ہو میں نے اپنے ۱۳-جون والے خط میں بتایا تھا کہ موجودہ حالات کے تحت فرقوں کو اس طرح دینے سے حکومت کا کام چلانا مشکل ہو جائیگا اور ہر روز ڈیڈلاک پیدا ہوتے رہیں گے۔ مسٹر جناح کے سوال میں بھی لکھا ہے کہ اگر مسلم ممبروں کی اکثریت کسی فرقہ دارانہ معاملے کی مخالفت ہو تو اس معاملہ کو حل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ سوال آپ کے ۱۶-جون والے بیان سے پیدا ہوا جس میں آپ نے ۱۲ نمایندوں کی جگہہ ۱۴ نمایندے لینے منظور کئے تھے۔ اس بیان میں اس قاعدہ کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا تھا۔ یہ تبدیلی ہماری منظوری کے بغیر کی گئی ہے۔ یہ چیز بھی مسلم لیگ کو ویٹو اور عارضی حکومت کی راہ میں روڑے اٹکانے کا اختیار دیدیتی ہے ہم نے مندرجہ بالا سطور میں آپ کی ۱۶-جون کی تجاویز اور مسٹر جناح کے سوالوں کے جوابات کے نقایص ظاہر کئے ہیں۔ یہ نقایص عارضی حکومت کے کام میں رکاوٹ ڈالیں گے۔ موجودہ حالات میں آپ کی تجاویز ہمارے مقصد کو پورا نہیں کرتیں۔

عارضی حکومت کے متعلق تجاویز نامنظور

اس لئے میں نے اور میری کمیٹی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ کانگریس عارضی حکومت میں شامل نہیں ہوگی جو تجاویز ۱۶-مئی کے بیان میں پیش کی گئی تھیں ان کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ۲۴-مئی کو ایک رزولیوشن پاس کیا ہے اور کانگریس اور مشن کے ممبروں میں اس بارے میں بات چیت بھی ہوئی ہے۔ ان ملاقاتوں میں ہم نے ان تجاویز کے نقایص بتا دیے ہیں ہم کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی میں شامل ہونا منظور کرتے ہوئے آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس اسمبلی کے کام

ٹرین کے حادثہ کے بعد مہاتما گاندھی تقریر

پونہ- پہلی جولائی- پونہ میں کل شام پرارتھنا کے بعد مہاتما گاندھی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے حیرت ہے کہ دہلی کی شدید گرمی میں اس قدر زبردست کام کرنے کے باوجود میری صحت کس طرح قائم رہی۔ آپ نے کہا کہ میں تو اسکو رام نام کی حیرت انگیز قوت کا اثر سمجھتا ہوں مہاتما جی نے مزید کہا کہ میں تو اسکو پرماتما کی کرپا خیال کرتا ہوں کہ جو میں آج آپ لوگوں کے درمیان موجود ہوں کل رات جب میں گہری نیند سو رہا تھا۔ ٹرین کا ایک حادثہ ہو گیا۔ کچھ لوگوں نے کرجات اور ال کے درمیان ریل کی پٹری پر ایک پتھر رکھ دیا۔ لیکن انجن ڈرائیور کی حاضر دماغی سے ٹرین پٹری سے اترنے سے بچ گئی اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ کہانی سنانے کے لئے کون زندہ رہتا۔ لیکن آپ کو اس وقت تک کوئی نہیں مار سکتا جبتک کہ ایشور کی مرضی ہو۔

مہاتما جی نے مزید کہا کہ میں نے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہونچایا۔ میں نہیں سمجھتا کہ مجھے ہلاک کرنے کی کسی نے کیوں کوشش کی۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ کوشش کی گئی۔ ملک میں اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی کیوں ہو؟ یہ ساتواں موقعہ ہے کہ میں بال بال بچا ہوں شاید اس لئے ہے کہ مجھے آپ لوگوں کی سیوا کرنے کے لئے ۱۲۵ سال کی عمر تک زندہ رہنا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ انسان کی زندگی اس قسم کی باتوں کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے ہے۔ اور باقی خبر مجھے اخباروں سے ملی ہے اس کے سوائے اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ ہمیں ایشور پر بھروسہ رکھنا چاہیئے وہ پیڑھے کو سیدھا کرتا ہے۔

ترکی اپنی دکھنی سرحد کی فکر

انقرہ یکم جولائی- لبنان کے پریزیڈنٹ نے ترکی کا دورہ کیا تھا اور اس میں صدر ترکی سے جو ملاقات کی تھی۔ اس کے بارے میں عام خیال ہے کہ اس میں سب سے زیادہ اہم بات چیت اسکندریہ کے معاملہ میں ہوئی۔ ترکی اور لبنان کے دو پریزیڈنٹوں میں جو بات چیت ہوئی۔ اس میں اور مڈل ایسٹ کے سمجھوتہ کا بھی ذکر ہے۔ ترکی اپنی دکھنی سرحد پر پوری حفاظت چاہتا ہوں۔

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل م[illegible]
احسن سمیجی

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ہے 2/8/-
سہ ماہی ۱۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ /۲/ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 44 NO. 28 | Cawnpore. Satur[day] 13RD JULY 1946

کانپور شنبہ - ۱۳ - جولائی سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۲ - شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۵ھ

جلد ۴۴ نمبر ۲۸

ادبیات

انتخاب ماہانہ مشاعرہ جامعہ ادبیہ کانپور

۶ - جولائی ۹ - ½ بجے رات کو جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ نواب سید قیصر حسین صاحب کے دولتکدہ پر منعقد ہوا - لیکن بہت کم حضرات نے شریک ہونے کی زحمت فرمائی - انتخاب درج ذیل ہے :—

(ایڈیٹر)

((جناب نواب آثر کانپوری))

کوئی آزاد ہوتا ہے کوئی مجبور ہوتا ہے
جو سچ پوچھو محبت میں یہی دستور ہوتا ہے

اثر دشمن کی آنکھوں میں کہاں اشکوں کی رنگینی
لہو روتی ہیں آنکھیں دل میں جب ناسور ہوتا ہے

((جناب ندرت کانپوری))

چمن میں فصل گل آنیکا یہ دستور ہوتا ہے
کہ حسن اپنی نمایش کے لئے مجبور ہوتا ہے

تصور میں جب اون کا جلوۂ مستور ہوتا ہے
تو میرا ہر نفس سرمایہ دار نور ہوتا ہے

محبت میں کسے اظہار غم منظور ہوتا ہے
جو تم مجبور کرتے ہو تو دل مجبور ہوتا ہے

نگاہیں ہوں، تو حاصل لطف کوہ طور ہوتا ہے
کہ ذروں میں بھی پنہاں اک جہان نور ہوتا ہے

سبھی ساغر بکف جب دیکھتا ہوں بزم میں ساقی
تو آنکھیں شاد ہو جاتی ہیں، دل مسرور ہوتا ہے

مرے دل کے سیہ خانے میں بھی اک برق چمکا دے
ترے پرتو سے نور روشن چراغ طور ہوتا ہے

یہ بتخانہ، یہ بتخانے کا عالم اے معاذ اللہ
کہ زاہد سر جھکانے کے لیے مجبور ہوتا ہے

کوئی ڈھونڈھے تو تیرا آستاں ملتا نہیں لیکن
جبیں سے پاس ہوتا ہے نظر سے دور ہوتا ہے

اک آہ سرد بھر لیتا ہوں اونکو دیکھکر ندرت
اگر کوئی گلہ کرنا مجھے منظور ہوتا ہے

((جناب اظہر کانپوری))

محبت کے حسیں نغموں سے جب مسحور ہوتا ہے
تو پھر غم مسکرانے کے لئے مجبور ہوتا ہے

نگاہیں اٹھ رہی ہیں بجلیاں گرتی ہیں رہ رہ کر
دل عاشق اسی عالم میں رشک طور ہوتا ہے

بھلائے سے بھلا سکتا نہیں عہد گذشتہ کو
کہ انساں فطرتاً اس کے لئے مجبور ہوتا ہے

سمجھ سکتا نہیں اس راز خاص عشق کو کوئی
وہ کرتے ہیں کرم اور دل مرا رنجور ہوتا ہے

کسی کی مست نظروں کا تغافل اے معاذ اللہ
مگر انسان جینے کے لئے مجبور ہوتا ہے

کسی کے جلوۂ رنگیں کی اظہر آرزو کیسی
وہی رہتا ہے دل میں جو نظر سے دور رہتا ہے

((جناب نجم موجی کانپوری))

اسے نزدیک پاتا ہوں وہ جتنا دور ہوتا ہے
خوشا دیدار کب جذب نظر مجبور ہوتا ہے

نظر میں تیری کس کا عارض زیبا ہے اے واعظ
کہ تیرے لب پہ جب ہوتا ہے ذکر حور ہوتا ہے

پیام شادمانی سے نہیں کم جوش گریہ بھی
گذرتا ہے جو غم حد سے تو دل مسرور ہوتا ہے

اسی کو میرے مشرب میں غرور حسن کہتے ہیں
وہ دل کے پاس رہ کر بھی نظر سے دور ہوتا ہے

یہ کس انداز سے ظالم نے نظریں ڈالدیں پیر
نہ اب مسرور ہوتا ہے نہ اب رنجور ہوتا ہے

بہت دشوار ہے نظارہ اسکا بجز ہستی میں
یہ پردہ درمیان ناظر و منظور ہوتا ہے

((جناب انتر ناردی))

محبت جب اثر کرتی ہے دل رنجور ہوتا ہے
یہ وہ منزل ہے جس میں حسن بھی مجبور ہوتا ہے

وہ بے پردہ تو آجاتے ہیں اکثر سامنے لیکن
نگاہ شوق سے پردہ بہ مشکل دور ہوتا ہے

عجب تاثیر رکھتی ہے شراب عشق اے آنتر
فزوں ہوتا ہے نشہ جتنا ساقی دور ہوتا ہے

((جناب نواب لائق حسین سلمہٗ))

یہ سچ ہے سنگ سے ٹکرا کے شیشہ چور ہوتا ہے
مگر دل عشق کرنے کے لئے مجبور ہوتا ہے

دنیائے اسلام

عرب یہودیوں کی فوج سے نہیں ڈرتے

عرب لیگ کے سکریٹری کا بیان

قاہرہ - ۸ - جولائی - عرب لیگ کے سکریٹری عزام پاشا نے برطانیہ کے نام عرب ممالک کی یادداشت کی اشاعت کے بعد کہا کہ عرب یہودی فوج سے نہیں ڈرتے بلکہ وہ ان طاقتوں سے ڈرتے ہیں جو یہودی فوج کی پشت پناہی کر رہی ہیں - اس خیال کا اظہار انھوں نے اس وقت کیا جب ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا ان کا خیال یہ ہے کہ فلسطین کا مسئلہ دنیائے عرب کو مشتعل کر دے گا -

فلسطین کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے عزام پاشا نے کہا کہ درا صل عرب اور یہودی ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ ٹھنڈے دل سے گفت و شنید اور کچھ وقت گذر جانے پر سمجھوتہ کی تمنا سے یہ پیچیدہ مسئلہ حل نہ ہو جائے -

برطانی حکومت کی حال کی کارروائیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے جب یہودی ایجنسی کے دفتر پر قبضہ کر لیا گیا تھا - اور ایجنسی کے لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا تھا - عزام پاشا نے کہا کہ ۱۹۲۹ء میں برطانیہ نے عربوں کے ساتھ جو کچھ کیا تھا - اس کے مقابلہ میں یہودیوں کے ساتھ نرمی برتی گئی ہے -

(اگست ۱۹۲۹ء میں برطانیہ نے یروشلم، عبروں اور صفد کے عرب ہنگاموں کو سختی سے دبایا تھا - بعد میں ایک برطانی کمیشن نے فیصلہ کیا کہ فسادات کی بنیادی وجہ یہودیوں کا داخلہ اور آراضیات کی خریدہے -)

عرب لیگ نے برطانی امریکی تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ پر امریکی حکومت کی تحریر پر بھی ایک بیان شایع کیا ہے جس میں کہا گیا کہ :—

" فلسطین کا مسئلہ یہودیوں پر نازیوں کے مظالم سے نہیں پیدا ہوا بلکہ برطانیہ کی غلط پالیسی کا نیتجہ ہے جو پہلی جنگ عظیم کے بعد اعلان بالفور سے شروع ہوئی -

اگر امریکہ کی کارروائیاں یورپ کے ستائے ہوئے یہودیوں کی حفاظت تک محدود رہتیں تو انھیں انسانی ہمدردی سے تعبیر کیا جا سکتا تھا اور وہ قابل قبول ہو سکتی تھیں - لیکن یہودیوں کے عالمی مسئلہ کو یہودیوں کے قومی وطن اور عربوں کی تمنا کے خلاف عربوں کو ان کے وطن میں یہودی حکومت قائم کرنے کے سوال سے الجھا دیا گیا ہے اور اس کا رخ انصاف کی طرف سے پلٹ دیا ہے -

اگر امریکہ نسلی تعصب کا مقابلہ عالمگیر بنیاد پر اور انسانی ہمدردی کے خیال سے کرتا تو عرب اسکے سب سے بڑے حامی ہوتے - صیہونیوں کو امریکہ کی مادی اور اخلاقی امداد نے ایک مسئلہ پیدا کر دیا ہے - کیونکہ صیہونی اب یہ خیال کرنے لگے ہیں کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی قوم کے بھروسے پر فلسطین کے نہتے باشندوں کو اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ ماننے پر مجبور کر سکتے ہیں -

ہمارا خیال ہے کہ عربوں کے مفاد اور امریکہ کے مفاد اور پالیسی میں تصادم کرا دینے کی پالیسی میں صیہونی اب کامیاب ہونے ہی والے ہیں -

لیگ نے اس بات پر زور دیا کہ لیگ برطانی امریکن کمیشن کو باضابطہ تو نہیں خیال کرتی پھر بھی لیگ نے اس کا بائیکاٹ نہیں کیا - بلکہ اس کے کام میں اشتراک عمل کیا - تاکہ امریکہ کے شور مچانے والے اور ہنگامے کرنیوالے یہودیوں کے گروہ کا دوستانہ امریکہ کی پالیسی پر زیادہ اثر نہ پڑنے پائے جو امریکی رائے عامہ عربوں کے لئے کسی حد تک بدل سکتا ہے -

عرب حکومتوں کی یادداشت

قاہرہ - ۸ - جولائی - عرب لیگ نے آج اس یادداشت کو شایع کر دیا جو گذشتہ ماہ میں بلدان (شام) کے مقام پر عرب لیگ کے اجلاس کے بعد فلسطین کے متعلق تمام عرب ریاستوں نے برطانیہ کو بھیجا تھا - اسمیں فلسطین کے موجودہ حالات کا خاتمہ کر کے متحدہ اقوام کی روح اور تجاویز کو مدنظر رکھتے ہوئے اور متحدہ اقوام کے پہلے اجلاس کے شایع کردہ فیصلہ کو برقرار رکھا جائے یعنی معاملہ سے براہ راست تعلق رکھنے والی حکومتیں انتدابی طاقت سے گفت و شنید کریں -

یہ معاملہ فوری اور انتہائی اہمیت رکھتا ہے اس لیے ہم امید کرتے ہیں کہ یہ گفت و شنید جلد از جلد شروع ہو جائے تاکہ متحدہ اقوام کے ستمبر کے اجلاس سے پہلے کوئی سمجھوتہ ہو جائے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پہ بھی کبھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۱۳-جولائی سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۸

کانگریس کی نئی ورکنگ کمیٹی

کانگریس کی نئی ورکنگ کمیٹی لغوی معنی میں نئی ہے۔ مع صدر کے اکیس سات نام دستمول ؟ جی ؟ پرانے ہیں۔ باقی آٹھ نئے ہیں۔ جن میں کچھ کم مشہور ہیں۔ اور کم سے کم ایک نام تو ایسا ہے جو ۱۹۴۲ء کی تحریک میں ایک نہایت ہی محدود حلقہ کے اندر روشنی میں آیا۔ نئی ورکنگ کمیٹی کے ناموں کا یوں تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔ مولانا ابو الکلام آزاد، سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد، خان عبد الغفار خاں۔ پنڈت گووند ولبھ پنت۔ خود جواہر لال نہرو ان بزرگوں میں سے ہیں جن کے نام کانگریس ہائی کمان سے اس درجہ وابستہ ہو گئے ہیں کہ دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کرنا مشکل ہی معلوم ہوتا ہے۔ شری راجگوپال آچاری ورکنگ کمیٹی کے لیے کچھ نئے نہیں، اگر ۱۹۴۲ء میں انھیں کانگریس کی پالیسی بالخصوص اگست رزولیوشن سے شدید اختلاف نہ ہوتا تو کانگریس اور اسکی ہائی کمان سے ان کی علیحدگی کا افسوسناک باب انکی عمر بھر کی قومی خدمات کی طویل تاریخ میں داخل ہو گیا وہ تصنیف ہی نہ ہوتا۔ "کوئٹ انڈیا" کی وقت کے لازمی اقتضا کے مطابق جو تفسیر و تاویل کی جا رہی ہے۔ اسکی روشنی میں یہ کوئی عجیب بات نہیں کہ موجودہ صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو جیسے عمل پرست نے راجہ جی کو کانگریس ہائی کمان میں ان کی پرانی جگہ واپس دے دی۔ یہ کھلا ہوا راز ہے کہ مولانا آزاد۔ سردار پٹیل۔ پنڈت جواہر لال اور خود مہاتما جی صوبہ مدراس کی لیڈرشپ پھر راجہ جی کے ہاتھوں میں دیکھنا چاہتے تھے۔ ان کی سیاست دانی اور معاملہ فہمی کے سب لوگ قائل ہیں۔

نئے ممبران میں مسٹر رفیع احمد قدوائی اور شریمتی کملا دیوی چٹو پادھیائے کے ناموں سے سب واقف ہیں۔ مس مردولا سارا بھائی مزدوروں کی تنظیم میں بڑی مہارت رکھتی ہیں اور اس میدان میں مہاتما گاندھی کے ہدایت کے مطابق کام کر کے خاصی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ سردار پرتاب سنگھ نے ورکنگ کمیٹی میں جہاں پنجاب کی نمایندگی کی کمی پوری کر دی وہاں سکھوں کی یہ جائز شکایت بھی رفع کر دی کہ سردار سردل سنگھ کویشر کے بعد سکھوں کو کانگریس ہائی کمان میں جگہ نہ ملی۔ مسٹر فخر الدین احمد آسام کے ہیں اور قوم پرور مسلمانوں کی نمایندگی کرتے ہیں۔ راؤ صاحب پٹوردھن۔ مسز کملا دیوی کی طرح سوشلسٹ ہیں۔ اگرچہ وہ شاید پارٹی کے ممبر نہیں۔ مسز کملا دیوی کے متعلق اگر یہ اطلاع صحیح ہے کہ وہ سوشلسٹ پارٹی کی ممبر ہیں تو یہ بات حیرت انگیز بن جاتی ہے کہ کانگریس ہائی کمان میں شرکت سے سوشلسٹوں کے انکار کے بعد ان کا نام کیسے شامل کیا گیا۔ ممکن ہے کہ پارٹی نے ممبروں کو انفرادی آزادی دیدی ہو۔ بہرحال مسز کملا دیوی بین الاقوامی شہرت کی مالک ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ کانگریس ہائی کمان میں مسز سروجنی نیڈو کی کمی اگر کسی حد تک پوری ہو سکتی تھی تو کملا دیوی کی شرکت سے راؤ صاحب پٹوردھن مشہور سوشلسٹ لیڈر مسٹر اچیوت پٹوردھن کے بھائی ہیں اور پارٹی کا ممبر نہ ہوتے ہوئے بھی انھوں نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں ورکنگ کمیٹی کے آئینی ریزولیوشن کی اس شدومد سے مخالفت کی کہ مسٹر جے پرکاش نراین کی تقریر بھی اس کے مقابلہ میں ہلکی معلوم ہونے لگی۔ مگر پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک طرف راجہ جی کی شمولیت مناسب سمجھی۔ دوسری طرف راؤ صاحب پٹوردھن کی شمولیت بھی ضروری سمجھی۔ نئی ورکنگ کمیٹی کے سلسلہ میں مسٹر سرت چندر بوس کا نام تو اتنے عرصہ سے اور اتنی شدت سے لیا جا رہا تھا کہ ان کی شرکت مسلمہ بن چکی تھی۔ لہذا اس پر کوئی تبصرہ غیر ضروری ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ڈاکٹر پرفل چندر گھوش ان کے لیے جگہ خالی کر کے دل سے خوش ہوئے ہوں گے۔ نئی ورکنگ کمیٹی نہ صرف دائیں اور بائیں کے اعتبار سے بلکہ الگ الگ دونوں بازوؤں میں داخلی طور پر جو مختلف رنگ ہیں ان کے لحاظ سے بھی سب اہم عنصروں کی نمایندہ ہے۔ یہ صحیح معنوں میں "کمپوزٹ" (مختلف پارٹیوں کا مرکب) کیبنٹ ہے۔ کانگریس ہائی کمان کی تاریخ میں "ہم خیال کیبنٹ" کی جو روایت مہاتما گاندھی کی حمایت کے سلسلہ چلی آ رہی تھی اسے پنڈت جواہر لال نہرو نے توڑ دینا مناسب سمجھا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ انھوں نے یہ قدم بقول خود اپنے پرانے ساتھیوں اور مہاتما گاندھی سے مشورہ کے بعد اٹھایا ہے۔ نئی ورکنگ کمیٹی میں نیا خون ہے دائیں بائیں بازو کا اچھا توازن ہے۔ مسلم نمایندگی بڑھ گئی ہے۔ سکھوں کو نمایندگی دی گئی ہے۔ یہ سب باتیں اہمیت رکھتی ہیں۔ ہم ورکنگ کمیٹی کو کسی واحد کسوٹی پر رکھے بغیر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مجموعی حیثیت سے اس کی تشکیل اچھی ہے البتہ یہ وقت بتائے گا کہ کمپوزٹ کیبنٹ کا تجربہ کہاں تک کامیاب ثابت ہوگا۔

ورکنگ کمیٹی سے جو نام ہٹ گئے وہ سب اپنی اپنی جگہ بھاری ہو چکے تھے۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ، آچاریہ کرپلانی، مسٹر آصف علی۔ مسز سروجنی نیڈو۔ ڈاکٹر پرفل گھوش اور شری شنکر راؤ دیو ان میں سے ہر نام میں ایک جذبہ ہے جو مدت میں پیدا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر پٹابھی سیاستدانوں میں بہت ممتاز درجہ رکھتے ہیں، ۱۹۲۰ء سے پہلے وہ گاندھی ازم کے فلسفہ کے بہترین ترجمانوں میں شمار ہوتے تھے۔ آچاریہ کرپلانی اور مسز سروجنی نائیڈو کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو نے خود بیان کیا ہے کہ یہ دونوں ورکنگ کمیٹی کے لیے طاقتوں کا ستون تھے۔ کانگریس کے آئین اور دفتری کام سے آچاریہ کرپلانی کو جس قدر واقفیت ہے وہ شاید ہی کسی دوسرے کانگریس مین کو حاصل ہوگی۔ مسٹر آصف علی کے متعلق ہم صرف اتنا ہی عرض کریں گے کہ کانگریس کے انقلابی پروگرام میں پارلیمنٹری پروگرام کو آج جو اہم اور مفید جگہ حاصل ہے وہ بہت کچھ آصف صاحب کے تعمیری کا ہی نتیجہ ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی

(بمبئی۔ ۶-جولائی) ڈھائی بجے دن سے۔ یہاں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ شروع ہوا۔ کانگریس کے ۳۸۰ ممبران میں سے ڈھائی سو شریک ہوئے۔ جلسہ سر کاؤس جی جہانگیر ہال میں ہوا۔ گاندھی جی جلسہ میں شرکت کے لئے تین بجے آئے۔

صدر مولانا ابو الکلام آزاد نے اپنی تقریر میں ستمبر ۱۹۴۲ء سے ابتک کے حالات ممبران کے سامنے پیش کیے۔ اس کے بعد آچاریہ کرپلانی نے پچھلے جلسہ کی روداد سنائی۔ جسکی تصدیق کی گئی۔ اس کے بعد مولانا آزاد وغیرہ نے پنڈت نہرو سے استدعا کی کہ وہ کرسی صدارت پر بیٹھیں۔ نئے اور پرانے کانگریس کے صدروں نے اس موقع پر نہایت گرمجوشی سے ہاتھ ملائے۔

مسٹر ولبھ بھائی پٹیل نے اور ان کے بعد پنڈت گووند ولبھ پنتھ نے اپنی تقاریر میں مولانا آزاد کی عظیم الشان خدمات قومی اور پر آشوب دور میں ان کی مدبرانہ رہنمائی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ملک آزادی کی جس منزل تک پہونچ چکا ہے۔ اسکا سارا سہرا مولانا آزاد کے سر ہے گا۔ سردار پٹیل نے اپنی تقریر میں ملکی سیاست کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگست ۱۹۴۲ء میں کانگریس نے تخلیہ ہندوستان کا رزولیوشن پاس کیا تھا۔ اب آج ہم اس تخلیہ کی عملی شکل سوچ رہے ہیں۔ تاکہ بآسانی اور بلا کسی قصہ قضیہ کے یہ تخلیہ مکمل ہو جائے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس وقت ملک میں نہایت اہم انقلابات رونما ہیں مولانا آزاد سے بہتر ہم میں کوئی شخص نہ تھا۔ وہ اس دور میں نازک ذمہ داریوں کے بوجھ کو بحسن وجوہ اٹھا سکے میں خود انتہائی تذبذب میں تھا کہ اس بار کو قبول کروں یا مسترد۔ لیکن پرسوں گاندھی جی اور اپنے رفقائے کانگریس کمیٹی کے زور ڈالنے سے میں نے اس عہدہ کو قبول کرنا منظور کیا۔

پنڈت نہرو کی تقریر کے بعد ہی مسٹر کرپلانی نے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے انتقال پر تعزیتی تجویز پیش کی جسے حاضرین نے کھڑے ہو کر پاس کیا۔

اس کے بعد اجلاس کا اہم ترین رزولیوشن مولانا ابو الکلام آزاد نے پیش کیا۔ جسکا مقصد یہ تھا کہ ورکنگ کمیٹی کے اس رزولیوشن کی تصدیق کی جائے جس میں کمیٹی نے وزارتی مشن کی طویل میعاد کی تجاویز کو مانتے ہوئے دستور ساز اسمبلی کے الکشن میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔ مولانا آزاد نے اپنی تقریر میں بنگال کی یورپین جماعت کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا کہ وہ دستور ساز اسمبلی کے الکشن میں اپنا ووٹ کسی طرف نہ دیگی۔

مسٹر پٹیل نے مولانا آزاد کے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے یہ واضح کیا کہ اس رزولیوشن میں کسی ترمیم کی مطلق گنجایش نہیں۔ ہم اس رزولیوشن کو آپ کے سامنے صرف تصدیق کے لئے رکھ رہے ہیں۔ یا تو اسے پورا پورا مانیے یا رد کر دیجئے۔

مسٹر پٹیل کی تقریر کے بعد سوشلسٹ پارٹی کے رہنما مسٹر جے پرکاش نراین نے رزولیوشن کی پرزور مخالفت کی اور کہا کہ یہ دستور ساز اسمبلی جو برطانوی حکومت کے ذریعہ قائم ہو رہی ہے۔ یہاں کے باشندوں کو سوراج نہیں دلا سکتی۔

اس وقت ہمارے ملک کے سامنے کسی دستور ساز اسمبلی کو قبول کرنے یا رد کرنے کا سوال نہیں ہے بلکہ صرف یہ ہے کہ کسی طرح نئی نئی قوتوں سے کام لیکر برطانوی سلطنت کو ہندوستان سے نکال باہر کیا جائے برطانوی وفد ہندوستان کو آزادی بخشنے نہیں آیا تھا بلکہ کانگریس اور مسلم لیگ کے مابین ثالث بنکر آیا تھا۔ یہ سب اختلافات برطانیہ کے پیدا کردہ ہیں لہذا وہ بھی ان کو اچھالنے اور ابھارنے کی کوشش کر رہی ہے۔

سوامی سہجانند سرسوتی (بہار) مسٹر انصار ہروانی (یو-پی) منشی احمد دین (پنجاب) مسٹر راجت پٹوردھن (مہاراشٹر)۔ شریمتی ارونا دیوی نے مخالفت میں تقریریں کیں۔ مولانا ابو الکلام آزاد پنڈت جواہر لال نہرو اور مہاتما گاندھی نے رزولیوشن کی موافقت میں تقریریں کیں۔ بالآخر رزولیوشن ۵۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۰۴ ووٹوں سے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن منظور کر لیا گیا۔

پوسٹمینوں کی ہڑتال

۱۱-جولائی سے پوسٹل یونین کے فیصلہ کے مطابق ڈاکخانہ کے لور گریڈ ملازمان نے تنخواہوں میں ترقی اور دوسری سہولتوں کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ہڑتال کر دی ہے۔ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کے ڈائرکٹر جنرل نے بتلایا ہے کہ ہڑتال بلوچستان کے علاوہ تقریباً تمام ہندوستان میں ہوئی ہے۔

پوسٹ ماسٹر کانپور نے ہڑتال کی وجہ سے شہر میں مندرجہ ذیل ۱۴ اسنٹر بنا دیئے ہیں جہاں سے پبلک اپنی ڈاک یعنی اخبارات۔ پیکٹ۔ لفافہ اور کارڈ ۱۰ بجے سے ۴ بجے شام تک لے سکتے ہیں۔ ڈیلیوری صرف ایک ہوگی۔

چونکہ شہر کے لیٹر بکسوں کے کھولنے کا انتظام نہیں ہے اسلیے پبلک سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ سنٹر پوسٹ آفس میں جاکر اپنی ڈاک پوسٹ کریں۔ کانپور کے ۸ سو ملازمان اسٹرائیک پر ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو پریسیڈنٹ کانگریس نے حکومت ہند اور پوسٹل یونین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملہ کو پنچایت کے سپرد کر دیں اور اس کے فیصلہ کی تاریخ مقرر کر دیں۔

ڈاکخانہ کی ہڑتال سے کاروباری طبقہ کو سخت تکلیف ہے اور جلد سے جلد حکومت ہند اور پوسٹل یونین کو پنڈت جواہر لال نہرو کے فرمانے کے مطابق اس مسئلہ کو پنچایت میں دیدینا چاہیئے۔ تاکہ ہڑتال ختم ہو سکے۔ جہاں سے پبلک کو ڈاک ملیگی۔ وہ مقامات حسب ذیل ہیں:-

(۱) ہیڈ پوسٹ آفس (۲) نواب گنج (۳) ٹی پی۔ سکنڈ (۴) چھاؤنی (۵) نرونا کا ڈاکخانہ (۶) چوک (۷) نیا گنج (۸) کلوبل اسٹریٹ (۹) الگن (۱۰) چوکی چریبا (۱۱) فیل خانہ (۱۲) بیل گنج (۱۳) انور گنج (۱۴) سی-او-ڈی۔

کانپور سائنس یونیورسٹی

یہ بات بڑی خوشی کے ساتھ سنی جائیگی کہ یو-پی-گورنمنٹ کانپور میں ایک سائنس یونیورسٹی اور میڈیکل کالج کھولنے کی اسکیم پر نہایت دلچسپی کے ساتھ غور کر رہی ہے۔ کثیر التعداد ملوں اور فیکٹریوں کی موجودگی میں کانپور کے لئے ایسے انسٹیٹیوشنوں کی اشد ضرورت ہے۔ کانپور میں ٹیکنالوجی۔ ایگریکلچر اور ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوٹ موجود ہیں جو سائنس یونیورسٹی کیلیے بڑے مددگار ثابت ہوں گے۔ ان سب باتوں کے علاوہ لوہے اور فولاد کی صنعت کی سرعت کے ساتھ ترقی یونیورسٹی کے کامیاب طلبا کے لئے کام مہیا کریں گے۔

یو-پی-گورنمنٹ نے شعبہ تعلیم کے ۲۴ ماہرین کی ایک کمیٹی اس غرض کے لئے مقرر کی تھی جو آجکل لکھنؤ میں اس اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے متعلق غور کر رہی ہے

صنعتی اسکیم

جنرل سکرٹری کستوربا میموریل ٹرسٹ نے کاٹج انڈسٹری کی ترقی کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ کے دونیشن کے لئے ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کو درخواست دی ہے۔ اسکیم میں لکڑی۔ چمڑے۔ کتائی۔ بنائی۔ برتن بنانے اور سلائی وغیرہ کا انتظام کیا جائیگا۔

ڈپٹی ڈائرکٹر آف انڈسٹریز نے نزول کے ٹرسٹ کا معاینہ کیا ہے۔ آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو بھی اسکا معاینہ کرنیوالے ہیں

اسکول و کالجوں میں داخلہ

دو ماہ کی گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد اسکول اور کالج کھل گئے۔ کانپور کی آبادی کو دیکھتے ہوئے اسکول کم ہیں جسکی وجہ سے طالبعلموں کو داخلہ میں بڑی دقت ہوتی ہے اور طالبعلم داخل ہونے سے رہ جاتے ہیں۔

لیکن یہ سب سے بڑے افسوس کی بات ہے کہ باوجود صلاحیت رکھنے کے غریب طالبعلم کو اسکول و کالج اور ہوسٹل میں داخل کرنے سے انکار کر دیا جاتا ہے ہمارے خیال میں مخیر حضرات کو اس طرف توجہ

آئینۂ کانپور

دینے کی ضرورت ہے۔

ڈپوٹیشن

مالکان مکان ایسوسی ایشن کا ایک وفد مسٹر اسٹینلی نرونا کی سرکردگی میں اس ہفتہ مسٹر اے۔ ای۔ ایمرسن ہاؤس کنٹرولر کانپور سے ملا ہاؤس رینٹ کنٹرول کے بارہ میں مباحثہ ہوا اور وفد نے بتایا کہ مالکان مکان کو اس آرڈر سے کسقدر تکلیف ہے اور انکے ساتھ انصاف نہیں کیا جا رہا ہے اور انکے حقوق و اختیارات باطل کر دیئے گئے۔ ہاؤس کنٹرولر نے تمام شکایات کو بغور سنا اور اس بات کا وعدہ کیا کہ وہ مالک مکانات کی شکایتوں کو دور کریں گے اور ان کے مطالبات گورنمنٹ کو اپنی سفارش کے ساتھ بھیجدیں گے۔ وفد میں حسب ذیل حضرات شامل تھے۔

(۱) مسٹر اسٹینلی نرونا۔ مسٹر احمد حسن بی-اے۔ مسٹر ایس۔ این۔ بھارگوا۔ نواب سید قیصر حسین۔ شیخ یوسف گنگی

ریوالور اور کارتوس برآمد

پولیس نے پانچ آدمی گرفتار کئے ہیں جن کے پاس سے دو پستول اور ۲۲۷ کارتوس برآمد ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کا کام ڈاکہ ڈالنا ہے۔ اور یہ جرائم پیشہ ہیں۔ بسری منڈی میں شیو کمار کے مکان کی تلاشی پر ۲۳۴ کارتوس برآمد ہوئے اور امرت رائے کے پاس سے ایک ریوالور اور ۳۲ کارتوس برآمد ہوئے۔

جگت ٹاکیز

جگت ٹاکیز کی عمارت ذرا بوسیدہ تھی لہذا مالکان نے فی الحال جگت ٹاکیز کو بند کر دیا ہے اور اسکی عمارت از سر نو نہایت عمدہ پیمانے پر بہت عجلت کے ساتھ بن رہی ہے۔ بلڈنگ ایر کنڈیشن ہوگی اور فرنیچر وغیرہ بھی بالکل نیا تیار کیا جا رہا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مالکان سینما عید تک بلڈنگ تیار کر لیں گے۔

نگار کا معائنہ

مسٹر عبد الرحیم صاحب سینما انسپکٹر میونسپل بورڈ اطلاع دیتے ہیں کہ ایکزیکیٹو افیسر صاحب اور ہیلتھ آفیسر صاحب نے ایک ساتھ اور جناب چیرمین صاحب نے علیحدہ نگار ٹاکیز کا اس ماہ میں معائنہ فرمایا اور سینما کی اصول صحت کے موافق صفائی اور دیگر انتظامات کی بہت تعریف کی

ٹریڈ مارک کی خلاف ورزی کا مقدمہ

مشہور عام ٹریڈ مارک "اسپرو" (ASPRO) کے مالکان مسرس اسپرو لمیٹیڈ نے ڈسٹرکٹ جج لاہور کی عدالت سے ڈاکٹر پریم راج دھوا اسپتال روڈ لاہور مینوفیکچرس ڈاکٹری دوا موسومہ "ایکسرو" (AXRO) کے خلاف دوا فروخت کرنے یا کسی ایسے کیمیکل کمپاونڈ یا دوا "ایکسرو" کے نام سے فروخت کرنے یا کوئی دوسرے "اسپرو" مارک کے رنگ کی دوا کا کسی دوسرے طریقہ سے کاروبار کے روکنے کے لئے مستقل حکم امتناعی حاصل کر لیا ہے۔

پبلک مفاد کے خیال سے مسرس اسپرو لمیٹیڈ اپنے مالکانہ حقوق کی حفاظت کرنے اور اپنے رجسٹرڈ ٹریڈ مارک "اسپرو" کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو نقلی دوائیں تیار کرنے سے روکنے کے لئے تمام ضروری کارروائی کر رہے ہیں۔

یورپ اور امریکہ کی پری جمالیں کس قدر تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کے زینے پر چڑھ رہی ہیں اس کا اندازہ آپ کو ذیل کے چند واقعات سے ہوگا۔

نیویارک میں امریکہ کی پری پیکروں کے ایک گروہ نے ایک کلب کھولا ہے جس کی ممبری کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ ممبر بننے والی کنواری لڑکی ہو۔ اور کم از کم ایک مرد کو اپنے دام حسن میں گرفتار کرکے برباد کر چکی ہو۔ آپ کو تعجب ہوا ہوگا کہ جو لڑکی ایک مرد کے آغوش کو گرما چکی ہو خواہ اس نے مرد کو تباہ کرنے کی غرض سے ہی ایسا کیا ہو۔ وہ کنواری کس طرح رہ سکتی ہے مگر صحیح معنوں میں تعجب آپ کو اس وقت ہوگا جب آپ یہ معلوم کریں گے کہ اس کلب میں مردوں کو اپنے اوپر فریفتہ کرنے کی خاص ٹریننگ دی جاتی ہے اور ناز و ادا کے ان سب ہتھیاروں سے کلب کی پری جمالوں کو مسلح کر دیا جاتا ہے جن کے ذریعہ نگوڑے مردوں کو شکار بنایا جا سکتا ہے۔

نیویارک کی مرد دشمن نازنینوں کے اس کلب کے کھل جانے کے بعد امریکہ کے ان نوجوانوں کو شہید ناز بننے کی معاملے میں بڑی آسانی ہو گئی ہوگی۔ جو آجکل سروں کی جگہ دل ہتھیلی پر دل لئے پھرتے ہیں۔ جب اس مردوں کو برباد کرنے والے کلب کی کوئی ممبر کسی نوجوان پر ڈورے ڈالتی ہوگی تو مچلتے ہوئے دل کے ساتھ وہ نوجوان یہ شعر پڑھتا ہوگا

مرے برباد رہنے سے اگر تجھ کو مسرت ہے
تو میں برباد ہی اچھا مجھے برباد رہنے دے

نیویارک کے اس کلب کا حال سننے کے بعد اب آپکو پیرس کی اس زنانہ سوسائٹی کا حال بھی معلوم کرنا چاہئے جس میں صرف شادی شدہ عورتوں کو داخل کیا جاتا ہے۔ مگر داخلے کی شرط یہ ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو چھوڑ دیں اور پھر کبھی ان کی طرف رخ نہ کریں۔

آپ شاید یہ سمجھ رہے ہیں کہ چند شوہر بیزار عورتوں نے غصہ میں آکر اس قسم کی سوسائٹی بنا ڈالی ہوگی۔ مگر پیرس کی ترقی یافتہ ماڈرن عورتوں کی اس ترقی کو دیکھ کر آپ حیران و ششدر رہ جائیں گے کہ اس سوسائٹی کے قائم ہوئے صرف دو مہینے ہوئے ہیں۔ لیکن اس قلیل عرصہ میں سوسائٹی کی ممبروں کی تعداد سینکڑوں تک پہونچ چکی ہے اور اس تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ شوہروں کو چھڑوانے کے بعد اس کلب کی کارپرداز عورتیں اسکی ممبروں کیلئے رفع ضرورت کی کیا تدبیر نکالتی ہیں۔ لیکن ممبروں کی تعداد دن دونی رات چوگنی ہوتی جانے سے اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ اس کلب میں کوئی نہ کوئی ایسا ذریعہ کشش ضرور موجود ہے جس کے لئے عورتیں شوہروں کو چھوڑ کر اس کلب میں ممبر بن رہی ہیں۔

اب آپ یہ بھی سن لیجئے کہ لندن میں ایک ایسا ادارہ قائم کیا گیا ہے جسکی کنواری لڑکیاں ایک سرے سے شادی ہی کرنے کے خلاف ہیں۔ ان حسینان لندن کا یہ دعویٰ ہے کہ شادی کرنے سے عورت کا حسن تندرستی اور خوشی برباد ہو جاتی ہے اور شادی سے عورت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا جبکہ جبکہ مرد اس سے سو فیصدی فائدے میں رہتا ہے۔

ان کی اس دلچسپ منطق کے بعد ان کا یہ اصول بھی کچھ کم دلچسپ نہیں ہے کہ یہ مرد سے شادی نہ کرکے صرف آپس میں دل بہلانے کے قائل ہوں۔ غرض مغربی عورتیں بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہیں۔

ادبِ لطیف

حسن کی قیمت

گلاب کے پھول!
اس سے جو میرا وقت اور اپنی جوانی برباد کر رہی ہے۔ جا کر کہدے — کہ جبکہ اسے پتہ لگ گیا ہے۔ کہ میں اسے تم سے تشبیہہ دیتا ہوں — تو وہ مجھے کتنی حسین معلوم ہوتی ہے۔

اس سے جو جوان ہے، خوبصورت ہے اور اپنی خوبصورتی کو ظاہر کرتے شرماتی ہے۔ جا کر کہدے —
"اگر میں صحرا میں پیدا ہوتا جہاں مجھے دیکھنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں بغیر کسی تعریف و ستایش کے مرجھا جاتا"

"جو حسن دنیا کے سامنے نہ آیا ہو، اس کی قیمت بہت کم ہوتی ہے"۔

تو اس سے کہدے کہ وہ دنیا کے سامنے آئے یقیناً لوگ اس کے حسن کی قدر کریں گے۔ اس سے محبت کریں گے۔ اور اگر کوئی اس کی تعریف کرے تو وہ لجا نہ جائے۔ اور شرم سے اس کا چہرہ لالہ گوں نہ ہو!!

کانگریس کی نئی ورکنگ کمیٹی

بمبئی ۹-جولائی۔ کانگریس کے نئے صدر پنڈت جواہرلال نہرو نے کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل چودہ اشخاص کا انتخاب کیا ہے:-

(۱) مولانا ابوالکلام آزاد
(۲) سردار ولبھ بھائی پٹیل
(۳) ڈاکٹر راجندر پرشاد
(۴) خان عبدالغفار خاں
(۵) پنڈت گووند ولبھ پنت
(۶) مسٹر راجگوپال آچاری
(۷) مسٹر رفیع احمد قدوائی
(۸) مس مردولا سارا بھائی
(۹) ڈاکٹر بی۔ جی۔ کیسکر
(۱۰) راؤ صاحب پٹوردھن
(۱۱) سردار پرتاپ سنگھ
(۱۲) مسٹر فخرالدین احمد (آسام)
(۱۳) سرت چندر بوس
(۱۴) مسز کملا دیوی چٹوپادھیا

مس مردولا سارا بھائی اور ڈاکٹر کیسکر جنرل سکرٹری ہوں گے۔

کشمیر کے عوام بیدار ہیں

پشاور۔ ۸-جولائی۔ کشمیری عوام آج پوری طرح بیدار ہیں۔ ان کے جذبۂ آزادی سے بہت زیادہ متاثر ہوا۔ یہ الفاظ خان عبدالغفار خاں نے کل شام کو کشمیر سے واپس آکر کہے۔
کشمیر کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ کشمیری عوام جواہرلال کے داخلہ پر حکومت کی پابندی سے سخت ناراض ہیں۔ ان کو شیخ عبداللہ پر کامل اعتماد ہے۔

گاندھی جی کا شکریہ

بمبئی ۹-جولائی۔ گاندھی جی نے ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا ہے جنھوں نے گاندھی جی کو حادثہ سے بچنے پر مبارکباد روانہ کی ہے۔
گاندھی جی نے مبارکباد بھیجنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ الگ الگ شکریہ ادا کرنا مشکل ہے اس لئے میں اخبار کے ذریعہ لوگوں کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے امید ہے کہ قبول کیا جائے۔

بغداد۔ ۷-جولائی۔ وزراء کی کونسل نے عراق میں آبپاشی، صحت اور تعلیم کو ترقی دینے کی غرض سے وہ سالہ اسکیم تیار کی ہے۔

عالمِ نسواں

ہندوستان کی مشہور عورتیں!

(از کملیش دیوی صاحبہ)

ہندوستان کی مشہور عورتوں کے عنوان سے جو مضمون شریمتی کملیش دیوی صاحبہ نے لکھا ہے اس کے بعض حصے صداقت یکم و ۸-جون ۱۹۴۶ء میں شایع ہو چکے ہیں۔ بقیہ مضمون اس پرچہ میں شایع کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

سیاسی انقلاب کی بانی عورتیں

عورتوں کا سیاسی اصلاح کی بیداری تھی۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں گری پڑی محتاج عورتوں کو پناہ دینے کے لئے سیوا سدن کھولے گئے۔ اور بنگال میں شریمتی سروج نلنی دت کی کوششوں سے جو مہلا سمیتیاں قائم ہوئیں انھوں نے عورتوں میں سیاسی شعور پیدا کرنے میں بہت حصہ لیا ہے۔ سوشل اصلاح کی سرگرمیوں کے دوران میں سماجی کارکنوں کو قانونی پیچیدگیوں سے دوچار ہونا پڑا انھیں سلجھانے کے لئے منظم سیاسی جد و جہد کی ضرورت تھی۔

ان قانونی مشکلات اور سماجی پابندیوں کو دور کرنے کے لئے سیاسی انجمنوں کی بنیاد ڈالی گئی ۱۹۱۷ء میں شریمتی سروجنی نائیڈو ایک وفد لیکر وائسرائے سے ملیں اور اس کے بعد کئی ڈیپوٹیشن اعلیٰ افسران سے ملے اور عورتوں کی تعلیم اور سماجی بہبود کے سلسلہ میں حکومت سے کئی مراعات حاصل کیں۔ عورتوں کو ووٹ کا حق حاصل کرنے کے بھی اچھی خاصی جد و جہد کرنی پڑی۔ لیکن ہندوستان میں اس کے بعد اسمبلیوں اور کونسلوں کے دروازے عورتوں پر کھلنے لگے۔ شریمتی متھولکشمی ریڈی پہلی ہندوستانی خاتون تھیں، جنھوں نے مدراس اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر کی کرسی کو زینت بخشی۔ ۱۹۰۰ء میں عورتوں کو سیاست میں کوئی دخل حاصل نہ تھا۔ لیکن ۱۹۴۲ء میں اسمبلیوں میں عورتوں کی تعداد ۸۰ سے زیادہ تھی۔ عورتوں کی سیاسی بیداری میں کانگریس کی جد و جہد آزادی کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ یہ مہاتما گاندھی کی پکار تھی۔ جس پر عورتوں نے گھربار چھوڑ کر جیلوں میں اپنا گھر بسایا اور آزادی ہند کے پرامن انقلاب میں ہر طرح سے مردوں کا ہاتھ بٹایا۔ راجکماری امرت کور، رانی راجواڑے، شریمتی کملا دیوی چٹوپادھیائے، آنجہانیہ کملا نہرو، شریمتی سروجنی نائیڈو، شریمتی کستوربا گاندھی اور لیڈی ابلا بوس نے کانگریس میں اور آل انڈیا وومنز کانفرنس میں عورتوں کے لئے جو کام کیا ہے بیان کرنے کے لئے ایک پوری کتاب درکار ہے۔

پونا میں وزرائے تعلیم اور صنعت کی کانفرنس

بمبئی ۴-جولائی۔ بمبئی کے وزیر تعلیم مسٹر بی۔ جی کھیر نے ملک کے گیارہ صوبوں کے وزرائے تعلیم کی ایک کانفرنس ۳۰ اور ۳۱-جولائی کو پونا میں بلائی ہے۔ کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ تمام صوبوں کے لیے کوئی مشترکہ اور بنیادی تعلیمی پروگرام مرتب کیا جائے کانفرنس میں گاندھی جی بھی تقریر کریں گے۔
اس کے علاوہ تمام صوبوں کے وزراء صنعت کی ایک کانفرنس بھی پونا میں منعقد ہوگی۔ اس میں بھی گاندھی جی تقریر کریں گے۔

حکومت کشمیر کی جھوٹی دستاویزیں

سری نگر۔ ۴-جولائی۔ مسٹر آصف علی نے مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس اور پنڈت جواہرلال صدر منتخب کے نام پر تار بھیجا ہے۔
شیخ عبداللہ کا مقدمہ ۲۲-جولائی تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ میں یہیں ٹھہروں مگر مدت بہت طویل ہے۔
وزیراعظم کاک آپ سے معاملات پر گفتگو کریں گے۔

بعض جانوروں کی عمریں

تتلی —
چیونٹی —
خرگوش —
سانپ —
بلبل —
مینڈک —
عقاب —
اونٹ — ۲۵ سال
شیر — ۵۰ سال
ہاتھی — ۱۰۰ سال
طوطا — ۱۲۰ سال
مگر — ۱۵۰ سال

آجکے مطابق "شیش محل" بنانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ شیش محل ایک عظیم الشان اسلامی شاہکار ہوگا۔ جس کو بیرم خاں کے ہدایت کار آفتاب صنعت مسٹر جہانگیر ڈائرکٹ کریں گے۔

ادارۂ اقوام متحدہ میں شرکت کی درخواست

نیویارک ۹۔ جولائی۔ شرق اردن کے وزیر خارجہ ایم شرکی نے ایک خط ایم ٹرگیولی ادارہ اقوام متحدہ کے جنرل سکرٹری کو روانہ کیا ہے جس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ شرق اردن کو بھی ادارہ اقوام متحدہ کا ممبر بنا لیا جائے۔

جنوبی افریقہ کی حکومت کا رویّہ

جوہانسبرگ ۷۔ جولائی۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ جیل میں ڈاکٹر دادو صدر سیتھ گریجی کونسل سے درزی گری کے شعبہ میں کام لیا جا رہا ہے اور ڈاکٹر نکر سے چٹائیاں بنوائی جا رہی ہیں۔

پردۂ فلم

"عید" نامی مسلم سوشل تصویر

فائن آرٹ موویٹون نے "اقبال" سے قبل عید نامی مسلم سوشل کی تیاریاں شروع کر دی ہیں آجکل سحر آفرین طرزوں کے ساتھ گانوں کی صدا بندی بھی کی جا رہی ہے جولائی میں نہ صرف یہ کہ گانوں کی صدا بندی ہو جائیگی۔ بلکہ تصویر کشی کا کام بھی جاری کر دیا جائیگا۔
ہدایت کاری کے فرائض مسٹر ایم۔ ایم۔ ہیلگو انجام دینگے۔ کہانی، گانے اور مکالمے محشر دہلوی کے نوشتہ ہیں۔
اداکاروں میں زبیدہ۔ عارف حسین۔ پشپا رویا۔ لاکھانی۔ ایاس۔ عزیز صدیقی اور نظیر کاشمیری کے نام قابل ذکر ہیں۔

"رومیو جولیٹ"

رومیو جولیٹ میں نرگس کی
ہر جھلک ہوگی رشک ماہ تمام
سپرو انور ہیں اور امان اللہ
قابل دید ہیں جن کے ہیں کام
اس کا ہر گانا ہوگا حشر انگیز
اس میں شاعر ہیں سب بلند مقام
جگر و تنویر و اختر و مجروح
اور وفا کا ہے زور دار کلام
ڈائرکٹر ہیں اس کے اختر حسین
جن کا شہرت پذیر آج ہے نام
"رومیو جولیٹ" کی ہے یہ خبر
کامیابی کے واسطے الہام

"شیش محل"

اسٹینڈرڈ پکچرز کارپوریشن کا تاریخی شاہکار "بیرم خاں" ہنوز روز اول کی طرح لاہور کے ریجنٹ سینما میں قیامت برپا کئے ہوئے تھے۔ اور امید قوی ہے کہ وہاں سلور جوبلی منا کر دم لیگا۔
پروڈیوسر مسٹر ایم ہوے والا اسکی شاندار کامیابی پر

لارڈ ویول اور مسٹر جناح کی خط و کتابت

ڈالیسرائے ہند لارڈ ویول اور مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے درمیان جو خط و کتابت ۱۹ جون سنہ ۱۹۴۶ء سے ۲۰ جون سنہ ۱۹۴۶ء کے درمیان ہوئی ہے۔ اس کا پورا مضمون درج ذیل ہے :-

مسٹر جناح کا خط مورخہ ۱۹ جون سنہ ۱۹۴۶ء

ڈیر لارڈ ویول

مجھے آپ کا ۱۶ جون سنہ ۱۹۴۶ء کا خط اور وزارتی مشن اور آپ کے ۱۶ جون والے بیان کی پیشگی نقل ملی۔

شملہ میں آپ نے وزارتی مشن کی تجاویز سے قبل ایک ملاقات میں مجھے بتلایا تھا کہ آپ بارہ ارکان کی ایک عارضی حکومت قائم کر رہے ہیں۔ جس میں پانچ ارکان لیگ کے، پانچ کانگریس کے ایک سکھ اور ایک ہندوستانی عیسائی یا اینگلو انڈین ہوگا۔

محکموں کی بابت آپ نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ اہم محکمے مسلم لیگ اور کانگریس میں مساویانہ طور پر تقسیم کئے جائیں گے اور محکموں کی تقسیم مزید گفت و شنید پر چھوڑ دی گئی تھی۔

۱۶ مئی سنہ ۱۹۴۶ء کے وزارتی مشن اور آپ کے اعلان کے بعد جب آپ مجھ سے ۳ جون کو نئی دہلی میں ملے تھے تو آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ عارضی حکومت میں شملہ والے فارمولا کی پابندی کی جائیگی۔ ان دونوں موقعوں پر میں نے آپ سے اس کی اجازت لی کہ میں اپنی مجلس عاملہ کو اس کی خبر کردوں۔ آپ نے میری اس درخواست کو منظور کر لیا۔ چنانچہ میں نے مجلس عاملہ کے ممبروں کو مفصل گفتگو سے آگاہ کر دیا۔

عارضی حکومت کے سلسلہ میں ہم سے جو وعدہ کیا گیا تھا۔ اس کا اثر طویل المیعاد تجاویز کی منظوری پر پڑا۔ آپ نے دو موقعوں پر اس سلسلہ میں مجھ سے وعدہ بھی کیا تھا۔ مزید براں جیسا کہ میں نے آپ کو اپنے خط مورخہ ۸ جون سنہ ۱۹۴۶ء میں لکھا ہے۔

میں نے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں اس فارمولا کا ذکر کیا جس کی طرف سے مجھے آپ نے یقین دلایا تھا کہ آپ اس فارمولا کی بنیاد پر اپنی عارضی حکومت بنائیں گے اور چونکہ وزارتی مشن کے اعلان کا یہ فارمولا ایک بنیادی جزو تھا اس لئے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے فیصلہ پر بھی اس کا کافی اثر پڑا۔ حالانکہ بعض ممبروں نے تجویز کو منظور کرنے کی اسپر بھی مخالفت کی تھی۔

اس کے بعد کانگرسی اخباروں نے لیگ اور کانگریس کی مساوات کے خلاف نامبارک تحریک شروع کردی۔ چنانچہ اس کے پیش نظر ۹ جون کو میں نے آپ کو ایک خط لکھا تھا جس میں میں نے مسلم لیگ کے نقطہ نظر کی وضاحت کی اور آپ کو لکھا کہ اگر بلاواسطہ یا بالواسطہ اس فارمولا سے ہٹایا گیا تو اس کے نتایج اہم برآمد ہونگے اور مسلم لیگ کا اشتراک عمل حاصل نہ ہو سکے گا۔

اس کے بعد میں ۱۳ جون کو جب آپ سے ملا تو آپ نے مجھے بتایا کہ آپ فارمولا بدلنا چاہتے ہیں اور اب آپ کا ارادہ ہے کہ عارضی حکومت میں پانچ مسلم لیگی پانچ کانگرسی، ایک سکھ، ایک ہریجن اور ایک ہندوستانی عیسائی ہو۔ اسپر میں نے آپ سے یہ بھی کہا تھا کہ جب کانگریس آپکے نئے فارمولا پر اپنی قطعی رضامندی دے دیگی تو میں اس فارمولا کو مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے سامنے پیش کروں گا کہ وہ جو چاہے فیصلہ دے۔

کانگرسی نمایندوں سے مشورہ کرنے کے بعد ۱۵ جون کو آپ نے مجھے تحریر کیا کہ آپ پانچ پانچ اور تین کے فارمولا پر کانگریس کو رضامند نہ کر سکے۔

اس کے بعد آپ اور وزارتی ۱۶ جون کو ایک بیان شائع کریں گے جس کے ذریعے آپ اپنی تجویز کا اعلان کریں گے اور اس اعلان کے شائع ہونے سے قبل آپ مجھے اسکی ایک نقل روانہ کردیں گے۔

چنانچہ آپ نے مجھے اس بیان کی ۱۶ جون کو ایک نقل روانہ کی۔ جس کے ساتھ ایک خط بھی تھا۔ میں نے اس کو اپنی مجلس عاملہ کے سامنے پیش کردیا۔ اور مجھے مجلس عاملہ نے اس کا اختیار دیا کہ مندرجہ ذیل باتیں آپ کو لکھوں۔

ا۔ کہ مجلس عاملہ کو اس پر سخت حیرت ہے کہ بغیر اس سے مشورہ کئے ہوئے عارضی حکومت میں شامل ہونے کے لئے پانچ مسلم لیگی ارکان کو دعوت نامے بھیجدیے گئے۔

ب۔ کہ آپ کی نئی تجویز جسکی بنیاد پر آپ اپنی عارضی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان مساوات کو ختم کر دیا گیا ہے۔

اس کے بجائے اونچی ذات کے ہندوں اور مسلم لیگ میں مساوات قائم کردی گئی ہے اور اقلیتوں کا ایک چوتھا پارسی نمایندہ بھی شامل کر لیا گیا ہے۔

ایک اقلیت کے نمایندے مسٹر جگ جیون رام کانگرسی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اقوام مندرجہ فہرست کو صحیح نمایندگی دینے سے زیادہ عارضی حکومت میں کانگریس کو ایک زیادہ نشست دینا منظور ہے۔

ج۔ کہ عارضی حکومت کے اصلی فارمولا میں جو تبدیلی کی گئی ہے۔ اس کا مسلم لیگ کے تناسب پر مجموعی طور پر بہ مقابلہ کانگریس کے زیادہ اثر ہوا ہے۔

د۔ کہ کانگریس کو خوش کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً جو تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اس کے پیش نظر مسلم لیگ اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں دیگی جبتک کہ کانگریس قطعی طور پر کوئی فیصلہ نہیں کرتی ہے۔

ہ۔ کہ محکموں کی تقسیم قطعی طور پر طے ہو جانا چاہیئے تاکہ اس معاملہ میں کانگریس کوئی مزید روڑا نہ اٹکا سکے اور جس وقت مجلس عاملہ فیصلہ کرے تو اس کے سامنے تجویز کی مکمل تصویر ہو۔

مزید براں اگر آپ ۱۶ جون کے بیان کے مندرجہ ذیل نکات کی تشریح کردیں تو بہت ممنون ہوں گا۔

۱۔ آیا عارضی حکومت کی تجاویز جس کا بیان کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے وہ قطعی ہیں یا اب بھی ان میں کوئی تبدیلی یا ترمیم کسی ایک جماعت یا متعلقہ اشخاص کی رائے سے کی جا سکتی ہے۔

۲۔ عبوری دور میں اعلان کے ذریعہ جن چودہ ارکان کی حکومت بنانے کی تجویز ہے۔ اس میں تبدیلی تو نہ ہوگی۔

۳۔ چار اقلیتوں کے نمایندوں مثلاً اقوام مندرجہ فہرست سکھ، ہندوستانی، عیسائی اور اینگلو انڈین جن سے عارضی حکومت میں شامل ہونے کے لیے کہا گیا ہے۔ اگر ذاتی یا اور کسی اسباب سے حکومت میں شریک نہ ہوئے تو ان جگہوں کو پر کرنے کے وقت مسلم لیگ سے مشورہ کیا جائے گا۔

۴۔ (الف) آیا عبوری دور میں جس کے لئے مخلوط حکومت قائم کی جارہی ہے حکومت کے ممبروں کا فرقہ وارانہ تناسب جس کا تجاویز میں ذکر کیا گیا ہے قائم رکھا جائے گا۔

۴۔ (ب) آیا چار اقلیتوں مثلاً اقوام مندرجہ فہرست سکھ، ہندوستانی۔ عیسائی اور پارسیوں کی موجودہ نمایندگی کے بغیر کسی تبدیلی اور ترمیم کے پابندی کی جائے گی۔

۵۔ اس کے پیش نظر کہ اب اصلی فارمولا کے بارہ ارکان کے بجائے چودہ ارکان ہوگئے ہیں۔ کیا کوئی ایسی شرط رکھی جائے گی جس کے ذریعہ مسلم مفاد کی حفاظت ہو سکے یہ کہ ایگزیکٹو کونسل کسی اہم فرقہ وارانہ مسئلے کو طے نہیں کریگی اگر مسلم ممبروں کی اکثریت اس کی مخالفت کرے۔

مجھے امید ہے کہ آپ مہربانی فرما کر جلد سے جلد جواب کا شرف بخشیں گے۔

آپ کا مخلص — ایم۔ اے۔ جناح

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

اقوال زریں

دوبارہ کوشش کامیابی کی علامت ہے۔

غفلت اور سستی انسان کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔

اگر راز پوشیدہ رکھنا ہو تو کسی سے افشا نہ کرو

ہر ایک چیز سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

کسی کی ناکامی پر ہنسنا معیوب ہوتا ہے

گناہ سے انکار کرنا دوسرا گناہ ہوتا ہے

نرمی سے جواب دینا غصہ کو فرو کرتا ہے

ہر کام کی تحقیق کرنا دانائی ہے۔

موج تبسم

باپ :- اخبار سے نقشہ کہاں گیا؟
بیٹا :- وہ میں نے آج صبح ہی صبح گلی میں پھینکدیا ہے۔
باپ :- کیوں
بیٹا :- میں نے رات کے اخبار میں پڑھا کہ پنجاب کے دریاؤں میں طغیانی آئی ہوئی ہے۔ میں ڈر گیا کہ کہیں دریاؤں کا سیلاب ہمارے گھر کو ہی بہا کر نہ لے جائیں۔ اس لیے میں نے دریاؤں کا قصہ ہی تمام کردیا۔

تمھاری صورت اتنی کیوں چمکتی ہے۔
دوسرا :- میں نے ولایتی صابن سے منھ ہاتھ دھویا ہے۔
پہلا :- اگر ایسا ہے تو میں اپنے بوٹ کو ولایتی صابن سے دھوؤں گا۔ کیونکہ اس میں چمک نہیں۔

ایک جوہری جس کا دماغ ہر وقت غیر حاضر رہتا تھا۔ شادی تھی۔ اس نے شادی کے دن ایک انگوٹھی اپنی بیوی کو پیش کی اور اس کو ایک رقعہ بھی دیدیا جسپر لکھا تھا۔ اگر مال پسند نہ ہو تو اسکی قیمت فوراً ادا کی جائے گی۔

عجیب معلومات

افریقہ کے ایک علاقہ میں موٹی عورت کو خوبصورت سمجھتے ہیں۔ قبیلے کے سردار کی بیوی سب عورتوں سے موٹی ہوتی ہے جو عورت موٹی نہ ہو اس کے ساتھ کوئی شادی نہیں کرتا۔ دبلی عورتوں کو موٹا کرنے کے لئے ایک خاص مکان میں رکھتے ہیں۔ جہاں انھیں گیہوں کے سوا کوئی چیز کھانے کو نہیں دیتے۔

جگنو کے کیڑوں کی چمک آندھی اور طوفان سے ذرا اور پہلے بڑھ جاتی ہے۔

بچہ روتے وقت آنسو نہیں بہا سکتا۔ جبتک دو تین مہینے کا نہ ہوجائے

آسٹریلیا کے اخبار نیلیٹ نے لکھا ہے کہ قوت ایٹم کے ایک گولی سے جو دیٹمن کے برابر ہوتی ہے ایک سال تک تمھاری موٹر کار کو چلا سکتا ہے۔ موسم انسان کے اختیار میں ہوجائے گا۔ اس کی بدولت دنیا کو اسکی پرواہ نہ رہیگی۔ کہ کوئلہ اور مٹی کا تیل کس کے قبضہ میں ہوگا

ایٹم بم کا فلم چوری ہوگیا

کراچی :- ۷ جولائی۔ کل یہاں غیر سرکاری لیکن معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ ایٹم بم کا ایک بڑے راز کا فلم امریکہ پہونچنے کے بعد چوری ہوگیا۔

کہا جاتا ہے کہ نیویارک میں ایک پہرہ دار کسی کو ٹیلیفون کرتے وقت ذرا فلم کی طرف سے غافل ہوا تھا کہ ایک شخص فلم کا پولندہ لے کر بھاگ گیا۔

لیکن نیویارک میں تفتیش کے دفاتی بیورو نے اس خبر کی توثیق یا تردید کرنے سے انکار کیا ہے۔

چنگ کائی شیک کا وعدہ

ننکنگ - ۷ جولائی جنرلسمو چنگ کائی شیک نے تقریباً بیس ہزار سپاہیوں کو مخاطب کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ اگر تمام لوگ اپنے فرایض کا احساس کریں تو چھ مہینہ میں ملک کی حالت درست ہو سکتی ہے۔

۵۹ فی صدی غلّہ وصول ہوگیا

لکھنؤ - ۱۰ جولائی۔ حکومت یو۔پی نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ بتایا ہے کہ حصول غلہ کی اسکیم کے ماتحت ۳ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء تک ربیع کی فصل کا غلہ ۲۸۲۰۰۰ ٹن وصول ہو چکا ہے۔ جس کا تناسب مجموعی کوٹہ میں ۵۹ فی صدی ہے۔

یو۔پی۔ وزارت میں اضافہ

لکھنؤ - ۱۰ جولائی۔ اسوشی ایٹڈ پریس کو باخبر سیاسی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی وزارت میں تین وزیروں کا جلد اضافہ ہونیوالا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ تین پارلیمنٹری سکریٹری بھی بڑھائے جائینگے۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ دودھ دینے والے مویشی اور دوسرے جانوروں کو میونسپل حدود کے اندر رکھنے انتظام کیلئے یو۔ پی میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۲۹۸ اے (ایچ) کے ماتحت مندرجہ ذیل بائی لاز بنانا تجویز کرتا ہے ان بائی لاز کی مشتہری کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر کوئی اعتراض یا مشورہ دستخط کنندہ کو وصول ہوگا۔ اس پر بورڈ میں غور کیا جائیگا۔

بائی لاز کا مسودہ

۱- کوئی شخص میونسپل حدود کے اندر چھ ماہ کی عمر یا اس سے زیادہ عمر کی گائے بھینس یا بھینسا۔ گھوڑا گدھا خچر۔ بیل۔ سانڈ یا سور نہیں رکھ سکیگا جبتک وہ میونسپلٹی سے لیسنس نہ حاصل کرے جو کہ ایک روپیہ سالانہ ادا کرنے سے مل سکتا ہے۔

۲- اسوقت تک کوئی گائے بھینس یا بھینسا۔ گھوڑا۔ گدھا خچر۔ بیل۔ سانڈ یا سور کی رجسٹری نہیں کیجائیگی جبتک فیس ادا نہ کی جائے گی۔

۳- جانور کی رجسٹری کے قابل ہونیکی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر گائے بھینس یا بھینسا۔ گھوڑا۔ گدھا خچر۔ بیل سانڈ یا سور جسکی بائی لاز نمبر ایک (۱) کے ماتحت رجسٹری کرانا ہے۔ اسکا مالک رجسٹری کے واسطے ایگزیکیٹو افیسر سے درخواست کریگا۔ درخواست میں جانور کی قسم رنگ نسل (اگر معلوم ہو) درج کرنا چاہیئے۔

۴- گائے بھینس۔ یا بھینسا۔ گھوڑا۔ گدھا خچر بیل سانڈ یا سور کا مالک بائی لاز کے ماتحت ہر سال پہلی اپریل کو یا اس سے قبل رجسٹری کی تجدید کیلئے ایگزیکیٹو افیسر سے درخواست کریگا اور اپنی درخواست بائی لا نمبر ۱ میں مقررہ فیس درخواست کے ساتھ بھیجے گا۔

۵- بائی لا نمبر ۱ کے مطابق مذکورہ بالا جانوروں کی رجسٹری ہو جانیکے بعد مالک کو ایک دھات کا تمغہ (میٹل ٹوکن) دیا جائیگا جسپر وہی نمبر درج ہوگا جو رجسٹر میں دکھایا گیا ہے۔ ہر ایک رجسٹری شدہ جانور کو ایک کالر (پٹہ) پہنایا جائیگا جسمیں یہ دھات کا ٹکٹ (میٹل ٹوکن) بندھا رہیگا۔

۶- ان بائی لاز کیلئے ایگزیکیٹو آفیسر صاحب لائسنسنگ آفیسر ہونگے۔

۷- بائی لا نمبر (۱) کے ماتحت منظور کئے ہوئے ہر لائسنس کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہونگے۔

(۱) ہر ایک شخص کو جو کسی گائے بھینس یا بھینسا وغیرہ کا مالک ہوگا اپنی درخواست کے ساتھ اس مکان کے نقشہ کا خاکہ درخواست کے ساتھ بھیجنا ہوگا جہاں جانور یا جانوروں کو رکھنے کا ارادہ ہے اور ایگزیکیٹو افیسر صاحب کے اطمینان کے مطابق یہ بات بھی ظاہر کرنا ہوگی کہ جانور کے رکھنے کے لئے مکان میں کافی جگہ موجود ہے۔

(۲) جبتک ایگزیکیٹو افیسر صاحب کو یہ اطمینان نہ ہو جائیگا کہ پختہ فرش اور اسکی دھلائی کیلئے مناسب انتظام موجود ہے شہر میں جانوروں کے رکھنے کے لئے کوئی لائسنس نہیں دیا جائیگا۔

صبح کے وقت ۷ بجے سے ۸ بجے کے درمیان چراگاہ جانے اور شام کو ۸ بجے سے ۹ بجے کے درمیان چراگاہ سے واپس آنے کے علاوہ بائی لا نمبر ایک (۱) میں مندرج کوئی جانوروں یا رات کو کسی پبلک سڑک۔ گلی یا کوچہ میں کسی وقت پایا جائیگا تو اس کام کے واسطے میونسپل بورڈ کے قائم کئے ہوئے کانجی ہوسوں میں بند کیا جا سکتا ہے اور اگر پکڑے جانے کے ایک ہفتہ کے اندر جانور کے مالک نے اس کی واپسی کا دعویٰ نہ کیا۔ تو جانور نیلام کر دیا جائے گا۔ اسکے علاوہ مالک پر مقدمہ بھی چلایا جا سکیگا۔

سزا

ایکٹ کی دفعہ ۲۹۹ (۱) کے ذریعہ ملے ہوئے اختیارات کے استعمال کے لئے کانپور میونسپل بورڈ ہدایت کرتا ہے کہ مذکورہ بالا بائی لاز کی خ

(باقی صفحہ ہذا کالم ۴ پر ملاحظہ کیجئے)

آئین ساز اسمبلی کا انتخاب

نئی دہلی - ۸- جولائی - آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کی چہل پہل سارے ملک میں شروع ہوگئی ہے اور اس ہفتے میں نامزدگی کے پرچے سب جگہ داخل ہو جائینگے۔ سندھ میں سب سے پہلے انتخاب ہوگا۔ اور مدراس میں سب کے بعد۔ مختلف صوبوں کے انتخابات کی تاریخیں اور ممبران کی تعداد حسب ذیل ہیں :-

گروپ الف

صوبہ	ممبر	تاریخ
مدراس	۴۹ ممبر	۲۳ جولائی
بمبئی	۲۱ ممبر	۲۰ جولائی
یو- پی	۵۵ ممبر	۲۰ جولائی
سی- پی	۱۷ ممبر	۱۸- جولائی
بہار	۳۶ ممبر	۲۲ جولائی
اڑیسہ	۹ ممبر	۱۷- جولائی
گروپ ب		
پنجاب	۲۸ ممبر	۱۹ جولائی
صوبہ سرحد	۳ ممبر	۲۰ جولائی
سندھ	۴ ممبر	۱۱ جولائی
گروپ ج		
بنگال	۶۰ ممبر	۱۷ جولائی
آسام	۱۰ ممبر	۱۶ جولائی

بائیس لاکھ جرمنوں کا تبادلہ

لندن - ۱۰- جولائی - پچھلے دس مہینوں میں ۱۷ لاکھ جرمنوں کو روسی جرمنی علاقہ سے برطانی جرمنی علاقہ میں منتقل کیا گیا اور پانچ لاکھ جرمنوں کو برطانی علاقہ سے روسی جرمنی علاقہ میں بھیجا گیا۔

دس مہینوں میں ان جرمنوں کو اسپیشل گاڑیوں کے ذریعہ ادھر اُدھر منتقل کیا گیا۔

گاندھی جی کا پیغام

بمبئی ۸- جولائی - گاندھی جی نے اپنے ایک پیغام میں جو عبادت کے موقع پر پڑھ کر سنایا گیا۔ کہا کہ مجھے مسرت ہے کہ آج مطلع صاف ہونے کی وجہ سے کھلی ہوئی فضا میں خدا کی عبادت کرنا ممکن ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ حضرات بھی اجتماعی طور پر عبادت کرنے کی عادت ڈالیں گے۔

میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ ہندوستانی یا اپنی قومی زبان کو خود سیکھیں - اس لیے کہ بغیر

(بقیہ کالم ۳)

۴- کوئی بھی خلاف ورزی کی سزا جرمانہ ہوگی - جو ایک سو روپیہ (۱۰۰ روپیہ) تک ہو سکتا ہے اور یہ خلاف ورزی جب مسلسل ہوگی تو پہلی خلاف ورزی کے بعد علاوہ اُس جرمانہ کے پانچ روپیہ یومیہ تک مزید جرمانہ ہو سکتا ہے۔

محمد حبیب اللہ
ایگزیکیٹو آفیسر
میونسپل بورڈ کانپور

[margin, vertical text, largely illegible] ... ایڈیٹر ... کانپور

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن منظور

بمبئی-۷-جولائی-آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ۵۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۰۴ ووٹوں سے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا وہ رزولیوشن منظور کر لیا جو اس نے دہلی میں پاس کیا تھا جس کے ذریعہ برطانی کیبنٹ مشن کی لمبے عرصہ والی تجویز منظور کر کے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں شرکت منظور کی گئی تھی-آج سب سے پہلے مہاتما گاندھی اسکے بعد مولانا آزاد اور اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کی-مہاتما گاندھی نے کانگریسیوں سے مطالبہ کیا کہ ان کو کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں ضرور جانا چاہیئے-ان کے بعد مولانا ابو الکلام آزاد نے ایک پرجوش تقریر کی اور ان تمام نکتہ چینیوں کا جواب دیا جو مخالف ممبروں نے ورکنگ کمیٹی کے خلاف کی تھیں-آپ نے کہا کہ جو لوگ جد و جہد چھیڑنے کی باتیں کر رہے ہیں وہ نہیں محسوس کرتے کہ جد و جہد کیا ہے-ان کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جد و جہد ایک ذریعہ ہے اور بذات خود ایک خاتمہ نہیں ہے-آپ نے کہا کہ مخالفوں کو اپنے اندیشے دور کر دینا چاہئیں اور یاد رکھنا چاہیئے کہ فتح ہمارے قدم چوم رہی ہے-اس فتح کو شکست میں تبدیل نہ کیجیئے-

آخر میں پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی تقریر میں کہا کہ کانگریس نے کسی قسم کا کوئی وعدہ یا معاہدہ نہیں کیا ہے سوائے اسکے کہ اسنے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں شرکت منظور کی ہے-

لارڈ ویول اور مسٹر جناح کی خط و کتابت

(سلسلہ صفحہ ۴ ملاحظہ ہو)

وایسرائے کا خط ۲۰-جون سنہ ۱۹۴۶ء

"ڈیر مسٹر جناح

میں آپ کے خط مورخہ ۱۹-جون کا شکریہ ادا کرتا ہوں جسے میں وزارتی مشن کو دکھا چکا ہوں-یہ ضروری نہیں معلوم ہوتا کہ آپ کے خط کے ابتدائی حصہ پر کوئی تبصرہ کیا جائے-

مجھے یقین ہے کہ آپ اس بات کو خود محسوس کریں گے کہ دو مختلف الخیال جماعتوں کے درمیان صلح کی گفت و شنید میں یہ مشکل ہے کہ جس بنیاد پر شروع کی جائے اسی بنیاد پر ختم بھی ہو، جیسا کہ آپکو علم ہے میں نے کبھی بھی یہ وعدہ نہیں کیا ہے-کہ گفت و شنید کسی مخصوص بنیاد پر ختم ہوگی-

میں مسلم لیگ کے ان خیالات کو نوٹ کرتا ہوں جو آپ کے خط کے پیراگراف (الف) سے لے کر (س) تک دیے ہوئے ہیں-

۱۶-جون والے بیان کا یہ مطلب ہے کہ محکموں کی تقسیم پر اس وقت دونوں جماعتوں کے لیڈروں سے گفت و شنید کی جائے گی-جب دونوں جماعتیں عارضی حکومت میں شریک ہونا منظور کر لیں گی ہم اپنے اس ارادہ پر اسی طرح قائم ہیں-لیکن جبتک نام نہ معلوم ہو جائیں اس وقت تک محکموں کی تقسیم کے متعلق کیسے فیصلہ کیا جا سکتا ہے-

دوسری بات جس کے متعلق آپ ۱۶-جون والے بیان کے ماتحت تشریح چاہتے ہیں وہ عارضی حکومت کی تشکیل ہے-میں ذیل میں اس بات کا جواب وزارتی مشن سے مشورہ کے بعد دے رہا ہوں-

۱-جبتک ان لوگوں کی منظوری نہ آجائے جنھیں عارضی حکومت میں شامل کرنے کی دعوت دی گئی ہے-اس وقت تک ان ناموں کو آخری نہ سمجھنا چاہئیے جو بیان میں دیے گئے ہیں-لیکن یہ ضرور ہے کہ بیان کے اصول میں کوئی تبدیلی اس وقت تک نہ کی جائیگی جبتک دونوں جماعتیں اس کے لیے راضی نہ ہوں-

۲-عارضی حکومت کے ۱۴ ممبروں میں سے اس وقت تک کوئی تبدیلی نہ کی جائے گی جبتک دونوں بڑی جماعتیں راضی نہ ہوں-

۳-اگر اس درمیان اقلیتوں کی نشستوں میں کوئی جگہہ خالی ہوئی تو یہ قدرتی بات ہے کہ میں وہ جگہہ بھرنے سے پہلے دونوں بڑی جماعتوں سے مشورہ لوں گا-

۴-جماعتوں کے ممبروں کے تناسب کو اس وقت تک نہ تبدیل کیا جائے گا-جبتک دونوں بڑی جماعتیں راضی نہ ہوں-

۵-عارضی حکومت میں کسی فرقہ وارانہ بڑے مسئلہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کیا جائے گا-اگر دو بڑی جماعتوں میں سے کسی ایک جماعت کی اکثریت اس کے خلاف ہو-

۶-اگر آپ کی رائے ہو تو آپ کے خط کے سوالات اور پیراگراف چار اور پانچ کی نقل صدر کانگریس کو روانہ کر دی جائے-

آپ کا مخلص
"ویول"

وایسرائے کا خط نئی دہلی-۲۸-جون سنہ ۱۹۴۶ء

ڈیر مسٹر جناح-

وزارتی مشن اور میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ نے کل جو بیان شایع کیا ہے اگر اس کا جواب نہ دیا جائے تو نامناسب ہوگا-

آپ کو یاد ہوگا کہ ۲۵-جون کی شام کو جب آپ مجھ سے اور وزارتی مشن سے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے اس جلسہ کے پہلے جس میں اس نے منظوری کا فیصلہ کیا ہے ملے تھے تو ہم نے یہ واضح کر دیا تھا کہ کانگریس نے ۱۶-مئی والے بیان کو منظور کر لیا ہے-لیکن عارضی حکومت میں شریک ہونے سے انکار کر دیا ہے اس سے ایسی صورت حال پیدا ہو گئی جس میں ۱۶ جون والے بیان کے پیراگراف ۸ کو عمل میں لانے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے-

اس پیراگراف کا مفہوم یہ ہے کہ اگر دونوں بڑی جماعتوں میں سے کوئی ایک جماعت عارضی حکومت میں شریک ہونے کے لئے تیار نہ ہو تو وایسرائے عارضی حکومت کو ان لوگوں کے ذریعہ جو شرکت کے لئے تیار ہوں بنانے کی کوشش کرے گا جو منظور کرنیوالے لوگوں کی زیادہ سے زیادہ نمایندگی کرتی ہو-

لیکن چونکہ مسلم لیگ اور کانگریس دونوں نے طویل المیعاد تجاویز کو منظور کر لیا ہے-اس لئے یہ ارادہ ہے کہ ایک مخلوط عارضی حکومت کے قیام کی پھر کوشش جاری کی جائے-لیکن اتنے عرصہ گفت و شنید ہونے کی وجہ سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دنوں کے لئے گفت و شنید کو ملتوی کر دیا جائے اور اس کے بعد پھر عارضی حکومت کے قیام کے بارے میں گفتگو شروع کی جائے-

اس لئے آپ اس کے جو معنی بھی چاہیں پہنائیں لیکن لیگ کی مجلس عاملہ کو کوئی شبہہ نہ ہونا چاہیئے کہ ہم کونسا طریقہ اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں-

آپ کا مخلص
"ویول"

وایسرائے کا خط نئی دہلی-۲۸-جون سنہ ۱۹۴۶ء

"ڈیر مسٹر جناح-مجھے آپکا خط مورخہ ۲۸-جون ملا میں نے اسے وزارتی مشن کو بھی دکھایا-

ہم لوگ یہ ماننے کیلئے تیار نہیں کہ ہم نے کوئی وعدہ خلافی کی ہے-جیسا کہ میں نے آج کے خط میں لکھا ہے کہ ہمارا طریقہ کار ۱۶ جون والے بیان کے پیراگراف کے مطابق یہ طے پایا تھا کہ ہم اسی کے مطابق عملدرآمد کرینگے-

دستور ساز اسمبلی کے انتخابات شروع ہو چکے ہیں اور اب ہم انھیں ملتوی کرنا نہیں چاہتے-

چونکہ آپکے خطوط کا خلاصہ ریڈیو کی خبروں میں آچکا ہے-اسلیے میں صرف جوابات شایع کر رہا ہوں-

آپ کا مخلص "ویول"

نئی دہلی میں رہایش کے انتظامات

نئی دہلی-۴-جولائی-یہاں پر کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے ممبران کے رہایش کے لئے انتظامات زور شور سے جاری ہیں-کرزن روڈ پر امریکن فوجی افسروں کے رہنے کے جو کوارٹر خالی پڑے ہیں-ان میں ۲۳۰ ممبران کی رہایش کا انتظام کیا جائیگا-باقی کے لیے ہوٹلوں اور ویسٹرن کورٹ میں واقع بنگلوں وغیرہ میں جگہہ ریزرو کرائی جا رہی ہے ممبران کے کھانے کا انتظام اس کے مذہبی اعتقادات کے مطابق کیا جائیگا-

کیبنٹ مشن کے ممبران بکنگھم پیلس میں

لندن ۵-رایٹر کے نامہ نگار لندن سے اطلاع دیتا ہے کہ کیبنٹ مشن کے ممبروں لارڈ پیتھک لارنس سر اسٹیفورڈ کرپس اور مسٹر الیگزینڈر کو سلامت نے بکنگھم محل میں جمعہ کے دن شرف ملاقات بخشا-معلوم ہوا ہے کہ ان ممبروں نے لنچ بھی کھایا-

پرانے اخبار نویس کا انتقال

لکھنؤ-۵-جولائی-صوبجات متحدہ کے مشہور اور پرانے اخبار نویس سید شبیر حسن قتیل کا آج صبح انتقال ہو گیا-مرحوم کی صحافت سنہ ۱۹۱۲ء میں مسلم گزٹ سے شروع ہوئی اس کے بعد متعدد روزناموں میں کام کیا-آپ نے دو بیوائیں اور کئی صغیر سن بچے چھوڑے ہیں قتیل مرحوم سر سید وزیر حسن سابق جج ہائیکورٹ کے چھوٹے بھائی تھے-

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا

بمبئی ۸-جولائی-آج شام کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا جسکے بعد پرانی ورکنگ کمیٹی خود بخود ختم ہو گئی-

ESTD. 1925

the … DAQAT Ca…pore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے د…

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سبیلی

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/1/-
ششماہی ۲/۸/- 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸/- 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ /2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام
بی اے

VOL. 44 NO. 29 | Cawnpore. Saturday 20TH JULY 1946

کانپور شنبہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۶ء مطابق ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۶۵ھ

جلد ۴۴ نمبر ۲۹

ادبیات

کس کیلئے ہے؟!

(از جناب سروش عسکری طباطبائی بی۔اے)

یہ ناز یہ شوخی مری جاں کس کے لئے ہے؟!
یہ حسن دل آویز وجواں کس کے لئے ہے؟!

اللہ رے یہ ابروئے خمدار کا عالم!
یہ چاند یہ خنجر یہ کماں کس کیلئے ہے؟!

اس روح گلستاں کا ہے رخ کونسی جانب؟
موج نفس عطر فشاں کس کے لئے ہے؟!

یہ زلف یہ قشقہ یہ صف نشتر مژگاں!
یہ فوج یہ پرچم یہ نشاں کس کے لئے ہے؟!

پیمانہ بکف، نغمہ بہ لب، گل بگریباں
یوں حشر بداماں مری جاں کس کیلئے ہے؟!

پیدا ہے جو سینے میں چمک درد و فا کی
یہ گوہر نایاب وگراں کس کے لئے ہے؟!

کیسی دل نازک میں یہ بھڑکی ہے نئی پیاس؟!
گلبرگ سے ہونٹوں پہ زباں کس کیلئے ہے؟!

دنیائے اسلام

مصر میں کمیونسٹوں کی گرفتاری

قاہرہ ۱۲۔ جولائی۔ پولیس کے ایک بڑے افسر سے آج یہ معلوم ہوا کہ مصر میں ایسے ایک سو ساٹھ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جن کے متعلق یہ شبہہ تھا کہ وہ کمیونسٹوں سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ ان میں سے بتیس گرفتاریاں قاہرہ میں ہوئی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ کمیونسٹوں کی سرگرمیوں سے حکومت مصر کو تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ ان کا اثر بے روزگار طبقہ پر پڑ رہا ہے اور وہ ہڑتال کا آلہ استعمال کرنے کی طرف مائل نظر آتے ہیں۔

یقین کیا جاتا ہے کہ آج وزیر اعظم صدقی پاشا نے اس مسئلہ پر مزید توجہ دی۔ بیاسی پولیس کے محکمہ کی بہت بڑھ گئی ہیں۔ پھر بھی عام گرفتاریاں کرنے کا کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔

مصر کے وزیر اعظم صدقی پاشا نے ایک ملاقات میں مشتبہہ کمیونسٹوں کو گرفتار اور ان کی عمارتوں کو بند کر دینے کے اسباب و وجوہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ سماجی نظام کو باقی رکھنے کے لئے ایسا کرنا ضروری تھا۔

انھوں نے یہ بھی کہا کہ جب سے میں نے اپنے عہدہ کی ذمہ داریاں سنبھالی ہیں۔ میں نے متعدد حلقوں میں ایسی سرگرمیاں دیکھی ہیں جو کمیونسٹ خیالات و نظریات کی تبلیغ کا سبب تھیں۔ یہی نہیں بلکہ ایسی انجمنوں کی تشکیل کی گئی۔ جہاں ایسی تقریریں کی جاتی تھیں جن کا محض منشا یہ ہوتا تھا کہ حکومت مصر کے خلاف جذبات تنفر پیدا ہوں۔ کمیونسٹوں کے خیالات کی مزید نشر و اشاعت تصانیف کے ذریعہ بھی کی گئی اور ایسے کتب خانے بھی قائم کئے گئے جہاں اس قسم کا لٹریچر تقسیم اور فروخت کیا جاتا تھا۔

محکمہ داخلہ کے نائب وزیر حسن رفعت پاشا نے جو ملک کو کمیونسٹ اثرات سے محفوظ رکھنے کے ذمہ دار ہیں کہا کہ گرفتار ہونیوالوں میں بعض غیر ملکی بھی شامل ہیں۔ انھوں نے بھی کہا کہ گرفتاریوں کی جو تعداد بتائی جاتی ہے وہ مبالغہ آمیز ہے۔ لیکن جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اسکا مقصد صرف یہ ہے کہ سماجی نظام کو درہم برہم نہ ہونے دیا جائے جسکا درہم برہم کرنا معری قانون کے خلاف ہے۔

عرب مجلس اعلیٰ کا مطالبہ

یروشلم ۱۰۔ جولائی۔ فلسطین کی عرب مجلس اعلیٰ نے فلسطینی کمشنر، سر الین کنگھم کو ایک تحریر بھیجکر مطالبہ کیا ہے کہ یہودی ایجنسی کو فوراً توڑ دیا جائے۔ اس لیے کہ یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ ایجنسی یہودی دہشت پسندوں سے براہ راست سازباز رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ اسلحہ اکٹھا کرنے اور یہودیوں کی غیر قانونی منتقلی کے سلسلے میں عملی کارروائیاں کر رہی ہے۔ تحریر میں بتایا گیا ہے کہ جو واقعات اب تک پیش آچکے ہیں۔ ان کی بنا پر یہودی ایجنسی کو کوئی قانونی ادارہ تسلیم نہ کرنا چاہیئے اور نہ فلسطینی مسائل میں اسے کسی قسم کا حصہ لینے یا اشتراک عمل کرنے کا کوئی اختیار دینا چاہیئے۔

اس تحریر میں جو عرب مجلس اعلیٰ کے نائب صدر جمال الحسینی کی دستخط سے بھیجی گئی ہے۔ اس مطالبہ کی تائید میں فلسطین کے بارے میں برطانی میثاق کی دفعہ ۴ کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ اس دفعہ میں کہا گیا ہے کہ صیہونی ادارہ اس وقت تک ادارہ یا ایجنسی تسلیم کیا جائیگا۔ جس وقت تک اسکی تنظیم اور دستور میثاق کے مطابق مناسب سمجھا جائے۔"

تحریر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایجنسی کی خطرناک سیاسی کارروائیوں کی بنا پر عرب کے مختلف اداروں اور سیاسی کارروائیوں کی بنا پر عرب کے مختلف اداروں اور سیاسی جماعتوں نے اس کے معطل کرنے کا متعدد بار مطالبہ کیا ہے۔

فلسطین میں یہودی لیڈروں کی رہائی

لندن ۱۰۔ جولائی۔ فلسطین میں یہودی ایجنسی کی مجلس انتظامیہ کے تمام ارکان جو زیر حراست تھے رہا کر دیے گئے ہیں۔ تل ابیب کے صدر ابی نے دار العوام سے آکر اس بات کی تصدیق کی۔ لیکن فلسطین کے برطانی حکام کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اب سوائے ان لوگوں کے جن کے خلاف واضح الزامات عائد کئے جائیں گے باقی لیڈر رہا کر دیے جائیں گے۔

حکام نے بتایا کہ یہودی ایجنسی کے صدر دفتر پر سے حال میں چھاپہ مار کر جو کاغذات برآمد کئے گئے تھے ان کی جانچ مکمل ہو گئی ہے اور ان شہادتوں کی بھی تحقیقات کر لی گئی ہے۔ جن کی بنا پر یہ گرفتاریاں کی گئی تھیں۔ ان کے خیال میں اب بظاہر کسی بڑے پیمانے پر گرفتاریوں کا کوئی امکان نہیں۔

لندن ۱۲۔ جولائی۔ صدر ٹرومین کا مسئلہ فلسطین کے متعلق سہ ارکانی وفد امریکی جنگی طیارہ پر آج لندن پہونچگیا۔ وفد فلسطینی کمیشن کی سفارشات پر عملدرآمد کرنیکے سلسلہ میں حکومت برطانیہ سے گفتگو کریگا۔ وفد بدھ کی رات کو واشنگٹن سے روانہ ہوا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہی سے | زبان بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار [illegible]

کان پور

جلد ۷ | کانپور شنبہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۹

دار الامراء میں وزیر ہند کا بیان

وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے دار الامراء میں ہندوستان میں وزارتی مشن کے کام پر ایک رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا:۔

۱۶۔مئی کے بیان کی رو سے اور اسی کے مطابق آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے بعد سیاسی جماعتیں اپنے سابقہ فیصلوں کی خلاف ورزی نہیں کر سکتیں۔ ورنہ آئین ساز اسمبلی میں شرکت کرنے والی دوسری جماعتوں کے ساتھ نا انصافی ہوگی۔ کیونکہ انھوں نے اسی متفقہ فیصلہ کی بنا پر شرکت کا ارادہ کیا تھا۔ جہاں تک ریاستوں کا تعلق ہے انھیں کوئی پریشانی نہیں ہے کیونکہ شرکت یا عدم شرکت کے فیصلے کا انحصار خود انھیں پر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مجھ سے ہندوستان میں تمام جماعتوں کے نمائندوں نے جو کچھ کہا ہے اسکی بنا پر وہ اس بنیادی حقیقت کو قبول کریں گے کہ یونین بہ جبر نہیں قائم کی جا سکتی۔ اس کے لئے اتفاق رائے ضروری ہے اور اتفاق رائے حاصل کرنا اسمبلی کا کام ہوگا۔ اس میں اقلیت اور اکثریت دونوں کو ہندوستان کی ترقی کے لئے کام کرنے کا موقع مل جائیگا۔

(لندن ۱۸۔جولائی) وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے آج دار الامراء میں ہندوستان میں وزارتی مشن کے کام کا حال بیان کرتے ہوئے کہا:۔

"مجھے بہت کچھ کہنا ہے اسلئے جن مسائل کو ہمیں سلجھانا تھا۔ ان کی تمہید کے طور پر میں صرف ایک بات کہونگا اگر ہم پورے امریکہ اور یورپ اور ایشیا میں روسی یونین کی آبادی اور جزائر برطانیہ اور برطانوی حکومت کے تمام سفید فام باشندوں کو جمع کر دیں تب بھی ان کی تعداد اتنی نہیں ہوگی جتنی ہندوستان میں بسنے والوں کی تعداد ہے صرف یہی نہیں بلکہ اس اتنے بڑے ملک میں نسلی، مذہبی، لسانی اور تمدنی اختلافات بھی موجود ہیں۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ ہندوستانی سیاستدانوں کو اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس ہے اور اس ملک کے آئینی مستقبل کے متعلق ان کے خیالات جدا جدا ہیں۔ برطانوی ہندوستان کی دو بڑی سیاسی جماعتوں میں جنھوں نے حال کے انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے اس معاملے پر شدید اختلافات ہیں۔

کانگریس ہمیشہ متحدہ ہندوستان کا مطالبہ کرتی ہے اور مسلم لیگ کا مطالبہ ہے کہ ملک ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم کر دیا جائے۔

اس لیے وفد کا پہلا کام تو یہ تھا کہ ہندوستانیوں کو اس کا یقین دلائے کہ برطانوی دولت مشترکہ کے اندر یا اس کے بغیر ہندوستان کو آزادی دینے کے متعلق حکومت برطانیہ پوری طرح تیار ہے۔ اس کے علاوہ ان کا کام یہ بھی تھا کہ وہ بظاہر مخالف جماعتوں کے اختلافات کو زیادہ سے زیادہ کم کریں۔

میرے خیال میں یہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ جہاں تک پہلے کام کا تعلق ہے ہم اس میں کامیاب ہوئے (نعرہائے تحسین) اب ہندوستان کے تمام لیڈر مانتے ہیں کہ برطانیہ کی خواہش وہی ہے جو وہ کہتا ہے اور اسے عملی جامہ پہنانے کی وہ ہر امکانی کوشش کرے گا۔

جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے اسکا اندازہ ضخیم قرطاس ابیض سے ہو جائیگا اور اس کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے ہندوستان کے لیڈروں دو بڑی جماعتوں اور ریاستوں کے رہنماؤں ہی سے زبانی اور تحریری تبادلۂ خیال نہیں کیا ہے بلکہ برطانوی ہند کے دوسرے طبقات اور اقلیتوں سے بھی گفت و شنید کی ہے۔

خاص دشواری یہ تھی کہ ہندوستان کے نئے دستور کے متعلق بڑی جماعتوں میں صرف اختلاف ہی نہیں تھا بلکہ ان کے اختلافات دستور ساز جماعت کے قیام میں رد کاوٹ بھی ڈال رہے تھے۔ کانگریس پورے ہندوستان کے لئے ایک آئین ساز اسمبلی اور لیگ دو اسمبلیوں کا یعنی ایک ہندوستان کے لئے اور دوسرے پاکستان کے لئے مطالبہ کر رہی تھی۔

کافی گفت و شنید کے بعد ہم نے دونوں جماعتوں سے درخواست کی کہ وہ ایک مشترکہ کانفرنس کے لئے اپنے چار چار نمائندے بھیجیں اور شملہ میں آئین ساز جماعت کے قیام پر غور کیا جائے۔ شملہ میں عمل اور فیصلہ کا پورا پورا اختیار قائم رکھنے کے باوجود ہر جماعت کے نمائندوں کا طرز عمل ایک دوسرے کے لئے جگہ دینے کا تھا۔ اگرچہ اسکا کوئی نتیجہ نہیں ہو سکا لیکن گفت و شنید کا خاتمہ دوستانہ انداز میں ہوا۔ اور ۱۶۔مئی کے اعلان کے لیے کافی راستہ صاف ہو گیا جو دونوں جماعتوں کے لیے زیادہ سے زیادہ قابل قبول تھا

اس اعلان میں کسی آئین کا اعلان نہیں کیا گیا۔ یہ تو صرف ہندوستانیوں کا کام تھا۔ ہم نے صرف آئین ساز اسمبلی کے لئے ایک تجویز پیش کر دی جو صرف ہندوستانیوں کے نام ایک سفارش تھی۔ لیکن یہ کہنا بھی ضروری تھا کہ اسکی شرائط دو بڑے فرقوں کی کثرت رائے کے بغیر نہیں تبدیل کیجا سکتیں۔

۱۶۔مئی کے بیان کا بہت اچھی طرح خیر مقدم کیا گیا۔ حالانکہ اسکے بعض پہلوؤں پر نکتہ چینی بھی کی گئی تھی۔ کوئی بڑی جماعت اپنا پورا مقصد حاصل نہیں کر سکی۔ "الانکہ اسمیں قابل عمل اور لچک دار حل پیش کیا گیا تھا اور ہمیں امید تھی کہ وہ دونوں اسے منظور کر لیں گے۔

بیان کی اشاعت کے بعد تمام متعلقہ جماعتوں نے تجاویز کے تمام پہلوؤں پر تفصیل کے ساتھ غور و خوض کیا۔ اسکے بعد ہم نے ملاقاتیں کر کے بھی تبادلۂ خیالات کیا۔

۱۶۔جون کو آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے ایک تجویز منظور کی جس میں پاکستان کے سلسلے میں تجاویز کی نکتہ چینی اور آخری فیصلہ کا اختیار محفوظ رکھنے کے باوجود صاف صاف تجاویز کو منظور کر لیا۔

یہ آگے کی طرف ایک قدم بڑھایا گیا تھا۔ جس کے لیے میں مسٹر جناح کی اولو العزمی اور تدبر کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے کانگریس کے مقابلہ میں پیش قدمی کی اور اپنی کونسل کے سامنے ایک ایسی چیز کی وکالت کی جو اس وقت تک کے خیالات سے کافی مختلف تھی۔

کانگریس نے کوئی فیصلہ نہیں کیا لیکن اس نے بھی آخر کار ۲۶۔جون کے وائسرائے کے نام ایک خط میں ۱۶۔مئی کی تجاویز منظور کر لیں۔

آئین ساز اسمبلی کے انتخابات شروع ہو گئے ہیں اور ہمیں جو خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بعض معزز و دماغ رکھنے والے ہندوستانی منتخب کیے گئے ہیں یا کیے جائیں گے۔

دستور ساز اسمبلی کا مقصد کیا ہے۔ مخالف اور مختلف نظریوں اور منصوبوں کے باوجود ایک راہ مفاہمت دریافت کرنا۔ اسی طرح انھیں یہ بھی رائے دینے کا حق حاصل ہے کہ دستوری اسمبلی کا طریق کار کیا ہو۔ لیکن ۱۶۔مئی کے بیان کی رو سے اور اسی کے مطابق دستور ساز اسمبلی کے انتخاب کے بعد سیاسی جماعتیں اپنے سابقہ فیصلوں کے خلاف ورزی نہیں کر سکیں۔ ورنہ آئین ساز اسمبلی میں جانیوالی دوسری جماعتوں کے ساتھ نا انصافی ہوگی۔ کیونکہ انھوں نے اسی متفقہ فیصلہ کی بنا پر شرکت کا ارادہ کیا تھا۔ برطانوی حکومت نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ وہ آئین ساز اسمبلی کی شرائط منظور کرے گی۔

جہاں تک ریاستوں کا تعلق ہے انھیں کوئی پریشانی نہیں ہے کیونکہ شرکت یا عدم شرکت کا فیصلہ خود انھیں پر چھوڑ دیا گیا ہے اور اسی لیے انھوں نے ایک مفاہمتی کمیٹی مقرر کر دی ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ایک قابل عمل بنیاد پر اشتراک عمل کی تدابیر سوچ لے گی۔ اور ہندوستان کی مختلف النوع آبادی کی آزادانہ کارروائی ہی پر آئین ساز اسمبلی کی کامیابی کا انحصار ہے۔

مجھے یقین ہے کہ مجھ سے ہندوستان میں تمام جماعتوں کے نمائندوں نے جو کچھ کہا ہے اسکی بنا پر وہ اس بنیادی حقیقت کو قبول کریں گے۔ یونین بجبر نہیں قائم کیجا سکتی۔ اسکے لیے اتفاق رائے کی ضرورت ہے۔ اور اتفاق رائے حاصل کرنا اسمبلی کا کام ہوگا۔ اس میں اقلیت اور اکثریت دونوں کو ہندوستان کی ترقی کے لیے کام کرنیکا موقع مل جائیگا۔

عارضی حکومت کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ پیتھک لارنس نے کہا کہ یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ عبوری دور کے لئے اگر ممکن ہو تو ایک عارضی حکومت بہت ضروری ہے جسکی ایک مخلوط حکومت کی شکل ہو اور جس میں دونوں بڑی جماعتوں کے نمائندے شامل ہوں۔

اس سلسلہ میں شملہ میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا اور نہ دہلی کی واپسی کے بعد کوئی راہ نکل سکی۔ کانگریس جس جس بات پر خاص طور سے بہت زیادہ زور دے رہی تھی وہ عارضی حکومت کے اختیارات نوعیت اور اس کی طرف وائسرائے کا طرز عمل تھے۔

کانگریس نے دو جماعتوں کی مساویانہ نمائندگی پر اعتراض کیا اور اس بات کی کوشش کی گئی کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ایک ایسی حکومت قائم کی جائے جسمیں چھ کانگریسی (پانچ اونچی ذات کے اور ایک ہریجن) پانچ مسلمان اور دو دوسرے فرقوں کے نمائندے ہوں۔ ممکن تھا مسٹر جناح اسپر راضی ہو جاتے لیکن کانگرس اسپر مطمئن نہیں تھی۔ پھر بالکل تعطل پیدا ہو گیا اور صرف یہی ایک طریقہ رہ گیا کہ وائسرائے اس مسئلہ کو حل کریں جو وزارتی مشن کے مشورہ سے چھ ہندو، پانچ مسلمان، ایک سکھ، ایک پارسی اور ایک ہندوستانی عیسائی منتخب کریں۔

وائسرائے نے دونوں جماعتوں سے غیر سرکاری اور تجرباتی فہرست مانگی اور ان سے انتخاب کیا۔ مسٹر جناح نے کہا کہ وہ لیگ کے نام دینے سے پہلے کانگرس کے ناموں کا انتظار کریں گے۔ اور کانگریس لیگ اور اونچی ذات کے ہندوں کی مساویانہ نمائندگی اور اقلیت کے مسائل پر بہت پریشان تھی۔

کانگریس نے ہمیشہ اپنے قومی ادارے ہونے پر اصرار کیا تھا۔ ان تمام دشواریوں کے باوجود ممکن تھا کہ کوئی سمجھوتہ ہو جاتا لیکن اسی دوران میں مسٹر جناح نے ایک خط میں لکھا کہ مسلم لیگ کسی غیر لیگی مسلمان کا انتخاب منظور نہیں کر سکتی۔

اس سے ایک پیچیدہ مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا۔ کانگرس کی تجویز تھی کہ وہ اپنی فہرست میں سے ایک نام نکال کر ایک مسلمان کو نامزد کر دے لیکن وائسرائے نے اس کی مخالفت کی اور یہ دشواری بھی دور ہو جاتی اگر ان کے اس اختیار پر انھیں برسر عام چیلنج نہ دیا جاتا۔

کانگرس نے ہمیشہ اپنے قومی ادارے ہونے پر اصرار کیا ہے اور اسکا ثبوت آئین ساز اسمبلیوں میں ان کی نامزدگیوں سے ہوا ہے۔ میرا مطلب اس قومیت سے ہے جو فرقہ واریت کے متضاد ہو۔ (خبر نا تمام)

یو۔پی کا بجٹ

(لکھنؤ۔ ۱۰ جولائی) آج چار سال کے بعد یو۔پی اسمبلی میں وزیر مالیات بابو سمپور نانند نے بجٹ پیش کیا۔

اس میں ۲۹ کروڑ پندرہ لاکھ اور دو ہزار روپیہ کی آمدنی اور ۲۹ کروڑ ۴۴ لاکھ اور ۲۸ ہزار روپیہ کے صرفہ کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اس طرح ۲۹ لاکھ ۲۶ ہزار کے خسارے کا اندازہ ہے۔

اس بجٹ میں کئی پہلو ہیں جو عام لوگوں کی بھلائی سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بجٹ نوکر شاہی حکومت کے بجٹ سے تضاد کی بڑی خوشگوار مثال پیش کرتا ہے۔ یہ اور کہ بجٹ عوام کی تمام امیدیں پوری نہیں کر سکتا کسی بجٹ کا محتاج نہیں۔ مگر اسکی ذمہ داری موجودہ حکومت پر نہیں بلکہ ان حالات پر ہے جو کانگریسی حکومت کو نوکر شاہی حکومت سے ورثہ میں ملے ہیں۔ بابو سمپور نانند فائننس منسٹر نے اپنی تقریر میں بجا طور سے فرمایا۔

"مارچ ۱۹۳۹ء میں بجٹ پر آخری تقریر ہوئی تھی سات سال درمیانی وقفہ نے لوگوں کی روحانی اور مادی زندگی پر گہری چھاپ چھوڑی ہے۔ دنیا کو لڑائی نے تاراج کر ڈالا جس کی لپیٹیں ابھی ختم نہیں ہوئیں ہندوستان کی قسمت کی باگ ڈور بدیشی ہاتھوں میں تھی۔ جنھوں نے اسے تباہی اور موت کے غار میں ڈھکیلا۔ مگر ہندوستان کی مکمل آزادی کو اور فارغ البالی۔ خوشی، صحت اور تمدنی ترقی کے آغاز کو جو کہ اس آزادی کا لازمی نتیجہ ہیں کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ زندگی میں جیسے جیسے وسعت پیدا ہوگی حکومت کی ذمہ داریاں بھی اسی نسبت سے بڑھتی جائیں گی۔ مگر ہمارے وسیلے بھی زیادہ وسعت پذیر ہو جائیں گے۔ آج ہمارے مالی معاملات جن اصولوں پر چلتے ہیں وہ بہت جلد بوسیدہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ سیاسی اور اقتصادی حالات جنھوں نے یہ اصول پیدا کیے ختم ہو جائیں گے"۔

اس بجٹ میں ۲۹ لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ کا گھاٹا رہتا ہے۔ مگر گھاٹے سے نا امید ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ بابو سمپور نانند کے لفظوں میں گھاٹا ہمیں آئندہ مزید کوشش کی ترغیب دیگا۔ یو۔پی کی کانگریسی حکومت نے عوام کی بھلائی کے لئے حسب ذیل نئے قدم اٹھائے ہیں۔

(۱) سڑکوں کی تعمیر کی اسکیم پر دو کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ۔

(۲) شہروں اور گاؤں میں نمونے کے مکانوں کی تعمیر پر پچاس پچاس لاکھ روپیہ۔

(۳) لڑکوں کے لئے چار سو اور لڑکیوں کے لیے دو سو نئے پرائمری اسکول۔

(۴) دیہات میں دوا خانے کھولنے پر ۶ لاکھ ۵ ہزار ۳ روپیہ

ان کاموں کے علاوہ ۳۵ لاکھ روپیہ جو ۱۹۴۲ء کی تحریک میں بطور اجتماعی جرمانہ وصول کیا گیا تھا واپس کیا جائیگا۔ ان میں سب سے بڑی مد سڑکوں کی تعمیر کی ہے۔ یہ اسکیم غالباً مرکزی اسکیم کا ایک حصہ ہے مگر صوبہ کے خزانہ سے بیشتر روپیہ صوبائی مفاد کے اعتبار سے ہی صرف کیا جائیگا۔ اچھی سڑکیں اور آمد و رفت کے اچھے وسیلے صنعتی اور زرعی ترقی کے لئے بہت ضروری ہیں یو۔پی کی آبادی ۵ کروڑ ہے۔ اس صوبہ میں بڑے شہروں اور گاؤں کی تعداد ہر دوسرے صوبہ سے زیادہ ہے۔ لہذا ہر ایک مد پر جو رقم صرف ہوگی وہ کچھ زیادہ نہیں مگر سات سالہ نوکر شاہی دور اور جنگ کے تباہ کن اثرات کے بعد یکایک لمبی چوڑی اسکیموں کی توقع نہیں کیجا سکتی صحت اور تعلیم انسان کی روحانی اور مادی ترقی کے لئے ضروری ہیں یو۔پی حکومت نے دونوں چیزوں پر اپنی پہلی توجہ دی ہے۔

یو۔پی۔ گورنمنٹ کی نئی اسکیموں میں نرسنگ سروس۔ شہروں میں خالص دودھ کی سپلائی سبزی اور غذائی اشیاء کی پیداوار بھی شامل ہیں فائننس منسٹر نے اس خیال کی تردید کی کہ یو۔پی گورنمنٹ حصول غلہ کی اسکیم سے منافع کما رہی ہے۔ انھوں نے بتایا غلہ جمع کر کے اسے تقسیم کرنے پر حکومت کو نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ وزیر اعظم نے پانچ لاکھ ٹن غلہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ بابو سمپور نانند نے اعلان کیا کہ ہم اپنے وزیر اعظم کے فیصلہ کی تکمیل کر کے رہیں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یو۔پی میں حصول غلہ کی اسکیم پر بحیثیت مجموعی جس خوبی سے عمل کیا گیا ہے اسکا امریکی مشن کے ممبروں نے بھی اعتراف کیا ہے۔ یہ بات بھی خاص طور سے قابل ذکر ہے کہ یو۔پی گورنمنٹ نے اپنے نچلے درجہ کے تمام ملازموں کی جن میں پٹواری، کانسٹیبل، ہیڈ کانسٹیبل اور چپراسی اور چیل دار وغیرہ شامل ہیں۔ تنخواہیں اور الاؤنس میں اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔

آئینہ کانپور

گیہوں کے بجائے آٹا

معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے [...] کیا ہے کہ ۱۹ جولائی سے گیہوں کے بجائے بنزاول کا آٹا [...] جائیگا۔ اس فیصلہ سے اہل شہر سخت پریشان ہیں [...] اس سے پیشتر یہ قاعدہ تھا کہ گیہوں اور بنزاول کے [...] کی خریداری اختیاری تھی۔ لہذا ہم گورنمنٹ سے یہ [...] کریں گے کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کر کے سابقہ طریقہ [...] رائج کر دیں۔ تاکہ پبلک کو ناقابل برداشت تکلیف [...] دوچار نہ ہونا پڑے۔

ڈاک کی ہڑتال

۱۱۔جولائی سے ڈاکخانہ [...] پوسٹ مینوں اور دیگر [...] کے ملازموں کی ہڑتال ہے۔ جسکی وجہ سے کاروباری [...] طبقہ کو ازحد تکلیف ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جسٹس [...] راج ادھیا کشم ثالث نے جو سفارشیں کی ہیں وہ [...] فیصدی سے لے کر ۵۰ فیصدی تک کے اضافہ کی ہیں۔ ہم [...] کرتے ہیں کہ اب ہڑتال بہت جلد ختم ہو جائیگی۔

ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل کی آمد

۱۹۔جولائی [...] مسٹر راجن [...] ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانہ جات تشریف لائے۔ آپ [...] شہر میں ڈاک تقسیم ہونے کے انتظامات کا معاینہ کیا [...] کے سینٹروں کا دورہ کیا۔ شہر میں ڈاک تقسیم ہونیکا کام [...] سینٹروں کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ دروازے دروازے [...] جا کر ڈاک تقسیم کرنیکا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے [...] مسٹر سید مشہدی حسین پوسٹ ماسٹر کانپور نہایت [...] سرگرمی سے ڈاک تقسیم کی نگرانی کر رہے ہیں۔

غلہ کی تحصیل

مسٹر آئی۔یو۔ الکزینڈر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور [...] ایک پریس [...] کمیونکہ میں لکھتے ہیں کہ:۔

یو۔پی۔ گورنمنٹ کی غلہ کی تحصیل کی اسکیم کے ماتحت [...] کانپور میں غلہ کی خرید جاری ہے اور کل ۱۳ ہزار ٹن [...] کوٹہ کا تقریباً ستر فیصدی حصہ حاصل کیا جا چکا ہے [...] گیہوں کا کوٹہ سو فیصدی سے زیادہ حاصل کیا جا چکا [...] لیکن چنے کی تحصیل قابل اطمینان نہیں ہے۔

اس امر کی اطلاع دی جاتی ہے کہ جن لوگوں نے [...] مقررہ کوٹہ پورا نہیں کیا ہے۔ انکو کوئی معافی نہیں [...] جائیگی۔ علاوہ اسکے کپڑے، شکر اور مٹی کے تیل کی [...] سہولیتیں دی گئی ہیں وہ بھی ختم کر دی جائیں گی۔ [...] اس کسان کو جس نے جولائی کے ختم ہونے سے پہلے [...] کوٹہ نہیں پورا کیا ہے اسکے لیے بھی یہ سہولیتیں نہیں [...]

اس کے علاوہ خریداری کے کچھ مرکز بند کیے جا [...] کیونکہ برسات کی وجہ سے وہاں تک پہونچنا مشکل ہے [...] وہ کسان جو ان مرکزوں سے متعلق ہیں وہ کسی دوسرے [...] مرکز سے متعلق کر دیے جائینگے۔ اسلیے کسان کے [...] میں مفید یہ ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے جلد سے [...] اپنا کوٹہ پورا کر دے۔

تردید

لیبر کمشنر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مزدوروں [...] کام کے گھنٹے دس سے گھٹا کر ۹ گھنٹے کی [...] جو اخبارات میں شایع ہوئی ہے بالکل غلط ہے۔ لیبر کمشنر [...] لیبر ڈپارٹمنٹ کے افسر نے گھنٹے کم کرنیکی بابت کوئی اطلاع [...] نہیں نکالی ہے۔ کل مزدوروں کے کام کے گھنٹے بدستور [...] قائم ہیں۔ البتہ گورنمنٹ اس معاملہ میں بدستور غور [...] کر رہی ہے۔ باٹلی والا چیف انسپکٹر آف فیکٹریز [...] اطلاع دیتے ہیں کہ اخبارات میں یہ خبر شایع ہوئی ہے [...] کانپور میں ٹیکسٹائل ملوں کے مزدوروں کو دسویں گھنٹے کے [...] لئے مقررہ شرح سے مزدوری نہیں دیجاتی ہے جو ڈیوڑھی [...] ہوئی ہے۔ اور اسکی نگرانی نہیں ہوتی ہے۔ یہ خبر غلط [...] صحیح بات یہ ہے کہ دسویں گھنٹے کی مزدوری سوائی ہو [...] جو ادا کی جاتی ہے اور فیکٹری انسپکٹر ان سے جانچ [...] رہتے ہیں۔

اینٹ بھٹہ والوں کی طرف سے شکایت کی گئی ہے [...] بھٹہ کے مالکان کی ایسوسی ایشن کو کہ دینے کے پرمٹ [...] جاری کرنے میں بے انصافی کا برتاؤ کرتی ہے اور [...] خاص خاص بھٹوں والوں سے اپنی کوشش ہے کہ [...] دینے کا وعدہ کرتی ہے۔ کلکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ [...] کی پرمٹ میں جاری کرتا ہوں جس سے بھٹہ کے مالکان [...] ایسوسی ایشن کو کوئی تعلق نہیں ہے اور کوئلہ سب [...]

ڈاک کی ہڑتال

ڈاک ایک خاص کشش رکھتی ہے۔ ایسا کون بد مذاق نوجوان ہوگا جس کا دل ایک پوسٹ مین کو دیکھ کر اچھلنے نہ لگتا ہو بلکہ بیشتر تو ایسے ملیں گے جو قریب جا کر بے تکلف یہ دریافت کریں گے کہ کیوں صاحب ہمارا تو کوئی خط نہیں ہے۔ بہت سے لوگ تاب انتظار نہ لا کر سیدھے ڈاکخانے پہنچ جاتے ہیں۔ ان سب باتوں سے ظاہر ہے کہ ایک پوسٹ مین کی کتنی اہمیت ہے۔ اب وہ زمانہ تو رہا نہیں جو کبوتروں کے ذریعہ نامہ و پیام کر لیا جاتا ہے۔ وہ نفاست اب کہاں صرف پرانے میل کے شاعروں کے کلام میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے۔ ہاں کبوتر کا نعم البدل ہوائی ڈاک ہوگئی ہے۔ مگر ابھی تک ڈاک سے اصل مطلب تو وہی ڈاک سمجھی جاتی ہے جو چھک چھک کرتی ہوئی ریل کے ذریعہ ملک کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں پہونچے۔ اور پوسٹ مینوں کے ہاتھ تقسیم ہو۔

۱۱۔ جولائی سے ڈاکخانہ کے چھوٹے درجہ کے ملازموں کی جو ہڑتال شروع ہوئی۔ اس نے نہ جانے کتنی نیند خراب کی ہوں گی اور چاندنی راتیں کس کرب سے گذاری گئی ہوں گی۔ کتنی آہیں کھینچی گئی ہوں گی اور کتنے نالے کئے گئے ہوں گے۔ معلوم نہیں۔ ان کا عذاب محکمہ ڈاک کے افسروں پر پڑے گا یا ادنیٰ ملازموں پر۔ بہر حال یہ خوشی کی بات ہے کہ ابھی تک خط نہ ملنے کی وجہ سے کسی خودکشی کی خبر نہیں آئی ہے اور یہ اور بات ہے کہ کسی نے خاموشی سے یہ عمل کر لیا ہو۔

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد

یہ لطیفہ پہلو تو جانے دیجئے۔ لیکن کاروباری طبقہ بھی جسے حسن و عشق سے عام طور پر بہت کم تعلق ہوتا ہے اس ہڑتال سے پریشان رہا۔ کیونکہ اس کے نزدیک دلال کا خط آ جانا محبوب کے خط سے کم نہیں ہوتا۔

ڈاکخانوں کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں خطوط کی چھانٹ اسی طرح ہو رہی ہے جس طرح سید امتیاز علی تاج کے "چچا چھکن" ردی چھانٹا کرتے تھے۔ یعنی انبار کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ کبھی ایک خط ایک ڈھیر سے اٹھا کر دوسرے ڈھیر میں ڈال دیا جاتا ہے اور کبھی دوسرے ڈھیر سے پھر پہلے ڈھیر میں رکھ لیا جاتا ہے۔

مولانا آزاد آئین ساز اسمبلی میں

پشاور۔ ۲۲ جولائی۔ صوبہ سرحد میں آج دستور ساز اسمبلی کے لئے نامزدگی کے پرچوں کی جانچ کی گئی۔ چار دن امیدواروں کی نامزدگیاں منظور کر لی گئیں۔

بعد میں وزیر اعظم ڈاکٹر خانصاحب نے اپنا نام واپس لے لیا اور تین نشستوں کے لیے صرف تین ہی امیدوار منتخب ہوگئے۔ امیدوار یہ ہیں:۔ مولانا ابو الکلام آزاد (کانگریس) خان عبد الغفار خاں (کانگریس) خان سردار بہادر خاں (مسلم لیگ)

سندھ دستور ساز اسمبلی کے نمایندگان

مسٹر ایم۔ اے۔ کھرو، پیرزادہ عبد الستار اور مسٹر ایم۔ ایچ گزدر تینوں مسلم لیگی امیدوار دستور ساز اسمبلی کے لیے منتخب ہوگئے۔ مسٹر ایم۔ اے کھرو اور پیرزادہ عبد القادر کو نو نو ووٹ ملے اور مسٹر ایم۔ ایچ گزدر اور شیخ عبد الماجد کو آٹھ آٹھ لیکن چونکہ ایم۔ ایچ گزدر کو دوسری ترجیح کے زیادہ ووٹ ملے تھے لہٰذا وہ منتخب ہوگئے۔

لاہور:۔ ۱۵ جولائی۔ دستور ساز اسمبلی کے لئے جو چار کانگریسی اور چار اکالی سکھ نامزد کیے گئے تھے انھوں نے وقت ختم ہونے سے صرف آدھ گھنٹہ پہلے اپنے نام واپس لے لئے۔

آوارہ بدلی

اے آوارہ بدلی.... نیلے اور خاموش آسمان پر تنہا تیرنے والی!

میں حیران ہوں کہ تیرے دل میں یہ آوارگی کی لگن کس طرح پیدا ہوئی؟ اتنے بڑے... بلند اور وسیع آسمان پر بلا کسی منتہائے مقصود کے سفر کرتی ہوئی بدلی! میں بھی تیری طرح اس دنیا کے بحر بیکراں میں اپنی چھوٹی سی کشتی کو کھے رہا ہوں۔ نہ جانے کونسی منزل کی طرف اے آوارہ پھرنے والی ناتوان ہستی! جس طرح تو غضب پڑنے سے آفتاب عالمتاب کا چہرہ ڈھانپ سکتی ہے اسی طرح میں بھی اپنی قوت ارادی سے تمام دنیا کی مخالفت برداشت کر سکتا ہوں۔ شاید تجھے بھی میری طرح سکون قلب نصیب نہیں جو تو آوارہ پھر رہی ہے۔ دل کی بے چینی پاؤں میں پہیے بن جاتی ہے۔ میں بھی تیری طرح دن رات مارا مارا پھرتا ہوں۔ سکون قلب کی تلاش میں جس طرح تو آفتاب کے نور سے منور رہتی ہے۔ اسی طرح میں بھی اپنے تاریک وجود کو منبع نور و آفرینش سے منور دیکھ رہا ہوں۔

غرض اور فرض

غرض اور فرض کی جنگ اکثر انسانی زندگی میں پیش آتی ہے۔ غرض دامن پکڑتی ہے۔ فرض جھٹکا دے کر اسے چھڑا لیتا ہے۔ غرض دولت کا ڈھیر لگاتی ہے فرض اسے ٹھکرا دیتا ہے۔ غرض آنسو بہاتی ہے، فرض نفرت کا قہقہہ لگا کر آگے بڑھ جاتا ہے۔ غرض دریا بن کر حائل ہوتی ہے۔ فرض شیر نر کی طرح تیر کر اسے عبور کرتا ہے۔ غرض بزدل ہوتی ہے۔ فرض چٹان کی طرح مضبوط ہے۔ غرض بے ایمانی کا سہارا لیتی ہے۔ فرض انصاف کا دامن پکڑتا ہے۔ غرض پانی پر لکیر ہے، فرض پتھر کا نقش ہے۔ جہاں غرض جیتتی ہے وہاں بے انصافی اور ظلم ہوتا ہے۔ جہاں فرض کی فتح ہوتی ہے۔ وہاں خدا کی برکت نازل ہوتی ہے۔

مسٹر جناح کی تقریر

بمبئی۔ ۱۵ جولائی۔ حیدر آباد اور سکندر آباد کے مسلم تجار کی جانب سے مسٹر جناح کو جو عصرانہ دیا گیا تھا۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ اب وہ وقت نہیں رہا جب ہندوستان میں و نیز ہندوستان سے باہر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ حکومت کا فرض صرف یہ ہے کہ وہ محض عوام کے جان و مال کی حفاظت کرے اور بقیہ معاملات میں ان کو آزاد چھوڑ دے لیکن اب حکومت کے صرف یہی فرائض نہیں رہے ہیں۔ بلکہ اس پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوگئی ہے کہ وہ عوام کی زندگی کے ہر شعبہ میں حصہ لے۔ اور بغیر اس کے عوام ترقی نہیں کر سکتے۔ مثلاً اگر حکومت نہ چاہے تو عوام کی کوئی معاشی فلاح ہو ہی نہیں سکتی۔ اس سلسلے میں ریاست حیدر آباد قابل تعریف ہے کہ وہ پیچھے نہیں رہی ہے۔

آسام کی یورپین پارٹی کا فیصلہ

شیلانگ۔ ۱۵ جولائی (تاخیری) آسام اسمبلی کے یوروپین گروپ کے لیڈر مسٹر ارنوڈ نیا کرنے یونائٹڈ پریس کو مطلع کیا ہے کہ آج شام کو ان کی پارٹی کے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ اسمبلی کے یو۔ پی ممبر دستور ساز اسمبلی کے انتخاب میں حصہ نہ لیں۔

مولانا داؤد غزنوی کا استعفا

لاہور۔ ۱۶ جولائی۔ پنجاب اسمبلی کے رکن اور صوبہ کانگریس کے سابق صدر مولانا داؤد غزنوی نے اس بات کے خلاف استعفا دے کر احتجاج کیا ہے کہ صدر کانگریس نے کانگریسی سکھوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ وہ دستور ساز اسمبلی کے بائیکاٹ کے متعلق اپنی پنتھی اکالی پارٹی کے ساتھ شریک ہو جائیں۔

مابعد جنگ دنیا کی تعمیر آیندہ میں عورتوں کی حیثیت

(از مس نواجائی ڈی کنٹریکٹر۔ جے۔ پی)

دولت اور ثروت، عزت اور طاقت کے لئے انعامات کے کردار فرشتہ نے جدوجہد نہیں کی ہے۔ بلکہ دنیا کو جنت بنانے کے لئے ایک شگفتہ کلی کی طرح خاموش ہے اپنے اس دنیاوی باغ میں جنت کا سب سے چمکتا ہوا پھول کھلے گا۔ کیونکہ ابھی عورت نے اپنی بہترین قوتوں سے کام نہیں لیا ہے (ابلیٹ)

بیسویں صدی عورتوں کی صدی ہوگی۔ قیصر نے اس موجودہ صدی کا نام "عورتوں کی صدی" رکھ دیا تھا۔ تواریخ اس امر کی شاہد ہے کہ عورتوں کا ظہور اس صدی میں شروع ہوا۔ وکٹوریہ کے عہد حکومت میں عورتوں کو جو جگہ ملی تھی وہ رفتہ رفتہ ختم ہوگئی۔ معاشی زندگی میں عورت نے کچھ تھوڑا سا قدم اٹھایا ہے۔ اس صدی کی دو جنگ عظیم بے مقصد نہیں لڑی گئیں۔ اس نے عورتوں کے لئے بہت سے راستے پیدا کئے۔ عورتوں نے اس لڑائی میں کارہائے نمایاں انجام دیکر نام و نمود پیدا کیا۔ اور یہ دنیا پر ظاہر کر دیا کہ عورت میں اس امر کی اہلیت موجود ہے جس سے دنیا کو حیرت زدہ کر سکتی ہیں۔ ان میں حوصلہ اور قابلیت کا عنصر موجود ہے جس سے دنیا کو حیرت زدہ کر سکتی ہیں ان میں حوصلہ بدرجہ اتم ہے۔ پہلی جنگ عظیم نے ان کی رفتار میں تیزی پیدا کر دی ہے۔

عورت مشغل دیر و حرم نہیں ہے یا سوسائٹی کی زیب و آرائش کا آلہ نہیں ہے یا کھانا پکانے کے لئے ایک باورچن نہیں ہے۔ بلکہ اب اس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دنیا کو اس کی بھی ضرورت ہے۔ موجودہ لڑائی میں اس نے کارخانوں میں، دفتروں میں، اور الجھے ہوئے نظام کو سلجھانے میں حصہ لیکر یہ ثابت کر دیا کہ وہ مرد سے کسی درجہ بھی کم نہیں ہے اور اس نے لڑائی میں ہزاروں مختلف طریقوں سے یہ کر کے دکھایا ہے۔

لڑائی نے عورت کو مختلف کاموں اور جگہوں پر بلایا ہے۔ اس لئے اپنا کام سرانجام دینے کے لئے اپنے آپ کو کافی تربیت اور مطالعہ کرنے کے بعد اس کا اہل بنایا۔ اس لڑائی کے بعد اس کا کیا حشر ہوگا۔ کیا اسے امور خانہ داری کے جنجال میں پھر پھنسنا ہوگا؟ کیا اسے دیرینہ پیشوں کے لئے پھر مجبور کیا جائیگا؟ کیا اُسے سوسائٹی کی آرایش کے لئے پھر واپس آنا پڑے گا؟ تاکہ وہ اپنی ہستی کا خاتمہ کر دے۔ اس قسم کے کئی سوال اس وقت پیش نظر ہیں۔ لڑائی کے بعد زندگی یقیناً ایک بڑی کشمکش کی زندگی ہوگی، مرد جنھوں نے میدانوں میں لڑائیاں لڑی ہیں۔ حکومت سے ہمدردی اور مدد کے طالب ہوں گے۔

عورتوں کو کیا کرنا چاہیے۔ اس نے زندگی کے سنہرے اور قیمتی وقت کو اس چیز کے حاصل کرنے میں صرف کیا۔ جہاں اُسکی ضرورت محسوس کی گئی۔ جب تک حکومت کو اس کا خیال نہیں ہوگا۔ بھلا عورت لڑائی کے بعد کی تغیرات میں اپنا وجود کیونکر قائم رکھ سکے گی۔ اگر مرد اس سے قابل شناس توجہ کا مستحق ہے کہ اس نے لڑائی فتح کرنے میں معاون و مددگار رہی۔

مبادا عورت پس پشت نہ رہ جائے۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر مجلس میں جو تعمیرات مابعد جنگ مجوز ہو۔ عورت کو فیاضی سے حصہ دیا جائے، حقوق نسواں کے احترام کرنے کا اعتماد مرد پر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس بات کی کم توقع کی جا سکتی ہے کہ اس کی خود نمائی جویں کا سوال وہی کرے۔ وہ عورتیں جو لڑائی کے مختلف دفاتر میں کام کرتی ہیں۔ متحد ہو کر حکومت سے اس اس کا امر کا مطالبہ کریں کہ آئندہ کی تعمیرات میں اُن کا خاص خیال رکھا جائے۔ وہ عورتیں جو نوکری کی متلاشی ہیں وہ بھی متحد ہو جائیں۔ اور اس امر پر زور آواز بلند کریں۔ کہ ان کو کہیں نہ کہیں جگہیں ضرور دی جائیں، نوجوان لڑکیاں اپنی ہستی کو ختم کرنے کے لئے شادی کی طرف زیادہ نہ جھکیں بلکہ بہترین

تعلیم اور صنعت و حرفت سے زندگی کے ہر شعبہ پر چھا جائیں۔ اور یہ ثابت کر دیں کہ عورت کی تخلیق بے معنی نہیں ہے۔

یہ امر قابل تاسف ہے کہ انسانی طاقت اور کوششوں کا آدھے سے زیادہ حصہ بیکار جاتا ہے اور اس کا کوئی جائز استعمال نظر نہیں آتا۔ اگر ایک قوم دوسری قوم کے دوش بدوش چلنا چاہتی ہے اور لڑائی کے بعد صنعت و حرفت میں اس قوم کو پس پشت ڈالنا چاہتی ہے اور ترقی کے اعلیٰ زینے تک گامزن ہونا چاہتی ہے تو اسکو چاہیے کہ عورتوں کو میدان میں آزادی سے آنے دیں۔ اور ان کی محنت اور طاقت کا جائز استعمال کریں۔

ان سے کہہ دو کہ دنیا عورتوں کے لئے بھی بنی ہے۔

صبر کا پھل

(از مسٹر عبد القوی [illegible])

ملک ایران میں ایک [illegible] دو نوجوان لڑکے تھے [illegible] عیش کرتے۔ سلطنت [illegible] بے پرواہ رہتے تھے۔ [illegible] اسی طرح رہے تو [illegible] گے۔ اس لیے [illegible] نہ مانے اور اسی طرح [illegible]

اب بادشاہ [illegible] سوچا کہ اگر وہ دونوں اسی [illegible] پر بڑی مصیبت آئے گی۔ [illegible] سلطنت چھین لینگے اور وہ دونوں شہزادے دانے دانے کو محتاج ہو جائیں گے۔

بادشاہ نے اپنے وزیر کو بلایا اور اس سے مشورہ کیا۔ اس نے جواب دیا "جہاں پناہ! آپ کچھ روپیہ چھپا کر رکھ دیجئے، جب لڑکوں پر مصیبت پڑے گی۔ تو میں ان کو روپیہ بتا دوں گا۔ اس وقت ان کی آنکھیں کھلیں گی اور وہ درست ہو جائیں گے۔

بادشاہ نے وزیر کی بات مان لی اور ایک ہزار اشرفی جنگل میں دفن کر دی اور شہزادوں کو بہکانے کے لئے بہت سے ہیرے جواہرات ایک کنوئیں میں ان کے سامنے دفن کر دیئے اور دوسرے دن نکال لیے شہزادے یہی سمجھے کہ کنوئیں میں خزانہ ہے۔ پانچ برس بعد بادشاہ اور وزیر دونوں مر گئے۔ کسی کو جنگل والے خزانہ کا علم نہ تھا۔ دونوں شہزادے تخت کے لئے لڑے۔ بڑا شہزادہ غالب آیا اور بادشاہ بن گیا۔ چھوٹا شہزادہ جنگل میں چلا گیا اور جھونپڑی بنا کر رہنے لگا۔

بڑے شہزادے کو سلطنت کے اصول تو آتے نہ تھے وہ عیش و عشرت میں پڑ کر خراب ہو گیا۔ خزانہ خالی ہو گیا۔ اور دوسرے بادشاہ نے چڑھائی کی۔ شہزادے نے کنوئیں میں خزانہ تلاش کیا۔ مگر نہ ملا اور وہ مارا گیا۔

ادھر چھوٹا شہزادہ ایک دن زمین کھود رہا تھا۔ اس کو ایک ہزار اشرفی مل گئیں۔ اس نے خدا کا شکر ادا کیا۔ لوگوں نے بڑے شہزادے کی موت کے بعد اسکو بادشاہ بنا دیا۔ چھوٹے شہزادہ نے صبر کیا اوس کو بادشاہت بھی ملی اور خزانہ بھی ملا۔ بڑے شہزادہ نے بے صبری کی اسکو کچھ نہ ملا۔ وہ مارا گیا۔ صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے۔

عراق کے نئے وزراء

بغداد۔ سویدی وزارت ٹوٹنے کے بعد حسب ذیل مجلس وزراء کا انتخاب عمل میں آیا۔ رشید العمری وزیر اعظم۔ محمد فاضل الجمالی وزیر خارجہ۔ عبد اللہ القصاب وزیر داخلہ۔ سعید حقی وزیر حربیہ۔ محمد حسن کبہ وزیر عدل۔ نوری القاضی وزیر تعلیمات۔ بابا علی الشیخ محمود وزیر اقتصادیات۔ عبد الہادی الجلبی وزیر رسل و رسایل۔ ہادی الباجہ جی وزیر امور عامہ۔

کراچی۔ ۱۵ جولائی۔ امریکی قحط کمیشن جو ۲۴ جون کو ہندوستان آیا تھا۔ آج واشنگٹن جانیکے لئے کراچی سے روانہ ہوا۔

خمار" بارہ بنکوی

خمار بارہ بنکوی حال ہی میں کاردار پروڈکشنز میں شامل ہوگئے ہیں۔ خمار صاحب نے اپنے چند مخصوص اشعار شاہجہاں میں فلمبند کرائے۔ ناناک۔ فلم کے سارے گانے فلمبند کیے ہیں۔ جو کہ ادبی اور معنوی اعتبار سے عوام و خواص سے داد تحسین حاصل کریں گے۔ اور فلمی حلقوں میں خمار صاحب کا نام روشن کر دیں گے۔

مسٹر اختر حسین

تاریخ دیار فرنگ کا بے مثل عشق آموز افسانہ "رومیو جولیٹ" جسکی مکالمہ [illegible] ری پرمشہور مکالمہ نگار مسٹر کمال امروہوی داد لاتعداد کے مستحق ہوں گے۔ دسمبر سنہ تک پردۂ سیمیں پر جلوہ افروز ہو کر اپنے بیشمار شائقین اور قدر دان حضرات سے خراج تحسین حاصل کریگا۔ اس فلم میں ہمایوں کی حسین و مہ جبین ہیروئن، حور طلعت نرگس جولیٹ کا قتالۂ عالم پارٹ ادا کر رہی ہیں۔ ہیرو کا کردار مشہور فلم لاکھا رانی کے ہیرو مسٹر سپرو کاشمیری ادا کر رہے ہیں۔ سائڈ کیرکٹر درجن بھر فلموں کے مسٹر انور کے کمالات کا آئینہ ہو گا شکیل و جیہہ امان اللہ مسٹر مراد سنالنی دیوی اور نظیر کاشمیری کی اداکاری بھی اس میں قیامت سے کچھ کم نہ ہوگی۔ ان کے علاوہ مس وائلٹ۔ ماسٹر نثار، شیخ عبد الرشید۔ مسٹر ساقی۔ مسٹر سینگر بھی اداکاری کے حیرت انگیز کارنامے پیش کریں گے۔ امید واثق ہے کہ رومیو جولیٹ اپنی اجماعی خوبیوں کے لحاظ سے ہدایت کار مسٹر اختر حسین کا تاریخ فلم سازی میں زرین کارنامہ ثابت ہوگا۔

فیمس سینے لیبوٹری

بمبئی کی تازہ خبر ہے کہ سیٹھ شیراز علی حکیم نے ایک کروڑ روپیہ کے متحدہ سرمایہ سے فیمس لیبوٹرز کی بنیاد رکھی ہے مسٹر شیراز علی حکیم نے اس نئی کمپنی کے لئے بمبئی کی تجارتی اور مالی حلقوں کی اہم شخصیتوں کی اعانت حاصل کر لی ہے کمپنی نے مسٹر شیراز علی حکیم کی ان خدمات کا اعتراف کیا ہے کہ موصوف نے ہندوستانی صنعت فلمسازی کو اعلیٰ معیار پر پہونچانے کے لیے میدان بنایا اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کمپنی نے ہندوستان اور غیر ملکی ڈسٹری بیوٹروں اور پروڈیسروں سے بھی اس صنعت کی ترقی و توسیع کے سلسلہ میں خط و کتابت شروع کر دی ہے۔

ہریجن ستیہ گرہ

[illegible]نا۔ ۱۶۔ جولائی۔ ہریجن فیڈریشن نے ستیہ گرہ کی جو تحریک شروع کی ہے وہ آج بھی جاری رہی۔ ۲ بجے تک ۵۷ ستیہ گرہی جن میں ۱۳ عورتیں بھی شامل تھیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی اور مظاہرہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیے گئے۔

کونسل ہاؤس کے سامنے ان لوگوں نے کالے جھنڈے لہرائے اور نعرے لگائے۔ ہریجن فیڈریشن کے حامیوں کا ایک جلوس بابا جان چوک سے نکلا۔ پولیس نے اسے دوراب جی چوک کے قریب روک دیا۔

کل جو دس ستیہ گرہی گرفتار ہوئے تھے وہ آج عدالت کے سامنے پیش کئے گئے۔ جہاں انھوں نے جرم کا اقبال کر لیا۔ مجسٹریٹ نے ہر ایک کو ۲۵ روپیہ جرمانہ ورنہ پندرہ روز کی قید محض کی سزا دی۔

سب نے جیل جانے کو ترجیح دی۔ ان ستیہ گرہیوں میں ہریجن فیڈریشن کی مجلس عاملہ کی رکن مس شانتا دیوی اور مسز گلتیا بائی گائیگواڑ بھی شامل تھیں۔

مسٹر جناح بمبئی واپس آ گئے

بمبئی۔ ۱۵ جولائی۔ مسٹر جناح صدر مسلم لیگ آج سہ پہر کو حیدر آباد دکن سے بمبئی واپس آ گئے۔

لکھنؤ:۔ ۱۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۶ جولائی سے شادی بیاہ اور دوسری تقریبوں میں راشن کی جو مقدار ۲۵ یونٹ دی جاتی تھی وہ آیندہ سے یہ مقدار تنگی کر دی جائیگی اور ہر شخص کو ۷۰ یونٹ تک راشن دیا جائیگا۔

ایوان زریں

ہر کام میں اتنی کوشش کرو کہ جتنی تم کرسکتے ہو۔

سب سے قیمتی مال علم ہے سب سے بڑا نفع محبت اور سب سے اعلیٰ خوشی قناعت میں ہے۔

بڑے آدمی بڑے ہو کر بھی ڈینگ نہیں مارا کرتے کمینے آدمی تھوڑا سا کام کرکے پھول اٹھتے ہیں۔

کسی کو تکلیف پہونچا کر اپنا دل خوش نہ کرو۔

لکھے ہوئے الفاظ رہ جاتے ہیں اور بولے ہوئے فنا ہو جاتے ہیں۔

جس شخص کے دل میں محبت کا نور نہیں وہ اندھا ہے۔

وہی انسان کامیاب ہوگا جو کہ دو چیزوں کو بھلا دے گا۔
"اپنی نیکی اور دوسروں کی بدی"

جس میں علم نہیں ہے اس کا نصب العین اسے بڑا نہیں بنا سکتا۔

کسی نیکی کے کرنے سے اس لئے نہ رک جاؤ کہ وہ معمولی ہے۔

موج تبسم

ایک صاحب جو موجودہ نسل کے نوجوانوں کی کمزوریوں پر تقریر فرما رہے تھے۔ [illegible] لگے۔
ہے کوئی نوجوان جو [illegible] ناگوار صورت حال میں بھی ہنستا ہی رہے"!
ایک نوجوان نے فوراً جواب دیا۔
"حضرت ایک تو میں ہی ہوں کہ اس وقت آپ کی تقریر سن کر آپ کی عقل پر ہنس رہا ہوں"

جج:۔ (ملزم سے) تم نے چوری کیوں کی؟
ملزم:۔ جناب یہ ایک فن ہے۔ جو میں بغیر فیس لئے نہیں بتا سکتا۔

ایک آدمی جس کی ناک نہ تھی اپنے دروازے پر بورڈ لگوا دیا:۔
"پیسہ اور انسان سب کچھ کر سکتے ہیں"
ایک مسخرے نے اس پر یہ لکھ دیا:۔
"پیسہ نہ انسان تمھاری ناک ٹھیک کر سکتا ہے"
اس کے بعد وہ بورڈ پھر وہاں نہ پایا گیا۔

جج۔ (ملزم سے) جو موٹر چلانے کے جرم میں گرفتار ہوا تھا) سپاہی کہتا ہے کہ تمھاری کار خیال سے بھی تیز دوڑ رہی تھی"۔
ملزم:۔ معلوم ہوتا ہے کہ سپاہی بہت سست خیال والا ہے"۔

کلرک:۔ (منیجر سے) حضور دفتر میں ردی کاغذ بہت جمع ہو گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انھیں جلا دیا جائے۔
منیجر۔ بہت اچھا۔ لیکن یہ خیال رہے کہ جلانے سے پہلے سب کی کاپی کر لینا۔ کہیں پھر ضرورت نہ پڑ جائے۔

دلچسپ معلومات

بلگریڈ کا ایک بچہ ہے جو کہ گہوارے میں پڑا رہتا ہے۔ اسے صرف دودھ پلایا جاتا ہے۔ اب اسکی عمر چالیس سال سے بھی زیادہ ہے۔ پیدائش کے وقت یہ بچہ عام بچوں کی طرح تھا۔ لیکن کچھ ماہ گر پڑنے کے باعث اس کی دماغی اور جسمانی ترقی رک گئی۔ اس وقت اس بچہ کے قد کی بلندی تین فٹ ہے۔ وہ بول نہیں سکتا اور سنتا بھی کم ہے۔

سب سے زیادہ خطرناک کام کان میں کرنیوالوں اور ماہی گیروں کا ہے۔ اس سے دوسرے درجہ پر موٹر ڈرائیوروں کا۔ اگلے درجہ پر گھر کے مصوروں کا اور سب سے محفوظ موچیوں کا ہے۔

زمانہ قدیم میں جہاز لکڑی کے ہوتے تھے۔ سب سے پہلا برطانوی جہاز "واریر" تھا۔ اس کے بعد "بیلرفون" جہاز بنا۔ جس کا لوہا چھ انچ موٹا تھا۔ انیسویں صدی میں لوہے میں سوراخ کرنے والی گولیاں ایجاد ہوئیں اور یکہ کے ہاروے نامی سائنسدان نے فولاد میں کاربن ملانے کی ترکیب نکالی۔

اس وقت جبکہ تمام دنیا میں ہڑتال کی وبا پھیل رہی ہے۔ ناظرین کے یہ جاننا بہت دلچسپی کا باعث ہوگا کہ دنیا میں سب سے پہلی ہڑتال ۱۴۷۸ قدم میں مصر کے مزدوروں نے کی تھی۔ جبکہ ایک ہرم کی تعمیر کی جا رہی تھی۔

ہیرے کا وزن کرنے کی ترازو اس قدر نازک اور مکمل ہوتی ہے کہ ایک پلک یا خاک کے ذرا سے ذرہ سے بھی پلڑا جھک جاتا ہے۔

لکھنؤ۔ ۱۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔ پی نے ایک پریس مشاورتی کمیٹی بنائی ہے جو پانچ انگریزی اخبارات کے نمایندوں دو اردو اخبارات کے نمایندے اور دو ہندی اخبارات کے نمایندے اور دو نیوز ایجنسیوں کے نمایندوں پر مشتمل ہوگی۔

افسانہ

دُشمن

(از ڈی۔ پی۔ بھٹناگر۔ کشتہ۔ دہرہ دون)

ٹھاکر مدن پال سنگھ محکمہ پولیس کے ایک اعلیٰ عہدہ سے ابھی چند سال ہی ہوئے مستعفی ہوئے تھے اور اس پہاڑ کی وادی میں شہر آباد شہر کو اپنی عمر بقیہ کا مسکن بنا کر بستی کے شور و شغب سے دور موہنی روڈ پر اپنے نئے تعمیر شدہ کاٹیج میں رہتے تھے۔ انھوں نے اپنے وطن الہ آباد کو اپنی طبیعت میں اچانک پیدا ہو جانے والے جذبۂ منافرت سے متاثر ہو کر ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ جذبۂ حقارت بھی جذبۂ محبت کی طرح انسان کی زندگی میں ایک خاص پارٹ ادا کرتا ہے۔ بعض اوقات ایسے رونما ہو جاتے ہیں کہ انسان کو خود اپنے ہی فعل پر شرم محسوس ہونے لگتی ہے۔ اور اس فعل سے اپنی طبیعت پر کوئی ناقابل برداشت چوٹ لگ جاتی ہے۔

ٹھاکر مدن پال سنگھ کی زندگی بھی ایک ایسے ہی واقعہ سے وابستہ تھی۔

وہ میرا ہم عمر اور ہم جماعت تھا۔ ہم دونوں نے ایک ساتھ ہی کالج کی تعلیم کو خیرباد کہا اور اس کے بعد ہم دونوں کی راہیں جدا ہو گئیں۔ پی۔ سی۔ ایس کے مقابلہ کے امتحان میں اس کی کامیابی پر ہمارے حلقۂ احباب نے اس کو مبارکباد پیش کی اور اس کے عوض اس سے دعوت وصول کی گئی۔ دوران جشن میں یار لوگوں نے آوازے بھی کسے لیکن بوقت رخصت ہر ایک دوست نے مصافحہ کرتے ہوئے یہی خواہش ظاہر کی کہ مدن ایک آزاد اور نیک طینت حاکم ثابت ہو۔

برسر عہدہ ہو کر کچھ عرصہ تک تو ٹھاکر مدن پال اپنے دوستوں سے کئے ہوئے عہد پر قائم رہے۔ مگر سرکاری احکام اور محکمے کے دستور العمل سے مجبور ہو کر انھیں اسی کے اثر کو قبول کرنا اور اسی کے چلن کو اختیار کرنا پڑا جس طرح زہریلے درخت کی ہوا زہریلا اثر لیے ہوتی ہے۔ ٹھاکر مدن پال بھی اس محکمے کی روش پر گامزن ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

ان کی طبیعت کی سختی روز افزوں ترقی کرتی گئی۔ اس محکمہ کا قریب قریب ہر ملازم بہت سی ناقابل ذکر حرکات کو اپنا پیدائشی حق سمجھنے لگتا ہے۔ لیکن مسٹر مدن کو ان باتوں سے نفرت تھی وہ ہر شریف الطبع انسان کی طرح نیک چلن تھے اور عیاش مزاج نہ ہونے کی وجہ سے ان کی عادت میں قدرے روکھا پن بھی آگیا تھا رحم و کرم ان کی طبیعت سے رخصت ہوتا جا رہا تھا اور ان کی سخت پالیسی عوام میں اور ان کے ماتحتوں کے دلوں میں خوف کی شکل اختیار کرتی جا رہی تھی۔ ان کے دل میں یہ خیال جڑ پکڑتا جا رہا تھا کہ سخت اور جابرانہ پالیسی ہی ایک افسر کی ترقی کا زینہ ہے۔ لیکن ان کا یہ خیال زمانے کے ہمرکاب نہ رہ سکا۔ رفتہ رفتہ فضا کا ہر سانس گرم ہونے لگا۔ ذرّے ذرّے میں ایک اضطراب نمایاں دکھائی دینے لگا۔ اندر ہی اندر ایک ایسی آتش خاموش بھڑکی جس نے ان کے غرور بے جا کو جلا کر خاکستر کر دیا اپنے ہی زیر دامن چراغ جلا کر انھوں نے اپنے جان و جگر کو پھونک لیا۔ وہ وقت آیا جب ایسی ہوا چلی کہ اس کا ہر جھونکا شعلہ بردار ہو گیا اور جو کوئی بھی اس سیل آتش سے ٹکرایا جل کر تباہ ہو گیا۔ کسی ملکی تحریک کے ماتحت طلباء نے جن میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہی شامل تھے حلف اٹھایا تھا کہ کسی قیمت پر بھی کیوں نہ ہو وہ جبر و استبداد کی تعمیل کریں گے وہ عدم تشدد کے پابند رہ کر تمام مصائب برداشت کریں گے۔ انھوں نے دنیا کی تمام طاقتوں اور حکومتوں کی تباہ کارانہ پالیسی کے خلاف اپنے خیال کا اظہار اور اس کی مذمت کرنے کے لئے ایک جلوس نکالا۔ تاکہ وہ عوام تک اپنی آواز پہنچا سکیں۔ ساری جنتا کی ہمدردی حاصل کرکے اسکو اپنا ہمخیال بنا سکیں اور امیروں سے اس بات کی اپیل کر سکیں کہ وہ کبھی کبھی اس زمین پر بھی اپنی نظر کرم ڈالی دیا کریں۔ جس پر ان کے قدم پڑتے ہیں اور جن قدموں کے نیچے لاتعداد غریب جاندار کچلے جاتے ہیں۔ ہر وقت ہی آسمان پر دماغ اور نظر کو سوئے فلک رکھنے سے ٹھوکر کھا کر قعر ذلت میں گر جانے کا بھی تو احتمال رہتا ہے۔ نیک مشورہ دولتمندوں بڑے آدمیوں اور حاکموں کے لئے بھی اتنا ہی سود مند اور کارآمد ثابت ہو سکتا ہے جتنا مفلسوں، غریبوں اور محکوموں کے لئے۔

مگر اسے شومئی قسمت سمجھیئے یا اتفاق کہ مقامی حکام بالا اور افسران اعلیٰ طلباء کے ان نیک ارادوں کو صحیح سمجھنے میں قاصر رہے وہ غالباً یہ بھی نہ برداشت کر سکے کہ یہ محض لڑکے اور لڑکیاں حکومت کے اسسٹنٹ اور مقتدر عہدہ داروں کی موجودگی میں کوئی ایسا مظاہرہ کریں۔ قانون غیر ذمہ دار ہاتھوں میں پہونچ کر ناجائز ہو جاتا ہے۔ اور ہر فعل ذمہ ہاتھوں میں جا کر صرف فعل جائز ہی نہیں بلکہ قانون بن جاتا ہے۔

دنیا کی پرانی یا نئی تواریخ کسی کا بھی ورق الٹ کر پڑھیئے یہی نظر آئیگا کہ بڑے سے لے کر چھوٹے افسر تک جس کے ہاتھ میں حکومت وقت نے ذرا سی بھی طاقت دیدی یا اختیارات سونپ دیے ہیں وہ اس جانور کی طرح جو شیر کی کھال پہن کر خود کو بھی شیر سمجھ کر اپنے ہمجنسوں کو ڈرانے لگا تھا۔ شہنشاہیت کے محافظ کی وردی پہن کر پھر اپنے کو انسان نہیں سمجھتا۔

سینکڑوں لڑکے اور لڑکیوں کا یہ خاموش جلوس سیل آہستہ رو کی مانند کالج گراؤنڈ سے اٹھ کر شاہراہوں سے گذرتا ہوا۔ انگلش ٹاؤن کی طرف بڑھا۔ تاکہ حکمران قوم کے سفید رنگ شرفا اپنی محکوم ہمسایہ قوم کی حقیقت حال کا اندازہ لگا سکیں۔ تاکہ جلوس کے ہر فرد کے ہاتھ میں جھنڈے دیکھ کر وہ اس مظاہرہ کا منشا اور مقصد سمجھ سکیں تاکہ ان کی خواتین نازک اپنی آنکھوں سے نسائیت کی، اپنی ہی ہمجنسوں کی سرعام اور کھلی تحقیر و تذلیل دیکھ سکیں۔

جلوس نے جوں ہی اس سفید بستی کی حد میں قدم رکھا۔ حکام نے سرخ پگڑیوں کی مسلح صف اس کے سامنے کھڑی کر دی۔ کچھ دیر تک جلوس جامد و ساکن کھڑا رہا۔ بغیر جنبش کے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے صانع قدرت کی صناعی کے لاتعداد ہونے بت بنے کھڑے ہیں۔

کچھ وقفہ کے بعد سرکاری افسر نے حاکمانہ انداز میں اعلان کیا کہ مجمع واپس ہو جائے ورنہ اس کے خلاف سخت قدم اٹھایا جائے گا۔

اس حکم کے صادر ہوتے ہی لڑکیوں نے لڑکوں کو پیش قدمی کا موقع نہ دیکر اپنی قطار کو آگے بڑھایا۔ لیکن لاٹھیوں کی صفیل حائل راہ دیکھ کر انھیں رک جانا پڑا۔ لیکن حلف وفاداری اوٹھا کر پھر پیچھے قدم اٹھانا ان پرستار جانثار ان لڑکیوں کے لئے ناممکن تھا۔

بالغ اور نابالغ تمام لڑکیوں نے بغیر کوئی نعرہ بلند کئے ہمت کر کے خاموش قدم اوٹھایا۔ مخالفین نے خود صفیل دی اور لڑکیوں کو زد و کوب کرنے کے لئے جوان مرد سپاہیوں کے ہاتھ اوٹھنے لگے۔ سرکار کے ملازم اپنا فرض ادا کرکے اپنے نمک حلال ہونے کا ثبوت دینے لگے۔

پردہ دری تشدد سے لڑکیوں کے قدم رک گئے لڑکیوں کی غیرت نے انھیں للکارا۔ ایک ہی جنبش میں انھوں نے عدم تشدد کا بار گراں اپنے توانا شانوں سے جھٹک دیا۔ حکومت اور محکومیت میں تصادم ہو گیا۔ لاٹھی چارج شروع ہوا۔ ان تمام واقعات مسٹر مدن پال سنگھ پہونچی وہ فوراً جائے وقوعہ پر پہنچے۔ ہنوز ڈنڈے پڑ رہے تھے۔ لڑکیاں ٹھکرائیں جا رہی تھیں۔ مسٹر مدن نے لمحہ اس شیطانی کھیل کو دیکھا۔ مگر ان کی شرافت

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر ملاحظہ کیجئے)

سندھ گورنر کا غیر قانونی رویّہ

کراچی-۱۶-جولائی-آج سندھ اسمبلی کی مخالف پارٹی نے فیصلہ کیا کہ چونکہ گورنر سندھ نے ۱۲-جولائی کے اجلاس میں غیر قانونی طریقہ سے مخالف پارٹی کو وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کر کے وزارت کو توڑنے کی اجازت نہیں دی-اس لئے اس معاملہ کو قانونی مشورہ لے کر فیڈرل کورٹ میں رکھا جائے اس میٹنگ کی صدارت کے فرائض جی-ایم سید نے ادا کئے اور دیگر معززین شہر کے علاوہ کراچی کارپوریشن کے میئر نے بھی اس میٹنگ میں شمولیت کی

نواب چھتاری سبکدوش ہو گئے

حیدر آباد-۱۱-جولائی-نظام حیدر آباد کی مجلس عاملہ کے صدر نواب صاحب چھتاری آج اپنے عہدے سے سبکدوش ہو کر بمبئی روانہ ہو گئے جہاں وہ چار دن قیام کرنے کے بعد اپنی ریاست چھتاری کو چلے جائیں گے-

سر مرزا اسمٰعیل کے حیدر آباد پہونچنے تک مجلس عاملہ کے نائب صدر نواب سر مہدی یار جنگ صدارت کے فرائض انجام دیں گے ابھی تک حکومت کی طرف سے مرزا اسمٰعیل کے نام کا اعلان نہیں ہوا-لیکن یونائیٹڈ پریس کا خیال ہے کہ ان کے نام کا جلد اعلان کر دیا جائے گا-

یہودیوں کا مکمل بائیکاٹ!

یروشلم-۱۷-جولائی-فلسطین یا عرب کمیٹی نے فلسطین میں یہودیوں کا مکمل صنعتی-لندنی سوشل بائیکاٹ کر دیا اور اس مقصد کے لیے اس نے ایک سنٹرل بائیکاٹ کمیٹی بنا دی ہے-

موجودہ ادبی جمود کو توڑنے کے لئے کانپور کے چند سرگرم نوجوانوں نے اردو ادب کی نشر و اشاعت کے لئے ایک منظم ادارہ "توسیع الادب" قائم کیا ہے-جس کا مقصد شعر و ادب کی حقیقی نشر و اشاعت ہے-مقامی غیر مقامی شعراء و ادباء کرام سے اُمید ہے کہ ہمارے ساتھ اشتراک عمل فرما دیں گے-م

مصر استولر رپورٹ

سنہ ۳۶-۴۵ء بوجہ کسانوں کو گنّے کی قیمت کم وصول ہونے سے تقریباً ۳۰ فیصدی گنّا کم بویا گیا-بیس فیصدی شوگر ملوں میں کم تیار ہوئی-اور شوگر کنٹرول آرڈر کے مطابق کھانڈ ساری اور گڑ پچاس فیصدی کم تیار ہوا جس کی وجہ سے کرسٹل شوگر کا خرچ چالیس فیصدی بڑھ گیا-اور بہت سا حصہ شکر کا شوگر ملوں کو کنفیکشنری بنانے کے لیے دے دیا گیا جس سے شہری کنفیکشنری ورکس والوں کو کافی نقصان پہونچا اور کافی کوٹہ کرسٹل شوگر کا دیسی ریاستوں کو جو کہ ہمیشہ دیسی شکر (کھانڈ ساری) استعمال کرنے کے عادی تھے اور بلا دیسی اور شدہ ہونے کے سرٹیفکیٹ بغیر دوسری اقسام کی شکر آنے نہ دیتے تھے-ان ہی وجوہات سے ہر ایک ضلع کا کوٹہ کم کیا گیا اور بعض شہروں میں شوگر کی راشننگ قائم کی گئی-اور کچھ شوگر غلہ کی دستیابی پر دیہاتوں میں روانہ کی گئی-مگر میرے خیال میں اتنی ہی شکر دی گئی جتنی کہ پہلے دیہاتوں میں جاتی تھی-مگر شکر کی اسقدر کمی نہیں کہ ہندوستان میں برٹش ٹریٹی کی رعایا کو کم ہو-بلکہ سنہ ۱۹۳۷ء میں جبکہ ایک کروڑ بوری شوگر تیار ہوئی اور انڈین شوگر سنڈیکیٹ بنایا اور غیر ممالک میں مال فروخت کرنے کی سفارش گورنمنٹ سے کی گئی میری رائے میں گڑ-کھانڈ ساری پر کسی قسم کا کنٹرول نہیں رکھنا چاہیے-بلکہ کرسٹل شوگر سے بھی بہت جلد پابندیاں ہٹا لینی چاہییں-تاکہ چند ہی ہفتوں میں مارکیٹ خود بخود صحیح راستہ پر آ جائے گا-کانپور شہر کے عام پیشہ ور دیگر جو کہ شکر کا کام کرتے تھے کوٹہ میں بہت زیادہ کمی ہونے کی شکایت ہے-میری رائے میں وزراء آفیسران سے بذات خود ملکر اپنی تکلیفوں کا اظہار کریں-اُمید ہے کہ افسران بالا اُن کی تکالیف دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے سوہن لال مصرا کانپور

مدراس-۱۷-جولائی-حکومت مدراس صوبے میں سزائے موت کو بند کر دینے پر غور کر رہی ہے وزارت مدراس اس سزا کی تفصیلات کی جانچ میں مصروف ہے-

آل انڈیا [illegible]

بہ امداد مسلم [illegible]
بصدارت حافظ محمد [illegible]
بمقام ریلوے انڈین [illegible]
کرتا ہوں جمع [illegible]
مدت ہوئی [illegible]
مشاعروں کی کثرت [illegible] ت
کو جس عمومیت کا [illegible] چند کہ
نہایت حوصلہ شکن [illegible] ناامید ہو جانا نہیں [illegible] آدھ
ثبوت تو آج [illegible] شباب
کا دیا جا سکتا [illegible] ساتھ ہی ساتھ
کہ مسلم اسکول [illegible] ادبی ادارے
کے استحکام [illegible] مشاعرہ کیا جائے
اس دیرینہ [illegible] بھی فراہم ہو گیا-
کہ صحیح [illegible] عظیم الشان کل ہند مشاعرہ کیا جائے-جس میں ہندوستان کے تمام صوبوں کی ادبی نمائندگی ہو اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے شعرائے کرام کو یکجا کر کے جہاں ایک تعلیمی مقصد پورا کیا جائے وہاں ایک ادبی کارنامہ بھی پیش ہو جائے جس کو تاریخ ادب اپنے دامن میں جگہ دیکر جاوداں بنا سکے منتظمین مشاعرہ اسی عزم کے ساتھ اُٹھے ہیں اور اب عزم کو پروان چڑھانا-ان صاحبان ہمت کا کام ہے جو قدمے اور سخنے کے علاوہ دامے اور درمے بھی ہاتھ بٹا سکتے ہیں-چونکہ دلدار نگر اس ادبی اجتماع کے لئے جو تاریخ بنانے والا ہے اور جس میں ہندوستان کے تمام سر برآوردہ شعرا شرکت کر رہے ہیں دور جگہ ہے-لہذا اس کے لیے گہوارۂ ادب لکھنؤ کا انتخاب کیا گیا ہے-جہاں اُردو ہندوستان ۲۷-جولائی کو یکجا ہو رہا ہے-

ہم سے جو کچھ ہو سکا ہم نے کیا
دیکھنا یہ ہے کہ تم کرتے ہو کیا
سکریٹری-مشاعرہ کمیٹی

ریاستی وزراء کا جلسہ

بھوپال-۱۵-جولائی-سر سی-پی-راماسوامی آئیر، سر مانو بھائی مہتا-سر گنگا کولا اور ہندوستانی ریاستوں کے دوسرے وزراء کا وہ جلسہ جو ایوان روسا کے صدر نواب بھوپال نے بھوپال میں منعقد کیا تھا-آج ختم ہو گیا-اس نے بہت سے اہم سوالات پر غور کیا اور واضح نتائج پر پہونچا-

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ریاستی وزراء کی اس کمیٹی نے ہندوستان کے اہم لیڈروں کے اُن بیانات پر بھی غور کیا جو ان لوگوں نے مجوزہ دستوری تبدیلیوں کے بارے میں دیتے ہیں-

ہندوستانی باخبر حلقوں کے مطابق کمیٹی نے یہ محسوس کیا کہ ہندوستانی لیڈروں کے بیانات نے وزارتی مشن کے ۱۶ مئی والے بیان کے بالکل متضاد تشریحیں پیش کی ہیں جن سے خطرہ ہے کہ کوئی ناخوشگوار صورت نہ پیدا ہو جائے-

۴ چیئرمین-اظہر رضوی بی-اے-ناظم-سرشار ادیب صدیقی-نائب ناظم-فیروز قاصر کانپوری-ناظم بزم [illegible]-[illegible] ناظم نشر و اشاعت-وصی قیصر عثمانی-ناظم مالیات-سید محمد مظہر ڈائرکٹر آواز وطن وایڈیٹر اتحاد ہند-

قانون ساز کونسل کا اجلاس

لکھنؤ - ۱۸ - جولائی - یو - پی کی قانون ساز کونسل کا بجٹ کا اجلاس آج بارہ بجے دوپہر سے سر سیتارام صدر کی صدارت میں شروع ہوا - کارروائی پانچ اراکین کے جن میں پانچ نامزد کئے ہوئے ممبر بھی شامل تھیں حلف وفاداری لینے سے شروع ہوئی -

ڈاکٹر کے - این - کاٹجو وزیر انصاف نے ایوان میں حکومت کی نمائندگی کی اور انھوں نے وزیر مالیات کی طرف سے بجٹ پیش کیا - ڈاکٹر کاٹجو کی تقریر پچاس منٹ تک جاری رہی -

مسٹر موہن لال ساہ نے وزیر مال کی طرف سے سوالات کے جواب دیے -

صدر نے اعلان کیا کہ حسب ذیل قانونوں کو گورنر کی منظوری حاصل ہو چکی ہے -

یو - پی کے وزرار کی تنخواہوں کا (ترمیم) قانون ۱۹۴۶ء، یو - پی کی مجالس قانون ساز (افسروں کی تنخواہ) (ترمیم) کا قانون ۱۹۴۶ء - یو - پی کی مجالس قانون ساز - (اراکین شاہرہ) (ترمیم) کا قانون ۱۹۴۶ء - اور یو - پی کے ڈسٹرکٹ بورڈوں (ترمیم) کا قانون ۱۹۴۶ء

بجٹ پیش کرنے سے پہلے ڈاکٹر کاٹجو نے تحریک کی کہ قانون ساز کونسل" اس تاریخ کو اور ایسے طریقہ پر جسے صدر مقرر کرے، صحت عامہ بورڈ میں کام کرنے کے لئے ایک رکن منتخب کرے "

تحریک پر رائے لی گئی - اور وہ منظور ہو گئی - صدر نے نامزدگی اور اگر ممکن ہوا تو انتخاب کے لئے بھی ۱۸ - جولائی کی تاریخ مقرر کی -

جب اعلان کیا گیا کہ حکومت نے ۴۳ روپیہ کی وہ رقم واپس کرنے کا فیصلہ کیا ہے - جو ۱۹۴۲ء میں مجموعی جرمانوں کی شکل میں وصول کی گئی تھی تو نعرہ ہائے تحسین بلند ہوئے -

واشنگٹن :- صدر ٹرومین نے برطانی سیاست دانوں اور امریکی سیاسی رہناؤں کی موجودگی میں امریکی ایوان نمائندگان کے اس مسودہ قانون پر دستخط کر دیے جسکے ذریعہ برطانیہ کو تراونے کروڑ چھپر لاکھ پونڈ قرضہ دینا منظور کیا گیا ہے -

---

بحکم جناب سید محمد احسن کاظمی صاحب سول جج اوّل بہادر

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

وادخال بیان تحریری

(آرڈر ۵ - قاعدہ - ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۱ سنہ ۱۹۴۶ء

عدالت سول جج اوّل صاحب کانپور

لالہ جیا[illegible] پرشاد ولد لالہ بانکے لال قوم ویش اگروال ساکن جگنا[illegible] جی کی گلی شہر کانپور - مدعی

بنام - جگموہن لال

جگموہن لال ولد رام پرشاد عرف رگھونندن قوم ویش ساکن محلہ گوبھوال مکان نمبری ۱۸/۱۹۶ شہر کانپور مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت فخلیا[illegible] کے دایر کی ہے - لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۱ - ماہ جولائی ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتایید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں -

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا -

بر ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا -

بحکم منصرم

عدالت سول جج اوّل کانپور

مہر عدالت

"دشمن"

(سلسلہ صفحہ ۴ ملاحظہ ہو)

وغیرت و نیک نفسی و نیک چلنی زیادہ دیر اس وحشت کو گوارا نہ کر سکی - ان کی جیب میں دو بھرے ہوئے ریوالور پڑے تھے - انھوں نے بائیں ہاتھ میں ایک پستول سنبھالا اور داہنے ہاتھ میں ہنٹر لیا آگے بڑھ کر انھوں نے کڑک کر لاٹھی چارج فوراً بند کرنے کا حکم دیتے ہوئے اس غیر ذمہ دارانہ فعل کا ارتکاب کرنیوالوں کو صف بستہ کھڑے ہو جانے کی تاکید کی انھوں نے مزید حکم صادر فرمایا کہ زخمیوں کو ہسپتال پہونچانے کے لئے فوراً لاریوں کا انتظام کیا جائے - پھر مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے درخواست کی کہ طلبا ر کالج کو واپس لوٹ جائیں اور اگر وہ اپنی ضد پر قائم ہیں تو شہریت کے قانون اور امن عوام کو مد نظر رکھتے ہوئے جس طرف سے چاہیں اپنا جلوس لے جائیں -

انھوں نے مزید فرمایا کہ انھیں اپنے محکمہ کے ذلیل طبع اور ناخواندہ ملازمین اور افسران کی ناواجب حرکات اور اُن کی اخلاقی گراوٹ پر جس کے باعث محکمہ روز افزوں بدنام ہوتا جا رہا ہے - افسوس اور ندامت ہے - وہ ان تمام لوگوں کو جو ان حادثات کے ذمہ دار ہیں - معقول سزا دیں گے -

مسٹر مدن کی درخواست پر طلبار کا جلوس واپس ہو گیا اس کے جاتے ہی مسٹر مدن نے اپنے سپاہیوں کو جھٹکارنا شروع کیا - ایک عجیب ہنگامہ بپا ہو گیا - بھگدڑ مچ گئی - ملازمین اور تماش بین سبھی آناً فاناً میں وہاں سے غائب ہو گئے -

آج مسٹر مدن نے ایسا کام کیا تھا جو اُن کے محکمہ کی تاریخ میں شاید کہیں بھی اور کبھی بھی نہیں کیا گیا - وہ حاکم وقت تھے - ان کی مخالفت کی ہر کس و ناکس میں تاب کہاں تھی - وہ اپنی کار کے قریب آ کر ایک لمحہ کچھ سوچتے رہے - پھر نہ معلوم کس دُھن میں اس میں بیٹھکر اسے تیز رفتار پر چھوڑ دیا - جلوس پر لاٹھی چارج کی خبر کی طرح مسٹر مدن پال سنگھ کی کارروائی کی خبر بھی تمام شہر میں آناً فاناً میں مشتہر ہو گئی - اور اگلے روز ہی اخباروں میں شایع کرا دی گئی - اس روز سے مسٹر سنگھ کے دماغ کی کیفیت کچھ نادرست ہو گئی - وہ کئی روز تک بنگلہ سے باہر نہ نکلے - شہر کے دیگر لیڈنگ ڈاکٹروں کے علاوہ صبح و شام سول سرجن اُن کا معاینہ کرتا تھا - مگر مستقل آرام ہوتا نظر نہ آتا تھا - بالآخر ان کے علاج کے لئے دماغی ہسپتال تجویز کیا گیا -

اپنے ہی محکمہ کے ملازمین کو ڈیوٹی سے باز رکھنے کے الزام میں جبکہ وہ لوگ حفاظت امن کے لئے روک تھام کر رہے تھے - اُن پر قانونی کارروائی بھی کی گئی - جس کا کوئی سودمند انجام نہ نکلا - حکام بالا نے انھیں از خود مستعفی ہو جانے پر مجبور کیا -

دماغی حالت درست ہو جانے پر وہ اپنے وطن الہ آباد میں اپنے ذاتی بنگلہ میں معہ اہل و عیال رہنے کے لیے چلے گئے - گذشتہ سال اُن کے والد کا جو ریٹائرڈ جج تھے انتقال ہو گیا تھا - ماں تو عرصہ ہوا سورگ سدھار گئیں تھیں -

انکا چھوٹا بھائی کرنل سمن پال سنگھ مشرقی محاذ پر میدان کارزار میں آیا جب وہ بنگلے میں آئے تو اُن کے پرانے چوکیدار اور مالی نے انکا خیر مقدم کیا - والدین اور عزیز بھائی کی عدم موجودگی سے انکا دل بھر آیا - یوں ہی ان کے قلب کو سکون میسر نہ تھا - مگر اب اپنے وطن میں تھے وہاں کچھ نہ ہونے پر بھی ابھی بہت کچھ تھا - آباواجداد کا اپنے والدین کا دیار عزیز - جہاں اپنا بچپن اور لڑکپن گذرا اسی زمین کی خاک پاک کو انھوں نے پھر اپنی پیشانی پر لگایا - مگر اُنکی دماغی کیفیت اور اس جذبۂ غیرت نے جس نے ان کے دل و دماغ پر ایک مستقل اثر قائم کر لیا تھا - اپنے عزیز وطن کو بھی خیرباد کہنے پر مجبور کر دیا - اتفاق سے ان کے بنگلے کے عین سامنے کوٹھی میں پولیس کے کوئی افسر آ کر مقیم ہوئے یہ سنتے ہی انھیں ایسا محسوس ہوا - جیسے ان کے قلب و جگر میں جلن ہو رہی ہے - گذشتہ واقعات کا تمام منظر اُنکے سامنے آ گیا - انھوں نے پھر کمرے سے باہر نکلنا چھوڑ دیا کوئی بھی انکی اس تکلیف کا سبب نہ سمجھ سکا - انکو اس تکلیف کا اپنے دماغ پر اثر غالب آتا ہوا محسوس ہوا - ایک روز پھر دیکھا گیا کہ مسٹر مدن کا سامان لادا جا رہا ہے -

---

مسٹر سیّد کا والیرائے کو خط

کراچی - ۱۵ - جولائی - مسٹر غلام مرتضیٰ سید سندھ اسمبلی کی مخالف جماعت کے لیڈر نے والیرائے کو ایک خط میں لکھا ہے کہ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ وہ سندھ کی موجودہ صورت حال میں مداخلت کریں - اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۴۵ کے ماتحت سر فرانسس موڈی گورنر سندھ کو ہدایت کریں کہ وہ اگست سے پیشتر سندھ اسمبلی کا ایک اجلاس طلب کریں تاکہ مخالف جماعت کو یہ موقع مل سکے کہ وہ سندھ کی موجودہ وزارت کو ختم کر دے جبکہ اب ایوان کا اعتماد حاصل نہیں ہے -

شرق الہند سے برطانی فوجوں کا تخلیہ

بٹاویا - ۱۵ - جولائی - برطانی اور ہندوستانی فوجیں اب ولندیزی جزائر شرق الہند کے پورے علاقہ سے ہٹالی گئی ہیں - سوائے جاوا، سماترا اور مجمع الجزائر ریو کے آج اتحادی فوج کے صدر دفتر سے اس کا اعلان کیا گیا - اور اس کے ساتھ ساتھ ولندیزی لفٹنٹ گورنر - ڈاکٹر وان موک نے کہا جہاں جہاں غیر فوجی نظم و نسق بحال ہو گیا ہے - وہاں مارشل لا برخاست کر دیا گیا ہے -

کوئلہ کی صنعت قومی ملکیت بنگئی

لندن - ۱۲ - جولائی - حکومت کی کوئلے کی صنعت کو قومی ملکیت میں دینے کی اسکیم آج شاہی منظوری کے بعد قانون بنگئی -

---

ESTD. 1936

the ...DAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال یہ توحق ... | ... جو تیرے د...

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 44 NO. 30	Cawnpore. Saturday 27TH JULY 1946	کانپور شنبہ - ۲۷ - جولائی سنہ ۱۹۴۶ء مطابق - ۲۶ - شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۵ھ	جلد ۴۴ نمبر ۳۰

ادبیات

بیوہ اور برسات!

(از حضرت ثاقب کانپوری)

چھائی ہوئی ہے تیرگی اُسپہ یہ مینھ کی ہے جھڑی — رات کٹے گی کس طرح حشر نما ہے ہر گھڑی

دیکھتی ہے سُوئے فلک ہائے ترس ترس کے آنکھ — اور مجھے ڈبوئیگی آج برس برس کے آنکھ

گریۂ بے اثر مرا، اپنا اثر دکھائے کیا — دل کی لگی بجھائے کیا، دل کی لگی بجھائے کیا

آج یہ ابر کی گرج خوب رُلائے گی مجھے — لُوں گی ہزار کروٹیں نیند نہ آئیگی مجھے

سینے میں دل کباب ہے، مُجھ سے ہو صبر کسطرح — ایک بلا شباب ہے، مجھ سے ہو جبر کس طرح

کوندر ہی ہیں بجلیاں ابر کا زور شور ہے! — میں ہوں کہ بیقرار ہوں "تم ہو" کہ خواب گور ہے

میں نے سہے ہیں دُکھ پہ دُکھ عمر کٹے گی یاس میں — طبع کو انتشار ہے اور خلل حواس میں

ضبط کہاں سے لاؤں میں سرد ہوا کو دیکھکر — جان پہ ہے بنی ہوئی شب کی فضا کو دیکھکر

برق کی تیغ ہے ستم، سینہ فگار کیوں نہو — زخم جگر ہرے ہوے، یادِ بہار کیوں نہو

رات کی "بات" یاد ہے، رات کا پیار یاد ہے — نیند بھری وہ چشم مست اُسکا خمار یاد ہے

ہے یہ جنازۂ شباب یا کہ مرا پلنگ ہے — آہ تھیں خبر نہیں جان سے کوئی تنگ ہے

کیسی وہ خوش نصیب ہیں جن کیلئے سنگار ہے — آہ مرا شباب حُسن رنج سے ہمکنار ہے

کوک رہی ہیں کوئلیں جُھوم رہی ہیں ڈالیاں — "پاپی پپیہا" اُس طرف بول رہا ہے "پی" کہاں

"پی" ہے کہاں بتاؤں کیا قصۂ غم سُناؤں کیا — موت بھی راہبر نہیں "پی" کا سُراغ پاؤں کیا

اُف! یہ کلیجے کی دھڑک ہائے یہ آہ و زاریاں — خلق ہے میٹھی نیند میں مُجھ کو ہیں بیقراریاں

جوش ہے پائمالِ غم، پست ہیں جی کے حوصلے

رسم و رواج کا اثر میٹ رہا ہے ولولے

دنیائے اسلام

برطانیہ کو یہودیوں اور عربوں میں کسی ایک کا ہونا پڑیگا

فلسطینی عربوں کے لیڈر کا برطانیہ کو انتباہ

یروشلم - ۲۱ - جولائی - رائٹر کے نامہ نگار خصوصی جان کالڈ نے لکھا ہے کہ آج مجھ سے فلسطین کے بارہ لاکھ عربوں کے حقیقی لیڈر اور فلسطینی عربوں کی مجلس اعلیٰ کے نائب صدر جمال حسینی نے مجھ سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ اب وہ وقت آگیا ہے جبکہ برطانیہ کو یہ طے کرنا پڑیگا کہ اُسے یہودیوں کے ساتھ دوستی رکھنا ہے یا عربوں کے ساتھ فلسطین کے عرب اسکو کسی طرح بھی منظور نہیں کر سکتے کہ فلسطین کے عرب اس مسئلہ کا حل اس طرح پر منظور کریں کہ اسے دو حصوں میں تقسیم کیا جائے ... دو حصوں میں بانٹ دینا ایک دوسرے کے مخالف و معاند ہوں فلسطین جیسے مختصر ملک میں قابل عمل نہیں ہو سکتا۔

عربوں کے ۵۳ سالہ قائد جمال حسینی اس ملاقات کے وقت فلالین کا پاجامہ، کھلے گلے کی قمیص اور ٹویڈ کی جاکٹ پہنے ہوئے تھے۔ میں نے ان کے مکان پر جاکر ان سے گفتگو کی ان کا مکان بہت سادہ اور معمولی ہے جو باب دمشق کے باہر پُرانے یروشلم کی چہار دیواری کے قریب واقع ہے۔ جتبک میری ان سے بات چیت ہوتی رہی۔ ان کا باڈی گارڈ جو نائیجریا کا رہنے والا ہے کمرہ کے دروازہ کے باہر پہرہ پر کھڑا رہا۔

گذشتہ ہفتہ تک وہ فلسطین کے عربوں میں دورہ کر رہے تھے تاکہ عرب کاشتکاروں کو فلسطینی عربوں کی پارٹی کے جھنڈے کے نیچے اکٹھا کر دیں۔ یہ پارٹی اس ملک کی سب سے بڑی اور مقتدر سیاسی پارٹی ہے۔

انھوں نے مختصر الفاظ میں عربوں کے رویہ کے متعلق کہا کہ وہ اس بات میں بالکل متحد الخیال ہیں کہ وہ کسی ایسے فیصلہ کو تسلیم نہیں کریں گے جو ان کے جذبات و احساسات کے خلاف ہوں۔

میرے اس سوال کے جواب میں کہ اگر برطانی امریکی کمیشن کی سفارشات کے مطابق فلسطین میں ایک لاکھ مزید یہودی آباد کرنے کی اجازت دی گئی ہے تو عربوں کا کیا رویہ ہوگا۔ جمال حسینی نے کہا کہ فلسطینی عربوں پر بزور شمشیر حکومت نہیں کی جاسکتی۔ عربوں کے پاس یہودیوں کی طرح کوئی قومی فوج نہیں ہے۔ لیکن عرب اعلیٰ کمیٹی کا کوئی دوسرا رکن ان جذبات کو نہیں بتا سکتا جو بارہ لاکھ عربوں کے اس مسئلہ میں ہیں۔

وہ اس ملک کے جائز مالک ہیں اور پچھلے ہفتہ میں میں نے دورہ کے سلسلہ میں جو کچھ سُنا اور دیکھا ہے وہ یہ کہ تمام عرب اپنے وطن کی حفاظت کے لئے جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔

جمال حسینی نے پُر زور الفاظ میں بتایا کہ انھیں اپنے عملی اقدام کی کامیابی پر اس لیے بھروسہ ہے کہ عرب سلطنتیں اور اسلامی دنیا ان کی تائید پر ہے۔

انھوں نے کہا کہ ۲۹ جون کو برطانیہ نے فلسطین میں جو فوجی کارروائیاں شروع کیں اور یہودی ایجنسی اور یہودی دہشت پسند لیڈروں کو گرفتار کیا وہ ویسی ہی سخت کارروائیاں تھیں جیسی کہ اس نے ۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۷ء میں عرب بغاوت کے موقع پر اختیار کی تھیں۔ برطانیہ کی اس کارروائی سے یہودیوں کو خوف زدہ کر دیا اور سخت گیر پالیسی کا اختیار کرنا تھا کہ یہودی دہشت انگیزی بند ہوگئی۔

فلسطین میں دہشت انگیزی

یروشلم - ۲۲ - جولائی - کل یہاں پر کنگ ڈیوڈ ہوٹل کا ایک حصہ جس میں برٹش فوجی ہیڈ کوارٹر اور حکومت فلسطین کے افسران رہتے تھے۔ بم پھٹنے سے اُڑ گیا۔ جس سے پچاس سے اوپر اشخاص جن میں برٹش فوجی عملہ بھی شامل ہے ہلاک ہوگئے اور بہت سے زخمی ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ چند یہودی دہشت پسند ہوٹل کے پچھلے حصے میں زبردستی داخل ہوگئے۔ ملازمین کو بندوقیں دکھا کر خاموش کر دیا اور خود فرش پر بم وغیرہ رکھکر فرار ہوگئے۔ ان کے باہر نکلتے ہی ایک منٹ کے اندر دو زوردار دھماکے ہوئے اور ہوٹل کا ایک حصہ صاف اُڑ گیا۔ یہ دھماکے بڑے زور سے ہوئے جس سے دھواں آسمان تک چلا گیا۔ اور تھوڑی دیر کے لیے سارا ہوٹل دھوئیں سے ڈھک گیا۔ ہوٹل میں مقیم فوجی سویلین اور ملازمین فوراً بھاگ کر ہوٹل سے باہر نکلے۔ ان کے کپڑے خون میں لت پت تھے۔ اور بہتوں کے تو دھماکے آواز سے حواس باختہ ہوگئے۔ سارے یروشلم میں کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ پولیس زبردست تعداد میں فوراً جائے وقوعہ پر پہنچ کر مسلح کاروں سے ہوٹل کا محاصرہ کر لیا۔ خفیہ پولیس اور مادہ آتشگیر کے ماہرین نے موقع کا معائنہ کیا تو وہاں سے بوں کے ٹکڑے پڑے ہوئے پائے گئے۔ چار پانچ مسلح اشخاص ہوٹل میں داخل ہوئے اور بم فرش پر رکھکر فرار ہوگئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہے — زبان پہ بھی نہ کبھی جو تیر دلیں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۰

اسمبلی میں زمینداری ختم کرنیکی تجویز پر مباحثہ

لکھنؤ- ۱۹ جولائی- آج جب پنج کے بعد یو-پی- اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مال نے تالیوں کی گونج میں زمینداری ختم کرنے کے متعلق مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا:-

"یہ ایوان اس صوبہ میں زمینداری سسٹم جسکے تحت حکومت اور کاشتکار کے مابین ایک درمیانی عنصر کا ہونا ضروری تھا ختم کر دینے کے اصول کو تسلیم کرتا ہے اور تجویز کرتا ہے کہ اس درمیانی عنصر (زمینداران) کے حقوق اور اختیارات کو معقول معاوضہ دیکر حکومت حاصل کرلے اور یہ بھی تجویز کرتا ہے کہ حکومت اس کام کے واسطے ایک کمیٹی مقرر کرے۔"

آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی نے تجویز کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس تجویز کے پیش کرنے کے ساتھ اس کے متعلق دو طریقے سے روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔ ایک تو یہ طریقہ ہے کہ زمینداروں اور کاشتکاروں کے تعلقات پر روشنی ڈالی جائے اور یہ دیکھا جائے کہ زمینداروں کا کاشتکاروں کے ساتھ کیا رویہ رہا اور اسکی مثالیں پیش کی جائیں- دوسرا طریقہ یہ ہے کہ موجودہ حالت سے بحث کی جائے اور ضروریات زمانہ کے متعلق رائے زنی کی جائے۔

لیکن میں اسکو اصولی حیثیت سے پیش کرنا چاہتا ہوں اسکا ذاتیات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

انھوں نے زمینداری کے موضوع پر تاریخ کی روشنی میں کہا کہ مغل حکومت کے دور میں جاگیردار منصبدار وغیرہ ہوتے تھے جنھیں سلطنت کی طرف سے جاگیریں دی جاتی تھیں- رفتہ رفتہ ایک وہ وقت آیا جب پورا ملک جاگیرداروں کا ہوگیا-

جب انگریز آئے تو انھوں نے مناسب خیال کیا کہ ان زمینداروں کو درمیان سے نکال دیں اور وہ اس اصول میں ایک حد تک کامیاب ہوئے- لیکن غدر کے بعد ایسا ناممکن ہوگیا تھا کیونکہ عوام پر قابو رکھنے کی ضرورت تھی اور اس کے واسطے زمینداروں کا وجود ضروری تھا- اس لیے زمینداروں کا دور دورہ پھر شروع ہوگیا-

زمینداری موروثی نہیں تھی بلکہ زمیندار لگان وصول کرنے کا ایک ذریعہ تھے جس کے معاوضہ میں انکو کچھ کمیشن دیا جاتا تھا- اس زمانہ میں نیلام کا طریقہ تھا- ایک گاؤں کا نیلام کیا جاتا تھا اور جو زیادہ بولی بولتا تھا- اسے بند و بست میں شامل کرلیا جاتا تھا- لیکن زمینداروں اور تعلقداروں کا اثر بڑھتا گیا اور وہ موروثی ہوگئی-

لیکن جو چیز ۱۸۵۷ء کے لئے ضروری تھی یہ ضروری نہیں کہ وہ آج بھی ضروری اور مناسب ہو-

انگریزوں کو اس ملک میں اپنے اثر اور اقتدار کی ضرورت تھی- اس لیے اس نے یہ طریقہ رائج کردیا لیکن یہ طریقہ بھی اس وقت تک چلتا رہا جبتک عوام میں سیاسی بیداری نہیں تھی- لوگوں کو اپنے حقوق کا احساس نہیں تھا- مگر سیاسی بیداری کے پیدا ہوتے ہی یہ احساس بھی پیدا ہوگیا- کہ کاشتکاروں کو بھی حقوق ملنا چاہیئے- چنانچہ ایک وقت آیا اور ۱۹۳۹ء میں کاشتکاروں کو موروثی حقوق دے دیئے گئے-

مگر اس دوران میں سیاسی حالات میں اور بھی تبدیلیاں ہوئیں اور حکومت میں عوام کا عمل دخل ہوگیا- چنانچہ آج صوبوں میں عوامی حکومتیں قائم ہیں اور وہی احساس آج اس اسمبلی سے بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ زمینداریاں ختم کردی جائیں-

ممکن ہے کچھ لوگوں کو یہ خیال ہو کہ کانگرس حکومت کی یہ کارروائی اس جذبۂ انتقام کے ماتحت ہو کہ زمینداروں نے آزادی کی جنگ میں سخت ترین مخالفت کی تھی اسلئے انھیں ختم کیا جارہا ہے- مگر یہ بات نہیں ہے اور نہ وہ اثر دیرپا ہے- بلکہ آج یہاں کوئی بھی حکومت ہو اسکو عوام کی رضامندی کی ضرورت ہوتی ہو تو انھیں بھی یہی احساس ہوتا کہ زمینداریاں آج کل کے لیے مناسب نہیں ہیں- یہ ایک اصولی اور فطری جذبہ ہے- کسان اس ملک کی دولت پیدا کرتا ہے اس کو حق ہے کہ وہ اس دولت سے فائدہ اٹھائے اور اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ زمینداری کے طریقے کو ختم کردیا جائے-

رفیع صاحب نے اپنی تقریر تالیوں کی گونج میں ختم کی-

مسٹر رگھوبیر سہائے نے رفیع صاحب کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ اس ایوان کے لئے اس سے زیادہ کیا اہم تجویز ہوسکتی ہے- کیونکہ اس کا تعلق لاکھوں انسانوں کی موت اور زندگی سے ہے- زمیندار کی موت کسانوں کی زندگی ہے-

چودہری خلیق الزمان لیڈر مخالف پارٹی تالیوں کی گونج میں اپنی ترمیم پیش کرنے کیلیے کھڑے ہوئے انھوں نے اپنی ترمیمات پڑھکر سنائیں جس کا مطلب یہ تھا کہ اس صوبہ میں کارخانوں بڑی تجارتوں ٹھیکوں بیمہ کمپنیوں اور دیگر غیر منقولہ جائدادوں میں ذاتی ملکیت کو جو ایکٹ ہند ۱۹۳۵ء کے ماتحت جائز ہوں مناسب شرائط پر ختم کردے اور تمام ایسے قرضے جنکی معقول رقم ادا کی جاچکی ہو ختم کردیے جائیں اور حکومت کو ایک ایسی کمیٹی مقرر کرنے کا اختیار دیا جائے جو متذکرہ بالا مقاصد کے حصول کے لیے اسکیم تیار کرے

چودہری صاحب ——— نے رفیع صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ بھی زمیندار ہیں اور پھر آپ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں-

دنیا کا تقاضا ہے کہ سوسائٹی کا رنگ بدلے- مگر آپکو سوسائٹی کا کوئی اندازہ نہیں ہے کہ زمینداری ختم ہونے سے ان کی کیا حالت ہوگی- اس کا اثر ایک تو یہ ہوگا کہ تقریباً ایک کرور انسان تباہ ہوجائینگے لیکن آپکو اس کے اثرات کا کوئی خیال بھی نہیں ہے کہ پھر ان کا کیا حشر ہوگا-

زمینداری ختم ہونے سے مسلمان قوم کو سب سے زیادہ نقصان ہوگا- کیونکہ اس کے پاس سوا اسکے

سوسائٹی کا نظام اس طرح نہیں بدلا جاتا کہ ایک فقیر ہوجائے اور ایک دولتمند ہوجائے سوسائٹی کا رنگ اس طرح تبدیل کرنا چاہیئے کہ پھر اسے پہچانا نہ جائے- میں بڑی خوشی سے ان حالات کے باوجود اسکی تائید کرنے کو تیار ہوں- بشرطیکہ آپ سرمایہ سے متعلق ہر چیز کو ختم کردیجئے- آپ ایک اصول منوانا چاہتے ہیں تو اسے بھی اصول میں شامل کیجئے اور یکے بعد دیگرے سرمایہ کو ختم کرتے جائیے- کم سے کم سوسائٹی کے سامنے یہ کہا تو جاسکتا ہے کہ ہر ایک سرمایہ کے ختم کرنیکا اصول تسلیم کرلیا گیا ہے-

چودھری صاحب نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ میں مسلم لیگ کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں اسکی تائید کرونگا- لیکن آپ بھی ایوان میں اس کا اعلان کیجئے کہ آئندہ سے برلا اور ٹاٹا سے آپ عہدہ برآ ہونگے- اگر آپ یہ اعلان کردیں تو میں آخر وقت تک اس تجویز کی تائید ہی نہیں بلکہ اسکو کامیابی کی منزل تک لے جاؤں گا-

نواب سر محمد یوسف نے تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ روس میں انقلاب جمہوریت کے قیام کیلیے ہوا دفعہ ۱۷ کے سلسلہ میں زمیندار کو بدنام کرنا کسی طرح مناسب نہیں- کیونکہ اس دفعہ کو خود کانگریسی حکومت نے بنایا تھا-

راجہ جگناتھ بخش سنگھ نے زمیندار پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے بحث کرتے ہوئے ۱۸۵۷ء کے بعد سے بعض تاریخی اہم حوالے دیے اور بتایا کہ زمینداری کے ختم کردینے سے ایک کرور سے زائد آدمیوں کو نقصان ہوگا اور بیروزگاری پھیل جائیگی- انھوں نے بتایا کہ سر وابرٹ مانٹگمری نے اپنی ایک تقریر میں بتایا ہے کہ زمینداروں نے نئی آبادیاں قائم کرکے زمینداریوں کو قائم کیا اور بعض تعلقداران کے سورث اعلیٰ اسلامی حکومت میں اعلیٰ عہدہ دار تھے زمینداروں نے ہمیشہ ہندوستان کی سماجی اور سیاسی تحریکات کی رہنمائی کی ہے- اور ۱۸۵۷ء کی جنگ میں بھی یہی پیش پیش تھے-

مسٹر الگورائے شاستری (کانگرس) نے اصل تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ کسانوں سے کانگرس نے ترقی اور فلاح وبہبود کا جو وعدہ کیا تھا وہ آج اسے پورا کررہی ہے- لیگ نے جو ترمیم پیش کی ہے- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سماج میں زیادہ انقلاب پیدا کرنے کی خواہشمند ہے- مسٹر شاستری نے لارڈ لارنس کے ایک جملہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ زمین ان کی ہے جو خود جوتتے ہیں- ایک وقت ایسا آئیگا کہ ملوں کے مالک مزدور ہی ہوں گے- زمینداروں کو مخاطب کرتے ہوئے انھوں نے یہ شعر پڑھا-

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

مسٹر محمد اسحاق نے مخالف جماعت کے لیڈر چودھری خلیق الزمان کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ لیگ املاک و صنعت اور حرفت کو قومی ملکیت بنانا چاہتی ہے جبتک ان تینوں کو ساتھ ساتھ نہ لیا جائے گا- ملک میں خوشحالی اور ترقی نہیں ہوسکتی ہے- انھوں نے کہا ہم وہی کہتے ہیں کہ جو کانگرس نے اپنے انتخابی منشور میں اپنے پروگرام میں پیش کیا تھا اور انھوں نے صنعت و حرفت کو قومی ملکیت بنانے کے مسئلے کے متعلق کانگرس کے انتخابی منشور کے پورے پیراگراف کو پڑھکر سنایا اور کہا کہ اس منشور میں اعلان کیا گیا ہے کہ برسراقتدار آنے پر صنعتوں کو قومی ملکیت بنایا جائیگا آج اکیلے زمینداری کو ختم کرنے ہی کا سوال نہیں ہے بلکہ سرمایہ داری کو بھی ختم کرنے کے مسئلے پر غور کرنا اور ذاتی ملکیت کو بھی ختم کرنا ہے- اس موقع پر کانگرسی اراکین کی نشستوں کی طرف سے آوازیں آئیں "کیا مسلم لیگ زمینداری کو ختم کرنیکا ارادہ رکھتی ہے" اس پر انھوں نے پرزور الفاظ میں اعلان کیا کہ مسلم لیگ زمینداری کو ختم کرنیکا تہیہ کرچکی ہے- جسپر دونوں جماعتوں کی طرف سے تالیاں بجائی گئیں-

آنریبل بابو سمپورنانند وزیر تعلیم نے زمینداری ختم کرنیکی تجویز کی تائیدی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہاں قدیم اور جدید کا سوال نہیں ہے یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو چیز قدیم ہو اور جو جدید ہو وہ خراب ہو بلکہ مسئلہ کی اچھائی یا برائی کا سوال ہے- زمینداری خواہ قدیم ہو یا جدید مجھے اس سے بحث نہیں ہے بلکہ اس کے مفید

... آن کا منشا صرف یہ ہے کہ چلتی ہوئی ... روڑا اٹکایا جائے- ملک کے اسی نظام کو عوامی نظام کہا جاسکتا ہے- جس میں نہ سودخوار ہوں نہ زمیندار ہو اور سرمایہ دار امریکہ کی ایک کمیٹی کی رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ زمین کو مفاد عامہ کے کاموں میں استعمال کرنا چاہیے حضرت عیسیٰ کا مقولہ ہے کہ جو محنت نہیں کرتا- اسے کھانے کا کوئی حق نہیں ہے-"

زمیندار کاشتکاروں کے کاندھوں کا ایک بوجھ ہیں اسلیے زمینداری کو ختم کردیا جائے-

مولانا حسرت موہانی نے کہا کہ مجھ سے زیادہ زمینداروں کا مخالف کوئی نہیں- لیکن میں موجودہ شکل میں تجویز کی تائید نہیں کرسکتا ہوں- جبتک زمینداری ختم کرنے والی کمیٹی کے متعلق یہ معلوم نہ ہوجائے کہ اس کا طریقہ کار کیا ہوگا اور وہ کون سا طریقہ اختیار کرے گی اور جبتک وہ نظام سوشلسٹ اور کمیونسٹ نظام نہ ہوگا میں اس کی تائید کبھی نہیں کروں گا-

وزیر مال نے مباحثہ کے آخر میں کہا کہ ہم تو تجویز کو جلد از جلد منظور کرا لینا چاہتے ہیں- لیکن مخالفین کو منظور نہیں ہے- اس لیے اب اس پر بحث بجٹ کے بعد ہوگی-

آئین ساز اسمبلی کے انتخابات

برطانوی ہندوستان سے کانسٹی ٹیونٹ کے انتخابات مکمل ہوچکے ہیں اور کانگریس کو اس میں خالص اکثریت حاصل ہوگئی ہے- کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں ریاستی (۹۳) نمایندوں کو ملاکر ۳۸۹ نشستیں ہیں جن میں سے ۲۰۷ پر کانگریس کا قبضہ ہوگیا ہے- پارٹی پوزیشن مندرجہ ذیل ہے:-

کل نشستیں	۳۸۹
کانگریس	۲۰۷
مسلم لیگ	۷۳
جنرل انڈی پنڈنٹ	۹
مسلم انڈی پنڈنٹ	۳

سکھوں کی چار نشستیں ابھی خالی ہیں- کیونکہ سکھوں نے فی الحال کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا بائیکاٹ کررکھا ہے دیسی ریاستوں کی ۹۳ نشستیں بعد ازاں پر کیجائینگی- کل جنرل نشستیں ۲۱۶ ہیں جن میں سے ۲۰۷ پر کانگریس نے قبضہ کرلیا ہے-

نو نشستوں پر سر جوالا پرشاد سریواستو- سر پدم پت سنگھانیہ- راجہ جگناتھ بخش سنگھ (یو-پی) ڈاکٹر امبیڈکر مہاراجہ دربھنگا- مسٹر لکشمی نراین مصرا (اڑیسہ) مسٹر سومناتھ لہری (بنگال) مسٹر شیام نندن تیسے اور مسٹر جے پال سنگھ بہار قابض ہوچکے ہیں-

مسلمانوں کی کل نشستوں میں سے ۵ غیر مسلم لیگی مسلمانوں کو ملیں، تین تو کانگریسی امیدواروں یعنی مولانا ابوالکلام آزاد- خان عبدالغفار خاں اور مسٹر رفیع احمد قدوائی نے حاصل کیں- ایک پنجاب کے یونینسٹ اور ایک بنگال کے مولوی فضل الحق نے حاصل کی- کمیونسٹ پارٹی کو بنگال سے صرف ایک نشست حاصل ہوسکی-

گروپوں کے حساب سے مختلف پارٹیوں کی پوزیشن مندرجہ ذیل ہے:-

گروپ (اے)

کانگریس	۱۶۴
مسلم لیگ	۱۹
انڈی پنڈنٹ	۷

گروپ (بی) (پنجاب- سندھ- سرحد)

مسلم لیگ	۱۹
کانگریس	۱۱
بلوچستان	۱
یونینسٹ	۱

گروپ (سی) (بنگال- آسام)

مسلم لیگ	۳۵
کانگریس	۳۲
انڈی پنڈنٹ	۳

مالکان مکان ایسوسی ایشن

مالکان مکان ایسوسی ایشن کا دفتر کیلاش مندر میں ہے دفتر روزانہ ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک کھلا رہتا ہے مالکان مکان کو چاہیئے کہ اپنی شکایات سکرٹری ایسوسی ایشن کے

آئینۂ کانپور

پوسٹمینوں کی ہڑتال

۱۱- جولائی سے پوسٹمینوں کی ہڑتال ہے- جس سے پبلک اور کاروباری طبقہ کو سخت تکلیف کا سامنا ہو رہا ہے-

کانپور کے پوسٹ ماسٹر صاحب بڑی مستعدی کے ساتھ کام کررہے ہیں تاکہ پبلک کو زیادہ سے زیادہ آسانی مل سکے- کچھ فوجی آدمیوں سے بھی کام لینا شروع کردیا گیا ہے اور وہ پوسٹمینوں کی طرح ڈاک تقسیم کررہے ہیں لیکن بلا ہڑتال ختم ہوئے پبلک کی تکالیف کم نہ ہونگی- لہذا جلد سے جلد ہڑتال ختم ہونے کی ضرورت ہے-

میونسپل بورڈ

۲۶- جولائی کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ طلب کیا گیا ہے- جس میں اس میموریل کے مسودہ پر غور ہوگا جو گورنمنٹ کے پاس ڈیولپمنٹ بورڈ کو توڑنے کے متعلق بھیجا جائیگا- اسی جلسہ میں تشخیص پنچایت کے افسران کے تقرر پر بھی غور ہوگا-

گورنمنٹ کا ۳۲ لاکھ روپیہ کا قرضہ واٹر ورکس کی تعمیرات کے سلسلہ میں میونسپل بورڈ کانپور کے اوپر تھا- پچھلے دنوں بورڈ نے گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ یہ قرضہ میونسپل بورڈ سے وصول نہ کیا جائے- کیونکہ واٹر ورکس کا محکمہ ڈیولپمنٹ بورڈ کو دیدیا گیا ہے اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے یہ درخواست منظور کرلی ہے- اور یہ قرضہ ڈیولپمنٹ بورڈ ادا کریگا-

ڈیولپمنٹ بورڈ

معلوم ہوا ہے کہ سر انڈیرو ڈسوزا پریسیڈنٹ ڈیولپمنٹ بورڈ جلد ہی طویل رخصت لےکر باہر جارہے ہیں

معلوم ہوا ہے کہ یو-پی گورنمنٹ نے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کو کچھ ہدایتیں بھیجی ہیں جو حصول اراضی اور تخلیہ مکانات کے متعلق ہیں-

مشترکہ دفتر

ڈیولپمنٹ بورڈ کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ بابو پورہ میں میونسپل اور ڈیولپمنٹ بورڈ کا مشترکہ دفتر تعمیر کیا جائے- لیکن میونسپل بورڈ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ کمپنی باغ میں دفتر بنانے کی اجازت دیدیں-

کچھ عرصہ ہوا میونسپل بورڈ نے ایگزیکیٹو افیسر اور میونسپل انجنیر کے بنگلوں کا تبادلہ کمپنی باغ سے کرنے کی منظوری دیدی تھی-

کوئلہ کا کوٹہ

گورنمنٹ نے طے کیا ہے کہ کمبا کو بنانے والے کارخانوں کو کوئلہ کا کوٹہ ستمبر ۱۹۴۶ء سے شروع ہونیوالے سشن میں دیدیا جائے- لہذا مقررہ فارم پر کوئلہ کی سپلائی کے لیے فوراً ڈائرکٹر آف انڈسٹریز اینڈ کامرس کے پاس درخواست بھیجنا چاہیئے

مہتروں کی ہڑتال

مہتروں کی یونین اور میونسپل بورڈ میں جو بات چیت چل رہی تھی وہ بغیر کسی نتیجہ کے پہونچے ختم ہوگئی- اب یونین نے طے کیا ہے کہ اگر ۲۸- جولائی تک بورڈ نے مطالبات منظور نہ کیے تو ۲۹- جولائی سے ہڑتال کردیجائیگی-

ریزرو بنک میں چوری

کانپور ریزرو بنک سے چار ہزار روپیہ کے نوٹ پراسرار طور پر غائب ہوگئے- ریزرو بنک کے بیان کے مطابق دارجلنگ سے ۷ کرور کے نوٹ لکڑی کے صندوقوں میں پولیس کی نگرانی میں بھیجے گئے تھے-

۲۵- جولائی کو جب حکام نے صندوقوں کا معائنہ کیا تو ایک صندوق ٹوٹا ہوا تھا جسمیں چالیس ہزار کے نوٹ تھے- اس صندوق سے چار ہزار کے نوٹ غائب تھے-

سیمنٹ کے بورے

۲۴ جولائی کو پولیس نے دھنکٹی میں سیمنٹ سنڈیکیٹ کے گودام پر چھاپہ مارکر سیمنٹ کے ۱۰۷ بورے برآمد کیے جو بعد کو پبلک کے ہاتھ کنٹرول قیمت پر فروخت کردیئے گئے

کانگریس کے انتخابات

شہر کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ وارڈ کانگریس کمیٹیوں کے انتخابات جلد ہونیوالے ہیں اور ...

سبدِ گل

نئی تہذیب کی روشنی سے ہندوستان کی مغرب زدہ لڑکیوں کے دلوں اور دماغوں میں کس طرح روز بروز زیادہ اندھیرا ہوتا جا رہا ہے اسکا ثبوت درکار ہو تو ذیل کے چند واقعات کا مطالعہ فرمائیے۔

لاہور کی ایک پری جمال دوشیزہ کو جب کالج کی ہوا لگی۔ تو آپ کے جذبات میں طوفانی ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور آپ کی نگاہیں ہر وقت کسی بانکے کی تلاش میں رہنے لگیں۔ دراصل دیسی مس صاحبہ کو نئی تہذیب کا سودا ہو جانے کے بعد یہ خیال سما گیا تھا۔ کہ زندگی کا مزہ "لو میرج" میں ہے اور اگر آنکھ لڑا کر شادی نہ کی جائے تو شادی کے بعد زندگی ہنسی خوشی بسر ہی نہیں ہو سکتی۔

چند روز کے اندر اندر آپ کو ایک بانکے سجیلے "ور" بھی مل گئے۔ ایک تو اپنے ظاہری ٹھاٹ باٹ اور خوبصورتی وہ ان عتیقہ شادی کی شوقین دیسی مس صاحبہ کے دل میں اُتر گئے۔ دوسرے انھوں نے اشاروں کنایوں سے ان پر یہ ظاہر کر دیا کہ میں ایک مالدار باپ کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ بس پھر کیا تھا۔ یہ پری جمال دوشیزہ اپنے عاشق پر دل و جان سے فریفتہ ہو گئیں اور اس نے ماں باپ اور عزیز رشتہ داروں کی مخالفت کے باوجود اس سے لو میرج کر ڈالی مگر شادی کے بعد دولھا کا لفافہ جو چاک ہوا تو یہ لڑکی حیران و ششدر رہ گئی۔ کیونکہ وہاں تو ظاہری ٹیپ ٹاپ کے سوا اور کچھ بھی نہیں تھا۔ کیونکہ دولھا میاں نیم تعلیم یافتہ اور بھکڑ نکلے۔ چنانچہ اب یہ مغرب زدہ صاحبزادی اور اپنی لو میرج پر کفِ افسوس مل رہی ہیں۔

اسی طرح کلکتہ میں ایک دیوی جی کو جو اچھی خاصی خاوند والی تھیں بیک وقت دو چاہنے والے رکھنے کی دھن سما گئی۔ چنانچہ آپ نے ان اوقات میں جبکہ آپ کا شوہر دفتر چلا جایا کرتا تھا پڑوس کے ایک مرد سے دل لگا لیا اور آپ اپنے خیال کے مطابق بیک وقت دو عاشقوں کی معشوقہ بن جانے کے منصوبے کی تکمیل کے بعد آنند کے تار بجانے لگیں لیکن آپ کی یہ دو رنگی زندگی آپ کے شوہر کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی۔ مگر ان ایک مرد سے تسکین نہ پانے والی دیوی جی کی دیدہ دلیری ملاحظہ ہو کہ جب شوہر نے ان سے دغابازی کی وجہ دریافت کی تو آپ نے سینہ تان کر فرمایا کہ ترقی یافتہ انگریز عورتیں تو آزادی کے ساتھ جتنے مردوں کے ساتھ چاہیں تعلقات قائم کر سکتی ہیں ہم ہندوستانی عورتوں کے لئے یہ قید کیوں ہے کہ ہم زندگی بھر ایک ہی مرد کے غلام بن کر زندگی بسر کریں۔

اب آپ جنوبی ہند کے ایک مقام کی یہ دلچسپ خبر بھی سن لیجئے کہ وہاں ایک انجمن بنا رہی ہے جس میں صرف کنواریوں کو داخل کیا جائیگا۔ مگر یہ کنواریاں اسٹاپ کی ہونگی کہ شادی تو نہیں کریں گی۔ البتہ شادی کی ضروریات پوری کرتی رہینگی۔

مگر ان عیاشی کی شوقین ہندوستانی لڑکیوں کی تمنائیں شاید پوری نہ ہو سکیں گی۔ کیونکہ اس دلچسپ خبر کے آخر میں یہ لکھا ہے کہ پولیس نے ان لڑکیوں کی سرغنہ صاحبزادی کو حراست میں لے لیا ہے۔ اور آپ پر بداخلاقی پھیلانے کے جرم میں مقدمہ چلایا جائیگا۔

غرض مغربیت کے اخلاق بگاڑنے والے اثرات سے ہندوستان کی لڑکیوں میں عشقبازی بدکرداری عریانی اور بداخلاقی کے رجحانات بڑھ رہے ہے۔ خدا ہندوستان کی حالت پر رحم کرے اور ہندوستان کی عورتوں کو اس گوری ترقی سے بچائے۔

عربوں کا برطانی حکومت کو انتباہ

یروشلم۔ ۲۳۔ جولائی فلسطین کی عرب اعلیٰ کمیٹی نے برطانی وزیر اعظم، وزیر خارجہ، وزیر نوآبادیات اور برطانی پارلیمنٹ کے خاص خاص ارکان کو آج رات ایک بحری تار روانہ کیا ہے جس میں کہا ہے کہ اگر برطانی حکومت نے جلد ہی دہشت انگیزی اور جان و مال کی بربادی کو روکنے کی کوشش نہ کی تو ہمیں مجبوراً عربوں سے کہنا پڑے گا کہ وہ اپنے مفادات اور اپنے بال بچوں کی حفاظت کے لئے پوری امکانی قوت استعمال کریں۔

زندگی

کہا جاتا ہے کہ زندگی کو زندگی نہ سمجھنا کفرانِ نعمت ہے۔ لیکن اس زندگی کو زندگی کیسے سمجھا جائے جس میں انسان کو کھانے کو پیٹ بھر روٹی نہ ملتی ہو اور بڑھاپے کے لئے ذرا ذرا سے کپڑے کے لئے ترسنا پڑتا ہو۔ راتوں کو سڑکوں کے فٹ پاتھ یا دوکانوں کے تختوں پر راتیں گذارنی پڑتی ہوں۔

مگر اس کے باوجود لوگوں کا کہنا ہے کہ زندگی ایک ایسی نعمت ہے کہ جس کا بدل کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جو لوگ اس نعمت کو نعمت نہیں سمجھتے وہ حقیقتاً زندگی کے صحیح مفہوم سے ناآشنا ہیں۔

اکثر میں نے چاہا کہ لوگ مجھے زندگی کا "صحیح مفہوم" بتا دیں۔ لیکن آجتک تو مجھے کامیابی ہوئی نہیں۔ عموماً جواب یہ ملا کہ یہ چیز محسوس کی جا سکتی ہے سمجھائی نہیں جا سکتی اور جو اسے محسوس نہ کر سکا سمجھو کہ وہ دنیا کی اصل نعمت سے محروم رہا۔

اس نئے نقطۂ نظر کی روشنی میں، میں نے بہتیرے لوگوں سے یہ سوال کیا کہ اچھا جو شخص زندگی کے صحیح مفہوم سے محروم رہے اسے مردہ کہا جا سکتا ہے۔ یا نہیں۔

لوگوں نے مجھے تعجب سے دیکھا۔ کان کھڑے کئے لیکن کسی نے کبھی کوئی جواب نہیں دیا اور اس کے باوجود یہ دعویٰ قایم رکھا گیا کہ زندگی کو زندگی نہ سمجھنا کفرانِ نعمت ہے۔

عورت یا مرد کے پاس ……

ہماری بہت سی بہنوں کو یہ بات سن کر شاید حیرت ہوگی کہ مشہور برطانوی انشاپرداز جارج ایلیٹ جس کے ناولوں کا ترجمہ کی تقریباً ہر مہذب زبان میں ہو چکا ہے۔ درحقیقت مرد نہیں بلکہ ایک عورت میری این اولنس تھی جس نے محض اس وجہ سے کہ انگریز اس کے لکھے ہوئے مضامین کو عورت کی تحریر سمجھ کر حقیر نہ سمجھیں۔ جارج ایلیٹ کے فرضی مردانہ نام سے ناول نویسی شروع کی اور نہ صرف برطانیہ بلکہ سارے یورپ میں اپنے زورِ قلم سے تہلکہ برپا کر دیا۔

جارج ایلیٹ کا اصلی نام میری این اونس تھا۔ اور وہ انیسویں صدی کے ابتدائی دور میں پیدا ہوئی تھی۔ تقریباً ایک صدی پیشتر کی دنیا کے حالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جب عورتوں کو بہت حقیر سمجھا جاتا تھا۔ میری این قدرت سے غیر معمولی ادبی دماغ لے کر آئی تھی اور محض اس جرم میں کہ عورت ہے مرد اس کی تصانیف کی جانب توجہ بھی نہیں کریں گے۔ اس نے جارج ایلیٹ کا مردانہ نام اختیار کر کے دنیائے ادب میں تہلکہ برپا کر دیا۔

جہاں میری این کا دماغ مردانہ خصوصیت سے مالا مال تھا وہاں اس کا دل نسوانی جذبات و احساس سے بھی معمور تھا۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس کے دماغ میں متانت اور سنجیدگی سے ہر معاملہ کی چھان بین کرنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود تھی۔ مگر اس کا دل جذبات کی رو میں بہہ جانے کے لئے اسے مجبور کر دیتا تھا۔ اور یہی صنف نازک کی انتہائی کمزوری ہے۔ وہ عورت جو اپنے دل کی غلام ہے۔ قدم قدم پر حماقتیں کرتی ہے۔ اسے سخت ناکامیوں اور مایوسیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

اگرچہ میری این حسن و جمال کی بیش بہا دولت سے محروم تھی۔ لیکن قدرت نے اس کے چہرے اور عادات و خصائل میں ایسی گہرائی سادگی اور بانکپن عطا کیا تھا۔ جو لوگوں کے دلوں پر بے اختیار تسلط جما لیتا تھا۔ اس کا دل و دماغ شاعرانہ اور ادیبانہ رنگ سے قطعی طور پر مملو تھا۔ وہ ان کمزور عورتوں میں سے نہیں تھی جو کارزارِ حیات اور کشاکشِ زندگی سے ہراساں اور سراسیمہ ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ میری این نے اپنے محبوب کی محبت میں شہرت و ناموری جیسی کمیاب دولت کو پایۂ استحقار سے ٹھکرا کر ایثار کی ایسی قیمتی مثال پیش کی ہے جس پر جنسِ لطیف جس قدر ناز کرے کم ہے۔

اگرچہ لوئیس فہم و فراست اور عقل و ادراک کی بنا پر میری این کی ہمسری نہیں کر سکتا تھا۔ تاہم بہ حیثیت ایک ادیب، فلسفی اور نقاد کے اس نے اچھی خاصی شہرت حاصل کر لی تھی۔ میری این کی طرح وہ بھی حسین و جمیل نہیں تھا۔ لیکن اس کا دماغ ادراک اور فراست کی روشنی سے معمور تھا۔ اور اس کا دل وفاداری ایثار اور قربانی کے مقدس جذبات سے لبریز تھا۔ تازیست وہ میری این کا سچا خیر خواہ اور مدد و معاون رہا۔

لوئس سے ملاقات کے میری این کی زندگی کی دیواریں متزلزل بنیاد پر استوار تھیں۔ مدتوں وہ فلسفہ ادب اور دیگر علوم و فنون کے میدان میں سرگرداں رہی۔ مگر یہ سود یہ لوئس ہی تھا جس کی انتھک تگ و دو نے اسے صراطِ مستقیم پر گامزن کیا۔

میری این کے دوستوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ بڑے بڑے لوگوں سے ملاقات تھی۔ ہربرٹ اسپنسر بھی اس کے دوستوں میں سے تھا۔ اس شخص نے سنہ ۱۸۵۱ء میں جبکہ میری این کی عمر ۳۰ برس کی تھی اس کا تعارف لوئیس سے کرایا تھا۔ جو اس وقت کا لیڈر اور مدبر تھا وہ ہر وقت کبیدہ خاطر رہتا تھا۔ کیونکہ اسکی بیوی نے اس کی بیوی نے اس سے بیوفائی کی تھی۔ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تھی۔ لیکن تین بچوں کی تعلیم و تربیت کا بار اسی پر پڑ گیا تھا۔ جب میری این کو اس کی خانگی زبوں حالی کی خبر ہوئی تو اس کا دل رحم و کرم کی لاتناہی موجوں سے بھر گیا۔ اور رفتہ رفتہ اس کے دل کے تاریک ذروں سے محبت کی نورانی شعاعیں پھوٹنے لگیں۔

وہ ایک دوسرے کے حقیقی دوست اور غمگسار ہو گئے خوشی و مسرت رنج و غم میں ایک دوسرے کے شریک تھے۔ ان کے درمیان دنیا کی کوئی قوت حائل نہیں ہو سکتی تھی۔ کیونکہ وہ محبت کے پرستار تھے۔

بالآخر وہ بھی دن آیا کہ جب میری این نے لوئس سے استدعا کی کہ وہ اسے ہمیشہ کے لئے اپنی کنیز بنالے۔ لوئیس کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ کیونکہ عدالتی پیچیدگیاں میری این کی اس خواہش کی تکمیل میں مانع تھیں۔

اس پر بھی میری این نے محبت کو ترجیح دی اور لوئس کے ساتھ عمر بھر رہنے کا اعلان کر دیا۔ سوسائٹی اس پر تحقیر و تذلیل کی بارش کرنے لگی۔ بھائی نے اسکی تمام جائداد پر قبضہ کر لیا۔ اور اعزا و اقربا نے طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیں۔ گویا اس نے محبت کر کے ایک ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جو کسی طرح قابلِ معافی نہ تھا۔ (باقی آئندہ)

جھوٹ ……

(بدریو سنگھ ……)

کہتے ہیں ایک دفعہ …… ان میں سے چاہے کوئی …… کہے کہ اس نے جھوٹ …… بطور جرمانہ ادا کرنا پڑے ……

ان آدمیوں …… باقی تین اور تھے …… کرتے تھے ایک دن …… جھوٹ ہے!!

"بہت …… کہا۔ اگر جھوٹ ہے تو ایک ہزار روپیہ عنایت فرمایئے۔

اسی طرح دو دفعہ اور ہوا۔ تیسری دفعہ جب پہلوان اپنے بھائی کے پاس روپیہ لینے گیا تو اس نے کہا۔ تم دو ہزار روپیہ لے جا چکے۔ اب کی دفعہ مجھے جانے دو اور تم تماشہ دیکھو۔

پہلوان نے اس کی بات کو بخوشی مان لیا۔ چنانچہ پہلوان کے بھائی نے ایک ہزار روپیہ لے جا کر ان آدمیوں کو دے دیا اور کہنے لگا۔ میں اپنے بھائی کی جگہہ آیا ہوں کیونکہ وہ بیمار ہو گیا ہے۔ اور آج سے ایک ہزار کے بجائے پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا ہے۔

وہ تینوں آدمی بہت خوش ہوئے کہ اچھی موٹی مرغی جال میں پھنسی اب اسکی بھی خوب حجامت بنائینگے۔ پھر اُنھوں نے زمین و آسمان کے قلابے ملانے شروع کئے۔ پہلوان کہتا جاتا تھا۔ بالکل درست فرمایا آپ جھوٹ بولنے کی تو آپ کو عادت ہی نہیں ہے۔

جب ان کی بات چیت ختم ہوئی تو اس نے کہا۔ لو اب میری بھی کہانی سنو:۔

میرے دادا کے پاس ایک عمدہ گھوڑی تھی۔ وہ ایک بڑ کے درخت کے نیچے بندھی رہتی تھی۔ ایک دن اتفاق سے اس نے بڑ کے کچھ پتے کھا لیے چنانچہ کچھ دنوں بعد اسکی پیٹھ پر بڑ کا ایک پودا اُگ آیا جو رفتہ رفتہ …… سے باتیں کرنے لگا۔

ایک دفعہ ملک میں سخت …… پڑا میرے دادا نے اس درخت پر بہت سی مٹی ڈالی جس سے اس پر ایک کافی بڑا کھیت بن گیا۔ اور انھوں نے اس میں باجرہ بو دیا۔ جس جگہہ بھی بارش ہوتی میرے دادا وہاں اپنی گھوڑی کو بھگا لے جاتے تو اس طرح ساری بارش ہمارے کھیت پر ہی ہوتی۔

کچھ عرصہ بعد پودے بڑے بڑے ہو گئے اور جب ان میں بالیں آگئیں تو ہم نے باجرہ ان میں سے نکال لیا۔ تمہارے دادا کہنے لگے۔ ہمکو دس دس باجرہ دے دیدو اور اسکی قیمت ہمارے پوتوں سے لے لینا کیونکہ ہمارے بیٹے نہیں دے سکیں گے۔ اس لئے مہربانی فرما کر دس دس من باجرے کی قیمت ادا کر دیجئے۔"

"تینوں کے منہ سے بیساختہ نکل گیا" واہ! یہ تو بالکل جھوٹا ہے!"

پہلوان کے بھائی نے کہا۔ "اچھا تو جلدی سے پانچ پانچ ہزار روپے دلوا دیجئے۔"

یہ سنتے ہی تینوں کے منہ فق ہو گئے۔ پندرہ ہزار روپیہ پہلوان کے بھائی کو مل گیا اور وہ سوچنے لگے۔ "اوہو! یہ تو ہمارے سے بھی استاد نکلے۔"

پردۂ فلم

آؤٹ آف ڈیٹ اداکار

(از جناب ایاز دہلوی)

ہندوستان میں صنعت فلم سازی جن حالات سے اس وقت گذر رہی ہے۔ ان کے بارے میں فلم سازوں کا ایک طبقہ یہ فریادیں کر رہا ہے کہ ان کی وجہ سے صنعت زوال کے گڑھے کا رُخ کر رہی ہے۔ ان فلم سازوں کے نزدیک فلمی تصاویر کے پے در پے ناکام ہونے سے صنعت کو ناقابلِ تلافی پہونچ چکا ہے۔ کیونکہ ان کی ناکامی کی اثر سے بہت سی ایسی فلم کمپنیاں جو حال ہی میں قائم ہوئی تھیں بند ہو چکی ہیں اور جو لوگ نئی فلم کمپنیاں کھولنے کے ارادے کر رہے تھے ان کے حوصلے پست ہو کر رہ گئے ہیں۔

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس وقت فلمی تصویریں پے در پے ناکام ہو رہی ہیں اور ان تصویروں کے باکس آفس آمدنی کے اعتبار سے کامیاب نہ ہو سکنے سے فلمی صنعت کے لئے بہت نازک دور آ گیا ہے۔

لیکن فلم ساز فلمی تصاویر کی ناکامی سے یہ ثابت کرنے کی جو کوشش کر رہے ہیں کہ پبلک کی وجہ سے صنعت گھن میں آ رہی ہے یہ انصاف کا خون ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ خود فلم ساز تصاویر کی ناکامی اور فلمی صنعت کو زوال کی طرف ڈھکیلنے کے ذمہ دار ہیں۔

ذرا ملاحظہ فرمایئے فلم ساز پبلک کے ساتھ کس قدر زیادتی کر رہے ہیں کہ فلم بین طبقہ کا مذاق بلند ہو چکا ہے۔ مگر اس کے باوجود یہ فرسودہ کہانیوں کی ناکارہ فلمی تصاویر مارکیٹ میں بھیجکر ان کو کامیاب بناتے ہوئے فلم بین طبقہ کی جیبوں سے روپیہ نکال لینے کی توقع رکھتے ہیں۔

فلم سازوں کے فلم بین طبقے کو بیوقوف بنانے کی مضحکہ خیز کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ فلم بین طبقہ ان کی پست معیار کی تصاویر کو ٹھکرا رہا ہے اور ان کی یہ تصویریں ناکام ہونے کی صورت میں ان کے منہ پر ماری جا رہی ہیں۔

فلم سازوں کی گھٹیا تصاویر ناکام ہو جانے کے بعد آنکھیں کھلنی چاہیئے تھیں اور انھیں ایسی تصاویر پیش کرنی چاہیئے تھیں۔ جو عوام کے بلند مذاق فلم بینی کے معیار پر پوری اتر سکیں لیکن ہم یہ دیکھکر حیران ہیں کہ ان فلم سازوں کی طرف سے تصاویر کے معیار کو اور بھی زیادہ پست کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے چنانچہ بعض فلمساز پرانے اداکاروں کو جو آؤٹ آف ڈیٹ ہو چکے ہیں دوبارہ تصویروں میں لانے اور انکی گذشتہ شہرت سے فائدہ اوٹھانے کی ……

سیاسیات

دار الامراء میں وزیر ہند کا بیان

ہندوستان میں وزارتی مشن کے کام کی تفصیل کے متعلق وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے ۱۸ جولائی کو دار الامراء میں ایک طویل بیان دیا تھا۔ بیان کا پہلا حصہ گذشتہ پرچہ میں شایع ہو چکا ہے۔ باقی حصہ حسب ذیل ہے:۔

کانگریس نے ہمیشہ اپنی قوم پرورانہ خصوصیات پر اصرار کیا ہے جس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ کانگریس نے صوبائی اسمبلیوں کے لئے صرف وطن دوست اور قوم پرور لوگوں ہی کو نامزد کیا۔ غرضکہ میرا مقصد اس کہنے سے یہ ہے کہ میں اس بات کو واضح کردوں کہ کانگریس کی وطن پرستانہ خصوصیت فرقہ پرستی سے ایک بالکل الگ چیز ہے۔

یہ بات مسٹر جناح پر اچھی طرح واضح کر دی گئی تھی کہ آپ کے اس مطالبہ کو کہ صرف مسلم لیگ ہی کے لئے یہ حق مخصوص ہونا چاہئیے کہ وہ مسلم نمایندوں کو مقرر کرے نہ وایسرائے تسلیم کرتے ہیں اور نہ وزارتی مشن۔ ہمیں اس کا احساس تھا کہ اس موقع پر ہم وایسرائے کی تجویز میں زیادہ ادل بدل کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ ہم نے اپنے بیان مورخہ ۱۶۔جون میں اپنے اس طریقہ کار کو بتا دیا تھا۔ ہم ایسی صورت میں اختیار کرنے والے تھے۔ اگر دو بڑی جماعتوں میں سے کوئی جماعت مجوزہ اصول پر مخلوط حکومت بنانے پر رضامند ہو گی۔

اگر دونوں میں سے کوئی جماعت بھی اس تجویز کو منظور نہ کرتی تو مرکزی حکومت کے خیال کا منصوبہ بالکل ہی خاک میں مل جاتا۔ ایسی صورت میں ہم نے اپنے ۱۶۔جون والے بیان میں یہ کہہ دیا تھا کہ بہر حال وایسرائے ایسی جماعتوں کے اتحاد سے جو اتحاد کے لئے تیار ہوں گی مل کر ایسی عارضی حکومت بنا دیں گے۔ جسے اس وقت کے حالات میں زیادہ سے زیادہ نمایندہ کہا جا سکے۔

جب کانگریس نے اپنا آخری فیصلہ کیا تو یہ معلوم ہوا کہ وہ ۱۶۔جون والے بیان کی تجویزوں کو تو منظور کرتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ مرکزی حکومت کی تجویز کو منظور کرنے پر تیار نہیں۔ ایسی صورت میں کانگریس بھی مسلم لیگ کی طرح مرکز میں حکومت میں شرکت کی پوری پوری حقدار ہو گئی۔

اس کے فوراً ہی بعد ہمیں صدر کانگریس کی چھٹی نمبر ۲۱ ملی۔ ہم نے مسٹر جناح سے ملاقات کی اور ان کو صورت حال سے مطلع کیا۔ ان کو اس چٹھی کی ایک نقل بھی دی گئی اور انھیں یہ بتا دیا گیا کہ ۱۶۔جون والی تجویز بالکل خاک میں مل گئی۔

اس وقت تک مسلم لیگ نے یہ فیصلہ نہیں کیا تھا۔ کہ ۱۶۔مئی والی تجویز کے بارہ میں اس کا کیا رویہ رہے گا اس نے یہی کو مناسب سمجھا کہ وہ اس وقت تک کوئی فیصلہ نہ کرے جبتک کہ کانگریس کا فیصلہ اسے معلوم نہ ہو جائے۔ کانگریس کے فیصلہ کے بعد اس کا کوئی موقع ہی نہ رہا تھا کہ مسلم لیگ کا فیصلہ موثر بن سکے۔ مسٹر جناح مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے جلسہ میں گئے۔ جس نے ایک تجویز کے ذریعہ اس اسکیم کو منظور کیا تھا۔ جو ہمارے ۱۶۔جون والے بیان میں پیش کی گئی تھی۔

مسٹر جناح نے کمیٹی کے سامنے اپنی اس ملاقات کا حال بھی بتایا جو ان کی ہم سے ہوئی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ مسٹر جناح یہ محسوس کرتے ہیں کہ ۱۶۔مئی کی تجویز کو کانگریس نے منظور کر کے ان کو پریشانی میں ڈالدیا ہے اور یہ کہ ہم صرف مسلم لیگ کی تائید سے مرکزی حکومت کی تشکیل کرنے میں مصروف ہیں۔

یہ آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے کہ مسٹر جناح کو یہ معلوم کر کے کہیں زیادہ مایوسی ہوئی کہ کانگریس نے اس چیز کو منظور نہیں کیا جس کے متعلق غالباً یقین تھا کہ وہ ضرور ہی منظور ہو جائے گی۔ برخلاف اس کے کانگریس اپنے آپ کو [illegible] ہی تھی کہ ۱۶۔مئی کی اسکیم کو منظور کر لینے کے

بعد اس سے کسی نئی مرکزی حکومت کے بنانے کے سلسلہ میں مشورہ لیا جائے۔

اب صورت حال یہ ہے کہ وایسرائے تھوڑے ہی وقفہ کے بعد ۱۶۔جون والے بیان کے آٹھویں پیراگراف پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

میں یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مختصر سے وقفہ میں حفاظتی نقطہ نظر سے سردست سرکاری افسروں کی ایک حکومت بنا دی گئی ہے۔

لیکن یہ محض عارضی انتظام اس وقت تک کے لیے کیا گیا ہے۔ جبکہ ایک نمایندہ حکومت کی تشکیل کا وقت آئے یہ صحیح ہے کہ کوئی شخص بھی اسکو پسند نہیں کرتا۔ کہ ایسی حکومت بنائی جائے۔ جس کا اجزائے ترکیبی سرکاری حکام ہوں۔ لیکن مجبوری یہ تھی کہ اس کے سوا کوئی چارہ کار بھی نہ تھا۔ صرف وہی لوگ جنھوں نے اس طویل گفت و شنید میں شرکت کی ہے۔ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ شرکت کرنے والے کتنے تھک چکے تھے۔ مسلسل ساڑھے تین مہینہ تک کام کرتے رہنے کے بعد یہ ضروری تھا کہ تھوڑے سے وقفہ کے لئے سانس لی جائے۔ اسکی ضرورت اس لیے بھی تھی کہ ہندوستانی جماعتیں دستور ساز اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لے سکیں۔

اس کے بعد وایسرائے کا دوسرا قدم یہ ہوگا۔ کہ وہ عارضی مرکزی حکومت کی تشکیل کے لیے پھر کانگریس اور مسلم لیگ سے گفت و شنید شروع کریں۔

یہ کام بہت مشکل ہوگا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ آئین ساز اسمبلی بن جانے کے بعد دونوں پارٹیاں عارضی حکومت کے مسئلہ پر سمجھوتہ کی ضرورت کو زیادہ شدت سے محسوس کرنے لگیں گی۔

موجودہ عارضی حکومت مستقلاً برسر اقتدار رہنا نہیں چاہتی۔ اسے صرف وقتی طور پر کام چلانے کے لئے بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے کسی جماعت کے لئے یہ تو مناسب ہو سکتا ہے کہ وہ اصول پر اصرار کرے لیکن مرکزی حکومت کے انتظامات پر وہ اثر نہیں ڈال سکتی۔

دونوں جماعتوں کو اپنے اختلافات دور کرنے پر تیار رہنا چاہیئے۔ ان کے لئے ضرورت ہے کہ وہ ایسے مشکل دور میں ملک کی بھلائی کے لئے متحد ہو جائیں اور ایک موزوں اور نمایندہ حکومت بنالیں جو ہندوستان کی آیندہ بہبود کے لئے بہت ضروری ہے۔

کانگریس اور مسلم لیگ دو بڑی جماعتوں کے علاوہ ہندوستان میں دوسری جماعتیں بھی ہیں۔ جن کا سوال ہمارے سامنے ہے

ایک سوال سکھوں کا ہے۔ ان کے مسئلہ کو ان کی جغرافیائی پوزیشن نے بہت زیادہ دشوار بنا دیا ہے۔ سکھوں کی تعداد پچاس لاکھ ہے۔ برخلاف اس کے مسلمان ۹ کروڑ کی تعداد میں ہیں۔ اس کے علاوہ سکھ جغرافیائی حیثیت سے الگ قوم کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ ان کے مطالبہ پر ہمیں پورا پورا غور کرنا ہے۔ ان کے مسئلہ پر بہ حیثیت ایک جداگانہ قوم کے ہم نے پوری طرح غور بھی کیا ہے۔ وزارتی مشن ان کے مسئلہ میں زیادہ سے زیادہ وہی کر سکتا تھا جو برطانی حکومت کے اعلان میں بتایا گیا تھا۔

ان کے تناسب آبادی کے لحاظ سے انھیں پنجاب کی اسمبلی میں ۲۸ نشستوں میں سے چار نشستیں دے دی گئیں۔

وزیر ہند نے سکھوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے بائیکاٹ کے فیصلہ پر نظر ثانی کریں۔

سکھوں کے علاوہ دو اور جماعتیں بھی ہیں جو نمایندگی کی دعویدار ہیں۔ جن کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ لارڈ پیتھک لارنس نے پست اقوام کا ذکر کرتے ہوئے کہ قائدڈاکٹر امبیدکار ہیں۔ کہا کہ کانگریس کے توسط سے انھیں پوری نمایندگی ملی ہوئی ہے۔

(باقی صفحہ نمبر ۱۰ کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

اقوال زریں

ہر کام میں اتنی کوشش کرجتنی کہ تو کر سکتا ہے؟

سب سے قیمتی مال علم ہے۔ سب سے بڑا نفع محبت ہے اور سب سے اعلیٰ خوشی قناعت میں ہے۔

بڑے آدمی بڑے ہو کر بھی ڈینگ نہیں مارا کرتے مگر کمینے آدمی تھوڑا سا کام کر کے بھول جاتے ہیں۔

کسی کو تکلیف پہونچا کر اپنا دل خوش نہ کرو۔

لکھے ہوئے الفاظ رہ جاتے ہیں اور بولے ہوئے فنا ہو جاتے ہیں۔

جس شخص کے دل میں محبت کا نور نہیں وہ اندھا ہے

وہی انسان کامیاب ہوگا جو کہ دو چیزوں کو بھلا دیگا اپنی نیکی اور دوسروں کی بدی۔

جس میں علم نہیں اسکا نصب العین اسے بڑا نہیں کر سکتا۔

کسی نیکی کے کرنے سے اس لئے نہ رک جاؤ کہ وہ معمولی ہے۔

فلسطین کے حادثہ میں ۵۲ ہلاک

یروشلم۔ ۲۴۔ جولائی۔ کنگ ڈیوڈ ہوٹل کے حادثہ میں ۵۲۔ افسروں کے مرنے اور ۴۶ کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ۶۲۔ افسر ابھی تک لاپتہ ہیں۔ مقتولوں کی تعداد ۱۵۶ ہے۔

استاد۔ تم بڑے ہی نالائق ہو جب میں تمہاری عمر کا تھا تو مشکل سے مشکل سوال حل کر لیتا تھا۔

شاگرد۔ شاید آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جیسا آپ کا استاد تھا ویسا میرا نہیں۔

ایک شخص کا کتا کھو گیا اس نے اخبار میں اشتہار دیا کہ جو اس کا پتہ دے گا۔ دس روپے انعام دیا جائیگا اشتہار دیا گیا مگر کوئی پتہ نہ لگا۔ وہ دفتر میں پتہ لینے گیا اور جا کر کہا۔

—— میں اشتہار کے مینجر سے ملنا چاہتا ہوں۔

جواب ملا وہ باہر تشریف لے گئے ہیں۔

—— "ان کے نائب کہاں ہیں؟"

—— "وہ بھی موجود نہیں"

—— اچھا تو کیا ایڈیٹر صاحب ہیں؟

—— وہ بھی تشریف نہیں رکھتے،

—— او ہو سب کتے کی تلاش میں مصروف ہیں شکریہ

---

۴ وزارتی مشن نے کانگریسی رہنماؤں سے جو ملاقاتیں کی ہیں اسے اس بات کا یقین ہو گیا کہ وہ پست اقوام کی زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کا جذبہ اور خواہش رکھتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اقلیتوں کے مسائل پر غور کرنے کے لئے جو مشاورتی کمیٹی کام کرے گی وہ پست اقوام کے سلسلہ میں بھی ہمدردی سے کام لے گی۔

اس کے علاوہ عیسائیوں اور اینگلو انڈینوں کا مسئلہ بھی ہے۔ جن کی نمایندگی کے حقوق پر بھی مشاورتی کمیٹی توجہ کرے گی۔

۵۔ مئی کے اعلان میں وزارتی مشن نے اس شرط کو واضح کر دیا ہے کہ برطانی حکومت پارلیمنٹ سے سفارش کرنے سے قبل دو باتوں کے تحفظ کی ضمانت لینا چاہتی ہے۔ جن میں سے ایک انکیس اقلیتوں کے حقوق کا مسئلہ ہے۔ امید ہے کہ اس چیز کو اختلافی حیثیت نہ دی جائے گی۔

آخر میں انھوں نے اپنے رفقاء کار اور وایسرائے کی تعریف کی۔ ساتھ ہی ساتھ ہندوستانی مدبرین اور لیڈروں کی محنت و سعی کو بھی سراہا۔

لندن ۲۳۔ جولائی آزاد لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر جیمس میکسن آج انتقال کر گئے۔

حساب دان کتا

نیو لرنیوک میں مسٹر ایس ہیرس نامی ایک شخص رہتے ہیں۔ ان کے پاس ایک کتا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ صرف انہی کا کتا گن سکتا ہے۔ اس سے پوچھئے کہ چھ میں سے چار گئے تو کتنے بچے وہ جواب میں دو بار بھونک دیتا ہے۔ اسی طرح وہ دیگر سوالات کے جوابات بھی دیتا ہے۔ جب مسٹر ہیرس تاش کے ڈھیر میں سے ایک تاش نکال کر اسے دکھاتے ہیں تو وہ کتا اتنی بار بھونکتا ہے جتنے اس پر نشان بنے ہوتے ہیں۔

برقی کتا

آپکو یہ معلوم کر کے حیرت ہوگی کہ حال ہی میں فلپس نامی ایک موجد نے ایک برقی کتا بنایا ہے۔ جو بھونکتا بھی ہے اور کاٹ بھی لیتا ہے۔ یہ کتا اجنبی کو دیکھنے کے بعد فوراً پاؤں پکڑ لیتا ہے اور اسکو اس طرح خوف زدہ کر دیتا ہے کہ وہ گھر میں داخل ہونے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

انگلستان میں پختہ سڑکوں کی مجموعی لمبائی ایک لاکھ اسی ہزار میل ہے۔ ان سڑکوں پر جو مختلف قسم کی گاڑیاں چلتی ہیں۔ ان کے پہیوں کی مجموعی تعداد تیس لاکھ ہے

ایٹم بم کا دھماکہ ...

سان فرانسسکو-۲۴-جولائی ... وہاں جو فضا میں آدھے منٹ ... بعد پانی کے تلاطم سے ... جہازوں نے پورے ... بھی گھیر لیا۔ گرینچ وچ ٹائم سے ٹھیک ... منٹ ... ہندوستانی حساب ... پ ... پر ایٹم بم ... رائٹر کا خصوصی ... ایٹم بم کے آزما ... سفید موجیں ... پانچ ہزار فٹ ... دیر ٹھہری ... یہ دھ ... کامیاب رہا۔ لیکن جن ڈرامائی سین ... کی امید تھی۔ ان میں بُری طرح ناکامی ہوئی۔ حالانکہ نقصانات کی تفصیلات بہت احتیاط سے آرہی ہیں۔ لیکن یہ بات بالکل صاف ہے کہ کوئی قابل ذکر نقصان نہیں پہونچ سکا ہے۔

آئین ساز اسمبلی پر پچاس لاکھ روپیہ

نئی دہلی-۲۴-جولائی-آئین ساز اسمبلی اور اس کے ممبروں کی روزانہ آمد و رفت پر اور سفر خرچ پر اس سال پچاس لاکھ روپیہ صرف ہوگا ان مصارف کی غرض یہ ہے کہ اسمبلی کے اجلاس اور اراکین اسمبلی کے قیام کی سہولتیں بہم پہونچائی جا سکیں۔ خیال ہے کہ سکرٹریٹ کے عملے پر گیارہ لاکھ سے اوپر۔ بھتوں پر ۳۵ لاکھ اور مرکزی اسمبلی کے کتب خانہ کے ہال کو نئی شکل دینے پر ۲۵ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ کتب خانہ پر ابھی سے ڈھائی لاکھ سے اوپر صرف ہو رہا ہے۔

خیال ہے کہ کتب خانہ کا ہال جہاں دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ہوا کریگا-۲۴-اگست سے پہلے قابل استعمال نہ ہو سکے گا۔

امریکہ سے ۸ ہزار ٹن گیہوں

بمبئی-۲۵-جولائی-امریکہ سے-ایس-ایس تھامس پر لیسپ نامی جہاز آج ہندوستان پہونچ گیا جس کے ذریعہ سے امریکہ کا آٹھ ہزار ٹن گیہوں ہندوستان آگیا ہے۔

امریکہ سے گیہوں کی یہ تیسری کھیپ ہندوستان پہونچی ہے۔ اُمید ہے کہ چند ہی دنوں میں غلّہ کے اور جہاز بھی پہونچ جائیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ستمبر میں بہت بڑی مقدار میں امریکہ کا گیہوں ہندوستان آئے گا۔

ہڑتال ملتوی ہوگئی

دہلی-۲۴-جولائی-ڈاک اور تار کی جو عام ہڑتال ۲۵/۲۶ کو شروع ہونیوالی تھی-وہ ۳-اگست تک کیلئے ملتوی ہوگئی۔

... یو-پی-سی کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی ...

... انتخابات میں کامیاب ہوگئے-باقی ۴۸ نشستوں ...

گووند بلبھ پنت-مسٹر پرسوتم داس ٹنڈن (اسپیکر یو-پی-لیجسلیٹو اسمبلی) مسز وجے لکشمی پنڈت آچاریہ جے-پی-کرپلانی اور ڈاکٹر کے-این-کاٹجو وغیرہ شامل ہیں۔

آٹھ مسلم نشستوں میں سے ایک تو کانگریسی نامزد مسٹر رفیع احمد قدوائی کے ہاتھ آئی-باقی سات پر مسلم لیگ اُمیدواروں یعنی چودھری خلیق الزمان نواب محمد اسمٰعیل خاں-مہاراجکمار امیر حیدر خاں بیگم اعزاز رسول-مسٹر ایس-ایم-رضوان اللہ-مسٹر عزیز احمد خاں اور مولانا حسرت موہانی کا قبضہ ہوگیا-اسپیکر نے ہاؤس ختم ہونے سے پہلے انتخاب کا نتیجہ بتاتے ہوئے کہا کہ ۵۵ نشستوں (۴۷ جنرل اور ۸ مسلم) کے انتخاب نے ۶۲ مسلمانوں نے ۸ امیدوار کو ووٹ دیئے-ایک بلیٹ پیپر قاعدے کے مطابق نہیں تھا۔

۴۷ نمایندوں کے لئے ۱۵۰ ممبروں نے (جن میں تین یوروپین بھی ہیں) ووٹ دیئے-دو بلیٹ پیپر قاعدے کے مطابق نہیں تھے-اور ناجائز قرار دیئے گئے۔ مندرجہ ذیل ۴۷ ممبر انتخاب میں کامیاب ہوئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو — مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن
پنڈت گووند بلبھ پنت — سر ایس رادھا کرشنن
آچاریہ جے-بی-کرپلانی — مسٹر شری کرشن دت پالیوال
سردار جوگندر سنگھ — مسٹر اے دھرم داس
مسٹر سچیتا کرپلانی — مسز وجے لکشمی پنڈت
مسز پورنیما بنرجی — ڈاکٹر کے-این-کاٹجو
مسز کملا چودھری — مسٹر دیال داس بھگت
مسٹر دھرم پرکاش — مسٹر مو-یادین
مسٹر شندر لال — مسٹر بھگوان دین
مسٹر راگی لال — مسٹر دامودر سروپ سیٹھ
مسٹر گووند مالویہ — مسٹر سری پرکاشس
مسٹر بالکرشن شرما — مسٹر موہن لال سکسینہ
پنڈت-ایچ-این کنزرو — مسٹر رام چندر گپتا
مسٹر مہیشور دیال سیٹھ — مسٹر ہر گووند پنت
مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری — مسٹر شبن لال سکسینہ
مسٹر اجیت پرشاد جین — مسٹر شمبھو دیال ترپاٹھی
مسٹر فیروز گاندھی — مسٹر کملا پتی تواری
مسٹر گوپی ناتھ سریواستو — مسٹر گوپال نارائن
مسٹر بنسی دھر — مسٹر خورشید لال
مسٹر جیت رائے کپور — آچاریہ جگل کشور
راجہ جگن ناتھ بخش سنگھ — سر جوالا پرشاد سریواستو
سر پدم پت سنگھانیہ

ریڈیو میں ہندی اُردو کا مسئلہ

آل انڈیا ریڈیو کی ہندی اور اُردو کی مشاورتی مجلس قائمہ کا اجلاس براڈ کاسٹنگ ہاؤس نئی دہلی میں مورخہ ۱۷-۱۸-۱۹-جولائی کو ہوا۔ آل انڈیا ریڈیو کے پروگراموں میں ہندی اور اُردو کی مناسب اور معقول نمایندگی کے مسئلہ پر سیر حاصل بحث کے بعد طے پایا کہ آخری فیصلہ سے پہلے مسئلہ کے بعض اہم پہلوؤں کو ہندوستان کے مستند فاضل حضرات کے غور کے لیے ان کی طرف رجوع کیا جائے۔ اُمید ہے کہ مجلس آئندہ اجلاس میں جو غالباً ستمبر ۱۹۴۶ء کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ اس مسئلہ میں مشورہ دے سکیگی۔

آل انڈیا ریڈیو کی خبروں کے ہندوستانی بلیٹن کے لئے مشترکہ لغت کے انتخاب کے سلسلے میں کچھ اور کام کیا گیا-لاہور کے اجلاس میں بھی اس کام جاری رکھا جا سکیگا۔

میکسیکو-۲۴-جولائی-چلی کے دفتر خارجہ کو قونصل کی معرفت اطلاع ملی ہے کہ بولیویا میں جو انقلاب ہوگیا ہے اور دارالسلطنت لاپاز میں جنگ جاری ہے

سندھ بمبئی کی غلامی کا مزا چکھ چکا ہے

کراچی-۲۴-جولائی-سندھ کی ترقی پسند مسلم لیگ پارٹی کا ایک جلسہ زیر صدارت شیخ عبد المجید سندھی منعقد ہوا جس میں بذریعہ ایک تجویز اس کی مخالفت کی گئی کہ سندھ کو پنجاب کے ساتھ گروہ بندی میں شامل کیا جائے۔

اس جماعت کے بعض ممبران اور مسٹر غلام مرتضیٰ سید نے کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سندھ بڑی مصیبتوں کے بعد ۱۹۳۵ء میں صوبہ بمبئی سے علیحدہ کیا گیا۔ اب پنجاب کی گروہ بندی میں اگر سندھ کو شامل کیا گیا تو پھر مسلمانان سندھ کو بہت زیادہ نقصانات کا شکار ہونا پڑے گا۔

اس کانفرنس نے یہ بھی کہا کہ اس پارٹی کا نام بدل دیا جائے اور بجائے سندھ پروگریسو مسلم لیگ پارٹی کے اس کا نام سندھ پروگریسیو (ترقی پسند) مسلم جمعیتہ رکھا جائے۔

جمعیتہ مذکور اپنی سرگرمیوں کو محض سندھ تک محدود رکھے گی اور آئیوالے نظام کے لئے جو جدید انتخابات ہونیوالے ہیں اُس کے واسطے ابھی اپنے کو تیار و منظم کرے گی۔

لکھنؤ-۲۲-جولائی-ایک مقامی رسٹوران ایمبیسیڈر نے اپنے پھاٹک پر یہ تختی لگا دی ہے کہ جنوبی افریقہ کے باشندوں کو اس چائے خانہ میں آنیکی اجازت نہیں ہے۔

یو-پی پریس کانفرنس کا جلسہ

لکھنؤ-۲۳-جولائی- یو-پی- پریس کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا ایک جلسہ پائنیر آفس میں اتوار کو منعقد ہوا جس میں مسٹر ایس- این- گھوش ایڈیٹر پائنیر کو صدر منتخب کیا۔ گیا- اور نائبین صدر میں مسٹر وینکٹ رام ٹھاکر سری ناتھ سنگھ اور خواجہ عبدالسلام جنرل سکریٹری- مسٹر گوپی ناتھ سریواستو اسکریٹری- مسٹر الندا ربر و انی اور مسٹر جوالا سنگھ خازن منتخب ہوئے- مجلس عاملہ میں حسب ذیل ممبران کا انتخاب عمل میں آیا- مسٹر چیلاپتی راؤ مسٹر گوپی ناتھ سنگھ- مسٹر پی- کے- سین- مسٹر ہیبت رام ناگر- مسٹر اشوک جی- مسٹر اے- پانڈیا- مسٹر دھوم سنگھ مسٹر بی- ایس نبود- مسٹر کے- سی- شرما منالال سریواستو گیان ایس- وجے- اور مسٹر ایمن سلونوی یہ طے ہوا کہ مسٹر ایس- این- گھوش اور پنڈت بالکرشن شرما اور مسٹر گوپی ناتھ سریواستو ایک وفد کی صورت میں آنریبل وزیر اطلاعات سے ملکر اخبار نویسوں کے معاملہ میں بات چیت کریں یہ بھی طے ہوا کہ اضلاع میں کانفرنس کی شاخیں قائم کی جائیں۔

مولانا آزاد کا پیغام

دہلی-۲۴-جولائی- مولانا آزاد نے جنھوں نے ڈاک کی ہڑتال کا سمجھوتہ کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں- انھوں نے دیوان چمن لال کو لکھا ہے کہ وہ اس طرز پر اپنا کام جاری رکھیں جس طرز پر وہ کر رہے تھے انھوں نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ وایسرائے کی مداخلت سے کسی مناسب سمجھوتہ کی کوئی شکل ضرور پیدا ہو جائیگی مولانا آزاد ۲۰-جولائی کو دہلی آرہے ہیں۔

ہائیکورٹ کے نئے جج

تعطیل موسم گرما کے بعد ۲۲-جولائی کو جب الہ آباد ہائیکورٹ کھلا تو چار نئے ججوں نے بھی اپنی اپنی کرسی عدالت کو سنبھالا-

مسٹر جسٹس اور ایم- مو تھم برطانی جماعت وکلاء سے تعلق رکھتے ہیں- مسٹر جسٹس رگھوبردیال انڈین سول سروس کے رکن ہیں اور مسٹر بندبشنی پرشاد صوبائی سول سروس کے ممبر ہیں۔

عارضی حکومت کی گفتگو

نئی دہلی-۲۲-جولائی- یقین کیا جاتا ہے کہ عارضی حکومت کے قیام کے سلسلے میں وائسرائے نے پھر اقدام کیا ہے- تجویز کے مطابق یہ اقدام آئین ساز اسمبلی کے انتخاب کے فوراً بعد ہونا چاہیے تھا-

سیاسی حلقوں کے خیال کے مطابق دوشنبہ کے دن وائسرائے نے صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو سے اس سلسلے میں گفتگو کی ہے-

حالانکہ اس گفتگو کا سبب ڈاک ہڑتال بتلایا جاتا ہے- ان ہی سیاسی حلقوں کے خیال کے مطابق اس سلسلہ میں کانگرس اور مسلم لیگ کے صدروں کو یا تو خط بھیجدیئے گئے ہیں یا بھیجے جانیوالے ہیں- جس کے ذریعے دونوں جماعتوں کو عارضی حکومت کے قیام کی نئی بنیاد بتلائی گئی ہے- اور ان سے اشتراک عمل کی درخواست کی گئی ہے۔

شیخ عبداللہ پر باغیانہ تقریر کا الزام

سری نگر-۲۲-جولائی- شیخ محمد عبداللہ کا مقدمہ جس میں ان کے خلاف باغیانہ تقریر کرنے کا الزام ہے آج وادی کنٹونمنٹ میں سشن جج کشمیر کے سامنے پیش ہوا-

کارروائی شروع ہونے پر وکیل صفائی نے مقدمہ کی سماعت کے لیے سشن جج کے اختیارات پر اعتراض کیا- انھوں نے کہا کہ سشن جج اس طرح کے مقدمہ کی سماعت صرف اس وقت کر سکتے ہیں جب کوئی ماتحت عدالت ابتدائی کارروائی کے بعد اسے ضابطہ کے مطابق ان کے سپرد کرے۔

دوپہر کے بعد سشن جج نے وکیل صفائی کا اعتراض مسترد کر دیا- اسپر صفائی کی جانب سے درخواست کی گئی کہ کارروائی ملتوی کر دی جائے تاکہ وہ اس معاملہ میں ہائیکورٹ سے رجوع کر سکیں- عدالت نے اس درخواست پر حکم دیا کہ وکیل صفائی ہائیکورٹ سے رجوع کر سکتے ہیں- مگر اس اثنا میں مقدمہ کی سماعت جاری رہے گی-

اس کے بعد عدالت نے استغاثہ کے پہلے گواہ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر وزیر سروپ چند کی شہادت قلمبند کی-

انھوں نے بیان کیا کہ میری سرکاری حیثیت سے میرے پاس ملزم اور کچھ دوسرے لوگوں کی ان تقریروں کی اطلاعات آئی تھیں جو انھوں نے ۶ مئی سے ۱۶-مئی تک سری نگر کے مختلف مقامات پر کی تھیں میری رائے میں یہ تقریریں قابل اعتراض اور باغیانہ تھیں اور میں نے حکام بالا کو اسکی اطلاع کر دی- مجھے ہدایت کر دی گئی کہ میں دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند کے تحت ملزم کے خلاف ان کی ۱۳-۱۴ اور ۱۶- مئی کی تقریروں کی بنا پر مقدمہ دائر کر دوں-

سکھوں کی نئی قسم کی کانفرنس

امرتسر-۲۳-جولائی- کرنل نرنجن سنگھ گل پنتھک ڈکٹیٹر نے آج یہاں بتلایا کہ ۲۲ ستمبر کو امرتسر میں ایک نئے قسم کی کانفرنس منعقد ہوگی جو شرومنی پرتندھی پنتھک کانفرنس کہلائے گا- یہ جلسہ برطانوی تجاویز کے خلاف سکھ مورچہ کی نوعیت طے کرے گی-

کرنل نرنجن سنگھ نے کہا کہ دستوری تجاویز کے خلاف سکھوں کی جد وجہد کا یہ دوسرا دور ہوگا- اس کانفرنس میں نہ صرف سارے ہندوستان سے بلکہ اگر ممکن ہوا تو ملایا اور جنوبی افریقہ کے بھی ہر خیال کے سکھ لیڈر اور سکھ سادھوں کے جتھے بلائے جائیں گے- کرنل نرنجن سنگھ نے کہا کہ یہ جتھے اپنے سفر کی شروع اور آخر کی منزلیں پیدل طے کریں گے-

عبدالغفار خاں کابل کو

پشاور-۲۳-جولائی- خان عبدالغفار خاں سرحد کے کانگریسی لیڈر اپنے دو لڑکوں اور سرحد صوبہ کانگرس کمیٹی کے صدر کے ساتھ آج کابل روانہ ہوگئے-

وہ افغانوں کے یوم آزادی کی تقریب کے سلسلہ میں کابل جارہے ہیں-

خیال ہے کہ خان عبدالغفار خاں وہاں دس روز قیام کرنے کے بعد واپس ہوں گے-

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ

الہ آباد-۲۴-جولائی- آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی کے دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۸- اگست کو وارد ھا میں ہوگا

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کو سزا

ڈربن-۲۳-جولائی- آج پانچ ہندوستانی ستیہ گرہیوں کو چالیس چالیس روپیہ جرمانہ یا تیس دن کی قید کی سزا دی گئی- جرمانے نہیں ادا کیے گئے-

اب جیل جانیوالے ستیہ گرہیوں کی تعداد ۲۶۱ ہوگئی ہے -

فیڈریشن سے سردار پٹیل کی اپیل

نئی دہلی-۲۴-جولائی- سردار پٹیل نے ڈاک تار فیڈریشن سے اپیل کی ہے کہ وہ ہڑتال کی نوٹس جسکی مدت ۲۵-جولائی کو بارہ بجے رات میں ختم ہو رہی ہے کم از کم ایک ہفتے کے لئے ملتوی کر دیتے- فیڈریشن کی کونسل اس اپیل پر آج رات نو بجے غور کرے گی-

پنڈت نہرو کشمیر پہونچگئے

سری نگر-۲۴ جولائی- تار کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگرس پنڈت جواہر لال نہرو نے کہولا پل کو عبور کر کے آج ریاست کشمیر میں داخل ہوگئے -

The ... HDAQ ...

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 44 NO. 31 | Cawnpore. Saturday 3rd AUGUST 1946

کانپور شنبہ ۳ اگست سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۵ھ

جلد ۴۴ نمبر ۳۱

ادبیات

افسانے کی رات

«از حضرت جوش ملیح آبادی»

یاد ہے ابتک وہ انکے یک بیک آنیکی رات
دفعتاً وہ غنچۂ شب کے چٹک جانیکی رات

شب کی معنی خیز خاموشی میں سرگوشی کا لوچ
زلفِ افسون بار کی لہروں میں افسانیکی رات

عرش پر تھم تھم کے وہ انوار و ظلمت کا سماں
فرش کو رہ رہ کے وہ انگڑائیاں آنیکی رات

وہ جبیں پر کاکلوں کی چھاؤں پڑنا بار بار
وہ گھٹا میں چاند کے رہ رہ کے چھپ جانیکی رات

ناز کے زانوئے جاں پرور پہ وہ فرقِ نیاز
شمع کے آغوشِ تاباں میں وہ پروانیکی رات

شوخیٔ موجِ صبا سے باہزاراں دلکشی
دوشِ سیمیں پر وہ زلفوں کے بکھر جانیکی رات

دیر سے سوتی ہوئی دنیا کی خلوت گاہ میں
عشق کی جاگی ہوئی قسمت پہ اترانیکی رات

وہ جھپکتی مدھ بھری آنکھوں کی گردش کے حضور
گنگناتی جھومتی، سرشار پیمانے کی رات

گردشِ چشمِ صنم سے برہمن کے گرد و پیش!
عود کی لپٹوں میں رقصندہ وہ تبخانیکی رات

شوق کا وہ زلفِ شبگوں چوم لینا یک بیک
شرم سے انکے وہ چادر میں لپٹ جانیکی رات

عشق کی آنکھوں میں وہ گستاخ مستی کی چمک
حسن کی مژگاں کی وہ ڈر کر جھپک جانیکی رات

روئے رنگیں پر وہ مبہم سی لو اٹھنے کا رنگ
لعلِ شیریں سے وہ اک طرفہ مہک آنیکی رات

عارضوں کی تازہ تر کلیوں میں تبخانیکی صبح
انکھڑیوں کے سرخ سے ڈوروں میں میخانیکی رات

وہ نشاطِ پہلوئے محبوبۂ گل رنگ میں
گنگنانے مسکرانے جھومنے گانیکی رات

دنیائے اسلام

عرب اعلیٰ کمیٹی نے فلسطین کی تقسیم مسترد کردی

یروشلم ۲۷ جولائی۔ آج فلسطین عرب اعلیٰ کمیٹی نے جو چار دیسیوں پر مشتمل ہے۔ مجوزہ گول میز کانفرنس اور فلسطین کی وفاقی تجویز پر غور کیا۔ اس کے بعد کمیٹی کے سکرٹری حسین خالدی نے کہا۔ عرب اعلیٰ کمیٹی فلسطین کے مسئلہ کے حل کے لئے تقسیم کی تجویز کے تمام پہلوؤں کو پرزور طریقہ پر نامنظور کرتی ہے۔

حسین خالدی نے کہا:۔

فلسطین کی تقسیم سیاسی، انتظامی، مالیاتی اور سماجی نقطۂ نظر سے ناقابل عمل ہے۔

فلسطین کے عربوں کو لندن یا عرب لیگ کی طرف سے گول میز کانفرنس میں شریک ہونیکا کوئی دعوت نامہ موصول نہیں ہوا۔ بہرکیف عرب اعلیٰ کمیٹی کسی ایسی کانفرنس میں ہرگز شریک نہیں ہوسکتی ہے۔ جہاں اسے یہودیوں کے ساتھ بیٹھکر فلسطین کے مسئلہ کو حل کرنا پڑے۔

بم کے زمین دوز کارخانے کا پتہ چل گیا

یروشلم ۳۰ جولائی۔ تل ابیب میں آج صبح سویرے فوج اور پولیس نے بہت بڑا چھاپہ مارا جس کا مقصد یہ تھا کہ دہشت پسند یہودی جماعتوں کے ارکان کا پتہ چلایا جائے۔

صبح پانچ بجے سے جو کرفیو آرڈر نافذ کیا گیا ہے۔ اس کی شرطیں ہمیشہ سے زیادہ سخت ہیں ایک سرکاری حکم میں کہا گیا ہے کہ جس شخص کو کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دیکھا جائیگا۔ اسے گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

پولیس نے اس زمین دوز کارخانے کا سراغ لگا لیا ہے۔ جہاں بم بنتے تھے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پچھلے ہفتہ حکومت کے صدر دفتر کو جن بموں سے اڑا دیا گیا۔ وہ یہاں تیار ہوئے تھے۔

تل ابیب سے باہر جانیوالے تمام راستے بند کردیے گئے ہیں۔ اور اس علاقہ کے یہودی پولیس والوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ٹھہرے رہیں تاوقتیکہ ان کو سرکاری طور پر طلب نہ کیا جائے۔

شہر میں کرفیو دو دو گھنٹوں کے وقفہ کے بعد رک دیا جائیگا۔ تاکہ وہاں کی ۲ لاکھ آبادی ضرورت کی چیزیں خرید سکے۔ صبح تڑکے برطانیہ کی چھٹی طیارہ سوار ڈویژن کے دستوں نے شہر میں داخل ہوکر خاص خاص مقاموں پر اپنی چوکیاں قایم کرلیں۔

دنیا میں یہودی آبادی کے اس سب سے بڑے شہر میں پچھلے مہینے یہودی دہشت پسندوں نے پانچ برطانی افسروں کو غائب کردیا تھا اور اپنے ساتھیوں کے معاوضہ میں جنھیں سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا۔ ان افسروں کو یرغمال کے طور پر قید کر رکھا تھا۔ حکومت کی طرف سے اس کا جواب یہ دیا گیا۔ کہ ۳۰ جون کو برطانی فوجی دستوں نے یروشلم میں یہودی ایجنسی کے صدر دفتر پر چھاپا مارا اور اس کی مجلس عاملہ کے ارکان کو گرفتار کرلیا۔ اس کے بعد سے اب یہ پہلی کارروائی ہے جو یہودیوں کے خلاف کی گئی ہے۔ اس کارروائی کا مرکز عرب آبادی کے شہر یافا میں ہے۔ جو تل ابیب سے ملا ہوا ہے۔

واشنگٹن:۔ ۲۷ جولائی۔ آج واشنگٹن میں سفارتی ذمہ داروں نے بتایا کہ برطانی حکومت نے تجویز کیا ہے کہ فلسطین کے عربوں کی تمدنی حالت کو یہودیوں کی سطح پر لانے میں مدد کرنے کے لئے امریکی حکومت بیس کروڑ ڈالر منظور کرے۔ بتایا گیا کہ یہ تجویز اس اسکیم کا محض ایک جزو ہے۔ جو برطانی امریکی مخلوط کمیٹی کی طرف سے جس کا اجلاس اس وقت لندن میں ہو رہا ہے۔ جمعرات کو جیمس برنز امریکی وزیر خارجہ کو موصول ہوئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ برطانیہ فلسطین میں دس لاکھ یہودیوں کے فوری داخلہ کے اصول کو منظور کرلے گا۔ لیکن اس تحفظ کے ساتھ کہ اس اسکیم پر عملدرآمد کرنا بہت سی دوسری کارروائیوں پر منحصر ہے جن میں تقسیم (فلسطین کی) بھی شامل ہے۔

یروشلم ۳۰ جولائی۔ تل ابیب میں یہودیوں پر چھاپہ مارنے کے ساتھ ہی ساتھ فلسطین کے ہائی کمشنر والان کنگھم نے ایک نشری تقریر میں کہا کہ اسکا کافی ثبوت موجود ہے کہ تل ابیب میں دہشت پسندوں کی جماعت موجود ہے حکومت کے صدر دفتر کی تباہی کے ذمہ دار تل ابیب کے دہشت پسند یہودی ہیں۔ میری خواہش ہے کہ اگر ان دہشت انگیزیوں کے سبب ہمیں کوئی فوجی کارروائی کرنا پڑے تو ملک کی عام زندگی پر اسکا کوئی اثر نہ پڑے۔ میں فلسطین کے باشندوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ فلسطین کے مسئلہ کو حل کرنیکے لیے عنقریب عربوں اور یہودیوں میں گفت و شنید ہونیوالی ہے۔ اسلئے تشدد اگر اس کام کو ناممکن نہیں تو مشکل ضرور بنا دے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ یار تو حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو ہر سو دلیلیں ہے

ہفتہ وار قند

کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ ۳- اگست سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۱

فلسطین کی چار حصوں میں تقسیم

(لندن، یکم اگست) برطانوی و امریکی ماہرین نے مسئلہ کے حل کے لیے لندن میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ فلسطین کو چار صوبوں عرب اور یہودی صوبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور ہر صوبہ کو ایک سنٹر کے ماتحت کافی حد تک خود مختاری دے دی جائے۔ یہ انکشاف پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسوں میں کیا گیا۔ جہاں کہ مسئلہ فلسطین پر بحث ہو رہی ہے۔ یہ چار علاقے ایک یہودی صوبہ، ایک عرب صوبہ، ضلع یروشلم و ضلع نیلیگ کے ناموں سے منسوب ہوں گے۔

اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے حکومت امریکہ کو اس بات کی اطلاع دیدی ہے کہ وہ اس گفتگو کو بنائے گفت و شنید بنانے کے لئے تیار ہے کہا جاتا ہے کہ برطانی حکومت کو یہ امید تھی کہ پارلیمنٹ میں بحث سے پہلے ہی پریزیڈنٹ کی طرف سے سکیم کی منظوری آ جائے گی۔ لیکن معاملہ کی پیچیدگی کے پیش نظر پریزیڈنٹ ٹرومین نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ امریکہ کا جو ڈیلی گیشن برطانیہ گیا ہوا ہے اسکی واپسی پر اس پر بحث و مباحثہ کے بعد اس اسکیم کو منظور کیا جائے۔

یہودی صوبہ میں وہ سب علاقہ جس میں کہ یہودی لوگ پہلے سے آباد ہیں اور عرب اور یہودی آبادیوں کے درمیان کا علاقہ شامل ہوگا۔ ضلع یروشلم میں بیت لحم اور ان کے گرد و نواح کے علاقہ شامل ہونگے ضلع نیلیگ میں جنوبی فلسطین کا وہ علاقہ شامل ہوگا۔ جو موجودہ قابل کاشت زمین کی حد سے باہر ہے۔ عرب صوبہ فلسطین کے بقایا حصہ پر مشتمل ہوگا جس میں عربوں کے شہری و اقتصادی مفادات کی پوری پوری نگرانی ہوگی۔

صوبائی حدود و بندی محض انتظامیہ نوعیت کی ہوگی ڈیفنس کسٹمز اور ذرائع رسل و رسائل کے لحاظ سے اس صوبائی حدود بندی کی کوئی اہمیت نہ ہوگی۔ اس حدود بندی میں دونوں صوبوں کی رضامندی کے بغیر کوئی ترمیم نہ ہو سکے گی۔ سکیم میں اس مطلب کی ایک شرط رکھ دی جائے گی۔

صوبجات کے تعلق رکھنے والے معاملات میں ایک وسیع حد تک قانون بنانے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔ صوبائی حکومتوں کو یہ بھی اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اسکیم کے نافذ ہو جانے کے بعد اس بات کا تعین کر سکیں کہ ان کے علاقہ میں کس قسم کے لوگ اور کتنی تعداد میں آباد ہو سکتے ہیں

صوبائی حکومتوں کو اس بات کی گارنٹی دینی ہوگی کہ ہر شخص کو برابر کے شہری حقوق دیے جائیں۔ اپنے اخراجات کے لیے ان حکومتوں کو روپیہ وصول کرنے کے بھی اختیارات حاصل ہوں گے۔ ڈیفنس امور خارجہ کسٹمز اور ایکسائز کے شعبہ جات کلی طور پر سنٹر کے ماتحت ہوں گے۔ امن اور قانون کو برقرار رکھنے میں سنٹرل گورنمنٹ کے پاس رزرو اختیارات ہونگے لہذا پولیس اور عدالتوں میں سنٹرل گورنمنٹ کا دخل ہوگا۔

ہر ایک صوبہ میں منتخب اسمبلیاں قائم کی جائینگی۔ ایگزیکٹو ایک وزیر اعظم اور دیگر وزیروں پر مشتمل ہوگی۔ جنھیں ہائی کمشنر آبادی کی مختلف پارٹیوں کے لیڈروں سے مشورہ کے بعد نامزد کریں گے۔ جو بل اسمبلی پاس کرے گی ان کی منظوری ہائی کمشنر سے بھی لینا ہوگی۔ لیکن اس بات کی ضرورت بہت اہم مسئلوں میں پڑا کرے گی۔ ہائی کمشنر کو ہنگامی اختیارات حاصل ہوں گے۔ ایگزیکٹو اور لیجسلیچر کے سارے کام ہائی کمشنر اپنی نامزد کردہ کونسل کی مدد سے سر انجام دے گا۔

یروشلم میں ایک ڈسٹرکٹ کونسل بنائی جائے گی جسے میونسپل کمیٹی جیسے اختیارات حاصل ہوں گے اس کے ممبروں کی اکثریت منتخب شدہ ہوگی۔ مگر ہائی کمشنر بھی کچھ ممبروں کو نامزد کرے گا۔ یہ اعلان ہوس آف کامنز میں آج مسٹر ہربرٹ موریسن لارڈ ایڈیسن پریسیڈنٹ آف کونسل اور ہاؤس آف لارڈ لارڈ ایڈیسن وزیر نو آبادیات نے کیا۔ مسٹر موریسن نے کہا کہ ان تجاویز سے یہودیوں کے داخلہ فلسطین کا مسئلہ بہت حد تک حل ہو جائیگا۔ اگرچہ اس کے متعلق سارے اختیارات مرکزی حکومت کو حاصل ہوں گے۔ مگر صوبائی حکومتوں کی تجاویز پر عمل کرنا بھی ضروری سمجھا جائیگا۔

جبتک کسی صوبہ کی اقتصادی حالت مزید آدمیوں کے داخلہ کی اجازت دے گی۔ تب تک مرکزی حکومت کو صوبائی حکومتوں کی مرضی کے خلاف اس قسم کے احکام صادر کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

عربوں کے صوبہ کو اپنے صوبہ سے یہودیوں کو پوری طرح سے نکال دینے کا اختیار ہوگا اور یہودیوں کے صوبہ کی حکومت جتنے مہاجرین کو چاہے گی اپنے صوبہ میں لا سکے گی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک لاکھ یہودیوں کے داخلہ فلسطین کے متعلق اینگلو امریکن کمیٹی کی سفارشات پر عمل کیا جا سکے گا۔ ماہرین یورپ سے ایک لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں لانے کے انتظامات کرنے کو تیار ہیں۔ داخلے کے سرٹیفکیٹ جس قدر تیزی سے ہو سکیگا جاری کیے جائیں گے۔ اور یہ کام ایک سال کے اندر اندر ختم کر لیا جائیگا۔ سب سے پہلے فلسطین میں داخلہ کے لئے جرمنی۔ آسٹریا اور اٹلی کے یہودیوں کا نمبر آئیگا اور پھر اس کے بعد دیگر ممالک کے یہودیوں کی باری آئے گی۔ ان میں سے بھی دستکاروں، عمارتیں بنانیوالے ماہرین اور بچوں کو منتخب کیا جائیگا۔ زیادہ سے زیادہ مہاجرین کو جہازوں میں بٹھا کر فلسطین روانہ کیا جائیگا۔ ان حالات کے تحت امریکہ کی حکومت کو یہودیوں کے سارے سفر کے اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔ انھیں سمندری جہازوں کے علاوہ دیگر چیزیں بھی مہیا کرنا ہوں گی۔

لندن کے مبصرین کا خیال ہے کہ پریسیڈنٹ ٹرومین برطانوی اور امریکی ماہرین کی تقسیم فلسطین کی تجویز جسکا اعلان لندن کے دار العوام میں ہوا ہے حمایت نہیں کرینگے مبصرین کے خیال میں برطانیہ کی موجودہ پالیسی کو اس سے نقصان پہنچیگا

ہمارا خیال ہے کہ عرب بھی اس تقسیم کو اسلیئے منظور نہیں کرینگے کہ اس سے فلسطین کے ٹکڑے ہو جائیں گے اور فلسطین ہمیشہ کیلئے خانہ جنگی کا گہوارہ بن جائیگا۔

آئینہ

گیہوں کے بجائے آٹا

سرکاری دکانوں پر یکم اگست سے ۲ چھٹانک گیہوں اور ایک چھٹانک آٹا۔ حکام نے مہیا کرنا طے کیا تھا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ پھر اس رائے کو تبدیل کر کے صرف آٹا پبلک کو دیا جانا طے کیا گیا ہے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کسی گورنمنٹ کو یہ حق کہاں سے حاصل ہے کہ وہ پبلک سے روپیہ لیکر اس کی مرضی کے خلاف اسکو غذا اٹھانے کے لیئے مجبور کرے۔ پبلک کا صاف صاف یہ مطالبہ ہے کہ کنٹرول کو ختم کیجیے یا دی کنٹرول کیجیے۔ لیکن نہ معلوم کیوں یہ سیدھی سی بات گورنمنٹ کے سمجھ میں نہیں آتی اور خواہ مخواہ کنٹرول قائم رکھ کر پبلک کو پریشان کیا جاتا ہے۔

دی کنٹرول سے مفروضہ قحط سے بھی اطمینان ہو جائیگا۔ اور کاشتکار و پبلک کو اس کا موقع ملیگا کہ وہ حسب ضرورت اناج بازار میں لائے اور فروخت کرے۔

حکومت کاشتکاروں سے صرف بیس فیصدی اناج لے رہی ہے اور بقیہ ۸۰ فیصدی جو اناج بچتا ہے اگر وہ بازار میں بلا کسی قیود کے لا کر فروخت کیا جائے تو ایک طرف تو اس اناج کا صحیح استعمال ہو سکے گا اور دوسری طرف خریدار اسے حسب منشار خرید کر اپنی ضروریات پوری کر سکیں گے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہوگی کہ سرکاری دوکانوں پر بوجھ کم ہو جائے گا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت ہماری ان معروضات پر غور کر کے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے گی۔ تاکہ پبلک کو روزمرہ کی تکالیف سے نجات حاصل ہو

اناج حاصل کرنیکی اسکیم

مسٹر آئی۔ یو۔ الکزینڈر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ۲۹- جولائی کو مندرجہ ذیل نوٹ شایع کیا ہے:

برسات میں دیہاتی راستے دشوار گذار ہو جاتے ہیں اور کاشتکاروں کو خریداری کے مرکز پر غلہ پہونچانے میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے اناج حاصل کرنے کی اسکیم کی ترقی رک گئی ہے اور ۲۵ فیصدی سے زیادہ کوٹہ کی خریداری باقی ہے پھر بھی گورنمنٹ کا قطعی ارادہ ہے کہ یہ بقایا غلہ ضرور خرید لیا جائے۔

۳۱- جولائی سے کانپور جھینجھک۔ رورا اور بکہرایا کی خریداری کے مرکزوں کے علاوہ باقی سب خریداری کے مرکز عارضی طور پر اکتوبر تک بند کر دیے گئے ہیں۔ جن کاشتکاروں نے اپنے حصہ کا اناج نہیں دیا ہے وہ یا تو مذکورہ بالا چاروں مرکزوں پر پہونچا دیں یا اکتوبر تک اپنے حصہ کے اناج کو دینے کے لیے محفوظ رکھیں اور جب خریداری کا کام شروع ہو تو پیش کر دیں۔

جن لوگوں نے اناج نہیں دیا ہے۔ انکی فہرست تیار ہو رہی ہے اور ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اور اگر وہ مناسب وجہ عدم تعمیل نہ پیش کر سکیں گے تو ایسے لوگوں کو معافی نہ دی جائے گی اور ان کو پورا کوٹہ غلہ کا بھی دینا ہوگا۔

انجمن ترقی اردو

مولانا بہوروی نمایندہ خصوصی انجمن ترقی اردو و ہندی آج کل کانپور آئے ہوئے ہیں آپ کالجوں اور اسکولوں میں اردو زبان اور رسم خط کے مسئلہ پر تقریریں کریں گے۔ اور تمام ادارات کے اراکین سے ملیں گے اور انجمن کے اردو امتحانات کے سلسلہ میں نیز انجمن کی مطبوعات کی اشاعت کی سعی کریں گے۔

اہل کانپور جو اپنی زبان سے دلچسپی رکھتے ہیں انکا فرض ہے کہ موصوف کو ہر طرح کی آسانیاں بہم پہونچائیں۔

ڈاکیوں کی ہڑتال ختم

۲۳ روز کے بعد ڈاکیوں کی ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔ حکومت نے جن مزید رعایتوں کا اعلان کیا ہے۔ یونین نے انکو مان کر ہڑتال ختم کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

تعلیمی شاندار عطیہ

حافظ محمد صدیق صاحب صدیق جو یو۔ پی کے مشہور تعلیمی اور ادبی ادارہ کی لاکھوں روپیہ سے سرپرستی فرما رہے ہیں آپنے رحمانیہ اسکول موہانی ضلع ہمیرپور کو ہائی اسکول بنانے کے لیے مبلغ دس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ مرحمت فرمایا ہے جس کیلئے اہالیان موہانہ تہ دل سے شکر گذار ہیں (سعید احمد موہانی)

چیرمین میونسپل بورڈ پر حملہ

۲۶- جولائی کو صبح ۸ بجے کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ تھا۔ جس میں شرکت کے لیے میونسپل بورڈ کے ہردلعزیز چیرمین بابو دوارکا پرشاد سنگھ ٹاؤن ہال میں موٹر سے اترے تو ایک سکھ مسمی اجیت سنگھ نے آپ پر حملہ کیا۔ حملہ آور فوراً گرفتار کر لیا گیا اور کوتوال صاحب کے آنے پر ان کے حوالہ کر دیا گیا۔

بورڈ کے ممبران نے ٹاؤن ہال میں جمع ہو کر ایک جلسہ کیا جس میں مسٹر ایچ۔ ایم۔ نیرٹے اس شرمناک حملہ کی مذمت میں ایک رزولیوشن پیش کیا۔ مولانا حسرت موہانی۔ مسٹر وحید احمد۔ مسٹر محمد فاروق اور مسٹر ایس۔ سی۔ متر وغیرہ نے اپنی تقریروں میں کہا کہ چیرمین کی بے عزتی سارے بورڈ کی بے عزتی ہے۔

اسی قسم کی ایک تجویز بورڈ کے ملازمین کے جلسے میں بھی منظور کی گئی۔

میونسپل ملازمین کی انجمن اور مہتروں کی یونین نے بھی اس حملہ کی مذمت کرتے ہوئے حکام سے اپیل کی ہے کہ آئندہ سے اس قسم کے واقعات کی روک تھام کی جائے۔

سری گوبند سبھا کانپور نے بھی اپنے ایک جلسہ میں بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین میونسپل بورڈ پر بزدلانہ حملہ کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جن لوگوں نے اپنی ذاتی رنجش کے لیے ایک سکھ کو آلہ کار بنا کر یہ کمینہ حرکت کی ہے ان پر اور اس سکھ پر سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

حملہ آور کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اس واقعہ کا تعلق میونسپل بورڈ کے عملہ سے ہے اور ایک میونسپل ملازم جو تبادلہ نہیں چاہتا تھا اسکی سازش سے یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے اسی سلسلہ میں کچھ لوگ گرفتار بھی کیے گئے ہیں جو بعد میں ضمانت پر رہا کر دیئے گئے۔

ہمکو افسوس ہے کہ کانپور کی پبلک لائف بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ سارے شہر کا یہ فرض ہے کہ اس قسم کے واقعات کے روکنے کی انتہائی کوشش کریں۔ حکام کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اس قسم کے لوگوں کو ایسی سزا دیں کہ دوسرے لوگوں کو اس قسم کے جرم کرنے کی ہمت نہ ہو سکے۔

بار ایسوسی ایشن

کانپور بار ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ یکم اگست کو ہوئی جس میں کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین اور بار ایسوسی ایشن کے مشہور ممبر مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ پر ایک بزدلانہ حملہ کی سخت مذمت کی گئی۔ رزولیوشن میں اس بات کا مطالبہ کیا گیا کہ اس معاملہ کی اچھی طرح تحقیقات کی جائے۔ ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر برجندر سروپ نے کہا کہ مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ کو اس واقعہ کی وجہ سے بورڈ کے بہترین مقاصد حاصل کرنے کے لیے اپنے فرائض کے ادا کرنے میں کسی قسم کی کوئی پریشانی محسوس نہ ہونا چاہیئے۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

یکم اگست ۵ بجے شام کو کانپور کے تمام اخبارات والے ٹیلیگراف کے دفتر میں ایک ٹی پارٹی کے موقع پر جمع تھے۔ یہ پارٹی نیشنل ہیرلڈ کے سابق ایڈیٹر مسٹر کے راما راؤ اور پائنیر کے سابق نمائندہ کانپور مسٹر ایس۔ بی۔ ٹنڈن کے اعزاز میں کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے دیگئی تھی۔ چائے کے بعد ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری مسٹر بی۔ ایم۔ دیادنے مسٹر رماشنکر اوستھی کا نام صدارت کیلئے پیش کیا۔ اوستھی نے کہا کہ مسٹر کے راماراؤ نے ہندوستانی پریس کی خصوصاً اور اس صوبہ کی خصوصاً بہت زیادہ خدمات انجام دی ہیں۔ آپ نے موصوف کی حب الوطنی اور وطن پرستی کی بھی درخشاں الفاظ میں تعریف کی۔ مسٹر ایس۔ بی۔ ٹنڈن کے خدمات کی بھی آپ نے بہت تعریف کی۔ اسکے بعد خواجہ عبدالسلام، پروفیسر سکسینہ، مسٹر پرساد سکسینہ

مسٹر پورنانند ورما۔ مسٹر اوُدھے نارائن پرشاد ودیارتھی مسٹر ایس۔ پی۔ مہرہ۔ مسٹر کے۔ وی۔ ونکٹ رامن۔ مسٹر تربھون نے اپنی اپنی تقریروں میں دونوں حضرات کے خدمات کی تعریف کی۔

مسٹر ایس۔ بی۔ ٹنڈن نے اپنے اعزاز میں کی ہوئی تقریروں کا نہایت موزوں جواب دیا۔ مسٹر کے راما راؤ نے تقریباً ۴۵ منٹ تک تقریر کی جسمیں آپ نے کہا کہ جرنلزم کا کیا مقصد اور مشن ہے۔ آپ نے بتلایا کہ پریس کا کام حکومت کے خلاف لوگوں کے فیصلوں کا تحفظ ہے خواہ وہ حکومت بیرونی یا خود اپنے ملک کے رہنے والوں کی۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت جب اپنی ہوتی ہے تو پریس دوستانہ طور پر نکتہ چینی کا کام کرتا ہے۔ لیکن اگر ضرورت پڑے تو لوگوں کے حقوق کے مفاد میں حکومت کے خلاف جنگ بھی شروع کر سکتا ہے۔ مسٹر راما راؤ نے اپنی تقریر میں اس ملک کے اخبار والوں کی حالت کا بھی تذکرہ کیا اور کہا کہ اسکے درمیان سخت اشتراک عمل اور اتحاد کی ضرورت ہے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

۳۱- اگست کو کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کا ایک جلسہ سر ای۔ ایم۔ سوٹر کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں میونسپل بورڈ کے رویہ پر غور کرنے کا معاملہ ملتوی ہوا۔ اور یو۔ پی گورنمنٹ کا وہ حکم پیش ہوا جسمیں لوگوں سے مکانات خالی کرا کے زمینیں حاصل کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ چیرمین صاحب نے کہا کہ اس حکم کی وجہ سے بورڈ کے کام میں ترقی رک جائیگی۔

بورڈ نے طے کیا ہے کہ اپنے لئے ایک نیا دفتر موجودہ مین پر بنایا جائے جس پر ۹۷ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ بورڈ نے اپنے عملہ کے لیے بھی کوارٹر بنانا طے کیا ہے۔

سر سوٹر صاحب کو ڈھائی ماہ کی رخصت دی گئی ہے اور اس درمیان میں ایگزیکٹو افیسر صاحب ان کے فرائض خدمات انجام دیں گے۔

کانگریس وارڈ کمیٹی کی نامزدگی

۳۱- جولائی کو تلک ہال میں کانگریس وارڈ کمیٹیوں کے الکشن کے لئے نامزدگیاں ہوئیں۔ الکشن کی تاریخ ۱۸- اگست مقرر ہے

۵۴ اچھوتوں کی گرفتاری

ڈاکٹر امبیدکر پارٹی کے فیڈریشن کے ۵۴ کارکن ۲۹- جولائی کو پولیس نے اندیشہ نقص امن کے سلسلہ میں گرفتار کر لیے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انھوں نے جلوس بنا کر شہر کے مختلف حصوں میں گشت کیا اور اسکے دوران میں کانگریس کے ممتاز لیڈروں کے خلاف نہایت اہانت آمیز جملے استعمال کیے گئے۔ فیڈریشن کے کارکن جو گرفتار کئے گئے ہیں وہ رہا کر دیے گئے۔ رہائی ایسی صورت میں عمل میں آئی ہے کہ فیڈریشن کے نمایندوں نے سٹی مجسٹریٹ اور کوتوال شہر کو یہ یقین دلایا کہ وہ اس وقت تک کے لیے ستیہ گرہ ملتوی کرتے ہیں۔ جبتک کہ ڈاکٹر امبیدکر کی طرف سے ایجی ٹیشن جاری کرنے کی اجازت نہ مل جائے

ضلع کانگریس کمیٹی

۳۱- اگست کو ضلع کانگریس کمیٹی کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا:

مسٹر جنگ بہادر سنگھ (پریسیڈنٹ) مسز سن بنی سنگھ رام مسٹر پاگیتا۔ برج بہاری مہرو تراد (وائس پریسیڈنٹ) مسٹر رام دولا رے مصرا (جنرل سکرٹری)

مدرسوں کا مطالبہ

۳۰- جولائی کو کانپور کے مدرسوں کا ایک جلسہ مسٹر پورنانند ورما کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں ایک تجویز کے ذریعہ زیادہ تنخواہ اور الاؤنس کا مطالبہ کیا گیا۔ اور یہ بھی طے ہوا کہ ایک ڈیپوٹیشن وزیر تعلیم کی خدمت میں بھیجنا چاہیئے۔

اسٹوڈنٹ کنونشن

۲۷- جولائی کو اسٹوڈنٹ کنونشن کا جلسہ مسٹر اربندا بوس کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ڈاکٹر کے۔ بی۔ کیسکر سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور مسٹر بوس کا شاندار استقبال کیا گیا اور شام کو جلسہ میں دونوں حضرات نے تقریریں کیں۔ ڈاکٹر کیسکر نے طالبعلموں کو سیاسیات میں حصہ لینے کی تلقین کی اور بوس نے ہمت اور تنظیم کا سبق آزاد ہند فوج سے لینے کی صلاح دی۔ یہ بھی طے ہوا کہ آئین ساز اسمبلی آزاد ہند کا آئین نہیں بنا سکتی۔ اسلیئے آئندہ آزادی کی تحریک کیلئے

بھئی بہت بچے۔ خدانے بڑی خیر کی نہیں تو یہ سو ہم سب مرگئے ہوتے۔ کیا نام کہ ایک سائنسدان صاحب نے پیش گوئی کردی تھی کہ ۲۵۔ جولائی کو پانی کے اندر اٹیم بم کا جو تجربہ ہونیوالا ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہوا میں ایک لاکھ درجہ کی حرارت پیدا ہوجائیگی۔ اور سمندر سے جلکر وہ ہوا جو باد سموم کی خالہ ہوگی۔ تمام دنیا میں پھیل جائے گی۔ اور اس کے اثر سے سب مر جائیں گے۔ ۲۵۔ جولائی کی صبح یہ تجربہ ہوا تھا۔ دن بھر مرنے کا انتظار کیا۔ مگر نہیں مرے۔ رات کو سوئے تو یہ سمجھکر نہ جانے صبح تک یہ دنیا ہوگی یا نہیں۔ لیکن صبح جو اٹھے تو حسب معمول چڑیاں چہچہا رہی ہیں۔ مل والے بھاگ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ہمارے علاقہ تک اٹیم بم والی ہوا نہیں آئی ہے۔

نجومیوں کے ڈرانے کا انداز یہ ہوتا ہے کہ فلاں سیارہ گردش کرتے کرتے ایک ایسے مقام پر آجائے گا۔ جہاں زمین سے اسکی ٹکر ہوجائے گی اور یہ عالم آب وگل فنا ہوجائے گا۔

اس خوف دلانے میں یورپین نجومی ہندستانی نجومیوں سے پیش پیش رہتے ہیں۔ لیکن اب یہ باتیں اتنی بار دہرائی جاچکی ہیں کہ ان کا چنداں اثر نہیں ہوتا۔

بہار کے زلزلہ کے بعد کسی دیسی نجومی نے کلکتہ والوں کو یہ کہکر ڈرادیا کہ کلکتہ میں بڑے زور کا بھونچال آنیوالا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمی اپنا گھر بار چھوڑکر سمندر کے کنارے جابیٹھیں۔ لیکن بھونچال نہیں آیا۔ البتہ گھر واپس آنے پر بعض کو تلخ تجربہ ہوا کہ گھر کا قفل ٹوٹا ہوا ہے۔ اور سامان غائب ہے۔

کوئی تعجب نہیں کہ یہ حضرت بھی اسی قبیل سے ہوں جو یہ خوف دلاتے ہیں کہ آبادی بہت بڑھ گئی ہے زمین کی قوت پیداوار کم ہوگئی ہے۔ اسلئے لوگ بھوکوں مرجائیں گے۔ لیکن ہم کو یہ خوف کبھی نہیں ستاتا۔ کیونکہ بقول پالتھوس صاحب کے قدرت کاملہ اپنا انتظام کچھ اس طرح پر کرتی ہے کہ تمام دنیا بہ یک وقت نہیں مرتی۔ یہ اور بات ہے کہ کہیں جنگ میں اور کہیں قحط میں لاکھوں انسان مرجاتے ہیں

۹۔ اگست کے متعلق صدر کانگرس کی ہدایات

الہ آباد۔ ۳۰۔ جولائی۔ کل ہند کانگرس کمیٹی کے جنرل سکرٹری نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے صدر کانگرس نے ۹۔ اگست کی یادگار منانے کے سلسلے میں ہدایتیں روانہ کی ہیں۔ مگر یہ اطلاع ملی ہے کہ صوبہ کانگرس کمیٹیوں نے اس سلسلہ میں جو ہدایتیں بھیجی ہیں وہ ان سے مختلف ہیں جو صدر کانگریس نے شایع کی ہیں۔ اس لیئے تمام کمیٹیوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ صدر کانگرس کی دی ہوئی ہدایتوں پر سختی سے عملدرآمد کریں۔

۹۔ اگست کی تاریخ ہمارے لئے ایک مقدس یادگار کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف پروگرام پر عمل کرکے اسکی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش نہ کرنا چاہیئے۔ ہر کانگریس کمیٹی اور کانگرس کا فرض ہے کہ وہ صدر کانگرس کی ہدایتوں پر پورے طور پر عمل کرے۔

لیگ اسمبلی پارٹی کا جلسہ

لکھنو۔ ۳۱۔ جولائی۔ مسلم لیگ لیجسلیٹو پارٹی کی ایک میٹنگ ۴۔ اگست کو دس بجے صبح محمود آباد ہاؤس میں منعقد ہوگی۔ جس میں چند نہایت اہم اور ضروری مسائل پر غور کیا جائیگا۔

پوسٹل اسٹرائک کی وجہ سے اسی کو دعوت نامہ تصور کرنیکی درخواست ممبران سے کی گئی ہے۔

میرا چاند

(از جناب مسٹر نراش صاحب پریم نگر)

جی چاہتا ہے کہ دن کے دامن سے خورشید اور رات کے آغوش سے چاند وستارے چھین لوں کیونکہ یہی وہ دن رات ہیں جنھوں نے میرا سکھ چھین لیا ہے۔ ان ہی دونوں نے ملکر مجھے لوٹ لیا۔ تباہ وبرباد کردیا۔ میری خوشیاں مجھ سے چھین لیں۔ میری آرزوں کو پامال کردیا۔

جب میں دیکھتا ہوں کہ دن کے پاس خورشید ہے اور رات کے پاس چاند تو مجھے اپنی بے مائگی پر بےحد افسوس ہوتا ہے اور میں انتہائی درد وغم اور رنج کے بار تلے دبتا چلا جاتا ہوں۔ جہاں احساس کی گرم لپٹیں مجھے جھلساتی رہتی ہیں۔ اب دن مجھے ہمیشہ مضطرب رکھتا ہے۔ اور رات ہیم اشک ریزی کرواتی ہے۔ اور یہ مجھے تڑپتا ہوا دیکھتے اور خوش ہوتے ہیں۔ میری تباہ حالی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ سچ پوچھو تو انھوں نے اپنا انتقام لے لیا ہے۔ میں بھی تو برسوں ہنستا رہا ہوں۔ ان پر ——— ایک زمانہ تک میں اور میرے چاند نے ان کا مذاق اڑایا ہے۔ رات بخوبی جانتی ہے کہ کبھی میرے پاس بھی ایک چاند میرے چاند کے مقابلہ میں ہمیشہ ماند پڑجایا کرتا تھا۔ اور رات حسد کے جذبہ سے اور زیادہ تاریک بھیانک ہوجایا کرتی تھی۔ اسی طرح دن میں بھی میرے آفتاب پر اپنی تپش ذاکرنیں برسا برسا کر اپنے غصہ کا اظہار کیا کرتا تھا۔ کیونکہ سورج اس کے سورج سے کہیں زیادہ منور تھا۔ جب رات ودن کے حسد اور غصہ کی چنگاریاں میرے چاند کو کچھ ضرر نہ پہونچا سکیں بلکہ ان کی دشمنی سے تابندگی میں اضافہ ہی ہوتا رہا تو دن رات دونوں نے ملکر سازش کی اور سورج و چاند نے اپنے فریب کا ایک رنگین جال بناکر میرے چاند کو مجھ سے چھین لیا اور جانے دنیا کی کونسی گہرائی میں چھپا دیا۔ جہاں سے اسکی خبر کی ایک ہلکی کرن بھی مجھ تک نہیں پہونچتی۔

آہ! میرے معصوم اور دلنشین چاند۔ یہ ظالم دن اور رات اور ان کے یہ مہ ومہر۔ خورشید!!

---

(۹) کے بطن سے تین بچے تھے۔ اب میرین ان کی تعلیم تربیت اور پرورش کی ذمہ دار تھی۔ انھیں وہ اپنی اولاد کی طرح پیار کرتی۔ چنانچہ لوئس میرین کا ازحد ممنون واحسان مند تھا۔ لہذا ایک ضمن میں ایک جگہہ وہ یوں تحریر کرتا ہے۔

میرین سے واقف ہونا۔ اس سے محبت کرنا میرا مقصد حیات ہے۔ بنابریں میری زندگی میں ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا ہوگیا ہے۔"

پھر آگے لکھتا ہے۔ میری تمام جائداد اور میری مسرتیں اس کے دم سے وابستہ ہیں ——— وہ ایک بہادر عورت ہے ——— اسکی روح شجاعت سے معمور ہے"

میرین کی روزافزوں شہرت اور ترقی سے اس کے مخالفوں میں عجیب وغریب تغیر وقوع پذیر ہوا۔ وہ اس کے سچے ہمدرد اور خیرخواہ بن گئے۔ لوگ اس کے گرد حلقہ بنائے ہمیشہ جمع رہتے اور اس پر تعریف و تحسین کے پھول نچھاور کرتے۔

۱۸۷۸ء میں لوئس کا انتقال ہوگیا۔ میرین پر غم والم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ دل ودماغ پر حزن و ملال کی گھٹائیں چھاگئیں۔ زمانہ کے سفاک ہاتھوں نے اس کے سرمایۂ حیات کو خاک میں مدفون کردیا۔ اس کے دل میں تمام آرزوئیں مفقود ہوگئیں اپنی بےسروسامانی اور ضعیفی کو مدنظر رکھکر اس نے ۱۸۸۰ء میں سے بیاہ کرلیا ہے۔ جسے وہ دس برس سے جانتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد وہ بھی راہی ملک بقا ہوگئی۔ اگرچہ وہ مرچکی ہے۔ مگر اسکا نام ابھی زندہ ہے۔

نئی دھلی۔ ۳۰۔ جولائی۔ صدر کانگرس پنڈت جواہرلال نہرو نے آج وائسرائے سے ملاقات کی گفتگو کا سلسلہ نوے منٹ تک جاری رہا۔

[illegible] ارادہ رکھتی ہے وہ ہرگز تیار نہ تھی کہ سوسائٹی کی ہرجا اور بےجا خواہش پر اپنی محبت کا خون کرے اور متاع حیات کو غارت کردے۔ اس نے سوسائٹی کی ہرجا اور بےجا خواہش کی قطعی پرواہ نہ کی اور لوئس اور اس کے مابین جو محبت کے غیر متزلزل تعلقات قائم تھے انھیں اخلاقی شادی کے نام سے منسوب کیا۔ چنانچہ وہ اس سلسلہ میں فرکس ہولٹ میں یوں رقمطراز ہے:۔

شادی کیا ہے۔ ایک ظاہری بندش ہے۔ اس میں عموماً محبت، ایثار اور قربانی کے پاک جذبات کا فقدان ہوتا ہے۔ اگر شادی میں محبت۔ ایثار اور قربانی کے پاک جذبات نہ ہوں تو اسے شادی کا درجہ دینا سخت حماقت ہے ..... "

گو میرین اپنی نظریات کے مطابق ایمان کی روشنی میں صبر آزما مصائب وتکالیف کا مردانہ وار مقابلہ کر رہی تھی اور اپنے کو لوئس کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک تصور کرتی۔ تاہم کبھی کبھی اس کا دماغ شکوک وشبہات کی جولانگاہ بن جاتا تھا۔ لہذا اپنی آتشین کتاب "رومولا" میں اپنی روح کی بیقراریوں اور بےچینیوں کا اظہار "سیونا رولا" کے منہہ سے الفاظ ذیل میں کرتی ہے:۔

تم یہ پسند کرسکتے ہو کہ اپنے فرایض سے کنارہ کش ہوکر تمام اذیتوں اور تکلیفوں کی قید وبند سے آزاد ہو جاؤ مگر تمھارا خیال باطل ہے۔ زمانہ کی رفتار کے ساتھ تمھیں کن کن چیزوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آہ مت پوچھو ——— رنج وغم یاس وناامیدی "

میرین اپنی راہ پر گامزن تھی ——— بغیر کسی خوف وخطر کے ——— چوبیس سال تک اس نے اس شخص کی جسے وہ اپنا شوہر سمجھتی تھی۔ ایسی عبادت اور پرستش کی آج تک اس کا نام دنیا میں روز روشن کی مانند چمک رہا ہے

جونہی میرین اور لوئس لندن سے جرمنی پہونچے۔ لوئس لائف آف گوئٹھے پر اپنی تمام توجہات مرکوز کردیں۔

میرین کے دل میں کبھی یہ شبہہ بھی نہیں گذرا کہ جس راستہ پر وہ چل رہی ہے وہ غلط ہے۔ حالانکہ سوسائٹی ہمیشہ اس کی مخالف رہی۔ اس کا گناہ کیا تھا۔ محبت اور صرف محبت۔

میرین نے اپنے کو ایک ایسے میدان کارزار میں ڈالدیا تھا۔ جسکی ہولناکیاں لوگوں کے دلوں میں ارتعاش پیدا کرسکتی ہیں۔ وہ کسی سے جنگ کررہی تھی اور کس چیز سے؟ ——— سوسائٹی کے مظالم کے خلاف اور بےدل ودماغ کی بےپناہ قوتوں سے ——— کیا کوئی خاتون ایسا کرنے کی جرأت بھی کرسکتی ہے۔

میرین کو ساٹھ سال کی عمر میں روحی اور دماغی کشمکش سے نجات ملی۔ جبکہ اس کا باوفادوست داغ مفارقت دے گیا۔ بعدازاں میرین نے ضعف اور پیری کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک شخص سے شادی کرلی۔

۱۸۵۹ء میں "ایڈم بیڈ" کی اشاعت ہوئی تو دنیا نے میرین کو ایک بےنظیر ادیبہ کی حیثیت سے پہچانا اور اسے بےحد خراج تحسین ملا۔ اس کے بعد "مل اون دی فلوس" اور "سائلاس مارنر" کے بعد دیگرے جلد ہی شایع ہوئے اور ان کتابوں کو شاہکار سمجھا گیا اور انھیں امتیازی درجہ حاصل ہوا۔

اب شہرت اور ناموری نے میرین کے قدم چومے۔ پہلے میرین کو اپنے قلم پر شبہہ تھا۔ لیکن یہ لوئس کی پرخلوص کوششوں ہی کا نتیجہ تھا کہ وہ ایک جلیل القدر ادیبہ بن کر غیر فانی شہرت کی مالک بنی۔

"رومولا" بیحد مقبول ڈرامہ ثابت ہوا۔ ۱۸۶۳ء میں کتابی صورت میں شایع ہوگیا۔ پھر ۱۸۷۲ء میں "مڈل مارچ" کی پہلی جلد غیرمعمولی آب وتاب کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئی

بعدازاں میرین کے قلم سے بےشمار ڈرامے کتابیں اور افسانے وغیرہ شایع ہوئے جو انگریزی ادب میں شاہکار کا درجہ رکھتے ہیں۔

قارئین کرام کو معلوم ہوچکا ہے کہ لوئس کی پہلی بیوی (۹)

---

(۱) ۱۸۸۵ء [illegible] کی بنیاد ڈالی [illegible]

(۲) کانگر[illegible]

(۳) [illegible] میں ہوا

(۴) [illegible] ہوئے۔ آپ

پو[illegible] ہے۔

[illegible] کے بانی خان عبدالغفار خاں ہیں۔ آپ [illegible] زئی تحصیل چارسدہ کے رہنے والے ہیں

(۶) فقیر اپی کا پورا نام حاجی احمد علی ہے۔ آپ تعلیمیافتہ ہیں۔ اپی گاؤں کے رہنے والے ہیں اور سچے آزادی پسند ہیں۔

(۷) مسٹر جے پرکاش نارائن ہندوستان کے سوشلسٹ لیڈر ہیں۔ آپ نے ۱۹۴۲ء کی انقلابی تحریک میں نمایاں حصّہ لیا ہے۔

(۸) نانا پاٹل پتری سرکار۔ ستارہ کے لیڈر ہیں۔

(۹) ہندوستان کی مکمل آزادی کا اعلان ۱۹۲۹ء میں لاہور میں کیا گیا۔

(۱۰) ۱۹۳۵ء میں ہندوستان میں نئے آئین کا نفاذ ہوا جس کے ماتحت ۸ صوبوں پر کانگریس نے حکومتیں کیں۔

(۱۱) انڈین نیشنل کانگرس کے ماتحت صرف چار مرتبہ سیاسی تحریکات چلائی گئی ہیں۔

(۱) ۱۹۲۰ء (۲) ۱۹۳۱-۳۲ء (۳) ۱۹۳۵ء (۴) ۱۹۴۲ء

(۱۲) ۱۹۳۸ء میں کانگرلیس وزارتیں چھوڑدگئیں

(۱۳) جنوری ۱۹۴۵ء کو سبھاش چندربوس ہندوستان سے مفرور ہوئے۔ آپ پشاور کے راستے سے غیرممالک تک پہونچے۔

(۱۴) ۱۹۱۶ء میں بنارس یونیورسٹی کی بنیاد رکھی گئی۔

(۱۵) ۱۹۲۹ء میں سائمن کمیشن نے ہندوستان کا دورہ کیا۔

کام کے اوقات میں کمی

لکھنو۔ ۳۱۔ جولائی۔ قانون کارخانہ جات کی دفعہ ۳۴ میں حال ترمیم کی گئی ہے۔ اس ترمیم کے مطابق پہلی اگست سے یو۔پی کے تمام رجسٹرڈ غیرموسمی کارخانوں میں ہفتہ میں (۵۴) گھنٹوں کے بجائے ملازمین کو صرف ۴۸ گھنٹے کام کرنا ہوگا اور موسمی کارخانے کے ملازمین کو بجائے ساٹھ گھنٹوں کے پچاس گھنٹے کام کرنا ہوگا۔

دستورساز اسمبلی میں عورتوں کی نمائندگی

نینی تال۔ بدھ۔ کل ہند خواتین کانفرنس کی شاخ کا ایک جلسہ نینی تال میں۔ اوگرہ کی رانی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ دستورساز اسمبلی میں عورتوں کو زیادہ نمائندگی دی جائے۔ موجودہ نمائندگی کافی نہیں ہے۔

لیگ کے فیصلہ پر مولانا آزاد کا بیان

کلکتہ۔ ۳۰۔ جولائی۔ آج مولانا ابوالکلام آزاد نے مسلم لیگ کونسل کے اس فیصلہ پر اظہار افسوس کیا۔ جس کے ذریعہ اس نے وزارتی مشن کی تجاویز کو منظور کرلینے کے بعد رد کیا ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندہ سے مولانا آزاد نے کہا کہ مسلم لیگ کی تجویز قطعی گمراہ کن ہے۔ جس میں اس نے کہا ہے کہ کانگرس نے وفدکی اسکیم کی کسی شرط اور بنیادی اصول کو تسلیم نہیں کیا۔ واقعہ اس کے برعکس ہے اور کانگرس اس اسکیم تمام بنیادی اصول کو تسلیم کرچکی ہے۔ جسکے لئے کانگرس کے بیانات گواہ ہیں۔

تبصرہ فلم

"راستہ"

بمبئی کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ فضلی برادران کی تصویر "دل" تقریباً مکمل ہوچکی ہے۔ امید ہے کہ یہ تصویر بہت جلد نمائش کے لئے پیش کردی جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فضلی برادران نے ایک جدید تصویر "راستہ" کی کاغذی تیاریاں شروع کردی ہیں۔

فضلی برادران کی تصاویر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس ادارہ کی سوفیصدی تصاویر انتہائی دلچسپ ہونے کے ساتھ پاکیزہ اور اعلیٰ معیار کی ہوتی ہیں۔ ایک باپ بےتکلف بیٹی کے ساتھ بیٹھکر دیکھ سکتا ہے۔ توقع ہے کہ فضلی برادران کی یہ خصوصیات "دل" اور "راستہ" میں بھی برقرار رکھی گئی ہیں۔

"اعلان"

ڈائرکٹر محبوب کی سوشل تصویر "انمول گھڑی" بالکل مکمل ہوچکی ہے۔ امید ہے کہ یہ فلم جلد سے جلد نمائش کے لیے پیش کردی جائیگی۔ "انمول گھڑی" کے بعد محبوب پروڈکشنز کی آئندہ تصویر "اعلان" ہوگی۔ جسکو کہ سوشل افسانہ پر تیار کیا گیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ "اعلان" کے ڈائرکشن کی ذمہ داریاں مسٹر ضیا سرحدی کے سپرد کی گئی ہیں۔

"سونا"

مظہرخاں کی مسلم سوشل تصویر "پہلی نظر" کو ہندوستان کے کونے کونے میں جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ پہلی نظر سال رواں کی بہترین سوشل تصویر ہے۔ جس کے ذریعہ اتحاد باہمی کی تعلیم دی گئی ہے۔

اسی قابل قدر تصویر کے بعد آج کل ڈائرکٹر مظہرخاں "سونا" کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اس انوکھے نام والی تصویر کا افسانہ عام انسانوں سے بالکل مختلف ہے۔ کوئی تعجب نہیں کہ یہ تصویر ایک انقلاب انگیز تصویر ثابت ہو۔

"شیش محل"

شیش محل کہنے کو تو ایک معاشرتی تصویر ہے لیکن اس کے لیے وہی تمام تیاریاں کی جارہی ہیں جو اسٹنڈرڈ پکچر نے تاریخی شاہکار "بیرم خاں" کے لئے کی تھیں۔ چنانچہ شاندار سیٹ تیار ہورہے ہیں اور وہی اہتمام کیا جاتا ہے جو عام طور پر تاریخی تصاویر کے لیے ہوا کرتا تھا۔

توقع ہے کہ "شیش محل" سال رواں کی نہایت شاندار سوشل تصویر ہوگی۔

یو۔ پی میں تین نئے وزیر

لکھنو۔ ۳۰۔ جولائی۔ یونائٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ موجودہ پروگرام کے بموجب یو۔پی کے تین نئے وزیر ۷ اگست کو گورنمنٹ ہاؤس میں حلف وفاداری اٹھائیں گے

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ پنت کابینہ کے تین نئے وزیر مسٹر نثار احمد خاں شیروانی۔ چودھری گردھاری لال (دلیت اقوام) اور ٹھاکر حکم سنگھ ہوں گے۔

گورنر سندھ کو ہٹانیکا مطالبہ

شملہ ۲۹۔ جولائی۔ شملہ کے باشندوں کے ایک جلسہ میں جو پروفیسر عبدالمجید خاں کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سرفرانسس موڈی گورنر سندھ کے ہٹائے جانے کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ ان کا موجودہ طرز عمل نامناسب ہے

ایران میں سیاسی تصادم

طہران۔ ۲۹۔ جولائی۔ گذشتہ اطلاعات نے خبر دی ہے کہ جنوبی ایران کے تصادم عمدہ میں سیاسی جماعتوں کے تصادم کے باعث متعدد آدمی زخمی ہوئے۔

پولیس اور فوج کی مداخلت کے بعد امن قائم ہوگیا ہے۔

... ال زریں

...ی آدمی لڑائیاں اور آدھے مقدمے محض
...کا کرشمہ ہیں۔

...پتھر دیوا کے قابل ہوتا ہے وہ راستہ میں
...پڑا رہتا۔

...ی جسم کو اور سچائی دل کو صاف کرتی ہے۔

...ھنے کے بعد اس پر غور نہ کرنا۔ ایسا ہے جیسے
...ا کھا کر ہضم کرنا

...ڈونیشیا کے چاول کی پیشکش

...ی دہلی۔ ۲۹۔ جولائی۔ حکومت ہند کی تجویز ہے
...ڈونیشیا نے پانچ ہزار ٹن چاول کی ہندوستان
...و پیش کش کی ہے۔ اس کے لانے کے ضروری انتظامات
...لیے غذائی افسران اور ماہرین درآمد و برآمد کو
...ونیشیا روانہ کیا جائے
تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ روانگی کے ضروری
...نتظامات کیے جا رہے ہیں اور دو تین ماہ کے اندر
...چاول کے ہندوستان پہونچ جانے کی توقع کی جا رہی ہے

...ہندوستان کے لئے امریکی غلہ

واشنگٹن۔ ۲۹۔ جولائی۔ امریکی محکمہ زراعت
...کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اگست میں
...ہندوستان کیلئے اسی ہزار ٹن غلہ روانہ کیا
...جائے۔ جس میں تیس ہزار ٹن آٹا بھی
شامل ہوگا۔

موجِ تبسم

شرارتی (رامو نائی سے) کیا تم نے کبھی گدھے کی حجامت بھی بنائی ہے۔
نائی (رامو سے) کبھی ایسا موقعہ تو نہیں ہوا لیکن آپ تشریف رکھیں میں کوشش کرتا ہوں۔

وکیل۔ کیا میں ایمانداری کے ساتھ آپ کو اپنی رائے بتاؤں۔؟
موکل:۔ جی نہیں مجھے اپنے پیشہ کے لحاظ سے رائے دیجئے۔

آغا:۔ آج تم نے میرا قلم کیوں توڑا۔
رضا۔ اس لیے کہ آپ مجھے سزا دیں۔
آغا:۔ کیا تجھے سزا اچھی معلوم ہوتی ہے۔
رضا۔ سزا تو اچھی نہیں معلوم ہوتی۔ البتہ سزا کے بعد اماں جان مجھے مٹھائی کھلاتی ہیں۔

عسکری:۔ بھائی جان آپ کے ایک لفظ کے معنی بتا دیں گے؟
ابوبکر۔ ہاں بڑے شوق سے۔
عسکری:۔ حق کے معنی کیا ہیں۔
ابوبکر۔ یہ بھی کوئی مشکل بات ہے۔ حق کے معنی حق ہیں۔ (خدا)

بے وِن مستعفی ہونگے

لندن۔ ۲۹۔ جولائی۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے آج شام کو اس خبر کی پرزور تردید کی کہ مسٹر ارنسٹ بے وِن اپنے عہدے سے مستعفی ہونیوالے ہیں۔

عجیب معلومات

شیکسپیر بچپن میں اون صاف کیا کرتا تھا۔ لیکن قسمت نے اسے شہرت کے چرخ چہارم پر چڑھا دیا تھا۔

پومر بھکاری کا بچہ تھا۔ لیکن اب یورپ کا اولین شاہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

کولمبس جولاہے کا لڑکا تھا۔ امریکہ دریافت کرنے کی وجہ سے دنیا اسکی ممنون ہے۔

جارج واشنگٹن بھوکے کسان کا لڑکا تھا۔ لیکن آج وہ امریکہ کی آزادی کے باپ کے نام سے مشہور ہے۔

سقراط معمار کا لڑکا تھا۔ لیکن اب فلسفہ کی مجلس کا صدر تسلیم کیا جاتا ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ خوبصورت پھول فلوریڈا گلاب کا ہے۔

افریقہ کی ہوا اسقدر صاف ہے کہ سات میل کی چیز صاف دکھائی پڑتی ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ بڑا قالین ونڈسر میں ہے۔ جسکو ۲۰ آدمیوں نے ۱۴ مہینے میں تیار کیا۔

ورجینیا میں کمروں کے اندر غسل کرنا خلاف قانون ہے۔ ہر ایک آدمی صحن میں نہاتا ہے۔

مسلم ... وزارتی مشن اسکیم کو نامنظور کر دیا

ڈائرکٹ ایکشن اور خطابات واپس کرنیکا فیصلہ

بمبئی۔ ۲۹۔ جولائی۔ مسٹر محمد علی جناح پریسیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ نے آج مسلم لیگ کونسل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ بہت زیادہ غور و خوض کرنے کے بعد ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کیبنٹ مشن کی اسکیم منظور کیے جانے کے اپنے سابقہ فیصلہ کو واپس لے لیا جائے۔ یہ فیصلہ معاملہ کے ہر پہلو پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد کیا گیا ہے اور اس وقت تک ۲۳۔ اصحاب تقریریں کر چکے ہیں۔ اور ہر قسم کا نقطہ نگاہ کونسل کے سامنے آ چکا ہے اور ورکنگ کمیٹی کے ممبران رات کو دیر تک رزولیوشن کا مسودہ تیار کرتے رہے۔ لیکن اصل مسودہ اجلاس کے درمیان ہی تیار کیا گیا۔ میرے خیال میں اب کسی مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے مگر ہاؤس اس فیصلہ سے قطعی طور پر متفق ہے کہ ۶۔ جون کو منظور کی گئی۔ کیبنٹ مشن کی اسکیم کو ٹھکرا دیا جائے رزولیوشن کا مسودہ ہاؤس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی اس رزولیوشن کی حمایت میں کچھ اور کہنا چاہتا ہے تو کہہ سکتا ہے۔

اس پر ہاؤس نے رضامندی کا اظہار کیا اور نوابزادہ لیاقت علیخاں نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا ہے:

۶۔ جون کو مسلم لیگ نے کیبنٹ مشن اور وائسرائے کی تجاویز کو جو انھوں نے ۱۶۔ مئی کے بیان میں بتائی تھیں اور جن کی ۲۵۔ مئی کے بیان میں تشریح کی گئی تھی منظور کر لیا تھا۔ حالانکہ کیبنٹ مشن کی یہ اسکیم مطالبہ پاکستان کو پورا نہ کرتی تھی۔ لیکن پھر بھی مسلم لیگ نے دس سال کے لئے یونین سنٹر کو جس کے ماتحت صرف ذرائع رسل و رسائل ڈیفنس اور امورات خارجہ ہوں منظور کر لیا تھا۔ کیونکہ اس اسکیم میں بہت سے بنیادی اصول اور تحفظات رکھے گئے تھے اور مسلم اکثریت والے چھ صوبوں کو بی اور سی۔ گروپ کانسٹی ٹیوشن بنانے کی آزادی دیدی گئی تھی اور اس اسکیم کے ذریعہ ہندو مسلم ڈیڈ لاک پرامن طریقہ پر ختم ہو کر ہندوستان کی آزادی کی منزل کی طرف آگے بڑھنے کا امکان تھا۔ اسلئے ان تجاویز کو کونسل نے منظور کر لیا تھا۔ اس اسکیم کو منظور کئے جانے میں مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح کے اس بیان کا بھی کافی ہاتھ تھا۔ جس میں انھوں نے وائسرائے کی طرف سے دلائے گئے یقین کی بنا پر کونسل کو بتلایا تھا کہ سنٹر میں فوراً ایک عارضی حکومت قائم کی جائیگی۔ جس میں پانچ مسلم لیگی۔ پانچ کانگریسی ایک سکھ ایک ہندوستانی عیسائی ممبر شامل ہوں گے اور کہ اہم شعبہ جات کانگریس اور لیگ میں برابر تقسیم کر دیے جائیں گے۔ کونسل نے ان حالات کے پیش نظر اپنے صدر مسٹر جناح کو اس سلسلہ میں ضروری اقدام کرنے کے مکمل اختیارات سونپ دیے تھے۔

اس رزولیوشن میں کونسل نے بوقت ضرورت رزولیوشن میں ترمیم کرنے اور اپنی اس پالیسی پر از سر نو غور کرنے کا حق محفوظ رکھ لیا تھا۔

برطانوی حکومت نے مسلمانوں کے ساتھ فریب کیا اور عارضی حکومت میں نمائندگی کے متعلق ۱۲ میں۔ ۵۔ ۵ فارمولا کو کانگریس کے خوش کرنے کیلیے واپس لے لیا۔ اس فارمولا کو جسے مسلم لیگ نے ۶۔ جون کے دن منظور کیا تھا واپس لے کر وائسرائے نے ۱۳۔ میں۔ ۵۔ ۵ کی نسبت نمائندگی پر بات چیت شروع کی اور جب کانگریس کو رضامند نہ کر سکے تو انھوں نے ۱۵۔ جون کو اعلان کیا کہ وہ اور کیبنٹ مشن عارضی حکومت کے متعلق اپنا آخری فیصلہ دیں گے۔ ۱۶۔ جون کے دن مسلم لیگ کے پریسیڈنٹ کو ایک خط موصول ہوا جس میں وائسرائے نے اپنے نئے فارمولے کو پیش کیا تھا اور لکھا تھا کہ اگر کسی پارٹی نے اس فارمولے کو منظور نہیں کیا تو وہ کسی ایک بڑی سیاسی پارٹی کے تعاون سے مرکز میں عارضی حکومت قائم کر لیں گے۔ یہ چیز ۱۶ جون والے بیان کے پیراگراف نمبر ۸ میں صاف طور پر درج ہے۔ کانگریس نے اس آخری فیصلہ کو بھی ماننے سے انکار کر دیا۔ لیکن مسلم لیگ نے اس منظور کر لیا۔ حالانکہ اسمیں کچھ تبدیلیاں عمل میں لائی جا چکی تھیں۔ جن کا ذکر وائسرائے نے اپنے ۳۰۔ جون والے خط میں کیا ہے۔ لیکن وائسرائے اپنے وعدہ پر قائم نہ رہے۔ اور انھوں نے اور وزارتی مشن نے اپنے ۱۶۔ جون والے بیان کے پیراگراف ۸ پر کسی قسم کا عمل نہیں کیا۔ اور اس چیز کو ایک نئے رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ کانگریس اور مسلم لیگ دونوں نے مشن کے ۱۶۔ مئی والے بیان کو منظور کیا تھا۔ اس لئے یہ چیز ضروری تھی کہ عارضی حکومت کی تشکیل میں دونوں پارٹیوں کی رائے لی جاتی۔ دہلی رزولیوشن کو جس کی رو سے کیبنٹ مشن کی تجویزوں کو منظور کیا گیا تھا۔

ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ کانگریس کے رویہ سے ظاہر ہے کہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کو کامیابی سے چلانے کے حالات نہیں ہیں اور برٹش گورنمنٹ کی اس پالیسی کی وجہ سے جو وہ کانگریس کو خوش کرنے کے لیے مسلمانوں اور دوسرے اور خاص طور پر اچھوتوں کے ساتھ کر رہی ہے۔ مسلم لیگ کا کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی میں شامل ہونا بیکار ہے۔ اس لیے کونسل کیبنٹ مشن کی تجویزوں کی منظوری کو جو ۶۔ جون کو لیگ کے پریسیڈنٹ نے وزیر ہند کو دی تھی۔ واپس لیتی ہے۔ جہانتک مشن اور وائسرائے کے ۱۶ اور ۲۵ مئی والے بیانوں کی تجویزوں کا تعلق ہے صرف مسلم لیگ نے بھی انھیں منظور کیا۔ کانگریس نے اسے مشروط طور پر اور اپنی تفسیر و تاویل کے ساتھ منظور کیا ہے جو وائسرائے کے بیان کے خلاف ہے۔ کانگریس نے یہ چیز صاف کر دی کہ انھوں نے اسکیم کی بنیادی بات کو نہیں مانا ہے۔ اور صرف اسمبلی میں جا رہے ہیں اور کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی ایک بالادست جماعت ہوگی اور خود فیصلہ کریگی۔ یہ چیز آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس اور صدر کانگریس نے ایک پریس کانفرنس میں اور بھی صاف کر دی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دونوں بڑی پارٹیوں میں سے مسلم لیگ نے مشن کے ۱۶۔ اور ۲۵ مئی کے بیان کو اسکی اصل لفظاً اور معناً منظور کیا ہے۔

لارڈ پیتھک لارنس اور سر اسٹیفورڈ کرپس نے بحث کے دوران کوئی ایسی تشفی بخش تجویز نہیں کی جس سے کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کوئی ایسا فیصلہ نہ کر سکے جو خلاف ضابطہ ہوں اور اسمبلی کے دائرہ اختیار سے باہر ہوں۔

وزیر ہند نے صرف یہی جواب دیا ہے کہ جو جماعت اندر جائے گی۔ اس کے لئے ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہوگا۔ اگر ایک دفعہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کا اجلاس شروع ہو جائے تو کوئی ایسی دفعہ نہیں ہے۔ جس سے کانگریس اپنی اکثریت کی وجہ سے خلاف ضابطہ من مانی نہ کر سکے اور کانگریس کو اس میں سورن ہندوؤں کی اکثریت حاصل ہو گئی ہے کانگریس اس طریقہ سے اسمبلی کو استعمال کریگی۔ جس کا اس نے بارہا اعلان کیا ہے۔ کہ وہ جس تجویز کی گروپنگ کی بنیادی چیز کو توڑ دیں گے اور یونین سنٹر کے اختیارات اور محکموں کو بڑھا دینگے۔ جسے اب صرف تین محکمے ہی دیے گئے ہیں۔

کیبنٹ مشن اور وائسرائے نے مجموعی اور ذاتی حیثیت سے کئی دفعہ اعلان کیا ہے کہ بنیادی اصول اس لئے رکھے گئے تاکہ دونوں بڑی پارٹیاں کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی میں شامل ہو جائیں اور ہر اسکیم تب تک پوری نہ ہوگی۔ جبتک کہ تعاون کی اسپرٹ میں کام نہ کیا جائے۔

کانگریس کے رویہ سے ظاہر ہے کہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کی کامیابی کے حالات نہیں ہیں۔ برٹش گورنمنٹ ...

(باقی صفحہ ۶ کالم اول پر ملاحظہ ہو)

عملی کارروائی کی تفصیل

پریس کانفرنس میں لیگ

بمبئی ۳۱ جولائی - ہم تو اپنی سی کوشش کر چکے۔ اب کوئی گفت و شنید شروع کرنے کے لیے برطانیہ یا کانگریس کو پہل کرنا چاہیئے۔"

یہ الفاظ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے مسلم لیگ کے تازہ فیصلہ کرتے ہوئے ایک پریس کانفرنس میں آج صبح کہے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح نے اس بات کو صاف کر دیا کہ مسلم لیگ جو عملی اقدام کرنے والی ہے وہ کسی کے خلاف اعلان جنگ نہیں ہے۔ بلکہ اسکی یہ تجویز ایک ایسے بیان کی حیثیت رکھتی ہے جس میں اپنی حفاظت و مدافعت کے لیے اپنی کوشش کے طریقوں اور اقدامات کا ذکر کیا گیا ہو۔

انھوں نے یہ بتانے سے انکار کیا کہ مسلم لیگ آیندہ حالات میں کیا اقدام کریگی۔ بس صرف اتنا کہا کہ جیسی صورت آئیگی۔ اس کے مطابق عمل کیا جائیگا وہ یہ بتانے پر بھی رضامند نہیں کیے جا سکے کہ لیگ کے مجوزہ عملی اقدام کی نوعیت کیا ہو گی۔ یا مسلم لیگ کی مجلس عمل اس سلسلہ میں کیا کرے گی۔

مسٹر جناح نے اپنے اس خیال کا پھر اعادہ کیا کہ کانگریس نے وزارتی مشن کی اسکیم کو جسکا ذکر مشن کے بیان مورخہ ۱۶ مئی میں تھا منظور تو کیا تھا لیکن وہ منظوری اسلیے کوئی حقیقت نہ رکھتی تھی کہ اس نے اسکے ساتھ یہ شرط بھی لگا دی تھی کہ وہ اگر چاہے گی تو اسے مسترد بھی کر سکتی ہے۔ یا کم سے کم اسکے مقابلہ میں کوئی نئی تجویز پیش کر سکتی ہے

مسٹر جناح نے کانگریس پر الزام لگایا کہ وہ خفیہ ہی خفیہ اسکی تیاریاں کر رہی ہے کہ ایک ایسی تحریک جاری کرے جو ۱۹۴۲ء کی تحریک سے زیادہ سخت اور شدید ہو اور اس مقصد کے لیے اس نے کانگریسیوں کے نام خفیہ ہدایات جاری کر دی ہیں وہ اپنی تحریک کو کامیاب بنانے کیلیے آزاد ہند فوج کے افراد کو بھی کام میں لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ برطانوی حکومت اور کانگریس دونوں اپنے اپنے آلات حرب سے مسلح ہیں۔ ایک کے پاس اگر آگ برسانے والے اسلحہ ہیں تو دوسرے کے پاس وسیع پیمانہ پر قانون شکنی کی دھمکی - ایسی حالت میں مسلم لیگ نے اس صورت حال کو خطرناک سمجھا اور اسپر مجبور ہوئی کہ حالات کا مقابلہ کرنے کیلیے اور پاکستان کو منوانے کیلئے عملی اقدام کرے۔

اسی اثناء میں پنڈت جواہر لال نہرو نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کے بعد ۱۰ جولائی کو صاف طور پر یہ کہا کہ کانگریس کسی چیز کی پابند نہیں ہے اور

[illegible] دستور ساز اسمبلی میں [illegible]

دستور ساز اسمبلی کی موجودگی میں اسکا اندیشہ ہے کہ ایک قوم کی اکثریت اپنے فیصلوں کو مسلط کر دیگی۔

مسٹر جناح نے طویل المیعاد تجاویز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہم اسلیے مطمئن نہ تھے۔ حقیقت میں ہمارے نقطۂ نظر سے زیادہ وہ کانگریس کے نقطۂ نظر کے مطابق تھیں۔ سوال صرف یہ تھا کہ ہم نے اسے منظور کر لیا۔

میں نے جو کچھ پہلے کہا تھا اسی کو پھر دہراتا ہوں ہم نے اسے پوری طرح سمجھ بوجھ کر بلا کسی قسم کے لفظی ہیر پھیر کے منظور کیا تھا۔ ہم نے ایسا کیوں کیا۔ ہم نے ایک محدود پاکستان کو جس میں تین موضوعات یعنی رسل و رسائل اور معاملات خارجہ شامل نہ تھے۔ منظور کر کے ایک زبردست قربانی پیش کی تھی۔ ہم نے اسکے لیے جس جذبہ سے متحرک ہوئے وہ یہ تھا کہ ہر اس جماعت کی جو ہندوستان میں آباد ہے فلاح و بہبود کا سامان ہو سکے۔

اسی اسکیم کو منظور کرنے کی دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ ہمارے خیال میں اس طرح ملک تھوڑے ہی عرصہ میں غیر ملکی گرفت سے آزاد ہو جائیگا۔ جس کے بعد ہم سب آزاد ہو جائینگے۔ ہم اسے خوب جانتے تھے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ یہ پہلا اہم خیال تھا جسکی بنا پر ہم نے ان تجاویز کو منظور کیا۔

دوسرا خیال جو ہماری منظوری دینے کا سبب ہو سکتا ہے یہ تھا کہ اسطرح ہنگامہ و فساد۔ خونریزی اور تعطل کی نوبت نہ آئیگی۔ ہم نے یہ بھی خیال کیا کہ ایک قابل قبول سمجھوتہ اور معاہدہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اسلیے ہم رضاکارانہ طور پر اپنی خوشی سے مرکزی یونین کو ڈیفنس۔ رسل و رسائل اور امور خارجہ کے محکمے تفویض کر دینے پر رضامند ہو گئے تھے۔

اس پر ذرہ برابر شبہ نہیں کہ ہمیں منظوری دیے ابھی پورے دس دن بھی نہ ہوئے تھے کہ وزارتی مشن اور وائسرائے اپنے وعدہ سے پھر گئے اور کہنے لگے کہ تجاویز کے نفاذ کا موقع نہیں رہا۔ کیوں؟ اسلیے کہ مسلم لیگ نے اسے منظور کر لیا تھا۔ لیکن کانگریس نے اسے ٹھکرا دیا تھا۔

وزارتی مشن پر سے ہمارا اعتماد اٹھ چکا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ وفد کانگریس کی ان دھمکیوں سے مرعوب ہو گیا جو کانگریسی لیڈر دوران گفت و

جا رہا ہے۔ اسکے علاوہ اور بہت سی دوسری جماعتیں اور انجمنیں بنا دی گئی ہیں اور انکو مستحکم بنیادوں پر کھڑا کیا جا رہا ہے۔ اسکے علاوہ انھیں ضروری فوجی تربیت دی جا رہی ہے اور قواعد کرائی جا رہی ہے۔ موقع موقع پر ہر شخص کو بتایا جاتا ہے کہ اگر ہمیں اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب نہ ہونے دیا گیا تو ہمیں ایک ایسی تحریک جاری کرنے کے لیے پوری طرح تیار رہنا چاہیئے جو ۱۹۴۲ء کی تحریک سے ہزاروں گنا آگے بڑھی ہوئی ہو۔

بس ایک مسلم لیگ ہی ایسی جماعت ہے جو محتاط رہی ہے۔ جس نے آئین پسندی کے دائرے سے باہر قدم نہیں نکالا۔ آئین پسندی پر اسکا عقیدہ رہا ہے اور اس لیے وہ آئینی طریقوں پر چلتی رہی ہے۔ یقیناً یہی وجہ تھی کہ ہم کانفرنس میں شریک ہوئے اور گفت و شنید شروع کی۔ حالانکہ ہمارے ہاتھ پاؤں آئین پسندی اور آئینی طریقوں سے بندھے ہوئے تھے ہم دیکھتے ہیں کہ وزارتی مشن وائسرائے اور برطانوی حکومت اس طلسمی تلوار کے اثر سے متاثر ہیں جو ان کے سروں پر کھنچی ہوئی ہے اور وہ اس خوف سے سہمے جا رہے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کانگریس رضامند نہ رہے اور کوئی ایسی تحریک شروع کر دے جو ۱۹۴۲ء سے بھی ہزاروں گنا شدید ہو۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا صرف مسلم لیگ ہی ایسی جماعت ہے جو اب بھی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہے اور اپنے ہاتھ پاؤں کو بندھا رکھے۔

حکومت برطانیہ کے پاس مشین گنیں ہیں۔ وہ اسپر قادر ہے کہ وہ جس طرح چاہے اپنے منشا کو صاف لفظوں میں ظاہر کر دے۔ ہمارے لئے کوئی بالادست عدالت ایسی نہیں ہے۔ جس میں ہم اپیل لیکر جا سکیں۔ برطانیہ جو کچھ کہتا ہے اسکو جائز و ناجائز قرار دینے کا فیصلہ بھی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ اس پر قدرت رکھتا ہے۔ کہ جیسا چاہے کرے۔

دوسری پارٹی کانگریس ہے۔ جو دوسرے قسم کے آلات حرب سے مسلح ہے۔ ایسے آلات حرب جن کو ہمیں خفیف و مہلک نہ سمجھنا چاہیئے۔ ایسے حالات نے ہمیں اسکے لیے مجبور کر لیا ہے کہ ہم اپنی حفاظت و مدافعت کی خاطر آئین پسندی کی اپنی قدیم روش کو خیرباد کہدیں۔ چنانچہ اب ہم نے یہ طے کر لیا ہے کہ ہماری پالیسی اور ہمارے پروگرام کا اہم جزو یہ ہو کہ ہم پوری طرح تیار ہو کر مناسب وقت آنے پر عملی اقدام کر دیں۔

مسٹر جناح نے کہا کہ وزارتی مشن کی تجاویز کی جو تعبیر کانگریس نے کی ہے اسے وہ عملی حیثیت سے بھی ظاہر کر چکی ہے۔ چنانچہ اسکی ہدایت پر آسام اسمبلی کی کانگریس پارٹی نے ایوان میں ایک ایسی تجویز منظور کر دی جس میں

اس نے صاف کہدیا کہ آسام کو صوبوں کی گروہ بندی سے کوئی سروکار نہ ہو گا۔ آسام اسمبلی کا یہ ایک ٹھوس اور عملی اقدام تھا۔ جو اس نے کانگریس کی اعلیٰ کمان کی ہدایت کے مطابق کیا۔

مسٹر جناح نے وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس کی اس نشریہ تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے جو انھوں نے ۱۶ مئی کو کی تھی کہا کہ وزارتی مشن نے اپنی اسکیم میں ان فوائد کو باقی رکھا تھا۔ جو پاکستان کی تجویز میں مضمر تھیں اور ان مضرتوں کو نکال پھینکا تھا جو ہندوستان کی تقسیم سے پہونچ سکتی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے تمام سیاسی پارٹیوں کو مدعو کیا تھا۔ کہ وہ ملک کا آیندہ دستور بنانے میں حصہ لیں۔

مسلم لیگ کا بھی یہ خیال تھا کہ دفاع۔ رسل و رسائل اور امور خارجہ نکالدینے کے بعد گروپ "ب" اور "ج" میں پاکستان قائم ہوا جاتا ہے۔ وہ اسپر بھی رضامند ہو گئی تھی کہ مرکزی یونین کے ہاتھ میں یہ تینوں صیغے دس سال تک باقی رہیں گے۔ لیکن پنڈت جواہر لال تقریروں اور بیانوں کے ذریعے اس وقت سے اب تک برابر اسکو صاف صاف کہہ رہے ہیں کہ کانگریس اسکی پابند نہیں ہے کہ مرکز کو صرف ان تین محکموں ہی پر اختیار رہے۔ بلکہ کانگریس کو یہ بھی حق رہیگا کہ وہ مرکز کے حدود و اختیارات کو وسیع کر دے۔

ان تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے جو غیر ملکی اخبارات نے مسلم لیگ کے تازہ فیصلہ پر ظاہر کیے ہیں۔ مسٹر جناح نے کہ مجھے پہلے ہی سے اسکی امید نہ تھی کہ برطانوی اخبارات یہ کہیں گے کہ وزارتی وفد نے وعدہ خلافی کی بلکہ اسکے برخلاف فطرتاً انھیں یہی کہنا چاہیئے تھا کہ مسلم لیگ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ بہت خطرناک ہے۔ میرے خیال میں تو حقیقی صورت حال کا احساس ہی نہیں کیا گیا۔ بعض اخبارات جمہوریت جمہوریت تو چلاتے ہیں۔ لیکن انھیں یہ نہیں معلوم کہ ہندوستان میں حالات کیا ہیں۔ اگر ہندوستان ایک ایسا ملک ہوتا جسمیں یکسانیت پائی جاتی اور اس میں ایک قوم آبادی ہوتی تو جمہوریت کا ذکر کرنا بھی مناسب ہوتا۔ لیکن ہندوستان تو ایک براعظم کی حیثیت رکھتا ہے جس میں مختلف قومیں آباد ہیں۔

مسٹر جناح نے مجوزہ عملی اقدام کی تفصیلات بتانے سے انکار کیا اور کہا کہ میں ابھی اس تجویز کو آپ کے سامنے ظاہر کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔

مسٹر جناح سے سوال کیا گیا کہ عملی اقدام کا جہاں تک تعلق ہے کیا مسلم لیگ اس معاملہ میں کانگریس جیسی

مخالف شہنشاہیت قوتوں کے ساتھ بھی اشتراک عمل کرنے کے لیے تیار ہو گی یا نہیں اسکے جواب میں انھوں نے کہا کہ کانگریس کا عملی اقدام کبھی برطانیہ کے خلاف نہیں ہوا بلکہ مختلف موقعوں پر اس نے جتنی تحریکیں شروع کیں حتیٰ کہ ۱۹۴۲ء کی آخری تحریک تک بھی صرف اس لیے تھیں تاکہ برطانیہ پر دباؤ ڈال کر اس پر تیار کر لیا جائے کہ وہ مسلم لیگ کو نظر انداز کر دے اور کانگریس کے مطالبات منظور کرے۔ کانگریس نے یہ مطالبہ شروع کیا کہ برطانیہ کو ہندوستان خالی کر دینا چاہیئے۔ یہ سمجھنے کی بات ہے کہ برطانیہ اپنی خودداری اور عزت کو باقی رکھتے ہوئے ایسی عارضی حکومت کے بنانے پر کس طرح تیار ہو سکتا ہے جو ۱۹۱۹ء کے آئین کے ماتحت ہے۔ شملہ میں اسپر آمادگی کا اظہار کر دیا گیا تھا۔ بشرطیکہ مسلم لیگ کو دبائے رکھا جائے۔

اس سوال کے جواب دیتے ہوئے کہ کیا مسلم لیگ کے فیصلہ سے گفت و شنید کا دروازہ بالکل بند کر دیا ہے، مسٹر جناح نے کہا کہ آخر دوسری قومیں کیا کر رہی ہیں۔ ایٹم بم سے مسلح ہونے کے بعد بھی کیا وہ گفت و شنید نہیں کر رہی ہیں، اور کیا وہ ساتھ ہی ساتھ اپنی تیاریوں میں مصروف نہیں ہیں۔ کیا حکومت ہند آج بھی اسکی تیاریوں میں مصروف نہیں ہیں کہ وہ جس سیاسی پارٹی کو چاہے کچل دے آپ صرف مسلم لیگ سے ہی یہ توقع کیوں کرتے ہیں کہ وہ ہاتھ باندھے کھڑی رہے میں بھی اسلیے تیاریاں شروع کرنیوالا ہوں تاکہ موقع اور محال پر آئندہ آنیوالی صورت حال کا مقابلہ کر سکوں۔

ان سے پوچھا کہ مسلم لیگ کا عملی اقدام متشددانہ ہو گا یا غیر متشددانہ۔ جسکا جواب مسٹر جناح نے یہ دیا کہ میں اسکے متعلق کوئی گفتگو کرنا نہیں چاہتا۔

سوال - کیا لیگ کا یہ فیصلہ اٹل اور ناقابل تنسیخ ہے۔

جواب - اگر آپ مدبر اور سیاستدان ہیں تو مجھ سے ایسا سوال ہی نہ کیجئے۔

ایک اور سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ ہماری تحریک میں ہر وہ شخص شامل ہو سکیگا جو ہمارے مقصد سے اتفاق رکھتا ہو۔

سوال - کیا اس کا امکان ہے کہ آپ کانگریس سے سمجھوتہ کرنے کے لیے پھر کوئی تحریک کریں۔

جواب - میں حتی الامکان سب کچھ کر چکا ہوں۔ اب پہل برطانیہ یا کانگریس کی طرف سے ہونا چاہیئے۔

ان سے سوال کیا گیا کہ کیا عارضی حکومت کی تشکیل کے بارہ میں وائسرائے کی طرف سے آپکو کوئی خط موصول ہوا۔

اسکے جواب میں مسٹر جناح نے کہا کہ ہاں مجھے ایک خط ملا ہے لیکن مجھ سے کہا گیا ہے کہ یہ بالکل صیغہ راز میں رکھا جائے۔ انھوں نے یہ بتانے سے انکار کیا کہ اس خط کا کیا مفہوم ہے۔

مستحقین حجاز مقدس کا امدادی فنڈ

برائے اطلاع جمیع مسلمانان ہند مشتہر کیا جاتا ہے کہ تاریخ امروزہ تک مختلف مقامات ہند سے مبلغ اکتالیس ہزار دو سو چونسٹھ روپیہ نو پائی موصول ہوئے جسکے منجملہ مبلغ چالیس ہزار دو سو باسٹھ روپیہ [illegible] آنہ چھ پائی - مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ارسال کیے جا چکے ہیں۔ اب تحویل میں مبلغ ایک ہزار ایک روپیہ سات آنہ تین پائی باقی ہیں۔

حجاز مقدس میں مذکورہ فنڈ کی تقسیم کے لیے چھ معتبر اصحاب کی ایک جماعت مقرر کر دی گئی ہے یہ جماعت مستحقین کو حسب ضرورت روپیہ تقسیم کرتی ہے اور تقسیم زر کی تفصیل باقاعدہ مہر شدہ رسیدوں کی شکل میں مجھے ارسال کر دیتی ہے جو میرے پاس موجود ہیں۔

مذکورہ امدادی روپیہ کی ترسیل کا خرچ احقر بخوشی خود برداشت کرتا ہے اور روپیہ تمام و کمال حسب ہدایت چندہ دہندگان مستحقین کو پہونچتا ہے۔

حجاز مقدس کی گرانی کے حالات جو بذریعہ خطوط معلوم ہو رہے ہیں اُسکے مدنظر وہاں امداد کی سخت ضرورت ہے اسلیے اہل خیر اس کار خیر میں بذریعہ زکوٰۃ۔ خیرات اور عطیات امداد فرماویں۔ امدادی روپیہ خواہ خود روانہ فرماویں - خواہ احقر کی معرفت۔

براہ راست روانہ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل پتہ نوٹ فرماویں۔

(۱) محمد عظیم الایوبی صاحب - باب الصفا - مدینہ طیبہ بذریعہ نیدرلینڈ بینک - فورٹ بمبئی۔

(۲) محمد محمود و عبدالرحمن و عبدالرحیم تجار شامی مکہ مکرمہ بذریعہ عبداللہ بھائی عبدالقادر صاحبان ۲۰۶ ناگدیوی - اسٹریٹ - بمبئی۔

محبوب حسین اینڈ سنس - خزانچی
مسٹن روڈ کانپور
۲۳ - جولائی ۱۹۴۶ء

آئینۂ کانپور

تاڑی خانہ ۱۵ میونسپل کمشنران نے حکومت کو ایک درخواست بھیجی ہے کہ لاٹوش روڈ کے تاڑی خانہ کو بند کر دیا جائے۔ کیونکہ اکثر اسی جگہ سے فرقہ وارانہ جھگڑوں کی ابتدا ہوتی ہے۔

اپیل خارج جو یوپی کے پولیس کے خلاف ایک خبر شائع کرنے کے الزام میں ایڈیٹر پرتاپ پر ۲۵۰ روپیہ کا جرمانہ ہوا تھا۔ اپیل کرنے پر ڈسٹرکٹ جج نے جرمانہ قائم رکھا اور اپیل خارج کر دی

تلک جینتی یکم اگست کو آنجہانی لوکمانیہ تلک کی جینتی منائی گئی اور شام کو تلک ہال میں جلسہ ہوا۔

مزدور سبھاؤں کی رجسٹری ٹریڈ یونین کے قانون مجریہ ۱۹۲۶ء کی دفعہ ۱۶ کے ماتحت - یو - پی - ٹیوب - ویل ٹیکنیکل ایمپلائز ایسوسی ایشن مراد آباد اور واٹر ورکس لیبر یونین یو - پی قصبہ بھولا ضلع میرٹھ کو ۳ جولائی کو رجسٹر کیا گیا ہے۔

مسلم لیگ کونسل کی کاروائی

(بسلسلہ صفحہ ۲ ملاحظہ ہو)

کی یہ پالیسی رہ وہ مسلمانوں اور ہندوستان کے دوسرے کمزور فرقوں خاص طور پر اچھوتوں کے مفاد کو کانگریس کو خوش کرنے کے لیئے قربان کر رہی ہے۔ اور جس طریقہ سے وہ اپنے وعدوں سے منحرف ہو رہی ہے۔ ان حالات میں مجوزہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں لیگ کا شامل ہونا فضول ہے۔ اسلئے لیگ کونسل مشن کی تجویزوں کی اس منظوری کو واپس لیتی ہے جو ۶-جون کو لیگ کے پریسیڈنٹ نے وزیر ہند کو دی تھی۔

ہاؤس نے جونہی یہ رزدلیوشن پاس کیا تو مسٹر نے اعلان کیا کہ جو کچھ ہم نے آج کیا۔ وہ ایک تاریخی کام ہے۔ ہم نے مسلم لیگ کی ساری زندگی میں آئین پرستی اور آئینی طور سے جدوجہد کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔ لیکن اب ہم ایسا رویہ بدلنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ آج ہم آئین پرستی کو الوداع کہتے ہیں۔

مسٹر جناح نے مزید کہا کہ جب ہم وائسرائے سے گفت وشنید کر رہے تھے۔ تو دوسری دو پارٹیوں کے ہاتھ میں پستول تھے۔ حکومت کے ہاتھ میں طاقت اور فوج کا پستول اور کانگریس کے ہاتھ میں عوام کی تحریک اور عدم تعاون کا پستول۔ آج ہم بھی ایک پستول کو حاصل کر کے استعمال میں لانے کے قابل بن چکے ہیں۔ تجاویز کو نامنظور کرنے اور براہ راست ٹکر لینے کا فیصلہ جلدی میں نہیں بلکہ خوب سوچ سمجھ کر کیا گیا ہے۔ ہم اس چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ ہمیں متضاد باتیں کرنا نہیں آتیں۔

کانگریس نے تجاویز کو مشروط طور پر منظور کیا تھا لیکن وائسرائے نے دھوکا دیا اور کیبنٹ مشن نے ہر ایک خوددار اور دیانتدار آدمی اس چیز کو محسوس کر سکتا ہے کہ جس پارٹی سے باعزت طور پر بات چیت کی وہ صرف مسلم لیگ تھی۔ جب لیگ نے وزارتی تجاویز کو منظور کیا تھا۔ تو خوب سوچ سمجھ کر کیا تھا۔ ہم نے ۱۶-مئی اور ۲۵ مئی کے بیانات کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ ہم نے ۱۶-مئی اور ۲۵ مئی کے بیانات پر غور کر لیا تھا۔ میرے خیال میں ہر ایک سمجھدار اور دیانتدار آدمی اس چیز کو محسوس کرتا ہے کہ لیگ نے دیگر پارٹیوں کی نسبت زیادہ سمجھ بوجھ سے کام لے کر ان تجاویز کو منظور کیا تھا۔ ساری بات چیت کے دوران میں مسلم لیگی نمائندوں کے دلوں میں ایک نیا جذبہ کارفرما رہا۔ اور انھوں نے سارے ہندوستان کی آزادی کی طرف اپنے مطالبہ پاکستان کو کانگریس کی دیوی پر قربان کر دیا۔ انھوں نے رضاکارانہ طور پر مرکز کے ماتحت تین حلقے رکھنے منظور کیئے اور ایسا کر کے ہم نے کوئی غلطی نہیں کی۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہم نے یہ چیز کشت و خون کو روکنے کی خاطر کی تھی۔ اس چیز کو جہاں تک ممکن ہوسکے۔ کیا جانا چاہیئے۔

لیکن ہمارے اس رویہ کو دیگر رنگ میں رنگا گیا جب کانگریس کی طرف سے عجیب غریب باتیں ہو رہی تھیں۔ تو ہم کتنک دلیل انصاف اور ایمانداری سے کام لے سکتے ہیں۔ کانگریس کی طرف سے سمجھوتہ کی بالکل کوشش نہیں کی گئی۔ لیکن میں ایک بات بتا دوں کہ آخرکار سیاستدانی، عزت ایمانداری اور انصاف کی فتح ہوئی ہے آج مسلم ہندوستان میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ حکومت برطانیہ اور کانگریس نے اپنے کمزوری کا ثبوت بہم پہونچایا۔ لیکن میں اس چیز کو مسلم ہندوستان کےلیئے درپردہ برکت سمجھتا ہوں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ابتک ایک تلخ حقیقت کا تجربہ ہوا ہے۔ اب سمجھوتہ کی گنجائش نہیں۔ اسلیئے میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔

مسٹر جناح نے لارڈ پیتھک لارنس کے بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے میرے اس دعوے کو ماننے سے انکار کر دیا تھا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وزیر ہند کو ایسے وقوفانہ الفاظ استعمال کرنے پر کس نے مجبور کیا۔ کیا وہ انگریزوں کے واحد نمائندہ ہیں وہ کس طرح برطانوی حکومت کی ترجمانی کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے پارٹی کے ساتھ ملک کے صرف ساٹھ فیصدی ہیں۔ ہم اس چیز کو منظور نہیں کر سکتے کہ اگر ایگزیکٹو کونسل کےلیئے کانگریس کسی غدار کو نامزد کرے۔

وزارتی مشن کی وہ رپورٹ جو انھوں نے پارلیمینٹ میں دی بالکل غلط تھی۔ اور انھوں نے یہ رپورٹ پیش کر کے خود اپنے آپکو بھی دھوکا دیا۔ مسٹر جناح نے ایک فارسی کی رباعی پڑھی جسکا مطلب یہ ہے اگر آپ امن چاہتے ہیں۔ تو ہم بھی جنگ نہیں چاہتے اور اگر آپ کا ارادہ جنگ کا ہے تو ہم بھی اس کے لیے تیار ہیں اور اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔

شیخ عبداللہ کا مقدمہ

سری نگر-۲۹-جولائی-آج بادولی گڈھ چھاؤنی میں سیشن جج کی عدالت میں شیخ عبداللہ کے مقدمہ کی کارروائی کا آغاز استغاثہ اور دفاعی کونسل میں شروع ہوا۔

کانپور پیس کمیٹی

کانپور پیس کمیٹی کا قیام مورخہ ۱۱-مئی ۱۹۴۶ء کو شہر کے معززین اور سیاسی رہنماؤں کی ایک میٹنگ میں ہوا تھا جو کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی۔ اس جلسہ میں کانگریس اور مسلم لیگ کے رہنماؤں کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں کے ذمہ دار افراد اور شہر کے بااثر حضرات نے شرکت کی تھی۔ سب حضرات نے دلی مسرت اور جوش سے اس کمیٹی کے کام کا آغاز کیا۔ چنانچہ اس عرصہ میں ان حضرات کی کوششوں سے کانپور کے حسب ذیل ۲۴ محلوں میں مستقل اور نمائندہ پیس کمیٹیاں قائم کر دی گئی ہیں۔

(۱) نواب گنج بازار (۲) پرانا کانپور (۳) محمد گنج (۴) سلیسہ منوتالہ روڈ (۵) چمن گنج گوردوارہ۔ (۶) قلی بازار لاٹوش روڈ (۷) ستری منڈی (۸) شتر خانہ (۹) گڈریہ محال (۱۰) گوالٹولی (۱۱) کرنیل گنج بزریہ (۱۲) کالستھانہ روڈ (۱۳) انور گنج (۱۴) سنگم لال کانپور (۱۵) ان پورنا دیوی ناگیشر (۱۶) مسٹن روڈ (۱۷) مول گنج (۱۸) جوہی (۱۹) بابو پروا (۲۰) فہیم آباد کولکس ملس (۲۱) نسیم آباد درشن پوروہ (۲۲) ہٹھیا خورد وکلاں (۲۳) پھاد رنی (۲۴) ڈپٹی کا پڑاو۔

ان محلوں میں پیس کمیٹیاں نہیں بنائی گئی ہیں۔ جہاں خالص ایک ہی فرقہ کی آبادی ہے۔ لیکن اگر کسی محلہ میں پیس کمیٹی بنانے کی ضرورت پڑے گی تو وہ بنالی جائے گی۔ ان تمام مقامات پر مسلم لیگ اور کانگریس اور دوسری جماعتوں کے رہنماؤں نے باشندگان محلہ کے اجتماع میں تقریریں کیں اور ان کو نہایت وضاحت سے پیس کمیٹی کے اغراض و مقاصد سمجھائے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہر جگہ پیس کمیٹی کے قیام کا بڑی مسرت سے استقبال کیا گیا اور ہر شخص نے پوری پوری دلچسپی کے ساتھ اس میں شرکت کی۔ تمام محلہ کمیٹیوں کو باقاعدہ قائم کر دیا گیا ہے اور ہر جگہ سے چند نمائندگان مرکزی پیس کمیٹی میں منتخب ہو کر آئیں گے۔ تاکہ پورے شہر کی پیس کمیٹیوں کا ایک مضبوط مرکز بن سکے۔

پیس کمیٹیوں کے قیام سے شہر میں بہت اچھا اثر پڑا اور لوگ اس امر کو بخوبی سمجھنے لگے ہیں کہ جو کوشش کی گئی ہے اسمیں سب پارٹیاں خلوص کے ساتھ شریک ہیں۔ اسی نیک جذبہ کا یہ اثر ہے کہ جب مسلمانوں کے رجبی شریف کا جلوس نکلا تو ہندو بھائیوں نے جابجا جلوس کو شربت، پان اور سگریٹ اور ہاروں سے نوازا۔ اور جب ہندو بھائیوں کے رتھ جاترا کا جلوس نکلا تو مسلمان بھائیوں نے خاطر مدارات کی۔ اب محلہ وار پیس کمیٹیوں کا قیام مکمل ہو چکا ہے۔ اب بہت جلد عارضی پیس کمیٹی ختم کر دی جائیگی اور اہل شہر کے ایک بڑے نمائندہ اجتماع میں مستقل کمیٹی کا قیام عمل میں آئے گا۔

کانپور پیس کمیٹی نے مستقبل کے لیے ایک شاندار پروگرام بنایا ہے۔ پروپیگنڈے کی ایک وسیع اسکیم مرتب کی ہے اور ایسی تجاویز پر جلد عمل کیا جائیگا۔ جن کی رو سے شہری امن و امان زیادہ سے زیادہ پائدار ہو سکے۔

کانپور پیس کمیٹی۔ شہری پبلک اور تمام ان رہنماؤں اور کارکنوں کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے اس سلسلہ میں محنت کی ہے اور یہ امید کرتی ہے کہ شہری پبلک اور پریس اس نیک کام میں پیس کمیٹی کی کوششوں کو بار آور کریں گے۔

محمد ابراہیم (مجسٹریٹ درجہ اول)
سکریٹری پیس کمیٹی - کانپور

ڈاک ہڑتال ختم کرانیکی کوشش

نئی دہلی۔ ۳۰-جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے فیڈریشن کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر نورنہا کی معرفت پنڈت جواہر لال نہرو کو ایک خط بھیجا ہے جسمیں یہ خواہش کی گئی ہے کہ اگر حکومت ہند آئینی ثالثی پر رضامند ہو جائے تو آپ مداخلت کر کے اس کی کوشش کریں۔ کہ حکومت فیڈریشن اور ڈاکیوں کی یونین ایک نقطہ پر اکٹھا ہو جائیں۔

بحکم جناب منصف صاحب بہادر شہر کانپور

حکم امتناعی درباره جائداد غیر منقولہ

بعلت اجراء ڈگری قابل قرق ہو

(آرڈر ۲۱- قاعدہ ۵-)

بعدالت منصفی شہر کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۲۵۹ بابت ۱۹۳۸ء

اجراء ۲۰۲ ۱۹۴۵ء

عبدالحمید ولد حافظ کریم بخش قوم مسلمان ساکن چمن گنج شہر کانپور — ڈگریدار

بنام۔ عبدالسبحان — مدیون

بنام۔ عبدالسبحان عرف سبحانی ولد وحیدی قوم مسلمان کرنیلگنج شہر کانپور حال مقیم ساکن بیٹھیہ بزرگ ضلع ہردوئی — مدیون

ہرگاہ آپ نے ایفاء اس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۷- ماہ مارچ ۱۹۳۸ء بمقدمہ نمبر ۲۵۹ ۱۹۳۸ء خفیفہ کانپور بحق عبدالحمید بابت مبلغ ۴۴۰/۵/- صادر ہوئی تھی۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی عبدالسبحان مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں۔ مقدمہ ہذا میں تاریخ پیشی ۱۴-اگست ۱۹۴۶ء مقرر ہے۔

آج بتاریخ ۲۶- ماہ جولائی ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

فرد تعلیقہ

ایک قطعہ مکان نمبری ۱/۱۰۳ واقع کرنیل گنج شہر کانپور محدود ذیل۔

پورب:- سڑک سرکاری۔

پچھم:- مکان جگی لال

اوتر:- مسجد

دکھن- سڑک سرکاری

بحکم منصرم- عدالت سٹی منصفی کانپور

(مہر عدالت)

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 44 NO. 32	Cawnpore. Saturday 10TH AUGUST 1946	کانپور شنبہ ۔ ۱۰ ۔ اگست سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۲ ۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۵ھ	جلد ۴۴ نمبر ۳۲

ادبیات

ندرتِ خیال

(از جناب ندرت کانپوری)

یہ مانا کہ وہ آنکھ پُرنم نہیں ہے — مگر شرحِ غم کا اثر کم نہیں ہے

میسّر اسے رتبۂ غم نہیں ہے — خوشی عشق کا جزوِ اعظم نہیں ہے

بدستور ہیں دل کی سب آرزوئیں — نظام اونکی محفل کا برہم نہیں ہے

یہاں تلخئی زیست ہے عینِ راحت — یہاں ہر نفس نشترِ غم نہیں ہے

ذرا اور بڑھ منزلِ بیخودی سے — یہ عالم کوئی خاص عالم نہیں ہے

الم، اور راحت فزا، ایں چہ معنی — اگر تو پسِ پردۂ غم نہیں ہے

اثر ہے محبّت کا اون پر بھی لیکن — گراں دامنِ گل پہ شبنم نہیں ہے

تہیّہ نہ کر ترکِ خوئے جفا کا — ابھی دل میں ذوقِ وفا کم نہیں ہے

ترے راز کو راز رکھا ہے میں نے — مرے درد کا کوئی محرم نہیں ہے

پسِ پردۂ رنگ و بو، چھپنے والے — نگاہوں کی وسعت بھی کچھ کم نہیں ہے

تخاطب بھی ہے کم، اشارے بھی مبہم — شروعِ محبّت کا عالم نہیں ہے

یہ کہتی ہے منزل پہ بھی ہمت دل — کہ مشکو ابھی سعئ پیہم نہیں ہے

کوئی یہ نہ کہدے محبّت میں ندرت

وہ دل کیا جو دردِ مجسّم نہیں ہے

دنیائے اسلام

کیا روسی فوجیں ایران میں بھی داخل ہوجائینگی؟

ہندوستانی فوجوں کی نقل و حرکت کا شاخسانہ

طہران ۔ ۴ ۔ اگست ۔ جنوبی ایران میں برطانی تیل کے مفاد کے تحفظ کے لئے بصرہ کو ہندوستانی فوجیں بھیجنے کے متعلق ایرانی حکومت نے کل رات کو ایک بیان شایع کیا کہ :۔

" ایران کبھی غیر ملکی مداخلت برداشت نہیں کرے گا ۔ متحدہ اقوام نے منشور اور ایران کی آزادی اور خودمختاری کے شرائط کے مطابق ایرانی حکومت ملک کے اندرونی معاملات میں غیر ملکی مداخلت کی ہرگز اجازت نہیں دیگا "

بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ وزیر اعظم قوام السلطنت کی غیر ملکی پالیسی یہ ہے کہ تمام ممالک خصوصاً سوویٹ روس امریکہ اور برطانیہ سے تعلقات مضبوط کئے جائیں ۔

برطانیہ کی تشریح

کل برطانی محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا تھا کہ بصرہ کو برطانی اور ہندوستانی فوجیں کمک کے طور پر نہیں بھیجی جارہی ہیں اور جتنی فوجیں ایران بھیجی جارہی ہیں اوتنی ہی عراق سے ہٹائی جارہی ہیں ۔

بصرہ خلیج فارس کے کنارے واقع ہے اور جنوبی ایران کے شہر عبادان سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے ۔ جہاں برطانی و ایرانی تیل کی کمپنی کے سب سے بڑے صاف کرنے کے کارخانے ہیں اور جہاں سے ہندوستان کو بہت کافی پٹرول بھیجا جاتا ہے ۔

لندن کے فوجی مشاہدوں کا خیال ہے کہ بصرے کو کوئی بہت بڑی فوج نہ بھیجی جائیگی ۔ لیکن وہ اتنی بڑی ضرور ہوگی کہ وہ ایسے مقامی فسادات کو دبا سکے جن پر مقامی پولیس قابو نہ پا سکتی ہو ۔

رائٹر کے نامہ نگار سے لندن کے ایرانی سفارت خانے کے ایک افسر نے کہا کہ ہندوستان سے بصرے کو فوجوں کی روانگی بہت حیرت انگیز ہے ۔ ایرانی حکومت کو مزید کمک بھیجنے سے پہلے کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی ۔

ایرانی افسر نے یہ بھی کہا کہ لندن کے سفارت خانے کو موصول ہونیوالی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کو جنوبی ایران پر پورا پورا قابو حاصل ہے اور اس اقدام کو کسی طرح حق بجانب نہیں قرار دیا جاسکتا ۔

حفظ ما تقدم

لندن میں برطانی حکومت کے سرکاری حلقوں میں کہا گیا کہ یہ فیصلہ صرف حفظ ما تقدم کے طور پر کیا گیا تھا ۔ لندن میں یہ بھی کہا گیا کہ اسکی کوئی خاص وجہ نہیں ہے کہ جب ایرانی سرحد کے باہر فوج بھیجی جارہی ہے تب بھی ایرانی حکومت کو اطلاع دینا ضروری تھی ۔

رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن کے مشاہدین کے خیال میں یہ فیصلہ اس منشار کو ظاہر کرتا ہے جو جنوبی ایرانی مزدوروں کے فسادات کے امکان سے پیدا ہوا ہے ۔

وسط جولائی کی ہڑتالوں کے وقت متعدد اطلاعات موصول ہوئی تھیں کہ فسادات بائیں بازو کی پارٹی حزب تودہ نے کرائی تھیں ۔

جولائی میں برطانی ایرانی تیل کی کمپنی کے پچاس ہزار مزدوروں نے ہڑتال کردی تھی اور یہ اطلاع ملی تھی کہ تین برطانی گشتی جنگی جہاز خلیج فارس میں پہونچ گئے اور عراق کے ساحل پر لنگر انداز ہیں ۔ اس وقت کی اطلاعات سے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ وہ جہاز ایرانی حد میں داخل ہوجائیں گے ۔ بشرطیکہ جنوبی ایران میں برطانی مفاد کو کوئی خطرہ پہونچا ۔

۱۷ ۔ جولائی کو ختم ہونیوالی ہڑتال کے زمانے میں ایرانی حکومت نے فوجی قانون نافذ کردیا تھا ۔ کیونکہ مقامی عربوں اور حزب تودہ کے حامیوں میں تصادم ہوگیا تھا جس میں ۱۷ ۔ آدمی ہلاک ہوئے تھے ۔

تیل کیلئے جنگ

اتوار کو شایع ہونیوالے اخبار "نیوز آف دی ورلڈ" کے نامہ نگار جرڈ ڈنڈھم نے اخبار کی حالیہ اشاعت میں "تیل کے چشموں کا ڈانواں ڈول مستقبل" کے زیر عنوان لکھا :

"یہ خبر کہ برطانیہ کو اپنی فوجیں بصرہ بھیجنی پڑی ہیں اس وقت موصول ہوئی ہے جب دنیا کے ذہنی پیرس کانفرنس اور فلسطین کے مستقبل کا خیال پہلے سے موجود ہے ۔

میں پہلے ہی اس بات پر بہت کافی زور دے چکا ہوں کہ بعد از جنگ دنیا کے تمام پیچیدہ مسائل ہمارے تیل کے چشموں کے مستقبل کے مقابلے میں فروعی سوال بن جاتے ہیں ۔

ترکی، بلقان اور وسط یورپ میں روس ساری کارروائیاں اسلیئے کر رہا ہے کہ دنیا کی توجہ ایران اور عراق کی کارروائیوں کی طرف سے ہٹ جائے ان کا مقصد ہمیشہ خلیج فارس رہی ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل ہی ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ - ۱۰ اگست سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۲

زمینداری ختم اور صنعتیں قومی ملکیت ہونگی

یوپی اسمبلی میں وزیر اعظم کا اعلان

لکھنؤ - ۷ - اگست، یو-پی اسمبلی میں آج تین نئے وزیروں کے تقرر کے اعلان کے بعد آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مال و پولیس کی حسب ذیل تجویز پر مباحثہ کا آغاز ہوا۔

"یہ ایوان اس اصول کو تسلیم کرتا ہے کہ اس صوبہ میں زمینداری کے طریقہ کو ختم کر دیا جائے - جس میں کہ حکومت اور کاشتکار کے مابین ایک درمیانی عناصر کا ہونا ضروری ہے اور یہ تجویز کرتا ہے کہ اس قسم کے عناصر کے حقوق جائز معاوضہ دیکر حاصل کر لیے جائیں اور یہ بھی تجویز کرتا ہے کہ حکومت اس کام کے واسطے اسکیم تیار کرنیکے لئے ایک کمیٹی مقرر کرے -

جس وقت یہ بحث شروع ہونے جا رہی تھی - ایوان کی تمام گیلریاں بھری ہوئی تھیں اور زمینداروں کی ایک بہت بڑی تعداد آج گیلریوں میں اپنا آخری فیصلہ سننے کے لیے موجود تھی - دوسری طرف کونسل چیمبر کے پھاٹک کے سامنے سیکڑوں عوام کا اجتماع نظر آ رہا تھا - جو غالباً یہ سننے کے لئے آئے تھے کہ زمینداری ختم ہو جائے گی -

مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ ہم زمینداری کو ختم کر دینا چاہتے ہیں اور سرمایہ داری کو باقی رکھنا چاہتے ہیں - آپ نے کہا کہ میں سرمایہ داری کے خاتمہ کا سب سے بڑا امیدوار ہوں - لیکن سماج میں تبدیلیاں قانون سے نہیں ہوا کرتیں - بلکہ حالات کے ماتحت ہوا کرتی ہیں - آج ہمارے سامنے یہ سوال ہے کہ اس غیر ملکی حکومت کا خاتمہ کیسے ہو تاکہ عوام کے لیے روزگار حاصل کیا جا سکے اور طریقہ زندگی میں تبدیلی کی جا سکے -

آپ نے کہا کہ آزادی کے راستہ میں بھی زمیندار حائل ہیں - آپ نے کہا کہ زمینداری کے خاتمہ کے بعد کیا ہوگا - اس کے واسطے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے - لیکن ذاتی طور پر میرا خیال یہ ہے کہ زمینداروں کو راستہ سے ہٹا کر کسانوں کی ملکیت نہیں بنائی جائیگی اور ایک ایسا طریقہ بنایا جائیگا کہ تھوڑی تعداد کو ہٹا کر بڑی تعداد کو دی جائے امداد باہمی کے طور پر کاشتکاری ہو اور گاؤں کی پنچایت مالک ہو کر کھیتی کرائے تاکہ پیداوار میں ۵۰ فیصدی اضافہ ہو -

آپ نے کہا کہ میں معاوضہ دیے جانے کا حامی نہیں ہوں - کیونکہ زمیندار کافی فائدہ اٹھا چکے ہیں - صوبہ میں تقریباً ۶ کروڑ لگان ہے جس میں سے سات کروڑ مالگزاری ہے اور بقیہ زمینداروں کا منافع ہے - مسٹر شاستری نے کہا کہ ۵۰ لاکھ روپیہ سالانہ ڈھولیا لی پر صرف ہوتے ہیں اور اس کا نصف کر کے ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ زمینداروں کو جا سکتا ہے -

مسٹر کریم الرضا خاں نے کہا کہ مسلمان پیدائشی سوشلسٹ ہیں اور اسی لئے زمینداری کے خاتمہ کے ساتھ وہ سرمایہ داری کا خاتمہ بھی چاہتے ہیں - لیکن ان سرمایہ داروں کو کیسے ختم کیا جائے جن سے چندہ وصول کیا جاتا ہے اور ان سے روپیہ لے کر ہوائی جہازوں پر اڑا جاتا ہے - بارہ لاکھ زمیندار ہیں اور اگر ان کے متعلقین کو شمار کیا جائے تو وہ صوبہ کی آبادی کے پانچویں حصہ کے برابر ہوتے ہیں انھیں ختم کرنا مشکل ہے - لیکن ان مٹھی بھر سود خوار بنیوں کا ختم کرنا آسان ہے - عوام کو بھی اس اصول سے دھوکا دیا جا رہا ہے - آپ زمینداری حکومت کے قانون سے نہیں ختم کر سکتے ہیں - اور ہم روحانیت سے سرمایہ داری کو ختم کر دیں گے اور آپ کی پولیس سرمایہ داروں کی حفاظت کرتی ہوئی نظر آئے گی -

ٹھاکر پھول سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ تجویز ان لوگوں سے متعلق ہے جو خود کاشت نہیں کرتے ہیں بلکہ لگان وصول کرتے ہیں - کانگریس کے انتخابی اعلان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے زمیندار باقی رکھے جائیں اور (آوازیں آنے لگیں نہیں نہیں) آپ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ قانون حکومت ہند کے ماتحت بغیر معاوضہ کے زمینداری کا حاصل کرنا ممکن نہیں ہے - جن لوگوں کو غدر کے خدمات میں زمینیں ملی ہیں ان کا معاوضہ تو یہی ہے کہ ان پر مقدمہ نہیں چلایا جا رہا ہے - آپ نے کہا کہ جب ہم زمینداری ختم کرنے کو کہتے ہیں - تو آپ صنعت کو قومی بنانا چاہتے ہیں اور جب ہم یہ کہیں گے تو آپ آگے بڑھیں گے اور کچھ اور کہیں گے کیوں کہ آپ کو تعاون تو کرنا ہی نہیں ہے -

مولانا جمال میاں (مسلم لیگ) نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وزیر تعلیم نے اپنے بجٹ کو پیش کرتے وقت جو تقریر کی تھی وہ نہایت دلچسپ تھی - آپ نے کہا تھا اگر کسی جماعت کے ختم کر دینے سے خلا نہ باقی ہو تو مٹا دینا چاہیئے - آپ نے کہا کہ سود خواروں کو ختم کرنے سے خلا باقی نہ رہے گا - ہم اسکو خوش آمدید کرتے ہیں - آپ نے کہا کہ میں زمینداریوں کے موافق ہوں کیونکہ ان میں پچاس لاکھ وقف ہیں آپ کے کام تو حکومت سے چلیں گے - لیکن امور خیر اور تبلیغ دین کے لئے مسلمانوں کے پاس کچھ نہیں ہے - کیا آپ تیار ہیں کہ آپ اس خلا کو پر کر دیں اگر آپ اس کے واسطے تیار ہیں تو میں موافق ہوں آپ نے کہا کہ کسی مقرر نے ایسا نہیں کہا کہ سود خواری کو مٹایا جائے - نادان کسانوں کو یہ تسلی ہے کہ اگر اصول ہی تسلیم کرانا ہے تو پھر اسے مکمل طور پر تسلیم کرا لیجئے آپ نے زمینداروں کے اس رویہ پر بھی اظہار تعجب کیا کہ وہ لوگ مہاتما گاندھی سے ملنے جا رہے ہیں انھیں تو منظم ہو کر کسانوں کو منظم کرنا چاہیئے سرمایہ دار تو غار میں گر چکا ہے اور زمانہ ایسا آ رہا ہے کہ سوشلسٹ نظام آ جائیگا جھانسی کی رانی اور ۱۸۵۷ء کے نام لے کر کانگریس کا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے لیکن وہ زمیندار ہی تھے -

مسٹر چلیتو پانڈے نے کہا کہ شادی اور غمی اور ہر موقعہ پر ہم کام کرتے ہیں اور یہ تو کاغذی زمینداری ہیں - اگر کیموٹ ختم ہو جائے تو زمیندار بھی ہماری مدد سے آئے ہیں تعلیمی اداروں میں بھی زمینداروں کا پورا ہاتھ ہے - آپ نے کہا کہ زمیندار آزادی کی راہ کا روڑا نہیں بننا چاہتا - لیکن اپنی روٹی کے لئے آخر دم تک لڑے گا -

مسٹر دھرم داس آپ نے کہا کہ تجویز اور ترمیم میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا ہے اور اسکے یہ معنی ہیں کہ اصل تجویز سے ہر شخص متفق ہے - البتہ اس میں اتنا اور اضافہ کرانا چاہتے ہیں - کہ سرمایہ داری کے خاتمہ کے اصول کو بھی شامل کر لیا جائے -

لالہ پراگ نراین - آپ نے کہا کہ میں تجویز اور ترمیم دونوں کا مخالف ہوں -

مکند لال اگروال نے کہا کہ میں معاوضہ کے سوال کو بالکل پسند نہیں کرتا - آپ نے کہا کہ بعض زمینداریاں ۱۸۵۷ء میں ملی تھیں بعض معافیاں ہیں - بعض کم داموں پر ملی تھیں - انھیں کسی قسم کا نقد معاوضہ نہ دیا جائے - اس صوبہ میں جو اوقاف ہیں - آپ نے ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا کہ انھیں زیادہ سے زیادہ معاوضہ دینا چاہیئے - لیکن یہ معاوضہ بیس تیس سال کے اندر نقد کی صورت میں نہ دیا جائے -

ٹھاکر ملکھان سنگھ - نے کہا کہ زمینداری کے مسئلہ میں ہندو مسلمان کا سوال نہیں ہے بلکہ امیر غریب کا سوال ہے - اگر حکومت نے اسے نہ مٹایا تو غریب انھیں خود مٹا دیں گے -

گنگا پرشاد - (ہریجن) نے تقریر کرتے ہوئے زمینداروں کی سخت برائی کی اور کہا کہ ان زمینداروں نے ہماری عورتوں سے ہر قسم کی بیگار لی ہے - ان کو گھروں میں ڈال لیا ہے - زبردستی کھیت چھین لئے - جب ہم شہر میں زمینداروں کے مظالم سے تنگ آ گئے تو ہمیں سرمایہ داری نے پناہ دی آپ نے کہا کہ جو گت روس میں زار کی ہوئی تھی - اب زمینداروں کی یہاں ہوگی -

مسٹر فللپس نے کہا کہ کاشتکاروں کے ساتھ زمیندار کا جو برتاؤ رہا ہے - وہ اچھا نہیں ہے -

مفتی فخر الاسلام - آج جن غریبوں کی نجات کی خاطر زمینداری کو ختم کیا جا رہا ہے ان کا حال تو وہی رہیگا جو آج ہے اور جبتک سود کی لعنت جاری رہیگی کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی - آپ نے کہا کہ کستور با ٹرسٹ کی فہرست جب شایع ہوگی تو معلوم ہوگا کہ کتنے غریبوں نے چندہ دیا ہے - اس میں چندہ دینے والے زیادہ تر چور بازاری کرنیوالے ہیں - کانگرس باہر تو سرمایہ داری کا ناش ہو کے نعرے لگاتی ہے - مگر جب اسی ایوان میں سرمایہ داری کا ناش کرنے کی تجویز آتی ہے تو خاموش رہتی ہے -

وزیر صحت مسز وجے لکشمی پنڈت نے بیچ میں ٹوک کر کہا کہ میں نے جو کستور با فنڈ میں دس ہزار روپیہ جمع کیا ہے جو میں نے سرمایہ داروں سے نہیں وصول کیا - اس کے بعد مفتی فخر الاسلام نے الکشن فنڈ کا ذکر کیا تو کانگرس کی طرف سے کہا گیا کہ لیگ نظام حیدر آباد سے پیسہ کیوں لیتی ہے - مقرر کی غیر متعلقہ باتوں پر ایوان میں مسلسل اعتراضات کیے گئے اور اسپیکر نے بھی ان کو ٹوک دیا -

وزیر اعظم کی تقریر

وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس مسئلہ کی اہمیت کے متعلق کچھ کہنا نہیں ہے - مگر پھر بھی میرا خاموش رہنا مناسب نہیں - سوال یہ ہے کہ چھ کروڑ انسانوں کے لیے ہم کیا کرنے جا رہے ہیں - نہ معلوم کتنے ایسے ہیں جنکو دیکھکر آپ کا دل دکھتا ہے اور یہ آواز اٹھتی ہے کہ آپ اپنے خدا کے سامنے کیا جواب دیں گے جو ہر طرح کی پریشانیوں کو برداشت کرتے ہیں وہ ہمارے کاشتکار ہی ہوتے ہیں - کیا وہ انسانیت سے خارج ہیں - آخر ان کا علاج کیا سوچا گیا ہے - ہر شخص کو تعلیم کھانا اور صحت و تندرستی ملنا چاہیئے اور وہ اسے انسانیت کے خون سے نہیں حاصل کر سکتا - کیا وہ اپنا فرض ادا کر سکتا ہے - کیا آپ اسکو صرف چلتے پھرتے ہوئے پرندے کی طرح دیکھنا چاہتے ہیں -

آپ نے کہا کہ آپ جنھیں برا کہتے ہیں یا جن کو اپنے خیال سے آپ معلوم نہیں کیا سمجھتے ہیں وہ بھی زمینداری ختم کرنے کی تائید میں ہیں - آپ نے سائمن اور دوسرے مدبرین برطانیہ، امریکہ اور خود ہندوستان میں بنگال مسلم لیگ اور اس کے وزیر اعظم کے الفاظ کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ بھی زمینداریوں کو پہلے ختم کرنا چاہتے ہیں آپ نے کہا کہ میں کسی ایسی چیز کو باقی نہیں رکھنا چاہتا جو عوام کی بہبودی کی راہ میں حائل ہو - مخالف نشستوں سے آوازیں آئیں کہ پھر آپ ترمیمیں منظور کر لیجئے - تو آنریبل وزیر اعظم نے کہا کہ مجھے چودھری صاحب کی ترمیم سے بھی اتفاق ہے اور مجھے مولوی عزیز احمد ترمیم سے بھی اتفاق ہے - میری رائے ہے کہ تمام صنعتوں کو قومی ملکیت میں آنا چاہیئے - آپ نے کہا کہ ہم نے تجویز میں ترمیم کے اصول کو مد نظر رکھا ہے - لیکن آپ ذرا غور کیجئے -

ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم سرمایہ داروں کے ہاتھ فروخت ہو چکے ہیں - لیکن آپ نے اگر مرکزی اسمبلی اور یو-پی اسمبلی کے انتخابات کو دیکھا ہو تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے کسی سرمایہ دار کو جگہ دی ہے اور جہاں تک ہمارے فروخت ہونیکا سوال ہے ہاں ہم ہر شخص کے ہاتھ بکے ہوئے ہیں - کیونکہ ہم نے عوام کی خدمت کا عہد کیا ہے - میں کسی کی نیت پر حملہ نہیں کرتا - اور نہ خود اپنے ذاتی فوائد کے لیے کچھ کرتا ہوں - آپ نے کہا کہ موجودہ صورت میں اگر مالکان صنعت کو فوراً نکال دیجئے تو اس سے نقصان ہوگا لیکن اگر زمیندار کو نکال دیجئے تو کسان کا کوئی نقصان نہیں ہوگا - آپ نے کہا لیکن میں صنعتوں کو جلد سے جلد قومی ملکیت میں تبدیل کرنے کا حامی ہوں - اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ میں نے مخالف تقریریں سنی ہیں ان سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اس تجویز کے مخالف ہیں -

---

لکھنؤ - ۷ - اگست - یو-پی اسمبلی میں آج مسلم لیگ اور زمینداروں کے واک آؤٹ اور ایک جماعت کی چھپی ہوئی اور دوسری جماعت کی کھلی ہوئی مخالفت کے باوجود زمینداری کے خاتمہ کی تجویز منظور ہو گئی -

آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی نے لیگ کو لاجواب کر دیا - جب انھوں نے اعلان کیا کہ ۱۳ - اگست کو ایوان میں حکومت کی طرف سے یہ تجویز پیش کی جائے گی کہ :-

اس اسمبلی کی رائے میں سماج کی فلاح کیلئے سرمایہ داری کی تمام شکلوں کا خاتمہ ضروری ہے اور اسمبلی کو اعتماد ہے کہ پیداوار تبادلہ اور تقسیم کے خاص خاص ذرایع کو سماجی ملکیت بنانے کیلئے ضروری کارروائیاں جتنی جلد ممکن ہو سکے گا شروع کر دیجائینگی - اسپیکر نے اصل تجویز اور ترمیمیں ایوان کے سامنے پیش کیں تمام ترمیمات اکثریت سے رد ہو گئیں - چودھری خلیق الزمان صاحب نے رائے شماری کا مطالبہ کیا جسکے نتیجے میں موافقین ترمیم کی تعداد ۳۷ اور مخالفین ترمیم کی تعداد ۱۰۴ نکلی - زمیندار پارٹی کے چھ ممبر غیر جانبدار رہے - اس وقت اسمبلی میں لیگ پارٹی کی تعداد ۵۰ تھی اصل رزولیوشن کی منظوری کے بعد اعلان کیا گیا کہ کل ایوان کا اجلاس ملتوی رہیگا اور ۱۳ کو آنریبل وزیر پولیس سرمایہ داری کے خاتمہ کی تجویز پیش کریں گے -

---

آٹے کی خریداری لازمی نہیں ہے

مسٹر آئی - یو - الیگزنڈر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور ۷ - اگست کے ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ :-

مجھکو بذریعہ ٹیلیفون گورنمنٹ نے اطلاع دی ہے کہ راشن کی دوکان پر مبرا ایک کا جو آٹا دیا جا رہا ہے اور جس میں ۲۵ فیصدی آسٹریلیا کا میدا اور ۷۵ فیصدی دیسی گیہوں شامل ہے - وہ راشن کا لازمی حصہ نہیں ہے -

گورنمنٹ کو اس آٹے کی اچھائی پر اسقدر یقین ہے کہ اس نے آٹے کی فروخت لازمی نہیں بلکہ اختیاری رکھی ہے - بالفاظ دیگر پبلک کو پورا اختیار ہے کہ چاہے اس آٹے کو خریدے یا نہ خریدے -

جن لوگوں نے اس آٹے کو استعمال کیا ہے وہ اسکی تعریف کرتے ہیں لہذا میری رائے ہے کہ اس آٹے کا تجربہ ضرور کیا جائے - میں نے خود اس آٹے کو استعمال کیا ہے اور اول درجہ کا اسکو پایا ہے -

ایک دوسرے پریس نوٹ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لکھتے ہیں کہ :-

۶ - اگست کو جے - کے - کاٹن ملس کے پھاٹک پر پتھر پھینکنے کا واقعہ ہو گیا تھا - لیکن مقامی پولیس نے فوراً حالات پر قابو حاصل کر لیا اس واقعہ کے اسباب کی مزید تحقیقات ہو رہی ہے -

مسٹر ایم - ایس - شرما - سکنڈ ڈسٹرکٹ سپلائی افسر ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ ۳ - اگست سے بند ملکھنڈ کی لکڑی کے علاوہ جلانے کی لکڑی کی قیمت ایک روپیہ دس آنہ فی من اور ۴ انچ کے قطر کے چیلوں کی قیمت ایک روپیہ ٹھ آنہ ۹ پائی فی من مقرر کی گئی ہے -

تہواروں کیلئے میدا

عید مبارک اور سوجیاں و تیجہ کے مسلمانوں اور ہندوؤں کے تہواروں کے لئے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے تقریباً ۳۵ من میدا کانپور کو دیا ہے - ہم سمجھتے ہیں کہ کانپور کی آبادی کے لحاظ سے یہ مقدار کم ہے - ابھی اور اضافہ کرنے کی ضرورت ہے -

میونسپل بورڈ

۳ - اگست کو کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ بابو دوار کا پرشاد سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوا - کافی بحث و مباحثہ کے بعد مسٹر راجندر سکسینہ اور مسٹر قدوائی کو محاصل تشخیص کے کام کیلئے افسر مقرر کیا گیا ہے -

جلسہ میں شہر کی گندگی کی شکایت کرنے پر چیرمین صاحب نے جلد اسکے انتظام کا وعدہ کیا ہے -

بورڈ نے کورسواں کے دواخانہ کیلئے ایک لاکھ روپیہ خرچ کرنا منظور کیا ہے - سوگ لیگ کانپور کو ایک ہزار روپیہ کا عطیہ دینا منظور کیا ہے اور ٹی - بی کلینک گاندھی نگر اینٹی ٹی - بی - ایسوسی - ایشن کو بھی ایک ہزار روپیہ دینا منظور کیا ہے -

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ لازمی تعلیم کے سب بچوں کے لئے میونسپل سواری کا انتظام کیا جائے -

ڈیولپمنٹ بورڈ

معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ کانپور ارین ڈیولپمنٹ بورڈ ایکٹ میں ترمیم کرنیکا ارادہ کر رہی ہے تاکہ اس بورڈ کو توڑ کر اسکو میونسپل بورڈ میں ملا دیا جائے اور شہر کی ترقی کا کام جاری رکھنے کے لئے امپرومنٹ ٹرسٹ کی طرح کوئی نیا بورڈ بنا دیا جائے -

پوسٹمینوں کی ہڑتال ختم

خوشی کی بات ہے کہ پوسٹمینوں اور ڈاکخانہ کے دیگر نیچے کے عملہ کی ہڑتال ختم ہو گئی - اور ۷ - اگست سے ڈاک کی تقسیم باقاعدہ شروع ہو گئی ہے -

گورنمنٹ نے ملازمان کے جن مطالبات کو منظور کر لیا ہے - اس پر ملازمان مطمئن ہو گئے ہیں -

مالکان مکان کا ڈیپوٹیشن

انجمن مالکان مکان کا ایک ڈیپوٹیشن ۲ - اگست کی رات کو آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم یو - پی سے لکھنؤ میں ملا - اور ہاؤس اینٹ کنٹرول کے سلسلہ میں اپنی تکالیف اور مجبوریاں پیش کیں پنت جی نے انتہائی توجہ اور ہمدردی کے ساتھ مالکان مکانات کی تکالیف کو سنا اور جائز شکایات کے دور کرنیکا وعدہ کیا - یہ ڈیپوٹیشن پنڈت بابو لال مصرا ایڈوکیٹ کی سرکردگی میں گیا تھا - جسمیں ذیل کے حضرات شامل تھے - مسٹر اسٹینل برونا - سید احمد حسن اسپشل مجسٹریٹ درجہ اول پنڈت رودر دات باجپئی - مسٹر نریندر جیت سنگھ بار ایٹ لا شیخ یوسف علی ایڈوکیٹ - خواجہ عبد الوحید

۹ - اگست کو ہڑتال نہ کی جائے

شہر کانگرس کمیٹی کے پریسیڈنٹ مسٹر بیاری لال اگروال نے ایک بیان میں طالبعلموں سے درخواست کی ہے کہ وہ ۹ - اگست کو ہڑتال نہ کریں کیونکہ صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو نے ہڑتال کی ممانعت کی ہے اور طالبعلموں سے درخواست کی ہے کہ وہ کانگریس کے پروگرام کے موافق ۹ - اگست کا دن منائیں -

سیلاب کم ہو رہا ہے

گنگا میں سیلاب آنے سے ضلع اناؤ کے صدہا گاؤں تباہ ہو گئے ہیں اور دوسری پلیا سے متصل پانی نے زمین کو توڑ دیا اور صرف سمینٹ کی سلیب باقی رہ گئی - دو روز راستہ کانپور اور لکھنؤ کے درمیان بند رہا - لیکن اب جاری ہو گیا ہے - سیلاب کا زور ختم ہو کر اب گھٹتا جا رہا ہے

مہتروں کی ہڑتال

میونسپل بورڈ کے مہتروں کی ہڑتال کا آج (۸ - اگست) گیارہواں دن ہے - لیبر کمشنر نے مہتروں کی یونین کو لکھا ہے کہ وہ اپنے مطالبات ان کے سامنے رکھیں -

سبدِ گل

جزیرہ بکینی میں امریکہ کی جانب سے اٹیم بم کا تجربہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ اسی کی دیکھا دیکھی یہاں لکھنؤ میں صوبہ کے زمیندار صاحبان اپنے "ہوائی بم" کا تجربہ کر رہے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ ان کا یہ خانہ ساز بم امریکی بم سے کہیں زیادہ ہلاکت خیز ثابت ہوگا۔ اور اس سے سارا نظام شمسی تہ و بالا ہو جائیگا۔

اس بم کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ آسمان سے زمین کی جانب نہیں پھینکا جاتا ہے۔ بلکہ زمین سے آسمان کی جانب جاتا ہے۔ اس بم کے دو تجربے گنگا پرشاد میموریل ہال میں کیے جا چکے ہیں اور اگرچہ ابھی باوثوق ذرایع سے مکمل اطلاعات موصول نہیں ہوئی ہیں۔ لیکن ماہرین کا خیال ہے کہ اس نے چاند کے کرہ کو بری طرح جھنجھوڑ ڈالا مریخ میں نوے لاکھ مربع میل کا آر پار شگاف پیدا کر دیا۔ بیسیوں اجرام فلکی کو ریزہ ریزہ کر ڈالا ہے اور سورج کے ایسی ضرب کاری لگائی ہے کہ اسکی چولیں ہل گئی ہیں۔

۴۔ اور ۵۔ اگست کو اپنے اس "ہوائی بم" کی ہم کی قیادت کرتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا۔ اگر حکومت نے زبردستی ہماری جائدادیں۔ ہم سے چھیننے کی کوشش کی تو پھر خون خرابہ کی نوبت آجائے گی!"

"واہ! واہ! واہ!" پھر ارشاد ہو پھر! "نازک خیالی اور بندش کی چستی تو بس آپ ہی کا حصہ ہے!" کا ایک بے پناہ شور، غوغا جلسہ سے بلند ہوا۔

نواب صاحب نے اس داد سخن پر حاضرین کو جھک جھک کر سلام کیا۔ اور پھر آستین چڑھا کر اور حلق صاف کرکے فرمایا۔ "کانگریس ہم زمینداروں کو مٹانا چاہتی ہے لیکن ہم اسکو تباہ دینا چاہتے ہیں کہ مٹنے سے پیشتر ہم اپنی جانوں پر کھیل جائیں گے"

اس پر تعریف اور توصیف کا وہ حشر خیز غلغلہ اٹھا کہ ایک زمیندار راوی کے بموجب ایوان کی چھت بھی آٹھ دس ہاتھ اوپر اٹھ گئی اور تین بڈھے زمینداروں کو غش آگیا!

نواب صاحب کے بعد راجہ صاحب نے اپنے کلام کا یوں آغاز کیا: "آج ہم زمینداروں ہی کی بدولت کانگریس کو وزارتیں نصیب ہوئی ہیں"

"کیا کہنے ہیں راجہ صاحب! قلم توڑ دیا۔ آپ نے تو آسمان سے تارے توڑ لائے ہیں حقت!"

سارے جلسہ میں ایک کھلبلی مچ گئی اور کچھ اس قسم کا شور و غل مچا کہ ہال کے باہر لوگوں کو شبہہ ہوا کہ اندر بلوہ ہو گیا۔ لیکن بعد میں پتہ چلا کہ یہ کچھ نہیں صرف زمینداراں صاحبان خوش فعلیاں فرما رہے تھے۔

ایک زمیندار نے کہا "ہم قانون شکنی کریں گے!" دوسرے نے کہا "ہم سینہ کریں گے۔ لاٹھیاں کھائینگے جیل جائیں گے ..... وفور جذبات سے مقرر کی آواز بھر آئی اور سارا مجمع سسکیاں لینے لگا۔ تیسرے نے کہا "ہم زمین و آسمان کے قلابے ملا دیں گے"

چوتھے نے کہا۔ ہم نے تلوار کے زور سے زمینداریاں حاصل کی تھیں۔ اب تلوار ہی کے زور سے ان کی حفاظت کریں گے۔

غرضیکہ سارا جلسہ واٹرلو کا میدان بنا ہوا تھا ہر کوئی اپنی تیغ و تبر کی نمائش کر رہا تھا اور اپنے مقابلہ میں چنگیز و ہلاکو کو طفل دبستان ثابت کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا!

جلسہ "زمینداری زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں پر ختم ہوا ——— البتہ جلسہ کے باہر ایک بڈھے اور آزمودہ کار زمیندار کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا؎

خزاں کیا فصل گل کہتے ہیں کسکو کوئی موسم ہو
وہی ہم ہیں قفس ہے اور ماتم بال و پر کا ہے

لندن ۔ ۶۔ اگست۔ ہندستان کی کرکٹ ٹیم نے گلاوہ گرشائر کے مقابلہ میں اپنا میچ پانچ وکٹ سے جیت لیا۔

ادب

دوشیزہ ...

جبتک ممکن ... وقت ... اور وہ ایک ... سانس لے رہا ہوگا۔

عرشی منور تابناک قندیل یعنی سورج جس جس قدر بلند ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر جلد اس کی دوڑ کا اختتام ہوگا۔

اور اسی قدر غروب کے نزدیک ہوگا

اے میری حسین دوشیزہ یاد رکھ کہ عمر کا وہ اولین حصہ سب سے بہتر ہے کہ جب جوانی اور خون دونوں گرم ہیں اور اس حرارت کے اختتام پر بد اور اس سے بدتر زمانہ آتا ہے۔

ہند آشرم کو بالائے طاق رکھ اور اپنے شباب کا فائدہ اٹھا اور جبکہ یہ ممکن ہے اور اپنا شریک حیات بنا کیونکہ ایک دفعہ اپنے شباب کو ضایع کرکے تجھے ہمیشہ کے لیے پشیماں ہونا پڑے گا۔

عارضی حکومت کے لئے
والیسرائے کا نیا فارمولا

نئی دہلی۔ ۵۔ اگست۔ اورینٹ پریس کی اطلاع ہے کہ وائسرائے نے کانگریس اور لیگی لیڈروں کے سامنے عارضی حکومت کے سلسلہ میں ایک نیا فارمولا پیش کیا ہے۔ جس میں کانگریس کو چھ سیٹیں اور مسلم لیگ کو پانچ سیٹیں پیش کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ تین سیٹیں وہ اپنی مرضی سے بذریعہ نامزدگی پوری کرینگے یہ نامزدگیاں کانگریس اور لیگ کے مشورہ کے بغیر ہونگی۔ لیکن نامزدگیوں کے خلاف کونسل میں نمائندگی دیئے گئے عناصر کی خواہشات کا احترام کیا جائیگا۔

عارضی حکومت کی تشکیل فرقوں کی بنا پر نہیں بلکہ سیاسی پارٹیوں کے لحاظ سے عمل میں آئیگی۔ کانگریس کو اپنے کوٹا میں ایک ہریجن منتخب کرنے کے لیے کہا گیا ہے اور ساتھ ہی کانگریس کو مکمل آزادی دی گئی ہے کہ وہ اپنے کوٹا میں جسے چاہے منتخب کر سکتی ہے۔ لہذا اب کانگریس ایک نیشنلسٹ مسلمان کو بھی حسب خواہش عارضی حکومت میں بھیج سکیگی۔

اورینٹ پریس کے نمائندہ مقیم پونا کو معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں کانگریس ۸۔ اگست کو واردھا میں ہونیوالے ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے پہلے کوئی فیصلہ نہ کرے گی۔

گوالیار اسمبلی کا بجٹ سیشن

گوالیار۔ ۱۲۔ اگست۔ گوالیار اسمبلی کے اجلاس میں سید افتخار حسین نے ایک رزولیوشن پیش کیا۔ کہ محکمہ کنٹرول کی آمدنی کو ریاست میں تپ دق و دوسرے طبی کاموں میں صرف کیا جائے۔ حکومت کی طرف سے کنٹرولر آف سپلائز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ محکمہ کنٹرول میں کوئی منافع نہیں لیا جاتا ہے۔

ایک رزولیوشن کے ذریعہ تجویز کی گئی کہ جہاں طلبا کی تعداد ۱۵ اردو کے حق میں ہے وہاں انکو اردو میں تعلیم دی جائے اور یہ رزولیوشن پاس ہو گیا۔ سید عبد الستار نے ایک ریزولیوشن پیش کیا کہ ویکلی جیاجی پرتاپ کے کچھ صفحے اردو کے لیے مخصوص کر دیے جائیں۔ لیکن رائے شماری میں تحریک کو شکست ہوئی۔

اسمبلی میں اگلے روز بجٹ پیش ہونے پر انجمن اسلام پارٹی نے واک آؤٹ کیا۔ ہاؤس کے ہریجن ممبر نے بجٹ پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اس میں ہریجن ادھار کے لئے بہت کم رقم دی گئی ہے اس کے بعد اجلاس اگلے روز کے لیے ملتوی ہو گیا۔

لکھنؤ۔ ۵۔ اگست۔ اطلاع ملی ہے کہ الہ آباد اور جونپور ایکسپریس کے انجن کی ٹکر اپر انڈیا ایکسپریس سے جنگھائی اور بھولپور کے سٹیشنوں کے درمیان ہوگئی لیکن کسی شخص کو کوئی چوٹ نہیں آئی۔

الف سوال

ہندستانی عورت ...

... آتا ہے تو پھر عورت مرد پر حکومت چلانے لگتی ہے پس سوال اب یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر مردوں اور مردوں کے درمیان کس طرح بہتر تعلقات رکھے جا سکتے ہیں؟ ایک معتدل سماج میں دونوں کے تعلقات ایکتا اور آپس کے تال میل کے تاروں سے بندھے ہوئے ہوتے ہیں اور اس سے گھٹنا یا بڑھنا سماجی برائی میں شامل ہے۔

عہد قدیم میں ہندوستان کی عورت اور مرد کے سماجی تعلقات کا کیا رنگ تھا۔ اس کے بارے میں پوری سچائی کے ساتھ ہمیں افسوس ہے کچھ بھی نہیں کہہ سکتے۔ مگر یہ کہنا کچھ زیادہ غلط اور بے محل بھی نہ ہوگا۔ کہ ان کے سماجی تعلقات مساوات اور ایکتائی کے تھے بعض اور معاملوں میں یہ خوشگواری ہو یا نہ ہو لیکن اس معاملے میں نرمی تھی۔

ہندوستان کی تاریخ صدیوں کے رنگا رنگ صفحوں سے بکھری ہوئی پڑی ہے نیچے ہندوستان کی گزشتہ زمانہ کے کچھ ایسے حالات دیے جاتے ہیں جس سے ہندوستانی عورت کے شاندار ماضی کا پتہ چلتا ہے۔ یہ حالات چند ذی علم عورتوں کے ہیں جنھوں نے ہندوستان کی تاریخ میں نام پیدا کیا ہے۔

میترادی

یہ مشہور سنسکرت عالم متر اکی لڑکی تھی۔ باپ نے اپنی اس لڑکی کو پڑھانے لکھانے پر بڑی کوشش صرف کی تھی۔ جب شادی کی عمر کو پہونچی تو باپ نے اس کی شادی مشہور بزرگ جگنا والکیا سے کر دی۔ ان بزرگ کا وردھا نامک اپنشد لکھا ہوا ہے۔ ان دونو کا جوڑا بہت ہی عمدہ ثابت ہوا۔ دونوں عالم تھے دونوں سوچ بچار کے عادی تھے۔ اس اپنشد میں میترادی اور ان کے شوہر کے درمیان اکثر جو مباحثے ہوئے ہیں وہ بھی درج ہو گئے ہیں اور پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک وقت ایسا آیا کہ میترادی کے شوہر نے دنیاوی زندگی چھوڑ کر جنگل میں رہنے کی ٹھانی اور بیوی سے مشورہ کیا۔ تجویز یہ تھی کہ جس قدر مال املاک ہے وہ سب میترادی نے اپنے شوہر سے دریافت کیا کہ کیا دنیاوی مال و دولت سے انسان کو پورا سکھ اور مکتی مل سکتی ہے۔ یہ سنکر میترادی نے زور سے کہا "جب دولت انسان کو مکت نہیں کر سکتی تو اس کے رکھنے سے کیا حاصل ہے۔ اس لیے مجھے بتاؤ کہ یہ آرزو (مکتی) کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اس پر میترادی اور جگنا والیکا کے درمیان مکتی کے مضمون پر بڑی لمبی بحث ہوئی ہے۔ اس موقع پر میترادی نے جو جو سوال کئے ہیں۔ اور جس جس طرح اپنے شبہات رفع کئے ہیں۔ اس سے ان کی علمی فکر اور لیاقت کا زبردست پتہ چلتا ہے۔

گرگی

مشہور بزرگ واچکنو کی لڑکی تھیں اور میترادی کی رشتہ دار تھیں۔ میتھلا کے راجہ جنک کے زمانہ میں گزری ہیں۔ اس زمانہ میں ایک بڑا یگنا ہوا تھا۔ اس موقع پر راج کے جس قدر مرد اور عورت عالم تھے وہ سب اس جگہہ جہاں یگن ہوا تھا جمع ہوئے تھے۔

اس موقع پر ایک ہزار گائیں سونے کے ساتھ خیرات میں دی جاتی تھیں۔ عالموں اور مصنفوں کے اس ذی علم مجمع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے۔ راجہ نے کہا تھا ــ "آپ میں سے جو سب سے زیادہ عقلمند ہو وہ گوئیں قبول کرے"۔ سب عالم چپ سادھ گئے۔ کوئی یہ جرأت کرنے کے لیے تیار نہیں تھا کہ سر دربار یہ اعلان کر دے کہ مجھ سے بڑھکر کوئی عقلمند عالم نہیں ہے۔ دربار منڈپ میں بالکل خاموشی چھائی تھی۔ جگنا والیکا وشی نے اپنے چیلوں کو حکم دیا کہ سب گوئیں اکھٹی کرکے گھر لے جائیں۔

بچوں کی دنیا

اتفاق میں برکت ہے

(جناب بلدیو سنگھ جین بیرا ٹھی۔ ریواڑی)

عرصہ گذرا رام نگر میں ایک اندھا اور ایک لنگڑا رہا کرتے تھے۔

گرمی کا موسم تھا اور دوپہر کا وقت۔ لو سے بچنے کے لئے سب لوگ اپنے اپنے کواڑ بند کئے تھے۔ طالب علم جبڑا و قہراً اسکول میں گھر کے لئے بتایا ہوا کام جلدی سے ختم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور بڑے بوڑھے چارپائیوں پر لیٹے ہوئے بے چینی سے کروٹیں بدل رہے تھے۔

اچانک۔ آگ... "آگ" کی رونگٹے کھڑی کر دینے والی صدا نے سبکو چونکا دیا۔

لوگوں کے ہوش اڑ گئے اور بدحواسی کے عالم میں ادھر ادھر بھاگنے لگے۔

اندھیرا اور لنگڑا ایک ہی محلے میں رہتے تھے۔ وہ بھی گھر سے نکل آئے۔ لیکن انھیں ڈر تھا کہ اس "بدحواسی" میں ہمیں کوئی نہیں پوچھے گا کہ کس کھیت کی مولی ہیں اور ہمیں اپنی جان سے ہاتھ سے دھونے پڑیں گے۔

آگ لحظہ بہ لحظہ بڑھ رہی تھی اور انھیں اپنی موت سر پر دکھائی دینے لگی تھی۔

لیکن کسی دانا کا قول ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے، یک بیک اندھے کو ایک تجویز سوجھی۔ اس نے لنگڑے سے کہا۔ "بھائی!" اب بیٹھے رہنے کا وقت نہیں! یہ تو تم جانتے ہو کہ تمھارے آنکھیں ہیں۔ لیکن دوڑ نہیں سکتے۔ میں دوڑ تو سکتا ہوں لیکن آنکھیں نہ ہونے سے کی وجہ سے ٹھوکر لگنے کا خطرہ ہے اگر تم چاہو تو میں تمھیں اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتا ہوں تم میری رہبری کرنا اور اس طرح ہم دونوں بھاگ کر اپنی جان بچا سکیں گے"

لنگڑا فرط مسرت سے اچھل پڑا اور کہنے لگا۔ بھئی واہ! تجویز تو خوب ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ یہ کہکر وہ اندھے کی پیٹھ پر سوار ہو گیا اور اسے راستہ بتانے لگا۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں وہ گاؤں سے باہر نکل گئے اور اس طرح اپنی جان بچائی۔

کسی نے سچ کہا ہے۔ "اتفاق" میں بڑی طاقت ہے اور اس سے ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں۔

---

۴ یہ سب گائیں یگیہ کی جگہہ جمع تھیں۔ اس بات پر سارا مجمع ناراض ہو گیا۔ جنک کے درباری رشی اسوالا نے پوچھا۔ کیا آپ یہاں سب سے بڑے عالم ہیں۔ یگنا والیکا نے جواب دیا:—

"نہیں آپ سب لوگ بڑے بڑے عالم ہیں۔ میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ میں تو گوئیں اسلئے اپنے گھر لئے جا رہا ہوں کہ مجھے وہ بہت ہی پسند آئی ہیں۔

اسوال اپنے آپ کو بہت عالم سمجھتا تھا اس نے کہا کہ اچھا ہم سے مباحثہ کرو۔ مباحثہ ہوا اور اسوال کو ذرا سی دیر میں لاجواب کر دیا گیا۔ اس کے بعد دو اور عالموں نے چیلنج کیا۔ ایک کا نام ارتھگ بھگ تھا۔ اور دوسرے کا کاہون۔ ان دونوں کو بھی منہ کی کھانی پڑی۔ اس کے بعد گرگی جو اس مجمع میں موجود تھیں آگے بڑھیں اور انھوں نے جگنا والیکا سے پے در پے کئی سوال کیے۔ ان سوالوں سے اس مہلا کی اپچ اور دماغی صلاحیتوں کا عجیب و غریب پتہ چلتا ہے۔ مجمع نے ان سوالوں کی خوب داد دی۔ (باقی آئندہ)

حکومت سندھ کا تنخواہ بڑھانیکا حکم ملتوی

کراچی۔ ۳۔ اگست۔ حکومت سندھ نے نئی منظور شدہ تنخواہوں کی سکیل کی زیادتی کو ملتوی کر دیا ہے۔ یہ التوا کولیشن پارٹی کے لیڈر مسٹر جی۔ ایم سید کے آئینی اعتراض کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ پریس نوٹ میں بتلایا گیا ہے کہ کن حالات میں یہ تنخواہیں بڑھائی گئیں۔ اور اب ان کو عارضی طور پر ملتوی کیا جاتا ہے۔

پردۂ فلم

لندن کے نگار خانے

(مسٹر ایرک نیوٹن کے قلم سے)

انیسویں صدی کے اواخر کے فرانسیسی شاہکار آویزاں میں جن میں مانے۔ دیگا رفاں گورج۔ مونے۔ گاگن اور سیورہ کی تیار کردہ بہترین تصویریں شامل ہیں۔

ایک دوسرے کمرے میں ۱۹ ویں صدی کے برطانوی شاہکار رکھے ہوئے ہیں۔ ان تصویروں کا تعلق زیادہ تر فن کے رومانی پہلو سے ہے۔ اس نگار خانہ میں ٹرنر اور جان مارٹن کے بہترین شاہکار موجود ہیں۔ یعنی تصویروں شہروں کی اندھا دھند تباہی کے مناظر پیش کئے گئے ہیں۔ اگرچہ یہ تصویریں جوہری بم وغیرہ کی ایجاد سے بہت پہلے کی ہیں۔ لیکن آج جان مارٹن کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہو چکا ہے۔

آرٹ کونسل آف گریٹ برٹین اور برٹش کونسل دونوں مصوری کے بعض بہترین نمونے جمع کر رہی ہیں۔ ان شاہکاروں میں شیزان۔ رونالٹ اور براق کے علاوہ پکاسو اور ماتیسے کی بنائی ہوئی تصویریں شامل ہیں۔

ٹاٹے کے نگار خانے میں سب سے زیادہ دلچسپ مسٹر ونسنٹ میسی کی جمع کردہ وہ تصویریں ہیں جو برطانوی مصوروں کے موٹے قلم کی شرمندہ احسان ہیں۔ مسٹر میسی لندن میں کناڈا کے ہائی کمشنر تھے۔ یہ مجموعہ بڑی حد تک برطانوی مصوری کا نمائندہ ہے۔ اگرچہ اس میں وہ تصویریں شامل نہیں جنکا تعلق زندگی کے غیر مادی پہلو سے ہے۔

ان مصوروں میں ایسٹر اور سیکر کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان دونوں کا دوران جنگ میں انتقال ہو گیا تھا۔ ان دونوں کے نمائندہ شاہکار اس مجموعہ میں شامل ہیں۔

آگسٹس جان کے آٹھ شاہکار بھی پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں سے پانچ نقش ایسے ہیں جو آگسٹس جان کے فن کی جان ہیں۔

سرکاری جنگی مصور پال ناش کی بعض تصویریں بھی نمائش کے لیے رکھی گئی ہیں۔

اسٹینلے اسپنس کے موٹے قلم سے بعض قدرتی مناظر بھی پیش کئے گئے ہیں۔ جن سے قطع نظر دوسرے پہلوؤں کے اس پہلو پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ کہ وہ مذہبی اور روحانی موضوعات کو بھی تصویروں کا جامہ پہنا سکتا تھا۔

ایک اور قابل ذکر مصور میتھیو اسمتھ ہے جس نے ہوش اور رنگ سے تمام مصوروں کی بہ نسبت زیادہ کام لیا ہے۔ اس نقوش زیادہ تر عریاں اجسام اور پھولوں پر مشتمل ہیں۔

وفرے کا نگارخانہ

۱۹۳۹ء سے قبل انگلستان میں ونیفریڈ نکلس کا آرٹ بخوبی معروف تھا۔ لیکن گذشتہ دس سال سے لندن میں اسکی کوئی تصویر دیکھنے میں نہیں آئی۔

ونیفرڈ نکلس کی نمایاں صفات سادگی، وضاحت اور معصومیت ہیں۔ اسکی تصویریں منہ سے بولتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

ایگنو کے نگار خانہ میں ۱۸ ویں صدی کے اواخر سے انیسویں صدی کے آواخر تک کی تمام تصویریں شامل ہیں ان تصویروں میں شان و شکوہ کی بجائے نفاست زیادہ پائی جاتی ہے۔

مشہور برطانوی مصوروں گرٹن۔ ٹرنر۔ کوٹمین اور ڈی ونٹ کے شاہکار اگر دیکھنا ہوں تو ان تصویروں پر ایک نظر ڈالنا چاہیئے۔ ٹرنر کے شاہکار جن میں مناظر قدرت مثلاً دھند میں غروب آفتاب۔ بارش کے بعد دھنک کا اچانک نکلنا۔ یا شفق میں سے پہاڑوں کا نظر آنا عجیب دلکشی اور ندرت کے حامل ہیں۔

دو غیر سرکاری وزیر مقرر کئے جائینگے

گوالیار۔ ۳۔ اگست۔ مہاراجہ گوالیار نے اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق پبلک کو حکومت کے انتظام میں حصہ لینے اور مدد کرنے کا موقع دینے کے لیے دو غیر سرکاری وزیروں کی تقرری کا اعلان کیا ہے۔

ان وزیروں کو وہ محکمے سپرد کیے جاویں گے جن کا تعلق عوام سے ہوگا۔ اس سلسلے میں انتظامات ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ عنقریب ہی ان وزیروں کے نام ہونیکا اعلان کر دیا جائیگا۔

[illegible] اپنے اصول کو ترک نہیں کریگی

مسٹر جناح کو سردار پٹیل کا جواب

اقوال زریں

اپنے کام کی رفتار کو ذرا سست کر دیجئے۔ اس صورت میں آپ خوش اسلوبی سے زیادہ دن تک کام کر سکینگے۔

سال میں ایک ماہ کی تعطیل منایئے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہر ہفتہ یا ہر مہینے میں تعطیل اور راحت کے چھوٹے چھوٹے وقفے نکالئے۔

تمام ذمہ داریاں اپنے ہی اوپر نہ رکھیئے بلکہ دوسروں کو بھی اختیارات سونپ دیجئے۔

اگر آپ کو آرام کی نیند نہیں آتی تو طبیب کے مشورے سے غذا میں اصلاح کیجئے اور یہ کافی نہ ہو تو خواب آور دواؤں اور دوسری مسکن تدابیر سے مدد لیجئے۔

تمباکو زیادہ استعمال نہ کیجئے۔ کیونکہ اس کی پیہم تحریک اعصاب کو بہت جلد تھکا دیتی ہے۔

غصے سے بچیئے کیونکہ یہ بہت جلد تھکا دیتا ہے اور انسان کو قبل از وقت بوڑھا کر دیتا ہے۔

اگر آپ کو کھیل اور ورزش کا شوق ہے تو اس میں اعتدال ملحوظ رکھیئے۔ اور تھکا دینے والے کھیل یا سخت ورزش سے بچیئے۔

اگر آپ کا جسم موٹا ہو رہا ہے اور وزن بڑھ رہا ہے تو اپنی خوراک میں روغن اور شکر بہت کم کر دیجئے۔

اگر آپ کے قلب کے عضلات بہت اچھی حالت میں نہ ہوں تو دوڑ بھاگ کم کیجئے اور اپنی زندگی کو ہر پہلو سے سست رفتار بنا دیجئے۔

صبح کی ہوا خوری کا خاص اہتمام رکھیئے۔ نیز غذا میں خاص احتیاط کیجئے۔ یعنی زود ہضم اور ہلکی ہو۔

موج تبسم

ایک زمانہ مدرسہ میں اتفاق سے انسپکٹر تشریف لے گئے اور ایک طالبعلم سے فرمایا کہ بتاؤ تین چار کتنے ہوئے؟

طالبعلم۔ "بارہ"

انسپکٹر۔ ہاں ٹھیک ہے۔ اچھا تو میں اس کے معاوضہ میں بارہ مٹھائی انعام دوں گا۔

طالبعلم۔ اگر مجھے یہ اول ہی سے معلوم ہوتا کہ اس کے معاوضہ میں مٹھائی ملے گی تو میں زیادہ نمبر دیتا تاکہ زیادہ مٹھائی کھانے کو ملتی ہے۔

گاہک:۔ تم اشتہار کیوں نہیں دیتے؟

دوکاندار:۔ ایک بار دیا تھا۔ برباد ہوتے ہوتے بچ گیا۔

گاہک:۔ اجی حضرت وہ کیسے؟

دوکاندار:۔ اشتہار دیکھکر خریدار آنے لگے اور میرا جتنا مال تھا۔ قریب قریب سب خرید لے گئے۔

اوستاد:۔ کس بیوقوف نے یہ بھول یہاں رکھے ہیں؟

ایک لڑکا:۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے۔

اوستاد:۔ اہاہا۔ کیسے عمدہ پھول ہیں۔

لڑکا (ماں سے) آج ہمارے اوستاد نے ایک سوال کیا۔ جسکا جواب ہمارے درجہ میں ایک ہی لڑکے نے دیا۔

ماں:۔ بیٹا میرے خیال میں تو ہی وہ ہشیار لڑکا ہے۔

لڑکا:۔ ہاں وہ لڑکا میں ہی ہوں۔

ماں (خوشی کے لہجہ میں) وہ کون سوال تھا۔

لڑکا:۔ اوستاد نے ہم سے پوچھا کہ کھڑکی کا شیشہ کس نے توڑا۔ میں نے کہا۔ میں نے۔

ایک بچہ زور سے رونے لگا۔ ماں نے بچہ سے دریافت کیا۔ کہ کیوں روتا ہے کیا ہوا؟

بچہ دوپہر کو چوٹ لگی تھی۔ (ماں) "تب ہی کیوں نہ رویا"

بچہ:۔ اس وقت تو میں کھیل رہا تھا۔

دلچسپ معلومات

امریکہ میں روزانہ ۵ ۴ کروڑ ۵ ۹ لاکھ ڈالر (ڈالر تقریباً تین روپے کے برابر ہوتا ہے) اس میں ایک کروڑ پچاس لاکھ دودھ دہی وغیرہ کی نذر ہوتا ہے۔

کاغذ کے ڈبے میں پانی بھر کر اگر آگ پر رکھا جائے تو پانی گرم ہو جاتا ہے۔ لیکن کاغذ جلنے نہیں پاتا ہے۔

بلاٹنگ پیپر پر ایک چھوٹی سی سوئی رکھکر اگر آہستہ سے پانی پر رکھا جائے تو تھوڑی دیر میں کاغذ تو پانی میں ڈوب جائیگا مگر سوئی پانی پر تیرتی رہیگی۔

ایرانیوں کی لغت میں سال کے ہر ایک دن کے لیے مختلف نام ہیں۔

لیکچر دینے والا ہوسطاً ساڑھے سات ہزار الفاظ ایک گھنٹہ میں بولتا ہے۔

انسان کا جسم چالیس سال تک وزن میں بڑھتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے۔

بعض ہاتھی دو سو سال تک زندہ رہے ہیں۔

ہاتھی پانچ گھنٹے روزانہ سے زیادہ نہیں سوتا ہے۔

بمبئی۔ یکم اگست۔ لوکمانیہ مہاتما تلک کی برسی منانے کے سلسلہ میں ایک پبلک جلسہ میں سردار پٹیل نے مسٹر جناح کے ان اعتراضات کا جواب دیا۔ جو انھوں نے مسلم لیگ کی کونسل اور پریس کانفرنس میں کئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مسٹر جناح واقعی کوئی مفید کام کرنا چاہتے ہیں تو انھیں چاہیئے کہ وہ دوستانہ طریقہ سے بات چیت کریں اور دھمکیاں دینا چھوڑ دیں۔ ہم چاہیں یا نہ چاہیں برطانیہ نے ہندوستان کو خالی کرنیکا ارادہ کر لیا ہے۔ کیونکہ وہ ان حالات میں یہاں پر نہیں رہ سکتا۔ اس لیے یہ چیز مسلمانوں کے لئے مفید ہے کہ وہ اپنے موجودہ رویہ کو چھوڑ کر دست تعاون آگے بڑھائیں۔ سردار پٹیل نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور لیگ کونسل کی میٹنگوں کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جلسوں میں مسلم لیگ پر کسی قسم کی نکتہ چینی نہیں کی گئی۔ لیکن لیگ کونسل کے جلسہ میں کانگریس کو جی بھر کر کوسا گیا مسٹر جناح اور دیگر لیگی مقررین نے اپنی تقریروں میں جو زبان استعمال کی ہے۔ اسکا کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان تقریروں سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ ان لوگوں کی کیسی ذہنیت ہے۔ ان تقریروں سے صاف ظاہر ہو گیا کہ مسلم لیگ کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرنا نہیں چاہتی۔ اب مسٹر جناح یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ انھوں نے مسلم لیگ کے ہاتھ میں ایک ایسا پستول دیا ہے جو کانگریس اور حکومت برطانیہ دونوں کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی کئی مسلم لیگیوں نے خطابات بھی ترک کر دیے۔ کیونکہ انکے خیال میں یہ چیز حکومت برطانیہ کے منہ پر چپت ہے مگر انھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کی یہ نمایش کسی کو بھی متاثر نہیں کر سکتی۔

کانگریس کو دھمکی

لیگیوں نے حکومت برطانیہ کے ساتھ براہ راست ٹکر لینے کی جو دھمکی دی ہے۔ اگر وہ صحیح ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ لیگ حکومت سے نہیں بلکہ کانگریس سے ٹکر لینا چاہتی ہے۔ کیونکہ انگریز ہندوستان کو چھوڑ کر بہت جلد جا رہے ہیں۔ اسلئے یہ دھمکی کانگریس کو دی جا سکتی ہے۔ اگر ان دھمکیوں کا مطلب کانگریس کو مرعوب کرنا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کانگریس دھمکیوں سے مرعوب ہو کر اپنے اصولوں کو قربان کرنیوالی جماعت نہیں۔ مسٹر جناح نے مجھے لیگ کی بے اطمینانی کا ذمہ وار ٹھہرایا ہے اور کہا ہے کہ میں نے کانگریس کی طرف سے وزارتی مشن کو عجیب غریب باتیں بتائیں۔ لیکن مسٹر جناح اپنے الزام کی تائید میں ایک مثال بھی پیش نہ کر سکے۔ درحقیقت مسٹر جناح نے وزارتی مشن سے ساز باز کی اور ایسی باتیں کرنے کی کوشش کی کہ جنھیں عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ اب وہ ان وعدوں کو پورا نہ کرنے کا شکوہ کر رہے ہیں اور اس لئے ان کا ناراض ہو جانا قدرتی ہے۔ کانگریس نے کبھی کسی بات کو چھپانے کی کوشش نہیں کی بلکہ ہر ایک بات کو صاف طریقہ سے بیان کر دیا۔

مسٹر جناح نے کانگریس کو شکست دینے کی کوشش کی مگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔ وہ کانگریس کے تعاون کے بغیر ہی عارضی حکومت بنانا چاہتے تھے مگر انھیں اس بات میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ مشہور وکیل سر اسٹیفورڈ کرپس نے ۱۶۔ جون والے اعلان کا پیراگراف نمبر ۸ کا کچھ اور مطلب نکالا اور مسٹر جناح اسی پیراگراف کا کچھ اور مطلب نکالتے ہیں۔ جو بالکل متضاد ہے۔ دونوں اصحاب قابل وکیل ہیں اور اگر وہ اس بات پر سمجھوتہ نہ کر سکے کہ اس پیراگراف کا صحیح مطلب کیا ہے تو کانگریس پر الزام کیوں دیا جائے۔

لیگ حکومت نہیں بنا سکتی مسٹر جناح کی شکایت

یہ ہے کہ کانگریس نے مشن کے ۱۶۔ مئی والے بیان کو منظور کر کے لیگ کے لیے یہ بات ناممکن بنا دی کہ وہ کانگریس کے تعاون کے بغیر عارضی حکومت بنا سکے۔ مسٹر جناح کو معلوم ہے کہ کانگریس لیگ کو حکومت بنانے کی اجازت دے سکتی ہے بشرطیکہ وہ ایسا کریں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ لیگ ایسا نہیں کر سکتی۔

کولیشن ناممکن ہے

میں یہ بات صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ مسلم لیگ اور کانگریس میں کولیشن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دونوں جماعتیں متضاد نظریے رکھتی ہیں۔ ان جماعتوں میں کولیشن کی ہر کوشش کا انجام ناکامی ہوگا۔ دوران جنگ میں انگلستان کے اندر لیبر پارٹی اور کنزرویٹو پارٹی میں کولیشن تھی کیونکہ اس وقت ان کا مشترکہ مقصد تھا کہ جاپان اور جرمنی کو شکست دی جائے۔ لیکن ہندوستان میں حالت یہ ہے کہ مسٹر جناح پاکستان قائم کرنا چاہتے ہیں اور کانگریس متحدہ ہندوستان کی حامی ہے۔ اس لیے ان پارٹیوں کی کولیشن ناممکن ہے۔ کیونکہ ان کا مقصد ایک نہیں ہیں۔ میں یہ بات نہیں سمجھ سکتا کہ لیگ کو کن نئے حالات کے تحت اپنا فیصلہ بدلنا پڑا؟ مسٹر جناح اس لیے پنڈت نہرو کی اس پریس کانفرنس کے خلاف شکوہ کر رہے ہیں۔ جس میں انھوں نے کہا تھا کہ کانگریس نے کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی میں جانا منظور کیا ہے۔ اور وہ وہاں جا کر ہر ایک کام اپنی مرضی کے مطابق کرے گی۔

مسٹر جناح بھول رہے ہیں کہ انھوں نے بھی دہلی میں لیگ کونسل کے اجلاس میں اگر اس سے زیادہ نہیں تو اسی قسم کی باتیں کہی تھیں۔ انھوں نے کہا تھا کہ لیگ اس لئے مستقبل نظام کو منظور کرتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے اندر پاکستان کے پہلو لئے ہوئے ہیں اور وہ اسکی بنیادوں پر پاکستان کا عظیم الشان محل تیار کریگی۔ اسی تقریر میں انھوں نے کہا کہ کانگریس نے شکر میں لپٹی ہوئی پاکستان کی ٹکیہ کو کھا لیا۔ ان تجاویز کو منظور کرنے کے متعلق ریزولیوشن میں بھی اس قسم کی باتیں ہیں۔ اسلئے مسٹر جناح کس منطق کی رو سے کانگریس پر الزامات عائد کر رہے ہیں۔

کانگریس کا فیصلہ نہیں بدل سکتا

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کو ایک حرف یا نقطہ کی تبدیلی کے بغیر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے کھلے اجلاس میں زبردست بحث و مباحثے کے بعد منظور کر لیا تھا۔ کوئی بھی شخص آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اس مقدس فیصلہ کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ کانگریس ایک باعزت جماعت ہے اور وہ کبھی بھی اپنے کئے ہوئے فیصلہ کو نہیں بدل سکتی اور نہ ہی وعدہ خلافی کر سکتی ہے۔ مستقل نظام کے متعلق تجاویز کو چار پارٹیوں یعنی کانگریس مسلم لیگ دیسی حکمرانوں اور برطانوی حکومت نے منظور کر لیا ہے۔ کانگریس ایسے مقدس فیصلہ کو بدلنے کی ذمہ داری نہیں لے سکتی۔ اگر مسلم لیگ نے اس فیصلہ کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر بدلا ہے تو اسے اس بات کی ذمہ داری دوسروں پر ڈالنے کے لیے بہانے کی تلاش نہیں کرنی چاہیئے۔ اسے اپنے فیصلہ کا خمیازہ بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ہریجنوں کیلئے اچانک ہمدردی

مجھے حیرانی ہے کہ مسٹر جناح کے دل میں ہریجنوں کے لئے یکایک ہمدردی کس طرح پیدا ہو گئی انھوں نے مجوزہ عارضی حکومت میں اچھوتوں کی کو مناسب نمایندگی دینے کی پرزور مخالفت کی تھی۔ انھوں نے اعتراض کیا تھا کہ ہریجنوں کو اتنی ہی نمایندگی دی جائے جتنی کہ باقی چھوٹی چھوٹی اقلیتوں کو دی جائے گی۔ مسٹر جناح کے اس دعویٰ کو کہ وائسرائے نے عارضی حکومت میں انھیں یقین دلایا تھا۔ کہ اس حکومت میں ۱۲:۔۵۔۵۔ کی نسبت نمایندگی دی جائے گی سردار پٹیل نے کہا وائسرائے نے اس بات کی تردید کر دی۔ لیکن پھر بھی مسٹر جناح اس

(باقی صفحہ ہذا کالم ۳ پر ملاحظہ ہو) ۴

۴ بات کو رٹتے رہے۔ اگر ایک منٹ کے لیے یہ مان لیا جائے کہ وائسرائے نے مسٹر جناح کو اس قسم کا یقین دلایا تھا تو مسٹر جناح جیسا عقلمند آدمی اس بات پر کیسے یقین کر سکتا تھا کہ کانگریس اس اسکیم کو منظور کریگی۔ کانگریس نے کھلم کھلا اعلان کر دیا تھا کہ وہ عارضی حکومت میں کسی قسم کی پیرٹی کو منظور نہیں کریگی۔

عارضی حکومت میں کانگریس کو الگ رکھنے کے لئے شائع شدہ خط و کتابت سے مسٹر جناح کا راز فاش ہو گیا۔ اب مسٹر جناح کو وزارتی مشن کے خلاف واویلا کرنیکا کیا حق ہے۔ مسٹر جناح نے کانگریس کو فرقہ وارانہ جماعت ثابت کرنیکی ناکام کوشش کی۔ انھیں یہ بات پہلے سے معلوم ہونی چاہیئے تھی کہ کانگریس اس طرح کی ہر ایک سازش کا مقابلہ کرے گی۔ اسلیے وزارتی مشن کو اس طرح کوسنے سے انھیں کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ مسٹر جناح وزارتی مشن کی اسلیے مخالفت کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس کی طرف سے کھلم کھلا یہ اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر جناح کو مسلمانوں کا واحد نمایندہ نہیں مانا جا سکتا۔ مسٹر جناح نے وزارتی مشن اور کانگریس دونوں کو گالیاں دیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی گالیوں سے کانگریس یا وزارتی مشن اپنے فیصلہ کو بدل دے گا۔ جب سے مسٹر جناح نے کانگریس کو چھوڑا ہے۔ تب سے انھوں نے کانگریس کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ دوسری طرف کانگریس نے کئی بار ان سے مفاہمت کرنے کی کوشش کی اور ان کے ناجائز مطالبات کو بھی منظور کیا۔

لیگی لیڈر کو پیشکش

جبکہ کانگریس ہر قسم کی پیرٹی کے خلاف ہے۔ میں مسٹر جناح کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ فرقہ پرستی کو چھوڑ کر قوم پرستی کو اپنائیں تو انھیں ان کی مرضی کے مطابق حکومت بنانے کی اجازت دی جائیگی۔ اس وقت تک مسلم لیگ حصول پاکستان کے لئے برطانوی حکومت کی مددلیتی رہی۔ لیکن وہ وزارتی مشن کو اپنے مطالبہ کی معقولیت کا قائل نہ کر سکی۔ اس نے پاکستان کی نامنظوری کے متعلق وزارتی مشن کی تجویز کو مان لیا تھا۔ اس لئے گڑے مردے اکھاڑنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ پاکستان کے معاملہ پر وزارتی مشن نے اچھی طرح غور کیا۔ لیگ اسکی معقولیت اقتصادی یا سیاسی طریقہ سے ثابت نہ کر سکی۔ اسلیے وزارتی مشن نے اسے منظور نہیں کیا۔ اگر مسٹر جناح واقعی کوئی مفید کام کرنا چاہتے ہیں تو انھیں چاہیئے کہ وہ معاملہ کو طے کرنے کی کوشش کریں۔

یو۔پی کے تین نئے وزیر

لکھنؤ ۔ ۷ ۔ اگست ۔ آج صبح تین نئے وزیر مسٹر نثار احمد شیروانی ۔ مسٹر حکم سنگھ اور مسٹر گردھاری لال نے حلف وفاداری لیا ۔ جب وہ یو۔پی کی قانون ساز اسمبلی میں اپنے دوسرے کابینی شرکائے کار کی صف میں اپنی نشستوں پر بیٹھنے لگے تو تالیوں سے گونج اُٹھا ۔ ان نئے اضافوں سے اب وزیروں کی تعداد ۹ ہوگئی ۔

آج ایوان کے اراکین بڑی تعداد میں موجود تھے اور چونکہ لوگوں کو اُمید تھی کہ زمینداری والی قرارداد پر دلچسپ بحث ہوگی ۔ اس لئے گیلریاں بھی کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں ۔ سوالات کا وقت جب ختم ہوگیا ۔ تو وزیر اعظم پنت کے مختصر سے بیان میں تالیوں کی گونج میں تینوں وزیروں کی تقرری کا اعلان کیا جن کو حسب ذیل قلمدانِ وزارت سپرد ہوئے ہیں ۔

مسٹر نثار احمد شیروانی ۔ زراعت اور شعبہ پرداشت امواشی ۔

مسٹر حکم سنگھ ۔ مال جنگلات ۔

مسٹر گردھاری لال ۔ آبکاری ، اسٹامپ اور رجسٹری ۔

اسپیکر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے اپنی اور اراکین ایوان کی طرف سے نئے وزیروں کو مبارک باد دی ۔

مسٹر حکم سنگھ نے نئے وزیروں کی طرف سے اسپیکر ، وزیر اعظم اور اراکین ایوان کا شکریہ ادا کیا ۔ کہ وہ اس اعتماد کے لائق سمجھے گئے اور ان کا گرم جوشی سے استقبال کیا گیا ۔ انھوں نے کہا کہ ہم لوگ اس ذمہ داری کو محسوس کرتے ہیں جو ہمیں سپرد کی گئی ہے ۔

ہندوستانی صنعت کی نمائش

الہ آباد ۔ ۶ ۔ اگست ۔ بنگال کے ایک مشہور کانگریسی مین مسٹر جے نیوگی الہ آباد پہنچے اور پنڈت جواہر لال نہرو سے ہندوستانی صنعت کی نمائش کے سلسلے میں گفتگو کی ۔ یہ نمائش دسمبر میں ایڈن گارڈن کلکتہ میں منعقد ہوگی ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو نے اس سلسلہ میں بڑی دلچسپی ظاہر کی ۔

ورکنگ ...

وارد ھا ... جواہر لال نہرو ... وار ... کے اس اجلاس ... ممکن ہے ایک ... چونکہ مہاتما ... نہیں کر ... آج رات کو ... سے اپنی ملاقات ... کے متعلق ...

ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں بھی یہی دو مسئلے پیش ہوں گے اور خیال کیا جاتا ہے کہ صدر کانگرس کے بیان کے بعد ایک مباحثہ ہوگا ۔ جس میں ہر رکن حصہ لے گا ۔

خوراک کا کنٹرول تین سال تک

الہ آباد ۔ ۷ ۔ اگست ۔ حکومت ہند کے رکن غذا سر ۔ ہاٹس نے کل یہاں اصرار کے ساتھ یہ رائے ظاہر کی کہ خوراک کا کنٹرول ایک نہ ایک شکل میں تین سال تک جاری رہنا چاہیئے ۔

سر رابرٹ نے وضاحت کی کہ چاول کی برآمد کے دو بڑے مرکز یعنی برما اور سیام جنگ میں تباہ ہوگئے ہیں ۔ اب قبل اس کے ۔ ہندوستان کی مانگ پوری کرنے کے قابل ہو ۔ لیکن انھیں اپنی زرعی صنعت کو دور کرنا پڑے گا ۔ اس کے علاوہ ہندوستان کی آبادی میں پچھلے چار پانچ برسوں کے اندر تین چار کروڑ کا اضافہ ہوگیا ہے ۔

جنرل عصمت انونو تیسری بار کامیاب

انقرہ ۔ ۶ ۔ اگست ۔ نئی منتخب شدہ گرانڈ نیشنل اسمبلی کے اپنے پہلے جلاس میں جنرل انونو کو تیسری بار جمہوریت ترکیہ کا صدر چن لیا ۔ اگرچہ اس مرتبہ یہ چناؤ متفقہ طور پر نہیں ہوسکا مخالف پارٹی یعنی ڈیموکریٹ پارٹی کے مارشل سیوتری چقماق کے لیے ووٹ دیئے تھے ۔

رامپور ۔ ۳ ۔ اگست ۔ ریاست رامپور میں انجمن ملازمین سول قائم کیگئی ہے ۔ اسکا مقصد ملازمین کی مشکلات کا حل کرنا ہے ۔

...

دہلی میں روسی زبان کی تعلیم

نئی دہلی ۔ ۶ ۔ اگست ۔ اس کا امکان معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ سال سے دہلی یونیورسٹی میں روسی زبان کی بھی تعلیم ہونے لگے ۔

یقین کیا جاتا ہے کہ یونیورسٹی کے منتظمین کو تقریباً ڈیڑھ سو درخواستیں وصول ہوئی ہیں ۔ جن میں یہ خواہش کی گئی ہے کہ روسی زبان کی تحصیل کے لیے بھی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں ۔ ان میں سے زیادہ تر درخواستیں سیاسی نامہ نگاروں کی طرف سے ہیں ۔

صلح کانفرنس کا ہندوستانی نمائندہ

پیرس ۵ ۔ اگست ۔ پیرس کانفرنس کے ہندوستانی وفد کے قائد سر سیموئل رنگانا تھن نے آج شام کو پیرس کانفرنس میں اعلان کیا کہ وہ کثرت رائے سے تجاویز کی منظوری کے متعلق ولندیزی تجویز کی حمایت اور برطانی ترمیم کی مخالفت کریں گے

روسی جہاز سمندروں کی حفاظت کرے گا

لندن ۔ ۵ ۔ اگست ۔ ۲۸ ۔ جولائی کو روسی بحریہ کا دن مناتے ہوئے ۔ ماسکو ریڈیو نے کہا کہ روس کے جنگی جہاز سات سمندروں میں ضبط و نظم باقی رکھیں گے

لاگوارڈیا ٹرسٹ کے گورنر ہونگے

پیرس ۔ ۵ ۔ اگست ۔ یہاں یہ معلوم ہوا کہ ادارہ اقوام متحدہ کی بحالی و امدادی کمیٹی کے ڈائرکٹر جنرل فیوریلولا گوارڈیا ٹرلیسٹ کے گورنر مقرر کیے جائیگے اگر بین الاقوامی کنٹرول کی اسکیم صلح کانفرنس میں منظور ہو گئی ۔

گورنر برما کا استعفا

لندن ۔ ۱ ۔ اگست ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برما کے گورنر سر ڈورمن سمتھ نے صحت کی بنا پر اپنے عہدہ سے استعفے دیدیا ہے ۔

خیال ہے کہ میجر جنرل ولسن کو ان کی جگہہ پر مقرر کیا جائیگا ۔

جون میں سر ڈورمن سمتھ کو کوئی خطائی تکلیف ہوئی اور وہ جولائی میں لندن گئے ۔ اور برما آفس میں ان کا علاج ہو رہا ہے ۔

اس اسمبلی کے بجٹ پر عام بحث

... ۔ ۳ ۔ اگست ۔ مدراس اسمبلی میں کل بجٹ پر بحث ہوئی ۔ مسلم لیگی ممبران نے اعتراض کیا کہ ... نے سکولوں میں مذہبی تعلیم دیئے جانے کے ... کوئی انتظام نہیں کیا ۔ بنیادی تعلیم میں مذہبی ... دیئے جانے کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا ۔ بنیادی ... لیکن مذہبی تعلیم کو نظر انداز کر کے دستکاریوں کو ... دیا جانا ان کے خیال میں ایک صحیح اصطلاح ... ہے ۔

... جاتی مادری زبانوں کو ذریعہ تعلیم قرار دیئے جانے ... ض کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ یہ طریقہ سراسر غلط ہے ۔ کیونکہ یہ ہوسکتا ہے کہ ایک علاقہ میں رہنے والے بہت سے لوگوں نے اس علاقہ کی زبان کو اپنی مادری زبان کے طور پر اختیار نہ کیا ہو ۔

ہندو کی جگہہ ہندوستان

کراچی ۔ یکم اگست ۔ کراچی کے کانگریسی اخبار ہندو نے جو پچھلے تیس سالوں سے شائع ہو رہا ہے ۔ اپنا نام بدل کر ہندوستان رکھنا منظور کر لیا ہے ۔ منتظمان کی طرف سے ایک شائع شدہ نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ اخبار ہذا کی پالیسی فرقہ پرستی اور تنگدلی کے خلاف رہی ہے ۔ اس لیے اس کا نام بدلا جانا بھی ضروری تھا ۔ تاکہ اسکی پالیسی کے مطابق اس کا نام بھی ہو ۔

موجد فیشن سر خضر حیات خاں

پیرس ۔ ۳ ۔ اگست ۔ صلح کانفرنس میں ہندوستان کے نمائندے سر حیات ۔ خاں پیرس میں ایک فیشن کے موجد ثابت ہوئے ۔ ان کی سفید رنگ کی پگڑی میں جو رنگین طرّہ لگا ہوا ہے ۔ اس کی تقلید میں فرانس والوں نے اپنی ٹوپیوں میں بھی ویسے ہی طرّے لگانے شروع کر دیئے گئے ۔

خان بادشاہ کی کابل سے واپسی

پشاور ۔ ۴ ۔ اگست ۔ افغانستان کے جشن آزادی کی تقریب میں شامل ہونیکے بعد سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خاں اپنے بیٹے عبد الولی خاں اور فرنٹیر پراونشیل کانگریس کمیٹی کے صدر امیر محمد خاں کے ساتھ کل شام کو پشاور واپس پہونچ گئے ۔ خان بادشاہ دوران تقریب ہذا میں حکومت افغانستان کے مہمان تھے اور شاہ افغانستان نے ان سے ملاقات بھی کی اور انھیں تحفے پیش کئے ۔

سر مرزا اسمٰعیل نے چارج لیلیا

حیدرآباد ۔ ۳ ۔ اگست ۔ سر مرزا اسمٰعیل نے وزارت عظمیٰ کا چارج لے لیا اور ریاست کے انتظامات کی ذمہ داریاں سنبھال لیں ۔ حیدرآباد کے تمام بہی خواہ سر مرزا اسمٰعیل کی آمد سے خوش ہیں اور ہر ذمہ دار و باخبر حلقے کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے ۔

نربدا میں سیلاب آگیا

جبل پور ۔ ۶ ۔ اگست ۔ زبردست بارش کی وجہ سے دریائے نربدا پھر چڑھ رہا ہے

جبل پور اور ناگپور کے درمیان سڑک بند ہوگئی ہے ترپوری جہاں کانگریس کا اجلاس ہوا تھا کے قریب دریائے نربدا کے پل کے اوپر جبل پور ۔ ناگپور روڈ پر واقع ہے ۔ پانچ فٹ پانی بہہ رہا ہے ۔

یو۔پی۔اسمبلی دو مختلف رولنگ!

لکھنؤ۔ ۵۔ اگست۔ کیا اسمبلی میں کوئی وزیر اپنی سیٹ پر بیٹھا ہوا بجٹ کے موقعہ پر اپنی فائلیں دیکھ سکتا ہے؟ اس سوال پر یو۔پی اسمبلی میں دو روز میں دو رولنگ دیے گئے۔

جمعرات کو اسمبلی کے اسپیکر بابو پرشوتم داس ٹنڈن کا دھیان ایک ممبر کی طرف دیدیا گیا جو بیٹھا ہوا اخبار پڑھ رہا تھا۔

اسپیکر نے رولنگ دیتے ہوئے کہا کہ یہ غلط طریقہ ہے۔ مسٹر عشاق خاں مسلم لیگی نے اسپیکر کی توجہ مبذول کرائی کہ جس وقت اسمبلی میں بحث ہوتی ہے وزیر اپنی فائلیں دیکھتے رہتے ہیں۔ اس پر مسٹر ٹنڈن نے رولنگ دیا کہ اسمبلی ہال میں وزیروں کو فائل دیکھنے سے منع کرنا غلط ہوگا۔ کیونکہ اس سے ضروری پبلک کام میں رکاوٹ پڑے گی۔ جمعہ کو بجٹ کے وقت مسٹر جین ڈپٹی اسپیکر نے جو طور پر دوپہر کے اجلاس میں مسٹر ٹنڈن کو آرام دینے کے لئے صدارت کرتے ہیں۔

وزیر مال مسٹر رفیع احمد قدوائی کو روک دیا جبکہ وہ بیٹھے ہوئے ضروری فائلوں کا معائنہ کر رہے تھے اس پر وزیر مال مسٹر رفیع احمد قدوائی نے اپنی فائل علیحدہ رکھدی۔ اب چونکہ مسٹر جین کا رولنگ بابو پرشوتم داس ٹنڈن کی رولنگ کے خلاف جاتا ہے۔ اس لیے اس رولنگ کو ٹنڈن جی کے سامنے رکھنا ہو۔ اور اس پر مباحثہ ہونے کی امید کی جاتی ہے۔

پولیس کے ماتحت افسر براہ راست وزیر سے رابطہ کر سکتے ہیں

لکھنؤ۔ ۶۔ اگست۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی ہوم منسٹر نے حکم دیا ہے کہ پولیس ریگولیشنز کے پیراگراف میں ترمیم کر دی جائے۔ اس پیراگراف کی رو سے انسپکٹر جنرل پولیس نے وزیر کو نظر انداز کر دیا تھا اور ماتحت پولیس افسروں کو منع کر دیا تھا کہ وزیر سے براہ راست کوئی خط و کتابت نہ کریں یا اسکو بغیر انسپکٹر جنرل پولیس کی اجازت کے کوئی خبر نہ پہونچائیں۔ وزارتی حلقے مطمئن ہیں کہ یہ ترمیم محض انتظامیہ امور کے ماتحت کی گئی ہے تاکہ حکومت کے احکام کا نفاذ زیادہ سے زیادہ ہو سکے اور نچلے اداروں سے خبریں مل سکیں۔ موجودہ نظام اس اصول پر چلیگا کہ ضروری معاملات میں محکمے کے صدر کو چھوڑ کر چھوٹے افسروں سے وزیر خود براہ راست ملکر شکایات دور کر سکیں گے یا اہم معاملات کی تحقیق کر سکیں گے۔ اس ترمیم سے پولیس کے ڈسپلن اور صلاحیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جسکا ذمہ دار ایکٹ کی رو سے خود گورنر ہے۔

گورنر جائز طور سے ہوم منسٹر کے احکام میں مداخلت نہیں کر سکتا۔

مصر میں عرب ممالک کے بدیشی وزیروں کی میٹنگ

سکندریہ۔ ۵۔ اگست۔ عرب لیگ کے جنرل سکریٹری مسٹر عبدالرحمن اعظم پاشا نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ ۱۰۔ اگست کو سنیچر کے دن مصر میں لیگ ہذا کے سات ممبر ممالک کے بدیشی وزیروں کی ایک کانفرنس بلائی جائے اور فیصلہ کیا جائے کہ فلسطین کے متعلق برطانیہ سے گفت و شنید میں کیا رویہ اختیار کیا جائے۔ شرق اردن نے عراق کی اس تجویز کی زبردست تائید کی ہے کہ فلسطین کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لیے عرب لیگ کا ایک خصوصی اجلاس بلایا جائے۔ لیگ کے قواعد ضوابط کی رو سے دو ممالک کی عرضداشت پر اس طرح کا اجلاس منعقد کیا جا سکتا ہے۔

والیسرائے اور گورنروں کی کانفرنس

نئی دہلی۔ ۶۔ اگست۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ صوبجات سرحد، پنجاب، یو۔پی اور بنگال اور بنگال کے گورنروں کو ۸۔ اگست کو والیسرائے سے ملنے اور مشورہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کا بیان ہے کہ والیسرائے نے عارضی حکومت کی تشکیل جس میں دونوں جماعتوں کی شرکت ہو یا کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے اجلاس کے شروع ہونے کی تاریخ کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ والیسرائے بھی جو قدم اٹھائیں گے وہ دار دھا میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے بعد سوچ سمجھ کر اوٹھائیں گے۔

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱۳۶ سنہ ۱۹۴۶ء ابتدائی معمولی

عدالت جناب مسٹر اختر حسین صاحب بہادر منصف گونڈہ مقام گونڈہ

ملیشر عمر تخمیناً ۹۶ سال ولد بیٹ قوم پاسی ساکن موضع سربانگپور پرگنہ سارانور تحصیل و ضلع گونڈہ

بنام۔ پراگدت وغیرہ — مدعا علیہم

بنام۔ ۱۔ بھگوتی پرشاد عمر تخمیناً ۱۳ سال
۲۔ سندر پرشاد عمر تخمیناً ۹ سال
۳۔ ننکئو عمر تخمیناً ۶ سال
نابالغان بولایت مسماۃ نیکا مادر خود پسران بھوکن اقوام برہمنان ساکنان موضع سربانگپور پورہ بھودھر پورہ پرگنہ سارانور تحصیل و ضلع گونڈہ۔ — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مسمی ملیشر نے آپ کے نام ایک نالش بابت دلاپانے مبلغ ایک صد روپیہ بابتہ حرجہ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴۔ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۶ء وقت دس بجے پر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور آپکو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جنپر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۱۔ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی گونڈہ — مہر عدالت

اطلاعنامہ بنام مدعا علیہ نابالغ

بعدالت جناب مسٹر اختر حسین صاحب بہادر منصف گونڈہ مقام گونڈہ

مقدمہ نمبر ۱۳۶ سنہ ۱۹۴۶ء ابتدائی معمولی

ملیشر — مدعی

بنام۔ پراگدت وغیرہ — مدعا علیہم

بنام۔ ۱۔ بھگوتی پرشاد عمر تخمیناً ۱۳ سال
۲۔ سیتلا پرشاد عمر تخمیناً ۹ سال
۳۔ ننکئو عمر تخمیناً ۶ سال
نابالغان بولایت مسماۃ نبکا مادر خود اقوام برہمناں ساکنان موضع سربانگپور پورہ بھودھر پورہ پرگنہ سارانور تحصیل و ضلع گونڈہ۔

مدعا علیہ نابالغ — ولی قدرتی

ہرگاہ کہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے لہذا آپ نابالغ کو اور آپ اسمیان بھگوتی پرشاد وغیرہ کو اسکی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بتعمیل اطلاعنامہ ہذا کے اندر پندرہ یوم کے ایک درخواست اس عدالت میں بنسبت آپ کے یا آپ اسمیان بھگوتی پرشاد وغیرہ نابالغ کے کسی دوست کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانیکی نہ گذرانوگے تو عدالت کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی واسطے اغراض مقدمہ کے مقرر کریگی۔

آج بتاریخ ۱۱۔ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تاریخ پیشی ۱۴۔ اگست سنہ ۱۹۴۶ء

بحکم منصرم عدالت منصفی گونڈہ — مہر عدالت

اطلاعنامہ بنام مدعا علیہ ولی

بعدالت جناب مسٹر اختر حسین صاحب بہادر منصف گونڈہ مقام گونڈہ

مقدمہ نمبر ۱۳۶ سنہ ۱۹۴۶ء ابتدائی معمولی۔

ملیشر — مدعی

بنام۔ پراگدت وغیرہ — مدعا علیہم

بنام۔ مسماۃ نیکا ولیہ اسمیان بھگوتی پرشاد عمر ۱۳ سال۔ سیتلا پرشاد عمر ۹ سال۔ ننکئو عمر ۶ سال نابالغان پسران بھوکن اقوام برہمنان ساکنان موضع سربانگپور پورہ بھودھر پورہ پرگنہ سارانور تحصیل و ضلع گونڈہ۔ — ولی قدرتی

ہرگاہ کہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے لہذا آپ نابالغ کو اور آپ مسماۃ نبکا کو اسکی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بتعمیل اطلاعنامہ ہذا کے اندر ۱۵ یوم کے ایک درخواست اس عدالت میں بنسبت آپ کے یا آپ مسماۃ نبکا نابالغ کے کسی دوست کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نہ گذرانوگے تو عدالت کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی واسطے اغراض مقدمہ کے مقرر کرے گی۔

آج بتاریخ ۱۱۔ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تاریخ پیشی ۱۴۔ اگست سنہ ۱۹۴۶ء

بحکم منصرم عدالت منصفی گونڈہ

مہر عدالت

سکھ ڈیپوٹیشن

نئی دہلی۔ ۶۔ اگست۔ سکھوں کا ایک ڈیپوٹیشن سردار نرنجن سنگھ گل کی زیر سرکردگی۔ آج یہاں پہونچا۔ یہ ڈیپوٹیشن واردھا جا رہا ہے۔ جہاں کانگریسی لیڈروں کے ساتھ سکھوں اور کانگریس کے درمیان سمجھوتہ کی بات چیت کی جائیگی۔ سردار پرتاپ سنگھ آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز واردھا روانہ ہوں گے۔ باقی جوان ٹرین سے واردھا روانہ ہوں گے۔

الہ آباد۔ ۵۔ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی کی جیلوں سے چکی کی مشقت اڑادی جائے گی۔ بڑی سنٹرل جیلوں میں آٹا پیسنے کی مشینیں لگادی گئی ہیں۔

REGD. NO.
A 406

قیمت
سالانہ صہ 5/1/-
ششماہی 2/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

VOL. 44
NO. 33
Cawnpore. Saturday
17 THE AUGUST 1946

کانپور شنبہ ۱۷- اگست سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۹- رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۵ھ

جلد ۴۴
نمبر ۳۳

ادبیات

اضطرابیاں

(از قاری عظمت علی صاحب مضطر کانپوری)

وہ جان فراموش ہے ایمان فراموش
ایسا بھی نہ ہوگا کوئی احسان فراموش

غیروں ہی سے اب شاد کریں دل کو وہ اپنے
ہم کیا ہیں ہمیں جان لیں ارمان فراموش

ممنون ہوں میں اُنکے ہر اندازِ ستم کا
کم ظرف ہوا کرتے ہیں احسان فراموش

آتا ہے یقیں کسکو تری جھوٹی قسم کا
معلوم ہے سبکو تو ہے قرآن فراموش

تم کہدو تو اندازِ جنوں آج بھلادوں
ہوگا نہ مگر دل سے بیابان فراموش

ہوگا کبھی اپنا نہ ہوا تھا کبھی اپنا
احسان فراموش وہ احسان فراموش

وابستہ مرا ولولۂ زیست تھا جس سے
افسوس وہی ہوگیا ارمان فراموش

یہ سوچتا ہوں اُس بتِ بے مہر کے غم میں
ہوجائے کہیں دل سے نہ ایمان فراموش

اِس جور پہ بھی دل مرا مائل بہ کرم تھا
خود ہی مجھے کر بیٹھا وہ نادان فراموش

جاتی ہی نہیں اُسکی محبت مرے دل سے
ہوتا ہی نہیں وہ کسی عنوان فراموش

مضطر وہ دغا باز ہے اب اُس سے نہ ملنا
اک آن میں کر بیٹھیگا سب احسان فراموش

دنیائے اسلام

فلسطین کے متعلق ٹرومین نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں لیا

واشنگٹن - ۹- اگست - صدر ٹرومین نے آج ایک پریس کانفرنس میں اس بات کا اظہار کیا کہ اُنھوں نے ابھی تک فلسطین کی رپورٹ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

انھوں نے اس خبر کی تردید کی کہ اس کے متعلق دستوری اور قانونی دشواری حائل ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس کے متعلق فیصلہ میرے اختیار کی بات ہے۔ اس سلسلہ میں کوئی اور کسی قسم کی دستوری دشواری حائل نہیں ہے۔

ایک معتبر ذرائع سے آج معلوم ہوا ہے کہ غالباً صدر ٹرومین اس وفاقی تجویز کو نامنظور کردیں جو فلسطین کے بارے میں پیش کی گئی ہے۔

اب صرف غور اس بات پر کرنا ہے کہ اسے کس نہج اور کس ڈھنگ سے نامنظور کیا جائے۔

آج صبح رائٹر کے سیاسی نامہ نگار سے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ برطانیہ کا یہ قطعی خیال نہیں ہے کہ فلسطین کے متعلق غور و فکر کو وفاقی حکومت والی اسکیم ہی تک محدود رہنے دے۔

یہ بات ترجمان نے عرب مجلس اعلیٰ کو برطانیہ کی جانب سے کانفرنس میں شرکت کے لیے جو دعوت دی گئی ہے اس پر بحث کرتے ہوئے کہی۔ جس دعوت کو عرب مجلس اعلیٰ نے اس بنیاد پر نامنظور کردیا ہے کہ اس کانفرنس میں وفاقی اسکیم کی بنیاد پر گفتگو نہ ہونی چاہیئے۔

اس کانفرنس میں شریک ہونیوالی تمام جماعتوں کو اپنی اپنی تجویزیں پیش کرنیکا پورا پورا حق حاصل ہوگا۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ وفاقی اسکیم کو جسے مشروط طریقہ پر برطانیہ نے خود ہی پیش کیا ہے۔ بالکل خارج از بحث قرار دیدیا جائے۔

یہودیوں کے جنگی جہاز کی تیاری

لندن - ۹- اگست - لبرل نیوز کرانکل کے بیان کے مطابق برطانیہ کے ذمہ دار لوگوں کا خیال ہے کہ وہ یہودی جو فلسطین میں ناجائز داخلہ کی سازشین میں شامل تھیں - وہ اب ایک ایسے جنگی جہاز کی روانگی کی تیاری میں جس کے ذریعہ دس ہزار مزید یہودی فلسطین پہونچائے جاسکیں۔ اسکیم کے مطابق دہشت انگیز مسائل بران آنیوالے یہودیوں کی بروقت امداد کریں اور لڑ بھڑ کر فلسطین میں کہیں نہ کہیں ضرور اتار دیں گے۔ جس کے معنی تقریباً ایک قسم کی جنگ کے ہیں -

یہودیوں کے ناجائز داخلہ کے متعلق خبروں پر سخت پابندیاں عائد کردی گئی ہیں -

یہودیوں کا بیان ہے کہ ہمیں اس قسم کے جنگی جہاز کی آمد کی کوئی خبر نہیں ہے -

برطانیہ کی جانب سے ان آنیوالے یہودیوں کا پتہ چلانے کے لئے دو ربین ہوائی جہاز تعینات کردیے گئے ہیں -

معلوم ہوا ہے کہ وہ تقریباً دو سو میل کے حلقہ میں گشت لگارہے ہیں۔ آتش بار جہاز بدستور ساحلی نگرانی پر متعلق ہیں -

یہودی ایجنسی کے ایک ترجمان کا بیان ہے کہ جیسے ہی مزید یہودیوں کے قیام کا انتظام کیا جاسکا ویسے ہی ایک ہزار چار سو یہودی داخلہ کی کوشش کریں گے -

"صدائے اسرائیل" یہودیوں کی خفیہ نشرگاہ سے آج اعلان کیا گیا ہے کہ تمام یہودیوں کی خفیہ نشرگاہ سے آج اعلان کیا گیا ہے کہ تمام یہودیوں کو ایک دوسری جنگ آزادی کے لیے تیار ہوجانا چاہیئے۔ یہ جنگ زیادہ سخت اور زور آزما ہوگی - اس میں نہیں معلوم کتنے شہید اور نہیں معلوم کتنے پھانسی کے تختے پر لٹکائے جائیں گے -

عرب فلسطین کی تجویز کے خلاف لڑینگے

یروشلم - ۸- اگست - یروشلم میں عرب دفتر کے ڈائرکٹر احمد شکیبی کا بیان ہے کہ عرب تمام ایسے سیاسی وسائل سے مسلح ہو رہے ہیں کہ وہ فلسطین کے باب میں اینگلو امریکن کے مجوزہ وفاق کی تجویز کو شکست دے سکیں۔ اخباروں میں بیان دیتے ہوئے انھوں نے کہا ہے۔ اگر ہماری کوششوں کو ناکامی کا منھ دیکھنا پڑا تو ہم عملی کارروائیوں کا آغاز کریں گے -

اسی اثنا میں فلسطینی عرب ہائی کمان کے نائب صدر جمال حسینی نے برطانی حکومت کی مجوزہ گول میز کانفرنس" میں شرکت کو رد کردیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے فلسطین کے ہائی کمشنر جنرل آئین کننگھم سے کہہ دیا ہے کہ فلسطین کے متعلق کسی ایسی گفت و شنید میں حصہ نہ لیں گے جو فلسطین کی تقسیم یا وفاق کی کسی صورت پر مبنی ہوگی - اس سے پہلے سیاسی حلقوں میں یہ افواہ اُڑ چکی تھی کہ حسینی کسی ایسی گفتگو میں حصہ نہ لیں گے جس میں یہودیوں کی شرکت بھی ہوگی -

آج جب صیہونی قومی کونسل کے آخری اجلاس کا افتتاح ہوا تو اس بات کا انکشاف کیا گیا کہ اینگلو امریکن کمیشن کی سفارشات کے مطابق یہودی ایجنسی نے ایک لاکھ مہاجرین کو بسانے کے لیے تمام تیاریاں مکمل کرلی ہیں -

امریکی محکمہ خارجہ کو معلوم ہوا ہے برطانی کابینہ کا ارادہ ہے کہ فلسطین میں بےضابطہ داخل ہونیوالے یہودیوں کو جزیرہ قبرص میں نظر بند کردے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل ہے | زبان پر بھی وہی جو حق پہ دلیں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ ۱۷ اگست سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۳

پنڈت جواہر لال نہرو عارضی حکومت میں

مسٹر جناح کا اشتراک عمل چاہتے ہیں

واردھا ۱۳۔ اگست۔ صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح کو ایک خط بھیج رہے ہیں۔ جس میں وہ عارضی حکومت کی تشکیل میں مسلم لیگ کو اشتراک عمل کی دعوت دیں گے۔

جواہر لال نے آج ایک بیان میں کہا۔ جیسا کہ وائسرائے نے اعلان کیا ہے۔ مجھے کانگریس کے صدر کی حیثیت سے دعوت دی گئی ہے کہ ایک عارضی حکومت کی فوری تشکیل کے لئے اپنے ساتھیوں کے مشورے سے تجویزیں پیش کروں میں نے اس دعوت کو قبول کر لیا ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ نمائندہ عارضی قومی حکومت قائم کریں تاکہ ہم ان بڑے بڑے مسئلوں سے جو اس وقت ملک کے سامنے ہیں متحدہ طور پر نپٹ سکیں اور ملک کو تیزی کے ساتھ مکمل آزادی کی منزل تک پہونچا سکیں۔ اگر لیگ ایک مخلوط حکومت کی تشکیل میں اشتراک عمل پر تیار ہو جائے تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے

میں اس سلسلہ میں مسٹر جناح کو ایک خط بھیج رہا ہوں۔

واردھا کے کانگریسی حلقوں کو امید ہے کہ عارضی حکومت کے ناموں کا اعلان اگلے ہفتہ میں ہو جائیگا۔

معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو وائسرائے سے ملاقات میں ناموں کی دو فہرستیں پیش کریں گے۔ ایک میں لیگ کے نمائندے شامل ہونگے اور دوسرے میں ان کے نام نہیں ہوں گے۔

پہلے لیگ کو عارضی حکومت میں شرکت کے لیے مدعو کیا جائیگا اور اسکی بابت فیصلہ کرنے کے لیے اسے کافی وقت دیدیا جائیگا۔ اگر لیگ نے اس دعوت کو قبول نہ کیا تو اس فہرست پر عمل کیا جائیگا جو لیگی نمائندوں کو چھوڑ کر تیار کی جائیگی۔ لیکن لیگ کے فیصلے تک کے لیے عارضی حکومت کی تشکیل کو ملتوی نہیں کیا جائیگا اور پہلے ان لوگوں کا تقرر کر دیا جائے گا جو لیگ پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔

کانگریس نے عارضی حکومت کی تشکیل کی جو ذمہ داری لی ہے اس کے ساتھ کوئی شرطیں نہیں ہیں۔

یہ خیال ایک ممتاز کانگریسی لیڈر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے رپورٹر سے ظاہر کیا۔ انھوں نے کہا کہ اب جبکہ وائسرائے حکومت چلانے کی ذمہ داری بھی اپنے سر لیتی ہے انھوں نے اس بات پر پورا پورا بھروسہ ظاہر کیا کہ کانگریس ان مسائل سے نپٹ سکے گی۔ جو عہدے قبول کرنے کے بعد سامنے آئیں گے۔

صورت حال کی وضاحت کرتے ہوئے کانگریسی لیڈر نے کہا۔ ابھی تک ہندوستان کی جماعتیں اپنے مطالبات کی تکمیل کے لئے بیرونی حکومت کی طرف دیکھتی تھیں لیکن عوامی نمائندے کے برسر حکومت آجانے سے مسئلے کی پوری نوعیت بدل جائیگی۔ جن لوگوں کو اپنے مطالبات پورے کرانا ہوں گے۔ ان کو اپنے بھائیوں کے ساتھ دوستانہ اور پر امن سمجھوتہ کرنا پڑے گا۔ اور وہ باہر کی کسی طاقت سے اخلاقی یا تائیدی امداد حاصل نہیں کر سکیں گے۔

سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”ہم یہ نہیں چاہتے کہ کسی جماعت یا فرقہ یا افراد کے ساتھ ناانصافی کی جائے بلکہ ہماری آرزو ہے کہ چالیس کروڑ انسان مسرت اور خوش حال کی زندگی بسر کر سکیں۔“

آج سہ پہر میں صدر کانگریس کو وائسرائے کا ایک خط وصول ہوا جس میں سرکاری اعلان کا متن درج تھا اور بتایا گیا تھا کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے وائسرائے کی دعوت

ورکنگ کمیٹی کی اپیل کا لندن میں خیر مقدم

لندن ۱۲۔ اگست۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آزاد ہندوستان کے مستقبل کے تعمیر میں مسلم لیگ کو اشتراک عمل کی جو دعوت دی ہے۔ اس کا یہاں کے تمام سیاسی حلقوں میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی کے رکن مسٹر ریجنالڈ سورنسن نے جو ہندوستان کے مسئلوں سے سب سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں اور اس مسئلہ پر حکومت کی تائید میں پیش پیش رہتے ہیں۔ آج رائٹر کے نمائندے سے کہا کہ میں اور میرے ساتھی کانگریس کی اس کارروائی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس خیر مقدم کا سبب صرف اس کے فوری اثرات نہیں ہیں۔ بلکہ ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ممکن ہے یہ اس بڑے مسئلے سے نپٹنے کے لئے ہندوستانی سیاست ایک بالکل ہی نئے طریقہ کار کی علامت ہو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کم سے کم محض جماعتی پروپیگنڈے کے خاتمے کا آغاز ہو جائیگا اور ایک ایسا دور شروع ہوگا جس میں ہندوستانی رہنما ہندوستان کے مسئلے حل کرتے وقت ان باتوں کو بنیاد بنائیں گے جو مجموعی طور پر پورے ہندوستان کے لئے مفید ہوں۔

انھوں نے کہا۔ ”اگرچہ لیگ کے لئے ایک بار پھر اپنا رویہ بدل دینا دشوار ہوگا۔ تاہم مجھے امید ہے کہ وہ اس معاملہ کو تدبر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور ہندوستان کی ضرورتوں کو سب سے پہلی جگہ دینگے غالباً اب سکھ بھی یہ فیصلہ کر لیں گے کہ انھیں اشتراک عمل کرنا چاہیئے۔

مسٹر سورنسن نے آگاہی دی کہ ابھی ضرورت سے زیادہ توقعات نہ قایم کرنا چاہیئے۔ انھوں نے کہا کہ مشرق میں اتنی بار ناامیدی ہو چکی ہے کہ جبتک تمام بڑی بڑی جماعتوں کے درمیان ایک مستقل اور مستحکم سمجھوتہ نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی بات فرض نہ کرنی چاہیئے۔

سابق قدامت پسند وزیر ہند مسٹر اس۔ ال۔ ایمری نے رائٹر کے نمائندے سے کہا کہ صورت حال میں اصلاح یقیناً ہو گئی ہے۔ لیکن مسلم لیگ پر اتنی بہت سی باتوں کا انحصار ہے کہ حالات کافی نازک ہیں۔ میرے خیال

رہنمائی کانگریس کی [illegible] منظور کر سکیگی۔ آیا وہ عارضی حکومت میں اپنے آدمی نامزد کرنے پر تیار ہو جائیگی۔ نیز یہ کہ کیا مسلم لیگ غیر لیگی مسلمانوں کے تقرر کو برداشت کرے گی۔

ان تمام باتوں کے باوجود عام طور پر یہ احساس پایا جاتا ہے کہ کانگریس کے رویہ سے کشاکش میں کمی ہو گئی ہے اور ہندوستان جن بڑے بڑے مسئلوں سے دوچار ہو رہا ہے۔ ان کو دیکھتے ہوئے یہ ایک خوش آیند بات ہے۔

سرمایہ داری کا خاتمہ

لکھنؤ ۱۳۔ اگست۔ آج یو۔ پی۔ اسمبلی میں آنریبل مسٹر سمپورنانند نے سرمایہ داری کے خاتمہ کے متعلق حکومت کی طرف سے یہ قرارداد پیش کی۔

”اس اسمبلی کی رائے میں سماج کی فلاح کے لئے سرمایہ داری کی تمام شکلوں کا خاتمہ ضروری ہے اور اس اسمبلی کو اعتماد ہے کہ پیداوار تبادلہ اور تقسیم کے خاص خاص ذرایع کو سماجی ملکیت بنانے کے لیے ضروری کارروائیاں جتنی جلد ہو سکے گا شروع کر دی جائیں گی۔“

مسٹر سمپورنانند نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ قرارداد پیش کرتے ہوئے مسرت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اگرچہ میرا تعلق سوشلسٹ پارٹی سے نہیں ہے۔ پھر بھی میں سوشلسٹ عقائد رکھتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے یقین ہے کہ ایوان میں کسی طرف سے اس کی مخالفت نہیں کی جائیگی۔

انھوں نے کہا کہ جب میں سرمایہ داری کو ختم کرنے کی تجویز پیش کرتا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں سب سرمایہ داروں کو قابل گردن زدنی سمجھتا ہوں۔ ان میں سے کچھ لوگ کافی اچھے دوست ہیں۔ لیکن سرمایہ داری کو ایک بالکل ہی دوسرے معیار سے جانچنا ہوگا۔ سرمایہ دار مزدور کو لوٹتا ہے اور عوام کا خون چوس کر زندہ رہتا ہے۔ وہ دنیا کے امن کے لئے مستقل خطرے کا باعث ہے۔

مثلاً فلسطین کا مسئلہ سرمایہ داری کا پیدا کیا ہوا ہے سرمایہ دار قومی دولت کی بربادی کا ذمہ دار ہے اسلئے کہ اسے سب سے زیادہ اپنے ذاتی منافع کا خیال رہتا ہے جبتک سرمایہ داری باقی ہے۔ اس وقت تک حقیقی معنوں میں انصاف نہیں ہو سکتا۔ اس میں ذہنی صلاحیتوں کو غلط مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ تہذیب اور سماجی فلاح کے حق میں مضر ہے۔

ترمیم کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سمپورنانند نے کہا کہ جن لوگوں نے ترمیمیں پیش کی ہیں۔ انھوں نے اس مسئلے پر پورے طور سے غور نہیں کیا ہے۔ قومی ملکیت صرف بڑی صنعتوں کو بنایا جا سکے گا اور بہت سی صنعتیں سرمایہ داروں ہی کے ہاتھوں میں بنی رہینگی۔ قرضوں کو ختم کرنے کا جو مطالبہ کیا جا رہا ہے اس کا اثر بہت سے زمینداروں اور خود حکومت کے لئے ہوئے قرضوں پر پڑے گا۔

چودھری خلیق الزماں نے قرارداد میں یہ ترمیم تجویز کی۔

یہ اسمبلی قرضوں کے خاتمہ اور سرمایہ داروں کی تمام شکلوں مثلاً جائداد غیر منقولہ، صنعت، کان، بنک اور بیمہ کمپنیوں وغیرہ کی نجی ملکیت کے خاتمہ کے اصول کو سماج کی فلاح کے لئے ضروری خیال کرتی ہے اور حکومت کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ پیداوار تبادلہ اور تقسیم کے ذرایع کو قومی ملکیت بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرے اور مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کی کوشش کرے۔

چودھری صاحب نے کہا کہ حکومتی قرارداد مبہم اور نامکمل ہے۔ حکومت کو سرمایہ داری ختم کرنے کے لئے ایسی ہی کمیٹی مقرر کرنا چاہیئے جیسی کہ اس نے زمینداری کے خاتمہ کے لئے مقرر کی ہے جس کی تجویز حکومت نے منظور کر لی ہے۔

نہرو جناح ملاقات

بمبئی ۱۵۔ اگست۔ صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو لیگ کے صدر مسٹر ایم۔ اے۔ جناح سے ملاقات کرنے کیلئے چھ بجے شام کو مسٹر جناح کے مکان پر پہونچے۔ مسٹر جناح کے سکریٹری نے جواہر لال کا استقبال کیا۔ پنڈت جواہر لال اور مسٹر جناح کی ملاقات اسّی

ڈاکٹر کاٹجو کی تشریف آوری

وزیر [illegible] ڈاکٹر کاٹجو

۱۱۔ اگست کو کستوربا میموریل ٹرسٹ کے آفس ٹرول کے مرکز کو دیکھنے گئے۔ بزول میں انھیں منڈل کانگریس کمیٹی، بودک سنگھ اور گرام پنچایت کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ ان سے پونیس زیادتیوں اور ان تکالیف کی شکایت کی گئی جو دیہاتیوں کو تحصیل غلہ اسکیم کے سلسلہ میں پیش آئی ہیں۔ مسٹر شیو نراین ٹنڈن نے انھیں ٹرسٹ کی سرگرمیوں سے باخبر کیا۔

ڈاکٹر کاٹجو نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کوئی شخص بھوکا ننگا نہ رہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب اپنے روز مرہ کے مسئلے حل کرنے کے لیے دیہاتی منظم ہو جائیں اور کوآپریٹو سوسائٹیاں اور پنچایتیں بنا لیں۔ کپڑے کی قلت کا حوالہ دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اگر دیہاتی چرخہ چلانا شروع کر دیں تو یہ قلت دور ہو جائیگی۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

۱۳۔ اگست کو کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کا ایک جلسہ سر ایڈورڈ سوٹر کی صدارت میں ہوا۔ بورڈ نے طے کیا کہ مجوزہ تعمیری اسکیم کے مصارف پورے کرنے کے لئے حکومت سے مناسب سود پر ۶۵ لاکھ روپیہ قرض مانگا جائے۔

سر ایڈورڈ سوٹر نے یہ تجویز پیش کی کہ کانپور آنیوالوں پر فی کس ایک آنہ ٹیکس لگایا جائے۔

مسٹر مترا نے رائے دی کہ کارخانہ داروں پر جو مالی کا بہت بڑا حصہ صرف کرتے ہیں، بھاری ٹیکس لگایا جائے۔ انھوں نے کہا کہ شہر کی اس قدر گنجان آبادی کارخانوں کی وجہ سے ہے۔ اسلیے سوت اور دوسرے کچے مال پر بھی ٹیکس لگنا چاہیئے۔

جلسے میں مکانات کی کمیٹی کی رپورٹ پڑھی گئی جس میں سفارش کی گئی ہے کہ غریب مزدوروں کے لئے ایسے مکانات بنائے جائیں جن میں دو کمرے ایک برآمدہ۔ ایک باورچی خانہ اور صحن ہو۔ بورڈ نے طے کیا کہ غریبوں کے لئے کرایہ کے مکان بنانے کے لئے حکومت سے بارہ لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا قرضہ مانگا جائے۔

کانپور کی بس سروس کا تذکرہ کرتے ہوئے سر ایڈورڈ نے بتایا کہ فی الحال صرف ۲۲ بسیں چل رہی ہیں اور کچھ ہی دن میں ان کی تعداد چالیس ہو جائیگی۔

اخباری نمائندوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے جواہر لال نے کہا کہ وہ مسٹر جناح سے کل دوبارہ ملاقات نہ کرینگے۔ اور اپنے پچھلے پروگرام کے مطابق وہ سنیچر کی صبح کو دلی جا رہے ہیں۔

جواہر لال نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ وہ سوالات کا جواب کل صبح ایک صحافتی کانفرنس میں دینگے۔

جواہر لال سے ملاقات کے فوراً ہی بعد مسٹر جناح نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے ایک نمائندے سے کہا کہ ”اس امر کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوا کہ ہم نے عام گفتگو کی۔ مجھے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا ہے۔“

جب مسٹر جناح سے دریافت کیا گیا کہ کیا وہ جواہر لال سے دوبارہ ملاقات کرینگے تو انھوں نے کہا کہ اب میری اور پنڈت نہرو کی کوئی ملاقات نہ ہوگی۔

صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو اور آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح کے درمیان حسب ذیل خط و کتابت ہوئی تھی:۔

[illegible] وائسرائے نے کانگریس [illegible] دعوت دی ہے کہ میں عارضی حکومت کی فوری تشکیل کے لیے تجویز پیش کروں۔ [illegible] دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میرا پہلا قدم آپ سے رجوع کرنا اور مخلوط عارضی حکومت میں آپ کا اشتراک عمل حاصل کرنے کی کوشش ہونا چاہیئے۔

[illegible] نمائندہ حکومت بنائیں۔

اگر آپ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے اس معاملہ پر مجھ سے مزید تبادلۂ خیال کرنا چاہیں تو میں آپ سے بمبئی میں یا جہاں کہیں بھی آپ ہوں۔ آپ سے ملاقات کرنے پر بخوشی تیار رہوں۔

میں ۱۴۔ اگست کو واردھا سے روانہ ہو رہا ہوں اور ۱۵۔ اگست کی سہ پہر کو بمبئی پہونچوں گا اور غالباً ۱۷۔ کی صبح کو بمبئی سے دہلی روانہ ہو جاؤں گا۔

مسٹر جناح کا جواب۔ مکرمی پنڈت جواہر لال نہرو۔ آپ کا دستی خط مورخہ ۱۳۔ اگست مجھے کل ملا۔

مجھے بالکل نہیں معلوم کہ آپ میں اور وائسرائے میں کیا گفتگو ہوئی اور نہ مجھے اس کا اندازہ ہے کہ آپ دونوں میں کیا سمجھوتہ ہوا ہے سوائے اس کے کہ آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ وائسرائے نے آپکو کانگریس کے صدر کی حیثیت سے عارضی حکومت کی فوری تشکیل کیلئے تجاویز پیش کرنے کی دعوت دی ہے جسے آپ نے منظور کر لیا ہے۔

اگر اسکا یہ مطلب ہے کہ وائسرائے نے آپ کے سپرد گورنر جنرل کی کونسل کی تشکیل کا کام کیا ہے اور آپ کے مشورہ پر چلنے اور اس کے مطابق اپنی کونسل بنانے پر پہلے ہی سے راضی ہو گئے ہیں تو میرے لئے اس بنیاد پر یہ پوزیشن قابل قبول نہیں ہے۔

بہر حال اگر آپ مجھ سے کانگریس کی طرف سے ملنے کی ضرورت سمجھتے ہیں اور ہندو مسلم مسئلہ حل کرنا اور پیچیدہ تعطل کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو میں بڑی خوشی سے آج ۶ بجے شام کو مل سکتا ہوں بد قسمتی سے آپکا خط میرے پاس پہونچنے سے پہلے اسکا مفہوم اخبارات میں شایع ہو چکا ہے۔ اسلیے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے خط کو شایع کر دیں۔

بقیہ آئینہ کانپور

وزیر اعظم کی تشریف آوری

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ [illegible]

وزیر اعظم یو۔ پی۔ گورنمنٹ ۱۷۔ اگست کو کانپور تشریف لا رہے ہیں اور حکام اور معززین شہر سے ملاقات کرینگے۔

۲۵۔ اگست کو آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ بھی کانپور تشریف لا رہی ہیں۔

گیہوں یا آٹا اختیاری

گورنمنٹ نے یہ طے کر دیا ہے کہ جو شخص چاہے گیہوں لے یا نمبر ۱ کا آٹا۔

اب فی یونٹ ۳ چھٹانک گیہوں اور ایک چھٹانک آٹا یا دوسرا موٹا اناج جو چاہے لے اور ۲ چھٹانک چاول اس طرح ۶ چھٹانک اناج ملے گا۔ اسکا عملدر آمد ۱۲۔ یا ۱۳۔ اگست سے شروع ہو گیا ہے۔

مہتروں کی اسٹرائک

میونسپل بورڈ کے ملازم مہتروں کی اسٹرائک بدستور جاری ہے

اسکے فیصلے کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کو ثالث مقرر کیا گیا ہے۔ ثالث صاحب نے یہ اعلان کیا ہے کہ مہتروں کے کام پر واپس آنیکے بعد وہ ثالثی کا کام شروع کرینگے۔

نشاط ٹاکیز کا دوسرا دور

نشاط ٹاکیز کے مالکان نے ۱۶۔ اگست سنہ ۱۹۴۶ء سے اپنے مالکانہ حقوق مسرس جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی کو منتقل کر دیے ہیں نشاط ٹاکیز میں نئی لائٹ مشین اور ہائی فیڈلیٹی ساؤنڈ سسٹم کا انتظام کیا گیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ یہ تمام انتظامات ۲۰۔ اگست تک پورے ہو جائیں گے اور غالباً جنم اشٹمی کے مبارک دن سے اس کا افتتاح ہوگا۔

ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کے آرگن روزنامہ "دین گارڈ" نے قیاس آرائیوں کا جو ٹھیکہ لے رکھا ہے وہ اسی کا حصہ ہے۔ ناظرین میں سے اکثر ایسے لوگ ہوں گے جو "دین گارڈ" کو نہیں پڑھتے یا پڑھنا نہیں چاہتے۔ لیکن بمصداق

در ہندستانی پرستم می رسد

لیکن ہم اس کی چند خبروں کی طرف ناظرین کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ جب خبریں پڑھتے پڑھتے جی اکتا جائے تو معاصر "دین گارڈ" کی ایسی خبروں کا تنفر بھی مطالعہ کر لینا چاہیئے۔

ایک زوردار خبر ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کانگریس کی صدارت سے استعفیٰ دینے والے ہیں۔ اس لئے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے بہت سے ممبر ان کے خلاف ہوگئے ہیں اور آئینی معاملوں میں اُنھوں نے جو طریق کار اختیار کیا وہ اچھا نہیں سمجھا گیا۔ خبر دلچسپ ضرور ہے مگر اس میں زیادہ جدّت نہیں ہے۔ کیونکہ جس زمانہ میں مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس تھے اس زمانہ میں مسلم لیگی اخباروں نے بار بار یہ خبر اڑائی کہ مولانا ابوالکلام آزاد اور ان کے ساتھیوں یعنی کانگریس ورکنگ کمیٹی والوں میں زبردست اختلاف پیدا ہوگیا ہے اور وہ جلد ہی استعفیٰ دینے والے ہیں۔

دوسری دلچسپ خبر یہ ہے کہ جمعیۃ العلماء کے ذمہ دار ارکان مسلم لیگ سے اس بارے میں بات چیت کر رہے ہیں کہ جمعیۃ والے مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔ جمعیۃ کی طرف سے یہ شرط پیش کی گئی ہے کہ مسلم لیگ کونسل میں جس میں تین سو کے قریب ممبر ہیں سو نشستیں جمعیۃ والوں کو ملنی چاہئیں۔
شاید اتنی خبر کے بعد ناظرین کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوتا کہ جمعیۃ کے نظریے میں یکایک یہ انقلاب کیوں پیدا ہوا تو اسکی وجہ بھی معاصر "دین گارڈ" نے لکھ دی ہے۔ یعنی یہ کہ کانگریس نے چونکہ جمعیۃ العلماء کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا اور جمعیۃ العلماء والوں کو کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی یا وزارتوں میں نہیں لیا گیا۔ اسلئے یہ قدم اٹھایا جا رہا ہے۔
واہ رے لکھنے والے فن صحافت اسے کہتے ہیں کہ خود مسلم لیگ والوں کو بھی یہ پتہ نہیں کہ ایسی کوئی بات چیت ہو رہی ہے۔ مگر مدعی سست گواہ چست کا مضمون ہے ایک تیر سے دو شکار کئے گئے ہیں جمعیۃ العلماء اور انڈین نیشنل کانگریس۔

تیسری دلچسپ خبر یہ ہے کہ ڈاکٹر امبید کر صاحب کو اگر موجودہ سیاسی گفت وشنید میں یاسیت گرہ میں کامیابی نہ ہوئی تو وہ اپنے پیروں کو یہ مشورہ دیں گے کہ وہ اسلام میں شامل ہو جائیں۔
اس خبر کی حقیقت کا پتہ لگانا مشکل ہے۔ لیکن ہم اس خبر پر خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہیں۔

جنوبی افریقی تحریک

احمد آباد ۔ ۱۱۔ اگست ۔ گاندھی جی آج کے ہریجن میں "جنوبی افریقہ" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:۔
جنوبی افریقہ کی یہ خبریں پڑھنے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہونگی۔
پادری میکائیل اسکاٹ وہاں کے ہندوستانیوں کی جدوجہد میں شریک ہوگئے ہیں اور انھوں نے "طاقت سے نہیں" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جو روزناموں میں شایع ہوچکا ہے اور تمام یورپینوں کو اس پر خاص طور سے غور کرنا چاہیئے۔
آپ اور آپکی تحریک جس جذبے سے سرشار ہے اسے وہ طاقتور اور چالاک قوتیں جو اسکے خلاف میدان میں صف آرا ہیں ختم نہیں کرسکیں۔

التجا

(دار حضرتہ نور درخشاں ۔ بلگرامی)

کہیں وہ آکے مٹا دیں نہ انتظار کا لطف
کہیں قبول نہ ہو جائے التجا میری

میرے محبوب! میں سو رہی تھی۔ لیکن میرا دل اور میری روح تمھارے انتظار میں بیدار تھی۔
میں نے دیکھا خواب کی پُربہار وادی میں تم آرہے ہو، پہاڑوں اور وادیوں کو عبور کرتے ہوئے۔
میدانوں کو روندکر ٹیلوں کو پھاندتے ہوئے۔
تیرے انتظار میں، اے میرے محبوب میری زلفین رات کی بوندوں سے بھر گئیں دیکھو موسم سرما گذر گیا چمن پھولوں سے مہک اٹھے بہار کی دیوی کلیوں کا روپ بدل کر مسکرا اٹھی۔
اے شمال کی ہوا! تو جاگ جا جنوب کی ہوا تو چل،
تاکہ میرے محبوب کی خوشبو مجھے مہکا دے،
میرے سپنے کے دیوتا۔ آجاؤ صرف ایک بار میں تم کو وہ سب کچھ دیدوں جو میرے پاس ہے!
ہر وہ صفت جو مجھ میں اچھی ہے۔ ہر وہ چیز جو مجھ میں پاک ومقدس ہے سچی ہے۔
میری روح جو دوشیزہ کے شباب کی طرح اچھوتی ہے، تمھاری ہے!
آؤ میرے ساجن! اس دنیا کی نظروں سے کہیں چھپ رہیں۔
جہاں بس تم ہو اور میں،
پھر ہماری زندگی کے دن۔
ایسے منوہر ایسے سہانے ہوں گے کہ ان کا ہر پل، ہر لمحہ ایک سندر سپنا۔ ایک رنگین خواب ہوگا۔
کسی عورت نے ایسی محبت نہ کی ہوگی جیسی مجھے تم سے ہے۔
دیکھو، میں رو رہی ہوں،
گرم آنسو میرے رخساروں کو بھگو رہے ہیں۔
اب میں نے جانا کہ آنسو کیا ہوتے ہیں۔ جیون کا سب سے میٹھا آنند۔
موت کا تڑپا دینے والا دکھ تمھارے ہی پاس ہے
دونوں مٹھیاں میری کھول دو ایک مٹھی سے موت کا دکھ دو!
دوسری سے پریم کا سکھ!

۱۷۔ اگست کو انڈونیشیا کا یوم آزادی

واردھا ۔ ۱۰۔ اگست ۔ صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:۔
آج ہمیں پہلے تو خود اپنی آزادی کی جدوجہد کی فکر ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری انڈونیشی بھائی اور بہن اپنی آزادی قایم رکھنے اور اپنی نوخیز جمہوری حکومت کی حفاظت میں لگے ہوئے ہیں ۔ ۱۷۔ اگست انڈونیشیا کا یوم آزادی ہے کہ اس روز ہندوستانیوں کی ایک بہت بڑی تعداد انڈونیشی عوام کے ساتھ اپنے خلوص اور اپنی خیر اندیشی کے پیغام بھیجیں گے اور انڈونیشیا کی آزادی کے لیے اپنی یکجہتی کا اظہار کریں گے۔

ہڑتال میں عدم تشدد کا لحاظ

مدراس ۱۱۔ اگست ۔ مدراس کے وزیر لیبر اور صنعت ڈاکٹر گری نے ہڑتالیوں کے متعلق گاندھی جی اور جواہر لال نہرو کے بیانات پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مزدوروں اور ان کے اداروں کے ملازمین کو گاندھی جی اور جواہر لال نہرو کے بیانات کو بار بار پڑھنا اور انکو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔
ڈاکٹر گری نے کہا کہ میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ مصالحت اور احتجاج کے تمام ذرایع ختم ہو جائیں ۔ اس وقت ہڑتال کا حربہ استعمال کیا جائے اور یہ کہ اس بات سے کسی شخص کو انکار کی جرأت نہ رہے کہ ہڑتال مزدوروں کا پیدائشی حق ہے۔

ہندوستانی عورت کا شاندار ماضی

(گذشتہ سے پیوستہ)

اتریوی

یہ مشہور عالم والمیکی جی کی چیلی تھی۔ وید اور اپنشد انھوں نے اسی عالم سے پڑھے تھے۔ جس زمانہ میں لو اور کش والمیکی جی کے زیر تعلیم تھے۔ انھوں نے اپنے باقی چیلوں کی طرف توجہ کرنی بھی چھوڑ دی تھی ۔ اتریوی کو یہ بات بہت اکھری کیونکہ وہ اپنی تعلیم کا ادھورا رہ جانا پسند نہ کرتی تھی اور عمر میں ان دونوں سے بہت چھوٹی تھی۔ اس لئے وہ والمیکی جی کی مٹھ سے چلی گئیں۔ ودوانوں کی تلاش میں وہ جگہ جگہ ماری پھریں۔ اس زمانے میں ودوانوں کا ایک بڑا مجمع جنوبی ہند میں جمع ہوگیا تھا۔ اگستیا جسے جنوبی ہند میں آریایوں کی بستی بلانیوالا کہا جاتا ہے۔ اس زمانہ کا مشہور عالم اور ودوان تھا۔ وہ اس زمانے کے سفر کی مصیبتیں جھیلتی ہوئی اس عالم کے پاس پہونچیں اور جب اگستا نے اس کے علم کی پیاس دیکھی تو دنگ رہ گیا۔ چنانچہ اسے بہت کوشش سے علوم کی تعلیم دی اور وہ ایک مشہور ودوان بن گئیں۔

بھارتی

اب ذرا تاریخ کے عہد میں آیئے۔ بھارتی یا ربہ بھارتی مشہور ودوان شنکر اچاریہ کی چیلی تھیں۔ چھوٹی سی عمر میں چاروں وید اور چھ ویدانگ زبانی یاد کرلئے تھے۔ پوران نظم۔ نثر ناٹک۔ تاریخ وغیرہ علوم انھوں نے سولہ سال کی عمر تک پہونچتے پہونچتے یاد کر دیے تھے۔ لوگ انھیں سرسوتی کا اوتار کہتے تھے ان کی شادی منڈنا مصرا سے ہوئی جو شنکر اچاریہ کے نہایت سخت دشمن تھے۔ دونوں میں ایک دفعہ مباحثہ ہوا اور شرط یہ ٹھہری کہ دونوں میں جو ہار جائے وہ سنیاس چھوڑ دے اور دوسرے عالم کا چیلا بن جائے۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ جج کون بنے؟ دونوں کی نظر انتخاب بھارتی پر پڑی۔ انھوں نے بڑی لیاقت کے ساتھ اس مباحثہ کا فیصلہ شنکر اچاریہ کے حق میں دیا۔ مہینوں تک یہ مباحثہ چلتا رہا تھا۔ آخر کار شنکر اچاریہ کی جیت ہوئی۔ بھارتی اور منڈنا دونوں نے ملکر شنکر اچاریہ کے مشن میں بڑا کام کیا۔ اور ہندو مت کی بنیادیں مضبوط کر دیں۔

لیلاوتی

مشہور جوتشی بھکت اچاریہ کی لڑکی تھیں اور ابتدائی عمر میں ان کے شوہر کا انتقال ہوگیا تھا۔ باپ نے بڑی عقلمندی اور تندہی سے ان کو علم حساب سکھایا اور وہ اس علم کی بڑی ماہر بن گئیں۔ روایت یہ کہتی ہے کہ وہ نظر سے دیکھکر درخت کے پتے گن کر بتا دیتی تھیں۔ ان کا نام علم الجبرا سے متعلق بھی بتایا جاتا ہے۔ ساری علمی کاموں میں صرف کری۔

کھانا

علم جوتش کے مشہور ماہر گذری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ستاروں کا علم اس نے راکھشوں۔ غیر آریائی اقوام ہند سے سیکھا تھا۔ اور اس میں چار چاند لگا دیے تھے۔ وکرماجیت کے نورتنوں میں ایک عالم تھا جس کا نام مہر تھا۔ دونوں نے ایک ہی بزرگ سے تعلیم حاصل کی تھی۔ ایک جگہ رہتے تھے۔ ان میں نہ صرف دماغی ایکتا ہی پیدا ہوگئی تھی بلکہ پریم بھی ہوگیا۔ اور دونوں کا بیاہ ہوگیا۔ دونوں نے گرہست کی زندگی بسر کرنی شروع کردی۔ مگر ساتھ ساتھ نجوم کے کمالات پر بھی نظر رہی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ راجہ بکرماجیت کو یہ خیال دامنگیر ہوا کہ آسمان کے ستاروں کی گنتی معلوم کی جائے۔ اس کام کے لیے مشہور نجومی ورا ہا کو مقرر کیا گیا۔ انھوں نے یہ کام کھانا کی مدد سے سرانجام دیا۔ ورھا ان کے خسر بھی تھے۔ جب راجہ کو اس بات کا پتہ چلا کہ یہ کام کھانا کی مدد سے ہوا ہے تو وہ اسے اپنے دربار کا دسواں رتن بنانا چاہتے تھے۔ مگر ورھا جی کو یہ بات اچھی نہیں معلوم ہوئی کہ انکی بہو سر دربار کھلے عام بیٹھے۔ اس لیے یہ تجویز منظور نہیں کی۔ اسکے

علاوہ یہ بھی جلن تھی کہ ایک عورت اسکی برابری اور ہمسری کا اس ہی علم میں دعویٰ کرے۔ اور اس کے ساتھ ہی کرسی لگا کر بیٹھے۔ مگر راجہ یہ چاہتے تھے کہ کھانا کو دسواں رتن بنائے۔
جلن میں اندھے پن سے کام لے کر ورھا نے یہ ظالمانہ تجویز سوچی کہ کھانا کی زبان کاٹ دی جائے۔ تاکہ وہ دربار میں رتن بن کر بیٹھنے کی صلاحیت ہی سے محروم ہو جائے۔
ورھا نے اپنے لڑکے سے کہا کہ تو جا کر اپنی بیوی کی زبان کاٹ لے۔ چنانچہ یہ ظالم شوہر اپنی بیوی کے کمرہ میں پہونچا تو کھانا نے کہا کہ مجھے اپنی تقدیر کا حال پہلے ہی علم حساب سے ہوچکا تھا۔ اور یہ مقدر پورا ہو کر رہے گا۔ لو میری زبان کاٹ لو۔ چنانچہ اسکی زبان کاٹ لی گئی اور خون زیادہ بہنے کی وجہ سے اس عالمہ نے جان دیدی۔

دنیا میں سب سے ...

(۱) اونچا پہاڑ "ہمالیہ" (ماؤنٹ ایورسٹ) ہے جو ۲۹ ہزار فٹ اونچا ہے۔
(۲) بڑا ریگستان "صحرا" ہے۔ جو افریقہ میں ہے۔
(۳) بلند عمارت "ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ" ہے جس کی بلندی ایک ہزار دو سو پچاس فٹ (۱۲۵۰) ہے۔ یہ عمارت امریکہ میں ہے۔
(۴) وزنی جہاز۔ "کوئین الیزبتھ" جس کی لمبائی ایک ہزار اکتیس (۱۰۳۱) فٹ اور پچاسی ہزار (۸۵۰۰۰) ٹن وزن تھا۔ یہ جہاز ۱۹۳۸ء میں تیار ہوا تھا۔
(۵) بڑا گول گنبد۔ بیجاپور۔ (ریاست حیدر آباد دکن) میں ہے۔ جس کا قطر ایک سو چوالیس (۱۴۴) فٹ ہے۔
(۶) بڑا "ریلوے کا پل"۔ امریکہ میں ہے۔ جو "ہل گیٹ" ندی پر واقع ہے جسکی لمبائی تیرہ ہزار پانچسو ترپن (۱۳۵۵۳) فٹ ہے۔
(۷) بڑا ریلوے اسٹیشن۔ "گرینڈ سنٹرل اسٹیشن" بھی امریکہ ہی میں ہے۔ جس میں سینتالیس (۴۷) پلیٹ فارم ہیں۔
(۸) زیادہ بارش صوبہ آسام کے مقام "چیراپونجی" میں ہر سال ہوا کرتی ہے۔ عام طور پر چار سو چھبیس (۴۲۶) انچ سالانہ ہوتی ہے اور ۱۸۶۱ء میں نوسو پانچ (۹۰۵) انچ بارش ایک سال میں ہوئی۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کی تجویز پر
فیروز خاں نون کا تبصرہ

لاہور ۔ ۱۰۔ اگست ۔ سر فیروز خاں نون نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کی اس تجویز پر جس میں وزارتی مشن تجاویز کی منظوری کے بارے میں کانگرس کے رویہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ تبصرہ کرتے ہوئے کہا میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کی تجویز کے سلجھے ہوئے لہجہ کو پسند کرتا ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ کانگرس نے یہ محسوس کیا کہ بغیر مسلمانوں کے ساتھ اتحاد عمل کے آزادی کا خواب، خواب پریشاں کے علاوہ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔
انھوں نے کہا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی پارلیمنٹ نے اپنی بمبئی کے اجلاس میں پاکستان کے متعلق جو تجویز منظور کی ہے جس کے معنی سوائے ایک الگ خود مختار آزاد ریاست کے اور کچھ نہیں ہوسکتے اب کانگرس کی تجویز کی روشنی میں اس فیصلہ پر نظر کا حق کا بھی اسی کو حاصل ہے۔
لاہور ۔ ۱۱۔ اگست ۔ یہاں ایک جلسہ عام میں خاکساروں کے لیڈر علامہ مشرقی نے تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ میری قیادت میں آجائیں اس لیے کہ قائد اعظم انھیں کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکے۔

"اعلان"

مورخہ ۲۶۔ جولائی کو بمبئی کے مشہور نگار ہمانے سینٹرل اسٹوڈیوز میں محبوب پروڈکشنز کے شہرہ آفاق مالک و ہدایت کار محبوب وطن ڈائرکٹر اعظم مسٹر محبوب نے اپنے پانچویں معرکۃ الارا مسلم سوشیل شاہکار "اعلان" کی شاندار رسم مہورت ادا کی اس مبارک موقع پر بہت سے مشہور مقامی و غیر مقامی فلمساز، افسانہ ساز۔ ڈائرکٹرز۔ اداکار اور صحیفہ نگار موجود تھے۔ جنھوں نے فرداً فرداً ڈائرکٹر محبوب صاحب کو اعلان کی مہورت پر مبارکباد دی۔ اسمیں صنعت فلمسازی کے بعض مشہور اداکاروں کے علاوہ ہدایتکار اعظم مسٹر محبوب کئی ایک نئے اور نایاب چہرے بھی پیش کر رہے ہیں "اعلان" مسٹر ضیا ءالدین سرحدی کا بلند ترین جذبات کا اسلامی شاہکار ہے۔

"رومیو جولیٹ"

جہانتک نرگس آرٹ کنسرن کے زیر تکمیل نغمہ بار عشقیہ شاہکار "رومیو جولیٹ" کے متعلق بعض خصوصی نقادان فلم کے بیان کا تعلق ہے جو اسکی شوٹنگ میں شریک ہو چکے ہیں۔ ہدایت کار مسٹر اختر حسین کی ہدایت کاری کا اعجاز "رومیو جولیٹ" ہندوستان کے سحر آفرین افسانے زہر عشق سے بدرجہا بہتر و مئوثر ہوگا۔ اسکی تکمیل کے شاہانہ مصارف کا اندازہ ۱۵ لاکھ روپیہ لگایا ہے۔ ایک تاریخی کاسیوم شاہکار کی حیثیت سے "رومیو جولیٹ" جیسا کہ اسکی شاہانہ ترتیب مناظر سے معلوم ہوتا ہے سال رواں میں صنعت فلمسازی ہند کا مایہ ناز تاریخی شاہکار ہوگا۔
اس میں حور طلعت نرگس۔ پیرو کاشمیری۔ انور۔ امان اللہ مراد۔ شالینی دیوی۔ ماسٹر نثار۔ نظیر کاشمیری۔ جان کاوس شیخ عبدالرشید۔ وائلیٹ۔ سینگر اور ساقی کے کارنامے قابل دید ہوں گے۔
یہ شاہکار فلم دسمبر ۱۹۴۶ء میں مکمل ہو جائیگا۔

ہندوستانی یونین میں ریاستوں کی حیثیت

نئی دہلی ۔ ۱۰۔ اگست ۔ ایسوشی ایٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ اگر وزارتی مشن کی تجاویز بروئے کار لائی گئیں تو ریاستوں کو ہندوستانیوں کے معاملات میں پورا حصہ لینے کے لیے کچھ ایسی آسانیاں فراہم کیے جانے پر غور کیا جا رہا ہے کہ اتحاد عمل میں دشواری پیش نہ آئے۔
اس مقصد کے ماتحت اس تجویز پر غور کیا جا رہا ہے کہ اتحاد عمل میں دشواری پیش نہ آئے۔
اس مقصد کے ماتحت اس تجویز پر غور کیا جا رہا ہے کہ ہندوستانی ریاستوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ گروہ بارہ یا تیرہ ہوں گے۔ گروہوں کی تقسیم جغرافیائی لحاظ سے کی جائے گی۔ اور گروہوں کا رقبہ اور آبادی وغیرہ برطانی ہند کے صوبوں کے طرز پر ہوگی۔

شیخ عبداللہ کے مقدمہ کی سماعت

سری نگر ۔ ۱۱۔ اگست ۔ شیخ عبداللہ کے مقدمہ میں کل مسٹر آصف علی استغاثہ کے پانچ اور گواہوں سے جرح کی جس کے بعد استغاثہ کے گواہوں سے جرح ختم ہوگئی۔
آخری گواہ استغاثہ اور ہند اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے سکریٹری مسٹر ہر ہندر ناتھ نے جرح کرنے پر بتایا کہ ان کی جماعت ہز ہائنس کے ماتحت ذمہ دار حکومت چاہتی ہے۔ اور اگر حکومت عوام کی مرضی کے مطابق نہ چلے تو اسے مستعفی ہو جانے پر مجبور کر دینا چاہیئے۔ انھوں نے اس بات سے لاعلمی ظاہر کی کہ کشمیر میں بالغ حق رائے دہندگی کا رواج ہے یا نہیں اور اگر اس کے خلاف تحریک ملامت منظور کر لی جائے تو استعفیٰ دیدینے پر مجبور ہے یا نہیں۔

راجہ مہندر پرتاب کا تار

واردھا ۔ ۱۱۔ اگست ۔ سمجھا جاتا ہے کہ راجہ مہندر پرتاب نے جو ۳۲ سال کی جلاوطنی کے بعد ابھی دو دن ہوئے ہندوستان واپس آئے ہیں۔ گاندھی جی اور جواہر لال نہرو کو تار کے ذریعہ اپنی آمد کی اطلاع دی ہے اور ان سے مستقبل قریب میں ملاقات کرنے کی خواہش کی ہے۔

اقوال زریں

علم اقبال کی ماں ہے۔

بھلائی کو نہ بھولو، لیکن برائی کو فوراً بھول جایا کرو

جھوٹ مرض متعدی ہے۔ اس سے دور رہنے کی کوشش کرو۔

غصہ کی آگ مہربانی کے پانی سے بجھ سکتی ہے نہ کر سخت کلامی کی دیاسلائیوں سے

جھوٹ بولنے کی عادت ڈالنا آسان ہے۔ مگر اسے چھوڑنا مشکل ہوجاتا ہے۔

تمھارا وقت روپیہ سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ کیونکہ روپیہ وقت نہیں خرید سکتا۔

تمھارا دل آئینہ ہے۔ اس پر گناہ کی گرد نہ پڑنے دو۔

۱۰۰ حُروں کو پھانسی اور ۱۲۸ کو گولی کا نشانہ

کراچی۔ ۱۰۔ اگست پولیس کے ایک خاص افسر نے کہا کہ سرکاری اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ حروں کی حالیہ بغاوت میں ۱۲۸ حروں کو گولی ماردی گئی اور ۱۰۰ کو پھانسی دی گئی ہے اور اسی ہزار حروں میں سے ایک ہزار تین سو پچاس حر قانون دفاع ہند کے تحت بلا مقدمہ کے مختلف جیلوں میں بند ہیں۔ چھ ہزار کو حروں کی نو آبادی میں اور دو ہزار پانچسو کو انھیں کے مواضعات میں پولیس کی نگرانی میں رکھا گیا ہے۔

ساٹھ ہزار سے زیادہ حر جو ابتک غائب ہیں ان کی بابت خیال کیا جاتا ہے کہ وہ قریبی ریاستوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ بہت سے حروں کا خیال ہے کہ مرحوم پیر پگاڑو ابتک زندہ ہیں۔ اسلیئے ان کے چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے پولیس کے افسر نے کہا کہ حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ حروں کی مکمل بیخ کنی کرے۔

حکومت بمبئی نے حروں کو اپنی آبادی میں رکھنے سے انکار کردیا ہے۔ اس لیے سندھ کی حکومت دوسری صوبائی حکومتوں سے گفت و شنید کررہی ہے۔

موج تبسم

بیوی:- اگر تم مجھے خوش نہ رکھ سکتے تھے تو تم نے مجھ سے شادی ہی کیوں کی؟"

شوہر:- یہ بات تم اپنے والد سے پوچھو۔ جنھوں نے تمھاری پرورش سے تنگ آکر تمھیں میرے گلے سے باندھ دیا تھا"

منیجر:- "تمھارا نام؟"

امیدوار:- محمد دین۔

منیجر:- "کیا تم شادی شدہ ہو؟"

امیدوار:- "جی ہاں"

منیجر:- "ہمارے مالک کو کنوارے سکرٹری کی ضرورت ہے"

امیدوار:- کوئی بات نہیں ــ میں کل ہی اپنی بیوی کو طلاق دیدوں گا۔

استاد:- تم نے جھوٹ بولنا کب سے سیکھا ہے؟

شاگرد:- جب سے آپ میرے اوستاد بنے ہیں۔

مسز ارونا کا بیان

بمبئی۔ ۱۱۔ اگست۔ مسز ارونا آصف علی نے ذیل کا بیان شایع کیا ہے۔

۹۔ اگست کے جلوس پر چیف کمشنر کی عائد کردہ پابندی کی خلاف ورزی کے سلسلے میں دہلی طلباء کانگرس نے دلیری سے کام لیا۔

دہلی کا نظم و نسق ناکارہ اور غیر ملکی سامراج پسندوں کے ہاتھ میں ہے۔

دہلی صوبہ کانگرس کمیٹی کو فوراً پابندی ہٹا دینے پر اصرار کرنا چاہیئے۔ اور زیر حراست طلباء کی غیر مشروط رہائی کی کوشش کرنا چاہیئے۔

راجہ مہندر پرتاپ کو سیٹھ کا تار

لکھنؤ۔ ۱۲۔ اگست۔ راجہ مہندر پرتاپ کو جو مدراس میں ہیں۔ دامودر سروپ سیٹھ نے حسب ذیل تار دیا ہے:-

یو۔ پی صوبہ کانگرس کمیٹی کی طرف سے اتنے طویل عرصہ کے بعد آپکے وطن واپس آنے پر میں تہ دل سے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وطن کو آپ کی واپسی سے ہماری جدوجہد آزادی میں ایک نئی روح پیدا ہوجائیگی اور آپ کی لامحدود خدمات اور قربانیوں کا پھل ہمیں بہت جلد مل جائے گا۔

دلچسپ معلومات

سنہ ۱۹۹۰ء میں ہندوستان کی آبادی ۷۰ کروڑ ۱۰ لاکھ ہوجائیگی

دنیا میں کس قدر آبادی کی گنجایش ہے۔ یہ ایک مرحلہ ہے۔ جس کا حل دنیا کے سائنسدان معلوم کرنے کی فکر میں ہیں۔ ظاہرا اسباب سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بہت جلد گنجایش کا اہم مسئلہ درپیش ہوگا۔ برطانیہ کے ایک ادیب نے ایک میگزین میں لکھا ہے کہ کچھ قوموں کی تعداد نہایت سرعت کے ساتھ بڑھتی جارہی ہے اور کچھ قوموں کی تعداد دن بدن گھٹتی جارہی ہے۔ شدید جنگی نقصانات کے باوجود روس کی آبادی سنہ ۱۹۴۰ء میں ۱۷ کروڑ ۴۰ لاکھ تھی۔ لیکن سنہ ۱۹۷۰ء میں ۲۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ہوجائے گی۔ جاپان کی آبادی سنہ ۱۸۷۰ء میں ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ تھی اور سنہ ۱۹۴۰ء میں اسکی آبادی دوچند ہوگئی۔ بیانتک کہ گذشتہ مردم شماری کے وقت اس ملک مختلف جزائر میں ۷ کروڑ تین لاکھ لوگ بستے تھے۔ چین جس کی آبادی اس وقت ۴۰ کروڑ ہے۔ غالباً سنہ ۱۹۹۰ء تک ۶۰ کروڑ ۹۰ لاکھ باشندوں کے لئے جگہہ کرنی پڑے گی اور ہندوستان کی آبادی ۴۰ کروڑ اسی لاکھ سے ۷۰ کروڑ ۱۰ لاکھ ہوجائیگی سنہ ۱۹۴۰ء میں دنیا کی آبادی تقریباً ۲ ارب ۱۷ کروڑ ۴۰ لاکھ تھی۔

[مسٹر جنا]ح کا بیان

ہم وہیں ہیں جہاں پہلے تھے

بمبئی۔ ۱۲۔ اگست۔ آج مسٹر محمد علی جناح صدر مسلم لیگ نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے:-

برطانیہ کے وزارتی مشن کی تمام اسکیم دو حصوں پر مشتمل تھی۔ ایک طویل میعاد تجاویز جن کی وضاحت ۱۶۔ مئی اور ۲۵۔ مئی کے بیانات کے ذریعہ کی گئی تھی۔ دوسرے عارضی تجاویز جن کے ذریعہ یہ ضروری قرار دیا گیا تھا کہ مرکز میں ایک عارضی حکومت بنائی جائے۔ یہ دونوں حصے اسکیم کے جزو لاینفک تھے اور ایک حصہ دوسرے حصہ پر موقوف تھا۔ اور وہ ایک دوسرے حصہ پر موقوف تھا اور وہ ایک دوسرے سے کسی طرح بھی الگ نہیں کیے جا سکتے تھے۔

مسلم لیگ نے اسکیم کے ان دونوں اجزا کو منظور کرلیا برخلاف اس کے کانگرس نے عارضی حکومت کی تجویز کو نامنظور کردیا۔ جو ۱۶۔ جون کے بیان میں پیش کی گئی تھی اور ۱۶۔ مئی کی طویل میعاد تجویز کو مشروط طور پر اس طرح تسلیم کیا کہ اس کے بارے میں تمام تعبیرات اس نے خود اپنے طور پر بیان کیں۔

عارضی حکومت کیوں نہیں؟

وزارتی مشن اور وایسرائے نے عارضی مرکزی حکومت کی تجویز ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ اور کانگرس کے فیصلہ کو جو وزارتی مشن اور وایسرائے کو ۲۵-۲۶ جون کو بھیجا گیا۔ غلط طور پر اس کو کانگرسی منظوری سمجھ لیا گیا۔ حالانکہ وہ منظوری نہیں بلکہ استرداد کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس کے بعد وایسرائے نے دستور ساز اسمبلی کے انتخابات کو ملتوی کرنے سے یہ کہہ کر انکار کیا کہ اس سلسلہ میں انتظامات اور تیاریاں بہت کچھ ہوچکی ہیں۔ اگرچہ عارضی مرکزی حکومت کے قیام کے متعلق انتظامات بالکل مکمل تھے۔ ایگزیکیٹو کونسل کے ممبروں کے استعفے آچکے تھے اور ۱۶ جون کے اعلان کے مطابق ۲۶۔ جون کو مرکزی حکومت کا قیام عمل میں آنا چاہیئے تھا۔ لیکن پھر بھی اس تجویز کو ردی کی ٹوکری کی نذر کردیا گیا۔ ایسی حالت میں جبکہ پوری اسکیم کی عمارت منہدم ہوچکی تھی۔ مسلم لیگ اس کے بعد بالکل آزاد تھی۔ کہ وہ جو فیصلہ مناسب سمجھے کرے۔

اس کا فیصلہ قطعی طور پر آل انڈیا مسلم لیگ کرسکتی تھی کہ اب اس کا رویہ کیا ہونا چاہیئے۔ چنانچہ ان حالات میں ہم نے مسلم لیگ کی کونسل کا جلسہ بمبئی میں ۲۸ و ۲۹ جولائی کو طلب کیا جس نے یہ طے کردیا کہ اس منظوری کو واپس لے لیا جائے جو وزارتی مشن کی تجاویز کے سلسلہ میں دی جاچکی ہے۔

اس اثنا میں ہم نے یہ بھی طے کیا کہ دستور ساز کی نشستوں کے لیے انتخاب میں ہمیں حصہ لیتے رہنا چاہیئے تاکہ ناپسندیدہ اشخاص مسلمانوں کے نمایندہ کی حیثیت سے دستور ساز اسمبلی میں حصہ لیتے رہنا چاہیئے تاکہ ناپسندیدہ اشخاص مسلمانوں کے نمایندہ کی حیثیت سے دستور ساز اسمبلی میں جانے کا موقعہ نہ پا سکیں۔ چنانچہ ہم نے ۹۵ فیصدی مسلم نشستوں پر قبضہ کرلیا۔

مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس سے پہلے کانگرسی لیڈروں نے جن میں کانگرس کے صدر بھی شریک ہیں ۶ و ۷ جولائی کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں جو اعلانات کیئے انھوں نے لیگی حلقوں میں خوف و ہراس پیدا کردیا۔ جن کا اظہار مسٹر لیاقت علی خان جنرل سکرٹری مسلم لیگ نے اپنے اس بیان میں کیا جو انھوں نے دہلی سے جاری کیا تھا۔ اسی طرح انھیں میں نے بھی اپنے اس بیان میں ظاہر کیا جو حیدرآباد سے ۱۳۔ جولائی کو جاری کیا تھا۔

خصوصاً پنڈت جواہر لال نہرو نے جو ۱۰۔ جولائی کو صحافتی کانفرنس میں جو اعلانات کیئے تھے انھوں نے کانگرس کی نیت کو بالکل بے نقاب کردیا تھا۔

مرکزی حکومت کی تجویز کو وزارتی مشن کی طرف سے معرض التوا میں ڈالدینے اور کانگرسی لیڈروں کے بیانات کے سامنے آنے کی وجہ سے جو صورت حال پیدا ہوگئی تھی اس پر وایسرائے نے کوئی توجہ نہیں دی اس صورت حال کے پیدا کرنے میں آسام اسمبلی کو بھی بہت کچھ دخل ہے۔ اس نے کانگرس کے اعلیٰ کمان کی ہدایت کے مطابق دستور ساز اسمبلی کے لیئے جب اپنے نمایندوں کا انتخاب کیا تو اس نے یہ قرارداد بھی منظور کی کہ کانگرسی نمایندے اور وہ مسلمان نمایندے جنھیں مسلمانوں کے ایک الگ بلاک نے منتخب کیا تھا یہ ہدایت کی کہ وہ اسی گروپیا کے مسئلہ سے اپنا کوئی تعلق نہ رکھیں۔ اس طرح ۱۶۔ مئی کے اعلان کی شرطوں کی صریحی طور پر خلاف ورزی کی گئی۔

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اکثریت نے کس طرح عمل کیا اور یہ بات بھی مشکوک ہے کہ آسام اسمبلی اسکی مجاز بھی تھی۔ کہ وہ اپنے نمایندوں کو ایسی ہدایت کرے۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کی تازہ ترین قرارداد سے جو ۱۰۔ اگست کو وردھا میں منظور کی گئی ہے۔ حالات میں کوئی ترقی نہیں ہوئی ہے اسلیئے کہ اس میں صرف کانگرس کے اس رویہ کو دوہرایا گیا ہے۔ جو اس نے شروع سے اختیار کر رکھا ہے اس مرتبہ اسے صرف نئی زبان اور نئے الفاظ میں پیش کردیا گیا ہے۔

طویل میعاد تجاویز کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اپنے فیصلے کے متعلق کہا ہے کہ کمیٹی نے ان اعتراضات کو بھی دیکھا ہے۔ جو مسلم لیگ کی طرف سے کیئے گئے ہیں اور جن میں کہا گیا ہے کہ کانگرس نے ۱۶۔ مئی والے بیان کی تجاویز کو مشروط طور پر منظور کیا ہے۔ کمیٹی اس بات کو صاف کردینا چاہتی ہے کہ وہ اگرچہ اس بیان کی تمام تجویزوں کے موافق نہیں ہے تاہم اس نے اس اسکیم کو مکمل طور پر منظور کرلیا ہے۔

آگے چل کر قرارداد میں کہا گیا ہے کہ:-

ورکنگ کمیٹی نے ان تجاویز کی جو تشریح کی ہے۔ اسکی غایت یہ ہے کہ بیان کے تضاد کو دور کردیا جائے اور چھٹی ہوئی باتوں کو اس بیان میں پیش کئے جانے والے اصولوں کے مطابق شامل کرلیا جائے۔

اس لیے پہلی بات یہ ہے کہ کانگرس کو تضاد دور کرنے اور چھوٹی ہوئی باتوں کو اس بیان میں پیش کئے جانیوالے اصولوں کے مطابق شامل کرنے کی آزادی حاصل ہوگی لیکن تضاد کیا ہے اور چھوٹی ہوئی باتیں کون سی ہیں۔

قرارداد میں کہا گیا ہے:-

کمیٹی کی رائے ہے کہ صوبائی خود مختاری ایک بنیادی عنصر ہے اور ہر صوبے کو یہ طے کرنیکا حق حاصل ہے کہ آیا وہ کسی گروپ کو تشکیل دے گا۔ اور اس میں شامل ہوگا یا نہیں۔

اس لئے کانگرس کا کہنا ہے کہ اسے یہ طے کرنیکا حق حاصل ہے کہ آیا کوئی صوبہ گروہ میں شامل ہوسکتا ہے یا نہیں لیکن اس نے کہا ہے کہ:-

تشریح کا مسئلہ بیان میں درج کئے ہوئے طریقے پر طے ہوگا اور کانگرس دستور ساز اسمبلی میں اپنے نمایندوں کو کو اسی کے مطابق کام کرنیکا مشورہ دے گی۔

تشریح کا یہ مسئلہ کون طے کرے گا اور بیان یا اس کی کسی دفعہ کی تشریح کرنے کے لئے بیان میں کون سا طریق کار وضع کیا گیا ہے۔ سوائے جابرانہ اکثریت کے۔

اسمبلی میں عدم مداخلت کیوں

قرارداد میں مزید کہا گیا ہے:-

کمیٹی نے دستور ساز اسمبلی کی با اقتدار حیثیت پر زور دیا ہے۔ یعنی یہ کہ اسے کسی بیرونی طاقت یا ادارے کی مداخلت کے بغیر کام کرنے اور ہندوستان کا دستور تیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن قدرتی طور پر یہ اسمبلی ان داخلی حدود کے اندر رہ کر کام کرے گی۔ جو اس کے کام کا لازمی جزو ہیں اور آزاد ہندوستان کا دستور تیار کرنے میں زیادہ سے زیادہ اشتراک عمل حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور تمام جائز مطالبات اور مفادات کے لیے زیادہ سے زیادہ آزادی اور تحفظ رکھے گی۔

اسلیئے یہ ایک ظاہر بات ہے کہ کانگرس ابھی تک یہ رائے رکھتی ہے کہ دستور ساز اسمبلی ایک با اقتدار دستور ساز اسمبلی ہوگی۔ لیکن اس نے کسی بیرونی طاقت یا ۴

۴ ادارے کی مداخلت پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ مگر یہ کہا کس نے ہے اور یہ تجویز کب پیش ہوئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ اسمبلی کس طرح پر کام کرے گی۔ اور کانگرس نے صاف صاف کہا ہے۔ تو یہ ان داخلی حدود کے اندر رہ کر کام کرے گی۔ جو اس کے کام کا لازمی جزو ہیں۔ لیکن ۱۶ مئی والے بیان کے وہ داخلی حدود کون سے ہیں جن کو ایک با اقتدار دستور ساز اسمبلی کالعدم نہ کردے۔ اگر یہ اسمبلی کوئی ایسے فیصلے کرے جو اسمبلی کے ضابطے اور اس کے اختیارات سے متجاوز یا متضاد ہوں تو داخلی یا خارجی طور پر اس کے لیے کیا روک رکھی گئی ہے۔ سوائے اسمبلی کی اس جابرانہ اکثریت کے۔

کمیٹی نے اپنی قرارداد ان الفاظ پر ختم کی ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے ۲۶۔ جون کو جو قرارداد منظور کی تھی اور جس کی آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے توثیق کی تھی۔ اس کی پابندی کی جائے گی۔ اور اسی کے مطابق وہ دستور ساز اسمبلی میں کام کرنا چاہتی ہے"

اس طرح یہ بات بالکل صاف ہے کہ کانگرس نے اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ سوائے اس ابتدائی نقرے کے کہ اس نے اسکیم کو مکمل طور پر منظور کرلیا ہے اور اس نقرے کی بھی اس کے فوراً ہی بعد والے جملوں میں تردید کردی گئی ہے۔ اور کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ایک مرتبہ پھر گروہ بندی کی مخالفت کا اعادہ کردیا ہے اور دستور ساز اسمبلی کے با اقتدار ہونے پر زور دیا ہے۔ جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ ۱۶۔ مئی والے بیان میں دی ہوئی کسی بات کی پابند نہیں ہوگی۔ اور اسے ہر مسئلے کو کثرت رائے سے طے کرنے کی آزادی حاصل ہوگی۔

مجھے قرارداد کے بقیہ حصہ سے بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسلیئے کہ اس میں سوائے لفاظی اور لیگ سے ہندوستان کی جنگ آزادی میں شرکت کی اپیل کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ لیکن اب ہندوستان کی آزادی میں تو کوئی شبہہ نہیں رہ گیا ہے اسلیئے کہ ۱۶۔ مئی والے بیان میں برطانیہ کی طرف سے تو اسے بہرحال واضح کردیا گیا ہے اور مسٹر پٹیل نے حال میں اپنی بمبئی کی ایک تقریر میں کہہ دیا ہے۔ کہ اب انگریزوں سے لڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور اب جس انقلاب کی ضرورت ہے وہ صرف داخلی انقلاب ہے۔ پھر کانگرس اشتراک عمل کے لئے کس سے اور کس مقصد کے لیے اپیل کرتی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ صورت حال وہی ہے جو پہلے تھی اور ہم وہیں ہیں جہاں پہلے تھے۔

لکھنؤ۔ ۱۰۔ اگست۔ یو۔ پی کے کابینہ میں توسیع ہوجانے کی وجہ سے ان محکموں میں بھی کچھ رد و بدل ہونیوالا ہے جو ابتک وزراء کے سپرد ہیں۔ اورینٹ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ محکمہ اطلاعات جو ابتک ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو کے پاس ہے وزیر تعلیم و مالیات بابو سمپورنانند کے سپرد کردیا جائیگا۔

قرار داد میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے دستور ساز اسمبلی میں شرکت نہیں کرنے کے فیصلے پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے اور ملک کے وسیع تر مفاد اور ہندوستانی عوام کی آزادی کے نام پر ان تمام لوگوں سے اشتراک عمل کی اپیل کی گئی ہے جو ملک کی آزادی اور فلاح کے خواہش مند ہیں۔ ورکنگ کمیٹی نے امید ظاہر کی ہے کہ مشترکہ مفاد کے کاموں میں اشتراک عمل کے ذریعہ ہندوستان کے بہت سے مسئلے حل ہو سکیں گے۔

قرار داد میں ۲۶ - جون والے اس فیصلے کا اعادہ کیا گیا ہے۔ جس کی بعد کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے توثیق کی تھی۔ اس سلسلہ میں کہا گیا ہے کہ کانگریس اس فیصلے کی پابند ہے اور اسی کے مطابق دستور ساز اسمبلی میں جانے اور کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

مسلم لیگ کے فیصلے پر کانگریس ورکنگ کمیٹی کی یہ قرارداد آج شام کو اشاعت کے لئے دی گئی ہے:-

"ورکنگ کمیٹی کو یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے اپنے سابقہ فیصلہ کو بدل کر یہ طے کیا ہے کہ وہ دستور ساز اسمبلی میں شرکت نہیں کریگی۔ ایک بیرونی طاقت کی محکومی سے مکمل آزادی کی جانب تیز تغیر کے اس دور میں جب ہم بڑے بڑے اور پیچیدہ سیاسی اور معاشی مسئلوں کا سامنا کرنا اور ان کو حل کرنا ہے۔ ہندوستان کے عوام اور ان کے نمایندوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ اشتراک عمل کی ضرورت ہے تاکہ یہ تبدیلی آسانی کے ساتھ ہو جائے اور اس سے تمام متعلقہ لوگوں کو فائدہ پہونچے۔

کمیٹی محسوس کرتی ہے کہ کانگریس اور مسلم لیگ کی نگاہ اور مقاصد میں فرق ہے، تاہم مجموعی طور پر ملک کے وسیع تر مفاد اور ہندوستانی عوام کی آزادی کے خیال سے یہ کمیٹی ان تمام لوگوں سے اشتراک عمل کی اپیل کرتی ہے جو ملک کی آزادی اور فلاح کے خواہشمند ہیں۔ کمیٹی کو امید ہے کہ مشترکہ مفاد کے کاموں میں اشتراک عمل سے ہندوستان کے بہت سے مسئلے حل ہو سکیں گے

کمیٹی نے ان اعتراضات کو بھی دیکھا ہے جو مسلم لیگ کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ اور جن میں کہا گیا ہے کہ کانگریس نے ۱۶ - مئی والے بیان کی تجاویز کو مشروط طور پر منظور کیا ہے۔ کمیٹی اس بات کو صاف کر دینا چاہتی ہے کہ اگرچہ اس نے اس بیان کی تمام تجویزوں کی تائید نہیں کی ہے تاہم اس نے اس اسکیم کو مکمل طور پر منظور کر لیا ہے۔

ورکنگ کمیٹی نے ان تجاویز کی جو تشریح کی ہے۔ اسکی غایت یہ ہے کہ بیان کے تضاد کو دور کر دیا جائے اور چھوٹی ہوئی باتوں کو اس بیان میں پیش کیے جانیوالے اصولوں کے مطابق شامل کر لیا جائے۔

کمیٹی کی رائے ہے کہ صوبائی خود مختاری ایک بنیادی شرط ہے اور ہر صوبے کو یہ طے کرنیکا حق حاصل ہے کہ آیا وہ کسی گروہ کو تشکیل دے گا۔ اور اس میں شامل ہوگا یا نہیں۔

تشریح کا مسئلہ بیان میں درج کئے ہوئے طریقے پر طے ہوگا اور کانگریس دستور ساز اسمبلی میں اپنے نمایندوں کو اسی کے مطابق کام کرنیکا مشورہ دے گی۔

کمیٹی نے دستور ساز اسمبلی کی با اقتدار حیثیت پر زور دیا ہے یعنی یہ کہ اسے بیرونی طاقت یا ادارے کی مداخلت کے بغیر کام کرنے اور ہندوستان کا دستور تیار کرنیکا حق حاصل ہے، لیکن قدرتی طور پر یہ اسمبلی ان داخلی حدود کے اندر رہ کر کام کرے گی جو اس کے کام کا لازمی جزو ہیں اور آزاد ہندوستان کا دستور تیار کرنے میں زیادہ سے زیادہ اشتراک عمل حاصل کرنیکی کوشش کریگی اور تمام جائز مطالبات اور مفادات کیلئے زیادہ سے زیادہ آزادی اور تحفظ رکھیگی۔

دستور ساز اسمبلی میں کام کرنے اور اسے کامیاب بنانیکی اس خواہش اور مقصد کے تحت ورکنگ کمیٹی نے ۲۶ - جون ۱۹۴۶ء کی وہ قرارداد منظور کی تھی جسکی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اس فیصلے کی پابند ہے اور اسکے مطابق وہ دستور ساز اسمبلی میں کام کرنا چاہتی ہے۔

ورکنگ کمیٹی کو امید ہے کہ مسلم لیگ اور تمام دوسرے متعلقہ لوگ اپنے دینی قوم کے وسیع تر مفاد کا خیال کر کے اس عظیم کام میں شرکت کریں گے۔

عارضی حکومت کی تجاویز کیلئے جواہر لال نہرو کو دعوت

نئی دہلی - ۱۲ - اگست - وائسرائے محل سے یہ اعلان جاری ہوا ہے :-

ہز اکسلنسی وائسرائے نے ملک معظم کی حکومت کی منظوری کے ساتھ کانگرس کے صدر کو دعوت دی ہے کہ وہ ایک عارضی حکومت کی فوری تشکیل کے متعلق تجویزیں پیش کریں - اور کانگرس کے صدر نے اس دعوت کو قبول کر لیا ہے -

پنڈت جواہر لال نہرو اپنی تجاویز پر ہز اکسلنسی وائسرائے سے تبادلہ خیال کرنے کے لیے عنقریب دہلی آئیں گے -

شک و شبہ کی گنجائش نہیں

آج شام کو وائسرائے محل کے اس اعلان کے بعد کہ صدر کانگرس پنڈت جواہر لال نہرو نے فوری طور پر عارضی حکومت کی تشکیل کے متعلق لارڈ ویول کی دعوت قبول کر لی ہے - اب اس بات میں تمام شکوک و شبہات قطعی طور پر ختم ہو گئے ہیں - کہ کانگرس کو عارضی حکومت کی تشکیل میں شامل ہوگا -

ایسوسی ایٹڈ پریس کے لابی کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ سیاسی حالات کا مطالعہ کرنیوالے کانگرس کے رویہ کی بڑی تعریف کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ کانگرس نے اس طرح ایک نمایاں تدبر کا ثبوت دے دیا ہے -

اگرچہ مسٹر جناح نے آج شام کے بیان میں کہا ہے کہ مسلم لیگ جہاں تھی وہیں ہے اور ان کے مجوزہ کام میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد سے کوئی تبدیلی نہیں ہوگی - لیکن باخبر حلقوں کی رائے میں یہ ایک یقینی بات ہے کہ کانگرس عہدے قبول کرنے کے بعد پہلی کارروائی یہ کرے گی کہ لیگ کا مکمل اشتراک عمل حاصل کرنے کے لئے اس سے براہ راست گفت و شنید شروع کرے گی -

معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگرس نے وائسرائے سے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ کانگرس کی کابینہ اس معاملہ میں ورکنگ کمیٹی کی قرارداد پر عمل درآمد کرے گی -

عارضی کابینہ کے ارکان کے ناموں کا تصفیہ اس وقت ہوگا - جب پنڈت جواہر لال نہرو وائسرائے سے ملیں گے ملاقات کی تاریخ کا تعین صدر کانگرس پر چھوڑ دیا گیا ہے -

ستمبر سے کام شروع

باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کی نمائندگی کے تناسب میں کوئی رد و بدل نہیں ہوگا -

امید کی جاتی ہے کہ عارضی حکومت اور دستور ساز اسمبلی دونوں کا کام وسط ستمبر سے شروع ہو جائے گا - دستور ساز اسمبلی کا دفتر پہلے ہی سے تمام انتظامات مکمل کر لینے کے لیے تیزی سے کام کر رہا ہے - تاکہ اسمبلی کا اجلاس ابتدائی پروگرام کے مطابق ۹ - ستمبر کو شروع ہو سکے - لیکن ممکن ہے اسمیں تھوڑی سی تاخیر ہو جائے -

سرمایہ داری کو ختم کرنیکی تجویز

لیگ پارٹی کی تین ترمیمیں !

لکھنؤ دوشنبہ - یو - پی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے سرمایہ داری کو ختم کرنیوالی سرکاری قرارداد میں تین ترمیمیں داخل کی ہیں - سرکاری قرارداد حسب ذیل ہے :-

" اس اسمبلی کی رائے میں سرمایہ داری کی تمام شکلوں کا خاتمہ سوسائٹی کی بہبودی کے لیے ضروری ہے اور اس اسمبلی کو اعتماد ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہوگا - خاص ذرائع پیداوار، تبادلہ اور تقسیم کو قومی ملکیت قرار دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے "

لیگ کی دو ترمیمیں مسٹر سلطان احمد عالم خاں اور مسٹر عزیز احمد خاں نے داخل کی ہیں - مخالف پارٹی کے لیڈر چودھری خلیق الزماں پیش کرنیوالے ہیں -

اس اسمبلی کی رائے میں قرضوں کا منسوخ کرنا اور سرمایہ داری کی تمام شکلوں مثلاً زمین، صنعت کھاتیں، روپیہ کا لین دین اور بیمہ وغیرہ کی نجی ملکیت کو ختم کرنا سوسائٹی کی بہبودی اور پیداوار تبادلہ اور تقسیم کو قومی ملکیت قرار دینے کے لیے ضروری ہے - اور یہ اسمبلی حکومت کو ہدایت کرتی ہے کہ مذکورہ بالا مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے فوراً ایک کمیٹی مقرر کرے -

لاہور :- ۱۰ - اگست صبح لاہور چھاؤنی کی ایک فوجی بارک پر بجلی [illegible]

تعلیمی کانفرنس میں گاندھی جی کی تقریر

واردھا - ۱۱ - اگست - کل شام کو واردھا کامرس کالج کے پرنسپل مسٹر اگروال کی طلب کی ہوئی تعلیمی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے ہندوستانیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی مادری زبان سیکھنے پر زیادہ سے زیادہ توجہ کریں -

کانفرنس میں پورے ملک کے تعلیمی ماہرین اور ریاستوں اور صوبوں کے وزرائے تعلیم نے شرکت کی تھی -

گاندھی جی نے اپنی تقریر میں کہا :-

اپنی مادری اور قومی زبان سیکھئے - آپ کو اپنا روزمرہ کا کاروبار انھیں دو زبانوں میں کرنا چاہیئے اور آپ محسوس کریں گے کہ اس سے آپ وہ چیزیں کم عرصہ میں سیکھ لیں گے - جو آپ سیکھنا چاہتے ہیں -

الزامات کے خلاف آنریری مجسٹریٹوں کا احتجاج

لکھنؤ - ۱۲ - اگست - باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شیخ مومن علی قدوائی، مسٹر منوہر پرشاد اور چودھری عرفان حسین نے آنریری مجسٹریٹی سے بطور احتجاج اسلئے استعفا دیدیا ہے کہ وزیر انصاف نے بجٹ کے موقع پر جبکہ کانگرس پارٹی نے آنریری مجسٹریٹوں پر الزامات عائد کئے - لیکن آنریبل وزیر خاموش رہے - چودھری عرفان حسین صاحب نے اپنے استعفے میں لکھا ہے کہ آنریبل وزیر کی خاموشی ان لوگوں کے کردار کے متعلق جو ان کی ماتحتی میں کام کر رہے ہیں یہ معنی رکھتی ہے کہ وہ بھی اپنی جماعت کے ان افراد کی تائید میں ہیں جنھوں نے آنریری مجسٹریٹوں کے متعلق رائے ظاہر کی ہے -

۱۸ - جولائی - کو ختم ہونیوالے ہفتہ میں سمندر پار سے ۲۰۰۰۰ ٹن غلہ ہندوستان آیا - اسمیں تقریباً ۸۰۰ ٹن گیہوں اور گیہوں کا آٹا اور ۰۰۰ ٹن مکئی ہے -

جاوا سے چاول کا پہلا جہاز

بٹاویا - ۱۱ - اگست - چاول کا پہلا جہاز " امپائر فیود " جس پر سے اس وقت مشرقی جاوا " بولنگو " میں اناج کے بورے اتارے جا رہے ہیں - کل سے اسپر چاول لادے جاویں گے -

توقع کی جاتی ہے کہ یہ جہاز یکم ستمبر تک دس ہزار ٹن چاول لے کر ہندوستان کے لیے روانہ ہو جائیگا -

معلوم ہوا ہے کہ سنگاپور میں مال اتارنے کے بعد مزید تین جہاز جو اس وقت سمندر میں کھڑے ہیں - ہندوستان کے لیے چاول لے کر روانہ ہوں گے -

ہندوستان کیلئے برما کا چاول

مدراس - ۱۲ - اگست - معلوم ہوا ہے کہ برما کے ہندوستانی باشندوں نے ۲۰ ہزار برما کے چاول کے بوروں کا تحفہ جس کا وزن ایک ہزار ٹن ہے - مدراس کے ان علاقوں کو نذر کیا ہے - جس میں چاول کی شدید قلت ہے -

اس تحفہ کے ۵۰۰ بورے مدراس کے بندرگاہ میں سیندھیا اسٹیم نیوگیشن کمپنی کے جہاز ایس - ایس جلا گوپال کے ذریعہ پہونچ چکے ہیں - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کمپنی نے تمام سامان رنگون سے مدراس بغیر کسی کرایہ کے پہونچانے کا وعدہ کیا ہے -

بہار میں انسداد زمینداری کی تیاری

پٹنہ - ۱۱ - اگست - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر این - سی - رائے سابق سکریٹری بہار لیجسلیٹو ڈیپارٹمنٹ کی خدمات جو گورنمنٹ آف انڈیا کو منتقل کر دی گئی تھیں حکومت بہار پھر حاصل کرے گی - تاکہ پھر زمینداری اور شخصی سرمایہ داری کو حکومت کے ماتحت لانے کے لیے تجویزیں مکمل کی جا سکیں -

وزرائے غذا کی تجاویز

نئی دہلی - ۱۰ - اگست - آل انڈیا وزرائے غذا کانفرنس نے جس کا اجلاس آج ختم ہوا - ایک قرارداد میں تمام صوبوں کی مجموعی صورت حال پر غور کرنیکے بعد ایک قرارداد کے ذریعہ بنیادی راشن میں کسی تخفیف کی مخالفت کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ۱۲ اونس فی کس کا موجودہ راشن پہلے ہی سے ناکافی ہے اور اگر اس میں کوئی مزید تخفیف کر دی گئی تو عوام کی صحت اور زندگی پر اس کے نتائج بہت ہی تباہ کن ہوں گے -

ESTD 1925

the SADA

REGD. NO. A 406

جو تیرے دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ؏ 2/8/-
سہ ماہی ؏ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ /2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 44 NO. 34 | Cawnpore. Saturday 24TH AUGUST 1946 | کانپور شنبہ ۲۴ - اگست سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۶ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۵ھ | جلد ۴۴ نمبر ۳۴

ادبیات

انتخاب مشاعرہ انجمن معیار ادب کانپور

انجمن معیار ادب کانپور کا گذشتہ مشاعرہ جو جناب سید محمد احسن کاظمی آغا نگینوی اڈیشنل سول سشن جج کانپور کی صدارت میں ہوا تھا اس کا انتخاب ہدیۂ ناظرین ہے۔ (ایڈیٹر)

(جناب آغا نگینوی صدر انجمن)

عمل طالب طبل و پرچم نہیں ہے
یہاں سطوت قیصر و جم نہیں ہے

ملی جس کو ہستی میں روشن ضمیری
اُسے حاجت ساغر جم نہیں ہے

بجرم وفا آپ نے جن کو مارا
کہاں اُن شہیدوں کا ماتم نہیں ہے

ذرا ہاتھ آغا کے سینہ پہ رکھنا
تڑپ وہ جو دل میں تھی پیہم نہیں ہے

(جناب آفتاب احمد صاحب جوہر سول جج کانپور)

نہ ہو دل جو عشرت کا محرم نہیں ہے
اگر تیرا غم ہے تو کچھ غم نہیں ہے

دم صبح کیا تم چمن میں گئے تھے
عرق ہے۔ رخ گل پہ شبنم نہیں ہے

اگر پوچھنا ہے تو پوچھو جنوں سے
خرد راز فطرت کی محرم نہیں ہے

عطا کر تری چارہ سازی کے صدقے
وہ اک زخم دل جس کا مرہم نہیں ہے

(جناب وحشی ایڈ وکیٹ کانپوری)

غم دل تو نشتر بہ نشتر ہے یارب
خلش کیوں رگ جاں میں پیہم نہیں ہے

غم دو جہاں دے کے پایا ہے تجھکو
ترا غم بھی تجھ سے اگر کم نہیں ہے

مسرت کے انجام کو روئیے کیا
کہ ہنگام غم بھی تو محکم نہیں ہے

تجلی ہیں ہر داغ دل اپنا وحشی
چراغ سر طور سے کم نہیں ہے

(جناب ارم لکھنوی)

مری بیخودی ہوش سے کم نہیں ہے
وہاں آگیا ہوں جہاں غم نہیں ہے

اوجھنا ہی جانے سلجھنا نہ جانے
یہ بس میں خود زلف برہم نہیں ہے

تو ہم سے کیوں کہیں اے تصور
جو آنکھوں کے آگے مجسم نہیں ہے

ارم اب تو محسوس ہوتا ہے اکثر
وہاں ہوں جہاں کوئی عالم نہیں ہے

(جناب عمر انصاری لکھنوی)

نہ ہو آنکھ اُن کی اگر نم نہیں ہے
مرا غم کوئی مشترک غم نہیں ہے

محبت میں مرنے کا غم نہیں ہے
کہ جینا بھی مرنے سے کچھ کم نہیں ہے

محبت کی بے مائگی اللہ اللہ
کہ روتا ہوں اور آستیں نم نہیں ہے

ازل میں جلی تھی یہ شمع محبت
ابھی تک اگر روشنی کم نہیں ہے

(جناب دل لکھنوی)

عطیہ محبت کا ہے غم نہیں ہے
یہ سوغات دل کے لئے کم نہیں ہے

خطاؤں سے کیونکر میں دامن بچاؤں
کہ یہ فطرت ابن آدم نہیں ہے

ہر اک سانس شعلہ ہر اک سانس شبنم
قیامت ہے نیرنگئ غم نہیں ہے

ابھی اور لٹنے کو جی چاہتا ہے
ابھی دولت آرزو کم نہیں ہے

(جناب ذکی لکھنوی)

وہ رونق نہیں ہے وہ عالم نہیں ہے
زمانے میں میرا جو اک دم نہیں ہے

پریشانئ دل یہ کیوں بڑھ رہی ہے
کہیں زلف جاناں تو برہم نہیں ہے

گلوں کے جو دامن پہ پائے گئے ہیں
یہ فطرت کے آنسو ہیں شبنم نہیں ہے

نظر کو تعلق ہے کیا دل سے پوچھو
بظاہر کوئی ربط باہم نہیں ہے

(جناب اکمال لکھنوی)

تری قدر اے چشم پرنم نہیں ہے
تو رونے میں کچھ ابر سے کم نہیں ہے

دنیائے اسلام

اسمبلی میں ترکی کے نئے وزیر اعظم کا اعلان

انقرہ - ۱۶ - اگست - حکومت ملک کے وقار اور اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے بری بحری اور ہوائی طاقت کے بڑھانے کو سب سے زیادہ اہمیت دے رہی ہے۔

ترکی کے نئے وزیر اعظم موسیو پیکر نے اسمبلی میں ترکی کی خارجہ پالیسی پر ایک مخصوص مباحثہ میں مذکورۂ بالا الفاظ کہے۔ درہ دانیال کے دفاع میں شریک ہونے کی روسی تجویز کا اسمبلی میں ہرگز نہیں، ہرگز نہیں کے نعروں سے جواب دیا گیا۔ وزیر اعظم نے روسی تحریر کو اسمبلی میں پڑھکر سنایا۔ جس کے ذریعہ روس نے میثاق مانترو پر نظر ثانی کرنیکا مطالبہ کیا ہے۔ حکومت کی بنچوں اور حزب مخالف نے ترکی وزیر اعظم کے اس اعلان کا نعرہ ہائے تحسین سے جواب دیا کہ ترکی اور برطانیہ میں سنہ ۱۹۳۹ء کا جو باہمی امداد کا معاہدہ ہے۔ اسکی پابندی کی جائے گی۔

انھوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت کا ارادہ ہے کہ وہ امریکہ، فرانس اور یونان سے بھی دوستانہ تعلقات کو مضبوط کرے یقین کیا جاتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۶ء کی میثاق مانترو پر نظر ثانی اور درہ دانیال کے انتظام میں شریک ہونے کے لئے روس نے جو تحریر حکومت ترکی کو روانہ کی تھی۔ اس پر ترکی کے وزیر خارجہ موسیو حسن ساکا، امریکی سفیر مسٹر ولسن اور برطانی سفیر سر ڈیوڈ وکرڈ میں کل مشورہ ہوا ہے۔

مصر کے متعلق برطانیہ کی نئی تجویز

لندن ۱۷ - اگست - مصری وزیر اعظم صدقی پاشا نے معاہدہ پر نظر ثانی کرنیوالے مصری وفد سے ملاقات کے بعد اخباری نمائندوں سے کہا کہ لندن کے مصری سفیر امر پاشا ایک نئی تجویز لائے ہیں۔

صدقی پاشا نے کہا کہ اب برطانیہ ہمارے نقطہ نظر کو سمجھنے اور پورا کرنیکی کوشش کر رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اب گفت و شنید ایک اہم منزل پر پہونچ گئی ہے۔

خدا زخم تیغ زباں سے بچائے
یہ وہ زخم ہے جس کا مرہم نہیں ہے

ہے غم برق کی بد مذاقی کا مجھ کو
نشیمن کے جلنے کا کچھ غم نہیں ہے

ہوں اکمال الفت میں جلنے کا عادی
مجھے کچھ بھی خوف جہنم نہیں ہے

(جناب شارق ایرایانی)

جو مرضی جاناں مقدم نہیں ہے
تو پھر زندگی موت سے کم نہیں ہے

یہ فردوس ہے منزل غم نہیں ہے
یہاں خار بھی پھول سے کم نہیں ہے

ذرا جب ہے خورشید کو جذب کر لے
جو کرنوں سے پگھلے وہ شبنم نہیں ہے

شکایت نہ کرنا سر بزم جاناں
یہاں فرصت یک نظر کم نہیں ہے

(جناب وفا شاہجہانپوری)

جو تاریک دل ہے مجھے غم نہیں ہے
کہ خود عشق کی روشنی کم نہیں ہے

کرم کی ترے آرزو ہو گئی اُسکو
جو دلدادۂ حسن برہم نہیں ہے

یہ مانا محبت ہے اک مستقل غم
تری لغزشوں کی خوشی کم نہیں ہے

محبت کا پہلا قدم ہے وہاں پر
جہاں پر جبین دو عالم نہیں ہے

(جناب ندرت کانپوری)

یہ مانا کہ وہ آنکھ پرنم نہیں ہے
مگر شرح غم کا اثر کم نہیں ہے

میسر اسے رتبۂ غم نہیں ہے
خوشی عشق کا جزو اعظم نہیں ہے

ذرا اور بڑھ منزل بیخودی سے
یہ عالم کوئی خاص عالم نہیں ہے

اثر ہے محبت کا اونہہ بھی لیکن
گراں دامن گل پہ شبنم نہیں ہے

(جناب نواب اثر کانپوری)

تمھاری عنایت یہ کچھ کم نہیں ہے
کہ دنیا کا مجھکو کوئی غم نہیں ہے

مذمت مئے ناب کی خوب واعظ
ارے یہ تو تریاق ہے سم نہیں ہے

وہ خود دیکھ لیں دل لگا کر کسی سے
کہ ارماں بھی غم سے کچھ کم نہیں ہے

اثر کوئی مانے تو سب کام نکلیں
محبت کا دعویٰ بھی کچھ کم نہیں ہے

(باقی مشاعرہ صفحہ ۹ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمایئے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل ہے | زبان پر بھی وہی جوہر سلیم ہے

ہفتہ وار صداقت
کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۲۴ - اگست سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۴

کلکتہ کا شرمناک فساد

کلکتہ کی خونین داستان ہندوستان کی تاریخ میں فرقہ وارانہ جنوں کے مظاہروں کا سب سے زیادہ تاریک باب ہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ معصوموں کے ایسے قتل عام کی مثال تیمور لنگ یا چنگیز خاں کے دور میں یا ۱۸۵۷ء کے غدر کی تاریخ میں بھی نہیں ملیگی ۱۹۴۲ء کی انقلابی جد وجہد میں اگرچہ جگہ جگہ جلیانوالہ باغ سے بدترین منظر پیش آئے۔ مگر کہیں بھی بیگناہوں کا خون اتنی مقدار میں اور اتنی شدت اور سرعت کے ساتھ نہیں بہایا گیا۔ قدیم یا جدید تاریخ میں بدیشی حملہ آوروں یا حکومت وقت کے علمبرداروں کے ہاتھوں قتل وغارت گری کے جو واقعات ہوئے ان کا کم سے کم ایک اچھا پہلو تھا کہ ان کی نوعیت آج کے معنوں میں فرقہ وارانہ نہیں تھی اور گذشتہ چوتھائی صدی میں ملک میں جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے وہ مجموعی حیثیت سے بھی کلکتہ کے خونیں ڈرامہ کے سامنے بہت کچھ حقیر معلوم ہوتے ہیں۔ معاصر اسٹیٹسمین کے لفظوں میں:-

"گذشتہ برسوں میں ہندوستان فرقہ وارانہ بدنظمی کا شاہکار رہا ہے۔ کانپور، بمبئی، الہ آباد اور ڈھاکہ خاص طور پر بڑی شہرت رکھتے ہیں۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ ملک کی تاریخ میں کوئی واقعہ اس سے مشابہت نہیں رکھتا۔ جو کہ ۱۶۔ اگست سے ۱۹۔ اگست تک کلکتہ میں دیکھنے میں آیا۔ فرقہ وارانہ فساد میں یہ نیا باب ہے۔ اس نے ہولناک اور عجیب وغریب کا بھی حادثہ (یعنی فرقہ وارانہ فساد) کو نئی وسعت دیدی ہے۔

مرنیوالوں کا تخمینہ ۷ ہزار اور زخمیوں کا ۲۰ ہزار کہا جاتا ہے۔ لیکن بعض اخبارات کا خیال ہے کہ یہ تخمینہ بھی اصل سے کم ہے اور مال وجائداد کا بلا واسطہ اور بالواسطہ نقصان کروڑوں روپیہ تک پہونچے گا اور یہ سب غارتگری تین دن میں ہوئی مدتوں تک یتیموں اور بیواؤں کے رقت انگیز نالے قوم کے قلب میں درد پیدا کرتے رہیں گے اور اس کے سینہ کا گھاؤ تازہ رکھیں گے۔ فساد کا فرقہ وارانہ پہلو ایسا ہے جسے بھلانے کے لئے انسانی فطرت کے اصولوں سے اوپر اٹھنا ہوگا۔ ہمیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو مظلوم ہیں، انھیں خون کا گھونٹ خاموشی سے پینا ہوگا۔ انتقام کی ہولناک آگ بڑی آسانی سے بھڑک اٹھتی ہے۔ اس میں کسی کا بھلا نہیں۔ اس میں سب کا نقصان ہے۔ ہم تاریخ کے بڑے نازک دور سے گذر رہے ہیں۔ ہم تیز رفتار دو راہے تراہے یا چوراہے پر کھڑے ہیں۔ غلط سمت میں ایک غلط قدم ہمیں منزل مقصود سے جو بہت قریب ہے کوسوں دور لے جا سکتا ہے۔ جہاں سے سیدھے راہ پر تلاش کرنے کے لئے ایک مدت درکار ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کو ہندوستان میں ہمسایہ کی حیثیت سے رہنا ہے۔ خواہ وہ شریف انسانوں کی حیثیت سے رہیں خواہ جنگلی درندوں کی طرح۔ لیکن ہمارا پختہ یقین ہے کہ خنجر اور تلوار سے ہندو مسلمانوں کا رشتہ توڑا نہیں جا سکتا جو قدرت نے پیدا کیا ہے اور تاریخ نے مضبوط کیا ہے۔ اس بنیادی حقیقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہمیں کلکتہ کے خونین واقعات پر اچھی طرح غور کرنا چاہیئے اور ان سے سبق لینا چاہیئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بنگال کی حکومت اپنی فرض شناسی سے بُری طرح قاصر رہی ہے۔ ۲۔ ستمبر کو بنگال اسمبلی کا اجلاس ہونیوالا ہے۔ اس اجلاس میں ہمارے خیال میں بلا تفریق ہندو ومسلم ہر ممبر اسمبلی حکومت کی نافرض شناسی کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ جو خونین ڈرامہ کلکتہ میں کھیلا گیا ہے۔ اس سے ہندو اور مسلمان دونوں کو نقصان پہونچا ہے۔

اگر واقعی حکومت بنگال اپنے فرض کو پوری طرح نہیں ادا کر سکتی ہے۔ تو پھر اس حکومت کو قائم رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

مسٹر جناح نے بھی اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ "میں بغیر کسی پس وپیش کے تشدد آمیز حرکات کی مذمت اور اُن لوگوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں جنھوں نے کلکتہ کے فساد میں نقصانات اُٹھائے ہیں۔"

آگے چلکر مسٹر جناح کہتے ہیں کہ:-

"جن لوگوں نے بھی یہ شر آمیز اور فتنہ پرور حرکات کی ہیں انھیں قانون کے بموجب سخت سزائیں دیجائیں!!"

مسٹر جناح کا بیان اس موقع کے لیے نہایت موزوں اور مناسب ہے اور اسی اصول کے مطابق اگر حکومت کی لاپرواہی اور بے توجہی کی وجہ سے یہ خونین ڈرامہ ہوا ہے تو وہ بھی سزا کی مستحق ہے اور اس حکومت کے افراد کو حکومت سے برطرف کرکے ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ دایر کرنا چاہیئے تاکہ لوگوں کو عبرت ہو اور آئندہ جن حضرات کے سپرد عوام کی جانیں ہوں وہ اپنی غفلت سے خونی ڈرامہ کے واقعات رونما نہ ہونے دیں۔

پنت جی کی اپیل

۲۰ - اگست ۔ پنڈت وزیر اعظم یو۔ پی نے پھول باغ میں ایک بہت بڑے جلسے عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم مکمل آزادی کی منزل مقصود کے قریب پہونچ رہے ہیں اور صرف ہماری ہی حماقتوں اور تنگ نظری کے علاوہ اور کوئی ہماری آزادی نہیں روک سکتا۔

فرقہ وارانہ اتحاد کے لیے اپیل کرتے ہوئے پنت جی نے کلکتہ کے فساد کی مذمت کی۔ اور کہا کہ غنڈہ گردی کے ایسے واقعات سے کسی کو بھی فائدہ نہیں پہونچیگا۔ یہ ممکن ہے کہ ہم میں آپس میں اختلافات ہوں۔ لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ ایک دوسرے کی جان لینے کی کوشش کرے۔

انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ غیر ذمہ دارانہ گفتگو کو روکنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے فرقہ واریت اور کشیدگی پیدا ہونے کا امکان ہے۔

وزیر اعظم نے کانپور کے کاروباری آدمیوں سے ایک پر زور اپیل کی کہ وہ چور بازاری کی لعنت کو ختم کر دیں۔ کانپور اس صوبہ کا سب سے مالدار اور سب سے بڑا صنعتی شہر ہے اس لیے اگر یہ لعنت یہاں سے ختم کر دی جائے گی تو وہ باقی صوبے میں بھی باقی نہیں رہے گی۔

پنڈت جی نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مستقبل قریب میں کانپور کو بہت کچھ کرنا ہے اور کنٹرول کے زمانے میں اسے تجارت اور صنعت کی بہت سی دشواریاں حل کرنی ہیں۔ اُنھوں نے زیادہ مال تیار کرنے اور اسے فروخت کرنے کی فرورت پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ قیمتیں مناسب ہونا چاہیئں۔ تاکہ امیر وغریب دونوں آسانی سے اپنی ضرورتیں پوری کر سکیں۔

پانچ ماہ کے قلیل عرصہ میں صوبے میں کانگرسی وزارت کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے پنت جی نے کہا کہ ہم کھانا۔ کپڑا۔ مکان۔ تعلیم اور دوسری ضروریات زندگی پوری کرکے غریبوں اور پست طبقوں کی حالت کی اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں انھیں ترقی اور خوشحالی کی عام سطح تک لانا ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے زمینداری ختم کرنے کیلیے کانگرسی وزارت کے اقدام کا ذکر کیا جس سے ہر فرقہ اور مذہب کے نوے فیصدی آدمیوں کو فائدہ پہونچے گا۔ اس سے صرف کسانوں ہی کو فائدہ نہیں پہونچیگا۔ بلکہ زمینداروں کا بھی اسی میں فائدہ ہے۔

پنت جی نے مزدوروں کی حالت کی اصلاح پر بھی زور دیا اور ترقی بورڈ اور مل مالکوں سے کہا کہ مزدوروں کی حالت بہتر بنانے کے لیے ہر امکانی کوشش کریں۔ اُنھوں نے اُمید ظاہر کی کہ وہ مزدوروں کی دشواریاں محسوس کریں گے۔ اور ان کے مسائل کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھیں گے۔

عوام اور سرکاری ملازموں کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ مجھے یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ سرکاری ملازم بدلے ہوئے حالات دیکھکر اپنے آپکو بدلنے کی کامیاب کوشش کر رہے ہیں۔ عوام کا بھی فرض ہے کہ وہ روزمرہ کے نظم ونسق میں ان کیسے اشتراک عمل کریں۔ انھوں نے بے ایمان اور رشوت خور سرکاری افسروں کی مذمت کی۔ اُنھوں نے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ اس لعنت کو ختم کر دیا جائے۔ اُنھوں نے عوام سے اپیل کی کہ کانگرس کے قائم کردہ محکمہ انسداد رشوت ستانی کی امداد کریں۔

پنت جی نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم حکومت کے وزیر بلا امتیاز مذہب وملت ہر شخص کی بھلائی کا خیال رکھتے ہیں۔ حکومت نے ضلع کے افسروں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ تیوہاروں کے موقع پر ان کی تمام ضروریات پوری کرنیکی ہر امکانی امداد کریں۔ اور ایسے مواقع پر ان کی تمام ضرورتیں پوری کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

کم تنخواہ پانیوالے سرکاری ملازموں کی تنخواہیں

ہے - ایک ... ہڑتال نہ کرنی چاہیئے - کیونکہ یہ حکومت خود انکی ہے جس کے دل میں سبھا کا درد ہے -

پنت جی کی مصروفیت

پنت جی اپنے تین روزہ سرکاری معائنہ کیلیے ۲۱۔ اگست کی سہ پہر کو کانپور پہونچے۔ سرکٹ ہاؤس میں سرکاری افسروں نے ان کا استقبال کیا۔ وزیر زراعت مسٹر نثار احمد شروانی جنھوں نے راستہ میں چند فارموں کا معائنہ کیا تھا۔ پنت جی کی آمد کے کچھ دیر بعد پہونچے پنت جی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر الیگزنڈر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس سے گفتگو کی۔

۲۲- اگست کو دوپہر کے کھانے کے بعد پنڈت جی نے ٹریڈ یونین کے ایک وفد سے مزدوروں کی حالت پر چالیس منٹ تک گفتگو کی۔ مزدوروں کے نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے پنت جی نے کہا کہ کانپور آنیکا خاص مقصد یہ ہے کہ میں خود مزدوروں کے مسئلے کا مطالعہ کروں۔ کانپور صوبے کی صنعتوں کا مرکز ہے۔ اگرچہ جنگ ختم ہوگئی ہے۔ لیکن افراط زر اور مال کی کمی کی وجہ سے ایک عجیب صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ ہمیں یاد بھی نہیں پڑتا کہ قیمتیں اتنی زیادہ کب تھیں۔ ہمیں اس کا حل تلاش کرنا ہے اسلیے آپکو محسوس کرنا چاہیئے کہ ملک کی بھلائی میں مزدوروں کی بھی بھلائی ہے۔ اور ضروریات زندگی کی اسقدر قلت کو دیکھتے ہوئے زیادہ سامان پیدا کرنا ضروری ہے

امن کمیٹی کے کام کا مختصر حال سننے کے بعد پنت جی نے کہا کہ مختلف فرقوں میں اچھے تعلقات قائم کرنے کے لئے ایسی کمیٹیاں بہت مفید ہوں گی۔ امن کمیٹی کی درخواست پر پنت جی نے اس کے لیے پانچ ہزار کی عارضی رقم منظور کی اور وعدہ کیا کہ ایک سرکاری افسر اسکا سکریٹری مقرر کیا جائیگا۔

پنت جی نے غلہ، صرافہ، کھلی اور چونہ، پھٹکر کپڑا بیچنے والوں، حلوائیوں، ملٹری اکاؤنٹس کلرکوں اور بنک ملازموں کے وفود سے بھی ملاقات کی۔

پنت جی نے وزیر زراعت مسٹر نثار احمد شروانی مسٹر الیگزنڈر کے ساتھ گورنمنٹ سنٹرل ورکشاپ کا بھی معائنہ کیا۔

بددیانتی کے انسداد کی کانفرنس

۲۲- اگست۔ "صرف اسی مرتبہ نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی جب ہم نے حکومت کی باگ ڈور ۱۹۳۷ء سے ۱۹۳۹ء تک سنبھالی تھی تو یہ محسوس کر رہے تھے کہ قابل توجہ مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے۔ کہ سرکاری ملازمین کے کاموں میں دیانتداری آئے اور ان کا معیار بلند ہو اور وہ برقرار رہے۔"

یہ الفاظ وزیر اعظم یو۔ پی۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت نے بددیانتی دشمن کانفرنس کے افتتاح کے موقع پر کہے۔ اس کانفرنس میں سرکاری ملازمین بھی موجود تھے۔ ان کے علاوہ اور شہری بھی تھے۔

پنت جی نے کہا کہ "بدقسمتی سے گذشتہ جنگ نے اور جنگ کے اثرات نے معاملات کو اور پیچیدہ کر دیا ہے جنگ کے زمانہ میں جیسا کہ ہر جگہ ہوتا ہے خالات غیر معتدل قوانین نافذ کرنا پڑے۔ جس کی وجہ سے سرکاری ملازمان کے اختیارات بہت بڑھ گئے ہیں۔ بلکہ ان کو تقریباً مطلق العنانی مل گئی۔ کچھ ان اسباب کی بنا پر بددیانتی بہت پھیل گئی اور چوربازاری نے اتنا زور پکڑا کہ انسان کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا ساری فضا گندی ہوگئی ہے۔ اور گھٹن محسوس ہوتی ہے۔ ایسے واقعات کی کہانیاں ہر طرف سننے میں آتی ہیں۔ اس طرح سرکاری ملازموں کا اخلاقی معیار اور گر گیا ہے۔ اب ہمارا یہ کام ہے کہ اس حالت کو بدلیں، معتدل حالت کو واپس لائیں اور سرکاری ملازمتوں سے مفسر عناصر کو خارج کر دیں۔ اور سماج سے غیر سوشل عناصر کو نکال دیں۔ ہمارا کام صرف تخریبی نہیں ہے۔ جہانتک بنے گا ہم سزا دیں گے۔ لیکن سماج

محکمے کی ضرورت پیش آئی۔ لیکن بغیر پبلک اور پولیس کی مدد کے یہ محکمہ کچھ نہ کر سکے گا۔ اس لئے ہر شخص کو اس محکمے کے کاموں میں مدد دینا چاہیئے۔ اس امداد میں لیگی اور غیر لیگی ہر شخص کو شریک ہونا چاہیئے۔

شروانی صاحب مسافرخانہ میں

۲۴- اگست کو جناب مسٹر نثار احمد شیروانی وزیر یو۔ پی۔ زراعت خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب کے مسافرخانہ واقع پریڈ میں تشریف لائے خان بہادر صاحب نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

وزیر صاحب موصوف نے عمارت مسافرخانہ کو اندر اور باہر سے نہایت تفصیل کے ساتھ معائنہ فرمایا اور خان بہادر صاحب کو اسکی تعمیر پر مبارکباد دی کہ انھوں ایسی عظیم الشان عمارت مسافروں کے قیام وآرام کیلیے تعمیر کرائی جسکی کانپور جیسے تجارتی شہر میں اشد ضرورت تھی۔ آپ نے رجسٹر اندراج مسافر اور قواعد وضوابط مسافرخانہ کو بہت دلچسپی سے ملاحظہ کرکے فرمایا کہ خان بہادر صاحب آپکی یہ اولوالعزمی اور فراخدلی دوسروں کے لیے قابل تقلید ہے کہ اس عمارت کا دروازہ ہر مذہب وملت کے مسافر کے لیے کشادہ ہے۔ آپ نے وزیٹر بک پر ایک نوٹ بھی تعریفی بھی تحریر فرمایا ہے۔

چلتے وقت آپ نے بیحد خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یو۔پی۔ میں یہ عالیشان عمارت مسافروں کے قیام کے لیے اپنی آپ نظیر ہے۔

مہتروں کی ہڑتال ختم

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کے مطابق میونسپل بورڈ کے ملازم مہتروں نے ہڑتال ختم کرکے کام شروع کر دیا ہے اور امید ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب جنکو گورنمنٹ نے مہتروں اور میونسپل بورڈ کے جھگڑے میں ثالث مقرر کیا ہے۔ جلد ہی سمجھوتہ کی کارروائی شروع کریں گے۔

پٹرول کے کوپن

گورنمنٹ سے اطلاع ملی ہے کہ بہت جلد پٹرول کے راشن کی مقدار دوگنی کر دی جائیگی۔ اور بہت ممکن ہے کہ موجودہ سہ ماہی سے مقدار دوگنی کر دی جائے احکامات کے آنیکا انتظار ہے۔

چھاؤنی بورڈ کا الیکشن

۲۲- اگست کو چھاؤنی بورڈ کا الیکشن تھا۔ صرف ۲۲۔ اگست کے لئے دفعہ ۱۴۴ چھاؤنی حدود کے اندر نافذ کر دی گئی تھی۔

الیکشن میں مندرجہ ذیل حضرات کامیاب ہوئے ہیں۔ (۱) مسٹر دلی نرونا (۲) مسٹر وی۔ این۔ سنگھ (۳) مسٹر ایس۔ آر۔ سرکار (۴) مسٹر دیوسیں شکلا۔ (۵) مسٹر ایس۔ آر۔ گلر وڈ (۶) مسٹر عبد القیوم انصاری

ایٹ ہوم

۲۳- اگست کو ڈی۔ اے۔ وی کالج میں اہل شہر کی طرف سے آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم یو۔ پی کو ایٹ ہوم دیا گیا۔

نشاط ٹاکیز کا افتتاح

۲۰- اگست ۳ بجے دن کو نشاط ٹاکیز کا افتتاح فلمستان کے شہرۂ آفاق فلم موسومہ "شکاری" سے ہوا۔

اس موقع پر خود مسٹر جگت نراین مالک جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس اور مسٹر گو نراین دہلی سے تشریف لائے تھے اس افتتاح کے موقع پر شہر کے معززین کو بلایا گیا تھا اور وہ تشریف فرما تھے۔ تشریف لانے والوں کی خاطر ومدارات کولڈ ڈرنک اور پان وسگریٹ سے کی گئی۔

مسٹر گوری شنکر مہروترا جنرل منیجر کی انتھک کوششوں کی بدولت اس وقت کانپور میں چار سینما جگت ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس کے چل رہے ہیں۔

یا بزرگ کے ہیں۔ اس مہینہ کا یہ نام کیوں پڑا یہ تو انگریزی زبان کے ماہر ہی بتا سکتے ہیں۔ لیکن کچھ واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگست کا مہینہ ہندوستان کی جدید تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

اگر پرانے زمانے کی کہیئے تو کرشن بھی اسی مہینہ میں پیدا ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ اس بار اگست کے مہینہ میں ہی جنم اسٹمی ہے اور اکثر اسی مہینہ میں پڑتی ہے

اس زمانہ کا ذکر چھوڑیئے۔ ہمارے موجودہ دور میں یعنی اسی صدی میں ہندوستان کی تین عظیم ہستیاں اس دنیا سے اُٹھ گیئں۔ ایک لوکمانیہ تلک جنھوں نے اگست کی پہلی تاریخ کو انتقال فرمایا جسکی یادگار ہر سال منائی جاتی ہے۔ دوسرے رابندر ناتھ ٹیگور جنھوں نے اگست سنہ ۴۱ء میں رحلت فرمائی۔ اور تیسرے سر سریندر ناتھ بنرجی جو شیر بنگال کہلاتے تھے۔ انھوں نے سنہ ۱۹۲۵ء کو اس دنیائے فانی کو خیرباد کہا اور اگست سنہ ۱۹۴۲ء میں مہادیو ڈیسائی نے بھی انتقال فرمایا۔

سیاسی میدان میں دیکھئے تو اگست کے مہینہ میں ہی ترک موالات کی تحریک سنہ ۲۰ء میں عالم ہیولانیت میں تھی۔ اگرچہ اس کے باقاعدہ پاس ہونے کی نوبت ستمبر کے مہینہ میں آئی۔ جب کلکتہ میں لالہ لاجپت رائے کی صدارت میں کانگریس کا خاص اجلاس ہوا تھا

اگست سنہ ۱۹۳۲ء کے مہینے میں اس کمیونل ایوارڈ کی تشکیل ہوئی تھی جس کی بدولت ہندوستان کے قوم پرور حلقوں میں پھوٹ پڑ گئی۔

اگست سنہ ۱۹۴۰ء میں لارڈ ویول وائسرائے ہند نے کانگریس کو یہ دعوت دی تھی کہ وہ ان کی ایگزیکٹو کونسل میں شریک ہو جائے۔ مگر کانگریس نے اس پیشکش کو منظور نہیں کیا تھا۔

اگست سنہ ۱۹۴۲ء میں کانگریس نے وہ تاریخی ریزولیوشن پاس کیا جو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام دنیا میں کوئٹ انڈیا (ہندوستان چھوڑ دو) ریزولیوشن کے نام سے مشہور ہے۔

اگست سنہ ۱۹۴۵ء میں جابجا کانگریس کمیٹیاں جائز قرار دی گئیں تھیں۔

اگست سنہ ۱۹۴۶ء میں ہندوستان میں پہلی مرتبہ جمہوری اصول پر پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس کو عارضی حکومت بنانے کی وائسرائے ہند کی طرف سے دعوت دی گئی۔ دیکھئے کیا صورت پیدا ہوتی ہے۔

مجھ تک کب انکی بزم میں آیا تھا جام مے
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

اگست سنہ ۱۹۴۶ء ہی میں مسلم لیگی حکومت کے دور میں کلکتہ میں جو فساد ہوا ہے وہ بقول ہمعصر اسٹیٹسمین کہ نادر شاہ کے قتل عام کے بعد ہندوستان کا کوئی شہر اتنی بڑی خونریزی کا شکار نہیں ہوا۔

ہمعصر ہنگ بینو کے بقول مرنیوالوں کی تعداد سات ہزار اور زخمیوں کی تعداد بیس ہزار تک پہونچتی ہے۔

اگست کے مہینے کا ابھی ایک ہفتہ باقی ہے دیکھیے یہ مہینہ کیا کیا گل کھلاتا ہے۔ لیکن ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ یہ مہینہ صحیح معنوں میں بزرگی کا مہینہ ثابت ہو اور ہندوستان کیلئے یہ مہینہ ایک نیک اقدام کا باعث ہو۔

...مران

(از جناب دیوکی نندن ناصح بی۔ اے آنرز)

پورنماشی کا چاند بادلوں میں سے جھانک رہا تھا۔ سنگ مرمر کا بنا ہوا شاہی مندر پرسکون چاندنی میں سویا ہوا تھا۔ حسین ترچھی کرنیں مندر کے فرش پر ناچ رہی تھیں۔ مندر کے ایک کونے میں مہاتما بدھ سمادھی لگائے بیٹھے تھے۔ تمام کائنات خاموش تھی گویا اس کے دل کی دھڑکن رک گئی۔ مہاتما بدھ کی پشت پر دیوار کے ساتھ پھولوں سے لدی ہوئی بیلیں تھیں۔ یکایک مندر کے ایک کونے سے پازیب کی دھیمی جھنکار نے رات کے کامل سکوت کو توڑ دیا۔

شرمیلی چال سے چلتی ہوئی ایک حسینہ مہاراج بدھ کے پاس آکر بیٹھ گئی! مہاتما بدھ نے اپنی آنکھیں کھول دیں چاند کی کرنیں تیز ہوگیئں۔ بیلوں پر جھولتے ہوئے پھول مسکرا اٹھے۔ شرم وحیا کی سرخی حسینہ کے رخساروں پر جھلک رہی تھی۔ اسکی آنکھوں کا کاجل اماوس کی رات سے بھی زیادہ سیاہ تھا۔ ان نیلی نیلی آنکھوں میں کیسا تھا۔ عقیدت اور پاکیزگی تھی۔ مہاراج بدھ نے مسکرا کر پوچھا:۔

راجکماری! تم اتنی رات گئے یہاں کس لئے آئی ہو؟ راجکماری رتنا کی شیریں آواز سے فضا میں ارتعاش پیدا ہوگیا۔ سر جھکا کر بولی:۔

مہاراج! میں آپ کی داسی ہوں۔" چاند بدلیوں کے پیچھے چھپ گیا۔ مہاراج بدھ کے چہرے پر ریاضت کا نور تھا آہستہ سے بولے:۔

رتنا تم چلی جاؤ۔ ہم ضرور تمہارا خیال رکھیں گے۔ راجکماری رتنا کی آنکھوں میں آنسو جھلک رہے تھے۔

اس بات کو تیس برس گذر گئے۔ راج کماری رتنا بستر مرگ پر پڑی اور اسی سے ہر شے کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا حسین چہرہ خزاں کی پتیوں کی طرح سوکھ گیا تھا، اسکی آنکھیں اندر دھنس چکی تھیں زندگی اور موت کی دردناک جدوجہد ختم ہونے کے قریب تھی، در و دیوار سے مایوسی ٹپک رہی تھی۔ اتنے میں مہاتما بدھ راجکماری رتنا کے کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کے چہرے پر وہی نور اور وہی دلفریب مسکراہٹ تھی۔ راجکماری نے دونوں ہاتھ جوڑ کر انھیں پرنام کیا۔ مہاتما بدھ نے راجکماری کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا:۔

رتنا! میں اپنا وعدہ پورا کرنے آیا ہوں۔ یہی زندگی کی اصل شکل ہے۔ تم نے اپنی زندگی کو ایثار کی آگ میں تپا کر کندن بنا لیا ہے۔ بہار کے بعد خزاں۔ یہی زندگی کا اصول ہے۔

راجکماری رتنا نے گھبرا کے کھول دیں سنگ مرمر کے عالیشان مندر پر پورنماشی کا چاند چمک رہا تھا۔ مہاتما بدھ مسکرا رہے تھے۔

راجکماری رتنا نے عقیدت سے بھگوان بدھ کے چرن چھوئے اور آہستہ آہستہ جلتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ اس نے مہاتما بدھ کی بدولت زندگی کا اصل روپ دیکھ لیا تھا۔

وہ دوڑا دوڑا اپنے خیمہ میں گیا اور تھیلے میں سے پندرہ سیب نکالے۔ دو سڑ گئے تھے۔ ان کو پھینک دیا اور تیرہ سیب بادشاہ کو دے کر تیرہ ہزار اشرفی لے لی۔

اب اس شخص کی آنکھیں کھلیں۔ اس نے سوچا کہ بادشاہ کے پیسوں سے مجھے اتنی دولت ملی ہے میں نے اپنے آقا کی شان میں برے خیالات سوچے اب میں واپس جاکر معافی مانگوں گا۔

کچھ دن بعد وہ واپس ہوا اور بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور معافی مانگی۔ بادشاہ نے پورا قصہ سنا اور رونے لگا۔ پھر بولا:۔ "افسوس تمہاری دو ہزار اشرفیاں بیگم کی غلطی سے ماری گئیں۔

وہ شخص بڑا حیران ہوا اور کل ماجرا پوچھا۔ بادشاہ نے کہا۔ دراصل وہ پندرہ پیسے میری حلال کمائی کے تھے۔ وہ میں نے قرآن کا ترجمہ کرکے حاصل کئے تھے...

ہندوستانی عورت کا شاندار ماضی

(گذشتہ سے پیوستہ)

گلبدن بیگم

اب ہم تاریخ کے اس عہد تک ذرا آتے ہیں جسے مسلمان عہد کیا جاتا ہے۔ مسلمان بادشاہوں میں مغلوں نے خاص طور پر اپنی لڑکیوں کی تعلیم کا بڑا اعلیٰ انتظام کیا تھا۔ شاعری نثر نویسی۔ وقائع نگاری۔ تاریخ نویسی میں یہ عورتیں اپنا جواب نہیں رکھتی تھیں۔

گلبدن بیگم بابر کی لڑکی تھیں۔ بابر نے ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔ وہ ہر وقت اپنے بھائی ہمایوں کے ساتھ سایہ کی طرح رہتی تھیں۔ انتظامی معاملات میں وہ اپنی بہن گلبدن بانو بیگم سے ضرور مشورہ کرتا تھا۔ ان کی لکھی ہوئی کتاب "ہمایوں نامہ" تاریخ مغلیہ کی مشہور دستاویز ہے۔ جس میں ادبیت کے ساتھ مورخانہ قلمکاری کے نمونے ملتے ہیں۔

زیب النساء بیگم

یہ اورنگزیب بادشاہ کی چہیتی بیٹی تھیں۔ بہت چھوٹی سی عمر میں پورا قرآن شریف انھوں نے حفظ کرلیا تھا۔ اس کی خوشی میں باپ نے تیس ہزار اشرفیاں (مہریں) انعام دی تھیں۔ اس کے بعد سے خود اورنگزیب نے انکی تعلیم اپنے ہاتھوں میں لے لی تھی مگر عیش وآرام کی طرف نظر نہ اٹھی۔ اور علمی پیاس جو باپ نے پیدا کردی تھی وہ عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہی چلی گئی۔ عربی اور فارسی کی کتابوں کا ایسا زبردست ذخیرہ جمع کیا تھا کہ اس وقت دور دور اس کا جواب نہ تھا۔

شعر گوئی میں بھی ملکہ حاصل تھا۔ مخفی (یعنی پردہ میں رہنے والی) تخلص کرتی تھیں اور لاجواب شاعری کے نمونے چھوڑے ہیں۔ جو زبان زد عام ہیں۔ عالموں اور مصنفوں نے اپنی کتاب زیب النساء کے نام پر معنون و ڈیڈی کیٹ کی تھیں۔ عالموں، مصنفوں اور شاعروں کی قدردان تھیں۔ انھوں نے ملکی معاملات میں بہت بجا تلا مشورہ دیتی تھیں۔ اور سیاست ملکی کا بھی مطالعہ کیا تھا۔

زیب النساء کی شاعری سے انسانی فطرت کے مطالعہ کی اور عشق کی سلاست و پرکاری اور حیات کے دوسرے رموز کی پردہ دری ہوتی ہے۔ ان کی شادی نہیں ہوئی اور حیات میں ایک نوع کی تلخی آگئی۔ لیکن اس سے ان کی شاعری کو ایک نئی زندگی مل گئی۔

مادر ہند نے ایسی بہت سی بیٹیاں پیدا کی ہیں۔ مگر یہ سب کچھ اس وقت ہوتا تھا جبکہ وہ بدیشی شہنشاہیت کے پہیوں کے نیچے آکر کچل نہیں گئی تھی۔ اب بھی ایسی خواتین کی کمی نہیں۔ مگر بھارتی۔ کھانا۔ گلبدن وغیرہ روز روز نہیں پیدا ہوتیں۔ کہتے ہیں کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ یہ بات اب پھر صحیح ثابت ہوگی۔

ملکہ نے تیل کے دو پیسے نکال لئے اور خزانہ میں سے دو پیسے نکال کر اس میں رکھ دیئے۔ وہ میری حلال کمائی نہ تھی۔ اسی وجہ سے تمھارے دو سیب سڑ گئے۔ اس کا مجھے بہت افسوس ہے۔ یہ ملکہ کی نادانی سے ہوا۔"

یہ سن کر وہ شخص دنگ رہ گیا۔ اور بے اختیار چلا اُٹھا۔ بے شک انسان کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔"

مہاتما گاندھی اقعات جمع کر رہے ہیں

واردھا۔ ۲۱۔ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی فسادات کلکتہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور امید ہے کہ وہ ہریجن کی آئندہ اشاعت میں اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں گے

گاندھی جی ان فسادات کے متعلق بہت سی باتیں جانتے ہوئے بھی فی الحال کچھ کہنا نہیں چاہتے۔

لکھنؤ۔ ۲۲۔ اگست۔ پتہ لگا ہے کہ تحریک سنہ ۱۹۴۲ء میں برخاست شدہ ...

بچوں کی دنیا

پندرہ سیب

(از عبدالقوی متعلم حلیم مسلم کالج۔ کانپور)

ملک ایران کے بادشاہ کے پاس ایک ہندوستانی داستان گو تھا وہ اسکو دلچسپ قصّے کہانیاں سناتا اور دوسرے امیروں وزیروں کو بھی خوش کرتا رہتا۔ ایک دن اسکو وطن کی یاد آئی اور اس نے بادشاہ سے اجازت لی۔ بادشاہ نے کہا "تم سب لوگوں سے مل آؤ اس کے بعد تمکو انعام دوں گا۔ اور پھر تم ہندوستان کی طرف روانہ ہوجانا"

وہ شخص بادشاہ کے وزیروں اور دوستوں کے پاس گیا اور ہندوستان جانے کی اجازت مانگی۔ انھوں نے اجازت دیدی اور ہر ایک نے حتی المقدور انعام دیا کسی نے ایک ہزار روپیہ کسی نے پانچسو۔ اس کے بعد وہ بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اسکو پندرہ پیسے انعام دیئے اور وطن جانے کی اجازت دی۔ وہ بڑا حیران ہوا وہ تو سمجھا تھا کہ بادشاہ اسکو ہزاروں روپے دیگا جبکہ اس کے نوکروں نے اسکو ہزاروں روپے دیئے تھے وہ انہی خیالات میں غلطاں پیچاں اپنے قافلے کے ساتھ ہندوستان کی طرف روانہ ہوگیا۔ مگر اس کے دل میں یہ خیال سما گیا تھا کہ بادشاہ نہایت کنجوس ہے۔

راستہ میں ایک جگہ سیب فروخت ہو رہے تھے بادشاہ کے پندرہ پیسے اسکو وبال جان ہو رہے تھے اس نے پندرہ سیب ان کے عوض خرید لیے اور ایک تھیلے میں ڈال لئے۔ دوسرے دن وہ ایک شہر میں پہونچے اتفاق سے بادشاہ کی لڑکی بیمار تھی۔ اور ایک تھیلے میں ڈال لیے۔ دوسرے دن وہ ایک شہر میں پہونچے اتفاق سے بازار بھر میں سیب کسی کے پاس نہ تھے۔ بادشاہ نے ڈگی پٹوا دی کہ جو آدمی ایک سیب دے گا۔ اسکو ایک سیب کے بدلے ایک ہزار اشرفی انعام ملے گی۔ ڈگی پیٹنے والا قافلے والوں کے پاس بھی آیا کہ شاید ان لوگوں کے پاس سیب ہو۔ جیسے ہی اس شخص نے اعلان سنا

پردۂ فلم

رنجیت مووی ٹون

ایک شاندار افسانہ داداجی پیش کرنیوالی ہے۔ مہ پارا بیگم پارا، الطاف۔ جاگیردار اور بینا ایسے اداکار نظر آئیں گے اور ایک افسانہ بنام دریا دل فلمایا جارہا ہے جس میں بینا۔ الطاف۔ خورشید جونیر اور ناقابل شکست دلس۔ غلام محمد کے نام بتائے جاتے ہیں۔

آل انڈیا پکچرز

آل انڈیا پکچرز کے پروڈیوسر بی۔ این لوٹھ نے ہدایت کار ایم صادق سے ایک افسانہ فلمانے کے لئے حاصل کرلیا ہے۔ مکالمہ عزم بازید پوری اور گانے تنویر نقوی کی دماغی کاوشوں سے ہوں گے۔ اداآموزی کے فرائض مسٹر ایس او جھا انجام دیں گے۔ اداکاروں میں دیوانند۔ واسطی۔ سلوچنا۔ چترجی۔ نندکشور۔ مادھوری کے نام نظر آتے ہیں۔ تصویر کی فلم بندی کے انتظامات پایہ تکمیل تک پہونچ چکے ہیں۔

نیشنل تھیٹر

کے لیے پروڈیوسر کے عبداللہ نے ہدایت کار ان اسمٰعیل میمن اور لقمان کی کاوشوں میں کمپنی کا آنیوالا شاہکار بیجولی مکمل کرلیا ہے۔ بیجولی میں موسیقار۔ حفیظ خاں آف زینت نے نغمات کے دریا بہا دیئے ہیں۔ بیجولی کے اداکاروں میں نور جہاں اور پی جیراج کے علاوہ غلام محمد۔ آغا جان۔ ذلو بائی۔ مجید۔ مظفری اور زینت کے نام نظر آتے ہیں۔

مصر نے برطانی تجویزیں ٹھکرا دیں

سکندریہ۔ ۲۱۔ اگست۔ مصر کے وزیر اعظم صدقی پاشا نے آج سرکاری طور پر برطانی ڈیلی گیشن کو مطلع کردیا کہ مصر نے برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدہ کے متعلق نئی تجاویز برطانیہ کی نامنظور کردی ہیں۔ مصری وزیر اعظم نے برطانی ڈیلی گیشن کے لیڈر لارڈ سٹیگیٹ سے ۲½ بجے تک بات کی۔

اقوال زریں

قرض دوستی کے لئے سم قاتل ہے۔

ہر انسان اپنا اور اپنی قوم کا مصلح اور رہبر ہے اگر وہ غور کرے۔

انسان کی سب سے بڑی کمزوری اپنی نگاہ سے گر جانا ہے

جہانتک ہو اچھے لوگوں کی خوشنودی حاصل کرو

دوسروں کی زندگی سے صحیح سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

اپنی راہ آپ پیدا کرو۔ مگر سوچ سمجھکر قدم اوٹھاؤ۔

نوع بشر سے محبت اور ان کی بے غرض خدمت کرنا ہی خدا کی سب سے بڑی عبادت ہے۔

دانا دوست دنیا کی بہترین نعمتوں میں سے ایک ہے۔

موج تبسم

انسپکٹر (مدرسہ کے طلبا سے) کیا تم نے دودھ دینے والے جانور دیکھے ہیں؟

لڑکا: جی ہاں۔

انسپکٹر۔ کسی ایک کا نام بتاؤ۔

لڑکا:۔ سوہن حلوائی

ڈاکٹر (نوکر سے) دیکھو دروازے پر کون دستک دے رہا ہے۔

نوکر:۔ کوئی مریض ہوگا۔

ڈاکٹر۔ معلوم کرو نیا ہے یا پرانا؟

نوکر:۔ نیا ہی ہوگا۔ کیونکہ پرانا تو کبھی ہمارے ہاں واپس نہیں آیا۔

آخری لفظ سے مراد انکی مراد مسلم لیگ ہے۔

پھر تیلے اعضا والی ہستی برطانی سامراج سے کیوں اشتراک عمل کر رہی ہے اور کیوں ان کی سنگینوں پر بھروسہ کر رہی ہے۔ اسی لیئے تاکہ مسلم لیگ کو کچل دیا جائے جو جواہر لال نے اپنی آنیوالی حکومت ہند کی پالیسی بیان کی ہے۔ وہ اصول بھی بیان کئے ہیں۔ جن کا تعلق دیسی ریاستوں سے ہے کہ ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جائے گا اور یہ بھی بتایا ہے کہ انکی حکومت دوسرے ملکوں سے کیسے تعلقات رکھے گی اور بین الاقوامی معاملات میں اس کا کیا رویہ ہوگا۔ لیکن اس سلسلے میں مسلم لیگ کا کوئی تذکرہ نہیں۔ اس سلسلے میں مسلم لیگ کا کوئی تذکرہ نہیں۔ اسں لہجہ اور اس انداز سے یہ باتیں انھوں نے اس اخبار کا نفرنس میں کہی ہیں جو میری ملاقات کے بعد انھوں نے بلائی۔ اس پر بھی وہ کہتے ہیں۔ کہ ہماری گفت و شنید سے کانگریس و مسلم لیگ کی دوری میں کمی نہیں ہوئی۔ بھلا کیسے ہوسکتی تھی؟

منظور کر چکی ہے۔

اب فرق صرف یہ ہے کہ پہلے وہ پیش کش برطانیہ کی جانب سے تھی اور اب کانگرس کی جانب سے ہے لیکن مسٹر جناح نے اس پیش کو نامنظور کردیا۔ برطانیہ نے اس مرتبہ معاملہ کو بغیر کسی بیرونی مداخلت کے ہندوستانیوں پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ خود طے کریں۔ میں ایک مرتبہ پھر لیگ کے تمام لیڈروں سے اپیل کروں گا کہ

وہ اپنی عظیم الشان ذمہ داری کو محسوس کریں اور اس دوستانہ دعوت اتحاد کو نامنظور کرنے میں عجلت سے کام نہ لیں۔ وہ تمام حالات پر سکون کے ساتھ غور کریں جو ملک و قوم دونوں کے لیے مفید ہو۔

الہ آباد۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سمپورنانند وزیر تعلیم یو۔ پی محکمہ اطلاعات کے وزیر بھی ہو جائیں گے۔ اسں محکمے کے موجودہ وزیر کے پاس بہت کام ہے۔ مسٹر سمپورنانند خود جرنلسٹ ہیں وہ محکمے میں کچھ ضرور تبدیلیاں کرینگے

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں کہ

دماغ اندر سے کھوکھلا ہے اور چند خانوں پر مشتمل ہے جو کہ آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ دماغ کے اندر نسوں سے خارج کردہ مادہ بھرا ہوا ہے۔

دور حاضرہ میں دودھ پلاسٹک، پارچہ جات، ادویات پنسلیں وآتشگیر مادوں کی ساخت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اہل روم کے قانون کے بموجب ایک خاوند اپنی بیوی کو اور باپ اپنی لڑکی کو بدچلن پا کر قتل کر سکتا تھا۔

قدیم یونان میں جسمانی کھیل کھیلنے والے گوشت نہیں کھاتے تھے۔ بلکہ تازہ پنیر، خشک انجیر، اُبلے ہوئے اناج پر گذر کرتے تھے۔

سوڈا واٹر میں سوڈے کا نام ونشان بھی نہیں ہوتا۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی اپیل

کانگرس نے لیگ کو جس اسکیم میں اشتراک عمل کی دعوت دی ہے۔ لیگ اس کو پہلے منظور کر چکی ہے۔ فرق یہ ہے کہ وہ برطانیہ کی طرف سے تھی۔ اور یہ کانگرس کی طرف سے ہے۔

مولانا آزاد نے کانگرس کی پوزیشن کی وضاحت میں مذکورہ بالا الفاظ کہے اور کہا کہ:۔

ورکنگ کمیٹی کی قرارداد کے بعد اب کسی جماعت کے لیے کانگرس کی طرف سے کسی شبہہ یا غلط فہمی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔

مولانا آزاد نے لیگ کے لیڈروں سے درخواست کی ہے کہ وہ سنجیدگی اور سکون سے معاملہ پر غور کریں۔ اور اپیل کی ہے۔ کہ ایسا فیصلہ کریں جو ملک و قوم دونوں کے لیے مفید ہو۔

نئی دہلی ۱۸۔ اگست۔ آج ایک اخباری ملاقات میں مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا کہ مسلم لیگ کی جانب سے کانگرس کی طویل میعاد تجاویز منظور کرنے کے بارے میں جن شبہات کا اظہار کیا گیا تھا۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد کے بعد ان شبہات کی اب کوئی گنجایش باقی نہیں رہی۔ اس نے تجاویز کی منظوری کی ایک بار تصدیق کی ہے اور اپنی پوزیشن کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔

ہر غیر جانبدار شخص یہ محسوس کرے گا کہ کانگریس کا رویہ واضح، مصالحانہ اور معقول ہے اور ایسی صورت میں کسی جماعت کے لئے کسی شبہہ اور غلط فہمی کی گنجایش نہیں۔

لیگ کی طویل میعاد اور مختصر میعاد تجاویز نامنظور کر دینے کے بعد والیسرائے نے جو کابینی وفد کی تجاویز کے مطابق عارضی حکومت کی تشکیل کے لیے مجبور تھے۔ صدر کانگرس کو غیر مشروط طریقہ پر عارضی حکومت بنانے کی دعوت دی۔

اس کے قبل کانگرس نے عارضی حکومت میں شرکت سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ اس وقت بہت سی پابندیاں اور شرایط عائد کی گئی تھیں۔ لیکن اس وقت عارضی حکومت بنانے کی جو دعوت دی گئی ہے وہ بالکل غیر مشروط ہے۔ اور صدر کانگرس اس معاملہ میں بالکل آزاد ہیں۔ لیکن کانگرس نے لیگ اور دوسری اقلیتوں کو مطمئن کرنے کے خیال سے انھیں بنیاد پر عارضی حکومت قائم کرنیکا ارادہ ظاہر کیا جو اس سے پہلے رکھی گئی تھی۔ یعنی کونسل کے کل ممبر چودہ ہوں گے اس میں کانگرس کے ۵ مسلم لیگ ۵ اور ۳ دوسری اقلیتوں کے۔

لیگ نے کابینہ کے اس خاکہ کو پہلے منظور کر لیا تھا۔ اور نہ صرف منظور بلکہ کانگرس کی نامنظوری کے بعد اس پر اصرار بھی کیا تھا۔ اس لحاظ سے کانگرس لیگ کو جو پیش کش کر رہی ہے وہ وہی ہے جسے لیگ

بمبئی ۱۸۔ اگست

کے بجائے کہ مسلم لیگ

ہے یہ کہتے کہ مسلم لیگ

تو زیادہ صحیح کہتے۔ اور اگر وہ یہ کہنے کے بجائے کہ اشتراک عمل کیلئے کانگریس کا دروازہ ہر وقت کھلا ہوا ہے یہ کہتے کہ کانگریس کا دروازہ لیگ کی ذلت آمیز شکست کے لیے ہر وقت کھلا ہوا ہے تو زیادہ صحیح کہتے۔"

جناح صاحب نے اخباروں کو ایک بیان دیا ہے جس میں مذکورہ بالا الفاظ کہے ہیں۔ انھوں نے اور یہ بھی کہا ہے کہ۔

یہ امر اچھی طرح سے واضح ہو چکا ہے اور اسکو پنڈت نہرو نے اپنی حال کی اخباری کانفرنس میں بھی تسلیم کیا ہے کہ کانگریس نے ۱۶۔ مئی والی طویل میعاد تجویز نہیں منظور کی ہے اور اس بارے میں بھی کوئی شبہہ نہیں ہے کہ اس نے وزارتی مشن کی عارضی تجویز کو بھی جو اس نے آخری بار پیش کی تھی مسترد کردیا ہے۔ جس کے بعد والیسرائے نے بھی تجویز کے اس حصہ کو قلمزد کر دیا۔

پنڈت نہرو نے اپنی اخباری کانفرنس میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ کانگریس مجلس عاملہ نے جو فیصلہ ۱۰۔ اگست کو وردھا میں کیا تھا۔ اس میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے، جولائی والے فیصلہ میں جو بمبئی میں کیا گیا تھا۔ اور جس میں مجلس عاملہ کی ۲۵۔ اور ۲۶۔ جون کی قراردادوں کی تصدیق کی گئی تھی۔ کوئی فرق نہیں ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ بات وہی ہے جہاں کانگریس کی مجلس عاملہ کے پہلے فیصلے کے وقت تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کانگریس نے مسلمہ طور پر نہ تو طویل میعاد تجویز منظور کی ہے اور نہ عارضی تجویز کو۔

کانگریس کے برخلاف لیگ نے دونوں تجویزیں منظور کی تھیں اور پھر انجام کار اسکو آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس ۲۹۔ جولائی میں کانگرس کی مجلس عاملہ کے فیصلے کے بعد اس منظوری کو واپس لے لینا پڑا تھا۔

جناح صاحب نے پھر کہا۔ اب جو بات رہ گئی ہے وہ یہ ہے کہ والیسرائے نے کمیونک جاری کیا ہے جس میں کانگرس سے خواہش کی ہے کہ عارضی حکومت کے لئے تجویزیں پیش کرے۔ ہمارا شروع ہی سے یہ رویہ رہا ہے کہ طویل میعاد تجویز اور عارضی تجویز دونوں کو ساتھ ساتھ رہنا چاہیئے اور یہ کہ یہ دونوں مل کر ایک کمل اور ناقابل تقسیم شے تیار کرتی ہیں ان میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا ہے۔

ہم تجویزوں کے ہر رخ سے مطمئن نہ تھے اور وہ کانگریس کے مقصد کے خلاف اتنی نہ تھی جتنی لیگ کے مقصد کے خلاف تھیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے ان کو قبول کیا اور کانگریس نے نامنظور کیا۔

لیکن اب جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ میں نہیں جانتا کہ جواہر لال نہرو اور والیسرائے کے درمیان کیا ہوا ہے۔ ۱۵۔ اگست کو میری جواہر لال سے جو ملاقات ہوئی تھی اس میں انھوں نے طویل میعاد تجویز کے بارے میں گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے یہ بات میرے سامنے واضح کردی۔ کہ ان کو والیسرائے نے عارضی حکومت کے بارے میں تجویز پیش کرنے کی دعوت دی ہے اور یہ کہ ان کی خواہش تھی کہ قبل اس کے کانگریس والیسرائے کے سامنے نام پیش کرے مجھ سے گفت و شنید کر لیں

جناح صاحب نے کہا کہ جواہر لال نے جو تجویز میرے سامنے پیش کی وہ یہ تھی کہ کانگریس کابینہ بنانے جارہی ہے اور وہ چودہ نشستوں میں پانچ مسلم لیگ کو دینے پر آمادہ ہے۔ باقی نو نشستیں کانگرس کے نامزد ممبروں کو ملیں گی جس میں ایک ان کے پسند کا مسلمان ہوگا اور یہ کہ یہ کابینہ صرف موجودہ مرکزی اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوگی۔ یہاں میں یہ بات بتادوں کہ لیگ کے ایک ووٹ کے مقابل کانگریس کے تین ووٹ ہوں گے۔

[illegible] دستور ساز [illegible] کیں

[illegible] بیان

[illegible] بھی کہا کہ والیسرائے کی حیثیت محض [illegible] ل کی ہوگی، وہ یا کوئی بیرونی طاقت [illegible] میں دخل دینے کے مجاز نہونگے۔

ایسی بات نہیں ہے کہ موجودہ دستور کے ماتحت گورنر جنرل کی ایگزیکیٹو کونسل بنا رہے ہوں۔

یہ ظاہر ہے کہ میں ان تجویزوں کو منظور نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ ان کو مان لینے کے بعد مسلمانوں کے مطالبات اور ان کے نصب العین پاکستان کے لئے کوئی گنجایش نہیں رہ جاتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ جواہر لال نے کہا کہ مسلم لیگ کے سوا اور جماعتیں کانگریس سے اشتراک عمل کرنے پر تیار ہیں۔ یہ تمام جماعتیں کون ہیں؟

ابتک سکھ چار مرتبہ بدل چکے ہیں اور پانچویں بار یہ امید ہوسکتی ہے کہ ہمارے دوست ہوجائیں۔

ان کا جو آخری فیصلہ ہے وہ تارا سنگھ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اتفاق آرا سے نہیں منظور ہوا اور یہ کہ وہ خود جو کہ اکالی پارٹی کے ممبر ہیں اس کے خلاف تھے۔ لیکن یہ ایک سمجھوتہ تھا۔

گروہ (ب) کو توڑنے کے لئے۔ رہے اچھوت جن کے بارے میں مجھے افسوس ہے کہ والیسرائے نے انھیں چھوڑ دیا سو وہ کانگرس کے مخالف ہیں۔ علیایوں کی جماعت، یقینی طور پر کانگرس کے ساتھ نہیں ہے۔ اسی طرح نہ اینگلو انڈین ہیں اور نہ پارسی صرف اونچی ذات کے ہندو ہیں جو کہ فسطائی کانگریس ہیں اور ان کے دوسرے فرقے کے چند دلسندگان ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ انکو حکومت ہند کی طاقت و اقتدار میسر آجائیں۔ تاکہ وہ مسلمانوں اور دوسرے فرقوں پر برطانی سنگینوں کی مدد سے حکومت کریں۔

جب جواہر لال سے پوچھا گیا کہ جب کانگرس کو اقتدار مل جائے گا۔ اس وقت اگر مسلم لیگ نے جارحانہ کارروائی کی تو اس کے ساتھ کانگریس کیا برتاؤ کریگی تو جواہر لال نے جواب دیا تھا کہ کانگرس مسلم لیگ کو دبا دے گی اور اگر ناکامیاب رہی تو حکومت ٹوٹ جائے گی۔

جب جواہر لال کہتے ہیں کہ مسلم لیگ کو دبا دیا جائیگا تو وہ فیلڈ مارشل ویول کی سنگینوں کے بھروسے پر اور اسکی حفاظت کی آڑ میں کہتے ہیں یہ بات سچے دل سے نہیں کہی جاسکتی کہ اقلیت نے اکثریت کی ترقی کی راہ میں کوئی روکاوٹ ڈالی ہے کیونکہ وزارتی مشن کی دونوں تجویزیں منظور کرلی تھیں حالانکہ وہ ہمارے حق میں کافی اطمینان بخش نہ تھی۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہی اکثریت اب مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں پر برطانی اسلحہ اور خزانے کی مدد سے حکومت کرے گی۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی کہ وزیر اعظم مسٹر اٹیلی اس بات کو گوارا کریں گے۔ کسی ایسے فیصلے کا مسلمانوں اور دوسرے فرقوں پر نافذ کرنا ایسے ناخوشگوار اور تباہ کن اثرات ظہور میں لائیگا جسکی مثال کہیں نہ ملے گی۔

اپنی اخباری کانفرنس میں بھی جواہر لال دھمکی دینے سے نہ چوکے حالانکہ وہ ہم سے اشتراک عمل کے خواہشمند تھے۔ وہ کہتے ہیں۔

"ہم کو (کانگرس کو) پوری کوشش کرنا چاہیئے کہ نہ صرف کانگرس کی تنظیم برقرار رہے بلکہ مضبوط اور وسیع ہو اور اسمیں زیادہ ڈسپلن پیدا ہو اور جب بھی عمل کی ضرورت ہو وہ عمل کے لئے آمادہ ہو جائے۔ ہم کو اس بات کو سیکھنا ہے کہ کس طرح بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ جماعت کو لے چلنا ہے۔ تاکہ وہ کسی الجھاؤ میں نہ پڑے اور ساتھ ساتھ اس کی انقلابی مزاجی بھی فنا نہ ہو۔"

جناح صاحب نے کہا کہ جواہر لال نے اسکو پھر دہرایا ہے کہ ہم دستور ساز اسمبلی میں اس نیت سے جا رہے ہیں کہ یہ ہماری منزل کی طرف ایک قدم ہے۔ اگر کوئی چیز ہماری راہ میں آئی تو ہم اسکو چھوڑ دینگے۔ ان کا خیال ہے کہ کانگریس کے پھرتیلے اعضا اس قیام سے سست نہ پڑجائیں گے۔ میرے خیال میں

ملاقات اور بمبئی کی پریس کانفرنس کا ذکر کیا ہے۔ میں اس معاملہ میں ... کچھ کہنے کا ارادہ نہ رکھتا تھا۔ لیکن مسٹر جناح نے جو اعتراضات کئے ہیں۔ ان سے غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ اسلئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس غلط فہمی کو دور کر دوں مسٹر جناح سے میری جو کچھ گفتگو ہوئی ہے۔ اسکا نتیجہ نکالنے میں مسٹر جناح بالکل آزاد ہیں۔ حالانکہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے جو نتائج نکالے ہیں۔ ان میں سے بعض حقائق پر مبنی نہیں ہیں۔ اسکا بھی امکان ہے کہ ایک طویل گفتگو کے تمام نکات یاد نہ رہیں۔ کانگریس کی پوزیشن ورکنگ کمیٹی کی حالیہ قرار داد میں بالکل صاف کر دی گئی ہے۔ اس لیے میں اس میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتا ہوں۔ ورکنگ کمیٹی کی قرار داد کے فوراً بعد میرے اور مسٹر جناح کے درمیان جو مختصر خط و کتابت ہوئی ہے اس سے ہم دونوں جماعتوں کا نقطۂ نظر بالکل صاف ہو جاتا ہے میں اُن لوگوں سے جو اس معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں

...کوں کا گروہ اس سلسلہ میں دستاویز ... پر غور کریں۔

...جناح کہتے ہیں کہ میں نے ان سے طویل المیعاد ... پر گفت و شنید کرنے سے انکار کر دیا۔

ان کے اس بیان سے مجھے سخت تعجب ہے۔ میں یہاں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مسٹر جناح کی یادداشت بہت کمزور ہے۔

میں نے اُن سے گفت و شنید کے دوران میں کسی مسئلہ پر صلاح و مشورہ کرنے سے انکار نہیں کیا۔ درحقیقت مجھے یاد ہے کہ میں نے ان سے طویل المیعاد بندوبست اور دستور ساز اسمبلی کے متعلق گفت و شنید کی تھی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ورکنگ کمیٹی کی قرار داد کا بھی ذکر آیا تھا۔

جہانتک عارضی حکومت کا مرکزی اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہونے کا تعلق ہے۔ میں مسٹر جناح سے کہا تھا کہ عارضی حکومت مرکزی اسمبلی کی کے خلاف واقعی کچھ نہیں کر سکے گی۔ پریس کانفرنس میں مجھ سے مسودہ قانون کی تصدیق کے متعلق ایک سوال کیا گیا تھا جس کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ ایسی ضرورت کبھی بھی پیش نہ آئیگی۔ کیونکہ عارضی حکومت کو

مرکزی اسمبلی سے ملکر کام کرنا پڑے گا۔

آگے چلکر جواہر لال نہرو کہتے ہیں میں نے مسلم لیگ یا اور کسی کو دھمکانے کے لیے کچھ نہیں کہا۔

ہماری پالیسی ہمیشہ سے یہ رہی ہے اور آئندہ بھی یہی رہیگی کہ جہانتک ہو سکے مخالفوں کے دلوں پر فتح پائیں۔ مجھ سے ایک سوال کیا گیا تھا کہ اگر حکومت کے خلاف راست اقدام کیا گیا تو کیا ہوگا۔ اس کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ ایسے راست اقدام کے دو نتیجے نکل سکتے یا تو اس قسم کے اقدام کی کامیابی یا اسکی جزوی کامیابی اسکا مطلب حکومت کا خاتمہ یا اقدام کرنیوالوں کو مصالحت کرنا ہے یا دوسری صورت راست اقدام کی ناکامیابی ہے۔

مسٹر جناح نے اس سلسلہ میں برطانی سنگینوں کا ذکر کیا ہے۔ کیا مجھے یہاں اسکو پھر دہرانا ہوگا کہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ جسقدر جلد ممکن ہو برطانیہ کی مسلح فوجیں ہندوستان سے چلی جائینگی اتنی ہی ہمیں خوشی ہوگی کیونکہ ہم سنگینوں کا خیال بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ پھر برطانی سنگینوں کا خیال تو کسی طرح بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جس وقت برطانی فوجیں ۴۴

۴۴ ہندوستان سے چلی جائیں گی تو ہم کو ہندوستان میں حقیقتوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ جس کے بعد ہم میں باہمی سمجھوتہ ہو جائیگا۔ جس میں دونوں کا مفاد ہے۔

آخر میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ بدقسمتی سے ملک میں آج کل جو نا اتفاقی ہے وہ ایک نہ ایک دن ختم ہو کر رہے گی۔ اور ہندوستانی عوام آزادی اور خوش حالی کی منزل پر شانہ سے شانہ ملاکر روانہ ہوں گے

انتخاب ... معیار ادب

(بقیہ صفحہ اول)

((جناب آزل کانپوری))

مری آنکھ غم سے جو پرنم نہیں ہے
سمجھتے ہیں وہ اس کو کچھ غم نہیں ہے
یہ کیا بات ہے درد دل گھٹ رہا ہے
توجہ تو اون کی کہیں کم نہیں ہے
ازل عشق کا مل گیا ہے سہارا
خدا کی قسم اب کوئی غم نہیں ہے

((جناب صابر لکھنوی))

نگاہ کرم کا وہ عالم نہیں ہے
سمجھتا ہوں کیوں درد پیہم نہیں ہے
مجھے رحمتیں دے رہی ہیں سہارا
مگر پھر بھی شرم گنہہ کم نہیں ہے
تلاطم میں ہے کشتی زندگانی
صبا چشم بیتاب پرنم نہیں ہے

((جناب قاضی رشید علی وکیل رشید))

مری آنکھ فرقت میں بھی نم نہیں ہے
غم و دل میں اب ربط باہم نہیں ہے
غریب بہاراں سے ہوں دل شکستہ
چمن میں خزاں باعث غم نہیں ہے
یہ ٹھنڈی ہوائیں یہ موسم یہ ساقی
مرے عزم توبہ میں اب دم نہیں ہے

((جناب منیر ملالی الہ آبادی))

مجھے مژدۂ خلد سے کم نہیں ہے
وہ پیمان رنگیں جو محکم نہیں ہے
ابھی مسکراتے ہیں آنکھوں میں آنسو
ابھی غم باندازۂ غم نہیں ہے
وہ کیا جانے کیا شے ہے کیف محبت
جو لذت کش جور پیہم نہیں ہے

((جناب مظفر کانپوری))

بتا دیجئے اور آئین سجدہ
یہ آئین سجدہ جو محکم نہیں ہے
خطائیں اسی امید پر کر رہا ہوں
سمجھتا ہوں رحمت تری کم نہیں ہے

((جناب عیاں جیں دی سکریٹری انجمن))

خوشی وصل کی ہجر کا غم نہیں ہے
مرا عشق پابند عالم نہیں ہے
نظر آئے ہیں اُن کے دامن میں اکثر
وہ آنسو کوئی جن کا محرم نہیں ہے
ضرورت ہے تازہ خطاؤں کی شاید
نگاہ کرم آج پیہم نہیں ہے

((جناب کوثر عابدی))

جدائی ہے اور آنکھ پرنم نہیں ہے
یہ عالم قیامت سے کچھ کم نہیں ہے
کبھی تیری نظریں پیام سکوں تھیں
مگر اب وہ پہلا سا عالم نہیں ہے
تری آرزوئیں پریشاں ہیں کوثر
سر دوش وہ زلف برہم نہیں ہے

((جناب انوسا کانپوری))

بلا سے اگر ربط باہم نہیں ہے
یہ احساس فرقت بھی کچھ کم نہیں ہے
بہت روح پرور ہے درد محبت
یہ دولت جسے مل گئی کم نہیں ہے
مجھے شرم آتی ہے ساقی سے کہتے
وگرنہ مری تشنگی کم نہیں ہے

((جناب شفق اکبر آبادی))

وہ لطف خلش ناوک غم نہیں ہے
یہ کیا درد کیوں آج پیہم نہیں ہے
شکایت یہ انداز مبہم ہی کر لوں
مزاج اُن کا ایسے میں برہم نہیں ہے
یہ گذری ہے جس پر کوئی اس سے پوچھے
شب غم قیامت سے کچھ کم نہیں ہے

((جناب اظہر کانپوری))

کوئی راز الفت کا محرم نہیں ہے
غنیمت ہے جو آنکھ پرنم نہیں ہے
محبت نے پہونچا دیا اُس جگہہ پر
خوشی ہے خوشی ہے جہاں غم نہیں ہے
نہیں ہے کسی کی توجہ کے قابل
وہ دل جو کہ پروردۂ غم نہیں ہے

((جناب افسر نادری))

مرا ذوق آسودۂ غم نہیں ہے
یہ کیسی محبت ہے محکم نہیں ہے
نہ احساس غم ہے نہ احساس ہستی
یہ عالم ہے اب کوئی عالم نہیں ہے
حرم پر بھی قرباں صنم پر بھی مفتوں
جبین محبت کہاں خم نہیں ہے

((جناب ظفر ...پوری))

تباہی یہ میری چمن رو رہا ہے
گلوں کے یہ آنسو ہیں شبنم نہیں ہے
تری عمر بھر کی عبادت سے زاہد
مرا سجدۂ بیخودی کم نہیں ہے
ہر اک غم کی منزل کو طے کر چکا ہوں
ظفر اب کوئی منزل غم نہیں ہے

((جناب ماچس لکھنوی))

یہ مانا کہ آہ رسا یم نہیں ہے
ترا گھر گرانے کو بھی کم نہیں ہے
مزے سے عدو کھائے استغفر اللہ
ترا غم ہے ۔ مرغ مسلم نہیں ہے
کہاں تک جلائے گا آخر زمانہ
کہ ماچس میں جلنے کا اب دم نہیں ہے

حکومت بنگال کا بیان

کلکتہ ۔ ۱۹ ۔ اگست ۔ بنگال کی حکومت نے آج ایک پریس نوٹ میں جو ساڑھے سات بجے شام کو شایع ہوا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شہر کی مجموعی حالت بہت کچھ سدھر گئی ہے ۔ فوج اور پولیس کی متحدہ کوششوں سے سکون و اطمینان کی لہر دوڑ گئی ہے ۔ اور لوگ سڑکوں پر آزادی سے چل پھر رہے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود کہیں کہیں قتل کی واردات ابھی بھی ہو جاتی ہے ۔ جس سے شہریوں کے دل میں خوف و ہراس باقی ہے ۔

مسٹر رضوان اللہ کی گشتی چھٹی

لکھنؤ ۔ ۱۹ ۔ اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر رضوان اللہ سکریٹری یو ۔ پی ۔ لیجسلیچر مسلم لیگ پارٹی نے ممبران پارٹی کے نام ایک گشتی چھٹی جاری کی ہے اور ان سے یہ خواہش کی ہے کہ مسلم لیگ کے فیصلہ کے مطابق مسلم لیگ کے خطاب یافتہ ممبر اگر اپنے خطابات واپس کرنے کے سلسلے میں براہ راست خود کوئی کارروائی نہ کریں تو وہ سکریٹری پارٹی کے نام اپنی تحریر روانہ کر دیں ۔ پارٹی کی طرف سے حکومت کے ذمہ داروں کو واپسی خطاب کی اطلاع اور استعفا روانہ کیا جائیگا ۔

بصرہ میں برطانی فوجیں

ماسکو ۔ ۱۹ ۔ اگست ۔ آج روسی خبر رسان ایجنسی نے طہران کے پریس کی یہ اطلاع نقل کی ہے کہ ۱۱ و ۱۲ ۔ اگست کو ایک برطانی کشتی اور پانچ فوجی دستوں کے جہاز بصرہ پہنچ گئے ۔ اطلاعات میں ہے کہ برطانی فوجیں ایرانی، عراقی سرحد پر چستی سے کام کر رہی ہیں اور شط العرب کے مشرقی ساحل کی سڑکوں پر فوجی ضروریات کے لئے ڈامر بچھایا جا رہا ہے ۔

ESTD. 192[illegible]

the SADA[illegible]

REGD. NO
A 406

ہفتہ وار
صدا

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ صہ 3/-/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ /2/

VOL 44 NO. 35	Cawnpore. Saturday 31st AUGUST 1946	کانپور شنبہ ۔ ۳۱۔ اگست سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۔ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۵ھ	جلد ۴۴ نمبرہ ۳۵

ادبیات

قطعاتِ عید

(از جناب ماسٹر عبدالصمد بزمی بلند شہری)

عید کی آج دید ہوتی ہے
یعنی فکرِ مزید ہوتی ہے
شیر و خرمہ کی اب گرانی سے
ہر تمنا شہید ہوتی ہے

کہتے ہیں لوگ عید آئی ہے
یعنی صبح سعید آئی ہے
قول بزمی ہے اس گرانی میں
ایک فکرِ جدید آئی ہے

آیا سُننے میں مژدہ اُمید
تو بھی بزمی دے آج سب کو نوید
اے محبانِ بزم صدق و صفا
ہو مبارک تمہیں یہ یومِ عید

پیامِ خیر

(از جناب ماسٹر عبدالصمد بزمی بلند شہری)

اے خیر خواہِ قوم! تو اپنا چلن بدل
دل کو بدل کے ضبط و نظامِ کہن بدل
بے مایہ، تیرے عضو ہیں، اے دولت آشنا!
للہ اپنی ابروئے ناوک فگن بدل
بلبل کی طرح بول، گلستانِ دہر میں
اب تو بھی اپنا لہجۂ زاغ و زغن بدل
مسموم کر ہوا کو نہ انفاسِ گرم سے
ہے جوشِ پر بہار نہ رنگِ چمن بدل
پیچھے ہٹ اُٹھیں جو نہیں کیف آشنا
اُٹھ تو بھی، اور اپنی صفِ انجمن بدل
پہنچا ہے جو بھی بلندی پہ قوم کو
تعمیرِ نو ہے، یعنی اساسِ وطن بدل
اُبھانہ دامنوں کو کہ خطرہ ہے سامنے
پُرخار ہے یہ راہ ۔ رہِ مرد و زن بدل
کس واسطے ہے۔ خلعتِ اغیار پر یہ فخر
کرجامہ تار تار ۔ یہ اب پیرہن بدل
اقدامِ معصیت میں نہ خود کو ہلاک کر
اے مردِ حق تخیلِ دار و رسن بدل
کر ترک اس خیال کو لعنت ہے چاکری
کسبِ کمال کر تو رہِ علم و فن بدل
مغرب کی لے کچھ اور ہے مشرق کی لے کچھ اور
جامِ جدید لے تو سفالِ کہن بدل
کر پاک گوشہ گوشہ کو گرد و غبار سے
اپنے وطن کے آج زمین و زمن بدل
پیدا کر ایک ہستیِ انسان میں انقلاب
طینت بدل کے ماہیتِ جان و تن بدل
اپنوں کو دیکھ شکوۂ بیگانہ تا کجا
بزمی اب ایسے وقت میں روئے سخن بدل

دنیائے اسلام

ترکی کا روسی حکومت کو جواب

انقرہ ۔ ۲۲۔ اگست ۔ ترکی کی حکومت نے درہ دانیال کے متعلق روسی تحریر کا جواب دے دیا ۔ حکومت نے قطعی طور پر اس کا اعلان کر دیا ہے کہ وہ روس کی اس تجویز کو کسی صورت میں منظور نہیں کر سکتی کہ نئی گفت و شنید میں صرف بحر اسود کی طاقتوں کو مدعو کیا جائے ۔

تحریر میں کہا گیا ہے کہ حکومت روس کی اس تجویز کو قطعاً نامنظور کرتی ہے کہ آبنائے کے دفاع میں روس کو شریک کیا جائے ترکی اس مسئلہ پر ایک بین الاقوامی کانفرنس میں صلاح و مشورہ کرنے کے لئے تیار ہے ۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ کانفرنس میں متعلقہ حکومتیں اور اتحادی شریک ہوں ۔

تحریر کی ابتداء میں ملائمت سے ترکی نے اس پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے کہ وہ درہ دانیال اور آبنائے باسفورس کے قانون میں میثاق مانترو کی دستخط کنندہ حکومتوں کے صلاح و مشورہ کے بعد ترمیم کرنے کے لئے تیار ہے ۔

اس سلسلہ میں بیان کیا جا رہا ہے کہ ترکی نے تجویز کا مسودہ امریکی اور برطانی سفیروں سے صلاح و مشورہ کے بعد تیار کیا گیا ہے ۔

لندن ۲۲ ۔ اگست ۔ گذشتہ شب برطانی حکومت نے میثاق مانترو پر نظر ثانی کے متعلق اپنی رائے ایک تحریر کے ذریعہ روسی سفیر کو دے دی ہے ۔

معلوم ہوا ہے کہ اس تحریر پر برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون اور برطانی نوآبادیات کے نمائندوں میں پیرس میں مشورہ ہوا تھا خیال کیا جاتا ہے کہ امریکہ کی طرح برطانیہ نے بھی روسی تحریر سے اختلاف کیا ہے کہ آبنائے پر صرف بحر اسود کی طاقتوں کا کنٹرول ہو ۔ برطانیہ نے روس کی اس تجویز سے بھی اختلاف کیا ہے کہ وہ درہ دانیال کے دفاع میں شریک ہو ۔

فلسطین میں برطانی فوجیں تیار کھڑی ہیں

یروشلم ۔ ۱۹۔ اگست ۔ آج رات یہاں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ نہ جانے کس وقت کیا صورت پیش آ جائے ۔ اور برطانی فوجیں یہودیوں کی اچانک دہشت انگیزی کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کھڑی ہیں ۔

ان احتیاطی تدابیر کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اٹھارہ دہشت انگیزوں کو موت کی جو سزا دی گئی ہے ۔ لیکن کہیں یہودی اس کا بدلہ لینے کی نہ ٹھان لیں ۔

پورا شہر ایک چھاؤنی معلوم ہو رہا ہے اور سفر مینا کی پلٹن نے وسطی علاقے میں تقریباً ایک مربع میل کی عمارتوں کے گرد کانٹے دار تاروں کا کئی فٹ چوڑا حلقہ قائم کر دیا ہے ۔

ان اچانک تیاریوں کی تہ میں یہ سوال پوشیدہ ہے کہ دہشت انگیزوں کا آئندہ حملہ کب اور کہاں ہوگا ۔

فاموگستا ۱۹۔ اگست ۔ غیر قانونی طور پر منتقل ہونیوالوں کے متعلق جو قانون بنایا گیا ہے ۔ آج اس میں ایک ترمیم کے ذریعہ اس دفعہ کو بھی شامل کر دیا گیا ہے کہ منتقل ہونیوالے یہودیوں کے فرار ہونے یا ایسے اجتماع کے موئیدین جن سے نقض امن کا اندیشہ ہے آتشگیر ہتھیار استعمال کئے جا سکتے ہیں ۔ جو یہودی فلسطین سے قبرص بھیجے جا چکے ہیں ۔ ان کی نظر بندی کے متعلق گورنر قبرص کے اختیارات کا اعلان پچھلے ہفتے کیا جا چکا ہے ۔

ان اختیارات میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی یہودی فرار ہونے کی کوشش کرے گا تو اسے تین قید اور ایک سو پونڈ جرمانے کی سزا دی جائے گی ۔

لندن ۔ ۲۰۔ اگست ۔ برطانی حکومت نے فلسطین کی صورت حال پر غور کرنے کے لیے لندن میں عربوں اور یہودیوں کی جو کانفرنس طلب کی ہے ۔ اس میں شرکت کے لئے اس نے یہودی ایجنسی کو دعوت دے دی ہے اور رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ ابھی تک یہودیوں کی طرف سے کوئی جواب نہیں موصول ہوا ہے ۔ مگر بیان کیا جاتا ہے کہ سات عرب مملکتوں میں سے چار نے شرکت منظور کر لی ہے ۔

انہی معتبر ذرائع کا یہ بھی بیان ہے کہ برطانی کابینہ نے ابھی تک کسی موقع پر فلسطین کی حکم برداری چھوڑنے کے مسئلے پر غور نہیں کیا ہے ۔ اور نہ غالباً عربوں اور یہودیوں کی کانفرنس سے پہلے اس مسئلہ پر غور کیا جائیگا ۔

اگرچہ فلسطین کے متعلق صدر ٹرومین کی تجویزوں پر ابھی تک کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے ۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں برطانی امریکی مشن کی اس رپورٹ پر عملدرآمد کی بڑی فکر ہے ۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ایک لاکھ یہودیوں کو جتنی جلد ہو سکے فلسطین میں بسنے کی اجازت دے دی جائے ۔

خیال کیا جاتا ہے کہ صدر ٹرومین نے امریکہ میں باہر کے قریباً دسیوں کو داخلہ کی جو اجازت دی ہے ۔ اس سے وہ عربوں کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ بے گھروں کو بسانے کا سارا بار تنہا فلسطین پر نہیں ڈالا جائیگا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاں پر تو حق عزم مستقل ہی ہے | زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت
کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۵

مرکز میں عارضی حکومت کا قیام

(نئی دہلی ۲۴ اگست) ملک معظم نے گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کے موجودہ ممبروں کا استعفےٰ منظور کرلیا ہے۔ اوران کی جگہہ مندرجۂ ذیل ارکان کا تقرر کیا ہے:۔

پنڈت جواہر لال نہرو، سردار ولبھ بھائی پٹیل، ڈاکٹر راجندر پرشاد، مسٹر آصف علی، مسٹر سی راج گوپال اچاریہ، مسٹر سرت چندر بوس، ڈاکٹر جان متھائی، سردار بلدیو سنگھ، سر شفاعت احمد خاں، مسٹر جگجیون رام، سید علی ظہیر، مسٹر کورجی ہرمزجی بھابھا، بعد کو دو مسلمان ممبروں کا اور تقرر کیا جائیگا۔ عارضی حکومت ۲۔ ستمبر سے کام کرنا شروع کردے گی۔

آج شب کو وائسرائے نے اپنی ایک نشری تقریر میں کہا ہے کہ میری کوشش ہوگی کہ ملک معظم کی حکومت کی پالیسی پر عمل کروں اور روزمرہ کے انتظام میں نئی حکومت کو زیادہ سے زیادہ آزادی دوں۔

وائسرائے نے اپنی تقریر میں یہ بات صاف کردی ہے کہ مسلم لیگ کو حکومت میں شامل ہونے کی جو پیشکش کی گئی تھی وہ بدستور موجود ہے۔ لیگ چودہ ممبروں کی حکومت میں پانچ ممبروں کے نام پیش کرسکتی ہے جن میں سے چھ کانگرس کے نامزد کئے ہوئے ہونگے تین دوسری اقلیتوں کے نمایندے ہونگے اگر یہ نام میں نے منظور کرلیے اور ملک معظم نے انکی تصدیق کردی تو حکومت میں فوری تبدیلی کرکے ان ناموں کو شامل کرلیا جائیگا۔

آگے چلکر وائسرائے نے کہا کہ مسلم لیگ کو اس کا خوف نہ ہونا چاہیئے کہ کسی اہم معاملہ میں اس کو نظرانداز کردیا جائے گا۔

ایک مخلوط حکومت صرف اس صورت میں کامیاب رہ سکتی ہے۔ جب کہ دونوں جماعتیں مطمئن ہوں میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھوں گا کہ وزارت کے اہم قلمدان دونوں جماعتوں میں مساویانہ طور پر تقسیم کئے جائیں۔ مجھے اس کی پرخلوص امید ہے کہ لیگ اپنی موجودہ پالیسی پر غور کرے گی اور حکومت میں شامل ہونے کا فیصلہ کرے گی۔

کلکتہ کے حالیہ فسادات نے یہ بات بالکل صاف کردی ہے کہ اگر ہندوستان عبوری دور سے آزادی کے دور میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اسکے لیے زیادہ سے زیادہ رواداری کی ضرورت ہے۔ اسلئے میں نہ صرف سنجیدہ شہریوں سے بلکہ نوجوانوں سے بھی پرخلوص اپیل کرونگا کہ وہ اس بات کو سمجھ لیں کہ تشدد کے الفاظ استعمال کرنے سے ان کا ان کے فرقہ کا یا ہندوستان کا بھلا نہیں ہوسکتا ہے۔

مسٹر [illegible] تبصرہ

بمبئی ۲۶۔ اگست [illegible] جناح عارضی حکومت پر وائسرائے کے نشریہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں "وائسرائے کے نشریہ سے مسلم لیگ اور مسلمانان ہند کو شدید صدمہ پہونچا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اسکو ہمت اور پامردی سے برداشت کرلے جائینگے اور ہماری عارضی حکومت اور دستور ساز اسمبلی میں باعزت جگہہ حاصل کرنے میں ناکامیاب رہنے سے سبق لیں گے۔

مسٹر جناح نے کہا "وائسرائے نے جو قدم اوٹھایا ہے وہ نہایت غیر دانشمندانہ اور غیر مدبرانہ ہے اور اس سے سنگین اور خطرناک نتائج برآمد ہونے کا امکان ہے دو اور مسلمانوں کے علاوہ جن کے ناموں کا ابھی اعلان نہیں ہوا ہے۔ اُنھوں نے تین ایسے مسلمان نامزد کرکے جن کو وہ جانتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کا اعتماد انکو حاصل نہیں ہے۔ زخم پر نمک چھڑکا ہے۔

مسٹر جناح نے اس کا پھر اعادہ کیا کہ ہندوستان کے مسئلہ کا واحد حل ملک کو ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم کرنے میں ہے۔ جس سے دو بڑی قوموں کو اصلی آزادی حاصل ہوجائیگی اور اپنی اپنی مملکتوں میں اقلیتوں کو ہر ممکن تحفظ حاصل ہوجائیگا۔

مسٹر جناح کہتے ہیں "میں ایک بار پھر اپنا یہ سوال دہراتا ہوں کہ وائسرائے نے اس اعلان سے جسکو وائسرائے اور کابینی وفد کے ۱۶۔ جون کے بیان میں آخری بتایا گیا تھا۔ اور انھوں نے ۲۰ جون کے اپنے خط میں مسلم لیگ کو جو یقین دلایا تھا اس سے کیوں پھر گئے۔ ۱۶۔ جون اور ۲۲۔ جولائی کے درمیان کون سی نئی بات پیدا ہوگئی جسکی وجہ سے انھوں نے اس فارمولا کو سرے سے بدل دیا۔ اور ۲۲۔ جولائی اور ۲۴۔ اگست کے درمیان کون نئی بات پیدا ہوگئی جو انھوں نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور ایک جماعتی حکومت قائم کردی۔

"وہ اب بھی وہی پرانی بات کہے جارہے ہیں کہ ہم ملک معظم کی حکومت میں ہندوستان کو اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنیکا اختیار دیکر اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی پالیسی کی کوشش کرینگے۔ ہم یقیناً ہندوستان کے عوام کی آزادی کے مخالف نہیں ہیں اور ہم نے یہ واضح کردیا ہے کہ ہندوستان کے مسائل کا واحد حل ملک کو ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم کرنے میں ہے۔

عید [illegible] میں [illegible] اپنے [illegible] الوانی

[illegible] مسلمانوں کی خدمت میں عیدالفطر کی آمد پر ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

شہر کی حالت

کلکتہ وغیرہ کے فسادات کی وجہ سے کانپور میں بھی کچھ ہیجان سا پیدا ہوگیا تھا۔ اور شریر لوگوں نے اس ہفتہ دو مرتبہ چل گئی کا ہلڑ مچادیا تھا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے کلکٹر صاحب نے یہ احکامات صادر کردیئے کہ جو لوگ کلکتہ وغیرہ کے فسادات کا ذکر کرینگے انکو پولیس فوراً گرفتار کرلے گی۔ اور ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا جائیگا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور کوتوال صاحب اس نازک دور میں بڑی مستعدی ہوشیاری اور تدبر سے کام لے رہے ہیں۔ کوتوال صاحب نے پولیس کو تمام ایسے اہم موقعوں پر متعین کردیا ہے اور خود بھی شہر کے اہم حصوں کا روزانہ دورہ کرتے ہیں اور خدا کی ذات سے اُمید ہے کہ اس نازک دور میں امن وامان قایم رہیگا۔

ہم اہل شہر سے اُمید کرتے ہیں کہ وہ اپنے شہری فوائد کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی فتنہ وفساد سے محفوظ رہکر اپنے شہری فرائض پوری طرح ادا کریں گے کیونکہ امن وامان ہی میں ہندو مسلمان اور سارے شہر کا فائدہ ہے۔

دفعہ ۱۴۴

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے بطور حفظ ماتقدم کانپور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کردیا ہے جسکے روسے لاٹھی یا اور کوئی ہتھیار لے کر چلنا یا اینٹیں وغیرہ جمع کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے

گرفتاریاں

جو لوگ ہسٹری شیٹر ہیں انکو پولیس امن وامان کے خیال سے گرفتار کررہی ہے اور تقریباً سو اسی قسم کے لوگ گرفتار کیے جاچکے ہیں۔

ہندوستانی برادری

۲۵۔ اگست اتوار کے دن

[illegible] تجویز منظور کی گئی جس میں ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کی بڑھتی ہوئی رفتار پر اظہار افسوس کیا گیا اور خصوصاً کلکتہ کے ہنگاموں پر جس میں ہزاروں بے گناہ مردوں، عورتوں اور بچوں کی جانیں ضائع ہوئیں اور قتل وغارت وآتش زنی کے واقعات رونما ہوئے ہیں ان پر انتہائی غم وغصہ اور تنفر کا اظہار کیا گیا اور مصیبت زدہ خاندانوں کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی گئی۔ اور عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ عام بھلائی اور خوشحالی مدنظر رکھیں اور ایسے وحشیانہ وسفاکانہ اقدامات سے پرہیز کریں۔ جلسہ میں اس کا بھی مطالبہ کیا گیا کہ فوراً ایسی کارروائیاں عمل میں لائی جائیں۔ جن کے بعد اس قسم کے حادثات کا اعادہ نہ ہونے پائے اور ملک میں فرقہ وارانہ اتحاد واتفاق کی فضا قائم ہوسکے۔ آخر میں مسٹر الانصاری کی طرف سے ممبران کو ایٹ ہوم دیا گیا۔

پلازا سینما کا افتتاح

دہلی کے مشہور فلم ڈسٹری بیوٹرس مسرس انڈیا فلم بیورو نے مال روڈ کے مشہور انگریزی سینما "پلازا" کو لے لیا ہے اور اس ہوس میں عید کے دن سے بجائے انگریزی تصویروں کے ہندوستانی تصویریں چلیں گی۔ اور اس ہوس کا افتتاح عید کے دن سے سہراب مودی کی عظیم الشان پیش کش "شمع" سے ہوگا۔

مسٹر رفیق الرحمٰن شیخ جنرل منیجر ۲۸۔ اگست ۱۲ بجے دن کو ایک پریس شو دے رہے ہیں جس میں پریس کے علاوہ شہر کے معززین اور حکام کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔

سر شفاعت احمد خاں پر حملے کی مذمت

بمبئی ۱۷۔ اگست مسٹر ایم۔ اے۔ جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے بیگم رحمٰن (سر شفاعت احمد خاں کی ہمشیرہ) کو ایک تار بھیجا ہے جسمیں سر شفاعت احمد خاں پر وحشیانہ حملے کی سخت مذمت کی ہے اور اُمید ظاہر کی ہے کہ سر شفاعت جلد ہی صحتیاب [illegible]

نکل جانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ لیکن پنجاب کی بعض عورتوں کے بارہ میں یہ پڑھکر ہم حیران رہ گئے کہ ان کو پولیس نے ڈاکہ زنی کے جرم میں گرفتار کیا ہے۔ اور یہ سب کی سب گریجویٹ ہیں۔ گویا ہندوستان کی ترقی پسند اور تعلیم یافتہ عورتوں نے ڈاکے ڈالنے کے معاملے میں بھی مردوں کو پیچھے چھوڑ دینے کی ٹھان لی ہے۔ پنجاب کی ان بی۔ اے۔ پاس پریجاں کی طرف سے اپنے ڈیفنس میں کیا بیان دیا جائیگا یہ تو اس وقت معلوم ہوگا جب ان کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوگا اور پولیس ان کی نازک کلائیوں میں ہتھکڑیوں کی آہنی چوڑیاں پہنائے ان کو عدالت کے کٹہرے کی زینت بنائے گی۔ لیکن ان گریجویٹ خوش جماؤں کے جو حالات معلوم ہوئے ان کا تذکرہ بھی لطف سے خالی نہیں۔

ان خوبصورت اور نازک بدن گریجویٹ ڈاکوؤں کی دلچسپ داستان یہ ہے کہ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران میں انھوں نے اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے دوران میں انھوں نے اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا کہ رئیسوں کے لڑکوں کو زلفوں کے پھندے میں پھانس کر ان سے شادیاں رچانے کے بعد ان کی دولت کے بل پر گلچھرّے اُڑائے جائیں۔ لیکن ایسے آنکھ کے اندھے، گانٹھ کے پورے نہ ملے جوان کے ہتھے چڑھ جاتے البتہ ایسے منہ چکنا پیٹ خالی قسم کے عشق باز نوجوان بہت سے ملے جو ان سے شادیاں کر لینے کے بعد ان کی یا ان کے ماں باپ کی کمائی پر عیش کرنے کیلئے تیار تھے۔ پسند کے مطابق شوہر نہ ملنے کی وجہ سے ان لڑکیوں نے شادیاں نہ کرنے اور مردوں کو ہر طرح لوٹنے کا تہیہ کر لیا۔ چنانچہ یہ اپنا ایک گینگ بنا کر ڈاکہ ڈالنے لگیں۔

جو سے یہ ہستیوں کے ... جاوید رکھتی ہے۔ اگر تو نہ ہوتی تو خلقت عالی اور معزز ہستیوں کو بھول جاتی اور ان کے کارنامے صفحہ ہستی سے مٹ جاتے۔ مگر تو ہے کہ خاموش ہے۔ مگر تیرا انداز عبرت انگیز ہے۔ تیری انوکھی شان لوگوں کے دلوں پر ایک کیف طاری کر دیتی ہے اور انکی یادداشت از سر نو تازہ کرنے میں تاخیر نہیں لگاتی۔ تو آنیوالی نسلوں کے واسطے ایک سچا رہنما ستارہ ہے۔ جب اجنبی کی نگاہ اچٹ کر تیری جانب پڑ جاتی ہے۔ تو وہ بھی بڑے شوق سے تجھکو اپناتا ہے۔ اور تجھکو بغور دیکھکر کچھ معنی نکالتا ہے جو اسکی زندگی کے بے سود ہوتا ہے۔ بہرحال تیری مقدس تعمیر باعث تعظیم و تکریم ہے۔

فلسطین کانفرنس میں شرکت کرنیوالے عرب نمایندے

لندن ۲۴۔ اگست۔ لندن میں فلسطین کانفرنس میں شرکت کرنیوالے عرب ممالک کے نمایندے کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ وہ یہ ہیں:۔

مصر۔ حافظ رمضان پاشا لیڈر وطنی پارٹی (نیشنلسٹ)

لبنان۔ کامل شمعون (وزیر لبنان لندن)

شام۔ فارس الخوری (سابق وزیر اعظم اور صدر سیریئن چیمبر آف ڈپٹیز جنھوں نے پچھلے جاڑوں میں اقوام متحدہ کی اسمبلی میں شام کی نمایندگی کی تھی)

عراق۔ نوری السعید پاشا سابق وزیر اعظم اور چیرمین آف اسٹیٹ) غالباً شرق الاردن کی نمایندگی سابق وزیر اعظم امیر نفیل کریں گے۔ فلسطین سے سید جمال الحسینی جائیں گے۔ یہ فلسطین عرب ہائر ایکزیکٹو کے صدر ہیں۔ ان کے ہمراہ ایک نمایندہ اور ہوگا۔

اور اُس کا نتیجہ

(از کماری اے۔ سیال)

جنگی کوششوں کے سلسلہ میں ہندوستانی مہلاؤں نے جو کچھ بھی کام کئے ہیں۔ اس کا عام طور پر بہت کچھ چرچا سننے میں آتا ہے۔ لیکن جنگ نے ہندوستان کی غریب عورت پر کیا اثر ڈالا ہے اسکی کوئی بات ہی نہیں کرتا اخباروں اور ریڈیو میں پروپیگنڈہ کرنیوالوں نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ جنگ جتوانے میں ہندوستانی عورتوں کا بڑا ہاتھ تھا۔ مگر اب سوال یہ ہوتا ہے کہ جنگ نے بھی کچھ انھیں جیتا کر دیا۔ اتحادیوں نے جنگ جیت لی ہے اور سب لوگ نعرے لگا رہے ہیں۔ ہندوستانی عورتوں نے اس سلسلہ میں بڑے کارہائے نمایاں کیے ہیں۔ لیکن یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ اب جبکہ جنگ ختم ہو گئی ہے ہندوستانی گھر والیوں کا کیا حال ہے۔ کالج کی الھڑ لڑکی ہو یا دفتر میں کام کرنیوالی تیتری، گھر کی زینت ہو یا عام عورت غرض ہر اک پریشان خاطر ہے۔ اس پانچ سال کی طوفانی جنگ نے سب کا کچومر نکال دیا ہے!

جنگ کے زمانہ کا آپ ذرا خیال تو کیجیے، مرد تو میدان جنگ میں جان کی بازی لگائے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے، یا دفتر کے فائیلوں کی بڑھتی ہوئی پود میں دلدل میں پھنسے ہوئے آدمی کی طرح گھرے ہوئے تھے۔ یا کارخانوں میں اوور ٹائم کرتے کرتے پسے جا رہے تھے۔ گھر والیاں خانہ داری کا کام سنبھالے ہوئے تھیں روپیہ کی قیمت گرنے کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے تھے۔ کوئی چیز بغیر پیسہ کے مل ہی نہیں سکتی تھی۔ رحم و مروت کے جذبات تو کچھ ختم ہی ہو گئے تھے۔ ہر چیز پیسہ مانگتی تھی اور پیسہ تھا کہ دُبلا ہوتا چلا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں خانہ داری کا انتظام کرنا دل لگی نہ تھی۔ بڑی سمجھداری، بڑے صبر اور جفاکشی سے ہمیں کام لینا پڑا۔ مگر شاباش ہے ہندوستانی عورت کو کہ اس نے اس مصیبت کو خوب برداشت کیا۔ ہندوستانی عورت نے بے چون و چرا ڈھنڈورہ پیٹے جس قدر پاپڑ بیلے جیسی صبر آزما زندگی گذاری در اصل وہی جنگی خدمت ہے۔ وہی جنگی خدمات ہیں وہی جنگی قربانی ہے۔ ایک طوفان اور طغیانی تھی۔ جس میں وہ اپنی ہستی اور خانہ داری کی کشتی کو گھرا ہوا پاتی تھی۔ مگر اس نے بڑی سمجھداری سے اسے بچا لیا۔

عورت نے بہت سی چیزوں سے محرومی گوارا کی سب سے پہلا وار کپڑوں اور سنگھار کی چیزوں پر ہوا اور کون نہیں جانتا کہ دنیا کے کسی خطہ کی عورت کو آپ لے لیں ہر جگہ کی عورت کے لئے کپڑا اور سنگھار بڑی عزیز چیزیں ہوتی ہیں چھ گز کی ساڑھی بھلا اب کہاں ملتی تھی۔ کہ وہ اپنے جسم کو نفاست اور خوبصورتی کے ساتھ گھیرا فیشن کے ساتھ سجا سکے۔ نفیس جارجیٹ، اسلک، ساٹن، سفید وائل سب ایک خوبصورت ماضی کا خواب بن کر رہ گئے تھے۔ یہ سب چیزیں اب کم خواب ہو گئی تھیں اور صرف چند امیر بندے ہی ان سے لطف اوٹھا سکتے تھے۔ (باقی آیندہ)

ارجنٹائن کی پارلیمنٹ

لندن۔ ۲۳۔ اگست۔ لندن ٹائمز کے نامہ نگار بیونس آئرز سے رقمطراز ہے کہ ایک شخص نے بیونس آئرز میں کانگریس کے ہاؤس کو بم سے اڑا دینے کی کوشش کرنی چاہی۔ لیکن پہلے ہی گرفتار کر لیا گیا۔ اس شخص کے قبضہ سے ۵ زبردست بم برآمد ہوئے۔ ماہرین کی رائے ہے کہ بم کافی نقصان کرتے تھے۔

ماسٹر تارا سنگھ کو مسٹر جناح کی دعوت

بمبئی۔ ۲۳۔ اگست۔ مسٹر جناح نے ایک بیان میں ماسٹر تارا سنگھ کو براہ راست آکر بات چیت کرنیکی دعوت دی ہے۔ مسٹر جناح نے اکالی لیڈر کو یقین دلایا ہے کہ مسلم لیگ سکھوں کے جائز مطالبات کو منظور کرے گی۔

جلد بازی کا نتیجہ

(مسٹر شام سندر آزاد سبزی منڈی دہلی)

پیارے بچو! کسی جنگل میں ایک جوڑا رہا کرتا تھا۔ آپس میں بہت محبت تھی۔ گرمی کے دنوں میں دونوں نے صلاح کی کہ وہ کچھ دانے جمع کر لیں۔ تاکہ جاڑوں میں تکلیف نہ ہو پس دوسرے دن سے انھوں نے یہ کام بڑی محنت سے کرنا شروع کیا اور چند دنوں میں کافی دانے اکٹھے کر لیے برسات آئی تو وہ دانے نمی کی وجہ سے پھول کر زیادہ معلوم ہونے لگے۔ قسمت کی بات ان دنوں کبوتر سفر پر چلا گیا اور پھر سردیوں میں واپس آیا۔ چونکہ دانے سردی کی وجہ سے خشک ہو گئے تھے۔ اور کم معلوم ہونےلگے تھے۔ اسلیے اس نے یہ جانا کہ دانے شاید میرے پیچھے میری بیوی نے کھا لئے پس وہ غصہ میں بھرا ہوا بیوی سے بولا۔ کیوں بیوی تم نے دانے کھائے ہیں۔ اس نے انکار کیا۔ تو اسے بہت غصہ آیا اور کبوتری کو اتنا مارا کہ وہ مر گئی۔

پھر برسات آئی اور دانے پھر پھول کر زیادہ معلوم ہونے لگے۔ اور اب کبوتر کو اپنی غلطی کا پتہ چلا۔ بس وہ بیوی کی جدائی سے رونے لگا۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔

پس بھائیو! اس کہانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ کسی کام میں اور خاص طور پر سزا دینے میں جلد بازی نہ کرنی چاہیئے۔

۴

مردہ ناچ کیوں کہا؟ اسلئے کہ اگر اس ناچ کو جو اسٹیج پر نظر آئے زندہ ناچ کہا جاتا ہے تو فلم کا یہ ناچ مردہ ناچ ہی کہلائیگا۔ یہ ناچ کے سین بھی ایک مستقل بیہودگی ہیں۔ ان میں نہ آرٹ ہوتا ہے نہ حسن نہ کتھا کلی نہ کتھک۔ نہ بھارت ناٹیم نہ منی پوری، صرف آدھے ننگے جسموں کی نمائش ہوتی ہے جسکا فلم کی کہانی سے کہیں دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔

اور یہ ناچ دکھائے کہاں جاتے ہیں اسکا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ ہیرو یا ہیروئن۔ ایک سین میں شہر کے کسی نائٹ کلب میں جاتے ہیں اور وہاں فوراً یہ ناچ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ نائٹ کلب کے سین ایک زبردست بیہودگی ہیں۔ اسلئے کہ ایسے نائٹ کلب دنیا کے کسی ملک میں بھی نہیں پائے جاتے۔

ایک فلم میں ایک عورت دو برس کے بچے کو بہلانے لئے رادھا کرشنا کا ناچ شروع کر دیتی ہے اور ایک فلم میں ایک نوجوان لڑکی کو جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکی شادی ہونیوالی ہے تو وہ ناچنے اور گانے لگتی ہے گویا ہندوستانی گھرانوں کی دلہنوں کا یہی دستور ہے ہاں ایک بہت بڑی بیہودگی کا ذکر کرنا تو بھول گیا یہ ہے فلموں کا نوکر۔ نوکر مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اچھے اور برے فرمانبردار اور نافرمانبردار مگر ایسے نوکر زندگی میں دیکھنے یا سننے میں نہیں آئے جو اپنے مالک کو موقعہ بے موقعہ قوالیاں اور ٹھمریاں سنایا کریں۔

مجھے یاد آیا کہ ایک فلم میں تو کمال ہی ہو گیا۔ مالک گھر سے باہر نکلا تو نوکر صاحب اور نوکرانی صاحبہ نے اپنے یار دوستوں کی دعوت کر دی۔ اور اب آپ کیا دیکھتے ہیں کہ خانساماں آیا وغیرہ ناچنے کا لباس پہنے باورچی خانے میں ناچ رہے ہیں۔

اب اس سے کیا مطلب کہ ان ٹکے کے ملازموں کو اتنا اچھا ناچنا کس نے سکھایا۔ یہ ناچنے کا لباس وہ کہاں سے لائے۔ گھر میں طوفان برپا کرنے کی اجازت کس نے دی۔ اگر ہمارے فلم ساز اپنے ہر سین کے متعلق یہ "کیا" "کیوں" اور "کیسے" پر غور کر لیا کریں تو یہ بیہودگیاں پیدا ہی کیوں ہوں؟

مسلم یونیورسٹی اور حکومت یو۔ پی

لکھنؤ۔ ۲۳۔ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ لفٹنٹ کرنل سر ضیاءالدین وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی ۲۶۔ اگست کو مسٹر رفیع احمد قدوائی ہوم منسٹر و بابو سمپورنانند وزیر تعلیمات یو۔ پی سے ملاقات کر کے مسلم یونیورسٹی اور حکومت کے تعلقات کے بارے میں بات چیت کریں گے۔

فلمستان

(انتخاب خواجہ احمد عباس)

میرے بزرگوں کی رائے تو یہ ہے کہ سینما بذات خود ہی سب سے بڑی بیہودگی ہوگی۔ بزرگوں سے بحث نہیں کرنی چاہئے ورنہ میں ان سے ادب سے یہ عرض کرتا کہ اس لحاظ سے دنیا میں کوئی چیز بھی بیہودگی سے خالی نہیں ہے۔ ریڈیو بھی بیہودگی سے خالی نہیں ہے۔ ریڈیو کو بیہودہ کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس پر اکثر عشقیہ گانے سنائی دیتے ہیں اور بزرگوں کی رائے میں تو عشق و محبت اور پریم سب بیہودگیاں ہیں علی ہذا القیاس گراموفون اور پھر چھاپہ خانے کو کیوں معاف کیا جائے جو ہر سال سیکڑوں بیہودہ کتابیں چھاپتے ہیں اور پھر انسان کی زبان بھی تو بہت بڑی بیہودہ ہوئی کیونکہ اس سے ہر روز لاکھوں بیہودہ باتیں بکی جاتی ہیں۔ سینما کا حال بھی ریڈیو یا گراموفون یا چھاپے خانے یا انسان کی زبان کی طرح ہے بذات خود یہ ایک مشین ہے۔ بیجان نہ اچھی نہ بری نہ نیک نہ بد، نہ معقول نہ بیہودہ۔

مگر ہاں اس مشین کے ذریعے اچھی اور بری، معقول اور بیہودہ سب قسم کی باتیں دکھائی اور سنائی جا سکتی ہیں۔

سنت تکارام کا گیان اور ہنٹر والی کا ہنٹر بھی۔ آدمی کی آدمیت بھی اور پکے بدمعاش کی بدمعاشی بھی۔ جیون ہے سنگرام بندے کا زندگی بخش نعرہ بھی بلند کیا جا سکتا ہے اور پیا بن نہیں آوت چین کا بھی رونا رویا جا سکتا ہے۔ چل چل رے نوجوان سے ہمت دلائی جا سکتی ہے اور چوٹی پہ نوجوان سے ہمت دلائی جا سکتی ہے اور چوٹی پہ بجریا جائے اسے ہوش بھڑکائی جا سکتی ہے۔

جب کبھی ہمارے اکثر ڈائرکٹر اپنے فلموں میں غریبوں کی زندگی دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان سے بیہودگیاں سرزد ہوتی ہیں۔ نہ انکو یہ معلوم کہ غریب کا دل کیسا ہوتا ہے۔

چند روز ہوئے میں نے ایک مشہور ڈائرکٹر کے فلم میں ایک غریب آرٹسٹ کا کیرکٹر دیکھا۔ آرٹ اور دولت کی ٹکر دکھانے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر کس قدر ناکامیاب! پہلے ہی سین میں دکھایا کہ آرٹسٹ اچھے گرم سوٹ پر آرٹسٹ کا مخصوص کوٹ پہنے تصویریں پینٹ کر رہا ہے۔ ایک دولتمند آتا ہے اور آرٹسٹ کو اپنی بدصورت بیٹی کی تصویر دکھاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ اس میں رنگ بھر کر اسکو خوبصورت بناوے۔ باوجود کنجوس ہونے کے یہ دولتمند اس کام کے لیے روپیہ بھی دینے کیلیے تیار ہے۔ آرٹسٹ انکار کر دیتا ہے۔ مگر کس طرح! تمیز یا شائستگی سے نہیں بلکہ نہایت بدتمیزی سے روپے اوٹھا کر پھینک دیتا ہے اور فوراً کے پیچھے اصول پر لیکچر دینا شروع کر دیتا ہے۔ میں بھوکا رہنا پسند کرونگا۔ مگر اپنے آرٹ کو بازار میں امیروں کے ہاتھوں میں کبھی نہ بیچوں گا۔ اس انداز میں گویا وہ آرٹسٹ نہیں تھا بلکہ جو پالی یا جامع مسجد کی سیڑھیوں کا دوا فروش تھا۔ لطف یہ ہے کہ اسکے فوراً بعد اس غریب آرٹسٹ کا نوکر۔ جی ہاں اس بھوکے کنگال مگر خوش پوش آرٹسٹ کے ایک نوکر بھی تھا۔ آکر کہتا ہے۔

بابو جی۔ بھاجی بنانے کو ایک آنہ بھی نہیں ہے۔ میرے جی میں آئی کہ چلا کر کہوں کہ یہ اپنی شاندار میز یا بڑھیا گرم سوٹ بیچ ڈالو۔ مہینہ بھر کی بھاجی بلکہ پوری اور مٹھائی کا ہی انتظام ہو جائیگا۔

اور پھر ایک مستقل بیہودگی کالج کی وہ لڑکی ہے جو فلموں میں نظر آتی ہے۔ اسکا لباس دیکھئے تو کوئی چھوٹی موٹی مہارانی یا گھٹیا اور جاہل قسم کی فلم ایکٹرس معلوم ہوتی ہے۔ گوٹے پٹھے کی چمکتی ہوئی ساڑھیاں، نیم برہنہ بلاؤز، اونچی ایڑی کے جوتے، عجیب و غریب وضع کے بال بنے ہوئے غرض ہر چیز بدمزاقی کا اشتہار اسکی بول چال کا انداز اس کی ہر حرکت۔ اسکا مٹکنا۔ معلوم ہوتا ہے کہ چار ٹکیہا ڈانسر پیرس کے ناچ گھروں کی خصوصیات جمع کر کے کالج کی لڑکی کا کارٹون تیار کیا گیا ہے۔ ہم نے کالج بھی دیکھے ہیں اور کالج کی لڑکیاں بھی۔ مگر ایسے نمونے کبھی دیکھنے میں نہیں آئے۔ انیگلو انڈین لڑکیاں کبھی کبھی ساڑھیاں اوتار کر ... ناچنے کا لباس پہن لیتی ہیں اور اس طرح بیہودگی کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ یعنی ناچ کے سین معلوم نہیں کیوں۔ ہر فلم میں یہ مردہ ناچ دکھانا ضروری سمجھا گیا ہے

۴

ظاہر باطن کا عنوان ہے۔
ہر چمکدار شے سونا نہیں ہوتی۔
عزیزوں کی طرح ملو۔ بیگانوں کی طرح معاملہ کرو۔

انسان کا دل ظاہر و باطن میں یکساں ہونا چاہیئے۔

حقائق جنکو ظاہر ہونا چاہیئے مستور ہیں اور ظواہر جو نظر انداز کر دینے کے قابل ہیں وہ انسان کے دل دماغ مستولی نظر آتے ہیں۔

سخیوں کی خوشی عطا میں اور بخیلوں کی خوشی لینے میں ہے۔

برائی میں تاخیر کرنا احسان ہے۔

سخاوت کا ثمرہ ہ...ی کا ثبوت ہے۔

سخی خدا کا دوست ہے، گو وہ فاسق ہے۔
احسان کا اظہار احسان کو ضائع کرتا ہے۔

ڈاکٹر :۔ ارے تو اندھا ہے۔ دیکھتا نہیں۔ کیا ہی صاف لکھا ہے کہ یہاں تھوکنا منع ہے۔ اس کے باوجود تو نے تھوک دیا۔
مریض :۔ جناب! میں نے تختے پر کب تھوکا ہے میں تو زمین پر تھوکا ہے۔

لڑکا۔ اماں جان کیا دوزخ میں بھی مدرسے ہوتے ہیں۔
ماں :۔ نہیں بیٹا وہاں مدرسے نہیں ہوتے۔
لڑکا :۔ تو پھر وہاں لوگ جانے سے کیوں ڈرتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ سے ایک لاکھ سے زیادہ آدمی باہر جا چکے ہیں۔

پیتل کے جھنجھے بجانے کا رواج ۲۸۰۰ قبل مسیح سے رائج معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ موسیقی کا سب سے قدیم آلہ ہے!

سرخ رنگ کو چینی باعث شگون سمجھتے ہیں۔ شادیوں والوادت کے موقع پر یہ رنگ بہت زیادہ نظر آتا ہے۔

شروع شروع میں امریکنوں نے ایک تجارت یہ شروع کی تھی کہ وہ نیو انگلینڈ سے چیڑ کی لکڑی کے سفید برادہ میں برف لپیٹ کر جہازوں کے ذریعے منطقہ حارہ کے خطوں میں پہنچایا کرتے تھے۔ اور وہاں کے باشندوں کو آئس کریم و برف کے دیگر استعمال سمجھا کر اسے فروخت کیا کرتے تھے

سوڈا واٹر میں سوڈے کا نام و نشان بھی نہیں ہوتا۔

عام آدمی کے سر پر ۱۲۰،۰۰۰ بال ہوتے ہیں۔

فن کار

مشہور فسانہ نگار آسکر وائیلڈ کا ایک شاہکار

مترجمہ ہما۔ میرٹھی

ہنری کے چہرہ کے نقوش اتنے سادہ ہونے پر بھی کچھ اتنے جاذب نظر تھے کہ اس کے پر شوکت چہرہ پر جس میں ابھی تک معصومیت اور سنجیدگی کی جھلکتی تھی۔ نظریں گڑ جاتی تھیں۔ بال گھونگھریالے تھے۔ مست بھوری آنکھوں میں ایک پر معنی چمک تھی۔ جس میں غمناکی جھلکتی تھی اور سچ پوچھئے تو اس کی سنجیدہ خاموشی اور غمناک نگاہوں نے ہی اس میں ایک خاص قسم کی کشش پیدا کر دی تھی۔ اتنا خاموش اور محو رہنے کے باوجود وہ بہت ہر دلعزیز بنتا جا رہا تھا۔

روپیہ کمانے کے طریقے جاننے کے علاوہ بہتیرے علوم اور فنون لطیفہ سے بھی اسے خاص شغف تھا۔ فن سے خاص رغبت تھی۔ بعض فنوں کا ماہر بھی تھا اور کچھ پر معیاری تنقیدی دستگاہ تھی۔ اتنا ہونے پر بھی روپیہ کمانا اسکی دسترس سے باہر ہی رہتا تھا ذاتی وجاہت اور علم و فضل معیاری حد تک تھے لیکن ان سب کے باوجود اسے کہیں سے چھدام تک بھی نہیں ملتا تھا۔

تھک ہار کر ہنری نے بھی وہی کیا جو اکثر نوجوان کیا کرتے ہیں۔ یعنی ملک کے بیکاروں کی تعداد میں اور اضافہ کر دیا۔

یہ خوش مذاق بیکار نوجوان صبح و شام نفیس سوٹ پہنے ہاتھ میں بید لئے ٹھنڈی سڑک پر چہل قدمی کرتا چہرہ پر تو نور تھا ہی۔ شاید پیٹ میں بھی نور بھرا پڑا تھا۔ بس اس کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ اس پر طرہ یہ کہ حضرت خیر سے عاشق تھے۔ ان مبتلائے عشق کو ہر وقت بس یہی خیال رہتا کہ تپ عشق کی سوزش سے ہڈیاں گھلی جا رہی ہیں۔ حضرت کبھی چرخ خون آشام کو کوستے۔ کبھی اپنی بے مائیگی کو صلواتیں سناتے بیکار تھے۔ آخر کچھ تو کرتے۔

کو مین ایک ریٹائرڈ اور پنشن یافتہ کرنل کی ایک اکلوتی لڑکی تھی۔ حسین تھی۔ اس پر شباب کے باغ میں ابھی بہار آئی تھی۔ پہلی ہی ملاقات میں دونوں کو ایک دوسرے کے خیالات۔ زندگی کے اصول اور اخلاقی نظریے کچھ اتنے پسند آئے کہ ایک دوسرے کے مداح اور گرویدہ بن گئے۔ لہذا ہنری صاحب کرنل صاحب کے ہاں روز بہو چکر ادھر ادھر کی ہانکنے لگتے۔ کرنل صاحب بھی ہنری کو پسند کرتے تھے۔ اور بڑی وضعداری سے اور محبت سے پیش آتے تھے۔ مگر جب کبھی شادی کا تذکرہ آ جاتا صفائی سے کہہ دیتے گھر بسانے کی فکر تو بعد میں کیجئے گا۔ پہلے کہیں سے دس ہزار پونڈ لائیے اور ہنری کو یہ سنکر دن میں تارے نظر آنے لگے۔

(۲)

حسب معمول ہنری کرنل صاحب کی خدمت میں باریاب ہونے جا رہا تھا۔ راستے میں کالج کا ایک رازدار دوست ولیم کا آرٹ اسٹوڈیو پڑتا تھا۔ ولیم کامیاب اور نامور مصور تھا۔ اور کسی قدر ہنری سے کم جاذب نظر تھا۔ مگر بحیثیت ایک فنکار وہ خاص امتیاز کا مستحق تھا بنگلہ... اور مصور... دور دور تک اسکا کوئی نظیر نہیں تھا۔ اس کے تراشے ہوئے مجسمے اور بنائی ہوئی تصویریں گرانقدر انعامات اور قابل رشک قیمتیں حاصل کرتی تھیں۔ اگر دنیا میں اسے کسی سے محبت تھی تو وہ فن تھا۔ وہ مصور تھا اور اس فن سے اسے اتنی بے پناہ محبت تھی کہ وہ قدرتی طور پر ذکی الحس بن گیا تھا۔ جیسے جیسے وہ فن میں پختہ ہوتا جاتا تھا اسے ہنری سے کچھ زیادہ محبت ہوتی جاتی تھی۔ وہ خاص فنی اعتبار سے ہنری کے حسن و جمال کا مداح تھا۔

ہنری کی شکل میں اسے آرٹ کی باریکیاں نظر آتی تھیں ویسے بھی ولیم کا شروع سے وہی نظریہ تھا کہ وہ لوگ جو اپنے اندر ایک خاص کشش رکھتے ہوں جو سراپا حسن ہوں اور جن کو دیکھنے اور ہمکلام ہونے سے ایک قلبی سرور حاصل ہو۔ فنکار کو ان ہی لوگوں سے اور صرف ان ہی لوگوں سے تعلق رکھنا چاہیئے۔

زینے کی آخری سیڑھیوں کو طے کرنے کے بعد ہنری کمرہ میں داخل ہوا۔ ولیم اس وقت ایک فقیر کی قلمی تصویر بنا رہا تھا جو تقریباً نصف کے مکمل ہو چکی تھی۔ ایک گوشے میں فقیر پر حسرت انداز سے کھڑا ہوا تھا۔ ایک بوڑھا کھوسٹ مسکین جسکی صورت دیکھنے سے رحم آ جاتا تھا۔ چہرہ پر انقلابات زمانہ کی یادگار، لاتعداد جھریاں تھیں آنکھوں میں بیکسی ناامیدی اور مایوسی کی جھلک تھی۔ جسم پر بجائے لباس کے چیتھڑے لپٹے ہوئے تھے اور پھٹا پرانا بوسیدہ چوغہ کاندھوں پر پڑا تھا۔ جوتا بیشمار جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ ہاتھ میں ایک ٹیڑھی میڑھی لکڑی تھی۔ اپنی ٹوپی کو وہ کاسہ گدا کی طرح اٹھائے ہوئے بھیک مانگ رہا تھا۔ ہنری جیسے ہی اندر داخل ہوا ٹھٹک گیا۔ پھر کہنے لگا۔

"عجیب صورت پیش نظر ہے"
ولیم نے گھوم کر جواب دیا "بیشک اس طرح کے فقیر کم ہیں"

ہنری نے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا۔
دنیا میں بھی کیسے کیسے یاس و حرماں کے مرقعے ہیں۔ بیچارہ بوڑھا فقیر کتنا غمگین اور ناامید نظر آ رہا تھا۔ کاش تم اس کی مایوسیوں کا اندازہ لگا سکتے۔ ہونھ۔ مگر تم کیا جانو ان باتوں کو تمہارے لیے اس کا چہرہ نعمت غیر مترقبہ ہوگا۔۔۔ فن کار جو ٹھہرے نا۔

ولیم جواباً بولا :۔
"بیشک ایک فنی چہرہ ہے۔ مگر آپ کے خیال میں تو فقیر کو بھی آپ کی طرح۔۔۔۔۔۔"

ہنری ایک کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا۔ پوچھا۔
کیا دیتے ہو اس غریب کو اس طرح گھنٹوں کھڑے رکھنے کا معاوضہ"

"کچھ کم نہیں صرف ایک گھنٹہ کے لئے ایک شلنگ"
"تصویر کتنے میں بکے گی"
"کم از کم دو ہزار گنیوں میں"

"خوب تو گویا آپ انسانی زندگی کی مفلوک الحالی سے اپنا خود غرضانہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اور بس۔ کچھ تو سوچو۔ کچھ تو انصاف کرو۔ آخر یہ غریب جو اتنے صبر اور محنت سے خاموش کھڑا رہتا ہے۔ کم از کم اسے کچھ فیصدی تو دینا چاہیئے"

ولیم نے جواباً کہا۔ "آپ کی بات کچھ زیادہ وزنی نہیں ہے۔ گویا میری کاوش اور محنت سب کچھ بیکار ہے یعنی ٹھوس سنگ مرمر کے حجاب سے ایک خیالی پیکر نکال لینا مردہ رنگوں میں سے ایک زندہ تصویر خلق کر ڈالنا۔ اگر آپ میری جگہ ہوتے تو پتہ چلتا کہ بعض اوقات جسمانی فن محنت اور مشقت سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔"

"میں ابھی حاضر ہوا۔ اتنے سگریٹ کا شغل فرمایئے"
ولیم کے جاتے ہی مغموم اور یاس و حرماں کی مجسم تصویر بوڑھا بھکاری جو کھڑے کھڑے تھک کر اکتا گیا تھا۔ سستانے کو ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ اس وقت وہ اتنا غمزدہ اور مایوس نظر آ رہا تھا کہ ہنری کو اس پر بہت ترس آنے لگا۔ یہاں تک کہ ہنری کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔ آخر جب برداشت کے ناقابل ہو گیا تو چپ چاپ اٹھا اور خاموشی سے اپنی جیبیں ٹٹولنے لگا۔ اس وقت اس کے محض ایک پونڈ تھا

ولیم نے جواباً کہا۔ فن کا مقصد نفاذ اصلاحات اور سماج سدھار نے کی کوشش کرنا نہیں ہے۔ بلکہ یہ کہ ہر چیز کو اس کے اصلی روپ میں خواہ وہ بری ہو یا بھلی پیش کردے کیونکہ اس کے احساسات اور جذبات ہی اسکی تمام تر زندگی پر حکمراں ہوتے ہیں۔ اسلئے فنکار کا دل و دماغ ایسا ہی سمجھو۔ مگر ہاں وہ کو مین کے بارے میں۔۔۔۔۔"

"نرے بودم ہو تم بھی۔ کیا تم اس سے اتنے بے تکلف ہو گئے کہ ایک اجنبی فقیر کو کو مین تک کے بارے میں سب کچھ بتا دیا"

ولیم نے دبی مسکراہٹ سے کہا۔
"بتانے کو تو میں نے اسے کرنل صاحب کی دس ہزار پاؤنڈ والی شرط بھی"

ہنری رنج اور غصہ سے بیتاب ہو کر بولا۔
"اف یہ کیا غضب کر دیا۔ ایک بیگانے فقیر کو اپنے رازدار دوست کے پرائیویٹ واقعات تک بتا دیئے۔

اب ولیم دھیرے سے مسکرایا۔ اور جواباً کہنے لگا۔ "اجی حضرت جسے آپ ابھی تک بھول سے فقیر کہے جا رہے ہیں۔ معلوم بھی ہے وہ کون ہستی ہے یورپ کا سب سے زیادہ دولتمند شخص۔ جسکے ہاں سونا اگتا ہے۔ ہیرے جواہرات کی بارش ہوتی ہے۔ وہ سونے کی رکابیوں میں کھانا کھاتا ہے۔ ہر حکومت کے دار السلطنت میں تو اسکی جائداد ہے۔ اتنا دولتمند ہے کہ اگر چاہے تو لندن کو خرید کر آزاد کر دے۔ روس کو جب چاہے جنگ سے روک سکتا ہے اس فقیر کا نام ہے۔ بیٹر ڈیوڈ۔ میری زیادہ تر تصاویر وہ خود ہی خریدتا ہے۔ اسلئے تعلقات کسیقدر دوستانہ ہیں کوئی تیس دن ہوئے کہ کہنے لگا "فقیر کے لباس میں میری تصویر بناؤ تو جانوں"

"بھئی ہنیری چیتھڑوں میں وہ جچتا بھی خوب ہے"
ہنری نے جب یہ سنا تو کچھ پشیمان سا ہو گیا۔ پھر ندامت سے بولا۔ ارے یار پہلے کیوں نہیں بتایا تھا۔ میں نے تو اسے غلطی سے ایک پاؤنڈ کی خیرات بھی دے ڈالی"
"واہ میرے شیر شاباش" ولیم نے بے اختیار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔
مگر یار تم نے پہلے ہی کیوں نہ کہہ دیا تھا"
"اجی جناب مجھے کوئی یہ الہام تو ہوا نہیں تھا کہ آپ جیسے حاتم ثانی ابھی موجود ہیں۔ دوسرے اس وقت وہ فقیر کے لباس میں تھا۔ تعارف کرانا ہی معیوب تھا۔
"پناہ خدا کیسی حماقت کر بیٹھا"
اس کے بعد ہنری سارے وقت اپنی غلطی پر ندامت ظاہر کرتا رہا تھا۔ مگر ولیم برابر اسکا مذاق اڑاتا رہا۔
ہنری غمگین اور مرجھایا ہوا دل شکستہ گھر پر آیا اور آتے ہی پڑ کے سو گیا۔۔۔

دوسری صبح خادم ایک ملاقاتی کارڈ لایا لکھا تھا۔
"پیٹر ڈیوڈ"
مجھے پیٹر ڈیوڈ نے آپکی خدمت میں یہ لفافہ لیکر بھیجا ہے ایک جامہ زیب تن نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہنری سے کہا

ولیم نے جواباً کہا "ارے صاحب تصویر تو بخیر و خوبی بالکل مکمل ہو ہی چکی ہے۔ مگر وہ بوڑھا بھکاری تو کھود کھود کر آپ کا نام اور پتہ دریافت کر رہا تھا۔ اس نے تو آپکی تعریف کے پل ہی باندھ دیئے"۔

ہنری بولا "اجی یہ سراسر دل لگی ہے کہ وہ میری تعریف کر رہا ہوگا۔۔۔ مگر پھر بھی اس کی صورت ہی کچھ اتنی غمگین ہے کہ دل پسیج جاتا ہے۔ بیچارے کے بدن پر ایک ثابت تار تک بھی تو نہیں تھا۔ میں اس بدنصیب کو اور تو کیا کم از کم اپنے پرانے کپڑے ضرور دے ڈالوں گا۔۔۔

ویسے تو وہ میرے گھر پہنچنے سے پہلے ہی دروازہ پر کاسہ گدائی لیے انتظار میں ملیگا ہی"

ولیم نے کہا۔ بھئی اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔ ایک فقیر کا روماں فن کار کے نقطۂ نظر سے تو یہی پرانے چیتھڑے اور وہی جانسوز افلاس اسکی زندگی کا روماں ہیں۔ میرے خیال میں ملبوس لباس میں اسکی تصویر اتنی مکمل ہو بھی نہیں سکتی تھی۔ چیتھڑوں میں تو وہ بالکل مجسمہ غم معلوم ہوتا ہے۔ اور فن کار کے سینے میں۔۔۔

ہنیری نے بات کاٹ کر کہا۔ "دل کی جگہ فولاد کا ٹکڑا ہوتا ہے"

یہی اس کل کی کائنات تھی اور یہی اس نے دیکر سے بھکاری کی ٹوپی میں رکھ دیا۔۔۔
کچھ بے ربط اور غیر مسلسل لفظوں میں بھکاری نے شکریہ کیا اور اس کے لبوں پر امید کی ایک ہلکی سی لہر موجزن ہو گئی۔
ولیم کے واپس آتے ہی ہنری نے اجازت طلب کی اور پاپیادہ مگر پرشکوہ و شان سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

(۳)

ولیم اس وقت بیٹھا ہوا ایک طرف سگار کے کش پہ کش لگا رہا تھا۔ جس وقت ہنری کلب میں پہنچا وہ ولیم سے مخاطب ہوا۔
"کہیئے مصور صاحب وہ آپکی تصویر کا کیا رہا"

سے حملہ کیا گیا۔

... بجے شام کے قریب جب وہ حسب ... تھے دربھنگہ ہاؤس کے قریب ان ... کردیا۔ دونوں ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان کے سر، سینے اور گردن پر سات زخم لگے۔ جس کے بعد وہ بیہوش ہوگئے اور حملہ آور فرار ہوگئے۔

ادھر سے گذرنیوالے چند رکشا قلیوں نے انھیں اٹھا کر ان کی جائے قیام "کلیرنڈن کاٹج" جو کیتھو میں ہے پہونچادیا۔ بعد میں وہ ایک ایمبولنس کار پر ڈال کر ہسپتال لے جائے گئے۔ وہاں اُن کے زخموں پر ٹانکے لگائے گئے۔ قاتلانہ حملہ کی اطلاع ملنے پر پولیس کے افسر فوراً شفاعت احمد خاں کی قیام گاہ پر پہونچے اور تحقیقات شروع کردی۔ پہلے اطلاع ملی تھی کہ سر شفاعت احمد خاں کی حالت نازک ہے۔ لیکن اب کہا جاتا ہے کہ بہتر ہے۔

عارضی حکومت کے اعلان کے بعد ہی یہ قاتلانہ حملہ ہوا جس سے شملہ میں عام طور سے اور سر شفاعت احمد خاں کے دوستوں کے حلقہ میں نفرت اور ناپسندیدگی کی فضا پیدا ہوگئی ہے۔ شملہ میں وہ کئی مہینہ سے مقیم تھے اور ابھی "اسلامی تاریخ کا مطالعہ" اور "جنوبی افریقہ کے ہندوستانی" دو کتابیں لکھکر ختم کی تھیں۔ تقریباً ایک مہینہ ہوا کہ یو۔پی مسلم لیگ کی رکنیت سے وہ مستعفی ہوگئے تھے۔ سر شفاعت احمد خاں نے مسلم لیگ کی پالیسی کی تبدیلی سے اختلاف کی بنا پر استعفیٰ دیا تھا۔

سنہ ۱۹۲۴ء سے وہ سیاست میں حصہ لے رہے ہیں وہ یو۔پی کونسل کے ممبر رہ چکے ہیں اور گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی نمایندگی کی تھی۔ جنوبی افریقہ کے ہائی کمشنری کے فرائض انھوں نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے تھے۔

لکھنؤ، ۲۷- اگست۔ یونائٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کو بذریعہ وائرلیس ہدایات بھیجی ہیں کہ عارضی حکومت کے ممبروں کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کیا جائے۔ عارضی حکومت کے ایک اور مسلمان ...

برلن۔ ۲۳۔اگست:۔ جرمنی کے جس علاقہ پر اس وقت امریکہ کا قبضہ ہے وہاں ایک روسی عورت جاسوسی کے الزام میں گرفتار کی گئی ہے۔ یہ عورت انرا میں ملازم تھی۔ اسکو روسی حکام کے حوالہ کر دیا گیا۔

روس ... کی ... میں مضمر ہے

انقرہ۔ ۲۴۔اگست۔ روس کی ۷۔اگست والی ... ہوئے جس کے ذریعہ روس نے درہ دانیال کے دفاع میں شرکت کا مطالبہ کیا ہے ترکی حکومت نے کہا ہے۔ روس کی یہ تجویز ترکی کے اقتدار اور اس کے تحفظ کے منافی ہے۔ اس مطالبہ میں بین الاقوامی نقطۂ نظر سے خدید اعتراضات اُٹھ کھڑے ہونگے۔

یہ تحریر جسکو اناطولیہ کی نیم سرکاری خبررساں ایجنسی نے شائع کیا ہے۔ اس طرح ختم کی گئی ہے:۔

روس کا تحفظ بحرِ اسود میں مفاد حاصل کرنے میں نہیں بلکہ ترکی کی دوستی میں مضمر ہے۔

آگے چلکر تحریر میں لکھا ہے:۔

ترکی حکومت یہ سمجھنے میں حق بجانب ہے کہ ایک ایسی بین الاقوامی فوج جو ادارہ اقوام متحدہ کے اثر میں ہے اس کے ذریعہ دونوں جماعتوں کا تحفظ زیادہ بہتر طریقہ پر ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر روس اس سے خوف زدہ ہے کہ بحرِ اسود میں اسکی پوزیشن پر بحر روم کی طرف سے آبنائے کے ذریعہ حملہ کیا جا سکتا ہے تو ترکی حکومت کے خیال میں اس معاملہ میں ادارہ اقوام متحدہ مداخلت کرے گا۔ جس سے ترکی مضبوطی سے وابستہ ہے۔

درہ دانیال کے ذریعہ محوری جہازوں کے داخلہ کی تردید کرتے ہوئے تحریر میں کہا گیا ہے کہ ترکی یہ ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے کہ موجودہ حالات میں میثاق مانٹرو بے کار ہے۔

ترکی کو یقین ہے کہ میثاق مانٹرو کی رو سے اس پر جو اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس کا ثبوت وہ عالمی رائے کے سامنے وقت آنے پر دیگا۔ جس سے اس کے نیک ارادوں کا اظہار ہو سکے گا۔

درہ دانیال کی بین الاقوامی نگرانی

لندن۔ ۲۳۔اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ درہ دانیال کے متعلق برطانیہ اور امریکہ نے روس کو جو تحریر روانہ کی ہے اس کے جواب میں روس مندرجہ ذیل نکات پر زور دیگا

۱ روس ایک ایسی آبنائے کو جس پر اسکا تحفظ موقوف ہے۔ بین الاقوامی نگرانی میں دینے کے لیے تیار نہیں ہے برطانیہ اور امریکہ کا ان بحری راستوں پر ذاتی قبضہ ہے جن کو وہ اپنے تحفظ کے لئے ضروری سمجھتے ہیں اس سلسلے میں روس اس بات کی طرف اشارہ کرے گا کہ امریکہ کا نہر پناما پر ذاتی قبضہ ہے بلکہ نہر سویز پر برطانیہ اور مصر کی مشترکہ نگرانی ہے۔

روس نے جو ترکی سے تحریک کی ہے وہ بالکل اسی طرح کی ہے۔

۲۔ ادارہ اقوام متحدہ کے ذریعہ بین الاقوامی نگرانی بالکل بے اثر ہوگی۔ اگر عملی طور پر درہ دانیال پر ترکی بدستور قابض رہا۔ دوسری طرف ہزاروں میل دور پر جو طاقتیں ہیں وہ اس کے بعد روسی سرزمین سے صرف تین سو میل دور پر جو طاقتیں ہیں وہ صرف تین سو میل دور رہ جائیں گی۔

۳۔ اہم بحری راستوں کو بین الاقوامی بنانے کی روس مخالفت نہیں کرے گا۔ بشرطیکہ اس پر عام طور پر عمل کیا جائے۔

سر کریم بھائی ابراہیم کا لیگ سے استعفےٰ

بمبئی۔ ۲۲۔اگست۔ سر کریم بھائی ابراہیم جو اسمبلی میں لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے۔ مسلم لیگ اور اسمبلی دونوں کی ممبری سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

سر کریم بھائی نے اپنے اس فیصلے کا اعلان اس خط میں کیا ہے جو اُنھوں نے بمبئی کی صوبائی مسلم لیگ کے سکریٹری کو لکھا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے حالیہ فیصلہ بمبئی پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے سر کریم بھائی لکھتے ہیں۔

بنگال میں مسلم لیگ کا راست اقدام اس بری طرح سے اوٹھایا گیا ہے کہ ہزاروں غریب مسلمان فسکار ہو گئے اور مسٹر جناح سکون کے ساتھ اپنے خلوت کدے میں آرام فرماتے رہے۔

کلکتہ کے حالیہ فسادات پر مسٹر جناح کے بیان کی مذمت کرتے ہوئے سر کریم بھائی کہتے ہیں۔ میں نے جتنی

... پہچانے والوں کی مشکل کا حل

سوال: چھ دیا سلائیوں سے چار تکونیں بنایئے؟

جواب:۔ ایک میز پر تین دیا سلائیاں اس ترتیب سے رکھیے کہ تکون بن جائے باقی کی تین دیا سلائیوں سے جیسا کہ تصویر میں دکھایا گیا ہے مخروطی شکل بنا لیجیے۔

... لئے کی تھیں لیکن افسوس مسٹر جناح کا دماغ کسی طرح تیسری فریق کی جانب مڑ کر صحیح و عاقلانہ اقدام پر تیار نہیں ہوتا۔

سری نگر۔ ۲۴۔اگست۔ نیشنل کانفرنس کے لیڈر شیخ عبداللہ کا مقدمہ استغاثہ اور صفائی کے وکیلوں کی بحث کے بعد آج ختم ہو گیا۔ مقدمہ کا فیصلہ ۲۔ستمبر کو سنایا جائیگا۔

The S[illegible]

REGD. NO.
A 406

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸/- 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸/- 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/ -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL 44 NO. 36	Cawnpore. Saturday 7 TH SEP. 1946	کانپور شنبہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۵ھ	جلد ۴۴ نمبر ۳۶

ادبیات

پرگوا نے کی رات

(از جناب سید محمد جعفر حسین صاحب اثر لکھنوی نظامی)

آگئی ہاں آگئی قسمت پلٹ جانیکی رات — حسن تاباں کی ضیا میں سیر افسانیکی رات

نیند کے متوالے تجکو جاگنا ہے صبح تک — "بتکدہ ہے" یہ نہیں پلکیں جھپک جانیکی رات

عاشقی کی رسم اس سے سیکھ لیں ارباب عشق — ہے سبق آموز الفت شمع و پروانے کی رات

نوعروس فکر کی سج دھج پہ مٹنا ہے ضرور — خوبیٔ قسمت سے پائی ہے مہک آنیکی رات

وہ خمار بادۂ الفت کا چڑھکر انحطاط — یاد ہے دل کو مرے انگڑائیاں آنیکی رات

وہ سما پر ابر و برق و باد کا ہے اک ہجوم — خیر ہو یارب کہ انکی ہے یہی آنیکی رات

مژدہ باد اے میکشو ساقی نے کھولی ہے وہی — عید کے دن سے کہیں بہتر ہے میخانیکی رات

درد دل درد جگر باقی ہے لیکن اے ندیم — کیوں بھیانک ہو گئی ہے میرے غم خانیکی رات

ذوق دیدار صنم میں اے پجاری حسن کے — برہمن ہو جا تو ملجائیگی بتخانے کی رات

وہ مری بالیں پہ قرآں کی تلاوت بار بار — یاد ہے وہ آپکی زلفیں بکھر جانیکی رات

دن سے کچھ آثار پائے جا رہے ہیں شکر ہے
اے اثر اب آرہی ہے تیری مرجانیکی رات

دنیائے اسلام

مصر نے برطانیہ کی تجویز کیوں مسترد کردی

قاہرہ۔ ۲۰ اگست۔ برطانی مصری معاہدے پر نظر ثانی کی گفت و شنید میں جو گذشتہ اپریل میں شروع کی گئی تھی اور جون میں تین مہینے کے لیے ملتوی کردی گئی تھی ایک بار پھر پیچیدگی اور نازک صورت پیدا کردی ہے۔ کیونکہ مصری وفد نے برطانیہ کی جوابی تجویز مسترد کردی ہے۔

چار ماہ کی طویل گفت و شنید کے دوران میں پہلی بار بات چیت بالکل رک کر رہ گئی ہے۔ گفت و شنید میں شرکت کرنیوالے بعض لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ گفت و شنید ناکام ہو کر ختم ہو گئی ہے۔ حالانکہ نیم سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ دروازہ ابھی تک کھلا ہوا ہے۔

رائٹر کا نامہ نگار مقیم قاہرہ گابرٹ سیڈن نے مصری وفد کے طرز عمل کے پس منظر کا اس طرح جائزہ لیا ہے۔ مصر خالی کرنے کے معاملہ میں مصریوں کے شکوک نے انھیں مجبور کردیا ہے کہ وہ برطانیہ کی اس تجویز کو مسترد کردیں کہ تخلیہ تین سال کے اندر پورا ہو جانا چاہیئے۔ یہ میعاد اس لیے مقرر کی ہے کہ برطانی فوجوں کے تخلیے اور مصریوں کے دفاعی وعدوں کی تکمیل کے درمیان کوئی دفاعی خلا نہ رہنے پائے۔ یہ طرز عمل سوڈان کے متعلق بھی اختیار کیا گیا ہے۔ جس پر برطانیہ مصر کے اقتدار اعلیٰ کی بنا پر گفت و شنید کے لیے تیار نہیں ہے۔

مصری وفد ابھی تک اپنی اصلی تجویزوں پر قایم ہے۔ جن میں تخلیے کے لیے اٹھارہ مہینے کی میعاد اور نئے معاہدے پر دستخط سے پہلے سوڈان کے معاملے پر گفت و شنید کی شرطیں بھی شامل ہیں۔

جہانتک مشترکہ دفاعی کونسل کا تعلق ہے جسے برطانیہ بظاہر زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ مصر کا کہنا ہے کہ باہمی امداد کا سوال صرف اس وقت پیدا ہوگا جب سرحدی ممالک پر حملہ ہو نہ کہ اس وقت جبکہ پڑوسی حکومت پر حملہ ہو، جیسا کہ برطانیہ کی جوابی تجویز میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ برطانی تجویز میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مصر کی ذمہ داریوں کا دائرہ اور زیادہ وسیع کردیگی۔ جس میں پورا مشرق وسطیٰ، ایران، ترکی اور یونان بھی شامل ہو جائینگے۔ برطانی مصری گفت و شنید کے اس دور میں مصر کے سیاسی حلقے اور اخبار کابینے میں تبدیلی کے امکان پر غور کر رہے ہیں۔ وفد پارٹی جواب بھی بہت طاقتور ہے۔ دوبارہ حکومت بنانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ صدقی پاشا ناکام ثابت ہوئے ہیں۔ اسلیے ان کی حکومت کو ختم ہونا چاہیئے۔

عزام پاشا کا بیان

اسکندریہ۔ عبد الرحمن عزام پاشا، جنرل سکرٹری عرب یونین نے اخبار نویسوں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ عرب یونین کی یادداشت کا جو جواب برطانیہ سے موصول ہوا ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ فلسطین کا مسئلہ امن عالم کانفرنس میں پیش کرنے سے پہلے ہی برطانیہ سے سمجھوتہ کرلیا جائے۔ اخبار نویسوں نے ان سے دریافت کیا کہ ایک مشترک عربی فوج تیار کرنیکا خیال تھا جس میں عرب یونین کی تمام ممبر حکومتیں شریک ہوتیں؟ انھوں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگر ادارہ اقوام متحدہ نے یہ حالت اختیار کرکے امن عالم کی حفاظت کے لیے کوئی فوج تیار کی تو عرب یونین کا بھی فرض ہوگا کہ وہ ادارۂ اقوام متحدہ کے ایک ماتحت کی حیثیت سے دنیائے عرب کے امن و امان کی حفاظت کے لئے مشترک عربی فوج کی تنظیم کرے۔ جب کمیونزم کے متعلق عزام پاشا کی رائے دریافت کی گئی تو انھوں نے کہا کہ انفرادی اور اجتماعی آزادی کے معاملہ میں عرب یونین ہمیشہ پیش پیش رہی ہے۔ جو لوگ عرب یونین پر رجعت پسندی کا الزام لگاتے ہیں وہ درحقیقت نہ تو اس کے فرائض سے واقف ہیں اور نہ مقاصد سے ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عرب فطرتاً مساوات کا علمبردار اور طاقتور کے مقابلہ میں کمزور اور مظلوم کا حامی ہوا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ عربوں کی یونین کا مطمح نظر صرف حریت اور مساوات ہی ہو سکتا ہے۔

عرب اعلیٰ کمیٹی کی اپیل

یروشلم۔ ۳۱۔ اگست۔ آج شب فلسطین کی عرب اعلیٰ مجلس نے سات عرب حکومتوں کو جو لندن میں کانفرنس کی شرکت کے لیے مدعو کی گئی ہیں تار بھیجے ہیں کہ وہ مجوزہ کانفرنس کے بائیکاٹ کے اقدام پر فلسطینی عربوں کی حمایت کریں۔ مجلس نے ان حکومتوں سے خود بائیکاٹ کرنیکی کوئی واضح التجا نہیں کی ہے۔

عرب اعلیٰ مجلس کے سکرٹری ڈاکٹر حسین خالدی نے آج شبکو کہا کہ انکی رائے میں فلسطینی عربوں کے لئے برطانی حکومت کی روش نہایت توہین آمیز ہے۔ کیونکہ وہ فلسطینی عربوں کی چنی ہوئی لیڈر شپ کے خلاف ہے اور ان سے یہودیوں کے متعلق خوشامدانہ قدم اٹھانے کے لیے مطالبہ کرتی ہے۔ ڈاکٹر خالدی نے کہا کہ کمشنر اعلیٰ [illegible] کننگھم کو بائیکاٹ کا فیصلہ کو سنکر بڑا اچنبھا ہوا اور انھوں نے اس فیصلے کو نہایت قابل افسوس قرار دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ - ۷ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۶

پریس کانفرنس میں پنڈت جواہر لال نہرو کا اعلان

نئی دہلی ۲۰- ستمبر- کل بعد دوپہر پنڈت نہرو اور کیبنٹ کے دوسرے ممبروں نے کونسل ہاؤس کی کمیٹی روم میں اخباری نمایندوں سے بات چیت کی حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے پُراعتماد الفاظ میں بتایا کہ میں اور میرے ساتھی بطور ایک کیبنٹ کے کام کریں گے۔ ہم ایک قطعی پروگرام تیار کرکے اس کے مطابق حکومت چلائیں گے اور میرے خیال میں اب آیندہ کے لیے خطابات دینے کا رواج ختم ہو جانا چاہیئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر شروع کرنے سے پہلے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کیا مجھے ہندوستانی میں بولنا چاہیئے اس پر ایک کیبنٹ ممبر نے آہستہ سے کہا اس سے ہماری تمام مشکلات ختم ہو جائینگی۔

پنڈت جی نے ہندوستانی میں تقریر کی۔ آپ کی تقریر مختصر اور برسر مطلب تھی۔ آپ نے کہا کہ اس موقع پر بہت زیادہ خوشی کا اظہار ٹھیک نہیں خوشی منانے کا صحیح وقت اُسوقت آئیگا۔ جبکہ ہم مکمل آزادی حاصل کریں گے۔ اس میں شک نہیں کہ اس عارضی حکومت کا قیام ایک زبردست انقلاب ہے۔ میں اور میرے ساتھی مشترکہ ذمہ داری کے ساتھ بطور ایک کیبنٹ کے کام کریں گے۔ محکمہ جات کا براہ راست وائسرائے کے ماتحت کام کرنیکا رواج اب ختم کر دیا جائیگا اور اسکی جگہہ اب کیبنٹ کی مشترکہ ذمہ داری لے لیگی۔

پنڈت جی نے فرمایا ہے۔ کیبنٹ کے ممبران عوام سے بذریعہ ریڈیو اور پریس اپنا تعلق قائم رکھیں گے اور دورے کرکے لوگوں سے زیادہ سے زیادہ میل جول برقرار رکھیں گے۔ کیونکہ ہم لوگ خود کو عوام کا نوکر سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کے سامنے جوابدہ ہیں۔

آپ نے کہا کہ ایک ہندوستانی کے لیے سب سے بڑی عزت کا عہدہ کانگریس کی صدارت ہے۔ اس لیے عارضی حکومت کا وزیر بن جانے سے میں اپنے رتبہ میں کوئی اضافہ نہیں سمجھتا۔

بعد ازاں پنڈت جی نے انگریزی میں تقریر شروع کی۔ آپ نے کہا۔ اب انقلابی روایات اور انقلابی جماعت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا واسطہ ایک غیر متحرک ایجنسی سے پڑ گیا ہے۔ اس سے کیا نتایج برآمد ہوتے ہیں یہ وقت بتلائیگا۔ ہم اپنے لئے پنجسالہ اور دس سالہ پروگرام تیار کریں گے۔ اور باہمی تعاون کے ساتھ ان پروگراموں پر عمل درآمد کرکے بہترین نتایج حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

آپ نے کہا۔ میں ممبران کیبنٹ کے ناموں کے ساتھ آنریبل وغیرہ لقب لگانے کو ذرہ بھر پسند نہیں کرتا۔ میں اس رواج کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دینا چاہتا ہوں کیونکہ یہ ہر شخص کی ذاتی خودداری کے خلاف ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے کیبنٹ کے پروگراموں اور پالیسیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ فی الحال میں ان کے متعلق کچھ نہ بتلاؤں گا کیونکہ کیبنٹ کے بہت سے ممبر ابھی نئی دہلی نہیں آئے۔ جب یہ لوگ یہاں پہونچ جائیں گے تو ہم مشترکہ طور پر اکٹھے بیٹھکر حکومت کی آیندہ پالیسی اور پروگرام طے کریں گے۔

پنڈت نہرو نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا۔ کہ اگر ہمارا بڑا مقصد آزادی ہے۔ نئی حکومت کا پہلا کام یہ ہوگا کہ ۴۰ کروڑ ہندوستانیوں کے لیے کپڑے خوراک، مکان۔ تعلیم اور صحت کا معیار بلند کرے اگر حکومت کامیاب ہو تو ۵ سال سے ۱۰ سال کے اندر ہندوستان کے حالات روبہ اصلاح لانے کا پروگرام مکمل ہو جائے گا۔ نئی حکومت کو مشکلات کا سامنا ضرور ہوگا۔

انسانی عنصر کے متعلق کوئی قیاس آرائی نہیں کی جا سکتی۔ لیکن ہم اپنا قدم آگے بڑھانے کے لیے اس میں داخل ہوئے ہیں۔ باہمی تعاون ہمارا مقصد پورا کریگا ہم ہندوستان کو مکمل آزاد کرائیں گے۔ ہندوستان پر ہندوستانیوں کی حکومت ہوگی۔

اگر ہم ان لوگوں سے تعاون کریں جن کی ہم تمام دوران حکومت میں مخالفت کرتے رہے ہیں تو یہ ظاہر ہے کہ ملک کا ہر باشندہ ہمارے ساتھ ہوگا۔ کیونکہ کچھ بیرونی آدمی عارضی طور پر ہندوستان میں رہتے ہیں اور عارضی طور پر عہدے سنبھالے ہوئے ہیں۔ انھیں جانا ہوگا۔ یہاں افسر بنکر نہیں رہ سکتے۔ البتہ یہاں کے باشندے بنکر رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان میں ہندوستانیوں کی حکومت ہوگی تاکہ ہندوستانیوں کو نفع پہونچے۔ مگر ہم کسی کو نقصان پہنچانے کے حق میں نہیں ہیں۔ مجھے ہر طرح مکمل اُمید ہے کہ اس ملک کے رہنے والے خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھیں، ہندوستان کے کسی صوبے یا کسی گوشے میں رہیں۔ ان کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ وہ عوام کی بھلائی چاہیں۔

کیپٹن شاہ نواز

معلوم ہوا ہے کہ ۱۹- ستمبر کو میجر جنرل کپتان شاہ نواز کانپور تشریف لا رہے ہیں اور مقامی کانگریسی والنٹیر ان کے اعزاز میں ایک اجتماع کریں گے۔

سٹی کانگریس کے عہدہ داران

معلوم ہوا ہے کہ آیندہ سال کے لیے سٹی کانگریس کے عہدہ داران مندرجہ ذیل ہوں گے:۔

مسٹر شیو نراین ٹنڈن (پریسیڈنٹ) مسٹر حمید خاں (جنرل سکریٹری) پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ (خزانچی)

گرفتاریاں

پولیس نے احتیاط کے طور پر ۱۵۱ میں اُن لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن سے نقص امن کا خوف ہو سکتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گرفتار ہونیوالوں کی تعداد تقریباً دو سو کے ہوگی۔

اور اسی قسم کے بہت سے لوگ گرفتاری کے خوف سے شہر چھوڑ کر بھی چلے گئے ہیں۔

وزارت سندھ کے خلاف تحریک عدم اعتماد

کراچی ۵- ستمبر- سندھ کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کو ڈپٹی اسپیکر نے پیش کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

تحریک پر ۱۱- ستمبر کو بحث ہوگی۔

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

یکم ستمبر ۶ بجے شام کو ہندوستانی برادری کا ایک جلسہ مسٹر آر منوہر لال وائی- ایم- سی- اے کی صدارت میں مسٹر نولکشور بھرتیا کے بنگلہ میں ہوا۔

جلسہ میں ملک کی موجودہ فرقہ وارانہ کشیدگی اور ناساز گار فضا پر تبادلہ خیالات کیا گیا اور فرقہ وارانہ تعلقات کو خوشگوار بنانے کے سلسلہ میں زبردست جدوجہد شروع کرنیکا فیصلہ کیا گیا اور اس کے لیے چند سلوگن بنائے گئے ہیں۔ جنکی اخبارات اور سینما وغیرہ کے ذریعہ عوام میں اشاعت کی جائیگی۔ جس میں اس مفہوم کو ظاہر کیا گیا ہے کہ

تمام مذاہب کے اعتبار سے آپس کی یکجہتی ضروری ہے اور کوئی مذہب دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے درمیان منافرت کی تعلیم نہیں دیتا

پنڈت رام لال پانڈے جو کہ رقعات عالمگیر پر ایک مبسوط کتاب لکھ رہے ہیں۔ انھوں نے اس موقع پر ایک نہایت عمدہ اور آپس کے تعلقات کو بہتر بنانے والی ایک تقریر کی۔ آخر میں بھرتیا جی کی طرف سے شریک ہونیوالوں کی خاطر و تواضع نہایت فراخ دلی کے ساتھ کی گئی۔

جامعہ ادبیہ کا عید ایٹ ہوم

جامعہ ادبیہ کا عید ایٹ ہوم مسٹر رام رتن گپتا کی جانب سے عید کے دوسرے دن (۳۰- اگست) ۶ بجے شام کو صدر جامعہ ادبیہ مسٹر محمد حبیب اللہ کے بنگلہ واقع سول لائن میں ہوا۔

شہر کے تقریباً تمام معزز اور سربرآوردہ حضرات نے شرکت فرمائی- جنمیں سے بعض حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

ڈاکٹر برجند سروپ- ڈاکٹر جواہر لال روہتگی- حاجی محمد سمیع- خان بہادر عبدالرشید خاں- بابو دوارکا پرشاد سنگھ- مسٹر رام نراین گرگ- میاں محمد نظیر- میاں محمد لطیف- مسٹر پیارے لال اگروال- پنڈت گنگا سہائے چوبے- خانصاحب سید نیاز احمد- پرنسپل عبدالشکور- مسٹر جی- جی- جوگ- نواب سید انور حسین- مسٹر پریو رنانند ورما- ڈاکٹر ایس- این- سکسینہ- مسٹر وحید احمد- سید احمد حسین شیخ مبارک علی- مسٹر عبدالحی سوبیجہ- مسٹر مرتضیٰ حسین عابدی- نواب سید فرزند حسین- خان قدرت اللہ مسٹر بنکٹ رام- مسٹر محمد عتیق-

ایٹ ہوم کے بعد، ۹ بجے رات سے مشاعرہ شروع ہوا جسکی صدارت خان بہادر مرزا جعفر علی خاں اثر لکھنوی سابق وزیر مالیات ریاست کشمیر نے فرمائی- قابل ذکر شعراء میں چند کے نام نامی درج ذیل ہیں:۔

مولانا حسرت موہانی- جناب حافظ صدیق صاحب سید محمد احسن کاظمی آغا سول جج- جناب مسٹر آفتاب احمد صاحب جوہر سول جج- جناب وحشی ایڈووکیٹ جناب سروش لکھنوی- جناب مخمر لکھنوی- جناب اقبال صفی پوری- جناب مولانا ثاقب کانپوری جناب نواب سید قیصر- جناب نواب سید مصطفیٰ حسین اثر- جناب فرحت ایڈووکیٹ- جناب نشتر ایڈووکیٹ- جناب شاکر ناطقی- جناب تحسین جناب ندرت- جناب عیاں- جناب کوثر- جناب صبا لکھنوی- جناب شفق اکبرآبادی- جناب انور- جناب نرمی- جناب امین- جناب اظہر- جناب سالک- جناب بادری شوق اور جناب سلیم ناطقی سکریٹری- جامعہ ادبیہ شعراء و سامعین کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ چار پانچ گھنٹے کے مسلسل نشست کے باوجود کسی کی طبیعت سیر نہ ہوئی- اور دوسرے دن کے لئے ڈاکٹر ایس- این سکسینہ کے یہاں ایک مخصوص صحبت اٹھا رکھی گئی جس میں خاطر و مدارات کے بعد مقامی شعراء کے علاوہ جناب جناب سروش لکھنوی اور جناب مخمر لکھنوی نے بھی شرکت فرمائی-

کانپور کانگریس الکشن

یم ستمبر کو سٹی کانگریس کے ۱۴ وارڈوں میں سٹی کانگریس کمیٹی میں نمایندے بھیجنے کے لیے الیکشن ہوا اور مندرجہ ذیل حضرات کو سٹی کانگریس کمیٹی کے لیے منتخب کیا گیا:۔

۱- چوک وارڈ- مسٹر حمید خاں- برج نراین پانڈے- سری کشن اگروال-
۲- سول لائن- ڈاکٹر جواہر لال روہتگی مسٹر پیارے لال اگروال-
۳- کلکٹر گنج- مسٹر بدری وشل- پنڈت گنگا سہائے چوبے- مسٹر نور پرشاد
۴- ڈپٹی کا پڑاؤ- مسٹر ہر بھگوان سرواستو پنڈت جاگیشر ترویدی- مسٹر نند لال- مسٹر دیوی دت- پنڈت رامیشور شرما-
۵- گوالٹولی- مسٹر سیتارام- مسٹر ناتھو رام
۶- گاندھی نگر- مسٹر واسدیو- مسٹر کرشن بہاری اوستھی- مسٹر مکند چرن نگم- مسٹر رام نرنجن سنگھ- ڈاکٹر سوم-
۷- ہٹیہ- مسٹر بھارت سنگھ- مسٹر ایشور چند تیواری-
۸- مہیشوری محال- مسٹر رام سنگھ- مسٹر ایشور چند تیواری-
۹- نواب گنج- مسٹر دیپ نراین- مسٹر رام نراین- مسٹر شمبھو ناتھ-
۱۰- بینا گنج- پنڈت رگھبر دیال بھٹ- مسٹر رام گوپال- مسٹر سوہن لال-
۱۱- پریڈ- مسٹر شمبھو ناتھ تیواری- مسٹر اسوم نراین
۱۲- پٹکا پور- مسٹر اویلا رتن تیواری- مسٹر بادو ناتھ سنگھ-
۱۳- فیل خانہ- پنڈت بالکرشن شرما مسٹر شیو نراین ٹنڈن-
۱۴- صدر بازار- مسٹر بہاری لال- مسٹر سری رام مسٹر ایس- ڈی- اوستھی-

اس مرتبہ کانگریس کے الیکشن میں بڑی گرما گرمی رہی اور تقریباً ہر شخص بلا اس خیال کے کہ ان سے زیادہ موزوں اشخاص موجود ہیں خود جانا چاہتا تھا- چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسٹر جی- جی- جوگ- مسٹر برہماوت دیکشت مسٹر [illegible] پت رائے- سید [illegible] مسٹر گوپی ناتھ سنگھ- مسٹر ہری ناتھ شاستری [illegible] شاستری- مسٹر سورج پرشاد اوستھی- [illegible] سٹی کانگریس کمیٹی میں نہیں پہونچ سکے [illegible] ہیں کہ ہمارے نوجوانوں کو اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت خود محسوس ہوگی۔

۲- ستمبر آل انڈیا مسلم لیگ کی ہدایت کے مطابق کانپور کے مسلم لیگی حضرات نے عارضی گورنمنٹ کے قائم ہونے پر بطور احتجاج کے اس طرح ماتم منایا کہ اپنے مکانوں اور دوکانوں پر سیاہ جھنڈیاں لگائیں اور اپنے بازوؤں پر سیاہ بیج لگائے۔

عام طور پر جھنڈیاں وغیرہ لگانے کا زور چمن گنج وغیرہ میں زیادہ رہا- اسکولی لڑکے بھی راہ گیروں کے سیاہ بیج لگانے کی کوشش کر رہے تھے- لیکن حد اعتدال سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔

پولیس کا انتظام بہت کافی تھا اور خدا کا شکر ہے کہ کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پایا جس کے لیے اہل کانپور مبارکباد کے مستحق ہیں۔

الپسائن سینما کا افتتاح

انڈین پکچرس اینڈ سینماز لیمیٹڈ دہلی نے نمبرہ گمٹی کانپور میں سیٹھ جوتی پرشاد کا سینما ہاؤس جو نہایت خوبصورت اور شاندار بنا ہوا لے لیا ہے اور اس کا نام الپسائن سینما رکھا ہے- جس کا بہت جلد افتتاح ڈاکٹر کوٹنس جیسی شہرۂ آفاق تصویر سے ہوگا۔

سینما کے افتتاحی انتظامات کے سلسلہ میں خود مسٹر بل راج کنندا مینیجنگ ڈائرکٹر انڈین پکچرس اینڈ سینماز لیمیٹڈ کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں- انتظامات تقریباً مکمل ہو چکے ہیں- مشین بالکل نیو ماڈل جو کہ بالکل اپ ٹو ڈیٹ ہے- لگا دی گئی ہے- اور اُمید کی جاتی ہے کہ اس ماہ کے دوسرے ہفتہ میں سینما کا افتتاح ہو جائیگا- ہم اس نئے سینما ہاؤس کے افتتاح پر مسٹر کنندا کو مبارکباد دیتے ہیں۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ۶- ستمبر کو مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا- جس میں مسٹر جے چند نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی کہ:۔

میونسپل بورڈ عارضی حکومت کے اراکین کو مبارکباد دیتا ہے - اور تجویز کرتا ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں ایک نئے دور کے آغاز کی خوشی میں میونسپل بورڈ کی عمارت پر قومی جھنڈا لہرایا جائے- لیکن مولانا حسرت کی تحریک پر یہ تجویز آیندہ کے لیے ملتوی کر دی گئی۔

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے)

اخبار ڈیلی ایکسپریس کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ برطانوی حکومت اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ کیا وہ فلسطین کی حکم برداری سے دستکش ہو جائے۔

عجیب بات یہ ہے کہ دونوں یہی چاہتے ہیں۔ عرب بھی اور یہودی بھی! اور اس تمام قضیہ کا واحد حل بھی یہی ہے —— لیکن اس خبر کو پڑھ کر مطمئن ہونے سے پہلے ذرا یہ خبر بھی پڑھ لیجئے کہ برطانیہ حکم برداری سے دست بردار ہو کر یہ چاہتی ہے کہ اقوام کی مجلس تحفظ فلسطین کی تولیت اس کے حوالہ کر دے۔ یعنی وہ حکم برداری کے بجائے "ولی" بن جائے۔ صرف اصطلاحوں کا الٹ پھیر ہے! —— ڈاکٹر نے مریض کو شکر کھانے کی ممانعت کی ہے مگر یہ بھی کہہ دیا ہے کہ جلیبی کھانے میں مضائقہ نہیں۔

عربوں کے اخبار "مڈل ایسٹ اوپینین" نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دہلی میں ایک آل انڈیا مشرقی فلسطین کانفرنس ہونا چاہیئے۔ جس میں تمام مشرقی ممالک کے نمائندے مسئلہ فلسطین اور مشرق وسطیٰ کے مسائل پر غور کرنے کے لیے جمع ہوں۔

تجویز تو بہت اچھی ہے بشرطیکہ:-

(۱) اس اجتماع کو کانگرس کے نام سے موسوم نہ کیا جائے—!

(۲) میسر جعفروں اور صادقوں اور شوبوا (دہلی) کو اس اجتماع میں شریک ہونے کی قطعاً اجازت نہو۔

(۳) پاکستان کے اصول پر تقسیم فلسطین کی تائید کی جائے!

(۴) فیروز خاں نون یا مولانا آزاد سبحانی اس کانفرنس کے صدر ہوں—

مزید شرائط ہم بعد میں پیش کریں گے۔ (ماخوذ)

افغانستان کی درخواست منظور کر لی گئی

نیویارک ۳۰۔ اگست۔ متحدہ اقوام کی رکنیت کے لیے پرتگال، البانیہ، منگولیا کی درخواستیں کل رات کو مسترد کر دی گئیں، آئرستان اور شرق اردن کی درخواستیں حق تنسیخ کے استعمال سے مسترد کر دی گئیں۔

افغانستان، آئس لینڈ اور سوئڈن کی درخواستیں منظور کر لی گئیں۔

پرتگال کی درخواست کے خلاف روس اور البانیہ کی درخواست کے خلاف برطانیہ اور امریکہ نے حق تنسیخ استعمال کیا، پانچ ووٹ منظوری کے حق میں اور ۳ خلاف تھے۔

منگولیا کی درخواست کی ۶ نمائندوں نے حمایت اور ۳ نے مخالفت کی۔ جس میں برطانیہ اور امریکہ بھی شامل تھے جنھوں نے اپنا حق تنسیخ استعمال کیا۔

شرق اردن کی درخواست روس کے حق تنسیخ کی وجہ سے مسترد کر دی گئی۔ آٹھ نمائندوں نے ممبری کی حمایت اور دو نے مخالفت کی تھی۔

آئرستان کی درخواست روس کے حق تنسیخ کے استعمال کے بعد مسترد کر دی گئی۔ آٹھ نمائندوں نے درخواست کی حمایت اور دو نے مخالفت کی تھی۔

[illegible]

قضا تیری بے رحم دست درازی ہر جاندار کو زیر کر لیتی ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی جسیم یا توانا کیوں نہو تو مثل تند آندھی کے اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینک دیتی ہے۔ تیرے لئے امیر فقیر سب یکساں ہیں۔ تو ہر وقت شکار کی گھات میں رہتی ہے مگر کبھی نہیں تھکتی گو تیرے انداز وحشتناک ہیں۔ لیکن کیا مجال کہ کوئی تیرا شکار کچھ فریاد کر سکے۔ مگر تیرا معصوم غنچوں کو برباد کر دینا۔ ایک قہر عظیم ہے۔ تو ان کو بھی نہیں بخشتی صد افسوس و حسرت ہے کہ بعض گھروں کا چراغ تو ہمیشہ کے لیے گل کر دیتی ہے —— آخر کار انسان راضی برضا کا سہارا لیکر آنسوؤں کے دریا میں نہانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رکھتا۔

میرا دل

(از محترمہ اشتیاق ناہید)

میرا دل کبھی آرزوؤں ارمانوں —— اُمیدوں اور اُمنگوں کا گہوارہ تھا۔ اس میں آرزوؤں کی ایک دنیا آباد تھی۔ تمناؤں کا ہجوم تھا۔

لیکن اب ——

آرزوئیں پامال ہو چکی ہیں۔

تمنائیں سسک سسک کر

دم توڑ رہی ہیں۔

اب میرا دل

آرزوؤں کا مدفن ہے!

اب نہ تمناؤں کا ہجوم ہے۔

نہ آرزوؤں کا طوفان۔

افغانستان، سویڈن اور آئس لینڈ کی درخواستوں کی ۱۰ نمائندوں نے تائید کی۔ ایک نمائندہ غیر حاضر تھا۔

آسٹریلیا نے ہر بار ووٹ دینے سے انکار کیا کیونکہ اس کا نمائندہ درخواستوں پر غور کرنے کے طریقہ کے خلاف تھا۔

روس نے پرتگال کی درخواست کی اس بنا پر مخالفت کی کہ پرتگال کے روس سے باقاعدہ سیاسی تعلقات نہیں ہیں۔

خفیہ پولیس اور عارضی حکومت

نئی دہلی ۳۱۔ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ پرانے طریقے کے مطابق خفیہ پولیس کے افسر اعلیٰ نے عارضی حکومت کے ممبروں کی جان اور مال کی حفاظت کے لیے خدمات پیش کی تھیں۔

لیکن اس پیشکش کو کانگریسی ممبروں نے نامنظور کر دیا ہے۔

کلکتہ تحقیقاتی کمیشن

نئی دہلی۔ یکم ستمبر۔ یونائٹڈ پریس کو معتبر سرکاری ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ کلکتہ کے ہنگاموں کے اسباب کی تحقیقات کرنے کے لیے عنقریب ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جانیوالا ہے۔ جس کی صدارت کے لئے وائسرائے نے وفاقی عدالت کے چیف جسٹس سر پیٹرک اسپنس سے گفتگو کی ہے۔

ہندوستانی عورت پر جنگ کا اثر اور اوس کا نتیجہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

جنگ کے مسئلے

یہ سب چیزیں اوسکی ہستی کا جزو تھیں۔ مگر ان سب سے داغ مفارقت اوٹھانا اور خندہ پیشانی کے ساتھ (بغیر کسی آہ و بکا کے) اسی کا کام تھا۔ بچوں کے لئے کھانے ناشتہ کپڑے کے انتظام کی فکر کے ساتھ گھر کی دیگر ضرورتوں کو باقاعدہ چلاتے رہنا معمولی بات نہ تھی۔ پھر یہ کہ نوکر رکھنا، اب تعیش میں داخل تھا۔ اول تو نوکر کا ملنا ہی خزانے کے مل جانے کے مترادف تھا۔ اگر کوئی نوکر رکھنے کی صلاحیت رکھتا بھی ہو تو اس کے نخرے برداشت کرنا ایک علیحدہ کام تھا۔ چند سیر کوئلوں ایک آدھ بوتل مٹی کے تیل چند گز موٹے کپڑے آدھ سیر چینی اور ایسی ہی دیگر چیزوں کے لئے گھنٹوں بھیڑ بھاڑ میں کھڑے رہنا مردوں عورتوں کے مجمع سے کہنیاں مار کر اندر گھسنا پسینہ میں شرابور، حواس باختہ، اور ان سب میں اپنی قدرتی شرم و حیا اور غیرت و احساس خودداری کو ہم نے جس طرح مجروح کیا۔ اس کا کوئی اندازہ کوئی قیمت کوئی معاوضہ بھلا ہو سکتا ہے؟

گھر کی چھوٹی چھوٹی ضرورتیں زندگی کے بڑے بڑے مسئلے بن گئی تھیں۔ ان کے لئے سرگردان رہنا بجائے خود ایک تعلیم بن گئی تھی اور ہم نے اسے خوب سمجھ لیا تھا۔ اگرچہ ہم لوگ آدھے پیٹ یا بُرے بھلے کھانے کھاتے رہے۔ مگر اس کے باوجود جنگ سے پہلے کی عورت کی نسبت اب ہم زیادہ ذی معلومات اور سمجھدار ہو گئے ہیں۔

آجکل کی عورت کو پہلے کی نسبت زیادہ جغرافیہ اور تاریخ دنیا معلوم ہے۔ باپ، بھائی، شوہر نے حصہ حصہ لیا تھا۔ ان کے انجام کی فکر ہر وقت دامنگیر رہتی تھی۔ اسلیے ہندوستانی عورت کو قدرتی طور پر سب سے زیادہ جس چیز سے دلچسپی پیدا ہوئی وہ خبریں تھیں واقعات عالم کے بارے میں اُنکی فکر مندی ہندوستانی عورت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ تھا، مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ اور اسپر اثر انداز ہونیوالے عناصر سے باخبر رہنا اب اس کے لیے ایک معمولی بات ہو گئی تھی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ان سب چیزوں کا اثر پہلے گھر کے بجٹ پر پڑتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ اس میں سیاسی احساس بہت بڑھ گیا تھا۔ صوبہ کی وزارت میں ذراسی تبدیلی ہوئی اور اسکا اثر راشننگ کے قواعد اور طریقوں پر پڑا۔ مرکز میں قومی حکومت اگر قائم ہو جاتی ہے تو اس کے نتائج اور بھی دور رس ہوں گے۔ اسی لئے وہ مقامی، صوبائی مرکزی اور بین الاقوامی حالات سے بالکل باخبر رہنا چاہتی تھی۔ ریڈیو کی خبریں، گھر کے تعلیم یافتہ لوگوں سے بات چیت کر کے اور پھر سب سے بڑھکر دگو سب سے گھٹ کر نہیں) مقامی گپ بازیوں سے وہ سب کچھ حاصل کر لیا کرتی تھی۔ جو اُسے معلوم کرنا ضروری ہوا کرتا تھا۔

جنگ نے ہندوستان کی عورت کو تکلیف کی تکلیف نہیں دی۔ بلکہ کچھ سبق بھی سکھائے۔ مثلاً یہ کہ دیسی عورت کو اپنی ہستی پر بھروسہ کرنا آ گیا۔ کیونکہ اس کے بغیر چارہ نہ تھا۔ آج سے پانچ چھ سال قبل کی عورت کو یہ احساس اتنا کہاں تھا۔ پچاس سال میں ریفارمروں نے ہندوستانی عورتوں کی بیداری اور ترقی کے لئے جو کچھ کام کیا وہ تو کیا تھا۔ مگر اس پانچ کی تعلیم نے عورت کو وہ سب کچھ سکھا دیا اور سمجھا دیا۔ جس کے لیے ریفارمر سر پیٹتے چلے آ رہے تھے۔ راجہ رام موہن رائے سے لیکر سروجنی نائیڈو تک ریفارمر عورت کو جو حقوق دینا چاہتے تھے وہ سب اسکو بے ہاتھ پیر ہلائے مل گئے مثلاً یہ کہ اس نے سیکھ لیا بلکہ اسکو سیکھنا پڑا کہ کسی کے سہارے کے بغیر ہندوستانی عورت مالی طور پر کس طرح بے نیاز ہو سکتی ہے۔ اس لیے برقعہ اوتار پھینکا اور

سچی محبت

(از شیام سندر آزاد)

بچو یہ ذکر سنہ ۱۹۲۴ء کا ہے۔ جب دریائے جمنا میں بڑے زور کا سیلاب آیا۔ اس سیلاب میں لاکھوں جانیں ضائع ہو گئیں۔ ہزاروں بہہ گئے۔ جمنا کے پل کے نیچے دہلی کے لوگوں نے اس موقعہ پر لوگوں کی بڑی مدد کی وہ پل پر چڑھ کر نیچے رسیاں ڈالتے اور جو بہتا ہوا آدمی وہاں سے گذرتا اسے پکار کر کہتے بھائی رسی پکڑ لو۔ ہم تمھیں بچا لیں گے!! اور اگر وہ رسی کو پکڑ لیتا۔ تو اُسے کھینچ لیتے۔ اس مصیبت کے وقت دو میاں بیوی کہیں دور سے بہتے ہوئے آ رہے تھے۔ لوگوں نے ان دونوں سے بھی کہا۔ "تم رسیوں کو پکڑ لو۔ ہم تمھیں کھینچ لیں گے"۔ میاں بیوی دونوں اکٹھے بہتے ہوئے آ رہے تھے۔ اسلیے دونوں نے رسی کو پکڑنے کی کوشش کی۔ چنانچہ میاں نے پکڑ لی۔ مگر بیوی نہ پکڑ سکی۔ جب میاں نے یہ دیکھا تو وہ یہ کہہ کر واپس کود پڑا کہ پیاری میں بھی تیرے ساتھ آتا ہوں۔ پرماتما کی کرپا سے دونوں آگے جا کر بچ گئے اور اس تکلیف سے نجات پائی۔

بچو! دیکھا تم نے یہ ہے سچی محبت۔

اور خاکی وردی پہن کر "دیکائی" بن گئی یا دوسری نوکری کر لی۔ اور وہاں اس نے کئی ایسے کار آمد ہنر سیکھ لیے جو اس کے لئے آئندہ گھریلو زندگی میں اچھی طور پر مفید ہو سکتے ہیں۔ لوگ اسے بُرا بھلا بھی کہتے ہیں۔ مگر ہوشمند ہوتا ہے، وہ بُرے بھلے میں تمیز کرتا ہوا، مخالف موافق صفیں چیرتا ہوا ٹھیک اپنی منزل مقصود تک پہونچ کر دم لیتا ہے۔

(باقی آئندہ)

نظام گوا پر قبضہ چاہتے ہیں

نیویارک۔ ۲۹۔ اگست۔ آج رسالہ نیوز ویک نے لکھا ہے کہ نظام حیدر آباد کے مشیروں نے ایک تجویز بنائی ہے۔ جسکی رائے پرتگال سے گوا لیا جانا تجویز ہوا ہے۔ اس کے باعث حیدر آباد کو بحر عرب میں راستہ مل جائیگا۔

گوا کو حاصل کرنے کے بعد نظام برطانی حکومت سے درخواست کریں گے کہ حیدر آباد کو درجہ نوآبادیات دیدیا جائے۔

اس مکمل قانونی تجویز کی برطانی بھی خاموشی سے تائید کر رہا ہے۔ کیونکہ اس کی رو سے ہندوستان کی سلطنت اسے قطعی طور پر الگ ہو جانے کی تجویز [illegible]

پرتگال اس تجویز کی تائید نہیں کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ گوا کے چھوڑنے پر کسی طرح تیار نہیں ہوگا۔ لیکن عام طور پر خیال کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان کے آزاد ہونے کے بعد پرتگال کو اپنی نوآبادی سے دستبردار ہونا پڑیگا۔

نئی دہلی: ۲۷۔ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کا سالانہ جلسہ ۲۲۔۲۳۔۲۴ اور ۲۵ نومبر کو ہوگا۔ مقام کا فیصلہ یو۔پی کانگریس کمیٹی کریگی

پردۂ فلم

"شمع"

> غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
> شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

مرزا غالب کے اس شعر میں غم ہستی کو شمع سے مناسبت دی گئی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ہستی اور غم یا شمع اور آنسو دونوں لازم و ملزوم ہیں۔

شمع (تصویر) کی کہانی انھیں آنسوؤں کی ایک دکھ بھری کہانی ہے۔ آپ اسمیں ایک غم نصیب لیکن وفا کیش شمع کی طرح جل جل کر زندہ رہنے والی ایک ایسی معصوم عورت کی داستان دیکھیں گے جو اپنی خوشیوں کا سارا سرمایہ اپنے نامہربان شوہر کی صرف ایک موہوم سی خوشی پر قربان کر دیتی ہے۔ قدرت اس کا سختی کے ساتھ امتحان لیتی ہے۔ اور اسکی زندگی میں طرح طرح کے روح فرسا مقامات آتے ہیں۔ لیکن یہ وفا و محبت کے خمیر سے بنی ہوئی عورت ثابت قدم رہ کر ان کا ہر طرح سے مقابلہ کرتی ہے۔

منزا مودی ٹون کی یہ سوشل تصویر "شمع" اپنے موضوع اور جذباتی اپیل کی بنا پر منزا کی گذشتہ تمام فلموں سے بالکل مختلف اور ممتاز ہے اور یہ تصویر دیکھ کر ہمکو انگریزی کی تین تصویریں جین آئر (JANE EYRE) ربیکا (REBECCA) اور وودرنگ ہائیٹس (WUTHERING HEIGHTS) کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

شمع کی کہانی حکیم احمد شجاع کے زور قلم کا نتیجہ ہے اور اسمیں شک نہیں کہ شمع کی کہانی شروع سے آخر تک دلچسپ اور سبق آموز ہے اور لطف یہ ہے کہ وقت کے ساتھ دیکھنے والوں کی دلچسپی میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ جس کے لیے حکیم صاحب موصوف مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مکالمے بھی حکیم صاحب موصوف کے لکھے ہوئے ہیں جو نہایت موزوں اور زبان نہایت سلیس استعمال کی گئی ہے۔

گانے حضرت شمس لکھنوی۔ احسن رضوی اور جناب شیون رضوی کے لکھے ہوئے ہیں جو بلحاظ شعر و سخن نہایت بلند ہیں۔

موسیقی کے لحاظ سے بھی تصویر خاص امتیاز رکھتی ہے اور اسکے لیے ہم ڈاکٹر غلام حیدر کو مبارکباد دینگے۔ اداکاری بھی نہایت اچھی ہے۔ مہتاب نے ہیروئن کا پارٹ ادا کرنے میں کمال کر دکھایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مہتاب نے اس تصویر کی شہرت میں چار چاند لگا دیے ہیں۔

مہتاب کے بعد واسطی کا نمبر آتا ہے جس نے بڑی خوبی سے اپنے پارٹ کو ادا کیا ہے۔

دہلی کے مشہور ڈسٹری بیوٹرس انڈیا فلم بیورو نے کانپور کے مشہور انگریزی سینما ہاؤس پیلاز کو لیکر اسے ہندوستانی زبان کا سینما ہاؤس بنا دیا ہے۔ اس ہاؤس میں ۲۹۔ اگست (عید کے دن) سے شمع تصویر کی نمائش شروع کی گئی ہے۔

اس تصویر کو اہل شہر نے نہایت پسند کیا ہے۔

اقوال زریں

دانا دوست دنیا کی بہترین نعمتوں میں سے ایک ہے۔

کم بولنا عقلمندی کی دلیل ہے۔

کسی کا دل دکھانا سب سے بڑا پاپ ہے۔

ہمارے خیالات آزاد ہیں وہ کبھی مقید نہیں رہ سکتے۔

اُمید خواہشات کی پرورش کرتی ہے۔

اگر انسان چاہے تو اپنی ناکامیابی سے بھی کچھ کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

اپنی عقل اور علم پر انسان کا اعتبار فریب محض ہے۔

پارلیمنٹری سکریٹری ساہ کا انتقال

لکھنؤ۔ ۳۰۔ اگست۔ وزیر آبکاری کے پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر موہن لال ساہ آج صبح بمبئی میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔

مسٹر ساہ کو وزیر اعظم نے اس کام پر مامور کیا تھا کہ وہ بمبئی جاکر یو۔پی کے لئے کپڑے کا مزید کوٹا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ وہ ۲۴۔ اگست کو ہوائی جہاز کے ذریعہ بمبئی گئے تھے۔

آنجہانی ایک پرانے کانگریسی تھے اور ضلع نینی تال سے یو۔پی کونسل کے لیے منتخب ہوئے تھے۔

آکن لیک ہندوستان روانہ ہوگئے

لندن۔ ۳۰۔ اگست۔ آج فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکن لیک فوجی کمانڈروں کی کانفرنس میں شرکت ہونے کے بعد یہاں سے ہندوستان کے لیے روانہ ہوگئے ہیں۔

موج تبسم

ماں۔ بیٹا بلّی کی دم مت کھینچو وہ کاٹ کھائیگا۔
لڑکا۔ نہیں ماں دم میں دانت نہیں ہوتے۔

پہرہ دار۔ (اندھیرے میں جیلر کو نہ پہچانتے ہوئے۔) کون جا رہا ہے؟
جیلر (غصہ سے) گدھا
پہرہ دار۔ اچھا جسٹر میں لکھتے جائیے۔

ماں۔ بیٹا دیکھو خراب لڑکوں کے ساتھ نہیں رہنا چاہیئے۔
بیٹا۔ ہاں اماں۔ اسی لیے تو میں اسکول نہیں جاتا۔

ایک شخص۔ کیوں جناب سر کے بال تو سفید ہوگئے مگر داڑھی ابھی تک کالی کیوں ہے۔
دوسرا شخص۔ بھائی سر کے بالوں سے داڑھی پندرہ برس چھوٹی ہے

مجسٹریٹ۔ اس دنیا میں تمھاری کیا ضرورت ہے۔
مجرم۔ حضور اگر ہم باہمی اتفاق سے اپنا کام چھوڑ دیں تو آپ کی ضرورت نہ رہے۔

دوست۔ تم نے اپنی شادی کی تقریب میں صرف شادی شدہ لوگوں کو دعوت کیوں دی ہے۔
دولھا۔ اس لیے کہ جتنے تحفے آئیں گے سب نفع میں ہوں گے۔ کسی کا بدلہ دینا نہ ہوگا۔

یو۔پی۔ پولیس کیلئے آزاد فوجی

لکھنؤ۔ جمعہ۔ ممکن ہے کہ حکومت یو۔پی عنقریب آزاد ہند فوج کے سورماؤں کی خدمات حاصل کرے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کے فسادات سے پیدا ہونیوالے اندیشوں کی بنا پر ہنگامی صورت حال پر قابو پانے کے لیے حکومت یو۔پی۔ پولیس کی تعداد میں اضافہ کرنے والی ہے۔

دلچسپ معلومات

سنگترے کا پودا ڈیڑھ سو۔ [illegible] تک پھل دے سکتا ہے

آپ کی عمر کا پورا ایک گھنٹہ بوٹ کے تسمہ باندھنے میں گذر جاتا ہے۔

آپ اپنی عمر میں عموماً ۲۰۰ مرتبہ اپنی بیوی سے جھگڑتے ہیں۔

ہندوستان میں اندازاً ۱۴۷ زبانیں بولی جاتی ہیں۔

دنیا میں لندن کے بعد ہیمبرگ (واقع شمال جرمنی) سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔

برٹش جزائر میں سب سے کم بارش اسیکس، نارفاک اور سفوک میں ہوتی ہے

ہندوستان کی ریاستوں میں سب سے زیادہ رقبہ کشمیر کا ہے جو کہ ۸۲۵ مربع میل ہے۔

ہندوستان کی ریاستوں میں سب سے زیادہ آبادی حیدرآباد کی ہے جو کہ ۱۴۴۳۶۱۴۸ ہے

خاص فوٹو ظاہر کرتے ہیں کہ بجلی کی چمک کے بعد ہوا $\frac{1}{2000}$ سکنڈ تک روشن رہتی ہے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے غریب افراد دنیا کے دیگر حصوں کے غریب افراد کی نسبت زیادہ گوشت کھاتے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ایک ہزار سابق فوجی اور آزاد ہند فوج کے سورما پولیس میں بھرتی کئے جائیں گے

قومی حکومت [illegible] وائسرائے کی تقریر

نئی دہلی

وائسرائے ہند نے دہلی ریڈیو اسٹیشن سے مندرجہ ذیل تقریر براڈکاسٹ کی۔

آپ نے اس نئی عارضی حکومت کے ارکان کے ناموں کا اعلان سن لیا ہوگا۔ جو بہت جلد اپنا کام سنبھال لے گی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سب محسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان کی شاہ راہ آزادی پر ترقی کا ایک نہایت اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔ لیکن شاید آپ میں سے بعض لوگ جو میری تقریر سن رہے ہیں محسوس کر رہے ہوں کہ یہ قدم اس وقت اور اس طرز سے نہیں اوٹھانا چاہیئے تھا۔ اور آج رات میں انھیں لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرنا چاہتا ہوں میں خیال کرتا ہوں کہ آپ لوگ جو نئی حکومت کی تشکیل کے مخالف ہیں وہ ملک معظم کی حکومت کی اس خاص پالیسی کے خلاف نہیں ہیں کہ وہ اپنے مواعید کو پورا کرے۔ اور ہندوستان کو اس قابل بنائے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنے مقدر کی تشکیل کرے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ سب اس بات سے بھی متفق ہیں کہ ہمیں ہندوستانیوں پر مشتمل ایسی حکومت کی فوری ضرورت ہے۔ جو جہاں تک ہوسکے ملک کے سیاسی خیالات کی نمائندہ ہو۔ میں اس مقصد کے حصول کی کوشش کی اگرچہ مسلم لیگ کو چودہ میں سے پانچ نشستیں پیش کی گئی ہیں اور یقین دلایا گیا ہے کہ آئین سازی کی اسکیم پر طے شدہ طریق کے مطابق عمل کیا جائیگا۔ نیز نئی عارضی حکومت موجودہ آئین کے تحت کام کرے گی۔ لیکن پھر بھی فی الحال مخلوط حکومت قائم نہ ہوسکی۔ اس ناکامی کا مجھ سے بڑھکر کسی کو افسوس نہ ہوگا۔

کسی کو اس بات پر مجھ سے زیادہ یقین نہ ہوگا کہ ہندوستان کی تمام جماعتوں اور فرقوں کے مفاد کی خاطر ایک ایسی مخلوط حکومت کی ضرورت ہے جسمیں دونوں بڑی جماعتوں کو نمایندگی حاصل ہو۔ مجھے علم ہے کہ صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو اور ان کے رفقار کار اس خیال پر میری طرح شدت سے متفق ہیں۔ میری طرح صدر کانگریس کی اب بھی یہی کوشش ہوگی کہ لیگ کو حکومت میں شامل ہونے پر راضی کیا جائے۔

مجھے اس پیشکش کو جو کہ مسلم لیگ کو کی گئیں اور جو اب بھی قائم ہے وضاحت سے بیان کرنا چاہیئے وہ چودہ ممبروں پر مشتمل حکومت کی پانچ نشستوں کے لیے نام پیش کر سکتی ہے۔ اس میں سے چھ کانگریس نامزد کرے گی۔ اور تین اقلیتوں کے نمایندہ ہوں گے۔ اگر یہ نام میرے لئے قابل قبول ہوں اور ملک معظم بھی انھیں منظور کرلیں تو حکومت کو فوراً تبدیل کرکے انھیں اس میں شامل کرلیا جائیگا۔ مسلم لیگ کو اس بات کا کوئی خوف نہ ہونا چاہیئے کہ کسی اہم معاملہ میں اسے ووٹ کی کثرت سے شکست دیدی جائیگی۔ مخلوط حکومت صرف اس شرط پر ہی قائم رہ سکتی اور کام کرسکتی ہے کہ اسمیں شریک ہونیوالی دو پارٹیوں کو اطمینان حاصل ہو میں یہ خیال رکھونگا کہ وزارت کے اہم قلمدانوں کی تقسیم مساوی طور پر ہو مجھے خلوص کے ساتھ اعتماد ہے کہ لیگ اپنی پالیسی پر دوبارہ غور کرے گی اور حکومت میں شامل ہونیکا فیصلہ کرے گی۔

اس دوران میں ہندوستان کے نظم ونسق کو جاری رہنا ہے اور بعض ایسے مسائل درپیش ہیں جن کا فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ میں خوش ہوں کہ ملک کے سیاسی خیالات کی بہت بڑی جماعت کے نمایندے حکومت کا کام چلانے میں میرے شریک کار ہوں گے۔ میں اپنی کونسل میں ان لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں خوش ہوں کہ اب سکھوں نے بھی آئین ساز اسمبلی اور عارضی حکومت میں شریک ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ مجھے اسمیں کوئی شبہہ نہیں کہ یہ فیصلہ ہوشمندانہ ہے۔

جیسا کہ میں پہلے واضح کرچکا ہوں میں ملک معظم کی حکومت کی اس پالیسی کو پوری طرح نافذ کردوں گا کہ نئی حکومت کو ملکی نظم ونسق کے روزمرہ کے کام میں انتہائی آزادی دی جائے۔ ظاہر ہے کہ صوبائی خودمختاری کے دائرہ میں جو نہایت وسیع ہے۔ مرکزی حکومت مداخلت نہ کرے گی اس ہے کہ صوبائی نظم ونسق میں خواہ مخواہ دخل اندازی نہ ہو۔ کلکتہ کے تازہ واقعات نے ایک نہایت معقول یاد دہانی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ہندوستان کو آزادی کے عبوری دور کے بعد بھی اپنی ہستی برقرار رکھنا ہے تو انتہائی رواداری ضروری ہے۔ میں نہایت خلوص کے ساتھ نہ صرف سلجھے ہوئے شہریوں بلکہ نوجوانوں اور غیر مطمئن لوگوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس بات کو سمجھیں کہ ان کو یا ان کی قوم کو یا ہندوستان کو سخت الفاظ یا تشدد سے ہرگز ذرا بھی فائدہ نہ پہونچے گا۔ یہ ضروری ہے کہ تمام ملک میں امن وامان کو برقرار رکھا جائے اور عام امن پسند شہری کی حفاظت غیر جانبداری اور مضبوطی سے کی جائے اور کسی فرقہ پر ظلم نہ ہو۔

امن قائم کرنے کے لیے کلکتہ میں فوج کو بلانا پڑا۔ یہ اقدام درست تھا مگر مجھے آپ کو یاد دلانا چاہیئے کہ شہری فسادوں کو فرو کرنا فوج کا نہیں بلکہ صوبائی حکومتوں کا عمومی فرض ہے فوج کا استعمال ایک آخری حربہ ہے۔ شہری آبادی اور فوج دونوں کے نقطۂ نگاہ سے اس بنیادی اصول کو تسلیم کرنا نہایت ضروری ہے۔ میں نے کلکتہ میں کام کرنیوالے فوجیوں کے ضبط ونظم اور حسن کارکردگی کی بہت تعریفیں سنی ہے اور میں یہاں فوج کو اپنی طرف سے خراج تحسین ادا کرتا ہوں کہ اس نے ایک ایسے فرض کو جو فوجیوں کے لیے نہایت ناخوشگوار اور کٹھن ہوتا نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔

نئی حکومت میں جنگی وزیر ایک ہندوستانی ہو اور یہ ایک ایسی تبدیلی ہے جس کا میں اور کمانڈر انچیف دونوں خیر مقدم کرتے ہیں۔ مگر مسلح فوجوں کی آئینی حیثیت میں ہرگز کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ وہ اپنے حالات کے مطابق اب بھی ملک معظم کے اب بھی اطاعت گذار ہونگی۔ اور میں بھی تاحال ملک معظم اور پارلیمنٹ کے روبرو جوابدہ ہوں۔

تمام فوری ظاہری علامات کے باوجود مجھے یقین ہے کہ ابھی دونوں بڑی جماعتوں میں سمجھوتہ کا امکان باقی ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ دونوں جماعتوں میں نیز ان سے باہر بہت سے ایسے اشخاص موجود ہیں جو سمجھوتہ کا خیر مقدم کریں گے اور مجھے اُمید ہے کہ وہ سب اس مقصد کے حصول کے لیے کوشش کریں گے۔ میں اخبارات سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے زبردست اثر کو اعتدال پسندی اور باہمی تصفیہ کی تلقین میں صرف کریں۔ یاد رکھیئے کہ اگر مسلم لیگ شرکت کا فیصلہ کرے تو عارضی حکومت کی دوبارہ تشکیل کل ہی ہوسکتی ہے۔ اس اثنا میں یہ حکومت کسی جماعت یا مسلک کے مفاد کے مطابق نہیں بلکہ ملک کے مفاد کے پیش نظر حکمرانی کریگی پسند بڑی بات یہ ہے کہ آئین ساز اسمبلی کا کام جسقدر جلد ہوسکے شروع ہو جائے۔ میں مسلم لیگ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ صوبوں اور گروپوں کے آئین بنانیکے متعلق جو طریق کار ۱۶۔ مئی کے بیان میں مقرر کیا گیا ہے اسکی دیانتداری کے ساتھ پابندی کی جائیگی۔ نیز وزارتی وفد کے بیان کے مورخہ ۱۶ مئی کے پیراگراف نمبر ۱۵ میں مجوزہ آئین ساز اسمبلی کے جو بنیادی اصول درج ہیں ان میں کسی تبدیلی کا سوال پیدا نہیں ہوسکتا۔ دونوں بڑے فرقوں کی اکثریتوں کے اتفاق کے بغیر اس فیصلہ کو جو کسی فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق ہو چکا ہو بدلا نہیں جاسکتا۔ نیز کانگریس اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہے کہ تشریحاتی جھگڑے فیڈرل کورٹ کے سپرد کردیئے جائیں۔ مجھے پورے خلوص کے ساتھ بھروسہ ہے کہ مسلم لیگ ایسی اسکیم میں حصہ نہ لینے کے فیصلہ پر دوبارہ غور کریگی۔ جو ہندوستان کے مسلمانوں کی مفاد کی حفاظت اور انکے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے بارے میں اسقدر توسیع امکانات کی حامل ہے۔

ہندوستان کے معاملات میں ہمیں ایک اور نازک اور اہم مسئلہ سے دوچار ہونا ہے۔ پہلے کبھی بھی فکر وعمل میں رواداری اور معقولیت کی اس وقت سے زیادہ ضرورت نہ ہوئی تھی۔ اتنے کروڑوں انسانوں کے لیے چند آدمیوں کے غیر ذمہ دارانہ قول اور دھندھند عمل کبھی بھی اتنے زیادہ خطرات سے پر نہ تھے اب کہ وقت ہے [illegible] ہندوستانی

نئی دھلی: - گذشتہ شب پنڈت جواہرلال نہرو اپنی سرکاری قیام گاہ میں منتقل ہو گئے -

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی حوالی کانپور مقام کانپور
مقدمہ دیوانی نمبر ۵۲۲ بابت ۱۹۴۶ء
رام دین ولد گردھاری ساکن اکوڑھی پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

بنام - رام کشن

بنام - رام کشن عرف منیاں ولد منالال قوم برہمن کواکوڑھی پرگنہ بھوگنی پور - ضلع کانپور

چونکہ مدعی نے نالش اس عدالت میں گذرانی ہے کہ مدعی کو قبضہ بحیثیت نمایندہ اور برکھلیان دلایا جاوے - لہذا آپ و عوام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۶ ستمبر ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر نالش کے خلاف وجہ دکھا دیں - اگر ایسا نہ کریں گے تو نالش مذکور آپکی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہو گی - آج بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر ۱۹۴۶ء میرے دستخط [illegible]

[illegible] کی تاکہ بچاؤ ں یں بعد کی کارروائی کس طریقہ پر کی جائے - اہم مقامات پر فوج اور مسلح پولیس کی تعداد بڑھا دی گئی ہے - مگر شہر کے کئی حصوں میں اسکا دکے چھروں کے حملوں کی وجہ سے کشیدگی کم نہیں ہوئی ہے - آج صبح چھرا گھونپنے کی سات وارداتیں ہوئی ہیں - ان میں ایک عورت بھی ہے - ۵۰۰ میلوں میں جزوی کام ہو رہا ہے - ۱۸ میل صبح سے بند ہیں - جی - آئی - پی - بی - بی - اینڈ سی - آئی اور دوسرے اہم ورکشاپ میں کام تو ہو رہا ہے - لیکن حاضری بہت کم ہے - کل صبح چھ بجے کے بعد سے آج صبح ۶ بجے تک ۲۹ - آدمی ہلاک ہوئے اور ایک صد آدمی زخمی ہوئے - پچھلے اتوار سے ابتک ۲۰۳ - آدمی ہلاک اور ۶۱۸ گھائل ہوئے ہیں -

بحکم جناب مسٹر لکشمی پرشاد نگم منصف صاحب بہادر حوالی فرخ آباد

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۰۸ سنہ ۱۹۴۵ء
عدالت جناب حوالی منصف صاحب بہادر فرخ آباد بمقام فتحگڈھ
۱ - شیو سنگھ ولد کلیان سنگھ
۲ - نراین سنگھ ولد مول سنگھ
اقوام ٹھاکر ساکن موضع بریم پور پرگنہ محمد پور ضلع فرخ آباد

بنام - ہوشن سنگھ وغیرہ

بنام - گیان سنگھ ولد ساد ہو سنگھ قوم ٹھاکر ساکن محمد پور محال کلما پور پرگنہ محمد پور ضلع فرخ آباد - حال موجود ملازم بمقام کانپور اچھنیرا ریلوی اسٹیشن مندھنا حالی کس ذریعہ اسٹیشن ماسٹر مندھنا مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۱ ماہ ستمبر ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں - آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا - بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ اگست سنہ ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا

بحکم سید موجد علی سنٹرم عدالت منصفی حوالی فرخ آباد

(مہر عدالت)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۰ سنہ ۱۹۴۶ء دفعہ ۲۳۰
بعدالت مسٹر نظیر حسن صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کانپور
مقام کانپور - ضلع کانپور

چودھری بھرگو ناتھ سنگھ ——— مدعی

بنام - سکھنندن سنگھ ولد مدن سنگھ قوم برہمن جگر بنی ساکن موضع اٹرا پرگنہ گھاٹمپور - ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت دفعہ ۲۳۰ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ - ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے - اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا - بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

دستخط حاکم عدالت

عارضی حکومت کے ممبروں نے حلف اٹھایا

نئی دہلی - ۲ - ستمبر - آج گیارہ بجے والیرائے ہاؤس میں نئی عارضی حکومت کے ممبروں کے حلف اٹھانے کے ساتھ ہندوستان کی تاریخ میں ایک نئے اہم اور فیصلہ کن باب کا آغاز ہوا -

نئی حکومت کے پانچ ممبر غیر حاضر تھے - اس لیے صرف پنڈت جواہرلال نہرو، سردار ولبھ بھائی پٹیل بابو راجندر پرشاد مسٹر آصف علی، مسٹر علی ظہیر، مسٹر جگ جیون رام اور مسٹر سرت چندر بوس نے حلف اٹھایا -

آج حکومت ہند کے غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا گیا کہ والیرائے نے آنریبل پنڈت جواہرلال نہرو کو حکومت کا نائب صدر مقرر کیا ہے - گزٹ میں نئے ممبروں کی تقرری اور نگراں حکومت کے استعفے کی خبر بھی شایع ہوئی ہے

ورکنگ کمیٹی میں جے پرکاش کی نامزدگی

نئی دہلی - ۳۱ - اگست - کانگریس سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نراین کو کانگریس ورکنگ کمیٹی مین مسٹر بی - ایچ - بٹور دھن کے بجائے جنھوں نے استعفیٰ دیدیا ہے - ممبر کی حیثیت سے نامزد کیا گیا ہے - ان کے استعفے کی حیثیت کی وجہ یہ ہوئی کہ مسٹر بٹوردہن کے خیال میں وہ مہاراشٹر میں رہ کر کانگرس کے لئے زیادہ کام کرسکیں گے

مسٹر جے پرکاش نراین کی نامزدگی کے سلسلے میں صدر کانگریس پنڈت جواہرلال نہرو نے حسب ذیل اعلان کیا ہے :-

مسٹر بی - ایچ - بٹوردہن نے مجھے اس بناپر استعفیٰ بھیجا ہے کہ وہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اندر رہتے ہوئے کانگرس کی اتنی خدمت نہیں کرسکتے جتنی خدمت وہ مہاراشٹر میں رہ کر کرسکتے ہیں - انکی اس خالی جگہہ کو پُر کرنے کے لیے میں نے مسٹر جے پرکاش نراین سے درخواست کی ہے کہ جنھوں نے میری استدعا کو منظور کیا ہے - انکی منظوری حاصل ہونے کے بعد اب میں انھیں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا ممبر نامزد کرتا ہوں -

مسز پنڈت متحدہ اقوام کے اجلاس میں

لکھنؤ - سینچر - متحدہ اقوام کی کونسل میں جنوبی افریقی حکومت کے خلاف ہندوستانیوں کا مسئلہ پیش کرنے کے لئے وزیر یو - پی آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت ۱۸ - ستمبر تک امریکہ جانیوالی ہیں -

امید کی جاتی ہے کہ مسز پنڈت امریکہ میں ۳ ہفتہ ٹھیرینگی اور اکتوبر میں واپس آئیں گی -

دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس

نئی دہلی - ۳۱ - اگست - معلوم ہوا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کا افتتاحی جلسہ جو ۱۵ - ستمبر کو ہونیوالا تھا - اُسکی سب تیاریاں مکمل ہوچکی ہیں -

سنا یا گیا ہے کہ اسمبلی کا جلسہ پہلے دن صرف دو گھنٹہ کے لیے ہوگا - پہلے دن سب سے زیادہ پرانا ممبر جلسہ کی صدارت کریگا - جبتک کہ مستقل صدر کا انتخاب ہو -

دستور ساز اسمبلی کے صدر کے انتخاب کے لیے ڈاکٹر سچانند سنہا کا نام لیا جارہا ہے -

برما اپنا الگ سکہ رائج کریگا

رنگون - ۳۰ - اگست - برما حکومت نے آج اعلان کے ذریعہ بتایا ہے کہ اس نے ہندوستان اور برما کے مشترکہ سکہ کے انتظام کو ختم کردیا ہے اور اس نے اپنے الگ سکہ کا انتظام کیا ہے - جس کا اہتمام ایک بورڈ کے سپرد ہوگا"

یہ بورڈ اکتوبر میں قائم ہوگا - اس کے پانچ ممبر ہوں گے جن میں سے دو برمی ہوں گے -

برمی روپے کی اسٹرلنگ میں قیمت بتا دلہ وہی رہیگی جو ہندوستانی روپے کی تھی - اور برمی روپیہ ہندوستانی روپیہ کے برابر سمجھا جائیگا -

بمبئی - ۳۰ - اگست - مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے بمبئی کے صوبائی مسلم نیشنل گارڈ کی اس درخواست کو کہ وہ انکی حفاظت کے لیے ان کی جائے رہائش پر پہرہ دار مقرر کرے مسترد کردیا ہے -

سعودی حکومت کی ...

کراچی - ۳۰ - اگست ... پچاس حاجی حجاز اور جدہ ... در بدر گھوم رہے ہیں - ابن سعود کی ... نے زائد ٹیکس حاجیوں پر لگادیا ہے - جو چارسو چھیالیس روپیہ آٹھ آنہ ہوتی ہے - اور بغیر اس رقم کے ادا کیئے کوئی حاجی حج کے لیے نہیں جاسکتا - بعض حاجی یہ روپیہ ادا نہیں کرسکے - انھیں فوراً ہندوستان واپس کیا جارہا ہے -

حاجیوں کو چاہیئے کہ وہ حکومت کو مطلع کردیں کہ ان کے پاس اتنا سفر خرچ ہے اور اگر روپیہ کم ہے تو وہ لوگ حج کا سفر ملتوی کر دیں -

مسلم لیگ مجلس عمل کا جلسہ ۸ ستمبر کو

نئی دہلی - ۳۰ - اگست - کل ہند مسلم لیگ کے اعزازی جنرل سکریٹری مسٹر لیاقت علیخاں نے اعلان کیا ہے کہ کل ہند مسلم لیگ کی مجلس عمل کا جلسہ ۸ ستمبر کو دہلی میں شروع ہوگا -

تمام صوبائی مسلم لیگ کے صدر اور سکریٹری ۱۰ ستمبر کو مدعو کیے گئے ہیں -

مسلمانوں کو مسجد سپرد کردی گئی

سری نگر - ۲۹ - اگست - حکومت کشمیر نے کوٹلی کی مسجد کو مسلمانوں کے سپرد کردینے کا حکم جاری کردیا ہے -

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۰۲ سنہ ۱۹۴۶ء

عدالت اڈیشنل منصفی کانپور ضلع کانپور

ڈیل چند ولد منشی دیبی پرشاد قوم کالیستھ ساکن موضع سیٹی پرگنہ و ضلع کانپور - مدعی

بنام

(۱) دولاری ولد جو کہا قوم پاسی ساکن موضع سکرا پور پرگنہ و ضلع کانپور

(۲) نریندر کمار سنگھ عرف بابو سنگھ ولد لال بہادر سنگھ عرف بہادر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع سیٹی پرگنہ و ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/۵۵ قیمت فروختگی کے دایر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ - ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں -

آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا -

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ - ماہ اگست سنہ ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا -

بحکم منصرم عدالت اڈیشنل منصفی کانپور (مہر عدالت)

بحکم جناب ایس - ایم احسن کاظمی ایم اے ایل - ایل - بی - پی سی - ایس (جوڈیشل)

جج خفیفہ بہادر کانپور

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۲۷)

بعدالت جج خفیفہ مقام کانپور - ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۱۶۰۷ بابت سنہ ۱۹۴۵ء

متفرقہ نمبر ۲۶۷ بابت سنہ ۱۹۴۶ء

مسماۃ چندر وتی زوجہ دیبی پرشاد قوم برہمن ساکن رام کشن نگر مکان نمبر ۲۰۹/۲۴۲ شہر کانپور مدعی

بنام

ہری ہر پرکاش مدیون ڈگری

ہری ہر پرکاش ولد بابو منا لال قوم کالیستھ ساکن رام کرشن نگر شہر کانپور مکان نمبر ۹/۲۴۳ شہر کانپور

چونکہ ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ اجراء ڈگری بمقدمہ نمبر ۱۶۰۷ بابت سنہ ۱۹۴۵ء بذریعہ گرفتاری اور قید آپ کے عمل میں آئے - لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ اس عدالت میں بتاریخ ۶ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء حاضر ہوکر وجہ ظاہر کریں کہ بعلت اجراء ڈگری مذکور آپ کیوں جیلخانہ دیوانی نہ بھیجے جاویں -

بحکم منصرم عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور (مہر عدالت)

مسٹر سہروردی کی نامہ نگاروں سے اپیل

کلکتہ - ۳۰ - اگست - مسٹر سہروردی نے صحافتی کانفرنس میں نامہ نگاروں سے اپیل کی کہ وہ کلکتہ کے اشتعال انگیز اور ہیبتناک قصوں کو بیان نہ کریں - اس سے اشتعال بڑھتا ہے اور ان قصوں سے اندیشہ ہے کہ ... کے باہر بھی لوگوں میں بُرا جذبہ پیدا ہوجائے

کلکتہ کے مضافات میں بھی کشمکش بڑھتی جارہی ہے اسکو روکنا چاہیئے اور آپس میں خوشگوار تعلقات ... کرنی چاہیئے - انھوں نے نامہ نگاروں کو یقین دلایا کہ ... کی تحقیقات کے لیے ایک کمیشن مقرر ہوگا جو بالکل آزادی سے سب حالات پر اپنی رائے کا اظہار کریگا -

مشرق بعید کی جائیدادوں کے مطالبے

مشرق بعید میں اپنی جائیدادوں اور ڈاکخانہ کی امانتوں وغیرہ کے سلسلہ میں جن لوگوں نے اپنے مطالبات ابھی تک ... ہند کے پاس رجسٹر نہیں کرائے ہیں وہ انھیں براہ راست ... حکومتوں کے پاس رجسٹر کرائیں -

th...ADA

REGD. NO. A 406

ہفتہ وار صدق

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ ۵/۱/-
ششماہی ۸/-
سہ ماہی ۸/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/-

جلد ۴۴ نمبر ۳۷ — کانپور شنبہ - ۱۴ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۷ شوال المکرم ۱۳۶۵ھ

VOL. 44 No. 37 — Cawnpore Saturday 14TH SEP. 1946

ادبیات

دو آتشہ

(از حضرت سروش عسکری طباطبائی بی۔ اے لکھنوی)

عشرتکدۂ گوش ہو اور حبّتِ دیدہ !
اے صورتِ نادیدہ و صوتِ نشنیدہ !

دل کیسا تڑپتا ہے جراحت کی ہوس میں !
اے ناوکِ ناجستہ و تیغِ نکشیدہ !

آواز دے للّٰہ، محبت کا گھٹا دم !
اے غنچۂ لب بستہ و صبحِ ندمیدہ !

آ خلوتِ خاموش میں اور دھوم مچادے !
اے چارہ گرِ خاطرِ محزون و کبیدہ !

اب ناخنِ رنگیں سے محبت کی گرہ کھول !
اے دست حنا بستہ بخونِ دل و دیدہ !

اب ضبطِ غمِ عشق کی ہے لاج ترے ہاتھ !
اے دست نہادہ بدل درد رسیدہ !

کیا علم تجھے نشترِ مژگاں کی خلش کا !؟
اے دردِ دل تو خارِ محبت نخلیدہ !

مست انکھڑیوں کے کیف کی تجھکو بھی خبر ہے ؟
اے ساقیِ میخانہ و خود مے نچشیدہ !

دے اِذنِ کشائش بھی کبھی چینِ جبیں کو !!
اے توکہ قلم برخطِ تقدیر کشیدہ !

دنیائے اسلام

البانیہ کا اعلان۔ بلقان کا امن خطرہ میں

لندن۔ ۱۰ دسمبر۔ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ یونانی جہازوں نے پھر دو دفعہ البانیہ کے علاقہ پر آکر معاہدہ حدود بندی کی خلاف ورزی کی ہے۔

ریڈیو نے مزید بتایا کہ لیکن ان یونانی جہازوں کو دونوں دفعہ مار کر بھگا دیا گیا۔

نیو یارک میں کل سلامتی کونسل میں البانیہ کے نمایندہ کونسل جاکو دانے صاف الفاظ میں اعلان کر دیا کہ ہمارے علاقہ میں یونان کی طرف سے دخل اندازی کی جارہی ہے۔ اتبک تو البانیہ خاموش رہا۔ لیکن آیندہ اس قسم کی ذرا بھی مداخلت کی گئی تو البانیہ ہتھیار اوٹھانے پر مجبور ہو جائے گا۔

کارروائی ختم ہونے سے پہلے اجلاس میں یونان کے خلاف یوکرائن کے اس الزام پر بحث ہوتی رہی کہ یونان بلقان کے امن کے لئے خطرہ ہے۔

آسٹریلوی نمایندہ کا بیان !!

آسٹریلیا کے نمایندہ مسٹر ہال ہسلک نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ یونان نے جنگ میں اتحادیوں کی زبردست امداد کی ہے۔ اس کے باوجود سلامتی کونسل کے سامنے دو دفعہ یونان کے خلاف الزام لگائے جاچکے ہیں۔ ان حالات میں ہر شخص یہ ماننے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے کہ آیا یونان کے خلاف یہ شکایات حقیقت پر مبنی ہیں یا مخالفوں نے محض پراپگنڈہ کی غرض سے یہ افواہیں اُڑادی ہیں تاکہ اصل حقیقت کی پرواہ کئے بغیر ہی یونان کے لوگوں اور برطانوی افواج کو بدنام کیا جائے۔ لہذا میری تجویز یہ ہے کہ ان الزامات کو فضول مبہم اور بے وزن سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیا جائے۔

وزیر اعظم مصر کا بیان

اسکندریہ۔ ۷ ستمبر۔ وزیر اعظم مصر اسماعیل صدقی پاشا نے بتایا کہ برطانیہ و مصر کے معاہدے پر نظر ثانی کرنے والے برطانوی وفد کے لیڈر لارڈ انسٹانسگیٹ جب مشرقی بحرہ روم کے دورہ میں یہاں آئیں گے۔ تو ان کے سامنے سوڈان کے معاملہ پر ایک رپورٹ پیش کی جائیگی جب مصر نے برطانوی تجاویز کو مسترد کر دیا تو اس کے بعد برطانیہ نے سوڈان کے معاملے پر کوئی رپورٹ پیش نہیں کی۔ نیل کی وادی پر بالادستی کا حق" کا معاملہ مصر سے معاہدہ میں رکاوٹ بن رہا ہے۔

صدقی پاشا نے بتایا کہ شاہ فاروق جزائر قبرص اور بحیرۂ روم کے دورے سے جب یہاں آئیں گے تو ہماری کیبنٹ استعفٰے پیش کردیگی۔ مجھے اُمید ہے کہ شاہ فاروق مجھے دوبارہ نئی حکومت بنانے کو کہیں گے۔ اُس وقت میں وزیروں کے نام پیش کروں گا۔

فلسطین کانفرنس میں شرکت کیلئے یہودیوں کی شرط

لندن۔ ۷ ستمبر۔ یہودی ایجنسی کے صدر ڈاکٹر وائز مین اور برطانوی نو آبادی کے سیکرٹری مسٹر جارج ہال کے درمیان فلسطین کانفرنس کے سلسلے میں خط وکتابت اشاعت میں آگئی۔ اگر کانفرنس میں فلسطین کے کافی حصہ میں یہودیوں کی حکومت قائم کرنے کے لئے غور ہوگا تو ایجنسی ضرورتا شرکت کریگی۔ ایک شرط یہ ہے کہ آزاد یہودیوں کے علاوہ گرفتار شدہ یہودیوں میں سے نمایندے چلنے کے لئے یہودی ایجنسی کو مکمل آزادی دی جائے برطانیہ نے یہ جواب دیا ہے کہ یہودیوں کا رویّہ شرکت کرنے کا نہیں ہے۔ وہ صرف اپنی تجاویز کو مدنظر رکھتے ہیں۔ حکومت برطانیہ عرب اور یہودی دونوں فرقوں کا مساوی خیال رکھتی ہے۔ کسی ایک پارٹی کو ایجنڈا مقرر کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ فلسطین میں جو کچھ پچھلے مہینوں میں ہوا اُس کے قطع نظر حکومت برطانیہ وسیع نظر رکھتی ہے۔ انکی اپنی تجویز ایجنڈے پر ہے۔ پارٹیوں کو صرف ترمیم وغیرہ کا اختیار ہے یا اُس تجویز کی جگہہ کوئی معقول تجویز پیش کی جاسکتی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ یہودی ایجنسی کا رویّہ تعاون ظاہر نہیں کرتا۔ ہم ایجنسی کی نمایندگی کے بغیر بھی کانفرنس منعقد کریں گے۔

مڈل ایسٹ میں جنگ کی تیاریاں

ماسکو۔ ۹ ستمبر۔ روسی فوج کے آرگن "ریڈ اسٹار" میں کرنل ٹاچیفان کا ایک مضمون شایع ہوا ہے۔ جس میں اُس نے یہ الزام لگایا ہے کہ برطانیہ مڈل ایسٹ (ٹرانسجارڈن فلسطین) میں جنگ کی بڑی زبردست تیاریاں کر رہا ہے۔

اُس نے مزید لکھا ہے کہ ٹرانسجارڈن میں فوجی مقاصد کے لئے ریلیں تعمیر کی جارہی ہیں اور برطانی کمان نے فلسطین کو جنگ کا اڈہ بنا لیا ہے۔

اس آرٹیکل میں یہ بھی لکھا ہے کہ برطانیہ مڈل ایسٹ پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس سے تمام دنیا کے امن کو خطرہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ برتری عزم مستقل میں ہے | زبان پہ جس کی ہو جوہر وہی ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۷

عارضی حکومت کے وائس پریسیڈنٹ کا بیان

۷ ستمبر کی رات کو نئی دہلی سے عارضی گورنمنٹ کے وائس پریسیڈنٹ آنریبل پنڈت جواہر لال نہرو نے پہلی مرتبہ آل انڈیا ریڈیو سے اپنی تقریر براڈ کاسٹ کی جسمیں اُنھوں نے فرمایا کہ:-

"ہم سب ملکوں سے دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں اور برطانوی کامن ویلتھ کے ملکوں سے بھی ہم دوستی رکھیں گے۔ لیکن ہم کسی ملک کی نسلی امتیاز کو برداشت نہیں کرینگے۔ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم اسکو کشمکش کا اکھاڑہ بنانا نہیں چاہتے ہیں۔ بلکہ وہاں ہر ایک فرقہ اور پارٹی کی رائے سے فیصلہ ہوگا۔ آخر میں آپ نے اہل ہند سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کوچ کر رہا ہے۔ ہم تاریخ کو اپنی مرضی سے ڈھانچے میں ڈھالیں گے۔ آیئے ہم آپ سب ملکر اس عظیم کام کو انجام دیں۔ اور ہندوستان کو ایک بڑی قوم بنا دیں جو امن اور ترقی میں سب سے آگے ہو اور جس پر ہم فخر کر سکیں۔"

نہرو جی کی تقریر کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

دوستو اور ساتھیو! جے ہند

چھ روز ہوئے کہ میں اور میرے رفیقوں نے حکومت ہند کے اعلیٰ عہدوں کو سنبھالا۔ اس قدیم ملک میں ایک نئی حکومت قائم ہوئی ہے جسے ہم عبوری یا عارضی حکومت کہتے ہیں اور یہ ہندوستان کی کامل آزادی کی طرف پہلا قدم ہے۔ ہمیں دنیا کے تمام حصوں اور ہندوستان کے کونہ کونہ سے مبارکباد اور خیرسگالی کے ہزاروں پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم نے اس تاریخی واقعہ کو جشن کے طور پر منانے کے لئے نہیں کہا۔ بلکہ ہم نے اپنے لوگوں کے جوش و خروش کو دبایا ہے۔ کیونکہ ہم ان کو اس بات کا احساس کرانا چاہتے تھے کہ ہمارا سفر ابھی جاری ہے۔ نیز منزل مقصود تک پہونچنا ابھی باقی ہے۔ ہمارے راستہ میں بہت سی مشکلات اور رکاوٹیں حائل ہیں اور ممکن ہے کہ ہمارے سفر کی آخری منزل اتنی قریب نہ ہو جتنی لوگوں نے سمجھ رکھی ہے اس وقت کسی کمزوری کا اظہار اور خاموش بیٹھنا ہمارے مقصد کے لیے مہلک ہوگا۔

کلکتہ کے ہولناک حادثہ اور بھائی بھائی میں فضول لڑائی جھگڑے کے باعث ہمارے دل غم سے پُر تھے۔ ہمارے پیش نظر جو آزادی ہے اور جس کی خاطر ہم نے پشتہا پشت تکالیف اور مصیبتیں جھیلی ہیں وہ کسی ایک گروہ جماعت یا کسی ایک مذہب کے پیرؤں کی آزادی نہیں بلکہ ہندوستان کے سارے باشندوں کی آزادی ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ امداد باہمی کی ایک ایسی دولت مشترکہ قائم کی جائے جس میں مواقع کے لحاظ سے نیز ان تمام باتوں میں جو زندگی کو پُر معنی بناتی اور اسکی قدر و قیمت بڑھاتی ہیں سب کو برابر حصہ ملے۔ اس لیے یہ کشمکش یہ خوف اور ایک دوسرے پر بے اعتمادی آخر کیوں؟

عارضی قومی حکومت اس بڑی اسکیم کا ایک حصہ ہے جس میں دستور ساز اسمبلی شامل ہے۔ جس کا اجلاس آزاد اور خود مختار ہندوستان کا آئین مرتب کرنے کے لیے جلد منعقد ہوگا۔ کامل آزادی کے قریب حصول کی ہی اُمید ہے۔ جسکی وجہ سے ہم اس حکومت میں شامل ہوئے ہیں اور ہم اپنے فرائض کو اس رنگ میں انجام دینے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ نہ صرف اپنے ملکی معاملات میں بلکہ غیر ملکی تعلقات میں بھی یہ آزادی عملی طور پر بسرعت حاصل ہو جائے۔ بین الاقوامی کانفرنسوں میں ہم ایک آزاد قوم کی حیثیت سے پورا پورا حصہ لیں گے۔ اس بارے میں ہماری پالیسی کسی دوسری قوم کا طفیلی ہونے کی حیثیت سے نہیں ہوگی بلکہ وہ ہماری اپنی پالیسی ہوگی۔ ہم دوسرے ملکوں سے گہرے اور براہ راست تعلقات قائم کرنے اور عالمگیر امن اور آزادی کے مقصد کے حصول میں ان سے اشتراک عمل کرنے کی اُمید رکھتے ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو باہم مخالف گروہوں کی اقتداری سیاسیات سے دور رہیں۔ زمانہ ماضی میں یہی جذبہ عالمگیر جنگوں کا موجب ہوا ہے۔ اور یہی جذبہ آیندہ بھی وسیع تر تباہی و بربادی کا باعث بن سکتا ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ امن اور آزادی کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اور کسی ایک ملک کو آزادی دینے سے انکار لازمی طور پر دوسرے ملکوں کی آزادی کو خطرہ میں ڈال دیگا۔ اور کشمکش اور جنگ کا موجب بن جائیگا۔ ہمیں نو آبادیوں اور دست نگر ملکوں اور باشندوں کی آزادی سے خاص طور پر دلچسپی ہے۔ اسی طرح ہمیں اس بات سے بھی خاص دلچسپی ہے کہ تمام نسلوں کے لئے یکساں [illegible] کے اصول کو نظری اور [illegible] ہمیں نسلی برتری کے نازی [illegible] بھی اور کسی صورت میں بھی عمل [illegible] شدید انقلاف ہے۔ ہم دوسروں پر اقتدار کرنا نہیں چاہتے اور نہ ہمیں دوسری قوموں پر کوئی امتیازی حیثیت حاصل ہونے کا دعوی ہے۔ لیکن ہمارا یہ مطالبہ ضرور ہے کہ ہمارے لوگ جہاں بھی وہ جائیں ان سے ساویانہ اور عزت مندانہ سلوک کیا جائے اور ہم ان کے خلاف کسی قسم کی تفریق کو گوارا نہیں کر سکتے۔

میں نے اپنی داخلی پالیسی کے متعلق کچھ نہیں کہا اور نہ ہی اس مرحلہ پر میں کچھ کہنا چاہتا ہوں لیکن یہ لازمی ہے کہ اس پالیسی کے تعین میں وہی اصول کام کریں گے جن پر ہم آجتک کاربند رہے ہیں۔ ہم عوام کی خبرگیری کریں گے اور انھیں آرام پہونچانے اور ان کے معیار زندگی کو بلند کرنے کی کوشش کریں گے ایک ایسا ہی ضروری اور اہم کام نفاق کے اس جذبہ پر قابو پانا ہے جو آج ہندوستان میں بہت پھیلا ہوا ہے باہمی جھگڑوں کی بنا پر ہم آزاد ہندوستان کو تعمیر نہیں کر سکیں گے جس کے خواب ہم اتنی مدت سے دیکھتے رہے ہیں۔ سیاسی تغیرات خواہ کچھ ہی ہوں سب کو اس ملک میں اکٹھا رہنا سہنا اور کام کرنا ہے۔ نفرت اور تشدد اس بنیادی حقیقت کو بدل نہیں سکتے اور نہ ہی یہ ان تبدیلیوں کو روک سکتے ہیں جو ہندوستان میں واقع رہی ہیں۔

دستور ساز اسمبلی میں گروپ بندی اور سکشنوں کے متعلق کافی گرما گرمی کا اظہار کیا جا چکا ہے ہم ان سکشنوں میں بیٹھنے کے لئے بالکل تیار ہیں اور ہم نے اس پوزیشن کو قبول بھی کر لیا ہے۔ جو گروپوں کی تشکیل کے مسئلہ پر غور کریں گے۔ میں اپنے رفیقوں اور خود اپنی جانب سے یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم دستور ساز اسمبلی کو زور آزمائی یا ایک فریق کے نقطہ نظر کو دوسرے پر زبردستی ٹھونسنے کے لیے اکھاڑا نہیں سمجھتے۔ ایک مطمئن اور متحدہ ہندوستان کو تعمیر کرنیکا یہ طریقہ نہیں ہے۔ ہم ایسے متحدہ اور متفقہ حل چاہتے ہیں جنہیں زیادہ زیادہ خیرسگالی حاصل ہو۔ ہم دستور ساز اسمبلی میں اس پختہ عزم کے ساتھ جائینگے۔ کہ تمام متنازعہ مسائل کے لیے اتفاق کی مشترکہ بنیاد تلاش کی جائے پس جو کچھ ہو چکا ہے اور جو سخت الفاظ استعمال کیے جا چکے ہیں۔ ان کے باوجود ہم نے تعاون کا راستہ کھلا رکھا ہے اور ہم ان لوگوں کو بھی جو ہم سے اختلاف رکھتے ہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ ہمسروں اور حصہ داروں کے حیثیت سے کسی قسم کی پابندیوں کے بغیر دستور ساز اسمبلی میں شریک ہوں ہو سکتا ہے کہ جب ہم ایک جگہہ جمع ہو کر مشترکہ کاموں میں ہاتھ ڈالیں تو ہماری موجودہ مشکلات ختم ہو جائیں۔

ہندوستان کا کارواں جادہ پیما ہے اور پرانا نظام ختم ہو رہا ہے۔ کافی مدت تک ہم واقعات کی چپ چاپ مشاہدہ کرتے رہے اور دوسروں کے کھلونے بنے رہے اب پہل ہمارے ہاتھ آئی ہے اور ہم اپنی مرضی کے مطابق اپنا مستقبل بنائینگے۔ آیئے ہم سب اس بہت بڑے کام میں شریک ہوں اور ہندوستان کو جس پر ہمیں فخر ہے اور جسکا مرتبہ دنیا کی قوموں میں بہت بڑا ہے۔ امن اور [illegible]

امن قایم رکھنے کے انتظامات

آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی ہوم منسٹر یو-پی گورنمنٹ نے ۱۰- دسمبر ۳ بجے دن کو تلک ہال میں مقامی کانگریسی کارکنوں، حکام اور پولیس افسران سے شہر کی حالت کے متعلق گفتگو کی۔ معلوم ہوا ہے کہ شہر میں پولیس کی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے تاکہ ہنگاموں اور بلووں کے خطرہ کا مقابلہ کیا جا سکے زائد پولیس رکھے جانے کے انتظامات حکام کی طرف سے کیے جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر کاٹجو اور ہڑتالیں

۱۰ ستمبر کو آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صنعت و حرفت نے تلک ہال میں مزدوروں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہڑتال دو قسم کی ہوتی ہیں ایک وہ جو صحیح شکایات اور جائز مطالبات کی بنا پر کی جائے اور دوسری وہ جنھیں خود غرض اشخاص اپنے سیاسی مقاصد کی خاطر کراتے ہیں۔ آخرالذکر قسم کی ہڑتال کو کسی طرح جائز اور حق بجانب نہیں کہا جا سکتا۔ قومی حکومت مزدوروں اور کسانوں کی شکایات پر کان دھرے ہوئے ہے۔ ایک کمیٹی بنا دیگئی ہے تاکہ وہ مزدوروں کی شکایات کی تحقیقات کرے۔ لیکن یہ امید کرنا غلط ہوگا کہ مزدوروں کی تمام شکایتوں کا ازالہ ایک ہی دن میں ہو جائیگا۔

ایٹ ہوم

مسٹر کے۔ وی۔ ونکٹ رام اڈیٹر ٹیلیگراف نے ۱۰ ستمبر ۶ بجے شام کو ٹیلیگراف کے دفتر میں مسٹر آئی۔ یو۔ الکزینڈر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایک ایٹ ہوم دیا جسمیں مسٹر کشن چند آئی سی ایس اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور تقریباً شہر کے سب اخبار نویس موجود تھے مسٹر ونکٹ رام۔ مسٹر الکزنڈر۔ مسٹر کشن چند۔ مسٹر پی ایم۔ دھارا اور مسٹر ساردا پرشاد نے تقریریں کیں جسمیں شہر کے امن و امان کو قایم رکھنے کے لیے صحیح اور اچھے لفظوں میں خبریں دینے کی اپیل کی گئی۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۹ ستمبر کی رات کو کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے اکزیکیٹو کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طلبا کی اس طرز عمل پر کہ انھوں نے ایک خبر کی اشاعت کی وجہ سے روزنامہ ورتمان [illegible] کے اوپر دھاوا بول دیا۔ مذمت کی۔

جرنلسٹ ایسوایشن کا سالانہ جلسہ اکتوبر میں ہونا طے پایا ہے۔

اسٹریہ سیوک سنگھ

معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی۔ گورنمنٹ کے پاس اسٹریہ سیوم سیوک سنگھ کے متعلق بہت سی شکایتیں موصول ہوئی ہیں جسکے متعلق گورنمنٹ

پا جامہ یا پتلون والے

پاجامہ یا پتلون والے - [illegible] مسٹر آصف علی - سید علی ظہیر - مسٹر بھابا - ڈاکٹر جان متھائی، سر شفاعت احمد خاں، سردار بلدیو سنگھ

دھوتی والے - سردار پٹیل، راجندر بابو، مسٹر سرت چندر بوس، مسٹر راجگوپال آچاری - اور مسٹر جگجیون رام

مونچھوں والے - راجندر بابو، مسٹر جگ جیون رام، سردار بلدیو سنگھ، مسٹر بھابا -

بغیر مونچھوں والے - پنڈت جواہر لال نہرو - سردار پٹیل، مسٹر راجگوپال آچاری، مسٹر سرت چندر بوس، مسٹر آصف علی، ڈاکٹر جان متھائی، سر شفاعت احمد خاں، مسٹر سید علی ظہیر -

گیہوں کھانے والے - پنڈت جواہر لال نہرو - سردار پٹیل، سردار بلدیو سنگھ، ڈاکٹر جان متھائی، سید علی ظہیر، سر شفاعت احمد خاں، مسٹر سی - ایچ بھابا، مسٹر آصف علی -

چاول کھانے والے - ڈاکٹر راجندر پرشاد، مسٹر جگ جیون رام، مسٹر سرت چندر بوس، مسٹر راج گوپال آچاری -

صوبہ وار - سرحد - پنجاب (سردار بلدیو سنگھ) دہلی (مسٹر آصف علی) یو - پی - ۳ (پنڈت جواہر لال نہرو - سید علی ظہیر، سر شفاعت احمد خاں) بہار ۲ - (مسٹر جگ جیون رام، ڈاکٹر راجندر پرشاد) بنگال (مسٹر سرت چندر بوس) سی - پی - اڑیسہ، آسام، مدراس (مسٹر راجگوپال آچاری) بمبئی ۳ (سردار پٹیل، ڈاکٹر جان متھائی، پارسی (مسٹر سی - ایچ بھابا)

ذاتیں - سید ۲ - مسٹر آصف علی، مسٹر علی ظہیر) پٹھان (سر شفاعت احمد خاں - برہمن ۲ (پنڈت جواہر لال نہرو، مسٹر راج گوپال آچاری) کالستھ (ڈاکٹر راجندر پرشاد، مسٹر سرت چندر بوس) کشتری (مسٹر پٹیل) ہریجن ۱ - (مسٹر جگ جیون رام) عیسائی ۱ - ڈاکٹر جان متھائی) پارسی (مسٹر سی - ایچ بھابا) سکھ (سردار بلدیو سنگھ)

تیز مزاج - پنڈت جواہر لال نہرو - سردار پٹیل، مسٹر سرت چندر بوس، سردار بلدیو سنگھ، سر شفاعت احمد خاں - **نرم مزاج** - مسٹر راجگوپال آچاری، ڈاکٹر راجندر پرشاد، مسٹر آصف علی، ڈاکٹر جان متھائی مسٹر جگ جیون رام، مسٹر سی - ایچ - بھابا - سید علی ظہیر -

وکیل بیرسٹر - پنڈت جواہر لال نہرو، سردار پٹیل مسٹر سرت چندر بوس، مسٹر راجگوپال آچاری، سید علی ظہیر ڈاکٹر راجندر پرشاد، مسٹر آصف علی -

ماہر تجارت یا پیشہ - سردار بلدیو سنگھ، مسٹر سی - ایچ بھابا - ڈاکٹر جان متھائی -

---

مست نگاہ نرگس،
کیف سے مخمور گلوں کی حسین ڈالی کی رعنائی،
گلوں کی سرگوشیاں،
سبزے کی لہک،
سرمست فضاؤں کی سرور آفریں چھیڑ چھاڑ،
سرور کی شوخ لچک،
کلیوں کا بے ساختہ لچکنا،
چنبیلی اور بیلے کی لپٹیں،
کیاریوں میں پانی کی روانی،
گلستان کا نکھرا جوبن،
کیفیات میں ڈوبی عندلیب کی جان نواز موسیقی
اس کے متوثر گیت سے کائنات کا گونج اوٹھنا -
ارے توبہ! کیا بھول گئے؟
اور پھر اس رات دفعتاً بالکل اچانک تمھارا چلا جانا - دل کا بیزار ہونا -
خونچکاں آنکھ کا دلاویز نظاروں سے سیر ہونا،
جذبات کا تلاطم،
نیلگوں آسماں کے مینا بار تاروں کے جھرمٹ کا ماند ہونا، تھکے سے چاند کے بے رونق چہرے کی دھیمی چاندنی
پُرافسوں راتوں کا تخیل معاذ اللہ، خوفناک سناٹا،
تاریکیوں کا لرز جانا،
جدائی، اُف! جدائی کے خیال سے رونگٹوں کا کھڑا ہو جانا،
پژمردہ خوشی کا دم توڑنا -
تمھیں یاد نہیں -
مجھے یاد ہے، خدا جانے کیوں؟
آہ! کتنا عرصہ گذر گیا -
الم انگیز جدائی، جان لیوا جدائی،
دل پاش پاش کیوں نہ ہو،
جب رگ رگ میں بیچینی،
جگر پر نشتر غم کی خراش،
بیتاب کر دینے والی یاد کے شعلے کا بھڑک اٹھنا
دل و دماغ پر حسرت کا غلبہ،
یاس سے ہم آغوشی،
پیمانہ صبر و ضبط کا یک لخت چھلک جانا،
تشنۂ دیدار جو نہار آنکھوں کی زنار لڑیاں انتظار کی بیقراری، اشتیاق دید کا سینہ زور سے دھڑکنے لگا - بید کی طرح لرزاں - شرار کی طرح بیقرار یاد کے فانوسی شعلے اب بھی دمک رہے ہیں - معاذ اللہ کیونکر یاد آتے ہو -

---

نئی آزاد عورت

جن عورتوں نے دوران جنگ میں مردوں کی جگہ بیٹھ کر کام کیا - انھوں نے کافی اچھی تنخواہیں وصول کیں اور اب ان کا معیار زندگی بلند ہو چکا ہے - جبکہ جاہل اور نادار بنگالی عورتیں ہزاروں کی تعداد میں فاقہ سے دم دے رہی تھیں - یہ نئی تانتی کی لڑکی نئی نئی کلبوں کی تلاش میں رستورانٹوں کی زینت بڑھانے میں پیش پیش اور سرگرداں ادھر سے اُدھر گھوم رہی تھی - بال روم کے رقص کا نیا ذوق ہموار کر رہی تھی - شاعر کہتا تھا کہ مردھیت کے لئے بنا ہے اور عورت چولھے کے لئے مگر اب مسئلہ یہ سامنے تھا - کہ ٹائپ رائٹر پر برق رفتاری کے ساتھ چلنے والی نازک نازک انگلیاں کیا - اب ایسی ہی خوبی کے ساتھ پھٹی پرانی جرابوں کی رفو مرمت کا کام کر سکیں گی؟ جنگ نے ایک آزاد ہندوستانی عورت کو جنم دیا ہے وہ پیداوار ہے ایسے حالات کی جو اس سے پہلے موجود نہ تھے - اس کی تعلیم ادھوری سہی - مگر مسرت کی جرعہ کشی اور زندگی کے لطف کو سمجھنے کے باب میں اسکی معلومات کافی مکمل ہو چکی ہیں - اور سب سے بڑھکر یہ بات کہ اسے اب معلوم ہو گیا ہے کہ اپنی روزی خود کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے - اسے جیسی کچھ بھی تعلیم او سمجھ ملی ہے - وہ اس کے لئے ایسے ہتھیار ہیں کہ جس سے وہ اپنے حقوق اور مردوں کے ساتھ برابری کے دعوے کی جنگ میں لڑ بھڑ سکتی ہے - بُری بھلی عبارت میں وہ رسالوں اور اخبارں میں اپنے حق میں قلم کاری کے جوہر اب دکھانے لگی ہے وہ اب کہہ سکتی ہے کہ مجھے طلاق کا حق کیوں نہ دیا جائے اور مجھے ورثہ سے کون محروم کر سکتا ہے؟

مگر اب سوال یہی رہ جاتا ہے کہ کیا گھر کی پاکی اور شانتی کو اب برقرار رکھا جا سکیگا؟

ہندوستان کو ایک ایسی جنجھوٹی کی ضرورت ہے کہ وہ فوراً کروٹ لیکر نئے عہد کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے - ان خاکی پولیس عورتوں کو لیکر گھروں میں ایکانت اور شانتی کی فضا کیونکر بنائی اور قائم رکھی جا سکتی ہے؟ اب تو سوال یہ ہے کہ اگر ہم اپنے آپکو نئے حالات کے مطابق نہ ڈھال لیا تو یہ نئی پود کی عورت اپنے ہی وطن میں اجنبی بن کر رہ جائے گی - وہی ہم ہوں گے اور وہی یہ ہستی ہوگی اور وہی پرانے گرد و پیش ہوں گے - مگر اس نئی لڑکی کے لئے ان کی اہمیت اور رعنائی ختم ہو جائیگی -

پچاس سال سے اوپر - پنڈت جواہر لال نہرو، سردار پٹیل، مسٹر سرت چندر بوس، ڈاکٹر جان متھائی، مسٹر راجگوپال آچاری، ڈاکٹر راجندر پرشاد، سر شفاعت احمد خاں، مسٹر آصف علی **پچاس سال سے کم** - سردار بلدیو سنگھ سید علی ظہیر، مسٹر سی - ایچ - بھابا، مسٹر سی ایچ بھابا، مسٹر جگجیون رام

کو ایک جوتشی نے بتایا کہ ان کی ساری [illegible] اس غریب پڑوسی کی ہو جائیگی - یہ [illegible] چکر میں پڑ گئے - وہ کوئی ایسی ترکیب سو[illegible] جوتشی کی بات سچ نہ ہو -

سوچتے سوچتے انھیں ایک ترکیب [illegible] اپنی تمام جائداد بیچ ڈالی اور سب روپیہ [illegible] قیمتی ہیرا خرید لیا اور اسے اپنی پگڑی میں [illegible] وہ سب سے کہتے - دیکھوں تو سہی اب یہ [illegible] میرے ہیرے کو پاتا ہے -

ایک دن سیٹھ جی ناؤ پر بیٹھکر دریا کی سیر کر رہے تھے ہوا کا ایک زور کا جھونکا آیا جس سے انکی پگڑی اڑ کر دریا میں گر پڑی - پانی کی ایک لہر نے پگڑی کو ڈبو دیا - سیٹھ جی ہاتھ ملتے رہ گئے -

سیٹھ جی کو اب بھی تسلی تھی کہ ان کی دولت ان کے پڑوسی کے ہاتھ تو نہ لگ سکی -

چند روز بعد ان کا پڑوسی دریا پر مچھلیاں پکڑنے گیا اس نے جب جال کھینچا تو اس میں سیٹھ جی کی پگڑی پھنسی ہوئی تھی - پگڑی میں ایک ہیرا بھی سلا ہوا تھا - وہ ہیرا لیکر بھاگتا ہوا اپنے گھر آیا - جب سیٹھ جی کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ ہاتھ ملتے رہ گئے -

یو - پی میں غنڈوں کے خلاف مہم

لکھنو - ۹ - ستمبر - غنڈے خواہ کسی جماعت مذہب اور فرقہ سے متعلق ہوں اُن کے خلاف یو - پی حکومت نے سخت کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے - حکومت کے نزدیک غنڈے عوام کی پُرامن شہری زندگی میں رخنہ اندازی کرتے ہیں - ضلع کے حکام کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر غنڈے بدامنی پھیلائیں تو بہت سخت تادیبی کارروائی سے ان کو ختم کر دیا جائے - بعض اضلاع میں غنڈوں کی فہرست تیار کی گئی ہے اور اگر فرقہ دارانہ فساد ہوا تو اس فہرست کے مطابق غنڈوں پر سختی کی جائے گی -

یو - پی کی حکومت نے دو ہزار فوجی پولیس کا بھی اضافہ کیا ہے اور سابق فوجی خدمات کے لوگوں کا زیادہ تقرر کیا جائیگا -

---

پردۂ فلم

فلم ہستیوں کے اصلی نام

[illegible]نام	اصلی نام
[illegible]م ادیب	رام نرائن
[illegible] - ایم - بٹ	غلام نبی بٹ
[illegible] - ڈی - چاندنہ	جیون داس چاندنہ
[illegible]	نسیم احمد
[illegible]	ریاست علی واسطی
[illegible]	ہیرالڈ لوئیس
[illegible] دیوی	خورشید عبداللہ
[illegible]	مینشور کول
[illegible]یلا	روشن آرا
[illegible]روجنی	"
[illegible]	علی میر
نند ریکا	یوسف
چوہدری	رامیشور شرما
ناظم پانی پتی	محمد اسمٰعیل
ڈیکیفت	منوہر
غوری	نذیر احمد
راج ہنس	بھجن سنگھ

سر شفاعت کے حملہ آور کی شناخت

شملہ ۹ - ستمبر - آج سر شفاعت احمد کے سامنے شملہ کے ایک مجسٹریٹ پنڈت راجندر ناتھ کول نے ان چار آدمیوں میں سے جو سر شفاعت احمد پر حملہ ہونے کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے ہیں ان کو شناخت کے لئے پیش کیا - سر شفاعت احمد نے ان میں سے ایک کو حملہ آور دوں میں سے ایک کے مشابہ بتایا -

شناخت کے بعد ہی اس مبینہ حملہ آور کا باپ جو وہاں پر موجود تھا چیخ مار کر بیہوش ہو گیا - ملزم دوبارہ حوالات میں واپس کر دیے گئے - ان کی ضمانت کی درخواستیں خارج کر دی گئی ہیں -

ہائیکورٹ کے نئے چیف جسٹس

نئی دہلی ۹ - ستمبر - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ آنریبل سر اقبال احمد کی جگہ جو ریٹائر ہو رہے ہیں ملک معظم نے الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے ہائیکورٹ کے موجودہ جج مسٹر جسٹس کملا کانت ورما کی تقرری کی منظوری دیدی ہے -

اقوال زریں

تمام بنی نوع انسان ہمارے بھائی ہیں۔ اس لئے ہم کو سب سے محبت اور سچائی کا معاملہ رکھنا اور سب سے سچی دوستی رکھنا اور سچی خیرخواہی کرنی چاہیئے۔

جہانتک ہوسکے ہم کو اپنا راز مخفی رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

دنیا کے کسی مذہب کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ مذہب تلاش حق کے راستہ کو روشن کرنیوالا چراغ ہے۔

انسان کو فتح کرنے کے لئے ان دلوں کو فتح کرنا چاہیئے۔

تعصب انسان کی ایک بدترین خصلت ہے۔ جو اس کی تمام خوبیوں کو برباد کردیتا ہے۔

موج تبسم

ایک شخص کا دل لڑائی مول لینے کو چاہتا تھا۔ ایک دوسرے شخص سے کہ جو اس کے پاس سے گذر رہا تھا اس سے پوچھا تم کتنے بھائی ہو۔

دوسرا آدمی۔ دو بھائی ہیں۔

پہلا آدمی۔ اگر تم چار ہوتے تو میرا کیا کرلیتے۔

دوسرا آدمی۔ (غصے میں آکر) تمھاری حجامت بنادیتے۔

انسپکٹر (مدرسے کے طلبا سے)۔ کیا تم نے دودھ دینے والا جانور دیکھا ہے؟

لڑکا۔ جی ہاں۔

انسپکٹر۔ کسی ایک کا نام بتاؤ۔

لڑکا۔ سوہن حلوائی۔

حیدر۔ اماں کیا دوزخ میں بھی مدرسے ہوتے ہیں۔

ماں۔ نہیں بیٹیا وہاں مدرسے نہیں ہوتے۔

حیدر۔ تو پھر وہاں جانے سے لوگ کیوں ڈرا کرتے ہیں۔

عجیب معلومات

جب مغربی ہوا چلتی ہے تو بحر ... [illegible] ایک لہر چار سو گز لمبی ۳۰ چوڑی اور ۶۰ گز بلند اٹھتی ہے۔

نیکولا ٹزلا نے ۱۹۳۴ء میں دعویٰ کیا کہ اس نے ایک ایسی شعاع ایجاد کی ہے کہ جو کہ دشمن کے جہازوں کو نیچے لے آیئگی۔ اور اپنے راستہ کی سب چیزوں کو مار دے گی یہ سائنسدان ۸ جنوری ۱۹۴۳ء کو مر گیا۔ اس وقت اسکی ۸۶ سال تھی۔ وہ ریڈیو ٹیلیگراف کا رہنما اور ۷۰۰ ایجادات کا ذمہ دار تھا۔

---

۶۰۰ قبل از مسیح میں ہی معلوم ہوگیا تھا کہ چیزوں کو رگڑنے سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن دو ہزار سال تک بجلی سے فائدہ نہ اٹھایا جا سکا۔

نہر سویز تقریباً ۱۰۳ میل لمبی، ۳۶ فٹ گہری اور ۴۰۰ فٹ چوڑی ہے۔

وینس (واقع اٹلی) ایک سو بیس جزائر کا مجموعہ ہے

تمام مخلوقات میں سے کچھوا زیادہ دن بھوکا رہ سکتا ہے۔ اور رکھتا ہے۔

کینڈا کے جنگلات دنیا کو ۵۰۰ سال تک پیپر بلپ مہیا کرسکتے ہیں۔

ہندوستان کے دریاؤں میں کثرت سے مگرمچھ صرف دریائے گنگا میں ہوتے ہیں۔

مسٹر جناح لندن جانیکو تیار ہیں

لندن۔ ۹ ستمبر۔ "اگر برطانی حکومت لندن میں کانفرنسوں کا ایک نیا سلسلہ شروع کرے اور مجھے دوسرے شرکار کی حیثیت سے بلائے تو میں اس دعوت کو قبول کرلوں گا۔"

مسٹر جناح نے یہ خیال اخبار ڈیلی میل کے نامہ نگار سے ظاہر کیا۔ جب وہ بمبئی میں ان کے مکان پر ان سے ملنے گیا۔

مسٹر جناح نے یہ بھی کہا کہ ایسی صورت میں یہ منظور کرلوں گا کہ موجودہ عارضی حکومت برسر اقتدار رہے۔

لیکن اگر برطانیہ اپنی سنگینوں سے موجودہ عارضی حکومت کی تائید کرنے کے علاوہ اور کوئی کارروائی نہ کرے تو میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ مسلمان ایسے برداشت نہیں کریں گے۔

اگر وہ مجھے جیل اس وقت گرفتار کرنا چاہتے ہیں تو میں فوراً جیل جانے کو تیار ہوں۔

جواہر لال نہرو کی نشری تقریر کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ "میری پیٹھ میں چھرا بھونک دیا گیا اور محض نرم الفاظ سے زخم نہیں بھر سکتا۔

میرے خیال میں برطانیہ کی لیبر حکومت کانگریس کی چال میں آگئی ہے۔ اگر میں فراخ دلی سے کام لوں تو زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ لیبر حکومت اتنی نئی اور ناتجربہ کار ہے کہ وہ اس مسئلہ کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتی۔

"میرے خیال میں مستقبل بہت تاریک ہے۔ اگر برطانیہ امریکہ اور روس کے تعلقات خراب ہوگئے۔ تو نہیں کہا جا سکتا۔ اس بحران کے وقت ہندوستانی مسلمان کس سمت جائیں گے۔

امریکی بیڑہ یونانی ساحل پر

ایتھنز۔ ۹ ستمبر۔ امریکہ کا بحری دستہ جو بحیرہ روم میں خیرسگالی کے اظہار کیلئے آیا ہوا تھا۔ آج ایتھنز کے بندرگاہ پیراڈس سے روانہ ہوگیا۔

[illegible] تاریخ کے خدوخال

برطانوی حکومت انڈین نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ کی سرگذشت

(از جناب شیخ حسام الدین بی، اے)

ہندوستان میں پچھلے ڈیڑھ سو سال سے تاریخ کے لیل و نہار نے جو کچھ مہیا کیا ہے۔ شیخ حسام دین صاحب نے چند صفحوں میں انھیں مرتب کردیا ہے۔ یہ تینوں طاقتوں کے اقدامات کا تاریخی گوشوارہ ہے۔ ناظرین اس سے سیاسیات کے بہت سے گوشے دریافت کرسکتے ہیں۔

برطانوی راج

سنہ ۱۴۹۴ء ۲۰ مئی کو پرتگالی سیاح واسکوڈے گاما کالی کٹ میں لنگر انداز ہوا۔

سنہ ۱۶۰۰ء ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد لندن میں ڈالی گئی۔

سنہ ۱۶۶۱ء پرتگالی شہزادی کیتھرائن کے جہیز میں بمبئی کی بندرگاہ انگریزوں کے قبضہ میں آئی۔

سنہ ۱۶۹۰ء انگریزوں نے کلکتہ کا شہر آباد کیا۔

سنہ ۱۷۵۷ء پلاسی کی لڑائی سے عملاً بنگال میں انگریزوں کا قبضہ ہوگیا۔

سنہ ۱۷۷۴ء وارن ہیسٹنگز پہلا گورنر جنرل بنا۔

سنہ ۱۷۸۰ء کلکتہ میں سب سے پہلا انگریزی اخبار "ہکیز جرنل شایع کیا گیا۔

سنہ ۱۷۸۴ء اسٹیٹ کے ایکٹ کے ماتحت بورڈ آف کنٹرول قائم کیا گیا۔

سنہ ۱۷۹۳ء بنگال میں دوامی بندوبست کا قانون پاس کیا۔

سنہ ۱۸۲۷ء۔ ہندوستانیوں کو اسیسروں کی حیثیت سے بیٹھنے کا حق دیا گیا۔

سنہ ۱۸۳۴ء۔ لارڈ میکالے کی یادداشت (انگریزی تعلیم کی ترویج)

سنہ ۱۸۵۴ء۔ ۲۳ مارچ کو ہندوستان میں بجلی کے ذریعہ تار رسانی کا سلسلہ جاری کیا۔

سنہ ۱۸۵۷ء فوجیوں کی بغاوت۔

سنہ ۱۸۵۸ء ایسٹ انڈیا کمپنی کو ختم کردیا گیا۔ گورنمنٹ ہند کو براہ راست برطانوی تاج کی عملداری کے ماتحت کردیا گیا۔

سنہ ۱۸۵۸ء۔ ملکہ وکٹوریہ کا اعلان۔

سنہ ۱۸۶۲ء۔ ۱۲ جولائی کو کلکتہ میں عدالت عالیہ (ہائیکورٹ) قایم کی گئی۔

سنہ ۱۸۶۲ء پارلیمنٹ نے انڈین سول سروس ایکٹ انڈین ہائیکورٹ ایکٹ اور انڈین کونسل ایکٹ پاس کیے۔

سنہ ۱۸۷۷ء۔ ملکہ وکٹوریہ کو ہندوستان کی ملکہ حیثیت سے گزٹ کیا گیا۔

سنہ ۱۸۸۵ء۔ انڈین نیشنل کانگریس ۲۸ دسمبر کو بنائی گئی۔

سنہ ۱۹۰۵ء۔ تقسیم بنگال (جسکی وجہ سے تشدد پسندانہ قوم پرست خیالات پیدا ہوگئے۔

سنہ ۱۹۰۹ء۔ منٹو مارلے اصلاحات نافذ کی گئیں۔

سنہ ۱۹۱۲ء۔ کلکتہ سے گورنمنٹ کا دارالخلافہ دہلی میں منتقل کردیا گیا۔

سنہ ۱۹۱۷ء۔ وزیر ہند کا اعلان کہ برطانوی گورنمنٹ نے ہندوستان کو ذمہ دار گورنمنٹ عطا کرنے کا فیصلہ کردیا۔

سنہ ۱۹۱۸ء۔ مانٹیگو چیمسفورڈ رپورٹ۔

سنہ ۱۹۱۹ء رولٹ ایکٹ پاس کیا گیا۔ پنجاب میں مارشل لا جلیانوالہ باغ ۱۶ نومبر کو امرتسر میں گولیوں کی بوچھاڑ وغیرہ

سنہ ۱۹۲۰ء۔ ہنٹر کمیشن کی رپورٹ۔ نئی صوبائی کونسلوں کا انتخاب۔ گاندھی جی نے ترک موالات کی تحریک کا آغاز کیا۔

سنہ ۱۹۲۳ء۔ ۵ فروری کو ڈیوک آف کناٹ کے ہاتھوں مرکزی اسمبلی اور ایوان شہزادگان کا افتتاح کیا گیا

سنہ ۱۹۲۱ء۔ موپلاؤں کی بغاوت۔

سنہ ۱۹۲۵ء۔ اصلاحات کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ۔

سنہ ۱۹۲۷ء۔ سائمن کمیشن کے قیام کا اعلان

سنہ ۱۹۲۷ء۔ ہندوستانی ریاستوں کے متعلق رپورٹ (بٹلر کمیٹی)

سنہ ۱۹۲۹ء۔ ۳۱ دسمبر کو لارڈ اروِن وائسرائے ہند کی طرف سے درجہ نو آبادیات دینے کا اعلان۔

سنہ ۱۹۳۰ء سائمن کمیشن کی رپورٹ کانگریس کی طرف سے سول نافرمانی کا آغاز۔ برما میں بغاوت۔ ۱۲ نومبر کو گول میز کانفرنس کا پہلا اجلاس

سنہ ۱۹۳۱ء۔ یکم مارچ کو گاندھی اروِن سمجھوتہ کا اعلان ہوا گول میز کانفرنس کا دوسرا اجلاس۔

سنہ ۱۹۳۲ء۔ گول میز کانفرنس کا تیسرا اجلاس۔

سنہ ۱۹۳۴ء۔ ریزرو بنک ایکٹ پاس کیا گیا۔ رائل انڈین نیوی کا آغاز کیا گیا۔

سنہ ۱۹۳۵ء۔ ۲ اگست کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پاس کیا گیا۔

سنہ ۱۹۳۷ء۔ صوبائی خودمختاری کا نفاذ کیا گیا۔

سنہ ۱۹۳۹ء۔ ۱۳ ستمبر وائسرائے نے جنگ کے دوران میں وفاقی حصہ ایکٹ کے نفاذ کو ملتوی کرنیکا اعلان کیا۔

سنہ ۱۹۴۰ء۔ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند نے درجہ نوآبادیات کو ملک کی ترقی کی منزل قرار دینے کا اعلان کیا۔

سنہ ۱۹۴۱ء۔ ۹ ستمبر۔ مسٹر چرچل نے اٹلانٹک چارٹر کو ہندوستان کے معاملات میں استعمال نہ کرنیکا اعلان کیا۔

سنہ ۱۹۴۲ء۔ کرپس مشن کی نامزدگی کا اعلان۔

سنہ ۱۹۴۲ء۔ ہندوستان چھوڑ دو، نامی تحریک کو کچلنے کی عملی تدابیر کی گئیں۔

سنہ ۱۹۴۳ء۔ بنگال میں لاکھوں بھوکوں کو خوراک پہنچانے سے حکومت نے اپنی معذوری کا اعلان کیا۔

سنہ ۱۹۴۵ء۔ ۱۹ دسمبر کو پارلیمنٹری وفد کا اعلان کیا گیا۔

سنہ ۱۹۴۶ء۔ بحری سپاہیوں کی بغاوت۔

〃 برطانوی وزارتی مشن کے تقرر کا اعلان (۱۹ فروری)

〃 ۱۵ مارچ وزیر اعظم کا ہندوستانی پالیسی کے متعلق اعلان۔

〃 ۱۶ مئی وزارتی مشن کی تجاویز کا اعلان

〃 ۷ جون۔ مسلم لیگ نے طویل المیعاد اور عارضی تجاویز کو نامنظور کردیا۔

〃 جولائی۔ وائسرائے نے صرف مسلم لیگ کے ساتھ مرکز میں عارضی حکومت بنانے سے انکار کردیا۔

سنہ ۱۹۴۶ء۔ جولائی، آل انڈیا کونسل مسلم لیگ نے بمبئی میں دونوں تجاویز سے اپنی منظوری کو واپس لیلیا۔

سنہ ۱۹۴۶ء۔ ۵ اگست۔ وائسرائے نے کانگریس کو عبوری حکومت بنانے کی دعوت دی۔

〃 ۱۰ اگست۔ کانگریس نے وائسرائے کی دعوت منظور کرلی۔

〃 ۲۴ اگست۔ صدر کانگریس نے ناموں کی فہرست پیش کردی۔ جسے وائسرائے نے قبول کرتے ہوئے اعلان کردیا۔

انڈین نیشنل کانگریس

سنہ ۱۸۸۵ء۔ انڈین نیشنل کانگریس کا قیام۔

سنہ ۱۹۰۷ء۔ کانگریس کی صفوں میں انتشار۔

سنہ ۱۹۱۹ء۔ اعتدال پسند کانگریس سے علیحدہ ہوگئے۔

سنہ ۱۹۲۰ء۔ گاندھی جی کانگریس میں شامل ہوگئے۔

۱۹ مارچ کو پہلی سول نافرمانی جنگ لڑی گئی۔

سنہ ۱۹۲۱ء۔ پہلی دفعہ کانگریس میں ممبری کا طریقہ رائج کیا گیا۔

سنہ ۱۹۲۲ء۔ چوراچوری کا حادثہ۔

سنہ ۱۹۲۳ء۔ اصلاحات چلانے کے لیے سوراج پارٹی مرکزی اسمبلی میں داخل ہوتی ہے۔

سنہ ۱۹۲۷ء۔ کانگریس نے اپنی منزل پورن سوراج کا اعلان کیا۔

سنہ ۱۹۲۸ء۔ کانگریس نے درجہ نوآبادیات لینا منظور کرلیا۔ بشرطیکہ ۱۹۲۹ء کے ختم ہونے سے پیشتر اعلان کردیا جائے

سنہ ۱۹۲۹ء۔ کانگریس نے مکمل آزادی کی تجویز پاس کردی۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ایک کے نیچے)

سندھ اسمبلی توڑ دیگئی کراچی ۱۲ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر نے سندھ اسمبلی توڑ دی ہے۔ اور اسمبلی کے انتخاب پھر سے ہوں گے۔

جانوروں کے لئے سبز چارہ (کربی) کی کیٹل پارک
ایک جانور کے لیے روزانہ دس سیر کے حساب سے
یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء تک تین
ماہ کی سپلائی کے واسطے مہر بند ٹنڈر طلب کیے
جاتے ہیں۔

سبز چارہ ہمارے گودام کیٹل پارک میں
پہونچایا جائیگا۔ ضرورت کے مطابق مقدار
بڑھائی یا کم کی جاسکتی ہے۔ شرح فی من
کے حساب سے ہونا چاہیئے۔ تاکہ تولائی وغیرہ
میں آسانی ہو۔

مال تولنے کے بعد اسٹور میں جمع کیا جائیگا۔
انڈنٹ وصول ہونیکے دس دن کے اندر مال کی
سپلائی کرنا ہوگی۔

جانوروں کے لیے چارہ خوش ذائقہ ہونا چاہیئے
اور اسی شرط کے ساتھ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ یا افسر
انچارج کیٹل پارک سپلائی کی منظوری دیں گے۔
جو مال خارج کردیا جائیگا۔ اسکے بجائے نیا مال
ٹھیکہ دار کے خرچ پر لے لیا جائیگا۔

ٹھیکہ کی مناسب تعمیل کے لیے ٹنڈر کے ساتھ
۵۵۰ روپیہ سیکیورٹی کے طور پر 550/-
معہ ارنسٹ منی کے جمع کرنا ضروری ہے۔
اس طرح سے جمع کیا ہوا روپیہ ٹھیکہ کے پورا نہ
کرنے کی حالت میں ضبط کر لیا جائیگا۔

ٹنڈر کی منظوری کی اطلاع کی تاریخ کے چار
دن کے اندر کامیاب ٹھیکہ دار کو ایک اقرارنامہ پر
دستخط کرنا ہونگے۔

مہر بند ٹنڈر کے لفافہ کے اوپر لکھا ہونا چاہیئے۔
"جانوروں کے سبز چارہ کی سپلائی کے لئے ٹنڈر"

۲۰ ستمبر ۱۹۴۶ء ۳ بجے شام تک اس جانب کے دفتر میں یہ ٹنڈر وصول کیے جائینگے۔

بی۔ ال۔ پٹنی
میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ
میونسپل بورڈ۔ کانپور

بہ اجلاس جناب شیخ محمد طفیل احمد صاحب سول جج بہادر فیض آباد

سمن بغرض انفصال مقدمہ

ابتدائی خفیفہ مقدمہ نمبر ۳۴۲ سنہ ۱۹۴۶ء
بعدالت جناب سیول جج صاحب بہادر مقام بہرایچ

سارد اپرشاد عمر ۳۰ سال ولد جانکی پرشاد قوم برہمن ساکن موضع بلدیو پور دہ پرگنہ نانپارہ۔ مدعی
بنام لچھمی نراین۔

بنام لچھمی نراین ولد شیو پرشاد قوم بقال ساکن موضع شیو پور بازار پرگنہ نانپارہ مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مبلغ ماہمہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۹ ماہ اکتوبر ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اپنے جوابدہی دعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز ان کو پیش کریں۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع او فیصل ہوگا۔
آج بتاریخ ۶ ماہ ستمبر ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

وقت حاضری بدفتر سول ججی بہرایچ ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

(مہر عدالت)
بحکم منصرم عدالت سول ججی بہرایچ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۵۶۹

بعدالت جناب پنڈت سورج پرشاد صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل ملہور

ٹھاکر شیوپال چندر سنگھ ولد مولاس سنگھ قوم ٹھاکر ساکن مکند پور سنجری پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور مدعی

بنام جوالا وغیرہ کاشتکاران مدعاعلیہ

بنام جوالا و دوسر الیران بھگا دپشپا ولد کیسری و درگو اولد مرلیا اقوام اہیر ساکنان و کاشتکاران موروثی موضع مورا سال مولاس سنگھ پرگنہ ملہور ضلع ...

واضح ہو کہ مدعی نے ایک نالش آپ کے نام بابت ... کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷ ماہ ستمبر ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل ملہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجیئے اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کیجئے۔

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲-۱۰ ستمبر ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم عدالت

ڈیڑھ سو برس کی تاریخ کے خدوخال

(سلسلہ صفحہ ۴ ملاحظہ ہو)

۱۹۳۰ء۔ سول نافرمانی کی تحریک شروع کردی گئی۔
۱۹۳۲ء۔ کانگریس کو خلاف قانون جماعت قرار دیدیا گیا۔
۱۹۳۵ء۔ کانگریس نے اپنی طلائی جوبلی منائی۔
۱۹۳۷ء۔ گیارہ میں سے ۸ صوبوں میں کانگریسی راج بنیں۔
۱۹۳۹ء۔ کانگریسی وزارتوں نے استعفے دیدیے۔
۱۹۴۰ء۔ کانگریس نے جنگ کے خلاف انفرادی سول نافرمانی کا اقدام کیا۔ اور مکمل آزادی لینے کا اعلان کیا۔
۱۹۴۲ء۔ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں توسیع کرنے کے متعلق ۸۔ اگست کے سرکاری اعلان کو وائسرائے نے مسترد کردیا اور اس سے انکار کردیا کہ لڑائی ختم ہونے پر ملک کا آئین مرتب کیا جائے۔
۱۹۴۲ء۔ کرپس مشن نے درجہ نوآبادیات کی تجویز پیش کی تھی۔ کانگریس نے اسکو نامنظور کردیا۔
۸۔ اگست کو آل انڈیا کانگریس نے "ہندوستان چھوڑ دو" کی تحریک جاری کرنیکا فیصلہ کیا۔ گورنمنٹ نے اس تحریک کو کچلنے کے لیے ہر قسم کے ہتھیار استعمال کیے۔
۱۹۴۵ء۔ کانگریس نے شملہ کانفرنس میں شمولیت کی۔
۱۹۴۶ء۔ دوسری شملہ کانفرنس میں کانگریس نے شمولیت کی اور بالآخر مذاکرات کی مختلف منزلیں گذارنے کے بعد اگست میں عارضی قومی حکومت بنانے کا فیصلہ کیا۔

مسلم لیگ کی تاریخ میں اہم واقعات

۱۸۷۳ء۔ مسلمانوں کے لیے جداگانہ تعلیم کا فیصلہ
۱۸۷۵ء۔ علیگڈھ میں پرائیویٹ اسکول کا قیام جو ترقی کرکے بعد میں یونیورسٹی بنی۔
۱۸۶۷ء۔ ملک میں پہلی دفعہ [illegible] کا اختلاف۔
۱۸۸۶ء۔ مسلم ایجوکیشنل [illegible]
۱۸۸۸ء۔ یونائٹڈ انڈین [illegible] ایسوسی ایشن علیگڈھ یعنی مشترکہ ہندوستانی محبان [illegible] کی مجلس مخالف کانگریس سرگرمیوں کے جواب کے لیے بنائی گئی۔
۱۸۸۹ء۔ مسٹر بیک پرنسپل علیگڈھ کالج نے مسلمانوں کے نام سے پارلیمنٹ میں ایک یادداشت پیش کی کہ مسٹر بریڈلا کی پیش کردہ تجویز کہ ہندوستان میں جمہوری طریقہ کی حکومت قائم کی جائے مسلمان اسکے سخت مخالف ہیں۔ حالانکہ دستخط لیتے وقت مسلمانوں کو یہ کہا گیا کہ ہندو قربانی روکنے کا قانون پاس کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس کے مخالف ہیں۔
۱۸۹۳ء۔ محمڈن ڈیفنس ایسوسی ایشن کا قیام جس کے مقاصد یہ ہیں:۔
(۱) مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے لیے مسلمانوں کی رائے انگریزوں کے سامنے پیش کرنا۔
(۲) عام سیاسی شورش کو مسلمانوں میں پھیلنے سے روکنا۔
(۳) سلطنت برطانیہ کے استحکام کی تمام تر تدابیر میں مدد و معاون ہونا اور لوگوں میں وفاداری کے جذبات پیدا کرنا۔
۱۸۹۷ء۔ ایسوسی ایشن کی طرف سے سرحدی برطانوی پالیسی کی حمایت کی گئی۔
۱۹۰۱ء۔ محمڈن پولیٹیکل آرگنائزیشن کے نام سے خالص سیاسی جماعت کا قیام مقاصد درج ذیل ہیں:
(۱) مسلمانوں کے تمدنی اور سیاسی معاملات کی اصلاح و ترقی۔
(۲) مسلمانوں میں عقیدۃً اس خیال کو راسخ کرنا کہ بہر حال ان کی ترقی کا تمام تر انحصار دولت برطانیہ کے استحکام و ترقی پر ہے۔ اس لیے اپنی ضروریات کو ہمیشہ ادب کے ساتھ پیش کرنا۔
(۳) کانگرس کے مطالبہ نیابتی حکومت کی مخالفت۔
۱۹۰۵ء۔ تقسیم بنگال کا اعلان۔
۱۹۰۶ء۔ مسلمانوں کے وفد نے وائسرائے کے سامنے تقسیم بنگال کی حمایت کی جسے لندن ٹائمز نے مسلمانوں کی عقلمندی سے تعبیر کیا۔
دسمبر ۱۹۰۶ء۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام۔
۱۹۱۰ء۔ سر آغا خاں کی صدارت میں منٹو مارلے اصلاحات پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ چونکہ علیگڈھ میں سیاسی خیالات قابو سے باہر ہو رہے تھے۔ اس لیے حکماً دفتر لکھنؤ میں منتقل کردیا گیا۔
۱۹۱۱ء۔ تقسیم بنگالہ کی تنسیخ۔ پھر بھی سر آغا خاں نے حکومت کا شکریہ ادا کرنے کی ہدایات کی۔
۱۹۱۵ء۔ علی برادران۔ مولانا آزاد اور مولانا حسرت موہانی کی نظربندی۔
اگست ۱۹۱۵ء۔ مولانا عبیداللہ سندھی کابل بھاگ گئے حضرت شیخ الہند مولانا حسین احمد مولانا عزیز گل اور دیگر ساتھیوں کے ساتھ حجاز تشریف لیگئے۔ جہاں انگریز کے خلاف تحریک جہاد کو ہوا دی۔ اور ہندوستان کے لیے فیصلہ کیا کہ انگریزی شکست کے بعد راجہ مہندر پرتاپ کی صدارت میں عارضی حکومت قائم کی جائے۔
۱۹۱۶ء میں حضرت شیخ الہند مع پارٹی شریف مکہ کی غداری سے انگریزوں کے قیدی بناکر مالٹا میں بھیجدیے گئے
" کانگریس لیگ کا سمجھوتہ جو لکھنؤ پیکٹ کے نام سے مشہور ہوا۔
۱۹۱۷ء کلکتہ کی صدارت کے لیے مولانا محمد علی کو نظربندی کی حالت میں منتخب کیا گیا۔
۱۹۱۸ء۔ دہلی میں مسلم لیگ کے صدر استقبالیہ ڈاکٹر انصاری کا خطبہ ضبط کیا گیا۔
۱۹۱۹ء۔ لیگ جمعیۃ العلماء اور خلافت کے اجلاس امرتسر میں کیے گئے۔
۱۹۲۰ء۔ ناگپور میں مسلم لیگ اور خلافت کمیٹی نے تحریک ترک موالات کو منظور کیا اور ملک کی مکمل آزادی کی تحریک میں کانگریس کے ساتھ اشتراک کیا۔ بالخصوص جید علماء نے اس تحریک کے حق میں فتویٰ دیا۔
۱۹۲۱-۲۲ء۔ ملک میں مسلمان علماء انگریزی پڑھے لکھے اور نوجوان دھڑا دھڑ گرفتار ہونے شروع ہوگئے۔
۱۹۲۳ء۔ میں شدھی کی تحریک شروع کردی گئی۔ مقابلہ میں پنجاب کے وزیر تعلیم میاں سر فضل حسین نے علیگڈھ میں تعلیمی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسلمانوں کو اچھوتوں میں تبلیغ اسلام کا مشورہ دیا اور ملک میں آناً فاناً شدھی اور تبلیغ کی تحریکیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں آگئیں۔
۱۹۲۷ء میں مسٹر جناح میں ہندو مسلم اختلافات کو ختم کرنے کے لئے غیر مشروط مخلوط انتخاب کی پیشکش کی جس پر کسی قدر پس و پیش کے ساتھ سر شفیع مرحوم بھی راضی ہوگئے۔
۱۱۔ دسمبر ۱۹۲۷ء۔ مسلمانوں کی تمام جماعتوں نے سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا۔
۱۹۲۸ء۔ مسلمانوں نوابوں اور خطاب یافتہ بزرگوں کا ایک وفد سائمن کمیشن کے سامنے پیش ہوا۔ اور نہرو رپورٹ کے خلاف عرضداشت پیش کی۔
۱۹۲۹ء۔ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اجلاس جسکی صدارت کے لیے سر آغا خاں لندن سے ہندوستان پہونچے۔ آل انڈیا مسلم نیشنلسٹ پارٹی کا قیام
۱۹۳۱ء۔ دہلی میں مسلم لیگ کا اجلاس زبردست ہنگامہ کی وجہ سے ناکام ہوا۔ اس لیے کہ اس کے صدر سر ظفر اللہ قادیانی تھے۔
۱۹۳۳ء۔ کلکتہ میں سالانہ اجلاس ناکام رہا۔
۱۹۳۷ء۔ مسلم لیگ نے پہلی دفعہ کامل آزادی کی تجویز پاس کی۔
۱۹۴۰ء لاہور کے اجلاس میں تقسیم ہند کی قرارداد پاس کی اور جنگ میں انفرادی امداد کی اجازت دیگئی۔ خاکساروں پر بے تحاشا گولی چلائی گئی۔
۱۹۴۲ء۔ کرپس تجاویز کو مسترد کردیا گیا۔
۱۹۴۳ء۔ سالانہ اجلاس دہلی میں بیرنگا پٹم کی ضبط شدہ جائداد کو مسلم لیگ کے حوالہ کرنیکا مطالبہ
۱۹۴۴ء۔ کراچی کے اجلاس میں مجلس عمل بنائی گئی۔
۱۹۴۵ء۔ کانگریس لیگ سمجھوتہ کے سلسلہ میں جناح گاندھی ملاقات خط و کتابت۔ ڈیسائی لیاقت فارمولا۔
۱۹۴۶ء۔ جون۔ جولائی ایک وفد وزارتی تجاویز منظور کرنیکے بعد نامنظور کردیا اور ڈائرکٹ ایکشن کا فیصلہ کرتے ہوئے

the SADAQAT

REGD. NO. A 406

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی عہ 2/8/-
سہ ماہی عہ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ /2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 44 NO. 38	Cawnpore. Saturday 21 1ST SEP. 1946	کانپور شنبہ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۴ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۵ھ	جلد ۴۴ نمبر ۳۸

ادبیات

جھلکیاں

ایک غزل گو شاعر کی حیثیت سے میرے سیاسی رجحانات

(از مولانا سلیم ناطقی جنرل سکریٹری جامعہ ادبیہ کان پور)

شاعر اپنے ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا خاصکر ایسا ماحول کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اوسکی ذات کے علاوہ گرد و پیش کی تمام چیزیں اوسکی زد میں آ رہی ہوں وہ زمانہ کی نبض خوب پہچانتا ہے اوسکے بگڑے ہوئے تیور دیکھکر وہ سمجھتا نہیں ہمت و جوانمردی سے آگے بڑھتا ہے اور کامیابی منزل پر اوسکے قدم چومتی ہے وہ اپنے جذبات کا خود نکتہ چین ہے زندگی کا ہر پہلو اوسکے پیش نظر ہوتا ہے نفسیات پر دل کھول کر بےلاگ نقد و تبصرہ کرتا ہے۔ واقعات و حقائق کے اظہار میں نہ اوسکی زبان لڑکھڑاتی ہے اور نہ قلم کو لرزش ہوتی ہے۔ بیباکی و آزاد خیالی اوس کا شیوہ بے تعصبی و استقلال فراخی اوسکا ایمان ہے، "تنگنائے غزل" کا اوسے شکوہ نہیں۔ اوسے انھیں تنگیوں میں پہنائیاں اور کوتاہیوں میں درازیاں نظر آتی ہیں۔ گل و بلبل، شمع و پروانہ کی وارداتوں میں حکومت و سیاست اور مذہب و ملت کی داستانیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ مولانا سلیم ناطقی بھی اس ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ آپ ان کے کلام میں یہ تمام تاثرات ملاحظہ فرمائیں گے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کی خدمت میں مولانا سلیم کے مختلف تاثرات کو پیش کریں۔ چنانچہ آج ہم صرف سیاسی رجحانات پیش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین شاعر کے نازک احساسات و بلند خیالی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔
ایڈیٹر

بوئے گل سمجھے کوئی یا خلش خار مجھے
اپنے ہر فیصلہ پہ ہوتا ہے صیاد خفیف
میں زمانہ سے کروں کس کے ستم کی فریاد

کچھ چمن سے ہے بہر حال سروکار مجھے
چھوڑتا ہے کبھی کرتا ہے گرفتار مجھے
خود زمانہ نظر آتا ہے ستمگار مجھے

سکون تیرا زمانہ کے اضطراب میں ہے
اُٹھی تھی رندوں کی جانب عتاب آلودہ

کچھ اور اس کے سوا بھی تو انقلاب میں ہے
وہی نظر ہے جو ڈوبی ہوئی شراب میں ہے

ہر قدم پر ایک دھوکا ہر نظر پر اک فریب
آتش غم مشتعل، جنبش میں دامان نظر
ذہن کی تاریکیوں میں ڈھونڈھتا ہے روشنی

آرزو کی اُلجھنیں ہیں جادہ و منزل کہاں
دیکھنا ہے اُڑ کے جاتا ہے شرار دل کہاں
تو کہاں ناداں، تری آزادی کامل کہاں

پھول کی پیاس تو شبنم سے بجھا دیتا ہے
بال و پر ہوں اگر آزاد ہوائے گل میں
میں قفس میں گلستاں بہ گلستاں ہے بہار

آسماں بلبل شوریدہ کو کیا دیتا ہے
چار تنکوں کا نشیمن بھی مزا دیتا ہے
یہ خیال اور بھی دیوانہ بنا دیتا ہے

جس کے سائے میں نشیمن کی بنا ڈالی تھی
اچھا سودا ہے عجب جوش محبت ہے سلیم

دیکھتا ہوں تو وہی شاخ گلستاں میں نہیں
پاؤں زنداں میں نہیں ہاتھ گریباں میں نہیں

خیال یار کو رسوا کیا نہیں جاتا
خموش تھا تو شب و روز کی خموشی تھی
دبی ہوئی ہے محبت کی آگ سینوں میں
سلیم کیا کہوں لذت سوال کی اپنے

ہنسی لبوں پہ ہے لیکن ہنسا نہیں جاتا
جلا دیا ہے تو جل کے بجھا نہیں جاتا
کسی شرار سے شعلہ بنا نہیں جاتا
جواب سن کے بھی در سے ہٹا نہیں جاتا

میں عشق کا پیمانہ نگاہوں کو بناؤں
پھر دیکھ کہ جمتا ہے تری بزم کا کیا رنگ

تو حسن کو میرے لئے میخانہ بنا دے
تو شمع بنے اور مجھے پروانہ بنا دے

دنیائے اسلام

عرب آزاد حکومت چاہتے ہیں

لندن - ۱۷ ستمبر - آج صبح مصری سفارت خانے میں فلسطین کانفرنس کے عرب مندوبین جمع ہوئے اور خیال ہے کہ ابھی کانفرنس کے مکمل اجلاس سے پہلے ان کے دو جلسے اور ہوں گے - اجلاس غالباً جمعہ کو ہوگا -

عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عزام پاشا نے بتایا کہ عرب مندوبین برطانی وزیر خارجہ کی تقریر کے جواب کا مسودہ تیار کر رہے ہیں - بعض عربوں کے خیال میں یہ تقریر نامناسب حد تک ترش رہی ہے - اس بیان کی روشنی میں عرب کانفرنس کے سامنے پیش کرنے کے لیے اپنی جوابی تجویزیں تیار کریں گے -

آج تمام جماعتیں سرکاری طور سے رجائیت کا اظہار کر رہی تھیں - لیکن رعایت کرنے کو کوئی تیار نہیں ہے - باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اگر فلسطین میں ایک آزاد عرب حکومت کا اصول تسلیم کر لیا جائے تو ممکن ہے کہ عرب یہودیوں کے خاص خاص مطالبات کے متعلق فراخ دلی کے ساتھ کوئی مفاہمت کر لیں - لیکن ابھی اس اصول کو ماننے کے لیے نہ انگریز تیار ہیں اور نہ یہودی -

یروشلم کی اطلاع ہے کہ عرب اعلی کمیٹی کے ارکان جمعہ کو مفتی اعظم سے ملنے کے لئے اسکندریہ جا رہے ہیں -

دوسری طرف یہودی ایجنسی کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ کانفرنس کے متعلق ایجنسی کے رویہ میں کوئی کمزوری نہیں آئی ہے۔ یہودیوں کے مقاومتی تحریک کے خفیہ ریڈیو "صدائے اسرائیل" نے ایک بیان نشر کرتے ہوئے کہا کہ یافا اور تل ابیب میں بنکوں پر دہشت انگیزوں نے جو حملے کئے ہیں وہ دیوانگی کی حرکتیں ہیں جن کی یہودی آبادی میں کوئی تائید نہیں کرتا۔

لبنان بیروت آجکل یہودیوں کو غیر قانونی طور پر فلسطین میں داخل کرنے کی تحریک اپنے پورے شباب پر ہے۔ جو یہودی فلسطین میں داخل ہونا چاہتے ہیں انکو بیروت سے النبطیہ اور خیام ہوتے ہوئے المطلہ (فلسطین) تک پہونچا دیا جاتا ہے۔

خوب یہ ایجاد کی طرز جفا میرے لئے
ہر قدم منزل کا دھوکا ہر نظر جلوہ گری

لذت دیدار سب کو آسرا میرے لئے
صاف ہوتا جا رہا ہے راستا میرے لئے

تاریک ہے شب لو مگر پیش نظر ہے
صیاد سے گلچیں کے اشاروں پہ اشارے
باقی ہے مگر ساحل و دریا کی کشاکش
کہنے کو تو غنچوں کے لبوں پر ہے تبسم

جلیے مرے ہاتھوں میں گریباں سحر ہے
تم کو بھی کچھ اے اہل چمن اپنی خبر ہے
کشتی کو جو دیکھو تو ادھر ہے نہ اُدھر ہے
سینہ میں دل اک ایک نفس زیر و زبر ہے

محبت کی نظر بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے
زمانہ عظمت فرزانگی کے درس دیتا ہے
مری دیوانگی پہ سب کو آتی ہے ہنسی ایسی

توجہ میں بھی اون کی بے رخی معلوم ہوتی ہے
طبیعت مائل دیوانگی معلوم ہوتی ہے
مجھے سب کی ہنسی اپنی ہنسی معلوم ہوتی ہے

جفا کا ذوق نہیں یا وفا کا پاس نہیں
پتنگے شمع سے لپٹے ہیں شمع شعلوں سے
اُلجھ گیا ہوں گل و خار و ماہ و انجم میں

مجھے تو کوئی بھی رخ زندگی کا راس نہیں
بجا کسی کے تری بزم میں حواس نہیں
مرا ہی ذوق نظر اور مجھی کو راس نہیں

یہ نہ سمجھا کبھی مہر کامل
رخ بھی بدلا ہے کچھ نگاہوں نے

ہر قدم منزل زوال بھی ہے
کچھ نشاط آفریں ملال بھی ہے

خدا جانے نظر سے اون کی کیا ارشاد ہوتا ہے
تبسم اوس کے لب کا اوسکی آنکھوں کی ہنسی توبہ

مرا دل شاد ہوتا ہے کبھی ناشاد ہوتا ہے
جسے اپنی تباہی کا زمانہ یاد ہوتا ہے

حسن ہی کے سائے میں ہے سکو مسکن کی تلاش
ہر قدم صیاد کا دام و قفس پیش نظر
قلب ہی انسان کا نکلا حامل انوار حسن

ہوش کو جلوے کی بیہوشی کو دامن کی تلاش
اور مجھے اپنے چمن اپنے نشیمن کی تلاش
خاک میں سب مل گئی شیخ و برہمن کی تلاش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال یار تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر کبھی آئی ہو جو تیرے دل میں ہے

قند

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ - ۲۱ - ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۸

موسیو مولوٹاف کا تشریحی بیان

پیرس - ۲۰ ستمبر - امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمس برنز کی اسٹٹ گارڈ والی تقریر کا جواب دیتے ہوئے سوویٹ وزیر خارجہ موسیو مولوٹاف نے اس خیال کی تردید کی کہ پولینڈ کی مغربی سرحد پر دوبارہ غور کیا جائیگا۔

مولوٹاف کا جواب پولینڈ کی سرکاری اخباری ایجنسی کے نامہ نگار مقیم پیرس کی معرفت ایک بیان کی صورت میں شایع ہوا ہے۔

نامہ نگار کے بیان کے مطابق موسیو مولوٹاف نے کہا :-

"یہ اظہر من الشمس ہے کہ پولینڈ کی مغربی سرحد کا تعین برلن کانفرنس کر چکی ہے اور اس فیصلہ پر مارشل اسٹالن اور مسٹر کلیمنٹ اٹیلی کے ساتھ ساتھ خود صدر ٹرومین دستخط کر چکے ہیں اور جب جرمنی کے ساتھ صلح کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی کانفرنس ہوگی تو اس فیصلہ کی منظوری کا مرحلہ بھی ختم ہو جائیگا۔ برلن کانفرنس کے تاریخی فیصلہ کو پلٹا نہیں جا سکتا۔ سوویٹ حکومت کا نظریہ یہی ہے۔

پولینڈ کے علاقہ سے ۱۰ لاکھ جرمنوں کے تخلیہ اور ان کی جگہ اہل پولینڈ کے بسنے کا حوالہ دیتے ہوئے موسیو مولوٹاف نے نامہ نگار کی نقل کے مطابق کہا۔

پولینڈ اور جرمنی کے باشندوں کے ساتھ بیدردی اور ظلم کا تو کیا کہنا۔ اس تحریک کو کچلنے کا خیال بھی تصور میں نہیں آسکتا۔

مسٹر برنیز نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ پولینڈ کی مغربی سرحد کے مسئلہ کا حل اختتامی نہیں ہے۔ اسکا جواب دیتے ہوئے مولوٹاف نے نامہ نگار کے سامنے سوویٹ نظریہ کی وضاحت کی تھی۔

مولوٹوف نے کہا کہ برلن کانفرنس کے فیصلے کاغذ ہی تک محدود نہیں رہے بلکہ کانفرنس کے ختم ہوتے ہی انھیں عملی جامہ پہنایا جانے لگا ہے۔

ایک سال سے پولینڈ کی مغربی سرحد سوئن منڈی لاوڈر - مغربی نیسی کے متوازی قائم ہے۔ اس لائن کے کل مشرقی علاقے کا نظم و نسق دو سال سے حکومت پولینڈ کے ہاتھ میں ہے۔ ۲۰ - نومبر ۱۹۴۵ء ہی میں جرمن کی مجلس نگرانی نے پولینڈ سے جرمن آبادی کے تخلیے کی تجویز کو قبول کر لیا تھا۔

اس تجویز کے مطابق فوراً ہی پولینڈ سے ۳۵ لاکھ جرمنوں کا تخلیہ شروع ہو گیا۔ اور وہ جرمن میں برطانیہ اور سوویٹ اقتدار کے منطقوں میں بسنے لگے۔ اس دن سے آج کی تاریخ تک تخلیے کا سلسلہ بغیر کسی روک ٹوک اور مداخلت کے جاری رہا۔ ۴۰ لاکھ سے اوپر جرمن پولینڈ خالی کر چکے ہیں اور ان میں سے نصف سے زیادہ برطانی منطقے میں منتقل ہو چکے ہیں۔ ان جرمنوں کی جگہ دوسرے صوبوں سے پولینڈ کے باشندے بس رہے ہیں اور اس وقت تک پولینڈ کے مغربی علاقوں میں کئی لاکھ اشخاص بس چکے ہیں۔

یہ سب کچھ دوسرے ملکوں کے نمایندوں کی طرح امریکہ کے نمایندوں کو بھی بخوبی معلوم ہے۔

مندرجہ بالا واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پولینڈ کی مغربی سرحد کے تعین کو امریکہ، برطانیہ اور روس کی حکومتیں کس قدر اہمیت دے رہی تھیں اور یہ کسی حالت میں بھی کہ یہ فیصلہ آیندہ تجدید و ترمیم کے لئے پیش نہیں کیا جائیگا۔

تینوں حکومتوں نے پولینڈ کو سالیشیا اور دوسرے علاقے حوالے کر کے سرحد کے باب میں اپنی اپنی رائے پر مہر تصدیق لگا دی تھی۔ ان واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ برلن کی کانفرنس میں مارشل اسٹالن مسٹر اٹیلی اور صدر ٹرومین کے مشترکہ دستخطوں سے پولینڈ کی مغربی سرحد کے سلسلے میں جو فیصلہ کیا گیا تھا وہ حتمی اور آخری تھا۔ تمام دنیا میں حکومت کے صدور اور ان کے دستخطوں کا جو احترام کیا جاتا ہے وہ صرف یقین و اعتماد پر کہ جن فیصلوں پر ان کے دستخط ہیں ان کی پشت پر سیاسی و اخلاقی قوت ہے۔

موسیو مولوٹاف نے بیان ختم کرتے ہوئے کہا۔

"برلن کانفرنس کے تاریخی فیصلہ کو پلٹا نہیں جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت ایسا ممکن بھی نہیں ہے۔

فارورڈ بلاک مجلس عاملہ کی قرارداد

نئی دہلی - ۱۷ - ستمبر - آج کی نشست میں کل ہند فارورڈ بلاک کی مجلس عاملہ نے کانگریس کی طرف سے مرکز میں عہدوں کی قبولیت اور دستوری اسمبلی کو چلانے کی آمادگی پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ دستوری اسمبلی کے پلیٹ فارم کو اس غرض سے استعمال کیا جائے کہ برطانی سامراج کی قلعی کھول کر اور دستوری اسمبلی کی ناکارگی کا پردہ چاک کر کے عوام کے دماغ کو آزادی کی جدوجہد اور بعد جنگ انقلاب کے لیے تیار کیا جائے کل ہند فارورڈ بلاک کی مجلس عاملہ نے جو قرارداد پاس کی ہے اس کا متن یہ ہے۔

فارورڈ بلاک کی مجلس عاملہ کی رائے میں کابینی تجاویز کے سامراجی ہتھکنڈے کا پہلا منشا یہ ہے کہ انقلاب اگست اور آزاد ہند فوج کے انقلابی ولولوں کو عوام کے سینوں سے زائل کر دیا جائے۔ نئی قومی لہر کو دبایا جائے اور قوم کے ہاتھ پیر باندھ کر سامراج کی کمزور حیثیت کو پھر مضبوط کر لیا جائے۔ دستور ساز اسمبلی کے پردے میں ہندوستان کی غلامی کو نئی صورت میں مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس دلی صدمہ کے ساتھ کل ہند کانگرس کمیٹی کے فیصلہ کو جو اس نے دستوری اسمبلی کے متعلق کابینی وفد کی طویل میعاد تجاویز کی منظوری پر صادر کیا ہے اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے عارضی حکومت قائم کرنے کے فیصلے کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے۔

اس بات سے باخبر ہوتے ہوئے کہ ملک میں انقلاب کے خارجی اسباب ہموار ہو چکے ہیں اور پھر بھی لیڈری کے قدم پیچھے پڑ رہے ہیں۔ کل ہند فارورڈ بلاک کی مجلس عاملہ طویل اور گہرے سوچ بچار کے بعد اس نتیجے پر پہونچی ہے کہ دستور ساز اسمبلی کا بھانڈا پھوڑنے، ملک میں آزادی کی جدوجہد کی طرف عوام کی توجہ مبذول کرانے اور بعد جنگ کے انقلاب کی خاطر اہم کام انجام دینے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ دستوری اسمبلی کے پلیٹ فارم کو انقلابی مقاصد کے لیے کام میں لایا جائے۔

[illegible] اسمبلی میں منتخب ہوئے ہیں ہدایت کی [illegible] اسمبلی کے اندر اپنے [illegible] [illegible] کرتے ہوئے آزادی کی جدوجہد شروع [illegible] ہتھکنڈوں سے عوام کو باخبر رکھتے ہوئے عوام کو انقلاب کے لیے راستہ ہموار کریں۔

اس غرض سے کہ یہ اہم کام سچے انقلابی ارادے سے تکمیل کو پہونچ جائے مجلس عاملہ ایک مجلس مقرر کرتی ہے جو صدر اور اپنے دو نامزد ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ یہ کمیٹی دستوری اسمبلی کے تمام فارورڈ بلاک کے ممبروں کی رہنمائی کرے گی۔

فارورڈ بلاک کی مجلس عاملہ نے اپنی نشست میں عارضی حکومت سے کئی چیزوں کا مطالبہ کیا ہے۔ جو حسب ذیل ہیں۔

آزاد ہند حکومت اور اس کے تمام متعلقہ اداروں مثلاً آزاد ہند فوج، آزاد ہند دل اور آزاد ہند لیگ کے ممبروں کی رہائی جو ابھی تک ہندوستان اور ہندوستان سے باہر قید ہیں۔

عارضی حکومت صوبائی حکومتوں کو ہدایت کرے کہ اُن ممبروں کے لیے روزگار کی صورتیں نکالیں، ضبط شدہ رقمیں اور جائدادیں واپس کر دیں۔ پچھلی تنخواہیں ادا کر دیں۔ ان لوگوں اور ان لوگوں کے متعلقین کے لئے وظیفے اور پنشنیں مقرر کریں۔ جو سمندر پار لڑائی میں ہاتھ پیر سے بیکار ہو گئے یا موت کے گھاٹ اتر گئے مجلس عاملہ نے اس پر بھی زور دیا ہے کہ ان اداروں کے ممبروں کو قابلیت اہلیت اور ملازمت کی مدت کے لحاظ سے جنگی محکمے یا بیرونی سروسوں میں لگا دیا جائے۔

وسط دسمبر میں بمقام کلکتہ کل ہند فارورڈ بلاک کے اجلاس کی تجویز پاس کر کے مجلس عاملہ نامعلوم وقت کے لیے برخاست ہو گئی۔

معلوم ہوا ہے کہ کل ہند فارورڈ بلاک کی مجلس عاملہ کے اس فیصلے کا کہ اس کے تمام ممبر منظم جماعت بنکر دستوری اسمبلی کا فریب چاک کریں۔ دستوری اسمبلی میں کانگریس ٹکٹ پر چھ منتخب شدہ ممبروں پر اثر پڑ سکتا ہے۔ جن کے نام نامی یہ ہیں :-

مسز لیلا رائے اور مسٹر ستیہ رنجن بخشی (بنگال) مسٹر ایچ - وی - کماتھ اور مسٹر ایچ کھنڈیکر (سی - پی) پنڈت اشمبھر دیال تری پاٹھی - (یو - پی) اور مسٹر امیا کمار گھوش۔

یو - پی میں ہوم گارڈوں کی تنظیم

لکھنؤ - ۲۰ ستمبر - کل مسٹر سمپورنانند کی زیر صدارت ہوم گارڈ کمیٹی کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں یو - پی ہوم گارڈ اسکیم مکمل کر لی گئی - ہوم گارڈ میں بھرتی قطعی رضا کارانہ نوعیت کی ہوگی - اور شروع میں یہ اسکیم صوبہ کے نو شہروں میں یعنی - کانپور - لکھنؤ - الہ آباد - بنارس - آگرہ - میرٹھ - بریلی - علیگڈھ اور سہارنپور نافذ کی جائیگی۔

ہر شہر میں ہوم گارڈ کی تعداد مقرر کر دی گئی ہے۔ لکھنؤ میں پانچسو - کانپور میں ۸۰۰ اور الہ آباد میں ۴۰۰ والنٹیر ہوں گے اس میں ۲۰ سے ۴۰ سال تک کی عمر کے اچھی صحت والے اور اچھے چال چلن کے لوگ بھرتی کئے جائیں گے۔

والنٹیروں کے انتخاب کا کام ہوم منسٹر کے پارلیمنٹری سکریٹری ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ہوم گارڈوں کی بھرتی اور تربیت کے لیے مقرر کردہ ایک اسپیشل مجسٹریٹ پر مشتمل ایک کمیٹی کرے گی۔ اس کے علاوہ جن جن علاقوں میں بھرتی ہوگی وہاں کے مقامی اور غیر سرکاری آدمی اس کمیٹی میں لیے جائیں گے۔

ہوم گارڈ کو ورزش - فوری طبی امداد معمولی فوجی قواعد - لاٹھی چلانا - چاند ماری - آگ بجھانا اور دوسری ضروری پولیس کی ڈیوٹیاں لگائی جائیں گی۔

ہر والنٹیر کو مفت خوراک اور رہائش کے علاوہ بیس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملیگا - جب کسی ہوم گارڈ کے ممبر کو باقاعدہ ڈیوٹی پر بلایا جائیگا تو ان کو ایک روپیہ روزانہ بطور الاؤنس ملیگا۔

بنگال کی وزارت

بنگال کونسل میں تحریک التوا اور وزیر پر عدم اعتماد کی دونوں تحریکیں نامنظور ہو گئیں کیونکہ یورپین جنکی تعداد ۲۵ کی کونسل میں ۲۵ ہے وہ غیر جانبدار رہے۔

اسٹرائک اور گرفتاری

مغربی دریا کے قریب فیکٹریوں کے تقریباً ۲ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے انکا مطالبہ ہے کہ مزدوری - مہنگائی - الاؤنس اور بونس میں اضافہ کیا جائے - اور شفٹ کے لئے بہتر گھنٹے مقرر کیے جائیں اور دوسری سہولتیں مہیا کی جائیں۔ باقی ملوں میں بھی اسٹرائک کرانے کی کوشش کی گئی تھی - لیکن اسمیں کامیابی نہ ہوسکی - اور اس کے نتیجہ میں مل مزدوروں اور کمیونسٹوں میں خشت باری ہوئی - جس میں تقریباً ۵۰ - آدمی زخمی ہوئے۔

اسکی وجہ سے شہر میں سنسنی پھیل گئی - لہذا شہر کے امن و امان کے خیال سے کچھ کمیونسٹ لیڈروں کو حکام نے گرفتار کر لیا ہے۔

مزدور سبھا نے مطالبات منظور ہونے اور گرفتار لیڈران کی رہائی تک ہڑتال جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مسرس سلطان نیازی - ٹی - کے - چترویدی سونے لال کمیونسٹ لیڈر اور ۲۶ دیگر کمیونسٹ ورکرس کے علاوہ تقریباً ۵۰ مزدور گرفتار کئے گئے ہیں۔ یہ گرفتاریاں ڈیفنس آف انڈیا رولس کے ماتحت ہوئی ہیں۔

یو - پی - گورنمنٹ نے بلانوٹس کے ہڑتال کرنے ملوں کے پھاٹکوں پر پکٹنگ کرنے کو غیر قانونی قرار دیدیا ہے۔

کمیونسٹ پارٹی کے کچھ ممبروں کی گرفتاری سے کانپور کے مزدوروں کی حالت بہت کچھ کنٹرول میں آگئی ہے نارتھ ویسٹ ٹینری اور کوپرایلن کے علاوہ تمام ملوں اور کارخانوں میں پوری حاضری سے کام ہو رہا ہے۔

دفعہ ۱۴۴

شہر کانپور اور چھاؤنی کے حدود کے اندر پانچ آدمیوں سے زیادہ جمع ہونے اور بلا خاص اجازت کے معمولی مذہبی جلوسوں کے علاوہ جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی گئی ہے ہتھیار لیکر چلنے - نعرے لگانے - اینٹ - پتھر جمع کرنے کی بھی ممانعت کی گئی ہے - اور پولیس کو سختی سے ان احکامات کی پابندی کرانے کی ہدایت کی گئی ہے

اسٹیشنری اور کاغذ

اسٹیشنری اور کاغذ کے تیار شدہ سامان کے بلا حکومت کی اجازت کے باہر بھیجنے کی ممانعت کر دی گئی ہے اور اس حکم کے خلاف ورزی کرنیوالوں کو سخت سزا دی جائیگی۔

مسٹر آئی - یو - الیکزنڈر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ بہت ممکن ہے کہ ۳۰ - ستمبر ۱۹۴۶ء کو اینٹوں پر سے کنٹرول ہٹ جائے - لہذا میں اینٹوں کے بھٹے کے مالکوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اینٹوں کی موجودہ کنٹرول قیمت کو بدستور قائم رکھنے میں مدد کریں - اگر کنٹرول اٹھنے کے بعد اینٹوں کی قیمت بڑھی تو مجھکو کوئلے کے برادے کی تقسیم پر از سر نو غور کرنا ہوگا - اور صرف انہی بھٹوں والوں کو کوئلہ دیا جائیگا جو اینٹ کی قیمت بدستور قائم رکھنے میں میرے ساتھ تعاون کریں گے - ستمبر کے بعد کوئلہ کی تقسیم پر سے کنٹرول نہیں ہٹ رہا ہے۔

شیڈول کاسٹ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ -

یو - پی کاسٹ فیڈریشن کے چیرمین نے میرے پاس یہ عرضداشت بھیجی ہے کہ پریس کے کچھ حلقوں میں شیڈول کاسٹ کے خلاف اس قسم کا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ کانپور کی حال کی ہڑتالوں میں طاقت کے استعمال کو سراہ رہے ہیں اور انھوں نے حصہ لیا ہے اور چیرمین موصوف کا کہنا ہے کہ پریس اس قسم کی خبروں کی کوئی تردید شایع کرنے کو تیار نہیں ہے۔

میں تصدیق کرتا ہوں کہ شیڈول کاسٹ ایک سیاسی پارٹی کی حیثیت سے کام کرتی ہے اور وہ ان باتوں سے علیحدہ ہے اور شیڈول کاسٹ فیڈریشن نے امن و امان قائم رکھنے میں مدد کی ہے۔

یونیورسٹی

کانپور یونیورسٹی کمیٹی نے حال میں ایک رزولیوشن پاس کیا ہے - جس میں یو - پی - گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ امپیریل شوگر انسٹیٹوٹ کانپور سے ہٹا کر کسی دوسرے شہر میں لیجانے کے ارادہ کو ترک کر دیں - کیونکہ یہ انسٹیٹوٹ کانپور یونیورسٹی کے لیے مفید ثابت ہوگا۔

یونیورسٹی آف کانپور کمیٹی نے کمیٹی کے لیے قواعد و ضوابط بنانے کے لئے مندرجہ ذیل ممبران کی ایک کمیٹی بنائی ہے :-

ڈاکٹر برجندر سروپ - ڈاکٹر جواہر لال - پرنسپل کالکا پرشاد بھٹناگر - سر پدم پت سنگھانیہ - لالہ رام رتن گپتا - لالہ رامیشور پرشاد باگلا۔

رنٹ کنٹرول

یو - پی - چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ کرایہ کے کنٹرول بل کی اس طرح پر ترمیم کرنے کی ضرورت ہے کہ کرایہ دار زیادہ کرایہ پر دوسرے کرایہ داروں کو اپنے مکان میں رکھ کر فائدہ نہ اٹھا سکیں - مالک مکان کے کرایہ بڑھانے کے ساتھ ہی کرایہ داروں کو زیادہ سے زیادہ کرایہ پر مکان اٹھانے کی اجازت دینا بڑی ناانصافی ہے۔

۳ پختہ سڑکیں

یو - پی - گورنمنٹ نے ضلع کانپور کے لیے تین پختہ سڑکیں بنانے کی منظوری دیدی ہے - جس کا کام بہت جلد شروع ہونیوالا ہے۔

حکم امتناعی

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے جوہی میں ایک مکان گرانے کے خلاف سول جج صاحب کی عدالت سے حکم امتناعی جاری ہوا ہے - مالک مکان ٹھاکر رام ناتھ سنگھ کا دعویٰ یہ تھا - کہ یو - پی - گورنمنٹ نے مکانات کے حصول اور انہدام کی تمام کارروائیوں کو ملتوی اور بند رکھنے کا حکم دیا تھا - لہذا بورڈ کی مکانات کے گرانے کی کوشش کرنا - اس حکم کے خلاف ہے - چنانچہ عدالت نے مکان کے گرانے کے روکنے کا حکم صادر کر دیا ہے۔

ٹیچرس ایسوسی ایشن

کانپور ٹیچرس ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ میں یہ طے کیا گیا ہے کہ ٹیچروں کے مطالبہ کے لیے جس ادارہ کا افتتاح ہونیوالا ہے - اسمیں آنریبل بابو سمپورنانند وزیر تعلیم کو مدعو کیا جائے۔

اردو کانفرنس

معلوم ہوا ہے کہ حافظ محمد صدیق صاحب کی صدارت میں کانپور میں ایک آل انڈیا اردو کانفرنس کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور مجلس استقبالیہ کی صدارت کے لیے پرنسپل مسٹر عبدالشکور صاحب سے درخواست کی گئی ہے۔

کرنیل نرنجن سنگھ گل

کرنیل نرنجن سنگھ گل سابق صدر بیٹھک بورڈ ۱۹ - ستمبر کو کانپور تشریف لائے - اسٹیشن پر آپ کا زبردست استقبال کیا گیا - شام کو تلک ہال میں آپ نے پبلک ہال کے سامنے تقریر کی اور ۲۰ - ستمبر کو آپ نے ڈی - اے - وی - کالج اور بی - ان - ایس ڈی کالج کے طالبعلموں کے سامنے تقریر کی - آج بھی آپ نے ایک پریس کانفرنس کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

شہر کی حالت

خدا کا شکر ہے کہ شہر کی حالت نہایت بہتر ہے اور بالکل امن و امان ہے - پولیس کے انتظامات نہایت اچھے اور قابل تعریف ہیں - اگرچہ لوگ خوفزدہ ضرور ہیں - لیکن پولیس کے انتظامات سے مطمئن ہیں اور ہم کو امید ہے کہ شہر کے ہندو مسلمان شہری حقوق کا خیال کرتے ہوئے رواداری کا برتاؤ کریں گے - کیونکہ اسی رواداری میں کانپور کے کل باشندگان کا فائدہ ہے۔

شوگر

پنڈت چنی لال مصرا شوگر مارکٹ کے ماہر ہیں اور ان کا خیال ہے کہ کانپور ضلع اور شہر کے لیے جو کوٹہ ۱۶ ہزار ۸ سو شکر کی بوریوں کا حکومت نے مقرر کیا ہے وہ کافی ہے اور اس کوٹہ میں پبلک کے علاوہ ہوٹل، حلوائی، ریسٹورنٹ شربت والے - مصری اور گٹے والے سب مطمئن ہو سکتے ہیں - علاوہ اسکے ہندو اور مسلم تہواروں کے موقع پر بھی کافی شکر دی جا سکتی ہے۔

آپکا خیال ہے کہ جو کوٹہ اس وقت کانپور کو مل رہا ہے وہ پورا خرچ نہیں کیا جاتا ہے بلکہ اس میں سے بچا لیا جاتا ہے - آپکے خیال میں یہ بچانے کی اسکیم غلط ہے اور اس سے پبلک کو تکلیف ہوتی ہے

وہ اس سلسلہ میں ایک مکمل اسکیم حکومت کے سامنے

یورپ اور امریکہ کے تہذیب یافتہ انسان کسی قدر تیزی کے ساتھ ترقی کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ آپ کو ذیل کے چند واقعات سے ہوگا۔

یہ واقعات اس قدر دلچسپ ہیں کہ آپ ان کو پڑھنے کے بعد یورپ اور امریکہ کے مردوں اور وہاں کی عورتوں کو ترقی کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔

آپ کو یہ تو معلوم ہوگا کہ تجارتی کمپنیاں اپنے مال کی فروخت کے لئے ایجنسیاں قائم کرتی ہیں مگر یہ بات آپ شاید پہلی مرتبہ سُن رہے ہیں کہ امریکہ میں عاشق و معشوق کو ملانے کی ایجنسیاں قائم ہو رہی ہیں۔ جن کا یہ کام ہے کہ اگر کوئی عورت کسی مرد کو دل دے بیٹھی ہو اور اس کے آغوش کی گرمی سے لطف اندوز ہونے کے لئے بے قرار ہو تو اسکی تمنائے وصال کو بر لانے کے لئے دوڑ دھوپ کی جائے۔ اسی طرح اگر کوئی مرد کسی پری رو سے وصل کے لئے تڑپ رہا ہو تو اس مرد سے "خدمت" کا معاوضہ لے کر اسکی محبوبہ کو اس کے آغوش میں لا کر سلا دینے کا بندوبست کیا جائے

امریکہ کے ترقی یافتہ انسانوں کی روشن خیالی ملاحظہ ہو کہ یہ ایجنسیاں کھلم کھلا اپنا کام کر رہی ہیں مگر کسی کو ان پر اعتراض کرنے کی ہمت نہیں۔ کیونکہ امریکہ کا ہر بڑے سے بڑا آدمی اس قسم کی کسی نہ کسی ایجنسی سے فائدہ اُٹھا چکا ہے۔

آپ یہ نہ سمجھئے کہ یہ ایجنسیاں صرف کنوارے مردوں اور عورتوں کی اس قسم کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں بلکہ شادی شدہ مرد اور عورتیں بھی جن پر عشقبازی کا دورہ پڑتا ہے۔ ان ایجنسیوں سے کام لیتی ہیں۔ یہ ہے امریکہ کے مہذب انسانوں کی ترقی۔

امریکہ میں تہذیب کی اس زبردست ترقی کا حال سُن لینے کے بعد آپ کو فرانس کے علمبرداران تہذیب کے کارناموں کی داستان سُن کر اور بھی زیادہ لطف آئیگا۔

پیرس کے بارہ میں لندن کے اخبارات میں یہ پر کیف معلومات شایع ہوئی ہیں کہ وہاں اس وقت تقریباً دس ہزار کلب اور چکلے ایسے ہیں جہاں کھلم کھلا حرام کاری کا بزنس ہوتا ہے۔ اس مزید انکشاف کے بعد آپ کو یہ معلوم کر کے اور بھی دلچسپی ہوگی۔ کہ ان کلبوں میں بڑے سے بڑے اور اونچے سے اونچے خاندانوں کی عورتیں جی بہلانے کے لئے آتی ہیں اور رازداری کے وعدے پر اُن عورتوں نے اپنے نام اور پتے کلبوں کے رجسٹروں میں درج کرا رکھے ہیں۔

اس میں مصلحت یہ ہے کہ اگر کوئی مرد ان جیسی عورت کے ساتھ ہم آغوش ہونے کا تمنائی ہو تو ان کو فوراً بذریعہ ٹیلیفون مطلع کر دیا جائے اور یہ کار خیر کو انجام دینے کے لیے آن موجود ہوں۔

اسلامی ملکوں کیلئے مولانا آزاد

نئی دہلی۔ ۱۶۔ ستمبر۔ یونائٹڈ پریس آف انڈیا کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے محکمہ امور خارجہ نے طے کیا ہے کہ وہ مولانا ابو الکلام آزاد کو پیغام خیر خواہی لے کر مشرق وسطی کے اسلامی ملکوں کو بھیجے۔ امید کی جاتی ہے کہ مولانا آزاد کانگریس کے اجلاس کے بعد ہی اس مقصد کو لے کر ہندوستان سے روانہ ہو جائیں گے۔

بھونرا

جہاں حسین و دلفریب پھول ہوتے ہیں۔ وہاں بوفا بھونرے بھی پہونچ جاتے ہیں۔

رتنا تھک کر ایک پتھر پر بیٹھ گئی۔ مسوری کی خوشگوار آب و ہوا نے اس کی گری ہوئی صحت کو بحال کر دیا تھا۔ دور دور تک سبز پہاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ ان پہاڑیوں کے پیچھے سورج غروب ہو رہا تھا۔ رتنا گلابی رنگ کی ساڑی میں ملبوس موسم بہار کا ایک کھلا ہوا گلاب نظر آ رہی تھی۔ کرشن کانت نے مسکرا کر کہا:۔

رتنا کیا تم جانتی ہو کہ تم کتنی خوبصورت ہو۔ تمہاری نیلی نیلی آنکھیں پربھات کا کیف پیدا کرتی ہیں، تمہاری آواز میں جنت کی موسیقی پنہاں ہے، تمہارے دلفریب رخساروں نے شفق کی سُرخی چرا لی ہے۔

رتنا کا دل خوشی سے لبریز ہو اُٹھا، ڈوبتے ہوئے سورج کی کرنیں، درختوں کی چوٹیاں گوندھ رہی تھیں، پرندوں کے جھنڈ پتلی پتلی لکیریں بن کر آسمان کی بلندیوں میں اُڑتے جا رہے تھے۔ کرشن کانت نے رتنا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا:۔

مجھے تم سے ابدی محبت ہے، میری محبت ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ایک پرندہ پاس کے درخت سے اُڑا اور چہچہاتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔

پھر موسم بہار اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ آ گیا تھا۔ کرشن کانت اور رادھا رانی مسوری کی سبز پہاڑیوں میں گھومتے پھر رہے تھے۔

بدنصیب رتنا دہلی جانے کے دو ماہ بعد ہی فوت ہو گئی تھی۔ کرشن کانت کی نظر رادھا رانی پر پڑی۔ وہ حسین اور تعلیم یافتہ تھی۔ شادی ہوتے ہی کرشن کانت اسے سیر کرانے مسوری لے آیا تھا۔ چلتے چلتے دونوں ایک پہاڑی آبشار کے پاس آ پہونچے۔ پانی ایک چادر کی شکل میں گہرے کھڈ میں گر رہا تھا۔ شام کے کامل سکوت میں گرتے ہوئے پانی کی آواز میں کانوں کو بھلی محسوس ہو رہی تھی۔ اپنی نیلی ساڑی میں رادھا بیحد حسین نظر آ رہی تھی۔ کرشن کانت اس کے چہرہ کی طرف دیکھتا ہوا بولا:۔

رادھا کیا تم جانتی ہو کہ تم کتنی خوبصورت ہو، سرسبز وادی میں کھلے ہوئے نیلوفر کی طرح جاذب نظر، مجھے تم سے ابدی محبت ہے، پاس کے درخت سے ایک پرندے کی دلخراش چیخ سنائی دی۔

سنہ ۱۹۴۲ء کی تحریک پر کتاب لکھی جا رہی ہے

لکھنؤ۔ ۱۵۔ ستمبر۔ مسٹر گوبند سہائے پارلیمنٹری سکریٹری ان دنوں اپنی اس کتاب کو تصنیف کرنے میں منہمک ہیں جس میں سنہ ۱۹۴۲ء کی تحریک آزادی کی مکمل تاریخ پیش کی گئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کتاب کے کئی باب مقرر کئے گئے ہیں اور تحریک کے مختلف پہلوؤں اور نتایج پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب کانگریس کے آیندہ سالانہ اجلاس سے پہلے شایع ہو جائے گی۔

برما کی عورتیں

(از جناب کوثر حسین صاحب رضا اجمیری)

یوں تو اس وقت دنیا کے قریب قریب ہر حصہ میں آزاد خیال عورتیں ملیں گی۔ لیکن جتنی آزادی برما کی عورتوں میں ملیں غالباً کہیں نہیں ملیں گی۔ یہاں کی عورتیں انتہا سے زیادہ آزاد اور غیر تابع اور خود مختار ہوتی ہیں مردوں کو عورتوں کے معاملات میں بولنے کا کوئی حق نہیں وہ اپنی مرضی اور اپنے ہی خیال کے مطابق ہر ایک اپنا کام کرتی ہیں۔

آزاد ہونے کے باوجود برما کی عورتیں جفاکش خلیق اور انتہا سے زیادہ خوش مزاج ہوتی ہیں اور دوسرے ملکوں کی طرح وہ کاہل نہیں ہوتیں بلکہ وہ کچھ نہ کچھ کرتی ہی رہتی ہیں اور کام کرنے سے وہ ہرگز اپنا جی نہیں چراتیں۔ سخت سے سخت کام کو وہ نہایت فراخدلی اور تندہی کے ساتھ کرتی ہیں اور تجارت یہاں کی عورتیں کا خاص پیشہ ہے۔ اور اس کی تمام ذمہ داریاں عورتوں ہی کے سر ہوتی ہیں۔ مرد عورتوں کے مقابلہ میں اچھی تجارت نہیں کر سکتے۔ جبتک کہ وہ عورتوں سے مشورہ نہیں کر سکتے۔ جبتک کہ وہ عورتوں سے ان کو کسی کام میں کامیابی نہیں ہوتی۔ گویا برما کی تجارت تمام کی تمام عورتوں ہی کے ہاتھ میں ہے۔ محض غریب عورتیں ہی تجارت نہیں کرتی ہیں بلکہ ہر طبقہ کی عورتیں خواہ وہ غریب ہوں یا امیر یکساں طور پر تجارت سے دلچسپی لیتی ہیں۔ برما کے علاوہ غیر ممالک سے بھی نہایت کامیابی کے ساتھ تجارت کی جاتی ہے۔

گاؤں کی تمام دوکانوں کا انتظام عورتوں ہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ یہ دوکانیں نہایت خوبصورتی سے سجائی جاتی ہیں اور ان پر شادی شدہ اور غیر شادی شدہ دونوں قسم کی عورتیں نہایت ہی خوشنما اور دیدہ زیب لباس میں ملبوس بیٹھتی ہیں۔ ان کے چہروں پر ہر وقت مسکراہٹ کھیلتی رہتی ہے۔ اور گاہکوں کا نہایت ہی خندہ پیشانی سے استقبال کرتی ہیں اور بڑے ہی اخلاق سے وہ اُن سے پیش آتی ہیں۔

برما کی عورتوں میں زیبائش کا مادہ بہت ہوتا ہے ان کا لباس نہایت ہی خوبصورت اور جاذب نظر ہوتا ہے وہ اپنے کو سنوارنے کی انتہائی کوشش کرتی ہیں۔ کسی قدر ڈھیلا ریشمی یا سلک کا جیکٹ پہنتی ہیں اور کندھے پر نہایت ہی سرخ رنگ کا ریشمی رومال ڈالے رہتی ہیں۔ اور سر کو کسی چیز سے نہیں ڈھکتی ہیں۔ لیکن اپنے بالوں کو سر کے چاروں طرف کچھ اس طرح سے لپٹتی ہیں کہ ان کی خوبصورتی میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے۔ نازک مگر بہت خوبصورت چھتریاں اور جو کہ رنگین ہوتی ہیں عام طور پر یہ برمی عورتیں اسکو بہت زیادہ استعمال کرتی ہیں۔

شادی کے معاملات میں بھی برما کی عورتیں بہت خود مختار ہوتی ہیں۔ ان کو اپنے بڑوں سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ اپنی ہی مرضی سے شادی کرتی ہیں۔ اگر کسی عورت کو کسی مرد سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ اس کو آخر وقت تک نبھاتی ہے۔ اگر عاشق اپنی محبوبہ سے ملنا چاہتا ہے تو عموماً شام کے وقت اس کے مکان پر جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں کی لوگوں کا مقولہ ہے کہ صبح کے وقت عورتیں عموماً چڑچڑی ہو جاتی ہیں اور دوپہر کے وقت ان کے مزاج میں گرمی آ جاتی ہے لیکن شام کے وقت وہ بہت زیادہ خوش مزاج ہنس مکھ اور ہر دلعزیز ہو جاتی ہیں۔

عورت اپنے عاشق کا نہایت ہی خندہ پیشانی سے استقبال کرتی ہے اور جبتک وہ اس کے مکان پر بیٹھا رہتا ہے وہ اس کی بہت خاطر داری کرتی ہے اور رخصت ہوتے وقت وہ اپنے عاشق کو ایک قسم قسم کا چرٹ پیش کرتی ہے۔

شادی کے بعد میاں اور بیوی دونوں کے حقوق برابر ہوتے ہیں۔ شادی کے پہلے عورت کے پاس جو کچھ رقم اور جائداد ہوتی ہے وہ شادی کے بعد بھی اس کی رہتی ہے۔ مرد اس میں سے کچھ نہیں لے سکتا ہے اسی طرح مرد کی جائداد میں عورت کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اور میاں بیوی جو کماتے ہیں وہ ایک مشترکہ رقم کہلاتی ہے۔ لیکن خاوند اپنی بیوی کی مرضی کے خلاف اس میں سے کچھ خرچ نہیں کر سکتا ہے۔

برما کی عورتیں طلاق کو بہت کم پسند کرتی ہیں اور اس کا رواج بھی بہت کم ہے۔ ہر کام میں عورتیں خود مختار ہوتی ہیں۔ لیکن طلاق کے معاملہ میں اُنکو اپنے بزرگوں سے مشورہ لینا پڑتا ہے۔ اول تو طلاق کی نوبت ہی نہیں آتی اور اگر بالفرض اسکی اجازت مل جائے تو میاں اور بیوی اپنی اپنی ذاتی جائداد یا رقم کے مالک رہتے ہیں اور مشترکہ رقم باہم تقسیم کر لی جاتی ہے۔

برما کی عورتوں میں آجکل تعلیم کا رواج عام ہے بہت سی عورتیں کالج میں تعلیم پاتی ہیں۔ تہذیب عورتیں مردوں کی طرح جرٹ پیتی اور پبلک جلسوں میں حصہ لیتی ہیں۔ موسیقی اور ناچ سے بھی وہاں کی عورتیں زیادہ دلچسپی لیتی ہیں۔ جگہ جگہ ناچ اور گانے کے اسکول تعلیم کے لئے کھول دیئے گئے ہیں۔

غرض برما کی عورتیں انتہا سے زیادہ ترقی پسند آزاد خیال اور خود مختار ہوتی ہیں۔ لیکن خوبی یہ ہے کہ ہر کام کی بھلائی اور برائی کو وہ خود سمجھ سکتی ہیں اسلیے ان کو کسی سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں۔

وفادار کتا

(از جناب شیام سندر آزاد)

پُرانے زمانے کی بات ہے کہ کسی شہر میں ... تھا۔ اس کے پاس ایک کتا تھا جو اسے ... رات کو کتا پہرہ دیا کرتا اور مالک مزے کی ... اسی طرح کئی سال گذر گئے۔ ایک روز ... مزے کی نیند سو رہا تھا۔ اس کے گھر میں ... اُنھیں دیکھ کر بھونکا۔ مالک کی آنکھ کھلی ... بھونکا چور بھاگ گیا۔ ادھر مالک تلوار لیکر ... چوروں سے لڑے مگر چور تو بھاگ گئے ... کو کوئی چور نہ ملا تو اُسے بڑا غصہ آیا ... بہت مارا۔ کتا چپ چاپ مار کھاتا ... تو چور پھر آئے۔ اس بار کتا نہیں بولا ... لیکر چل پڑے تو کتا بھی اُنھیں ... قریب کے جنگل میں پہونچکر چوروں نے تمام روپیہ اور دوسرا سامان ایک گڑھا کھود کر اس میں دبا دیا۔ اور چلے گئے کتے نے جب جگہہ دیکھ لی۔ تو واپس گھر چلا گیا۔ جب صبح ہوئی تو امیر آدمی کو پتہ چلا کہ اس کا روپیہ چوری ہو گیا ہے ... سے بہت رنج ہوا۔ ادھر کتا مالک کے سامنے اسکی قیمتی گھڑی اُٹھا کر اس جنگل کی طرف بھاگ پڑا۔ اور اس گڑھے پر گھڑی رکھکر زمین کھودنے لگا۔

چونکہ مالک اور دوسرے آدمی اُس کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ جب اُنھوں نے دیکھا کہ یہ زمین کھود رہا ہے تو وہ کہنے لگے کہ ضرور کوئی خاص بات ہے۔ پس اُنھوں نے گڑھے کو کھودا تو اس میں سے تمام مال نکل آیا۔ مالک بڑا خوش ہوا اور اس نے کتے کو گلے سے لگا لیا۔

دیکھا بچو! یہ ہوتی ہے اصلی وفاداری!

... شاہ ظفر کی فلم بھی تیار ...

... میں قومی حکومت کے قیام کے بعد فلمی ... انقلاب عظیم کے آثار دکھائی دے رہے ... بمبئی کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے ... سازوں نے چند ایسی تصاویر کی ابتدائی ... کر دی ہیں۔ جن کو اگر قومی حکومت سے ... تا تو شاید حکومت ہند فلمسازوں کو جیل ... دیتی ہیں۔

... کو معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ بمبئی ... فلم کمپنی نے ہندوستان کے آخری تاجدار ... کی فلم کی ابتدائی تیاریاں شروع کر دی ... میں کہ ۱۸۵۷ء کے انقلاب انگیز واقعات ... پر پیش کیا جائیگا۔ اس کو علاوہ "جواہر لال ... " نیتاجی " اور اسی نوعیت کی درجنوں ... کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔

ہم کو خوشی ہے کہ ہندوستان کے فلمسا... قومی اور ملکی تصاویر کی جانب توجہ تو کی لیکن ... ساتھ ہی ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان تصاویر کو ... کے ساتھ تیار کی جائے تاکہ یہ تصویریں اپنے ... کر سکیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر ان تصویر ... نے حسب عادت عوام کی دلچسپی کے لیے ... کرنیکی کوشش کی تو یہ تصاویر اپنے معیار سے ...

"نیک پروین"

ڈائرکٹر یوسف کی مسلم سوشل تصویر نیک ... ایسی ایثار پیشہ مسلم خاتون کی داستان ہے جس ... کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔ "نیک ... آج سے بیس سال قبل آغا حشر نے سپرد قلم ... اب از سر نو تحریر کرانے کے بعد پردہ فلم پر پیش ... راگنی۔ الماس۔ یعقوب۔ بیشو دھرا۔ کا... ممتاز اداکار اس تصویر میں کام کر رہے ہیں ... کے بارہ میں جو رپورٹ ابتک موصول ہوئی ہے ... پتہ چلتا ہے کہ یہ سال رواں کی بہترین مسلم ...

نئی بھوپال کونسل کے ...

بھوپال۔ ۱۵۔ ستمبر۔ گذشتہ جنوری میں ... کی اعلان کردہ دستوری اصلاحات کے مطابق ... نئی لیجسلیٹو کونسل کے انتخابات موسم سرما میں ... انتخابات بالغ حق رائے دہی پر ہوں گے ...

ادارۂ اقوام کیلئے ہندوستان ...

نئی دہلی۔ ۱۶۔ ستمبر۔ ادارۂ اقوام متحدہ ... جو ۲۳۔ اکتوبر کو منعقد ہونیوالا ہے ہند... اراکین کا انتخاب قطعی طور پر ہو گیا ہے ... وفد میں مندرجہ لکشمی پنڈت، ڈاکٹر ... سر محمد ظفر اللہ، جسٹس ایم۔ سی چاگلا اور حیدر ... علی یار جنگ ہندوستانی ریاستوں کے نمایند...

ارشاد نبوی

مسلمانو مصافحہ کیا کرو۔ اس سے کینہ جاتا رہیگا اور آپس میں تحفے دیا کرو۔ تاکہ دشمنی کم ہو اور محبت زیادہ ہو۔

تعصب یہ ہے کہ اپنی قوم کی ناجائز فعل میں امداد کی جائے۔

تقدیر کو اگر کوئی چیز پلٹ سکتی ہے تو وہ دعا ہے اور مقررہ عمر میں اضافہ صرف نیک عمل ہی سے ہو سکتا ہے۔ گناہ کا ارتکاب رزق سے محرومی کا سبب بن جاتا ہے۔

دو مسلمان جب ملاقات کر کے مصافحہ کرتے ہیں تو اس سے پہلے کہ وہ دونو علیحدہ ہوں۔ ان کے گناہ صغیرہ بخش دیے جاتے ہیں۔

ماں: بیٹی:۔ میں نے تم سے کئی دفعہ کہا ہے کہ جب تمھارے بزرگ بول رہے ہوں تو درمیان میں نہ بولا کرو۔ مگر تم نے ذرا پروا نہیں کی۔

بیٹی:۔ میں نے کئی مرتبہ تجربہ کیا ہے مگر وہ چپ ہی نہیں رہتے۔

ایک صاحب۔ اپنے لڑکے کے متعلق اپنے دوست سے شکایت کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ایسا نالایق لڑکا میں نے آجتک نہیں دیکھا۔

دوست:۔ تم اُسے سمجھاؤ۔ وہ یقیناً راہ راست پر آجائے گا۔

باپ:۔ مگر مشکل یہ ہے کہ وہ صرف بیوقوں کی سُنتا ہے۔ میرے خیال میں تم اُسے سمجھاؤ۔

جج:۔ (ملزم سے) تم پر مدعی نے لوٹا چُرانے کا الزام لگایا ہے۔ تمھارا کوئی وکیل ہے یا نہیں؟

ملزم:۔ حضور بھلا لوٹے کی قیمت سے کوئی وکیل جا سکتا ہے؟

ایک پھل میں پانچ مختلف مزے

امریکہ میں سان فرانسسکو کے باغ کے درخت ایسا عجیب و غریب پھل لگتا ہے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے ساری دنیا میں اپنی نظیر آپ ہے۔ اس پھل میں یہ عجیب و غریب خصوصیت ہے کہ اس کے ایک دانے میں ایک ہی پھل میں مختلف قسم کے مزے ہوتے ہیں۔ یہ پھل دیکھنے میں آم جیسا ہوتا ہے مگر اسکی بناوٹ پنج گوشیہ ہوتی ہے۔ اس کے جس گوشہ کو تراش کر چکھا جائے۔ اس کا مزہ دوسرے گوشہ سے مختلف ہوتا ہے۔ سان فرانسسکو کا یہ عجیب و غریب پھل غالباً بہت زیادہ مہنگے داموں فروخت ہو سکتا تھا اور دنیا کے بڑے بڑے شہروں میں امرا زیادہ سے زیادہ زر کثیر صرف کر کے اس کو منگاتے لیکن اس پھل کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کا درخت سال بھر میں صرف دو مرتبہ پھل دیتا ہے اور ایک درخت میں ایک پھل سے زیادہ نہیں لگتا۔ کوشش کی گئی کہ اس کا بیج حاصل کر کے کسی دوسری جگہہ اسکی کاشت کی جائے۔ مگر اس کا بیج ہی نہیں ہوتا۔

((از بابو پری پورنانند ورما صاحب))

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم صوبہ یو۔پی کی ۵۹ ویں سالگرہ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۶ء کو ہوئی اس موقع کے لئے ہندی کے مشہور ادیب اور آنریبل بابو سمپورنانند ورما وزیر تعلیم کے چھوٹے بھائی اور ہمارے مخلص دوست بابو پری پورنانند ورما نے پنتھ جی کے حالات زندگی پر ایک نہایت مبسوط اور مدلل مضمون خاص صداقت کے لئے لکھا ہے۔ جو شکریہ کے ساتھ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

ورما صاحب کا ہندی میں ایک خاص طرز تحریر ہے۔ جو اگرچہ ترجمہ کرنے میں باقی نہیں رہ سکتا۔ لیکن پھر بھی آپ یہ ملاحظہ کریں گے کہ ورما جی کا طرز تحریر کتنا موثر ہے۔ (ایڈیٹر)

جس کسی سے بہت گہرا تعلق ہوتا ہے اوس کے متعلق کچھ لکھنا مشکل ہوتا ہے۔ قابل عزت پنتھ جی ہمارے صوبہ کے ہی نہیں ہمارے ملک کے اون جواہرات میں سے ہیں جن کے لیے سب کا سر عقیدتمندی کے ساتھ جھک جاتا ہے۔ ہمارے اوپر اونکی بڑے بھائی کی طرح مہربانی رہی ہے اور جب کبھی ہم نے اون سے کسی طرح کی امداد طلب کی ہے تو ہمکو کبھی بھی مایوس نہیں ہونا پڑا ہے۔ ہمارے خاندان پر تواون کی ایسی مہربانی رہی ہے اور ہے کہ جب میں نے ایک چھوٹی سی تجارت بھی شروع کی تو پنتھ جی نے اوسمیں امداد دی۔ لیکن یہ بات ہمارے ساتھ ہی نہیں صوبہ کے سیکڑوں خاندانوں کے ساتھ ہے۔ جس کے ساتھ اون کا تعلق ہو جاتا ہے اوس کے ساتھ وہ ویسی ہی محبت کرنے لگتے ہیں۔ خاندان پرستی اون کا سب سے بڑا زیور ہے۔ بچوں سے اونکو بڑی محبت ہے اور اسی بچوں کی محبت سے ہی انھوں نے انسانیت کے ساتھ محبت کرنا سیکھا ہے۔ ایسے عظیم شخصیت کی آج ۱۰ ستمبر ۱۹۴۶ء کو انسٹھویں سالگرہ ہے۔

المواڑہ ہمالیہ کی اونچی پہاڑیوں کے سلسلہ کی وجہ سے بہت ہی دلکش اور خوبصورت جگہہ ہے یہاں کے باشندے بھی گورے اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ المواڑہ ضلع میں کھوسٹ نام کا ایک بڑا موضع ہے۔ اسکو پنتھ برہمنوں کا گاؤں کہتے ہیں۔ اسکے مکانوں کی آبادی زیادہ تر پنتھ براہمنوں کی ہے اور باقی میں اون کے نوکر چاکروں کی تھوڑی سی بستی ہے۔ یہاں پر شیامادیبی کا مشہور مندر ہے جس کے درشن کے لیے دور دور سے جاتری آتے ہیں اس گاؤں میں سری گوبند بلبھ پنتھ کی پیدائش ہوئی ہے۔

پنڈت گوبند بلبھ پنتھ کے نانا بڑے مشہور آدمی ہو گئے ہیں۔ گڑھوال اور کمایوں کی کمشنری میں ہمالیہ کی گود میں پرورش پانیوالے سرکاری ضلعوں میں اون کا نام اور بڑائی اوتنی ہی زیادہ ہے جتنا کہ جرمنی میں اوسکی تقدیر بنانے والے بسمارک کا ہے۔ قدیم پہاڑی راجا ان کے دیوان خاندان میں پنڈت بدری دت جوشی کی پیدائش ہوئی تھی۔ جوشی جی پنڈت جی کے نانا تھے۔

اونیسویں صدی کے آخری زمانہ میں ہمالیہ کے کوہستانی اضلاع گورنمنٹ ہند کے ہاتھ میں آئے تھے لیکن صدیوں سے آزاد رہنے والے پہاڑیوں کو کسی حکومت میں رکھنا ٹیڑھی کھیر تھی۔ اس کے لئے بڑے قابل حاکم کی ضرورت تھی۔ کمایوں کی کمشنری (جسمیں المواڑا۔ نینی تال وغیرہ کے قصبے شامل ہیں) کی حکومت کے لیے سرکار نے ایک بہت ہی لائق حاکم مقرر کیا تھا۔ اس کا نام سر ہنری ریمزے۔ ہندوستان میں برٹش حکومت کی بنیاد مضبوط کرنیوالے مشہور بڑے لاٹ ڈلہوزی کے یہ حقیقی بھتیجے تھے۔ پہاڑوں میں ان کا نام چاروں طرف پھیل گیا اور پہاڑی اونکی بہت عزت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ اون کا نام بھی ریمزے سے بدل کر "رام جی صاحب" ہو گیا۔ ہندوستان کے ۱۲ عظیم القدر حکمرانوں میں رام جی صاحب کا شمار ہوتا ہے۔ لیکن ان کی کامیابی اور شہرت کی وجہ ایک دوسری ہی تھی۔ ان کے دست راست پنڈت بدری دت جوشی تھے اگرچہ وہ صرف ایک صدر امین کے عہدہ پر مامور تھے اوس زمانہ میں یہ عہدہ بڑا اہم تھا۔ ریمزے صاحب اونکی بڑی عزت کرتے تھے۔ اور اونھیں کے کہنے پر عمل کرتے تھے۔

پنڈت بدری دت کی بزرگی اور عقل کی تیزی کی وجہ سے ریمزے کی اسقدر شہرت ہوئی اور وہ ایسے کامیاب حاکم ہو سکے۔

ایسے ہی خدا پرست اور قابل سیاست دان شخص کے یہاں پنڈت گوبند بلبھ پنتھ کا لڑکپن گذرا۔ وہ اپنے نانا کے پاس رہتے تھے اور انھیں کی نگرانی میں ۷ سال کی عمر تک تعلیم پاتے رہے۔ آپکی عقل بہت تیز اور رسا تھی چاروں طرف جو کچھ دیکھتے اوسکو سمجھنے کی کوشش کرتے۔ نانا کی بڑی محنت کی عادت کا اپر بہت اثر پڑا۔ المواڑہ اسکول کی تعلیم تھوڑی ہی عمر میں ختم کر دی اور وہیں کے ریمزے کالج میں داخل ہو گئے۔

کالج کی تعلیم شروع ہونے سے پہلے نانا کا انتقال ہو گیا۔ جوشی جی نے ایماندار ہونے کی وجہ اور سرکاری نوکری کی بدولت زمین یا جائداد نہیں پیدا کی تھی۔ پنڈت گوبند بلبھ پنتھ کے والد بھی معمولی حیثیت کے گرہست تھے۔ اسلیے آگے کی تعلیم کا مسئلہ مشکل ہو گیا۔

لیکن نوجوان گوبند بلبھ پنتھ اپنی خراب حالت سے ذرا بھی مایوس نہیں ہوئے اونکو تو عظیم شخصیت کا مالک ہونا تھا۔ وہ مصیبتوں کو اپنی محنت اور لگن سے دور کرتے ہوئے آگے بڑھے سنہ ۱۹۰۵ء میں وہ میور سنٹرل کالج الٰہ آباد میں داخل ہو گئے۔ لیکن خرچ چلانے کے لیے پرائیویٹ ٹیوشن کر لیا تھا۔ مشہور مخیر اور کاشی ودیاپیٹھ اور گیانی جنرل ایسوسی ایشن ٹیوشنوں کے بانی مسٹر شیو پرشاد گپتا اُن دنوں اسی کالج میں چھوٹے درجے میں پڑھتے تھے پنڈت گوبند بلبھ پنتھ اونکو حساب پڑھانے جایا کرتے تھے صوبہ متحدہ کے مشہور وکیل اور موجودہ وزیر انصاف ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو پنتھ جی کے ہم سبق تھے اور اونھیں کے ساتھ وکالت کا امتحان بھی پاس کیا۔

سنہ ۱۹۰۷ء میں بی۔ اے پاس کر کے پنڈت گوبند بلبھ پنتھ نے وکالت کی تعلیم شروع کی اور دو سال میں وکیل ہو گئے۔ وکالت کا امتحان میں وہ فرسٹ ڈویژن ہی پاس نہیں ہوئے بلکہ اتنے زیادہ نمبر لے کہ انکو اس کامیابی پر صوبہ کا سب سے اونچا وظیفہ بھی ملا تھا۔

میور سنٹرل کالج کو اس زمانہ میں مستقبل کے بڑے بڑے شخصیتوں کو تعلیم دینے کی خوش نصیبی حاصل ہوئی تھی۔ کرم ویر سندر لال آپکے ہم مکتب تھے۔ آچاریہ نریندر دیو نے بھی کالج میں تعلیم شروع کی تھی۔ وقت آنے پر گوبند بلبھ پنتھ ان سب طالبعلموں کے لیڈر بن گئے۔

سنہ ۱۹۱۹ء میں ہی پنڈت گوبند بلبھ پنتھ نے المواڑا میں وکالت کرنا شروع کی۔ اس سلسلہ میں ایک پر لطف بات قابل توجہ ہے۔ آپ کا اول مقدمہ مسٹر بنیالال جوائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں ہوا تھا۔ ایک بڑے نامی وکیل کے مقابلہ میں مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے۔ آپ مقدمہ جیتا گئے اور مقدمہ جیتنے کی خوشی میں اوس مقدمہ کی باریکیوں کے بارے میں اوس بڑے وکیل سے عدالت کے باہر بحث کرنے لگے۔ یہ بحث مسٹر بنیالال نے بھی سُن لی۔ اور اونکو بلا کر کہا کہ دیکھو نوجوان تمکو ایک صلاح دیتا ہوں اپنے مقدمہ کے بارے میں اپنے مقابلہ کے فریق سے کبھی بحث نہ کیا کرو پنڈت گوبند بلبھ پنتھ کو یہ صلاح ہمیشہ یاد رہی۔ لیکن یہ بھی پر لطف بات ہے کہ جب آپ صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ کے چیف منسٹر ہوئے تو انھوں نے انھیں مسٹر بنیا لال کو یو۔پی سرکار کا چیف سکرٹری مقرر کیا۔ اور وہ ہمارے صوبہ کے پہلے ہندوستانی چیف سکرٹری ہوئے۔

المواڑہ کافی بڑی جگہہ نہ تھی۔ مگر پنتھ جی ایسے ہونہار وکیل کو بڑے میدان کی ضرورت تھی۔ کاشی پور میں وکالت شروع کی۔ جاڑے میں کاشی پور میں اور گرمی میں نینی تال میں رہتے تھے۔ تھوڑے ہی زمانہ میں وہ کمشنری کے سب سے ذی عزت اور مشہور وکیل ہو گئے ان کے بحث کرنے کا طریقہ۔ قانونی واقفیت اور اپنا دعویٰ ثابت کرنیکا طریقہ بہت ہی اچھا سمجھا جاتا تھا صوبہ کے وکیلوں میں انکو عزت مرتبہ حاصل کرنے میں کچھ دیر نہیں لگی۔ یہی نہیں نینی تال ہمارے صوبہ کی گرمی کی راجدھانی ہے۔ گورنر۔ وزیر۔ سکرٹریٹ سبھاں پر موجود رہتے ہیں۔ اسلیے آپ کا بڑے سے بڑے حاکموں سے اچھی خاصی ملاقات ہو گئی تھی اور صوبہ کے سرکاری محکمہ میں بھی اونکی اچھی قدر ہونے لگی تھی۔ ملک کی خدمت کی طرف اون کا رجحان عالم شباب ہی سے تھا۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں جب بنارس میں کانگریس کا جلسہ ہوا آپ اسمیں شامل ہوئے اور تب ہی سے آپ برابر کانگریس سے تعلق میں رہے۔ وکالت شروع کرنے کے بعد وہ صرف روپیہ کمانے ہی میں مشغول نہیں ہو گئے۔ بلکہ اونھوں نے پہاڑی لوگوں کی حالت کی اصلاح کے لئے بہت کچھ کام کیا ہے۔ پہاڑیوں میں سخت جہالت اور غریبی چھائی ہوئی تھی۔ اونکو سب سے بڑی پریشانی اس بات کی تھی کہ جب بھی کوئی ادنی سرکاری اہلکار چاہے کسی کو بھی بیگار میں پکڑ لیتا تھا اور دن بھر کام کرانے کے بعد ایک ٹکہ بھی مزدوری نہیں دیتا تھا۔ پہاڑیوں کے دکھ درد کو سرکار کے کان تک پہونچانے کے لئے اور اونکو اچھی طرح سے منظم کرنے کے لئے سنہ ۱۹۱۶ء میں آپنے کمایوں پرشد نامی انسٹی ٹیوشن قائم کیا۔ اور اسی انسٹی ٹیوشن کی نگرانی میں جنگل کی تحریک اور قلی بیگار کے خلاف جدوجہد جاری کی۔ لگاتار چار سال تک محنت کرنے کے بعد سنہ ۱۹۲۰ء میں یہ تحریک کامیاب ہوئی اور پہاڑیوں سے بیگار لینا ایک جرم قرار دیا گیا۔ اسی قانون کے بن جانے سے پہاڑی لوگ آپکو دیوتا کی طرح پوجنے لگے۔ کمایوں کا ضلع اور کمشنری پسپا لوگوں کا ضلع تسلیم کیا جاتا تھا۔ اور اوسکو بنارس۔ لکھنؤ۔ الٰہ آباد ایسی کمشنریوں کے برابر حق نہیں حاصل تھے۔ کمایوں کو بھی دوسری کمشنریوں کے برابر کا حق دلانے کی تحریک آپ نے چلائی تھی۔ اس سب مسئلوں کی جانچ کے لئے سرکار نے سنہ ۱۹۱۸ء میں ایک کمیشن بٹھایا۔ جس کا نام ساوتھ بورو کمیشن تھا اوس کے سامنے اپنی کمشنری کی طرف سے پنتھ جی نے ایسی عالمانہ اور زوردار اور عمدہ تقریر کی کہ انکی بات کو مان کر سرکار نے اوسکو بھی دوسری کمشنریوں کے برابر حقوق دیدیئے۔ یہ کامیابی سنہ ۱۹۲۰ء میں حاصل ہوئی۔

پنڈت گوبند بلبھ پنتھ سنہ ۱۹۱۶ء ہی سے کانگریس میں شامل ہیں اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر ہوتے رہے ہیں۔ لیکن شروع میں وہ مہاتما گاندھی کی تحریک عدم تشدد کے حامی نہ تھے اسلیے سنہ ۱۹۲۰ء میں اس تحریک سے علیحدہ رہے ان کی طبیعت تعمیری کام کی طرف ہمیشہ سے رہی ہے، وہ سرکاری انسٹی ٹیوشنوں کے ساتھ اشتراک عمل کرتے ہوئے اون سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اوٹھاتے ہوئے ملک کی خدمت کرنے کے طرفدار رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ۵ کالم اول پر ملاحظہ کیجئے)

آنریبل پنڈت گوبند...

(سلسلہ صفحہ ۳ ...)

اس طرح پر پنڈت گوبند بلبھ...
عوام کے نہیں بلکہ سیاست دانوں کے قانون بنانیوالی اسمبلی یا کونسل کے پلیٹ فارم پر سب سے آگے کے درجہ کے لیڈروں میں ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ بزدل یا کمزور ہیں ۳۲-۱۹۳۰ء میں وہ جیل بھی ہوآئے ہیں اور ۱۹۴۲ء میں تیسری بار جیل گئے ہیں۔ اس جیل کی زندگی کی وجہ سے اونکی صحت بہت خراب ہوگئی تھی۔ پنتھ جی تعمیری اور دماغی کاموں میں زیادہ کامیاب ہیں۔

۱۹۲۳ء میں ہمارے صوبہ کی کونسل کا انتخاب ہوا۔ سوراجیہ پارٹی کی طرف سے اُمیدوار کھڑے کئے گئے۔ کونسل میں شریک ہوکر حصہ لینے کے طرفدار آپ بھی تھے۔ وہ بھی انتخاب میں کھڑے ہوئے اور کامیاب ہوئے۔ لیکن ابھی تک ان کا نام پہاڑی علاقہ سے نکلکر میدان میں نہیں پھیلا تھا۔ اسلئے کونسل میں سوراجیہ پارٹی کے لیڈر کا انتخاب ہونے کے وقت کسی کو بھی ان کا خیال نہیں تھا۔ پارٹی کے لیڈر کی ایک کمیٹی بنادی گئی۔ جس میں پنڈت جے کرن ناتھ مصر۔ مسٹر مکندی لال اور پنڈت گوبند بلب پنتھ وغیرہ تھے۔ کچھ ہی دنوں میں یہ ثابت ہوگیا کہ سوراجیہ پارٹی کے لیڈر بننے کی قابلیت ایک آدمی میں خاص طور سے ہے اور وہ ہیں پنڈت گوبند بلب پنتھ ہیں۔ بس اسی وقت سے ان کی شہرت اور عظمت کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔

پنتھ جی اپنے کالج کی زندگی میں بحث مباحثہ کے مقابلہ میں اول رہتے تھے۔ لکچر دینے کا ڈھنگ انکا نرالا تھا۔ صوبہ متحدہ کے خاص اخبار نویس مسٹر سی۔ وائی چنتامنی ان دنوں انڈین ہیل کے ایڈیٹر تھے۔ انھوں نے بھی نوجوان پنڈت پنتھ کا لیکچر سنا تھا اور اونکی تقریروں کی بڑی تعریف کی تھی۔ انھیں چنتامنی اور پنڈت گوبند بلب پنتھ کا ساتھ کونسل میں ہا۔ لیکچر دینے کی قابلیت کے ساتھ وسیع مطالعہ کی وجہ اون کے لیکچروں کی دھوم مچگئی۔ ۱۹۲۶ء میں پھر وہ منتخب ہوئے اور مرحوم گینش شنکر ودیارتھی اور سری سمپورنانند جیسے ساتھی بھی کونسل میں آگئے ہمارے صوبہ کی یہ کونسل بہت سے جلیل القدر ممبروں کی وجہ سے بڑی دلکش انسٹی ٹیوشن ہوگئی تھی۔

چار سال تک ممبری کرنے کے بعد پنتھ اور اون کے ساتھیوں نے کونسل کو چھوڑ دیا۔ اور جیل گئے قیدی بنے۔ لیکن جیل جانے سے پہلے اونھوں نے ایک اور بڑا کام کیا تھا۔ صوبہ متحدہ کے کسانوں کی حالت کی جانچ کے لیے کانگریس نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کے روح رواں پنڈت پنتھ جی ہی تھے۔ پنتھ کمیٹی کی رپورٹ صوبہ کے کسانوں کی حالت کا سب سے اچھا بیان کرتی ہے۔

... اونکی نگرانی کے لیے ایک کانگریس پارلیمنٹری بورڈ بنایا گیا تھا۔ جس کے آپ بھی ممبر تھے۔ وہ اس بورڈ کے جنرل سکریٹری بھی مقرر کردیے گئے تھے۔ اسکے بعد ہی وہ سنٹرل مرکزی قانونی سبھا اسمبلی کے ممبر چنے گئے اور اوسکی کانگریس پارٹی کے لیے ڈپٹی لیڈر منتخب ہوئے۔ اسمبلی میں ان کی قابلیت کے سب ہی لوگ قائل تھے اور سرکاری ممبر بھی اُنکی بڑی عزت کرتے تھے۔

۱۹۳۷ء میں جدید آئین کے مطابق صوبہ متحدہ کی اسمبلی اور کاونسل کا انتخاب ہوا۔ اس اسمبلی میں کانگریس پارٹی کے لوگ بہت زیادہ تعداد میں منتخب ہوئے تھے۔ جولائی ۱۹۳۷ء میں صوبہ کے گورنر نے آپکو بلاکر کانگریس کی وزارت بنانے کی درخواست کی۔ آپ ہی کانگریس پارٹی کے لیڈر تھے۔ پنڈت گوبند بلب پنتھ نے وزارت قائم کی اور خود اوس کے چیف منسٹر بنے۔ پنڈت گوبند بلبھ پنتھ ہمارے صوبہ کے دو برس سے زیادہ تک چیف منسٹر رہے اور اس درمیان میں صوبہ میں کتنے ہی اہم کام ہوئے۔ صوبہ کی حکومت میں بڑی بڑی تبدیلیاں ہوئیں۔

کتنے ہی مفید قانون بنائے گئے۔ جنکی پوری تفصیل دینے کیلئے یہاں پر جگہ نہیں ہے۔ ہمارا صوبہ کو یہ علم ہے کہ صوبہ کی اس سے بہتر حکومت کبھی نہیں ہوئی۔ چیف منسٹر پنڈت پنتھ نے اسقدر زیادہ محنت کی کہ اوس کے نتیجہ میں وہ بیمار پڑ گئے۔

خدا کرے پنڈت جی عرصہ دراز تک زندہ رہیں۔ آج وہ ہندوستان کے مشہور لیڈر حاکم اور مقرر ہیں۔ پنڈت موتی لال نہرو نے اونکو پہاڑ کی اونچائی سے اوتار کر نیچے لاکر میدان میں خدمت کرنے کی تعلیم دی تھی اور پنتھ آج بھی مرحوم پنڈت موتی لال نہرو کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں۔

عادت کے بہت ہی نرم بچوں کی طرح سادہ اور اپنے ساتھیوں کیساتھ خاندانی زندگی کی طرح سے رہنے والے پنڈت گوبند بلب پنتھ ہمارے صوبہ کی وہ عظیم شخصیت ہیں جنکی زیادہ سے زیادہ شہرت کی دعت کی ہم خواہشمند ہیں۔

پنتھ جی ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۲ء میں دوبارہ جیل گئے۔ ۱۹۴۵ء میں وہ صحت خراب ہوجانیکی وجہ سے رہا ہوگئے۔ ۱۹۴۶ء کو اپ سے اونکو پھر سے چیف منسٹر کے عہدہ کا کام سنبھالنا پڑا ہے۔ کس عجیب محنت سے وہ کام کر رہے ہیں اسکو وہی لوگ جان سکتے ہیں جو اونکے گہرے تعلق میں ہیں۔ شاید ہی کسی صوبہ کی وزارت میں اسقدر باہمی محبت اور برادرانہ جذبات کے ساتھ کام ہوتا ہے۔ لیکن اسقدر محنت اور غور کرنا اونکی صحت کیلئے ٹھیک نہیں ہے۔ ہمارا اور پنتھ جی کا سیاسی نکتہ نظر سے اختلاف ہوسکتا ہے ہم یہ محسوس کرسکتے ہیں کہ جتنی مضبوطی کی ہم اُن سے اُمید رکھتے ہیں وہ پوری نہیں ہو رہی ہے۔ لیکن پنتھ جی کی عظمت اور ہمارے صوبہ کیلئے ...

...جناح اور وائسرائے میں ملاقات

... جناح صدر آل انڈیا ... ج ۷۵ منٹ ملاقات رہی۔ ملاقات کے بعد اخباری نمایندوں کے پوچھنے پر مسٹر جناح نے کہا ... میں وائسرائے سے پھر ملوں گا لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ کب ''

غیر سرکاری طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ وقت اور تاریخ کے مقرر نہونے کی وجہ یہ ہے کہ مسٹر جناح لیگ ورکنگ کمیٹی کے اپنے اُن ہمکاروں سے مشورہ کرنے کی مہلت چاہی ہوگی جو اس وقت دہلی میں ہیں اور دوسری طرف وائسرائے کابینہ کو آج کی ملاقات کے نتایج سے باخبر کرنا چاہتے ہونگے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ وائسرائے اور مسٹر جناح کی دوسری ملاقات جلد ہوگی۔

مسٹر جناح کابینی تجاویز پر غور کر رہے ہیں

نئی دہلی - ۱۹ - ستمبر - دوشنبہ کے دن وائسرائے جناح ملاقات کے آج ایک اور دن بغیر کسی واضح کارروائی کے بیت گیا۔ آج کے دن مسٹر جناح کے خاص مشاغل میں اول تو ان کی دستوری مشیر سربی۔ این۔ راؤ سے ملاقات تھی جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ جس کے دوران میں یقین کیا جارہا ہے کہ سر راؤ نے کابینی وفد کی تجاویز کے تحت علاقوں اور گروہوں کے باب میں بعض آئینی باتوں کی تشریح کی۔ اس کے بعد مسٹر جناح نے اپنی جائے قیام پر لیگ کی مجلس عمل کی پھر نشست مقرر کی۔

آج نہرو کابینہ کی ہفتہ وارانہ نشست حسب معمول وائسرائے کی صدارت میں ہوئی۔ سنا گیا ہے۔ اسکی خصوصی نشست پھر جمعہ کے روز ہوگی۔ اس نشست سے پہلے توقع کی جاتی ہے۔ مسٹر جناح وائسرائے سے دوبارہ مل چکے ہوں گے اور کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد ہوچکا ہوگا۔

یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سربی۔ این۔ راؤ کو ڈمنٹ نے مسٹر جناح سے ملاقات پر مامور کیا ہے کہ وہ گروہ بندی اور دوسرے متعلقہ معاملات پر کابینی وفد کے بیان ۱۶ ۔مئی کی دفعہ ۱۵- اور ۱۹ کے مفہوم پر مسٹر جناح سے بات چیت کریں۔

معلوم ہوا ہے مسٹر جناح اپنے رفقاء کار سے مشورے کے بعد لیگ کی روش کی بابت وائسرائے کو مطلع کریں گے۔

آج شام کو مسٹر جناح نے اپنے مکان پر مجلس عمل طلب کی۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے، نہرو۔ جناح کی ملاقات کے لیے کوئی اہتمام کریں گے۔ بشرطیکہ لیگ کی روش تعطل کو دور کرنے کے لیے تیار ہوتی نظر آئی۔

عام خیال ہے کہ وائسرائے اور مسٹر جناح کی دوسری ملاقات عنقریب ہی ہوگی۔

آزاد ہندوستان سے برطانیہ کے تعلقات

لندن - ۱۸ - ستمبر - برطانیہ اور ہندوستان کے تعلقات کے سلسلہ میں آج ایک تاریخی اقدام کا اعلان کیا گیا ہے اس اعلان کی رو سے مسٹر ٹیرنس شون ہندوستان میں برطانیہ کے پہلے ہائی کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ تقرر اس تبدیلی کا ابتدائی اقدام ہے۔ جو ہندوستان کے آزاد ہوجانے پر برطانیہ اور ہندوستان کے تعلقات میں رونما ہوگی۔ لندن میں اس کارروائی کو اسی راستہ کا ایک قدم سمجھا جارہا ہے، مسٹر شون کے فرایض وہی ہوں گے جو نوآبادیات میں برطانی ہائی کمشنر کے ہوتے ہیں وہ سوائے ان معاملات کے جن کا تعلق گورنر جنرل سے ہوگا باقی تمام اُمور میں حکومت کی نمایندگی کریں گے۔

ان کا ابتدائی کام یہ ہوگا کہ وہ ہندوستان میں برطانیہ کی نمایندگی کریں گے۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان مالیاتی اور معاشی تعلقات قایم رکھیں گے۔

ٹریسٹ کے متعلق ہندوستان کی رائے

پیرس - ۱۸ - ستمبر - صلح کانفرنس میں ہندوستانی وفد کے لیڈر سر سیموئیل رنگنادھن نے آج اٹلی کی سیاسی وعلاقائی کمیٹی کے سامنے کہا کہ ہندوستان تمام ترمیموں کی مخالفت کرتے ہوئے ٹریسٹ اور وینیزیا گولیا کے مسائل کے تصفیہ کے لیے "چارٹروں" کے مسودے کی حمایت کرے گا۔

سر رنگنادھن نے کہا کہ کمیٹی میں اُنھوں نے کوئی ایسی مدلل بات نہیں سُنی جو اس معاملہ میں کسی تبدیلی کی ضرورت ثابت کردیتی۔

مغربی اسٹریا کو بین الاقوامی بنا دینے کے لیے کل جو جنوبی افریقہ نے دلائل پیش کیے وہ نسلی اعتبار سے کتنے ہی برمحل کیوں نہوں سیاسی حالات کے خلاف ہیں جنھیں نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

اسمٹس بلندی سے اُتر رہے ہیں

نئی دہلی - ۱۳ - ستمبر یونائیٹڈ پریس کو پیرس کے ہندوستانی وفد سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی کامیاب ستیہ گرہ کے بعد اور عالمی رائے عامہ کے دباؤ کے بعد برطانی حکومت نے اسمٹس فیلڈ مارشل کو مشورہ دیا ہے کہ وہ جنوبی افریقہ کے مسئلہ کو عدالت سے باہر طے کرلیں۔

ہندوستان میں ایٹمی تحقیقات

نئی دہلی - ۱۶ - ستمبر - ادارہ سائنسی وصنعتی تحقیقات نے جس کا اجلاس یہاں ۱۶- اور ۱۷ ستمبر کو ہوا تھا۔ ٹاٹا ادارہ تحقیقات اور بوس ادارہ تحقیقات کی ایٹمی تحقیقات کی تجویزیں منظور کرلیں۔

راج گوپال کی موٹر پر گولی سے حملہ

نئی دہلی - ۱۷ - ستمبر - کرزن روڈ کے موڑ پر کسی شخص نے مسٹر راج گوپال اچاری کی موٹر پر پیچھے سے گولی چلادی۔

یہ واقعہ ہفتہ کی سہ پہر کو ہوا جب موٹر ان کو گھر پہونچا کر واپس آرہی تھی۔ اس وقت تیز بارش ہو رہی تھی۔ ڈرائیور نے گولی کی آواز سن کر موٹر بڑھادی۔ اس نے ایک شخص کو جو اس کے خیال میں مجرم تھا بھاگتے ہوئے دیکھا۔ اور بعد کو سامان رکھنے کے صندوق میں ایک سوراخ ملا پیچھے کی نشست میں ایک گولی گھسی ہوئی نکلی۔

مرکزی اسمبلی کا آیندہ اجلاس

نئی دہلی - ۱۸ - ستمبر - ایک اخباری اطلاع مظہر ہے کہ مرکزی اسمبلی کا آیندہ اجلاس ۲۸ - اکتوبر کو شروع ہوگا۔ اور جیسا کہ فی الحال طے کیا گیا ہے۔ وہ ۱۶ نومبر تک جاری رہے گا۔

دستور ساز اسمبلی کا اجلاس

نئی دہلی ۱۷ - ستمبر - ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ۹ - دسمبر کو طلب کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ریویو

اعلیٰ سے اعلیٰ موسیقی ... ریکارڈ بنانے کی وجہ سے کو... کمپنی دن بدن ہر خاص و عام میں مشہور ہوتی جارہی ہے۔ عام طور پر ہر مہینہ اس کمپنی کا ایک سے ایک عمدہ ہی ریکارڈ دیکھنے میں آتا ہے۔ ستمبر ۱۹۴۶ء میں جاری شدہ کچھ ریکارڈ زیر ریویو ہیں جنکا ذیل میں تھوڑا سا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

سب سے عمدہ ریکارڈ ڈرامہ "مہابھارتی کرن" کے نمبر GE 5173/76 ہیں۔ کرن کے نام سے دُنیا واقف ہے۔ وہ مہابھارت کا ہیرو تھا اور سورج پتر مانا جاتا تھا۔ جس نے اسکو کچھ ایسے تعویذ دیئے تھے جسکی وجہ سے وہ ہمیشہ امر رہے۔ یہی وجہ تھی کہ پانڈو کسی طرح بھی اس پر فتح حاصل نہ کر سکے۔ چنانچہ انھوں نے مہاراج اندر کے پاس جاکر مدد مانگی۔ مہاراج اندر ایک سادھو کا بھیس بدل کر کرن کے پاس آئے اور وہ تعویذدان میں مانگ لئے۔ کرن دان دینے میں مشہور تھا اور کسی سائل کو اپنے دروازہ پر سے واپس نہ لوٹنے دیتا تھا۔ یہ جانتے ہوئے کہ ان تعویذوں میں اسکی زندگی کا راز پوشیدہ ہے۔ بہادر کرن نے مہاراج اندر کو دو تعویذ دان میں دیدیے۔ آخر کار مہابھارت کی لڑائی میں کرن مارا گیا۔ اس ڈرامہ کے مکالمے اور گانے اس خوبصورتی سے پیش کیے گئے ہیں کہ ریکارڈ سنکر فلم کا تمام نقشہ سامنے آجاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ہم اصل فلم دیکھ رہے ہیں۔ یہ ڈرامہ سیٹ "رتن" "قسمت" اور "رام راجیہ" سے بھی عمدہ معلوم ہوتا ہے۔

نمبر GE 5178 آل انڈیا ریڈیو کی وجہ سے دو دیاناتھ سیٹھ ملک کے کونے کونے میں مشہور ہو گئے ہیں۔ اس ریکارڈ پر انھوں نے دو نغمے پیش کئے ہیں جو واقعی تعریف کے قابل ہیں۔

G 629/68 مشہور و معروف آرٹسٹ ہمنتو کمار ہمیشہ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر گانے پیش کرتے رہے ہیں۔ اس ریکارڈ پر انھوں نے دو گیت اثر انگیز آواز میں بہت عمدگی سے پیش کئے ہیں۔

GE 5180: فرحت جان بو" کے اس غزلوں کے ریکارڈ کو سنکر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی عمدہ گانے والوں کی محفل میں بیٹھے ہیں۔ ان کی بلند سُریلی اور درد انگیز آواز قابل تعریف ہے۔

REGD. سردار بائی کا ٹھٹے گانے کے ریکارڈ دو کی دیہات میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ دیہاتی ان کے ہر ایک گانے کے قدر دان ہیں۔ بانگڑی ریکارڈ نمبر 940 ان کی قابلیت کا بہترین نمونہ ہے۔ علاوہ اس کے ریکارڈ نمبر R 11332 بھی قابل تعریف ہے۔

فہرست دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ میں بہت سے عمدہ عمدہ فلمی ریکارڈ بھی جاری کئے گئے ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں:۔

نمبر GE 3735/40 محبوب پروڈکشنز کی مشہور فلم "انمول گھڑی" جس میں زہرہ جان انبالے والی۔ شمشاد بیگم۔ سریندر اور نورجہاں جیسے نامور آرٹسٹوں نے کام کیا ہے۔ اس فلم کے ریکارڈ سننے سے تعلق رکھتے ہیں۔

نمبر GE 3741/42 "نیک پروین" ایک عشقیہ فلم ہے۔ اس کے چند گانے خاص طور پر دلچسپ ہیں۔

نمبر GE 3711/12, GE 628/30: رنجیت مووی ٹون کی فلم "دھرتی" سننے میں آیا ہے کہ یہ فلم بھی صف اول کی فلم ہے۔ اس کے مکالمے نہایت دلچسپ اور زوردار ہیں اور اس کے گانے باعث تفریح۔

الہ آباد پر تعزیری پولیس

الہ آباد۔ ۱۲۔ ستمبر۔ اگرچہ اس بات کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ لیکن خیال ہے کہ صوبائی حکومت نے الہ آباد کے خاص حلقوں پر مجموعی طور پر چھتیس ہزار ٹکا تعزیری ٹیکس عائد کیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انکاس کہنہ اور نئی بستی کے باشندوں سے جو فرقہ وارانہ فساد کے موقع پر پیش پیش تھے مجموعی قسم سے بیس ہزار روپیہ وصول کیے جائیں گے۔

حاجیوں کے جہاز کی روانگی

کراچی۔ ۱۵ ستمبر۔ جہاز ایس۔ ایس۔ اسلامی ایک ہزار سات سو حاجیوں کو لیکر آج کراچی سے چھوٹ گیا۔ اُمید ہے کہ دوسرا جہاز ۲۴۔ ستمبر کو روانہ ہو جائیگا۔

وزیر اعظم پنجاب لنڈن سے روانہ ہو گئے

بمبئی۔ ۱۴ ستمبر۔ وزیر اعظم پنجاب ملک سر خضر حیات خاں ٹوانہ بحری جہاز کے ذریعہ کل صبح لنڈن سے بمبئی واپس آکر بذریعہ ٹرین لاہور روانہ ہو گئے۔

راجہ مہندر پرتاب کا بیان

نئی دہلی۔ ۱۳۔ ستمبر۔ راجہ مہندر پرتاب نے ایک انٹرویو میں کہا کہ وہ سنہ ۱۹۰۲ء سے کانگریس میں تھے اور تمام عمر کانگریس کی خدمت کرتے رہیں گے۔

انھوں نے کہا کہ جاپان میں ہر شخص کو یقین تھا کہ سوبھاش بوس مر گئے۔

راجہ مہندر پرتاب نے کہا کہ سنہ ۱۹۴۲ء میں نے جاپان میں ایک فوج بنانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن جاپانیوں نے مداخلت کی۔

امریکی فوج نے انھیں سنہ ۱۹۴۵ء میں گرفتار کر لیا اور اُن کا نام جنگ کے ملزموں کی فہرست میں تھا۔ پہلے دو مہینے تک وہ یوکوہاما اور پھر سگما کے قید خانوں میں بند رہے۔ جب امریکہ نے فیصلہ کر دیا کہ وہ جنگ کے ملزم نہیں ہیں تو انھیں رہا کر دیا گیا۔

آسٹریلیا کا ۹۵۰۰ ٹن گیہوں

کراچی۔ ۱۲۔ ستمبر۔ کل آسٹریلیا سے ۹ ہزار ۵ سو ٹن گیہوں کراچی پہونچ گیا۔ اس میں سے نصف سندھ کو دیدیا گیا ہے۔ اور باقی قلت والے علاقوں میں بھیج دیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ نے مرکزی محکمۂ غذا سے اس ۲۰ ہزار ٹن گیہوں کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے جو شروع فصل میں سندھ نے مرکزی حکومت کو بطور قرض دیا تھا۔

the SADAQAT

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۵ روپے -/-/5
ششماہی ۲ روپے ۸ آنے -/2/8
سہ ماہی ۱ روپیہ ۸ آنے -/1/8
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۴۴ نمبر ۳۹ | کانپور شنبہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۵ھ | Cawnpore. Saturday 28TH SEP. 1946 | VOL. 44 NO. 39

ادبیات

جھلکیاں

ایک غزل گو شاعر کی حیثیت سے میرے سیاسی رجحانات

(از مولانا سلیم ناطقی جنرل سکریٹری جامعہ ادبیہ کانپور)

مولانا سلیم ناطقی صاحب جنرل سکریٹری جامعہ ادبیہ کانپور ادیب اور شاعر کے علاوہ ایک سیاسی مفکر بھی ہیں۔ آپ کے تاثرات کا عکس اکثر اشعار میں نظر آتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ آپ بعض مشکل سیاسی مسائل کو بڑی خوبی کے ساتھ ایک شعر میں ادا کر دیتے ہیں جو ہر ایک کے لئے مشکل ہے۔

گذشتہ اشاعت میں ناظرین جناب تسلیم کے اشعار میں ان کے سیاسی رجحانات سے محظوظ ہو چکے ہیں۔ آج ہم اسکی دوسری قسط بھی شایع کر رہے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ ناظرین مطالعہ سے نہایت محظوظ ہوں گے (ایڈیٹر)

اثر نیرنگ عالم کا بقدر ہوش ہوتا ہے
خدا جانے سجاتا ہے زمانہ رہگذر کس کی
خطِ تقدیر بگڑا، سانس اُکھڑی، موج طوفانی

زمانہ جس کو جس کروٹ سلا دیتا ہے سوتا ہے
غریبانِ وطن کے خون سے ذرّوں کو دھوتا ہے
سہارا جس کا لیتا ہوں وہی تنکا ڈبوتا ہے

حرم کو سجدہ کیا دَیر کو سلام کیا
ہزار سیل و تلاطم نے انتظام کیا

نگاہ شوق کا کیا کیا نہ احترام کیا
مگر حباب نے دریا ہی پر قیام کیا

جو طوفاں کا سہارا لیکے دریا پار کرتے ہیں
جو محفل میں جلے اور پھر نثار رنگ محفل ہو

وہی کچھ آپ کو آسودۂ ساحل سمجھتے ہیں
اُسی پروانے کو ہم درخورِ محفل سمجھتے ہیں

جمتا ہے رنگ محفل سوزِ غمِ نہاں سے
بوئے چمن پریشاں رنگِ چمن پریدہ

حال اپنا کہہ رہا ہوں میں شمع کی زباں سے
دل سہما جا رہا ہے انجام گلستاں سے

پھپھیڑے پر تھپیڑے کھاتا ہے جوش و مستی میں
کہیں بلبل بخوں غلطاں کہیں پروانہ در آتش
تصور میں نظر آتی ہے شاخ آشیاں شاید

مگر قطرہ سمندر کے مقابل ہوتا جاتا ہے
جو آتا ہے شریکِ رنگِ محفل ہوتا جاتا ہے
قفس کی ظلمتوں میں نور شامل ہوتا جاتا ہے

یہ جانتے ہیں کہ ہے بجلیوں کی زد پہ چمن
چھپانے کے لئے بلبل کے خونِ ناحق کو

مگر ہم اپنا نشیمن بنائے جاتے ہیں
چمن میں روز نئے گل کھلائے جاتے ہیں

سوزِ دروں نمایاں آخر ہوا یہاں تک
افراد کارواں سے میں کیا بچھڑ گیا ہوں
سودائے بندگی سب لیکر چلے ہیں سر میں

اک روشنی قفس سے پھیلی ہے آشیاں تک
مجھ سے بچھڑ رہی ہے اب گردِ کارواں تک
قسمت تسلیم اوس کی پہونچے جو آستاں تک

مجھے مڑ مڑ کے دیکھیں ہر قدم پر قافلہ والے
غم بیچارگی کھا کھا کے مرتے ہیں قفس والے

مری درماندگی کو بھی شریک کارواں کر لیں
تسلیم اتنا نہیں ہوتا قفس کو آشیاں کر لیں

بہر لمحہ نشاطِ کار بھی ہے
پناہیں لے رہا ہے زیر داماں
سنبھل کر فرش گل پر چل سنبھل کر

محبت مستقل آزار بھی ہے
زمانہ برسرِ پیکار بھی ہے
ترے زیرِ قدم اک خار بھی ہے

دنیائے اسلام

فلسطین کانفرنس سے برطانیہ کی مایوسی!

لندن - ۲۱ ستمبر - فلسطین کانفرنس کا اجلاس پیر تک کے لیے ملتوی کیا جا چکا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اجلاس ۲۳ ستمبر کو بھی منعقد نہ ہو سکے گا - کیونکہ عرب لیگ کے تمام نمایندوں نے جو اس کانفرنس میں شریک ہو رہے ہیں ایسا رویہ اختیار کیا ہے۔ جس سے برطانیہ کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا ہے۔ عرب لیگ کے جنرل سکریٹری عزام پاشا شرق اردن - مصر اور سعودی عرب کے نمایندوں سے حکومت برطانیہ کو یہ توقع تھی کہ وہ فلسطین کے متعلق برطانیہ کی ہر جائز و ناجائز تجویزوں کی حمایت کریں گے - شام اور لبنان سے بھی برطانیہ کو یہ امید تھی کہ حکومت برطانیہ جو تجویز بھی پیش کرے گی اسے یہ ڈیلی گیٹ منظور کر لیں گے اور اس وجہ سے فلسطین کانفرنس کا یہ ڈھونگ رچایا گیا ہے۔

عزام پاشا نے ایک بیان میں فرمایا ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ فلسطین میں عربوں کی آزاد حکومت قایم ہو جائے جو یہودی اس ملک میں پہلے سے آباد ہیں انھیں عربوں کے مساوی حقوق دیے جائیں۔ فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کے الگ الگ صوبے بنانے کی تجویز کو فلسطین کانفرنس کے عرب ڈیلی گیٹ پہلے ہی نامنظور کر چکے ہیں -

اسکندریہ - ۲۱ ستمبر - سنہ ۱۹۳۶ء کے برطانی مصری معاہدہ میں تبدیلیاں کرنے کے مد میں گفت و شنید کے لئے حکومت برطانیہ نے جو نئی تجویزیں حکومت کے روبرو پیش کی تھیں وہ بھی حکومت مصر نے نامنظور کر دی ہیں - ان تجویزوں کا جواب مصری حکومت کے وزیر خارجہ کے ماہرین نے تیار کر لیا ہے اور یہ جواب پیر کو مصری ڈیلی گیٹوں کو دیا جائیگا - وہ اسے برطانی ڈیلی گیشن کے لیڈر لارڈ اسٹانس گیٹ کے حوالہ کر دینگے -

جمعرات کو مصری ڈیلی گیشن کی ایک میٹنگ دو گھنٹہ تک اسکندریہ میں ہوتی رہی - اس میں انھوں نے حکومت برطانیہ کی نئی تجویزوں پر غور کیا - اس میٹنگ کے بعد کوئی بیان شایع نہیں کیا گیا - لیکن ایک ممبر نے یہ کہا ہے کہ اس سے ڈیلی گیٹوں کو بخوبی طور مشورے کرنے کے لیے وقت مل جائیگا۔

ترے جذبات ہی ناقص ہیں ورنہ
رسن بھی ہے یہیں اور دار بھی ہے

گل بداماں بھی گلستاں میں نظر آئیگا
تیری رحمت کے سہارے پہ اُٹھایا ہے قدم

چلتا پھرتا ہے ابھی خار بیاباں کوئی
ورنہ کرتا ہے سفر بے سروساماں کوئی

کون دیکھے کس کو اتنا ہوش میخانے میں ہے
اک وہ دل ہے کہ ہے آوارہ ہر دو جہاں

کس کے پینے کی ہے مَے اور کس کے پیمانے میں ہے
قطرہ بھی دریا میں ہے ذرہ بھی ویرانے میں ہے

مستِ الفت کو غرض ہے دل کے سمجھانے سے کیا
شرم آلودہ ہے میخانہ میں ساقی کی نظر
خوش مزاجوں کو عبث پامال کرتا ہے فلک
عشق کا معیار تو منصور قائم کر گیا

ایک دیوانے کو مطلب ایک دیوانے سے کیا
میرے حصّہ کی چھلک جاتی ہے پیمانے سے کیا
بادۂ عشرت کی بو جائے گی پیمانے سے کیا
بیخودی شوق میں سولی پہ چڑھ جانے سے کیا

اشک خوں آنکھوں سے جاری دل اذیت کوش ہے
رند بھی ساغر بلب واعظ بھی کوثر بزباں

تیرے جلووں پر نظر سب کی بقدر جوش ہے
دیکھنا یہ ہے کہ کس کی گفتگو میں جوش ہے

لاکھ پردے ہوں گھٹاؤں کے تو بجلی چمکے
دیکھا جاتا نہیں پروانوں سے محفل میں سلیم

فطرت حسن نہیں حسن کا پنہاں ہونا
اپنی ہی آگ میں خود شمع کا سوزاں ہونا

ہنسی کا ضبط کر لینا ہمیں بھی یونہی مشکل تھا
کبھی اے خوش مزاجو غمزدوں کے پاس بھی دل تھا

چھین لے صیاد آزادی مرے نالوں کی بھی
دار پر منصور ہے میں سر بزانو ہوں سلیم

میں قفس میں ہوں گلستاں میں مری آواز ہے
اپنا اپنا ضبط ہے اور اپنا اپنا راز ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہے جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار وقت

کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ - ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۹

مسٹر جناح وائسرائے کی ملاقات

نئی دہلی - ۲۵ - ستمبر آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایم - اے جناح نے آج ساڑھے پانچ بجے وائسرائے سے ملاقات کی - ملاقات ایک گھنٹے ۴۵ منٹ تک جاری رہی -

خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر جناح اور وائسرائے کی گفتگو دوستانہ ماحول میں ہوئی اور آیندہ چند دنوں میں ایک ملاقات اور ہوگی - اور خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر جناح اور ان سے قریبی ربط رکھنے والے لوگ ویول جناح بات چیت سے مطمئن ہیں - ایک قیاس یہ بھی ہے کہ لیگ دستوری اسمبلی کے متعلق تجویزوں کو منظور کرے گی - مگر عارضی حکومت کا بائیکاٹ کرتی رہے گی -

مسٹر جناح اور وائسرائے میں پہلی ملاقات کے دس دن بعد آج دوسری ملاقات ہوئی جو پونے دو گھنٹے تک جاری رہی - خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ملاقات دوستانہ غرض میں ہوئی - اور آیندہ چند روز کے اندر ایک تیسری ملاقات کا امکان پایا جاتا ہے -

وائسرائے محل سے نکلنے کے بعد مسٹر جناح نے سوا گھنٹے تک اپنی مجلس عمل سے مشورہ کیا - مجلس کے اجلاس کے بعد اس کے ارکان بہت خوش نظر آرہے تھے -

بعض حلقوں میں اس سرگرمی اور اس کے رد عمل سے کئی طرح کے قیاسات کئے جارہے ہیں مثلاً یہ کہ مسٹر جناح اور وہ لوگ جن کو انھوں نے اپنے دل کی بات بتادی ہے نئی دہلی کی اس بات چیت سے مطمئن ہیں - لیکن اس اطمینان کی وجہ سے براہ راست اقدام کی ان تیاریوں پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے - جن میں مجلس عمل آج کل مصروف ہے -

لارڈ ویول اور مسٹر جناح کی دو ملاقاتوں سے سمجھوتے کی کوئی ایسی ٹھوس شکل نہیں برآمد ہوئی ہے جس پر نہرو کابینہ سے بات چیت کی جاسکے - جہانتک معلوم ہوا ہے وائسرائے نے ابھی تک مسٹر جناح کے ساتھ اپنی گفتگو کے متعلق کابینہ سے کوئی تبادلہ خیال نہیں کیا ہے - اور ممکن ہے کہ لیگ کے لیڈر کے ساتھ تیسری ملاقات سے پہلے اس کی نوبت نہ آئے -

چونکہ مجلس عمل کا جلسہ جمعہ کو پھر طلب کیا گیا ہے - اسلیے ممکن ہے کہ اس جلسہ میں مسٹر جناح وائسرائے کے ساتھ اپنی ملاقات کے نتیجے کے بارے میں کچھ بتا سکیں -

ان قیاس آرائیوں کے علاوہ ایک اطلاع یہ بھی ہے کہ لیگ غالباً اپنے رویہ میں صرف اتنی تبدیلی کرے گی کہ دستور ساز اسمبلی کے متعلق تجویزوں کو منظور کرے گی - لیکن عارضی حکومت کے بائیکاٹ کے فیصلے پر قایم رہیگی - کانگریس کے حلقوں میں عام طور سے خاموشی کو ترجیح دیجا رہی ہے - تاوقتیکہ کوئی ایسی واضح شکل سامنے نہ آجائے جس پر انکو فیصلہ کرنے کی ضرورت ہو -

وائسرائے ہاؤس کے سامنے لیگ کے حامیوں کا اجتماع تھا اور مسٹر جناح کے اندر جانے اور باہر نکلنے کے وقت اُنھوں نے مسٹر جناح کا خیر مقدم کیا اور پُرجوش نعرے بلند کئے -

پنڈت جواہر لال نہرو کا استعفا

نئی دہلی - ۲۵ - ستمبر - کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آج کانگریس کی صدارت سے پنڈت جواہرلال کا استعفا منظور کر لیا - اور ان سے درخواست کی کہ نئے انتخاب تک وہ اپنے فرائض انجام دیتے رہیں - نئے صدر کا انتخاب ۲۰ - اکتوبر کو ہوگا -

ایک دوسری قرارداد میں ورکنگ کمیٹی نے صوبائی حکومتوں سے کہا ہے کہ وہ نظام اراضی کی اصلاح کے متعلق اپنی تجویزیں بھیجیں - کمیٹی کی رائے میں اس اصلاح کی ابتدا زمینداری کے خاتمے سے ہونی چاہیے -

ورکنگ کمیٹی نے کشمیر کے کھلم کھلا اور درپردہ استبداد کے خلاف ایک قرارداد منظور کی - اور تحقیقات کے لیے ایک وفد بھیجنے کا بھی فیصلہ کیا ہے -

پنڈت جواہر لال نہرو کا یہ خط ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا - جسمیں لکھا ہے کہ :-

" عزیز ساتھیوں میں کانگریس کی صدارت سے اپنا استعفا پیش کر رہا ہوں - اس کے اسباب آپکو معلوم ہیں اور میں نے کل ہند کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں بھی ان کو بیان کر دیا تھا - آپ مہربانی کرکے اس استعفے کو ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش کردیں - اور آیندہ انتظامات کے متعلق اسکی ہدایت حاصل کریں "

مخلص جواہر لال نہرو

ورکنگ کمیٹی نے جواہر لال کا استعفا انتہائی افسوس کے ساتھ منظور کر لیا - لیکن ان سے درخواست کی کہ ایک نئے صدر کے انتخاب تک اپنے فرائض انجام دیتے رہیں -

صدر کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے کانگرس کے جنرل سکریٹریوں نے ضروری صلاح و مشورے کے بعد نئے صدر کے انتخاب کے لیے یہ تاریخیں مقرر کی ہیں -

نامزدگی آخری تاریخ	۵ - اکتوبر
ناموں کا اعلان	۶ - اکتوبر
نام واپس لینے کی آخری تاریخ	۱۶ - اکتوبر
باقی ناموں کا اعلان	۱۷ - اکتوبر
ڈیلیگیٹوں کے ووٹ ڈالنے کی تاریخ	۲۰ - اکتوبر
نتایج کا سرکاری اعلان	۲۲ - اکتوبر

صدارت کے متعلق ورکنگ کمیٹی کے فیصلے کا اعلان کانگریس کے جنرل سکریٹریوں مس مردولا سارابھائی اور ڈاکٹر بال کرشن کیسکر نے ایک بیان میں کیا ہے -

ورکنگ کمیٹی کی دوسری قرارداد یہ ہے :-

ورکنگ کمیٹی صوبائی حکومتوں کو نظام اراضی کی اصلاح کے مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہے - جس کا ذکر سنہ ۱۹۴۶ء کے انتخابی اعلان میں کیا گیا تھا اور جس میں یہ بات شامل ہے کہ کسان اور حکومت کے درمیان کے آدمیوں کو الگ کر دیا جائے اور مناسب معاوضہ دیکر ان کے حقوق حاصل کر لیے جائیں - یہ ایک مناسب بات ہے کہ اس مسئلے کے حل کے سلسلے میں فوراً کارروائیاں شروع کر دی جائیں - اور اسکی ابتدا زمینداری کے خاتمے [illegible] لہذا صوبائی حکومتوں سے درخواست [illegible] کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی تجویز [illegible] اندر اندر ورکنگ کمیٹی کے پاس بھیج دیں -

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس یہ دو قراردادیں منظور کرنے کے بعد ختم ہو گیا - سمجھا جاتا ہے کہ اتوار سے پہلے کمیٹی نے عارضی حکومت کی پالیسی کے خاص خاص اصولوں پر مزید تبادلہ خیال کیا - اور کانگریس کمیٹی کی کل والی بعض غیر سرکاری قراردادوں پر بھی غور کیا گیا -

اب ورکنگ کمیٹی کا جلسہ کانگریس کے میرٹھ کے سالانہ اجلاس سے پہلے نہ ہوگا - تاوقتیکہ اس سے پہلے کسی جلسہ کی ضرورت نہ پڑے -

شادیاں

۲۴ - ستمبر کو حاجی محمد سمیع صاحب میونسپل کمشنر و ایم - ایل - سی کی صاحبزادی کی شادی حاجی محمد شفیع صاحب سابق میونسپل کمشنر و مالک مجیدی پریس کے صاحبزادہ مسٹر محمد نبی ایم - اے - ایل - ایل بی (علیگ) کے ساتھ ہوئی جسمیں تقریباً تمام معززین شہر نے شرکت کی -

۲۶ - ستمبر کو خواجہ عبدالوحید صاحب مالک انتظامی پریس کے بھانجے خواجہ وہاب الدین صاحب بی - اے کی شادی حاجی محمد شفیع صاحب سابق میونسپل کمشنر و مالک مجیدی پریس کی صاحبزادی کے ساتھ ہوئی -

ٹیکہ لگوا کر اپنے بچوں کو محفوظ کیجیے

جناب سپرنٹنڈنٹ ویکسی نیٹر میونسپل بورڈ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء سے ٹیکہ کا کام شروع ہو جاویگا - ہر ایک خاندان میں جن لڑکوں کے ٹیکہ نہیں لگا ہے اُنکے والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے ٹیکہ لگوالیں - ہر وارڈ میں ٹیکہ اسٹیشن قائم ہیں وہاں یوم مقررہ پر ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے دن تک ویکسی نیٹر ٹیکہ لگانے کے لیے ملیں گے - وہاں پر اپنے بچوں کو لیجاکر ٹیکہ لگوا دیں تاکہ بچہ مرض چیچک سے محفوظ رہے کیونکہ یہ مرض بہت مہلک ہوتا ہے -

نیک پروین کی نمائش

ڈی - آر - ڈی - پروڈکشنز کی عظیم الشان مسلم سوشل تصویر " نیک پروین " کی نمائش کانپور کے مشہور سینما ہاؤس فشاط ٹاکیز میں ۲۷ ستمبر سے شروع ہوگئی ہے -

ہندوستان کے نامور ڈائرکٹر مسٹر یوسف نے اس تصویر کو ڈائرکٹ کیا ہے - " نیک پروین " ایک ایسی مسلم خاتون کی داستان ہے جس نے اپنے آوارہ اور بدچلن شوہر کو راہ راست پر لانے کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا - لیکن سخت سے سخت مصیبت کی حالت میں بھی اسلامی کلچر کو اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیا -

یہ وہی مشہور اسٹیج ڈراما ہے جو آج سے تیس سال پہلے آغا حشر مرحوم نے سپرد قلم کیا تھا - اب اس ڈرامہ کو فلمی جامہ پہنا کر ڈائرکٹر یوسف نے نہایت قابلیت اور سلیقہ کے ساتھ پبلک کے سامنے پیش کیا ہے -

الماس - راگنی - کمار - یعقوب - مرزا مشرف اور شاکر جیسے مشہور اداکاروں نے نہایت خوبی اور کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیے ہیں -

اس تصویر کو دیکھکر یقین کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ تصویر موجودہ سال کی بہترین تصویر کہلانے کی مستحق ہے -

ہم اُمید کرتے ہیں کہ اہل شہر اس تصویر کو دیکھکر بہت خوش اور محظوظ ہوں گے -

---

ہندوستانی برادری کا قول ہے

" ہم ہندوستانی ہیں اور ہندوستانی ہی رہیں گے "

مزدوروں کی رہائی

مسٹر آئی - یو - الیگزنڈر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ۲۴ - دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء کو مندرجہ ذیل کمیونک شایع کیا ہے کہ :-

۹۵ آدمیوں کو جنھیں حال ہی میں مل مزدوروں کی ہڑتال کے سلسلہ میں تشدد کے استعمال کرنے پر گرفتار کر لیا گیا تھا - کل رات کو رہا کر دیا گیا ہے - جبکہ انھوں نے معافی مانگ لی - اور جبکہ ذمہ دار لیڈروں نے یقین دلایا کہ معافیاں واقعی نیک نیتی سے مانگی گئی ہیں - نیز کہ رہا شدگان کو کنٹرول میں رکھا جائیگا - اور اگر حکام نے طلب کیا تو ان کو پیش کیا جائیگا -

اُن اشخاص کو جنھیں تشدد کے استعمال کی ترغیب دینے کے لیے گرفتار کیا گیا تھا رہا نہیں کیا گیا ہے -

وہ ۹۵ اشخاص جنھیں رہا کر دیا گیا ہے - ان کے حالات کی تحقیقات جاری ہے اور اگر یہ ثابت ہو گیا کہ معافیاں حقیقی ہیں تو ان کے خلاف مزید کارروائی کرنیکے سوال کو ختم کر دینے پر بھی غور کیا جائیگا - یہ امید کی جاتی ہے کہ ذمہ دار لیڈران مزدوروں کو سمجھائینگے کہ وہ اپنے جائز مطالبوں کو پورا کرنے کے لیے قانونی راستے اختیار کریں - جو کہ اب بھی قائم ہیں اور حال میں جنکا کوئی خیال نہیں کیا گیا -

میونسپل بورڈ

کچھ عرصہ ہوا کہ گورنمنٹ نے مسٹر سبھا موورتی کو کانپور میونسپل بورڈ کی مالی حالت کی جانچ کرنے کے لیے مقرر کیا تھا - اب معلوم ہوا ہے کہ مسٹر موورتی نے اپنی رپورٹ گورنمنٹ کے سامنے پیش کر دی ہے -

کہا جاتا ہے کہ رپورٹ میں واٹر ٹیکس اور ہاؤس ٹیکس پر خاص طور پر توجہ دی گئی ہے اور ٹیکس کے کسی مزید اضافہ کی مخالفت اور بورڈ کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی مذمت کی گئی ہے - اور یہ بھی لکھا ہے کہ بورڈ کا ہر محکمہ بغیر کسی اشتراک کے کام کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے - اور یہ کوئی محسوس نہیں کرسکتا کہ بورڈ کے سب محکمے بورڈ کے ایک مشترکہ مقصد کیلئے کام کرتے ہیں -

آئینہ کانپور

ہم بھی جانتے ہیں کہ بورڈ کے انتظامات اس وقت نہیں بلکہ عرصے سے خراب سے خراب تر ہوتے جاتے ہیں اور اسکی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ممبران بورڈ تقریباً تمام معاملات میں دخل دیکر کسی افسر اعلیٰ کو اپنے فیصلہ پر قائم رہنے نہیں دیتے اور اس وقت تک لوکل بورڈوں کے انتظامات ٹھیک اور صحیح طور پر نہیں چل سکتے ہیں کہ جبتک بورڈ کے ملازمین کی ملازمت پراونشیل نہ ہو جائے - لہذا مسٹر موورتی کا یہ فرض تھا کہ وہ گورنمنٹ سے سفارش کرتے کہ جلد سے جلد لوکل بورڈوں کے قوانین میں ترمیم کرکے ممبران بورڈ کو انتظامی معاملات میں دخل دینے سے روکا جائے اور ملازمت کو پراونشیل کیا جائے - اس صورت میں بورڈ کے انتظام کی ذمہ داری چیرمین یا اکزیکٹو افیسر پر آسکتی تھی - لیکن موجودہ حالات میں کوئی چیرمین یا اکزیکٹو آفیسر بورڈ کے انتظامات کو بہتر نہیں بنا سکتا -

ڈیولپمنٹ بورڈ

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی ایک میٹنگ مسٹر اظہر حسین آئی - سی - ایس کی صدارت میں منعقد ہوئی - جس میں جناب صدر نے بتایا کہ دہلی سے ایک خط آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت کا آیا ہے - جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ انھوں نے اس بورڈ کے متعلق ہدایات دیدی ہیں - لیکن ہدایات بھیجنے سے پہلے وہ مجھے لکھنؤ طلب کرینگی - اور ان ہدایات پر میری رائے معلوم کرنیکے بعد بورڈ کے پاس بھیجیں گی - اس کے سوا مجھے بورڈ کے مستقبل کے متعلق کچھ نہیں معلوم ہے -

ہڑتالیں ختم ہوگئی ہیں

گذشتہ ہفتہ ہڑتالوں کی وجہ سے ۵۰ ہزار مزدور خالی رہے - لیکن اب مزدوروں نے عاجز آکر تقریباً ہڑتالیں ختم کر دی ہیں اور ملوں میں حسب معمول کام شروع ہو گیا ہے اور کانپور میں لیبر صورت حال پر امن معلوم ہوتا ہے -

دسہرہ

دسہرہ کا تہوار شروع ہو گیا ہے - ۵ - اکتوبر کو دسہرہ ہوگا -

پولیس کے انتظامات نہایت مکمل ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے یہ امید کیجاتی ہے کہ انشاء اللہ دسہرہ کا تہوار نہایت امن و امان کے ساتھ انجام پذیر ہوگا - ص

یورپ

کی پابند[illegible] ...

لندن کا یہ دلچسپ اور پر لطف واقعہ ہے کہ ایک پری جمال میم صاحبہ جن کا ایک شوہر موجود تھا انھوں نے اس غریب کی موجودگی میں دو شوہر اور کر لئے۔ اور آجکل آپ عدالت میں تہذیب یافتہ عورت کے اس حق کو ڈیفنڈ کرنے کے لیے قانونی جنگ لڑ رہی ہیں کہ ہر مہذب عورت کو اختیار ہونا چاہیئے کہ جس طرح وہ لباس تبدیل کر سکتی ہے۔ اسی طرح اگر ایک مرد اسے ناپسند ہو تو اور مردوں سے اپنی جمالیاتی حس کی تسکین کر لے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ کچھ دن سے یہ میم صاحبہ راتوں کو بڑی بڑی دیر تک غائب رہنے لگی تھیں رفتہ رفتہ انھوں نے راتوں کو گھر آنا ہی چھوڑ دیا۔ شوہر بیچارے کو آخر ایک دن ان سے دریافت کرنا پڑا کہ یہ پوری پوری راتیں کہاں گذاری جاتی ہیں۔ اسکا خیال یہ تھا کہ کوئی کلب ہوگا جسمیں بیوی صاحبہ راگ رنگ اور ناچ ورنگ وغیرہ میں مشغول رہتی ہونگی۔ لیکن جو جواب ان پاربازمیم صاحبہ نے دیا اسکو سنکر شوہر کے ہوش اُڑ گئے۔ انھوں نے فرمایا کہ تم موجودہ روشنی اور آزادی کے زمانے میں بیوی سے اس قسم کے سوالات پوچھنے کا کوئی حق تو ہے نہیں۔ لیکن خیر میں تمھاری معلومات میں اضافہ کی غرض سے بتاتی ہوں کہ تم کو اب میں نے اترے ہوئے کپڑے کی حیثیت دیدی ہے اور وہ ایک اور مرد ہیں جن کے پاس میری راتیں گذرتی ہیں۔ شوہر یہ سُن کر بہت چراغ پا ہوا اور اس نے فوراً ان چھلاوہ پر دعویٰ ٹھونک دیا۔ آجکل مقدمہ عدالت میں ہے اور میم صاحبہ یہ فرما رہی ہیں کہ تہذیب و تمدن کے اسقدر ترقی کر جانے کے بعد بھی عورت کا صرف ایک مرد تک رہنا سراسر حماقت ہے اور میں اس کو ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں۔ یہ ہے مغرب کی ترقی۔

بلگریڈ کی ایک پری جمال "کنواری" بھی اسی عقیدے کی ہیں۔ چنانچہ انھوں نے اپنے مدھ بھرے نینوں، اپنے اُبھرے ہوئے سینے کے کٹوروں اور اپنی گوری گوری پنڈلیوں کے جلووں کے ذریعے بیک وقت ایک نہ دو۔ پورے کوڑی بھر حسن پرست نوجوانوں کو اپنے اوپر لٹو کر رکھا تھا اور ہر ایک سے یہی وعدہ تھا کہ شادی تم سے کرونگی چنانچہ اس مہ پارہ کو مستقل طور پر گرمئی آغوش کا سامان بنانے کی آرزو میں یہ بیسوں نوجوان اس شوخ و شنگ حسینہ کو خوب روپیہ چٹاتے رہے۔ مگر آخر میں یہ بھید کھلا کہ یہ تو کسی ایک مرد کی ہوکر رہنے کی قائل ہی نہیں ہے۔ سب سے زیادہ مزہ اس وقت آیا جب معلوم ہوا کہ اس نے اپنے طلبگاروں میں سے ہر ایک کو صرف اس سے شادی کا یقین دلانے کے لئے جو خطوط لکھے تھے ان سب کا مضمون ایک تھا۔

مگر آپ یہ نہ سمجھیے کہ ایسی چھلاوہ عورتیں یورپ ہی میں ہیں۔ ہندوستان میں بھی یوروپین تہذیب کا پرچھاواں پڑنے کے بعد اس قسم کی لڑکیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ چنانچہ مدراس کی ایک اطلاع ہے کہ پولیس نے ایک عورت کو گرفتار کیا ہے۔ جسکو ہر سال ایک نیا مرد چکھنے کا مزہ پڑا ہوا تھا۔ یہ مہذب عورت جس مرد سے شادی کرتی تھی۔ سال بھر بعد اس کے گھر سے بھاگ نکلتی تھی اور کسی اور شہر میں جاکر نام بدل کر تازہ شادی کر لیتی تھی۔ یہ ہے ہندوستانی عورتوں پر مغربی تہذیب کا اثر۔

غرض مغربی تہذیب کی ترقی سے عورتیں وفا اور شوہر پرستی کے جذبہ سے عاری ہوتی جا رہی ہیں۔ دیکھئے ابھی یہ تہذیب اور کیا کیا گل کھلاتی ہیں۔

نئی دہلی۔ ۲۰ ستمبر۔ آج وائسرائے کی صدارت میں کابینہ کا پہلا اور پورا اجلاس ہوا جس میں کابینہ کے سب بارہ اراکین موجود تھے۔

[illegible]

(از جناب وصدیقی فیض آبادی)

اے کالی کالی گھٹاؤ،
جاؤ کہیں دور جا کر برسو،
تمھیں دیکھکر، میرے دل کے سوئے ہوئے
تار بیدار ہونے لگتے ہیں۔
میری آنکھیں بھی،
تمھارے ساتھ برسنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔
دل میں ایک ٹیس سی اُٹھنے لگتی ہے۔
کسی کی خوابیدہ یاد
رہ رہ کے کروٹیں لینے لگتی ہے۔
اور پھر میں اور میرا دل،
ماضی کے اُن حسین لمحات کو تلاش کرنے لگتے
ہیں۔ جب میرا پریتم میرے پاس تھا۔
اُس وقت جب تم گھر گھر کر آتی تھیں تو وہ جھوم
کر میری طرف پرشوق نگاہوں سے دیکھتا اور
پریم بھری باتیں کرتا تھا۔

... دولت اور سلطنت سب کچھ کھو چکے ہیں۔ لیکن ابتک ایک انمول چیز باقی ہے جس کے سامنے دنیا بھر کی دولتیں ہیچ ہیں اور جسپر ہندوستانی جتنا بھی فخر کریں کم ہے وہ چیز ہے ہندوستانی عورت کی عفت وعصمت ومعصومیت۔ شرم وحیا۔

یقیناً وہ آدمی ہندوستان کا سب سے بڑا دشمن ہے جو ملک کو اس کی اس انمول دولت سے بھی محروم کرڈالنا چاہتا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں عورتوں کی غلط آزادی نے جو آفت برپا کر رکھی ہے خود یورپ اور امریکہ اس پر رو رہے ہیں۔ یورپ اور امریکہ فسق وفجور اور بدکاری کی دلدل میں پھنسے پڑے ہیں اور ان کی سمجھ ہی میں نہیں آتا کہ اس جان لیوا دلدل سے کیسے نکلیں۔

یورپ اور امریکہ میں عصمت وعفت کے لفظ لغت میں تو ملتے ہیں مگر عملی زندگی میں مشکل ہی سے کہیں کہیں ملتے ہیں۔

حد ہو گئی۔ یورپ وامریکہ کی بہت سی پارسا عورتوں کا بھی یہ حال ہے کہ وہ ہندوستان کے معیار عفت وعصمت پر کبھی بھی اپنے لئے اس معیار پر عصمت

شعار ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکیں۔

یورپ وامریکہ میں حالت یہ ہے کہ عورت دن و رات میں جتنک چاہے گھر سے باہر رہے۔ شوہر کی مجال نہیں کہ اعتراض کر سکے۔ اسی قدر نہیں خود گھر میں بھی اگر عورت اپنے کسی مرد دوست کے ساتھ بند کمرے میں بیٹھتی ہے تو شوہر کو اجازت نہیں کہ وہ دروازہ بھی کھٹکھٹائے۔

فرانس میں گویا یہ طے شدہ بات ہے کہ کنواری لڑکی کو پوری آزادی ہے کہ شادی ہونے تک جو چاہے کرے۔ اسے ذرا ملامت نہ کی جائیگی۔ اسی طرح انگلستان میں ایک طرح کا یہ دستور ہے کہ کنواری لڑکی شادی ہونے تک آپ اپنے کو بچائے رکھے اور شادی ہونے کے بعد کھل کھیلے۔

سچی بات یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ میں جو حالت ہے اسے دیکھتے ہوئے کسی آدمی کے بارے میں یقین نہیں کیا جا سکتا ہے کہ وہ واقعی اپنے باپ ہی کا بیٹا ہے

بھرڈالنس۔ یعنی ناچ یورپ وامریکہ میں مرد اور عورت ساتھ ناچتے ہیں۔ مگر آپس میں اس طرح چمٹ کر کر اس ناچ ہی میں سب کچھ طے پا جاتا ہے

خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان کے عوام اور ان کی عورتیں ابھی تک اس بدبختی اور تہذیب وتمدن سے محروم ہی ہیں اور شرافت وعصمت وعفت اور شرم وحیا کی راہ پر استوار ہیں اور جس دن یہ راہ مٹ جائیگی۔ ہندوستانی بھی مٹ جائیں گے۔

ہندوستانی عورتوں کو یوروپ اور امریکہ کے اس آزاد مشرب سے دور رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کے تمدن کی خصوصیت کو برقرار رکھا جائے اور ان کی کھلم کھلا میدان سیاست میں نہ لایا جائے۔ عورتوں کو سیاسی آزادی سے محروم کرنا یقیناً ان پر ظلم ہوگا۔ لیکن ان کے سیاسی حقوق انکے مرد حاصل کر سکتے ہیں انکے لیے انکو اس جد وجہد سے علیحدہ رکھنا چاہیئے جنہیں ترک کردہ اپنی خصوصیات بھی کھو بیٹھیں جن پر ہندوستان اب تک فخر کرتا چلا آیا ہے۔

چالاک آدمی اور رئیس

(از عبدالنقوی صاحب۔ حلیم کالج کانپور)

کسی شہر میں ایک رئیس شخص رہتا تھا۔ ایک دن وہ چہل قدمی کرنے باغ میں گیا۔ اتفاق سے اسکی جیبی گھڑی گھاس پر گر گئی۔ اور اسے خبر نہ ہوئی۔ وہ گھر چلا آیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا آدمی وہاں پہونچا اس نے وہ گھڑی اوٹھا لی وہ سونے کی تھی۔ وہ شخص بہت خوش ہوا۔ گھر آکر رئیس بہت پریشان ہوا۔ اس نے بہت تلاش کیا مگر گھڑی نہ ملی۔ ایک دن بازار میں اس نے اپنی گھڑی اسی آدمی کے پاس دیکھی۔

رئیس نے اسکا پتہ نشان پوچھ لیا اور دوسرے دن اس کے پاس پہونچا اور کہا۔ "آپ کے پاس جو گھڑی ہے وہ میری ہے۔ مجھے دیدیجئے۔" اس آدمی نے جواب دیا۔ "وہ تو مجھے پڑی ملی ہے۔ کیا معلوم آپ کی ہے یا کسی اور کی"۔ رئیس نے کہا "میں ثبوت دے سکتا ہوں"۔

اس نے کہا۔ "آپ ثبوت دیں یا نہ دیں اب تو وہ میری گھڑی ہے"۔ رئیس نے غصہ ہو کر کہا "میں آپکو قاضی کے پاس لیجاؤں گا"۔ اس آدمی نے کہا "میں تیار ہوں" مگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرے کپڑے کس قدر خراب ہیں۔

میں اس حالت میں تو ہرگز عدالت میں نہ جاؤں گا"۔ رئیس نے کہا۔ "اچھا میں آپکو اچھے کپڑے دیدونگا"۔ اس نے آدمی نے کہا "مگر میری ٹانگ میں چوٹ ہے میں پیدل نہیں چل سکتا"۔ رئیس نے کہا۔ "میں گھوڑا منگا دوں گا"۔ غرض رئیس نے ایک خوبصورت گھوڑا منگایا اور قیمتی کپڑے لاکر دیے۔ اور وہ شخص قاضی کے پاس پہونچا۔ قاضی صاحب آپ میرے لباس اور گھوڑے سے پتہ لگا سکتے ہیں کہ میں ایک رئیس آدمی ہوں

اور معمولی معمولی گھڑیوں کے پیچھے ایمان خراب نہیں کر سکتا اور آپ جانتے نہیں کہ دراصل یہ شخص ایک زبردست چور ہے اور امیروں کے لباس میں دوسروں کے مال پر قبضہ کرتا ہے۔ کیا معلوم یہ میرے کپڑوں کو اور گھوڑے کو بھی اپنا ہی کہدے"۔

رئیس فوراً بول اٹھا۔ "یہ گھوڑا اور کپڑے میرے ہی تو ہیں"۔ وہ شخص بولا دیکھئے "اب یہ میرے لباس اور گھوڑے کو بھی اپنا بتا رہا ہے"۔

قاضی نے رئیس کو بھگا دیا اور وہ شخص گھوڑے پر شان سے گھر آگیا۔

فلمسازوں کے خلاف نئے قانون پر غور

نئی دہلی کے ذمہ دار حلقوں کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ قومی حکومت کے وزرا ہندوستان کی فلمی صنعت کی اصلاح کیلئے عنقریب اہم قدم اوٹھانیوالے ہیں وزراء کا خیال ہے کہ فلمسازی کے لیے جو فرسودہ قانون موجود ہے وہ بالکل ناکافی ہے۔ اسلیئے وزراء کا خیال ہے کہ ہندوستان کی فلمسازی کے معیار کو بلند کرنے کے لئے چند ایسے قوانین بنائے جائیں جو مندرجہ ذیل مقاصد کو پورا کر سکیں۔

(۱) نئے فلموں پر شدید پابندی لگا دی جائے تاکہ نئی فلم کمپنیاں نہ کھل سکیں اور موجودہ فلم کمپنیوں کو حسب ضرورت خام فلم اور ضروری سامان مل سکے۔

(۲) ایسی تمام فلموں کو یا ان کے حصوں کو ممنوع قرار دیدیا جائے جن کے ذریعہ عوام کے اخلاق پر برا اثر پڑتا ہو۔ نیز عامیانہ مکالموں اور گانوں پر بھی پابندی لگا دی جائے

(۳) ایسی تمام فلمیں بذریعہ قانون ناقابل نمائش قرار دیدی جائیں جن کے ذریعہ فرقہ پرستی یا تشدد کا مظاہرہ ہوتا ہو۔

(۴) ایسی فلموں کی زیادہ سے زیادہ ہمت افزائی کی جائے جو ملک کے کاز کے لئے تیار کی جا رہی ہوں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مندرجہ بالا پابندیاں لگانے کے لئے جو قوانین زیر غور ہیں ان کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو ایک طرف فلمسازی کے لائسنس سے محروم کر دیا جائیگا۔ اور دوسری جانب ان کو سزائے قید بھی دی جا سکے گی۔

ہمکو خوشی ہے کہ حکومت ہند فلموں کی اصلاح کے لیے ایک ایسا قدم اُٹھا رہی ہے۔ جس کی ضرورت مدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔

سرحد میں لیگ کی قراردادیں

پشاور۔ ۲۲ ستمبر۔ پانچ گھنٹے کے رازدارانہ اجلاس کے بعد مسلم لیگ کی دو قراردادیں منظور کی گئیں ہیں۔ پہلی قرارداد میں جس کے محرک خان عبدالقیوم خاں ہیں وزیرستان کی بمباری کی مذمت کی گئی۔ دوسری قرارداد کے ذریعہ بمبئی میں سرحدی پٹھانوں پر کئے جانیوالے مظالم کی مذمت کی گئی ہے۔

اقوال زرین

کام کرنا چاہیئے!

پریشانی کا ایک دن ایک ہفتہ کے کام سے زیادہ تھکا دیتا ہے۔ تفکرات جسمانی نظم کو درہم برہم کردیتے ہیں۔ صرف کام ہی جسم کے نظام کو صحیح قایم رکھ سکتا ہے۔
(رسکن)

جب میں کسی نوجوان کے اچھے خیالات کے متعلق سنتا ہوں تو پہلا سوال جو میں کرتا ہوں وہ یہ ہے - کیا وہ کام کرتا ہے؟
(رسکن)

راجہ مہندر پرتاب

متھرا - دوشنبہ - راجہ مہندر پرتاب سنگھ کو متفقہ طور متھرا ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر کیا گیا -

مع تبصرہ

باپ - اس کمرہ سے نقشہ کہاں گیا؟
بیٹا - وہ میں نے آج ہی صبح گلی میں پھینک دیا ہے -
باپ :- کیوں ؟
بیٹا :- میں نے رات کے اخبار میں پڑھا کہ پنجاب کے دریاؤں میں طغیانی آنیوالی ہے میں ڈر گیا کہ کہیں دریاؤں کا سیلاب ہمارے گھر کو ہی نہ بہا دے - اس لیے میں نے دریاؤں کا قصہ ہی تمام کردیا -

---

تمھاری صورت اتنی کیوں چمکتی ہے -
دوسرا - میں نے ولایتی صابون سے منھ ہاتھ دھویا ہے -
پہلا - اگر ایسا ہے تو میں اپنے بوٹ کو آج ہی ولایتی صابون سے دھوؤں گا - کیونکہ اس میں چمک نہیں ہے

استاد - تم نے جھوٹ بولنا کب سے سیکھا ہے -
شاگرد - جب سے آپ میرے استاد بنے ہیں -

دلچسپ معلومات

آئینہ عہد سکندری میں ایجاد ہوا -

کرسی فرعون کی ایجاد کی -

گھوڑے کی ڈاک کا قاعدہ شیر شاہ نے ایجاد کیا -

پیانو باجہ کرسٹو نے سنہ ۱۷۱۱ء میں ایجاد کیا -

اپریل سنہ ۱۷۳۹ء دلی میں نادر شاہ نے قتل عام کا حکم دیا -

پیٹر اعظم نے ایک غریب دیہاتی لڑکی سے شادی کی تھی - وہ بڑا مفلس تھا -

---

برطانیہ میں ۷۰ لاکھ بلیاں ہیں -

ہندوستان میں سب سے بڑی ریاست کشمیر کی ہے -

انٹرم گورنمنٹ کے وزیر ورکنگ کمیٹی کے ممبر رہ سکتے ہیں

آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں پنت جی کا رزولیوشن کثرت رائے سے منظور ہوگیا

دہلی - ۲۴ ستمبر "کانگریس کی ہائی کمان میں مطابقت اور تسلسل قایم رکھنے کے لئے نیز ملک میں اور دنیا کی نظر میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کی ممتاز حیثیت قایم رکھنے کے لیے یہ لازمی ہے کہ وہ برگزیدہ ہستیاں جنھوں نے اپنے خون پسینہ سے کانگریس کو سینچا ہے - اسکی رہنمائی میں پیش پیش رہیں"

ان لفظوں کے ساتھ پنڈت گوبند بلبھ پنت نے اپنے رزولیوشن پر جوابی تقریر کی جس کا منشا یہ تھا کہ انٹریم گورنمنٹ کے ممبروں کے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ممبر رہنے پر کوئی روک نہ ہونا چاہیے - سوشلسٹوں نے بحیثیت مجموعی ریزولیوشن کی مخالفت کی - فارورڈ بلاک نے بھی ان کا ساتھ دیا - ڈھائی گھنٹہ گرماگرم تقریروں کے بعد ریزولیوشن ۸۰ کے مقابلہ میں ۱۳۵ ووٹوں سے پاس ہوگیا -

مہاتما گاندھی آج اجلاس میں شریک ہوئے - اجلاس نہایت خوش اسلوبی سے آج دوپہر کو ختم ہوگیا - غیر سرکاری ریزولیوشنوں میں سے صرف ایک پاس کیا گیا جو بلوچستان کو اصلاحات دینے سے تعلق رکھتا ہے -

پنڈت گوبند بلبھ پنت دوسرا رزولیوشن جو اس بارے میں تھا کہ عارضی حکومت کے وزیروں کو کانگریس ورکنگ کمیٹی یا کانگریس کی کسی جماعت سے محروم نہ کیا جائے - پنت جی نے اسے پیش کرتے ہوئے کہا کہ پنڈت جواہرلال نہرو نے بتایا ہے آزاد حکومت کی حیثیت سے کیبنٹ کام کررہی ہے ہم آپ کی درخواست پر شریک ہوئے ہیں اور شریک ہونے کے بعد یہ کہنا کہ ورکنگ کمیٹی میں نہ رہیں ملک کے سب سے اونچے لیڈر ورکنگ کمیٹی میں بھی اگر موجود نہ رہیں تو ورکنگ کمیٹی کی کوئی قیمت نہیں رہتی آزاد ملکوں میں پارٹی کے لیڈر ہی حکومت کرتے ہیں یہ تعداد بھی بہت تھوڑی ہوتی ہے -

پرپھل چندر گھوش یہ جو ہمارے بھائی انٹریم گورنمنٹ میں گئے ہیں آزادی حاصل کرتے ہم نے ان کو بھیجا - انٹریم گورنمنٹ میں جانا پسند نہ تھا - ہم لوگوں کے مجبور کرنے پر پنڈت جی گئے - سردار پٹیل گئے اور راجندر بابو گئے -

اس کے بعد مسٹر مہابیر تیاگی نے اپنی ترمیم پیش کی کہ انٹریم گورنمنٹ کا ممبر کانگریس میں صدر بھی رہ سکے اس کے بعد مسٹر الضار یزدانی نے تقریر کی -

مسٹر الضار یزدانی کام کرنے کی ضرورت ہے مہاتما گاندھی جی ہی کام تقسیم کرنا چاہتے ہیں - ہمیں یہ اصول قایم رکھنا ہے وہ لوگ آئیں جنھیں حکومت سے تعلق نہ رہے ٹکراؤ کی صورت میں صفائی سے طے کیا جاسکے - پہلے طے کیا تھا کہ صوبہ کے منسٹر ورکنگ کمیٹی کے ممبر نہیں ہوسکتے - اب اس کی پہلے سے دس گنی ضرورت ہے - یہ عجیب وغریب بات ہوگی کہ وائسرائے کی اگزکیٹو کونسل کا وایس پریزیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس کا صدر ہو -

راؤ صاحب پٹوردھن راؤ صاحب پٹوردھن نے کہا رائٹ لفٹنٹ کا کوئی سوال نہیں - کافی لوگ رائے رکھتے ہیں کہ جو ورکنگ کمیٹی سے عارضی حکومت میں گئے ہیں - وہ ورکنگ کمیٹی میں نہ رہیں - اگر یہ لوگ نہ رہیں تو ورکنگ کمیٹی کی کیا حیثیت رہے گی کانگریس کا ارادہ شخصی طور پر کسی بھی شخص سے بڑا ہے کوئی ورکنگ کمیٹی کا ممبر نہ رہتے ہوئے انکی وقعت نہیں گھٹتی - لوگوں کی بھلائی ان کی رگ میں ہے گاندھی جی نہیں گئے تب کبھی کانگریس کا کام چلتا ہے - اس لیے ان لوگوں کے بغیر بھی کانگریس چل سکتی ہے - ان کی جگہہ کو کوئی نہیں لے سکتا - لیکن کانگریس کے ارادہ کا خیال رکھنا چاہیئے - کام بہت بڑا ہے - بوجھ نہیں بڑھانا چاہیئے - اس کے بعد مسٹر جیورتن دھر اور مولوی عنایت اللہ نے تقریر کی -

مولانا آزاد مولانا آزاد نے اظہار رائے کرتے ہوئے فرمایا کہ سنہ ۱۹۳۷ء میں پہلی مرتبہ صوبوں میں عہدے قبول کئے تو یہ سوال سامنے آیا تھا کچھ لوگ صوبوں کے کانگریسی عہدوں والے وزارت پر آگئے ورکنگ کمیٹی کو غور کرنا پڑا - گورنمنٹ کا حلقہ اور ملک کا حلقہ ایک نہیں ہوا چنانچہ ورکنگ کمیٹی نے منظور کیا کہ وزیروں کو ورکنگ کمیٹی میں نہ ہونا چاہیئے - پچھلے سال میری رہائی سے پہلے کانگریس نے وزارت کا بوجھ اٹھالیا - چنانچہ ڈاکٹر خانصاحب نے وزیر اعظم بننے پر کانگریس ورکنگ کمیٹی سے استعفے دیدیا - دوبارہ سوال اٹھا تو میری رائے پہلے ہی یہی تھی - ہماری پولٹیکل مسافری ابھی اس منزل تک نہیں پہونچی ہے کہ دونوں کو ایک کردیا جائے -

وزیر آتے تھے ورکنگ کمیٹی میں مشوروں میں حصہ لیتے تھے - اور ہم ان کی رائے سے فائدہ اٹھاتے تھے ورکنگ کمیٹی نے اسے معطل کردیا - جب انٹریم گورنمنٹ کا مسئلہ پیش ہوا - تو معاملہ سامنے آیا تمام پہلوؤں پر نظر ڈالنے کے بعد میری رائے یہی ہے - اس معاملہ کا تعلق کسی کی ذات یا شخصیتوں سے نہیں ہے - سوال یہ ہے کہ ایک ہی کاندھے پر دونوں بوجھ رہیں یا الگ الگ رہیں - یہ منزل آخری منزل نہیں بیچ کی منزل ہے دماغ پر اس کی پرچھائیں نہ رہنا چاہیئے اور یہ آخری منزل ہے ورنہ یہ کامیابی کا راستہ ایک دلدل ہوجائیگا - اور ہم پاؤں آگے نہیں بڑھا سکیں گے - پھنس جائینگے اصل نقشہ ہے جو دماغ میں ہی ہے - پہلی چیز یہ ہے کہ ہم ملک کے دماغ کے سامنے کیا نقشہ رکھیں ایک فرض کانگریس کمیٹی پر بھی ہے اور انٹریم گورنمنٹ پر بھی ہے اور صوبہ کی وزارت پر بھی ہے عوام کے ذہن میں دونوں منزلیں ایک ہوجائیں گی - پرچھائیں سی بلکہ یہ یقین ہوگا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آئندہ کےلیے ان کی کمریں کھل جائیں گی - ارادے پست ہوجائیں گے ولولے ختم ہوجائیں گے - پھر یہ کامیابی کی منزل نہیں بلکہ خطرناک منزل ہوجائے گی جسے ہم طے نہ کرسکیں گے ورکنگ کمیٹی نے اس پر غور کیا کہ چھ ممبروں کی رائے یہ تھی کہ الگ الگ ہونا چاہیئے - ۸ ممبروں کی رائے اسکے خلاف ہوئی - بالآخر معاملہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے لیے چھوڑ دیا گیا - شاید ان میں سے محض استعفے دینے کو بھی تیار ہوں - بہرحال آخری فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے - جو آپ کے ضمیر کا فتوی ہو - وہ دیجیے مسز کا للیشور راؤ کے بعد مسٹر جے پرکاش نراین کی تقریر ہوئی -

شری جے پرکاش نراین مسٹر جے پرکاش نراین نے کہا کہ اندر کا اثر باہر پڑے گا - کانگریس کے ساتھیوں کا دھیان کانگریس کے ساتھیوں سے ہٹکر طرح طرح کی چیزوں میں لگتا جارہا ہے - ضرورت ہے کہ ہم کانگریس کے کارکنوں کو بتائیں کہ آزادی کی لڑائی ابھی باقی ہے - اب خطرہ زیادہ ہوگیا ہے کہ کانگریس کا روپ الکشن کی شکل بنیا دلپٹ گئی ہے سنہ ۱۹۳۷ء کا فیصلہ اگر صحیح تھا تو آج وہ دس گنا صحیح ہے - کانگریس روز بروز ترقی کرتی چلی جارہی ہے اس میں نئی طاقت آئی ہے - پس اسی جماعت میں جب کوئی ہستی کا لینے والا ہٹ جائے تو اسکی جگہہ لینے والا تیار ہو - نیتاؤں کی جگہہ لینے والے کانگریس میں آئیں - نئے کاریگر بلائیں جائیں - جو کانگریس کی طاقت کو زیادہ سے زیادہ بڑھا سکتے ہیں اگر وزیروں کی جگہہ پر کرنا ورکنگ کمیٹی میں نہ ہو -

سردار پرتاب سنگھ سردار پرتاب سنگھ ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کہا کہ جس زینے سے چڑھے ہیں انٹریم گورنمنٹ بھی لڑائی کا میدان ہے - حالات بدل گئے ہیں - بہت نازک مسئلہ ہے - ابھی یہ نہیں کرنا چاہیئے - انٹریم گورنمنٹ اور ورکنگ کمیٹی کے کام میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے -

شری پرشوتم داس ٹرکیم داس سوشلسٹ لیڈر اور ماسٹر سونا سنگھ کی تقریروں کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو نے اعلان کیا کہ اس مسئلہ پر رائے شماری کل ہوگی - اور اجلاس دوسرے دن ۹ بجے صبح کے لیے ملتوی ہوگیا -

دوسرے روز کی کارروائی دوسرے روز پھر پنڈت جی کے رزولیوشن پر بحث ہوئی - سید نوشیر علی نے کہا کہ میں نے اس میں ترمیم پیش کرنے کی سوچی تھی - ایسا وقت میں انٹریم گورنمنٹ کے ایک سا وزیر سے زیادہ ورکنگ کمیٹی میں نہ رہیں - ایسا وقت آسکتا ہے جب ورکنگ کمیٹی یا آل انڈیا کانگریس کمیٹی عارضی حکومت کو ہدایات جاری کرے گی - اس وقت یہ بھی موزوں ہے کہ ورکنگ کمیٹی ان تجربوں کار لیڈروں کی عقلمندی کا فائدہ اٹھائے ملک کی موجودہ حالت کا تقاضا ہے کہ عارضی حکومت کے وزیروں کو کانگریس سے بالکل خارج نہیں کرنا چاہیئے -

یہ تمام ضرورتیں اس طرح پوری ہوسکتی ہیں کہ

(باقی صفحہ ۶ کالم اول کے نیچے سے)

شری بھگوان نام عظیم الشان جلسہ

پریم نگر بسیسہ مئو کانپور

پرم پرش آنند گھن شری کرشن چند بھگوان کی مہربانی ذکر یا ہے میرے غریب خانہ پر شری ہر کیرتن ۳ سال سے ہر سنیچر آٹھ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوتا ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ گذشتہ سالوں کی طرح سالانہ شری بھگون نام جلسہ کرنا طے پایا ہے۔ اسمیں بڑے بڑے علماء، پنڈت وِدھاتا اور بہت ہی پریم سے کیرتن کیرنیوالوں کے تشریف لانیکی اُمید ہے۔

معزز دوستوں، پریمی سجنوں اور بھگت جنوں سے استدعا ہے کہ اس مقدس دھارمک جلسہ میں تشریف لا کر ستسنگ سے فائدہ اٹھائیں

پروگرام

۱- برسپت وار ۲۶ ستمبر ۱۹۴۶ء اکھنڈ پاٹھ شری رامائن جی ۶ بجے شروع
۲- شکروار ۲۷ ستمبر ۱۹۴۶ء جلسہ راج تلک ۸ بجے رات
۳- شنیوار ۲۸ ستمبر ۱۹۴۶ء کتھا شری ستیہ نارائن سوامی - ۱۰ بجے دن سے ۱ بجے تک
۰ - کتھا و کیرتن ... ۷ بجے شام - ۹ بجے رات تک
۰ - وعظ (اوپدیش) ۹ بجے رات سے ۱۲ بجے تک
۴- اتوار ۲۹ ستمبر ۱۹۴۶ء اکھنڈ ہری کیرتن دھاما صبح ۷ بجے سے ۶ بجے شام تک
سمت کیرتن ۶ بجے شام سے ۹ بجے رات تک
وعظ (اوپدیش) ۹ بجے رات سے ۱۲ بجے دن تک

خاکسار

مہیشری پرشاد
پریم نگر (بسیسہ مئو)
کانپور

مسٹر جناح کا دستوری ماہرین سے مشورہ

نئی دہلی - ۲۲- ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے مسٹر بی - اے - راؤ قانونی مشیر کا ایک مراسلہ آج وصول کیا ہے - حال کی ملاقاتیں سرکاری دستاویز کے دفعات اور گروہ بندی کے سلسلہ میں دونوں کے مابین ہوئی تھیں۔ اور یہ خط بھی اسی کا ایک سلسلہ ہے۔

جناح ویول کی دوبارہ ملاقات کی تاریخ اور وقت کے متعلق ابھی یقین سے نہیں کہا جا سکتا - گذشتہ پیر کی ملاقات کے وقفہ میں مسٹر جناح مشیر قانونی سے مشورہ کر رہے ہیں - اور دستاویز کے قانونی نکات پر غور کر رہے ہیں -

ہندوستان اور افغانستان میں ہوائی سروس

کراچی - ۱۹- ستمبر - حکومت افغانستان کا ارادہ ہے کہ وہ ہندوستان اور افغانستان کے درمیان خود اپنی ہوائی سروس قایم کرے - ہندوستان کی راہ سے مغربی ممالک سے رابطہ پیدا کرنیکے لئے ایک بین الاقوامی ہوائی سروس قایم کرنیکا خیال ہے۔

انٹریم گورنمنٹ کے وزرا ورکنگ کمیٹی

(بسلسلہ صفحہ ۴)

عارضی حکومت کے کچھ وزیر ورکنگ کمیٹی میں رہیں اور یہ شرط رہے کہ ورکنگ کمیٹی میں عارضی حکومت کے علاوہ باقی ممبروں کی نمایاں اکثریت رہیگی۔

سرحد کے مسٹر امیر محمد خاں نے ریزولیوشن کی حمایت کی وہ مسٹر جے پرکاش نرائن سے اس میں اختلاف رکھتے تھے کہ ریزولیوشن پر غور کرتے ہوئے شخصیات پر دھیان نہ دیا جانا چاہیئے۔ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ ہم پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل۔ بادشاہ خاں اور مولانا آزاد جیسی ہستیوں کو بھول بیٹھیں۔

مولانا آزاد نے کل فرمایا تھا کہ یہ کانگریس کی ساٹھ سالہ جدوجہد کا ہی نتیجہ ہے کہ آج عارضی قومی حکومت بنا رہی ہے۔

عارضی حکومت کی تشکیل کانگریس کی فتح ہے۔ تو پھر اس حکومت کے لیڈروں کو کیوں ورکنگ کمیٹی میں نہ لیا جائے۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ کانگریس عارضی حکومت میں شامل ہونیوالے برگزیدہ تجربہ کار لیڈروں کی رہنمائی کے بغیر کام چلا سکے۔

شری منی رام دلاری (بہار) نے ریزولیوشن کی مخالفت کی آپ نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ مولانا آزاد نے بائیں بازو کا نقطہ نگاہ اختیار کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ رزولیوشن کے پیش کنندہ پنڈت پنت بھی یہی نقطہ نگاہ اختیار کریں گے۔ اور مجھے امید ہے کہ ریزولیوشن کے پیش کنندہ پنڈت پنت بھی یہی نقطہ نگاہ اختیار کریں گے۔ اگر ہمارے لیڈر انٹریم گورنمنٹ میں شامل رہتے ہوئے ورکنگ کمیٹی سے باہر نکل آئیں تو اس سے قومی تحریک کو کوئی نقصان پہونچنے کا احتمال نہیں ہوسکتا۔ ایسی صورت میں بھی جدوجہد باقاعدہ جاری رہیگی۔ جیسا کہ ۱۹۴۲ء میں لوگوں نے لیڈران کی ہدایت کے مطابق تحریک جاری رکھی تھی۔

آپ نے کہا کہ ۱۹۴۲ء کی تحریک کا ہی نتیجہ ہے۔ آج ملک میں انٹریم گورنمنٹ قائم کی جارہی ہے۔

آچاریہ کرپلانی کی تقریر آچاریہ کرپلانی نے کہا کہ صدر کو کانگریس کے آئین کے مطابق کام کرنا چاہیئے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے کہنے کے مطابق نہیں۔ ہاؤس کے سامنے یہ ایک بنیادی مسئلہ ہے جس کے دو پہلو ہیں۔ پہلا عملی نقطہ نگاہ اور دوسرا اس کا اصول پہلو۔

اصولی نقطہ نگاہ سے یہ بات صاف ہے کہ کانگریس کے پاس اپنے آئین کے مطابق کام کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ اگر کانگریس کوئی نیا اصول جاری کرنا چاہتی ہے تو اس کے لیے ٹھیک راستہ یہی ہے کہ باقاعدہ طور پر کانگریس کے آئین میں ترامیم کی جایں۔ اس وقت کانگریس کے آئین میں کوئی ایسی دفعہ ہے۔ جو گورنمنٹ میں شامل ہونیوالوں پر یا کانگریس ایگزیکٹو صوبائی کانگریس کمیٹیوں میں عہدے قبول کرنے سے مانع ہو فرض کیجئے کہ صدر کانگریس حکومت کے کسی ممبر کو کانگریس کی اگزیکٹو کونسل میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی اس کی مخالفت کرتی ہے۔ ایسی صورت کانگریس ہی کرے گا کہ کانگریس کے آئین کا سہارا لے اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی مخالفت کو نظر انداز کردے۔ لہذا میں کانگریس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائے جس سے صدر کانگریس کو اسکی رائے کو نظر انداز کرنا پڑے۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ آپ کہیں گے کہ گورنمنٹ کے ممبران کو ورکنگ کمیٹی کی میٹنگوں میں خاص طور پر مدعو کیا جایا کرے گا۔ اور اس طرح ان کے مشورہ سے ورکنگ کمیٹی مستفید ہوتی رہے گی۔ یہاں میں بتادینا چاہتا ہوں کہ مجھے ورکنگ کمیٹی کی میٹنگوں میں خاص طور پر مدعو کیا جاتا ہے۔ لیکن کمیٹی کے کام کی جو ذمہ داری میں ورکنگ کمیٹی کا ممبر ہوتے ہوئے محسوس کرتا تھا۔ وہ آج نہیں کرتا۔ اسی طرح اگر گورنمنٹ کے ممبران کو آپ نے ورکنگ کمیٹی سے نکال دیا تو ورکنگ کمیٹی کے کام کی اتنی ذمہ داری محسوس نہ کریں گے جتنی کہ ورکنگ کمیٹی کا ممبر رہتے ہوئے ان کی ذمہ داری اور مشورہ زیادہ مفید ہوگا۔

اس دلیل کا کہ ذمہ داری کا بوجھ سنبھالنے کے لیے نئے لوگ تیار کیے جانے چاہئیں۔ جواب دیتے ہوئے آچاریہ کرپلانی نے کہا۔ ٹریننگ ورکنگ کمیٹی میں چلے جانے سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ بلکہ یہ تو صرف تعمیری کام کرنے اور میدان عمل میں آنے سے ہی حاصل کرسکتی ہے جو شخص ٹریننگ حاصل کرنے کا خواہشمند ہو اسے مداخلت کی چوٹی سے نہیں بلکہ جڑ سے کام شروع کرنا چاہیئے

پنجاب کے سوشلسٹ لیڈر منشی احمد دین نے کہا کہ اگر عارضی حکومت آزادی کا دروازہ ہی ہے تو ہر کانگریسی کا فرض ہے کہ وہ ملک کے کونے کونے میں جاکر حکومت کی مدد کرے۔ لیکن میری رائے ہے کہ عارضی حکومت ہمکو آزادی کے دروازے تک نہیں لے جاتی۔ آزادی کا صحیح راستہ انقلاب ہے اور انھوں نے اس تقریر کے ساتھ ریزولیوشن کی مخالفت کی۔

بمبئی پراونشیل کانگریس کے پریسیڈنٹ مسٹر ایس۔ کے پاٹل نے کہا کہ اصولوں کو عملی سیاسیات کے ساتھ خلط ملط نہیں کردینا چاہیئے۔ یہ ٹھیک ہے کہ عارضی حکومت ایک چھتر ہے اور کانگریس ورکنگ کمیٹی دوسری لیکن اصلیت میں دونوں ایک ہی ہیں۔

ہندوستان کے لاکھوں گاؤں میں کانگریسی پنڈت نہرو سردار پٹیل، مولانا آزاد، بادشاہ خاں اور راجن بابو ایک ہی ہیں۔ انھوں نے کانگریس کو اس پوزیشن پر پہنچایا ہے۔ اور وہ ہی عارضی حکومت میں ہیں۔ یہ حکومت کانگریس کی انقلاب کی پالیسی کا نتیجہ ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ کسی بھی حالت میں عارضی حکومت اور کانگریس ورکنگ کمیٹی میں الجھاؤ پیدا ہوسکتا ہے

پنت جی کی جوابی تقریر پنڈت گوبند بلبھ پنت نے ایک نہایت ہی ٹھنڈی مگر مدلل تقریر میں مخالفوں کی ہر نکتہ چینی اور اعتراض کا جواب دیا آپ نے فرمایا کہ ریزولیوشن بہت سیدھا سادہ تھا مگر اس پر امید کے خلاف بڑی گرمجوشی سے بحث کی گئی۔ مخالفت کرنے والوں کے لیے میرے دل میں بڑی عزت ہے مگر بیشتر دلیلیں محض نعروں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مخالفوں نے انقلابی جذبہ کا واسطہ دیا ہے۔ یہ مہمل چیز ہے۔ رزولیوشن کی تشریح کرتے ہوئے پنت جی نے فرمایا کہ اسکا منشا صرف یہ ہے کہ ہم کانگریس کے صدر پر ورکنگ کمیٹی کے چناؤ یا تقرر کے سلسلہ میں کوئی پابندی نہ لگائیں۔ جیسا کہ دستور ہے

پنڈت جواہر لال پنڈت جی کی تقریر کے بعد اونچے معیار پر ایوان کو مبارکباد دی۔ آپ نے رزولیوشن کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ ووٹ کا نتیجہ کچھ بھی ہو۔ مگر ایوان کی رائے دونوں طرف ہے یہ بات ہی ورکنگ کمیٹی کو متاثر کرنے کے لئے کافی ہے پنڈت جی نے منشی احمد دین کی گفتگو کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہم وائسرائے یا کسی اور کی ضمانت طاقت سے انٹریم گورنمنٹ میں نہیں گئے۔ ہم وہاں اپنی طاقت سے گئے ہیں۔ لیکن ہمارے سامنے انٹریم گورنمنٹ یا ورکنگ کمیٹی کی ممبری کا سوال لایا گیا تو میں موخرالذکر کو ترجیح دوں گا۔

تقریر کے بعد پنڈت جی نے مختلف ایسی ترمیموں کو یکجا کرکے جنکا منشا ورکنگ کمیٹی میں انٹریم گورنمنٹ کے ممبروں کی تعداد کا تعین کرنا تھا۔ رائے طلب کی تو صرف دو درجن کے قریب رائیں حق میں آئیں۔ لہذا ترمیمیں گر گئیں۔ مسٹر سدھوا نے پنڈت جی کی درخواست پر اپنی ترمیم واپس لے لی ۱۱ بجے کے قریب پنت جی کے ریزولیوشن پر رائے لی گئی۔ ۱۳۵ ووٹ حق میں آئے اور ۸۰ خلاف۔ سوشلسٹوں نے مجموعی حیثیت سے خلاف ووٹ دیا۔ ایوان میں حاضری ڈھائی سو کے قریب تھی۔

The ... Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت: سالانہ صہ 5/-/- — ششماہی ۲/۸ 2/8/- — سہ ماہی ۱/۸ 1/8/- — فی پرچہ دو آنہ ۲/ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 44 NO. 40 — Cawnpore. Saturday 5th October 1946

کانپور شنبہ ۵ اکتوبر ۱۹۴۶ء مطابق ۸ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ — جلد ۴۴ نمبر ۴۰

ادبیات

جھلکیاں

ایک غزل گو شاعر کی حیثیت سے میرے سیاسی رجحانات

(از مولانا سلیم ناطقی جنرل سکریٹری جامعہ ادبیہ کانپور)

مولانا سلیم ناطقی کے سیاسی رجحانات دو نمبروں میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اسکی آخری قسط اور ملاحظہ فرما کر لطف اندوز ہو ہیے۔ (اڈیٹر)

آہ تو کوئی کھینچکر دیکھو — کس پہ ہوتا ہے کیا اثر دیکھو
زلف و رخ کی جو داستاں چھڑ جائے — شام دیکھو نہ پھر سحر دیکھو
داغ دل میرا دیکھنے والو — پہلے اپنی ذرا نظر دیکھو

جانسوز ہوائیں جنوں انگیز ہوائیں — کھائی ہیں زمانہ کی بہت تیز ہوائیں
ہر قطرۂ مے دشمن صد ہوش ہے لیکن — کرنے نہیں دیتیں ذرا پرہیز ہوائیں
ذرے پہ کھلے شمس حقیقت کے نہ اسرار — لیکر بھی گئیں ہند سے تبریز ہوائیں
دنیا ہے سلیم اپنی جگہہ لرزہ براندام — بھولی ہیں مگر سطوت چنگیز ہوائیں

سوال وصل کا کوئی جواب ہو نہ سکا — کرم تو پھر بھی کرم تھا عتاب ہو نہ سکا
دل حزیں تو فقط اک نظر کا طالب تھا — مگر یہ حسن سے کار ثواب ہو نہ سکا
وہ ایک پھول نظر جس پہ لاکھ بار نثار — کبھی چمن میں غلط انتخاب ہو نہ سکا

پھولوں کو آکے لاکھ سنوارا بہار نے — پوشیدہ اپنا چاک گریباں نہ کر سکے
وہ چشم التفات بھی کیا چشم التفات — انساں کو اک نظر ہیں جو انساں نہ کر سکے

عاشق ترا ہر عاقل و فرزانہ بنا ہے — دیوانہ بھی کچھ سوچ کے دیوانہ بنا ہے
دل تڑپا ہے مرجھائے ہیں گل ڈوبے ہیں تارے — جب جاکے کہیں درد کا افسانہ بنا ہے

وعدے کا اوس کے دل کو یقیں ہے — جس کی زباں میں ہاں بھی نہیں ہے
سب ہیں بلند و پست نظر میں — جیسا فلک ہے ویسی زمیں ہے
کیوں نہ اُسے ٹھکرائے زمانہ — جس کی کوئی آواز نہیں ہے

مضطرب ہو تو سکوں بھی تجھے حاصل ہو جائے — دل کبھی درد بنے درد کبھی دل ہو جائے

زاہد خلوت نشیں مست خیال حور ہے — جسقدر ہشیار تھا اتنا ہی غافل ہو گیا
حق پرستوں کا ہے یہ سب فیض روحانی تجھے — برہمن تو بت پرستی میں جو کامل ہو گیا

گم شدہ شے کا بدل ملجائے دنیا میں مگر — وقت رفتہ کی تلافی عمر بھر ہوتی نہیں
جوش پروانہ سلامت شمع کی ہمت بلند — دیکھنا ہے بزم میں کبتک سحر ہوتی نہیں
فطرت آزاد میری مجھ سے کہتی ہے سلیم — زندگی قید عناصر میں بسر ہوتی نہیں

دنیائے اسلام

مصر کو قومی جدوجہد کیلئے تیار رہنا چاہیئے

اینگلو مصری معاہدہ کی گفت و شنید ختم ہو۔ وفد پارٹی کا اعلان

اسکندریہ۔ ۲۔ اکتوبر۔ مصر کے شاہ فاروق نے وزیر اعظم اسمٰعیل صدقی پاشا کا استعفےٰ منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ ہی اپنے عہدہ پر قایم رہیں۔

شریف صبری پاشا نے جن کے وزیر اعظم ہونے کی اُمید تھی۔ شاہ فاروق سے ملاقات کی اور تبلایا کہ ایک کولیشن حکومت بنانے کے لئے وہ تمام پارٹیوں کو ایک نہ کر سکے۔ شریف صبری پاشا نے ایک بیان میں تبلایا کہ مصر کی قومی جماعت وفد پارٹی نے دوسری جماعتوں کے سامنے دو تجویزیں رکھیں یعنی کہ پارلیمنٹ کو ختم کر کے نئے الیکشن کئے جائیں۔ لیکن انھوں نے اسے نامنظور کر دیا تو وہ پارٹی موجودہ دور کو بھی قایم رکھنا چاہتی ہے۔ وفد پارٹی کی اکیزیکیٹو نے کل رات ایک مینی فسٹو جاری کیا ہے جس میں مصر کے لوگوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ مصر کے جائز مطالبوں کو پورا کرنے کے لئے قومی جدوجہد کیلئے تیار ہوں مینی فسٹو میں کہا گیا ہے کہ اینگلو مصری معاہدہ کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی ہے وہ فوراً ختم کی جائے اور معاملہ اتحادی قوموں کے روبرو پیش کیا جائے۔ مینی فسٹو میں اعلان کیا گیا ہے کہ ملک برطانیہ کے ساتھ کسی ایسے معاہدہ کو منظور نہیں کریگا جسکی بنیاد مندرجہ ذیل باتوں پر ہو (۱) مشترکہ ڈیفنس کونسل کیلئے اتحاد (۲) مصر اور سوڈان کی دفعہ جو فوراً خالی نہ کرنے پر ہو۔ (۳) مصر کے تاج کے ماتحت وادی میں کی یکجہتی کو تسلیم نہ کرنا۔ نیز ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کے بالکل ختم ہونیکا اعلان کیا جائے

گل کے اوراق اور دردانگیز افسانہ مرا — بزم شاہانہ میں ہے ذکر فقیرانہ مرا
میں چمن میں جام برلب تھا صراحی در بغل — لے اُڑا ہر غنچہ و گل رنگ رندانہ مرا

ماتھے پہ ضبط غم سے شام الم شکن ہے — تدبیر ہے جو الٹی تقدیر خندہ زن ہے
فریاد کر رہے ہیں ذرات خاک اُڑ کر — اہل وطن کہاں ہو اُجڑا ہوا وطن ہے
خطرے ہیں زندگی ہے بلبل کی ہر قدم پر — جبتک نقش قفس ہے جبتک چمن چمن ہے

ناصح کی گفتگو کا تو انداز دیکھنا — گویا کہ لفظ لفظ ہے نشتر لئے ہوئے
اُبھرے تو چارہ گر بنے درمان اضطراب — ایسی بھی ایک چوٹ ہوں دل پر لئے ہوئے

گل بھی پہنے ہیں شہیدان وفا کا پیرہن — کسقدر نکھرا ہوا ہے رنگ اس پوشاک کا
عالم ہستی ہیں آکر دل نے ہلچل ڈالدی — ذرہ ذرہ جاگ اُٹھا دنیائے وحشتناک کا
ایک اک نوک مژہ ڈوبی ہوئی ہے خون میں — اور کھینچوں کس طرح نقشہ دل صد چاک کا

باغباں ہے کہ چمن میں نہیں رہنے دیتا — دام صیاد بچھائے ہے گلستاں کے قریب
چونک اُٹھتے ہیں اسیران سیہ بخت سلیم — ٹوٹتا ہے جو ستارہ کوئی زنداں کے قریب

جو قیس و کوہکن کا زور ہے کوہ و بیاباں پر — تو کچھ حق ہے ہمارا بھی زمین کوئے جاناں پر

مصروف نالہ دل ہے رخ یار کے لئے — بلبل کو اضطراب ہے گلزار کے لئے

دعویٰ کسی سے عشق کا ثابت نہ ہو سکا — میں بزم میں طلب ہوا اظہار کے لئے
ساقی نے دی ہے دعوت مے محتسب کو آج — طاقت زبان میں چاہیئے انکار کے لئے

یہانتک تو چمن میں جلوؤں کی روشنی پہنچی — نہ گل میرے نظر آئے نہ شاخ آشیاں میری
مجھے ہر ہر قدم احساس ضعف و ناتوانی ہے — مگر ہمت بڑھا دیتی ہے گرد کارواں میری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل ہیں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت
کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۵۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۰

ایڈیٹوریل نوٹ

لیگ کانگریس سمجھوتہ کی کوشش

گورنمنٹ ہند کے آئینی مشیر مسٹر بی۔ این۔ راؤ اور مسٹر جناح کے آئینی تبادلِ خیالات کے بعد مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان مفاہمت کے سلسلہ میں جو گفت وشنید اور بحث ومباحثہ خود لیگ کے حلقوں کے علاوہ مسٹر جناح۔ نواب بھوپال۔ وائیسرائے۔ گاندھی جی۔ سردار پٹیل۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان اس ۱۵ دن کے اندر ہوا ہے اگرچہ اس کے متعلق کوئی قطعی اور یقینی رائے نہیں قائم کی جا سکتی۔ لیکن سیاسی حلقوں میں یہ اُمید کیجاتی ہے کہ اب حالات امید افزا ہیں۔ اور فضا ایسی خوشگوار ہوتی جاتی ہے کہ شاید لیگ اور کانگریس میں سمجھوتہ ہو جائے۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہر طبقہ میں مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان مفاہمت کی کوشش کو پسند کیا جائیگا کیونکہ ملک کے مفاد کے لیے اتحاد و اتفاق کی انتہائی ضرورت ہے۔

یو۔پی میں امن عامہ کا قانون

یو۔پی۔ میں امن عامہ اور عوامی زندگی کے تحفظ کے لئے ضروری سروسیں قائم کرنے۔ انسدادی نظر بندی کرنے۔ اجتماعی جرمانے لگانے اور جلسے و جلوس پر پابندی لگانے کے لئے گورنر یو۔پی نے ایک نیا قانون یکم اکتوبر سے پورے صوبہ یو۔پی میں جاری کر دیا ہے۔ جس کا نام "یو۔پی۔ میں نظم عامہ کے قیام کا قانون" ہے۔

اگر اس قانون کی رو سے حکومت کو کسی شخص کے متعلق یہ یقین ہو جائیگا کہ اس کا طرز عمل ملک کے مفاد اور پبلک نظم کے خلاف ہے تو اس کے خلاف، حکومت تادیبی کارروائی کر سکتی ہے۔ مثلاً اسکو نظر بند کیا جا سکتا ہے۔ اسکو یو۔پی سے باہر چلے جانیکا حکم دیا جا سکتا ہے۔ اسکو حکم دیا جا سکتا ہے کہ متعین شدہ علاقہ میں رہے اور اس کے باہر نہ جائے۔ اسکو حکم دیا جا سکتا ہے کہ وہ کسی افسر کو اپنی کارروائیوں کی اطلاع دیتا رہے۔ اور ضرورت پر اس کی ملازمت یا کاروبار یا دوسرے لوگوں سے ربط وضبط رکھنے یا خط وکتابت کرنے یا اُسے کوئی خاص خبر شایع کرنے یا اپنی رائے کی نشر واشاعت کے متعلق پابندی لگائی جا سکتی ہے کسی مملوکہ شے یا اشیاء کی ملکیت ممنوع قرار دی جا سکتی یا اس پر پابندی لگائی جا سکتی ہے۔ ہر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس قانون کے ذریعہ دیے جانیوالے اختیارات استعمال کرے گا۔ اور اسکے احکام کا نفاذ ۱۵ روز سے زیادہ نہ ہو سکیگا۔

کرایہ کا آرڈیننس

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۸۸ (۱) کے ماتحت یو۔پی گورنمنٹ نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کا نام "یو۔پی۔ میں کرایوں کے عارضی کنٹرول اور بے دخلی کا آرڈیننس سنہ ۱۹۴۶ء" ہوگا اس آرڈیننس کے خاص دفعات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) اس کا نفاذ تمام میونسپلٹیوں اور چھاؤنیوں اور نوٹیفائڈ ایریا کے حدود سے ایک میل دور تک ہوگا۔

(۲) مکان سے بیدخل کرنے کے مقدمات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر سول جج کی عدالت میں سوائے مندرجہ ذیل حالات میں دائر نہیں کئے جا سکتے۔

(۱) کرایہ دار نوٹس ملنے پر ایک مہینہ کے اندر اگر کرایہ ادا نہ کرے۔

(۲) کرایہ دار اگر مکان کو دانستہ نقصان پہونچائے۔

(۳) اگر مکاندار مکان میں خود رہنا چاہتا ہے۔

(۴) اگر کرایہ دار معاہدہ کی شرائط کے خلاف مکان کسی دوسرے کرایہ دار کے حوالہ کر دے بشرطیکہ۔ مکان یکم اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء سے پہلے دوسرے کرایہ دار کو نہ دیدیا گیا ہو۔

(۳) کرایہ مکان معقول اور مناسب ہونا چاہیئے یعنی میونسپل بورڈ کنٹونمنٹ بورڈ یا نوٹیفائڈ ایریا کی تشخیص شدہ کرایہ کے مطابق ہونا چاہیئے اور اسی تشخیص شدہ کرایہ پر ۲۵ فیصدی کرایہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

(۴) پچھلے مکانات کے وہ مقدمے جنکے فیصلے ابھی نہیں ہوئے ہیں آرڈیننس کے شروع ہونیکی تاریخ سے آرڈیننس کی مختلف دفعات میں سے کسی ایک کے ماتحت ہو سکیں گے۔

(۵) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مکانداروں کو یہ حکم دیسکتے ہیں کہ ان کے مکان جب خالی ہوں تو فوراً اطلاع دیں۔ ونیز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اگر کسی مکان کو کرایہ پر نہ اٹھانے کا حکم دے تو مکان دار کو اس حکم کی پابندی کرنا ہوگی۔

(۶) ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۸۱ (۲) (ب) کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے وہ تمام احکامات جو آرڈیننس کے اندر آتے ہیں۔ اس وقت تک جاری رہینگے جبتک کہ اسکو روکا نہ جائے یا اس میں کوئی ترمیم نہ کی جائے گی۔

(۷) آرڈیننس کے ماتحت جو حکم دیے جائینگے انکی اپیل نہیں ہو سکتی۔ جبتک اسکا کوئی دوسرے قانون سے تصادم نہ ہو۔

(۸) آرڈیننس کی دفعہ ۵ کی خلاف ورزی کرنیوالے کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور ۶ مہینے تک کی سزا دی جا سکتی ہے۔

وائرلس سروس

وائرلس سروس کے چار دستے کانپور آ گئے ہیں اور وہ کانپور کے سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ماتحت رکھے جائینگے۔ وائرلس کا انتظام کوتوالی میں ہوگا اور شدید اور فوری ضرورت کے وقت حکام ضلع اور حکومت یو۔پی کے درمیان وائرلس سروس سے کام لیا جائیگا۔

کاشتکاروں کے نقصانات

معلوم ہوا ہے کہ ضلع کانپور کے حکام کاشتکاروں کے نقصانات کی تحقیقات کر رہے ہیں جو کہ انکو فصل خریف کے بالکل ضائع ہو جانیکی وجہ سے ہوئے ہیں۔ خیال ہے کہ اگر ضرورت سمجھی گئی تو لگان کی وصولی ملتوی کر دیجائیگی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکام ضلع نے یو۔پی۔ گورنمنٹ سے ان علاقوں میں کنویں کھدوانے کیلئے تقاوی بانٹنے کی اجازت مانگی ہے۔

رام لیلا کا جلوس

خدا کا شکر ہے کہ رام لیلا کا جلوس نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ روزانہ اپنے مقررہ راستوں سے نکل رہا ہے۔ کل (۵۔ اکتوبر) دسہرہ ہے اور خدا کی ذات سے پوری اُمید ہے کہ انشاء اللہ دسہرہ کا تہوار نہایت امن وامان کے ساتھ انجام پذیر ہوگا۔

یہ بات بھی بڑی خوشی کی ہے کہ مسلم لیگ کے ممبروں نے رام لیلا کے جلوس کا مختلف جگہوں پر خیر مقدم کیا اور جلوس والوں کو ہار پہنائے۔

حکام اور پولیس کے انتظامات نہایت مکمل اور قابل تعریف ہیں۔

گاندھی جینتی

۲۔ اکتوبر کو کانپور میں گاندھی جینتی منائی گئی۔ مکانوں اور دوکانوں میں ترنگے جھنڈے لگائے گئے۔ اور شام کو تلک ہال میں ایک پبلک میٹنگ ہوئی جسمیں مختلف مقرروں نے تقریریں۔

مسز بسینٹ

آنجہانی مسز بسینٹ کا یوم پیدائش یکم اکتوبر کو تھاسوفیکل سوسائٹی نے منایا۔

کنٹرول

کنٹرول کے ختم ہونے کی آخری تاریخ ۳۰۔ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء تھی۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا نے چند چیزوں پر کنٹرول قائم رکھا ہے۔ جس میں سے بعض یہ ہیں:۔

گیہوں۔ چاول۔ شکر۔ سوتی اور اونی کپڑا۔ پٹرول۔ لوہا۔ زمین اور عمارات۔

ہوم منسٹر

آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی ہوم منسٹر اس ہفتہ دو دفعہ کانپور تشریف لائے اور تلک ہال میں لوگوں سے تبادلہ خیالات کیا۔

ڈیولپ منٹ بورڈ

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے چیرمین مسٹر اختر حسین آئی۔ سی۔ ایس نے بورڈ کے اسٹاف اور عہدہ داروں کی ایک میٹنگ میں اعلان کیا کہ یو۔پی۔ گورنمنٹ نے طے کیا ہے کہ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کو اسکی موجودہ صورت حال میں جاری رکھا جائے۔ لہذا میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنا کام نہایت مستعدی سے کریں۔ کیونکہ اب آپ کی خدمات کے علیحدہ کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔

لکشمی رتن کاٹن ملس

لکشمی رتن کاٹن ملس کانپور کے انعامات کے تقسیم کا گیارہواں سالانہ جلسہ ۴۔ اکتوبر ۳ ½ بجے دن کو مل کے احاطہ میں ہوا۔ آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر مواصلات وجنگلات یو۔پی۔ گورنمنٹ نے اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔ اور اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم کئے۔

شکر کا راشننگ

ٹاؤن راشننگ آفیسر ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ شکر کی پوری سپلائی نہ ہونے کی وجہ سے شکر کا راشن ۱۲ چھٹانک فی یونٹ سے گھٹا کر ۸ چھٹانک فی یونٹ ماہانہ کر دیا گیا ہے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ بہت جلد شکر کے راشن کو پورا کر دیا جائیگا۔

پریس کمیونک

مسٹر آئی۔ یو۔ الیکزنڈر آئی۔ سی۔ ایس۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے مندرجہ ذیل دو پریس کمیونک شایع کیے ہیں:۔

(۲۸۔ ستمبر) مندرجہ ذیل دس اشخاص جن کو حال میں لیبر فساد کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا آج میرے حکم سے رہا کر دیے گئے ہیں۔

(۱) ٹی۔ کے۔ چترویدی (۲) سلطان احمد نازی (۳) آنند مادھو (۴) جارج سنگھ (۵) امرت لال (۶) شیو شرما (۷) سونے لال (۸) رگھوبیر پرشاد (۹) جان محمد (۱۰) دوست محمد۔

(یکم اکتوبر) اس بات کی طرف میری توجہ دلائی گئی ہے کہ ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے بھیجی ہوئی ایک خبر اخباروں میں شایع ہوئی ہے کہ دس کمیونسٹ لیڈر جنکی رہائی کا حکم میرے ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء کے کمیونک کے ذریعہ سے ہوا تھا اس شرط پر رہا کئے گئے ہیں کہ وہ غیر قانونی ہڑتال کو ختم کرا دیں گے۔

مجھکو اس کا مطلق علم نہیں کہ انھوں نے یہ خبر کہاں سے حاصل کی جو کہ بالکل غلط ہے۔ دس کمیونسٹ لیڈروں کو بغیر کسی شرط کے رہا کیا گیا ہے۔ ان پر اس قسم کی کوئی شرط نہیں لگائی گئی ہے کہ وہ مل مزدوروں اور مل مالکوں کے درمیان کے جھگڑوں کا فیصلہ قانونی طریقہ سے کرا دینے میں اپنا اثر استعمال کریں۔ یہ کمیونک صورت حال صاف کرنے کے لیے شایع کیا گیا ہے۔ تاکہ ایسوسی ایٹڈ پریس کی خبر سے جو غلط فہمی پیدا ہوئی ہے وہ دور ہو جائے۔

انجمن فردوس ادب

۵۔ اکتوبر ۹ بجے رات کو شیخ محبت حسین صاحب بیج باغ کے مکان پر حافظ محمد صدیق صاحب صدیق کی صدارت میں ایک مشاعرہ ہوگا۔ مصرع طرح

شاید تری تجلی دامن کش نظر ہے

بزم ادب کانپور کرائسٹ چرچ کالج

بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کے آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے ہیں:۔

پرنسپل بالکرشن صاحب پانڈے (سرپرست) مولوی حفیظ الرحمن صاحب امین شہابی (پریسیڈنٹ) محمد یٰسین صاحب مہر رومانی (سکریٹری) مشیر احمد صاحب (جوائنٹ سکریٹری)

حبیب بنک کا افتتاح

حبیب بنک لمیٹیڈ بمبئی کی کانپور شاخ کا افتتاح ۷۔ اکتوبر ۱۰ بجے دن کو مسٹن روڈ (مسجد مچھلی بازار کے سامنے) ہو رہا ہے۔

حبیب بنک ایک نہایت مضبوط اور معزز بنک ہے۔ نیشنل بنک کے سونے کے پاسے جس طرح مشہور تھے آج کل اسی طرح حبیب بنک کے پاسے مشہور ہیں۔

اس بنک کا سرمایہ ۲ کروڑ روپیہ اجرا شدہ سرمایہ ایک کروڑ روپیہ۔ ادا شدہ سرمایہ ۸۰ لاکھ روپیہ۔ محفوظ سرمایہ ۷ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ اور جمع شدہ رقوم (۳۰۔ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء تک) ۹ کروڑ روپیہ سے زائد ہیں۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ یہ بنک اہل کانپور کے لیے مفید اور کار آمد ثابت ہوگا۔

زمیندار یونین کا جلسہ

کانپور ضلع زمیندار یونین کی ایک میٹنگ ٹھاکر نین سنگھ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کی صدارت میں ہوئی جسمیں کافی زمینداروں نے شرکت کی مسٹر رام نراین گرگ ایم۔ ایل۔ سی نے ایک رزولیوشن پیش کیا۔ کہ یو۔پی۔ گورنمنٹ کا زمینداری ختم کر دینے کا قدم بہت زیادہ غیر منصفانہ اور غیر اقتصادی ہے جو کہ منظور کر لیا گیا۔

شیر کوٹ کی رانی پھول کماری۔ جگمن پور کے راجہ دریندر شاہ اور ڈکرا کے کنور سرتیش پرکاش بھی میٹنگ میں موجود تھے۔

شیر کوٹ کی رانی نے بہت موثر الفاظ میں اس بات کا دعویٰ کیا کہ صوبہ کے زمینداروں کا قومی ترقی میں بہت بڑا حصہ ہے اور وہ ہندوستانی سوشل عمارت کے ایک اہم جزو ہیں۔

ڈاکٹر چنی لال کا لیکچر

لندن کے ہندوستانی کلچر سنٹر کے خزانچی ڈاکٹر چنی لال کٹیار نے تلک ہال میں کانگریس سیوادل کے والنٹیروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

اگر ہندوستان کو آزادی نہیں ملتی تو ہندوستان کا پورا نظام سلطنت درہم برہم ہو جائیگا۔ اس وقت لیبر گورنمنٹ ہندوستان کو آزادی دینے کیلئے پوری طرح تیار ہے۔ اور چرچل پارٹی کی مخالفت لیبر پارٹی کو اپنے اس ارادہ سے باز نہیں رکھ سکتی۔ آپ نے انڈیا لیگ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے تعریف کی۔ ڈاکٹر صاحب نے لندن میں لیگ کی عمارت کے لئے چندہ کی اپیل کی ڈاکٹر صاحب بیس سال کے بعد ہندوستان واپس آئے ہیں۔

پروفیسروں کی میٹنگ

مقامی کالجوں کے پروفیسروں کی ایک میٹنگ پرنسپل کالکا پرشاد بھٹناگر کی صدارت میں ہوئی جسمیں ایک ریزولیوشن پاس ہوا ہے کہ پروفیسروں۔ اسسٹنٹ پروفیسروں اور لکچراروں کی تنخواہیں بڑھائی جائیں۔

یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے کالجوں کے استادوں کی ایک ایسوسی ایشن بھی بنائی گئی۔

خطاب کی واپسی

حاجی عبد القیوم صاحب نے مسلم لیگ کی پالیسی کے مطابقت میں اپنا خان بہادری کا خطاب واپس کر دیا ہے۔

حکام کا تبادلہ

مسٹر راجہ راؤ ٹاؤن راشننگ آفیسر اور مسٹر کرمانی ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ ایکٹ (76 OF 1945) کی دفعہ ۱۴ (c) سنہ ۱۹۴۵ء کے ماتحت تمام لوگوں کی اطلاع کے لئے نوٹس دیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل پبلک سڑکیں جو اب تک کانپور میونسپل بورڈ کے کنٹرول میں تھیں۔ ۲۵۔ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء سے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے زیر انتظام آ گئی ہیں۔ تاکہ ان کو بہتر بنایا جائے اور جن لوگوں نے سڑکوں پر قبضہ جما لیا ہے۔ ان کو ہٹایا جائے سڑکیں حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ سڑک نمبر ۲۔ مال روڈ سے سڑک نمبر ۴۶ تک اور جو ہارنس فیکٹری سے ہو کر گذرتی ہے۔
۲۔ بنیا جھابر روڈ۔ مسلم قبرستان سے (کرنیل گنج کے قریب) گرانڈ ٹرنک روڈ تک۔
۳۔ بی۔ روڈ۔ بنیا جھابر روڈ سے کالپی روڈ تک۔
۴۔ سڑک جو بٹھور روڈ سے سیسہ مئو نالہ اسکیم میں ۲۵ سڑک تک ہے۔ اور جو بی۔ آئی۔ سی کے بنگلوں کے پاس سے ہو کر گذرتی ہے۔
۵۔ لاٹوش روڈ۔ ہالسی روڈ سے کوپر گنج روڈ تک۔
۶۔ تلی بازار اسٹریٹ۔ ہالسی روڈ سے کوپر گنج روڈ تک۔
۷۔ سبزی منڈی روڈ۔ ہالسی روڈ سے کوپر گنج روڈ تک۔
۸۔ مال روڈ۔ کرنیل گنج پولیس اسٹیشن سے مرے اینڈ کو کے نزدیک ای۔ آئی۔ آر۔ میں لودل کراسنگ تک۔
۹۔ رام نراین بازار روڈ۔ مال روڈ سے سری دوار کادیش روڈ تک۔

دستخط۔ اختر حسین۔ آئی۔ سی۔ ایس

پریسیڈنٹ۔ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

۲۸۔ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء

"ہندوستانی برادری کا کہنا ہے کہ:۔ "ہندوستانی برادری ہر حالت میں اتحاد ضروری سمجھتی ہے"

سدِ گل

ہندوستان میں یوروپ اور امریکہ کی طرح کیسی کیسی دل پھینک اور "عشق نواز" صاحبزادیاں پیدا ہو رہی ہیں - اس کا اندازہ آپکو ذیل کے چند رنگین واقعات سے ہو گا -

---

پنجاب کے ایک علاقہ میں روزانہ حسین وجمیل اور بنی سنوری بانکی سجیلی لڑکیاں غول درغول کالجوں اور اسکولوں میں پڑھنے جایا کرتی تھیں - مگر کچھ دن سے یہ دلچسپ تماشہ دیکھا جانے لگا کہ بنے ٹھنے خوش پوش نوجوانوں کا ایک گروہ ان پری وشوں کے گذرنے کے راستوں پر کھڑا ہو جاتا ہے اور جب لڑکیوں کی ایک خاص ٹولی وہاں سے گذرتی ہے تو ماڈرن مجنوں نکر بڑے ہی پر درد لب ولہجہ میں ان نوجوانوں کا گروہ عاشقانہ اشعار پڑھنے لگتا ہے -

---

کچھ لوگوں کو ان دل پھینک صاجزادوں کی یہ روش قابل اعتراض معلوم ہوئی مگر ان کو پتہ چلا کہ یہ نوجوان ان لڑکیوں کی ٹولی کی فرمائش پر یہاں آکر روزانہ ان کے درشن کرنے کی ڈیوٹی بجاتے ہیں جو ان کو دیکھکر ہنستی کمریں لچکاتی - معشوقانہ غمزے دکھاتی ہوئی گذرتی ہیں مگر لیلا مجنوں کے اس ماڈرن ڈرامے کا دلچسپ ترین پردہ یہ ہے کہ جب ان صاجزادیوں کے والدین کو غیرت دلائی گئی اور ان والدین نے لڑکیوں کو منع کیا تو ان عشاق نواز پڑھی لکھی بیسویں صدی کے لیلاؤں نے بھوک ہڑتال کر دی -

---

اس سلسلے میں ممبئی کی ان صاجزادی کی داستان عشق بھی کچھ کم دلچسپ نہیں ہے جو روزانہ اپنے گھر کی تیسری منزل پر کھڑے ہوکر سامنے کے مکان کے ایک نوجوان کو معشوقانہ اداؤں اور اشاروں کے ذریعے اپنی طرف رجھایا کرتی تھیں - خبر نہیں ان دل پھینک صاجزادی کو اپنے والدین کے بارے میں یہ بدگمانی تھی کہ وہ ان کے لیے ایک مرد مہیا کر کے نہیں دیں گے یا ان صاجزادی کے رگ عشق بازی مناسب وقت سے پہلے ہی پھڑک اٹھی تھی یا یہ اپنے لیے ایک مرد کو اپنے اوپر رجھانے کا یہ سلسلہ ایک عرصہ تک چلتا رہا - اور پھر حسب معمول اس نے یہ شکل اختیار کی کہ ایک روز عاشق صاحب نے ان دل پھینک صاجزادی کو ایک کنکر پر لپیٹ کر یہ عشق نامہ بھیجا کہ میری جان کسی دن چوری چھپے میرے گھر آجاؤ تو کچھ دیر کے لیے دل کی لگی بجھانے کا سامان ہو سکے -

عاشق نوازی کے اس زریں موقع کو بھلا یہ اشارہ باز معشوقہ کب ضایع کر نے والی تھیں - چنانچہ آپ ایک دو پہر کو سناٹا پاکر لپک کر اپنے گھر سے نکل کر عاشق کے گھر میں جا گھسیں لیکن یہ دیکھ کر آپ حیران وششدر رہ گئیں کہ جسکو دور سے آپ ضعف بصارت کی وجہ سے ایک نوجوان اور خوبرو مرد سمجھتی رہی ہیں وہ تو ایک چیچک رو کانا - ادھیڑ عمر کا بدنما انسان ہے - خیریت یہ گذری کر آپ فوراً اپنا ہاتھ چھڑا کر الٹے قدموں بھاگ آئیں - ورنہ شاید غلط فہمی ہی غلط فہمی میں عشقبازی پر عصمت بھینٹ چڑھ جاتی -

---

اب آپ ان دو سگی بہنوں کا حال بھی سن لیجیے جنھوں نے عشقبازی کے چسکے میں بذریعہ خط وکتابت ایک ہی مرد سے معاشقہ لڑا رکھا تھا - اور جو ایک دوسرے سے اس عشقبازی کے راز کو چھپائے ہوئے تھیں - مگر ایک دن یہ راز کھل گیا - تو ان دونوں صاجزادیوں کو ایک دوسرے کی نگاہوں میں بہت ذلیل اور حقیر ہونا پڑا -

غرض ہندوستان کی لڑکیاں مغربی آزادی کی ہوا میں اڑنے کے بعد بڑی خوفناک تیز رفتاری کے ساتھ دل پھینک اور عشق باز بنتی چلی جا رہی ہیں - خدا ہندوستان کی ان بیٹیوں کو نیک ہدایت دے -

---

ناگپور - ۲۸ ستمبر - آج اقوام ہند جمعیت کی سینٹرل کمیٹی کے سلسلہ میں یہاں ایک ہزار چھ سو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں -

ادب لطیف

بے بسی

سکھی! تو کہتی ہے میں ٹھنڈی آہیں نہ بھروں آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو آنکھوں ہی میں پی جاؤں -

تو چاہتی ہے میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ ناچے تیرے - تیرے ساتھ میں بھی گاؤں -

لیکن ـــــ تو نے کبھی یہ نہ سوچا - بینا کے ٹوٹے ہوئے تاروں سے کہیں مدھر راگ نکلا ہے؟

آہوں پر کوئی بس ہے جو انھیں ہونٹوں پر نہ آنے دوں -

آنکھوں میں چھلکتے ہوئے آنسو پی جاؤں - اگر ان پر بس ہوتا تو انھیں چھلکنے ہی کیوں دیتی؟

میں اتنی بے سمجھ تو نہیں جو اپنی محبت کو رسوا کروں ـــــ لیکن دل میں بھڑکتی ہوئی بھٹی بھیگی ہوئی آنکھوں کو بھیگی ہی رہنے دے - تو اپنا کوئی بس ہے؟

لکھنؤ - معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کے حفظان صحت کے وزیروں کی کانفرنس ۱۰، ۱۱، ۱۲ اکتوبر کو طلب کی ہے -

عالم نسواں

چین کی عورتیں

(از قلم مسٹر پریم ناتھ - ایم - اے)

چین کے مشہور عالم، لن یوٹانگ کی رائے یہ ہے کہ چین میں ہر چیز ممکن ہے اور یہ مقولہ بالخصوص چینی عورتوں کی زندگی پر صادق آتا ہے -

چینی بھی ایک عجیب قوم ہیں وہ زندگی کے فلسفہ کو اس حقیقت سے جانتے ہیں کہ زندگی سے جو کچھ مل سکے لے لو - ماورائے حیات سے انھیں کچھ زیادہ دلچسپی نہیں ہے - بس کھانا اور چائے مل جائے اور یہ بہتر ہے کہ بہت زیادہ وہ چائے کو خوشبودار کرنے کے عجیب وغریب مسالے جانتے ہیں - یہ تک انھیں معلوم ہے کہ ماہروں نے کس چشمہ کا پانی چائے ابالنے کے لئے بہترین قرار دیا ہے - ان لوگوں کو فطرت سے بڑی دلچسپی ہے - اور فنون لطیفہ کے دلدادہ ہوتے ہیں - وہ ان دونوں میں اپنا دل بہلاتے رہتے ہیں - انھیں زمین سے بھی گہری دلچسپی ہے گھروں کے بڑے شوقین ہیں -

ان تمام زندگی کے کھیلوں میں چینی عورت خاص طور پر اہم پارٹ ادا کرتی ہے وہ زندگی کے ڈرامہ میں بہت ہی اہم کردار ہے - یہی وجہ ہے کہ چینی ناٹک کاروں کا خیال ہے کہ کوئی ڈرامہ بغیر ہیرو کے تو کھیلا جا سکتا ہے مگر بغیر عورت کے نہیں - مگر قومی اور مجلسی زندگی میں چینی عورت نے بیش از بیش حصہ حال میں ہی لینا شروع کیا ہے - ہندوستان کی طرح سے چین کی عورت بھی صدیوں سے گھر کی چار دیواری میں بری طرح مقید چلی آتی تھی - وہ گھر میں رہ کر گھرداری کے اصول اور ماں بننے کے قواعد سیکھا کرتی تھی - اور وہ گھر کو چین کی سب سے بڑی یونیوسٹی سمجھتے تھے یہی وجہ ہے کہ حال تک چین کی کوئی عورت لکھنا پڑھنا اگر جانتی تھی تو وہ چند اونچے خاندان تھے -

جب سے غیر ملکی اور ملکی نئے نئے خیالات پھیلے اور تعلیم کا چرچا عام ہوا تو عورتوں نے بھی گھر کی چار دیواری سے باہر اپنی زندگی کی دلچسپیوں کو دیکھنا شروع کیا مگر اب بھی اُن کے عمل کا محور گھر ہی ہے -

سنہ ۱۹۱۹ء میں پہلی بار پیکنگ یونی ورسٹی میں عورتوں کو داخل کیا گیا - اس کے بعد سے تقریباً سارے چین میں مخلوط تعلیم کا رواج ہو گیا - نتائج سے معلوم ہوا ہے کہ تعلیم کے معاملہ میں لڑکیاں لڑکوں سے کسی طرح کم نہیں ہیں - ان تباہی کے سالوں میں چینی طلبہ اور طالبات کسی جگہ چھت کے نیچے نہیں پڑھے ہیں - کھلے میدانوں میں تعلیم حاصل کی ہے - کیونکہ ہر بلڈنگ برباد ہو گئی تھی -

نانکنگ حکومت نے یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ عورتوں کو وراثت کے برابری کے حقوق حاصل ہیں - اس چیز نے عورتوں میں اپنی عزت اور آزادی کا بڑا جذبہ پیدا کر دیا تھا -

لیکن ہندوستان کی طرح جدید اور قدیم دونوں قسم کی عورتیں میں بھی شانہ بشانہ موجود رہتی ہیں - اوسط درجہ کی چینی لڑکی کے تصوّر میں کوئی نہ کوئی لڑکا ضرور ہو گا گو وہ کسی ایک خاص لڑکے کے عشق میں مبتلا نہ ہو - جیسے وہ عمر میں بڑھتی جاتی ہے وہ اپنے قلب کی محبت کا کچھ حصہ بانٹنے دیتی ہے اسکی موجودگی سے دلوں میں ایک نئی زندگی اور حرارت محسوس ہوتی ہے وہ لڑکوں سے تحفے قبول کرنے کے حق میں ہے کیونکہ وہ اسے محبت کی نشانی سمجھتی ہیں - چینی گانوں میں محبت کے راہ ورسم فراق اور جدائی کے نغمے، محبت کی تلخ کامیاں ٹھنڈے بستروں کے الم کا بہت رونا ہوتا ہے -

اور ہر چینی ڈرامہ کا اختتام ان الفاظ پر ہوتا ہے - "خدا کرے ہر عاشق ومعشوق کا انجام شادی کی صورت میں نمودار ہو"

لیکن اس کے باوجود یہ بات دیکھنے میں آتی ہے - کہ لڑکے لڑکیوں کی شادیاں بغیر اُن کی مرضی کے کر دی جاتی ہیں - کیونکہ چین میں ہر چیز ممکن ہے -

(باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

اسکندر اعظم کی حرص

(از جناب بھگوت سروپ گوئل)

بچو! تم نے اسکندر اعظم کا نام سنا ہوگا - یہ آج سے سوا دو ہزار سال پہلے گزرا ہے - اس نے چھوٹی سی عمر میں ہی بہادری کے وہ کارنامے پیش کیے کہ تمام عالم دنگ رہ گیا - اپنے باپ فیلقوس کی موت پر اسکندر یونان کے تخت پر بیٹھا - اس نے تخت پر بیٹھتے ہی دنیا کو فتح کرنا شروع کیا - اس نے اپنے آس پاس کے تمام ملکوں پر قبضہ جما لیا - تمام اڑوس پڑوس کے راجہ اس کے نام سے گھبرانے لگے -

اسکندر نے آس پاس کے علاقہ پر قبضہ کرنے کے بعد ہندوستان کا رخ کیا - ہندوستان کی سرحد کے راجہ نے اسکندر کی طاقت کو دیکھکر اسکی اطاعت قبول کر لی - اسکندر نے اس سے دوستی کر لی اور چند روز اس کے ہاں ہی ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا -

اس راجہ نے اسکندر کی بہت خاطر ومدارات کی اس کے لیے ہر آرام وآسایش کا انتظام کر دیا - نوکر چاکر ہر وقت اسکا حکم بجا لانے کے لیے مقرر کر دیے، راجہ کی یہ خواہش تھی کہ اسکندر کو کسی عجیب طرز کا کھانا دیا جائے -

جس وقت اسکندر اپنے افسروں سمیت کھانے پر گیا تو بیٹھنے کا نہایت اعلیٰ انتظام تھا - راجہ کے نوکر زرق برق لباس پہنے ہر طرف موجود تھے صرف کھانا آجانے کا انتظام تھا - تھوڑی سی دیر کے بعد نوکروں نے میزوں پر تھال لگا دیے جو کہ کپڑے سے ڈھانپ رکھے تھے - راجہ کا اشارہ پاکر سب نے تھالوں پر سے کپڑے ہٹا دیے تھال پر سے کپڑا اٹھانے پر اسکندر کو نہایت تعجب ہوا کیا دیکھتا ہے کہ تھال کٹوریاں وغیرہ چاندی کی ہیں - سب سے تعجب کی بات یہ ہے کہ سبزیاں وترکاریاں وغیرہ بھی چاندی کے پتروں کی بنی ہوئی ہیں - چاولوں کی شکل کے ہیرے جواہرات موجود ہیں - اسکندر نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد راجہ سے پوچھا کہ آخر اس سب کچھ کا مطلب کیا ہے - کیا آپ کے ملک میں لوگ سونے چاندی کی ترکاریاں کھاتے ہیں؟

راجہ نے جواب دیا - اے شہنشاہ یونان! نہیں ہم بھی آپکی ہی طرح باغیچوں اور کھیتوں میں اُگی ہوئی ترکاریاں وسبزیاں کھاتے ہیں - لیکن میں جب سے آپ آئے ہیں اسی فکر میں تھا کہ آپکو کھانے کے لئے کوئی ایسی چیز دوں جو کہ آپ کو بہت پسند آئے - آخر میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ شاید آپکو سب سے زیادہ پسند چاندی سونے کی ترکاریاں آئیں گی - کیونکہ اسی دولت کی خواہش کے باعث آپ نے اپنے وطن سے اسقدر دور آنیکی تکلیف کی - اسکندر اس کے جواب سے بہت شرمندہ ہوا -

پردۂ ف...

فلم "ٹیپو سلطان" بنائی ...

بمبئی کے فلمی حلقوں کی تازہ ترین ...
چلتا ہے کہ بمبئی کی ایک فلم کمپنی نے ...
سوانح حیات فلمانے کے لیے تمام انتظ...
ہیں - ٹیپو سلطان ہندوستان کا د...
سب سے پہلے انگریزوں کو ہندوست...
لیے قدم اٹھایا اور اسی کوشش میں ...
"ٹیپو سلطان" کو اگر پورے اہتما...
گیا - تو ہمارا خیال ہے کہ یہ فلم تجارتی ا...
کے لحاظ سے تمام سابقہ تصویروں ک...

"شالیمار" ایک شاندار تصویر

شوری پکچرز کی نیم تاریخی تصویر "شا...
ہے جس میں کہ مغلیہ دور کی عظمت کو ...
صورت میں پیش کرنے کی کوشش ک...
موہن - بیگم پارہ - منورما - الناصر ...
تصویر میں اداکاری کر رہے ہیں -

ڈائرکٹر شوکت حسین کی ...

زینت جیسی کامیاب تصویر کی بنیا...
ڈائرکٹر شوکت حسین "جگنو" کے نام ...
دلکش سوشل تصویر تیار کر رہے ہیں ...
دلیپ کمار جیسے ممتاز اداکار کام ...
ہے کہ یہ تصویر ہندوستان کے ہر ج...
بھی زیادہ مقبولیت حاصل کرے ...

کانگریسی وزراء اور ...

احمد آباد - ۲۹ ستمبر - آج کے "ہر...
کے عنوان کے تحت گاندھی جی لکھتے ...
کانگریس کا ایک لائکن پوچھتا ...
وزراء کو اپنے انگریز پیشروؤں کی طر...
سے رہنا چاہیے "گیا" اپنے نجی کام ...
سرکاری کاریں استعمال کرنا درست ...
میرے نقطہ نظر سے دونوں "...
جواب ہو سکتا ہے - اگر کانگریس ...
رہنا چاہتی ہے تو وزراء صاحبان کو ...
رہ سکتے اور نہ ان سہولتوں کو ...
کر سکتے ہیں جو سرکاری فرائض کے ...

نہرو وزیرستان ج...

الہ آباد - سینچر - پنڈت جواہر لال ...
اکتوبر کے درمیان وزیرستان کا د...
وہ پہلے پہل بذریعہ ہوائی جہاز ...
جہاں سے وہ خان عبد الغفار خا...
وزیر اعظم ڈاکٹر خانصاحب کی معیت ...
کا دورہ کرنے کے لئے وزیرستان ...

ڈاکٹر سلطان شہریار ...

بٹاویہ - ۲۷ ستمبر - ڈاکٹر سلطا...
کے وزیر اعظم جوگ جگراتہ جمہوریہ ...
بٹاویہ پہونچ گئے ہیں - انھوں نے ...
جمہوری وزراء جمہوری کابینہ کے ا...
دلسوزی صلح کی گفت وشنید میں ...
اُن کا اعلان جگ جگراتے سے ...

سبھاش بوس کا مقد...

کلکتہ - ۲۹ ستمبر - مسٹر سبھاش ...
ہونے پران کے خلاف جو مقدمہ قائ...
نتیجہ میں ان کے خلاف وارنٹ جا...
جی سدان" کی املاک کی ضبطی کا ...
گیا تھا - آج ایڈیشنل چیف پریذ...
کے سامنے پیش ہوا - لیکن وکیل ...
پر ۲ - جنوری سنہ ۱۹۴۷ء تک کے ...

اقوال زریں

انسان کا دل ظاہر و باطن میں یکساں ہونا چاہئے۔

حقایق جن کو ظاہر ہونا چاہیئے۔ مستور ہیں اور ظواہر جو نظر انداز کرنے کے قابل ہیں وہ انسان کے دل و دماغ پر مستولی نظر آتے ہیں۔

سخیوں کی خوشی عطائیں اور بخیلوں کی خوشی لینے میں ہے۔

برائی میں تاخیر کرنا احسان ہے۔

سخاوت کا ثبوت ہستی کا ثبوت ہے

سخی خدا کا سچا دوست ہے گو وہ فاسق ہو۔

بلا موقع و محل احسان کرنا ستم کے مترادف ہے

سخاوت کے ساتھ اعتذار کمال سخاوت ہے۔

موج تبسم

ساس :۔ آجکل لڑکیوں کو سینا پرونا تو درکنار اتنا بھی معلوم نہیں کہ سوئی کس مرض کی دوا ہوتی ہے

بہو :۔ واہ! معلوم کیوں نہیں ہوتا۔ سوئی کو گراموفون میں لگا کر اس سے ریکارڈ بجائے جاتے ہیں۔

میراثی :۔ بابو جی پونے دو بجے والی گاڑی کتنے بجے آتی ہے؟

بابو :۔ ایک بجکر ۴۵ منٹ پر۔

میراثی :۔ (اپنی بیوی سے) تو چلو اب گھر واپس چلیں۔ ابھی تو بارہ بجے ہیں۔ دس گھنٹے اور باقی ہیں۔

اتحادی قوموں کی انجمن میں ہندوستانی

نئی دہلی۔ ۲۷ ستمبر۔ پتہ لگا ہے کہ ہندوستان کی طرف سے اتحادی قوموں کی انجمن میں جو ڈیلیگیشن جائیگی۔ اس میں سر مہاراج سنگھ بھی بطور ڈپٹی لیڈر ممبر شریک ہونگے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اس ڈیلیگیشن کے ۶ ممبروں کے نام کا اعلان کر دیا ہے۔

دلچسپ معلومات

۲۱۰۰ سال قبل کا محل

چینی سرحد کے نزدیک جنوبی سائبریا میں کھیکتا کے مقام پر ۲۱۰۰ سال قبل کے ایک چینی محل کے کھنڈرات برآمد ہوئے ہیں۔ ایک ۶ فٹ اونچی مٹی کی دیوار کے علاوہ ایک تقریباً ۱۴۰ مربع گز رقبہ کا بڑا ہال اور ایک چھوٹا ہال برآمد ہوا ہے۔

فرش کے نیچے ایک ایسے طریقے کا پتہ چلا جسکی بدولت ایک بھٹہ سے تمام محل میں گرم ہوا پہونچائی جاتی تھی۔

چھت پر دو قسم کے چوکے لگے ہوئے تھے۔ ایک ہال میں کانسی کے دروازوں کے قوی ہیکل دستے ملے۔ کھنڈرات میں لوہے کی درانتیاں، نیزے قبضے، چٹخنیاں دیگر عمارتی سامان و سونے کی بالیاں برآمد ہوئیں۔

پریس کانفرنس میں وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

نئی دہلی۔ ۲۶ ستمبر۔ مولانا ابو الکلام آزاد ایشیا میں ہندوستان کے سفیر مقرر کئے جائیں گے۔" یہ وہ امکان ہے جس کا اعلان پنڈت جواہر لال نہرو وزیر خارجہ نے آج صبح ۱۰½ بجے پریس کانفرنس میں کیا۔ ملکی نامہ نگاروں کے علاوہ بدیشی نامہ نگار بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ پنڈت نہرو نے دوسرا اہم اعلان یہ کیا کہ وہ آیندہ ہفتے سرحدی علاقہ کا دورہ کریں گے اور خان عبد الغفار خاں ان کے ہمراہ جائیں گے۔ پنڈت جی صورت حالات کا بچشم خود مطالعہ کریں گے۔ اور پھر تمام نقشہ کیبنٹ کے سامنے رکھیں گے۔ پنڈت جی نے فرید فرمایا کہ ہماری حکومت کی خارجہ پالیسی یہ ہے کہ دنیا میں محکوم نو آبادیوں کا سسٹم اور ایک قوم کے ذریعہ دوسری قوم کی لوٹ کھسوٹ ختم ہو جائے۔ یوروپ اور ایشیا کے ملکوں سے خاصکر امریکہ اور چین سے ہندوستان کی قطعی آزادانہ تعلقات قائم کئے جائیں گے۔ یوروپ کے ملکوں کے ساتھ اور روس کے ساتھ بھی پہلے غیر رسمی بات چیت کی جائے گی۔ اگر یہ نتیجہ خیز ثابت ہوئی تو سفارتی تعلقات قائم کرنے کے لیے باقاعدہ قدم اٹھایا جائے گا۔ پنڈت جی نے مزید کہا کہ خود برطانی حکومت سے ہمارے تعلقات قطعی آزاد ہوں گے اور بدیشی ملکوں سے تمام ہندوستانی فوجیں بہت جلد واپس بلائی جائیں گی۔

ہندوستان کی قومی حکومت کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے پنڈت جواہر لال نہرو نے آج پہلی پریس کانفرنس منعقد کی جس میں آپ نے اپنی خارجہ پالیسی پر نہایت اہم اعلانات کئے۔ پنڈت جی نے کہا کہ ہم بین الاقوامی سیاسیات میں برٹش کامن ویلتھ بلاک کا جزو بن کر کام نہیں کرینگے بلکہ ہم آزادانہ پالیسی پر عمل کریں گے اور یہ نوبت آسکتی ہے۔ کہ ہمارے نمایندوں کو برطانی ڈیلیگیشن کے خلاف جانا پڑے۔ ہمارے تمام نمایندے آیندہ ہم سے براہ راست ہدایات لیں گے۔ اور ان کی پابندی کریں گے۔ اس وقت سب ملکوں سے ہمارے براہ راست تعلقات نہیں ہیں۔ صرف چین اور امریکہ سے ہی نہیں جہاں ہم آیندہ دو تین مہینوں میں بلکہ جلد تر موجودہ نمایندے بدل دیں گے اور ان کا درجہ مکمل سفیر کا ہو جائیگا۔

پنڈت جی نے فرمایا کہ ہم دنیا میں محکوم نو آبادیوں کے ہر سسٹم اور لوٹ کھسوٹ کی ہر پالیسی کا خاتمہ چاہتے ہیں اور طاقتوں کو دھڑے بندی سے الگ تھلگ رہنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ دنیا میں سب سے الگ رہنا مشکل ہے پھر بھی ہم کسی بڑی طاقت کا دم چھلا نہیں بنیں گے۔ ہم کسی بھی ایسے گروپ کا ساتھ دیں گے جس کی پالیسی ہمیں پسند ہوگی۔ ایشیائی ملکوں سے ہم خاص طور پر دوستانہ تعلقات قایم کریں گے۔ ہم دوسرے ملکوں سے حسب مرضی تعلقات قائم کریں گے اور اس میں کوئی طاقت رخنہ نہیں ڈال سکتی۔

برطانیہ سے تعلقات

پنڈت جی نے بتایا کہ اس وقت برطانیہ میں ہمارا ہائی کمشنر کامرس ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت صرف تجارتی معاملوں کی نمایندگی کرتا ہے۔ اس کے اختیارات بہت محدود ہیں۔ آیندہ وہ خارجی امور کامن ویلتھ لیبر کامرس اور انفرمیشن چار محکموں کی نمایندگی کریگا اور اسکی سرگرمی کا دائرہ بہت بڑھ جائیگا۔

پنڈت جی نے صاف اعلان کیا ہے کہ بدیسی ملکوں میں ہمارے جس ترجمان کو ہماری پالیسی کی تعمیل میں پریشانی یا پس و پیش ہوگا۔ اُسے الگ ہونا پڑے گا۔ صرف وہی لوگ عہدہ پر رہ سکیں گے۔ جو ہماری پالیسی کی صحیح ترجمانی کرنے کو تیار ہوں گے۔

پنڈت جی نے بتایا کہ انٹرم گورنمنٹ بننے کے بعد وائسرائے کی طرف سے انھیں پوری آزادی مل گئی کہ وہ پیرس کی صلح کانفرنس میں ہندوستان کے نمایندے تبدیل کر سکتے ہیں۔

اگر ہم تبدیلی کی ضرورت محسوس کریں گے تو ہماری راہ میں کوئی روکاوٹ نہیں ہے۔

پنڈت جی نے بتایا کہ ہم دو باتیں کریں گے۔ جن ملکوں میں ہمارے نمایندے نہیں ان سے سفارتی تعلقات پیدا کریں گے اور جہاں ہیں ان کی حیثیت میں خاطر خواہ تبدیلی کریں گے۔ یوروپ کے ملکوں اور روس سے پہلے غیر رسمی بات چیت کی جائے گی۔ اگر اس سے اچھے نتیجے نکلے تو اُن کی روشنی میں ان ملکوں سے باضابطہ تعلقات قائم کیے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں انڈیا لیگ لندن کے مسٹر وی کرشن مینن کی خدمات سے فائدہ اوٹھایا جائے گا۔

ٹرل ایسٹ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ ہم مولانا ابو الکلام آزاد کو وہاں مقامی فرائض سرانجام دینے کی ترغیب دیں گے۔

جنوبی افریقہ کے متعلق پنڈت جی نے کہا کہ اگست کے آخر تک وہاں نسلی قوانین کی مخالفت کرتے ہوئے ۵۳۰ ہندوستانی قید ہو چکے ہیں۔

پنڈت جی نے ایسٹ افریقہ۔ پوربی ایشیا لنکا۔ برما سماترا۔ انڈونیشیا وغیرہ کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ ہم سب ہمسایہ اور قریبی ملکوں سے دوستانہ تعلقات رکھینگے پنڈت جی نے برما میں اینٹی فسسٹ لیگ کے لیڈر جنرل آنگ سوآنگت کے ماتحت انٹریم گورنمنٹ کے قیام کا سوآگت کیا اور ظاہر کی کہ برما بہت جلد مکمل آزادی حاصل کرلے گا۔ پنڈت جی نے بتایا کہ ملایا سماٹرا اور دوسرے علاقوں سے ہندوستانیوں کی واپسی میں جہازی مشکلات حائل ہیں۔

پنڈت جی نے بتایا کہ ہمیں برطانی حکومت نے یقین دلایا ہے کہ تمام بدیسی ملکوں سے ہندوستانی فوجوں کو جلد واپس بھیجنے کا انتظام کیا جائیگا۔ انڈونیشیا سے ہندوستانی فوجیں غالباً نومبر کے آخر تک واپس آجائے گی۔

پنڈت جی نے بدیشوں میں ہندوستان کی آزاد پروپیگنڈہ مشنری قایم کرنیکی ضرورت تسلیم کی اور اسے بنانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ ہندوستان کے جو علاقے برطانیہ کے علاوہ دوسری بدیشی طاقتوں کے قبضہ میں ہیں (جیسے گوا) ان کے متعلق پنڈت جی نے کہا کہ انھیں لامحالہ باقی ہندوستان کے معیار پر آنا پڑے گا۔ سر دست ہم بین الاقوامی اثرات

نیشنل نیوز ایجنسی قایم کیجائے

نئی دہلی۔ ۳۱ ستمبر۔ بدیشوں سے ہندوستان آنے کی خبروں کے ذرایع پر پنڈت جواہر لال نہرو نے جو نکتہ چینی کی ہے۔ اُس کے متعلق ڈاکٹر سید حسین نے ایک انٹرویو میں بتلایا ہے کہ ہندوستان کو بدیشی معاملات کے متعلق صحیح اور مکمل خبریں اُسی صورت میں مل سکتی ہیں۔ جب ایک نیشنل نیوز ایجنسی قائم کر دی جائے۔ جس کے ہیڈ کوارٹرز ہندوستان میں ہوں اور اُسکی برانچیں دنیا کے تمام بڑے بڑے شہروں اور ملکوں مثلاً واشنگٹن، لندن، ماسکو، قاہرہ قاہرہ اور چنکنگ وغیرہ میں ہوں۔

دنیا کی دوسری ایجنسیوں کے برابر ہی اسکا معیار رکھا جانا چاہیئے۔ اور اس میں مکمل تربیت یافتہ اور تجربہ کار اسٹاف بھرتی کیا جائے۔

فلسطین کانفرنس

اسکندریہ۔ ۲۷ ستمبر۔ مفتی اعظم فلسطین اور فلسطین کے عرب لیڈروں جمال الحسینی اور احمد الشکری اور امیر المحوری میں فلسطین کانفرنس کی شرکت کے لیے گفتگو جاری ہے۔ گلوب کو معلوم ہوا ہے کہ اس گفتگو کے نتیجے میں فلسطینی عرب نیا دعوت نامہ آنے پر کانفرنس میں شریک ہو جائیں گے۔ اُمید ہے کہ مفتی اعظم لندن میں وفود کو ٹیلیفون پر اس سلسلے میں کچھ ہدایات کریں گے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فلسطین عرب مجلس اعلیٰ کی ایک شاخ دمشق میں بھی کھولی جائے گی۔ جہاں مقیم فلسطینی عرب اس میں کام کریں گے۔

یو۔پی میں چک بندی

لکھنؤ۔ ۲۸ ستمبر۔ پتہ لگا ہے کہ یو۔پی گورنمنٹ سوویٹ روس کی طرح کئی اضلاع میں مجموعی فارمنگ کا طریقہ شروع کرے گی۔ گورکھپور اور بستی کے اضلاع میں چک بندی بہت کامیاب رہی ہے اور سات سو گاؤں کو پنچایت سسٹم سے اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ زمینداری کے بعد حکومت زمینوں کو قومی ملکیت قرار دیدے تاکہ مجموعی فارمنگ میں مدد مل سکے۔

سندھ اسمبلی کا الیکشن

کراچی۔ ۲۷ ستمبر۔ پتہ لگا ہے کہ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ سندھ اسمبلی کے ہونیوالے الیکشن میں ہر امیدوار کو پانچ پانچ سو گیلن پٹرول کے کوپن دیے جائیں گے۔

حساب وقف شیخ فخر الدین حیدر کانپور

بموجب نقشہ جانچ شدہ نقل حساب شیخ فخر الدین حیدر کانپور

یکم اپریل ۱۹۴۵ء لغایت ۳۱۔ مارچ ۱۹۴۶ء

نمبر وقف ۶۹

متولی ۔ حاجی محمد حمزہ ولد شیخ عبد اللہ ساکن پورہ ہیرامن کانپور

	رقم		
مکانات کی سالانہ آمدنی ہونی چاہیئے تھی۔	۱۴۴۳۷	روپیہ	۱۴ آنہ ۶ پائی
سرکاری سالانہ ٹیکس جو دیا گیا۔	۱۵۱۹	روپیہ	۶ آنہ ۶ پائی
خالص سالانہ آمدنی	۱۲۹۱۸	روپیہ	۸ آنہ

آمدنی

	رقم		
(۱) یکم اپریل ۱۹۴۵ء کو جو تحویل بچی تھی ...	۱۹۰۴۱	روپیہ	۶ آنہ
(۲) آمدنی کرایہ مکانات	۱۴۲۶۴	روپیہ	۲ آنہ ۹ پائی
(۳) دیگر متفرق آمدنی: وصول بقایا سابق ۹ / انٹرسٹ.... ۲۲۲	۲۳۱	روپیہ	۱۰ آنہ ۹ پائی
میزان کل	۳۳۵۳۷	روپیہ	۳ آنہ ۶ پائی

خرچ

	رقم		
(۱) سرکاری ٹیکس	۱۵۱۹	روپیہ	۶ آنہ ۶ پائی
(۲) سنٹرل بورڈ بذریعہ رسید نمبر ۹۶۵۷ مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۴۵ء	۶۳۹	روپیہ	۸ آنہ
(۳) صرفہ تحصیل وصول	۵۲۲	روپیہ	
(۴) صرفہ مرمت و تعمیر جائداد	۶۸۲۹	روپیہ	۹ آنہ
(۵) اخراجات مقدمات	۲	روپیہ	۸ آنہ
(۶) متفرق اخراجات	۱۷۰	روپیہ	۱ آنہ ۹ پائی
(۷) نذر محرم و بارہ وفات	۱۱۰	روپیہ	
(۸) امداد مدارس عربی	۱۴۱۰	روپیہ	
(۹) غریبوں کو خیرات	۱۵۵۴	روپیہ	۱۱ آنہ ۳ پائی
(۱۰) خرچ بیمہ بنگلہ سی۔آئی۔بی	۱۰۸	روپیہ	۱۴ آنہ
میزان کل	۱۲۸۶۶	روپیہ	۱۰ آنہ ۶ پائی
پس ماندہ رقم: (۱) نزد متولی ۶-۷-۳۹۷ روپیہ (۲) نیشنل بنک ۱۹۹۳۱-۱-۶	۲۰۶۷۰	روپیہ	۹ آنہ
میزان کل۔	۳۳۵۳۷	روپیہ	۳ آنہ ۶ پائی
باقی ذمہ کرایہ داران	۱۳۶	روپیہ	۸ آنہ
جو کرایہ دار لیکر فرار ہو گئے	۳۷	روپیہ	۳ آنہ ۹ پائی
میزان.....	۱۷۳	روپیہ	۱۱ آنہ ۹ پائی

مورخہ ۱۶۔ ستمبر ۱۹۴۶ء

بنگال میں زبان بندی

کلکتہ۔ ۲۹۔ ستمبر۔ حکومت بنگال نے قانون دفاع ہند کے ماتحت حکم نافذ کیا ہے کہ بنگال کے فرقہ وارانہ فسادات کی خبریں چھاپی اور شایع نہ کی جائیں۔

گاندھی جی اور نواب بھوپال

نئی دہلی۔ ۲۹۔ ستمبر۔ ایوان رؤسا کے چانسلر نواب بھوپال نے آج گاندھی جی سے ملاقات کی۔ نواب بھوپال کے وایسرائے اور مسٹر جناح سے ملاقات کرنیکی توقع ہے۔

جرمنی کے گیارہ مجرموں کو پھانسی کی سزا

نرمبرگ - یکم اکتوبر - جنگی جرائم کی عدالت نے جرمنی کے جنگی مجرموں کے خلاف اپنا فیصلہ سنا دیا - ڈاکٹر شاخت، فان پاپن اور فرٹز شے کو صاف بری کر دیا گیا - گیارہ کو جن میں گوئرنگ اور ربن ٹراپ بھی شامل ہیں پھانسی کی سزا کا حکم ہوا - ہس کو عمر قید کی سزا دی گئی - باقی کو عمر قید [illegible] کے گردش سال کی قید تک سزائیں دی گئیں -

روسی جج نے عدالت کے کئی فیصلوں سے اختلاف کیا ہے - مجرموں کو رحم کی درخواست کرنے کا موقع دیا گیا ہے -

عدالت کا فیصلہ

گوئرنگ - ہر الزام کے تحت مجرم قرار دیا گیا -

ہس - عدالت نے قرار دیا کہ جرمنی نے آسٹریا، چیکوسلاواکیہ اور پولینڈ پر جو حملے کیے - ان سے ہس باخبر تھا اور ان میں اپنی مرضی سے شریک تھا - ہس پہلے اور دوسرے الزام (امن کے خلاف سازش اور جرائم) کا مجرم قرار پایا لیکن تیسرے اور چوتھے الزام (جنگی جرائم اور انسانیت سوز جرائم) سے اسے بری قرار دیا گیا -

کیٹل - چاروں الزامات کا مجرم قرار دیا گیا -

ربن ٹراپ - کو عدالت نے چاروں الزامات کے تحت مجرم قرار دیا -

کالٹن برونر - پہلے الزام سے بری کر دیا گیا - لیکن تیسرے اور چوتھے الزام کا مجرم قرار پایا -

روزنبرگ - ہر الزام کا مجرم قرار دیا گیا -

فرینک - پہلے الزام سے بری کر دیا گیا - لیکن تیسرے اور چوتھے الزام کا مجرم قرار پایا -

ڈاکٹر شاخت - کسی الزام کا مجرم نہیں قرار پایا اسلیے چھوڑ دیا گیا -

استریخر - پہلے الزام کا مجرم نہیں قرار پایا - لیکن چوتھے الزام کا مجرم قرار دیا گیا -

ڈوئنٹز - پہلے الزام سے بری کر دیا گیا - لیکن دوسرے اور تیسرے الزام کا مجرم قرار دیا گیا -

شراخ - پہلے الزام میں مجرم نہیں قرار پایا - لیکن تیسرے اور چوتھے الزام کا مجرم قرار دیا گیا -

سوکل - پہلے اور دوسرے الزام کا مجرم نہیں قرار پایا لیکن تیسرے اور چوتھے الزام کا مجرم قرار دیا گیا -

فرک - پہلے الزام کا مجرم نہیں قرار پایا - لیکن دوسرے تیسرے اور چوتھے الزام کا مجرم قرار پایا -

فنک - پہلے الزام کا مجرم قرار نہیں دیا گیا - لیکن دوسرے تیسرے اور چوتھے الزامات کا مجرم قرار پایا -

رائڈر - پہلے - دوسرے اور تیسرے الزامات کا مجرم قرار دیا گیا -

بورمین - جس پر اس کی عدم موجودگی میں مقدمہ چلایا گیا ہے - پہلے الزام سے بری کر دیا گیا - لیکن تیسرے اور چوتھے الزام کا مجرم قرار پایا -

سیس انقارٹ - پہلے الزام سے بری کر دیا گیا - لیکن دوسرے تیسرے اور چوتھے الزام کا مجرم قرار پایا -

فان پاپن - ہر الزام سے بری کر دیا گیا -

اسپیر - پہلے اور دوسرے الزام سے بری کر دیا گیا لیکن تیسرے اور چوتھے الزام کا مجرم قرار دیا گیا -

نیوراتھ - ہر الزام کا مجرم قرار پایا -

جودل - ہر الزام کا مجرم قرار دیا گیا -

فیصلے سنانے کے بعد عدالت دس منٹ کے لیے برخاست ہو گئی -

ہس فرینک پر صرف پہلے، تیسرے اور چوتھے الزامات کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا -

رائڈر پر چوتھا الزام نہیں عائد کیا گیا تھا -

اسٹریخر پر صرف پہلا اور چوتھا الزام تھا - وہ چوتھے الزام کا مجرم قرار پایا - لیکن پہلے الزام سے بری کر دیا گیا -

کالٹن برونر پر دوسرا الزام نہیں عاید کیا گیا تھا -

جو تین اشخاص بالکل بری کر دیے گئے ہیں - ان میں سے شاخت اور فان پاپن دونوں پر صرف پہلے اور دوسرے الزام کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا اور فرٹزشے پر صرف پہلے، تیسرے اور چوتھے الزامات کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا -

عدالت کے مارشل نے حکم دیا کہ عدالت کے آخری بار برخاست ہونے پر ڈاکٹر شاخت، فان پاپن اور فرٹزشے کو رہا کر دیا جائے -

اس کے بعد عدالت ایک گھنٹہ کے لئے برخاست ہو گئی - جس کے بعد مجرموں کے خلاف سزائیں سنائی جائینگی -

عدالت برخاست کرنے سے پہلے جسٹس لارنس نے ملزموں کو بتایا کہ اگر کنٹرول کونسل سے رحم کی درخواست کرنا ہو تو آج سے چار روز کے اندر عدالت کے جنرل سکرٹری کے پاس درخواستیں داخل کر دی جائیں -

سزائیں

جنگی جرائم کی عدالت نے حسب ذیل سزائیں سنائیں

گوئرنگ - پھانسی - ہس - عمر قید
ربن ٹراپ - پھانسی - کیٹل - پھانسی
کالٹن برونر - پھانسی -
روزنبرگ - پھانسی - فرینک - پھانسی
فرک - پھانسی - استریخر - پھانسی
فنک - عمر قید - رائڈر - عمر قید
ڈوئنٹز - دس برس کی قید - شراخ بیس سال قید
سوکل - پھانسی - جودل - پھانسی
سیس انقارٹ - پھانسی - اسپیر بیس سال قید
فان نیوراتھ - پندرہ سال قید -
بورمین - (غیر موجودگی میں) پھانسی

روسی جج کا اختلاف

عدالت کے روسی ممبر نے شاخت، فان پاپن اور فرٹزشے کے صاف بری ہو جانے سے اپنا اختلاف قلمبند کیا ہے -

لارڈ جسٹس لارنس نے اعلان کیا ہے کہ سوویٹ ممبر کا خیال ہے کہ انھیں بری نہیں کرنا چاہئیے تھا بلکہ مجرم قرار دینا چاہئیے تھا -

روسی جج کو ہس کی سزا سے بھی اختلاف ہے - ان کی رائے میں ہس کو عمر قید کے بجائے موت کی سزا ملنی چاہئیے تھی -

لارڈ لارنس نے بتایا کہ جرمن کابینہ، جنرل اسٹاف اور ہائی کمان کے متعلق جو فیصلے کیے گئے ہیں روسی جج کو ان سے بھی اختلاف ہے - روسی جج کی رائے میں ان کو مجرم ادارے قرار دینا چاہئیے تھا -

لارڈ جسٹس لارنس نے بتایا کہ اس اختلاف رائے کو تحریر میں لا کر عدالت کے فیصلہ کے ساتھ شامل کر کے جسقدر جلد ممکن ہوا شایع کر دیا جائیگا -

یتیمخانہ اسلامیہ کانپور

جناب سید احمد حسن صاحب بی - اے - علیگ آنریری جنرل سکرٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ :—

حسب تجویز مجلس انتظامیہ اعلان کیا جاتا ہے کہ رپورٹ سالانہ بابت ۴۶-۱۹۴۵ء متعلق کارگذاری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور مرتب کردہ آنریری جنرل سکرٹری تیار ہے - جو ممبر صاحبان اسکا معاینہ فرمانا چاہیں وہ دفتر یتیم خانہ میں تشریف لا کر ملاحظ فرما سکتے ہیں اور جو معلومات یا تفصیلات مزید حاصل کرنا چاہیں بوقت ملاحظہ رپورٹ فراہم کی جائینگی - رپورٹ مذکور ۶ - اکتوبر ۱۹۴۶ء تک درمیان اوقات ۴ بجے سہ پہر سے ۷ بجے شام تک روزانہ دفتر یتیم خانہ میں موجود رہیگی اور جو اصلاحات و ترمیمات متعلق رپورٹ مذکور مطابق دستور العمل یتیم خانہ کے ۶ - اکتوبر ۱۹۴۶ء تک دفتر یتیم خانہ میں موصول ہونگی - وہ جملہ تحریرات معہ رپورٹ مذکور کے ۱۳ - اکتوبر ۱۹۴۶ء یوم یکشنبہ بوقت ۸ بجے صبح جلسہ ششماہی یتیم خانہ پریڈ میں پیش کی جاوینگی -

جلسہ انجمن تحفظ اُردو

کانپور - ۲۹ - ستمبر ۱۹۴۶ء - آج شام کو ایک شاندار میٹنگ بسلسلہ تشکیل انجمن تحفظ اُردو بر دولتکدہ محمد عالم صاحب پاکستان منزل چمن گنج کانپور - زیر صدارت جناب آفاق حسین صاحب جوہر (اڈیٹر مشیر کانپور) منعقد ہوئی -

جس میں حسب ذیل حضرات مخصوص طور سے قابل ذکر ہیں :—

محمد عالم صاحب - پیام صاحب فتحپوری - عزیز الدین صاحب خلش کانپوری - ڈاکٹر نثار احمد صاحب - عبد العزیز صاحب وغیرہ - محسن نظامی صاحب (جنرل سکریٹری انجمن تحفظ اُردو یو - پی - لکھنؤ) اس میٹنگ کی شرکت کے لیے خاص طور پر لکھنؤ سے تشریف لائے تھے - موصوف نے انجمن کے اغراض و مقاصد شرکا جلسہ کے سامنے رکھے - جسے حاضرین نے لبیک کہا - آپ نے فرمایا کہ اس وقت مخالف عناصر اُردو کو مٹانے کے لئے اپنی ہر قوت کو کام میں لا رہے ہیں - چنانچہ ریڈیو کی سنسکرت نوازی سے قریب قریب ہر اُردو داں واقف ہوتا جا رہا ہے - ایسے موقعہ پر جبکہ نشریات کا محکمہ ایک ایسے شخص کے قبضہ میں ہے جو ہندوستان کی قومی زبان اُردو کو پھولتی پھلتی نہیں دیکھنا چاہتا - انتہائی ضروری ہے کہ انجمن تحفظ اُردو کی شاخیں ہر ہر قصبہ اور قریہ میں قایم کیجائیں - آپ کی تقریر کا کافی اثر ہوا اور طے پایا کہ آیندہ ایک جنرل میٹنگ بلائی جائے جسمیں باقاعدہ اراکین کا انتخاب کیا جائے اور مندرجہ ذیل تجویز منظور ہوئی -

تجویز - طے پایا کہ انجمن تحفظ اُردو - یو - پی کے مقاصد کے تحت زیادہ سے زیادہ ممبر بنائے جائیں تاکہ ہونیوالی میٹنگ میں کافی شرکت کر سکیں اور کام کو ٹھوس بنیادوں پر آگے بڑھایا جا سکے -

جلسہ تقریباً تین گھنٹہ بعد بخیر و خوبی ختم ہوا (نامہ نگار)

مدراس - ۴ - اکتوبر - مدراس اینڈ ساؤتھ مرہٹہ ریلوے کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ آج صبح اول وقت اڈگول ریلوے اسٹیشن

آل انڈیا ریڈیو پر ہندی کو اُردو کے برابر درجہ دیا جائے

مشاورتی سٹینڈنگ کمیٹی کی سفارشات

نئی دہلی - ۲۱ - ستمبر - آل انڈیا ریڈیو کے لئے جو مشاورتی مقرر کی گئی تھی - اس کا اجلاس کل دہلی میں ختم ہوگیا - کمیٹی نے جو سفارشات کی ہیں - ان میں آل انڈیا ریڈیو سے سب دستور کے سلام اور شکریہ کے الفاظ کہے جانے کی رسم کا خاتمہ اور ہر زبان کا پروگرام تیار کرنیوالے سٹاف میں ہندی اور اُردو جاننے والے لوگ کافی تعداد میں شامل کرنے کا مطالبہ شامل ہے -

کمیٹی نے یہ بھی کہا ہے کہ ہندی اور اُردو مضامین کے شروع اور آخر میں جو فقرے کہے جاتے ہیں وہ بھی مضمون کی زبان کے مطابق ہی ہونے چاہئیں - یعنی اگر کوئی مضمون اُردو میں ہے تو اس کا آغاز کرنے والے اعلان کے الفاظ بھی اُردو میں ہی ہوں اور خاتمہ کے فقرے بھی اُردو ہی میں ہوں - اسی طرح ہندی کے مضامین کے وقت شروع اور آخر میں فقرے ہندی میں ہوں - اس کے علاوہ گانوں میں معیاری ہندی شاعروں کے لکھے ہوئے گانوں کو شامل کیا جائے -

ہم معنی الفاظ کی فہرست

کمیٹی کے ممبران نے مندرجہ ذیل نکات پر بھی قطعی طور پر اتفاق رائے کا اظہار کیا -

اول قسم کی خبروں کے سوائے دوسرے مقاصد کے لیے جو الفاظ استعمال کئے جائیں وہ یا تو معیاری اردو یا ہندی ادب سے لیے جائیں یا اُردو ہندی کے مشہور مصنفوں کی طرف سے بھیجے ہوئے ہوں - کمیٹی نے گورنمنٹ کو ۱۵۰۰ انگریزی الفاظ کے ہم معنی ہندوستانی الفاظ کی ایک فہرست ارسال کردی ہے - کمیٹی نے خبروں کے سوائے دوسرے مقاصد کے لیے ہندی اور اُردو کے عام استعمال میں آنیوالے جملوں میں جو لسانیات رکھی جانی چاہیئے - اس پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے -

۲ - آل انڈیا ریڈیو کا مشورہ دینے کے لئے ہندی اور اُردو کی الگ الگ مشاورتی کمیٹیاں مقرر کی جائیں -

۳ - دیہاتی پروگرام کے متعلق مشورہ دینے کے لیے بھی آل انڈیا ریڈیو کے سب اسٹیشنوں پر مشاورتی کمیٹیاں ہونی چاہییں -

مشاورتی کمیٹی کی سفارشات پر تبصرہ کرتے ہوئے غیر سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ جہاں تک آل انڈیا ریڈیو پر زبان کے استعمال کا تعلق ہے ہندی کو بھی اُردو کے عین برابر درجہ حاصل ہوگا تین سال سے آل انڈیا ریڈیو کے خلاف جو تحریک چل رہی تھی اسکا بھی خاتمہ ہوجائیگا -

وائسرائے اور مسٹر جناح

نئی دہلی - ۲۶ - ستمبر - کل شام کو مسٹر جناح کی وائسرائے سے دو گھنٹہ تک ملاقات ہوئی - سرکاری حلقوں میں اس پر تبصرہ کیا گیا - ملاقات اچھی رہی - مستقبل قریب میں اور بھی ملاقاتیں ہوں گی -

وائسرائے کے ہاؤس سے واپس ہونے کے بعد مسٹر جناح نے لیگ کمیٹی آف ایکشن سے ایک گھنٹے تک گفتگو کی اس کے ممبر اپنے لیڈر کی باتیں سن کر خوش ہوئے -

پنڈت نہرو کی خارجہ پالیسی صحیح ہے

لندن - ۲۸ - ستمبر - پنڈت نہرو نے انٹریم کی خارجہ پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے حال میں ایک پریس کانفرنس میں جو بیان دیا تھا اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر ریجنیلڈ سورنسن لیبر ممبر پارلیمنٹ فرماتے ہیں -

مجھے یہ جان کر از حد اطمینان ہوا ہے کہ ہندوستان کی نئی حکومت دنیا کی سیاسی دھڑے بندی کی سخت مخالف رہے گی - ایک ایسے وقت میں جبکہ دنیا کے مفاد کا تقاضہ ہے کہ اس سیاسی دھڑے بندی کو فوراً ختم کردیا جائے -

میں سمجھتا ہوں کہ پنڈت نہرو کا یہ بروقت بیان اس دھڑے بندی کو ختم کرنے میں بہت حد تک مددگار ثابت ہوگا - اس سارے بیان سے زیادہ دلچسپ بیان یہ ہے - کہ ہندوستان کی اس آزاد اور خود ساختہ خارجہ پالیسی پر عملدرآمد کب سے شروع ہوگا -

لبرل پارٹی کے ایک سرکردہ ترجمان نے پنڈت نہرو کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کوئی سمجھدار شخص اس بیان پر آفریں کہے بغیر نہیں رہ سکتا یہ بیان ہر پہلو سے عین وقت کے مطابق ہے - اس بیان میں کوئی ایسا جملہ نہیں ہے جو ضرورت سے زیادہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسی ضروری چیز باقی رہ گئی ہے - جسکا اس بیان میں ذکر نہ کیا گیا ہو - لبرل حلقے پنڈت نہرو کی ثابت قدمی اور اعتدال پسندی کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں گے اور بیان کردہ لائنوں پر مرتب ہوگی - ہندوستان کی خارجہ پالیسی دنیا کے امن کے قیام میں بہت مفید ثابت ہوگی -

لندن کے سیاسی ڈپلومیٹک حلقوں میں پنڈت نہرو کی تقریر کی اہمیت کا کھلم کھلا اعتراف کیا جارہا ہے - اور اسے آئندہ ہندوستان کی ایک واجب اور اعتدال پسند خارجہ پالیسی قرار دیا جارہا ہے -

برادر کشی سے پاکستان نہیں ملیگا

ڈھاکہ - ۲۹ - ستمبر - وزیر اعظم بنگال مسٹر ایچ - سہروردی اور حزب مخالف کے لیڈر مسٹر کرن شنکر رائے ایک امن مشن کے ہمراہ آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہونچے - دونوں نے ہندو مسلمانوں کے وفدوں سے ملاقات کی جنہوں نے ضلع اور شہر ڈھاکہ کی حالت سے دونوں کو آگاہ کیا -

مابعد ایک کانفرنس میں جس میں کثرت سے نمائندے شریک تھے، وزیر اعظم بنگال نے امن و صلح برقرار رکھنے کے لیے پُر جوش اپیل کی اور اس بات پر زور دیا کہ برادر کشی سے پاکستان ملے گا نہ ہندوستان - وزیر اعظم نے لوگوں سے استدعا کی کہ ایک دوسرے پر الزام رکھنے کے بجائے وہ یہاں سے امن و امان برقرار رکھنے کا تہیہ کرکے گھروں کو واپس ہوں مسٹر رائے اور دوسرے ممبروں نے بھی اسی قسم کی اپیلیں کیں -

کرشنا مینن لندن پہونچگئے

لندن - ۲۹ - ستمبر - مسٹر وی - کے کرشنا مینن جو ہندوستانی عارضی حکومت کے نائب صدر پنڈت جواہر لال نہرو کے خصوصی پیغامبر ہیں اور مسٹر این - کے ویلوڈی جو لندن میں ڈپٹی ہائی کمشنر ہیں - آج سہ پہر کو پیرس سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن پہونچگئے -

کل روسی وزیر خارجہ ایم - مولوٹاف اور مسٹر مینن میں جو گفتگو ہوئی ہے - اسکی مکمل رپورٹ مسٹر مینن پنڈت جواہر لال کو پیش کریں گے -

وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ مردہ پائے گئے

نئی دہلی - ۲۷ - ستمبر - یہاں آج خبر آئی ہے کہ جنوبی وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ میجر ڈونالڈ ٹنک ضلع ڈیرہ اسمعیل خاں میں مردہ پائے گئے - ان کے جسم پر گولی کا زخم پایا گیا ہے فی الحال اس حادثہ کے متعلق کوئی تفصیل نہیں معلوم ہوسکی ہے -

جون کے مہینہ میں میجر ڈونالڈ کو قبائلی علاقہ کے لوگ اغوا کر لے گئے لیکن بعد کو انھیں رہا کردیا گیا تھا -

حال ہی میں وزیرستان میں جو بمباری ہوئی ہے وہ اس حادثہ کے بطور سزا کی گئی تھی -

سمن بغرض قرار داد اُمور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۲۵۲ سنہ ۱۹۴۶ء

عدالت جناب مسٹر اوم پرکاش صاحب منصف شمالی لکھنؤ

سیدہ مشتری بیگم بنت سید سردار حسین ساکن حال کرٹہ ابو تراب خاں شہر لکھنؤ - مدعی

بنام - سید ظہور الحسین

بنام - سید ظہور الحسین ولد سید افتخار حسین دوکاندار پان و بیڑی چوراہا مولگنج متصل چھوٹا مارکیٹ شہر کانپور - مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت تنسیخ عقد (نکاح) کے دایر کی ہے - لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ دس ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء وقت ۱۰ بجے دن بر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو -

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا -

آج بتاریخ ۱۱ - ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

بحکم منصرم عدالت شمالی منصفی لکھنؤ - مہر عدالت

آگرے میں فساد پر مکمل قابو

لکھنؤ - ۲۷ - ستمبر - وزیر داخلہ مسٹر رفیع احمد جو بدھ کو کار کے ذریعہ لکھنؤ سے آگرہ گئے تھے - آج واپس آگئے ہیں - ایک پریس ملاقات میں قدوائی صاحب نے کہا کہ آگرہ کی حالت قابو میں آگئی ہے اور کل آٹھ بجے صبح کے بعد کوئی واقعہ نہیں ہوا - مقامی حکام کے ذریعہ کئے ہوئے حفاظتی اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ فوجی پولیس اور اسپیشل آرم پولیس بلانے کے علاوہ ۸۴ غنڈوں کو جن پر فرقہ وارانہ فساد بڑھانے کا شک تھا گرفتار کرلیا گیا ہے - اور پرائیویٹ لائسنس یافتہ لوگوں کو اپنے اسلحہ جات جمع کردینے کی ہدایت کی گئی ہے - مسٹر قدوائی نے کہا کہ حکومت کا ارادہ ہے کہ زائد پولیس کا خرچہ فساد زدہ علاقوں پر تعزیری پولیس ٹیکس لگا کر پورا کیا جائے -

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن سہسوی

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ صہ 5/-/1
ششماہی ۲؍ 2/8/-
سہ ماہی ۱؍ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 44 NO. 41	Cawnpore. Saturday 12 ND OCTOBER 1946	کانپور شنبہ - ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق - ۱۵ - ذیلقعدہ سنہ ۱۳۶۵ھ	جلد ۴۴ نمبر ۴۱

ادبیات

جذباتِ عیاںؔ

(از جناب نواب سجاد علی خاں صاحب عیاںؔ حیدری کانپوری)

مطمئن ہو دنیا میرے مسکرانے سے
غم کی ترجمانی ہے عیش کے بہانے سے

برق بھی رہی ناکام جب قریب آنے سے
خود بخود اٹھا شعلہ میرے آشیانے سے

نالہائے بلبل نے رنگ دیدیا گل کو
حسن نے جلا پائی عشق کے فسانے سے

ہر بلائے تازہ ہے قسمتِ خس و خاشاک
سو قفس ہوئے پیدا ایک آشیانے سے

اب کہاں ٹھکانا ہے کشتگانِ حسرت کا
اٹھ کے اب کہاں جائیں تیرے آستانے سے

ہر تڑپ پہ اٹھتی تھی وہ نگاہ بے پروا
ہم نے کہہ دیا سب کچھ درد کے بہانے سے

اہل قدس کی نظریں چومتی ہیں قدموں کو
کون کامیاب اوٹھا اون کے آستانے سے

قوتِ عمل تازہ ہو گئی اسیروں کی
زندگی نو پائی بال و پر کے جانے سے

ہر غزل عیاںؔ میری اک پیامِ غالب ہے
رنگ شاعری اپنا ہے جدا زمانے سے

دنیائے اسلام

عرب ٹرومین کی فلسطینی پالیسی کے خلاف ہیں

لندن - ۷ - اکتوبر - امریکہ کے صدر ہیری ٹرومین نے فلسطین میں ایک لاکھ یہودیوں کو بسانے کا جو منصوبہ بنایا ہے اسکی عربی کی طرف سے شدید مخالفت کی جارہی ہے اور یہودی اس کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔

فلسطین کی عرب اعلیٰ کمیٹی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ فلسطینی عرب اور ان کے بھائی جو پڑوس کے عرب ملکوں میں آباد ہیں۔ صدر ٹرومین کی مخالفانہ پالیسی کا ہر ممکن طریقے سے مقابلہ کریں گے۔

بیان کیا گیا ہے کہ عرب اور مسلم ملکوں کے ساتھ امریکہ کا مفاد روز افزوں طور پر وابستہ ہوتا جارہا ہے اور اسے صدر ٹرومین کے ان ناعاقبت اندیشانہ بیانات سے جو انھوں نے فلسطین میں یہودیوں کے داخلے کے متعلق دیے ہیں، نقصان پہونچ جائیگا۔ عرب اعلیٰ کمیٹی صدر ٹرومین کو بتادینا چاہتی ہے کہ دنیا اس بات کو سمجھ گئی ہے کہ ان کے اعلان کا حقیقی منشا یہودیوں کے ووٹ حاصل کرنا ہے۔"

اعلیٰ کمیٹی نے کہا ہے کہ عرب ممالک فلسطین میں مزید یہودیوں کو بسانے کے خلاف ہیں۔ اس سلسلہ میں عرب بادشاہوں کی اس کانفرنس کے فیصلے کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جو گذشتہ مئی میں قاہرہ کے قریب انچاس میں ہوئی تھی اور عرب لیگ کونسل کی اس قرارداد کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو جون میں شام کے قریب بلودان میں منظور کی گئی تھی۔

یہ مخالفت اس احساس کے تحت کی جارہی ہے کہ یہودیوں کے آنے کا مقصد یہ ہے کہ فلسطین میں عربوں کی غالب اکثریت کو اقلیت بنادی جائے اور یہاں ایک یہودی مملکت قائم کردی جائے۔

برطانی فوج کی نقل وحمل

یروشلم - ۷ - اکتوبر - غیر سرکاری ذرایع سے اطلاع ملی ہے کہ آج برطانی فوج کافی تعداد میں جنوبی فلسطین کے ریگستان کی طرف جارہی ہے۔ جہاں یہودی آباد کاروں نے گیارہ نئی یہودی بستیوں کے چاروں طرف مورچے بنانا شروع کر دیے ہیں۔

کل صبح سے شام تک کی کوششوں میں ان بستیوں کا جنھیں یہودیوں کے بسانے والے سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے۔ محاصرہ کر لیا گیا - آج سورج نکلتے وقت برطانی فوج اور پولیس نے "یمین موسیٰ" پر چھاپہ مارا جو یروشلم کے ایک تاریک حصہ میں یہودیوں کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے

اس حصہ کے چاروں طرف خاردار تار لگا دیا گیا اور فوج نے ایک ایک گھر کی تلاشی لینا شروع کر دی

اطلاع ملی ہے کہ فوج اور پولیس ان بندوقچیوں کی کھوج میں ہے جنھوں نے گذشتہ رات یروشلم میں گولی چلا کر ایک برطانی ہوا باز کو ہلاک اور دوسرے کو زخمی کر دیا تھا۔

حکومت فلسطین کے بڑے حکام آج ان سیاسی پیچیدگیوں پر غور کر رہے ہیں جو اس اسکیم کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں جس کے ماتحت یہودی انجمنیں جنوبی اور شمالی نجنب کے ریگستانوں میں یہودیوں کو وسیع پیمانے پر آباد کرنا چاہتی ہیں۔

یہ علاقہ ہیرون اور جزیرہ نمائے سینا کے درمیان واقع ہے اور مارلین کی وفاقی اسکیم میں اسے مخصوص علاقہ تجویز کیا گیا ہے۔ ایک خفیہ سازش کے ماتحت یہودیوں کی بارہ بستیاں آباد کر دی گئی ہیں۔ لاریوں کے چھوٹے چھوٹے دستے جن پر تمام ضروری چیزیں موجود تھیں صبح سے شام تک سرگرم عمل رہیں ان نئی بستیوں تک آب رسانی کی اسکیم کو بھی عملی جامہ پہنایا جانیوالا ہے۔ جب تک آب رسانی کی اسکیم پایہ تکمیل تک پہونچے وقتی طور پر لاریوں سے پانی پہونچایا جارہا ہے۔

یہودی ایجنسی کے ایک ترجمان نے کہا کہ ان بستیوں کو آباد کرنا بالکل قانونی اصول پر ہے۔ انھیں ۲۵ ہزار ایکڑ ریگستانی اراضی پر جو یہودی قومی فنڈ کی ملکیت ہے بسایا گیا ہے۔

نجنب کے علاقہ میں آزمائشی طور پر اس سے پہلے جو تین بستیاں بسائی گئی تھیں ان پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سائنس کے اصول پر یہاں جو زراعت کی گئی اس میں ڈیڑھ سو کلوگرام جو پیدا ہوا حالانکہ عربوں کے علاقہ میں صرف ۲۵ کلوگرام جو پیدا ہوتا ہے۔

ترجمان نے یہ بھی کہا کہ ان اطراف کے دیہاتی اور نیم بدوی زندگی بسر کرنیوالے عربوں نے ان یہودی آباد کاروں کی مہمان نوازی کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ ان بارہ بستیوں کے آباد کرنے پر مع اراضی کی قیمت کے سات لاکھ پونڈ صرف ہوا ہے۔

جنوبی ایران میں جنگ ختم ہوگئی

طہران - ۷ - اکتوبر - آج ایران کے جنرل ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ شب جنوبی ایران کی لڑائی ختم ہو گئی۔ قبائلی لیڈر قشقائی نے جو جنوبی ایران میں بغاوت کا ذمہ دار ہے۔ قوام السلطنت کو ایک تحریر بھیجی ہے۔ جس میں اس نے ان سے درخواست کی ہے کہ صلح کی گفت و شنید پھر شروع کی جائے۔ چنانچہ اس [illegible] کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا ہے کہ صلح کی پابندی کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی یہی جو تیر کے دل میں ہے

ہفتہ وار وحدت

کانپور

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۱

کانگریس اور لیگ میں سمجھوتہ کی توقعات

کوئی محب وطن اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ کانگریس اور لیگ کے اتحاد کے بغیر صحیح معنوں میں ہندوستان کو فائدہ پہونچ سکتا ہے اہل ہند کو نواب صاحب بھوپال کا ممنون ہونا چاہیئے کہ وہ کانگریس اور لیگ میں اتحاد کرانے کی کوشش میں بڑی محنت کر رہے ہیں۔ اور خدا کی ذات سے پوری امید ہو چلی ہے کہ نواب صاحب کی یہ کوشش انشاءاللہ کامیاب ہو کر رہے گی۔

اس سلسلہ میں جو کوششیں ہو رہی ہیں اس کا مختصر خاکہ حسب ذیل ہے کہ:-

۷- اکتوبر کو آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے جلسہ میں مسٹر جناح نے بتلایا کہ لارڈ ویول اور پنڈت جواہر لال سے ان کی کیا بات چیت ہوئی سیاسی حلقے اس بات سے مطمئن ہیں کہ مسٹر جناح نے اب کی دفعہ کانگریس کی وہ بنیادی باتیں مان لی ہیں جو پارٹی پوزیشن سے نہیں بلکہ ہندوستان کی آزادی اور اس کے وقار سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً انٹریم گورنمنٹ وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل کی حیثیت سے نہیں بلکہ کیبنٹ کی حیثیت سے کام کرے گی۔ اور مجموعی مشورہ اور ذمہ داری اور ہم آہنگی سے کام کرنے کا جو ڈھنگ ڈالا گیا ہے اسے کسی طرح کمزور نہیں ہونے دیا جائیگا۔

مسٹر جناح نے کانگریس کا یہ حق بھی منظور کر لیا ہے کہ وہ ملک میں وسیع نمائندہ حیثیت رکھتی ہے اور اپنے حصہ کی نشستوں پر حسب مرضی تقرر کر سکتی ہے اور لیگ کا یہ حق ابتدا سے مانا جا چکا ہے کہ وہ اپنی پانچ نشستوں پر حسب مرضی تقرر کر سکتی ہے۔ محکموں کی مساویانہ اور منصفانہ تقسیم پر کانگریس کو نہ پہلے اعتراض تھا اور نہ اب ہے۔

گاندھی جی نے آج (۷- اکتوبر) شام کو عبادت کے جلسہ میں مندرجہ ذیل تحریری پیغام بھیجا۔ کیونکہ انکا آج خاموشی کا دن تھا۔

"امید ہوتی ہے کہ مسلم لیگ وزارت میں شامل ہو جائیگی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ سب دعا کریں کہ کانگریس اور لیگ کا یہ اتحاد ۱۹۱۶ء اور خلافت کی تحریک کے زمانہ سے بھی زیادہ مستحکم اور دیرپا ہو۔ اب بھائی کے منہ سے بھائی کے لئے گالی نہ نکلے اور بھائی کے ہاتھوں بھائی کا قتل نہ ہو اور سب امن و چین سے زندگی بسر کریں۔"

۸- اکتوبر- نواب صاحب بھوپال آج صبح گاندھی جی سے تقریباً ایک گھنٹہ تک بات چیت کرتے رہے اس کے بعد وہ مسٹر جناح سے ملے اور وہاں سے گاندھی جی کی قیام گاہ پر واپس آئے۔ جہاں انھوں نے کانگریس کے اعلیٰ کمان کے جلسہ میں شرکت کی اس اجلاس میں مولانا ابوالکلام آزاد پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ اور گاندھی جی موجود تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ایک مشترکہ بیان کا مسودہ تیار کر رہی ہے جو کانگریس اور لیگ کے صدروں کے دستخطوں کے بعد شایع کیا جائیگا اور اس بیان میں عام اور بنیادی باتوں پر سمجھوتہ کی وہ دفعات شامل ہونگی۔ جو نہرو جناح گفت و شنید میں طے پائی ہیں۔

۸- اکتوبر- کو مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ایک گھنٹہ تک ہوتا رہا۔

(۸- اکتوبر) مہاتما گاندھی نے آج شام کو عبادت کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:

"کہ اگر آپ دل سے امن چاہتے ہیں اور خدا پر عقیدہ رکھتے ہیں تو آپکو خلوص کے ساتھ دعا کرنا چاہیئے کہ کانگریس اور لیگ کی گفت و شنید کامیابی سے ختم ہو تاکہ وہ لوگ جو آج وحشیوں جیسی حرکتیں کر رہے ہیں۔ پھر مہذب بن جائیں۔

آج آپ کو سنانے کے لئے میرے پاس کوئی نئی خبر نہیں ہے اور نہ کوئی انسان یہ بتا سکتا ہے کہ کل کیا ہونیوالا ہے۔ ممکن ہے کہ خدا کی مرضی یہ ہی ہو کہ ہم مزید مصیبتیں جھیلتے رہیں۔ اگر ہماری قسمت میں یہ ہی لکھا ہے تو ہمیں اسے برداشت کرنا چاہیئے۔"

(۹- اکتوبر) معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر راج گوپال اچاری کے مشورہ سے جو مسودہ تیار ہو رہا ہے وہ آج شام تک مسٹر جناح کے پاس پہونچ جائیگا۔ اور غالباً یہ مسودہ آج شام کو ۶ بجے ہونیوالی لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے جلسہ میں مسٹر جناح پیش کریں گے۔

لیکن آج یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ مسودہ کے الفاظ کی موزونی پر اختلافات کا خوف ہے۔

۱۰- اکتوبر- اب یہ بات یقینی ہے کہ عارضی حکومت میں تعاون کے مسئلہ پر کانگریس اور لیگ میں سمجھوتہ ہو جائیگا۔ حالانکہ ابھی اس پر اختلاف باقی ہے کہ دونوں جماعتوں کو آپس میں کن باتوں کا یقین دلانا چاہیئے۔

کل کی گفت و شنید صرف الیاحل تلاش کرنے میں صرف ہوئی جو بالکل واضح اور دونوں جماعتوں کے لیے قابل قبول ہو۔

نواب بھوپال نے آج صبح گاندھی جی سے ملاقات کی نواب صاحب سے دریافت کیا گیا کہ کیا موجودہ گفت و شنید کا کل تک آخری اعلان ہو جائیگا۔ انھوں نے جواب دیا کہ:-

"موجودہ گفت و شنید کا تعلق نہایت اہم معاملات سے ہے اسلئے میرا خیال ہے کہ تھوڑا وقت ضرور لگے گا۔"

اس کے بعد نواب صاحب مسٹر جناح سے ملاقات کی اور اس کے بعد دوبارہ گاندھی جی سے ملنے گئے۔ ۱ بجے شام کو نواب صاحب نے پھر مسٹر جناح سے ملاقات کی۔ آج مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ دو گھنٹے سے زائد رہا۔ اور دوسرے دن (۱۱- اکتوبر) ۶½ بجے شام کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ اس جلسہ میں بنگال اور سندھ کے وزیر اعظم مسٹر ایچ۔ ایس۔ سہروردی اور مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ بھی شریک ہوئے۔

یونائٹڈ پریس کا خیال ہے کہ گفت و شنید کی گاڑی جس مسئلہ پر آکر پھنس گئی ہے۔ وہ ہے لیگ کی نمائندہ حیثیت۔ اس مسئلہ پر دونوں جماعتوں کے دعووں کی کس طرح چول بٹھائی جائے کہ وہ دونوں کے لئے قابل قبول ہو۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کانگریس اور لیگ کی خط و کتابت کانگریس کی اس تحریر پر آکر ٹھہر گئی ہے جو مسلم لیگ کو نواب صاحب بھوپال کے ذریعہ بھیجی گئی ہے۔ لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے آج اسی تحریر پر غور کیا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کانگریس نے اس تحریر میں لیگ کے نکات کا آخری جواب دیدیا ہے۔ اب لیگ کو اس تحریر کی بنیاد پر فیصلہ کرنا ہے۔

پچھلے چند روز میں گفت و شنید کی طوالت سے امید وبیم کی جو دھوپ چھاؤں باری باری آتی جاتی رہی ہے۔ اسکو سیاسی حلقے اس قسم کی گفت و شنید کا لازمی خاصہ تصور کرتے ہیں۔

سیاسی حلقوں میں اب بھی یہ واضح یقین پایا جاتا ہے کہ آخر میں کانگریس اور لیگ کا سمجھوتہ ضرور ہوگا۔

۱۱- اکتوبر- ایک غیر مصدقہ خبر سے معلوم ہوا ہے کہ لیگ اور کانگریس میں سمجھوتہ کرانے کی کوششیں جو پچھلے چند ہفتوں سے جاری ہیں۔ کامیاب نہیں ہو سکیں۔ لیکن لیگ وائسرائے کی دعوت اور "خود اپنے حقوق" کے طور پر عارضی حکومت میں شرکت کا فیصلہ کرلے گی۔

آج شام کو آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس پونے دو گھنٹے تک ہوتا رہا۔ اجلاس ختم ہونے پر لیگ کے جنرل سکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ آج پوری پوزیشن پر غور و خوض کیا گیا تھا۔ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل ساڑھے چھ بجے شام کو پھر ہوگا۔ جس میں امید کی جاتی ہے کہ قطعی فیصلہ کر لیا جائے گا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ صدر کانگریس نے لیگ کے نکات کا جو جواب دیا تھا۔ اس سے لیگ کے صدر مسٹر جناح مطمئن نہیں ہوئے۔ مسٹر جناح نے آج شام کو لیگ ورکنگ کمیٹی کے سامنے اپنے خیالات پیش کیے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی پوری صورت حال پر غور و خوض کرنے کے بعد وائسرائے کی دعوت قبول کرلے گی اور لیگ کے پانچ نمائندوں کے نام انھیں دیدیگی۔ سیاسی مشاہدین کو اس فہرست میں مسٹر جناح کے نام کی شمولیت پر شک ہے۔

اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ وائسرائے نے لیگ سے اپنی پیشکش دہراتے ہوئے اپنی ۲۴- اگست کی نشری تقریر میں کہا تھا کہ وہ (مسلم لیگ) چودہ اراکین پر مشتمل حکومت کے لیے پانچ نام تجویز کر سکتی ہے، چھ کانگریس کے نامزد کردہ اراکین ہوں گے اور تین اقلیتوں کے نمائندے۔ بشرطیکہ یہ نام میرے لئے قابل قبول ہوں اور ملک معظم اسکی منظوری دیدیں۔ لیگ کے نمائندوں کے نام موصول ہونے کے بعد انھیں حکومت میں شامل کر لیا جائیگا۔ اور حکومت کی ازسرنو تشکیل ہوگی۔

مسلم لیگ کو اس کا خوف ہرگز نہ ہونا چاہیئے کہ کسی اہم مسئلے کے فیصلے کے وقت اسے کثرت رائے حاصل نہ ہوگی۔ مخلوط حکومت کا قیام اور کام اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب دونوں خاص جماعتیں مطمئن ہوں۔ میں اس کا بھی خیال رکھوں گا کہ اہم محکمے دونوں جماعتوں میں برابر تقسیم کیے جائیں۔"

کہا جاتا ہے کہ وائسرائے کے دعوت نامے کی شرائط میں لیگ کی طرف سے وائسرائے کی دعوت نامے کی منظوری کے لیے کانگریس اور لیگ کے سمجھوتہ کو ضروری نہیں سمجھا گیا۔

سات بجے شام کو پنڈت جواہر لال نہرو، مولانا ابوالکلام آزاد، سردار پٹیل، مسٹر راجگوپال اچاری اور ڈاکٹر راجندر پرشاد نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔

پریس کمیونک

وزیر اعظم یو۔پی کی ایک براڈ کاسٹ تقریر

کو کانپور کے ڈسٹرکٹ پبلسٹی افیسر نے بطور کمیونک کے شایع کرنے کے لئے بھیجا ہے کہ:-

چیزوں کی گرانی کی وجہ سے کم تنخواہ پانیوالے پولیسمین اور دیگر گورنمنٹ کے ملازمان سخت پریشان ہیں علاوہ اس کے ملوں وغیرہ کی ہڑتالوں اور فرقہ وارانہ کشیدگی کی وجہ سے پولیس کا کام اور ذمہ داری بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ لہذا ہم نے کانسٹبل اور ہیڈ کانسٹبل کی تنخواہ بڑھا کر کچھ ان کی مالی مدد کی ہے میں پولیس کے اچھے کام کی تعریف کرتا ہوں جو وہ اس نازک وقت میں کر رہے ہیں اور پورے صوبہ کو پولیس کا ممنون ہونا چاہیئے۔ جو اپنے فرائض کو ایمانداری اور غیر طرفدارانہ طور پر انجام دے رہے ہیں۔

مسٹر الکزینڈر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ۶ اکتوبر کو مندرجہ ذیل دو پریس کمیونک شایع کئے ہیں:-

گورنمنٹ کے اس نوٹیفکیشن کی طرف کانپور کی توجہ دلائی جاتی ہے۔ جسکی رو سے تمام ہتھیار وغیرہ مثلاً تلوار۔ بلم۔ کانتا۔ قرولی۔ خنجر۔ فرسہ۔ چار انچ سے بڑے نوکدار پھل کے چاقو بغیر لائسنس کے رکھنا ممنوع ہے۔

گورنمنٹ کے ملازمان۔ صوبہ کی اسمبلی اور کونسل کے ممبران۔ مکھیا اور چوکیدار وغیرہ اس نوٹیفکیشن سے مستثنیٰ ہیں۔

تمام پبلک کو ایک مہینہ کی مدت دی جاتی ہے کہ جن لوگوں کے پاس اس قسم کے ہتھیار ہوں وہ لائسنس کے لیے درخواست بھیجدیں۔ اگر درخواست ایک مہینہ کے اندر نہ موصول ہوگی تو وہ اشخاص جن کے پاس سے یہ غیر قانونی ہتھیار برآمد ہوں گے ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

اس نوٹیفکیشن کی رو سے پنجاب اور دیگر صوبوں سے اس قسم کے ہتھیاروں کا کانپور میں آنا ممنوع ہے اس قسم کی خلاف ورزی کرنیوالے کو سخت سزا دیجائیگی۔

ایک دوسرے پریس کمیونک میں لکھا گیا ہے کہ سکھ قوم کو اپنے ساتھ کرپان رکھنے کی اجازت رہیگی۔

آئینہ کانپور

مولانا شرر مرحوم

آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ مولانا شرر مرحوم کی کتابوں کا اشتہار شایع ہو رہا ہے۔ مولانا مرحوم اردو کے مشہور مورخ اور ناول نگار تھے۔ آپ کے انتقال کے بعد ان کی کتابوں کا کوئی معقول انتظام نہ تھا اور تقریباً مفقود ہو گئی تھیں۔ اب یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ مرحوم کے صاحبزادے مولوی محمد صدیق حسن صاحب نے حیدرآباد دکن سے واپس آکر کانپور میں قیام فرمایا ہے اور مولانا مرحوم کے شایع شدہ اور بعض غیر شایع شدہ کتابوں کی اشاعت کا انتظام کر رہے ہیں۔

ہم امید کرتے کہ اہل ذوق حضرات مولانا مرحوم کی تصانیف سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرینگے۔

حبیب بنک کا افتتاح

۷- اکتوبر ۱۰ بجے دن کو حبیب بنک لمیٹڈ کے ڈائرکٹر سیٹھ داؤد ابراہیم یارک صاحب نے بنک مذکور کی برانچ کا افتتاح کانپور مسٹن روڈ میں شہر کے پبلک اور کاروباری لوگوں کے سامنے کیا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس دن ۱۴ لاکھ روپیہ سے زائد لوگوں نے روپیہ بنک میں جمع کیا۔

مہمانوں کی خاطر و مدارات کولڈ ڈرنک وغیرہ سے کیگئی۔

جن فرموں اور حضرات نے اپنا حساب بنک میں کھولا ہے انمیں سے خاص خاص حضرات کے اسمار گرامی درج ذیل ہیں:

مسرس حسین قاسم دادا۔ حاجی حبیب حاجی پیر محمد۔ آدم حاجی پیر محمد اسحاق۔ حاجی جمال نور محمد۔ حاجی ستار حاجی نور محمد۔ تار محمد جان محمد۔ حاجی ابراہیم قاسم حوض والا عثمان حاجی عزیز۔ میاں احمد حسن۔ میاں عبداللطیف میاں صدر الدین۔ حاجی محمد سمیع۔ محمد علیق۔ چھاتے والے محمد اسمٰعیل اینڈ کمپنی۔ ایس۔ ایم۔ اظہر اینڈ کو۔ حاجی اشفاق۔ احسان الحق۔ ایس۔ ایم۔ رشید۔ مقیم الدین انیس احمد۔ محمود احمد۔ حاجی انار دین مالک فرم حاجی انار دین خیر دین۔ محمد علیق میونسپل کمشنر۔

انڈین کونسل

۸- اکتوبر ۶ بجے شام کو انڈین کونسل آف ورلڈ افیرس کانپور برانچ کے افتتاح کا جلسہ مسٹر رام رتن گپتا کی صدارت میں ہوا۔ ڈاکٹر ہردے ناتھ کنزرو نے افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اب زمانہ آگیا ہے کہ تمام ملکوں سے ہمکو براہ راست تعلق قائم کرنیکی اشد ضرورت ہے۔ آخر میں مہمانوں کو ایٹ ہوم دیا گیا۔

آنریبل وزیر حکم سنگھ

۱۰ اکتوبر کو آنریبل منسٹر ٹھاکر حکم سنگھ معہ پارلیمنٹری سکرٹری مسٹر چرت سنگھ کانپور تشریف لائے اور اگریکلچرل کالج وغیرہ کا معائنہ فرمایا اور شام کو تلک ہال میں ایک پبلک میٹنگ میں تقریر کی اور اسکے بعد لکھنؤ تشریف لیگئے۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن

جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی سالانہ میٹنگ ۱۳- اکتوبر ۸ بجے رات کو

آپ نے ایسے افراد کے سنسنی خیز حالات سُنے یا پڑھے ہوں گے۔ جو عورتوں کو اغوا کر کے انھیں بیچ کھاتے ہیں اور ان کی بکری کے روپے سے اپنی جیبیں گرم کرتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں اخباروں میں خبر چھپی تھی کہ کلکتہ کے فسادسے فائدہ اوٹھاتے ہوئے ایک سردارجی ایک بنگالن کو یہ چکمہ دیکر پنجاب لے آئے کہ تجھے تیرے بھائی کے پاس پہونچادوں گا۔ لیکن یہ سُن کر آپ بھی بہت دلچسپی محسوس کریں گے۔ کہ ہندوستان میں اچھے خاصے پڑھے لکھے نوجوان مرد عورت شادیوں کے ذریعہ بھی روپیہ حاصل کرنے کے فن کو رواج دے رہے ہیں۔

سری نگر کا واقعہ ہے کہ ایک لڑکی کی شادی ایک گریجوئیٹ کے ساتھ کی گئی۔ لڑکی کے ماں باپ نے تو یہ سمجھا کہ پڑھا لکھا لڑکا ہے بیٹی کی زندگی آرام اور چین سے گذرے گی۔ لیکن گریجوئیٹ صاحبزادے شادی کے ذریعہ روپیہ وصول کرنے کا منصوبہ باندھے بیٹھے تھے۔ چنانچہ آپ نے بیوی کو الٹی میٹم دیدیا کہ یا تو تمھارے باپ مجھے ایک بھاری رقم ادا کریں۔ تاکہ میری ٹرینینگ کا خرچ نکلے۔ ورنہ میں تم کو بیک بینی و دو گوش گھر سے نکال دوں گا۔ اور جب روپیہ نہ ملا تو ان پڑھے لکھے شوہر نے بیوی کو گھر سے نکال دیا۔

شوہر کے گھر سے نکالی جانے کے بعد یہ لڑکی اپنے باپ کے گھر رہنے لگی۔ لیکن بلیک میلر شوہر نے اب بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑا اور ایک خط لکھ کر بھیجا کہ یا تو روپیہ دلواؤ ورنہ تم پر سوکن لاتا ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لڑکی نے زہر کھا کر خودکشی کر لی۔ آجکل بلیک میلر شوہر صاحب پولیس کی گرفت میں ہیں اور اب آپ کو بیوی کے ذریعہ روپیہ وصول کرنے کا مزہ آ رہا ہے۔

اسی طرح ایک دوسرے پڑھے لکھے داماد کے خلاف ان کے خسر نے یہ مقدمہ دائر کیا ہے کہ اب سے دس برس پہلے جب میں نے اپنی لڑکی کی شادی ان کے ساتھ کی تھی اس وقت ہزاروں روپے کا زیور اور سامان انکی نذر کیا تھا

- - - - - - - - - - - شادی کے تقریبًا چار مہینے بعد یہ ملازم ہو کر ولایت تشریف لے گئے اور جو کچھ ان کو دیا گیا تھا وہ بھی ساتھ لیگئے اب دس برس کے بعد وہاں سے واپس آئے ہیں تو بیوی سے فرماتے ہیں کہ تو کون اور میں کون؟ گویا آپ کے نزدیک شادی کا مصرف یہ تھا کہ بیوی کے ذریعے جو کچھ ملے اسپر قبضہ کرنے کے بعد ولایت میں مزے اُڑائیں جائیں اور اگر کبھی سوئے اتفاق سے ہندوستان آنا ہو جائے تو بیوی کو دھتا بتادی جائے۔

یہ ہے پڑھے لکھے ہندوستانی نوجوانوں کی شادیوں کے ذریعہ روپیہ کھینچنے کی داستان۔

لیکن اب ذرا آپ یہ بھی سن لیجئے کہ ہندوستان کی پڑھی لکھی اپ ٹو ڈیٹ صاحبزادیاں اس میدان میں کس قدر تیزی کے ساتھ بڑھتے ہوئے مردوں سے آگے نکلی جا رہی ہیں۔ اور کس طرح اُنھوں نے اس فن میں بلیک میل کرنیوالوں مردوں کے کان کتر کر رکھ دینے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

پنجاب کی ایک خبر ہے کہ ایک صاحبزادی نے اپنے شوہر کے خلاف عدالت میں درخواست دی کہ چونکہ یہ میرے ساتھ ناقابل برداشت بدسلوکی کرتا ہے۔ اس لیے میری اس سے گلو خلاصی کرا دی جائے۔ شوہر کے ظلم و ستم کی جو داستان ان صاحبزادی نے بیان کی اس سے سننے والے بیحد متاثر ہوئے۔ لیکن جب ان کے شوہر نے ان کا کچا چٹھا پیش کیا۔ تو لوگ حیران و ششدر رہ گئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو دُم گلی تھیں ہی۔ مگر ان کا شوہر بھی اپنے رنگ کا ایک ہی چھٹا ہوا تھا۔ اس نے بتایا کہ یہ مظلوم عورت بالکل اسی ٹیکنیک کو استعمال کر کے اب سے پہلے پانچ شوہروں سے چھٹکارا حاصل کر کے کافی بڑی بڑی رقمیں وصول کر چکی ہیں۔ اس ظالم نے ستم بالائے ستم یہ کیا کہ اپنی مظلوم بیوی کے گذشتہ کارناموں کا ثبوت اور ان کے ان کارناموں کے گواہ بھی عدالت میں پیش کر دیئے۔ سنا ہے کہ شادی کے ذریعہ مردوں کو بلیک میل کرنیکے اپنے زرّیں آرٹ کے اسطرح اس نگوڑے مرد کے ہاتھوں تباہ ہونے پر یہ صاجزادی اب کف افسوس مل رہی ہیں۔ غرض ہندوستان میں پڑھے لکھے مردوں اور عورتوں نے شادی کے ذریعہ روپیہ حاصل کرنے کو بھی ایک مستقل فن بنانا شروع کر دیا ہے۔

محبّت!

(ممتاز حسن خاں ـ مرادآبادی)

چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کی گود میں دریا کی رقص کرتی ہوئی موجوں پر چاند کی روشنی اس طرح پڑ رہی ہے۔ جیسے اندھیری رات میں کبھی کبھی بجلی چمک جاتی ہے۔ سبز گھاس کے فرش پر شبنم کے موتی بکھرے ہوئے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے نیلے آسمان پر چمکتے ہوئے تارے کبھی کبھی پپیہے کی درد بھری آواز سے صحرا گونج اُٹھتا ہے۔ کبھی کبھی بلبل کی سُریلی آواز دل کو بے چین کر دیتی ہے۔ کبھی کبھی پھول وجد میں آکر شرمائی ہوئی کلیوں کا منھ چوم لیتے ہیں۔

ہوا کے سرد جھونکے فضا میں ایک عجیب کیفیت پیدا کر رہے ہیں۔

مستی میں مجھے ممتاز یہ رنگینیاں
کھو جاتا ہوں فضا کے نغمہ بے ساز میں

بیساختہ میرے منہ سے نکلا۔ آہ محبت کیا شے ہے۔
اچانک ایک آواز آئی۔

محبت یعنی والفاظ میں لائی نہیں جاتی
یہ وہ نازک حقیقت ہے جو سمجھائی نہیں جاتی

میں نے حیرت سے مڑ کر دیکھا کہ وہ ع

وہ سامنے ہیں گرم ہے بازار محبت

میں شرمندہ سا ہو گیا۔ نگاہیں دریا کے چمکتے ہوئے پانی پر جم گئیں۔

جی دھک سے ہو گیا۔ یہ شاجب وہ آگئے۔
اس نے کہا تم یہاں کیسے؟ غیرارادی طور پر میری زبان سے نکلا ـ محبت تب
تب میں گھبرا کر بات بناتے ہوئے کہا۔
اور تم کیسے؟ اس نے جواب دیا۔ کشش محبت
دونوں کے چہروں پر مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔

تمنا پاک دل معصوم فطرت کس قدر سادہ
محبت سادگی ہی سادگی معلوم ہوتی ہے

گھر اور گھر کے سب لوگوں کی مکمل دیکھ بھال سارے مہمانوں کی میزبانی اور مہربان ماں۔ عقلمند بیوی ثابت ہو۔ تا عام طور پر گھر میں وہ رانی ہوتی ہے اور باہر مرد کی سماجی اور حیثیت خواہ کچھ بھی ہو۔ گھر میں وہ بالعموم عورت کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور باہر کچھ چون و چرا نہیں کرتا لیکن گھر میں سب سے طاقتور ہستی سب سے بوڑھی عورت کی ہوتی ہے۔ اس کے حکم سے کوئی سر مو فرق نہیں کر سکتا جو وہ کہہ دے حکم آخر ہے۔ ساس اور بہو کی لڑائی بھی وہاں بھی ایسی ہی ہے جیسی یہاں۔ ساس کے مظالم آجکل چین میں بہ کثرت ہو رہے ہیں۔ غرض ہندوستان کی طرح وہاں بھی قدیم اور جدید کی جنگ مسلسل جاری رہتی ہے۔

کلکتہ کے اخبارات پھر نکلنے لگے

کلکتہ ۹۔ اکتوبر۔ آج شام کو امرت بازار پترکا کے سٹی آفس میں مسٹر کانتی گھوش کی صدارت میں ہونے والی اکیس اخباروں کے جنھوں نے یکم اکتوبر سے اپنی اشاعت بند کر دی تھی مالکوں اور ایڈیٹروں کی میٹنگ میں طے کیا گیا کہ ۸۔ اکتوبر سے اخباروں کی اشاعت شروع کر دی جائے۔ ان اخبارات نے حکومت بنگال کے اس حکم کے خلاف احتجاجًا اشاعت بند کی تھی کہ فساد کی کوئی خبر نہ چھاپی جائے۔

چین کی عورتیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

شادی چین کے لوگوں کا ایک قسم کا حق سمجھا جاتا ہے حد یہ کہ کنیزوں اور لونڈیوں کو بھی ایک نہ ایک دن لازمی طور پر شادی کرنی پڑتی ہے۔ کنفیوشس چین کا حکیم و فلسفی اور پیغمبر گذرا ہے۔ اُس کے بنائے ہوئے قوانین کی رُو سے بہترین سماج وہ ہے جہاں کوئی مرد اور عورت بغیر شادی کے نہ رہے۔ اس لیے ہر چینی اس پر عامل ہے۔ اور دوسرے بھی عمل کراتا ہے۔

شادی کے لیے بہترین زمانہ مرد کے لیے سولہ اور تیس سال کے مابین سمجھا جاتا ہے۔ اور عورت کے لئے چودہ اور بیس کے درمیان مختلف سماجی حیثیتوں کے آدمیوں کے درمیان شادی ممنوع قرار دی گئی ہے۔ مثلاً یہ کہ حکام اور اُن کے لڑکے پوتے وغیرہ کسی ایکٹریس، گانے والے یا والی اور رقاصہ سے شادی نہیں کر سکتے۔

چین میں طلاق کا رواج بہت ہی کم ہے۔ کیونکہ آسانی سے طلاق کا رواج بہت ہی کم ہے۔ کیونکہ آسانی سے رواج بہت ہی کم ہے طلاق نہیں مل سکتی۔ ہر چینی مرد کو یہ عام اختیار ملا ہوا ہے کہ وہ کمتر درجہ کی عورتوں سے جس قدر چاہے شادیاں کر سکتا ہے۔ ان عورتوں کو حرم (گھر میں ڈالی ہوئی عورتیں) کہا جاتا ہے۔ اگر کسی کے ہاں اولاد نہ ہو تو پہلی بیوی اپنے شوہر سے خود درخواست کرتی ہے کہ تم حرم رکھ لو۔ یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ چین میں دولت کی فراوانی اور سیاسی گڑبڑی اسی زمانہ میں زیادہ ہوتی ہے جب ان حرموں کا عروج زیادہ ہوتا ہے۔ ایک زمانہ ایسا بھی گذرا ہے کہ ناچنے والی لڑکیاں پرائیویٹ گھروں میں گھس آئی تھیں۔

طلاق کے اسباب کئی ہیں۔ مثلاً شادی کی رات کو شوہر کو یہ یقین ہو جائے کہ میری بیوی کی عصمت مشتبہ ہے۔ اس کے بعد اگر عورت کی بدچلنی کبھی ثابت ہو تب بھی طلاق ہو جاتی ہے، عورت کے بھاگ جانے، بدمزاج ہونے، عادتاً عیاش ہونے، چوری کرنے، شراب پینے وغیرہ کے الزاموں میں بھی عورت کو طلاق دے دی جاتی ہے۔

شوہر اپنے مرد رشتہ داروں کو اپنے گھر پر بلاتا ہے اور اُن کے سامنے عورت کے خلاف الزامات پیش کرتا ہے فیصلہ فورًا ہی کر دیا جاتا ہے۔ عورت کو وہ فارغ خطی لکھ کر دے دیتا ہے اور اس سے وہ خط لے لیتا ہے۔ جو اس نے شب عروسی کو لکھ کر دیا تھا اور جو عورت اتبک اپنے قبضہ میں رکھتی چلی آئی ہے۔

اگر عورت طلاق لینا چاہے تو اُسے یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ اسے دھوکہ میں رکھا گیا ہے اور فریب دیکر اسے شادی میں گھیر لیا گیا۔ یا یہ کہ بعد میں شوہر کو جذام کی بیماری ہو گئی ہے۔ پھر بہرکیف میاں بیوی اگر چاہیں تو آپس میں طے کر کے علیحدہ ہو سکتے ہیں۔ قانون میں یہ حق موجود ہے کہ اگر شوہر چاہے تو بدچلن بیوی اور اوس کے چاہنے والے کو خود قتل کر دے۔ لیکن اگر عورت کے پریمی نے شوہر کو قتل کر دیا تو پھر عورت کا گلا گھونٹ کر اسے جان سے مار دیا جائیگا۔

عورتوں کے آدرش کو چین میں بھی اسی طرح اونچا رکھا گیا ہے۔ جس طرح ہندوستان میں۔ پُرانے چینی اصول کے مطابق بیواؤں کی شادی اچھی نظر سے نہیں دیکھی جاتی گو بیواؤں کی شادی کا عام رواج بھی صدیوں سے رہا ہے۔

منگ خاندان کے زمانہ میں تو اسے قانونی حیثیت بھی حاصل ہو گئی تھی۔ لیکن بیوہ کو بھی یہی حیثیت حاصل تھی اور ۳۰ سال اور ۵۰ سال کی عمر کی بیواؤں کی سرکاری طور پر بڑی عزت ہوتی تھی۔

شادی کسی شخص کی انفرادی زندگی کا معاملہ نہیں ہے بلکہ سارے خاندان کی ناک کا معاملہ ہے۔ اس کا سبب بھی یہی ہے کہ اتبک چین میں بھی ملے جلے خاندان کا رواج صدیوں سے چلا آتا ہے۔ چین میں یہ کہاوت ہے کہ آدمی بیوی سے شادی نہیں کرتا بلکہ بہو سے شادی کرتا ہے جس وقت عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ پوتا پیدا ہوا۔ بیوی کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔

حواس

(از مسٹر عبدالقوی صاحب حلیم کالج کانپور)

ایک مرتبہ دو شخص گھوڑوں پر سوار رات کے وقت جنگل میں سے گذر رہے تھے۔ دونوں بھائی تھے بڑے کا نام موہن، چھوٹے کا نام سوہن تھا۔

جنگل میں مکمل خاموشی تھی۔ ہوا ساکت تھی۔ چاند کی مدھم روشنی پھیلی تھی۔ چلتے چلتے وہ دریا کے پاس پہونچے۔ دریا پر پل بنا ہوا تھا۔ ابھی پل سے فرلانگ بھر کے فاصلے پر تھے۔ کہ انھوں نے دیکھا کہ پل پر کوئی چیز حرکت کر رہی ہے۔ انھوں نے کچھ خیال نہ کیا اور آگے بڑھے تو دیکھا پندرہ بیس آدمی ایک صف میں کھڑے ہوئے ہیں۔ اور پل کا راستہ روک رکھا ہے۔

موہن نے جان لیا کہ یہ لوگ ڈاکو ہیں اور ہم کو لوٹنے کی فکر میں ہیں۔ اس نے سوہن سے کہا "سوہن دیکھو دریا کے پل پر ڈاکو کھڑے ہیں۔ بڑی مشکل ہوئی" سوہن بھی گھبرایا۔ مگر اس کے دماغ میں اچانک ایک تدبیر آگئی۔ اس نے زور زور سے چلانا شروع کیا۔

"بڑھو جوانو۔ وہ سامنے ڈاکو ہیں، اُن کو پکڑ لو۔ جانے نہ دو۔ جلدی چلو"

سوہن خوب زور سے چلا رہا تھا۔ ڈاکوؤں نے گھوڑوں کو دیکھکر سمجھا کہ یہ پولیس کے آدمی ان کے پیچھے بہت سے نوجوان ہیں وہ ہم کو پکڑ لیں گے۔ گھوڑوں پر افسر بیٹھے ہیں۔

یہ خیال آتے ہی وہ سر پر پیر رکھکر بھاگے۔ انھوں نے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور غائب ہو گئے۔

موہن اور سوہن پل پر پہونچے۔ ڈاکو لوٹ کا مال چھوڑ گئے تھے۔ وہ انھوں نے گاؤں والوں کے حوالہ کر دیا۔ مصیبت کے گھبرانا نہ چاہیئے۔ بلکہ عقل سے کام لینا چاہیئے۔ اس طرح مصیبت ٹل سکتی ہے۔ حواس قائم رہتے ہیں۔ ان کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔

الہ آباد ۸۔ اکتوبر۔ یو۔ پی میں ہنگاموں پر قابو پانیکے لئے صوبائی حکومت سپیشل پولیس کی بھرتی پر غور کر رہی ہے۔

"بیگم ایک بے نظیر تصویر ہے"

تاج محل پکچرز کی تازہ ترین تصویر "بیگم" بھی بے حد پسند کیا جا رہا ہے۔ بیگم کشمیر کی ایک الھڑ دوشیزہ کی داستان حیات ہے۔ جو اول سے آخر تک جذبات سے پُر ہے۔ اس تصویر میں نسیم اور اشوک کمار نے ایک ساتھ کام کیا ہے۔

"رنگ بھومی"

بھگنانی پروڈکشنز کی مایہ ناز تصویر "رنگ بھومی" میں جگدیش سیٹھی۔ نگار۔ سلطانہ۔ کے این سنگھ نوین یاگنک اور سلوچنا چٹرجی جیسے ممتاز اداکاروں نے اس تصویر میں کام کیا ہے۔

رنگ بھومی تصویر سنجیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت دلکش بھی دلکش ہے اور جابجا قلب کو بے چین کر دینے والے ٹکڑوں سے آراستہ ہے۔

فضلی برادران کی تصویر "دل"

فضلی برادران کی جدید سوشل تصویر "دل" عنقریب نمائش کے لیے پیش ہونیوالی ہے۔ ملکۂ ترنم نورجہاں رمیش اور غوری جیسے ممتاز اداکار اس تصویر میں کام کر رہے ہیں۔

"دھرتی کے لال"

پیپلز تھیٹرز کی تیار کردہ فلم "دھرتی کے لال" کے شمالی ہند کی تقسیم کے حقوق میسرز ملیوریہ اینڈ چھوٹو بھائی نے حاصل کئے ہیں۔

دھرتی کے لال دور حاضرہ کے مشہور ادیب خواجہ احمد عباس کا بہترین کارنامہ ہے۔

جس کو اونھوں نے خود ڈائرکٹ کیا ہے۔ اس فلم کا پس منظر بنگال کا وہ خوفناک قحط ہے جو تاریخ میں عرصہ تک یادگار رہیگا۔

اس میں خاص رول ترپتی۔ بھادوری۔ دمینتی ساہنی بلراج ساہنی۔ سیلنہ پربھا۔ پردھان اور کے۔ این سنگھ کا ہے۔

اقوال زریں

قبل از سوال بخشش سوال بزرگ تر ہے۔

جو بہت زیادہ تحائف دے اس سے خوف کرو۔

خیرات مال میں اضافہ کرتی ہے۔

احسان کرنے سے انسان سردار ہو جاتا ہے

احسان دشمن کو بھی زیر کرتا ہے۔

ناسپاس کبھی ایسا کام نہیں کرتا جو شکریہ کا مستحق ہو۔

احسان کا اظہار احسان کو ظاہر کرنا ہے۔

جس چٹان کو لوہے کے گرز نہیں توڑ سکتے۔ اس میں درخت کی ایک سبز شاخ شگاف ڈال دیتی ہے۔

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی ستیہ گرہ

ڈربن ۔ ۸۔ اکتوبر۔ بیالیس ستیہ گرہیوں کا ایک جتھا جس میں چار خواتین بھی شامل ہیں گذشتہ رات کو اس وقت گرفتار ہوا جبکہ اس نے ممنوعہ علاقہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ ایک دن میں کبھی اتنے اشخاص نے اپنے کو گرفتاری کے لئے پیش نہیں کیا تھا۔

موج تبسم

ماسٹر:۔ آج تمھارے سر کے بال کیوں پریشان کنگھی کیوں نہیں کی؟۔
لڑکا:۔ حضور وہ آج ٹوٹ گئی تھی۔
ماسٹر:۔ پھر اپنے باپ کی کنگھی کر لیتے۔
لڑکا:۔ جناب اُن کے سر پر بال نہیں ہے۔

باپ:۔ دیکھو بیٹا تم جانتے ہی ہو کہ تمھاری پڑھائی پر آجکل کتنا خرچ آتا ہے۔
بیٹا:۔ ہاں پتا جی! مجھے خود بڑا خیال ہے۔ اور اسی لئے تو میں تھوڑا پڑھتا ہوں تاکہ خرچ کم آئے۔

کسی شخص نے ایک ڈاکٹر کو فون کیا اور کہا:۔ فوراً تشریف لے آیئے۔ میرے لڑکے نے پنسل نگل لی ہے۔
ڈاکٹر:۔ میں ابھی آتا ہوں مگر آپ ابھی کچھ کر رہے ہیں۔
شخص:۔ جی ہاں! میں اپنا کام فونٹن پن سے کر رہا ہوں۔

خریدار:۔ یہ سگریٹ پہلے کی نسبت کچھ چھوٹے بننے لگے ہیں۔
دوکاندار:۔ جی ہاں۔ اس کے بنانے والوں نے دیکھا کہ لوگ سگریٹ پیکر قریباً ۵ انچ یونہی پھینک دیتے ہیں اسلیے وہ ایک انچ کم بنانے لگے ہیں۔

دلچسپ معلومات

جانوروں کی زبان

اٹلی کے ایک شخص گیریلی نے ایک نیا شغل اختیار کیا ہے۔ وہ جانوروں کی بولی سمجھنے اور اس کا ترجمہ انسانی زبان میں کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔
اس شخص نے کتوں کی زبان کی ایک چھوٹی سی ڈکشنری بنائی ہے۔ ابھی تک بلیوں کی زبان کے پندرہ الفاظ اور مرغیوں کے زبان کے ۱۲ الفاظ کے معنے سمجھے گئے ہیں۔ کتوں کی زبان کی ڈکشنری شایع ہو جانے پر شکاریوں اور کتوں پالنے والوں کو بہت مدد ملے گی۔

جب ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم شروع ہوئی تو برطانیہ کی فوج میں تقریباً ۲۵ ہزار گھوڑے موجود تھے۔ لیکن ۱۹۱۸ء میں ان کی تعداد بڑھکر دس لاکھ ہو گئی۔
دوران جنگ میں تقریباً دو لاکھ پچاس ہزار خچر دوسرے ممالک سے یورپ بھیجے گئے۔

فرانس کے باغات میں ایسے درخت پائے گئے ہیں کہ ایک ہی درخت میں ۲۳ قسم کے پھل لگتے ہیں۔

قاہرہ میں مارشل لا

لندن ۔ ۷۔ اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو نے برازیل کے ریڈیو کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ قاہرہ میں مارشل لا نافذ ہو گیا ہے۔

امن عامہ اور ضروری سروسیں قائم رکھنے کیلئے

حکومت یو۔ پی نے نیا قانون نافذ کر دیا

لکھنؤ جمعرات۔ یو۔ پی کے گورنر نے ایک نیا قانون جاری کر دیا ہے جس کی رو سے یو۔ پی میں امن عامہ اور عوامی زندگی کے لیے ضروری سروسیں قائم رکھنے کے لئے انسدادی نظربندی، اجتماعی جرمانے لگانے جلسے اور جلوس پر پابندی لگانے اور صوبائی مجالس قانون ساز کے دائرہ اختیار سے تعلق رکھنے والی ضروری کارروائی کی جا سکے گی۔

اس آرڈیننس کا نفاذ یکم اکتوبر سے پورے صوبہ یو۔ پی میں ہوا ہے۔ اور اس کا نام یو۔ پی میں نظم عامہ کے قیام کا قانون ہے۔

ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ اگر اسے پہلے سے واپس یا منسوخ نہ کیا گیا تو یہ مجلس قانون ساز کے نئے اجلاس کے چھ ہفتے بعد تک رہیگا بشرطیکہ اسمبلی میں اسے نامنظور کرنے کی تجویز نہ منظور کرنے کی تجویز نہ منظور کر لی گئی اور کونسل سے بھی اس کی توثیق نہ ہو گئی۔

قانون کے خاص دفعات یہ ہیں:۔

نظربندی ۔ اگر صوبائی حکومت کسی شخص کے مطمئن ہو جائے کہ اسے مفاد اور عوامی نظم کے خلاف کسی کارروائی سے روکنے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے تو وہ حکم دے سکتی ہے کہ:۔

(۱) حکم دیدے کہ اسے نظربند کیا جائے۔

(۲) حکم دیدے کہ وہ حکم میں مذکورہ یو۔ پی۔ کی کسی جگہہ یا کسی علاقے میں نہ رہنے پائے۔

(۳) اسے حکم دیا جا سکتا ہے کہ حکم میں یو۔ پی۔ کی کسی مذکورہ جگہہ یا علاقہ میں رہے یا اس کے باہر نہ جائے۔

(۴) اسے حکم دیا جا سکتا ہے کہ وہ حکم میں کسی مذکورہ افسر کو اپنی کارروائیوں کی اطلاع دیتا رہے

(۵) اسے حکم دیا جائے کہ اس کی ملازمت یا کاروبار دوسرے لوگوں سے ربط ضبط رکھنے یا خط و کتابت کرنے یا اسے کوئی خاص خبر شایع کرنے یا اپنی رائے کی نشر و اشاعت کے متعلق پابندی لگا دی جائے۔

(۶) اسے حکم میں مذکورہ کسی مملوکہ شے یا اشیاء کی ملکیت ممنوع قرار دے دی جائے یا اس پر پابندی لگا دی جائے۔

(۷) اس کی نقل و حرکت پر حکم میں مذکورہ طریقے پر پابندی لگا دی جائے۔

ہر ڈسٹرکٹ اس قانون کے ذریعہ دیے جانیوالے اختیارات استعمال کر سکیگا۔ اور اس کے احکام کا نفاذ پندرہ روز سے زیادہ نہ ہو سکے گا۔

اس قانون کے تحت دیے جانیوالے حکم کی رو سے کسی شخص کو کوئی مذکورہ شرط پوری کرنی ہوگی۔ یا اسے ضمانت یا بلا ضمانت کوئی اقرارنامہ کرنا ہوگا

اگر کوئی شخص حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اسے ایک سال کی قید یا جرمانے یا دونوں کی سزا دیجا سکتی ہے۔ اور اگر کسی شخص نے کوئی اقرارنامہ کیا ہو تو اسے ضبط کیا جا سکتا ہے۔ اور اقرار کنندہ اس کا جرمانہ ادا کرے گا۔ یا سزا دینے والی عدالت کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ کہ اس سے ضمانت کیوں نہ طلب کی جائے۔

اگر کسی شخص کے متعلق کوئی حکم دیا جائے تو حاکم مذکور اس شخص کو حکم کی اطلاع دے گا۔ اس حکم کی وجہ بتلائے گا۔ اور اگر وہ حکم کے خلاف کسی حاکم اعلیٰ سے کوئی درخواست کرنا چاہتا ہے تو اسے ضروری باتیں بتلائے گا۔ اور اگر وہ حکم کے خلاف تحریری درخواست دینا چاہتا ہے تو اس افسر کا فرض ہوگا کہ وہ اس شخص کو درخواست دینے کے اختیار کی اطلاع دیگا۔ اور ایسا کرنے کے لئے اسے جلد از جلد امکانی موقع دے گا۔

اجتماعی جرمانے ۔ اگر حکومت کو معلوم ہوتا ہے کہ کسی علاقہ میں باشندوں نے تحفظ عامہ یا نظم عامہ کو نقصان پہونچایا ہے یا ایسا کرنے میں اعانت کی ہے تو حکومت سرکاری اعلان میں مشتہر کرکے اس علاقہ کے باشندوں پر اجتماعی جرمانے لگا سکے گی۔

حکومت یا کسی افسر کے حکم سے جسے حکومت کی طرف سے اختیار دیا گیا ہو کسی عام یا خاص حکم کے ذریعہ کسی شخص یا طبقے یا آبادی کے حصے کو جرمانے کے کسی حصے کی ادائیگی سے معاف کیا جا سکتا ہے۔

جلسوں پر کنٹرول ۔ عوامی تحفظ اور نظم قائم رکھنے کے لئے حکومت کسی خاص یا عام حکم کے ذریعہ کسی ایسے طبقے یا جماعت کے جلسوں جلوس یا اجتماع کو ممنوع قرار دے سکتی ہے۔ یا ان پر پابندی یا شرائط لگا سکتی ہے جسے حکومت امن و امان کے لئے مضر خیال کرتی ہو

اگر اس دفعہ کے ماتحت کسی حکم کی کوئی شخص خلاف ورزی کرتا ہے تو اسے ایک سال کی قید یا جرمانے یا دونوں کی سزا دی جا سکتی ہے۔

کیمپوں پر کنٹرول ۔ عوامی تحفظ اور نظم قائم رکھنے کے لئے حکومت اپنے حکم کے ذریعہ کیمپوں، اسلحہ کے ساتھ یا ان کے بغیر یا کسی چیز ہتھیار یا آلے کے ساتھ جو اسلحہ کے طور پر استعمال کی جا سکے کسی ایسی جماعت، انجمن یا شخص کی قواعد یا پریڈ روک سکتی ہے۔ جو حکومت کی رائے میں امن و امان کے لئے مضر ہو۔

اس حکم کی خلاف ورزی پر ایک سال کی قید یا جرمانے یا دونوں کی سزا دی جا سکتی ہے۔

ضروری سروسوں کا کنٹرول حکومت اگر صوبجاتی مجالس قانون ساز کی فہرست میں مندرجہ ملازمتوں کے متعلق خیال کرتی ہے کہ وہ عوامی تحفظ کے لئے ضروری ہے، تو وہ سرکاری گزٹ میں اس ملازمت کو مشتہر کرنے کے بعد کسی خاص یا عام حکمنامے کے ذریعہ حکم دے سکتی کہ اس ملازمت سے تعلق رکھنے والے حکم مذکورہ میں بیان کیے علاقے یا علاقوں سے نہیں جا سکتے ہیں۔

اگر کوئی شخص اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا تو اسے ایک سال کی قید یا جرمانے یا دونوں کی سزا دی جا سکتی ہے۔

اگر یہ حکم کسی کمپنی یا انجمن کو دیا جائیگا تو ہر ڈائرکٹر، منیجر یا سکریٹری کو مذکورہ سزا دی جا سکتی ہے۔ یا وہ ثابت کر دے کہ یہ جرم اس کے علم کے بغیر کیا گیا ہے۔ یا جرم کرنے سے روکنے کی اس نے کافی کوشش کی تھی۔

موجودہ احکام جاری رہیں گے ۔ پابندی اور نظربندی کا حکم (۲ ترمیم کردہ ۱۹۴۲ء) اجتماعی جرمانوں کا حکم (۲۰ ترمیم کردہ ۱۹۴۲ء) ضروری سروسوں (قیام) کا حکم (۱۱ ترمیم کردہ ۱۹۴۱ء) یا قانون دفاع ہند کے ماتحت (۳۵ ۱۹۳۹ء) جنھیں اس حکم کے نفاذ سے پہلے جس حد تک انھیں صوبائی حکومت جائز طور پر جاری کر سکتی تھی نافذ کیے گئے تھے۔ اس نئے حکم میں مذکورہ معاملات کے لیے بھی جاری رہیں گے اور جبتک انھیں کوئی مناسب حکم منسوخ نہ کر دے یا ان میں ترمیم نہ کر دے نافذ تصور کیے جائیں گے۔

گرفتاری کوئی پولیس افسر جو جائز طور پر شک کرتا ہو کہ کسی نے اس کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے وہ اس شخص کو وارنٹ کے بغیر گرفتار کر سکے گا۔

الہ آباد۔ ۹۔ اکتوبر۔ الہ آباد ڈویژن کے کمشنر مسٹر ایچ بے۔ فریمینٹن نے کل اپنے عہدے کا چارج لے لیا۔

آفریدیوں کا بادشاہ خاں سے وعدہ

آفرید۔ ۵۔ اکتوبر۔ آفریدی قبائل کے ایک جرگہ نے خان سے سردار یاب کے مقام پر ملاقات کی۔ اور سرخ پوشوں کی تنظیم کو اور کانگریس کو جو ایک متحدہ اور آزاد ہندوستان کے لیے کوشش کر رہی ہے پوری امداد پہونچانے کا وعدہ کیا۔

لبنان کا احتجاج امریکہ کے نام

بیروت۔ ۱۰۔ اکتوبر۔ لبنان کے وزیر اعظم نے آج اخباری نمایندوں کو بتایا کہ حکومت لبنان صدر ٹرومین کے اس بیان کے خلاف جس میں انھوں نے فلسطین میں جلد سے جلد ایک لاکھ یہودیوں کے بسائے جانے پر زور دیا ہے، ایک باضابطہ احتجاجی نوٹ حکومت امریکہ کو بھیجے گی۔

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱۲۹ سنہ ۱۹۴۶ء
عدالت دیوانی منصفی شمالی ہردوئی

ضامن حسین ۔ مدعی
بنام۔ ذاکرہ بیگم۔ مدعا علیہ

بنام۔ ذاکرہ بیگم۔ بیوہ فیاض حسین قوم شیخ ساکن شہر کانپور محلہ چمن گنج بر مکان مولوی شریح الدین صاحب وکیل۔ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دخلیابی مالکانہ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ 29 ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء وقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کی کرو اور آپکو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔
مطلع رہو کہ اگر روز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا
آج بتاریخ ۲۴۔ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تنبیہ۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیئے کہ آپ کو یا فلاں فریق کو (یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ ۱۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء تک گذرانو۔
بحکم منوم عدالت منصفی شرقی ہردوئی
(مہر عدالت)

وزیراعظم کا دورہ الہ آباد

لکھنؤ۔ ۱۰۔ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم یو۔پی پنڈت گوبند بلبھ پنت ۱۷۔ ۱۸۔ اور ۱۹۔ اکتوبر کو الہ آباد کا دورہ کریں گے۔

نئی دہلی۔ ۱۰۔ اکتوبر۔ اس مہینہ کے وسط میں ایرانی سیاسی وفد کا دورہ کرنیوالے ہیں اور وہاں کئی دن ٹھہریں گے۔

زمینداری خاتمہ اسکیم کی کمیٹی کا تقرر

لکھنؤ - ۸ - اکتوبر - یو - پی قانون ساز نے ۸ - اگست ۱۹۴۶ء کو حسب ذیل قرارداد منظور کی تھی -

"یہ ایوان اس اصول کو تسلیم کرتا ہے کہ اس صوبہ میں زمینداری کا نظام جس میں حکومت اور کاشتکار کے مابین ایک درمیانی عنصر رہنا ضروری ہے ختم کردیا جائے اور تجویز کرتا ہے کہ ایسے عناصر کے حقوق مناسب معاوضہ دے کر حاصل کرلیے جائیں اور اس کی اسکیم بنانے کے لئے حکومت ایک کمیٹی مقرر کرے "

مذکورہ بالا تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت نے ضروری اسکیم تیار کرنے کی غرض سے حسب ذیل کمیٹی مقرر کی ہے -

(۱) آنریبل وزیراعظم - چیرمین -
(۲) آنریبل وزیر آراضیات - وائس چیرمین -
(۳) آنریبل وزیر عدل -
(۴) مسٹر چرن سنگھ -
(۵) مسٹر جگن پرشاد راوت -
(۶) مسٹر جیتا پرشاد -
(۷) مسٹر شمبھو دیال ترپاٹھی -
(۸) مسٹر ظہیر الحسن لاری -
(۹) مسٹر محمد شوکت علی خاں
(۱۰) مسٹر رام چندر گپتا - ایم - ایل - سی -
(۱۱) بیگم اعزاز رسول - ایم - ایل - سی -
(۱۲) مسٹر کملاپت ترپاٹھی -
(۱۳) مسٹر عبدالغنی انصاری -
(۱۴) مسٹر ادھا موہن سنگھ -
(۱۵) مسٹر بی - این - جھا -

(۲) مسٹر سی - اے - این - جھا اور امیر رضا کمیٹی کے جوائنٹ سکریٹری رہیں گے -

(۳) کمیٹی اپنی تجویزات پیش کرنے میں حسب ذیل نکات پر خاص طور پر رائے دے گی -

ریاست چھتیس گڈھ میں اصلاحات

ناگ پور - ۷ - اکتوبر - صوبہ متوسط کی ریاست ہائے چھتیس گڈھ اکیلینسی کے فرمانروا نے دسہرہ دربار کے موقع پر اپنے فیصلہ کا اعلان کیا کہ ریاست میں ایک قانون ساز اسمبلی منتخبہ نمایندوں کی اکثریت کے ساتھ قائم کی جائے اور امید ظاہر کی کہ اس طرح پر عوام حکومت سے قریب تر ہو جائیں گے -

اسمبلی کا فرض ہوگا کہ دربار کو انتظامی معاملات میں مشورہ دے اور عوام کی شکایات کو رفع کرے -

مہاراجہ نے وزیروں کی کونسل کے تقرر کے متعلق بھی اپنے فیصلہ کا اعلان کیا -

ریاست سانگلی میں ذمہ دار حکومت

سانگلی میں ۵ - اکتوبر کو حکومت سانگلی کی طرف سے جو ترمیمی قانون مشتہر کیا گیا ہے اس میں ذمہ دار حکومت کی نوعیت تفصیل سے بیان کی گئی ہے -

اس قانون کے مطابق اسمبلی کے منتخب شدہ اراکین میں سے وزرار کا انتخاب کیا جائیگا - اسمبلی ۴۰ منتخب شدہ اور پانچ نامزد اراکین پر مشتمل ہے - وزرار اسمبلی کے سامنے جوابدہ اور منتقلہ محکموں کے ذمہ دار ہونگے -

ایگزیکٹو کونسل کا ایک صدر ہوگا - جسے خود راجہ صاحب نامزد کریں گے اور وہ انھیں کو جوابدہ ہوگا - اس کے علاوہ تین یا تین سے زیادہ عوامی وزرار ہونگے صدر کونسل مخصوص محکموں کا بھی انچارج ہوگا - مثلاً دفاع امور خارجہ، ریلوے اور ٹیلیفون وغیرہ

مسٹر سپرو ریاست کوٹاہ میں مشیر

نئی دہلی - ۷ - اکتوبر - مسٹر پی - این سپرو ممبر کونسل آف اسٹیٹ کا انتخاب ریاست کوٹاہ میں بحیثیت دستوری اصلاحات کے متعلق مشورہ دیں گے - کوٹاہ کے فرمانروا نے آٹھ ممبروں کی کونسل بنائی ہے جو مسٹر سپرو کو دستور مرتب کرنے میں مدد دے گی - کمیٹی فوراً کام شروع کردے گی

کابل میں ہندستانی وفد کی ضیافت

کابل - ۵ - اکتوبر - ہندوستان کے آثار قدیمہ کے وفد کے اعزاز میں کابل کے عجائب خانہ کی طرف سے دعوت ہوئی -

مانچسٹر گارڈین کا تبصرہ

لندن - ۸ - اکتوبر - بلیک پول میں کنسرویٹو پارٹی کی میٹنگ میں ٹوری لیڈروں کی تقریروں پر تبصرہ کرتے ہوئے مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ ہندوستان کے ساتھ سمجھوتہ کے متعلق کانفرنس اور مسٹر چرچل کا رویہ قابل افسوس رہا ہے -

اگر مسٹر چرچل کی بات مان لی گئی ہوتی تو آج ہم ہندوستان میں سخت لڑائی میں مبتلا ہوتے -

ہندوستان میں اب بھی اندرونی بدنظمی ہوسکتی ہے - لیکن ہندوستان کے خون سے ہمارے ہاتھ نہیں رنگے جائیں گے - نئے سامراج سے کام نہیں چلے گا -

مسٹر چرچل ہندوستان کے قومی جذبات اور خواہشات کا غلط اندازہ لگا رہے ہیں -

مجھے بھی پھانسی کے تختے پر لٹکادو

نورمبرگ - ۸ - اکتوبر - جرمن بحری فوج کے سابق کمانڈر انچیف ایرچ ریڈر نے جنھیں بین الاقوامی عدالت نے عمر قید کی سزا دی ہے -

اتحادی کنٹرول کونسل سے درخواست کی ہے کہ انھیں عمر قید کی بجائے پھانسی دیدی جائے - پتہ لگا ہے کہ ان کی درخواست بذریعہ ہوائی جہاز برلن جائیں گی - جرمن کمانڈر نے لکھا ہے کہ میں تمام عمر قید خانے میں گذر کرنے کی نسبت ایک سپاہی کی موت مرنا پسند کرتا ہوں -

امریکہ و ہندستان کے مابین گفت و شنید

نئی دہلی - ۷ - اکتوبر - جنرل براؤنل صدر ٹرومین کے مخصوص ایلچی یہاں پہونچے ہیں - تاکہ امریکی حکومت کی جانب سے حکومت ہند سے امریکہ و ہندوستان میں مستقل ہوائی جہاز کی رسل و رسائل کے متعلق گفت و شنید کریں - معلوم ہوا ہے کہ جنرل براؤنل اور حکومت ہند کے محکمہ نقل و حمل اور خارجہ محکمہ کے نمایندوں کی عنقریب کانفرنس ہونیوالی ہے -

امریکہ کی تجویز پر شام کا احتجاج

دمشق - ۸ - اکتوبر - فلسطین میں ایک لاکھ یہودیوں کے فوری داخلہ کے متعلق صدر ٹرومین نے جو بیان دیا ہے - اس کے خلاف حکومت شام نے آج بڑے افسوس کے ساتھ احتجاج کیا ہے -

شامی حکومت کے بیان میں کہا گیا ہے کہ صدر ٹرومین کے اعلان نے اس بات کی خواہش ظاہر ہوتی ہے کہ جارحانہ صیہونیت کے فائدے کے لیے عرب قوم کو فنا کردیا جائے -

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سیمابی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 44 NO. 42 | Cawnpore. Saturday 19TH OCTOBER 1946

کانپور شنبہ - ۱۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق - ۲۲ - اکتوبر سنہ ۱۳۶۵ھ

جلد ۴۴ نمبر ۴۲

ادبیات

جذباتِ کیفؔ

(از جناب منشی عبد الغنی صاحب کیفؔ کانپوری)

کیوں فریبِ رنگ و بو اس عشق میں کھاتا ہے دل — لٹ رہی ہے دل کی دنیا اور لٹا جاتا ہے دل

جب حدودِ ضبط کی حد سے گذر جاتا ہے دل — وہ بھی اک دنیا ہے جس میں کچھ سکوں پاتا ہے دل

اس طرف ہیں شوق و ارماں اس طرف معصوم ضد — حسن کی اک کشمکش ہے اور مٹا جاتا ہے دل

میں ہوں وہ مایوسِ الفت میں ہوں وہ ناکام عشق — میری ناکامی پہ اکثر آپ شرماتا ہے دل

بیوفا عادت ہے تیری باوفا میری حیات — ٹھہر جا تیری خوشی میں خود مٹا جاتا ہے دل

تیری فرقت میں یہ نازک حال اک دل کا ہو گیا — ایک ہلکی سی صدا سے بھی دہل جاتا ہے دل

انکے عذروں سے تسلی بھی ہے بیچینی بھی ہے — بیٹھے بیٹھے یک بیک خود آپ گھبراتا ہے دل

اب وہ صحنِ چمن ہے اور نہ وہ سازِ حیات — لیکن اسکی جستجو میں گم ہوا جاتا ہے دل

یہ نسیمِ روح پرور یہ بہارِ گلستاں — دیکھتا ہوں جب یہ عالم اور بھر آتا ہے دل

منزلِ دیر و حرم کیا کعبہ و بتخانہ کیا — وسعتیں ہوں دل میں تو سب سے گذر جاتا ہے دل

کیفؔ اپنے غم کا قصہ کس طرح ان سے کہوں
جب میں کہتا ہوں تو کہتے ہیں کہ گھبراتا ہے دل

دنیائے اسلام

ایرانی فوجوں کیلئے پیشکش

رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ طہران کے باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ روس نے ایران کے سامنے تجویز پیش کی ہے کہ وہ ایران، افغانستان، ترکی اور عراق کے مابین سنہ ۱۹۳۷ء کے میثاق سعد آباد سے علیحدہ ہو جائے جسکی رو سے ان چاروں ملکوں پر جارحانہ حملے کی صورت میں متحد رہنا ضروری ہے۔ لیکن سرکاری حلقوں نے اس خبر کی تصدیق کے بجائے تردید کی ہے۔

غیر ملکی سفارتی حلقوں نے اس خبر کو ترکی کے خلاف "اعصابی جنگ" کا حصہ کہا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ روس نے ایران کے سامنے ایک یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ دونوں ملکوں میں ایک فوجی معاہدہ ہو جائے اور روس ایران کو روسی اسلحہ، ہوائی جہاز، اور فوجی اساتذہ مہیا کرے گا۔

طہران ۱۴۰ اکتوبر۔ یہاں کے باخبر حلقوں نے کل ظاہر کیا کہ روسی محکمہ خارجہ کے شعبہ مشرقی کے افسر اعلیٰ موسیو شٹنروف کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انھوں نے طہران کے حال کے دورے میں تجویز پیش کی تھی کہ ایران سنہ ۱۹۳۷ء کے معاہدہ سعد آباد سے علیحدہ ہو جائے جو ایران، افغانستان، ترکی اور عراق کے درمیان ہوا تھا۔

معاہدہ سعد آباد کی دفعہ ۴ حسب ذیل ہے:۔ "ہم میں سے ہر ایک ملک متفق ہے کہ کسی ملک کے خلاف جارحانہ کارروائی کی صورت میں ہم میں سے کوئی ملک ایک سے زیادہ تیسرے فریق سے تنہا یا متفقہ طور پر کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھینگے۔"

کہا جاتا ہے کہ موسیو شٹنروف نے ایرانی وزیر اعظم قوام السلطنت کے سامنے ایران اور روس میں فوجی معاہدے کی تجویز بھی پیش کی ہے اور ایران کو روس اپنے ہتھیار، ہوائی جہاز اور فوجی ترتیب دینے والے مہیا کرے گا۔

کہا جاتا ہے کہ اس کے بدلے میں ایران کی سرکاری فوجوں کو آذربائی جان واپس جانے کی اجازت مل جائیگی۔ جہاں حال ہی میں خود مختار حکومت قائم کر لی گئی تھی۔

ان خبروں کی سرکاری ذریعے سے کوئی تصدیق نہیں ہو سکی جنھوں نے اسے "صرف خیال آرائی کہا ہے"۔

غیر ملکی سفارتی حلقوں میں ان خبروں کو ترکی کے خلاف "اعصابی جنگ" کا ایک حصہ کہلایا گیا۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ موسیو شٹنروف نے مطالبہ کیا کہ مجلس (ایرانی مجلس قانون ساز) کے انتخابات جلد از جلد ہو جائیں تاکہ شمالی ایران میں روس کے ساتھ تیل کے معاملات کی تائید حاصل کر لی جائے۔

طہران - ۱۲ - اکتوبر۔ ایرانی وزیر اعظم قوام السلطنت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انھوں نے ناصر قشقائی کو جو ان چار بھائیوں میں ایک ہیں، جو ان قبائلیوں کے لیڈر ہیں۔ جنھوں نے ۳ ہفتے قبل پہاڑوں سے اتر کر جنوب مغربی ایران کے فارس پر حملہ کیا تھا۔ یہ بتایا ہے کہ وہ سرکاری گفت و شنید کے دوبارہ جاری ہونے پر راضی ہیں۔ بشرطیکہ قبائلی خلیج فارس کی بندرگاہ بوشہر اور قزوین جو کہ صوبہ کے صدر مقام شیراز سے ۵۵ میل دور ہے خالی کر دیں، قیدیوں کو رہا کر دیں اور گرفتار شدہ اسلحہ اور مال کو واپس کر دیں لیکن ناصر نے یہ جواب دیا ہے کہ انھوں نے صوبہ فارس میں امن اور قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

طہران میں ذمہ دار حلقوں کا آج بیان ہے کہ باغی اب وہ ہتھیار جو انھوں نے بوشہر اور قزوین میں چھینے تھے واپس کرنے پر تیار ہیں۔ دوسری اطلاعات مظہر ہیں کہ موجودہ سکون صرف قبائلی لوگوں اور حکومت کی گفت و شنید ہی تک ہے۔

دردانیال کیلئے ترکی اور روس میں براہ راست گفتگو

استنبول - ۱۴ - اکتوبر۔ گذشتہ شب دردانیال کے پیچیدہ مسئلے کے سلسلے میں ایک اہم سوال درپیش تھا۔ اہم آبی راستے کے تصفیے کے لئے امریکہ اور برطانیہ دو فریقی گفتگو پر متعدد بار زور دے چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک اس کا یقین نہیں ہے کہ ترکی اس پر رضامند ہو جائیگا۔

بلاشبہ کچھ مبصرین نے جو دو دن پیشتر ترکی سے روانہ ہوئے ہیں کل شب یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ترک روس سے براہ راست گفتگو پر تیار ہیں۔ لیکن ترکوں کے اس اقدام سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ پہلے مراسلے میں جو روس کو بھیجا گیا تھا۔ اس سے زیادہ اب کچھ اور نہیں کہا جا سکتا۔ مختلف اطلاعات اور متضاد افواہوں کے اس تلاطم کے میں جو یہاں اور انقرہ میں ہیجان برپا کئے ہوئے ہے۔ حسب ذیل باتیں بتائی ہیں۔

(۱) امریکہ اور برطانیہ نے اپنے اس دعوے کا پھر اعادہ کیا ہے کہ درۂ دانیال پر صرف ترکی کا کنٹرول رہے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی روس سے براہ راست گفتگو کا سلسلہ منقطع کر لینے کا مشورہ نہیں دیا ہے

(۲) یہ باہمی گفت و شنید صرف ابتدائی حیثیت رکھتا ہے۔ آبنائے کے نئے انتظام کے لیے بین الاقوامی کانفرنس ہوگی۔ ابھی تک روس اور ترکی میں کوئی گفتگو نہیں ہوئی ہے۔ قیاس ہے کہ روسی مراسلے کا جواب دینے کے بعد ہی یہ منزل آ سکتی ہے، تین دن سے برابر کابینہ کا اجلاس ہو رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ یار تو حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پر بھی ابھی جوہر کلیمی ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ - ۱۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۲

ایڈیٹوریل نوٹ

عارضی گورنمنٹ میں لیگ شامل ہوگئی

نئی دہلی - ۱۶ - اکتوبر - وایسرائے ہاؤس سے کل شام مندرجہ ذیل پریس کمیونک جاری کیا گیا ہے۔ مسلم لیگ نے انٹرم گورنمنٹ میں شرکت کا فیصلہ کرلیا ہے اور شہنشاہ معظم نے عارضی حکومت کے لیے مندرجہ ذیل ممبروں کے تقرر کرنے پر منظوری دیتے ہوئے اظہار مسرت فرمایا ہے۔

مسٹر لیاقت علی خاں - مسٹر آئی - آئی چندریگر - مسٹر عبدالرب نشتر - سر غضنفر علی خاں اور مسٹر جوگیندر ناتھ منڈل

کیبنٹ کی دوبارہ تشکیل کے لیے مندرجہ ذیل ممبروں نے استعفے پیش کر دیا ہے۔ مسٹر سرت چندر بوس، سر شفاعت احمد خاں اور سید علی ظہیر۔

موجودہ کیبنٹ کے یہ ممبر بدستور کام کرتے رہیں گے پنڈت جواہر لال نہرو - سردار ولبھ بھائی پٹیل، ڈاکٹر راجندر پرشاد - مسٹر ایم آصف علی - مسٹر سی - راجگوپال اچاری، ڈاکٹر جان متھائی - سردار بلدیو سنگھ، مسٹر جگجیون رام اور مسٹر کووجی - سر مزجی بھابا۔

وزارتی عہدوں کی تقسیم کا کام آئندہ ہفتے کے شروع میں ہوگا - اور اس وقت نئے ممبر حلف اٹھائینگے اس اثناء میں ہز اکسلنسی نے استعفے دینے والے ممبروں سے اپنا کام بدستور کرنے کی ہدایت کی ہے -

نہرو جناح خط و کتابت

نئی دہلی - ۱۶ - اکتوبر - آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایم - اے - جناح نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے -

" اخباروں میں بہت کافی قیاس آرائیاں کی گئی ہیں اور کانگریس اور لیگ میں سمجھوتہ کی گفتگو کے خاتمہ کے سلسلے میں مختلف طرح کے حالات شایع کئے جا رہے ہیں اسلئے پنڈت جواہر لال نہرو اور مجھ میں طے پایا ہے کہ عوام کے سامنے صحیح حالات پیش کرنے کی غرض سے ہم اپنی خط و کتابت شایع کر دیں اسلئے ایسا کر رہا ہوں -

نازی لیڈروں کو پھانسی

لندن - ۱۶ - اکتوبر - نورمبرگ میں نازی جنگی مجرمین کو آج ایک بجے رات (ہندوستانی ٹائم سے ساڑھے چھ بجے صبح) سے پھانسی لگنا شروع ہو گئی اور سوا دو بجے (ہندوستانی وقت سے پونے آٹھ بجے) ختم ہوئی امریکی فوج کے ریڈیو نے خبر دی ہے کہ پھانسی کے کچھ دیر پہلے گوئرنگ نے زہر کھاکر خودکشی کر لی - چار طاقتوں کے کمیشن نے جو نازی جنگی مجرمین کی قید کا ذمہ دار تھا - مندرجہ ذیل سرکاری کمیونک شایع کیا ہے۔

" نورمبرگ کی فوجی جرائم کی عدالت نے یکم اکتوبر کو مندرجہ ذیل اشخاص کو جو سزائے موت دی تھی - اس پر ہماری موجودگی میں آج عمل کیا گیا -

جوکم وان ربن ٹراپ - ولیم کیٹل - الفریڈ روزن برگ کالٹن برنر - ہنس فرانک - ولہیلم فرک - جولیس اسٹرایچر - فرٹز سوکل - الفریڈ جوڈل - آرتھر سیس انکوارٹ

شریمتی تارا اگروال کا بیان

شریمتی تارا اگروال کنوینر شہر مہلا کانگریس کمیٹی کانپور نے کانپور میں بچوں اور عورتوں کے اغوا کے سلسلہ میں حسب ذیل بیان دیا ہے،

چند روز سے مہلا کانگریس کمیٹی میں بچوں، بچیوں اور عورتوں کو اغوا کر کے انکو لاپتہ کرنے کی بیشمار شکایتیں موصول ہو رہی ہیں - ان شکایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے شہر میں کچھ ایسے غنڈوں کا ایک منظم گروہ ہے - جو بچوں، بچیوں اور عورتوں کی خرید و فروخت کا کام کر رہا ہے - یہ بات شہر کے لیے بڑی خطرناک ہے اس سے نہ صرف یہ کہ شہر میں غنڈہ گردی کی وبا پھیل رہی ہے - بلکہ ہمارے بچے اور عورتیں بھی محفوظ نہیں ہیں - اسلیے اسکی روک تھام کیلیے ہر ممکن کوشش کرنا ہر شہری کا فرض ہے - اس سلسلے میں کانپور کے ہر باشندہ کو چاہیئے کہ اگر اسکو اس گروہ کے کسی بھی آدمی کا پتہ چلے تو اسکی خبر فوراً کانگریس کمیٹی کانپور کو کر دے -

اردو کانفرنس

بزم ادب حلیم مسلم کالج کے زیر اہتمام اور حافظ محمد صدیق صاحب صدیق کی سرپرستی میں ایک آل انڈیا اردو کانفرنس ۲۲ و ۲۳ - اکتوبر کو حلیم مسلم کالج میں منعقد ہوگی -

بائی لاز منسوخ

یو - پی - گورنمنٹ نے کانپور میونسپل بورڈ کے بنائے اور گورنمنٹ کے منظور شدہ بائی لاز یعنی آڑھتوں - ڈنڈی داروں اور دلالوں کے انتظام کے بائی لاز کو منسوخ کر دیا ہے - اسکے مطابق گورنمنٹ کے ٹیکس کے علاوہ ان پر ۲۴ روپیہ سالانہ میونسپل ٹیکس لگایا تھا

لکچرر

مقامی ہندی جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے ہندوستان کے ممتاز اخبار نویسوں سے مختلف مضامین پر لکچر دلانے کا انتظام کیا ہے اس سلسلے کا افتتاح ۲۱ - اکتوبر کو امرت بازار پتریکا کے چیف ایڈیٹر مسٹر کانتی گھوش کریں گے -

دفعہ ۱۴۴ میں ترمیم

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جو احکامات جاری کیے تھے - اسمیں سے جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کو ختم کر دیا گیا ہے البتہ مہلک ہتھیاروں کو لیکر چلنے اور مشتعل کرنیوالے نعرے لگانے کی بندش بدستور باقی رہیگی -

جو لوگ امن عامہ کے لیے خطرناک خیال کر کے گرفتار کئے گئے تھے انکو بھی امن قائم رکھنے کی ضمانت دینے پر رہا کیا جا رہا ہے - پبلک سے امن قائم رکھنے اور تمام مختلف اقوام میں دوستانہ فضا قائم کرنے میں ہر طریقہ کی امداد دینے کی اپیل کی جاتی ہے -

ماڈل پولیس اسٹیشن

گورنمنٹ نے تین لاکھ روپیہ کے صرفہ سے انورگنج پولیس اسٹیشن کو جدید ماڈل لاین پر مکمل طریقہ سے تعمیر کرنیکا فیصلہ کیا ہے یہ جدید لاین پر بنایا ہوا پہلا اسٹیشن ہوگا - یہاں بلوہ فساد - آتشزدگی روکنے کے جدید ترین انتظامات ہونگے - وائرلیس اسٹیشن

جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۱۳ - اکتوبر ۸ بجے رات کو کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی سالانہ میٹنگ لیڈر مال روڈ میں پنڈت بالکرشن شرما ممبر سنٹرل اسمبلی کی صدارت میں ہوئی - ۶۰ ممبروں میں سے ۵۲ ممبران نے شرکت کی - مسٹر پی - ایم - دھار جنرل سکریٹری نے گذشتہ سال کی رپورٹ اور حسابات پڑھے - اور منظور کیے گئے -

آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران و ممبران منتخب کیے گئے :-

پریسیڈنٹ - مسٹر وی - کے - وینکٹ رام

وائس پریسیڈنٹ - پنڈت بالکرشن شرما - پنڈت رماشنکر اوستھی - مسٹر گوپی ناتھ سنگھ - چودھری بالکرشن مہیشوری - مسٹر اسمٰعیل ذبیح -

جنرل سکریٹری - مسٹر ہری شنکر ودیارتھی -

جائنٹ سکریٹری - مسٹر پی - ایم - دھار - مسٹر رفیق صہبائی -

ٹریزرر - خواجہ عبدالسلام -

ممبران انتظامیہ - مسرس (۱) گوپی کرشن تیواری (۲) ایس - پی - مہرہ (۳) مہتاب چند (۴) مسٹر حشمت اللہ (۵) بی - بی اوستھی - (۶) ٹی - ڈی - چندولال (۷) ان - بی - ماتھر (۸) سری نراین نگم (۹) رام لال سونکر (۱۰) جی - سی - نگم (۱۱) سارداپرشاد سکسینہ (۱۲) جے دیو گپتا (۱۳) پربونانند ورما (۱۴) ویریندر سروپ (۱۵) شیام بہاری ٹنڈن (۱۶) او - ان - کرجی (۱۷) ایس - سی - بھٹاچاریہ (۱۸) گجیت رائے سکسینہ (۱۹) اے - بی - جوہری -

کاغذ کنٹرول

کانپور کے اخبارات کی طرف سے پنڈت بالکرشن شرما ممبر سنٹرل اسمبلی و پریسیڈنٹ کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن اور مسٹر کے - وی - وینکٹ رام - مسٹر پی - ایم - دھار (ٹیلیگراف) خواجہ عبدالسلام (صداقت) مسٹر ہری شنکر ودیارتھی (پرتاب) پنڈت رماشنکر اوستھی (ورتمان) نے ۳۱ - مارچ ۱۹۴۷ء سے اخباری کاغذ سے کنٹرول ہٹانے کے نیوز پرنٹ اڈوائزری کمیٹی کے فیصلہ کے خلاف ایک بیان شایع کر کے پروٹسٹ کیا ہے - کیونکہ اس سے چھوٹے اخباروں کو نقصان پہونچنے کا خوف ہے - ان کا کہنا ہے کہ جبتک کافی تعداد میں باہر سے کاغذ نہ آنے لگے اس وقت تک کنٹرول کو قائم رکھنا چاہیئے -

ہندوستانی برادری

۱۳ - اکتوبر ۴ بجے شام کو مسٹر گوپی ناتھ سنگھ کے مکان پر برادری کی ایک میٹنگ مسٹر آر - منوہر لال دائی - ایم - سی - اے کی صدارت میں ہوئی - جس میں طے ہوا کہ ۳ - نومبر کو دیوالی کا

آئینہ کانپور

تہوار منایا جائے -

راجہ مہندر پرتاپ سنگھ صاحب نے ۸ - دسمبر کو کمیرٹوے کے سلسلے میں کانپور تشریف لانا منظور کر لیا ہے - آنریبل منسٹران حافظ محمد ابراہیم صاحب - بابو سمپورنانند ورما صاحب اور نثار احمد شروانی صاحب کو شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے - امید کی جاتی ہے کہ کرم ویر سندر لال اور ڈاکٹر ذاکر حسین وغیرہ تشریف لاکر کبیر پر مضامین پڑھیں گے -

اخراجات کا تخمینہ تقریباً ۱۲ سو روپیہ کیا گیا ہے جسمیں اسی وقت ۵ سو روپیہ سے زیادہ کے وعدے ہو گئے ہیں - آخر میں مسٹر گوپی ناتھ سنگھ صاحب نے حاضرین کی خاطر و مدارات نہایت تکلف کے ساتھ کی -

تیز رفتاری کی ممانعت

یو - پی - گورنمنٹ نے منظور شدہ ٹریفک کے انتظام و کنٹرول کے بائی لاز کے ماتحت ڈیولپمنٹ بورڈ کو ملے ہوئے اختیارات کے استعمال کرنے کے لیے بورڈ نے آریہ نگر کی خاص بازار پر چلنے والی سواریوں کو ۶ بجے صبح سے ۱۰ بجے رات تک ۱۵ میل فی گھنٹہ تک کی رفتار سے چلنے کی قید لگانے کا فیصلہ کیا ہے - اس کی خلاف ورزی کرنیوالے مجرم سمجھے جائیں گے - یہ کارروائی ہونیوالے حادثوں کو روکنے کے لئے اختیار کی گئی ہے - پبلک کو اس کی پبلک مفاد کے لیے پابندی کرنا چاہیئے

بلا اجازت بنائی ہوئی عمارتیں

معلوم ہوتا ہے کہ پبلک میں یہ غلط خیال پیدا ہو گیا ہے کہ مقامی حکام کی اجازت کے بغیر تعمیر کی ہوئی عمارت کو بھی گرانے سے گورنمنٹ نے منع کر دیا ہے - اسلیے پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایسی کوئی ممانعت نہیں ہوئی ہے اور اگر پبلک میونسپل بورڈ یا ڈیولپمنٹ بورڈ کی اجازت و منظوری کے بغیر کوئی عمارت تعمیر کریگی تو میونسپل ایکٹ کی دفعات کے ماتحت عمارت کے گرائے جانے کا خطرہ مول لے گی -

ایسی بلا اجازت بنائی ہوئی عمارتوں کے متعلق کوئی فرق نہیں ہے - خواہ اسمیں کرایہ دار رہتے ہوں یا نہ رہتے ہوں - ان کے گرانے کا حکام کو پورا اختیار ہے - غیر ضروری اخراجات کے نقصان سے بچانے کے لیے پبلک کو اطلاع دیجاتی ہے کہ کسی حالت میں بھی بورڈ بلا اجازت تعمیرات کرنے کی اجازت دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہے - بلکہ ایسی عمارت کو گرا دیا جائیگا -

راشن کا نیا انتظام

معلوم ہوا ہے کہ یو - پی گورنمنٹ کانپور میں ملوں کے اندر راشن کی دوکانوں کو بند کر کے شہر کی کل آبادی کے لیے یکساں راشن کا انتظام کرنا چاہتی ہے - کانپور میں تین لاکھ فرد رہیں لہذا جدید انتظام کی وجہ سے دو سو دوکانیں راشن کی اور کھولی جائینگی -

سبدِ گل

ایک دیوی جی نے آزادی ترقی اور مہذب بننے کا مطلب کس طرح شوہر اور اولاد سے چھٹکارا پاکر یاروں کے ساتھ مزے اڑانا سمجھ لیا تھا۔ اس کی دلچسپ داستان ایک اخبار میں شایع ہوئی ہے۔

ان دیوی جی کی شادی کو دو ڈھائی برس ہو چکے تھے اور یہ آرام و آسایش کے ساتھ اپنے شوہر کے گھر چین کی زندگی گذار رہی تھیں مگر سوئے اتفاق سے یہ ایسی آزاد و ترقی پسند عورتوں سے ملنے جلنے لگیں جو سنیما کا مزہ بدلتے رہنے کی شوقین تھیں۔ ان عورتوں کے اثر سے ان دیوی جی کو بھی ایک مرد کو چھوڑ کر کسی دوسرے بانکے سجیلے سے نینا لگانے کی فکر پڑ گئی اور بہت جلد آپ نے پڑوس کے ایک پریمی سے عشق و محبت کا کھیل شروع کر دیا۔ اس کھیل کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ ایک دن شوہر کے گھر سے اڑنچھو ہو گئیں۔ اور اپنے یار کے ساتھ پریم کے مزے لوٹنے لگیں۔

لیکن اس ترقی اور آزادی کا پورا مزہ آپکو اس وقت آیا جب یہ یار کچھ دن تک آپکو اپنی داشتہ بنا کر رکھنے کے بعد چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اب دیوی جی کا نشہ ہرن ہوا اور آپ نے پھوہڑ بنتے بنتے شوہر کے دروازے کا رخ کیا۔ مگر شوہر نے آپکو واپس لینے سے انکار کر دیا۔ معلوم نہیں کہ اس کے بعد ان دیوی جی کا کیا حشر ہوا۔ لیکن ان کو آزادی اور ترقی کی اڑان بھرنے کا نتیجہ اب خوب اچھی طرح معلوم ہو گیا ہوگا۔

اسی طرح سی۔ پی کی ایک مس صاحبہ نے کالج میں تعلیم حاصل کرتے کرتے ایک نوجوان سے عشق لڑانا شروع کر دیا۔ ماں باپ نے ان کو اس عشقبازی سے منع کیا اور سمجھایا کہ جو نوجوان اس طرح لڑکیوں کو پھسلایا کرتے ہیں۔ یہ ان کو لوٹ کر بربادی کے گڑھے میں ڈھکیل دیا کرتے ہیں۔ مگر مس صاحبہ اس نوجوان کے تیر نظر سے اس بری طرح گھائل ہو گئی تھیں کہ آپ نے ماں باپ کی ایک نہ سنی اور جب ان پر زیادہ زور دیا گیا تو یہ ماں باپ کو چھوڑ کر اس نوجوان کے گھر چلی گئیں۔

چند روز تک عاشق و معشوق کی بڑے مزے سے کٹی مگر جو بنی نئے نئے مال اڑانے والے نوجوان کو ایک دوسری لڑکی سے عشق بازی شروع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس نے ان مس صاحبہ کو چلتا کیا۔ اپنے عاشق کی اس "بیوفائی" کے بعد مس صاحبہ کو ہوش آیا اور انھوں نے دوبارہ ماں باپ کی بیٹی بننے کی کوشش کی۔ مگر سنا ہے کہ غیرتمند باپ نے ان کو اپنے در پر قدم نہ رکھنے کی وارننگ دیدی ہے۔ اب یہ آزادی پسند مس صاحبہ حیران ہیں کہ کیا کریں کدھر جائیں۔

مگر ان بڑی بی کی داستان عشق اور بھی زیادہ دلچسپ ہے جو بیٹا بیٹی والی ہونے کے باوجود ایک نوجوان سے عشق کرنے کے شوق میں مبتلا ہو گئی تھیں۔ آپ نے اس نوجوان پر ڈورے ڈالنے کے بعد یہ سمجھ لیا کہ وہ نوجوان آپ پر فریفتہ ہو گیا ہے۔ لیکن جب آپ نے اپنا گھر چھوڑ کر اس کی شریک زندگی بننے پر آمادگی ظاہر کی تو اس نے آپ کی اس بات کو ہنسی میں اڑا دیا۔ تب کہیں آپکو ہوش آیا۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اب آپ اپنے کئے پر بہت پشیمان ہیں۔

غرض آزادی کی دھن میں ہندوستان کی عورتیں کیسی احمقانہ اور غیر شریفانہ حرکتیں کر رہی ہیں۔

سر منو بھائی مہتہ کا انتقال

بمبئی۔ ۱۴۔ اکتوبر:۔ آج صبح سر منو بھائی مہتہ سابق دیوان بڑودہ اور بیکانیر کا انتقال ہو گیا آپ تقریباً تین سال سے بیمار تھے۔

ادبِ لطیف

پردیسی

(از مسٹر اجیت لکھ کجیہ)

شام کا سہانا وقت تھا، ہر طرف ہریاول ہی ہریاول چھائی ہوئی تھی خوش قامت سرو کچی سڑکوں کے دونوں طرف لگے ہوئے تھے۔ میں گاؤں سے باہر کچھ دور ایک کنوئیں کے پاس بیٹھی ہوئی خیالات کے سمندر میں غوطے لگا رہی تھی۔ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر اسکی لا انتہا گہرائیوں میں جذب ہو رہی تھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں یونہی کتنی دیر تخیل کی روانی میں ڈوبی رہی، مگر جب میرے خیالات کا تانتا ٹوٹا۔ اس وقت رات کی تاریکی تمام جہاں کو اپنی آغوش میں لے رہی تھی۔

یہ دیکھ کر مجھے گھر کی فکر ہوئی میں نے جلدی سے ڈول کوئیں میں چھوڑ دیا۔ جیسے ہی کہ میں نے پانی سے بھرا ڈول کھینچ رہی تھی۔ میرے کانوں میں گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی میں ادھر دیکھنے لگی۔ گھوڑے پر سے ایک خوبصورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے اترا اتنا حسین شاید ہی کہیں زندگی میں دیکھا ہو۔ خدا نے اپنی تمامتر کاریگری کا نمونہ بنا کر اسے دنیا میں بھیجا تھا۔ اس کے چہرے پر پسینہ کے قطرے نمودار تھے۔ ایسا جان پڑتا تھا کہ وہ بہت تھکا ماندہ ہے!۔

میں اس مجسمہ حسن کو دیکھنے میں اس قدر محو ہو گئی کہ پانی کھینچنے کا خیال بھی نہ رہا۔ اور میرے ہاتھ میں جہاں تھے وہیں رہ گئے۔

اور نگاہیں اس سراپا حسن میں گڑی ہوئی تھیں وہ میرے نزدیک آیا اور مجھ سے پانی مانگا اسکی آواز نہایت دلکش تھی۔ میں نے بسرعت ڈول کھینچی اور پانی پلانے لگی۔ وہ پانی پی رہا تھا اور میں اسکے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی نہ جانے کون ہے۔ جس نے میرا دل بری طرح مجروح کر دیا۔ میں اس کی صورت دیکھ کر آب آب ہو رہی تھی، میرے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

اس نے شکریہ ادا کیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر ہوا ہو گیا۔ میرے دیکھتے دیکھتے وہ اور گھوڑا دونوں نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ میری حسرتوں کا چاند غروب ہو گیا۔ کاش کہ وہ میرے مہمان بن سکتے۔

اب بھی جب کبھی میں کوئیں پر پانی بھرنے جاتی ہوں تو دیر تک وہاں کھڑی کھڑی راستہ تکتی ہوں صرف اس کی صورت دیکھنے کے لئے وہ شیریں آواز سننے کے لئے مگر وہ کہاں؟

اس دن کے بعد وہ مجھے کبھی نظر نہ آیا۔ اسکی صورت میری آنکھوں میں رقص کرتی ہے۔ اسکی شیریں آواز ابھی تک میرے کانوں میں گونجتی ہے مگر " "
" " وہ " " جس کی آواز ہے
" " حسرت ہے " " پھر دکھائی نہ دیا۔
کاش ایک بار وہ پھر آئے،

رجسٹری شدہ

۹۔ نومبر ۱۹۴۶ء (پورا چاند) کو دمہ کی ایک سو برس کی شہرت حاصل کی ہوئی جڑی کی ایک خوراک کھانے سے دمہ کے مرض کی مکمل صحت ہو جاتی ہے۔

نوٹ:۔ برندرابن گرو کل ویدک یونیورسٹی کے گوتم شاستری تحریر فرماتے ہیں۔

گیارہ مریضوں میں سے میں اس جڑی کے استعمال سے اچھا ہوا۔

انگریزی میں درخواست لکھیے

شری سدھ بابا

سیوا آشرم۔ چترکوٹ۔ یو۔ پی

عالمِ نسواں

عورتیں دنیا کیلئے کیا کر سکتی ہیں

(کماری اینما بھٹاچاریہ، ایم۔ اے)

عورت کے لئے کام کی کچھ کمی نہیں ہے۔ اصل میں عورت کے کام کی کوئی تھاہ ہی نہیں ہے۔ اس کا کام کبھی ختم نہ ہونیوالا ہے۔ اسے سانس لینے کی فرصت نہیں ملتی، بڑا پیچیدہ، بڑا نازک اور بڑا وسیع کام ہے۔ وہ چاہتی ہے یہ کرے وہ کرے۔ اسے یہ چیز پیدا کرنی ہے وہ چیز بنانی ہے مگر دنیا موقع ہی نہیں دیتی۔ وقت ہی نہیں دیتی اسے کیا کرنا ہے۔ اسکی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اسکے کیا حقوق ہیں۔ اس کے بارے میں آجکل کی عورت اب بہت بیدار ہو چکی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عورتیں کہ ابتک ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی رہیں نہیں وہ بہتر حالات پیدا ہونیکی منتظر ہیں۔ اس وقت یہ بیداری ہندوستانی عورتوں کے ہر طبقہ میں ہے خواہ پڑھی لکھی ہوں یا نیم تعلیم یافتہ یا بالکل جاہل۔ مگر یہ کہ ایک نوع کا احساس ہر ایک کے دل میں پیدا ہو چکا ہے۔ اس میں امیر اور غریب کا بھی فرق نہیں رہا ہے۔ سیاست کے میدان میں سماجی کاموں کے حلقہ میں اقتصادی میدان میں غرض ہر جگہہ وہ ہاتھ بڑھا رہی ہیں اور صرف باتیں کرنے کے لئے نہیں رہے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انھوں نے رسوئی کے دروازے بالکل بند کرا لئے ہیں اور گھروں سے باہر ہی کی زندگی انکی زندگی بن کر رہ گئی ہے۔ نہیں وہ گھر اور باہر دونوں جگہہ پوری دلچسپی لے رہی ہیں۔ اور اپنے وجود کا انھیں پورا احساس ہے مگر سوال یہ ہے کہ ان کا مطمح نظر بس اتنا ہی ہے کہ وہ اپنا حق حاصل کر لیں اور بس۔ اس کے آگے کیا کام کریں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ زیادہ بہتر زیادہ وسیع اور زیادہ شائستہ زندگی پیدا کرنے میں مردوں کا ہاتھ بٹائیں۔

اب یہ سوال ہے کہ وہ بہتر دنیا بنانے میں کیا مدد کر سکتی ہیں۔ ان کو اب یہ ثابت کرنا ہے کہ جہاں مرد فیل ہو گئے۔ وہاں عورتیں کام کر کے دکھائیں گی۔ یعنی ایک عالمگیر بہن چارہ، جو ساری دنیا کی عورتوں کو ایک کر دے۔

سائنس نے وقت اور فاصلہ کا تو اب خاتمہ ہی کر دیا ہے۔ اسلئے یہ کہنا کہ دنیا بہت پھیلی ہوئی جگہہ ہے۔ اتحاد عمل کس طرح ممکن ہے بالکل غلط ہے۔ اب سوچنا اس طرح ہوگا کہ "یہ دنیا ایک ہے"۔ یہاں ملک ملک اور قوم قوم اور مذہب مذہب کی کوئی تفریق نہیں رہے گی۔ اب یہ سوچنا ہے کہ "ایک دنیا" کیسی ہو اور کیسے بنائیں۔

پہلی اور دوسری جنگ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اندھی طاقت ملکی جلن اور طاقت کی پرستش کا کیا مطلب ہے۔ ہم سب نے یہ دیکھا کہ مردوں میں بھائی چارہ کے جذبات ختم ہو چکے ہیں اور اسی اکیتائی کی ساری کوششیں۔ فیل ہو گئے ہیں۔ اعلان، وعدے۔ پیکٹ ہر چیز کر کے دیکھ لی گئی۔ ہے وعظ و پیکٹ۔ ہر چیز کر کے دیکھ لی گئی ہے۔ وعظ و نصیحت بھی ناکام رہی ہے۔

ہمیں اگر زندہ رہنا ہے اور ظاہر ہے کہ رہنا ہے تو ایک نئی دنیا بنانے کی ضرورت ہے۔

مردوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان میں برادرانہ سپرٹ ختم ہو چکی ہے۔ جب جنگ کا طوفان اٹھتا ہے۔ جب قیامت سروں پر منڈلاتی ہے۔ اس وقت ہماری قسمتوں کے مالک لیڈر بڑے بڑے اعلان کرتے ہیں۔ مفاہمتیں کرتے ہیں۔ اور جھوٹے سچے وعدے بھی کرتے ہیں کہ جنگ کو امن سے بدل دینے میں ہم سب مل کر بیٹھیں گے اور کوئی راستہ تلاش کریں گے۔ مگر جب یہ سیلاب اور طغیانی اور بحران جنگ دور ہو جاتا ہے تو ہم سازشیں کرتے ہیں۔ وعدوں سے پھرتے ہیں۔ اعلانوں کو معنی پہنانے لگتے ہیں۔ اس افسوسناک حالت کو ختم کرنیکے لیے اب ہم علاقوں کو اپنا فرض بجا لینا چاہیے۔ (باقی)

بچوں کی دنیا

غرور کا سر نیچا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک چوہے اور مینڈک کی آپس میں دوستی تھی۔ چوہا اکثر مینڈک سے کہا کرتا تھا کہ تم بڑے کمزور اور ڈرپوک ہو۔ ذرا کسی کی آہٹ سنی اور پانی کے اندر۔ ذرا مجھے دیکھو۔ لوگ مجھے کتنا ہی ڈرائیں میں ذرا بھی پروا نہیں کرتا۔ رات ہوتے ہی تمام گھر میں میری حکومت ہو جاتی ہے۔ جو چاہوں کھاتا ہوں اور جو چاہوں پیتا ہوں۔ کوئی منع کرنیوالا نہیں۔ اگر مجھے کوئی پکڑ بھی لیتا ہے تو مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر بھاگ جاتا ہوں۔

مینڈک نے کہا اچھا کسی دن تمہاری طاقت کا امتحان لوں گا۔

ایک دن مینڈک نے اس کو آم کی ٹوکری دکھا کر کہا۔ اس کو اٹھا لو۔ تب ہم جانیں۔ چوہے نے کہا اوہو یہ بھی کوئی مشکل بات ہے۔

چوہا اگرچہ طاقتور تھا۔ لیکن ٹوکری مضبوط نہ تھی چوہے کے اٹھاتے ہی نیچے نکل گئی۔ اور چوہا مع ٹوکری کے نیچے گر پڑا۔

تب مینڈک نے قہقہہ لگا کر کہا بس یار دیکھ لی تمہاری طاقت اور سودائی۔ اگر تم بڑھ بڑھ کر باتیں نہ کرتے تو آج تمہاری یہ درگت نہ ہوتی۔ اس لیے پیارے بچو کبھی بھی غرور نہ کرو۔ کیونکہ غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔

ایک لاکھ روپیہ گنیش شنکر اسکول کو

گورکھپور۔ ۱۲۔ اکتوبر۔ یہاں گنیش شنکر ودیارتھی میموریل ہائی اسکول کا افتتاح کرتے ہوئے پندرہ ہزار سے زائد کسانوں کی موجودگی میں ہوم منسٹر یو۔ پی مسٹر رفیع احمد قدوائی نے شہید ودیارتھی کو شردھانجلی پیش کی۔ مسٹر قدوائی نے کہا کہ مسٹر شبن لال سکسینہ کی کوششوں سے اس تحصیل میں بھی اس اسکول کا افتتاح کر رہا ہوں جہاں ۲۸ لاکھ کی آبادی میں ۱۹۲۱ء میں صرف چار گریجویٹ تھے۔

ہمارے صوبہ میں آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی نے بہت زندگی پیدا کر دی تھی۔ ان میں ایک صفت تھی کہ لوگ ان کے پاس اکھٹے ہو جاتے تھے۔ ان کے شہید ہو جانے کے بعد پراونشل کانگریس کمیٹی نے انکی یاد میں ایک سمارک بنانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی میں بھی اس کمیٹی کا ایک ممبر تھا لیکن وہ کام پورا نہ ہو سکا۔ کیونکہ ہم دوسری سیاسی تحریک میں مشغول تھے مجھے خوشی ہے کہ اب یہ کام پورا ہو رہا ہے۔

مسٹر شبن لال سکسینہ نے اپنی تقریر میں امید ظاہر کی کہ ڈسٹرکٹ افسران نے وکٹری میموریل فنڈ کے لیے یہاں سے جو ایک لاکھ روپیہ اکھٹا کیا تھا وہ اس تحصیل کی بھلائی کے لئے اس اسکول کو دے دیا جائیگا۔

برطانی بحری اڈے

لندن۔ ۱۴۔ اکتوبر۔ لندن میں پیکنگ سے خبر آئی ہے کہ سر ڈینر طلوانڈ کمانڈر انچیف برطانی بیڑہ کا یہ کہنا ہے کہ برطانیہ کا اب یہ ارادہ نہیں ہے کہ ہانگ کانگ اور سنگاپور میں اتنے بڑے ہوائی اڈے رکھے اب اس کے خاص بحری اڈے کی جگہہ آسٹریلیا ہوگی۔ اطلاع ملی ہے کہ اب اس بحری بیڑے میں دو ہوائی جہاز والے جہاز چار کروزر آٹھ تباہ کن جہاز آٹھ پن ڈبی کشتیاں اور ایک پن ڈبی کشتی اور بارہ حفاظتی جہاز ہونگے۔ ان بارہ حفاظتی جہازوں میں سے دو ہندوستان کے شاہی بحری بیڑے سے لئے ہوئے ہیں۔ دو تباہ کن جہاز اور ایک کروزر آسٹریلیا کے بحری بیڑے کا ہے۔ یہ سب جہاز ایڈمرل بوائڈ کی کمان میں ہونگے۔

پردۂ فلم

فلمی افسانہ نگاروں سے

(از جناب سید رضا۔ نکہت)

فلمی معیار کو چوٹی پر پہونچانا یا تہ خاک کرنا در اصل افسانہ نگار کے ہاتھ میں ہے۔ موجودہ وقت میں پچانوے فیصدی لوگ دیکھنے کے شایق ہیں۔ مگر وہ عشق و محبت سے بھرپور فلمیں ہی پسند کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر شخص خواہ وہ بچہ ہو یا بڑا محبت کے مرض میں مبتلا ہے۔ ہر نوجوان عاشق بنا پھرتا ہے فلمیں بنانے والے اصحاب ڈائرکٹر ہوں۔ یا پروڈیوسر خوش ہیں کہ فلم پاس ہو گئی۔ سینما ہال بھرا ہوا ہے۔ ٹکٹوں پر دھکم دھکا ہے۔ لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ یہ تباہی و بربادی کا موجب ہے۔ موجب ہی نہیں بلکہ فلمی دنیا کو نیست و نابود کرنے کے سامان ہیں۔

دنیا میں عیش و بدکاری بڑھ گئی ہے۔ جدھر دیکھو محبت کی آواز ہے۔ بچوں نے بھی محبت کے سامان بنا رکھے ہیں ہر فرد بشر اپنے آپ کو سچا ہمدرد و لیکن مطلبی (عاشق) بتائے پھرتا ہے۔ جو بچہ سینما سے کھیل کھیل کر نکلتا ہے محبت کا گانا گاتا ہوتا ہے۔ اس بچہ نے بڑے ہو کر اپنی اور والدین کی بیوی بچوں کی پرورش کرنی ہے۔ اپنی زندگی سدھارنی ہے۔ نہیں۔ وہ بھی عشق و محبت کا دلدادہ اور شیدائی ہے۔ یہ کس کی غلطی ہے۔

ایک مثل ہے کہ

یہ رہبر کی خطا ہے نہ رہگذر کا قصور تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ تمام افسانہ نگار کی کارروائیوں کا نتیجہ اور یہ الزام قوم و ملک کو محبت میں مبتلا کرنا ۔۔۔ افسانہ نگار کو دے سکتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ افسانہ نگار کیا کر رہے ہیں۔ افسانہ نویس اب اس خیال میں ہیں کہ جام شراب بھی مل جاتا ہے۔ عشق و محبت کے کرنے کے لئے۔ مگر یہ نہیں سوچتے کہ وہ طبقہ جو سینما دیکھکر عشق و محبت سیکھے گا۔ کس کے ساتھ کریگا۔ کہاں سے شراب پیئے گا؟ کہاں سے بغل گرم کریگا؟ نہیں بلکہ وہ کچھ نہیں کر سکے گا۔ لیکن وہ عشق و محبت میں مبتلا ضرور ہو جائیگا۔ بدکاری۔ عیاشی اسکی معمول ہو جائے گی۔ بےکاری کا آجکل چرچا ہے۔ سینما والوں کی ترقی ہے۔ لیکن خیال ہے کہ ترقی پر نہ بھولے رہیں۔ یہ ذلالت اور محتاجی کا آغاز ہے۔ ہمیشہ وہ چیز جو زیادہ بلندی پر پہونچے خاک میں مل جاتی ہے تو اب ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ فلمی لائن اب خاک ہونیوالی ہے۔ اگر ہو گئی تو صاحب عاشق افسانہ نگار کی بدولت سمجھئے۔

جتنا خیال کہانی لکھتے وقت افسانہ نگار کا کم خرچ بلند پایہ رومان اور عزت و شہرت کی طرف ہوتا ہے سمجھ تو محبت کی طرف بھی ہوتا ہے۔ کتنا اچھا ہوتا۔ اگر خیال قوم اور ملک کے سدھارنے کی طرف ہوتا اسلیے برادران افسانہ نگار کی خدمت میں التماس ہے کہ کہانی لکھتے وقت جتنا خیال کم خرچ بلند پایہ عزت و شہرت کی طرف ہوتا ہے۔ قوم اور ملک کی بہبودی کی طرف ضرور ہونا چاہیئے۔

خود تو جلے ہجر میں اور ونکو کیوں جلائیں ہم

ہم یہ نہیں کہتے کہ خود عاشق نہ بنیں۔ لیکن دنیا کو عشق و محبت میں مبتلا نہ کریں۔ معشوق نہیں ملتے۔ اگر دنیا کو عشق و محبت میں مبتلا کرنا چاہتے تو سمجھیں کہ خود اور فلمی دنیا کو نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔۔ ہمیشہ وہ کہانی لکھیں جو قوم اور ملک کی بہبودی کا باعث ہو۔

محکمہ انفارمیشن کی نئی تنظیم

لکھنؤ۔ ۱۳۔ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔ پی صوبہ کے انفارمیشن کے محکمے کو محکمہ تعلیم میں مدغم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں جلد ہی وزارت فیصلہ کرے گی۔ ایجوکیشن سکریٹری انفارمیشن سکریٹری کا بھی کام کرے گا

معلوم ہوا ہے کہ انفارمیشن کے محکمہ کی نئی تنظیم کی جائیگی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے الہ آباد آفس کے منیجر مسٹر پی۔ کے ٹنڈن کو انفارمیشن ڈائرکٹر مقرر کیا گیا ہے اور انگریزی۔ ہندی اور اردو کے لیے تین جرنلسٹ مقرر کیئے گئے ہیں۔

لکھنؤ۔ ۱۳۔ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کی نیشنل کونسل نے طے کیا ہے کہ وہ اسکاؤٹوں کے عہد کے پہلے جملے سے بادشاہ کا لفظ نکال دے اور صرف "خدا اور ملک" کے الفاظ رکھے۔

اقوال زریں

دولت اس کی نہیں جو حاصل کرتا ہے۔ بلکہ اسکی ہے جو اسے سلیقہ سے خرچ کرتا ہے۔

قسمت اپنا ہاتھ صرف دلیر آدمی کے ہاتھ میں دیتی ہے

اچھے لوگ قصوروار کا عذر قبول کر لیتے ہیں۔

احسان ایک قید ہے جو لوہے کی بیڑیوں سے زیادہ سخت ہے۔

گناہوں کا ترک کرنا انسان کو بلند مقام پر پہنچاتا ہے

سچائی سے انسان کی نجات ہوتی ہے اور جھوٹ سے ہلاکت۔

انسان علم سے کمال حاصل کر سکتا ہے اور جہل سے زوال

خواہشات کی پیروی سے ندامت ہوتی ہے اور بُرائی کو اچھا سمجھنا ہی گناہ ہے۔

موج تبسم

ایک شخص کی ریزگاری بازار میں گر گئی۔ وہ اُسے اُٹھانے لگا۔ ایک لڑکا بھی اس کے ساتھ پیسے اکھٹے کرنے لگا تو آدمی نے پوچھا۔
"کیوں بیٹا کچھ ملا؟"
لڑکا:- جی ہاں!
آدمی۔ اچھا جو کچھ ملا ہے اس میں سے ایک آنہ تم رکھ لو۔ اور باقی مجھے دیدو۔
لڑکا:- (پیسے دکھاکر) دیکھئے مجھے صرف یہ چار پیسے ملے ہیں۔ آپ کا شکریہ۔
یہ کہہ کر لڑکا چلتا۔

ایک آدمی نئی ٹوپی لیکر آیا۔ دوست نے پوچھا۔
اس ٹوپی کی کیا قیمت ہے۔
اس نے جواب دیا۔
مجھے معلوم نہیں اُس وقت دوکاندار موجود نہ تھا

ٹکٹ چیکر۔ تم کہاں جارہے ہو۔ اور تمھارا ٹکٹ کہاں ہے؟
مسافر۔ میں دہلی جارہا ہوں اور ٹکٹ غازی آباد میں لوں گا۔

عجیب معلومات

شہد کی مکھیاں اور فوج

لڑائی میں جانوروں اور پرندوں کا استعمال کیا گیا ہی جاتا ہے۔ پر بہت کم لوگوں کو پتہ ہوگا کہ جرمنوں نے لڑائی میں شہد کی مکھیوں سے کام لیا تھا۔ انگریز اپنی فوج کے لیے رسد اور جنگ کا سامان لیے جارہے تھے۔ اس بات کا جرمنوں کو پتہ لگ گیا وہ بہت سی پالتو شہد کی مکھیاں لے آئے انھیں راستہ کے درختوں میں لپٹا دیا۔ اور ان کا تعلق بجلی کے تار کے ذریعہ بیٹری سے کردیا۔ جیسے ہی معلوم ہوا کہ فوج نزدیک آپہونچی ہے۔ انھوں نے بٹن دبایا۔ مکھیاں دھکا لگتے ہی بھنا اُٹھیں اور لاکھوں کی تعداد میں انگریزی فوج پر جا پڑیں۔
ان کے کاٹنے سے تقریباً فوج کے سب آدمی مرگئے اس کے بعد دھواں کرکے جرمنوں نے مکھیوں کو بھگا دیا اس طرح کافی سامان جنگ ان کے ہاتھ لگا۔

یو۔پی میونسپلٹی کے ملازمین

لکھنؤ۔۱۴۔اکتوبر۔ حکومت یو۔ پی نے احکام صادر کردیے ہیں کہ آیندہ میونسپلٹی کے ملازمین ۶۰ سال کی عمر میں ریٹائر ہوں گے نہ کہ موجودہ قاعدہ کی طرح ۵۵ سال میں ملازم کا امتحان لیا جائیگا۔ کہ وہ کام کرنے کے لائق ہے یا نہیں۔ اگر وہ اس امتحان میں پاس ہوجائیگا تو پانچ سال کے لیے اُسے موقوف دیا جائیگا۔

امریکہ روس کی مدد نہیں کریگا

واشنگٹن ۱۳۔اکتوبر۔ سرکاری حلقوں میں بیان کیا جارہا ہے کہ امریکہ نے روس کو چھٹی بھیجی ہے جس میں روس سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ۱۱۔ارب ڈالر کا اپنا ادھار کا حساب ختم کرے اور وہ اپنا ایک مالی کمیشن واشنگٹن بھیجے جو اس معاملہ میں بات چیت کرے

بحکم جناب مسٹر سید محمد ادریس صاحب بہادر منصف اٹاوہ
سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری اصالتاً
بغرض قرار داد اُمور تنقیح طلب
(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۔ ۳)

بعدالت منصفی اٹاوہ۔ مقام اٹاوہ
مقدمہ نمبر ۱۷۲ بابت ۱۹۴۶ء

۱۔ ابلاکھ سنگھ۔ ۲۔ لاکھن سنگھ۔ ۳۔ امر سنگھ۔ ۴۔ بلوان سنگھ۔ ۵۔ زبر سنگھ نابالغ برفاقت ابلاکھ سنگھ مذکور برادر حقیقی خود پسران منکھہ سنگھ۔ ۶۔ جگدیش سنگھ نابالغ ولد بڑے سنگھ برفاقت مسماۃ کوشلیا مادر حقیقی خود۔ ۷۔ بھیکم سنگھ درشن سنگھ پسران للی سنگھ۔ ۹۔ پونوں سنگھ ولد لوک سنگھ۔ ۱۰۔ بجان سنگھ ولد سوہنیا سنگھ۔ ۱۱۔ سکھان سنگھ ولد بھورے سنگھ۔ ۱۲۔ رستم سنگھ و ۱۳۔ پرتیش سنگھ پسران ہمنچل سنگھ اقوام ٹھاکران ساکنان موضع جندپورہ پرگنہ بھرتھان ضلع اٹاوہ۔ مدعیان
بنام۔ مہتاب سنگھ ولد ہمنچل سنگھ قوم ٹھاکر ساکن حال ملازم بعہدہ ہیڈ کانسٹبل تھانہ مودہا ضلع ہمیرپور
بنام۔ مہتاب سنگھ۔ مدعا علیہ
ہرگاہ کہ ابلاکھ سنگھ وغیرہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت تقسیم باغ بر تعین ۲۵۰/ کے دایر کی ہے۔ لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۱ ماہ نومبر ۱۹۴۶ء وقت ۱۰ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جس پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔
آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۱۱۔ ماہ اکتوبر ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا۔
بحکم منصرم عدالت منصفی اوٹاوہ
دستخط: مہر عدالت

دہلی میں صوبائی وزیراعظموں کی کانفرنس

نئی دہلی ۔ ۱۵۔ اکتوبر۔ ہندوستان کی دو اہم سروسوں آئی۔سی۔ایس اور آئی۔پی کے آیندہ کے لئے بھرتی کے سلسلے میں سوچ وچار کرنے کی غرض سے ۲۱۔ اکتوبر کو نئی دہلی میں صوبائی وزیراعظموں کی ایک کانفرنس بلائی گئی ہے۔ اس کانفرنس میں اس سوال کا فیصلہ کیا جائیگا کہ آیا ان سروسوں کی بھرتی آل انڈیا طریقہ پر کی جائے؟ زیادہ اہم مسئلہ آئی۔سی ایس کا ہے۔
اس وقت ہندوستان میں۔ آئی۔سی افسران کی تعداد ۱۰۶۰ ہے اور آئندہ ان کی تعداد بڑھاکر ۱۵۰۰ کردی جائیگی۔ سنٹرل گورنمنٹ کو ۲۵۰ آئی سی۔ایس افسروں کی ضرورت ہے۔
اس سلسلہ میں ایک تجویز تو یہ پیش کی جارہی ہے کہ صوبہ اور مرکز اپنے اپنے افسران علیحدہ بھرتی کریں۔ اس تجویز سے سنٹر کے افسران کو ایک نقصان رہیگا کہ وہ انتظامیہ تجربہ جو کہ عموماً ضلعوں میں کام کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ ان افسران کو حاصل نہ ہو سکے گا۔
دوسری تجویز یہ ہے کہ بھرتی تو سنٹر اور مرکز کی الگ الگ ہو۔ لیکن جب ضرورت پڑے تو سنٹر کو صوبوں سے افسر دیدیے جایئں۔ اس میں مشکل یہ پیدا ہوتی ہے کہ مختلف صوبوں میں افسران کی بھرتی کے جو سٹنڈرڈ رکھے جائیں گے وہ مختلف ہوں گے لہذا افسران کی قابلیت کے اسٹینڈرڈ مختلف ہوجائیں گے۔
تیسری تجویز یہ ہے کہ آئی۔سی۔ایس افسران بھرتی تو آل انڈیا طریقہ پر موجودہ طریقہ کے مطابق ہی کیے جائینگے۔ لیکن جتنے افسران کی سنٹر کو ضرورت ہے اس کا آدھا اُن میں سے حاصل کرے اور آدھا حصہ براہ راست بھرتی کے ذریعہ حاصل کیا جائے۔ اس تجویز پر عملدرآمد کرتے وقت صوبوں کی خودمختاری کا پورا پورا خیال رکھا جائے گا۔
معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں صوبوں کی اکثریت انٹریم گورنمنٹ کے مشورہ کے مطابق کام کرنے کو تیار ہے۔
۲۱۔ اکتوبر کی کانفرنس میں سردار پٹیل صوبائی وزیراعظموں سے ملکر اس سلسلہ میں کوئی طے شدہ پالیسی اختیار کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔
لکھنؤ۔ ۱۴۔ ۱۹۴۲ء کی تحریک میں گورنر بہلیٹ کے ... یعنی مظالم کرنیوالوں کچھ انگریزوں کو حکومت یو۔پی خلع کرنیوالی ہے۔ بلیا کا سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنی زیادتیوں کی سزا ...

GE 5181 آل انڈیا ریڈیو کے نامور آرٹسٹ دیانا تھ سیٹھ اپنی خداداد۔ رسیلی اثر انگیز آواز اور نرالے طرز ادا میں یکتائے زمانہ ہیں۔ اس ریکارڈ پر انھوں نے دو بھجن اپنی رس بھری سریلی آواز میں پیش کیے ہیں۔ جو سننے سے تعلق رکھتے ہیں۔

GE 3770/71 = مشہور و معروف فلم "سمراٹ اشوک" کے یہ دو ریکارڈ بھی تعریف کے قابل ہیں۔ ان میں امیر بائی اور حسن بانو جیسی نامور آرٹسٹوں نے اعلیٰ سنگیت کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔

کل ہند اُردو کانفرنس کانپور

بزم ادب حلیم مسلم کالج کانپور کے زیر اہتمام کل ہند اُردو کانفرنس ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو حلیم مسلم کالج ہال میں منعقد ہو رہی ہے۔ بابائے اُردو مولوی عبد الحق۔ علامہ کیفی۔ پروفیسر رشید صدیقی۔ مہیشوری پرشاد۔ ڈاکٹر عندلیب شادانی۔ ڈاکٹر علیم۔ مسعود حسن ادیب۔ احتشام حسین۔ وقار عظیم عبادت بریلوی اور نسیم قریشی وغیرہ شرکت فرما رہے ہیں۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

اجلاس اول۔	صبح نو بجے
اجلاس دوم۔	۲ بجے دوپہر
اجلاس سوم۔	۷ بجے شام

تمام اہلِ ذوق کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

سید ابو الخیر کشفی

کلکتہ۔ ۱۷۔ اکتوبر۔ عارضی حکومت کے رکن مسٹر آصف علی آج بذریعہ ہوائی جہاز بعد دوپہر دہلی سے کلکتہ پہونچے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا اظہار معذرت

نئی دہلی۔ ۱۵-اکتوبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے:-

کانگریس کے ہونیوالے اجلاس کے لئے صدر کا انتخاب ۲۰-اکتوبر کو ہوگا۔ کئی صوبوں نے میرا نام تجویز کیا ہے مجھے کانگریس مینوں اور کانگریسی عورتوں کے کئی پیغام ملے ہیں کہ میں انتخاب میں دوبارہ حصہ لوں۔ لیکن جن وجوہات کی بنا پر میں نے گذشتہ اپریل میں انتخاب میں دوبارہ حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا تھا وہ وجوہات بدستور ہیں۔ میں ان دوستوں اور ساتھیوں کے جذبات سے آگاہ ہوں جو مجھے اس بڑی ذمہ داری کے قبول کرنے کے لئے کہتے ہیں جو میں نے چھ سال تک برداشت کی ہے۔ افسوس کے ساتھ میں کہتا ہوں کہ میں انھیں مایوس کر رہا ہوں کیونکہ اس سلسلہ میں چھ ماہ پیشتر وجہ بیان کرچکا ہوں۔ جنھوں نے امیدواری کے لیے میرا نام تجویز کیا ہے میں نے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور جنھوں نے تائید کی ان کا بھی ممنون ہوں۔ میں انتخاب کے لیے اپنا نام امیدواروں کے زمرے میں شامل کرنا نہیں چاہتا۔

سیام نے فرانس کے مطالبات مان لئے

بنکاک۔ ۱۵-اکتوبر۔ حکومت سیام نے حکومت فرانس کا یہ مطالبہ منظور کرلیا ہے کہ کوچین۔ چائنا لاؤس کمبوڈیا اور ویٹ نام کے چار صوبے فرانس کے حوالے کردیے جائیں۔ حکومت سیام نے یہ فیصلہ مجلس اقوام متحدہ کے مشورہ کے پیش نظر کیا ہے۔

یاد رہے کہ ۱۹۴۱ء میں حکومت جاپان اور حکومت سیام کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا جسکی رو سے حکومت جاپان نے یہ علاقے سیام کو دے دیئے تھے۔

چار بڑوں کا اجلاس نیویارک میں ہوگا

پیرس۔ ۱۴-اکتوبر۔ چار بڑے ملکوں کے وزیر خارجہ وزیروں کی کانفرنس آج یہاں منعقد ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ آئندہ کا اجلاس ۱۲-نومبر کو نیویارک میں ہوگا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر قاعدہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۶۰۷ سنہ ۱۹۴۶ء

بعدالت منصف پنڈت سورج پرشاد مقام بلہور ضلع کانپور

پنڈت رام چندر پوچھٹی۔ مدعی

بنام۔ گھستا۔ مدعاعلیہ

بنام۔ گھستا ولد پرسا دقوم اہیر ساکن اراضی ایس پور ڈملمؤ پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔ مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان دایر کی ہے۔ لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۸ ماہ۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں اسی روز پیش کیجئے۔

اور آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ اکتوبر ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

الہ آباد۔ ۳-اکتوبر۔ یو-پی-کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں ۲۰-اکتوبر کو ہوگی اور اس دن صوبائی کانگریس کمیٹی کی کونسل کی بھی میٹنگ ہوگی۔

برطانیہ میں ایٹم بم کی ٹریننگ

پیرس۔ ۱۴-اکتوبر۔ پیرس کانفرنس کے حلقوں میں چپکے چپکے یہ خبر ہے کہ برطانیہ کی سول ڈیفنس فورس کو ایٹم بم کی ٹریننگ دی جائے گی۔ مدبرین کے حلقے میں اس خبر کا اس خبر سے تعلق بتایا جاتا ہے کہ امریکہ سے برطانیہ کو ایٹم بم بھیجے جا رہے ہیں۔ روس کے متعلق بھی ایک خبر یہاں گشت کر رہی ہے کہ آئندہ موسم بہار تک روس اپنا ایٹم بم تیار کرلے گا اور سائبیریا کے علاقہ میں اسکا تجربہ کرے گا۔

the S.. ..QAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سمبھلی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ؎ 2/8/-
سہ ماہی ؏ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL 44 NO. 43 | Cawnpore. Saturday 26TH OCTOBER 1946

جلد ۴۴ نمبر ۴۳ | کانپور شنبہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۵ھ

ادبیات

ندرتِ خیال

(از جناب ندرت کانپوری)

درس لیا ہمنے، عشق کے فسانے سے
روح شادماں ہوگی، غم کو جان بنانے سے

اُف ری خانہ بربادی فصل گل کے آنیسے
مشعلیں ہوئیں روشن میرے آشیانے سے

درد دل میں تھا لیکن، ہمیزہ سا تھا پہلے
ہوگئی چمک پیدا، اونکے مسکرانے سے

چاہتا ہوں وسعت دو، اور دل کی دنیا کو
غم اگر ملے مجکو چھین لوں زمانے سے

ضبط میں اگر کرتا، رنگِ رخ بدل جاتا
آشکار ہو جاتا، رازِ دل چھپانے سے

سجدہ ریزی کعبہ، خلق کو مبارک ہو
مجکو تو عقیدت ہے اُسکے آستانے سے

خشمگیں نگاہوں سے اور شہ ملی مجکو
حوصلہ بڑھا دل کا، حوصلہ مٹانے سے

یک بیک شکن کیسی، آگئی یہ ماتھے پر
کچھ اثر لیا اوس نے، کیا مرے فسانے سے

کعبہ بھی اسی میں ہے اور جان کعبہ بھی
رازِ کفر کھلتا ہے، بتکدے میں آنے سے

دعویٰ وفا کیشی، معتبر نہیں لیکن
تجربہ تو یہ ہوگا، دل کو آزمانے سے

فکر این و آں کیسی، گم ہیں اپنے عالم میں
مستِ جام و صہبا ہیں، بیخبر زمانے سے

آکے میری پیشانی، چوم لی فرشتوں نے
میں جو کامیاب آیا، اونکے آستانے سے

آہ، اب یہ عالم ہے، میری کس مپرسی کا
برق بھی ہے بیگانہ، میرے آشیانے سے

اپنی بدنصیبی پر، آگئی ہنسی مجھکو
پھر گئیں جو وہ نظریں، دل کو دل بنانے سے

عشق کب مجھے لایا، یہ خبر نہیں ندرت
بیخودی کی دنیا میں، ہوش کے زمانے سے

دنیائے اسلام

اسود ی بندرگاہوں پر ترکی کا قبضہ رہنا چاہیئے

ترکی کے برطانی سفیر کا بیان

لندن - ۱۹ - اکتوبر - لندن میں مامور ترکی سفیر نے آج ایک خاص بیان میں کہا کہ ترک حکومت کو بحر اسود کے بندرگاہوں کے متعلق میثاق مانترو پر نظر ثانی کے لئے دو جماعتی گفت و شنید پر کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔

انھوں نے کہا کہ تین بڑوں کے پوٹسڈم کے متفقہ فیصلوں پر ابتدائی تبادلہ خیالات ہو چکا ہے۔ اسلئے اب میثاق پر نظر ثانی کے لیے ایک بین الاقوامی کانفرنس طلب کرنی چاہیئے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ترکی روس کی چوتھی اور پانچویں شرطیں منظور نہ کر سکے گا۔ کیونکہ وہ اسکی بنیادی پالیسی اور حقیقی آزادی کے منافی ہے۔ روس کی چوتھی شرط میں کہا گیا ہے کہ آبنائے پر ترکی اور دوسری بحیرۂ اسود کی طاقتوں کی حکومت ہو اور پانچویں میں کہا گیا ہے کہ روس اور ترکی کو مشترکہ طور پر آبنائے کے دفاع کا انتظام کرنا چاہیئے۔

ان تجاویز کے منظور کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ترکی کو حلقہ داری اور خصوصی پالیسی اختیار کرنا ہوگی جسے ترکی حکومت ہرگز پسند نہیں کرتی۔ ترکی بحیرہ روم کی بھی ہے اور بحیرہ اسود کی بھی اسلئے ترکی ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ آبنائے پر جو دونوں سمندروں کو ملاتی ہے۔ صرف اسودی یا رومی طاقتوں کا کنٹرول ہو۔

آبنائے تمام تر ترکی کی سرحد میں واقع ہے اسلئے اسے ترکی ہی کے ہاتھ میں رہنا چاہیئے۔

ترکی جس طرز عمل پر سختی سے قائم ہے وہ کسی غیر ملکی طاقت کی آس لگا کر جوا کھیلنا نہیں ہے۔ ترکی اپنے آپ کو مضبوط اور متحد سمجھتا ہے اور اس مسئلے پر کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتا۔

بحیرہ اسود کی طاقتوں کے مخصوص مفادات کا تحفظ روس کی پہلی تین تجویزوں ہی سے ہو جاتا ہے۔ ترکی حکومت پہلے ہی سے اس امر پر آمادگی ظاہر کر چکی ہے کہ وہ جاپان کو چھوڑ کر میثاق مانترو کے دستخط کنندگان اور امریکہ کے نمائندوں کی بین الاقوامی کانفرنس میں ان نکات کو گفت و شنید کی بنیاد بنانے کے لئے تیار ہے۔ ممکن ہے کہ میثاق کی تعریف اور شرائط سے مطابقت رکھنے والے دو ایک محوری تجارتی جہاز اپنے مقاصد کے متعلق فریب دے کر آبنائے سے گذر گئے ہوں لیکن ترکی حکومت کی توجہ جیسے ہی اس طرف مبذول کرائی گئی اس نے فریب دہی کو روکنے کے لئے فوراً کارروائی کی۔ ترک ۸ - اگست اور ۲۴ ستمبر کی روسی تحریروں کے اس الزام سے صاف انکار کرتے ہیں کہ آبنائے کے محافظ کی حیثیت سے ترکی اس کی حفاظت میں کامیاب نہیں ہوا اور اس سے محوری طاقتوں کے ممنوعہ اقسام کے جنگی جہاز بھی گذرے تھے۔

ترکی کی مستعدی کا ثبوت اسی سے مل سکتا ہے کہ طاقتور اطالوی بحریے کو بحیرۂ اسود میں جا کر سُرخ بیڑے کی مخالفت کا موقع نہیں مل سکا۔ روس کا یہ دعویٰ سمجھ ہی میں نہیں آتا کہ ترکی کے دفاع کے لیے درہ دانیال کا مشترکہ دفاع اور دوسری طاقتوں کو علیحدہ رکھنا ضروری ہے۔ مشترکہ دفاع کی ضرورت کس کے خلاف پڑے گی۔ کئی سال تک اٹلی یا جرمنی سے کسی خطرے کا امکان نہیں ہے اور اس کا یقین بھی نہیں آسکتا کہ برطانیہ یا امریکہ آبنائے کو روس کے مفادات کے خلاف استعمال کرنے کوشش کریں گے۔

فلسطین کے متعلق ابن سعود کا خط صدر امریکہ کو

واشنگٹن - ۱۸ - اکتوبر - صدر ٹرومین کے صحافتی سکریٹری مسٹر چارلس جی۔ راس نے آج بتایا کہ فلسطین متعلق جو خط سلطان ابن سعود نے صدر ٹرومین کو روانہ کیا تھا وہ ابھی ابھی وصول ہوا ہے اور ابھی انھوں نے خط کو پڑھا بھی نہیں۔

سکریٹری نے یہ نہیں کہ مسٹر ٹرومین کی نظر سے اخباروں کی یہ خبر بھی گذری ہے یا نہیں کہ اس خط میں صدر ٹرومین کے اس بیان پر اظہار تعجب کیا گیا ہے جس میں انھوں نے فلسطین میں مزید یہودیوں کے آباد کیے جانے کے مسئلہ کی حمایت کی۔

واشنگٹن میں عرب دفتر کے سکریٹری سیسل ہورانی نے رائٹر کے نمائندے سے کہا کہ سلطان ابن سعود کا یہ خط سعودی عرب کے سفیر شیخ اسد الفقیہہ نے منگل کے دن امریکہ کے قائم مقام وزیر داخلہ مسٹر ڈین اچیسن کے حوالہ کر دیا تھا۔ تعجب ہے کہ ایک ایسا خط جو کسی سلطنت کی طرف سے آیا ہو اور جسے اس سلطنت کے ایک ذمہ دار رکن نے حوالہ کیا ہو صدر ٹرومین نے چار دن گذر جانے کے بعد بھی نہیں پڑھا ہے۔

برطانی مصری معاہدہ پر گفتگو

لندن - ۱۸ - اکتوبر - وزیر اعظم مصر اسمٰعیل صدقی پاشا نے جو قاہرہ سے کل آئے ہیں وزیر خارجہ ارنسٹ بیون سے گفتگو کی ہے۔ کہ جو تعطل برطانیہ اور مصر کے معاہدہ پر گفت و شنید میں پیدا ہو گیا ہے اگر صدقی پاشا اور برطانی حکومت کے ذمہ داروں کے درمیان براہ راست گفتگو کے بعد کوئی صورت نہ نکل سکی تو مبصرین کا خیال ہے کہ پھر تعطل کے ختم ہونے کی کوئی صورت نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ ۲۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۳

ایڈیٹوریل نوٹ

کانگریس ورکنگ کمیٹی

نئی دہلی - ۲۴ - اکتوبر کو کانگریس کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی ہے - جس کا مضمون حسب ذیل ہے :-

مشرقی بنگال میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے اس کے متعلق اپنے احساسات کا کافی طور پر اظہار کرنے میں کمیٹی کو دشواری ہو رہی ہے - اخبارات میں جو خبریں اور پبلک کارکنوں کے بیانات شایع ہوئے ہیں وہ درندگی اور قرون وسطیٰ کی یاد دلانے والی بہیمیت کا ایسا منظر پیش کرتے ہیں جس سے ہر نیک دل شرم کراہیت اور غصے سے ضرور بھر جائے گا -

عورتوں کی عصمت دری اور اغوا اور جبریہ مذہب کی تبدیلیاں بہت بڑے پیمانے پر منظم طریقے اور پہلے سے بنائے منصوبے کے تحت عمل میں آئی ہیں یہ حرکتیں ایسے لوگوں نے کی ہیں جن کے پاس اکثر آتشیں اور دوسرے آتشین ہتھیار پائے گئے ہیں -

کمیٹی کو اس بات کا علم ہے کہ بعض حلقوں نے اس پر زور دیا ہے کہ واقعات کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہے - لیکن خود حکومت بنگال کے اعلانوں اور وزیر اعظم کے بیانات میں بڑے پیمانہ پر جن بھیانک واقعات کی تصویر کھینچی گئی ہے - ان کو اور بھیانک بنانے کیلئے کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں -

کمیٹی کا خیال ہے کہ حیوانیت کا یہ ابال نفرت اور خانہ جنگی کی سیاست کا جس پر لیگ سالہا سال سے عمل کرتی رہی ہے اور تشدد کی ان دھمکیوں کا جو لیگ کی طرف سے پچھلے چند ماہ سے دی جاتی رہی ہیں - براہ راست نتیجہ ہے - صوبے کے باشندوں پر اتنی بڑی آفت نازل ہونے کی اجازت دینے کی ذمہ داری سب سے زیادہ صوبائی حکومت پر ہے -

اس کے علاوہ گورنر اور وائسرائے پر بھی اس کی ذمہ داری آتی ہے - جن کا دعویٰ ہے کہ اس قسم کے معاملات کی ذمہ داری خاص طور پر ان کے کاندھوں پر ہے - جب اس بات پر دھیان دیا جاتا ہے کہ کلکتے کے واقعات نے صاف طور پر خطرے سے آگاہ کر دیا تھا اور مشرقی بنگال کی اقلیتوں نے یہ بات حکومت اور گورنر کے کان میں ڈال دی تھی اور ان سے تحفظ اور تدارک کی اقدامات کے لئے مطالبہ کر چکی تھی تو ان کی ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے - کمیٹی اس بات پر اپنے استعجاب اور غم و غصہ کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکتی کہ ان حالات میں بھی نہ صرف یہ کہ کوئی تدارکی اقدامات نہیں کیے گئے - بلکہ ان جرائم کے پھوٹ پڑنے کے بعد بھی ان کو روکنے اور مجرموں کو گرفتار کرنے کیلئے کوئی بروقت اور کافی اقدامات نہیں کیے گئے - اور واقعات میں مبالغہ آمیزی کیے جانے کے بہانے سے چشم پوشی پایا اہلیت یا دونوں پر پردہ ڈالنے کی بے جا کوشش کی گئی -

ایسے موقع کے لیے اپنے احساسات کا پوری طرح اظہار کرنے سے قاصر ہوتے ہوئے بھی کمیٹی مشرقی بنگال اور دوسری جگہوں کے ہر فرقے کے تمام نیک نفس لوگوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ نہ صرف ان جرائم کی مذمت کریں بلکہ بے گناہوں کو بہیمیت اور ہنگاموں سے بچانے کیلئے عام اس سے کہ ان کا مرتکب کون ہے، کوشش کریں - اسی کے ساتھ کمیٹی جوابی فرقہ وارانہ تشدد کے خلاف تنبیہ کر دینا ضروری سمجھتی ہے - قومیت اور فرقہ واریت ایک دوسرے کو فنا کرنے کے لیے آخری بار گتھ گئی ہیں - بنگال کے فسادات صریحاً ایسے سیاسی توڑ پھوڑ کے نمونے کا ایک حصہ ہیں جن کا مقصد ہندوستان کی قومیت کو فنا کر دینا اور جمہوری آزادی کی طرف ملک کے سفر کو روک دینا ہے - اس لیے کمیٹی اس تنبیہ پر جتنا بھی زور دے کم ہے کہ فرقہ واریت سے محض قومیت کے ذریعہ لڑا جا سکتا ہے نہ کہ جوابی فرقہ واریت سے جس کا انجام بیرونی طاقت کی دائمی غلامی کے سوا کچھ نہیں

مسٹر جناح کی اپیل

نئی دہلی - ۲۴ - اکتوبر - مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے :-

"مجھے نواکھالی کے فساد کے متعلق قابل اعتبار خبریں معلوم کرنے کی بڑی فکر تھی - اب مجھے یہ معلوم کر کے اطمینان ہو گیا ہے کہ خبر رساں ایجنسیوں نے جن مبالغہ آمیز خبروں کا ڈھنڈورا پیٹا ہے اور جن سے بہت برے نتایج پیدا ہو سکتے ہیں - ان کی کوئی اصلیت نہیں - پھر بھی جو وحشیانہ طریقے اختیار کیے گئے ہیں اور جس بدامنی اور ہنگاموں کی وجہ سے جان و مال کا اتلاف ہوا ہے ان کی میں مذمت کرتا ہوں - میں ہندو مسلمانوں اور دوسرے فرقوں سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ خون کی یہ ہولی بند کر دیں - یہ ہندو اور مسلمان جیسی دو قوموں کے نام پر جن کی تہذیب قدیم اور جن کا ماضی عظیم الشان ہے ایک بدنما داغ ہے - ہم دنیا کی نظروں میں پہلے ہی سے گرے ہوئے ہیں - کیونکہ یہ ہنگامے نہ صرف بنگال میں ہو چکے ہیں بلکہ دوسرے صوبوں مثلاً بہار - یو - پی - مدراس اور بمبئی میں بھی ہو چکے ہیں -

"ہمیں صورت حال سے ناجائز فائدہ نہ اٹھانا چاہیے اور وزارتوں کو ان افسوسناک واقعات کا نشانہ نہ بنانا چاہیے جو سارے ہندوستان میں [illegible] چکے ہیں - دونوں فرقوں کے لیڈروں کا فرض [illegible] جو واقعات پیش آ رہے ہیں انھیں انسانیت کے نام [illegible] روک دیں خواہ ہمارے سیاسی اختلافات، عقائد اور نظریے کچھ بھی ہوں ان نظریوں کے لیے ہم لڑینگے - لیکن ان وحشیانہ اور مکروہ طریقوں سے نہیں -

میں ہر مسلمان اور خصوصاً لیگیوں سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ جہاں بھی ہوں اسلام کے اصولوں پر قائم رہیں - کمزوروں کی حفاظت کریں - مکمل رواداری دکھلائیں امن کو بحال کرنے میں مدد دیں اور اسلام کی لاج رکھیں - اسی کے ساتھ میں ہر ہندو سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی فراخ دلی اور تن من سے ایسا ہی کریں -

---

مسٹر ... نے اردو کو ۲۵ ہزار اور بریلی کے پنجابیوں کے اسکول کو ۱۵ ہزار روپیہ کے شاندار عطیے عنایت فرمائے -

پرلیس کمیونک

مسٹر کے - چند - آئی - سی - ایس - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں :-

عام اطلاع کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو پرمٹ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۶ء سے پہلے دیے گئے تھے وہ اسی تاریخ کے بعد جائز اور درست نہیں ہیں کیونکہ تمام کنٹرول آرڈر یکم اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء سے اٹھا لیے گئے ہیں -

اُردو کانفرنس

۲۴ - اکتوبر ۱ بجے دن ... محمد صدیق صاحب صدر ... صدارت میں اُردو کانفرنس کا اجلاس جنیم مسلم کا ... منعقد ہوا -

پرنسپل عبدالشکور صاحب صدر مجلس استقبالیہ ... مہمانوں کا شکریہ ادا کیا - بیگم اعزاز رسول صاحبہ نے ... کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ :-

"ہندوستان کی زبان کے مسئلہ کا حل ہندوستان ... سیاسی مسئلوں کا حل خود بخود کر دے گا"

حافظ محمد صدیق صاحب صدیق جو ایک علم دوست ... اولوالعزم رئیس ہیں آپ نے فرمایا کہ :-

ہندوستان کی مکمل آزادی ہی اس ملک کے ... مقاصد کی ترقی کا یقین دلا سکتی ہے -

ڈاکٹر عبدالحق صدر انجمن ترقی اُردو نے کہا کہ ... ہندوستان کا موجودہ فرقہ وارانہ مسئلہ زبان کی کشمکش ... نتیجہ ہے - دوسرے اجلاسوں میں دیگر حضرات نے ... مقالے پڑھے - حافظ محمد صدیق صاحب نے انجمن ...

سندھ گل

ایک خوفناک جنگ ہو چکی ہے۔ دوسری جنگ کے بادل سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ مگر اس کے باوجود یوروپ کے ترقی یافتہ اور مہذب مرد عورت کس طرح عیاشی اور عریانی کا ریکارڈ توڑ کر رکھ دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس کا حال آپ کو ذیل کے چند دلچسپ واقعات سے معلوم ہوگا۔

پیرس میں مردوں کا ایک کلب کھولا گیا جس کا مقصد یہ بتایا گیا کہ اس میں ممبر بننے والوں کی صحت کا معیار بلند کیا جائیگا۔ مگر جب کلب چل پڑا اور اس میں کلب کے ممبروں کی تندرستی کو بہتر بنانے کا کام زوروں کے ساتھ چالو ہو گیا تو لوگوں کو یہ معلوم کر کے بڑی حیرت ہوئی کہ ممبر حضرات مادرزاد ننگے ہو کر سبزہ زار پر کھیلنے کے ذریعے اپنی صحت کا معیار اونچا کرتے ہیں۔ اپنی جگہہ پر یہ بات بھی کچھ کم مزیدار نہیں تھی۔ مگر جب یہ دیکھا گیا کہ چند دن کے بعد عورتیں بھی اس کلب کی ممبر بن گئیں اور یہ فیمیلی ممبر بھی مادرزاد برہنہ ہو کر مرد ممبروں کے ساتھ کبڈی کھیلنے لگیں تو آس پاس کے لوگوں میں سنسنی پھیل گئی۔

چنانچہ پیرس کی پولیس کو مداخلت کر کے اس کلب کو بند کرانا پڑا اور جن ترقی پسند حضرات نے کلب کھولا تھا ان کو عریانی اور بداخلاقی پھیلانے کے جرم میں حراست میں لے لیا گیا۔ لیکن کلب کے مردوں اور عورتوں کی اس ترقی پسند کو دیکھ کر آپ عش عش کر اٹھیں گے کہ یہ ننگے اور ننگیاں پولیس کے خلاف مقدمے دائر کرنے کی فکر میں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آزادی اور ترقی کے اس دور میں ہر مرد عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس طرح چاہے اپنی فلاح و بہبود کے لئے کوشش کرے اور چونکہ ننگے انسانی جسم کے نظارے سے صحت ترقی کرتی ہے اسلیے ہم کلب میں ننگے ہونے میں حق بجانب ہیں۔ گویا ان کے نزدیک دولہ اور عورتوں کو ننگے پھرنے اور ایک دوسرے کی شرمگاہوں کے درشن کرنے کی آزادی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس نظارے سے صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

مگر پیرس کی بیوقوف پولیس ان کی اس منطق کو ماننے کے لئے تیار نہیں اور وہ ان صحت کے متلاشیوں کو سزا دلوانے یا ان پر جرمانے کرانے کے لئے بیقرار ہے۔

پیرس کے اس ننگے کلب کی طرح جرمنی میں بھی آجکل مزے آ رہے ہیں اور تفریح گاہوں کے نام سے جرمنی کے چپہ چپہ پر قحبہ خانے کھلے ہوئے ہیں ان قحبہ خانوں میں جرمن عورتیں کس طرح عیاشوں کے لئے چکھنے کا سامان بنتے ہوئے عریانی کی داد دے رہی ہیں۔ اس کا اندازہ اس ایک واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ برلن سے کچھ فاصلے پر ایک کلب کھلا ہوا ہے جسمیں ایسی نوجوان جرمن لڑکیوں کو پناہ دی جاتی ہے جو جنگی تباہی کی وجہ سے بے خانماں ہو گئی ہوں۔ لیکن در اصل یہ کلب ایک وسیع قحبہ خانہ ہے جس میں لاوارث نوجوان لڑکیوں کو رنڈیاں بنایا جاتا ہے، چنانچہ اس "پناہ گاہ" کے زیرسایہ آنے کے چند ہی دن بعد لڑکیاں ملاقاتیوں کے ساتھ تفریح کرنے لگتی ہیں۔

چند جرمنوں نے اس کلب کے وجود پر احتجاج بھی کیا۔ مگر خود کلب میں پناہ لینے والی نوجوان لڑکیوں نے ان کا مذاق اڑاتے ہوئے بے تکلفی کے ساتھ کہہ دیا کہ یہ تو پاگل ہیں بھلا ہم ایسی کیا بری بات کر رہے ہیں جس پر اعتراض ہو سکے۔ ہم تو صرف ہنس بول کر وقت گذارتے ہوئے اپنی مصیبت کو بھلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یوروپ کے مردوں اور عورتوں کی اس ترقی کے بعد آپ یہ بھی سن لیجئے کہ ہندوستان کے ایک بڑے شہر میں بھی چند ترقی پسند مردوں اور عورتوں نے ایک ا[illegible]

ادب لطیف

آواز

(از جناب پی۔ بی۔ مبارا آگرہ)

آواز تو انسان کے واسطے ایک بیش بہا قدرتی عطیہ ہے۔ لوگ خاصکر شایقین علم موسیقی جھے حاصل کرنے کے لئے عمریں گذار دیتے ہیں مگر تو ہے جو کہ ان کو نہیں اپناتی بعض تو ڑ کر کیثر تیرے اوپر نچھاور کر دیتے ہیں۔ لیکن تو ان سے بھی کنارہ کش رہتی ہے۔ اور تو اپنے جس محسن پر رحم گستر ہو جاتی ہے تو تو نہ صرف اسکی قدر و منزلت میں چار چاند لگا دیتی ہے۔ بلکہ مالا مال کر دیتی ہے اور اس کی شہرت تمام دنیا میں پھیل جاتی ہے۔

تیرے دلکش تالم متقناطیسی انداز چلتے ہوئے راہگیر تک کو روک لیتے ہیں اور وہ بار بار کان لگا کر تجھے ہر پہلو سے تولتا ہے اور تیرا والہ و شیدا بنجاتا ہے تو تھکے ہوئے دماغوں کو فرحت اور تر و تازگی بخشنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ انسان ہی نہیں بلکہ حیوان تک تیرے اندازوں میں محو ہو کر مخمور ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات تو مثل ناوک کے دلوں میں شگاف کر دیتی ہے۔

اگر تو نہ ہوتی تو دنیا ایک خاموش حزن و ملال کا گھر بن جاتی اور نغمہ و ترنم ایک خواب و خیال نظر آتے ہیں۔

ایسی سوسائٹی بنانے کی کوشش کی تھی جسکا مقصد ہنس بول کر وقت گذارنا اور مردوں عورتوں کا ایک دوسرے کے لئے ذریعہ تفریح بننا تھا۔ مگر مجسٹریٹ نے ان کو وارننگ دیدی کہ ذرا ہوش میں رہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ لوگوں کو تفریح کرنے کی غرض سے جیل کی کوٹھڑی میں بھیجدیا جائے۔ یوں تو یہ سوسائٹی وجود میں آتے آتے رہ گئی۔

غرض ترقی پسندوں نے ترقی کا مقصد عریانی اور عیاشی قرار دے لیا ہے۔ خدا ان کی دماغی حالت پر رحم کرے

سندھ اسمبلی کے انتخابات

کراچی۔ ۲۰۔ اکتوبر۔ سندھ اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے موجودہ ستائیس ممبروں میں سے تیئس ممبروں کو لیگ کے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ نے ٹکٹ دیدیے ہیں اب تک تمیس مسلم نشستوں کے لئے ۴۸ مسلم لیگی امیدواروں کی نامزدگی عمل میں آچکی ہے۔

مخلوط پارٹی کے موجودہ آٹھ ممبروں میں سے ایک ممبر مسٹر نبی بخش بھٹو کو مسلم لیگ نے ٹکٹ دیدیا ہے اور لیگ کا ارادہ ہے کہ وہ بقیہ سات نشستوں کے لئے بھی اپنے اُمیدوار کھڑے کرے۔

سیلون میں ہندوستانی مزدوروں کا سمجھوتہ

کولمبو۔ ۱۹۔ اکتوبر۔ مسٹر موتھا سکریٹری سیلون ہندوستانی کانگریس نے بیان دیا ہے کہ سیلون ریاستی قضیہ کے متعلق سمجھوتہ کی شرایط ہندوستانی مزدوروں کو سمجھادی گئی ہیں۔ اور انھوں نے شرایط مان لی ہیں۔

اٹلی کا صلح نامہ بہت سخت ہے

لندن۔ ۲۰۔ اکتوبر۔ روم ریڈیو نے بیان کیا ہے کہ اٹلی کے وزیراعظم پٹرو مینی نے اپنے عہدہ کا حلف اٹھاتے ہوئے صحافتی کانفرنس میں کہا کہ صلح نامہ کی شرائط بہت سخت ہیں۔ ہمارا ضمیر محسوس کرتا ہے کہ صلح نامہ میں تبدیلی ہونی چاہیئے۔

تین آنریری مجسٹریٹوں کی تجدید نہیں ہوئی

ہردوئی۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سلطان احمد مسٹر سید اعزاز رسول اور مسٹر اشفاق حسین آنریری اسسٹنٹ کلکٹران ہردوئی کے اختیارات کی حکومت نے دوبارہ تجدید نہیں کی اور یکم اکتوبر سے اُن کی عدالتیں ختم کر دی گئیں۔

عالم نسواں

عورتیں دُنیا کیلئے کیا کر سکتی ہیں

(گذشتہ سے گذشتہ)

ایک نئی بہادر دنیا" بنانے کی ضرورت ہے اور عورتیں ہی اس اہم کام کو انجام دے سکتی ہے۔

کیا عورت یہ کام کر سکے گی؟ ہاں کر سکیگی۔ کیونکہ عورت کی سرشت کہ وہ بہت جلد دوسری عورتوں سے گھل مل جاتی ہے۔ اس کا دل نرمی اور ہمدردی سے لبریز رہتا ہے اور دوستی پیدا کر سکتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عورت ماں کے فرائض انجام دیتی ہے اور اس فرض کے لئے جس ہمدردی جس ہمت جس سوجھ بوجھ کی ضرورت ہوتی ہے وہ مردوں میں نہیں ہوتی۔ عورت خواہ کسی مذہب یا ملک کی ہو فوراً دوسری عورت کی مشکلات اس کی پریشانیاں اور دکھوں کو سمجھ لیتی ہے اور اس کا دل مائل بہ عمل ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عورتوں کی پریشانیاں اور دکھ درد قریب قریب عالمگیر سے ہیں۔

لندن کی سڑکوں پر چھتری لگائے ہوئے جو عورت گذر رہی ہے اس کے مسائل اور ہندوستان کی عورت کے مسائل میں بنیادی مماثلت ہے۔ جاپان کے پھولوں والے شہروں میں بھی عورت کو وہی پریشانیاں ہیں جو چین میں ہیں۔ یا کہیں اور۔

مردوں کی اپنی علیحدہ دنیائیں ہیں چھوٹی چھوٹی دنیائیں جن میں وہ گھرے رہتے ہیں۔ ان میں وہ فہم اور ہمدردی کہاں ہے۔ یا ہے تو مشکل سے ملتی ہے۔ اور مشکل سے بیدار ہوتی ہے۔ امیر غریب ہندو مسلمان۔ انگریز چینی، حبشی عورت سب جگہہ کی ہمدرد اور بہن بنانے کے لئے دل سے آمادہ نظر آتی ہے۔ مردوں میں بھائی چارہ کا یہ عنوان نہیں دکھائی دیتا۔

پہلے ہندوستان کی عورتیں بھی بچوں اور چولہے کے چکر سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں۔ مگر اس بیس تیس سال کے عرصہ میں انھوں نے نیا احساس پیدا کیا۔ جب ساری دنیا کی عورتیں گھروں سے باہر کی زندگی بھی رکھتی ہیں تو وہ کہاں تک گھٹی بیٹھی رہیں۔ رسمی تعصبات آہستہ آہستہ دور ہو رہے ہیں اور عورت اپنے لیے جگہہ بنا رہی ہے اور اپنا کام خود سنبھال رہی ہے۔

اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ فوجی ملازمتوں میں عورتیں کثرت سے ہیں۔ ہوائی جہاز بھی چلا رہی ہیں۔ انجینیری جانتی ہیں۔ ڈاکٹری اور تعلیم تو ان کا کام ہی ہے۔ غرض مردوں نے جس چیز کو اپنے پاس قید رکھا تھا۔ اب عورتیں بھی ان کاموں میں بے جھجھک اور نڈر ہو کر داخل ہو چکی ہیں۔ مرد اس پر بہت جھلاتے ہیں منہ سے کف جاری ہو جاتے ہیں۔ مگر اس طوفان مخالفت کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ دنیا کی رفتار کو کوئی طاقتور سے طاقتور ہاتھ بھی پیچھے کی طرف نہیں گھما سکتا ہے۔

سب سے بڑی اور خاص بات یہ ہوئی کہ عورتوں نے یہ کام سنبھالے تو اسے خوبی اور خوش اسلوبی سے سرانجام بھی دیا اور بڑے بڑے معترضوں سے خراج تحسین وصول کر لیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی عورتوں میں بہن چارہ قائم کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ جب وہ کامیاب ہو جائینگی تو دنیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو جائیگا۔

عورتوں کو سمجھنا چاہیئے کہ دنیا کے دونوں حصوں، یعنی مشرق اور مغرب میں انقلاب پر انقلاب چلے آ رہے ہیں۔ وہ صرف تماشائی نہیں رہ سکیتں۔ آزمائش اور امتحان کا وقت یہی ہے۔ اب انھیں یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ وہ محبت انسانوں انسانوں کے درمیان بہتر تعلقات انصاف اور برابری کے سلوک اور نیک عمل کو ترقی دے سکتی ہیں۔ نفرت اور جلن کو دور کر سکتی ہیں جیسا کہ مرحوم مسٹر ڈبلیو ڈی لکی نے کہا تھا۔ عورتیں ایک نئی سماج بنانیمیں مدد دیسکتی ہیں جس میں آزادی کے حقیقی معنوں ہیں۔ غلامی اور تسلط سے نجات۔ جبتک یہ منزل حاصل نہ کریں عورت کے عظیم کام کو ادھورا سمجھنا چاہیئے

بچوں کی دنیا

حکمت کی باتیں

(۱) مال زندگی کے آرام کے واسطے ہے۔ نہ کہ زندگی جمع کرنے کے لئے۔

(۲) علم دین کی پرورش کے لیے ہے نہ کہ دنیا کو لوٹنے کے لئے۔

(۳) بدوں پر رحم کرنا نیکوں پر ظلم کرنا ہے اور ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔

(۴) دو دشمنوں کے درمیان بات اس طرح کہہ کر کہ اگر وہ دوست ہو جائیں تو تو شرمندہ نہ ہو۔

(۵) شیر کے ساتھ پنجہ لڑانا اور تلوار کا مکا مارنا عقلمندوں کا کام نہیں۔

(۶) اگر پیٹ کا ظلم نہ ہوتا تو کوئی پرندہ شکاری کے جال میں نہ پھنستا بلکہ شکاری خود جال نہ لگاتا۔

(۷) جو عقلمند جاہلوں کے ساتھ بحث کرے۔ اسے چاہیئے کہ عزت کی اُمید نہ رکھے۔

انتھک سعی کر رہے ہیں اور توقع کی جاتی ہے کہ جلد از جلد گوناگوں دشواریوں پر عبور حاصل کر کے یہ لوگ اپنی پہلی تصویر کا اعلان کریں گے۔

لکھنؤ جیسے گہوارہ علم و ادب میں صنعت فلمسازی کی جو کمی تھی وہ حالیہ واقعات سے پوری ہوتی ہوئی معلوم ہو رہی ہے اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ لکھنؤ بھی کلکتہ، بمبئی اور لاہور کی طرح اس صنعت میں اپنا امتیازی معیار قائم کرے گا۔

لکھنؤ۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ لکھنؤ میں صوبہ احرار کانفرنس آیندہ ۹۔ ۱۰ نومبر کو منعقد ہو رہی ہے جسکی صدارت مولانا سید عطاءاللہ بخاری کریں گے۔

پردۂ فلم

"انمول گھڑی" بیحد کامیاب

محبوب پروڈکشنز کی چوتھی انمول سوشیل پیشکش "انمول گھڑی" جہانتک ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کا تعلق ہے ہر جگہہ بیحد کامیاب ہے۔ ہم محبوب وطن ڈائرکٹر اعظم محبوب صاحب کو اسکی شاندار کامیابی پر تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ اسکی ہوشربا موسیقی شہنشاہ موسیقی مسٹر نوشاد علی میوزک ڈائرکشن کی مرہون منت ہے۔ اداکاروں میں ملکۂ نغمات نورجہاں۔ پری پیکر ثریا۔ سریندر، ظہور راجہ اور مراد کے کارنامے قابل دید ہیں۔ نئے ستارے نور محل اور این کبیر نے بھی اپنے فرایض کو نہایت سنجیدگی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔

"اعلان" مسلسل منظر کشی

ہدایت کار اعظم محبوب وطن مسٹر محبوب آجکل اپنے پانچویں معرکۃ الآرا مسلم سوشیل شاہکار اعلان کی منظر کشی میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

اعلان اپنی اجتماعی خوبیوں کے لحاظ سے یقین ہے کہ سال رواں میں صنعت فلمسازی کی مایہ ناز مسلم سوشیل پیشکش ثابت ہوگی۔

اسکرین پلے۔ مکالمہ اور گانے مشہور افسانہ نگار مسٹر ضیا سرحدی کی کاوش دماغ و قلم کے بیش بہا حاصل ہیں اس میں ملک کے مایہ ناز و مشہور اداکاروں کے علاوہ ایک نئی قیامت خیز انگریز حسینہ مس ریٹا بھی قیامت برپا کر رہی ہے۔

کیوپڈ آرٹ پروڈکشنز لکھنؤ

لکھنؤ میں کیوپڈ آرٹ پروڈکشنز کے نام سے وہاں کے چند باہمت اور نوجوان افراد نے ایک فلم کمپنی کا آغاز کیا ہے۔ کمپنی کے ابتدائی مراحل طے کرنے میں وہ لوگ

برطانیہ پٹھانوں میں خانہ جنگی کرانا چاہتا ہے

سُرخ پوشوں سے بادشاہ خاں کا خطاب

پشاور۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ "برطانیہ پٹھانوں میں خانہ جنگی کرانے کے منصوبے بنا رہا ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم آپس میں لڑ کر اپنے گھر بار تباہ کر ڈالیں آج ہم پر جو حملہ ہوا ہے اس کی اخلاقی ذمہ داری ہر برطانی پر عائد ہوتی ہے۔"

بادشاہ خاں نے آج شب سُرخ پوشوں کو مخاطب کرتے ہوئے مذکورہ بالا الفاظ کہے سُرخ پوش لیڈروں کا کہنا ہے کہ بادشاہ خاں نے گذشتہ پندرہ سال سے ایسی زبردست تقریر نہیں کی تھی۔

آگے چل کر بادشاہ خاں نے کہا:۔

آج مالاکنڈ میں پنڈت نہرو پر جو حملہ ہوا ہے اس کی سازش کل پشاور میں کی گئی تھی۔ ہمیں عدم تشدد کے سپاہیوں کی حیثیت سے اس چیلنج کو قبول کر لینا چاہیئے ہمیں نمایندہ پٹھانوں کا ایک جرگہ طلب کر کے ان پر غور کرنا چاہیئے۔ آج وہ ہمارے قتل کے درپے ہیں۔ لیکن خدا نے ہمیں بچا لیا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہم سے ابھی اور خدمت لینا چاہتا ہے۔

وایسرائے اور سرحد کے گورنر نے پنڈت نہرو سے کہا تھا کہ وہ قبائلی علاقہ کا دورہ نہ کریں لیکن پنڈت نہرو نے ان کی بات نہیں مانی اسی لیئے وایسرائے اور گورنر نے یہ سارا تماشہ کیا ہے۔

لیکن آپ کو مشتعل نہ ہونا چاہیئے۔ آپ برطانیہ کے ہاتھوں میں نہ کھیلیں جو آپ کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ برطانیہ سمجھتا ہے کہ ہم بچے ہیں اور اس کی مکاریوں کو نہیں سمجھ سکیں گے۔

کل مالاکنڈ کے پولیٹیکل ایجنٹ شیخ محبوب علی پشاور آئے تھے اور انھوں نے یہ ساری سازش تیار کی تھی۔

خان عبد الغفار خاں نے کہا جو لوگ برطانی حکومت کے ساتھ ہیں وہ اپنے کو ہمارا بھائی کہتے ہیں لیکن وہ ہمارے بھائی نہیں ہیں۔ وہ آگ سے کھیل رہے ہیں۔

یہ لوگ اشتراک عمل کی دعوت دیتے ہیں۔ ہم اشتراک عمل کے لیے تیار ہیں لیکن اشتراک عمل اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ وہ اس کا ثبوت نہ دیں کہ انھوں نے اپنے خیالات تبدیل کر دیے ہیں۔ ورنہ ہمارا اور ان کا کوئی ساتھ نہیں۔

آگے چل کر خاں عبد الغفار نے کہا۔

آج وہ ٹینکوں اور مسلح گارڈوں سے ہماری حفاظت کر رہے ہیں جبکہ ہمیں ان کی ضرورت نہیں لیکن میں دریافت کرتا ہوں کہ اب سے چند روز پہلے جب ہمارے اوپر حملے کیئے جا رہے تھے تو یہ سب سازوسامان کہاں تھا؟

ہم اپنے دشمن کو پہچانتے ہیں جو ہمارے درمیان پھوٹ ڈالنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ لیکن ہم اپنے دشمن کو خاموش رہ کر شکست دیں گے۔

آخر میں بادشاہ خاں نے کہا:۔

فوراً پٹھانوں کا ایک جرگہ طلب کرنا چاہیئے۔ ہم ان پر بھروسہ نہیں کر سکتے جو ایسی گندی چالیں چل رہے ہیں کم از کم میں تو ان کا بھروسہ نہیں کر سکتا ہوں۔

دلچسپ معلومات

دوزخ کی نہر

افریقہ کے صحرا اعظم میں جو وسیع غیر آباد جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ ایک ایسا چشمہ ہے جس سے ابلتا ہوا گرم گرم پانی نکلتا ہے۔ ایک امریکن سیاح نے اس چشمے کا تفصیلی حال لکھا ہے اس کا بیان ہے کہ اس چشمہ کا پانی حد سے زیادہ گرم ہوتا ہے اور اگر انسان اس کے پانی میں پاؤں یا ہاتھ ڈبو دے تو اس کا ہاتھ یا پاؤں بھرتا ہو جاتا ہے۔ اس پانی کی حرارت اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ اگر چائے کی کیتلی اس میں رکھ دی جائے تو چند منٹ کے اندر اندر چائے تیار ہو جاتی ہے

سیاح نے بتایا کہ افریقہ کے اصلی باشندے اس چشمے کو دوزخ کی نہر کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ زمین کے اندر جس دوزخ میں گنہگار لوگوں کو عذاب دیا جائیگا۔ مذکورہ چشمے کا پانی اس دوزخ میں سے آ رہا ہے۔

دارالعوام میں بنگال کے فسادات کی گونج

لندن ۔ ۲۱ ۔ اکتوبر ۔ آج دارالعوام میں بنگال کی صورت حال پر بحث کرنے کے لئے ایک تحریک التوا اسپیکر نے نامنظور کر دی۔

آج بنگال کے گورنر سر فریڈرک کی دارالعوام میں ایک رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی جس میں انھوں نے کہا ہے۔ تین قسم کے حادثات کے اعداد و شمار میں سے اموات کی تعداد سب سے کم ہے۔

قدامت پرست ممبر مسٹر گاڈفری نکلسن کی درخواست پر یہ رپورٹ ہندوستان کے نائب وزیر ہند مسٹر آرتھر ہنڈرسن نے رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

مسٹر آرتھر ہنڈرسن نے کہا:۔

گذشتہ ہفتہ گورنر اور ان کے وزیر اعظم نے بنگال کے مشرقی اور جنوبی فساد زدہ علاقہ کا ہوائی دورہ کر کے مندرجہ ذیل رپورٹ کی ہے۔

ہندوؤں کے خلاف مسلمان عام طور پر نہیں ہیں۔ فسادات کے ذمہ دار چند غنڈے ہیں جنھوں نے عام فرقہ وارانہ صورت حال سے فائدہ اوٹھا کر ہنگامہ کر دیا ہے۔

ان کے ساتھ دیہاتوں میں عارضی طور پر مسلمان بھی شریک ہو گئے ہیں۔"

کرشنا مینن نیویارک کو

لندن ۔ ۲۱ ۔ اکتوبر ۔ ہندوستان کی عارضی حکومت کے نائب صدر پنڈت جواہر لال نہرو کے خاص نمایندے مسٹر کرشنا مینن آج شب لندن سے نیویارک روانہ ہو جائیں گے۔

وہ ادارہ اقوام متحدہ کے اجلاس میں بحیثیت ہندوستانی مندوب کے شرکت کریں گے۔

نانکنگ ۔ ۱۹ ۔ اکتوبر ۔ برطانی تجارتی بورڈ کے صدر کی اہلیہ لیڈی کرپس نے کمیونسٹ لیڈر موسی تنگ کے اس بلاوے کو منظور کر لیا ہے کہ وہ چین کیلیے برطانی متحدہ امدادی فنڈ کے صدر کی حیثیت سے یونان کا دورہ کریں۔

موجِ تبسم

نووارد :۔ کیا یہاں مسٹر اسمتھ رہتے ہیں؟

مالک مکان :۔ کون سے مسٹر اسمتھ؟ ۔۔۔ یہاں اسمتھ نامی تین بھائی رہتے ہیں۔ بڑا ڈاکٹر چھوٹا اسکول ماسٹر اور تیسرا ادو کا مذار۔

نووارد :۔ میں اُس اسمتھ کو پوچھتا ہوں جس کی ہمشیرہ گلاسکو میں ہے۔

کینیڈا کا ایک باشندہ دریائے ٹیمز دیکھ کر:۔ یہ کیا ہے۔ اتنے بڑے بڑے تو ہمارے ملک میں نالے ہی ہوتے ہیں۔"

برطانوی باشندہ :۔ اسی لیے شاید آپ کو جہاز رانی نہیں آتی۔

کیا وجہ ہے کہ تم نے ابتک اپنی شادی نہیں کی۔ ۔۔۔ کیا تمھیں محبت میں کہیں ناکامی ہوئی ہے۔

"نہیں۔ ایک بار ایک لڑکی سے مجھے محبت ہو گئی تھی۔ مگر میں شادی کے متعلق اس سے کہتے شرماتا تھا آخر ایک دوست کے کہنے پر میں نے اسے شادی کا پیغام دیا اور اس نے میرے اُسی دوست سے شادی کر لی۔

ملازم :۔ میں کئی دنوں سے سست رہتا ہوں مجھ سے ٹھیک طرح کام نہیں ہوتا۔

مالک :۔ کل سے اپنی گھڑی گھر چھوڑ آیا کرو سب کام ٹھیک ہو جائے گا۔

اقوالِ زرّیں

سب سے افضل اور بہترین ہتھیار جس کی مدد سے انسان دوسروں پر فتح پا سکتا ہے وہ محبت اور خوش اخلاقی ہے۔ (فیلیتھم)

اگر تم ذلیل اور ادنیٰ درجہ کے لوگوں کی محبت میں رہوگے تو تم زندگی کو بھی ایک ذلیل چیز جانوگے۔ (ایمرسن)

عقلمندوں کے لئے یہ خیال ہی تسلی کے لئے کافی ہوتا ہے کہ ہم دولت کے مستحق ہیں۔ چاہے ان کو اس سے آرام اوٹھانے کا موقعہ ملے یا نہ ملے۔ (سر ٹی براؤن)

بیرونی قوتیں صرف ان ہی لوگوں پر اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ جن کے اندر کسی قسم کی قوت نہیں ہوتی۔ (ڈبلو۔ ایس۔ اے لنڈو)

اُن لوگوں کے سوائے جو خود آگے بڑھ کر بڑے خطرات برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ دوسروں کو بھی بڑے کام کرنے کی ترغیب نہیں دے سکتے۔ (برک)

لندن سے ہفتہ وار رسالہ کا اجرار

لندن ۔ ۲۱ ۔ اکتوبر ۔ لندن میں جلد ہی ہندوستانی خبروں کا ایک رسالہ "نیوز آف انڈیا" جاری ہوگا ۔ یہ رسالہ انڈیا لیگ کی زیر نگرانی ہفتہ دار

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی۔ ۲۴۔ اکتوبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج ڈھائی بجے سہ پہر کو بالمیکی مندر کی بستی میں ہوا۔ اور ساڑھے چار گھنٹے کے بعد ختم ہوا۔

اجلاس کل ڈھائی بجے دن کو پھر ہوگا۔

آج کے جلسے میں ڈاکٹر جان متھائی، سردار بلدیو سنگھ، مسٹر ہرفرجی بھابھا اور مسٹر آصف علی نے بھی شرکت کی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے محکموں کی تقسیم پر مزید تبادلہ خیال کیا۔

بنگال میں ۱۵۰ مربع میل علاقے کی تباہی

چوموہنی۔ ۲۴۔ اکتوبر۔ صدر کانگریس آچاریہ کرپلانی۔ مسز سوچیتا کرپلانی۔ ڈاکٹر پی۔ سی گھوش اور مسٹر کالی پد مکرجی چوموہنی پہونچ گئے ہیں۔ ہندو مہا سبھا کے لیڈر بھی یہاں آ گئے ہیں بنگال کے وزیر محنت مسٹر شمس الدین بھی اسی گاڑی سے چوموہنی پہونچے جس سے اچاریہ کرپلانی آ رہے تھے۔

بنگال کی مشاورتی صحافتی کانفرنس نے ایک نامہ نگار کی تحریر شایع کی ہے کہ حاجی گنج، فرید گنج اور چاندپور کے تھانوں کے پچاس میل لمبے اور پچیس میل چوڑے علاقے اور راچو اور حاجی گنج کے کئی گاؤں چیاون پور سب ڈویزن کے غنڈوں نے تباہ کر دیئے ہیں۔

نواکھالی اور ٹپرہ کے اضلاع سے گیارہ ہزار پناہ گزیں کلکتہ آئے ہیں جن میں زیادہ تر عورتیں بچے اور بوڑھے مرد ہیں۔ ان میں سے پانچ ہزار کو امدادی کیمپوں میں پناہ دی گئی ہے۔ باقی اعزہ اور احباب کے مہمان ہیں۔

صدر ٹرومین کی تقریر مایوس کن ہے

نیویارک۔ ۲۴۔ اکتوبر۔ ادارۂ اقوام متحدہ کی ہندوستانی نمایندہ مسز وجے لکشمی پنڈت نے رائٹر کو یہ بتلایا کہ انھیں صدر ٹرومین کی تقریر سے مایوسی ہوئی ہے۔

مسز پنڈت نے کہا۔ میں اس وجہ سے مایوس ہوں کہ صدر ٹرومین نے اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ خوبصورت اور امید افزا الفاظ استعمال کیے ہیں۔ لیکن دنیا ان الفاظ اور اصولوں کو عملی شکل میں دیکھنا چاہتی ہے۔ اگر ہمارے اصولوں کے مطابق کام کرنے کی زبردست کوشش نہ کی گئی تو ممکن ہے کہ اقوام متحدہ کا ادارہ ہی خود ٹوٹ جائے۔

یروشلم۔ ۲۴۔ اکتوبر۔ گزشتہ رات یہاں ایک دھماکا ہوا جس سے تھانیا کی ایک ساحلی تفریح گاہ برباد ہوگئی۔ (تھانیہ حیفہ اور تل ابیب کے درمیان ہے)

صوبہ کانگریسی کمیٹی کا اجلاس

لکھنؤ۔ دوشنبہ۔ صوبہ کانگریس کمیٹی کا جلسہ خاص اہمیت کے ساتھ شروع ہوا۔ جس میں صدر صوبہ کانگریس کمیٹی مسٹر دامودر سروپ اور دوسرے عہدہ داروں کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی گئی۔ جلسہ میں گرما گرم بحثیں ہوئیں۔

رائے شماری میں (۲۴۳) ووٹ تحریک کی مخالفت میں اور (۱۴۵) ووٹ موافقت میں آئے اور تحریک عدم اعتماد نامنظور ہو گئی۔

معلوم ہوا ہے کہ جلسہ میں پنڈت گووند ولبھ پنت مسٹر رفیع احمد قدوائی، مسٹر سمپورنانند اور مسٹر حکم سنگھ نے بھی شرکت کی۔ اس کے علاوہ جلسہ میں مسٹر بی۔ وی کیسکر جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی بھی موجود تھے۔

جلسہ کنگ جارج میڈیکل ہال کالج کے کانوکیشن ہال میں کل ساڑھے چار بجے شام کو شروع ہوا۔ اور جلسہ کی کارروائی آج ڈیڑھ بجے تک جاری رہی جب تحریک عدم اعتماد پر بحث و مباحثہ ہو رہا تھا۔ اس وقت جلسہ کی صدارت اسپیکر یو۔ پی اسمبلی مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کر رہے تھے۔

آخر میں جگدیش پرشاد مصرا نے یہ ترمیم پیش کی کہ صوبہ کانگریس کمیٹی اپنے صدر مسٹر دامودر سروپ اور ان کے سکریٹریوں پر پورے اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔ رائے شماری میں (۲۴۳) ووٹ موافقت اور (۱۴۵) ووٹ مخالفت میں آئے اور ترمیم منظور ہو گئی۔

کرپلانی صدر منتخب ہو گئے

لکھنؤ۔ اتوار۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر کیسکر اور مردلا سارابھائی نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:۔

کانگریس کے آئندہ اجلاس کے لئے کل ہند کانگریس کمیٹی کے دفتر کو دو نام موصول ہوئے تھے۔

۱۔ مولانا ابوالکلام

۲۔ اچاریہ جے۔ بی۔ کرپلانی

کل ہند کانگریس کمیٹی کے دفتر کو مولانا آزاد نے اطلاع دی ہے کہ انھوں نے اپنے نام کو واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے اچاریہ جے۔ بی۔ کرپلانی کے صدر منتخب ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

چین میں دوبارہ صلح کی گفت و شنید

نانکنگ۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ خانہ جنگی جس سے چین کی بربادی بڑھ رہی ہے۔ اس کو ختم کرنے کے لئے صلح کی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اور آج رات جنرل چیانگ کائی شک نے گفت و شنید کی کامیابی کے لیے اپنی آرزو کا اظہار کیا ہے۔ اس سے صلح کی گفتگو پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔

نیتاجی کی موت کی تصدیق

سنگاپور۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ ملایا یونین محکمہ رابطۂ عوام کے سرکاری بیان سے واضح ہوتا ہے کہ مسٹر سوبھاش چندر بوس ہندوستانی فوج کے لیڈر یقیناً انتقال کر چکے ہیں۔

جنوبی مشرقی متحدہ کے اعلیٰ کمانڈر کی درخواست پر ٹوکیو میں کمل تحقیقات کی گئی ہے اور ان حالات اور تفصیلات کو واضح کیا گیا ہے جن کی بنا پر ان کی موت کو یقینی خیال کیا جاتا ہے۔

انگریزی مشن "لیاسن" نے اس معاملہ کو تحقیقات کی ہے وہ اس کی یقین کے ساتھ تصدیق کرتا ہے کہ اٹھارہ اگست ۱۹۴۵ء کو ہوائی جہاز کے ٹکرانے کی وجہ سے ان کی موت "تائی ہوکو" اسپتال میں واقع ہوئی۔

صدر پشاور لیگ کا بیان

پشاور۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ پشاور مسلم لیگ کے صدر نے اخبارات کو بیان دیا ہے کہ مسلم لیگ نے جو مظاہرے پنڈت جواہر لال نہرو کے خلاف کیے ہیں وہ اس وجہ سے کیے ہیں کہ ان کی حیثیت قطعی افسرانہ تھی اور وہ عارضی حکومت کے نائب صدر کی حیثیت سے آئے تھے وہ ایک کانگریسی لیڈر کی حیثیت میں نہ آئے تھے۔

حیدرآباد۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ حکومت حیدرآباد نے گزشتہ جولائی میں ریاستی ہندو سبھا کی ستیہ گرہ کے سلسلے میں جو گرفتاریاں کی تھیں ان کی رہائی کا حکم دیدیا ہے۔

مرکزی اسمبلی میں ۳۰ سرکاری بل

نئی دہلی۔ ۲۲۔ اکتوبر۔ اگلے دوشنبہ کو مرکزی اسمبلی کا شروع ہو رہا ہے جس میں ۳۰ سرکاری بل پیش کیے جائیں گے۔ ان میں سے چھ بل منتخب کمیٹیوں کے حوالہ کرنے کے لئے ہیں۔ یہ بل حسب ذیل ہیں:۔

کم سے کم تنخواہ کا بل۔ بجلی سپلائی بل۔ ہندوستانی نرسنگ کونسل بل۔ ہندوستانی ٹریڈ یونین بل۔

(یہ چاروں بل پہلے اجلاس میں پیش ہو چکے ہیں) مرمہ سکیم بل اور فارمیسی بل (یہ دونوں گشت میں ہیں) جو چوبیس نئے بل پیش ہونے والے ہیں۔ ان میں حسب ذیل بل بھی شامل ہیں۔ صنعتی کارخانوں کے جھگڑوں کا بل۔ رشوت ستانی بل (اس بل کے ذریعہ یہ چاہا گیا ہے کہ سرکاری ملازموں کی رشوت ستانی کو روکنے کے لیے موثر کارروائی ہونا چاہیئے۔ ہندوستانی فوج وہوائیہ بل۔

بین الاقوامی صنعتی کانفرنس

احمدآباد، ۲۲۔ اکتوبر۔ احمدآباد کے مل مالکوں کی ایسوسی ایشن کے صدر سیٹھ شانتی لال مغل داس کو بین الاقوامی صنعتی کانفرنس کے لیے کل ہند ایمپلائرس، آرگنائزیشن کی طرف سے نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔ یہ کانفرنس برسلز میں ۱۴ سے ۲۱ نومبر تک منعقد ہو گی۔

سیٹھ شانتی لال پیرس میں ۷۔ نومبر کو ہونیوالی بین الاقوامی تجارتی ادارے کی کمیٹی کے جلسہ میں بھی ہندوستان کی نمائندگی کریں گے۔ وہ احمدآباد سے ۲۸۔ اکتوبر کو بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہونگے۔

نیشنل ہیرالڈ کی ضمانتیں واپس

لکھنؤ۔ ۲۲۔ اکتوبر۔ حکومت یو۔ پی کے ایک جاری کردہ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ حکومت نے تین تین ہزار روپیوں کی ان ضمانتوں کو واپس کرنے کا حکم جو نیشنل ہیرالڈ پریس رکھنے والے اور نیشنل ہیرالڈ کے پبلشر نے سنہ ۱۹۴۰ء میں جمع کی تھیں اور جن کو حکومت نے سنہ ۱۹۴۲ء میں ضبط کر لیا تھا۔

ڈھاکہ۔ ۲۲۔ اکتوبر۔ شہر میں ایک شخص کو کل شام اور دوسرے آج صبح چھرا بھونک دیا گیا۔

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت
سالانہ صر 5/-/-
ششماہی ع 2/8/-
سہ ماہی ہر 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

VOL. 44 NO. 44 | Cawnpore. Saturday 2ND NOVE. 1946 | کانپور شنبہ ۲- نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۷- ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ | جلد ۴۴ نمبر ۴۴

ادبیات

جذبات شفیق جونپوری

(از جناب شفیق جونپوری)

کر نہ الجھا کے خط و خال میں مجبور مجھے
رخصت اے دوست کہ جانا ہے بہت دور مجھے

کل بہت دیکھ کے آشفتہ و مجبور مجھے
انکی یاد آئی تھی سمجھانے کو تا دور مجھے

تم بھی اے میری نشیمن کے جلانیوالو
رو دیا کرتے ہو کیوں دیکھ کے رنجور مجھے

کیوں کوئی تیرگی شام کو بدنام کرے
چاندنی رات بھی کرتی نہیں مسرور مجھے

سن کہ جنت بھی جہنم ہے تری یاد بغیر
کہ تجھے چھوڑ کے جینا نہیں منظور مجھے

کتنی خوشیاں ہیں مگر روح کو آرام نہیں
ہائے وہ دن کہ ملا تھا دل رنجور مجھے

ہیں لونگا ترا احسان شعاع خورشید
جا کہ پیارا ہے ترا ذرہ بے نور مجھے

وہ اندھیرا ہی بھلا تھا کہ قدم راہ پہ تھے
روشنی لائی ہے منزل سو بہت دور مجھے

ہر گلستاں سے مٹا دونگا خزاں کے آثار
اپنے ہی باغ کی رونق نہیں منظور مجھے

ذرہ ہو کر مہ و خورشید سے بے پروا ہوں
کر نہ دے آپکی نسبت کہیں مغرور مجھے

روشنی پھیلتی جاتی ہے مگر آہ شفیق
دل نظر آتے ہیں انسانوں کے بے نور مجھے

دنیائے اسلام

برطانی مصری گفت و شنید

سوڈان کے مسئلہ کا نیا حل

لندن - ۲۷- اکتوبر- مصری وزیر اعظم اسماعیل صدقی پاشا اور برطانی وزیر خارجہ مسٹر بیون کی آٹھ روزہ گفتگو کے ختم ہونے پر باخبر حلقوں میں عام طور سے یہی تبصرہ کیا جا رہا ہے کہ "اب تک جو کچھ ہوا ہے وہ اچھا ہی ہوا ہے- خیال کیا جاتا ہے کہ گفتگو کامیاب ضرور ہوئی ہے - لیکن صرف ایک حد تک -

دو مدبروں کی ذاتی گفت و شنید ختم ہونے کے بعد بھی برطانی سرکاری حلقوں کی مسلسل خاموشی سے پورا پورا اندازہ ہو جاتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۶ء کے برطانی مصری معاہدے پر نظر ثانی کے لیے قاہرہ میں عن قریب گفت و شنید کا نیا اور نازک دور شروع ہونیوالا ہے-

ایک ضروری شرط یعنی مسٹر بیون اور صدقی پاشا میں غیر رسمی سمجھوتہ کی ضرورت پوری ہوگئی ہے- فریقین کا بھی یہی خیال تھا کہ نئی اور باضابطہ گفت و شنید اس کے بغیر نہیں شروع ہو سکتی- اس لحاظ سے صدقی پاشا کا لندن جانا بجا کہا جا سکتا ہے-

لیکن لندن کے مشاہدین پوری طرح مانتے ہیں کہ گذشتہ ہفتے کی گفتگو کی مبینہ کامیابی اس وقت تک تجرباتی رہیگی جبتک مصری وفد قاہرہ میں اسکی توثیق نہ کردے- یہ دوسری روکاوٹ ہے اور جبتک اسے پار نہیں کر لیا جاتا لندن کے سرکاری افسر کوئی ایسی اطلاع نہیں دے سکتے جس سے گفت و شنید کے نتایج پر خراب اثر پڑنے کا اندیشہ ہو جو گذشتہ مئی سے جاری ہے اور ابتک ایک نازک دور سے گذر رہی ہے-

بعض حلقوں میں سوڈان کے متعلق لندن میں تیار کردہ حل پر قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں- یہ سوال دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے- ایک معاہدہ اس وقت دستور کیلیے ہوگا- جب مصری برطانی معاہدے پر دستخط ہوں گے دوسرا معاہدہ اس کے مستقبل کے متعلق ہوگا- پہلے حصے کے متعلق عرب لیگ کے سکریٹری عزام پاشا کے خط کو جو ۵- اکتوبر کو "لندن ٹائمز" میں شایع ہوا تھا- خاص اہمیت دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے اس سے مصر کے مطالبات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے-

سوڈان کے مسئلے پر جب گفتگو آئی تو عزام پاشا نے کہا کہ سنہ ۱۸۹۹ء والا معاہدہ جو موجودہ حکمرانی کی بنیاد ہے- وقتی طور پر برقرار رکھا جا سکتا ہے- لیکن اس کے ساتھ ساتھ دونوں جماعتیں (یعنی مصر اور برطانیہ) اس بات کو تسلیم کریں کہ دریائے نیل کے ملکوں کے لئے مصر کا فرماں روا مشترک فرمانروا ہے-

جنوری سنہ ۱۸۹۹ء اور جولائی سنہ ۱۸۹۹ء میں جو دو معاہدے ہوئے تھے- یہ دونوں حقیقت میں سنہ ۱۹۳۶ء کے صلحنامے کی دفعہ ۱۱ سے مربوط کئے گئے ہیں- اس لیے اگر یہ کہا جائے کہ لندن کی گفتگو میں صدقی پاشا اور برطانی وزیر خارجہ مسٹر بیون میں جو سمجھوتہ ہوا ہے- یہ بات بلاشک کہی جا سکتی ہے کہ سمجھوتہ ہو گیا ہے) اسکی بنیاد یہ ہے کہ سوڈان میں جو موجودہ حکومت ہے اس کے ساتھ مصر کی فرمانروائی کو تسلیم کر لیا جائے-

اگر مسٹر بیون نے سوڈان پر مصر کی فرماں روائی تسلیم کر لی تو یہ بات بہت حیرت انگیز ہوگی- کیونکہ وہ گذشتہ مارچ میں دار العوام میں وعدہ کر چکے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی صورت سے اس امر کے بارے میں سوڈان کی رائے عامہ مستقبل قریب میں یا مستقبل بعید میں ضرور معلوم کریں گے-

سوڈانیوں کی رائے عامہ کے دریافت کرنے کی تجویز پر مصریوں کا اعتراض یہ ہے کہ اگر برطانیہ کے افسروں کی نگرانی میں جو رائے عامہ معلوم کی جائے گی- اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا ہے کہ رائے عامہ کی دریافت برطانی افسروں کی نگرانی میں نہ ہو بلکہ بین الاقوامی افسروں کی نگرانی میں ہو- یا پھر یہ ہو کہ رائے عامہ دریافت کرنے سے قبل مصریوں کو اس بات کا موقع اور آسانیاں دی جائیں کہ وہ سوڈانیوں کو اپنا نقطہ نظر سمجھا سکیں-

صاحب رائے لوگوں کا خیال ہے کہ اس وقت کی گفت و شنید میں یہ مسئلہ کسی طرح سے بھی رکاوٹ نہیں ڈال رہا ہے کہ برطانی فوجوں کو کتنے عرصے میں مصر خالی کر دینا چاہیئے اور نہ یہ مسئلہ کوئی رکاوٹ ڈال رہا ہے کہ اگر برطانیہ یا مصر یا دونوں پر کوئی حملہ کرے یا حملے کا خطرہ ہو تو دونوں پر ایک دوسرے کی اعانت کہاں تک فرض ہوگی-

یہ امر کہ لندن کی گفتگو کہاں تک کامیاب ہوئی- اس کے بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے- اس کا علم اس وقت ہوگا جبکہ صدقی پاشا کی گفت و شنید پر ان کے ساتھیوں کا رد عمل ظاہر ہوگا- یہ بات بھی اسی ہفتے کے اندر اندر معلوم ہو جائے گی-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت
کانپور

جلد ۴۴ | کانپور شنبہ - ۲ - نومبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۴

مرکزی اسمبلی کا اجلاس شروع

نئی دہلی - ۲۸ - اکتوبر - مرکزی اسمبلی کا موسم خزاں کا اجلاس آج صبح شروع ہوا - ایوان بالکل بھرا ہوا تھا - اور تمام جماعتوں کے نئے اور پرانے ممبر ایک دوسرے سے بڑی گرمجوشی اور تپاک سے ملاقات کر رہے تھے - یہ منظر اس غصے سے بھرے ہوئے مظاہرے کے بالکل برعکس تھا جو چند ہی منٹ پہلے ایوان کے سامنے کیا گیا تھا -

حکومت کے آٹھ نئے ممبروں نے حلف اٹھائے - اس رسم کی ادائیگی کے وقت ایوان کے ہر حصے سے پُر جوش نعرہائے تحسین بلند کئے گئے -

پنڈت جواہر لال نہرو سب سے پہلے آدمی تھے جو حلف لینے کے لئے ایوان کے بیچ میں صدر کی کرسی کے سامنے آئے -

اس کے بعد مسٹر لیاقت علی خاں ، سردار پٹیل مسٹر چندریگر ، مسٹر آصف علی ، مسٹر راجگوپال آچاری ، ڈاکٹر جان متھائی - مسٹر جگ جیون رام اور دوسرے ممبروں نے حلف لیے - بعد میں لالہ دیش بندھو گپتا نے جو مسٹر آصف علی کی جگہ دہلی سے منتخب ہوئے ہیں حلف لیا -

صدر کے داہنی طرف اور وسط کی تمام نشستیں اور بائیں طرف کی نشستوں کا ایک حصہ لیگ اور کانگریس کے ممبروں سے بھرا ہوا تھا - مسٹر پی - جے گرفیتھس ایوان کے نائب مسٹر یامین خاں کے ساتھ حزب مخالف کے لیڈر کی حیثیت سے بیٹھے تھے -

نئی دہلی - ۲۹ - اکتوبر - ممبر امور خارجہ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے قبائلی علاقہ اور شمالی مشرقی سرحدی صوبہ میں اپنے سفر کا ذکر کیا - انھوں نے یہ تقریر دیش بندھو گپتا (کانگریس) کے ایک مختصر سوال کے جواب میں کی تھی - سوال میں اُن سے پوچھا گیا تھا کہ کیا ان کی توجہ خان عبدالغفار خاں اور سرحد کے وزیر اطلاعات رائے بہادر مہرچند کھنہ کے ان سنگین الزامات کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جو انھوں نے پنڈت نہرو کے دورہ سرحد میں مسلمانوں کے ایک گروہ کے سلسلہ میں پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ پر لگائے ہیں - اگر ایسا ہے تو یہ الزام کہاں تک صحیح ہے اور حکومت اس سلسلہ میں کوئی کارروائی کرنیکا ارادہ رکھتی ہے اور کیا حکومت کا ارادہ اس ضمن میں مزید تحقیقات کا ہے -

پنڈت جواہر لال نہرو نے جواب میں کہا - اُن بیانات میں جن کا حوالہ دیا گیا ہے صرف کچھ واقعات اور خیالات کا اظہار ہے - اس میں شک نہیں کہ سرحدی صوبہ کے سفر میں تشدد کا مظاہرہ کیا گیا - جس کے نتیجہ میں نقصان ہوا اور چوٹیں آئیں گو خوش قسمتی سے چوٹیں مہلک نہیں تھیں - لیکن اس کے بارے میں کہ اس منظم تشدد میں کس کا ہاتھ کام کر رہا ہے مختلف قیاس آرائیاں کی جاسکتی ہیں اور یہ مناسب نہ ہوگا کہ مزید تحقیقات کے بغیر کسی پر الزام لگایا جائے - اس سلسلہ میں تحقیقات کی جارہی ہے -

یہ بات صاف ظاہر ہے کہ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے - شاید یہ کہنا مقصود ہے کہ صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں کے بعض مقامی حکام اس ہنگامے سے متعلق ہیں - اس مسئلہ پر بھی تحقیقات کی جارہی ہے -

پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں جو غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے اسے دیکھتے ہوئے دستوری پوزیشن کو واضح کردینا ضروری ہے - اس محکمہ کا تعلق صرف ریاستوں سے ہے اور اس سلسلہ میں اس کا کاروبار ریزیڈنٹوں اور پولیٹیکل ایجنٹوں کے ذریعہ چلتا ہے - محکمہ امور خارجہ اس سے مختلف ہے اور وہ منجملہ دوسری باتوں کے سرحدی معاملات اور قبائلی علاقوں کا ذمہ دار ہے - یہ محکمہ گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل کے زیر نگرانی مرکزی حکومت کا ایک جزو ہے -

اس کے برخلاف پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ نمائندہ تاج کا دفتر ہے اور اسکی نگرانی نمائندہ تاج کا مشیر سیاسیات کرتا ہے - اس محکمہ اور محکمہ امور خارجہ کے درمیان رابطہ کا ذریعہ صرف وائسرائے ہیں جو گورنر جنرل اور نمائندہ تاج کی دوہری حیثیت رکھتے ہیں -

پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے متعلق غلط فہمی کا سبب شاید یہ ہے کہ ابھی تک پولیٹیکل سروس ایک ہی رہی ہے اور اس عملے کے آدمی نمائندہ تاج اور محکمہ امور خارجہ دونوں کے تحت کام کرتے رہے ہیں - پولیٹیکل سروس میں ابھی تک زیادہ تر انڈین سول سروس اور فوج کے آدمی آتے تھے - ان دونوں کا تناسب بالترتیب تقریباً ایک تہائی اور دو تہائی کے قریب تھا - کچھ آدمی اس میں پولیس کے بھی ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو صوبائی ملازمت سے ترقی کرکے آئے ہیں - اس ملازمت پر آخری نگرانی وزیر ہند کی ہے اور اس کا سینیئر افسر نمائندہ تاج کا مشیر سیاسیات ہے - عارضی حکومت کی تشکیل سے پہلے وائسرائے امور خارجہ کے تھے اور نمائندہ تاج بھی موجودہ حالات میں وہ بدستور نمائندہ تاج ہیں -

نئی دہلی - ۳۰ - اکتوبر - حکومت ہند کے ہوم ممبر سردار ولبھ بھائی پٹیل نے آج مسٹر سانیال کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت یا کسی چیف کمشنر کے حکم سے کوئی آدمی بلا مقدمہ چلائے ہوئے نظر بند نہیں ہے - ایسے لوگوں کی تعداد جن کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے اور جو دشمن سے تعلق رکھنے کی بنا پر گرفتار کیے گئے تھے دس ہے - جن میں سے آٹھ پنجاب اور دو یو - پی کے جیلوں میں ہیں - حکومت نے ان لوگوں کی باقی سزا معاف کردی ہے اور انکی رہائی کے احکام دیے جاچکے ہیں - ان میں وہ لوگ شامل نہیں ہیں جو کورٹ مارشل یا فوجی عدالت کی سزا پر مقید ہیں -

ملازمتوں کے مستقبل کے متعلق سردار منگل سنگھ کے متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے سردار پٹیل نے آئی - سی - ایس اور آئی - پی - ایس کی دوران جنگ کی محفوظ اسامیوں میں بھرتی روکنے کے متعلق وزیر ہند کے فیصلے کا ذکر کیا اور کہا کہ اب اسکی امید نہیں ہے کہ وزیر ہند ان ملازمتوں کے لیے دوبارہ بھرتی شروع کریں گے - مرکزی ملازمتوں کی مجموعی حیثیت سے از سر نو تنظیم کے سلسلے میں کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے - گزشتہ نومبر میں سکریٹریٹ کے محکمہ کی از نو تنظیم کے لیے سر رچرڈ ٹاٹنہم کو خاص ڈیوٹی پر مقرر کیا گیا تھا کہ وہ تمام پہلوؤں کی تحقیقات کے بعد سفارش کریں - ان کی ایک سفارش یہ بھی تھی کہ مرکزی سکریٹریٹ کی ایک نئی سروس قائم کی ہے -

ممبر مالیات مسٹر لیاقت خاں نے ایک تحریری جواب میں مسٹر مانو صوبہ دار سے بتایا کہ داگھ مشن جو امریکہ گیا تھا اس سے چاندی کے متعلق طے کرنے کے لیے نہ تو کہا گیا تھا اور نہ اس نے اس کے متعلق کچھ طے کیا اور چاندی کے متعلق بدستور ہر موقعہ الگ معاہدہ کے ذریعہ معاملہ کیا جائیگا -

جیسا کہ اعلان کیا گیا کہ داگھ مشن کا تعلق ادہار پٹہ ، باہمی امداد اور ہندوستان میں بقیہ امریکی سامان سے تھا - گو کہ عام طور پر چاندی کے معاملہ کو بھی قرض میں شمار کیا جاتا ہے لیکن واقعی وہ ادھار پٹہ کے ماتحت نہیں آتا -

تبادلہ کی دقتوں کے پیش نظر امریکہ سے چاندی حاصل کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ یہ ہے کہ معاوضہ کی بنیاد پر یہ مسئلہ حل کیا جائے - امریکہ نے دوسرے ملکوں کو اسی طرز پر چاندی قرض دی ہے - اس لحاظ سے ہندوستان کا حصہ ۲۲۶ ملین اونس ہوگا -

مسٹر لیاقت علی خاں نے مسٹر کے - سی - نیوگی (کانگریس) کو ایک تحریری جواب میں بتلایا کہ حکومت بنگال کو قحط کے سلسلے میں مندرجہ ذیل خاص امداد دی گئی تھی - سنہ ۱۹۴۳-۴۴ء میں تین کروڑ ، سنہ ۱۹۴۴-۴۵ء میں سات کروڑ سنہ ۱۹۴۵-۴۶ء میں آٹھ کروڑ -

حال کے برسوں میں کسی اور صوبے کو ایسی کوئی امداد نہیں دی گئی - ان رقوم کی منظوری کے وقت کوئی شرط نہیں لگائی گئی -

---

کے پریسیڈنٹ صاحبان سے ملاقات کریگا -

۹ - نومبر کو پونے سات بجے شام کو کملا ٹاور میں ایک پریس کانفرنس ہوگی -

کوپر ایلن - اولن ملس - گورنمنٹ سنٹرل ورک شاپ جی - ٹی - روڈ - معرا ہوزری ورکس - جے - کے - کاٹن ملس وغیرہ کا معائنہ کریگا - اور ۱۳ / نومبر کی رات کو کانپور سے روانہ ہو جائیگا -

الپائن سنیما کا افتتاح

۲۶ - اکتوبر ۱۱ - بجے دن کو الپائن سنیما درشن پوروہ کا افتتاح ہوا - مسٹر کشن چند آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے مسٹر بلراج کندرا منیجنگ ڈائرکٹر اور مسٹر جوتی لال کے ساتھ اسٹیج پر تشریف لے جاکر پردہ سیمیں ہٹا کر رسم افتتاح ادا کی - اسکے بعد فوٹو لیا گیا اور مسٹر کشن چند کو سنہری ہار پہنایا گیا بعد ازاں بین الاقوامی شہرت کی مالک تصویر "ڈاکٹر کوٹنس کی امر کہانی" کی نمائش شروع ہوئی -

اس موقع پر شہر کے ہر طبقہ کے معزز حضرات اور حکام کو مدعو کیا گیا تھا جنھوں نے اس تصویر کو نہایت پسند کیا - مہمانوں کی خاطر مدارات کشمیر فروٹ مارٹ کے میوہ جات - سوڈا - پان اور سگریٹ سے کی گئی -

رائل انڈین ہوٹل

مسٹر ایم - ۱۰ - اے - میمن پروپرائٹر وسیم برادرس کے زیر انتظام نئی سڑک پر رائل انڈین ہوٹل اینڈ رسٹورنٹ کا افتتاح ۳ - نومبر کو ۴ بجے شام کو ہوگا جسمیں شہر کے معززین کو مدعو کیا گیا ہے اور انکو ٹی - پارٹی دی جائیگی -

---

عید الضحیٰ

۱۰ - ذی الحجہ مطابق ۵ - نومبر کو عید الضحیٰ (بقرعید) ہے - ہم اس موقع پر مسلمانوں کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے اُمید کرتے ہیں کہ تمام فرایض نہایت خوش اسلوبی کیساتھ انجام پائیں گے اور ہندو مسلمان دونوں کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا پورا پورا احترام کریں -

ہم کو کانپور کے حکام سے یہ پوری توقع ہے کہ وہ بھی اپنے فرایض اس موقع پر بھی نہایت مستعدی کے ساتھ انجام دیں گے -

یوم نواکھالی

۲۹ - اکتوبر کو ہندوؤں نے یوم نواکھالی منایا اور تقریباً تمام ہندو دوکانیں بند رہیں - بعض مل بھی بند رہے - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پبلک جلسہ کرنے اور جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی تھی - لیکن اس حکم کے خلاف پھول باغ میں جلسہ کرنے کی کوشش کی گئی -

پیدل اور سوار پولیس کے دستوں نے پھول باغ کے راستوں کو بند کر دیا تھا - لوگ پارک کے باہر جمع ہوئے اور وہاں جلسہ کرنے کی کوشش کی - لیکن پولیس نے جلسہ نہیں ہونے دیا اور اس جلسہ کرنے کے سلسلہ میں مسٹر راجندر منی شاستری پریسیڈنٹ کانپور ہندو مہاسبھا اور پنڈت ست دیو ونند لاکر اور سولہ دوسرے ہندو مہاسبھائیوں کو پولیس نے گرفتار کرلیا -

۵ بجے شام کو مسٹر رام رتن گپتا کے بنگلہ موسومہ کو لکا میں ایک جلسہ ہوا جسمیں نواکھالی میں فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں جو زیادتیاں ہوئیں ہیں اسکی مذمت کی گئی -

آج شہر میں کافی سنسنی پیدا ہوگئی تھی - لیکن پولیس اور حکام کی مستعدی کی وجہ سے کوئی ناگوار واقعہ وقوع پذیر نہیں ہونے پایا -

سر اوشا ناتھ سین

۳۱ - اکتوبر کو سر اوشا ناتھ سین ڈائرکٹر آف ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا بذریعہ ہوائی جہاز کانپور تشریف لائے - مسٹر مہتاب چند منیجر لوکل آفس ایسوسی ایٹڈ پریس نے اس موقعہ پر آپ کے اعزاز میں ایک ٹی - پارٹی دی - جس میں کانپور کے اخبار نویسوں کو مدعو کیا گیا تھا

مسٹر اوشا سے کافی دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا - آخر میں مسٹر کے - وی - وینکٹ رام - پریسیڈنٹ کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے ایک تقریر میں سر اوشا کی اخبار نویسی کی مختصر سی تاریخ بیان کرکے آپ کی خدمات کی تعریف کی - سر موصوف نے بھی موزوں الفاظ میں کانپور کے اخبار نویسوں کی ملاقات پر اپنی خوشی کا اظہار کیا -

انجمن ارباب ادب

۲ - نومبر ۱ بجے رات کو مسٹر جیب احمد صدیقی (ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور) کی صدارت میں انجمن ارباب ادب کا ایک مشاعرہ ہوگا -

طرح :- "شراب سے بھی زیادہ حسیں ہیں پیمانے"

انجمن آئینہ ادب

۸ - نومبر ۶ بجے شام کو حلیم مسلم کالج ہال میں انجمن آئینہ ادب کا چھٹا سالانہ کیلاش پت حافظ صدیق مباحثہ اور مقابلہ شعر گوئی ہوگا -

بزم ادب

بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کانپور کا چھٹا سالانہ مباحثہ ۱۵ - نومبر سات بجے شام کو کالج ہال میں ہوگا -

---

آئینہ کانپور

لکھنؤ ، الہ آباد اور علیگڈھ وغیرہ کے طلباء شریک ہو رہے ہیں - بزم ادب کا سالانہ مشاعرہ ۱۶ - نومبر ۹ بجے رات کو کالج کے ہال میں ہوگا - جسمیں دیگر مقامات کے شعراء بھی تشریف لا رہے ہیں -

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

یکم نومبر ۵ بجے شام کو کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ مسٹر کے - وی - وینکٹ رام کی صدارت میں ہوئی - جسمیں نواکھالی کے فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں اسپر مذمت کی ایک تجویز منظور کی گئی -

آسٹریلین ڈیلی گیشن

۹ - نومبر کو بذریعہ ہوائی جہاز آسٹریلین صنعتی ڈیلی گیشن کانپور آ رہا ہے جو شوگر ٹیکنالاجیکل انسٹی ٹیوٹ اگریکلچرل کالج ڈویلپمنٹ بورڈ اور چاروں چیمبروں

ضروری اعلان

بعض مقامات پر اس وقت جس طرح کا انتشار اور بے اطمینانی پیدا ہوگئی تھی - بالخصوص آگرہ میں جو صورت تھی - اس کے باعث امتحانات کی تاریخوں میں رد و بدل ضروری نظر آیا چنانچہ مجلس منتظمہ نے مصلحتاً یہ فیصلہ کیا ہے کہ :-

(۱) ۱۱ - نومبر سنہ ۱۹۴۶ء سے منعقد ہونیوالے امتحانات اب دوشنبہ ۲۰ - جنوری سنہ ۱۹۴۷ء سے شروع ہونگے

(۲) داخلہ کی آخری تاریخ بھی بڑھا دی گئی ہے - اب ، ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۴۶ء تک فیس اور فارم داخلہ بھیجے جاسکتے ہیں -

یقین ہے کہ طلبہ اس رعایت سے فائدہ اُٹھائینگے اور ان امتحانوں کی شرکت کے لیے جلد سے جلد اپنے فارم دفتر میں بھیجیں گے -

محمد طاہر فاروقی ایم - اے
رجسٹرار - جامعہ اُردو - آگرہ

کل ہند انعامی مشاعرہ

۸ - نومبر کو بوقت ۶ بجے شام حلیم مسلم کالج ہال میں انجمن آئینہ ادب کانپور کے زیر اہتمام کل ہند انعامی مشاعرہ اور کیلاش پت حافظ صدیق مباحثہ منعقد ہوگا - موضوع بحث حسب ذیل ہوگا -

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

مصرعہ طرح کا اعلان بروقت کیا جائیگا - ان مقابلوں میں بیرونجات سے مختلف یونیورسٹیاں اور کالج اپنے نمائندے شرکت کے لئے بھیج رہے ہیں - حافظ صدیق صاحب نے نقرئی پلیٹ بہترین شعراء کے لئے انجمن کو بخشی ہیں - اُردو سے دلچسپی رکھنے والے حضرات سے شرکت کی درخواست ہے -

ادارہ نشر ادب چمن گنج کانپور کا ماہانہ جلسہ

جس طرح ادارہ نے عوام کو اُردو سے دلچسپی پیدا کرانے کی غرض سے انعامی معمّہ جات کا سلسلہ جاری کیا اسی طرح اب ان ماہانہ جلسوں کا سلسلہ جاری کیا ہے - یہ جلسہ ہر ماہ ادبی مضامین کی تحریر و تقریر مشاعرے - ادبی مباحثے قومی نظمیں یا اور کسی عنوان سے منعقد ہوا کریگا - تاکہ اس کے نوجوان معاونین کو اُردو و ادب کی خدمات انجام دینے کی صلاحیت پیدا ہو جائے اور وہ تمام بڑے جلسوں میں شریک ہو کر خراج تحسین حاصل کرسکیں -

چنانچہ اس سلسلہ میں پہلا جلسہ بصورت مشاعرہ ۶ - نومبر سنہ ۱۹۴۶ء بوقت ۷ بجے شام - امین منزل محمد علی پارک چمن گنج منعقد ہوگا - مقامی شعراء و تمام معاونین سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر ادارہ کے مقاصد کو کامیاب بنائیں -

مصرع طرح :- "دیکھا کیا میں آنکھ جہاں تک نظر گئی"

بہترین کلام ادارہ کی معرفت اخبارات و رسائل میں شائع کرایا جائیگا - اگلے جلسہ کا عنوان اور تاریخ کا اعلان اس جلسہ کے بعد فوراً ہی کردیا جائیگا -

ناظم :- ایم - علیم - بلہوری

سبدِ گل

معاصر انقلاب کا یہ افکار و حوادث بشکریہ نقل کیا جاتا ہے :-

عورتوں کے مرد بن جانے کے قصے اکثر یوروپ اور امریکہ کے اخباروں میں شایع ہوتے رہتے ہیں ہندوستان میں بھی اس قلب ماہیت کے بعض واقعات ہو چکے ہیں۔ جن میں غالباً وہ واقعہ سب سے زیادہ عجیب اور دلچسپ ہے جو سید غلام مصطفےٰ شاہ صاحب گیلانی نے لکھا ہے۔ آج کل سید صاحب ضلع جہلم میں مسلم لیگ کے کام کے لیے دورہ کر رہے ہیں۔ اس دورے میں اونھوں نے یہ واقعہ سنا اور نہایت معتبر لوگوں نے اسکی تصدیق کی۔ قصہ یوں ہے :- کہ

موضع غازیوٹ تھانہ ڈومیلی تحصیل جہلم میں ایک کمہار کے یہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام فضل نور رکھا گیا۔ یہ لڑکی اٹھارہ سال کی عمر تک کنواری رہی اور اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلتی کودتی رہی اور آخر میں اس کے والدین نے اس کی شادی کر دی۔

جب فضل نور کو اپنے شوہر کے گھر میں آباد ہوئے چار سال گذر گئے اور اس کی عمر ۲۳ سال کے قریب ہوئی تو اس نے دفعتہً محسوس کیا کہ اس میں مرد کی علامات نمودار ہو رہی ہیں۔ داڑھی اور مونچھیں بھی اگ آئیں اور رفتہ رفتہ فضل نور کامل و مکمل مرد بن گئی۔

جب اس کے شوہر نے دیکھا کہ بکائی بھی کھیر او رہو گیا دلیا تو اس نے اپنی آرزوں کا چراغ گل کر دیا اور فضل نور سے علیحدہ ہو گیا۔

والدین گوار کو معلوم ہوا، تو انھوں نے اپنی بیٹی یعنی بیٹے کا نام فضل نور سے بدل کر عبد اللہ رکھ دیا اور کچھ مدت کے بعد اس کی شادی ایک حسین عورت سے کر دی۔ جو اب تک اس کے گھر میں آباد ہے اور اس کے گھر میں آباد ہے اور اس کے بطن اور عبد اللہ (سابق فضل نور) کے نطفے سے ایک لڑکی بھی پیدا ہو چکی ہے۔

ایک پر لطف قصہ یہ ہے کہ عبد اللہ نے اپنی مردمی کے دور اول میں ایک مار پیٹ میں حصہ بھی لیا۔ پولیس نے اسے فوجداری میں گرفتار کر لیا اور اس کا ڈاکٹری ملاحظہ کرایا۔ تو ڈاکٹر نے یہ رائے دی کہ عبد اللہ کے اندر مرد اور عورت دونوں کی صفات موجود ہیں۔ ۲۲ سال تک زنانہ خصوصیات غالب رہیں اور اب مردانہ صفات کا دور دورہ ہے۔ لیکن دونوں صورتوں میں (یعنی کیا بحیثیت مرد اور کیا بحیثیت عورت) عبد اللہ اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہے۔

لیکن اس کے بعد جب عبد اللہ سابق فضل نور کی شادی ہو گئی تو لڑکی کے پیدا ہو جانے سے ثابت ہو گیا کہ اب وہ کامل مرد بن چکا ہے یا بن چکی ہے!

شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ مسماۃ فضل نور یعنی مسمی عبد اللہ بالکل تندرست اور چاق و چوبند ہے اور ضلع سیالکوٹ میں ملازمت کر رہی ہے۔ یعنی کر رہا ہے بیوی اور بچی اس کے پاس ہی ہیں۔

علاقے کے پٹواری۔ ہیڈ کانسٹبل تھانہ ڈومیلی۔ نمبردار اور پولیس کے دوسرے آدمیوں نے اس واقعہ کی تصدیق کی ہے، جن لوگوں کو اعتبار نہ ہو وہ غازیوٹ تحصیل جہلم پہونچکر اپنا اطمینان کر سکتے ہیں اور اس واقعہ کا غمزدہ و افسردہ لیکن بہترین شاہد تو وہ شخص ہے جو ایک دن فضل نور کو دھوم دھام سے بیاہ کر لایا تھا۔ اور اب وہ قدرت کی اس ستم ظریفی پر کف افسوس مل رہا ہے۔

ادب لطیف

خدا کا گھر

تمام مذہبی پیشواؤں اور فلاسفروں کا کہنا ہے کہ خدا کا کوئی گھر نہیں ہے کیونکہ وہ ہر جگہہ اور ہر چیز میں موجود ہے۔ شفق اور چاند تاروں میں اسی کا نور ہے۔ دریا کی لہروں اور بجلی کی چمک میں پھولوں کی نرگسی آنکھوں اور کھیتوں کی وسیع آغوش میں یہ مصور کائنات ہر جگہہ اور ہر وقت موجود رہتا ہے لیکن " " دوپہر کا وقت تھا تمام جاندار سائے کی پناہ ڈھونڈھ رہے تھے، شہر کے مشہور مندر کے پجاری جی آنکھیں بند کئے کئی گھنٹوں سے بھگوان کی پوجا کر رہے تھے۔ ہر طرف خاموشی تھی۔ پجاری جی کے ہاتھ میں مالا تھی اور لب پر ایشور کا نام، اسی وقت ایک اندھے فقیر کی آواز نے پجاری کو چونکا دیا جو اپنی لاٹھی کی مدد سے آہستہ آہستہ مندر کی سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا۔ پجاری کے اس اندھے فقیر کا آنا بہت ناگوار محسوس ہوا۔ وہ کئی گھنٹوں سے پرماتما کی پوجا کر رہا تھا۔ لیکن فقیر نے آکر اس کا دھیان پوجا سے ہٹا دیا۔ تم کون ہو اور اس کڑکتی دھوپ میں یہاں کیا کرنے آئے ہو؟ پجاری نے غصہ سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اندھے فقیر نے اپنی بے نور آنکھوں کو آسمان کی جانب اٹھایا اور پسینہ کی بے شمار ننھی بوندیں اسکی پیشانی پر چمکتی ہوئی نظر آئیں مہاراج میں دوپہر کاٹنے کے لئے کوئی پناہ تلاش کر رہا ہوں،

پجاری نے فقیر کی لاٹھی کو زور سے جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔ جاؤ جاؤ پرماتما کے گھر میں تم جیسے آوارہ گرد لوگوں کے لئے کوئی جگہہ نہیں "

اندھا فقیر چلا گیا۔ لیکن پجاری نے جوں ہی آنکھیں بند کیں فضا میں ایک نفرت سے لبریز قہقہہ گونج اٹھا "اے انسان خدا غریبوں کے دل میں رہتا ہے"

اعزازی عدالتیں ختم کر دیگئیں

ہردوئی - ۲۲- اکتوبر - اعزازی نائب کلکٹر کے اختیارات جو میسرز سلطان احمد - اعزاز رسول اور اشفاق حسین کو دیدیے گئے تھے ۳۰ ستمبر کو ختم ہو گئے - اور دوبارہ جاری نہیں ہوئے۔ اس لیے عدالتیں ختم کر دی گئی ہیں۔ ہردوئی کے آنریری اسپشل مجسٹریٹ مسٹر رام ناتھ سریواستو نے استعفےٰ دیدیا ہے۔

عالم نسواں

جنوبی افریقہ کی ایک بہادر عورت

(از نیلکان ہیرو مل)

اس وقت جنوبی افریقہ میں جو ستیہ آگرہ تحریک چل رہی ہے۔ اس میں ایک بہادر مہلا کا نام خاص طور پر لیا جا سکتا ہے۔ اس کا نام کیس بال گو ہے اور وہ بہت شایستہ عورت ہے۔ یہ ڈاکٹر بھی ہیں اور بہت بڑی پریکٹس کی مالک ہیں۔ ڈربن میں رہتی ہیں۔ یہ بہت دلیر اور جری محب وطن خاتون ہیں۔ جون کے آخری ہفتہ میں جب پہلا ستیہ گرہی جتھہ ہندوستانیوں کا روانہ ہوا تو اسکی لیڈر ڈاکٹر گونام ہی تھیں۔ وہ گرفتار ہو گئیں۔ مقدمہ کرنیوالے حاکم کے سامنے انھوں نے بڑی جرات کا ثبوت دیا انھوں نے کہا کہ نسل اور رنگ کا امتیاز جبتک قائم ہے دنیا جہنم کا دوسرا نام رہے گا۔ جنوبی افریقہ میں آباد ہندوستانی اس قانون کو توڑنا چاہتے ہیں جو انسان انسان کے درمیان رنگ و نسل کا فرق جائز رکھتا ہے۔ مجسٹریٹ ایک یہودی تھا۔ مسٹر آئی۔ آئی۔ کوہن وہ اس ہندوستانی "جان آف آرک" کی پر جوش تقریر سنتا رہا۔ آخر کار اسے اپنے قانون کا پاس کرنا پڑا اور ڈاکٹر گونام کو چھ ماہ قید کی سزا دیدی گئی۔ یہ سزا با مشقت تھی۔ ڈاکٹر گونام نے اس سزا کا مسکرا کر خیر مقدم کیا اور اب وہ جیل میں ہیں۔

اس وقت وہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں میں سب سے تیز بولنے والی، نہایت سمجھدار اور دانش نواز مقرر ہیں۔ ان کا خاندان نیٹال میں دو نسلوں سے آباد ہے اور سارا خاندان محب وطن رہا ہے۔ اس کے والد مسٹر آر۔ کے۔ نائیڈو تھے اور وہ نیٹال انڈین کانگرس کے صدر تھے۔ سات سال کی عمر ہی میں اس لڑکی نے عجیب و غریب سیاسی سوالات اپنے والد سے کرنے شروع کر دیے تھے۔ اس کے والد اسے جہاں تک ہو سکتا تھا سارے سوالوں کا معقول جواب دیدیا کرتے تھے۔ اس طرح اس لڑکی کی سیاسی تربیت ہوئی پھر ڈربن میں سکولی تعلیم ہوئی۔

غریبوں کی سیوا کے خیال سے اس نے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی اور اس غرض سے یونیورسٹی گلاسکو اور ایڈنبرا اور ڈبلن سے سرجری کی بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کیں۔ چھ سال تک وہ انگلستان اور آئرلینڈ میں رہکر ڈاکٹری اور سرجری کی تعلیم و تجربہ حاصل کرتی رہیں۔ جنوبی افریقہ اور ہندوستان کے سیاسی مسائل پر سٹیج پر بولنے کے علاوہ یوروپ کے اکثر رسالوں اور اخباروں میں دھواں دھار مضامین بھی لکھتی رہیں۔ ان سرگرمیوں نے انگلستان میں بھی اس کے مداح پیدا کر دیے تھے۔ پھر وہ اپنے موجودہ وطن افریقہ واپس آگئیں۔ یہاں پہونچکر اس نے ڈربن میں ڈاکٹری کی پریکٹس شروع کر دی۔ خدا نے شفا بھی دی ہے اور دولت و عزت دی مگر اس نے دولت حاصل کرنے کے لئے کبھی پریکٹس نہیں کی۔ بڑی بڑی ڈگریوں والے ڈاکٹروں کا بازار اس نے ٹھنڈا کر دیا۔ کیونکہ یہ نہایت قلیل فیس لیتی تھی اور غریبوں کا علاج مفت کر دیتی تھی۔ اس نے ڈاکٹری کا پیشہ روپیہ کمانے کے لئے تو سیکھا نہیں تھا وہ تو محض انسانی خدمت کے لئے ایسا کرنا چاہتی تھی۔ لوگوں میں اس کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کا یہ عالم ہوا کہ نیٹال انڈین کانگریس کا وائس پریسیڈنٹ بنا دیا۔

حکومت بنگال کا نیا اقدام

کلکتہ ۳۰۔ اکتو۔ آج حکومت بنگال کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ چھبیس اور اٹھائیس اکتوبر کے درمیان جو شہر میں واقع ہوئے ہیں اون کی بنیاد پر حکومت بنگال نے شمالی کلکتہ کے بتیس علاقوں پر اور جنوبی کلکتہ کے نو علاقوں پر مجموعی جرمانہ کرنے کا حکم صادر کیا ہے۔

نئی دھلی - ۳۰- اکتوبر - مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے آج وایسرائے سے ملاقات کی۔

بچوں کی دنیا

تندرستی کیلئے ہدایتیں

(از جناب ہربنس لعل مہرہ دہلوی)

(۱) کوئی بات اعتدال سے بڑھکر نہ کرو۔ خاص کر کھانے پینے میں تو بھول کر بھی زیادتی نہ ہونے دو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ہاضمہ خراب ہو کر بہت سی بیماریوں کا باعث ہو جاتا ہے۔

(۲) ایسی چیزیں کھاؤ جو اعلیٰ درجہ کی پرورش کرنیوالی ہوں جیسے گھی - دودھ - پھل وغیرہ -

(۳) سادہ کھانے سے صحت ہمیشہ اچھی رہتی ہے

(۴) نقصان دہ چیزیں ہرگز نہ کھاؤ -

(۵) اپنے معدہ کو مصیبت سے بچانے کے لئے دانت صاف رکھو۔

(۶) کھانا خوب چبا چبا کر کھاؤ تاکہ معدے کو دانتوں کا کام نہ کرنا پڑے -

(۷) بھوک سے ذرا کم کھانے کی عادت ڈالو -

(۸) اپنے دوستوں میں عزت بڑھانے اور تندرستی کو قائم رکھنے کے لئے ہر روز غسل کیا کرو۔ گندے اور میلے شخص کو کوئی پاس بٹھانا پسند نہیں کرتا۔

(۹) اپنے دماغ کو آرام دینے کے لئے وقت پر سو جاؤ اور علی الصباح سورج نکلنے سے پیشتر اٹھو -

(۱۰) کسی قسم کی باقاعدہ میدانی ورزش کیا کرو۔ مگر اتنی جو تمھاری طاقت کے موافق ہو -

(۱۱) کام سے محبت اور بیکاری سے نفرت رکھو۔ سست اور کاہل شخص کی صحت ہمیشہ خراب رہتی ہے۔

(۱۲) فکر اور تردد کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دو۔ ہمیشہ خوش رہو۔ خوش رہنے سے انسان تندرست رہتا ہے۔

حیدر آباد اسمبلی کے انتخابات

حیدر آباد (دکن) ۲۹- اکتوبر - نئے قانون کے مطابق ممالک محروسہ نظام میں جو حیدر آباد لیجسلیٹو اسمبلی بنائی جائیگی اس کے ۷۶ ممبروں کے انتخاب کے لیے تقریباً تین لاکھ آدمی ووٹ دینگے یہ انتخابات ۱۹- دسمبر کو ہوں گے -

اس اسمبلی میں کل ۱۳۲ نشستیں ہوں گی جنمیں ۴۳ کو نامزد کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ ایگزیکیوٹیو کونسل کے تیرہ ممبروں اور تین اور ممبروں کو نظام حیدر آباد اپنے صرف خاص (نظام کی ذاتی ملکیت) کی طرف سے نامزد کریں گے -

دوبارہ غور کیے ہوئے پروگرام کے ماتحت اب انتخابی درخواستیں بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۴ نومبر ہے۔

پردۂ فلم

"جیون یاترا"

راج کمل کلا مندر کا نیا شاہکار "جیون یاترا" جسے ڈائرکٹر دنانک نے تیار کیا ہے۔ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اداکاروں میں مس نین تارا (نیا چہرہ) شانتا رن پرتیما دیوکا یعقوب - بابو - راؤ پندارکر - وکیشت - جانکی داس اور چندر کانت کے نام نمایاں ہیں - یہ پہلی مزاحیہ فلم ہے - جو راج کمل کا معیار پیش کر رہا ہے -

"نرگس"

فیمس پکچرس لمیٹیڈ کی پہلی رومانی پیشکش "نرگس" جسے "نئی کہانی" اور "چاند" کے مشہور ہدایت کار - ڈی - ڈی - کیشپ نے تیار کیا ہے، ریلیز کے لیے تیار ہے۔ اس میں نرگس - رحمان - ڈیوڈ - الکا - اچرکر - پرتیما دیوی - امیر کرناٹکی - بے بی - تبسم اور شاہنواز اداکار ہیں - فلم جلد ہی نیشنل فنانس آف انڈیا لمیٹیڈ کی معرفت نمائش کے لیے پیش کر دی جائیگی -

"انمول گھڑی"

نور جہاں - ثریا اور سریندر تین فلمی ستارے نہ معلوم "انمول گھڑی" میں کیا غضب ڈھائیں گے - سننے میں آیا ہے کہ عجب قسم کی کہانی ہے - جس کے سننے سے آشکار ہوتا ہے یہ نیا تخیل ہندوستانی دماغ کا بہترین نمونہ ہے - اس کو ڈاکٹر محبوب نے فلمایا ہے - موسیقی کے ذمہ دار نوشاد علی ہیں مکالمے آغا جانی کاشمیری نے لکھے ہیں - فوٹو گرافی فریدن ایرانی جس کو ہندوستان کا جادوگر کہا جاتا ہے نے کی ہے -

ووٹ ۱۶ سے ۱۹ - نومبر تک ڈالے جائیں گے اور رائے شماری ۲۳ - نومبر کو ہوگی -

مزرعوں میں کام کرنیوالے مزدور

ہندوستان میں چائے - قہوہ اور ربڑ کے مزرعوں کا کل رقبہ ۱۱۹۱۷۸۰ ایکڑ ہے اور ان میں کل ۱۰۱۴۶۱ مزدور کام کرتے ہیں - کچھ عرصہ میں ان مزدوروں کے متعلق ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی - جس نے اپنی رپورٹ میں مزدوروں کے رہن سہن کے حالات کو بہتر بنانے کے متعلق بعض معین تجاویز پیش کی ہیں -

عارضی حکومت کے لیگی وزیروں کا جلسہ

نئی دہلی - ۲۹ - اکتوبر - مسٹر لیاقت علی خاں کی قیام گاہ پر آج صبح عارضی حکومت کے لیگی وزیروں کا تین گھنٹے تک جلسہ ہوتا رہا -

اقوالِ زریں

دولتمند دولت کو روح سمجھتے ہیں۔ عیش پرست عیش کو زندگی کی روح بتاتے ہیں۔ لیکن زندگی کی روح بتاتے ہیں۔ لیکن زندگی کی روح ضمیر کی وہ آواز ہے جو انسان کو ہمیشہ سچائی کی طرف مخاطب کرتی ہے۔ مگر جب انسان اس کی آواز کی طرف رخ نہیں کرتا تو اسکی زندگی کی روح مرجاتی ہے۔

ہمارے خیالات بلند رہنے چاہئیں۔ ہمارے خیالات آزاد ہیں۔ وہ کبھی مقید نہیں ہوسکتے۔

اُمید خواہشات کی پرورش کرتی ہے۔ اگر انسان چاہے تو اپنی ناکامیابی سے بھی کچھ کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔

عقل کی درماندگی کے اعتراف میں انسان کی عظمت پوشیدہ ہے۔

بہت کم لوگ منزل مقصود پر پہونچتے ہیں۔ لیکن جو شخص ایمانداری سے اپنے فرائض کو ادا کرتا ہوا اپنی زندگی کا سفر طے کررہا ہے اسے کبھی دکھ نہیں ہوتا۔

عقل سلیم کا مالک وہ انسان ہے جو اپنے دل میں پیدا ہونیوالی تمام امنگوں اور خواہشوں پر قابو رکھتا ہو۔

اگر خدا نے تجھے آقا بنایا ہے تو کبھی کبھی اندھا اور کبھی بہرا بن جایا کرو۔

موجِ تبسم

زن مرید:- میری بیوی کہیں فرار ہوگئی۔
پولیس انسپکٹر:- کب؟
زن مرید:- پندرہ دن ہوئے۔
پولیس انسپکٹر:- تم نے ابتک رپورٹ کیوں نہیں کی؟
زن مرید:- مجھے اپنی بیوی کی شکایت کرنے خوف معلوم ہوتا ہے۔

مہر:- بھیا نیاز تو آپاجی کی موت پر بھی نہیں آئے۔
حق:- ان کا تار آیا ہے کہ آدمی کم ہونے کی وجہ سے ان کو چھٹی نہیں ملی۔
مہر:- خالہ شمشاد کی موت پر بھی تو انھوں نے یہی لکھا تھا۔
حق:- ہاں بھائی اس وقت بھی یہی حالت ہوگی۔
مہر:- بھیا خدا بھی بڑا ظالم ہے جو بغیر افسروں سے صلاح کیے جان لیتا ہے۔

منجم:- مجھے ستاروں کی رفتار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نوجوان اور خوبصورت عورت تمہارے شوہر کا پیچھا کررہی ہے۔
خاتون:- یہ تو کوئی فکر کی بات نہیں ہے وہ بہت جلد تھک جائیگی۔ کیونکہ میرا شوہر پوسٹمین ہے۔

"کیا آپ پُرانی چیزیں خریدتے ہیں؟"
"ہاں!" —— "تو میرے پاس نپولین کے عہد کا ایک نایاب ٹائپ رائٹر ہے۔"
مگر نپولین کے عہد میں ٹائپ رائٹر ایجاد کب ہوا تھا۔ اسلئے تو نایاب ہے

زرعی تحقیقاتی ادارے کے صدر

نئی دہلی۔ ۳۰۔ اکتوبر۔ سردار تارسنگھ کو ہندوستانی زرعی تحقیقاتی ادارے کا مستقل صدر مقرر کیا گیا ہے۔ پہلے اس کونسل کا نام شاہی زرعی تحقیقاتی ادارہ تھا۔

دلچسپ معلومات

معلومات

دنیا میں سب مقبروں سے بڑا مقبرہ تاج محل ہے جس کے بنانے پر تین کروڑ روپیہ خرچ ہوا تھا۔
(۲) دنیا میں سب سے بڑی لائبریری پیرس میں ہے جس میں ایک ارب کتابیں ہیں۔
(۳) دنیا کا سب سے بڑا شہر "لندن" ہے۔ جس کی آبادی:- ۸۲۴۲۷۱۲۳ ہے۔
(۴) دنیا میں سب سے بڑی عمارت نیویارک میں ہے۔ جو ۱۲۵۰ فٹ اونچا ہے۔
(۵) دنیا میں سب سے اونچا پہلو کوہ ہمالیہ ہے جو سطح سمندر سے ۲۹۱۴۱ فٹ اونچا ہے۔
(۶) ٹے برج سب سے بڑا پل ہے جس کی لمبائی ۲ میل ہے۔
(۷) بحرالکاہل سب سے بڑا سمندر ہے اس کا رقبہ ۶۸۶۰۰۰ ۶۹ مربع میل ہے۔

لیگ نے عارضی حکومت میں شرکت کیوں کی

مسٹر جناح اور والسرائے کی خط و کتابت

نئی دہلی۔ ۲۸۔ اکتوبر۔ مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایم۔ اے جناح اور والیسرائے کی حال گفت وشنید کے دوران خط وکتابت مسٹر جناح نے آج شایع کردی ہے:۔

مسٹر جناح کا خط والیسرائے کے نام

(مورخہ۔ ۲۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

ڈیر لارڈ ویول۔ ہماری دوسری اکتوبر کی ملاقات میں طے پایا تھا کہ میں آپ کے غور وخوض اور جواب کے لیے آپ کے پاس ان تجاویز کو بھیجوں جن پر ہم نے گفت وشنید کی ہے۔ اس لیے میں آپ کو اپنی تیار کی ہوئی تجویزیں بھیج رہا ہوں۔

آپ کا مخلص۔ دستخط۔ ایم۔ اے۔ جناح۔

منسلکہ۔

۱۔ اگزیکیوٹیو کونسل کے ممبروں کی مجموعی تعداد ۱۴ ہو

۲۔ ہریجن نمایندے کو ملا کر کانگریس کے نامزد کردہ چھ ممبر۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلم لیگ ہریجن نمایندے کے انتخاب سے متفق ہے یا اسکی تائید کرتی ہے۔ اسکی آخری ذمہ داری گورنر جنرل اور والیسرائے پر ہے۔

۳۔ اپنے کوٹہ کے باقی پانچ ممبروں میں اپنی مرضی کے مطابق ایک مسلمان نہ شامل کرے۔

۴۔ **تحفظ** یہ ایک دستور بنا دیا جائے کہ اگر کسی بڑے فرقہ وارانہ مسئلے سے ہندوؤں یا مسلمانوں کی اکثریت کو اختلاف ہو تو اس پر کوئی فیصلہ نہ کیا جائے

۵۔ متحدہ اقوام کی کانفرنس کی طرح دونوں بڑے فرقوں کے ساتھ انصاف کو مدنظر رکھ کر متبادل یا باری باری صدر بنایا جائے۔

۶۔ اقلیت یعنی سکھ، ہندوستانی عیسائی اور پارسی نمایندوں کے انتخاب میں مسلم لیگ سے مشورہ نہیں لیا گیا تھا۔ اس لئے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ لیگ اس انتخاب کی تائید کرتی ہے۔ بلکہ اگر مستقبل میں موت یا کسی اور وجہ سے کوئی جگہہ خالی ہو تو ان اقلیتوں کے نمایندوں کا انتخاب دو بڑی جماعتوں یعنی کانگرس اور لیگ سے مشورے کے بعد کیا جائے۔

۷۔ **محکموں کی تقسیم** — دو بڑی جماعتوں یعنی کانگرس اور لیگ کے درمیان اہم ترین محکمے برابر تقسیم کیے جائیں

۸۔ مذکورہ بالا انتظام میں اس وقت تک کوئی تبدیلی یا ترمیم نہ کی جائے جبتک دونوں بڑی جماعتیں یعنی کانگریس اور مسلم لیگ متفق نہ ہوں۔

۹۔ طویل میعاد تجاویز کے متعلق سمجھوتہ کا سوال اس وقت تک نہ اوٹھایا جائے جبتک بہتر اور زیادہ خوشگوار فضا نہ پیدا ہوجائے۔ مذکورہ بالا نکات پر سمجھوتہ نہ ہوجائے۔ اور عارضی حکومت کی تشکیل از سرنو نہ ہوجائے۔

والیسرائے کا خط مسٹر جناح کے نام

مورخہ۔ ۴۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء

ڈیر مسٹر جناح۔

آپ کے کل والے خط کا شکریہ آپ کے نو نکات کے حسب ذیل جوابات ہیں:۔

۱۔ منظور۔

۲۔ جو آپ نے کہا ہے اس پر میں نے غور کیا اور میں اس بات سے متفق ہوں کہ ذمہ داری ایک ہے۔

۳۔ میں اس کے منظور کرنے سے معذور ہوں۔ ہر پارٹی کو اپنے نمایندے نامزد کرنے کی قطعی آزادی ہونی چاہیئے۔

۴۔ مخلوط حکومت میں یہ ناممکن ہے کہ پالیسی کے اہم معاملات کو اس حالت میں طے کیا جاسکے جبکہ دو بڑی جماعتوں میں سے ایک جماعت اس رویہ کے سختی سے مخالف ہو۔

میں اور میرے موجودہ ساتھی اس بات پر متفق ہیں کہ کابینہ میں بڑے فرقہ وارانہ مسائل کو ووٹ کے ذریعہ طے کیا جائے۔ ایسا کرنا انتہائی خطرناک ہوگا عارضی حکومت کے وقار اور کارکردگی کا دار و مدار محض اس بات پر ہے کہ تنازعات کو دوستانہ طور پر آپس میں کابینہ کے جلسہ کے پہلے ہی کرلیا جائے مخلوط حکومت تو باہمی افہام وتفہیم ہی سے چل سکتی ہے ورنہ اس کا چلنا ناممکن ہے۔

۵۔ متبادل یا یکے بادیگرے نائب صدر کی تجویز میں عملی دشواریاں پیش آئیں گی۔ اس لیے میں اسے مناسب نہیں سمجھتا۔ جب کبھی والیسرائے اور نائب صدر موجود نہ ہوں تو میں جلسہ کی صدارت کے لیے کسی مسلم لیگی ممبر کی نامزدگی کا انتظام کردوں گا۔

۶۔ میں کابینہ کی رابطہ کمیٹی کے نائب صدر کی نامزدگی بھی کروں گا جو ایک بہت اہم عہدہ ہے۔ میں اس کمیٹی کا چیرمین ہوں اور ابتک تقریباً ہمیشہ میں ہی صدارت کرتا رہا ہوں۔ لیکن آیندہ اب میں مخصوص موقعوں پر ہی صدارت کروں گا۔

۷۔ میں اس بات سے متفق ہوں کہ ان تین نشستوں میں سے کسی جگہہ کے خالی ہونے کی صورت میں دونوں پارٹیوں کے مشورہ سے خالی جگہہ پُر کی جائے گی۔ موجودہ حالات میں کابینہ کے تمام محکمہ کافی اہم ہیں، اب یہ اپنی اپنی رائے ہے کہ کون سب سے اہم ہے۔

۸۔ میں متفق ہوں۔

اسی کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کو بھی اہم محکموں میں حصہ سے محروم نہیں کیا جاسکتا اور یہ بہتر ہوگا کہ مسٹر جگجیون رام محکمہ محنت کے ممبر رہیں۔ لیکن اس کے بعد تمام اہم محکمہ کانگریس اور لیگ میں برابر برابر تقسیم ہونا چاہیئے تفصیلات گفت وشنید کے ذریعہ طے کی جاسکتی ہے۔

۹۔ چونکہ کابینہ میں شرکت کی بنیاد ۱۶۔ مئی والے بیان کی منظوری ہے۔ اس لیے میں خیال کرتا ہوں کہ لیگ کونسل کا ایک جلسہ جلد ہی بمبئی والی قرارداد پر نظرثانی کیلیے بلایا جائے گا۔ آپ کا مخلص ویول

والیسرائے کا خط مسٹر جناح کے نام

مورخہ۔ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء

ڈیر مسٹر جناح۔ آج شام کو جو آپ سے کہا ہے اس کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ مسلم لیگ کو اختیار ہے کہ کابینہ کی نشستوں کے لیے اپنے کوٹہ میں جس شخص کو چاہیں وہ نامزد کرے۔ اگرچہ جو کوئی بھی تجویز کیا جائے اُس شخص کے تقرر سے پہلے مری اور ملک معظم کی منظوری ہوگی۔

۲۔ جب مسلم لیگ اور کانگریس دونوں سے نام پہونچ جا بینگے تب محکموں کے متعلق گفتگو کرنے کا ارادہ ہے۔

آپ کا مخلص۔ ویول

مسٹر جناح کا خط والیسرائے کے نام

مورخہ۔ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء

ڈیر لارڈ ویول! کل ہند مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے کل مسئلہ پر پوری طرح غور کرلیا ہے اور اب مجھے یہ بیان کرنیکا اختیار دیا گیا ہے کہ عارضی حکومت کی اسکیم اور بنیاد کو وہ منظور نہیں کرتے جس کے قائم کرنیکا فیصلہ آپ شاید ملک معظم کی حکومت کی منظوری کے بعد کرچکے ہیں۔ اس وجہ سے کمیٹی آپ کے فیصلہ سے متفق نہیں اور جو انتظامات آپ کرچکے ہیں اُن پر رضامند نہیں ہوسکتی ہے۔

ہمارا خیال ہے اور ہم اس پر مصر ہیں کہ اس فیصلہ کو عائد کرنا ۸۔ اگست ۱۹۴۶ء کے بیان کے منافی ہے۔ آپ کے فیصلہ کے مطابق ہمیں حق حاصل ہے کہ مسلم لیگ کی جانب سے پانچ ممبروں کو اگزیکیٹو کونسل میں نامزد کریں۔ میری کمیٹی مختلف اسباب کی بنا پر اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ مرکزی حکومت کا سارا نظم ونسق کانگریس کے سپرد کردینا مسلمانوں اور دوسرے فرقوں کے مفاد کے لیے ہلاکت کا باعث ہوگا۔ علاوہ ازیں آپ مجبور ہوں گے کہ اپنی عارضی حکومت میں اُن مسلمانوں کو لیں جو مسلم ہند میں کوئی عزت اور اثر نہیں رکھتے ہیں۔ جس کا انجام بہت سخت ہوگا۔ آخر میں بعض دوسرے اہم دلائل اور اسباب جو بالکل ظاہر ہیں اور اُن کے اظہار کی ضرورت نہیں اور بموجب آپ کی نشریہ تقریر مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۹۴۶ء اور میرے نام آپ کے دو خط جو ۴۔ اکتوبر اور ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو لکھے گئے ہیں جس میں وضاحت کی گئی ہے اور یقین دلایا گیا ہے انکی بناء پر مسلم لیگ کی جانب سے پانچ ممبروں کی نامزدگی کا ہمنے فیصلہ کیا ہے۔ (ایم اے جناح)

والیسرائے کا خط مسٹر جناح کے نام

مورخہ ۱۳ اکتوبر

ڈیر مسٹر جناح۔

آپ کے آج کے خط کا شکریہ، مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ مسلم لیگ نے عارضی حکومت میں شرکت کا فیصلہ کرلیا ہے۔ کیا آپ مجھے پانچ نمایندوں کے نام بھیجدینگے کیونکہ انھیں ملک معظم کی منظوری کیلیئے بھیجنا ہے۔ میں حکومت کی تشکیل از سر نو جلد سے جلد چاہتا ہوں۔ آپ نے کل وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے آج نام بھیجدینگے۔

آپ کا مخلص۔ ویول

مسٹر جناح کا خط والیسرائے کے نام۔ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء

ڈیر لارڈ ویول۔ آپ کے ۱۳۔ اکتوبر کے خط کا شکریہ جیسا کہ کل کی ملاقات میں طے پایا تھا۔ میں مسلم لیگ کے پانچ نمایندوں کے نام بھیج رہا ہوں۔

(۱) مسٹر لیاقت علی خاں آل انڈیا مسلم لیگ کے اعزازی سکریٹری ممبر مرکزی اسمبلی

(۲) مسٹر چندریگر ممبر بمبئی اسمبلی، بمبئی اسمبلی لیگ پارٹی کے لیڈر اور صدر بمبئی صوبائی لیگ۔

(۳) مسٹر عبدالرب نشتر۔ ایڈوکیٹ (سرحد) ممبر ورکنگ کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ، مجلس عمل اور کونسل

(۴) مسٹر غضنفر علی خاں ممبر پنجاب اسمبلی ممبر آل انڈیا مسلم لیگ کونسل، صوبہ مسلم لیگ کونسل اور پنجاب مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ممبر۔

(۵) مسٹر جوگیندر ناتھ منڈل ایڈووکیٹ (بنگال) موجودہ وزیر بنگال۔

آپکا مخلص۔ (ایم۔ اے۔ جناح)

والیسرائے کا خط۔ مورخہ ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء

ڈیر مسٹر جناح۔

۱۔ وہ محکمے جو میں لیگ کو عارضی حکومت میں پیش کرسکتا ہوں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) مالیات (۲) ڈاک اور ہوائی جہاز (۳) صحت (۴) قانون

میں آپکا مشکور ہوں گا اگر آپ مجھے یہ بتادیں کہ آپ ان محکموں کو لیگ ممبروں کے درمیان کس طرح تقسیم کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں۔

۲۔ میرا ارادہ ہے کہ میں آج رات اس کا اعلان کردوں اور کل نئے ممبر حلف وفاداری اُٹھالیں۔

آپ کا مخلص۔ ویول۔

مسٹر جناح کا خط۔ مورخہ۔ ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء

ڈیر لارڈ ویول

آپ کا خط مورخہ ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء مجھے ساڑھے ۵ بجے شام کو ملا جس میں آپ نے محکموں کی تقسیم کے بارے میں اپنے فیصلہ کا اظہار کیا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ میں اسے منصفانہ تقسیم نہیں سمجھتا لیکن ہم تمام باتوں کے دونوں پہلوؤں پر غور کرچکے ہیں اور آپ آخری فیصلہ کرچکے ہیں اسلیئے اب اس معاملہ کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں ہے مسلم لیگ کے نامزد کردہ اراکین میں محکموں کی تقسیم اس طرح کی جاسے۔

مالیات مسٹر لیاقت علیخاں۔ تجارت۔ مسٹر چندریگر ڈاک و تار۔ مسٹر عبدالرب نشتر۔ صحت مسٹر غضنفر علیخاں اور قانون۔ مسٹر جوگیندر ناتھ منڈل۔ آپکا مخلص (جناح)

حافظ محمد ابراہیم کا بیان

لکھنؤ ۔ ۲۲ ۔ اکتوبر ۔ نہر کی ہڑتال سے حکومت اور کسانوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا ۔ ان الفاظ کے ساتھ آنریبل حافظ محمد ابراہیم وزیر رسل و رسائل یو۔پی نے ایک پریس کانفرنس میں نہر کے ہڑتالیوں کے متعلق کہا کہ وہ ہڑتال غیر قانونی ہے ۔ ہڑتال سے کئی مرتبہ ان کے انجمن کے ذمہ داروں کو بلایا گیا کہ وہ اپنے مطالبات وغیرہ لائیں لیکن انھوں نے ان سے انکار کر دیا ۔ آپ نے کہا کہ ہڑتالی ایک سیاسی جماعت کے ہاتھوں کھیل رہے ہیں بہر حال وہ ہمارے دشمن نہیں بلکہ بھائی ہیں ۔ اگر وہ اپنی ہڑتال ختم کر کے اپنے معاملات پیش کریں تو ہم اس پر یقیناً ہمدردی سے غور کرینگے فی الحال تنخواہوں میں اضافہ کر دیا ہے اور پے کمیشن ۔ کے سامنے تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کا مسئلہ ہے ۔ آپ نے کہا کہ ہڑتالی کسی کارخانے کے ملازم نہیں بلکہ سرکاری ملازم ہیں اسلیے ان کی حیثیت مختلف ہے ۔ آپ نے کہا کہ کانگریس حکومت کے سامنے ہر خاص و عام کو آنیکی اجازت ہے ۔ آج بھی وقت ہے کہ وہ اپنے مطالبات لائیں اور ہڑتال ختم کر دیں ۔

ہریجنوں پر سے پابندیاں اُٹھالیجائیں

لکھنؤ ۔ دوشنبہ ۔ مسٹر وشوا ناتھ پرشاد ممبر اسمبلی کے اگلے جلسہ میں حکومت کی طرف سے ہریجنوں پر سے سماجی پابندیاں کو ہٹانے کے لیے ایک تجویز پیش کرنا چاہتے ہیں ۔ اس بل کی ایک نقل وزیر اعظم ۔ یو۔پی پنڈت گوبند بلبھ پنت کے پاس بھیجدی گئی ہے ۔

تجویز میں کہا گیا ہے ۔ کسی ہریجن کو صرف ہریجن ہونے کی وجہ سے کسی عہدہ کے ناقابل نہ سمجھنا چاہیئے ۔ نہ اسکو پبلک مقامات پر ہی جانے سے روکنا چاہیئے ۔ اس تجویز میں ایسا کرنیوالوں کے لیے تین ماہ کی قید یا جرمانہ کی سزا تجویز کی گئی ہے ۔

انڈونیشیا کو برآمد

اس وقت تک ہندوستان سے انڈونیشیا کو جوٹ کی بوریوں کی گیارہ ہزار گانٹھیں پچاس لاکھ گز سے کپڑا اور تین ہزار سائیکل کے ٹائر اور ٹیوب ہیں بھیجیں گئی ہیں ۔ ساتھ لاکھ گز کپڑا ۔ ۲۴۰۰۰ آلات زراعت اور ، ہزار سائیکل کے ٹائر اور ٹیوب ہیں اس ہفتہ انڈونیشیا جا رہی ہیں ۔ اس کے علاوہ تین ٹن والے ٹرک بھی بھی مہیا کئے جا رہے ہیں ۔

والیسرائے کی اپیل

نئی دہلی ۔ ۲۸ ۔ اکتوبر ۔ آج رات والیسرائے نے اپنی نشری تقریر سے کہا کہ اس وقت مجھے محض چند الفاظ آپ سے کہنے ہیں ۔ لیکن وہ ہندوستان کے اہم معاملات سے متعلق ہیں اور وہ میرے دل و ضمیر کی گہرائیوں سے نکلے ہیں ۔

سب سے پہلے تو میں یہ بات آپ کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں کہ مخلوط وزارت کے قیام سے ہندوستان آزادی کی راہ میں بہت آگے بڑھ گیا ہے ۔

اس موقعہ پر میری دلی خواہش ہے کہ حکومت کے تمام عناصر پورے اشتراک عمل کے ساتھ کام انجام دیں گے ۔ وہ نہ صرف ہندوستان کے موجودہ ضروری مسائل کو حل کر کامیابی کے ساتھ حل کریں گے بلکہ وہ ہندوستان کے آئندہ دستور کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کی پوری کوشش کریں گے ۔ تاکہ حکومت برطانیہ اختیارات کی منتقلی کی تکمیل کر سکے ۔

لیکن ہندوستان اپنی اعلیٰ منزل پر اس وقت تک نہیں پہونچ سکتا اور نہ وہ اہم کام انجام پا سکتے ہیں ۔ جو ہمارے سامنے ہیں جبتک کہ ہمارے دل و دماغ میں بے اعتمادی اور خوف و ہراس موجود ہے ہماری خواہش ہے کہ ہندوستان کا گوشہ گوشہ فرقہ وارانہ بے چینیوں سے پاک اور خوف و ہراس سے آزاد ہو جائے ۔

اس لیے میں اپنی جانب سے نیز اپنی حکومت کی جانب سے جو صدق دل سے اپیل کی تائید میں ہے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فرقہ وارانہ کشمکش جو زندگی کو تلخ اور ہندوستان کے نام پر دھبہ لگا رہی ہے اسے فوراً ختم کر دیا جائے گا ۔

ہمیں پچھلی نفرت ، صدمات اور الجھنوں پر نظر نہ ڈالنی چاہیئے ۔ بلکہ ہمیں اس آنیوالے آزاد اور طاقتور اور خوش حال ہندوستان پر نظر رکھنی چاہیئے ۔

مسز وجے لکشمی کی کامیابی

نئی دہلی ۔ ۲۸ ۔ اکتوبر ۔ ادارہ اقوام متحدہ کی اسٹیرنگ کمیٹی نے جنرل سمٹس کی اس تجویز کو نامنظور کر دیا کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے معاملہ کو آخری ایجنڈے سے خارج کر دیا جائے ۔ اس خبر کو معلوم کرنے کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو نے ادارہ اقوام متحدہ کے ہندوستانی وفد کو ذیل کا پیغام روانہ کیا ہے ۔

ہندوستانی وفد کو اسکی ابتدا کامیابی پر مبارکباد پورا ہندوستان ۔ ہندوستان کے وقار اور اس کے باہری ہندوستانی بھائی کے لئے جنگ کی کامیابی کا بے چینی سے منتظر ہے ۔

وہ روس ، یوکرین ، چین ، امریکہ ، فرانس اور شام کی تائید کا شکر گذار ہے ۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے مسز وجے لکشمی کو ذیل کا پیغام بھی روانہ کیا ہے ۔

مجھے تمہاری کامیابی قابل ستائش نمائندگی پر زوردار تقریر پر بڑی مسرت ہے ۔ تمہاری پوری تقریر اخبارات میں شائع ہوئی ہے اور یہاں کے لوگوں نے اسے بہت پسند کیا ہے ۔

فرقہ وارانہ فسادات کی مذمت

دہلی ۔ ۲۸ ۔ اکتوبر ۔ صوبہ دہلی کی جمعیتہ العلماء کی مجلس عاملہ کے جلسے میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے ۔ جس میں ملک کے فرقہ وارانہ فسادات کی مذمت کی گئی ۔ جنکی ہمت افزائی ملک کے شورش پسند عناصر صرف سیاسی مقاصد کیلیے کر رہے ہیں ۔ کمیٹی نے حکومت بنگال سے اپیل کی کہ وہ بنگال میں فسادات کی روک تھام کے لیے فوری کارروائی کرے ۔ جو دونوں فرقوں اور مادر وطن کے نام پر کلنک کا ٹیکہ لگا رہے ہیں ۔

ضبط شدہ زمینیں واپس

لکھنؤ ۔ ۲۵ ۔ اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی ایک قانون تیار کر رہی ہے ۔ جو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائیگا ۔ اسکی رو سے ۱۹۴۲ء کی تحریک میں جن لوگوں کی زمینیں ضبط کر لی گئیں ۔ واپس کر دی جائیں گی ۔

انٹریم گورنمنٹ کے محکموں کی تقسیم

نئی دہلی - ۲۶ - اکتوبر - عارضی حکومت کو ہر جماعت کا نمائندہ بنانے کی راہ میں جو رکاوٹ تھی وہ کل دور ہوگئی - والیسرائے ہاؤس سے کل شام ایک کمیونکے جاری ہوا کہ مسلم لیگ کے جو ممبر عارضی حکومت کے لیے چنے گئے ہیں - ان کے عہدے ہز ایکسلنسی گورنر جنرل نے اس طرح تقسیم کئے :-

مسٹر لیاقت علی خاں فائننس - مسٹر آئی - آئی - چندریگر کامرس - مسٹر عبدالرب نشتر کمیونیکیشنز (ڈاک اور ہوائی محکمہ) مسٹر غضنفر علی خاں صحت - مسٹر جوگندر ناتھ منڈل لیجسلیٹو -

دیگر محکموں میں تبدیلیاں اس طرح عمل میں آئی ہیں :-

ڈاکٹر جان متھائی انڈسٹریز اور سول سپلائز، مسٹر راجگوپال تعلیم اور آرٹس، مسٹر بھابھا ورکس، کانیں اور بجلی -

باقی عہدے بدستور سابق وزیروں کے پاس ہیں یعنی پنڈت جواہر لال نہرو، امور خارجہ کامن ویلتھ ریلیشنز سردار ولبھ بھائی پٹیل ہوم اور انفارمیشن اور براڈکاسٹنگ ڈاکٹر راجندر پرشاد خوراک و زراعت -
مسٹر آصف علی ٹرانسپورٹ ریلوے -
سردار بلدیو سنگھ ڈیفنس -
مسٹر جگجیون رام لیبر -

نئی دہلی - ۲۶ - اکتوبر - آج انٹریم گورنمنٹ کے پانچ نئے ممبروں نے حلف وفاداری اٹھایا -

والیسرائے ہاؤس میں جانے سے پہلے لیگی ممبروں نے مسٹر جناح سے دعائیں لیں - مسٹر جناح کے بنگلے اور والیسرائے ہاؤس کی سڑک پر دونوں طرف لیگیوں کا ہجوم تھا - حلف اٹھانے کے بعد پوری کیبنٹ کا اجلاس آدھ گھنٹے تک ہوا اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر لیاقت علیخاں نے والیسرائے سے کچھ دیر مشورہ کیا - پھر سردار پٹیل - مسٹر راجگوپال اور پنڈت نہرو والیسرائے سے ملے - نئے ممبر والیسرائے ہاؤس سے رخصت ہوکر سکریٹریٹ میں اپنے اپنے محکموں میں گئے اور وہاں کچھ وقت گزارا -

حکومت یو - پی کا پریس نوٹ

لکھنؤ - ۲۵ - اکتوبر - ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ یو - پی کے مختلف حصوں میں مون سون کے طوفانوں اور اپریل اور مئی ۱۹۴۶ء میں ربیع کی فصلوں پر بے موسم کی بارش کی وجہ سے ربیع کے بیجوں کی مانگ میں اضافہ ہوگیا ہے - حکومت حالات پر نظر کر رہی ہے اور وزرا اور پارلیمنٹری سکریٹریوں کے دوروں - سرکاری اور غیر سرکاری ذرائع کی خبروں سے حکومت کو بہت مدد ملی ہے - حکومت کے سامنے صوبائی مانگ کی مکمل تصویر ہے - حکومت کی طرف سے دوروں کے نتیجوں میں حکومت نے ۱۲ لاکھ من ربیع کے بیجوں کا انتظام کیا ہے - یہ انتظام محکمہ زراعت کی معرفت ہوا ہے - پانچ لاکھ من بیج کا انتظام غذائی محکمے کے ذریعہ ہوا ہے - یہ سترہ لاکھ من بیجوں کا ذخیرہ سرکاری گوداموں میں تمام صوبے کے لئے ایک مہینے کی خوراک ہے - اب ربیع کی فصلوں کے لیے بیجوں کا معقول انتظام ہوچکا ہے - حکومت کو امید ہے کہ جن لوگوں نے محنت کی ہے اور تعاون سے کام کیا ہے انھیں ان محنتوں کا صلہ ربیع کی بہترین فصلوں کی صورت میں ملے گا -

مسز پنڈت کی طرف سے روسی تائید کا خیر مقدم

نیویارک - ۲۹ - اکتوبر - مسز وجے لکشمی پنڈت نے روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹاف کی تقریر پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے متعلق ہم ان کی تقریر کا خیر مقدم کرتے ہیں - ان کی تقریر در اصل دو ملکوں کے درمیان خوشی تعلق اور دوستی کی علامت ہے" -

اسی دلیرانہ تقریر میں انھوں نے وہ سیاباتیں کہدی ہیں جن کو عام طور پر ہر شخص بیان کرتے ہوئے پس و پیش کرتا ہے - یہ تقریر اس قوم کی طرف سے کی گئی جسے خود اپنے اوپر اعتماد ہے -

کلکتہ - ۳۰ - اکتوبر - کلکتہ کے فسادات کے تحقیقاتی کمیشن کی آج دو ہفتے کے بعد پھر نشست ہوئی لیکن ۱۴ نومبر تک کیلئے ملتوی ہوگئی -

کلکتہ - ۳۱ - اکتوبر - آج سہ پہر کو ہز ایکسلنسی والیسرائے ہوائی جہاز پر دہلی سے کلکتہ پہونچ گئے ہیں - ہوائی اڈے پر ہز ایکسلنسی گورنر بنگال اور ہوائی اڈے کمانڈر مسٹر کیسن نے ان کا استقبال کیا -

پیرس - ۳۱ - اکتوبر - فرانس نے سرکاری طور پر آج اپنے نئے قانون کو منظور کرلیا جبکہ آج سہ پہر کو مسودہ میں قومی مہر لگادی گئی -

The SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سیفی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵ر — 5/-/-
ششماہی ۲ر۸ — 2/8/-
سہ ماہی ۱ر۸ — 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ر — -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۴۴ نمبر ۴۵ | کانپور شنبہ ۔ ۹ ۔ نومبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۔ ۱۴ ۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۵ ھ | Cawnpore. Saturday 9TH NOVE. 1946 | VOL 44 NO. 45

ادبیات

مشاعرہ دیوہ کی پانچ غزلیں

دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی کے مشاعرہ میں کانپور سے جناب مولانا سلیم ناطقی ۔ جناب وفا شاہجہانپوری جناب شارق ایرایانی ۔ جناب ندرت کانپوری ۔ اور جناب نواب عیاں حیدری شریک ہوئے تھے ان کی غزلیں درج ذیل ہیں ۔ امید ہے کہ ناظرین لطف اندوز ہوں گے ۔

((جناب مولانا سلیم ناطقی))

نمایاں ہو رہا ہے گلستاں سے
بہار آئی تھی پہلے بھی خزاں سے

محبت کر ڈ میں بدلا رہی ہے
وہ دل بہلا رہے تھے داستاں سے

ادھر آ ڈھونڈھنے والے ادھر آ
صدائیں آ رہی ہیں ہر مکاں سے

محبت واسطہ در واسطہ ہے
چمن میرا چمن ہے آشیاں سے

زمین و آسماں تھرا رہے ہیں
محبت مطمئن ہے امتحاں سے

بڑے کام آیا نظروں کا تبسم
میں کچھ کہنے کو تھا اپنی زباں سے

سلیم اک لذتِ عمرِ دو روزہ
ٹپک پڑتی ہے مرگِ ناگہاں سے

((جناب وفا شاہجہانپوری))

حریم شوق سے یا بزم جاں سے
تری آواز آتی ہے کہاں سے

محبت کی نظر کا پوچھنا کیا
حجابات اٹھ گئے ہیں درمیاں سے

میں خود منزل ہوں خود ہی حسن منزل
تعلق کیا ہے مجھکو کارواں سے

نہ سن اب تو مرے غم کا فسانہ
کہ تیرا ذکر شامل ہے یہاں سے

ترا جلوہ تو ہر شے میں ہے لیکن
تری نظریں کوئی لائے کہاں سے

خدا حافظ ہے رازِ حسن تیرا
کہ اب میں اٹھ رہا ہوں درمیاں سے

((جناب شارق ایرایانی))

بہاروں کی ہے رعنائی خزاں سے
ملا یہ درس شارق گلستاں سے

گذر جاتی ہے یہ کون و مکاں سے
وہ حیراں ہیں نگاہِ رازداں سے

کہاں پھر تو کہاں پھر یہ مناظر
چمن کی سیر کر لے آشیاں سے

خزاں کا حسن اسکے دل سے پوچھو
جو واقف ہو مذاق باغباں سے

زبانِ برق ہوگی اور توبہ
ذرا ٹکرائے میرے آشیاں سے

کوئی سجدہ نہیں شایانِ رحمت
ندامت ہے جبیں کو آستاں سے

جنوں ہے کامیاب جلوہ شارق
خرد ناکامیاب آتی ہے جہاں سے

((جناب ندرت کانپوری))

نہ لے کام اس قدر حسنِ بیاں سے
کہ ظاہر ہو تصنع داستاں سے

جبیں کو شورشِ سجدہ مبارک
پیام آنے لگے اوس آستاں سے

ترا غم ہے اگر اک مستقل غم
تو بہتر ہے نشاطِ دو جہاں سے

لئے ہوں اوں کو آغوشِ نظر میں
جو کوسوں دور تھے وہم و گماں سے

نظر، اسرارِ رنگ و بو کی حامل
زبان، ناآشنا شرح و بیاں سے

کششِ منزل کی کھینچے لے رہی ہے
بڑھا جاتا ہوں آگے کارواں سے

زمیں کا ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے
کہ حسن آزاد ہے قیدِ مکاں سے

قفس کی زندگی سے مطمئن ہوں
مجھے اب کیا تعلق آشیاں سے

خوشا ندرت تھا یہ ذوقِ شعر گوئی
کہ ہیں دلچسپیاں اردو زباں سے

دنیائے اسلام

مصر برطانیہ کی نئی تجویز منظور کریگا؟

قاہرہ ۔ ۲ ۔ نومبر ۔ اس ہفتہ کے آخر میں بارہ اراکین پر مشتمل مصر کے معاہدے کا وفد مصری وزیراعظم اسمٰعیل صدقی پاشا کے مشورہ پر غور کر رہا ہے ۔ جنھوں نے وفدی اخبار المصری " کی ایک خبر کے مطابق ان سے کہا کہ "موجودہ برطانی تجویز میں ترمیم کی کوشش بیکار ہے ۔ ہم اسے اور کچھ نہیں حاصل کر سکتے ۔

انھیں غالباً آیندہ سینچر تک فیصلہ کر لینا ہو گا کہ اپنے آزادی کے مطالبے کے مقابلہ میں انھیں برطانیہ کے معاہدے کی تجویز قبول کرنا چاہیئے یا نہیں ۔ کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ آیندہ جلسہ آخری اور فیصلہ کن ہو گا ۔

ایک ہفتہ کے التوا سے صرف سوچنے سمجھنے ہی کا وقت نہیں مل جائیگا بلکہ کل سے شروع ہونیوالی بیرم کی تعطیل میں فساد کا خطرہ بھی ہو جائیگا ۔ جب لوگوں کو جمع ہونے کا موقع آسانی سے مل سکے گا ۔

حفاظتی تدبیریں پہلے ہی سے کی جا چکی ہیں ۔ اس کے علاوہ اخباروں میں دو روز کی تعطیل اور یونیورسٹی کھلنے کی تاریخ میں التوا سے امن وامان قائم رہنے کی امید زیادہ ہو گئی ہے ۔

یہاں کے ایک دستکی آدمی نے کہا کہ حکومت سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کو یقین ہے کہ صدقی پاشا برطانی وزیر خارجہ مسٹر بیون سے لنڈن میں گفتگو کے بعد جو تجویز لائے ہیں وہ منظور کر لی جائے گی ۔ لیکن باقی تمام آدمیوں کو یقین ہے کہ یہ تجویز منظور نہ کی جائے گی ۔

مصر میں اعتدال پسندوں کی بھی ایک بڑی جماعت ہے ۔ جس کا خیال ہے کہ وزیراعظم کامیاب ہو جائیں گے ۔ ان اعتدال پسندوں کا خیال ہے کہ بارہ نمایندوں میں سے سات وزیراعظم کی حمایت کریں گے اور ایک یا دو کسی طرف نہ ہوں گے ۔

اعتراضات عام طور سے سوڈان کے شرائط کے سلسلے میں کئے جا رہے ہیں جو ابھی تک شایع نہیں کئے گئے ۔ نہ ابھی تک یہی معلوم ہو سکا کہ سوڈان کا مستقبل مصر کے ساتھ وابستہ ہو گا یا نہیں ۔

آزاد روزنامے " اخبار الیوم " نے لکھا ہے کہ یہ دور مصر کی تاریخ کا فیصلہ کن دور ہے ۔ یا تو ہمیں انقلاب کرنا ہوگا یا سمجھوتہ ہو جائے گا یا تو جو کچھ ہمارے لیڈر نہیں حاصل کر سکے ۔ اسے خود عوام حاصل کر لیں گے یا ہم معاہدے پر دستخط کر دیں گے ۔

اگر مصری قومی جذبات اور مطالبات کے ماتحت معاہدہ مسترد کر دیا گیا تو عام طور سے اندیشہ کیا جاتا ہے کہ ملک میں برطانیہ کے خلاف انتشار پھیل جائیگا ۔ جو ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کو قائم رکھنا چاہیگا اور مصر پورا معاملہ متحدہ اقوام کے ذریعہ زبردستی طے کرانا چاہے گا ۔

اسی کے ساتھ ہی ساتھ پورے ملک میں مظاہرے عام ہڑتالیں اور غیر ملکیوں کی مخالفت کی بھی لہر اٹھیگی ۔

خرطوم ۔ ۲ ۔ نومبر ۔ کل سوڈان اور مصر کے الحاق کے سلسلے میں امن وامان کے مقام پر جو مظاہرے کئے گئے تھے اس کے نتیجہ میں دو مخالف پارٹیوں میں لڑائی ہو گئی ۔ سولہ آدمی چاقوؤں سے زخمی ہوئے جنھیں اسپتال میں بھیجدیا ۔ سوڈان کے الحاق کے مخالفوں نے ایک کلب کا سامان تباہ کر دیا جو مصری عناصر کے حامیوں کا مقامی صدر دفتر سمجھا جاتا تھا ۔

((جناب نواب عیاں حیدری کانپوری))

پشیماں ہوں نگاہِ مہرباں سے
کرم بھی ہو رہے ہیں رائگاں سے

فریب غنچہ و گل دینے والے
نظر واقف ہے اسرار نہاں سے

مرا ہر گام ہے منزل در آغوش
مجھے کیا کام گرد کارواں سے

کرم کر اے نوید گل کرم کر
ابھی فرصت نہیں رنج خزاں سے

نہیں اب در خور برق و شرر بھی
قفس بہتر ہے ایسے آشیاں سے

مری ناکامیوں پر ہنسنے والے
گذرنا ہے تجھے بھی امتحاں سے

نظر آنے لگی اشکوں میں سرخی
یہ عنواں مل گیا اب داستاں سے

ترس کھا کر رہا کر دے جو صیاد
نگاہیں کیا ملیں گی آشیاں سے

عیاں اک داستاں نو نکالو
محبت کی پرانی داستاں سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار — کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ - ۹ - نومبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۵

لیڈران ملک کی مخلصانہ اپیلیں

کلکتہ - مشرقی بنگال اور بہار میں ہندو مسلم نام پر جو غیر انسانی افعال سرزد ہوئے ہیں اس کے متعلق ہمیں یقین ہے کہ وہ لوگ جو آج باہمی خونریزی کے جوش میں اندھے ہوگئے ہیں اپنے سیاہ اعمال کے ہولناک نتیجوں پر عنقریب آنکھیں کھولیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ ہندو مسلمانوں کو یقینی تباہی کے غار میں ڈھکیل رہے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو - سردار پٹیل - مسٹر لیاقت علی اور مسٹر عبدالرب نشتر نے ایک مشترکہ اپیل میں اہل ملک سے امن و امان کے ساتھ رہنے کی مخلصانہ اپیل کی ہے۔ یہ وزراء ہمارے فرمانروا نہیں بلکہ وہ کانگریس اور لیگ کے مسلمہ لیڈر ہیں۔ ہمارے خیال میں اپنے لیڈران کی اپیل کو نظر انداز کرنا گویا خود اپنے دلوں کی آواز کو نظر انداز کرنا ہوگا۔

یہ لیڈران اپنی اپیل میں فرماتے ہیں کہ:-

"حال میں بہت کچھ ہوا ہے جس سے ہندوستانیوں کے جذبۂ انسانیت کی تحقیر ہوئی ہے اور دوسروں کے سامنے ہمیں نادم ہونا پڑا ہے۔ ہمارے اختلافات کچھ بھی سہی ہم میں سے کسی کو ایسا فعل برداشت نہیں کرنا چاہیئے جس سے ہمارے بھائی انسانیت سے گذر کر درندے ہو جاتے ہیں۔ معیوب طریقوں سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوسکتا اور اس بنیاد پر آزادی کی کوئی عمارت کھڑی نہیں کرسکتے"

اپیل کے آخری حصہ میں کہا گیا ہے۔ کہ:-

"پڑوسی یا ساتھی شہری کے خلاف تشدد سے اور زیادہ پیمانہ پر جوابی تشدد پیدا ہوتا ہے اور سوشل اور شہری زندگی خشک ہوجاتی ہے۔ اس سے انسان پست ہوجاتا ہے۔ اس لیے ہم نہایت دیانتداری سے اپیل کرتے ہیں کہ یہ تشدد ختم کیا جائے اور امن کے طریقے بحال کیے جائیں"

گاندھی جی نے بہار کے لوگوں کے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ اگر بہار والوں نے اپنے موجودہ رویہ کو نہ بدلا تو میرا کم کھانا موں برت میں تبدیل ہو جائیگا۔ آگے چل کر گاندھی جی فرماتے ہیں۔ کہ اگر بہار میں یہ شورش جاری رہی تو تمام دنیا ہندوؤں کی مذمت کرے گی۔ بہاری ہندوؤں کا فرض ہے کہ وہ مسلم اقلیت کو بھائی سمجھیں اور ہندوؤں کی اکثریت اقلیت کی حفاظت کرے انھوں نے جو کچھ کیا ہے اپنے منصب کے خلاف کیا ہے۔ اور ہندوستان کو نیچے گرا دیا ہے"۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد اور مسٹر اچاریہ کرپلانی نے اپنی تقریروں میں بہار کے باشندوں سے جلد سے جلد امن و امان قایم کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ ظلم و تشدد کسی فرقہ کے لیے بھی بہتر نہیں لہذا عوام کا اولین فرض ہے کہ وہ فرقہ وارانہ تشدد کو ختم کردیں۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"اگر بہار کے ہندو اب بھی مسلمانوں کی جان کے خواہاں ہیں تو وہ سب سے پہلے مجھے مار ڈالیں"

مولانا حسین احمد صاحب مدنی اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ:-

"صوبہ بہار میں مسلمانوں پر جو قتل و غارت کا سیلاب امنڈ آیا ہے وہ حد درجہ افسوسناک اور قابل نفرت و ملامت ہے۔ مسلم اقلیت کے صوبہ میں یہ غنڈہ گردی اکثریت کے لیے شرمناک اور لائق ملامت ہے۔ نواکھالی کے واقعات کو بہانہ بنا کر دوسرے صوبوں کے لیے بے گناہ انسانوں پر قتل و غارت روا رکھنا شرافت اور انسانیت کے خلاف ہے"

بمبئی کے وزیر اعظم مسٹر بی۔ جی کھیر نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے ہندو مسلمانوں سے باہمی خونریزی ختم کرنے کے لیے موثر اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ۔ اگر کوئی ہندو ایسی جگہ جہاں وہ طاقتور ہے کسی مسلمان پر قاتلانہ وار کرتا ہے تو اس کے صاف یہ معنی ہیں کہ وہ کسی دوسری جگہ ہندوؤں کے لیے موت کا سامان پیدا کر رہا ہے۔ انتقام کا جذبہ اگرچہ فطری ہے۔ لیکن بہت برا ہے۔ انسانیت اور اخلاق کے بلند اصولوں کا تقاضا اس کے خلاف ہے۔ باہمی خونریزی انسانیت کے منافی ہے۔

ہم اہل ملک سے یہ پوری امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے لیڈروں کی اپیلوں پر لبیک کہیں گے اور خونریزی کو فوراً بند کرکے اپنے فرض کو ادا کریں گے۔

اخباروں کو حکومت کا انتباہ

لکھنؤ ۷- نومبر۔ آج حکومت یو۔ پی نے ایک پریس نوٹ جاری کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ایک عرصہ سے حکومت صوبہ میں فرقہ وارانہ کشیدگی اور اس کے متعلق پریس کا طرز عمل کا بغور مطالعہ کرتی رہی ہے۔ حکومت کو اس بات کا افسوس ہے کہ فسادات کی خبروں کے شایع کرنے میں بعض اخبارات نے بہت غیر سنجیدہ طریقہ اختیار کیا ہے اور ایسی مثالیں بھی دریافت ہوئی ہیں کہ سرخیاں جس میں خبروں کا مفہوم دیدیا جاتا ہے۔ ان کو نہایت اشتعال انگیز طریقہ پر لکھا جاتا ہے اور جس سے اکثر غلط بیانی بھی ہوتی ہے واقعات کو مسخ شدہ یا مبالغہ آمیز شکل میں پیش کیا جاتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ دہشت پیدا کرنیوالی تفصیلات کو شایع کیا جاتا ہے اور بحیثیت خبر کے ان کی کوئی قیمت بھی نہیں ہوتی۔ اس قسم کی رپورٹوں کی جدید ترین مثالیں نواکھالی اور بہار کے واقعات ہیں۔ حکومت اس قسم کے رجحانات کو جن کا مقصد سنسنی پیدا کرنا ہے یا فرقہ وارانہ اشتعال دلانا ہے اچھی نظر سے نہیں دیکھتی اب تک حکومت نے پریس کی آزادی کا احترام کیا ہے اور اپنے اس رویہ میں تبدیلی بھی ناپسند کرتی ہے لیکن حکومت کی یہ خواہش ضرور ہے کہ اس نے جو نرم پالیسی اختیار کی ہے اس کا غلط فائدہ نہ اٹھایا جائے اور اپنے

امریکی کانگریس کے انتخابات

نیویارک ۷- نومبر۔ پندرہ سال تک لگاتار طاقت سے محروم رہنے کے بعد آج پھر امریکی ری پبلکن پارٹی نے کانگریس کے دونوں ہاؤسوں میں اکثریت حاصل کرلی ہے۔ صدر ٹرومین کی مدت صدارت ابھی دو سال تک اور رہیگی۔ اس عرصہ میں آپ کو مخالف کانگریس سے واسطہ رہیگا۔ ان انتخابات نے ظاہر کردیا ہے کہ امریکہ کو ٹرومین کے طرز حکومت میں اعتماد نہیں رہا۔ اور ۱۹۴۸ء کے صدارتی انتخاب میں ری پبلکن لیڈر کے جیت کے امکانات روشن ہوگئے ہیں۔

سینیٹ مسٹر تھامس ای ڈوے دوبارہ نیویارک کے گورنر منتخب ہوگئے ہیں۔ اب آپ ۱۹۴۸ء میں صدارتی انتخاب لڑیں گے۔

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انتخابات کے نتیجہ کے بعد ڈیموکریٹک سینیٹر مسٹر فل برائٹ نے صدر ٹرومین مستعفی ہوجانے کا مشورہ دیا ہے۔ مسٹر فل برائٹ کا کہنا ہے کہ مسٹر ٹرومین کو چاہیئے کہ ایک ری پبلکن کو سکریٹری آف اسٹیٹ مقرر کرکے خود مستعفی ہوجائے۔ مستعفی ہوجانے پر ری پبلکن سکریٹری آف اسٹیٹ خود ہی صدر بن جائیگا۔ اور اس طرح صدر ٹرومین مخالف کانگریس کی چیرہ دستیوں سے بچ جائیں گے اس میں ہی امریکہ کا بھلا ہے۔

نیویارک ۸- نومبر۔ امریکہ میں الیکشن کے نتائج حسب ذیل ہیں:-

نمایندگان کا ہاؤس - ری پبلکن ۲۴۶ پہلے سے ۵۴ نشستیں مزید حاصل کی ہیں۔ ڈیموکریٹ ۱۸۶ پہلے سے ۵۳ نشستیں کھو بیٹھے۔

امریکن لیبر ۱ - دو نشستیں ابھی شبہ میں ہیں۔ کل سیٹوں کی تعداد ۴۳۵ ہے۔

سینیٹ میں - ری پبلکن منتخب شدہ - ۲۳ - ہولڈ اوور ۲۸ - پہلے کی نسبت ۱۲ مزید - ڈیموکریٹ منتخب شدہ - ۱۰ - ہولڈ اوور ۳۲ - پہلے کی نسبت ۱۱ کی کمی - تین سیٹوں کا معاملہ ابھی شبہ میں ہے۔ کل سیٹوں کی تعداد ۹۶ ہے۔

گورنرز - ری پبلکن منتخب شدہ - ۲۰ - پہلے کی نسبت دو مزید - ڈیموکریٹک منتخب شدہ - ۱۳ پہلے کی نسبت ۲ سیٹ کم ملی - ایک سیٹ کا مقابلہ ابھی شبہ میں ہے۔

اس الیکشن سے کانگریس میں نمایاں تبدیلی ہوجائیگی ری پبلکنوں کی اکثریت کے یہ معنی ہوں گے کہ ڈیموکریٹک اسپیکر کی جگہ ری پبلکن پارٹی کا اسپیکر بنے گا۔ اسی طرح تمام کمیٹیوں کے پریزیڈنٹ بھی ری پبلکن

آئینہ کانپور

پولیس کمیونک

مسٹر آر۔ ایس۔ اسٹیفنس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ۷- نومبر کو مندرجہ ذیل پولیس کمیونک شایع کیا ہے بہت سی افواہیں جو شہر میں پھیلی ہوئی ہیں اسکے متعلق میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ۶- اکتوبر کو تحصیل گھاٹمپور میں جو واقعہ ہوا ہے اس کے متعلق صحیح اطلاع پبلک کو دی جائے۔

گھاٹمپور کے فرقہ وارانہ تصادم کی جب اطلاع ملی تو ضلع کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس فوراً وہاں گئے اور وہاں پہونچ کر ان کو معلوم ہوا کہ خاص گھاٹمپور میں کوئی واقعہ نہیں ہوا بلکہ گھاٹمپور سے دس میل کے فاصلہ پر راوت پور نامی موضع میں یہ واقعہ ہوا ہے۔ کہ تین مسلمان دیہاتی جو کچھ مویشیوں کو لیے ہوئے کانپور آرہے تھے روک کر ان کے مویشیوں کو چھین لیا گیا اور جب ان تینوں مسلمانوں کے عزیز وہاں پہونچے تو ان کو خوب پیٹا گیا جن میں ایک مسلمان مر گیا۔ یہ واقعہ درج کرلیا گیا ہے اور پولیس اس قتل کی پوری تحقیقات کر رہی ہے۔

کانپور کی حالت

۷- نومبر ۷ بجے شام کو طلاق محل کے علاقے میں بجلی گھر کے پیچھے قرولی سے حملہ کرنے سے دو آدمی مجروح ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک۔ ایک مقامی کالج کا ڈرائنگ ماسٹر اور ایک کسی دوسرے کالج کا اسٹوڈنٹ ہے۔ جن کو فوراً ارسلا ہارس میں اسپتال پہونچا دیا گیا ہے۔ اسٹوڈنٹ معمولی اور ماسٹر صاحب زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔ لیکن کوئی خوف کی بات نہیں ہے اور صحت امید افزا ہے۔

اس واقعہ سے شہر میں سنسنی پیدا ہوگئی اور دوکانیں بند ہوگئیں۔ لیکن پولیس کے فوراً مکمل انتظامات کردینے کی وجہ سے کوئی دوسرا واقعہ نہیں ہوا اور دوسرے دن تمام کاروبار حسب معمول ہوتا رہا۔ اس حملہ کے سلسلے میں ۳ گرفتاریاں اور انتظامات کے طور پر خراب کیرکٹر کے لوگوں میں سے ۳۳ - آدمیوں کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔

۸- نومبر کا دن نہایت سکون سے گذرنے کے بعد رات کو دو آدمیوں کو چھری سے زخمی کیا گیا۔ ایک ان میں سے ہالسی روڈ اور دوسرا نئی سڑک پر زخمی ہوا ہے لیکن معمولی زخم آئے ہیں۔ ان دونوں کو اسپتال فوراً بھیجدیا گیا۔

اس موقع پر کوتوال شہر نے تقریباً ساری رات یہاں گذار کر تقریباً ۱۲- آدمی اس سلسلہ میں اور ۴۵ آدمی خراب کیرکٹر کے گرفتار کیے ہیں۔

پولیس کے انتظامات کو دیکھتے ہوئے۔ اہل شہر مطمئن ہیں اور حسب معمول دوکانیں کھل گئیں اور تمام کاروبار اور آمد و رفت جاری ہے۔

فسادی اور شری آدمیوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے پولیس انتہائی سخت کارروائیاں کر رہی ہے اور دفعہ ۵۱ تعزیرات ہند کے ماتحت کافی گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔

حکام بدامنی والے علاقوں میں سخت سے سخت کارروائیاں کرنیوالے ہیں اور اس پر بھی غور کر رہے ہیں کہ ان علاقوں پر مجموعی حیثیت سے جرمانہ لگایا جائے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر اپنے نفع و نقصان کو سمجھکر شہر میں امن و امان قائم رکھنے کی کوشش کریں گے۔

ہندو مسلم لیڈروں کی اپیل

۸- نومبر۔ کانگریس اور لیگ کے معتمد لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان میں تمام سیاسی جماعتوں کے نام اپیل کی ہے کہ وہ اس بات کی نگراں رہیں کہ ان کے علاقوں میں کسی قسم کا ناخوشگوار واقعہ نہ ہونے پائے۔ اپیل میں کہا گیا ہے "افواہوں نے شہر کے امن کو جو ہم سب کو عزیز ہے، خطرہ میں ڈالدیا ہے۔ اب تک جو افسوسناک حادثات ہوئے ہیں ہم ان پر اپنے دلی افسوس تک حادثے ہوئے ہیں۔ ہم ان پر اپنے دلی افسوس کا اظہار اور ان کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ غنڈوں کو تنبیہ کیا جاتا ہے کہ اگر ان کی یہ غنڈہ گردی جاری رہی تو پولیس کے حکام سخت کارروائی کرینگے پولیس کی کارروائی کو ہماری پوری تائید حاصل ہوگی اسلیے کہ شہر میں امن و سکون قایم رکھنا ہر شہری کا اولین فرض ہے۔ ہم نے تہیہ کرلیا ہے کہ ہر قیمت شہر میں امن برقرار رکھا جائے۔ اس سلسلہ میں اگر ہم کو اپنی جان پر بھی کھیل جانا پڑا تو بھی ہم اپنے فرض میں کوتاہی نہ کریں گے۔ عوام کی خدمت گذاروں کو یہ جاننا چاہیئے کہ امن کی برقراری ان کا سب سے پہلا فرض ہے جسے ان کو انتہائی دیانتداری سے ادا کرنا ہے۔

ہر علاقہ کی اکثریت کا فرض ہے کہ وہ اپنے محلوں کی اقلیت کا اعتماد حاصل کرلے۔

مالکان مکانات کو اطلاع

انجمن مالکان مکانات

کا ایک عام جلسہ ۱۱- نومبر ۱۹۴۶ء ۵½ بجے شام بمقام کیلاش مندر نزد شوالہ پراگ نراین منعقد ہوگا۔ انجمن کے ممبران کے نام فرداً فرداً دعوت نامہ جاری کیے گئے ہیں لیکن اگر کسی ممبر کے پاس غلطی سے کارڈ نہ پہونچے تو ان کو چاہیئے کہ اس نوٹس کو دعوت نامہ خیال کریں اور جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز ان مالک مکان حضرات سے جو انجمن کے ممبر نہیں ہیں۔ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ بھی وقت مقررہ پر تشریف لاکر انجمن کو مفید مشورے دیکر اس کی طاقت میں اضافہ کریں۔

آ۔ بی۔ باجپئی - سکریٹری

شیخ یوسف علی ایڈوکیٹ جوائنٹ سکریٹری

انجمن مالکان مکاں کانپور

آسٹریلین ڈیلیگیشن

۹- نومبر کو آسٹریلین ڈیلیگیشن کانپور آجائیگا اور یوروپین - ہندو اور مسلم چیمبروں کی طرف سے ۹- نومبر کو نے پانچ بجے شام کو گرین پارک میں لوگوں کو مدعو کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ ڈیلیگیشن سے تبادلہ خیالات کرسکیں۔

سبدِ گل

آپ نے عورتوں کے اغوا کے واقعات تو بہت سنے ہونگے لیکن ذیل میں مردوں کے اغوا کی جو داستانیں بیان کی جاتی ہیں آپ انھیں پڑھکر ضرور عش عش کر اٹھیں گے۔

پنجاب کے ایک شہر میں ایک پری جمال مس صاحبہ خوذ بناؤ سنگھار کرکے پورے انداز دلبری کا مظاہرہ کرتی ہوئی کالج جایا کرتی تھیں۔ مگر کالج میں آپ صرف تعلیم ہی حاصل نہیں کر رہی تھیں بلکہ دلوں کو مجروح کرنے کی مشق بھی کر رہی تھیں۔ چنانچہ کسی لڑکے کو آپ کے عشوہ گرانہ تبسم کی ادا گھائل کر چکی تھی تو کوئی آپ کے چشم مست کے کسی اشارے سے زخمی ہوچکا تھا۔ غرض آپ حسن و جمال کی ایک تیغ بے نیام بنی ہوئی تھیں۔

لیکن ایک دن آپ دلوں کا شکار کرتے کرتے خود بھی ایک البیلے کے تیر نظر کا شکار ہوکر رہ گئیں۔ یہ خوش حسینہ جب ایک لڑکے پر عاشق ہوئی تو اس نے اپنے منظور نظر پر ڈورے ڈالنے شروع کردیئے۔ مگر اس لذیذ جدوجہد میں اسے کامیابی نہ ہوئی تو اس نے اپنے دلپسند لڑکے کو اغوا کرنے کی ٹھان لی اور ایک دن آپ نے اس لڑکے کو ایک خط لکھکر بھیجا کہ یا تو تم میرے ساتھ اپنی مرضی سے بھاگ چلو کیونکہ میرے والدین تمھارے ساتھ میری شادی کرنیکو تیار نہیں نظر آتے ورنہ میں تم کو زبردستی اغوا کرونگی۔

لیکن صاحبزادی کا یہ خط اتفاق سے ان کے والدین کے ہاتھ میں آگیا۔ اب صاحبزادی کا کالج جانا اور لڑکوں کے دلوں کو اپنی ترچھی نظریا کے تیروں سے برمانے کا شغل چھوٹ گیا ہے اور آپ کو گھر میں بند رکھا جا رہا ہے تاکہ آپ کی دل پھینک بن کر لڑکوں کو اغوا کرنے کی علت چھوٹ جائے۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ جب ان مس صاحبہ کو آزاد دی جائیگی تو کہیں اور جال پھینکتے اور کسی اور لڑکے کو اغوا کرنے کی کوشش نہیں کریں گی۔

مگر یہ مس صاحبہ صرف اغوا کی کوشش کرکے رہ گئیں ایک دیوی جی تو یہ کام کر بھی گذریں۔ آپ بھی ایک کالج میں پڑھتی تھیں۔ اس محلہ میں جہاں آپ کا دولتکدہ تھا ایک نوجوان پر آپ ریجھ گئیں۔ اشاروں کنایوں سے جب آپ نے اپنے زخمی دل کی کہانی اس نوجوان تک پہونچائی تو وہ بھی آپ سے عشق لڑانے کے لیے تیار ہوگیا۔ مگر یہ عشقبازی ماں باپ سے چھپی نہ رہ سکی۔ ایک روز جب آپ اپنے یار کو ایک تربتر عشقیہ خط سپرد قرطاس فرما رہی تھیں تو ماں کمرے میں آن نکلی۔ اس نے وہ خط پکڑ لیا اور معاملے کو شوہر تک پہونچادیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی تعلیم و الیم سب ختم کردی گئی۔ اور آپکو نگرانی میں رکھا جانیلگا۔ تاکہ جلدی سے کوئی مناسب مرد تلاش کرکے آپ کو اس کے پلے باندھ دیا جائے

لیکن دیوی جی بھلا اس طرح محبت پر پابندی لگائے جانے کو کب گوارا کر سکتی تھیں۔ آپ ایک دن موقع پاکر گھر سے نکل بھاگیں، ماں کا بہت سا زیور ساتھ لے گئیں اور اپنے یار کو لیکر اس شہر سے فرار ہوگئیں۔ لیکن ان کے محبوب صرف ان کے مال اور ان کی تر و تازہ جوانی کے بھونرے بننے کو تیار رہے اس کے آگے انھوں نے ایک قدم بھی بڑھنا پسند نہیں کیا اور جب دیوی جی نے اس پر زور دیا کہ ہم سے شادی کرلو تو ایک دن وہ ان کو چھوڑ کر رفو چکر ہوگئے۔

گران پر یہ حسینہ کی داستان بہت ہی دلچسپ ہے جن کا خیال تھا کہ یوں معمولی طریقوں سے شادی کرنے میں کوئی مزہ نہیں۔ شادی تو عشق و محبت سے ہونی چاہیئے اور اگر مرد عورت اپنے اپنے گھروں سے بھاگ کر شادی کریں تو اور بھی بہتر ہے۔

چنانچہ آپ نے ایک نوجوان کو اس پر آمادہ کیا کہ تم مجھے بھگا لے چلو یا میرے ساتھ بھاگ چلو۔ نوجوان اس پر آمادہ ہوگیا تو اس نے کہا کہ تم اپنے ساتھ اپنے گھر سے بہت سا زر و مال لے کر چلو۔ یہ حسینہ اس پر راضی ہوگئیں خود فرار سے ایک دن قبل بہت سے زیورات وغیرہ اسنے

ادبِ لطیف

محبت

(از جناب احیت گگریجہ - دہلوی)

شام ہوچکی تھی۔ سورج ڈوب رہا تھا اور اس کا عکس تالاب کے پانی میں پڑ رہا تھا۔ دور مویشیوں کے گلے جنگل سے واپس آتے دکھائی دے رہے تھے اور ان کے گلے کی گھنٹیاں رات آنے کا گیت گا رہی تھیں۔

میں باغ میں تالاب کے نزدیک ایک بنچ پر بیٹھا ہوا اس نظارے سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ اچانک میری نظر ایک سراپا حسن و نزاکت کی موہنی تصویر پر پڑی جو گلاب کے پھول چن رہی تھی۔ اس نازنین کو دیکھکر میری سوئی ہوئی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو رہا تھا۔ میرے قدم خود بخود اس طرف اٹھنے لگے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ دل تڑپ کر پہلو سے نکل گیا ہو۔ حقیقت میں وہ خدا کی قدرتوں کا بہترین نمونہ تھی اس نے مجھے نزدیکھتے ہوئے ایک انگڑائی لی۔ میں نے چنے ہوئے پھول اس پر نچھاور کردیے۔ مجھے دیکھتے ہی اس کے گلابی رخساروں پر قندھاری انار کی سی سُرخی دوڑ گئی اور کچھ نہ کہتی ہوئی جھیتی چھپاتی میری آنکھوں سے اوجھل گئی۔ لیکن میری آنکھیں اسکی دید کی تلاش میں تھی۔ لیکن افسوس وہ وقت گذر چکا تھا۔ اب میں اپنے دل میں ایک ہلکا ہلکا سا درد محسوس کر رہا تھا۔ اسکی موہنی صورت بارہا آنکھوں کے سامنے رقص کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اب آٹھوں پہر کی دلسوزی ہے اور بس۔

اُف کس قدر رومان آفریں منظر تھا۔ اب بھی جب کبھی اس منظر کو یاد کرتا ہوں تو تڑپ اٹھتا ہوں شاید اسی کا نام محبّت ہے۔

---

۴ جائے گا۔ جس سے یہ اندیشہ ہے کہ ہالی وڈ کے فلم ساز ہندوستانی زبان میں فلمیں تیار کرنے لگیں گے اور اس ملک کی فلمی صنعت اس مقابلے میں پست ہوکر نقصان اٹھانے پر مجبور ہوجائے گی"۔

لیکن ہم ہندوستان کے فلم سازوں کو اس خطرے سے آگاہ کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ خواہ قومی حکومت ان کا بیرونی فلم سازوں سے کتنا ہی تحفظ کرے لیکن اگر وہ ایسی فلم تیار کرتے رہے جو افسانہ ڈائرکشن اور اداکاری کے اعتبار سے پست اور گھٹیا ہوں تو ہندوستان کو عوام بین طبقہ ان کی تصاویر کو فیل کرکے ان کو یہ کاروبار ختم کردینے پر مجبور کردے گا۔

ہندوستانی فلم سازوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندوستان میں فلمی صنعت کی ترقی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فلم ساز گھٹیا تصاویر تیار کرکے اپنی جیبیں بھریں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عوام کے لیے اعلیٰ معیار کی عمدہ سے عمدہ تصاویر تیار کریں۔

یو۔پی کے انسپکٹر جنرل کا قضیہ

لکھنؤ - ۱۳ - نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی میں انسپکٹر جنرل پولیس کا کانگریس کی وزارت کے ساتھ جو قضیہ چل رہا تھا وہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ یہ قضیہ ایک سرکلر کا شاخسانہ ہے جسمیں انسپکٹر جنرل نے جو ایک انگریز ہے اپنے ماتحتوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ وزیروں سے براہ راست خط و کتابت نہ کیا کریں مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر پولیس اس سرکلر کے بارے میں سخت رائے رکھتے ہیں اور دوسرے وزیر ان سے متفق ہیں۔ بنیاد یہ ہے کہ آیا پولیس پر وزارت کا کنٹرول مکمل ہے یا نہیں۔

دیں آئیں۔ لیکن جب آپ دوسرے دن اس مرد کو اغوا کرکے لے جانے کے لیے پہونچیں تو معلوم ہوا کہ وہ تو سب زیورات وغیرہ لے کر پہلے ہی سے چمپت ہوگیا ہے غرض آجکل لڑکیاں مردوں کو اغوا کرنے کے شوق میں اپنا بہت نقصان کر رہی ہیں۔

عالمِ نسواں

شادی کیسی؟

محبت؟ یا ماں باپ کی مرضی!

(از:- مس بانی رائے)

پریم اور محبت کی وجہ سے ہونیوالی شادیوں کے سلسلہ میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ مخالفت میں بھی اور موافقت میں بھی۔ جب ہم محبت کی شادیوں کے خلاف کچھ کہتے ہیں تو خواہ مخواہ اس کا مطلب صاف یہ نکلتا ہے کہ ماں باپ یا بزرگوں کی طرف سے طے شدہ شادیوں کی حمایت کرتے ہیں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ محبت کی شادی کچھ عجیب سا، اجنبی سا فقرہ ہے اور اس کا مطلب صاف طور پر کم لوگوں نے سمجھا ہے۔ مختصر طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ جس شادی کی بنیاد دونوں فریقوں (دولھا دلہن) کی آپس کی محبت اور پریم پر ہو اُسے معاشقہ کی شادی یا (LOVE MARRIAGE) کہتے ہیں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آدمی دراصل کس چیز کو پیار کرتا ہے؟ پریم کس سے؟ جس سے پریم کیا جاتا ہے آدمی اس میں کیا دیکھتا ہے، انسانی خوبیاں؟ شادی ہی کوئی اتنی دقت اوٹھاتا ہے، دلہن کیا دیکھتی ہے اول تو یہی کہنا مشکل ہے کہ اسے سب کچھ دیکھنے بھالنے کا پورا موقع ملتا بھی ہے یا نہیں، دلہن اگر پریم کرتی ہے تو تھوڑی بہت عقل تو محبت کے جذبہ کی نذر ہو جاتی ہے اور وہ کچھ بے وقوف سی ہو جاتی ہے۔ اور یہ قدرتی بات ہے۔ پھر خوبیاں پرکھی جائیں تو کیسے؟

محبت میں ایک خطرہ اور ہے اور وہ یہ کہ انسان کی نظریں رنگین عینک سے دیکھنے کی عادی ہو جاتی ہیں چارلس ڈکنس کے ناول "مارٹین شزل وٹ" میں جو قصہ ہے وہ اس موقع پر یاد آتا ہے۔ ایک بچاری عورت کسی پر فریفتہ ہو جاتی ہے اور اسے "جانباز" سمجھتی ہے۔ جس وقت وہ گرجا میں نکاح کے لیے پہونچتی ہے تو اسے یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ وہ یعنی دولھا تو بالکل لغو یعنی اُلّو قسم کا آدمی ہے اور اب تک اس نے جو کرتب دکھائے وہ محض کورٹ شپ کے کرتوت تھے وہ دانت پیس رہا تھا اور دل ہی دل میں کہہ رہا تھا۔ پیاری! مجھ سے میں شادی کرلوں اس کے بعد مزا معلوم ہوگا۔ اور مجھے پتہ چلے گا کہ آقا کون ہے اور کنیز و غلام کون؟

مطلب یہ ہے کہ ہر شخص بناوٹ اور تکلف کے سبب ہوتا کچھ ہے اور نظر آتا ہے کچھ، ہر شخص کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ہونیوالی بیوی پر خوب رعب جمایا جائے اور آہنی پنجہ کو مخملیں دستانہ میں چھپا کر رکھتا ہے محبت کی شادیوں کے بارے میں سب سے بڑا نقص یہی محسوس کیا جاتا ہے۔ اچھا تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم لوگ پچھلے زمانہ کی طرف لوٹ جائیں؟ یعنی ماں باپ کی طے شدہ شادیاں۔ کیا آپ طے شدہ شادیاں کرنا چاہتی ہیں؟ گھر پر بیٹھی رہیں، دن میں خواب دیکھیں! خوبصورتی کو چار چاند لگانیوالی مختلف چیزوں سے چہرہ کو تابناک بناتی رہیں۔ آپ کے ماں باپ بر کی تلاش میں سرگرداں پھرتے رہیں۔ پیشہ ور دلالوں کے پھندے میں لازمی طور پر پھنسیں گے، اور آخر کار آپکے لئے بر تلاش کرلیں گے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آپ کے لئے کوئی بر خرید لیں گے۔ باپ کے روپیہ سے ایک بر خریدا جائیگا اور چاندی کی طشتری میں اسے سجاکر آپ کے حضور میں پیش کردیا جائیگا۔ لیجئے آپکی دلی خواہش آپکی منو کامنا پوری ہوگئی۔ مگر کیا واقعی ہوگئی۔ آپکی دلی خواہش جس میں باہر کے لوگوں کی مرضی اور دخل در معقولات شامل تھی۔ جب آپ کو بر مل جاتا ہے تو کبھی تو وہ آپ کو چونکا دیتا ہے۔ اور کبھی مایوس کردیتا ہے۔ لیکن اگر آپ کی مرضی کے مطابق بر مل بھی تو خوشی یوں ضایع ہو جاتی ہے کہ ایک بات کہہ دی یہ ختم ہوگیا آپ اس صدی کی بہترین پیداوار ہیں۔ لیکن نہیں چاہتیں کہ ہائے کیطرح منہ ڈھکیں آپکی بولی گئے۔ شادی کے سلسلے جو باتیں ہوتی ہیں وہ بہت ہیں واہیات ہیں اس سلسلہ میں لڑکی کی بڑی چرچا عرصہ سے گذرتا رہتا ہے اسے اور کیا کہا جائے [illegible]

بچوں کی دنیا

کچھوا اور بچھو!

(از ستیہ دیو - گوئل)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کچھوا اور بچھو تھے دونوں میں بہت گہری دوستی تھی۔ دونوں میں بہت گہری دوستی تھی۔ دونوں ایک جگہ بہت دنوں سے رہتے تھے۔ اس لیے انھوں نے سوچا کہ کہیں جانا چاہیئے تو انھوں نے جانے کی تیاری کی تیاری کی۔ جب وہ وہاں سے روانہ ہوئے تو راستے میں ایک ندی آگئی۔ جب بچھو نے اس ندی کو دیکھا تو وہ بہت غمگین ہوا۔

کچھوے نے پوچھا کہ بھائی بچھو تم غمگین کیوں ہو۔ بچھو نے کہا کہ بھائی میں اسی فکر میں ہوں کہ اس ندی کو پار کیسے کروں۔ کیونکہ میں تیرنا نہیں جانتا اور نہ ہی جدائی کا غم برداشت کرسکتا ہوں کچھوے نے کہا کہ اے بھائی تم اتنا فکر کیوں کرتے ہیں۔ کچھوے نے یہ کہکر اپنا سینہ پانی میں ڈال لیا۔ اور اپنی پیٹھ پر بچھو کو سوار کرکے روانہ ہوا۔ جب وہ بیچ میں پہونچے تو بچھو نے اپنا ڈنک کچھوے کی پیٹھ پر مارنا شروع کردیا۔ تو کچھوا کہنے لگا کہ بھائی بچھو تم یہ کیا کرتے ہو بچھو نے کہا کہ میں ڈنک کی نوک تیری پیٹھ پر مار رہا ہوں۔ کچھوے نے کہا کہ اے بدلحاظ میری پیٹھ کی کشتی پر تو پانی سے گذر رہا ہے۔ اگرچہ تو اس کے مقابلہ میں نیکی نہیں کرتا ہے تو ڈنک مارنے کا کیا سبب ہے۔ بچھو نے کہا۔ اگرچہ تو میرا دوست ہے اور تو مجھ پر حق رکھتا ہے۔ مگر میں کیا کروں میری طبیعت ڈنک مارنے کو چاہتی ہے۔ اور میں عادت سے مجبور ہوں۔

بچھو کی اس حرکت پر کچھوے نے غوطہ لگانا چاہا۔ بچھو نے کہا کہ بھائی کچھوے تم یہ کیا کرتے ہو۔ اس سے مجھے مرنے کا ڈر ہے۔ کچھوے نے کہا کہ میں کیا کروں میری طبیعت غوطہ مارنے کو چاہتی ہے۔

اس کہانی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی سے بدی کرکے نیکی کی اُمید نہ رکھو۔

بٹاویہ۔ ایک تو سر ڈاکٹر سکارنو صدر انڈونیشین ریپبلک نے انڈونیشین سپریم ڈیفنس کونسل کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

اب ڈاکٹر ستن شہریار جو پہلے اس عہدہ پر تھے وہی پھر برسر عہدہ ہو گئے۔

پردۂ فلم

کمزور اور ناکارہ فلمیں

(از جناب ایاز دہلوی)

ہندوستان کی فلمی صنعت ترقی کر رہی ہے۔ فلم بینوں کی تعداد پہلے کے مقابلے میں اب کہیں زیادہ ہو چکی ہے۔ فلمی تصاویر کی مانگ روز بروز زیادہ ہو رہی ہے اور پبلک اس صنعت کی خوب دل کھول کر سرپرستی کر رہی ہے۔

لیکن یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ فلمی صنعت کی اس زبردست ترقی کے باوجود جو تصاویر آجکل آرہی ہے ان کے افسانے کی بنیادی طور پر کمزور ہیں۔ ڈائرکشن ناقص ہے اور اداکاری کے اعتبار سے یہ فلمی تصاویر تقریباً ناکام ثابت ہو رہی ہیں۔

اس وقت جو تصاویر مارکٹ میں آرہی ہیں ان کے افسانوں کی یہ حالت ہے کہ پرانے اور پامال موضوع لے کر ان کو نئی شکل دینے کے بعد فلما دیا گیا ہے۔ اور فلمسازوں نے ان پرانے افسانوں کو نیا لباس پہنا کر اس طرح پبلک کے سامنے پیش کردیا ہے گویا وہ ان کے سامنے بالکل نئے اور جدید رجحانات لیے ہوئے فلمی افسانے لائے ہیں۔

یہ فلم سازوں کا فلم بین طبقے کے ساتھ کتنا بھیانک مذاق ہے کہ جو کہانیاں پبلک رسالوں اور ناولوں میں بارہا پڑھ چکی ہے۔ اور جو موضوع بیس برس سے برابر پیٹے جارہے ہیں انھی کو فلم ساز ایک بار پھر پبلک کے سامنے رکھ رہے ہیں اور ان کو یہ توقع ہے کہ پبلک ان کی کوششوں کو سراہتے ہوئے ان کی تصاویر کی سرپرستی کرتی رہے گی۔

پبلک نے ان کی توقعات کو بجا طور پر ٹھکرانا شروع کردیا ہے اور جو فلمیں افسانہ ڈائرکشن اور اداکاری کے اعتبار سے کمزور ثابت ہو رہی ہیں۔ پبلک ان کو بری طرح ٹھکرا کر ناکام بنا رہی ہے۔

ہندوستان کے فلم سازوں کو اس صنعت کی ترقی کا کتنا احساس ہے۔ اس کا اندازہ کلکتہ کے ایک صاحب کے اس خط سے لگایا جاسکتا ہے جس میں انھوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ فلم سازوں کو اپنے مستقبل کے شاندار ہونے کا کامل یقین ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ:-

فلم سازوں کے حلقوں میں اس پر فخر محسوس کیا جارہا ہے کہ ہندوستان میں قومی حکومت قائم ہوگئی ہے۔ اس قومی حکومت کے دور میں ہندوستان کی فلمی صنعت کو بیرونی فلم سازوں اور بالخصوص ہالی وڈ کے فلم سازوں کی اس دستبرد سے بچایا ۴

اقوال زریں

خدا اس بندے کو پسند کرتا ہے جو ایماندار ہو اور کسی ہنر سے روزی کماتا ہو -

---

جو آدمی غصہ کرنے پر قادر ہوتا ہے اور غصہ کو پی جاتا ہے، خدا اس کے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے -

---

جو آدمی اچھائی سیکھے اور لوگوں کو سکھائے اور اس کے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے -

---

جس زمانے میں تمہارے رہنما نیک ہوں - تمہارے دولتمند فیاض ہوں اور تمہارے معاملات شورے سے طے ہو سکتے ہیں، - اس زمانے میں زمین کی پشت تمہارے لیے زمین کے شکم سے اچھی ہوگی - لیکن جب تمہارے رہنما شریر ہوں تمہارے دولتمند بخیل ہو جائیں اور تمہارے معاملات عورتوں کے اشارے سے طے ہو جائیں اس وقت تمہارا مر جانا زندہ رہنے سے زیادہ اچھا ہوگا -

موج تبسم

سیاح :- یہاں کے باشندوں کی اصلی خوراک کیا ہے؟

باشندہ :- "مچھلی"

سیاح :- مگر مچھلی کھانے سے تو دماغ اچھا ہو جاتا ہے ..... میں نے تو یہاں جتنے بھی باشندے دیکھے ہیں سب ہی بیوقوف ہیں -

باشندہ :- تو اندازہ لگائیے کہ اگر یہ مچھلی نہ کھاتے ہوتے تو ان کی دماغی حالت کیا ہوتی؟

سنا ہے کہ ایک انگوٹھا ٹوٹ جانے پر ایک عورت کو دس ہزار پونڈ ہرجانہ ملا -

اس میں حیرانی کی کیا بات ہے؟ وہ اپنے خاوند کو اس انگوٹھے سے ہی دبائے رکھتی تھی - بہت قیمتی تھا یہ انگوٹھا اس کا -

---

"تمہارے خاوند کو اتنی چوٹیں لگیں ہیں - تم ڈاکٹر کو کیوں نہیں دکھاتیں"؟

ڈر ہے کہیں وہ اُٹھے کی بلیٹن تجویز نہ کرے کہاں سے ملیگا آٹا -

دلچسپ معلومات

درخت کے پتے گانے لگے

کینڈا میں سائنسدانوں کا ایک ادارہ قائم ہوا ہے جو سائنس کی بہت ہی عجیب و غریب اختراعات اور ایجادات پیش کر رہا ہے - چنانچہ اس ادارہ نے حال میں کینڈا کے ایک مقام پر ایک درخت کی نمایش کی ہے جو گاتا ہے - اس گانے والے درخت کا گانا سنکر لوگ حیران و ششدر رہ گئے - کیونکہ یہ بظاہر قدرتی درخت معلوم ہوتا تھا - لیکن اس کے پتوں اور تنوں میں سے نغمات برس رہے ہیں -

بعد میں سائنسدانوں کے ادارے کے ترجمان نے بتایا کہ یہ درخت مصنوعی ہے اور اس میں ایک خاص ترکیب سے ریڈیم کو داخل کر دیا گیا ہے - جس سے یہ ریڈیو بن گیا ہے اور اس پر دنیا بھر کے ریڈیو اسٹیشنوں کے پروگرام سنے جا سکتے ہیں -

قیدیوں کے لئے سہولیتیں

لکھنؤ - ۲۹ - اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ قیدیوں کی زندگی کو زیادہ آرام دہ بنانے کے لئے حکومت یو - پی نے قیدیوں کو چند سہولیتیں دینے کے حکام کو ہدایت کی ہے -

ان سہولتوں کی خصوصی غذائیں اور زیادہ بہتر ملاقاتوں اور خط و کتابت، دوستوں اور رشتہ داروں کو کتابیں اور رسالے جمع کرنے کی اجازت، حکومت کے خرچ پر ایک ہندی اور ایک اُردو روزانہ اخبار کا اجرا اور جیل میں سب سے زیادہ مقبول چیز بیڑی اور تمباکو سپلائی ہیں -

وزیر اعظم برما ہندوستان آئینگے

رنگون یکم نومبر - برما کی عارضی حکومت کے وزیر اعظم جنرل آنگ سان نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں نومبر یا دسمبر میں ہندوستان جاؤں گا -

میں "وہاں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کروں گا اور ان سے دونوں ملکوں کے مفاد کے بارے میں بات چیت کروں گا - اس میں پنڈت نہرو سے خط و کتابت کر رہا ہوں -

پراونشل ویمین کانفرنس

بنارس - ۳۱ - اکتوبر : - ۹ - اور ۱۰ - نومبر کو مسز سروجنی نائیڈو کی زیر صدارت پراونشل ویمین کانفرنس منعقد ہوگی - جس میں مشہور لیڈران مسز کملا دیوی، مسز بینا مہتہ، مسز سچیتا کرپلانی اور مسز اندرا نہرو تقریریں کریں گی -

جیلوں میں سزائے بید بند کردیجائے

لکھنؤ - ۳۰ - اکتوبر - کانگریس وزارت نے جیلوں کے سدھار کیلئے جو سدھار کمیٹی مقرر کی تھی - اسلئے سفارش کی ہے کہ جیلوں میں بید زنی کی سزا بند کر دی جائے -

افسانہ

للچائی ہوئی نظریں

ہوس اور محبت کی دو دلکش تصویریں

یہ افسانہ جس میں بڑی سادگی کے ساتھ تین انسانوں کے کردار پیش کئے گئے ہیں - اصل میں یہ سوسائٹی کے اعلیٰ طبقہ پر ایک گہرا طنز ہے - اُمید ہے کہ اس افسانہ کو پسند کیا جائیگا - (اڈیٹر)

بانسری کی رسیلی آواز شام کی سہانی فضا میں جیسے مٹھاس برسا رہی تھی - صنوبر کے لمبے لمبے سائے آہستہ آہستہ بہتی ہوئی ندی کے پانی میں بڑے دلفریب انداز سے تھرک رہے تھے - پہاڑی ڈھلانوں کے نیچے سرسبز و شاداب وادیوں میں شاہ بلوط کے اونچے اونچے درخت جیسے ساکت کھڑے ہو کر بانسری کی آواز سے لطف لے رہے تھے -

دیوزاد درختوں کے خوشنما جھنڈ میں بیٹھا، وہ بانسری بجا رہا تھا اپنے گرد و پیش کے اس حسین منظر سے بے خبر سا - اس کے چہرے پر رادھا کے مکھڑے کے تصور سے خوشی جیسے بکھر کر اسے شفق کی طرح لال لال بنا رہی تھی - رادھا آ رہی ہوگی - اب وہ گاؤں سے کافی دور نکل آئی ہوگی - بس کچھ دور اور اس طرف بڑھکر میری بانسری کی آواز سنائی دینے لگے گی -

سورج آسمان کو ارغوانی رنگ میں رنگ رہا تھا - اور وہ اس کی چمک میں ایسا معلوم ہو رہا تھا - جیسے حسن کا دیوتا ایک پہاڑی نشیب میں بانسری بجا رہا ہو - دراز قد - گندمی رنگ - کندن سا دمکتا ہوا خوبصورت گول چہرہ - چوڑا چکلا سینہ - مردانہ حسن کی مورت -

وہ آہستہ آہستہ دبے پاؤں کنج کی طرف بڑھی - اس کی بڑی بڑی رسیلی آنکھوں میں شوخی رقص کر رہی تھی - اس کے لال، لال آگ جیسے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی - جوانی کے الھڑ پن کو لئے ہوئے وہ آہستہ سے کنج کے اندر داخل ہوئی -

اپنی آنکھوں کے نرم نرم ہاتھوں سے بند ہوتے ہی وہ چونکا -

بانسری بند کر کے اس نے پوچھا "کون" -

"کوئی ہو سکتیں کیا" وہ آہستہ سے بولی -

"اچھا تم" اس کی آواز میں خوشی جھوم رہی تھی، مسرت سے بے قابو ہوتے دل کی طرح - "میں تو سمجھا تھا کہ شاید وہ ......"

"کون وہ؟ وہ کون"

"میں نہیں بتاتا"

"کیوں"

"تمھیں کیا؟ جیسے وہ الفاظ کو چبھو رہا ہے -

"اچھا نہ بتاؤ" کہہ کر رادھا نے اسکی آنکھوں کو اور بھی زیادہ زور سے بھینچ لیا -

"چھوڑو بھی"

"پہلے اس کا نام بتاؤ کہ وہ کون ہے"

"اچھا بتاتا ہوں - آنکھیں چھوڑو"

"نہیں پہلے بتاؤ - قسم کھاؤ کہ اس کا نام بتاؤ گے"

"تمھارے سر کی قسم ضرور بتاؤں گا"

"اچھا - رادھا نے اسکی آنکھوں پر سے اپنے گورے گورے گدرائے ہوئے خوبصورت ہاتھ ہٹا کر کہا" بتاؤ -"

"ضرور پوچھو گی؟" - رادھا کا نرم نرم نازک سا ہاتھ اس نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا -

"ہاں ضرور"

"مگر تم کو معاوضہ دینا ہوگا"

"کیسا معاوضہ - اچھا بتاؤ تو سہی یا یونہی تانتے رہو گے؟"

"پہلے وعدہ کرو"

"کیا معاوضہ لوگے"

"جو میرا دل چاہے"

"اچھا"

"تو سنو - اس کا نام ہے رادھا - اس کے خوبصورت مکھڑے پر گرتی ہوئی کالی کالی چمکدار بالوں کی لٹ کو ہٹاتے ہوئے وہ بولا -

رادھا ہنسنے لگی - اور پھر -

وہ آہستہ سے اٹھ کر ایک دوسرے کنج کی طرف بھاگی -

"بچ کر کہاں جاؤ گی؟" کہہ کر وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا - ایک خوبصورت تتلی کی طرح وہ کبھی ایک درخت کے پیچھے کبھی دوسرے درخت کے پیچھے چھپ جاتی - مگر جب وہ پہونچتا تو کھسک کر دوسری جگہ جا چھپتی - وہ ایک ایک درخت کے پیچھے اسے ڈھونڈھتا مگر نہ پاتا تو پکارتا - "رادھا کہاں ہو؟"

وہ اوٹ سے نکل کر ایک نقرئی قہقہہ لگاتی - کوہستانی جنگل کی خوبصورت فضا میں ایک نغمہ سا لہرا جاتا اور پھر کسی دوسری اوٹ میں چھپ جاتی -

ڈاک بنگلے میں صاحب اور میم صاحب آن کر ٹھہرے -

"یہ نوجوان بہت مستعدی سے کام کرتا ہے" میم صاحب کہہ رہی تھیں - نوجوان پہاڑی ملازم کے مردانہ حسن کے تصور سے ان کا دل لہرانے لگا - "اگر ہم اسے اپنے ساتھ لے چلیں"

صاحب نے اخبار پڑھتے پڑھتے گردن ہلا دی - ※

میم صاحب کی نظروں کے سامنے اس کی تصویر سی آن موجود ہوئی - اونچا قد کھلتا ہوا رنگ - اجلا اجلا سا کندن سا دمکتا ہوا مردانہ خوبصورتی کا نمونہ معلوم ہونیوالا چہرہ گول گول بھرا بھرا -

میم صاحب کا دل اس کا تصور کر کے بلیوں اچھل رہا تھا - اسکو اچھی تنخواہ اور مستقل ملازمت کا لالچ دیکر یہاں سے لے چلونگی -

انھوں نے اپنی خوشی سے اُچھلتے دل کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے صاحب سے پھر پوچھا -

"کیوں ٹھیک رہیگا نا"

صاحب نے جلدی سے کہہ دیا اور پھر اخبار کے مطالعہ میں مشغول ہو گئے -

میم صاحب نے آواز کو زیادہ سے زیادہ سُریلی بنا کر انتہائی لوچ کے ساتھ پکارا - "پریم"

وہ کمرے میں داخل ہوا - میم صاحب نے اس طرح جلدی کھلی ہوئی ران کو ڈھانک لیا - گویا بے دھیانی میں جسم کھلا رہ گیا تھا - مگر وہ دل میں کہہ رہی تھی - ضرور اس پر کچھ نہ کچھ اثر ہوا ہوگا -

"تم آج ......" میم صاحب کہہ رہی تھیں -

وہ زمین کی طرف نظریں نظریں جھکائے کھڑا تھا -

"دیکھو نظریں اوپر اوٹھا کر جواب دو"

"جی" - اس نے نظریں اوپر اوٹھائیں -

آج تم بہت دیر سے سوتے اوٹھے"

کل سے سویرے اُٹھ جایا کروں گا" کہہ کر وہ باہر چلا گیا - میم صاحب نے اپنے بلاؤز کے کھلے بٹنوں کی طرف دیکھا - پھر دروازے سے باہر جاتے ہوئے پریم کی پیٹھ پر ایک مایوس نگاہ ڈالی -

مگر ان کے دل نے کہا کوئی بات نہیں ابھی ناتجربہ کار ہے - کچھ دن میں راستے پر آجائیگا -

کشمیر سے روانگی سے دو دن قبل —

"تم نے ہماری بہت اچھی طرح خدمت کی ہے"

میم صاحب نے اسے مخاطب کر کے کہا -

وہ خاموش کھڑا رہا -

"ہم تم سے بہت خوش ہیں - کیوں ڈیر -

میم صاحب نے صاحب کی طرف رخ کیا -

"ہاں" صاحب نے اسکی پیٹھ تھپتھپائی - ہم تم سے اور تمھارے کام سے بہت خوش ہیں -

وہ زمین کی طرف نظریں جھکائے خاموش کھڑا رہا -

میم صاحب نے پوچھا -

"ہم نے تمھارے ساتھ کوئی برا سلوک تو نہیں کیا"

"جی نہیں" کہہ کر وہ چپ ہو گیا -

"تم نے ہماری نوکری کرنے کے کام کو پسند کیا"

"جی ہاں"

"اگر ہم تم کو اپنے ساتھ میدان میں لے چلیں .."

"حضور"

"سنو - پہلے سنو - ہم تم کو وہاں بہت اچھی تنخواہ دیں گے"

صاحب نے میم صاحب کی بات پوری کرتے ہوئے کہا - "ہمارا وہاں بہت بڑا بنگلہ ہے"

تم وہاں بہت آرام سے رہوگے بہت اچھا کھانا کپڑا ملیگا"

وہ خاموش کھڑا رہا -

"چلوگے"؟ میم صاحب نے اُچھلتے ہوئے دل کے ساتھ پوچھا -

"جی" وہ بولا میری شادی ہو رہی ہے - میں ....."

"شادی!" میم صاحب جیسے آسمان پر سے نیچے گرنے لگیں - شادی! شادی!!!

وہ تیوری پر بل ڈالے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئیں -

رادھا اپنے پریم کا انتظار کر رہی تھی - آج اس کے صاحب اور میم جا رہے ہیں -

اب ان سے مل کر آتا ہوگا -

اس کا دل خوشی سے اوچھل رہا تھا -

پریم! میرا پریم!!

آچاریہ کرپلانی کی اپیل

پٹنہ ۔۶۔ نومبر۔ صدر کانگریس آچاریہ کرپلانی ایک بیان میں لکھتے ہیں کہ :-

بہار کی خبروں سے بھی مجھے اتنا ہی رنج ہوا ہے جتنا کہ بنگال کی خبروں سے ہوا تھا۔ مجھے ایک ہندو اور ایک ہندوستانی ہوتے ہوئے شرم آتی ہے کہ میرے ہم مذہب اور ہموطن اس طرح انتقام لیں۔ انتقام سے ایک پیچیدہ دائرہ پیدا ہوتا ہے اور جو خون خرابی اب چل رہی ہے وہ اس سے بند نہیں ہوسکتی۔ وہ بہار پر اور باہر ہمارے دشمنوں کو ایک ہینڈل دے رہے ہیں۔ اسلئے میں بہار کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو مارنے سے باز رہیں۔ اکثریت والے فرقہ کو اقلیتوں کی حفاظت کی گارنٹی لینی چاہیئے اور کسی وجہ سے نہیں تو محض اس لیے کہ وہ لاچار ہیں۔

نیو یارک :- ۶۔ نومبر ۱۹۴۰ء کے بعد امریکہ میں پہلا الیکشن کے دنوں کا چناؤ ہے۔ خیال ہے کہ ساڑھے تین کروڑ امریکن اس میں حصہ لیں گے۔

تبصرہ

جامعۂ اُردو آگرہ

ہندوستان میں اُردو زبان کی ترویج واشاعت کے فرائض مختلف طریقوں سے انجام دیے جا رہے ہیں۔ حیدرآباد دکن میں علمی اور فنی خدمت پر زور دیا جا رہا ہے۔ پنجاب میں "لائٹ لٹریچر" کو آئے کار سمجھا جا رہا ہے۔ بنگال میں ترجموں کی بھرمار ہے۔ یو۔پی کا صوبہ بھی اب کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ ماشاء اللہ شعر و ادب کی صحبتوں کے علاوہ قابل قدر رسائل و جرائد اور بیش بہا تصنیفات و تالیفات اعلی سے علی مذاق کے لیے پیش کی جا رہی ہیں۔ لسانی اور ادبی ادارے قایم کئے جا رہے ہیں۔ صوبۂ دہلی سے جامعہ ملیہ کے علمی کارناموں کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا اسی طرح کا اب ایک ادارہ جامعۂ اُردو کے نام سے آگرہ میں جاری کردیا گیا۔ اس کے قیام کو تقریبًا چھ سال ہوچکے ہیں اس مختصر عرصہ میں ادارۂ مذکور نے جو لسانی اور ادبی ٹھوس کام کئے ہیں وہ باخبر حضرات سے پوشیدہ نہیں صوبۂ یو۔پی میں ابتک اعلی قابلیت اُردو زبان کا سب سے اعلیٰ اور واحد امتحان تھا۔ مگر چند پابندیوں کی وجہ سے اس سے عام لوگ مستفیض نہ ہوسکتے تھے۔ جامعۂ اُردو آگرہ نے عربی و فارسی امتحانات کی طرح چند معمولی شرایط کے ساتھ ادبی معیار کو بتدریج بلند کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ اپنی اس اسکیم میں کہاں تک کامیاب ہوا سنین گذشتہ کے نتایج اور کامیاب طلبا کے مطبوعہ نثر و نظم کے مضامین سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

ملک کے تمام مشہور و مستند مدارس اور عالی مرتبت ارباب علم و فضل اس کے معاونین اور سرپرستوں میں ہیں۔ پروفیسر مولانا حامد حسن صاحب قادری جن کے ادبی اور فنی کارناموں سے اُردو دان طبقہ اچھی طرح واقف ہے۔ اس ادارہ کے نگراں اور پروفیسر محمد طاہر صاحب فاروقی ایم۔اے اس کے رجسٹرار ہیں انھیں حضرات کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ادارہ مقبول عام ہوکر روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اُردو زبان سے دلچسپی رکھنے والے تمام حضرات کا فرض ہے کہ وہ وقت کی نزاکت کو سمجھیں اور ہر ممکن طریقہ سے جامعۂ اُردو آگرہ کی خدمت پر کمربستہ ہوجائیں۔ ورنہ آنیوالی نسلیں ان کی اس بے اتفاقی اور بے حسی کو ہرگز نظر انداز نہ کرسکیں گی۔

کانپور میں ایک بہترین ہوٹل کا افتتاح

"رائل انڈین ہوٹل اینڈ رسٹورنٹ" چوراہا مول گنج کی رسم افتتاح حضرت مولانا حسرت موہانی صاحب نے شام کو بروز اتوار ۳۔ نومبر فرمائی۔ اس موقع پر معززین شہر کو ایک ٹی۔پارٹی بھی دی گئی۔ مولانا نے اپنی تقریر میں جیب بنک جو حال میں کھلا ہے شمال پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ جیسے اس سے مسلمانان کانپور کی بڑی ضرورت رفع ہوئی ہے۔ اس طرح ہوٹل نے جسکو میں نے ہر حالت میں بہتر پایا۔ خصوصًا مسلمان مسافروں کی ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ ہوٹل کے موقع۔ اسکی صفائی اور پاکیزہ فضا اور مسافروں کے آرام اور آسایش کی ضروریات کا جو اہتمام کیا گیا ہے۔ اسکو بہت سراہا اور اخیر میں ہوٹل کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔

اشیاء پر کنٹرول ابھی موجود ہیں

لکھنؤ۔ ۴۔ نومبر۔ حکومت یو۔پی کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ خاص حلقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے خاتمہ کے ساتھ ہی سب چیزوں کے کنٹرول بھی ختم ہوگئے ہیں۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔

اشیاء خوردنی، کوئلہ، روئی و سوتی کپڑے۔ کاغذ، پٹرولیم اور اس سے تیار شدہ اشیاء، لوہا۔ اور اسٹیل گاڑیوں کے فالتو پرزے۔ سیمنٹ۔ پیتل اور المونیم کے برتن دوائیں۔ تیل۔ دیاسلائی۔ چارا اور شیرہ وغیرہ اب بھی زیر کنٹرول ہیں۔ اور انکی زیادہ قیمتیں وصول کرنیوالوں کو پہلے کی طرح ہی سزائیں دیجاسکتی ہیں۔

پنڈت جواہر لال کا دورۂ بہار

پٹنہ ۔۶۔ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر عبدالرب نشتر وزیر عارضی حکومت نے ۴۔ نومبر کو پٹنہ کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔

تمام جلسوں میں پنڈت جی نے قتل، لوٹ اور آگ لگانے کی مذمت۔ آپ نے بتایا کہ میں جہاں بھی گیا۔ میں نے ہندوؤں اور مسلمانوں خصوصًا موخرالذکر میں سنسنی دیکھی۔ دیہاتوں میں کئی مکانات جلا دیئے گئے اور بہت سے آدمی ہلاک کردیے گئے۔ نیز ان ہنگاموں کی تمام ذمہ داری ہندوؤں پر ہے۔ کیونکہ وہ اکثریت میں ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ فساد بند کردیں۔ آپ کو یقین دلایا جاتا ہے کہ یو۔پی بنگال کے ہندوؤں کی حفاظت اور امداد کے لئے کافی انتظام کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ بتلایا جاتا ہے کہ بہار میں انتقامی کارروائیاں ہوئی ہیں یہ کسی طرح مناسب نہیں ہیں۔ آپ لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ ملک میں حالات پر قابو پانے کے لئے عارضی حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اگر یہ فسادات فورًا نہ بند ہوئے تو اُن کا نتیجہ بہت بُرا ہوگا۔ اگر للکارنے پر لوگ نہ رکے تو فوج انھیں گولی مار دے گی۔ حکومت کی تمام طاقت حرکت میں لائی جائے گی۔ غنڈوں کا راج برداشت نہیں کیا جائیگا۔

کونسل آف اسٹیٹ کے پریذیڈنٹ

نئی دہلی ۔۶۔ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ موجودہ اجلاس کے ختم ہوجانے کے بعد کونسل آف اسٹیٹ کے پریذیڈنٹ سر مانک جی دادا بھائی اپنے عہدے سے مستعفی ہوجائینگے۔

سندھ اسمبلی کا الیکشن

کراچی - ۲ - نومبر - سندھ اسمبلی کے الیکشن میں فرید پرچہائے نامزدگی کی جانچ کے نتیجہ میں معلوم ہوا ہے کہ بارہ ہندو کانگریسی - تین یورپین، اور تین مسلم لیگی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔

بہار اسمبلی کا ضمنی انتخاب

پٹنہ - ۲ - نومبر - مولوی زاہد حسین صاحب کے انتقال کی وجہ سے بہار اسمبلی کی جو نشست خالی ہوئی تھی - اس کے لیے مسلم لیگ کے نامزد کردہ امیدوار مسٹر بدر الحسن اسمبلی کے بلا مقابلہ ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔

حکومت کے وزیروں کی اپیل

کلکتہ - ۴ - نومبر - پنڈت جواہر لال نہرو، مسٹر لیاقت علی خاں، سردار پٹیل اور مسٹر عبد الرب نشتر ایک مشترکہ بیان میں لوگوں سے تہ دل سے اپیل کرتے ہیں کہ تشدد کی کارروائیاں بند کرکے طریقۂ امن کی کوئی صورت پیدا کریں۔

عارضی حکومت کے یہ چاروں وزیر کہتے ہیں :-

کلکتہ اور بنگال ہمیں عرصہ سے بلا رہے ہیں اور ہمارے دل و دماغ یہاں کے دردناک واقعات سے بھرے پڑے ہیں - یہ واقعات اس بڑے شہر میں اور ہندوستان کے اس بڑے صوبہ میں واقع ہوئے ہیں - آخر کار ہم لوگ مختصر سے دورے پر یہاں آئے تاکہ ان معصوم لوگوں کو اپنی عقیدت پیش کریں - جو مصیبت کا شکار ہو چکے ہیں اور ان بہادروں کو جنھوں نے سخت خطرے اور نزاکت کے وقت میں مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کی ہم اس وقت کسی متنازعہ معاملہ کے متعلق کچھ نہ کہیں گے کیونکہ صورت حال نازک اور خطرناک ہے اور اگر کوئی بات زبان سے غلط نکل گئی تو معاملات اور بگڑ جائینگے۔ یہ ہمارا فرض ہے - نیز سب کا فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو حالات کو درست کریں - نہ صرف فوری خطرے کو دور کریں - بلکہ اس خطرے کی وجوہات کو بھی دور کر دیں - تاکہ آیندہ کوئی تازہ واقعہ پیش نہ آئے -

ہم اپنی حتی الوسع کوشش ان معاملات کو سنبھالنے کے لئے پیش کریں گے -

واشنگٹن میں ہندوستانی سفیر کا سکریٹری

کوئٹہ - ۲ - نومبر - کیپٹن جوڑہ سکریٹری بلوچستان گورنمنٹ کو حکومت ہند نے واشنگٹن میں ہندوستانی سفیر کا سکریٹری مقرر کیا ہے -

سیام میں ہندوستانی قونصل

الہ آباد - ۲ - نومبر - الہ آباد یونیورسٹی کے سابق لیکچرار مسٹر بھگوت دیال کو جو اس وقت گورنمنٹ آف انڈیا کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں ہیں - سیام میں ہندوستانی قونصل مقرر کیا گیا ہے -

ایک بڑی ڈیری کا قیام

لکھنؤ - یکم - نومبر - حکومت یو - پی - صوبہ میں فراہمی دودھ و گھی کیلئے جو کوشش کر رہی ہے اس سلسلہ میں مختلف مقامات سے اسکیمیں آئی ہیں -

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(دفعہ ۹ ، ۱۰ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۶۵۸

بعدالت جناب پنڈت سورج پرشاد صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر - مقام بلہور ضلع کانپور

ڈاکٹر شیو ناتھ مصرا ولد پنڈت بندیشر مصرا قوم برہمن مصر ساکن بگدودھی پرگنہ کانپور حال مقیم شہر کانپور زمیندار و نمبردار - مدعی

بنام - رگھو ولد جہادین ساکن نوبہان پرگنہ بلہور و امبکا ولد للو و ماجندر کشور ولد شیو درشن اقوام برہمن ساکنان موضع کالون پرگنہ بلہور ضلع کانپور کاشتکاران موروثی موضع امیڈوری پرگنہ بلہور - مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے - لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۹ - ماہ نومبر ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئیے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے -

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا -

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج ۲۸ - ماہ اکتوبر ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا -

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

The SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سمبھلی

قیمت
سالانہ ۵/-/۱ 5/-/1
ششماہی ۲/۸/- 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸/- 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/ -/2/-

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 44 NO. 46 | Cawnpore. Saturday 16TH NOVE. 1946

کانپور شنبہ - ۱۶ - نومبر - سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۱ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۵ھ

جلد ۴۴ نمبر ۴۶

ادبیات

فرقہ وارانہ فسادات

کیوں چار طرف ہند میں پھیلے ہیں فسادات
کیوں فتنۂ محشر ہے بپا، ملک میں دن رات

کیوں قتل کئے دیتا ہے یوں بھائی کو بھائی
اے منصف برحق تری قدرت کی دہائی

آہوں کی صدا اٹھتی ہے نالے ہیں فلک رس
کیا حال ہوا ہند کا! افسوس صد افسوس

ڈھونڈھے سے پتہ ملتا نہیں امن و سکوں کا
کاشانۂ دل کو بھی اسی آگ نے پھونکا

ظالم کسے تبلائیے، کہئے کسے مظلوم
ہندو ہوں کہ مسلم ہوں یہ دونوں ہی ہیں محکوم

لازم ہے رواداری و اخلاص کی تلقیں!
ہر قتل عمد عظمت انسان کی ہے توہیں

مذہب کا کوئی ہاتھ نہیں فتنہ و شر میں
انسان تو انسان ہے مذہب کی نظر میں

مذہب نے تو سب کو عمل خیر سکھایا
ہے شرم کہ "مذہب" کو "جنوں" ہمنے بنایا

تعمیر کا ہے وقت، مگر کرتے ہیں تخریب
کیوں روئے نہ اس عقل پہ انسان کی تہذیب

دنیا کی نگاہوں میں ہوئی ذلت و خواری
اغیار بہت ہنستے ہیں، حالت پہ ہماری

وہ ہند جو مخزن تھا کبھی علم و ہنر کا
میدان کئی سال سے ہے فتنہ و شر کا

ہم اسکے ہیں رکھوالے، ہمارا یہ چمن ہے
ہندو ہوں کہ مسلم ہوں یہ دونوں کا وطن ہے

اے ہندیو، اب بھی تو ذرا ہوش میں آؤ
اس جنت ارضی کو جہنم نہ بناؤ

یہ کس نے سکھائی تمھیں حیوانوں کی وحشت
کیا یاد نہیں ہے تمھیں اسلاف کی شوکت

آزادی کی منزل کی طرف کیسے بڑھو گے؟
گر "تیسری طاقت" ہی کے محتاج رہو گے

دنیائے اسلام

برطانی مصری گفت وشنید کے رجحانات

مصر کے تخلیہ اور سوڈان کے مسئلہ پر سمجھوتہ!

قاہرہ - ۱۰ - نومبر - وفدی اخبار المصری نے آج اپنے پہلے صفحہ پر ایک معاہدے کا مکمل مسودہ شایع کیا ہے - جو اس کے بیان کے مطابق مصری وزیر اعظم صدقی پاشا اور برطانی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون کے درمیان طے پا گیا ہے اور جسکی رو سے برطانی فوجیں مارچ ۱۹۴۷ء تک قاہرہ اسکندریہ کے ڈیلٹا سے ہٹ جائینگی اور یکم ستمبر ۱۹۴۹ء تک مصر کے پورے علاقہ کا تخلیہ کر دیں گی -

المصری کا بیان ہے کہ یہ معاہدے، دفعات اور دو دستاویزات پر مشتمل ہے -

ایک دستاویز سوڈان سے متعلق ہے - جس میں کہا گیا ہے کہ معاہدے کے دونوں فریق مصری تاج کے تحت سوڈان اور مصر کے اتحاد کے ڈھانچے کے اندر رہتے سوڈان میں ایسی پالیسی اختیار کریں گے جس کا مقصد یہ ہوگا کہ سوڈانیوں کی فلاح و بہبود کا بندوبست کیا جائے اور ان کو اپنی حکومت کے انتخاب کے حق کو استعمال کرنے کے لئے تیار کیا جائے -

جب تک سوڈانی عوام کے مشورے سے یہ مقصد حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک سنہ ۱۸۹۹ء کا معاہدہ اور سنہ ۱۹۳۶ء والے معاہدے کی دفعہ ۱۱ پر بدستور عمل ہوتا رہے گا -

مشترکہ مجلس دفاع - المصری کے بیان کے مطابق ایک مشترکہ مشاورتی مجلس ہوگی اور اسکا کام یہ ہوگا کہ ضرورت پڑنے پر دونوں حکومتوں کو اپنی دفاعات مربوط کرنے کے لیے مشورے دے - اس مجلس کا اجلاس اس کی مرضی کے مطابق اور ہر ایسے موقعہ پر ہوا کرے گا - جب مشرق وسطی کے لیے بیرونی حملے کا کوئی خطرہ پیدا ہو جائے - وفدی اخبار کا بیان ہے کہ یہ معاہدہ ۲۰ سال تک کے لئے کیا گیا ہے -

سیاسی حلقوں کی توجہ اب برطانی مصری گفت و شنید کے مصری مندوبین کی طرف سے ہٹ کر پارلیمنٹ کے آیندہ اجلاس پر مرکوز ہوتی جا رہی ہے - اجلاس عنقریب شروع ہو رہا ہے اور ایک ذمہ دارانہ پیش گوئی میں کہا گیا ہے کہ اجلاس میں گفت و شنید آیندہ اقدام کی بابت کوئی فیصلہ کیا جائیگا جو اتنے عرصہ سے چل رہی ہے - کہا جاتا ہے کہ بادشاہ کی افتتاحی تقریر میں پچھلے سات مہینے کی گفت و شنید پر سیر حاصل تبصرہ کیا جائے اور اس بات کی امید ظاہر کی جائے کہ اس اجلاس میں حکومت پارلیمنٹ کے ایک نئے برطانی مصری معاہدہ کا مسودہ پیش کر سکے گی -

امید کی جاتی ہے کہ لبرل لیڈر مکیل پاشا جو نیویارک گئے ہوئے ہیں جمعرات تک واپس آجائیں گے - وزیر اعظم صدقی پاشا نے کل ان سے ٹیلی فون پر کہا کہ شاہ فاروق کی خواہش ہے کہ وہ جتنی جلد ممکن ہو سکے مصر واپس آجائیں -

قاہرہ - ۱۰ - نومبر - مصری وزیر اعظم صدقی پاشا نے ایک اعلانیہ میں کہا ہے کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان بیس سالہ معاہدے کے مسودے کے متعلق وفدی عربی اخبار "المصری" نے جو قیاس آرائی کی ہے وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے -

صدقی پاشا نے اس خبر کی بھی تردید کی کہ مصری وفد کا مجوزہ جلسہ کل اسی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے کہ صدقی پاشا اپنی تجاویز براہ راست پارٹی میں پیش کرنا چاہتے ہیں - اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ یہ جلسہ محض اسلیے ملتوی کیا گیا تھا کہ وفد کے ممبروں کو غور و خوض کا اور موقع مل سکے -

فلسطین کے متعلق برطانی امریکی مفاہمت

لندن - ۱۰ - نومبر - ایک طرف تو یہ خبریں آرہی ہیں کہ یہودی دہشت انگیزی کی ایک عالمگیر مہم کے منصوبے بنا رہے ہیں اور ایک وسیع پیمانے پر فلسطین کے اندر داخل ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور دوسری طرف اخبار "نیوز آف دی ورلڈ" کے نامہ نگار نے نیویارک سے اطلاع دی ہے کہ برطانی وزیر خارجہ مسٹر بے ون امریکی وزیر خارجہ مسٹر بیرنز سے بات چیت کر کے فلسطین کے متعلق برطانیہ اور امریکہ میں مفاہمت پیدا کرنے کی ایک نئی اور شاید آخری کوشش کرنے والے ہیں - نامہ نگار لکھتا ہے کہ میں قطعی طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی مفاہمت نہ ہو سکی تو برطانیہ فلسطین کی حکمرداری سے دست بردار ہو جائیگا - اور اسے ادارہ متحدہ اقوام کی مجلس تولیت کو واپس کر دیگا - اس مسئلہ پر غالباً آیندہ ہفتہ تبادلہ خیال ہوگا - مسٹر بے ون کے خیال میں ابھی اس بات کے امکانات ختم نہیں ہوئے ہیں - کہ باہمی گفت و شنید کے ذریعہ سمجھوتے کی کوئی شکل نکال لیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت
کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ - ۱۶- نومبر - سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۶

یو-پی-اخبار نویسوں کی کانفرنس

لکھنؤ- ۱۴- نومبر- آج کونسل چیمبر میں ڈپٹی سکریٹری محکمہ اطلاعات کی دعوت پر یو-پی کے اخبارات کے ایڈیٹروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت آنریبل بابو سمپورنانند وزیر اطلاعات اور تعلیمات نے کی- جلسہ میں انگریزی اُردو اور ہندی کے اخبارات کے نمایندے موجود تھے- آنریبل بابو سمپورنانند نے اپنی افتتاحی تقریر میں اخبارات کے نمایندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے درحقیقت یہ ذمہ داری حکومت کی ذمہ داری سے کم نہیں مگر افسوس ہے کہ موجودہ فرقہ وارانہ کشیدگی کے زمانہ میں بعض اخبارات نے حکومت کے نقطہ نگاہ سے غلطیاں کی ہیں- انھوں نے کہا کہ میں آپ لوگوں سے درخواست کروں گا کہ قیام امن میں آپ ہماری مدد کریں- آپ اپنے اخبار میں پارٹی یا دوسری پارٹیوں کی موافقت یا مخالفت میں ضرور لکھ سکتے ہیں اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا- لیکن یہ یاد رکھئے کہ جب صوبہ میں بلوہ ہو جائیگا تو کسی پارٹی کا کوئی کام نہیں ہو سکتا- جس طرح حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ فساد کی آگ نہ پھیلنے دے اسی طرح اخبارات کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اس آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کریں ابھی تک کسی اخبار کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی- مگر آپ سے ہماری درخواست ہے کہ آپ ہمیں کسی کارروائی پر مجبور نہ کریں-

اس کے بعد آپ نے انگریزی ہندی اور اُردو اخبارات کا حوالہ دیتے ہوئے امرت بازار پتریکا کے متعلق کہا کہ اسکی سرخیاں اکثر بہت اشتعال انگیز ہوتی ہیں آپ نے یہ بھی کہا کہ میں نے سُنا ہے کہ چونکہ حکومت بنگال نے سرخیوں پر پابندیاں عائد کر دی ہیں- اسلئے اس اخبار کے کلکتہ اڈیشن میں اس قسم کی سرخیاں نہیں دی جاتیں جیسی کہ الہ آباد ایڈیشن میں دی جاتی ہیں- آپ نے اس پر اظہار افسوس کیا کہ جس صوبہ میں حکومت نے اخبارات پر کوئی پابندی عائد نہیں کی ہے- وہاں متانت اور سنجیدگی کا خیال نہیں رکھا جاتا- آپ نے نیشنل ہیرلڈ کے ایک سلسلہ مضامین کی بھی شکایت جس میں جوابی حملے کے طریقے اور چاقو چھری کا استعمال تفصیل سے بتایا گیا تھا- آپ نے کہا کہ اگرچہ پاینر اخبار میں کانگرس اور حکومت پر اعتراض بھی کئے جاتے ہیں مگر فسادات کی خبریں شایع کرنے کے سلسلہ میں ہم کو اس سے کوئی شکایت نہیں ہے- ہندی اخبارات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ مجھے ہندی اخبارات سے بہت شکایات ہیں- اخبارات کے لئے ایک پریس نوٹ نکالا گیا ہے اسے بہت سے ہندی اخبارات نے شایع ہی نہیں کیا- اور جنھوں نے شایع بھی کیا تو اسکا صرف ایک حصہ چھاپا- اکثر ہندی اخبارات میں سرخیاں بھی اس طرح دی جاتی ہیں جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھ سکتی ہے-

اخبارات کو میرا مشورہ ہے کہ اگر کسی فساد کی خبر دی جائے تو بہتر ہوگا کہ حملہ آور مجروح مقتول کے نام نہ دیے جائیں اور نہ یہ بتایا جائے کہ حملہ ہندو نے کیا یا مسلمان نے یا کس فرقہ کو نقصان پہونچا کیونکہ اس سے دوسرے فرقہ میں جذبۂ انتقام پیدا ہوتا ہے- اشتعال بڑھتا ہے- گڈھ مکتیشر کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اطلاعات نے کہا کہ اخبارات کو یہ نہ لکھنا چاہیے کہ یہ فساد نواکھالی کی صدائے بازگشت ہے- اگر ایک شخص کوئی جرم کرے تو اس کا یہ فعل دوسرے کے جرم کرنے کا جواز نہیں ہو سکتا- اُردو اخبارات کے متعلق آنریبل وزیر نے کہا کہ اُردو اخبارات بھی اسی طرح کی اشتعال انگیز خبریں سرخیاں اور مضامین شایع کر رہے ہیں- اس سلسلہ میں آپ نے تنویر (لکھنؤ) اور ہمدم (لکھنؤ) کا خاص طور پر ذکر کیا اور ان اخباروں کی سرخیوں اور خبروں کی دو ایک مثالیں پیش کیں- آپ کی تقریر کے بعد نمایندگان اخبارات نے مسئلہ زیر بحث میں حصہ لیا- اور اس بات کی تایید کی کہ وہ فرقہ وارانہ مسائل خصوصاً ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں پوری طور پر تعاون کرنے کو تیار ہیں- جلسہ کی دوسری نشست میں فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کے متعلق حکومت کو مشورہ دینے کے لئے صرف نمایندگان اخبارات کا ایک اجتماع تین بجے ہوا جس میں یہ طے کیا گیا کہ:-

یو-پی کے اخباروں کے ایڈیٹروں کا یہ جلسہ اس بات کی سفارش کرتا ہے کہ وسیع پیمانہ پر فرقہ وارانہ فسادات اور بلووں کے ہونیکی وجہ سے جو ہنگامی حالات پیدا ہوگئے ہیں- ان کے مدنظر اس وقت تک یہ صورت حال ختم نہ ہو- اخبارات میں نہ صرف ایسی باتوں کو شایع کرنے سے پرہیز کریں کہ جو فرقہ وارانہ کشیدگی کو بڑھانے کی موجب ہوں بلکہ انھیں خود اپنی طرف سے ملک میں پر امن حالات پیدا کرنے کے لیے کوشش کرنا چاہیئے- یہ جلسہ سفارش کرتا ہے کہ بلووں کی خبریں قطعاً واقعات پر مبنی ہونا چاہیئے- بلووں کی خبروں پر نمایاں سرخیاں نہ دیجائیں سرخیوں میں ہلاک اور مجروح اشخاص کی تعداد نہ دیجائے اور یہ کہ حملہ آوروں یا مدافعت کرنیوالوں کے مذہب اور قوم کا کوئی ذکر نہ کیا جائے اور جستہ جستہ واقعات میں نقصان کی تفصیل براہ راست یا بالواسطہ کسی صورت سے نہ شایع کی جائے- اس کے علاوہ مظالم یا انسانیت سوز واقعات کی تفصیل بھی نہ شایع کی جائے مگر اخبارات کو اس بات کا اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ فرقہ وارانہ سوالات کے سیاسی پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کریں لیکن کسی ایسی رائے کا اظہار ادارتی کالم میں یا کسی اور طرح سے جو براہ راست تشدد وغیرہ کی حمایت یا ہمت افزائی کرتا ہو ہرگز شایع نہ ہونا چاہیئے- اس کے علاوہ ہتک آمیز اور بیہودہ عبارت سے اخبارات کو احتراز کرنا چاہیئے- خاص کر اس موقع پر جبکہ اہم لیڈروں کا ذکر ہو یا مختلف فرقوں اور قومیتوں کا سوال ہو اس کے علاوہ کوئی کارٹون یا تصویر متذکرہ بالا نتایج کو براہ راست یا بالواسطہ معنوی یا لفظی طور پر کمزور کرتا ہو قطعاً نہ شایع کیا جائے- جلسہ کی آخری نشست میں وزیر اعظم بھی شریک ہوئے اور آپ نے بھی اخبار نویسوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے صوبہ میں بدامنی کی فضا نہ پیدا کرنے کی کوشش کریں- جلسہ ایٹ ہوم کے بعد ختم ہوا-

ہندو مسلم کلچر کا صوبہ

لکھنؤ- ۱۲- نومبر- دل درد سے بھرا ہوا ہے لیکن زبان یاوری نہیں کر رہی ہے- میں آپ کے سامنے زیادہ دیر تک تقریر کرنا نہیں چاہتا ہوں- میں آج ہی صبح میرٹھ سے چار دن کے بعد واپس ہوا ہوں آپنے وہ منظر کا بیان پڑھا ہوگا جو میں نے اور مسٹر رفیع احمد قدوائی نے گذشتہ شام میرٹھ سے دیا تھا- میں نے میرٹھ میں جو ہولناک مناظر دیکھے ہیں وہ مجھے ہمیشہ اس بات کی یاد دلاتے رہیں گے کہ انسان کس حد تک پستی کے گڑھے میں گر سکتا ہے"

آج شب پنڈت پنت نے اپنی نشری تقریر میں مذکورہ بالا الفاظ کہے-

انھوں نے کہا:-

"پچھلی بار جب میں نے آپ کے سامنے تقریر کی تھی تو کہا تھا کہ کلکتہ کے واقعات نے ملک کے تمام سمجھدار آدمیوں کو سخت رنج پہونچایا ہے- اس وقت میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے صوبے میں کلکتہ کے واقعات نہیں دُہرائے جا سکتے ہیں- اس وقت سے ملک کی فضا مکدر ہے-

ہیجان بڑھ رہا ہے اور صورت حال خراب ہوتی جا رہی ہے- بعض مقامات پر قابل نفرت مظالم جسکو ایک سمجھدار دماغ بغیر خوف کے سوچ بھی نہیں سکتا، ہو رہے ہیں- انتقام اور بدلہ لینے کے جذبات نے بعض فرقوں کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے- جس کا نتیجہ یہ ہے کہ برائی کا چکر بڑھ رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں تباہی و بربادی پھیل رہی ہے- ان حالات کے ختم ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی ہے- ہمارا صوبہ جو اس قسم کے عوامی جنون سے آزاد تھا اور جو مشرقی بنگال اور بہار کے واقعات سے متاثر نہیں ہوا تھا- اس نے پچھلے ہفتہ اپنی شہرت اور ناموری پر کلنگ کا ٹیکہ لگا لیا ہے-

یہ صحیح ہو سکتا ہے کہ یہاں کے فساد کے ذمہ دار غیر صوبے کے غنڈے ہوں- لیکن بعض مقامات پر ایسے مظالم اور واقعات رونما ہوئے ہیں- جن کے باعث ہر معقول آدمی کا سر شرم سے جھک جانا چاہیئے- اس کو ہرگز نہ بھولئے کہ تشدد سے تشدد پیدا ہوتا ہے اور بدلہ امن کا راستہ نہیں ہے-

ان لوگوں کو جنھیں صرف اپنے فرقہ ہی سے ہمدردی ہے یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ خون بہا کر ان کا بھلا نہیں ہوگا ان کے فرقہ کے افراد کو اپنے کئے کی سزا ملے گی- اگر وہ قانون کے شکنجہ سے بچ بھی گئے تب بھی انھیں یہ بات سوچنا چاہیئے کہ اگست کے کلکتہ کے ہنگاموں اور دوسرے مقامات کے فساد کا کیا نتیجہ نکلا-

جو لوگ گمراہی میں پڑ گئے ہیں انھیں پھر سیدھے راستہ پر آ کر تشدد اور انتقام کے خیال کو اپنے دل سے نکال دینا چاہیئے- ضرورت ہے کہ ہم سب متحد ہو کر اس کی کوشش کریں کہ وہ داغ دھل جائے جو ہمارے ملک کے روشن اور بلند نام کو ہماری غلط اور ذلیل حرکتوں کی وجہ سے لگ گیا ہے- آیئے ہم اپنی خدمات کو مصیبت زدوں کے دکھ بٹانے اور اتحاد و یکجہتی اور امن و امان کو قائم کرنے کی کوششوں کے لیے وقف کر دیں جس کے بغیر نہ کوئی جد و جہد ہی ممکن ہے اور نہ ہم کوئی کامیابی و کامرانی ہی حاصل کر سکتے ہیں- میں اپنے صوبہ کے ہندو اور مسلمان بھائیوں سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کا لحاظ کریں-

ہمارا صوبہ دیرینہ روایات کا مالک ہے- وہ ہندو اور مسلمانوں کی تہذیب کا گہوارہ ہے- اس میں ایسی بڑی بڑی شخصیتیں پیدا ہو چکی ہیں- جنھوں نے ہند جدید کی تعمیر کی ہے- ہمارے صوبہ میں پانچ یونیورسٹیاں ہیں اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے مقدس مذہبی مقامات واقع ہیں- کیا آپ اپنے عمل سے ایک قابل تقلید مثال قایم کر دیں گے اور دوسروں کو فرقہ پرستی کی لعنت سے نکالنے کی کوشش کریں گے- یا آپ خود ناپاک اثرات کو قبول کر کے نسلوں کی ان محنتوں کے نتایج کو برباد کر دالیں گے جنھوں نے ہمیں اس منزل تک پہونچا دیا ہے"

پنڈت مالوی جی کا انتقال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سارے ملک میں سنی گئی کہ ۱۲- نومبر کو ۴ بجکر ۱۰ منٹ پر پنڈت مدن موہن مالویہ کا انتقال ہو گیا- آپ کے انتقال سے ہندوستان جنگ آزادی کے ایک پرانے سپاہی سے محروم ہو گیا- آپ کی عمر اس وقت ۸۵ سال کی ہے- آپ کی زندگی کے مختصر حالات درج ذیل ہیں!-

پنڈت مدن موہن مالوی ۲۰- دسمبر ۱۸۶۱ء کو الہ آباد میں پیدا ہوئے تھے- وہ برہمنوں کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے- ہندی کے مشہور عالم پنڈت برج ناتھ کے وہ تیسرے لڑکے تھے-

ناموافق حالات سے مجبور ہو کر پنڈت مدن موہن مالوی بی- اے کرنے کے بعد ۱۸۸۴ء میں گورنمنٹ ہائی اسکول الہ آباد میں ٹیچر ہو گئے- جہاں وہ ۱۸۸۶ء تک کام کرتے رہے- سرکاری ملازم ہونے کے باوجود انھوں نے سیاست میں حصہ لیا- لڑکے ان سے بہت جلد مانوس ہو گئے- انھوں نے کانگریس میں کام کرنا شروع کر دیا- راجہ رام پال سنگھ کی درخواست پر انھوں نے ہندی روزنامہ ہندوستانی کی ایڈیٹری قبول کر لی- اس وقت ان کی عمر بمشکل پچیس سال ہوگی- اخبار میں پنڈت مالوی ڈھائی سال تک دو سو روپیہ ماہوار کے مشاہرہ پر کام کرتے رہے- اس کے بعد وہ انڈین یونین کے ایڈیٹر ہو گئے- اس وقت پنڈت مالوی کو ایک انگریزی روزنامہ کی ضرورت محسوس ہوئی انھوں نے اپنی کوششوں سے لیڈر کو جاری کیا- پھر پنڈت مالوی نے محسوس کیا کہ وکالت کے پیشہ میں اڈیٹری سے زیادہ خدمت کے موقع ہیں- انھوں نے ۱۸۹۱ء میں ایل، ایل بی کی ڈگری حاصل کر لی- اور ۱۸۹۳ء میں الہ آباد ہائیکورٹ میں پریکٹس کرنے لگے- ۱۸۸۶ء میں پنڈت مالوی کانگرس میں شریک ہو گئے- نومبر ۱۹۰۹ء میں پنڈت مالوی کانگریس کے لاہور والے اجلاس کے صدر منتخب ہو گئے- اس وقت ان کی عمر سنتالیس برس کی تھی- اسکے علاوہ تین مرتبہ اور ۱۹۱۳ء ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۳ء میں بھی انھوں نے کانگریس کی صدارت کے فرائض انجام دیے- پنڈت مالوی بڑے زبردست مقرر تھے- ان کی سب سے عظیم یادگار بنارس کی ہندو یونیورسٹی ہے-

آئینۂ کانپور

کانپور کی فضا پُرسکون ہے

۷- نومبر سے شہر میں جو غنڈہ گردی ہو رہی ہے وہ نہ صرف ہندو مسلمانوں بلکہ انسانیت کیلئے شرم کا باعث ہے-

۷- نومبر سے آج (۱۶- نومبر) تک اِکّا دکّا حملوں سے صرف ۹- آدمی مجروح ہوئے جس میں دو آدمی اسپتال میں مر گئے-

لیڈران شہر کے زبردست مطالبہ سے حکام نے مندرجہ ذیل باتیں طے کیں کہ:-

(۱) آج ہی سے کرفیو لگا دیا جائے-

(۲) آیندہ جس میں کوئی ناگوار واقعہ ہو تو وہاں ۲۴ گھنٹہ کا کرفیو لگانا چاہیئے اور جہاں واقعات ہوئے ہیں یا آیندہ ہوں ان علاقوں کے باشندوں پر جرمانہ کرنے کے لئے حکومت سے منظوری لی جائے- چنانچہ ۱۰- نومبر سے ایک ہفتہ کے لئے (۱۶ نومبر تک) کرفیو لگا دیا گیا (وقت ۷ بجے شام سے ۶ بجے صبح تک) ۱۰ نومبر کی رات امن سے گذری لیکن ۱۱- نومبر کی رات کو کاٹن مل اور افیم کی کوٹھی کے قریب دو آدمیوں کو زخمی کیا گیا- جسکی وجہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۱۲ نومبر کو ان مقامات پر ۲۴ گھنٹہ کا کرفیو لگا دیا- اور شہر میں ۵ بجے شام سے ۶ بجے صبح تک کرفیو کر دیا گیا- ۱۲ نومبر کی رات امن سے گذری- لیکن ۱۳- نومبر کی رات کو ٹپکا پور اور اسکے پشت پر ان پورنا دیوی کے مندر کی گلیوں کے باشندوں نے خشت باری شروع کر دی پولیس عین موقع پر پہونچ گئی اور یہ قضیہ اسی حد تک ہو کر رہ گیا- پولیس نے تقریباً ایک درجن مکانات کی تلاشی لی- اور ۱۳ آدمی اسی موقع پر گرفتار کیے- اور ان کی اس حماقت پر یہ سزا دی گئی کہ اس علاقہ میں ۴۸ گھنٹہ کا کرفیو لگا دیا گیا (صرف ۲ گھنٹہ یعنی ۱۲ بجے دن سے ۲ دن تک کو مہلت دی گئی-)

۱۴ و ۱۵- نومبر کی رات کو امن و امان رہا-

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک پریس کمیونک میں لکھا ہے کہ:-

بیماری کی ضرورت سے ان ہی لوگوں کو کرفیو کے پاس دیے جائیں گے جو میڈیکل سارٹیفکٹ پیش کر سکیں گے- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقامی ہوٹلوں- دھرم شالوں مسافر خانوں- بورڈنگ ہوس اور مالک مکانات کو یہ حکم دیا ہے کہ اگر کوئی شخص باہر سے کانپور آئے اور وہ ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ کانپور میں ٹھہرنا چاہے تو ۲۴ گھنٹہ کے اندر اس کے آنے کی اطلاع اپنے قریب کے پولیس چوکی پر کرنا چاہیئے- یہ حکم صرف کرفیو کے نفاذ کے زمانہ تک کیلئے ہے-

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک پریس کمیونک میں یہ بھی لکھا ہے کہ "گنگا کی نہر کے کنارے کانپور سے دس میل کے فاصلہ پر ایک شخص زخمی پایا گیا- جسکو فوراً اسپتال پہونچا دیا گیا یہ شخص گھاٹمپور تحصیل کا رہنے والا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھی کے ساتھ اس کا کسی خانگی معاملہ پر جھگڑا ہوا ہے- اس واقعہ کو فرقہ وارانہ جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں- لیکن اسکو پبلک کے نوٹس میں لایا گیا ہے کہ کہیں غلط فہمی پیدا نہ ہو اور اس واقعہ سے کوئی افواہ نہ پھیلائی جا سکے کہ ایک آدمی زخمی اسپتال میں لایا گیا ہے-"

بلوؤں کی مذمت

۱۴- نومبر کو کانپور کے طالبعلموں کی مختلف جماعتوں کی ایک مشترکہ میٹنگ ہوئی جسمیں ملک کے اندر فرقہ وارانہ فساد کی سخت مذمت کی گئی-

دو برہمن پارٹیوں میں جھگڑا

موضع گجنیر میں ہمنول کی دو پارٹیوں میں ایک کھیت پر قبضہ کرنے پر جھگڑا ہو گیا- جسمیں دو آدمی زخمی ہوئے اس سلسلہ میں ۶- آدمی گرفتار کیے گئے ہیں-

ہوائی جہاز کے پیغامات

۱۵- نومبر کو ہوائی جہاز کے ذریعہ کل شہر میں اُردو- ہندی کے اشتہارات تقسیم کئے گئے جس میں گاندھی جی- پنڈت جواہر لال نہرو سردار پٹیل- مسٹر محمد علی جناح- مسٹر لیاقت علی خاں اور مسٹر عبدالرب نشتر نے عوام سے امن و امان کے ساتھ رہنے کی اپیل کی ہے- پنڈت جواہر لال نہرو نے اپیل میں کہا ہے کہ:

" ایسے فرقہ وارانہ فساد سے صرف ان لوگوں کو فائدہ ہو سکتا ہے جو ملک کو محکوم رکھنا چاہتے ہیں"

مسٹر جناح نے اپیل میں کہا ہے کہ:-

" مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اسلام کے وقار کو قائم رکھیں"

دوسرے لیڈروں کی اپیلوں میں بھی امن و امان سے رہنے کی تلقین کی گئی ہے اور لکھا ہے کہ:-

" ان واقعات سے دنیا کے سامنے ہندوستان شرمندہ ہے"

گرفتاری

۱۴- نومبر کی رات کو جو تقریباً دو سو آدمی کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں گرفتار کیے گئے تھے، ان پر مجسٹریٹ نے پانچ روپیہ سے پندرہ روپیہ تک جرمانہ کیے-

ایک شخص کے پاس سے ایک چاقو برآمد ہوا تھا جسکو مجسٹریٹ نے چھ ماہ کی سزا دی-

مالویہ جی کا انتقال

۱۲- نومبر ۴ بجکر ۱۰ منٹ پر الہ آباد میں پنڈت مدن موہن مالویہ کا انتقال ہو گیا- کانپور ۵ بجے کے قریب یہ خبر آ گئی تھی- دوسرے دن ۱۳- نومبر کو ۲ بجے پھول باغ اور کملا نہرو پارک میں عام جلسہ ہوا- جسمیں متعدد حضرات نے مالویہ جی کی قومی و ملکی خدمات کا تذکرہ کیا اور ان کے نقصان کو ملک کیلئے ناقابل تلافی نقصان بتایا-

کرنیل جہانگیر کا مشورہ

۱۵- نومبر کو کرائسٹ چرچ کالج میں ایک میٹنگ ہوئی جسمیں آئی-این-اے- سنٹرل پیس کمیٹی کے کرنیل جہانگیر نے کانگریس اور لیگ کے لیڈروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ان کو یہ مشورہ دیا کہ کانپور کی موجودہ پیس کمیٹی کو اور زیادہ موثر بنانا چاہیئے اور صحیح معنوں میں اس کو لوگوں کی نمایندہ ہونا چاہیئے- اور سرکاری اثر سے اسکو آزاد ہونا چاہیئے-

طالبعلموں کا مقدمہ

کانگریس اسٹوڈنٹس یونین کے پریسیڈنٹ اور تین ممبروں پر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے ماتحت مقدمہ چل رہا ہے- الزام یہ ہے کہ ۲۱- اکتوبر کو یوم آزادی ہند کے سلسلہ میں انھوں نے جلوس نکالا اور پُرجوش نعرے لگائے-

یہ مقدمہ ۱۴- نومبر کو پیش ہوا تھا لیکن ملتوی ہو گیا- اور آیندہ تاریخ ۲۹- نومبر مقرر ہے-

بالکل امن و امان

۱۶- نومبر ۴۸ گھنٹہ سے شہر میں کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہوا اور شہر کی فضا اپنی اصلی حالت پر آ رہی ہے- اُمید کیجاتی ہے

سبدِ گل

یورپ امریکہ اور دوسرے تہذیب یافتہ ممالک میں مہذب مرد و عورت کس قدر تیزی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کر رہے ہیں اس کا اندازہ آپ کو ذیل کے چند فریدار واقعات سے ہوگا۔

نیویارک میں ایک کلب خبر نہیں کب سے کھلا ہوا تھا جس کے ممبر آدھی رات کے وقت اس کلب میں آتے تھے اور صبح ہونے سے صرف گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ قبل وہاں سے جھومتے لڑکھڑاتے رخصت ہو جاتے تھے۔ شبانہ کلبوں اور سوسائٹیوں کا تو ذکر سننے میں آیا کرتا تھا۔ مگر یہ آدھی رات کا کلب چونکہ اپنی وضع کا بالکل نرالا کلب تھا اور اس کا ٹائم اس وقت شروع ہوتا تھا۔ جبکہ ساری دنیا سوئی پڑی ہوتی تھی۔ اسلئے پاس پڑوس کے لوگوں کو بھی اس نیم شب کے کلب کے وجود کی خبر نہ ہوئی۔ مگر ایک دن ایک بہت ہی دلچسپ حادثہ سے یہ پتہ چلا کہ یار لوگ اس مہذب حلقہ میں مادر زاد برہنہ ہو کر گلچھرے اڑایا کرتے ہیں۔

یہ دلچسپ حادثہ اس طرح ہوا کہ ایک رات ایک ٹیکسی والے کو طلب کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ ایک میم صاحب کو ان کے گھر پہنچا دو۔ میم صاحب جھومتی ہوئی ایک لمبا لبادہ پہنے ہوئے نکلیں اور اپنے دوستوں کی مدد سے موٹر میں بیٹھ گئیں۔ لیکن جب ڈرائیور نے کافی دور نکل آنے کے بعد مڑ کر ان سے پوچھنا چاہا کہ آپ کہاں اتریں گی تو یہ دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے کہ میم صاحب کے جسم سے لبادہ اتر گیا ہے اور آپ برہنگی کی حالت میں سوئی پڑی ہیں۔ ڈرائیور نے پولیس کو اطلاع دیدی اور پولیس نے دوسری رات اس کلب پر چھاپہ مارا تو یہ معلوم ہوا کہ یہ ان مردوں عورتوں کی عیاشی کا اڈہ ہے۔ جو آدھی رات کے بعد مادر زاد برہنہ ہو کر ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

لیکن جوہانسبرگ میں ان سے بھی زیادہ غیر متمدن تہذیب یافتے موجود ہیں۔ انھوں نے ایک کلب کھول رکھا ہے جہاں دن دھاڑے مرد و عورت خود کو ایک دوسرے کو ننگے ہو ہو کر دکھاتے ہیں تاکہ رات کے مشاغل کے لئے "جوڑے بننے" میں آسانی ہو۔ شہر کے معززین مرد و عورت اس کلب کے ممبر ہیں۔ کلب کے دروازے میں داخل ہونے کے بعد وہ اس کمرے میں چلے جاتے ہیں جو لباس تبدیل کرنے کے لیے رکھا گیا ہے۔ یہاں پر ممبر اپنے کپڑے اوتار کر ایک ایسے باریک کپڑے کے لبادے پہن لیتے ہیں جس میں سے سارا جسم نظر آتا ہے اسکے بعد مردوں اور عورتوں کے مختلف مشغلے شروع ہوتے ہیں اور ان مشغلوں کے دوران میں مرد عورت بڑی بیحیائی کے ساتھ ایک دوسرے کے جسموں کو گھور گھور کر دیکھنے کے بعد فیصلہ کرتے ہیں کہ آج رات کے لیے کسکو انتخاب کیا جائے۔

جوہانسبرگ کے اس کلب کے حالات اخباروں میں شایع ہوئے ہیں جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مغربی تہذیب یافتوں کی ترقیوں کا کیا عالم ہے۔

عریانی اور بیحیائی کے ان قصوں کے بعد اب آپ لندن کی ایک ترقی یافتہ مس صاحبہ کی فریاد داستان بھی سنیئے آپ ایک ڈاکٹر کے وہاں تشریف لے گئیں اور اس سے کہا کہ مجھے اس وقت بچہ جننے کی حاجت ہے اور یہ حاجت اسقدر زوروں کی لگ رہی ہے کہ بس دس پندرہ منٹ میں بچہ نکل پڑنے ہی کو ہے ڈاکٹر نے فوراً ان کو بچہ جننے کے لیے ایک کمرہ دیدیا اور ایک نرس ان کے لیے مقرر کر دی اور پندرہ بیس منٹ کے بعد ہی ان مس صاحبہ کے ہاں ایک عدد بچہ ہو گیا۔ نرس ڈاکٹر کو اطلاع کرنے گئی اور ڈاکٹر اور نرس دونوں زچہ کے پاس مبارکباد دینے آئے۔ مگر یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئے کہ زچہ غائب ہے اور ایک پرچہ یہ لکھ کر چھوڑ گئی کہ میں ایک کنواری لڑکی ہوں اسلئے اس بچہ کی پرورش کا آپ لوگ کچھ انتظام کر دیجئے۔

ادبِ لطیف

آؤ

(از جناب ابوالحسن فسکری)

آؤ........

میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ پیار کرتا ہوں...

ان ستاروں سے پوچھو جو ہر شب جھلملاتے ہیں۔

اس چاند سے پوچھو جس کو اپنے حسن پر ناز ہے...

آہ میری حسین رانی.......

تمھیں کیا معلوم..... کہ

تیرے محبوب کی حالت کیا ہے.......

آؤ...........

.... تمھاری مسکراہٹ ہر دے کا کنول کھلاتی ہے

اتنا مسکرا کہ دل کے کنول کھل جائیں.....

غم و الم دکھ اور درد........

کلفتیں اور درد پریشانیاں سب دور ہو جائینگی۔

مسکرا........

کبھی بہار بنکر، کبھی بسنت بنکر.......

تجھے کہاں پاؤں، کدھر جاؤں.......

کہاں ڈھونڈھوں کدھر تلاش کروں.......

گل و بلبل ہمکنار ہوتے ہیں.......

چاند پر چکور والہانہ شیدا ہوتا ہے.......

پھول سے بھونرا پیوست ہو جاتا ہے.......

لیکن مجھے کیوں تنہا چھوڑ کر چلی گئی.......

آؤ........

میری مسکراہٹ کے پیغام سن کر.......

میری آنکھوں کا حسین اشارہ..... پاکر.....

آؤ........

میں جانتا ہوں کہ تم نہ روؤگی۔ آہ۔ انتظار...

آنکھیں ہیں اشکبار..... آہ........

کیا نہ آؤگی

ان تمناؤں کو مسکراتے ہوئے مت روکو.....

ورنہ...... ورنہ......

میں بے بصر ہو جاؤں گا۔ میری بے نور آنکھیں...

تمھارے حسن کے شرارے کو نہ دیکھ سکیں گی...

آؤ..............

پھر دو...... خالی پیمانہ........

اس پیمانہ کی قیمت ہی کیا ہے جس میں شراب نہ مچلتی ہو۔

آؤ... .... دل تڑپ رہا ہے۔

ضمیر پکار رہا ہے...... خیر.... نہ آؤ.....!

آؤ.........

اب میں سمجھا.... عورت کی محبت کتنی جھوٹی ہوتی ہے۔

.... تیری محبت.... تیری شرافت پانی کے بہاؤ ہیں.........

نہیں..... نہیں..... رانی.....

پھر بھی تم میری محبوبہ ہو۔ حسین بیوفا محبوبہ...

انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس

میرٹھ۔ ۱۲۔ نومبر۔ کانگریس کے سالانہ اجلاس کی استقبالیہ کمیٹی کے جنرل سکرٹری نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ عوام کو اس فیصلے سے مطلع کر دیا گیا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کا ۵۴ واں اجلاس صرف کاروباری اجلاس تک محدود رہے گا۔

اسکی تمام ظاہری شان و شوکت اور سفید ہیلو دس کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

اب نمائش بھی نہ ہوگی اور نہ بازار آراستہ ہونگے کیونکہ آئینو انو کو آنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ اب جو لوگ ٹکٹ خرید چکے ہیں یا جو ممبر ڈکوا اپنے لئے مخصوص کر چکے ہیں یا دوسرے کیمپوں میں ہالس کی جگہہ نکال چکے ہیں۔ ان کو کاروباری اجلاس کی کارروائی میں شرکت کا موقع بھی نہیں دیا جائیگا ان انتظامات کی تمام کارروائیاں ملتوی کر دی گئی ہیں۔

عالمِ نسواں

شادی کیسی ـــــ؟

محبت کی؟ یا ماں باپ کی مرضی!

(گذشتہ سے پیوستہ)

اگر لڑکی دولتمند یا بااثر خاندان کی ہے۔ اس کی خوبصورتی اور دیگر خوبیاں بھی نظرانداز کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ و غیرہ غیرہ انتخاب کا فیصلہ دولھا والوں کی پارٹی کی سطلق پر منحصر ہوتا ہے اور یہ قسمت کا فیصلہ ہاں یا نا میں کر دیتے ہیں۔ لڑکی کے تصورات بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اس کے خوابوں کی دنیا کچھ کہتی ہے۔ اصل کچھ کہتی ہے اور حسب دلخواہ بر کا مل جانا بھلا کوئی معمولی بات ہے جو اچھے لڑکے ہوں گے وہ شاید اس لڑکی سے بیاہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔

پس یہ نتیجہ نکلا کہ ابھی تک شادیوں کے معاملہ میں اصل بڑائی اور اہمیت مرد کو ہی حاصل ہے۔

مگر کیوں؟ برنارڈ شانے اپنی کتاب "انسان اور برتر انسان" میں لکھا ہے کہ عورت مرد کا پیچھا کرتی ہے۔ جنت سے نکالنے کے وقت آدم کو خدا نے ایک بددعا دی تھی اور وہ یہ تھی کہ تجھے اپنی افسری اپنا پسینہ بہا کر کرنا پڑے گی۔" روزی کمانے کا کام بڑی حد تک مرد کا ہی بوجھ سمجھا جاتا ہے اور اس میں یہ چیز شامل ہے کہ مرد بیوی کا خرچ یعنی اس کی زندگی کا پورا بوجھ اٹھائیگا اس سے آدمی بھاگ نہیں سکتا۔ مرد کو ہر حالت میں عورت کی مالی ضرورتیں پوری کرنی ہوتی ہیں۔ اور عورت اپنے آپ کو مرد کا دست نگر پاتی ہے۔ اگر وہ خود بھی کمائے تو بھی مرد کو نر در کماتا ہوا دیکھنا چاہتی ہے۔ اسکی دلی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا مرد نکھٹو ہرگز نہ ہو اور تا مرگ وہ اس کی اور اس کی اولاد کی مالی ضرورتوں کا کفیل اور ان سب کا رکھوالا ہو گا۔ کمانیوالی عورتیں بہت کم نکلیں گی۔ دنیا میں بڑی تعداد ایسی ہی عورتوں کی ہے جو روزی کمانے کی ذمہ داری سے بچا رہنا چاہتی ہیں اور اس کے مقابلہ پر گھر کی چار دیواری میں گرہستی کا کام سنبھالنے کو ترجیح دیتی ہیں

عورت کی بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کا اپنا ایک گھر ہو اور اس کا ایک سلسلہ نسل ہو، مزدور نیوں کی طرح (خواہ وہ کیسی ہی اعلیٰ قدر و قیمت کی کیوں نہ کیوں) وہ رہنا نہیں چاہتی بلکہ عورت کی کمائی کو غیر قدرتی سمجھتی ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ عورت کو شادی کی زیادہ فکر ہوتی ہے اور مرد کو کم ہوتی ہے پس طے شدہ شادیوں میں عورت کی قدر گھٹیا مانی جاتی ہے۔ نہ صرف مشرق میں بلکہ مغرب میں بھی۔

اب ایک بات اور ہے اور وہ یہ کہ آجکل ہماری لڑکیوں کی شادیاں اس وقت ہوتی ہیں۔ جب ان کی عمر کافی ہو جاتی ہیں۔ آجکل کی تہذیب کو آپ اس دیس کی تہذیب نہیں کہہ سکتے۔ کم از کم پوری طرح وہ ہماری تہذیب نہیں ہے۔ انجان پن میں ہماری لڑکیوں کی دماغی سطح بلند ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ وہ پردیسی کلچر کی نقالی کرتی ہیں۔ اسی سلئے وہ طے شدہ شادیوں کے خلاف بغاوت کر بیٹھتی ہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے ہاں ایک اور عجیب و غریب ادارہ ہے۔ (باقی آئندہ)

معزز خواتین زخمیوں کی دیکھ بھال کر رہی ہیں

پٹنہ۔ ۱۲۔ نومبر۔ مسٹر کرشن نراین کی اہلیہ شریمتی پاروتی دیوی کی قیادت میں بہت سی معزز خواتین نے زخمیوں کی دیکھ بھال کے لیے اپنی خدمات پٹنہ کے جنرل اسپتال کو نذر کر دی ہیں اور انھوں نے اپنا یہ کام شروع بھی کر دیا۔

بیگم ہارون بہار جائینگی

کراچی۔ ۱۱۔ نومبر۔ بیگم عبداللہ ہارون، صدر خواتین مسلم لیگ امدادی کام کے لئے عورتوں کے ایک دستہ کے ساتھ بہت جلد بہار جا رہی ہیں۔

بچوں کی دنیا

صحت قائم رکھنے کے چند اصول

(۱) صبح سویرے اٹھا کرو۔ اور رات کو جلد سویا کرو۔

(۲) روزانہ ناشتہ کرنے سے پہلے ورزش کیا کرو۔

(۳) روزانہ نہایا کرو اور کپڑے بھی صاف ستھرے رکھو۔

(۴) نشہ والی چیزوں سے بچو۔

(۵) دانتوں کو روزانہ صبح اور رات کو سوتے وقت داتن سے صاف کیا کرو۔

(۶) آنکھوں میں عمدہ سرمہ لگاؤ، ناک اور کان بھی صاف رکھو۔

تین تحفے

(۱) دلیری۔ شرافت اور پیار سے محبت کرو۔

(۲) عقل۔ اعزاز اور خوشنمائی کی تعریف کرو۔

(۳) ظلم نخوت اور ناشکری سے نفرت کرو۔ (۴) خوبصورتی۔ صداقت اور آزادی کو دیکھکر خوش ہو (۵) اگر مجو شی خوش طبعی اور قناعت کو پسند کرو۔ (۶) اچھی کتابوں اچھے دوستوں اور اعلیٰ اخلاق سے محبت کرو۔ (۷) عزت وطن اور دوست کے لئے قربانی کے لئے تیار رہو۔ (۸) طبیعت اور زبان کو قابو میں رکھو۔

ڈاکٹر مونجے بہار جائینگے

ناگپور۔ ۱۱۔ نومبر۔ کل ہند ہندو مہا سبھا کے قائم مقام صدر ڈاکٹر مونجے بہار کے مہا سبھائی لیڈروں کی فوری درخواست پر کل بہار کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ ایک بیان میں انھوں نے کہا کہ فسادات سے بہار کے ہندوؤں کو جو نقصان پہونچا ہے۔ اس کے لیے جس قدر امدادی کام کرنا پڑیگا اس کا کوئی اندازہ اور نوعیت ابھی نہیں بتائی جا سکتی ہیں۔ بہار روانہ ہونے سے پہلے ڈاکٹر مونجے چند دنوں کے لیے کلکتہ بھی جائیں گے۔

پردۂ فلم

"ساگر فلم کمپنی"

ہندوستان کے فلمی حلقوں میں یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائے کہ ساگر فلم کمپنی جس کا کاروبار تقریباً آٹھ سال سے بند تھا پھر میدان عمل میں آ رہی ہے۔ چنانچہ ساگر فلم کمپنی کے مالک مسٹر چمن لال ڈیسائی۔ اور ان کے صاحبزادے مسٹر سریندر ڈیسائی اس کمپنی کو صف اول کی کمپنی بنانے میں انتہائی جد وجہد کر رہے ہیں۔

ساگر فلم کمپنی وہی مشہور فلم کمپنی ہے جو ناطق فلموں کے ابتدائی دور میں درجنوں بہترین تصاویر ملک کے سامنے پیش کر چکی ہے۔

"فلمستان لمیٹڈ"

فلمستان لمیٹڈ جو اس سے قبل "چل چل رے نوجوان" اور "فسکاری" جیسی ممتاز تصاویر پیش کر چکی ہے۔ آجکل اس کے سامنے فلم سازی کا ایک بہت بڑا پروگرام ہے۔ چنانچہ اس پروگرام کے مطابق تقریباً نصف درجن تصویریں آجکل فلمستان اسٹوڈیو میں زیر تیاری ہیں۔

بنگلور اور حیدرآباد کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ فلمستان لمیٹڈ کی جدید فلم "سفر" کو حیرت انگیز کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ اس فلم کمپنی کی دوسری تصاویر "آٹھ دن" "شہنائی" اور "سندھور" آجکل زیر تیاری ہیں۔ توقع ہے کہ فلمستان کی زیر تیاری تصاویر بہت جلد ملک کے سامنے پیش کر دی جائیں گی۔

آگرہ یونیورسٹی کنووکیشن

آگرہ یونیورسٹی کنووکیشن جو ۱۶۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو ہونیوالا تھا۔ غیر متعین عرصہ کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

اقوالِ زرّیں

نوٹ بک میں اپنی غلطیوں کو روزمرّہ لکھتے رہنے سے آدمی کبھی نہ کبھی انھیں دور کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ (بنجمین فرینکلین)

مادرِ وطن اپنے ہر بچہ سے اُمید رکھتی ہے کہ وہ اس کے تئیں اپنے فرائض پورے کریں۔ (والٹر پیس)

باہمت آدمی کے لیے دنیا میں کوئی کام بھی ناممکن نہیں ہے۔ ناممکن کا لفظ صرف مورکھوں کی ڈکشنری میں پایا جاتا ہے۔ (نپولین)

غلامی بڑا بھاری پاپ ہے۔ اس سے کبھی بھی کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا۔ (للکن)

ترقی وہی کرسکتا ہے جسے اپنی موجودہ حالت پر اطمینان نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ آگے ہی بڑھنے کی خواہش کرے۔ (مارشل)

نیک باطن آدمی کی زندگی ہمیشہ بے خوف اور بےفکر گذرتی ہے۔

بہار میں کافی فوج تعینات ہے

کلکتہ ۱۱- نومبر- میجر جنرل ڈی رسل جو کہ بہار میں غیر فوجی طاقتوں کی امدادی کارروائیوں کے انچارج ہیں، انھیں یقین ہے کہ جو فوج وہاں تعینات کی گئی ہے وہ جلد ہی پبلک میں اعتماد پیدا کردیگی- اور حالات درست ہوجائیں گے۔

سرحد کے انتخابات

پشاور- ۱۰- نومبر- میر ولی اللہ خاں، اجلال الدین خاں صدر ہزارہ مسلم لیگ و ممبر سرحد اسمبلی کے مقابلہ میں ایبٹ آباد میونسپل کمیٹی کے صدر منتخب ہوگئے۔

موجِ تبسم

زیادہ بولنے والی عورت :- اگر میں پبلک میں تقریر کرنے لگوں تو تم ضرور خوش ہوگے۔

شوہر :- کم از کم میرے دماغ کو ایک کوفت سے ضرور نجات مل جائے گی۔

"لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس لڑکی سے تم اس لئے شادی کرنا چاہتے ہو کہ وہ زیادہ مالدار ہے؟"

"ڈبل جھوٹ- اول تو وہ مالدار نہیں ہے- دوسرے میرا اس سے شادی کرنیکا ارادہ ہی نہیں ہے۔"

ہندوستان میں اشیاء پر کنٹرول

نئی دہلی- ۱۱- نومبر- حکومت ہند کے رکن صنعت و رسد ڈاکٹر جان متھائی نے آج مرکزی اسمبلی میں کنٹرول کے مسائل کو پیش کیا- انھوں نے اپنے خیالات کا اظہار اپنی اس تحریک کے سلسلے میں کیا کہ بعض اشیاء کی پیداوار کے کنٹرول ان کی تقسیم اور تجارت و اقتصادیات کے متعلق ایک معینہ مدت تک کے لیے اختیار دیے جانے کا قانون بنایا جائے انھوں نے کہا کہ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ اس سلسلے میں جو ہنگامی قانون پہلے سے نافذ ہیں ان کو ایک مکمل قانون کی صورت میں مرتب کردیا جائے

مصری کابینہ میں توسیع

قاہرہ- ۱۲- نومبر- قاہرہ کابینہ میں دو نئے وزراء کے داخل ہوجانے سے مصر کے وزیر اعظم اسمٰعیل صدقی پاشا کو پھر قوت حاصل ہوگئی۔

ان وزراء میں ایک کا نام نالب سمیع پاشا ہے جو پہلے محکمہ خارجہ اور قومی دفاع کے وزیر رہ چکے ہیں اور اب صلیقی بے جگہ صنعت و تجارت کے وزیر مقرر ہوئے ہیں- دوسرے جن کا نام عبدالشکیل پاشا ہے- وزیر داخلہ کی حیثیت سے کام کرینگے۔

عجیب معلومات

بیل قلعہ پر چڑھ گیا

لنکا شائر میں ساؤتھ قائے ہیں چودھویں صدی کے ایک قلعہ کے مینار پر ایک بیل چڑھ گیا- یہ بیل ۱۰۰ سیڑھیاں چڑھ کر ایک چبوترے پر پہنچ گیا- بہت سے لوگوں نے بمشکل اسے نیچے اترنے کی ترغیب دی- کھڑکیاں بند کردی گئیں- مبادا کہ یہ گر جائے۔

درختوں میں بھی محبت کا مادہ

آسٹریلیا کے ایک ماہر نباتات نے درختوں کے بارے میں ایک حیرت انگیز نظریہ پیش کیا ہے- اس کا دعویٰ ہے کہ درخت نہ صرف ذی حیات ہوتے ہیں بلکہ وہ انسانوں کی طرح محبت بھی کرتے ہیں- چنانچہ ایک باغ میں دو درخت قریب قریب لگے ہوئے تھے- ان میں دونوں کے پھلوں سے بالکل مختلف اور دونوں کا مجموعہ ہوتے تھے- اس کے بعد جب ان میں ایک درخت آندھی سے گر پڑا تو دوسرا درخت بھی چند دن تک اس کے غم میں سوکھتے رہنے کے بعد خود بخود زمین پر آرہا ہے

ہندوستان کی آئینی تاریخ

سنہ ۱۷۶۵ء سے سنہ ۱۹۴۶ء تک

(از جناب سیّد انیس الرحمن ایڈیٹر "نئی زندگی")

ہندوستان میں انگریزوں کے سیاسی اقتدار کی شروعات سنہ ۱۷۶۵ء سے ہوتی ہے- جبکہ سلطنت مغلیہ کے آخری چراغ شاہ عالم نے ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ کے عوض لارڈ کلایو نمائندہ ایسٹ انڈیا کو بنگال، بہار اور اڑیسہ کی دیوانی بخش دی- اس واقعہ سے ایسٹ انڈیا کمپنی جو محض ایک تجارتی ادارہ تھا- اس نے حکمرانی کے میدان میں قدم رکھا- چنانچہ اس واقعہ کے ایک سال کے بعد برطانی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے معاملات سے گہری دلچسپی لینی شروع کی اور کمپنی کے نظم و نسق پر زیادہ سے زیادہ قابو حاصل کرنے کے لیے اس نے قانون پاس کرنے شروع کئے۔

سنہ ۱۷۷۳ء میں ریگولیٹنگ ایکٹ کے نام سے ایک قانون بنا جس میں کمپنی کے ہندوستان میں حکومت کرنے کا حق تسلیم کیا گیا اور اس کام کے لیے ایک گورنر جنرل اور اس کے چار کا نسلر کا تقرر عمل میں آیا- چنانچہ وارن ہیسٹنگز ہندوستان کا پہلا گورنر جنرل مقرر ہوا سنہ ۱۸۱۳ء میں پارلیمنٹ میں پھر ایک قانون چارٹر ایکٹ کے نام سے پاس کیا- جس میں کمپنی کے معاہدے کی مدت مزید ۲۰ سال کے لیے توسیع کردی گئی۔

جب ہندوستانیوں نے دیکھا کہ انگریزوں کے قدم دھیرے دھیرے جمتے جارہے ہیں تو انھوں نے سنہ ۱۸۵۷ء میں بغاوت کی جو انگریزوں کے خلاف ہندوستانیوں کی پہلی جنگ آزادی تھی- اس بغاوت کا سب سے بڑا نتیجہ یہ ہوا کہ پارلیمنٹ نے کمپنی کے معاہدے کو منسوخ کرکے ہندوستان کی حکومت کی باگ ڈور براہ راست اپنے ہاتھوں میں لے لی- اور اس مقصد کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۸۵۸ء کے نام سے اس نے ایک قانون پاس کیا۔

ہندوستان میں آئینی ترقی کی داغ بیل کانسل ایکٹ سے پڑتی ہے- جس کے ذریعہ گورنر جنرل اور صوبائی گورنروں نے صلاح مشورے کے لئے ہندوستانی کانسلر مقرر کئے اور ہندوستانیوں نے انگریزوں کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کے ہندوستانی کانسلر مقرر کئے اور ہندوستانیوں نے انگریزوں کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کے نظم و نسق میں حصہ لینا شروع کیا- اس کے بعد سنہ ۱۹۰۹ء میں منٹو مارلے ریفارم کے نام سے آیا اور پہلی بار ایک ہندوستانی وائسرائے اور گورنروں کی کانسل کا رکن منتخب کیا گیا- لیکن ابتک نامزدگی ہی جاری تھی- اور انتخابات کا ہندوستان میں نام و نشان نہ تھا

سنہ ۱۹۱۹ء کا آئین

سنہ ۱۹۱۹ء کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ جو مانٹیگو چیمسفورڈ ایکٹ کے نام سے مشہور ہے- ہندوستانی سیاست میں ایک نئے باب کا آغاز کرتا ہے اور اس ایکٹ کے تحت ہندوستان کی سرزمین پر پہلی بار پبلک کو ووٹ کا حق ملا اور انتخابات ہوئے اور اس طرح یورپ کی جمہوریت کی بنیاد پڑی، اس ایکٹ کی ابتدا میں ملک معظم کی حکومت نے حسب ذیل الفاظ میں ہندوستان کے متعلق اپنے مقاصد پیش کئے تھے۔

"ہندوستان کے اندر جمہوری اداروں کی تدریجی ترقی، تاکہ رفتہ رفتہ ہندوستان برطانی شہنشاہیت کے اندر رہتے ہوئے حکومت خود اختیاری کے مرتبہ تک پہونچ جائے۔"

اس ایکٹ کی اہم خصوصیات یہ تھیں :-

(۱) مرکز میں لیجسلیٹو اسمبلی اور کانسل آف اسٹیٹ دو مجالس مقننہ قائم رہیں جن کے ممبروں کی بڑی تعداد براہ راست انتخابات سے پُر ہوتی تھیں- اور کچھ ممبران حکومت کے نامزد کردہ ہوا کرتے تھے۔

(یہ دونوں مجالس اسی طرح اب بھی قائم ہیں)

(۲) ان دونوں مجالس کی حیثیت محض مشاورتی ہے کیونکہ وائسرائے کو اس امر کا اختیار ہے کہ وہ اس کے پاس کئے ہوئے قوانین کو رد کرسکتا ہے۔

(۳) وائسرائے کی اپنی ایک مجلس مقننہ ہوگی جسے کابینہ کے ایک ممبر کو وزیر ہند مقرر کیا گیا۔

ہندوستان میں زبردست ہلچل

سنہ ۱۹۱۹ء کے ایکٹ میں ایک دفعہ یہ بھی تھی کہ دس سال کے بعد اس دستور پر نظر ثانی کی جائے گی اور انگریز کے اعلان شدہ مقاصد اور پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ہندوستانیوں میں زبردست سیاسی جاگ پیدا ہوئی- اور مہاتما گاندھی، علی برادران مولانا ابوالکلام آزاد- سی- آر- داس، موتی لال نہرو- لاجپت رائے، ڈاکٹر انصاری، حکیم اجمل خاں، وغیرہ کی قیادت میں سنہ ۱۹۲۱ء میں عدم تعاون کی طوفانی تحریک شروع ہوئی اور ایسا محسوس ہونے لگا- کہ ہندوستان کی آزادی بس چندونوں کی بات ہے لیکن یورپ کے مداری ہندو مسلمانوں کے اس اتحاد کو کس طرح برداشت کرسکتے تھے- انھوں نے اپنی ہتھیلی سے رنگ برنگ کی گولیاں نکالیں، مذہب کے نام پر ہندو مسلمانوں کو لڑایا کہیں شدھی اور سنگٹھن کے نعرے لگے اور کہیں تنظیم و تبلیغ کے جھنڈے گاڑے گئے- غرضیکہ سنہ ۱۹۲۳ء سے سنہ ۱۹۲۸ء کا پورا دور اسی فضا کی نذر ہوا- بہرحال اسی تحریک سے برطانیہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور ہندوستان کو مزید اصلاحات دینے کے لیے تحقیقات کی- غرض سے سنہ ۱۹۲۸ء میں سائمن کمیشن بھیجا چونکہ اس کے تمام اراکین انگریز تھے- اور کوئی ہندوستانی نہ لیا گیا تھا- اس لیے ہندوستان نے احتجاجاً اس کا بائیکاٹ کیا۔

نہرو رپورٹ

اسی درمیان میں اس وقت کے وزیر ہند لارڈ برکن ہیڈ نے کانگریس پر تشنیع کرتے ہوئے یہ کہا کہ ہندوستانی صرف چیخنا چلانا اور تخریب کرنا جانتے ہیں- کیا ہندوستان میں یہ اہلیت ہے کہ وہ ایک دستور بنا کر پیش کرسکے؟ اس چیلنج کو کانگریس نے منظور کیا اور پنڈت موتی لال نہرو، سر علی امام، سر تیج بہادر سپرو، مسٹر انے، سردار منگل سنگھ، مسٹر شعیب قریشی، سبھاش چندر بوس اور مسٹر جی- آر- پردھان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جس نے ہندوستان کے دستور کا خاکہ بنا کر پیش کیا- جو نہرو رپورٹ کے نام سے مشہور ہے۔ اس رپورٹ کی خصوصیات حسب ذیل تھیں۔

(۱) ہندوستان کے لئے درجہ نوآبادیات تجویز کیا گیا-
(۲) ہندوستان کے بنیادی حقوق کا اعلان کیا گیا-
(۳) مرکز میں دو مجالس قانونساز کا قیام-
(۴) صوبوں کی خود مختاری-
(۵) مرکز اور صوبوں کے انتخابات کی بنیاد مخلوط قرار پائی، لیکن مسلمانوں کے لئے اُن تمام صوبوں میں جہاں وہ اقلیت میں ہیں اور ہندؤں کے لئے صرف صوبہ سرحد میں سیٹیں محفوظ کردی گئیں-
(۶) ریاستوں کا معاملہ علی حالہ برطانیہ کے اقتدار اعلیٰ کے تحت رہیگا-
(۷) زبان اور تمدن کی بنیاد پر صوبوں کی از سرِنو تقسیم،
(۸) سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کیا جائے بشرطیکہ مقامی دقتوں پر قابو پالیا جائے،
(۹) سندھ، سرحد اور بلوچستان کو دوسرے صوبوں کے مساوی حقوق دیئے جائیں-
(۱۰) مرکز کے ہاتھ میں امور خارجہ، دفاع، رسل و رسائل، بندرگاہ، جنگی، انکم ٹیکس، ایکسائز و افیون، مردم شماری، سکہ اور اوزان، انفارمیشن، سائنٹفک ریسرچ وغیرہ محکمے دیے جائیں اور ان کے علاوہ تمام محکمے صوبوں کے سپرد ہوں-

یہ رپورٹ آل انڈیا کنونشن سنہ ۱۹۲۹ء منعقدہ کلکتہ میں جو ڈاکٹر مختار احمد انصاری صدر کانگریس کی کانگریس کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا اور جس میں ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتوں نے شرکت کی تھی، پیش ہوئی اور پاس ہوئی- گرچہ سبھاش چندر بوس اور پنڈت جواہر لال نہرو کی قیادت میں نوجوانوں نے درجہ نوآبادیات پر غم و غصہ کا اظہار کیا اور مکمل آزادی کا علم بلند کیا۔

بہرحال یہ دستور برطانیہ کے سامنے پیش ہوا لیکن برطانیہ نے اس پر توجہ نہ دی کانگریس کے انتہا پسندوں کی رائے ختم ہوئی، پنڈت جواہر لال نہرو کانگریس کے صدر منتخب ہوئے اور سنہ ۱۹۲۹ء میں لاہور کے سالانہ اجلاس میں یہ رپورٹ دریائے راوی کی نذر کرکے آزادی کامل کی تجویز پاس ہوئی۔

مسلمانوں کو شکایت

نہرو رپورٹ سے بعض مسلم رہنماؤں کو شکایت پیدا ہوئی، یہاں تک کہ علی برادران بھی خفا ہوگئے- شکایت کی سب سے بڑی بنیاد یہ تھی کہ کانگریس نے مرکز میں مسلمانوں کی ۳۳ فی صدی نمایندگی کو تسلیم نہ کیا تھا اور کہا تھا کہ مرکزی مجالس میں ہر فرقہ اپنی آبادی کے تناسب ہی سے نمایندگی لے اور مسلمان ۲۲ فیصدی ہیں- لہٰذا ۲۲ فی صدی سے زیادہ نہ لیں (جیسا کہ آج وزارتی مشن نے دستور ساز اسمبلی میں مسلمانوں کو ۲۲ فی صدی نشستیں دی ہیں) بہرحال مسلمان سرکار پرستوں کو بھی موقع ملا اور وہ بھی علی برادران وغیرہ کے ساتھ مل گئے- اور کانگریس کی خوب خوب مخالفت کی، اس واقعہ کے بعد سے مسلمان کانگریس سے علیحدہ ہونے شروع ہوئے سنہ ۲۹ء یکم جنوری کو سر آغا خاں کی صدارت میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا جلسہ ہوا- جس میں مسلمانوں کے مطالبات کو ۱۴ نکات میں بیان کیا گیا جن میں اہم نکات یہ تھے :-

(۱) ہندوستان کا دستور فیڈریشن (وفاق) کے ڈھنگ کا ہو۔
(۲) مرکز میں مسلمانوں کی ۳۳ فی صدی نمایندگی ہو-
(۳) سندھ کو علیحدہ صوبہ بنایا جائے
(۴) صوبہ سرحد اور بلوچستان کا درجہ دوسرے صوبوں کے برابر ہو-
(۵) بنگال اور پنجاب میں مسلمانوں کی ایک کی (یعنی ۵۱) اکثریت تسلیم کرلی جائے۔
(۶) انتخاب کا طریقہ جداگانہ ہو-
(۷) مسلمانوں کا کلچر، تمدن- زبان- مذہب وغیرہ محفوظ ہوں- وغیرہ وغیرہ (باقی آئندہ)

روم- ۱۱- نومبر- امان اللہ خاں سابق شاہ افغانستان جو تخت سے معزول ہونے کے بعد سنہ ۱۹۲۹ء سے اٹلی میں مقیم ہیں، انھیں اطالوی حکومت نے الاؤنس دینے سے انکار کردیا ہے۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ ——— نوٹس

مہر بند ٹنڈر آئیٹم ریٹ ٹنڈر بورڈ کے منظور شدہ ٹھیکہ داروں سے بورڈ کے اسٹنڈرڈ فارم پر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے طلب کیے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	لاگت کا تخمینہ	زر بیعانگی - ارنسٹ منی	ٹنڈر فارم کی قیمت	ٹنڈروں کے وصول کرنے اور کھولنے کی تاریخ اور کام مکمل کرنیکا وقت
۱	ڈیولپمنٹ بورڈ کیلئے کنٹونمنٹ اور چکیری کے درمیان کے بھٹوں سے جو محفوظ جگہ پر واقع ہیں۔ اینٹوں کی سپلائی۔	۳۲۲۰۰۰ روپیہ	۳۲۲۰ روپیہ	۲ روپیہ	۲۱ نومبر ۱۹۴۶ء یکم جنوری ۱۹۴۷ء سے ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء تک کل تعداد کا ۱۰ فیصدی ماہانہ قسطوں میں
۲	ڈیولپمنٹ بورڈ کے لئے گرانڈ ٹرنک روڈ پر کلیا پور کے نزدیک کے بھٹوں سے جو محفوظ جگہ پر واقع ہیں اینٹوں کی سپلائی	۲۹۰۰۰ روپیہ	۲۹۰ روپیہ	۲ روپیہ	۲۱- نومبر ۱۹۴۶ء ایضاً
۳	ڈیولپمنٹ بورڈ کے لئے ہمیر پور روڈ پر واقع موضع نوبستہ کے قریب کے بھٹوں سے جو محفوظ جگہ پر واقع ہیں اینٹوں کی سپلائی	۲۰۶۰۰۰ روپیہ	۲۰۶۰ روپیہ	۲ روپیہ	۲۱- نومبر ۱۹۴۶ء ایضاً

کسی ایک ٹنڈر یا سب ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتائے نامنظور کرنے کا حق و اختیار محفوظ ہے۔

پریسیڈنٹ ——— کانپور ——— ڈیولپمنٹ بورڈ

ہندوستان و امریکہ کے درمیان معاہدہ

نئی دہلی - ۱۴- نومبر۔ حکومت ہند اور امریکی محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان دوجماعتی ہوائی نقل و حمل کے معاہدہ کی تکمیل ہو گئی ہے حکومت ہند کی جانب سے جواہرلال نہرو ایچ، صدر عارضی حکومت و رکن محکمہ خارجہ اور سردار عبدالرب نشتر رکن محکمہ نقل و حمل نے معاہدہ پر آج دستخط کیے امریکی سفارت خانہ کے افسر اعلیٰ آنریبل جارج مرل اور آنریبل جارج براؤ تیل امریکی صدر کے شخصی نمائندہ نمائندہ نے امریکہ کی جانب سے معاہدہ پر دستخط کیے۔

بہار کے حالات پر قابو

نئی دہلی - ۱۴- نومبر۔ آج مرکزی اسمبلی میں پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک تفصیلی بیان میں بتلایا کہ بہار کی

باقی صفحہ ہذا کالم ۳ کے نیچے ۴۴

۴۴

صورت حال پر قابو پالیا گیا ہے اور اب وہاں مکمل امن ہے۔

انھوں نے کہا:-

"حالات میں اعتدال پیدا ہونے کا ثبوت اس امر سے مل سکتا ہے کہ عوام اپنے دیہاتوں کو واپس جانے کے خواہشمند ہیں۔ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ عوام کو امداد پہونچانیکا ہے۔ حکومت بہار نے تارکین وطن کے طعام و قیام اور دوسری ضروریات کو فراہم کرنے کی ذمہ داری لی ہے جس میں طبی امداد بھی شامل ہے۔" یہ بہت اہم ہے۔ اسلیے کہ اسکا سارے ملک میں رد عمل ہوگا اسلیے اس بات کی فوری ضرورت ہے کہ عورتوں کو انکے گھروں پر پہونچانیکی امکانی کوشش کی جائے۔ صرف اس صورت میں امداد و بحالی کے کام کی ابتدا کی جا سکتی ہے۔

مشرقی بنگال کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ وہاں کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ اغوا شدہ عورتوں اور ان عورتوں کی واپسی کا مسئلہ جنکا جبری مذہب تبدیل کیا گیا

نئی دہلی - ۱۴- نومبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح نے آج اپنے ایک بیان میں کہا کہ عارضی حکومت کو اس بات کی اجازت نہ دینا چاہیئے کہ وہ کوئی ایسا انتظام یا رواج قائم کرے جس کے ذریعہ ہندوستان کے مستقبل کے دستوری مسائل پر اثر پڑے انھوں نے کہا۔ "ہم یقیناً پاکستان کے مطالبہ کے تسلیم نہ کرنے کی ہر کوشش کا مقابلہ کریں گے۔"

بہار امدادی فنڈ کیلئے اپیل

لکھنؤ۔ ۱۲۔ نومبر۔ مولانا حسین احمد مدنی صدر جمعیت علمائے ہند دہلی کل لکھنؤ تشریف لائے۔ اور آپ نے یہاں اخبارات کے لئے ایک بیان دیتے ہوئے بہار کے مسلمانوں کی امداد کی طرف توجہ دلائی آپ نے کہا کہ چونکہ ملک کی بدقسمتی سے مسلمانان اہل بہار اس وقت بڑی مصیبت میں ہیں اس لیے ضروری ہے کہ صاحب استطاعت لوگ ان کی امداد کریں۔ آپ نے کہا کہ میں عام مسلمانوں سے اور بالخصوص وابستگان جمعیت اور آزادی پسند افراد اور جماعتوں سے پُرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ دامے، درمے، سخنے، قدمے ہر طرح مصیبت زدگان بہار کی امداد کریں۔ ہر جگہ کی جمعیتیں امدادی کمیٹیاں بنائیں رضا کار اور نقد و غلہ وغیرہ جمع کرکے ان کی امداد کے لیے دفتر امارت شرعیہ پھلواری شریف میں بھیجنے کا انتظام کریں۔

پنڈت مالوی انتقال کر گئے

بنارس۔ ۱۲۔ نومبر۔ آج پنڈت مدن موہن مالوی ۴۔ بجکر ۱ منٹ پر انتقال کر گئے۔ ان کی موت سکون سے ہوئی۔

روس اور ہندوستان کے سفارتی تعلقات

نئی دہلی۔ ۱۲۔ نومبر۔ پنڈت جواہرلال نے آج نعرہ ہائے تحسین کے درمیان مرکزی اسمبلی میں اعلان کیا کہ روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹاف ہندوستان سے سفیروں کا تبادلہ کرنے پر تیار ہیں۔ انھوں نے یہ بھی تبلایا کہ آیندہ دسمبر میں اس معاملہ پر ماسکو میں مزید غور کیا جائیگا۔

پنڈت نہرو نے آگے چل کر کہا:

یورپ کے بعض ملکوں سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کے ذرایع نکالنے کے لئے مسٹر کے۔ وی کرشنا مینن کی تقرری کا مسئلہ زیر غور ہے۔ رسمی گفت وشنید کرنے سے قبل یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ نیم سرکاری اور غیر رسمی گفت و شنید کی جائے۔ اسی اثنا میں مسٹر کرشنا مینن سے کہا گیا ہے کہ وہ میری طرف سے لندن میں اور دوسری جگہوں پر غیر ملکی حکومتوں کے نمائندوں سے مل کر عارضی حکومت کی تہنیت پیش کریں اور ان سے کہیں کہ ہم ان ملکوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے خواہشمند ہیں۔

بہار کے کیمپوں میں ستر ہزار پناہ گزین

پٹنہ۔ ۱۲۔ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ کے مختلف کیمپوں میں اب پناہ گزینوں کی تعداد ستر ہزار تک پہونچ گئی ہے۔ شہر اور مضافات کے کیمپوں میں ان کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

پٹنہ کیمپ۔ بائیس ہزار ان میں پانچ سو زخمی بھی ہیں۔
بھاگلپور کیمپ۔ آٹھ ہزار
مونگیر ″ ۔ بیس ہزار
بہار شریف ″ ۔ پندرہ ہزار۔
چھپرہ ″ ۔ چار ہزار
گیا ″ ۔ تین ہزار

ان تمام مقامات پر کھانے پینے اور دوا دارو کا انتظام حکومت کی طرف سے ہے جس نے ایک امدادی ادارہ قائم کردیا ہے۔

کلکتہ۔ ۱۱۔ نومبر۔ تقریباً ۳ مہینوں کے بعد آج کلکتہ کے کالج اور اسکول دوبارہ کھل گئے ہیں۔ طالبعلموں کی حاضری کم ہے۔

سمن بغرض قرار داد اُمور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۲۳۰ سنہ ۱۹۴۶ء

بعدالت مسٹر محمد صادق صاحب بہادر منصف حوالی لکھنؤ

سوبھل سنگھ وغیرہ مدعی

بنام۔ گور بخش سنگھ وغیرہ ۔ مدعا علیہ۔

بنام۔ راج بخش سنگھ عمر ۳۵ سال ولد تیجا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع آڑھتہ پرگنہ منوہرہ موترڈائیڈ جگی لال کملاپت کملاپتا در شہر کانپور۔ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیان نے ایک نالش بابت ہرجہ حکم امتناعی کے دایر کی ہے۔ لہٰذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۰۔ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء وقت دس بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوےٰ مدعی مذکور کرو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر روز تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ آپ کی عدم حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۸۔ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تنبیہہ:۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہئیے کہ فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ ضرورت ہو، حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ ۲۵۔ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۶ء تک گذرانو۔

بحکم سکھ راج بہادر منصرم
عدالت منصفی حوالی لکھنؤ
مہر عدالت

اتحاد کیلئے حکومت یو۔ پی۔ کی کوشش

لکھنؤ۔ دو شنبہ۔ فرقہ وارانہ اتحاد قائم کرنے کے لئے یو۔ پی کا محکمہ اطلاعات جلد ہی زبردست محاذ کھولے گا۔ صوبہ کے ہر گاؤں پر ہوائی جہاز سے ایسے پرچے گرائے جائیں گے جس میں پنڈت جواہرلال نہرو اور دوسرے ممتاز لوگوں کے پیغامات ہوں گے۔ آل انڈیا ریڈیو کے لکھنؤ اسٹیشن سے اس سلسلہ میں تقریروں کا ایک سلسلہ بھی نشر کیا جائے گا۔

THE SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ 5/-/1
ششماہی 2/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 44 NO. 47	Cawnpore. Saturday 23 ST NOVE. 1946	کانپور شنبہ ۲۳ - نومبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۰ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۵ھ	جلد ۴۴ نمبر ۴۷

ادبیات

امن سب سے بڑی نعمت ہے

(از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلندشہری)

ہند کے گلزار کو اے وحشتِ پرفن نہ پھونک
وہم باطل دل میں رکھکر امن کا خرمن نہ پھونک

بلبلِ شوریدہ کیوں ہے غیض میں تو شعلہ زن
ہے ترا بھی آشیانہ اسمیں یہ گلشن نہ پھونک

ہیں ہوائے تند کے جھونکے مکدر ہے فضا
سارے گھر جلجائینگے ہمسایہ کا مسکن نہ پھونک

ہے خلافِ عقل لینا بیکسوں سے انتقام
شعلہ باری سے الگ رہ - غیر کا دامن نہ پھونک

صلح میں جو لطف ہے ہرگز عداوت میں نہیں
آشتی کے بالمقابل صورِ ماوِ من نہ پھونک

جب سنے افواہ کوئی کام لے تو فہم سے
دوسروں کے کان میں اسکو پسِ چلمن نہ پھونک

مغربی معمار ہنستے ہیں یہ حرکت دیکھکر
ملک کی تعمیر نو کو بن کے تو دشمن نہ پھونک

کام لے ادراک سے ضد اور تعصب چھوڑ دے
جسمیں سم آلود مے ہو اب وہ شیشہ پھوڑ دے

جو کرے تلقین فتنہ اسکو تو دشمن سمجھ
جو ابھارے جنگ پر اسکی تو گردن موڑ دے

دوست اور دشمن میں تجھکو چاہیئے خود امتیاز
ملک کا بدخواہ جو ہو اس سے رشتہ توڑ دے

ہند میں بزمی رہیں سب بھائی بھائی کی طرح
کاش! کوئی اٹھ کے ان ٹوٹے دلوں کو جوڑ دے

دنیائے اسلام

برطانیہ جلد ہی مصر خالی کر دیگا
شاہ فاروق کا مصری پارلیمنٹ میں اعلان

قاہرہ - ۱۴ - نومبر - مصر کے شاہ فاروق نے مصری پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ "مجھے توقع ہے کہ برطانیہ سے موجودہ گفت کامیاب ہو جائے گی - اور معاہدہ سے مصری سلطنت اور برطانیہ کے درمیان حقیقی دوستی قائم ہو جائے گی -

آپ دیکھیں گے کہ قاہرہ، اسکندریہ اور دریائے نیل کے ڈیلٹہ سے پانچ مہینہ کے بعد برطانی فوج کا انخلا رکمل ہو جائے گا - نیز مصر کے بقیہ علاقوں سے باضابطہ انخلار پر عمل ہو رہا ہے اور معاہدہ کی مدت کے اندر ہی انخلار کی تکمیل ہو جائیگی - ہمارا دوسرا مطالبہ ہے کہ سوڈان اور مصر ہمارے تاج کے ماتحت متحد ہو جائے - اس سلسلہ میں جو معاہدہ ہونیوالا ہے وہ بھی انشاء اللہ عنقریب آپ کے سامنے پیش کیا جائیگا -

میری حکومت اس کا اعلان کر دینا چاہتی ہے کہ اس اتحاد سے مدعا صرف مصر اور سوڈان کے موجودہ اہم تعلقات کو ترقی دینا ہے - چونکہ ایک ملک کا دوسرے پر انحصار ہے - دونوں ملکوں کے بغیر کسی ایک ملک کو ترقی یا استحکام نہیں ہو سکتا - مصریوں کا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ سوڈانیوں کی فلاح و بہبود کا پورا خیال کیا جائے تاکہ بہت جلدی وہ حکومت کرنے کے اہل ہو سکیں -

اسمٰعیل صدقی پاشا مصری وزیر اعظم کے لندن کے حالیہ سفر کا ذکر کرتے ہوئے شاہ فاروق نے کہا کہ ایک ہفتہ کی باضابطہ گفت و شنید کے بعد اختلافی مسائل پر ایک سمجھوتہ ہو گیا تھا - مسٹر ارنسٹ بے ون برطانی وزیر خارجہ سے گفتگو ہوئی تھی - شاہ فاروق نے پارلیمنٹ کے ممبروں سے کہا کہ مصری وفد کے سامنے اس گفت و شنید کے نتایج اور خلاصہ کو پیش کر دیا گیا ہے - اور آپ سے بھی کہا جائیگا کہ اسپر اپنی رائے کا اظہار کریں -

انھوں نے کہا کہ اگر ہم نیک نیتی اور صورت حال کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد پرخلوص طور پر کوئی اقدام کریں تو مقصد کے حصول میں کوئی دشواری پیش نہ آئے گی -

ٹرکی سے دوستی شاہ فاروق نے حال ہی میں ٹرکی کے بندرگاہ مرسینا جانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ترک دوستوں نے بھی اس کا بڑی گرمجوشی سے چرچا کیا ہے - جن کے لئے ہماری دوستی اور اخوت کے وہی تعلقات ہیں جو عرب ملکوں کے ساتھ ہیں -

اس سے پہلے مصر میں سلطان ابن سعود کی آمد نے مصر اور سعودی عرب کے تعلقات اور بھی مضبوط کر دیے تھے - لندن کی حال کی گول میز کانفرنس کا ذکر کرنے کے بعد شاہ فاروق نے کہا کہ میرے ملک کو ان عرب ممالک میں جو عرب لیگ کے ممبر نہیں ہیں بڑی دلچسپی ہے -

شاہ فاروق نے کہا کہ مصر ۴۰ کروڑ اسٹرلنگ فاضلات کا مالک ہے -

خانگی مسائل کے سلسلے میں انھوں نے افلاس، ناخواندگی اور بیماری کے خلاف جنگ کرنے کے پنج سالہ منصوبے کا ذکر کیا ہے انھوں نے کہا کہ مصر کی روئی کی منڈی مناسب وقت پر کھولنے کے لیے حکومت ضروری کارروائیاں کر رہی ہے - اسی دوران میں حکومت کھوئی ہوئی ان منڈیوں کو دوبارہ حاصل کرنے کی مسلسل کوشش کر رہی ہے جو بلقانی ریاستوں، سویڈن، چیکوسلاویکیہ، ہالینڈ، فرانس اور یوگوسلاویہ میں ہیں

انڈونیشیا کی جمہوری حکومت تسلیم کر لی گئی

بٹاویہ - ۱۹ - نومبر - اعلان کیا گیا ہے کہ جمعہ کو ہالینڈ اور انڈونیشیا کے نمایندوں نے ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے جسکی رو سے انڈونیشیا کی جمہوری حکومت کو جاوا - مدورا اور سماترا کی حقیقی حکومت تسلیم کر لی گئی - ڈچ ایسٹ انڈیز کے تمام علاقوں کو فیڈریشن کی بنا پر بالادست حکومت بنا دیا گیا اور اس کا نام اضلاع متحدہ انڈونیشیا رکھا گیا - معاہدے کی رو سے یونائیٹڈ اسٹیٹس آف انڈونیشیا (اضلاع متحدہ انڈونیشیا) ندرلینڈ انڈونیشین یونین کا ایک حصہ رہے گا - اس میں ندرلینڈ - سوری نام اور کیوراکاؤ کے علاقے شامل ہیں - تاج نیدرلینڈ کے تحت یکم جنوری ۱۹۴۹ء تک یونین گورنمنٹ ہو جائے گی - مشترکہ مفاد کے متعلق آیندہ احکامات "کراؤن" کے نام سے جاری کئے جائیں گے معاہدہ میں مشترکہ مفاد کا مطلب امور خارجہ، ڈیفنس اور تمدنی و اقتصادی معاملات کا اہم جزو بتایا گیا ہے - ایک خاص کلاز کی رو سے اگر ڈچ ایسٹ انڈیز کے کسی علاقہ کی آبادی جمہوری طریقہ پر یہ فیصلہ کرے کہ وہ اضلاع متحدہ انڈونیشیا میں شامل ہونا نہیں چاہتی یا ابھی شامل نہیں ہو سکتی تو وہ اپنے تعلقات سلطنت نیدرلینڈ سے قائم کر سکتی ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل ہی تو ہے | زبان پر بھی یہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ - ۲۳ - نومبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۷

کانگرس کا ۵۴ واں سالانہ اجلاس

میرٹھ - ۲۱ - نومبر - آج صبح کانگرس کے صدر منتخب اچاریہ کرپلانی، پنڈت نہرو، سردار پٹیل، راجگوپال اچاریہ اور دوسرے کانگرسی لیڈر دہلی سے بذریعہ کار یہاں پہونچ گئے - کانگرس نگر میں صدر کا شاندار استقبال کیا گیا - پیارے لال نگر کے بیرونی پھاٹک پر صدر کانگرس کو کانگرسی رضاکاروں، آزاد ہند فوج کے سپاہیوں اور سرخپوشوں نے سلامی دی -

صوبہ سرحد کے سرخپوش اپنی شاندار وردیاں پہنے بین بجاتے ہوئے مارچ کر رہے تھے -

آج صبح خان عبدالغفار خاں ڈیڑھ سو سرخپوشوں کے ہمراہ یہاں پہونچے ہیں -

سبجکٹ کمیٹی کے اجلاس میں مولانا ابوالکلام آزاد نے تحریک پیش کی کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سابقہ فیصلوں کی جو وقتاً فوقتاً کیے گئے ہیں توثیق کی جائے -

صدر نے تین تحریکوں کی تجویز پیش کی جو جنوبی افریقہ، مشرقی افریقہ اور انڈونیشیا کے متعلق تھی یہ تینوں تحریکیں مباحثے کے بغیر منظور کر لی گئیں -

پنڈت نہرو نے دوسری سیاسی تحریک پیش کی - جس میں کہا گیا کہ کانگرس دستور ساز اسمبلی کے اجلاس سے پہلے اعلان کرتی ہے کہ وہ آزاد و با اقتدار جمہوریہ کی علم بردار ہے - جس میں ہر شخص کو آزادی، ترقی اور مواقع حاصل ہوں گے -

میرٹھ - کانگرس کیمپ - ۲۱ - نومبر پنڈت نہرو نے آج سبجکٹ کمیٹی میں کھلے الفاظ میں بیان کیا کہ لیگیوں کے داخلہ کے بعد سے عارضی حکومت میں فضا اس قدر ناخوشگوار ہو گئی ہے کہ کانگرس کے اراکین دو بار استعفا دینے کی دھمکی دے چکے ہیں آنھوں نے کہا کہ ہمارے ضبط کا پیمانہ تیزی سے لبریز ہوتا جا رہا ہے - اگر یہ حالت قائم رہی تو بڑے پیمانہ پر ایک کشمکش ناگزیر ہے -

انھوں نے والیسرائے کو مورد الزام ٹھہرایا کہ انھوں نے حکومت چلانے میں جو جذبہ شروع میں دکھایا تھا اُس پر قائم نہیں رہے -

وہ رفتہ رفتہ موٹر کے پہیئے نکالتے جا رہے ہیں اور اس سے ایک نازک صورت پیدا ہوتی جا رہی ہے آنھوں نے کہا کہ لیگ جب سے عارضی حکومت میں شامل ہوئی ہے وہ برطانی حمایت پر تکیہ کر رہی ہے میں نے ایک بار مسٹر جناح کو لکھا تھا کہ عارضی حکومت میں لیگ اور کانگرس میں جو اختلافات پیدا ہوں وہ والیسرائے کی مداخلت کے بغیر آپس میں طے کر لیں جائیں - مسٹر جناح نے اس مشورہ کو صاف صاف مسترد نہیں کیا تھا - لیکن حکومت میں شامل ہونے کے بعد سے لیگ بادشاہ کی پارٹی کی حیثیت سے حکومت میں اپنے قدم جمانے کی کوشش کر رہی ہے اور برطانی حکومت اس مخالفت سے فائدہ اٹھا کر اسے اپنے اغراض کو پورا کرنے میں استعمال کر رہی ہے لیگ اور اعلیٰ انگریز افسران میں ذہنی اتحاد بھی پایا جاتا ہے -

دستور ساز اسمبلی اور اسمیں کانگرس کی شرکت کے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ اگر لیگ نے ۱۶ - مئی کی تجاویز کو منظور نہیں کیا ہے جیسا کہ مسٹر جناح کے اُس خط سے ظاہر ہے جو آنھوں نے والیسرائے کو لکھا ہے تو عارضی حکومت میں لیگ کے نمایندوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے -

ہم عارضی حکومت میں ان کی شرکت کا خیر مقدم کریں گے - لیکن میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ خواہ وہ اس میں شریک ہوں یا اس سے الگ رہیں ہم اپنا کام جاری رکھیں گے -

ہم اس دستور ساز اسمبلی کے شیدائی نہیں ہیں - لیکن ہم نے اسے منظور کیا ہے - ہم اسے چلائیں گے اور اس سے پورا فائدہ اوٹھائیں گے - ہم اسے آخری دستور ساز اسمبلی کسی طرح نہیں سمجھتے - ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کے اس سے زیادہ آزادی حاصل کرنے کے بعد ایک دوسری دستور ساز اسمبلی بلائی جائے -

دستور ساز اسمبلی میں لیگی شریک نہ ہوں گے

نئی دہلی - ۲۱ - نومبر - آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایم - اے - جناح نے آج ایک بیان میں کہا کہ مسلم لیگ کا کوئی ممبر دستور ساز اسمبلی میں شریک نہیں ہوگا اور مسلم لیگ کونسل کی بمبئی کی قرارداد جو ۲۹ - جولائی کو منظور کی گئی اپنی جگہہ پر قائم ہے -

مسٹر جناح کا پورا بیان حسب ذیل ہے :-

مجھے سخت افسوس ہے کہ والیسرائے اور ملک معظم کی حکومت نے ۹ - دسمبر کو دستور ساز اسمبلی طلب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے - میرے خیال میں یہ ایک سنگین اور بڑی فاش غلطی ہے - والیسرائے موجودہ نازک صورت حال اور حقیقتوں سے بے خبر نہیں وہ کانگریس کے ہاتھ میں آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور مسلم لیگ و دوسرے عناصر سے بے پروا ہو کر کانگرس کو خوش کرنا چاہتے ہیں

ان حالات کی موجودگی میں مسلم لیگ کا کوئی نمایندہ دستور ساز اسمبلی میں شریک نہ ہوگا اور مسلم لیگ کونسل کی بمبئی کی قرارداد جو ۲۹ - جولائی کو منظور کی گئی تھی - اپنی جگہہ پر قائم ہے - دستور ساز اسمبلی کے اس اجلاس پر جبر کر کے معاملہ کو اور بھی ابتر کر دیا ہے اور ایک ایسی صورت حال پیدا کر دی گئی ہے جس سے سنگین نتایج پیدا ہوں گے -

میں یہ بات صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ مسلم لیگ کے کسی نمایندے کو دستور ساز اسمبلی میں شرکت نہ کرنی چاہیئے جس کا اجلاس ۹ - دسمبر ۱۹۴۶ء کو ہو رہا ہے -

ویول جناح خط و کتابت

نئی دہلی - ۲۰ - نومبر - لارڈ ویول والیسرائے ہند اور مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کی وہ خط و کتابت کہ جسمیں مسٹر جناح نے دستور ساز اسمبلی کو غیر معین عرصہ تک ملتوی کیئے جانے کی درخواست کی تھی آج شایع ہوئی ہے -

لارڈ ویول کا پورا خط اور مسٹر جناح کے خط کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

مورخہ - ۵ - نومبر ۱۹۴۶ء

ڈیر مسٹر جناح

بنگال اور بہار کے دورے پر جانے سے پہلے میں نے ۱۶ - مئی کا بیان منظور کرنے کے لئے آپ سے اپنی کونسل طلب کرنے کے متعلق گفتگو کی تھی - مجھے امید ہے کہ آپ اس کا جلد انتظام کریں گے - خود مجھے اس میں شبہہ ہے کہ مزید گفت و شنید سے کوئی نتیجہ نکل سکتا ہے - لیکن اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ کو کسی بات کا یقین دلایا جانا ضروری ہے تو کیا مہربانی کر کے آپ صاف صاف بتائیں گے کہ وہ کیا بات ہے - میری رائے میں یہ بہتر ہوگا کہ آپ سر بی - این - راؤ سے ایک بار اور گفتگو کر لیں جو مجھے یقین ہے - بڑی مسرت کے ساتھ آپ سے ملیں گے -

آپ کا مخلص (دستخط) ویول

مورخہ - ۱۷ - نومبر ۱۹۴۶ء

ڈیر لارڈ ویول

مجھے آپ کا ۵ - نومبر ۱۹۴۶ء کا خط ملا اور اس کے لیے میں آپ کا مشکور ہوں -

بہار کی سنگین صورت حال کی وجہ سے میں اپنے اُن رفقار کار سے جو دہلی میں مل سکتے تھے یا اپنی مجلس عمل سے مشورہ نہیں کر سکا - اس خیال سے کہ جواب میں دیر نہ ہو میں نے بعض سے مشورہ کر لیا ہے اور آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کانگرس نے ۱۶ - مئی کے بیان کو کانگرس نے ایک سرے سے منظور ہی نہیں کیا ہے -

میں آپ کے اس قول کی قدر کرتا ہوں کہ مزید گفت و شنید سے کوئی فائدہ نہیں اور آپ نے مجھے بتایا ہے کہ کانگرس نے جس مقام پر اپنے قدم جمائے ہیں وہاں سے اس کے ہٹنے کا کوئی امکان نہیں - مجھے امید ہے کہ آپ اسے محسوس کریں گے کہ ان حالات میں میرا آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل طلب کرنا عبث ہے -

انڈونیشیائی جمہوریہ

بٹاویا - ۱۸ - نومبر حکومت ہالینڈ نے جاوا، مدورا اور سماترا میں بالفعل انڈونیشیا کی جمہوری حکومت کے اختیارات کو تسلیم کر لیا ہے - آج اعلان کیا گیا ہے کہ جمعہ کو ہالینڈ اور انڈونیشیا کے نمایندوں کا جو اجلاس ہوا تھا اس میں سمجھوتہ کے اس مسودہ پر اتفاق ہو گیا ہے -

تمام ولندیزی جزائر شرق الہند کو ملا کر ریاستہائے متحدہ انڈونیشیا کی تشکیل ہوگی - جس کی وفاقی بنیاد پر با اقتدار حیثیت ہوگی -

جامعہ ملیہ کا جشن سیمیں

نئی دہلی - ۱۷ - نومبر - جامعہ ملیہ اسلامیہ کے جشن سیمیں کے سلسلہ میں دو ہزار سے زیادہ حضرات نے شرکت کی - نواب بھوپال نے جلسہ کی صدارت کی ڈائس پر بیٹھنے والوں میں مسٹر محمد علی جناح پنڈت جواہر لال نہرو - مولانا ابوالکلام آزاد - مسٹر لیاقت علی خاں - مسٹر راجگوپال اچاریہ - سردار عبدالرب نشتر - مسٹر آصف علی - سر سلطان احمد - مس فاطمہ جناح مسٹر شعیب قریشی - نواب حسن نواز جنگ اور سید سلیمان ندوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں -

نواب بھوپال نے کارکنان جامعہ کے عزم و استقلال کو سراہا جنھوں نے ربع صدی تک آزاد قومی تعلیم کی منزل پانے کی کوشش جاری رکھی اور جو ایک آزاد یونیورسٹی قائم کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں - تمام دنیا کے ماہران تعلیم نے جامعہ ملیہ کی تعریف کی ہے -

امریکہ، یورپی ممالک، ترکی، چین، ایران، عراق اور اسٹریلیا کی مختلف یونیورسٹیوں اور اکاڈمی سے مبارکبادی کے پیغامات پڑھکر سنائے گئے - اسی قسم کے پیغامات جو ہندوستانی یونیورسٹیوں، صوبوں اور ریاستوں کے وزرار تعلیم اور وزارت کی طرف سے پڑھے گئے - لکھنؤ یونیورسٹی کا پیغام اسکے وائس چانسلر نے خود پڑھکر سنایا کہ میں جامعہ کا سب سے پرانا طالبعلم ہوں

جامعہ کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے جامعہ کے وائس چانسلر ڈاکٹر ذاکر حسین نے گذشتہ پچیس سال میں جامعہ کے کاموں پر روشنی ڈالی اور آیندہ کے لئے منصوبوں کی وضاحت کی - آپ نے کہا کہ جامعہ کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ وہ نہ حکومت کے زیر اثر آئی اور نہ کسی جماعت سے وابستہ ہوئی -

مسٹر راجگوپال اچاریہ رکن تعلیمات عارضی حکومت نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ہند بھی جامعہ کی خدمات کی معترف ہے اور جشن سیمیں کے موقع پر ۴½ لاکھ روپیہ کی منظوری اور اسکے علاوہ تعمیرات فنڈ کے لیے ۲½ لاکھ روپیہ کی منظوری کا اعلان کیا -

اُس کے علاوہ جن عطیات کا اعلان کیا گیا وہ حسب ذیل ہیں :-

نظام حیدرآباد ۵ لاکھ - نواب رامپور ایک لاکھ - نواب حیدرآباد ایک لاکھ - نواب بھاولپور ایک لاکھ - نیز نواب بھوپال نے ڈیڑھ لاکھ قیمت کی اراضی بھی جامعہ کو دی ہے،

آئینۂ کانپور

پُر امن فضا خدا کا شکر ہے کہ شہر کی فضا اب معمولی حالت پر آگئی ہے اور مسٹر ایچ - ایس - اسٹیفن - آئی - سی - ایس - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ایک پریس کمیونک میں لکھا ہے کہ شہر کی پر امن اور پر اطمینان فضا کی وجہ سے ۲۲ نومبر سے کرفیو آرڈر ہٹا لیا گیا ہے -

جامعہ ملیہ کو عطیہ کانپور کے مخیر اور اولوالعزم رئیس حافظ محمد صدیق صاحب نے جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کو جشن سیمیں کے موقع پر مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ کا شاندار عطیہ عنایت فرمایا ہے جو کانپور کے لیے باعث فخر ہے -

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے افسران اور اسٹاف کے ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر ٹی - ڈی - پانڈے - ایم - ایس - سی - پی - اے - ایس ایگزیکیٹو افیسر نے کہا کہ :-

آپ سب حضرات نے کل شام کو جناب صدر کی پر خلوص اپیل ہندو مسلم اتحاد کے متعلق سنی ہوگی - میں خیال کرتا ہوں کہ موجودہ حالات میں ایک دوسرے سے ہمدردی کرنا ہی اس فضا کو بدل سکتا ہے - اور اسکی عملی صورت یہ ہے کہ :-

"ہندو اسٹاف بہار کے مسلم مصیبت زدوں کیلئے اور مسلم اسٹاف بنگال کے ہندو مصیبت زدوں کیلئے چندہ دیں" اسٹاف کے جو ممبر میری اس اپیل سے اتفاق کریں وہ اپنا نام معہ رقم کے لکھکر آفس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایچ - ان - بکیٹ کے پاس بھیجدیں

ڈیولپمنٹ بورڈ کے صدر مسٹر اختر حسین آئی - سی - ایس نے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ مسلم اسٹاف کے روپیہ جمع کرنے میں جو کمی ہوگی اسکو وہ پورا کر دینگے - تاکہ بنگال اور بہار

مغربی عورتوں کی نقالی میں ہندوستان کی بیٹیاں آزادی کی ہوائیں اڑنے کی کوششیں کرکے کس طرح خود کو ذلیل وخوار کررہی ہیں۔ اس کا حال آپ کو ذیل کے واقعات سے معلوم ہوگا۔

پنجاب کے ایک مقام کی خبر ہے کہ ایک صاحبزادی جو اپنے گھر کی فضا میں اچھی خاصی طرح زندگی بسر کررہی تھیں ان کو دفعتاً آزادی کی فضا میں اڑنے کی دھن سما گئی۔ چنانچہ آپ کے جیوڑے میں یہ خواہش پیدا ہوگئی کہ آپ بھی گھر سے نکل کر ادھر ادھر اڑتی اڑتی پھریں اور ذرا آزادی کے مزے لیں۔

ماں باپ کو ان صاحبزادی کے خوفناک ارادوں کا علم ہوا تو انھوں نے صاحبزادی کے کان کھولدیے کہ خبردار جو ایسا ارادہ کیا ورنہ یاد رکھنا وہ گت بنے گی کہ عمر بھر پچھتایا کروگی۔ مگر یہ صاحبزادی جن کے دماغ میں آزادی کا سودا سما چکا تھا۔ اپنے دل کی تمنا پوری کئے بغیر نہ رہ سکیں۔ چنانچہ انھوں نے اپنی ایک سہیلی سے جو آزادی کے مزے اڑا رہی تھیں۔ سازش کی۔ اور ایک روز آزادی کی فضا میں فراٹے بھرنے کی غرض سے گھر سے نکل گئیں۔

ان کی اس دیدہ دلیری کا انجام یہ ہوا کہ سہیلی جس نے کچھ مردوں سے ایک کنواری لڑکی پڑوانے کا معاملہ طے کئے بیٹھی تھی۔ ان کو بیچ ڈالا۔ اور اب یہ بچی کچائی والدین کے گھر واپس آئی ہیں۔ مگر آزادی کے شوق نے ان کی گردن ہمیشہ کے لیے نیچی کردی ہے۔

بنگال کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شادی شدہ عورت کو میم صاحب بننے کی دھن سما گئی آپ گھریلو زندگی سے نفرت کرنے لگیں اور آپ نے اعلان کردیا کہ آزاد زندگی بسر کرنے میں جو لطف ہے وہ بھلا شوہر اور بچوں کی پابند بنے رہنے میں۔ کہاں مل سکتا۔ چنانچہ بندی تو اب آزاد زندگی گذاریگی۔

ان نئی نویلی میم صاحب نے اس اعلان کے بعد فوراً اپنی کیچلی بھی بدل ڈالی اور آپ ایک آزاد عورت بن گئیں۔ شوہر بیچارہ جب انکی طرف سے بالکل مایوس ہوگیا تو تقدیر کو روکے بیٹھ رہا اور اس نے دوسری شادی کرلی۔ مگر ایک روز یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ میم صاحب شرمندگی کا مجسمہ بنی ہوئی اس کے سامنے کھڑی ہیں۔ معلوم ہوا کہ آزادی کی زندگی میں مرد اس بری طرح ان کو لپیٹ پڑے کہ ان کو پیچھا چھڑانا مشکل ہوگیا چنانچہ اب یہ آزاد زندگی سے توبہ کرنے دوبارہ گھر کے قفس میں بند ہوجانا چاہتی ہیں۔

آزادی کے شوق میں اپنا ستیاناس کرنے والی ہندوستانی عورتوں کا حال سن لینے کے بعد اب ذرا ان دیوی جی کی داستان بھی سن لیجئے۔ جن کا یہ خیال ہے کہ ہندوستانی عورتوں کے ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہنے کا سبب یہ ہے کہ وہ غیر ضروری طور پر کپڑے جسم پر لادے رہتی ہیں اور ان کو بھی یورپ اور امریکہ کی عورتوں کی طرح اپنے جسم عریاں کرنے چاہئیں۔

لیکن جب اپنے اس عقیدے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے آپ ایک روز اپنے جسم کو عریاں کرکے منظر عام پر نمودار ہوئیں۔ تو پولیس نے آپکو فوراً بداخلاقی کے جرم میں گرفتار کرلیا۔ کیونکہ کوڑھ مغز پولیس والے یہ اندازہ نہیں کرسکے کہ یہ اپ ٹوڈیٹ اور روشن خیال دیوی جی بداخلاقی نہیں پھیلا رہی ہیں۔ بلکہ اپنے جسم کو عریاں کرکے تو کھاتے ہوئے ہندوستانیوں کو سکھلا رہی ہیں۔ کہ تمھاری عورتوں کو ترقی کرنے کے لئے اس طرح اپنے جسموں کو عریاں کرنا چاہیئے۔

ان دیوی جی پر پولیس نے مقدمہ چلادیا ہے۔ یہ برابر بار بار فرما رہی ہیں کہ میرا مقصد بداخلاقی پھیلانا نہیں ہے

مسلی ہوئی کلیاں

(از جناب بشیرالدین ہوشیارپوری)

مجھے اپنی مردہ محبت کی قسم ہے!

تیری آنکھوں سے چھلکتا ہوں۔ افسوس میرے ان گیتوں کو اپنا نہیں سکتا۔

جن پہ ہم دونوں نے رکھی تھی محبت کی اساس

جن پہ لالچ زر سے تونے ٹھوکر تھی لگائی۔

اب پھر تیری آنکھوں سے یہ ڈھلکے ہوئے آنسو!

میرے جذبات میں کرتے ہیں تموج پیدا۔

ان لپکتی ہوئی لہروں میں بہا چاہتا ہوں۔ سوچ جاتا ہوں۔ اک عرصہ ہوا کبھی میں نے بھی یہ طوفان بہائے تھے۔

یہی طوفان جو تیری بھیگی آنکھیں اُبلتی ہیں۔

تم میری یاد میں آنسو بہاتی کیوں ہو!

میری الفت کی کہانی کو دہراتی کیوں ہو!

میں بڑھا تھا ترے آنچل کا کنارا لینے

میں چلا تھا تری آنکھوں میں غرق ہونے

گاتو تم نے چھکتے ہوئے سکے لے کر

سایۂ زر میں کہیں ڈھونڈھ لیا دل کا قرار

تونے تابندہ ملمع شدہ زیور لے کر

میرے امیدوں کے خزائن پر اک ٹھوکر ماری

اب کیوں پلٹ آئی ہو! مرجھائے ہوئے چہرہ کو۔

اب کیوں ہنستی نہیں ہو! اتنی بڑی دولت کا سہارا

لیکر یہ حسین آہو چشم میری دنیا میں کبھی ہلچل سی مچا رکھتی تھی۔

اب جھکی پاؤں میں ڈھونڈتی ہیں اپنی گذشتہ عصمت کے نشان۔

کون ہوگا! جو کسی غیر کی سونگھی ہوئی مسلی ہوئی کلیوں کو اپنے ہونٹوں سے لگانے پہ آمادہ ہوجائے

کوئی ہوگا۔ تو ہو! میں تو نہیں۔

میں تو نہیں... میں تو نہیں۔

---

۴ جھگڑے کی باتیں ہی آسمان کو اتنی طے کرنی ہیں کہ شادی بیاہ کا بکھیڑا کہاں طے کرتے پھریں گے۔ مطلب یہ ہے کہ آسمان پر ہونیوالی شادیاں شاید آجکل دو فی صدی سے زیادہ نہیں ہورہی ہیں۔ میرے عزیز پڑھنے والو! اب صاف صاف بات سن لو کہ میں نہ تو محبت کی شادیوں کی حامی ہوں نہ طے شدہ بیاہوں کو پسند کرتی ہوں بلکہ میں تو اس بات کی طرفدار ہوں کہ سرے سے شادی ہی نہ کی جائے۔ اگر دنیا میں اس محبت اور شادی بیاہ کے جھگڑے بکھیڑے نہ ہوتے تو یہ دنیا کیسے لطف کی جگہہ ہوتی۔

مگر اس کے بغیر کیا دنیا ہوتی بھی! ؟

کا دن تھا۔ میں گرجا گھر سے واپس گھر آئی کہ درد شروع ہوگیا۔ اور تم پیدا ہوئے۔ کچھ ہی دن پہلے تم پیدا ہوتے تو آزاد ملک کے رہنے والے کہلاتے۔ مگر اب تو تم غلام ملک کے رہنے والے ہو"

نپولین جو سب کچھ سن کر اپنے دانت پیس رہا تھا بیچ میں ہی بول اٹھا:۔

ماں تم فکر نہ کرو، میں سارے فرانس کو جیت کر اسکا بدلہ لوں گا"

آخر جو کچھ اس نے پانچ برس کی عمر میں کہا تھا وہ کرکے دکھایا۔

بلکہ ہندوستانی عورتوں کو ترقی کے راستہ پر ڈالنا ہے لیکن پولیس والے خبر نہیں کیوں ان کی سنتے نہیں اور وہ اسپر مصر ہیں کہ منظر عام پر جسم ننگا کرنا بداخلاقی پھیلانا ہے۔

غرض ہندوستان کی ترقی پسند عورتیں یورپ اور امریکہ کی عورتوں کی نقالی میں خود کو ذلیل ورسوا کررہی ہے۔

بمبئی۔ ۱۹۔ دسمبر۔ کل صبح سوا دو بجے رات تک کوئی حادثہ نہیں ہوا

شادی کیسی ؟

محبت ؟ یا ماں کی مرضی !

(گذشتہ سے پیوستہ)

——— جسے ذات پات کہتے ہیں۔

——— ہماری سماج میں اب بھی آزادانہ غلط ملط کو عیب کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ پھر اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ اپنے لئے عمدہ بر کیسے تلاش کریں ؟

ایک معنی میں ہم ترقی پسند تو ہیں مگر ابھی تک سماجی بندھن اتنے کڑے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو پابندیاں پاتے ہی تو اب صورت یہ ہے کہ طے شدہ شادیوں کے لئے ہم جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ مہیا نہیں۔

میں نے کسی اور جگہہ یہ بات لکھی تھی کہ ہر آدمی ایک خاص ٹائپ کا ہوتا ہے اور ہر شخص کو اسی جگہہ شادی کرنی چاہیئے جہاں وہ موزوں ہو، خاص طور پر عورتوں کو اس قسم کے آدمیوں کا انتخاب شادی کے لئے چاہیئے۔ جو وہ موزوں ہو خاص طور پر عورتوں کو اس قسم کے آدمیوں کا ہو اس کام کے لئے ایک قسم کی ہوتی ہے۔ آجکل کے زمانہ میں سائنس کو ہر کام میں استعمال کرنا چاہیئے پھر شادیاں اس سے الگ رہیں ؟ اس نظریہ سے اگر آپ دیکھیں تو ماننا پڑے گا کہ اس کا اطلاق محبت کی شادیوں کے سلسلہ میں ہی ہوسکتا ہے۔ مگر میرا خیال یہ ہے کہ طے شدہ شادیوں کے معاملہ میں اس کا دخل ہے کیونکہ اس معاملہ میں ٹھنڈے دماغ کی ضرورت ہوتی ہے وہ طے شدہ شادیوں کے موقعہ پر بھی کام میں لایا جاسکتا ہے۔ شاعر تو یہاں تک کہتا ہے کہ ۔

کہتے ہیں جبکو عشق کی آنکھوں پہ چھا جاتا ہے۔

لیکن یہ واقعہ ہے کہ محبت میں ایک طوفان سا عقل کی آنکھوں پر چھا جاتا ہے اور عیب نظر نہیں آتے، بس محبت کا جذبہ غالب رہتا ہے اور سوچ بچار کے بعد کسی نتیجہ پر پہونچنے کی قوت دھیمی پڑجاتی۔ اس وقت تک جو گفتگو ہوئی ہے اس سے آپ نے یہ اندازہ لگا لیا ہوگا کہ محبت کی شادیاں یہ طے شدہ شادیاں اپنی جگہہ نہ اچھی ہوتی ہیں۔ نہ بری ! دونوں کی خوبیاں ہیں اور دونوں کی برائیاں جبتک عورتیں مردوں کی مالی طور پر دست نگر اور محتاج ہیں اس وقت تک عورتیں مردوں کے حصول کے لئے سرگرداں رہیں اور ان سے تعاقب کرنے کا کھیل ہی کہہ سکتی ہیں جبتک ہم لوگ ... پچھڑے ترقی پسند ہیں۔ اس وقت تک محبت کی شادیوں کا کوئی امکان نہیں ہے۔ محبت ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنی بہت دور تک پھیلے ہوئے معلوم ہوں گے، بعض دفعہ کسی چیز سے یوں ہی انسیت ہوجاتی ہے ہم اسی کو محبت محبت کہنے لگتے ہیں۔ اگر آپ کی شادی اس بنیاد پر ہوئی ہے تو یہ محل جلد گر جائے گا۔ محبت کرنیوالے سے غلطیاں بہت ہوتی ہیں پس میں جس قسم کی شادی کو پسند کرتی ہوں وہ ہے ایسی شادی جو نہ پوری طرح سے طے شدہ ہو اور نہ پوری پوری محبت والی شادی کہی جاسکے۔

میرا مطلب یہ ہے کہ شادی آپس کی دوستی اور ایک دوسرے کو سمجھنے بوجھنے پر منحصر ہونی چاہیئے۔ اگر شادی کے کامیاب ہونے کی توقعات ہیں تو پھر میرے خیال میں اس سے کوئی بحث نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ شادی محبت کی بنیاد پر ہے یا طے شدہ طریق پر ہوئی ہے۔ قصہ یہ ہے کہ میں ذرا پرانے پن کی حمایت کررہی ہوں اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں خود روز بروز "پرانی" ہوتی جارہی ہوں۔

——— بعض دفعہ میں جذبات کی رو میں یہ بھی سوچا کرتی ہوں کہ وہ جو فقرہ مشہور ہے کہ جوڑے آسمان پر بنائے جاتے ہیں" وہ کہاں تک ٹھیک ہے۔ مگر آج کل آسمان پر بہت سے۔ ملکوں کی لڑائی

نپولین بوناپارٹ

ماں باپ، تب کیا ہوا؟ پانچ برس کے ننھے نپولین نے ماں سے پوچھا۔

میں تمھارے باپ کے پاس دوڑی گئی اور، " اتنا کہنا تھا کہ نپولین کی ماں کی آنکھوں میں آنسو آگئے، اور گلا بھر آیا پھر بولی :۔

" میں نے تمھارے باپ سے کہا۔ ڈیر چارلس کیا سچ مچ ہمارا جان سے پیارا وطن دشمن کے ہاتھ پڑ جائیگا ؟ کیا ہمارے ہاں ظالم فرانس کی فوج کی گردن مروڑنے والا کوئی فولادی پنجہ نہیں ؟ ہمارا خون کیا اتنا ٹھنڈا ہوگیا ہے کہ ہم چپ چاپ طوق غلامی اپنے گلے میں ڈال لیں۔

اتنا کہتے کہتے نپولین کی ماں جوش میں آگئی اس کے نتھنے پھڑکنے لگے، سانس تیزی سے آنیلگا آنکھیں غصہ سے انگارہ ہوگئیں، نپولین ٹکٹکی باندھ کر بھویں چڑھا کر اپنی ماں کی طرف دیکھتا رہا۔ اسکی ماں کہتی گئی۔

آدھی رات کے وقت تمھارے پتا گھوڑے پر سوار ہوکر "پاؤلی" سے ملنے چلے گئے۔ میں پڑوس کی بڑھیا کے پاس تمھارے بڑے بھائی "جوزف" کو سونپ کر گھر لوٹ آئی اور تمھارے باپ کا انتظار کرنیلگی صبح ہوتے ہوتے لڑائی چھڑ گئی۔ تمھارے باپ اس دن گھر نہ آئے میں ہتھیار بند ہو ان کا انتظار کرتی رہی۔ دوسرے دن وہ آئے، دشمن آپہونچا۔ گھر چھوڑ کر چلدو۔ اتنا ہی کہہ کر وہ پھر چلے گئے۔ کارسیکا کے ہزاروں آدمی اپنی جانیں بچاکر گاؤں چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ لڑائی زوروں پر تھی، کارسیکا والے اپنا سب کچھ ... وطن کے لیے قربان کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ میں بھی لڑائی میں شامل تھی۔ دشمن بڑھتا ہی چلا آرہا تھا کارسیکا پر دشمن کا قبضہ ہوگیا۔

سنہ ۱۷۶۵ء میں اس وطن پر فرانس کا خونی جھنڈا لہرانے لگا۔

لڑائی ختم ہونے پر ہم اپنے گھر لوٹ آئے۔ ۱۵۔ اگست سنہ ۱۷۶۹ء

"مورتی"

بمبئی سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ رنجیت کی جدید تصویر "مورتی" بمبئی کے فرقہ وارانہ ہنگاموں کے باوجود رائل اپیرا ہاؤس میں رش لے رہی ہے اس تصویر میں خورشید اور موتی لال نے ایک ساتھ کام کیا ہے مورتی کے علاوہ رنجیت کی جدید تصاویر بیلا اڑی داداجی اور جوگن نمایش کے لئے بالکل تیار ہیں۔

"گوالن"

امر پکچرز کی گوالن جسے بابوراؤ پٹیل کی اسٹوری پر تیار کیا گیا ہے۔ بالکل مکمل ہوچکی ہے۔ امید ہے کہ سنسر ہونیکے بعد یہ تصویر بہت جلد پیش کردی جائے گی۔ سوشیلا رانی ترلوک کپور۔ ڈکشت اور مادھوری نے اس تصویر میں اداکاری کی ہے۔

"مہندی"

مسٹر فضلی جو ملک کے سامنے چند قابل قدر تصاویر پیش کرچکے ہیں۔ اب انکی جانب سے ایک نئی فلم "مہندی" کا اعلان ہوا ہے۔ جس میں نرگس۔ کرن دیوان۔ بیگم پارہ سلطان منظر۔ غوری اور مراد وغیرہ اداکاری کررہے ہیں

"رشید دلہن"

" رشید دلہن " کے نام سے ایک نہایت ہی دلکش سوشل تصویر" دی سائن ٹون لمیٹڈ لکھنؤ کے نگارخانہ میں تیار ہورہی ہے۔ اس تصویر کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے گانے حضرت جگر مرادآبادی کے لکھے ہوئے ہیں اور "بھائی" کے ڈائرکٹر مسٹر خلیل کی نگرانی میں یہ تصویر تیار ہورہی ہے

کشمیر کے انتخاب کے بائیکاٹ کا سوال

سرینگر۔ ۱۷ نومبر۔ نیشنل کانفرنس کے چھ کارکنوں کو کشمیر پولیس نے گرفتار کیا ہے ان لوگوں پر غیر قانونی کارروائی کرنے اور لوگوں کی ہمت افزائی کا الزام

اقوالِ زریں

نیک باطن آدمی کی زندگی ہمیشہ بے خوف گذرتی ہے۔

بے رحمی اور سنگدلی دل کی حرکتوں سے پیدا ہوتی ہے۔

جلسا کر اور بدیوں کا خاصہ ہے۔ بیرحمی کا بھی کوئی اور محرک نہیں ہوتا۔ وہ صرف موقع کا انتظار کرتی ہے۔

امریکہ کی خارجہ پالیسی

واشنگٹن۔ ۲۔ نومبر۔ ایک بیان میں پریزیڈنٹ ٹرومین نے بتایا ہے کہ میں اور وزیر خارجہ مسٹر جیمس بائرنس امریکہ کی موجودہ خارجہ پالیسی ڈیموکریٹک اور ریپبلکن پارٹیوں کی مدد سے بطور قومی پروگرام برستور رہیگی۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ہمارے ریپبلکن ساتھی جنھوں نے پہلے بھی ہمارے ساتھ تعاون اور امداد سے کام کیا ہے۔ مستقبل میں بھی اسی طرح کام کرتے رہینگے۔

موجِ تبسم

دو آدمی ایک ہی میز پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ ان میں سے ایک فرنچ اور دوسرا جرمن تھا۔
جرمن (فرنچ سے) فرانس کے باشندے اور بیوقوف میں کیا فرق ہے۔
فرنچ:۔ صرف میز کی چوڑائی کا۔

ڈاکٹر۔ (اپنی لڑکی سے) کیا تم نے اس نوجوان سے کہہ دیا کہ وہ اچھا آدمی نہیں۔
لڑکی۔ ہاں کہہ دیا۔
ڈاکٹر۔ اس نے جواب کیا دیا۔
لڑکی۔ یہ آپ کی پہلی ہی غلط تشخیص نہیں۔

دستور ساز اسمبلی اور ہریجن

ناگپور۔ ۱۸۔ نومبر۔ آل انڈیا ہریجن ارکان اسمبلی کا ایک اجتماع یہاں ختم ہوا ہے جسمیں ایک دستور بنا ہے جو دستور ساز اسمبلی کے ہریجنوں کی رہنمائی کرے گا۔

دلچسپ معلومات

دنیا کی آبادی میں نصف سے زیادہ آبادی ایسے افراد پر مشتمل ہے جو کہ روزانہ تین مرتبہ چاول کھاتے ہیں۔

تیتریاں اپنے پاؤں سے چکھنے کا کام لیتی ہیں اور ان کی چکھنے کی یہ طاقت انسان کے چکھنے کی طاقت سے ۱۶۰۰۰ گنا زیادہ ہے۔

دنیا میں روزانہ ۴۴۰۰۰ بجلی اور ہوا کے طوفان آتے ہیں۔

شہر ایمسٹرڈم نوّے (۹۰) جزائر پر بنا ہوا ہے۔

---

۸۰ ٹن گلاب کے پھولوں سے صرف آدھ سیر تیل حاصل ہوتا ہے۔

اگر ایک مکڑی کرۂ ارض کے چاروں طرف ایک جال بن گیا تو اس کا وزن ایک پونڈ ہوگا۔

ہندوستان کی آئینی تاریخ!

سنہ ۱۷۶۵ء سے ۱۹۴۶ء تک

(گذشتہ سے پیوستہ)

گول میز کانفرنس سنہ ۱۹۳۰ء

سرجان سائمن نے اپنے ہندوستان کے دورہ کے بعد جو رپورٹ مرتب کی تھی اسکی سفارشات کے مدنظر رکھتے ہوئے برطانی حکومت نے ایک گول میز کانفرنس بلائی جس میں سربرآوردہ ہندوستانیوں کو بھی دعوتیں دی گئی تھیں۔ سر تیج بہادر سپرو۔ مسٹر ام۔ جیکرز سر آغاخاں، سر محمد شفیع، ڈاکٹر مونجے۔ مولانا محمد علی۔ اور مسٹر جناح وغیرہ بلائے گئے۔ کانگریس نے کانفرنس کا بائیکاٹ کیا۔ اور ہندوستان میں تحریک سول نافرمانی شروع ہوئی۔ سنہ ۱۹۳۲ء میں دوسری گول میز کانفرنس ہوئی۔ اس درمیان میں گاندھی۔ اروِن سمجھوتہ ہوچکا تھا۔ اور مہاتما گاندھی نے کانگریس کے واحد نمائندے کی حیثیت سے دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ء

مرکز پانچ سال کی مسلسل محنتوں کے بعد سنہ ۳۵ء میں نیا آئین تیار ہوا۔ جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۳۵ کے نام سے مشہور ہے۔ اس آئین کی اہم خصوصیات یہ ہیں:۔

(۱) ہندوستان کی مرکزی حکومت وفاقی (فیڈرل) شکل کی ہوگی۔
(۲) مرکز میں ۳۵۰ اراکین کی فیڈرل اسمبلی ہوگی جس کے تمام اراکین پبلک کے چنے ہوئے ہوں گے۔
(۳) مرکزی وزارت کے اراکین کو منتخب کرنے کا اختیار وائسرائے کو ہوگا۔ یہ وزرار مجلس قانون ساز کے آگے جوابدہ نہ ہوں گے۔ وائسرائے انھیں جب چاہے گا برخاست کرسکے گا۔
(۴) فوج، امور خارجہ اور قبائل وغیرہ سے متعلق محکمے وائسرائے کے ہاتھ میں ہوں گے اور بقیہ مرکزی محکمے ہندوستانی وزرار کو سونپ دیے جائیں گے۔
(۵) مرکزی فیڈریشن میں ریاستیں بھی شامل ہونگی۔

صوبے (۶) صوبے مکمل طور پر خود مختار ہوں گے صوبے کی اسمبلی مکمل طور پر پبلک کی چنی ہوئی ہوگی اور تمام محکمے بلا استثنار وزرار کے ہاتھ میں ہوں گے۔
(۷) وزرار گورنروں کے چنے ہوئے نہیں بلکہ اسمبلی کی اکثریت رکھنے والی پارٹی سے چنے ہوئے ہونگے۔ جو اپنی صوبائی اسمبلی کے آگے جوابدہ ہوں گے۔ صوبائی اسمبلی کی اکثریت عدم اعتماد پر وزارت ٹوٹ جائے گی۔
(۸) صوبے اور مرکزی تمام انتخابات جداگانہ طرز پر ہوں گے۔
(۹) مرکز میں ۳۳ فیصدی نشستیں مسلمانوں کے لیے محفوظ ہوں گی۔
(۱۰) سندھ اور اڑیسہ علیحدہ صوبے قرار دیے جائینگے۔
(۱۱) صوبہ سرحد کو دوسرے صوبوں کے برابر درجہ دیا جائیگا۔
(۱۲) برما کو ہندوستان سے الگ کردیا گیا۔
(۱۳) بنگال اور پنجاب میں مسلمانوں کی ۵۴ فیصدی نشستیں دی گئیں۔ لیکن اکثریت منظور نہ کی گئی۔
(۱۴) حق رائے دہی میں توسیع کی گئی اور ہر شخص کو جو سال میں ۱۲ ٹیکس ادا کرتا ہے۔ ووٹ دینے کا حق دیا گیا جس سے ہندوستان کے تقریباً ۳ کروڑ عوام الناس کو ووٹ دینے کا حق ملا۔

اس آئین کا صوبائی حصہ تو سنہ ۱۹۳۷ء کے امتحانات کے بعد برسرعمل آگیا۔ اور تمام صوبوں میں ہندوستانیوں کی وزارتیں قائم ہوگئیں جو اس وقت بھی چل رہی ہیں۔ لیکن مرکزی حصے کی کانگریس نے مخالفت کی پھر والیان ریاست نے شامل ہونے میں پس و پیش کیا۔ یہاں تک کہ سنہ ۱۹۳۹ء میں جنگ عظیم چھڑ گئی اور یہ اسکیم ہمیشہ کیلئے معرض التوا میں پڑ گئی۔

دوسری جنگِ عظیم

ہندوستان کی آئینی ترقی پر دوسری جنگ کا بہت بڑا اثر پڑا۔ انگریز مصیبت میں پڑا اور اس نے ہندوستانیوں سے امداد چاہی اور ہندوستان نے کہا بتاؤ اس امداد کے عوض کیا دوگے؟ غرضیکہ لین دین کی بحث از سرنو شروع ہوگئی اور ہندوستان کے دستور کا مسئلہ از سرنو چھڑ گیا۔ ورنہ سنہ ۳۵ء ایکٹ نے دستوری سوال کو ایک حد تک حل کردیا تھا۔ اور جبراً قہراً صوبوں میں وزارتیں چل رہی تھیں اور سنہ ۱۹۳۵ء کے ایکٹ پر عملدرآمد ہو رہا تھا۔ اسی طرح مرکز میں بھی فیڈرل حکومت قائم ہوجاتی۔ لیکن جنگ کی آندھی آتے ہی مرغان قفس تیلیاں توڑ کر آزادی پرواز کے لئے پر تولنے لگے اور انگریز کو آفت میں پھنسا دیکھ کر سوچا چلو یہی موقع ہے۔

بہرحال برطانیہ نے ہندوستان سے امداد مانگی۔ اور ہندوستان نے برطانیہ سے آزادی مانگی۔ کانگریس نے جنگ میں مدد دینے سے انکار کیا اور اپنی وزارتوں کو مستعفی ہوجانے کا حکم دے دیا۔ یو۔ پی، بہار آسام، اڑیسہ، صوبہ سرحد، سی۔ پی۔ بمبئی اور مدراس۔ غرضکہ آٹھ صوبوں میں آئینی تعطل کا دَور دَورہ شروع ہوا۔ کانگریس نے مکمل آزادی اور دستور ساز اسمبلی کا مطالبہ کیا۔

پاکستان کی پیدائش

سات صوبوں میں کانگریس کی حکومت سے مسلم لیگ کو شکایت تھی کہ اور اس وقت صرف اس قدر مطالبہ تھا کہ گورنر اپنے اختیارات خصوصی سے مسلمانوں کی محافظت کریں۔ لیکن جب جنگ کے بعد ہندوستان کے دستور کا مسئلہ از سرنو چھڑا اور دستور ساز اسمبلی کا کانگریس نے مطالبہ کیا تو مسلم لیگ نے سوچا کہ اس دستور ساز اسمبلی میں ہندو کی اکثریت ہوگی اور مسلم لیگ کی ایک نہ چلیگی۔ لہذا مرکز سے علیحدگی اور دو مرکز کا مطالبہ کیا جائے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۴۰ء (اپریل) میں لاہور میں پاکستان کا مشہور رزولیوشن پاس ہوا۔

اس زمانہ (یعنی سنہ ۱۹۴۰ء سے لیکر کرپس کے آنے تک (یعنی سنہ ۱۹۴۲ء) تک کا زمانہ وائسرائے اور کانگریس کی قیل وقال میں گذرا۔ وائسرائے مرکز میں کچھ حقوق دے کر کانگریس اور مسلم لیگ کو ہونے کے لئے راضی کرنا چاہتے تھے۔ اور یہ جماعتیں اور خاص کر کانگریس اس سے انکار کرتی تھی۔ یہانتک جاپانیوں نے سنگاپور اور برما کو ختم کرلیا۔ اور آسام تک بڑھتے چلے آئے۔ اب حکومت برطانیہ کی آنکھیں کھلیں۔ برطانیہ کابینہ کے رکن سر اسٹیفرڈ کرپس کو ایک اہم اعلان کے ساتھ ہندوستان بھیجا گیا۔ اس اعلان کی اہم دفعات یہ تھیں

(۱) ہندوستان کو جنگ ختم ہوتے ہی درجۂ نوآبادیات دیدیا جائے۔
(۲) جنگ ختم ہونے کے بعد نئے انتخاب ہوں گے اور صوبائی اسمبلیوں کے ہر دس ممبر پر ایک ممبر دستور ساز اسمبلی میں آجائے گا۔ اور اس طرح جو دستور ساز اسمبلی بنے گی وہ ہندوستان کا ایک دستور اپنی مرضی کے مطابق بنائے گی۔ پس اسمبلی میں ریاستوں کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔
(۳) یہ دستور ساز اسمبلی جو دستور بنائے گی اُسے برطانیہ تسلیم کرے گا۔ برطانیہ ہندوستان کو طاقت منتقل کردیگا اور پھر ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان صلحنامہ ہوجائے گا۔
(۴) جو صوبے اس دستور میں شامل نہ ہونا چاہیں گے وہ اپنی حکومت علیحدہ بنائیں گے اور ان سے برطانیہ علیحدہ صلحنامہ کرے گی (گویا اس طرح پاکستان تسلیم کرلیا گیا تھا)
(۵) لیکن جنگ کے خاتمہ تک کے لئے مرکز میں ہندوستان کی بڑی بڑی پارٹیوں پر مشتمل ایک حکومت بنے گی جس کے ہاتھ میں سوائے دفاع کے تمام اختیارات ہونگے۔

کرپس اور کانگریس لیڈروں میں بہت عرصہ تک گفت وشنید ہوتی رہی اور یہ اس بات پر ٹوٹی کہ کانگریس نے عارضی مرکزی حکومت میں وائسرائے کے ویٹو کے حق منسوخ کئے جانے پر زور دیا اور برطانیہ اس پر راضی نہوا۔

اگست سنہ ۱۹۴۲ء کا انقلاب

کرپس مشن کی ناکامی پر سارے ملک میں غم وغصہ اور مایوسی کے بادل چھاگئے۔ کانگریس نے "کوئٹ انڈیا" کا نعرہ لگایا اور اگست سنہ ۱۹۴۲ء میں وہ تاریخی تجویز پاس کی جس پر کانگریس کے تمام رہنما گرفتار کرلیے گئے۔ اور ہندوستان کے طول وعرض میں تحریک شروع ہوئی، ہزاروں آدمی حکومت کی گولیوں کا نشانہ بنے اور رسل و رسائل کو اس طرح تباہ کردیا گیا کہ ایک ہفتہ کے لیے حکومت کی مشنری ختم ہوگئی۔

اس تحریک کے بعد ہندوستان میں بڑی سخت قسم کی ظالمانہ فوجی حکومت کا دوردورہ ہوا اور گاندھی جی کی رہائی تک یعنی دو سال تک ہندوستان کی سیاسی زندگی پر مردنی چھائی رہی۔

جون سنہ ۱۹۴۴ء میں شدید علالت کے سبب گاندھی جی رہا کردیے گئے۔ دو تین مہینوں کے بعد جب انکی طبیعت درست ہوئی تو سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ مسٹر جناح سے ہندو مسلم اتحاد پر بات چیت کی۔ یہ گفت وشنید ۹ ستمبر سے ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۴۴ء تک بمبئی میں جاری رہی۔

گاندھی جی نے مسٹر جناح کے سامنے وہ فارمولا پیش کیا جو راجہ جی کے فارمولے کے نام سے مشہور ہے۔

اس فارمولے میں پاکستان کو تقریباً تسلیم کرلیا گیا تھا (ملاحظہ ہو ضمیمہ) لیکن اس بات پر گاندھی جی نے ہندو مسلم کو علیحدہ علیحدہ دو قوموں میں تسلیم نہ کیا۔ اور ہندوستان کے درمیان چند ضروری امور (دفاع، امور خارجہ، رسل ورسائل وغیرہ) کے متعلق باہمی صلحنامہ کی شرط پیش کی۔

اسیلیے مسٹر جناح نے اسے رد کردیا۔ غرضکہ اس طرح کانگریس اور لیگ کی مفاہمت کا دروازہ آخری طور پر بند ہوگیا۔

پہلی شملہ کانفرنس

ایک سال تک پھر اندھیرا چھایا رہا۔ مہاتما گاندھی اور وائسرائے (لارڈ ویول) سے ہندوستان کا تعطل دور کرنے کے متعلق خط وکتابت ہوتی رہی۔ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء کو لارڈ ویول ہندوستان کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے لندن گئے۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

ہریجن لیگ کے لیڈروں اور پنڈت نہرو میں ملاقات

نئی دہلی۔ ۱۶۔ نومبر۔ آل انڈیا ہریجن لیگ کے صدر مسٹر ایم۔ ایل۔ پاتری اور سیکریٹری مسٹر بھگت امی چند نے آج صبح عارضی حکومت کے نائب صدر پنڈت جواہرلال نہرو سے ملکر انھیں ہریجنوں کی امیدوں اور اندیشوں سے آگاہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نہرو جی نے انھیں یقین دلایا کہ کانگریس کے ہاتھوں میں ہریجنوں کا مفاد ہمیشہ محفوظ رہیگا انھوں نے ان سے کہا کہ آپ لوگ دیہات میں جاکر ہریجنوں کو بتایئے کہ صوبائی وزارتیں ان کی حالت سدھارنے کے لئے کیا کیا کام کر رہی ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پنڈت نہرو نے ان حضرات سے ہریجنوں کے مطالبات کا ایک چارٹر بنانے کے لئے کہا۔

فرانس اور سیام میں معاہدہ ہو گیا

لندن ۱۸۔ نومبر۔ گذشتہ رات سیام اور فرانس نے واشنگٹن میں ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے جسکے رو سے سیام ہند چینی کے متنازعہ علاقوں کو اگلے مہینے کے وسط تک خالی کر دیگا۔ اور سرحدی لڑائیوں کے متعلق اپنی تمام شکایتیں واپس لے لیگا اسکے عوض فرانس نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ادارۂ اقوام متحدہ میں سیام کی درخواست ممبری کی تائید کریگا۔

دتیہ کے دیوان بدنظمی کے ذمہ دار ہیں

جھانسی۔ ۱۷۔ نومبر۔ یو۔ پی۔ کانگریس کمیٹی نے چتربھوج شرما ایم۔ ایل۔ اے، رام سہائے شرما اور کالکا پرشاد اگروال کو ریاست دتیا کے حالات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لیے مقرر کیا تھا۔ انھوں نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ دتیا کی شورش کی اصل وجہ ریاست کے دیوان کا فرقہ وارانہ رویہ ہے۔ مسٹر عین الدین ریاست کے ترقی پسند عنصر کی کارروائیوں کو روکنے کے لئے فرقہ وارانہ اختلافات پیدا کرتے رہے۔

ریاست کے دیوان نے مسلم لیگ اور [illegible] کی اقوام مندرجہ فہرست کی فیڈریشن قایم کرائی جو کئی مہینے تک کانگریس اور ہندوؤں کے اشتعال انگیز پروپیگنڈا کرتے ہیں۔

نیو کیسل (جنوبی افریقہ) ۱۸۔ نومبر۔ ڈاکٹر جی نیکر مد نٹال انڈین کانگریس آج رہا کر دیے گئے۔ پچاس دوسرے ستیہ گرہی گذشتہ جمعہ کو رہا کر دیے گئے۔

بجلاس جناب مسٹر لکشمی پرشاد صاحب منصف حقیقہ بہادر حوالی فرخ آباد

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۴ سنہ ۱۹۴۶ء

بعدالت حوالی منصفی فرخ آباد ضلع فرخ آباد

محمد شفیع خاں و محمد اسحاق خاں پسران محمد یوسف خاں بھتیجگان محمد یونس خاں قوم پٹھان ساکنان ہمیرپور محلہ لالباغ پرگنہ کمپل ضلع فرخ آباد مدعیان بنام سیتا رام ولد سردار و گھاسی رام ولد دھرم داسی رام ولد شنکر لال و موتی لال ولد سردار قوم [illegible] ساکنان سیاں دروازہ شہر جھانسی۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۱۱ [illegible] کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۶ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت مہر و دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا۔

نوٹ۔ یونس خاں مدعی لاولد فوت ہو گیا محمد شفیع خاں و محمد اسحاق خاں مدعیان بھتیجگان حقیقی وارث ہیں جو کچھ عذر

فوجوں کو قومی بنانے کیلئے کمیٹی

نئی دہلی۔ اب عارضی حکومت کی پالیسی کے مطابق جسکی وضاحت آنریبل ممبر دفاع ۹۔ اکتوبر ١٩٤٦ء کو مسلح فوجوں کے نام اپنی نشری تقریر میں کر چکے ہیں حکومت ہند نے فوجوں کو قومی بنانے کے طریقوں کے متعلق مشورہ دینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو حسب ذیل اشخاص پر مشتمل ہے:-

صدر۔ آنریبل سر گوپال سوامی آئنگر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ای۔ سی۔ آئی۔ ای۔

ارکان:- (۱) آنریبل پنڈت ہردے ناتھ کنزرو (۲) مسٹر محمد اسمٰعیل (۳) سردار سمپورن سنگھ (۴) تینوں سروسوں کی نمائندگی کے لئے تین سینیر ہندوستانی افسر (۵) برطانی سروس کا ایک سینیر افسر جو میجر جنرل سے کم درجہ کا نہ ہو۔ کمیٹی کا سکرٹری انڈین سروس کا ایک سینیر ہوگا۔

کراچی - ۱۸۔ نومبر کل ضلع داؤد میں غلام مرتضیٰ سید کے الیکشن میں کام کرنیوالے ایک کارکن کو گولی ماردی گئی۔

ہندوستان کی آئینی تاریخ

(صفحہ ۴ سے آگے)

اور وہاں سے ایک اسکیم لائے جو ویول پلان کے نام سے مشہور ہے۔ شملہ میں کانفرنس کا اعلان کیا گیا۔ اور اس کانفرنس کی شرکت کے لئے کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کو رہا کر دیا گیا۔

جون ١٩٤٥ء میں یہ کانفرنس بڑی امیدوں کے ساتھ شملہ میں منعقد ہوئی۔ ویول پلان یہ تھا کہ مرکز میں فوراً ایک قومی حکومت قایم کردی جائے۔ کانگریس، لیگ اور دوسری جماعتوں نے کانفرنس میں حصہ لیا۔ مسلم لیگ کو راضی کرنے کے لئے یہ فارمولا وضع کیا گیا کہ ہندؤں اور مسلمانوں کو مساوی نمائندگی دیدی جائے۔ پندرہ اراکین میں پانچ ہندو۔ پانچ مسلمان، ایک اچھوت ایک سکھ، ایک پارسی۔ ایک ہندوستانی عیسائی اور ایک رکن لیا جانا قرار پایا۔ مسلم لیگ نے مسلمانوں کی واحد نمائندگی کا دعویٰ کرکے پانچوں مسلم نشستوں کی نامزدگی کا دعویٰ کیا۔ کانگریس نے ایک نیشنلسٹ مسلمان کو لینے پر زور دیا۔ جس کی وائسرائے نے بھی حمایت کی۔ مگر مسٹر جناح راضی نہ ہوئے اور یہیں پر شملہ کانفرنس ناکامیابی کے ساتھ ختم ہوگئی۔ مسٹر چرچل ابتک پاور میں تھے اور انھوں نے معاملہ کو آگے نہ بڑھنے دیا۔

١٩٤٦ء کے انتخابات اور وزارتی مشن

جنگ ختم ہوچکی تھی اور ہندوستان میں آٹھ سال سے انتخابات نہ ہوئے تھے۔ لہذا اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ آئینی تعطل کو دور کرنے کے لیے انتخابات لڑے جائیں اور ان انتخابات کی روشنی میں ہندوستان کی سیاسی گتھی کو دوبارہ سلجھایا جائے۔

اسی اثنا میں ایک اہم واقعہ یہ ہوا کہ انگلستان کے انتخابات میں مسٹر چرچل اور مسٹر ایمری اور ان کی قدامت پسند پارٹی کو شکست ہوگئی۔ اور اس سے زیادہ ترقی پسند جماعت لیبر پارٹی برسر اقتدار آگئی۔ اکتوبر نومبر ١٩٤٥ء میں مرکزی اسمبلی کے اور فروری و مارچ ١٩٤٦ء میں صوبائی اسمبلیوں کے زوردار انتخابات ہوئے۔ کانگریس زبردست اکثریت میں آئی اور آٹھ صوبوں میں اس کی اکثریت ہوگئی۔ مسلم جماعتوں میں مسلم لیگ کو زبردست کامیابی ہوئی۔ چنانچہ انتخابات کے دوران ہی میں برطانی پارلیمنٹ کے اراکین پر مشتمل ایک غیر سرکاری وفد ہندوستان آیا۔ تاکہ حالات کا مطالعہ کرے اس وفد کی واپسی کے بعد ملک معظم کی حکومت نے ایک باضابطہ وزارتی وفد بھیجا، جس میں خود وزیر ہند اور برطانی کابینہ کے دو اراکین سر اسٹیفورڈ کرپس اور مسٹر الگزنڈر شامل تھے۔ اس وفد نے تمام جماعتوں سے طویل گفت وشنید کے بعد جب کانگریس اور مسلم لیگ کسی سمجھوتہ پر نہ پہونچ سکی تو اپنا ایک تاریخی منشور جاری کیا۔ جو انڈیا پلان " کے نام سے مشہور ہے۔ یہ وفد اپنا کام کرکے ہندوستان میں تین ماہ، ۷ دن قیام کرنے کے بعد ۲۹ ١٩٤٦ء کو انگلستان واپس چلا گیا۔

باجلاس جناب مسٹر ہری پال ڈارشنی منصف صاحب بہادر بلیا

اشتہار حسب آرڈر ۵ رول ۱ ضابطہ دیوانی بعدالت منصفی بلیا

مقدمہ ۲٦٦ سنہ ١٩٤٦ء

۱۔ محمد حکیم میاں پسر محرم میاں ساکن موضع بی بی متعلقہ سنوانی پرگنہ وضلع بلیا۔
۲۔ محمد یوسف میاں پسر محمد یعقوب میاں ساکن موضع کھٹھی پرگنہ وضلع بلیا
} مدعیان

بنام۔ میوہ اور بھیا وغیرہ .... مدعاعلیہم

ہرگاہ مدعیان نے دعویٰ ہذا بحیثیت نمایندہ جملہ مسلمانان مواضعات بی بی گنج متعلقہ سنوانی وکھٹھی بابت زمین قبرستان موضع سنوانی پرگنہ وضلع بلیا کے خلاف مدعاعلیہم کے دائر کیا ہے اور درخواست دی ہے کہ کارروائی حسب آرڈر ۱ رول (۸) ضابطہ دیوانی کی کی جاوے۔ مقدمہ ہذا میں تاریخ ۲۰ نومبر ١٩٤٦ء واسطے سماعت درخواست مذکور کے مقرر ہوئی ہے۔ اسلئے جملہ مسلمانان مواضعات بی بی گنج وکھٹھی کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو مسلمان مواضعات مذکور کا فریق ہونا چاہے وہ تاریخ معینہ مذکور حاضر عدالت ہوکر فریق مقدمہ ہوسکتا ہے بصورت نہ ہونے فریق مقدمہ کے مقدمہ کے فیصلہ کی پابندی ع مسلمانان مواضعات بی بی گنج متعلقہ سنوانی وکھٹھی پر ہوگی۔

آج بتاریخ ۱۵۔ نومبر ١٩٤٦ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم بی۔ ایم۔ وی۔ سنہا
منصرم عدالت منصفی بلیا
(نشان مہر عدالت)

وائسرائے جناح ملاقات

نئی دہلی - ۱۹۔ نومبر۔ مسٹر جناح، صدر مسلم لیگ، نے آج وائسرائے سے ملاقات کی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ دستوری اسمبلی کے مسئلے اور بہار کی صورت حال کے متعلق گفتگو ہوئی ہے۔

THE SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سہسوانی

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 44 NO. 48 | Cawnpore. Saturday 30TH NOVE. 1946

کانپور شنبہ ۔ ۳۰ ۔ نومبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۵ ۔ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۶ھ

جلد ۴۴ نمبر ۴۸

ادبیات

حشر جذبات

(از سحر طراز حضرت مولانا ثاقب کانپوری)

رہین کاوش غمہائے روزگار نہ کر ۔۔۔ دل ستم زدہ کو وقف انتظار نہ کر

ابھی جنون محبت کو اور دے وسعت ۔۔۔ ابھی سے جیب و گریباں کو تار تار نہ کر

سکون ضبط تمنا عزیز ہے مجھکو ۔۔۔ تسلیاں مجھے دے دیکے بیقرار نہ کر

میں زندگی کی حقیقت سے خود پریشاں ہوں ۔۔۔ مجھے تو وقف غم جبر و اختیار نہ کر

متاع زیست سمجھ اس ودیعت غم کو ۔۔۔ تو راز عشق زمانے پہ آشکار نہ کر

چمن کی زہت رنگیں کو مستقل نہ سمجھ ۔۔۔ فریب حسن ہے یہ اس پہ اعتبار نہ کر

ترا جنون ابھی ناتمام ہے ثاقب

تو دل فگار نہ کر، آنکھ اشکبار نہ کر

مستور ہوا جاتا ہی وہ پردہ نشیں اور ۔۔۔ مجروح نہ ہو جائے کہیں میر الیقین اور

خلوت کدۂ حسن و محبت کی یہ عظمت ۔۔۔ رکھتا ہوں کہیں پاؤں تو پڑتا ہے کہیں اور

اللہ رے اس وعدۂ شیریں کی لطافت ۔۔۔ دیتا ہی فریب اور تو ہوتا ہے یقیں اور

انجام سمجھتا ہوں نہیں اس عرض طلب کا ۔۔۔ سُن لوں ترے مُنہ سے مگر اک بار نہیں اور

دنیائے اسلام

ایران کا سیاسی پس منظر

(۱)

تقریباً گزشتہ ڈیڑھ سو سال سے ایران کے ملک کو تاریخ کی کتابوں میں بساط سیاست کے ایک ایسے بے جان مہرے کی حیثیت سے پیش کیا جا رہا ہے جو ذاتی قوت اقدام اور قومی مقاصد سے بالکل محروم ہے اور جسے دوسرے طاقتور ملک اپنے شہنشاہی مقاصد کو پورا کرنے اور حریفانہ تگ و دو کو جاری رکھنے کے لیے برابر استعمال کرتے رہتے ہیں۔ کبھی اسے حریف طاقتوں کے درمیان ایک دیوار بنکر کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ کبھی ان کے لیے اسے ٹکر روک (بفر) کی خدمت انجام دینا پڑتی ہے۔ کبھی ان طاقتوں کے لئے جو عارضی طور پر متحد ہو جاتی ہیں اُسے ایک پل بننا پڑتا ہے اور کبھی ان حریف سلطنتوں کے لئے جو جنگی مصلحت یا تجارتی سہولت کی خاطر باہم زور آزمائی کرتی رہتی ہیں۔ اسے میدان جنگ بننا پڑتا ہے۔ غرض بین الاقوامی سیاست کے ان پیچ در پیچ معاملات میں کہیں بھی اس کے کسی مستقل ارادہ، داخلی منصوبہ یا آزاد نصب العین کا پتہ نہیں چلتا۔ لیکن کیا ایران کی اس تصویر کو صحیح سمجھا جا سکتا ہے؟ ایران کی بہر حال اپنی ایک زندگی ہے اور اس کا مطالعہ بجائے خود اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ بین الاقوامی سیاست میں اسکی تابع اور ماتحت حیثیت کا۔ ذیل کے مضمون میں ایران کی زندگی کے اسی پہلو کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ایران کا ملک اور اس کی آبادی

ایران کا رقبہ ۶ لاکھ ۸۶ ہزار مربع میل ہے۔ اس میں صرف دس یا پندرہ فی صدی پر کاشت کی جاتی ہے۔ ۲۰ یا ۳۰ فیصدی ایسا رقبہ ہے جسکی آبپاشی کا اگر کوئی انتظام ہو جائے تو اس پر کاشت کرنا ممکن ہے اس کے علاوہ باقی سب رقبہ یا تو چراگاہ ہے یا جنگل یا ویران بنجر۔ ایران کی آبادی کے بارے میں صحیح اعداد تو نہیں ملتے۔ لیکن جو اعداد سب سے زیادہ لایق اعتماد ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ آبادی ڈیڑھ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ ان میں سے تقریباً ایک کروڑ آدمی زراعت پر گزر کرتے ہیں۔ اور یہ لوگ پچاس ہزار بڑے اور چھوٹے گاؤں میں بکھرے ہوئے طریقہ پر رہتے ہیں۔

ایران کے حقوق آراضی کا نظام بڑا پیچیدہ ہے۔ ساتویں صدی عیسوی میں عرب فاتحوں نے جو نظام یہاں رائج کیا تھا۔ تقریباً اسی بنیاد پر حقوق کا تعین کیا جاتا ہے۔ مختلف صوبوں میں مقامی رسم و رواج کی وجہ سے اس میں کچھ اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ لیکن بصورت مجموعی اس میں اور مغرب کی عرب ریاستوں کے نظام میں زیادہ فرق نظر نہیں آتا۔ مزروعہ زمین کا تقریباً دس فیصدی حصہ سرکاری ملکیت میں ہے۔ یعنی ان زمینوں کو کسان سرکار سے لگان پر لیکر جوتتے ہیں۔ پیداوار میں سے اپنا حصہ یا تو سرکار براہ راست اپنے کارندوں کی معرفت وصول کرتی ہے یا پھر متاجروں کی معرفت جنھیں ایک مقررہ رقم کے معاوضہ میں لگان وصول کرنے کا ٹھیکہ دے دیا جاتا ہے۔ اس آخری نظام میں جو خرابیاں ہیں انھیں سب جانتے ہیں۔ پچھلے زمانہ میں سرکاری زمینوں اور ان سے مالگذاری وصول کرنے کے حق کو ایک طرح کی جاگیر کے طور پر عطا یا فروخت کیا جاتا تھا۔ لیکن ۱۹۰۷ء سے یہ چیز خلاف قانون قرار دیدی گئی ہے اور اب سرکاری مال گذاری کی زمینوں کو صرف پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ ہی دوسرے اشخاص کے نام منتقل کیا جا سکتا ہے۔ مزروعہ رقبہ کا دس فیصدی مزید حصہ اوقاف پر مشتمل ہے۔ یعنی ایسی زمینوں پر جو مذہبی یا خیراتی کاموں کے لیے وقف ہے ان زمینوں کا انتظام زیادہ تر ملاؤں کے ہاتھ میں ہے اور ان پر تھوڑی نگرانی حکومت کی بھی ہے۔ حال میں کسی زمین کو وقف کرنے سے پہلے حکومت سے اجازت حاصل کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ باقی سب زمین پر یعنی اسی فیصدی پر نجی ملکیت قائم ہے۔ اس کا بیشتر حصہ نسبتاً ایسے کم تعداد زمینداروں کے قبضہ میں ہے جو اپنی زمین پر نہ خود کام کرتے ہیں نہ رہتے ہیں۔ آزاد چھوٹے زمینداروں کا طبقہ بہت کم ہے اور اس کو زیادہ اہمیت حاصل نہیں ہے۔ کسانوں کی زیادہ تر تعداد اپنا لگان جنس کی صورت میں ادا کرتی ہے اور اپنے زمینداروں کے بسائے ہوئے گاؤں میں رہتی ہے۔ کہیں کہیں ایک آدھ ایسا بڑا زمیندار بھی ملتا ہے جو اپنے گاؤں میں رہتا ہے اور یا تو خود اپنے ہاتھ سے کام کرتا ہے یا اپنے کام کی نگرانی کرتا ہے۔ لیکن عام طور پر زمیندار پرباسی ہیں اور اپنی زمین پر نہیں رہتے اور کسی نہ کسی قسم کے پٹہ کے ذریعہ اپنی زمینوں سے فائدہ اوٹھاتے رہتے ہیں۔ پٹہ کی سب سے عام شکل وہ ہے جسے مضاربت کے نام سے موسوم کرتے ہیں اسمیں پیداوار کا بٹوارہ کیا جاتا ہے زمین کا ایک قطعہ کسان معینہ مدت کے لیے پٹہ پر دیدیا جاتا ہے اور اسکے معاوضہ میں پیداوار کا ایک حصہ وصول کیا جاتا ہے۔ کبھی کسان پیداوار بر مقررہ مقدار ادا کرنیکا معاہدہ کر لیتا ہے۔ لیکن ہر دو صورت میں زمین اور کسان پر زمیندار کی پوری نگرانی قائم رہتی ہے۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ یار تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۔ ۳۰ ۔ نومبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۸

ویول نہرو اور جناح ولایت جا رہے ہیں

وائسرائے ہند لارڈ ویول ۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۔ سردار بلدیو سنگھ ، مسٹر محمد علی جناح اور مسٹر لیاقت علی خاں انڈیا آفس کی دعوت پر لندن جا رہے ہیں ۔ لیگ نے شروع ہی سے دعوت نامہ کو قبول کر لیا تھا ۔ لیکن کانگریس نے دعوت نامہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا ۔ لیکن مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ کی درخواست پر کانگریس نے بھی دعوت نامہ منظور کر لیا ہے ۔ تفصیلات حسب ذیل ہیں :۔

لندن ۔ ۲۹ ۔ نومبر ۔ رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ انڈیا آفس سے معلوم ہوا ہے کہ برطانی کابینہ نے وائسرائے ہند لارڈ ویول اور ہندوستان کے عارضی حکومت کے پانچ ممبروں کو دو کانگریس اور دو مسلم لیگ اور ایک سکھ نمایندے کو دعوت دی ہے کہ لندن آکر دستور ساز اسمبلی کے آیندہ اجلاس پر تبادلۂ خیال کریں ۔

یہ قدم ان دشواریوں کے پیش نظر اٹھایا گیا ہے جو دستور ساز اسمبلی میں لیگ کی عدم شرکت کی وجہ سے پیش آرہی ہیں جس کا اجلاس ۹ دسمبر کو دہلی میں طلب کیا گیا ہے ۔

نئی دہلی ۔ ۲۸ ۔ نومبر ۔ یقین کیا جاتا ہے کہ لندن کی مجوزہ کانفرنس میں شرکت کرنے سے کانگرس اور سکھ نمایندوں نے آج انکار کر دیا ہے ۔

آج سہ پہر کو صدر کانگریس اچاریہ کرپلانی اور سردار پٹیل نے ایک کانفرنس کی جس میں دونوں نے ملک معظم کے دعوت نامہ سے پیدا شدہ حالات پر غور کیا ۔

دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لیگ نے کانفرنس میں شریک ہونے کے دعوت نامہ کو منظور کر لیا ہے ۔ مسٹر جناح اور مسٹر لیاقت علی خاں وائسرائے کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہونے کے لیے لندن جا رہے ہیں ۔

وائسرائے ہاؤس سے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے :۔

” ہز ایکسیلنسی وائسرائے بینچر ۳۰ نومبر کو ملک معظم کی حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے لندن جا رہے ہیں ، امید کی جاتی ہے کہ وائسرائے دس دن تک ہندوستان سے باہر رہیں گے ۔ اس عرصہ کے لیے ملک معظم نے سر جان کالول کو قایمقام گورنر جنرل اور نمایندہ تاج مقرر کیا ہے ۔

یکم دسمبر ، بروز اتوار ، ساڑھے دس بجے دن کابینہ کے ایک خاص اجلاس میں سر جان کول وائسرائے کا حلف وفاداری اٹھائیں گے ۔

نئی دہلی ۔ ۲۸ ۔ نومبر ۔ آج سیاسی حلقوں کے اس خیال کی تصدیق ہو گئی ہے کہ پنڈت نہرو ، سردار پٹیل اور سردار بلدیو سنگھ ملک معظم کی حکومت کے اس دعوت نامہ کو نامنظور کر دیں گے ۔ جن کے ذریعہ انھیں وائسرائے کے ساتھ لندن جانے کی دعوت دی گئی تھی ۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اس فیصلہ سے وائسرائے کو مطلع کر دیا گیا ۔

مسٹر جناح اور مسٹر لیاقت علیخاں نے دعوت نامہ کو منظور کر لیا ہے ۔

مختصراً دعوت نامہ کو قبول نہ کرنے کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ کانگریس نے واردھا کی قرارداد کے مطابق طویل المیعاد تجاویز کو واضح طور پر منظور کر لیا ہے اس لیے دستور ساز اسمبلی کے مسئلہ پر دوبارہ غور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔ اگر اس سلسلہ میں کسی کانگریسی نے انفرادی طور پر کوئی بیان دیا ہے تو اس سے طویل المیعاد تجاویز کی منظوری کی اسپرٹ میں کوئی فرق نہیں آتا ہے ۔

صرف اس وجہ سے کہ مسٹر جناح اپنے الفاظ سے پھر گئے ہیں اور انھیں اپنی ہٹ دھرمی پر اصرار ہے کانگریس پر مسٹر جناح کے مزید غیر معقول مطالبات ماننے کی کوئی اخلاقی ذمہ داری نہیں ہے ۔

کانگریس محسوس کرتی ہے کہ مسٹر جناح سے نپٹنے کی ذمہ داری برطانیہ کابینہ پر ہے ۔ یا تو وہ ان کو وعدے کی پابندی پر مجبور کرے یا ان سے صاف صاف کہدے کہ وہ ملک کی سیاسی ترقی میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتے ہیں ۔

کانگریسی حلقوں میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ اس وقت برطانی حکومت سے صلاح و مشورہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

لیکن اگر برطانی حکومت کانگرسی لیڈروں سے کسی قسم کا مشورہ چاہتی ہے تو اسے گزشتہ موسم گرما کی طرح ایک یا دو وزراء کو پھر ہندوستان بھیج دینا چاہیئے ۔ معلوم ہوا ہے کہ دعوت نامہ میں اس کی کوئی تشریح نہیں کی گئی ہے کہ لیبر حکومت کن مسائل کی مزید تشریح کرنا چاہتی ہے ۔ اگر کانگریس دعوت نامہ کو منظور کر لیتی ہے تو اس کا مطلب دستور ساز اسمبلی کا التواء ہے کیونکہ تین یا چار روز کے اندر صلاح و مشورہ ہو جانا انسانی طاقت سے باہر ہے ۔ اور پنڈت نہرو اور سردار پٹیل اس ہفتہ کے آخر تک نہیں دہلی واپس نہیں آسکتے اور اس طرح مسٹر جناح کا مطلب دستور ساز اسمبلی کا التوا ، پورا ہو جاتا ہے ۔ وائسرائے اس کا جواب دینے سے بچ جاتے ہیں کہ آیا مسٹر جناح نے وہ وعدہ کیا تھا یا نہیں ۔ جس کا ذکر وائسرائے نے پنڈت نہرو سے اپنے ۲۳ ۔ اکتوبر کے خط میں کیا تھا ۔

نئی دہلی ۔ ۲۹ ۔ نومبر ، وزیر اعظم اٹیلی سے خط و کتابت کے بعد آج اس امید کی کہ کانگریس اور سکھ نمایندے لندن کانگریس میں شریک ہوں گے تصدیق ہو گئی ہے باوثوق ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ کل سہ پہر کو پنڈت نہرو وائسرائے کے ساتھ لندن روانہ ہو جائیں گے ۔

پارٹی کے ہمراہ سردار بلدیو سنگھ بھی جا رہے ہیں ۔

پارٹی بارہ آدمیوں پر مشتمل ہوگی ۔ جس میں سکریٹری اور عملے کے دوسرے لوگ بھی شامل ہیں ۔

مسٹر جناح جن کے ساتھ ایک یا دو سکریٹری ہونگے کراچی سے پارٹی میں شامل ہو جائیں گے ۔

آج پنڈت نہرو نے کراچی کی ضلع کانگریس کمیٹی کو ایک تار دیا ہے ۔ جس میں لکھا ہے کہ میں کل شام کو کراچی پہونچ رہا ہوں اور اتوار کی صبح لندن روانہ ہو رہا ہوں ۔

ورکنگ کمیٹی کے نئے ممبر

نئی دہلی ۔ ۲۸ نومبر آج صدر کانگریس آچاریہ کرپلانی نے نئی ورکنگ کمیٹی کے حسب ذیل ممبروں کا اعلان کیا ہے ۔

(۱) مولانا ابو الکلام آزاد (۲) پنڈت جواہر لال نہرو (۳)

کبیر ڈے

ڈاکٹر ایس ۔ این سکسینہ جنرل سکریٹری ہندوستانی برادری ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ ہندوستانی برادری کے طرف سے ۸ دسمبر کو کبیر ڈے منایا جا رہا ہے ۔ کبیر وہ بزرگ ہیں جنھوں نے مذہبی رواداری اور یکجہتی کا بہترین سبق دیا ہے ۔ اسمیں شرکت کے لیے راجہ مہندر پرتاب سنگھ ، آنریبل حافظ محمد ابراہیم ، آنریبل مسٹر نثار احمد شروانی ، آنریبل بابو سمپو رنانند ورما اور کرم ویر سندر لال صاحب نے تشریف لانے کا یقینی وعدہ فرما لیا ہے اور دیگر حضرات کے تشریف لانے کی امید کی جاتی ہے ۔ جو کہ کبیر کی زندگی مذہبی رواداری اور یکجہتی پر تقریریں کریں گے ۔ امید کی جاتی ہے کہ اس قسم کی تقریروں سے فرقہ وارانہ جوش میں کمی ہوگی ۔ اور ایک دوسرے کے قریب ہونے میں مدد ملیگی ۔

یہ جلسہ ۸ ۔ دسمبر ڈیڑھ بجے دن کو مسٹر محمد حبیب اللہ ایکزیکیٹو آفیسر میونسپل بورڈ کے بنگلہ پر منعقد ہوگا اور ۴ ½ بجے شام کو ایک انٹرکمیونل ایٹ ہوم دیا جائیگا ۔

اینٹی ٹیوبر کلوسس

کانپور اینٹی ٹیوبر کلوسس (ق) ایسوسی ایشن کی طرف سے مبلغ پانچ لاکھ روپیہ کی اپیل کی گئی تھی جس کا اہل شہر نے بڑے حوصلے کے ساتھ خیر مقدم کیا ۔ چنانچہ مسٹر ایس ۔ بی ۔ مہر جنرل سکریٹری اور مسٹر اُما شنکر مہروترہ خزانچی ہیلکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ معطی حضرات کی طرف سے ۱۵۰۰۰ روپیہ وصول ہو چکا ہے مسٹر مہرہ ۔ نے اپنے بیان میں آگے چلکر لکھتے ہیں کہ امید کی جاتی ہے کہ یو ۔ پی ۔ گورنمنٹ ڈیڑھ لاکھ روپیہ اور کانپور میونسپل کی طرف سے چالیس لاکھ روپیہ کی امداد ملے گی ۔

ایسوسی ایشن کی عمارت کے لئے ۱۶ ہزار مربع گز زمین کا وعدہ بھی ہو چکا ہے ۔ مسٹر گوری شنکر مہروترا جنرل منیجر نشاط ٹاکیز ، ہیجک ٹاکیز اور نادیتی ٹاکیز نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے تینوں سینماؤں کی ایک ایک دن کی آمدنی سے اسکی امداد کریں گے ۔ کانپور کلب اسکی امداد کے لیے ٹکٹ کے ذریعہ ایک ڈانس کا انتظام کر رہا ہے ۔

امید ہے کہ دوسرے حضرات بھی اس ایسوسی ایشن کی پوری امداد کر کے اپنے بہت بڑے فرض کو ادا کریں گے ۔

محرم کیلئے شکر

مسٹر بھگوان سنگھ ٹاؤن راشننگ افیسر اطلاع دیتے ہیں کہ یہ طے ہوا ہے کہ مسلمانوں کو محرم کے سلسلہ میں فی کارڈ ایک سیر شکر شہر اور دیہات میں دی جاوے ۔

یہ زائد شکر ۷ دسمبر ۱۹۴۶ء تک لی جا سکتی ہے یہ بھی طے ہوا ہے کہ دسمبر ۱۹۴۶ء سے فی یونٹ ۱۲ چھٹانک شکر دی جائے گی ۔

کاغذ کے لائسنس کی تجدید

مسٹر ایم ایس ۔ شرما ۔ ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر دوم ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ :۔

کاغذ کے تمام ریٹیلروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے لائسنس کی تجدید کیلئے ۱۵ ۔ دسمبر ۱۹۴۶ء سے پہلے درخواستیں دیدیں ۔ پیپر کنٹرولر یو ۔ پی ۔ الہ آباد کی طرف سے ایک نوٹ میں ضروری ہدایات شایع کی جا چکی ہیں کاغذ کی قیمت میں سات پائی فی پونڈ کمی کی وجہ سے صوبائی پیپر ایڈوائزری کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ ۹۴ صفحوں کے اسٹینڈرڈ کاپیوں کی قیمت بجائے ڈھائی آنہ کے دو آنہ کر دی جائے ۔ جن لوگوں نے ابتک قیمت کم نہ کی ہو انکو چاہیے فوراً کم کر دیں ورنہ اس کا اثر لیسنس کی تجدید پر پڑیگا ۔

کرائسٹ چرچ کالج

کرائسٹ چرچ کالج کا کنوکیشن انعامات کی تقسیم و جلسہ ۲۰ ۔ دسمبر ۲ ½ بجے دن کو ہوگا ۔ کنوکیشن اڈریس پنجاب اسمبلی کے اسپیکر دیں گے ۔ ۴ ½ بجے ایٹ ہوم ہوگا ۔ ۷ بجے شام کو کالج ایسوسی ایشن کی میٹنگ ہوگی ۔

سابق اسٹوڈنٹ کو چاہیئے کہ مبلغ دو روپیہ پرنسپل صاحب کے پاس سنہ ۴۷-۱۹۴۶ء کے ان رول منٹ کے سلسلہ میں بھیجدیں ۔

شکر غلّہ اور کپڑے کی نئی اسکیم

۲۹ ۔ نومبر ۔ ۳ بجے شام کو کیپٹن بھگوان سنگھ ٹاؤن راشننگ آفیسر نے مقامی پریس والوں سے بات چیت کے دوران میں کہا کہ یو ۔ پی گورنمنٹ نے شہر کے رہنے والوں کے لیے شکر کا کوٹہ بڑھایا ہے ۔

نئی اسکیم کے ماتحت شکر استعمال کرنیوالوں کو دو درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ ایک تو وہ جنکی ماہانہ آمدنی سو روپیہ یا اس سے زائد ہے اور دوسرے وہ کہ جنکی آمدنی سو روپیہ سے کم ہے ۔

اول الذکر طبقہ کو فی ماہ فی یونٹ ایک سیر شکر اور آخر الذکر طبقہ کو ۸ چھٹانک شکر دی جائے گی ۔ دونوں طبقوں کے راشن کارڈوں میں شناخت کرنے کے لیے فرق ہوگا ۔ اس اسکیم کو عمل میں لانے کے لیے تقریباً ایک ماہ لگ جائیگا ۔

اس اسکیم کے ماتحت حلوائیوں کو صرف کھانڈسیری شکر دی جائے گی ۔

دسمبر میں تو ہر ایک یونٹ کو ۱۲ چھٹانک ماہانہ شکر دی جائے گی ۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ یہ نئی اسکیم جنوری ۱۹۴۷ء سے شروع کی جا سکیگی ۔

اس اسکیم کے ماتحت شہر والوں کو فی یونٹ ایک سیر ماہانہ اور ۸ چھٹانک ماہانہ دیہات والوں کو فی یونٹ ایک سیر ایک سال میں شکر ملا کریگی ۔

کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ دیہات والے کھانڈسیری شکر اور گڑ کے استعمال کے عادی ہیں ۔

آپ نے کہا کہ شکر کا دس فیصدی حصہ تیوہاروں کے لئے مخصوص رہیگا ۔ دوسری ضروریات کے لیے جن لوگوں کو شکر لینا ہو انکو چاہیئے کہ وہ اپنی درخواست ایریا راشننگ آفیسر کے پاس بھیجیں ۔

راشننگ کی دوکانات کے دینے یا منسوخ کرنے میں اکثر لوگوں کو شکایت ہو جاتی ہے ۔ اسلیے ایک لائسنسنگ کمیٹی بنا دی گئی ہے جسمیں یو ۔ پی کے تمام ایم ۔ ایل ۔ اے اور ایم ۔ ایل ۔ سی کے علاوہ ۳ یا ۵ اور دیگر اشخاص بھی شامل ہوں گے ۔ یہ کمیٹی ہی آیندہ سے راشن کی دوکانوں کی منظوری یا منسوخی کیا کرے گی ۔ اس لائسنسنگ کمیٹی کی پہلی میٹنگ ۳ ۔ دسمبر کو ہوگی ۔

نئے ٹاؤن راشننگ آفیسر صاحب نے کپڑے کی تقسیم کے لیے پریس والوں کے سامنے ایک نئی اسکیم رکھی جس کا مقصد براہ راست کپڑے کی تقسیم ہے یعنی کپڑا اب راشن کارڈوں پر تقسیم ہوگا ۔ یہ راشن کارڈ بالکل ویسے ہی ہونگے جیسے غلے کے ہوتے ہیں آپ نے کہا کہ کپڑے کے ” زون “ (حلقہ) کے مطابق کپڑے کی تقسیم کی اسکیم میں بہت سی غلطیاں ہیں اور انکو اس بات کا افسوس ہے کہ اس اسکیم کا پھیلاؤ جو ایک سال ہوئے شروع کیا گیا تھا ابتک ختم نہیں ہوا ہے ۔ موجودہ صورت میں کپڑے کے کل کوٹہ کا صرف ۴۰ فیصدی حصہ شہر کو اور ۶۰ فیصدی حصہ دیہات کو ملتا ہے ۔ شہر کے لیے ۶۰ فیصدی کی گورنمنٹ سے سفارش کی گئی ہے اور اگر شہر کو ۶۰ فیصدی حصہ ملنے لگا تو پبلک کو کپڑے کی اتنی تکلیف نہ رہیگی ۔

آپ نے کہا کہ اگرچہ اس وقت غلہ کا اسٹاک شہر کی ضرورت کے لیے کافی ہے لیکن بنظر احتیاط خیال کیا جاتا ہے کہ آیندہ گیہوں کی مقدار کم (اس وقت فی یونٹ ۳ چھٹانک ہے) کر دیجائیگی اور اسکی جگہہ کوئی موٹا اناج دیا جائیگا ۔ یعنی جو مجموعی راشن ۶ چھٹانک کا ہے اسمیں کمی نہیں ہوگی ۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ آیندہ میدہ کم سے کم بنایا جائیگا ۔ کیونکہ ایک من گیہوں میں صرف ۲۵ سیر میدہ نکلتا ہے ، اسلیے رسٹورنٹ والوں کو میدہ نہیں دیا جائیگا ۔ بلکہ صرف ان لوگوں کو میدہ دیا جائیگا جو کہ ڈبل روٹی بناتے ہیں ۔

اسٹوڈنٹ گرفتار

۲۹ ۔ نومبر کو ، ۱۱ اسٹوڈنٹ کلکٹری کچہری کے احاطہ کے اندر دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت اسلیے گرفتار کر لئے گئے ۔ کہ انھوں نے مسٹر اسٹفنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی ممانعت کے باوجود نعرے لگائے ۔

آئی ۔ ان ۔ اے ۔ ڈے ۔ منانے کے سلسلہ میں اسٹوڈنٹ یونین نے باوجود دفعہ ۱۴۴ کے جلوس نکالا ۔ اور نعرے لگائے تھے ۔ لہذا یونین کے چند لیڈران گرفتار کر لیے گئے تھے ۔ اسکی ۲۹ ۔ نومبر کو پہلی پیشی مسٹر بی ۔ جی ۔ سنگھ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں تھی ۔ اسی مقدمہ کو سننے کے لیے طالبعلم آئے تھے ۔ اور انھوں نے آکر وہی نعرے لگائے جو ان کے گرفتار شدہ لیڈران نے لگائے تھے ۔ اور مقدمہ واپس لو کے بھی نعرے لگائے ۔ پاس کے کمرے میں مسٹر اسٹفنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت تھی انھوں نے خود آکر مظاہرہ کرنے والوں کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی ۔ لیکن یہ کوشش بے سود ثابت ہوئی اسلیے مجبوراً ان کے لیڈران کو دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ۔

محرم کے جلوس

محرم منگل کے دن سے شروع ہو گیا ہے اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جلوس حسب معمول نہایت امن و امان کے ساتھ اپنے مقررہ راستوں سے گذر رہے ہیں ۔ جا بجا ہندو حضرات نے اپنے محلوں میں اہل جلوس کی خاطر و مدارات پان ، سگریٹ اور چائے سے کر رہے ہیں ۔ جلوس میں کانگریس اور لیگ کے حضرات بھی شامل رہتے ہیں ۔

حکام اور پولیس کے انتظامات نہایت معقول اور قابل تعریف ہیں ۔

شادی

۲۸ نومبر ۵ بجے شام کو مسٹر بی ۔ پی ۔ سریواستو کی صاحبزادی مس منشی کی شادی کیپٹن ۔ بی ۔ ڈی یادو سنگھ (راجپوتانہ رائفلیس) کے ساتھ ہوئی ۔ کیپٹن مان سنگھ ۔

مسلم جوبلی گرلس اسکول

۲۸ ۔ نومبر کو مسلم جبلی گرلس اسکول کی ” مجلس اساتذہ “ کے ماہانہ جلسہ میں مندرجہ ذیل مفہوم کی تجویز بالاتفاق رائے منظور ہوئی ہے

” ہم اساتذہ مسلم جبلی گرلس اسکول بہار اور نواکھالی اور دوسرے شہروں کے شرمناک اور دور از انسانیت فسادات کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اپنے بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان مذموم حرکات سے گریز کریں ۔ کیونکہ اس طرح ہماری آزادی کی جدوجہد کمزور ہو کے انگریزی سامراج کی بنیادیں مضبوط ہوتی ہیں ۔ خصوصاً ہمیں اس اخلاق سوز برتاؤ کے خلاف سخت احتجاج ہے ۔ جو بہار اور نواکھالی کی عورتوں کے ساتھ کیا گیا ۔

ہم بہار اور نواکھالی کی بہنوں اور معصوم بچوں کے ساتھ انتہائی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ہر طرح آپ کی خدمت دامے ، درمے ۔ قدمے اور سخنے کرنے کو تیار ہیں ۔

ہماری قوم سے اپیل ہے کہ جاپانی اور جرمنی درندوں کے نقش قدم پر چل کر اپنی مجاہدانہ شان کو بٹہ نہ لگائیں بلکہ اپنی پرانی روایات کے مطابق عورتوں کا احترام کرتے ہوئے ان کو بھی اس آزادی کی جنگ میں اپنا مددگار اور ساتھی بنائیں ۔

نوٹ :۔ حاضرین جلسہ سب مسلمان تھے ۔

گرانڈ ۔ ان ۔ ایڈ ۔ فارم

کانپور میونسپل بورڈ کے ایجوکیشن کمیٹی کے رزولیوشن نمبری ۱۸ ، مورخہ ۲۱ ۔ ستمبر ۱۹۴۲ء کے مطابق گرانڈ ۔ ان ۔ ایڈ فارم جو کہ مسٹر بی ۔ ٹی ۔ ایم ۔ سعید کے منظور شدہ ہیں ۔ اسکے علاوہ کسی دوسرے فارم کو نہ استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ اس کا سرکار سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن کمیٹی نے جاری کر دیا ہے ۔ لہذا آیندہ کسی دوسرے فارم کو استعمال کرنا غلطی ہوگا ۔

انجمن عروس الادب کا مشاعرہ

انجمن عروس الادب طلاق محل کانپور کی طرف سے ۱۵ ۔ دسمبر ۱۹۴۶ء بروز اتوار ۹ بجے شب بر مکان جناب زبیری صاحب متصل دفتر اتحاد ملت طلاق محل کانپور ایک مشاعرہ ہونا قرار پایا ہے ۔ شعراء کرام نیز دیگر حضرات جناب بچار قمری (علیگ) کمرہ ۱ گرانڈ ہوٹل نئی سڑک کانپور کو اپنے نام لکھوا دیں اور پاس داخلہ تاریخ مقررہ سے پہلے حاصل کر لیں ۔

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے ملک نے اب اتنی ترقی تو کر لی ہے کہ کسی چھوٹے سے چھوٹے گاؤں سے اگر کسی مشاعرہ کی خبر آتی ہے تو ہم خبر کو بغیر پڑھے بلا خوف تردید اسے کل ہند مشاعرہ لکھ سکتے ہیں اور سچی بات تو یہ ہے کہ اب ہمارے لکھنے اور نہ لکھنے کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا۔ کل ہند تو اب مشاعرہ کی ردیف قرار پا گیا ہے۔ اب مشاعرہ جہاں پایا جائے گا۔ اس کے ساتھ کل ہند کا دم چھلا ہونا ضروری ہے۔ لکھتے لکھتے اب ہم لوگوں کا قلم اتنا عادی ہو گیا ہے کہ اب اس کے لیے کسی ارادہ اور قصد کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ مشاعرہ کا لفظ آیا کہ قلم نے کل ہند کی شمع اس کے سامنے رکھ دی۔

اگر لفظ مشاعرہ اپنے ساتھ اپنی تخئیلی پرواز بھی نہ رکھے کہ ایک ایسے چھوٹے اور دور افتادہ گاؤں میں جہاں کے ذرائع آمد و رفت کا یہ حال ہو کہ سوائے ہوائی جہاز کے اشتہارات پہونچانے کا اور کوئی ذریعہ ہی نہ ہو۔ ایک کل ہند مشاعرہ برپا کر سکے تو ہمارے خیال میں خود لفظ مشاعرہ کی توہین ہے۔ اس کل ہند مشاعرہ کی ایک یہ بھی خصوصیت ہوتی ہے کہ اس میں ملک کے تمام مشہور شعرا آنیکا حتمی وعدہ کرتے ہیں اور نام بنام ان کی فہرست درج ہوتی ہے۔ چونکہ کبھی شرکت کا شرف حاصل نہیں ہوا اس لیے صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ یہ وعدے شاعرانہ وعدے ہوتے ہیں جن کا "وعدہ فردا" کی طرح پورا نہ ہونا ہوتا ہے یا واقعی وعدے ہوتے ہیں۔ لیکن اس کل ہند مشاعرہ کے پورے شاعرانہ ماحول کا تو تقاضہ یہی ہے کہ اس میں کوئی بات بھی غیر شاعرانہ اور غیر تخئیلی نہ ہونے پائے۔ اس لیے مشاعرہ کی زینت کے واسطے شاعروں کے مادی وجود کی کوئی خاص ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

جنگ کے بعد سے ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کی جو آسانیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ نامہ نگاروں کی پرواز خیال سے یہ پوری توقع ہے کہ مشاعرہ کی پرانی ردیف جلد ہی بدل دی جائے گی اور بجائے "کل ہند" کے "عالمی مشاعرے" ہونا شروع ہو جائیں گے۔ (قومی آواز)

آزاد ہندوستان کا دستور

میرٹھ۔ آج آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جلسے میں جو آچاریہ کرپلانی کی صدارت میں ہوا اس تجویز پر غور کیا گیا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ۲۵ ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جو سوراج کے آئین کے متعلق ان مشوروں کو جمع کرے جو وقتاً فوقتاً کانگریس کی قراردادوں اور اعلانیوں میں دیے گئے ہیں۔

پنڈت نہرو کے مشورے کے مطابق یہ طے پایا کہ دستور ساز اسمبلی کے شروع ہونے کے بعد ہی اس نئی آئینی کمیٹی کے قیام کے لیے دہلی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ کیا جائے۔

موجودہ آئینی کمیٹی اپنا کام کرتی رہیگی۔ صدر منتخب ہو جانے کی وجہ سے آچاریہ کرپلانی نے کمیٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا اور ان کی جگہ مسٹر آر۔ آر۔ دواکر مقرر ہوئے۔ کمیٹی میں دو نئے ممبر مسٹر جے رام داس دولت رام اور مسٹر ایس۔ کے پاٹل بھی شامل کئے گئے۔

فوجی اعلان کے متعلق حکومت کے وار امید

نئی دہلی۔ ۲۱۔ نومبر۔ ایک سرکاری اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ پچھلے سال کے آخر میں انڈین سول سروس انڈین پولیس اور غیر فنی مرکزی ملازمتوں کیلئے جن فوجی امیدواروں کا انتخاب شروع ہوا تھا۔ انھیں حکومت ہند فی الحال کوئی جگہہ نہیں دے سکتی

شعر اور شاعر

(از احمد حسین سہیل قاسمی اکبرآبادی)

اے میرے خزانہ تخیل کے بیش بہا —— موتی۔ میری غیر فانی دولت!

میرے محبوب ...... مجھے تجھ سے بہت محبت ہے
بے حد محبت ...... بے پناہ عشق ......!
آ تجھے دل میں رکھ لوں۔ آنکھوں میں چھپا لوں۔
آ میرے شعر
میرے دل کے اُجیالے۔ ڈوبتی نیا کے سہارے
...... آہ
جب محبت کے سمندر میں طوفان انگڑائیاں لیکر
مجھے تباہ کرنا چاہتا ہے ......!
آ۔آ۔آ۔ !! میرے محبوب —— آ۔ اے
میرے محبوب۔
اس نے سر ٹیک دیا۔
پھر نگاہ اُٹھائی ——
پھر مسکرا دیا۔ کلیاں چٹکیں۔ پھول مسکرائے۔
گلاب کے سُرخ رخساروں پر۔ سُرخی کھیلنے لگیں۔
سورج مکھی نے پنکھ کھول دیئے۔
اور —— سنبل سیاہ زلفیں ......
میرے محبوب ——!
میرے خالق ——!! کیا دنیا میں کوئی ایسا بھی ہے
جو مجھے عزیز ہو۔ مجھ سے بھی زیادہ۔
میں تیری آہوں کی تپش ہوں۔
تیرے مضطرب دل کی دھڑکن۔
میرے محبوب۔! میرے سچے محبوب !!۔
شاعر کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔
سچ —— ؟ ...... واقعی ...... ؟
تجھے بھی محبت ہے مجھ سے۔ میرے محبوب!
میرے اچھے محبوب!! کیا یہ سچ ہے۔ ؟
کیا میں یہ یقین کروں۔ ؟ ہاں ہاں بیشک۔!
شعر بول اٹھا۔
میرے محب۔ کیا تجھے اب بھی شک ہے ؟
میں تیرا ہوں۔
تیری دنیا ...... صرف تیری ... اُف !!
شاعر کا دل
خوشیوں کا آماجگاہ بنگیا۔ بیتاب تمنائیں۔
مضطرب آرزوئیں اشک بنکر بہنے لگیں۔
آہ! میری دنیا ......! میری زندگی ......!
میری عقبیٰ ......!
میری حیات ابدی ......!!
شاعر چلا اُٹھا۔
آ ...... میں تجھے کلیجہ سے لگاؤں۔ تجھے
بے چین دل کی دھڑکنیں سناؤں۔
میرے محبوب ......! میری دنیا ......!!
میری دولت سب کچھ تو ہے۔
—— پھر ——
دنیائے تخیل موجود ......!
شاعر بولا موجود ......!!!

گاندھی جی اچھے ہو گئے

چاندپور۔ ۲۵۔ نومبر۔ گاندھی جی جن کو ہفتے کے روز سہ پہر میں بدہضمی اور قے کی شکایت ہو گئی تھی اب بخیر و عافیت ہیں۔ گاندھی جی اپنے صبح اور شام کو ٹہلنے سے یہ فائدہ اُٹھاتے ہیں کہ جو مسلمان اور ہندو سری رام پور میں رہتے ہیں ان سے میل ملاپ بڑھاتے ہیں۔

وہ ڈلی اور اخروٹ کے گھنے جنگلوں کے پیچدار راستوں میں ٹہلتے ہیں اور بعض اوقات دھانوں کے کھیتوں میں ہوکر گزرتے ہیں جو عنقریب کاٹے جانے والے ہیں وہ اپنی بانس کی چھڑی کے سہارے بغیر کسی شخص کے کاندھے پر سہارا دیے ہوئے جیسا کہ پچھلے دنوں وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلتے تھے تنہا ٹہلتے ہیں۔

عورت سرتاپا فریب ہے

(از جناب مسافر)

"عورت فرض کے لیے اپنے کو کچل ڈالتی ہے"

"یہ غلط ہے۔ عورت اپنے دل کے لئے فرض کو کچل کر پھینکدیتی ہے۔" وہ خاموش ہو گیا۔ پھر اس نے کہا۔ عورت ایک پہیلی ہے۔ اسکو سمجھنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن بھی ہے وہ دل سے کسی کو چاہتی ہے۔ لیکن محبت کا سوانگ کسی کے ساتھ رچاتی ہے۔" وہ پھر خاموش ہو گیا۔

کچھ دیر کے بعد وہ کہہ رہا تھا ——

" آپ سمجھتے ہوں گے کہ یہاں پچیس روپے ماہوار کی نوکری کر کے اس لیے پڑا ہوا ہوں کہ میری میری حیثیت ہی اتنی ہے۔ یہ بات نہیں ہے اگر آج میں اپنے گھر پر ہوتا تو کسی بہت ہی اچھی جگہہ پر ہوتا۔ بلکہ مجھے کسی ملازمت کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔"

وہ آنکھوں میں آنسو لیے کہہ رہا تھا ——

مجھے اپنی زندگی سے نفرت ہو گئی۔" آج میں اس زندگی میں خوش ہوں۔ آپ جانتے ہیں کیوں ؟ ایک عورت کی وجہ سے۔"

اس نے کہا ——

اب سے دو برس پہلے۔ میری شادی ہوئی تھی۔ میری عورت خوبصورت تھی۔ وہ اپنے رویّہ کے اعتبار سے بھی بہت اچھی تھی۔ میں اس سے محبت کرنے لگا۔ میں اس سے دیوانہ وار محبت کرتا تھا۔

مگر ——

اس نے میرے ساتھ دھوکہ کیا، اس نے مجھے فریب دیا۔

اس نے کہا ——

" وہ مجھ پر محبت جتاتی تھی۔ میرے ساتھ ہنسکر ہنس آتی تھی۔ مگر وہ کچھ اور ہی کھیل کھیل رہی تھی۔

ایک دن ——

میں کمرے میں بیٹھا تھا۔ وہ کسی کام سے نیچے چلی گئی اس کا بکس کھلا ہوا تھا۔ میں نے سوچا۔ اس میں سے کوئی ضروری چیز نکال کر کہیں چھپا دوں تاکہ جب وہ آئے اور تلاش کرے تو لطف آئے۔ میں نے اس کا بکس کھولا اور اسکا سونے کا ہار نکالنے لگا۔ اچانک میرے ہاتھ میں ایک لفافہ آ گیا۔ اس میں دس بارہ خط تھے۔ میں نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ ان خطوں کو اپنی جیب میں رکھ لیا اور نکل کر باہر چلا آیا۔"

ایک جگہہ بیٹھکر میں نے ان خطوں کو پڑھا تو میرے پیروں تلے کی زمین نکل گئی۔ وہ میری بیوی کے عاشق کے خط تھے وہ دفعتاً خاموش ہو کر دور فضا میں کچھ دیکھنے لگا۔

پھر اس نے کہا۔ میرے جی میں آئی کہ میں اس خوبصورت بلا کا گلا گھونٹ دوں جس نے مجھے اتنے عرصہ تک مجھ کو فریب میں مبتلا رکھا ہے مگر مجھے اس سے اتنی زیادہ محبت تھی کہ میں اس پر ہاتھ نہ اٹھا سکا۔ میں نے اسی لمحہ گھر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ میں اپنا شہر چھوڑ کر چلا آیا۔ وہ خاموش ہو گیا۔ میں بڑے غور سے اُس کی داستان زندگی سن رہا تھا مگر جب اس نے مجھے وہ خط دکھائے جنھوں نے اسکی زندگی برباد کی تو میں یہ معلوم کر کے حیران رہ گیا کہ یہ تو وہی خطوط ہیں جو میں نے رما کو لکھے تھے۔ جو اس کی بیوی کی سہیلی تھی۔ مگر اس نے حقیقت حال معلوم کئے بغیر اپنی اور اپنی بیوی کی زندگی برباد کر دی۔

نیو یارک۔ ۲۵۔ نومبر۔ امریکہ کی صدارت کے لئے ۱۹۴۸ء کے انتخاب میں جنرل آئزن ہور کی اُمیدواری کا سوال محض افواہوں سے بڑھکر آہستہ آہستہ سیاسی حلقوں میں اکھڑ رہا ہے۔

سلطنت کی قیمت

ایک دن ابن سماک ہارون رشید کے پاس گئے خلیفہ کو پیاس لگی۔ پانی پینے کو مانگا ہی تھا کہ ابن سماک نے کہا۔

" امیر المومنین۔ ذرا ٹھہر جایئے۔ پہلے یہ بتایئے اگر پانی آپ کو نہ ملے تو شدت پیاس میں آپ ایک پیالہ پانی کا کس قیمت تک خرید سکیں گے" ؟

ہارون رشید نے کہا۔ "نصف سلطنت دے کر لے لوں گا۔"

ابن سماک نے کہا۔ آپ پی لیجیے جب وہ پانی پی چکا تو پھر کہا۔

اگر یہ پانی آپ کے پیٹ میں رہ جائے اور نہ نکلے تو اسکو نکلوانے کے عوض آپ کیا خرچ کریں گے ؟

خلیفہ نے کہا۔ "باقی تمام سلطنت دیدوں گا۔"

ابن سماک نے کہا۔ بس یہ سمجھ لیجیے کہ آپ کا تمام ملک ایک گھونٹ پانی اور چند قطرے پیشاب کی قیمت رکھتا ہے۔ بس اس پر کبھی تکبر نہ کیجئے اور جہاں تک ہو سکے لوگوں سے نیک سلوک کیجئے۔

تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ ہارون پر اس بات کا بڑا اثر ہوا۔ اور وہ دیر تک روتا رہا۔

گڑھ مکتیشر کے مصیبت زدگان کی امداد

لکھنؤ۔ ۲۶۔ گڑھ مکتیشر ضلع میرٹھ میں جو حال ہی میں فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں حکومت یو۔پی نے مظلومین اور مصیبت زدگان کی امداد کیلئے ایک کمیٹی بنا دی ہے اور ضلع کے حکام بھی امدادی کام میں مصروف ہیں لیکن اس کام کی نگرانی اور دیکھ بھال کے لیے مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب پارلیمنٹری سکرٹری وزیر تعلیم آج شام کو میرٹھ میں کافی عرصہ تک مقیم رہ کر امدادی کام کی دیکھ بھال کریں گے تاکہ مصیبت زدگان اور مظلومین کو امداد مل سکے۔

آل انڈیا مزدور پرجا پارٹی

پیارے لال نگر۔ ۲۴۔ نومبر۔ آج ایک غیر رسمی جلسہ میں بہت سے ممتاز کانگریسی لیڈروں نے جو گاندھی جی کے فلسفہ کے حامی ہیں۔ اس خواہش کا اظہار کیا کہ یو۔پی میں نئی قائم کردہ کانگریس کسان مزدور پرجا پارٹی کے نمونے پرجا پارٹی قائم کی جائے۔ جلسہ میں شریک ہونیوالوں میں مسٹر شنکر راؤ دیو، مسٹر ایس۔ کے۔ پاٹل (بمبئی) پروفیسر رنگا (ممبر مرکزی اسمبلی) پروفیسر عبد الباری صدر بہار صوبائی کانگریس مسٹر سری کرشن دت پالی وال (ممبر مرکزی اسمبلی) اور مسٹر گوپی ناتھ سریواستوا (یو۔پی) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پروفیسر رنگا اور پروفیسر عبد الباری کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ملک کے ان تمام ممتاز کانگریس لیڈروں سے ملیں جو گاندھی جی کے فلسفہ پر اعتقاد رکھتے ہیں جو ہندوستان کی بہت سی بیماریوں کا بہترین علاج ہے۔

ہندوستان میں انتخابات مخلوط ہوں

پیارے لال نگر۔ ۲۴۔ نومبر۔ ڈاکٹر نلنی نکشیا سانیال کی زیر سرکردگی ایک وفد نے پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد اور کانگریس کے صدر آچاریہ کرپلانی سے ملاقات کی ہندو بین نے مطالبہ کیا کہ ہندوستان کے نئے دستور میں مخلوط انتخاب کا طریقہ رائج کیا جائے۔

کانگریس اجلاس کے اخراجات

میرٹھ۔ ۲۴۔ نومبر۔ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کی تحقیقات پر کانگریس کی مجلس استقبالیہ کے ایک ذمہ دار عہدیدار نے بتایا کہ کانگریس کے موجودہ اجلاس کے بجٹ میں تقریباً دو لاکھ کا خسارہ ہونیکا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

"شربتی آنکھیں"

دادیا موویٹون کی جدید تصویر "شربتی آنکھیں" آج کل کراؤن سینما لاہور میں خوب رش لے رہی ہے۔ اس تصویر میں و نمالا۔ ایشور لال اور ہربنس وغیرہ نے کام کیا ہے

"بت تراش"

بت کدہ کی اولین پیش کش "بت تراش" بڑی سرعت کے ساتھ تکمیل کی منزلیں طے کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس تصویر کو بہترین رومانٹک فسانہ پر تیار کیا جا رہا ہے۔ جس میں شیریں ہرلیش فریدہ۔ غلام قادر، طاہرہ اور دوسرے درجنوں اداکار کام کر رہے ہیں۔

" آرسی"

جیون پکچرز کی آرسی مکمل ہو چکی ہے اور میدان نمائش میں آتے ہی ذیل کے شعر کو عملی جامہ پہنائے گی

جو آگے بڑھ چکے ہیں ان کو جا لینا نہیں مشکل
ابھی رستے میں گرد کارواں معلوم ہوتی ہے

فلم انڈسٹری کے چند ذمہ دار اصحاب جنھوں نے آرسی کا ڈائل دیکھا ہے۔ وثوق سے کہتے ہیں کہ آرسی اپنا ریکارڈ قائم کریگی۔ اداکاروں میں اندرا بینا آشا پوسلے۔ پران اجمل۔ ظہور شاہ۔ رام لال کملا کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

پریجابل رقاصہ (بمبئی) کی مشہور ڈانسرمس کوکو کے ڈانس نے آرسی کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

"امرپالی"

ڈاکٹر نند لال۔ جسونت لال۔ تازہ فلم "امرپالی" جس کی تیاری پر تقریباً ۲۵ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے۔ موجودہ پروگرام کے بعد ریجنٹ لاہور میں نمائش کے لیے پیش کی جا رہی۔ خاص اداکار ہیں سیتا دیوی۔ پریم ادیب جیون اور زار ون ہیں۔

کانگریس نگر میں آزاد فوجیوں کی پریڈ

میرٹھ کانگریس کیمپ۔ ۲۵۔ نومبر۔ صدر کانگریس آچاریہ کرپلانی اور پنڈت جواہر لال نہرو نے جھنڈا میدان میں آزاد ہند فوجیوں اور کانگریس کی خاتون رضاکاروں کی ایک زبردست پریڈ کا معاینہ کیا۔

صدر کانگریس اور پنڈت نہرو نے رضاکاروں اور آزاد ہند فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے اتحاد اور ضبط و نظم کی ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ اس غرض سے آزاد ہند فوجیوں کو دیہاتوں میں پھیل جانا چاہیئے اور عوام میں کام کرنا چاہیئے۔

انھوں نے گرم جوشی سے رضاکاروں کو مبارکباد دی کہ انھوں نے اپنے فرائض کو نہایت خوبی سے انجام دیا ہے۔

مسلم لیگ کی مرکزی امدادی کمیٹی

نئی دہلی۔ ۲۳۔ نومبر۔ کل ہند مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایم۔ اے۔ جناح نے ایک مرکزی مسلم لیگ امدادی کمیٹی قائم کی ہے۔ جس میں مسٹر ناظم الدین۔ فیروز خاں نون۔ حسین امام جعفر امام رکن اسمبلی بہار اور محمد ویس شامل ہیں۔

ایک بیان میں مسٹر جناح نے کہا ہے کہ اس وقت جتنا بھی فنڈ مل سکتا ہے وہ سب ان کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور وعدہ کیا ہے کہ وہ ہر طرح سے کمیٹی کی مالی امداد کرتے رہیں گے۔

آذربائیجان کے ایک شہر پر حملہ

طہران۔ ۲۴۔ نومبر۔ فوری امداد کی درخواست کرتے ہوئے تبریز ریڈیو نے گذشتہ رات بتایا کہ پانچ ہزار مسلح قبائلی اشخاص ایران کے شہر زنجان میں داخل ہو گئے ہیں۔ جو طہران سے ۱۸۰ میل دور شمال مغرب میں واقع ہے۔ انھوں نے ۲۰ آدمی مار ڈالے ہیں۔ اور گورنمنٹ ہاؤس۔ پولیس اسٹیشن اور ڈاکخانے کو گھیر لیا ہے اور جمہوری پارٹی کے لوگوں پر حملہ کر رہے ہیں۔

اقوال زریں

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔ پسندیدہ امور کا حکم دے اور ناپسندیدہ امور سے باز رکھے۔ یہی گروہ فلاح پانیوالا ہے

ہر ایک انسان اپنے دوست کے مشرب پر ہوتا ہے۔ پس اس کو پہلے ہی دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ کس کو اپنا دوست بناتا ہے۔

وہی انسان کامیاب ہوگا۔ جو کہ دو چیزوں کو بھلا دے گا۔ اپنی نیکی اور دوسروں کی بدی۔

جس شخص کے دل میں محبت کا نور نہیں وہ اندھا ہے

لکھے ہوئے الفاظ رہ جاتے ہیں اور بولے ہوئے الفاظ فنا ہو جاتے ہیں۔

کسی کو تکلیف پہونچا کر اپنا دل خوش نہ کرو۔

بڑے آدمی بڑے ہو کر بھی ڈینگ نہیں مارتے۔ مگر کمینے آدمی تھوڑا سا کام کرکے پھول اٹھتے ہیں۔

سب سے قیمتی مال علم ہے سب سے بڑا نفع محبت ہے اور سب سے اعلیٰ خوشی قناعت ہے۔

اچھی موت اور خدا کو یاد رکھنا گناہوں سے بچاتا ہے

موج تبسم

ایک شخص کی ریزگاری بازار میں گر گئی وہ اسے اٹھانے لگا ایک لڑکا بھی اس کے ساتھ پیسے کرنے لگا۔ تو آدمی نے اس سے پوچھا۔

کیوں بیٹا کچھ ملا۔

لڑکا۔ جی ہاں۔

آدمی اچھا جو کچھ ملا ہے اس میں سے ایک آنہ تم رکھ لو۔ اور باقی تم مجھے دے دو۔

لڑکا۔ دیکھئے مجھے یہ صرف چار پیسے ہیں۔

آپ کا شکریہ۔

یہ کہہ کر لڑکا چلتا ہوا

ملازم۔ میں کئی دن سے بہت سست رہتا ہوں اور مجھ سے ٹھیک طرح کام نہیں ہوتا ہے۔

مالک۔ کل سے اپنی گھڑی گھر پر چھوڑ آیا کرو۔ بس سب کا ٹھیک ہو جایا کرے گا۔

ایڈیٹر۔ آپ کا مضمون بہت اچھا ہے آپ اسے اپنے نام سے کیوں نہیں چھپواتے۔

مضمون نگار۔ اس لیے کہ مجھے روپیہ کی ضرورت ہے

ایڈیٹر۔ معاوضہ تو آپ کو ملے گا۔

مضمون نگار۔ اگر مضمون میرے نام سے شایع ہوا تو یہ سب رقم میری بیوی لے لیگی۔

ٹکٹ چیکر۔ تم کہاں جا رہے ہو اور تمھارا ٹکٹ کہاں ہے۔

مسافر۔ میں دلی جا رہا ہوں اور ٹکٹ غازی آباد میں لونگا۔

دلچسپ معلومات

چین کے باشندے سیاہ انڈے بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ انڈے سیاہ کرنے کے لیے زمین میں دفن کردیے جاتے ہیں۔ کئی سال کے بعد جب ان کی زردی بالکل سیاہ ہو جاتی ہے۔ انھیں نکال کر کھا لیا جاتا ہے۔

چینی زبان کے حروف ہجا پینتالیس ہزار (۴۵۰۰۰) ہیں

ہندوستان میں سب سے پہلی ریل گاڑی ۱۸۵۳ء میں جاری ہوئی تھی۔ آج ہندوستان میں ۴۰۰۰۰ میل لمبا ریلوں کا جال ہے۔

برٹش جزائر میں سب سے کم بارش اسکیس نارفاک اور سفوک میں ہوتی ہے۔

ایک سولہ انچ کا گولہ جس کا وزن ۲۰۰۰ پونڈ ہو ایک سکنڈ میں آدھ میل پہونچ جائیگا۔

ہندوستان کی آبادی پچاس لاکھ افراد سالانہ کی رفتار سے بڑھ رہی ہے۔

ٹوکیو میں ایک ہوٹل ہے جو مینڈک، کچھوے اور سانپ کو بطور غذا پیش کرنے میں بہت مشہور ہے۔ وہ زندہ سانپ بطور اشتہار شیشوں میں کھڑکیوں میں رکھتا ہے۔

مسٹر جناح کے خیال میں فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل

کراچی۔ ۲۵۔ نومبر۔ آج شام ایک صحافتی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے صدر مسلم لیگ مسٹر محمد علی جناح نے کہا کہ ملک کے مختلف حصوں میں جو خوفناک قتل و خونریزی ہوئی ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے میرے خیال میں مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتوں دونوں کو ان حصوں کی آبادی کے تبادلہ کے مسئلہ پر فوراً غور کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں اکثریت نے اقلیت کو بے دردی سے موت کے گھاٹ اتارا ہے تاکہ پھر اس قسم کی خونریزیوں کے مواقع پیدا نہ ہونے پائیں۔ مسٹر جناح نے یہ خیال ایک سوال کے جواب میں ظاہر کیا۔ جس میں ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ ان کی رائے میں ہندوستان کے اندر پُرامن فضا پیدا کرنے کی کیا صورتیں ہو سکتی ہیں۔

مسٹر جناح نے کہا کہ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں یہ بالکل واضح ہے کہ کابینی وفد کی طویل المیعاد اسکیم کو من و عن کبھی کانگریس نے منظور نہیں کیا۔ اس کے علاوہ میں نے کسی وقت بھی کوئی وعدہ نہیں کیا۔ البتہ اتنا ضرور کہا تھا کہ طویل میعاد اسکیم پر صرف آل انڈیا مسلم لیگ ہی غور کرکے فیصلہ کر سکتی ہے۔

سوال:۔ دستور ساز اسمبلی کے سلسلہ میں مسلم لیگ کیا اقدامات کرنا چاہتی ہے؟

مسٹر جناح:۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہم زندہ رہ سکیں گے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی اعتراض پر اصرار ہی کیوں کرے کہ ہم دستور ساز اسمبلی میں ضرور ہی پہونچ جائیں اور وہ بھی ایسے حالات میں جبکہ فضا ہولناک طریقہ پر بگڑی ہوئی ہے جس میں ان خونریزیوں نے اور شدت پیدا کردی ہے جو ملک کے مختلف حصوں میں ہو چکی ہیں۔

مسٹر جناح نے کانگریس کے میرٹھ کے اجلاس کی تقریروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جہانتک مسلم لیگ کے خلاف پنڈت جواہر لال نہرو کے اعتراضات کا تعلق ہے میں صرف یہ ہی کہہ سکتا ہوں کہ یہ سب بالکل بے بنیاد ہے۔

مسٹر جناح نے کہا۔ جبتک پنڈت نہرو اور کانگریس کا یہ خیال ہے کہ وہ عارضی حکومت کے اختیارات سے کام لے کر یا اپنی اکثریت یا عیاری اور حکمت سے وہ پاکستان کے مطالبے کو نقصان پہونچا سکتے یا چھوٹی چھوٹی باتوں سے نئے دستور کے تصفیہ کے متعلق فضا خراب کر سکتے ہیں یا اسکی مخالفت کر سکتے ہیں۔ تو مسلم لیگ ہر قدم پر مزاحمت کریگی اور مستقبل کے دستور کے متعلق تصفیہ اور بھی مشکل ہو جائیگا۔ پنڈت نہرو اور کانگریس چاہتے ہیں کہ مسلم لیگ کے نمایندے ان کے احکام کی تعمیل کریں یا ماتحت جماعت کی طرح کام کریں، ہمارے لیے یہ ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔ ہم پنڈت نہرو یا کانگریس کو اپنا حاکم نہیں سمجھتے۔ اور جب تک کانگریس کی پالیسی ایگزیکیوٹو کونسل کے اندر اور باہر سے پاکستان کے مطالبے کی مخالفت ہے اور جبتک کانگریس مسلم لیگ کو بالکل برابر کی حیثیت نہیں دیتی۔ ہمارے لیے یہ ناممکن ہے کہ ہم پہلی بات کی مزاحمت اور مخالفت نہ کریں۔ جہانتک دوسرے معاملے کا تعلق ہے۔ ہم سے یہ توقع ہرگز نہیں کی جا سکتی کہ ہم کانگرس کے ماتحت یا اس سے کم درجے پر رہیں۔

جب انکی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی گئی کہ خود وائسرائے نے اپنے سرکاری خط میں حکومت کو کابینہ کہا ہے۔ تو مسٹر جناح نے کہا!

جی ہاں وائسرائے کو مجبور کیا گیا کہ اسے عارضی حکومت کہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے اور پنڈت نہرو کا "کابینہ" کے لفظ پر بے حد اصرار تھا اور جب انھوں نے عہدہ سنبھال لیا اور وائسرائے نے دیکھا کہ اس سے پنڈت جواہر لال نہرو خوش ہوتے ہیں تو انھوں نے اس پر اعتراض کی کوئی ضرورت نہیں سمجھی۔ چھوٹے دماغ چھوٹی چیزوں سے خوش ہو جاتے ہیں۔ آپ کسی بندر کو ہاتھی کہہ کر اسے ہاتھی نہیں بنا سکتے۔

جب ایک اخبار نویس نے کانگرس کے میرٹھ اجلاس میں سردار پٹیل کی تقریر پر مسٹر جناح کے تاثرات دریافت کیے۔ تو انھوں نے کہا۔ جب کہا جاتا ہے

سردار پٹیل کی تقریر پر مسٹر جناح کے تاثرات دریافت کیے تو انھوں نے کہا، جب کہا جاتا ہے۔ سردار پٹیل سخت آدمی ہے اسلیے وہ سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں لیکن الفاظ سے ہڈی نہیں ٹوٹتی۔ اگر تلوار کا جواب تلوار سے دیا جائیگا۔ کہنے کا یہ مطلب ہے کہ تمام ہندوستان میں اکثریتیں اقلیتوں کو ذبح کر ڈالیں تو یہ ایک مہیب منظر ہے۔ میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ شاید وہ یہ نہیں محسوس کرتے جو شخص اس قسم کی چیزوں کی ہمت افزائی کرتا ہے وہ ہر فرقہ کا دشمن ہے۔ سردار پٹیل کے پاس تلوار کہاں ہے۔ کانگرسی وزارتیں اور وہ لوگ جو ایگزیکیوٹو کونسل کے ممبروں کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ برطانی سنگینوں کے بغیر نہیں رہ سکتے۔

اپنے سندھ آنیکی وجہ بتاتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ میں سندھ اس لیے آیا ہوں تاکہ مسلم لیگ کی ہر طریقہ سے امداد کروں۔ میں انتخابات کو لڑ سکتا ہوں۔ میں یہاں ابھی آیا ہوں اور ابھی میں نے اپنے دورہ کا پروگرام بھی نہیں بنایا ہے۔ لیکن ہمیں اسکی قوی اُمید ہے کہ ہم اس صوبہ میں ہر ہر نشست پر قبضہ کرلیں گے۔ سو فی صدی کامیابی کی توقع ہے اور پوری کامیابی حاصل کرنے کے لیے میں ہر ممکن کوشش کرونگا۔ جب مسلم لیگ کا تمام نشستوں پر قبضہ ہو جائیگا اس وقت سندھ میں ایک مستحکم حکومت بن سکے گی اور میرے خیال میں سندھ کی یہی خواہش ہے۔

مرکز میں دو ایوان

نئی دہلی۔ ۲۰۔ نومبر۔ سر مانک جی دادا بھائی چودہ سال تک کونسل آف اسٹیٹ کے صدر رہے۔ انھوں نے اپنی الوداعی تقریر میں ہندوستان کے آیندہ دستور میں مرکز کے دو ایوانوں کی اہمیت پر زور دیا۔ جبتک ہندوستان اپنے ذرایع کو بروئے مدد لائے اس وقت تک برطانی حکومت کی ضرورت باقی رہے گی۔

میں ہندوستانی قانون ساز ایوان کی تاریخ دہرانا نہیں چاہتا۔ لیکن دو اہم واقعات کی طرف توجہ مبذول کراؤں گا کہ گذشتہ کئی برس سے ہندوستان میں مرکز کے دو ایوانوں کے مسئلہ پر بحث ہو رہی ہے۔ صوبوں میں دو ایوان ہوں یا ایک اس سے قطع نظر کرکے نمایندوں کا ایوان سینٹ۔ دونوں ایوان خواہ ان کے نام کچھ ہی مقرر کیے جائیں مرکز کے لیے بہت ضروری ہیں۔

انھوں نے کہا کہ بڑی قوموں میں دو ایوانوں کی اہمیت ان کی پارلیمنٹ سے ظاہر ہوتی ہے۔ ہندوستان میں بھی گذشتہ ہنگامی دور میں یہ بات ثابت ہو گئی کہ بزرگوں کا ایوان سنجیدگی سے مسئلہ پر غور کرتا ہے اور بعض غلطیوں کی تلافی ہوتی ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ اس ایوان کی روایات کی آپ سب صاحبان عزت کریں گے۔

امرت بازار پترکا کی ضمانت ضبط

کلکتہ۔ ۲۶۔ نومبر۔ روزنامہ امرت بازار پتریکا کی تین ہزار روپیہ کی جو ضمانت کئی سال سے جمع تھی۔ وہ ضبط کرلی گئی اور اب اس سے دو ہزار روپیہ کی نئی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ یہ ضمانت حکومت بنگال نے انڈین پریس (ہنگامی اختیارات) ایکٹ کے رو سے اس بنا پر مانگی ہے کہ اس نے اپنی ۲۸۔ اکتوبر کی اشاعت میں ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کا ایک بیان چھاپا تھا۔ جس میں نواکھالی اور ٹپرا کے ہنگاموں کے حالات پیش کیے گئے تھے۔ حکومت نقطہ نظر سے اس بیان میں کچھ ایسے الفاظ موجود ہیں جو فرقہ وارانہ کشیدگی کو بڑھانے کا باعث ہو سکتے ہیں۔ مذکورہ تاریخ کے امرت بازار پتریکا کی کل کاپیاں ضبط کرلی گئیں۔

نٹال میونسپل ایسوسی ایشن کی کانفرنس

ڈربن۔ ۲۶۔ نومبر۔ نٹال میونسپل ایسوسی ایشن نے پیٹرز برگ میں ۱۳۔ دسمبر کو ایک خاص کانفرنس طلب کی ہے۔ اس کانفرنس میں ہندوستانیوں کو بلدیہ حقوق دینے پر غور کیا جائے گا۔ ...

ہندوستان کا انقلاب اپنی منزل مقصود کے قریب پہونچ گیا ہے

فرقہ واریت شہنشاہیت کا آخری اور کامیاب ترین حربہ ہے

آچاریہ کرپلانی کا خطبۂ صدارت

میرٹھ - ۲۳ - نومبر " آزادی اگرچہ ہم ابھی تک حاصل نہیں کرسکے ہیں - پھر بھی اس میں کسی شک و شبہے کی گنجائش ہی نہیں ہے کہ ہمیں اپنی منزل نظر آنے لگی ہے - برطانیہ کے ارادے کچھ بھی ہوں لیکن اب وہ بھی ہمیں آزادی سے محروم نہیں رکھ سکتا - اگر ہم اپنی منزل مقصود پر نہ پہونچ سکیں تو یہ خود ہماری غلطی ہوگی - ایسا ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ہوگا " یہ الفاظ صدر کانگریس آچاریہ کرپلانی نے آج کانگریس کے ۵۴ ویں سالانہ اجلاس میں کہے -

آچاریہ کرپلانی نے آگے چل کر کہا - ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ آج بنی نوع انسان کو اس کے عمرانی، معاشی، سیاسی، نسلی، اور ثقافتی تنازعات کے پُرامن حل کی ضرورت ہے ورنہ وہ فنا ہو جائے گا - اس کا حل تشدد نہیں ہو سکتا - تشدد اپنی آخری حدود تک پہونچ چکا ہے "

ہم نے سیاسی جمہوریت کا عزم کیا ہے - ہم ایسی حکومت چاہتے ہیں جو عوام کے لیے ہو اور خود عوام کے نمایندے کریں - ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ معاشی طاقت یا صنعت ایک مرکز پر جمع ہو کر نہ رہ جائے - کانگریس نے درمیانی کی آدمی کی ضرورت یعنی زمینداری کو بھی ختم کرنے کا عہد کر لیا ہے "

صدر کانگریس نے اپنے خطبۂ صدارت میں کہا :-

دوستو - آپ مجھے کانگریس کا صدر منتخب کر کے مجھے جو عزت بخشی ہے اس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں - مجھے اس عزت کا احساس ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ان ذمہ داریوں کا بھی احساس ہے جو میرے اوپر ڈالی گئی ہیں - گاندھی جی نے اسے کانٹوں کا تاج کہا ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے - خصوصاً موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر ہم اپنی دھن میں لگے رہیں اور متحد رہیں تو ہمیں کامیابی سے کوئی نہیں روک سکتا -

آچاریہ کرپلانی نے پچھلے چھ برس کے واقعات پر نظر ڈالتے ہوئے کہا :-

آج ہم چھ سال کے بعد جمع ہو رہے ہیں - یہ سال دنیا اور خود ہماری جد و جہد کی تاریخ میں بہت فیصلہ کن تھے - اس زمانہ میں دو بار برطانی حکومت کے خلاف علی الاعلان تحریک شروع کی تھی - ۱۹۴۱ء میں انفرادی ستیہ گرہ ہوئی اور ۱۹۴۲ء میں "ہندوستان چھوڑ دو" کی تحریک منظور کر کے برطانیہ کو آخری نوٹس دیدیا - برطانیہ جنگ میں گھرا ہوا تھا - اس نے برطانیہ میں دلیری سے مقابلہ کیا - لیکن ہندوستان میں اور جاپان کے خلاف وہ گھبرا گیا اور ہندوستانیوں پر ہر ممکن پابندی لگادی گئی - جس کے خلاف گاندھی جی نے علم بغاوت بلند کر کے موت یا کامیابی کا نعرہ لگایا -

لوگوں کو اس تحریک پر تعجب ہوا - لیکن ایسا ہی نمک کی ستیہ گرہ تحریک خلافت کے موقع پر بھی ہو چکا تھا در اصل ان کی اہمیت مثالی ہوتی ہے - ورنہ ایک چٹکی نمک اٹھانے کے لیے اکیس دن چلنا کوئی معنی نہیں رکھتا تھا -

ہر تحریک کے بعد ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کانگریس تھک کر گر پڑی ہے - غیر ملکی حکومت خیال کرتی تھی کہ اسے ہمیشہ کے لئے کچل دیا گیا ہے - لیکن ہر تحریک اور قربانی کے بعد کانگریس میں ایک نئی زندگی اور نئی طاقت پیدا ہوئی ہے -

اگست ۱۹۴۲ء کی تحریک کے بعد بھی انگریز ہندوستان ہی میں رہے - قوم گری ہوئی معلوم ہوتی تھی لیکن جیسے ہی گاندھی جی رہا ہوئے تمام لیڈر فاتحانہ شان سے شملے کی طرف بڑھے - اس کے بعد انتخابات آئے ان سے ثابت ہو گیا - کہ کانگریس پر قوم کا اعتبار اور زیادہ ہو گیا ہے -

شملہ کانفرنس

جون ۱۹۴۵ء میں ورکنگ کمیٹی کے اراکین رہا کیئے گئے - اس کے بعد شملہ کانفرنس ہوئی جس کی ناکامی کا یہ سبب تھا کہ اسے چلنے نہیں دیا گیا - وائسرائے لیگ کے مطالبوں کے سامنے جھک گئے حالانکہ وہ خود بھی انھیں مناسب نہیں سمجھتے تھے ملک میں مایوسی اور غصہ کی لہر دوڑ گئی - لیکن سیتہ گرہی جنگ مشکل سے اور صلح جلدی کرتا ہے - اس کے علاوہ غذائی صورت حال بہت ابتر ہو رہی تھی اور قومی حکومت کی ضرورت محسوس ہونے لگی - اس کے علاوہ گذشتہ واقعات پر غور کرنے کے لئے ملک کو امن کی ضرورت تھی -

شملہ کانفرنس ناکام ثابت ہوئی - برطانی دفتر کا کام بہت سست ہوتا ہے - وہ وقت ملاش

کرتی رہتی ہے تاکہ کسی وعدے پر مجبور نہ ہو - لیکن ایسا موقع نہیں پیش آیا اور انتخابات میں قدامت پسندوں کی بری طرح شکست ہوئی اور لیبر پارٹی برسر اقتدار آئی - بین الاقوامی حالات بہت نازک دور سے گذر رہے تھے - اور ہندوستان سلطنت کا سب سے کمزور حصہ تھا - پہلے ایک پارلیمنٹری وفد آیا اس کے بعد وزیر ہند اپنے دو رفقاء کے ساتھ ہندوستان آئے اور ۱۶ - مئی کو آزاد اور متحدہ ہندوستان کا دستور بنانے کے لیے ایک دستور ساز اسمبلی طلب کرنے اور مرکز میں ایک عارضی حکومت قایم کرنے کا اعلان کیا گیا -

اس اکتا دینے والی گفت و شنید کو جو تقریباً تین مہینے تک دہلی اور شملہ میں ہوتی رہی آپ خوب جانتے ہیں اور اس لیے اس کے اعادہ کی مجھے بیان ضرورت محسوس نہیں ہوتی - اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگرچہ دستور ساز اسمبلی کی اسکیم کو کانگریس اور مسلم لیگ دونوں نے تسلیم کر لیا تھا - لیکن پھر بھی مرکز میں عارضی حکومت کا قیام عمل میں نہ آسکا - کانگریس کے بغیر وائسرائے نے مسلم لیگ سے عارضی حکومت بنانے کی استدعا نہیں کی - جس کی وجہ سے لیگ انتہی سخت مایوس ہوئی کہ اسے بالآخر یہ طے کرنا پڑا کہ وہ دستور ساز اسمبلی میں شرکت نہیں کریگی - وائسرائے نے برطانی کابینہ سے مشورہ کرنے کے بعد ہندوستان کی اکثریت والی پارٹی کانگریس کو مرکزی حکومت کی تشکیل کرنے کے لیے دعوت دی ہوشمندی سے کام لیتے ہوئے یہ کام کانگریس پر چھوڑ دیا گیا - کہ وہ مسلم لیگ کو مرکزی حکومت میں شامل کرنے کی بطور خود کوشش کرے - کانگریس نے وائسرائے کی اس پیش کش کو قبول کیا اور اس کے صدر پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر جناح سے ملاقات کی لیکن پہلے کی طرح اس موقع پر بھی مسلم لیگ سے گفت و شنید کا نتیجہ نہ نکلا اور ستمبر ۱۹۴۶ء میں کانگریس نے عہدے قبول کر لیے -

اس کے بعد وائسرائے نے لیگی لیڈروں سے بات چیت شروع کی جس کے لئے انھوں نے اپنے کابینہ کے رفقاء سے بھی اجازت حاصل نہیں کی تھی کانگریس کو جو پیش کش کی گئی تھی وہ کسی طرح بھی مشروط نہیں تھی - چونکہ کانگریس ہمیشہ اتحاد و اتفاق کی خواہاں - رہی ہے - اس لیے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا - وائسرائے کے توسط سے کانگریس اور مسلم لیگ میں گفت و شنید شروع ہوئی - لیکن نتیجہ پھر وہی ناکامیابی - آخر میں مسلم لیگ اپنے پانچ نمایندوں کو مرکزی حکومت میں نامزد کرنے پر تیار ہوئی اور اس طرح وائسرائے کی پیش کش منظور کر لی - چنانچہ آج لیگی نمایندے بھی مل کر کام کر رہے ہیں - اور امید ہے کہ ایک ہی سے مشکلات میں پھنس کر اور ایک ہی سے مسائل کو حل کرنے کی ذمہ داری کا بار پڑ جانے کی وجہ سے نتیجتاً دونوں پارٹیوں میں اتحاد پیدا ہو جائے گا - اور مشکلات کا یہ زمانہ کسی نہ کسی طرح بسر ہو جائے گا -

تعمیری انقلاب

مجھے یقین ہے کہ اگر کانگریس اگست ۱۹۴۲ء میں برطانی شہنشاہیت کے چیلنج کو منظور نہ کرلیتی تو آج اس منزل پر ہرگز نظر نہ آتی - اور نہ مسلم لیگ یا کسی دوسری اقلیت رکھنے والی جماعت

اس حقیقت کو تسلیم نہ کرے - یہ سچ ہے کہ ابھی ہم آزادی کامل کی منزل تک نہیں پہونچے ہیں لیکن ہمارے لیڈروں اور نمایندوں نے قوت کے قلعہ کو شکست کر ڈالا ہے - ابھی غیر ملکی حکومت کا خاتمہ تو نہیں ہوا ہے - لیکن یقیناً اس کی شروعات ہو چکی ہے - اور اگر ہم نے ہاتھ آئے ہوئے ان موقعوں سے صحیح طور پر فائدہ اٹھا لیا تو غیر ملکی حکومت کے خاتمہ میں اب کوئی کسر باقی نہیں رہی ہے لیکن اگر ہمیں آزادی مل بھی جائے تو بھی یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہمارا کام ختم ہو گیا ہے اور ہم اپنے فرائض کو پورا کر چکے - بلکہ ہمارے لیے ضروری ہوگی کہ حاصل کی ہوئی آزادی کو ہم صحیح مصرف میں لائیں اور اس کا ایسے اچھے عنوان سے استعمال کریں کہ ہندوستانی قوم کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچ سکے - اس کے یہ معنی ہوئے کہ جب ہمارا انقلاب انگیز جوش و خروش پرانے نظام کو تباہ کردے تو ہماری متحدہ تعمیری سرگرمیاں شروع ہو جانا چاہیئے -

یہ تعمیری جد و جہد ہمارے لیے کوئی نئی چیز نہیں ہوگی - ہماری انقلابی تحریک چونکہ عدم تعاون پر مبنی ہے - اس لیے اسے تاریخ میں بے مثال کہا جا سکتا ہے - عموماً سیاسی انقلابات کا منشار بھی یہ ہوتا ہے کہ پرانے نظام کو فنا کر کے سیاسی قوت کو قبضہ میں لے آیا جائے - انھیں دونوں مقاصد کے حصول کے بعد نئی بنیادوں پر قومی زندگی کی عمارت کو بلند کیا جاتا ہے - اس کا اکثر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک میں خانہ جنگی شروع ہو جاتی ہے - یا ایک انقلاب کے بعد دوسرا انقلاب آنے لگتا ہے ، لیکن خانہ جنگی اور ڈکٹیٹرشپ انقلاب کے تاریخ و مقاصد کو فوت کر دیتا ہے - یہی فرانس اور روس کے انقلابات میں ہوا -

لیکن کانگریس گاندھی جی کی زیر قیادت نہ تو پرانے نظام کو فنا کر دینے کی خواہاں ہے اور نہ اقتدار و قوت پر قبضہ کر لینا چاہتی ہے - بلکہ وہ تعمیری پروگرام پر زور دیتی ہے - اس کے تخریبی اور تعمیری دونوں پروگرام ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو گذشتہ پچیس برس سے جاری ہیں - گاندھی جی کو ہر گز تحریک نافرمانی قانون کو کامیاب بنانے کے لیے پہلے سے تعمیری کاموں کی تکمیل کو ضروری خیال کرتے ہیں - اب اکثر صوبوں میں خود کانگریس برسر اقتدار ہے اور مرکز میں بھی ہماری ایک قسم کی حکومت قائم ہے ایسی حالت میں یہ بات مشکل نہیں اگر ہم اپنے تعمیری پروگرام کو تیزی سے آگے بڑھائیں -

جمہوریت اور عدم تشدد

جیسے جیسے ہماری قومی جد و جہد نے ترقی کی ہے - ہماری سوراج کی وسعت واضح سے واضح تر ہوتی گئی ہے - عرصہ ہوا کہ ہم طے کر چکے ہیں کہ نہ ہم اقتدار و قوت پر قبضہ کریں گے اور نہ تباہی کے موجب بنیں گے اس لیے ہم نے پستول اور بم کے استعمال سے اپنا کوئی سروکار نہیں رکھا - بلکہ ہم نے یہ طے کر لیا کہ ہم جو انقلاب برپا کریں گے وہ ایک کھلی ہوئی سفارش کے ماتحت ہوگا اور بڑی تیزی سے عوام میں انقلابی روح پھونکنے والے نیگے اس پالیسی کا لازمی نتیجہ ہے کہ ہماری کوششیں غیر جارحانہ اور علانیہ ہوں حقیقت یہ ہے کہ

اگر جمہوریت نمایشی نہیں بلکہ حقیقی ہے تو اسے عدم تشدد پر مبنی ہونا چاہیئے اور اگر عدم تشدد صرف زبانی نہیں بلکہ عملی ہو تو اس کا لازمی نتیجہ بھی جمہوریت کا حصول ہے عدم تشدد اور ڈکٹیٹرشپ ایک دوسرے کے متضاد ہیں - نہ ہم یہ کریں گے اور نہ ایسا کرنا مناسب ہی ہوگا کہ کانگریس کی جمہوری حیثیت کو بدل دیں - اس لیے ہمیں یہ واضح کر دینا چاہیئے کہ ہم نے سیاسی جمہوریت کے حاصل کرنے کا عہد کیا ہے اور ہمارا سوراج جمہوری ہوگا - اس کا کوئی ایک ہی شخص حاکم اعلیٰ نہ ہوگا خواہ وہ کتنے ہی بڑے اور اونچے خاندان سے تعلق رکھتا ہو - اسی طرح ہمارا سوراج کسی فرقہ یا مذہبی جماعت کا سوراج نہ ہوگا بلکہ وہ عوام کی حکومت عوام کے لئے اور عوام پر ہوگی -

دنیا میں کوئی سیاسی جمہوریت اس وقت تک نہیں پنپ سکتی - جبتک کہ وہ ٹھوس اقتصادی بنیادوں پر قائم نہ ہو - یہی وجہ ہے کہ آج یورپ میں ناروے سوئیڈن اور ڈنمارک کی جمہوریتیں یورپ کی دوسری بڑی جمہوریتوں سے زیادہ کامیاب اور پایدار نظر آرہی ہیں جسکی وجہ صرف یہ ہے کہ ان چھوٹی جمہوریتوں کی اقتصادی حالت اطمینان بخش ہے - اقتصادی حالت دیرپا جب ہی ہو سکتی ہے جبکہ وہ کمیونلسٹ بنیادوں پر ہو لیکن یہ صورت ڈکٹیٹرشپ اور دفتری قسم کی حکومت پیدا کر دینے کا باعث بن جاتی ہے - اگر صاحبان اقتدار نے حصول قوت سے غلط فائدہ اٹھایا تو سیاسی اور اقتصادی قوتیں ایک ہی ہاتھوں میں پہونچ جاتی ہیں - سرمایہ داری ہمیشہ جمہوریت کو فنا کر دینے کا باعث ہو رہی ہے - اس لیے کہ سیاسی قوت بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر سرمایہ داروں کے ہاتھ میں رہی ہے کمیونزم سیاسی ڈکٹیٹر کے ہاتھ میں سرمایہ کی باگ ڈور کو پہونچا دیتا ہے - اس طرح ایسی صورت میں جمہوریت کو جو خطرہ سرمایہ داری سے ہوتا ہے وہی کمیونزم سے بھی -

صنعت کی مرکزی

اس لیے اگر جمہوریت کو زندہ رکھنا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ایسے طریقے اختیار کیے جائیں کہ اقتصادی طاقت حکمران کے ہاتھ میں نہ رہنے پائے اگر افراد کی سرگرمیوں کے لیے آزادی نہ ہوگی تو سیاسی جمہوریت بھی ڈکٹیٹرشپ میں تبدیل ہو سکتی ہے

کانگریس کی یہ تاریخی خصوصیت رہی ہے کہ وہ سرمایہ کو کسی ایک مقام پر جمع ہونے دینا نہیں چاہتی اور اس کی موید نہیں کہ صنعت کسی خاص مرکز پر ساکن ہو کر رہ جائے - تقسیم بنگالہ کے وقت سے ہمارے لیڈر برابر دیہی اور گھریلو صنعتوں کی ضرورت پر زور دیتے رہے ہیں - جب سے گاندھی جی سیاسی میدان میں آئے ہیں - اس مسئلہ کو اور زیادہ اہمیت حاصل ہو گئی ہے - سرمایہ اور صنعت کا یہی لامرکزیت ہے جسے کانگریس کا نصب العین سمجھنا چاہیئے اور یہی وہ چیز ہے جس سے ملک کے بے شمار کسانوں کی بے روزگاری دور ہو سکتی ہے -

کانگریس نے ۱۹۳۹ء میں ایک منصوبہ بندی کی کمیٹی پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں قائم کی تھی جو کئی برس تک اپنا کام کرتی رہی - اب یہ وقت کہ ہم اس کی محنتوں سے فائدہ اٹھائیں - لیکن ان سے اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا جبتک کہ کانگریس یہ طے نہ کرلے کہ کون سی صنعتوں کی مرکزیت کو باقی نہ رکھا جائے - جبتک ایسا نہ ہوگا ہر صوبہ اپنے اپنے راستہ پر چلتا رہے گا - مجھے اندیشہ ہے کہ خود کانگرسی صوبوں کے درمیان بڑی صنعتوں کے میدان میں مسابقت جاری نہ ہو جائے - ہر صوبہ یہی چاہتا ہے کہ اس کے یہاں زیادہ سے ملیں اور کارخانے قائم ہو جائیں ہمارا خیال یہ رہا ہے کہ کپڑے کی صنعت ایسی ہے جس کی مرکزیت کو باقی نہ رکھنا چاہیئے لیکن ہر صوبائی حکومت کپڑے کے بھی زیادہ سے زیادہ کارخانے قائم کرنے کی کوشاں ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کپڑے کے اس قحط کے زمانہ میں جس قسم کا کپڑا بھی میسر آجائے اسے استعمال کرنا چاہیئے - لیکن ان لوگوں کی نظر اس بات پر نہیں پہونچتی کہ اس طرح سرمایہ داروں کی ایک جماعت پیدا ہو جائے گی - بہرحال کھادی کے مبلغ کی حیثیت سے میرا عقیدہ ہے کہ اگر چرخہ اور کرگھے کو رواج دیا جائے تو اس سے ملوں کی بہ نسبت کہیں زیادہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں -

صدر کانگریس نے زراعت کی صنعت کی لامرکزیت پر بھی زور دیا اور کہا کہ کسی قطعہ اراضی کو ٹکڑوں ٹکڑوں میں تقسیم نہ ہونا چاہیئے نہ وراثت کی بنا پر اور نہ قرضہ کی بنیاد پر - بس ایک کاشتکار کے پاس اتنی زمین ہونا چاہیئے کہ اس کا خاندان آسانی سے پرورش پا سکے - زراعت اور ہر صنعت امداد باہمی کے اصول پر ہونا چاہیئے اور اسکی نکاسی کے لئے بھی اسی طریقہ پر عمل کرنے کی ضرورت ہے - کانگریس زمینداری کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے -

کی ہے کہ وہ زمینداری کے خاتمہ کی اپنی اپنی اسکیمیں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر میں بھیجدیں۔ جب سب اسکیمیں موصول ہو جائیں گی تو انھیں غور کرنے کے لئے ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش کر دیا جائیگا۔

یو۔ پی میں اس سلسلہ میں بہت کچھ کام ہوچکا ہے اور یقین ہے کہ وہاں اسمبلی میں یہ قانون جلد ہی منظور ہو جائے گا۔

غذا کا مسئلہ زمانہ جنگ کے بعد آج بھی ہمارے لئے فکر و تشویش کا سامان فراہم کر رہا ہے اور ہماری بسر باہر سے آئے ہوئے غلہ پر ہو رہی ہے۔ آخر دوسروں کا دست نگر کب تک رہا جائے گا اگر زراعت میں ضروری اصلاحیں کی جائیں تو یہ مشکل نہیں کہ ملک کا غلہ ملک والوں کے لئے کافی ہو جائے۔ ہمارے ملک کی پیداوار بہت کم ہوگئی ہے۔ جاپان میں فی ایکڑ تین ہزار نو سو پونڈ کا اضافہ چاول کی پیداوار میں ہوگیا ہے۔ برخلاف اس کے ہندوستان میں صرف نو سو اڑتالیس پونڈ فی ایکڑ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح گیہوں جاپان میں دو ہزار دس پونڈ فی ایکڑ اور ہندوستان میں سات سو چوہتر پونڈ پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں کافی اراضی پرتی پڑی ہوئی ہے۔ جس میں آبپاشی کے مختلف ذرایع استعمال کرکے کاشت کی جاسکتی ہے مختلف غلوں اور ان چیزوں کی قیمتوں میں جنھیں کاشتکار صرف زیادہ روپیہ حاصل کرنے کے لیے بوتا ہے یکسانیت ہونا چاہیئے تاکہ کسان غلہ کے پیدا کرنے میں لیت و لعل سے کام نہ لے۔ اگر ملک کو آیندہ قحط کے خطرے سے بچانا ہے تو اس کی بہترین تدبیر یہ ہو سکتی ہے کہ ملک کو چھوٹے بڑے ایسے قطعات میں تقسیم کیا جائے جو اپنے باشندوں کی تمام غذائی ضروریات کو پورا کریں بہرحال اس کی ضرورت ہے کہ ہمارے کسانوں کو سود مند اور نافع صحت غذا کھانے کو ملے اس لیے کہ وہ ہمارے ملک کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ غذا کے مسئلے میں ابھی تحقیقات کا دروازہ بند نہیں ہوا اور ابھی بہت سے انکشافات سامنے آنے باقی ہیں۔ جن پر اس سلسلہ میں بھی گاندھی جی کی کوششوں سے ایک اطمینان بخش ابتدا ہوچکی ہے۔

قومی اتحاد

اس وقت ہندوستان میں ایک عارضی حکومت ہے آزادی اگرچہ حاصل نہیں کر لی گئی۔ لیکن وہ ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ برطانیہ کے ارادے کچھ بھی ہوں وہ ہمیں اس سے محروم نہیں رکھ سکتے۔ اگر ہم منزل تک نہ پہنچ سکیں تو اس میں خود ہمارا قصور ہے اور اس میں ہماری ہی غلطی ہوگی۔ برطانی شہنشاہیت کو سب سے زیادہ تقویت ان ہندوستانیوں سے ہے جو اس کے آلہ کار ہیں۔ ہندوستان پر ہندوستانی زر، ہندوستانی ذرایع۔ ہندوستانی فوجوں اور اکثر ہندوستانی دماغ سے فتح حاصل کی گئی۔ ہماری سب سے بڑی کمزوری خود ہمارا نفاق ہے۔

اتحاد سب سے بڑی سیاسی خوبی ہے۔ بشرطیکہ وہ بہ جبر نہ قائم کیا جائے۔ اس وقت ہماری آزادی کو سب سے زیادہ خطرہ فرقہ وارانہ اختلافات خصوصاً ہندوؤں اور مسلمانوں کے اختلافات سے ہے۔ غیر ملکی حکومت نے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا ہے اور یہی اس کا آخری اور کامیاب ترین حربہ ہے۔

ہندوؤں اور مسلمانوں کے سماجی، سیاسی اور معاشی مقاصد ایک ہیں۔ ان کی بہت سی چیزیں مشترک ہیں لیکن ان کے اختلافات ظاہری ہیں۔ غیر ملکی ہندو اور مسلمانوں کو صرف لباس کے فرق سے پہچان سکتے ہیں۔ غیر ملکی ہندوستان کو ایک سمجھتے ہیں۔ ملک میں غیر ملکی حکومت کے تباہ کن اثرات کے باوجود ہندوستان میں نشاۃ ثانیہ کا دور آیا ہے۔ سندھ میں خود میرے پوتے اور بھتیجیاں مسلمان ہیں اور وہ مجھ سے اتنی ہی محبت کرتے ہیں جتنی میرے ہندو پوتے مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ میں ہندو ہوں اس لیے ہندوستانی ہوں اور وہ مسلمان ہیں اس لیے ان کا تعلق کسی دوسری قوم سے ہے۔

ان میں سے ایک نے جس کی حال میں شادی ہوئی ہے۔ مجھے کانگریس کی صدارت پر مبارکباد کے خط میں لکھا "خدا کرے آپ عرصہ تک کانگریس کی خدمت کریں۔ ہم یقیناً کٹر مسلم لیگی ہیں پھر بھی ہماری دعا ہے کہ کانگریس اور لیگ میں سمجھوتہ ہو جائے۔

یہاں میں کانگریس کے سابق صدر مولانا آزاد کے یہ جملے دہرانا چاہتا ہوں جو انھوں نے اپنے خطبہ صدارت میں کہے تھے۔

"ہم ہندوستانی مسلمان آزاد ہندوستان کو بے اعتمادی اور شک سے دیکھتے ہیں یا عزم و اعتماد سے ہمارے شکوک اور خطرے کسی موجودہ دستوری تحفظ سے دور نہیں ہو سکتے۔ ہم میں خطرات اور شک نہیں ہیں۔ اور ہم اپنے کو ایک نئی اور آزاد دنیا میں پاتے ہیں"۔

اسلام نے اپنی عظمت اعتماد اور عزم کے بغیر نہیں حاصل کی۔ لیکن آج مسلم لیگ میں خوف اور شک پایا جاتا ہے جو مسلمانوں میں پھیلتا جا رہا ہے۔

ہندوستان میں صرف چند ہزار مسلمان آئے تھے۔ اور وہ کروروں ہندوؤں سے نہیں خائف ہوئے آج وہ آبادی کے ایک چوتھائی ہیں۔ انھیں اقلیت کہنا غلط ہے۔ مولانا صاحب نے خوب کہا ہے کہ ہندوستانی سیاست کی بناوٹ میں کوئی چیز حقیقت سے اتنی بعید نہیں جتنا یہ کہنا کہ ہندوستان کے مسلمان ایک سیاسی اقلیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بدیسی زبان میں لفظ اقلیت کے معنی ایسے گروہ کے نہیں جو تعداد میں کمتر اور اس لئے مخصوص تحفظ کی مستحق ہو۔ اس کے معنی ایسے گروہ کے ہیں جن کی تعداد اتنی قلیل ہو اور دوسری طاقت بخش اہلیتوں میں جو اتنا کم ہو کر گرد و پیش کے کہیں بڑے گروہ سے اپنی حفاظت کرنے کی اہلیت میں اسے اپنے اوپر اعتماد نہ ہو۔ اس لیے محض تعداد کا سوال نہیں ہے۔ دوسری چیزیں بھی وزن رکھتی ہیں....

گیارہ میں سے چار صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اگر برطانی بلوچستان بھی شامل کر لیا جائے۔ تو پانچ صوبے ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم اس وقت مسئلہ پر مذہبی گروہ بندی کی نظر سے غور کرنے پر مجبور ہوں تب بھی مسلمان کی حیثیت محض ایک اقلیت کی نہیں ہے۔ اگر وہ سات صوبوں میں اقلیت میں ہیں تو پانچ میں ان کی اکثریت بھی ہے۔ جب یہ صورت ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ انھیں اپنے اقلیت ہونے کا خیال ستائے۔"

اس لیے میرے نزدیک وہ ہندو جو مسلمان کو غیر سمجھتا ہے۔ نہ صرف اپنے مذہب کو نقصان پہونچاتا ہے بلکہ ہندوستان کی آزادی اور ترقی کا بھی دشمن ہے۔ دوسری طرف اگر ایک مسلمان جو ہماری ہی ہڈی اور ہمارا ہی گوشت ہے اپنے کو اس سرزمین میں غیر سمجھتا ہے تو وہ بھی اپنے فرقے اور ملک کو اتنا ہی نقصان پہونچاتا ہے۔ بجز مذہب کے جو ذاتی معاملہ ہے۔ ہم میں ہر چیز مشترک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ موجودہ لڑائی مذہبی لڑائی نہیں ہے۔ محض فرقہ وارانہ لڑائی ہے۔ اس کا ان سیاسی اور معاشی مسئلوں سے کوئی واسطہ نہیں جو دونوں فرقوں کے عوام میں مشترک ہیں۔ عوام ہوشیار اور اکثر غیر محتاط سیاست دانوں کے ہاتھ کھلونا بن جاتے ہیں۔ لیکن وجوہ جو بھی ہوں ہمیں موجودہ تلخی اور کشیدگی کو تسلیم کرنا چاہیئے اور کسی بڑی لڑائی سے بچنے کی راہ نکالنا چاہیئے۔

میں اپنے بیانات میں کہہ چکا ہوں کہ کانگریس کو اقلیتوں کے ایسے مطالبات کو مان لینا چاہیئے جو ملک کی بہبودی کو نقصان نہ پہونچاتے ہوں۔ فرقہ وارانہ لڑائی کی لپیٹ میں جو بنیادی اصول آتے ہیں وہ قومیت اور جمہوریت کے ہیں۔ تاریخی اعتبار سے قومیت فرقہ واریت سے بلند تر اصول ہے۔ اور جمہوریت طبقاتی غلبہ سے بہتر ہے۔ اسلئے ہمیں فرقہ وارانہ اور غیر جمہوری اصولوں کو قومیت اور جمہوریت پر غالب نہ ہونے دینا چاہیئے۔ اس نظر سے دیکھا جائے تو مجھے اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ کانگریس نے جداگانہ انتخاب منظور کرنے میں غلطی کی کیونکہ یہ چیز قومیت دشمن اور غیر جمہوری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم نے جداگانہ انتخاب کے اصول کو ماننے سے صاف انکار کر دیا ہوتا تو موجودہ مشکلات نہ پیش آتیں۔ فرقہ وارانہ کشیدگی آج نہایت خطرناک دور میں آگئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس مرض کے فوری علاج کے طور پر ہم ایسے اصول منظور کر لیں جو قومیت اور جمہوریت کی جڑ ہی کاٹ ڈالتے ہوں۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم نہ صرف ملک سے بلکہ مسلمانوں اور دوسرے فرقوں سے بھی غداری کریں گے۔

بنگال کا سبق

میں حال ہی میں مشرقی بنگال اور بہار گیا تھا۔ اگر میں وہاں کے واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کروں تو گویا میں نے ایک عظیم جرم کا ارتکاب کیا اور اس فرض کو ادا کرنے میں کوتاہی کی جو عوام کی طرف سے مجھ پر عائد ہوتا ہے۔

جو لوگ مشرقی بنگال کے حادثات کے ذمہ دار تھے انھوں نے عوام کے ذہن نشیں یہ خیال کرنا چاہا کہ پاکستان تشدد کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر فرقہ وارانہ مسائل کا حل اسی طرح کیا جانے لگے تو یہ ہماری حد درجہ بدقسمتی ہوگی۔

جن لوگوں نے جبریہ تبدیلی مذہب یا جبریہ شادی کی تلقین کی ہے وہ درحقیقت آگ سے کھیل رہے ہیں۔ مجھے یہ حقیقت معلوم ہے کہ مسلمان مبلغین نے تشدد و بربریت کی تبلیغ کی۔ میں اپنے ایک سابقہ بیان میں کہہ چکا ہوں کہ اتلاف جان بہت بڑی مصیبت ہے۔ لیکن ایک باعزت انسان کے لئے اس سے بڑی بھی مصیبت یہ ہے کہ اسے بنوک پستول مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اگر سب لوگ بزور قوت مذہب تبدیل کر دیتے اور تمام عورتوں کا اغوا کرکے زبردستی شادی کر لی جاتی اور سب کو تہ تیغ کر ڈالا جاتا تو بھی یہ اتنا حادثہ نہ ہوتا جتنا بڑا حادثہ یہ ہوا ہے کہ ان لوگوں نے قوت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔

میں عدم تشدد کے مسلک کا پیرو ہوں۔ لیکن ویسی مصیبت جیسی کہ مشرقی بنگال والوں پر پڑی میرے اوپر پڑتی تو نہ معلوم کہ میرا اقدام کیا ہوتا۔ اگر ایک تعلیم یافتہ اور سنجیدہ فرد اشتعال کے مخصوص حالات میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا تو پھر جاہل بھی اس کلیہ سے مستثنیٰ قرار نہیں دی جاسکتیں۔

اسی طرح تشدد کی تبلیغ خواہ کسی فرد کی طرف سے ہو یا کسی جماعت کی طرف سے بہرحال اسے قوم کی مفید خدمت نہیں کہا جاسکتا۔ اگر ہمیں ایک دوسرے کا گلہ کاٹنا ہی ضروری ہے تو اسے بھی بہادروں کی طرح کرنا چاہیئے نہ کہ ایسے بزدلانہ انداز میں کہ چوپایوں کو شرم آنے لگے۔

لیکن باعزت لوگوں کے لیے سب سے بڑی مصیبت پستول دکھا کر اپنا مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا جانا ہے۔ اگر وہ تمام لوگ جن سے زبردستی مذہب ترک کرایا گیا ہے اور وہ تمام عورتیں اغوا کرکے جن سے زبردستی شادی کی گئی ہے مار ڈالی گئی ہوتیں تو میرے نزدیک یہ اتنا بڑا سانحہ نہ ہوتا۔

میں عدم تشدد پر پوری طرح ایمان رکھتا ہوں لیکن مشرقی بنگال کے لوگوں پر جو زور ڈالا گیا ہے۔ اگر میرے اوپر ڈالا گیا ہوتا تو میں نہیں جانتا کہ مجھ پر اس کا کیا ردعمل ہوا ہوتا۔ اگر حساس اور تعلیم یافتہ افراد پر اشتعال دلانے کا بڑا ردعمل ہوتا ہے تو گروہوں پر تو اور بھی زیادہ ہوگا

اس لیے جو بھی تشدد کی تبلیغ کرے، اس کی اجازت دے اس کی حوصلہ افزائی کرے یا اسے استعمال کرے۔ خصوصاً جس طرح مشرقی بنگال میں ہوا ہے، خواہ وہ فرد ہو یا گروہ یا جماعت یا فرقہ، وہ ملک کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اگر ہمیں ایک دوسرے کا گلا کاٹنا ہے تو صفائی اور بہادری سے کاٹنا چاہیئے جو مردوں کے شایان شان ہے نہ کہ بزدلانہ طریقوں سے جن کی وجہ سے ہم جانوروں کی سطح پر آجاتے ہیں۔

اگر میں فرقوں کو اپنے اختلافات طے کرنے کے لیے تشدد کی شروعات کرنے کے خلاف متنبہ کرتا ہوں تو میں اس شدت سے انتقام کے طور پر جوابی تشدد کے خلاف بھی جیسا کہ بہار میں ہوا ہے متنبہ کرتا ہوں۔ دو برائیاں ایک دوسرے کو مسترد نہیں کرتیں۔ انتقام سے مصیبت بیگناہوں پر آتی ہے۔ خواہ پہلا حملہ ان ہی لوگوں پر کیوں نہ کیا جائے جنھوں نے واقعی زیادتی کی تھی۔ اور سزا کے مستحق تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ فرقہ وارانہ فسادمیں آئی گئی غریبوں اور بے بسوں ہی پر ہوتی ہے۔ خانہ جنگی ہو یا دو ملکوں کی جنگ تشدد کی لین دین کا نتیجہ یہی نکل سکتا ہے کہ ایٹم بم کی قسم کی کوئی چیز بن جائے جو ہندو اور مسلمان دونوں کو ختم کر دے۔

تشدد بہرحال غیر پسندیدہ اور فضول چیز ہے لیکن مشتعل مجمع کا غیر منظم اور مجنونانہ تشدد کہیں بدتر چیز ہے۔ یہ اس مقصد کے لیے بھی مہلک ہے جس کے لیے کیا جاتا ہے۔

مجھے اندیشہ ہے کہ اگر موجودہ انتقامی جذبہ اور بے لگام اشتعال انگیزی جاری رہی تو مسلم لیگ کے لیڈر اسے روکنا بھی چاہیں گے تو نہ روک پائیں گے۔ اور کانگریس بھی نہ روک پائے گی۔ حالانکہ کانگریس کے لیڈروں نے عوام کو تشدد کے جنون سے بچانے کی ہر امکانی کوشش کی ہے۔ اگر یہ حالت ہوگی تو ہندوستان دو مذہبی دیوانوں دیوانوں کے دو مسلح گروہوں میں بٹ جائیگا اور انگریز سنگین تھامے دونوں کا تماشہ دیکھے گا اور آزادی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی ہو جائے گی۔

اگر ہم آزادی کے اہل ہیں تو ہمیں میل جول سے رہنا اور ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا سیکھنا چاہیئے۔ ہندو اور مسلمان اقلیتیں سارے ملک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ کتنی ہی فوج اور پولیس رکھی جائے۔ اکثریت والے فرقے کے غضب سے اقلیت کو نہیں بچا سکتی۔ اگر ہندو اکثریت والے علاقے میں مسلمانوں کی جان اور مسلم اکثریت والے علاقہ میں ہندوؤں کی جان محفوظ نہ ہو تو مہذب زندگی ناممکن ہو جاتی ہے مسٹر جناح کا خواب پاکستان بھی اسکا کوئی حل نہیں پیش کرتا کیوں کہ اس صورت میں بھی اقلیتیں وہیں کی وہیں رہیں گی۔

اگر اس اسکیم میں آبادی کی منتقلی اور ہندوستان کے سارے مسلمانوں کو ملک کے ایک حصہ میں مرکوز کرنا تجویز کیا جاتا۔ اس طرح کہ مسلم ریاست میں کوئی ہندو، سکھ، پارسی، عیسائی نہ باقی رہتا اور باقی ہندوستان میں کوئی مسلمان نہ باقی رہتا تو اس اسکیم کا نفاذ خواہ کتنا ہی مہنگا اندوہناک اور غیر انسانی کیوں نہ ہوتا لیکن کم سے کم یہ مسئلہ کا منطقی حل ضرور ہوتا۔ اگر مسلمانوں کو اپنی ایک نظریاتی ریاست بنانا ہی ہو تو تب بھی انھیں اپنے مقبوضہ میں اسے ہندو۔ سکھ اور دوسری اقلیتوں کے سر منڈ ہنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ان اقلیتوں کو بھی خود ارادیت کا کم از کم اتنا حق ضرور پہونچتا ہے جتنا مسلمان سارے ہندوستان میں مانگتے ہیں۔ باقی ہندوستان سے بھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ آبادی کے ایسے بڑے حصے کو اپنے اندر جگہ دے گا۔ جو اس ریاست کی شہریت سے کھلم کھلا انکار کرتی ہو۔ اگر مسلم لیگ مذہبی اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر پاکستان مانگتی ہو تو اس کے لوازم کا بھی سامنا کرے۔ یہ نہیں کہ میٹھا میٹھا ہڑپ کڑوا کڑوا تھو۔

یہ ایک خوفناک حل ہے جو آگے چل کر مسلمانوں کے لیے بھی اتنا ہی مضر ہو جائے گا جتنا ہندوؤں کے لیے لیکن یہ اس فرقہ واریت کا منطقی نتیجہ ہے جس کا زہر لیگ اپنے پیروں میں پھیلا رہی ہے اور جس کی وجہ سے مشترکہ مہذب زندگی مشکل ہو گئی ہے۔ لیکن ہمیں اس فرقہ وارانہ زہر کو ہماری مشترک قومی زندگی کو برہم کرنے کا موقع ہرگز نہ دینا چاہیئے۔ ہمیں آبادی کے ایک طبقے کے ناجائز دباؤ سے دوسروں کے جائز حقوق ہرگز قربان نہیں کرنا چاہیئے۔

لیکن مجھے امید ہے کہ دونوں فرقوں کے مذہبی دیوانوں کے لیڈروں میں سمجھ آجائے گی۔ اگر ہم یہ بدیہی بات مان لیں کہ اگر ہندوستان میں دو قومیں ہیں بھی تو دونوں قوموں میں خون چوسنے والے بھی ہیں اور مظلوم بھی، تو مسئلہ کا حل آسان ہو جاتا ہے وہی چیزیں ہندوؤں کی بھی دشمن ہیں۔ اور مسلمانوں کی بھی یہ دشمن ہیں۔ افلاس، بیماری اور جہالت اگر ہم پر اپنی اصلی حالت کھل جائے تو ہم میں کوئی جھگڑا باقی نہ رہے۔

میں نے اس نکتہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے کیوں کہ یہ ہماری آزادی اور ترقی کی راہ میں سب سے بڑا روڑا ہے اب بھی سویرا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس وقت جبکہ مسلم لیگ مرکزی حکومت میں شریک ہے اور ذمہ داریوں میں کانگریس کی شریک ہے۔ کلکتہ، مشرقی بنگال اور بہار میں جو انسانیت سوز واقعات ہوئے ہیں۔ عہد ماضی کے خواب و خیال بن جائیں گے۔ ایک مشترک مادر وطن کے بچوں کی حیثیت سے ہم برادرانہ محبت اور تعاون کی ایک صاف سلیٹ پر از سر نو لکھیں گے۔

کانگریس کے اجلاس کی خصوصیات

کانگریس کیمپ میرٹھ-۲۳-نومبر- چھ اہم برسوں کے بعد انڈین نیشنل کا ۵۴ واں اجلاس آج سہ پہر کو پیارے لال شرما نگر میرٹھ میں شروع ہوا- پنڈال جس میں دس ہزار آدمی آسکتے تھے صدر کانگریس اور ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی آمد سے بہت قبل ہی بھر چکا تھا اس اجلاس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسی دنیا میں کے ہر حصہ سے سمندر پار ہندوستانی شریک ہونے آئے ہیں- یہ لوگ کانگریس کو اپنے اپنے پیغامات پہلے ہی دے چکے ہیں-

پنڈال کے اندر شہ نشین پر ورکنگ کمیٹی کے ممبر ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے- شہ نشین پر ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے علاوہ جو کچھ اور لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان میں مسٹر بھابھا، سردار بلدیو سنگھ، مسٹر ٹی پرکاسم، مسٹر ایس- اینی- مسز نائیڈو اور ڈاکٹر پٹا بھی سیتا رامیہ بھی شامل تھے-

پنڈال میں اشتہارات اور تصاویر بالکل نظر نہ آتی تھی- صرف چند کانگریس جھنڈوں کی وجہ سے جو دور دور پر ایا پنڈال کے کھمبوں میں لگے ہوئے تھے رنگوں کی کچھ آمیزش پیدا ہوگئی تھی- شہ نشین پر جانے کے لیے جو زینے بنائے گئے تھے ان کے دونوں طرف گملے لگے ہوئے تھے جن میں آم کی قلمیں لگی ہوئی تھیں-

کانگریس کا اجلاس اور مسلمان

میرٹھ ۲۳- نومبر- کانگریس اجلاس میں مسلمانوں کی ضروریات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے- پنڈال کے مشرق کی جانب سے مسجد بنا دی گئی ہے- جہاں ہر نماز میں مسلمانوں کی کثیر تعداد شریک ہوتی ہے- یہ مسلمان سب کے سب یا تو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے کارکن ہیں یا ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے کانگریس اجلاس میں شریک ہونے آئے ہیں-

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رکن یا ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے جتنے مسلمان اس اجلاس میں آئے ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں آئے ہیں- مسجد نہایت صاف ستھری جگہ پر بنائی گئی ہے اور وضو اور نماز کے دیگر لوازم کا نہایت معقول انتظام کیا گیا ہے-

کانگریس اجلاس کی دوسری نہایت نمایاں چیز یہ ہے کہ چھوت چھات کا کہیں نام و نشان نہیں ہے-

کانگریس کے رضا کار جن میں ہر مذہب اور ہر ذات کے لوگ ہیں سامعین کو گلاسوں میں پانی پلاتے ہیں-

کانگریس نگر میں اردو

میرٹھ-۲۳- نومبر- اچاریہ نریندر دیو نے اپنی قرارداد نہایت فصیح اردو میں پیش کی- ان کی تقریر بہت فصیح اردو میں ہوئی- اچاریہ کرپلانی اور سردار پٹیل نے ایسی ہندوستانی میں تقریر کی جس میں نوے فیصدی الفاظ اردو کے تھے- اور جو سارے ہندوستان میں بولے اور سمجھے جاتے ہیں-

اچاریہ نریندر دیو کی تقریر میں عجیب روانی تھی اردو الفاظ کا تلفظ ایسا صاف صحیح اور نپا تلا تھا جو صرف مادری زبان بولنے میں ہو سکتا ہے-

سب قراردادیں اردو میں تقسیم کی گئیں- پنڈت جواہر لال کو ایک قرارداد کی ہندی نقل دی گئی- جس میں سنسکرت الفاظ کی بھرمار تھی- پنڈت جی ایک دو سطریں پڑھنے کے بعد بولے اس زبان کو کوئی نہیں سمجھ سکتا- لائیں اس کا ترجمہ کر دوں- اور بڑی اچھی ہندوستانی میں اس کا ترجمہ کر دیا-

لکھنؤ میونسپل بورڈ توڑ دیا جائیگا

لکھنؤ-۲۶- نومبر- معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو-پی لکھنؤ میونسپل کو معطل کر دینے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے-

یہ بھی پتہ چلا ہے کہ حکومت ایک ایسے قابل ترین ایڈمنسٹریٹر کی تلاش میں ہے جو شہر کی تمام ضروریات کو سمجھ کر کام کرنے کی پوری اہلیت رکھتا ہو-

بمبئی-۲۵- نومبر- مسٹر حسین بھائی لالجی آل انڈیا شیعہ سوشیل کانفرنس کے صدر منتخب کر لیے گئے- اور تیرھویں سالانہ اجلاس کی صدارت کریں گے جو بہت جلد مسولی پٹم میں ہونیوالا ہے-

بحکم جناب سید محمد احسن کاظمی اسکوائر ایم-اے ایل-ایل-بی-بی-سی-ایس (جوڈیشل) سول جج اوّل صاحب بہادر کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب ادخال بیان تحریری

نمبر مقدمہ ۱۴۳ سنہ ۱۹۴۶ء

عدالت سول جج اوّل کانپور

دھنا داس ولد ساد ہو قوم ریداس ساکن گرسواں شہر کانپور — مدعی

بنام- کنج بہاری باجپئی ولد دینڈیال قوم برہمن ساکن محلہ ڈفالی محال شہر کانپور- مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کے دایر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ بارہ ۱۲ ماہ دسمبر ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع و فیصل ہوگا- بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳- ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا-

بحکم منصرم عدالت سول جج اوّل کانپور

(مہر عدالت)

کابل اور صوبہ سرحد کے مابین ریل

پشاور- ۲۵- نومبر- سرحد صوبے اور کابل کو بذریعہ ریل ملایا جانے والا ہے

کابل کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ افغان حکومت اس ریلوے اسکیم پر غور کر رہی ہے کہ نور خاں چھاؤنی سے جو کابل اور ہندوستان کی سرحد پر واقع ہے- اس کو بذریعہ ریل کابل سے ملایا جائے

فرانسیسی ہند کے لیڈر کی کانگریس سے استدعا

چندر نگر-۲۳- نومبر- فرانسیسی ہندوستانی اسمبلی کے سابق رکن ڈاکٹر ہیرین چٹرجی نے صدر کانگریس اچاریہ کرپلانی کو حسب ذیل تار بھیجا ہے:-

"ہریجن" میں گاندھی جی کے جدید مضامین اور پنڈت نہرو کے بیانات میں دعوے کے ساتھ کہا گیا ہے- کہ فرانسیسی اور پرتگالی ہند کی آزادی کے بغیر ہندوستان کی آزادی بعید از قیاس ہے- اسلیے ہم کانگریس سے استدعا کرتے ہیں کہ فرانسیسی ہند نے کانگریس جماعت قایم کرنے کی جو اپیل کی ہے اس کے لیے باضابطہ اجازت دے دی جائے

ہند چین میں ہندوستانی سفیر

نئی- دہلی- ۲۵- نومبر- میجر اے- این- جھا کو ہندوستان کی طرف سے ہند چین نایب قونصل بنا کر بھیجا جا رہا ہے تاکہ وہ وہاں ہندوستانیوں کے مفاد کی نگرانی کریں- وہ فوراً ہند چین کے پایہ تخت سیگاؤں روانہ ہو رہے ہیں-

آزاد اخبار سے ضمانت

کلکتہ-۲۴- نومبر- انڈین پریس ایمرجنسی ایکٹ کے تحت حکومت بنگال نے "آزاد اخبار" کے پرنٹر اور پبلشر سے دو ہزار روپے نقد کی ضمانت طلب کی ہے-

یہ ضمانت ۲۱- اکتوبر کی اشاعت کے اس مضمون کی بنا پر طلب کی گئی ہے- جس میں ایسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جن سے ملک معظم کی رعایا کے مختلف فرقوں میں نفرت اور دشمنی میں اضافہ ہوتا ہے-

افغان وزیر تعلیم کراچی میں

کراچی- ۲۵- نومبر- ہز اکسلنسی نجیب اللہ افغان وزیر تعلیم جو افغان حکومت کی طرف سے بحیثیت افغانی نمایندے کے قاہرہ کی حالیہ بین الاقوامی غیر فوجی ہوائی سروس کانفرنس میں شرکت کی غرض سے گئے تھے- آج کراچی واپس آگئے اور کل کابل روانہ ہو جائیں گے-

کانفرنس کے بعد وزیر موصوف حج کے لیے گئے تھے جہاں وہ سعودی عرب کے بادشاہ کے مہمان رہے

مسلم لیگ کو منھ بھرائی کی پالیسی ختم کی جائے

لکھنؤ - دوشنبہ - آل انڈیا شیعہ پولٹیکل کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا ایک جلسہ کل منعقد ہوا - جلسہ میں ایک تجویز منظور کی گئی جس میں شیعوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ تمام قومی اداروں کے ساتھ اشتراک عمل کریں اور مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں اور اس طرح ملک کی آزادی حاصل کرنے میں مدد دیں - کمیٹی نے کانگرس کی مسلم لیگ کی خوشامد کرنے کی پالیسی کے خلاف احتجاج کیا - مسٹر علی ظہیر کو کانفرنس کا دوبارہ صدر منتخب کیا گیا -

جلسہ میں جو تجویز منظور کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہے -

"اس کانفرنس کا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ مسلم لیگی لیڈروں کا مطالبہ، پاکستان ہی دراصل ملک کے فرقہ وارانہ فسادات کی جڑ ہے - اسی مطالبہ کا عملی نتیجہ نفرت اور حقارت کی پالیسی ہے - ملک بھر کے شیعہ اس مطالبہ کے ہمیشہ مخالف رہے ہیں اسی مطالبہ کا نتیجہ ہے کہ بنگال اور بہار کے معصوم مسلمانوں کو جان و مال کا زبردست نقصان اٹھانا پڑا - مذہب کے نام پر خون بہایا گیا اور اس طرح اس مذہب کے نام پر دھبہ لگایا گیا جس سے ان شرمناک جرموں کا ارتکاب کرنیوالے تعلق رکھتے تھے -

لکھنؤ کی قدیم صنعتوں کی ترقی

لکھنؤ - ۲۵ - نومبر - اس صوبہ میں صنعت وحرفت کو ترقی دینے اور مقامی طور پر قدیمی صنعتوں کو زندہ رکھنے کے لیے بھی حکومت یو - پی جد وجہد کر رہی ہے؛ چنانچہ ایسی صنعتوں کا مقامی طور پر جائزہ لیا جا رہا ہے - مسٹر وحید احمد پارلیمنٹری سکریٹری وزیر صنعت وحرفت یو - پی، عنقریب لکھنؤ کی قدیم صنعتوں - زردوزی، چکن اور دوسری مقامی صنعتوں کے سلسلہ میں ایک ایسا مشاورتی جلسہ بلانیوالے ہیں - جو لکھنؤ کی قدیم صنعتوں کے متعلق خاص مشورے دے سکے - اس سلسلہ میں آپ کی خواہش ہے کہ جن لوگوں کو اس چیز سے دلچسپی ہو وہ ان کے پاس اپنا پتہ روانہ کر دیں تاکہ انھیں بھی اس مشاورتی جلسہ میں مدعو کیا جا سکے -

چین میں کمیونسٹوں کی فتوحات

نانکنگ ۲۵ - نومبر - کمیونسٹ خبروں میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ جنوبی شانسی میں خہرٹانگ سے دس میل کے اندر اندر متعدد اہم مقاموں پر کمیونسٹوں کی آٹھویں فوج نے قبضہ کر لیا ہے -

ایشیائی ملکوں کی کانفرنس

نئی دہلی - ۲۲ - نومبر - ایشیائی ملکوں کی کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا جو جلسہ مسز سروجنی نائیڈو کی صدارت میں ہوا اس میں یہ طے کیا گیا کہ کانفرنس کا اجلاس بمقام نئی دہلی مارچ ۱۹۴۷ء کے آخری ہفتہ اور اپریل کے ابتدائی ہفتہ میں منعقد کیا جائے -

اس جلسہ میں یہ قرار پایا کہ دوسرے ملکوں سے جو نمائندے اس کانفرنس میں شرکت کرنے کی غرض سے آئیں - انھیں دہلی کے دوران قیام میں کانفرنس مہمان رکھے - اس کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ غیر ملکی مہمانوں کو ہندوستان کے اہم تاریخی مقامات کی سیر بھی کرائی جائے -

آسامی قبائل کو ورغلا رہے ہیں

گوہاٹی - ۲۵ - نومبر - گوہاٹی سے شایع ہونیوالا ایک انگریزی روزانہ اخبار "آسام ٹریبون" لکھتا ہے کہ ایک برطانی افسر جو صوبے کے ایک اعلیٰ انتظامی عہدہ پر ہیں - قبائلی لیڈروں سے مل کر انھیں یہ سمجھا رہے ہیں - کہ اگر آسام میں ایک سرحدی صوبہ قائم ہو گیا تو میدانی اور پہاڑی دونوں علاقوں کے قبائل کے مفاد کی طرف حکومت برطانیہ خاص توجہ دے گی اور جاہل قبائلیوں کو سیاسی جماعتوں کے چنگل سے بھی بچائے گی -

امریکہ میں لیگی نمائندوں کی سرگرمیاں

نیویارک - ۲۲ - نومبر - مسلم لیگ کے امریکہ بھیجے ہوئے نمائندے مسٹر حسن اصفہانی اور بیگم شاہ نواز اور مسٹر مبارک علی خاں صدر انڈیا ولیفر لیگ مغربی متحدہ امریکہ کا دورہ کرنے کے بعد سان فرانسسکو سے گزشتہ رات بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان کے لیے روانہ ہو جائیں گے -

مسٹر اصفہانی نے رائٹر کے نامہ نگار کو بتایا کہ برطانیہ کو ہندوستان سے نکالنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے وہ یہ کہ ہندوستان کو تقسیم کر دیا جائے تاکہ برطانیہ ایک دوسرے کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکا نہ سکے -

شاہ عبد اللہ سے شام کے تخت کا وعدہ

قاہرہ - ۲۵ - نومبر - آج تمام مصری اخباروں نے برتہ کی ایک خبر کو اچھالا ہے - جس میں بتایا گیا ہے کہ شرق اردن کے شاہ عبد اللہ نے اپنے دارالسلطنت عمان میں ایک نجی گفتگو میں کہا کہ ان سے عظیم تر شام (شرق اردن، شام، لبنان اور فلسطین کی یونین) کے تخت کے لیے باقاعدہ وعدے کیے گئے ہیں -

ہندو مہا سبھا کے صدارت

کلکتہ - ۲۳ - نومبر - مسٹر اشوتوش لہری جنرل سکریٹری آل انڈیا ہندو مہا سبھا نے اعلان کیا ہے کہ مہا سبھا کے گورکھپور کے اجلاس مورخہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - دسمبر کی صدارت کے لیے مختلف صوبوں کی مہا سبھاؤں نے مندرجہ ذیل لوگوں کو نامزد کیا ہے -

ڈاکٹر ایس - پی - مکرجی - ڈاکٹر بی - ایس - مونجے مسٹر وی - ڈی - ساورکر - مسٹر این - سی - چٹرجی - مسٹر ایل - جی - کھپرڈے - مسٹر ایل - بی بھوپٹکر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ - مسٹر اشوتوش لہری - کمار گنگا نند سنگھ - اور بھائی پرمانند -

ایڈوانس اخبار سے ضمانت طلبی

کلکتہ - ۲۲ - نومبر - حکومت بنگال نے انڈین پریس ۱۹۳۱ء (ایمرجنسی پاور ایکٹ) کے تحت "ایڈوانس" اخبار کے پرنٹر اور پبلشر سے علیحدہ علیحدہ اور ایلرٹیڈ انڈیا پریس سے جہاں یہ اخبار چھاپا جاتا ہے دو دو ہزار روپئے کی ضمانت طلب کی ہے - یہ ضمانت اخبار مذکور سے اسلیے طلب کی ہے کہ اس نے اپنی ۵ - نومبر کی اشاعت زیر عنوان "تصادم" ایک مضمون لکھا ہے - جس میں ایسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جس سے فرقہ وارانہ جذبات ابھرنے کا اندیشہ ہے اور حکومت کی سبکی اور توہین مقصود ہے -

آنجہانی راجہ رام موہن رائے

لندن - ۲۳ - نومبر - راجہ رام موہن رائے برسٹل کے قبرستان میں ۱۸۳۳ء میں دفن ہوئے اور اب ہندوستانیوں نے تحریک کی تھی کہ راجہ رام موہن رائے کی مٹی ہندوستان بھیجی جائے لندن کی ٹیگور سوسائٹی نے اس سلسلہ میں برسٹل کے میئر اور وزیر ہند سے اجازت چاہی تھی - ٹیگور سوسائٹی کو وزیر ہند کے پرائیویٹ سکریٹری کا خط ملا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں سوسائٹی سے مزید خط و کتابت ہوگی -

راجہ رام موہن رائے بنگال میں ۱۷۷۲ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۲۸ء میں برہمو سماج کی بنیاد ڈالی -

الہ آباد میں ماگھ میلہ کیلئے تیاریاں

الہ آباد - ۲۵ - نومبر - جنوری سے جو ماگھ میلہ شروع ہونیوالا ہے - سٹی مجسٹریٹ کے - سی - شکلا اس کے لیے انتظامات کر رہے ہیں میلہ کمیٹی کا حال ہی میں ایک جلسہ منعقد ہوا تھا - جس میں یہ اندازہ لگایا گیا کہ تقریباً ۲۵ لاکھ آدمی میلے میں شریک ہوں گے -

آنریری مجسٹریٹوں کے استعفوں کی منظوری

لکھنؤ - ۲۶ - نومبر - حکومت یو - پی نے ان تمام آنریری مجسٹریٹوں کے استعفے کر لیے ہیں جنھوں نے گذشتہ اسمبلی کی کارروائی کے خلاف بطور احتجاج اپنے استعفے داخل کر دیے تھے - چنانچہ لکھنؤ میں چودھری عرفان حسین - ڈاکٹر این - این بوس - مسٹر سری ناتھ سیٹھ، موسن علی قدوائی اور منوہر پرشاد سکسینہ کے بھی استعفے منظور کر لیے گئے ہیں - اور منظوری کے متعلق گورنمنٹ گزٹ میں اسے شایع بھی کیا گیا ہے

برطانی دفتر خارجہ کا انکار

لندن - ۲۵ - نومبر - برطانی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے لندن میں کہا ہے کہ شرق اردن کے شاہ عبد اللہ سے اس قسم کا کوئی وعدہ نہیں کیا گیا ہے کہ سارا فلسطین یا فلسطین کا کوئی حصہ عظیم تر شام میں شامل کیا جائیگا -

سیامی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش

بنکاک - ۲۲ - نومبر - بنکاک کی پولیس نے بتایا کہ کل حکومت کا تختہ الٹنے کی جو سازش ہوئی تھی - اس سلسلہ میں احتیاطی تدابیر ابھی جاری ہے - حالانکہ ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے -

ریاست رامپور کیلئے نیا دستور

رامپور - ۲۴ - نومبر - اپنی یوم پیدائش کے موقع پر نواب رامپور نے رامپور کے چیف جسٹس کو ریاست کے لیے ایک نیا دستور تیار کرنے کا کام سپرد کیا ہے - اس دستور میں مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھا جائیگا (الف) لیجسلیٹو اسمبلی کے دو تہائی ممبر منتخب شدہ ہونگے (ب) ممبروں کو عوام کی فلاح وبہبود سے متعلق سوالات کرنیکا حق ہوگا (ج)، منتخب ممبروں میں سے ایک کو وزیر کا عہدہ دیا جائیگا جو لیجسلیٹو کے سامنے ذمہ دار ہوگا اور اسکے عہدہ کی مدت نواب کی مرضی پر منحصر ہوگی -

The SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سنبھلی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ /۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 44 NO. 49 | Cawnpore. Saturday 7TH DECE. 1946 | کانپور شنبہ ۔ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۶ھ | جلد ۴۴ نمبر ۴۹

ادبیات

عشرۂ محرم

(از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری)

(۰)

کیوں سلامی غم ادا کیجے محرم کیلئے　　درس عبرت ہی تماشہ نہیں عالم کیلئے

حق و انصاف کی خاطر جو ہوئے ہیں قربان　　مشعل راہ وہ سب ہیں بنی آدم کیلئے

تہہ خنجر بھی رہی صبر کی تلقین جاری　　کب اجازت ہمیں شبیر نے دی غم کیلئے

انکی قربانی و ایثار سے لینا ہے سبق　　نہ کہ ہم وقف رہیں گریۂ پیہم کیلئے

جنکے دل کرتے ہیں تفریح مراثی سنکر　　کھول دی راہ کچھ ایسوں نے جہنم کیلئے

آئے جب فصل عزا آنسو بہالیں آکر　　ایسے آنسو تو مبارک ہیں شبنم کیلئے

اپنے اسلاف کی تشہیر سے حاصل کیا ہے　　کیجئے تنظیم کوئی ہستی برہم کیلئے

حوصلے مردہ ہوئے ولولے سب دفن ہوئے　　سانحے یہ ہی نہیں کم ہمیں ماتم کیلئے

سینہ کوبی کے عوض آج رجز خوانی ہو　　خوب منظر یہ نہیں دیدۂ پرنم کیلئے

خون طلب کرتا ہے زخم دل امت بزمی
اب ترے اشک ہی کافی نہیں مرہم کیلئے

دنیائے اسلام

ایران کا سیاسی پس منظر

(گذشتہ سے پیوستہ)

دوسرا نظام وہ ہے جس میں زمیندار ایک ایسے درمیانی آدمی کو اپنی زمین پٹہ پر دیتا ہے جو خود کاشتکار نہیں ہوتا۔ یہ درمیانی آدمی کو اپنی زمین پٹہ پر دیتا ہے۔ جو خود کاشتکار نہیں ہوتا۔ یہ درمیانی آدمی کسان سے اس کی پیداوار کا ایک حصہ وصول کرنے کے حق کے معاوضہ میں زمیندار کو ایک مقررہ رقم ادا کر دیتا ہے۔ یہ طریقہ جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں، سرکاری زمینوں پر اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔

زمین کی پیداوار میں زمیندار اور کاشتکار کے یہ حصے مقامی حالات اور رسم و رواج کے مطابق مختلف مقامات میں مختلف ہیں۔ زمیندار کا حصہ کم سے کم بیس فی صدی ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ چھہتر فی صدی۔ لیکن اس کے بعد جو بچتا ہے وہ بھی سارا کا سارا کسان کو نہیں مل جاتا۔ کیونکہ اس میں سے اسے کارندوں کھیت کے محافظوں ملاؤں اور دوسرے لوگوں کا حق نکالنا ہوتا ہے۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ اپنی پیداوار کے صرف پانچویں حصہ کو کسان اپنا کہہ سکتا ہے۔

ایران میں دیہی زندگی کے حالات بہت خراب ہیں۔ آبپاشی اور کاشت کے طریقے اکثر جگہوں میں ابھی تک بہت ابتدائی حالت میں ہیں اور سماجی اور تمدنی سہولتیں تقریباً بالکل مفقود ہیں۔ حقیقت اراضی کے جو نظام رائج ہیں ان کی وجہ سے کسان کے پاس بس اتنا بچ جاتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنے آپ کو زندہ رکھ سکتا ہے۔ لیکن اس میں اتنی سکت نہیں ہوتی کہ وہ حکمران طبقہ کے لالچی مددگاروں کے ظلم و ستم سہنے کے علاوہ کچھ اور بھی کر سکے۔

اس ایک کروڑ کی زراعت پیشہ آبادی کے بعد دوسرا نمبر تیس لاکھ کی قبائلی آبادی کا ہے۔ جس کا بیشتر حصہ خانہ بدوش ہے۔ یہ لوگ موسمی چراگاہوں میں اپنے گلوں کو جن میں زیادہ تر بھیڑیں ہوتی ہیں۔ چراتے رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض خانہ بدوش قبیلے آہستہ آہستہ گاؤں میں بس رہے ہیں اور زراعت کے پیشے شروع کر رہے ہیں اور سکونت کی مختلف منزلوں میں زندگی گذارتے ہوئے انھیں دیکھا جا سکتا ہے۔

سب سے آخر میں بیس لاکھ کے قریب شہری آبادی ہے۔ جن میں سے پانچ لاکھ سے زائد دار السلطنت میں رہتے ہیں اور ڈھائی لاکھ کے قریب تبریز میں جو آذربائیجان کا صوبائی دار السلطنت ہے۔ اور ایران کے شہروں میں اس کا دوسرا نمبر ہے۔

ابھی تک ایران میں صنعتیں بہت کم ہیں۔ ان میں سب سے اہم قالین اور پارچہ بافی کی صنعتیں ہیں۔ رضا شاہ پہلوی کے زمانہ میں سرکاری نگرانی میں کئی صنعتوں کو شروع کیا گیا تھا۔ چنانچہ اصفہان کا قدیم شہر ایک چھوٹا سا مرکز بن گیا ہے۔ جہاں مزدوروں کے جھگڑے اور ہڑتالیں شروع ہو گئی ہیں۔

ایران میں صوبہ پرستی کا جذبہ

ایران میں صوبہ پرستی کا شمار بھی اہم ترین مسائل میں کیا جا سکتا ہے ایران کے تقریباً سب سے بڑے صوبے قدیم زمانہ سے اپنا ایک انفرادی وجود رکھتے چلے آرہے ہیں اور ان کی مخصوص روایات اور ان کے مراسم کی جڑیں نہایت گہری اور پائدار معلوم ہوتی ہیں۔ ایران کی تاریخ میں جب کبھی مرکزی حکومت کمزور ہوئی ہے صوبوں کا رجحان خود مختار بلکہ آزاد مطلق بن جانے کی طرف رہا ہے اور یہ تو ہمیشہ ہی ہوا ہے کہ انھوں نے اپنے مقامی حقوق اور مراسم کو مرکزی حکومت کی دست برد سے بچانے کے لئے مستقل مزاجی کے ساتھ کوشش جاری رکھی ہے۔ بعض صوبوں میں صوبہ پرستی کے اس جذبہ کو نسلی، مذہبی اور لسانی اختلافات کی وجہ سے اور زیادہ تقویت حاصل ہو گئی ہے۔

رضا شاہ پہلوی کی آمریت کے زمانہ میں حکمت عملی کا مرکزی مقصد یہ ہو گیا تھا کہ صوبائی اختلافات اور مقامی روایات کو ختم اور مرکزی حکومت کو سارے قومی علاقہ پر مستحکم کیا جائے۔ لیکن رضا شاہ کے بے درد جبر و تشدد کے باوجود صوبائی تحریکیں سطح کے نیچے دبی ہوئی حالت میں باقی رہیں اور سنہ ۱۹۴۱ء میں جب اس کی آمریت کا زوال ہوا تو یہ نئی طاقت کے ساتھ باہر نکل آئیں۔

(باقی آئندہ)

آذربائیجان میں ہتھیار تقسیم ہو گئے

طہران ۔ ۳۰ ۔ دسمبر ۔ تبریز ریڈیو نے گزشتہ رات اعلان کیا ہے کہ مرکزی حکومت کی کارروائیوں نے آذربائیجان کی حکومت کو اپنی آزادی کی حفاظت کیلئے تمام کارکنوں، قومی فوج کے لوگوں اور نوجوانوں کی انجمنوں کو ہتھیار تقسیم کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر مرکزی حکومت آذربائیجان میں ہتھیار لیکر داخل ہوئی تو اسے ہتھیاروں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ آگے چلکر اعلان میں کہا گیا ہے کہ عوام کو لڑنے کی دعوت دینے کے لیے کل تمام ملک میں جلسے منعقد کیے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۷ - دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۹

برطانی وزراء اور ہندوستانی لیڈروں کی گول میز کانفرنس

لندن - ۶ - دسمبر - آج سہ پہر کو پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر محمد علی جناح کی قیام گاہوں سے بتلایا گیا کہ تمام ہندوستانی لیڈر آج رات کو ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں برطانی وزیر اعظم مسٹر کلیمنٹ ایٹلی اور کابینی وفد کے اراکین سے ملاقات کریں گے اور ان کی ایک کانفرنس ہوگی -

یہ خبر وزیر اعظم اور ان کے مشیروں کی ان کوششوں کے بعد ملی جو جواہر لال نہرو کی ہندوستان کو واپسی سے پہلے دستوری گفت و شنید کو ناکامی سے بچانے کے لئے کی جا رہی ہیں -

اس گول میز کانفرنس میں موجودہ گفت و شنید کے دوران میں پنڈت نہرو - مسٹر جناح، سردار بلدیو سنگھ مسٹر لیاقت علی خاں، مسٹر ایٹلی اور کابینی وفد کے اراکین یعنی لارڈ پیتھک لارنس، سر اسٹیفورڈ کرپس اور مسٹر اے - وی - الیگزنڈر پہلی بار بیک وقت یکجا ہوں گے -

سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ اس امر کے پیش نظر کہ گفت و شنید کے لیے بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے - فی الحال اس نئی صورت حال کو بہت زیادہ اہمیت نہ دینی چاہیئے -

موجودہ اطلاعات کے مطابق پنڈت نہرو کا اب بھی یہی حتمی ارادہ ہے کہ وہ کل صبح ایک تیز ہوائی جہاز سے نئی دہلی روانہ ہو جائیں تاکہ وہ اتوار کی رات کو اپنے کانگریسی رفقاء سے مشورے کے لیے بروقت دہلی پہونچ جائیں اور دوشنبے کو دستور ساز اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کر سکیں -

رائٹر کا سیاسی نامہ نگار فریز روائٹن لکھتا ہے کہ مسٹر ایٹلی نے تمام ہندوستانی لیڈروں اور برطانی وزراء کی کانفرنس ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں اس وقت طلب کی جب آج صبح یہ بات صاف ہو گئی کہ اس قسم کی ملاقات سب کیلئے قابل قبول ہوگی - کانفرنس کا اعلان دن بھر کی ان پرزور کوششوں کا منتہائے کمال تھی جو دستوری گفت و شنید کو ناکامی سے بچانے کے لیے کی گئی تھی - گفت و شنید میں شدت اس وجہ سے بھی پیدا ہو گئی کہ پنڈت نہرو اور سردار بلدیو سنگھ کل صبح دہلی جا رہے ہیں تاکہ وہ شنبہ کو دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لیے بروقت دہلی پہونچ سکیں -

ہندوستان کی دستوری گفت و شنید میں آج مندرجہ ذیل واقعات پیش آئے -

صبح کے وقت ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں مسٹر ایٹلی کابینی وفد کے اراکین اور وائسرائے سے ملاقات -

صبح کے وقت انڈیا آفس میں مسٹر جناح، مسٹر لیاقت علی کابینی وفد کے اراکین اور وائسرائے کی ملاقات -

سہ پہر کے وقت انڈیا آفس میں پنڈت نہرو کابینی وفد اور وائسرائے کی ملاقات -

آج رات کو سرکاری طور پر معلوم ہوا کہ پنڈت جواہر لال نہرو مقامی وقت کے حساب سے سنیچر کو سوا آٹھ بجے صبح (ہندوستانی وقت کے حساب سے پونے دو بجے سہ پہر کو) ایک خاص ہوائی جہاز سے نئی دہلی کے لیے روانہ ہو جائیں گے - جو انھیں اور ان کے ساتھیوں کو ہندوستان لے جانے کے لیے چوبیس گھنٹے کے واسطے روک لیا گیا ہے -

ہوائی جہاز اسی دن شام کو فلسطین میں لدہ کے مقام پر پہونچے گا - ہوائی جہاز رات بھر اڈے پر رہیگا اور اتوار کو ایک بجے دن میں کراچی پہونچ جائیگا ہوائی جہاز دو گھنٹے کے بعد کراچی سے دہلی روانہ ہو جائیگا اور اتوار کی شام کو مقامی وقت کے حساب سے ساڑھے چھ بجے نئی دہلی پہونچ جائیگا -

اگر ہوائی جہاز اپنی منزل پر وقت کے مطابق پہونچ جائیگا - تو پنڈت جواہر لال نہرو کو دستور ساز اسمبلی کے ۹ - دسمبر کے افتتاحی اجلاس سے پہلے عارضی حکومت اور کانگریس کے مشورے کے لیے اتوار کی شام مل جائے گی -

وائسرائے کا ارادہ ہے کہ وہ پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار بلدیو سنگھ کی سنیچر کی روانگی کے بعد بھی چند روز لندن ہی میں قیام کریں - لیکن ان کی عدم موجودگی سے دستور ساز اسمبلی کے افتتاح میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی جس میں قائم مقام گورنر جنرل سر جان کالول ان کی نمائندگی کریں گے -

مسٹر جناح ابھی لندن میں چند روز اور قیام کرینگے ان کے سکرٹری نے کل رائٹر کے نامہ نگار سے کہا کہ وہ نہیں بتلا سکتے کہ مسٹر جناح لندن میں کب تک قیام کریں گے - لیکن ان کے خیال میں مسٹر جناح کی روانگی میں چند روز سے زیادہ تاخیر نہیں ہوگی - کیونکہ نئی دہلی میں انھیں اور بھی ضروری کام کرنے ہیں -

سیاسی حلقوں کو یقین ہے کہ مسٹر ایٹلی جنھوں نے ہندوستان کی صورت حال کا خاص کر فکر مندی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے - لیڈروں پر تعطل کے سنگین ہونے کا پرزور الفاظ میں ذکر کریں گے - اور متضاد سیاسی نقطۂ نظر کو قریب ترلانے کی ایک اور کوشش کریں گے -

لوگوں کا کہنا ہے کہ پنڈت نہرو کی روانگی کے بعد بھی برطانی نمایندوں اور مسٹر جناح میں گفت و شنید کا موقع باقی رہے گا جنھوں نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ لندن میں دو ایک روز قیام کریں گے -

آج رات کو سیاسی حلقوں میں ایک اور خیال ظاہر کیا گیا کہ بڑے پیمانہ پر کامیابی نہ ہونے کے باوجود گول میز کانفرنس میں اس کا امکان بھی ضرور پایا جاتا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کے ابتدائی اجلاس کے بعد دہلی میں مزید گفت و شنید جاری رکھنے کا انتظام ہو جائے -

اس سے پہلے کل رات کو انڈیا آفس کے ایک ترجمان نے ظاہر کیا تھا کہ برطانی حکومت کانگریس اور لیگ کا تعطل ختم کرنے میں ناکام رہی ہے - اور لیڈروں کو گول میز کانفرنس کے لیے نہ بلایا جائے گا -

ترجمان نے یہ بھی کہا تھا کہ کابینی وفد کے اراکین اور لارڈ ویول جمعہ کو پنڈت جواہر لال نہرو، سردار بلدیو سنگھ - مسٹر ایم - اے - جناح اور مسٹر لیاقت علی خاں سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کریں گے - ترجمان نے کہا کہ حکومت نے یہ فیصلہ لارڈ ویول اور وزیر اعظم مسٹر ایٹلی سے کابینی وفد کی اسی دن کی دوسری ملاقات کے بعد کیا ہے جس کے بعد ہی کابینہ کا ایک خاص اجلاس بھی طلب کیا گیا تھا -

سرکاری ذرائع نے فوراً ہی اس اعلان کی جو پورے کابینے کے فیصلے کی حیثیت رکھتا ہے اس طرح تشریح کی تھی کہ برطانی حکومت دستور ساز اسمبلی کو کامیاب بنانے میں بالفعل ناکام رہی ہے -

ہندوستان کے متعلق بیان شایع ہو گا

لندن - ۴ - دسمبر - ایوان کے لیڈر، مسٹر ہربرٹ مارلین نے کل کے مباحثے کے دوران میں اس بات کا اشارہ کیا کہ ہو سکتا ہے کہ اگلے ہفتہ تک دارالعوام میں ہندوستان پر کوئی مباحثہ ہو -

حزب مخالف کے لیڈر، مسٹر ونسٹن چرچل نے دریافت کیا "کیا مستقبل قریب میں ہندوستان کے بارے میں کوئی بیان دیا جائیگا؟ اگر کوئی بیان دیا گیا تو پھر اس پر مکمل بحث بھی ضروری ہوگی"

مسٹر مارلین نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ بہت ممکن ہے کہ وزیر اعظم ہندوستانی نمایندوں اور دیگر لوگوں کے درمیان بحث و مباحثہ کے نتیجے میں حکومت کی طرف سے کوئی بیان شایع کیا جائے اور اگر ایسا بیان شایع کیا گیا تو اس پر بحث و مباحثہ کا حق بھی ضرور دیا جائیگا - یہی وجہ ہے کہ حزب مخالف کے خیالات کے پیش نظر انتظامات جمعرات اور جمعہ تک بڑھا دیئے گئے ہیں -

مسٹر چرچل :- لیکن یہ بات یقینی مناسب نہیں کہ ہندوستان پر جو بیان دیا جائے - اس پر فوراً ہی پوری طرح سے بحث بھی شروع کر دی جائے - بحث کرنے سے پہلے بیان پر غور کرنے کے لیے کچھ وقت بھی دیا جانا ضروری ہے - میرے خیال میں اگر ہندوستان پر بحث ہو تو اس کے لیے کم سے کم دو دن کا موقع دیا جائے - اس کے علاوہ بیان اور بحث میں کچھ وقفہ بھی ضروری ہے "

مسٹر مارلین کہا کہ بہتر ہے کہ بیان کا انتظار کیا جائے یہ باتیں اس کی نوعیت پر منحصر ہیں - انھوں نے مسٹر چرچل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو اپنے امکان بھر تمام مسائل پر غور کرنے کی عادت سی پڑ گئی ہے اس لیے بحث کے لیے آپ دو دن کا مطالبہ کر رہے ہیں (اس سے پہلے مسٹر چرچل، نقل و حمل اور امور خارجہ پر مباحث کے متعلق دریافت کر چکے تھے) یہ پارلیمنٹ اپنا کام انجام ہی دیکر رہے گی - (سرکاری ممبروں کی تالیاں اور حزب مخالف کے قہقہے) وہ اپنا یہ فرض انجام دے جا رہی ہے، اب ایسے موقع پر یہ کوئی زیادہ معقول بات نہ ہوگی کہ آپ جمعرات کے اجلاس میں کھڑے ہو کر تمام مسائل پر غور کرنا شروع کر دیں اور بحث کے لیے دو دن کا مطالبہ کرنے لگیں -

مسٹر چرچل نے حزب مخالف کی تالیوں کی گونج میں جواب دیا -

" میں فطری طور پر سمجھتا ہوں کہ یہ اہم مسائل پوری طور توجہ کے مستحق ہیں "

مسٹر چرچل کا جملہ ابھی پورا بھی نہیں ہونے پایا تھا کہ سرکاری بنچوں سے قہقہوں اور حزب مخالف کی پرزور تالیوں کا ہنگامہ سا بپا ہو گیا اور مسٹر چرچل اپنی نشست پر آکر بیٹھ گئے -

میجر لائڈ (قدامت پسند) نے مسٹر مارلین سے دریافت کیا کہ "کیا یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ دوشنبہ کو ہندوستان کے متعلق یقینی طور پر کوئی بیان شایع کر دیا جائے گا "

مسٹر مارلین :- میں کیسے بتا سکتا ہوں - گفت و شنید وزیر اعظم اور دوسروں میں جاری ہے - یہ قطعی ظاہر ہے کہ جب تک یہ نہ معلوم ہو جائے کہ ان مباحث کی نوعیت کیا ہے اور اس وقت تک کوئی بیان کیسے دیا جا سکتا ہے؟

میجر لائڈ - اگر آپ گفت و شنید کو معلوم کرتے رہے ہیں تو پھر یہ آپکو یہ بھی ضرور معلوم ہونا چاہیئے کہ مجموعی صورت حال کیا ہے اور یہ کہ دستوری اسمبلی منعقد کیجائیگی یا نہیں؟ میرے خیال میں ایوان اسکا حق رکھتا ہے کہ وہ دوشنبہ تک بیان کے شایع ہو جانیکا مطالبہ کرے - مسٹر مارلین نے کہا کہ "یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ غور کر کے یہ فیصلہ کرے کہ اس سلسلہ میں کوئی مفید بات کہی جا سکتی ہے یا نہیں"

آئینۂ کانپور

محرم بخیریت اختتام پذیر

عشرہ محرم ۵ دسمبر ۱۹۴۶ء کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا اور تمام جلوس اپنے مقررہ راستوں سے نہایت اطمینان کے ساتھ نکلے اور ان محلوں کے ہندو بھائیوں نے اہل جلوس کی خاطر و مدارات چار پان - سگریٹ وغیرہ سے کی جو قابل تعریف ہے پولیس اور حکام کے انتظامات نہایت معقول اور کافی تھے -

خان بہادر عبد الرشید صاحب کوتوال اپنے حسن انتظام کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں - اور سارا شہر آپ کے حسن انتظام اور مستعدی کا معترف ہے -

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا شکریہ

شہر میں محرم کے پرامن طریقہ سے ختم ہو جانے کے بعد کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ایچ - ایس - اسٹیفنسن نے مندرجہ ذیل پریس میونک شایع کیا ہے :-

" محرم کا تیوہار اس کے پروگرام میں بغیر کوئی کمی کیے ہوئے امن و امان کے ساتھ ختم ہو گیا - یہ چیز صرف اسی حالت میں ممکن ہوئی جبکہ شہر کے ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے لوگوں نے اس بات کا تہیہ کر لیا کہ خواہ کچھ بھی ہو شہر میں امن قائم رہیگا - یہ ایک ایسا تہیہ تھا کہ جس نے ہر ایک کے دل میں دوسرے کی طرف سے اعتبار اور بھروسہ کی اسپرٹ پیدا کر دی - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ان تمام حلقوں اور اشخاص کا شہر کے امن قائم رکھنے میں مدد کی تہ دل سے مشکور ہیں اور ان کو اس بات کا یقین ہے کہ اگر اسی قسم کی اسپرٹ جاری رہی تو شہر کے امن میں کسی قسم کا خلل نہیں پڑ سکتا "

اور دوسرے صوبہ کی ممتاز ہستیاں تشریف لا رہی ہیں - ۸ - دسمبر - ڈیڑھ بجے دن کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں ایک عام میٹنگ ہوئی جسمیں کبیر کی زندگی کے اعلیٰ مقصد پر روشنی ڈالی جائیگی اور اسی دن ۴½ بجے شام کو مسٹر محمد حبیب اللہ اگزیکٹیو افسر کے بنگلہ پر سبز زمین شہر کو ایک ایٹ ہوم دیا جائیگا -

جلانیکی لکڑی کی قیمت

اڈیشنل مجسٹریٹ ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ جنگلاتی علاقوں سے لائی ہوئی جلانے کی لکڑی کی دوہرائی ہوئی خوردہ فروشی کی قیمتیں حسب ذیل ہیں :-

(۱۱عہ) چری ہوئی لکڑی اور ڈنڈے - ایک روپیہ گیارہ آنہ من

بغیر چری ہوئی لکڑی اور گولے - ایک روپیہ ساڑھے نو آنہ من -

لکڑی کی کمی اور محدود مقدار میں لکڑی کے آنے کی وجہ سے قیمتیں بڑھانا ضروری ہو گیا -

نانا فرنویس ڈرامہ

۷ - دسمبر ۷ بجے شام کو ہماری رتن انڈسٹریل گروپ کے لیبر ریلیف کے سلسلہ میں لکشمی کاٹن ملس میں نانا فرنویس ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے - نانا فرنویس وہ بزرگ ہیں جو کہ ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے اور اسکا افتتاح شریمتی کملا دیوی چتوپادھیا کریںگی امید کی جاتی ہے کہ آنریبل بابو سمپورنانند و آنریبل حافظ محمد ابراہیم اور آنریبل مسٹر نثار احمد شروانی اور دیگر معزز حضرات باہر سے تشریف لا کر اس ڈرامہ میں شریک ہوں گے -

دیہاتی ڈفینس

پولیس دیہاتوں میں ڈفینس کمیٹیاں بنوا رہی ہے تاکہ دیہاتوں میں چوری ڈکیتی اور فرقہ وارانہ مقادم کا سد باب ہو سکے - اور دیہاتوں میں خود اعتمادی پیدا ہو سکے

ڈیولپمنٹ بورڈ

ڈیولپمنٹ بورڈ کی مال کمیٹی نے سال گذشتہ کے بجبٹ میں بہت تخفیف کر دی ہے اور بورڈ کو تقریباً ۸۰ لاکھ روپیہ کا خسارہ ہے - جو حکومت یو - پی کی ۳½ لاکھ کی گرانٹ اور ۳۰ لاکھ روپیہ کی رقم سے اس کمی کو پورا کیا جائیگا - بورڈ کا جلسہ ۱۲ - دسمبر کو ہو گا - جس میں ترمیم شدہ بجٹ پر غور کیا جائیگا -

یوم کبیر

۸ دسمبر کو ہندوستانی برادری کے زیر انتظام فرقہ وارانہ اتحاد اور عام بھائی چارہ کے زبردست مبلّغ کی یاد کو تازہ کرنے کے لیے کبیر ڈے منایا جا رہا ہے - راجہ مہندر پرتاب سنگھ - آنریبل حافظ محمد ابراہیم آنریبل مسٹر نثار احمد شروانی - پنڈت سندر لال کرم چند

جذبات عشرت

۵ - دسمبر ۱۹۴۶ء کو دفتر صداقت کانپور میں جناب عشرت رحمانی صاحب پروگرام ڈائرکٹر آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ تشریف لائے ذیل کی رباعی موصوف نے اپنے مختصر سفر لکھنؤ - کانپور کے سلسلہ میں ارشاد فرمائی جس سے آپ کی کہنہ مشقی اور قادر الکلامی کا صحیح اندازہ ہوتا ہے رباعی میں کسی خاص خیال یا عقیدہ کا اظہار نہیں ہے بلکہ اوسی ہمہ گیر جذبہ حب الوطنی کی نمائش ہے جو ہر ہندوستانی کے دل میں کسی نہ کسی عنوان سے کروٹیں لیتا ہوا معلوم ہوتا ہے - خدا کرے کہ عشرت صاحب کے قلم و زبان کی طرح دیگر احباب کے دل میں بھی اسی بیباکانہ جذبہ کا سیلاب موجزن نظر آئے -

لڑ مرنے پہ خوش ہو کے جئے جاتے ہیں
تلخابۂ غم روز پیئے جاتے ہیں
'ہندو' کے مسلمان کو جدا کس نے کیا؟
"ہم" اپنے ہی خود ٹکڑے کئے جاتے ہیں

(نوٹ - 'ہ' سے ہندو - اور 'م' سے مسلمان مراد ہیں -)

بزمِ گل

[illegible] کا تعارف ہندوستان کی ایک اہم ترین [illegible]
[illegible]ت سے کرانا چاہتے ہیں۔ جو اپنی گوناگون
[illegible] کے لحاظ سے کبھی بھی اس لائق نہ تھی کہ
[illegible]ی کے پردے میں رکھا جاتا اور اس کی خداداد
[illegible] سے ملک وقوم کو پورے طور پر فائدہ حاصل کرنے
دیا جاتا۔ میں آپ کی آتش شوق زیادہ بھڑکانا
[illegible] ہتا اور "ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں"
[illegible] بتانا چاہتا ہوں کہ وہ مقدس ہستی اور وہ مبارک
[illegible] جس کے وجود سے کچہریاں آباد جس کی جنبش قلم
[illegible] زمینداروں کے دل ہلا دینے کے لیے کافی جس کی
[illegible] معمولی کسان سے لے کر ناک پر کھی نہ بیٹھنے دینے
[illegible] ٹھاکر اور خان بہادر جس سائے کے لیے مجبور۔ وہ
ہمارے گاؤں کے لالہ پٹواری جناب دیانت پرشاد
[illegible] چشم بد دور ؎

باں یہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
[illegible] نطق نے بوسے مری زباں کے لیے

[illegible] جس فرقہ، نسل اور مذہب سے تعلق رکھتے ہو
[illegible] ان کا رویہ بلا امتیاز مذہب وملت ہر شخص
[illegible] ساتھ بالکل یکساں اور مساویانہ رہتا ہے۔ وہ
[illegible] الخدمت کے معاملہ میں کسی شخص کے ساتھ کوئی
[illegible] رعایت برتنا اور امتیاز روا رکھنا اپنے پیشہ
دیانت کے سخت خلاف سمجھتے ہیں اور وہ اپنے
[illegible] زریں اصول پر پوری مستعدی اور خلوص کے
[illegible] عمل پیرا رہتے ہیں۔

[illegible] چرچل کے سگار اور چیمبرلین کے چھاتے کی طرح [illegible]
[illegible] کے کان میں قلم، بغل میں بستہ اور ناک کی نوک پر
[illegible] ناگے کی مدد سے ٹکی ہوئی عینک کا ہونا ضروری ہے
ان کی مسکین صورت عدم تشدد اور اہنسا کی جیتی
جاگتی تصویر لیکن اُن کے کارنامے ہٹلر اور مسولینی
کی روح کو تازہ کرنے اور چرچل کو شرمندہ کر دینے کے
[illegible] کافی۔

کھاتہ، کھتونی، کیھوٹ، خسرہ، سیاہا۔ یہ سب
بظاہر امن وبند وبست کی دستاویز معلوم ہوتے ہیں
ہیں۔ لیکن در اصل یہ ہمارے گاؤں کے مسکین
صورت ہٹلر کے زہریلے آلات ہیں جو وقتاً فوقتاً
زمیندار کے لیے اس کے حربے محض "آنسو گیس"
کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن وہ کسان کے لیے
"ایٹم بم" سے زیادہ تباہ کن ہوتے ہیں۔ جن کا اثر
نہ صرف کسان پر بلکہ اس کی آئندہ نسلوں پر بھی
پڑتا ہے۔

ہمارے گاؤں کے پٹواری برطانی سامراج کے
پنجے کے وہ زہریلے ناخن ہیں جو ہندوستان کے
تناور درخت کی جڑوں میں پیوست کر دیے گئے
جن کے ذریعہ ہندوستان کے جسم کا خون اس مزے
میں چوسا جاتا ہے کہ جس سے جسم میں چوسا جاتا
ہے کہ جس سے جسم میں لرزش بھی پیدا نہیں ہوتی
اور وہ آہستہ آہستہ خشک ہوتا چلا جاتا ہے۔

دستور ساز اسمبلی کی تیاریاں

نئی دہلی۔ ۳۔ دسمبر۔ دستور ساز اسمبلی کے کانگریسی
اراکین دہلی آتے جا رہے ہیں۔ ان کی آمد سے ابتدائی
طریق کار کے متعلق تبادلہ خیالات میں گرمی آگئی ہے
خیال کیا جاتا ہے کہ ۸۔ دسمبر کو تمام کانگریسی اراکین
کا ایک جلسہ ہوگا جس میں پارٹی سے تعلق رکھنے
والے اہم نکات طے کیے جائیں گے۔
اسمبلی کے اراکین حلف وفاداری نہیں لیں گے۔ اسمبلی
کی مستقل صدارت کے لیے سرا ین گوپال سوامی آئنگر
[illegible] نام عام طور پر لیا جاتا ہے۔
ایک سرکاری اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ دستوری اسمبلی
کے [illegible] کان کے نام دعوت نامے جاری کیے جا چکے ہیں،
جن کا [illegible] ان کو دعوت نامہ ملا ہو وہ اس اعلان
کو کافی سمجھیں۔

ادبِ لطیف

آزادی

(از جناب مسٹر دیو کی نندن صاحب بی۔ اے
آنرز دہلی)

خدا نے مجھے آنکھوں کا نور بخشا ہے اور میں
دیکھ رہا ہوں، وہ آ رہی ہے۔ چاند اور ستاروں
کی کرنیں اُس کے قدموں میں بچھی جا رہی ہیں۔
ساز کائنات کی موسیقیاں اُس کے پازیب
کی جھنکاروں کے آگے ماند پڑ گئی ہیں۔
اُسکی آنکھوں میں تاروں کا نور، چہرے پہ چاند
کا نکھار اور آنچل میں پربھات کا کیف ہے۔
میرے اور اُس کے درمیان خوفناک وادیاں،
بیابان، جنگل اور دشوار گزار صحرا ہیں۔ لیکن
میرے آنسو رائیگاں نہیں گئے۔ میرے نالے
اور آہیں بے اثر ثابت نہیں ہوئیں۔ میری کشش
اور جذبۂ ایثار نے اُسے مجبور کر دیا ہے۔ ہاں وہ
آ رہی ہے۔ اپنی مسکراہٹوں اور نزاکتوں کے
ساتھ، برکتوں اور قہقہوں کے ساتھ۔
خدا نے مجھے کان دیے ہیں اور میں سن رہا ہوں
وہ گا رہی ہے...... وہ دلکش اور بیقرار کر دینے
والا گیت جسے سنکر غربت اور پستیوں کی ظلمت
میں پڑے ہوئے انسان جاگ اُٹھیں گے۔
وہ بھولا ہوا نغمہ جس کے گونجتے ہی اُجڑے
ہوئے باغ میں بہار آجائیگی اور سوکھی ہوئی کونپلوں
میں جان پڑ جائے گی۔ اُس کی کشادہ پیشانی پر
ایک شاندار مستقبل کا پیغام پڑھ رہا ہوں اور
اُسکی آنکھوں میں ایک نظام فرسودہ کا رقص
بسمل دیکھ رہا ہوں...... وہ ایک خواب
کی طرح...... ایک نغمے کی طرح بڑھ رہی ہے۔
میری تمنا ہے کہ دریا کے کنارے پر کھڑے
ہوئے نرسلوں میں سے ایک نرسل توڑ لوں۔
ریتیلے کنارے پر پانی میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ
جاؤں اور تمام عمر اپنے خون اور دریا کے پانی
کو ملا کر نرسل کے قلم سے کائنات کے ذرے
ذرے پر اُس کے حسن کے گیت لکھ دوں۔
شفق اور چاند اور مرغزاروں پر اُس کے نقش
بنا دوں اور اپنے گیتوں کی یہ لافنا وراثت
چشموں، آبشاروں اور طیور میں تقسیم کر دوں
اگر خدا نے تمھیں دل دیا ہے تو تم میری محبوبہ
کو جان گئے ہو گے۔

لیڈروں کی دعوتیں وملاقاتیں

لندن۔ ۲۔ دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم
مسٹر کلیمنٹ اٹیلی سے کل صبح دس بجے نمبر ۱۰ ڈاؤننگ
اسٹریٹ پر مل رہے ہیں۔ اس وقت مسٹر جناح اور
ان کے ساتھ مسٹر لیاقت علی خاں دفتر ہند میں وزیر
ہند لارڈ پیتھک لارنس سے ملاقات کریں گے۔
رائٹر کا سیاسی نامہ نگار فریزر دائٹن لکھتا ہے کہ
ایک طرف لارڈ ویول اور کانگریس، مسلم لیگ اور
سکھ نمائندوں اور دوسری طرف برطانی کابینی وفد
اور حکومت کے درمیان اہم دستوری گفتگو کی پہلی منزل
میں جو الگ الگ ملاقاتیں رکھی گئی ہیں اور کل
کی یہ دو ملاقاتیں اسی سلسلہ میں ہو رہی ہیں۔
وزیر اعظم اٹیلی کل تینوں جماعتوں کے لیڈروں
سے الگ الگ مل رہے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو
سے ملنے کے بعد وہ مسٹر جناح اور مسٹر لیاقت علی خاں
سے ملیں گے۔ اور پھر سکھ لیڈر سردار بلدیو سنگھ سے
گفتگو کریں گے۔
لارڈ پیتھک لارنس بھی تینوں جماعتوں کے
لیڈروں سے الگ الگ ملیں گے۔ آج رات کو
ہندوستان سے وائسرائے اور لیڈروں کے پہونچنے
کے تھوڑی دیر بعد وزیر اعظم مسٹر اٹیلی وزیر تجارت
سر اسٹیفورڈ کرپس نامزد وزیر دفاع مسٹر اے
وی الیکزنڈر اور وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس
دار العوام میں لارڈ ویول کو ایک ڈنر پر مدعو کرینگے

عالمِ نسواں

عورت کا انتقام

جب یہ خبر اُڑی کہ مسٹر عزیز الدین نے اپنی بیوی
کو طلاق دیدیا ہے تو دوستوں کے حلقہ میں کافی
تعجب کا اظہار کیا گیا۔ کیونکہ جہاں آرا ایک معزز
بیرسٹر کی بیٹی ہونے کے علاوہ صورت اور سیرت میں
بھی ہزاروں میں ایک تھی۔ ایک روز کلب میں
مسٹر عزیز الدین سے ملاقات ہوگئی۔ میں کھڑکی کے
پاس والی میز پر بیٹھا چائے پی رہا تھا۔ میرے
تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے انھیں ایک
خوش پوش حسینہ کے ساتھ اپنی جانب آتے دیکھا
وہ عورت پوشاک اور گفتار سے کوئی بازاری عورت
نظر آتی تھی۔ میرا ماتھا ٹھنکا کہ ہو نہ ہو یہ اسی عورت
کی کرتوت ہے جو عزیز الدین نے جہاں آرا جیسی
خوبصورت اور عفت مآب بیوی کو ٹھکرا دیا ہے۔
بعض اوقات انسان کیچڑ میں پڑے ہوئے گھونگھے
کو اُٹھانے کے لئے جھکتا ہے تو اپنی جیب سے کوئی
قیمتی ہیرا گرا بیٹھتا ہے۔
اس بات کو تین سال گذر گئے فیروزہ کی محبت
نے مسٹر عزیز الدین کو کوڑی کوڑی کا محتاج بنا دیا۔
اور فیروزہ کسی دوسرے شہر میں جا آباد ہوئی۔ ادھر
جہاں آرا کا انتقال ہوگیا۔ مرنے سے پہلے اپنا تمام
زیور اور نقدی خاوند کو بھجوا گئی۔ مسٹر عزیز الدین نے
اس روپیہ سے پھر اپنا کاروبار شروع کر دیا ہے۔
اور شہر کے مشہور تاجروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔
انھیں اکثر جہاں آرا کے کمرے میں آنسو بہاتے
دیکھا جا سکتا ہے۔

کل مسٹر اے۔ وی۔ الکزنڈر برطانی حکومت کے
مہمان خانے لنکاسٹر ہاؤس میں مسٹر جناح اور مسٹر
لیاقت علی خاں کو مدعو کر رہے ہیں اور اسی روز
پارلیمنٹ کے وہ ارکان جو تقریباً ایک سال پہلے
ایک وفد کی شکل میں ہندوستان گئے تھے۔ پنڈت
جواہر لال نہرو اور سردار بلدیو سنگھ کو دار العوام میں
ڈنر دیں گے۔
اس کے بعد والے روز وزیر تجارت سر اسٹیفورڈ
کرپس وائسرائے لارڈ ویول پنڈت نہرو اور سردار
بلدیو سنگھ کو ایک ڈنر دیں گے اور پارلیمنٹری
وفد لنکاسٹر ہاؤس میں مسٹر جناح اور مسٹر لیاقت
علی خاں کو ڈنر پر مدعو کرے گا۔
امید کی جاتی ہے کہ اصل بات چیت بدھ کی صبح
کو شروع ہوگی اور اس کے موضوعات کا تصفیہ وزیر
اعظم و وزیر ہند اور ہندوستانی لیڈروں کی کل کی
الگ الگ گفتگو ہوگی۔
سرکاری پروگرام سر دست صرف جمعرات تک کے
لیے بنایا گیا ہے اور گفتگو کے علاوہ جو دوسرے
انتظامات کیے گئے ہیں انمیں قصر بکنگھم کا ایک ظہرانہ
بھی شامل ہے جسمیں ملکہ معظم تمام لیڈروں اور وزیروں
کو مدعو کر رہے ہیں۔

بچوں کی دنیا

دور اندیش لومڑی

(از وحید قیصر کانپوری)

کسی زمانے کا ذکر ہے کہ ایک لومڑی اور ایک بھیڑیئے
میں بہت پکی دوستی تھی۔ ایک دن جبکہ وہ دونوں بھوکے
تھے۔ پاس کسی باغ میں پہونچے۔ دیکھا تو باغ کا
دروازہ بند تھا۔ اور دیواریں بھی اتنی اونچی تھیں کہ
وہ اُنکو پھاند کر اندر نہ جا سکتے تھے۔ وہ دونوں باغ
کے اردگرد چکر لگانے لگے اور اندر جانے کا راستہ
تلاش کرنے لگے۔ یکبارگی ان کی نظر ایک سوراخ پر
پڑی جس میں سے لومڑی بآسانی اندر داخل ہو سکتی
تھی۔ مگر بھیڑیا مشکل سے ہی اندر جا سکتا تھا۔ لومڑی
اُس سوراخ سے اندر داخل ہوگئی۔ اور بہ صد زحمت
بھیڑیا بھی اندر پہونچ ہی گیا۔ جب بھیڑیے نے طرح
طرح کے میوہ جات دیکھے تو اُس کے منھ میں پانی
بھر آیا اور وہ جتنا کھا سکتا تھا کھا گیا۔ لیکن دور
اندیش چالاک لومڑی نے حرص نہ کی اور بھیڑیے کی
طرح پیٹ بھر کر نہ کھایا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی
کہ اُسے ابھی اُسی تنگ سوراخ سے باہر نکلنا بھی
ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اسی میں پھنسکر رہ جائے
فوراً ہی ایک آہٹ سنائی دی۔ باغبان اُنکی طرف
ڈنڈا لیے دوڑا آ رہا تھا۔ لومڑی جھٹ سے بھاگ
کر سوراخ سے بھاگ کر سوراخ سے باہر نکل گئی۔
لیکن بیچارہ کم عقل اور لالچی بھیڑیا اُسی میں پھنسکر
رہ گیا۔ باغبان نے ڈنڈے سے اُسکو اتنا مارا کہ
وہ لہولہان ہوگیا۔ اور بھیڑیا کچھ دیر تک بیہوش
پڑا رہا پھر ہوش آنے پر بہ دقت سوراخ سے باہر
نکلا اور گھر کا راستہ لیا۔

ڈاکٹر سنہا دستور ساز اسمبلی کے پہلے صدر

پٹنہ۔ ۳۰۔ نومبر۔ ڈاکٹر سچیدانند سنہا
جو سب سے زیادہ پُرانے اخبار نویس، ناشر، ماہر
تعلیم، وکیل، منتظم سیاستدان ہیں اور جدید
بہار کے باپ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دستور ساز
اسمبلی کے پہلے صدر ہوں گے۔ یہاں کے تمام حلقوں
میں اس خبر پر خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہ یاد
ہوگا کہ ڈاکٹر سنہا پہلے ہندوستانی ہیں جن کو سب
سے پہلے مالیات کا وزیر مقرر کیا گیا۔ وہ مسلسل چار
مدتوں کے لیے یعنی نو سال تک پٹنہ یونیورسٹی
کے وائس چانسلر رہے۔ آپ ہی کے زمانہ میں
یونیورسٹی کی سلور جوبلی منائی گئی تھی۔ آپ کو
لارڈ سنہا نے جو اس وقت بہار کے گورنر تھے
بہار اور اڑیسہ کی لیجسلیٹو کونسل کا صدر مقرر
کیا تھا۔

ڈاکٹر کانجو ایک مہینہ اور ٹھہریں گے

لکھنؤ۔ ۲۔ دسمبر۔ ادارۂ غذا اور زراعت [illegible]
کے لیے ہندوستانی وفد کے سرگروہ ڈاکٹر کیلاس ناتھ
کانجو ابھی ایک مہینہ تک واشنگٹن میں اور
مقیم رہیں گے۔

پردۂ فلم

فلم اعلان میں مسلم یونیورسٹی کے مناظر

مسلم سوشیل شاہکار نجمہ اور عظیم الشان تاریخی شاہکار
ہمایوں کے خالق محبوب پروڈکشنز کے مالک ومختار محبوب
وطن ڈائرکٹر اعظم مسٹر محبوب آجکل اپنے پانچویں علمبردار
جذبات معرکۃ الآرا مسلم سوشیل شاہکار اعلان کی
فاہانہ منظر کشی میں ہمہ تن معروف ہیں۔ انمول گھڑی
کے بعد جس نے ہندوستان کے ہر شہر میں کامیابی کا ایک نیا
ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ اعلان پردۂ سیمیں پر عنقریب
جلوہ افروز ہو کر قیامت برپا کریگا۔ اعلان کا اسکرین
پلے۔ مکالمے اور گانے ملک کے مشہور جذباتی شاعر
اور افسانہ نگار ومکالمہ نگار حضرت ضیا سرحدی کے دماغ
وقلم کے غیر فانی شاہکار ہوں گے۔ میوزک ڈائرکشن کے
فرائض شہنشاہ موسیقی مسٹر نوشاد علی ایک نئے ساحرانہ
انداز میں انجام دے رہے ہیں۔ عکاسی عدس الملک
فریدوں ایرانی کا فن اعجاز ہوگی۔ اس فلم میں ہدایت کار
اعظم مسٹر محبوب نے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کی تعلیم وتنظیم
سے متعلق جو شاندار مناظر ایک شاندار کالج کی صورت
میں پیش کیے ہیں وہ حد درجہ بصیرت افروز اور قابل داد
ہوں گے۔
اداکاروں میں خوش گلو سریندر، منور سلطانہ، ہمالیہ
والا، شاہنواز، ایم۔ ریحان، زیب النسا، لیلا
مصرا، شہا غنی، شبنم، ڈبلیو ایم۔ خاں، عبدل، غازی
آغا مرزا چینی، آغا محشر شیرازی اور ایک نئی قیامت
خیز انگیز حسینہ مس رٹیا کا نام خاص طور سے قابل ذکر
ہے۔ (ا۔ م بشس)

رنگین کہانی

رنگین کہانی۔ نیو روشن آرٹ پروڈکشنز کے ڈائرکٹر
مسٹر انجم حسینی نے اپنی پہلی سوشیل پکچر "کرائے کی
بیوی" کا نام بدل کر رنگین کہانی رکھدیا ہے۔ میوزک
ڈائرکٹر مسٹر فیروز نظامی بی۔ اے اس کے دلکش
گانوں کی ریکارڈنگ کا دام تقریباً مکمل کر چکے ہیں
ڈانس ڈائرکٹر مسٹر ڈی بابولال اس کے مسحور کن ناچوں
کی تیاری میں مصروف ہیں ہیروئن کا حسین کیرکٹر
مشہور رمشلہ مس سرنجا ادا کر رہی ہیں۔ ہیرو کا شاندار
کیرکٹر مس ارشاد ادا کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ بی بی
ڈلاری۔ پی۔ ڈی۔ لال۔ آغا مرزا۔ خورشید کے نام
خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ افسانہ مکالمے اور گانے
صمصام القلم حضرت واحد قریشی۔ نیک یزدیں فلم
کے دماغ وقلم کے سنسنی خیز حاصل ہیں۔ فوٹوگرافی کے
فرائض مسٹر پی۔ آر۔ چاری انجام دے رہے ہیں اس
فلم کی شوٹنگ آج کل شب وروز منروا مووی ٹون
میں ہو رہی ہے۔ اُمید کہ رنگین کہانی سال نو میں
نیو روشن آرٹ پروڈکشنز کی بےمثل نغمہ بار
پکچر ثابت ہوگی۔ (ا۔ م بشس)

ا۔ خدا اس بندے کو پسند کرتا ہے جو ایماندار ہو اور کسی ہنر سے روزی حاصل کرتا ہو۔

جو آدمی غصہ کرنے پر قادر ہوتا ہے اور غصہ کو پی جاتا ہے۔ خدا اس کے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے۔

جو آدمی ایمان کی باتیں سیکھے اور دوسروں کو سکھائے اور اس پر عمل کرے وہ جنت میں جائیگا۔

جس زمانہ میں تمہارے رہنما نیک ہوں تمہارے دولتمند فیاض ہوں اور تمہارے معاملات مشورے سے طے ہو سکتے ہوں۔ اس زمانے میں زمین کی پشت تمہارے لئے زمین کی شکم سے اچھی ہوگی۔ پھر جس زمانے میں تمہارے رہنما شریر ہو جائیں۔ تمہارے دولتمند بخیل اور تمہارے معاملات عورتوں کے اشارے پر طے ہونے لگیں اس وقت تمہارا مر جانا زندہ رہنے سے زیادہ اچھا ہوگا۔

مس سمتھ :۔ میں نے کل تمہیں مسٹر جون کے ساتھ دیکھا ہے۔ میرا خیال تھا کہ تم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔

مس ایلی :۔ اسے نوٹس تو دے رکھا ہے۔ مگر ابھی اس کی میعاد ختم نہیں ہوئی۔

تھیٹر کا مالک :۔ "کیا تمہیں اس بات کا بھی تجربہ ہے کہ تم خالی ہال میں کھیل دکھا سکتے ہو"

اداکار :۔ جی نہیں — اور آپ کے کھیلوں کو دیکھنے جتنے کم تعداد میں آدمی آ رہے ہیں ان سے ہی تو مجھے حوصلہ ہوا ہے کہ آپ کے پاس آؤں"

افسر :۔ اگر کافی کے متعلق تمہیں کوئی شکایت ہے تو بیان کرو۔

کلرک :۔ غیر حاضر چیزوں کے متعلق شکایت کرنے کی مجھے عادت نہیں۔ پانی میں کافی ڈالی ہی کہاں جاتی ہے۔ جو میں اسکی شکایت کروں۔

دہلی۔ نومبر مرکزی اسمبلی کا پہلا اجلاس ۲ جنوری سے ہوگا۔

دنیا کا سب سے لمبا اور سب سے چھوٹا سانپ

دنیا کا سب سے بڑا سانپ ایشیا میں پایا جاتا ہے۔ یہاں بعض سانپ ۳۳ فٹ لمبے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ قسمیں سال بھر میں ایک دفعہ خوراک کھاتی ہیں اور بعض ۳۰ مرتبہ۔

دنیا کا سب سے چھوٹا سانپ جنوب مغربی صحرا میں پایا جاتا ہے یہ سانپ چار پانچ انچ لمبا ہوتا ہے

شور و غل سے مبرا مکانات

"ڈیلی مرر" کے نامہ نگار کے بیان کے بموجب واٹ فورڈ کا بلڈنگ ریسرچ اسٹیشن شور و غوغا کی علت سے پاک مکانات کی تعمیر کرنے کے بارے میں تحقیقات کر رہا ہے۔

ماہرین نے دریافت کیا ہے کہ فلیٹس کے فرش میں "گلاس وول" کی باریک تہہ لگا دینے سے حرکات نہیں ہوتیں اور اور شور نہیں پھیلتا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

دیسی ریاستیں

ایک طرف ہندو مسلم سوال درد سر پیدا کر رہا ہے تو دوسری طرف ہندوستانی ریاستوں کا مسئلہ کم افسوسناک نہیں ہے۔ فرقہ وارانہ مسئلے کی طرح ریاستوں کے مسئلے کا حل بھی آسان ہے بشرطیکہ ہم اپنی نظر کے سامنے ہندوستان کے مفاد کو رکھیں نہ کہ کسی ایک طبقے یا فرقہ کے مفاد کو۔ والیان ریاست کو محسوس کرنا چاہیئے کہ ہندوستان آدھا غلام آدھا آزاد نہیں رہ سکتا اور آزاد ہندوستان میں وہ اپنی وہی رفتار نہیں رکھ سکتے جو اس وقت ہے ان کی دستگیری یہ ایسی طاقت کر رہی ہے جو انھیں اپنے سامراجی اغراض کے لئے استعمال کر رہی ہے۔ جب یہ اغراض پورے نہیں ہوتے تو یہ بدیسی طاقت ان کی تذلیل کرتی ہے۔ والیان ریاست کو پولٹیکل ڈپارٹمنٹ کے اشاروں پر چلنا پڑتا ہے جنھیں اپنی رعایا کی خوش حالی، بہبودی کا ضامن ہونا چاہیئے تھا۔ وہ بدیسی طاقت کی کٹھ پتلی ہو کر رہ گئے ہیں ان حالات میں ان کے لمبے چوڑے خطابات۔ انکی نمائشی شان و شوکت کا ساز و سامان اور ان کی سج دھج، بدنما، بے رنگ اور مضحکہ خیز معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی فضول خرچیوں سے ان کی فاقہ کش رعایا کا افلاس بڑھتا جاتا ہے اور رعایا کو شہریت کے ابتدائی حقوق بھی نہیں حاصل ہیں۔

ریاستی عوام کا سابقہ دو آتشہ غلامی سے ہے ان کے ستانے والے آقا خود غلام ہیں۔ لیکن ان آقاؤں کو اپنی زنجیریں پسند ہیں کیونکہ ان ہی زنجیروں کی بدولت وہ داد عیش دے رہے ہیں اگر وہ اپنا بھلا برا پہچانتے ہوتے تو وہ تیزی سے مٹتے ہوئے سامراج کی تعفنی امداد کا سہارا لینے کے بجائے آزاد اور خوش حال رعایا کی محبت سے بہرہ ور ہوتے۔ ریاستی عوام کو والیان ریاست کی ذات سے اب بھی بہت کچھ محبت باقی ہے سیاسی ہندوستان کو دستوری تاجداروں کی حیثیت سے ان کا وجود قائم رہنے میں اعتراض نہیں۔ اس معاملہ میں وہ اپنے آقا شاہ انگلستان سے سبق لے سکتے ہیں۔ وہ اب حکومت نہیں کرتے۔ اس لیے ان کی رعایا ان کی عزت کرتی ہے۔ چونکہ وہ اپنی رعایا کی مرضی پر چلتے ہیں اسلیے وہ بحیثیت بادشاہ کے کوئی غلط کام نہیں کر سکتے۔

اگر یہ سب صحیح ہے تو دربار کشمیر نے حال میں جو کام کیے ہیں وہ دانشمندانہ نہیں تھے۔ جواہر لال نہرو کی ہتک کر کے جو نہ بان وطن کے بادشاہ ہیں کشمیر کے دیوان نے ساری ہندوستانی قوم کی توہین کی ہے۔ یہ بھی کم افسوس کی بات نہیں ہے کہ حیدرآباد نے جو ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست ہے اپنی رعایا کو ابتدائی شہری حقوق سے بھی جنھیں دینے پر برطانوی سامراج بھی مجبور ہوا ہے۔ محروم رکھا ہے۔ ہندوستان کے عوام جن میں ریاستی عوام بھی شامل ہیں درباروں اور ایوانوں کے ساتھ الفاظ کے نہیں کام کے طالب ہیں تاکہ ان کی رعایا جو استبداد حکومت کے نیچے دبے ہوئے ہیں آزاد ہو۔ آزاد اور خوش حال رعایا کی مسرت ہی ان کی طاقت اور شان و شوکت کا ذریعہ بن جانا چاہیئے۔ ان کی زندگی کا مقصد یہی ہونا چاہیئے۔ نہ کہ ان کی موجودہ مکروہ عیش و آرام طلبی کی زندگی اور ان کا سامراج کا غلام بننا۔ اس میں وہ اودھ کے تاجدار سے سبق لے سکتے ہیں جنھوں نے رعایا کو ان کے جائز حقوق دے کر انھیں اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔

چھوت چھات کا گھن

ہمارے ملک کی آزادی اور ترقی میں چھوت چھات کا گھن بھی کچھ نقصان رساں نہیں ہے۔ اسکا تعلق زیادہ تر ہندو فرقہ سے ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ کے لیے یہ اسقدر بیہودہ اور غیر انسانی ہے کہ اس کے جاری رہنے سے ہماری ساری قومی زندگی میں زہر پھیل جانا لازمی ہے۔

جب ہم اپنی سوسائٹی کے اندر عدم مساوات کی بے حد توہین آمیز اور مکروہ ترین شکل کو برداشت کرتے ہیں تو ہمارے مطالبہ آزادی و مساوات میں کوئی جان نہیں رہ جاتی۔ یورپی ممالک و گوری نسل کی نو آبادیوں میں ہمارے ساتھ جو اچھوت کا سا برتاؤ ہوتا ہے اسکو میں قدرت کا انتقام سمجھتا ہوں۔ جو وہ قدرت کے ایک بنیادی قانون یعنی مساوات انسانی کو توڑنے کی پاداش میں دے رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس برے رواج کے خلاف ہندو فرقہ کے ضمیر کو جگانے میں مصلح اپنا کام کر چکا ہے اور اب اس کو دور کرنے کے لیے قانون بنانا حق بجانب ہوگا۔

کوئی پبلک جگہ سڑک ہو یا کاپ تفریح کی جگہ ہو یا تعلیمی یا کوئی کھانے پینے کا مقام ہو۔ ہمارے ہریجن بھائیوں کے لیے بند نہیں رہنا چاہیئے۔ میرے نزدیک صوبائی حکومتوں یہ قانون بنا سکتی ہیں اور بنانا چاہیئے کہ جہاں بھی کسی مندر میں پوجا کرنیوالوں کی اکثریت مندر کو ہریجنوں کے لیے کھول دینے کی خواہش کریں وہاں مندر ہریجنوں پر کھول دیا جائے۔ دوسرے طریقوں سے بھی نام نہاد اونچی ذات کے ہندوؤں کے ساتھ اپنی جائز مساویانہ حیثیت حاصل کرنے میں ہریجنوں کی ہمت افزائی کی جائے۔ مکمل مساوات ہونی چاہیئے۔ ذاتی طور پر میں ایک بے طبقہ اور بے ذات پات کی سوسائٹی کا قائل ہوں جو عدم تشدد کے ذریعہ حاصل کی جائے۔ کیونکہ تشدد سے نئے طبقہ اور نئی عداوتیں لازمی طور پر پیدا ہونگی۔ ان کی ابتدا ہی جسمانی اور نفسیاتی تشدد سے ہوتی ہے مساوات اور جمہوریت عدم تشدد کے مترادف الفاظ ہیں۔

ہمیں چند دوسری دشواریوں سے بھی خبردار رہنا ہوگا۔

ابھی تک ہم دوسروں سے خدمت، مصیبت اور قربانی میں سبقت لے جانا چاہتے تھے ✲

✲ لیکن اب ہمیں اقتدار حاصل ہو رہا ہے مگر ہم جس سیڑھی سے ان بلندیوں پر پہونچے ہیں انھیں کو نہ ٹھوکر مار کر گرا دینا چاہیئے۔ آزادی حاصل کرنی ابھی باقی ہے اور اس وقت اقتدار کے لیے ریشہ دوانیاں ہمیں تباہ کر دیں گی۔ ہمیں صحیح معنوں میں مکمل تعمیری کام کرنا چاہیئے اس لیے ہمیں کوئی کام خود غرضی یا اپنے اقتدار یا فائدہ کے لیے نہ کرنا چاہیئے۔

دستور ساز اسمبلی

آزاد ہندوستان کا دستور بنانے کے لیے ہم دستور ساز اسمبلی میں جمع ہوں گے یہ ایک جمہوری اور وفاقی دستور ہوگا۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ انتظامی اور معاشی معاملات میں ضرورت سے زیادہ مرکزیت آزادی کے لیے مضر ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ آزاد ہندوستان کے صوبہ داخلی اور خارجی تحفظ کو ملحوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ آزاد ہوں۔

ہندوستان کے دیہاتوں اور پنچایتوں کا نظام بہت قدیم ہے۔ ہمیں دیہاتوں کو دوبارہ عدالتی اور انتظامی اختیارات کا کچھ حصہ دینا ہوگا۔ اگر ہم دیہاتوں کو انتظامی وحدت بنا دیں تو یہ دیہات والوں کی فطرت کے مطابق ہوگا۔ لیکن اس میں ہمیں مغرب کی کورانہ تقلید نہ کرنی چاہیئے۔ ہمارے عدالتی نظام کو سادہ اور موثر ہونا چاہیئے۔ انصاف میں تاخیر اور پیچیدگی نہ ہونی چاہیئے اسے حکومت کے من مانے احکام سے بھی بچانا چاہیئے۔ عوام کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اقلیتوں اور ان کی زبان اور تمدن کا کافی تحفظ ہونا چاہیئے اور انھیں ترقی کا موقع ملنا چاہیئے۔ مذہب و ملک کی آزادی اور رواداری ضروری ہے

کانگریس کئی سال سے بین الاقوامی واقعات میں دلچسپی لے رہی ہے۔ کوئی ملک باقی دنیا سے بے خبر اور علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ ہماری قومی جد و جہد کی بنیاد عدم تشدد پر ہے اسلئے ہم ہمیشہ امن ما بین اقوامی ترک اسلحہ اور اشتراک پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ محکوم قوم پر جارحانہ کارروائی کا کیا اثر ہوتا ہے ہمکو امید ہے کہ جو سبق ہم نے مصیبت کے زمانے میں سیکھے ہیں انھیں آزادی پانے پر بھول نہ جائیں گے۔ ہم ایک ایسے عالمی نظام کو پسند کرتے ہیں جو اشتراک و خیر اندیشی پر مبنی ہو جسے آزادی اور برابری رکھنے والی قومیں تنظیم سے حاصل کر سکتی ہیں۔ جبتک شہنشاہیت باقی ہے۔ امن بھی ناممکن ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد مساوات پر نہیں ہو سکتی۔ اور یہی روش خطرناک ہے۔ بین الاقوامی جوڑ توڑ کو کبھی نہ کبھی تو لڑتے ہیں۔ جبتک قومیں محکوم اور غلام ہیں جنگ بھی نہیں روکی جا سکتی۔

جمہوریت اور عالمی تنظیم کی کامیابی کے لئے صرف خارجی کوشش کافی نہیں ہے۔ اسکے لیے دل کی صفائی بھی ضروری ہے۔ ہمیں صرف ایسے لیڈروں کی عزت کرنی چاہیئے جو طاقت، دولت، سلطنت اور حکومت کے لیے لوگوں کو برانگیختہ کرنے کے بجائے امن و امان اور مفید رقابت کی ترغیب دیں۔ ہندوستان قوموں کی ایسی جماعت چاہتا ہے جس میں کسی امتیاز کے بغیر ہر قوم کا ایک ووٹ ہو۔ اس کے بغیر جمہوری اداروں کا قیام ناممکن ہے۔

جنگ کے زمانہ میں خود انھیں مقاصد کی خلاف ورزی کی گئی جن کے لیے جنگ جاری رکھنے کے وعدے کئے گئے تھے۔ جنگ کے بہانے اخلاقی قوانین کی خلاف ورزی کی گئی۔ جنگ کے بعد بھی بنیادی آزادی ناپید ہے۔ نئی جنگ کا خطرہ قوموں کو پھر ستانے لگا ہے۔ بڑی قومی جنگ کے اسباب روکنے کے بجائے۔ ایٹم بم بنانے میں کوشاں ہیں۔ اگر ایٹمی توانائی کے استعمال پر پابندی نہ لگائی گئی تو صرف امن عالم ہی نہیں پوری دنیا کے ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔

شکست خوردہ قوموں سے انتقام لیا جا رہا ہے۔ جو مہذب اقوام کے شایاں شان نہیں ہے۔ اس لیے شکست خوردہ اقوام کو اقتدار کی ریشہ دوانیوں میں آلہ کار بنانے کے بجائے انھیں اپنے پیروں پر کھڑا ہونے اور صحت مند زندگی گذارنے کا موقع دینا چاہیئے۔

ہندوستان ابھی تک کسی قوم سے آزادانہ تعلقات قائم نہیں کر سکا۔ لیکن اس کا وقت آنے کے بعد ہم سیاسی مقاصد کے بجائے جغرافیائی قرب کو پیش نظر رکھیں گے۔ ابتک برطانیہ کے دوست اور دشمن کو ہندوستان کا بھی دوست اور دشمن سمجھا جاتا تھا۔ صرف برطانیہ کی وجہ سے ہندوستان کو دوبارہ زبردستی جنگ میں حصہ لینا پڑا۔

آزاد ہندوستان کی غیر ملکی پالیسی بھی آزاد ہوگی۔ ہم کسی قوم کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے بلکہ ہم برطانیہ کی زیادتیوں کو بھی بھول جانے کے لیے تیار ہیں۔

ہم ہر قوم کے اس حق کا احترام کرتے ہیں کہ اسے اپنی پسند اور ضرورت کے مطابق نظام حکومت کے انتخاب کا حق ہے بشرطیکہ اس کی وجہ سے دوسرے بھی اس حق سے محروم نہ ہو جائیں۔ ہمیں روس کی کمیونزم، برطانیہ کی جمہوری سوشلزم اور امریکہ کی نجی تجارت سب میں دلچسپی ہے۔ ہم ان سے بہت کچھ سیکھیں گے۔ لیکن ان کی کورانہ تقلید نہیں کریں گے۔

ہمیں روس اور جمہوریت کے خلاف پروپیگنڈے سے خبردار رہنا چاہیئے اور کسی ملک یا قوم کی طرفداری یا مخالفت کرنے کے بجائے ہر فریب سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اگرچہ ہمیں تمام قوموں سے قریبی تعلق رکھنا ہے لیکن ایشیائی ممالک اور آسٹریلیا سے ہمارے تعلقات زیادہ قریبی ہوں گے۔ ابھی تک ہماری دوستی اور دشمنی برطانیہ کے کونسل سے ہوتی تھی۔ ہم جمہوری جاپان اور انڈونیشیا سے بھی اچھے تعلقات رکھیں گے۔ ہندوستان میں پچیس فی صدی مسلمان ہیں اور ہمیں مشرق وسطیٰ سے دوستی اور نئے تعلقات قائم کرنے ہیں۔ ہمیں روس سے بھی زیادہ قریبی تعلقات قائم کرنے ہیں۔

ہمیں دنیا کے دوسرے ملکوں سے اپنے تعلقات بڑھانے اور پھیلانے ہیں۔ ابھی تک ہم اپنی رائے کا صاف صاف اظہار کرتے تھے۔ اب ہم ملکوں سے سفارتی تعلقات قائم کریں گے۔ اسلیے ہمیں خیال رکھنا چاہیئے کہ اپنی رائے کے اظہار میں احتیاط سے کام لیں اور بلا سوچے سمجھے کوئی بات نہ کہیں۔

(باقی آئندہ)

کی وجہ سے رک گیا تھا اور ان لوگوں کو رات میں سفر کرنا پڑا۔ اس تکان کی باوجود لارڈ ویول ہوائی جہاز سے اتر کر سیدھے نمبر ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ پر وزیر اعظم سے ملنے گئے اور وہاں سے ہٹتے ہی تھے کہ مسٹر اٹیلی نے ہندوستانی لیڈروں سے الگ الگ بات چیت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ پہلے انھوں نے ہندوستان کی عارضی حکومت کے نائب صدر اور کانگریس کے لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔

ہوائی جہاز کے لندن پہنچنے میں بارہ گھنٹے کی دیر ہو جانے کی وجہ سے وزیر اعظم اور وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس کو بھی یہ اہم گفت و شنید بہت جلد شروع کر دینا پڑی۔

حکومت کی طرف سے وزیر اعظم اور وزیر ہند ہر ہندوستانی لیڈر سے مل کر ان کے خیالات سے واقفیت حاصل کرنے پر دو دن صرف کر رہے ہیں۔ مسٹر جناح اور مسٹر لیاقت علی خاں کل صبح وزیر اعظم سے ملاقات کریں گے۔ آج انھوں نے وزیر ہند سے گفتگو کی۔ لارڈ پیتھک لارنس کل پنڈت جواہر لال نہرو سے مل رہے ہیں۔ سکھ لیڈر سردار بلدیو سنگھ نے آج شام کو مسٹر کلیمنٹ اٹیلی سے گفتگو کی۔

ان ملاقاتوں کے ساتھ ساتھ دعوتوں کا سلسلہ بھی جاری ہے جس میں وزیر تجارت سر اسٹیفرڈ کرپس اور وزیر دفاع مسٹر الیگزنڈر جو ہندوستان جانیوالے کابینی وفد کے ارکان تھے، ہندوستانی لیڈروں سے تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔ آج مسٹر الیگزنڈر نے مسٹر جناح اور مسٹر لیاقت علی خاں کو سرکاری مہمان خانہ میں ایک ڈنر دیا۔ کل سر اسٹیفورڈ کرپس پنڈت نہرو اور سردار بلدیو سنگھ کو دعوت دے رہے ہیں۔ یہ دونوں آج کابینی وفد سے پہلے ہندوستان جانیوالے پارلیمنٹری وفد کی طرف سے مدعو تھے۔ ایسی ہی تقریب کی مسٹر جناح اور مسٹر لیاقت علی خاں کے اعزاز میں ترتیب دی جا رہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ الگ الگ گفت و شنید کا یہ سلسلہ جمعرات تک مکمل ہو جائیگا۔ جبکہ حکومت کو ہندوستانی لیڈروں کے خیالات سے پوری واقفیت حاصل ہو جائیگی اور اس کے بعد ممکن ہے کہ برطانی کابینہ ہندوستانی اور برطانی جماعتوں کو ایک گول میز کانفرنس ترتیب دینے کی کوشش کرے۔

شاہی محل میں دعوت

لندن - ۶ - دسمبر - کل رات کو شاہی محل میں ہندوستانی لیڈروں کو جو دعوت دی گئی اس کے مہمانوں میں مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ - لارڈ پیتھک لارنس (وزیر ہند) اور انکی اہلیہ - لارڈ ہیلی فیکس (سابق لارڈ ارون) اور ان کی اہلیہ - اور سر جان اینڈرسن (سابق گورنر بنگال) اور انکی اہلیہ بھی شامل تھیں۔

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت سول جج اول کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۶۷ بابت ۱۹۴۶ء

مساۃ ہٹی کنور بنام ستھرا سنگھ وغیرہ

بنام - مادھو سنگھ ولد درجن سنگھ قوم ٹھاکر ساکن بھرگپی پرگنہ ضلع کانپور

چونکہ مدعا علیہ نے درخواست اس عدالت میں گزرانی ہے کہ دوستی جائداد

لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۴۷ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھا دیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائے گا کہ آپ اس مقدمہ میں ولی مقرر کیے جانے پر رضا مند ہیں۔

آج بتاریخ ۲۱ - نومبر ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم عدالت سول جج اول کانپور

(نقل مہر عدالت)

لندن میں لیڈروں کا شاندار استقبال

لندن - ۳ - دسمبر - ہندوستانی لیڈروں اور وائسرائے کا ہوائی جہاز آج آٹھ بجکر چالیس منٹ پر (ہندوستانی وقت کے حساب سے سہ پہر کو دو بجکر دس منٹ پر) لندن کے ہوائی بندرگاہ پر اترا۔

ہوائی بندرگاہ پر وزیر ہند اور نائب وزیر ہند نے لیڈروں اور وائسرائے کا خیر مقدم کیا۔ لیڈروں کے استقبال کے لیے ہندوستانیوں کا ایک بڑا مجمع بندرگاہ پر موجود تھا۔ ہندوستانیوں نے لیڈروں کو ہار پہنائے۔

لیڈروں اور وائسرائے کے پہنچنے کے چند گھنٹہ بعد ہی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

ہندوستان کی مرکزی عارضی حکومت کے نائب صدر پنڈت جواہر لال نہرو نے آج لندن میں یہ خیال ظاہر کیا کہ ہندوستان کو اس بات کا تہیہ کر لینا چاہیئے کہ وہ اپنے مسائل کو ان کی نوعیت چاہے جو ہو حل کر کے رہیں گے۔ اور ان کا طریقہ اور رویہ باامن اور باہمی اشتراک کا ہوگا۔ چاہے ان کی آپس میں کوئی اختلاف ہی کیوں نہ ہو۔

"ہم نہ صرف ہندوستان بلکہ ہر جگہ ایک دقت طلب صورت حال سے دوچار ہو رہے ہیں۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب آپس میں اشتراک عمل کریں۔ ان بڑے بڑے کاموں میں ہندوستان کی آزادی کے حصول کے علاوہ وہ سماجی تبدیلیاں بھی شامل ہیں۔ جن کے ذریعہ عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائیگا۔ اور ان کی دقتوں کو دور کیا جائیگا

گفت و شنید کا آغاز

لندن - ۳ - دسمبر - لارڈ ویول اور ہندوستانی سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کے یہاں پہونچنے کے چند ہی گھنٹے بعد برطانی وزیر اعظم اور کابینی وفد کے ارکان سے ان کی دستوری گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

مالٹا میں ہندوستانی لیڈروں کا جہاز انجن کی خرابی

کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کی رسم افتتاح

نئی دہلی - ۶ - دسمبر - لندن سے اطلاع آئی تھی کہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کی رسم افتتاح قائمقام وائسرائے سر جان کالول ادا کرینگے - اب معلوم ہوا ہے کہ قائمقام وائسرائے رسم افتتاح ادا نہ کرینگے - کیونکہ سرکاری افسران کا کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی سے کوئی تعلق

ہندوستانی قافلے کا قاہرہ میں خیر مقدم

قاہرہ۔ یکم دسمبر۔ جس وقت لارڈ ویول، پنڈت نہرو، مسٹر محمد علی جناح، مسٹر لیاقت علی خاں اور سردار بلدیو سنگھ ملوسی کے ہوائی اڈے پر اُترے تو قاہرہ کے ہندوستانیوں نے ان سب کا زبردست خیر مقدم کیا اور ان کے گلوں میں ہار پہنائے۔

شیپرڈ ہوٹل جانے سے قبل پنڈت نہرو نے مسٹر جناح کے ساتھ اخباری فوٹو گرافروں کے سامنے کھڑے ہو کر تصویر کھنچوائی۔

مسٹر جناح نے رائٹر کے نامہ نگار سے کہا کہ "میں وزیر اعظم اٹیلی کی اس یقین دہانی کے بعد لندن جا رہا ہوں کہ تمام ہندوستانی صورت حال پر گول میز کانفرنس میں غور کیا جائیگا۔"

"میں ہندوستان کے نو کروڑ مسلمانوں کی آزادی کی خاطر آخر تک لڑوں گا اور کسی ایسے دستور پر رضا مندی نہیں دوں گا جس کے ذریعہ مسلمان ہندوؤں کے غلام بن جائیں۔"

مسٹر جناح نے اس کی تردید کی کہ مسلم لیگ برطانی سامراج کو مدد پہونچا رہی ہے۔ انھوں نے کہا کیا ہم اس کے لیے تیار ہو جائیں کہ برطانی سامراج سے ہندو راج کو بدل دیں؟ اس کا جواب نفی ہے ہندوستان کے مسئلہ کا حل صرف پاکستان ہے۔"

جواہر لال کو وزیر اعظم کی یقین دہانی

نئی دہلی۔ ۳۰۔ نومبر۔ "دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کا التوا یا اُن تجاویز کو ختم کرنے کا جن کو کابینی وفد نے پیش کیا ہے۔ کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

وزیر اعظم اٹیلی نے مذکورہ بالا الفاظ جواہر لال نہرو کو اپنے ۲۷۔ نومبر کے ایک پیغام میں لکھے ہیں۔ آگے چلکر مسٹر اٹیلی نے اپنے پیغام میں کہا ہے "ہماری گفت و شنید کا مقصد یہ ہے کہ وہ ذرائع تلاش کیے جائیں جن کے ذریعہ ۹۔ دسمبر کو دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کی کامیابی ممکن ہو سکے پنڈت نہرو نے ۲۶۔ نومبر کو وائسرائے کے نام ایک پیغام روانہ کیا تھا۔ جس میں انھوں نے اُن وجوہ کی تشریح کی جس کے باعث مجوزہ لندن کانفرنس سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ ہمیں یقین ہے۔ جواہر لال نے لکھا ہے کہ اس وقت ہندوستان سے ہمارے جانے کا مطلب یہ لیا جائیگا کہ لیگ کے کہنے سے کابینی وفد کی تجاویز کو ختم کیا جا رہا ہے۔ یا اُن میں بڑی حد تک تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ جس میں ایک فریق کی حیثیت سے ہم کو بھی شامل کیا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب لیگ کی ضد کی ہمت افزائی اور تشدد کو اُکسانا ہے۔ جس کے خوفناک نتایج پیدا ہوں گے۔

جناح اٹیلی خط و کتابت

کراچی۔ ۲۔ نومبر۔ وہ پیغام۔ جو مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے پنڈت جواہر لال نہرو کو روانہ کیا تھا اسکی اشاعت کے بعد مسٹر جناح نے حسب ذیل تار روانہ کیا۔

آپ کا وہ پیغام جو آپ نے پنڈت جواہر لال نہرو کو روانہ کیا تھا وہ مجھکو ۲۹۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو ۹ بجے رات کو ملا۔ لندن کانفرنس میں شرکت کی دعوت منظور کرنے کے بعد اس پیغام سے بالکل نئی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔

ہم گفت و شنید کو صرف انھیں مسائل تک محدود کرنے کے لیے تیار نہیں جن کا آپ نے پنڈت جواہر لال نہرو کے پیغام میں ذکر کیا ہے۔ جو کچھ اس وقت ہوا ہے۔ اس سے ایک نئی صورت حال پیدا ہو گئی ہے اور جبتک پورے مسئلہ پر گفت و شنید کا موقعہ نہ ہو میرا لندن جانا بیکار ہے۔ مہربانی کر کے تار کے ذریعہ جلد از جلد مسئلہ کو صاف کیجئے۔

مسٹر جناح کو وزیر اعظم اٹیلی کی جانب سے آج ۳۰۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو حسب ذیل جواب ملا۔

"مجھے یقین ہے کہ آپ لندن ضرور آئیں گے۔ آپ کے لندن ضرور آئیں گے آپکے لندن آنے سے انکار کی بنیاد اُن تاروں کو غلط طور پر سمجھنا ہے جو میں نے پنڈت جواہر لال نہرو کے پاس بھیجے ہیں۔ ان کے اندر کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے تمام نقطہ ہائے نظر پر پوری گفتگو نہ ہو سکتی ہو۔"

مسٹر جناح نے دعوت کو منظور کرتے ہوئے حسب ذیل جوابی تار روانہ کیا۔

"میں آپ کے اس پیغام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو مجھے آج صبح ملا۔ میں نے آپ کی توضیح اور یقین دہانی کے بعد کل لندن روانہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔"

قیام امن کیلئے اخبارات کا تعاون

لکھنؤ۔ ۳۔ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔ پی کے محکمۂ اطلاعات کو صوبہ کے مختلف الخیال اخبارات کی طرف سے ایسی پیشکش کی گئی ہے کہ وہ فرقہ وارانہ امن کی بحالی کے سلسلہ میں حکومت سے تعاون کرنے کو تیار ہیں اور اس کا عملی طور پر ثبوت اس سے ملتا ہے کہ اس صوبہ کے متعدد مؤقر روزناموں نے ایسے نمبر نکالے ہیں جن کا تعلق فرقہ وارانہ امن سے ہے۔

دو مسائل

مسئلہ:۔ چار دیا سلائیاں اِس طرح ہٹائیے کہ پانچ مربعے باقی رہ جائیں

حل:۔ باہر کی طرف کی وہ دیا سلائیاں جن سے مربع نمبر ۱، ۲، ۳ اور ۴ بنتے ہیں ہٹا دیجئے اِس طرح پانچ مربعے باقی رہ جائینگے۔

اِس سوال کا جواب کوئی زیادہ مشکل نہیں تھا اور نہ ہی اِس دوسرے سوال کا حل مشکل ہے کہ اپنی بچت کو کس طرح ٹھکانے لگایا جائے۔ اپنی بچت سے نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خریدیئے

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس

اِن کی چند ایک خوبیاں یہ ہیں:۔

(۱) آپ ۵، ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، ۱۰۰۰ یا ۵۰۰۰ روپے کی مالیت کے نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خرید سکتے ہیں۔

(۲) کنبے کا ہر ایک فرد (بالغ ہو یا نابالغ) ۵۰۰۰ روپے تک کی مالیت کے سرٹیفکیٹس خرید سکتا ہے۔ البتہ دو شخص مل کر ۱۰۰۰۰ روپے کے سرٹیفکیٹس خرید سکتے ہیں۔

(۳) اِن کی میعاد ۱۲ سال ہیں۔ ۵۰ فیصدی بڑھ جاتی ہے۔ ہر وہ روپیہ جو لگایا جاتا ہے ایک روپیہ ۸ آنے بن جاتا ہے۔ یہ منافع دیگر گورنمنٹ سیکیورٹیوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔

(۴) حاصل شدہ منافع پر انکم ٹیکس معاف ہے۔

(۵) ۲ سال بعد (بلکہ ۵ روپے والے سرٹیفکیٹس ۱۸ مہینے بعد ہی) بھنائے جا سکتے ہیں۔

(۶) چھوٹی رقمیں جمع کرنے والے ایک روپیہ، ۸ آنے یا ۴ آنے والے سیونگز اسٹامپس خرید سکتے ہیں جب اسٹامپس ۵ روپے کے ہو جائیں تو آپ انہیں ایک ۵ روپے والے سرٹیفکیٹ میں تبدیل کرا سکتے ہیں۔

(۷) سرٹیفکیٹس اور اسٹامپس ڈاکخانوں، منظور شدہ سرکاری ایجنٹوں یا سیونگز بیورو سے مل سکتے ہیں۔

اپنے سیونگز گروپ میں حصہ لیجئے

فلسطین کانفرنس ملتوی ہو گئی؟

لندن۔ ۲۔ دسمبر۔ رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن میں ۱۶ دسمبر کو جو فلسطین کانفرنس دوبارہ شروع ہونیوالی تھی وہ اب وسط جنوری سے پہلے نہیں ہو گی۔

تاخیر کی وجہ یہ سمجھی جاتی ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے عرب وفود کا بروقت واپس ہونا محال ہے۔ دوسرے یہ کہ سوئٹزرلینڈ میں بیسل کے مقام پر صیہونی کانگریس کا جو افتتاح ہونیوالا ہے۔ اس سے کانفرنس کی تاریخ لڑ جاتی۔

The ...

REGD. NO.
A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمالِ پر تو حق عزمِ مستقل میں رہے

احسن سمبھلی

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ — 5/-/-
ششماہی ۲ ؍۸ — 2/8/-
سہ ماہی ۱؍۸ — 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲؍ — -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 44 NO. 50	Cawnpore. Saturday 14TH Dece. 1946	کانپور شنبہ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۶ھ	جلد ۴۴ نمبر ۵۰

ادبیات

ندرتِ خیال

از جناب منشی نذیر احمد صاحب ندرت کانپوری

وہ آئے اور بہت نزدیک آئے — ہمیں لیکن نہ اونکو دیکھ پائے

گلوں میں آگئی اک روح تازہ — بہار آتے ہی جلوے مسکرائے

ترا غم مانعِ گریہ نہیں ہے — مگر آنسو سرِ مژگاں نہ آئے

ہوئی اک کیفیت سی دل پہ طاری — قدم نزدیک منزل ڈگمگائے

دمکنا، حسن کا اوس وقت دیکھو — ستارہ صبح کا جب جھلملائے

یہ مانا، عام ہے وہ جلوہ لیکن — نگاہوں کا اوٹھانا راس آئے

معینِ شوقِ دل ہے جرأتِ عشق — بچائے اب کوئی دامن بچائے

وہی ہے صرف شایانِ محبت — جو تیرے درد کو بھی دل بنائے

جنونِ عشق میں کیں دل سے باتیں — کبھی روئے کبھی ہم مسکرائے

مداوائے ضبطِ غم وہ آرہے ہیں — کہیں رازِ محبت کھل نہ جائے

ستم ایجاد، کر ایسی جفائیں — کہ جس سے روح بھی تسکین پائے

قبولِ عالمِ بالا، مری فکر — مرے اشعار فطرت گنگنائے

نظر ہے محورِ روئے یار ندرت — چمن میں بہار آئے تو آئے

دنیائے اسلام

ایران کا سیاسی پس منظر

گذشتہ سے پیوستہ

آذربائیجان کا مسئلہ

ان صوبوں میں، جس صوبے کے بارے میں سب سے زیادہ بحث و گفتگو ہوئی ہے۔ اگرچہ وہ شاید سب سے زیادہ اہم نہیں ہے، آذربائیجان کا صوبہ ہے یہ شمال مغرب میں واقع ہے اور ترکی اور سوویٹ روس کی سرحد سے ملحق ہے۔ آذربائیجان برسہا برس سے ایران کی سلطنت کا ایک حصہ چلا آرہا ہے۔ زروشت جو ایران کے قدیم مذہب کا بانی تھا اور جس کا شمار اس ملک کے عظیم ترین فرزندوں میں کیا جاتا ہے۔ غالباً یہیں پیدا ہوا تھا، لیکن آذربائیجان کی اکثریت فارسی نہیں بولتی ان کی زبان ترکی ہے جس کا رشتہ یا تو جمہوریہ ترکی کی زبان سے ملتا ہے یا پھر اس سے زیادہ سوویٹ یونین کے ملحقہ صوبوں میں جو ترکی زبان بولی جاتی ہے اس سے ملتا ہے آذربائیجان میں ترکی زبان گیارھویں بارھویں اور تیرھویں صدی عیسوی سے بولی جاتی ہے۔ جب کہ مرکزی ایشیا کے ترکی حملہ آوروں کی پے در پے لہروں نے صوبہ کی نسلی اور لسانی ساخت میں تبدیلی پیدا کر دی تھی اور یہاں فارسی کی جگہ ترکی زبان کو رائج کر دیا تھا۔

لیکن گذشتہ زمانہ میں زبان کے اس اختلاف کے باوجود آذربائیجان کے لوگوں نے کبھی ایرانی سلطنت سے علیحدہ ہونے اور کسی دوسری سلطنت میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر نہیں کی تھی، لیکن گذشتہ پچیس سال میں جو واقعات رونما ہوئے انھوں نے حالات کو بدل دیا ہے۔ جانبدار لوگوں کی اختلافی دلائل سے صحیح طور پر یہ اندازہ لگانا تو مشکل ہے کہ یہ تبدیلی کس قدر مکمل ہو چکی ہے، لیکن اس کے باوجود انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا ذمہ وار زیادہ تر رضا شاہ کی مرکزیت پسند حکمت عملی کو قرار دیا جا سکتا ہے جس نے آذربائیجان کے لوگوں کو جبریہ طور پر ایرانی بنانے کی اور ان کی زبان کو ختم کرنے کی کوشش میں ان کے اندر پہلی مرتبہ اپنے جداگانہ وجود کا شعور پیدا کر دیا۔

اس تبدیلی میں دو اور باتوں سے بھی مدد ملی۔ ایک تو سلطنت ترکی سے اتحاد تورانی کے خیالات پھیلائے گئے اور اس میں تمام ترکی بولنے والوں کی باہمی اخوت پر زور دیا گیا جس کی وجہ سے آذربائیجان کے لوگ اپنے آپ کو ترکی بولنے والے ایرانی کی جگہ واقعی ترک سمجھنے لگے لیکن بصورت مجموعی اتحاد تورانی کا اثر آذربائیجان میں بہت کم ہوا۔ اگرچہ اسکی وجہ سے مقامی پڑھے لکھے لوگوں میں پہلی مرتبہ ترکی قومیت کا شعور پیدا ہوا۔

سوویت آذربائیجان کی دلفریب کشش

لیکن اس سے کہیں زیادہ اہم بات یہ ہوئی کہ اس کے بالکل قریب شمال میں آذربائیجان کی سوویت جمہوریت قائم کر دی گئی۔ سوویت کا یہ علاقہ اپنی آبادی، نسل اور زبان کے لحاظ سے ایران کے اسی نام کے صوبہ سے تقریباً بالکل مشابہ ہے حقیقتاً یہ اسی کا ایک حصہ تھا، لیکن اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں کوہ قاف میں زار کی سلطنت کی توسیع کی وجہ سے یہ علاقہ روس کی حکومت میں شامل کر لیا گیا۔ عین اس وقت جب کہ ایرانی آذربائیجان میں جبری طور پر ایرانی بنانے کی مہم جاری تھی، سوویت آذربائیجان کو بڑی حد تک مقامی خود مختاری اور مکمل لسانی اور تمدنی خود ارادیت کا حق ملا ہوا تھا،

ان دونوں حکومتوں کی قومی حکمت عملی میں تضاد کے علاوہ ایک اور ایسا تضاد موجود تھا، جس کی اہمیت عام آدمیوں کے نزدیک اس سے بہت زیادہ تھی، اور وہ تھا زندگی کے معیاروں کا تضاد۔ ایرانی آذربائیجان میں بدنصیب افلاس زدہ کسان، پرباسی زمینداروں اور بد دیانت اور نا اہل حکومت کے اہلکاروں کے جوئے میں بیلوں کی طرح جتے ہوئے تھے لیکن سوویت آذربائیجان میں چیزوں کی اگرچہ بہتات نہیں تھی تو بھی ان کی تقسیم زیادہ منصفانہ تھی، اور اس سے بڑھ کر یہ بات تھی کہ عام معیار میں تدریجاً ترقی برابر جاری تھی۔

جب ۱۹۴۱ء میں سوویت روس نے شمالی ایران پر قبضہ کیا تو دونوں آذربائیجان کے درمیان جو مہر بند سرحدیں تھیں وہ کھل گئیں اور ان کے باہمی تضاد سب لوگوں پر اچھی طرح روشن ہو گئے۔ یہ قیاس کرنا خلاف حقیقت نہ ہوگا کہ سوویت حکمرانوں کی طرف سے اس تضاد کو چھپانے یا کم کر کے دکھلانے کی کوشش نہیں کی گئی، اس کا نتیجہ لامحالہ یہ نکلا کہ ایرانی آذربائیجان میں بے چینی کی ایک لہر دوڑ گئی جس میں ان مایوسیوں کی وجہ سے اور اضافہ ہوا جو آمریت کے خاتمہ کے بعد ایران میں ناکارہ اور بے بس حکومتوں کے بنائے جانے سے پیدا ہوئیں۔

آذربائیجان کے لوگ دراصل کیا چاہتے ہیں۔ اس کا موجودہ حالات میں یقین کے ساتھ بتلانا مشکل ہے۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ وہ اپنے معاشی اور سماجی حالات میں بہتری کے خواہشمند ہیں، اور یہ چیز ملک کے طول و عرض میں آبادی کی ایک بڑی اکثریت چاہتی ہے۔ غالباً وہ ایک حد تک انتظام سلطنت میں بھی مقامی خود مختاری کے خواہشمند ہیں۔ لیکن یہ بات کہ وہ ایران سے علیحدگی چاہتے ہیں کچھ مشتبہ سی معلوم ہوتی ہے۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہی سے ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۱۴- دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۵۰

ڈاکٹر سنہا کا ایڈریس

کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے تاریخی اجلاس میں ڈاکٹر سچدانند سنہا نے جو افتتاحیہ ایڈریس پڑھا وہ دنیا کے آزاد ملکوں کی آئین سازی کی ایک قیمتی اور سبق آموز ہسٹری پیش کرتا ہے۔ قدرتی طور پر ایڈریس سیاسیات سے لبریز ہے مگر یہ سیاسیات عالمانہ ہے اور جماعتی نظریہ سے بری ہے۔ اگرچہ اس میں جماعتی نظریوں کا ذکر موجود ہے۔ ڈاکٹر سنہا نے سوئٹزرلینڈ امریکہ۔ فرانس اور برطانیہ کے آزاد آئین کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کس طرح وجود میں آئے۔ ہر ملک میں آزادی کا آئین ایک قسم کی کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی یعنی قومی پنچایت کے ذریعہ ہی بنایا جاتا ہے۔ خواہ اس پنچایت کا نام کچھ بھی ہو۔ اس معنی میں ہندوستان کچھ نرالے راستے پر نہیں جا رہا ہے۔ نرالی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر سنہا نے جن ملکوں کا حوالہ دیا ہے۔ ان میں سے بیشتر آزادی کا آئین بنانے سے پہلے اپنی آزادی حاصل کر چکے تھے۔ ہندوستان اس عجیب وغریب پوزیشن میں ہے کہ وہ ہر ایک طرح سے محکومی کی حالت میں آزادی کا آئین مرتب کر رہا ہے اور نئے آئین کی رو سے وہ صحیح معنوں میں آزاد ہوگا۔ جو موجودہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی برطانی حکومت کے فیصلہ سے بنی ہے۔ اس لحاظ سے نیز دیگر حقیقتوں کی وجہ سے وہ مکمل خود مختار جماعت کی حیثیت نہیں رکھتی۔ لیکن آزادی کا آئین مرتب کرنے کے لئے اسے یقیناً آزاد جماعت کی حیثیت سے اور باہری مداخلت کے بغیر اپنا کام کرنا ہوگا۔ انسانی زندگی خالص منطق کے سہارے نہیں چلا کرتی ہے۔ یہی بات ہماری قومی زندگی پر بھی عائد ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے آزاد مستقبل کے تعمیر کے سلسلہ میں جو غیر منطقی باتیں نظر آتی ہیں انھیں ضرورت سے زیادہ اہمیت نہیں دینا چاہیئے جو چیز سب سے مقدم اور بنیادی اہمیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا اجلاس ۹- دسمبر سے شروع ہوگیا۔ یہ اسمبلی ہندوستان کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہے اور اس کے ذمہ جو کام ہے وہ صاف صاف یہ ہے کہ مکمل آزادی کی بنیاد پر ہندوستان کا نیا آئین مرتب کرے۔ یہ اسمبلی جو آئین مرتب کرے گی برطانیہ کو وہ تسلیم کرنا ہوگا۔ کیونکہ تسلیم نہ کرنے کے یہ معنی ہوں گے کہ برطانیہ ہندوستان کی آزاد قومی پنچایت کے فیصلہ کی تحقیر کرے گا۔ اس قسم کی تحقیر تمام ملک کے لئے ایک چیلنج ہوگی۔ جس کا نتیجہ بڑے پیمانہ پر تصادم یعنی بین الاقوامی نوعیت کے ہنگامہ سے کم نہ ہوگا۔ ایک معنی میں پنڈت جواہر لال نہرو نے درست ہی کہا ہے اور کانگریس کا یہی نظریہ ہے کہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے مرتب کردہ آئین پر کسی کی منظوری یا نامنظوری کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ جو اسمبلی نیا آئین مرتب کر رہی ہے وہ اسے نافذ بھی کرے گی۔ اول سے آخر تک اس کام میں کسی خارجی طاقت کے دخل کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

۱۶ مئی کی دستاویز میں ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ کی شرط رکھی گئی ہے۔ اس سے یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ معاہدہ دونوں فریقوں کی رضامندی سے ہی ہو سکتا ہے۔ بلاشبہ معاہدہ تو باہمی رضامندی سے ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن کسی بنا پر بھی برطانیہ کو یہ حق واختیار نہیں کہ ہندوستان کی کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا مرتب کیا آئین تسلیم کرنے سے انکار کرے یا اس کے نفاذ میں رخنہ انداز ہو۔ ڈاکٹر سنہا نے اپنے ایڈریس میں کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا ذکر کرتے ہوئے جہاں یہ بتایا کہ یہ تجویز سب سے پہلے سوراج پارٹی نے کی۔ پھر کانگریس سنہ ۱۹۴۳ء میں اسے باقاعدہ شکل دی وہاں یہ بھی بتایا کہ مہاتما گاندھی نے اس سے بہت پہلے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا نام لئے بغیر اس کے متعلق اپنا تخیل پیش کر دیا تھا۔ جو آج بھی صحیح ہے۔ مہاتما جی نے فرمایا تھا۔

"سوراج برطانی پارلیمنٹ کی طرف سے مفت تحفہ کے طور پر نہ ملیگا۔ یہ ہندوستان کی خود ارادیت کے مکمل اظہار کا اعلان ہوگا۔ یہ اعلان پارلیمنٹ کے ایکٹ کی شکل میں کیا جائیگا۔ مگر ہندوستان کے لوگوں کو علانیہ مرضی پر برطانی پارلیمنٹ منظوری کی جو مہر ثبت کرے گی وہ محض رسمی کارروائی ہوگی۔ منظوری معاہدہ کی شکل میں ہوگی۔ جس میں برطانیہ ایک فریق ہوگا۔ جب معاہدہ ہوگا تو ہندوستان کے لوگوں کی مرضی پر جو کہ ان کے آزادانہ طریق پر منتخب نمائندوں کی معرفت ظاہر کی جائیگی۔ برطانی پارلیمنٹ اپنی منظوری کی مہر لگائے گی"

چوتھائی صدی کے بعد ہندوستان میں سوراج جلیبہ اسی ڈھنگ سے اپنا کام شروع کیا ہے۔ اور برطانیہ کا جو کچھ پارٹ باقی ہے وہ محض رسمی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمیں موجودہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے کام کو اس بنیادی نظریہ سے دیکھنا چاہیئے۔

لیکن کوئی شخص بھی وثوق سے یہ پیشینگوئی نہیں کر سکتا کہ جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں وہ ہمیں ٹھیک آزادی کی منزل تک پہنچا دینگے مسلم لیگ کا نظریہ اور رویہ راستہ میں حائل ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں امید ہے کہ ڈاکٹر سنہا کی اس نصیحت کو ملحوظ رکھا جائیگا کہ ہندوستان جیسے بڑے ملک کا نیا آئین رواداری مفاہمت الفاف اور فراخدلی کے بلند اخلاقی اصولوں کا لحاظ رکھکر ہی بنایا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر سنہا کے لفظوں میں کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے قومی نمائندوں کے سامنے ملک کے مستقبل کے متعلق شاندار امکانات ہیں یہ پورے ہو سکیں گے یا نہیں۔ یہ جداگانہ سوال ہے۔ بہر صورت ۱۶۔ مئی کا برطانی فیصلہ بقول ڈاکٹر سنہا قابل عمل تھا۔ چنانچہ کانگریس جیسی قومی جماعت کو یہ زیبا دیتا ہے کہ وہ اس فیصلہ کا پورا امتحان کر رہی ہے۔ یہ ہر اعتبار سے بہت موزوں بات تھی کہ کانگریس کے صدر آچاریہ کرپلانی کے چند لفظوں کے ساتھ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے تاریخی اجلاس کا افتتاح ہوا۔ ہمیں امید کرنا چاہیئے کہ ان کی صدارت کے عہد میں ہندوستان کی آزادی کا وہ خواب پورا ہوگا۔ جو کانگریس ساٹھ سال سے دیکھ رہی ہے۔ یہ نصیحت کرتے ہوئے کہ ہمیں دور بینی سے کام لینا چاہیئے ڈاکٹر سنہا نے بائبل کے ایک مقولہ کا حوالہ دیا:-

" جہاں دور بینی سے کام نہیں لیا جاتا وہاں لوگ فنا ہو جاتے ہیں "

یہ نصیحت صرف ان کے لئے نہیں جو کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں شریک ہیں۔ بلکہ ان کے لیے بھی ہے جو اس کے باہر ہیں اور باہر ہی نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے کام میں روکاوٹیں بھی ڈال رہے ہیں۔

دار العوام میں مباحثہ

لندن - ۱۲- دسمبر- آج دار العوام میں ہندوستان پر مباحثہ شروع کرتے ہوئے سر اسٹیفورڈ کرپس نے کہا کہ باوجود خوف اور شبہات کے ہمیں امید ہے کہ کانگریس اور لیگ پہلو بہ پہلو دستور ساز اسمبلی اور سکشن میں نظر آئیں گی۔

انھوں نے کہا کہ ہمیں ہمیشہ سے زیادہ اس وقت اس بات کا یقین ہے کہ بغیر اس اشتراک عمل کے کوئی قابل اطمینان دستور نہ بن سکے گا۔

سر اسٹیفورڈ کرپس نے پرزور الفاظ میں اپیل کی کہ ان چند مہینوں میں ہندوستان کے اندر جو تشدد آمیز پروپیگنڈہ کیا گیا ہے جسکے نتیجہ میں فسادات رونما ہوئے ہیں انھیں یک لخت روک دینا چاہیئے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کی تقریر کے بعد مسٹر چرچل مخالف پارٹی کے لیڈر نے تقریر کی انھوں نے کہا کہ وہ لیبر حکومت کی ذمہ داری میں بالکل شریک ہونا نہیں چاہتے انھوں نے لیبر حکومت پر یہ الزام لگایا کہ اس نے کانگریس کو عارضی حکومت میں مدعو کرکے ہندوستان میں وہ فساد برپا کیا جسکی نظیر سنہ ۱۸۵۷ء کے بعد سے ہندوستان کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

دستور ساز اسمبلی کا کام

نئی دہلی - ۱۲- دسمبر- آج دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے اغراض ومقاصد کے اعلان والی قرارداد پیش کرتے ہوئے ایک پرجوش تقریر کی۔ انھوں نے کہا کہ میں لندن کانفرنس سے کوئی نیا پیغام نہیں لایا ہوں۔ برطانیہ کے حالیہ بیان سے ہماری دشواریوں میں سوائے اضافہ کے اور کوئی آسانی پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ ہم ان لوگوں کی مدد سے جو اس وقت موجود ہیں اور ان لوگوں کے اشتراک سے جو آنے والے ہیں اپنے مقصد میں فرد کامیاب ہوں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ ہم دشواریوں کے مقابلہ

آئینہ کانپور

کبیر ڈے

۸- دسمبر کو ہندوستانی برادری نے کبیر ڈے کے سلسلہ میں کرائسٹ چرچ کالج ہال میں ۲ بجے دن کو راجہ مہندر پرتاب سنگھ کی صدارت میں ایک جلسہ کیا جسمیں کرنیل پریم کمار سہگل- کرم ویر سندر لال- مولانا حسرت موہانی- آنریبل حافظ محمد ابراہیم اور راجہ مہندر پرتاب سنگھ نے نہایت زبردست تقریریں کرتے ہوئے- فرقہ وارانہ فساد کی پرزور مذمت کی اور اتحاد ورواداری بھائی چارہ کی زبردست اپیل کی۔ راجہ صاحب ایک بڑے پبلک جلسہ کو نان پارٹی پلیٹ فارم کہہ کر خطاب کر کے مخاطب کر رہے تھے۔ یہ موقع ہندوستانی برادری نے کبیر ڈے منا کر پیدا کر دیا۔ جو ایک بہت بڑی خدمت ہے۔ برادری نے ۵ بجے شام کو مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹو افیسر میونسپل بورڈ کے بنگلہ پر ایک نہایت شاندار ایٹ ہوم دیا- جس میں تین سو معزز مہمانوں نے شرکت فرمائی۔

مسٹر آر- منوہر لال وائی- ایم- سی- اے- صدر ہندوستانی برادری نے اپنی خیر مقدمی تقریر میں فرمایا کہ:-

میں ہندوستانی برادری اور کانپوری کے لوگوں کے طرف سے جناب راجہ مہندر پرتاب سنگھ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے ہندوستانی برادری کی صدارت قبول کرکے ہماری عزت افزائی فرمائی ہے۔

راجہ صاحب کی ملکی اور قومی خدمات سے آپ سب حضرات بخوبی واقف ہیں۔ آپ نے تقریباً ۳۲ سال تک ہندوستان سے باہر رہ کر جسقدر شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے لیے سارا ہندوستان آپ کا احسانمند ہے۔

اس کے بعد مسٹر ہری پورنا نند ورما نائب صدر ہندوستانی برادری نے راجہ مہندر پرتاب سنگھ آنریبل حافظ محمد ابراہیم وزیر یو- پی اور کرم ویر سندر لال کی تشریف آوری پر آپ کا شکریہ ادا کیا- اور برادری کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔

ڈاکٹر ایس- ان سکسینہ جنرل سکریٹری ہندوستانی برادری نے کہا کہ:-

ہندوستانی برادری کی تاریخ میں آج کے دن کی خاص اہمیت کہ آپ جیسے بزرگ اور ملک کے سچے ہمدرد ول نے تشریف لاکر نہ صرف برادری بلکہ تمام اہل شہر کی عزت بڑھائی ہے۔

آپ نے کہا کہ ہندوستانی برادری کی بنیاد شہید ملک وقوم آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی- خواجہ عبد السلام مسٹر نولکشہ رہبرتیا- اور مسٹر مرتضیٰ حسین عابدی- جیسے محب وطن حضرات نے سنہ ۱۹۲۵ء میں قایم کی تھی- آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی نے سنہ ۱۹۳۱ء کے بلوہ میں اپنی جان خطرہ میں ڈالکر برادری کے اصولوں پورا کرتے ہوئے اپنی جان عزیز بھی نذر کر دی- اور اس طرح انھوں نے ہندوستانی برادری کو غیر فانی بنا دیا۔

سنہ ۱۹۳۷ء میں برادری میں پنڈت بال کرشن شرما اور آنجہانی پنڈت متھرا پرشاد باجپئی کی شرکت سے نئی جان پڑ گئی اور باجپئی جی نے بڑی سرگرمی کے ساتھ برادری کے کام کو چلایا۔

پہلی اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء سے مسٹر آر- منوہر لال وائی- ایم- سی- اے- بحیثیت صدر برادری کی رہنمائی کر رہے ہیں اور نائب صدر مسٹر ہری پورنا نند ورما برادری کے کاموں میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔

برادری کے مقاصد حسب ذیل ہیں:-

(۱) مختلف مذاہب کے لوگوں کو بات چیت- تقریر- اور مختلف کھیل کود کے ذریعہ ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کرنا۔

(۲) برادری کو کٹر مذہبی اور سیاسی گندگیوں سے بچا کر چلانا۔

(۳) برادری کسی کے مذہبی یا سیاسی جذبات کو کسی قسم کا صدمہ پہنچانا نہیں چاہتی۔

(۴) برادری ہر ممکن کوشش کرے گی کہ وہ فرقہ وارانہ سیاست سے دور رہے۔

برادری تقریروں- تحریروں اور اخبارات کے ذریعہ اپنے فرائض انجام دیتی رہی ہے۔

کچھ دنوں سے قومی اور مذہبی اتحاد بڑھانے کے لیے سینما سلائڈ بھی بنوائے گئے ہیں جو سینماؤں میں چل رہے ہیں- اس کام میں کانپور کے سینماؤں کے مینجروں نے ہماری مدد کی ہے۔ جس کے لئے ہم ان کے شکرگذار ہیں- برادری کا مقولہ ہے کہ:-

(۱) ہم پہلے ہندوستانی ہیں اور بعد کو کچھ اور۔
(۲) انسانیت ہی ہمارے انسان ہونے کی دلیل ہے۔
(۳) اتحاد سے ہم طاقتور ہیں۔
(۴) تقسیم ہمکو کمزور کر دے گی۔

برادری کا ممبر صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جو کہ برادری کے اغراض ومقاصد سے پوری طرح متفق ہو اور کسی فرقہ وارانہ جماعت کا ممبر نہ ہو۔ یہ ایک ایسی شرط ہے کہ ہمارے ممبروں کی تعداد بہت کم ہے۔ لیکن ہمکو فخر ہے کہ ہمارا ہر ایک ممبر برادری کے اصولوں کا سختی سے پابند ہے۔

چونکہ ہماری مالی حالت اچھی نہیں ہے۔ اسلیے برادری جو کچھ کرنا چاہتی ہے وہ پوری طرح نہیں کر سکتی۔

مہاتما کبیر صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ ساری دنیا کی بزرگ ہستیوں میں ایک خاص جگہہ رکھتے ہیں اور انھوں نے یونیورسل بھائی چارہ اور آپسی میل جول کے بڑھانے میں اپنی ساری زندگی ختم کر دی۔

ان ہی خوبیوں کی بدولت ہماری ہندوستانی برادری آج ان کی یادگار منا رہی ہے۔ تاکہ ہم سب ان کے اعلیٰ اصولوں کو سمجھیں اور اسی پر چلنے کی کوشش کریں۔

کرنیل سہگل نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ اس نئی دنیا میں ہمیں زندہ رہنا ہے یا فنا ہو جانا ہے۔ نئے ہندوستان کی جو شکل بھی ہو بہرحال ہمیں ایک ساتھ رہنا ہے۔ ہماری خود غرضی تیسری طاقت کی امداد اور ہمارے افتراق کا باعث ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہندو مسلم اور سکھوں نے محبت اور یکجہتی سے چار برس آزاد ہند گورنمنٹ میں گذارے اور جب وہ لوگ لال قلعہ دہلی میں لائے گئے تو گورنمنٹ نے ان کے اتحاد کو ملیا میٹ کرنا چاہا۔ آپ نے کہا کہ ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہیئے کہ اب فرقہ وارانہ جھگڑوں کی بحث کا وقت نہیں رہا۔ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ "ہم پہلے ہندوستانی ہیں اور بعد کو کچھ اور ہیں"

کرم ویر سندر لال نے ایک پرخلوص اور پردرد تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:- (باقی صفحہ ۵ کالم ۳ پر ملاحظہ کیجئے)

ہندوستان کے حالات پر تبصرہ

کابینی اسکیم کی ناکامی کی کوئی وجہ نہیں

دارالعوام میں سر اسٹیفرڈ کرپس کا بیان،

آج دارالعوام میں سر اسٹیفرڈ کرپس کی تقریر کے ساتھ بحث شروع ہوئی۔ ایوان پورا بھرا ہوا تھا۔ کچھ ہندوستانی خواتین اپنے مخصوص ہندوستانی لباس میں سامنے بیٹھی ہوئی تھیں۔ صدر آل انڈیا مسلم لیگ مسٹر جناح بھی ایوان میں موجود تھے۔

سر اسٹیفرڈ کرپس نے یہ تحریک وزیر اعظم اٹیلی، سر اسٹیفرڈ کرپس، مسٹر اے۔ وی الگزنڈر اور مسٹر آرتھر ہنڈرسن کے نام سے پیش کی۔ تحریک کے الفاظ یہ تھے:۔

یہ ایوان ہندوستان کے متعلق وزیر اعظم اٹیلی کے ۶ر دسمبر والے بیان کے پیش نظر یہ اُمید کرتا ہے کہ اس بیان سے ہندوستان کی جماعتی دشواریوں کا کوئی حل نکل آئے گا۔

سر اسٹیفرڈ کرپس نے کہا کہ برطانیہ کا تعلق ہندوستان سے تقریباً ڈیڑھ صدی سے رہا ہے۔ ہم نے اس کی قسمت کے بنانے اور اس کی ترقی میں کافی حصہ لیا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے فرائض کامیابی سے انجام دیئے یا ناکامیابی سے۔ لیکن بہر حال ہم نے اسے منزل پر پہونچا دیا کہ وہ بالکل ہماری طرح اہم مسائل سے دو چار ہے اور یہ مسائل اُسی تاریخی ترقی کے نتائج کے بعلو ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ان مسائل کا حل کوئی زیادہ آسان نہیں وہ لوگ جو ہندوستان کے ماضی کے بنانے میں شریک رہے ہیں انھیں اس کے موجودہ مسائل کے حل کی بھی ذمہ داری بھی لینا چاہیئے، اور اسی لیے ہم اس کے حل کے لئے بھی کوشاں ہیں۔

آپ نے کہا کہ "اب وہ وقت آ گیا ہے جب برطانیہ ہندوستان کو سب اختیارات سونپ دینا چاہتا ہے، دشواری یہ ہے کہ اس مقصد کو کس طرح پورا کیا جائے

اس بارے میں دو نظریے ہیں اور دونوں جمہوری نقطۂ نظر سے ٹھیک ہیں لیکن یہ ایک دشوار کام تھا، کہ ان دونوں کو ایک ڈھرے پر لایا جائے ان نظریوں میں ایک یہ تھا کہ اکثریت کو یہ حق حاصل ہو تاکہ اپنی مرضی کے مطابق اپنے مستقبل کے متعلق اقلیت کے حق تنسیخ اور پابندی کے بغیر فیصلہ کر سکتی۔

دوسرا نظریہ یہ تھا کہ اقلیت کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ بغیر اکثریت سے اثر انداز ہوئے اپنے مستقبل کے متعلق پوری آزادی سے فیصلہ کر سکے۔

لیکن وہ طریقہ جس کو اختیار کر کے کچھ نہ کچھ دونوں نظریوں کو پورا کیا جاسکے وہ صرف رواداری کا نتیجہ ہے بغیر اس کے کوئی حل ناممکن ہے۔

انھوں نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے بڑی دقت ہندوستان کی دو بڑی جماعتوں کا اختلاف ہے۔ ان دونوں نے وہ رواداری جو مل کر جمہوری طور پر کام چلانے کے لیے ضروری ہے نہیں ظاہر کی، چونکہ اختیارات کی منتقلی کا وقت آ گیا ہے۔ اس کی وجہ سے اختلافات میں اور زیادہ شدت پیدا ہو گئی ہے اس اختلافات کو یہ دونوں جماعتیں دور کر سکتی ہیں لیکن ہمیں اس وقت اختلاف کی تاریخ پر بحث نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان اختلافات پر قابو حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

جب سر اسٹیفرڈ کرپس نے عارضی حکومت کی تشکیل کے مشکل میں وائسرائے لارڈ ویول کی ان تھک کوششوں کے لئے ان کو خراج تحسین ادا کیا تو اس کا زور شور سے خیر مقدم کیا گیا۔

ان واقعات کو دہراتے ہوئے جن کے نتیجہ میں عارضی حکومت کی تشکیل ہوئی سر اسٹیفرڈ کرپس نے کہا "آج یہ حکومت اطمینان بخش طریقہ پر کام کر رہی ہے اور مجھے یہ کہنے میں مسرت ہو رہی ہے کہ خود حکومت کے اندر کوئی بڑی دشواریاں نہیں پیش آئی ہیں۔ بدقسمتی سے دونوں فریقوں کے حامی ملک میں جو تقریریں کرتے ہیں ان سے حالات کے سنبھالنے میں کچھ مدد نہیں ملتی جیسا کہ حزب مخالف کو علم ہے کہ اگر مخلوط حکومت کے پارٹیوں کے حامی ملک میں ایک دوسرے کے خلاف سرگرمی سے زہر اُگل رہے ہیں تو مخلوط حکومت کے اندر اتحاد قائم رکھنا اگر محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

بلوے

سر اسٹیفرڈ کرپس نے کہا کہ کئی صوبوں میں بڑے پیمانہ پر تشدد ہونے سے حالات بہت زیادہ بگڑ گئے ہیں۔ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ دونوں طرف کے لیڈروں نے ان ہنگاموں کی مذمت کی ہے اور ان علاقوں کا دورہ کر کے اور دوسرے طریقوں سے اپنے پیرکاروں پر اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ اپنا غصہ کم کریں اور صلح جوئی سے کام لیں۔

بلوؤں کا حوالہ دیتے ہوئے۔ سر اسٹیفرڈ کرپس نے کہا کہ "ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی اتنی بڑی تعداد اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ فرقہ وارانہ جذبات کس قدر بھڑک اُٹھے ہیں اور حالانکہ اس کا ہر شخص کو غم ہوگا، جسے ہندوستان کا مفاد عزیز ہے۔ پھر بھی یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔ اس سے کوئی بات حل نہیں ہوتی بلکہ اس سے تصفیہ میں اور دشواری ہوتی ہے لیکن یہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہم میں سے کوئی نظر انداز نہیں کر سکتا،

سر اسٹیفرڈ کرپس نے یاد دلایا کہ مسلم لیگ کے ۱۶ اگست کو ڈائرکٹ ایکشن ڈے منانے پر کلکتہ میں فساد ہو گیا۔ یہ فساد اتنا زبردست تھا کہ ساری دنیا کانپ اُٹھی، اس میں چار ہزار اشخاص ہلاک اور دس ہزار زخمی ہوئے۔ اس کے بعد مشرقی بنگال کی باری آئی، اور مسلمان غنڈوں نے اس علاقے میں تہلکہ مچا دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پچاس ہزار آدمی بھاگ نکلے اور کوئی دو سو ہلاک ہوئے، ساتھ ساتھ اغوا عصمت دری اور جبریہ تبدیلی مذہب کا دور دورہ بھی رہا جس سے ایسی افواہیں پھیل گئیں جن میں ان مذموم حرکات کو کہیں بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا تھا۔

بہار میں اس سے بھی شدید تشدد اور خونریزی کا دور دورہ ہو گیا کہ آندھی یو۔پی تک پھیل گئی، بہار کے ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد صحیح بتانا ناممکن۔ یہ تقریباً سب کے سب مسلمان تھے، اور ان میں بہت سی عورتیں اور بچے بھی تھے، صرف مقتولین کی تعداد پانچ ہزار بتانا غالباً مبالغہ نہ ہوگا تخمینہ ہے کہ یو۔پی میں یکم ستمبر کے بعد سے بلوؤں میں ۵۴۴ آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔

لیڈروں کی آمد

ہندوستانی لیڈروں کے لندن آنے کا حوالہ دیتے ہوئے سر اسٹیفرڈ کرپس نے کہا کہ اُمید کی گئی تھی کہ اس آخر وقت میں بھی شاید کوئی تصفیہ ہو جائے۔

ان ملاقاتوں میں دونوں طرف کے لیڈروں نے بتایا کہ وہ دستور ساز اسمبلی میں صدق دل سے تعاون کے آرزومند ہیں اور یہ کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ آپس کا سمجھوتہ ضروری ہے۔

سر اسٹیفرڈ کرپس نے کہا کہ کابینی وفد کا مقصد کوئی ایسا طریقہ تلاش کرنا تھا جس سے ایک طرف کانگریس کے مضبوط فیڈریشن کی خواہش اور دوسری طرف مسلم لیگ کی خود مختاری کی خواہش میں توازن قائم ہو جائے۔ یہ بیچ کا راستہ محدود مرکز میں پایا جاتا ہے جس کا دستور ایک دستور ساز اسمبلی بنائے جس میں ایک طرف آبادی کی بنیاد پر کانگریس کی اکثریت ہوگی اور دوسری طرف بی اور سی کا دستور بنایا جائے گا اور اگر طے پایا تو صوبوں کے دونوں گروہوں کا دستور بنایا جا سکے گا۔ اس طرح ہر پارٹی کو وہاں اکثریت حاصل ہو گی۔ جہاں اس کی سب سے زیادہ خواہش ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی شرط رکھ دی گئی ہے کہ صوبہ اپنی مرضی کے خلاف گروہ میں نہیں شامل کیا جا سکتا،

سر اسٹیفرڈ کرپس نے آگے چل کر کہا کہ یہ اختلاف کہ سکشنوں میں فیصلہ کس طرح ہو اسی وقت پیدا ہو چکا تھا جب کابینی وفد ہندوستان میں تھا۔ سوال یہ تھا کہ کیا ایک صوبہ کو اپنے ووٹ سے گروہ سے الگ ہونے اور صوبہ کا دستور خود بنانے کا اختیار ہے یا یہ کہ ان دونوں معاملات سکشن کی اکثریت محض سے طے ہوں گے۔

کابینی وفد ملک معظم کی حکومت اور ان کے قانونی مشیروں کی رائے میں موخر الذکر نقطہ نظر صاف طور پر درست تھا اور مسلم لیگ اسی نقطۂ نظر کی حامی تھی۔

سر اسٹیفرڈ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا اس کے برخلاف کانگریس کا نظریہ بالکل دوسرا تھا، کانگریس نے کہہ دیا تھا کہ تو ضیح کے اس مسئلہ کو ہم وفاقی عدالت کے سپرد کرنے اور اسکا فیصلہ ماننے پر تیار ہیں۔ لیکن مسلم لیگ اس مسئلہ کو بنیادی سمجھتی تھی اس لئے وہ یہ خطرہ مول لینے کو تیار نہ تھی، یہی جھگڑا اب بھی باقی ہے۔

سر اسٹیفرڈ کرپس نے کہا کہ حکومت اس اعلان کے مطلب کے متعلق پورا اطمینان کر چکی ہو اور حکومت نے یہ کہہ دیا ہے کہ اگر دستور ساز اسمبلی اس مسئلہ کو وفاقی عدالت کے سپرد کرنا چاہے تو اسے یہ کام بہت جلد کرنا ہے تاکہ وہ تمام شبہات ختم ہو جائیں جو ان کے دماغ میں ہیں۔

لیکن حکومت کو بیان کے آخری پیراگراف کی دفعہ کے امکان بھی غور کرنا تھا۔ یہ ایک کھلا ہوا بیان تھا یعنی یہ کہ اگر مسلم لیگ دستور ساز اسمبلی میں شرکت کرنے پر آمادہ نہ کی جا سکی تو ملک کے وہ حصہ جہاں ان کی اکثریت ہے وہ دستور ساز اسمبلی کے بنائے ہوئے دستور کے پابند نہ ہوں گے۔ کانگریس نے اس حالت کا ہمیشہ احساس کیا ہے اور کئی مرتبہ یہ دہرا چکی ہے کہ جو علاقہ رضامند نہیں ہوگا ان پر یہ دستور عاید نہیں کیا جائے گا۔

بیان جاری رکھتے ہوئے سر اسٹیفرڈ کرپس نے کہا۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ ایوان یہ خیال کرے کہ ان حالات میں بہتری کی کوئی اُمید نہیں ہے"۔

"ہم سمجھتے ہیں کہ مسٹر جناح اس بات کے لئے تیار ہیں کہ اپنی کونسل کا اجلاس طلب کریں تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آیا وہ ۶ر دسمبر کے اعلان کی بنیاد پر دستور ساز اسمبلی میں شرکت کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ ہمیں امید ہے کہ دستور ساز اسمبلی اپنے آپ کو کسی ایسے ناقابل تنسیخ فیصلہ کا جس سے کچھ دن بعد مسلم لیگ کے لئے شرکت کرنا مشکل ہو جائے پابند کر کے اپنا تدبر اور مسلم لیگ کی شرکت کی خواہش کا اظہار کریگی"۔

"اس لئے فی الحال میں اس معاملہ پر اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا، غالباً یہ کچھ بدقسمتی ہے کہ اس نازک موقع پر ہمیں اس ایوان میں بحث کے لئے مائل کیا گیا ہے"۔

مسٹر چرچل:۔ کیا ہم اس وقت کچھ نقصان پہونچا رہے ہیں؟

سر اسٹیفرڈ:۔ "میں اس کی امید نہیں کرتا ہمیں اب بھی اُمید ہے کہ باہمی اندیشوں اور شبہات کی موجودگی کے باوجود دونوں جماعتیں اپنے آپ کو دستور ساز اسمبلی اور گروہوں میں پہلو بہ پہلو پا سکتی ہیں۔ اس لئے کہ اس بات کا اس وقت ہمیں انتہائی زیادہ یقین ہے جتنا کہ کسی دوسرے وقت ہو سکتا تھا کہ صرف ایسے اشتراک عمل ہی سے ہندوستان کے لئے ایک اطمینان بخش نیا دستور بنایا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد سر اسٹیفرڈ نے ایوان کو ریاستوں اور اقلیتوں کے متعلق بتایا۔

ہندوستانی ریاستیں

جہاں تک ہندوستانی ریاستوں کا تعلق ہے وزارتی مشن نے تبدیلی کے اس دور میں ریاستوں اور تاج کے تعلقات کے بارے میں دو اصول رکھے تھے اول یہ کہ عارضی حکومت کے اس تبدیلی کے دوران اقتدار اعلیٰ برطانی تاج ہی کا رہے گا۔ برطانی حکومت کسی حالت میں بھی اس اقتدار اعلیٰ کو برطانی ہندوستان کی دوسری حکومت کو نہ سونپ سکتی تھی اور نہ سونپے گی۔

دوم یہ کہ جب برطانی ہندوستان میں طاقت کی یہ تبدیلی عمل میں آئے گی اس وقت بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ منطقی نتیجہ کے طور پر اور ہندوستانی ریاستوں کی طرف سے اس خواہش کے اظہار کو مدنظر رکھتے ہوئے ہز مجسٹی کی حکومت اپنے اقتدار اعلیٰ کے اختیارات سے دست بردار ہو جائے گی۔

سر اسٹیفرڈ نے کہا کہ یہ حوالہ اسی بیان کا ہے جو وزارتی مشن نے ہندوستان میں ریاستوں کو دیا تھا۔

آگے چل کر انہوں نے کہا "اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاستوں کے حقوق جو اُن کے واسطے سے تاج کو پہونچے ہیں ختم ہو جائیں گے اور یہ کہ اقتدار اعلیٰ کے وہ اختیارات جو ریاستوں سے حاصل ہوئے ہیں۔ پھر ریاستوں کو واپس کر دیے جائیں گے۔

دستور ساز اسمبلی میں ریاستوں کی شرکت کے لیے بھی تجاویز پیش کی گئی تھیں۔ اور ریاستوں کی نمائندہ ایک ایسی گفت و شنید کرنے والی کمیٹی کی تجویز پیش کی گئی تھی جو ضروری امور پر برطانی ہند کی دونوں اہم جماعتوں کے نمائندوں سے گفت و شنید کر کے طے کر سکتی تھی۔

ایوان شہزادگان کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے ان تجاویز کا ۱۹ر جون کی ایک پریس کانفرنس میں خیر مقدم کیا اور اب ایک گفت و شنید کرنے والی کمیٹی بن گئی ہے، اس اعلان میں اُنھوں نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ مشن کی تجاویز میں آزاد ہندوستان مل جانے کا بھی موقع دیا گیا ہے اور مستقبل کی گفت و شنید کے لئے ایک قابل قبول بنیاد بھی موجود ہے۔

فطری طور پر ہندوستانی ریاستیں اس بات کے لئے بہت پریشان ہیں کہ دستور ساز اسمبلی میں سب سے بڑی جماعتیں شریک ہوں کیونکہ وہ یہ نہیں چاہتے کہ انھیں ایک ہی جماعت سے معاملہ کرنا پڑے۔ درحقیقت اُن کا اشتراک عمل ایک حد تک اس بات پر منحصر ہے کہ دستور ساز اسمبلی میں مسلم لیگ کی شرکت کے بارے میں کیا فیصلہ ہوتا ہے۔

اقلیتوں کا مسئلہ

اقلیتوں کا ذکر کرتے ہوئے سر اسٹیفرڈ نے کہا کہ اس سال وزارتی مشن کی تجاویز میں اقلیتوں کی شرائط کو مختلف طور پر بیان کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان کے تحفظ کے لئے اطمینان بخش انتظام دستور ہی میں ہونا چاہیئے جو ہمارے خیال سے زیادہ موثر طریقہ ہے۔ اور درحقیقت ڈاکٹر امبیدکر کے اس مطالبہ سے بھی پوری مطابقت کرتا ہے جو انہوں نے ۱۹۴۶ء میں وائسرائے سے کئے تھے جس میں اُنھوں نے معاہدے کی بے اثری پر زور دیا تھا، اور کہا تھا کہ خود دستور میں حفاظت کا موثر انتظام کر دیا جائے۔

دوسری دلچسپ بات وہ انتظامات تھے جو وزارتی مشن نے دستور میں اقلیتوں کے مناسب تحفظ کے لئے کئے تھے۔

پہلی نظر میں یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ اس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ دستور ساز اسمبلی [illegible] دیدیا جائے۔ لیکن حالات [illegible] گا کہ اگر دستور ساز اسمبلی یا سکشنوں پر اقلیت کو واقعی موثر وزن دیا جائے تو اس سے ایسی حالت پیدا ہو جائے گی جسے اکثریت والی جماعت کبھی منظور نہیں کر سکتی۔

(باقی آئندہ)

نوٹس

بزازوں کے سنڈیکیٹ بنانے کی اسکیم

کانپور کے بزازوں کی سنڈیکیٹ بنانے کی اسکیم گورنمنٹ سے منظور ہو گئی ہے سٹی کمیٹی کے زیر نگرانی کانپور کپڑا کمیٹی کے مشورہ سے ایک فہرست ایسے دوکانداروں کی تیار کی گئی ہے جو سنڈیکیٹ میں شامل کرنے کے قابل ہیں۔ یہ فہرست ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر صاحب کے دفتر کے نوٹس بورڈ پر ۱۶ر دسمبر ۱۹۴۶ء سے ۲۲ر دسمبر ۱۹۴۶ء تک ٹنگی رہے گی جو کوئی شخص اعتراض کرنا چاہتا ہو وہ ۱۶ر دسمبر سے ایک ہفتہ کے اندر ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر صاحب کے دفتر میں پیش کر سکتا ہے۔ ایسے دوکاندار جو سنڈیکیٹ میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ بھی ۱۶ر دسمبر ۱۹۴۶ء سے ایک ہفتہ کے اندر ایسی درخواستیں دے سکتے ہیں درخواستوں کے ساتھ اس بات کی کافی شہادت دینا ضروری ہے کہ سائل کو سنڈیکیٹ میں شامل ہونے کا حق ہے۔

جو اعتراضات یا درخواستیں ۲۲ر دسمبر ۱۹۴۶ء تک ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر صاحب کے پاس پہونچیں گی ان کا فیصلہ ایک کمیٹی کریگی اور اس کمیٹی کا فیصلہ آخری فیصلہ ہو گا۔ اور اس کی کوئی اپیل نہ ہوگی۔

ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر۔ا
کانپور

۱۱ر دسمبر ۱۹۴۶ء

فیول ریٹلرس ایسوسی ایشن

آج بتاریخ ۸ر دسمبر ۱۹۴۶ء کو ڈی سیویلین فیول ریٹیلرس ایسوسی ایشن کانپور کی میٹنگ ہوئی کثرت رائے سے حسب ذیل تجویز پاس ہوئی۔

یہ ایسوسی ایشن لکڑی کی چور بازاری کی پرزور مذمت کرتا ہے اور ریٹلر صاحبان کو آگاہ کرتا ہے کہ وہ لوگ مقررہ نرخ پر لکڑی فروخت کریں ورنہ ایسوسی ایشن ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرے گا۔ یہ ایسوسی ایشن ڈی۔ ایس۔ او صاحب کو چور بازاری کے روکنے میں ہر قسم کی امداد کرنے کو تیار ہے۔ اس سلسلہ میں دوکان کی ضبطی اور مقدمہ چلانے کی بھی نوبت آ سکتی ہے۔

نوٹس
جلانیکی لکڑی کیلئے ٹنڈر نوٹس

گورنمنٹ کی ہدایات کے بموجب کانپور میں جلانے کی لکڑی لانے اور ان کو تقسیم کرنے کے لئے ایجنٹوں کی تقرری کے واسطے ٹنڈر طلب کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

جن فرموں یا اشخاص نے سنہ ۱۹۴۰-۴۱ء و سنہ ۱۹۴۱-۴۲ء اور سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء میں تھوک میں لکڑی کا کاروبار کیا ہے ان کو ٹنڈر بھیجنے کا اختیار ہے۔

مقصد بالا کے لئے صرف ایسے شخص کو ٹنڈر بھیجنے کے لئے طلب کیا جاتا ہے۔

ٹنڈر کے لئے شرائط اور دیگر تمام معلومات ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر درجہ دوئم کانپور کے دفتر سے یا جنگلات کے چیف کنزرویٹر فیول اور ٹرانسپورٹ سرکل ( ) کے دفتر سے اس مہینہ کی دس تاریخ یا اس کے بعد حاصل کی جاسکتی ہیں۔

ٹنڈر خود لیجائے جا سکتے ہیں یا مہر بند لفافہ کے اندر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بھیجے جا سکتے ہیں۔

ٹنڈر بھیجنے کی آخری تاریخ ۲۴ر دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء ہے۔

ٹنڈر سب کی موجودگی میں ۲ر جنوری سنہ ۱۹۴۷ء کو کھولے جائینگے۔

ایم۔ ایس۔ شرما۔ ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر درجہ دوئم کانپور ۴ر دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء

گروہ بندی کا فیصلہ فیڈرل کورٹ پر چھوڑا جاسکتا ہے
گول میز کانفرنس کے بعد برطانی حکومت کا بیان
عدالت کے فیصلہ تک سکشنوں کے اجلاس کا التواء

لنڈن ۶ر دسمبر۔ ہندوستانی لیڈروں کی گفت و شنید کے متعلق برطانی حکومت نے آج شب مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

" ملک معظم کی حکومت نے پنڈت جواہرلال نہرو، مسٹر ایم۔ اے جناح، مسٹر لیاقت علی خاں اور سردار بلدیو سنگھ سے جو گفت و شنید شروع کی تھی۔ وہ آج شام ختم ہو گئی۔ پنڈت نہرو اور سردار بلدیو سنگھ کل صبح ہندوستان واپس جا رہے ہیں۔

اس گفت و شنید کا مقصد یہ تھا کہ دستور ساز اسمبلی میں شرکت کیلئے تمام جماعتوں کا اشتراک عمل حاصل کیا جا سکے۔ یہ امید نہیں ہے کہ اس وقت کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔ کیونکہ ہندوستانی نمائندوں کو کسی قطعی فیصلہ پر پہونچنے کے لئے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔

دفعہ (۵) سیکشن کے ذمہ یہ کام ہوگا کہ وہ ان صوبوں کے لئے جو اس میں شامل ہوں دستور بنائے۔ سیکشن کے ذریعہ یہ بھی طے کیا جائے گا کہ آیا صوبوں کے لئے ایک گروہ واری دستور بھی بنایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اگر اس قسم کا دستور بنایا جاسکتا ہے تو کون سے صوبائی اختیارات اسے دیئے جائیں گے۔ صوبوں کے تحت دفعہ ۸ کے مطابق گروہ سے باہر آجانے کا اختیار ہوگا۔

دستور ساز اسمبلی کی کارروائی کی امید اس وقت تک نہیں کی جاسکتی ہے جب تک کہ طریق کار کے متعلق سمجھوتہ نہ ہو۔ اگر دستور ساز اسمبلی کوئی دستور بناتی ہے جس میں ہندوستان کی آبادی کی ایک بڑی تعداد شریک نہ ہو تو ملک معظم کی حکومت جیسا کہ کانگریس چاہتی ہے یقیناً اس قسم کا دستور ملک کے ان لوگوں پر نہیں ٹھوپ سکتی ہے جو اس کے لئے تیار نہ ہوں۔

کابینی وفد کی تشریح

جس وقت نئے دستوری سمجھوتہ پر عمل درآمد ہونے لگے گا اس وقت ہر صوبہ کو اختیار ہوگا کہ وہ اس گروپ سے باہر آجائے جس میں اسے رکھا گیا تھا۔

یہ فیصلہ اس وقت کیا جاسکے گا جب کہ نئی دستور ساز اسمبلی کے ماتحت صوبوں میں پہلا عام انتخاب

کابینی وفد کی رائے یہ ہے کہ کسی سمجھوتہ پر نہ پہونچنے کی صورت میں سیکشنوں کے نمائندوں کی کثرت رائے سے اس کا فیصلہ کیا جائے۔ مسلم لیگ بھی اس کے لئے تیار ہے۔ لیکن کانگریس نے دوسرا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔

کانگریس اس پر زور دیتی ہے کہ اگر بیان کو پورا پڑھا جائے تو اس کا یہ مطلب نکلتا ہے کہ صوبوں کو گروہ بندی اور اپنا دستور بنانے کا اختیار ہے۔

ملک معظم کی حکومت نے اس کے متعلق قانونی مشورہ کیا جس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ ۱۶ر مئی کے بیان کا وہی مطلب ہے جو کابینی وفد نے ہمیشہ لیا ہے۔ بیان کا یہ حصہ جس کی تشریح کی گئی ہے ۱۶ر مئی کے بیان کا ضروری جزو سمجھنا ہوگا جس کے ذریعہ ہندوستانی عوام اپنا دستور تیار کر سکتے ہیں۔ ملک معظم کی حکومت اس دستور کو پارلیمنٹ میں پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس لئے اس کو دستور ساز اسمبلی میں شریک ہونے والی تمام جماعتوں کی منظوری حاصل ہونی چاہیئے۔

فیڈرل کورٹ فیصلہ دے

تاہم یہ بھی صحیح ہے کہ ۱۶ر مئی کے بیان کے متعلق تشریح اور سوالات اٹھیں گے۔ ملک معظم کی حکومت کو امید ہے کہ مسلم لیگ کونسل دستور ساز اسمبلی میں شرکت کا فیصلہ کر سکے تو وہ کانگریس کی طرح اس پر تیار ہو جائے گی۔ کہ فیڈرل کورٹ تشریح کے متعلق ان باتوں کا فیصلہ دے جو دونوں جماعتیں اس سے اتفاق کریں اور پھر اس کے فیصلہ کو منظور بھی کریں تاکہ یونین کی دستور ساز اسمبلی اور سیکشنوں میں کابینی وفد کی تجاویز کو طریق کار کے مطابق عمل درآمد کیا جا سکے۔

اس وقت جس بات پر اختلاف پیدا ہو گیا ہے اس کے متعلق ملک معظم کی حکومت کانگریس سے درخواست کرتی ہے کہ وہ کابینی وفد کے نقطہ نظر کو منظور کر لے تاکہ مسلم لیگ کو اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کا موقع مل سکے۔ لیکن اگر کابینی وفد کے ارادے کی مزید تصدیق کے بعد بھی دستور ساز اسمبلی اس بنیادی نکتہ پر فیڈرل کورٹ سے فیصلہ لینا چاہتی ہے تو اسے جلد از جلد اس پر عمل کرنا چاہیئے اس وقت تک یہ مناسب ہوگا کہ سیکشنوں کے اجلاس فیڈرل کورٹ کے فیصلہ تک کے لئے ملتوی کر دیئے جائیں

سندھ کے انتخابات کا نتیجہ

کراچی ۱۲ر دسمبر۔ ساٹھ انتخابی حلقوں میں سے اٹھاون نشستوں کا نتیجہ معلوم ہو چکا ہے ان کے بموجب پارٹیوں کے ممبروں کی تعداد حسب ذیل ہے

مسلم لیگ	۳۴
کانگریس	19
یوروپین	۳
قوم پرور مسلم	۲

دو نشستوں کے نتیجہ کا بعد کو اعلان کیا جاوے گا

سیام متحدہ اقوام کا ممبر

لیک سکسیس (نیویارک) ۱۲ر دسمبر۔ متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل نے متحدہ طور سے فیصلہ کیا ہے کہ جنرل اسمبلی میں سیام کو متحدہ اقوام کے ممبر بنانے کی سفارش کی جائے۔ ضابطہ کی کارروائی کو نظر انداز کر دیا گیا ہے تاکہ اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں سیام کو شریک کرنے کی سفارش کو منظور کرا لیا جائے۔

۴۴ ایک انتظامی کمیٹی کی تشکیل دی جا رہی ہے جس کے صدر غالباً مسٹر کوو ہوں گے۔

اشیاء کنٹرول کے لائسنس کیلئے درخواست دہندوں کو اطلاع
بحکم ڈسٹرکٹ لائسنس سب کمیٹی کانپور

جن لوگوں نے کپڑا، شکر یا اور اشیاء کے لئے جن پر کنٹرول ہے۔ لائسنس حصول کرنیکی درخواست پیش کی ہے ان کو چاہیئے کہ نیچے لکھے ہوئے سوالات کا جواب دس دن کے اندر اس دفتر کو دیں جس کو وہ لائسنس کی درخواست دے چکے ہیں اگر سوالات مندرجہ ذیل کا جواب اندر دس روز نہ دیا جاوے گا تو لائسنس کی درخواست پر غور نہیں کیا جاوے گا۔

(۱) نام معہ ولدیت
(۲) رہنے کی جگہ مکان نمبر معہ محلہ۔
(۳) دوکان کا نمبر معہ محلہ
(۴) کب سے تجارت کرتے رہے ہو۔
(۵) آپ کی مالی حالت کیا ہے۔ اپنے دعوی کو ثابت کرنے کے لئے کیا ثبوت پیش کر سکتے ہو۔
(۶) کیا آپ سنہ ۱۹۳۹ء سنہ ۱۹۴۰ء سنہ ۱۹۴۱ء سنہ ۱۹۴۲ء سنہ ۱۹۴۳ء سنہ ۱۹۴۴ء میں تجارت کرتے رہے ہیں اگر ہاں تو کس جنس کا اور کس پیمانہ پر۔ اگر نہیں تو سبب؟
(۷) سوال نمبر ۴، ۵، ۶ کے ثابت کرنے کے لئے کیا ثبوت پیش کر سکتے ہو۔
(۸) اب اور کونسی تجارت کر رہے ہیں۔
(۹) آپ کے نزدیکی رشتہ دار کیا تجارت کرتے ہیں؟ کیا کسی کے پاس کوئی کنٹرول کے سامان کی لائسنس شدہ دوکان ہے اور ان سے آپ کا کیا رشتہ ہے۔
(۱۰) کیا آپ کے کوئی نزدیکی رشتہ دار سرکاری نوکری میں ہیں ان کا نام و پتہ کیا ان کا کوئی تعلق کسی لائسنس شدہ دوکان سے ہے یا کر رہے گا۔
(۱۱) کیا آپ کا کوئی نزدیکی رشتہ دار کانپور کے دیہات یا شہر کی کسی سیاسی جماعت کا عہدہ دار ہے یا کسی ایسے گورنمنٹ کنٹرول سے تعلق رکھنے والی کسی کمیٹی کا عہدہ دار ہے اس کا نام و پتہ
(۱۲) آپ اپنی و سب سے نزدیک کی اس چیز کی کنٹرول کی دوکان کا فاصلہ لکھیں۔
(۱۳) آپ کے پاس کون کون سی کنٹرول کی چیزوں کی کانپور شہر یا دیہات یا کہ صوبہ متحدہ میں دوکانیں ہیں یا کسی بھی ایسی دوکان سے آپ کا کوئی مالی یا ذاتی تعلق ہے معہ نام و پورا پتہ دوکان۔
(۱۴) کیا آپ کو یا اس درخواست سے تعلق رکھنے والے کو بھی کسی عدالت سے کوئی سزا ہوئی ہے یا کنٹرول کی دوکان سے تعلق رکھنے والے کو کوئی ہدایت یا سزا ملی ہے۔
(۱۵) دو معزز اشخاص کے نام لکھیئے جو آپ کے حالات سے واقفیت رکھتے ہوں۔
(۱۶) آپ جو کوئی بھی تجویز کنٹرول کی دوکان کے متعلق دینا چاہیں لکھیئے۔

تصدیق

میں حلف سے بیان کرتا ہوں کہ جو جوابات اوپر دیئے ہیں وہ پورے طور پر میرے ذاتی علم و یقین سے درست ہیں کوئی امر چھپایا نہیں گیا ہے

دستخط درخواست دہندہ ... ...

اقلیتوں کے نمائندوں کا اجلاس

نئی دہلی۔ دستور ساز اسمبلی کے مجوزہ (بی) اور (سی) سکشن کے اقلیتوں کے نمائندے اس مسئلہ پر مباحثہ کرتے رہے کہ آیا ان کی اس سکشن میں کیا حیثیت ہوگی۔ امید کی جاتی ہے کہ کل وہ پھر مباحثہ کریں گے۔

سمندر پار ہندوستانیوں کے مسائل

لنڈن ۱۲ر دسمبر۔ سمندر پار ہندوستانیوں کے مسائل پر غور کرنے کے لئے آئندہ سال ماہ مئی میں *

جی۔ ایم سیّد کی شکست

کراچی ۱۲ر دسمبر۔ مسٹر جی۔ ایم سیّد جو سندھ کی مخلوط حزب مخالف کے لیڈر ہیں۔ مسلم لیگ کے امیدوار ڈاکٹر قاضی محمد اکبر کے مقابلہ میں دادو جنوبی زرعی حلقہ سے ہار گئے۔ ڈاکٹر قاضی محمد اکبر کو ۱۱۵ ووٹ ملے۔ مسٹر جی۔ ایم سید (ترقی پسند مسلم جمعیت) کو ۲۸۶۵ ووٹ ملے۔

* ایک اجتماع ہو رہا ہے پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی کے رکن مسٹر ولیم کوو جو ہندوستان کے ایک بڑے ہمدرد ہیں اس معاملے میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ۴۴

کبیر ڈے

(بقیہ صفحہ ۲ کالم ۵)

ہندوستان کے اتحاد کو سیاسی لیڈروں کے اپنے پرستش کرانے کے جذبہ نے برباد کیا ہے۔ آپ نے کانپور کے عوام کو مبارکباد دی کہ انھوں نے بقرعید ومحرم رواداری کے ساتھ منایا۔

ہندوستان کی فضا کا تجزیہ کرتے ہوئے آپ نے کہا ہندوستان کے باشندوں کی علیحدگی سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اگر ہندوستان کا کوئی فرقہ نیست ونابود بھی ہو جائے تو بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو فرقہ رہ جائیگا۔ اسمیں آپس میں جنگ وجدال شروع ہو جائیگا۔ زبان کے متعلق آپ نے کہا کہ ہندوستان میں ایک زبان ہونا ضروری ہے۔ آپ نے سنسکرت یا عربی وفارسی کی بیجا ٹھونس ٹھانس کی مذمت کی اور کہا کہ ہماری زبان وہی ہونا چاہیئے جسکو سب لوگ بولتے اور سمجھتے ہوں۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل دو ہی ہیں۔ ایک کارل مارکس کا اور دوسرا کبیر صاحب کا۔

کارل مارکس کے لامذہبی فلسفہ کی مخالفت کرتے ہوئے آپ نے زور دیا کہ کبیر صاحب کا مذہبی فلسفہ ہی ہندوستان کی نجات کا ذریعہ ہے۔ اسمیں اسلام۔ ہندوازم اور دوسرے مذاہب کی روح موجود ہے۔ کبیر صاحب کے دوہے پڑھکر آپ نے اسکی شرح فرمائی اور کہا کہ اگر دنیا کو قائم رہنا ہے تو مذہب کی زندگی ضروری ہے۔

مولانا حسرت موہانی نے کرم ویر سندر لال کے خیالات کی حرف بحرف تائید کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اسلام کی تعلیم کا نچوڑ محبت۔ خلق اور خدمت خلق پر ہے۔

آنریبل حافظ محمد ابراہیم وزیر یو۔پی۔ گورنمنٹ نے ایک نہایت پُرمغز تقریر میں انسانیت ہی کو انسان کا اعلیٰ مذہب قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ مذاہب میں اختلافات ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ اختلافات دنیا کی خوبصورتی کو دوبالا کرتے ہیں۔ آپ نے دنیا کو ایک چمن اور مذاہب کو مختلف پھولوں سے تشبیہہ دی اور فرمایا کہ کیا چمن میں مختلف پھول باغ کی خوبصورتی کو چار چاند نہیں لگا دیتے دنیا میں کہیں ایسا نہیں ہے کہ خوبصورت چیز بدصورت چیز کو فنا کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ آج نہ تو ہندو اور نہ مسلمان اپنے مذہب سے پوری طور پر واقف ہے کہ وہ مذہب کو بچانے کا دعوی دار ہے۔ میرا چیلنج ہے کہ وہ بتائیں کہ انھوں نے اپنے آباؤ اجداد کی کونسی رسم باقی رکھی ہے۔ کیا ہندو مسلمان ایک دوسرے کو بھائی سمجھتے ہیں جیسا کہ ان کے آباؤ اجداد سمجھتے تھے مذہب کے بچانے کے دعویدار آئیں اور مجھے بتائیں کہ کن بزرگوں نے یا کن مقدس کتابوں نے یہ سبق دیا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کا گلا کاٹیں جیسا کہ کلکتہ۔ نواکھالی۔ بہار اور گڑھ مکتیشر میں ہوا ہے۔ مذاہب کا مقصد تو مختلف آدمیوں میں محبت پیدا کرنا ہے۔ اگر کبیر صاحب اس وقت آئیں اور آج کے ہندوستان کی حالت دیکھیں تو وہ غالباً دیکھنے کی تاب نہ لا سکیں گے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ نفرت پھیلانے میں مذہبی کتابوں کو غلط طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا میں اتفاق کا نام نہ ہوتا۔ اگر مذاہب نے ایک دوسرے سے الگ رہنے کی تلقین کی ہوتی۔

راجہ مہندر پرتاب سنگھ راجہ صاحب نے آخر میں فرمایا کہ ایک مذہب کے لوگوں کا یہ خیال کہ دوسرے مذہب کو فنا کر دیں بالکل لغو خیال ہے آپ نے فرمایا کہ کبیر صاحب نے مذاہب میں اتحاد پیدا کیا اور آپ کا مذہب محبت و رواداری تھا۔ مذاہب کا اتحاد اور ہندو مسلم اتحاد ہی ہندوستان کی نجات کا ذریعہ ہیں۔ اسی سے آپ آزادی کی منزل تک پہونچ سکتے ہیں۔

آخر میں مسٹر آر۔ منوہر لال صدر ہندوستانی برادری نے راجہ مہندر پرتاب سنگ، آنریبل حافظ محمد ابراہیم کرم ویر سندر لال کے تشریف لانے اور دیگر شرکار جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

۵ بجے ہندوستانی برادری کی طرف سے مسٹر محمد حبیب اللہ کے بنگلہ پر ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔ جسمیں تین سو معزز مہمانوں نے شرکت کی

لنچ پارٹی کبیر ڈے کے سلسلہ میں جو معزز مہمان باہر سے تشریف لائے تھے یعنی راجہ مہندر پرتاب سنگھ۔ آنریبل حافظ محمد ابراہیم اور کرم ویر سندر لال انکو ۸۔ دسمبر ایک بجے دن کو لنچ پر مسٹر محمد حبیب اللہ ایکزیکیٹو افیسر نے مدعو کیا تھا۔ مندرجہ ذیل حضرات بھی اس لنچ میں شریک تھے:۔ مسز ڈی اکبر۔ ڈاکٹر چندر سروپ۔ ڈاکٹر جواہر لال، ڈاکٹر ایس۔ این سکسینہ رام نرائن گرگ۔ آر۔ منوہر لال۔ کے۔ ڈی۔ ذلکٹا۔ ام۔ ایس سی بتر۔ پی۔ ایم۔ دھر۔ ایس۔ پی۔ مہرہ۔ جی۔ سی۔ نگم ایس۔ ایس۔ معرا۔ ایس۔ بی۔ ٹنڈن۔ خواجہ عبدالسلام

لیو بلم فرانس کے وزیراعظم

پیرس ۱۲ر دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نئے دستور کے ماتحت پانچ سو نوے ووٹوں میں سے پانچ سو چھبیس جائز ووٹوں سے موسیو لیو بلم فرانس کے وزیراعظم منتخب ہو گئے۔

فاشنگٹن۔ میڈوز۔ ۹۔ دسمبر۔ ادارۂ اقوام کی جنرل اسمبلی میں آج ہندوستان جنوبی افریقہ کے خلاف اپنے مقدمہ میں کامیاب ہوگیا۔ فرانس اور میکسیکو کی قرارداد ۱۵ کے مقابلہ میں ۳۲ ووٹوں سے منظور کرلی گئی ہے اور جنوبی افریقہ کی ترمیم ۲۱ کے مقابلہ میں ۳۱ ووٹوں سے مسترد ہوگئی۔

فرانس اور میکسیکو کی قرارداد میں یہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ ایسا برتاؤ ہونا چاہیئے جو دونوں حکومتوں کے بین اقوامی معاہدوں اور متحدہ اقوام کے منشور کی متعلقہ دفعہ کے متعلق ہو۔

جنوبی افریقہ کی حکومت کی ترمیم کا مقصد یہ تھا کہ اس مسئلے کو بین اقوامی عدالت کے سپرد کردیا جائے رائے شماری کے بعد مسز وجے لکشمی پنڈت کو متعدد مندوبین نے پرجوش مبارکباد دی۔ رائٹر کے نمائندے سے انھوں نے کہا:۔

کامیابی کے اس لمحہ میں مجھے اپنی انتہائی کم مائگی کا احساس ہورہا ہے۔

ان تمام قوموں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جنھوں نے ہندوستان کی تائید کی مسز پنڈت نے کہا" ادارہ متحدہ اقوام پر ہمارا اعتماد پوری طرح حق بجانب ثابت ہوگیا۔

جواہر لال کی مبارکباد و تہنیت

نئی دہلی۔ ۹۔ دسمبر۔ جواہر لال نہرو نے ادارہ متحدہ اقوام میں ہندوستانی وفد کی سرگردہ کو یہ پیغام بھیجا ہے:۔

اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے میں آپ کو اور ہمارے وفد کے ارکان کو آپ لوگوں کی اس کامیابی پر جو جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں سے متعلق قرارداد پر جنرل اسمبلی میں حاصل ہوئی ہے۔ دلی مبارکباد دیتا ہوں۔

اس قرارداد کو منظور کرکے جنرل اسمبلی نے نہ صرف یہ کہ ہندوستان کے وقار کو تسلیم کرلیا۔ بلکہ اپنے آپ کو انسانی حقوق کا محافظ ثابت کردیا۔ اس کارروائی سے ادارۂ متحدہ اقوام کے مستقبل اور انسانی تہذیب کے لیے بڑی امیدیں پیدا ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد پریسیڈنٹ ہوگئے

نئی دہلی۔ ۱۱۔ دسمبر۔ آج ڈاکٹر راجندر پرشاد نے پرزور نعرہائے تحسین کے درمیان دستور ساز اسمبلی کی صدارت کا عہدہ سنبھال لیا۔ ان کی صدر نشینی سے قبل ایک سادی سی رسم ادا کی گئی۔

قائم مقام صدر ڈاکٹر سچدانند سنہا نے اعلان کیا کہ صدارت کی نامزدگی کے دو باضابطہ کاغذات داخل کئے گئے تھے۔ جن میں ڈاکٹر راجندر پرشاد کا نام تجویز کیا گیا تھا۔ اسلیے میں ڈاکٹر راجندر پرشاد کے باقاعدہ (نعرہائے تحسین) صدر منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں" (مزید نعرہائے تحسین) آگے چلکر ڈاکٹر سنہا نے کہا قائمقام صدر کی حیثیت سے میرا پہلا فرض یہ ہے کہ میں اچاریہ کرپلانی اور مولانا ابوالکلام آزاد سے درخواست کروں گا کہ وہ دستور ساز اسمبلی کی طرف سے ہماری یہ عزت افزائی کریں کہ صدر منتخب کے پاس تشریف لے جائیں۔ اور انھیں کرسی تک لائیں۔ (تالیاں اور نعرہائے تحسین)

اس کے بعد مولانا آزاد نے ڈاکٹر راجندر پرشاد کا داہنا بازو اور اچاریہ کرپلانی نے بایاں بازو تھام لیا۔ اور ان دونوں نے ڈاکٹر راجندر پرشاد کو قائمقام صدر کے پہلو میں رکھی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا۔

اس کے بعد نئے صدر کو ممبروں کی طرف سے مبارکباد پیش کی گئی۔

بنگال اور بہار کیلئے نظام کا عطیہ

حیدرآباد۔ ۷۔ دسمبر۔ نظام حیدرآباد نے بہار کے فرقہ وارانہ فسادات کے مظلومین کی امداد کے لیے ایک لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ بنگال کے فساد زدہ لوگوں کی امداد کے لیے بھی ایک لاکھ روپیہ دینا منظور کیا ہے۔

بحکم جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر گھاٹم پور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۵ دفعہ ۸ ۱۸۱

بعدالت حاکم پرگنہ گھاٹم پور مقام کانپور بینی سنگھ مدعی۔ بنام دیبی شنکر وغیرہ ۔ مدعاعلیہ

بنامہ۔ کیلاش نراین نابالغ ولد اوماں شنکر بولایت مسماۃ امبر دیبی مادر خود قوم برہمن ساکن شنکر پور سرائیں پرگنہ و ضلع اناؤ۔ مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ ماہ دسمبر ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجیئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ دسمبر ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

The SADAQAT

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۶

احسن سمبھلی

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ صر 5/-/-
ششماہی ۲/۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۴۴ نمبر ۵۱ | کانپور شنبہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۶ھ

VOL. 44 NO. 51 | Cawnpore. Saturday 21st DECE 1946

ادبیات

جوش و ہوش

(از جناب نازش حیدری دہلوی)

اے عقل سلیم آ ترا معیار دکھادیں
اس دورِ جنوں خیز کی بنیاد ہلادیں

احساس کے جذبے میں کمی ہوگی کہاں تک
پھر سازِ خرد چھیڑ کے نغموں کو جگا دیں

انسانیت اس دور میں ہے موردِ الزام
اُٹھ کر درِ انصاف کی زنجیر ہلا دیں

لو شمعِ اخوت کی نظر آتی ہے نمناک
اک گرم نظر ڈال کے خورشید بنادیں

بے گرمیٔ محفل ہمیں جینے کا نہیں حق
بجھتے ہوئے جذبات کو دامن کی ہوا دیں

ڈھلتی ہے جہاں جبر کے سانچے میں شرافت
اُس کارگہ شر کو زمانے سے مٹا دیں

خودداریٔ فطرت پہ کہیں آنچ نہ آجائے
جو شمع نظر سوز ہو نظروں سے بجھادیں

ہم ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں نمایاں
جو تفرقہ انداز ہو وہ رنگ اُڑا دیں

ہم رشتہ ہیں اوّل سے تو ہمدرد نہیں کیوں
زنجیر میں یہ حلقۂ نو اور بڑھا دیں

جھگڑے نظر انداز کریں دیر و حرم کے
دنیا کو رواداریٔ جذبات سکھادیں

ہونگے نہ حقائق سے کسی وقت بھی سیراب
جبتک کہ مساوات کی گنگا نہ بہادیں

تابش مہ و خورشید سے لیں رنگ گلوں سے
اس محفلِ ویراں کو نئے سر سے سجادیں

ساکت ہوا جاتا ہے ربابِ خرد افروز
پھر روح نئی پھونک کے پیغام نوا دیں

دیں گردشِ ایام کو تعلیم تغیر
انسان کی تحقیر کا امکان مٹادیں

کیا مصلحت "ان" کی ہمیں معلوم نہیں ہے
محکوم ہے دل فطرتِ محکوم نہیں ہے

دنیائے اسلام

ایران کا سیاسی پس منظر

(گذشتہ سے پیوستہ)

بہرحال اسی ضمن میں یہ بیان کردینا مناسب ہوگا کہ ایران کے ہاتھ سے اگر آذربائیجان نکل گیا۔ تو اس ملک کو بہت سخت نقصان پہونچے گا۔ کیونکہ آذربائیجان ایران کا سب سے زیادہ زرخیز اور بارآور صوبہ ہے۔ اسکی فاضل غذائی پیداوار یعنی غلہ انڈے، مرغی، دودھ مکھن اور پھلوں سے ملک کے دوسرے حصوں کو جس میں دارالسلطنت بھی شامل ہے۔ غذا کی مہیا کی جاتی ہے۔ بعض مصنفوں نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ ایران آذربائیجان کے بغیر اپنے آزاد وجود کو قائم نہیں رکھ سکتا اور اسکے دوسرے ملک میں ضم ہونیکے کچھ عرصے بعد سارے ملک کا جذب ہونا لازمی ہوجائیگا۔

کرد ایرانی آذربائیجان کے بالکل جنوب مغرب میں ایرانی کردستان ہے اور یہ عراقی سرحد کے برابر ارمیا سے شروع ہوکر کرمان شاہ تک پھیلا ہوا ہے۔ کرد اپنی اصل کے لحاظ سے ہندی یورپی نسل سے فرد تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ایرانیوں سے ان کی نسل مختلف ہے۔ ان کی تعداد تیس چالیس لاکھ کے قریب ہے اور یہ اس علاقہ میں ملتے ہیں جہاں ترکی، ایران اور عراق کی سرحدیں ملتی ہیں۔ کردوں کی آدھی سے زیادہ تعداد جمہوریت ترکی کے علاقے میں پائی جاتی ہے۔ آٹھ لاکھ عراق میں ہیں۔ ڈھائی لاکھ شام میں۔ پانچ لاکھ ایران میں اور بیس ہزار سویت یونین میں۔

کردوں کی قومی تحریک چھوٹے پیمانہ پر انیسویں صدی کی ابتدا میں شروع ہوئی تھی۔ لیکن جنگ عظیم اول کے بعد کے زمانے تک اس کو کچھ زیادہ اہمیت حاصل نہ ہوسکتی تھی۔ اس وقت البتہ جب ترکی کی طرف سے ترکی کردوں کو اپنے اندر جذب کرنے کی پیہم کوششیں کی گئیں، تو جنوب مشرق ترکی میں کردوں کی قومی تحریک نے تیزی سے ترقی کرنا شروع کی اور ملحقہ ملکوں میں بھی یہ تحریک پھیل گئی۔ رضا شاہ پہلوی کی آمریت کا زمانہ کردوں کے لئے بہت برا ثابت ہوا قبائلی سردار جو ہر مقامی تحریک کے قدرتی رہنما ہوتے ہیں۔ یا تو جلاوطن کردیے گئے یا قید خانوں میں بند کردیے گئے۔ ان کی زمینیں ضبط کرلی گئیں کردوں کے علاقے میں ایرانی فوجی اور مستحکم چھاؤنیاں قائم کی گئیں اور جبر و تشدد اور انسداد کی ایک سخت پالیسی کو جاری رکھا گیا۔

یہاں بھی سنہ ۱۹۴۱ء میں مرکزی حکومت کے دیوالیہ ہوجانے پر مقامی تحریک کا احیا رہوا اور کرد سرداروں کو اپنا اقتدار دوبارہ قایم کرنے اور مقامی نگرانی کو سنبھالنے کا موقع مل گیا۔ اسی زمانے میں خودمختاری کی تحریک کی کمیٹیاں بنائی گئیں اور کردوں کے زبان میں پمفلٹ اور اخبار چھاپے گئے اور ایران کے کردوں میں تقسیم کئے گئے اور چوری چھپے ترکی اور عراقی کردستان میں بھی پہونچائے گئے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کردوں کی تحریک خودمختاری کے چلانے والے بہت ابتدا ہی سے روس کی امداد کے طالب بن گئے گئے تھے۔ سویت یونین میں آرمینا کی سویت جمہوریت میں کردوں کا جو مختصر گروہ آباد ہے۔ ان کی قومی حیثیت کو تسلیم کرلیا گیا تھا۔ اسکولوں اور کالجوں میں کردوں کی زبان استعمال کی جاتی ہے۔ کردی کتابیں اور اخبار شایع کیے جاتے ہیں اور کردوں کے لوگ گیت اور ادب کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، دراصل کردوں کا یہی گروہ ایسا ہے جسے مکمل ثقافتی خود مختاری حاصل ہے۔ اور اس کا اثر سویت حدود سے باہر بھی پھیلا ہوا ہے۔ کرد قوم پرستوں کی نمایندہ کمیٹی (ژنی بن) کا مطالبہ یہ ہے کہ ترکی ایران، عراق اور شام کے کچھ علاقوں کو کاٹ کر ایک آزاد کردستان بنا دیا جائے۔ لیکن کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر ان ملکوں میں ان کی تمدنی خودمختاری دیدی گئی تو وہ غالباً مطمئن ہوجائیں گے۔ ایرانی کردوں کی اکثریت شمال ایران کے اس حصہ میں ہے جس پر روسی قبضہ تھا۔ ان لوگوں پر سویت اثر بہت زیادہ پڑا ہے۔ ایران اور دوسری جگہہ کے کردوں کے حوصلوں کے بارے میں سویت کی سرکاری پالیسی کیا ہے اسے ابھی تک واضح نہیں نہیں کیا گیا ہے۔ اور اسکی جو شکل ہوگی اس پر اس تحریک کے مستقبل کا بہت کچھ دار و مدار ہوگا۔

ایران کی دوسری اقلیتوں کا حال اختصار کے ساتھ بیان کیا جا سکتا ہے۔ جنوب مغرب ایران کے بحر کے ساحل پر اور عراقی سرحد کے نزدیک عربی بولنے والوں کی ایک مختصر آبادی ہے۔ فارس (قدیم پرسیس) میں کئی قبیلے ہیں جن میں سے اکثر ترکی بولتے ہیں اور ان پر اتحاد تورانی کی تحریک کا کچھ اثر پڑا ہے۔ لیکن اس مسئلہ نے ابھی تک اہمیت اختیار نہیں کی ہے۔ شہروں میں یہودیوں، آرمینوں اور دوسرے عیسائیوں کی چھوٹی اقلیتیں ہیں۔ ملک کے کچھ حصوں میں زردشت کے پیرؤں کے ایسے باقی ماندہ چھوٹے گروہ بھی پائے جاتے ہیں جو ایران کے قدیم قبل اسلام کے مذہب کو مانتے ہیں۔

مصری گفت و شنید میں امریکہ کی مداخلت

قاہرہ - ۱۵ - دسمبر - وفد پارٹی کے لیڈر مکرم عبید پاشا نے آج یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اینگلو مصری معاہدے کی گفت و شنید کی تہ میں امریکہ کا بھی ہاتھ تھا۔ مکرم پاشا نے جو مصری وفد کے ممبر تھے بتایا کہ مصر کے سابق وزیر اعظم صدقی پاشا جو اس وقت اس وفد کے سرگروہ تھے کے پاس امریکی حکومت نے ایک نوٹ بھیجا تھا جسمیں صدقی پاشا کو مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ انگلستان کے ساتھ ایک معاہدہ کرلیں اور گفت و شنید میں بھی سمجھوتہ کی کوئی راہ نکالیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۲۱- دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۵۱

ایڈیٹوریل نوٹ

وزیر ہند کا اعلان

لندن -۱۶- دسمبر -"میں یہ بات بالکل صاف کردینا چاہتا ہوں کہ ملک معظم کی حکومت اپنے ۱۶- مئی والے بیان کی تشریح کی پابند ہے- اگر اس مسئلہ کو فیڈرل سے بھی رجوع کیا گیا- تب بھی حکومت اپنی تشریح پر قائم رہے گی"-

دارالامراء میں وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے مذکورۂ بالا الفاظ کہے ہیں-

ہندوستان میں دستور ساز اسمبلی کو طلب کرنے کے اسباب بتلاتے ہوئے لارڈ پیتھک لارنس نے کہا:-

میں یہ بات صاف طور سے کہہ دینا پسند کرونگا کہ ملک معظم کی حکومت اسکو مناسب نہیں سمجھتی ہے کہ اس مسئلہ کو فیڈرل کورٹ سے رجوع کیا جائے ۶- دسمبر والا بیان اور اس سلسلہ میں ملک معظم کی حکومت کی تشریح سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے- حکومت کی منشا یہ ہے کہ تمام جماعتیں اس نقطۂ نظر کو تسلیم کریں -حکومت نے فیڈرل کورٹ سے اس مسئلہ کو رجوع کرنے کا صرف اسلئے ذکر کیا ہے کیونکہ دستور ساز اسمبلی ایسا ارادہ رکھتی ہے- کانگریس نے اپنی اس رائے کا اظہار کیا ہے- اس لئے بغیر تاخیر کے فیڈرل کورٹ کا فیصلہ لینا چاہیئے-

گاندھی جی کا مشورہ

نئی دہلی -۲۰- دسمبر -"مجھے اس کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے ایک منٹ کی بھی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس سلسلے میں میں نے پہلے ہی اپنی رائے قائم کرلی ہے"-

"میں ایک کٹر کانگریسی ہوں اور کانگریس موجودہ دستور میں نے ہی تیار کیا ہے- میں نے بردولی سے کہہ دیا ہے کہ اگر کانگریس ورکنگ کمیٹی آسام کی واضح رہنمائی نہ کرے تو وہ سکشنوں میں شریک نہ ہو اور احتجاج کرنے کے بعد دستور ساز اسمبلی سے علیحدہ ہو جائے- یہ کانگریس کے خلاف اسی کے فائدہ کے لیے ایک طرح کی ستیہ گرہ ہوگی" کانگریس نے بجا یا بے جا طور پر فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ وفاقی عدالت کے فیصلے کو مان لے گی- یہ بہت اڑی بازی ہے- جہانتک میں سمجھ سکا ہوں وفاقی عدالت کا فیصلہ گروہ بندی کے متعلق کانگریس کی تشریح کے خلاف ہوگا- کیونکہ کابینہ قانونی مشورہ لے چکا ہے اور اس کے فیصلہ کو برقرار رکھا گیا ہے وفاقی عدالت برطانیہ کی تخلیق ہے- اس کا فیصلہ کچھ بھی ہو- لیکن کانگریس کو وضع پر قائم رہ کر اسے ماننا چاہیئے- لیکن اگر آسام خاموش رہا تو سارا جھگڑا ختم ہو جائے گا- آسام کو اپنی مرضی کے خلاف کچھ کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا-

مسٹر جناح کا قاہرہ میں بیان

قاہرہ -۱۶- دسمبر- آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح نے رائٹر کے نامہ نگار سے اپنے ایک بیان میں "لندن کے حالیہ دورہ کے بعد اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے"-

مسٹر جناح تین دن قاہرہ قیام کرکے یہ معلوم کرینگے کہ مصر کی صورت حال خصوصاً برطانی مصری گفت و شنید کس منزل پر ہے-

جب مسٹر جناح سے ان کے بیان کی تشریح چاہی گئی تو انھوں نے کہا-

"صرف پاکستان کے قیام کے بعد ہم (ہندوستانی اور مصری مسلمانوں سے مطلب) صحیح معنوں میں آزاد ہوں گے- ورنہ ہندو سامراج کی جڑیں مشرق وسطیٰ تک پھیل جائیں گی-

ڈاکٹر خاں کی گفتگو

نئی دہلی -۲۰- دسمبر- صوبہ سرحد کے وزیر اعظم ڈاکٹر خانصاحب نے آج اخباری نمایندوں سے ایک گفتگو کے دوران میں کہا کہ سرحد کے عوام کو سکشنوں اور گروہوں کی کوئی فکر نہیں ہے- وہ آزادی حاصل کرکے رہیں گے اور کوئی شخص انھیں کسی ساتھ شریک ہونے پر مجبور نہیں کرسکتا-

اس کا فیصلہ صرف سرحد کے عوام ہی کرسکتے ہیں اور اگر ان کی اکثریت فیصلہ کرلے کہ وہ کسی گروپ میں شامل ہونگے تو تب بھی ان کو کوئی مجبور نہیں کرسکتا سرحد ایک زمانہ میں پنجاب کا حصہ تھا اور بارہا اسکی کوشش کی گئی لیکن سرحد کے باشندے ہمیشہ مخالفت کرتے رہے

آئینہ کانپور

امن و امان قایم رکھنے کیلئے ضروری احکامات

کانپور میں موجودہ سیاسی اور کمیونل حالت کو مدنظر رکھکر امن و امان قائم رکھنے کیلئے مسٹر ایچ- ایس اسٹیفن آئی- سی- ایس- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کرمنیل پروسیڈر کوڈ کی دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ملے ہوئے اختیارات کو استعمال میں لاکر مندرجہ ذیل حکم دیتا ہوں:-

۱- ۵ یا اس سے زیادہ گروہوں میں پبلک آدمیوں کے جمع ہونے کی ممانعت کی جاتی ہے- اور رسمی مذہبی جلسوں کے علاوہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر کوئی دوسرا جلسہ نہیں ہوسکے گا-

۲- پولیس ایکٹ کی دفعہ ۳۰ کے ماتحت عرصہ سے موجودہ احکام میں بلا کسی دخل اندازی جس کے ماتحت جلوس نکالنے کی ارادہ کی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اطلاع دینا ضروری ہے- رسمی مذہبی جلوسوں کے علاوہ کوئی جلوس جس کے لیے بھی پولیس ایکٹ کی دفعہ ۳۰ کے ماتحت ایک لائسنس لیا جاتا ہے- نہ نکالا جاسکے گا-

۳- کوئی شخص یا اشخاص کسی قسم کے ہتھیار کے ساتھ یا بلا ہتھیار کے کسی پبلک سڑک- گذرگاہ کسی پبلک مقام پر کوئی ورزش- پریڈ یا مارچ- یا ڈرل نہیں کرسکے گا-

۴- منادی- ڈگی- میگفون- میکروفون- لاوڈ اسپیکر یا کسی دوسرے طریقے سے کسی پبلک مقام یا کسی پرائیویٹ عمارت جو کسی پبلک جگہہ سے سنائی جائے- کوئی اعلان نہیں کیا جائیگا- پولیس کو اس قسم کا کوئی اوزار یا مشین کہ جو اس قسم کے کام میں استعمال ہو اپنے قبضہ میں کرلینے اور اس کام کے لیے کسی سواری کو روک لینے کے اختیارات دیے گئے ہیں- اس قسم کی خلاف ورزی کے لئے عدالتی سزا کے علاوہ سواری متعلقہ کا لائسنس بھی ضبط کرلیا جائیگا-

۵- اپنے طبقہ یا قوم یا کسی دوسرے میں جذبات کو جوش دلانے والی کسی قسم کی کوئی افواہ کوئی شخص نہ پھیلائے گا-

۶- کانپور میں کسی طبقہ- یا قوم- جماعت یا کسی شخص کے خلاف نفرت وحقارت پیدا کرنے والے معاملہ (ط) کی بابت کسی پبلک مقام پر کوئی پمفلٹ کوئی شخص نہ تقسیم کرے گا- نہ چپکائے گا- اور نہ تحریر کرے گا- پولیس کو کسی ایسے پمفلٹ یا نوٹس کی سب کاپیاں ضبط کرنے کے احکام دیے گئے ہیں- مطالبہ کیے جانے پر اوس آدمی کو جس کے پاس پمفلٹ اور نوٹس موجود ہوں پولیس افسر یا مجسٹریٹ کو حوالہ کردینا چاہیئے-

۷- کوئی شخص لاٹھیاں- سوڈا واٹر کی بوتلیں اینٹیں یا کوئی اور سامان جو حملہ کے ہتھیار کے طور پر استعمال ہوسکے نہ جمع کرے گا اور نہ جمع کرنے دیگا-

۸- لاٹھی- چاقو- بلم- برچھا- قرولی یا خطرناک اوزار کا سوداگر شہر کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی تحریری اجازت کے بغیر ان چیزوں کو کسی کے ہاتھ فروخت نہ کرے گا- اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی تحریری اجازت کے بغیر کوئی سوداگر بندوق ریوالور یا کارتوس کسی شخص کے ہاتھ نہیں فروخت کرے گا-

۹- کوئی شخص لاٹھی- برچھی- کٹار بندوق یا کسی قسم کا کوئی ہتھیار خواہ اوسکے پاس لائسنس ہو یا نہ ہو بلا تحریری اجازت سپرنٹنڈنٹ پولیس یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ایک جگہہ سے دوسری جگہہ نہیں لے جائیگا- البتہ یہ احکام گورنمنٹ ملازمان پر لائسنس بدلنے کی غرض سے ہتھیار کلکٹری لیجانے اور لانے پر نافذ نہوں گے- اور کرپان کے مذہبی نشان کے طور پر سکھ قوم کے ممبران کے لیجانے پر نافذ نہونگے

۱۰- تھوک فروش اور کاروبار کی غرض کے لیے عام طور پر قبضہ میں رکھنے کی ضرورت ثابت کرسکنے سے زیادہ مقدار میں آگ لگانے والا سامان اپنے قبضہ میں نہیں رکھ سکے گا-

۱۱- جس کسی کے پاس ضروری اور مقررہ مقدار سے زیادہ آتشگیر اشیاء میں پٹرول- مٹی کا تیل- کسی قسم کا جل سکنے والا تیل- کیمیکل سامان یا بھک سے اڑانے والا مصالحہ شامل ہے-

راشن کے مطابق جسقدر مٹی کا تیل ایک شخص کو مل سکتا ہے اس سے دو چند مقدار میں موجود ہونا مناسب مقدار کا پیمانہ سمجھا جائیگا- اور اسی شرح پر ایک شخص کے ضروری قبضہ کا فیصلہ کیا جائیگا ؟

۱۲- جلنے والے سامان کے تھوک اور خوردہ فروش سوداگروں کو ہر ایک چیز سے علیحدہ علیحدہ روزانہ فروخت کا ایک نقشہ ایکسائز افسر کو دینا ہوگا-

۱۳- اس حکم کو نافذ کرنے کے لیے کوئی پولیس افسر جو سب انسپکٹر کے عہدہ سے کم نہ ہوگا کسی ایسی دوکان یا مکان کی تلاشی لے سکیگا جس کے متعلق اوسکو شبہہ ہو کہ اس حکم کے خلاف ورزی میں کوئی ممنوعہ ہتھیار جمع ہیں- یا آتش گیر سامان اکٹھا ہے- ایسے افراد اسٹاک پر مہر لگوادیں گے- یا اسٹاک کا حساب دیکھیں گے کہ ہتھیار یا آتشگیر مادہ کس قدر موجود ہے-

۱۴- یہ احکام میونسپل اور چھاؤنی حدود کے اندر اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے اوس حصہ کے اندر نافذ رہینگے جو پولیس اسٹیشن چھاؤنی کے اندر ہے اور یہ حکم کل رقبہ کے باشندوں کے لئے ہے- اسکی زیادہ سے زیادہ مشتہری کی جائے گی اور اخبارات میں شایع کیا جائیگا اور یہ حکم ۱۹- دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء سے ۱۸- جنوری سنہ ۱۹۴۷ء تک جاری رہے گا- اگر اس سے پیشتر واپس نہ کرلیا گیا-

ڈاکٹر ذاکر حسین

ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب پرنسپل جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی ۱۹- دسمبر کی شام کو کانپور تشریف لائے اور پرنسپل عبدالشکور صاحب کے یہاں قیام فرمایا- ۲۰ دسمبر ۳½ بجے دن کو مولانا سید ابو محمد صاحب ثاقب (خانقاہ شریف) نے ڈاکٹر صاحب موصوف اور چیدہ مخصوص احباب کو چا پر مدعو کیا- ڈاکٹر صاحب موصوف سے مختلف مباحث کے موضوع پر قابل توجہ تبادلہ خیالات ہوتا رہا- ۲۱- دسمبر ۹ بجے شام کو حلیم مسلم کالج میں ڈاکٹر صاحب موصوف طالبعلموں کو خطاب کریں گے-

ہندوستانی برادری

ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ ۲۲- دسمبر ۴ بجے شام کو کملا کلب میں منعقد ہوگی جس کے بعد بھائی پرمانند ورما کی طرف سے ایٹ ہوم دیا جائیگا- برادری کی میٹنگ میں مسٹر جے پرکاش نرائن بھی برادری کے ممبران کو ایڈریس کریں گے- برادری حال ہی میں "کبیر ڈے" منا چکی ہے- اس میٹنگ میں "اکبر ڈے" منانے کا پروگرام بنایا جائے گا-

جے پرکاش نرائن

مسٹر جے پرکاش نرائن ۲۱- دسمبر کو کانپور تشریف لا رہے ہیں اور کئی روز قیام کریں گے- باشندگان کانپور یہ سوچ رہے ہیں کہ آپکی خدمت میں ایک لاکھ روپیہ کی تھیلی نذر کی جائے- ۲۲ دسمبر چار بجے شام کو ہندوستانی برادری کی میٹنگ میں آپ تقریر بھی کریں گے-

اسی روز ساڑھے آٹھ بجے رات کو مسٹر بالکرشن میلنور ہندی روزنامہ "ویر بھارت" کے دفتر میں مسٹر جے پرکاش نراین کو ڈنر دے رہے ہیں-

۲۳- دسمبر گیارہ بجے دن کو ٹاون ہال میں کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نراین کو ایک استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جائیگا- اسی روز ۴½ بجے شام کو کرزن پارک میں باشندگان کانپور کی طرف سے موصوف کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جارہا ہے-

مسٹر نولکشور

مسٹر نولکشور بھرتیا- منیجنگ ڈائرکٹر فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی امریکہ اور یوروپ سے کانپور واپس آگئے ہیں- مسز سوشیلا بھرتیا ۲۲ دسمبر ۹½ بجے صبح کو اپنے بنگلہ موسومہ "کشور سدن" سول لائن میں موصوف کے بخیر و عافیت واپس آنے پر ہون کی تقریب ادا کریں گی جس میں بھرتیا جی کے دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا ہے-

آنریبل مسٹر عبدالقیوم

۱۶- دسمبر ۴ بجے شام کو لیڈو کلب میں مسٹر عبدالقیوم انصاری سکریٹری کانپور ہینڈلوم ورکرس ایسوسی ایشن و ممبر کنٹونمنٹ بورڈ کی طرف سے آنریبل مسٹر عبدالقیوم انصاری وزیر عدل امور عامہ صوبہ بہار کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا اور فوٹو گروپ لیا گیا-

ایٹ ہوم میں کانپور کے ہر سیاسی خیال کے معزز لوگوں نے شرکت کی- چائے کے بعد دو ایڈریس آنریبل انصاری صاحب کی خدمت میں پیش کئے گئے- جس کے جواب میں موصوف نے ایک تقریر کرتے ہوئے بہار کے واقعات پر تبصرہ فرمایا اور بہت پُر درد لہجہ میں وہاں کے واقعات کی مذمت کی- موصوف نے کانپور میں امن قائم رکھنے پر یہاں کے باشندوں کی بہت تعریف کی اور کہا کہ دوسرے شہروں اور صوبوں کے باشندوں کو بھی یہاں کی تقلید کرنا چاہیئے- آپ نے خانبہادر عبدالرشید خانصاحب کوتوال شہر کی بہت تعریف کی اور کہا کہ دوسرے حکام کو بھی ملک کے امن و امان قائم رکھنے کے لیے ایسی کوشش اور پُر خلوص جد و جہد کے ساتھ ایسے سرکاری فرائض انجام دینے چاہیئے آخر میں ڈاکٹر مراری لال صاحب نے آنریبل انصاری صاحب کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا-

ڈسچارج پرسنس

ڈسٹرکٹ ڈسچارج پرسنس ریڈ کمیٹی کانپور کی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ مسٹر محبوب عالم ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوگی ۲۱- دسمبر ۳ بجے دن کو-

سالگرہ

مسٹر ایس- ایس- مصرا پروموشن آفیسر کے صاحبزادہ کی سالگرہ -۲۱ دسمبر کو ہوگی

(شاہ جارج نے ان کا کھانا کیا۔ اس وقت جو میز پر بات چیت" ہوئی اسکی ایک معاصر میں دلچسپ تفصیل شایع ہوئی ہے۔ جو ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں:

شاہ جارج - لارڈ ویول! کیا بات ہے۔ آپ اس قدر مرجھائے ہوئے نظر آتے ہیں۔

لارڈ ویول - جہاں پناہ، میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ کچھ بھول آیا ہوں۔

نہرو- اوہ میں سمجھا۔ شاید آپ اپنی وائسرائلٹی کی عدم موجودگی میں کچھ پریشاں ہیں۔ کیونکہ آئین کے مطابق آپ کو ملک معظم کی موجودگی میں وائسرائلٹی کے بغیر رہنا پڑتا ہے۔

ویول :- درست ہے پنڈت جی۔ لیکن آپ کو پتہ کیسے چلا۔

نہرو :- ہنستے ہوئے۔ اس طرح کہ آپ اس وائسرائلٹی کے بنا مکمل انسان نظر آتے ہیں۔

لیاقت علی :- میں اس بیان کی مخالفت کرتا ہوں۔

اس اچانک کے فقرے سے سب چوکنہ ہو گئے۔ مسٹر جناح کچھ پریشان سے ہوئے اور نیچی نظروں سے لیاقت علی کی طرف گھور کر دیکھا۔

لیاقت علی جناح کے کان میں! حضور آپ نے ہی تو کہا تھا کہ نہرو کے کسی بیان کی تردید کیے بغیر نہ رہنا۔

جناح :- درست ہے۔ لیکن حملہ کرنے سے پہلے میری ہدایت لے لیا کیجئے۔

شاہ جارج (مضمون بدلتے ہوئے) مسٹر جناح آپ کیا چاہتے ہیں۔

جناح :- مجھے وہ نہیں چاہیئے جو کانگریس چاہتی ہے۔

اٹیلی :- یہ تو کچھ اچھی پوزیشن نہیں۔ فرض کیجئے کانگریس پاکستان کا مطالبہ شروع کر دے۔

جناح :- ایسی حالت میں میں پاکستان کی ہر ممکن مخالفت کروں گا۔

لیاقت (جناح کو ایک طرف کر کے) آپ لیگ کونسل کے حکم کے خلاف جا رہے ہیں۔

جناح (ایک طرف) میں خود مسلم لیگ ہوں۔

شاہ جارج - پنڈت نہرو۔ کانگریس کیا چاہتی ہے؟

نہرو :- کانگریس چاہتی ہے کہ انگریز دوسروں کے کاموں میں اپنی ٹانگ نہ اڑائیں۔

شاہ :- (کچھ پریشان ہو کر ویول سے) کیا پنڈت جی کا اشارہ آپ کی اور میری طرف ہے۔

ویول :- جی حضور!

شاہ جارج :- ہمیں آپ کی عارضی حکومت میں کافی دلچسپی ہے۔

مہربانی کر کے ہمیں بتایئے کہ باہر کے معاملات میں آپ نے کیا ترقی کی ہے۔

ویول :- (بیچ میں بول اٹھتے ہیں) جہاں پناہ مجھے یہ رپورٹ کرتے ہوئے نہایت افسوس ہے کہ اندر اور باہر کے معاملات میں جب سے کانگریس برسر اقتدار آئی ہے، کوئی ترقی نہیں ہوئی۔

پنڈت نہرو :- (حیران ہو کر) آپ اپنا مطلب صاف صاف بیان کریں۔

ویول :- میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب سے آپ نے ان دونوں محکموں کا چارج لیا ہے، نہ کسی کو اندر کیا گیا ہے اور نہ ہی جیل سے باہر۔

اٹیلی :- لیکن لارڈ ویول۔ آپ یہ بھول رہے ہیں کہ جب سے چرچل اینڈ کو کو شکست ہوئی ہے۔ اندر اور باہر کے معاملات کا مطلب کافی حد تک بدل گیا ہے

نہرو :- شکریہ وزیر اعظم :- (شاہ جارج سے مخاطب ہو کر) جناب اتحادی کونسل میں ہندوستان کی شکایت پر کافی لے دے ہو رہی ہے۔

لیاقت (جناح کی کسی حرکت کو غلطی سے اشارہ سمجھ کر) میں اس بیان کو چیلنج کرتا ہوں۔

نہرو :- حیران ہو کر۔ لیکن میرے بیان میں کوئی غلط بات نہیں۔

لیاقت :- کوئی غلط بیان نہ کرنے سے ہمارا اختیار تو نہیں چھن جاتا کہ ہم آپ پر نکتہ چینی کریں۔ آخر آپ یہ امید تو نہیں کرتے کہ ہم آپ پر نکتہ چینی کرنے کے لیے قیامت تک آپ کے غلط بیان کا انتظار کریں۔

جناح :- بہت خوب!!

شاہ جارج (اس جھگڑے کو ختم کرنے کے ارادے سے) مسٹر جناح آپ ہندوستان اور پاکستان کی اقلیتوں کے سوال کو کس طرح حل کرنا چاہتے ہیں۔

لیاقت :- جہاں پناہ۔ لیگ نے اس مسئلے کا حل تبادلۂ آبادی پیش کیا۔

جناح :- اوہم! ہم نے! یہ حل کسی وقت پیش کیا تھا۔ لیکن آج حالت بدل چکی ہے۔ جب سے ہم نے ڈائرکیٹ ایکشن کا پروگرام شروع کیا ہے اقلیتیں کافی کم ہو گئی ہیں۔ اس کے ساتھ یہ مسئلہ بھی!

شاہ جارج :- اچھا تو کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کے ڈائرکیٹ ایکشن کے پروگرام کو جاری رکھنے کی اجازت دے دی جائے تو اقلیتوں کا مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔

جناح :- جی۔

لیاقت :- بہت عمدہ بات کہی

جارج - مسٹر اٹیلی تعجب ہے کہ آپ کو یہ ترکیب نہ سوجھی۔ ورنہ فلسطین کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا۔

(قومی آواز)

[illegible]

(از حضرت وحید قیصر کانپوری)

وہ دھندلا دھندلا سماں۔ جب بادل چاروں طرف سے گھر گھر آئے ہوئے تھے۔ وادی میں پودوں کی کیاریاں پھولوں سے بھری ہوئی نظر آ رہی تھیں جدھر نظر جاتی تھی۔ قدرت کی کاریگری آنکھوں سے کھیل کھیلنے لگتی تھی۔ آنکھیں انھیں شوق کی نظر سے دیکھتی۔ شاعر پھولوں کے جھرمٹ میں تن تنہا بیٹھا ہوا قدرت کی صناعی کے گیت گا رہا تھا۔ اُسکا دل و دماغ یہ سوچ رہا تھا کہ خداوند تعالیٰ نے یہ سب چیزیں صرف اشرف المخلوقات کے دل بہلانے کی ہی خاطر پیدا کی ہیں۔

وادی کے برگ و بار پر شبنم اس طرح پڑی ہوئی معلوم ہوتی تھی جس طرح وادی میں موتی بکھرے پڑے ہیں۔

شاعر کے اردگرد تتلیاں چکر لگا رہی تھیں۔ کبھی کبھی آ کر نازک پھولوں کی پنکھڑیوں کو چوم جاتی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پھولوں سے خوبصورت تتلیاں چکر لگا رہی تھیں کبھی کبھی درختوں پر طائر خدا کی حمد گا رہے تھے۔ اور قدرت کی ہمہ تال کاریگری کی تعریف کر رہے تھے۔ سامنے پھول کے کنج میں ایک طاؤس رقص کرنے میں مصروف نظر آتا تھا۔

شاعر ان سب باتوں کو بغور دیکھ رہا تھا۔ وہ اُن کے دیکھنے میں ایسا محو ہو گیا کہ اُسے دیکھتے دیکھتے نیند آ گئی اور وہ خوابی دنیا کی سیر کرنے لگا۔

گاندھی کیمپ سے دہلی تک

سری رام پور - ۱۷ - دسمبر - پچھلے ہفتہ گاندھی جی کے ایک پیغام کو ان کی جائے قیام سے کومیلا اور وہاں سے دہلی بھیجنے کے لیے ڈیڑھ سو روپیہ خرچ ہوا۔ سری رام پور اور کومیلا کا فاصلہ صرف چالیس میل ہے۔

ایک دوسرے پیغام کے لیے جو اس کے فوراً بعد بھیجا گیا۔ قریب ساٹھ روپے صرف ہوئے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سری رام پور کا تعلق دہلی کس طرح آپس میں منسلک ہیں اور قاصد برابر آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس طرح گاندھی نہرو ملاقات طے ہو کر ملتوی ہو گئی تھی۔

گاندھی جی ایک الگ تھلگ گاؤں میں رہتے ہوئے بھی صبح چار بجے سے لیکر رات کے دس بجے تک مشغول رہتے ہیں۔ روزانہ ہندوستان کے ہر حصہ سے متعدد اشخاص ان سے ملاقات کی غرض سے آتے رہتے ہیں۔

عورت

(از شوکت جہاں بیگم، بھوپال)

وہ جنس جس کو دست قدرت نے عورت بنایا ہے حقیقت میں ایک عجیب ہستی ہے جس کے نازک ہاتھوں میں انسانی زندگی کا راز پوشیدہ ہے وہ ہر چیز کا بنظر غائر مطالعہ کرتی ہے اسکو قوت احساس بہت زیادہ عطا کی گئی ہے۔ فطرت کے مطالعہ میں اس کو کمال حاصل ہے۔ اس کا ہر فعل دلکشی سے معمور ہے۔ ہر شغل سے ایک خاص دلچسپی رکھتی ہے۔ دنیا کے کتب خانوں میں اس کے بڑے بڑے کارنامے موجود ہیں۔ جو اس نے مختلف زمانوں میں انجام دیے ہیں۔ وہ مذہب کی بھی سچی پرستار ہے وہ محبت کی دیوی اور حسن کی مجسمہ تصویر ہے۔ صبر و تحمل اسکی عادت ہے، مہر و وفا اسکی طینت۔ مرد راحت پاتا ہے اسکی بدولت۔ رنج و غم میں ڈھارس دیتی ہے۔ مردہ دلوں کو سکون بخشنے اور تسلی دینے والی عورت ہے۔ عورت ہی کی ذات ہے جو مصیبت میں ہمت اور استقلال کو نہیں کھوتی۔ رضا جوئی اس کا شیوہ ہے۔ ہر حال میں اس کا خوبصورت چہرہ شاداں نظر آتا ہے۔ وہ اپنے دلکش ترانوں سے دنیا کو مسحور کر دیتی ہے۔ گہوارہ گریہ بنکر معصوم ہستیوں کو دلچسپ سبق دیتی ہے۔ محبت کے ترانے گا گا کر ان کو تعلیم عمل دیتی ہے۔ گہ بار فطرت کے پنہاں رازوں کو عیاں کر دیتی ہے۔ ہر موج کو ساحل پر لانیوالی ہستی عورت ہے وہ مہر و محبت کی خواہاں ہے صبر و رضا کی جویاں ہے۔ ظلم و جفا سے خائف لیکن متحمل بھی ہو سکتی ہے۔ ہر آنیوالی مشکل کا دلیری و جرأت سے مقابلہ کرتی ہے۔ کشتی کے بیڑہ کو طوفان سے بچانے والی عورت ہے حال سے قبل مستقبل کو مدنظر رکھتی ہے تاکہ ہر آنیوالے طوفان سے کشتی کو بچا لے وہ علم حاصل کر کے قومی خادم بنتی ہے۔ جلسوں میں مقرر بنکر قومی اصلاح کی کوشش کرتی ہے۔ قومی کی حالت پر اشک خوں بہانیوالی عورت ہے۔ تنظیم عمل میں پیش قدم ہونیوالی عورت ہے۔ قوم کا درد اس کے دل میں ہے وہ خلق خدا کی حامی ہے۔ دین خدا کی قاصد ہے کلمہ حق کی پیامی ہے۔ ہمدردی و ایثار کی پتلی ہے اگر غائر نگاہ سے دیکھا جائے تو عورت کی بھی ایک عجیب ہستی ہے کاش دنیا کی ہر خاتون زیور علم سے مزین ہو کر اپنی ان تمام خوبیوں کو روشن رکھے جو جہالت کی تاریکی میں نیست اور دھندلی معلوم ہوتی ہیں۔ یہ سب جہالت بے علمی کی وجہ ہے جس نے عورت کو جنس حقیر بنا رکھا ہے۔ کاش مرد اس امر پر توجہ فرمائیں۔ اور جنس کو زیور علم سے آراستہ کر کے ان کی اس خوبیوں کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں جو اس کو منجانب فطرت عطا کی گئی ہیں۔ اور جہالت کی تاریکی میں عدم معلوم ہوتی ہیں حقیقتاً متذکرہ [۴]

۴ بالا خوبیاں عورت کی خاص صفات ہیں لیکن بے علمی کی وجہ سے دھندلی نظر آتی ہیں۔

مچھر اور بیل

(از سینہ دیو گویل)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بیل کھیت میں چر رہا تھا۔ ایک مچھر اُڑتا ہوا آیا اور بیل کے سینگ پر بیٹھکر کہنے لگا کہ بھائی بیل اُڑتے اُڑتے تھوڑی دیر کے لیے تمھاری سینگ پر بیٹھ گیا۔ اسلیے کہ یہ ہرا یاول جس میں تم چر رہے ہو مجھ کو بھلی معلوم ہوئی۔ میرا جی چاہا کہ اونچی جگہ بیٹھکر اسکی سیر کروں۔ سو اگر تمکو تکلیف نہ ہو تو میں دو چار گھڑی بیٹھا رہوں۔ ورنہ مجھے تمھارا ستانا ٹھیک نہیں۔ کہو تو دوسری جگہ بیٹھوں۔

بیل نے کہا۔ "بے فائدہ آپ نے مجھ کو بتایا بھی کہ آپ میرے سینگ پر بیٹھے ہیں۔ جب تک آپ کا جی چاہے خوشی سے بیٹھے رہیئے۔ مجھ کو ذرا بھی معلوم نہیں ہوا کہ آپ کب آکر بیٹھے اور جب آپ اُڑ جائیں گے تو یہ بھی معلوم نہ ہوگا کہ آپ کب اُڑ گئے۔

بہار کے پناہ گزینوں کی امداد

پٹنہ - ۱۶ - دسمبر - آج عالم گنگ کے امدادی کیمپ میں پناہ گزینوں سے گفتگو کے دوران اچاریہ بدری ناتھ ورما وزیر محکمہ اطلاعات بہار نے ان کو یقین دلایا کہ حکومت نہ صرف موجودہ امدادی کیمپوں کو ضرورت کے وقت تک برقرار رکھے گی۔ بلکہ ان لوگوں کی رہائش کا بھی انتظام کرے گی جو فی الحال ذاتی طور پر مقیم ہیں۔ وہ پٹنہ کے دوسرے امدادی سنٹروں میں گھومے اور پناہ گزینوں کو کامل یقین دلاتے ہوئے۔ اس افواہ کی تردید کی کہ حکومت امدادی کیمپوں کو بند کر دے گی۔

حکومت سرحد کا تہیہ

پشاور - ۱۶ - دسمبر - معلوم ہوا ہے کہ پشاور کے ممتاز ہندوؤں اور سکھوں کا ایک وفد جب ڈاکٹر خان صاحب سے ملا تو ڈاکٹر صاحب نے انھیں یقین دلایا کہ وہ صوبہ کی موجودہ فرقہ وارانہ حالت سے پوری طرح باخبر رہیں اور امن و قانون اور نظم کو قائم رکھنے اور شرارت پھیلانیوالوں کو سزا دینے کے لیے کسی اقدام کو سخت نہیں سمجھتے ہیں۔

افزائش نسل مویشیان کانفرنس

لکھنؤ - ۱۷ - دسمبر - زراعت اور افزائش نسل مویشیاں کے بورڈ شاخ لکھنؤ کا ساتواں سالانہ جلسہ ۱۹ - اور ۲۰ دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس سشن کی صدارت سردا تو سنگھ کریں گے۔ اُمید ہے کہ یو۔پی کے وزیر اعظم آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت سشن کا رسم افتتاح کریں گے۔ اس سشن میں شریک ہونے کے لیے ملک کے ممتاز سائنس دان اور افزائش نسل مویشیاں سے دلچسپی رکھنے والے لوگ لکھنؤ آ گئے ہیں۔

دی سائن ٹون لمیٹڈ لکھنؤ

سائن ٹون لمیٹڈ کی پہلی فلم رشید دولہن اپنے ابتدائی مراحل بڑی سرعت کے ساتھ طے کر رہی ہے۔ کاغذی انتظامات قریب قریب مکمل ہو چکے ہیں۔ اب عنقریب عملی جد و جہد مسٹر نسیم سندیلوی بی۔اے (آنرز) ایم۔اے کی زیر صدارت شروع ہوگی۔ رشید دولہن کی مہورت کی رسم ۲ نومبر ۱۹۴۶ء کو ہوگی۔ فلم رشید دولہن کی دیکھ بھال مسٹر ایس۔ جلیل (یونائٹیڈ فلمس والے) کر رہے ہیں کہانی مسٹر ایم۔ ایم۔ بیگ۔ مکالمے مس ....؟ بی۔اے اور گانے حضرت جگر مراد آبادی و جناب عمر انصاری کے زور قلم کا نتیجہ ہیں۔ سائن ٹون کی پہلی فلم سہاگ جبکا پہلے اعلان ہو چکا تھا۔ اب رشید دولہن کے بعد فلمائی جائیگی۔ جس کی کہانی مسٹر نسیم سندیلوی بی۔اے (آنرز) ایم۔اے کی لکھی ہوئی ہے۔ اور اسکی ہدایت کاری بھی موصوف ہی فرمائیں گے۔ غالباً اس کمپنی کی تیسری فلم اپنے پرائے ہوگی۔ اور اسمیں بھی ڈائرکشن کے فرائض مسٹر نسیم سندیلوی انجام دیں گے۔ یہ تینوں فلمیں ملک کے نوجوان ادیب اور ماہر نفسیات مسٹر نسیم دہلوی کے ڈائرکشن میں تیار ہونگی۔ نسیم صاحب ان چند انے گنے حضرات میں سے ہیں جنھوں نے فلمی صنعت کا علمی حیثیت سے مطالعہ کیا ہے اور فن کی حیثیت سے اُسے سمجھا ہے۔ اس وقت صوبہ کی نگاہیں اس جوان سال ڈائرکٹر کی طرف لگی ہیں۔

مصیبت زدگان بہار کو مومنوں کی امداد

کانپور - ۱۶ - دسمبر - مسٹر عبد القیوم انصاری بارہ بنکی میں یو۔پی صوبہ مومن کانفرنس میں شرکت کے بعد یہاں آئے۔ یہاں اُنکو کانپور کے مومنوں کی طرف سے پانچہزار کی ایک رقم بہار کے مصیبت زدگان کی مدد کے لیے پیش کی گئی۔ کچھ اور لوگوں نے روپیہ سے مدد دینے کا وعدہ کیا۔ نیز کثیر تعداد میں ہاتھ کا بنا ہوا کپڑا کمبل اور دریاں دی گئیں۔

مسٹر انصاری آج رات پٹنہ جانے کے قصد سے لکھنؤ روانہ ہوں گے جہاں وہ یو۔پی۔ گورنمنٹ ہینڈلوم امپوریم کا معاینہ کریں گے۔

ڈاکٹر جھا مستعفی ہو گئے

الہ آباد - ۱۷ - دسمبر - ڈاکٹر امرناتھ جھا نے الہ آباد یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی جگہ سے استعفی دیدیا۔ استعفے کی درخواست میں اُنھوں نے جلد سبکدوش کیے جانے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کو پبلک سروس کمیشن کے چیرمین کی جگہ پیش کی گئی ہے۔ ڈاکٹر جھا کی وائس چانسلری کی مدت دسمبر ۱۹۴۷ء کو ختم ہو جاتی ہے۔

یو۔پی دق دشمن انجمن کا جلسہ

لکھنؤ - ۱۷ - دسمبر - یو۔پی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ آج سول سکرٹریٹ میں زیر صدارت سر فرانسس وائلی گورنر یو۔پی ہوا۔ جلسہ میں پانچ ارکان کی ایک مجلس انتظامیہ

ہندوستان کی آزادی پبلک کا ریزولیوشن پیش کر دیا گیا

پنڈت جواہر لال نہرو کا تاریخی اعلان

نئی دہلی - ۱۳ - دسمبر - آج کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا اجلاس ٹھیک ۱۱ بجے شروع ہوا - بابو راجندر پرشاد کرسی صدارت پر رونق افروز تھے -

پنڈت جواہر لال نہرو نے ہندوستان میں آزادی ری پبلک کے قیام کے متعلق ذیل کا رزولیوشن پیش کیا :-

یہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی اپنے اس پختہ اور سنجیدہ نیت کا اظہار کرتی ہے کہ ہندوستان کے ایک آزاد بالادست ری پبلک ہونے کا اعلان کیا جائے اور وہ اپنی آئندہ حکومت کے لیے ایک آئین مرتب کرے جس میں وہ علاقے جن پر اب برطانی ہندوستان مشتمل ہے اور وہ علاقے جو ہندوستانی ریاستوں کے ہیں اور ہندوستان کے ایسے دوسرے حصے جو برطانی ہندوستان اور ریاستوں کے باہر ہیں اور ایسے دوسرے علاقے جو آزاد بالادست ہندوستان میں شامل ہونے پر رضامند ہیں ایک یونین میں ہوں اور جس میں یہ علاقے اپنی موجودہ حدود کے ساتھ یا اُن حدود کے ساتھ جنھیں کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی طے کرے آئین کے قانون کی رو سے خودمختار واحدوں کی حیثیت حاصل کریں گے - اور قائم رکھیں گے - اور انھیں اختیارات باقی حاصل ہوں گے - اور حکومت اور اقتدار کے تمام انتظام اور اختیار بروئے کار لائیں گے ایسے اقتدار اور اختیار کو محفوظ اور مستثنیٰ رکھتے ہوئے جو یونین کو حاصل ہیں یا ودیعت کئے گئے ہیں یا جو داخلی اور معنوی طور پر یونین کا حق ہیں یا اُس کا نتیجہ ہیں اور جس میں بالادست آزاد ہندوستان کے اور اُس کے تشکیلی اجزا کے تمام اقتدار اور اختیار حکومت کے ترجمان عوام سے حاصل شدہ ہوں -

جس ہندوستان کے تمام باشندوں کو سماجی، اقتصادی اور سیاسی انصاف اور موقعوں کی برادری اور قانون کی نظر میں خیال اظہار عقیدہ دین عبادت، پیشہ جماعت بندی اور مکمل آزادی قانون اور اخلاق عامہ کے ماتحت حاصل ہو -

اور جس میں اقلیتوں، پسماندہ اور قبائلی علاقوں اور دولت اور دوسرے پسماندہ طبقوں کے لیے کافی تحفظات رکھے گئے ہوں -

اور جس میں اقلیتوں، پسماندہ اور قبائلی علاقوں اور دولت اور دوسرے پسماندہ طبقوں کے لئے کافی تحفظات رکھے گئے ہوں -

اور جس میں ری پبلک کے علاقہ کا استحکام اور خشکی، تری اور تری اور ہوا میں بالادست حقوق مہذب قوموں کے انصاف اور قانون کی رو سے حاصل رہیں - اور دنیا میں اپنی مستحق اور باعزت جگہ حاصل ہو - اور دنیا میں امن اور بنی نوع انسان کی بہبودی کے لیے اپنا پورا اور رضاکارانہ حصہ ادا کر سکے -

پنڈت جی نے اپنی تقریر میں فرمایا :-

ابتک یہ اسمبلی ضابطہ اور قاعدہ مرتب اور اسی طرح کی اور کارروائی کرتی رہی ہے - اصل آئین بنانے کا کام ابھی شروع نہیں ہوا ہے - مگر موجودہ مرحلہ پر یہ ضروری ہے کہ ہم خود یہ فیصلہ کریں اور ملک کے کروڑوں لوگوں کو یہ بتائیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور ہم جو آئین بنائیں گے اسکی بنیاد کیا ہوگی - اور اسکا کیا خاکہ ہوگا یہ رزولیوشن تفصیلات سے خالی ہے - تفصیلات بحث طلب ہیں -

اور وہ اسی ایوان میں طے ہونگی - ریزولیوشن میں صرف بنیادی باتیں دی گئی ہیں - جن پر کسی جماعت یا طبقہ یا خیال کے لوگوں کو اعتراض کرنے کی گنجائش نہیں - کہا جا رہا ہے لفظوں میں جادو ہوتا ہے مگر لفظوں کا جادو ظاہر نہیں کر سکتا - قوم کے جذبات کا مکمل اظہار لفظوں سے ناممکن ہے - پھر بھی ریزولیوشن میں قوم کی اسپرٹ کا زیادہ سے زیادہ اظہار کیا گیا ہے - یہ اس خواب کی تعبیر ہے جو ہم مدت سے دیکھتے رہے ہیں اور جسکی خاطر ہم نے جدوجہد اور قربانیاں کی ہیں - یہ ریزولیوشن ایک اعلان ہے اور ایک عہدنامہ ہے لہٰذا ہم اسے سادہ طریق پر نہیں اور ہاتھ اُٹھا کر نہیں بلکہ کامل سنجیدگی کی اسپرٹ میں کھڑے ہو کر پاس کریں گے -

پنڈت نہرو نے فرمایا کہ بہت سے حضرات (مسلم لیگ) جنھیں یہاں موجود ہونے کا حق ہے موجود نہیں ہمیں اسپر دلی افسوس ہے - ہمیں اُمید ہے کہ وہ یہاں آئیں گے - اور ہمیں اُن کا تعاون حاصل ہوگا - ان کی عدم موجودگی - ہمارا فرض بہت بڑھ جاتا ہے - ہمیں یہ سمجھ کر کام کرنا ہوگا کہ اگر وہ موجود ہوتے تو ہر مرحلہ پر کیا محسوس کرتے ہمیں مختلف طبقوں اور خیالات کے جذبات و احساس کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا ہوگا - یوں ہم سب کا کسی نہ کسی پارٹی سے تعلق ہے مگر ایسا وقت آتا ہے اور آگیا ہے - جب ہمیں پارٹی سے اوٹھ کر چالیس کروڑ آدمیوں کا خیال کرنا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسا آئین قبول جو کسی ایک جماعت یا طبقہ کے لئے بلکہ تمام ہندوستانی کے لیے ہوگا - آج نہ صرف اہل ملک بلکہ اہل عالم کی نظریں ہمارے اوپر لگی ہیں - لہٰذا ہم اس طرح اپنا کام کریں گے کہ سب مانیں گے کہ ہم نے دیانتداری سے اپنا فرض پورا کیا -

پنڈت جی نے بتایا کہ یہ تاریخ میں عدیم المثال موقعہ ہے مجھے اپنے اوپر سب طرح کا بار محسوس ہوتا ہے ہم نے آزادی کی جس جدوجہد کا آغاز کیا اس کا انجام قریب ہے - ہمارے شاندار ماضی کی یاد دلوں میں ہے - حال کی حقیقتیں ہمارے سامنے ہیں مستقبل کی اُمیدیں ہمیں متاثر کر رہی ہیں - پنڈت نہرو نے اس موقع پر اپنے تخیل کو پانچ ہزار سال پہلے کی طرف دوڑایا - جب صرف ہندوستان کی تہذیب بلکہ کہنا چاہیئے کہ انسانی تاریخ میں تہذیب کا آغاز ہوا اور کہا کہ اس لیے اور شاندار ماضی نے ہمیں کچھ وراثت میں دیا ہے - مجھے اس کا احساس ہے - مجھے حال ہے کی مشکلوں کا احساس ہے اور مستقبل کا خیال ہے جو ماضی سے زیادہ شاندار ہوگا - مگر یہ سب کچھ اتنے بڑے بار کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ میں اپنی جگہ کانپتے لگتا ہوں - مجھے قوی اُمید ہے کہ ہم سب ملکر تاریخ کا عظیم تقاضہ پورا کر سکیں گے -

پنڈت جی نے ترمیموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تعداد بہت ہے اور شاید ابھی اور بھی بڑھے - مگر ہمیں موجودہ ریزولیوشن کو قانونی اصطلاحی اور رسمی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے - ابھی چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑنے کا وقت نہیں بلکہ بڑی بڑی باتیں اور بڑے بڑے کام کرنے کا وقت ہے - ریزولیوشن بڑی وسیع اسپرٹ میں پیش کیا گیا ہے - لہٰذا اسے جوں کا توں منظور کرنا چاہیئے - اس کے بعد پنڈت جی نے برطانوی چیلنج جواب دیا اور کہا -

" ہندوستان آج جس انقلاب سے گذر رہا ہے ایسا ہی انقلاب امریکہ، فرانس اور روس میں بھی ہوا - امریکہ نے پونے دو سال پہلے اور فرانس کے خوبصورت شہر پیرس میں ڈیڑھ سو برس پہلے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلیاں بیٹھیں جنھوں نے ان ملکوں کی آزادی کا آئین بنایا - ان کے راستے میں بڑی بڑی مشکلیں آئیں - مگر انھیں دور کیا گیا - فرانس کی کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں خود بادشاہ حائل ہوا اور یہ نوبت پہنچی کہ اسمبلی کے ممبروں کو بیٹھنے تک کے لیے جگہ نہیں دی گئی - تب اسمبلی کے ممبر ایک ٹینس کے کھلے میدان میں جمع ہوئے - اُنھوں نے عہد لیا (یہ ٹینس کورٹ کا عہدنامہ کہلاتا ہے) کہ جبتک ہم فرانس کی آزادی کا آئین نہ بنالیں ہم ہرگز منتشر ہوں گے - ہم بھی اسی اسپرٹ - عزم، ہمت اور استقلال کے ساتھ اس بڑے ملک کی آزادی کا آئین بنانے جا رہے ہیں - ہماری راہ میں کچھ بھی مشکلیں آئیں ہم اُنھیں حل کریں گے اور اگر آزمائشوں نے مجبور کیا تو ہم اس ہال کے باہر سڑک پر بازاروں میں - میدانوں میں اور جنگلوں میں ملیں گے اور ملتے رہیں گے جبتک چالیس کروڑ ہندوستانیوں کیلئے آزادی کا آئین مرتب نہ کریں گے دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ہمارا مقدس کام کرنے سے نہیں روک سکتی -

پنڈت جی نے آگے چل کر فرمایا کہ بعض لوگوں کو ریزولیوشن پر یہ اعتراض ہے کہ اس میں جمہوریت کا ذکر کیوں نہیں بعض کا یہ کہنا ہے کہ اس سوشلزم کا ذکر نہ دہے میرا جواب یہ ہے کہ ہم جمہوریت کا خواب مدت سے دیکھتے رہے ہیں اور سب کچھ اسی خواب کی تعبیر ہے - رزولیوشن جمہوریت سے بھی کچھ آگے ہے - البتہ جمہوریت کی شکل طے کرنا بحث طلب کام ہے -

مگر یہ ظاہر ہے کہ یہ شکل کسی نقل نہیں ہوگی بلکہ ہمارے ملک کے مزاج کے اور رجحان کے عین مطابق ہوگی رہا سوشلزم کا سوال تو آج دنیا کا رُخ سوشلزم کی طرف ہے - ہم دنیا کی لہر کے بہاؤ سے الگ نہیں ہو سکتے - اور سماجی اور اقتصادی برابری کے بغیر دراصل سیاسی جمہوریت ناممکن ہے - ہمارے ریزولیوشن میں سیاسی اور اقتصادی جمہوریت کی روح موجود ہے صرف اسے جامہ پہنانا کا کام باقی ہے -

پنڈت جی نے کہا ممکن ہے کہ بعض ریاستی راجہ، نواب ری پبلک کے نام سے خفا ہوں - میں ذاتی طور پر بادشاہت کے خلاف ہوں مگر ذاتی خیالات کے علاوہ آج دنیا کا رُخ بادشاہت کے خلاف ہے اور یہ بھی ناممکن ہے کہ آزاد ہندوستان میں کچھ حصے ایسے ہوں جہاں حکومت کا معیار موجودہ دور کے اعتبار سے بہت بوسیدہ اور لیست ہو لہٰذا ریاستوں میں بھی سیاسی اور اقتصادی جمہوریت لازمی ہے - لیکن آخری فیصلہ کسی دوسرے پر نہیں خود ریاستی رعایا پر ہے اور اگر رعایا بادشاہت رکھنا چاہے گی تو ہم آڑے نہیں آئیں گے نہ یہ ریزولیوشن مانع ہوگا -

...تہر کیا جاتا ہے کہ بورڈ نئی فیکٹریوں کی عمارتوں کے بنانے اور موجودہ عمارتوں کی مرمت کے متعلق اپنے بائی لاز میں یو۔پی میونسپلٹیز ایکٹ سنہ ۱۹۱۶ء کے سیکشن ۲۹۸ (۲) A کے ماتحت اور گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۹۰۶/۴۹-۲۳/۱-۱۷ اسنہ ۱۹۲۸ء کی ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء کی ترمیم شدہ حالت کے ماتحت مندرجہ ذیل ترمیم کرنا تجویز کر رہا ہے اس نوٹس کے جاری ہونے کے دو ہفتہ کے اندر اگر دستخط کنندہ کو کوئی اعتراض یا مشورہ وصول ہوگا تو بورڈ اس پر غور کرے گا۔

ترمیم

بائی لا نمبر ۱۳ میں "سو فٹ" کی جگہ "سو گز" ہونا چاہیئے۔

۱۴- دسمبر ۱۹۴۶ء

ایگزیکٹیو آفیسر
میونسپل بورڈ کانپور

ایوانِ تجارت میں نہرو جی کی تقریر

کلکتہ ۱۶- دسمبر۔ ایسوسی ایٹیڈ چیمبرس آف کامرس میں جواہر لال نہرو نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ گذشتہ زمانہ میں ہمارے درمیان ایک خلیج حائل تھی۔ انھوں نے کہا کہ ہم لوگ اکثر ایک دوسرے کے مد مقابل رہے ہیں۔ اسلئے یہ اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ ہم آپس میں مل کر ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں اگرچہ ہم سب ہر بات پر متفق نہیں ہیں لیکن کچھ ایسی باتیں ہیں جن پر ہم متفق ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان تمام باتوں کے باوجود ہم مختلف طاقتوں، مختلف تاریخی میلانات اور نئی چیزوں کے ان تمام طریقوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو تمام دنیا کی طرح آج ہندوستان میں بھی واقع ہو رہے ہیں۔ ہندوستان آج تبدیلی کے ایک زبردست دور سے گذر رہا ہے اور ہندوستان کی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ ہوا ہے۔

بحکم جناب منصف صاحب بہادر شہر کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے عام طور پر

بعدالت منصفی شہر کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۹۲ بابت سنہ ۱۹۴۲ء

مسماۃ جگو بیوہ لچھمن لال قوم لونیا ساکن قلی بازار گولیانہ شہر کانپور

بنام- لچھمی نراین ولد سورج بلی قوم ورما مالک نیو فرنیچر مارٹ مال روڈ کانپور

چونکہ مسماۃ جگو نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ نیلام منسوخ کیا جائے۔ لہٰذا آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۸- جنوری سنہ ۱۹۴۷ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔ آج بتاریخ ۱۹- ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم مہر عدالت منصفی شہر کانپور

گوالیار کے مسلمانوں کی شکایات

...نئی دہلی ۲۰- دسمبر۔ مسلمانان گوالیار کے نمائندے ...عارضی حکومت کے ممبر رسل و رسائل سردار عبدالرب ...نشتر سے ملے۔ اور انھیں جو کچھ حکام کی طرف سے ...شکایات تھیں انکو پیش کیا۔ سردار عبدالرب نشتر ...معاملہ کو سکریٹری کے ذریعہ نمائندہ تاج کے سامنے پیش کریں گے۔

لیو بلم فرانس کے وزیر اعظم

پیرس ۱۲- دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نئے دستور کے ماتحت پانچ سو نوے ووٹوں میں سے پانچ سو چھبیس جائز ووٹوں سے موسیو لیو بلم فرانس کے وزیر اعظم منتخب ہو گئے۔

آصف علی گاندھی جی سے ملنے گئے

کلکتہ - ۱۷ - دسمبر۔ عارضی حکومت اور امریکہ کے نامزد سفیر مسٹر آصف علی آج صبح گاندھی جی سے سری رام پور میں ملاقات کرنیکے واسطے بذریعہ ہوائی جہاز فلینی روانہ ہوگئے۔

یو-پی اسمبلی کا اجلاس

لکھنؤ - ۱۷ - دسمبر۔ سرکاری طور سے معلوم ہوا ہے کہ یو-پی اسمبلی کا اجلاس کونسل ہاؤس میں۔ لکھنؤ میں ۱۱ - جنوری ۱۹۴۷ء کو ہوگا۔

نہرو...

لندن، ۱۷ - دسمبر...

اور ایک بڑے لیڈر ہیں اور مجھے یقین ہے کہ دستور ساز اسمبلی میں اُن کا رویّہ، دنیا کی سیاسیات میں ہندوستان کے رویّہ کے بالکل مناسب اور مطابق ہے یہ الفاظ مسٹر فلینر براکوے نے یونائیٹڈ پریس آف انڈیا سے ایک ملاقات کے دوران میں کہے ہیں۔ مسٹر براکوے ہندوستان کے بڑے دوست ہیں مسٹر براکوے نے کہا۔ "وہ دن ختم ہوچکے ہیں جبکہ انگریز ہندوستانی قوم پرستی صرف حمایت کرکے چلا سکتے تھے۔ اب اُن کے لیے صرف ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ ہندوستان کی آزادی کے بارے میں اپنی پوزیشن بالکل واضح کردیں۔ میرا ہمیشہ سے خیال رہا ہے کہ ہندو مسلم مسئلہ ہندوستان کا گھریلو مسئلہ ہے اور اُسکو برطانیہ کو نہیں بلکہ خود ہندوستانیوں ہی کو حل کرنا چاہیئے۔ مجھے اب صرف دو امکانات نظر آتے ہیں۔ اول یہ کہ موسم بہار سے پہلے جبکہ دستور ساز اسمبلی اپنا تفصیلی کام شروع کرے گی۔ کانگریس اور مسلم لیگ میں براہ راست کوئی سمجھوتہ ہوجائیگا دوسری بات جو میرے نزدیک زیادہ یقینی ہے یہ ہے کہ دستور ساز اسمبلی جو دستور منظور کرے گی۔ وہ اتنا مناسب ہوگا اور اقلیتوں کے لیے اُس میں اتنی سہولتیں موجود ہونگی کہ مسلم لیگ اور برطانوی حکومت میں سے کوئی بھی اُسکو نامنظور کرنے میں حق پر نہ ہوگی۔

مسٹر براکوے نے بتایا کہ لیبر پارٹی میں میرے شامل ہوجانیکا یہ مطلب نہیں ہے (وہ چھ ماہ قبل آزاد لیبر پارٹی کو چھوڑ چکے ہیں) کہ میرے خیال میں کوئی تبدیلی ہوگئی ہے۔ میں ہمیشہ ہندوستان کا حمایتی رہونگا

سنہ ۱۹۴۲ء کے جرمانے واپس ہونگے

لکھنؤ - ۱۷ - دسمبر۔ حکومت یو-پی نے انفرادی ستیہ گرہیوں اور اُن لوگوں کے جرمانے واپس کرنا طے کیا ہے جنھوں نے سنہ ۱۹۴۲ء کی تحریک میں حصہ لیا ہے اور اس سلسلہ میں ایک عام سرکلر تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو روانہ کردیا گیا ہے کہ وہ ماتحت عدالتوں میں اسکی اطلاع کردیں۔ کہ وہ جرمانے کی واپسی کے سلسلے میں ایک سال کے اندر درخواستیں دیں۔

الہ آباد یونیورسٹی کنووکیشن

لکھنؤ - ۱۷ - دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت گووند بلبھ پنت، یو-پی کے وزیر اعظم ۲۱ - دسمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے الہ آباد آجائیں گے اور الہ آباد یونیورسٹی میں کنووکیشن ایڈریس پیش کریں گے۔

بحکم جناب مسٹر سید محمد ادریس صاحب بہادر منصف اٹاوہ

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر - ۲۱ - قاعدہ - ۶۶)

بعدالت منصفی اٹاوہ مقام اٹاوہ ضلع مین پوری

مقدمہ نمبر اجرا ۴۰ بابت سنہ ۱۹۴۶ء

لالہ رام بھروسہ ولد لالہ نرائن داس قوم ویش ساکن قصبہ اوریا بازار اوریا ضلع اٹاوہ۔

مدعی

بنام کنہیا لال ولد جوالا پرشاد قوم ویش بشنوئی ساکن قصبہ اوریا حال مقیم کانپور۔

مدعا علیہ

بنام کنہیا لال محلہ نوگڑھ مکان نمبر 50/279 کانپور

مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان رام بھروسہ ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مقرقہ کے درخواست گذرانی ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۴ - ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۷ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۱ - ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم رگھبیر سہائے منصرم عدالت منصفی اٹاوہ

کانگریس کو جمعیتہ العلماء کا مشورہ

نئی دہلی - ۱۹ - دسمبر۔ جمعیتہ العلماء ہند کی مجلس عاملہ نے جس کا سہ روزہ اجلاس آج ختم ہوا ہے کابینی وفد کے ۱۶ - مئی کے بیان میں تجویز کی ہوئی گروہ بندی کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ مجلس عاملہ ایک قرارداد میں کہتی ہے کہ۔ حالانکہ اس میں مسلمانوں کا فائدہ نہیں ہے لیکن چونکہ ہندوستان کا دستور اساسی بنانے میں مسلم لیگ کی شرکت کا دارومدار اسی پر ہے۔ اسلیے کانگریس کو اس وقت اس تاویل کو قبول کرنے میں جو برطانی حکومت کے حالیہ بیان میں کی گئی ہے ... کرنا چاہیئے تاکہ دستور بنانے کے کام میں تمام ... حصہ لے سکیں۔

نہرو جی کی قرارداد پر ترمیم...

نئی دہلی - ۱۲ - دسمبر۔ دستور ساز اسمبلی ... کی بحث کے لیے جواہر لال نہرو کی قرارداد ... کا اعلان کیا گیا ہے اسپر چالیس ترمیمیں ... ہیں۔ اُن میں سے دو قراردادیں ... بجائے ہیں۔ جو کمیونسٹ ممبر مسٹر سومناتھ لا ... لفظوں میں پیش کی ہے۔

the SADAQ

REGD. NO. A 406

وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 44 NO. 52	Cawnpore. Saturday 28TH DECE. 1946	کانپور شنبہ - ۲۸ - دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء مطابق - ۳ - صفر المظفر سنہ ۱۳۶۶ھ	جلد ۴۴ نمبر ۵۲

ادبیات

پیشین گوئی

(از حضرت شفق — ٹونکی)

فضا پر عنقریب اک دورِ عشرت چھانے والا ہے — زمانہ امن و آسایش کی رو میں آنے والا ہے

چمکنے کو ہے سورج ظلمت و وحشت کے بادل سے — اُجالے نور برسانے کو ہیں کرنوں کے آنچل سے

گھٹائیں بادہ لائینگی، ہوائیں گیت گائینگی — مسلسل نور و نزہت سے فضائیں جگمگائینگی

جدید انداز ہستی میکدوں کی آبرو ہوں گے — نیا ساقی، نئے مے کش نئے جام و سبو ہونگے

ہمیشہ کو فنا ہو جائے گی بیداد کی قوت! — چمک اُٹھے گی مظلوموں کی زیرِ آسماں قسمت!

بدی اپنی حدودِ تنگ میں سمٹی ہوئی ہوگی، — بھلائی کی زمیں سے آسماں تک روشنی ہو گی

مذاقِ جنگ سے ہو جائیگی ناآشنا دُنیا — بنے گی مرکزِ بیداری صلح و وفا دُنیا

نہ ہوگا نام کو بھی اختلافِ لالہ و سوسن! — گلوں کے ساتھ کانٹے بھی سنبھالینگے رونقِ گلشن

تعصب کو نہ ہوگا دخل تو مونکے فسانوں میں — حسد کا نام رہجائیگا باقی داستانوں میں

بہیں گے سطحِ عالم پر سمندر عیش و عشرت کے — اُڑینگے سینۂ گیتی پہ فوارے محبت کے

ترقی کا لیا جائیگا کام اُلفت و صداقت سے — نہ ہوگا امن، عالم میں فساد و بربریت سے

شرابِ حرّیت کے دور ہوں گے ابنِ آدم میں — پھنکے گا صورِ آزادی غلام آباد عالم میں

پئے گا ہر نفس ہر آدمی صہبائے سرمستی — وہ سرمستی عبارت جس سے ہے رنگینئ ہستی،

جہالت معصیت، بربادیاں، فتنے پریشانی — نفاق و کبر، افلاس و وبا قحط و گراں جانی

عقائد میں خلل، بدعت کا زور، الحاد کا محشر — خیالِ خام کی رَو، شورش و اوہام کا منظر

بلائیں جس قدر بھی آج ہم میں پائی جاتی ہیں — بساطِ زندگی پر موت بنکر چھائی جاتی ہیں

نظر آئیگا خالی اس سے دَورِ امنِ مستقبل — بجز عیش و مسرت کچھ نہ ہوگا زیست کا حاصل

گزر جا حال سے تا منزلِ ضو فامِ مستقبل — نہ خورشید سے بڑھکر ہے روشن، شامِ مستقبل

دنیائے اسلام

سوڈان مصر سے الحاق کیلئے تیار نہیں

لندن ۔۲۰۔ دسمبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سوڈان کی تحریک آزادی کے رہنما السید عبدالرحمٰن المہدی پاشا جو آجکل لندن آئے ہوئے ہیں۔ برطانی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بے ون سے جو اب نیویارک میں آٹھ ہفتے قیام کے بعد یہاں واپس آگئے ہیں۔ ملاقات کا جلد ہی موقع نکالیں گے۔

خیال ہے کہ اب جبکہ وزیر خارجہ لندن واپس آگئے ہیں تو برطانی مصری تعلقات کا مسئلہ زیادہ نازک صورت اختیار کرلیگا اسلیئے کہ مصر کے سابق وزیر اعظم صدقی پاشا جن کے ساتھ سنہ ۱۹۳۶ء کے برطانی مصری معاہدہ پر نظر ثانی کے سلسلہ میں ماہ اکتوبر میں ایک سمجھوتہ ہو چکا تھا مستعفی ہو چکے ہیں۔

سوڈان کی اصلی دستاویز معاہدہ کی تشریح و توضیح کے متعلق لندن اور قاہرہ کے درمیان کھلا ہوا اختلاف تھا جسکی وجہ سے برطانیہ و مصر کی گفت و شنید میں جمود پیدا ہو گیا اور صدقی پاشا کو استعفیٰ دینا پڑا۔ لیکن یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے کہ مصری طرف سے اب سمجھوتہ کا جو نیا مسودہ تیار کیا گیا ہے۔ اس میں بھی پہلے مسودہ کی طرح اس پر زور دیا گیا ہے کہ سوڈان کا مستقل تعلق مصری تاج کے ساتھ وابستہ رہنا چاہیئے۔ اس کے برخلاف برطانیہ ہر ایسی اسکیم کا مخالف ہے جسکی وجہ سے اہل سوڈان کی مکمل آزادی کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ برطانی نقطۂ نظر سے سوڈان والوں کو یہ حق رہنا چاہیئے کہ وہ مصر ہی نہیں بلکہ جب چاہیں برطانیہ سے بھی اپنی گلو خلاصی کرلیں۔

سوڈان کی تحریک آزادی کے سکریٹری محمد احمد مرغوب نے رائٹر کے نامہ نگار خصوصی کو ایک بیان دیتے ہوئے پرزور لفظوں میں کہا کہ اگر برطانیہ مصر کے نئے معاہدہ میں سوڈان کو مصر کے ماتحت دینے کی کوشش کی گئی تو ملک میں ہنگامہ و بدامنی پھیل جائے گی۔ محمد احمد مرغوب سوڈان میں جج تھے۔

انھوں نے ۲۷۔ اکتوبر کو صدقی پاشا کے اس اعلان کے بعد استعفیٰ دیدیا ہے کہ میرے لندن جانے کی وجہ سے مصر کا وہ قومی مطالبہ جو سوڈان کے بارے میں ہے منظور کر لیا گیا ہے۔

محمد احمد مرغوب نے کہا کہ اس مسئلہ کا فیصلہ سوڈان کے لوگوں کی عام رائے معلوم کرکے کیا جا سکتا ہے۔ مصر و برطانیہ کے درمیان فیصلہ ہوتے ہی سوڈان کی تحریک آزادی کی ہماری انجمن اور امّا پارٹی اپنے اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنا دیگی۔ مکمل آزادی کی طرف ہمارا پہلا قدم یہ ہوگا کہ سوڈان میں ایک عارضی حکومت قائم کر دیں۔

ایرانی وزارت میں تبدیلی

۲۰۔ دسمبر۔ طہرانی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ایرانی وزیر اعظم قوام السلطنت نے اپنی وزارت کے نئے وزیروں کے نام آج شاہ ایران کے سامنے پیش کر دیے ہیں۔

کل رات با ضابطہ طور پر اعلان کیا جا چکا ہے کہ محمد ولی فرمایان، وزیر پروپیگنڈہ اور اعزاز نکہت وزیر ڈاک و تار آنیوالے انتخابات پر حصہ لینے کی غرض سے اپنے عہدوں سے مستعفی ہوگئے ہیں۔ اب معاشیات کے نائب سکریٹری احمد ادامہ کو وزیر پروپیگنڈہ اور غلام حسین فرد ہر کو شاہراہوں کا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔

شاہ ایران نے اپنے دستخطی خط وزیر اعظم قوام السلطنہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ انھوں نے خود مختار صوبہ آذربائیجان کی ناخوشگوار صورت حال" کا خاتمہ کردیا۔ اس صوبہ میں انتخابات کی نگرانی کی غرض سے حال ہی میں ایرانی فوجین داخل ہو گئی ہیں۔

محمد منیف حسینی کی جلاوطنی کے بعد واپسی

یروشلم ۔۱۷۔ دسمبر۔ محمد منیف حسینی حاجی امین الحسینی مفتی یروشلم کے اسی سالہ بھتیجے جو ۹ سال تک سعودی عرب اور مصر میں جلاوطن رہ چکے ہیں۔ آج رات فلسطین واپس آئے۔ وہ ان عربوں میں سے ہیں۔ جنھیں گذشتہ مہینے کی عفو عام کی رو سے جسے فلسطین میں واپس آنے کی اجازت ملی ہے۔

نقراشی پاشا کا برطانیہ کو انتباہ

قاہرہ ۔۲۳۔ دسمبر۔ مصری وزیر اعظم نقراشی پاشا نے آج نامہ نگار سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ اگر برطانیہ نے وادی نیل کے اتحاد میں رخنہ اندازی کی تو وہ سوڈان کے مسئلہ کو حفاظتی کونسل کے سامنے پیش کریں گے۔

البانیہ سے تاوان کا مطالبہ

بلغاریہ ۔۲۲۔ دسمبر۔ کل رات البانی سفارت خانہ نے البانی حکومت کی طرف سے برطانی سفیر مسٹر چارلس پیک کو کرنوفر کی سرنگوں کے متعلق برطانی حکومت کے مراسلہ کا جواب دیدیا ہے۔ برطانی حکومت نے دو برطانی جہازوں کا تاوان مانگا ہے جو سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہوگئے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق ہے مقتل میں ہے | زبان پہ بھی اسی ہجو تیرِ دلیں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۳۴ | کانپور شنبہ - ۲۸ - دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۵۲

ایڈیٹوریل نوٹ

آزاد ہندوستان کا درجہ

" اگر ہندوستان کو آزادی حاصل ہوجائے اور وہ متحدہ رہے تو ہمارا ملک بین الاقوامی معاملات پر بہت عمدہ اثر ڈال سکتا ہے "

" نسلی امتیازات کے معاملہ میں جنوبی افریقہ پر ہماری فتح در اصل اقوام متحدہ کی فتح ہے۔

دنیا کے ممالک خصوصاً ہمارے ایشیائی دوستوں شلاً عراق، ایران، مصر، عرب اور فلپائن نے ہمارے ملک کے ساتھ جس ہمدردی کا اظہار کیا ہیں اس سے بہت متاثر ہوا "

متحدہ اقوام کے ہندوستانی وفد کے رکن مسٹر ایم سی چھاگلا نے انڈیا لیگ کے ایک استقبالی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مذکور بالا الفاظ کہے۔

لندن - ۲۳ - دسمبر - سینچر کی رات کو انڈیا لیگ کے ایک استقبال کے دوران میں ادارہ اقوام متحدہ کے ہندوستانی وفد کے اراکین نے ہندوستان کے ایک رہنے پر زور دیا۔ مسٹر ایم - سی، چھاگلا نے کہا۔ اگر ہندوستان کو آزادی حاصل ہوجائے اور وہ متحد رہے تو ہمارا ملک بین قومی معاملات پر بہت عمدہ اثر ڈال سکتا ہے۔ حال ہی میں ادارہ اقوام متحدہ کا جو اجلاس ختم ہوا ہے حکومت کو اسکی اہمیت محسوس کرنی چاہیئے۔ اور ہمکو تسلیم کرنا چاہیئے حکومت کو چاہیئے کہ ہر مرتبہ اپنے امکان میں بہترین وفد بھیجا کرے۔ نسلی امتیازات کے سلسلہ میں جنرل اسمبلی پر ہماری فتح در اصل اقوام متحدہ کی فتح ہے۔ ہماری کامیابی کی وجہ یہ بھی تھی کہ ہم سب اہم معاملوں پر متحد تھے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ ہندوستان کی ایک غیر سرکاری حکومت نے ایک اہم بین قومی کانفرنس میں وفد بھیجا۔ اس وقت تک جبتک ادارہ اقوام متحدہ کا وجود باقی رہے گا ہر ممبر قوم کو کوئی بھی مسئلہ اٹھانے کا حق حاصل رہے گا۔

تخفیف اسلحہ کی تجویز میں بھی ہمارے وفد نے پورا حصہ لیا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تھکی ماندی دنیا کے لیے یہ امید کی ایک کرن ثابت ہوا ہے کہ تمام اقوام میں یگانگت موجود ہے خصوصاً اسلحہ کی تخفیف کے مسئلہ پر پانچ بڑوں میں "

مسٹر پی - این - سپرو نے کہا " اقوام متحدہ میں ہم نے انصاف اور نیکی کی فتح دیکھی، ہماری باتوں کو ہمدردی کے ساتھ ساتھ سنا گیا - اور ہم اسمبلی کو یہ ضروری تجویز منظور کر لینے پر مائل کرسکے۔

دنیا کے ممالک نے خصوصاً ہمارے ایشیائی دوستوں عراق، ایران، مصر، عرب اور فلپائن نے ہمارے ملک کے ساتھ جس ہمدردی کا اظہار کیا - میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

" ہماری جنگ آزادی میں ہمارے ساتھ دنیا کے تمام نیک آدمیوں کی ہمدردی شامل ہے - ہم کو اپنا کام اطمینان ایمانداری اور آزادی حاصل کرنے کے پختہ ارادے کے ساتھ جاری رکھنا چاہیئے - آزاد ہندوستان کو انسانی اور انسانی کوششوں میں زبردست کام انجام دینے ہیں "

وفد کے ایک ممبر مسٹر ایس - اے - لال نے کہا " اگر ہم کو دنیا کی قوموں کی صف میں اپنی جگہ حاصل کرنی ہے تو ہم کو اپنے آپ کو مضبوط کرنا چاہیئے - کیونکہ آج دنیا میں جس چیز کی عزت کی جاتی ہے وہ طاقت ہی ہے اس وقت کی تعمیر کے لئے ایک چیز کی ضرورت ہے اور وہ اتحاد ہے - اگر ہم طاقتور ہوں گے تو ہر شخص ہماری عزت کرے گا - اور اگر ایسا نہیں ہے تو وہ صرف تجویزیں منظور کردیا کریں گے "

یورپ میں پنڈت نہرو کے ذاتی نمائندہ اور برطانیہ کی انڈیا لیگ کے سکریٹری مسٹر کرشن مینن نے کہا۔

" حال ہی میں اقوام متحدہ کا جو اجلاس ختم ہوا ہے۔ اس نے بنیادی طور پر ہندوستان کو عالمگیر سیاسیات کے دائرہ میں داخل کرلیا۔ ابتدا اچھی ہے۔ لیکن میرے نزدیک کانفرنس کی سب سے زیادہ اہم خصوصیت وہ لوگ تھے جو وہاں موجود تھے۔ پوری کانفرنس کے دوران میں ان لوگوں کا خیال موجود رہا جن کی نمائندگی کانفرنس میں نہیں کی گئی تھی "

اسمٹس کو صدر کانگریس کا جواب

نئی دہلی - ۲۶ - دسمبر - آج مسٹر اچاریہ کرپلانی صدر کانگریس نے اسمٹس کی ریوٹر یا والی تازہ تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا " یہ ایک ایسے شخص کا بیان ہے جو ناکامیابی کے باوجود اپنی ہمہ دانی کا ثبوت دینا چاہتا ہے - وہ یہاں بے نقاب نظر آتے ہیں گویا انھوں نے حقیقت کو دھندلا دیا ہے - سالہا سال سے اس بڈھے فوجی نے خود کو جمہوریت کا علمبردار ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔

جب شہنشاہ برطانیہ کو ہٹلر کا خوف لاحق تھا۔ تب انھوں نے آزادی اور جمہوریت کی پرجوش حمایت کی اور نازی مسئلہ تفوق نسل پر بہت گرجے برسے - حقیقت یہ ہے ہٹلر کا یورپ کے ایک حصہ پر حکومت کرنے کا دعویٰ سفید فاموں کی مٹھی بھر آدمیوں کا افریقہ میں لاکھوں کالوں پر حکومت کرنیکے دعوی سے نسبتاً پست تھا اس فوجی اور اس کے پیرووں کا نظریہ انسانی مساوات کے منافی ہے جو ان کے خیال سے ادارہ اقوام متحدہ میں بدقسمتی سے چھایا رہا -

یہ صحیح ہے کہ دنیا کے کسی حصہ میں مساوات جاری و ساری نہیں اور ہر مصلح اسکی تلقین کرتا ہے اور اسکے لئے جدوجہد کرتا ہے - لیکن عدم مساوات پر افسوس ظاہر کرنیکے برخلاف اٹلانٹک کو دستاویز کا یہ حمایتی ایسی منطق لاتا ہے جو اس اعلان کے نصب العین کے خلاف ہے - ان کا بیان ان کے مساوات کے خوف کا ایک افسوسناک اقرار ہے - انھیں پندرہ کروڑ سیاہ فام اقوام کا کوئی خیال نہیں وہ تو بس سفید فام اقلیت کی فکر میں ہیں - اگر افریقہ کے یہ مظلوم انسان اپنے حقوق کے مطالبہ کے لئے کھڑے ہوجائیں تو کیا ہوگا - ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو ناجائز طور پر دوسروں کا حصہ گھسوٹنے کی فکر میں ہیں - اس کا جواب تاریخ نے کئی دفعہ دہرایا ہے - اب یہ مسئلہ صرف افریقہ کا مسئلہ نہیں بلکہ تمام ایشیا کا مسئلہ ہے - اگر سیاہ فام قومیں مساوات کے تخیل کو ماننے کیلئے تیار نہیں یا اس سے محبت نہیں کرسکتیں تو انکے لئے افریقہ یا ایشیا میں کوئی جگہ نہیں

جبتک ان میں [illegible]

اسمٹس اور چرچل آزادی اور [illegible]

آمادہ ہیں دنیا میں اس [illegible]

مولانا ابوالکلام آزاد

نئی دہلی - ۲۸ - دسمبر - وائسرائے ہاؤس سے مندرجہ ذیل اعلانیہ شایع کیا گیا ہے۔

" ملک معظم نے مسٹر آصف علی کی جگہ جو [illegible] میں ہندوستانی سفیر مقرر ہوئے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد کو ان کی جگہ کابینہ کا رکن مقرر کیا ہے۔

مولانا آزاد کی تقرری کے نتیجہ میں محکموں کی تبدیلی کا اعلان بعد کو کیا جائیگا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

نئی دہلی - ۲۲ - دسمبر - کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ایک طویل بیان میں برطانی حکومت کے ۶ دسمبر والے اعلان اور اس کے بعد کی پارلیمنٹ کے اندر کہی ہوئی باتوں سے پیدا ہونیوالے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ موجودہ حالات میں [illegible]

رینٹ کنٹرول آرڈر

ہمارے دفتر میں برابر لوگ یہ معلوم کرنے آرہے کہ آیا مالک مکان ۲۵ فیصدی کرایہ بڑھا سکتے ہیں کہ نہیں۔ ہمکو افسوس ہے کہ اخبارات میں بہت سے بیانات ایسے شایع ہو رہے جن سے غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ یو - پی - آرڈیننس نمبر ۳ بالکل صاف ہے جسمیں مالک مکانوں کو گورنمنٹ نے تشخیص کے اوپر پچیس فیصدی کرایہ میں اضافہ کرنے کا حق دیا ہے اور مالک مکان کرایہ دار سے بہ اضافہ رقم وصول کرسکتا ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ برابر اپنے اپنے مالک مکان کو اضافہ کرایہ دے رہے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ مالک مکان کا قانونی حق ہے۔ اس کے برعکس جو بیانات شایع ہوئے ہیں وہ غلط ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے بغیر آرڈیننس پڑھے ہوئے بیانات شایع کر دیے۔ ایسے لوگوں سے ہماری درخواست ہے کہ کوئی ایسا بیان نہ دیں جس سے مالک مکان اور کرایہ دار کے درمیان غلط فہمی پیدا ہو۔ ہم کرایہ داران سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے مالک مکان کو آرڈیننس کے مطابق اضافہ کرایہ دیدیں۔ ایسوسی ایشن کرایہ داران سے تعاون کرنے کو تیار ہے اور ان کے ہر جائز شکایت کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ مالک مکان یا کرایہ دار کو اگر کسی مزید تفصیلات کی ضرورت ہو تو وہ ہمارے دفتر سے معلوم کرسکتے ہیں۔ یہ بات بڑی خوشی کی ہے کہ راجہ رام کمار بھارگو آف نولکشور اسٹیٹ لکھنؤ و کانپور نے کانپور ہاؤس اونرس ایسوسی ایشن کی سرپرستی قبول فرمائی ہے۔

آر - باجپئی - سکریٹری
ہاؤس اونرس ایسوسی ایشن
کیلاش مندر - کانپور

گذشتہ [illegible] دسمبر [illegible] کو ۲ دون کی مزدوری نہیں دی۔

گذشتہ منگل کو کارخانہ کے منتظمین نے مزدوروں سے جو وعدہ کیا تھا اس سے کارخانہ کے مالکوں نے اتفاق نہیں کیا - آج کارخانہ میں کاریگروں نے مکمل ہڑتال کردی۔

جامعہ ادبیہ کا سالانہ جلسہ

۲۹ - دسمبر ۶ بجے شام کو نواب سید مصطفے احسین صاحب اثر کے دولتکدہ واقع رام نرائن بازار میں انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ جلسہ ہوگا - جس میں بعض قواعد میں ترمیم کرنے کی تجویز ہے۔

عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا آئندہ سال کے لیے انتخاب ہوگا - اور فروری ۱۹۴۷ء کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں سالانہ مشاعرہ و اجلاس میں نثر کے پروگرام پر غور کیا جائیگا - اُمید ہے کہ ممبران ضرور شرکت کرنے کی زحمت گوارا کریں گے۔

مسٹر جناح کی سالگرہ

سٹی مسلم لیگ کانپور کے زیر انتظام لیگ ہال میں ۲۵ - دسمبر ۸ بجے رات کو مسٹر جناح کی سالگرہ منانے کے سلسلے میں ایک جلسہ ہوا۔

مشاعرے

۲۶ - دسمبر کو بہار ریلیف فنڈ کے سلسلہ میں ایک شاندار [illegible]

نوجوانوں کی کانفرنس

[illegible] کی کانفرنس [illegible] میں ۱۸ اور ۱۹ جنوری کو ہوگی۔

کانفرنس کا افتتاح شریمتی سچیتا کرپلانی [illegible] سرحدی صوبہ کے خان عبدالغنی خاں صدر ہوں [illegible]

میونسپل کمیٹیوں کا انتخاب

میونسپل کمیٹیوں [illegible] اس سال کے آخر میں ختم ہوجائیگی۔ مختلف کمیٹیوں [illegible] ممبروں اور چیرمینوں کے انتخاب کی تیاریاں [illegible] شور سے ہو رہی ہیں۔

۶ جنوری کو میونسپل دفتر میں ۱۱ بجے صبح [illegible] بجے شام تک نامزدگیاں ہوں گی۔

دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی

خیال [illegible] ہے کہ [illegible] نے ان اشخاص کے نام لکھ لیے جنھوں نے [illegible] پرکاش نرائن کی آمد کے سلسلہ میں شہر میں [illegible] ہوئے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی ہے [illegible] اُن لوگوں کے نام بھی شامل ہیں جنھوں نے [illegible] دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نعرے [illegible] اور جلوس میں شریک ہوئے ہیں۔

زادی نے آزادی اور ترقی کی تشریح فرمادی۔ ان صاحبزا
ں تشریح کو پڑھنے کے بعد آپ داد دینے پر مجبور ہو جائیں
کہ ہندوستان کی لڑکیاں پڑھ لکھ کر کس قدر عقلمند ہو گئی
اور ان کی یہ عقلمندی ان کو ترقی کے راستے پر کیسی
کے ساتھ دوڑائے لئے جا رہی ہے۔

ان صاحبزادی نے اعلان فرمایا ہے کہ موجودہ ترقی یافتہ
چونکہ عورت کو مرد کی برابری کا حق حاصل ہے۔
کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان کی وہ لڑکیاں بھی جو
تعلیم حاصل کر گئی ہیں۔ مردوں کی طرح آزاد اور
ے نہ بنیں۔
چنانچہ ان آزادی اور خود رائی کی علمبردار صاحبزادی کا یہ
ہے کہ تعلیمیافتہ اور ترقی پسند ہندوستانی لڑکیوں کو
کہ شادی بیاہ کے فرسودہ رواج کو ختم کر کے رکھ دیں
طرح کپڑے میلے ہو جانے کے بعد بدل دیے جاتے
اسی طرح ایک مرد کا بھی حسب ضرورت استعمال کے
کاٹ دیا کریں۔ گویا ان ترقی پسند صاحبزادی کا مشورہ
یافتہ ہندوستانی لڑکیوں کو یہ ہے کہ وہ شادی کی
عاشی کی زندگی بسر کریں۔
ان صاحبزادی نے جو مشورہ دیا ہے آپکو یہ معلوم کر کے
دلچسپی محسوس ہوگی کہ ہندوستان میں اس مشورہ
کرنے والیاں بھی پیدا ہو چکی ہیں

جاب کے ایک مقام کی خبر ہے کہ ایک شوخ و شنگ
ایک کالج میں تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔ ماں باپ نے
سمجھ رکھا تھا کہ لڑکی پڑھ لکھ کر فاضل بن رہی ہے۔
صاحبزادی ماں باپ کے روپے کو خرچ کر کے کالج
فضا میں آزادی اور ترقی کا سبق پڑھ رہی تھیں۔
جب یہ صاحبزادی اس فن میں طاق ہو گئیں تو آپ
آزادی اور ترقی کی ہوا میں اڑنے کی بسم اللہ یوں کی
بانکے چھبیلے نوجوانوں سے آنکھ لڑائی اور اس سے
بازی شروع کر دی اور یہ عشق بازی شروع کر دی اور
بازی بھی تعلیم کے ساتھ ساتھ جاری رہی۔ جب ماں
کو پتہ چلا کہ ان کی تعلیم یافتہ کالجیٹ بیٹی کیا گل کھلا رہی
تو انھوں نے بیٹی کو اس راہ سے روکنا چاہا۔ مگر صاحبزادی
صاف کہہ دیا کہ میں تعلیم پا کر آزاد اور خود رائے بن چکی ہوں
ہے تم دقیانوسی بڈھے بڑھیا کو مجھ پر پابندی لگانے
کوئی حق نہیں۔ اور اس کے چند دن بعد یہ ماں باپ
ناک کٹ سے کاٹ کر اپنے یار کے ساتھ بھاگ گئیں۔
ان کے ماں باپ اس آزادی اور ترقی کی جان کو دعا
رہے ہیں جس نے ان کی بیٹی کو ایک آوارہ لڑکی بنا دیا۔

اب آپ ان تعلیم یافتہ دیوی جی کی دلچسپ داستان بھی
سنیئے جو ترقی پسندی کی دھن میں اپنے شوہر اور بچوں کو
کر ایک نوجوان کے ساتھ بھاگ گئی تھیں۔ آپ کے
آپ کے خلاف عدالت میں پیروی کی تو آپ نے صاف
یا کہ میں آزاد خیال ہوں اور میرے نزدیک ایک مرد سے
بھر جانے کے بعد دوسرے تازہ دم مرد کے ساتھ زندگی بسر
کرنا جرم نہیں ہے۔ چنانچہ شوہر بیچارہ سر پیٹ کر
لیا۔

چند دن بعد جب آپکو پتہ چلا کہ آپکا یار اس اصول پر آپ
بھی زیادہ سختی کے ساتھ عمل پیرا ہے اور اس نے آپ
لٹنے کے بعد اپنے گھر سے نکال دیا تو بے یار و مددگار رہ جانے
بعد ان دیوی جی کو پھر اپنا شوہر یاد آیا۔
اب یہ چاہتی ہیں کہ ان کا شوہر ان کی خطا معاف
کے پھر انھیں گھر میں رکھ لے۔ مگر شوہر انھیں اپنے
دروازے پر قدم تک رکھنے دینے کیلئے تیار نہیں ہے۔

غرض ہندوستان کی گم کردہ راہ لڑکیاں اور عورتیں
آزادی اور ترقی کا مطلب عشقبازی سمجھ کر مصیبتیں اٹھا رہی
دیکھئے انھیں کب شعور ہوتا ہے۔

انتظار

چاندنی رات تھی۔ چاروں طرف سنہری چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ چاند دور آسمان میں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ آسمان کی اونچی کنج میں ایک پھول کھل رہا ہو وہ سوچ رہا تھا کہ تھوڑی دیر میں میرا چاند بھی مشرق سے طلوع ہوگا۔ پھر ایک چاند آسمان پر ہے۔ دوسرا زمین پر ہوگا۔ وہ آئیگی مجھ سے ملنے۔ میں اپنے محبوبہ سے ہم آغوش ہو جاؤں گا۔ پھر ہم مسکرائیں گے۔ کائنات مسکرائے گی۔ اس کے ہاتھ میں ستار تھی اور آنکھیں شراب محبت کے سرور سے مخمور تھیں۔ وہ اپنی محبوبہ کی انتظار میں تھا جو تاریک ساؤں میں اسے ملنے آتی تھی۔ لیکن آج وہ ابھی تک نہ آئی تھی، وہ اسکی راہ دیکھ رہا تھا اسکی حرکات سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکی محبوبہ کی جدائی اسے کسی پہلو چین سے بیٹھنے نہیں دیتی وہ دیوانہ ہو گیا تھا۔ اپنی محبوبہ کی راہ تکتے تکتے اسکی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ اس نے رات کی تاریکی میں اجالا کرنے کے لیے چراغ جلایا تھا۔ اس لیے کہ اسکی محبوبہ کہیں راستہ نہ بھول جائے۔ لیکن ہوا کے تیز و تند جھونکے انھیں بجھا دیتے تھے۔

اور وہ پھر از سر نو انھیں جلاتا تھا اور وہ پھر بجھ جاتے تھے۔ آہ بیچارے کی رات اسی انتظار میں گذرے گی۔

یہ رہا ایک سوتیلی ماں کا مختصر سا اعمال نامہ — جسکو دیکھتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ قدرت ان بدکار عورتوں کو سزا کیوں نہیں دیتی؟ بلندی سے پستی کی طرف کیوں نہیں ڈھکیلتی؟ اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ دنیا میں بعض واقعات ایسے بھی رونما ہو کر شہادت دیتے ہیں کہ قدرت بدلہ ضرور لیتی ہے۔ معصوموں کی آہیں کبھی خالی نہیں جا سکتیں۔ قدرت ایسی سزا تجویز کرتی ہے کہ مکرو فریب کا یہ خاکہ پتلہ گر کر ماش ماش ہو جاتا ہے۔

ایک اور پہلو میں سوتیلی ماں کے روپ میں عورت فرشتہ ہوتی ہے۔ سوتیلے بچوں کو اپنے بچے سمجھتی ہے ان کی تعلیم اور ترتیب کا بہترین طریقہ پر انتظام کرتی ہے۔ اور ان کیلئے ہر ممکن ایثار کر سکتی ہے مگر ایسی فرشتہ خصلت عورتیں بہت کم نظر آتی ہیں۔

اپنی دور اندیش اور تعلیم یافتہ بہنوں سے التجا ہے کہ وہ اپنے کردار کو اپنے ہی دل کے آئینہ میں دیکھنے کی کوشش کریں۔ ضمیر کو اگر ایک دفعہ دھوکہ دیا جائے تو وہ بار بار دھوکہ میں آنیکا عادی ہو جاتا ہے آخر میں کہیں ضمیر کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا میری گذارش ان محترم بزرگوں سے بھی ہے کہ وہ اپنے گھر کی جنت کو دوزخ میں تبدیل ہونے سے بچائیں۔ اور ہمیشہ دور اندیشی سے کام لیں۔ عورت کے تصنع اور بناوٹ میں حقیقی عنصر تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ ماں کے بعد معصوم بچوں کو باپ کے سہارے کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اگر اپنے فرض کو بھول جائیں تو بچوں کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔

انجمن امداد باہمی کے پنچوں کی ٹریننگ

لکھنؤ۔ ۲۳۔ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی نے امداد باہمی انجمنوں کے پنچوں اور سکریٹریوں کی ٹریننگ کے لیے ایک اسکیم منظور کی ہے۔

اس اسکیم کے ماتحت ۴۵ ہزار پنچوں اور ۱۵ ہزار سکریٹریوں کو آئندہ پانچ سال میں ٹریننگ دی جائے گی۔

اس اسکیم کے ماتحت ۴۵ ہزار پنچوں اور ۱۵ ہزار سکریٹریوں کو آئندہ پانچ سال میں ٹریننگ دی جائے گی۔

ہر سال ۱۰۸۰۰۰ روپیہ صرف ہوگا۔ اس ٹریننگ کا مقصد فی سال ۳ ہزار مختلف الاغراض انجمن ہائے امداد باہمی کی تشکیل ہوگا۔ یہ منصوبہ صوبہ کی بعد از جنگ تعمیری اسکیم میں شامل ہے۔ ۴

ہر سال پنچوں اور سکریٹریوں کے تقریباً تین سو کلاس ہونگے۔ ہر کلاس میں ۳۰ پنچ اور ۱۵ سکریٹری ہوں گے۔ ٹریننگ لینے والوں کو اسکاؤٹنگ بھی سکھائی جائے گی۔ تاکہ ان میں اتحاد کا جذبہ پیدا ہو۔

سوتیلی ماں

محترمہ نصیر النساء بیگم صاحبہ بی اے (عثمانیہ)

"سوتیلی ماں" کا رشتہ کتنا عجیب و غریب ہوتا ہے جب کبھی ہم سنتے ہیں کہ فلاں کی ماں مر گئی اور سوتیلی ماں ہے۔ تو فطری طور پر ان یتیم بچوں سے ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر عورت اپنے سینے میں احساسات سے بھرا جو نازک دل رکھتی ہے وہ پتھر میں کیونکر تبدیل ہو جاتا ہے؟ آج تک یہ ایک حل طلب مسئلہ ہی بنا رہا۔

روزمرہ کے واقعات شاہد ہیں کہ جب ایک عورت سوتیلی ماں بنتی ہے تو وہ عورت نہیں ہوتی بلکہ شیاطین کی پارٹی کا ایک رکن ہے۔ اسکو سوتیلے بچے ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ ان کی ہر خوبی بھی برائی بن جاتی ہے۔ غرض گھر میں بے شمار الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ نہ خود چین لیتی ہے اور نہ بچوں کو اطمینان کی زندگی بسر کرنے کا موقع دیتی ہے۔ اسکی زندگی کا واحد مشغلہ یہی تو ہوتا ہے کہ باپ کو بچوں سے برگشتہ کرے یا باپ کے دفتر سے گھر پہونچنے کے بعد ان کی ہر حرکت کی روداد سنانا۔ تصنع اور بناوٹ سے کام لینا گویا یہ بھی چند ذیلی مشاغل ہیں جو کہ اسی واحد مشغلہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ باپ پہلے پہل ہر بات نظر انداز کر دیتا ہے۔ آخر وہ بھی انسان ہوتا ہے اور سمجھنے لگتا ہے کہ واقعی اس کے بچے اسکی غیر موجودگی میں ایسا کرتے ہوں گے اسطرح شوہر کی نظروں میں راست گو بنجاتی ہیں اب بسا اوقات بچوں کی طرف باپ کی ترچھی نظر پڑنے لگتی ہے۔ یہاں سے بچوں کی المناک زندگی کی ابتدا ہوتی ہے۔ سمجھدار بچے اپنی حسرتناک زندگی پر آنسو بہاتے اور صبر کرتے ہیں مگر جن کو تکالیف کی برداشت نہ ہو وہ گھر سے نکل بھاگتے ہیں۔ انجام یہ ہوتا ہے کہ ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا اور گمراہ ہو جاتے ہیں۔

اکثر اوقات یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ شوہر عورت کی بات نہیں سنتا اور اپنے بچوں سے اسی طرح والہانہ محبت کرتا ہے اب وہ جاہل عورت مکر و فریب کو چھوڑ کر گنڈے تعویذ کا سہارا لیتی ہے۔ وہ اسی طرح شوہر اور اس کے بچوں کو اپنا بنا لیتی ہے۔ واقعات شاہد ہیں کہ ان شیطانی کرتوت کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خوف خدا کو بالائے طاق رکھ کر وہ ایسا کیوں کرتی ہے؟ خواہشات نفسانی حد درجہ زیادہ ہوتے ہیں۔ خوف خدا کی بجائے بچوں کو باپ سے بیگانہ کرنے اور شوہر کو اپنا بنانے کا خیال دامنگیر ہوتا ہے۔

معصوم بچے شدید عذاب میں اس وقت مبتلا ہوتے ہیں جبکہ سوتیلی ماں اپنے ساتھ نصف درجن بچے لیکر آتی ہے۔ عورت کی ہر وقت یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کا شوہر اس کے لائے ہوئے بچوں پر نظر عنایت رکھے اور اپنے بچوں سے بالاتر سمجھے۔ آخر کیوں؟ کاش! وہ سوچ سکتی کہ وہ روحانی رشتہ توڑ رہی ہے۔ پھر خود کے بچے کس قسم کی ہمدردی کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ بہر حال یہ کوئی پر خلوص رشتہ تو نہیں پھر بھی وہ اپنے شوہر سے منسلک کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ محض اپنے مفاد کے لیے — بچوں کے مفاد کے لئے — اور روپیہ بٹورنے کے لئے۔ بس۔

جب سوتیلی لڑکیوں کی شادی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو گمنام مراسلے لڑکی کے ہونے والے سسرال پہونچتے ہیں۔ کبھی پیغام لگتا ہے تو کبھی ٹوٹتا۔ ان مراحل کے بعد شادی ہوتی ہے شادی کے دن لڑکی باپ کی خاطر بے غیرتی کا جامہ پہن کر اپنے میکہ جانا پڑتا ہے۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لڑکی کو بعض مجبوریوں کی بنا پر چند دن کے لیے اپنے باپ کے گھر ٹھیرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ لڑکی اپنے میکہ آرام کی خاطر آتی ہے۔ مگر الٹی مصیبت گلے پڑتی ہے۔ باپ تو سوتیلی ماں اور اس کے بچوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی بنا ہوتا ہے۔ اس طرح حقداروں کی حق تلفی کر کے پرائے گھر پر راج کرتے نظر آتے ہیں۔ ص ح

بچوں کی دنیا

جیسے کو تیسا!

(از راجندر سنگھ دہلوی)

کسی تالاب میں ایک کچھوا رہتا تھا۔ پانی میں رہتے رہتے اکتا گیا جی میں کہنے لگا۔ میں بھی کیا بدنصیب جانور ہوں کہ مینڈکوں کی طرح دن رات پانی میں پڑا رہتا ہوں جہاں کوئی سیر ہے نہ تماشا۔

اگر چڑیوں کی طرح خدا دیر مجھے بھی عطا فرما دیتا تو تمام عالم کی گشت لگاتا اور قدرت کے عجائبات دیکھکر اپنا دل خوش کرتا۔

ایک دن اس نے ایک عقاب کو دریا کے کنارے بیٹھا ہوا پایا۔ پاس جا کر کہنے لگا۔ "میاں عقاب اگر تم ایک آرزو میری پوری کردو تو میں تم کو ایک عظیم الشان خزانہ بتاؤں جس کو اب تک کسی نے زمین کے اندر سے نہیں نکالا۔ عقاب نے پوچھا۔ بھلا سنیں تو وہ کیا آرزو ہے؟ کچھوے نے کہا۔ میں دنیا کی سیر کرنا چاہتا ہوں۔" عقاب پر مال کی حرص غالب ہوئی اور فوراً کچھوے کی آرزو پوری کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔

اس نے ایک لکڑی اپنے پنجوں میں دبالی اور کچھوے سے کہا تو اس میں لٹک جا۔ غرضیکہ اس طرح عقاب کچھوے کو لے کر اڑا اور دور دراز ملکوں کی اسے خوب سیر کرائی۔ جب کچھوے کا سیر سے جی بھر گیا تو اس نے زمین پر اترنے کی خواہش ظاہر کی۔

عقاب نے اسے پانی پر لا اتارا اور اپنے انعام کا طالب ہوا۔ کچھوا پانی میں جب غوطہ مار کر بہت دور نکل گیا۔ تو اس سے کہنے لگا۔

ارے بے وقوف تو نے اتنا نہ سوچا کہ بھلا پانی کے اندر خزانہ کہاں سے آیا۔ میں نے فقط بہلانے کے لیے یہ بات کہہ دی تھی۔ سخت افسوس ہے کہ تو تمام دنیا کا سیاح ہو کر ایک ایسے جانور سے دھوکا کھا گیا۔ جو محدود پانی کے اندر رہتا ہے۔

عقاب کو کچھوے کی اس دھوکہ بازی پر بڑا غصہ آیا لیکن کچھ سوچ سمجھکر خاموش ہو رہا۔

کئی دن کے بعد پھر اسی دریا کے کنارے پر آکر بیٹھا اتفاقاً وہی کچھوا اس طرف سے گزرا عقاب نے پیار و محبت کے لہجہ میں اسے سلام کیا اور کہا۔

میاں کچھوے! تم نے سنا فلاں پہاڑ کے نیچے آج ہر قسم کے جانور جمع ہوئے ہیں۔ شام کو ایک خدا کا فرشتہ وہاں آئے گا اور ہر ایک جانور کی شکایت سنے گا۔ پس جو شکایت درست ہوگی اسکو دور کردے گا۔"

کچھوے کے دل میں تو پر دار بننے کی آرزو مدت سے تھی۔ عقاب سے اتنی بات سن کر خوشی سے اچھل پڑا اور بڑی منت سماجت سے کہنے لگا۔ بھائی میں تمہارا بڑا احسانمند ہوں گا۔ اگر مجھے بھی کسی طرح اس جگہ پہونچا دو۔ مجھے اپنے اس بھدے ڈیل ڈول کے متعلق بہت کچھ کہنا ہے۔"

عقاب تو اس کی تاک میں لگا ہوا تھا فوراً راضی ہو گیا اور کچھوے کو لے کر خوب اڑا جب ایک پہاڑ کے اوپر پہونچا تو کہنے لگا۔

" ارے بیوقوف کہیں خدا کا فرشتہ بھی جانوروں کی شکایت سننے آتا ہے اور یہ کہکر لکڑی کو اپنے پنجوں میں سے چھوڑ دیا لکڑی کا چھوٹنا تھا کچھوا اس زور سے چٹان پر گرا کہ فوراً دم نکل گیا۔ اور اپنے کیے کا پھل پایا۔ اسلیے یہ سچ ہے جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

پردہ فلم

فلم "اعلان" میں مسلم یونیورسٹی کے مناظر

محبوب پروڈکشنز کی سوشل تصویر "اعلان" غالباً پہلی فلم ہے جس میں کہ مسلم یونیورسٹی کے مناظر پیش کئے گئے ہیں ڈائرکٹر محبوب کی یہ انتہائی کوشش ہے کہ وہ اپنی اس تصویر کو بالکل انوکھے رنگ میں پیش کریں اور مسٹر نوشاد علی اس تصویر میں موسیقار کے فرائض انجام دے رہے ہیں جو ممتاز اداکار اس فلم میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔ خوشگلو سریندر۔ منور سلطانہ، ہمالیہ والا، شاہنواز۔ نیا چہرہ، ایم۔ ریحان۔ زیب النساء لیلا مصرا۔ شبنم۔ ڈبلو خاں، غازی۔ عبدل آغا محشر شیرازی وغیرہ۔

تاج محل کی نئی تصویر "ملاقات"

تاج محل پکچرز کی سابقہ تصویر "بیگم" کو ہندوستان کے کونے کونے میں جو ہر دلعزیزی اور مقبولیت حاصل ہوئی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ "ملاقات" کے نام سے اسی فلم کمپنی کی ایک جدید مسلم سوشل تصویر تقریباً تیار ہے جس میں کہ نسیم۔ پریم ادیب اور شاہنواز جیسے ممتاز اداکاروں نے کام کیا ہے۔ توقع ہے کہ ملاقات دسمبر کے مہینہ میں سنسر ہو جائیگی۔

فضلی برادران کی تصویر "دل"

فضلی برادران ہندوستان کا وہ مایۂ ناز فلمی ادارہ ہے جسکی سو فیصدی تصاویر نہایت ہی پاکیزہ اور بلند پایہ ہوتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ مسٹر حسنین فضلی اور مسٹر سبطین فضلی نے فلموں کا معیار بلند کر کے ہندوستان کی فلمی صنعت کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہیں۔ فضلی برادران کی دلچسپ اور پاکیزہ تصاویر کے قدردانوں کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی کہ فضلی برادران کی جدید فلم "دل" نمائش کے لئے بالکل تیار ہے۔ توقع ہے کہ ملک کی فضا درست ہونے کے بعد یہ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ایک ساتھ ریلیز کر دی جائیگی۔

برما کی آزادی

لندن۔ ۲۰۔ دسمبر۔ دار العوام میں برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے برما کے متعلق حسب ذیل بیان دیا ہے۔ "اس قسم کے سوالات رکھے ہیں کہ وہ کیا طریقہ اختیار کیا جائے جسکی رو سے برطانیہ کی حکومتوں نے برمی عوام سے جو وعدے کئے ہیں۔ ان کو پورا کیا جا سکے ان معاملات پر غور کرنے کے لئے برطانی حکومت کا ارادہ ہے کہ وہ برما کے نمائندوں کو جو گورنر کی مجلس عاملہ میں ہیں انگلستان آنے اور صلاح و مشورہ کرنے کی دعوت دے۔ ۲۰۔ جنوری ۱۹۳۱ء کو جبکہ برما کو ہندوستان سے الگ کرنیکا سوال درپیش تھا۔ یہ کہا گیا تھا کہ برطانی حکومت یہ بات صاف کر دینا چاہتی ہے کہ برطانی ہند کے ایک حصہ کی حیثیت سے برما سے دستوری ترقی کے جو وعدے کئے گئے تھے وہ وعدے اس کے ہندوستان سے الگ ہونے کے بعد بھی قائم رہیں گے۔"

یونینسٹ پارٹی میں شامل ہو گئے

لاہور۔ ۲۱۔ دسمبر۔ رائے انور خاں کھرل (لائل پور) ایم ایل اے مسلم لیگ سے مستعفی ہو کر یونینسٹ پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

خود غرضی ایک بدی ہے جس سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

زندگی بڑھانے کے لئے کھانا کم کھانا چاہیئے۔

رنج و تکلیف کوئی شے نہیں صرف وہ خیال خام ہے۔

گرتا ہوا ابتدا ہی میں سنبھلتا ہے۔

جو شے ابدی ہے اُسکی ابتدا نہیں۔

حرص و علم کی انتہا نہیں۔

سخی اور بہادر کے نام کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔

خاموشی وہ دفینہ ہے جسے کوئی نہیں پا سکتا۔

یو۔ پی وکلاء کانفرنس کی قرارداد

لکھنؤ۔ ۲۴۔ دسمبر۔ یو۔ پی۔ وکلاء کانفرنس کے اجلاس میں آج کافی بحث و مباحثہ کے بعد یہ قرارداد منظور کر لی گئی کہ الہ آباد ہائیکورٹ اور اودھ چیف کورٹ کو ایک کر دیا جائے۔

ڈاکٹر نراین پرشاد استھانا کی صدارت میں کانفرنس کا اجلاس دو دن کے بعد آج ختم ہو گیا۔ دونوں عدالتوں کو ملا دینے کی قرارداد مسٹر بی۔ کے دھان نے پیش کی جس کی مسٹر علی ظہیر اور مسٹر ایچ۔ کے گھوش نے تائید کی۔ ان دونوں نے اپنی تقریروں میں کہا کہ دوسرے صوبوں کی طرح ہمارے صوبہ میں بھی اپیل کی صرف ایک ہی عدالت عالیہ ہونا چاہیئے۔ قرارداد کی موافقت میں سینتالیس اور مخالفت میں اڑتیس ووٹ دیئے گئے۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ صوبہ متحدہ کی دو آخری عدالتوں کو ایک ہائیکورٹ کی صورت میں ملا دیا جائے اور عوام کی آسانی کے پیش نظر جن مقامات پر عدالت مناسب سمجھے وہاں ڈیویژنل بنچ مقرر کرے جس میں حسب ضرورت جج معین ہوں۔"

ایک دوسری قرارداد میں ملک کی ضروریات کے لحاظ سے انگلستان کے نمونہ پر قانون کی سند دینے کے مجاز اداروں کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ اور صدر کو اختیار دیا گیا کہ وہ اداروں کی تشکیل کا منصوبہ تیار کرنے کے لیے ایک تحتی کمیٹی مرتب کرے۔

ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ عدالتی ملازموں میں صرف پرانے اور تجربہ کار لوگوں کو لیا جایا کرے۔

کانفرنس میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ عدالت کی کوئی فیس مقرر نہ ہو۔ اور اگر ایسا فوری نہ ہو سکتا ہو تو اسے بہت ہی کم کر دیا جائے۔

آئندہ اجلاس کا مقام کانپور طے کیا گیا ہے۔

فقیر۔ بابا خدا کی راہ میں دے دو۔

مولوی صاحب:۔ گداگری مذہب میں ناجائز ہے۔

فقیر۔ میں آپ سے خیرات مانگتا ہوں۔ حرام و حلال کا فتویٰ نہیں مانگتا۔

"کیا اس دنیا میں بے وقوفوں کی آبادی زیادہ ہے"؟

"مجھے تو معلوم نہیں لیکن تمھیں بے وقوفوں کی تلاش کیوں ہے۔ کیا اکیلے دل گھبراتا ہے"

مضمون نگار۔ دیکھیئے میں نے کیسے خوبصورت کاغذ پر مضمون لکھا ہے۔

ایڈیٹر:۔ کاغذ تو خوبصورت ہے۔ لیکن آپ نے مضمون لکھکر اسے خراب کر دیا۔

اپنے متعلق کسی عورت کے صحیح خیالات معلومات معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

اس سے شادی کر لی جائے۔

آئی۔ سی۔ ایس کا خاتمہ

نئی دہلی۔ ۲۳۔ دسمبر۔ نائب وزیر ہند مسٹر آرتھر ہینڈرسن اگلے مہینے ہندوستان اس غرض سے آ رہے ہیں کہ حکومت ہند کے ساتھ ملکر یہ طے کریں کہ ان ملازموں کو جن کا تقرر وزیر ہند کرتے ہیں علیحدگی کے موقع پر کیا اور کس طرح معاوضہ دیا جائے۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ نائب وزیر ہند کے آنے کی وجہ سے اس کا یقین ہوتا ہے کہ حکومت ہند نے اس تجویز کو اس سلسلے میں منظور کر لیا ہے۔ جو وزیر ہند کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ بہرحال کوئی قطعی فیصلہ نئی دہلی میں نائب وزیر ہند کے آنے کے بعد ہی ہو سکے گا۔

آصف علی ابھی امریکہ جائیں گے

نئی دہلی، ۲۳۔ دسمبر۔ مسٹر آصف علی کے تازہ ترین دستور العمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نصف جنوری کے بعد تک واشنگٹن نہ جا سکیں گے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ

(۱) لندن میں ۶۰۰، ۱ گلیاں ۲۴۳ تھیٹر اور سینما اور ۳۰۰ سے زائد ریلوے اسٹیشن ہیں۔

(۲) صرف نکل ہی ایک ایسی دھات ہے جسکی پیداوار تقریباً صرف ایک ہی ملک، کینیڈا میں ہوتی ہے۔

(۳) جنگ سے پہلے برٹش اخبارات سال بھر میں ۳۰۰،۰۰۰، ۱ ٹن کاغذ استعمال کرتے تھے۔

(۴) برطانیہ کی جنوبی ریلوے میں تقریباً اتنے ہی مسافر چلتے ہیں جتنے کہ امریکہ کی تمام ریلوے لائنوں پر۔

(۵) لندن کاونٹی کونسل نے ستر ہزار مریضوں کا انتظام کر رکھا ہے۔

(۶) زمانہ جنگ میں لندن میں تقریباً ۵۰۰۰ چھاپہ خانہ تباہ ہو گئے تھے۔

(۷) پہلی ڈربی ۱۷۸۰ء میں جاری ہوئی تھی۔ اس میں سر چارلس بنبری نے انعام جیتا تھا۔ گھوڑے کا نام "ڈائمڈ" تھا۔

(۸) میکسیکو دنیا میں سب سے زیادہ چاندی پیدا کرتا ہے۔

اخبار کی اشاعت ۷,۱۲,۳۸۳ ، ۴

نیوز آف دی ورلڈ سنڈے نیوز پیپر نے حال ہی میں اعلان کیا ہے کہ اسکی اشاعت کی تعداد ۷,۱۲,۳۸۳ ،۴ تک پہونچ گئی ہے۔ اسکا دعویٰ ہے کہ یہ تعداد دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔

یہ اعداد و شمار زمانہ جنگ کی پابندیاں ہٹا دینے کے بعد کے چار ہفتوں کے درمیان کی فروخت کی اوسط ہے۔ اخبار کا زیادہ حصہ جرائم کی کہانیوں اور کھیل کے لیے مقرر ہوتا ہے۔

یو۔ پی کے دیہاتوں میں راشن بندی

لکھنؤ۔ ۲۳۔ دسمبر۔ صوبائی حکومت کی طرف سے دیہاتوں میں دشوار حالات میں فراہمی اشیاء کی اسکیم کو بڑھانے کے لئے دو کروڑ کے قریب راشن کارڈ بنائے جا رہے ہیں۔

صوبہ میں دیہاتوں کی ۵ کروڑ ۵۰ لاکھ کی آبادی کے لیے کپڑے کی راشننگ اسکیم کے مطابق ایک آدمی کو ایک سال کے لیے ۱۱½ گز کپڑا ملے گا۔

بتایا جاتا ہے کہ اب تک کسی صوبہ میں بھی کپڑے کی راشننگ کے لیے اتنی مکمل اسکیم نہیں بنائی گئی ہے صوبہ میں ہر فرد کے پاس مندرجہ بالا اسکیم کے ماتحت ایک راشن کارڈ ہوگا۔ حکومت نے ان کارڈوں کو چھپوانے کے لئے ۲۵ ٹن کاغذ کی منظوری دی ہے۔

اس وقت کپڑے کی تقریباً ۵۴ ہزار گانٹھیں صوبہ میں تقسیم کرنے کے لیے موجود ہیں۔

جس میں سے ۱۷ ہزار گانٹھیں یو۔ پی کے ملوں سے ۸ ہزار گانٹھیں ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑے کی اور ۲۰ ہزار گانٹھیں باہر کے ملوں سے آئے ہوئے کپڑے کی ہیں۔ اسکیم کے مطابق ہر شخص کو مقررہ مقدار میں کپڑا ملنے کے علاوہ شادی۔ کفن اور نوکروں کی وردیوں کے لئے مخصوص کپڑا دیے جانے کا بھی حکم ہے مندرجہ بالا اسکیم کی نگرانی کے لئے تقریباً ۵۰ انسپکٹروں کا تقرر کیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ اس اسکیم کے ماتحت ایسے نامساعد حالات میں جیسے کمی پیداوار یا سیلاب کی وجہ سے تباہی وغیرہ۔ راشن پر غلہ بھی متاثرہ علاقوں میں مہیا کیا جائے گا۔

گاندھی جی کانگریس کے جلسہ میں

نئی۔ دہلی۔ ۲۳۔ دسمبر۔ کیا گاندھی جی کانگریس کمیٹی کے اہم اجلاس میں شریک ہوں گے جو دہلی میں ۵۔ جنوری کو برطانی کابینی بیان پر غور کرنے کے لئے ہوگا۔ اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ لیکن نئی صورت حال پر گاندھی جی کے خیالات

[...] کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کل ڈاکٹر سید حسین نے کہا کہ علیگڑھ یونیورسٹی اگر ایشیا میں نہیں تو ہندوستان میں ضرور مسلمانوں کا سب سے اہم تعلیمی ادارہ ہے۔ اور اس طرح یہ ایک مقدس امانت ہے جسکی روایات اور جس کے معیار کو قائم رکھنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔

سر سید احمد خاں اور اس ادارے کے دوسرے بانیوں نے شروع ہی سے کردار بنانے پر بہت زیادہ زور دیا تھا اور ایک نسل تک "علیگڑھ کالج کا" نہ صرف ہندوستان بلکہ یورپ میں بھی اپنے طور طریقہ کردار اور تربیت کے اعتبار سے ایک نمایاں حیثیت رکھتا تھا یہ روایات ایک عزیز سرمایہ ہیں محفوظ رکھنا چاہیئے تقریر جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر سید حسین نے کہا کہ جہاں تک ذہنی تربیت کا تعلق ہے مہذب دنیا کی تمام بڑی بڑی یونیورسٹیاں، ذہنی آزادی کو سب سے بڑے بنیادی اصول کی طرح پر ترقی دیتی ہیں۔ طالبعلم اپنے ذہن کو صرف اس طرح ترقی دیں کہ حالات حاضرہ کا سوچ سمجھ کر مطالعہ کریں [...] پسندی کے ساتھ ان پر غور کریں۔

مقرر نے طلباء سے کہا کہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے کو جو موقع مل رہا ہے اسے اپنی مناسبت تربیت کے لیے استعمال کریں تاکہ جب وہ مکمل شہری بن جائیں تو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو اچھے اور قابل [...] طریقے پر انجام دے سکیں۔ انھیں قبل از وقت [...] سیاست دان اور قومی اسٹیج کے بدلتے ہوئے [...] میں تشدد بھرے ساجھے دار نہ بن جانا چاہیئے۔

تقریر سے پہلے ڈاکٹر سید حسین کو وائس چانسلر [...] دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ اور شعبہ تاریخ کی جانب سے ان کا خیر مقدم کیا گیا۔

گاؤں پنچایتوں میں مخلوط انتخاب

لکھنؤ۔ ۲۴۔ دسمبر۔ گاؤں کی پنچایتوں میں ہندو مسلم انتخابات کا طریقہ مخلوط ہوگا۔ کیونکہ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ منتخب کمیٹی کا جو گاؤں پنچایت کے مسودہ قانون پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے جسے یو۔ پی اسمبلی نے مقرر کیا تھا۔ اس نے مخلوط انتخابات کی منظوری دے دی ہے۔ اُمید ہے کہ اس کی رپورٹ جنوری کے پہلے ہفتہ میں شایع ہو جائے گی۔ اس مسودہ قانون کا مقصد یہ ہے کہ انتظام اور انصاف کے جو اختیارات حکومت کو حاصل ہیں ان کو اور بہتر بنایا جائے اور یہ بھی اُمید کی جاتی ہے کہ کمیٹی اس سلسلے میں اور بھی اصلاحات کرے گی۔ اس مسودہ قانون کا نام تبدیل کر کے یو۔ پی پنچایت راج بل کر دیا جائے گا۔

پنچایتی عدالتوں کے طریقہ کار کے متعلق معلوم ہوا کہ کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ ایک پنچایتی عدالت [...] سے زیادہ جرمانہ نہیں عاید کر سکے گی اور [...] جرمانہ یا اور کسی شکل میں سزائے قید بھی نہیں [...] سکتی۔ البتہ سزائے قید کے لیے سب ڈویژنل مجسٹریٹ اگر چاہے تو کسی مقدمہ کو جو کسی پنچایت میں چل رہا ہو اپنے حکم سے فوراً واپس لے سکتا ہے۔ اور اگر وہ سمجھے کہ یہ مقدمہ پیچیدہ ہے اور صحیح طور پر فیصلہ نہیں [...] تو یہی اختیارات ایک منصف کو بھی حاصل ہوں [...] اس کے بعد اگر منصف چاہے تو اس مقدمہ کو خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ یا کسی دوسری عدالت کو بھی [...] سکتا ہے۔

شعرا مردہ جسم میں روح پھونک سکتے ہیں

لکھنؤ۔ اتوار۔ کل رات قیصر باغ بارہ دری میں مشاعرہ کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر تعلیم سمپورنانند نے اپنی تقریر میں کہا۔ جذبات سے بھرا اشعار کا کلام انسانی دل پر براہ راست اثر کرتا ہے۔ پھر کیوں ہمارے شعرا اپنے کلام کے اس سحر آگین اثر سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور اسکو فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ مشاعرہ میں جس کے صدر اودھ چیف کورٹ کے چیف جج غلام بٹ تھے۔ بسمل الہ آبادی۔ سیماب اکبر آبادی احسان دانش اور اودھ کے بہت سے مشہور شعرا نے شرکت کی تھی۔

مسٹر سمپورنانند نے عوام کے بہیمانہ برتاؤ اور [...] میں کشت و خون پر اظہار تاسف کیا اور کہا کہ شاعر [...] الفاظ سے مردہ جسم میں بھی جان پڑ سکتی ہے۔

مسٹر غلام حسین بٹ نے اپنی تقریر میں مشاعرہ [...] اصل مقصد یعنی باہمی اتحاد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یہ مشاعرہ بڑی حد تک مختلف فرقوں میں [...] جذبات پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

کشمیر قومی کانفرنس کا فیصلہ

سری نگر ۲۳۔ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جموں اور کشمیر قومی کانفرنس نے کہا ہے کہ ریاستی اسمبلی کے انتخابات جو ۴۔ جنوری ۱۹۴۷ء کو ہونے والے ہیں اُن کا احتجاجاً بائیکاٹ کیا جائیگا۔ کیونکہ ریاست کی شہری آبادی میں سرکاری افسر دخل اندازی کر رہے ہیں۔

تنخواہ کمیشن کی ابتدائی کارروائی ختم

نئی دہلی۔ ۲۱۔ دسمبر۔ تنخواہ کمیشن نے آج حکومت [...] اور ملازمین کے نمائندوں کی شہادتیں سننے کے کام کو [...] کر دیا ہے۔ آئندہ اجلاس جنوری میں ہوگا۔ جس میں [...] ارکان کے آپس میں سفارشات کے مسودوں پر بحث [...] وہ حکومت کو دیں گے۔ بحث کرنے کی امید کی جاتی ہے۔

لیکن ہمیں اس کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ہم نے تاریخ نگاری یا تاریخی دستاویزات کو جمع کرنے میں افسوسناک غفلت سے کام لیا ہے۔

آج شام انڈین ہسٹاریکل ریکارڈ کمیشن کے ۲۳ دیں اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے عارضی حکومت کے رکن مسٹر راجگوپال اچاریہ نے مذکورہ بالا الفاظ کہے۔

رکن تعلیم نے اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ دنیا کے کسی ملک میں اتنے واقعات اور اتنی تحریکیں تہذیب پر ہونچنے سے قبل نہیں ہوئی ہیں جتنی کہ ہندوستان میں۔ کہا لیکن اس کے باوجود ہمارے تاریخی ادب اور دستاویزات کو جمع کرنے کی طرف سے مجرمانہ غفلت برتی گئی ہے۔ صرف کچھ عرصہ قبل ہم نے اس کی طرف متوجہ ہوکر معقول جدوجہد شروع کی ہے۔ راجگوپال اچاریہ نے آگے چلکر کہا رضاکارانہ کام سے بہت کچھ حاصل ہوسکتا ہے۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اقدام اور باقاعدہ کوشش حکومت کی طرف سے کی طرف سے شروع کی جائے۔ خواہ وہ صوبائی حکومتیں ہوں یا ریاستی حکومتیں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ تاریخی دستاویزات کو جمع کرنے کے لیے تمام ملک میں ایک باقاعدہ اور ہم آہنگ پالیسی پر عمل کیا جائے۔

روس اور چین کا ارتباط بڑھ گیا

نکنگ۔ ۱۹- دسمبر۔ ڈاکٹر وانگ شی جی وزیر خارجہ چین نے آج بتایا کہ چین اور روس کے باہمی ارتباط گذشتہ سال میں یقیناً بڑھ گئے ہیں۔ حالانکہ وہ عناصر جو اسکو مہمیز کرتے ہمیشہ اس کے معاون نہیں رہے۔

بیرونی معاملات پر عام تبصرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا۔ چین نے ایٹم بم کو زائدہ قانون بنانے کی وکالت کی۔ اور اس پر بھی زور دیا کہ حق تنسیخ کے دائرہ عمل کو اس سے زیادہ محدود ہونا چاہیے۔ جتنا کہ وہ حفاظتی کونسل میں تھا۔

مویشیوں کی کل ہند نمائش

نئی دہلی۔ ۲۰- دسمبر۔ مویشیوں کی نمائش کی کل ہند کمیٹی نے جس کے سرپرست اعلیٰ وائسرائے ہیں، فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۴۷ء میں مویشیوں کی کل ہند اور علاقہ داری نمائشوں کو دوبارہ شروع کیا جائے۔

میاں عبدالحی کا انتقال

لاہور۔ ۲۰- دسمبر۔ میاں عبدالحی سابق وزیر پنجاب نے آج صبح ایک طویل علالت کے بعد البرٹ وکٹری اسپتال میں انتقال کیا۔

وہ یونینسٹ وزارت میں اپریل ۱۹۳۶ء سے مارچ ۱۹۴۶ء تک وزیر تعلیم رہے۔

مہاراجہ گوالیار کے نام مولانا مدنی کا تار

دہلی۔ ۲۰- دسمبر۔ ریاست گوالیار کے مہاراجہ اور دیوان کے نام صدر جمعیتہ علمائے ہند مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے حسب ذیل تار روانہ کیا ہے۔

ریاست گوالیار کے مسلمانوں پر جو مظالم ہورہے ہیں اس سلسلہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ صدر جمعیتہ علمائے ہند کی جانب سے اس سے پیشتر بھی ایک مفصل تار مہاراجہ گوالیار اور دیوان ریاست گوالیار کے نام بھیجا گیا تھا۔ لیکن وہاں سے ابھی تک تشویشناک اطلاعات آرہی ہیں جن کے پیش نظر مہاراجہ اور دیوان ریاست گوالیار کے نام حسب ذیل تار روانہ کیا ہے:-

پہلے بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ مسلمانوں پر مظالم ہورہے ہیں اور ریاست گوالیار کی مسلم رعایا قطعاً غیر مطمئن جسکی وجہ سے ہجرت کا سلسلہ جاری ہے۔ مہربانی فرماکر مسلم رعایا کو مطمئن کیجئے۔

الہ آباد یونیورسٹی

الہ آباد۔ ۲۱- دسمبر۔ الہ آباد یونیورسٹی کے جشن تقسیم اسناد کے موقعہ پر خطبہ دیتے ہوئے پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔پی نے ہندوستان کے اتحاد کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا اور دستور سازی کے کام میں حقیقت پسندانہ رویہ کی ضرورت پر زور دیا تاکہ دستور صرف نظریاتی حیثیت سے مکمل نہ ہو بلکہ ایک قابل عمل چیز بن سکے۔

انھوں نے طلبا کو نصیحت کی کہ وہ ہندوستان کی طرف سے مصیبت زدہ اور پریشان دنیا کے ہر حصے میں دانشمندی، وسیع الخیالی، رواداری، انسانیت اور برادری کا پیغام لے جائیں گے۔ صوبے کے ہر کونے میں جھونپڑوں کے رہنے والوں کو امید کی روشنی دکھلائیں۔ مصیبت زدوں کو تسلی دیں، لڑائی کو میل و محبت سے بدلیں اور مختلف فرقوں میں دوبارہ امن رواداری اور اتفاق قائم کریں۔

مسٹر جناح کا بیان

کراچی۔ ۲۱- دسمبر۔ مسٹر جناح صدر مسلم لیگ نے آج سہ پہر ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ جبتک کانگریس اس تشریح کو جو ملک معظم نے ۶- دسمبر ۱۹۴۶ء کو کی ہے۔ اسکو واضح طور پر منظور نہیں کرلیتی۔ اس وقت تک سابقہ فیصلہ پر نظر ثانی کے لئے مسلم لیگ کونسل کے طلب کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

...۔ ۲۶- دسمبر۔ کانگریس کا امن پرور وفد جسے ... شمالی وزیرستان بھیجا تھا اپنے کام کے بعد بنوں واپس آگیا۔ وفد کے ایک رکن نے بنوں میں تقریر کرتے ہوئے اس کا اظہار کیا کہ صلح مشن کے نتائج اطمینان بخش ثابت ہوئے ہیں۔

ہندوستان ...

نئی دہلی، ۲۴ ... جاری کیا گیا ہے جس میں ... نے مسٹر جان ڈوبرٹ کرن کو ہندوستان میں کناڈا کا ہائی کمشنر مقرر کیا ہے۔

حکومت ہند کو امید ہے کہ وہ جلد سے جلد کناڈا میں اپنا ایک ہائی کمشنر مقرر کرے گی۔

مسٹر کرن جو فروری ۱۹۴۶ء سے ناروے اور ڈنمارک میں کناڈا کے سفیر رہے ہیں۔ کناڈا کے ایک ممتاز قانون دان تھے۔ انھوں نے کارپوریشن اور تجارتی قانون میں خاص امتیاز حاصل کیا اور سماجی اور تعلیمی تحریکوں کے سلسلہ میں خاص طور پر مشہور رہے۔ وہ پانچ سال تک ڈبلن میں کناڈا کی طرف سے ہائی کمشنر رہے ہیں۔

کانگریس دستور کا مسودہ تیار ہو رہا ہے

نئی دہلی - ۲۳ - ۱۲ - دسمبر سے ابتک کانگریس دستوری کمیٹی کے مختلف دنوں میں مجموعی طور پر سات جلسے منعقد ہوئے۔ کئی اصولوں پر جن پر نئے دستور کی بنیاد ہوگی سوچ بچار کیا گیا۔ مسودہ مرتب کرنے کا کام کمیٹی کے داعی مسٹر آر۔ آر۔ دیوکار کے سپرد کیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مسودہ کا کام پندرہ دن کے اندر مکمل ہو جائیگا۔ کانگریس کمیٹی کے اگلے جلسہ میں مسودہ پیش کیا جا سکیگا۔

به اجلاس مسٹر ہری پال داس منصف صاحب بہادر بلیا

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۲۷ سنہ ۱۹۴۶ء

عدالت منصفی رسڑا مقام بلیا ضلع بلیا

صابرہ بی بی زوجہ حکیم محمد اکبر ساکن محلہ ڈومن پورہ قصبہ سکندرپور پرگنہ سکندرپور شرقی ضلع بلیا۔ مدعیہ

بنام - منور حسین وغیرہ

بنام- ابوالحسن - پسر اصغر حسین ساکن قصبہ سکندرپور محلہ ڈومن پورہ پرگنہ سکندرپور شرقی ضلع بلیا حال مقام محلہ مغل ٹولی پرگنہ و ضلع مرشد آباد ڈاکخانہ نشتی پور راج باٹی - (بنگال) مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت ڈگری دخل کے دائر کی ہے۔ لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۱ - ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ - ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا۔

نشان: مہر عدالت — دستخط حاکم

بحکم جناب مسٹر سید محمد ادریس صاحب بہادر جج خفیفہ اٹاوہ

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۹۱ سنہ ۱۹۴۶ء

عدالت خفیفہ تحصیل اٹاوہ ضلع مین پوری

مولچند ولد رام چند قوم ویش ساکن اوریا پرگنہ اوریا مدعی

بنام - تیواری منوہر لال ولد نامعلوم قوم برہمن ساکن شہر کانپور ملازم ہندوستان کمرشیل بنک کانپور چوک بازار کانپور برانچ کمپنی کے اوپر۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے۔ لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷ - ماہ فروری سنہ ۱۹۴۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور

شخص ہو کر جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۶ء جاری کیا گیا۔

نشان: مہر عدالت

بحکم رگھوبیر سہائے منصرم عدالت جج خفیفہ اٹاوہ

سوڈان کے مسئلہ پر متحدہ اقوام ...

قاہرہ - ۲۳ - دسمبر - آج مصر کے وزیر اعظم محمود ... پاشا نے کہا کہ اگر سوڈان کو تاج مصر کے ساتھ وا... کوششوں میں برطانیہ نے رکاوٹ پیدا کی ... کوئی تامل نہ ہوگا کہ میں اس مسئلہ کو ادارہ اقوام ... سامنے پیش کر دوں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ برطانوی سفیر سر رونالڈ ... نقراشی پاشا سے مل کر سنہ ۱۹۳۶ء کے برطانوی ... پر نظر ثانی کے امکانات پر بات چیت کریں گے ...

لکھنؤ - دوشنبہ - یو۔ پی۔ کونسل ... اجلاس ۱۷ - جنوری سے شروع ...